فہرست جلد اول یعنی علم اجمالی کتاب مستطاب مظاہر حق ترجمہ متبرکہ مشکوٰۃ المصابیح

الله نور السموات والارض مثل نوره كمشكوة فيها مصباح

شكر يا من جعل النجوم مصابيح وصلى على من كان حديثه في مشكوة صدور الصحابة كالمصابيح على طبع الكتاب الشريف مظاهر حق ترجمة مشكوة المصابيح للعالم الكامل تذكرة المتقدمين تكملة المتاخرين الذي يشار اليه بالبنان نائب محمد

ربع اول مظاہر حق

رسول الرحمن رجعت اليه ركائب الاستفتاء والاستفسار وانتهت الى جنابه رياسة الحديث والفقه في الاقطار وعظمه الملوك لقاء فيه مجلسه مجمع الجموع الدراية والقابلية مولانا المولوی محمد قطب الدین الدہلوی دامت برکاته

در مطبع مجتبائی واقع دہلی باہتمام محمد عبد الاحد طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ الکریم لیہدینا الی الصراط المستقیم صلی اللہ تعالی علیہ وعلی الہ وصحبہ اجمعین بعد اسکے [illegible] الدین شاہجہان آبادی عرض کرتا ہے
کہ کتاب مشکوۃ شریف علم حدیث میں عجب نافع کتاب ہے کہ ہر مضمون کی حدیثیں اسمیں مندرج ہیں اوسکا ترجمہ [illegible] میری استاد بزرگوار مولانا مخدومنا
کرمنا حضرت حاجی محمد اسحاق نواسہ حضرت شیخ عبد العزیز رحمہما اللہ تعالی کی نے بیچ زبان ہندی کی بین السطور [illegible] لکھا تھا لیکن کاتبوں سے اوسکی صحت میں
فرق آنے لگا تو مجھسے جناب موصوف نے ایسی فرمایا کہ اگر یہہ بطور شرح کے لکھا جاوے بہتر ہے اسلیے جدا جدا [illegible] اسکا عبارت عربی سے علحدہ کر
لکھا اور فائدے مختصر مناسب مقام کے شروح مشکوۃ وغیرہ سے مثل مرقاۃ شرح ملا علی قاری اور ترجمہ حضرت شیخ عبد [illegible] اور حاشیہ سید جمال الدین رحمہم اللہ
کے اور سوای انکے سے زیادہ کرکر خدمت عالی میں عرض کی اور جناب ممدوح نے بھی کچھ فائدے لکھے تہے تبرکا اون [illegible] ہے اور نام اسکا مظاہر حق رکھا
گیا کہ اسمیں تاریخ اسکی نکلتی ہے یا اللہ اسکو مقبول فرما اور ہم سبکو اس سے دارین میں فائدہ مند کر اور سند اس کتاب مستطاب [illegible] یہہ ہے کہ پڑھی یہہ کتاب ضعیف
العباد محمد قطب الدین بن محمد محی الدین الانصاری الدہلوی غفر اللہ لہما نے حضرت مخدومی معظمی کرمی مولوی محمد اسحق رحمہ اللہ سے اور اونہوں نے پڑھی
حضرت شیخ عبد العزیز رحمہ اللہ سے اور اونکو اجازت ہے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے اور اونکو شیخ ابو طاہر مدنی سے اور اونکو شیخ ابراہیم کردی سے
اور اونکو شیخ احمد قشاشی سے اور اونکو شیخ احمد بن عبد القدوس شناوی سے اور اونکو سید غضنفر بن سید جعفر نہروانی سے اور اونکو شیخ محمد سعید معروف
بمیر کلان سے کہ اونکے وقت میں شیخ مکہ کے تہے اور اونکو سید نسیم الدین میرک شاہ سے اور اونکو اپنے والد بزرگوار سید جمال الدین عطاء اللہ بن سید
غیاث الدین فضل اللہ بن سید عبد الرحمن سے اور اونکو اپنے عم عالیمقدار سید اصیل الدین عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عبد اللطیف بن جلال الدین
یحیی شیرازی الحسنی سے اور اونکو مسند وقت اور محدث عصر شرف الدین عبد الرحیم الجرہی الصدیقی سے اور اونکو علامہ عصر امام الدین مبارک
شاہ ساوجی صدیقی سے اور اونکو مولف کتاب ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب التبریزی سے یا اللہ محض اپنے کرم سے سبکو بخش اور خطائیں ہماری معاف فرما حسبنا اللہ
ونعم الوکیل علی اللہ توکلنا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اللہم صل علی سیدنا محمد وعلی الہ واصحابہ صلوۃ تنجینا بہا من جمیع الاہوال والآفات وتقضی لنا
بہا جمیع الحاجات وتطہرنا بہا من جمیع السیئات وترفعنا بہا عندک اعلی الدرجات وتبلغنا بہا اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیوۃ وبعد الممات انک علی کل شیء قدیر

رَبِّ یَسِّرْ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ

ای پروردگار میری تو آسان کر شروع کرتا ہون ساتہہ نام اللہ کے کہ بخشنی والا مہربان ہی اور تمام کر ساتہہ خیر کے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ سب تعریف واسطی اللہ کی تعریف کرتی ہین ہم اوسکو اور مدد چاہتی ہین ہم اوس سی اور بخشش چاہتی ہین ہم اوس سے ف تعریف پاک پروردگار کی جیسیکہ چاہیی آدمی سی نہین ادا ہوسکتی ہی اس لیی مصنف نی اوس سی مدد چاہی اور اوسمین جو تقصیر ہوئی اوس سی بخشش چاہی وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا اور پناہ مانگتی ہین ہم ساتہہ اللہ کی برائیون نفسون اپنی کی اور برائیون عملون اپنی کی سی ف کہ حمد ساتہہ ریا کی نہو یا برائی عملونسی کلام باطل اور غفلت ذکر اللہ تعالی کی سی یا سستی اور کرنا حرام اور مکروہات کا مراد ہی مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا هَادِیَ لَہٗ جسکو ہدایت کیا اللہ نی پس نہین گمراہ کرنیوالا اوسکو اور جسکو گمراہ کیا پس نہین کوئی ہدایت کرنیوالا اوسکو وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ شَهَادَۃً تَکُوْنُ لِلنَّجَاۃِ وَسِیْلَۃً وَّلِرَفْعِ الدَّرَجَاتِ کَفِیْلَۃً وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ الَّذِیْ بَعَثَہٗ وَطُرُقُ الْاِیْمَانِ قَدْ عَفَتْ اٰثَارُهَا وَخَبَتْ اَنْوَارُهَا وَوَهَنَتْ اَرْکَانُهَا وَجُهِلَ مَکَانُهَا اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ وہ گواہی کہ ہو واسطی نجات کی وسیلہ و واسطی بلندی درجات کی ضامن اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی ایسی کہ بہیجا اونکو اوس زمانہ مین کہ رستی ایمان کی مٹ گئی تہی نشان اونکی اور بجہہ گئی تہی روشنی اونکی اور سست ہوگئی تہی رکن اونکی اور نا معلوم ہوگیا تہا مکان اونکا ف رستی ایمان کی یعنی انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین اور جو کہ پیرو اونکی ہین علما وغیرہ اور مراد اونکی نشان مٹ جانی سی بجہہ جانی سی اور رستی ارکان سی یہہ ہی کہ اچہی باتونپر اور حسن اخلاق پر جو یہہ لوگونکو تعلیم فرماتی تہی اوسکو لوگون نی چہوڑ دیا تہا اور نامعلوم ہونا مکان اونکا یہہ کہ لوگ مرتبہ اونکا نہ جانتی تہی فَشَیَّدَ صَلَوٰتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ مِنْ مَّعَالِمِهَا مَا عَفٰی وَشَفٰی مِنَ الْعَلِیْلِ فِیْ تَاْئِیْدِ کَلِمَۃِ التَّوْحِیْدِ مَنْ کَانَ عَلٰی شَفَا پس مضبوط اور بلند کیی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نشان اونکی

ہزار حدیثین لکہین تہین اور بخاری نی وہ سب حدیثین یاد پڑہنی شروع کین کہ ہمنی اپنی لکہی ہوئی کو اونکی یاد سی صحیح کرنا شروع کیا بعد اوسکی بخاری نی کہا کہ تم یون گمان کرتی ہو کہ مین عبث حیران ہوتا ہون حامد بن اسمعیل نی کہا کہ مینی اوس دن سی یقین کیا کہ یہہ شخص ہونہار ہی کہ کوئی اسکی برابری نہین کریگا اور سبب تصنیف کرنی صحیح بخاری کا یہہ ہی کہ ایکدن بیچ مجلس اسحاق بن راہویہ کی بخاری بیٹہی ہوئی تہی اسحاق بن راہویہ کی یارون اور شاگردون نی کہا کہ اگر کوئی توفیق پاوی کوئی کتاب مختصر بیچ حدیث کی جمع کری اوسمین حدیثین صحیح کہ نہایت درجۂ اعلی کو پہونچین ہون اور نہین پر اکتفا کری تو کیا خوب ہو کہ عمل کرنیوالی بی شبہہ اور بی وسواس اور بی تامل وسل کریں اور احتیاج پوچہنی کسی عالم کی نہو کہ یہہ حدیث صحیح ہی یا ضعیف ہی بعد اسکی وہ مجلس تو برخاست ہوئی لیکن یہہ بات اونکی بیچ دل مین رہی اوسوقت سی تصنیف کرنا اس کتاب بخاری کا اونکی دل مین مقرر ٹہرا اور چہہ لاکہہ حدیثون مین سی کہ نزدیک بخاری کی موجود تہین اونمین تانی کی نی کتاب مین لکہا اور حدیثین کہ بہت صحیح تہین اونہین پر اکتفا کیا اور بعضی حدیثین صحیح کہ اس درجہ کو نہ تہین بسبب خوف طول کی نہین لائی اور محمد بن اسمعیل بخاری وقت تصنیف کرنی بخاری کی واسطی ہر حدیث کی غسل کرتی اور دو رکعت نماز کی پڑہ کر حدیث لکہتی اور سولہ برس کی مدت مین یہہ کتاب تمام کر چکی اور اونکی زندگی مین لوگون نی اونسی سند بواسطہ لی تہی ہزار آدمیون نی کی اور بخاری کی وقت مین شہر بخارا کا سردار خالد بن احمد ذہلی تہا کہ اونسی محمد بن اسمعیل بخاری کو تکلیف دی کہ میری بیٹونکو کتاب بخاری اور کتاب تاریخ اور کتابین اپنی تصنیف میری گہر آکر پڑہا جایا کرو بخاری نی کہا کہ یہہ علم حدیث ہی اسکو مین ذلیل نہین کرتا اگر تمکو غرض ہی اپنی بیٹونکو میری مجلس مین بہیجو موافق اور طالب علمونکی پڑہین اوس سنا اگر اعتراض ہی پس چاہیی کہ جسوقت میری بیٹہی پڑہین اوسوقت اور کوئی حاضر نہو اور دروازہ پر چوبدار کہڑی ہین کہ کسیکو آنی ندین مین یہ منظور قبول کرتی کہ جس مجلس مین میری بیٹہی ہون اوسی مجلس مین موجود جو لوگ ہی اونکی برابر بیٹہین بخاری نی یہہ قبول نہ کیا اور کہا کہ یہہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ساری امت اسمین شریک ہی کسیکو اسمین تخصیص نہین آخر اوس امیر کو یہہ بات بری لگی اور دلمین کینہ رکہکر نکالنی اونکی کی اور بعضی عالمون ظاہر بین کو اپنی ساتہہ رفیق کیا اون عالمون نی بیچ اجتہاد بخاری کی طعن کرنا شروع کیا تو اونکی ثقاہت اور آیات حضر تیار کر کر بخاری کو بخارا نکالدیا اور جب بخاری بخارا سی نکلی جناب الہی مین دعا کی کہ یا الہی ان لوگونکو مبتلا کر آخر ایک مہینا نہ گذرا تہا کہ امیر خالد بن احمد تغیر ہوا اور خلیفہ کا حکم ہوا کہ اوسکو گدہی پر سوار کرکر تشہیر کرو آخر حال اوسکا برا ہوا چنانچہ یہہ حال بخاری کا کتاب بستان مین لکہا ہی اور حریث ابن ورقہ عالم کہ شریک اوس امیر کی بخاری کی نکالنی مین تہا وہ بہی رسوا ہوا اور نہایت فضیحتی اوسکی ناموس پہنچی اور ایک عالم اور کہ شریک اوس امیر کی نکالنی بخاری کی مین تہا اوسکو آفت اولاد مین پہونچی کہ اوسکی اولاد سب مرگئی اور بخاری وہانسی نیشاپور مین گئی اور اوس جگہہ کی امیر سی بہی ناموافقت ہوئی آخر بیچ گانو خرتنک کی پہونچی کہ چہہ کوس ہی سمرقند سی اوسی جگہہ اونکی وفات ہوئی بعد رمضان کو اور سال ہجرت کی دوسو چہپن مین اور عمر اونکی باسٹہہ برس کی ہوئی اور استاد اونکی بہت ہین اور بڑی استاد ونمین اسحاق بن راہویہ اور علی بن مدینی اور احمد بن حنبل اور یحیی بن معین تہی اور خطیب ابوبکر بغدادی ساتہہ سند اپنی کی عبد الواحد طراوسی سی نقل کرتا ہی عبد الواحد نی کہ دیکہا مینی خواب مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتہہ جماعت اصحاب کی کہڑی ہین اور انتظار کرتی ہین سلام علیکم کہا حضرت پر حضرت نی جواب میری سلام کا دیا مینی پوچہا یا رسول اللہ اس جگہہ ٹہرنی کا کیا سبب ہی فرمایا کہ ہم منتظر ہین محمد بن اسماعیل کی کتنی دنون کی خبر مرنی بخاری کی پہونچی مجہتک پس مینی تلاش کی پایا مینی وقت مرنی اونکا وہی وقت کہ جسوقت خواب دیکہا مینی نی چنانچہ شیخ عبد الحق دہلوی نی اپنی ترجمہ مین یہہ لکہا ہی اور یہہ بہی احوال لکہا ہی کہ جسوقت بخاری کو دفن کیا خوشبو مشک کی قبر اونکی سی آتی تہی اور وہی خوشبو مدت تک

مثل تہی اونکی سی معلوم ہوتی تہی اور بہت لوگون نی خواب مین دیکہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اس کتاب کو اپنی طرف نسبت کیا اور محمد بن احمد
مروزی درمیان رکن کی اور مقام ابراہیم کی سوتا تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا فرماتی ہین کہ ای ابو زید کبتک تو کتاب شافعی کا
درس کہیگا میری کتاب کا درس کیون نہین کہتا آخر یہ ڈری اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین تمہاری قربان ہون تمہاری کتاب کون سی ہے
فرمایا کہ جامع محمد بن اسمعیل اور امام الحرمین سی بہی اسیطرحکا خواب نقل ہی اور صاحب بخاری کی تصنیفین بہت ہین ایک تو بخاری دوسری کتاب
تاریخ اور تیسری کتاب الادب چوتہی کتاب رفع الیدین اور سوا انکی بہت کتابین ہین واسطی درازی کلام کی نہین لکہین **وَاَبِی الْحُسَیْنِ مُسْلِمِ**
بْنِ الْحَجَّاجِ الْقُشَیْرِیِّ اور مانند ابی الحسین بن حجاج قشیری کی **ف** احوال مسلم کا یہہ ہی کہ نام انکا مسلم بن حجاج ہی اور کنیت انکی ابو الحسین
اور قوم انکی قشیری ہی اور وطن انکا نیشاپور ہی پیدایش انکی دوسو چار ہجری مین اور ایک قول مین دوسو چہہ مین اور ابو حاتم راضی اور ترمذی
اور ابو بکر بن خزیمہ مسلم سی روایت کہتی ہین اور یہہ خود بہی محدث ہین اور ابو حاتم راضی نی مسلم کو خواب مین دیکہا اور انکا احوال اونہین سے
پوچہا مسلم نی کہا کہ حق تعالی نی جنت کو مجہپر مباح کر دیا ہی جہان چاہتا ہون وہان رہتا ہون اور ابو علی زغنی نی بہی بعد وفات انکی ایک شخص
ثقہ کو خواب مین دیکہا اور پوچہا تجکو کسچیز سی نجات ہوئی کہا بسبب اسچیز کی کہ ہاتہہ میرے مین ہی اور وہ جزء تہا کتاب صحیح مسلم کا اور کتاب تاریخ مین مذکور
ہے کہ ایکدن مسلم کی مجلس مین ذکر ایک حدیث کا ہوا اور لوگون نی مسلم سی پوچہا اوسوقت مسلم کو وہ حدیث معلوم نہوئی آخر اپنی گہر مین آئی اور ایک
ٹوکرا بہرا ہوا کہجورونکا اپنی پاس رکہا اور اوس حدیث کو ڈہونڈہنا شروع کیا اور ایک ایک کہجور کہانی شروع کی آخر وہ حدیث پائی لیکن اوس حدیث کے ڈہونڈہنے
کے شغل مین تمام وہ ٹوکرا کہجورونکا ختم ہوگیا دہیان نرہا اور یہی سبب ہوا اونکی مرنیکا اور وفات اونکی اتوار کی رات چوبیسوین رجب کے سال دوسو اکسٹہہ
ہجری مین اور مسلم کی کتابین تصنیف کی ہوئین ایک تو صحیح مسلم ہی اور سوا اسکی اور بہی بہت سی تصنیفین ہین مثل مسند کبیر اور جامع کبیر اور کتاب العلل اور
کتاب اوہام محدثین اور کتاب تمیز اور کتاب من لیس لہ الا راو واحد اور کتاب طبقات مخضرمین اور کتاب الاسماء والکنی اور کتاب الوحدان اور
کتاب حدیث عمرو بن شعیب اور کتاب مشایخ مالک اور کتاب مشایخ ثوری اور سوا انکی بہی ہین **وَاَبِی عَبْدِ اللّٰہِ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ الْاَصْبَحِیِّ**
اور مانند ابی عبد اللہ مالک بن انس اصبحی کی **ف** احوال مالک کا یہہ ہی کہ نام انکا مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن الحارث بن
غیمان بن خثیل ہے اور ذہبی محدث نی بیچ تجرید الصحابہ کی ابو عامر کو ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ نہین دیکہا مینی کسیکو کہ ذکر کیا ہو ابو عامر کو صحابہ مین لیکن
حضرت کی زمانہ مین پیدا ہوچکا تہا اور بیٹا ابی عامر کا مالک روایت کرتا ہی حضرت عثمان سی اور اور صحابیون سی اور شیخ محمد ابراہیم بن خلیل نی بیچ
شرح مختصر خلیل کی ابو عامر کو اسطرح ذکر کیا ہی کہ ابو عامر پردادا مالک کا صحابی ہی حاضر ہوا ہی حضرت کی ساتہہ ساری غزوونمین سوا بدر کی
فقط اتنا ہی ذکر کیا ہی اور کہین کچہہ ذکر نہین اور قوم انکی اصبحی ہی اور پیدایش امام مالک کی بیچ سال ترانوین ہجری کی ہی اور مدت حمل انکی دو برس یا تین
برس لکہی ہی اور امام مالک بیچ طلب حدیث کی حرص بہت رکہتی تہی اور اتباع سنت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت تہا اور ابتدا زمانہ طلب حدیث
کے مین کچہہ اپنی پاس مایہ نرکہتی تہی گہر کی کڑیان اوکہاڑ کر بیچ ڈالین اور کتابونمین خرچ کین اور بعد اسکی دنیا نی اوپر ہجوم کیا اور فتوح بہت سے
ہوئی اور حافظہ انکا نہایت قوی تہا کہ اونہین کا قول ہی کہ جس چیز کو مین اپنی حافظہ مین یاد رکہتا تہا پہر اوسکو کبہی نہ بہولتا تہا اور پہلی بیٹہنا
انکا واسطی تعلیم کرنی حدیث کی ستران برس کی عمر مین تہا اور نقل ہی کہ چند نوکین یہہ پہلی ہی حدیث بیان کرنیکو بیٹہی اون دنونمین ایک بڑی
عمدہ زادی مدینہ مین مری ایک عورت غسالہ اوسکی غسل دینی کی واسطی آئی اور جب غسل دیتی مین ہاتہہ اوس غسالہ کا شرمگاہ میت پر پہونچا کہنی
لگی کہ یہہ عورت مرنیوالی کیا زنا کرنیوالی تہی جہین کہتی کی ساتہہ ہاتہہ غسالہ کا شرمگاہ میت پر چپک گیا بہتیرا ہی جدا کرتی تہی ہاتہہ اوسکا

شرمگاہ سی جدا ہوتا تہا آخر بڑی مشکل پڑی لاچار یکو رجوع کی طرف عالمون اور فاضلون کی کسی نی اسکا علاج نہ بتلایا آخر طرف امام مالک کی
رجوع کی امام مالک نی یہہ حکم فرمایا کہ اس عورت غسالہ کو تہمت کی حد مارو جب اوسی اسی کوڑی ماری تب غسالہ کا ہاتہہ شرمگاہ میت کی سی
جدا ہوا اوسیوقت سی انکی عظمت کمال علم کی لوگونکی نزدیک ثابت ہوئی اور انہون نی اپنی ہاتہہ سی ہزار حدیثین لکہی تہین دارقطنی نی کہا یہہ اتفاق
کسی محدث کو نہین ہوا اور تمام عمر انہون نی بیچ حرم مدینہ کی استنجا نہین کیا باہر حرم کی جاتی تہی مگر حالت بیماری کی مین یا ضرورت کی مین لاچار
کو اوسی جگہہ جاتی تہی اور کتاب موطا کو قریب ہزار کی آدمیونی نی اونسی سنی اور سند کی بعد اوسکی یہہ کتاب موطا بہت پہیلی اور لوگ فیض
یاب ہوئی واللہ اعلم **وَاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ مُحَمَّدِ بْنِ اِدْرِیْسَ الشَّافِعِیِّ** اور مانند ابی عبد اللہ بن ادریس شافعی کی **ف** کنیت امام
شافعی کی ابو عبد اللہ اور نام اونکا محمد اور نسب اونکا اسطرحسی ہی کہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن
عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف القرشی المطلبی شافع کو مطلبی کہتی تہی کسو اسطی کہ انکا جد اعلی مطلب تہا اور مطلب بہائی تہا ہاشم بن
عبد مناف کا اور ہاشم بیٹا مطلب کا اوسکی اولاد مین امام شافعی ہین اور ہاشم بیٹا عبد مناف کا کہ بہائی مطلب کا ہی وہ جد آنحضرت کا ہی اور
شافع نی ملاقات آنحضرت سی کی ہی اور باپ شافع کا کہ نام اوسکا سائب تہا دن بدر کی نشان بردار تہا بنی ہاشم کا قریش کیطرف سی اور
اوسی لڑائی مین قیدیون مین پکڑا آیا اور بدلا دیکر چہوٹا اور پہر مسلمان ہوا اور پیدائش امام شافعی کی بیچ سن ڈیڑہ سو ہجری کی بیچ غزہ کی ہوئی
اور بقول بعضی کی بیچ عسقلان کی اور بعضی قول مین بیچ منا کی اور اونکو مکہ مین لیگئی اور نشو و نما اوسی جگہہ پایا اور سات برس کی عمر مین
قرآن تمام یاد کرلیا اور جب دس برس کی ہوئی موطا کتاب امام مالک کی یاد کی اور فقہ مسلم بن خالد سی کہ اوس زمانہ مین مفتی تہی پڑہی اور
جب پندرہ برسکی عمر ہوئی اوسوقت کی علمانی اونکو اذن دیا فتوی دینی کا اور بعد اسکی اونہون نی کوچ کیا مدینہ کیطرف اور امام مالک کے
صحبت مین رہنا اختیار کیا اور امام شافعی سی نقل ہی کہ ابتدا مین مجکو شوق شعر کا بہت تہا اور بہت شعر یاد کیے تہی مینی کہ ایکدن کعبہ کی سایہ مین
بیٹہا تہا مین اور میری نزدیک کوئی نہ تہا پیچہی سی ایک آواز آئی کہ مینی خدا سنے کہ کوئی کہتا ہی یا محمد علیک بالفقہ ودع الشعر یعنی ای محمد لازم پکڑ تو
مضبوطی کو اور چہوڑ تو شعر پڑہنی کو اور امام شافعی سی نقل ہی کہ پہلے بالغ ہونی سی حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مینی خواب مین دیکہا کہ فرما
ہین ای لڑکی کہا مینی لبیک یا رسول اللہ فرمایا کہ کس قوم کا ہی تو مینی کہا تمہاری قوم مین کا فرمایا کہ نزدیک میری آ اور موہنہ کہول پس مین نزدیک
کیا اور اپنا موہنہ کہولا مین نی آنحضرت نی لعاب اپنی موہنہ کا میری موہنہ مین ڈالا اور فرمایا کہ جا برکت دی اللہ تعالی بیچ تیری پس بعد اوس
خواب کے مجکو خطا بیچ حدیث کی اور کلام عرب کی واقع نہ ہوئی اور پہر امام شافعی کہتی ہین کہ جب مین امام مالک کے پاس پہونچا میری باتین اونہون
نے سنین اور قیافہ سی معلوم کیا اور پوچہا کہ نام تیرا کیا ہی مینی کہا نام میرا محمد ہی جب کہا اونہون نی ای محمد تقوی کر اور ڈر خدا سی اور بچیارہ
گناہون سی کہ تجکو اللہ تعالی بڑی شان دیگا درمیان امت رسول مقبول کی اور مین مدت تک اون پاس رہا جب تحصیل علم سی فارغ ہوا اور
پروانگی سفر کی امام مالک سی چاہی مینی تب وقت رخصت کرنیکی اونہون نی مجسی کہا ای جوان حقتعالی نی بیچ دل تیری کی نور ڈالا ہی پس اس نور
کو بسبب گناہ کی دور نہ کیجو اور امام شافعی امام مالک سے اور سفیان بن عیینہ سی اور عبد العزیز دراوردی سی اور سوا انکی بہت خلق سی روایت
کرتی ہین اور امام شافعی سی امام احمد حنبل اور ابو ثوری اور مزنی روایت کرتی ہین اور سوا انکی اور بہی امام شافعی سی روایت کرتی ہین اور جسوقت
کہ امام مالک سی رخصت ہوئی بیچ بغداد کی پہونچی دو برس اوس جگہہ ٹہری اور وہانکی عالمون سی حدیث اور فقہ لی پہر وہانسی مکہ مین آئی پہر دوبارہ بغداد
کو گئی بعد اوسکی قصد مصر کا کیا اور تعلیم و تعلم مین مشغول ہوئی اور کتابین تصنیف کین چنانچہ بیچ اصول کی چودہ کتابین تصنیف کین اور بیچ فروع

فروع دین کی سو کتاب سے زیادہ لکھین اور امام احمد سے نقل ہی کہ مین ناسخ اور منسوخ حدیثین سے اور خاص اور عام اور مجمل اور مفصل
نہ جانتا تھا جب تک امام شافعی کی صحبت مین نہ بیٹھا تھا اور امام محمد شاگرد امام اعظم کی سے نقل ہی کہ امام شافعی نے کتاب اوسط امام اعظم
کے مجہ سے بطریق عاریت کی لی ایک رات اور ایک دن مین تمام یاد کر لی اور وفات کی سلخ رجب کو دن جمعہ کی دو سو چار ہجری مین اور اوسی
روز عصر کی بعد دفن کیا بیچ قرافہ مصر کی واللہ اعلم وَاَبِی عَبْدِ اللّٰہِ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلِ الشَّیْبَانِیِّ اور مانند ابی عبد اللہ
احمد بن محمد بن حنبل شیبانی کی **ف** احوال انکا یہہ ہی کہ کنیت انکی ابو عبد اللہ اور نام انکا احمد بن محمد ابن حنبل بن ہلال بن اسد بن
ادریس بن عبد اللہ بن حبان بن اہد بن ربیعۃ بن نزار بن معد بن عدنان پیشوا اور مقتدا تھی بیچ حدیث کی اور فقہ کی اور زہد اور ورع
انکو بیچ عبادت کی بہت تہا اور بغداد مین انکا نشو نما ہوا اور طلب علم اور تحصیل حدیث کی وسی جگہہ کی بعد اسکی واسطی سننی حدیثون
کے کوفہ اور بصرہ اور مکہ اور مدینہ اور یمن اور شام اور جزیرون کیطرف گئی اور حدیثین لکھین اور سنین عالمون اون شہرونکی سے اور
روایت کرتی ہین یزید بن ہارون اور یحیی بن سعید قطان اور سفیان بن عیینہ اور شافعی اور سوا انکی اور علما سے ہی اور انسی بہی بہت
ں کرتی ہین مانند محمد بن اسمعیل بخاری کی اور مسلم بن حجاج قشیری کی اور ابو زرعہ اور ابو داود سجستانی اور سوا انکی اور اسحاق بن راہویہ نی انکی حق مین
ی کہ احمد بن حنبل حجت ہی یعنی دلیل ہی درمیان خدا کی اور بندون خدا کی اور امام شافعی نی انکی حق مین فرمایا ہی کہ بغداد مین
نہین چہوڑا کہ زیادہ ہو پرہیزگار مین اور تقوی مین اور علم مین احمد بن حنبل سے اور احمد بن سعید دارمی نی کہا ہی کہ نہین دیکہا مینی کسی
ان کو کہ بہت یاد رکہنی والا ہو حدیث پیغمبر خدا کی احمد بن حنبل سے اور کتاب انکی کہ نام اوسکا مسند ہے مشہور ہی درمیان محدثین کی
ور حدیثین اوسمین زیادہ ہین تیس ہزار سے اور ابو داود سجستانی سے نقل ہی کہ کہا صحبت مین بیٹہا احمد بن حنبل کی گویا کہ صحبت
ہے آخرت کی کسواسطی کہ انکی مجلس مین ذکر سوا امور دین کی نہ تہا اور ذکر ہی کہ احمد بن حنبل نی فقر اختیار کیا اور ستر برس وسپر صبر کیا
اور کسی سے کچہہ قبول نہ کرتی تہی اور محمد بن موسی کہتا ہی کہ اہل مصر کی حسن بن عبد العزیز کیواسطی بطریق میراث کی لاکہہ اشرفی سو تیکی کسی
جانور پر لاد کر بیچ بغداد کی بہیجی اور حسن بن عبد العزیز نی اوسمین سے تین تہیلیان ہزار ہزار اشرفی کی کہ سب تین ہزار ہوئین احمد بن حنبل کیواسطی
بہیجین اور کہا کہ اے ابو عبد اللہ یہہ مجکو میراث مین بوجہ حلال پہونچا ہی اسکو لیجیی اور اپنی اہل و عیال پر خرچ کیجیی امام احمد بن حنبل نے
فرمایا کہ اسکی مجکو کچہہ حاجت نہین اور ایک اشرفی بہی اوسمین سے قبول نہین کی اور اسی قسم کی باتین اون سے بیچ مقدمہ صبر کی اور
توکل کی اور استغنا کی اور تقوی کی اور پرہیزگاری کی بہت سے ہین اور پیدایش انکی بیچ بغداد کی ایک سو چونسٹہہ ہجری مین ہی اور
وفات انکی ہی بیچ بغداد کی دو سو اکتالیس مین جمعہ کی دن وقت چاشت کی اور دفن کیا بعد عصر کی واللہ اعلم وَاَبِی عِیْسٰی مُحَمَّدِ
بْنِ عِیْسٰی التِّرْمِذِیِّ اور مانند ابی عیسی محمد بن عیسی ترمذی کی **ف** اور احوال ترمذی کا یہہ ہی کہ کنیت انکی ابو عیسی اور نام
انکا محمد بن عیسی بن سورۃ بن موسی بن ضحاک ترمذی ساتہہ زیر ت کی ترمذی نسبت ہی طرف شہر ترمذ کی اور یہہ بہی بڑے محدثون
مین ہین اور تصنیف انکی کتاب جامع ترمذی دلالت کرتی ہی اوپر بڑی علم انکی کی اور اوس کتاب مین اونہون نی کتنی باتین لازم پکڑی
ہین ایک یہہ کہ جو حدیث صحابیون سے اونکو پہونچی ہی اون صحابیونکا نام بیان کر دیتی ہین تاکہ مشہور اور متواتر اور احاد ہونا حدیث کا معلوم
ہو جاوے اور دوسری یہہ کہ اس کتاب مین اونہون نی یہہ بہی لازم کیا ہی کہ مذاہب اختلاف علما کا بیان کیجیی اور تیسری یہہ کہ ہر جگہہ راوی کا احوال
قوی کا اور ضعیف کا بیان کر دیتی ہین اور حدیث کا بہی حال بیان کر دیتی ہین کہ صحیح ہی یا حسن ہے یا غریب ہے یا منکر ہی اور یہہ تین باتین باقی

اور کتابوں صحاح ستہ میں نہیں اور ترمذی کو واسطی حضرت تک تین سی کم ہیں اور ایک حدیث میں تین واسطی ہیں سو جس حدیث میں تین واسطی
ہوں پیغمبر تک اوس حدیث کو ثلاثی کہتی ہیں اور نہایت سی نہایت واسطی دس ہیں دس سی زیادہ نہیں اور بہت سی علماسی یہ بہی
حدیث کرتی ہیں مانند قتیبہ بن سعید اور محمود بن غیلان اور محمد بن بشار اور احمد بن منیع اور محمد بن مثنی کی اور سوا انکی اور
انسی بہی بہت لوگ روایت کرتی ہیں مانند محمد بن احمد اور ہیثم بن کلیب کی اور سوا انکی اور ترمذی نی کتاب اپنی تصنیف کرکر علما
حجاز کو اور عراق کو اور خراسان کو بہجوائی اور سبہوں نی پسند کی اور اونکی کتاب ایک شمائل نبوی ہی کہ اوسمیں بیان حضرت کی سیر کا
اور حضرت کی بدن کا اور چہرہ کا اور تمام اعضا کا ہی اور پیدایش ترمذی کی دو سو نو میں ہجرت سی بیچ شہر ترمذ کی اور وفات اونکی
بیچ دو سو اناسی کی واللہ اعلم وَاَبِیْ دَاوٗدَ سُلَیْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ السِّجِسْتَانِیِّ اور مانند ابی داود سلیمان بن اشعث سجستانی کی
اور احوال ابو داود کا یہ ہی کہ کنیت انکی ابو داود اور نام انکا سلیمان ابن اشعث ابن اسحق بن بشیر اور سجستان کی رہنی والی اور اپنی وطن سی
واسطی طلب علم کی اور حدیث کی نکلی اور بہت جگہہ پہری اور علما عراق اور خراسان اور شام اور مصر اور جزیری کی حدیث سنی اور اجازت
لی اور بڑی بڑی علماسی اور مجتہدین سی حدیث کرتی ہیں مانند مسلم بن ابراہیم اور سلیمان بن حرب اور یحیی بن معین اور احمد بن حنبل کی اور
سوا انکی سی اور انسی بہی بہت سی علما روایت کرتی ہیں مانند ابو عبد الرحمن نسائی اور احمد بن محمد کی اور سوا انکی اور ابو داود بیچ بصرہ کے
رہی اور وہاں سی بغداد میں بہی پہونچی اور اپنی کتاب تصنیف کی بیچ بغداد کی اور اوس ضلع کی لوگوں نی سند کتاب سنن ابو داود کی انسی لے
اور امام احمد کی روبرو کتاب انکی پڑہی اونہوں نی بہت پسند کی اور ابو داود نے نقل کی کہ پانچ لاکہہ حدیثیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی علماسی
سنی لکہیں اور اون حدیثوں میں سی ایک ہزار چہ سو حدیثیں نکالکر اس کتاب میں لکہیں کہ نہایت صحیح ہیں اور اون سب حدیثوں کی جگہہ چار حدیثیں
کفایت کرتی ہیں گویا سب باتیں شریعت اور دین کی مجملا ان چار حدیثوں میں ہیں اول حدیث یہ انما الاعمال بالنیات دوسری حدیث من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ
تیسری لا یکون المؤمن مؤمنا حتی یرضی لاخیہ ما یرضی لنفسہ چوتہی ان الحلال بین و ان الحرام بین و بینہما مشتبہات الی اخر الحدیث اور ابو بکر خلال نے
انکی شان میں کہا ہی کہ ابو داود پیشوا تہی بیچ زمانہ اپنی کی اور منصف اور پرہیزگار تہے اور بیچ فن حدیث کے خوب بصارت اور مہارت رکہتی تہی اور
کتاب انکی ابو داود بہت خوب کتاب ہی حق حدیث میں مانند اسکی اور کتاب نہیں لکہی گئی یعنی بعد بخاری اور مسلم کی اور پیدایش ابو داود
کی دو سو دو میں اور وفات انکی دو سو پچہتر ہجری میں سولویں شوال کو وَاَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَحْمَدَ بْنِ شُعَیْبِ النَّسَائِیِّ اور ابی عبد الرحمن احمد
بن شعیب نسائی کے ف احوال نسائی کا یہ ہی کہ کنیت انکی ابی عبد الرحمن اور نام انکا احمد بن شعیب بن علی بن بحر بن سنان اور نسائی
نسبت طرف شہر کی اور نام شہر کا نسا ہی کہ یہ ایک شہر ہی بیچ خراسان کی اور پیدایش انکی دو سو چودہ میں یا دو سو پندرہ میں اور نسائی
بہت شہروں میں پہری اور بڑی بڑی عالموں کو پایا اور حدیثیں سنیں اور بیچ خراسان کی اور حجاز اور عراق کی اور جزیرہ کی اور شام اور مصر
کی علماسی تحصیل علم کی کی اور پہلی پہل گئی طرف قتیبہ بن سعید کی اوس وقت میں انکی عمر پندرہ برس کی تہی ایک برس دو مہینی اون کے
پاس رہی اور یہ شافعی مذہب تہی چنانچہ مناسک الحج انکی تصنیف ہے وہ دلالت کرتی ہی انکی شافعی مذہب ہونی پر اور یہ صوم داودی ہمیشہ
رکہتی تہی صوم داودی یہ کہ ایک دن روزہ رکہنا اور ایک دن روزہ نہ رکہنا باوجود اس روزہ رکہنی کی انمیں قوت جماع بہت تہی کہ چار عورتیں
انکی نکاح میں تہیں ہر عورت کی ہاں ایک ایک رات رہتی اور حرمیں بہت تہیں اور جب کتاب سنن کبری تصنیف کرکر فارغ ہوئی ایک امیر کہ انکی
وقت میں تہا اوسنی اون سی پوچہا کہ کتاب تمہاری ساری صحیح ہی انہوں نی کہا کہ نہیں بعضی صحیح ہی بعضی حسن امیر نی ان سی التماس کیا کہ ان

ان سب حدیثون مین سی جتنی کہ بیچ درجہ علی کی نہایت صحیح ہوئی اونکو میری واسطی جدا لکہی ہین اسواسطی سنن مجتبی انہون نے تصنیف کی
اور سبب انکی وفات کا یہہ ہی کہ انہون نی ایک کتاب بیچ مناقب حضرت علی کی تصنیف کے اور ارادہ کیا کہ بیچ مسجد جامع دمشق کی بیچ
مجمع کی اوس کتاب کو پڑہین تاکہ آدمی اوس جاگہ کی کہ بسبب سلطنت بنی امیہ کی مذہب نواصب کا رکہتی تہی وہ راہ پر آوین چنانچہ تہوڑی سی وہ کتاب
ایکدن وہان مسجد کی مجمع مین انہون نی پڑہی کہ ایک شخص نی اوس مجمع مین سی پوچہا کہ بیچ مناقب حضرت معاویہ کی بہی کچہہ تمنی تصنیف کیا ہی
نسائی نی جواب مین کہا کہ معاویہ کو یہی کفایت ہی کہ سر بسر نجات پاوی اونکی مناقب کہان ہین اور بعضون نی لکہا ہی کہ یون کہا کہ معاویہ کی
مناقب میری نزدیک صحیح نہین ہوئے یہ بات سننی سے اونکو لوگون نی خوب مارا یہانتک مارا کہ ادہ موی ہو گئی آخر اونکی خادم اونکو اوٹہا لائے
گہر مین اوسوقت انہون نی یہ کہا کہ اسیوقت مجکو مکہ کیطرف لیچلو تاکہ مکہ مین مرون یا راہ مین مکہ کی مرون کہتی ہین کہ بموجب کہنی اونکی لیگئی بعد
پہونچنی کی مکہ مین وفات ہوئی تین سو تین ہجری مین بیچ کی دن تیرہوین صفر کو اور درمیان صفا اور مروہ کی دفن کیا واللہ اعلم وَاَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ
مُحَمَّدِ بْنِ یَزِیْدِ بْنِ مَاجَۃَ الْقَزْوِیْنِیْ اور ابی عبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی کی **ف** احوال ابن ماجہ کا یہ ہی کہ کنیت انکی ابی عبداللہ
نام انکا محمد بن یزید ابن ماجہ رہنی والی قزوین کی اور قوم انکی ربیعی منسوب بہ ربیعہ بالولا اور قزوین نام شہر کا ہی کہ مشہور ہی بیچ عراق عجم کی
اور یہہ بہی ایک مقتدا اپنے اور حافظ حدیث کی اور ثقہ تہی اور امام مالک کی یارون سی حدیثین سنین اور بہت شہرون مین پہری واسطی طلب حدیث کی اور
انکی کتاب کو بہی اکثر علمانی بیچ صحاح ستہ کی داخل رکہا ہی اور اونکی کتنی حدیثین ثلاثی بہی ہین اور بعضون نی انکی کتاب کو صحاح ستہ مین
داخل نہین کہا کسواسطی کہ ایک حدیث منکر بلکہ موضوع اوس کتاب مین وارد ہوئی ہین اور بیچ فضیلت قزوین کی لوگون نی حدیثین بہت
نقل کی ہین لیکن محدثونکی نزدیک وہ سب موضوع ہین اور پیدایش انکی بیچ دوسو نون کی اور وفات انکی دوسو تہتر مین دن پیر کی بائیسوین
رمضان کو واللہ اعلم وَاَبِیْ مُحَمَّدٍ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیْ اور ابی محمد عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی کی **ف** احوال دارمی کا یہ ہی کہ کنیت انکی ابو محمد اور نام انکا عبداللہ بن
عبدالرحمن ابن فضل سمرقندی الدارمی سمرقندی نسبت ہی طرف شہر کی اور دارمی نسبت ہی طرف قوم کی یہہ بہی ایک بڑی محدث ہین اور
عالم ہین اور تعریف کیی گئی ساتہہ زہد کی اور پرہیزگاری کی اور انکی کتاب بہی بہت اچہی کتاب ہے حدیث کی کتابونمین اور روایت کہتی
ہین ابن ماجہ سی اور حبان ابن ہلال سی اور نضر بن شمیل سے اور حیوۃ بن شریح سی اور اوس سے بہی روایت کرتی ہین بڑے محدثین مانند مسلم کی
اور ترمذی کی اور پیدایش انکی ایک سو اکاسی مین اور وفات انکی دوسو پچپن مین اور اسحق بن احمد بن خلیفہ کہتا ہی کہ مین محمد اسمعیل بن بخاری کے
پاس بیٹہا تہا کہ خبر مرنی عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی کی پہونچی اوسوقت محمد بن اسمعیل نے سر اپنا نیچے جہکایا اور کلمہ انا للہ و انا الیہ راجعون کا
پڑہا اور انسواون کی رخسارون پر بہی واللہ اعلم وَاَبِی الْحَسَنِ عَلِیِّ بْنِ عُمَرَ الدَّارَقُطْنِیْ اور ابی الحسن علی بن عمر دارقطنے
کی **ف** احوال دارقطنی کا یہہ ہی کہ ابوالحسن کنیت اونکی اور نام اونکا علی بن دارقطنی حافظ حدیث کا اور علامہ مشہور تہا
ساتہہ فضیلت کی اور علم حدیث کی اور خوب جانتا تہا علت حدیث کی اور حال راویون کا اور کتاب دارقطنے مین ایک حدیث
کئی سندون کر لاتا ہی اور اس سی روایت کرتی ہین ابو نعیم اور ابوبکر برقانی اور جوہری اور قاضی ابوالطیب طبری اور حاکم ابوعبداللہ
نیشاپوری پیدایش انکی بیچ بغداد کی تین سو پانچ مین یا چہہ مین اور وفات بہی انکی بغداد ہی مین ہوئی روز بدہ کی بائیسوین ذی قعدہ
کو تین سو پچاسی مین اور یہہ بہی بہت پہری ہین ملکون مین واسطی تحصیل علم کی چنانچہ کوفہ مین اور بصرہ مین اور شام مین اور واسط مین
اور مصر مین اور سوا انکی شہرون اسلام مین اور دارقطنی قاف کی پیش سے ایک محلہ ہی بغداد مین نسبت اوس محلہ کر نام انکا

دار قطنی ہی اور عربی مین قطن کہتی ہین روئی کو یہہ محلہ سبب روئی کی منڈی کی دار قطن کہلاتا تہا اور بعضی روایت مین وفات انکے
آٹہوین ذی قعدہ جمعرات کیدن واللہ اعلم وَاَبِیْ بَکْرٍ اَحْمَدَ بْنِ الْحُسَیْنِ الْبَیْہَقِیِّ اور ابی بکر احمد بن حسین بیہقی کی **ف**
احوال بیہقی کا یہہ ہی کہ کنیت اونکی ابو بکر نام اونکا احمد بن حسین بیہقی یہہ بہی ایک پیشوا اور مقتدا تہی اہل حدیث مین اور اونکی کتابین
تصنیف بہت ہین نقل ہی کہ تصنیف انکی سات ہزار جز تک پہونچی ور مشہور کتابون اونکی مین سے کتاب مبسوط اور کتاب السنن اور کتاب دلائل
النبوۃ اور کتاب معرفت علوم حدیث اور کتاب بعث و النشور اور کتاب آداب اور کتاب فضائل صحابہ اور کتاب فضائل اوقات اور کتاب شعب
الایمان اور کتاب خلافیات اور پیدایش انکی شعبان کی مہینی سال تین سو چوراسی ہجری مین اور وفات انکی بیچ نیشاپور کی چار سو
چہپن ہجری مین واللہ اعلم وَاَبِی الْحَسَنِ رَزِیْنِ بْنِ مُعَاوِیَۃَ الْعَبْدَرِیِّ اور ابی الحسن رزین بن معاویہ عبدری کی **ف** اور احوال رزین
کا یہہ ہی کہ کنیت انکی ابو الحسن نام انکا رزین بن معاویۃ العبدری اور عبدری نسبت ہی طرف عبد الدار کی کہ ایک قبیلہ مشہور ہی قریش
مین اور وفات انکی پانسو بیس مین یہہ جو مذکور ہوئی تیران شخص ہین پیشوا حدیث کی انہون نی اپنی کتابونمین حدیثین مع سند کی روایت
کے ہین پس مشکوۃ والی نی انکی کتابونسی نقل کر کر نام اوس کتاب والی کا لکہہ دیا ہی اور سوا انکی اور ونسی ہی نقل کی ہین لیکن کم چنانچہ
آگی کہتا ہی مصنف وَغَیْرِہِمْ وَقَلِیْلٌ مَّا ہُوَ اور سوا انکی اور وہ کم ہین **ف** اور احوال بعضی غیر اونکا یہہ ہی اون
غیر ون مین ایک امام نووی ہین لقب اونکا محی الدین اور کنیت اونکی ابو زکریا اور نام اونکا یحیی بن شرف حزامی ساتہہ حاء حطی کی زیر کی
اور زی سی منسوب ہے طرف حزام کی کہ نام اونکی ایک جد کا ہی اور نووی ایک مکان ہی متعلق دمشق کی بیچ شام کی نسبت نووی کی
اوسکی طرف ہی اور کبہی اوسکو نواوی بہی کہتی ہین پیدایش انکی بیچ شہر نوی کی چہہ سو اکتیس مین محرم کی پہلی عشرہ مین اور وفات انکی
بدہ کی رات چودہوین رجب کو چہہ سو ستتر مین اور بعضی ان غیر مین ابن جوزی ہین کنیت اونکی ابو الفرج نام اونکا عبد الرحمن بن علی بغدادی حنبلی
صدیقی مشہور ہا ابن جوزی نسبت سے ایک مکان کیطرف کہ اوسکو فرضۃ الجوز کہتی ہین عالم اور فاضل فقیہہ اور محدث فصیح اور بلیغ اور صاحب
تصانیف بیچ تفسیر اور حدیث اور فقہ کی اور سیر اور تاریخ اور اخبار اور مواعظ کی اور مختار تہا بیچ زمانہ اپنی کی ان علمونمین پیدایش انکی
بیچ پانسو ستر کی ہجرت سی اور وفات انکی پانسو ستانوین ہجری مین اور کتابین انکی کتنی ہی تصنیف کے ہوئی ہین چنانچہ ایک کتاب انکی بیچ
موضوعات حدیث کی کہ اوسمین حدیثین موضوع بیان کی ہین اور ایک کتاب اونکی تلبیس ابلیس کہ اوسمین بیان رد بدعت کا اور خلاف سنت
کا ہی اور اقوام شیطانی کا ہی بیان ہی اور بیچ انکار جماعت صوفیہ مبتدعین کی خوب مبالغہ کیا ہی اور ایک اور ایک قصہ انکا عجیب منقول ہی کہ
ایکدن درمیان سنی اور شیعہ کی جہگڑا پڑا بیچ تفضیل حضرت ابوبکر کی اور حضرت علی کی یہانتک کہ آپسمین خوب بحث اور اختلاف ہوا اور ہم
حکم ابن جوزی کی دونو راضی ہوئی اور اون دنونمین حکومت تہی شیعونکی چنانچہ ابن جوزی منبر پر واسطی وعظ کہنی کی چڑہی تہی کہ اوسوقت ایک
شخص نے اون دونونمین سی پوچہا کہ من افضل الصحابۃ یعنی کونسا بہتر ہی صحابیونمین سی اونہون نی دونون فرقونکی رعایت کرکر جواب دیا واسطے
خوف ایذا کی اور جواب میں کہا کہ اَفْضَلُ صَحَابَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ الَّذِیْ بِنْتُہٗ فِیْ بَیْتِہٖ افضل صحابہ رسول اللہ کی وہ ہی کہ بیٹی اوسکی بیچ گہر
اوسکی کے تہی پہر بعد اسکہنی کی ابن جوزی وہانسی چل کہڑی ہوئی تا کوئی پوچہنا احوال مفصل کا نہ کری اور وہ دونو فرقہ خوش ہوکر اپنی
اپنی مذہب موافق گمان فضیلت کا لیگئی یعنی سنی نی جانا کہ بیٹی حضرت ابوبکر کی بیچ گہر رسول خدا کی تہی فضیلت اونہین کو ہی اور شیعون نی جانا
کہ بیٹی پیغمبر خدا کی بیچ گہر حضرت علی کی تہی فضیلت اونہین کو ہی غرض کہ دونونمین سی اوسوقت رفع شر ہوگیا وَاِنِّیْ اِذَا نَسَبْتُ الْحَدِیْثَ اِلَیْہِمْ

كَاَنِّیْ اَسْنَدْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَنَّہُمْ قَدْ فَرَغُوْا مِنْہُ وَاَغْنَوْنَا عَنْہُ اور تحقیق جسوقت کہ نسبت
کے مینے حدیث طرف انکی گویا کہ سند پہنچادی مینے طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اسواسطے کہ اونہون نے فراغت حاصل کی سند سے اور بے
پرواکر دیا ہمکو سند سے ف اگر کوئی کہے کہ مصابیح والے پر بسبب ترک ذکر اسناد کے علما اعتراض کرتے تھے وہ بات تو اب بہی
باقی رہی کہ مشکوۃ والے نے فقط نام صحابی کا اور کتاب کا ذکر کیا اور تمام سند نہین ذکر کی اوسکا مصنف نے یہہ جواب یا
وَسَرَدْتُ الْکُتُبَ وَالْاَبْوَابَ کَمَا سَرَدَھَا وَاقْتَفَیْتُ اَثَرَہٗ فِیْھَا اور بیان کیا مینے کتب کو اور ابواب کو جیسا بیان کیا صاحب
مصابیح نے کتب اور ابواب کو اور پیروی کی مینے نقش قدم اونکی بیچ اوسکی ف لفظ کتاب جو سرخی سے لکہتے ہین وہ شامل
ہوتا ہے کتنی مطالب کو اور باب مین خاص ایک طرحکا مطلب ہوتا ہے جیسیکہ کتاب الطہارۃ اوسمین کتنی ہی باب مذکور ہوتی ہین باب
الوضوء باب الغسل وغیر ذلک پس مشکوۃ والے نے کتاب اور باب بعینہ بطور مصابیح والے کی ذکر کیے ہین وَقَسَمْتُ کُلَّ بَابٍ غَالِبًا
عَلٰی فُصُوْلٍ ثَلٰثَۃٍ اَوَّلُھَا مَا اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ اَوْ اَحَدُھُمَا وَاکْتَفَیْتُ بِھِمَا وَاِنِ اشْتَرَکَ فِیْہِ الْغَیْرُ لِعُلُوِّ
دَرَجَتِہِمَا فِی الرِّوَایَۃِ اور تقسیم کیا مینے ہر باب کو اکثر اوپر تین فصلون کی پہلی فصل وہ ہے کہ حدیث کی شیخین نے یعنی بخاری اور مسلم نے
یا ایک نے اون دونونمین سے اور کفایت کیا مینے ساتہہ اون دونون کی اور اگرچہ شریک ہون بیچ روایت حدیث کی غیر بخاری اور
مسلم کی واسطے بلند ہونے درجہ بخاری و مسلم کی بیچ روایت حدیث کی ف اگر بخاری و مسلم مین ایک صحابی سے حدیث آئی ہو اوسکو
متفق علیہ کر کر کہا ہے اور اگر حدیث بخاری مین ایک صحابی سے مذکور ہو اور مسلم مین اور صحابی سے وسکو انکی اصطلاح مین متفق علیہ
نہین کہتے وَثَانِیْھَا مَا اَوْرَدَہٗ غَیْرُھُمَا مِنَ الْاَئِمَّۃِ الْمَذْکُوْرِیْنَ وَثَالِثُھَا مَا اشْتَمَلَ عَلٰی مَعْنَی الْبَابِ مِنْ مُلْحَقَاتٍ
مُنَاسِبَۃٍ مَعَ مُحَافَظَۃٍ عَلَی الشَّرِیْطَۃِ وَاِنْ کَانَ مَاْثُوْرًا عَنِ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ دوسری فصل مین حدیثین وہ کہ روایت کیا انکو سوا
بخاری و مسلم کی پیشواؤن ذکر کیے ہوئمین سے اور تیسرے فصل وہ جو کہ مین کہ مشتمل ہو اوپر معنی باب کے ملحقات مناسبہ کے ساتہہ محافظت کرنیکی اوپر
شرط کی اور اگرچہ منقول ہو صحابی اور تابعی سے ف یعنے تیسرے فصل مشکوۃ والے نے بڑائی ہے اوپر مصابیح کی اسواسطے کہ مصابیح مین دوہی
فصلین ہین اور مصابیح والے نے یہہ بات مصابیح مین مقرر کی ہے کہ فصل اول مین حدیث صحاح مین سے لاوے اور اوسکی نزدیک صحاح وہ ہے کہ بخاری اور مسلم مین حدیث
ہو اور دوسرے فصلمین حدیث لایا ہے حسان اور اصطلاح حسانکی نزدیک اوسکی یہہ ہے کہ سوا بخاری و مسلم کی حدیث ہو مثل ترمذی اور ابوداود اور نسائی
کی اور غیر انکیکی اوسکو حدیث حسان کہتا ہے یہہ اصطلاح اوسکی نزدیک ہے اور محدثون کی نزدیک نہین اور تیسری فصل مین التزام نہین کیا مشکوۃ والے
نے کہ حدیث مرفوع حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لاوے بلکہ بعضے قول اور فعل اور تقریر صحابہ کی اور تابعین کے اور غیر انکیکی کہ مناسب باب کے ہون بہی
لایا ہے اور موافق شرطون فصل اول اور ثانی کی بہی لایا ہے یعنے اول مین نام راوی کا صحابی ہو یا تابعی ہو اور آخر کو نام کتاب کا لکہا ہے ثُمَّ اِنَّکَ
اِنْ فَقَدْتَ حَدِیْثًا فِیْ بَابٍ فَذٰلِکَ عَنْ تَکْرِیْرٍ اُسْقِطُہٗ پہر تحقیق اگر تو نہ پاوے کوئی حدیث بیچ ایک باب کی پس یہہ بسبب تکرار کی موقوف کیا مینے
اوسکو ف یعنے ایک حدیث بیچ ایک باب کی بیچ کتاب مصابیح کی ہے اور وہ حدیث اوسی باب مین بیچ مشکوۃ کی نہین ہے تو بسبب مکرر ہونی
حدیث کی صاحب مشکوۃ نے موقوف کی یعنی ایکبار ہی ذکر کی وَاِنْ وَجَدْتَ اٰخَرَ بَعْضَہٗ مَتْرُوْکًا عَلَی اخْتِصَارِہٖ اَوْ مَضْمُوْمًا
اِلَیْہِ تَمَامُہٗ فَعَنْ دَاعِیْ اِھْتِمَامٍ اَتْرُکُہٗ وَاُلْحِقُہٗ اور اگر پاوے تو اور حدیث کہ بعض اوسکا چہوڑا ہوا ہے اوپر اختصار
کے یا ملایا گیا ہے طرف اوسکی بقیہ اوس حدیث کا پس یہہ بسبب باعث اہتمام کی چہوڑ دیا ہے اوسکو اور ملا دیا ہے

اوسکو **ف** یعنی وہان کوئی امر باعث ترک اور الحاق کا ہوگا یس باعث اختصار کا یہہ ہے کہ وہ ٹکڑا حدیث دراز کا مناسب باب کے ہوگا اور باقی
مناسب اوسکی نہوگا یا ایک ٹکڑا مناسب اس باب کی ہوگا اور ایک ٹکڑا مناسب اور باب کے پس جہان ان دونو بابوں مین سی ایک بات پائی جائیگی
اوسکو مختصر ہی بیان کرونگا اور اس باتمین تابع مصابیح والیکا ہونگا اور جہان ان دونو باتونمین سی نہ پائونگا ساری حدیث بیان
کرونگا اگرچہ مصابیح والی نی اختصار کیا ہوگا وَاِنْ عَثَرْتَ عَلٰی اخْتِلَافٍ فِی الْفَصْلَیْنِ مِنْ ذِکْرِ غَیْرِ الشَّیْخَیْنِ فِی الْاَوَّلِ
وَذِکْرِهِمَا فِی الثَّانِیْ فَاعْلَمْ اَنِّیْ بَعْدَ تَتَبُّعِیْ کِتَابَیِ الْجَمْعِ بَیْنَ الصَّحِیْحَیْنِ لِلْحُمَیْدِیِّ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ
اِعْتَمَدْتُّ عَلٰی صَحِیْحَیِ الشَّیْخَیْنِ وَمَتْنَیْهِمَا اور اگر خبردار ہو تو اوپر اختلاف کی بیچ دو فصلون کی یعنی ذکر کرنا غیر شیخین کا بیچ فصل
اول کی اور ذکر اون دونو نکا بیچ فصل دوسری کی پس جان کہ یہہ بات نہین جا درہوئی بسبب غفلت اور بہولنی کی بلکہ بتحقیق بعد تلاش کرنے
میرے کتاب جمع بین الصحیحین حمیدی کی اور کتاب جامع الاصول کی اعتماد کیا مینی اوپر صحیحین شیخین کی اور متن انکی **ف** یعنے مصابیح والی
نے جو ٹہرایا ہی کہ پہلی فصل مین حدیثین بخاری ومسلم کی لائی اور دوسری مین غیر بخاری ومسلم کی اور مینی بعضی حدیثون فصل اول کو غیر بخاری
اور مسلم کیطرف نسبت کیا ہی اور بعضی حدیثون فصل دوسری کو بخاری ومسلم کیطرف نسبت کیا ہی تو سبب یہہ ہے کہ مینی چارون کتابون
ذکر کی گئیون مین تلاش کیا اگر اونمین پایا تو نسبت شیخین کیطرف کی اگرچہ مصابیح والی نی غیر انکی طرف نسبت کی ہو اور اگر انمین نہ پایا تو انکیطرف
نسبت نہ کی اگرچہ مصابیح والی نی انکی طرف کی ہو غرض کہ تلاش میرے غالب ہے کہ چار کتابونمین تلاش کی مجہپر شبہہ کسیکا نہین وارد ہوسکتا ہی بلکہ
قصور مصابیح والی کا ہی کہ چوک گیا وَاِنْ رَاَیْتَ اخْتِلَافًا فِیْ نَفْسِ الْحَدِیْثِ فَذٰلِكَ مِنْ تَشَعُّبِ طُرُقِ الْاَحَادِیْثِ
اور اگر دیکھی تو اختلاف بیچ اصل حدیث کی پس یہہ بسبب مختلف ہونی سندون حدیث کی ہی **ف** یعنے مصابیح والی نی ورطرح
لفظ حدیث کی روایت کیے ہین اور مینی اورطرح تو یہہ بسبب اختلاف سندونکی ہی کہ مصابیح والے کو ایک سند سی وہ لفظ پہنچی اور مجہی اور سند سے
اورطرح وَلَعَلِّیْ مَا اطَّلَعْتُ عَلٰی تِلْكَ الرِّوَایَةِ الَّتِیْ سَلَكَهَا الشَّیْخُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَلِیْلًا مَا تَجِدُ اَقُوْلُ
مَا وَجَدْتُّ هٰذِهِ الرِّوَایَةَ فِیْ کُتُبِ الْاُصُوْلِ اَوْ وَجَدْتُّ خِلَافَهَا فِیْهَا فَاِذَا وَقَفْتَ عَلَیْهِ فَانْسُبِ الْقُصُوْرَ
اِلَیَّ لِقِلَّةِ الدِّرَایَةِ لَا اِلَی جَنَابِ الشَّیْخِ رَفَعَ اللّٰهُ قَدْرَهٗ فِی الدَّارَیْنِ حَاشَا لِلّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ اور شاید کہ مین نہین
خبردار ہوا اوپر اوس روایت کی کہ لایا ہے اوسکو شیخ راضی ہو اللہ اوس سے اور کم پاویگا تو اسکو کہ کہتا ہون مین کہ نہین پائی مینی یہہ روایت یعنی جو کہ مصابیح
والی نی ذکر کی ہی بیچ کتابون اصول کی یا پایا مینی خلاف اس روایت کے اصول مین پس جسوقت کہ خبردار ہو تو اوپر اس اختلاف کی پس نسبت کر
قصور کو طرف میرے واسطی کم مایگی کی نہ طرف جناب شیخ کی بلند کری اللہ قدر اوسکی بیچ دونو جہانکی پاکی ہی واسطے اللہ کی اس سے **ف** مراد کتب
اصول سی اس جگہہ وہ کتابین ہین کہ مذکور ہوئین پہلی مثل بخاری ومسلم وغیرہ کی اور پاکی ہی واسطی اللہ کی اس سے یعنی پاک ہے شیخ نسبت قصور
سے اور یہہ کہنا میرا اوسکی حق مین خاص اللہ ہی کی لیے ہے نہ واسطی کسی اور امر کی رَحِمَ اللّٰهُ مَنْ اِذَا وَقَفَ عَلٰی ذٰلِكَ نَبَّهَنَا عَلَیْهِ وَ
اَرْشَدَنَا طَرِیْقَ الصَّوَابِ رحمت کری اللہ اوس شخص کو کہ جب واقف ہو اوپر اسکی خبردار کری ہمکو اوپر اسکی اور راہ بتادی ہمکو راہ صواب
کے **ف** خبردار کردی اوپر اسکی یعنی اوپر ہونی اوس روایت کی کہ مصابیح والا لایا ہی اور مینی نہین پائی ہی اصول مین پس
ہمکو خبردار کردی یعنی ہماری زندگی مین ہمسی کہہ دی اور بعد مرنے ہمارے کی ہماری کتاب مین لکہہ دیہا اوسکی حاشیہ مین لکہہ دے وَلَمْ اٰلُ
جُهْدًا فِی التَّنْقِیْرِ وَالتَّفْتِیْشِ بِقَدْرِ الْوُسْعِ وَالطَّاقَةِ وَنَقَلْتُ ذٰلِكَ الْاِخْتِلَافَ کَمَا وَجَدْتُّ

اور نہین قصور کیا مینی کوشش مین بیچ کہودنی اور ڈہونڈہنی کی موافق وسعت کے اور طاقت کی ور نقل کیا مینی یہہ اختلاف جیسا کہ پایا
مینی **ف** یعنے جیسا کہ دیکہا مینی اصول مین اوسیطرح نقل کردیا اور نہ اکتفا کیا مینی ساتہہ تقلید شیخ رح کی یہہ جواب ہے سوال مقلد کا
اگر کوئی کہی تہون نی آرام طلبی چاہی کیا تو کہین خوب تلاش نکی اگر خوب تلاش کرتی تو کہین وسکا کہوج پاتی تو اسکا جواب مصنف نی
کہا کہ مینی اپنی طرف سی کچہہ قصور نہین کیا تلاش کرنی مین وَمَا اَشَارَ اِلَيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ غَرِيْبٍ اَوْ ضَعِيْفٍ
اَوْ غَيْرِهِمَا بَيَّنْتُ وَجْهَهٗ غَالِبًا وَمَا لَمْ يُشِرْ اِلَيْهِ مِمَّا فِي الْاُصُوْلِ فَقَدْ قَفَّيْتُهٗ فِيْ تَرْكِهٖ اِلَّا فِيْ مَوَاضِعَ لِغَرَضٍ
اور وہ چیز کہ اشارہ کیطرف اوسکی شیخ رضی اللہ عنہ نی غریب ہے یا ضعیف سی یا سوا ان دونوکی بیان کیا مینی سبب اوسکا اکثر اور جس چیز
کو نہین اشارہ کیا طرف اوسکے اور وہ نہین ہے کہ بیچ اصول کی ہی پس تحقیق پیروی کی مینی شیخ کی بیچ چہوڑ دینی اوسکیکی مگر بیچ کتنی جگہون کی واسطے
کسی غرض کی **ف** یعنی مصابیح والی نی مصابیح مین بیان کیا ہی بعضی حدیثونکو کہ یہہ غریب ہے یا ضعیف ہی یا شاذ ہی یا منکر تو مشکوٰۃ
والی نی اپنی کتاب مین سبب غریب ہونی اور ضعیف ہونی اور شاذ ہونیکا بیان کردیا اور جس جگہہ مصابیح والی نی مصابیح مین غریب ہونا اور ضعیف
ہونا بیان نہین کیا تو مشکوٰۃ والی نی بالکل اوسکو چہوڑ دیا ہی مگر بعضی جاہی بسبب بعضے غرض کی بیان کردیا اسواسطی کہ بعضی لوگ اوس
حدیث مین کلام اور طعن کہتی تہی کہ یہہ ضعیف اور باطل ہونی کی انہون نی ترمذی وغیرہ سی نقل کیا کہ یہہ حدیث صحیح ہی یا حسن اور غریب
اور ضعیف یہہ قسمین ہین حدیث کی بعد ترجمہ خطبہ کی موافق اصطلاح محدثین کی انکو انشاء اللہ تعالی بیان کرینگی وَرُبَّمَا تَجِدُ
مَوَاضِعَ مُهْمَلَةً وَّذٰلِكَ حَيْثُ لَمْ اَطَّلِعْ عَلٰى رَاوِيْهِ فَتَرَكْتُ الْبَيَاضَ فَاِنْ عَثَرْتَ عَلَيْهِ فَاَلْحِقْهُ
اَحْسَنَ اللّٰهُ جَزَاءَكَ وَسَمَّيْتُ الْكِتَابَ بِمِشْكٰوةِ الْمَصَابِيْحِ اور بعضے جگہہ پاویگا کہ نام کتاب کا نہین ذکر کیا مینی پیچہی حدیث کی اور یہہ اسواسطی ہی کہ نہین
خبردار ہوا مین اوپر روایت کرنیوالی اوسکیکی پس چہوڑ دی مینی اوس جگہہ سفیدی پس اگر خبردار ہو تو اوپر اوسکیکی پس ملادی اوسکو ساتہہ اوس حدیث
کے نیک دے اللہ تجکو بدلا اور نام رکہا مینی اس کتاب کا مشکوٰۃ المصابیح **ف** مصابیح جمع مصباح کی ہی مصباح کہتی ہین
چراغ کو اور مشکوٰۃ کہتی ہین طاقچہ کو جسمین چراغ رکہی جاتی ہین بیچ طاق کی اسیطرح کتاب مصابیح رکہی ہوئی ہی اس
مشکوٰۃ مین وَاَسْاَلُ اللّٰهَ التَّوْفِيْقَ وَالْاِعَانَةَ وَالْهِدَايَةَ وَالصِّيَانَةَ وَتَيْسِيْرَ مَا اَقْصُدُهٗ اور سوال کرتا ہون مین
اللہ سے توفیق کا یعنی تصنیف کتاب پر اور پر طرح مذکور کی اور تمام کرنی پر اور سب امور پر اور مدد کرنیکا اور ہدایت کرنیکا اور
بچانیکا یعنی خطاسی اور آسان کرنا اوس چیز کا کہ قصد کیا مینی اوسکا وَاَنْ يَّنْفَعَنِيْ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ وَجَمِيْعَ
الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اور سوال کرتا ہون
یہہ کہ نفع دی مجکو بیچ زندگی کی اور پیچہی مرنیکی اور سب مسلمان مردونکو اور مسلمان عورتونکو کفایت ہی مجکو اللہ اور
اچہا ہی کارساز اور نہین بازگشت گناہون سی اور نہین قوت اوپر بندگی کی مگر ساتہہ اللہ کی کہ غالب ہی حکمت والا
ف نفع دینا زندگی مین یہہ ہی کہ توفیق ہو مجکو مطالعہ کرنی کتاب کی اور لوگونکی سکہانی کی اور موافق حدیثونکے
عمل کرنیکے اور فائدہ پیچہی مرنیکی یہہ ہی بہشت مین داخل ہونا اور ثواب ملنا اور اللہ کی رضا حاصل ہونے

فصل اب بعد اسکے پہلی حدیث مین مشغول ہونی سی کتنی باتین جاننا چاہیی کہ حدیث پڑہنے مین
کام آوینگے اور موجب ہوینگے زیادتی سمجہہ کو اکثر طالبات ذہن سے

چاہیے کہ اول حدیث کو معلوم کرنی حدیث محدثین کی اصطلاح مین کہتی ہین قول اور فعل اور سیرت اور حال اور تقریر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو معنے قول و فعل کی ظاہر ہین اور سیرت یعنی خصلتین اور بیان صورت و شکل حضرت کا اور حال جیسیکہ کہین دندان مبارک حضرت کا جنگ احد مین
شہید ہوا یا مثل اسکی اور معنی تقریر کی یہہ ہین کہ مثلا ایک شخص نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روبرو ایک کام کیا یا ایک بات کہی اور حضرت اوسپر
مطلع ہوئی اور اوس سی منع نہ کیا اور نہ انکار کیا اور سکوت کیا اسکو تقریر کہتی ہین یہہ بہی داخل حدیث کی ہی اور تقریر حضرت کی صحبت
میں اوسکی اور بعضون کی نزدیک قول اور فعل اور تقریر صحابہ اور تابعین کو بہی حدیث کہتی ہین پس جو حدیث کہ حضرت تلک پہونچی اوسکو حدیث
مرفوع کہتی ہین جیسا کہ کہین کہ کہی یہہ حدیث یا کیا یہہ کام یا تقریر کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یا کہین ابن عباس سے یہہ حدیث مرفوعا آئی
ہے یا کہین رفع کیا اسکو ابن عباس نے اور جو کہ صحابہ تک پہونچی اوسکو حدیث موقوف کہتی ہین جیسا کہ کہین کہ کہی یہہ بات ابن عباس نے یا تقریر
کی ابن عباس نی یا کہین یہہ حدیث موقوف ابن عباس پر ہی اور جو حدیث تابعین تک پہونچی اوسکو مقطوع کہتی ہین اور مشہور یہہ ہی کہ
موقوف اور مقطوع کو اثر کہتی ہین بعد اسکی یہہ جاننا چاہیے کہ حدیث مین ایک سند اور اسناد ہی اور ایک متن سند اور اسناد راویون حدیث
کو کہتی ہین اور متن الفاظ حدیث کو پس اگر کوئی راوی حدیث کا درمیان مین سے نہ رہ جاوے اوسکو حدیث متصل کہتی ہین اور اگر ایک رہ جاوے
اوسکو منقطع کہین گی اور اگر ایک سے زیادہ رہ جاوین اوسکو معضل کہینگی اور اگر سر سے ہی راوی رہ جاوین خواہ ایک یا کئی اوسکو معلق
کہتے ہین اور اگر آخر سند سی بعد تابعی کی راوی یعنی صحابی نہ مذکور ہوا اوسکو مرسل کہتی ہین جیسا کہ تابعی کہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور
حدیثین باعتبار سند کی تین قسم پر ہین صحیح اور حسن اور ضعیف صحیح اعلی مرتبہ ہے اور ضعیف ادنے اور حسن متوسط پس حدیث صحیح کو معلوم
کیا چاہیے کہ حدیث صحیح کسی کہتی ہین حدیث صحیح وہ ہی کہ کتاب مین سند کہ مصنف سے آنحضرت تک ساتہہ نقل کرنی راویون صاحب عدالت
کے اور صاحب ضبط کی نقل کی ہو اور وقت پہونچانی حدیث کی یہہ پہونچانیوالا حدیث کا مسلمان اور بالغ اور عاقل بہی ہو اور معنی عدالت
کی یہہ ہین کہ وہ راوی صاحب تقوی کا ہو کہ جہوٹ نہ بولتا ہو اور گناہ کبیرہ نہ کیا ہو اور اگر کیا ہو تو اوس سے توبہ کی ہو اور گناہ صغیرہ یعنی
چہوٹی گناہون پر بہی دوام نہ کرتا ہو اور سالم ہو سب اسباب فسق کی سی اور صاحب مروت کا ہو یعنی ایسی کام بہی اوس سے نہوتی ہون کہ لوگون
نزدیک ہلکا ہو جیسی ننگی سر بازار مین چلی جانا یا بازار مین ایک کونی مین بیٹہہ کر پیشاب کرنا یا رستی مین جاتی ہوئی طعام یا کچہہ چیز کہا لینا
ان باتون سی بہی احتراز کرتا ہو اور معنے ضبط کی یہہ ہین کہ ہشیار ہو تا کہ یاد رکہی الفاظ حدیث کی اور غفلت نہ کری اور نہ بہولے
اور نہ شک کری وقت سننی کی اور نہ وقت پہونچانیکی غرضکہ ہر شخص صاحب کتاب سے آنحضرت تک متصف ان صفات کر ہو ایسا شخص
جو نقل کری اوسکو حدیث صحیح کہتی ہین پس یہہ صفتین اگر پوری اونمین پائی جاوین اوسکو صحیح لذاتہ کہتی ہین اور اگر کچہہ قصور اونمین ہو اور
کثرت طرق سی وہ نقصان پورا ہو جاوی اوسی صحیح لغیرہ کہتی ہین اور اگر نقصان پورا نہ ہوا اوسکو حسن کہتی ہین اور حدیث ضعیف وہ ہے
کہ یہہ جو شرائط حدیث صحیح اور حسن مین معتبر ہین انمین سی ایک یا زیادہ اونمین سی مفقود ہوا اور راوی اوسکا عدالت یا ضبط نہ رکہتا ہو
اور حدیث مین اگر راوی اوسکا ایک ہے کسی طبقہ مین اوسکو غریب کہتی ہین اور اگر دو ہووین اوسکو عزیز کہتی ہین اور اگر زیادہ
دو سی ہووین اوسکو مشہور اور مستفیض کہتی ہین اور اگر کثرت روایت کی اوس حد کو پہونچی کہ عقل کی نزدیک محال ہو جہوٹ بولنا
اونکا اوسکو متواتر کہتی ہین اور اقسام حدیث سے شاذ اور منکر ہی شاذ وہ حدیث ہی کہ روایت کی گئی ہو مخالف اوس حدیث
کے کہ روایت کیا ہی اوسکو ثقات نی اور منکر وہ ہی کہ روایت کری اوسکو راوی ضعیف مخالف اوس کی کہ ضعف اوسکا کمتر ہووی اور

اور مسایل منکر کی معروف ہی اور بہت قسمین حدیث کی ہین اختصار کی لیی کہ عوام کو انکا سمجہنا ہی مشکل ہوگا اسپر اکتفا کیا اور یہہ اقسام حضرت شیخ عبدالحق رح کی ترجمہ مین سی لکہی ہین اور کتابین صحاح ستہ جو مشہور ہین یہہ ہین بخاری اور مسلم اور جامع ترمذی اور سنن ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور بعضو نکی نزدیک بدلی ابن ماجہ کی موطا امام مالک لی ہی پس سوای بخاری و مسلم کی چار کتابون باقی مین طرح طرحکی حدیثین ہین صحیح ہی اور حسن ہی اور ضعیف ہی چنانچہ اونکی مضمون نی بیان کردیا ہی ف پہلی ہی حدیث کہ حضرت عمر بن الخطاب سی روایت ہی سو احوال حضرت عمر کا یہہ ہی کہ نام اونکا عمر اور کنیت اونکی ابو حفص اور لقب اونکا فاروق اور سب سی پہلی امیرالمومنین کر کہی مشہور ہوئی اور قوم انکی عدوی اور عدوی ایک بطن ہی قریش مین اور بطن یعنی ایک گروہ اور جمع ہوتی ہین ساتہہ آنحضرت صلعم کی نسب مین جد کعب بن لوی کی اور وجہہ لقب حضرت عمر کی کہ فاروق ہوا یہہ ہی کہ مدینہ مین ایک یہودی اور ایک منافق کہ ظاہر مین مسلمان تہا جہگڑنی لگی یہودی نی کہا کہ چل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اوس یہودیکی رجوع آنحضرت کیطرف اسواسطی تہی کہ وہ یہودی سچا تہا اور جانتا تہا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سچی کو سچا کرین گی رو رعایت کسیکی نہ کرین گی اور منافق کہ فیصلہ اصل جہوٹا تہا وہ کہتا تہا کہ چل کعب بن اشرف پاس کہ وہ یہود کا سردار تہا اور یہودی رشوت لیکر سچی کو جہوٹا کردیتی تہی اور جہوٹی کو سچا اسواسطی وہ منافق یہودیون کیطرف لیی جاتا تہا کہ رشوت دیکر اپنا مطلب جیت جاؤنگا آخرش کو وہ یہودی اوس منافق کو حضرت پاس لیگیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہودی کا حق ثابت کیا منافق راضی نہوا ساتہہ حکم آنحضرت کی باہر نکلکر کہنی لگا کہ چلو عمر پاس اور وہ حضرت کی حکم سی مدینہ مین قضا کرتی تہی اور اس نیت پر منافق لیچلا حضرت عمر پاس کہ حمیت اسلام کی کرکر مجکو سچا کرین گی اور میرا حق ثابت کرین گی آخر دونون گئی حضرت عمر پاس اور اونکی روبرو یہودی نی بیان کیا کہ ہم دونون گئی تہی حضرت پاس حضرت میرا حق ثابت کرچکی ہین اور یہہ منافق راضی نہین ہوا ساتہہ حکم آنحضرت کی حضرت عمر نی منافق سی پوچہا کہ یہہ بات اسیطرح سی ہی منافق نی اقرار کیا حضرت عمر نی کہا کہ تم ٹہہری رہو اور آپ گہر مین جاکر تلوار لی آئی اور اوسی تلوار سی منافق کا سر اوڑا دیا اور کہا کہ یہہ حال ہی اوس شخص کا جو راضی نہو ساتہہ حکم آنحضرت کی اور یہودی ع وہانسی اس خوف سی بہاگ گیا اور حضرت جبرئیل آنحضرت پاس آئی اور کہا کہ عمر فرق کردینی والا ہی درمیان حق اور باطل کی اوسی دنسی فاروق مشہور ہوئی چنانچہ تفسیر بیضاوی مین اور اور تفسیرونمین شان نزول اس آیت کی ہین لکہا ہی یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاکَمُوْا اِلَی الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْا اَنْ یَّکْفُرُوْا بِہٖ وَیُرِیْدُ الشَّیْطَانُ اَنْ یُّضِلَّہُمْ ضَلٰلًا بَعِیْدًا اور اسلام حضرت عمر کا چہٹی سال ہی نبوۃ سی کہ چالیس یا انتالیس مرد اور دس عورتین مسلمان ہوچکی تہین بعد انکی حضرت عمر مسلمان ہوئی اور انکی مسلمان ہونیکی بعد اسلام ظاہر ہوا پہلی اسی مسلمان پوشیدہ مسلمانی رکہتی تہی اور یہہ آیت نازل ہوئی یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المومنین یعنی اے نبی کافی ہی تجکو اللہ اور جو کہ پیرو تیری ہین مومنونسی اور بعد حضرت صدیق کی یہہ خلیفہ ہوئی اور اونسی سب نی بیعت کی تیرہوین سال ہجرت سی اور شہادت انکی ہوئی ایک نصرانی کی ہاتہہ سی کہ نام اوسکا ابولولوا اور غلام مغیرہ بن شعبہ کا تہا مدینہ کی شہر مین مسجد نبوی مین صبح کی نماز مین بدہ کی دن ستائیسوین ذی الحجہ کو تیئسوین سال ہجرت سی اور وفات انکی غرہ محرم کو اور عمر انکی ترسٹہہ برس کی ہوئی اور انسی بہت صحابیون اور تابعین نی حدیثین نقل کی ہین اور حدیثین مرفوع انسی پانسوسینتیس نقل ہوئی ہین اور انکی مہر مین یہہ لکہا تہا کہ کفی بالموت واعظا یا عمر یعنی کافی ہی نصیحت کو یاد رکہنا موت کا ایعمر اور تہی سخت بیچ مقدمہ اللہ کی اور نہایت کوشش کرتی تہی امور دین مین اور نہایت صابر تہی اور اللہ تعالی نی مقرر کیا تہا حق انکی زبان پر اور انکی اسلام سی دین کو عزت ہوئی اور اہل آسمان نی انکی اسلام سی خوشی حاصل کی اور انکی بزرگیون اور مناقب اور خوبیونکا کچہہ شمار نہین عن

عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوٰی فَمَنْ

كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوْ اِمْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی حضرت عمر بیٹے خطاب کی سی راضی ہو جیو اللہ اون سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین معتبر ہوتی عمل مگر ساتہ نیتونکی اور نہین ہی واسطی ہر شخص کی مگر وہ چیز کہ نیت کی پس جو شخص کہ ہو ہجرت اوسکی طرف اللہ کی اور طرف رسول اوسکیکی پس ہجرت اوسکی طرف اللہ کی اور طرف رسول اوسکیکی ہی اور جو شخص کہ ہو ہجرت اوسکی طرف دنیا کی کہ پہنچی اوسکو یا طرف عورت کی کہ نکاح کری اوس سی پس ہجرت اوسکی طرف اوس چیز کی ہی کہ ہجرت کی طرف اوسکی روایت کی یہہ بخاری مسلم نی **ف** مصنف رح یہہ حدیث باب سی پہلی لایا گویا اشارہ ہی کہ طالب کو چاہیی کہ اول نیت خالصۃً للہ کری اس علم شریف کی طلب کی نہین پہر تحصیل علم کری اور محدثین اتفاق کرتی ہین اوپر فضل وشرف اسحدیث کی اور بعضی علمانی اسحدیث کو نصف علم کہا ہے اور یہہ جو فرمایا کہ نہین واسطی ہر شخص کی مگر وہ چیز کہ نیت کی مطلب اس جملہ کا اور پہلی جملہ کا یکسان ہی یہہ تاکید ہی پہلی کہ عمل بغیر نیت کی معتبر نہین اور ایک عمل مین جتنی نیتین کریگا وتنی ہی ثواب پاویگا مثلاً محتاج قرابتی کی دینی مین اگر نیت فقط للہ دینی کی کریگا للہ ہی کا ثواب پاویگا صلہ رحم کا یعنی ملاپ ناتیکا اور اگر دونو نیتین کریگا دوہرا ثواب پاویگا اسیطرح مسجد کی جانی مین کئی طرحکی نیتین ہوسکتی ہین اور ہرایک کا ثواب علیحدہ مثلاً نیت کری کہ وارد ہوا ہی کہ مسجد گہر اللہ تعالی کا ہی اور جو کوئی مسجد مین آتا ہی تو اللہ تعالی کی زیارت کو آتا اور وہ کریم ہی اور واجب ہی کریم پر کہ ضیافت زیارت کرنیوالون اپنی کی کرتا ہی پس مین بہی امیدوار اسکا ہون اس نیت مین اسکا ثواب پاوی گا اور نیت کری انتظار نماز مین ساتہہ جماعت کی کہ حدیث مین آیا ہی جو کوئی انتظار کرتا ہی نماز کا گویا کہ نماز مین ہوتا ہی پس اس نیت سی اسکا ثواب پاوی گا اور نیت کری کہ کان اور آنکہ اور تمام اعضا کہ کوچہ و بازار مین گرفتار گناہون مین ہوتی تہی یہان محفوظ ہین اوس سی اور نیت اعتکاف کی کری کہ علمانی کہا ہی کہ جب مسجد مین آوی نیت اعتکاف کی کرلیا کری جنکی نزدیک کم سی کم مدت اعتکاف کی ایک ساعت ہی اونکی نزدیک ہوجائیگا اور ثواب اوسکا پاویگا یہہ عجب آسان عبادت ہی اور اکثر لوگ اس سی غافل ہین اور نیت کری کہ صلوۃ وسلام بہیجنا حضرت پر اور آور دعائین کہ حدیث شریف مین آئی ہین وقت آنی اور نکلنی کی مسجد سی اونکا پڑہنا نصیب ہوگا کہ ثواب وفضیلت بیشمار رکہتی ہین اور نیت کری کہ مسجد مین تنہائی اللہ کی ذکر کی لیی اور تلاوت قرآن کی لیی یا سنی قرآن کی سیلیے یا وعظ نصیحت کی لیی میسر ہوتی ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی صبح کو مسجد مین ذکر و وعظ کی لیی جاوی مانند مجاہد فی سبیل اللہ کے ہوتا ہی اور جو ایک قوم بیچ ایک گہر کی گہرون خدا سی بیٹہی اور تلاوت قرآن اور آپسمین پڑہنا اور پڑہانا اوسکا کری تو گہیر لیتی ہین اوسکو ملائک اور ڈہانک لیتی ہی اوسکو رحمت اور نیت کری کہ وضو کرکر مسجد مین نماز کی لیی جانی سی ثواب حج اور عمرہ کا حاصل ہوتا ہی اور نیت کری کہ فائدہ دینا اور فائدہ لینا ساتہہ علم کی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مسجد مین میسر ہوتی ہین بسبب جمع ہونی لوگونکے اور نیت کری مسلمان بہائیونکی ملاقات کی اور اونپر سلام علیک کرنیکی اور نیت کری تفکر اور مراقبہ امور آخرت مین اور استغفار تقصیرات سے کہ بسبب خاطر جمعی کی مسجد مین میسر ہی اور جای نہین اور نیت کری کہ حضور باطن اور آرام دل اور اتصال ساتہہ مشاہدہ حق سکے اور استغراق بیچ شہود ذات کی عجیب مسجد مین نصیب ہوتا ہی پس یہہ بارہ نیتین ایک مسجد کی آنی مین ہوسکتی ہین کہ ہرایک کا ثواب علیحدہ پاویگا اور مسجد تو جگہہ عبادت کی ہی کیون نہو یہہ ثواب جائیکہ خواہش نفسانی کی چیز مین اچہی نیت کرنی مین ثواب پاتا ہی مثلاً خوشبو لگانی مین جمعہ کو یا جب چاہی وقصد اتباع سنت کا کری کہ حضرت خوشبو کو دوست رکہتی تہی اسلیے مین لگاتا ہون اور قصد تعظیم مسجد کا کری اور نیت کری کہ جو میری پاس بیٹہیگا خوشبو پاکر خوش ہوگا اور قصد کری کہ کوئی بسبب بدبو میری کی غیبت کرکر گناہ مین پڑیگا خوشبو لگاکر اوسکو غیبت سی بچاونگا اور قصد کری معالجہ دماغ کا تا خوشبو سی دماغ میرا تازہ ہووی اور علوم اور معارف خوب

خوب حاصل ہون پس اسیطرح ہر عمل مین بہت سے نیتین ہو سکتی ہین ہر ایک کا ثواب جدا جدا پاویگا اور اگر فقط واسطی لذت جسمانی اور خواہش
نفسانی کی کریگا محروم ان ثوابون سے رہیگا بلکہ مستحق ملامت اور عتاب کا ہوگا پس معلوم ہوا کہ مدار کار اور حاصل ہونا ثواب کا نیت
پر ہی اور معنی ہجرت کی یہہ ہین کہ کفرستان سے نکلکر دار الاسلام مین اللہ کی خوشی کی لیے جاوی پس اگر یہہ خاص اللہ کی رضامندی کی لیے
ہی ثواب پاویگا اور مقبول ہی اور اگر نیت دنیا کی کی کچھہ ثواب نہین اور مراد دنیا سے یہان وہ چیز ہی کہ باز رکھی اللہ کی یاد سے اور
طلب دنیا مین یا نکاح کرنے مین اگر نیت رضا حق بہی ہوگی خالی ثواب سے نہین اور ایک شخص مدینہ مین ہجرت کر کر آیا تہا واسطی طلب ایک عورت
ام قیس نامی کی اوسکی حق مین یہہ حدیث فرمائی چنانچہ اوسکو مہاجر ام قیس کہتی تہی یہہ مضمون حضرت شیخ عبد الحق رہ کی ترجمہ مین ہی اور اس
حدیث مین کئی طرح سے لفظ وارد ہوئی ہین انما الاعمال بالنیات وانما الاعمال بالنیۃ والاعمال بالنیۃ والعمل بالنیۃ **ف** بیچ بیان کتنے
مسائل نیت کی **مسئلہ** جاننا چاہیی اس حدیث مین کہ مذکور اعمال کا ہی مراد اعمال سے وہ عمل ہین کہ اعمال مقصودہ یعنی قصد کیی گیی ہون
جیسے نماز و روزہ اور زکوۃ اور حج پس اسطرح کی عمل بدون نیت کی معتبر نہین نہ قبول ہوتی ہین خدا کی نزدیک اور نہ صحیح ہوتی ہین اگر کوئی
نماز پڑہی بغیر نیت کی اوسکی نماز نہ صحیح ہوگی نہ قبول ہوگی اسیطرحسی روزہ نہ قبول ہوگا نہ صحیح اور اسیطرحسی زکوۃ اور حج بدون نیت کی قبول نہین
اور بعضی عمل غیر مقصودہ ہوتی ہین جیسی غسل اور وضو اسمین نیت کا ہونا ضرور ہی یا نہین پس اسمین اختلاف ہی علما کا یعنی امام شافعی کے
نزدیک وضو مین اور غسل مین نیت کا کرنا ضرور ہی کسواسطی کہ فرض ہی اونکی نزدیک بدون نیت کی وضو اور غسل نہین ہوتا اور امام اعظم کی
نزدیک وضو اور غسل بغیر نیت کی ہوجاتا ہی کسواسطی کہ انکی نزدیک نیت سنت ہی یا مستحب ہے اس سبب اگر نیت نہ کی تو بہی وضو ہوگیا نماز پڑہنی
اوس سے درست ہی اور مراد نیت سے یہان قصد کرنا قرب کا ہی طرف اللہ تعالی کی یعنی جو کام کری اللہ تعالی کی لیی کری اور ساتھہ قصد بجا
آوری حکم اور طلب رضا اوسکی کی کری اور معنی نیت کی یہہ ہین کہ دل سے قصد کری اور زبان سے کہنا شرط نہین ہی سب عبادتون مین اگر زبان
سے کہی اور دل غافل ہو معتبر نہین اسیواسطی کتاب مجمع مین لکہا ہی کہ اعتبار زبان کا نہین اب اسمین فقہا کو اختلاف ہی کہ زبان سے
کہنے سنت ہی یا مستحب ہے یا مکروہ ہی اسمین تین قول ہین چنانچہ فتح القدیر مین یون لکہا ہی کہ نہین منقول ہوا آنحضرتؐ سے اور نہ صحابیون سے
زبان سے کہنا نیت کا نہ بیچ حدیث صحیح کی نہ ضعیف کی اور نہین منقول ہوا چارون اماموں سے اور کتاب مفید مین یہہ نقل کیا ہی کہ بعضی مشایخ
نی زبان سے کہنا نیت کا مکروہ رکہا ہی اور بعضون نی اسکو مستحب کیا ہی سو مستحب بہی اسقدر ہی اللہم انی ارید صلوۃ کذا فیسرہا لی وتقبلہا منی
اسطرحکی عبارت حدیثین جیکی نیت سے منقول ہوئی ہی اور عبادات مین منقول نہین ہوئی چنانچہ یہہ مقدمہ نیت کا کتاب اشباہ
مین مفصل لکہا ہی پس تحقیق اسکی نزدیک لکہنی والی ترجمہ کی یہہ ہی کہ جب پیغمبر صلعم سے اور صحابیونسے اور چارون اماموں سے کہنا
لفظ نیت کا نماز مین یا روزہ مین منقول نہین ہوا اور پیچہی علمانی اختلاف کیا ہی اسکی مکروہ ہونے مین اور مستحب ہونے مین اور بدعت ہونے
مین اور سنت ہونے مین اور قاعدہ فقہ کا یہ ہی کہ جب اختلاف ہو علما مین درمیان سنت ہونے کی اور بدعت ہونے کی یعنی بعضی
کہین کہ سنت ہی اور بعضی کہین کہ بدعت ہی پس احتیاط اس جگہہ یہہ ہی کہ ایسی چیز کو ترک کیجیی چنانچہ یہہ بات ایک جگہہ فتاوی
عالمگیریہ مین سے معلوم ہوتی ہی اور اسیطرح جب اختلاف ہو درمیان کراہیت اور مستحب ہونیکی اوسکو بہی ترک کیجیی اور جاننا چاہیی کہ
نیت بیچ عبادت کی ضرور ہی اور کام حرام مین نیت اثر نہین کرتی اور مباح چیز مین اگر نیت کری عبادت کی یا اوس مباح چیز
مین کوئی کہ وسیلہ ہو عبادت کا تو بہی موجب ثواب کا ہوتا ہی اور شیخ عبد الحق دہلوی نی بیچ ترجمہ مشکوۃ کی یہہ لکہا ہی کہ علمانی
اختلاف کیا ہی بیچ نیت پڑہنی نماز کی بعد اتفاق کی اسپر کہ پکار کر کہنا نیت کا مشروع نہین اور مجدد ثانی نی کہا ہی کہ بیچ کسی روایت
کی حضرتؐ سے نہین آیا کہ نیت زبان سے کہی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہی پس طریق سنت اور اتباع رسولؐ خدا کا یہہ ہی کہ ساتھہ

بیچ نیت پڑہنی نماز کی بعد اتفاق کی اسپر کہ پکار کر کہنا نیت کا مشروع نہین اور محدثون نی کہا ہی کہ بیچ کسی روایت کی حضرت سی نہین آیا کہ نیت زبان سی کہی ہو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہی پس طریق سنت اور اتباع رسول خدا کا یہہ ہی کہ ساتہہ نیت دل کی اکتفا کری اور اتباع کرنا آنحضرت کا جیسی کرنی فعل انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ لازم ہی ویسی ہی جو فعل حضرت نی کبہی نہ کیا ہو اوس فعل کی نہ کرنیمین بہی اتباع لازم ہی اور چاہئی کہ اوس چیز پر دوام نہ کری جو شارع سی ثابت نہین ہوئی اور جو کوئی دوام کری ایسی چیزونپر کہ شارع سی ثابت نہین وہ شخص بدعتی اور مبتدع ہی تمام ہوا یہانتک مطلب ترجمہ شیخ عبد الحق دہلوی کا مسئلہ ۲ نیت وضو مین سنت ہی اور جگہہ کرنی نیت کی وضو مین بعضو نکی نزدیک وقت دہونی موںہہ کی ہی اور بہتر یہہ ہی کہ کری نیت وقت دہونی ہاتونکی پہونچی تک تاکہ ثواب سنت کا بہی ہووی پہلی دہونی موںہہ کی اور غسل مین بہی نیت سنت ہی اور لائق ہی کہ ہووی وقت شروع کرنی وضو کی اور تیمم مین نیت فرض ہی اوسوقت نیت کرسی کہ جسوقت ہاتہہ مٹی پر رکہی اسکی بعد ہاتہہ موںہہ پر پہیری اور ہاتہونپر مسئلہ ۳ بیچ نیت کی کئی چیزین شرط ہین ایک تو اسلام یعنی مسلمانکی عبادت مقبول ہی اور کافر کی عبادت نہ صحیح اور نہ مقبول ہی اور دوسری امتیاز یعنی اتنی عقل رکہتا ہو کہ عبادت اور غیر عبادت مین فرق سمجہتا ہو اسیواسطی عبادت دیوانیکی اور لڑکی غیر تمیز والی کی نہین صحیح اور تیسرے جس چیز کو کرتا ہی اوسکا علم چاہیی پس اگر ایک شخص نماز کی فرضیت سی جاہل ہو اگرچہ نیت کری نماز اوسکی صحیح نہین ہونیکی اور چوتہی یہہ کہ منافی نیت کی کوئی چیز نہ کری جیسی کہ کوئی اگر بعد اسلام لانیکی اور عبادت کرنیکی مرتد ہوا معاذ اللہ تو سب عبادت باطل ہوئی اسیطرح اگر کسی نی نماز شروع کی یا روزہ شروع کیا اور اونکو توڑ ڈالا پس نماز روزہ دونو باطل ہوئی کسواسطی کہ توڑنا منافی نیت کی ہی مسئلہ ۴ نماز فرض مین چار طرحکی نیت چاہیی ایک تو یہہ کہ نماز پڑہتا ہون دوسری یہہ کہ فرض پڑہتا ہون اور تیسری یہہ کہ تعین وقت ظہر کا یا عصر کا یا مغرب کا چوتہی یہہ کہ اگر مقتدی ہو تو نیت اقتدا اگر ان چارون باتونکو دلمین وقت شروع نماز کی ٹہرا وی اگر ان چارون مین سی ایک کا بہی دہیان نہوگا تو نماز نہین ہونیکی مسئلہ ۵ عبادت واجب حکم نیت مین مانند فرض کی ہی یعنی تعین واجب کا ضرور ہی جیسی تعین فرض کا مسئلہ ۶ سنت ساتہہ مطلق نیت نماز کی اور نیت نفل کی صحیح ہوتی ہی سنتین راتبہ ہون یا غیر راتبہ اسمین دونو برابر ہین مسئلہ ۷ روزہ رمضان کا صحیح ہوتا ہی ساتہہ نیت روزہ رمضان کی اور ساتہہ نیت نفل کی اور ساتہہ نیت مطلق روزی کی یعنی روزہ کی نیت کی نہ نیت مین اوسکی فرض ہی نہ سنت ہی نہ نفل ہے نہ واجب ہی تو اسصورتمین بہی روزہ رمضان کا ادا ہو جاتا ہی اور نیت روزہ رمضان کی رات سے بہی درست ہی اور فجر کو بہی درست ہی دوپہر سی پہلی پہلی یعنی نصف نہار شرعی سی اور روزہ شرع مین شروع ہوتا ہی طلوع صبح صادق سی اور تمام ہوتا ہی غروب افتاب تک اسکی ادہوا سی پہلی نیت کرہی اور روزہ نفل مین بہی نیت رات سی درست ہی اور دنکو بہی درست ہی آدہی دنسی پہلی پہلی اور نذر معین کی روزی کی بہی نیت رات سی درست ہے اور دنکو بہی آدہی دنسی پہلی پہلی اور نیت روزی قضاء رمضان کی اور کفارہ کی روزونکی اور نذر مطلق کے روزون کی ان تینون طرحکی روزونکی نیت رات سی چاہیی دنکو نیت درست نہین ہوتی اور نذر معین اسطرح ہوتی ہی کہ دن معین کری فلانی دن جمعہ کو یا ہفتہ کو یا پیر کو مین روزہ رکہونگا اپنی ذمہ پر لازم کر لی یہہ صورت نذر معین کی ہوئی اور نذر مطلق کیصورت یہہ ہی کہ ایک روزہ یا کئی روزہ میرے ذمہ پر لازم ہین یا اسطرح کہی کہ اگر فلانا کام میرا ہو جاویگا یا فلانا بیمار میرا اچہا ہو جاویگا دس روزے رکہونگا یا کم زیادہ اسے رکہونگا تو جب چاہی رکہہ سکے مسئلہ ۸ نیت زکوۃ کی اسطرحسی ہی کہ جسوقت پیسا زکوۃ کا دینی لگی اوسوقت نیت ادا ر زکوۃ کی چاہیے اور یا مال زکوۃ مین سی ایک قدر مالکی جدا کر رکہے بہ نیت زکوۃ کی اوسمین سی دیا کرے تو دینی کے وقت نیت کچہہ ضرور نہین

نہین بلکہ وقت جدا کرنی مال کی نیت کفایت کرتی ہی اور اگر مال بہ زکوۃ کا کسی فقیر کو دیا وقت دینے کی نیت ادا کرنی زکوۃ کی نہ تہی پیچہی اوسکی
نیت کر لی بشرطیکہ فقیر کی پاس وہ مال موجود ہو تو زکوۃ ادا ہوئی اور اگر مال موجود نہین اوسکی پاس پہر نیت کرنیسی زکوۃ ادا نہین ہوتی
اور صدقہ فطر مانند زکوۃ کی ہی نیت مین اور مصرف مین مگر ذمی کافر کو صدقہ فطر دینا درست ہی زکوۃ کا پیسا ذمی کافر کو دینا نہین درست
مسئلہ ۹ نیت کرنی ایک عبادت کی بیچ عبادت دوسری کے درست ہے جیسیکہ ایک شخص نماز پڑہتا ہو فرض یا نفل اور نیت کی ان نی
روزہ کی نیت اسکی درست ہی اور اس نیت کرنیمین نماز فاسد نہین ہوتی چنانچہ کتاب اشباہ مین قنیہ سی نقل کیا ہی بیچ بیان
نیت کی مسئلہ ۱۰ وقت شروع کرنی عبادت کی مانند نماز کی نیت چاہیی درحالت بقا کی رہنا نیت کا شرط نہین یعنی ہر ہر رکن مین
نیت ضرور نہین واسطی دفع حرج کی مسئلہ ۱۱ ایک شخص نے شروع کی نماز فرض پہر گمان کیا کہ یہہ نماز نفل ہے اور پورا کیا اوسکو اوپر نیت نفل کے کفایہ کرتا ہی اوسکو
نماز فرض سی کسواسطی کہ بیچ مین شبہہ پڑنا معتبر نہین چنانچہ یہہ بہی اشباہ مین نہایہ سی نقل کیا ہی مسئلہ ۱۲ بعضی عبادت
مین نری نیت دل کی کفایت نہین جب تلک کہ موتہہ سی نہ کہی اونمین سی ایک نذر ہی اگر آدمی دلمین ارادہ کری نذر کا اوس
سے نذر ٹہیک نہین ہوتی جب تلک کہ موتہہ سی نہ کہی کہ اتنی نمازین میری ذمہ پر ہین یا اتنی روزی رکہنی یا اتنی مصلّی کہلانی میری
ذمہ پر ہین اور اونہین سی ایک وقف ہی کہ دلمین نیت کرنیسی وقف نہین ہوتا جب تلک موتہہ سی نہ کہی اور سوا عبادت کی بعضی
چیزین ایسی ہین کہ لفظون پر موقوف ہین فقط نیت اوسمین کچہہ کام نہین کرتی جیسی طلاق عتاق کہ دلمین نیت کرنی سی طلاق عتاق نہین
ہوتی جب تلک موتہہ سی نہ کہی مسئلہ ۱۳ اگر ایک شخص نی ایک چیز خرید کی واسطی کام مین لانی اپنی کی مثلا لونڈی خرید کی واسطی خدمت کے
یا کپڑا خرید کیا واسطی پہننی کی یا کتاب خرید کی واسطی پڑہنی کی یا جانور خرید کیا واسطی سواری کی اور یہہ بہی دلمین ہی کہ اگر نفع ملیگا تو بیچ ڈالون
کا اسپر زکوۃ نہین دینی آتی مسئلہ ۱۴ اگر ایک شخص نی نیت کی روزیکی دن شک کی اگر یہہ دن ہو سلخ شعبان کا تو روزہ نہین
اور اگر دن ہی غرہ رمضان کا تو روزہ ہی تو نیت روزہ کی نہین درست ہوتی اور اگر تردد ہو روزیکی وصف مین نہ اصل مین یعنی
اسطرح کی نیت کی کہ اگر ہی دن شعبان کا تو روزہ نفل ہی اور اگر ہی رمضان تو نیت ہی روزہ فرض کی اسطرحکی نیت کرنی درست ہے اگر ہی دن رمضان
کا تو روزہ فرض ادا ہوگا مسئلہ ۱۵ مباح چیز مختلف ہوتی ہی باعتبار نیت کی اور قصد کی اگر مباح سی قصد طاعت کا ہی تو وہ مباح بہی
عبادت ہی جیسی کہانا سونا کسب کرنا مال حلال کا اور صحبت کرنی اپنی عورت سی اور اگر قصد نہین عبادت کا ثواب نہین مسئلہ ۱۶ طلاق اگر
لفظ کنایت کہی تو اوسمین نیت ضرور ہے اور اگر لفظ صریح طلاق کا ہی تو اوسمین نیت ضرور نہین مسئلہ ۱۷ آیت قران کی بہ نیت ذکر کی پڑہنی بدون ارادہ
قرات کی درست ہی جنابت کی حالتمین اور بدون ارادہ ذکر کی یا ارادہ قرات کی قران پڑہنا جنابت کی حالتمین درست نہین حرام ہے مسئلہ ۱۸ اگر نیت
تجارت کی کی وہ چیزین کہ نکلتی ہے زمین سی عشری زمین مین سے نکلی ہو یا خراجی مین سے یا کرایہ کی مین سے یا عاریت کی مین سے اوسپر نہین زکوۃ مسئلہ ۱۹ اگر نیت
تجارت کے اوس چیز مین کی اوسکو حاصل ہوئی ہی بدون عوض مال کے مانند ہبہ کے اور صدقہ کی اور خلع کے اور مہر کی اور وصیت کے نہین ہے اوسمین زکوۃ اگرچہ سال گذر جاوے مگر جب وہ چیز بیچیگا
اوس مال مین کہ عوض ملیگا اوسکا ہی زکوۃ دینی آویگی جب اوسپر سال گذریگا مسئلہ ۲۰ جانوروں چرنیوالونکی اگر سال جنگل مین چرتی ہین اور اوسمین نیت یا ہو اونکے دودہ کی اور بچون کی تو اوسمین
زکوۃ ہی مویشی کی اور اگر اونمین نیت کر لی سوداگری کی پس اوسمین زکوۃ سوداگری کی ہے بشرطیکہ وقت خرید کرنیکی نیت سوداگری کی ہو اور اگر وقت خرید نیکی قصد کیا سواری کا
یا لادنیکا یا ذبح کر کہانیکا پس نہین زکوۃ مسئلہ ۲۱ جو کوئی زکوۃ خوشی سے نہ دیوی پس زکوۃ لینی والا امام یعنی حاکم اوسطرف سے نہ لیوی اوس سے زبردستی اگر لیگا زبردستی تو زکوۃ نہین ادا ہوگی اسواسطی کی زکوۃ مین نیت
شرط ہے لیکن زور اور سختی کری اوسپر ساتہہ قید کرنیکی تاکہ وہ خود بخود ادا کری اور وہ جو بعضے کہتے ہین اگر امام زبردستی سے لیوی اور اوسکو زکوۃ کی مصرف مین خرچ کری تو کفایت

کرتا ہی پس یہہ روایت ضعیف اور روایت معتمد اور معتبر یہی ہی کہ زبردستی لینی سی زکوۃ ادا نہیں ہوتی مسئلہ ٢٢ نیت بیچ خطبہ کی واسطی جمعہ کے
چاہئی اگر ایک شخص منبر پر چڑہا اور بعد چڑہنی کی چہینک آئی اوسکو اوسنی الحمد للہ کہا واسطی چہینک کے جمعہ کا خطبہ نہ صحیح ہوا اور اسیطرح سی خطبہ عیدین
مین منبر پر چڑہ کر بدون نیت عیدین کی حمد ثنا اللہ کی کری خطبہ ادا نہیں ہوتا مسئلہ ٢٣ بیچنا شیرہ انگور کا کہ اوس سی لوگ بناتی ہین شراب
اگر بہ نیت سوداگری کی بیچی اور اوسکی نیت مین کچہہ شراب کا بنانا مقصود نہو تو نہین حرام اور اگر قصد کرین بیچنی سی واسطی بنانی شراب کی
تو حرام ہی اسیطرح لگانا درخت انگور کا اگر بہ نیت اسکی ہی کہ لوگ کہاوین انگور ونکو تو نہین حرام اور اگر اس ارادہ سی لگادی کہ شراب بناویگی تو
حرام ہی اور اسیطرح شیرہ نکالنا انگور کا بہ ارادہ سرکہ کی حرام نہین اور بارادہ شراب بنانی کی حرام ہی اور اسیطرح کسی شخص مسلمان سی ملاقات
نہ کرنا بارادہ اسکی کہ خفگی ہی حرام ہی اور اگر یہہ ارادہ نہین مدت مدید تک ملاقات نہ کری تو حرام نہین اور اسیطرح ترک کرنا زینت کا عورت
کو کسی میت پر سوائے اپنی خاوند کی زیادہ تین دن سی اگر قصد کیا عورت نی چہوڑنی بناو کا اور لگانی خوشبوئی کا بطریق سوگ رکہنی کی
واسطی میت کی اور ماتم داری کی حرام ہی اور اگر اس ارادہ پر نہین تو نہین حرام اور اسیطرح جو مباح چیزین چہوڑ دیتی ہین واسطی مردہ
کے مثلا اچار نہ ڈالنا چرخہ نہ کاتنا دال نہ دہونی چارپائی پر نہ سونا سوئیان نہ بانٹنی نہ پکانی نہ بہونی شادی نکاح اور ختنہ اور عقیقہ
نہ کرنی چہلم یا ششماہی یا برسی تک یہہ سب سمین حرام ہین اور اگر بغیر ارادہ سوگ کی یہہ سب باتین سوا شادی مذکورین کی برسون تک کری
تو حرام نہین لیکن شادی و نکاح کرنا ہی بہتر ہی کسواسطی کہ ان شادی و نکاح کرنا سنت ہی مسئلہ ٢٤ نیت بیچ نماز جنازہ کی اسطرحسی کری کہ نماز واسطے
اللہ کے اور دعا واسطے میت کے مسئلہ سجدہ تلاوت مین تعین کرنا کس تلاوت کا سجدہ ہی کچہہ ضرور نہین مسئلہ ٢٦ اقتدا امام کا بدون نیت کرنیکی صحیح نہین
ہوتا اور امامت بدون نیت کے صحیح ہی مگر جسوقت کہ عورتین پیچہی نماز پڑہتی ہون تو اوسوقت اقتدا عورتون کا ساتہہ اوس امام کی بدون
نیت امام کی صحیح نہین ہوتا پس عورت کے نماز جبتک امام نیت امامت عورت کی نہ کری درست نہین ہونیکی اور بعضون نی جمعہ اور عیدین
کو اس حکم سے استثنا کر رکہا ہی یعنی جمعہ اور عیدین مین بدون نیت امام کی بہی عورتونکا اقتدا درست ہی مسئلہ ٢٧ اگر ایک شخص نی قسم کہائی کہ
مین کسیکا امام نہین ہونیکا اور اوس شخص نی نماز شروع کی اور کسی نی اوسکی ساتہہ اقتدا کیا اقتدا اوسکا صحیح ہی لیکن قسم اوسکی ٹوٹی
یا نہین قضاء ٹوٹی اور دیانۃ نہین ٹوٹی یعنی قاضی حکم ٹوٹنی کا کریگا اور دیانۃ یعنی عند اللہ نہین ٹوٹی مگر جسوقت گواہ کیا ان نی پہلی
شروع کرنی نماز کی پس قضاء بہی نہین ٹوٹی اور اگر امام ہوا لوگون کا اسطرح کا قسم کہانی والا بیچ نماز جمعہ کی نماز جمعہ کی صحیح ہوگی اور قسم
ٹوٹ جاویگی قضاء اور نہین قسم ٹوٹتی مگر جسوقت امام ہوا نماز جنازہ مین اور سجدہ تلاوت مین اور اگر قسم کہائی ایک شخص نی کہ مین فلانی
شخص کا امام نہین ہونیکا اور امامت کی لوگونکی اس ارادہ کر کہ اسکا امام نہین ہون اور امام ہون غیر کیلیکا پہر اقتدا کیا اسکا اوس شخص نی
پس قسم اسکی ٹوٹ گئی اگرچہ نہ جانی مسئلہ یہہ نہین موقوف اوپر نیت کی اگر ایک شخص کوئی چیز بخشنی کسیکو ہنسنی کے راہ سی پس بخشی گئی
اور اگر کسی نی کسیکو سکہلایا لفظ بخشش کا اور وہ نہ جانتا تہا کہ اس لفظ سی یہہ ہو جاتا ہی پس اس شخص کی کہنی سی یہہ نہین ہوتا نہ اس جہت کہ
کہ نیت شرط ہی بلکہ واسطی نہ ہونی شرط یہہ کی اور شرط یہہ کی کیا ہی رضامندی بخشنی والی کی اسپر اگر کوئی شخص زور اوری کری یہہ کرنی
پس تو نہین درست خلاف طلاق اور عتاق کی کہ حالت زور آوری مین بہی درست ہو جاتا ہی اسواسطی کہ ان دونومین رضا شرط نہین
مسئلہ ٢٨ اگر مقتدی نی پڑہی سورہ فاتحہ نماز جنازہ مین ساتہہ نیت ذکر کی نہین حرام باوجودیکہ مقتدیکو قراءۃ پڑہنی پیچہی امام کی نزدیک حضرت
امام اعظم کی حرام ہی کسواسطی کہ ان نی بارادہ ذکر کی پڑہی نہ بارادہ قراءت کی اور اسی پر مبنی ہی کہ اگر جنبی مرد یا عورت حیض نفاس

والی الفاظ قران کی باراده ذکر اور دعا کی پڑہی درست ہی اور اگر باراده قرارت قران کی پڑہی نہین درست مسئلہ اگر ایک شخص آیا طرف
دوکاندار کسی جنس والیکی واسطی خرید نی کسی چیز کی اور اوس بیچنی والی نی اپنی جنس مثل کپڑی یا خانہ یا پان وغیرہ کی کہولی اور واسطی رغبت
دلانی خریدار کی کہا سبحان اللہ یا کہا اللہم صل علی محمد تو یہہ کہنا مکروہ ہی مسئلہ اگر کوئی شخص کہاوی زیادہ پیٹ بہرنی سی واسطی خواہش
کے سو حرام ہے اور اگر اس نیت سے کہاوی کہ کل مین روزہ رکہونگا ایسا نہو کہ سستی ہو یا واسطی خاطر مہمان کی کہ بہوکا رہی مستحب ہے مسئلہ
کافر جسوقت کہ سپر کری مسلمان کو پس اگر تیر پہینکی اوسکو کوئی مسلمان باراده قتل مسلمان کی پس حرام ہی اور اگر اس اراده تیر پہینکا کہ کافر
مارا جاوی نہین حرام مسئلہ اسیطرحسی اگر ایک چیز پڑی ہوئی کسیکی کہ مالک اوسکا معلوم نہین اوٹہا وی اوسکو باین اراده کہ پہنچاونگا
اوسکو مالک اوسکی کی سلیکو حلال ہے اوٹہانا اوسکا اس نیت سے اور اگر اوٹہایا اوسکو اس نیت سے کہ نہ دونگا مالک اوسکیکو ہوگا یہہ شخص غاصب گنہگار
مسئلہ اسیطرحسی اگر کتاب کو تکیہ کیا باراده حفاظت کی نہین مکروہ اور اگر نہین اراده حفاظت کا تو مکروہ ہی مسئلہ اسیطرحسی
اگر کوئی شخص بیٹہہ گیا ایک خرجی پر کہ اوسمین ہے قران باراده حفاظت کی نہین ہی مکروہ اور اگر نہین ہے اراده حفاظت کا تو مکروہ ہی
مسئلہ کبہی بندرہنا کہانیسی ہوتا ہی واسطی پرہیز کی یا واسطی دوا کی یا واسطی نہ ہونی احتیاج کی ان صورتونمین کچہہ مستحق ثواب کا نہین
ہوتا اور اگر بندرہا کہانی اور پینی وغیرہ سی باراده روزہ کی ہوگا یہہ بندرہنا ثواب مسئلہ اسیطرحسی کوئی مسجد مین بیٹہا واسطی آرام کی
مستحق ثواب کا نہین اور اگر بیٹہا ہی واسطی انتظار نماز کی یا بنیت اعتکاف کی ہوگا موجب ثواب کا مسئلہ اسیطرحسی دینا مال کا کبہی
ہوتا ہی بطریق بخشش کی یا واسطی غرض دنیا کی اسمین کچہہ ثواب نہین ہوتا اور کبہی ہوتا ہی دینا مال کا بنیت زکوة کی یا صدقہ نفل کی ہوتا ہے
ثواب مسئلہ اسیطرحسے ذبح کرنا جانور کا کبہی ہوتا ہی واسطی کہانی کی پس یہہ ذبح کرنا ہوتا ہی مباح اور کبہی ہوتا ہی عبادت جیسیکہ جانور
قربانی کا ذبح کرنا اور کبہی ہوتا ہی واسطی تعظیم کسی شخص کے مردی کی یا زندی کی حرام ہوتا ہی یا کفر اوپر ایک قول کی مسئلہ نیت گنتی رکعت
کے اور سجدونکی اور ارکان نماز کی نہین شرط بیچ نماز کی اگر ایک شخص نے نیت کی کہ ظہر کی تین رکعتین پڑہتا ہون نماز صحیح ہوئی اور تعین
نیت کی لغو ہوئی مسئلہ اگر ایک شخص نی نیت کی امام معین کے پس ظاہر ہوا غیر اوس امام کی نماز صحیح ہوئی مسئلہ ایک شخص نے
نماز پڑہنی مین تعین کیا کہ نماز وقتی ادا کرتا ہون اور وقت نماز کا قضا ہو گیا پس نماز اوسکی درست ہوئی اور اگر اسیطرحسی
نیت کی قضا کی اور معلوم ہوا کہ وقت تہا نماز کا پس نماز صحیح ہوئی مسئلہ اگر کسی شخص نی دیکہا امام کو اور نیت کی اقتدا کی کہ مین
اس امام کی پیچہی کہ یہہ زید ہی نماز پڑہتا ہون وہ نکلا غیر زید کی پس نماز اوسکی درست ہوئی اور اسیطرحسی اگر ہو دور یا آخر صفمین کہ نہین دیکہتا امام
کو اور نیت کی اقتدا امام کی کہ بیچ محراب کے ہی زید پس نکلا غیر زید کی ایسی صورتمین بہی درست ہی نماز اور اگر نیت کی کہ مین پڑہتا ہون نماز
پیچہی اس جوان کی پس ناگہان وہ نکلا بوڑہا نہین درست ہوتی نماز اور اگر کہا کہ اقتدا کرتا ہون ساتہہ اس بوڑہی کی اور نکلا وہ
جوان درست ہی کسواسطی کہ شاب پر لفظ شیخ کا بولا جاتا ہی بسبب بزرگی اور علم اوسکیکی بخلاف شیخ کی کہ شاب اوسپر نہین بولتے
مسئلہ اگر ایک شخص نے شروع کی نماز خالص واسطی اللہ کی پہر آیا اسکی دلمین ریا پس نماز اوسپر ہی کہ ان نی شروع کی اور یہہ ریا ہی
کہ اگر تنہا ہو لوگون سی تو پڑہی نماز اور اگر لوگونمین ہو تو پڑہی اور اگر لوگونکی ساتہہ پڑہتا ہی تو اچہی طرح پڑہتا ہی اور اگر تنہا پڑہتا ہے
تو اچہی طرح نہین پڑہتا پس واسطی اوسکے ثواب ہے اصل نماز کا نہ حسن نماز کا مسئلہ اگر ایک شخص نی شک کیا بیچ نماز کی کہ پڑہی
ہے یا نہین اعادہ کری بیچ وقت کی اور اگر شک کیا بیچ رکوع کرنیکی یا سجدہ کرنیکی اور وہ ہی بیچ اوسی نماز کی تو اعادہ کری رکوع

یا سجدہ دو کیا اور اگر بعد نماز کی شک ہوا تو نہین اعادہ یعنی پہیرنی نہین آتی اور اگر شک کیا کہ تکبیر تحریمہ کہی ہی یا نہین یا نقض وضو کا ہوا ہی یا نہین یا نجاست
کپڑیکو لگی ہی یا نہین یا مسح کیا ہی سر پر یا نہین اگر اول مرتبہ یہہ شک واقع ہوا ہی تو نماز از سر نو پڑہی اور اگر اسیطرح شک بار بار ہوتا ہی تو نئی سری سے
نماز پڑہنی کی کچہہ حاجت نہین **مسئلہ** جو چیز کہ واقع ہوتی ہی دلمین قصد گناہ سی وہ پانچ مرتبہ کی ہی اول تو ہاجس کہ پڑی دلمین پہر
دوسرے کہ جاری ہوا اسکی دلمین اوسکو کہتی ہین خاطر تیسرے حدیث نفس کہ دلمین آتا ہی سو وہ کام کو کیجیئے یا نکیجیئے چوتہی ہم کہ ترجیح دینا ایک کام کرنیکو یا نکرنیکو پانچوین
عزم وہ ہی قوۃ دینا اور تاکید دینا دلمین اوس قصد کو اوپر کرنیکی پس ہاجس پر مواخذہ نہین کیا جاتا اجماعا اسواسطی کہ نہین اوسکو اختیار
اور خاطر اور حدیث نفس یہہ بہی مرفوع ہین اس امت سی اور ہم اگر نیکی کا ہی لکہی جاتی ہی اوسکی ایک نیکی اور اگر ہم ہی برائی کا تو نہین
لکہا جاتا پس ہم بہی مرفوع ہوا اور اوپر عزم پس محققین اسپر ہین کہ اسپر مواخذہ کیا جاتا ہی یہہ مسائل اشباہ والنظائر مین سی نقل ہوئی
للہ الحمد کہ تمام ہوا علاقہ اس حدیث کا اب شروع ہوتا ہی کتاب الایمان

کتاب الایمان

یہہ کتاب ہے بیچ بیان ایمان کے

ف ایمان شرع مین مراد ہی اس سی کہ یقینا اعتقاد کری کہ جو کچہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سی لائی ہین حق ہی اور فقط سچا
جاننا پیغمبر کا اور پہچاننا حق کا حصول ایمان مین کافی نہین ہے جب تلک مرتبہ تصدیق و تسلیم کو یعنی گردیدہ ہونیکو نہ پہنچی دل باطن اوسپر قرار
پکڑی کیونکہ بعضے کافر بہی حضرت کو حق جانتی تہی لیکن ازراہ عناد کی انکار کرتی تہی اور حقیقت ایمان کی یہی ہے کہ دلمین تصدیق رکہی لیکن حکم ایمان والونکی
جب جاری ہونگی کہ زبان سی بہی اقرار کری مگر یہہ کہ گونگا معذور ہی اور باوجود تصدیق اور اقرار کی اگر ایسی بات کری کہ شارع نی اوسکو علامت
کفر کی کی ہی مانند سجدہ کرنی بت کی یا زنار باندہنی کی شرعا ایسے حکم کافرین ہی اور اسلام شرع مین مراد ہی فرمان برداری کرنی احکام الہی
کے اور بجا لانا پانچون رکنونکا جو حدیث مین مذکور ہین پس اسلام نام باعتبار اعمال ظاہر کی ہی اور ایمان نام باعتبار اعتقاد باطن کے
اور ان دونونکا نام دین ہی

الفصل الاول

فصل پہلے عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال بینما
نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم اذ طلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب شدید سواد
الشعر لا یری علیہ اثر السفر ولا یعرفہ منا احد حتی جلس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسند
رکبتیہ الی رکبتیہ ووضع کفیہ علی فخذیہ وقال یا محمد اخبرنی عن الاسلام قال الاسلام
ان تشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وتقیم الصلوۃ وتؤتی الزکوۃ وتصوم رمضان
وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا قال صدقت فعجبنا لہ یسالہ ویصدقہ قال فاخبرنی
عن الایمان قال ان تؤمن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر وتؤمن بالقدر
خیرہ وشرہ قال صدقت قال فاخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ
فانہ یراک قال فاخبرنی عن الساعۃ قال ما المسئول عنہا باعلم من السائل قال فاخبرنی عن اماراتہا
قال ان تلد الامۃ ربتہا وان تری الحفاۃ العراۃ العالۃ رعاء الشاء یتطاولون فی البنیان قال ثم انطلق
فلبثت ملیا ثم قال لی یا عمر اتدری من السائل قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فانہ جبرئیل اتاکم یعلمکم دینکم رواہ مسلم
ورواہ ابو ہریرۃ مع اختلاف وفیہ واذا رایت الحفاۃ العراۃ الصم البکم ملوک الارض فی خمس لا یعلمہن الا
اللہ ثم قرا ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث الایۃ متفق علیہ روایت ہی حضرت عمر بیٹی خطاب کی سی راضی ہوا اللہ اونسی

کہا کہ اوس وقت کہ تھی ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک روز ناگاہ ظاہر ہوا اوپر ہمارے ایک شخص نہایت سفید کپڑی بہت سیاہ تھی بال نہین معلوم
ہوتا تھا اوسپر نشان سفر کا اور نہین پہچانتا تھا اوسکو ہم مین سے کوئی یعنی غبار وغیرہ بہی مثل مسافرونکی اوسپر نتھا اور نہ شہر کا معلوم
ہوتا تھا کہ ہم پہچانتی یہانتک کہ بیٹھا روبرو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس لگادی دو زانو اپنی طرف دو زانو آنحضرت کی یعنی
نہایت قریب بیٹھا تا جواب سوال کا اچھی طرح سنی اور رکہی دو نو ہاتھ اپنی اوپر دو زانوں اپنی کی یعنی جیسی شاگرد اوستاد کی آگی با ادب بیٹھتا ہی
یا رکھی اوپر دو زانوں آنحضرت کی اور کہا ای محمد خبر دو مجکو اسلام سی یعنی حقیقت اسلام سی فرمایا حضرت نی اسلام یہہ ہی کہ گواہی
دیو تم یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دی یہہ کہ محمد بہیجی ہوئی اللہ کی ہین اور پڑہی تو نماز اچھی طرح یعنی ساتہہ شرائط اور ارکان اور سنتوں
اور آداب کی بجالاوی اور دی تو زکوۃ اور روزہ رکہی رمضان کی اور حج کری خانہ کعبہ کا اگر طاقت رکہی تو طرف اوسکی راہ کی کہا اوس
شخص نے کہ سچ کہا تو نی پس تعجب کیا ہمنی واسطی اوسکی کہ پوچھتا ہی حضرت سی اور تصدیق کرتا ہی اوسکو کہا اوس شخص نی خبر دو مجکو
ایمان سی فرمایا حضرت نی یہہ کہ ایمان لادیو ساتہہ اللہ کی اور فرشتوں اوسکی کی اور کتابوں اوسکی کی اور رسولوں اوسکی کی اور دن
پچھلے کی اور ایمان لادیو ساتہہ تقدیر کی بہلائی اوسکی کی اور برائی اوسکی کی کہا سچ کہا تو نی کہا اوس شخص نی پس خبر دو مجکو احسان
سے یعنی نیکی کرنی سی فرمایا کہ احسان یہہ ہے کہ بندگی کریو اللہ کی گویا کہ تو دیکھتا ہی اوسکو پس اگر نہین دیکھہ سکتا تو اوسکو پس تحقیق وہ
دیکھتا ہی تجکو کہا اوسنی پس خبر دو مجکو قیامت سے فرمایا نہین وہ شخص کہ پوچھا گیا قیامت سے زیادہ جاننی والا پوچھنی والی سی یعنی مین اور
تو دونو برابر ہین نہ جاننی مین کہا اوس شخص نے پس خبر دو مجکو علامتوں اوسکی سی فرمایا علامت قیامت کے یہہ ہی کہ جنی گی لونڈی
مالک اپنے کو یعنی لوگ حرم مین بہت کرینگی اور لونڈی بچہ کثرت سی پیدا ہونگی اور علامت یہہ ہے کہ دیکھی تو ننگے پانو والونکو ننگی بدن والوں کو مفلسونکو
چرانیوالی بکریونکی کو فخر کرینگی بیچ عمارتوں کی کہا روایت کرنیوالی نی پہر چلا گیا وہ شخص پس ٹھہرا مین دیر تک یعنی حضرت سی
حال نہ پوچھا کہ کون تہا پہر فرمایا حضرت نی واسطی میری ای عمر کیا جانتا ہی تو کون تہا پوچھنی والا کہا مینی اللہ اور رسول اوسکا زیادہ
جاننی والا ہی فرمایا پس تحقیق وہ شخص جبرئیل تہا آیا تہا تمہاری پاس سکہاتا تہا تمکو دین تمہارا روایت کی یہہ مسلم نی اور روایت
کی یہہ حدیث ابوہریرہ نی ساتہہ اختلاف کی اور بیچ اوس روایت کی یہہ ہے اور جب دیکھی تو ننگی پانو والونکو ننگی بدن والونکو
بہرونگونگونکو بادشاہ زمین کی بیچ پانچ چیزونکی کہ نہین جانتا اونکو مگر اللہ یعنی قیامت کا علم اونہین پانچ چیزونمین داخل ہے
کہ سوا اللہ کی اونکو کوئی نہین جانتا پہر پڑہی یہہ آیت تحقیق اللہ نزدیک اوسکی ہی علم قیامت کا اور مینہہ کا کہ کب برساویگا آخر آیت
تک **ف** باقی آیت یہہ ہی وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ
إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ یعنے اور جانتا ہی جو کچھ پیٹوں مین ہے یعنے بیٹا یا بیٹی اور نہین جانتا کوئی کہ کیا کریگا کل اور نہین جانتا کوئی کہ کس زمین مین مریگا تحقیق اللہ جاننی والا خبردار
ہے پس یہہ باتین سوا اللہ کے عقل سی کوئی نہین جان سکتا مگر جسکو کہ اللہ تعالی معلوم کروادی ساتہہ وحی یا الہام کی اور اوپر جو فرمایا
کہ اگر طاقت رکہی تو طرف اوسکی راہ کی یعنی اگر خرچ راہ اور سواری میسر ہو اور ہونی دریا سی درمیان مین فرضیت حج کی نہین جاتی
رہتی اور تعجب لوگون نی اس لیے کیا کہ اگر اسکو حقیقت اسلام کی معلوم تہی تو پہر کیوں سوال کیا اور ایمان لانا اللہ پر یہہ کہ اوسکی ذات اور صفات
کو حق اعتقاد کری اور فرشتون پر ایمان لاوی کہ بندی اللہ کے ہین نورانی فرمان بردار اور کتابوں پر ایمان لاوی کہ کلام قدیم اوسکی ہین
بہیجین رسولوں اپنی پر اونمین سی قران شریف افضل ہی سب سی اور کتابین ایک سو چار ہین چار تو مشہور توریت انجیل زبور

فرشتون اور رسولون اور چہوٹی اور بڑی کتابون پر ایمان لاوی کہ بہیجا اونکو اللہ تعالی نی واسطی خلق کی اور پاک ہین گناہون سی اور دن پچہلا مراد ہی یا بعد موت
سے قائم ہونی قیامت تک اور دوقت داخل ہونی بہشت تلک اعتقاد کری کہ جو کچہہ اللہ رسول نی خبر دی ہی احوال آخرت سی یعنی عذاب قبر
اور حساب کتاب وغیرہ سب حق ہی اور تقدیر پر ایمان لاوی کہ جو نیکی بدی ہوتی ہی سب روز ازل کی لکہدی ہی اوسکی ارادہ سی ہوتی
ہے لیکن نیکی سی راضی ہی اور بدی سی ناراض اور بندیکو بہی کرنی ترک نہین دخل دیا ہی اسی پر ثواب دیگا ثواب بنا فضل دیکا ہے
اور عذاب عدل اور یہہ جو فرمایا کہ احسان یہہ ہی کہ بندگی کری تو اللہ کی گویا کہ تو دیکہتا ہی اوسکو کیونکہ جسکو یہہ حالت حاصل ہوگی کمال نسبت
و تعظیم اللہ تعالی کی در خشوع اور ذوق اور محبت پیدا ہوگی اسکو مقام مشاہدہ اور استغراق کہتی ہین پس اگر نہین دیکہہ سکتا اوسکو
پس تحقیق وہ دیکہتا ہی تجکو یعنی اگر ایسی حالت عبادت مین تجہی نہین حاصل ہی کہ گویا کہ دیکہتا ہی تو اوسکو تو اسطرح عبادت کر اور جان کہ وہ
حاضر ناظر ہی اسمین بہی خوف و خشیت پیدا ہوگی اور احتیاط کریگا حرکات و سکنات مین جاننا چاہیی کہ مدار دین کا اور راہ اوسکی کمال کا فقہ اور
عقائد اور تصوف پر ہے اس حدیث مین تینون چیزین بیان ہوئین اسلام اشارہ ہی فقہ پر کہ اوسمین سب احکام و اعمال شرعی بیان ہوتے
ہین اور ایمان اشارہ ہی عقائد پر اور احسان اشارہ ہی اصل تصوف پر کہ وہ مراد ہی توجہ الی اللہ سی اور فقہ اور تصوف اور عقائد لازم
ایک دوسرے کی ہین کہ کوئی انمین سی بغیر دوسرے کی تمام نہین ہوتا بیان اسکا یہہ کہ تصوف بغیر فقہ کی درست نہین اس لیی کہ احکام الہی
بغیر فقہ کی معلوم نہین ہوتی اور فقہ بغیر تصوف کی تمام نہین ہوتی اس لیی کہ عمل بغیر خضور اور توجہ الی اللہ کی تمام نہین ہوتا اور یہہ
دونو بدون ایمان کی ہرگز صحیح نہین مانند روح و بدن کی کہ کوئی انمین سے بدون دوسرے کے وجود نہین پکڑتا فرمایا ہی امام مالک رحمہ اللہ نی
کہ جو صوفی ہوا اور فقیہ نہوا پس زندیق ہوا یعنی بدمذہب اور جو فقیہ ہوا اور صوفی نہوا پس زاہد خشک ہوا اور جسنی دونو حاصل کیی پس
محقق ہوا کمال یہی ہی باقی سب گمراہی ہی منہ التوفیق والاستعانہ اور فخر کرینگی بیچ عمارتونکی یعنی گنوار محتاج اس درجہ کو پہنچینگے کہ اونچی مکان
بناوینگی اور اسمین فخر کرینگی یہہ سبب بےانتظامی کی ہوگا کہ رذالی خوش ہونگی اور شریف و کمال والی خراب یہہ سب ترجمہ شیخ عبدالحق
رح کیمین مذکور ہی وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام علی خمس شہادة
ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ واقام الصلوة وایتاء الزکوة والحج وصوم رمضان متفق علیہ اور روایت ہی ابن
عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بنیاد رکہی گئی اسلام کی اوپر پانچ چیز پر ان کی گواہی دینا اسکا کہ نہین کوئی معبود سوا خدا
کے اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی اوسکی اور بہیجی ہوئی اوسکی ہین اور پڑہنا نماز کا اچہی طرح اور دینا زکوة کا اور کرنا حج کا اور رکہنی روزہ
رمضان کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی وعن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الایمان بضع وسبعون شعبة فافضلها قول لا الہ الا اللہ وادناها اماطة الاذی عن الطریق و
الحیاء شعبة من الایمان متفق علیہ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ ایمانکی کتنی اور ستر شاخین ہین
پس افضل اونمین سے یہی کہنا لا الہ الا اللہ کا یعنی کہنا اور اعتقاد کرنا اسپر اور کمتر اونمین سی یہی دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سی اور حیا یعنی شرم
کرنی بری کامونکی کرنی مین بڑی شاخ ہی ایمان سی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی ف بضع عرب مین کہتی ہین تین سی نو تک کو اور
تفصیل ان شعبون یعنی شاخون ایمانکی بعضی کتابون حدیث کی مین لکہی ہی وہ یہہ ہے کہ ایمان لانا اللہ پر اور صفات اوسکی پر اور اعتقاد
کرنا اسکا کہ جو سوا اللہ کی اور صفات اوسکی ہی حادث ہی یعنی نو پیدا ہی قدیم نہین اور ایمان لانا خدا تعالی کی فرشتون پر اور کتابون

اوسکی ہو اور پیغمبرون اوسکی پر اور تقدیر پر ایمان لانا نیک ہو یا بد ہو اور دن آخرت پر ایمان لانا اور آخرت پر ایمان لانی مین یہہ بہی داخل ہی کہ
عذاب قبر کا بہی ہونا ہی بری لوگونکو اور نعمت ہونی ہی اچہی لوگونپر اور حساب کتاب قیامت کی دن ہونا برحق ہی اور اعمال لوگونکی تلینگی
ترازو مین اور اعمالنامہ ملینگی دہنی ہاتہہ مین نیکونکو اور بائین ہاتہہ مین بدونکو اور پلصراط پر گذرینگی اور دیدار حقتعالی کا مومنونکو نصیب ہوگا اور
بہشتی بہشت مین داخل ہونگی اور ہمیشہ بہشت مین رہینگی اور اسیطرح دوزخی دوزخ مین داخل ہونگی اور عذاب مین گرفتار رہینگی اور ہمیشہ اسی
طرحسی عذاب مین رہینگی دوزخ مین سی کبہی نہ نکلینگی ان سب پر ایمان لانا یہہ بہی شعبون ایمانسی ہے اور اور شعبی ایمانکی یہہ ہین کہ محبت
رکہنی اللہ سی اور محبت اور بغض اوسکی راہ مین رکہنا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی محبت رکہنی اور اونکی تعظیم کا اعتقاد کرنا اور اوپر درود
بہیجنا اور اونکی سنت پر چلنا یعنی اونکی طریق پر عمل کرنا اور رواج دینا اونکی طریق کو یہہ سب محبت پیغمبر مین داخل ہی اور محبت اللہ کی اور
رسول کی ایسی رکہے کہ ایک مقام مین سارا جہان ایک طرف ہو اور اللہ اور رسول ایکطرف اوس جگہہ اللہ اور رسول کا اتباع کرین تو محبت اللہ اور رسول سی ہی اور نہین تو اللہ
رسول سی محبت نہین اور اور شعبہ ایمان کا یہہ ہے کہ عمل کرنا خالص خدا کی واسطی کہ اوسمین نگاہ غیر کی طرف اور دہیان دکہا دیکا نہ ہو خواہ
وہ عمل بدن کا ہو یا مال کا ہو یا موتہہ سی کہنیکا ہو یا دلمین اعتقاد کرنیکا ہو یا قسم اخلاق سی ہو ان سب صورتونمین اخلاص چاہیے یعنی یہہ
عمل خدا ہی کی لیے ہوں اور اسی اخلاص مین داخل ہی چہوڑنا ریا کا اور نفاق کا اور شعبون ایمان سی ہی خوف خدا کا اور امید خدا سی
یعنی گناہ کی باتونمین خدا سی ڈرتا رہی اور بندگی کی باتونمین اوس سے امید رکہی اور شعبون ایمان سی ہی توبہ کرنا گناہون سی جب گناہ ہو
جیسے ہی توبہ کری بلکہ توبہ کرنی فرض ہے بعد گناہ کرنیکی اور شکر کرنا نعمت پر یعنی جو اللہ تعالی دی اوسکا شکر بجالاوی اگر اللہ تعالی نی اوسکی ہان اولاد
دی تو عقیقہ کری اور اگر نکاح کری تو ولیمہ کری اور اگر ختم قران کری وسکی خوشی کری اگر اللہ تعالی نی مال دیا ہی تو زکوۃ اداکری اور صدقہ عید الفطر
دی اور قربانی کری اور شعبون ایمان سی ہی وفا کرنا عہد کا اور صبر کرنا مصیبت پر اور مشقت طاعت پر اور صبر کرنا معصیت سی یعنی
باز رہنا اوس سے اور راضی ہونا تقدیر پر اور توکل کرنا خدا پر اور شفقت کرنی چہوٹونپر اور تعظیم کرنی بڑون کی اور تواضع کرنا اور چہوڑنا
کبر کا اور عجب کا اور حسد کا اور کینہ کا اور غضب کا اور کہنا کلمہ توحید کا اور پڑہنا قران کا اور سیکہنا علم کا اور سکہانا علم کا اور دعا مانگنی خدا
سے اور ذکر کرنا خدا کا اور استغفار کرنی گناہونپر اور بچنا بیہودہ چیز سی اور اپنی تئین پاک رکہنا نجاست ظاہری اور باطنی سی اور پڑہنا
نماز کا فرض ہو یا نفل اور ڈہانکنا ستر کا اور دینا صدقہ کا فرض ہو یا نفل اور آزاد کرنا بردون کا اور سخاوت کرنی اور کہلانا اور مہمانی
کرنی اور روزہ رکہنا فرض ہو یا نفل اور اعتکاف کرنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج کرنا اور عمرہ کرنا اور طواف کرنا اور ہجرت کرنی کافرونکی
ملک سے اور اوس ملک سے کہ جہان کہین رواج فسق و فجور کا اور بدعتونکا ہو اور بچانا دین اپنی کو بری باتون سی اور ادا کرنا خدا کی نذرونکا
اور ادا کرنا کفارون کا اور بچنا بسبب نکاح کی حرام کاری سی اور خبرگیری کرنی ساتہہ حقوق اہل وعیال کی اور فرمانبرداری کرنی
ماں باپ کی اور سلوک کرنا اونکی ساتہہ مال کر یا بدن کر یعنی مال سی بہی اونکی خدمت کری اور بدن سی بہی اور تربیت کرنا اولاد اپنی کو موافق
شرع کی اور سلوک کرنا ناتی داروں سی اور فرمانبرداری کرنی آقا کی اور سردار مسلمانان کی بشرطیکہ خلاف شرع نہ کہی اور نرمی کرنی ساتہہ
لونڈی غلام کی اور انصاف کرنا حالت سرداری مین اور متابعت کرنی جماعت کی اور صلح کروانی لوگونمین اور قتل کرنا باغیونکو
اور جو اسلام سی پہر جاوی اور مدد کرنی نیکی پر اور امر کرنا ساتہہ نیکی کی اور منع کرنا بری چیز سی اور قائم کرنا حدونکا اور جہاد کرنا کافرون
سے اور مستعد رہنا ہتیار کا اور قربان کرنا اسمین بہی سرحد اسلام پر محافظت کرنی تا کافر نہ چلی آوین اور ادا کرنی امانت اور دینا

پانچوان حصہ غنیمت مین سے اور قرض موافق وعدہ کی ادا کرنا اور ہمسایہ کا حق ادا کرنا اور معاملہ لوگونسی اچہی طرح کرنا اور جمع کرنا مال کا اور رکہنا مال کا وجہہ حلال سی اور خرچ کرنا مال کا اچہی جگہہ اور اسراف نہ کرنا یعنی بیجا خرچ نکرنا اور سلام علیک کرنا اور جواب سلام کا دینا اور چہینک والی کو جواب دینا اور بچنا کہیل اور تماشی سی اور لوگونکو ایذا نہ دینی اور دور کرنا موذی چیز کا راہ سی تمام ہوئی شعبہ یا نکی یہہ سیوطی نے کتاب النقایہ مین مفصل ذکر کیے ہین یہان مجملا لکہی گئی تا لوگ گہبرا دین نہین آدمی کو چاہی کہ اپنی نفس مین تامل کری جسمین یہہ سب پائے جادین وہ مومن کامل ہی اور جسمین سب نہون وہ مومن ناقص ہی مردانگی کرا اللہ تعالی سی ارادہ حاصل کرنیکا کری کذا ذکرا القاری اور دور کرنا ایذا کی چیز کا یعنی پتہر کانٹی نجاست وغیرہ راہ سی ہٹادی اور ظاہر دور کرنیسی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اوٹہاوی بعد گرنی کے اور اگر پہلی سی نہ ڈالی اور راہ پاک رکہی وہ بہی دور ہی کرنیکا حکم رکہتا ہی بلکہ مراد مطلق ایذا نہ دینا ہی لوگونکو ناحق اور حقیقت مین یہہ اشارہ ہی ساتہہ ترک وجود اور دعوی ہستی کی کہ اصل ہی سب برائیونکا ف بر دار خار و سنگ زرہ ایچہ رفر بود یعنی وجود خود ہمہ بردار از میان وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ اور روایت ہی عبد اللہ بیٹے عمرو سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پورا مسلمان وہ ہے کہ سلامت رہین مسلمان زبان اوسکی سی اور ہاتہہ اوسکی سی یعنے زبانسی برا نہ کہی اور نہ غیبت کری اور ہاتہہ سی مارے نہین نہ ایذا دی ناحق اور ہجرت کرنیوالا وہ ہی جسنی چہوڑ دی وہ چیز کہ منع کیا ہی اللہ نی اوس سے یہہ لفظ بخاری کی ہین اور مسلم مین یہہ ہی کہ کہا تحقیق ایک شخص نے پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کون مسلمانو سے بہتر ہی فرمایا وہ کہ سالم رہین مسلمان زبان اوسکی سی اور ہاتہہ اوسکی سی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین مومن ہوتا کوئی تم مین سی یہانتک کہ ہوئین بہت پیارا طرف اوسکی باپ اوسکی سی اور اولاد اوسکی سی اور سب آدمیونسی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف محبت دو قسم کی ہی ایک محبت طبعی جیسیکہ آدمی کو اولاد وغیرہ کی محبت ہوتی ہی اوسمین مجبور ہی اور وہ یہان مراد نہین دوسرے محبت عقلی ہی وہ یہان مراد ہے کہ ایک بات کو اگرچہ دل نچاہی لیکن بمقتضای عقل اپنی کو مایل اوسکیطرف کرتا ہی جیسیکہ محبت بیمار کی ساتہہ دوا کی کہ قصداً اپنی کو اوسکیطرف مایل کرتا ہی اور کہاتا ہی بمقتضای عقل کہ جانتا ہی کہ صحت میری اسمین ہے اگرچہ دل نچاہی اسیطرح مثلا اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہوان باپ اور اولاد کفار کے قتل پر یا حکم ہو کفار سی لڑنیکا حتی کہ شہید ہو جادی تو اختیار کری اور دوست رکہی اسکو اگرچہ بتکلف ہو یا ایک بات خلاف شرع پر اولاد وغیرہ باعث ہون اور حضرت نی اوسی منع کیا ہو تو فرمانبرداری حضرت ہی کی کری کیونکہ جانتا ہی سلامتی اپنی رسول کی فرمانبرداری مین غرضکہ رضامندی حضرت کی اوسکی رضامندی پر اور سب غرضونپر مقدم رکہی جب حضرت کی محبت اوسکی محبت پر غالب ہو گی اور مومن کامل ہوگا کمال اس مرتبہ کا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کو نصیب تہا جیسیکہ حضرت عمر رضہ سی منقول ہی کہ جب اونہون نی یہہ حدیث سنی عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین سب سے زیادہ آپکو دوست رکہتا ہون سوا اپنی جان کی پس حضرت نی فرمایا کہ مومن کامل نہین ہونیکا تو قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہے جب تک کہ ہوئین محبوب تر طرف تیرے

جان میری ہی پس حضرت کی برکت توجہ سے اوسیوقت اونکی دلمین ایسی تاثیر ہوئی حضرت کی فرمانیکی کہ کہا قسم ہے اللہ کی کہ اب آپ محبوب تر ہین طرف میری
جان میری سے بھی پس فرمایا حضرت نی کہ اب پورا مومن ہوا تو اے عمر یا اللہ ہم سبکو بھی حالت نصیب ہو آمین آمین آمین **وعنہ** قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث من کن فیہ وجد بہن حلاوۃ الایمان من کان اللہ ورسولہ احب
الیہ مما سواہما ومن احب عبدا لا یحبہ الا للہ ومن یکرہ ان یعود فی الکفر بعد ان انقذہ اللہ منہ
کما یکرہ ان یلقی فی النار متفق علیہ اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین چیزین ہین جسمین
کہ ہون وہ چیزین پایا اوسنی سبب اوسکی مزہ ایمان کا وہ شخص کہ ہووی اللہ اور رسول وسکا بہت محبوب طرف اوسکی وسی چیزسی کہ سوا ان
دونوں کی ہی اور وہ شخص کہ دوست رکھی کسی بندیکو نہین دوست رکھتا مگر واسطی اللہ کی اور وہ شخص کہ ناخوش رکھی پہر جانا بیچ کفر کی پیچھی اسکی کہ
نکالا ہی وسکو اللہ نی اوس کفر مین سے جیسا ناخوش رکھتا ہی گرنا بیچ آگ کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعن** العباس بن
عبد المطلب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاق طعم الایمان من رضی باللہ ربا وبالاسلام
دینا وبمحمد رسولا رواہ مسلم اور روایت ہی عباس بیٹی عبد المطلب کے سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چکھا مزا ایمان کا اوس
شخص نے کہ راضی ہوا ساتھہ اللہ کی رب ہونی پر اور ساتھہ اسلام کی دین ہونی پر اور ساتھہ حضرت محمد کی رسول ہونی پر روایت کی یہہ مسلم نی **ف**
یعنی بخوشی خاطر اللہ کو مالک اور متصرف اپنا جانا اور راضی ہوا اوسکی حکم پر اور بندگی اوسکی کی اور اسلام کو دین اپنا ٹھہرایا اور بجالایا جو کچھہ اوسمین
ہے اور حضرت کو بخوشی خاطر رسول جانا اور پیروی اونکی کی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
والذی نفس محمد بیدہ لا یسمع بی احد من ہذہ الامۃ یہودی ولا نصرانی ثم یموت ولم یؤمن بالذی
ارسلت بہ الا کان من اصحاب النار رواہ مسلم اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہے اوس
ذات کی کہ جان محمد کی وسکی ہاتھہ مین ہے نہین سنتا مجکو یعنی خبر رسالت میری کوئی اس امت مین سے یہودی ہو اور یا نصرانی ہو پہر مری اوسی حالت مین
کہ نہین ایمان لایا ساتھہ اوس چیز کی کہ بھیجا گیا ہون مین ساتھہ وسکی یعنی دین مگر کہ ہی وہ دوزخیون مین سی روایت کی یہہ مسلم نی **وعن** ابی موسی
الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ لہم اجران رجل من اہل الکتب امن
بنبیہ وامن بمحمد والعبد المملوک اذا ادی حق اللہ وحق موالیہ ورجل کانت عندہ امۃ
یطاہا فادبہا فاحسن تادیبہا وعلمہا فاحسن تعلیمہا ثم اعتقہا فتزوجہا فلہ اجران متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسی
اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہین کہ واسطی ونکی دو ثواب ہوتی ہین ایک تو وہ شخص کہ اہل کتاب مین سے ہو ایمان لایا ساتھہ
نبی اپنی کی اور ایمان لایا ساتھہ محمد کی اور دوسرا غلام کسیکی ملک مین ہو جب ادا کری حق اللہ کا اور حق مالکون اپنی کا اور تیسرا شخص وہ ہی کہ تہی نزدیک
اوسکی لونڈی صحبت کرتا تھا اوس سی اور ادب کہلاتا تھا اوسکو پس اچھا ادب کہلایا اوسکو اور سکھلائے اوسکو
مسئلی شریعت کی اور اچھی طرح سکھلائی اوسکو پہر آزاد کیا اوسکو پہر نکاح کر لیا اوس سے پس واسطی اوسکی بھی دو ثواب ہین روایت کی
یہہ بخاری و مسلم نی **ف** پہلے اور دوسرے شخص کے دو ثواب ہونگی سبب ظاہر ہین اور تیسری کو دوہرا ثواب بسبب آزاد کرنی اور نکاح
کر لینی کی ہی اور شیخ عبد الحق رح نی معنی اسکی یہہ لکھی ہین کہ ہر عمل مین انکو دوگنا ثواب ملتا ہی مثلا اگر اور نماز روزہ وغیرہ کرین دس
نیکیان حاصل ہونگی اور انکو بیس **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان

اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا
الزَّكٰوةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَائَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اِلَّا اَنَّ مُسْلِمًا
لَمْ يَذْكُرْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ اور روایت ہی ابن عمرسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا گیا ہون مین یہہ کہ لڑون
لوگون سی یہان تلک کہ گواہی دین اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ کی ہین اور پڑہین نماز اور دیوین زکوۃ پس جسوقت
کرین یہہ بجا لائی اونہون نی مجسی خون اپنی اور مال اپنی مگر ساتہہ حق اسلام کی اور حساب اونکا اوپر اللہ کی ہی روایت کی یہہ بخاری اور
مسلم نی مگر کہ مسلم نی نہین ذکر کیا لفظ الا بحق الاسلام کا ف مراد ساتہہ گواہی کی یہان اقرار کرنا ساتہہ اس کلمہ کی ہی یا جو کچہہ حکم اس
کلمہ مین ہی مثلا جزیہ قبول کرلیا یا صلح کی یا امن چاہا تو بہی نہین مارینگی مگر ساتہہ حق اسلام کی یعنی مثلا کوئی کسیکو مار ڈالی یا زنا کری بحکم
شرع اوسپر قصاص اور حد وارد ہوگی یا اگر کسیکا مال لی لیا دلوادیا جاویگا اور حساب اونکا اللہ پر یعنی ہم حکم ظاہر اسلام پر کرینگی اگر دلمین
کفر وغیرہ رکہتا ہوگا اللہ تعالی آخرت مین سمجہہ لیگا اور یہہ حدیث دلیل ہی اوپر قبول توبہ ملحدون اور زندیقون کی کہ اگر اوپر اور ظاہر مین توبہ
کرینگی ہم قبول کرینگی اور درگذر کرینگی خونریزی اونکی سی اور اس مسئلہ مین بہت سی قول ہین علما کی قول ظاہر تر یہہ ہی کہ اگر ایک بی
ملحد پنا کیا اور ناسزا کہا اور جلدی اوسی باز آیا اور برغبت توبہ کی مقبول ہی اور اگر متردد اور مضطر خونکی ڈرسی کری نہین قبول کیجاویگی
کذا ذکر الشیخ عبد الحق رح وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ
قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِيْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی انس سے یہہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی جو پڑہی نماز ہمارے طور کی اور متوجہ ہووی قبلہ ہمارے کی طرف اور کہاوی
ذبح کیا ہوا ہمارا پس یہہ مسلمان ہی وہ کہ واسطی اوسکی ہی ذمہ اللہ کا یعنی عہد وامان اور ذمہ رسول اوسکیکا پس عہد نہ توڑو خدا سی بیچ ذمہ
اوسکی کی روایت کی یہہ بخاری نی ف یعنی نہ توڑو عہد اللہ کا بیچ حق ذمہ والون اوسکیکی یعنی اونکو ستاؤ نہین اللہ کا عہد لوٹ جاوی گا
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَى اَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ
قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ
وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا شَيْئًا وَّلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى
رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اونہون نی آیا ایک گنوار روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا بتلاؤ مجکو ایسا عمل
کہ جب کرون مین داخل ہون مین بہشت مین فرمایا یہہ کہ بندگی کر اللہ کو اور نہ شریک کر تو ساتہہ اوسکی کسیکو اور پڑہ تو نماز فرض اور ادا کر تو زکوۃ
فرض اور روزہ رکہہ تو رمضان کی کہا اوس گنوار نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ میں ہی نہ زیادہ کرونگا اوپر اسکی کچہہ
اور نہ کم کرونگا اس سے پس جبکہ پہر کر چلا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ خوش لگی اوسکو یہہ کہ دیکہی طرف ایک شخص کی اہل بہشت
سے پس چاہیی کہ دیکہی طرف اسکے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اسمین ذکر شہادتین کا نہ کیا اس لیی کہ مشہور ہی اور فرض تین
بیان فرمائی اس لیی کہ شاید اوسوقت تلک یہی تین چیزین فرض ہوئی اور حضرت نی صدق عقیدہ اوسکا دیکہہ کر بشارت بہشتی ہونیکی
دی وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْ لِّيْ فِي الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَّا اَسْاَلُ عَنْهُ
اَحَدًا بَعْدَكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ غَيْرَكَ قَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سفیان بیٹی عبد اللہ

تنقے کی سنی کہا کہا میں ای رسول خدا کی فرماؤ واسطی میرے بیچ اسلام کی قول کہ نہ پوچھوں اوسکو کسی سے پیچھے تمہارے یعنی ایسی بات فرماؤ کہ اوس سے اسلام کامل ہوا اور حق اسلام ادا ہوا اور بیچ ایک روایت کی غیر تمہارے سے فرمایا کہہ ایمان لایا میں ساتھ الله کی پھر آپ پر ٹھہر رہ روایت کے یہ بخاری و مسلم نی ف یعنے گواہی دے وحدانیت الله تعالی کی اور بیچ جان جو کچھہ اوس نے خبر دی اور قبول کر امر و نہی اوسکی کو پھر استقیم رہ پس اسمیں سب باتیں کرنی کی گئیں۔ وعن طلحة بن عبيد الله قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم من اهل نجد ثائر الرأس نسمع دوي صوته ولا نفقه ما يقول حتى دنى من رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا هو يسال عن الاسلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس صلوات في اليوم والليلة فقال هل على غيرهن فقال لا الا ان تطوع قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وصيام شهر رمضان فقال هل على غيره قال لا الا ان تطوع قال وذكر له رسول الله صلى الله عليه وسلم الزكوة فقال هل على غيرها فقال لا الا ان تطوع قال فادبر الرجل وهو يقول والله لا ازيد على هذا ولا انقص منه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم افلح الرجل ان صدق متفق عليه اور روایت ہے طلحہ بن عبید الله سے کہا آیا ایک شخص طرف رسول خدا صلی الله علیہ وسلم کی اہل نجد سے کہ نام ضمام کا ہے پراگندہ تھے بال سر کے سنتے تھے ہم آواز گنگنی اوسکی اور نہ سمجھتے تھے ہم اوس چیز کو کہ کہتا تھا یہانتک کہ نزدیک ہوا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم سے پس ناگہان وہ پوچھتا تھا اسلام سے یعنی احکام و فرائض اسلام کی پس فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے پانچ نمازیں بیچ دن اور رات کی پس کہا کیا ہیں اوپر میرے سوا انکی پس فرمایا نہیں مگر یہہ کہ نفل پڑھے یا نفل شروع کرے تو یعنی اگر توڑ دے تو اوسکی قضا لازم ہے فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے اور روزے مہینے رمضان کے کہا کیا ہیں اوپر میرے سوا انکی فرمایا کہ نہیں مگر یہہ کہ نفل رکھے یا نفل شروع کرے یعنی اوسکو پورا کر دینا لازم ہے اگر توڑے تو قضا واجب ہے کہا اور ذکر کیا واسطے اوسکی رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے زکوۃ کا پس کہا اوسنے کیا ہے اوپر میرے سوا اسکی پس فرمایا کہ نہیں مگر یہہ کہ تو صدقہ نفل دیوے یا دے بیٹھا اپنا ذمہ پر لازم کر لے یعنی اس صورت میں لے ڈالنا اوسکا لازم ہوگا کہا راوی نے پس پیٹھہ موڑی اوس شخص نے اور وہ کہتا تھا قسم ہے خدا کی نہ زیادہ کرونگا میں اوپر اسکی اور نہ کم کرونگا میں اس سے پس فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے مراد پائی اوس شخص نے اگر سچا ہے روایت کی بخاری اور مسلم نے ف اب تک نماز وتر اور عیدین وغیرہ واجب نہ ہوئی ہونگی کہ اوسنے اسطرح کہا کہ نہ زیادہ کرونگا اور نہ کم کرونگا یا وہ شخص ایلچی کسی قوم کا ہوگا اوسنے کہا کہ اسکی پہنچانی میں کمی زیادتی نہ کرونگا۔ وعن ابن عباس قال ان وفد عبد القيس لما اتوا النبي صلى الله عليه وسلم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من القوم او من الوفد قالوا ربيعة قال مرحبا بالقوم او بالوفد غير خزايا ولا ندامى قالوا يا رسول الله انا لا نستطيع ان ناتيك الا في الشهر الحرام وبيننا وبينك هذا الحي من كفار مضر فمرنا بامر فصل نخبر به من وراءنا وندخل به الجنة وسالوه عن الاشربة فامرهم باربع ونهاهم عن اربع امرهم بالايمان بالله وحده قال اتدرون ما الايمان بالله وحده قالوا الله ورسوله اعلم قال شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقام الصلوة وايتاء الزكوة وصيام رمضان وان تعطوا من المغنم الخمس ونهاهم عن اربع عن الحنتم والدباء والنقير والمزفت وقال احفظوهن واخبروا بهن

مَنْ وَرَاءَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ اور روایت ہی عبد اللہ بیٹی عباس رضی اللہ عنہ کی کہا تحقیق جماعت عبد القیس کے کہ نام ایک
قبیلہ کا ہی ربیعہ سی جب آئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کون سی ہے یہہ قوم یا فرمایا کون ہی یہہ
جماعت کہا اونہون نی کہ ہم ہین ربیعہ فرمایا حضرت نی کہ آئی تم خوشوقت پہر القوم کہا یا الوفد کہا آئی تم اوسحالت مین کہ نہ رسوا ہوا اور نہ
پشیمان یعنی یہہ بشارت اور دعا خیر ہی عرض کی اونہون نی ای رسول خدا کی تحقیق نہین ہم طاقت پاتی یہہ کہ آوین ہم تمہاری پاس
مگر بیچ مہینی حرام کی اور درمیان ہمارے اور درمیان تمہاری یہہ قوم ہی کفار مضر سی کہ نام ہی قوم کا پس امر فرماؤ ہمکو ساتہہ ایک حکم کی کہ
فرق کردی یعنی حق اور باطل مین خبر دین ہم ساتہہ اوسکی اون لوگونکو کہ پیچہی ہماری ہین یعنی اپنی قوم کو کہ وطن مین چہوڑ آئی ہین اور
داخل ہوں ہم بسبب اوسکی بہشت مین اور پوچہا جماعت عبد القیس نے نی حضرت صلعم سی استعمال کرنی باسنون پینی کی سی پس حکم فرمایا اونکو
ساتہہ چار چیزونکی اور منع کیا اونکو چار چیزونسی حکم فرمایا اونکو ساتہہ ایمان لانی اللہ کی کہ ایک ہے وہ فرمایا کیا جانتی ہو تم کیا ہی ایمان ساتہہ
اللہ کے کہ وہ ایک ہی کہا اونہون نی کہ اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جاننی والا ہی فرمایا گواہی اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق
محمد بہیجی ہوئی اللہ کی ہین اور سیدہا کرنا نماز کا اور دینا زکوۃ کا اور روزے رکہنی رمضان کی اور فرمایا یہہ کہ دینا غنیمت مین سے پانچوان
حصہ اور منع کیا اونکو استعمال کرنی باسنون چار طرح کی سی ایک تو ٹہلیان یا مرتبان لاکہی اور تونبی کدو کی اور باسن جڑ درخت کی سے
اور باسن روغن دار رال کی سی اور فرمایا یاد رکہو انکو اور خبر دو ساتہہ انکی اونکو کہ پیچہی تمہاری ہین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور
لفظ اس حدیث کی بعینہ بخاری کی ہین ف مہینے حرام یعنی ذیقعد اور ذیحجہ اور محرم اور رجب کہ عرب ان دنونمین آپسمین لڑنا حرام جانتی
تھے بسبب تعظیم انکی پس راہ ہونمین بھی امن ہوتا تھا اور لفظ وصیام رمضان تک چار باتین حکم کی بیان فرمائین اب آگی سوا چار کی ایک بات
زیادہ اور فرمائی ان تعطوا اخ تک اس لیے کہ یہہ اہل جہاد تہی انکی کام آوی اور ان باسنونمین کہ جن سی منع فرمایا لوگ شراب کہتی تہی جب
شراب حرام ہوئے تو ان باسنونکا استعمال بہی منع فرمایا تا مشابہت ساتہہ شراب پینے کی نہو جب ایکمدت گذر گئی مباح فرما دیا استعمال انکا پس یہہ
حکم منسوخ ہی وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ
أَصْحَابِهِ بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا
بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ
أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ
فَهُوَ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبادہ بیٹی صامت کیسی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس حالت مین کہ گرد اونکی ایکجماعت تہی اصحاب سی بیعت کرو مجہسی یعنی عہد کرو اسپر کہ نہ شریک
کرو ساتہہ اللہ کی کسیکو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ مار ڈالو اولاد اپنی کو یعنی جیسیکہ کفار محتاجگی کی ڈر سی مار ڈالتے
تھے اور نہ اوٹہاؤ بہتان کہ باندہ لیا ہو تمنی اوسکو درمیان اپنی ہاتہون کی اور پانوکی یعنی دلونسی اور نہ نافرمانی کرو بیچ
نیک چیز کے پس جو پورا کرے تم مین سی یہہ عہد پس مزدوری اوسکی اوپر اللہ کی اور جو پہنچا انمین سی کسی چیز کو یعنی ان گناہونمین
سے کچہہ کر بیٹہا سوا شرک کی پس سزا دیا گیا بسبب اوسکی دنیا مین یعنی جیسیکہ حد لگی یا بیمار ہوا اور رسوا ہوا انکی پس وہ کفارہ ہی
واسطی اوسکی یعنی پاک ہو جاتا ہی گناہ سی بسبب اوسکی اور جو کہ پہنچا انمین سی کسی چیز کو پہر ڈہانکا اوسکو اللہ نی یعنی ظاہر نہوا گناہ

اوسکا اور جدنہ لگی پس وہ سپرد طرف اللہ کے ہی اگر چاہی بخشی اوسی اور اگر چاہی سزا پہنچاوی لی دسکو پس بیعت کی ہمنی حضرت سی اِس چیز پر
روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** مذہب اہل سنت جماعت کا یہی ہی کہ اگر چاہی اللہ عذاب کری گناہ پر یا چاہی بخشدی اور معتزلہ
کے نزدیک واجب ہے عذاب ہونا گنہگار پر اور بخشش نہیں ہوتی **وعن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلَّى فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ
أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ
وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِينِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَلَيْسَ شَهَادَةُ
الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا قَالَ أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ
قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِينِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا کہ نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ و سلم بیچ عید قربان کی یا عید فطر
کے طرف عیدگاہ کی پس گذری اوپر عورتوں کی پس فرمایا اے جماعت عورتوں کی خیرات کرو پس تحقیق مین دکہلایا گیا ہون تمکو بہت اہل نار مین
یعنے عورتین دوزخ مین بہت تہین اور مرد کم پس کہا عورتوں نی اور ساتہہ کس سبب کے اے رسول خدا کی فرمایا بہت کرتی ہو تم لعنت
اور بہت ناشکری کرتی ہو خاوند کی نہین دیکہا مینی کسیکو کہ ناقص ہو عقل کی اور دین کی کہو دی عقل مرد ہشیار کی ایک تم مین سی کہا عورتوں
نے اور کیا ہے نقصان دین ہمارے کا اور عقل ہمارے کا اے رسول خدا کی فرمایا کیا نہین گواہی ایک عورت کی مانند آدہی گواہی مرد کی یعنی گواہی دو
عورتوں کی ایک مرد کی گواہی کی برابر ہوتی ہی حکم شرع مین کہا عورتوں نی مقرر یون ہی ہی فرمایا پس یہہ بسبب نقصان عقل اوسکے ہی
فرمایا کیا نہین جسوقت کہ ہووی حائض نہ نماز پڑہی اور نہ روزہ رکہی کہا عورتوں نی مقرر یون ہی ہی فرمایا پس یہہ بسبب نقصان دین
اوسکے ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** گذری اوپر عورتوں کی کہ گوشہ عیدگاہ مین بیٹہین تہین اس لیے کہ آواز خطبہ کی کہ
اونہون نی نہ سنی تہی اونکو یہی کچہہ مضمون اوسکا سنا وین اور معنی لعنت کی ہین دور ہونا اللہ کی رحمت سی یہہ خاص کافرون ہی کی
لیے ہی اور کسی پر تعین کر کر لعنت نہ کری اگرچہ کافر ہو شاید کہ مرتی دم مسلمان ہو کر مرے مگر جسکی موت کفر پر یقینا معلوم ہو مضائقہ نہین اور یہہ سوا
شارع کی کوئی نہین جانتا مگر وصف پر لعنت کرنی جائز ہی جیسے کہ کہی لعنۃ اللّٰہ علی الکافرین وغیر ذلک اور یہہ جو فرمایا کہ یہہ بسبب نقصان
دین اوسکی ہی اگرچہ یہہ بات محض بسبب پیدائش اللہ تعالی کی ہی لیکن اسطرح پیدا کرنا عورتونکو اور منع کرنا اونکو عبادات سی ناقص کرتا ہی
درجہ عورتونکو مردون سی **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى كَذَّبَنِي ابْنُ
آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لَنْ يُعِيدَنِي كَمَا بَدَأَنِي
وَلَيْسَ أَوَّلُ الْخَلْقِ بِأَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ إِعَادَتِهِ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَأَنَا الْأَحَدُ الصَّمَدُ
الَّذِي لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لِي وَلَدٌ وَسُبْحَانِي أَنْ
أَتَّخِذَ صَاحِبَةً أَوْ وَلَدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و سلم نی کہ فرمایا اللہ تعالی نی جہٹلاتا ہی مجکو
بیٹا آدم کا اور نہین لائق اوسکو یہہ اور برا کہتا ہی مجکو اور نہین لائق ہی اوسکو یہہ پس اوسکا مجکو جہٹلانا اوسکا مجکو یہہ کہنا اوسکا کہ ہرگز نہ زندہ
کریگا مجکو بعد مرنیکی جیسا پیدا کیا ہی پہلی بار اور نہین پہلی بار پیدا کرنا مجپر سہلتر پہر زندہ کرنی اوسکی سے اور برا کہنا اوسکا مجکو پس کہنا اوسکا ٹہرایا اللہ
نے بیٹا یعنی جیسے نصاریٰ عیسیٰ کو بیٹا اللہ کا کہتی ہین یہود عزیر کو اور حال یہہ کہ مین ایک ہون بے پرواہ ذات کہ نہ جنا مینے اور نہ جنا گیا اور نہین واسطے میرے ہمقوم کوئی بیچ روایت ابن عباس

کی یہہ ہی اور اسیرا کہنا اوسکا مجکو یس کہنا اوسکا واسطی میری فرزند اور پاک ہون مین اس بات سے کہ ٹہراؤن مین کسیکو جورو یا فرزند یہہ روایت کی بخاری نے۔ **ف** نہین پہلے بار پیدا کرنا مجپر سہل تر پہر زندہ کرنی اوسکے بلکہ پہر زندہ کرنا آسان ہی پہلی بار پیدا کرنی سی کہ پہلی پیدا کرنا ایک چیز کا مشکل ہوتا ہے جانا چاہیی کہ اللہ تعالی قادر مطلق ہی اور سب کچہہ آسان ہی مگر یہہ بنسبت لوگونکی فرمایا کہ ایک چیز اول بار پیدا کرنی مشکل ہوتی ہے اور پہر ٹوٹی کو بنانا آسان تو فرمایا کہ جو چیز لوگ مشکل جانتی ہین یعنی پہلی بار پیدا کرنا جب اوسپر مین قادر ہوا تو دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی یوذینی ابن ادم یسب الدھر وانا الدھر بیدی الامر اقلب اللیل والنھار متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی ایذا دیتا ہی مجکو بیٹا آدم کا برا کہتا ہی زمانہ کو یعنی جیسیکہ عوام لوگ وقت مصیبت کے برا کہتی ہین اور مین ہون زمانہ بیچ ہاتہہ میری کی ہی حکم بدلتا ہون مین رات کو اور دن کو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی لوگ جو زمانہ کو برا کہتی ہین تو تصرف کرنیوالا جانکر کہتی ہین کیا دہر نام تصرف کرنی والیکا ہو پس وہ مین ہون گویا مجکو برا کہا **وعن** ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احد اصبر علی اذی یسمعہ من اللہ یدعون لہ الولد ثم یعافیھم ویرزقھم متفق علیہ اور روایت ہی ابوموسی اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی بہت صابر اللہ سے ایذا پر کہ سنتا ہوا اوسکو ثابت کرتی ہین واسطی اوسکی بیٹا پہر عافیت دیتا ہی اونکو اور رزق دیتا ہی اونکو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** معاذ قال کنت ردف النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی حمار لیس بینی وبینہ الا مؤخرۃ الرحل فقال یا معاذ ھل تدری ما حق اللہ علی عبادہ وما حق العباد علی اللہ قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فان حق اللہ علی العباد ان یعبدوہ ولا یشرکوا بہ شیئا وحق العباد علی اللہ ان لا یعذب من لا یشرک بہ شیئا فقلت یا رسول اللہ افلا ابشر بہ الناس قال لا تبشرھم فیتکلوا متفق علیہ اور روایت ہی معاذ سی کہ کہا اونہو نے تہا مین پیچہی بیٹہا ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر سوار گدہی کی نہ تہی درمیان میری اور حضرت کی مگر لکڑی پچہلی زین کی پس فرمایا ای معاذ کیا جانتا ہی تو کیا ہی حق اللہ کا اوپر بندون اوسکی کہ واجب کیا ہی بندونپر اور کیا ہی حق بندون کا اوپر اللہ کی کہ لازم کیا ہی اپنی پر ساتہہ فضل وکرم اپنی کی کہا مینی اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتا ہی فرمایا پس تحقیق حق اللہ کا اوپر بندونکی یہہ کہ پوجین اوسکو اور نہ شریک کرین ساتہہ اوسکی کسیکو یعنی بت پرستی وغیرہ نہ کرین یا ریا عبادت مین نہ کرین اور حق بندون کا اوپر اللہ کی یہہ کہ نہ عذاب کری اوسکو کہ نہ شریک کری ساتہہ اوسکی کسیکو پس کہا مینی ای رسول خدا کی کیا نہ خوشخبری پہنچاؤن مین ساتہہ اسکی لوگونکو فرمایا نہ خوشخبری پہنچا اونکو پس بہروسا کرینگی اور عمل کرنا چہوڑ دینگی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حضرت واسطی تواضع کی کبہی حمار پر سوار ہوتی تہی اور نہ عذاب کری اوسکو نہ شریک کری یعنی عذاب ہمیشگی کا مانند کفار کی نہین کریگا اگر بسبب گناہ کی کچہہ عذاب بہی ہوگا تو آخر جنت کا راہی ہوجاویگا **وعن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعاذ ردیفہ علی الرحل قال یا معاذ قال لبیک رسول اللہ وسعدیک قال یا معاذ قال لبیک رسول اللہ وسعدیک قال یا معاذ قال لبیک رسول اللہ وسعدیک ثلثا قال ما من احد یشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ صدقا من قلبہ الا حرمہ اللہ علی النار قال یا رسول اللہ افلا اخبر بہ الناس فیستبشروا قال اذا یتکلوا فاخبر بھا معاذ عند موتہ تاثما متفق علیہ

اور روایت ہی انس سے کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اور معاذ پیچھے بیٹھی تہی آنحضرت کی اوپر سواری کی ای معاذ کہا اونہون نی
حاضر ہون مین اے رسول خدا کی در حاضر ہون خدمت مین فرمایا حضرت نی اے معاذ پہر کہا معاذ نی حاضر ہون اے رسول خدا کی اور
حاضر ہون خدمت مین پہر کہا حضرت نی اے معاذ کہا معاذ نی حاضر ہون اے رسول خدا کی اور حاضر ہون خدمت مین تین بار اسیطرح سی
کہا انس نے کہ فرمایا حضرت نی نہین کوئی کہ گواہی دی اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ و تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہیجی ہوئی ہین اللہ کی
گواہی دی سچی دل سی مگر حرام کرتا ہی اللہ وسکو اوپر آگ کی کہا معاذ نی اے رسول خدا کی کیا پس نہ خبر دون مین ساتہہ اسکی لوگونکو پس خوش وقت
ہون فرمایا اسوقت اعتماد کرینگی پس خبر دے دا اس بشارت کی معاذ نی نزدیک مرنی اپنی کی واسطی بچنی کی گناہ سی روایت کی یہہ بخاری نی و مسلم نی
ف حضرت نی کئی بار معاذ کو اسلیے پکارا کہ خوب ہوشیاری سی یہہ کلام سنین اور حرام کرتا ہی اوسکو آگ پر مراد یہہ ہے کہ جسنی یہہ کلمہ کہا اور
حق ہی اسکی ادا کیی یعنی بری باتونسی بچا اور اچھی باتین کین وسکی لیی یہہ بات ہی نری کلمہ کی کہنی سی چھٹکارا نہین ہوجاتا مگر جسکو
چاہی غفور رحیم یون ہی بخشدی یا مراد یہہ ہے کہ آگ ہمیشگی کی جیسی کفار کی لیی ہوگی وہ حرام ہی اور حضرت نی باوجود یکہ معاذ کو منع بہی
فرمایا تہا خبر دینی اس حدیث کی سی اور پہر انہون نی کہدی اس لیی کہ منع اوسوقت کی لوگونکی لیی تہا تو مسلم تہی مبادا ظاہر معنی پر عمل کرنا
چہوڑ دین جب انہون نی دیکہا کہ لوگ عمل پر مستقیم ہین اور حضرت نی علم کا چہپانا بہی منع فرمایا ہی بیان کر دی تا سبب چہپانیکی گنہگار نہون

وعن ابی ذرؓ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ ثوب ابیض وهو نائم ثم اتیته وقد
استیقظ فقال ما من عبد قال لا اله الا الله ثم مات علی ذلک الا دخل الجنة قلت وان زنی وان سرق
قال وان زنی وان سرق قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان
سرق علی رغم انف ابی ذرؓ وکان ابو ذرؓ اذا حدث بهذا قال وان رغم انف ابی ذرؓ متفق علیه اور روایت ہی ابی ذر سی کہا آیا مین
پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اوپر حضرت کی کپڑا تہا سفید اور وہ سوتی تہی پہر گیا مین پہر آیا مین اوسوقت مین کہ جاگی تہی پس فرمایا کہ نہین
کوئی بندہ کہ کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ پہر مرا اوپر اسکی یعنی اعتقاد اس کلمہ پر اور خلاف اسکی نہ کہی اور نہ کچہہ کری مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین یعنی
خواہ بعد عذاب کی کچہ گناہ پہر داخل کری اللہ یا یون ہی اپنی فضل سی بخشدی کہا مینی اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری فرمایا اگرچہ زنا کری
اور اگرچہ چوری کری کہا مینی اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری فرمایا اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری کہا مینی اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری فرمایا
اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری اوپر خاک آلودہ ہونی ناک ابی ذر کی یعنی اس بات کو اگرچہ مکروہ رکہی اور تہی ابوذر جسوقت کہ یہہ حدیث
بیان کرتی کہتی اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابوذر کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** بار بار ابوذر نی اس لیی پوچہا کہ عجیب جانتی تہی اس
بات کو **وعن** عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من شهد ان لا اله الا الله
وحده لا شریک له وان محمدا عبده ورسوله وان عیسی عبد الله ورسوله وابن امته وکلمته القاها
الی مریم وروح منه والجنة والنار حق ادخله الله الجنة علی ما کان من العمل متفق علیه اور روایت ہی عبادہ بیٹے
صامت کی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ گواہی دی یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ اکیلا ہی وہ نہین شریک واسطے
اوسکی اور تحقیق محمد بندی ہی اوسکی ہین اور رسول اوسکی ہین اور تحقیق عیسی بندہ اللہ کا اور رسول اوسکا ہی اور بیٹا لونڈی کا ہی اوسکی یعنی حضرت
مریم کا اور کلمہ اوسکا کہ ڈالا اوسکو طرف مریم کی اور روح ہی اوسکی طرف سی اور بہشت اور دوزخ سچ ہی داخل کریگا اوسکو اللہ بہشت

مین اوپر کسے عمل کی ہو یعنی اچھا عمل کرتا ہو یا برا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف حضرت عیسی کو کلمۃ اللہ اس
لیے کہا کہ کلمہ کُن کی کہنی سی پیدا ہوئی بغیر باپ کے اور روح اللہ کی اس لیے کہا کہ مردونکو زندہ کرتی تھی اور داخل کریگا بہشت
مین یعنی بغیر عذاب کے یا بعد عذاب کے گناہوں کے وعن عمرو بن العاص قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت ابسط یمینک
فلابایعک فبسط یمینہ فقبضت یدی فقال مالک یا عمرو قلت اردت ان اشترط قال تشترط ماذا قلت
ان یغفر لی قال اما علمت یا عمرو ان الاسلام یھدم ما کان قبلہ وان الھجرۃ تھدم ما کان قبلھا وان الحج
یھدم ما کان قبلہ رواہ مسلم والحدیثان المرویان عن ابی ھریرۃ قال اللہ تعالی انا اغنی الشرکاء عن
الشرک والاخر الکبریاء ردائی سنذکرھما فی بابی الریاء والکبر انشاء اللہ تعالی اور روایت ہی عمرو بیٹی عاص
کے سے کہ کہا آیا مین پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی پس کہا مینی کہ کھولو داہنا ہاتہہ اپنا تا کہ بیعت اسلام کی کرو مین آپ سے پس کھولا حضرت نی
داہنا ہاتہہ اپنا پس کہینچ لیا مینی ہاتھہ اپنا پس فرمایا حضرت نی کیا ہی واسطے تیری ای عمرو کہا مینی ارادہ کرتا ہون مین یہہ کہ شرط کرو مین فرمایا
کیا شرط کرتا ہی کہا مینی شرط یہہ ہی کہ بخشش کیجاوی واسطے میری یعنی اون گناہونکی کہ پہلی اسلام سی کیی ہین فرمایا کیا نہین جانتا تو یعنی
جان ای عمرو کہ تحقیق اسلام لانا دور کرتا ہی اون گناہونکو کہ پہلی اسکی ہین اور تحقیق ہجرت دور کرتی ہی اون گناہونکو کہ پہلی وس سی ہے اور تحقیق حج
دور کرتا ہی اون گناہون کو کہ پہلی اوس سے ہین روایت کی یہہ مسلم نی اور دونو حدیثین کہ روایت کی گئی ہین روایت ابو ہریرہ سی
سر پہلی حدیث کا قال اللہ تعالی ہی اور دوسری حدیث کا سر یہہ ہی الکبریاء ردائی ذکر کرینگی ہم ان دونو حدیثونکو بیچ بابون ریا اور کبر کی اگر
چاہیگا اللہ تعالی ف یعنی مصابیح والی نی یہہ دونو حدیثین کتاب الایمان مین روایت کی ہین اور ہمنی یہان ذکر کرنا اونکا مناسب جانا
وہان ذکر کی ہین اور اسلام لانی سی حق اللہ کی اور بندونکی سب بخشی جاتی ہین لیکن بندونکی حق کا مطالبہ باقی رہتا ہی اور ہجرت او حج سی
حق اللہ کے یعنی گناہ اوسکی بخشی جاتی ہین نہ حق بندونکی

الفصل الثانی

فصل دوسری عن معاذ قال قلت
یا رسول اللہ اخبرنی بعمل یدخلنی الجنۃ ویباعدنی من النار قال لقد سالت عن عظیم وانہ لیسیر
علی من یسرہ اللہ علیہ تعبد اللہ ولا تشرک بہ شیئا وتقیم الصلوۃ وتؤتی الزکوۃ وتصوم رمضان وتحج
البیت ثم قال الا ادلک علی ابواب الخیر الصوم جنۃ والصدقۃ تطفئ الخطیئۃ کما یطفئ الماء النار
وصلوۃ الرجل فی جوف اللیل ثم تلا تتجافی جنوبھم عن المضاجع حتی بلغ یعملون روایت ہے معاذ سی کہ کہا مینی ای
رسول خدا کی خبر دو مجکو ساتھہ اوس عمل کی کہ داخل کری مجکو بہشت مین اور دور رکھی مجکو آگ سے فرمایا تحقیق پوچھا تونی ایک بڑی کام سی اور تحقیق البتہ یہہ آسان ہے
جسپر آسان کری اللہ وپر اسکی وہ یہہ ہے بندگی کر اللہ کو اور نہ شریک کر ساتھہ اسکی کسیکو اور سیدہا کر نماز کو اور دی زکوۃ اور رکھہ روزی رمضان کی اور حج
کر خانہ خدا کا پھر فرمایا کیا نہ بتلا دون مین تجکو دروازی خیر کی یعنی جنکی سبب سے نیکی کو پہنچتا ہی روزہ ڈہال ہی یعنی اوسکی سبب سے گناہ اور آگ دوزخ سی بچاتا ہی
اور صدقہ دینا بجھا دیتا ہی گناہ کو جیسا بجھاتا ہی پانی آگ کو اور نماز شخص کے درمیان رات کی یعنی اسیطرح دور گناہونکو دور کرتی ہی پھر پڑہی یہہ آیہ
تتجافی جنوبھم عن المضاجع یہان تلک کہ پہنچی یعملون تک ف یعنی ساری آیہ پڑہی کہ یہہ سورہ سجدہ مین ہے اسمین بیان خوبی تہجد گذارونکا ہی ثم قال
الا ادلک براس الامر وعمودہ وذروۃ سنامہ قلت بلی یا رسول اللہ قال راس الامر الاسلام پھر فرمایا کیا نہ بتلا دون مین تجکو
سر امر کا اور ستون اوسکا اور بلندی کوہان اوسکی ہا مینی ہان بتلائیے یا رسول اللہ فرمایا سر کام کا اسلام ہے ف سر کام کا یعنی اصل اور سر امور دین کا کہ دین یعنی

اوسکی وجود نہ پکڑے جیسیکہ بدن بغیر سر کی وجود نہیں پکڑتا اور ستون اوسکا دین اوس سے ٹھہرے اور قوت پکڑے جیسیکہ ستون سے چھت اور بلندی
کوہان کی کہ دین اوس سے بلند ہووے اور مراد اسلام سے شہادتین ہیں کہ ثابت ہوتے ہیں اوس سے اصل دین کی وَعَمُودُهُ الصَّلٰوةُ
وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهِ قُلْتُ بَلٰى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِلِسَانِهِ وَقَالَ كُفَّ
عَلَيْكَ هٰذَا فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ قَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى
وُجُوْهِهِمْ اَوْ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور ستون اوسکا نماز ہے اور بلندی کوہان اوسکی جہاد
ہے پھر فرمایا کیا نہ خبردار کروں میں تجکو ساتھہ اوس چیز کی کہ مالک اور ٹھہراؤ ان سب کی کہا میں نے ہاں ای پیغمبر خدا پس پکڑی زبان اپنی اور فرمایا بند کر
تو اوپر اپنی اسکو پھر کہا میں نے ای نبی خدا کی اور تحقیق کیا ہم پکڑے جاوینگے ساتھہ اوس چیز کی کہ ہم بولتے ہیں ساتھہ اوسکی فرمایا گم کرے تجکو ماں
تیری ای معاذ اور نہیں گراوینگے لوگوں کو بیچ آگ کی اوپر موہنہ اونکی یا اوپر ناکوں اونکی مگر باتیں زبانوں انکی کی روایت کی یہہ احمد اور ترمذی
اور ابن ماجہ نے **ف** گم کرے تجکو ماں تیری معنی اسکی یہہ ہیں کہ مر تو لیکن یہاں یہہ معنی مراد نہیں بلکہ یہہ ڈرانا دینا اور تنبیہ ہے غفلت سے مگر
باتیں زبانوں انکی یعنی جو باتیں کہ موجب کفر و گناہ کی ہوں جیسے کلمات کفر کی اور گالیاں اور غیبت وغیرہ **وَعَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ رَوَاهُ
اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ مَعَ تَقْدِيْمٍ وَتَاْخِيْرٍ وَفِيْهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ اِيْمَانَهُ اور روایت ہے ابی امامہ
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہ محبت رکھے واسطے اللہ کی اور بغض رکھے واسطے اللہ کے اور دے واسطے اللہ کے اور نہ دے واسطے اللہ کے
یعنی جو کام کرے اوسکی رضامندی کی لیے کرے پس تحقیق پورا کیا اوسنے ایمان روایت کی یہہ ابو داود نے اور روایت کی یہہ ترمذی نے معاذ بیٹے انس
سے ساتھہ تقدیم اور تاخیر کی اور اوسمیں یہہ ہے پس تحقیق کامل کیا اوسنے ایمان اپنے کو **وَعَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر
عملوں باطن کا دوستی رکھنی بیچ راہ خدا کی اور دشمنی رکھنی بیچ راہ خدا کی روایت کیا اسکو ابو داود نے **ف** بہتر ایسی فرمایا کہ جب آدمی کو یہہ بات حاصل ہوگی
بری بات تو اوس سے بچیگا اور اچھی باتیں کریگا **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ
الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَائِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ
فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ بِرِوَايَةِ فَضَالَةَ وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوْبَ اور روایت ہے ابو ہریرہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا مسلمان وہ ہے کہ سلامت رہیں مسلمان زبان اوسکی سے اور ہاتھہ اوسکی سے اور پورا مومن وہ ہے کہ امن میں رہیں
لوگ اوس سے خونوں اپنے اور مالوں اپنے پر روایت اسکو ترمذی نے اور نسائی نے اور زیادہ کیا بیہقی نے بیچ کتاب شعب الایمان کی ساتھہ روایت فضالہ کی اور کامل جہاد کرنے والا
وہ ہے جسنے مشقت میں ڈالا نفس اپنے کو بیچ بندگی اللہ کی اور اصل ہجرت کرنیوالا وہ ہے جسنے چھوڑ دیے چھوٹے گناہ اور بڑے گناہ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَلَّمَا
خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهُ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ
اور روایت ہے انس سے کہ کہا کم خطبہ فرمایا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر کہ فرمایا نہیں پورا ایمان واسطے اوسکی کہ نہیں امانت واسطے اوسکی اور نہیں پورا دین واسطے اوسکی کہ نہیں
عہد واسطے اوسکی روایت کیا اسکو بیہقی نے بیچ شعب الایمان کی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہی عبادہ بیٹی صامت کیسی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو کہ گواہی دی یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہیجی ہوئی اللہ کی ہین حرام کی اللہ نی اوپر اوسکی آگ یعنی آگ ہمیشگی کی روایت کیا اسکو مسلم نی وعن عثمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات وھو یعلم انہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہی حضرت عثمان سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی مری اور وہ یہہ جانتا ہو اور یقین رکہتا ہو کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ داخل ہوگا بہشت مین روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اگرچہ بسبب کسی گناہ کی کتنی دن دوزخ مین رہی لیکن انجام کار داخل ہوگا بہشت مین ؛؛

وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثنتان موجبتان قال رجل یا رسول اللہ ما الموجبتان قال من مات یشرک باللہ شیئا دخل النار ومن مات لا یشرک باللہ شیئا دخل الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو چیزین واجب کرنی والی ہین جنت اور نار کو کہا ایک شخص نی ای پیغمبر خدا کے کیا چیزین واجب کرتی ہین جنت اور نار کو فرمایا جو کہ مری شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کی کسیکو داخل ہوگا آگ مین اور جو مری نہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کی کسیکو داخل ہوگا بہشت مین روایت کی یہہ مسلم نی

وعن ابی ھریرۃ قال کنا قعودا حول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعنا ابو بکر وعمر فی نفر فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بین اظھرنا فابطأ علینا وخشینا ان یقتطع دوننا وفزعنا فقمنا فکنت اول من فزع فخرجت ابتغی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اتیت حائطا للانصار لبنی النجار اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا تہی ہم بیٹہی ہوئی گرد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ساتھ ہمارے تہی ابوبکر رضا اور عمر رضا بیچ جماعت کے پس کہڑی ہوئی یعنی اور باہر تشریف لیگئی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے سی پس دیر لگائی اوپر ہماری آنی مین اور ڈری ہم اس سی کہ پہونچائی جاوین ایذا یعنی دشمنوں سی بغیر ہمارے اور گہبرائی ہم پس اوٹہہ کہڑی ہوئی ہم یعنی تلاش کیلئی پس تہا مین پہلی اون لوگون مین کا کہ گہبرائی پس نکلا مین ڈہونڈتا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہانتک کہ آیا مین پاس باغ انصار بیٹی نجار کی **ف** بنی نجار ایک قبیلہ ہی انصار مین سی اونمین سی کیکا یہہ باغ تہا فدرت بہ ھل اجد لہ بابا فلم اجد پس پہرا مین گرد اوسکی اسواسطی کہ پاؤن مین اوسکا دروازہ پس نہ پایا مینی **ف** ابوہریرہ نی قیاس اور قرینہ سی معلوم کیا کہ حضرت اسمین ہونگی پس گرد پہری اندر جانی کی لیئی لیکن نہ پایا شاید دروازے بند کر دئی ہونگی یا بسبب اضطراب کے دروازہ نظر نہ پڑا فاذا ربیع یدخل فی جوف حائط من بئر خارجۃ والربیع الجدول قال فاحتفزت فدخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو ھریرۃ پس ناگہان ایک نالی داخل ہوتی تہی اندر باغ کی کنوئی سی باہر کی اور معنی ربیع کی جدول ہین اور جدول کہتی ہین نالیکو کہا ابوہریرہ نی پس سمٹ گیا مین پس داخل ہوا مین پاس حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا حضرت نی تو ہی ابوہریرہ **ف** بسبب تعجب کے یہہ فرمایا کہ باوجود بند ہونی دروازہ کی کیونکر آیا فقلت نعم یا رسول اللہ قال ما شانک قلت کنت بین اظھرنا فقمت فابطأت علینا فخشینا ان تقتطع دوننا ففزعنا فکنت اول من فزع فاتیت ھذا الحائط فاحتفزت کما یحتفز الثعلب وھؤلاء الناس ورائی فقال یا ابا ھریرۃ واعطانی نعلیہ فقال اذھب بنعلی ھاتین پس کہا مینی ہان یا رسول اللہ فرمایا کیا ہی حال تیرا کہا مینی تہی آپ درمیان ہمارے پس کہڑی ہوئی پس دیر لگائی تمنی اوپر ہمارے پس ڈری ہم یہہ کہ ایذا پہونچائی جاؤ تم بدون ہمارے پس گبہرائی ہم پس تہا مین اول اون لوگون کا کہ گہبرائی پس آیا مین اس باغ

مین لپس سمٹ گیا مین جیسی کہ سمٹتی ہی لومڑی یعنی بہت مین جا نکلی لپس اور یہہ لوگ آتی ہین پیچہی میری پس فرمایا ای ابوہریرہ اور دیئی مجکو دونوں پاپوشین اپنی پس فرمایا لیجا ان دونوں پاپوشونکو ف تا لوگ معلوم کرین کہ حضرت پاس سی آیا ہی فَمَنْ لَقِيْتَ مِنْ وَرَاءِ هٰذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَكَانَ اَوَّلُ مَنْ لَقِيْتُ عُمَرَ فَقَالَ مَا هَاتَانِ النَّعْلَانِ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ هَاتَانِ نَعْلَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِيْ بِهِمَا مَنْ لَقِيْتُ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ بَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ فَضَرَبَ عُمَرُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَخَرَرْتُ لِاِسْتِيْ فَقَالَ ارْجِعْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَرَجَعْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْهَشْتُ بِالْبُكَاءِ وَرَكِبَنِيْ عُمَرُ وَاِذَا هُوَ عَلٰى اَثَرِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَقِيْتُ عُمَرَ فَاَخْبَرْتُهُ بِالَّذِيْ بَعَثْتَنِيْ بِهِ فَضَرَبَ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ضَرْبَةً خَرَرْتُ لِاِسْتِيْ فَقَالَ ارْجِعْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُمَرُ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا فَعَلْتَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَبَعَثْتَ اَبَا هُرَيْرَةَ بِنَعْلَيْكَ مَنْ لَقِيَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ بَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنِّيْ اَخْشٰى اَنْ يَّتَّكِلَ النَّاسُ عَلَيْهَا فَخَلِّهِمْ يَعْمَلُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلِّهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

پس جو ملی تجہسی پیچہی اس باغ کی گواہی دیتا ہو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ یقین رکہتا ہو ساتہہ اسکی دل اوسکا پس بشارت دی اوسکو بہشت کی پس تہا اول اون لوگون کا کہ ملاقات کی مینی عمر پس کہا کیسی ہین یہہ دونون پاپوشین ای ابوہریرہ کہا مینی یہہ دونون پاپوشین ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بہیجا ہی مجکو ساتہہ ان دونون کی جسسے کہ ملون مین گواہی دیتا ہو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ یقین رکہتا ہو ساتہہ اسکی دل اوسکا بشارت دون مین اوسکو ساتہہ بہشت کی پس مارا عمر نی درمیان چہاتی میری کی پس گرا مین پیچہی کی بل پس کہا پہر جا ای ابوہریرہ پس پہر آیا مین طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس آواز بلند کی مینی ساتہہ رونی کی اور غلبہ کر کر چلی آئی مجپر عمر پس ناگہان وہ پیچہی میری تہی پس فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ہی حال تیرا ای ابوہریرہ کہا مینی ملا مین عمر سی پس خبر دی اونکو ساتہہ اوس خبر کی بہیجا تہا مجکو ساتہہ اوسکی پس مارا درمیان چہاتی میری کی مار ناکہ گرا مین پچہاڑ کہکی بل اور کہا پہر جا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای عمر کیا سبب ہوا تجکو اوس چیز پر کہ کیا تو نی کہا حضرت عمر نی یا رسول خدا قربان ہو باپ میرا تمہاری اور ماں میری کیا بہیجا تہا تمنی ابوہریرہ کو ساتہہ پاپوشوں اپنی کی جو ملی گواہی دیتا ہو اس بات کی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ یقین کرنی والا ہو ساتہہ اوسکی دل اوسکا بشارت دی اوسکو ساتہہ بہشت کی فرمایا کہ ہان کہا عمر نی پس نکیجی کیونکہ مین ڈرتا ہون اس بات سے کہ بہروسا کرین لوگ اسپر یعنی اس بشارت پر اور عمل کرنا چہوڑ دین پس چہوڑ دی اونکو کہ عمل کرین پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس چہوڑ دی اونکو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اگر کوئی کہی کیونکر روا ہوا عمر کو کہ حضرت ایک شخص کو ایک امر پہنچانیکو فرما دین اور وہ منع کر دیں اور پہیر دین اوسکو جواب اوسکا یہہ ہے کہ حضرت عمر جانتی تہی کہ یہہ امر پہنچانا واجب نہین بلکہ واسطی خوشی مؤمنونکی ہے اگر وہ سنین گی تو اعتماد کرینگی سپر چنانچہ حضرت نی خود بہی فرمایا تہا اذاً یتکلوا لیکن نہایت شفقت اور رحمت امت کی باعث اس امر کی ہوئی جب حضرت عمر کی التماس سے وہ مصلحت پائی فرمایا چہوڑ دی تا عمل کرین اور اگر امر بطور وجوب کے ہوتا کاہیکو فرماتی چہوڑ دی اور حضرت عمر کا کیا مقدور تہا کہ منع کرتی **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيْحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ

اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہا فرمایا واسطی میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کنجیان بہشت کی گواہی دینا اسکا ہی
کہ نہین کوئی معبود سوا خدا کی روایت کیا اسکو احمد نی **وَعَنْ** عُثْمَانَ قَالَ اِنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ
حَزِنُوْا عَلَيْهِ حَتّٰى كَادَ بَعْضُهُمْ يُوَسْوِسُ قَالَ عُثْمَانُ وَكُنْتُ مِنْهُمْ فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ مَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ وَسَلَّمَ فَلَمْ
اَشْعُرْ بِهٖ فَاشْتَكٰى عُمَرُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ اَقْبَلَا حَتّٰى سَلَّمَا عَلَيَّ جَمِيْعًا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا حَمَلَكَ عَلٰى اَنْ لَّا تَرُدَّ عَلٰى اَخِيْكَ عُمَرَ سَلَامَهٗ قُلْتُ مَا فَعَلْتُ
اور روایت ہی حضرت عثمان سی کہ کہا تحقیق کتنی مرد یار و نمین سی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جبکہ وفات ہوئی حضرت کی غمگین ہوئی اوپر آنحضرت کی
یہانتک کہ قریب تھا کہ بعضی اونمین سی واقع ہون وسواس مین یعنی وسواس یہہ آتا تھا کہ حضرت کی انتقال سی دین شریعت تمام ہوئی کہا عثمان نی
اور تھا مین ونمین سی اوسوقت کہ مین بیٹھا ہوا تھا گذری مجہپر عمر اور سلام کیا پس مین خبردار ہوا ساتھہ وس سلام کی یعنی بسبب ہول کی انکی شکایت
کی عمر نی طرف ابو بکر کی پھر آئی دونو یہانتک کہ سلام علیک کہے اوپر میری اکٹھی دونون نی پس کہا ابو بکر نی کیا باعث ہوا تمکو اسپر کہ جواب دیا تمنی سلام
کا بھائی اپنی عمر پر کہا مینی کہ نہین کیا مینی **ف** یعنی نہین جانتا مین کہ جواب کیا ہو مینی فَقَالَ عُمَرُ بَلٰى وَاللّٰهِ لَقَدْ فَعَلْتَ قَالَ قُلْتُ وَاللّٰهِ
مَا شَعَرْتُ اَنَّكَ مَرَرْتَ وَلَا سَلَّمْتَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ صَدَقَ عُثْمَانُ قَدْ شَغَلَكَ عَنْ ذٰلِكَ اَمْرٌ پس کہا عمر نی ہان قسم ہی اللہ کی البتہ کیا تو نی کہا
عثمان نی کہا مینی قسم ہی اللہ کی نہین خبر رکھی مینی یہہ کہ گذری ہو تم مجہپر اور نہ سلام کیا ہی تمنی کہا ابو بکر نی سچ کہا عثمان نی تحقیق باز رکھا تمکو اس
کسی کام نی **ف** یعنی آگاہ ہونی سی ساتھہ گذرنی عمر کی اور سلام اونکی سی فَقُلْتُ اَجَلْ قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ تَوَفَّى اللّٰهُ تَعَالٰى نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ نَسْاَلَهٗ عَنْ نَجَاةِ هٰذَا الْاَمْرِ پس کہا مینی ہان کہا ابو بکر نی کیا ہی وہ کہا مینی کہ وفات دی اللہ تعالی
نی نبی اپنی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی اسکے کہ پوچھین ہم اونسے نجاۃ اس امر کی سی **ف** مراد اس سی یہہ ہی کہ آدمیونکو خطری بہت وہتی ہین جیسا
عبادت اللہ کی بیچ وسوسی غیر مین انکی واسطی پڑہنا اور ذکر کرنا کلمہ توحید کا سبب ہی نجات کا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ قَدْ سَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقُمْتُ
اِلَيْهِ وَقُلْتُ لَهٗ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَنْتَ اَحَقُّ بِهَا کہا ابو بکر نی تحقیق پوچھہ لیا مینی اسکو حضرت سی پس کہڑا ہوا مین طرف ابو بکر کی
اور کہا مینی اونکو قربان ہو باپ میرا تمپر اور مان میری تمہاری تم لائق تر ہو ساتھہ پوچھنی کی **ف** کیونکہ کمال قرب رکھتی ہو حضرت سی اور بڑا شوق
رکھتی ہو علم کی حاصل کرنیکا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَجَاةُ هٰذَا الْاَمْرِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَبِلَ مِنِّي
الْكَلِمَةَ الَّتِيْ عَرَضْتُ عَلٰى عَمِّيْ فَرَدَّهَا فَهِيَ لَهٗ نَجَاةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ کہا ابو بکر نی کہا مینی ای رسول اللہ کی کس طرح سی ہوگی نجاۃ اس کام
سی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ قبول کری مجہسی وہ کلمہ یعنی کلمہ طیب کہ بیان کیا تھا مینی اوپر چچا اپنی کی پھر نہ قبول کیا اونھون
نی پس وہ کلمہ واسطی وسکی نجاۃ ہی روایت کی یہہ احمد نی **وَعَنْ** الْمِقْدَادِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
لَا يَبْقٰى عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ كَلِمَةَ الْاِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِيْزٍ وَذُلِّ ذَلِيْلٍ اِمَّا يُعِزُّهُمُ اللّٰهُ
فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ اَهْلِهَا اَوْ يُذِلُّهُمْ فَيَدِيْنُوْنَ لَهَا قُلْتُ فَيَكُوْنُ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ
اور روایت ہی مقداد سی یہہ کہ سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی نہین باقی رہیگا اوپر پیٹھہ زمین کے کوئی گھر مٹی کا بنا ہوا ہو یا خیمہ کا مگر داخل
کریگا اللہ وس گھر مین کلمہ اسلام کا ساتھہ عزت دینی عزیز کی اور ذلت دینی ذلیل کی یا عزت دیگا انکو اللہ پس گردانیگا اونکو اہل وس کلمہ کا یا ذلیل کریگا
اونکو پس فرمان بردار ہونگی واسطی وس کلمہ کے کہا مینی پس ہوگا دین تمام واسطی خدا کی روایت کی یہہ احمد نی **ف** مراد زمین سے زمین جزیرہ عرب کے ہی
اور اوسکی گرد و نواح کی اور شہر مین اور گانوین گھر مٹی کی ہوتی ہین اور جنگل مین خیمی ہونگی کہ گنوار اونمین رہتی ہین پس فرماتی ہین کہ کوئی مکان تھوڑا

شہر خواہ جنگل مگر کہ داخل کریگا اوسمین اللہ تعالی کلمہ اسلام کا یا عزت دیگا یعنی بسبب قبول کرنی کلمہ کے پس کریگا اہل وسکا کہ تا دم مرگ کلمہ پر ثابت رہیگا یا ذلیل
کریگا بسبب قبول کرنی کلمہ کے پس سامان بردار ہونگی یعنی جزیہ دینا قبول کرینگی اور ذمی ہونگی وَعَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قِيلَ لَهُ أَلَيْسَ لَا إِلٰهَ إِلَّا
اللّٰهُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ اور روایت ہی وہب بیٹے منبہ کی سی کہ کہا گیا واسطی وہب کے کیا نہیں ہی لا الہ الا اللہ کنجی بہشت کی ف جبکہ رغبت دلائی
وہب نے عمل کرنی پر اور تنبیہ کی اوسکی ترک پر لوگون نے یہہ کہا جو کہ مذکور ہوا مطلب اونکا یہہ تہا کہ بس یہہ کلمہ کافی ہی بہشت کی دروازونکی کہلنی کی بیچ
عمل ہون یا نہون قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لَيْسَ مِفْتَاحٌ إِلَّا وَلَهُ أَسْنَانٌ فَإِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَهُ أَسْنَانٌ فُتِحَ لَكَ وَإِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابٍ کہا وہب نے کہ مقرر ہی ولیکن نہیں ہوتی کنجی مگر اور واسطی اوسکی ہوتی ہین دندانی پس اگر لاویگا تو کنجی کو کہ واسطی اوسکی
دندانی ہین کہولا جاوی واسطی تیری اور اگر نہ لایا اس طرحکی کنجی نہ کہولا جاویگا واسطی تیری روایت کی یہہ بخاری نی بیچ ترجمہ باب کے ف مراد
دندانونسی یہہ ہی کہ دلمین کلمہ کی تصدیق رکہی وزبانسی اقرار ہووی اسکا اور تابعدار ہو احکام اسلام کا بلا جبر یا مراد دندانونسی اعمال نیک ہین
اس صورتمین معنی یہہ ہونگی کہ جب تلک اعمال نیک نہ ہونگی پہلی بار نہین داخل ہوگا مقصود مبالغہ ہی ثابت کرنی عمل مین وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا
إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت اچہا کری ایک تمہارا اسلام اپنی کو یعنی ساتھہ صدق دل و خلوص کی پس جو نیکی کہ کری وسکو
لکہے جاتی ہی واسطی وسکی دس برابر وسکی سات سو برابر تلک اور جو برائی کہ کرتا ہی اوسکو لکہی جاتی ہی مانند اوسکی یہانتک کہ ملاقات کری اللہ سے روایت
کی یہہ بخاری ومسلم نی ف حاصل یہہ کہ ایک نیکی کی دس نیکیان لکہی جاتی ہین اور بڑہتی جاتی ہین بقدر صدق اور اخلاص کے سات سو تلک
بلکہ بعضی جگہہ زیادہ بہی چنانچہ حرم مین ایک کے لاکہہ لکہی جاتی ہین اور برائی جتنی کرتا ہی تتنی ہی لکہی جاتی ہی کمال عنایت ہے پاک پروردگار کی وَ
عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْإِيمَانُ قَالَ إِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَ
سَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ اور روایت ہے ابوامامہ سی تحقیق ایک شخص نے پوچہا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کیا ہی ایمان یعنی نشانی
درستی ایمان کا کیا ہے فرمایا جسوقت کہ خوش کری تجکو نیکی تیری اور ناخوش کری تجکو برائی تیری پس تو مومن ہے ف یعنی خوش ہووی بسبب شکرانہ توفیق اور
مدد حق کی اور امید قرب گاہ اوسکی اور ناخوش ہووی بسبب خوف عذاب کے اور دور ہونکی وسکی درگاہ سی پس تو مومن ہے کیونکہ مومن کامل تمیز کرتا ہی طاعت
وگناہ مین اور اعتقاد کرتا ہی جزا سزا کا ان دونو پر بخلاف کافر کی کہ وہ کچہہ نہین فرق کرتا درمیان ان دونونکی اور کچہہ پروا نہین کرتا انکی کرنی نہ کرنی
کے قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا الْإِثْمُ قَالَ إِذَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ کہا اوس شخص نی ای رسول خدا کی پس کیا ہی گناہ فرمایا
جسوقت کہ تردد کری بیچ دل تیری کچہہ چیز پس چہوڑ دی وسکو روایت کی یہہ احمد نی ف کیا ہی گناہ یعنی علامت گناہ کی کیا ہی جس صورت مین کچہہ
حکم صریح اوسکی حقمین نہو اور مشتبہ ہو حکم اوسکا آگی جو جواب فرمایا یہہ حال اچہی لوگونکا کہا ہی کہ بری بات سے اونکے دلمین کہٹک رہتی ہی خاطر جمع اوس سے نہین ہوتی وَ
عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ مَعَكَ عَلٰى هٰذَا الْأَمْرِ
قَالَ حُرٌّ وَعَبْدٌ قُلْتُ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ طِيبُ الْكَلَامِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ قُلْتُ مَا الْإِيمَانُ قَالَ الصَّبْرُ
وَالسَّمَاحَةُ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الْإِيمَانِ أَفْضَلُ
قَالَ خُلُقٌ حَسَنٌ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقُنُوتِ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ

اَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ قَالَ فَقُلْتُ فَاَیُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ عُقِرَ جَوَادُهٗ وَاُهْرِیْقَ دَمُهٗ قَالَ قُلْتُ اَیُّ السَّاعَاتِ اَفْضَلُ قَالَ جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سی کہا کہ آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس پس کہا مینی یا رسول خدا کون تہا ساتہہ تمہاری اوپر اس دین کی یعنی ابتدا مین فرمایا ایک آزاد تہا یعنی ابو بکر اور ایک غلام تہا یعنی بلال کہا مینی کیا ہی علامت اسلام کی فرمایا اچہی کلام اور کہلانا کہانی کا کہا مینی کیا ہین باتین ایمان کی فرمایا کہ صبر کرنا اور سخاوت کرنی یعنی بُری باتون سی باز رہنی اور مستعد ہوکرنی طاعات پر کہا کہ کہا مینی کونسا مسلمان بہتر ہی فرمایا وہ کہ سلامت رہین مسلمان زبان اوسکی سی اور ہاتہہ اوسکی سی کہا پہر کہا مینی کون سی بات ہے ایمان مین بہتر فرمایا خلق نیک کہا کہ کہا مینی کونسی چیز نماز مین بہتر ہی فرمایا کہڑا رہنا دیر تک کہا کہ کہا مینی کونسی ہجرت بہتر ہی فرمایا یہہ کہ چہوڑ دیوی تو اوس چیز کو کہ ناخوش رکہتا ہی رب تیرا کہا پہر کہا مینی پس کونسا ہی جہاد والا بہتر فرمایا وہ شخص کہ مارا جاوی گہوڑا اوسکا اور مارا جاوی وہ خود کہا کہ کہا مینی کونسی ساعت ساعتون مین بہتر ہی فرمایا درمیان رات کا اخیر یعنی چوتہائی حصہ یا پانچوان حصہ رات کا روایت کی یہہ احمد نی **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَّيُصَلِّي الْخَمْسَ وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ غُفِرَ لَهٗ قُلْتُ اَفَلَا اُبَشِّرُهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ دَعْهُمْ يَعْمَلُوْا رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی معاذ بیٹی جبل کی سی کہا اونہون نی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ ملاقات کری اللہ سی کہ شریک نکرتا ہو ساتہہ اوسکی کسیکو اور نمازین پڑہتا ہو پانچون اور روزی رکہتا ہو رمضان کی بخشش کیجاویگی واسطے اوسکی کہا مینی کیا نہ بشارت دون مین اونکو ای رسول خدا کی فرمایا کہ چہوڑ دی اونکو کہ عمل کرین روایت کی یہہ احمد نی **ف** بخشش کیجاویگی یعنی صغیرہ گناہ بخشی جاوینگی یا کبیرہ بہی اگر چاہیگا اللہ تو بخشدیگا اور اسمین ذکر حج اور زکوۃ کا اس لیئی نہ فرمایا کہ ہر کسی پر فرض نہین بلکہ اغنیا پر ہین عمل کرین یعنی کوشش کرین زیادتی عبادت مین اور اسپر بہروسا کرکے بیٹہین اور بُری کام نہ کرنی لگین **وَعَنْهُ** اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَفْضَلِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ قَالَ وَمَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی معاذ سی کہ پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بہترین خصلتون ایمان کی سی فرمایا یہہ کہ دوستی رکہی تو واسطی اللہ کی اور دشمنی رکہی تو واسطی اللہ کی اور جاری رکہی تو زبان اپنی کو بیچ یاد خدا کی یعنی ساتہہ حضور دل کی کہا پہر کیا ہی ای رسول خدا کی فرمایا اور یہہ کہ دوست رکہی تو واسطی لوگونکی اوس چیز کو کہ دوست رکہتا ہی واسطے اپنی اور مکروہ رکہے واسطی اونکی اوس چیز کو کہ مکروہ رکہتا ہی واسطے اپنی یعنی خیر خواہ سب کا رہ روایت کی یہہ احمد نی

باب الکبائر وعلامات النفاق

یہہ باب ہے بیچ بیان گناہ کبیرہ کی اور نشانیون نفاق کی **ف** گناہ کبیرہ وہ ہی کہ شرع مین اوسکی کرنی پر حد آئی ہو یا وعید عذاب کا آیا ہو اوسکی کرنی پر قرآن اور حدیث صحیح مین یا اطلاق شرع مین اوسپر کفر کا آیا ہو جیسی اس حدیث مین مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ یا فساد اوسکا مثل فساد گناہ کبیرہ کی یا زیادہ اوس سی ہو یا منع اوس سے آیا ہو ساتہہ دلیل قطعی کی اور موجب ہتک حرمت دین کا ہو پس جسمین یہہ بات نہو وہ صغیرہ ہے اور مراتب کبیرہ کی متفاوت ہین بعضی بہت بڑے اور بُری ہین بعض سے اور حدیثون مین جو مذکور ہوئی ہین سب نہین مذکور ہوئی بلکہ جو مناسب پوچہنی والی کی ہوتا بیان فرماتی اور مولانا جلال الدین دوانی وغیرہ نی کبیرہ یہہ نقل کیے ہین شرک کرنا ساتہہ اللہ کی خواہ اوسکی ذات مین کسیکو شریک کری یا عبادت مین یا استعانت مین یا علم مین یا قدرت مین یا تصرف مین یا پیدا کرنی مین یا پکارنی مین یا کہنی مین یا نام رکہنی مین یا ذبح کرنی مین یا نذر ماننی مین یا لوگونکی امور سونپنی مین یعنی جیسی اللہ کو کسی کام سپرد ہین ویسے اوروں کو بہی جانی اور بسبب اصرار کی گناہ پر سے کہنی در ناحق

خون کرنا اور زنا اور اغلام اور چوری کرنی اور سحر کرنا اور سیکھنا سحر کا اور شراب پینے اور نشہ کی چیز پینی اور نکاح کرنا اپنی محارم سے اور جوا
کہیلنا اور ترک کرنا ہجرت کا کفار کی ملک سے اور دوستی کرنی کفار سے اور ترک کرنا جہاد کا باوجود قدرت کی اور غلبہ کفار کی اور بیاج
کہانا اور گوشت مردار کا اور سور کا کہانا اور نجومی اور کاہن کے تصدیق کرنی اور کسیکا مال ظلم سے لینا اور مرد یا عورت پاکدامن کو تہمت زنا کی
کرنی اور جہوٹی گواہی دینی اور روزہ رمضان کا قصداً بیعذر توڑنا اور قسم جہوٹی کہانی اور ناتا کاٹنا اور ماں باپ مسلمانونکو ناحق ستانا اور انکی
نافرمانی کرنی اور کافرونکی لڑائی سے بہاگنا اور مال یتیمون کا ناحق کہانا اور ناپ تول مین خیانت کرنی اور نماز آگی پیچہی وقت سے پڑہنے اور مسلمانکو
ناحق لڑنا اور جہوٹ آنحضرت پر باندہ لینا اور برا کہنا رسول کو اور قرآن کو اور فرشتونکو اور انکار کرنا انکا اور ٹہٹہا کرنا ساتہہ انکی اور انکار کرنا ضروریات
دین کا اور ترک کرنا نماز اور زکوۃ اور حج اور روزہ رمضان کا اور حضرت کی صحابہ کو برا کہنا اور گواہی بیعذر چہپانی اور رشوت لینی
اور خاوند جورو مین لڑائی ڈلوانی اور چغل خوری بادشاہ وغیرہ سے کرنی اور غیبت کرنی اور اسراف کرنا اور قزاقی کرنی اور فساد
کرنا زمین مین بیچ مال اور دین کے اور ہمیشہ صغیرہ گناہ کرنی اور مدد کرنی گناہ پر اور رغبت دلانی گناہ پر اور گانا ساتہہ مزامیر کی اور
ستر کہولنا حمام مین روبرو لوگونکی اور بخل کرنا ادا واجب سے اور قتل کرنا نفس اپنے کو اور تلف کرنا ایک عضو کا اعضا اپنی مین سے یہہ گناہ مین
زیادہ ہی اوس سے کہ غیر اپنی کو مارے اور پاکی نکرنی پیشاب اور منی سے اور ایذا دینی ساتہہ لسدونی کی اور جہٹلانا تقدیر کو اور امیر اپنی سے عہد
شکنی کرنی اور طعن کرنا نسبونمین اور پیچہی پاپیچی کرنی از راہ تکبر کی اور گمراہی کی طرف بلانا لوگونکو اور نوحہ کرنا اور برا طریقہ نکالنا اور اشارہ
مسلمان بہائی کیطرف کرنا ساتہہ تیز چیز کی اور خوجا کرنا کسیکو اور قطع کرنا کسی چیز کا اعضا اپنی سے یعنی مثلاً ڈاڑہی منڈوانی یا
تہوڑلیسی ناک وغیرہ کاٹ ڈالی اور ناشکری کرنی اپنی محسن کے اور کجروی کرنی حرم مین اور جاسوسی کرنی اور کہیلنا ستہرنج کی اور جتنی
کہیل کہ بالاتفاق حرام ہین کہیلنی اور کہنا مسلمان کا مسلمانکو اے کافر اور نہ عدل کرنا درمیان بیبیونکی نوبت مین اور زلق کرنا اور حائضہ
سے صحبت کرنی اور گرانی غلہ سے خوش ہونا اور جانور سے فعل بد کرنی اور عالم کو اپنی علم پر عمل نہ کرنا او محبت دنیا کی کرنی اور نظر کرنا امرد
خوبصورت کو اور کسیکی گہر مین جہانکنا اور کسی کی گہر مین بغیر اوسکی اذن کی جانا اور دیوثی اور محرم سازی کرنی اور امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر نزدیک قدرت کی ترک کرنا اور قرآن بعد سیکہنے کی بہلانا اور حیوانات کو جلانا اور عورت کو نافرمانی کرنی خاوند کی بلا سبب
اور رحمت خدا سے ناامید ہونا اوسکی عذاب سے نڈر ہونا اور حقارت عالمون اور حافظونکی کرنی اور بیوی سے ظہار کرنا اسقدر مذکور ہوئے
سوا انکی اور بہی ہین یہہ ترجمہ مشکوۃ مین کہ حضرت شیخ عبدالحق رح نے لکہا ہے اور کتاب ابن نجیم مصنف بحرالرائق کی مین لکہی ہین الفصل
الاول فصل پہلے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الذَّنْبِ اَکْبَرُ عِنْدَ
اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ
اور روایت ہے عبداللہ بیٹے مسعود کی سے کہ کہا کہا ایک شخص نے اے رسول خدا کے کونسا گناہ بہت بڑا ہے نزدیک اللہ کی فرمایا کہ
ٹہرا دے تو کسیکو واسطے خدا کی شریک درحال انکہ اوسہی نے پیدا کیا تجکو کہا اوسنے پہر کونسا فرمایا کہ یہہ مارڈالے تو اولاد اپنی کو اس ڈر سے
کہ کہاوے ساتہہ تیرے **ف** ملا علی قاری رح نے ان تدعو للہ ندا کی شرح مین لکہا ہے کہ اللہ کے عبادت مین کسیکو شریک کرے یا اوسکو پکارے مین یعنی جیسے اللہ کو پکارتے ہین
اسیطرح اور کو بہی کہے یا فلانے ہماری یہہ حاجت برلا کبیرہ گناہ ہے یہی اس سے اور رسم تہی ایام جاہلیت مین کہ محتاجگی کی ڈر سے اولاد کو
مار ڈالتے تہی کہ کہلانا پلانا پڑیگا اوس سے بہی منع فرمایا قَالَ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ اَنْ تُزَانِیَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی

تَصْدِیْقَہَا وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰہًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ اَلْاٰیَۃَ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ کہا پہر کونسا فرمایا یہہ کہ زنا کرے تو عورت ہمسایہ کی سے پس نازل کی اللہ تعالیٰ نے مطابق اسکی یہہ آیہ اور جو لوگ کہ نہیں
پکارتے ساتھہ اللہ کے معبود دوسرا اور نہیں مار ڈالتے اوس جان کو کہ حرام کیا ہے اللہ نے مگر ساتھہ حق کے یعنی بحکم شرع جیسے حد یا قصاص میں مارتے ہیں
اور نہیں زنا کرتے تا آخر آیت روایت کی بخاری نے اور مسلم نے **ف** یہہ آیہ سورہ فرقان میں ہے آگے اسکے زنا کاروں وغیرہ کی اوپر عذاب ہونا مذکور
ہے اور مار ڈالنا اور زنا کرنا مطلق بڑی گناہ ہیں لیکن اولاد کو مارنا اور ہمسایہ کی بی بی سے زنا کرنا بہت بڑی گناہ ہیں **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ
بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْکَبَائِرُ اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ
رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَنَسٍ وَشَہَادَۃُ الزُّوْرِ بَدَلَ الْیَمِیْنِ الْغَمُوْسِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبد اللہ بن
عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہ بڑی یہہ ہیں شریک کرنا ساتھہ اللہ کے اور نافرمانی کرنی ماں باپ کی اور مارنا جان کا اور قسم کھانی
جھوٹی روایت کی یہہ بخاری نے اور بیچ روایت انس کے جھوٹی گواہی دینی بدلے جھوٹی قسم کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** معنے عقوق
کے ایذا دینی کی ہیں آئی ہیں یعنی ناحق ایذا دینی ماں باپ کو نہ چاہیے اور باپ کافر کو بھی ایذا نہ دے لیکن ایذا دینی کفر سے نکالنے کی لیے جائز ہے اور تفسیر
عزیزی میں بیچ تفسیر جملہ بالوالدین احسانا کی لکھا ہے کہ ماں باپ کے ساتھہ احسان کرنے میں تین باتیں چاہییں اول ایذا نہ دے زبان سے اور ہاتھہ وغیرہ سے دوسرے
خدمت انکی کرے بدن اور مال سے تیسرے جس وقت بلا دین حاضر ہووے لیکن دو قسموں اخیر کا مفصل بیان یہہ ہے کہ خدمت کرنے میں شرط یہہ ہے کہ وہ محتاج اسکے
ہوں اور یہہ قدرت رکھتا ہو خدمت گذاری کی پس اگر وہ محتاج نہ ہوں یا یہہ شخص قدرت نہیں رکھتا واجب نہیں اور تیسری بات میں شرط یہہ ہے کہ اوسکے
حاضر ہونے میں مفسدہ شرعی ثابت نہ ہو والا واجب نہیں اور اگر والدین یا ایک ان میں سے کہے کہ طاعات نفل مت ادا کر اور ہمارے پاس حاضر رہ بجالاوے اور
اگر کہیں کہ واجبات ترک کر یا حج فرض کی لیے مت جا نہ قبول کرے اور اگر سنتوں موکدہ کی ترک کو کہیں مثل جماعت اور روزہ عرفہ کی صحیح تر یہہ
ہے کہ اگر ایک دو بار ترک کرے اور بیچ اطاعت انکی کرے اور اگر عادت ڈلوا دیں اسکے ترک کے حکم انکا نہ قبول کرے اور یمین غموس یہہ ہے کہ گذشتہ جھوٹی بات
پر جانکر قسم کھاوے جیسے کہے قسم ہے میں نے یہہ بات نہیں کہی اور واقع میں وہ بات کی تھی **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا ھُنَّ قَالَ الشِّرْکُ بِاللّٰہِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ
الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَکْلُ الرِّبٰوا وَاَکْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَالتَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم سات چیزوں ہلاک کرنیوالیوں سے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ اور کیا ہیں
وہ فرمایا شرک کرنا ساتھہ اللہ کے اور جادو کرنا اور مارنا اوس جان کا کہ حرام کیا اللہ نے مگر ساتھہ حق کے اور کہانا بیاج کا اور کہانا مال یتیم کا اور پیٹھہ دینا دن لڑائی
کے کافروں سے اور تہمت کرنی ساتھہ زنا کی عورتوں پاک امنوں ایمان والیوں بیخبر کو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** جاننا چاہیے اے بھائیو کہ شرک ہے
ہر کسیکو پرہیز کرنا لازم ہے کہ مدار ساری عبادتوں کا اسپر ہے یعنی مشرک کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا اور نہ بخشا جاتا ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک
بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشاء یعنی اللہ تعالیٰ شرک کو نہیں بخشتا اور سوا شرک کے اور گناہ جو چاہتا ہے بخشدیتا ہے اسکی تعریف اور قسام شرک کے کتابوں معتبر سے
تمام کتابوں کے بیان ہوتی ہیں خوب تامل کرے ہمارے بیچ اسی شرح عقائد میں ہے کہ شرع میں شرک اسکو کہتے ہیں کہ غیر خدا کو شریک خدا کا کرے الوہیۃ میں یعنی واجب
الوجود جانے جیسے کہ مجوس اہرمن اور یزدان کو کہتے ہیں یا غیر خدا کو لائق عبادت کی جانے جیسے کہ بت پرست کرتے ہیں اور شرع میں شرک بمعنی کفر
کے بہی آتا ہے جیسے کہ حضرت شیخ عبد الحق نے ترجمہ مشکوۃ میں نہیں دونوں قسموں کو شرح عقائد میں ذکر ہوئی ہیں لکھا ہے کہ مراد شرک سے یہاں کفر ہے اور اصطلاح

خیالی مین ہے اور یہی عصمۃ اللہ نے بھی لکھا ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے لکھا ہے کہ شرک شرع مین اسکو کہتی ہین کہ جو صفتین خاص باری تعالیٰ کی ہین وہ اسکے غیر مین ثابت کرے یعنی جیسے علم اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا ہے اور کا علم بھی ویسا جانے یا جیسے اللہ کو قادر جانتا ہے ہر چیز پر ویسا اور کو بھی جانے یا جیسے وہ تصرف رکھتا ہے عالم مین ساتھ ارادہ اپنے کی ویسے اور کو بھی جانے مثلاً کسیکو جانے کہ اوسنے مجھے شاباش کہی تھی اوس سے معیشت فراخ ہو گئی یا فلانے نے پھٹکار کی تھی اوس سے مین بیمار یا بدبخت ہو گیا اور بعضے کبیرہ گناہونکو بھی شرع مین شرک کہا ہے کہ نسبی بھی نہایت دور ہوے جیسیکہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جسنے سوائے اللہ اور کی قسم کھائی اوسنے ضرور شرک کیا یا آیا ہے کہ شگون بد لینا شرک ہے یا آیا ہے کہ ریا کرنا شرک ہے یا آیا ہے کہ عورت جو خاوند کی محبت کی لیے ٹوٹکہ کرے شرک ہے اور بعضی قسمین شرک کے تفسیر عزیزی مین لکھی ہین کہ جو لوگ سوا خدا کی اورونکو غیر عبادت مین ہمسر خدا کا کرتی ہین وہ بہتیری ہین از انجملہ وہ لوگ ہین کہ ہیچ ذکر کی اورونکو ہمسر خدا کا کرتی ہین اور نام اورون کا مانند نام خدا کی بطریق تقرب کے ذکر کرتی ہین مثلاً اوٹھتی بیٹھتی مین مثل نام خدا کی اورونکا نام لیتی ہین اور از انجملہ وہ ہین کہ نام رکھتی ہین بندہ فلان اور عبد فلان اسکو شرک فی التسمیہ کہتے ہین اور از انجملہ وہ ہین کہ ذبح غیر خدا کی لیے کرتی ہین اور اورونکی منتین مانتی ہین اور از انجملہ وہ ہین کہ دفع بلا انکی لیے اورونکو پکارتی ہین یا حاصل کرنے منافع مین اورونکی طرف رجوع کرتی ہین اور از انجملہ وہ ہین کہ خدا کی نام کی ساتھ علم اور قدرت مین اورونکو برابر کرتی ہین جیسیکہ کہی ماشاء اللہ وشئت یعنی جو کچھ خدا چاہے اور تم چاہو گی وہ ہوگا ایک شخص نے حضرت کو یہی کہا تھا اوسکو فرمایا کہ تو نے مجھے اللہ کا شریک کیا بلکہ یون کہہ ماشاء اللہ وحدہ یعنی جو نرا اللہ چاہیگا وہی ہوگا تمام ہوا مضمون تفسیر عزیزی کا اور بعضے افعال اگرچہ شرک حقیقی یعنی کفر نہین ہین لیکن مشابہ افعال مشرکون اور بت پرستونکی ہین اونسے بھی پرہیز کرنا لازم ہے جیسیکہ لوگ روبرو علماء اور بادشاہون وغیرہ کی زمین کو چومتی ہین کرنیوالے اس فعل کی اور جو کہ اسپر خوش ہوتی ہین دونو گنہگار ہوتی ہین کیونکہ یہہ فعل حرام اور کبیرہ گناہ ہے اسلیے کہ مشابہ بت پرستی کی ہی کذا فی تحفۃ الملوک پس زمین چومنی اگر بطور عبادت اور تعظیم کی ہو کفر ہے اور اگر بطور تحیہ یعنی ادب کے ہو کفر نہین لیکن گناہ کبیرہ ہے کذا فی در المختار تمام ہوا بیان شرک کا اب شروع ہوتا ہے بیان سحر کا سحر کرنا جیسے حرام اور ہلاک کرنیوالا ہے ویسے ہی سیکھنا اور سکھانا سحر کا بھی حرام اور ہلاک کرنیوالا ہے اور خیالی حاشیہ شرح عقائد کی مین لکھا ہے کہ سحر کرنا کفر ہے بالاتفاق اور ایک جماعت صحابہ وغیرہ کی اسپر متفق ہے کہ ساحر کو مار ڈالا چاہیے اور بعضے کہتی ہین کہ اگر سحر باعث کفر کا ہو مار ڈالے اگر اوس سے توبہ نکرے اور نجوم اور کہانت اور پوچھنا کاہن اور نجومی سے اور رمل اور شعبدہ اور تعلیم کرنی انکی اور مزدوری لینی انپر حرام ہے اور اگر ایک مسلمان دو کافرونسے بھاگے کبیرہ گناہ ہے اور اگر دو سے زیادہ ہون بھاگنا حرام نہین جائز ہے لیکن اولی یہی ہی کہ نہ بھاگے ٹھیرا رہی کذا ذکر الشیخ عبد الحق رح نجوم ستارونکی تاثیرات سے خبرین آیندہ وغیرہ کی بتانی اور کہانت بغیر ستارونکی غیب کے خبرین دینی جیسے بعضونکی جنات تابع ہوتی ہین اور وہ احوال غیب بیان کرتی ہین **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزْنِی الزَّانِیْ حِیْنَ یَزْنِیْ وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا یَسْرِقُ السَّارِقُ حِیْنَ یَسْرِقُ وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا یَشْرَبُ الْخَمْرَ حِیْنَ یَشْرَبُھَا وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا یَنْتَھِبُ نُھْبَۃً یَّرْفَعُ النَّاسُ اِلَیْہِ فِیْھَا اَبْصَارَھُمْ حِیْنَ یَنْتَھِبُھَا وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا یَغُلُّ اَحَدُکُمْ حِیْنَ یَغُلُّ وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَاِیَّاکُمْ اِیَّاکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انھین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین زنا کرتا زنا کرنیوالا جسوقت کہ زنا کرتا ہے اور وہ ہو مومن یعنی زانی زنا کیوقت پورا مومن نہین رہتا اور نہین چوری کرتا چوری کرنیوالا جسوقت کہ چوری کرتا ہے اور وہ ہو مومن اور نہین شراب پیتا شراب پینیوالا جسوقت کہ پیتا ہے اور وہ ہو مومن اور نہین لوٹتا لوٹ کا اوٹھاوین لوگ طرف اوسکی بیچ اوس لوٹ کی آنکھین اپنی اوسوقت کہ لوٹتا ہے اور وہ ہو مومن یعنی آشکارا لوٹتا ہے کہ لوگ اوسکو دیکھتی ہین اور نالہ کرتی ہین اور دفع نہین کرسکتے اور نہین خیانت کرتا ایک تمہارا جسوقت کہ خیانت کرتا ہے اور وہ ہو مومن پس بچو تم یعنی ان گناہون سے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے

وفی روایۃ ابن عباس لا یقتل حین یقتل وھو مؤمن قال عکرمۃ قلت لابن عباس کیف ینزع الایمان منہ قال ھکذا وشبک
بین اصابعہ ثم اخرجھا قال فان تاب عاد الیہ ھکذا وشبک بین اصابعہ اور بیچ روایت ابن عباس
کے یہہ زیادہ ہی اور نہین قتل کرتا جسوقت کہ قتل کرتا اور ہو وہ مومن کہا عکرمہ نی کہا مینی واسطی ابن عباس کے کسطرح نکالا جاتا ہی
ایمان اوس سے کہا انہون نی اسطرح سی او بیچ دیا درمیان اونگلیون اپنی کی پہر نکالا اونکو فرمایا کہ اگر توبہ کرتا ہی عود کرتا ہی طرف اوسکے
اسطرح سے اور پہر بیچ دیا درمیان ونگلیون اپنی کی **ف** یعنے پنجہ ایک ہاتہہ کا درمیان پنجہ دوسرے ہاتہہ کی ڈالکر نکالا کہ پہلی ایمان
آدمی کی ساتہہ اسطرح ملا ہوا تہا پہر یون نکل آتا ہی پہر اگر توبہ کرتا ہی یعنی گناہ کر چکتا ہی اور پہرتا ہی اوس سے تو پہر بدستور آجاتا ہی وقال
ابو عبد اللہ لا یکون ھذا مؤمنا تاما ولا یکون لہ نور الایمان ھذا لفظ البخاری اور کہا ابو عبد اللہ نی یعنی بخاری نی نہین ہوتا یہہ شخص
مومن پورا اور نہین ہوتا واسطی اوسکی نور ایمان کا یعنی کمال اوسکا یہہ ہین لفظ بخاری کی **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آیۃ المنافق ثلث زاد مسلم وان صام وصلی وزعم انہ مسلم ثم اتفقا اذا
حدث کذب واذا وعد اخلف واذا ائتمن خان اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نشانی منافق
کے تین ہین زیادہ کیا مسلم نی اگرچہ روزہ رکہی اور نماز پڑہی اور دعوی رکہی اسکا کہ مسلمان ہے اون پہر متفق ہوئی دونو بخاری اور مسلم
جبکہ بات کری جہوٹ بولی اور جب وعدہ کری خلاف کری اور جب امانت سونپی جاوی خیانت کری **ف** نفاق دو قسم پر ہی ایک نفاق
فی العقیدہ یعنی نفاق عقیدہ مین اور دوسرا النفاق فی العمل یعنی نفاق عمل مین یہان مراد نفاق فی العمل ہی نہ نفاق فی العقیدہ یعنی یہہ
خصلتین منافقونکی ہین مسلمانون کو انسی بچنا ہے **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خصلۃ منھن کانت فیہ خصلۃ من النفاق
حتی یدعھا اذا ائتمن خان واذا حدث کذب واذا عاھد غدر واذا خاصم فجر
متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بیٹی عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چار باتین ہین جس شخص مین
ہووین وہ چارون وہ شخص ہے منافق یعنی نفاق فی العمل رکہتا ہی اور وہ شخص کہ ہووی بیچ اوسکی ایک خصلت اونمین سے ہوگی بیچ اوسکی
ایک خصلت نفاق سی یہانتک کہ چہوڑی اوسکو جبکہ امانت سونپی جاوی خیانت کری اور جب بات کری جہوٹ بولی اور جب عہد کری
تو دغا دی اور جب جہگڑی بدکہی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مثل المنافق کالشاۃ العائرۃ بین الغنمین تعیر الی ھذہ مرۃ والی ھذہ مرۃ رواہ مسلم اور روایت ہی بیٹی عمر سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثال منافق کی مانند بکری کی ہی کہ خواہش رکہتی ہی نرکی پہرتی ہی درمیان دو ریوڑ کی میل کری
طرف اوسکی ایکبار اور طرف اسکی ایکبار روایت کی یہہ مسلم نی **ف** ایسا ہی حال ہی منافقونکا کہبی گروہ مسلمانونمین آتی ہین کبہی
گروہ کفار مین

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** صفوان بن عسال قال قال یھودی لصاحبہ
اذھب بنا الی ھذا النبی فقال لہ صاحبہ لا تقل نبی انہ لو سمعک لکان لہ اربع اعین فاتیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فسالاہ عن تسع آیات بینات روایت ہی صفوان بیٹی عسال کسی سے کہا کہا ایک یہودی نی واسطی یار اپنی کی چل ساتہہ ہمارے طرف اس نبی کی
پس کہا واسطی اوسکی یار اوسکی نی نہ کہہ تو نبی تحقیق وہ اگر سنی کا کہنا تیرا البتہ ہونگی واسطی اوسکی چار آنکہین یعنی نہایت خوش ہو مین گے

پس آئی دونون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس پوچہنی اونہون نی حضرت سی نو احکام ظاہر **ف** مراد احکام سی جو آگی مذکور فرمائی
یا تو معجزہ حضرت موسی علیہ السلام کی جو کہ کلام اللہ مین مذکور ہین عصا اور ید بیضا اور طوفان اور ٹڈیان اور چچڑیان اور مینڈک اور خون
اور قحط اور کم ہونا میوونکا تفسیر مین یہہ مفصل مذکور ہین پس حضرت نی بسبب اسکے کہ کلام اللہ مین مذکور ہین نہ ذکر کیی اور جو احکام ضرور تہی بیان
فرمائی یا جواب انکا دیکر بعد اسکی یہہ احکام فرمائی ہون راوی نی بسبب شہرت کے وہ نہین ذکر کیی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِیْئٍ
اِلٰی ذِیْ سُلْطَانٍ لِیَقْتُلَہٗ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْکُلُوا الرِّبٰوا وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَۃً وَّلَا تُوَلُّوْا لِلْفِرَارِ یَوْمَ الزَّحْفِ
وَعَلَیْکُمْ خَاصَّۃً الْیَہُوْدَ اَنْ لَّا تَعْتَدُوْا فِی السَّبْتِ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ شریک کرو ساتہہ اللہ کی کسیکو
اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ مار و اوس جانکو کہ حرام کیا ہی اللہ نی مگر ساتہہ حق کی اور نہ لیجاؤ کسی بیگناہ شخص کو طرف حاکم کی یعنی بیگناہ پر
بہتان باندہکر قصد اوسکا حاکم کی آگی مت لیجاؤ تاکہ مار ڈالی وہ اوسکو اور نہ جادو کرو اور نہ کہاؤ بیاج اور نہ تہمت کرو عورت پاکدامن کو اور نہ پیٹہہ
دو واسطی بہاگنی کی دن لڑائی کی یعنی جہاد مین کفار سی نہ بہاگو اور اوپر تمہاری خاص ای یہود واجب ہی یہہ کہ نہ زیادتی کرو بیچ ہفتہ کی
ف یعنے ہفتہ کو شکار نہ کرو کہ منع کیا تہی اللہ نی تمکو اس سے قَالَ فَقَبَّلَا یَدَیْہِ وَرِجْلَیْہِ وَقَالَا نَشْہَدُ اِنَّکَ نَبِیٌّ قَالَ فَمَا یَمْنَعُکُمْ
اَنْ تَتَّبِعُوْنِیْ قَالَا اِنَّ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ دَعَا رَبَّہٗ اَنْ لَّا یَزَالَ مِنْ ذُرِّیَّتِہٖ نَبِیٌّ وَاِنَّا نَخَافُ اِنْ تَبِعْنَاکَ اَنْ تَقْتُلَنَا الْیَہُوْدُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ کہا راویہ نی پس چوم لیی ہاتہہ حضرت کی اور پانوبہی دونون نی اور کہا دونو نی گواہی دیتی ہین ہم تحقیق تم نبی ہو فرمایا کیا چیز منع
کرتی ہی تمکو پیروی میری سی کہا اون دونون نی تحقیق داؤد نی دعا کی ہی رب اپنی سی کہ ہمیشہ رہی اولاد انکی مین سی نبی اور تحقیق ہم ڈرتی ہین اگر
پیروی کرین تمہاری یہہ کہ مار ڈالین ہمکو یہود روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نی **ف** گواہی دیتی ہین ہم یعنی جانتی ہین تمہین نبی
یہہ گواہی بطور قبول کی نہتہی بلکہ حال اپنی علم کا بیان کیا چنانچہ یہود بہی ہونا حضرت کا اپنی کتابونسی جانتی تہی مگر بسبب شقاوت کی قبول نصیب نہوتا
تہا اور دعا کی ہی یعنی ضرور ہی کہ دعا اونکی قبول ہوئی ہوگی پس البتہ کوئی پیغمبر انکی فرزندونمین سی ہوگا اور یہود تابع اوسکی ہونگی اور انکو
غلبہ اور شوکت ہوگی پس ڈرتی ہین ہم اگر تمہین ہم مانین تو وہ ہمین مار ڈالینگے یہہ محض افترا یہود کا تہا ہرگز حضرت داود علیہ السلام
نے یہہ دعا نہ کی تہی اور کیونکر ہو وی یہہ اونہون نی توریت اور زبور مین خود پڑہا تہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہین اور دین انکا
ناسخ سب دینونکا ہی **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مِّنْ اَصْلِ الْاِیْمَانِ اَلْکَفُّ
عَمَّنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا تُکَفِّرْہُ بِذَنْبٍ وَّلَا تُخْرِجْہُ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین چیزین ہین جڑ ایمان کی یعنی اگر وہ نہون بنا ایمانکی گر پڑی بند رہنا اوس شخص سے کہ کہا اوسنی لا الہ الا اللہ نہ کافر کہہ
اوسکو بسبب گناہ کی اور نہ نکال تو اوسکو اسلام سی بسبب کسی کام کی **ف** نہ کافر کہہ بسبب گناہ کی یہہ رد ہی خارجیون کا کہ وہ کہتی ہین مومن
گناہ کرنی سی اگرچہ صغیرہ ہو کافر ہو جاتا ہی اور نہ نکال اسلام سی یہہ رد معتزلہ کا ہی کہ وہ کہتی ہین بندہ گناہ کبیرہ کرنیسی اسلام سی نکلجاتا ہے
اگرچہ کافر نہین ہوتا وہ ایک درجہ اور پیدا کرتی ہین کہ مرتکب کبیرہ کا نہ مومن ہی اور نہ کافر وَالْجِہَادُ مَاضٍ مُّذْ بَعَثَنِیَ اللّٰہُ اِلٰی اَنْ یُّقَاتِلَ
اٰخِرُ ہٰذِہِ الْاُمَّۃِ الدَّجَّالَ اور جہاد جاری رہنی والا ہی جب سے بہیجا ہی مجکو اللہ نی یہانتک کہ قتل کری آخر اس امت کی دجال کو
ف پہر یاجوج ماجوج نکلینگے کوئی اونکا مقابلہ نہین کرسکیگا اللہ تعالی کی قدرت سی فنا ہو جائینگے اور اونکی بعد کوئی کافر روی زمین

پر نہیں رہیگا بس حکم جہاد کا تمام ہوجائیگا لا یبطله جور جائر ولا عدل عادل نہ موقوف کری اوسکو ظلم ظالم کا یعنی جہاد کو اور نہ عدل
عادل کا ف یعنی جائز نہیں ہے ترک جہاد اگرچہ بادشاہ ظالم اور فاسق ہو بہر حال واجب ہے موافقت اوسکی اور نکلنا ساتھہ اوسکی جہاد کی لیے اور عدل
اگرچہ باعث امن کا ہے لیکن واسطی بولبالا ہی اسلام کی جاری ہے رہی والایمان بالاقدار رواه ابوداود اور ایمان لانا ساتھہ تقدیروں کی روایت
کی ہے ابوداود نی ف یعنی تیسری چیز پائی ہمیشہ کا اعتقاد کرے کہ جو کچھہ عالم میں جاری ہوتا ہے الله کی قضا و قدر سے ہوتا ہے روایت کی ہے ابوداود نے
وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا زنی العبد خرج منه الایمان
فکان فوق رأسه کالظلة فاذا خرج من ذلک العمل رجع الیه الایمان رواه الترمذی وابوداود اور روایت ہے ابوہریرہ
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے جسوقت کہ زنا کرتا ہے بندہ نکلجاتا ہے اوس سے ایمان پس ہوتا ہے اوپر سر اوسکی کی مانند سائبان کی پس
جبکہ فارغ ہوتا ہے اوس عمل سے پھر آتا ہے طرف اوسکے ایمان روایت کی ہے ترمذی اور ابوداود نے

الفصل الثالث

فصل تیسری عن معاذ قال اوصانی رسول الله صلی الله علیه وسلم بعشر کلمات قال لا تشرك
بالله شیئا وان قتلت وحرقت ولا تعقن والدیك وان امراك ان تخرج من اهلك ومالك ولا تترکن
صلوة مكتوبة متعمدا فان من ترك صلوة مكتوبة متعمدا فقد برئت منه ذمة الله روایت ہے
معاذ سے کہ کہا نصیحت کی مجکو پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم نے ساتھہ دس باتوں کی فرمایا نہ شریک کر ساتھہ الله کی کسیکو اور اگرچہ مارا جاوے تو اور جلایا جاے
تو اور نہ نافرمانی کر ماں باپ اپنے کی اور اگرچہ حکم کریں تجکو یہہ کہ الگ ہو اہل اپنی سے اور مال اپنی سے اور نہ چھوڑ تو نماز فرض کو جانکر پس تحقیق جسنے
چھوڑی نماز فرض جانکر پس تحقیق الگ ہوا اوس سے ذمہ خدا کا ف اگرچہ جلایا جاوے تو معاذ عمل ولی پر کرتی تھی اس لیے انکو یہہ فرمایا اور اور
کو جائز بھی ہے کہ اس صورت میں کلمہ کفر کا زبان پر جاری کرلے اور دل میں ایمان رکھے اور الگ ہونا اہل و مال اپنی سے یہہ مبالغہ اور تاکید ہے اس باب میں اور
واجب نہیں ایسی نکلنا واسطی حرج کی اور ذمہ خدا کا یعنی نہیں بری ہوا خدا تعالی کی امن میں دنیا میں کہ سبب مستحق ہونے تعزیر کی اور آخرت میں بسبب مستحق ہونے عذاب
کے ولا تشربن خمرا فانه راس کل فاحشة وایاك والمعصية فان بالمعصية حل سخط الله وایاك
والفرار من الزحف وان هلك الناس واذا اصاب الناس موت وانت فيهم فاثبت وانفق على عيالك من طولك
ولا ترفع عنهم عصاك ادبا واخفهم في الله رواه احمد اور نہ پی تو شراب پس تحقیق یہہ سر تمام برائی کا اور بچ تو گناہ سے پس تحقیق ساتھہ
گناہ کی اوترتا ہے غضب اللہ کا اور بچ تو بھاگنی لڑائی کفار کی سے اور اگرچہ مرتی ہوں لوگ اور جسوقت کہ پہنچے آدمیوں کو موت یعنی بسبب وبا وغیرہ کی اور ہو تو بیچ اونکی پس
ٹھہرا رہ اور خرچ کر اوپر کنبی اپنی کی مال موافق مقدور اپنی کی اور مت اوٹھا رکھہ دلسی لاٹھی اپنی ادب کی یعنی اگر احتیاج ادب کی رکھتی ہیں لڑکی ادب کے لیے اور ڈرا انکو بیچ
معاملہ اللہ کے یعنی نصیحت اور تعلیم کرتا رہ بیچ حکموں اور منع باتوں خدا کی روایت کی یہہ احمد نے ف اگرچہ مرتے ہوں لوگ اسمیں مبالغہ منظور ہے والا دو چند سے زیادہ
اگر کافر ہوں جائز ہے بھاگنا اور وبا سے بھاگنی کا حکم یہہ ہے کہ اگر ایک شہر میں وبا آوے وہاں سے نکلے نہیں اور اگر اور جاہے ہے وہاں آوے نہیں اور
بھاگنا اوس سے گناہ ہے جیسے کہ کفار کی لڑائی سے بھاگا اور اگر یہہ اعتقاد کرے کہ بھاگنی سے بچیگا والا مر جاویگا کافر ہو جاتا ہے نعوذ بالله منه وعن
حذيفة قال انما النفاق كان على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فاما اليوم فانما هو الكفر او الايمان رواه البخاري
اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا نہ تھا نفاق مگر بیچ زمانہ پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم کی پس آجکی دن نہیں ہے مگر کفر یا ایمان روایت کی یہہ بخاری نے ف یعنی
حضرت کے زمانہ میں منافقوں کو مسلمانوں کی حکم میں رکھتی تھی اور پردہ پوشی کرتی تھی بسبب بعض چند مصلحتوں کی اب وہ حکم نہ رہا اگر فرضا ظاہر ہو جاوے کہ یہہ منافق ہے اوسکو

نقل کرینگی اور احکام کفر کی اوسپر جاری کرینگی

باب فی الوسوسة

باب تیسرا بیچ وسوسہ کے **ف** مراد وسوسہ سے باتین دلکی اور شیطان کی
ہین کہ باعث ہوون کفر اور گناہ کی اور اچھی فکر کو الہام کہتی ہین اور وسوسہ دو قسم پر ہی ضروری اور اختیاری ضروری وہ ہی کہ ناگہان بی اختیار نفس
مین آجاوی اور اوسکو ہاجس کہتے ہین پس یہہ قسم معاف ہے اس امت مرحومہ سے اور سب پہلی امتون سے پھر جب ٹھہری اور خلجان ہووی دلمین اوسکو خاطر کہتی ہین اور وہ بھی
اس امت سے معاف ہے اور اختیاری وہ ہی کہ وسوسہ دلمین پڑی اور باقی رہی اور دوام اور اصرار ہو اوسپر اور ہمیشہ دلمین خلجان کری اور خواہش کرنی اوسکی
ہووی اور لذت اور محبت اوسکی پیدا ہووی اس قسم کو ہم کہتی ہین یہہ ہے خاص اس امت مرحومہ سے معاف ہے اور مواخذہ نہین اسپر اور بدون عمل کی نامہ
اعمال مین ثبت نہین ہوتا بلکہ بعد قصد کی اگر اپنی کو باز رکھی اوسکی مقابلہ مین نیکی لکھی جاتی ہی اور ایک قسم اور ہی کہ اوسکا نام عزم ہی وہ ٹھہرائی بات نفس کی ہی
اور عزم بالجزم ہی دلکا اوسپر کہ کوئی مانع اوس سے نہین ہے مگر میسر ہونا اسباب کا خارج مین اور اوسکی نفس مین کچھہ اوس سے کراہت اور نفرت نہ ہووی اگر اسباب بالفعل
موجود ہووی تو البتہ کری اس قسم پر مواخذہ ہی لیکن مواخذہ فعل سی کم یعنی جب تلک دلمین ہی کم گنہگار ہی اور جب اوسکو کریگا زیادہ گنہگار ہوگا اور یہہ تقسیم
اون افعال کی ہی کہ اعضا سی واقع ہوتی ہین مثلا زنا وغیرہ اگر وسوسہ اونکا آوی تو منقسم ان اقسام پر ہی اور جو متعلق دلکی ہین مثلا بری عقیدہ اور اعمال دلکی
یعنے حسد وغیرہ انمین دخل نہین اوسکی ہمیشہ استمرار پر ہی مواخذہ ہوتا ہی کذا ذکر الفخر من شرح المشکوۃ والملا علی القاری

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تجاوز عن امتي ما وسوست به صدورها
ما لم تعمل به او تتكلم متفق عليه روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ نی معاف کی امت میری سے
وہ چیز کہ بطریق وسوسہ کی آتی ہی دلمین اونکی جب تک نہ عمل کرین ساتھہ اوسکی یا نہ بولین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعنه** قال جاء
ناس من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم الى النبي صلى الله عليه وسلم فسألوه انا نجد في انفسنا
ما يتعاظم احدنا ان يتكلم به قال او قد وجدتموه قالوا نعم قال ذاك صريح الايمان
رواه مسلم اور روایت ہے اونہین سی کہ آئی کئی آدمی اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پوچھا حضرت
سے تحقیق ہم پاتی ہین بیچ دلون اپنی کی وہ چیز کہ بڑا جانتا ہی ایک ہمارا یہہ کہ زبان پر لاوی اوسکو فرمایا کیا تحقیق پایا تمنی اوسکو یعنی یہہ طور ہوتا ہی اور بڑا جانتی ہو
کہا اونھون نی کہ البتہ فرمایا کہ یہہ ظاہر ایمان ہی روایت کی یہہ مسلم نی **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
يأتي الشيطان احدكم فيقول من خلق كذا من خلق كذا حتى يقول من خلق ربك فاذا بلغه فليستعذ بالله
ولينته متفق عليه اور روایت ہے اونہین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آتا ہی شیطان ایک تمہاری پاس پس کہتا ہی کسنی پیدا کیا یہہ کسنی پیدا کیا یہہ
یعنے آسمان و زمین وغیرہ یہانتک کہ کہتا ہی کسنی پیدا کیا رب تیری کو پس جب کہ پہونچی اوسکو چاہیی کہ پناہ پکڑی ساتھہ اللہ کی اور باز رہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم
نی **ف** غرض اون وسوسون سی اوسکی یہہ ہوتی ہی کہ غلطی اور کفر مین ڈالی اللہ قدیم پیدا کرنیوالا ہر چیز کا ہی اوسی کون پیدا کریگا اور باز رہی یعنی اس
خیال کو چھوڑ دی اور اور شغل مین مشغول ہو اور اوٹھنا مجلس سے اور بدلنا حالت کا بڑا تاثیر رکھتا ہی اسکی دفع مین اور اعلی قسم پناہ چاہنی کی یہہ ہے
کہ مشغول ہو ساتھہ ریاضت نفس کی اور پاک کری دلکو تعلقات اور ماسوای اللہ سی اور نری پناہ چاہنی زبان سی کافی نہین لیکن البتہ مدد اس
کار کی ہی **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال الناس يتساءلون حتى يقال هذا خلق
الله الخلق فمن خلق الله فمن وجد من ذلك شيئا فليقل آمنت بالله ورسله متفق عليه اور روایت ہی اونہین سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہینگی لوگ پوچھا پوچھی کرتی یہانتک کہ کہا جاویگا یہہ پیدا کی اللہ نی مخلوقات پس کسنی

پیدا کیا اللہ کو پس جو شخص پاوے اس میں سے کچھ پس چاہیے کہ کہے ایمان لایا میں ساتھ اللہ کی اور رسولوں اوسکی کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے ف
یعنے ایمان لایا میں اوسپر جو خبر دی کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے اور رسول اوسکے نے کہ وہ قدیم ہے اور ایک ہے پس وسواسے دفع کیلئے بجائے اعوذ کی یہہ پڑہے
وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما منكم من احد الا وقد وكل به قرينه من الجن وقرينه
من الملائكة قالوا واياك يا رسول الله قال واياى ولكن الله اعانني عليه فاسلم فلا يأمرني الا بخير رواه مسلم
اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں تم میں سے کوئی مگر کہ معین کیا گیا ہے ساتھ اوسکے ہمنشین اوسکا جنوں
سے اور ہمنشین اوسکا فرشتوں سے عرض کیا صحابہ نے اور تمہارے لیے بھی یا رسول اللہ یعنی ہمنشین جنوں سے فرمایا کہ ہان میرے لیے بھی لیکن اللہ نے
مدد کی مجھکو اوپر اوسکے پس میں سلامت رہتا ہوں یعنی اوسکے شر اور آفت اور وسواسے اور وہ تابعدار میرا ہے پس نہیں حکم کرتا مجھکو مگر ساتھ بھلائی
کے روایت کی یہہ مسلم نے ف اس حدیث کا یہہ مطلب ہے کہ ہر آدمی کی دو مصاحب ہیں ایک جن کہ بری باتیں بتاتا ہے اور بری وسوسے
ڈالتا ہے نام اوسکا وسواس ہے اور دوسرا فرشتہ کہ اچھی باتیں سکھاتا ہے اور بھلائی الہام کرتا ہے نام اوسکا ملہم ہے وعن انس قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشيطن يجري من الانسان مجرى الدم متفق عليه اور روایت ہے انس سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان جاری ہوتا ہے آدمی سے جگہہ جاری ہونے خونکی یعنی کمال قدرت رکھتا ہے اوسکی بہکانے
پر روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من بني آدم مولود
الا يمسه الشيطن حين يولد فيستهل صارخا من مس الشيطن غير مريم وابنها متفق عليه
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی بیٹا آدم کا پیدا کیا گیا مگر چھوتا ہے اوسکو شیطان جسوقت پیدا
کیا جاتا ہے یعنی اسطرح اونگلی کوکہ میں مارتا ہے کہ وہ ایذا پاتا ہے پس آواز کرتا ہے بلند بسبب چھونے شیطان کی یعنی روتا ہے چلاکر سوا مریم کی
اور بیٹے اوسکی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے ف یہہ بات بسبب دعا قبول ہوئی والدہ حضرت مریم کی ہوئی کہ کلام اللہ میں مذکور ہے وانی
اعیذها بک وذريتها من الشيطان الرجيم وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صياح المولود حين يقع
نزغة من الشيطن متفق عليه اور روایت ہے اونہیں سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چلانا لڑکی کا وقت پیدا ہونے
اوسکے بسبب چھونے شیطان کی ہے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان ابليس يضع عرشه على الماء ثم يبعث سراياه يفتنون الناس فادناهم منه منزلة اعظمهم فتنة
يجيء احدهم فيقول فعلت كذا وكذا فيقول ما صنعت شيئا قال ثم يجيء احدهم فيقول ما تركته حتى فرقت
بينه وبين امراته قال فيدنيه منه ويقول نعم انت قال الاعمش اراه قال فيلتزمه رواه مسلم
اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان رکہتا ہے تخت اپنا پانی پر یعنی سمندر پر پہر بہیجتا ہے فوجیں اپنے
کہ گمراہ کریں آدمیونکو پس بہت نزدیک اوس لشکر کا ابلیس سے باعتبار مرتبہ کی جو بڑا اونکا ہو گمراہ کرنے میں آتا ہے ایک لشکری اونکا پس کہتا ہے کیا
میں نے ایسا اور ایسا پہر کہتا ہے ابلیس نہ کیا تو نے کچھہ فرمایا حضرت نے پہر آتا ہے ایک لشکری اونکا پس کہتا ہے نہیں چھوڑا میں نے اوسکو یہانتک کہ جدائی
ڈالدی درمیان اوسکے اور درمیان عورت اوسکی کی فرمایا حضرت نے پس نزدیک کرتا ہے اوسکو اپنے سے پہر کہتا ہے ہاں اچھا ہے تو کہا اعمش نے کہ راوی
حدیث کا ہے گمان کرتا ہوں میں جابر کو کہ کہا پس گلے سے لگاتا ہے اوسکو روایت کی یہہ مسلم نے ف مراد جدائی سے طلاق بائن ہے تا عورت

خانہ پر حرام ہو جاوے اور صحبت کرے تو حرام ہو اور فرزند حرام زادے پیدا ہوویں پس اولاد زنا کی روی زمین پر بہت ہو اور فساد و گناہ گرنز
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطٰنَ قَدْ أَيِسَ مِنْ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِي
التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اونہیں سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان مایوس ہی اس سے کہ
بندگی کریں اوسکو مصلے بیچ جزیرہ عرب کے ولیکن بیچ ورغلانے کی ہی درمیان اونکے یعنی جنگ وجدل کروانا ہی بیچ انکے روایت کی یہہ مسلم نے **ف**
بندگی شیطانی سے مراد ہی بوجنا بتونکا اور مصلے یعنی مومن پس حضرت کی بعد اگرچہ بعضی فرقہ مرتد ہوئی لیکن بت پرست نہ تھی **الْفَصْلُ**
الثَّانِيْ فصل دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّيْ أُحَدِّثُ نَفْسِيْ
بِالشَّيْءِ لَأَنْ أَكُوْنَ حُمَمَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَكَلَّمَ بِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ أَمْرَهُ إِلَى الْوَسْوَسَةِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ روایت ہی ابن عباس
کے سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم آیا اونکی پاس ایک شخص پس کہا تحقیق میں پاتا ہوں دل اپنی میں ایک چیز یعنی وسوسہ البتہ یہہ کہ ہو جاؤن
میں کوئلا بہت بہتر ہی طرف میری اس سے کہ بولوں میں ساتھہ اوسکی یعنی تہا یہ میری ہی وہ بات فرمایا حمد ہی واسطے اللہ کی وہ اللہ کہ پہیر دیا امر
اوسکا طرف وسوسے کے روایت کی یہہ ابوداود نے **ف** یعنے وسوسے سے دل میں رکہا اور بولنے وعمل کرنے نہ دیا تا مواخذہ ہوتا اوسپر اور یہہ تو معاف ہے
وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلشَّيْطٰنِ لَمَّةً بِابْنِ اٰدَمَ وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً فَأَمَّا لَمَّةُ
الشَّيْطٰنِ فَإِيْعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَكْذِيْبٌ بِالْحَقِّ وَأَمَّا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَإِيْعَادٌ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْحَقِّ فَمَنْ وَجَدَ ذٰلِكَ فَلْيَعْلَمْ أَنَّهُ مِنَ اللّٰهِ
فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ الْأُخْرٰى فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ ثُمَّ قَرَأَ الشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے شیطان کی تصرف ہی ساتھہ
بیٹے آدم کی اور واسطے فرشتہ کی تصرف ہی پس اما تصرف شیطانکی پس وعدہ دینا ہی ساتھہ برائی کی اور جہٹلانا ہی ساتھہ حق کی یعنی ساتھہ توحید
ونبوت وغیرہ کی اور اما تصرف فرشتہ کا پس وعدہ دینا ہی ساتھہ نیکی کی اور تصدیق کرنا ساتھہ حق کی پس جو کوئی پاوے اوسکو یعنی وعدہ نیکی کو
پس جانے کہ تحقیق یہہ طرف سے اللہ کے ہی پس چاہیے کہ حمد کرے اللہ کو اور جو شخص کہ پاوے دوسرا یعنی شیطانکی طرف سے پس پناہ پکڑے ساتھہ اللہ کی
شیطان سے پہر پڑہی یہہ آیت شیطان وعدہ دیتا ہی تمکو فقر کا اور حکم کرتا ہی تمکو ساتھہ گناہونکی روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب
ہے **ف** شیطان وعدہ دیتا ہی کہ اگر بہلائی کی تو برائی میں گرفتار ہوگا مثلا اگر توکل خدا پر کیا تو فقیر ہوا اور عبادت اوسکی کی تو محتاجگی اور
خرابی میں مبتلا رہوگا وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰى يُقَالَ هٰذَا
خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ فَإِذَا قَالُوْا ذٰلِكَ فَقُوْلُوا اللّٰهُ أَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ثُمَّ لْيَتْفُلْ
عَنْ يَسَارِهِ ثَلٰثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ
عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ فِيْ بَابِ خُطْبَةِ يَوْمِ النَّحْرِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ نقل کی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہمیشہ رہینگی لوگ پوچہا پاچہی کرتی یہانتک کہ کہا جاویگا یہہ پیدا کی ہی اللہ نے مخلوق پس کسنے پیدا کیا اللہ کو پس جسوقت
کہیں یہہ پس کہو اللہ ایک ہی اللہ بے نیاز ہی نہ جنا اور نہ جنا گیا اور نہیں واسطے اوسکی برابر کوئی پہر تہوکے بائیں طرف تین بار اور پناہ پکڑے ساتھہ
اللہ کی شیطان راندہ گئی سے روایت کی یہہ ابوداود نے اور البتہ ذکر کرینگے ہم حدیث عمرو بن الاحوص کی بیچ باب خطبہ یوم النحر کی اگر چاہا اللہ نے **ف**
یعنی مصابیح میں اسی باب میں مذکور ہی اور میں نے وہان ذکر کی ہی **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ أَنَسٍ قَالَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَ
اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِمُسْلِمٍ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا يَزَالُوْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا كَذَا مَا كَذَا
حَتّٰى يَقُوْلُوْا هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہینگی لوگ پوچھا پاچھی کرتی آپسمین یہانتلک کہ کہینگی یہہ اللہ نی پیدا کی ہر چیز پس کسنی پیدا کیا اللہ کو کہ عزت والا ہی اور بزرگی
والا روایت کی یہہ بخاری نی اور بیچ روایت مسلم کی کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایا اللہ عزوجل نی تحقیق امت تیری ہمیشہ کہتی رہینگی کیا ہی یہہ کیا
ہے یہہ یہانتلک کہ کہینگی یہہ اللہ نی پیدا کی مخلوقات پس کسنی پیدا کیا اللہ عزت والی بزرگی والیکو وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ صَلٰوتِيْ وَبَيْنَ قِرَاءَتِيْ يَلْبِسُهَا عَلَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خِنْزَبٌ فَاِذَا اَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلٰى يَسَارِكَ ثَلٰثًا
فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَهُ اللّٰهُ عَنِّيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عثمان بیٹے ابی العاص سے کہا کہامینی یا رسول اللہ تحقیق شیطان
اوٹ ہوتا ہی درمیان میرے اور درمیان نماز میری کی اور درمیان پڑھنی میری کی شبہہ ڈالتا ہی اوسمین مجہپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ شیطان
ہے کہا جاتا ہی اوسکو خنزب پس جسوقت معلوم کریتو اوسکو پس پناہ پکڑ ساتھہ اللہ کی اوس سے اور تف کر بائین طرف تین بار پس کیا مینی یہہ پس دور کیا اوسکو
اللہ نی مجہسی روایت کی یہہ مسلم نی وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهُ فَقَالَ اِنِّيْ اَهِمُ فِيْ صَلٰوتِيْ فَيَكْثُرُ ذٰلِكَ
عَلَيَّ فَقَالَ لَهُ امْضِ فِيْ صَلٰوتِكَ فَاِنَّهُ لَنْ يَذْهَبَ ذٰلِكَ عَنْكَ حَتّٰى تَنْصَرِفَ وَاَنْتَ تَقُوْلُ مَا اَتْمَمْتُ صَلٰوتِيْ رَوَاهُ مَالِكٌ
اور روایت ہی قاسم بیٹے محمد کسی یہہ کہ ایک شخص نی پوچھا اونسی پس کہا تحقیق مین وہم کرتا ہون بیچ نماز اپنی کی یعنی یہہ کہ درست نہین پڑہی اور رکعت
رہگئی پس گران ہوتا ہی یہہ مجہپر پس کہا واسطی اوسکی گذرا چلا جا بیچ نماز اپنی کی یعنی تمام کر نماز اور شیطان کی وسوسہ پر خیال نکر پس تحقیق شان یہہ ہے
کہ ہرگز نجاوی یہہ تجہسی یہانتلک کہ پھری تو نماز اپنی سی اور تو کہتا ہو کہ نہین پوری کی مینی نماز اپنی روایت کی یہہ مالک نی ف کہتا ہو یعنی کہی تو
شیطانسی کہ ہان یونہی صحیح نہین پوری پڑہی مینی جسطرح تو کہتا ہی لیکن تیری بات نہین مانی کا اور نہین پہیر ونگا نماز تیری پر عکس تیری کی لیسی یہہ
بڑی اصل ہی دفع شیطانکی لیئی کہ اوسکی وسوسہ پر عمل نکری غرض اس مبالغہ سی یہہ ہے کہ راہ وسوسہ کی بندکری نہ یہہ کہ عمل نادرست کری اور حصولیت پیچھے
اسمین بَابُ الْاِيْمَانِ بِالْقَدَرِ یہہ باب ہے بیچ بیان ایمان لانیکی ساتھہ تقدیر کی ف قدر یعنی امور کہ حکم اور انداز کیے ہوئی اللہ کے
ہین ایمان تقدیر پر لانا فرض ولازم ہی یعنی اعتقاد کری کہ اللہ تعالی پیدا کرنیوالا اعمال بندون کا ہی خواہ نیک ہون خواہ بد لکہی ہین لوح محفوظ
مین پہلی انکی پیدا کرنیکی سب کچھہ اوسکی حکم واراده سی ہوتا ہی لیکن ایمان وطاعات سی راضی ہی اور کفر وگناہ سی ناخوش و تقدیر ایک بہید ہی بہید دن
اللہ کی سی نہین مطلع کیا اوسپر ملک مقرب کو اور نہ نبی مرسل کو اور نہین جائز ہی خوض و بحث کرنا اوسمین بطریق عقل کی بلکہ واجب ہے یہہ کہ اعتقاد
کری کہ اللہ تعالی نی پیدا کی مخلوق اونکو دو فریق پیدا کیے ایک فرقہ جنت کیواسطی کی لیے از راہ فضل کی اور ایک فرقہ دوزخ کی لیے از راہ عدل
کے ایک شخص نی حضرت علی رضہ سی پوچھا کہ خبر دو مجکو قدر سی کہا اونھون نی بڑی راہ ہی نہ بیٹھہ اوسمین پھر اوسنی یہی سوال کیا فرمایا گہر اندہیرا ہے
مت داخل ہو اوسمین پھر یہی پوچھا فرمایا یہہ بہید ہی اللہ کا پوشیدہ ہی تجہ پر تفتیش کر اوسکے الْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلے
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہی عبد اللہ بیٹی عمرو کیسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لکھیں اللہ نی تقدیرین مخلوقات کی پہلی پیدا کرنی آسمانوں اور زمین کی پچاس ہزار برس فرمایا اور تھا عرش اوسکا اوپر پانی کی روایت کی ہیہ مسلم نی **ف** لکھیں اللہ نی یعنی ثابت کیں لوح محفوظ مین ساتھہ جاری کرنی قلم کی یا فرمایا فرشتوں کو لکھنی کو اور مراد پچاس ہزار برس سے بہت مدت ہی اور تھا عرش پانی پر یعنی پہلی پیدا ہونی آسمان و زمین کی کوئی چیز حائل نہی پانی اور عرش مین **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل شیء بقدر حتی العجز والکیس رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہر چیز ساتھہ تقدیر کی ہی یہاں تلک کہ نادانی اور دانائی روایت کی ہیہ مسلم نی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتج ادم و موسی عند ربہما فحج ادم موسی قال موسی انت ادم الذی خلقک اللہ بیدہ ونفخ فیک من روحہ واسجد لک ملئکتہ واسکنک فی جنتہ ثم اہبطت الناس بخطیئتک الی الارض قال ادم انت موسی الذی اصطفاک اللہ برسالتہ وبکلامہ واعطاک الالواح فیہا تبیان کل شیء وقربک نجیا فبکم وجدت اللہ کتب التورٰیۃ قبل ان اخلق قال موسی باربعین عاما قال ادم فہل وجدت فیہا وعصی ادم ربہ فغوی قال نعم قال افتلومنی علی ان عملت عملا کتبہ اللہ علی ان اعملہ قبل ان یخلقنی باربعین سنۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحج ادم موسی رواہ مسلم اور روایت ہے ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جھگڑی آدم اور موسی نزدیک پروردگار اپنی کی یعنی عالم روحانی مین پہ یہ جس شخص سے وہ موسی پر کہا موسی نی تم آدم ہو کہ پیدا کیا تمکو اللہ نی اپنی ہاتھہ سی اور پہونکی بیچ تمہاری روح اپنی یعنی روح پیدا کی ہوئی اپنی اور سجدہ کرایا واسطی تمہاری فرشتوں اپنی سی اور رکھا تمکو بیچ جنت اپنی کی پھر اوتارا تمنی آدمیوں کو ساتھہ گناہ اپنی کی طرف زمین کی یعنی اگر گناہ نکرتی تو ہیکو زمین مین آتی اور اولاد یہاں پہیلتی کہا آدم نی تم وہ موسی ہو کہ برگزیدہ کیا تمکو اللہ نی ساتھہ پیغامبری اپنی کی اور ساتھہ کلام اپنی کی اور دین تمکو تختیاں کہ بیچ اونکی بیان ہے ہر چیز کا اور نزدیک کیا تمکو سرگوشی کرنی کو پس ساتھہ کتنی مدت کی پایا تمنی اللہ کو کہ لکھی توریت پہلی پیدا ہونی میری کہا موسی نی چالیس برس پہلے کہا آدم نی پس کیا پایا تونی بیچ اوسکی مضمون اس آیت کا نافرمانی کی آدم نی رب اپنی کی پس بہکا کہا کہ ہان کہا آدم نی کیا پھر ملامت کرتی ہو تم مجکو اوپر کرنی عمل کی کہ لکھا ہی اوسکو اللہ نی مجپر کرنا اوسکا پہلی پیدا کرنی میری کی چالیس برس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس غالب ہوئے آدم موسی پر روایت کی ہیہ مسلم نی **ف** زمرد کی تختیوں پر توریت لکھی ہوئی اتری تھی آسمانوں سی اور وہ نہیں لدی تھی اور مضمون توریت قدیم ہی لیکن تختیوں پر یا غیر اوسکی پر چالیس برس پہلی پیدا ہونی حضرت آدم ع کی لکھی گئی تھی اور یہہ جھگڑا اس جہان کا نہیں کہ جہاں اعمال چھوڑنی درست نہیں ہی بلکہ عالم علوی کا ہی کہ وہاں قید تکلیف کی نہیں **وعن** ابن مسعود قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو الصادق المصدوق ان خلق احدکم یجمع فی بطن امہ اربعین یوما نطفۃ ثم یکون علقۃ مثل ذلک ثم یکون مضغۃ مثل ذلک ثم یبعث اللہ الیہ ملکا باربع کلمات فیکتب عملہ واجلہ ورزقہ وشقی او سعید ثم ینفخ فیہ الروح فوالذی لا الہ غیرہ ان احدکم لیعمل بعمل اہل الجنۃ حتی ما یکون بینہ وبینہا الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اہل النار فیدخلہا وان احدکم لیعمل بعمل اہل النار حتی ما یکون بینہ وبینہا الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اہل الجنۃ فیدخلہا متفق علیہ اور روایت ہی ابن مسعود

سے کہا حدیث کی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ سچے ہیں سچ کہے گئے تحقیق پیدائش ایک تمہارے کی یہ ہے کہ جمع کیا جاتا ہے بیچ پیٹ ماں اپنی کے
چالیس دن نطفہ یعنی بصورت نطفہ ہوتا ہے لیکن کچھ تغیر ہوجاتا ہے حرارت سے پھر ہوتا ہے خون جما ہوا مانند اسکی یعنی چالیس دن تک پھر ہوتا ہے
ٹکڑا گوشت کا مانند اسکی یعنی چالیس دن تک پھر بھیجتا ہے اللہ طرف اوسکے فرشتہ کو ساتھ چار باتوں کے یعنی بعد اسکے گوشت پوست درست ہوکر
پس لکھتا ہے وہ فرشتہ عمل اوسکا اور موت اوسکی اور روزی اوسکی اور بدبخت ہونا یا نیکبخت ہونا اوسکا پھر پھونکی جاتی ہے بیچ اوسکی روح
پس قسم ہے اوس ذات کی کہ نہیں کوئی معبود سوا اوسکے تحقیق ایک تمہارا البتہ کرتا ہے کام اہل بہشت کے یہانتک کہ نہیں ہوتا درمیان اوس شخص کے
اور درمیان بہشت کے مگر ہاتھ بھر یعنی نزدیک ہوتی ہے پس غلبہ کرتی ہے اوپر اوسکے سرنوشت اوسکی پس کرتا ہے کام دوزخیوں کے سے پس داخل
ہوتا ہے دوزخ میں اور تحقیق ایک تمہارا البتہ کرتا ہے کام دوزخیوں کے سے یہانتک کہ نہیں ہوتا درمیان اوسکے اور درمیان دوزخ کے مگر ہاتھ بھر پس غلبہ
کرتی ہے اوپر سرنوشت اوسکی پس کرتا ہے کام بہشتیوں کے سے پس داخل ہوتا ہے بہشت میں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی یہ کہ یہ بات
کبھی نادر ہوجاتی ہے ولیکن غلبہ رحمت و سبقت کا مقتضے اسکا ہوا ہے کہ اکثر لوگ برائی سے بھلائی کی طرف پھرتے ہیں اور عکس اسکا نہایت کم ہوتا ہے الحمد للہ
علے ذلک اور یہ حدیث دلالت اسپر کرتی ہے کہ مدار خاتمہ پر ہے اور اسمیں رغبت دلانی ہے ہمیشگی طاعات پر اور اسپر کہ ہر وقت گناہ سے بچتا رہے اس
ڈر سے کہ مبادا یہی دم آخر ہو اور خاتمہ بخیر ہو کیا خوب ہے یہ بات بخلاف بعضے لوگونکی کہ خبر قضا و قدر سنکر اپنا عمل کم کرتے ہیں کہ نیکبختی اور بدبختی
اور داخل ہونا جنت و نار کا جب قضا و قدر پر موقوف ہوا تو عمل کیا ضرور چنانچہ بعضے صحابہ نے بھی جو مقصد اسکا نہ سمجھا تھا کہا حضرت سے ہم چھوڑ
دیا کریں عمل کیے جاؤ اور ہر کوئی توفیق دیا گیا ہے واسطے جس چیز کے کہ پیدا کیا گیا ہے یعنی توقف کرنا تمہارا عمل میں وانکار کرنا عمل کا بعد ثابت ہونے قضا اور
قدر کے کچھ معنی نہیں رکھتا کیونکہ امر و نہی شرع سے وارد ہوئی اور ہمکو قوت سمجھنے اور خطاب کی دی اور ہم میں قصد اور اختیار کہ تحقیق شان یہ ہے
کہ سکو پیدا کیا اپنی حکمت سے اور یہاں کچھ بات ہوگی کہ بندونکو اوسکے لیے حکم کیا اور انسے طلب فعل کی کی اور ایک کام سے منع کیا والامر ... کہ ہم تو
پیغمبرونکا کچھ فائدہ ہے نہ ہوا اگرچہ کہ اس سے پوشیدہ ہے کہ نہیں معلوم ہوتی اور بہت امر ہیں کہ بندونکو اسکی اطلاع نہیں اور حقیقت میں کوئی عمل موقوف
معلوم کرنے پر نہیں وہ مالک الملک ہے اور جو کوئی اپنی ملک میں تصرف کرتا ہے ظلم نہیں یعذب من یشاء و یرحم من یشاء یعنی جسکو چاہے عذاب کرے اور جسپر چاہے رحم کرے

وعن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العبد ليعمل عمل اهل النار وانه
من اهل الجنة ويعمل عمل اهل الجنة وانه من اهل النار وانما الاعمال بالخواتيم متفق عليه اور روایت ہے سہل بیٹے سعد کے سے کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ البتہ کرتا ہے کام دوزخیوں کے اور تحقیق وہ ہوتا ہے بہشتیوں میں سے اور کرتا ہے کام بہشتیوں کے اور تحقیق وہ ہوتا ہے دوزخیوں میں سے
اور نہیں اعتبار عملونکا مگر ساتھ خاتمہ کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن عائشة قالت دعي رسول الله صلى الله عليه وسلم الى جنازة صبي من
الانصار فقلت يا رسول الله طوبى لهذا عصفور من عصافير الجنة لم يعمل السوء ولم يدركه فقال او غير ذلك
يا عائشة ان الله خلق للجنة اهلا خلقهم لها وهم في اصلاب ابائهم وخلق للنار اهلا
خلقهم لها وهم في اصلاب ابائهم رواه مسلم اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا بلائے گئے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف جنازہ ایک لڑکے کی انصار میں سے پس کہا میں نے اے رسول خدا کے خوشحالی ہے واسطے اس لڑکے کی کہ چڑیا ہے چڑیوں بہشت کی
نہیں کیا اوس نے برا اور نہیں پہنچا اوسکو پس فرمایا حضرت نے کیا غیر اسکے ہے اے عائشہ یعنی جزم کرکے بہشتی ہے ... اوسکی بیان کی جیسا کہ تحقیق اللہ نے پیدا کیا واسطے
بہشت کے ایک گروہ کو پیدا کیا اونکو واسطے اوسکی اور وہ بیچ پشتوں باپوں اونکے کی تھے اور پیدا کیا واسطے دوزخ کے کتنے اشخاص کو پیدا کیا اونکو

واسطی وشکی اور وہ بیچ پشتون باپون اپنے کی تہی روایت کی یہہ مسلم نی ف ظاہر حدیث سی تو یہہ معلوم ہوا کہ بہشت مین داخل ہونا موقوف عمل نیک اور بد پر نہیں بلکہ محض ساتھ تقدیر الہی کے ہی اور اللہ نے بعضی بہشت کی لیے پیدا کیے خواہ عمل نیک کرین یا نہیں اور بعضی دوزخ کی لیے پیدا کیے خواہ عمل بد کرین یا نہیں پس یہہ لڑکا اگر دوزخ کی لیے پیدا ہوا ہے داخل ہوگا اوسمین اگرچہ عمل بد نہیں کیا ہی تو ای عائشہ جزم کیون کرتی ہی کہ وہ بہشتی ہے پس ظاہر تو یہہ معنی ہین جو معلوم ہوتی لیکن اور حدیثون اور آیتون اور اقوال علما سی کہ اتفاق کہتی ہین اوسپر یہہ ثابت ہوا ہی کہ لڑکی مسلمانونکی بالاتفاق اور مشرکونکی موافق قول صحیح ترکی داخل بہشت مین ہونگے اور اس حدیث مین سبب جزم کرنی سی حضرت عائشہ کے حضرت گویا ناخوش ہوئے کہ علم غیب پر حکم کرتی ہی اور صواب یہہ ہی کہ یہہ حدیث پہلی فرمائی ہوگی بعد اوسکے مشرکونکی لڑکون کا حکم وحی سی معلوم ہوا ہوگا کہ بہشتی ہین واللہ اعلم کذا ذکر الشیخ رح

وعن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منکم من احد الا وقد کتب مقعدہ من النار ومقعدہ من الجنۃ قالوا یا رسول اللہ افلا نتکل علی کتابنا وندع العمل قال اعملوا فکل میسر لما خلق لہ اما من کان من اہل السعادۃ فسییسر لعمل السعادۃ واما من کان من اہل الشقاوۃ فسییسر لعمل الشقاوۃ ثم قرأ فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی الآیۃ متفق علیہ

اور روایت ہی علی رضی اللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں تم مین سے کوئی مگر تحقیق لکہا گیا ٹہکانا اوسکا آگ مین یا ٹہکانا اوسکا بہشت مین یعنی معین ہوچکا ہی کہ دوزخی کون ہے اور بہشتی کون عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا نہ بہروسا کرین ہم اوپر لکہی ہوئی اپنی کی اور چہوڑ دین عمل کرنی فرمایا عمل کرو پس ہر ایک آسان کیا گیا ہی واسطے اوس چیز کی کہ پیدا کیا گیا واسطے اوسکے اور پر جو شخص کہ ہوا اہل نیکبختی کا آسان کیا جاتا ہی واسطے عمل نیکبختی کے اور جو شخص ہوا اہل بدبختی سے پس آسان کیا جاتا ہے واسطے عمل بدبختی کی پہر پڑہی یہہ آیت پس جس شخص نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سچا جانا اچہی بات کو یعنی کلمہ کو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف باقی آیت یہہ ہی فسنیسرہ للیسری واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنی فسنیسرہ للعسری یعنی پس مہیا کرینگی ہم اوسکو واسطے اون اعمال کی کہ پہنچاوین آسانی کو داخل ہونا بہشت کا ہی اور جسنے بخل کیا اور بی پروا ہوا بسبب جاہ ہشتون دنیا کی نعمتون عقبی کی سی اور تقوی نہ کیا اور جہٹلایا کلمہ توحید کو پس نزدیک ہی کہ مہیا کرینگی ہم اوسکو واسطی ون اعمال کی کہ پہنچاوینگی دشواری کو کہ داخل ہونا دوزخ کا ہی پس حاصل حضرت کی جواب کا یہہ ہے کہ ہونا سابقہ قضا و قدر کا باعث ترک عمل کا نہین کیونکہ اللہ تعالی نی ساتھ حکم ربوبیت کی امر و نہی کی اور بندون پر بمقتضاء عبودیت کی فرمانبرداری اوسکی لازم ہوئی اور عمل کو علامت سعادت اور شقاوت کی کی اور یہہ ہے داخل قضا و قدر کی ہی جسپر مقدر کیا عمل کریگا کرتا ہی اور جسپر مقدر کیا کہ نہ کریگا نہیں کرتا اور ثواب اور عذاب ایک تصرف ہی کہ اپنی ملک مین کرتا ہی بہر تقدیر یہہ بات تمہاری کہ عمل کس لیے کرین خوب نہیں

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ کتب علی ابن ادم حظہ من الزنا ادرک ذلک لا محالۃ فزنا العین النظر وزنا اللسان المنطق والنفس تمنی وتشتہی والفرج یصدق ذلک ویکذبہ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال کتب علی ابن ادم نصیبہ من الزنا مدرک ذلک لا محالۃ العینان زناہما النظر والاذنان زناہما الاستماع واللسان زناہ الکلام والید زناہا البطش والرجل زناہا الخطی والقلب یہوی ویتمنی ویصدق ذلک الفرج ویکذبہ

اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ نی لکہا اوپر بیٹی آدم کی حصہ اوسکا زنا سے کہ پہنچیگا اوسکو مقرر یعنی ضرور پس زنا آنکہہ کا دیکہنا یعنی نظر حرام اور زنا زبان کا بولنا یعنی عورتون نامحرم سی کلام شہوت انگیز کرنی

اور جان آرزو کرتی ہی اور خواہش کرتی ہی اور شرمگاہ سچا کرتی ہی اسکو یا جھوٹا کرتی ہی اسکو روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی اور ایک روایت مسلم میں یہہ ہی کہا لکھا گیا اوپر بیٹے آدم کی حصہ اوسکا زنا سی پانیوالا ہی اوسکو مقرر دونو آنکھین زنا اونکا دیکھنا اور دونون کان زنا اونکا سننا یعنی باتین نامحرم کی شہوت انگیز اور زبان زنا اوسکا بات کرنی اور ہاتھہ زنا اونکا پکڑنا یعنی مساکرنا عورت سی اور پانو زنا اونکا چلنا یعنی بدکاری کی لیے اور دل خواہش کرتا ہی اور آرزو کرتا ہی اور سچا کرتی ہی اوسکو شرمگاہ اوسکی و جھٹلاتی ہی اوسکو **ف** لکھا ہی حصہ اوسکا زنا سی مراد حصہ سی مقدمات زنا ہین یعنی خواہش تاکی کرنی اور پانوسی چلنا اوسکی لیے اور مونہہ سی اوسکا ذکر کرنا وغیر ذلک کہ انکو بھی زنا کہتی ہین مجاز البعضی زنا حقیقی مین گرفتار ہوتی ہین اور بعضی مجازی مین جیسیکہ آگی فرمایا فزنا العین النظر وغیر ذلک لیکن جسکو چاہتا ہی اللہ تعالی محفوظ رکھتا ہی گویا یہہ حکم باعتبار اکثر کی ہی اور شرمگاہ سچا کرتی ہی یا جھوٹا کرتی ہی یعنی اگر زنا کیا تو ستر نی سچا کیا خواہش نفس و سکیکو اور اطاعت کی اوسکی و اگر نہ کیا تو جھٹلایا اور نہ اطاعت کی اوسکی کذا ذکر الشیخ والقاری رح **وعن** عمران بن حصین ان رجلین من مزینۃ قالا یارسول اللہ ارایت ما یعمل الناس الیوم ویکدحون فیہ اشیء قضی علیہم ومضی فیہم من قدر سبق او فیما یستقبلون بہ مما اتٰہم بہ نبیہم وثبتت الحجۃ علیہم فقال لا بل شیء قضی علیہم ومضی فیہم وتصدیق ذلک فی کتاب اللہ عزوجل ونفس وما سوّٰہا فالہمہا فجورہا وتقوٰہا رواہ مسلم اور روایت ہی عمران بیٹے حصین کے سی کہ دو شخص مزینہ کی نی کہا ای رسول خدا کی خبر دو ہمکو اوس چیز کی کہ کرتی ہین لوگ آجکی دن یعنی دنیا مین اور محنت کھینچتی ہین بیچ اوسکی یہہ ایک چیز ہی کہ مقدر کی گئی اوپر اونکی اور گذری ہی بیچ اونکی تقدیر سی کہ ہو چکی ہی یا بیچ اوس چیز کی کہ آگی ہونیوالی ہی اوس چیز سی کہ لایا ہی اونکی پاس نبی اونکا اور ثابت ہوئی دلیل اونپر فرمایا نہین بلکہ ایک چیز ہی کہ مقدر ہو چکی اونپر اور گذر گئی اونپر مطابق اسکی بیچ کتاب اللہ کی کہ عزت والا بزرگی والا ہی قسم ہی جان کی اور اوس ذات مبارک کی کہ برابر پیدا کیا اوسکو پس جی مین ڈالی بدکاری اوسکی اور پرہیزگاری اوسکی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** آگی ہونی والی ہی یعنی یا یہہ ایک چیز ہی کہ نہین مقدر ہوئی اونپر ازل مین بلکہ وہ زمانہ آیندہ مین ہونیوالی ہی کہ متوجہ ہوتی ہین طرف عمل کی اور ارادہ کرتی ہین اوسکا بغیر اسکی کہ پہلی مقدر ہوا اور ثابت ہوئی دلیل اونپر اونکی ساتھہ ظاہر ہوئی صدق پیغمبر کے بسبب معجزہ کی یعنی کیا قضا و قدر پہلی سی نہین ہے پیغمبر لیکر آئی ہین امر و نہی کی اور لوگ اپنی اختیار سی کرتی طاعات اور گناہ کرتی ہین جیسیکہ مذہب قدریونکا ہی یہہ سوال کیا صحابہ نی آگی جواب گذر چکا ہی **وعن** ابی ہریرۃ قال قلت یارسول اللہ انی رجل شاب وانا اخاف علی نفسی العنت ولا اجد ما اتزوج بہ النساء کانہ یستاذنہ فی الاختصاء قال فسکت عنی ثم قلت مثل ذلک فسکت عنی ثم قلت مثل ذلک فسکت عنی ثم قلت مثل ذلک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ہریرۃ جف القلم بما انت لاق فاختص علی ذلک او ذر رواہ البخاری اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا کہ کہا مینی ای رسول خدا تحقیق مین مرد جوان ہون اور مین ڈرتا ہون اوپر نفس اپنی کی زنا سی اور نہین پاتا مین اوس چیز کو کہ نکاح کرون ساتھہ اوسکی عورتونسی گویا کہ پروانگی مانگتی تھی حضرت سی بیچ خوجہ ہونیکی کہا ابوہریرہ نی پس چپ رہے حضرت جواب سی میرے پھر کہا مینی مانند اسکی پھر سکوت کیا جواب میرے سی پھر کہا مینی مانند اسکی پھر سکوت کیا جواب میری سی پھر کہا مینی مانند اسکی پھر سکوت کیا حضرت نی جواب میری سی پھر کہا مینی مانند اسکی پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ای ابوہریرہ خشک ہوا قلم ساتھہ اوس چیز کی کہ تو ملنی والا ہی پس خوجہ ہو تو اوپر اسکی یا چھوڑ دی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** خشک ہوا قلم کا کنایہ ہی مقدر ہو چکنی سی اور فراغت پانی لکھنی کی سی حاصل یہہ کہ جو کچھہ بھلائی برائی ہونی ہی روز ازل کی مقدر ہو چکی ہی ہو رہیگی خصی ہو یا نہ ہو گویا اسمین تہدید فرمائی اسپر کہ اسباب و تدبیر کو مقابل تقدیر کی لانا اور تقدیر سی بھاگنا نہ چاہیے

وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن قلوب بني آدم كلها بين
إصبعين من أصابع الرحمن كقلب واحد يصرفه كيف يشاء ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اللهم مصرف القلوب صرف قلوبنا على طاعتك رواه مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بیٹے عمرو کی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی تحقیق دل بنی آدم کی سب درمیان دو اونگلیون کی اونگلیون رحمن کیسے ہین مانند دل ایک کے پھیرتا ہی اوسکو جسطرح چاہتا ہی یعنی وہ قادر ہے
اوپر تصرف سب چیزونکی یکدفعہ پھر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اے بار خدایا پھیرنے والی دلون کی پھیر دلون ہمارے کو اوپر بندگی اپنی کی روایت
کیا اسکو مسلم نی ف اونگلیان رحمن کی متشابہات سی ہین علم اسکا اللہ تعالی کی سپرد کرنا چاہیے وہ پاک ہی اونگلیون وغیرہ سی وعن
أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مولود إلا يولد على الفطرة فأبواه يهودانه أو
ينصرانه أو يمجسانه كما تنتج البهيمة بهيمة جمعاء هل تحسون فيها من جدعاء ثم يقول فطرة الله التي
فطر الناس عليها لا تبديل لخلق الله ذلك الدين القيم متفق عليه
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی پیدا کیا گیا مگر پیدا کیا جاتا ہی اوپر فطرۃ کی یعنی اوپر استعداد قبول کرنی
دین اسلام کی پس ماں باپ اوسکی یہودی کر دیتی ہین اوسکو یا نصرانی کر دیتی ہین اوسکو یا مجوسی کر دیتی ہین اوسکو جیسا کہ بچہ دیتا ہی چارپایہ چارپایہ
پورا کیا معلوم کرتی ہو بیچ اوسکی کچھ نقصان پھر پڑھی یہ آیۃ لازم پکڑو پیدائش خدا کی کو جو پیدا کیا ہی لوگونکو اوپر اوسکی نہین بدلنا واسطے پیدائش
خدا کی یہہ ہے دین درست روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کچھہ نقصان یعنی خارج سی اگر کوئی آفت نہ پہنچی تو ویسا ہی ہے لوگ کان وغیرہ
کاٹ ڈالتی ہین پس ایسی ہی آدمی بسبب ماں باپ وغیرہ کی کافر ہو جاتا ہی والا مسلمان ہے رہی وعن أبي موسى قال قام فينا رسول الله
صلى الله عليه وسلم بخمس كلمات فقال إن الله لا ينام ولا ينبغي له أن ينام يخفض القسط ويرفعه يرفع
إليه عمل الليل قبل عمل النهار وعمل النهار قبل عمل الليل حجابه النور لو كشفه لأحرقت سبحات وجهه
ما انتهى إليه بصره من خلقه رواه مسلم اور روایت ہی ابی موسی سی کہا کہ خطبہ فرمایا بیچ
ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھ پانچ باتون کی پس فرمایا تحقیق اللہ نہین سوتا اور نہین لائق اوسکو سونا پست کرتا ہی ترازو
کو اور بلند کرتا ہی اوسکو اوٹھائی جاتی ہین طرف اوسکی عمل رات کی پہلی عمل دن کیسی اور عمل دن کی پہلی عمل رات کیسی پردہ اوسکا
نور ہی اگر کھولدے اوسکو البتہ جلا دین نور پاک ذات اوسکی جہانتک کہ پہونچی طرف اوسکی نگاہ اوسکی مخلوقات اوسکی سی روایت کیا اسکو
مسلم نی ف پست و بلند کرنا ترازو کا مراد ہی یہہ کہ کسی پر رزق تنگ کرتا ہی کسی پر فراخ اور بسبب گناہونکی بعضونکو ذلیل کرتا ہی اور
بسبب توفیق طاعت کے بعضونکی رتبی بلند کرتا ہی پہلی عمل رات کی یعنی ہنوز روز نہین ہوا ہے اور عمل وہاں واقع نہین ہوا ہی کہ راتکی عمل اوپر
جاتی ہین اور رات نہین ہوتی کہ دنکی عمل اسیطرح جاتی ہین اسمین مبالغہ بیان فرمایا جلدی عمل جانی مین وعن أبي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم يد الله ملأى لا تغيضها نفقة سحاء الليل والنهار أرأيتم ما أنفق
منذ خلق السماء والأرض فإنه لم يغض ما في يده وكان عرشه على الماء وبيده الميزان يخفض
ويرفع متفق عليه وفي رواية لمسلم يمين الله ملأى قال ابن نمير ملآن سحاء لا يغيضها شيء
الليل والنهار اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتھ اللہ کا یعنی خزانہ اوسکا بھرا ہوا

سے نہین نقص کرتا اوسکو خرچ کرنا ہمیشہ دینی والا ہی رات دن کیا دیکہا تمنی کس قدر خرچ کیا جب سے کہ پیدا کیا آسمان اور زمین کو پس تحقیق خرچ
کرنی نی نہین کم کی وہ چیز کہ بیچ ہاتہہ اوسکی کے ہی اور تہا عرش اوسکا اوپر پانیکی یعنی وقت پیدا کرنی آسمان و زمین کی اور اوسکی ہاتہہ مین
ہے ترازو پست کرتا ہی اور بلند کرتا ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت مسلم کی ہی داہنا ہاتہہ اللہ کا ہی بہرا ہوا کہا ابن نمیر نی بہرا
ہمیشہ دینی والا ہی نہین ناقص کرتی اوسکو کوئی چیز رات اور دن مین ف ابن نمیر اوستاد ہین مسلم کی اونکی روایت مین لفظ ملان کا بدلی ملآنی کی آیا
اور راور لفظون مین بہی کچہہ تقدیم و تاخیر ہی لیکن بموافق لغت کی ملائی ہی چاہی وعنہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عن ذراری المشرکین قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین متفق علیہ اور روایت ہی اونہین سے کہا پوچہی
گئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اولاد مشرکین سے فرمایا حضرت نی اللہ دانا تر ہی ساتہہ اوس چیز کی کہ ہوتی عمل کرنیوالی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم
نے ف یعنے اللہ تعالی ہی خوب جانتا ہی کہ بہشت مین داخل ہوتی ہین یا دوزخ مین بعضی کہتی ہین کہ حضرت کو اب تلک مشرکین کی اولاد کی حق مین
کچہہ وحی آئی تہی کہ ایسا فرمایا اور بہت سی قول وارد ہوئی ہین اونکی حق مین لیکن اولی یہہ ہے کہ توقف کری یقینا جنتی یا دوزخی نکہی

الفصل الثانی

فصل دوسری عن عبادة بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما خلق
اللہ القلم فقال لہ اکتب قال ما اکتب قال اکتب القدر فکتب ما کان وما ہو کائن الی الابد
رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اسنادا روایت ہی عبادہ بیٹی صامت سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے تحقیق اول جس چیز کا کہ پیدا کیا اللہ نی قلم ہی پس کہا واسطی اوسکی لکہہ کہا اوسنی کیا لکہون فرمایا لکہہ تو تقدیر پس لکہی اوسنی جو چیز ہو چکی تہی یعنی زمانہ
آنحضرت تک اور وہ چیز کہ ہونیوالی ہی ابد تک روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے سند کر وعن مسلم بن یسار قال سئل
عمر بن الخطاب عن ہذہ الآیة واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم الآیة قال عمر سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسأل عنہا فقال ان اللہ خلق آدم ثم مسح ظہرہ بیمینہ فاستخرج
منہ ذریة فقال خلقت ہؤلاء للجنة وبعمل اہل الجنة یعملون ثم مسح ظہرہ بیدہ فاستخرج
منہ ذریة فقال خلقت ہؤلاء للنار وبعمل اہل النار یعملون فقال رجل ففیم العمل یا رسول
اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اذا خلق العبد للجنة استعملہ بعمل اہل
الجنة حتی یموت علی عمل من اعمال اہل الجنة فیدخلہ بہ الجنة واذا خلق العبد للنار استعملہ
بعمل اہل النار حتی یموت علی عمل من اعمال اہل النار فیدخلہ بہ النار رواہ مالک
والترمذی وابو داود اور روایت ہی مسلم بن یسار سی کہ کہا سوال کیے گئی عمر بن الخطاب رض اس آیہ سی اور جب لیا پروردگار
تیری نی بنی آدم سی پیٹہون اونکی سی اولاد اونکو آخر آیت تلک کہا حضرت عمر نی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ سوال کیے جاتی تہی تفسیر اس
آیہ سی پس فرمایا پس تحقیق اللہ نی پیدا کیا آدم کو پہر پہیرا اپنا ہاتہہ اونکی پیٹہہ پر داہنا ہاتہہ اپنا پس نکالی اوس مین سے اولاد پس فرمایا پیدا کیا مینی انکو واسطی بہشت کی
اور ساتہہ کام کرنی بہشتیونکی کہ عمل کرتی ہین پہر پہیرا اپنا ہاتہہ اونکی پیٹہہ پر پس نکالی اوس مین سے اولاد پس فرمایا پیدا کیا مینی انکو واسطی دوزخ کی اور ساتہہ
کام دوزخیونکی کہ کرتی ہین پس کہا ایک شخص نے پس کس واسطی ہی عمل کرنا ای رسول خدا کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ جس وقت
پیدا کرتا ہی بندہ کو واسطی جنت کی کام کرواتا ہی اوس سے بہشتیونکی سی یہانتک کہ مرتا ہی اوپر عمل کی عملون بہشتیونکی سی پس داخل کرتا ہی

اوسکو سبب اوسکے بہشت میں اوس وقت کہ پیدا کیا کرتا ہی تیر بہشتیوں کی پس داخل کرتا ہی وسکے کام دوزخیوں کی سی یہانتک کہ مرتا ہی وہ عمل کی
عملوں دوزخیوں کی سی پس داخل کرتا ہی اوسکو سبب اوسکے دوزخ میں روایت کیا یہہ مالک نی اور ترمذی اور ابوداود نی **ف** یعنی اونکی سی اولاد اونکی یعنی اولاد
حضرت کے پیٹہہ سی اولاد اونکی نکالی اولاد کی پیٹہہ سی اونکی اولاد اسیطرح قیامت تک جو پیدا ہونگی نکالی اور باقی آیہ یہہ ہی واشہدہم علی انفسہم قال الست بربکم قالوا
بلی شہدنا ان تقولوا یوم القیمۃ انا کنا عن ہذا غفلین یعنی گواہ کیا اونکو جانوں اونکی پر فرمایا الست کیا نہیں ہوں میں رب تمہارا کہا اونہوں نی ہان گواہی دی
ہمنے یہہ گواہی اسلیے ہوئی کہ مبادا کہو دن قیامت کی ہم تہے اس سے غافل اور داہنا ہاتہہ یعنی فرشتہ کو داہنا ہاتہہ پہیرنیکا حکم فرمایا اور داہنی ہاتہہ سی مراد
قوت اور قدرت ہی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدَيْهِ كِتَابَانِ فَقَالَ أَتَدْرُوْنَ
مَا هٰذَانِ الْكِتَابَانِ قُلْنَا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِلَّا أَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ
رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ أُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا
يُنْقَصُ مِنْهُمْ أَبَدًا ثُمَّ قَالَ لِلَّذِيْ فِيْ شِمَالِهِ هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ النَّارِ وَأَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ
ثُمَّ أُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ أَبَدًا فَقَالَ أَصْحَابُهُ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ كَانَ أَمْرٌ قَدْ
فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا فَإِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ عَمِلَ أَيَّ عَمَلٍ وَإِنَّ صَاحِبَ النَّارِ
يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنْ عَمِلَ أَيَّ عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا ثُمَّ قَالَ فَرَغَ
رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا کہ نکلے پیغمبر
خدا اور بیچ ہاتہہ اونکی دو کتابیں تہیں پس فرمایا کیا جانتے ہو تم کیا ہیں یہہ دونوں کتابیں کہا ہمنے نہیں ای رسول خدا کے لیکن یہہ کہ خبر دو ہمکو پس
فرمایا واسطی اوس چیز کی کہ بیچ داہنی ہاتہہ اونکی تہی یہہ کتاب ہی پروردگار عالموں کی طرف سی بیچ اوسکی ہیں نام بہشتیوں کی اور نام باپوں اونکی اور قوم اونکی پہر جمع کردیا ہی
آخر اونکی یعنی بطور جمع بندی کی پس نہ زیادہ کیے جاتی ہیں بیچ اونکی اور نہ کم کیے جاتی ہیں ونسی کبہی پہر فرمایا واسطی اوس کتاب کے کہ بیچ بائیں ہاتہہ
اونکی تہی یہہ ہی کتاب پروردگار عالموں کی طرف سی بیچ اوسکی ہیں نام دوزخیوں کی اور نام باپوں اونکی اور قوموں اونکی پہر جمع کیا گیا آخر اونکی پس
نہ زیادہ کیے جاتی ہیں بیچ اونکی اور نہ کم کیے جاتی ہیں اونمیں سے کبہی پس کہا صحابیوں اونکی نی پس کسواسطی عمل کرنا ای رسول خدا کی اگر ہی امر کہ تحقیق
فراغت کی گئی اوس سی پس فرمایا خوب سیدہا کرو یعنی عمل اپنی ساتہہ طریق حق کی اور نزدیکی ڈہونڈہو یعنی خدا کی پس تحقیق بہشتی ختم کیا جاتا ہی واسطی اوسکی
ساتہہ کام بہشتیوں کی اور اگرچہ کام کری کسیطرح کی یعنی نیک ہون یا بد مدت عمر میں اور تحقیق دوزخی ختم کیا جاتا ہی واسطی اوسکی ساتہہ کام دوزخیوں کی اور اگرچہ کام
کری کسیطرح کی پہر اشارہ کیا پیغمبر خدا صلعم نی ساتہہ دونوں ہاتہوں اپنی کی پس رکہدیا اون کتابوں کو پہر فرمایا فارغ ہوا پروردگار تمہارا بندوں سی یعنی حکم
کرچکا ایک جماعت بہشت میں اور ایک جماعت دوزخ میں روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** رکہدیا کتابوں کو یعنی پیٹہہ کے پیچہے ڈالدیں اس اشارہ کی لیے یہہ
ایک امر ہی کہ فراغت کی گئی اس سی اور ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ وہ کتابیں صحابہ کو دکہادیں لیکن مضمون اونکا معلوم کروایا اور بعضی کہتی ہیں
سمجہانیکے لیے بطور مثال کی فرمایا کذا ذکر القاری **وعن** أَبِيْ خِزَامَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رُقًى
نَسْتَرْقِيْهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوٰى بِهٖ وَتُقَاةً نَتَّقِيْهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابو خزامہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا کہا میں نی ای رسول خدا کی خبر دو مجکو بیچ منترون کی کہ
پڑہواتی ہیں ہم اونکو اور دوا کی کہ دوا کرتی ہیں ہم اوسکو اور بچاو کی چیز کہ بچتی ہیں ہم اوس سی یعنی مانند سپر اور زرہ وغیرہ کی کیا پہیر دیتی ہیں تقدیر

اسکی تو کچھ فرمایا ایسے چیز ہیں تقدیر الہی سے ہیں روایت کی احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی جیسی اوسی ہماری مقدر کی ہوئی ہے ویسا ہی
دوا وغیرہ بھی مقدر کیا ہے اسیا خلاف تقدیر کے نہیں ہے یعنی دوا کی اور فائدہ وغیرہ جانے کی اسمیں مقدر تھی ورنہ یعنی جو چیزین کہ ہوا
کرو ہر ایک ہیں اسمیں ہیں پا نہیں ہیں بامنتین ہین اور حکم اوسکا یہہ ہے کہ اگر ساتھ قرآن اور دعاون حدیث کی ہو یا ساتھ اسمار اور صفات الہی کی ہو اور
مونثر ہیں تو جائز ہے اور درست نہ الا حرام کذا ذکر القاری **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِی الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتّٰی احْمَرَّ وَجْهُهٗ حَتّٰی کَاَنَّمَا فُقِئَ فِیْ وَجْنَتَیْهِ حَبُّ الرُّمَّانِ فَقَالَ اَبِهٰذَا
اُمِرْتُمْ اَمْ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَیْکُمْ اِنَّمَا هَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ حِیْنَ تَنَازَعُوْا فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ عَزَمْتُ
عَلَیْکُمْ اَنْ لَّا تَنَازَعُوْا فِیْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوٰی ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ
عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا نکلے اوپر ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم بحث کرتے تھے بیچ قدر کے پس
غصہ ہوئے حضرت یہانتک کہ سرخ ہوا چہرہ مبارک یہانتک کہ گویا نچوڑی گئی ہیں بیچ رخسارہ آنحضرت کی دانے انار کے پس فرمایا کیا ساتھ اسچیز کے حکم
کیے گئے ہو تم یا ساتھ اسکے بھیجا گیا ہوں میں طرف تمہاری سوا اسکے نہیں کہ ہلاک ہوئے وہ لوگ کہ تھے پہلے تم سے اوسوقت کہ بحث کی بیچ اس امر کے قسم
دیتا ہوں میں اوپر تمہارے پھر قسم دیتا ہوں اوپر تمہارے اس بات میں کہ نہ بحث کیا کرو تم بیچ اسکے روایت کی یہہ ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے
مانند اسکی عمرو بن شعیب سے اوسنے نقل کیا باپ اپنے سے اوسنے دادا اپنے سے **ف** بحث کرتے تھے ہم بیچ قدر کے یعنی بعضے کہتے تھے کہ اگر سب کچھ ساتھ
تقدیر کے ہے تو ثواب اور عذاب کیوں ہے جیسے کہ معتزلہ کہتے ہیں اور بعضے کہتے تھے کہ کیا حکمت ہے اسمیں کہ بعضے جنتی ہیں بعضے ناری اور بعضے کہتے
تھے یہہ اسلیے ہے کہ انکو کچھ اختیار دیا ہے کرنے نہ کرنے کا اور بعضے کہتے تھے کسنے یہہ اختیار دیا اسیطرح کلام کر رہے تھے کیا ساتھ اسکے بھیجا گیا ہوں
میں یعنی تمکو حکم طاعت و عبادت کا کیا اور مجکو اوسکے پہنچانیکو بھیجا بحث کرنی اسمیں کہاں آئی ہے وہ تو ایک بھید ہے اوسکا علم اوسیکو سونپو اور عمل
میں مشغول ہو اور راضی ہو اوسکی تقدیر پر اور بیان آخر حدیث کا یہہ ہے کہ شعیب نے یہہ حدیث اپنے دادا سے نقل کی نام دادا اوسکا عبداللہ بن عمرو
اور ضمیر جدہ کے پھرتی ہے طرف عمرو بن شعیب کے اور شعیب کا نسب اسطرح ہے کہ شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص جد کی ضمیر شعیب کی طرف ہے یعنی جد عمرو کا کہ نام اوسکا
محمد ہے اوس سے روایت نہیں مراد جد سے جد شعیب کا ہے اوسکا نام عبداللہ اوس سے حدیث نقل ہوتی ہے اسلیے لکھا ہے کہ اوسی طرح کی عبارت میں جدہ کی ضمیر میں نام کے طرف پھیرتے ہیں
خلاف اوسکے **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِیْعِ
الْاَرْضِ فَجَاءَ بَنُوْ اٰدَمَ عَلٰی قَدْرِ الْاَرْضِ مِنْهُمُ الْاَحْمَرُ وَالْاَبْیَضُ وَالْاَسْوَدُ وَبَیْنَ ذٰلِکَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِیْثُ وَالطَّیِّبُ رَوَاهُ اَحْمَدُ
وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابو موسی سے کہا کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ نے پیدا کیا آدم
کو ایک مٹھی سے کہ لیا تھا اوسکو سب طرح کی زمین سے یعنی عزرائیل کو حکم فرمایا مٹھی بھر لانیکا پس پیدا ہوئی اولاد آدم کی موافق زمین کی بعضی
اونمین سے سرخ اور بعضی سفید اور بعضی سیاہ اور بعضی بیچ میں اسکے اور بعضی نرم خو اور بعضی سخت خو اور بعضی ناپاک اور بعضی پاک روایت کی یہہ احمد
اور ترمذی اور ابو داود نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ
اللّٰهَ خَلَقَ خَلْقَهٗ فِیْ ظُلْمَةٍ فَاَلْقٰی عَلَیْهِمْ مِنْ نُّوْرِهٖ فَمَنْ اَصَابَهٗ مِنْ ذٰلِکَ النُّوْرِ اهْتَدٰی وَمَنْ اَخْطَاَهٗ ضَلَّ
فَلِذٰلِکَ اَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰی عِلْمِ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عبداللہ
بن عمرو سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ نے پیدا کیا خلقت اپنی یعنی جن و انس کو بیچ اندھیرے کے پس ڈالا

اور پڑا اوسکی اپنا کچھہ نور پس جسکو پہنچا اوس نور مین سی روشنی راہ پائی اور جسکو نہ پہنچا وہ نور گمراہ ہوا پس اسیواسطی کہتا ہون مین خشک ہوا قلم
اوپر علم اللہ کی یعنی اوسکی تقدیر مین تغیر و تبدیل نہین روایت کی یہہ احمد و ترمذی نی **ف** بیچ اندہیری کی یعنی گرفتار کیے نفس اور دین کر اوسکے
جبلت مین بیچ خواہشین اور غفلت رکھی ہے اور نور سی مراد نور ایمان او معرفت و طاعت و احسان کا ہی **وعن** انس قال کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر ان یقول یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک فقلت یا نبی اللہ امنا
بک وبما جئت بہ فہل تخاف علینا قال نعم ان القلوب بین اصبعین من اصابع اللہ یقلبہا کیف یشاء رواہ
الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی انس سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت یہہ فرماتی ای پہیرنیوالی دلونکی ثابت رکھہ دل میرا اوپر
دین اپنی کی پس کہا مینی ای نبی اللہ کی ایمان لائی ہم ساتہہ تمہاری اور ساتہہ اوس چیز کی کہ لائی تم اوسکو یعنی کتاب و سنت پس کیا اب ڈرتی ہو تم
اوپر ہمارے کہا کہ ہان تحقیق دل درمیان دو انگلیونکی ہی انگلیون اللہ کی سی یعنی بیچ تصرف و قدرت الہی کی ہین پہیرتا ہی انکو جسطرح چاہتا
ہے روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** کیا ڈرتی ہو اوپر ہمارے یعنی آپ تو معصوم ہین گناہون سی ہماری لیی یہہ دعا کرتی ہین
تا ہم سیکہین پس کیا ڈرتی ہین آپ ہم پر **وعن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل القلب کریشۃ
بارض فلاۃ یقلبہا الریاح ظہرا لبطن رواہ احمد اور روایت ہی ابو موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثال
دل کے مانند پر کی ہی بیچ زمین میدانکی کہ پہیرتی ہین اوسکو ہوائین پیٹھہ سی طرف پیٹ کی روایت کی یہہ احمد نی **ف** یعنی اسیطرح دل
بہلائی سی برائی کی طرف اور برائی سی بہلائی کیطرف پہرتی ہین **وعن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یؤمن عبد حتی یؤمن باربع یشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ بعثنی بالحق ویؤمن
بالموت والبعث بعد الموت ویؤمن بالقدر رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے
حضرت علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین مومن ہوتا کوئی بندہ یہانتک کہ ایمان لاوی ساتہہ چار چیزونکی گواہی دی اسکی
کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین بہیجا ہوا اللہ کا ہون بہیجا ہی مجکو ساتہہ حق کی اور ایمان لاوی ساتہہ مرنیکی اور اوٹہنی کی پیچہی مرنیکی اور
ایمان لاوی ساتہہ تقدیر کی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** ایمان لاوی ساتہہ مرنیکی یعنی ساتہہ فنا ہونی دنیا کی یا مراد یہہ ہی کہ اعتقاد
کری ساتہہ موت کی کہ بحکم الہی ہی نہ بسبب فساد مزاج کی **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صنفان من امتی لیس لہما فی الاسلام نصیب المرجئۃ والقدریۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے ابن
عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو فرقی ہین امت میری سی کہ نہین واسطی اونکی بیچ اسلام کی کچہہ حصہ ایک تو مرجیہ ہی اور ایک قدریہ ہے **ف** مراد مرجیہ سی فرقہ
جبریہ ہے کہ قائل نہین اسباب کی کہ نسبت کرنا فعل کا طرف بندونکی ایسا ہی جیسا نسبت کرنا فعل کا طرف جمادات کی یعنی پتہر اور لکڑی اور ڈہیلا یعنی جسطرح پتہر پہینکیے
اور لوڑہا سی تو لوڑہتا چلا جاوے اوسکو اپنی پہینکنی اور لوڑہنی مین دخل نہین اسیطرح بندہ اپنی کام مین کچہہ دخل نہین محض بے اختیار ہی اور مراد قدریہ سے
وہ ہی کہ منکر تقدیر کی ہین یعنی فعل بندونکی پیدا کیی ہوئی انکی قدرت سی ہین اللہ کی قدرت سے نہین اسطرحکی تقدیر کی انکار کرنیوالیکو قدریہ کہتی ہین اور یہ مین معتزلہ
بہی داخل ہین اور رافضی بہی اور ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ دونو فرقہ کافر ہین لیکن قول مختار علماء رح کا یہہ ہے کہ کافر نہین بلکہ فاسق ہین کیونکہ یہہ بہی تمسک
کرتی ہین کتاب و سنت کا اور تاویل کر کر کفر سی اپنی کو بچاتی ہین پس یہہ حدیث زجر اور شدت کی لیی ہے اور بعضون نی اس حدیث کی صحت مین بہی کلام کیا ہے
یہہ مضمون ترجمہ حضرت شیخ رح کی مین ہے لیکن محققین کے نزدیک حکم کفر کا ہی ان فرقونکی لیی لعینہ اسکے اختلاف ہے کہ کفر انکا تاویلی یا کفر ارتداد کی کذا قال استاذی

وعن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یکون فی امتی خسف ومسخ وذلک فی المکذبین بالقدر رواہ ابوداود وروی الترمذی نحوہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی ہوگا بیچ امت میری کی زمین میں دہس جانا اور صورت بدل جانا اور یہہ ہوگا بیچ اون لوگون کی کہ جہٹلاتی ہین تقدیر کی روایت کی یہہ ابوداود نی اور روایت کی ترمذی نی مانند اسکی **ف** یہہ بات آخر زمانہ میں ہوگی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد یہہ ہے کہ اگر خسف ومسخ واقع ہونگی میری امت میں تو اس فرقہ میں ہونگے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القدریۃ مجوس ہذہ الامۃ ان مرضوا فلا تعودوہم وان ماتوا فلا تشہدوہم رواہ احمد وابوداود

اور روایت ہی اون ہی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرقہ قدریہ کا مجوس ہین اس امت کی اگر مریض ہون پس نہ عیادت کرو اونکی اور اگر مرین پس نہ حاضر ہو اونکی جنازہ پر روایت کی یہہ احمد اور ابوداود نی **ف** یعنے انکی حقمین رعایت حقوق اسلام کی نہ کرو نہ جیتی نہ مری پر پس جو علما اونکو کافر کہتی ہین وہ تو منع ہی کرتی ہین اور جو فاسق کہتی ہین وہ جائز رکہتی ہین اور حدیث کو حمل کرتی ہین زجر وتغلیظ پر اور برائی بیان کرنی اعتقاد انکی پر یہہ مضمون ملا علی قاری وغیرہ نی لکہا ہی لیکن محققین کے نزدیک یہہ بات حق ہے کہ انکی عیادت وغیرہ نہ کری جتنا ہوسکی بچی انکی خالطہ کرنی سی کذا قال وسادی رح اور مجوس ایک فرقہ ہی آتش پرست ثابت کرتی ہین دو الہ یعنی ایک الہ خیر کا اور ایک الہ شر کا خیر کی الہ کو کہتی ہین یزدان اور شر کی الہ کو کہتی ہین اہرمن یعنی شیطان پس جیسی مجوس قائل ہین دو الہ کی اسیطرح قدریہ قائل ہین بہت سی خالقون کی یعنی جتنی فعل بندی کرتی ہین خالق اون فعلون کی ہین **وعن** عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجالسوا اہل القدر ولا تفاتحوہم رواہ ابوداود

اور روایت ہی حضرت عمر رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ ہمنشینی کرو فرقہ قدریہ سی اور نہ حکومت لیجاو طرف اونکی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** نہ ہمنشینی کرو یعنی صحبت نہ کرو اونسی کیونکہ بیٹھنا ہمراہ چلنا علامت محبت کی ہی پس معنی یہہ ہین کہ الفت اور تعظیم سے ہمنشینی اونکی نہ کرو اس لیے کہ اعتقاد بد اونکی سیکہوگی اور برائی اونکی عملون کے تاثیر کریگی تمہاری دلونمیں اور عملون تمہارے مین اور معنی لا تفاتحوہم کی بعضون نی یہہ کہی ہین کہ ابتدا ساتہہ سلام وکلام کی اونسی نہ کرو **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ لعنتہم لعنہم اللہ وکل نبی یجاب الزائد فی کتاب اللہ والمکذب بقدر اللہ والمتسلط بالجبروت لیعز من اذلہ اللہ ویذل من اعزہ اللہ والمستحل لحرم اللہ والمستحل من عترتی ما حرم اللہ والتارک لسنتی رواہ البیہقی فی المدخل ورزین فی کتابہ اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سے کہا فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چہہ طرح کی شخص ہین کہ لعنت کرتا ہون مین انکو لعنت کی اونکو اللہ نے اور جو نبی ہی مستجاب الدعوات ہی ایک تو وہ کہ زیادہ کری بیچ کتاب اللہ کی اور دوسرا فرقہ کہ وہ جہٹلاوی تقدیر الہی کو اور تیسرا وہ ہی کہ غالب ہوجاوے ساتہہ زبردستی کی کہ عزت دی جسکو ذلیل کیا اللہ نے اور ذلیل کرنی جسکو عزیز کیا اللہ نے اور چوتہا وہ ہی کہ حلال کری بیچ حرم اللہ کے اور پانچوان وہ ہی کہ حلال جانی اولاد میری سی وہ چیز کو کہ حرام کیا اللہ نے اور چہٹا وہ شخص ہے کہ چہوڑ دیا سنت میری کو روایت کی یہہ بیہقی نی بیچ کتاب مدخل کی اور رزین نے بیچ کتاب اپنی کی **ف** لعنت کی اونکو اللہ نی گویا کسی نے پوچہا کہ آپ کیون لعنت کرتی ہین فرمایا اس لیے کہ لعنت کی اللہ نی اور جملہ کل نبی یجاب کا جملہ معترضہ ہی یعنی کلام علیحدہ واسطے تاکید لعنت کی اور زیادہ کرنا بیچ کتاب اللہ کی یہہ کہ لفظ بڑہا دی یا اسطرحسی بیان کری کہ معنی مخالف ہون اللہ کے حکم کی اور مراد

متسلط ہوں بادشاہ اور حاکم ظالم ہیں کہ ساتھہ خواہش نفسانی اور غلبہ حکومت اپنی کی کافروں اور فاسقوں اور جاہلوں کو عزیز کرتی ہیں اور مسلمانوں
اور صالحوں اور عالموں کو ذلیل کرتی ہیں اور حلال کرے بیچ حرم اللہ کے یعنی مکہ میں جن کاموں کو منع فرمایا ہے مانند شکار کرنے کی اور کاٹنی درخت کے اور داخل
ہونے کے بغیر احرام کی یہہ کام اوس جگہہ کرنے لگی اور حلال جانے اولاد میری سے وہ چیز کو کہ حرام کیا اللہ نے یعنی ایذا دینی اولاد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کو اور
تعظیم نہ کرنی اونکی کو حلال جانے وہ شخص بھی لعنتی ہے یا مراد اس سے یہہ ہے کہ میری اولاد ہوکر جس چیز کو اللہ نے حرام فرمایا ہے اوسکو کرنے لگی حلال جانکر
اسمیں تنبیہ ہے واسطی سیدوں کی کہ حضرت کی اولاد ہوکر خدا کی گناہ نہ کریں یعنی انکو اللہ کی گناہ کرنے میں زیادہ تر ڈر ہے اور چھوڑ دیا سنت میری کو
جواز راہ کسالت کے سنت کو چھوڑ دے تو وہ گنہگار ہے اور جو کوئی ہلکا جانکر سنت کو چھوڑ دے تو وہ کافر ہے اور لعنت میں دو لوگ گنی جاتی ہیں لیکن
اول زجراً اور تشدیداً اور دوسرا حقیقةً اور اگر احیاناً سنت ترک ہو گنہگار نہیں ہوتا مگر برا ہے یہہ ہے کذا ذکر القاری والشیخ رح اور سنا میں نے مولانا اسحق
رح سے کہ یہہ وعید بیچ ترک کرنی سنن ہدیٰ کے ہے یعنی سنت موکدہ کی ہے **وعن مطر بن عکامس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا قضی اللہ لعبد ان یموت بارض جعل له الیها حاجة رواه احمد والترمذی** اور روایت ہے
مطر بن عکامس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ مقدر کرتا ہے اللہ واسطے بندہ کی مرنا بیچ ایک زمین کی گردانتا ہے واسطی اوسکی طرف اوس
زمین کے حاجت یعنی تا اوس کام کی لیے جاوے اور مرے روایت کی یہہ احمد اور ترمذی نے **وعن عائشة قالت قلت یا رسول اللہ
ذراری المؤمنین قال من اٰبائهم فقلت یا رسول اللہ بلا عمل قال اللہ اعلم بما كانوا عاملين قلت
فذراری المشرکین قال من اٰبائهم قلت بلا عمل قال اللہ اعلم بما كانوا عاملين رواه ابو داؤد** اور روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہ
کہا کہا میں نے یا رسول اللہ اولاد مسلمانوں کی کیا ہے حکم اوسکا فرمایا تابع ہیں اپنے باپوں کی یعنی بہشت میں ہیں اونکے ساتھہ پھر کہا میں نے اے رسول خدا کی
بغیر عمل کے بھی فرمایا اللہ دانا تر ہے ساتھہ اوس چیز کی کہ ہوتی عمل کرنیوالی کہا میں نے پس اولاد مشرکوں کی فرمایا یہہ بھی تابع ہیں اپنے باپوں کے کہا میں نے بغیر عمل کے بھی فرمایا
اللہ دانا تر ہے ساتھہ اوس چیز کی کہ ہوتی عمل کرنیوالی روایت کی یہہ ابو داؤد نے **ف** مومنوں کی اولاد کی حق میں جو فرمایا اللہ اعلم بما كانوا عاملين تو یہہ اشارہ ہے
قضا و قدر پر جب حضرت عائشہ رض نے تعجب کیا کہ بے عمل بہشت میں کیونکر جاوینگی تو فرمایا کہ تعجب مت کر کیونکہ اونکو اگرچہ بالفعل عمل نہیں ہیں شاید کہ علم
الٰہی میں ہوں اور مشرکوں کی اولاد کی حق میں جو فرمایا اللہ اعلم بما كانوا عاملين تو تورپشتی نے کہا ہے کہ مراد یہہ ہے کہ وہ تابع ہیں باپوں کے دنیا میں اور آخرت کا
امر اونکا سپرد ہے طرف علم الٰہی کے **وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوائدة والموؤدة فی النار رواه ابو داؤد**
اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گاڑنیوالی اور جسکو گاڑا دونو دوزخ میں روایت کی یہہ ابو داؤد نے **ف** مراد
گاڑنیوالی سے وہ ہے کہ جسنی گاڑا مانند دائی کی اور لونڈی کی اور مراد موؤدہ سے وہ ہے کہ جنکی حکم سے گاڑا یعنی وہ جنتی والی اور یا مراد موؤدہ سے وہ لڑکی
مطابق پہلی حدیث کی یعنی باپ اوسکے تھے دوزخی چھوٹی اولاد جو مر گئی وہ بھی دوزخی ہوئی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن ابی الدرداء
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل فرغ الی کل عبد من خلقه من خمس من اجله وعمله ومضجعه واثره ورزقه
رواه احمد** اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ عز وجل فارغ ہوا طرف ہر بندہ کی مخلوقات اپنے سے پانچ چیزوں سے یعنی اجل
اوسکے سے اور عمل اوسکی سے اور جگہہ رہنی اوسکی سے اور جگہہ پھرنی اوسکی سے اور رزق اوسکی سے روایت کی یہہ احمد نے **ف** فارغ ہوا یعنی یہہ پانچ چیزیں
مقدر کر چکا روز ازل کی اب تغیر تبدیل نہیں ہو سکتی اجل یعنی مدت عمر کتنی ہے اور عمل کہ کام نیک و بد کیا کیا ہونگی اسکی بعد جو دو لفظ ہیں ظاہر ہیں معنے
اونکی پانچویں رزق لکھہ چکا یعنی حلال کہاویگا یا حرام تھوڑا یا بہت یا مراد رزق سے جو کچھہ بندہ کو پہنچے قسم نفع سے **وعن عائشة**

قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَكَلَّمَ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْقَدَرِ سُئِلَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَّمْ يَتَكَلَّمْ فِيْهِ لَمْ يُسْئَلْ عَنْهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی سی کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی جو شخص کلام کری کچھ بیچ تقدیر کی پوچھا جاویگا اوس سے دن قیامت کی اور جسنی نہ کلام کیا بیچ اوسکی نہ پوچھا جاویگا اوس سے روایت کی ہی ابن ماجہ نی **ف** مقصود منع ہی خوض کرنی سی مسئلہ قضا و قدر مین یعنی کچھ فائدہ نہین اسکی کلام کرنی مین سوای پرسش اور عتاب کے روز قیامت کو پس بہتر یہہ ہے کہ ایمان لا دیں اور سکوت کر کر عمل مین مشغول رہین

وعن ابن الدَّيْلَمِيِّ قَالَ اَتَيْتُ اُبَيَّ ابْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ لَهٗ قَدْ وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ شَيْءٌ مِّنَ الْقَدَرِ فَحَدِّثْنِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّذْهِبَهٗ مِنْ قَلْبِيْ فَقَالَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ عَذَّبَ اَهْلَ سَمٰوٰتِهٖ وَاَهْلَ اَرْضِهٖ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَّهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهٗ خَيْرًا لَّهُمْ مِّنْ اَعْمَالِهِمْ وَلَوْ اَنْفَقْتَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا قَبِلَهُ اللّٰهُ مِنْكَ حَتّٰى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ وَتَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِّيُخْطِئَكَ وَاَنَّ مَا اَخْطَاَكَ لَمْ يَكُنْ لِّيُصِيْبَكَ وَلَوْ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا لَدَخَلْتَ النَّارَ قَالَ ثُمَّ اَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ ثُمَّ اَتَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَنِيْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن دیلمی سی کہ کہا اونھون نی آیا مین ابی بن کعب کے پاس کہ یہہ صحابی ہین پس کہا مینی اونسی تحقیق گذرا ہی بیچ دل میرے شبہ تقدیر سی یعنی یہہ کہ اگر سب تقدیر سی ہے امر تھی اور ثواب عذاب کیون ہی پس حدیث بیان کرو مجھسی شاید اللہ دور کری شبہ کو دل میرے سی پس کہا اونھون نی اگر تحقیق اللہ تعالی عذاب کری آسمان والونکو اور زمین والونکو عذاب کری اونکو اور وہ نہین ظلم کرنیوالا واسطی اونکی یعنی وہ کتنا ہی عذاب کری آسمان زمین والونپر ظالم نہین کہلاتا اور اگر رحمت کری اونکو ہوگی رحمت اوسکی بہتر واسطی اونکی عملون اونکی سی اور اگر خرچ کرے تو مانند احد کی سونا بیچ راہ خدا کی نہین قبول کریگا اللہ تجھسی یہانتک کہ ایمان لاوے تو ساتھہ تقدیر کی اور جانے تو یہہ کہ جو چیز کہ پہنچی تجکو نہ تھی کہ خطا کرتی تجھسی اور تحقیق جس چیز نی کہ خطا کی تجھسی نہ تھی کہ پہنچتی تجکو اور اگر مرے تو اوپر غیر اسکی یعنی بغیر ایمان کی تقدیر پر البتہ داخل ہوگا تو آگ مین کہا ابن دیلمی نی پھر آیا مین عبد اللہ بن مسعود پاس پس کہا مانند اسکی کہا ابن دیلمی نے پھر آیا مین حذیفہ بن یمان کی پاس پس کہا اونھون نے مانند اسکی پھر آیا مین زید بن ثابت کی پاس پس حدیث کی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی مانند اسکی روایت کیا یہہ احمد و ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** حاصل جملہ ان ما اصابک تا لیصیبک کا یہہ ہے کہ پس جو کچھ پہنچی تجکو نہ تھی کہ تو کہ میری سعی اور کوشش سے پہنچا اور اگر نہ پہنچی نہ تھی کہ تو کہ اگر سعی کرتا مین پہنچتا جان کہ پہنچنا نہ پہنچنا ساتھہ تقدیر الٰہی کے ہی

وعن نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقَالَ اِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ قَدْ اَحْدَثَ فَاِنْ كَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ اَوْ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَّمَسْخٌ اَوْ قَذْفٌ فِيْ اَهْلِ الْقَدَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے نافع سی تحقیق ایک شخص آیا ابن عمر کی پاس پس کہا تحقیق فلانی شخص نے پڑھا اوپر تمہاری سلام پس کہا عبد اللہ بن عمر نی تحقیق شان یہہ ہے کہ پہنچا مجکو یہہ کہ اوسنی تحقیق نئی بات نکالی دین مین پس اگر تحقیق نئی بات نکالی ہے دین مین پس نہ پڑہ تو اوسکو میری طرف سے سلام پس تحقیق سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی ہوگا بیچ امت میری کے یا فرمایا بیچ اس امت کے زمین مین دہس جانا اور صورت بدل جانا یا پتھر برسنے بیچ اہل قدر کی یعنی جو لوگ منکر تقدیر کی ہین روایت کیا یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **ف** یہہ پہنچا مجکو یعنی مینی سنا ہے کہ اوسنی کوئی بدعت کی بات دین مین نکالی ہی یعنی انکار تقدیر کا کرتا ہی پس اسلام اوس سے مت کہیو کیونکہ ہمسکو نہ

حکم ہے ترک ملاقات کا اہل بدعت سے اسی حدیث سے علما کہتے ہیں کہ مخبین واجب ہے جواب دینا فاسق اور بدعتی کی سلام کا بلکہ سنت بھی نہیں ہے واسطی اونکی
تنبیہ کی اور جائز ہے اس لیے ترک ملاقات اونکی بھی کذا ذکرہ القاری **وعن** علیؓ قال سألت خدیجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن
ولدین ماتا لہا فی الجاهلیة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هما فی النار قال فلما رأى الكراهة فی وجهها قال لو رأیت
مکانهما لأبغضتهما قالت یا رسول اللہ فولدی منك قال فی الجنة ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المؤمنین
واولادهم فی الجنة وان المشركین واولادهم فی النار ثم قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذین
امنوا واتبعتهم ذریتهم رواه احمد اور روایت ہے حضرت علی سے کہا پوچھا حضرت خدیجہ نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے حال اپنے دو لڑکوں کا کہ مرگئے تھے بیچ جاہلیت کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دو لڑکے آگ کے بیچ ہیں کہا حضرت علی نے جب دیکھے
ناخوشی بیچ چہرہ اونکی کے فرمایا حضرت نے اگر دیکھے تو حال اونکا کیسے خوار اور دور رحمت الٰہی سے ہیں البتہ ناخوش رکھے تو اونکو پھر عرض کیا اے رسول
خدا کے پس اولاد میری تجھ سے یعنی قاسم اور عبد اللہ فرمایا بیچ بہشت کے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مومن اور اولاد اونکی بیچ بہشت کے اور
تحقیق مشرک اور اولاد اونکی بیچ آگ کے پھر پڑھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور پیروی کی اونکی اولاد اونکی نے
ساتھ ایمان کے ملاوینگے ہم ساتھ اونکی اولاد اونکی کو **وعن** ابی هریرةؓ قال قال باقی آیہ یہ ہے بایمان الحقنا بهم ذریتهم یعنی پیروی کی اولاد نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خلق اللہ آدم مسح ظهره فسقط من ظهره كل نسمة هو خالقها من ذریته
الی یوم القیمة وجعل بین عینی كل انسان منهم وبیصا من نور ثم عرضهم علی آدم فقال ای رب من هؤلاء
قال ذریتك فرأى رجلا منهم فأعجبه وبیص ما بین عینیه قال ای رب من هذا قال داود فقال ای رب
كم جعلت عمره قال ستین سنة قال رب زده من عمری اربعین سنة قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فلما انقضى عمر آدم الا اربعین جاءه ملك الموت فقال آدم اولم یبق من عمری اربعون
سنة قال اولم تعطها ابنك داود فجحد آدم فجحدت ذریته ونسی آدم فأكل من الشجرة
فنسیت ذریته وخطأ وخطأت ذریته رواه الترمذی اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پیدا کیا اللہ نے آدم کو ہاتھ پھیرا پیٹھ اونکی پر یعنی فرشتہ کو فرمایا ہاتھ پھیرنے کی لیے پس نکلے پشت اونکے سے ہر جان والی کہ وہ
اللہ پیدا کرنیوالا تھا اونکو اولاد اونکی سے قیامت تک اور مقرر کی درمیان آنکھوں ہر آدمی کی اونمیں سے چمک نور سے پھر روبرو کیا اونکو آدم کی پھر کہا
اونکی اے پروردگار میرے کون ہیں یہ فرمایا کہ اولاد ہے تیری پس دیکھا ایک شخص کو اونمیں سے پس خوش لگی اونکو وہ چمک کہ تھی درمیان آنکھوں اونکے
کے کہا اے پروردگار میرے کون ہے یہ فرمایا یہ ہے داود پھر عرض کیا اے رب میرے کتنی ٹھرائی تو نے عمر اوسکی فرمایا ساٹھ برس کہا اے پروردگار میری زیادہ
کر عمر اوسکی عمر میری سے چالیس برس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس جب تمام ہوئی عمر آدم کی مگر چالیس برس کم آیا اونکی پاس ملک الموت پس کہا حضرت
آدم نے کیا نہیں باقی رہی ہے عمر میری سے چالیس برس ملک الموت نے کہا کیا نہیں دیدیے تو نے چالیس برس ان میں سے اپنے داود کو پس انکار کیا حضرت آدم نے پس انکار
کرتی ہے اولاد اونکی اور بھول گئے آدم پس کہایا اونھوں نے درخت میں سے پس بھولتی ہے اولاد اونکی اور خطا کی اور خطا کرتی ہے اولاد اونکی روایت کے ترمذی
نے **وعن** ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خلق اللہ آدم حین خلقه فضرب كتفه
الیمنی فأخرج ذریة بیضاء كأنهم الذر وضرب كتفه الیسرى فأخرج ذریة سوداء كأنهم

الحُمَم فقال للذی فی یمینه الی الجنة ولا ابالی وقال للذی فی کتفه الیسری الی النار ولا ابالی رواه احمد
اور روایت ہی ابی الدرداسی کہ نقل کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا حضرت نی پیدا کیا اللہ نی آدم کو جب پیدا کیا اوسکو پس مارا مونڈہی سی
اونکی پر یعنی بدست قدرت مارا یا فرشتہ کو حکم فرمایا داہنا پس نکالی اولاد سفید گویا کہ وہ چیونٹیان ہین اور مارا مونڈہی بائین پر پس نکالی
اولاد سیاہ گویا کہ وہ کوئلہ ہین پہر کہا واسطی اوس اولاد کی کہ بیچ داہنی طرف اونکی تہی یہہ طرف بہشت کی جانیوالی ہین اور نہین پروا
رکہتا مین اور کہا اوس اولاد کو کہ بیچ مونڈہی بائین اونکی تہی یہہ جانیوالی ہین طرف آگ کی اور نہین پروا رکہتا مین روایت کی یہہ احمد نی
وعن ابی نضرة ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقال له ابو عبد اللہ دخل علیه اصحابه
یعودونه وهو یبکی فقالوا له ما یبکیک الم یقل لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذ من شاربک
ثم اقره حتی تلقانی قال بلی ولکن سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عز وجل قبض
بیمینه قبضة واخری بالید الاخری قال هذه لهذه وهذه لهذه ولا ابالی ولا ادری فی ای القبضتین انا رواه احمد
اور روایت ہی ابی نضرہ سی کہ تحقیق ایک شخص صحابیون حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ کہا جاتا تہا واسطی اونکی ابو عبد اللہ داخل ہوئی پر
اونکی یار اونکی کہ عیادت کرتی تہی اونکی اور وہ روتی تہی پس کہا واسطی اونکی کس چیز نی رلایا تجکو کیا نہین فرمایا واسطی تمہاری پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ لی تو بال لب اپنی کی پہر اوسپر ٹہہرا رہ یہانتک کہ ملاقات کری تو مجسی کہا کہ ہان لیکن سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی کہ تحقیق
اللہ عزت اور بزرگی والی نی لی ہی مٹہی مین لی ساتہہ داہنی ہاتہہ اپنی کی ایک جماعت اور دوسری جماعت لی دوسری ہاتہہ مین اور فرمایا یہہ یعنی
داہنی ہاتہہ کی جماعت واسطی بہشت کی اور بائین ہاتہہ کی جماعت واسطی دوزخ کی اور نہین پروا رکہتا مین کہا ابو عبد اللہ نی اور نہین جانتا مین کہ بیچ
کس مٹہی کی ہون مین یعنی داہنی ہاتہہ کی یا بائین ہاتہہ کی روایت کی یہہ احمد نی ف ٹہہرا رہ یعنی ہمیشہ اسطرح رکہہ حتی کہ ملی تو مجسی حوض
کوثر پر یا بہشت وغیرہ مین یعنی لوگون نی انکو کہا کہ کیون روتا ہی حضرت نی تو تجہی بشارت اپنی ملنیکی دی ہی اور وہ بغیر اسلام کی نصیب
نہین ہوتی معلوم ہوا کہ تو مسلمان مریگا آگی حاصل انکی جواب کا یہہ کہ بشارت صحیح لیکن پروردگار بی نیاز ہی جو چاہتا ہی کرتا ہی چنانچہ
فرمایا ہی کہ جسکو چاہون دوزخ مین ڈالون اور جسکو چاہون بہشت مین اور نہین پروا رکہتا ہون پس یہہ خوف دل سی نہین جاتا اور
موجب رونیکا ہی اور شاید بسبب غلبہ خوف کی وہ بشارت بہول ہی گئی ہون کہا طیبی نی کہ اسمین اشارہ اسپر ہی کہ لبین لینے سنت
موکدہ ہین اور مداومت اسپر باعث دخول بہشت کی ہی پر ساتہہ حضرت کی پس معلوم ہوا کہ ایک سنت کی ترک کرنمین یعنی لبین لینی سی ایسی خیر
کثیر ہاتہہ سی جاتی ہی چہ جائیکہ ہمیشگی کری اور ترک کرتی تمام سنتون کی پس یہہ زندیقی کی درجہ کو پہنچا دیتی ہی وعن ابن عباس عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال اخذ اللہ المیثاق من ظهر آدم بنعمان یعنی عرفة فاخرج من صلبه کل ذریة ذراها فنثرهم
بین یدیه کالذر ثم کلمهم قبلا قال الست بربکم قالوا بلی شهدنا ان تقولوا یوم القیمة انا کنا عن هذا غفلین
او تقولوا انما اشرک اباؤنا من قبل وکنا ذریة من بعدهم افتهلکنا بما فعل المبطلون رواه احمد اور روایت ہی ابن عباس سی
نقل کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا لیا اللہ نی عہد پشت آدم سی یعنی انکی اولاد سی جو پشت سی نکلی تہی بیچ نعمان کی یعنی قریب میدان عرفہ
کی پس نکالی پشت اونکی سی ہر ذرہ کہ پیدا کرتا تہا اوسکو پس پہیلا دی اونکی آگی مانند چیونٹیون کی پہر باتین کین اللہ نی انسی روبرو فرمایا کیا نہین
مین پروردگار تمہارا کہا سب نی مقرر ہے تو رب ہمارا فرمایا اللہ نی گواہ کیا مینی اسواسطی کہ نکہو تم دن قیامت کی تحقیق ہم تہی اس سے غافل یا نکہو تم

کہ نہیں شرک کیا تھا مگر باپ دادون ہماری نی پہلی سی اور تھی ہم اولاد پیچھی اونکی یعنی پس بیروی کی ہمنی اونکی کیا پس ہلاک کرتا ہی تو ہمکو بسبب
اوس چیز کی کہ کی اہل باطل والون نی روایت کی یہہ احمد نی **ف** یعنی باپ دادون کی حاصل یہہ کہ اسطرح کی حجت انکی پیش نہیں چلتی کی کیونکہ اقرار توحید کا اوس روز
کر والیا ہی اور انبیا اوسکی یاد دلانیکو بہیجی **وعن** ابی بن کعب فی قول اللہ عز وجل واذ اخذ ربک من بنی ادم من ظہورہم
ذریتہم قال جمعہم فجعلہم ازواجا ثم صورہم فاستنطقہم فتکلموا ثم اخذ علیہم العہد والمیثاق واشہدہم
علی انفسہم الست بربکم قالوا بلی قال فانی اشہد علیکم السموت السبع والارضین السبع واشہد علیکم اباکم ادم ان تقولوا
یوم القیمۃ لم نعلم بہذا اعلموا انہ لا الہ غیری ولا رب غیری ولا تشرکوا بی شیئا انی سارسل الیکم رسلی یذکرونکم
عہدی ومیثاقی وانزل علیکم کتبی قالوا شہدنا بانک ربنا والہنا لا رب لنا غیرک ولا الہ لنا غیرک
فاقروا بذلک ورفع علیہم ادم علیہ السلام ینظر الیہم فرای الغنی والفقیر وحسن الصورۃ ودون ذلک فقال رب لولا سویت
بین عبادک قال انی احببت ان اشکر ورای الانبیاء فیہم مثل السرج علیہم النور خصوا بمیثاق اخر فی الرسالۃ و
النبوۃ وہو قولہ تبارک وتعالی واذ اخذنا من النبیین میثاقہم الی قولہ عیسی بن مریم کان فی تلک الارواح
فارسلہ الی مریم علیہا السلام فحدث عن ابی انہ دخل من فیہا رواہ احمد اور روایت ہی ابی بن کعب سے بیچ تفسیر قول اللہ عزت
دینی والی بزرگی کی اور جب لے پروردگار تیرے نی اولاد آدم کی سی پیٹھون اونکی سی اولاد اونکی کہا راوی نی جمع کیا اونکو پس کیا اونکو قسم قسم یعنی ارادہ کیا
قسم قسم کر نیکا مثلا بعضے غنی بعضی فقیر پہر صورت بخشی اونکو پہر گویا کیا اونکو پس بولے پہر لیا اون سی عہد اور میثاق یعنی قول و قرار اور گواہ کیا اونکو اوپر جانون اونکی
کے کیا نہیں ہون میں تمہارا رب کہا اونہون نی کہ ہان فرمایا پس تحقیق میں گواہ کرتا ہون اوپر تمہاری ساتون آسمانون کو اور ساتون زمینون کو اور گواہ کرتا
ہون اوپر تمہاری تمہارے باپ آدم کو اسواسطی کہ نہ کہو تم دن قیامت کی کہ نہیں جانتی تہی ہم اسکو جان لو کہ نہیں کوئی معبود سوائے میرے اور نہیں
پروردگار سوا میری اور نہ شریک کیجو ساتہہ میرے کسیکو تحقیق بہیجون گا میں طرف تمہاری رسول اپنی یاد دلاوینگی تمکو عہد میرا اور قول میرا اور نازل
کرون گا میں کتابیں اپنی کہا اونہون نی گواہی دی ہمنی ساتہہ اس کی کہ تو رب ہمارا ہی اور معبود ہمارا ہی نہیں پروردگار واسطی ہماری سوائے تیری اور نہیں معبود
واسطے ہماری سوا تیری پس اقرار کیا ساتہہ اسکے اور بلند کیے گئے اون پر حضرت آدم درحالیکہ دیکھتے تہے طرف انکے یعنی طرف اولاد اپنی کی پس دیکھا غنی کو اور فقیر کو
اور نیک صورت کو اور سوا اسکی یعنی بدصورت پس کہا ای رب میرے کیون نہ برابری کی تونی درمیان بندون اپنی کی فرمایا تحقیق میں دوست رکہتا
ہون یہہ کہ شکر کیا جاؤن میں اور دیکھا انبیا کو بیچ اونکی مانند چراغون کی اوپر اونکی نور ہی خاص کیے گئی ساتہہ عہد اور کی بیچ پہنچانی رسالت کے
اور نبوت کی اور وہ مذکور ہی بیچ قول اللہ تبارک و تعالی کی اور جب لیا ہمنی نبیون سے قول اونکا قول عیسی بن مریم تک تہے عیسی بن مریم بیچ ان روحون
کے پس بہیجا اوسکو یعنی اونکی روح کی ساتہہ حضرت جبرئیل کے طرف مریم کی اوپر اونکی سلام پس حدیث کی گئی ابی سی یہہ کہ داخل ہوئی روح اونکی منہہ
کی طرف سے مریم کی روایت کی یہہ احمد نی **ف** دوست رکہتا ہون یہہ کہ شکر کیا جاؤن یعنی اگر سب یکسان پیدا کرتا تو شکر نہ کرتی کیونکہ جو ایک
صفت ایک میں پیدا کی ہی دوسری میں نہیں پیدا کی پس ایک دوسری کو دیکہہ کر شکر کرتا ہی مثلا فقیر میں تقوی اور فراغ خاطر اور سلامتی آفات سے آخرت
میں نہیں اسطرح غنی کی میسر ہونا اسباب وغیرہ کا ہی کہ فقیر اونکو نہیں اور آیۃ میثاقہم کی بعد یون ہی ومنک ومن نوح وابراہیم وموسی وعیسی بن مریم
یعنی اور لیا قول تجہسی اور نوح سی اور ابراہیم سے اور موسی اور عیسی بیٹی مریم کی سی **وعن** ابی الدرداء قال بینما نحن عند رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نتذاکر ما یکون اذ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم بجبل زال عن

مَكَانِهٖ فَصَدِّقُوْهُ وَاِذَا سَمِعْتُمْ بِرَجُلٍ تَغَيَّرَ عَنْ خُلُقِهٖ فَلَا تُصَدِّقُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ يَصِيْرُ اِلٰى مَا جُبِلَ عَلَيْهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے
ابی درداسے کہا اوسوقت کہ تھی ہم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذکر کرتی تھی ہم اوس چیز کا کہ ہونیوالی ہی اوسوقت فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جسوقت کہ سنو تم پہاڑ کو کہ سرک گیا جگہہ اپنی سی پس سچ جانلو اوسکو اور جسوقت سنو تم کسی شخص کو کہ بدل گیا خلق اپنی سی پس نہ سچا
جانلو اوسکو پس تحقیق شان یہہ ہی کہ ہو جاتا ہی شخص طرف اوس چیز کی کہ پیدا کیا گیا ہی اوسپر روایت کی یہہ احمد نے **ف** اوس چیز کا کہ ہونیوالی ہی
یعنے جو چیز کہ پیدا ہونیوالی ہی اوسکی مقدمہ مین آپسمین گفتگو کر رہی تھی کہ ساتھہ سابقہ قضا وقدر کی ہی یا از سر نو پیدا ہوتی ہی پی اوس سابقہ کی اثر
معلوم ہوا کہ ذکر اسکا اگر بطریق نزاع اور جھگڑے کی نہ ہو تو منع نہین الیسی حضرت نے منع نہ فرمایا اور تعلیم کی فرمائی کہ ہر چیز مقدر ہی اور وہ ہرگز متغیر
نہین ہوتی اور ذکر کی ایک مثال اسکی اور یہہ جو فرمایا کہ پیدا کیا گیا ہی اوسپر یعنی مثلا جسکو دانا پیدا کیا اور تقدیر الہی دہر گئی کہ ایسا ہوگا ہرگز احمق نہین
ہوئیگا اسیطرح احمق دانا نہین ہوتا اور یہہ جو بسبب یا صنعت یا مصاحبت وغیرہ دانا کی احمق دانا ہو جاتا ہی وہ اس قسم کا نہین ہے کلام اوسمین ہے
کہ تقدیر الہی اور جبلت اور خلقت آدمی کے ایک خلق پر پڑی ہو یہہ قسم ہرگز تغیر وتبدیل نہین پاتی اور مصاحبت وغیرہ اور قسم مین کام آتی ہی نہ اسمین یعنے وہان
تقدیر مین یہی تھا کہ مصاحبت وغیرہ سی بن جائیگا بن گیا اور اسمین ہرگز تاثیر نہین کر سکتی **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
لَا يَزَالُ يُصِيْبُكَ فِيْ كُلِّ عَامٍ وَجَعٌ مِنَ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ الَّتِيْ اَكَلْتَ قَالَ مَا اَصَابَنِيْ شَيْءٌ مِنْهَا اِلَّا وَهُوَ
مَكْتُوْبٌ عَلَيَّ وَاٰدَمُ فِيْ طِيْنَتِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا ای رسول خدا کی ہمیشہ پہنچتی ہے تمکو درد ہر برس
کے بیماری اوس بکری زہر ڈالی ہوئی سی کہ کھائی تھی تمنی یعنی خیبر مین ایک یہودیہ نی کہلائی تھی فرمایا نہین پہنچی مجکو کوئی چیز اوس سے مگر وہ کہ لکھی تھی
اوپر میرے اور آدم تھی بیچ مٹی اپنی کی یعنی تقدیر ازلی مین یون ہی تھا روایت کی ابن ماجہ نے

بَابُ اِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ

یہہ باب ہے بیچ بیان ثابت کرنی عذاب قبر کی **ف** عذاب قبر کا ثابت ہی کتاب وسنت سی اسمین کچھہ شبہہ نہین اور مراد قبر سی عالم برزخ ہی کہ واسطہ ہی درمیان دنیا اور آخرت
کے اوس ہر جا ہو سکتا ہی کچھہ قبر کا گڑھا مراد نہین جیسے ڈوب جاتے ہین جل جاتے ہین جانور کھا جاتے ہین انکو بھی اگر اللہ تعالی چاہتا ہی عذاب کرتا ہی اور تصدیق عذاب قبر کی
مراتب مین صحیح تر اور سالم تر یہہ ہی کہ ایمان لاوی کہ ملائکہ اور سانپ بچھو کہ حدیثون مین آئی ہین سب ساتھہ عالم الہی کے واقع اور موجود ہین نہ محض خیال وہم
جو سنتی دیکھتی نہین ہین اوسکو تو اوسکی ہونی مین نقصان نہین رکھتا کیونکہ عالم الملکوت کو سر کی آنکھو نسی نہین دیکھہ سکتی اوسکی لیئی آنکھین ہے اور چاہیئین کہ
اونسی دیکھی اور اللہ چاہی تو ان آنکھونسی بھی دکھادی بس یہہ چیزین ہوتی ہین اور ہم نہین دیکھتی مثلا ایک شخص سوتی مین لذت اور دکھہ پاتا ہی اور
ہم نہین دیکھتی اسیطرح جاگتا بعضی دفع لذت اور الم سنتا ہی اور پاتا ہی اور پاس کا بیٹھنی والا نہین معلوم کرتا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم پاس لاتی تھی اور اصحاب دیکھتی تھی اور ایمان لاتی تھی ایسا ہی عذاب قبر کو جانی اور ایمان لاوی کذا ذکر القاری

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ
يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ نَزَلَتْ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ وَنَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی براء بن عازب سے کہ نقل کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا حضرت نے کہ مسلمان جسوقت
سوال کیا جاتا ہی بیچ قبر کی گواہی دیتا ہی یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ کی ہین پس یہہ ہی قول اللہ

تعالی کا ثابت رکھتا ہی اون لوگونکو کہ ایمان لاتی ہین ساتھہ بات محکم کی بیچ زندگانی دنیا کی اور بیچ آخرت کی اور بیچ ایک روایت کی ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آیہ یثبت اللہ الذین امنوا آخر تلک نازل ہوئی بیچ عذاب قبر کی کہا جاتا ہی واسطی اوسکی کون ہی رب تیرا پس کہتا ہی رب میرا اللہ ہی اور نبی میرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اس آیہ مین قول ثابت سی مراد ہی یہی کلمہ شہادت کہ مومن قبر مین پوچھا جاتا ہی کہ کون ہی پروردگار تیرا اور کون ہی پیغمبر تیرا اور کیا ہی دین تیرا پس اس شہادتین مین جواب تینون کا ہی اور آیہ مین جو فرمایا کہ ثابت رکھتا ہی اللہ مومنونکو ساتھہ بات محکم کی زندگانی دنیا مین اور آخرت مین پس ثابت رکھنا آخرت مین تو معلوم ہوا کہ اسطرح جواب دینگے اور نجات پاوینگی اور ثابت رکھنا دنیا مین یہہ ہی کہ اسی اعتقاد پر قائم رکھتا ہی جب امتحان کیی جاتی ہین اگرچہ آگ مین ڈالی جاوین کچھہ شبہہ نہین لاتی ہین

وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا وضع فی قبرہ وتولی عنہ اصحابہ انہ لیسمع قرع نعالہم اتاہ ملکان فیقعدانہ فیقولان ما کنت تقول فی ہذا الرجل لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم فاما المؤمن فیقول اشہد انہ عبد اللہ ورسولہ فیقال لہ انظر الی مقعدک من النار قد ابدلک اللہ بہ مقعدا من الجنۃ فیراہما جمیعا واما المنافق والکافر فیقال لہ ما کنت تقول فی ہذا الرجل فیقول لا ادری کنت اقول ما یقول الناس فیقال لا دریت ولا تلیت ویضرب بمطارق من حدید ضربۃ فیصیح صیحۃ یسمعہا من یلیہ غیر الثقلین متفق علیہ ولفظہ للبخاری

اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ جسوقت رکھا جاتا ہی بیچ قبر اپنی کے اور پھرتی ہین اوس سی ہمراہی اوسکی تحقیق وہ سنتا ہی آواز پاپوشون انکی کی آتی ہین اوس پاس دو فرشتی پس بٹھاتی ہین اوسکو پس کہتی ہین کیا تھا تو کہتا بیچ حق اوس شخص کے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پس مومن کہتا ہی گواہی دیتا ہون مین تحقیق وہ بندے اللہ کی ہین اور رسول اوسکی پس کہا جاتا ہی واسطی اوسکی دیکھہ طرف ٹھکانی اپنی کی دوزخ سی تحقیق بدلی تجکو اللہ نی بدلی اوسکی جاگہہ بہشت مین پس دیکھتا ہی اون دونونکو سبکو اور منافق اور کافر کہا جاتا ہی واسطی اوسکی کیا تھا تو کہتا بیچ حق اوس شخص کے پس کہتا ہی وہ نہین جانتا مین تھا مین کہتا جو کہتی تھی لوگ یعنی مومن پس کہا جاتا ہی نہ جانا تو نی عقل سی اور نہ پڑہا تو نی قرآن مین سی اور مارا جاتا ہی ساتھہ گرزون لوہی کی مارنا پس چلاتا ہی چلانا سنتی ہین اوسکو جو نزدیک اوسکی ہین سوا جنون کی اور آدمیونکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور لفظ اوسکی واسطی بخاری کی **ف** یہہ جو کہا بیچ حق اوس شخص کے تو یہہ اشارہ یا بسبب شہرت حضرت کے ہی یا حضرت کو روبرو لاتی ہون یا تصویر مثالی کی پس اس صورت مین کہ روز موت کی کرنی واسطی حاصل ہونی اس نعمت عظمی کی خوب ہے اور اسمین بشارت ہے مشتاقون کے لیے **ع** شب عاشقان بیدل چہ شب دراز باشد تو بیا کز اول شب در صبح باز باشد دیکھتا ہی دونونکو دونون ٹھکانی دکھاتی ہین کہ اگر دوزخی ہوتا لائق اوسکی تھا اب جنتی ہوا یہہ ملا تا قدر ہو اوسکو نعمتون بہشت کے اور جن و انس آواز عذاب کے اس لیے نہین سنتے کہ سنتی مین ایمان بالغیب جاتا رہتا اور سلسلہ معیشت کا منقطع ہوتا **ف** حدیثون صحیح مین جو مذکور ہی نجات ہونی مومن کے اور عذاب کافر و منافق سے یہہ حال مومن مطیع کا ہی لیکن مومن کو دیکھا کہ حال مومن فاسق کا کیا ہے آیا عذاب ہے یا نہین پس کہا ہی علما نی کہ حکم مومن فاسق کا یہہ ہی کہ جواب مین شریک ہی مومن مطیع کا اور بشارت اور دروازہ کھلنی بہشت مین اور راستہ انکی بہشت ہین شریک نہین تا اسمین ہی شریک ہو لیکن بعضی مین وسکے کثرت حتی کہ کچھہ عذاب بھی ہوتا ہو مگر جسکو اللہ چاہی تو اوسکو بخش دی حق

وعن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احدکم اذا مات عرض علیہ مقعدہ بالغداۃ والعشی ان کان من اہل الجنۃ فمن اہل الجنۃ وان کان من اہل النار فمن اہل النار فیقال ہذا مقعدک حتی یبعثک اللہ الیہ یوم القیامۃ متفق علیہ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہ مرتا ہی پیش کیا جاتا ہی اوسپر ٹھکانا اوسکا صبح اور شام اگر ہی بہشتیون مین سی پس ٹھکانا

جاتا ہی ٹھکانا اوسکا بہشت تو بسی اور اگر ہی دوزخیون مین سے پس پیش کیا جاتا ہی ٹھکانا اوسکا دوزخ کو پس کہا جاتا ہی یہہ ہے ٹھکانا تیرا منتظر رہ یہانتک
کہ اوٹھاوے تجھکو اللہ طرف اوسکے دن قیامت کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً دَخَلَتْ
عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا تَعَوَّذَ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ تحقیق ایک عورت یہودیہ
آئی انکی پاس پس ذکر کیا اوسنی عذاب قبر کا پس کہا اوس عورۃ نی حضرت عائشہ کو پناہ مین رکھی تمکو اللہ عذاب قبر کے سی پس پوچھا حضرت
عائشہ نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال عذاب قبر کا پس فرمایا کہ ہان عذاب قبر کا حق ہی کہا حضرت عائشہ نی پس نہین دیکھا مینے پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کو پیچھی اوس پوچھنی کی کہ نماز پڑہی ہو کوئی نماز مگر کہ پناہ پکڑی ساتھہ اللہ کی عذاب قبر سی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف ازبسکہ حضرت عائشہ نی عذاب قبر کا نام نہ سنا تہا متحیر ہوئین یہودیہ کی کہنی سی اور حضرت سی حال اوسکا پوچھا پہر حضرت کی پناہ چاہنی
مین احتمال ہی کہ آپکو بہی پہلی اس سے عذاب قبر کا علم نہو بعد اسکی وحی آئی ہو اور خبر دی ہو اور اوس روز سی پناہ چاہنی کا ورد کیا تعلیم امت
کے لیے یا حضرت کو معلوم ہو اور پناہ بہی چپکی مانگتی ہون حضرت عائشہ کو خبر نہو بعد سوال کی پکار کر مانگنی لگی تنبیہ کے لیے **وَعَنْ**
زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ لِبَنِي النَّجَّارِ عَلٰى بَغْلَةٍ لَهٗ وَنَحْنُ مَعَهٗ اِذْ حَادَتْ
بِهٖ فَكَادَتْ تُلْقِيْهِ وَاِذَا اَقْبُرٌ سِتَّةٌ اَوْ خَمْسَةٌ فَقَالَ مَنْ يَعْرِفُ اَصْحَابَ هٰذِهِ الْاَقْبُرِ قَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ فَمَتٰى
مَاتُوْا قَالَ فِي الشِّرْكِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰى فِيْ قُبُوْرِهَا فَلَوْلَا اَنْ لَا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ
يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِيْ اَسْمَعُ مِنْهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالُوْا
نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ
تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ
قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی زید بن ثابت سے کہ کہا اوس وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیچ باغ بنی نجار کی تہی سوار اپنی خچر پر اور ہم تہی ساتھہ کہ ناگہان
شوخی کی ساتھہ حضرت کی قریب تہا کہ گرادی حضرت کو اور ناگہان قبرین چھہ یا پانچ معلوم ہوئین پس فرمایا کون ہی کہ جانتا ہو صاحبون
ان قبرونکیکو کہا ایک شخص نے کہ مین جانتا ہون فرمایا کب مری ہی یعنی حالت شرک مین یا ایمان مین تہی کہا اوسنی کہ بیچ شرک کی پس فرمایا تحقیق یہہ
امت آزمائی جاتی ہی بیچ قبرون اپنی کی پس اگر ڈر نہ ہوتا یہہ کہ نہ دفن کروگی تم البتہ دعا مانگتا مین اللہ سی یہہ کہ سنادی تمکو عذاب قبر کا وہ کہ
سنتا ہون مین اوسکو پہر متوجہ ہوئی اوپر ہماری ساتھہ مونہہ اپنی کی پس فرمایا کہ پناہ پکڑو ساتھہ اللہ کی عذاب آگ کی سی کہا صحابہ نی کہ پناہ پکڑتی
ہین ہم ساتھہ اللہ کی عذاب آگ کی سی فرمایا پناہ پکڑو ساتھہ اللہ کی عذاب قبر کی سی کہا اونہون نی پناہ پکڑتی ہین ہم ساتھہ اللہ کی عذاب قبر سے فرمایا پناہ
پکڑو ساتھہ اللہ کی فتنون سے جو کہ ظاہر ہین یا دشمن سے اور جو کہ چھپی ہین یعنی جو گناہ بدن سے اور دل سی ہوتی ہین کہا اونہون نے پناہ پکڑتی ہین ساتھہ
اللہ کی فتنون سے جو کہ ظاہر ہین اون مین سے اور جو کہ چھپا ہے فرمایا کہ پناہ پکڑو ساتھہ اللہ کی فتنہ دجال کی سی کہا اونہون نی پناہ پکڑتی ہین ہم ساتھہ اللہ
کے فتنہ دجال کی سی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اگر نہ ڈر ہوتا یہہ کہ نہ دفن کروگی یعنی اگر اوس عذاب کو سنوگی تو دفن کرنا مردون کا چھوڑ دوگی بسبب بیہوشی

اور جانی تہی عقل کی **الفصل الثانی** فصل دوسری عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا قبر المیت اتاہ ملکان اسودان ازرقان یقال لاحدھما المنکر وللآخر النکیر فیقولان ما کنت
تقول فی ھذا الرجل فان کان مؤمنا فیقول ھو عبد اللہ ورسولہ اشھد ان لا الہ الا اللہ وان
محمدا عبدہ ورسولہ فیقولان قد کنا نعلم انک تقول ھذا ثم یفسح لہ فی قبرہ سبعون ذراعا
فی سبعین ثم ینور لہ فیہ ثم یقال لہ نم فیقول ارجع الی اھلی فاخبرھم فیقولان نم کنومۃ
العروس الذی لا یوقظہ الا احب اھلہ الیہ حتی یبعثہ اللہ من مضجعہ ذلک وان کان منافقا قال
سمعت الناس یقولون قولا فقلت مثلہ لا ادری فیقولان قد کنا نعلم انک تقول ذلک فیقال
للارض التئمی علیہ فتلتئم علیہ فتختلف اضلاعہ فلا یزال فیھا معذبا حتی یبعثہ اللہ من مضجعہ
ذلک رواہ الترمذی روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب قبر مین داخل کیا جاتا ہے
مردہ آتی ہین اوسکے پاس دو فرشتہ کالی کیری آنکہون والے کہا جاتا ہی ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر پس کہتے ہین وہ دو تو کیا تہا تو کہتا بیچ حق اس شخص
کے یعنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس اگر ہوتا ہی وہ شخص مومن پس کہتا ہی وہ بندی ہین اللہ کی اور بہیجی ہوئی اوسکی گواہی دیتا ہون مین یہہ نہین
کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی پس کہتے ہین دونو فرشتے تحقیق ہم جانتے تہی کہ تحقیق تو کہیگا یہہ پہر
کشادہ کیا جاتا ہی واسطے اوسکی بیچ قبر اوسکی ستر گز بیچ ستر گز عرض اور طول کی پہر روشنی کیجاتی ہی واسطے اوسکی بیچ اوسکی پہر کہا جاتا ہی واسطے
اوسکی سو رہ پس وہ کہتا ہی پہر جاؤن مین طرف اہل اپنی کی پس خبر دون انکو پس کہتی ہین سو رہ مانند سونی دولہا کی وہ کہ نہین جگاتا اوسکو مگر بہت
پیارا لوگون اوسکا طرف اوسکی یعنی جگانا ہر کسیکا خوش نہین لگتا موجب وحشت کا ہوتا ہی مگر محبوب کا یہانتک کہ اوٹہا دے اوسکو اللہ جگہہ سونی اوسکی
سے کہ یہہ ہے اور اگر ہوتا ہی منافق کہتا ہی سنتا تہا مین لوگون سے کہتی تہی کہنا پس کہا مینی مانند اوسکی نہین جانتا مین یعنی سوا اسکی پس کہتے ہین
فرشتے تحقیق تہی ہم جانتے یہہ کہ کہیگا تو یہہ پس حکم کیا جاتا ہی واسطے زمین کی مل جا اوسپر پس ملجاتی ہی اوسپر یعنی بہچتی ہے اوسکو پس متفرق ہوتی ہین
پسلیاں اوسکے یعنے داہنی بیچ بائین کے اور بائین بیچ داہنی کی پس ہمیشہ رہتا ہی بیچ اوسکے عذاب کیا گیا یہانتک کہ اوٹہا وے اوسکو اللہ جگہہ قبر اوسکی
سے کہ یہہ ہے روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** فرشتے ایسی صورت سی واسطے ہول اور وحشت کی آتی ہین اور خوف انکا کافر پر بہت ہوتا ہے تا متحیر ہو وین
جواب مین اور مومنونکی لیے آزمائش ہے پس ثابت رکہتا ہی اللہ انکا اور وے نڈر ہوتے ہین اسلیے کہ دنیا مین ڈرتے تہے
اللہ تعالی سے خبر اوسکی یہہ ہوگی کہ وہان نڈر ہونگے اور تہی ہم جانتے یعنی بسبب ارشاد پروردگار کی یا پیشانی پر نشانی سعادت کے اور نور ایمان کا ظاہر تہا پس
خبر دون انکو یعنی تا خوشحالی میری دیکہہ کر وہ خوش ہوویں جیسے مسافر کہیں راحت پاتا ہی تو کہتا ہی کاشکے اپنی اہل مین جا کر اور حال اپنا
انکو دکہاؤن ویسے یہہ کہیگا **وعن** البراء بن عازب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یاتیہ ملکان
فیجلسانہ فیقولان لہ من ربک فیقول ربی اللہ فیقولان لہ ما دینک فیقول دینی الاسلام فیقولان
ما ھذا الرجل الذی بعث فیکم فیقول ھو رسول اللہ فیقولان لہ وما یدریک فیقول
قرات کتاب اللہ فامنت بہ وصدقت فذلک قولہ یثبت اللہ الذین امنوا بالقول
الثابت الایۃ قال فینادی مناد من السماء ان صدق عبدی فافرشوہ

مِنَ الْجَنَّةِ وَأَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ فَيُفْتَحُ قَالَ فَيَأْتِيْهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيْبِهَا وَيُفْسَحُ لَهُ فِيْهَا مَدَّ بَصَرِهِ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَذَكَرَ مَوْتَهُ قَالَ وَيُعَادُ رُوْحُهُ فِيْ جَسَدِهِ وَيَأْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُوْلَانِ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِيْ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ كَذَبَ فَأَفْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ وَأَلْبِسُوْهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوْا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ قَالَ فَيَأْتِيْهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُوْمِهَا قَالَ وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيْهِ أَضْلَاعُهُ ثُمَّ يُقَيَّضُ لَهُ أَعْمٰى أَصَمُّ مَعَهُ مِرْزَبَّةٌ مِنْ حَدِيْدٍ لَوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ تُرَابًا فَيَضْرِبُهُ بِهَا ضَرْبَةً يَسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَيَصِيْرُ تُرَابًا ثُمَّ يُعَادُ فِيْهِ الرُّوْحُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے براء بن عازب سے انہوں نے نقل کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آتی ہیں مردے پاس دو فرشتے پس بٹھاتے ہیں اوسکو پس کہتے ہیں اوسکو کون ہے رب تیرا پس وہ کہتا ہے رب میرا اللہ ہے پھر کہتے ہیں وہ کیا ہے دین تیرا پس وہ کہتا ہے دین میرا اسلام ہے پھر کہتے ہیں وہ کون ہے یہ شخص کہ بھیجا گیا تھا بیچ تمہارے پس کہتا ہے وہ رسول خدا کا ہے پھر کہتے ہیں اوسکو کس چیز نے معلوم کروایا تجکو پس کہتا ہے پڑھے میں نے کتاب اللہ کی پس ایمان لایا میں ساتھ اوسکی اور سچا جانا میں نے یعنی بیچ کلام اللہ پر ایمان لاونگا حضرت پر بھی لاونگا پس یہ مراد ہے قول اللہ تعالیٰ کی سے ثابت رکھتا ہے اللہ اون لوگوں کو کہ ایمان لائے ساتھ بات ثابت کے یہ ہی سارا آیۃ کہا پس پکارتا ہے پکارنیوالا یعنی اللہ تعالیٰ یا فرشتہ ساتھ حکم اوسکی کے آسمان میں کہ سچا ہے بندہ میرا پس بچھونا کرو واسطے اوسکو بہشت میں سے اور پوشاک پہناؤ اوسکو بہشت میں سے اور کھولدو واسطے اوسکی دروازہ طرف بہشت کے پس کھولا جاتا ہے فرمایا پس آتے ہیں اوسکو باد ہوا اوسکی اور خوشبوئیں اوسکی اور کشادہ کیا جاتا ہے واسطے اوسکی بیچ اوسکی بقدر درازی نگاہ اوسکی اور کافر پس ذکر کیا فرمایا اوسکا اور کہا پھر ڈالی جاتی ہے روح اوسکی بیچ بدن اوسکی اور آتی ہیں اوسکی پاس دو فرشتے پس بٹھاتی ہیں اوسکو کہتے ہیں کون ہے رب تیرا پس کہتا ہے وہ ہاہ ہاہ نہیں جانتا میں پھر کہتے ہیں اوسکو کیا ہے دین تیرا پھر وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ نہیں جانتا میں پھر کہتے ہیں کون ہے یہ شخص کہ بھیجا گیا ہے بیچ تمہارے پس وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ نہیں جانتا میں پھر پکارتا ہے پکارنیوالا آسمان میں سے یہ جھوٹا ہے پس بچھونا کرو واسطے اوسکو آگ میں سے اور پہناؤ اوسکو پوشاک آگ میں سے اور کھولدو واسطے اوسکی دروازہ طرف دوزخ کی کہا پس آتی ہے اوسکو گرمی اوسکی اور لو اوسکی پھر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تنگ کی جاتی ہے اوپر اوسکی قبر اوسکی یہاں تک کہ داخل ہوتی ہیں بیچ اوسکی پسلیاں اوسکے داہنی طرف بائیں کے اور بائیں طرف داہنے کی پھر مقرر کیا جاتا ہے واسطے اوسکی فرشتہ اندھا اور بہرا ساتھ اوسکی ہوتا ہے گرز لوہے کا اگر مارا جاوے ساتھ اوسکی پہاڑ البتہ ہوجاوے مٹی پس مارتا ہے اوسکو ساتھ گرز کے ایسا مارنا کہ سنتی ہے اوسکو جو کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہے سوا آدمی اور جن کے پس ہوجاتا ہے مٹی پھر ڈالی جاتی ہے بیچ اوسکے روح روایت کی یہ احمد اور ابو داود نے **ف** ہاہ ہاہ ایک کلمہ ہے کہ عرب میں حیران و دہشت زدہ بولتا ہے جیسے یہاں آہ واہ یا وای وائے یہ کہ جھوٹا ہے کیونکہ آوازہ دین و اسلام کا اور نبوت کا مشرق سے مغرب تک پہنچا نہ جاننا کیا معنی اور فرشتہ اندھا بہرا اس لیے مقرر ہوگا کہ اوسکے آواز رونی چلانی وغیرہ کی نہ دیکھے نہ سنے کہ رحم آوے پھر روح ڈالی جاتی ہے اوسمیں یہ شدت عذاب کے لیے ہے اور سزا ہے اوسکے منکر ہونیکی عذاب قبر سے **ف**

عَنْ عُثْمَانَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا وَقَفَ عَلٰى قَبْرٍ يَبْكِيْ حَتّٰى يَبُلَّ لِحْيَتَهُ فَقِيْلَ لَهُ تُذْكَرُ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَا تَبْكِيْ وَتَبْكِيْ مِنْ هٰذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ فَإِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ إِلَّا وَالْقَبْرُ أَفْظَعُ مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے حضرت عثمان سے

تحقیق وہ تھی جسوقت کہ ٹھہرتی قبر کی پاس روتی یہانتک کہ تر کرتی ڈاڑھی اپنی پس کہا گیا واسطی اُسکے ذکر کرتی ہو بہشت کا اور دوزخکا پس نہین روتی اور روتی ہو اس جگہہ کھڑی ہونی سی پس فرمایا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی تحقیق قبر اول منزل ہی منازل آخرت کی پس اگر نجات پائی اس سے کسی نی پس جو چیز کہ پیچھی اُسکی ہی آسان تر اُس سے اور اگر نہ نجات پائی اس سے پس جو چیز کہ پیچھی اُسکے ہی سخت تر ہی اس سے کہا اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین دیکھی مینی کوئی جگہہ دیکھنی کی مگر قبر سخت تر ہی اُس سے یعنی عیش منغص کرتی ہی اور شدت و محنت یاد دلاتی ہے روایت کی یہہ ترمذی نی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے **وعنه** قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ ثُمَّ سَلُوا لَهُ بِالتَّثْبِيتِ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے اوسی سے کہا تھی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ فارغ ہوتی دفن کرنی میت کے سے تو ٹھہرتی نزدیک اُسکی پس فرماتی استغفار کرو واسطی بھائی اپنی کی پھر مانگو واسطی اُسکی ثابت رکھنی کو یعنی اللہ تعالی اُسوقت مین اوسی ثابت رکھی پس تحقیق وہ اسوقت سوال کیا جاتا ہی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ دعا و استغفار زندہ کی مفید ہی مردہ کو مذہب اہل سنت جماعت کا یہی ہے اور یہہ دعا اور ثنا ہی انگنی سوا تلقین میت کی ہی کہ بعد دفن کی کرتی ہین اور تلقین میت کی اکثر حنفیہ کے نزدیک ثابت نہین ہے لیکن اکثر شافعیہ اور بعض حنفیہ کی نزدیک مستحب ہے اور وارد ہوئی ہی بیچ تلقین بعد دفن کی ایک حدیث ابوامامہ صحابی سی کہ ذکر کی ہی وہ سیوطی نی جمع الجوامع مین حدیث طبرانی سی اور ابن نجار نی اور ابن عساکر نی اور دیلمی نی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب مرے کوئی تم مین کا اور مٹی ڈال چکو تو کھڑا ہووے ایک شخص سرہانہ قبر کی اور کہی یا فلان بن فلانہ اور میت سنتا ہی لیکن جواب نہین دیتا پھر کہی یا فلان بن فلانہ جب وہ اسکو سنتا ہی تو اوٹھ بیٹھتا ہی قبر مین پھر کہی یا فلان بن فلانہ اس بار کہتا ہی میت ارشاد کر مجکو رحمت کری خدا تعالی تجپر لیکن تم نہین سنتی اسکو پھر کہی یاد کر ای فلانی وس کلمہ کو کہ نکلا تو اوسپر دنیا سی کی وہ شہادت ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ہے راضی ہوا تو کہ خدا تعالی پروردگار تیرا ہے اور محمد پیغمبر تیری ہین اور اسلام دین تیرا ہے اور قرآن امام تیرا جب یہہ کہتا ہے تو پکڑ لیتا ہی ایک منکر و نکیر مین سے ہاتھہ دوسریکا اور کہتا ہی باہر نکل اس جگہ سے کہ بیٹھے ہم کیا کام رکھتی ہین اس سے کہ حق تعالی نی تلقین کے لیے سکھائی وسکو دلیل اسکی ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر نام میت کے ماں کا نہ جانین ہم تو کیا کہین اور کسکی طرف نسبت کرین فرمایا نسبت کر حوا کی طرف کہ ماں سبھونکی ہی تمام ہوئی حدیث اور پڑھنا اول سورہ بقرہ کا مفلحون تک اور آمن الرسول کا بھی آیا ہے اور اگر ختم قرآن کری افضل ہے اور بعضی علما سی منقول ہے کہ اگر مسئلہ فقہ کا ذکر کری بہتر ہے فضیلت کہتا ہی و رباعث اُترنی رحمت کا ہوتا ہے **وعن** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُسَلَّطُ عَلَى الْكَافِرِ فِي قَبْرِهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ تِنِّينًا تَنْهَسُهُ وَتَلْدَغُهُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ لَوْ أَنَّ تِنِّينًا مِنْهَا نَفَخَ فِي الْأَرْضِ مَا أَنْبَتَتْ خَضِرًا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ وَقَالَ سَبْعُونَ بَدَلَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ معین کیے جاتے ہین کافر پر اُسکی قبر مین ننانوین اژدہا کاٹتی ہین اسکو اور ڈستی ہین اسکو یہانتک کہ ہووے قیامت اگر تحقیق ایک اژدہا اونمین سے پھنکارا مارے بیچ زمین کے نہ اوگاوے زمین سبزہ روایت کی یہہ دارمی نی اور روایت کی ترمذی نی مانند اسکی اور کہا ستر بدلے ننانوین کے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ حِينَ تُوُفِّيَ فَلَمَّا صَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَسُوِّيَ عَلَيْهِ سَبَّحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّحْنَا طَوِيلًا ثُمَّ كَبَّرَ فَكَبَّرْنَا فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِمَ سَبَّحْتَ ثُمَّ كَبَّرْتَ قَالَ لَقَدْ تَضَايَقَ عَلَى هٰذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبْرُهُ حَتَّى فَرَّجَهُ اللّٰهُ عَنْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ روایت ہے جابر سی کہا نکلی ہم ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کی طرف جنازہ سعد بن معاذ کی جسوقت کہ وفات کیے گئے یعنی جب کہ نماز پڑھی اوپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور رکھے گئے سعد بیچ قبر اپنی کی درست کیے اوپر انکے مٹی تسبیح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی سبحان اللہ پڑھا پس ہم نے بھی تسبیح کی بہت دیر تک پھر تکبیر کہی حضرت نے یعنی اللہ اکبر کہا پس تکبیر کہی ہم نے پس کہا گیا اے رسول خدا کے کیوں تسبیح کی تمنے پھر تکبیر کہے تمنے فرمایا تحقیق تنگ ہوئی اوپر اس بندہ صالح کے قبر اسکی یہانتک کہ کھولدی وہ اللہ تعالی نے اوس سے بسبب تسبیح ہماری کی روایت کی یہہ احمد نے **ف** کیونکہ غصہ اللہ تعالی کا رفع ہوتا ہی اس سے اور اسی لیے مستحب ہے تکبیر کہنی وقت دیکھنے ڈر کی چیز کی علی **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الَّذِيْ تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ وَفُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَشَهِدَهُ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ** اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ وہ شخص ہے یعنی سعد کہ ہلا واسطے اوسکی عرش یعنی خوشی کی ہل عرش نے بسبب چڑہنے روح پاک اوسکی اور کہولی گئی واسطے اوسکی دروازے آسمان کی اور حاضر ہوئے اوسکی جنازہ پر ستر ہزار فرشتے تحقیق بھیچی گئی بھینچا یعنی بیچ قبر کی پھر کشادہ کی گئی قبر اور دور ہوئی یہہ سختی اوس سے یعنی بسبب برکت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی یہہ نسائی نے **وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِيْ يُفْتَنُ فِيْهَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَكَرَ ذٰلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ ضَجَّةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ هٰكَذَا وَزَادَ النَّسَائِيُّ حَالَتْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَنْ اَفْهَمَ كَلَامَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَكَنَتْ ضَجَّتُهُمْ قُلْتُ لِرَجُلٍ قَرِيْبٍ مِّنِّيْ اَيْ بَارَكَ اللهُ فِيْكَ مَاذَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ قَوْلِهٖ قَالَ قَالَ قَدْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ قَرِيْبًا مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ** اور روایت ہی اسماء بیٹی ابو بکر رضی سی کہا کہ کہڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم واسطے خطبہ کے پس ذکر کیا فتنہ قبر کا کہ آزمایا جاتا ہی بیچ اوسکے آدمی پس جب ذکر کیا یہہ چلائے مسلمان چلانا روایت کی یہہ بخاری نے اسطرح اور زیادہ کیا نسائی نے حائل ہوا چلانا درمیان میرے اور درمیان اسکی کہ سمجھوں میں کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس جب کہ ٹھہر گیا چلانا اونکا کہا میں واسطے ایک شخص کے کہ نزدیک تہا میرے اے فلانے برکت کرے اللہ تعالی بیچ تیری یعنی زیادہ کرے اللہ تعالی علم وحلم تیرا کیا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ آخر فرمانے اپنی کی کہا اوسنے فرمایا تحقیق وحی کی گئی ہی طرف میرے یہہ کہ تم آزمائے جاؤ گے بیچ قبروں کی قریب آزمانے دجال کی سے **ف** یعنی فتنہ قبر با عتبار ہول ودہشت کے قریب ہے فتنہ دجال کی **وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ مُثِّلَتْ لَهُ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوْبِهَا فَيَجْلِسُ يَمْسَحُ عَيْنَيْهِ وَيَقُوْلُ دَعُوْنِيْ اُصَلِّيْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی حضرت نے صلے اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہ داخل کیا جاتا ہی مردہ یعنی مومن قبر میں خیال کیا جاتا ہے واسطے اوسکے آفتاب نزدیک غروب ہونے اوسکی پس بیٹھتا ہی ملتا ہی آنکہیں اپنے اور کہتا ہی کہ چھوڑ دو مجکو کہ نماز پڑھوں روایت کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** یہہ بات اونکو اون فرشتوں سی کہتا ہی پہلی سوال جواب کے کہ میں نماز پڑہ لوں پہر جو چاہو کرو یا بعد فراغت کے سوال جواب سے کہتا ہی اور خیال کرتا ہی کہ اپنی گھر والوں میں بیٹھا ہوں یہہ حالت اوسکی فراغت حال پر دلالت کرتی ہی گویا ہنوز دنیا میں ہے اور سویا تھا اور دلالت کرتی ہی اوپر کہ دنیا میں بڑا محافظ اور دائم نماز پڑھنی والا ہوگا کہ جسکو وہاں بھی نماز بحسب عادت کی یاد آئی اور خصوصیت قرب مغرب کے مناسب حال مسافر اور تنہائی اوسکی ہی کہ شام غریبان مشہور ہے مسافر جب شہر میں آتا ہی شام کو تو حیران ہوتا ہے کہ کہاں جاؤں اور کیا کرے ۔ تو زلف را کشادی و تاریک شد جہان ؛ اکنون فتاد شام غریبان کجا روند ؛ نماز شام غریبان چو گریہ آغازم ؛ بہ ہای ہای غریبانہ گریہ پردازم ؛ **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ**

وسلم قال ان الميت يصير الى القبر فيجلس الرجل في قبره غير فزع ولا مشغوب ثم يقال له فيم كنت فيقول
كنت في الاسلام فيقال ما هذا الرجل فيقول محمد رسول الله جاءنا بالبينات من عند الله فصدقناه فيقال
له هل رأيت الله فيقول ما ينبغي لاحد ان يرى الله فيفرج له فرجة قبل النار فينظر اليها يحطم بعضها بعضا فيقال
له انظر الى ما وقاك الله ثم يفرج له فرجة قبل الجنة فينظر الى زهرتها وما فيها فيقال له هذا مقعدك على
اليقين كنت وعليه مت وعليه تبعث ان شاء الله تعالى ويجلس الرجل السوء في قبره فزعا مشغوبا فيقال له فيم
كنت فيقول لا ادري فيقال له ما هذا الرجل يقول سمعت الناس يقولون قولا فقلته فيفرج
له فرجة قبل الجنة فينظر الى زهرتها وما فيها فيقال له انظر الى ما صرف الله عنك
ثم يفرج له فرجة الى النار فينظر اليها يحطم بعضها بعضا فيقال له هذا
مقعدك على الشك كنت وعليه مت وعليه تبعث ان شاء الله تعالى رواه ابن ماجة

اور روایت کی ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ سلم سے فرمایا تحقیق مردہ پہنچتا ہے طرف قبر کی پھر بیٹھتا ہے شخص یعنے نیک بیچ قبر اپنی کی بیچ اوس
حالت کے کہ نہیں کچھہ خوف زدہ ہوتا اور نہ گھبرایا ہوا پھر کہا جاتا ہے اسکو بیچ کس دین کے تہا تو پس وہ کہتا ہے تہا میں بیچ اسلام پھر کہا جاتا ہے کون ہے یہہ شخص پس وہ کہتا ہے محمد رسول خدا کے لائے ہمارے
پاس دلیلیں طرف نزدیک خدا کی سے پس مانا ہم نے انکو پھر کہا جاتا ہے واسطے اوسکے کیا دیکھا تو نے اللہ کو پس وہ کہتا ہے کہ نہیں لائق واسطے کسیکے کہ دیکھے اللہ کو پس
کہولا جاتا ہے واسطے اوسکے روشندان طرف دوزخ کی پس دیکھتا ہے طرف اوسکے کہ توڑتی ہے بعض اوسکی بعض کو پھر کہا جاتا ہے واسطے اوسکے دیکھہ طرف
اوس چیز کی کہ بچایا تجکو اللہ نے پھر کہولا جاتا ہے واسطے اوسکے دریچہ طرف بہشت کی پس دیکھتا ہے طرف تازگی اوسکی کے اور اوس چیز کی کہ بیچ اوسکی ہے پھر کہا جاتا
ہے واسطے اوسکے یہہ ہے ٹھکانا تیرا کیونکہ اوپر یقین کے تہا تو اور اوسی پر مرا تو اور اوسی پر اوٹھایا جاویگا تو اگر چاہے اللہ تعالی اور بیٹھتا ہے شخص بد بیچ قبر اپنی کے
کے ڈرتا ہوا گھبرایا ہوا پس کہا جاتا ہے واسطے اوسکے بیچ کس دین کے تہا تو پس وہ کہتا ہے نہیں جانتا میں پس کہا جاتا ہے واسطے اوسکے کون تہا یہہ شخص پس وہ
کہتا ہے سنا میں نے لوگوں کو کہتے تھے کہنا پس کہتا تہا میں وہ پس کہولا جاتا ہے واسطے اوسکے روشندان طرف بہشت کی پس دیکھتا ہے طرف تازگی
اوسکی کے اور اوس چیز کی کہ بیچ اوسکی ہے پھر کہا جاتا ہے واسطے اوسکے دیکھہ طرف اوس چیز کی کہ پہیری اللہ تعالی نے تجسے پھر کہولا جاتا ہے واسطے اوسکے
روشندان طرف دوزخ کی پس دیکھتا ہے طرف اوسکی توڑتا ہے بعض اوسکا بعض کو پھر کہا جاتا ہے واسطے اوسکے یہہ ہے ٹھکانا تیرا کیونکہ اوپر شک کے
تہا تو اور اوپر اوسکی مرا تو اور اوپر اوسکی اوٹھایا جاویگا تو اگر چاہیگا اللہ تعالے روایت کی یہہ ابن ماجہ نے

باب الاعتصام بالكتاب والسنة

باب ہے اعتماد کرنیکا ساتھہ کتاب و سنت کی ف کتاب یعنے کلام اللہ اور سنت سے مراد ہے اقوال اور افعال
اور احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جنکو شریعت طریقت حقیقت کہتے ہیں ۞

الفصل الاول

فصل پہلے عن
عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احدث في امرنا هذا ما ليس منه فهو رد متفق عليه
روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کہ نئی بات نکالی بیچ اس دین ہمارے کی وہ چیز کہ نہیں اوسمیں سے پس وہ مردود ہے روایت کی
یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے جسنے عقل سے ایک بات نکالی اسلام میں کہ نہیں ہے اوسکی اصل کتاب و سنت سے سند ظاہر خفی لفظی یا مستنبط پس وہ مردود ہے
اور لفظ ما لیس منہ میں اشارہ ہے اس طرف کہ نکالنا اوس چیز کا کہ مخالف کتاب و سنت کی نہو برا نہیں ہے ۞ وعن جابر قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم اما بعد فان خير الحديث كتاب الله وخير الهدى هدى محمد وشر الامور محدثاتها وكل

بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اما بعد پس تحقیق بہترین باتون کی کتاب
خدا کی اور بہتر ین راہون مین راہ محمد کی اور بدترین چیزون کی نئی نکلی ہوئی جو چیزین ہین اور جو بدعت ہے گمراہی ہی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** امر
پیچھے اسکی یعنی پیچھے حمد وصلوۃ کی یہہ حدیث حضرت نی خطبہ مین بیان فرمائی اس لیے اسطرح فرمایا اور جو بدعت ہی گمراہی ہی معنی یہہ ہین کہ جو بدعت سیئہ
ہے وہ سبب گمراہی کی ہی جاننا چاہیے کہ جو چیز حضرت کی بعد پیدا ہوئی وہ بدعت ہے اوسمین سے جو موافق اصول اور قواعد سنت کی ہو اوسکو بدعت
حسنہ کہتی ہین اور جو مخالف اوسکے ہو بدعت ضلالۃ اور سیئہ یعنی بری کہتی ہین چنانچہ مراد کل بدعۃ ضلالۃ سی یہی ہوتی ہی اور بعضی بدعت واجب ہے
مانند تعلیم نحو کی واسطی سمجھنے کلام اللہ وغیرہ کی اور بعضی بدعت حرام ہی مثل مذاہب جبریہ قدریہ وغیرہ کی اور رد انکا کرنا بدعات واجبہ سی ہی اور بعضی
بدعت مستحب جیسے خانقاہ و مدرسہ بنانی اور جتنی اچھی کام کہ حضرت کی زمانہ مین نہ تھی اور بعضی مکروہ مثل نقش ونگار کرنی مساجد اور کلام اللہ کے اور
بعضے مباح مانند مصافحہ کی صبح کی بعد بموجب مذہب شافعی کی اور مذہب حنفی مین مکروہ ہی کہا امام شافعی نی کہ جو بات نئی نکالی اور وہ مخالف
کتاب یا سنت یا قول فعل صحابہ یا اجماع کی ہو ضلالۃ ہی اور جو ایسی نہو پس نہین وہ بری ہے شیخ سی علی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَ
مُطَّلِبُ دَمِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهَرِيقَ دَمَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
غصہ کیے گئے لوگو تین طرف خدا کی تین ہین ایک تو کجروی کرنیوالا حد حرم مین اور ڈھونڈھنی والا اسلام مین طریقہ جاہلیت کا اور طلب کرنیوالا خون
کسی شخص کا ناحق تاکہ بہادی خون اوسکا روایت کی یہہ بخاری نی **ف** کجروی حد حرم مین یہہ ہے کہ جو باتین کرنی وہان منع ہین وہ کری مثل لڑنی شکار
کرنی وغیرہ کی یا مطلق گناہ کرنی مراد ہین اور طریقہ جاہلیت کا جیسی نوحہ کری یا گریبان چاک کری مصیبت کے وقت یا شگون بد لے یا نوروز کری یا اور رسمین کفر کی
برتی تاکہ بہادی خون اوسکا یعنی فقط خونریزی ہی ملحوظ ہو نہ قتل مین نہ اور غرض اگرچہ مطلق قتل برا ہے مگر بقصد ریزی خونریزی کی سب سے بدتر پس معلوم کیا
چاہیے کہ جب چاہنی والی معصیت کا یہہ حال ہی تو اوسکی کرنیوالی کا کیا حال ہوگا ؛ حق ؛ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبٰى قِيلَ وَمَنْ أَبٰى قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ
أَبٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سب امت میری داخل ہوگی بہشت مین مگر جسنی کہ قبول نہ کیا اور سرکشی
کی کہا گیا اور کسنی قبول نہ کیا اور سرکشی کی فرمایا جسنی طاعت کی میری داخل ہوا بہشت مین اور جسنی نافرمانی کی میری پس تحقیق قبول نہ کیا روایت کی بخاری نی **ف**
کہا گیا کسنی سرکشی کی یعنی مراد سرکش سی کون ہی پس حضرت نے جواب مین سرکش اور غیر سرکش بیان کیے واسطی خوب واضح ہونیکی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ
جَاءَتْ مَلٰئِكَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالُوا إِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوا لَهُ مَثَلًا قَالَ
بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوا مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا وَجَعَلَ
فِيهَا مَأْدُبَةً وَبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَأَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ
الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ فَقَالُوا أَوِّلُوهَا لَهُ يَفْقَهْهَا قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ
يَقْظَانُ فَقَالُوا الدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِي مُحَمَّدٌ فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى
اللّٰهَ وَمُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی جابر سی کہا کہ آئی فرشتی
طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ سوتی تھی پس کہا فرشتون نی آپسمین تحقیق واسطے اس صاحب تمہارے کی یعنی آنحضرت کے کہاوت ہے پس بیان کرو واسطی اوسکی کہاوت

کو کہا بعضے فرشتوں نے تحقیق وہ سوتا ہے یعنی بیان کرنا کیا فائدہ اور کہا بعضے فرشتوں نے تحقیق آنکھہ سوتی ہے اور دل جاگتا ہے پس کہا واسطے اسکے مانند مثل ایک شخص کے کہ بنایا گھر اور ٹھرایا بیچ اوسکے کھانا کھلانا اور بھیجا بلانیوالے کو پس جسنے کہ مانا بلانیوالے کو داخل ہوگا گھر میں اور کھاویگا کھانا اور جسنے نہ قبول کیا بلانیوالے کو نہ داخل ہوگا گھر میں اور نہ کھاویگا کھانا پس کہا فرشتوں نے آپس میں بیان کرو اسکو تاکہ سمجھے اسکو کہا بعضے فرشتوں نے تحقیق وہ سوتا ہے اور کہا بعضوں نے تحقیق آنکھہ سوتی ہے اور دل جاگتا ہے پھر کہا مراد گھر سے بہشت اور بلانیوالے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس جسنے فرمان برداری کی محمد کی پس تحقیق فرمان برداری کی اللہ کی اور جسنے نافرمانی کی محمد کی پس تحقیق نافرمانی کی اللہ کی اور محمد فرق کرنیوالے ہیں درمیان لوگوں کے روایت کی یہہ بخاری نے **ف** فرق کرنیوالے ہیں کہ فرق کردیا کافر اور مومن میں اور حق اور باطل میں اور صالح اور فاسق میں اور کھانا جو تیار کیا ہے مراد اوس سے نعمتیں بہشت کے اور مراد شخص سے پاک پروردگار ہے یہہ دونوں بسبب اسکے کہ ظاہر ہیں بیان نہیں کیے ۱۲ح

وعن انس قال جاء ثلاثة رهط الى ازواج النبي صلى الله عليه وسلم يسئلون عن عبادة النبي صلى الله عليه وسلم فلما اخبروا بها كانهم تقالوها فقالوا اين نحن من النبي صلى الله عليه وسلم وقد غفر الله له ما تقدم من ذنبه وما تاخر فقال احدهم اما انا فاصلي الليل ابدا وقال الآخر انا اصوم النهار ابدا ولا افطر وقال الآخر انا اعتزل النساء فلا اتزوج ابدا فجاء النبي صلى الله عليه وسلم اليهم فقال انتم الذين قلتم كذا وكذا اما والله اني لاخشاكم لله واتقاكم له لكني اصوم وافطر واصلي وارقد واتزوج النساء فمن رغب عن سنتي فليس مني متفق عليه

اور روایت ہے انس سے کہا آئے تین شخص طرف بیبیوں کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پوچھتے ہوئے عبادت آنحضرت کی پس جب کہ خبر دیے گئے ساتھہ اوسکی گویا کہ کم جانا اوسکو پس کہا آپس میں کہاں ہیں ہم بہ نسبت آنحضرت کی اور تحقیق بخشے اللہ نے واسطے اونکے جو پہلے کیے گناہ اور جو پچھلے پس کہا ایک نے اونمیں سے پس میں نماز پڑہا کرونگا تمام رات ہمیشہ اور کہا دوسرے نے میں روزی رکھا کرونگا دنکو ہمیشہ اور نہ افطار کرونگا اور کہا تیسرے نے پس میں الگ رہونگا عورتوں سے پس نہ نکاح کرونگا کبھی پس تشریف لائے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم طرف اونکے پس فرمایا حضرت نے تمنے کہا تھا ایسا اور ایسا خبردار ہو قسم ہے خدا کی تحقیق میں البتہ بہت ڈرتا ہوں بہ نسبت تمہاری اللہ سے اور بہت تقوی کرتا ہوں بہ نسبت تمہاری واسطے اللہ کے لیکن میں روزی بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور نماز بھی پڑہتا ہوں رات کو اور سوتا بھی ہوں اور نکاح بھی کرتا ہوں عورتوں سے پس جس شخص نے اعراض کیا طریقہ میرے سے پس نہیں ہے مجھ سے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** آئے تین شخص یعنے حضرت علی اور عثمان بن مظعون اور عبد اللہ بن رواحہ اور کہاں ہیں ہم یعنی ہمکو آنحضرت سے کیا مناسبت ہے مقدمہ عبادتمیں کیواسطے کہ حضرت کو حاجت نہیں عبادت کی کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر یعنی تاکہ بخشے اللہ تیرے اگلے پچھلے گناہ تیرے اور نکاح بھی کرتا ہوں عورتوں سے کمال بھی ہے کہ حق اونکے ادا کرے اور حقوق الہی میں بھی کچھہ فرق نہ آوے اور توکل وغیرہ ہاتھہ سے نہ جاوے اور حضرت سبب اسکے یہہ تامیں کرتے تھے تاکہ امت بھی پیروی کرے اور جسنے اعراض کیا یعنے بیزار ہو کر بے رغبت ہو کر میری سنت ترک کی وہ میری جماعت سے نہیں اسمیں اشارہ ہے اوپر کہ طریقہ رہبانیہ نہ اختیار کریں کہ عاجز ہو دینگے اور حق عبادت ادا نہ ہو سکیگا ۱۲ علی حق **ف** ۲ اس حدیث سے بعضوں نے استنباط کیا ہے کہ اسمیں رد ہے اونکا جو بدعت حسنہ نکالتے ہیں کیونکہ یہہ چیزیں قسم عبادت سے ہیں مگر زیادہ تھیں سنت سے پسند نہ فرمائیں پس اولی ہے کہ جو عبادت حضرت سے ثابت ہوئے اوسکو اوسی طرح ادا کرے کمی زیادتی نہ کرے انتہی اقوال و سنانے مولانا اسحق ۱۲

وعن عائشة قالت صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا فرخص فيه فتنزه عنه قوم فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فخطب فحمد الله ثم قال ما بال اقوام يتنزهون عن الشيء اصنعه فوالله اني لاعلمهم بالله واشدهم له خشية متفق عليه

اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہ کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک چیز میں رخصت دیکر اوسکی اوس پر ہیز کیا اوس سے کئی شخصوں نی پس
پہنچی یہہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس خطبہ فرمایا اور اللہ کی تعریف کی پہر فرمایا کیا حال ہے اون لوگونکا کہ پرہیز کرتی ہین ایسی چیز سی کہ کرتا ہون مین
پس قسم خدا کی تحقیق مین ان سب سے زیادہ جانتا ہون مین امر سے اللہ کی اور بہت زیادہ ہون ڈرنی والا اللہ کے ڈرنی کر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف**
کے حضرت نی ایک چیز یعنی روزہ مین اپنی بی بی کا بوسہ لیا یا سفر مین روزہ افطار کیا یہہ رخصت کی بات ہے اور معنی آخیر حدیث کی یہہ کہ مین باوجود کمال
تقوی اور ڈر کی عمل رخصت پر کرتا ہون یہہ کون ہین کہ نہ کرین اور حقیقت مین رخصت پر عمل کرنی مین بڑی بڑی حکمتین ہین ظاہر کرنا عجز کا ہی
اور ضعف بشریت کا اور رفاہیت نفس کی اسی لیے حضرت نی فرمایا ہی کہ اللہ تعالی دوست رکہتا ہی کہ عمل کیا جاوی رخصتون پر یعنی آسانیون پر جیسا کہ
دوست رکہتا ہی کہ عمل کیا جاوی عزیمتون پر یعنی اولی چیزون پر **وعن** رافع بن خدیج قال قدم نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
المدینۃ وھم یابرون النخل فقال ما تصنعون قالوا کنا نصنعہ قال لعلکم لو لم تفعلوا کان
خیرا فترکوہ فنفضت قال فذکروا ذلک لہ فقال انما انا بشر اذا امرتکم بشیء من امر دینکم فخذوا بہ
واذا امرتکم بشیء من رائی فانما انا بشر رواہ مسلم اور روایت ہی رافع بیٹی خدیج کی سی کہا تشریف لائی حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم مدینہ مین اور مدینہ والی تابیر کرتی تہی درخت خرما کو پس فرمایا حضرت نی کیا کرتی ہو تم کہا مدینہ والون نی تہی ہم کرتی موافق عادت کی فرمایا
شاید کہ اگر نہ کرو تم تو بہتر ہے پس چہوڑ دیا لوگون نی پس کم ہوا میوہ اوس سال کہا راوی نی پس ذکر کیا روبرو آنحضرت کی پس فرمایا حضرت نے
نہین ہین مگر آدمی جب حکم کرون مین تمکو ساتہہ کسی چیز کی بات دین تمہاری کی سی پس لو اوسکو اور جسوقت حکم کرون مین تمکو ساتہہ ایک چیز کی اپنی عقل سے
پس نہین ہین مگر آدمی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** معنے تابیر کی یہہ ہین کہ کہجور مین ایک درخت ہوتا ہی نر اور درخت ہوتی ہین مادہ نر کا پہول
جہاڑتی ہین مادہ پر تا پہلین اور معنی آخیر حدیث کی یہہ کہ دنیا کی اسباب کی مقدمہ مین مجہسی خطا بہی ہوتی ہی اور صواب بہی حاصل یہہ کہ حضرت نے اپنی
اجتہاد سی منع فرمایا تہا بغیر اوترنی وحی کی الہی کی دیکہا اوسکو امور جاہلیت سے اور تاثیر اوسکی کمی زیادتی مین معقول نہ پائی اور نظر اسپر نہ فرمائی تہی
کہ شاید کچہہ اوسکے خاصیت ہو بسبب جاری ہونی عادت الہی کی اسلیے جزما منع نہ فرمایا بلکہ فرمایا اگر نہ کرو بہتر ہے پس جب دیکہا کہ اسمین ایک خاصیت ہے بسبب جاری
ہونے عادت الہی کی ورنہ اسمین کچہہ آیا نہین سکوت فرمایا یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امور دنیا کی طرف التفات تہا
اور غرض اونکی دنیا نہ تہی بلکہ اہتمام تہا بیان کرنی امور آخرت کا اور بعضی روایت مین اس قصہ مین آیا ہی کہ فرمایا انتم اعلم بامور دنیاکم یعنی تم خوب
جانتی ہو امور دنیا اپنی کی اوسکی بہی یہی معنی ہین کہ مجہی التفات نہین امور دنیا پر والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ دانا تہی امور دنیا اور
آخرت مین ؛ ح **وعن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما مثلی ومثل ما بعثنی اللہ بہ کمثل
رجل اتی قوما فقال یا قوم انی رایت الجیش بعینی وانی انا النذیر العریان فالنجاء النجاء فاطاعہ طائفۃ
من قومہ فادلجوا فانطلقوا علی مھلھم فنجوا وکذبت طائفۃ منھم فاصبحوا مکانھم فصبحھم
الجیش فاھلکھم واجتاحھم فذلک مثل من اطاعنی فاتبع ما جئت بہ ومثل من عصانی
وکذب ما جئت بہ من الحق متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوا اسکی نہین کہ مثل میری اور مثل اوس چیز کے
کہ بہیجا مجکو اللہ نے ساتہہ اوسکی یعنی دین و شریعت مانند مثل ایک شخص کے کہ آیا ایک قوم کی پاس پس کہا اوسنی اے قوم میری تحقیق دیکہا مینی لشکر اپنی آنکہون سے اور
تحقیق مین ڈرانیوالا ہون ننگا یعنی بیغرض پس ڈہونڈو تم نجات کو نجات کو پس فرمان برداری کی اوسکی ایک جماعت نی قوم اوسکی سے پس چلے راتون رات پس چلے

اور یہ آہستگی کی پس نجات پائی اور جھٹلایا ایک جماعت نے ان میں سے پس صبح کی اپنی مکانوں میں پس داخل ہوا اونپر لشکر دشمن کا پس ہلاک کیا اونکو اور جڑ سے
اوکھاڑ دیا اونکو پس یہ ہے مثال اوسکی کہ فرمان برداری کی میری پس پیروی کی اوس چیز کی کہ لایا میں تو اوسکو اور مثال اوسکی کہ نافرمانی کی میری اور جھٹلایا
اوس چیز کو کہ لایا ہوں میں اوسکو حق سے یعنی دین شریعت روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ڈرانیوالا ہون ننگا اصل اسکی یہہ ہے کہ عرب میں جب
ایک آدمی دشمن کو آتے دیکھتا اپنی قوم پر تو کپڑے اوتار کر سر پر رکھتا اور چلاتا تا خبردار ہوجاوے قوم جلد اور یہہ مثل ہوگئی ہے ہر امر ناگہانی وحشت
ناک کے پیش آنے میں پس یہہ بات حضرت بکمال صادق تھی کہ سچی خبر دینی عذاب کے میں بیچ حق سیدنا کے **وعن** ابی ھریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلی کمثل رجل استوقد نارا فلما اضاءت ما حولها جعل
الفراش وھذہ الدواب التی تقع فی النار یقعن فیها وجعل یحجزهن ویغلبنه فیتقحمن فیها
فانا اخذ بحجزکم عن النار وانتم تقحمون فیها ھذہ روایة البخاری ولمسلم نحوها وقال فی اخرها قال
فذلک مثلی ومثلکم انا اخذ بحجزکم عن النار ھلم عن النار فتغلبونی تقحمون فیها متفق علیه
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل میری مانند مثال اوس شخص کے کہ جلائی آگ پس جب روشن کیا آگ
نے گرد اپنا شروع کیا پروانوں نے اور اون جانوروں نے کہ گرتے ہیں آگ میں گرنا آگ میں اور شروع کیا جلانیوالے نے کہ روکتا ہے اونکو
اور وہ غالب آتے ہیں پس داخل ہوتے ہیں آگ میں یعنے اوسکی منع کرنے سے باز نہیں آتے آگ میں پڑتے پس میں پکڑتا ہوں کمریں تمہاری کہ
بچاؤں آگ سے اور تم پیٹھے ہو بیچ اوسکی یہہ ہے روایت بخاری کی اور واسطے مسلم کی مانند اسکی اور کہا مسلم نے بیچ آخر اس روایت کی فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس یہ مثل میری اور مثل تمہاری ہے کہ میں پکڑے ہوں کمریں تمہاری بچانیکو آگ سے اور یہہ کہتا ہوں کہ آؤ میری طرف
بچو آگ سے پس تم غالب آئے مجھ پر پیٹھے جاتے ہو بیچ اوسکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے میں حرام اور منع چیزیں واضح بیان کر
ہیں جیسی کوئی آگ روشن کرے اور تم گرتے ہو اوس میں یعنے کرتے ہو وہی بری کام اور میں منع کرتا ہوں **وعن** ابی موسی قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل ما بعثنی اللہ به من الھدی والعلم کمثل الغیث الکثیر اصاب ارضا
فکانت منها طائفة طیبة قبلت الماء فانبتت الکلاء والعشب الکثیر وکانت منها اجادب
امسکت الماء فنفع اللہ بها الناس فشربوا وسقوا وزرعوا واصاب منها طائفة اخری انما ھی
قیعان لا تمسک ماء ولا تنبت کلاء فذلک مثل من فقه فی دین اللہ ونفعه ما بعثنی اللہ به فعلم وعلم
ومثل من لم یرفع بذلک رأسا ولم یقبل ھدی اللہ الذی ارسلت به متفق علیه اور روایت ہے ابی موسی سے کہا
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مثال اوس چیز کی کہ بھیجا مجھکو اللہ نے ساتھ اوسکی ہدایت سے اور علم سے مانند مثال مینہ بہت کے کہ پہنچا زمین کو پس
تھا اوس میں سے ایک ٹکڑا اچھا قبول کیا اوس نے پانی کو یعنی اپنی اندر جذب کیا پس اوگایا خشک گھاس کو اور تر کو بہت اور تھا ایک ٹکڑا اوس میں
سے سخت کہ ٹھہرا رکھا پانی کو پس نفع دیا اللہ نے بسبب اوسکی لوگوں کو پس پیا اور پلایا اور کھیتی کی اور پہنچا اوس زمین میں ایک ٹکڑی اور کو نہیں وہ
مگر چٹیل میدان نہ تھامتا پانی کو اور نہ جماتا گھاس پس یہہ یعنی سب جو مذکور ہوئیں مثل ہے اوس شخص کے کہ سمجھا بیچ دین خدا کی اور نفع دیا اوسکو اوس چیز نے
کہ بھیجا مجھکو اللہ نے ساتھ اوسکی پس جانا یعنی سیکھا اوس نے اور سکھلایا اور مثل اوسکی کہ نہ اوٹھایا ساتھ اسکی سر کو بسبب تکبر کی اور نہ قبول کی اوس نے
ہدایت اللہ کی کہ بھیجا گیا ہوں میں ساتھ اوسکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسمیں دو طرح کی آدمی مذکور ہوئی ایک فائدہ اوٹھانی والی

دین سی اور دوسری نہ فائدہ اوٹھانیوالی اوس سے اور زمین دو طرح کی مذکور ہوئی ایک وہ کہ فائدہ مند ہوئی تھی پانی سی اور دوسری وہ کہ انھین فائدہ مند
ہوتی پھر اگی فائدہ مند کی دو قسمین ہین ایک اوگنی والے اور نہ اوگنی والی اسیطرح فائدہ مند دین کے دو قسم پر ہین ایک عالم عابد فقیہ معلم پس یہہ مثل اوس زمین
پاک کے ہین کہ پانی جذب کیا اور آپ بھی فائدہ مند ہوئی اور گھانس اوگائی اور اورونکو بھی فائدہ مند کیا یعنی اسیطرح اونھون نی خود بھی فائدہ علم سے
اوٹھایا اور اورونکو بھی فائدہ دیا اور دوسرا عالم معلم غیر عابد کہ ساتھ نوافل وغیرہ کی مشغول نھوا اور علم جو حاصل کیا اوسمین تفقہ یعنی سمجھ نہ پیدا کی
پس یہہ مثل اوس زمین کے ہی کہ پانی اوسمین ٹھرا اور لوگ منتفع ہوئی پانی سے جس زمین نے پانی جذب کیا اور گھانس اوگائی وہ مثال ہی مجتہدین کی کہ علم حاصل کیا
اور پھر اوس سے بہت مسائل استنباط کیے آپ بھی فائدہ مند ہوئی اور اور لوگ بھی اور جس زمین نے پانی ٹھرایا وہ مثال ہی محدثین کی کہ علم حدیث حاصل کیا اور بعینہ
لوگونکو پہنچا کر فائدہ مند کیا چنانچہ تحقیق ہماری اوستادونکی بھی ہے اور جسنی کہ سر نہ اوٹھایا اور توجہ اور التفات علم کیطرف نہ کی اور ہرگز نہ سنا اور اوسپر عمل
نہ کیا اور نہ تعلیم کی خواہ دین مین آیا یا نہ آیا کافر ہو ایسہ مثل اوس زمین شور کی ہی کہ پانی قبول نہ کیا اور نہ ٹھرایا اور نہ کچھ اوگایا ٭ حق ٭ **وعن**
عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ وَقَرَأَ إِلَى
وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَأَيْتَ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ رَأَيْتُمُ
الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولٰئِكَ الَّذِينَ سَمَّاهُمُ اللّٰهُ فَاحْذَرُوهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عائشہ رض
سے کہا پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ آیہ وہ ہی جسنی اوتارا اوپر تیری کتاب کو اوسمین آیتین ہین محکم اور پڑہی آخر آیہ تک وہین نصیحت پکڑتی
مگر صاحب عقل کی کہا حضرت عائشہ نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ دیکھی تو اور مسلم مین رایتم یعنی جب دیکھو تم اونکو کہ پیچھی پڑتی ہین
اوسکی کہ متشابہ ہی قرآن سے پس وہ لوگ ہین کہ نام رکھا اونکا اللہ نے یعنی کجرو پس بچتی رہو اونسی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** بعد لفظ محکمات کے باقی آیہ
یون ہے ہن ام الکتاب واخر متشابہات فاما الذین فی قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنة وابتغاء تاویلہ وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون
فی العلم یقولون آمنا بہ کل من عند ربنا وما یذکر الا اولوا الالباب ٭ یعنی وہ آیتین محکمات اصل کتاب کے ہین اور اور متشابہ ہین پس جو لوگ کہ اونکی دلونمین
کجی ہے پس پیروی کرتی ہین اونکی کہ متشابہ ہین اوس سے واسطی طلب کی فتنہ کی اور ڈہونڈہنی تاویل اونکی اور نہین جانتا تاویل اونکی
یعنی حقیقت معنی اونکی مگر اللہ اور جو کہ مضبوط ہین علم مین کہتی ہین ایمان لائی ہم ساتھ متشابہات کی کہ سب نزدیک پروردگار ہماری سی ہین
اور نہین نصیحت مانتی مگر عقلمند اور نام رکھا اونکا اللہ نی کجرو یعنی اس آیہ مین مذکور ہی فاما الذین فی قلوبہم زیغ حاصل یہہ کہ محکم آیتین وہ ہین
کہ معنی اونکی ظاہر ہون و متشابہ وہ کہ علم اونکا اللہ کو ہی جیسی ید اللہ فوق ایدیہم وغیرہا پس اچھے لوگ محکم آیتون کی معنی بھی سمجھتے ہین اور ایمان
بھی لاتی ہین اوپر اور متشابہ پر ایمان لاتی ہین اور سمجھ معانی کی سپرد اللہ کی کرتی ہین اور کجرو آیات متشابہات کی درپی سمجھنے کی ہوتی ہین
اور تاویلین باطل کر کر گمراہ ہوتی ہین خلاصہ ساری آیہ اور حدیث کا یہہ ہے جو مذکور ہوا **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ هَجَّرْتُ إِلَى
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ فَسَمِعَ أَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِي آيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سی کہا دوپہر کو گیا مین طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایکدن کہا پس سنے حضرت نی آواز دو شخصونکی کہ آپسمین
اختلاف کر رہی تھے ایک آیہ مین یعنی یہ متشابہ کی معنی مین جھگڑتی تھی پس تشریف لائی اوپر ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پہچانا جاتا تھا
بیچ چہرہ مبارک اونکی غصہ پس فرمایا انھین ہلاک ہوئی وہ شخص کہ تھی پہلی تمسی مگر بسبب اختلاف کرنی اپنی کی بیچ کتاب کی روایت کی

یہہ مسلم نی **ف** مراد وہ اختلاف ہی کہ شک و شبہہ مین ڈالی اور دشمنی پیدا کری اور باعث کفر اور بدعت کا ہو جیسی اختلاف کری لفظ قرآن
مین یا اوسکی معنی مین کہ جائز نہین ہی سمین اجتہاد دلیل اختلاف علماء مجتہدین کا مراد نہین کہ وہ باعث رحمت اور فراخی کا ہی دین مین اور صحابہ
کرام رضہ سی منقول ہی اسطرحکا اختلاف ٭ حق **وعن** سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
اعظم المسلمین فی المسلمین جرما من سأل عن شیٔ لم یحرم علی الناس فحرم من اجل مسألتہ متفق علیہ
اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہت بڑا مسلمانون کا بیچ مسلمانونکی باعتبار گناہ کی
وہ شخص ہے کہ سوال کری ایکچیز سے کہ نہین حرام گئی تھی اوپر لوگونکی پھر حرام کی گئی بسبب پوچھنی اوسکی کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی ان
شخصونکے حق مین فرمایا کہ جو پوچھتی تھی حضرت سی ازراہ سرکشی اور تکلف کی جیسکہ پوچھا بنی اسرائیل نی حضرت موسی علیہ السلام سی بقرہ کی حق مین جو پوچھتی
کچھہ حاجت کے لیی وہ اسمین داخل نہین بلکہ ثواب پاتی تھی ٭ سید ٭ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یکون فی اخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباؤکم فایاکم
وایاہم لا یضلونکم ولا یفتنونکم رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہونگے
بیچ آخر زمانہ کی فریب دینی والی جھوٹے لاوینگی تمہاری پاس حدیثین کہ نہین سنین تمنی اور نہ باپون تمہاری نی پس بچاؤ اپنی اور بچاؤ اونکو اپنی نہ گمراہ
کرین وہ تمکو اور نہ فتنہ مین ڈالین تمکو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی پیدا ہونگی ایک لوگ کہ کھینگی لوگونسی ہم علما اور مشائخ ہین بلاتی ہین تمکو دین کیطرف
اور وہ جھوٹے ہونگی جھوٹی حدیثین پیغمبر کی بیان کرینگی یا اگلی لوگونسی باتین جھوٹی نقل کرینگی اور احکام باطلہ اور اعتقادات فاسدہ بتاوینگی پس
بچاو اونسی اور نہ فتنہ مین ڈالین یعنی شرک مین مقصود یہہ ہے کہ احتیاط کرو دین کی لیتی ہین اور پرہیز کرو صحبت بدعتیونکی سی اور خلطہ کرنسی ساتھہ اونکی
خصوصا اونسی کہ دعوی جھوٹا رکھین ٭ چون بسا ابلیس آدم روی ہست ٭ پس بہر دستی نباید داد دست ٭ حق **وعنہ** قال
کان اھل الکتب یقرؤن التورٰىۃ بالعبرانیۃ ویفسرونہا بالعربیۃ لاھل الاسلام فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا تصدقوا اھل الکتب ولا تکذبوھم وقولوا امنا باللہ وما انزل الینا الایۃ رواہ البخاری
اور روایت ہی اونہین سے کہا تھی اہل کتاب پڑھتے توراۃ کو بیچ عبرانی کے کہ زبان یہود یونکی ہی اور تفسیر کرتی اوسکی عربی زبان مین واسطے مسلمانونکی پس فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ سچا جانو اہل کتاب کو اور نہ جھٹلاؤ اونکو اور کہو ایمان لائی ہم ساتھہ اللہ کی اور اوسچیز کی کہ اوتاری گئی طرف ہماری آخر آیہ تک روایت کی
یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** باقی آیہ یہہ ہے وما انزل الی ابراھیم واسمعیل واسحق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسی وعیسی وما اوتی النبیون من ربہم لا نفرق
بین احد منہم ونحن لہ مسلمون یعنی اور ایمان لائی ہم اوسچیز پر کہ اوتاری گئی ہی طرف ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور اولاد اونکی کی اور
اوسچیز پر کہ دی گئی موسی اور عیسی اور اوسچیز پر کہ دی گئی ساری نبی اپنی پروردگار کیطرف سے نہین فرق کرتی ہم درمیان کسیکی اونمین سی اور ہم
اللہ کی لیی تابعدار ہین پس یون کہو اور سچا نہ جانو اس لیی کہ شاید کچھہ عبارت بدل ڈالی ہو اور جھٹلاو اسلیی نہین کہ توراۃ اصل حق ہی لیکن
انھون نے بعضے جگھہ مین تغیر تبدیل کر دیا ہی شاید کہ سچ ہی نقل کرین ٭ حق ٭ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع رواہ مسلم اور روایت ہی اونہین سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کفایت کرتا ہی آدمی کو جھوٹ بولنی مین یہہ کہ نقل کری جو چیز کہ سنی یعنی بغیر تحقیق روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی اگر کوئی کچھہ جھوٹ نہ بولتا
ہو لیکن یہہ عادت رکھتا ہو کہ جو کچھہ سنی بی تحقیق روایت کردے تو اسقدر بس ہے جھوٹ بولنی مین کیونکہ جسکا یہہ حال ہوگا البتہ جھوٹ مین گرفتار ہی ہوگا ٭

اسلیکی جو کچھ سنت سی ثابت ہے نہین ہوتا مقصود منع کرنا ہی بیان کرنی اوسچیز کی سی کہ ہے اوسکا معلوم نہو **وعن** ابن مسعودٍ قال
قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ما من نبیٍّ بعثہ اللّٰہ فی امتہٖ قبلی الا کان لہ فی امتہٖ حواریون و
اصحابٌ یاخذون بسنتہٖ ویقتدون بامرہٖ ثم انہا تخلف من بعدہم خلوفٌ یقولون ما لا
یفعلون ویفعلون ما لا یؤمرون فمن جاھدھم بیدہٖ فھو مؤمنٌ ومن جاھدھم بلسانہٖ
فھو مؤمنٌ ومن جاھدھم بقلبہٖ فھو مؤمنٌ ولیس وراء ذلک من الایمان حبۃ خردلٍ رواہ مسلم
اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی کہ بہیجا ہو اوسکو اللہ نی بیچ امت اوسکی پہلی مجھسی مگر تہے واسطے اوسکی
اوسکی مین مددگار اور یار کہ لیتی طریق اوسکا اور پیروی کرتی حکم اوسکی پہر پیدا ہوتی پیچہی اونکی یعنی بعد گذرنی حوارئین کے ناخلف کہتی لوگونکو
وہ چیز کہ نکرتی آپ اور کرتی وہ چیز کہ نہین حکم کیی گئی یعنی جیسیکہ حال بری عالمون اور بری سردارون کا ہی پس جو شخص کہ جہاد کری
اونسی ساتہہ ہاتہہ اپنی کی پس وہ مومن ہے اور جو جہاد کری اونسی ساتہہ زبان اپنی کی پس وہ مومن ہے اور جو جہاد کری اونسی ساتہہ دل اپنی کی پس وہ مومن
ہے اور نہین سوا اسکی ایمان برابر دانہ رائی کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** زبان سی جہاد کری یعنی منع کری اور نصیحت کری اور برا کہی اور
دل سی جہاد یہہ کہ برا جانی اور غمگین ہو اور نہین سوا اسکی ایمان برابر دانہ رائی کی یعنی جسنی دلسی بھی برا نہ جانا تو گویا راضی ہوا بری بات کا
پس یہہ کفر ہی علی ۃ **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من دعا الی ھدًی کان لہ
من الاجر مثل اجور من تبعہ لا ینقص ذلک من اجورھم شیئًا ومن دعا الی ضلالۃٍ کان علیہ من الاثم
مثل اٰثام من تبعہ لا ینقص ذلک من اٰثامھم شیئًا رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہ بلایا طرف ہدایت کی ہوگا واسطی اوسکی ثواب مانند ثواب اون لوگونکی کہ پیروی کی اوسکی نہین کم کریگا
یہہ ثواب اونکی سی کچہہ اور جسنی کہ بلایا طرف گمراہی کی ہوگا اوپر اوسکی گناہ مانند گناہون اون لوگون کی کہ پیروی کی اوسکی نہین کم کریگا یہہ
گناہ اونکی سی کچہہ روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنے جو کہ باعث بہلائی کا ہوگا اوسکو بہی ثواب مانند کرنیوالون کی حاصل ہوگا اور آپ بہی باعث
کو ثواب ملا تو پیروی کرنیوالون کی ثواب مین سی کچہہ کمی نہین ہوجاتی کیونکہ اجر پیروونکو بسبب عمل کے ہی اور اجر باعث کو بسبب دلالت کرنیکی اور
ایسا ہی حال بری راہ نکالنی والون کا ہی گناہ مین **وعنہ** قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بدأ الاسلام غریبًا
وسیعود کما بدأ فطوبٰی للغرباء رواہ مسلم اور روایت ہی اون ہی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شروع ہوا اسلام
غریب اور ہوجائیگا جیسیکہ شروع ہوا پس خوشوقتی ہی واسطی غربا کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنے ابتدا اسلام مین مسلمان غریب اور کم تہی کہ وطنونسی
نکل کر ہجرت کی اور آخر پہر یہی حال ہوجائیگا پس خوشی ہو جو انکو کہ آخر زمانہ مین قدم استقامت کا ثابت رکہینگی اور جنگل مارینگی ساتہہ کتاب و
سنت کی ۃ حق **وعنہ** قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان الایمان لیارز الی المدینۃ کما تارز الحیۃ الی
جحرھا متفق علیہ اور روایت ہی اونہین سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ایمان سمٹ آویگا طرف مدینہ کی جیسیکہ سمٹتا ہی
سانپ طرف بل اپنی کی روایت کیے یہہ بخاری و مسلم نی **ف** مشابہت دی حضرت نی لوگون کی بہاگنی کی مخالفون کے آفات سی اور ثابت رہنے
اونکے ایمان پر ساتہہ سانپ کے اس لیے کہ سانپ بہ نسبت اور جانورون کے بہت بہاگتا ہے اور بہت سمٹ کر بل مین جاتا ہی اور مشکل سے نکالا جاتا ہی اور یہہ خبر دی ہے
حضرت نی ابتدا ہجرت کی یا آخر زمانہ کے وقت کہ مسلمان کم ہونگے پس سمٹ جاوینگے مدینہ مین ۃ حق **وسنذکر** حدیث ابی ھریرۃ ذرونی ما ترکتکم

فی کتب المناسک وحدیثی معاویۃ وجابر لا یزال من امتی ولا یزال طائفۃ من امتی فی باب ثواب ھذہ الامۃ ان شاء اللہ
اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابوہریرہ کی ذرونی ما ترکتکم بیچ کتاب مناسک کے یعنی حج کی اور دو حدیثیں معاویہ اور جابر کی ایک کا سر لایزال من امتی ہی اور دوسری کا
لایزال طائفۃ من امتی بیچ باب ثواب اس امت کے اگر چاہی اللہ تعالیٰ یعنی یہہ حدیثیں مصابیح والی نی اس باب مین ذکر کی ہین اور ہم نی ان

الفصل الثانی

فصل دوسرا **عن** ربیعۃ الجرشی قال اتی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیل لہ لتنم عینک ولتسمع اذنک ولیعقل قلبک قال فنامت عینای وسمعت اذنای وعقل قلبی قال فقیل لی سید بنی دارا فصنع مادبۃ وارسل داعیا فمن اجاب الداعی دخل الدار واکل من المادبۃ ورضی عنہ السید ومن لم یجب الداعی لم یدخل الدار ولم یاکل من المادبۃ وسخط علیہ السید قال فاللہ السید ومحمد الداعی والدار الاسلام والمادبۃ الجنۃ رواہ الدارمی روایت ہی ربیعہ جرشی سی کہ کہا دکھلائی گئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی خواب مین فرشتی پس کہا گیا انکو چاہیے کہ سووین انکھیں تمہاری اور سنین کان تمہاری اور سمجھی دل تمہارا فرمایا پس سوئین آنکھیں میری اور سنا کانوں میری نی اور سمجھا دل میری نی فرمایا پس کہا گیا واسطی میری یعنی فرشتوں نی بطریق تمثیل کی کہا کہ ایک سردار نی بنایا گھر اور تیار کیا کہانا اور بھیجا بلانیوالا پس جسنی کہ قبول کیا بلانیوالیکو داخل ہوا گھر مین اور کہایا کہانا بیچ اوسکی اور راضی ہوا اوس سے سردار اور جسنی نہ قبول کیا بلانیوالی کو نہ داخل ہوا گھر مین اور نہ کہایا کہانا بیچ اوسکی اور خفا ہوا اوپر اوسکی سردار فرمایا حضرت نی پس اللہ سردار ہی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلانیوالا اور گھر اسلام اور کہانا بہشت روایت کی یہہ دارمی نی **ف** سووین انکھیں تیری یعنی نہ دیکھیں آنکھوں سے کچھہ اور سنین کان تیری یعنی کان نہ رکھہ کسیکی بات پر اور جاگی دل یعنی دل مین کچھہ خیال نہ لا حاصل یہہ کہ غور اور حضور دل سی اس مثال کو سننا خوب سمجھے آگی حضرت نی جواب دیا فنامت عینی کر اور پہلی حدیث مین گھر جنت کو فرمایا اور کہانا مراد رکہا نعمتین اوسکی اور یہان گھر اسلام کو فرمایا اور کہانا جنت کو اس لیی کہ اسلام سبب داخل ہونی گھر بہشت کا ہی پس اوسکو مشابہ گھر کی کیا اور مراد یعنی کہانا تھے کا دونو جگہ نعمتین بہشت کی مراد ہین بہ سبب

وعن ابی رافع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا الفین احدکم متکئا علی اریکتہ یاتیہ الامر من امری مما امرت بہ او نہیت عنہ فیقول لا ادری ما وجدنا فی کتاب اللہ اتبعناہ رواہ احمد وابو داود والترمذی وابن ماجۃ والبیہقی فی دلائل النبوۃ
اور روایت ہی ابی رافع سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ پاؤن مین ایکو تم مین سی تکیہ کیی ہوئی اوپر چھپر کہٹ اپنی کی آوی اوسکو حکم میری حکم مین سے اوس قسم سی کہ حکم کیا ہی مینی یا منع کیا ہی مینی اوس سے پس کہی کہ نہیں جانتا مین وہ چیز کہ پائی ہمنی بیچ کتاب اللہ کی پیروی کی ہمنی اوسکی روایت کی یہہ احمد اور ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور بیہقی نی بیچ دلائل النبوۃ کی **ف** تکیہ کیے ہوئی اوپر چھپر کہٹ کی یعنی تکبر کیی ہوئی فراغت سے بیٹھا رہی اور طلب علم اور حدیث ترک کری اور ازراہ جہالت کی میری حکم کو یون نہ کہنی لگی کہ سوا کتاب اللہ کی مین کچھہ نہیں جانتا اور نہ کسی چیز کی سوا اوسکے متابعت کرتا ہون اسمین خبر دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بعضی جاہلوں اور فراغت والون اور متکبرون کی حال سی کہ کسل کرینگی حدیث پر عمل کرنیسی اوس حکم مین کہ قرآن مین نہیں پائی گی اور گمان رکھینگی کہ احکام شرع منحصر ہین قرآن مین اور یہہ نہیں جانتی کہ بہت حکم قرآن مین نہیں اور حدیث مین ہین جیسی قرآن دلیل ہی حدیث پیغمبر کی بہی دلیل ہی اور جیسی قرآن حضرت کو عطا ہوا ہی حدیث بہی عطا ہوئی ہی دونو وحی ہین برحق **ف**

وعن المقدام بن معدیکرب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انی اوتیت

القرآن ومثله معه الا یوشک رجل شبعان علی اریکته یقول علیکم بهذا القرآن فما
وجدتم فیه من حلال فاحلوه وما وجدتم فیه من حرام فحرموه وان ما حرم رسول الله کما حرم الله
الا لا یحل لکم الحمار الاهلی ولا کل ذی ناب من السباع ولا لقطة معاهد الا ان یستغنی عنها
صاحبها ومن نزل بقوم فعلیهم ان یقروه فان لم یقروه فله ان یعقبهم بمثل قراه رواه ابو داود
وروی الدارمی نحوه وکذا ابن ماجة الی قوله کما حرم الله اور روایت ہی مقدام بن معدیکرب سے کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ سلم نی خبردار ہو تحقیق دیا گیا ہون مین قران اور مانند اسکی ساتھ اوسکی خبردار ہو قریب ہے کہ ایک شخص پیٹ بھرا اوپر چھپر کھٹ اپنی کی کہیگا
لازم کرو اوپر اپنی یہہ قران یعنی فقط قران ہی کو سمجھو پس جو پاؤ تم بیچ اوسکی حلال پس حلال جانو اوسکو اور جو پاؤ تم بیچ اوسکی حرام پس حرام جانو
اوسکو اور تحقیق جو کچھہ کہ حرام کیا رسول خدا نی مانند اوسچیز کی ہی کہ حرام کیا اللہ نی خبردار ہو کہ نہیں حلال کیا واسطی تمہاری گدہا اہلی اور نہ صاحب
کچلے کا درندون مین سی اور نہ لقطہ عہد والی کا مگر اسطرحکا لقطہ کہ بی پروا ہو اوس سے مالک اوسکا اور جو شخص مہمان ہو نزدیک ایک قوم کی پس لازم ہی اوپر
اونکی کہ مہمانی کرین اوسکی پس اگر نہ مہمانی کرین اوسکی پس واسطے اوسکی ہی یہہ کہ لیوے اونسی مانند مہمانی اپنی کی روایت کی یہہ ابو داود نی اور روایت کی
دارمی نی مانند اسکی اور اسیطرح ابن ماجہ نی تا قول کما حرم اللہ ف مانند اوسکی ساتھ اوسکی یعنی حدیث لیکن فرق یہی ہے کہ قران وحی ظاہر ہی اور حدیث
وحی پوشیدہ اور لفظ الا لا یحل سی بطور تمثیل کی فرمایا کہ حرمت ان چیزونکی قرآن مین مذکور نہین ہی نکی حرمت بیان کی اور گدہا اہلی یعنی جو کہ گھر مین
رہتا ہی پس گدہا جنگلی کہ اوسکو گورخر کہتی ہین حلال ہی اور نہ صاحب کچلی کا یعنی جو کہ کچلی سی شکار کرتی ہین اور پھاڑتی ہین مانند شیر اور بھیڑیے اور کتے
کے اور نہ لقطہ عہد والیکا معاہد اوس کافر کو کہتی ہین کہ درمیان اوسکی اور درمیان مسلمانونکی عہد ہو ساتھ امان کی عام ہی کہ ذمی ہو یا غیر اوسکی
پس فرمایا کہ لقطہ اوسکا یعنی جو چیز کہ رستی مین پڑی پائی اوسکی حلال نہین مگر ایسا لقطہ کہ بی پروا ہو مالک اوسکا یعنی چیز حقیر مانند گٹھلی اور چھلکے اور
گاجر اور مولی وغیرہ کی اور لازم ہی کہ مہمانی کرین یہہ بطریق استحباب کے ہی نہ فرضیت کی پس اگر مہمانی نہ کرین تو لیلی مانند مہمانی اپنی کی یہہ حکم اوس صورت
مین ہے کہ مہمان مضطر ہو اگر نہ لیگا تو ہلاک ہو جائیگا یا یہہ حکم ابتداء اسلام مین تہا اب منسوخ ہو اوہ حق ⁂ **وعن** العرباض بن ساریة قال
قام رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ایحسب احدکم متکئا علی اریکته یظن ان الله لم یحرم شیئا
الا ما فی هذا القرآن الا وانی والله قد امرت ووعظت ونهیت عن اشیاء انها لمثل القرآن او اکثر
وان الله لم یحل لکم ان تدخلوا بیوت اهل الکتاب الا باذن ولا ضرب نسائهم ولا اکل ثمارهم
اذا اعطوکم الذی علیهم رواه ابو داود وفی اسناده اشعث بن شعبة
المصیصی قد تکلم فیه اور روایت ہے عرباض بن ساریہ سی کہا کھڑی ہو کر خطبہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی پس فرمایا
کیا گمان کرتا ہی ایک تمہارا تکیہ لگائی ہوئی اوپر چھپر کھٹ اپنی کی گمان کرتا ہی یہہ کہ اللہ نی نہین حرام کی کوئی چیز مگر وہ چیز کہ بیچ اس قران کی
ہے خبردار ہو تحقیق قسم ہی اللہ کی تحقیق حکم کیا مینی اور نصیحت کی مینی اور منع کیا مینی کئی چیزون سی کہ تحقیق وہ البتہ مقدار قرآن کی ہین بلکہ زیادہ ہین
اور تحقیق اللہ نی نہین حلال کیا واسطی تمہاری یہہ کہ داخل ہو تم گھرون اہل کتاب کی بیچ مگر ساتھ حکم اونکی کی اور نہین حلال کیا مارنا عورتون اونکیکا
اور نہ کہانا میوہ اونکیکا جس وقت کہ دیوین تمکو وہ چیز کہ اوپر اونکی ہی یعنی نہ ستاؤ اونکو کہ اسطرحسی گھر مین داخل ہو جاؤ بی اذن اور نہ ستاؤ
اونکی گھر والونکو اور نہ مال کو جبکہ جزیہ دین روایت کی یہہ ابو داود نی اور بیچ اسناد اسکی اشعث بن شعبہ مصیصی ہی تحقیق کلام کیا گیا ہے

بیچ اوسکی کہ ایا تقیہ ہی یا نہیں ف لفظ ان السلم انجل سی آخر تک چند احکام حضرت نی بیان فرمائی کہ منی یہہ منع کیی ہین قرآن مین نہیں مذکور اور بعد لفظ رواہ کی اصل مشکوۃ مین سفیدی چھوٹی ہوئی ہی لیکن سیرک شارح نی یہہ عبارت مذکور لکھہ دی ہی **وعنہ** قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْہِہٖ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِیْغَةً ذَرَفَتْ مِنْہَا الْعُیُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْہَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَاَنَّ ھٰذِہٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا فَقَالَ اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ کَانَ عَبْدًا حَبَشِیًّا فَاِنَّہٗ مَنْ یَّعِشْ مِنْکُمْ بَعْدِیْ فَسَیَرٰی اخْتِلَافًا کَثِیْرًا فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ تَمَسَّکُوْا بِھَا وَعَضُّوْا عَلَیْھَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ کُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّکُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّھُمَا لَمْ یَذْکُرَا الصَّلٰوةَ اور انہین سے روایت ہے کہا نماز پڑہوائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک روز پھر متوجہ ہوئی اوپر ہماری ساتھہ مونہہ اپنی کی پس نصیحت کی ہمکو نصیحت خوب کہ بہین اوس سے آنکھین اور ڈری اوس سی دل پس کہا ایک شخص نے ای رسول خدا کی گویا یہہ نصیحت ہی رخصت کرنیوالی کی پس وصیت کرو ہمکو پس فرمایا وصیت کرتا ہون مین تمکو ساتھہ تقوی اللہ کی اور سننی اور حکم بجا لانیکی یعنی سردار مسلمانون کا اگرچہ ہو غلام حبشی پس تحقیق شان یہہ ہی جو شخص کہ زندہ رہیگا تم مین سی پیچھی میرے پس دیکھیگا اختلاف بہت پس لازم پکڑو طریقہ میرا کو اور طریقہ خلفا راشدین کیکو کہ ہدایت کیی گئی ہین پھر وساکرو ساتھہ اوسکی اور مضبوط پکڑی رہو اوسی ساتھہ انہون کے اور بچو تم نئی باتون سی پس تحقیق جو بات نئی ہی بدعت ہے اور ہر بدعت ہی گمراہی ہی روایت کی یہہ احمد نی اور ابوداود نی اور ترمذی نی اور ابن ماجہ نے مگر ترمذی اور ابن ماجہ نی نہین ذکر کیا نماز کا ف یعنے نہین کہا صلی بنا رسول اللہ بلکہ سرا حدیث کا وعظنا موعظة نقل کیا اور گویا یہہ نصیحت ہے رخصت کرنیوالی کی کہ وقت رخصت کی بیان کرنے مین کمال کوشش کرتا ہی تاکہ کچھہ نہ رہ جاوی اور اگرچہ غلام ہو حبشی اسمین کمال مبالغہ ہی اطاعت حکم مین اگر فرضا ایسا بہی ہو تو اطاعت کری اور دانتون سی پکڑنا کنایہ ہی کمال محافظت اور محکمی سی حق **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطًّا ثُمَّ قَالَ ھٰذَا سَبِیْلُ اللّٰہِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ وَقَالَ ھٰذِہٖ سُبُلٌ عَلٰی کُلِّ سَبِیْلٍ مِّنْہَا شَیْطٰنٌ یَّدْعُوْ اِلَیْہِ وَقَرَاَ وَاَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ الْاٰیَةَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا خط کہینچا واسطی ہماری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک خط یعنی سیدہا پھر فرمایا یہہ راہ اللہ کی ہی پھر کہینچی کئی خط داہنی اوسکی اور بائین اوسکی یعنی سات خط چہوٹی ٹیڑہی داہنی طرف اور اسیطرح بائین طرف اور فرمایا یہہ راہین ہین اوپر ہر راہ کی ونمین سی شیطان ہے پکارتا ہی طرف اوس راہ کی اور پڑہی یہہ آیت اور تحقیق یہہ راہ میری ہی سیدہی پس پیروی کرو اوسکو آخر آیہ تلک روایت کی یہہ احمد اور نسائی اور دارمی نی ف باقی آیہ یہہ ہی ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ یعنی اور نہ پیروی کرو راہون کی نہ پریشان کر دین راہین تمکو راہ اوسکی سی ف بنا سیدہا خط مثال ہی راہ خدا کی کہ وہ اعتقاد حق اور عمل صالح ہی اور چہوٹی ٹیڑہی خط مثال ہین راہون گمراہی کی **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰى یَکُوْنَ ھَوَاہُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِہٖ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ النَّوَوِیُّ فِیْ اَرْبَعِیْنِہٖ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ رَوَیْنَاہُ فِیْ کِتَابِ الْحُجَّةِ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین پورا مومن ہوتا ایک تمہارا یہان تک کہ ہو خواہش دلکی تابع اوس چیز کی کہ لایا ہون مین اوسکو یعنی دین و شریعت روایت کی یہہ بیچ شرح سنہ کے

اور کہا نواوی نے بیچ چہل حدیث اپنی کی کہ یہہ حدیث صحیح ہے روایت کیا گیا ہم یہہ حدیث بیچ کتاب حجۃ کی ساتھہ سند صحیح کی **ف** یعنے تابع ہو
شریعت کا اعتقاد میں اور عمل میں اور عادات اور عبادات میں ساتھہ کمال خوشی کی یہہ بات جب حاصل ہوتی ہے کہ جاتی رہی آدمی سے کدورت
نفسانی اور روشن ہو جاوے ساتھہ صفات نورانیہ کی اور یہہ حالت نہیں پائی جاتی ہے مگر اولیاء اللہ میں ❊ سید **وعن** بلال بن الحارث
المزنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احیی سنۃ من سنتی قد امیتت بعدی فان لہ
من الاجر مثل اجور من عمل بہا من غیر ان ینقص من اجورہم شیئا ومن ابتدع بدعۃ ضلالۃ
لا یرضاہا اللہ ورسولہ کان علیہ من الاثم مثل اثام من عمل بہا لا ینقص ذلک من اوزارہم
شیئا رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن کثیر بن عبد اللہ بن عمرو عن ابیہ عن جدہ
اور روایت ہے بلال بن حارث مزنی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ زندہ کیا یعنی رواج دیا سنت میری کو ایسی سنت کہ
تحقیق چھوڑی گئی تھی بعد میرے پس تحقیق واسطے اوسکی ہے ثواب مانند ثواب اون لوگونکی کہ عمل کیا ساتھہ اوس سنت کی بغیر اسکی کہ ناقص ہووے
ثواب اونکے سے کچھہ اور جسنے کہ نئی نکالی بدعت گمراہی کہ نہیں راضی ہوتا اوس سے اللہ اور رسول اوسکا ہوگا اوپر اوسکی گناہ مانند گناہوں
اون شخصوں کی کہ عمل کیا ساتھہ اوسکی نہیں کم ہوگا گناہوں انکی سے کچھہ روایت کی یہہ ترمذی نے اور روایت کیے یہہ ابن ماجہ نے کثیر بن عبد اللہ بن
عمرو اور وہ اپنے باپ سے اور ان کثیر کی دادا سے یعنی عمرو سے **ف** یعنی سنت پر عمل کرنیوالونکی ثواب میں سے کمی نہیں ہوتی اور زندہ کرنیوالی سنت کو
برابر اونکی ثواب ملتا ہے اسیطرح بدعت پر عمل کرنیوالونکی گناہوں میں سے کچھہ کمی نہیں ہوتی اور نکالنے والے کی لیے گناہ برابر اونکی لکھا جاتا ہے اور سنت
سے مراد بات دین کی ہے خواہ فرض ہو یا سوا اوسکی جیسیکہ نماز جمعہ کے لوگوں نے ترک کر دی اپنی رغبت سے لاکر رواج دی اسیطرح مصافحہ اور سوا اسکی اور
چیزیں مسنون ❊ سید **وعن** عمرو بن عوف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الدین لیارز الی الحجاز
کما تارز الحیۃ الی جحرہا ولیعقلن الدین من الحجاز معقل الاروِیۃ من راس الجبل ان الدین بدا
غریبا وسیعود کما بدا فطوبی للغرباء وہم الذین یصلحون ما افسد الناس من بعدی من سنتی رواہ الترمذی
اور روایت ہے عمرو بن عوف سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دین البتہ سمٹ آویگا طرف حجاز کی یعنی مکہ و مدینہ و متعلقات اونکی کو
جیسیکہ سمٹ آتا ہے سانپ طرف بل اپنی کی اور البتہ جگہہ پکڑیگا دین حجاز میں جیسی جگہہ پکڑتی ہے بکری پہاڑی چوٹی پہاڑ پر تحقیق دین پیدا ہوا
تھا ابتدا میں غریب اور ہو جاویگا جیسا کہ تھا ابتدا میں پس خوشحالی ہے واسطے غربا کی اور وہی درست کرینگی وہ چیز کو کہ بگاڑینگی لوگ پیچھے میرے سنت میری
روایت کی یہہ ترمذی نے **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیاتین علی امتی
کما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی ان کان منہم من اتی امہ علانیۃ لکان فی امتی من
یصنع ذلک وان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملۃ وتفترق امتی علی ثلث وسبعین
ملۃ کلہم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا من ہی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی رواہ الترمذی
وفی روایۃ احمد وابی داود عن معاویۃ ثنتان وسبعون فی النار وواحدۃ فی الجنۃ وہی
الجماعۃ وانہ سیخرج فی امتی اقوام تتجاری بہم تلک الاہواء کما یتجاری الکلب بصاحبہ لا
یبقی منہ عرق ولا مفصل الا دخلہ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ آویگا اوپر امت

پیچھے یعنی زمانہ جیسا کہ آیا اوپر بنی اسرائیل کے مانند برابر پاپوش کے ساتھہ پاپوش کے یہانتک کہ اگر اون میں سے وہ ہی کہ آیا تہا ماں اپنی کے پاس یعنی بدفعلی
کے ظاہر میں البتہ ہوگا بیچ امت میری کے وہ شخص کہ کریگا یہہ اور تحقیق بنی اسرائیل متفرق ہوئی اوپر بہتر گروہ کے اور متفرق ہوگی امت میری اوپر تہتر گروہ کے
سب وے بیچ دوزخ کے مگر ایک گروہ صحابہ نے عرض کیا کونسا ہوگا وہ گروہ اے رسول خدا کے فرمایا جسپر ہوں میں اور میرے اصحاب روایت کی یہہ ترمذی نے اور
بیچ روایت احمد کی اور ابی داود کی روایت ہے معویہ سے کہ بہتر گروہ بیچ دوزخ کے اور ایک گروہ بیچ بہشت کے اور وہ گروہ ہی جماعت ہے اور تحقیق نکلینگے
بیچ امت میری کے کئی قومیں سرایت کرینگی بیچ اونکی خواہشیں یعنی بدعتیں عقائد میں اور اعمال میں جیسیکہ سرایت کرتی ہی ہڑک ہڑک والے کو نہیں باقی رہتی اوس سے
کوئی رگ اور نہ کوئی جوڑ مگر کہ داخل ہوتی ہی اوسمین ف مانند برابر پاپوش کی ساتھہ پاپوش کے یعنی پاپوش جیسی پاپوش کے برابر ہوتی ہی
اسیطرح اس امت کے لوگ مطابق ہونگی بنی اسرائیل کی اور مراد ماں سے باپ کی بیوی ہی یعنی سوتیلی ماں والا سکی ماں سے کس سے یہہ حرکت ہوتی ہی کہ
مانع طبعی اور شرعی دونو جمع ہیں اور مراد امتی سے اہل قبلہ ہیں یعنی جو مسلمان گنی جاتی ہیں پس اس صورت میں معنی کلہم فی النار کے یہہ ہیں کہ بسبب
گناہ کی اور بد اعتقادی کی دوزخ میں داخل ہوونگی پہر جسکا عقیدہ حد کفر کو نہ پہنچا ہوگا نکلیگا بسبب رحمت پروردگار کی اور جماعت سے مراد اہل علم
اور اہل فقہ حق والی جماعت انکو اسلیے کہا کہ جمع ہیں کلمۂ حق پر اور تہتر فرقوں کی تفریق یوں ہی کہ بڑی فرقہ اہل اسلام کی آٹھہ ہیں معتزلہ اور شیعہ
اور خوارج اور مرجیہ اور نجاریہ اور جبریہ اور مشبہہ اور ناجیہ پہر معتزلہ کی بیس فرقہ ہیں اور شیعہ کی بائیس اور خوارج کی بیس اور مرجیہ کی پانچ
اور نجاریہ کی تین اور جبریہ اور مشبہہ کے ایک ایک فرقہ ہیں کل بہتر ہوئی اور فرقہ ناجیہ اہل سنت وجماعت ہیں سب یہہ تہتر ہوئی اعتقاد انکی سنا چاہیے معتزلہ
کہتے ہیں کہ بندی اپنی عمل آپ ہی پیدا کرتی ہیں اور انکار رویت کا کرتی ہیں اور قائل ہیں وجوب ثواب و عقاب کے اللہ پر اور مرجیہ کہتی ہیں کہ گناہ ساتھہ ایمان کے
کچہہ ضرر نہیں کرتا جیسیکہ ساتھہ کفر کے طاعت نہیں نفع دیتی اور نجاریہ نفی صفات کی کرتی ہیں اور کلام الہی کو حادث کہتی ہیں اور جبریہ کہتی ہیں
کہ بندہ اپنی افعال میں کچہہ اختیار نہیں رکہتا اور مشبہہ خالق کو ساتھہ خلق کے مشابہ کرتی ہیں اور جسمیہ اور حلول کے قائل ہیں باقی فرقوں کے عقائد مشہور
ہیں اسلیے نہیں بیان کیے لیکن یہاں عوام کو ایک بڑا اشتباہ ہی کہ مثلا ایک شخص جاہل مسلمان ہوا اور اوسنے رافضی اور اہل سنت جماعت کو دیکہا
کہ دونو اپنی کو حق جانتی ہیں اور سند لاتی ہیں کتاب و سنت سے اب یہہ بیچارہ نہایت حیران ہی کہ حقیقت ایک کے دونو میں سے کیونکر معلوم کرے جواب اسکا
یہہ ہے کہ کئی باتیں صریح دلالت کرتی ہیں حق ہونے مذہب سنت جماعت کی پر وہ اونمیں غور کرلے اسمیں حاجت بڑے علم کی نہیں اول یہہ کہ کلام اللہ نعمت
عظمی باریتعالی کی ہی اور وہ اکثر سنیوں کو یاد ہوتا ہی اور رافضی محروم ہیں اور اگر ہزاروں میں کسیکو یاد بہی ہوا تو وہ نادر ہی النادر کالمعدوم دوسری یہہ
کہ جتنی اولیا اور علما گذرے ہیں سب سنی تہی اور بعضونکی رافضی بہی معتقد ہیں اور وہ اونہوں نے یہی مذہب اختیار کیا اگر یہ دین برا ہوتا کاہی کو اختیار کرتی تیسری
شعار اسلام کی یعنی جمعہ جماعت عیدین وغیرہ علی الاعلان سنی ہی ادا کرتی ہیں اور وے یعنی رافضی چھپے ہیں چوتہی مکہ مدینہ کہ دین وہیں سے پیدا ہوا اور ضرب المثل
ہے زنگی میں وہاں کے لوگ سب سنی ہیں اگر اونکا مذہب اچہا ہوتا وہ پہلی وہاں سب ہوتی اسیطرح اور فرقے دعوی کرتی ہیں کہ ہم حق پر ہیں اونکا
جواب یہہ ہی کہ ہمیں نرا دعوی کام نہیں آتا جب تلک کہ دلیل قوی نہ لاویں اور دلیل حقیت اہل سنت وجماعت کی یہہ ہی کہ یہہ دین اسلام ساتھہ نقل کے ہم تلک
پہنچا اور نری عقل اسمیں کافی نہیں پس ساتھہ تواتر اخبار کے اور تتبع احادیث و آثار کے متیقن ہوا کہ صحابہ اور تابعین اسی اعتقاد پر تہی اور اکثر جہوٹی مذہب
والے اونکی بعد پیدا ہوئی صحابہ اور اگلی لوگ ایک کوئی اون مذاہب پر نہ تہی اور جب بعضے انمیں سے پیدا ہوئی تو وہ بیزار تہی اونسی اور رابطہ دوستی کا اونسے
منقطع کرڈالا تہا اور صحاح ستہ کے مصنف اور اور محدث اور علما اور اولیا کاملین سب مذہب سنت جماعت سے کہتی تہی پس اگر مذہب سنت
وجماعت حق نہوتا تو کاہیکو یہ بڑے بڑے لوگ اسی مذہب پر ہوتے اور بہت دلیلیں اسکے حقیت کی ہیں اگر نفسانیت چہوڑیں تو اونکا اچہا ہے

معلوم ہوا اور یقین تو یہین بیت ہشیار کو ایک حرف نصیحت سے کفایت ہے نادان کو کافی نہین دفتر. رسالا بتمام ہوا یہہ کلام اب حدیث مین انکو مشابہ
ہرک والون کی ساتھہ اس لیے دی کہ جیسی ہرک والی پر ہرک غالب ہوتی ہی اور پانی سی بھاگتا ہی اور پیاسا مرجاتا ہی ویسی ہی جھوٹی مذاہب والی پر
خواہش نفسانی غالب ہوتی ہی اور علم حق سی بھاگ کر جہل گمراہی مین ہلاک ہوتی ہین عیاذا باللہ سید حق علی حضرت عبدالعزیز رحمہ **وعن** ابن
عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یجمع امتی او قال امۃ محمد علی ضلالۃ وید اللہ
علی الجماعۃ ومن شذ شذ فی النار رواہ الترمذی اور روایت ہے ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ نہین
جمع کریگا امت میری کو یا کہا سچا ہی اسنی کی امت محمد کو اوپر گمراہی کی اور ہاتھہ اللہ کا ہی اوپر جماعت کی اور جو شخص جدا ہی جماعت سے تنہا ڈالا جاویگا
بیچ آگ کے یعنی جماعت جنتیونکی سی الگ کر کے دوزخمین ڈالا جاویگا روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** ہاتھہ اللہ کا ہی جماعت پر یعنی حفاظت اور مدد اور
توفیق اور تائید اللہ تعالی کی ہی جماعت پر یہہ خاصیت ہی اس امت مرحومہ کی اللہ تعالی نی عطا فرمائی ہی کہ جس چیز پر امت حضرت کی متفق ہوتی
ہے حق ہی ہوتی ہی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ
فی النار رواہ ابن ماجۃ من حدیث انس وابن عاصم فی کتاب السنۃ اور انہین سی ہی روایت کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے پیروی کرو جماعت بڑی کی پس تحقیق شان یہہ ہے جو تنہا ہوا جماعت سے تنہا ڈالا جاویگا بیچ آگ کی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی حدیث انس اور ابن عاصم
کی سے بیچ کتاب سنت کی **ف** یعنی جو اعتقاد اور قول و فعل اکثر علما کی ہون انکی پیروی کرو اور بعد لفظ رواہ کی صاحب مشکوۃ نی سفیدی چھوڑ
دی تھی اس لیے کہ نام کتاب کا معلوم نہین ہوا میرک شاہ نی عبارت مذکورہ لگا دی ہی **وعن** انس قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یا بنی ان قدرت ان تصبح وتمسی ولیس فی قلبک غش لاحد فافعل ثم قال یا بنی وذلک من
سنتی ومن احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ رواہ الترمذی
اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا واسطی میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اے بیٹے میری اگر قدرت رکھتا ہی تو اسکی کہ صبح کری اور شام کری اور نہین
بیچ دل تیری کینہ واسطی کسیکی پس کر تو پھر فرمایا اے بیٹے میری اور یہہ سنت میری ہے اور جسنی دوست رکھا سنت میری کو پس تحقیق دوست رکھا مجکو اور
جسنے دوست رکھا مجکو ہوگا ساتھہ میرے بیچ بہشت کی روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** اس حدیث مین اشارہ ہی اسپر کہ دوست رکھنا حضرت کی سنت کا سبب
ہے محبت اور رفاقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چاہیے عمل کرنا اور برے ایمانیو خیال لو کر کیا درجہ ہی حضرت کی سنت کی محبت رکھنی والون کا سبحان اللہ کیا نعمت ہی
کہ ایکطرف اور یہہ ایکطرف اللہ تعالی نصیب کری ہم سبکو آمین آمین آمین بحق **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید رواہ البیہقی فی کتاب
الزہد لہ من حدیث ابن عباس اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہ دلیل
پکڑی ساتھہ سنت میری کی نزدیک بگڑنی امت میری کی پس واسطی اسکی ثواب ہے سو شہید کا روایت کی یہہ بیہقی نی کتاب الزہد مین حدیث ابن عباس کی
سے **ف** کیونکہ ایسی وقت مین بیچ زندہ کرنی اور رواج دینی سنت کی بڑی مشقت پڑتی ہی برابر شہیدونکی بیچ زندہ کرنی دین کی بلکہ زیادہ اور
بعضے نسخون مین بعد لفظ رواہ کی یہان بھی سفیدی چھوٹی ہی لیکن میرک شاہ نی نام کتاب کا لکھہ دیا ہی **وعن** جابر عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم حین اتاہ عمر فقال انا نسمع احادیث من یہود تعجبنا افتری ان نکتب بعضہا
فقال امتہوکون انتم کما تہوکت الیہود والنصاری لقد جئتکم بہا بیضاء نقیۃ

وَلَوْ كَانَ مُوسٰى حَيًّا مَا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی جابر سی اونھون نی نقل
کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی وسوقت کہ آئی اونکی پاس عمر پس کہا تحقیق ہم سنتا ہون حدیثین یہودیون کی اچھی لگتی ہین ہمکو آیا پس لکھتی ہو
یعنی حکم فرماتی ہو یہہ کہ لکھو ہمین بعضی اونمین سی پس فرمایا کیا حیران ہو تم جیسیکہ حیران ہین یہود اور نصاری تحقیق لایا ہون مین تمہاری پاس شریعت
روشن صاف اور اگر ہوتی موسی زندہ نہین لائق تھی اونکو مگر پیروی میری روایت کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی بیچ شعب الایمان کی **ف** یعنی کیا
متحیر ہو دین اسلام مین اسکو ناقص جانتی ہو کہ محتاج اور دین کی ہو **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِيْ سُنَّةٍ وَاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ لَكَثِيْرٌ فِي النَّاسِ قَالَ وَسَيَكُوْنُ فِيْ قُرُوْنٍ بَعْدِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہ کھایا حلال اور عمل کیا بیچ طریقہ سنت کی اور امن مین رہے
لوگ زیادتی اوسکی سی داخل ہوگا بہشت مین پس کہا ایک شخص نی ای رسول خدا کی تحقیق یہہ آجکی دن البتہ بہت ہین لوگون مین فرمایا اور ہونگی
بیچ زمانہ پیچھی میری کی روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** اگر ایک مال کمادی ایسی وجہ سی کہ گناہ لازم آتا ہی پہلی اوسکی کمائی کی یا عین وقت
کمائی کی یا بعد اوسکی تو وہ طیب نہین ہوتا سبب گناہ سی بچی تینون حالتون مین تو وہ طیب ہے مثال طیب ہونیکی یہہ ہی کہ مثلاً کسی نی بیع کرنیکا
ارادہ کیا پہلی عقد کی ارادہ دغا فریب کا کیا اگرچہ وقت عقد کی ایجاب و قبول بموجب شرع کی ہوا یا عین وقت عقد کی کوئی شرط فاسد بیع مین
لگادی یا بعد ہونی عقد کی کوئی شرط فاسد لگا دی مثلاً کہا کہ بیع ہوئی مگر شرط یہہ ہی کہ ایک بوتل شراب کے مجھی دیا کرنا پس چاہیی کہ تینون
وقتون مین خلاف شرع سی بچی اسی پر قیاس کر لی حالت نوکری کو اور عمل کری بیچ طریقہ سنت کی یعنی جو فعل کری یا جو بات بولی موافق شرع کی
ہو یعنی جنگل یا ری ہر عمل مین ساتھہ سنت کی یعنی ساتھہ حدیث کی کہ وارد ہوئی ہو اوس عمل مین یہانتک کہ پاخانہ جانا اور دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سے
بموجب حدیث کی بجالاوی اور البتہ بہت ہین بیچ لوگون کی یعنی ایسی آدمی ہماری زمانہ مین تو بہت ہین بعد ہماری دیکھا چاہیی کیا حال ہوگا
یہہ صحابہ رضی عنہم کی آگی حال حضرت کی ارشاد کا یہہ ہی کہ خیر میری امت سی مطلق منقطع نہین ہونیکی اگرچہ فرق کمی زیادتی کا ہو آخر زمانہ
مین بہی ایک جماعت ہوگی کہ طریقہ سنت و تقوی پر مستقیم ہونگی تا علی حق **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّكُمْ فِيْ زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عُشْرَ مَا اُمِرَ بِهٖ هَلَكَ ثُمَّ يَاْتِيْ زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعُشْرِ مَا اُمِرَ بِهٖ نَجَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی تحقیق تم بیچ ایسی زمانہ کی ہو جو چھوڑی تم مین سے دسوان حصہ اوس چیز سی کہ حکم کیا گیا
ساتھہ اوسکی ہلاک ہوگا پھر آویگا ایک زمانہ جو شخص عمل کریگا اونمین سے ساتھہ دسوین حصہ اوس چیز کی کہ حکم کیا گیا ساتھہ اوسکی نجات پاویگا روایت کی یہہ ترمذی
نی **ف** یہہ بات بیچ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی فرمائی ہی کہ اوس زمانہ مین بہت تاکید تھی اسکی اور آخر زمانہ مین اگر دسوان حصہ بھی بجالاوینگی
نجات پاوینگی تا علی **وَعَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوْا
عَلَيْهِ اِلَّا اُوْتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ
قَوْمٌ خَصِمُوْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین
گمراہ ہوئی کوئی قوم پیچھی ہدایت کی کہ تھی اوپر اوسکی مگر دی گئی ہین جھگڑا پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ آیت نہین بیان
کرتی اوسکو واسطی تیری مگر واسطی جھگڑنی کی بلکہ وہ قوم ہین جھگڑالو روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** اگر دی گئی ہین جھگڑا

تا رواج دین ہند سبب باطل کو اور آگہا دین بنانے حق سے اور سبب اوسکے ترقی اس آیۃ کا یہہ ہے کہ جب اوتری یہہ آیۃ انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم
یعنے تم اور جنکو کہ تم پوجتے ہو سواے اللہ کے ایندہن دوزخ کی ہین تو یہہ آیۃ مشرک سنکر خوش ہوے اور چلائے کہ ہماری بت حضرت عیسیٰ سی بہتر
ہہین اگر عیسیٰ کہ معبود نصاریٰ کی ہین بحکم اس آیۃ کی دوزخمین ہونگی ہم راضی ہین کہ بت ہمارے بھی ونکے ساتھہ دوزخمین ہین پس یہہ آیۃ ما ضربوہ
لک الا جدلا اوتری یعنی یہہ بحث جو تجھسی کرتی ہین بطریق جدل وخصومت کی کرتی ہین کیونکہ بحسب اپنے زبان کے جانتی ہین کہ ما تعبدون سی بت ہین غیرہ
کے مراد ہین نہ حضرت عیسیٰ وغیرہ اچھی بندے حق ؛ **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول لا تشددوا علی
انفسکم فیشدد اللہ علیکم فان قوما شددوا علی انفسہم فشدد اللہ علیہم فتلک بقایاہم فی الصوامع والدیار رہبانیۃ
ابتدعوہا ما کتبناہا علیہم رواہ ابوداؤد اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھی فرماتی نہ سختی کرو تم اوپر جانوں
اپنی کی پس سختی کریگا اللہ اوپر تمہارے پس تحقیق ایک قوم نی یعنی بنی اسرائیل نی سختی کی اوپر جانوں اپنی کی پس سختی کی اللہ نے اوپر اونکے پس یہہ جماعت ہے بقایا
اونکی بیچ صومعوں کے اور دیار کی رہبانیۃ تھی کہ نکالا اوسکو نہین فرض کے تھی ہمنے اوپر اونکے روایت کی یہہ ابوداود نے **ف** نہ سختی کرو یعنی ایسی ریاضت اور مجاہدہ
نہ کرو کہ نفس اوسکے طاقت نہ رکھی اور مباح کو اپنی اوپر حرام نہ کرو پس سختی کریگا اللہ اور فرض کر دیگا اوسکو اور تم طاقت ادا کی جو اوسکی نہین رکھتی کے
اور جگہہ بندگی کرنی قوم نصاریٰ کے کو صومعہ کہتی ہین اور جگہہ بندگی کرنی یہود کی کو دیار کہتی ہین اور رہبانیۃ کہتی ہین بہت عبادت کرنیکو اور ریاضت
کو اور انقطاع کرنیکو لوگوں سی اور ٹاٹ وغیرہ پہنا اور زنجیرین گردنوں مین باندہنی اور ستر کاٹ ڈالنا اور جنگل و پہاڑ مین جا بسنا وغیر ذلک ایسے اوپر
زاہد اہل کتاب کے کرتی تھی پس فرمایا کہ یہہ چیزین اونہوں نی اپنی طرف سے اختراع کرلین تھین ہمنی اونپر فرض نہین کین تھین آخر کو حق رعایت اوسکا نہ ادا ہوا
اور اکثر کافر ہوئی ساتہہ دین عیسیٰ کی پس یہود ہوگئی یا نصرانیت قبول کی بطور دین بادشاہوں کی اور چہوڑ دی رہبانیۃ پس اسطرح تم نہ کرو اور بعضی
اونمین سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دین پر قائم رہی یہانتلک کہ حضرت کا زمانہ پایا حضرت پر ایمان لائی ؛ حق ؛ علی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل القرآن علی خمسۃ اوجہ حلال وحرام ومحکم ومتشابہ وامثال فاحلوا
الحلال وحرموا الحرام واعملوا بالمحکم وآمنوا بالمتشابہ واعتبروا بالامثال ہذا لفظ المصابیح وروی البیہقی فی شعب
الایمان ولفظہ فاعملوا بالحلال واجتنبوا الحرام واتبعوا المحکم اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ نازل ہوا قرآن اوپر پانچ طرح کی حلال اور حرام اور محکم اور متشابہ اور امثال پس حلال جانو حلال کو اور حرام جانو حرام کو اور عمل کرو ساتہہ محکم کی اور ایمان لاؤ
ساتہہ متشابہ کی اور عبرت پکڑو ساتہہ مثالوں کی یہہ لفظ مصابیح کے ہین اور روایت کی بیہقی نی بیچ شعب الایمان کے اور لفظ اوسکی یہہ ہین پس عمل کرو ساتہہ حلال کے
اور بچو حرام سے اور پیروی کرو محکم کی **ف** مراد محکم سی یہان یہہ ہی کہ اوسکے معنوں مین کچھہ اشتباہ نہو جیسی اقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ اور مراد متشابہ سی یہہ کہ معنے اوسکی خوب واضح نہوں جیسے ید اللہ فوق
ایدیہم وغیر ذلک اور مراد مثالوں سے قصے ہین امتوں گذری ہوئیونکی اور ایمان لاؤ ساتہہ متشابہ کے اور جانو کہ جو مراد اللہ تعالیٰ کی ہی اس سے حق ہی اگرچہ ہمین مطلب اوسکا معلوم نہو اور شعب
الایمان مین بعد لفظ واتبعوا المحکم کی باقی عبارۃ بطور پہلی ہی روایت کے ہی ؛ حق ؛ **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الامر ثلثۃ امر بین رشدہ فاتبعہ وامر بین غیہ فاجتنبہ وامر اختلف فیہ فکلہ الی اللہ عز وجل رواہ احمد
اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی امر تین طرح کی ہین ایک امر ظاہر ہی ہدایت اوسکی پس پیروی کر اوسکی اور ایک امر ظاہر
ہے گمراہی اوسکی پس بچ اوس سے اور ایک امر کہ اختلاف کیا گیا ہی بیچ اوسکے پس سونپ اوسکو طرف اللہ عز وجل کے روایت کی یہہ احمد نی **ف** یعنے جس چیز
کا حق ہونا آیۃ حدیث سی ثابت ہو جیسی وجوب نماز اور زکوۃ کا اوسکی پیروی کر اور جسکا باطل ہونا معلوم ہو جیسی کفار کی رسمین رتین وغیر ذلک بیچ

اوس سے اور حبل مرمین اختلاف کیا گیا ہو یعنی پوشیدہ اور مشتبہ ہو حکم اوسکا اور بعضون نے یہہ معنی کہی ہین کہ لوگ اوسمین اپنے طرف سے اختلاف
کرتی ہون اور اللہ اور رسول نے اوسکا حکم نہ بیان فرمایا ہو مثل آیات متشابہات کے اور تعین وقت قیامت کے پس تو بہی اوسکے حقمین کچہہ کہہ
اور سیر دیکہا کر بسبب علے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ کَذِئْبِ الْغَنَمِ یَاْخُذُ الشَّاذَّۃَ وَالْقَاصِیَۃَ وَالنَّاحِیَۃَ وَاِیَّاکُمْ وَالشِّعَابَ
وَعَلَیْکُمْ بِالْجَمَاعَۃِ وَالْعَامَّۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ** روایت کی معاذ بن جبل نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق شیطان بہیڑیا ہی آدمی کا مانند بہیڑیئے بکری کی کہ لیتا ہی بکری بہاگنی والی کو ریوڑسی اور اوس بکری کو کہ دور ہوگئی ہو ریوڑسی اور
اوس بکری کو کہ کناری پر ہو ریوڑسی اور بچو تم دروں پہاڑکی سی اور لازم ہی تمپر جماعت اور مجمع روایت کی یہہ احمد نی **ف** مراد یہہ ہے کہ جیسے
بہیڑیا اکیلے بکری پر بہت دلیر ہوتا ہی ایسے شیطان اوس آدمی پر مسلط ہوتا ہی کہ جماعت علماسی الگ ہوکر مذہب نیا نکالتا ہی اور بچو دروں
پہاڑکی سی یعنی شاہراہ اسلام چہوڑکر گمراہ ہو نگی گہاٹیوں مین مت پڑو **وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَۃَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ** اور روایت ہی ابی ذرسی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص بالشت بہر جدا ہوا جماعت سے یعنی اہل سنت سے پس تحقیق نکالا اوسنے پٹا یعنی ذمہ اسلام کا گردن اپنے سے روایت
کی یہہ احمد اور ابوداود نی **ف** یعنے اب اس درجہ کو پہنچا کہ شاید قید اسلام اور پیدا احکام اوسکی سے باہر ہوی **وَعَنْ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ مُرْسَلًا
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِہِمَا کِتَابَ اللّٰہِ وَسُنَّۃَ رَسُوْلِہٖ رَوَاہُ فِی الْمُوَطَّا**
اور روایت ہے مالک بن انس سے بطریق ارسال کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ چہوڑی ہین مینی بیچ تمہاری دو چیزین ہرگز گمراہ نہو گی
تم جب تک پکڑی رہو گی ان دونوں کو یعنی کتاب اللہ و سنت رسول اوسکی یعنی حدیث روایت کی یہہ بیچ موطا کی **وَعَنْ غُضَیْفِ
بْنِ الْحَارِثِ الثُّمَالِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَۃً اِلَّا رُفِعَ مِثْلُہَا مِنَ السُّنَّۃِ فَتَمَسُّکٌ
بِسُنَّۃٍ خَیْرٌ مِّنْ اِحْدَاثِ بِدْعَۃٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ** اور روایت ہی غضیف بن حارث ثمالی سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین نکالی کسی قوم نی بدعت یعنی جو بدعت کہ مزاحم سنت کے ہو مگر کہ اوٹہائی جاتی ہی مانند اوسکی سنت سے پس
چنگل مارنا ساتہہ سنت کے بہتر ہی نکالنی بدعت کی سی روایت کی یہہ احمد نی **ف** چنگل مارنا ساتہہ سنت کے اگرچہ تہوڑی ہو بہتر ہی نکالنی بدعت
کے سے اگرچہ حسنہ ہو اس لیے کہ ساتہہ اتباع سنت کے پیدا ہوتا ہی نور اور ساتہہ گرفتاری بدعت کے آتی ہی تاریکی مثلا پاخانہ جانا ہو جب داب شرع
کے بہتر ہی بنانی سرا اور مدرسہ کی سی اسلیے کہ رعایت کرنیوالا اداب سنت کا ترقی کرتا ہی طرف مقام قرب کے اور ساتہہ ترک اوسکی تنزل
کرتا ہی اوس سے اور یہہ باعث ہوتا ہی وس سے افضل کے ترک کا حتی کہ مرتبہ قساوت قلبی کو پہنچتا ہی کہ اوسکو رین و طبع کہتی ہین کذا ذکرہ الشیخ
اور اسیطرح سید جمال الدین نے لکہا ہی اور لکہا ہی کہ سر اسمین یہہ ہے کہ جسنی مثلا رعایت کی داب پاخانہ کی کی تو اللہ تعالی توفیق دیگا اوسکو
ترقی کی طرف ادب خیر کی کہ اعلی اوس سے ہے اور جو اسکو ترک کریگا تو باعث ہوگا ترک اسکا اور فضلون کی ترک کا یہان تک کہ پہنچیگا طرف مقام
رین اور طبع کی انتہی اور مثل اسکی ملا علی قاری نی لکہہ کر لکہا ہی کہ کیا نہین دیکہتا ہی تو کہ کسل کے راہ سی ترک کرنا سنت کا باعث ملامت اور
عتاب کا ہوتا ہی اور سبب جانکر ترک کرنیسی عصیان اور عقاب ثابت ہوتا ہی اور انکار اوسکا بی شبہہ عقبی کر دیتا ہی اور بدعت کے ترک کرنیمین
اگرچہ حسنہ ہو ایک بات بہی ان بین سے نہین لازم آتی **وَعَنْ حَسَّانَ قَالَ مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَۃً فِیْ دِیْنِہِمْ اِلَّا نَزَعَ**

اللّٰہُ مِنْ سُنَّتِہِمْ مِثْلَہَا ثُمَّ لَا یُعِیْدُہَا اِلَیْہِمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی حسان سی کہا انہون نکالی کسی قوم نی
بدعت بیچ دین اپنی کی یعنی بدعت سیئہ کہ مزاحم سنت کی ہو مگر اٹھا لیتا ہی اللہ تعالی سنت اونکی سی مثل اوسکی پھر نہین عود کر سکتی طرف اونکی قیامت
تلک روایت کی یہہ دارمی نی **وعن** اِبْرَاہِیْمَ بْنِ مَیْسَرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَّرَ
صَاحِبَ بِدْعَۃٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی ہَدْمِ الْاِسْلَامِ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہی ابراہیم بن
میسرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ تعظیم کری صاحب بدعت کی پس تحقیق اون نی مدد کی اوپر گرانی اسلام کی روایت
کے بیہقی نی کتاب شعب الایمان مین بطریق ارسال کی **ف** کیونکہ اوسکی توقیر مین حقارت سنت کی ہی یہہ باعث ہوتی ہی ویران کرنی
بنا اسلام کی اور اسی قیاس پر متبع سنت کی توقیر کرنی مین اور بیچ حقارت کرنی اہل بدعت کی آبادی بنا اسلام کی ہوتی ہی یہ سید علی **وعن**
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ کِتَابَ اللّٰہِ ثُمَّ اتَّبَعَ مَا فِیْہِ ہَدَاہُ اللّٰہُ مِنَ الضَّلَالَۃِ فِی الدُّنْیَا وَوَقَاہُ یَوْمَ
الْقِیٰمَۃِ سُوْءَ الْحِسَابِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ مَنِ اقْتَدٰی بِکِتَابِ اللّٰہِ لَا یَضِلُّ فِی الدُّنْیَا وَلَا یَشْقٰی فِی الْاٰخِرَۃِ ثُمَّ تَلَا
ہٰذِہِ الْاٰیَۃَ فَمَنِ اتَّبَعَ ہُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَلَا یَشْقٰی رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہی ابن عباس سے
کہا کہ جسنی سیکھی کتاب اللہ کی پھر پیروی کی اوس چیز کی کہ بیچ اوسکی ہی ہدایت کریگا اوسکو اللہ گمراہی سی بیچ دنیا کی یعنی ثابت رکھیگا اوسکو ہدایت
پر اور بچاویگا گمراہی سی جب تلک زندہ ہی دنیا مین اور بچاویگا اوسکو دن قیامت کی بری حساب سے یعنی مواخذہ نہین ہوگا اور بیچ ایک روایت
کے ہی کہا جسنی پیروی کی کتاب اللہ کی نہین گمراہ ہوگا دنیا مین اور نہ بدبخت ہوگا یعنی عذاب نہین دیا جاویگا بیچ آخرت کی پھر پڑھی حضرت نی یہہ
آیت پس جسنی پیروی کی ہدایت میری کی یعنی قرآن کی پس نہ گمراہ ہوگا یعنی آخرت مین روایت کی یہہ رزین نی **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِیْمًا وَعَنْ جَنْبَتَیِ الصِّرَاطِ سُوْرَانِ
فِیْہِمَا اَبْوَابٌ مُفَتَّحَۃٌ وَعَلَی الْاَبْوَابِ سُتُوْرٌ مُرْخَاۃٌ وَعِنْدَ رَاْسِ الصِّرَاطِ دَاعٍ یَقُوْلُ اسْتَقِیْمُوْا عَلَی الصِّرَاطِ
وَلَا تَعْوَجُّوْا وَفَوْقَ ذٰلِکَ دَاعٍ یَدْعُوْا کُلَّمَا ہَمَّ عَبْدٌ اَنْ یَفْتَحَ شَیْئًا مِنْ تِلْکَ الْاَبْوَابِ قَالَ وَیْحَکَ
لَا تَفْتَحْہُ فَاِنَّکَ اِنْ تَفْتَحْہُ تَلِجْہُ ثُمَّ فَسَّرَہٗ فَاَخْبَرَ اَنَّ الصِّرَاطَ ہُوَ الْاِسْلَامُ وَاَنَّ الْاَبْوَابَ الْمُفَتَّحَۃَ
مَحَارِمُ اللّٰہِ وَاَنَّ السُّتُوْرَ الْمُرْخَاۃَ حُدُوْدُ اللّٰہِ وَاَنَّ الدَّاعِیَ عَلٰی رَاْسِ الصِّرَاطِ ہُوَ الْقُرْاٰنُ وَاَنَّ الدَّاعِیَ
مِنْ فَوْقِہٖ ہُوَ وَاعِظُ اللّٰہِ فِیْ قَلْبِ کُلِّ مُؤْمِنٍ رَوَاہُ رَزِیْنٌ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ
عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَکَذَا التِّرْمِذِیُّ عَنْہُ اِلَّا اَنَّہٗ ذَکَرَ اَخْصَرَ مِنْہُ اور روایت ہی ابن مسعود سی تحقیق
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بیان کی اللہ نی ایک مثل راہ سیدھے اور دونو طرف راہ کی دو دیوارین اور بیچ دیوار دن کی دروازی کھلی ہوئے
اور اوپر دروازون کی پردی پڑی ہوئی اور رستہ کی سری پر پکارنیوالا پکارتا ہی کہ سیدھی رہو اوپر راہ کی اور مت کج چلو اور اوپر اوس
پکارنیوالی کی ایک پکارنیوالا اور ہی جب کہ قصد کرتا ہی بندہ یہہ کہ کھولی کچھ اون دروازون مین سی کہتا ہی پکارنیوالا اوسی ہی تجکو مت
کھول اوسکو پس تحقیق تو اگر کھولیگا داخل ہو جاویگا اوسمین یعنی پھر وہان پڑا کھٹا دیکا پھر تفسیر کی یعنی کھولا حضرت نی اس مثال کو پس بیان
کیا کہ مراد راہ سی اسلام ہی یعنی اوس سی جنت کو پہنچتی ہین اور مراد دروازون کھلی ہوؤن سی چیزین حرام کی ہوئین اللہ کی یعنی اونکو
کرنی سی کمال اسلام سی نکل جاتا ہی اور مراد پردی پڑی ہوؤن سی حدین اللہ کی اور مراد پکارنی والی سی کہ رستہ کی سری پر ہی قرآن ہے

اور مراد پکارنیوالی سی کہ اوپر اوسکی ہی وہ نصیحت دینی والا اللہ کیطرف سی بیچ دل ہر مومن کی یعنی فرشتہ روایت کی یہہ رزین نی اور روایت کی احمد
نے اور بیہقی نی بیچ شعب الایمان کی نقل کی نواس بن سمعان سی اور اسیطرح سی ترمذی نی اوس سے مگر ترمذی نی ذکر کی مختصر اوس سے **ف** حد بین اللہ
کے کہ درمیان بندوں کی اور حرام چیز دنکی باندھی ہین کہ اوس سی گذری نہین پس حدونسی مراد ہین احکام الہی اور بیچ دل ہر مومن کی یعنی فرشتہ
جب تلک یہہ ہنو قران کچھ فائدہ نہین دیتا کیونکہ کام قران کا راہ بتانا ہی لیکن اوس سی نصیحت پکڑنی اور مقصود کو پہنچنا ساتھ توفیق
وہدایت الہی کی ہی کہ دلمین ڈالتا ہی **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ كَانَ مُسْتَنًّا فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ فَإِنَّ الْحَيَّ لَا
تُؤْمَنُ عَلَيْهِ الْفِتْنَةُ أُولٰئِكَ أَصْحٰبُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا أَفْضَلَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبَرَّهَا قُلُوْبًا وَأَعْمَقَهَا
عِلْمًا وَأَقَلَّهَا تَكَلُّفًا اخْتَارَهُمُ اللّٰهُ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهٖ وَلِإِقَامَةِ دِيْنِهٖ فَاعْرِفُوْا لَهُمْ فَضْلَهُمْ وَاتَّبِعُوْهُمْ
عَلٰى اٰثَارِهِمْ وَتَمَسَّكُوْا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ أَخْلَاقِهِمْ وَسِيَرِهِمْ فَإِنَّهُمْ كَانُوْا عَلَى الْهُدَى
الْمُسْتَقِيْمِ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا جو شخص چاہی کہ پیروی کری کسی کی راہ کی پس چاہیے کہ راہ پکڑے
اون لوگونکی کہ مرگئی ہین پس تحقیق زندہ نہین امن کیا جاتا اوپر اوسکی فتنہ سی یعنی دین مین اور وہ لوگ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
تھے بہترین اس امت کی بہت نیک اس امت کی باعتبار دل کی اور بہت کامل تھی علم مین اور بہت کم تھی تکلف مین پسند کیا تھا اونکو اللہ
تعالی نی واسطی صحبت نبی اپنی کی اور واسطی قائم کرنی دین اپنی کی پس پہچانو تم واسطی اونکی بزرگی اور پیروی کرو اونکی اوپر نقش قدم اونکے
اور پکڑی رہو جب تک ہوسکی خلق اونکی اور خصلت اونکی پس تحقیق وہ تھی اوپر ہدایت سیدھی کی روایت کی یہہ رزین نی **ف** یہہ بات
ابن مسعود رض نی اپنی زمانہ مین تابعین سے کہی اور مراد مردون سی صحابہ رکھی اور زندون سی اہل زمانہ اپنی کی سوا صحابہ کی اور شاید اونہون
نے صحابہ کی حقیت کی یہہ گواہی دی واسطی رد کرنی رافضیون اور ملحدین کی اور یہہ جو فرمایا بہت نیک اس امت کی باعتبار دل کی یعنی
صحابہ رض دلمین خلوص اور ایمان کامل رکھتی تھی جیسیکہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی اولئک الذین امتحن اللہ قلوبہم للتقوی یعنی یہہ صحابہ ایسے
ہین کہ امتحان کیا اللہ نی دلون اونکیکو واسطی تقوی کی یعنی طرح طرح کی سختیان اور مصیبتین اونپر ڈالین تا دیکھی کہ آیا صبر کرتی ہین یا نہین
پس باوجود اسکی اونکو راضی برضا ہی پایا اور بہت کامل تھی علم مین یعنی علم تفسیر اور حدیث اور فقہ اور قراءۃ اور فرائض اور تصوف خوب رکھتی
تھے اور فہم رسا اور غور عالی اللہ تعالی نی عطا فرمایا تھا اور دنکو ویسا حاصل ہونا مشکل ہی اور بہت کم تھی تکلف مین یعنی بیچ عمل کرنیکی تکلف سے
تھے پس وے چلتی تھی ننگی پانو اور نماز پڑہتی تھی زمین پر اور کھاتی تھی ہر طرحکی برتن مین یعنے مٹی اور لکڑی وغیرہ کی باسن مین اور لیتی جھوٹا لوگونکا اور ایسا ہے
حال علم مین تھا کہ نہ کلام کرتی تھی مگر جو ضرور ہوتا اونکو اور جو مسئلہ نجانتی تو کہدیتے کہ ہم نہین جانتی خواہ مخواہ تکلف کرکر تقریرین نہ گھڑتی تھی اور دفع کرتی
فتوی نفسون اپنی سی یعنی اپنی سی زیادہ علم والیکا حوالہ کرتی اور اوس سے پوچھ لو اور جاتی وس پاس کہ اوسنی زیادہ علم رکھتا اور ایسا ہی حال قراءۃ مین تھا کہ پڑہتی تھی قران
حق پڑہنی اوسکیکا اور لہجون عرب کے راگ رنگنی وغیرہ مین نہ پڑہتی تھی اور اسیطرح احوال باطن مین بے تکلف تھے کہ وہ رقص نہ کرتی تھی یعنی حال نہ لاتی تھی اور نہ ہوا
کرتی تھی اور نہ گر پڑتی تھی اور نہ سر جھکاتی تھی یعنی حال لاتی مین اور نہ جمع ہوتی تھی واسطی راگ اور مزامیر کی جیسا کہ حال ہماری وقت کی لوگون کا ہے
اور نہ حلقہ بنا بنا کر بیٹھتی واسطی ذکر جہر کی مساجد مین اور نہ اپنی گہر دنمین بلکہ فروتن بطور فرش کی بچھی رہتی اور ارواح اونکی سیر کرتین عرش
پر ظاہر مین ملے رہتی ساتھ خلق کی اور باطن مین متوجہ رہتی طرف حق کی اور پہنتی جو میسر آتا اونکو قسم صوف اور سوت اور کتان سی اور نہ
مقید تھی ساتھ پہننی گدڑی وغیرہ کی یا ناٹھر اکر اور کھاتی جو مہیا ہوتا قسم حلال اور مزہ دار سے یعنی پرہیز نہ کرتی تھی گوشت اور دودھ

اور میوون وغیر ذلک سے اور سبب یہ باتین جاصل ہوئے تہین بسبب تربیت سے صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ مربی کامل مکمل تہی جیسکہ فرمایا ہی ادبنی ربی فاحسن تادیبی یعنے ادب کہایا مجہی رب میری نی پس اچہا ادب کہایا مجکو اور مراد یہہ جاننی سی یہہ ہے کہ متابعت اونکی کرو اور محبت اونکی رکہو اور اخلاق اونکی سی سیکہو اور اس حدیث سی فضیلت اور کمال صحابہ کا معلوم ہوا کہ تمام خلائق مین حسب فضل تہی اور کمال استعداد قبول کرنی ہدایت کا رکہتی تہی تو اللہ تعالی نے اپنے نبی کی صحبت کے لیے انکو پسند فرمایا جیسکہ اس آیہ مین فرمایا والزمہم کلمۃ التقوی وکانوا احق بھا واھلھا یعنی لازم کیا اللہ نی اونپر کلمہ تقوی کا اور تہی لائق تر اور مستحق تر ساتہہ کلمہ تقوی کی اور آثار مین آیا ہی کہ پروردگار تعالی نی نظر فرمائی تمام بندونکی دلونپر پایا دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا روشن تر اور پاکتر پس کہا نور نبوت کا اوسمین اور پایا صحابہ رضی اللہ عنہم کی دلونکو بہت صاف اور لائق تر پس اختیار کیا اونکو نبی صاحب کے صحبت کے لیے اور یہہ بات تو خود ظاہر ہی بزرگونکی صحبت مین مرید خدمتگذاری کرکر کس درجہ کو پہنچی ہین تعجب ہے کہ صحابہ کرام سارے عمر اپنی پیغمبر کے صحبت مین گذارین اور کمال اور فضل نہ حاصل کرین ؛ حق وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنُسْخَۃٍ مِنَ التَّوْرٰىۃِ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذِہٖ نُسْخَۃٌ مِنَ التَّوْرٰىۃِ فَسَکَتَ فَجَعَلَ یَقْرَأُ وَوَجْہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَغَیَّرُ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ ثَکِلَتْکَ الثَّوَاکِلُ مَاتَرٰی مَابِوَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ عُمَرُ اِلٰی وَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِ اللّٰہِ وَغَضَبِ رَسُوْلِہٖ رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْبَدَا لَکُمْ مُوْسٰی فَاتَّبَعْتُمُوْہُ وَتَرَکْتُمُوْنِیْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِیْلِ وَلَوْکَانَ مُوْسٰی حَیًّا وَّاَدْرَکَ نُبُوَّتِیْ لَاتَّبَعَنِیْ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق حضرت عمر بن الخطاب رض لائی پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نسخہ توریت کا پس کہا ای رسول خدا کی یہہ ہے نسخہ توریت کا پس چپ رہے حضرت پس شروع کیا حضرت عمر نی پڑہنا اور چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا متغیر ہوتا تہا پس کہا حضرت ابوبکر رض نی حضرت عمر کو گم کریں تجکو گم کرنیوالیان کیا نہین دیکہتا تو اوس چیز کو کہ بیچ چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی پس دیکہا حضرت عمر نی طرف چہرہ آنحضرت کی پس کہا پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ اللہ کی اللہ کی غضب سے اور غضب رسول اوسکی سی راضی ہوئی ہم ساتہہ اللہ کی رب ہونی پر اور ساتہہ اسلام کی دین ہونی پر اور ساتہہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبی ہونی پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات پاک کے کہ جان محمد کی بیچ ہاتہہ اوسکی کی ہی اگر ظاہر ہوتی واسطی تمہاری موسی پس پیروی کرتی تم اونکی اور چہوڑ دیتی تم مجکو البتہ گمراہ ہوتی تم سیدہی راہ سی اور اگر ہوتا موسی زندہ اور پاتا نبوت میری البتہ پیروی کرتا میری روایت کی یہہ دارمی نی ف جملہ ثکلتک الثواکل کا دعا ہی واسطی موت کی لیکن عرب اپنی محاورہ مین اصل معنی اسکی مراد نہین رکہتے بلکہ مقام تعجب مین بولتی ہین کہ عجب ہے کہ تو یہہ بات نہین سمجہتا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ کتاب وسنت کو چہوڑ کر انکی غیر کی طرف رجوع نہ کری کتابون یہود اور نصاری اور حکما اور فلاسفہ سی ؛ علی وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلَامِیْ لَا یَنْسَخُ کَلَامَ اللّٰہِ وَکَلَامُ اللّٰہِ یَنْسَخُ کَلَامِیْ وَکَلَامُ اللّٰہِ یَنْسَخُ بَعْضُہٗ بَعْضًا اور اونہین سے ہی روایت کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کلام میرا نہین نسخ کرتا کلام اللہ کو اور کلام اللہ کا نسخ کرتا ہی کلام میری کو اور کلام اللہ نسخ کرتا ہی بعض اوسکا بعض کو ف نسخ تغیر وتبدیل ایک حکم شریعت کا ہی ساتہہ حکم دوسری کے واسطی صلاح کار دین کے پس نسخ چار قسم ہے نسخ کتاب کا ساتہہ کتاب کے اور نسخ حدیث کا ساتہہ حدیث کے اور نسخ کتاب کا ساتہہ حدیث کی اور نسخ حدیث کا ساتہہ کتاب کے لیکن ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ نسخ کتاب اللہ کا ساتہہ حدیث کی نہین ہوتا پس تاویل اس حدیث

ہین یہہ ہونگی کہ مراد کلام سے یہان وہ ہو کہ بطریق رائی اور اجتہاد کی فرمایا ہو نہ بطریق وحی کی یا یہہ حدیث منسوخ ہو واللہ اعلم بالحق ** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَادِيْثَنَا يَنْسَخُ بَعْضُهَا بَعْضًا كَنَسْخِ الْقُرْاٰنِ ** اور روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق حدیثین میری نسخ کرتی ہین بعض انکی بعض کو مانند نسخ کرنی قران کے ** وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوْهَا وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَسَكَتَ عَنْ اَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْهَا رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ الدَّارَقُطْنِيُّ ** اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی نی فرض کیہی کتنی فرض پس نہ ضائع کرو تم انکو یعنی چہوڑ نہ دو انکو یا مشروط وارکان انکی نہ ترک کر دیا ریا وسمعہ اور عجب و غرور اونمین نہ کرو اور حرام کمین کتنی چیزین یعنی گناہ پس نہ نزدیک ہو انکی اور مقرر کین حدین یعنے قصاص وغیرہ پس نہ بڑہ جاؤ انسی یعنی کمی زیادتی اونمین نہ کرو اور سکوت فرمایا کتنی چیزون سی یعنی نہین ذکر فرمایا حکم کتنی چیزون کا کہ واجب ہین یا حرام ہین یا حلال ہین بدون بہولنی کی پس نہ بحث کرو اونمین روایت کی تینون حدیثین دارقطنی نی

كِتَابُ الْعِلْمِ

کتاب بیچ بیان کرنی علم کی اور فضیلت اسکی ** مراد علم سے علم دین ہے کہ متعلق ہی ساتہہ کتاب وسنت کی وہ دو قسم پر ہے مبادی یعنی وسائل اور مقاصد مبادی وہ علم ہی کہ معرفت کتاب وسنت کی اوسپر موقوف ہے مثل لغت اور صرف اور نحو وغیرہ کی اور مقاصد جو کہ متعلق ہی ساتہہ اعمال اور اخلاق اور عقائد کی اور ان سبکو علم معاملت کہتی ہین اور ایک علم علم مکاشفہ ہی وہ ایک نور ہی کہ بعد عمل کرنیکی علم ظاہر پر دلمین پڑتا ہی کہ ساتہہ اوسکی حقیقتین ہر چیز کی ظاہر ہو جاتی ہین اور معرفت ذات وصفات اور افعال حق سبحانہ تعالی کی پیدا ہوتی ہی اس علم کو علم حقیقت اور علم وراثت کہتی ہین بحکم اس حدیث کی من عمل بما علم ورثہ اللہ علم ما لم یعلم یعنی جو کہ عمل کرتا ہی علم پر نصیب کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی علم اوس چیز کا کہ نہ جانتا ہی اور نہ پڑہی ہی پس علم ظاہر اور باطن جو مشہور ہے معنی اوسکی یہہ ہین اور ایک کو دوسرے کی ساتہہ نسبت ہی مانند نسبت تن اور جان اور پوست ومغز کی اور آیتین اور حدیثین کہ فضیلت علم مین وارد ہوئی ہین ان سب اقسام کو شامل ہین اور پر تفاوت مراتب اور درجات اوسکی ** حق **

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلے

** عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ** روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہنچاؤ میری طرف سی اگرچہ ہو ایک آیت اور حدیث کرو بنی اسرائیل سے اور نہین ہی گناہ اور جو شخص کہ جہوٹ باندہی مجہپر جانکر پس چاہیے کہ ڈہونڈہی ٹہکانا اپنا دوزخمین روایت کی یہہ بخاری نی ** ف ** مراد آیت سی وہ حدیثین ہین کہ مفید بہت ہون جیسی من صمت نجا یعنی جو چپ رہا نجات پائی اور سوا اسکی اور حدیثین کہ اسیطرح کی جامع ہین پس معنی اس جملہ کی یہہ ہونگی کہ پہنچاؤ میری طرف سے حدیثین میری اگرچہ تہوڑی ہون اسمین رغبت دلائی پہیلانی علم پر اور حدیث کرو بنی اسرائیل سی مراد یہہ ہی کہ جو قصے عبرت اونکی بیان کرنا اونکا جائز ہی اور احکام وغیرہ اونکی نقل کرنی منع فرمائی ہین جیسکہ پہلی حدیث مین گذر چکا ہی کیونکہ تمام شریعتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت سے منسوخ ہوگئین اور ڈہونڈہی ٹہکانا اپنا دوزخمین اسمین نہایت منع اور زجر ہی جہوٹ باندہنی سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ حرام اور کبیرہ گناہ ہی ساتہہ اتفاق علما کی اور امام محمد جوینی نی اوسکو کفر لکہا ہی اور یہہ حدیث یعنی من کذب علی آخر تلک متواتر ہی بلکہ اسکی درجہ کو اور حدیث متواتر نہین پہنچتی ہے کہ بہت سی صحابیون نے نقل کی ہی چنانچہ

لکھا ہی بعضون نی کہ باسٹھ صحابی اسکی راوی ہین کہ انمین عشرہ مبشرہ بھی ہین ؛ سید علی حق **وعن** سمرۃ بن جندب والمغیرۃ
ابن شعبۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حدث عنی بحدیث یری انہ کذب فہو احد
الکاذبین رواہ مسلم اور روایت ہی سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ حدیث کرے
مجھسے کوئی حدیث گمان رکھتا ہو کہ تحقیق وہ جھوٹ ہی پس وہ ایک جھوٹون مین سی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** کیونکہ بسبب رواج دینے اور
منتشر کرنی اوسکیکی مددگار جھوٹ بنانی والیکا ہوا پس یہہ بھی مانند اوسکی ہوا **وعن** معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین وانما انا قاسم واللہ یعطی متفق علیہ اور روایت ہی معاویہ سی کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ارادہ کری اللہ تعالی ساتھہ اوسکی بھلائی کا سمجھہ دیتا ہی اوسکو بیچ دین کی یعنی احکام
شریعت اور طریقت اور حقیقت مین اور سوا اسکی نہین کہ مین بانٹتا ہون اور اللہ دیتا ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی مین حدیث
وغیرہ بیان کر دیتا ہون سمجھہ اور فکر اور عمل وسیر جتنا جسکو اللہ تعالی چاہتا ہی عطا فرماتا ہی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الناس معادن کمعادن الذہب والفضۃ خیارہم فی الجاہلیۃ خیارہم فی الاسلام
اذا فقہوا رواہ مسلم اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آدمی کان ہین مانند کان سونی اور چاندی
کے بہتر اونکی بیچ جاہلیت کی بہتر اونکی ہین بیچ اسلام کی جبکہ سمجھین روایت کی یہہ مسلم نی **ف** آدمی کان ہین مانند کان سونی اور چاندی
کے یعنی نیک اخلاق اور صفاتمین متفاوت ہین موافق استعداد اور بزرگی ذاتکی جیسیکہ ایک کان ہی کہ اوسمین لعل ویاقوت پیدا ہوتی ہین اور
اور مین سونا چاندی اور اور مین سرمہ چونہ وغیرہ اور مطلب اسکے مابعد کی جملہ کا یہہ ہی کہ جو لوگ کفر کی حالت مین اچھی صفتین رکھتی تھی یعنی سخاوت
شجاعت وغیرہا وہ جب مسلمان ہوئی اور علم دین خوب حاصل کیا اچھی ہوئی بیچ جاہلیت کی اصلی ظلمت کفر مین چھپی ہوئی تھی جیسیکہ سونا وغیرہ
کان مین خاک مین چھپا ہوتا ہی جب مسلمان ہوئی اور بہشتی ریاضت کی مین کچیلی وہ آلایش جاتی ہی اور خالص ہو گئی اور ساتھہ نور علم اور معرفت کی روشن
ہوئی ؛ حق ؛ **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا حسد الا فی اثنین رجل اتاہ اللہ
مالا فسلطہ علی ہلکتہ فی الحق ورجل اتاہ اللہ الحکمۃ فہو یقضی بہا ویعلمہا متفق علیہ اور روایت ہی ابن مسعود
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین حسد مگر بیچ دو شخصون کی ایک وہ شخص کہ دیا اوسکو اللہ نی مال اور توفیق دی اوسکو اوپر خرچ کرنی
اوسکی بیچ حق کی اور دوسرا شخص وہ ہی کہ دیا اوسکو اللہ نی علم پس حکم کرتا ہی ساتھہ اوسکی اور سکھاتا ہی اوسکو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف مراد حسد سی یہان غبطہ ہی حسد اوسکو کہتی ہین کہ کسی پر نعمت دیکھی سی یہہ آرزو کری کہ اوس سی دور ہو جاوے
یہہ آرزو کرنی درست نہین مگر ظالم اور مفسد کی حق مین کری تو درست ہی اور غبطہ یہہ کہ آرزو کری کہ حاصل ہو نعمت میرے تئین بھی جیسیکہ
فلانی کو ہی پس یہہ آرزو اچھی بات کی لیے کرنی درست ہی حق ؛ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا مات الانسان انقطع عنہ عملہ الا من ثلثۃ الا من صدقۃ جاریۃ او علم ینتفع بہ او ولد
صالح یدعو لہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ مرتا ہی آدمی موقوف
ہوتا ہی اوس سے ثواب عمل اوسکیکا مگر ثواب تین عملونکا باقی رہتا ہی صدقہ جاری یا علم کہ نفع لیا جاوی ساتھہ اوسکی یا اولاد صالح کہ دعا
کری واسطی اوسکی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی نماز روزہ وغیرہ جو زندگی مین کرتا ہی ثواب اوسکا ذخیرہ ہوتا ہی ملیکا بعد مرنیکے

لیکن آئندہ کو منقطع ہوا کیونکہ جب تلک کہ تا تھا پاتا ثواب کرتا نہ پاویگا مگر ان تین چیزونکا بعد مرنیکی بھی پہنچتا رہتا ہی صدقہ جاریہ جیسی کوئی زمین وغیرہ وقف کر گیا یا کنوا یا باولی بنا گیا وغیر ذالک ورعلم کہ نفع لیا جاتا ہی جیسی کوئی کتاب تصنیف کر گیا یا کسیکو علم پڑہا گیا + سید

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نفس عن مؤمن كربة من كرب الدنيا نفس الله عنه كربة من كرب يوم القيمة ومن يسر على معسر يسر الله عليه في الدنيا والآخرة ومن ستر مسلما ستره الله في الدنيا والآخرة والله في عون العبد ما كان العبد في عون اخيه المسلم ومن سلك طريقا يلتمس فيه علما سهل الله له به طريقا الى الجنة وما اجتمع قوم في بيت من بيوت الله يتلون كتب الله ويتدارسونه بينهم الا نزلت عليهم السكينة وغشيتهم الرحمة وحفتهم الملئكة وذكرهم الله فيمن عنده ومن بطأ به عمله لم يسرع به نسبه رواه مسلم اور روایت ہی اونہین سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ دور کری مسلمانسی سختی کو دنیا کی سختیونمین سی دور کریگا اللہ اوس سی سختی کو سختیون دن قیامت کی سی اور جسنی آسان کر دیا اوپر تنگدست کی آسان کریگا اللہ اوپر اوسکی بیچ دنیا کی ور آخرت کی اور جسنی کہ پردہ پوشی کی مسلمان کی پردہ پوشی کریگا اوسکی اللہ بیچ دنیا اور آخرت کی اور اللہ تعالی بیچ مدد بندہ کی ہی جب تلک کہ ہی بندہ بیچ مدد بھائی اپنی مسلمان کی ور جو شخص کہ چلی ایک راہ مین کہ ڈہونڈہتا ہی بیچ اوسکی علم آسان کریگا اللہ واسطی اوسکی بسبب اوسکی راہ طرف بہشت کی اور نہین جمع ہوئے کوئی قوم بیچ کسی گھر کی گھرونمین سی اللہ کی یعنی مسجد مدرسہ وغیرہ مین پڑہین کتاب اللہ کو اور معنی بیان کرین اوسکی آپسمین مگر اوترتی ہی اوپر اونکی تسکین اور ڈہانکتی ہی اونکو رحمت اور گھیرتی ہین اونکو فرشتہ اور ذکر کرتا ہی اونکا اللہ بیچ اون لوگونکی کہ نزدیک اوسکی ہین یعنی ملائکہ مقربین مین اور جسکو کہ تاخیر کیا اوسکو عمل اوسکی نی نہین جلدی کریگا ساتھ اوسکی نسب اوسکا روایت کی یہہ مسلم نی ف آسان کر دیا تنگدست پر یعنی مثلاً کسیکی ذمہ قرض تھا اور وہ اوسکی ادا سی عاجز تھا اسنی اوسکو مال دیا یا وہ ادا کری یا اگر اسکا قرض تھا اسنی بخشدیا یا مہلت دی اور پردہ پوشی کی یعنی عیب اوسکا ظاہر کر کر رسوا نہ کیا اور دوسری معنی اسکی یہہ ہین کہ جو کوئی ستر ڈہانکی ننگی کا کپڑا دیسی تو ثواب مذکور پاویگا اور آسان کریگا راہ طرف بہشت کی یعنی داخل کریگا اوسکو بہشت مین بسبب خیر طالب علم کی اور توفیق دیگا عمل نیک کی کہ باعث داخل ہونی بہشت کا ہوگا اور معنی سکینہ کی ہین تسکین اور خاطر جمعی کہ اوسکی سبب سی خواہشین دنیا کی اور خوف ماسوا اللہ کی دل سی نکلجاتا ہی اور حضور ساتھ اللہ کی اور نورانیت پیدا ہوتی ہی اور اخیر حدیث کی یہہ معنی ہین کہ جسنی قصور کیا عمل مین نسب عالی اوسکا قیامت کو کچھہ کام نہین آئیگا • بندہ عشق شدی ترک نسب کن جامی • کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزی نیست •

حق وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول الناس يقضى عليه يوم القيمة رجل استشهد فاتي به فعرفه نعمته فعرفها فقال فما عملت فيها قال قاتلت فيك حتى استشهدت قال كذبت ولكنك قاتلت لان يقال جرئ فقد قيل ثم امر به فسحب على وجهه حتى القي في النار ورجل تعلم العلم وعلمه وقرأ القرآن فاتي به فعرفه نعمته فعرفها قال فما عملت فيها قال تعلمت العلم وعلمته وقرأت فيك القرآن قال كذبت ولكنك تعلمت العلم ليقال انك عالم وقرأت القرآن ليقال هو قارئ فقد قيل ثم امر به فسحب على وجهه حتى القي في

النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ اَنْ يُّنْفَقَ فِيْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اول آدمیوں میں سے کہ حکم کیا جاویگا اوسپر دن قیامت کے یعنی بسبب ترک کرنے خالص نیت کے ایک شخص ہوگا کہ شہید کیا گیا پس لایا جاویگا وہ پس معلوم کراویگا اللہ تعالی اوسکو یعنی یاد دلاویگا نعمتیں اپنے پس پہچانیگا اونکو پس فرماویگا اللہ تعالی کیا عمل کیا تونے بیچ اونکی یعنی نعمتیں جتاکر اعتراض کریگا کہ شکرانہ انکا تونے کیا ادا کیا کہیگا لڑا مین بیچ راہ تیری کی یہانتک کہ شہید کیا گیا مین فرماویگا اللہ کہ جھوٹا ہے تو ولیکن لڑا تو کہ کہا جاوے کہ بہادر ہے پس تحقیق کہا گیا یعنی غرض تیری خلق سے حاصل ہوئی اب یہی کیا چاہتا ہے پھر حکم کیا جاویگا اوسکو پس کھینچا جاویگا اوپر موہنہ اپنے کی یہانتک کہ ڈالا جاویگا بیچ آگ کے اور ایک وہ شخص کہ سیکھا علم اور سکھلایا اوسکو اور پڑھا قرآن پس لایا جاویگا وہ پس معلوم کرواویگا اوسکو نعمتیں اپنی پس معلوم کریگا فرماویگا اللہ کیا عمل کیا تونے بیچ اونکے کہیگا سیکھا مین علم اور سکھلایا اوسکو اور پڑھا مینے بیچ راہ تیری کے قرآن فرماویگا اللہ تعالی جھوٹ بولا تونے لیکن سیکھا تونے علم کو تاکہ کہا جاوے تحقیق تو عالم ہے اور پڑھا تونے قرآن کو تاکہ کہا جاوے وہ قاری ہے پس تحقیق کہا گیا پھر حکم کیا جاویگا اوسکو پس کھینچا جاویگا اوپر موہنہ اپنے کی یہانتلک ڈالا جاویگا آگ مین اور ایک وہ شخص ہے کہ کشادہ کیا اللہ نے اوپر اوسکی روزی کو اور دیا اوسکو مال ہر قسم کا پس لایا جاویگا وہ پس معلوم کرواویگا اوسکو نعمتیں اپنی پس معلوم کریگا اونکو فرماویگا اللہ کیا عمل کیا تونے بیچ اونکے کہیگا نہیں چھوڑی مینے کوئی راہ کہ دوست رکھتا ہو تو یہہ کہ خرچ کیا جاوے بیچ اوسکے مگر خرچ کیا مینے بیچ اوسکے واسطے تیرے فرماویگا اللہ تعالی جھوٹا ہے تو ولیکن کیا تونے تاکہ کہا جاوے کہ وہ سخی ہے پس کہا گیا پھر حکم کیا جاویگا اوسکو پس کھینچا جاویگا اوپر موہنہ اپنے کی پھر ڈالا جاویگا بیچ آگ کے روایت کی یہہ مسلم نے

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهٗ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی نہیں اوٹھالیگا علم کو یعنی آخری زمانہ مین کہ نکالے اوسکو نکالکر یعنی دور کر کے اوسکو بندونمین سے ولیکن اوٹھالیگا علم کو ساتھ اوٹھانے علما کے یہانتک کہ جب نہ باقی رکھیگا کسی عالم کو پکڑینگے لوگ سردار جاہل پس پوچھے جاوینگے مسئلہ پس فتوی دینگے بے علم پس گمراہ ہوونگے اور گمراہ کرینگے لوگونکو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے

وعن شَقِيْقٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِيْ كُلِّ خَمِيْسٍ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُ اَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ يَمْنَعُنِيْ مِنْ ذٰلِكَ اَنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اُمِلَّكُمْ وَاِنِّيْ اَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے شقیق سے کہا تھے عبد اللہ بن مسعود نصیحت کرتے لوگونکو بیچ ہر جمعرات کے پس کہا اونکو ایک شخص نے اے ابو عبد الرحمن البتہ دوست رکھتا ہون مین یہہ کہ نصیحت کیا کرو ہمکو بیچ ہر روز کے کہا اونہون نے خبردار ہو تحقیق منع کرتا ہے مجھکو اس سے یہہ کہ تحقیق مین مکروہ رکھتا ہون کہ تنگ کروں تمکو اور مین خبرگیری کرتا ہون تمہاری ساتھہ نصیحت کے جیسا کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خبرگیری کرتے ہماری ساتھہ نصیحت کے بیچ واسطے خوف اکتانے کے اوپر ہمارے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے

وعن اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا

تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلٰثًا حَتّٰى تُفْهَمَ عَنْهُ وَاِذَا اَتٰى عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلٰثًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی انس سے کہا تہی حضرت نبی صلی الله علیہ وسلم جب کلام فرماتی کوئی کلام پہیرتی اوسکو تین بار فرماتی یہانتک کہ خوب سمجہہ لیتے لوگ ونسی اور جب کہ آتی اوپر کسی قوم کی پس ارادہ سلام کا کرتی سلام کرتی اونپر تین بار روایت کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی جس بات کا اہتمام بہت منظور ہوتا اور گمان ہوتا لوگون نی سنی ہوگی اوسمین اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہوگا کہ تین بار فرماتی ہونگی و الله علم اور تین سلام ایک وقت اذن چاہنی کی اندر آنی کی لیی اور دوسرا سلام تحیۃ کا یعنی جو کہ وقت ملاقات کی کرتی ہین اور تیسرا رخصت کی وقت وبیج سیدہ **وَعَنْ** اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهُ اُبْدِعَ بِيْ فَاحْمِلْنِيْ فَقَالَ مَا عِنْدِيْ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا اَدُلُّهُ عَلٰى مَنْ يَحْمِلُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہا ایک شخص طرف نبی صلی الله علیہ وسلم کی پس کہا یہہ کہ نہین چل سکتی سواری میری پس سواری دو مجکو پس فرمایا حضرت نی نہین میری پاس سواری پس کہا ایک شخص نی کہ ای رسول خدا کی مین بتاؤن اوسکو ایسی شخص کو کہ وہ سواری دی اوسکو پہر فرمایا پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم نی جو شخص کہ آگاہ کردی اوپر بہلائی کی پس واسطی اوسکی ہی مانند ثواب کرنیوالی اوس بہلائی کی روایت کی یہہ مسلم نی **وَعَنْ** جَرِيْرٍ قَالَ كُنَّا فِيْ صَدْرِ النَّهَارِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ قَوْمٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ اَوِ الْعَبَاءِ مُتَقَلِّدِي السُّيُوْفِ عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَاٰى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ وَاَقَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا وَالْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْحَشْرِ اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِيْنَارِهِ مِنْ دِرْهَمِهِ مِنْ ثَوْبِهِ مِنْ صَاعِ بُرِّهِ مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ حَتّٰى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهُ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رَاَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَثِيَابٍ حَتّٰى رَاَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَاَنَّهُ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جریر سی کہا تہی ہم بیچ اول روز کے نزدیک پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم کے پس آئے اونکی پاس ایک قوم ننگی بدن والی لپیٹی کمل یا عبا اور ڈالی ہوئی تہی تلوارین گلی مین اکثر اونکی قوم مضر کی تہی بلکہ سب اونکی مضر مین سی پس متغیر ہوا چہرہ رسول خدا صلی الله علیہ وسلم کا بسبب اسکے کہ دیکہا اونپر اثر فاقہ کا پس داخل ہوئی گہر مین یعنی اور اونکی لیی کچہہ تلاش کیا کچہہ نہ پایا پہر نکلی پس حکم کیا حضرت بلال کو پس اذان کہی اور تکبیر کہی پس نماز پڑہی یعنی ظہر کے یا جمعہ کی پہر خطبہ فرمایا پس پڑہی خطبہ مین یہہ آیۃ ای لوگو ڈرو پروردگار اپنی سی جسنی پیدا کیا تمکو ایک جان سی یعنی حضرت آدم علیہ السلام سی آخر آیۃ تک اخیر اوسکا یہہ ہے تحقیق الله ہے اوپر تمہاری نگہبان اور پڑہی وہ آیت کہ بیچ سورۂ حشر کی ہی ڈرو الله

سے اور چاہیے کہ نظر کرے آدمی اوس چیز کو کہ آگے بھیجی ہے واسطے کل آنے والی کے فرمایا حضرت نے خیرات کرے شخص دینار اپنے میں سے درہم اپنے میں سے
کپڑے اپنے میں سے اور اپنے پیمانہ گیہوں میں سے اور اپنے پیمانہ کھجور میں سے یہانتک کہ فرمایا خیرات کرے اگرچہ ٹکڑا کھجور کا ہو کہا راوی نے پس لایا
ایک شخص انصار میں سے ایک تھیلی بھری ہوئی دینار کی یا درم کی ہاتھ اوسکا قریب تھا کہ تھک جاوے اوس سے بلکہ تحقیق تھک گیا پھر شروع کیا پے
درپے لانا لوگوں نے یہانتک کہ دیکھے میں نے دو تودے غلہ کے اور کپڑے کے یہانتک کہ دیکھا میں نے چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا چمکتا گویا کہ سونا
بھرا ہوا تھا یعنی بسبب خوشی کے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ رواج دے بیچ اسلام کے طریق نیک کو پس واسطے اوسکے ہے ثواب
اوسکا اور ثواب اوس شخص کا کہ عمل کیا ساتھ اوسکے پیچھے اوسکے بغیر ناقص ہونے اجر انکے سے کچھ اور جسنے رواج دیا بیچ اسلام کے طریقہ بد کو ہوگا
اوپر اوسکے گناہ اوسکا اور گناہ اونکا کہ چلینگے اوس پر پیچھے اوسکے بغیر اسکے کہ نقصان ہو گناہوں انکے سے کچھ روایت کی یہہ مسلم نے **ف** لفظ
او العباء کا جو اول حدیث میں آیا ہے کسی راوی کو شک ہوا ہے کہ اوپر کے راوی نے مجتابی النمار کہا یا مجتابی العباء دونوں کمل کی قسم سے ہیں
اور پہلی آیہ سورہ نساء میں ہے اوسمیں ذکر خیرات کرنیکا اور ناتے داروں سے سلوک کرنیکا ہے حضرت نے یہہ آیتیں پڑھ کر رغبت دلائی خیرات کے

وعن ابن مسعودٍ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقتل نفسٌ ظلماً الا كان على ابن آدم
الاول كفلٌ من دمها لانه اول من سن القتل متفقٌ عليه اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں خون کیا جاتا کوئی از روے ظلم کے مگر کہ ہوتا ہے اوپر پہلے بیٹے آدم کے ایک حصہ خون اوسکے سے کس واسطے
کہ اوسنے اول طریقہ نکالا قتل کرنیکا روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنی جو کوئی کسیکو قتل کرتا ہے جتنا گناہ اوسپر لکھا جاتا ہے
اتنا ہی قابیل پر بھی کہ بیٹا حضرت آدم علیہ السلام کا ہے لکھا جاتا ہے کیونکہ پہلے اوسنے اپنے بھائی ہابیل کو مارا تھا وسنذكر حديث
معاوية لا يزال من امتي في باب ثواب هذه الامة ان شاء الله تعالى اور ذکر کرینگے ہم حدیث معویہ کی کہ اوسکا
سرے لا يزال من امتي ہے بیچ باب ثواب اس امت کی اگر چاہے اللہ تعالی یعنی مصابیح والے نے یہاں ذکر کی ہے اور ہمنے وہاں

الفصل الثاني فصل دوسری

عن كثير بن قيسٍ قال كنت جالساً مع ابي الدرداء في مسجد دمشق
فجاءه رجلٌ فقال يا ابا الدرداء اني جئتك من مدينة الرسول صلى الله عليه وسلم لحديثٍ بلغني انك تحدثه
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما جئت لحاجةٍ قال فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سلك طريقاً
يطلب فيه علماً سلك الله به طريقاً من طرق الجنة وان الملائكة لتضع اجنحتها رضاً لطالب العلم وان العالم
ليستغفر له من في السموات ومن في الارض والحيتان في جوف الماء وان فضل العالم على العابد كفضل القمر
ليلة البدر على سائر الكواكب وان العلماء ورثة الانبياء وان الانبياء لم يورثوا ديناراً ولا درهماً
وانما ورثوا العلم فمن اخذه اخذ بحظٍ وافرٍ رواه احمد والترمذي وابو داود وابن ماجة و
الدارمي وسماه الترمذي قيس بن كثيرٍ روایت ہے کثیر بن قیس سے کہا تھا میں بیٹھا ہوا ساتھ ابی درداء کے بیچ مسجد دمشق کے
یعنے شام کی پس آیا اون پاس ایک شخص پس کہا اے ابی درداء تحقیق میں آیا ہوں تمہارے پاس شہر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سے واسطے ایک
حدیث کی کہ پہنچی ہے مجکو یہہ کہ تم نقل کرتے ہو اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں آیا میں واسطے اور کام کے کہا ابو درداء نے پس تحقیق سنا میں نے رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ چلے ایک راہ میں یعنی قریب ہو یا دور ہو کہ طلب کرتا ہو بیچ اوسکے علم یعنی علم دین کا تھوڑا ہو یا بہت

چلاتا ہی اللہ اوسکو راہ مین راہون جنت کی سی اور تحقیق فرشتی رکھتی ہین بازو اپنی واسطی رضامندی طالب علم کی اور تحقیق عالم البتہ استغفار
کرتی ہین واسطی اوسکی جو کہ بیچ آسمانون کی ہین یعنی ملائکہ اور جو کہ بیچ زمین کی ہین یعنی جن و انس وغیرہ اور مچھلیان درمیان پانی کی اور تحقیق
فضیلت عالم کی اوپر عابد کی مانند بزرگی چاند چودہوین رات کی ہی اوپر تمام اور تارون کی اور تحقیق عالم وارث ہین پیغمبرونکی اور تحقیق نبی
نہین ورثہ چھوڑ گئی دینار اور نہ درہم اور سوا اسکی نہین کہ ورثہ چھوڑا ہی علم پس جسنی حاصل کیا علم کو لیا اوسنی حصہ کامل روایت کی یہ حدیث احمد
اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور نام لیا راوی کا ترمذی نی قیس بن کثیر لیکن صحیح کثیر بن قیس ہے ہی جیسا کہ مصنف نی کہا
ف نہین آیا مین واسطی اور کام کی یعنی سوای سننی حدیث کی اور کچھ غرض میری نہین اونھون نی اجمالا وہ حدیث سنی ہوگی چاہا کہ ساتھ تفصیل
کے سنین یا احتمال ہی کہ اونھون نی سنی ہوگی اچاہا کہ بلا واسطہ سنین انسی پھر ابو درداء نی جو آگی حدیث بیان کی احتمال ہی کہ یہی حدیث اونسی
پوچھی ہو یا وہ بہت شفقت اوٹھا کر آیا تھا اس لیی اوسکا ثواب بیان کیا اور وہ حدیث جو مطلوب تھے یہان نہ مذکور ہوا اور رکھتی ہیں بازو یا تو
بازو حقیقۃ بچھاتی ہین یا یہہ کنایہ ہی تواضع اور رجوع برحمت سی اور زمین والونمین مچھلیان جو اجمال نہین کئین پھر جو ذکر فرمایا تو اشارہ
ہے اسپر کہ مینہ برسنا اور حاصل ہونا خیر اور ارزانی کا بسبب برکت علما کی ہی یہانتک کہ مچھلیان وغیرہ بھی اندر پانی کی زندہ ہین انھین کی برکت
سے اور فائدہ عالم کا متعدی ہی یعنی اور ونکو بھی پہنچتا ہی اور فائدہ عابد کا لازمی یعنی اوسکی ذات کو ہی اسلیے عالم کو مشابہ چاند کی کیا کہ
روشنی اوسکی بھی سارے مین پہنچتی ہی اور عابد کو مشابہ ستارہ کی کہ اوسکی روشنی اور جاہی نہین پھیلتی اگر کوئی کہی کہ عالم خالی عبادت سی نہ ہوگا
کہ علم بی عمل کو فضیلت نہین اور اسیطرح عبادت بی علم کی صحیح نہین ہوتی پس دونون عالم بھی ہونگی اور عابد بھی پس فرق عالم اور عابد مین
کیا ہی جواب یہہ کہ مراد عالم سی وہ ہی کہ بعد تحصیل علم کی اکتفا ساتھہ عبادت ضروری کی یعنی فرائض اور واجبات اور سنتون موکدہ کی کرکر
صرف اوقات اپنی ساتھہ شغل علم کی کرتا ہی اور کام اوسکا پھیلانا علم اور ترویج دین کا ہی اور مراد ساتھہ عابد کی یہہ ہی کہ بعد تحصیل علم کی مشغول
عبادت مین رہتا ہی ازبسکہ فائدہ رواج دینی علم کا بہت ہے فضیلت اوسکی بہی عبادت پر بہت ہوئی اگرچہ حدیث ونسی بھی معلوم ہوتا ہی شرح السنہ مین امام
ثوری رح سی منقول ہی کہ کہا نہین جانتا مین آجکی دن کوئی چیز افضل طلب علم سی لوگون نی کہا اونکو کہ نہین ہے واسطی لوگونکی نیت یعنی خلوص نیت پس اونکی جواب
کہا اونھون نی کہ طلب کرنا اونکا علم کو سبب ہے نیت کا یعنی نیت اسے بہی درست ہو جاتی ہے اور یہی لیی کہا ہی بعضی عالمون نے کہ طلب کیا ہمنی علم واسطی غیر خدا کے
پھر ہو گیا اللہ ہی کی لیی اور امام شافعی رح کہتی ہین کہ طلب کرنا علم کا افضل ہی نماز نفل سی کیونکہ یا تو وہ فرض عین ہوگا یا فرض کفایہ اور دونون فضل ہین نفل
سے بسید حق علی ؕ **وعن** ابی امامۃ الباہلی قال ذکر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلان احدہما
عابد والاخر عالم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادنکم ثم
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وملئکتہ واہل السموت والارض حتی النملۃ فی جحرہا
وحتی الحوت لیصلون علی معلم الناس الخیر رواہ الترمذی ورواہ الدارمی عن مکحول مرسلا ولم یذکر رجلان وقال
فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادنکم ثم تلا ہذہ الایۃ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء ؕ و
سرد الحدیث الی اخرہ اور روایت ہی ابی امامہ باہلی سی کہا ذکر ہوا روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دو شخصون کا ایک
اونمین سے عابد اور دوسرا عالم یعنی حضرت سی پوچھا کہ افضل دونومین سی کون ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بزرگی عالم کی اوپر
عابد کی مانند بزرگی میری کی اوپر ادنی تمہارے کی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی اور فرشتی اوسکی اور اہل آسمان

اور زمین بہانتلک کہ چیونٹیان بیچ بلون اپنی کی اور یہانتلک کہ مچھلیان دعاء خیر کرتی ہین اوپر تعلیم کرنیوالی لوگونکی خیر کو یعنی علم دین کو روایت کی یہہ
ترمذی نی اور روایت کی یہہ دارمی نی مکحول سی بطریق ارسال کی او نہین ذکر کیا دو شخصون کا فرمایا بزرگی عالم کی اوپر عابد کی مانند فضیلت
میری کی اوپر ادنی تمہاری کی پہر پڑہی یہہ آیت سوا اسکی نہین کہ ڈرتی ہین اللہ سی بندی اوسکی جو کہ عالم ہین اور بیان کی حدیث آخر تک ف مانند
بزرگی میری کی اوپر ادنی تمہاری کی خیال کیا چاہیی کہ حضرت کی فضیلت تمہاری ادنی پر کسقدر ہی اور نہین ذکر کیا دو شخصون کا یعنی پہلی
روایت مین جو مذکور ہی کہ حضرت کی روبرو دو شخصون کا ذکر ہوا یعنی عالم اور عابد کا وہ دارمی کی روایت مین نہین ہے وعن ابی سعید
الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الناس لکم تبع وان رجالا یاتونکم من اقطار الارض
یتفقہون فی الدین فاذا اتوکم فاستوصوا بہم خیرا رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی
سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق لوگ تمہاری تابع ہین یعنی صحابہ کو فرمایا اور تحقیق کتنی آدمی آوینگی تمہاری پاس
طرفون زمین سے طلب کرینگی سمجہہ بیچ دین کی پس جبکہ آوین تمہاری پاس پس قبول کرو وصیت بیچ حق اونکی بہلائی کی یعنی اونسی بہلائی کرنا
اور تعلیم کرنا اونکو علم دین روایت کی یہہ ترمذی نی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکلمۃ
الحکمۃ ضالۃ الحکیم فحیث وجدہا فہو احق بہا رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی
ہذا حدیث غریب وابراہیم بن الفضل الراوی یضعف فی الحدیث اور روایت ہی ابی ہریرہ
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کلمہ فائدہ دینی والا دین مین مطلوب ہے حکیم کا یعنی دانا کا پس جہان پاوی اوسکو پس وہ لائق ہی
اوسکی روایت کی یہہ ترمذی نی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے اور ابراہیم بن فضل روایت کرنیوالا اس حدیث مین ضعیف
گنا جاتا ہے یعنی بیچ بیان کرنی حدیث کی ف یعنے جیسے کوئی گم ہوئی چیز اپنی کسیکی پاس پاتا ہی لیلیتا ہی ایسی ہی دانشمند کو چاہیی کہ دین کی
بات فائدہ مند جس کسی سے سنی قبول کر لی اوسکو اور عمل کری اوسپر کہ یہہ مستحق اوسکا ہی خیال اسکا نہ کری کہ فقیر حقیر کی بات کیا قبول کرون بعضی بزرگون
نے کہا ہی کہ اگر کوئی ایک بات حق بایزید بسطامی سی سنی اور وہی بات لونڈی سی سنی اور قبول نہ کری تو متکبر ہوگا ع مرد باید کہ گیرد اندر گوش
در نوشت ست پند بر دیوار وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیہ واحد اشد
علی الشیطان من الف عابد رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک فقیہ سخت تر ہے اوپر شیطان کی ہزار عابدون سی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف کیونکہ شیطان جب لوگونپر دروازے
خواہش نفسانی کی کہولتا ہی عالم پہچان لیتا ہی اور اونکو تدبیر اوسکی دفعہ کے بتا دیتا ہی بخلاف نری عابد کی اس لیے کہ وہ اکثر مشغول
عبادت مین ہوتا ہی اور شیطان کی جال مین پہنسا ہوتا ہی لیکن جانتا نہین ہے وعن انس قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ وواضع العلم عند غیر اہلہ کمقلد الخنازیر
الجوہر واللؤلؤ والذہب رواہ ابن ماجۃ وروی البیہقی فی شعب الایمان الی قولہ مسلم
وقال ہذا حدیث متنہ مشہور واسنادہ ضعیف وقد روی من اوجہ کلہا ضعیف
اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طلب کرنا علم کا فرض ہی اوپر ہر مرد و عورت مسلمان کی اور سکہانا علم
کا نا اہل کو مانند ہار پہنانیوالی سور کی ہی جواہر اور موتیون اور سونیکا روایت کی یہہ ابن ماجہ نی اور روایت کی بیہقی نی بیچ شعب الایمان کی

قول حضرت کی مسلم تک اور کہا بیہقی نی یہہ حدیث متن اسکا مشہور ہے اور اسناد اسکی ضعیف اور روایت کی گئی کئی طرح سی سب ضعیف ہین ف
لیکن کتنی طرحین ضعیف جہان جمع ہوتی ہین تو بعض کو بعض سی قوت پیدا ہوتی ہی اور وہ حدیث قوی ہو جاتی ہی اور طلب کرنا علم کا فرض
ہے مراد علم سی وہ علم کہ جسکے ضرورت پڑتی ہی مثلا جب آدمی مسلمان ہوا تو واجب ہوئی اوسپر معرفت صانع کی اور اوسکی صفات کی اور جاننا
نبوت رسول کا اور سوا انکی اون چیزونکا کہ ایمان بدون اونکی صحیح نہین اور جب وقت نماز کا آیا تو واجب ہوا علم احکام نماز کا سیکہنا
جب رمضان آیا تو واجب ہوا علم احکام روزونکا اور جب مالک نصاب کا ہوا تو واجب ہوا علم احکام زکوٰۃ کا اور جب بیاہی گئی تو علم حیض ونفاس
کا اور طلاق وغیرہ کا کہ جو متعلق ساتہہ خاوند جورو کی ہی سیکہنا واجب ہوا اسیطرح جب تجارت کی گئی تو مسائل اوسکی سیکہنی واجب ہون گی
اسپر اور چیزونکو سمجہہ لے غرضکہ جو بات اسکو پیش آویگی اوسکا علم حاصل کرنا ہی فرض ہوگا اگر نہ کریگا تو اشد گناہگار ہوگا اور بعضون کی
نزدیک مراد علم سی علم اخلاص و معرفت آفات نفس کے ہی یعنی حسد کینہ وغیرہ ہما اور جو چیز کہ اعمال کو فاسد کردی اور حاصل اخیر حدیث
کا یہہ کہ جسکا جتنا استعداد ہو ویسا ہی علم اوسکو سکہاوی مثلا عوام کی آگی اگر باریکیان تصوف وغیرہ کی بیان کریگا گمراہ ہونگی ہمچنین
علم بتانا ظلم ہی نا حق سید نا **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصلتان لا تجتمعان فی
منافق حسن سمت ولا فقہ فی الدین رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے دو خصلتین ہین نہین جمع ہوتی بیچ منافق کی ایک تو خلق نیک اور دوسرے سمجہہ بیچ دین کی روایت کی یہہ ترمذی نی ف اس
حدیث مین رغبت دلائی اسپر کہ آدمی کو چاہیی کہ یہہ دونو صفتین اپنے مین حاصل کری اور کہا توربشتی نی کہ حقیقت فقہ فی الدین کی یہہ
ہے کہ دلمین سمجہہ دین کی واقع ہو پہر زبان پر جاری ہو اور بموجب اوسکے عمل کری اور حاصل ہو اوسکی سبب سے خوف خدا اور تقوی نا علی
وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خرج فی طلب العلم فہو فی سبیل اللہ حتی یرجع
رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نکلی بیچ طلب علم کی پس وہ بیچ راہ خدا کی ہی جب
تلک کہ پہرے روایت کی یہہ ترمذی اور دارمی نی ف یعنے جو کوئی نکلی گہر سی یا اپنی شہر سی طلب کی نی علم شرعی کی لیی خواہ فرض عین
ہو یا فرض کفایہ یعنی زاید حاجت سے تو جہاد کرنیوالیکا سا ثواب پاتا ہی اسلیے کہ یہہ بہی درپی رواج دینی دین کی اور ذلیل کرنی شیطان کی
اور کسر نفسی کے ہی پس یہہ ثواب پاتا ہی جب تلک کہ پہری طرف گہر اپنی کی اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ بعد پہرنی کی اس سی بہی زیادہ
درجہ پاتا ہی کیونکہ وارث انبیا کا ہوتا ہی بیچ تعلیم کرنی اور کامل کرنی ناقصونکی نا علی **وعن** سخبرۃ الازدی قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب العلم کان کفارۃ لما مضی رواہ الترمذی والدارمی وقال
الترمذی ہذا حدیث ضعیف الاسناد وابو داود الراوی یضعف اور روایت ہی سخبرہ ازدی سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ طلب کری علم کو ہوتا ہی کفارہ اون گناہونکا کہ گذر گئی یعنی صغیرہ گناہ روایت کی یہہ ترمذی
اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث ضعیف الاسناد ہی یعنی ابوداود راوی ضعیف گنا جاتا ہی **وعن** ابی سعید الخدری
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یشبع المؤمن من خیر یسمعہ حتی یکون منتہاہ الجنۃ رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہرگز نہین سیر ہوتا مومن خیر سی یعنی علم سی کہ سنتا ہی
اوسکو یہانتلک کہ ہوتی ہی نہایت اوسکی بہشت روایت کی یہہ ترمذی نی ف یعنے اخیر عمر تلک طلب علم مین رہتا ہی اور اوسکی برکت

سے بہشت میں جاتا ہی اس حدیث میں خوشخبری ہی طالب علم کو کہ دنیا سی با ایمان جاتا ہی انشاء اللہ تعالی اور اس درجہ کو حاصل کرےگا یعنی اہل اللہ عمر اپنی تحصیل علم میں مشغول رہی ہیں باوجود حاصل کرنی بہت سے علم کی اور دائرہ علم کا وسیع ہی جو کہ مشغول ہو ساتھ علم کی اگرچہ ساتھ تعلیم و تصنیف کے ہو حقیقت میں ثواب طلب علم اور تکمیل اوسکا ہی اوسکو ہی ؛ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سئل عن علم علمہ ثم کتمہ الجم یوم القیمۃ بلجام من نار رواہ احمد و ابوداود و الترمذی و رواہ ابن ماجۃ عن انس اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پوچھا گیا بات علم کی کہ جانتا ہی اوسکو پھر چھپایا اوسکو دیا جاویگا دن قیامت کے لگام آگ کی روایت کی یہہ احمد اور ابوداود اور ترمذی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی انس سے **ف** یہہ اوس علم کی حق میں ہی کہ تعلیم اوسکی ضرور ہی جیسا کہ کوئی ارادہ کرتا ہی اسلام لانیکا اور کہتا ہی کہ تعلیم کر مجکو اسلام کیا چیز ہی یا ارادہ کرتا ہی نماز کا اور وقت نماز کا آیا وہ کہتا ہی تعلیم کر مجکو نماز یا کوئی فتوی پوچھتا ہی بیچ حلال کی یا حرام کی پس لازم ہی جواب انکا اور امور نوافل میں یہہ حال نہیں ؛ **وعن** کعب بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب العلم لیجاری بہ العلماء او لیماری بہ السفہاء او یصرف بہ وجوہ الناس الیہ ادخلہ اللہ النار رواہ الترمذی و رواہ ابن ماجۃ عن ابن عمر اور روایت ہی کعب بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ طلب کرے علم کو اسواسطے کہ فخر کری بسبب اوسکی علما سی یا جھگڑی بسبب اوسکی بیوقوفوں سی یا پھیری بسبب اوسکی مونہہ آدمیوں کی طرف اپنی داخل کریگا اوسکو اللہ آگ میں روایت کی یہہ ترمذی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی ابن عمر سی **ف** پھیرے مونہہ آدمیوں کی طرف اپنی اور حاصل کری اونسی مال و جاہ اور صرف کری اوسکو کار دنیا اور خواہشوں نفس میں یعنی جو کوئی فقط واسطی غرض دنیا کی طلب کری علم حاصل اوسکا یہہ ہے اور جسکو پہلی نیت اللہ تھی اور پھر بحکم جبلت کچھ آمیزش ریا کی ہو گئی اس حکم میں داخل نہیں کیونکہ معذور ہی ؛ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعلم علما مما یبتغی بہ وجہ اللہ لا یتعلمہ الا لیصیب بہ عرضا من الدنیا لم یجد عرف الجنۃ یوم القیمۃ یعنی ریحہا رواہ احمد و ابوداود و ابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ سیکھے علم کو اوسطرح کا علم کہ طلب کیجاتی ہی ساتھہ اوسکی رضا اللہ کی نہیں سیکھتا اوسکو مگر اسواسطی کہ پہنچی بسبب اوسکی متاع دنیا کو نپاویگا عرف بہشت کی دن قیامت کی یعنی بو اوسکی روایت کی یہہ احمد اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی جو کوئی علم دین کو وسیلہ حصول دنیا کا کری حال اوسکا یہہ ہے اور اگر علم دین کا ہو اور اوسکو وسیلہ دنیا کا کری برا نہیں لیکن اوسمیں یہہ شرط ہی کہ وہ علم پڑہنا درست ہی ہو یعنی مثل نجوم وغیرہ کی ہو اور بوجنت کی نہیں پانیکا یہہ مبالغہ ہی یعنی کمال محروم ہی بہشت کی داخل ہونیسی مراد یہہ ہی کہ مخلصوں مقربوں کی ساتھہ بدون عذاب کے نہیں داخل ہونیکا ؛ **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نضر اللہ عبدا سمع مقالتی فحفظہا و وعاہا و اداہا فرب حامل فقہ غیر فقیہ و رب حامل فقہ الی من ہو افقہ منہ ثلث لا یغل علیہن قلب مسلم اخلاص العمل للہ و النصیحۃ للمسلمین و لزوم جماعتہم فان دعوتہم تحیط من ورائہم رواہ الشافعی و البیہقی فی المدخل و رواہ احمد و الترمذی و ابوداود و ابن ماجۃ و الدارمی عن زید بن ثابت الا ان الترمذی و ابا داود لم یذکرا ثلث لا یغل علیہن الی اخرہ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا فرمایا

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی تازہ کری اللہ اوس بندیکو کہ سنا کچھ میرا پس یاد رکھا اوسکو اور ہمیشہ یاد رکھا اوسکو اور پھنچایا اوسکو یعنی لوگونکو جیسا
کہ سنا پس بعضی اوٹھانیوالی فقہ کی نہین ہوتی فقیہ اور بعضی اوٹھانیوالی فقہ کی پھنچاتی ہین طرف اوس شخص کی کہ وہ زیادہ ہی فقیہ اوس سے تین چیزین
ہین کہ نہین خیانت کرتا اونپر دل مسلمان کا خالص کرنا عمل کا واسطی اللہ کی اور خیر خواہی واسطی مسلمانونکی اور لازم پکڑنا جماعت مسلمانونکی کو اسواسطی
کہ تحقیق دعا اونکی گھیری ہوئی ہی آگی پیچھی ل ونکی سی روایت کی یہہ شافعی نی اور بیہقی نی بیچ کتاب مدخل کی اور روایت کی یہہ احمد نی اور
ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نی زید بن ثابت سی مگر ترمذی نی اور ابوداود نی نہین ذکر کیا ان لفظون کا ثلث
لایغل علیہن اخر اوسکی تک **ف** تازہ کری اللہ یعنی قدر و منزلت اوسکی بڑی ہو اور بہت خوشی ہو اوسکو دنیا اور آخرت مین اور لفظ
افقہ منہ تک کا مطلب یہہ ہی کہ بعضی یاد رکھنی والی حدیث کی خود نہین سمجھہ رکھتی ہین اور بعضی سمجھہ رکھتی ہین لیکن جسکی آگی بیان کی
وہ زیادہ سمجھہ رکھتا ہی پس چاہیی کہ جیسی سنی ہی ویسی ہی پھنچادی تا کہ جسکو پھنچائی ہی وہ مطلب سمجھہ لی یہہ حدیث دلالت کرتی
ہے اسپر کہ لفظ حدیث کی بعینہ نقل کر دی اور لفظ لایغل ساتھہ زبر حرف ی کی اور زیر حرف غین کی بمعنی حقد یعنی کینہ کی ہی اور ساتھہ پیش
ی کی اور زیر غین کی اور ساتھہ زبر حرف ی کی اور پیش غین کی بمعنی خیانت کی پس معنی یہہ ہین کہ مومن خیانت نہین کرتا ہی ان تین چیزونمین
یعنے یہہ باتین مومن مین ضرور پائی جاتی ہین اور نہین داخل ہوتا مومن کی اندر کینہ کہ پھیر دی اوسکو حق سی جبکہ کرتا ہی یہہ تین چیزین اور
معنے اخلاص عمل کی یہہ ہین کہ عمل کرنی مین محض رضامندی اللہ ہی کی منظور ہو اور کچھہ غرض دنیوی یا اخروی نہ منظور ہو پس پہلا اخلاص
عام لوگونکا ہی اور دوسرا خواص کا اور لازم پکڑنا جماعت کا یعنی موافقت کری مسلمانونکی بیچ اعتقاد کی اور عمل صالح کی یعنی نماز جمعہ اور
جماعت وغیرہ کی اور لفظ من ورائہم اکثر نسخونمین ساتھہ زیر میم کی ہی اور بعضی نسخونمین ساتھہ زبر میم کی معنی یہہ کہ دعا مسلمانونکی گھیری
ہوئی ہے اونکو پس بچاتی ہی اونکو مکر شیطان کی سی اور گمراہی سی اسمین تنبیہ ہی کہ جو کوئی نکلتا ہی جماعت اونکی سے نہین پھنچتی اسکو برکت اونکی اور برکت
اونکی دعا کی بحق علیٰ **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ نَضَّرَ اللّٰہُ اَمْرًا
سَمِعَ مِنَّا شَیْئًا فَبَلَّغَہٗ کَمَا سَمِعَہٗ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰی لَہٗ مِنْ سَامِعٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ
وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی تازہ کری اللہ اوس شخص
کو کہ سنا ہمسی کچھہ پس پھنچایا اوسکو جیسا کہ سنا اوسکو پس اکثر پھنچائی گئی بہت یاد رکھنی والی ہوتی ہین واسطی اوسکی سننی والی سی روایت کی
یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور روایت کی دارمی نی ابی درداسی **ف** لکہا ہی علمانی کہ اگر فرضا طالب نی حدیثمین اور اوسکی یاد کرنی
مین اور پھنچانی مین کچھہ فائدہ نہوتا سوای امیدواری برکت اس دعا کی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کافی تھا دنیا اور آخرت مین
بحق **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْحَدِیْثَ عَنِّیْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ
فَمَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنِ ابْنِ
مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ وَلَمْ یَذْکُرِ اتَّقُوا الْحَدِیْثَ عَنِّیْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بچو حدیث کرنی میری سی مگر اوس چیز کو کہ جانو پس جسنی جھوٹ بولا اوپر میرے جانکر پس چاہیے
کہ ڈھونڈہی ٹھکانا اپنا دوزخمین روایۃ کی یہہ ترمذی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی ابن مسعود اور جابر سی اور نہین ذکر کیا ان لفظونکو بچو
حدیث کرنی میری سی مگر اوس چیز کو کہ جانو **ف** مگر اوس چیز کو کہ جانو یعنی ساتھہ یقین کی یا ساتھہ ظن غالب کے

جانو کہ یہہ حدیث میری ہی لو روایت کرتا ہیے ورنہ دروغ گوئی کی مجرم بڑو بہ حق **وعن** ابن عباسٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال فی القرآن برأیہ فلیتبوأ مقعدہ من النار وفی روایۃ من قال فی القرآن بغیر علمٍ فلیتبوأ مقعدہ من النار رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہا بیچ قرآن کی ساتھہ عقل اپنی کی پس چاہیی کہ ٹھکانا کری بنا آگ مین اور بیچ ایک روایت کی جسنی کہا بیچ قرآن کے بغیر جانے پس چاہیی کہ ہوئے ٹھکانا اپنا دوزخ مین روایت کیے یہہ ترمذی نے **ف** کہا بیچ قرآن کے یعنے تفسیر کے قرآن کے اپنی عقل سے بغیر اسکے کہ سند رکہتا ہو نقل کی حال اوسکا یہہ ہی جو مذکور ہوا بہ حق **وعن** جندبٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال فی القرآن برأیہ فاصاب فقد اخطأ رواہ الترمذی وابوداؤد اور روایت ہی جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہا بیچ قرآن کی ساتھہ عقل اپنی کی پس ہوگیا موافق واقع کی پس تحقیق خطا کی روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نی **ف** یعنے واقع مین اگرچہ حق اور صواب اتفاق پڑا لیکن ازبسکہ بیچ قصد اپنے کی اور طریق اوسکی خطا کی حکم خطا کا رکہتا ہے یہہ برعکس حال مجتہد کی ہی کہ وہ اگرچہ اجتہاد مین خطا کری لیکن ثواب پاتا ہی جانا چاہیی کہ ایک تفسیر ہے اور دوسرے تاویل تفسیر یہہ کہ تفسیر کری کہ مراد حق کی یہا ہی یہہ بات سوا نقل کی اہل تفسیر سے کہ سند اوسکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی درست نہین اور تاویل یہہ کہ بطریق احتمال کے کہے کہ یہہ سکتا ہی کہ مراد یون ہو یہہ درست ہی بشرطیکہ موافق قواعد عربی کی اور شرع کی ہو حق علی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المراء فی القرآن کفر رواہ احمد وابوداؤد اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جھگڑنا بیچ قرآن کی کفر ہی روایت کی یہہ احمد اور ابوداؤد نی **ف** جھگڑنا یہہ ہے کہ قصد کری جھٹلانی قرآن کا ساتھ قرآن کی یعنی دفع کری بعض اوسکی کو ساتھ بعض کی یہہ نہ چاہیی بلکہ یون چاہیی کہ کوشش کری بیچ موافق کرنی بعض کی ساتھ بعض کی بقدر امکان کے پس اگر مشکل ہو یہہ امر تو اعتقاد کری کہ یہہ بدفہمی میری ہی اور سونپی علم اوسکا اللہ اور رسول پر اور مثال اس جھگڑنیکی یہہ ہے کہ اہل سنت جماعت مثلا کہتی ہین کہ خیر و شر اللہ ہی کیطرف سی ہی اور سند لاتی ہین اس آیۃ کو قل کل من عند اللہ یعنی کہہ کہ سب کچھہ اللہ کیطرف سے ہے پس یہہ بات تو حق ہی اوسکو قوم قدریہ جھٹلاتی ہین ساتھہ اس آیۃ کی ما اصابک من حسنۃ فمن اللہ وما اصابک من سیئۃ فمن نفسک یعنے جو کچھہ پہنچتی ہی تجھکو قسم نیکی سی پس اللہ کیطرف سے ہے اور جو کچھہ پہنچتی ہی تجھکو قسم برائی سی ایس تیرے نفس کیطرف سے ہے پس اسطرح کا اختلاف منع ہے چاہیی یون کہ بیچ مثل ایسی آیتونکی عمل کری اوس آیۃ پر کہ اوسپہ اجماع مسلمانون کا ہو اور دوسرے آیۃ مین تاویل کری یعنی پہلی آیۃ پر اجماع ہے مسلمانون کا کہ سب کچھہ اللہ ہی کی تقدیر سی ہوتا ہی اور دوسری آیۃ اپنی ماقبل سی لگتی ہی یعنی کیا ہوا ان منافقونکو کہ جو بات صواب ہے وہ نہین سمجھتی اور یون کہتی ہین ما اصابک آخر تک پس گویا منافقون کا عقیدہ بیان فرمایا ہی پس اسطرح تاویل کری اور اسمین تطبیق دی بھلی

وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قوما یتدارؤن فی القرآن فقال انما هلك من كان قبلكم بهذا ضربوا كتاب الله بعضه ببعض وانما نزل كتاب الله يصدق بعضه بعضا فلا تكذبوا بعضه ببعض فما علمتم منه فقولوا وما جهلتم فكلوه الى عالمه رواہ احمد وابن ماجۃ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اونی نقل کی باپ اپنے سی اون نی دادا اپنی سی کہا سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک لوگونکو کہ آپسمین ایک دوسرے کو دفع کرتی ہین اور خلاف ثابت کرتی ہین اور جھگڑتی ہین بیچ قرآن کے پس فرمایا سوا اسکی نہین کہ ہلاک ہوئی وہ لوگ کہ تھی پہلی تمسی ساتھہ اسکی مارا اونہون نی اللہ کی کتاب کو بعض کو اوپر بعض کی یعنی تناقض

آیات مین ثابت کیا کہ یہہ آیت مخالف اوس آیت کی ہی اور وہ مخالف اسکی اور سوا اسکی نہین کہ نازل ہوئی کتاب اللہ کی سچا کرتی ہی بعض اوسکی بعض کو پس مت جہتلاؤ بعض اوسکی کو بعض سے پس جو جانو تم اوس سے پس کہو اور جو نجانو پس سونپو اوسکو طرف جاننی والی اوسکی روایت کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نی **ف** طرف جاننی والی کی یعنی طرف اللہ اور رسول اوسکی سونپو یا مراد جاننی والی سی وہ ہی کہ تم سی علم زیادہ رکہتا ہو علمار مین سے اور مثال اس جہگڑنیکی اوپر گذر چکی ہی **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزل القرآن علے سبعۃ احرف لکل اٰیۃ منھا ظھر و بطن ولکل حد مطلع رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نازل کیا گیا قرآن اوپر سات طرح کی واسطی ہر آیت کی اونمین سے ظاہر ہی اور باطن ہے اور واسطے ہر حد کی جگہہ خبردار ہونی کی روایت کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** مراد سات طرح سی سات لغت ہین جو مشہور تہی عرب مین ساتہہ فصاحت کے کہ وہ یہہ ہین لغت قریش و طی اور ہوازن اور اہل یمن اور ثقیف اور ہذیل اور بنی تمیم پہلی قرآن نازل ہوا بیچ لغت قریش کے کہ لغت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی جب تمام عرب پر پڑہنا اوسکا دشوار ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جناب باری تعالی سی التماس کیا کہ اس امر مین فراخی ہو پس حکم ہوا کہ ہر کوئی اپنی لغت مین پڑہی حضرت عثمان رض کی زمانہ تک اسیطرح پڑہتی تہی جب اونہون نے کتنے ہی کلام اللہ لکہوا کر اسلام کی شہرونمین بہیجی تو فرمایا اوپر اوسی لغت کے کہ زید بن ثابت نی ساتہہ حکم حضرت ابوبکر کی اور صلاح حضرت عمر کی جمع کیا تہا اور حکم کیا ساتہہ مٹا ڈالنی اور لغات کی اس لیے کہ دیکہا اونہون نی کہ لوگ اختلاف کرتی ہین اور بعضی بعضونکو کافر کہتی ہین پس نرہا اون لغات سے مگر کچہہ اور متفق ہوئی اوسپر صحابہ اور باقی رہا بعد اونکی یہانتک کہ قرا سبعہ کو پہنچا ساتہہ سندون متصل کی اور باقی رہا یہہ اختلاف کہ اس لغت مین مکرر تہا یعنی ادغام اور امالہ وغیرہ کہ ان قرا مین جاری ہی اور بعضونکی نزدیک مراد سات طرح سی ساتہہ قراتین ہین جو کہ قرا سبعہ پڑہتی ہین کہا ہی علمار نی کہ قراتین اگرچہ زیادہ ہین سات سی لیکن وہ رجوع کرتی ہین طرف سات وجہون کی اختلاف سی ایک تو اختلاف کلمہ کا بیچ ذات اوسکی زیادتی کر یا نقصان کر اور دوسرے اختلاف جمع اور مفرد کا اور تیسرے اختلاف مذکر اور مونث کا چوتہی اختلاف صرفی مانند تخفیف اور تشدید کی اور فتح اور کسرہ کی مانند یعرشون مَيِّت اور مَيْت اور یقنط اور یقنط کی پانچوین اختلاف اعراب کا چہٹی اختلاف حرفون کا جیسیکہ لکن الشیاطین ساتہہ تشدید نون کی اور تخفیف اوسکی ساتوین اختلاف لغات کا اداکرنی مین مانند تفخیم اور امالہ کی ہماری اوستادون رحمہم اللہ نی یہی تقریر پسند کی ہی اور مراد ساتہہ ظاہر کی یہہ کہ سب اہل زبان اوسکو سمجہتی ہین اور باطن وہ کہ بندگان خاص حقتعالی کی اوسپر مطلع ہین اور حد بمعنی طرف اور نہایت کی ہی یعنی ہر ایک ظاہر اور باطن کے ایک حد اور نہایت ہی اور ہر حد اور نہایت کی لیی ایک مطلع ہی یعنی مقام ہی کہ اوسپر چڑہنی سی یعنی اوسکی حاصل کرنی سی آدمی مطلع ہوتا ہی اوس حد اور نہایت پر پس مطلع ظاہر کا سیکہنا عربیت کا ہی اور اون علوم کا کہ ظاہر معنی قران کی ساتہہ اوسکے متعلق ہین معرفت اسباب نزول کے اور ناسخ منسوخ کی اور مانند انکی کی اور مطلع باطن کا ریاضت سے اور اتباع ظاہر کا اور عمل کرنا اوسپر اور پاک کرنا نفس کا اور صاف کرنا دل کا وغیر ذلک بعد حصول اوسکی اوپر باطن قران کی مطلع ہوتا ہی اور امام محی السنۃ نی معالم التنزیل مین لکہا ہے کہ ظہر لفظ قران کی اور بطن تاویل اوسکی اور مطلع فہم یعنی سمجہہ اوسکی کہ فکر کرنیوالی پر تاویل اور معانی اوسکی جنسی کہلتی ہین اوسکی غیر پر نہین کہلتی یہ حدیث سید علی رض **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العلم ثلثۃ اٰیۃ محکمۃ او سنۃ قائمۃ او فریضۃ عادلۃ وما کان سوی ذلک فھو فضل رواہ

اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ علم تین ہین آیۃ محکمۃ یا سنت قائمہ یا فریضہ عادلہ اور جو چیز کہ سوا اسکی ہی پس وہ فضل ہی روایت کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی علم دین کی تین ہین آیہ محکمہ یہہ اشارہ ہی طرف کتاب اللہ کی آیہ محکمہ اصل کتاب کے ہی اس لیے وہی ذکر کی اور جو علوم کہ وسیلہ اوسکی ہین متعلق اسکی ساتھہ ہین اور سنت قائمہ یعنی حدیثین کہ ثابت ہین ساتھہ محافظت متون و سندونکی اور فریضہ عادلہ اشارہ ہی اجماع اور قیاس پر کہ نکالا گیا ہی کتاب و سنت سے اور اسکو فریضہ اسلیے فرمایا کہ عمل اوسپر واجب ہے جیسیکہ کتاب و سنت پر چنانچہ معنی عادلہ کی یہی ہین کہ مثل اور عدیل کتاب و سنت کی ہی پس حاصل معنی حدیث کی یہہ ہوئی کہ اصول دین کی چار ہین کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس اور جو علم سوا انکی ہین فضل ہین یعنی زائد ہیں معنی بے حق ہ **وعن**

عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُصُّ اِلَّا اَمِيْرٌ اَوْ مَاْمُوْرٌ اَوْ مُخْتَالٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ اَوْ مُرَاءٍ بَدَلَ اَوْ مُخْتَالٌ

اور روایت ہی عوف بن مالک اشجعی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ قصہ بیان کریگا مگر حاکم یا محکوم یا تکبر کرنیوالا روایت کی یہہ ابوداود نی اور روایت کی دارمی نی عمرو بن شعیب سے اوسنی باپ اپنے سی اوسنی دادا اپنی سی اور بیچ روایت دارمی کی لفظ او مراء ہے یعنی ریاکار ہی بدلی او مختال کی **ف** مراد قصہ سی بیان کرنا وعظ اور نصیحت اور قصے اور اخبار کا ہی معنی یہہ ہین کہ یہہ فعل نہین صادر ہوتا مگر تین شخصون سی اونمین سے دو تو حق پر ہین یعنی امیر اور مامور چاہیے اونکو کہ وعظ بیان کرین اور ایک یعنی متکبر اوسکو نہ کہنا چاہیے پس حق وعظ کہنی کا اول تو حاکم کا ہی کیونکہ وہ مہربان ہوتا ہی رعیت پر امور اصلاح اونکی خوب جانتا ہی اگر آپ نہ کہیگا علما مین سی جو کوئی تقوی اور ترک طمع رکھتا ہوگا اوسکو مقرر کر دیگا پس مراد مامور سی ایک تو یہہ ہوا کہ حاکم نی اوسکو حکم کر دیا اور دوسرا وہ شخص ہے کہ اللہ تعالی کیطرف سی حکم کیا گیا ہو جیسے بعض علما اور اولیا وعظ کہتی ہین پس اسمین زجر ہی کہ انکی سوا کوئی وعظ نہ کہی جو کہیگا تو از راہ فخر اور طلب ریاست اور تکبر کی کہیگا ہ علی ہ **وعن**

اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ اِثْمُهٗ عَلٰى مَنْ اَفْتَاهُ وَمَنْ اَشَارَ عَلٰى اَخِيْهِ بِاَمْرٍ يَعْلَمُ اَنَّ الرُّشْدَ فِيْ غَيْرِهٖ فَقَدْ خَانَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی فتوی بی علم دیا گیا ہوگا گناہ اوسکا اوپر کہ جسنی فتوی دیا اوسکو اور جسنی مشورہ دیا بھائی اپنی کو ساتھہ ایک کام کے جانتا ہی کہ بھلائی بیچ سوا اسکی ہی پس تحقیق خیانت کی اوسکی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی ایک جاہل نی عالم سی مسئلہ پوچھا پس عالم نی مسئلہ غلط بتا دیا اور پوچھنی والی نی اوسپر عمل کیا اور نہ جانا کہ یہہ غلط ہی تو گناہ عالم ہی پر ہوگا بشرطیکہ عالم نی اپنی اجتہاد مین قصور کیا ہوگا اور جسنی مشورہ بدخواہی کا دیا اوسنی خیانت کی ہ علی **وعن** مُعَاوِيَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْاُغْلُوْطَاتِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی معاویہ سی کہا تحقیق حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا مغالطہ دینی سی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنے وہ مسائل کہ اونسی علما کو مغالطہ مین ڈالی بسبب مشکل ہونی اونکی پس اگر ابتدا اگر پوچھی تو حرام ہی کیونکہ اسمین ایذا ہوتی ہی مسلمان کو اور باعث فتنہ اور عداوت کا ہی اور اظہار اپنی فضیلت کا ہی اور یہہ حرام ہین اور اگر پہلی کسی اور نی ایسا مسئلہ پوچھا اور اسنی اوسکی جواب کے بدلی مین ویسا ہی پوچھا تو نہین حرام علی ہ **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْاٰنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَاِنِّيْ مَقْبُوْضٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سیکھو تم فرائض یعنی جو چیزین کہ اللہ نی فرض کی ہین یا علم فرائض اور سیکھو قرآن کو

اور سکھلاؤ لوگونکو اس لیی کہ تحقیق مین قبض کیا جاؤنگا یعنی انتقال کرونگا اس عالم سی روایت کی یہہ ترمذی نی **وعن** ابی الدرداء قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فشخص ببصرہ الی السماء ثم قال ھذا اوان یختلس فیہ العلم من الناس حتی لا یقدروا منہ علی شیء رواہ الترمذی اور روایت ھی ابی درداسی کہا تھی ہم ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس اوٹھائی نگاہ اپنی طرف آسمان کی پھر فرمایا یہہ ھی وقت جاتا رہیگا علم آدمیون سی یہانتک کہ نھین طاقت رکھینگے علم سی اوپر کسی چیز کی روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** اوٹھائی نگاہ گویا کہ منتظر وحی کی تھی پس آئی کہ اجل تمھاری نزدیک پہنچی اور پھر فرمایا کہ اب علم وحی منقطع ہوتا ھی یہ حق علی **وعن** ابی ھریرۃ روایۃ یوشک ان یضرب الناس اکباد الابل یطلبون العلم فلا یجدون احدا اعلم من عالم المدینۃ رواہ الترمذی وفی جامعہ قال ابن عیینۃ انہ مالک بن انس ومثلہ عن عبد الرزاق قال اسحق بن موسی وسمعت ابن عیینۃ انہ قال ھو العمری الزاھد واسمہ عبد العزیز بن عبد اللہ اور نقل ھی ابی ہریرہ سی روایۃ قریب ہے یہہ کہ مارینگی لوگ جگر اونٹون کی طلب کرینگی علم پس نہ پاوینگی کسیکو عالم تر عالم مدینہ کی سی روایت کی یہہ ترمذی نی اور بیچ جامع ترمذی کی ھی کہ کہا ابن عیینہ نی تحقیق عالم مدینہ کا مالک بن انس اور مانند اس کلام ابن عیینہ کی منقول ھی عبد الرزاق سی بھی کہا اسحق بن موسی نی سنا مینی ابن عیینہ کو کہ کہا وہ عالم مدینہ کا عمری زاہد ھی اور نام عمری کا عبد العزیز بن عبد اللہ **ف** روایۃ یعنی ابوہریرہ نی یہہ حدیث مرفوعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت کی ہے راوی ابوہریرہ کو لفظ ابوہریرہ کی یاد نھین رہی اس لیے اسطرح بیان کیا اور جگر اونٹونکی مارینگی یعنی جلدی چلینگے اور سفر دور دراز کرینگی علم کی حاصل کرنیکی لیی اور عمری اولاد حضرت عمر بن الخطاب سے ہین بڑی عالم زاہد نام ونکا عبد العزیز نسب اونکا یون ھی عبد العزیز بن عبد اللہ بن عمرو بن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب پس نقل ابن عیینہ مختلف ہوئی ترمذی نی بواسطہ یحیے کی ابن عیینہ سی نقل کیا کہ عالم مدینہ کے امام مالک ہین اور اسحق بن موسی نی اونسی نقل کیا کہ عمری زاہد ہین اور جاننا چاہیی کہ ہر ایک نی باعتبار ظن کے کہا ھی یقین نھین ہو مین شک ھے اور یہہ بات باعتبار زمانہ صحابہ اور تابعین کی فرمائی ھی کہ مدینہ کی عالم سی زیادہ کسیکو نھین پاوینگی اور بعد انکی تو بڑی بڑی عالم پیدا ہوئی بیچ ہر شہر کے شہرون اسلام سی زیادہ تر علماء مدینہ سی اور ظاہر یہہ ھی واللہ اعلم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ خبر دی ھی حال آخر زمانہ سی کہ علم دین منحصر مدینہ منورہ مین ہوگا چنانچہ بعضی حدیثونسی بھی معلوم ہوتا ھی یہ حق علی **وعنہ** قال فیما اعلم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ عز وجل یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا رواہ ابوداود اور روایت ھی اونھین ابوہریرہ سی کہا بیچ اوس چیز کی کہ جانتا ہون مین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ ھی کہ فرمایا تحقیق اللہ عز وجل بھیجتا ھی واسطی نفع اس امت کی اوپر سر ہر سو برس کی اوس شخص کو کہ نیا کرتا ھی واسطی اوسکی دین اوسکا روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** اکثر علمانی اس حدیث سی ایسا سمجھا ھی کہ مراد یہہ ہے کہ ایک شخص امت سی ممتاز ہوتا ھی اپنی اہل زمانہ مین کہ مدد اور ترویج دین کی کرتا ھی اور بدعت کو دفع کرتا ھی یہانتک کہ بعض کے سے کہ پہلے سینکڑے مین فلانا تھا اور دوسری مین فلانا اور بعضی علمانی حمل عموم پر کیا ھی خواہ ایک ہو خواہ جماعت حق **وعن** ابراہیم بن عبد الرحمن العذری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحمل ھذا العلم من کل خلف عدولہ ینفون عنہ تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتاویل الجاھلین

رواہ البیہقی فی کتاب المدخل من حدیث بقیۃ بن الولید عن معان بن رفاعۃ عن ابراہیم بن
عبد الرحمن العذری ؒ اور روایت ہی ابراہیم بن عبد الرحمن عذری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لینگی
اس علم کو یعنی علم کتاب وسنت کو ہر جماعت اپنے دسی نیک اوسکی یعنی ثقہ معتمد کہ دور کرینگی اوس علم سی تغیر کرنا حد سی بڑہنی والون کا اور جھوٹ
باندہنا باطلون کا اور تاویل کرنی جاہلونکی یعنی آیات اور احادیث مین روایت کی یہہ بیہقی نی بیچ کتاب کی کہ نام اوسکا مدخل ہی
حدیث بقیہ بن الولید سی اون نی معان بن رفاعہ سی اون نی ابراہیم بن عبد الرحمن عذری سی **ف** لفظ رواہ البیہقی سی لفظ
العذری تک یہہ عبارت پیچھی لگائی گئی ہی اصل نسخہ مین نہین یہان سفیدی چھوٹی ہوئی ہی وسنذکر حدیث جابر فانما شفاء
العی السؤال فی باب التیمم ان شاء اللہ تعالی اور ذکر کرینگے ہم حدیث جابر کی کہ سرا اوسکا یہہ ہے فانما شفاء العی
السوال بیچ باب تیمم کی اگر چاہی اللہ تعالی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن الحسن مرسلا**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جاءہ الموت وہو یطلب العلم لیحیی بہ الاسلام فبینہ وبین
النبیین درجۃ واحدۃ فی الجنۃ رواہ الدارمی اور روایت ہی حسن سے بطریق ارسال کی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ شخص کہ آوی اوسکو موت اور وہ طلب کرتا ہو علم کو اسواسطی کہ رواج دی ساتھہ اوسکی اسلام کو پس
درمیان اوسکی اور درمیان نبیونکی فرق ایک درجہ کا ہوگا بیچ بہشت کی کہ وہ مرتبہ نبوت ہی روایت کی یہہ دارمی نی **و**
عنہ مرسلا قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رجلین کانا فی بنی اسرائیل احدہما
کان عالما یصلی المکتوبۃ ثم یجلس فیعلم الناس الخیر والآخر یصوم النہار ویقوم
اللیل ایہما افضل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل ہذا العالم الذی یصلی المکتوبۃ
ثم یجلس فیعلم الناس الخیر علی العابد الذی یصوم النہار ویقوم اللیل کفضلی علی ادناکم رواہ الدارمی
اور روایت ہے اونہین سی بطریق ارسال کی کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال دو شخصون کی سی کہ تہی بیچ بنی اسرائیل
کے ایک اونمین سی تہا عالم پڑہتا تہا نماز فرض پہر بیٹھتا تہا پس سکہلاتا تہا آدمیون کو علم اور دوسرا شخص روزہ رکہتا دن کو اور نماز پڑہتا
تمام رات کونسا اون دونونمین سے بہتر ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بزرگی اس عالم کی کہ پڑہتا ہی نماز فرض پہر بیٹھتا ہی پہر
سکہاتا ہی آدمیونکو علم اور بندگی کرنیوالی کی کہ روزہ رکہتا ہی دن کو اور کہڑا رہتا ہی رات کو مانند بزرگی میری کی اوپر ادنی تمہاری
کے ہے روایت کی یہہ دارمی نی **ف** دوسرا شخص یہہ عالم تہا کمتر پہلے سے یا برابر لیکن صرف اوقات عبادت مین کرتا تہا حق
وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الرجل الفقیہ فی الدین ان احتیج
الیہ نفع وان استغنی عنہ اغنی نفسہ رواہ رزین اور روایت ہی حضرت علی رضی
اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اچھا شخص ہے وہ کہ سمجھہ رکہتا ہو بیچ دین کی اگر احتیاج لائی گئی طرف اوسکی
نفع دیا اور اگر بی پروائی کی گئی اوس سی بی پروا کیا نفس اپنے کو روایت کی یہہ رزین نی **ف** حاصل معنی حدیث کی یہہ ہین کہ
لائق حال عالم کی یہہ ہی کہ محتاج نہ کری اپنے کو طرف خلق کی اور میل نہ کری ساتھہ مصاحبت خلق کی اور طمع نہ کری بیچ منافع
اونکی کے اور مطلق انقطاع بہی نہ کری اور فائدہ پہنچانا ساتھہ علم کی ترک نہ کری بلکہ اگر لوگ محتاج ہون اوسکے کہ کوئی اور

عالم نہووے علم سی فائدہ دی واسطی اوس ضرورت کی ولادی لوگونمین اور نفع پہنچاوی اونکو اور اگر محتاج نہوون اُسکی اور طلب فائدہ کی نہ
کرین بی پرواہو وی اونسی اور مشغول ہووی بیچ عبادۃ مولی کی اور خدمت علم کی یعنی مطالعہ کری دین کے کتابون کا اور تصنیف کر کر
علم پہیلاوی ✽ حق **وعن** عِكْرِمَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ حَدِّثِ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَاِنْ اَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ
فَاِنْ اَكْثَرْتَ فَثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَّلَا تُمِلَّ النَّاسَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ وَلَا اُلْفِيَنَّكَ تَاْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِيْ حَدِيْثٍ مِنْ حَدِيْثِهِمْ
فَتَقُصُّ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيْثَهُمْ فَتُمِلُّهُمْ وَلٰكِنْ اَنْصِتْ فَاِذَا اَمَرُوْكَ فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ
يَشْتَهُوْنَهٗ وَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ فَاِنِّيْ عَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهٗ لَا يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عکرمہ سی یہہ کہ ابن
عباس نے کہا عکرمہ کو حدیث بیان کر لوگونکی روبرو ہر جمعہ مین ایکبار اور اگر یہہ قبول نکری پس دو بار یعنی اگر ہفتہ مین ایک بار وعظ
کہنا کم جانی خیر دو بار کہہ پس اگر بہت کری تو تو تین بار اور نہ تنگ کر تو لوگونکو اس قرآن سے یعنے تین بار سی زیادہ بیان کرنیمین ملول
ہونگی اور نہ پاؤن مین تجکو اس حالت مین کہ آوی تو قوم کی پاس اور وہ ہون بیچ باتون کی باتون اپنی سی پس بیان کری تو اونپر
وعظ پس موقوف کری اوپر اونکی باتین اونکی پس تنگ کرے تو اونکو ولیکن چپ رہ پس جسوقت فرمائش کرین تجکو پس حدیث بیان
کر اونکو اور وہ رغبت کرتی ہون وسکی اور موقوف کر تو عبارت مقفٰی کو دعا سی پس بچ تو اوس سے پس تحقیق مینی معلوم کیا حضرت رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور یاردن اونکی سی نہین کرتی تہی یہہ دعاون مین روایت کی یہہ بخاری نی **ف** وہ ہون بیچ باتون
کے خواہ باتین دنیا کی کرتی ہون یا دین کے اگر باتین دین کی ہین قطع اونکا مناسب نہین اور اگر باتین دنیا کی ہین شاید ساتہہ حکم ابن عباس
کے اونکو چھوڑنا اچہا نہ جانیں اور وعظ اور سننی قرآن کو ناخوش رکہین اور گنہگار ہوون اور ہیبت دین کی نرہی مگر مصلحت اگر قطع
کلام اونکی مین ہو اسی تقریب سے اوس کلام سی اونکو باز رکہی غرض کہ لحاظ مصلحت وقت پر رکہی اور ابن عباس نے جو فرمایا ہی باعتبار
اکثر کی فرمایا ہی کہ اوسوقت مین لوگ اکثر کلام دین کی مین مشغول ہوتی تہی اور موقوف کر عبارت مقفا کو یعنی قافیہ بندی دعا مین
تکلف نکر اور حضرت کی دعاونمین قافیہ بندی جو ثابت ہوئی ہی تو بی تکلف از خود ہوتی تہی نہ بتکلف ✽ حق **وعن** وَاثِلَةَ
بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ فَاَدْرَكَهٗ كَانَ لَهٗ كِفْلَانِ
مِنَ الْاَجْرِ فَاِنْ لَّمْ يُدْرِكْهُ كَانَ لَهٗ كِفْلٌ مِّنَ الْاَجْرِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی واثلہ بن
اسقع سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نے کہ طلب کیا علم اور حاصل ہوا اوسکو ہوگا واسطی اوسکی دوہرا ثواب اور اگر نہ
حاصل ہوا اوسکو علم تو ہوگا واسطی اوسکی ایک حصہ ثواب سے روایت کی یہہ دارمی نی **ف** دوہرا ثواب ایک ثواب طلب کا اور مشقت کا
کہ تحصیل علم مین کہینچی ہے دوسرا ثواب حاصل ہونی علم کا اور پڑہانیکا اور ونکو یا ثواب عمل کا کہ علم پر کیا ہی اور دوسریکو ایک ثواب مشقت
ہے کا ہوگا یہہ تقدیر طلب علم مین رہنا چاہیی اگر حاصل ہوا تو علی نور والا طلب علم مین مرنا بھی سعادت ہی **بیت** گرچہ نتوان بدوست
رہ بردن ✽ شرط یاری است در طلب مردن **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا
يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ عِلْمًا عَلَّمَهٗ وَنَشَرَهٗ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهٗ اَوْ مُصْحَفًا وَّرَّثَهٗ
وَمَسْجِدًا بَنَاهُ اَوْ بَيْتًا لِّابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ اَوْ نَهْرًا اَجْرَاهُ اَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهٖ فِيْ صِحَّتِهٖ وَحَيٰوتِهٖ

تلحقہ من بعد موتہ رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اوس قسم سی کہ پہنچتا ہی مسلمانکو عمل اوسکی سی اور نیکیوں اوسکی سی بعد مرنی اوسکی علم ہی کہ سیکھا تھا اوسکو اور رواج دیا تھا اوسکو اور اولاد نیکبخت چھوڑ گیا یا قرآن چھوڑ گیا وارث کو یا مسجد بنا گیا یا سرای واسطی مسافروں کی بنائی یا نہر کہ جاری کر گیا اوسکو یا خیرات کہ نکالا اوسکو اپنی مال مین بیچ تندرستی کی اور زندگی اپنی کی پہنچتا ہی اوسکو پیچھی مرنی اوسکی یعنی ثواب ان چیزونکا روایت کی ابن ماجہ نی اور بیہقی نی بیچ شعب الایمان کی **ف** کلام اللہ کی حکم مین داخل ہین کتابین علوم شرعیہ کی اور مسجد کی حکم مین داخل ہین مدرسی علماء کی اور خانقاہین کہ ذکر اللہ کی لیے ہوں یعنی انکا بھی ثواب پہنچتا رہتا ہی بعد مرنی کی ؛ علی **وعن** عائشۃ انہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عزوجل اوحی الی انہ من سلک مسلکا فی طلب العلم سہلت لہ طریق الجنۃ ومن سلبت کریمتیہ اثبتہ علیہما الجنۃ وفضل فی علم خیر من فضل فی عبادۃ وملاک الدین الورع رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی حضرت عائشہ سی تحقیق انہوں نی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی تحقیق اللہ عزوجل نی وحی بھیجی طرف میرے یہہ کہ جو شخص چلے ایک راہ مین بیچ طلب کرنی علم کی آسان کرونگا واسطی اوسکو راہ بہشت کی اور جسکی کہ چھین لین مینی دونوں آنکھیں بدلہ دونگا مین اوسکو اون دونوں پر یعنی انکی جاتی رہنی پر اور صبر کرنی پر بہشت اور زیادتی بیچ علم کی بہتر ہی زیادتی سی عبادۃ مین اور جڑ دین کی پرہیزگاری کرنی ہی روایت کی یہہ بیہقی نی بیچ شعب الایمان کی **ف** آسان کرونگا راہ بہشت کی یعنی معرفت اور عبادت دنیا مین نصیب کرونگا اوسکی سبب سے داخل جنت مین ہووی یا معنی یہہ ہین کہ آسان کرونگا عقبے مین راہ طرف دروازہ کی دروازوں جنت سی اور راہ طرف محل جنت کی جو محل خاص علم والونکی لیے ہی اور اسمین اشارہ ہی کہ جو راہ ہے راہوں علم سی وہ راہ ہی راہوں جنت سی اور راہین جنت کی بنا ہین سوا دروازوں علوم کی یعنی بغیر علم کی جنت نصیب ہونی مشکل ہے لیکن شرط یہی ہے کہ خلوص نیت اور عمل بھی نصیب ہوا اور یقین تو ہی بات ہی ع جار پایہ بر و کتابی چند ؛ اور مراد ساتھ ورع کی یہہ ہی کہ بچے حرام سی اور شبہات سی اور طمع سی کہ باعث ریا اور سمعہ کی ہو عبادات مین ؛ علی **وعن** ابن عباس قال تدارس العلم ساعۃ من اللیل خیر من احیائہا رواہ الدارمی اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا درس کہنا علم کا تھوڑی سی دیر رات کو بہتر ہے زندہ رکھنی رات کی سی روایت کی یہہ دارمی نی **ف** یعنی تمام رات نماز پڑھنی اور عبادت کرنی سی تھوڑی دیر کا پڑھنا پڑھانا علم کا آپسمین بہتر ہے اور داخل ہی اسی حکم مین لکھنا علم کا اور مطالعہ کرنا اوسکو واسطی حصول مقصود کی ؛ علی **وعن** عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بمجلسین فی مسجدہ فقال کلاہما علی خیر واحدہما افضل من صاحبہ اما ہؤلاء فیدعون اللہ ویرغبون الیہ فان شاء اعطاہم وان شاء منعہم واما ہؤلاء فیتعلمون الفقہ او العلم ویعلمون الجاہل فہم افضل وانما بعثت معلما ثم جلس فیہم رواہ الدارمی اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذری دو مجلسوں مین کہ تھین بیچ مسجد انکی کی فرمایا کہ دونوں اوپر بھلائی کی ہین ولیکن ایک ونمین سی بہتر ہی نیکی مین دوسری سی ایک جماعت عبادت کرتی ہین اور دعا کرتی ہین اللہ سی اور رغبت کرتی ہین طرف اوسکی اور امیدوار ہین واسطی حصول مقصود کی اور حصول مقصود خواہش الہی پر موقوف ہی پس اگر چاہی دی انکو اور اگر چاہی نہ دیوی انکو اور جماعت دوسرے سیکھتی ہین فقہ کو یا فرمایا علم کو اور سکھاتی ہین جاہل کو پس یہہ بہتر ہین اونسی سوا اسکی نہین کہ بھیجا گیا ہون مین معلم پھر بیٹھ گئی ونمین

روایت کی یہہ دارمی نی ف گذری دو مجلسون مین یعنی صحابہ دو جا مجلس نا کر بیٹھی تھی ایک جماعت تو دعا مین مشغول تھی اور دوسری مذاکرہ
علم مین بیٹھ گئی اور مین یعنی جو کہ مذاکرہ علم کا کرتی تھی پس آپ سی زیادہ کیا فضیلت ہوگی کہ سردار انبیا کی صلی اللہ علیہ وسلم اونکی ساتھہ بیٹھی اور اپنی
نشین اونمین سی گنا بیت گدا یار از بمعنی خبر نیست * کہ سلطان جہان با ماست امروز **وعن** ابی الدرداء قال سئل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما حد العلم الذی اذا بلغہ الرجل کان فقیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من حفظ علی امتی اربعین حدیثا فی امر دینہا بعثہ اللہ فقیہا وکنت لہ یوم القیمۃ شافعا وشہیدا
اور روایت ہی ابی درداسی کہا سوال کیے گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہی مقدار علم کی کہ جسوقت پہنچی اوسکو آدمی ہو فقیہ یعنی اوٹھایا
جاوی عالم بیچ زمرہ علما کی آخرت مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص یاد کری واسطی نفع امت میری کی چالیس حدیثین بیچ مقدمہ
دین کی اوٹھاویگا اوسکو اللہ قیامت کو فقیہ اور ہونگا مین اوسکا دن قیامت کی شفاعت کرنیوالا اور گواہ یعنی اوسکی طاعت پر ف
کہا ہی علما نی کہ مقصود پہنچانا چالیس حدیثونکا ہی لوگونکو اگرچہ یاد نہ رکھتا ہو بحسب اس حدیث کی اکثر علما نی چہل حدیثین تصنیف کر کر امیدوار
شفاعت اور گواہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی ہین * **وعن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہل تدرون من اجود جودا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال اللہ اجود جودا ثم انا اجود بنی
آدم واجودہم من بعدی رجل علم علما فنشرہ یاتی یوم القیمۃ امیرا وحدہ او قال امۃ واحدۃ
اور روایت ہی انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا جانتی ہو تم کون ہے بہت سخی سخاوت کرنیمین عرض کیا صحابہ نی
اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا اللہ بڑا سخی ہی سخاوت مین بعد اوسکی مین بنی آدم مین سی اور بڑا سخی لوگونمین پیچھی میری وہ شخص ہے کہ جانا
علم پس پھیلایا اوسکو آویگا دن قیامت کی بمنزلہ ایک امیر کی یا بمنزلہ ایک گروہ کی ف بمنزلہ ایک امیر کی یعنی قیامت کو تنہا مانند امیر کی آویگا
گروہ تابع کیساتھ نہین ہو ویگا اور اوسکی ساتھہ تابع اور خادم ہونگی اور راوی کو شک ہوا ہی کہ امیرا وحدہ فرمایا ہی یا بجای اوسکے
امۃ واحدۃ فرمایا یعنی تن تنہا مانند ایک گروہ کی ہوگا مقصود یہہ کہ معزز اور مکرم ہو ویگا درمیان خلائق کی اور با شوکت حشمت
آویگا اوس دن * **وعنہ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال منہومان لا یشبعان منہوم فی
العلم لا یشبع منہ ومنہوم فی الدنیا لا یشبع منہا روی البیہقی الاحادیث
الثلثۃ فی شعب الایمان وقال قال الامام احمد فی حدیث ابی الدرداء ہذا متن
مشہور فیما بین الناس ولیس لہ اسناد صحیح اور اونہین سی روایت ہی کہ تحقیق حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دو ہین
حرص کرنیوالی نہین پیٹ بھرتا اونکا ایک تو حرص کرنیوالا بیچ علم کی نہین پیٹ بھرتا اوسی اور ایک حرص کرنیوالا بیچ دنیا کی نہین پیٹ بھرتا اوسی روایت
کین بیہقی نی حدیثین تینون شعب الایمان مین اور کہا کہ کہا امام احمد نی بیچ حدیث ابی درداکی یہہ متن مشہور ہی درمیان لوگونکی اور نہین ہی اسناد
اوسکے صحیح ف کہا امام نووی نی کہ یہہ حدیث ضعیف ہی لیکن طرق اوسکی متعدد ہین کہ بعضون نی بسبب بعضون کی قوت پکڑی ہی اور اتفاق
رکھتی ہین علما اسپر کہ حدیث ضعیف پر فضائل اعمال مین عمل کرنا جائز ہی * **وعن** عون قال قال عبد اللہ بن
مسعود منہومان لا یشبعان صاحب العلم وصاحب الدنیا ولا یستویان اما صاحب العلم
فیزداد رضا للرحمن واما صاحب الدنیا فیتمادی فی الطغیان ثم قرأ عبد اللہ

كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغَىٰ أَنْ رَآهُ اسْتَغْنَىٰ قَالَ وَقَالَ الْآخَرُ إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی عون سی کہ کہا کہا عبد اللہ بن مسعود نی دو حریص ہین نہین سیر ہوتی ایک صاحب علم اور دوسرا صاحب دنیا اور نہین برابر ہین دونو آپسمین اپر صاحب علم پس زیادہ کرتا ہی رضا ر خدا کی اور صاحب دنیا پس زیادتی کرتا ہی بیچ سرکشی کی پہر پڑہی عبد اللہ نے یعنے سند کی لیی یہہ آیۃ ہرگز نہین یون تحقیق آدمی البتہ سرکشی کرتا ہی اس لیی کہ دیکہا اپنی تئین بی پروا یعنی لوگونسی بسبب کثرت مال کے کہا عون نی اور پڑہی عبد اللہ نی دوسرے شخص کے حقمین یعنے فضیلت علما مین یہہ آیۃ سوا اسکی نہین کہ ڈرتی ہین اللہ سی بندون اوسکے سی عالم روایت کی یہہ دارمی نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُنَاسًا مِنْ أُمَّتِي سَيَتَفَقَّهُونَ فِي الدِّينِ وَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَقُولُونَ نَأْتِي الْأُمَرَاءَ فَنُصِيبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ وَنَعْتَزِلُهُمْ بِدِينِنَا وَلَا يَكُونُ ذٰلِكَ كَمَا لَا يُجْتَنَى مِنَ الْقَتَادِ إِلَّا الشَّوْكُ كَذٰلِكَ لَا يُجْتَنَى مِنْ قُرْبِهِمْ إِلَّا قَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ الصَّبَّاحِ كَأَنَّهُ يَعْنِي الْخَطَايَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق کتنے لوگ امت میری سی سمجہہ حاصل کرینگی بیچ دین کی اور پڑہینگی قران کہین گی جائین ہم سردارونکی پاس پس پہنچین ہم دنیا اونکی سی اور یکسو رکہینگے اونسی دین اپنے کو اور نہین ہوتا یہہ یعنی دین و دنیا جمع نہین ہوسکتی امراء کی صحبت مین نہین ہوتا مگر نقصان جیسا کہ نہین چنا جاتا درخت خار دار سی مگر کانٹا اسیطرح نہین چنی جاتی نزدیکی اونکی سی مگر کہا محمد بن صباح نی گویا کہ وہ مراد رکہتی تہی خطایا روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** پڑہینگی قرآن و رجا دینگی امیرونکی پاس واسطی اظہار فضیلت و طمع مال و رجاہ کی نہ واسطی حاجت ضروری کی پس جب کہا جاویگا اونسی کہ کیونکر جمع کروگی تم درمیان تفقہ اور قرب ونکیکی تو کہینگی جائین ہم سردارونکی پاس آخر تک اور محمد بن صباح اوستاد بخاری اور مسلم وغیرہما کی ہین وہ کہتی ہین کہ مراد حضرت کی بعد لفظ الا کی لفظ خطایا کا ہی وہ حذف کر دیا ہی یعنی حاصل نہین ہوتی اونکی نزدیکی سی مگر گناہ اور لفظ خطایا کی حذف کر دینی مین اشارہ ہی اسپر کہ زیان امرا کی صحبت کا ایسا ہی کہ بیان نہین ہوسکتا روایت ہی محمد بن سلمہ سی کہ کہا اونہون نی کہ مکہی نجاست پر کی بہتر ہی اوس قاری سی کہ ان امراء ظالمین کی دروازہ پر جاوی اور میرا باپ کہتا تہا مجکو کہ نہین چاہتا ہین کہ ہووی تو عالم واسطی خوف اسکی کہ کہڑا ہووی تو دروازہ امرا پر وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَوْ أَنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوهُ عِنْدَ أَهْلِهِ لَسَادُوا بِهِ أَهْلَ زَمَانِهِمْ وَلٰكِنَّهُمْ بَذَلُوهُ لِأَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوا بِهِ مِنْ دُنْيَاهُمْ فَهَانُوا عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ آخِرَتِهِ كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُومُ أَحْوَالُ الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِي أَيِّ أَوْدِيَتِهَا هَلَكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهِ مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ إِلَى آخِرِهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا اگر اہل علم محافظت کرین علم کی اور رکہین اوسکو نزدیک اہل اوسکی کی یعنی قدر دانون علم کی البتہ سردار ہون بسبب علم کی اہل زمانہ اپنی کی ولیکن اونہون نی خرچ کیا اوسکو واسطی اہل دنیا کی تاکہ پہنچین بسبب اوسکے دنیا اونکی سی یعنی نہ واسطی نصیحت اونکیکی اور نہ واسطے سفارش کسیکی پس ذلیل ہوئی دنیا دارونپر سنا مینی نبی تمہاری صلے اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جسنی کہ گردانا ہمتو نکو ہمت ایک

یعنے ہمت آخرت کی کفایت کرتا ہی دسکو اللہ مقصود دنیا اوسکیکو اور جو کوئی کہ پراگندہ کرین اوسکو قصد اوسکی کہ حالات دنیا کی ہین نہین پروا
کرتا اللہ بیچ کسی جنگل دنیا کی ہلاک ہو یعنی کسی حالت دنیا مین ہلاک ہو روایت کی یہہ ابن ماجہ نی اور روایت کی بیہقی نی شعب الایمان مین ابن
عمر سی قول اونکی سی من جعل الہموم آخر تک ف محافظت کرین علم کی یعنی ظالمون اور دنیا دارونکی صحبت بطمع مال و جاہ کی لیجا کر علم
کو ذلیل نہ کرین سردار ہوتے اہل زمانہ کی یعنی باعتبار کمال و بزرگی کی سردار ہون کیونکہ اہل علم کی شان سی یہہ نہین ہی کہ بادشاہ ہوا
کرین پس جو کہ سوا انکی ہین زیر قدم اور زیر قلم اور تابعدار عقل و حکمون اونکی ہین اللہ تعالی فرماتا ہی یرفع اللہ الذین امنوا منکم والذین
اوتوا العلم درجات یعنی بلند کرتا ہی اللہ تعالی درجے مومنون کی تم مین سی اور اونکی کہ دی گئی ہین علم اور ہمت آخرت کی یعنی قصد ونکو
ایک قصد کیا کہ وہ قصد آخرت ہی اور سوا آخرت کی کچہہ مقصود نہ رکہا اور پراگندہ کرین قصد یعنی کبہی کسی فکر مین لگا کبہی کسے مین اور نہین پروا کرتا اللہ
بیچ کسی جنگل کی ہلاک ہو یعنی نظر رحمت نہین کرتا طرف اوسکی اور نہین کفایت کرتا فکر دنیا اوسکی فکر آخرت کو پس ہوتا ہی خسر الدنیا والاخرۃ مین سی
بنا علی **وعن** الاعمش قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آفۃ العلم النسیان واضاعتہ ان تحدث
بہ غیر اہلہ رواہ الدارمی مرسلا اور روایت ہی اعمش سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آفت علم کی بہولنا ہے
اور ضائع کرنا اوسکا یہہ ہی کہ بیان کرے اوسکو روبرو نااہل کی روایت کی یہہ دارمی نی بطریق ارسال کی ف یعنے بعد حاصل ہونی علم کی نسیان
آفت ہے اور پہلی حاصل ہونی سی تو بہتیری آفتین ہین لکل شئی آفۃ وللعلم آفات اسی حقیقت مین یہہ تنبیہ ہے اسپر کہ جو چیزین سبب نسیان کی ہین
اونسی بچے یعنی گناہون سی بچے اور دل نہ لگاوے اونچیزون کہ غافل کرین جیسی اچہی چیزین دنیا کی کہ نفس خواہش کرتی ہین اونکی
چنانچہ امام شافعی رح نی شعر اسی مضمون کا لکہا ہی ت شکوت الی وکیع سوء حفظی ✤ فاوصانی الی ترک المعاصی ✤ فان العلم فضل من اللہ
وفضل اللہ لا یعطی لعاص ✤ یعنی شکوہ کیا مینی اپنی اوستادسی کہ نام اونکا وکیع ہی برائی حافظہ اپنی کا پس نصیحت کی مجکو چہوڑنی گناہونکی کیونکہ
تحقیق علم فضل اللہ کا ہی اور فضل اللہ کا نہین دیا جاتا گنہگار کو اور غیر اہل وہ ہی جو علم سمجہی نہین یا عمل نہ کری بحق علی **وعن**
سفیان ان عمر بن الخطاب قال لکعب من ارباب العلم قال الذین یعملون بما یعلمون قال فما اخرج
العلم من قلوب العلماء قال الطمع رواہ الدارمی اور روایت ہی سفیان سی کہ تحقیق حضرت عمر بن الخطاب رض نی فرمایا واسطی کعب کے کون ہین
صاحب علم کی یعنی تمہاری نزدیک کہا کعب نے وہ لوگ کہ عمل کرین موافق اوسچیز کی کہ جانین کہا حضرت عمر نی پس کیا چیز نکالتی ہی علم کو دلون
عالمون کی سی یعنی برکت و ہیبت اور نور علم کو کونسی چیز علماء باعمل کی دلونسی نکالدیتی ہی کہا کہ طمع روایت کی یہہ دارمی نی ف یعنے طمع
کرنی مال و جاہ مین اور رغبت کرنی بیچ اسباب و اشیاء دنیا کی حق **وعن** الاحوص بن حکیم عن ابیہ قال سال رجل
النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الشر فقال لا تسئلونی عن الشر وسلونی عن الخیر یقولہا ثلثا ثم قال الا ان شر
الشر شرار العلماء وان خیر الخیر خیار العلماء رواہ الدارمی
اور روایت ہی احوص بن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سے کہا پوچہا ایک شخص نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی برائی سی فرمایا کہ نہ سوال کرو تم
مجہسے برائی سی اور سوال کرو مجہسی بہلائی سی فرمایا اسکو تین بار پہر فرمایا خبردار ہو تحقیق بدترین بدونکی برے علماء کی ہین اور تحقیق بہتر
بہلونکی بہلے علماء کی روایت کی یہہ دارمی نی ف اس لیے کہ لوگ علماء کی تابعدار ہوتی ہین پس بدی اور نیکی انکی خلق مین بہت سرایت
کرتی ہے اور معنی لفظ عن الشر کی ایک تو یہی ہین جو مذکور ہوئی اور دوسرے معنی یہہ ہین کہ بدترین آدمیونکا پوچہا کہ کون ہے

اور یہ معنی موافق نہین ساتھ جواب کے اور اسطرح کی سوال سی منع اس لیے فرمایا کہ مین نبی الرحمۃ ہون حال نہ ہی بدی کا کیا پوچھتی ہو پھر نیکا اور بد دونو بیان فرمائی ؛ حق سید ؛ **وعن** ابی الدرداء قال ان من اشر الناس عند اللہ منزلۃ یوم القیمۃ عالم لا ینتفع بعلمہ رواہ الدارمی اور روایت ہی ابی درداسی کہا تحقیق بدترین لوگونکا نزدیک اللہ کی مرتبہ مین دن قیامت کی وہ عالم ہی کہ نہ نفع لیا اوس نے ساتھ علم اپنی کی روایت کی یہہ دارمی نی **ف** یعنی ایسا علم سیکھا کہ نفع نہ دی یعنی خلاف شرع علم سیکھا یا یہہ معنی کہ علم شرع سیکھا لیکن اوسپر عمل نہ کیا پس یہہ برا ہی جاہل سی اور عذاب سکا سخت ہے تر عذاب اوسکی سی جیسیکہ منقول ہی ویل للجاہل مرۃ و ویل للعالم سبع مرات یعنی وای ہی جاہل کی لیے ایکبار اور وای ہی عالم کی لیے سات بار اور وارد ہوا ہی کہ اشد لوگونکا عذاب مین دن قیامت کی وہ عالم ہوگا کہ اوسکو فائدہ مند نہ کیا اللہ نی اوسکی علم سی ؛ علی ؛ **وعن** زیاد بن حدیر قال قال لی عمر ھل تعرف ما یھدم الاسلام قلت لا قال یھدمہ زلۃ العالم وجدال المنافق بالکتب وحکم الائمۃ المضلین رواہ الدارمی اور روایت ہی زیاد بن حدیر سی کہا کہ کہا واسطی میری عمر نی کیا جانتا ہی تو کیا چیز گرا دیتی ہی بنا اسلام کو کہا مینی نہین جانتا مین فرمایا گرا دیتا ہی بنا اسلام کو پھسلنا عالم کا یعنی خطا کسی مسئلہ مین کرنی اور گناہ کرنا اوسکا اور جھگڑنا منافق کا ساتھہ کتاب اللہ کی اور حکم کرنا سرداروں گمراہ کا روایت کی یہہ دارمی نی **ف** مراد ساتھہ گرنی بنا اسلام کی بیکار ہونا پانچون رکنون کا ہی یعنی کلمہ توحید اور حج اور زکوۃ اور نماز اور روزہ کا کیونکہ جب عالم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ دیتا ہی بسبب خواہش نفسانی کی تو ان چیزون مین سستی اور فساد واقع ہوتا ہی اور جھگڑنا منافق کا یعنی اوس شخص کا کہ اظہار اسلام کری اور کفر و بدعت دلمین پوشیدہ رکھی پس جھگڑنا اوسکا ساتھہ کتاب اللہ کی یعنی رد کرنا اوسکا شرح کو ساتھہ تاویلات باطلہ کی قران سی باعث سستی ارکان اسلام اور فساد دین کا ہوتا ہی اسمین داخل ہی جھگڑنا روافض اور خوارج اور سب بدمذہبونکا کہ ٹیڑھی ٹیڑھی تاویلین کر کر دین مین شک ڈالتی ہین ؛ علے ؛ **وعن** الحسن قال العلم علمان فعلم فی القلب فذاک العلم النافع وعلم علی اللسان فذاک حجۃ اللہ عز وجل علی ابن ادم رواہ الدارمی اور روایت ہی حسن بصری سی کہا علم دو علم ہین ایک علم تو بیچ دل کی پس یہہ علم نفع دیتا ہی اور ایک علم اوپر زبان کے پس یہہ حجت ہی اللہ عز وجل کی اوپر بیٹی آدم کی روایت کی یہہ دارمی نی **ف** اول کو علم باطن کہتی ہین اور دوسری کو علم ظاہر لیکن کچھہ علم باطن مین سی نہین حاصل ہوتا جب تلک اصلاح ظاہر کی نہ کری اور اسیطرح علم ظاہر نہین تمام ہوتا بدون اصلاح باطن کے کہا ہی ابو طالب مکی نی کہ یہہ دونو علم اصل ہین اور نہین بی پروا ہوتا ایک دوسری سی جیسی اسلام اور ایمان کہ ایک نہین سی بغیر دوسری کے صحیح نہین اور مانند جسم اور دل کی ہین کہ ایک دوسری سی جدا نہین ہوتا یہہ ملا علی قاری نی لکھا ہی اور حضرت شیخ عبد الحق رح نی لکھا ہی کہ علم نافع وہ ہی کہ روشنی اوسکی دلمین پھیلتی ہی اور اوس سی پردے دلکی اوٹھتی ہین یعنی پردی جو مانع ہین فہم اور دریافت حقائق اشیا سی اور علم نافع دو قسم پر ہی ایک علم معاملہ کہ باعث ہوتا ہی عمل پر اور دوسرا علم مکاشفہ کہ اثر اور نتیجہ عمل کا ہی اللہ تعالی اپنے بندونمین سی جسکو چاہتا ہی اوسکی دلمین یہہ نور ڈالتا ہی اور علم زبان پر وہ ہی کہ تاثیر نہ کری اور نورانی نہ کری دلکو ؎ علم چون بردل زند یاری شود ؛ علم چون بر تن زند باری شود ؛ پس علم زبان کا حجت ہی خدا کی آدمیونپر الزام دیگا اور فرماویگا کہ تمکو علم دیا تھا تمنے اوسپر کیون نہ عمل کیا اسی لیے کہا گیا ہی کہ وای جاہل پر ایکبار اور عالم پر ستر بار کہ دیدہ و دانستہ گمراہ ہوا **وعن** ابی ھریرۃ قال حفظت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعائین فاما احدھما فبثثتہ فیکم واما الاخر

بَثَثْتُهٗ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ يَعْنِىْ مَجْرَى الطَّعَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا یاد رکھے مینے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو
باسن یعنی دو طرحکے علم ایک ونمین سے پس پھیلایا اوسکو بیچ تمہارے اور دوسرا پس اگر پھیلاؤنمین اوسکو تو کاٹا جاوے یہہ گلا یعنی
جگہہ جاری ہونے طعام کی روایت کی یہہ بخاری نے **ف** مراد اول سے علم ظاہر ہے یعنی احکام و اخلاق کا اور دوسرے سے علم باطن کہ عوام
سے پوشیدہ ہے بسبب نہ فہم پہنچنے اونکے ساتھہ اوسکے اور مخصوص ہے ساتھہ خواص کے علما اور عارفین سے یا دوسرا علم یہہ تھا کہ حضرت سے معلوم ہوا
تھا کہ فتنہ ایک قوم سے اوٹھیگا بعد میرے اور بدعات اونھین سے شروع ہونگی اوس قوم کا نام اور اون لوگونکے بھی معلوم تھے حضرت ابوہریرہ
کو ؓ علے حق **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهٖ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ
اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ تَقُوْلَ لِمَا لَا تَعْلَمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ قُلْ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا
مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ اے لوگو جو شخص کہ جانے کچھہ پس کہے اوسکو اور جو شخص
کہ نجانے پس چاہیے کہ کہے اللہ تعالی زیادہ جانتا ہے پس تحقیق علم یعنی ہے کہنا واسطے چیز کی کہ نہ جانے کہ اللہ زیادہ جانتا ہے یعنی تمیز کرنا
معلوم کا غیر معلوم سے ایک قسم ہے علم سے فرمایا اللہ تعالی نے واسطے نبی اپنے کے کہہ نہین مانگتا مین تم سے اوپر اس قران کے کچھہ بدلا اور نہین ہون
تکلف کرنیوالونسے روایت کی بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جو کچھہ مجھے معلوم کروادیا اور امر اوسکے پہنچانیکا کیا کہتا ہون اور پہنچاتا ہون اور کسی
چیز کا اپنی طرف سے دعوی نہین کرتا اور چیزون مشکل سے کہ فہم اوسکو نہ پہنچے بحث نہین کرتا کہ داخل تکلف کے ہے ؛ حق ؛ **وعن** ابْنِ
سِيْرِيْنَ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن سیرین
سے کہا کہ تحقیق یہہ علم یعنی علم کتاب و سنت کا دین ہے دیکھو پس کس شخص سے لیتے ہو دین اپنا روایت کی یہہ مسلم نے **ف** اسمین اشارہ اسپر ہے
کہ احتیاط کرو اور خوب طرح حال راویکا معلوم کرو کہ دیندار پرہیزگار حافظہ والا ہو کسی سے خصوصا اہل بدعت سے ہو کہ دیندار نہو روایت نہ
کرنی لگو حق **وعن** حُذَيْفَةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ اسْتَقِيْمُوْا فَقَدْ سُبِقْتُمْ سَبْقًا بَعِيْدًا وَاِنْ اَخَذْتُمْ
يَمِيْنًا وَّشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيْدًا رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا اے گروہ قاریونکے سیدھے رہو پس تحقیق تم پیش
دستی لیے گیے ہو پیش دستی دور اور اگر ہو جاؤگے تم داہنے یا بائین البتہ گمراہ ہوگے تم گمراہ ہونا دور روایت کی یہہ بخاری نے **ف** یہہ خطاب
ہے صحابہ کرام رض کو کہ اوائل مین اسلام لائے جب تمسک کیا ساتھہ کتاب و سنت کے تو پیش دستی لیگئے اوپر کہ بعد اونکے ہونگے اگرچہ وہ عمل انکی سے کرینگے
لیکن انکی درجہ کو نہین پہنچنے کی بسبب سبقت اسلام کی پس اونکو فرمایا کہ راہ شریعت و طریقت و حقیقت پر مستقیم رہو کہ استقامت بہتر ہے ہزار کرامت
سے اور معنی استقامت کی یہہ ہین کہ ثابت رہے اچھے عقیدہ پر اور مداومت کرے علم نفع دینے والے پر اور عمل صالح پر اور اخلاص خالص رکھے
اور حضور ساتھہ اللہ کے رکھے اور غائب ہو ماسوی اللہ سے علی حق **وعن** اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ فِىْ جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ
مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ اَرْبَعَ مِائَةِ مَرَّةٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّدْخُلُهَا قَالَ الْقُرَّاءُ الْمُرَاءُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ
رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ فِيْهِ وَاِنَّ مِنْ اَبْغَضِ الْقُرَّاءِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى الَّذِيْنَ
يَزُوْرُوْنَ الْاُمَرَاءَ قَالَ الْمُحَارِبِىُّ يَعْنِى الْجَوَرَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ پناہ پکڑو تم ساتھہ اللہ کی جب الحزن سے یعنی کنوئے غم کے سے عرض کی صحابہ نے یا رسول اللہ اور کیا ہے جب الحزن فرمایا کہ ایک نالا ہے بیچ دوزخ

کے پناہ مانگتی ہی اوس سے دوزخ ہر دن چار سو بار کہا صحابہ نی یا رسول اللہ اور کون داخل ہوگا اوسمین فرمایا قرآن پڑہنی والی دکہلانیوالی
اپنے عملون کو روایت کی یہہ ترمذی نی اور اسیطرح ابن ماجہ نی اور زیادہ کیا بیچ اوسکی اور تحقیق بہت دشمن رکہی گئی قاریونمین طرف
اللہ تعالی کی وہ لوگ ہین کہ ملاقات کرتی ہین سردارون سے کہا محاربی نی کہ راوی ہی حدیث کا یعنی امراء ظالمون سی **ف**
نالہ ہی دوزخ مین یعنی نہایت گہرا ہی مشابہ کنوین کی پناہ مانگتی ہی دوزخ یعنی ایسا برا اور وحشت ناک ہی کہ دوزخ اوس سی پناہ چاہتی
ہے چہ جای دوزخی فرمایا قرآن پڑہنی والی دکہلانیوالی اپنی عملونکو اسمین داخل ہین عالم اور عابد ریاکار ہی کیونکہ علم قران ہی سے
حاصل ہوتا ہی اور عبادت بہی بحسب حکم قران کی ہوتی ہی پس حال ونکا بہی یہی ہوگا ملاقات کرتی ہین سردارون سی یعنی طمع دنیا
کے لیے ملتی ہین اور جو کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی لیی یا بطریق جبر کی اور دفع شر اونکی کی لیی جاتی ہین اونکا یہہ حکم نہین اور
مراد سردارون سی سردار ظالم ہین اس لیی کہ ملاقات امیر عادل کی عبادت ہی **وعن** علیؓ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یوشک ان یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من
القراٰن الا رسمہ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدی علماؤھم شر من تحت ادیم السماء
من عندھم تخرج الفتنۃ وفیھم تعود رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہا
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی قریب ہے کہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ نہین باقی رہیگا اسلام سی مگر ایک نام اوسکا اور نہ باقی رہیگی قرآن سے
مگر رسم اوسکی مسجدین اونکی ہونگی آباد اور حقیقت مین خراب ہونگی ہدایت سی علما اونکی بدترین خلائق کی کہ نیچی آسمان کی ہین نزدیک
اونکی سی نکلیگا فتنہ یعنی دین مین بسبب مدد کرنی ظالمون کی اور اونہین مین بیٹہیگا یعنی مسلط کر دیگا اللہ ظالمون کو اونپر روایت
کی بیہقی نی بیچ شعب الایمان کی **ف** مراد رسم قران سی تجوید حروف اور پڑہنا لفظون کا ہی بغیر سمجہنی معانی کی اور عمل کرنی
امر و نواہی اوسکی پر اور خراب ہونگی ہدایت سی یعنی لوگ جمع ہونگی اونمین لیکن عبادت اور ذکر اللہ اور درس علم نہین کرینگی
اونمین **وعن** زیاد بن لبید قال ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم شیئا فقال ذاک عند اوان ذھاب العلم
قلت یا رسول اللہ وکیف یذھب العلم ونحن نقرأ القراٰن ونقرئہ ابناءنا ویقرئہ ابناؤنا ابناءھم
الی یوم القیمۃ فقال ثکلتک امک زیاد ان کنت لاراک من افقہ رجل بالمدینۃ اولیس ھذہ الیھود والنصاریٰ
یقرؤن التوراۃ والانجیل لا یعملون بشیء مما فیھما رواہ احمد وابن ماجۃ وروی الترمذی عنہ نحوہ
وکذا الدارمی عن ابی امامۃ اور روایت ہی زیاد بن لبید سی کہا ذکر کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کسی چیز کا یعنی
فتنہ اور مبتلا ہونیکا پس فرمایا یہہ ہوگی وقت جاتی رہنی علم کی کہا مینی یا رسول اللہ کسطرح جاتا رہیگا علم اور ہم پڑہتی ہین قران
اور پڑہاوینگی اپنی بیٹونکو اور پڑہاوینگی ہماری بیٹی اپنی بیٹونکو دن قیامت تک پس فرمایا گم کیو تجکو مان تیری ای زیاد تحقیق تہا مین
گمان کرتا تجکو بڑا سمجہہ دار مرد مدینہ سی بیچ مدینہ کی کیا نہین یہہ یہود اور نصاری پڑہتی توریۃ اور انجیل کو نہین عمل کرتی کچہہ
او سچیز سی کہ بیچ اونکی ہی روایت کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نی اور روایت کی ترمذی نی زیاد سی مانند اسکی اور اسیطرح دارمی نی
ابی امامہ سی **ف** یعنی عجب ہے کہ مقصود کلام کا نہ سمجہا اور گمان لگایا کہ قرآن اور علم مراد نری پڑہنی اور جاننی اوسکی سی ہے
اور حسنی پڑہا اور جانا عمل کیا اوسپر باوجودیکہ یہہ بات نہین ہے کیا نہین دیکہتا تو حال یہود و نصاری کا کہ پڑہتی ہین اور عمل نہین کرتی

وعن ابن مسعودٍ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعلموا العلم وعلموہ الناس تعلموا الفرائض وعلموھا الناس تعلموا القرآن وعلموہ الناس فانی امرء مقبوض والعلم سینقص ویظھر الفتن حتی یختلف اثنان فی فریضۃٍ لا یجدان احدًا یفصل بینھما رواہ الدارمی والدارقطنی

اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا فرمایا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سیکہو علم اور سکہاؤ اوسکو لوگونکو سیکہو علم فرائض یا جو احکام کہ فرض ہین اور سکہاؤ اوسکو آدمیونکو سیکہو قرآن اور سکہلاؤ اوسکو لوگون کو پس تحقیق مین ایک شخص ہون کہ قبض کیا جاؤنگا اور علم بہی کم ہوگا اور ظاہر ہونگی فتنی یہان تلک کہ اختلاف کرینگی دو شخص بیچ چیز فرض کی نہ پاوینگی کسیکو کہ فیصلہ کری درمیان دونونکی یعنی بسبب قلت علم کی باکثرت فتنونکی یہہ حال ہوگا روایت کی یہ دارمی نی اور دارقطنی نی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل علمٍ لا ینتفع بہ کمثل کنزٍ لا ینفق منہ فی سبیل اللہ رواہ احمد والدارمی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثل علم کی کہ نہ نفع لیا جاوی ساتہہ اوسکی یعنی نہ پڑہاوی کسیکو اور نہ عمل کری اوسپر مثل گنج کی کہ نہ خرچ کیا جاوی اوسمین سی بیچ راہ خدا کی روایت کی یہہ احمد اور دارمی نی

كتاب الطهارة

کتاب ہے بیچ بیان کرنی پاکی کی

الفصل الاول

فصل پہلی

عن ابی مالكٍ الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطھور شطر الایمان والحمد للہ تملأ المیزان وسبحان اللہ والحمد للہ تملآن او تملأ ما بین السمٰوٰت والارض والصلوٰۃ نور والصدقۃ برھان والصبر ضیاء والقرآن حجۃ لک او علیک کل الناس یغدو فبائعٌ نفسہ فمعتقھا او موبقھا رواہ مسلم وفی روایۃٍ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر تملآن ما بین السماء والارض لم اجد ھذہ الروایۃ فی الصحیحین ولا فی کتب الحمیدی ولا فی الجامع ولکن ذکرھا الدارمی بدل سبحان اللہ والحمد للہ روایت ہی ابی مالک اشعری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پاک رہنا آدہا ایمان ہے اور الحمد للہ کہنا بہر دیتا ہی ترازو کو یعنی ترازوی اعمال کو اور سبحان اللہ والحمد للہ بہر دیتی ہین یا فرمایا بہر دیتا ہی ہر ایک کلمہ بیچ چیز کو کہ درمیان آسمانون اور زمین کی ہی اور نماز نور ہی اور للہ دینا دلیل ہی اور صبر کرنا روشنی ہی اور قرآن دلیل ہی واسطی تیری یا اوپر تیری ہر ایک شخص صبح کرتا ہی پس بیچتا ہی اپنی جانکو پس آزاد کرتا ہی اوسکو یا ہلاک کرتا ہی اوسکو روایت کی یہہ مسلم نی اور بیچ ایک روایت کی لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر بہر دیتی ہین اوس چیز کو کہ درمیان آسمان اور زمین کی ہی نہین پائی مینی یہہ روایت بخاری اور مسلم مین اور نہ کتاب حمیدی مین اور نہ کتاب جامع الاصول مین ولیکن ذکر کیا اسکو دارمی نی بدلی سبحان اللہ والحمد للہ کی ف پس ذکر کرنا مصابیح والیکا پہلی فصل مین درست نہوا اور پاک رہنا آدہا ایمان ہی اس لیی کہ ایمان سی بڑی اور چہوٹی گناہ بخشی جاتی ہین اور وضو سی چہوٹی ہی گناہ بخشی جاتی ہین پس اس باعتبار طہارت بیچ مرتبہ آدہی ایمان کی ہوئی اور لفظ او تملأ شک راوی کا ہے کہ حضرت نی لفظ تملآن کا تثنیہ فرمایا ہی یا تملأ مفرد اور معنی اس جملہ کی یہہ ہین کہ اگر انکی ثواب کا جسم فرض کیا جاوی تو اتنا ہوتا ہی کہ بہر دی اوس چیز کو کہ درمیان آسمان اور زمین کی ہی اور نماز نور ہی یعنی باعث روشنی کی ہی قبر مین اور ظلمت قیامت مین یا یہہ باز رکہتی ہی گناہون سی اور بری باتون سی اور راہ دکہاتی ہی طرف ثواب کے مانند روشنی کی یا نماز روشن کرنیوالی دل اور موںہہ کی ہی

اور صدقہ دینا دلیل ہی یعنی دلیل ہی اوپر صدق دعوی ایمان کی و محبت پروردگار تعالی کی یا معنی یہہ ہین کہ جب بندہ سوال کیا جاویگا دن
قیامت کی مصرف مال اپنی سی تو صدقات اوسکی دلیل ہونگی جواب مین اور صبر یعنی باز رہنا گناہون سی اور مستعد رہنا طاعات پر اور جزع
اور فزع نہ کرنا مصیبتون پر سبب روشنی کامل کا ہی کہ صابر ہمیشہ نورانی اور راہ یاب ہوتا ہی اور قرآن دلیل ہی واسطی تیری یا اوپر
تیری یعنی اگر عمل کیا قرآن پر واسطی تیری نفع کریگا اور اگر نہ عمل کیا باعث ضرر کا ہوگا اوپر تیری کہ جھگڑیگا اور بیچتا ہی اپنی جانکو یعنی صرف
کرنیوالا ہی ذات اپنی کو اوس کام مین کہ متوجہ ہی اوسپر پس آزاد کرتا ہی یا ہلاک کرتا ہی یعنی جب دن ہوا آدمی ایک کام پر متوجہ ہوتا ہی اگر اوس
کام مین آخرت کو ساتھہ دنیا کی خریدا اور ترجیح دی آخرۃ کو چھڑایا نفس اپنے کو عذاب آخرۃ سی اور اگر دنیا کو ساتھہ آخرت کی خریدا اور ترجیح دی
دنیا کو ہلاک ہوا اور اپنی تئین عذاب مین ڈالا بیت مد دنیا توانی کہ عقبی خری بخر جان من ورنہ حسرت بری ع ح **وعن ابی ھریرۃ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَا یَمْحُو اللّٰہُ بِہِ الْخَطَایَا وَیَرْفَعُ بِہِ الدَّرَجَاتِ
قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَکَارِہِ وَکَثْرَۃُ الْخُطَی اِلَی الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوۃِ
بَعْدَ الصَّلٰوۃِ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ وَفِیْ حَدِیْثِ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ رَدَّدَ مَرَّتَیْنِ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃِ التِّرْمِذِیِّ ثَلٰثًا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ بتلاؤن مین تمکو وہ چیز کو کہ دور کری اللہ سبب اوسکی گناہ اور بلند کری بسبب اوسکی درجی یعنی مراتب جنتو مین کہا اصحاب نی ہان
یا رسول اللہ فرمایا پورا کرنا وضو کا وقت مشقت کی یعنی بیماری مین یا بہت جاڑی مین اور کثرت سی رکھنا قدمونکا طرف مسجدونکی یعنی بسبب دوری
مسجد کے گھر سی اور انتظار کرنا نماز کا بعد نماز کی پس یہہ ہی رباط اور بیچ حدیث مالک بن انس کی یہہ ہی رباط یہہ ہی رباط دوبار روایت سکے
یہہ مسلم نی اور بیچ روایت ترمذی کی تین بار **ف** پورا وضو کرنا یہہ ہی کہ اعضاء وضو پر پانی اچھی طرح پہنچاوی اور تین تین بار دہووی
اور انتظار نماز کا بعد نماز کی یہہ ہی کہ مسجد مین بعد نماز کی دوسری نماز کا منتظر بیٹھا رہی یا اگر نکلی تو دل وہین لگا رہی اور رباط اسکو کہتی ہین کہ
کہ سرحد اسلام پر دشمنان دین کی مقابلہ پر نگہبانی کی لیے بیٹھی تا وہ چلی نہ آوین اسکا بڑا ثواب آیا ہی اور اللہ تعالی نی بھی حکم فرمایا اسکا اس
آیۃ مین یا ایھا الذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا پس فرمایا کہ منتظر بیٹھنا نماز کی لیے اصل رباط ہی کہ جیسی وہان کفار کی مقابلہ مین بیٹھتی ہین
یہان شیطان کی مقابلہ مین بیٹھنا ہی کہ بڑا دشمن دین کا ہی اور فرض وضو کی چار ہین دہونا تمام مونہہ کا اور دہونا ہاتھون کا کہنیون
تک اور مسح چوتھائی سر کا کرنا اور دہونا پانو کا ٹخنی تک اور مسح کرنا بالون داڑھی کا جو کہ لٹکی ہوئی ہین جلد مونہہ کی سی فرض
ہے متنو مین تو یونہی لکھا ہی اور فتاوی عالمگیری اور در مختار مین روایت صحیح اور مفتی بہ یہہ لکھی ہی کہ دہونا ساری داڑھی
کا کہ متصل جلد مونہہ کی ہی فرض ہی اور لٹکی ہوئی کا دہونا فرض نہین سنت ہی اور سنتین وضو کی یہہ ہین دہونا ہاتھونکا پہنچون
تک اور بسم اللہ کہنی ابتداء وضو مین اور مسواک کرنی اور کلی کرنی اور ناک مین پانی دینا اور خلال کرنا داڑھی اور انگلیونکا اور تین تین بار
دہونا ہر عضو وضو کا اور نیت کرنی اور ترتیب سی وضو کرنا جسطرح قرآن مین مذکور ہی اور ساری سر پر مسح کرنا اور پی در پی اعضاء کو
کا کرنا اور قبلہ رخ وضو کی لیے بیٹھنا اور ملنا اعضا کا پہلی بار اور پہلی وقت سی وضو کرنا غیر معذور کو اور پھرا لینا انگوٹھی ڈہیلی
کا اور اسیطرح قرط کا یعنی بالی وغیرہ کا غسل مین پس اگر جانی کہ پانی اوسکی نیچی پہونچتا ہی تو مستحب ہے اور اگر جانی کہ پانی

نہین چھینٹا تو اوسکا پالینا فرض ہی اور مستحب ہی کہ آپ ہی وضو کری اور سی نہ کروا وی اور کلام دنیا نہ کری اگر کوئی حاجت فوت ہوتی ہو بغیر کلام
کے تو خیر کرلی اور بسم اللہ پڑھی نزدیک دہونی ہر عضو کی اور مسح کر نیکی اور دعائین جو وقت دہونی ہر عضو کی منقول ہین پڑھی چنانچہ
شرح ہندی حصن حصین کی مین تفصیل لکھی گئی ہین دیکھہ لی اور درود اور سلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجی بعد تمام کرنی وضو کی اور
زیلعی مین بعد دہونی ہر عضو کی درود اور سلام بھیجنا مستحب لکھا ہی اور بعد تمام کی شہادتین اور دعائین کہ حدیث مین پڑھنی آئی ہین پڑھی
اور بقیہ پانی وضو کا قبلہ رخ کھڑی ہو کر یا بیٹھی ہوئی پیوی اور تعاہد یعنی خبرگیری کری پانی پہنچانیکی نیچی بھونکی اور موچھونکی اور
گوشہ چشم پر اور کونچون پانوپر کہ خشک رہ جاوین اور مکروہات وضو کی چھہ ہین موتھہ پر پانی زور سی مارنا اور اسراف کرنا یعنی پانی
زیادہ بہانا اور تین بار سی زیادہ دہونا اور تین بار مسح کرنا ساتھہ پانی نئی کی اور منہیات وضو کی چھہ ہین کہ وضو بقیہ پانی وضو عورۃ
کے سے نہ کری اور نجس جگہہ وضو نہ کری کہ پانی وضو کی حرمت کرنی چاہیی اور مسجد مین وضو نہ کری مگر برتن مین کری یا اوس جگہہ کہ جو
کہ وضو کی لیی مقرر رکھی ہی تو جائز ہی اور تھوک اور رینٹھہ پانی وضو مین نہ ڈالی شرح ملتقی درمختار **وعن** عُثْمَانَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ
مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت عثمان سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص وضو کری
پس اچھا وضو کری یعنی ساتھہ رعایت سنتون کی ور مستحبات کے نکلتے ہین گناہ اوسکی یعنی صغیرہ گناہ بدن اوسکی سی یہانتک کہ نکلتے ہین
نیچے ناخونان اوسکی سی روایت کی اسکو بخاری اور مسلم نی **ف** نکلتی ہین نیچی ناخونوں اوسکی سی یہہ مبالغہ ہی حاصل ہوئی طہارت مین یعنی
خوب پاک ہو جاتا ہی گناہون سی مثل اس مضمون کی یہان بھی بولا کرتی ہین کہ شیخی ناک کی راہ نکال دینگی ** **وعن** أَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَ مِنْ
وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ
كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَ كُلُّ خَطِيْئَةٍ
مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ارادہ وضو کا کرتا ہی بندہ مسلمان یا فرمایا مومن پس دہوتا ہی موتھہ اپنا نکلتا ہی موتھہ اوسکی سی
ہر گناہ کہ دیکھا تہا طرف اوسکی ساتھہ آنکھون اپنی کی ساتھہ پانی کی یا فرمایا ساتھہ آخر قطرہ پانی کی یعنی جو گناہ آنکھون سی ہوئی ہین جھڑ جاتی ہین
پس جسوقت کہ دہوتا ہی اپنی ہاتھہ نکلتا ہی ہاتھون اوسکی سی ہر گناہ کہ پکڑا تہا اوسکو ہاتون اوسکی نی ساتھہ پانی کی یا فرمایا ساتھہ آخر قطرہ پانی کی
یعنے جو گناہ ہاتھہ سی ہوئی ہین جھڑ جاتی ہین پس جب دہوتا ہی پانو اپنی نکلتا ہی ہر گناہ کہ چلی تہی اوسکی طرف پانون اوسکی ساتھہ پانی کی یا فرمایا ساتھہ آخر قطرہ پانی
کے یہانتک کہ نکل آتا ہی پاک گناہون سی روایت کی یہہ مسلم نی **وعن** عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهٗ صَلٰوةٌ مَكْتُوْبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهَا وَخُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا
قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَا لَمْ يُؤْتِ كَبِيْرَةً وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی
حضرت عثمان رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی شخص مسلمان کہ آوی اوسکو نماز فرض پس اچھا کری وضو
اوسکا اور حضور اوسکا اور رکوع اوسکا مگر ہوتی ہی یہہ نماز کفارہ اون گناہون کا کہ پہلے کیے تھے اس سی جب تک کہ نہ

نہین کیا کبیرہ اور یہہ ہمیشہ ہوتا رہتا ہی یعنی نماز کہ کفارہ گناہونکا ہی مخصوص کسی زمانہ پر نہین ہمیشہ ہی روایت کی یہہ مسلم نی ف خشوع نماز کا یہہ ہے کہ ظاہر و باطن کی آداب بجا لاوی کہ دل ترسان ہو اور نظر سجدہ کی جگہہ پر رکہی اور سوا نماز کی کسی اور چیز مین مشغول نہ ہووی اور دہیان کہی اور بدن اور کپڑی اور داڑہی سی کہیلے نہین اور داہنی اور بائین طرف مونہہ نہ پہیری اور آنکہہ بند نہ کری اور رکوع کا ذکر کیا اور سجدہ کا نہ کیا اس لیی کہ رکوع خاص مسلمانونکی نماز مین ہی یہود و نصاری کی نماز مین علی العموم نہین اور جب تک کہ نہین کیا اونہر کبیرہ مقصود یہہ ہی کہ اسطرحکی نماز گناہون صغیرہ کو دور کرتی ہی نہ کبیرہ کو ؛ ح ؛ **وعنہ** اَنَّهُ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثَلٰثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيْهِمَا بِشَيْءٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ

اور اونہی سی روایت ہی کہ وضو کیا اونہون نی پس ڈالا یعنی پانی اوپر ہاتہون اپنی کی تین بار پہر کلی کی اور ناک جہاڑی تین بار یعنی ناک سنکی بعد دینی پانی کی ناک مین پہر دہویا مونہہ اپنا تین بار پہر دہویا داہنا ہاتہہ اپنا کہنی تک یعنی کہنی سمیت تین بار پہر دہویا بایان ہاتہہ اپنا کہنی تک تین بار پہر مسح کیا اپنی سر پر پہر دہویا پانو دہنا اپنا تین بار پہر بایان پانو تین بار پہر کہا حضرت عثمان نی دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وضو کیا مانند اس وضو میری کی پہر فرمایا جو وضو کری وضو میرا ایسا کہ یہہ ہی یعنی برعایت فرائض اور سنتون کے پہر نماز پڑہی دو رکعت نہ بات کری دل اپنی سی بیچ اس نماز کی کچہہ بخشا جاتا ہی واسطی اوسکی جو پہلی کیا گناہ سی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور لفظ اسکی بخاری کی ہین ف تین بار سی زیادہ دہونا اعضاء وضو کا مکروہ ہی علماء کی نزدیک اور مراد یہہ ہی کہ اگر پورا عضو تین بار دہو چکا ہی تو اب زیادہ نہ کری اسپر اور اگر ایک چلو سی آدہا عضو دہویا اور دوسری سی آدہا تو یہہ ایکبار ہی ہوا پس اسطرح مثلا چہرہ چلو ونسی تین بار کو پورا کیا تو یہہ زیادتی نہ ہوئی اور پہر نماز پڑہی دو رکعت دو رکعت ادنی درجہ ہی اگر زیادہ بہی پڑہی افضل ہی یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ بعد وضو کی نماز پڑہنی مستحب ہے اگر فرض یا سنتین موکدہ بہی پڑہی کافی ہین اور نہ بات کری دل اپنی سی یعنی دل سی باتین دنیا کی اور جو کہ متعلق ساتہہ نماز کی نہین ہین نہ کری خیال اللہ ہی کیطرف لگائی رکہی اور اگر خطری آوین اور اونکو دفع کری اور حضور سی باز رکہین کچہہ مضر نہین ؛ ح ؛ **وعن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی مسلمان کہ وضو کری پس اچہا وضو کری پہر کہڑا ہو پہر نماز پڑہی دو رکعت متوجہ ہوکر اون دونونمین ساتہہ دل اور مونہہ اپنی کی یعنی ساتہہ باطن اور ظاہر کی متوجہ ہو مگر واجب ہوتی ہی واسطی اوسکی بہشت روایت کی یہہ مسلم نی ف پہر کہڑا ہو یعنی حقیقۃً یا حکماً یعنی مثلا بیٹہہ کر پڑہی خصوصاً جبکہ عذر رکہتا ہو ؛ ع ؛ **وعن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ اَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اِلَّا فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ

الثمانیۃ یدخل من ایّہا شاء ھکذا رواہ مسلم فی صحیحہ والحمیدی فی افراد مسلم وکذا ابن الاثیر فی جامع الاصول وذکر الشیخ محی الدین النووی فی اٰخر حدیث مسلم علی ما رویناہ وزاد الترمذی اللّٰھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین والحدیث الذی رواہ محی السنۃ رحمہ اللہ فی الصحاح من توضأ فاحسن الوضوء الی اٰخرہ رواہ الترمذی فی جامعہ بعینہ الا کلمۃ اشھد قبل ان محمدا اور روایت ہی حضرت عمر بن الخطاب رضی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی تم مین سی کہ وضو کری پس نہایت کو پہنچا دی یا فرمایا پس پورا کری وضو پہر کہی اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ اور بیچ ایک روایت مسلم کی اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ مگر کہولی جاتی ہین واسطی اوسکی دروازی بہشت کی آٹہون داخل ہو جس سی چاہی اسیطرح روایت کیا اسکو مسلم نی بیچ صحیح اپنی کی اور حمیدی نی بیچ افراد مسلم کی اور اسیطرح ابن اثیر نی بیچ جامع الاصول کی اور ذکر کیا شیخ محی الدین نووی نی بیچ آخر حدیث مسلم کی کہ جسطرح روایت کیا ہمنی اوسکو اس عبارت کو اور زیادہ کیا ترمذی نی یعنی شہادتین پر اس دعا کو ای بارخدایا کر مجہی توبہ کرنیوالونسی اور کر مجہی پاکیزگی کرنیوالونسی اور وہ حدیث کہ روایت کی امام محی السنہ نی بیچ صحاح کی جسنی وضو کیا پس اچہا وضو کیا آخر تک روایت کی وہ ترمذی نی بیچ جامع اپنی کی بعینہ مگر کلمہ اشہد کا پہلی ان محمدا سی ف دروازی بہشت کی آٹہون یہان سب بہشتونکو ایک اعتبار کیا اور ہر ایک کو دروازہ کہا اور کبہی ہر ایک کو بہشت کہتی ہین اوس حساب سے بہشت بولتی ہین اور ذکر کیا شیخ محی الدین نووی نی الخ یعنی جسطرح روایت مسلم کی ہمنی بیان کی وہی روایت محی الدین نی بہی شرح مسلم مین نقل کی ہی اور اوسکی اخیر یہہ عبارت بڑہادی ہی وزاد الترمذی اخر تک اور کر مجہی توبہ کرنیوالون سی یعنی توبہ کرین گناہون سی اور رجوع کرین عیبون سی اور اس سے مراد یہہ نہین ہے کہ ہمسی گناہ بہت واقع ہوا کرین بلکہ مراد یہہ ہی کہ جب گناہ واقع ہووی تو توبہ الہام کر اگرچہ گناہ بہت ہون تا مضمون اس آیۃ مین داخل ہو ئین ان اللہ یحب التوابین یعنی اللہ دوست رکہتا ہی توبہ کرنیوالونکو یعنی جنکو کہ ہین پہرتی ہین دروازہ مولا ہی کی سے اور نہین ناامید ہوتی رحمت اوسکی سی اور کر مجکو پاکیزگی کرنیوالون سی یعنی پاک ہو وین بری اخلاق سی پس اسمین اشارہ ہے اسپر کہ طہارت اعضا ظاہر کی کہ ہمارا اختیار مین تہی بجا لائے اور طہارت احوال باطن کے تیری ہاتہ ہے پس نصیب کر اپنی فضل سے رباعی ای درخم چوگان تو دل ہمچون گوی ؛ بیرون نہ ز فرمان تو جان یکسر موی ؛ ظاہر کہ بدست ماست شستیم تمام ؛ باطن کہ بدست تست انرا تو بشوی ؛ اور پس اچہا وضو کیا اخر تک بعد فاحسن الوضوء کی عبارت اس روایت مین یون ہے ثم قال اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اللہم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین فتحت لہ ثمانیۃ ابواب الجنۃ یدخل من ایہا شاء اور مگر کلمہ اشہد کا پہلی ان محمدا سی یعنی کلمہ اشہد کا کہ پہلی لفظ ان محمدا کی مصابیح والی نے ذکر کیا ہی ترمذی نی نہین ذکر کیا پس یہ اعتراض ہی مصنف کا مصابیح والی پر کہ یہہ حدیث جو صحاح مین لایا بخاری ومسلم مین نہین ہی بلکہ جامع ترمذی مین ہی پس اسکو حسان مین لانا چاہیی تہا اور معلوم کیا چاہیی کہ جزری نی حصن حصین مین ساتہ رمز ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ اور ابن سنی کی بیچ شہادتین کے لفظ ثلاث مرات کا بہی ذکر کیا ہی یعنی یہہ کلمہ تین بار پڑہی اور نسائی اور حاکم کی روایت مین بعد اللہم اجعلنی اخر تک کے یہہ پڑہنا آیا ہی سبحانک اللہم وبحمدک اشہد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک پس اولی یہہ ہے کہ یہہ سب ملا کر پڑہی اور مستحب ہین یہہ اذکار نہانی والی کی لیئی بہی ح ع ؛ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امتی یدعون

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يُّطِيْلَ غُرَّتَهٗ فَلْيَفْعَلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق امت میری پکاری جاویگی دن قیامت کی روشن پیشانی سفید ہاتھ
اثر وضو کی سی پھر جو کوئی چاہی تم مین سی یہہ کہ درازکری روشنی اپنی پیشانی کی پس چاہیی کہ کری روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** غر جمع
اغر کی ہی یعنی سفید چہرہ اور محجل جسکی ہاتھ پانو سفید ہون یعنی بسبب وضو کی یہہ اعضا روشن ہونگی و معنی یہہ ہین کہ جب پکاری جاوینگی تمام
لوگوں میں سی محشر مین یا طرف جنت کی تو اس صفت پر ہونگی اور درازکری روشنی پیشانی کی یعنی پیشانی کی اوپر سی ٹھوڑی کی نیچے
تلک اور ایک کان سی دوسری کان تلک خوب دہووی اور درازگی تحجیل کی یہہ ہی کہ کہنی کی اوپر تلک پانو دہووی اور ذکر درازی
تحجیل کا نہ کیا اس لیی کہ دونو انمین لازم ایک دوسری کی ہین یعنی ایک کی درازگی کو فرمایا تو دوسری کی آپ سی سمجھی جاویگی ع ح
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور اونہین سی ہی روایت کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہنچیگا زیور مومن کو یعنی جنت مین جہان تلک پہنچیگا پانی وضو کا روایت کی
یہہ مسلم نی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِسْتَقِيْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ خَيْرَ اَعْمَالِكُمُ الصَّلٰوةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ رَوَاهُ مَالِكٌ
وَاَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ثوبان سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سیدھی رہو اور ہرگز نہ طاقت رکھہ
سکوگی سیدھی رہنی کی اور جانو کہ بہترین عملون تمہاری سی نماز ہی اور نہین محافظت کرتا وضو پر مگر مومن روایت کی یہہ مالک اور احمد
اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** سیدھی رہو یعنی مستقیم رہو اعمال پر اور ہمیشہ سیدھی راہ چلو داہنی بائین میل نہ کرو از بسکہ یہہ امر بہت مشکل
تھا فرمایا لن تحصوا یعنی اوسطرح تمام وکمال کی استقامت نہین کرسکنی کی تم اور جب حکم کیا ساتھہ نہ طاقت پانیکی استقامت پر اور تمام ادا
کرسکنی سکی حقوق اوسکی تمام افعال واحوال مین تو آگاہ کیا اوپر عمدہ اور خلاصہ عبادت کی کہ اگر اوسمین استقامت کروگی تو تدارک
سب تقصیرات کا ہوجائیگا کہ وہ نماز ہی پس نگاہ رکھو شرائطا اور آداب اوسکی اور اداکرو حقوق بجا اوسکی اشارہ فرمایا ساتھہ مقدمہ اوسکی کی
کہ جسکو نصف ایمان فرمایا ہی وہ وضو اور طہارت ہی فرمایا کہ نہین محافظت کرتا اوسکی یعنی سنن وآداب اوسکی نہین بجالاتا مگر مومن
کامل جو کہ ہمیشہ حاضر رہتا ہی ساتھہ دل اور بدن اپنی کی بیچ درگاہ رب اپنی کی اس لیی کہ حاضر ہونا اوسکی درگاہ پاک مین بدون طہارت ظاہر
وباطن کی بعید ہی ادب سی ع ح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ عَلٰى طُهْرٍ كُتِبَ
لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ وضو کری اوپر وضو کی
لکھی جاتی ہین واسطی اوسکی دس نیکیان روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی ثواب جو وضو کا مقرر ہی زیادہ اوس سی دس نیکیان
لکھی جاتی ہین اور لکھا ہی علمانی کہ یہہ ثواب جب ہوتا ہی کہ بعد وضو اول کی نماز فرض یا نفل پڑھ چکا ہو اور پھر وضو کری اور شرح
السنۃ مین لکھا ہی کہ تجدید وضو کی مستحب ہی جسوقت کہ پہلی وضو سی نماز پڑھ چکا ہی اور بعضون کی نزدیک مکروہ ہی وضو پر وضو
کرنا جسوقت کہ پہلی وضو کی بعد نماز نہ پڑھی ہو ع ح

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** جَابِرٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ رَوَاهُ اَحْمَدُ
روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کنجی بہشت کی نماز ہی اور کنجی نماز کی وضو ہی روایت کی یہہ

احمد نی ف یعنی جیسکہ دروازہ بغیر کنجی کی نہین کہلتا ایسی ہی آدمی بغیر نماز کی بہشت مین نہین جاتا اسمین مبالغہ ہی محافظت کرنی نماز پر
گویا نماز حکم ایمان مین ہی کہ بغیر اوسکی بہشت مین جانا میسر نہین ہوتا پس خوب طرح اسکو ادا کری اور کبہی چہوڑی نہین کہ یہ سبب ہی دخول
جنت کا ٭ ر ح وعن شبیب بن ابی روح عن رجل من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی صلوۃ الصبح فقرأ الروم فالتبس علیہ فلما
صلی قال ما بال اقوام یصلون معنا لا یحسنون الطہور وانما یلبس علینا القرآن اولئک رواہ النسائی
اور روایت ہی شبیب بن ابی روح سی اون نی روایت کی ایک شخص سی صحابیون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی یہہ کہ تحقیق رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی نماز صبح کی پس پڑہی سورہ روم پس متشابہ ہوا حضرت پر پس جب نماز پڑہ چکی فرمایا کیا حال ہی لوگون کا
نماز پڑہتی ہین ساتہہ ہماری اور نہین اچہا وضو کرتی اور سوا اسکی نہین کہ ہمپر اشتباہ ڈالتی ہین قرآن کو یہہ لوگ روایت کی یہ نسائی نی
ف اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ سنن اور آداب کامل کرنیوالی ہین واجب کو اور سبب برکت کی ہین اور برکت اونکی سرایت کرتی ہی
غیر مین جیسکہ قصور کرنا اسمین باعث ضرر غیر کا ہوتا ہی اور اونکی نہ ادا کرنیمین دروازہ فتوحات غیبیہ کا بند ہوتا ہی اور یہہ حدیث باعث عبرت
کی ہی اون لوگونکی لیی کہ تاثیر صحبت سی غافل ہین نہین دیکہتی کہ سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کو باوجود اس رتبہ کی حالت پڑہنی قرآن کے
مین کہ بہت وقت نزدیکی کا ہی صحبت ایک ادنی امتی کی نی کہ کوئی آداب یا سنت وضو کی اوس سی رہ گئی ہوگی تاثیر کی کہ قراۃ مین تشابہ لگا
پس کیا حال ہوگا اونکا کہ مصاحبت اہل فسق اور اہل بدعت کی مین گرفتار ہین شب و روز عیاذا باللہ منہ اور نام شخص روایت کرنیوالیکا میرک شاہ نی
اغر غفاری لکہا ہی ٭ ع ح وعن رجل من بنی سلیم قال عدھن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی یدی او فی یدہ قال التسبیح نصف المیزان والحمد للہ یملؤہ والتکبیر یملأ ما بین السماء و
الارض والصوم نصف الصبر والطہور نصف الایمان رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن. اور روایت
کی ایک شخص نی بنی سلیم مین سی کہ کہا گنا ان باتونکو یعنی جو آگی مذکور ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ ہاتہہ میری کی یا بیچ ہاتہہ اپنی کی فرمایا سبحان اللہ
کہنا یعنی ثواب اسکا بہر دیتا ہی آدہی ترازو اور الحمد للہ بہر دیتا ہی وسکو یعنی الحمد للہ کہنا ساتہہ سبحان اللہ کی ملکر بہر دیتا ہی یا الحمد للہ ہی فقط اور اللہ اکبر
کہنا بہر دیتا ہی اوس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کی ہی اور روزہ آدہا صبر ہی اور پاک رہنا آدہا ایمان ہی روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث
حسن ہے ف پانچ ہاتہہ میری کی یہہ شمار دی یعنی پکڑین حضرت نی اونگلیان میری یا اونگلیان اپنی اور ہتہیلی پر بند کرکر پانچ باتین گنین اور روزہ آدہا صبر ہی یعنی
پورا صبر تو یہ ہی کہ نفس کو طاعت پر روکی رکہی یعنی بجالاوی اور گناہون سی روکی یعنی نہ کری پس روزہ مین نفس کو طاعت پر روکی رکہنا ہوتا ہی
اس اعتبار آدہا صبر ہی ٭ ع وعن عبد اللہ الصنابحی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ
العبد المؤمن فمضمض خرجت الخطایا من فیہ واذا استنثر خرجت الخطایا من انفہ فاذا غسل وجہہ
خرجت الخطایا من وجہہ حتی تخرج من تحت اشفار عینیہ فاذا غسل یدیہ خرجت الخطایا من
یدیہ حتی تخرج من تحت اظفار یدیہ فاذا مسح برأسہ خرجت الخطایا من رأسہ حتی تخرج
من اذنیہ فاذا غسل رجلیہ خرجت الخطایا من رجلیہ حتی تخرج من تحت اظفار رجلیہ ثم
کان مشیہ الی المسجد وصلوتہ نافلۃ لہ رواہ مالک والنسائی ٭ اور روایت ہی عبد اللہ صنابحی سی

کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ وضو کرتا ہے بندہ مومن یعنی ارادہ کرتا ہے وضو کا پہر کلی کرتا ہے نکلتے ہین گناہ مونہہ
اوسکے سے اور جسوقت کہ ناک سنکتا ہے نکلتے ہین گناہ ناک اوسکی سے پس جسوقت دہوتا ہے مونہہ اپنا نکلتے ہین گناہ مونہہ اوسکے سے
یہانتلک کہ نکلتے ہین نیچے پلکون آنکہون اوسکی سے پس جب کہ دہوتا ہے دونو ہاتہہ اپنے نکلتے ہین گناہ ہاتہون دونکے سے یہانتلک کہ نکلتے ہین
نیچے ناخونون دونو ہاتہون اوسکے سے پس جبکہ مسح کرتا ہے سر اپنے کو نکلتے ہین گناہ سر اوسکے سے یہانتلک کہ نکلتے ہین دونو کانون اوسکے
سے پس جب دہوتا ہے دونو پانون اپنے نکلتے ہین گناہ پانو اوسکے سے یہان تلک کہ نکلتے ہین نیچے ناخونون پانو اوسکے سے پہر ہوتا ہے چلنا
اوسکا طرف مسجد کی اور نماز پڑہنی اوسکی زیادتی واسطے اوسکے روایت کی یہہ مالک اور نسائی نے **ف** یہان تلک کہ نکلتے ہین دونو
کانون اوسکے سے اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ کان داخل سر کے ہین جیسیکہ مذہب حنفی ہے اسلیے کانون کی مسح کی لیے نیا پانی نہین لیتے
بلکہ جو پانی کہ مسح سر کے لیے لیا ہے اوس سے مسح کانون کا بہی کرلیتے ہین اور نماز پڑہنی اوسکی زیادتی واسطے اوسکے یعنی گناہون سے بسبب
وضو کے پاک ہوچکا اب نماز زیادہ ہوتی ہے یعنی سبب بلندی درجات کی ہوتی ہے ۹ **وعن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اتی المقبرۃ فقال السلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون وددت انا قد رأینا
اخواننا قالوا اولسنا اخوانک یا رسول اللہ قال انتم اصحابی واخواننا الذین لم یأتوا بعد فقالوا کیف
تعرف من لم یأت بعد من امتک یا رسول اللہ فقال ارأیت لو ان رجلا لہ خیل غر محجلۃ
بین ظہری خیل دہم بہم الا یعرف خیلہ قالوا بلی یا رسول اللہ قال فانہم یأتون
غرا محجلین من الوضوء وانا فرطہم علی الحوض رواہ مسلم اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے مقبرہ مین یعنی جنت البقیع مین دعا مغفرت
کی لیے پہر کہا سلام ہے تمپر اے جماعت قوم مومنین کی اور تحقیق ہم اگر چاہیگا اللہ ساتہہ تمہارے ملنے والے ہین اور آرزو رکہتا ہون مین
یہہ کہ دیکہون بہائیون اپنے کو کہا صحابہ نے کیا نہین ہم بہائی آپکے اے رسول خدا کہا کہ تم ہو یار میرے اور بہائی میرے وہ ہین کہ نہین
آئے ابہی پس عرض کیا صحابہ نے کسطرح پہچانوگے تم یعنی قیامت مین اونکو کہ نہین آئی امت تمہاری مین سے اے رسول خدا پس فرمایا
خبر دو مجہکو اگر ہو ایک شخص کہ ہون واسطے اوسکے گہوڑی سفید پیشانی اور سفید ہاتہہ پانو درمیان گہوڑون نہایت سیاہ کی کیا نہین پہچانیگا گہوڑے
اپنے کو عرض کی صحابہ نے کہ ہان مقرر پہچانیگا اے رسول خدا کی فرمایا تحقیق وہ آوینگے یعنی قیامت کو سفید پیشانی سفید ہاتہہ پانو اثر وضو
کی سے یعنی پس اس علامت سے اونکو پہچانونگا اور مین ہونگا میر سامان اونکا اوپر حوض کوثر کی روایت کی یہہ مسلم نے **ف**
تم ہو یار میرے یعنی تم بہائی بہی ہو اور رفیق خاص میرے ہو اور ابہی نہین پیدا ہوئے ہین اور بعد میرے پیدا ہونگے یعنی تابعین وغیرہ وہ نرا
بہائی چارہ ہی اسلام کا رکہتے ہین میرے ساتہہ اور مین ہون میر سامان یعنی کارو بار مغفرت اور رفعت درجات انکا درگاہ صمدیت مین
پہلے جاکر درست کرتا ہونگا ح **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول من یؤذن
لہ بالسجود یوم القیمۃ وانا اول من یؤذن لہ ان یرفع رأسہ فانظر الی ما بین یدی فاعرف
امتی من بین الامم ومن خلفی مثل ذلک وعن یمینی مثل ذلک وعن شمالی مثل ذلک فقال رجل یا رسول اللہ
کیف تعرف امتک من بین الامم فیما بین نوح الی امتک قال ہم غر محجلون من اثر الوضوء لیس احد کذلک غیرہم

وَاَعْرِفُهُمْ اَنَّهُمْ يُؤْتَوْنَ كُتُبَهُمْ بِاَيْمَانِهِمْ وَاَعْرِفُهُمْ تَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی درداء سی
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مین ہون اول اون شخصون کا کہ اذن دیاجاویگا واسطی اونکی سا تہہ سجدہ کی دن قیامت کی
اور مین ہون اول اون شخصون کا کہ اذن دیاجاویگا اونکو کہ اٹہاوین سر پس دیکہونگا مین طرف اوس چیز کی کہ آگی سیری ہی پس پہچانونگا مین امت اپنی کو درمیان امتون کی اور دیکہونگا پیچہی اپنی مانند اسکی یعنی ازدحام خلق کا پس پہچانونگا امت اپنی کو اور داہنی اپنی مانند اسکی اور بائین اپنی مانند اسکی پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ کیونکر پہچانوگی تم امت اپنی درمیان امتون کی درمیان حضرت نوح کے امت تمہاری تک مین فرمایا وہ یعنی امت میری سفید پیشانی اور سفید ہاتہہ پانوونکی سبب نشان وضو کی نہین ہوگا کوئی اسطرح سوا اونکی اور پہچانونگا اونکو یہ کہ دیی جاوینگی وہ عمل نامہ اپنی داہنی ہاتہون مین اور پہچانونگا اونکو یہ کہ دوڑیگی آگی اونکی اولاد اونکی یعنی خوردسال روایت کی یہہ احمد نی **ف** اوٹہاوین سر اپنا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کو درگاہ صمدیت مین جب حاضر ہونگی تو شفاعت کی لئی سجدہ مین جاوینگی مقدار ایکہفتہ کی سجدہ مین رہینگی پہر حکم ہوگا کہ سر اوٹہا ای محمد اور چاہ ای محبوب پہر جو کچہہ چاہتا ہی تا دیا جاوی تجکو پس حضرت سر اوٹہاوینگی اور زبان ساتہہ شفاعت خلق کی کہولینگی اور دروازہ شفاعت کا کہلواوینگی اور یہہ جو فرمایا کہ آگی پیچہی اور داہنی بائین مانند اسکی مراد یہہ ہی کہ ہر طرف امت کو دیکہونگا اسمین اشارہ ہی طرف کثرت اونکی کی اور تفاوت مراتب اونکی کی اور درمیان نوح کی امت تمہاری تک مین یعنی حضرت نوح علیہ السلام کی زمانہ سی اب تک کہ مدت مدید ہی اسمین بہت سی امتین گذری ہین اونمین سی اپنی امت کو کیونکر پہچانوگی اور نوح علیہ السلام کا نام لیا نبی کا نہ لیا اس لئی کہ یہہ مشہور ہین

باب ما یوجب الوضوء

باب اوس چیز کا کہ موجب ہو وضو کی **ف** یعنی اسمین بیان اون چیزون کا ہی کہ وضو کو توڑتی ہین بموجب مذہب حضرت امام اعظم رح کے وضو ٹوٹتا ہی ان چیزون سی پائخانہ یا پیشاب کی رستہ سی جو چیز نکلی یعنی پاتخانہ پیشاب بائی وغیرہ مگر ہوا جو مرد یا عورت کی آگی کی رستی سی نکلتی ہی اوس سی وضو نہین جاتا اور ٹوٹتا ہی وضو اوس چیز سی کہ نجس ہو یعنی خون پیپ وغیرہ اور بدن مین سی آپ سی نکلکر اوس جگہہ پہنچی کہ اوسکو دہونا وضو یا غسل مین لازم ہی یعنی اگر ناک کی بانسی تک یا آنکہہ کی اندر ہی تو نہین ٹوٹیگا اس لئی کہ اونکا دہونا لازم نہین اور ٹوٹتا ہی قی کرنیسی موںہہ بہر کر قی مین خواہ اناج نکلی یا پانی یا پتہ یا خون جما ہوا یعنی سودا اور بلغم سی نہین ٹوٹتا اور پتلا خون یا پیپ اگر قی کری تو اوسمین بہر نا موںہہ کا شرط نہین بلکہ برابر تہوک کی یا غالب ہوگا تہوک پر تو وضو ٹوٹ جاویگا اور اگر کم ہوگا تو نہین اور اگر تہوڑی تہوڑی قی ایک ہی متلی مین کئی بار ہوئی اور اتنی ہی کہ جمع کرین تو موںہہ بہر جاوی اوس سی وضو جاتا رہتا ہی اور جس چیز سی وضو نہین ٹوٹتا وہ نجس ہی نہین ہی مثلا تہوڑی سی قی کی یا خون کہ نہ بہا نجس نہین اور ٹوٹتا ہی وضو دیوانہ ہونی سی اور نشی سی اور بیہوش ہوجانیسی اور قہقہہ بالغ کی سی اوس نماز مین کہ رکوع سجود والی ہو اور مباشرۃ فاحشہ سی اور مباشرت فاحشہ یہہ ہی کہ ستر مرد اور عورت کے ملجاوین یا دو عورتون یا دو مردون کی ساتہہ انتشار کی یعنی کہڑی ہونی کی اور ٹوٹتا ہی سونی سی لیٹ کر یا تکیہ لگا کر اپنی بدن پر یا دیوار وغیرہ پر لیکن اسطرح سو جاوی کہ اگر تکیہ چیز ہٹا لیوی تو گر پڑی اور اگر اسطرح سو جاوی کہ مقعد زمین سی لی رہی یعنی پہلو پر یا کولہوں پر یا چت یا موںہہ کی بل یا کولہی کو دیوار وغیرہ سی لگا کر یا پیٹ یا تو پر لگا کر جہکا ہوا سو جاوی تو وضو ٹوٹ جاتا ہی اور اگر کہڑا کہڑا سو جاوی یا بیٹہہ کر سوا انہی قسمون مذکورہ کی یا رکوع کی حالتمین یا سجدہ کی حالتمین تو نہین ٹوٹتا مگر شرط یہہ ہی کہ رکوع سجود بطور سنت کی ہون اور اگر کیڑی زخم مین سی نکلین یا گوشت کٹ کر گر پڑی تو نہین ٹوٹتا اور اگر جونک لگائی اور وہ لہو پیکر بہر گئی یا بڑی چچڑی نی پیٹ بہر کر لہو پیا تو بہی ٹوٹ جاویگا اور نہین تو نہین اور اگر ایک شخص کی آنکہہ دکہتی ہے اور آنسو نکلتی ہین اوس سے بہی وضو جاتا رہتا ہی لیکن اگر ہمیشہ

جاری رہین تو صاحب عذر ہو جاتا ہی اکثر لوگ اس مسئلہ سی غافل ہین اسیطرح اگر کان دکہتا ہی اور اوس سی پیپ یا کچلہو نکلا وضو ٹوٹ جاویگا اور اگر بغیر درد کان کی پیپ وغیرہ کان سی نکلی تو نہین جاتیگا یہہ چیزین توڑنیوالی وضو کی بیان ہوئین انمین سی دو چیزونپر تو اتفاق ہی سب علماء کا کہ اونسی وضو جاتا رہتا ہی وہ جو چیز کہ نکلی آگی پیچہی سی اور نیند اور باقی چیزین مختلف فیہ ہین ۱۲ ملتقی در مختار ۱۲

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاتقبل صلوة من احدث حتى يتوضأ متفق عليه روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قبول کیجاتی نماز اوس شخص کی کہ بیوضو ہو جب تلک کہ وضو نکری روایت کی بخاری مسلم نی **ف** یہہ اوسکی حقمین ہی کہ پانی رکہتا ہو اور قدرت بہی رکہتا ہو اوسکی استعمال کی اور اگر پانی نہو یا ہو لیکن قدرت نرکہتا ہو اوسکی استعمال کی تو تیمم کرلی ساتہہ خاک کی اور اگر نہ پانی پاوی اور نہ خاک اور قدرت انپر رکہتا ہو کہ اوسکو فاقد الطہورین کہتی ہین وہ نماز نہ پڑہی جب پانی وغیرہ پاوی تو قضا پڑہی اور امام شافعی کی نزدیک یہہ ہی کہ واسطی حرمت وقت کی پڑہ لی اور جب پانی یا خاک ملی تو قضا کری ہماری علمائنی لکہا ہی کہ اگر کوئی بغیر طہارت کی قصدًا نماز پڑہی اور حرمت وقت کا بہی اوسی ارادہ نہووی تو وہ کافر ہو جاتا ہی اور اگر بغیر طہارت کی نماز پڑہی لوگونکی شرم کرکر تو بہی کافر ہوتا ہی کیونکہ دونو صورت مین اسنی شرع کو حقیر جانا ۱۲ع ح ۱۲ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاتقبل صلوة بغير طهور ولا صدقة من غلول رواه مسلم اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قبول کیجاتی نماز بغیر طہارت کی اور نہین قبول ہوتی خیرات مال حرام مین سی روایت کی یہ مسلم نی **ف** کہاہی بعض علما ہماری نی کہ جو شخص خیرات دیتا ہی مال حرام سی اور امید رکہتا ہی ثواب کی کافر ہو جاتا ہی ۱۲ ع ۱۲ وعن علي قال كنت رجلا مذاء فكنت استحيي ان اسأل النبي صلى الله عليه وسلم لمكان ابنته فامرت المقداد فسأله فقال يغسل ذكره ويتوضأ متفق عليه اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہا تہا مین ایک شخص بہت مذی ڈالنی والا پس تہا مین حیا کرتا یہہ کہ پوچہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی حکم اوسکا کہ آیا غسل لازم آتا ہی یا وضو واسطی ہونی بیٹی اونکی یعنی نکاح میری مین پس امر کیا مینی مقداد کو یعنی پوچہنی کا حضرت سی پس پوچہا اونی یعنی اسطرح کہ ایک شخص ایسا ہی اوسکا کیا حکم ہی پس فرمایا کہ دہو ڈالی ستر اپنی کو اور وضو کرلی روایت کی بخاری مسلم نی **ف** اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ داماد کو ذکر کرنا شہوة کا اور اوس چیز کا کہ متعلق ساتہہ مباشرت عورتونکی ہی روبرو سسرکی مناسب ہہین ۱۲ ح ۱۲ وعن ابي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول توضؤا مما مست النار رواه مسلم قال الشيخ الامام الاجل محي السنة رحمة الله عليه هذا منسوخ بحديث ابن عباس قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اكل كتف شاة ثم صلى ولم يتوضأ متفق عليه اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی وضو کرو کہانی او سچیز کی سی کہ پہنچی اوسکو آگ یعنی جو چیز آگ سی پکی ہو روایت کی یہہ مسلم نی کہا شیخ امام بزرگ محی السنہ نی رحمت ہووی اللہ کی اونپر یہہ حکم منسوخ ہی ساتہہ حدیث ابن عباس کی کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا نی درود ہو جیو اللہ کا اونپر اور سلام کہایا شانہ بکری کا پہر نماز پڑہی اور نہین وضو کیا روایت کی یہہ بخاری مسلم نی **ف** دوسری تاویل اس حدیث مین یہہ کرتی ہین کہ مراد وضو سی یہان دہونا ہاتہہ اور موہنہ کا ہی واسطی دور کرنی چکنائی کی کہ یہہ سنت نے

اور مونہہ کا ہی واسطی دور کرنی چکنائی کی کہ یہہ سنت ہی اور اسکو وضوء طعام کہتی ہین اس صورتمین منسوخ کہنی کی حاجت نہین ۔ ش ح ۔

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ قَالَ اِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ وَاِنْ شِئْتَ فَلَا تَوَضَّأْ قَالَ اَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ قَالَ نَعَمْ فَتَوَضَّأْ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ قَالَ اُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اُصَلِّيْ فِيْ مَبَارِكِ الْاِبِلِ قَالَ لَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی تحقیق ایک شخص نی پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کیا وضو کرین ہم گوشت بکری کی سی یعنی اسکی کہانی کی بعد وضو جاتا رہتا ہی تو پہیر کرین فرمایا اگر چاہی تو پس وضو کر اور اگر چاہی تو نکر وضو کہا اوسنی کیا وضو کرین ہم کہانی گوشت اونٹ کی سی فرمایا کہ ہان وضو کر کہانی گوشت اونٹ کی سی کہا اوسنی کہ نماز پڑہو ہم بیچ جگہہ رہنی بکریون کی کہا کہ ہان کہا اوس شخص نی نماز پڑہو ہم بیچ جگہہ بندہنی اونٹونکی فرمایا کہ نہین روایت کی یہہ مسلم نی **ف** نزدیک امام احمد بن حنبل کی کہانی گوشت اونٹ کی سی وضو کرنا آتا ہی اس لیی کہ وہ ظاہر حدیث پر عمل کرتی ہین اور حضرت امام اعظم اور حضرت امام شافعی اور حضرت امام مالک رحمہم اللہ کی نزدیک وضو نہین جاتا اسواسطی کہ انکی نزدیک محمل حدیث کا اوپر وضو لغوی کی ہی یعنی ہاتہہ مونہہ دہو ڈالنا کیونکہ اسکی گوشت مین بساندہ اور چکنائی زیادہ ہوتی ہی بکری کی گوشت سی یا یہہ حدیث منسوخ ہی اور اونٹونکی بندہنی کی جگہہ جو نماز پڑہنی کو منع فرمایا ہی تو یہہ نہی تنزیہی ہی اور منع اسلیی فرمایا کہ نماز مین خاطر جمعی نہین رہتی خوف رہتا ہی اوسکی بہاگنی کا اور لات مارنیکا بخلاف بکریونکی کہ غریب ہوتی ہی اور یہہ جائز ہونا اور منع ہونا اوس صورتمین ہی کہ مرابض اور مبارک خالی ہون نجاست سی اور اگر نجاست ہوگی تو مرابض مین بہی پڑہنی مکروہ ہوگی ۔ ع ۔

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ فِيْ بَطْنِهٖ شَيْئًا فَاَشْكَلَ عَلَيْهِ اَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ اَمْ لَا فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ پاوی ایک تمہارا بیچ پیٹ اپنی کی کچہہ چیز یعنی قراقر بسبب ریاح کی پس مشتبہ ہوا اوپر اوسکی کہ آیا نکلی ہی اوس سی کچہہ چیز یا نہین پس نہ نکلی مسجد مین سی یعنی وضو کی لیی یہانتک کہ سنی آواز یا معلوم کری بو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یہانتک کہ سنی آواز یا معلوم کری بو یہہ باعتبار غالب کی ہی غرض اس حدیث سی یہہ ہی کہ یقینا معلوم ہووی نکلنا ریح کا اگرچہ آواز نسنی اور بو نہ پاوی جب وضو لوٹتا سمجہی ۔ ع ۔

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ اِنَّ لَهٗ دَسَمًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سی کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیا دودہ پس کلی کی اور فرمایا تحقیق واسطی اسکی چکنائی ہی روایت کی یہہ بخاری مسلم نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ بعد کہانی چکنی چیز کی کلی کرنی مستحب ہے اس لیی کہ مونہہ مین بعد اوسکا کچہہ رہتا ہی سیا واحالت نماز مین پیٹ مین پہنچی اور اسی پر قیاس کیجاتی ہی جو چیز کہ مونہہ مین لگ رہتی ہی اور خوف ہو پیٹ مین پہنچنی کا اوس سی بہی کلی کری کہ مستحب ہی اور اس سی علمانی استنباط کیا ہی دہونا دونو ہاتون کا پہلی کہانا کہانی سی ستہرائی کی لیی مگر یقین ہو ستہرائی ہاتون کا نجاست اور میل سی تو نہ دہووی اور اسیطرح بعد فارغ ہونیکی کہانی سی بہی دہووی مگر ہاتہہ کو لگا کچہہ نہ لگا ہو سبب اسکی کہ کہانا خشک تہا یا چمچی وغیرہ سی کہایا ہی تو خیر نہ دہووی اور مناسب اس حدیث کو ساتہہ باب کی یہہ ہی کہ کلی مذکورہ متممات وضو سی ہی ۔ ع ۔

وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصَّلَوَاتِ يَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ وَّمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ لَقَدْ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا

لم تكن تصنعه فقال عمدًا صنعته يا عمر رواه مسلم اور روایت ہی بریدہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہین کئی نمازین دن فتح
مکہ کی ساتہہ ایک وضو کی یعنی ایک وضو سی پانچون نمازین پڑہین اور مسح کیا اوپر موزون کی پس کہا واسطی اونکی حضرت عمر نی تحقیق کی تمنی آجکی
دن ایک چیز کہ نہ تہی کرتی اوسکو پس فرمایا قصدًا کیا مینی اسکو ای عمر روایت کی یہہ مسلم نی ف ایک چیز کہ نہ تہی کرتی یعنی کئی نمازین ایک وضو
سی پڑہین اور موزہ پر مسح کیا یہہ معمول پہلی سی اسطرح پر نہ تہا بلکہ ہر نماز کی لیی وضو تازہ کرتی تہی اسکی جواب مین فرمایا کہ قصدًا مینی کیا یعنی تا لوگ
اسکا جائز ہونا معلوم کرلین ۔ ح وعن سويد بن النعمان انه خرج مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام خيبر
حتى اذا كانوا بالصهباء وهي من ادنى خيبر صلى العصر ثم دعا بالازواد فلم يؤت الا بالسويق فامر به فثري
فاكل رسول الله صلى الله عليه وسلم واكلنا ثم قام الى المغرب فمضمض ومضمضنا ثم صلى ولم يتوضا رواه البخاري
اور روایت ہی سوید بن نعمان سی یہہ کہ وہ نکلی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس سال کہ خیبر فتح کیا یہانتک کہ جسوقت پہونچی بیچ صہبا کی
کہ نام شہر کا ہی وہ ہی نزدیک خیبر کی نماز پڑہی عصر کی پہر منگوایا توشہ پس نہ حاضر کیا گیا مگر ستو پس حکم کیا اوسکو پس گہولی گئی پس کہایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نی اور کہایا ہمنی پہر کہڑی ہوئی طرف نماز مغرب کی پس کلی کی اور کلی کی ہمنی پہر نماز پڑہی اور نہ کیا وضو روایت کی یہہ بخاری
نی ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ اگر آگ کی پکی چیز کہاوی تو اوس سی وضو نہین ٹوٹتا ۔ ح

الفصل الثاني

فصل دوسری عن
ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا وضوء الا من صوت او ريح رواه احمد والترمذي
روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین وضو کرنا آتا مگر آواز سی یا بو سی روایت کی یہہ احمد و ترمذی نی ف
یعنی شک سی وضو نہین جاتا جب تک یقین نہو یعنی فقط قراقر سی وضو نہین جاتا جب یقین ہو نکلنی بائی کا ٹوٹ جاتی ہی ع وعن علي قال
سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن المذي فقال من المذي الوضوء ومن المني الغسل رواه الترمذي اور روایت ہی حضرت علی
کہا پوچہا مینی یعنی بواسطہ مقداد کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حال مذی کا پس فرمایا نکلنی مذی کی سی وضو آتا ہی اور نکلنی منی کی سی غسل
روایت کی یہہ ترمذی نی وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مفتاح الصلوة الطهور وتحريمها
التكبير وتحليلها التسليم رواه ابوداود والترمذي والدارمي ورواه ابن ماجة عنه وعن
ابي سعيد اور اونہی سی روایت ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کنجی نماز کی وضو ہی اور تحریم اوسکی تکبیر اور تحلیل اوسکی سلام پہیرنا
روایت کی ابو داود اور ترمذی اور دارمی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی حضرت علی سی اور ابی سعید سی ف یعنی تکبیر کہی سی نماز شروع
ہو جاتی ہی اور سب چیزین حلال یعنی کہانا پینا اور سب کام منافی نماز کی اوس سی حرام ہوتی ہین اور سلام پہیرتی ہی وہی چیزین حلال ہو جاتی ہین
ح وعن علي بن طلق قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا فسا احدكم فليتوضأ ولا تأتوا النساء في اعجازهن
رواه الترمذي وابوداود اور روایت ہی علی بن طلق سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت حدث کری ایک تمہارا یعنی بائی بغیر
آواز کی نکلی پس چاہیی کہ وضو کری اور نہ آؤ تم عورتون کی پاس بیچ مقعدون اونکی روایت کی ترمذی اور ابو داود نی وعن
معاوية بن ابي سفيان ان النبي صلى الله عليه وسلم قال انما العينان وكاء السه فاذا نامت
العين استطلق الوكاء رواه الدارمي اور روایت ہی معاویہ بن ابی سفیان سی تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا سوا اسکی نہین کہ آنکہین سر بند ہین سرین کی پس جسوقت سو جاتی ہین آنکہین کہل جاتا ہی سر بند روایت کی یہہ دارمی نی

ف یعنی جب آدمی جاگتا ہی تو گویا بند بندہا ہی اوسکی مقعد پر کی رہتی ہی ہوا اور جب سویا تو اختیار جاتا رہتا ہی اور جوڑ ڈھیلی ہو جاتی ہین اور گمان ہوتا ہی نکلنی ہوا کا پس ہی گمان کی لیے نیند سی وضو ٹوٹتا ہی ۱۲ع **وعن** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِكَاءُ السَّهِ الْعَيْنَانِ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا فِي غَيْرِ الْقَاعِدِ لِمَا صَحَّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُونَ الْعِشَاءَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُؤُسُهُمْ ثُمَّ يُصَلُّونَ وَلَا يَتَوَضَّأُونَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ إِلَّا أَنَّهُ ذَكَرَ فِيهِ يَنَامُونَ بَدَلَ يَنْتَظِرُونَ الْعِشَاءَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُؤُسُهُمْ

اور روایت ہی حضرت علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سر بند سرین کی دونوں آنکھین ہین پس جو شخص کہ سو گیا پس چاہیے کہ وضو کری روایت کی ابو داؤد نی اور کہا شیخ امام محی السنۃ نی رحمت کری انکو اللہ یہہ حکم جو ہی سوا بیٹھنی والی کی اسواسطی کہ صحیح ہوا ہی انس سے کہ کہا تہی اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی انتظار کرتی تہی نماز عشا کا یہان تلک کہ جہک جاتی تہی سر اونکی پہر نماز پڑہتی تہی اور نہ وضو کرتی تہی روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نی مگر یہہ کہ ذکر کیا ترمذی نی لفظ ینامون کا بدلی ینتظرون العشاء حتی تخفق رؤسہم کے

ف سوا بیٹھنی والی کی یعنی یہہ حکم اوس شخص کی حق مین ہی کہ سو جاوی لیٹ کر پس جو سووی بیٹھی ہوئی اسطرح کہ ٹہری رہی مقعد اوسکی زمین پر پہر جاگی اور مقعد اوسکی اسیطرح ٹہری ہو زمین پر پس نہین ٹوٹتا وضو اوسکا اگرچہ بہت سورہا ہو چنانچہ حدیث انس سی کہ مذکور ہوئی معلوم ہوا کہ بیٹھی ہوئی سونی سی وضو نہین ٹوٹتا اور قسمین بیٹھنی کی کہ فقہ مین مذکور ہین قیاس سی یا اور حدیثوں سی ثابت کی ہین رح ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْوُضُوءَ عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَإِنَّهُ إِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق وضو لازم ہی اوپر اوس شخص کی کہ سو جاوی لیٹ کر پس تحقیق جسوقت کہ لیٹتا ہی ڈہیلی ہو جاتی ہین جوڑ اوسکی یعنی پہر خوف ہی ہوا نکلنی کا روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نی ف کہا میرک شاہ نی یہہ منکر ہی راوی اسمین یزید دالانی ہی وہ کثیر الخطا اور فاحش الوہم اور مخالف ثقات کی ہی ۱۲ع **وعن** بُسْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی بسرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ ہاتھ لگاوی ایک تمہارا ذکر اپنی کو پس چاہیے کہ وضو کری روایت کی یہ مالک اور احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف ستر کی چہونی سی وضو کی ٹوٹنی مین اختلاف کیا ہی علما نی بلکہ صحابہ کرام رض مین بہی اختلاف تہا امام شافعی رح کی نزدیک اگر ستر کو ننگی ہتہیلی سی چہوئی وضو جاتا رہتا ہی اور امام اعظم رح کی نزدیک نہین ٹوٹتا دلیل انکی ہی حدیث مابعد کی کہ ساتہہ روایت قیس بن طلق کی کہ اوسنی اپنی باپ سی روایت کی مسند ابی حنیفہ مین مذکور ہی اور بہت سی حدیثین روایت کی ہین جسکو شبہہ ہو شرح ملا علی قاری اور ترجمہ حضرت شیخ رح کو دیکہی خاطر جمع ہو جاویگی اور ابن ہمام نی لکہا ہی حق یہہ ہی کہ دونون حدیثین درجہ حسن سی بالا نہین ترجیح ہی حدیث طلق کو یعنی جو آگی مذکور ہوتی ہی اسلیے کہ حدیث مرد کی قوی ہوتی ہی کیونکہ وہ علم کو خوب یاد رکہتی ہین بہ نسبت عورتون کی اسی لیے گواہی دو عورتونکی بمنزلہ گواہی ایک مرد کی ہوئی ہی رح ع **وعن** طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَنْ مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ بَعْدَ مَا يَتَوَضَّأُ قَالَ وَهَلْ هُوَ إِلَّا بَضْعَةٌ مِنْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ وَقَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ

رَحِمَہُ اللّٰہُ ھٰذَا مَنْسُوْخٌ لِاَنَّ اَبَاھُرَیْرَۃَ اَسْلَمَ بَعْدَ قُدُوْمِ طَلْقٍ وَقَدْ رَوٰی اَبُوْھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَفْضٰی اَحَدُکُمْ بِیَدِہٖ اِلٰی ذَکَرِہٖ لَیْسَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھَا شَیْءٌ فَلْیَتَوَضَّأْ رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَرَوَاہُ النَّسَائِیُّ عَنْ بُسْرَۃَ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ لَیْسَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھَا شَیْءٌ

اور روایت ہی طلق بن علی سی کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چھونی آدمی کی سی ستر اپنی کو پیچھی اسکی کہ وضو کیا اوسی فرمایا اور نہین ہی وہ مگر ایک ٹکڑا گوشت کا اوس سی روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی مانند اسکی اور کہا شیخ امام محی السنہ رحمہ اللہ نی یہہ منسوخ ہی اسواسطی کہ ابو ہریرہ مسلمان ہوئی پیچھی آنی طلق کی اور تحقیق روایت کی ابو ہریرہ نی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہ پہنچا دی ایک تمہارا ہاتھ اپنا طرف ستر اپنی کی کہ نہو درمیان ستر کی اور ہاتھ کی کوئی چیز حایل پس چاہیی کہ وضو کری روایت کی یہہ شافعی اور دارقطنی نی اور روایت کی نسائی نی بسرہ سی مگر نہین ذکر کیا کہ نہو درمیان ستر کی اور ہاتھ کے کچھہ چیز **ف** یہہ کلام شافعیہ کا ہی کہ جب ابو ہریرہ اسلام بعد طلق کی لائی تو سننا اونکا حدیث کو بھی بعد سنی طلق کی ہوگا پس حدیث ابو ہریرہ کی ناسخ حدیث طلق کی ہوئی اور حنفیہ جواب دیتی ہین کہ بعد اسلام لانی ابو ہریرہ کی سی یہہ کیونکر لازم آتا ہی کہ ابو ہریرہ نی سنا بھی بعد ہو بلکہ ہو سکتا ہی کہ طلق نی بعد ابو ہریرہ کی سنا ہو دعوی تمہارا تو جب صحیح ہو کہ یہہ ثابت کرو کہ طلق مر اپہلی اسلام لانی ابی ہریرہ کی سی یا چلا گیا اپنی وطن کو اور نہین صحبت مین رہا حضرت کی بعد اسکی اور کہا مظہر نی کہ او برتقدیر تعارض دو حدیثونکی پہرتی ہین ہم طرف اقوال صحابہ کی حضرت علی اور ابن مسعود اور ابو داود اور حذیفہ اور عمار رضی اللہ تعالی عنہم کہتی ہتی کہ چھونی ستر کی سی وضو نہین ٹوٹتا واللہ اعلم بالصواب

ح ۲ ع وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُ بَعْضَ اَزْوَاجِہٖ ثُمَّ یُصَلِّیْ وَلَا یَتَوَضَّأُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ لَا یَصِحُّ عِنْدَ اَصْحَابِنَا بِحَالٍ اِسْنَادُ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ وَاَیْضًا اِسْنَادُ اِبْرَاھِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْھَا وَقَالَ اَبُوْدَاوٗدَ ھٰذَا مُرْسَلٌ وَاِبْرَاھِیْمُ التَّیْمِیُّ لَمْ یَسْمَعْ عَنْ عَائِشَۃَ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتی بعضی بیبیون اپنی کا پہر نماز پڑہتی اور وضو نکرتی روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی نہین صحیح نزدیک اصحاب ہمارکی ساتہہ کسی حال کی سند عروہ کی عائشہ سی اور یہی سند ابراہیم تیمی کی حضرت عائشہ سی اور کہا ابو داود نی یہہ حدیث مرسل ہی اس لیی کہ ابراہیم تیمی نی نہین سنا حضرت عائشہ سی **ف** اس مسئلہ مین بہی اختلاف ہی علما کا امام شافعی اور امام احمد رح کی نزدیک وضو ٹوٹ جاتا ہی ساتہہ چہونی عورت غیر محرم کی اور امام مالک کی نزدیک ساتہہ شہوت کی چہوئی تو جاتا ہی اور نہین تو نہین اور امام اعظم رح کی نزدیک نہین جاتا دلیل انکی یہہ حدیث ہی اور حدیث حضرت عائشہ کی کہ صحیحین مین مذکور ہی کہ حضرت عائشہ کہتی ہین کہ جب حضرت رانکو نماز تہجد کی لیی اوٹھتی تو مین سوتی ہوتی تہی اور ہوتی تہی دونو پانو میری بیچ جگہہ سجدہ آنحضرت کی پس وقت سجدہ کی پانو میری ٹہوکدیتی مین سمیٹ لیتی پس معلوم ہوا کہ چہونی عورت کی سی وضو نہین جاتا اور یہہ جو ہمین کہا کہ عروہ کو سماع حضرت عائشہ سی نہین ہی یہہ قول ہرگز صحیح نہین ہوتا صحیحین مین اکثر حدیثونسی سماع عروہ کا حضرت عائشہ سی ثابت ہوتا ہی اس بات کی نقل کرنیمین مصنف مشکوۃ کا چوک گیا ہی قول ترمذی کی سی یہہ مطلب نہین سمجہا جاتا اور کہا ابو داود نی یہہ مرسل ہی یعنی ایک نوع مرسل کی ہی یعنی منقطع جواب اسکا یہہ ہی کہ حدیث مرسل حجہ ہی نزدیک ہمارے اور نزدیک جمہور کی پس یہہ بہی باعث طعن نہین

ح ۳ ع وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

كِتْفًا ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ بِمِسْحٍ كَانَ تَحْتَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا کہا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شانہ یکہ کہا یعنی گوشت شانہ بکری بریان کا پہر پونچہہ لیا ہاتہہ اپنا ساتہہ ٹاٹ کی کہ تہا بچہا ہوا نیچی حضرت کی پہر کہڑی ہوگئی پس نماز پڑہی روایت کی یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نی **ف** پس نماز پڑہی یعنی وضو نکیا اسمین دلیل ہی اسپر کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کی کہانی سی وضو نہین ٹوٹتا اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ اگر چکنائی وغیرہ ہاتہہ مونہہ کو نہ لگی تو دہونا ہاتہہ مونہہ کا کچہہ ضرور نہین ۱۲ ع ح **وَعَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَرَّبْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ام سلمہ سی یہہ کہ اونہون نی کہا لیگئی مین طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پہلو بہنا ہوا پس کہایا اوسمین سی پہر کہڑی ہوئی طرف نماز کی اور نہ وضو کیا یعنی نہ وضو کیا اور نہ ہاتہہ مونہہ دہویا روایت کی یہہ احمد نی

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ أَشْهَدُ لَقَدْ كُنْتُ أَشْوِي لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَ الشَّاةِ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی رافع سی کہ کہا قسم کہاتا ہون تحقیق تہا مین بہونتا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹ بکری کا یعنی جو چیز پیٹ مین ہوتی ہی دل اور کلیجی وغیرہ پس کہاتی تہی پہر نماز پڑہتی اور وضو نہین کرتی روایت کی یہہ مسلم نی **وَعَنْهُ** قَالَ أُهْدِيَتْ لَهُ شَاةٌ فَجَعَلَهَا فِي الْقِدْرِ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا أَبَا رَافِعٍ فَقَالَ شَاةٌ أُهْدِيَتْ لَنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ فَطَبَخْتُهَا فِي الْقِدْرِ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ يَا أَبَا رَافِعٍ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْآخَرَ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ الْآخَرَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْآخَرَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّمَا لِلشَّاةِ ذِرَاعَانِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَكَتَّ لَنَاوَلْتَنِي ذِرَاعًا فَذِرَاعًا مَا سَكَتَّ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ فَاهُ وَغَسَلَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى ثُمَّ دَعَا إِلَيْهِمْ فَوَجَدَ عِنْدَهُمْ لَحْمًا بَارِدًا فَأَكَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ إِلٰى آخِرِهِ اور روایت ہی ابو رافع سی کہا تحفہ بہیجی گئی واسطی اونکی بکری پس ڈالا اوسکو ہانڈی مین یعنی پکانیکی لیی پس آئی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہی یہہ ای ابو رافع کہا کہ بکری تحفہ بہیجی گئی ہی واسطی ہیری ای رسول خدا کی پس پکایا مینی اوسکو ہانڈی مین فرمایا حضرت نی دی مجہکو دست اے ابو رافع پس دیا مینی اونکو دست پہر فرمایا دی مجہکو دست اور پس دیا مینی دست اور پہر فرمایا دی مجہکو دست اور پس کہا اے رسول خدا کی نہین ہیں واسطی بکری کی مگر دو دست یعنی سو دو تو دیہی چکا اور کہاںسی لاؤن پس فرمایا واسطی اونکی حضرت نی درود ہو جو اللہ کا اوپر اور سلام خبردار ہو تحقیق تو اگر چپکا رہتا دیتا مجہکو دست پہر دست جب تک کہ چپکا رہتا پہر منگوایا پانی پس دہویا مونہہ اپنا یعنی کلی کی اور دہوئین پوری انگلیونکی پہر کہڑی ہوئی پس نماز پڑہی پہر گئی طرف اونکی یعنی ابو رافع اور اہل اونکی پس پایا نزدیک اونکی گوشت ٹہنڈا پس کہایا پہر داخل ہوئی مسجد مین اور نماز پڑہی یعنی ادائی شکرانہ کی لیی اور نہ استعمال کیا پانی یعنی نہ وضو کیا اور نہ کلی روایت کی یہہ احمد نی اور روایت کی دارمی نے ابی عبید سی مگر یہہ کہ نہین ذکر کیا ثم دعا بماء آخر تک **ف** جناب رسالت مآب کو بہت بہاتا تہا دست تا قوت بدن حاصل ہو اور عبادت سولی بخوبی ادا ہو اور یہہ جو فرمایا کہ اگر تو چپکا رہتا دیتا مجہکو دست پہر دست یعنی اگر تو چپکا رہتا تو اللہ تعالی از راہ معجزہ میرے لیی نہایت دست پیدا کرتا جاتا از بسکہ تو نی یہہ جواب دیا نظر گئی اور شاید اونکی جواب سی اس لیی نظر گئی کہ حضرت کو توجہ اور حضور کہ طرف جناب باریتعالی کی تہا

اوسکی جواب سی اوسمین کچھ فرق آگیا ہو بسبب متوجہ ہونی کی طرف رد جواب وسیکی ۱۲ ع **وعن** انس بن مالك قال كنت انا وابيّ وابو طلحة جلوسًا فاكلنا لحمًا وخبزًا ثم دعوت بوضوء فقالا لم تتوضأ فقلت لهذا الطعام الذي اكلنا فقالا اتتوضأ من الطيبات لم يتوضأ منه من هو خير منك رواه احمد اور روایت ہی انس بن مالک سی کہا تہا مین اور ابی بن کعب اور ابو طلحہ بیٹہی ہوئی ہیں کہایا ہمنی گوشت اور روٹی پہر منگوایا مینی پانی وضو کو پس کہا ابی اور ابو طلحہ نی کیون وضو کرتی ہو پس کہا مینی واسطی اس کہانیکی کہ کہایا ہمنی پس کہا ان دونون نی کیا وضو کرتی ہو کہانی پاکیزہ چیز کی سی نہین وضو کیا اوس سی اوس شخص نی کہ وہ بہتر ہی تجہسی یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہہ احمد نی **وعن** ابن عمر كان يقول قبلة الرجل امرأته وجسها بيده من الملامسة ومن قبل امرأته او جسها بيده فعليه الوضوء رواه مالك والشافعي اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تہی کہتی بوسہ لینا ایک شخص کا اپنی عورت کا اور چہونا اوسکو اپنی ہاتہہ سی یہہ بہی ملامستہ سی ہی اور جو شخص کہ بوسہ لی اپنی عورت کا یا چہولی اوسکو اپنی ہاتہہ سی پس اوسپر ہی وضو روایت کی یہہ مالک اور شافعی نی **ف** ملامستہ سی ہی یعنی کلام اللہ مین جو مذکور ہی کہ ان ان چیزون سی وضو لازم آتا ہی اوسمین یہہ بہی ہی او لامستم النساء یعنی یا ملامستہ کرو عورت کو پس ابن عمر نی کہا کہ بوسہ لینا عورت کا یا ہاتہ لگانا اوسکو داخل ہی ملامستہ مین جو کہ کلام اللہ مین مذکور ہی مذہب شافعی بہی یہی ہی وہ معنی ملامستہ کی لیتی ہین ہاتہہ لگانا اور امام اعظم صاحب معنی ملامستہ کی جماع کر نیکی لیتی ہین اور خوب دلیلین اسرا لائی ہین فقہ کی کتابون مین مذکور ہین **وعن** ابن مسعود كان يقول من قبلة الرجل امرأته الوضوء رواه مالك اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ تہی کہتی بوسہ لینی ایک شخص کی سی اپنی عورت کا وضو آتا ہی روایت کی یہہ مالک نی **وعن** ابن عمر ان عمر بن الخطاب قال ان القبلة من اللمس فتوضأوا منها اور روایت ہی ابن عمر سی تحقیق عمر بن الخطاب نی کہا تحقیق بوسہ لینا لمس سی ہی یعنی داخل ہی لمس مین جو کلام اللہ مین مذکور ہی پس وضو کرو اوس سی **ف** ان قولون صحابہ رضہ کی سی معلوم ہوتا ہی کہ عورت کی چہونی سی وضو جاتا رہتا ہی چنانچہ مذہب شافعی ہی اور امام اعظم صاحب کہتی ہین کہ اول تو یہہ روایتین سب موقوف صحابہ پر ہین حکم انکا مرفوع کا سا نہین اور دوسری انکی نزدیک درجہ صحت کو بہی یہہ روایتین نہین پہنچتین اور قطع نظر اسکی پہلی جو مذکور ہوئی حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عایشہ رضہ سی اوس سی بہی معلوم ہوتا ہی کہ عورۃ کی چہولی سی وضو نہین جاتا اور مسند ابحنیفہ مین روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لیس فی القبلة الوضوء یعنی بوسہ لینی سی وضو نہین آتا پس شاید یہہ حدیث ناسخ اور حدیثون کی ہو واللہ اعلم ح ع **وعن** عمر بن عبد العزيز عن تميم الداري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الوضوء من كل دم سائل رواهما الدارقطني وقال عمر بن عبد العزيز لم يسمع من تميم الداري ولا رآه ويزيد بن خالد ويزيد بن محمد مجهولان اور روایت ہی عمر بن عبد العزیز سی اوتہون نی نقل کی تمیم داری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وضو لازم آتا ہی ہر خون بہنی والی سی روایت کی یہہ دونون دارقطنی نی اور کہا دارقطنی نی کہ عمر بن عبد العزیز نی نہین سنا تمیم داری سی اور نہ دیکہا اوسکو اور یزید بن خالد اور یزید بن محمد یہہ دونو راوی مجہول ہین **ف** عمر بن عبد العزیز پوتی ہین مروان کی نہایت عابد زاہد متقی نیک سیرت تہی خصوصًا ایام حکومت مین چنانچہ عقبہ بن نافع نی فاطمہ بنت عبد الملک سی کہ بیوی انکی تہی پوچہا کہ کچہہ احوال اپنی میان کا بیان کرو اوتہون نی کہا کہ لوگ بہت نماز پڑہنی والی اور روزہ رکہنی والی تو ہوتی ہیں لیکن اپنی رب سی ڈرنیوالا اوسکی برابر مینی کسیکو نہین دیکہا جب گہر مین آتا تو مصلی پر اپنی کو ڈال دیتا اور روتا رہتا اور دعا کرتا یہانتک کہ نیند اوسپر

اوسپر غالب آتی پہر جاگتا اور اسیطرح کرتا تمام رات اور مناقب انکی بہت ہین اور تمیم صحابی ہین کلام اللہ ختم کرتی تہی ایک رکعت مین اور کبہی ایک آیۃ بار بار پڑہتی تمام رات اور ایک رات یہہ سو رہی تہجد کو نہ اوٹہی پس ایک برس تک سوئی نہین تمام شب عبادت کرتی رہتی تا نفس سزا پاوی اوس فعل کی اور یہہ جو فرمایا کہ لازم آتا ہی وضو ہر خون بہنی والی سی یہہ بہی خاص مذہب امام اعظم صاحب رح ہی کا ہی اور اور اماموں کی نزدیک اگر خون پیشاب پاخانہ کی رستی سی نکلی تو وضو ٹوٹتا ہی اور اور جاہی سی نکلی تو نہین ٹوٹتا اور دلیل ہماری یہہ حدیث ہی اگرچہ دارقطنی نی اسمین کلام کیا ہی لیکن ابن عدی نی بیچ کتاب کاملہ کی زید بن ثابت سی روایت کی ہی یعنی یہہ حدیث اور طریق بہی رکہتی ہی اور دارقطنی نی جو اسمین کلام کیا ہی اوسکا جواب یہہ ہی کہ حدیث مرسل ہماری نزدیک اور نزدیک جمہور علما کی حجت ہی اور یزید بن خالد اور یزید بن محمد کی مجہول ہونی مین اختلاف ہی اور قطع نظر اسکی دلیل ہماری مذہب کی یہہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی من قاء او رعف او امذی فی صلوتہ فلینصرف ولیتوضا ولیبن علی صلوتہ مالم یتکلم یعنی جسنی قی کی یا جسکی نکسیر پہوٹی یا مذی نکلی نماز اوسکی مین پس پہری اور وضو کری اور بنا کری نماز اپنی جبتک کہ نہ کلام کری کذا فی الہدایۃ اور ابوداود مین بہی اس مضمون کی حدیث آئی ہی پس معلوم ہوا کہ خون سوا سبیلین کے اور جاہی سی نکلی تو بہی وضو ٹوٹتا ہی ؛ ع ح ؛

باب اٰداب الخلاء

باب ہی بیچ بیان ادب پاخانہ کی **ف** ادب اوسکو کہتی ہین کہ کرنا اوسکا اچہا ہو خواہ کہنی کی ہو خواہ وہ چیز لو بنی کی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** اَبِی اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَیْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَۃَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْھَا وَلٰکِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ مُحْیِ السُّنَّۃِ رَحِمَہُ اللّٰہُ ھٰذَا الْحَدِیْثُ فِی الصَّحْرَاءِ اَمَّا فِی الْبُنْیَانِ فَلَا بَاْسَ لِمَا رُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ ارْتَقَیْتُ فَوْقَ بَیْتِ حَفْصَۃَ لِبَعْضِ حَاجَتِیْ فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْضِیْ حَاجَتَہٗ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَۃِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ایوب انصاری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب جاؤ تم پاخانہ مین پس نہ مونہہ کرو قبلہ کیطرف اور نہ پیٹہہ دو اوسکو ولیکن مشرق کیطرف یا مغرب کے روایت کی یہہ بخاری مسلم نی کہا شیخ امام محی السنہ شافعی نی رحمت کری اونکو اللہ یہہ حدیث یعنی حکم اسکا بیچ جنگل کی ہی اور بیچ عمارتونکی مضائقہ نہین اسواسطی کہ روایت کی گئی ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا چڑہا مین اوپر گہر حفصہ کی واسطی بعضی کام اپنی کی پس دیکہا مینی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پاخانہ پہرتی تہی یعنی پاخانہ مین بیٹہہ رہی ہوئی قبلہ کو سامنی شام کی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی پس اس حدیث سی معلوم ہوا کہ پشت بقبلہ پاخانہ کی لیی گہر مین بیٹہنا درست ہی لیکن شرق کیطرف یا غرب کیطرف یہہ بات خاص مدینہ والونکی لیی اور جو کہ اوس سمت پر رہتی ہین فرمائی اسلیے کہ قبلہ مدینہ کا جنوب ہی پس جب مونہہ اور پیٹہہ قبلہ کیطرف نہ کرینگی تو البتہ مشرق اور مغرب ہی کی جانب ہو گی اور اسطرف کی شہر والون کو مشرق اور مغرب کیطرف مونہہ اور پیٹہہ نہ کرنی چاہیی کہ قبلہ ادہر ہی پڑیگا اور اس مسئلہ مین اختلاف ہی علما کا مذہب امام اعظم صاحب کا یہہ ہی کہ قبلہ کیطرف پشت اور رو نہ کری پیشاب اور پاخانہ پہرنی مین خواہ جنگل مین ہو خواہ گہر مین اگر کریگا تو مرتکب حرام کا ہوگا اور امام شافعی رح کی نزدیک جنگل مین حرام ہی اور گہر مین نہین دلیل امام اعظم رح کی ایک تو یہہ حدیث ہی کہ اس سی مطلق منع معلوم ہوتا ہی جنگل ہو خواہ گہر اور یہہ حدیث منع کی اکثر صحابہ نی روایت کی ہی اور دوسری دلیل انکی یہہ ہی کہ حضرت نی بسبب تعظیم قبلہ کی منع فرمایا ہی پس اس بات مین جنگل اور گہر برابر ہی جیسا کہ تہوکنا اور پانو لنبی کرنی قبلہ کیطرف ہر جاہی منع ہین اور محی السنہ نی جو حدیث عبد اللہ بن عمر سی نقل کی اوسکا جواب یہہ ہی کہ شاید وہ پہلی منع کرنیکی ہو یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانب قبلہ سی کچہہ پہر کر بیٹہی ہون انہون نی

تہیں نہ کیا ہوا ور وہ مقام بہی مقتضی اسیکا ہی کہ انہوں نی تامل نہ کیا ہوگا واللہ علم بح ع **وعن** سلمان قال نہانا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نستقبل القبلۃ لغائط او بول او ان نستنجی بالیمین او ان نستنجی باقل من ثلثۃ احجار او ان نستنجی برجیع او بعظم رواہ مسلم اور روایت ہی سلمان سی کہا منع کیا ہمکو یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ موںہہ کریں قبلہ کیطرف وقت پاخانہ کی یا پیشاب کی اور یہہ کہ استنجا کریں ہم داہنی ہاتہہ سی اور یہہ کہ استنجا کریں ہم کم تین پتہروں سی اور یہہ کہ استنجا کریں ہم نجاست سی یعنی خواہ آدمی کی ہو یا جانور کی یا ہڈی سی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** کہا ہے علماء ہماری نی کہ قبلہ کیطرف موںہہ کرنا بیچ حالت پاخانہ کی اور پیشاب کرنیکی مکروہ تحریمی ہی اور استنجا کرنا داہنی ہاتہہ سی مکروہ تنزیہی اور پہلی تحریمی ہی اور دوسری میں تنزیہی اور بیچ حالت استنجا کرنی پیشاب کی سترکو داہنا ہاتہہ لگادی یہہ بہی نہیں بلکہ بائیں ہاتہہ میں ڈہیلا لیکر ستر اوسپر رکہہ لی داہنی ہاتہہ سی پکڑکر نہ رکہی کہ یہہ بہی مکروہ ہی اور استنجا میں ڈہیلوں سی کرنا واجب ہے امام شافعی کی نزدیک اور امام اعظم رح کی نزدیک تین ڈہیلی لینی شرط نہیں ہیں اگر کم میں بہی پاکی حاصل ہو جاوی کافی ہی دلیل انکی حدیث صحیح بخاری کی ہی عبد اللہ ابن مسعود سی کہ کہا اونہوں نی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ کو تشریف لیگئی اور مجکو فرمایا کہ تین پتہر لاویں دو تو پتہر پائی میں نی اور ایک گوبر کا ٹکڑا اوسکی ساتہہ لائی پس حضرت نی دو تو پتہر توڑلی اور گوبر پہینک دیا پس معلوم ہوا کہ دو بہی کافی ہیں تین ہی واجب نہیں لیکن عدد طاق مستحب ہے ح ع **وعن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء یقول اللہم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ داخل ہوتی پاخانہ میں یعنی ارادہ کرتی داخل ہونیکا فرماتی یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتہہ تیری ناپاک جنوں سی اور ناپاک جنیوں سی روایت کی یہہ بخاری مسلم نی **ف** اگر پاخانہ میں پاخانہ کی لیی جاوی تو پہلی داخل ہونیسی یہہ دعا پڑہ لی اور اگر جنگل میں پاخانہ پہری عین وقت ارادہ کی یعنی جسوقت دامن وغیرہ سمیٹ کر بیٹہنی لگی اوسوقت پڑہی ع **وعن** ابن عباس قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقبرین فقال انہما لیعذبان وما یعذبان فی کبیر اما احدہما فکان لا یستتر من البول وفی روایۃ لمسلم لا یستنزہ من البول واما الاخر فکان یمشی بالنمیمۃ ثم اخذ جریدۃ رطبۃ فشقہا بنصفین ثم غرز فی کل قبر واحدۃ قالوا یا رسول اللہ لم صنعت ہذا فقال لعلہ ان یخفف عنہما ما لم ییبسا متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر پس فرمایا تحقیق صاحبان دونوںکی عذاب کیی جاتی ہیں اور نہیں عذاب کیی جاتی بیچ بڑی چیز کی کہ بچنا اوس سی مشکل ہو ایک اونمیں سی تہا کہ نہیں بچتا تہا پیشاب سی اور مسلم کی روایت میں یہہ ہی کہ نہیں احتیاط کرتا تہا پیشاب سی اور دوسرا پس تہا چلتا ساتہہ چغلی کی پہر لی حضرت نی ایک شاخ تر یعنی کہجور کی پس چیرا اوسکو آدہوں آدہ پہر گاڑ دی ہر قبر میں ایک ایک عرض کی صحابہ نی ای رسول خدا کی کیوں کیا آپنی یہہ پس فرمایا شاید کہ تخفیف ہو اونسی عذاب کی جب تک نہ خشک ہوں روایت کی یہہ بخاری مسلم نی **ف** نہیں بچتا تہا پیشاب سی یعنی احتیاط نہ کرتا تہا کہ چہینٹیں پیشاب کی نہ پڑیں یہہ معنی مناسب ہیں ساتہہ روایت مسلم کی کہ آگی مذکور ہی اور ایک روایت میں لا یستبرئ بہی آیا ہی اوسکی معنی بہی یہی ہیں کہ طلب پاکی نہیں کرتا تہا پیشاب سی اور ایک روایت میں لا یستنتر آیا ہی کہ دونوںکی درمیان میں فرق ہی استنثار یعنی جہاڑنی اور کہینچنی سترکی ہی ساتہہ زور کی تا قطرہ پیشاب کا کہ اندر رہگیا ہو بالکل نکلجاوی یعنی قطرہ اچہی طرح جہاڑکر نہ نکالتا تہا پس پاکی پیشاب سی نہ کرنی کبیرہ گناہونسی ہی اور سبب بطلان نماز کی ہوتی ہی اور بعضے

لوگونکو جو وہم پیدا ہوا ہی کہ ڈہیلی سی پیشاب خشک کرنا حضرت کی ثابت نہین ہوا ہی پس ہر کسیکو چاہیی کہ ڈہیلا بعد پیشاب کی نہ لیا کری یہہ بات
گمراہی کی ہی جسکا مزاج قوی ہو اور یقین ہو قطرہ نہ آنیکا البتہ اوسکو تو پانی کافی ہوگا اور جسکو قطرہ دیر تک آتا رہتا ہو گا چنانچہ اکثر لوگونکو ایسا ہی اتفاق
ہوتا ہی وہ ڈہیلا نہ لیگا تو ضرور پاجامہ گندہ ہوگا اگر حضرت سی نہین ثابت ہوا تو باعث یہہ ہے کہ مزاج مبارک قوی تہا حاجت نہ تہی اب حضرت نی
مثلاً فصد نہ لی ہو اب جسکو حاجت پڑی وہ یہی کہی کہ ہم نہین لیتی یہہ کہنا اوسکا ضرر کریگا غرض شارع کی دریافت کرنی چاہیی کہ ہین تاکید طہارت کے
کے بے بہر نوع طہارت حاصل کرنی چاہیی ایسی حالت کر گندی کپڑون سی نماز پڑہنی محض خطا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اکثر عذاب قبر
پیشاب سی ہوتا ہی پاکی کیا کرو پیشاب سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پرہیز کرو پیشاب سی پس تحقیق وہ اول وہ چیز کا ہی کہ حساب مین گرفتار ہوگا بندہ بسبب
اوسکی قبر مین روایت کی یہہ طبرانی نی اور سوا اسکی عمر رض سی ڈہیلا لینا بعد پیشاب کے آیا ہی ہی فعل صحابی کا حجت ہی کہ حضرت نی فرمایا ہی لازم پکڑو میری
سنت اور سنت خلفار راشدین مہدیین کی چنانچہ وہ روایت مصنف ابن ابی شیبہ مین منقول ہی وہ یہہ ہی ابو بکر عن یسار بن نمیر کان عمر اذا بال مسح ذکرہ
بحائط او حجر ولم یمسہ ماء یعنی تہی حضرت عمر کہ جب پیشاب کرتی پہیرتی ستر اپنا دیوار پر یا پتہر پر اور نہ لگاتی اوسکو پانی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح نے
ازالۃ الخفا مین لکہا ہی کہ اسپر اجماع اہل سنت کا ہی اور معنی نمیمہ کی ہین سخن چینی یعنی دو شخصون مین دشمنی ہو ایک کی بات دوسرے کو پہنچاوی فساد ڈالنی کی لیے
یا آپسمین دشمنی ڈلوا دیوی اسطرح کر نقل کری ایک کی بات دوسرے کے آگی قسم کالی وغیرہ سی کہا نووی نی معنی نمیمہ کی ہین نقل کرنا کلام غیر کا کسیکے آگی بقصد ضرر پہنچانیکے
پس یہہ بدترین برائیونکی ہی صحیحین مین آیا ہی کہ جنت مین نہین داخل ہونیکا سخن چین اور حضرت عمر رض نی کعب احبار سی پوچہا کہ کونسا گناہ توریت مین بڑا پاتی ہو
کہا اونہون نی سخن چینی کرنی فرمایا کہ آیا قتل سی بہی اسکا گناہ زیادہ ہی اونہون نی کہا کہ سخن چینی سی قتل بہی واقع ہوتا ہی اور اور برائیان اس سے پیدا ہوتے
ہین اور یہہ جو فرمایا کہ شاید تخفیف ہو اونسی عذاب کے جب تک کہ نہ خشک ہون سبب تخفیف عذاب کا علما نی یہہ لکہا ہی کہ حضرت نی اونکی لیی شفاعت مانگی
تہی پس مقبول ہوئی کہ تخفیف ہوگئی عذاب مین یہانتک کہ دونون ٹہنیان خشک ہون چنانچہ یہہ بات صحیح مسلم کی خبر سی معلوم ہوتی ہی کہ فرمایا حضرت نے
مقبول ہوئی شفاعت میری یہہ کہ دور کیا اللہ تعالی نی عذاب اون دونون سی جبتلک کہ ٹہنیان تر رہینگی پس ظاہر تو یہہ معلوم ہوتا ہی اور سوا اسکی علمانی
اور بہی بہت وجہین لکہی ہین جو چاہی ور شرحون دیکہہ لی ور کرمانی نی کہا ہی کہ ٹہنی مین خاصیت تہی دفع عذاب کے مگر یہہ بات بسبب برکت دست مبارک
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل ہوئی تہی اس سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ زیارت کرنی صالحین کے قبور کو باعث تخفیف عذاب ہے مردونکی لیی شرح ع ولتقریر
مولف **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا اللاعنین قالوا وما اللاعنان
یا رسول اللہ قال الذی یتخلی فی طریق الناس او فی ظلھم رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بچو تم دو چیزون سی کہ سبب ہین لعنت کی کہا صحابہ نی اور کیا ہین وہ اے رسول خدا کی فرمایا ایک لو
وہ شخص کہ پاخانہ پہری بیچ راہ لوگونکی یا بیچ سایہ لوگون کی روایت کی مسلم نی **ف** بیچ راہ لوگونکی لکہا ہی علمار نی کہ مراد راہ سی وہ ہی کہ چلتے
ہو یعنی اکثر لوگ وہان گذرتی ہون وہ راہ نہین مراد ہی کہ جسپر لوگ کبہی کبہی گذرتی ہون اور مراد سایہ اونکی سی یہہ ہے کہ ایک درخت کی نیچی لوگ سایہ
مین بیٹہا کرتی ہون پس وہان پاخانہ پہری رح **وعن** ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا شرب احدکم فلا یتنفس فی الاناء واذا اتی الخلاء فلا یمس ذکرہ بیمینہ متفق علیہ اور روایت ہے
ابی قتادہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ پیوی پانی تم مین سی کوئی پس نہ دم لی باسن مین اور جسوقت آوی پاخانہ مین
پس نہ لگاوی ستر اپنی کو داہنا ہاتہہ اور نہ استنجا کری ساتہہ داہنی ہاتہہ کی روایت کی یہہ بخاری مسلم نی **ف** نہ دم لی باسن مین یعنی جب

دم لی تو بائیں کو سونہہ سی جدا کرلی تا سونہہ سی یا ناک سی کچھہ نہ گری ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فلیستنثر ومن استجمر فلیوتر متفق علیہ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ وضو کری پس چاہیے کہ جہاڑی ناک اور جو کہ استنجا کری پس چاہیے کہ لیوی طاق ڈہیلی یعنی تین یا پانچ یا سات روایت کی یہہ بخاری مسلم نی **وعن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الخلاء فاحمل انا وغلام اداوۃ من ماء وعنزۃ یستنجی بالماء متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوتی پاخانہ مین پس اوٹہاتا مین اور ایک لڑکا چھاگل پانی کی اور برچھی یعنی ایک چھاگل لیتا اور ایک برچھی استنجا کرتی ساتہہ پانی کی یعنی بعد لینی ڈہیلونکی روایت کی یہہ بخاری مسلم نی **ف** ایک لڑکا یعنی ابن مسعود یا بلال اور عادت شریف یہہ تہی کہ خادم برچھی حضرت کے ساتہہ رکہتی تہی تا پیشاب کی لیی زمین نرم کرلیں یا ڈہیلی زمین مین سے اوکہاڑلیں یا کچھہ اور ضرورت درپیش آوی اوسمین کام آوی ح

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء نزع خاتمہ رواہ ابوداود والنسائی والترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح غریب وقال ابوداود وہذا حدیث منکر وفی روایۃ وضع بدل نزع روایت ہی انس سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتی پاخانہ مین اوتارتی انگوٹہی اپنی روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی اور ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی اور کہا ابوداود نی یہہ حدیث منکر ہی اور بیچ روایت اوسکی کی لفظ وضع کا بدلی نزع کی **ف** انگوٹہی اس لیے اوتار رکہتی تہی کہ اوسمین محمد رسول اللہ کہدا تہا اسمین دلیل ہی اس پر کہ واجب ہے استنجا کرنیوالی کو کہ اپنی ساتہہ پاخانہ مین نام اللہ تعالی کا اور ذکر رسول کا اور قرآن نہ لیجاوی یہہ طیبی نی کہا اور کہا ابہری نی کہ اور رسولون کا نام لکہا ہوا بہی نہ لیجاوی اور کہا ابن حجر نی کہ اس سی یہہ معلوم ہوا کہ استنجے کی ارادہ کرنیوالی کو مستحب یہہ ہی کہ الگ کرجاوی اپنی سی وہ چیز کو کہ اوسپر تعظیم کی چیز لکہی ہو خواہ نام اللہ تعالی کا ہو یا نبی کا یا فرشتہ کا اور اس حدیث مین اگرچہ کلام کیا ہی ابوداود نی لیکن علمانی لکہا ہی کہ قابل سند پکڑنیکی ہی بہت سے یہان تقریر لکہی ہی ملا علی قاری نی اور جامع صغیر مین ہے یہہ روایت حاکم وغیرہ سی منقول ہی ۱۲ ع **وعن** جابر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد البراز انطلق حتی لا یراہ احد رواہ ابوداود اور روایت ہی جابر سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتی پاخانہ کا جاتی یعنی جنگل مین یہانتک کہ نہ دیکہتا انکو کوئی یعنی دور جاکر بیٹہتی روایت کی یہہ ابوداود نی **وعن** ابی موسی قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فاراد ان یبول فاتی دمثا فی اصل جدار فبال ثم قال اذا اراد احدکم ان یبول فلیرتد لبولہ رواہ ابوداود اور روایت ہی ابو موسی سی کہا تہا مین ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایکدن پس ارادہ کیا یہہ کہ پیشاب کرین پس آئی زمین نرم مین بیچ جڑ دیوار کی یعنی قریب اوسکی پس پیشاب کیا پہر فرمایا جسوقت ارادہ کری ایک تمہارا یہہ کہ پیشاب کری پس چاہیے کہ ڈہونڈہی جگہہ نرم پیشاب کی لیی مانند اسکی یعنی یا جیسی چاہیں نرم زمین روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** کہا خطابی نی کہ حضرت جس دیوار کی پاس بیٹہی وہ کسیکی ملک مین نہو گی اس لیے کہ پیشاب کرنا ضرر کرتا ہی دیوار کی جڑ کو کیونکہ اوس سی مٹی کو شور لگ جاتا ہی پس جو دیوار کسیکی ملک مین ہو تو اوسکی جڑ مین پیشاب نہ کری بغیر اذن اوسکی کی خواہ اذن حقیقۃً ہو یا حکماً ۱۲ ع **وعن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد الحاجۃ لم یرفع ثوبہ حتی یدنو من الارض رواہ الترمذی وابوداود والدارمی اور روایت ہی انس سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتی استنجی کا نہ اوٹہاتی کپڑا اپنا یہانتک کہ نزدیک ہوتی زمین سی روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نی **ف** یہہ بہی ایک ادب ہی استنجی کا کہ بغیر ضرورت کے ستر نہ کہولی پس ضرورت جبہی پڑتی ہی کہ قریب ہوتا ہی زمین سی پہلی سی کہولنا ستر کا جائز نہین خواہ گہر مین پاخانہ پہرتا ہو خواہ جنگل مین ۱۲

ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ أُعَلِّمُكُمْ
إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَأَمَرَ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ وَنَهَى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ
وَنَهَى أَنْ يَسْتَطِيبَ الرَّجُلُ بِيَمِينِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوا اسکی
نہین کہ مین واسطی تمہاری مانند باپ کی ہون واسطی بیٹی اپنی کی یعنی نصیحت اور تعلیم کرتی ہین سکہلاتا ہون مین تمکو جس وقت آؤ تم پاخانہ مین پس نہ سامنے
کر دمونہہ قبلہ کی اور نہ پیٹہہ کرو قبلہ کیطرف اور حکم فرمایا ساتہہ تین پتہرون کی یعنی تین ڈہیلون سی استنجا کری اور منع کیا استنجا کرنا لید سی یعنی
سب نجاستون سی اور ہڈی سی اور منع کیا یہہ کہ استنجا کری آدمی ساتہہ داہنی ہاتہہ اپنی کی روایت کی یہہ ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** اس حدیث کی سی
یہہ معلوم ہوا کہ اولاد کو اطاعت کرنی باپ کی واجب ہے اور باپ پر واجب ہے اولاد کو ادب کہانا اور سکہانا اون چیزون کا کہ ضرور ہین دین مین ع وَعَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيُمْنَى لِطُهُورِهِ وَطَعَامِهِ وَكَانَتْ يَدُهُ الْيُسْرَى لِخَلَائِهِ وَمَا كَانَ مِنْ أَذًى رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی عایشہ سی کہ کہا تہا داہنا ہاتہہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطی وضو کرنی اور کہانی کی اور تہا بایان ہاتہہ واسطی استنجا کرنیکی اور اوس چیز
کی کہ ہو مکروہ روایت کی ابو داود نی **ف** اسکی وضو کرنی اور کہانیکی یعنی داہنی ہاتہہ سی وضو کرتی اور کہانا بہی اوسی سی اور اسیطرح اور جتنی اچہی
کام ہین جیسی کوئی چیز دینی لینی وغیر ذالک وہ بہی داہنی ہاتہہ سی کرتی اور اوس چیز کی کہ مکروہ ہو یعنی جن چیزونکو نفس پاک مکروہ رکہتی ہین جیسی ناک سنکنی
وغیر ذالک انکو بائین ہاتہہ سی کرتی اور ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ پانی ناک مین دیتی ہاتہہ سی دیتی ہون اور ناک بائین ہاتہہ سی سنکتی ہون پس معمول شریف تو یون تہا اور
اب عجیب طور اکثر لوگون نی اختیار کیا ہی کہ کتاب بائین ہاتہہ مین لیتی ہین اور جوتی داہنی مین پا تو آداب شریعت سی واقف ہی نہین یا غفلت کرتی
ہین ایسا نہ چاہیی بلکہ رعایت آداب کی کرین اور بیدار ہون خواب غفلت سی ع وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ يَسْتَطِيبُ بِهِنَّ فَإِنَّهَا تُجْزِئُ عَنْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی حضرت عایشہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب جاوی ایک تمہارا طرف پاخانہ کی پس لیجاوی اپنی ساتہہ تین پتہر استنجا کری
ساتہہ انکی پس تحقیق یہہ پتہر کفایت کرینگی پانی سی روایت کی یہہ احمد ابو داود نسائی دارمی نی **ف** یعنی جب تین ڈہیلون سی اصل نجاست پاک کی حاجت
پانی سی استنجا کرنیکی نہ رہی یعنی اصل طہارت حاصل ہوگئی اور نماز پڑہنی جایز ہوئی لیکن پانی سی استنجا کرنا مستحب ہے ح وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَنْجُوا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَإِنَّهَا زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ
النَّسَائِيُّ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ زَادَ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی نہ استنجا کرو ساتہہ لید کی اور نہ ساتہہ ہڈی کی کیونکہ تحقیق وہ ہڈی توشہ ہی تمہاری بہائیونکا جنونمین سی روایت کی یہہ ترمذی نی اور نسائی
نی مگر نسائی نی نہین ذکر کیا زاد اخوانکم من الجن **ف** ہڈی خوراک جنونکی ہی اور لید خوراک اونکی جانورونکی ع وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ
قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رُوَيْفِعُ لَعَلَّ الْحَيٰوةَ سَتَطُولُ بِكَ بَعْدِي فَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنَّ
مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهُ أَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا أَوِ اسْتَنْجٰى بِرَجِيعِ دَابَّةٍ أَوْ عَظْمٍ فَإِنَّ مُحَمَّدًا مِنْهُ بَرِيءٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہے رویفع بن ثابت سی کہا فرمایا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای رویفع شاید زندگی دراز ہو تیری پیچہی میری پس
خبر دی لوگونکو یہہ کہ جسنی گرہ لگائی ڈاڑہی اپنی مین یا ہار ڈالا تانت کا یا استنجا کیا ساتہہ نجاست جانور کی یا ہڈی کی پس تحقیق محمد اوس سی بیزار ہین
روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** شاید زندگی دراز ہو تیری یعنی شاید تیری زندگانی دراز ہو بعد انتقال میری اور دیکہی لوگونکو کرتی ہین گناہ

اور رسوم جاہلیت کی تو تغیر دینا اونکو ان باتونکی اور گرہ دینی ڈاڑہی کی کئی معنی ہین اکثر علما تو یہہ کہتی ہین کہ ساتہہ تدبیر اور تکلف کی یعنی ساتہہ
گرہ لگانی وغیرہ کی بالونکو گہونگر والی کری پس یہہ منع ہی کہ مخالفت سنت کی لازم آتی ہی کیونکہ ڈاڑہی کی سیدہی بال چہوڑی رکہنی سنت ہیں اور
بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ عادت اہل جاہلیت کی تہی کہ وقت لڑائی کی ڈاڑہی مین گرہ دی لیتی تہی پس حکم کیا اوسکو چہوڑ دینی کا اس لیی کہ مشابہت
عورتونکی ساتہہ ہوتی ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ یہہ عادت اہل عجم کی تہی پس منع کیا اس سے کیونکہ تغیر خلقت الہی کی لازم آتی ہی اور لفظ وتر کی کئی معنی
ہین یا تو ڈوری کی ہین کہ اوسمین اہل جاہلیت تعویذ اور منکی دفع نظر اور محافظت کی لیی آفات سی باندہ کر بچون اور گہوڑونکی گلی مین ڈالتی تہی آپ نے
منع فرمایا اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ اون ڈورین گہنٹی یا گہونگرو باندہکر لٹکاتی تہی یا معنی یہہ ہین کہ چلّی کمان کی گہوڑونکی گلو مین ڈالتی تہی تا
نظر نہ لگی پس ان رسمو نسی منع فرمایا اس لیی کہ مشابہت ہوتی ہی کافرون سی اور حضرتؐ اوس سی بیزار ہوتی ہین اس سی معلوم ہوا کہ ادنی امر کفار
کی کرنی سی اگرچہ کبائر گناہ ہو سکتی نہ ہو حضرتؐ بیزار ہوتی ہین پس جس صورت مین کہ بڑی بڑی رسمین کفر کی کہ درجہ کبائر کو پہنچین برتین تو کیا حال ہوگا

ع ح ؛ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اکْتَحَلَ فَلْیُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ
وَمَنْ لَّا فَلَا حَرَجَ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْیُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَّا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ اَکَلَ فَمَا تَخَلَّلَ فَلْیَلْفِظْ وَمَا لَاکَ
بِلِسَانِہٖ فَلْیَبْتَلِعْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَّا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ اَتَی الْغَائِطَ فَلْیَسْتَتِرْ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ اِلَّا اَنْ یَّجْمَعَ
کَثِیْبًا مِّنْ رَمْلٍ فَلْیَسْتَدْبِرْہُ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِیْ اٰدَمَ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ
لَّا فَلَا حَرَجَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جو شخص کہ سرمہ لگاوی پس چاہیی کہ طاق سلائیان لگاوی جسنی کیا پس تحقیق اچہا کیا اور جسنی نہ کیا تو گناہ نہین اور جو شخص کہ
استنجا کری پس چاہیی کہ لیوی ڈہیلی طاق یعنی تین یا پانچ یا سات جسنی یہہ کیا پس تحقیق اچہا کیا اور جسنی نہین کیا پس نہین گناہ اور جو شخص کہ کہاوی
کچہہ پس وہ چیز کو کہ نکالا خلال سی پس چاہیی کہ پہینکدے اوسکو اور جو نکالی ساتہہ زبان اپنی کی پس چاہیی کہ نگلجاوی جسنی کیا پس تحقیق اچہا کیا اور جسنی
نہ کیا پس نہین گناہ اور جو آوی پاخانہ مین پس چاہیی کہ پردہ کری پس اگر نہ پاوی مگر یہہ کہ جمع کری تودہ ریت کا پس چاہیی کہ کری پیچہا اپنی اوس تودہ
کو پس تحقیق شیطان کہیلتا ہی شرمگاہ بنی آدم کی سی جسنی کیا پس تحقیق اچہا کیا اور جسنی نہ کیا پس نہین گناہ روایت کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ دارمی نی

ف طاق سلائیان لگاوی یعنی تین داہنی آنکہہ مین اور تین بائین آنکہہ مین صحیح تر یہی قول ہی اور حضرتؐ سی بہی یہہ طور ثابت ہوا ہی کہ حضرتؐ کی لیی
سرمہ دانی تہی اوسمین سی سرمہ لگاتی تہی تین ایک مین اور تین ایک مین اور بعضون نی کہا ہی کہ تین داہنی مین لگاوی اور دو بائین مین اور بعضون نی کہا ہی
کہ دو داہنی مین لگاوی اور دو بائین مین اور پہر ایک داہنی مین تا شروع بہی داہنی سی ہووی اور تمام بہی اوسی پر پس جو طاق لگاویگا اچہا کریگا
اور جو نہ کریگا کچہہ گناہ نہین کیونکہ مستحب ہے اور ڈہیلونکی مقدمہ مین جو فرمایا کہ جسنی یہہ کیا اچہا کیا اور جسنی نہ کیا تو گناہ نہین اسمین تائید ہی مذہب حنفی کی
کہ تین ہی ڈہیلی لینی یا طاق لینی واجب نہین کم زیادتی مین اختیار رکہتا ہی لیکن طاق لینی البتہ مستحب ہیں اور یہہ جو فرمایا کہ جو خلال سی نکالی تو پہینک
دی اس لیے کہ اکثر تنکی سی خون نکل آتا ہی احتیاطا پہینکدے اور زبان سی جو نکالتا ہی اوسمین یہہ احتمال نہین اور یہہ جو فرمایا کہ نہین گناہ تو یہہ حکم
اوسی صورت مین ہے کہ یقین نہ ہو نکلنی خون کا احتمال ہو اور جس صورت مین یقین ہوگا خون کی نکلنی کا پس ہر طرح کا نکالا ہوا کہانا حرام ہوگا اور واجب
ہوگا اوسکا پہینکدینا اور پاخانہ کیوقت پردہ کرکر بیٹہنی پردہ کی لیی کچہہ نہ پاوی تو تودہ ریت کا جمع کری اور پیٹہہ اوس طرف کرکر بیٹہی کیونکہ جب پردہ
نہین کرتا تو شیطان شرمگاہ سی کہیلتا ہی یعنی لوگونکی دلونمین وسوسی ڈالتا ہی کہ اوسکا ستر دیکہین اور نہوا لگتی ہی اوس سے چہینٹین پڑہیں اور کپڑی

پڑتی ہین پس یہہ پردہ کرنا بہتر ہی اگر نہ کریگا تو گناہ نہین یعنی جب کوئی دیکھی نہین تو گناہ نہین احتیاط کرنا اسکا اچھا ہی اور جہان یقین ہو کہ لوگ دیکھینگے تو ضرور ہی پردہ کرنا نہ کریگا تو گنہگار ہوگا اور ضرورت مین اگر پائخانہ پہرے تو دیکھنی والو پر گناہ ہی ضرورت سی یہہ مراد ہی کہ پردہ نہ پہنچی اور اسکو حاجت شدید ہو تو اس صورت مین مجبور ہی اور تو وہ پشت کیطرف کرنیکو اس لیے فرمایا کہ آگی کی ستر کا پردہ دامن وغیرہ سی بہی کرسکتا ہی بخلاف پیچہی کی کہ اودہر پردہ کرنا مشکل ہی ؛ ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مُسْتَحَمِّهٖ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ اَوْ يَتَوَضَّأُ فِيْهِ فَاِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ اَوْ يَتَوَضَّأُ فِيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ پیشاب کری ایک تمہارا بیچ غسل خانہ اپنی کی پہر نہاوی اسمین یا وضو کری اوسمین یعنی عاقل سی بعید ہی کہ نہانی کی جگہہ پیشاب کری پہر وہین نہاوی یا وضو کری اسلیی کہ اکثر وسواس پیدا ہوتی ہین اس سی روایت کی یہہ ابو داود و ترمذی نسائی نی مگر ترمذی نسائی نی نہین ذکر کیا ثم یغتسل فیہ او یتوضأ فیہ **ف** اکثر وسواس اس لیی پیدا ہوتی ہین کہ رہ جاتی نجس ہو جاتی ہی اور اوسپر پڑتا ہی پانی پس وسواس دلمین پیدا ہوتا ہی کہ آیا اوسکی چہینٹین پڑی ہین یا نہین اور رفتہ رفتہ وہ دلمین جم جاتا ہی پس اگر زمین غسل خانہ کی ایسی ہو کہ چہینٹین اوسپر سی اچہٹ کر نہ پڑتی ہون یعنی ریتل ہو یا اوسمین بدرو ہو کہ ذرہ سا پیشاب بہی نہ رک رہتا ہو سب نکل جاتا ہو تو نہین مکروہ ہی اوسمین پیشاب کرنا اور نہی اس حدیث مین تنزیہی ہی نہ تحریمی ؛ ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ جُحْرٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن سرجس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ پیشاب کری ایک تمہارا سوراخ مین روایت کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** اس لیی کہ سانپ بچہو وغیرہ نکل کر ایذا نہ پہنچاوی یا اگر اوسمین ضعیف جانور ہوگا تو وہ ایذا پاویگا اور بعضون نی کہا ہی کہ وہان جنات رہتی ہین چنانچہ منقول ہی کہ سعد بن عبادہ خزرجی صحابی نی پیشاب کیا تہا بیچ زمین حوران کی ایک سوراخ مین او نکو جنون نی مار ڈالا اور اوسمین یہہ شعر پڑہتی تہی ؎ نحن قتلنا سید الخزرج سعد بن عبادة ✽ ورمیناه بسہمین فلم نخط فؤاده ✽ اور بعضون نی کہا ہی کہ اگر ایک سوراخ پیشاب ہی کی لیی مقرر ہو تو مکروہ نہین اوسمین پیشاب کرنا ؛ ع **وَعَنْ** مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَةَ الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ وَالظِّلِّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی معاذ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بچو تم سببون لعنت کی سی کہ تین چیزین ہین ایک یہہ کہ استنجا کرنا یعنی پائخانہ پہرنا اور پیشاب کرنا گہاٹ پر اور راہ مین اور نیچی سایہ کی روایت کی یہہ ابو داود و ابن ماجہ نی **ف** سببون لعنت کی سی یعنی بسبب اس فعل بد کی گذرنی والی لعنت کرتی ہین یا لوگون کی منفعت اسنی فاسد کی پس یہ ظلم ہوا اور ظالم ملعون ہوتا ہی اور موارد کہتی ہین اون مکانون کو کہ لوگ جمع ہوتی ہین باتین واتین کرنیکو اور بعضون نی کہا ہی کہا گہاٹون کو کہتی ہین اور سایہ خواہ درخت کا ہو یا کسی اور چیز کا کہ لوگ وہان سوتی بیٹہتی ہون اور اپنی جانور بٹہاتی ہون ؛ ع **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجِ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفَيْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا يَتَحَدَّثَانِ فَاِنَّ اللهَ يَمْقُتُ عَلٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی ابی سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ نکلین دو آدمی کہ جاوین طرف پائخانہ کی کہولنی والی ہون شرمگاہ اپنی دونو اور باتین کرتی ہون پس تحقیق اللہ تعالی غضب مین آتا ہی اس سی روایت کی یہہ احمد ابو داود و ابن ماجہ نی **ف** مردون اور عورتون کو حرام ہی کہ آپسمین پائخانہ پہرنی اسطرح بیٹہین کہ ایک کا ستر دوسرا دیکہی اور باتین

کرنی تو ایسی حالت مین کرنی مین یہہ دونون باتین باعث غضب الہی کی ہوتی ہین یہانتک عورتین بہت آمین بی احتیاطی کرتی ہین غور
کرینا اس حدیث مین کہ اسکا غضب کیا امر عظیم ہی اور شرح السنہ مین لکہا ہی کہ پائخانہ پہرتی ہین اور جماع کرتی ہین ذکر اسکا زبان سی نکری ملکہ
دل کی ساتہہ کری ح وعن زید بن ارقم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان هذه الحشوش
محتضرة فاذا اتى احدكم الخلاء فليقل اعوذ بالله من الخبث والخبائث رواه ابو داود وابن ماجة اور روایت ہی زید بن ارقم
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق یہہ پائخانی نکہہ حاضر ہونی شیاطین وجن کی ہین پس جسوقت کہ جاوی ایک تمہارا پائخانہ کو پس
چاہیی کہ کہی پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ اللہ کی ناپاک جنون سی اور ناپاک جنیون سی روایت کی یہہ ابو داود وابن ماجہ نی ف شیاطین یعنی
پائخانہ مین حاضر ہوتی ہین اور منتظر رہتی ہین آدمی کی لیی ایذا پہنچانیکی اور فساد کی کیونکہ وہان ستر کہولکر بیٹہتا ہی اور ذکر اللہ نہین کر سکتا اور
پہلی اسکی روایت جو بیان ہوئی وسمین ہی اللهم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث پس اختیار رکہتا ہی چاہی وہ پڑہی چاہی یہہ اور اولی یہہ
کہ کبہی یہہ پڑہی اور کبہی وہ پڑہی یا دونون جمع کر لی غ وعن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستر
ما بين اعين الجن وعورات بني آدم اذا دخل احدهم الخلاء ان يقول بسم الله رواه الترمذي و
قال هذا حديث غريب واسناده ليس بقوي اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پردہ
درمیان آنکہون جن کی اور شرمگاہ بنی آدم کی جسوقت کہ داخل ہو ایک انمین کا پائخانہ مین یہہ ہی کہ کہی بسم اللہ روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا
یہہ حدیث غریب ہی اور اسناد اسکی نہین ہی قوی ف یعنے جسوقت جانی لگی پائخانہ مین تو بسم اللہ کہکر جاوی اس سی شیاطین اسکا ستر نہین
دیکہہ سکتی اور ابن حجر نی لکہا ہی کہ سنت یہہ ہی کہ بسم اللہ پہلی پڑہی اعوذ مذکور سی اور اگر دونون مین سی ایک چیز بہی پڑہیگا تو اصل سنت ادا ہو جاویگی
لیکن افضل یہی ہی کہ دونون پڑہی اور یہہ حدیث اگرچہ ضعیف ہی لیکن فضائل اعمال مین ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ہی ع وعن
عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا خرج من الخلاء قال غفرانك رواه الترمذي وابن ماجة والدارمي
اور حضرت عائشہ سی روایت ہی کہا انہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلتی پائخانہ سی فرماتی غفرانک یعنی یا الہی تیری بخشش چاہتا ہون روایت کی
یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف اسوقت مین بخشش چاہنی کی دو وجہ لکہی ہین یا تو یہہ کہ حضرت ذکر زبانی کا کسی حالت مین چہوڑتی
نہتی مگر نزدیک حاجت کی یعنی استنجی وغیرہ کی پس اسوقت جو وہ قضا ہوا اوس سے بخشش چاہی یا یہہ جو اللہ تعالی بندہ پر انعام کرتا ہی کہ غذا پہنچی آدمی
اور بدن سے تحالنس غذا باعث قوت ہوتی ہی اور فضلہ نکل جاتا ہی اگر خیال کری تو بڑی نعمت ہی شکر اسکا بندہ سی نہین ادا ہو سکتا پس اس لیے
بخشش چاہتی تہی کہ ای اللہ مجہی تیری اس نعمت کا شکر نہین ادا ہوا بخش اسکو اور بعضی مشائخ نی لکہا ہی کہ ذکر مناسب اسوقت کی یہہ ہی کہ خیال
کری اپنی حیاج کا اور اسکا کہ کیا مجہین نجاست بہری ہی اور اللہ تعالی کی پاکی اور تقدس کا خیال کری اور افضل یہہ ہی کہ بعد لفظ غفرانک کے
یہہ دعا پڑہی الحمد لله الذي اذهب عني الاذى وعافاني ح ح وعن ابي هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم
اذا اتى الخلاء اتيته بماء في تور او ركوة فاستنجى ثم مسح يده على الارض ثم اتيته باناء آخر فتوضأ
رواه ابو داود وروى الدارمي والنسائي معناه اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتی پائخانہ مین
لاتا مین انکی پاس پانی بیچ پیالہ کی یا چہاگل چمڑی کی کی پس استنجا کرتی پہر ملتی ہاتہہ اپنی زمین پر پہر لاتا مین انکی پاس باسن اور پس وضو کرتی
روایت کی یہہ ابو داود نی اور روایت کی دارمی اور نسائی نی معنی اسکی ف تور عرب مین ایک باسن ہوتا ہی پیتل یا پتہر کا چہوٹا سا مثل پیالہ

کی اوسمین کہانا کہاتی ہین اور وضو بہی کرلیتی ہین اوس سے اور لفظ او کا شک راوی کی لیے ہی ابہر پر وسی نیچی کی راوی کو شک ہو گیا ہی کہ لفظ او ترکا کہا ابوہریرہ نی یا رکوۃ کا تنویع کی لیے ہی یعنی کبہی تور مین لاتا کبہی رکوۃ مین اور ملتی ہاتہہ زمین پر یعنی زمین پر ملکر دہوتی تا بو بالکل جاتی رہی اور خوب پاک ہوجاوین پاخانہ سی اگر اسطرح دہونا ہاتون کا سنت ہی اور اور برتن مین پانی واسطی وضو کی اسلیے لاتی تہی کہ وضو بقیہ پانی استنجی کیسے درست نہ تہا یا اوس برتن سے نہ درست تہا بلکہ بقدر وضو کی پانی اوسمین نہ رہتا ہوگا اسلیے اور برتن مین بہر لاتی اور العضون نی اس حدیث سی لیا سمجہا ہی کہ اگر وضو کی لیے اور برتن ہو اور استنجی کے لیے اور تو مستحب ہے ع ح **وعن** الحکم بن سفیان قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا بال توضأ ونضح فرجہ رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہی حکم بن سفیان سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ پیشاب کرتی چلتی وضو کرتی اور چہینٹا دیتی شرمگاہ اپنی کو روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** یعنی تہوڑا سا پانی ستر کی جگہہ ازار پر چہڑک لیتی تہی دفع وسواس کی لیے یعنی تا قطرہ کا وہم نہ باقی رہی حضرت پاک تہی وسواس سے یہہ بات تعلیم امت کی لیے تہی کہ اگر پانی نہ چہڑکین گی اور تری پاوینگی تو وسواس قطرہ کا کرینگی اور پانی چہڑک لینگی اور تری پاوینگی تو قطرہ کا وہم نہ کرینگی بلکہ یہی جانینگی کہ وہی پانی چہڑکا ہوا ہی اس سے راہ وسوسہ کی رک جاتی ہی اور ابن ملک نی لکہا ہی کہ ستر پر چہڑکتی ہی تا قطرہ رک جاوی یا دفع وسواس کیلیے ع **وعن** امیمۃ بنت رقیقۃ قالت کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قدح من عیدان تحت سریرہ یبول فیہ باللیل رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہی امیمہ بیٹی رقیقہ کی سی کہا کہ تہا واسطی حضرت نبی صلعم کی پیالہ لکڑی کا نیچی چارپائی کی کہ اوسمین پیشاب کرتی تہی رات کو روایت کی یہہ ابوداود و نسائی نی **ف** رات کو بسبب سردی وغیرہ کی اوٹہنی مین حرج ہوتا تہا آرام کی لیے یہہ پیالہ رہتا تہا یہہ بہی تعلیم امت کی لیے تہا کہ اگر اسطرح کرینگی تو سردی مین آرام پاوینگی اور رات کو پاخانہ مین جانی سی بچینگی وہ جگہہ شیاطین کی ہی اور ضرر اونکا رات کو نسبت دن کی زیادہ ہوتا ہی اسلیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر بہت شفقت رکہتی تہی اسلیے یہہ بات سکہائی اور آیا ہی کہ ایک شخص نادانستہ پیشاب حضرت کا اس پیالہ مین سی پی گیا جب تلک کہ زندہ تہا اوسکی بدن مین سی خوشبو آتی تہی اور بعد اوسکی کئی پیڑہیون تک اوسکی اولاد مین بہی باقی رہی تہی ع ح **وعن** عمر قال رانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابول قائما فقال یا عمر لا تبل قائما فما بلت قائما بعد رواہ الترمذی وابن ماجۃ قال الشیخ الامام محی السنۃ رحمہ اللہ قد صح عن حذیفۃ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سباطۃ قوم فبال قائما متفق علیہ قیل کان ذلک لعذر اور روایت ہی عمر رض سی کہا دیکہا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور مین پیشاب کرتا تہا کہڑا ہوا پس فرمایا ای عمر نہ پیشاب کر کہڑی ہوکر پس نہ پیشاب کیا مینی کہڑی ہوکر پیچہی اسکی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی کہا شیخ امام محی السنۃ نی رحمت کری اللہ اونکو تحقیق صحیح ہوا ہے حذیفہ سی کہ کہا آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوڑی ایک قوم کیکی پاس پس پیشاب کیا کہڑی روایت کی یہہ بخاری مسلم نی کہا گیا تہا یہہ بسبب عذر کی **ف** اتفاق رکہتی ہین علما کہ کہڑی ہوکر پیشاب کرنا مکروہ ہی بعضی تحریمی کہتی ہین بعضی تنزیہی اور یہہ عادت ایام جاہلیت کی تہی بسبب اوسی عادت کی حضرت عمر رض نی بہی کیا ہو یا انکو کچہہ عذر ہوا اور حضرت نی جو کہڑی ہوکر کیا عذر تہا انکو بعضی کہتی ہین جگہہ بیٹہنی کی نہ پائی بسبب نجاست کے بعضی کہتی ہین پانو مین درد تہا بعضی کہتی ہین پیٹہہ مین درد تہا اس سبب سے بیٹہہ سکی کہڑی کہڑی کیا ہے ع ح

الفصل الثالث

عن عائشۃ رض قالت من حدثکم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یبول قائما فلا تصدقوہ ما کان یبول الا قاعدا رواہ احمد والترمذی والنسائی روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہا جو حدیث کری تمکو یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کرتی تہی کہڑی ہوکر پس نہ سچا جانو اوسکو نہ تہی کہ پیشاب کرین مگر بیٹہی روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی نی **ف** تطبیق ان احادیث

کیا ہے یہہ حدیث حذیفہ کی بیہہ ہی کہ حضرت عائشہ نے خبر اپنی علم کی دی کہ حضرت گھر مین کبہی کہڑی ہو کر پیشاب کرتی نہ دیکہا تہا اور حذیفہ نے جو بیان کیا
وہ حال باہر کا تہا اور وہ بہی نادر تہا بسبب عذر کی اور نادر بمنزلہ معدوم کی ہی اور جو کہ بسبب عذر کی ہوتا ہی وہ مستثنی ہی ؛ ع ح ؛ وعن
زَيدِ بنِ حَارِثَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ جِبْرَئِيلَ اَتَاهُ فِي اَوَّلِ مَا اُوحِيَ اِلَيْهِ فَعَلَّمَهُ الْوُضُوْءَ وَالصَّلٰوةَ
فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوْءِ اَخَذَ غُرْفَةً مِنَ الْمَاءِ فَنَضَحَ بِهَا فَرْجَهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ
الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی زید بن حارثہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی تحقیق جبرئیل لی اونکی پاس بیچ اول وحی کی کہ وحی کی گئی طرف
حضرت کی پہر سکہلایا انکو وضو اور نماز پہر جب فارغ ہوئی وضو سی لیا ایک چلو پانی کا پہر چہڑکا اوسکو شرمگاہ اپنی پر روایت کی یہہ احمد دارقطنی نی
ف جبرئیل آدمی کی صورت بنکر آئی تہی حضرت کی سامنی وضو کیا اور نماز پڑہی تا حضرت سیکہیں اور بعد وضو کی چہڑکنا پانی کا ہی وکہایا اور چہینٹا
شرم پر دیا ازار پر شرم کی جگہہ ع ح وعن اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنِي جِبْرَئِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ
اِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَضِحْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ يَقُوْلُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ
الْهَاشِمِيُّ الرَّاوِيُّ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آئی میری پاس جبرئیل پر
کہا ای محمد جس وقت کہ وضو کر تو پس چہڑک لی پانی یعنی شرمگاہ پر دفع وسواس کی لیے روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور
سنا مینی محمد کو یعنی بخاری کو کہتی تہی حسن بن علی ہاشمی روایت کرنیوالا اس حدیث کا منکر الحدیث ہی وعن عَائِشَةَ قَالَتْ بَالَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُمَرُ خَلْفَهُ بِكُوْزٍ مِنْ مَاءٍ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عُمَرُ فَقَالَ مَاءٌ تَتَوَضَّأُ بِهِ قَالَ مَا اُمِرْتُ كُلَّمَا
بُلْتُ اَنْ اَتَوَضَّأَ وَلَوْ فَعَلْتُ لَكَانَتْ سُنَّةً رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی حضرت عائشہ
سے کہا پیشاب کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس کہڑی ہوئی حضرت عمر بہی حضرت کی لوٹا لیکر پانی کا پس فرمایا کیا ہی یہہ ای عمر پس کہا پانی
ہے کہ وضو کرو ساتہہ اسکی کہا کہ نہین حکم کیا گیا مین جب کہ پیشاب کرون مین یہہ کہ وضو بہی کرون اور اگر کرتا مین البتہ ہوتا یہہ سنت روایت کی یہہ ابو داود
ابن ماجہ نی ف یعنی حکم بطریق وجوب کے نہین کیا گیا ہون کہ ہر دفعہ بعد پیشاب کے وضو کیا کرون اور اگر ہر دفعہ یہی کام کیا کرون تو ہو جاوی یہہ کام
سنت موکدہ پس سنت سی یہان سنت موکدہ مراد ہی ورنہ استنجا کرنا ساتہہ پانی کی اور ہمیشہ با وضو رہنا مستحب ہے بلا خلاف یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اس پر
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو کام کرتی تہی اور جو کلام بولتی تہی اللہ ہی کی حکم سی کرتی تہی اور بولتی تہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ سنت بہی حضرت کی مامور
بہا ہی یعنی حکم ہی وسکی کرنیکا اگرچہ نہو فرض اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ آنحضرت اولی چیز کو واسطی تخفیف اور آسانی امت کی کبہی ترک کر دیتی تہی ع ح
وعن اَبِي اَيُّوْبَ وَجَابِرٍ وَاَنَسٍ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ لَمَّا نَزَلَتْ فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللهُ يُحِبُّ
الْمُطَّهِّرِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اِنَّ اللهَ قَدْ اَثْنٰى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُوْرِ فَمَا طُهُوْرُكُمْ قَالُوْا
نَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَنَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ قَالَ فَهُوَ ذَاكَ فَعَلَيْكُمُوْهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ایوب اور جابر اور انس سے
تحقیق یہہ آیت جب نازل ہوئی بیچ اوسکی یعنی مسجد قبا کی مرد ہین یعنی انصار ہین جو دوست رکہتی ہین یہہ کہ خوب پاکی کرین اور اللہ دوست رکہتا
ہے خوب پاکی کرنیوالونکو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای گروہ انصار کی تحقیق اللہ تعالی نی تعریف کی ہی تمہاری بیچ طہارت کی پس کیا ہے
طہارت تمہاری عرض کیا انہون نی وضو کرتی ہین ہم واسطی نماز کی اور غسل کرتی ہین ہم جنابت سی یعنی جماع سی اور مسلمان کرتی ہین اور استنجا
کرتی ہین ہم ساتہہ پانی کی یعنی بعد ڈہیلون کی فرمایا پس وہ یہی ہے پس لازم پکڑو اوسکو روایت کی یہہ ابن ماجہ نی ف یعنی انصار ڈہیلون

اور بائیں سے استنجا کیا کرتی تھی اسی سبب سے انکی فضیلت میں یہہ آیا اور تری حضرت نے سبب اوسکا پوچھہ کر فرمایا وہ یہی ہے یعنی اللہ تعالی نے تمہاری تعریف اسی سبب سے کی ہی پس لازم پکڑو اوسکو **وعن** سَلْمَانَ قَالَ قَالَ بَعْضُ الْمُشْرِكِيْنَ وَهُوَ يَسْتَهْزِئُ اِنِّيْ لَاَرٰى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قُلْتُ اَجَلْ اَمَرَنَا اَنْ لَا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَلَا نَسْتَنْجِيَ بِاَيْمَانِنَا وَلَا نَكْتَفِيَ بِدُوْنِ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ لَيْسَ فِيْهَا رَجِيْعٌ وَلَا عَظْمٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهٗ اور روایت ہی سلمان سی کہا کہ کہا ایک شخص نے مشرکوں میں سی اور وہ ہنستا تھا یعنی مسلمانوں سی تحقیق میں دیکھتا ہوں صاحب تمہارے کو یعنی حضرت کو کہ سکھلاتے ہیں تمکو ہر چیز یہانتک کہ طرح پاخانہ کی بیٹھنے کی کہا میں نے ہان یعنی یہہ جاے ہنسنے کی نہیں ہے حضرت از بسکہ ہمپر بہت شفیق ہیں از راہ عنایت کی ہمیں یہ حق بتاتے ہیں یہہ کہہ کر سلمان نے احکام پاخانہ جانے کی بیان کیے کہ حکم کیا ہی ہمکو یہہ کہ نہ قبلہ کیطرف منہہ کر کر بیٹھیں ہم یعنی استنجی کی لیے اور نہ استنجا کریں ہم ساتھہ داہنے ہاتھوں اپنے کی اور نہ کفایت کریں ہم تین پتھروں سی کم پر نہ ہو اون میں نجاست یعنے جانور کی یا آدمی کی اور نہ ہڈی روایت کی یہہ مسلم نے اور احمد نے اور لفظ احمد کی ہیں **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهِ الدَّرَقَةُ فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَلَسَ فَبَالَ اِلَيْهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اُنْظُرُوْا اِلَيْهِ يَبُوْلُ كَمَا تَبُوْلُ الْمَرْاَةُ فَسَمِعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْحَكَ اَمَا عَلِمْتَ مَا اَصَابَ صَاحِبَ بَنِيْ اِسْرَاءِيْلَ كَانُوْا اِذَا اَصَابَهُمُ الْبَوْلُ قَرَضُوْهُ بِالْمَقَارِيْضِ فَنَهَاهُمْ فَعُذِّبَ فِيْ قَبْرِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْهُ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اور روایت ہی عبد الرحمن بن حسنہ صحابی سی کہا نکلی ہمپر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکی ہاتہہ میں ڈھال تھی پس رکہا اوسکو یعنی سامنے اپنی پھر بیٹھے پس پیشاب کیا طرف اوسکی پس کہا بعضے مشرکین نے دیکھو طرف انکی کہ پیشاب کرتے ہیں جیسی پیشاب کرتی ہی عورت پس سنا یہہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا وای ہی تجکو کیا نہیں جانتا تو وہ چیز کو کہ پہونچی بنی اسرائیل کی یار کو یعنی ایک شخص کو اونمیں سی عذاب پہونچا بسبب منع کرنیکی اچھی بات سی تھے بنی اسرائیل جسوقت پہنچتا اونکو پیشاب کاٹ ڈالتے تھے اوسکو قینچیوں سے پس منع کیا انکو یار اونکی نے پس عذاب کیا گیا بیچ قبر اپنی کی روایت کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نے اور روایت کی یہہ نسائی نے عبد الرحمن سی اونہوں نے ابو موسی سی **ف** بنی اسرائیل کی شریعت میں یہہ تہا کہ اگر نجاست بدنکو لگتی تو وہ اتنا گوشت چھیل ڈالتے اور اگر کپڑیکو لگتی تو وہ اتنا کپڑا کتر ڈالتے پس یہہ بات اونکی شریعت میں اگرچہ پسندیدہ تھی لیکن ظاہر میں خلاف عقل کی معلوم ہوتی تھی کیونکہ اسمیں ضرر جان و مال کا ہی پس فرمایا کہ جب ایسی بات کی منع کرنی پر وہ عذاب کیا گیا تو یہہ حیا کی منع کرنیمیں بطریق اولی لائق عذاب کی ہیں کیونکہ پردہ اور حیا کرنی از راہ شریعت اور عقل کی دونوں کی اچھی ہی **وعن** مَرْوَانَ الْاَصْفَرِ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ جَلَسَ يَبُوْلُ اِلَيْهَا فَقُلْتُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ هٰذَا قَالَ بَلْ اِنَّمَا نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ فِي الْفَضَاءِ فَاِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ فَلَا بَاْسَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی مروان اصفر سے کہا دیکہا میں نی عبد اللہ بن عمر کو کہ بٹھایا اونہوں نی اونٹ اپنا سامنے قبلہ کی پھر بیٹھی پیشاب کیا طرف اوسکی پس کہا میں نی اے ابا عبد الرحمن کہ کنیت عبد اللہ بن عمر کی ہی کیا نہیں منع کیا گیا اس سے کہا نہیں بلکہ سوا اسکی نہیں کہ منع کیا گیا اس سی بیچ جنگل کی پس جسوقت ہو درمیان تیری اور درمیان قبلہ کوئی چیز پردہ کرے تجکو پس کچہہ نہیں مضائقہ روایت کی یہہ ابو داود نے **ف** یہہ قول عبد اللہ بن عمر کا اس مقدمہ میں دلیل نہیں ہو سکتا کیونکہ پہلے گذر ہی چکا ہی کہ یہہ دلیل پکڑتے تھے حضرت کی فعل سی کہ حضرت کو قبلہ کیطرف پشت کیے ہوی پاخانہ پھرتے دیکہا تہا پس وہ محتمل ہی احتمالات کو چنانچہ بیان ہو چکا اوپر ہو چکا ہی پس جو فعل محتمل احتمالات کا ہوتا ہی وہ اوسکو دلیل پکڑنا صحیح نہیں اور علاوہ اسکی حضرت کی اکثر حدیثوں سی بہی معلوم ہوا کہ

یہہ حکم عام ہی خصیب ساحل کی ہین اسی سے امام اعظم صاحب کے نزدیک جنگل ور گہر برابر ہی ان باتمین ع **وعن** انس قال کان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم اذا خرج من الخلاء قال الحمد للہ الذی اذھب عنی الاذی وعافانی رواہ ابن ماجۃ
اور روایت ہی انس سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت نکلتی پایخانہ سی کہتی سب تعریف واسطی اللہ کی کہ جسنی دور کی مجہسی ایذا یعنی پایخانہ اور عافیت دی
مجکو روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** اور بعضی روایت مین یہہ عبارت بہی آئی ہی الحمد للہ الذی اذھب عنی ما یوذینی وابقی علی ما ینفعنی پس خیال کری ہر شخص کہ
یہہ دو نعمتین کیا عجب ہین لیکن اکثر لوگونکو اس خیال بہی انکا نہین گذرتا ع **وعن** ابن مسعود قال لما قدم وفد الجن علی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قالوا یا رسول اللہ انہ امتک ان یستنجوا بعظم او روثۃ او حممۃ فان اللہ جعل لنا فیھا رزقا فنھانا رسول
اللہ صلعم عن ذلک رواہ ابوداود اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا جب آئی جماعت جنون کی حضرت نبی صلعم کی پاس کہا اونہون نی ای رسول خدا کی منع
کر واپنی امت کو یہہ کہ استنجا کرین ساتہہ ہڈی کی یا لید کی یا کوئلی کی پس تحقیق اللہ تعالی نی پیدا کیا ہی واسطی ہماری بیچ ان چیزونکی رزق پس منع کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی اس بات سی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** ہڈی خوراک جنونکی ہی اور لید خوراک انکی جانورونکی اور کوئلی سی بہی فائدہ اوٹہاتی ہین یعنی پکاتی ہین
اور سینکتی ہین اور روشنی کرتی ہین اسلیی اسکو بہی رزق انکا کہا ع ح **باب السواک** یہہ بیچ بیان مسواک کرنیکی **ف**
مسواک کرنی سنت ہی ساتہہ اتفاق علما کی حضوصا نزدیک وضو کی ہماری نزدیک اور وقت وضو اور نماز کی نزدیک شافعی کی اور پہلی نماز فجر اور ظہر کی بہت تاکید ہے
اسکی اور لکہا ہی علما نی کہ چالیس حدیثین مسواک کی فضیلت مین واقع ہوئی ہین اور فائدی مسواک کی بڑنکی لیی اور تو منہہ کی لیی بہت ہین اور مسواک کرنی مجلسمین اسطرح کہ
رال ٹپکتی جاوی مکروہ ہی خصوصا نزدیک علما اور بزرگونکی اور مسواک کرنی ہر حال مین مستحب ہے اچہی ہی اور نزدیک وضو اور پڑہنی قران کی اور زردی دانتونکی اور
اور مزہ بگڑنی منہہ کی بسبب لی یا چپ رہنی یا بہوک کی یا بسبب کہانی چیز بدبو کی اور مانند انکی زیادہ مستحب ہے اور مسواک چاہیی کہ درخت کڑوی ہی ہو اور
کے بہتر ہی چنانچہ حدیثمین ہیے آئی ہی اور بیکاری سوک کی مانند چہنگلیا کی چاہیی اور بیچ درازگی کی مقدار ایک بالشت کی ہووی اور چاہیی اور پر چوڑان دانتون کی مسواک
کری نہ لنبان پر کہ اسسے مسوڑہے چہلتے ہین اور چاہیی کہ وقت کلی کی کری اکثر علما یہی کہتی ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ پہلی وضو سی کری اور اگر نہ ہووی کسیکی پاس مسواک
یا دانت ٹوٹی ہو دین ملی وہین ہاتہہ کی انگلی سی اور کہا امام نووی نی مستحب ہے یہہ کہ مسواک کری ساتہہ پیلو کی لکڑی کی اور اگر مسواک کی نرم کرنیکو تہر وغیرہ نہو
تو صاف کری دانت ساتہہ ہر چیز کی کہ دور کری بیتری ہو منہہ کی مثل موٹی کپڑی کی اور انگلی کی اور مستحب ہے یہہ کہ شروع کری داہنی طرف سی ح ع **الفصل**
الاول فصل پہلی **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتھم
بتاخیر العشاء وبالسواک عند کل صلوۃ متفق علیہ روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر مشکل نہ جانتا مین اپنی امت پر
البتہ حکم کرتا اونکو ساتہہ تاخیر کرنی عشا کی اور ساتہہ مسواک کرنیکی نزدیک ہر نماز کی روایت کی یہہ بخاری مسلم نی **ف** یعنی اگر مجہی یہہ ڈر نہ ہوتا کہ میری امت پر
دشواری پڑیگی تو فرض کرتا مین اپر تاخیر کرنا عشا کا یعنی تہائی رات تک یا آدہی رات تک پس اتنی تاخیر مستحب ہے نزدیک جمہور کی سوای امام شافعی کی اور فرض کرتا مین
مسواک کرنی نزدیک ہر نماز کی یعنی نزدیک وضو ہر نماز کی پس تنبیہ حضرت کا اسکیہی کہ یہہ دونون باتین بہت مستحب ہین اور بڑی فضیلت رکہتی ہین ع **و**
عن شریح بن ھانئ قال سالت عائشۃ بای شیء کان یبدأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل بیتہ قالت بالسواک رواہ مسلم
اور روایت ہی شریح بن ہانی سے کہا پوچہا مینی حضرت عائشہ سی کہ ساتہہ کسچیز کی ابتدا شروع کرتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت داخل ہوتی اپنی گہر مین
کہا حضرت عائشہ نی شروع کرتی مسواک کرنی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی گہر مین جب حضرت تشریف لاتی تو پہلی مسواک کرتی یہہ بات بسبب لطافت مزاج
آنحضرت کی تہی کہ شاید اگر بسبب بہت چپ رہنی کی مجلس مین اور کلام کرنیکی لوگونسی منہہ مین کچہہ تغیر آگیا ہو تو دور ہو جاوی اور یہہ حقیقت مین تعلیم ہی امت کے

لیے کہ اپنے گہر کے لوگوں سے اچہی طرح صحبت کہیں ساتہہ نہایت پاکیزگی کی حتی کہ کلام کرنیکے لیے اور خلطہ ہونیکے لیے مسواک کر ڈالا کرین تاکہ کوئی بسبب تغیر کی
موتہہ کی ایذا نہ پاوے اور کہا گیا ہے کہ بیچ مسواک کرنیکے ستر فائدہ ہین ادنے اونکا یہہ ہے کہ یاد رکہیگا کلمہ شہادت کو نزدیک موت کی اور افیون کہانی مین ستر طرح
کی ضرر ہین ادنے اونکا یہہ ہے کہ بہول جاویگا کلمہ شہادت کو یعنی وقت موت کی پاالله بچائیو اس سے اور کہا ابن حجر نے کہ تاکید ہے ہر شخص کو داخل ہووی گہر
اپنے مین یہہ کہ ابتدا کرے ساتہہ مسواک کی پس اس سے موتہہ مین خوشبو خوب آتی ہے اور بہت سلوک ہوتا ہے گہر والون سے ت ع **وعن** حذیفۃ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے حذیفہ سے کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہڑے ہوتے نماز تہجد کی لیے رات کو ملتے اور دہوتے موتہہ اپنا ساتہہ مسواک کی روایت کی تہہ
بخاری نے مسلم نے **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ
اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي الْاِسْتِنْجَاءَ
قَالَ الرَّاوِي وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ اَلْخِتَانُ بَدَلَ إِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ لَمْ أَجِدْ
هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلٰكِنْ ذَكَرَهَا صَاحِبُ الْجَامِعِ وَكَذَا الْخَطَّابِيُّ فِي
مَعَالِمِ السُّنَنِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ بِرِوَايَةِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزین
ہین فطرت سے یعنی دین کے باتین ایک تو کم کرنا لبونکا اور بڑہا دینا ڈاڑہی کا اور مسواک کرنے اور ناک مین پانی دینا اور ترشوانا ناخونون کا اور دہونا جگہہ جوڑون
کیکو اور دور کرنے بال بغلون کی اور مونڈنے بال زیرناف کی اور کم کرنا پانی کا یعنی استنجا کرنا ساتہہ پانی کی کہا روایت کرنیوالے نے یعنی مصنف نے کہ یاد کرنا
اوسکا بہول گیا مین دسوین چیز نہین گمان کرتا مین مگر یہہ کہ ہو کلی کرنے روایت کی یہہ مسلم نے اور بیچ ایک روایت کی ختنہ کرنا بدلے بڑہانے ڈاڑہی کی یعنے
یہہ بات مصابیح والے نے لکہی ہے اور مشکوۃ والا یہہ کہتا ہے کہ نہین پایا مینے اس روایت کو صحیحین مین یعنے بخاری مسلم مین اور نہ بیچ کتاب حمیدی کی کہ جامع ہے
الصحیحین کو ولیکن ذکر کیا اوسکو صاحب جامع الاصول نے یعنی اپنی کتاب مین اور اسیطرح خطابی نے معالم السنن مین ابی داؤد سے ساتہہ روایت عمار بن یاسر
کے **ف** دس چیزین ہین فطرۃ سے یعنے یہہ دس چیزین سب انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی شریعت مین سنت تہین اکثر علما کی نزدیک معنی فطرۃ کی یہی ہین اور
سوا اسکی اور اقوال بہی شرحون مین نقل ہوئی ہین بیچ اسکی خوف درازگی کی اسی پر اکتفا کیا اور کم کرنا لبون کا روایت مختار اسمین یہہ ہے کہ لبین کتروایا ہے کر
اسطرح کترواوے کہ کنارہ اوپر کی ہونٹ کا معلوم ہونے لگے اور ایک روایت امام اعظم رح سے آئی ہے کہ لبین بمقدار بہون کی چاہئین اور غازیونکو زیادہ بہی رکہنے
جائز ہین کہ باعث دہشت کی ہین دشمنونکی نظر مین اور اسطرح کتروانا کہ اونکا نشان بہی نہ باقی رہے اور مونڈوانا اونکا مکروہ ہے اور بعضون نے حرام لکہا ہے
اور بعضون نے اسکو بہی سنت لکہا ہے اور ڈاڑہی بقدر ایک مٹہی کی دراز چاہیے کم اس سے نہو اور اگر اس سے زیادہ بہی ہو جائز ہے بشرطیکہ حد اعتدال سے
نہ گذر جاوے اور منڈوانا اور پست کرنا ڈاڑہی کا حرام ہے اور وضع اکثر مشرکون کی ہے مانند انگریز اور ہنود کی اور وضع ہے اونکی کہ جنکو دین مین کچہ حصہ نہین
کہ وہ گروہ قلندری ہین اور چہوڑنا ڈاڑہی کا بقدر قبضہ کی واجب ہے سنت اسکو اس لیے کہتے ہین کہ ثابت سنت سے ہوا ہے جیسے نماز عید کو سنت کہتے ہین
اور بال ڈاڑہی کی لنبائی مین سے یا چوڑائی مین سے کترواکر برابر کرنے جائز ہین لیکن مختار یہہ ہے کہ نہ کترواوے درمیان سے کچہہ اور عورۃ کی اگر ڈاڑہی نکل آوے
اوسکو منڈوا ڈالنا مستحب ہے اور مسواک کرنی سنت ہے بالاتفاق اور داود نے واجب کہا ہے اور اسحاق نے یہہ بہی زیادہ کیا ہے کہ اگر اسکو قصداً
چہوڑیگا تو باطل ہوگی نماز اوسکی اور ناک مین پانی دینا وضو مین سنت ہے اور غسل مین فرض اور یہی حکم کلی کا ہے جو آگے مذکور ہوگی اور ناخون اسیطرح
کترواوے اصل سنت ادا ہو جاویگی لیکن اولی یہہ ہے کہ اسطرح کترواوے اول داہنے ہاتہہ کی انگلی شہادۃ کا پہر بیچ کی انگلی کا پہر اوسکی پاسکی انگلی کا

پہر چہنگلیا کا پہر انگوٹہی کا پہر بائین ہاتہہ کی چہنگلیا کا پہر اوسکی پاس کی اونگلیکا پہر بیچ کی اونگلی کا پہر اونگلی شہادۃ کا پہر انگوٹہی کا اور بعضون نی کہا ہی
کہ داہین ہاتہہ کی شہادت اونگلی سی شروع کرکر چہنگلیا تک پہنچی پہر بائین ہاتہہ کی چہنگلیا سی شروع کرکر اوسکی انگوٹہی تک پہنچ کر داہین ہاتہہ کی انگوٹہی پر ختم
کری اور پانو کی یون کترواوی کہ داہین پانو کی چہنگلیا سی شروع کری اور بائین پانو کی چہنگلیا پر ختم کری اور لکہا ہی علمانی کہ ناخون کتروانی جمیعہ
کو مستحب ہین اور بعضون نی دفن کرنا ناخون کا مستحب لکہا ہی اور اگر پہینک دی تو بہی کچہہ مضائقہ نہین اور پہینکدینا اونکا پائخانہ مین اور غسل کی جگہہ مکروہ
ہے اور براجم کہتی ہین اونگلیونکی گانٹہون کو اور اونکی اوپر کی پوست کو جو چنٹ دار ہوتا ہی اوسمین میل اکثر جمع ہو جاتی ہی خصوصا جو لوگ کہ کاریگر
ہین اونکی اونگلیان سخت ہوکر میل بہت جم جاتی ہی پس اونکی دہونیکی تاکید فرمائی اور بدن اور اعضا کہ اونمین گمان ہی میل جمع ہونیکا اونکی دہونی کا
بہی یہی حکم ہی مانند کان اور بیل اور ناف اور مانند اسکی اور نتف کہتی ہین بال اوکہیڑنی کو اس سے یہہ معلوم ہوا کہ بغلونکی بالون کا مونڈنا سنت نہین اسلیے
ہاتہہ ہی سی اوکہیڑنی سنت ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ اوکہیڑنا اونکا افضل ہی اوسکی لیے کہ قوی ہو وی اسپر یعنی متحمل اوسکی تکلیف کا ہو سکی اور مونڈنا اور
نوری سی دور کرنا اونکا بہی جائز ہی لیکن افضل وہی ہی جو بیان ہوا اور بال زیر ناف کی مونڈنی سنت ہین اور اوکہیڑنی اور نوری سی دور کرنی بہی
حکم رکہتی ہین اور قینچی سی کترنی میں سنت نہین ادا ہوتی اور پائخانہ کی جگہہ کی گرد جو بال ہوتی ہین اونکا دور کرنا بہی مستحب ہے اور بعضی روایت مین
آیا ہی کہ بال زیر ناف کی حضرت نورہ سی دور کرتی تہی واللہ اعلم اور عورت کو اوکہیڑنا اونکا اولی ہی کیونکہ خاوندکو رغبت زیادہ ہوتی ہی اور شہوت عورت
کو نناوین حصہ ہوتی ہی اور مرد کو ایک حصہ پس اوکہیڑنی سی شہوت ضعیف ہو جاتی ہی اور مونڈنی سی قوی پس مناسب حال عورت کی وہ ہی اور مناسب حال
مرد کی یہہ اور بال زیر ناف کی مونڈنی اور بغلونکی بال اوکہیڑنی اور لبین لینی اور ناخون کتروانی چالیس دن کی اندر اندر ہی کر لیا کری اس سے زیادہ دیر لگانا
کہ مکروہ ہی اور معنی انتقاص الماء کی دونین آئی تہی جو راوی نی بیان کیی کہ استنجا کرنا پانی سی کہ اوسمین پانی خرچ ہوتا ہی اور کم ہو جاتا ہی اور دوسری
یہہ کہ کم کرنا پیشاب کا ساتہہ استعمال پانی کی یعنی استنجا کرنی سی قطرہ پیشاب کا رک جاتا ہی اور ایک روایت مین بجای انتقاص کے انتقاص آیا ہی ساتہہ فی کی اور
معجمہ اور صاد مہملہ کی معنی اوسکی یہہ ہین کہ چہڑکنا پانی کا ستر پر جیسیکہ اوپر حدیثو مین گذرا پس یہہ بہی دونو چیزین سنت ہین اور ختنہ کرنا واجب ہے امام شافعی کی نزدیک
اور اکثر علما کی نزدیک مرد اور عورت پر اور امام اعظم رح کی نزدیک مرد کو ختنہ کرنا سنت ہی اور عورۃ کو مکرمۃ یعنی اولی اور درود اسلام کی علامتوں سی ہی
اگر ایک شہر کی لوگ سب کی سب اسکو چہوڑ دین تو امام لڑی اونکی ساتہہ جیسیکہ حکم ہی اذان وغیرہ میں اور وقت ختنہ کرنیکا بعضی کہتی ہین ساتوان دن ہی جیسیکہ
عقیقہ کا اور بعضونکی نزدیک سات برس اور بعضونکی نزدیک نو برس اور بعضونکی نزدیک جب چاہی حاصل یہہ کہ بالغ ہونی سی پہلی جب چاہی کری خصوصا ہمارے نزدیک کیونکہ ختنہ کرنا سنت
ہے اور ستر کا دکہلانا واجب ہے سنت کے ادا کرنیکی لیے ترک کرنا واجب کا نہین یعنی بعد بالغ ہونی کی ستر کا دکہلانا اسی باب مین حرام ہو جاتا ہے ادب کریگا تو واجب کے کہ ہو جائیگا

الفصل الثانی

عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السواک مطہرۃ للفم مرضاۃ للرب رواہ الشافعی واحمد والدارمی و
النسائی وروی البخاری فی صحیحہ بلا اسناد روایت ہی عائشہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مسواک سبب پاکی کی ہی منہ
کی واسطی موتہہ کی اور سبب رضامندی کی ہی واسطی پروردگار کی روایت کی یہہ شافعی اور احمد اور دارمی اور نسائی نی اور روایت کی بخاری نی بیچ
صحیح اپنی کی بغیر سند کی وعن ابی ایوب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع من سنن المرسلین الحیاء ویروی
الختان والتعطر والسواک والنکاح رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ایوب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چار چیزین ہین
طریقہ رسولون کی سی حیا کرنی اور روایت کیا گیا ہی ختنہ کرنا یعنی بعضی روایت مین بدلی الحیاء کی الختان آیا ہی اور خوشبو لگانی اور مسواک کرنی اور نکاح
کرنا روایت کی یہہ ترمذی نی ف چار چیزین طریقی رسولون کی ہین یہہ بات باعتبار اکثر کی فرمائی ہی کیونکہ بعضی چیزین سی بعضی نبی نی پرہیز

بہی کی جبکہ نکاح حضرت یحیی علیہ السلام نی نہین کیا اور مراد حیا سی یہہ ہی کہ باز رکہی نفس کو بری باتون سی اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ حضرت آدم اور حضرت شیث اور حضرت نوح اور حضرت ہود اور حضرت صالح اور حضرت لوط اور حضرت شعیب اور حضرت یوسف اور حضرت موسی اور حضرت سلیمان اور حضرت زکریا اور حضرت عیسی اور حضرت حنظلہ بن صفوان جو نبی تہی اصحاب الرس کی اور حضرت محمد صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین ختنہ کیی ہوئی پیدا ہوئی تہی اور بعضون نی حضرت کی ختنہ مین اختلاف بہی کیا ہی کہ بعد پیدا ہونی کی آپکا ختنہ ہوا ہی اور حضرت خوشبو لگاتی تہی ساتہہ مشک کی اور ابن حجر نی لکہا ہی کہ سنی جمع کی ہین حدیثین جو فضائل نکاح مین وارد ہوئی ہین بیش سوسی زیادہ ہین ح ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْقُدُ مِنْ لَيْلٍ وَّلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ اِلَّا يَتَسَوَّكُ قَبْلَ اَنْ يَّتَوَضَّأَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہا تہی حضرت نبی صلی اللہ علیہ سلم نہین سوتی رات کو اور نہ دنکو پس جاگتی مگر کہ مسواک کرتی پہلی وضو سی روایت کی یہہ احمد اور ابو داود نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت دنکو بہی آرام فرماتی تہی وقت قیلولہ کی پس یہہ سنت ہی شب بیداری اسکی سبب سی آسان ہوتی ہے جیسیکہ سحر کہانی سی روزہ آسان ہوتا ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ سو کی اٹہکر مسواک کرنی سنت مؤکدہ ہی بسبب سونیکی موہنہ مین تغیر آجاتا ہی اس سبب سی موہنہ صاف ہوجاتا ہی پہر احتمال ہی کہ حضرت وضو کی لیی دوبارہ مسواک نہ کرتی ہون اسی پر اکتفا کرتی ہون اور یہہ بہی احتمال ہی کہ وضو کی لیی دوبارہ مسواک کرتی ہون وقت ارادہ وضو کی تاکہ دیا پکی کرنی کی واللہ اعلم بشرح ع وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَنُّ فَيُعْطِيْنِي السِّوَاكَ لِاَغْسِلَهُ فَاَبْدَأُ بِهٖ فَاَسْتَاكُ ثُمَّ اَغْسِلُهُ وَاَدْفَعُهُ اِلَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا تہی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتی پس دیتی مجکو مسواک تاکہ دہوؤن اوسکو پس شروع کرتی مین ساتہہ اوسکی پس مسواک کرتی مین پہر دہوتی مین اوسکو اور دیتی حضرت کو روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** اسمین دلیل ہی اسپر کہ بعد مسواک کرنیکی دہو لینا اوسکا مستحب ہے اور کہا ابن ہمام نی کہ مستحب ہے یہہ کہ تین بار دہو ڈالی مسواک کو اور ہر بار پانی سی دہو دی اور مسواک نرم ہو اور حضرت عائشہ مسواک کو دہونی سی پہلی موہنہ مین اس لیی پہیر لیتی تہین کہ لعاب مبارک کی برکت ملی پہر اس لیی حضرت کو دیتی تہین کہ مسواک کرنی جو باقی رہی ہو اوسکو پورا کرلین اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ کسیکی مسواک کرنی اوسکی رضامندی سی مکروہ نہین اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ صالحین کی لعاب وغیرہ سی برکت حاصل کرنی اچہی ہی بشرح ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرَانِي فِي الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِي رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيْلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ اِلَى الْاَكْبَرِ مِنْهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ سلم نی فرمایا کہ دیکہا مینی اپنی تئین خواب مین کہ کرتا ہون مسواک پس آئی میری پاس دو شخص ایک انمین بڑا تہا دوسری سی پس ارادہ کیا مینی دینی مسواک کا چہوٹی کو اونمین سی پس کہا گیا واسطی میری مقدم کر تو بڑی کو پس دی مینی مسواک بڑی کو اون دونو مین سی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس سی بزرگی مسواک کی معلوم ہوئی کہ ایسی چیز ہی کہ حکم ہوا بڑی کی دینی کو کہ افضل ہے چہوٹی سی اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ کہانا اور خوشبو وغیر ذلک کی دینی مین بہی پہل بڑی ہی کی کری بشرح وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَاءَنِي جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطُّ اِلَّا اَمَرَنِي بِالسِّوَاكِ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ اُحْفِيَ مُقَدَّمَ فِيَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی امامہ سی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی فرمایا نہین آئی میری پاس جبرئیل علیہ السلام کبہی مگر حکم کیا مجکو ساتہہ مسواک کی تحقیق ڈرا مین اس سی کہ چہیل ڈالون مین اگلی جانب موہنہ اپنی کی روایت کی یہہ احمد نی **ف** یعنی بسبب تاکید کرنی جبرئیل کی کہ استعمال مسواک کا بہت کرتا ہون خوف ہوتا ہی مجہی موہنہ چہلجانیکا وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی تحقیق بہت

اور ہے جدا کرنا ہر ایک کا ساتھ نئی پانی کی دوست زیادہ رکھتا ہوں میں پس کچھ خلاف نہیں شرح وعن عبد اللہ بن عباس قال توضأ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرۃ مرۃ لم یزد علی ھذا رواہ البخاری اور روایت ہے عبد اللہ بن
عباس سے کہا وضو کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار نہیں زیادہ کیا اسپر یعنی اس وضو میں روایت کی یہہ بخاری نے وعن عبد اللہ
ابن زید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ مرتین مرتین رواہ البخاری اور روایت ہے عبد اللہ بن زید سے کہ تحقیق نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا دو دو بار روایت کی یہہ بخاری نے وعن عثمان انہ توضأ بالمقاعد فقال الا اریکم وضوء
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتوضأ ثلثا ثلثا رواہ مسلم اور روایت ہے عثمان رض سے تحقیق انہوں نے
وضو کیا بیچ مقاعد کی کہ نام ایک جگہہ کا ہے پس کہا کیا نہ دکھلاؤں میں تمکو وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس وضو کیا تین تین بار روایت کی یہہ مسلم نے
ف ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ اعضاء وضو کی کبھی ایک ایک بار دہوتی اور کبھی دو دو بار اور کبھی تین تین بار اور اکثر تین ہی تین بار دہوتی تھی پس
ایک ایک بار تو بیان جواز کی لیے دہوتی کہ یہہ ادنی درجہ ہے اور فرض ہے اسقدر سے اصل وضو میں ہوجاتا ہے اور اسیطرح دو دو بار بھی بیان جواز کی لیے
دہوتی کہ وضو اسمیں بہی ہوجاتا ہے اور تین تین بار نہایت مرتبہ طہارت کا ہے اب زیادتی اسپر منع ہے اور بعضی حدیثوں میں دہونا بعضی اعضا کا تین
بار اور بعضے کا دو بار اور بعضی کا ایکبار بھی آیا ہے یہہ بیان جواز کی لیے ہے اور بعضوں کی نزدیک ایکبار دہونا اعضاء وضو کا گناہ ہے واسطے ترک کرنی
سنت مشہورہ کی لیکن صحیح یہہ ہے کہ گناہ نہیں کیونکہ یہہ بھی حدیث میں آیا ہے اور یہہ جو کہا کہ وضو کیا تین تین بار یعنی ہر ایک عضو اعضاء وضو سے تین تین بار
دہویا بظاہر میں اس سے یہہ معلوم ہوا کہ سر پر مسح بھی تین بار کیا لیکن اور روایتیں کہ انمیں تفصیل اعضاء وضو کی دہونی کی نقل کی ہیں چنانچہ روایات
صحیحین گذری وہ دلالت کرتی ہیں اسپر کہ مسح سر کا ایکبار ہی کیا شرح وعن عبد اللہ بن عمرو قال رجعنا مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من مکۃ الی المدینۃ حتی اذا کنا بماء بالطریق تعجل قوم عند العصر فتوضؤا وھم عجال فانتھینا
الیھم واعقابھم تلوح لم یمسھا الماء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ویل للاعقاب من النار اسبغوا الوضوء رواہ مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا پہری ہم
ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ سے طرف مدینہ کی یہانتک کہ جسوقت پہنچے ہم ایک پانی پر کہ تہا راہ میں جلدی کی ایک جماعت نے وضو کرنی
میں نزدیک نماز عصر کی پس وضو کیا اور وہ لوگ تہی جلدی کرنیوالی پہر پہنچے ہم طرف انکی اور ایڑیاں انکی چمکتی تہیں نہیں پہنچا تہا انکو پانی پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وای واسطے ایڑیوں کی آگ سے پورا کرو وضو روایت کی یہہ مسلم نے ف جلدی کی معنی اس جملہ کی یہہ ہیں کہ طلب جلدی کی
کی چلنے میں اور ہم سے آگی بڑہ گئی نزدیک داخل ہونی وقت عصر کی پہلی وضو کرنیکی لیے پس وضو کیا جلدی جلدی بسبب تنگی وقت کی اور معنے
لفظ ویل کی علمانے کئی طرح پر لکہی ہیں کہا امہری رح نے صحیح قول بیچ معنی اسکی وہ ہے جو روایت کیا ہے ابن حبان نے حدیث ابی سعید سے
کہ ویل ایک نالا ہے دوزخ میں اور بعضوں نے اسکی معنی شدت عذاب کی کہی ہیں اور بعضوں نے کہا کہ وہ ایک پہاڑ ہے پیپ کا اور لہو کا دوزخ میں
اور بعضوں نے کہا کہ یہہ ایک کلمہ ہے کہ رنج رسیدہ بولتا ہے اور اصل اسکی معنی ہلاک اور عذاب کی ہیں اور ظاہر تر یہہ ہے کہ حمل کریں اسکو اصل پر یعنی
ہلاک عظیم اور عذاب الیم ہے واسطے ایڑیوں کی ایڑیوں کی لیے خاص عذاب اس لیے فرمایا کہ وہ دہولی نہ گئی تہیں اور بعضوں نے یہہ معنے
لکہی ہیں کہ ایڑیوں سے صاحب ایڑیوں کی مراد ہیں یعنی جنکی ایڑیاں خشک رہ گئی تہیں انکو یہہ فرمایا اور پورا کرو وضو یعنی فرائض اور سنن اسکی
ادا کرو اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ اگر مقدار ایک ناخن کی خشک رہ جاوی تو وضو درست نہیں ہوتا اور یہہ حدیث مرسل ہے اسپر کہ دہونا پاؤں کا وضو

مین فرض ہی کہ اوسکی ترک پر وعید یعنی ڈر کا فرمایا مسح کافی نہین اور یہی مذہب اور عقیدہ ہی تمام فقہا کا ہر وقت مین اور خلاف اسکا کسی عالم سی کہ لائق اعتبار کی ہو ثابت نہین ہوا اور جسنی کہ بیان کیا ہی وضو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کرام مین سی مانند حضرت علی اور حضرت عثمان اور عبد اللہ بن زید کی کہ اونکو حاکی یعنی بیان کرنیوالا وضو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہتی ہین اور مانند جابر اور ابوہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو اور سوا انکی رضی اللہ عنہم سب متفق ہین اسپر کہ انحضرت دہویا کرتی تہی پانو مبارک وقت وضو کی اگر موزہ نہ پہنی ہوتی تہی اور حدیثین ان گنت کہ مرتبہ تواتر کو پہنچتی ہین اس باب مین وارد ہوئی ہین اور یہہ وعید اوپر ترک اوسکی حدیثون بیشمار مین وارد ہوا ہی اور عبد اللہ بن عمر رضی سی منقول ہے کہ صحابہ مسح پانو پر کیا کرتی تہی یہانتک کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ پورا کرنی وضو کی اور وعید فرمائی اوسکی ترک پر پس چہوڑ دیا انہونی مسح کو اور وہ منسوخ ہوا اور طحاوی نی عبد الملک بن سلیمان سی روایت کی ہی کہ کہا اونہون نی کہ کہا مینی عطا خراسانی کو کہ بڑی تابعین سے ہین آیا خبر پہنچی ہی تجکو کسی اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ مسح کرتی تہی قدمون اپنی پر کہا اونہون نی نہ قسم اللہ کی خلاصہ کلام اس باب مین یہہ ہے کہ کتاب اللہ مین یہہ حکم مجمل اور مشتبہ واقع ہوا ہی اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نی کہ حد شہرت اور تواتر کو پہنچی ہے اوسکو بیان کیا اور واضح کر دیا کہ مراد اللہ کی یہہ ہی پس شیعونکی مذہب مین کہ پانو کو مسح کرتی ہین محض غلطی اور برا کرتی ہین ؛ ع ح ؛

وعن الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی وضو کیا پہر مسح کیا اوپر بالون پیشانی اپنی کی اور پگڑی پر اور موزون پر روایت کی یہہ مسلم نی **ف** بیچ مقدار مسح سر کی اختلاف واقع ہوا ہی علما مین امام مالک کی مذہب مین سارے سر کا مسح فرض ہی اور امام شافعی کی نزدیک مسح بعض سر کا کافی ہی اگرچہ دو تین بال ہون اور امام ابو حنیفہ کی مذہب مین مسح چوتہائی حصہ سر کا فرض ہے اور دلیل انکی یہی ناصیہ کی حدیث ہے کہ ناصیہ کہتی ہین چوتہائی حصہ سر کو آگی کی جانب سے اگر مسح تمام سر کا فرض ہوتا تو حضرت اوپر مسح ناصیہ کی کفایت کرتی اور اگر اس سی کم کا فرض ہوتا تو کبہی بیان جواز کی لیے وہ بہی کرتی پس معلوم ہوا کہ فرض اسیقدر ہی اور پگڑی پر مسح کرنیکی یہہ معنی شارحین نی بیان کیے ہین کہ جب حضرت چوتہائی سر کا مسح کہ فرض تہا ادا کر چکی تو واسطی کامل کرنیکی اور ادای سنت کی کہ وہ مسح ساری سر کا ہی بجای مسح بقیہ سر کی پگڑی پر مسح کر لیا اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ احتمال رکہتا ہی کہ حضرت نی مسح ناصیہ پر کر کر پگڑی درست کی ہوگی پس راوی نی گمان کیا مسح کا واللہ اعلم اور مسح کرنا فقط پگڑی پر بغیر مسح سر کی جیسیکہ موزی پر کرتی ہین درست نہین تینون اماموں کی نزدیک مطلق مگر امام احمد کی نزدیک درست ہے بشرطیکہ پگڑی طہارت پر پہنی ہو اور تمام سر کو پگڑی نی ڈہانک لیا ہو جیسیکہ حکم موزہ کا ہی ؛ ح ع

وعن عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي طُهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی شروع کرنا داہنی طرف سی جب تک ہو سکتا بیچ ساری کامون اپنی کی بیچ طہارت اپنی کی اور کنگہی کرنی اپنی کی اور پاپوش پہننی اپنی کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** لفظ ما استطاع مین اشارہ ہی اوپر تاکید اور محافظت اس کام کی اور طہارت کرنی مین داہنی طرف سی شروع کرنا دوست رکہتی تہی یعنی وضو مین دایان ہاتہہ اور دایان پانو پہلی دہوتی اور بایان پیچہی اور نہانی مین داہنی جانب پہلی دہوتی پہر بائین اور یہہ تین چیزین بطریق تمثیل کی بیان کین اور جو چیزین کہ قبیلہ بزرگی کرنی اور زینت کی سی ہین سب اسمین داخل ہین یعنی اونکو بہی داہنی طرف سی شروع کرتی جیسیکہ کپڑا پہننا اور ازار پہننی اور موزہ پہننا اور مسجد مین داخل ہونا اور مسواک کرنی اور پاخانہ سی نکلنا اور سرمہ لگانا اور ناخون کتروانی اور بال بغل اور لبون کی تروانی اور سر منڈوانا اور بال زیر ناف کی لینی اور مصافحہ کرنا اور کہانا

اور پینا اور لینا اور دینا کسی چیز کا اور جو چیزیں کہ لائق بزرگی کرنیکی نہیں ہیں انکو بائیں طرف سے شروع کرنا مستحب ہے جیسے کہ پاخانہ میں جانا اور
بازار میں جانا اور گناہ کی جگہہ میں جانا اور نکلنا مسجد سے اور ناک سنکنی اور تہوکنا اور استنجا کرنا اور کپڑے اوتارنے اور جوتی اوتارنی اور مانند انکی
اور حقیقت میں ان چیزونکی بائیں طرف سے شروع کرنے میں تکریم دائیں طرف ہی کی لازم آتی ہے مثلاً مسجد سے بایاں پانو پہلے نکالا تو تکریم دائیں پانو کی
کے کہ اوسکو بزرگ جگہہ میں باقی رکہا ہے اور چیزونکو قیاس کرلے پس یہہ سب بسبب شرف اور بزرگی دائیں طرف کی ہے اسی لیے فرشتہ دائیں ہاتہہ کا شرف رکہتا
ہے بائیں ہاتہہ والے پر اور ہمسایہ دائیں طرف کا مقدم ہے بائیں طرف کی ہمسایہ پر رح ع

الفصل الثانی

فصل دوسری عن

اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَبِسْتُمْ وَاِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَؤُا بِاَیَامِنِكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پہنو تم یعنی کوئی چیز اور جب وضو کرو تم پس شروع کرو ساتہہ داہنی طرف اپنی کی روایت کی یہہ احمد و ابوداود نے

وعن سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ یَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ وَزَادُوْا فِیْ اَوَّلِهٖ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَهٗ

اور روایت ہے سعید بن زید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں وضو واسطے اوس شخص کے کہ نہیں یاد کیا نام اللہ کا وضو پر یعنی جسنے ابتدا
وضو میں اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا اوسکا وضو پورا نہوا کہ جسپر ثواب ملے روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی احمد اور ابوداود نے ابی ہریرہ سے
اور دارمی نے ابی سعید خدری سے اونہوں نے باپ سے اور زیادہ کیا احمد وغیرہ نے بیچ اول اس حدیث کے کہ نہیں نماز واسطے اوس شخص کے کہ نہیں وضو واسطے اوسکے

ف امام احمد کے نزدیک بسم اللہ کہنی ابتدا وضو میں واجب ہے اور جمہور علما کے نزدیک سنت ہے یا مستحب اور سلف سے یہہ الفاظ کہنے منقول ہیں سبحان
اللہ العظیم وبحمدہ اور بعضوں نے کہا ہے کہ افضل ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد اعوذ پڑہنے کے اور مشہور یہہ الفاظ ہیں بسم اللہ والحمد للہ علی دین الاسلام
اور عن ابی سعید عن ابیہ کہنا سہو ہے صواب یوں ہے عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ؛ رح ع

وعن لَقِیْطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَیْنَ الْاَصَابِعِ وَبَالِغْ فِی الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ اِلٰى قَوْلِهٖ بَیْنَ الْاَصَابِعِ

اور روایت ہے لقیط بن صبرہ سے کہا کہ کہا میں نے اے رسول خدا کے خبر دے مجکو وضو سے فرمایا پورا کر وضو کو اور خلال کر درمیان اونگلیونکے اور خوب
پہنچا پانی ناک میں مگر یہہ کہ ہو تو روزہ دار روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ اور دارمی نے تا قول اونکے بین الاصابع

ف خبر دے وضو سے یعنی کمال وضو کا تعلیم فرمایئے کہ جس سے مستحق ثواب کے ہوں فرمایا پورا کر وضو یعنی فرائض اور سنتیں اوسکی اچھی طرح ادا کر اور خلال
کرنا ہاتہہ اور پانو کی اونگلیوں کا سنت ہے امام اعظم صاحب اور امام شافعی رح کے نزدیک اور یہہ حکم اوس صورت میں ہے کہ اونگلیاں بحسب خلقت کے آپس سے
جدا اور کشادہ ہوں اور اگر آپس میں ملی ہوں اسطرح کہ پانی بے تکلف اونمیں نہیں پہنچ سکتا تو خلال کرنا واجب ہے اور ہمارے نزدیک خلال اسطرح کرے کہ
دائیں ہاتہہ کی ہتیلی بائیں ہاتہہ کی پشت پر رکہہ کر اونگلیاں دائیں ہاتہہ کی اونگلیوں بائیں ہاتہہ کی میں ڈالے کہ اولی یونہی ہے اور پانو کی اونگلیوں
کا خلال بائیں ہاتہہ کی چہنگلیا سے کرے اسطرح کہ اوسکو دائیں پانو کی چہنگلیا کے نیچے سے داخل کر کر خلال شروع کرے ہر اونگلی میں یونہی کرتا جاوے
حتی کہ دوسرے پانو کی چہنگلیا تک پہنچے اور حد ناک میں پانی دینے کی یہہ ہے کہ پانی نرمہ ناک تک پہنچے اور مبالغہ اوسکا یہہ ہے کہ وہاں سے آگے گذر جاوے
پس یہہ مبالغہ اگر روزہ سے نہو وے تو کرے اور روزہ دار کو مکروہ ہے اور کلی کرنی اور ناک میں پانی دینا امام اعظم رح کے نزدیک وضو میں سنت ہے

وغسل مین فرض اور امام شافعی کی نزدیک دونون سنت ہین وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ أَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ وضو کرے تو پس خلال کر درمیان انگلیون ہاتھون اپنی کی اور پانونکی کے روایت کی یہہ ترمذی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی مانند اسکی کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے ف خلال ہاتھون کا بعد دہونی ہاتھون کی کری اور خلال پانو کا بعد دہونی انکی افضل یونہی ہی ؛ ع ؛ وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ يَدْلُكُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی مستورد بن شداد سی کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جسوقت کہ وضو کرتی تہی یعنی خلال کرتی انگلیان پانونکی ساتہہ چہنگلیا اپنی کی یعنی بائین چہنگلیا سی روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی ف معنی یدلک کے یہہ ہین کہ خلال کرتی تہی جیسیکہ روایت احمد مین لفظ یخلل کا آیا ہی پس یہہ دلیل ہی اسکی کہ بائین چہنگلیا سی خلال پانونکی مستحب ہے یا معنی یدلک کی یہہ ہین کہ پہیرتی تہی چہنگلیا انگلیون پانونکی پر اس صورت مین یہہ دلیل ہو وےگی اسکی کہ ملنا تمام اعضا کا مستحب ہے ع وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَأَدْخَلَهُ تَحْتَ حَنَكِهِ فَخَلَّلَ بِهِ لِحْيَتَهُ وَقَالَ هٰكَذَا أَمَرَنِي رَبِّي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی انس سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ وضو کرتی لیتی ایک چلو پانی سے پہر داخل کرتی اوسکو نیچی ٹہوڑی اپنی کی پس خلال کرتی ساتہہ اوسکی ڈاڑہی اپنی کو اور فرمایا اسیطرح سی حکم کیا مجکو پروردگار میری نی یعنی ساتہہ وحی خفی کی روایت کی یہہ ابوداود نی ف یہہ خلال مستحب ہے بعد دہونی موتہہ کی کری اور طور اوسکا یہہ ہی کہ انگلیان ڈاڑہی کی نیچی داخل کرکے اور اوپر کو نکالے ؛ ع وَعَنْ عُثْمَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عثمان سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی خلال کرتی ڈاڑہی اپنی کی روایت کی یہہ ترمذی اور دارمی نی وَعَنْ أَبِي حَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتّٰى أَنْقَاهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طَهُورِهِ فَشَرِبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُورُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی حیہ سی کہا دیکہا مینی حضرت علی رض کو کہ وضو کیا پس دہوئی دونون ہاتہہ اپنی یہانتک کہ پاک کیا انکو پہر کلی کی تین بار اور ناک مین پانی دیا تین بار اور دہویا موتہہ اپنا تین بار اور دونون ہاتہہ کہنیون تک تین بار اور مسح کیا سر اپنی کو ایکبار پہر دہوئی دونو پانو اپنی ٹخنی تک پہر کہڑی ہوئی پس لیا بچا ہوا پانی وضو اپنی کا اور پیا اوسکو کہڑی کہڑی پہر کہا حضرت علی نی دوست رکہا مینی یہہ کہ دکہلاؤن تمکو کہ کسطرح تہا وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا روایت کی یہہ ترمذی اور نسائی نی ف وضو کی پانی مین برکت آجاتی ہی اس لیی اوسکو پیا اور یہہ پانی کہڑی ہوکر پینا بہی جائز ہی ؛ ع وَعَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ نَحْنُ جُلُوسٌ نَنْظُرُ إِلٰى عَلِيٍّ حِينَ تَوَضَّأَ فَأَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فَمَلَأَ فَمَهُ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى فَعَلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى طُهُورِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا طُهُورُهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبد خیر سی کہا ہم تہی بیٹہی ہوئی دیکہتی طرف حضرت علی رض کی جسوقت کہ وضو کرتی تہی پس داخل کیا ہاتہہ اپنا داہنا باسن مین پس بہرا موتہہ اپنا پس کلی کی اور ناک مین پانی دیا اور سنکی ناک ساتہہ بائین ہاتہہ اپنی کی کیا یہہ تین بار پہر کہا جو شخص کہ خوش لگی اوسکو یہہ کہ دیکہی طرف وضو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس یہہ ہی وضو حضرت صلعم کا یعنی مانند وضو انکی

روایت کی یہہ دارمی نی ف مقصود راوی کو یہان یہہ تہا کہ کیفیت کلی اور ناک مین پانی دینی اور ناک سنکنی کی بیان کری اور باقی وضو معلوم تہا اس
لیے نہ بیان کیا ۳ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ
كَفٍّ وَاحِدٍ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن زید سی کہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کلی کی اور ناک مین پانی دیا ایک چلو سی
کیا یہہ تین بار روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی ف کیا یہہ یعنی مجموع یا ہر ایک تین بار یعنی اسمین دو احتمال ہین یا یہہ کلی کی اور ناک مین پانی
دیا ایک چلو سی تین بار اسیطرح کیا یا یہہ کہ تین کلیان تین چلو سی کین پہر اسیطرح ناک مین پانی دیا تین بار اور اخیر معنی مناسب تر اور مطابق اکثر روایات
کی ہین اور ایک احتمال اسمین اور بہی ہو سکتا ہی کہ یہہ دونو چیزین ایک ساتھ ایک تہہ سی کین دو سلسلہ تہہ نہ لگایا اور اسیطرح یہہ احتمالات اوپر کی حدیث مین
بہی ہین ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَاُذُنَيْهِ بَاطِنِهِمَا بِالسَّبَّاحَتَيْنِ وَظَاهِرِهِمَا
بِاِبْهَامَيْهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی تحقیق نبی صلعم نی مسح کیا سر اپنی کا اور دونون کانون اپنی کا اندر اونکی ساتھہ دونو انگلیون
شہادت کی اور اوپر اونکی ساتھہ انگوٹہون اپنی کی روایت کی یہہ نسائی نی وَعَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ اَنَّهَا رَاَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ قَالَتْ فَمَسَحَ رَاْسَهٗ مَا اَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا اَدْبَرَ وَصُدْغَيْهِ وَاُذُنَيْهِ مَرَّةً وَّاحِدَةً وَفِيْ رِوَايَةٍ
اَنَّهٗ تَوَضَّاَ فَاَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ حُجْرَيْ اُذُنَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ الرِّوَايَةَ الْاُوْلٰى وَاَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ الثَّانِيَةَ اور روایت
ہے ربیع بنت معوذ سی یہہ کہ اون نی دیکہا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتی کہا پس مسح کیا حضرت نی سر اپنی کا جو کچہہ کہ اگلی جانب ہے اور
سے اور جو پچہلی جانب ہے او کنپٹیون اپنی کو اور کانون اپنے کو ایکبار اور ایک روایت مین ہی کہ تحقیق اونہون نی وضو کرنی مین داخل کین دونو انگلیان
اپنی بیچ دونو سوراخون کانون اپنی کی روایت کی یہہ ابوداود نی اور روایت کی ترمذی نی روایت پہلی اور احمد اور ابن ماجہ نی دوسری ف لفظ صدغیہ
اور اذنیہ عطف کیی گئی ہین لفظ راسہ پر سکو عطف خاص علی عام کہتی ہین یعنی مسح کیا ساتھہ پانی سر کی یعنی جو پانی کہ مسح سر کی لیی لیا تہا اوسی سے انکو بہی
مسح کیا چنانچہ مذہب امام اعظم صاحب کا یہی ہی اور صدغ کہتی ہین اوس جگہہ کو کہ درمیان کان اور آنکہہ کے ہے اور جو بال کہ اس جگہہ پر لٹکی رہتے ہین انکو بہی صدغ کہتی ہین
کذا فی القاموس اور ابن مالک نی کہا ہی کہ صدغ اون بالونکو کہتی ہین کہ درمیان کانون اور ناصیہ کی ہین دونو طرف سر کی پس یہہ معنی مناسب ہین مذہب
حنفیہ کی اور شرح السنہ مین لکہا ہی کہ اختلاف کیا ہی علما نی بیچ تین بار مسح کرنیکی کہ آیا سنت ہی یا نہین پس اکثر علماء تو یہی کہتی ہین کہ ایکبار ہی مسح کری
چنانچہ تینون اماموںکا مذہب یہی ہی اور مشہور مذہب شافعی مین یہہ ہی کہ مسح مین بار کرنا کہ ہر بار نیا پانی لینا جاوی سنت ہی اور اکثر علما بہی اسپر ہین مگر شافعی
کہ تین بار مسح کرنا مستحب کہتے ہین اور ابوداود نی کہا ہی کہ حدیثین حضرت عثمان سی کہ صحیح ہین وہ دلالت کرتی ہین کہ مسح ایکبار ہی اور شمنی نی کہا ہی
کہ تین بار مسح کرنا ساتھہ نئی پانیون کی بدعت ہی لیکن ہدایہ مین کہا ہی کہ تین بار مسح کرنا ایک ہی پانی سی مشروع ہی اور روایت کیا گیا ہی امام اعظم
سے ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَاَنَّهٗ مَسَحَ رَاْسَهٗ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ
يَدَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ زَوَائِدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن زید سی تحقیق اون نی دیکہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وضو کیا اور مسح کیا سر اپنے
کو ساتھہ پانی کی کہ نہ تہا بچا ہوا ہاتہون سی یعنی اور نیا پانی لیکر مسح کیا روایت کی یہہ ترمذی نی اور روایت کی یہہ مسلم نی لیکن ساتھہ زیادتی کی کہ
اوسمین اور اعضاء وضو کی دہونی کا بہی ذکر ہی ف حنفیہ کی کتابو مین مذکور ہی کہ اگر کوئی ہاتہہ دہو چکا اور تری اوسکی جو باقی ہی اوس سے اگر مسح
کر لیا تو مسح ہو جاتا ہی اور اگر کسی عضو پر مسح کیا تہا اور اوسکی تری باقی رہی تو اوس تراوت سی مسح درست نہین اور ایک حدیث بہی اس باب مین نقل
کرتی ہین ابن مسعود سی اور اس حدیث مین بہی ساتھہ روایت ابن لہیعہ کی نقل کیا ہی بار غیر من فضل یدیہ کہ لفظ غیر ساتھہ ب کی ہی یعنی مسح کیا ساتھہ

پانی کی کہ باقی رہتا تہا اتہہ مین بعد دہونی کی لیکن صحیح روایت یہی ہی جو متن مین مذکور ہوئی پہر اول تو یہی ہوا کہ نیا پانی لی اور جائز یہہ بہی ہو کہ ہاتہہ
کی باقی رہی ہوئی پانی سی مسح کر لی ح **وعن** ابی امامۃ ذکر وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وکان یمسح
الماقین وقال الاذنان من الراس رواہ ابن ماجۃ وابو داود والترمذی وذکرا قال حماد لا ادری الاذنان من
الراس من قول ابی امامۃ ام من قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ ذکر کیا وضو حضرت رسول خدا صلعم کا کہا ہم
حضرت ملتی آنکھون کی کو یونکو اور کہا کہ کان بہی سر مین سی ہین روایت کی یہہ ابن ماجہ اور ابو داؤد اور ترمذی نی اور ذکر کیا ابو داؤد اور ترمذی نے کہ کہا
حماد نی نہین جانتا مین کہ الاذنان من الراس قول ابی امامہ کا ہی یا فرمایا ہوا رسول خدا کا ہی صلی اللہ علیہ وسلم **ف** ماق کہتی ہین اوس گوشہ چشم کو کہ
ناک کیطرف ہوتا ہی کذا فی القاموس اور جوہری نی لکہا ہی کہ دونون طرف کی گوشہ چشم کو کہتی ہین پس ملی یہی ہی کہ دونو کونونکو ملی مونہہ دہوتی وقت
انکو ملنا مستحب ہے تا چیپڑ وغیرہ چہوٹ جاوی اور یہہ جو کہا کہ کان بہی سر مین سی ہین اس سی دو حکم نکلتی ہین ایک تو یہہ کہ کانونکو سر کی ساتہہ مسح کری کر
اور دوسرے یہہ کہ سر کی مسح کی لیی کہ پانی لیا ہی اوس سی کانونکو بہی مسح کری نیا پانی نہ لی پہر اول حکم مین تو چارون امام متفق ہین اور دوسرا
حکم کہ مسح کانون کا سر کی پانی بچی ہوئی سی کری مذہب امام اعظم اور امام مالک اور امام احمد کا ہی اور یہہ حکم اکثر حدیثون سی ثابت ہوتا ہی اور شافعی کی
نزدیک نئی پانی سی مسح کری چنانچہ ایک حدیث بہی اس بات مین وارد ہوئی ہی معلوم ایسا ہوتا ہی کہ اکثر ایسا ہی پانی سر اور کانونکو حضرت مسح کرتی
ہونگی اور کبہی کہ ہاتہہ مین تری نہ باقی رہتی ہو گی نیا پانی لیتی ہونگی واللہ اعلم بہ ح ع **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ
قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسالہ عن الوضوء فاراہ ثلثا ثلثا ثم قال ھکذا الوضوء
فمن زاد علی ھذا فقد اساء وتعدی وظلم رواہ النسائی وابن ماجۃ وروی ابو داود معناہ
اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی اون نی اپنی دادا سی کہا کہ آیا ایک گنوار طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پوچہتا تہا کیفیت وضو پہر
پس دکہلایا اوسکو دہونا اعضاء وضو کا تین بار پہر فرمایا اسطرح سی ہی وضو یعنی وضو کامل پہر جو شخص کہ زیادہ کری اسپر پس تحقیق برا کیا اور تعدی کی
اور ظلم کیا روایت کی یہہ نسائی اور ابن ماجہ نی اور روایت کی ابو داود نی معنی اسکی **ف** برا کیا کیونکہ سنت کو چہوڑ دیا اور تعدی کی یعنی سنت کی حد سے
پرے گیا بسبب بے ادبی کی اور ظلم کیا اپنی نفس پر بسبب مخالفت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ح ع **وعن** عبد اللہ بن المغفل انہ سمع ابنہ
یقول اللھم انی اسالک القصر الابیض عن یمین الجنۃ قال ای بنی سل اللہ الجنۃ وتعوذ بہ من
النار فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ سیکون فی ھذہ الامۃ قوم
یعتدون فی الطھور والدعاء رواہ احمد وابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی یہہ کہ اونہون نی سنا بیٹی اپنی کو کہتا تہا
یا الہی تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی محل سفید داہنی طرف جنت کی کہا ای بیٹی میری مانگ اللہ سی بہشت اور پناہ پکڑ ساتہہ اوسکی آگ سی یعنی یہہ تحکم اور
اور فضول کلام کیا ہی کہ جا ای معین اور پسند خاص کی بہشت سی مانگتا ہی بلکہ یون مانگ جسطرح کہ بیان کی پس تحقیق مینی سنا ہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی تحقیق ہوگی اس امت مین ایک قوم کہ زیادتی کرینگی طہارت مین اور دعا مین روایت کی یہہ احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف**
زیادتی طہارت مین یہہ ہی کہ تین بار سی زیادہ اعضاء دہووی اور پانی زیادہ خرچ کری اور دہونی مین اتنا مبالغہ کری کہ حد وسواس کو پہنچی اور زیادتی
دعا مین یہہ ہی کہ بے ادبی کری اور قیدین لگاوی مطلب مانگنی مین یا ایک چیز خارج احاطہ امکان اور عادت سی سوال کری ح **وعن**
ابی بن کعب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان للوضوء شیطانا یقال لہ الولھان فاتقوا وسواس

الماء رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب ولیس اسنادہ بالقوی عند اھل
الحدیث لانا لا نعلم احدا اسندہ غیر خارجۃ وھو لیس بالقوی عند اصحابنا اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سی کہا کہ تحقیق واسطی وضو کی ہی شیطان کہا جاتا ہی اوسکو ولہان پس بچو وسوسہ پانی کی سی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا
ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے اور نہین اسناد اسکی قوی نزدیک محدثین کی سواسطی کہ ہم نہین جانتی کسیکو کہ مسند بیان کیا ہو اسکو سوا خارجہ کی کہ نام ہی ایک
عالم کا اور وہ نہین قوی نزدیک یاروں ہمارے کی یعنی محدثین کی ف ولہان کی معنی ہین جاتا رہنا عقل کا اور متحیر ہونا یہہ نام اس شیطان کا اسلیے
ہے کہ لوگونکی دلوںمین وسوسی ڈالکر حیرت ناک اور بی عقل کر دیتا ہی اسی وہم مین رہتی ہین کہ اس عضو پر پانی پہنچا ہی یا نہین ایکبار دہویا یا دو بار پس
بچو وسوسی پانی کیسی یعنی اسطرح کی وسواس پانی کی استعمال کرنی مین آوین تو دفع کرو تا سنت کی حد سی نہ نکلجاؤ ؁ ع وعن معاذ بن جبل
قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ مسح وجھہ بطرف ثوبہ رواہ الترمذی اور روایت ہی معاذ بن
جبل سی کہا کہ دیکھا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جسوقت کہ وضو کرتی پونچھتی مونہہ اپنا ساتھہ کونی کپڑی اپنی کی روایت کی یہہ ترمذی نی ف
ساتھہ کپڑی اپنی کی یعنی چادر وغیرہ سی اور زیلعی نی شرح کنز مین لکھا ہی کہ جائز ہی رومال سی پونچھنا بعد وضو کی چنانچہ روایت کیا گیا ہی عثمان
اور انس اور حسن بن علی رضی اللہ عنہم سی اور حدیث مابعد کی بہی دلالت کرتی ہی اسکی جواز پر اور مستحب لکھا ہی پونچھنا اعضاء وضو کا منیۃ المصلی اور بعضی
کتابوں حنفیہ مین لکھا ہی اگر بقصد تکبر کی نہو مکروہ نہین اور اگر بقصد تکبر کی ہو مکروہ ہی اور مذہب شافعی مین نہ پونچھنا سنت ہی وضو والی کو بہی اور
غسل والی کو بہی دلیل انکی یہہ ہی کہ حضرت میمونہ ام المومنین حضرت پاس رومال بعد وضو حضرت کی آپ نے اوسکو رد کر دیا اور شروع کیا کہ سکاتی تہی پانی ساتھ
ہاتھہ اپنی کی اوسکا جواب یہ دیتی ہین کہ ممکن ہی کہ یہہ بات بسبب کسی عذر کی ہوئی ہو ؁ ح وعن عائشۃ قالت کان لرسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرقۃ ینشف بھا اعضائہ بعد الوضوء رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث لیس بالقائم و
ابو معاذ الراوی ضعیف عند اھل الحدیث اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہا تہا واسطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کپڑا پونچھتی تہی ساتھہ
اوسکی اعضا اپنی بعد وضو کی روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث نہین قوی اور ابو معاذ راوی ضعیف ہی نزدیک محدثین کی ف اور کہا ترمذی
نی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اس مقدمہ مین کوئی حدیث صحیح نہین آئی ہی اور اجازت دی ہی بیچ پونچھنی بعد وضو کی ایک قوم نی اصحاب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی اور اوہون نی کہا کہ انکی ہین اور یہہ بات اونہون نی اپنی دلسی نکالی ہی پس یہہ مضمون سید جمال الدین شافعی نی نقل کیا ہی اکثر
علما نی اسکا یہہ جواب دیا ہی کہ یہہ کہنا تمہارا کہ اونہون نی اپنی دلسی یہہ بات نکالی ہی صحیح نہین ہی یہہ کہنا اپنی دلسی نکالا ہی کیونکہ نہین ہو سکتا کہ مثل
عثمان اور انس اور حسن بن علی رضی اللہ عنہم کی اپنی دلسی کچھہ نکال لین بلکہ فعل انکا دلالت کرتا ہی کہ اس حدیث کی کچھہ اصل ہی اور علاوہ اسکی عمل
کرنا ساتھہ حدیث کی اگرچہ ضعیف ہو اولی ہی عمل کرنی ساتھہ رای کی اگرچہ قوی ہو واللہ اعلم

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ثابت بن ابی صفیۃ قال قلت لابی جعفر ھو محمد الباقر حدثک جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
توضأ مرۃ مرۃ ومرتین مرتین وثلثا ثلثا قال نعم رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ثابت
بن صفیہ سی کہا کہ کہا مینی واسطی باپ جعفر صادق کی کہ وہ محمد باقر ہین کیا حدیث کی تمکو جابر نی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی وضو کیا ایک ایکبار یعنی
کبہی اور دو دو بار یعنی کبہی اور تین تین بار یعنی کبہی فرمایا ہان روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف حضرت امام محمد باقر بڑی فقہاء مدینہ مطہرہ کی
سے ہین اور بڑی محدث تہی روایت کرتی ہین اپنی والد ماجد حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہما سی اور اور صحابہ سی اور جابر بن عبد اللہ الصحابی

پاس امدورفت بہت رکہتی اور انسی بہت حدیثین سنتی اور منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جابر کو اشارہ کیا تہا انکی تعلیم کی لیی کہ ایک شخص اولاد میری سی تیری پاس آکر علم سیکہی گا چنانچہ یہہ جابر پاس تشریف لاتی تو جابر اندہی تہی بسبب کبر سن کی پوچہتی کہ تو کون ہی پہلا یہہ فرمائی کہ مین ہون محمد بن علی پس جابر کہتی مرحبا یا ابن رسول اللہ وولد اسبطیہ ریحانیہ پہر ہاتہہ اپنا امام باقر کی گریبان مین ڈالتی اور گردن اور بغل و سینہ پر پہیرتی اور بوسی خلاص عقیدت کی بیچ داغ انس و محبت کی سونگتی اور کہتی کہ پوچہہ مجہسی جو چاہتی جو چاہ حدیثون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ ہر باب مین ان سی بہت حدیثین یاد رکہتا ہون پس ثابت نی امام محمد باقر سی پوچہا کہ کیا اسکو حدیث کی ہی جابر نی یہہ عادت محدثین کی ہی کہ قاری شیخ کی آگی کہتا ہی حدثک فلان عن فلان اپنی اسناد کو پہنچاتا ہی حضرت تک اور شیخ چپکا سنتا ہی اخیر کو اقرار کرتا ہی کہتا ہی نعم یہہ ایک طرق روایت سی ہی اور ہی یہہ منہ پر کہتی شیخ کی حدثنی فلان الی آخرہ تک اور شاگرد سنتا رہتا ہی ۱۲ ح ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَقَالَ هُوَ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ اور روایت ہی عبد اللہ بن زید سی کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وضو کیا دو دو بار یعنی اعضاء وضو کی دو دو بار دہوئی اور فرمایا یہہ نور ہی اوپر نور کی ف یعنی ایکبار دہونی سی فرض ادا ہوا وہ ایک نور ہوا دوسری بار دہونسی سنت ادا ہوئی یہہ نور پر نور ہوا ۱۲ ع وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ هٰذَا وُضُوْئِيْ وَوُضُوْءُ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ وَوُضُوْءُ اِبْرَاهِيْمَ رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ وَالنَّوَوِيُّ ضَعَّفَ الثَّانِيْ فِيْ شَرْحِ مُسْلِمٍ اور روایت ہی عثمان رضی سی کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وضو کیا تین تین بار اور فرمایا یہہ ہی وضو میرا اور وضو نبیون کا پہلی مجہسی اور وضو ابراہیم کا روایت کی یہہ دونو حدیثین رزین نی اور نووی نی ضعیف کہا ہی دوسری کو شرح مسلم مین ف حضرت ابراہیم کا ذکر بعد ذکر کرنی انبیا کی جو کیا اسکو تخصیص بعد تعمیم کہتی ہین یعنی عام کی بعد خاص انکا ذکر کیا اس لیی کہ یہہ طہارت نظافت بہت کرتی تہی ۱۲ ع

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَكَانَ اَحَدُنَا يَكْفِيْهِ الْوُضُوْءُ مَالَمْ يُحْدِثْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی انس سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتی تہی واسطی ہر نماز کی یعنی فرض کی اور تہا ایک ہم مین سی کفایت کرتا اسکو ایک وضو جب تلک نہ ٹوٹتا وضو روایت کی یہہ دارمی نی ف حضرت کو ہر نماز کی لیی نیا وضو کرنا پہلی واجب تہا پہر منسوخ ہوا جیسا کہ حدیث مابعد سی معلوم ہوتا ہی اور بعضی کہتی ہین کہ حضرت اولی اور عزیمت سمجہہ کر ہر نماز کی لیی نیا وضو کرتی تہی ۱۲ ع وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ قَالَ قُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَرَاَيْتَ وُضُوْءَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا كَانَ اَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّنْ اَخَذَهُ فَقَالَ حَدَّثَتْهُ اَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ الْغَسِيْلِ حَدَّثَهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اُمِرَ بِالْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا كَانَ اَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرَ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَوُضِعَ عَنْهُ الْوُضُوْءُ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ قَالَ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَرٰى اَنَّ بِهٖ قُوَّةً عَلٰى ذٰلِكَ فَفَعَلَهُ حَتّٰى مَاتَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی محمد بن یحیی بن حبان سی کہا کہا مینی واسطی عبید اللہ بیٹی عبد اللہ بیٹی عمر کی کہ خبر دی وضو عبد اللہ بیٹی عمر کی سی واسطی ہر نماز کی با وضو ہون یا بی وضو کس سی لیا ہی یہہ پس کہا عبید اللہ نی کہ حدیث کی عبد اللہ کو اسماء بیٹی زید بیٹی خطاب کی نی یہہ کہ عبد اللہ نی کہ بیٹی حنظلہ ابن ابی عامر غسیل کی ہین حدیث کی اسکو یہہ کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم کیی گئی ساتہہ وضو کی واسطی ہر نماز کی با وضو ہون یا بی وضو ہون پس جبکہ مشکل ہوا یہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر حکم کیی گئی ساتہہ مسواک کی نزدیک ہر نماز کی اور موقوف کیا گیا انسی وضو کرنا یعنی واجب نرہا ہر نماز کی لیی مگر بوقت ٹوٹنی وضو

ہونیکی کہا عبید اللہ نی پس تہی عبد اللہ گمان کرتی یہہ کہ مجکو ہی قوت اسپر پس کیا اسکو یہانتک کہ وفات ہوئی روایت کی یہہ احمد نی **ف** لفظ غسیل کی معنی ہین نہلایا گیا یہہ صفت ہی حنظلہ کی حنظلہ غسیل اس لیی کہتی ہین کہ ملائکہ نی اونکو بعد انتقال کی نہلایا تہا عروہ روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلعم نی حنظلہ کی بیوی سی پوچہا کہ کیا تہا حال اوسکا یعنے جسوقت گہر سی نکلا تو کیا کام کر رہا تہا گہر مین کہا اوسنی کہ وہ جنبی تہا اور ایک جانب سر کی دہولی تہی یعنی نہائی تہی پس جب سنی اوسنی آواز یعنی جہاد کی لیی بلانی کی نکلا پس مارا گیا یعنی دن احد کی پس فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ دیکہا مینے ملائکہ کو کہ نہلاتی تہی اوسکو کذا ذکرہ الطیبی اور کہا طیبی نی کہ اس حدیث مین تنبیہ ہی اوپر بزرگی مسواک کی کہ یہہ ایسی چیز ہی کہ قائم مقام وضو واجب کی کی گئی آور پس تہی عبد اللہ گمان کرتی یہہ کہ مجکو ہی قوت یعنی اونہون نی اجتہاد کیا کہ وجوب اسکا منسوخ ہوا لیکن فضیلت باقی ہی اوسکی لیی کہ قوت اوسکی رکہی اور وہ قوۃ اسکی رکہتی تہی لیں اس لیی اس امر کو چہوڑا نہین تا دم مرگ ع ح **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِسَعْدٍ وَهُوَ یَتَوَضَّأُ فَقَالَ مَا هٰذَا السَّرَفُ یَا سَعْدُ قَالَ اَفِی الْوُضُوْءِ سَرَفٌ قَالَ نَعَمْ وَاِنْ کُنْتَ عَلٰی نَهْرٍ جَارٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ تحقیق نبی صلعم گذری سعد پر اور وہ وضو کرتی تہی یعنی اور اسراف کرتی تہی اوسمین پس فرمایا کہ کیا ہی یہہ اسراف ای سعد کہا سعد نی کیا وضو مین بہی اسراف ہی فرمایا کہ ہان اگرچہ ہو تو نہر جاری پر . روایت کی یہہ احمد و ابن ماجہ نی **ف** نہر جاری پر اسراف اس لیی ہوتا ہی کہ حد شرعی سی تجاوز کرنی مین وقت اور عمر لوہنی ضائع ہوتی ہین وہ اسراف ہوا اور طیبی نی یہہ معنی کہی ہین کہ اسمین مبالغہ منظور ہی کہ جس چیز مین اسراف نہین متصور ہی اوسمین اسراف ہوا تو اور جاہی اسراف کا کیا حال ہی ؛ ع **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَذَکَرَ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ یُطَهِّرُ جَسَدَهٗ کُلَّهٗ وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ یَذْکُرِ اسْمَ اللّٰهِ لَمْ یُطَهِّرْ اِلَّا مَوْضِعَ الْوُضُوْءِ اور روایت ہی ابی ہریرہ اور ابن مسعود اور ابن عمر سی کہ نقل کیا اونہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسنی وضو کیا اور یاد کیا نام اللہ کا پس تحقیق پاک کیا بدن اپنا تمام یعنی گناہون سی اور جسنی وضو کیا اور نہ یاد کیا نام اللہ کا نہ پاک کیا مگر اعضاء وضو کو **ف** یعنی جو اعضا دہولی اوسکی گناہ صغیرہ دور ہولی اور باقی اعضا کی یونہی رہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ وضو مین بسم اللہ کہنی مستحب یا سنت ہی نہ واجب ع ح **وعن** اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ وُضُوْءَ الصَّلٰوةِ حَرَّكَ خَاتَمَهٗ فِیْ اِصْبَعِهٖ رَوَاهُمَا الدَّارَقُطْنِیُّ وَرَوَی ابْنُ مَاجَةَ الْاَخِیْرَ اور روایت ہی ابی رافع سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ وضو کرتی وضو نماز کا ہلاتی انگوٹہی اپنی بیچ انگلی اپنی کی روایت کین یہہ دونون حدیثین دارقطنی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی فقط دوسری **ف** جب انگوٹہی ڈہیلی ہو اور گمان ہو وی پانی پہنچنی کا نیچی اوسکی تو ہلا لینا اوسکا سنت ہی اور اگر جانی کہ انگوٹہی تنگ ہی بغیر ہلانی کی پانی اوسکی نیچی نہین پہنچیگا تو واجب ہی ہلا لینا اوسکا ع ؛

بَابُ الْغُسْلِ

باب ہے بیچ بیان غسل کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عن اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ اَحَدُکُمْ بَیْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَاِنْ لَّمْ یُنْزِلْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ بیٹہی ایک تمہارا درمیان عورۃ کی چار شاخون کی پہر کوشش کری یعنی صحبت کری پس تحقیق واجب ہوا غسل اگرچہ منی نہ نکلی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** مراد چار شاخون سی دو ہاتہ اور دونون پانو عورت کی ہین یا مراد چار شاخون سی دونون پانو اوسکی اور دونو طرفین فرج کی حاصل یہہ کہ جماع کی لیی بیٹہا اور جماع کیا تو غسل لازم آتا ہی بمجرد داخل کرنی سر ذکر کی منزل ہو وی یا نہ ہو وی یہی مذہب ہے خلفاء راشدین اور اکثر صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کا اور چارون اماموں کا ح ع **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ

مُحْیُ السُّنَّۃِ رَحِمَہُ اللّٰہُ ھٰذَا مَنْسُوْخٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِی الْاِحْتِلَامِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَلَمْ اَجِدْہُ فِی الصَّحِیْحَیْنِ اور روایت ہی ابی سعید

سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوا اسکی نہین کہ پانی پانی سی یعنی غسل کرنا لازم آتا ہی منی کی نکلنی سی روایت کی یہہ مسلم نی کہا شیخ امام

محی السنۃ نی رحمت کری اونکو اللہ یہہ منسوخ ہی اور کہا ابن عباس نی سوا اسکی نہین کہ پانی پانی سی بیچ احتلام کی ہی روایت کی یہہ ترمذی نی اور نہین پایا

مینی اسکو صحیحین مین **ف** بموجب اس حدیث کی بغیر انزال کی غسل نہین واجب ہوتا ہی پس ورکی حدیثون ور آیتین تعارض لازم آیا اوس تعارض

کے دفع کی لیی مصنف نی قول محی السنۃ کا نقل کیا کہ یہہ منسوخ ہی یعنی ساتہہ حدیث ابی بن کعب کے کہ یہہ رخصت اول اسلام مین تہی پہر نہی کی گئی

اوس سی اور ترمذی نی کہا کہ اسیطرح بہت صحابہ نی روایت کی ہی کہ یہہ ابتدا اسلام مین تہی پہر منسوخ ہوئی اور حکم ہوا کہ سبب ستر مرد کا عورت کی ستر مین گیا

اور دونو ختنی ملی غسل واجب ہوا اور انزال ہووی یا نہ ہووی اور ابن عباس نی اور توجیہ بیان کی کہ یہہ احتلام کی حق مین فرمایا ہی کہ بمجرد خواب دیکھنی

کی نہانا واجب نہین ہوتا جب تلک کہ بعد اوٹھنی کی منی نہ دیکھی اس صورت مین اسکو منسوخ کہنی کی حاجت نہین اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ حدیث مطلق ہی خواہ احتلام ہو خواہ غیر احتلام

کے لیکن یہہ حکم ابتدا اسلام مین تہا پہر منسوخ ہوا **وعن** اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ

لَا یَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ فَھَلْ عَلَی الْمَرْاَۃِ مِنْ غُسْلٍ اِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ اِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَغَطَّتْ اُمُّ سَلَمَۃَ وَجْھَھَا وَ

قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوَتَحْتَلِمُ الْمَرْاَۃُ قَالَ نَعَمْ تَرِبَتْ یَمِیْنُکِ فَبِمَ یُشْبِھُھَا وَلَدُھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَزَادَ مُسْلِمٌ

بِرِوَایَۃِ اُمِّ سُلَیْمٍ اِنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِیْظٌ اَبْیَضُ وَمَاءَ الْمَرْاَۃِ رَقِیْقٌ اَصْفَرُ فَمِنْ اَیِّھِمَا عَلَا اَوْسَبَقَ یَکُوْنُ مِنْہُ الشَّبَہُ

اور روایت ہی ام سلمہ سی کہا کہ کہا ام سلیم نی ای رسول خدا کی تحقیق اللہ نہین حیا کرتا حق سی پس آیا ہی عورت پر غسل جبکہ احتلام ہو یعنی خواب مین

دیکہی مجامعت فرمایا کہ ہان جسوقت کہ دیکہی پانی یعنی منی پس ڈہانک لیا ام سلمہ نی مونہہ اپنا یعنی بسبب شرم کی اور کہا ای رسول خدا کی کیا محتلم ہوتی ہی

عورت یعنی اوسکی بہی منی ہوتی ہی اور نکلتی ہی اوس سے مانند مرد کی فرمایا کہ ہان خاک آلودہ ہو داہنا ہاتہہ تیرا پس ساتہہ کس سبب کے مشابہ ہوتا ہی اوسکی بچہ

اوسکا یعنی وقت روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ کیا مسلم نی بیچ روایت ام سلیم کی کہ تحقیق منی مرد کی گاڑہی ہوتی ہی سفید اور منی

عورت کی پتلی ہوتی ہی زرد پس جوان دونو مین غالب ہو یا سبقت کری ہوتی ہی اوس سی مشابہت یعنی بچہ مشابہ اوسکی ہوتا ہی **ف** اللہ نہین

حیا کرتا حق سی یعنی منع فرمایا ہی حیا کرنی سی بیچ پوچہنی حق کی ام سلیم نی اپنی سوال کرنی کی یہہ تمہید اور عذر کیا بعد اوسکی سوال کیا اور جبکہ دیکہی منی

یعنی اپنی بدن یا کپڑی مین بعد جاگنی کی اور یہی حکم مرد کا بہی ہی ہماری نزدیک یعنی سوتی سی اوٹہہ کر مذی لگی دیکہی تو بہی غسل آتا ہی اور خاک آلودہ

ہو اور داہنا ہاتہہ تیرا یہہ کنایہ ہی شدت فقر سی پس یہہ بد دعا ہی لیکن یہان معنی حقیقی اسکی مراد نہین یہہ کلمہ زبان زد عرب کی ہی کہ وقت تعجب کے

بولتی ہین حاصل یہہ کہ تعجب ہے مجہکو ام سلمہ کہ اسطرح کہتی ہی اور یہہ نہین سمجہتی کہ اگر اوسکی منی نہین ہوتی تو بچہ مشابہ اوسکی کیونکر ہوتا ہی پس

عورت کی منی ہوتی ہی مثل مرد کی اور دونون کی منی سی بچہ پیدا ہوتا ہی اور رنگ منی کی بیان کیی تو یہہ باعتبار اکثر اور سلامت حال کی ہین

کیونکہ کبہی منی مرد کی پتلی بہی ہوجاتی ہی بسبب مرض کی اور سرخ ہوتی ہی بسبب کثرت جماع کی اور کبہی عورت کی منی سفید ہوتی ہی بسبب قوت اوسکی

اور معنی اخیر جملہ کی یہہ ہین کہ جسکی غالب ہوگی منی یعنی اوس صورت مین کہ مرد اور عورت کی منی ساتہہ گری رحم مین یا جسکی سبقت کریگی یعنی ایک کے

دوسری کی منی سی پہلی گریگی رحم مین تو اوسکی مشابہ ہوگا بچہ **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَۃِ بَدَأَ فَغَسَلَ یَدَیْہِ ثُمَّ یَتَوَضَّأُ کَمَا یَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوۃِ ثُمَّ یُدْخِلُ اَصَابِعَہٗ فِی الْمَاءِ

فَیُخَلِّلُ بِھَا اُصُوْلَ شَعْرِہٖ ثُمَّ یَصُبُّ عَلٰی رَاْسِہٖ ثَلٰثَ غُرُفَاتٍ بِیَدَیْہِ ثُمَّ یُفِیْضُ الْمَاءَ عَلٰی جِلْدِہٖ کُلِّہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُدْخِلَهُمَا الْاِنَاءَ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَيَغْسِلُ فَرْجَهٗ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ

اور روایت ہی عائشہ سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ ارادہ کیا کرتی نہانی کا جنابت سی یعنی واسطی دفع جنابت کی شروع کرتی پس دہوتی دونوں ہاتہہ اپنی یعنی پہنچوں تک پہر وضو کرتی جیسیکہ وضو کرتی ہین نماز کی لیی پہر داخل کرتی انگلیان اپنی پانی مین یعنی تر کرتی پہر نکالتی انکو پس خلال کرتی ساتہہ انکی یعنی ساتہہ تری انگلیونکی جڑون بالون اپنی کی مین پہر ڈالتی سر اپنی پر تین چلو ساتہہ دونون ہاتہون اپنی کی پہر بہاتی پانی تمام بدن اپنی پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین ہی کہ شروع کرتی پس دہوتی دونوں ہاتہہ اپنی پہلی اس سی کہ داخل کرتی انکو باسن مین پہر ڈالتی ساتہہ داہنی ہاتہہ اپنی کی بائین ہاتہہ اپنی پر پہر دہوتی ستر اپنا پہر وضو کرتی **ف** جیسیکہ وضو کرتی ہین نماز کی لیی یعنی اگر ایسی جا ہی نہانی کہ پانو رکہنی کی جگہہ پانی نہ جمع ہوتا یعنی پتہر یا تختہ پر نہاتی تو پورا وضو کر لیتی اور اگر وہان گڑہا ہوتا تو پانو پیچہی نہانی کی دہوتی جیسیکہ بابعد کی حدیث مین مذکور ہی اور ہدایہ مین بہی لکہا ہی کہ اسیطرح کیا کری اور طبرانی نی روایت کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احتلام کبہی نہین ہوا اور نہ اور انبیا علیہم السلام کو ہوتا تہا ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَسَتَرْتُهٗ بِثَوْبٍ وَصَبَّ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ صَبَّ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَغَسَلَ فَرْجَهٗ فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْاَرْضَ فَمَسَحَهَا ثُمَّ غَسَلَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ صَبَّ عَلٰى رَاْسِهٖ وَاَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَاوَلْتُهٗ ثَوْبًا فَلَمْ يَاْخُذْهُ فَانْطَلَقَ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ

اور روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ کہا میمونہ رض نی کہ بیوی حضرت کی ہین کر رکہا مینی واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پانی واسطی غسل کی پہر پردہ کیا مینی انکا ساتہہ کپڑی کی اور ڈالا حضرت نی پانی اوپر دونوں ہاتہوں اپنی کی پس دہویا انکو پہر ڈالا ساتہہ داہنی ہاتہہ اپنی کی بائین ہاتہہ اپنی پر پہر دہویا ستر اپنا پہر مارا ہاتہہ اپنا زمین پر یعنی پایان ہاتہہ کہ جس سی ستر دہویا تہا پہر ملا اوسکو پہر دہویا اوسکو پہر کلی کی اور ناک مین پانی دیا اور دہویا مونہہ اپنا اور دونوں ہاتہہ اپنی پہر ڈالا سر اپنی پر اور بہایا بدن اپنی پر پہر ایکطرف ہو لی پہر دہولی دونوں پانو اپنی پس دیا مینی انکو کپڑا یعنی بدن پونچہنی کی لیی پس نہ لیا اوسکو پس چلی اور وہ جہاڑتی تہی دونوں ہاتہہ اپنی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور لفظ اسکی بخاری کی ہین **ف** دہولی دونوں قدم اس لیی کہ وضو کی وقت نہ دہوئی تہی کیونکہ تختہ پر یا پتہر پر یا بلند جگہہ پر نہ نہائی ہونگی بلکہ وہان پانی ٹہرتا ہوگا اور کپڑا حضرت میمونہ سی جو نہ لیا تو اسکی کئی احتمال علمائی بیان کیی ہین یا تو اس لیی نہ لیا کہ بدن کا نہ پونچہنا ہی افضل تہا یا جلدی کی لیی یا وقت گرمی کا تہا اور اوسوقت اچہی معلوم ہوتی تہی یا کپڑی مین کچہہ شبہہ ہوگا نجاست کا پس گویا عذر کی سبب سی نہ لیا اس سی یہہ نہ نکلا کہ بدن کا نہ پونچہنا سنت ہی یا پونچہنا مکروہ ہے اور مراد ہاتہہ جہاڑنی سی یہہ ہے کہ چلتی ہین ہلاتی جاتی تہی اونکو جیسیکہ عادت قوت والون کی ہی ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ امْرَأَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيْضِ فَاَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ ثُمَّ قَالَ خُذِيْ فِرْصَةً مِّنْ مِّسْكٍ فَتَطَهَّرِيْ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ اَتَطَهَّرُ بِهَا فَقَالَ تَطَهَّرِيْ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ اَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِيْ بِهَا فَاجْتَذَبْتُهَا اِلَيَّ فَقُلْتُ تَتَبَّعِيْ بِهَا اَثَرَ الدَّمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہا کہ تحقیق ایک عورت نی انصار مین سی پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی غسل بنا حیض سی پس حکم کیا اوسکو کیونکر نہا دی یعنی کیفیت نہانی کی کہ پہلی گذری بیان فرمائی پہر فرمایا لی تو ٹکڑا مشک مین کا پہر پاکی حاصل کر ساتہہ اوسکی کہا اوسنی کسطرح پاکی حاصل کر دین ساتہہ اوسکی پس فرمایا پاکی حاصل کر تو ساتہہ اوسکی کہا کسطرح پاکی حاصل کر دین ساتہہ اوسکی فرمایا سبحان اللہ پاکی حاصل کر تو ساتہہ اوسکی پس کہینچ لیا

پینچ اسکو اپنی طرف پس کہا مینی رکہدی اسکو جگہہ خون کی یعنی سترمین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف لی تو ٹکڑا مشک مین کا لفظ مسک
حدیث مین میم کی زیرسی یعنی مشک کی ہی یعنی ایک ٹکڑا مشک کا یا ایک ٹکڑا کپڑیکا مشک سے رنگ کر لی اور ایک روایت مین زبر میم کیسی آیا ہی یعنی چمڑکی
لیکن سبب روایت اور مناسبت مقام کی پہلا ہی قوی تر ہی یعنی میم کی زیرسی یعنی مشک کے اور فقہا نی کہا ہی کہ مستحب ہے عورت کو کہ ایک ٹکڑا مشک کا لیوی یا ایک
کپڑیکی ٹکڑا ملکو اوسمین خوشبودار کری یعنی رنگی اوس سے اور رکہی سترمین تا بدبو خون کی جاتی رہی اور کلمہ سبحان اللہ کا بطریق تعجب کے پڑہا کہ یہہ بات ظاہر ہی
اوسکی سمجہتی ہین حاجت فکر کی نہین ح ؛ وعن ام سلمۃ قالت قلت یا رسول اللہ انی امرأۃ اشد ضفر راسی افانقضہ
لغسل الجنابۃ فقال لا انما یکفیک ان تحثی علی راسک ثلث حثیات ثم تفیضین علیک الماء فتطہرین رواہ مسلم اور
روایت ہی ام سلمہ سی کہا کہ کہا مینی ای رسول خدا کی تحقیق مین عورت ہون خوب مضبوط گوندہتی ہون بال سر اپنی کی کیا کہولو نہین اونکو وقت غسل جنابت
کے پس فرمایا ہتین یعنی نہین لازم آتا تجہی کہولنا اونکا سوا اسکی نہین کہ کفایت کرتا ہی تجکو یہہ کہ ڈالی اپنی سر پر تین لپین پہر بہاوی اوپر اپنی پانی پس پاک
ہو جاویگی تو روایت کی یہہ مسلم نی ف صحیح روایت یہہ ہی کہ یہہ حکم عورتون ہی کی لیی ہی کہ اگر بال گوندہی رہین اور پانی سر پر اسطرح ڈالین کہ بالونکی
جڑین تر ہو جاوین تو کافی ہی اور اگر جانین کہ بغیر کہولی کی جڑین تر نہین ہولی گین تو کہولنا اونکا ضرور ہی اور مرد اونکو بہر حال کہولنا ہی چاہیے ع
وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ بالمد ویغتسل بالصاع الی خمسۃ امداد متفق علیہ
اور روایت ہی انس سی کہا کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتی ساتہہ مدکی اور نہاتی ساتہہ صاع کی پانچ مدتک روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف مد نام
پیمانہ کا ہی کہ اوسمین اناج قریب سیر بہر کی آتا ہی اور صاع مین چار مد اناج آتا ہی یعنی قریب چار سیر کی اور مراد ساتہہ مد اور صاع کی یہان وزن ہی نہ پیمانہ یعنی
قریب سیر بہر پانی سی وضو کرتی اور قریب چار سیر کی نہاتی اور یہہ وزن وضو اور غسل کی لیی واجب نہین لیکن سنت یہہ ہی کہ کم اس سی نہو اور بعضی
روایت مین دو تہائی مدکیسی اور بعضی مین آدہی سی وضو کرنا حضرت کا ثابت ہوا ہی پس محمل اس حدیث متفق علیہ کا یہہ ہی کہ اکثر ایک ہی مدسی کرتی
تہے اور کبہی کم سی بہی جیسا کہ اون روایتون مین آیا ع وعن معاذۃ قالت قالت عائشۃ کنت اغتسل انا ورسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من اناء واحد بینی وبینہ فیبادرنی حتی اقول دع لی دع لی قالت وہما جنبان
متفق علیہ اور روایت ہی معاذہ سی کہا کہ کہا حضرت عائشہ رض نی کہ نہاتی مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک باسن سے کہ ہوتا درمیان
میری اور درمیان اونکی پس جلدی کرتی مجسی یعنی پانی لینی مین یہانتک کہ کہتی ہین چہوڑ دو واسطی میری چہوڑ دو واسطی میری کہا معاذہ نی
اور وہ دونو یعنی حضرت اور حضرت عائشہ ہوتی جنبی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ایک باسن سی کہ وہ باسن ایک بڑا پیالہ تہا کہ تین صاع
اوسمین پانی سماوی پس یہہ ہاتہہ اوسمین ڈالتی تہی اور باسنے لیتی تہی نہانی کی لیی اور جلدی لیتی تہی پانی اسکی یہہ معنی نہین ہین کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم حضرت عائشہ کی نہانی سی پہلی تہوڑی پانی سی نہالیتی تہی اور باقی انکی لیی چہوڑ دیتی تہی اوس ہی یہہ نہالیتی تہین بلکہ معنی یہہ ہین کہ دونون
صاحب اکٹہی اوس سی نہاتی تہی اور وہ دونو ہوتی جنبی کہا ابن ملک نی کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جس پانی مین جنبی ہاتہہ ڈالی وہ طاہر
مطہر ہی برابر ہی کہ جنبی مرد ہو یا عورت اور کہا ابن ہمام نی کہ کہا ہی ہماری سب علما نی اگر محدث یا جنبی یا حائض ہاتہہ پاک رکہتی ہون اور وہ چلو بہرنیکو
لیے باسن مین ڈالی ہاتہہ تو پانی مستعمل نہین ہوتا کیونکہ حاجت رکہتی ہین اور دلیل پکڑی ہی اونہون نی ساتہہ اس حدیث کی اور پہر کہا بخلاف اسکی
کہ ڈالی جنبی پانو یا سر اپنا یعنی اس سی پانی خراب ہو جاتا ہی کیونکہ اس صورت مین کچہہ ضرور نہین ہ ح ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن عائشۃ قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل یجد البلل ولا یذکر احتلاما قال یغتسل وعن

الرجل

الذی یری انه قد احتلم ولا یجد بللا قال لا غسل علیه قالت ام سلیم ھل علی المرأۃ تری ذلک غسل
قال نعم ان النساء شقائق الرجال رواه الترمذی وابوداود وروی الدارمی وابن ماجة الی قوله لا غسل علیه روایت ہے
حضرت عائشہ سے کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال اس شخص کی سے کہ پاوے تراوت اور نہ یاد رکھتا ہو خواب فرمایا غسل کرے اور پوچھے گئے
حال اوس شخص کی سے کہ گمان رکھتا ہے کہ خواب دیکھتا ہے اور نہیں پاتا تراوت فرمایا کہ نہیں غسل اوسپر کہا ام سلیم نے کیا ہے عورت پر بھی غسل
کہ دیکھے یہہ یعنی تراوت کو فرمایا کہ ہاں عورتیں بھی مانند مردوں کی ہیں روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور روایت کی دارمی اور ابن ماجہ
نے تا قول اونکے لا غسل علیه ف پاوے تراوت یعنی جاگ کر منی نکلی پاوے اور خواب نہ یاد رکھتا ہو کہ کسی سے جماع کیا ہے نیند میں اوسکو فرمایا کہ
غسل واجب ہے اوسپر یعنی مدار تری پانی پر ہے خواب یاد رکھتا ہو یا نہ اور عورتیں مانند مردونکی ہیں پیدایش اور طبایع میں یعنی پس عورتونپر بھی غسل
واجب ہوتا ہے ساتھہ دیکھنے تری کی بعد جاگنے کی مانند مردونکی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بمجرد دیکھنے تری کی غسل واجب ہوتا ہے اگرچہ نہ یقین
رکھتا ہو کہ یہہ مذی نکلی ہے یہی کہا ہے ایک جماعت تابعین نے اور امام اعظم رح نے بھی اور اکثر علمانے کہا ہے کہ غسل نہ واجب ہوتا یہانتک کہ جانے کہ یہہ
مذی نکلی ہے یعنی اگر جانتا ہے کہ مذی نکلی ہے تو واجب ہوگا ورنہ مستحب واسطے احتیاط کی اور اگر کوئی پوچھے کہ مرد و عورت کہیں ایک بچھونے پر سوئے اور جاگ
کر تری بچھونے پر دیکھے اور نجانا کہ کسکی ہے غسل دونوں میں سے کسپر واجب ہوگا جواب یہہ کہ اگر منی سفید ہے مرد کی ہے اوسپر غسل واجب ہوگا اور اگر زرد
ہے عورت کی ہے اوسپر غسل واجب ہوگا اور احتیاط اسمیں ہے کہ دونو غسل کریں ؛ ع ح وعنها قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا جاوز الختان الختان وجب الغسل فعلته انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاغتسلنا رواه الترمذی وابن ماجة
اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تجاوز کرے محل ختنہ مرد کا محل ختنہ عورت کی سے واجب ہوگا غسل
یہہ کیا میں نے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہائے ہم دونوں روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف ختان اوس جگہہ کو کہتے ہیں
کہ ختنہ کرتے ہیں اوسکو کاٹتے ہیں کہ مرد کی چمڑہ ہوتا ہے سر ذکر پر اور عورت کی ایک گوشت ہوتا ہے بلند مانند تاج مرغ کی پس فرمایا کہ جب یہہ دونوں ملیں
اور سر ذکر عورت کی ستر میں داخل ہو غسل واجب ہوتا ہے منزل ہونا شرط نہیں ؛ ح وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تحت کل شعرة جنابة فاغسلوا الشعر وانقوا البشرة رواه ابوداود والترمذی وابن ماجة وقال الترمذی
هذا حدیث غریب والحارث ابن وجیه الراوی هو شیخ لیس بذاک اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نیچے ہر بال کی جنابت ہے پس دھوؤ بالونکو اور پاک کرو بدنکو روایت کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث
غریب ہے اور حارث بن وجیہ راوی اس حدیث کا وہ ایک شیخ ہے کہ نہیں معتبر یعنی بسبب بڑھاپی کے اور غلبہ نسیان کی لائق اعتماد کی نہیں یعنی روایت اوسکے
قوی نہیں ضعیف ہیں ف دھوؤ بال یعنی خوب طرح دھوؤ کہ اونکے نیچے پانی پہونچے اگر ایک بال کی نیچے بھی پانی نہ پہنچیگا تو پاک نہیں ہوویگا اور
پاک کرو بدن کو یعنی خوب طرح میل وغیرہ چھٹاؤ اگر کہیں خشک منی یا آٹا یا موم لگا رہا اور اوسکی نیچے پانی نہ پہنچا تو جنابت نہیں جاتی ؛ ع ؛
وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک موضع شعرة من جنابة لم یغسلها فعل بها کذا و
کذا من النار قال علی فمن ثم عادیت راسی فمن ثم عادیت راسی ثلثا رواه ابوداود واحمد
والدارمی الا انهما لم یکررا فمن ثم عادیت راسی اور روایت ہے حضرت علی رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ چھوڑ دی جگہہ
بال کی غسل جنابت سے کہ نہ دھویا اوسکو کیا جاویگا بسبب اوسکے ایسا اور ایسا عذاب آگ کی سے کہا حضرت علی نے پس اسی سبب سے دشمنی کی میں نے

سر اپنی سی تین بار فرمایا روایت کی یہہ ابوداود اور احمد اور دارمی نی مگر احمد اور دارمی نی نہین مکرر کہی کہا فمن ثم عادیت راسی **ف** ایسا اور یہا
کنایہ ہی عدو سی یعنی کئی حصہ اور بہت عذاب ہوگا اور دشمنی کی مینی سر اپنی سی یعنی جب سنا یہہ تہدید اور وعید مینی سنا تو سبب ڈر کی پانی نہ پہنچنی کی بال کو
نیچے سر اپنے سی معاملہ دشمنون کا سا کیا یعنی دشمن دشمن کو مار ڈالتا ہی ویسی ہی مینی سر کی بال منڈا ڈالی پس اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ ہمیشہ بال
منڈانی سر کی جائز ہین اگرچہ سنت کہتی ہی ہین کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اور خلفا رضی اللہ تعالی عنہم منڈاتی نہ تہی سوا حج کی اور مراد حضرت
علی کی اس کہنی سی یہہ معلوم ہوتی ہی کہ دشمنی سر سی مینی کسی اور غرض کی لیے یعنی زینت اور تنعم کی لیے نہین کی بلکہ یہہ سبب ہے جو مینی بیان کیا امین
گویا ایک طرحکا عذر کیا ترک مداومت کیسی کہ حضرت سی ثابت ہوئی تہی اور اس حدیث سی قوت حاصل ہوگئی اوپر کی حدیث کو بہی ۱۲ ع **وعن**
عائشة رضـ قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يتوضأ بعد الغسل رواه الترمذي وابو داود والنسائي وابن ماجة
اور روایت ہی عائشہ رضـ سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین وضو کرتی پیچہی غسل کی یعنی غسل کی پہلی جو وضو کرتی اوسی پر اکتفا کرتی پہر بعد غسل کر
وضو کرتی روایت کی ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **وعنها** قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يغسل
رأسه بالخطمي وهو جنب يجتزئ بذلك ولا يصب عليه الماء رواه ابو داود اور روایت ہی عائشہ رضـ سی کہا تہی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم دہوتی سر اپنا ساتہہ خطمی کے اور وہ ہوتی جنابت سی کفایت کرتی اوسپر اور نہ ڈالتی سر پر پانی یعنی خالص روایت کی یہہ ابوداود نی **ف**
جیسی یہان آنولون وغیرہ سی سر دہوتی ہین اسیطرح عرب مین خطمی سی دہوتی ہین پس حضرت عائشہ کہتی ہین کہ حضرت کفایت کرتی تہی ساتہہ اوسی
پانی کی سر پر ڈالتی تہی خطمی دہونی کی لیے اور اور پانی نہاتی وقت سر پر نہین ڈالتی تہی یعنی جبکہ لوگ پہلی سر دہوتی ہین بعد اوسکی غسل کرتی
ہین اور اور پانی سر پر ڈالتی ہین یون نہ کرتی تہی اور معلوم ایسا ہوتا ہی کہ جس پانی سی سر کو دہوتی تہی اوسمین خطمی کم ہوتی ہوگی کہ پانی کی طبیعت
متغیر نہ ہوتی ہوگی یعنی سیلان باقی رہتا ہوگا ۱۲ ع ح **وعن** يعلى قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يغتسل
بالبراز فصعد المنبر فحمد الله واثنى عليه ثم قال ان الله حيي ستير يحب الحياء والستر فاذا اغتسل
احدكم فليستتر رواه ابو داود والنسائي وفي رواية قال ان الله ستير فاذا اراد احدكم
ان يغتسل فليتوار بشيء اور روایت ہی یعلی سی کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا ایک شخص کو کہ نہاتا ہی میدان
یعنی ننگا پس چڑہی منبر پر یعنی وعظ کی لیے پس حمد کی اللہ کی پہر فرمایا کہ تحقیق اللہ بہت حیا والا ہی یعنی معاملہ کرتا ہی بندون سی حیا مندونکا سا کہ
عفو کرتا ہی بہت پردہ پوش ہی یعنی گناہ اور عیب بندون کی ڈہانکتا ہی دوست رکہتا ہی حیا اور پردہ کرنیکو پس جسوقت کہ نہاوی ایک تمہارا
یعنی میدان مین پس چاہیے کہ پردہ کر لی روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی نی اور یہہ ایک روایت نسائی کی کہا تحقیق اللہ بہت پردہ پوش ہے پس
جسوقت ارادہ کری ایک تمہارا یہہ کہ نہاوی پس چاہیے کہ پردہ کری ساتہہ کسی چیز کی **ف** عادت شریف حضرت کی یہہ تہی کہ کسی بڑی بات
کا بیان کرنا منظور ہوتا تو منبر پر چڑہ کر حمد کرتی اور اوسکو بیان فرماتی پس یہان جو بیان فرمایا حاصل اوسکا یہہ ہی کہ حیا اور پردہ کرنا صفات الٰہی
سے ہین اپنی بندونکی لیے بہی دوست رکہتا ہی کہ حتی الامکان اوسکی صفات اپنی مین حاصل کرین یعنی حیا اور پردہ کیا کرین ۱۲ ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابي بن كعب قال انما كان الماء من الماء رخصة في اول الاسلام ثم نهي عنها
رواه الترمذي وابو داود والدارمي روایت ہی ابی بن کعب سے کہا سوا اسکی نہین کہ تہا نہانا منی کی نکلنی سی رخصت ابتداء اسلام مین پہر منع کیا گیا
اس سی روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نی **ف** یعنی پہلی یہہ حکم تہا کہ غسل جب ہے واجب ہوتا ہی کہ منی نکلی اگر جماع کیا اور منی نہ نکلی

تو غسل نہین لازم ہوتا تہا اب یہہ حکم منسوخ ہوا اور یہہ حکم ہوا کہ بمجرد جماع کرنی کی غسل لازم ہو جاتا ہی خواہ منی نکلی یا نہ نکلی ۱۲ع **وعن** علیؓ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی اغتسلت من الجنابۃ وصلیت الفجر فرأیت قدر موضع الظفر لم یصبہ الماء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت مسحت علیہ بیدک اجزاک رواہ ابن ماجۃ

اور روایت ہی حضرت علی رضہ سی کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا تحقیق مینی غسل کیا جنابت سی اور نماز پڑہی فجر کی پس دیکہا مینی قدر ناخون کی نہین پہنچا اوسکو پانی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہوتا تو کہ مسح کرتا اوسپر ساتہہ ہاتہہ اپنی کی کفایت کرتا تجکو روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** مسح کرتا یعنی دہو ڈالتا اوسکو دہونا خفیف یا ہاتہہ بہیگا ہوا پہیر لیتا وقت غسل کی تو کافی تہا تجکو کہ غسل پورا ہو جاتا اور بعد مدت کے دیکہا تو دہونا چاہیی تہا اگرچہ دہونا خفیف ہوتا اور نماز کہ پڑہی تہی وہ کی قضا کرتا ۱۲ ح **وعن** ابن عمرؓ قال کانت الصلوٰۃ خمسین والغسل من الجنابۃ سبع مرات وغسل البول من الثوب سبع مرات فلم یزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسأل حتی جعلت الصلوٰۃ خمسا وغسل الجنابۃ مرۃ وغسل الثوب من البول مرۃ رواہ ابو داود

اور روایت ہی ابن عمر سی کہا تہین نمازین فرض پچاس اور نہانا جنابت سی سات بار اور دہونا پیشاب کا کپڑی سی سات بار پس ہمیشہ رہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مانگتی یعنی اللہ تعالی سی تخفیف وسمین یہان تک کہ ٹہرائی گئین نمازین پانچ اور غسل جنابت کا ایکبار اور دہونا پیشاب کا کپڑی سی ایکبار روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** جب حضرت شب معراج مین تشریف لیگئی تو پچاس نمازین فرض ہوئین ازبسکہ حضرت شفیق تہی امت کی دیکہا کہ اسقدر ادا نہین ہو سکتی کمین تخفیف چاہی کئی بار اور ہر بار پانچ پانچ نمازین کم ہوگئین یہانتک کہ پانچ رہگئین اور غسل جنابت سے سات بار تہا صحیحین مین لفظ ذکر نماز کا ہی غسل اور کپڑی دہونیکا نہین ابو داود کی روایت مین ہی اور یہہ روایت ضعیف ہی اور غسل جنابت کا ایکبار ٹہرا یعنی فرض ایکبار مین ادا ہو جاتا ہی اور تین بار سنت ہی اور پیشاب کا دہونا کپڑی سی ایکبار ظاہر اس حدیث کا موافق قول شافعی کی ہی کہ اونکی نزدیک ایکبار مین پاک ہو جاتا ہی اور علما حنفیہ نی یہہ کہا ہی کہ اتنا دہونی کہ دہونی والیکو ظن غالب اوسکی طہارت کا حاصل ہو جاوی پہر اوسکی حد یہہ مقرر کی ہی کہ تین بار دہووی اور ہر بار نچوڑتا جاوی کہ اسمین اکثر ظن غالب طہارت کا حاصل ہوتا ہی ۱۲ع ح **ف** فرض ہوتا ہی غسل بسبب نکلنی منی کی کہ جوکود کر نکلی اور شہوت سی ہو وقت منفصل ہونیکی ہی پرسی اگرچہ باہر نکلتی وقت شہوت نہوا اور فرض ہوتا ہی بسبب اوسکی کہ جاگ کر تری پاوی اگرچہ مذی ہوا اور اگرچہ خواب نہ یاد رکہتا ہوا اور فرض ہوتا ہی بسبب داخل کرنی سرذکر کی عورت کی ستر مین آگی کیطرف یا پیچہی اور اسیطرح لڑکی کی پیچہی کی جانب داخل کرنسی اور اگر جنبی آدمی کی داخل کری بمجرد داخل کرنیکی غسل لازم ہوتا ہی اگرچہ منزل نہو دونو پر یعنی فاعل ومفعول پر اور فرض ہی بعد منقطع ہونی حیض اور نفاس کی اور نہین لازم آتا بسبب نکلنی مذی اور ودی کی اور نہ خواب دیکہنی سی بغیر تری پانی کی اور اگر چارپائی اور مردہ کی آگی یا پیچہی داخل کری تو منزل ہونسی لازم آتا ہی اور نہین تو نہین اور سنت ہی غسل جمعہ کا اور عیدین کا اور احرام کا اور عرفہ کا اور واجب کفایہ ہی میت کی لیی یعنی اگر بعضی نہلا دیوین تو سب کے ذمہ سی ادا ہو جاتا ہی والا سب گنہگار رہتی ہین اور جو جنبی مسلمان ہو تو اوسکو نہانا واجب ہی اور اگر جنبی نہین ہی تو مستحب ہے اور نہین جائز ہی محدث کو چہونا قران کا مگر جزدان یا کپڑا اوسپر ہو تو درست ہی اور اگر بری چولی ہی چڑہی ہو تو نہین درست اور مکروہ ہی چہونا اوسکا ساتہہ آستین کی یا ساتہہ کپڑی کی کہ اوسکی بدنسی لگا ہی مثلا چادر اوڑہی ہو تو اوس ہی سی نہ پکڑی اور اگر اوسکو بدنسی الگ کرلی تو درست ہی اور مکروہ ہی بی وضو چہونا تفسیر اور کتابون حدیث اور فقہ کیکو لیکن متدین سے انکو چہونا جائز ہی بلا خلاف اور نہین جائز ہی چہونا اوس درہم کا کہ اوسپر سورۃ لکہی ہو مگر ساتہہ تہیلی کی جائز ہی اور نہین جائز ہی جنبی کو داخل ہونا مسجد کا مگر بضرورت اور نہ پڑہنا قرآن کا اگرچہ آیۃ سی کم ہو مگر بطور دعا اور ثنا کی جائز ہی اور جائز ہی اوسکو ذکر کرنا اور تسبیح پڑہنی اور دعا کرنی اور حال الغسل

باب مخالطة الجنب وما يباح له

باب ہی بیچ بیان اختلاط جنبی کی اور ان چیزون کی کہ جائز ہی اوسکو ؎ مراد اختلاط جنبی سی یہان بیٹھنا اور کلام کرنا اور مصافحہ کرنا اور مانند انکی اور معاملات کرنی ساتہہ اوسکی ؎ نفاس والی ان سب باتون مین مثل جنبی کی ہی ؛ ملتقی

الفصل الاول

فصل پہلی ؛ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَقِیَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جُنُبٌ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَمَشَیْتُ مَعَهٗ حَتّٰی قَعَدَ فَانْسَلَلْتُ فَاَتَیْتُ الرَّحْلَ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ اَیْنَ كُنْتَ یَا اَبَا هِرٍّ فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا یَنْجُسُ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ وَلِمُسْلِمٍ مَعْنَاهُ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهٖ فَقُلْتُ لَهٗ لَقِیْتَنِیْ وَاَنَا جُنُبٌ فَكَرِهْتُ اَنْ اُجَالِسَكَ حَتّٰی اَغْتَسِلَ وَكَذَا الْبُخَارِیُّ فِیْ رِوَایَةٍ اُخْرٰی

اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا کہ ملاقات کی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور تہا مین جنبی پس پکڑا حضرت نی ہاتہہ میرا پس چلا مین ساتہہ انکی یہانتک کہ بیٹہی پس چپکی سی نکل گیا مین پہر آیا مین مکان پر پس نہایا مین پہر آیا مین اور حضرت بیٹہی ہوئی ہتی پس فرمایا کہان تہا تو ای ابو ہریرہ پس ذکر کیا مینی واسطی انکی یعنی حال بتایا پس فرمایا سبحان اللہ تحقیق مسلمان نہین ناپاک ہوتا یہہ لفظ بخاری کی ہین اور مسلم مین معنی اوسکی اور زیادہ کیی بعد قول انکی کی یہہ لفظ پس کہا مینی واسطی انکی ملاقات کی تمنی مجہسی اور مین تہا جنبی پس مکروہ جانا مینی یہہ کہ بیٹہون مین تمہاری پاس یہانتک کہ غسل کرون اور اسیطرح سی زیادہ کیا بخاری نی بیچ اور روایت کی ؎ یعنی جنابت نجاست حکمی ہے کہ شارع نی ساتہہ اوسکی حکم کیا ہی اور غسل واسطی اوسکی واجب کیا ہی اس سی حقیقۃً ادمی نجس نہین ہو جاتا اس لیی پسینا اور جہوٹا جنبی کا پاک ہی اور مخالطت ساتہہ اوسکی یعنی مصافحہ اور بیٹہنا اور اوٹہنا وغیرہ انکی ساتہہ اوسکی جائز ہی ؎ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ تُصِیْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا ذکر کیا عمر بن الخطاب رض نی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیق یہہ کہ پہونچتی ہی انکو جنابت رات کو پس فرمایا واسطی انکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وضو کر اور دہو ڈال ستر اپنا پہر سو رہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ؎ جنبی کی لیی یہہ طہارت واسطی سونی کے ہی یعنی جب یہہ کیا تو پاک سویا اور اس سی معلوم ہوا کہ جنبی کو سنت ہی وضو کر لینا جب ارادہ کری سونیکا یا تاخیر کری غسل مین بسبب کسی ضرورت کے یا غیر ضرورت کی اور دہونا ستر کا پہلی ہی اور وضو بعد لیکن بیان کری مین وضو پہلی ذکر کیا واسطی تعظیم اوسکی کی ؎ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ جُنُبًا فَاَرَادَ اَنْ یَّاْكُلَ اَوْ یَنَامَ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہوتی جنبی پہر ارادہ کرتی یہہ کہ کہاوین یا سووین وضو کرتی وضو نماز کا سا روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی ؎ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰی اَحَدُكُمْ اَهْلَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یَّعُوْدَ فَلْیَتَوَضَّاْ بَیْنَهُمَا وُضُوْءًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب آوی ایک تمہارا اپنی عورت کی پاس پہر ارادہ کری یہہ کہ پہر جاوی یعنی دوبارہ جماع کا ارادہ کری پس چاہیی کہ کر لی درمیان دونو کی وضو روایت کی یہہ مسلم نی ؎ کہا ابن ملک نی کہ اس بات مین بہت پاکیزگی حاصل ہوتی ہی اور نشاط اور لذت خوب آتی ہی اور اس حدیث مین اور حدیث عمر مین اور حدیث عائشہ مین اشارہ ہی اسپر کہ مستحب ہے جنبی کو یہہ کہ دہووی ستر اپنا اور وضو کری نماز کا سا جبکہ ارادہ کری کہانیکا یا پینی کا یا دوبارہ جماع کرنیکا یا سونیکا اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد وضو سے کہانی پینی کی حق مین یہان دہونا ہاتون کا ہی اور اسپر جمہور علما ہین کیونکہ حدیث نسائی مین صریح بیان اسکا آگیا ہی ؎ لیکن ان احادیث

سے صریح یہی معلوم ہوتا ہی کہ وضو نماز کا سا کرے پس تطبیق روایتوں میں یہہ ہی کہ گاہی اختصار کرتی تہی اور یا تہہ دہونی کی فقط اور اکثر اوقات تمام وضو کرتی؛ تقریر مولانا **وعن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یطوف علی نسائہ بغسل واحد رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم آتی اپنی عورتونکی پاس ساتہہ ایک غسل کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی کبہی حضرت ایک شب مین سب بیویونسی صحبت کرتی اور غسل اخیر ہی کو کرتی درمیانمین نہ کرتی اگر کوئی کہی کہ اقل درجہ قسم کا یعنی باری مقرر کرنیکا واسطی ہر عورت کی ایک رات ہے پس کیونکر دورہ کرتی تہی سب پر جواب یہہ کہ واجب ہونا باریکا حضرت پر مختلف فیہ ہی کہا ابو سعید نی کہ حضرت پر واجب نہین ہی بلکہ ازراہ احسان کی باری باندہ رکہی تہی اور اکثر علماء کہتی ہین کہ حضرت پر بہی مقرر کرنا باریکا واجب تہا اور یہہ دورہ کرنا انکی رضاسی تہا اور غسل جو ایک سا اخیر مین کرتی تہی پس احتمال ہی اسکا کہ درمیان مین وضو کرلیتی ہونگی یا ترک کیا وضو واسطی بیان جواز کی؛ ع **وعن** عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیانہ رواہ مسلم اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یاد کرتی اللہ کو ہر وقت روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی خواہ حضرت جنبی ہوتی یا بی وضو ہوتی اور سوار انکی ہر حال مین اللہ کی یاد سی غافل نہ ہوتی مگر قرآن کہ حالت جنابت مین نہ پڑہتی اور ذکر پائخانہ اور غسل خانہ مین نہ کرتی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد ساتہہ ذکر کی یہان ذکر قلبی ہی اور فکر کرنا اوسکی قدرتون مین کہ یہہ کسی حالت مین نہ چہوڑتی تہی؛ ح **و** حدیث ابن عباس سنذکرہ فی کتب الاطعمۃ ان شاء اللہ تعالی اور حدیث ابن عباس کی ذکر کرینگی ہم اوسکو کتاب الاطعمہ مین انشاء اللہ تعالی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابن عباس قال اغتسل بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جفنۃ فاراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتوضأ منہ فقالت یا رسول اللہ انی کنت جنبا فقال ان الماء لا یجنب رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ وروی الدارمی نحوہ وفی شرح السنۃ عنہ عن میمونۃ بلفظ المصابیح اور روایت ہی ابن عباس سی کہا غسل کیا بعضی بیویون حضرت نبی کی نی درود ہو جیو اللہ کا اوپر اور سلام لگن سی یعنی چلو لیکر نہائین پس ارادہ کیا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ وضو کرین اوس سی یعنی باقی رہی ہوئی پانی سی پس کہا ای رسول خدا تحقیق ہی مین جنبی یعنی اور مین اس سی نہائی ہون یہہ بقیہ اوسکا ہی پس فرمایا تحقیق پانی جنبی نہین ہوتا یعنی نجس نہین ہوتا ساتہہ نہانی جنبی کی اور ساتہہ پڑنی اعضا اوسکی کی روایت کی یہہ ترمذی ابو داؤد و ابن ماجہ نی اور روایت کی دارمی نی مانند اسکی اور شرح السنۃ مین ابن عباس نی نقل کی میمونہ سی ساتہہ لفظ مصابیح کی **ف** اگر کوئی کہی کہ یہہ حدیث مخالف ہی اوسکی کہ تیسری فصل مین آویگی کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سی کہ وضو کری مرد بقیہ پانی طہارت عورت کی سی جواب یہہ کہ حدیث دلالت کرتی ہی جواز پر اور وہ ترک اولی پر پس نہی تنزیہی ہی نہ تحریمی؛ ع **وعن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل من الجنابۃ ثم یستدفئ بی قبل ان اغتسل رواہ ابن ماجۃ وروی الترمذی نحوہ وفی شرح السنۃ بلفظ المصابیح اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہاتی جنابت سی پہر گرمی طلب کی ساتہہ میری پہلی نہانی میری سی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی اور روایت کی ترمذی نی مانند اسکی اور شرح السنۃ مین ساتہہ لفظ مصابیح کی **ف** یعنی اعضاء شریف مجہسی چمٹاتی تا گرم ہو وین اس سی معلوم ہوا کہ بدن جنبی کا پاک ہی؛ ح **وعن** علی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من الخلاء فیقرئنا القرآن ویاکل معنا اللحم ولم یکن یحجبہ او یحجزہ عن القرآن شئ لیس الجنابۃ رواہ ابو داود والنسائی وروی ابن ماجۃ نحوہ اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہا تہی

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلتے پاخانہ سے پس پڑہاتے ہمکو قرآن اور کہاتے ساتہہ ہمارے گوشت یعنی پہلے وضو کے اور نہ تہی کہ منع کرے انکو۔ بازرکہے انکو پڑہنی
قرآن کی سے کوئی چیز سوا جنابت کی روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے اسنا ہکی **وعن** ابن عمر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقرأ الحائض ولا الجنب شیئا من القرآن رواہ الترمذی اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پڑہے حائضہ اور نہ جنبی کچہہ قرآن سے روایت کی یہہ ترمذی نے **ف** نہ پڑہے کچہہ یعنی تہوڑا نہ بہت صحیح روایت امام اعظم اور
امام شافعی رح سے یہی منقول ہے اور بعضونکے نزدیک تمام آیہ پڑہنی حرام ہے اور کم آیہ سے نہیں ہے اور اگر ساتہہ ارادہ ذکر کے بغیر قصد تلاوت کی پڑہے تو جائز ہے مثلا بمقام شکر میں
کہے الحمد للہ رب العالمین ۱۲ ع **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجہوا ہذہ البیوت
عن المسجد فانی لا احل المسجد لحائض ولا جنب رواہ ابوداود اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے پہیر دو تم یہہ دروازے گہرون کے مسجد سے پس تحقیق میں نہیں حلال کرتا داخل ہونا مسجد میں واسطے حائض کے اور نہ جنبی کے یعنی خواہ بطریق گذرنے
کے ہو خواہ بطریق ٹہرنے کی روایت کی یہہ ابوداود نے **ف** یعنی دروازے گہرون کے کہ مسجد کیطرف بنی ہوئی ہین رخ انکا اور طرف پہیر لو تا جنبی اور
حائض مسجد میں سے نہ گذرین اور امام شافعی اور امام مالک رح کے نزدیک گذر جانا مسجد میں سے جنبی اور حائض کو جائز ہے اور ٹہرنا نہیں جائز اور امام
اعظم رح کے نزدیک گذرنا بہی حرام ہے چنانچہ اس حدیث سے بہی مطلق جانا مسجد میں جنبی اور حائض کو منع معلوم ہوتا ہے یہہ موید ہے مذہب امام کے ۱۲ ع
وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدخل الملئکۃ بیتا فیہ صورۃ ولا کلب ولا جنب رواہ
ابوداود والنسائی اور روایت ہے حضرت علی رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوتے فرشتے گہر میں کہ جسمین ہو صورت یا
کتا یا جنبی روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی نے **ف** مراد فرشتون سے وہ فرشتہ ہین کہ رحمت اور برکت لاتے ہین اور ذکر سننے کو آتے ہین اور صورت سے یعنی
تصویر جاندار کی بلند جگہہ پر ہو مثل دیوار اور چہت اور پردہ کے اور بچہونے پر اور قدم رکہنے کی جگہہ تو جائز ہے اور تصویر درخت وغیرہ کی کہ جسمین روح
نہو جائز ہے اور ایسی ہی تصویر کا سر کٹا تو جائز ہے اسیطرح جو تصویر روندی جاوے یا تکیہ پر ہو وہ بہی مانع دخول ملائکہ کو نہیں اور جہان درہم تصویر دار
ہوتے ہین اوس سے بہی فرشتے نہیں آتے اگرچہ رکہنا اوسکا حلال ہے بلکہ اگر ساتہہ بہی رکہے اوسکو اگرچہ دستار میں ہو تو بہی جائز ہے کیونکہ اگلے پچہلے علماء
قدیم سے ساتہہ رکہتے رہے ہین اور لیتے دیتے اسکا رتے تہے اور کسی نے انکار نہیں کیا لیکن الفاظ حدیث سے نہ داخل ہونا فرشتون کا ثابت ہوا البتہ اور کتا پالنا
کیونکہ نابالغ کے لیے گہر میں رکہنی جائز نہیں اور کتے شکاری اور کہیتی اور مواشی کی محافظت کے لیے پالنے جائز ہیں اور سوا انکے منع اور مراد جنبی سے وہ ہے
عادت کرے ترک غسل کی از راہ سستی کی یہانتک وقت نماز کا بہی گذر جاوے اور وہ جنبی ہے پس ہر جنبی نہیں مراد ہے یا مراد وہ جنبی ہے کہ وضو
نکرے ۱۲ ع **وعن** عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ لا تقربہم الملئکۃ جیفۃ الکافر
والمتضمخ بالخلوق والجنب الا ان یتوضأ رواہ ابوداود اور روایت ہے عمار بن یاسر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ نہیں نزدیک ہوتے
انکے فرشتے یعنی فرشتے رحمت کے بدن کافر کا اور وہ کہ آلودہ ہو ساتہہ خلوق کے اور جنبی مگر یہہ کہ وضو کرے روایت کی یہہ ابوداود نے **ف** مراد جیفہ
سے بدن کافر کا ہے خواہ زندہ ہو خواہ مردہ جیفہ اصل میں مردار کو کہتے ہین اور کافر بہی بمنزلہ مردار کے ہوتا ہے کیونکہ نجس ہوتا ہے یہہ نہیں کہ تا
نجاست سے مثل شراب اور سور وغیرہ کی اور خلوق ایک خوشبو ہوتی ہے کہ زعفران وغیرہ سے بنتی ہے اور استعمال اوسکا منع ہے مردونکو نہ عورتونکو اور
فرشتے اسلیے نہیں نزدیک ہوتے کہ اسمین رعونت پائی جاتی ہے اور مشابہت ہوتی ہے عورتونکے ساتہہ اور اسمین اشارہ ہے اسپر کہ جو مخالفت
کرے سنت کے اگرچہ ظاہر میں زینت والا اور خوشبو لگائی ہوئی اور عزت والا لوگون میں ہو لیکن حقیقت میں نجس ہے اور کتے سے زیادہ ہے خسیس اور

اور جنبی کی حق میں جو فرمایا اسمین تہدید اور زجر شدید ہی تاخیر غسل پر تاکہ عادت نہ کر بن جنبی رہنی کی ع **وعن** عبد اللہ بن
ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم ان فی الکتاب الذی کتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعمرو بن حزم ان لا یمس القرآن
الا طاھر رواہ مالک والدارقطنی اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سی کہ تحقیق اوس خط مین کہ لکہا اوسکو حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی عمرو بن حزم کی یہہ تہا کہ نہ ہاتہہ لگاوی قرآنکو مگر پاک یعنی باوضو روایت کی یہہ مالک اور دارقطنی نی **ف** آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی انکو نواح یمن مین سی کسی شہر کا عامل کرکر بہیجا تہا اور ایک کاغذ لکہہ کر انکی ساتہہ کر دیا تہا اوسمین بیان فرائض اور سنن اور
صدقات اور دیات وغیرہ لکہا تہا از انجملہ اوس کتاب مین یہہ بہی لکہا تہا جو مذکور ہوا ع **وعن** نافع قال انطلقت مع ابن عمر فی
حاجۃ فقضی ابن عمر حاجتہ وکان من حدیثہ یومئذ ان قال مر رجل فی سکۃ من السکک فلقی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد خرج من غائط او بول فسلم علیہ فلم یرد علیہ حتی اذا کاد الرجل
ان یتواری فی السکۃ ضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدیہ علی الحائط ومسح بھما وجھہ ثم
ضرب ضربۃ اخری فمسح ذراعیہ ثم رد علی الرجل السلام وقال انہ لم یمنعنی ان ارد علیک السلام
الا انی لم اکن علی طھر رواہ ابوداود اور روایت ہی نافع سی کہا کہ چلا مین ساتہہ ابن عمر کی واسطی استنجا کرنیکی پس فراغت حاصل
کی ابن عمر نی استنجی سی اور تہی حدیث اونکی اوسدن یہہ کہ کہا گذرا ایک شخص بیچ کوچہ کی کوچون سی پس ملاقات کی حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی اور تحقیق فارغ ہوئی تہی وہ پاخانہ سی یا پیشاب سی پس سلام کیا اونپر پس نہ جواب دیا اوسکو حضرت نی یہانتک کہ جب
قریب ہوا وہ شخص یہہ کہ چہپ جاوی کوچی مین ماری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دونو ہاتہہ اپنی دیوار پر اور پہیرا اون دونون ہاتہونکو مونہہ اپنی
پر پہر مارا مارنا اور پہر پہیری ہاتہہ دونو ہاتہونپر یعنی تیمم کیا پہر جواب دیا اوس شخص کو سلام کا اور فرمایا تحقیق نہین منع کیا مجہکو یہہ کہ جواب دون
تجہی سلام کا مگر یہہ کہ نہ تہا مین پاکی پر روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** جواب سلام کا اس لیی نہ دیا کہ سلام نام اللہ تعالی کا ہی اصل مین اگرچہ یہان
معنی سلامتی کی ہین لیکن اعتبار اصل کا کیا اور ذکر اللہ بغیر وضو کی مناسب جانا اور یہہ جو آیا ہی کہ صحابہ نی کہا کہ حضرت پاخانہ سی نکلتی تہی اور
ہمین قرآن پڑہاتی تہی اور اور بعضی حدیثون سی ذکر کرنا بغیر وضو کی ثابت ہوا ہی ظاہر مین آپسمین تعارض معلوم ہوتا ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ بی وضو
جو ذکر کرتی تہی عمل رخصت پر کرتی تہی اور یہان عمل عزیمت پر کیا واسطی تعلیم امت کی یعنی جائز بی وضو بہی ہی لیکن افضل باوضو ہی اور اس حدیث
مین دلیل ہی اسپر کہ جو کوئی بسبب عذر کی جواب سلام سی قاصر ہو تو مستحب ہی اوسکو بعد ازان عذر بیان کر دی تا نسبت تکبر کیطرف نہ کیا جاوی اور یہہ
بہی معلوم ہوا کہ جواب سلام کا واجب ہی ع **وعن** المھاجر بن قنفذ انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یبول
فسلم علیہ فلم یرد علیہ حتی توضأ ثم اعتذر الیہ فقال انی کرھت ان اذکر اللہ الا علی طھر رواہ ابوداود
وروی النسائی الی قولہ حتی توضأ وقال فلما توضأ رد علیہ اور روایت ہی مہاجر بن قنفذ سی یہہ کہ وہ آیا حضرت کی پاس اور حالت مین کہ وہ پیشاب کرتی تہی پس
سلام کیا حضرت پر پس نہ جواب دیا حضرت نی اوسکو یہانتک کہ وضو کیا پہر عذر کیا طرف اوسکی اور کہا تحقیق مین مکروہ رکہتا ہون یہہ کہ ذکر کرون اللہ کا مگر پاکی
پر روایت کی یہہ ابوداود نی اور روایت کی نسائی نی قول حتی توضأ تک اور کہا جب کہ وضو کیا جواب دیا اوسکا

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجنب ثم ینام ثم ینتبہ ثم ینام رواہ احمد
روایت ہی ام سلمہ سی کہا تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنبی ہوتی پہر سوتی پہر جاگتی پہر سوتی روایت کی یہہ احمد نی **ف** پہلی ایک حدیث مین

معلوم ہو چکا کہ حالت جنابت مین حضرت وضو کر کر آرام فرماتے تھی پس یہان بہی یہی مراد ہی اور یہہ بات بیان جواز کی لیے کرتی تھی: ح ع

وعن شُعْبَةَ قَالَ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يُفْرِغُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى سَبْعَ مِرَارٍ ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ فَنَسِيَ مَرَّةً كَمْ أَفْرَغَ فَسَأَلَنِي فَقُلْتُ لَا أَدْرِي فَقَالَ لَا أُمَّ لَكَ وَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَدْرِيَ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى جِلْدِهِ الْمَاءَ ثُمَّ يَقُولُ هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَطَهَّرُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی شعبہ سی کہا تحقیق ابن عباس تہی جب غسل کرتی جنابت سی ڈالتی دہنی ہاتہہ اپنے سی اوپر بائین ہاتہہ اپنے کی یعنی پانی سات بار پہر دہوتی ستر اپنا پس بہول گئی ایکبار کر کتنی دفعہ ڈالا پانی پہر پوچہا مجسی پس کہا مینے نہین جانتا مین پہر فرمایا نہ ہو جیو ماں تیری اور کس چیز نی منع کیا تجکو یہہ کہ جانی پہر وضو کرتی وضو نماز کا سا پہر بہاتی بدن اپنی پر پانی پہر کہا اسطرح سی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طہارت کرتی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** حدیثون مین جو ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دست مبارک کی دہونیکا پہلے ستر دہونیکی آیا ہی یا تو مطلق دہونا آیا ہی یا دو دو بار یا تین بار چنانچہ پہلی فصل باب الغسل کی مین ابن عباس سے اسی روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتہہ دہوئی اوسمین بہی بلا قید گنتی کی ہی پس یہان جو شعبہ نی ابن عباس سے سات بار دہونا ہاتونکا روایت کیا تو یہہ کسی صورت خاص مین ہوگا واسطی بہت طہارت حاصل کرنیکی یا ابن عباس کو منسوخ ہونا دہونی سات بار کا نہ پہونچا ہوگا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ شاگرد کو شیخ کی گی ہشیار رہنا چاہئی کہ عمل اوسکی یاد رکہی اور شیخ کو پہنچتا ہی کہ اوسکو غفلت وغیرہ پر تنبیہ کری ح ع **وعن** أَبِي رَافِعٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى نِسَائِهِ يَغْتَسِلُ عِنْدَ هٰذِهِ وَعِنْدَ هٰذِهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا تَجْعَلُهُ غُسْلًا وَاحِدًا آخِرًا قَالَ هٰذَا أَزْكٰى وَأَطْيَبُ وَأَطْهَرُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی رافع سی کہا کہ تحقیق رسول خدا صلعم پہری ایک دن بیچ بیویون اپنی یعنی جماع کیا سب سے نہاتی نزدیک اسکی اور نزدیک اسکی کہا ابو رافع نی کہا مینی واسطی حضرت کی ای رسول خدا کی کیون نہ کیا آپنی غسل ایک آخر کو فرمایا یہہ یعنی ہر ایک سے نہانا خوب پاک کرتا ہی اور بہت خوش ایند ہی نفس کو اور بہت ستہرا کرتا ہی روایت کی یہہ احمد و ابو داود نی **ف** کہا طیبی نی کہ تطہیر مناسب ہے واسطی ظاہر کی اور تزکیہ و تطییب واسطی باطن کی ہی اور واسطی ازالہ اخلاق بد کی ہی اور دوسرا واسطی حاصل کرنی اچہی خصلتون کی حاصل سکا یہہ کہ اسطرح نہانی سی اخلاق بری مثل غصہ وغیرہ کی دور ہوتی ہین اور اچہی اخلاق یعنی حلم و تقوی وغیرہا حاصل ہوتی ہین اور اوپر جو کذرا کہ سب بیویون سی حضرت نی صحبت کر کر اخیر کو ایک سے غسل کیا وہ واسطی بیان جواز اور آسانی کرنی امت کی تہا اور فضل یہہ ہی جو ایک کہ ہر جماع کی بعد غسل کیا ع ح **وعن** الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ وَقَالَ بِسُؤْرِهَا وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہی حکم بن عمرو سی کہا کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ وضو کری مرد ساتہہ بچی ہوئی پانی وضو یا غسل عورت کی روایت کی یہہ ابو داود و ابن ماجہ ترمذی نی اور زیادہ کیا ترمذی نی یا فرمایا ساتہہ بقیہ پانی وضو عورت کی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** لفظ سور یہان بمعنی بقیہ پانی طہارت کے ہے راوی کو شک ہوا ہی فقط لفظ مین کہ لفظ فضل کا کہا یا سور کا اور کہا سید جمال الدین نی کہ حمل کیا ہی نہی الحدیث اور نہی کی بعد حدیث کے نہی تنزیہی پر تا کہ مخالف نہ ہووی پہلی حدیث کی ساتہہ کہ حضرت نی بچی ہوئی پانی بعضی بیویون اپنی کی سی وضو کیا ہے ح ع **وعن** حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ سِنِينَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ أَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ زَادَ مُسَدَّدٌ وَلْيَغْتَرِفَا

جميعا رواه ابو داود والنسائي وزاد احمد في اوله نهى ان يمتشط احدنا كل يوم او يبول في مغتسله ورواه ابن ماجة عن عبد الله بن سرجس

اور روایت ہی حمید حمیری سی کہا ملاقات کی مینی ایک شخص سے کہ صحبت رکہی تہی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی جابر بن حابسی صحبت رکہی ابو ہریرہ نی کہا اوسنی
کہ منع کیا رسول خدا صلعم نی یہہ کہ نہاوی عورت ساتہہ بچی ہوئی پانی غسل مرد کی یا نہاوی مرد ساتہہ بچی ہوئی پانی غسل عورت کی زیادہ کیا مسدد
نے اور چاہیی کہ چلو بہین دونو اکہٹی روایت کی ابو داود اور نسائی نی اور زیادہ کیا احمد نی اول اس حدیث مین منع کیا حضرت نی یہہ کہ کنگہی کری
ایک ہمارا ہر روز یا پیشاب کری غسل کی جگہہ مین اور روایت کی یہہ ابن ماجہ نی عبد اللہ بن سرجس سے **ف** ہر روز کنگہی کرنی منع فرمائی اس لیی
کہ یہہ طریقہ بناو سنوار والونکا ہی سنت یہہ ہی کہ ایک روز درمیان کنگہی کیا کری اور غسل کی جگہہ پیشاب کرنا منع اس لیے ہی کہ اس سی وسواس پیدا
ہوتا ہی ۃ ع

باب احكام المياه

باب بیچ احکام پانی کی

الفصل الاول

فصل پہلی

عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبولن احدكم في الماء الدائم الذي لا يجري ثم يغتسل فيه متفق عليه وفي رواية لمسلم قال لا يغتسل احدكم في الماء الدائم وهو جنب قالوا كيف يفعل يا ابا هريرة قال يتناوله تناولا

روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ نہ پیشاب کری ایک تمہارا بیچ پانی ٹہہری ہوئی کی ایسا کہ نہین جاری ہوتا پہر غسل کری
اوسمین یعنی دور ہی عاقل سی کہ پیشاب کری پانی مین اور پہر اوسی سی نہاوی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین آفرمایا کہ نہ نہاوی
ایک تمہارا پانی ٹہہری ہوئی مین اس حالت مین کہ وہ جنبی ہو کہا لوگون نی کسطرح کری اے ابو ہریرہ کہا لیوی اوسمین سے لینے کہ یعنی چلو لیکر باہر پانی کی نہاوی
ف مراد پانی سی یہان پانی قلیل ہی اگر کثیر ہو حکم جاری کا رکہتا ہی اور نجس نہین ہوتا پیشاب وغیرہ سی اور نہانا اوسمین جائز سی اور بعضون نی کہا ہے
کہ اگر کثیر بہی ہو اگرچہ وہ نجس نہین ہوتا لیکن اوسمین پیشاب کرنا خوب نہین شاید کہ اوسکی دیکہا دیکہی اور بہی پیشاب کرین اور عادت اسکی پکڑین اور رفتہ رفتہ
پانی متغیر ہو جاوی یعنی رنگ اور مزہ اور بو بدل جاوی پس اوپر تقدیر اول کی یعنی جس صورت مین کہ پانی کم ہووی نہی حرمت کی لیی ہی اس لیے کہ پانی
نجس ہو جاتا ہی اور اوپر تقدیر ثانی کی یعنی جبکہ پانی بہت ہووی نہی کراہت کی لیی ہی اور حد قلیل اور کثیر کی آگی بیان کرینگی انشاء اللہ تعالی اور
قید نہ جاری ہونیکی اس لیے لگائی کہ جاری نجاست کی پڑنی سی نجس نہین ہوتا اور لکہا ہی علمائی کہ یہہ تمام تفصیل دن مین ہے اور رات کو قضائی حاجت پانی
مین مطلق مکروہ اور ممنوع ہی واسطی خوف جنات کی کہ کہتی ہین رات کو وہ رہتی ہین جہان پانی ہوتا ہی کذا قال الشیخ ابن حجر المکی اور اخیر حدیث سی
معلوم ہوا کہ جنبی پانی مین ہاتہہ ڈالی پانی لینی کی لیی مستعمل نہین ہوتا اور اگر ہاتہہ ڈالی اوسمین تاکہ دہووی اوسکو جنابت سی مستعمل ہو جاتا ہی ۃ ح ۃ

وعن جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يبال في الماء الراكد رواه مسلم اور روایت ہی جابر
سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ پیشاب کری پانی ٹہری ہوئی مین روایت کی یہہ مسلم نی **وعن** السائب بن يزيد قال
ذهبت بي خالتي الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ان ابن اختي وجع فمسح راسي ودعا لي بالبركة ثم توضأ
فشربت من وضوئه ثم قمت خلف ظهره فنظرت الى خاتم النبوة بين كتفيه مثل زر الحجلة متفق عليه

اور روایت ہی سائب بن یزید سی کہا لیگئی مجکو خالا میری طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا اے رسول خدا کی تحقیق بہانجا میرا بیمار ہی پس ہاتہہ
پہیرا میری سر پر اور دعا کی میری لیی ساتہہ برکت کی پہر وضو کیا پس پیا مینی پانی وضو حضرت کا پہر کہڑا ہوا مین پیچھی پشت حضرت کی پس دیکہا مینی
طرف مہر نبوت کی درمیان مونڈہیون دونو کی مانند گہنڈی چپر کہٹ کی روایت کی یہہ بخاری مسلم نی **ف** پانی وضو کی سی مراد ہی جو وضو
کے بعد برتن مین بچ رہا یا جو کہ اعضاء وضو سی گرتا جاتا تہا اور مہر نبوت مثل چپر کہٹ کی گہنڈی کی تہی ہیئت اور مقدار مین اور مہر نبوت اوسکو اسلیے

کہتے ہیں کہ پہلی کتابوں میں علامت حضرت کی مذکور تھی کہ مہر نبوت اونکی مونڈھوں میں ہوویگی پس جب حضرت پیدا ہوئی تو اوس سی پہچانی گئی کہ نبی آخر الزمان یہی ہیں پس علامت ہوئی حضرت کی نبوت کی اور بہت وجہ تسمیہ کے لکھی ہیں بخوف درازگی کی نہیں ذکر کیں اور اوسکی باطن میں لکھا تھا وحدہ لاشریک لہ اور ظاہر میں لکھا تھا توجہ حیث ما کنت فانک منصور اور اوسکی پیدا ہونیکا وقت بعضوں نی تو یہہ کہا ہی کہ جب سینہ مبارک چاک کر کر سیا گیا تو بعد اوسکی یہہ نمودار ہوئی اور بعضوں نی کہا ہی کہ حضرت کی پیدا ہوتی ہی یہہ مہر پیدا ہوئی اور بعضوں نی کہا کہ مہر سمیت حضرت پیدا ہوئی واللہ اعلم ۱۲ ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ یَکُوْنُ فِی الْفَلَاۃِ مِنَ الْاَرْضِ وَمَا یَنُوْبُہٗ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ اِذَا کَانَ الْمَاءُ قُلَّتَیْنِ لَمْ یَحْمِلِ الْخَبَثَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَفِیْ اُخْرٰی لِاَبِیْ دَاوٗدَ فَاِنَّہٗ لَا یَنْجُسُ روایت ہی ابن عمر سی کہا سوال کیے گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال پانی کی سی کہ ہوتا ہی بیچ جنگل زمین کی اور حال اوس چیز کی سی کہ نوبت بنوبت آتی ہیں اوسپر قسم چارپایوں اور درندوں سی یعنی وہ آنکر اوسمیں سی پیتی ہیں اور پیشاب وغیرہ کرتی ہیں حال اوسکا کیا ہی پس فرمایا جسوقت کہ ہووی پانی دو قلہ نہیں اوٹھاتا ناپاکی کو یعنی پلید نہیں ہوتا پلیدی پڑنی سی روایت کی یہہ احمد ابوداود ترمذی نسائی دارمی ابن ماجہ نی اور بیچ روایت ابوداود کی یہہ ہے کہ تحقیق وہ نہیں ناپاک ہوتا ف قلہ بڑی مشکی کو کہتی ہیں کہ جسمیں اڑھائی مشک پانی آتا ہی اور قلتین ہیں یعنی دو مشکوں میں پانچ مشک پانی اور وزن قلتین کے پانیکا یہاں کی حساب سو اچہہ من علمانی لکھا ہی مذہب امام شافعی کا یہی ہی کہ جب پانی مقدار قلتین کے ہو نجس نہیں ہوتا نجاست کی پڑنی سی جبتک کہ رنگ اور مزہ اور بو نہ متغیر ہو لیکن جاننا چاہی کہ اس حدیث کی صحت میں اختلاف ہی درمیان محدثوں کی سفر السعادت کی مصنف نی کہ بڑی محدث ہیں لکھا ہی کہ ایک جماعت علما کی کہتی ہی کہ یہہ حدیث صحیح نہیں اور ایک جماعت کہتی ہی کہ صحیح ہی اور علی بن مدینی کہ امام ہیں ائمہ حدیث کی اور استاد ہیں بخاری کی انہوں نی کہا ہی کہ یہہ حدیث ثابت نہیں ہوئی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور لکھا ہی علمانی کہ یہہ مخالف ہی اجماع صحابہ کی کہ ایک زنگی چاہ زمزم میں گر پڑا تھا پس ابن عباس اور ابن زبیر نی حکم کیا ساری پانی نکالنی کا اور یہہ بات اکثر صحابہ کی سامنی ہوئی اور کسینی اسکا انکار نہیں کیا واللہ اعلم اور لکھا ہی علمانی کہ دو لوگ فرقوں یعنی حنفی شافعی کو بیچ اندازہ اور حد ٹھہرانی پانی کی کوئی حدیث صحیح آنحضرت سی ثابت نہیں ہوئی ہی کہ اتنا ہووی تو نجس ہوتا ہی اور اتنا ہووی تو نہیں نجس ہوتا اور طحاوی کہ ائمہ مذہب حنفیہ سے ہیں انہوں نی کہا ہی کہ حدیث قلتین اگرچہ صحیح ہی لیکن ہم اوسپر عمل نہیں کرتی سبب اوسکا یہہ ہی کہ قلہ کی کئی معنی آئی ہیں مٹکہ کو بھی کہتی ہیں اور مشک کو بھی اور چوٹی پہاڑ کو بھی پس ساتھہ یقین کی نہیں معلوم ہوتا کہ یہاں مراد اوس سے کیا ہی اور تفصیل اس مسئلہ کی یہہ ہے کہ جو علما ظاہر حدیث پر عمل کرتی ہیں مذہب انکا یہہ ہے کہ پانی پلید نہیں ہوتا نجاست کی پڑنی سی کسی حال میں خواہ جاری ہو خواہ ٹھہرا ہو کم ہو یا بہت ہو خواہ رنگ اور مزہ اور بو متغیر ہو یا نہو اور تمام علما اور محدثین کا مذہب یہہ ہی کہ اگر بہت ہو پلید نہیں ہوتا اور اگر تھوڑا ہے پلید ہو جاتا ہی اور یہہ جو حدیث بیر بضاعہ کی میں آیا ہی کہ الماء طہور لا ینجسہ شیء یعنی پانی پاک ہی نہیں نجس کرتی اوسکو کوئی چیز اور اوسکو دلیل اپنی ٹھہراتی ہیں اصحاب ظواہر مراد ساتھہ اوسکی پانی کثیر ہی ہی پس آگے اختلاف کیا ہی ائمہ اربعہ نی بیچ مقدار قلیل و کثیر کی امام مالک تو کہتی ہیں کہ جس پانی کا رنگ مزہ بو متغیر نہو نجاست کے پڑنی سی وہ کثیر ہی اور جو متغیر ہو جاوی وہ قلیل ہی اور امام شافعی اور احمد رح کہتی ہیں کہ جو مقدار قلتین کے ہو کثیر ہی اور اگر کم ہو تو قلیل ہی اور امام اعظم رح اور اونکی مذہب والی کہتی ہیں کہ اگر پانی اسقدر ہو کہ ایک طرف کی ہلانی سی دوسری طرف نہ ہلی وہ کثیر ہی ورنہ قلیل اور بعضی متاخرین نی دہ در دہ کو کثیر کہا ہی ۱۲ ح

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَتَوَضَّاُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَۃَ وَھِیَ بِئْرٌ تُلْقٰی فِیْہِ

الْحِيَضُ وَلُحُومُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا کہ کہا گیا ای رسول خدا کی کیا وضو کیا کرین ہم کوئین بضاعہ کیسی اور وہ کنوا ہی کہ ڈالی جاتی ہین اوسمین کپڑی حیض کی اور گوشت کتونکی اور گندگی پس فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق پانی یعنی اس کنوی کا پاک ہی نہین نجس کرتی اوسکو کوئی چیز یعنی جب تلک کہ نہ متغیر ہو روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نی **ف** بیر بضاعہ نام کنوی کا ہی مدینہ منورہ مین ایسی جگہ تہا کہ زمین اونچی تہی اوس زمین مین جو نجاست وغیرہ ہوتی تہی اوس کنوی مین گر پڑتی تہی پس راوی نی اوسکو کہنی والی کی تعبیر اسطرح کیا ہی کہ وہم جاتا ہی اسکا کہ لوگ اوسمین نجاست ڈالتی تہی عیاذا باللہ ایسی بات عوام مسلمانون سی نہین ہو سکتی وہ تو افضل مومنین کی تہی کب ایسی بات روا رکہتی پس پانی اوسمین بہت تہا اور چشمہ دار تہا بلکہ لکہا ہی علمانی کہ وہ جاری تہا اوسوقت مین کہ راہ رکہتا تہا باغ کیطرف مثل نہر جاری کی اوسکا حکم حضرت سی پوچہا جواب مین اوسکی پانی کا حکم بیان فرمایا جو کہ مذکور ہوا حاصل یہہ کہ اسکی ظاہر عبارت سی کوئی یہہ نہ سمجہہ لی کہ کوئی پانی پلید نہین ہوتا تہوڑا ہو یا بہت بلکہ یہہ جانی کہ یہہ حکم پانی کثیر کا ہی اور بعضی روایت مین ہمارے علما سی یہی منقول ہی کہ کنوان چشمہ دار حکم پانی جاری کا رکہتا ہی ۱۲ع خ **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ پوچہا ایک شخص نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا ای رسول خدا کی تحقیق ہم سوار ہوتی ہین دریا شور مین یعنی اوسکی کشتی مین اور اوٹہا لیتی ہین ساتہہ اپنی تہوڑا پانی شیرین پس اگر وضو کرین ہم ساتہہ اوس پانی کی تو پیاسی رہین ہم پس آیا وضو کرین ساتہہ پانی دریا شور کی یعنی یا تیمم کرین ہم پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ پاک کرنیوالا ہی پانی اوسکا اور حلال ہی مردار اوسکا روایت کی یہہ مالک اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** میت اوسکو کہتی ہین کہ آپسے مرجاوی بغیر ذبح کی پس مراد میت سی یہان مچہلی ہی کہ اوسکو ذبح نہین کرتی شکار کرنا اوسکا اور نکالنا اوسکا پانی سی گویا یہی ذبح اوسکا ہی اور جو مچہلی کہ پانی مین مرجاوی ہماری مذہب مین حلال نہین اور مچہلی دریائی جانور ونمین سی بالاتفاق حلال ہی اور اور جانور ونمین اختلاف ہی فقہ مین دیکہنا چاہیی ع ح **وَعَنْ** أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَا فِي إِدَاوَتِكَ قَالَ قُلْتُ نَبِيذٌ قَالَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُورٌ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَزَادَ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ أَبُوْ زَيْدٍ مَجْهُولٌ وَصَحَّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمْ أَكُنْ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی زید سی اونہون نی نقل کی عبداللہ بن مسعود سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی اونکی رات جنکی مین کیا ہی چہاگل تیری مین کہا مینی نبیذ ہی یعنی شربت کہجور کا فرمایا کہجور پاک ہی اور پانی پاک کرنیوالا ہی روایت کی یہہ ابو داؤد نی اور زیادہ کیا احمد اور ترمذی نی پس وضو کیا اوس سی اور کہا ترمذی نی ابو زید راوی مجہول ہی اور صحیح ہوا ہی علقمہ سی کہ نقل کیا عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا نہ تہا مین رات جنونکی مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** رات جن کے اوس رات کو کہتی ہین کہ جنات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی تہی اور آنحضرت نی اونکو دعوت اسلام کی کی اور قرآن اونپر پڑہا اور اونہون نی اپنی قوم مین جاکر حقیقت حال کی بیان کی چنانچہ سورہ جن میں یہہ قصہ مذکور ہی اور حاصل قول ترمذی کا یہہ ہے کہ جب ابن مسعود اوس شب مین آنحضرت کی ساتہہ نہ تہی

تو حدیث ذکر کی گئی کہ دلالت انکی ہمراہی پر کرتی ہی صحیح نہ ہوئی اور نبیذ تمر اسکو کہتی ہین کہ خرما پانی مین ڈال رکہتی ہین اور چند روز رہنی دیتی ہین
اوسکا شربت سا بن جاتا ہی اور ایک نوع کی تیزی اوسمین آجاتی ہی جبتلک وہ تیز تند نہو وہی حلال ہی چنانچہ آنحضرت کی لیئی بہی بنتا تہا پس وضو
اوس سے کرنا مختلف فیہ ہی امام اعظم رح کی نزدیک یہہ ہی کہ اگر پانی خالص نہ پاوی جائز ہی اوس سے وضو اور اوسکی ہوتی ہوئی تیمم جائز نہین اور یہی
حدیث ابوزید کی دلیل انکی ہی اور شافعیہ اس حدیث مین اسی سبب سے کہ مذکور ہوا طعن کرتی ہین اور اس حدیث کو ضعیف کہتی ہین اور نزدیک تحقیق
کے معلوم ہوا کہ حق ساتہہ امام ابوحنیفہ کی ہی اور جہالت راویون حدیث کی دفع ہی اور ہونا ابن مسعود کا رات جن کی ثابت ہوا ہی کہ جب آنحضرت
دعوت جنات مین مشغول ہوئی ابن مسعود کو ایک جای بٹہا گئی اور دائرہ انکی گرد کہینچ دیا تا اوس دائرہ سی نہ باہر نکلین اور یہہ جو کہا کہ اوس شب مین
آنحضرت کی ساتہہ نہ تہا مراد یہہ ہے کہ وقت ہمکلام ہونی کی جنات سے حاضر نہ تہا یا وقت باہر نکلنی آنحضرت کی ہمراہ نہ تہا مین آخر شب کو ملا ۱۲ ح ش

وعن كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَأَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي قَالَتْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ أَوِ الطَّوَّافَاتِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی کبشہ بنت کعب بن مالک سے اور تہی وہ بیاہی بیٹی ابی قتادہ کی یعنی انکی جورو تہی تحقیق ابا قتادہ یعنی سسرا اوسکا آیا اوسکی
پاس پس ڈالا کبشہ نی واسطی انکی پانی وضو کا یعنی باسن مین پس آئی ایک بلی پینی لگی اوس سے پانی پس ٹیڑہا کیا ابو قتادہ نی واسطی اوسکی باسن
یعنی تا پانی پی لیوی یہانتلک کہ پیا اوسنی کہا کبشہ نی پس دیکہا ابوقتادہ نی مجکو کہ دیکہتی ہون مین طرف اونکی پس کہا کیا تعجب کرتی ہی تو ای
بہتیجی میری کہا کبشہ نی پس کہا مینی ہان پس کہا ابوقتادہ نی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق بلی نہین پلید تحقیق وہ پہرنیوالی ہے
تمپر یا لفظ طوافات کہا روایت کی یہہ مالک اور احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** ابوقتادہ نی کبشہ کو بہتیجی
کہا اس لیئے کہ عادت بعضی عرب کے ہی کہ بعضی مخاطب کو بہتیجا یا چچا کا بیٹا کہتی ہین اگرچہ حقیقت مین نہو کیونکہ آپسمین بہائی چارہ اسلام کا رکہتی ہین
اور یہہ جو فرمایا کہ بلیان طوافین ہین تمپر یا طوافات یعنی اگر نر ہین تو طوافین ہین اور اگر مادہ ہین تو طوافات ہین اور طواف یعنی خادم کی ہی
بلیونکو خادم فرمایا اس لیئے کہ یہہ بہی خدمت کرتی ہین کہ موذی جانورونکو مارتی ہین یا انکی خبر گیری مین بہی ثواب ہوتا ہی مانند ثواب خبرگیری خادمون
کے یا مانند خادمونکی پہرتی ہین پس حاصل حدیث کا یہہ ہے کہ بلیان گرد تمہاری بہت پہرتی رہتی ہین مانند خادمون کی اگر حکم ساتہہ نجاست جہوٹی
اونکی کرون تو تمپر بہت دشواری پڑی پس اس لیئی اجازت دی کہ جہوٹہا اونکا نجس نہین سے یہہ حدیث دلالت کرتی ہی کہ جہوٹہا اونکا پاک ہے مذہب
شافعی کا یہی ہی اور ابوحنیفہ رح کی نزدیک مکروہ تنزیہی ہی اگر اور پانی سوای اسکی جہوٹہی کی نہ ملی اوس سے وضو کری اور تیمم نہ کری اور اگر پاک
پانی موجود ہو اور اسکی جہوٹہی سی وضو کری جائز تو ہوگا لیکن مکروہ اور یہہ مکروہ اس لیئے کہتی ہین کہ اور حدیث مین بلی کو درندہ فرمایا ہی اور درندہ
نجس ہوتا ہی لیکن یہہ حدیث انہا من الطوافین معارض اوسکی پڑی پس یہہ نجاست سے کراہت کیطرف لائی ع ح

وعن دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ مَوْلَاتَهَا أَرْسَلَتْهَا بِهَرِيسَةٍ إِلَى عَائِشَةَ قَالَتْ فَوَجَدْتُهَا تُصَلِّي فَأَشَارَتْ إِلَيَّ أَنْ ضَعِيهَا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَأَكَلَتْ مِنْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ عَائِشَةُ مِنْ صَلَوتِهَا أَكَلَتْ مِنْ حَيْثُ أَكَلَتِ الْهِرَّةُ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي رَأَيْتُ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ بِفَضْلِہَا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی داود بن صالح بن دینار
سے اونہی نقل کی اپنی ماں سی کہ تحقیق آزاد کرنیوالی اوسکی نی بہیجا اوسکو ساتہہ ہریسہ کی طرف حضرت عائشہ کی کہا اوسکی ماں نی پس پایا مینی عائشہ کو
نماز پڑہتی پس اشارہ کیا طرف میری کہ رکہہ دی اسکو پس آئی بلی پس کہایا اوسمین سے پس جبکہ فارغ ہوئین حضرت عائشہ نماز اپنی سی کہایا اوس جگہہ
سے کہ کہایا تہا بلی نی پہر فرمایا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق بلی نہین پلید تحقیق وہ ہی پہرنیوالوں مین سی تمپر اور تحقیق دیکہا ہی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرلی تہی ساتہہ بچی ہوئی پانی بلی کی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** اشارہ کیا حضرت عائشہ سی ساتہہ ہاتہہ
کے یا سر کی اس سے معلوم ہوا کہ اسطرح کا اشارہ نماز مین جائز ہی کیونکہ یہہ عمل کثیر نہین ہی اور مفسد نماز کا یا کلام ہی یا عمل کثیر اور حضرت وضو کرتی تہی ساتہہ
بچے ہوئی پانی بلی کی جو اوسکو مکروہ تنزیہی کہتی ہین پس اونکی نزدیک یہہ حدیث محمول ہی عمل کرنیکی ساتہہ رخصت کی ہے اور بیان جواز کی اور
جو کہ پاک کہتی ہین اونکو حاجت تاویل کی کچہہ نہین اور کہا ہی علمائی کہ مستحب معلوم ہوتا ہی پالنا بلی کا حدیثوں سی ہذع رح ٭ **وَعَنْ**
جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَتَوَضَّأُ بِمَا اَفْضَلَتِ الْحُمُرُ قَالَ نَعَمْ
وَبِمَا اَفْضَلَتِ السِّبَاعُ کُلُّہَا رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی جابر سی کہا سوال کیئی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا وضو
کرین ہم ساتہہ اوس پانی کی کہ جہوٹا کیا ہو گدہون نی فرمایا کہ ہان اور ساتہہ اوس پانی کی کہ جہوٹا کیا ہو سب درندون نی روایت کی یہہ شرح
السنہ مین **ف** اس سی معلوم ہوا کہ جہوٹا درندونکا پاک ہی جیسا کہ مذہب امام شافعی کا ہی اور ہماری نزدیک جہوٹا درندونکا نجس ہے کیونکہ لعاب
اونکا اسمین پڑتا ہی اور وہ اونکی گوشت سی پیدا ہوتا ہی کہ وہ نجس ہے اور حدیثین کہ اوسکی طہارت مین وارد ہوئی ہین اونکی صحت مین کلام ہی اور اگر
صحت کو بہی پہنچین تو مراد پانی سی بڑی حوضونکا ہی کہ جنگل مین ہوتا ہی چنانچہ حدیث یحیی ابو سعید سی کہ آگی دینگی یہہ بات معلوم ہوتی
ہے اور اگر پانی اور درندی علی العموم مراد ہون تو لازم آتا ہی کہ جہوٹا کتی کا بہی پاک ہو باوجودیکہ یہہ کسی نی نہین کہا ہی پس معلوم ہوا کہ یہہ بڑی ہی
حوضونکی حقمین فرمایا ہوگا **مسئلہ** اگر کتا عضو انسان کا یا کپڑا اوسکا پکڑ لی اگر غصہ کی حالت مین پکڑی تو پلید نہین ہوتا اور اگر بطریق کہیلنی کی
پکڑی پلید ہوتا ہی اس لیے کہ غصہ کے حالت مین فقط دانتوں سی پکڑتا ہی اور دانتونمین رطوبت نہین ہوتے اور کہیلنی کی حالت مین ہونٹوں سی پکڑتا ہی وہ
تر ہوتی ہین کذا فی المحیط اور جہوٹا گدہونکا اور خچرونکا مشکوک ہی سبب شک کا یہہ ہے کہ تعارض ہی حدیثونمین بعضی سی حرمت معلوم ہوتی ہی اور بعضی
سے اباحت چنانچہ مرقاۃ مین دونو روایتین مذکور ہین اور صحابہ مین بہی اختلاف تہا حضرت ابن عمر نجس کہتی تہی اور ابن عباس طاہر کہتی تہی ٭ ح ع
وَعَنْ اُمِّ ہَانِیٍٔ قَالَتِ اغْتَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہُوَ وَمَیْمُوْنَۃُ فِیْ قَصْعَۃٍ فِیْہَا اَثَرُ الْعَجِیْنِ
رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ام ہانی سی کہا نہائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور میمونہ ایک کٹہڑی مین کہ اوسمین تہا نشان آٹی گندہی
ہوئی کا روایت کی یہہ نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** میمونہ نام حضرت کی ایک بیوی کا تہا اور اثر آٹیکا کٹہڑی مین بہت نہ تہا کہ پانی متغیر ہو جاتا یہہ کہا
شافعیہ نی اور ہماری نزدیک اگرچہ پاک چیز سی پانی متغیر بہی ہو جاوی وضو اوس سی جائز ہوتا ہی مگر پانی اوس سے گاڑہا ہو جاوی تو نہین درست
ہوتا ٭ ح

الفصل الثالث

تیسری فصل **عَنْ** یَحْیَی بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اِنَّ عُمَرَ خَرَجَ فِیْ رَکْبٍ فِیْہِمْ عَمْرُو
بْنُ الْعَاصِ حَتّٰی وَرَدُوْا حَوْضًا فَقَالَ عَمْرٌو یَا صَاحِبَ الْحَوْضِ ہَلْ تَرِدُ حَوْضَکَ السِّبَاعُ فَقَالَ عُمَرُ
بْنُ الْخَطَّابِ یَا صَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُخْبِرْنَا فَاِنَّا نَرِدُ عَلَی السِّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَیْنَا رَوَاہُ مَالِکٌ وَزَادَ رَزِیْنٌ قَالَ زَادَ
بَعْضُ الرُّوَاۃِ فِیْ قَوْلِ عُمَرَ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَہَا مَا اَخَذَتْ فِیْ

بُطُوْنِهَا وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَنَا طَهُوْرٌ وَشَرَابٌ روایت ہی یحیی بن عبد الرحمان سی کہا تحقیق عمر نکلی ایک قافلہ مین کہ اونمین تہی عمرو بن
عاص کی یہانتک کہ آئی ایک حوض پر پس کہا عمرو نی ای صاحب حوض کی کیا آتی ہین حوض تیری پر درندی پس کہا حضرت عمر بن الخطاب نی ای صاحب
حوض کی نہ خبر دی ہمکو یعنی خبر دینا تیرا اور نہ دینا برابر ہی ہمارے نزدیک اس لیے کہ تحقیق ہم آتی ہین درندونپر اور آتے ہین
درندی ہمپر یعنی کچہہ ضرر نہین پانی بہت ہی کبہی ہم آتی ہین اوسپر کبہی وہ روایت کی یہہ مالک نے اور زیادہ کیا رزین نی کہا زیادہ کیا بعضی راویون
نے قول حضرت عمر کیمین یہہ کہ کہا اور تحقیق سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی واسطی درندونکی ہی وہ چیز کہ لیلین بیچ پیٹون اپنی کی اور
جو باقی رہی پس وہ واسطی ہماری پاک کرنیوالا ہی اور قابل پینی کی ہی **وَعَنْ** أَبِي سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْحِيَاضِ الَّتِيْ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ تَرِدُهَا السِّبَاعُ وَالْكِلَابُ وَالْحُمُرُ عَنِ الطُّهْرِ مِنْهَا
فَقَالَ لَهَا مَا حَمَلَتْ فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَنَا مَا غَبَرَ طَهُوْرٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابو سعید خدری
سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوال کیی گئی حوضون سی کہ درمیان مکہ اور مدینہ کی ہین کہ وارد ہوتی ہین اونپر درندی اور کتی اور
گدہی طہارت کرنیسی اونسی یعنی اونکی پانی کا حال پوچہا آیا طہارت حاصل ہو جاتی ہی اوس سی یا نہین پس فرمایا واسطی درندونکی ہی وہ چیز کہ اوٹہا
اونہون نی پیٹون اپنی مین اور ہماری لیے ہی وہ چیز کہ چہوڑ دی پاک کرنیوالی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** اوپر کی حدیث اور یہہ حدیث بیچ
حق حوضون کی فرمائین کہ پانی اونمین بہت ہوتا تہا اور تہوڑی پانیکا یہہ حکم نہین ہے **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَا تَغْتَسِلُوْا بِالْمَاءِ
الْمُشَمَّسِ فَإِنَّهُ يُوْرِثُ الْبَرَصَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی عمر بن الخطاب رض سی فرمایا کہ نہ غسل کرو ساتہہ پانی
گرم کیی ہوئی آفتاب کی پس تحقیق وہ موجب ہے تا ہی بیماری برص کیکو یعنی سفیدی کو روایت کی یہہ دارقطنی نی **ف** پانی گرم کیی ہوئی آفتاب
سے بعضون نی تو یہہ مراد لی ہی کہ دہوپ مین رکہہ کر گرم کرین اور ظاہر یہہ ہی کہ مطلق مراد ہی یعنی رکہہ کر گرم کرین خواہ پہلی سی رکہا ہوا اور دہوپ
کے آنی سی گرم ہو جاوی اور کہا میرک شاہ نی کہ یہہ حدیث یعنی قول حضرت عمر کا ضعیف ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اس باب مین کوئی حدیث
ثابت نہین ہوئی لیکن شافعی قول حضرت عمر کا اور سند سی لائی ہین کہ راوی اوسکی ثقہ ہین پس اوپر تقدیر صحت اوسکی مراد یہہ ہی کہ عادت اور دوام
اسپر نہ کری اور تینون اماموںکی نزدیک استعمال کرنا اس پانی کا مکروہ نہین لیکن امام شافعی کی ان اختلاف ہی صحیح قول تو یہہ ہی کہ اونکی نزدیک
مکروہ ہی اور اونکی علماء متاخرین نے یہہ اختیار کیا ہی کہ مکروہ نہین ہے

بَابُ تَطْهِيْرِ النَّجَاسَاتِ

باب ہی بیچ بیان پاک
کرنی نجاستونکی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ
الْكَلْبُ فِيْ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ طَهُوْرُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ
فِيْهِ الْكَلْبُ أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُوْلٰهُنَّ بِالتُّرَابِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جبکہ پیوی کتا بیچ باسن ایک تمہاریکی پس چاہیی کہ دہوئی اوسکو سات بار روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین
ہے کہ کہا پاکی باسن ایک تمہاریکی جسوقت کہ پیجاوی اوسمین کتا یہہ ہی کہ دہووی اوسکو سات بار پہلا اونکا ساتہہ مٹی کی یعنی سات بار مین سی پہلی بار
مٹی سی دہووی **ف** کتا جس باسن مین کہاوی یا پیوی اوسکو سات بار دہونا مذہب اکثر محدثین کا ہی اور مذہب تینون امامون کا بہی یہی ہے
مگر امام ابو حنیفہ کی نزدیک حکم اسکا اور نجاستونکا سا ہی کہ تین بار دہووی بغیر مٹی کی وہ کہتے ہین کہ حدیث مین سات بار دہونا آیا ہی بنا بر احتیاط کی ہے
نہ وجوب کی یا یہہ حکم ابتداء اسلام مین تہا بعد ازان منسوخ ہوا واللہ اعلم ن ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ

النَّاسُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ وَهَرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهٖ سَجْلًا مِّنْ مَّاءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّاءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ
مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اونہین سی کہ کہڑا ہوا ایک گنوار پس پیشاب کیا مسجد مین پس پہنچی ترپی اوسکے
لوگ پس کہا واسطی اونکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی چہوڑ دو اوسکو اور ڈالو اوسکی پیشاب پر ڈول پانی کا یا فرمایا ذنوبا من ماء پس سوا اسکی نہین کہ بہیجی
گئے ہو تم آسانی کرنیوالی اور نہین بہیجی گئی تم مشکل کرنیوالی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** راویکو شک ہوا ہی کہ حضرتؐ نی لفظ سجلا کا فرمایا یا ذنوبا
کا سجل اوس ڈول کو کہتی ہین کہ اوسمین پانی ہو خواہ تہوڑا ہو یا بہت اور ذنوب بہری ہوئی ڈول کو کہتی ہین اور ازبسکہ حضرتؐ لوگونپر نہایت
شفقت اور محبت فرماتی تہی صحابہ کو منع فرمایا کہ اعرابی کو کچہہ کہو نہین اسمین تعلیم ہی امت کو کہ کسی پر دشواری نہ ڈالا کرین اور یہہ حدیث دلالت
کرتی ہی اسپر کہ زمین پاک ہو جاتی ہی ساتہہ ڈالنی پانی کی نجاست پر کثرت اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ دہوون نجاست کا اگر متغیر نہو پاک ہی اور
اگر اور جاے کپڑی پر یا بدن پر یا زمین پر یا بوریہ سی زمین پر پڑی نجس نہین ہوتی اور علمار کو اسمین اختلاف ہی مختار یہہ ہے کہ اگر بعد اسکے پاک ہونی
جگہہ کی وہان سی جدا ہووی پاک ہی اور اگر پہلی پاک ہونی جگہہ کی سی جدا ہووی پلید ہی اور اگر جدا ہووی اور رنگ اور بو اوسکی متغیر ہو بالاتفاق
پلید ہوتا ہی کذا فی مجمع البحار اور طیبی شافعی نی کہا کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جو زمین نجس ہو جاوی خشک ہونی سی پاک نہین ہوتی اور کہودنا
زمین کا اور خاک کا اوٹہانا اوس سے واجب نہین اور امام ابوحنیفہ رح کی نزدیک زمین خشک ہونی سی پاک ہو جاتی ہی اور پہلی خشک ہونی بہی اوسی
پاک کیا چاہین تو مٹی وہانسی کہود کر اوٹہا ڈالین تا پاک ہووی ہماری علما یہہ جواب دیتی ہین کہ اس حدیث سی یہہ نہین معلوم ہوتا کہ لوگون نی وہان نماز
پڑہی ہو پہلی خشک ہونی سی شاید کہ بالفعل پانی اس لیی ڈالا ہو کہ نجاست سبک ہو جاوی اور بو اور رنگ پیشاب کا بسبب غلبہ پانی کی جاتا رہوی
اور پاک ساتہہ خشک ہونیکی ہوی ہو اور حدیث اس سی ساکت ہی اور بہت سی دلیلین مرقاۃ مین ملا علی قاری نی لکہی ہین جسی شبہہ ہو اوسمین دیکہہ لی **ع**
ح: **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُوْلُ فِي الْمَسْجِدِ
فَقَالَ اَصْحٰبُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ مَهْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوْهُ دَعُوْهُ
فَتَرَكُوْهُ حَتّٰى بَالَ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِّنْ
هٰذَا الْبَوْلِ وَالْقَذَرِ اِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللهِ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاَمَرَ
رَجُلًا مِّنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءٍ فَسَنَّهٗ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہا اوسوقت کہ تہی ہم مسجد مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے کہ ناگاہ آیا ایک گنوار پس کہڑا ہو کر پیشاب کرنی لگا مسجد مین پس کہا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی باز رہ باز رہ پس فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بند کرو تم پیشاب اوسکا چہوڑ دو اوسکو یعنی بند کرنا اوسکو ضرر کریگا یا نجاست کتنی جگہہ پہیلی گی اب تو ایک ہی جگہہ ہے
پس چہوڑ دیا اوسکو یہانتک کہ پیشاب کیا پہر تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلایا اوسکو پہر فرمایا اوسکو تحقیق یہہ مسجدین نہین لائق واسطی کسی
چیز کی اس پیشاب سے اور گندگی سی اور سوا اسکی نہین کہ یہہ مسجدین واسطی ذکر اللہ کی ہین اور واسطی نماز کی اور پڑہنی قران کی یا مانند اسکی کہا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی راویکو شک ہوا ہی کہ یہی الفاظ فرمائی یا مانند انکی کہا انس نی حکم کیا حضرتؐ نی ایک شخص کو قوم مین سی پس لایا
ڈول پانی کا پس ڈالا اوسکو پیشاب پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَرَاَيْتَ اِحْدَانَا اِذَا اَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَ اِحْدٰكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ فِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی اسماء بنت ابی بکر سی کہا پوچہا ایک عورت نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا اسنی یا رسول خدا کی خبر دو مجھکو کوئی ہم مین سے
جسوقت کہ پہنچی کپڑی اسکی خون حیض کا کسطرح کری فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ پہنچی کپڑی ایک تمہاری کو خون حیض
سے پس چاہیی کہ مل ڈالی پہر دہو ڈالی پانی سی پہر دہووی اوسکو ساتہہ پانی کی پہر نماز پڑہی اوسمین یعنی اگرچہ تر ہو وی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے

وعن سليمان بن يسار قال سألت عائشة عن المني يصيب الثوب فقالت كنت اغسله من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيخرج الى الصلوة واثر الغسل في ثوبه متفق عليه اور روایت ہے
سلیمان بن یسار سی کہا پوچہا مینی حضرت عائشہ سی حال منی کی سی کہ پہنچی کپڑی کو پس کہا حضرت عائشہ نی کہ تہی مین دہوتی اوسکو کپڑی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی پس نکلتی تہی طرف نماز کی اور نشان دہونیکا کپڑی حضرت کی مین ہوتا روایت کی یہہ بخاری مسلم نی
ف یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر نجاست منی کی مذہب امام ابوحنیفہ اور امام مالک رح کا یہی ہی اور امام شافعی کی نزدیک پاک ہی مثل
آب بینی کی رح ؛ **وعن** الاسود وهمام عن عائشة قالت كنت افرك المني من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه مسلم وبرواية علقمة والاسود عن عائشة نحوه وفيه ثم يصلي فيه
اور روایت ہی اسود اور ہمام سی کہ وہ دونون نقل کرتی ہین حضرت عائشہ سی کہ کہا اونہون نی کہ تہی مین رگڑتی منی کو یعنی خشک سے کپڑی
حضرت رسول خدا صلی اللہ کی سی روایت کی یہہ مسلم نی اور ساتہہ روایت علقمہ اور اسود کی کہ نقل کیا دونون نی حضرت عائشہ سی مانند اسکی اور
اوسمین یہہ ہی ہی کہ پہر نماز پڑہتے اوسمین **ف** یہہ حدیث بہی نجاست منی پر دلالت کرتی ہی مذہب امام اعظم رح کا یہی ہی کہ تر منی
کو دہو وی اور کاڑہی کو کہ کپڑی کی اندر سرایت نہ کری بعد خشک ہونی کی رگڑ کر چہڑا ڈالی رح **وعن** ام قيس بنت محصن
انها اتت بابن لها صغير لم يأكل الطعام الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجلسه رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجره فبال على ثوبه فدعا بماء فنضحه ولم يغسله متفق عليه اور روایت ہی ام قیس بنت محصن
سے کہ تحقیق وہ لائی اپنی چہوٹی بیٹی کو کہ نہ کہاتا تہا اوسنی کہانا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بٹہایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی اپنی گود مین پس پیشاب کر دیا اوسنی حضرت کی کپڑی پر پس منگوایا پانی پس بہا دیا اوس جاگہہ اور نہین دہویا خوب ملکر اوسکو روایت کی یہہ
بخاری اور مسلم نی **ف** مذہب امام شافعی کی مین یہہ ہی کہ اگر بچہ شیر خوارہ کہ ہنوز اناج نہین کہاتا ہی پیشاب کرے تو پانی اوسپر چہڑکنا کفایت
کرتا ہی حاجت دہونیکی نہین اور ظاہر اس حدیث سی یہی بہی معلوم ہوتا ہی اور امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک بہر حال دہونا ہی چاہیی
اور مراد نضح یعنی چہڑکنی سی کہ اس حدیث مین کہا ہی اونکی نزدیک ہوتا ہی اور آگی جو کہا کہ نہین دہویا اوسکو یعنی مبالغہ دہونی مین نہین کیا
یہہ معنی اس لیئے ہین کہ بعضی حدیثین مثل استنزہوا من البول ورماند ہکیکی دلالت کرتی ہین اوپر کہ ہر ایک کی پیشاب کو دہووی اور طحاوی نی
کہا کہ مراد نضح سی یہان بہانا پانی کا ہی بغیر ملنی اور نچوڑنی کی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی لڑکونکو لیجانا بزرگون کی پاس
برکت حاصل کرنیکی لیی اور مستحب ہے تواضع اور نرمی کرنی لڑکون وغیرہ سی رح **وعن** عبد الله بن عباس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا دبغ الاهاب فقد طهر رواه مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سی کہا سنا
مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جسوقت کہ دباغت دیا جاوی چمڑا پس تحقیق پاک ہو جاتا ہی روایت کی یہہ مسلم نی **ف**
دباغت کہتی ہین چمڑی کی پاک کرنیکو نجاست رطوبت وغیرہ سی اور دباغت جہال وغیرہ سی ہوتی ہی یا آفتاب مین رکہہ کر خشک کرتی ہین اور

بغیر آفتاب کی خشک ہو تو دباغت نہیں ہوتی پس باغت چارون اماموں کی نزدیک ثابت ہی امام اعظم رح کی نزدیک ہر طرح کا چمڑا پاک ہوتا ہی سوای چمڑہ سور اور آدمی کی اور امام شافعی کی نزدیک چمڑہ کتی کا بھی نہیں پاک ہوتا اور حدیث سی عام معلوم ہوتا کہ ہر طرح کا چمڑا دباغت سی پاک ہو جاتا ہی لیکن سور اور آدمی کا مستثنی ہی سور کا بسبب نجس عین ہونیکی نہیں پاک ہوتا اور آدمی کا بسبب بزرگی اسکیکو ع رح **وعنه** قَالَ تُصُدِّقَ عَلٰى مَوْلَاةٍ لِمَيْمُوْنَةَ بِشَاةٍ فَمَاتَتْ فَمَرَّ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَّا اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوْهُ فَانْتَفَعْتُمْ بِهٖ فَقَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ اِنَّمَا حُرِّمَ اَكْلُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اونہیں سے کہا خیرات دی گئی بکری اوپر ایک لونڈی آزاد کی کہ میمونہ کی تہی پس مرگئی وہ بکری پس گذری اوسپر رسول خدا صلعم پس فرمایا کیون نہ لیا تمنی چمڑا اوسکا پس دباغت دی ہوتی اوسکو پہر منتفع ہوتی ساتہہ اوسکی پس عرض کیا لوگون نی تحقیق یہہ مردار ہی پس فرمایا سوا اسکی نہیں کہ حرام کیا گیا ہی کہانا اوسکا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ مردار کی جو اجزا کہ کہائی جاتی ہین جیسی چربی وہ تو بعد مرنیکی حرام ہوتی اور سوا اونکی اور چیزوں سی مانند چمڑی باغت کیی ہوئی اور دانت اور بال اور سینگ اور مانند اونکی فائدہ اوٹہانا یعنی سوداگری کرنی اور کام مین لانا جائز ہی ع **وعن** سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَاتَتْ لَنَا شَاةٌ فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا ثُمَّ مَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِيْهِ حَتّٰى صَارَ شَنًّا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی سودہ بیوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کہا کہ مرگئی بکری ہماری پس باغت دی ہمنی چمڑی اوسکی پہر ہمیشہ رہے ہم کہ نبیذ یعنی کہجورا اور پانی ڈالتی تہی اوسمین یہانتک کہ ہوگئی مشک پرانی روایت کی یہہ بخاری نی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ
فصل دوسری

عن لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فِيْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَقُلْتُ الْبَسْ ثَوْبًا وَاَعْطِنِيْ اِزَارَكَ حَتّٰى اَغْسِلَهُ قَالَ اِنَّمَا يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْاُنْثٰى وَيُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيِّ عَنْ اَبِي السَّمْحِ قَالَ يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ روایت ہی لبابہ بنت حارث سی کہا تہی حضرت حسین بن علی بیچ گود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پیشاب کیا اونکی کپڑی پر پس کہا مینی پہنیی کپڑا اور اور دیجی مجکو تہبند اپنا تا کہ دہوؤن میں اوسکو فرمایا سوا اسکی نہین کہ دہویا جاتا ہی پیشاب لڑکی کیسی اور چہینٹا دیا جاتا ہی پیشاب لڑکی کی سی روایت کی یہہ احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ نی اور بیچ ایک روایت ابی داود اور نسائی کی ابی سمح سی منقول ہی کہ کہا دہویا جاتا ہی پیشاب لڑکی کی سی اور چہینٹا ڈالا جاتا ہی پیشاب لڑکی کی سی **ف** کہا طحاوی نی چہینٹا ڈالنی سی مراد ترڑا دینا ہے اور دہونیسی دہونا ساتہہ مبالغہ کی مراد ہی حضرت عائشہ سی روایت ہی کہ لایا گیا ایک لڑکا حضرت پاس پس پیشاب کیا حضرت پر فرمایا ترڑا دو پہر پانی کا پس معلوم ہوا اس سی کہ حکم پیشاب لڑکی کا دہونا ہی مگر کافی اسمین ترڑا دینا بہی ہی یعنی احتیاج نچوڑنی کی نہین اسلیے کہ لڑکی کا پیشاب بسبب تنگی سوراخ کی بہت پہیلتا نہین اور لڑکی کا بسبب فراخی سوراخ کی بہت پہیلتا ہی اوسکو خوب طرح دہونا چاہیے ع **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَطِئَ اَحَدُكُمْ بِنَعْلِهِ الْاَذٰى فَاِنَّ التُّرَابَ لَهٗ طَهُوْرٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَلِابْنِ مَاجَةَ مَعْنَاهُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ چلی ایک تمہارا ساتہہ پاپوش اپنی کی گندگی پر پس تحقیق مٹی واسطی اوسکی پاک کردینی والی ہی روایت کی یہہ ابو داؤد نی اور واسطی ابن ماجہ کی معنی اسکی ہین **ف** نزدیک امام اعظم اور امام محمد رح کی مراد گندگی سی گندگی تہدار خشک ہے کہ اگر وہ جوتہ کو یا موزہ کو لگ جاوی پس گرجہ

زمین سے تو پاک ہو جاتا ہے اور تر پلیدی رگڑنے سے نہیں زائل ہوتی اسلئے یوسف نے کہی ہے کہ تندار نجاست جوتہ اور موزہ کی اگرچہ تر ہو خوب طرح زمین سے رگڑے تو پاک ہو جاتی ہے اور قول جدید امام شافعی کا یہہ ہے کہ دہونا ہی چاہیے پانی سے اور یہہ خلاف نجاست تندار سے ہے یعنی گوبر وغیرہ اور غیر تندار کا مثل پیشاب شراب وغیرہ کی دہونا ہی واجب ہے بالاتفاق ع ح **وعن** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَهَا امْرَأَةٌ اِنِّيْ اُطِيْلُ ذَيْلِيْ وَاَمْشِيْ فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَمَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَا الْمَرْأَةُ اُمُّ وَلَدٍ لِاِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا واسطے اوسکی ایک عورت نے تحقیق میں دراز کرتی ہوں دامن اپنا اور چلتی ہوں بیچ مکان ناپاک کے کہا ام سلمہ نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بیچ جواب مثل اس سوال کے پاک کرتی ہے اوسکو وہ چیز کہ بعد اوسکی ہے روایت کی یہہ احمد اور مالک اور ترمذی اور ابو داود اور دارمی نے اور کہا ابو داود اور دارمی نے وہ عورت پوچھنے والی تھی ام ولد ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف کی **ف** پاک کرتی ہے وہ چیز کہ بعد اوسکی ہے یعنی بعد اوسکی کہ جگہہ پاک میں راہ چلے اور خاک دامن کو پہنچے پاک ہو جاوے یہہ حکم نجاست خشک کے حق میں ہے کہ خشک نجاست کپڑے کو لگے اور پاک زمین میں پہر چلے تو زمین میں لگ کے چہڑ جاتی ہے اور پاک ہو جاتا ہے یہہ حکم خشک نجاست کے حق میں اسلیے کہتے ہیں کہ اجماع ہے علما کا اسپر کہ کپڑا پلید ہو جاوے تو پاک نہیں ہوتا بغیر دہونیکے بخلاف جوتہ موزہ کی کہ ایک جماعت تابعین ادہر گئی ہے کہ پاک ہو جاتی ہیں ساتھہ رگڑنے کی اگرچہ نجاست تر ہووے جیسا کہ قول امام شافعی اور ابو یوسف کا معلوم ہوا اور نام عورت پوچھنے والی کا حمیدہ ہے ح ع **وعن** الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ جُلُوْدِ السِّبَاعِ وَالرُّكُوْبِ عَلَيْهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننے چمڑے درندوں کے سے اور سوار ہونیسے اونپر روایت کی یہہ ابو داود اور نسائی نے **ف** درندے مثل شیر اور چیتہ وغیرہ کی اور سوار ہونیسے اونپر مراد ہے بچھا کر بیٹھنا اونپر یا زین پر ڈالکر سوار ہونا اونپر اور سبب اسکی منع کا یہہ ہے کہ یہہ عادت متکبروں کے ہے پس یہہ نہی تنزیہی ہے اور جو کہتے ہیں کہ بال مردار کی نجس ہیں دباغت سے پاک نہیں ہوتی اونکی نزدیک یہہ نہی تحریمی ہے ح **وعن** اَبِي الْمَلِيْحِ بْنِ اُسَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اَنْ تُفْتَرَشَ اور روایت ہے ابی الملیح بن اسامہ سے اون نے نقل کی اپنی باپ سے اون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کیا حضرت نے استعمال چمڑے درندوں کی سے روایت کی یہہ احمد اور ابو داود اور نسائی نے اور زیادہ کیا ترمذی اور دارمی نے یہہ کہ بچھائی جاویں چمڑے یعنی اس سے بہی منع کیا **وعن** اَبِي الْمَلِيْحِ اَنَّهُ كَرِهَ ثَمَنَ جُلُوْدِ السِّبَاعِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ملیح سے کہ مکروہ رکہا اون نے مول چمڑے درندوں کا روایت کی یہہ ترمذی نے **ف** مول چمڑے درندوں کا یعنی بیچنا اور مول لینا اونکا مکروہ ہے کہا یہہ ابن ملک نے اور یہی مذہب ابی ملیح کا ہے اور فتاوی قاضی خان میں یہہ ہے کہ بیع جلد ون مردار کی باطل ہے پہلی دباغت کی اور بعد لفظ رواہ کی اصل مشکوۃ میں سفیدی چہوٹی ہوئی ہے عبارت مذکورہ پیچھے لاحق کی گئی ہے ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ اَتَانَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عکیم سے کہا کہ آیا ہمارے پاس خط رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہہ کہ نہ نفع لو تم مردار سے ساتھہ چمڑے کی اور نہ پٹھے کی روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے

ف یعنی ساتھہ چمڑی اور پٹھی مردار کی پہلی دباغت کرنیسی نفع نہ لو اور بعد دباغت کرنیکی جائز ہی اکثر حدیثونسی یہہ بات معلوم ہوئی ہی
اور اکثر علما کا بھی مذہب یہی ہی ع **وعن** عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر ان يستمتع بجلود الميتة
اذا دبغت رواه مالك وابوداود اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یہہ کہ فائدہ اوٹھایا
جاوی ساتھہ چمڑی مردار کی جبکہ دباغت کیا جاوی روایت کی یہہ مالک اور ابوداود نی ف چمڑی مردار کی حنفین امام مالک سے دو روایتین
ہین ظاہر تر روایت یہہ ہی کہ بعد دباغت کی پاک ہو جاتا ہی لیکن استعمال نہ کیا جاوی مگر بیچ چیزون خشک کی اور پانی کی اور سوا پانی
کے اور پتلی چیزون مین نہ استعمال کیا جاوی ۱۲ ع **وعن** ميمونة قالت مر على النبي صلى الله عليه وسلم رجال
من قريش يجرون شاة لهم مثل الحمار فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم لو اخذتم اهابها
قالوا انها ميتة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يطهرها الماء والقرظ رواه احمد وابوداود
اور روایت ہی میمونہ سی کہا کہ گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کتنی شخص قریش مین سے کھینچتے تھے اپنی بکری موئی ہوئی کو مانند کھینچنی گدہے
کے پس فرمایا واسطی اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کاشکی لیا ہوتا تمنی چمڑا اسکا عرض کیا اونہون نی تحقیق یہہ مردار ہی یعنی ذبح
کی ہوئی نہین ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پاک کرتا ہی اسکو پانی اور پتی کیکر کی یعنی دباغت اسسی ہو جاتی ہی روایت
کی یہہ احمد اور ابوداود نی ف یعنی اس سی طہارت کاملہ حاصل ہو جاتی ہی پس طہارت منحصر اسپر نہ ہوئی بلکہ دہوپ وغیرہ سی بھی
ہو جاتی ہی لیکن مستحب یون ہی جیسیکہ بیان فرمائی ع **وعن** سلمة بن المحبق قال ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم جاء في غزوة تبوك على اهل بيت فاذا قربة معلقة فسأل الماء فقالوا له يا رسول الله انها
ميتة فقال دباغها طهورها رواه احمد وابوداود اور روایت ہی سلمہ بن محبق سی کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئی غزوہ تبوک
مین اوپر گھر ایک شخص کی پس ناگہان مشک تھی لٹکی ہوئی پس مانگا پانی پس کہا لوگون نی واسطی حضرت کی یا رسول اللہ تحقیق یہہ مردار ہے
یعنی چمڑہ دباغت کیا ہوا مردار کا ہی پس فرمایا دباغت اسکی پاک کرنیوالی اسکی ہی روایت کی یہہ احمد اور ابوداود نی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** امرأة من بني عبد الاشهل قالت قلت يا رسول الله ان لنا طريقا الى المسجد منتنة فكيف
نفعل اذا مطرنا قالت فقال اليس بعدها طريق هي اطيب منها قلت بلى قال فهذه بهذه رواه ابوداود
اور روایت ہی ایک عورت سی کہ اولاد عبد الاشہل کی سی تھی کہا کہ کہا مینی ای رسول خدا کی تحقیق واسطی ہماری ہی راہ طرف مسجد کے
گندی پس کسطرح کرین ہم جسوقت کہ مینہہ برسائی جاوین کہا اوس عورت نی پس فرمایا حضرت نی کیا نہین ہی پیچھی اوسکے کوئی راہ کہ وہ پاک ہو
اوس سی کہا مینی ہان فرمایا کہ پس یہہ ہی بدلی اوسکی روایت کی یہہ ابوداود نی ف یعنے گندی راہ سی جو نجاست لگتی ہی اور پھر راہ
پاک مین آتی ہی اوس نجاست سی پاک ہو جاتی ہی بسبب رگڑی جانی کی زمین پاک پر معنی اس حدیث کی اور حدیث ام سلمہ کی کہ دوسرے فصل
مین گذری قریب قریب ہین پس شاید یہہ مقدار نجاست کی حقیقی فرمائی ہو کہ جوتہ اور موزہ کو لگی تو یون پاک ہو جاتی ہین اور پیشاب اور
مثل اسکی جوتہ اور کپڑی کو یا بعض بدن وغیرہ کو لگی تو بغیر دہونیکی نہین پاک ہوتی اور اسیطرح کپڑی مین سی نجاست مقدار سی بھی بغیر
دہونیکی نہین پاک ہوتی ع ح **وعن** عبد الله بن مسعود قال كنا نصلي مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم ولا نتوضأ من الموطئ رواه الترمذي ح ش اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا نماز پڑہتی

ہم ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ وضو کرتی تہی ہم یعنی نہ دہوتی تہی پانو زمین پر چلنی سی روایت کی یہہ ترمذی نی **ف**
یعنے پانو اور جوتہ وغیرہ جو نجاستین بہر جانا بسبب چلنی راہ کی تو پہر دہوتی نہ اوسکو یہہ خشک نجاست کی حق مین کہا کہ وہ اگر لگجاتی تو پاک زمین
پر چلنی سی پاک ہو جاتی حاجت دہونیکی نہین تہی اور تر نجاست جو لگجاوی سب علما کی نزدیک دہونا ہی چاہیی یا مراد یہہ ہی کہ گرد و غبار لگجاتا
تو دہوتی نہین ح ع **وعن** ابن عمر قال كانت الكلاب تقبل وتدبر في المسجد في زمان رسول الله صلى الله
عليه وسلم فلم يكونوا يرشون شيئا من ذلك رواه البخاري اور روایت ہی ابن عمر سی کہا کہ تہی کتی آتی جاتی مسجد مین بیچ زمانہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نہ تہی صحابہ کہ دہوتی ہون کچہہ بسبب اسکے روایت کی یہہ بخاری نی **ف** یعنے ابتداء اسلام مین کہ دروازہ مسجد
مین نتہا کبہی کبہی کتی خشک چلے آتی تہی پر ہونا اوسکا ضرور نجانتی تہی جب دروازہ لگا احتیاط ہوئی اسکی ع ح **وعن** البراء قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا بأس ببول ما يؤكل لحمه وفي رواية جابر قال ما أكل لحمه فلا بأس ببوله رواه أحمد
اور روایت ہی براء سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین مضائقہ ساتھہ پیشاب و بچہر کی کہ کہایا جاوی گوشت اوسکا اور بیچ روایت
کے یہہ احمد اور دارقطنی نی **ف** ظاہر اس حدیث سی تمسک کیا ہی امام مالک اور امام احمد اور محمد اور بعضی شافعیہ نے کہ پیشاب ان جانورونکا کہ کہائی
جاتی ہین پاک ہی اور امام اعظم اور امام ابو یوسف اور سب علما کی نزدیک نجاست مخففہ ہی وہ کہتی ہین کہ اسکی مقابلہ مین یہہ حدیث عام واقع ہوئی ہی استنزہوا
من البول فان عامة عذاب القبر منه یعنی پاکی حاصل کرو پیشاب سے اس لیی کہ اکثر عذاب قبر اسی سی ہوتا ہی بموجب اسکی ہر پیشاب نجس معلوم ہوتا
ہے پس احتیاط یہی چاہتی ہی کہ اسکو بہی نجس کہین ع ح

باب المسح على الخفين

باب بیچ بیان مسح کرنی کی موزوں
ف مسح موزونکا جائز ہی ساتھہ سنت اور آثار مشہورہ کی اور تصریح کی ہی ایک جماعت نی حافظون حدیث کی سی کہ حدیث مسح موزہ کی متواتر
ہے اور جمع کیی ہین بعضی محدثون نی راوی اوسکی صحابہ سی اسی سی زیادہ ہوتی ہین کہ عشرہ مبشرہ بہی ونمین ہین اور ابن عبد البر نی کہا کہ نہین
جانتا مین علماء سلف سی کسیکو کہ اوسنی انکار اسکا کیا ہو اور حسن بصری نی کہا کہ ستر صحابہ رضی اللہ عنہم کو پایا مینی کہ سب اعتقاد اسکا کہتی تہی اور
کرخی نی کہا کہ خوف کفر کا ہی مجہی اوسپر کہ قبول نکری مسح موزہ کو اس لیی کہ حدیثین کہ اس باب مین وارد ہوئی ہین بیچ معنی تواتر کی ہین اور امام
ابو حنیفہ نی کہا کہ قائل ہوا مین ساتھہ مسح موزہ کی یہانتک کہ پہنچین حدیثین مجہی مانند روشنی آفتاب کے بعد اسکی جاننا چاہیی کہ مسح کرنا موزہ
پر رخصت ہی اور دہونا پانو کا عزیمت یعنی اولی اور ہدایہ مین ہے کہ جو کوئی اعتقاد نکری مسح موزہ کا وہ مبتدع ہی لیکن جو کوئی اعتقاد کری
اور مسح نہ کری بسبب عزیمت کی وہ ثواب دیا جاتا ہی اور مواہب لدنیہ مین ہی کہ علما کو اختلاف ہی اسمین کہ مسح کرنا موزہ پر افضل ہی یا اوسکو اتار کر
پانو دہونی افضل ہین بعضون نی تو کہا ہی کہ مسح کرنا افضل ہی کیونکہ اسمین رد ہی اہل بدعت کا یعنی روافض و خوارج کا کہ وہ طعن کرتی ہین
اسپر چنانچہ مختار مذہب امام احمد کا یہی ہے اور امام نووی نی کہا کہ مذہب ہماری علما یعنی شافعیہ کا یہہ ہی کہ دہونا پانو کا افضل ہی اس لیے کہ یہہ
اصل ہی لیکن شرط یہہ ہی کہ ترک نہ کری مسح کو اور صاحب سفر السعادت نی کہا کہ آنحضرت تکلف نتہا دونو چیزونمین اگر موزہ پہنی ہوتی نہ
اوتارتی پانو دہونیکی لیی اور اگر نہ پہنی ہوتی موزہ نہ پہنتی مسح کی لیی اور علما کو اختلاف ہی اسمین لیکن اچہی بات یہی ہی کہ موافق سنت
کے ہو یعنی بی تکلف رکہی اس باب مین ع ح

الفصل الاول

فصل پہلے **عن** شريح بن هانئ قال
سألت علي بن أبي طالب عن المسح على الخفين فقال جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة أيام و
لياليهن للمسافر ويوما وليلة للمقيم رواه مسلم اور روایت ہی شریح بن ہانی سی کہا کہ پوچہا مینی حضرت علی بیٹی ابیطالب

کے سی مدت مسح کرنی کی سی موزونپر پس کہا حضرت علی نی مدت ٹہرائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین دن اور تین رات مسافر کی لیی اور
اور ایکدن اور ایک رات مقیم کی لیی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی مسافر تین دن اور تین رات تلک مسح کیا کری اور مقیم ایک رات دن در ابتداء اس
مدت کی جمہور علما کی نزدیک اوسوقت سی ہی کہ جب وضو ٹوٹی مثلا ایک شخص نی دوپہر کو وضو کر کر موزہ پہنا اور وضو ٹوٹا شام کو تو شام سی
ایک دن ایک رات گنی گلے ع **وعن** الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّهٗ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ قَالَ
الْمُغِيْرَةُ فَتَبَرَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ الْغَائِطِ فَحَمَلْتُ مَعَهٗ اِدَاوَةً قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَمَّا رَجَعَ اَخَذْتُ اُهَرِيْقُ
عَلٰى يَدَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهٗ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوْفٍ ذَهَبَ يَحْسُرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُّ الْجُبَّةِ
فَاَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ وَاَلْقَى الْجُبَّةَ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ وَعَلَى الْعِمَامَةِ ثُمَّ
اَهْوَيْتُ لِاَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَاِنِّيْ اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْتُ
فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ قَامُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ وَيُصَلِّيْ بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ
رَكْعَةً فَلَمَّا اَحَسَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ فَاَدْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ مَعَهٗ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ مَعَهٗ
فَرَكَعْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِيْ سَبَقَتْنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہ تحقیق اونہوں نی جہاد کیا ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی جہاد تبوک کا کہا مغیرہ نی پس نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف پاخانہ کی پہلی فجر کی پس اوٹہائی مینی ساتھہ اونکی چھاگل پس
جب پہری شروع کیا مینی پانی ڈالنا اونکی ہاتہوں پر چھاگل سی پس دہوئی دونوں ہاتہہ اپنی اور موںہہ اپنا اور تہا اونپر جبہ صوف کا شروع
کیا کہولنا ہاتہوں اپنی سی پس تنگ ہوئیں آستینیں جبہ کی پس نکال لیی دونوں ہاتہہ اپنی نیچی جبہ کیسی اور ڈالدیا جبہ کو اپنی مونڈہوں پر اور دہوئی
دونوں ہاتہہ پہر مسح کیا اپنی پیشانی پر یعنی چوتہائی حصہ سر پر اور پگڑی پر پہر قصد کیا مینی تا نکالوں میں دونوں موزہ اونکی پس فرمایا چہوڑ
انکو پس تحقیق مینی پہنا تہا اونکو اوس حالت مین کہ پاک تہی یعنی پانوں پس مسح کیا اونپر پہر سوار ہوئی اور سوار ہوا مین پس پہنچی ہم طرف قوم کے
اور تحقیق قوم کہڑی ہوئی تہی طرف نماز کی یعنی نماز صبح کی اور نماز پڑہواتی تہی اونکو عبدالرحمن بن عوف اور تحقیق پڑہوائی تہی اونکو ایک
رکعت پہر جبکہ معلوم کیا آنا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ کیا پیچہی ہٹنی کا یعنی تا حضرت امامت کریں پس اشارہ کیا حضرت نی طرف اونکی
کہ یونہی کہڑا رہ پس پائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک دو رکعتوں مین سی ساتہہ اونکی یعنی دوسری رکعت مین اقتدا کیا اونکا پس جب سلام پہیرا عبدالرحمن
نے کہڑی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور کہڑا ہوا مین ساتہہ اونکی پس پڑہی ہمنی وہ رکعت کہ رہ گئی تہی ہمسی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** حضرت پہلی
فجر کی پاخانہ تشریف لیگئی اسمین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہے کہ پہلی داخل ہونی وقت عبادت کی سی سامان عبادت کا درست کر رکہی اور اس حدیث سی
یہہ بہی معلوم ہوا کہ اگر کوئی وضو کروا دی تو جائز ہی اور راوی نی بعد ذکر کرنی ہاتہونکی دہونیکی دہونا موںہہ کا ذکر کیا کلی اور ناک مین
پانی دینا نہ ذکر کیا اختصار کی لیی یا از راہ نسیان کی یا اس لیی کہ وہ داخل ہین موںہہ کی حکم مین اور پگڑی پر مسح کرنیکی یہہ معنی ہین کہ چوتہائی
سر پر مسح کر کر ادای سنت کی لیی بجای مسح تمام سر کی پگڑی پر کرلیا تحقیق اسکی باب الوضو مین ہو چکی ہی اور دوسری رکعت مین اقتدا کیا اس سے
معلوم ہوا کہ ایک شخص افضل اپنی سی کم درجہ والیکا اقتدا کری تو جائز ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ معصوم ہونا امام کا شرط نہیں اسمین رد ہی امامیہ
کا کہ وہ کہتی ہین شرط ہی اور اخیر حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جسکی کوئی رکعت امام کی ساتہہ پڑہنی رہ جاوی تو وہ اوسکی ادا کی لیی تب اوٹہی کہ

کہ امام جب سلام پھیر چکے چنانچہ امام شافعی کی نزدیک تو پہلی سلام امام کی سی اوٹھنا جائز ہی نہیں اور ہماری علما کی نزدیک مکروہ تحریمی ہی مگر
جس صورت میں جانتا ہی کہ اگر نہ اوٹھیگا تو نماز فاسد ہو جاویگی مثلاً اگر صبح کی نماز میں انتظار امام کی سلام کا کرتا ہی تو خوف ہی طلوع آفتاب
کا اس صورت میں جائز ہی کہ پہلی ہونا پہلی سلام امام کی اور اس مسئلہ کی تفصیل فقہ میں لکھی ہی وہان دیکھا چاہیی اور یہہ بہی اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جب
امام کی آنی کو دیر لگی اور معلوم نہو کہ امام کب آویگا تو مستحب ہے انتظار کرنا اور اگر امام کا مکان قریب ہو مسجد سی تو مستحب ہے نماز کی خبر کر دینی اور سکوت
نماز کی ۱۲ ح

الفصل الثانی فصل دوسری

عن اَبِی بَکْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَۃَ
اَیَّامٍ وَّلَیَالِیَهُنَّ وَلِلْمُقِیْمِ یَوْمًا وَّلَیْلَۃً اِذَا تَطَهَّرَ فَلَبِسَ خُفَّیْہِ اَنْ یَّمْسَحَ عَلَیْهِمَا رَوَاہُ الْاَثْرَمُ فِیْ سُنَنِہٖ وَابْنُ خُزَیْمَۃَ
وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَقَالَ الْخَطَّابِیُّ هُوَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ هٰکَذَا فِی الْمُنْتَقٰی روایت ہے ابی بکرہ سی
کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ رخصت دی اونہون نی مسافر کو تین دن اور تین رات اور مقیم کو ایکدن اور ایک رات جسوقت کہ وضو کیا ہو پہر
پہنی موزی یہہ کہ مسح کری اونپر روایت کی یہہ اثرم نی اپنی سنن میں اور ابن خزیمہ نی اور دارقطنی نی اور کہا خطابی نی یہہ حدیث صحیح الاسناد ہی ایسطرح سی ہے
منتقے میں کہ کتاب ہے ابن تیمیہ حنبلی کی

وعن صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَاْمُرُنَا اِذَا کُنَّا سَفْرًا اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ وَّلَیَالِیَهُنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَۃٍ وَّلٰکِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی صفوان بن عسال سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتی ہمکو جسوقت کہ ہوتی ہم مسافر یہہ کہ نہ نکالین
ہم موزی اپنی تین دن اور تین رات مگر جنابت سی ولیکن نہ نکالین ہم پائخانہ سی یا پیشاب سی یا سونی سی روایت کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف**
یعنی غسل جنابت کی لیی موزی اوتارنیکو فرماتی کہ اسحالت میں مسح درست نہیں اور پائخانہ یا پیشاب یا سونیکی بعد جو وضو کرتی تو حکم تہا کہ موزی اوتارین
نہیں اور مدت مذکورہ تک مسح کیا کرین ۱۲ ح

وعن الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ وَضَّاْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ
غَزْوَۃِ تَبُوْکَ فَمَسَحَ اَعْلَی الْخُفِّ وَاَسْفَلَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ
مَعْلُوْلٌ وَسَاَلْتُ اَبَا زُرْعَۃَ وَمُحَمَّدًا یَعْنِی الْبُخَارِیَّ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَقَالَا لَیْسَ بِصَحِیْحٍ وَکَذَا ضَعَّفَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہا کہ وضو کروایا
مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ تبوک میں پس مسح کیا اوپر موزیکی اور نیچی کی روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث
معلول ہی اور پوچہا مینی ابا زرعہ اور محمد یعنی بخاری سی حال اس حدیث کا پس کہا دونون نی یہہ نہیں صحیح اور اسیطرح ضعیف کہا ہی اسکو ابوداود نی
ف امام مالک اور امام شافعی کی نزدیک پشت قدم پر مسح کرنا واجب ہے اور نیچی یعنی تلوی پر سنت ہی اور امام احمد اور امام ابوحنیفہ رح کی نزدیک پشت
قدم پر فقط کری دلیل اونکی یہہ ہی کہ اس حدیث میں علما نی کلام کیا ہی اور اسکی مقابلہ میں اور حدیثین خلاف اسکی واقع ہوئی ہین پس اونپر عمل کرنا
چاہیی اور حدیث معلول محدثین کی نزدیک وہ ہی کہ اوسمین ایک سبب پوشیدہ ہو کہ تقاضا کرتا ہو یہہ کہ موافق اوس حدیث کی عمل نکرین اور وجہ ضعف
اس حدیث کی یہہ ہے کہ متصل ہونا اس حدیث کا ساتہہ مغیرہ کی ثابت نہین ہوا ہے بلکہ وراد جو مولی اور کاتب مغیرہ کا ہی اوس تک پہنچتی ہی اور دوسری
وجہ یہہ ہی کہ روایت کیا ہی اسکو ثور بن یزید نی اونسی رجاء بن حیوہ سی اونسی کاتب مغیرہ سی اور ثور سماع نہیں کہتا ہی جاء سی اور یہہ اکثر طرق حدیث
مغیرہ کی مطلق واقع ہوا ہی کہ مسح کیا موزونپر بلا ذکر اعلی و اسفل کی اور حدیث آئندہ مین آیا ہی کہ مسح کیا اوپر کی رخ پس اس حدیث مین اضطراب ہے
اور یہہ سبب عدم صحت اسکی بہی ہی ۱۲ ح

وعنہ اَنَّہٗ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْسَحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ عَلٰی ظَاهِرِهِمَا
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی اوسی سی اوس نی کہا دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتی تہی موزونپر اوپر کی جانب روایت کی ترمذی

اور ابوداود نے **ف** طور مسح موزہ کا یہہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی انگلیاں داہنے پاؤں کی پنجہ پر رکھے اور بائیں ہاتھ کی بائیں پاؤں کی پنجہ پر پھر کھینچے
لاوے اونکو ٹخنوں تک اور پھیلاوے انگلیاں چہدری رکھے پس مسنون تو یہہ طور ہے اور اگر مسح کیا ساتھ ایک انگلی کی تین بار کہ ہر بار نیا پانی لیتا گیا اور
ہر بار نئی جگہہ پہیری تو جائز ہو جاویگا اور نہیں تو نہیں اور اور بہت سے طور مسح کی فقہ میں لکھی ہیں جو چاہے اوسمیں دیکھ لے ع **وعنه**
قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے اوسی سے
ہے کہا کہ وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسح کیا اوپر جوربین کی ساتھ نعلین کے روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** یہ
قاموس میں لکھا ہے کہ جورب کہتے ہیں لفافہ پاؤں کو یعنی جسکو یہاں جراب کہتے ہیں اور اوسکی کئی قسمیں ہیں چلپی میں تفصیل اوسکی خوب لکھی ہے بعض
احکام اوسکی یہاں ذکر ہوتی ہیں کہ مذہب حنفیہ میں مسح درست ہے جوربین پر اگر جوربین مجلد ہوں یعنی اوپر تلے اونکی چمڑا لگا ہو یا منعل ہوں یعنی
فقط نیچے ہی چمڑا ہو یا ثخینین ہوں اور تفسیر ثخینین کی یہہ ہے کہ اوس سے چل سکے ایک فرسخ اور ٹھہری رہے پنڈلی پر بغیر باندہے اور نہ دکھلائی دے اندر کا رخ
اوسکا اور پانی اوسمیں پہنچے نہیں اور چلپی کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر جوربین منعلین غیر ثخینین ہوں تو اوسپر مسح جائز نہیں پس منعلین [illegible]
درست ہوگا کہ ثخینین بھی ہوں اور امام شافعی کی نزدیک جورب پر جائز نہیں اگرچہ منعل ہو پس یہہ حدیث حجت ہے اونپر اور اسپر مسح کرنا روایت کیا
گیا ہے حضرت علی اور ابن مسعود اور انس بن مالک اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم سے اور مراد نعلین سے دو احتمال ہیں ایک یہہ ہے کہ مراد پاپوش
ہیں یعنی مسح کیا جوربین پر ساتھ پاپوشوں کی کیونکہ پیچ عرب کے پاپوشوں میں فقط تسمہ ہی لگا ہوتا ہے مانع مسح کا نہیں اور دوسری مراد یہہ ہے کہ مسح
کیا اون جوربین پر کہ اونکی نیچے چمڑا لگا تہا ع در مختار و مولانا

الفصل الثالث فصل تیسری

عن الْمُغِيْرَةِ قَالَ مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَسِيْتَ قَالَ بَلْ اَنْتَ نَسِيْتَ بِهٰذَا
اَمَرَنِيْ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ روایت ہے مغیرہ سے کہا مسح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر پس کہا میں نے اے
رسول خدا کے بہول گئے تم یعنی موزے اوتار کر پاؤں نہ دہوئے فرمایا نہیں بلکہ تو بہول گیا یعنی خطا کی بیچ نسبت کرنے نسیان کی مجکو ساتھ اسکے حکم
کیا ہے مجکو رب نے عزت والے اور بزرگی والے نے روایت کی یہہ احمد اور ابوداود نے **وعن** عَلِيٍّ اَنَّهُ قَالَ لَوْ كَانَ الدِّيْنُ بِالرَّأْيِ
لَكَانَ اَسْفَلُ الْخُفِّ اَوْلٰى بِالْمَسْحِ مِنْ اَعْلَاهُ وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلٰى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ
رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَلِلدَّارِمِيِّ مَعْنَاهُ اور روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے یہہ کہ کہا اگر ہوتا دین
ساتھ عقل کے البتہ ہوتی نیچے کی جانب موزہ کی بہتر ساتھ مسح کرنیکی اوپر کی جانب اوسکی سے اور تحقیق دیکہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو کہ مسح کرتے تہے اوپر کی جانب موزہ اپنے کی پر روایت کی یہہ ابوداود نے اور دارمی نے معنی اسکی **ف** اور ہوتی نیچے کی جانب موزہ کی بہتر
ساتھ مسح کے اس لیے کہ نیچے کی جانب نجاست وغیرہ پڑتی ہے اب پاکی اور ستہرائی اوسکی اولی اور انسب معلوم ہوتی ہے از راہ عقل کی لیکن
شرع میں عقل کو دخل نہ دینا چاہیے بلکہ عقل کامل تابع ہوتی ہے شرع کی کیونکہ عاجز جانتی ہے اپنے کو دریافت کرنے حکمتوں الہیہ سے پس عاقل
کو چاہیے کہ بہر نوع تابع شریعت کا ہے تابع عقل کا نہووے کہ جو گمراہ ہوئی ہیں قسم کفار سے اور حکما سے اور اہل ہوا سے سبب متابعت عقل کے
گمراہ ہوئی ہیں ع **ف** موزہ اگر بقدر چہوٹی تین انگلیوں پاؤں کی پہٹ جاوے تو اوسپر مسح کرنا درست نہیں ہوتا اور اگر ایک موزہ تہوڑا
تہوڑا کئی جاہ سے پہٹا کہ اگر اوسکو جمع کریں تو تین انگشت کی قدر ہو جاتا ہے اوسپر بہی درست نہیں اور اگر دونوں تہوڑی تہوڑی پہٹی ہیں
کہ اگر اونکو جمع کرے تو اسقدر ہو جاتا ہے تو اوسکا اعتبار نہیں مسح اوسپر درست ہوگا اور توڑتی ہے مسح کو وہ چیز کہ توڑتی ہے وضو کو اور

اور توڑتا ہے اوسکو اوتارنا موزہ کا بعد حدث کی اور توڑتا ہی اوسکو گذرنا مدت مسح کا اگر خوف ہو تلف پانوکا بسبب سردی کی یعنی اگر اوتاری
مین خوف ہی تلف پانو کا تو مسح نہین ٹوٹتی کا جبتک خوف باقی ہی مسح بہی باقی ہی اور اگر موزہ اوتارا یا مدت مسح کی گذر گئی اور یہہ باوضو ہی
تو فقط پانو ہی دہولیوی از سر نو وضو کرنا ضرور نہین اور اگر آدہی سی زیادہ قدم پنڈلی موزہ مین نکل یا وی تو بہی مسح ٹوٹ جاتا ہی اور اگر مقیم
نی مسح کیا اور پہلی گذرنی ایک رات دن کی یہہ مسافر ہوا تو مدت سفر کی پوری کری یعنی تین رات دن تلک کیا کری اور اسیطرح اگر مسح کیا مسافر نی اور
پہر مقیم ہو گیا ایک رات دن کی بعد تو اوتار ڈالی موزہ کہ مدت اوسکی ہو چکی اور معذور مثلاً ظہر کی وقت وضو کر موزہ پہنی اور سوای عذر کی چیز کی کسی اور
چیز سی وضو ٹوٹ جاوی تو مسح اوسکو جائز ہی جب تلک وقت اوسکا ہی اور بعد تمام ہونی وقت کی مسح ٹوٹ جاویگا ملتقی **باب التیمم**

باب ہی بیچ بیان تیمم کی **ف** تیمم لغت مین بمعنی قصد کی ہی اور شرع مین مراد ہی قصد کرنا خاک پاک کا یا اوس چیز کا کہ قایم مقام خاک کی ہی یعنی
پتہر چونہ وغیرہ اور ملنا مونہہ اور ہاتہہ پر اوسکو ساتہہ نیت طہارت کی اور علما کو اختلاف ہی اسمین کہ تیمم کی دو ضربہ ہین ایک مونہہ کی لیی اور دوسرا
دونون ہاتونکی لیی کہنیون تلک یا ایک ضربہ ہی واسطی مونہہ اور ہتیلیون کی پس اول یعنی دو ضربہ تو قول ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد اور امام مالک کا ہی
اور مختار مذہب شافعی کا بہی یہہ ہی اور بعضی حنبلیونکا بہی اور یہی قول حضرت علی اور ابن عمر اور حسن بصری اور شعبی اور سالم بن عبد اللہ اور سفیان
ثوری اور اکثر علما کا ہی اور دوسرا یعنی ایک ضربہ مشہور امام احمد کا اور قول قدیم امام شافعی کا ہی اور یہی منقول ہی عطا اور مکحول اور اوزاعی وغیرہم
سی اور دونو جانب میں حدیثین بہی واقع ہوتی ہین چنانچہ آگی آوینگی ع ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** حذیفۃ قال

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فُضِّلْنَا عَلَی النَّاسِ بِثَلٰثٍ جُعِلَتْ صُفُوْفُنَا کَصُفُوْفِ الْمَلٰئِکَۃِ
وَجُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ کُلُّھَا مَسْجِدًا وَجُعِلَتْ تُرْبَتُھَا لَنَا طَھُوْرًا اِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی حذیفہ سی کہا فرمایا رسول خدا
صلعم نی بزرگی دی گئی ہم لوگو پر یعنی پہلی امتو پر ساتہہ تین چیزونکی گردانی گئین صفین ہماری یعنی نماز مین یا جہاد مین مانند صفون فرشتونکی یعنی
جیسے اونکو صف باندہ کر عبادت کرنیمین قرب اور بزرگی حاصل ہوتی ہی ایسی ہی ہمکو اور گردانی گئی واسطی ہماری زمین تمام نمازگاہ اور گردانی گئی مٹی
اوسکی واسطی ہماری پاک کرنیوالی جسوقت کہ نپاوین پانی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اگلی امت مین قید جماعت کی نہتی جسطرح چاہتی اوسطرح نماز پڑہ
لیتی اور نماز نہ جائز ہوتی تہی اونکی سوا کنائس اور بیع کی کہ یہہ نام اونکی عبادت خانونکی ہین اور تیمم بہی اونکو کرنا درست نہ تہا پس فرمایا کہ ان تین باتو مین
ہمین بزرگی ہی اوپر کہ ہمین جماعت سی نماز پڑہنی کا حکم ہوا اور وعدہ ایسی ثواب کا ہوا اور ساری زمین مسجد ہوئی یعنی جہان نماز پڑہینگی جائز ہو جاویگی اور
جہان پانی نملی مٹی سی تیمم کرلین اور اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کی خاص مٹی ہی سی تیمم کری اور چیز سی نکری جیسا کہ مذہب شافعی وغیرہ کا ہی اور امام
ابو حنیفہ اور مالک اور محمد رح کی نزدیک درست ہی ہر چیز سی کہ وہ جنس زمین سی ہو اور جنس زمین سی وہ چیز ہی کہ آگ سی نہ پگہلی اور نہ نرم ہووی اور
جلانی سی راکہہ نہو جاوی دلیل انکی حدیث جابر کی ہی کہ صحیح بخاری مین منقول ہی وہ یہہ ہی جعلت لی الارض مسجدا وطہورا یعنی گردانی گئی
میری لیی زمین مسجد اور پاک کرنیوالی پس لفظ ارض شامل ہی ہر چیز کو کہ وہ جنس زمین سی ہو ع ح **وعن** عمران قال کُنَّا فِیْ سَفَرٍ

مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلٰوتِہٖ اِذَا ھُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ یُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَا مَنَعَکَ
یَا فُلَانُ اَنْ تُصَلِّیَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ اَصَابَتْنِیْ جَنَابَۃٌ وَّلَا مَاءَ قَالَ عَلَیْکَ بِالصَّعِیْدِ فَاِنَّہٗ یَکْفِیْکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی عمران سی کہا تہی ہم سفر مین ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نماز پڑہائی لوگونکو پس جب پہری نماز اپنی سی ناگہان دیکہا ایک شخص
کہ الگ بیٹہا ہی قوم سی کہ نماز پڑہی تہی اون نی ساتہہ قوم کی پس فرمایا حضرت نی کس چیز نی منع کیا تجکو ای فلانی یہہ کہ نماز پڑہی تو ساتہہ قوم کی کہا

پہنچی مجکو جنابت اور نہیں پائی مین نے پانی فرمایا لازم ہی تجکو مٹی یعنی تیمم اوس سے پس تحقیق وہ کافی ہے تجکو روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے **وعن** عمارٍ قال جاء رجلٌ
الى عمر بن الخطاب فقال انى اجنبت فلم اصب الماء فقال عمار لعمر اما تذكر انا كنا فى سفر انا وانت
فاما انت فلم تصل واما انا فتمعكت فصليت فذكرت ذلك للنبى صلى الله عليه وسلم فقال انما كان
يكفيك هكذا فضرب النبى صلى الله عليه وسلم بكفيه الارض ونفخ فيهما ثم مسح بهما وجهه وكفيه رواه
البخارى ولمسلم نحوه وفيه قال انما يكفيك ان تضرب بيديك الارض ثم تنفخ ثم تمسح بهما وجهك وكفيك اور روایت ہی
عمار سے کہا آیا ایک شخص طرف حضرت عمر بیٹے خطاب کے پس کہا تحقیق ہوا مین جنبی اور نہیں پایا مینے پانی یعنی آیا تیمم کرون یا کیا کرون پس
کہا عمار نے واسطے عمر کے کیا نہیں یاد کرتے تم تحقیق تہی ہم بیچ سفر کے مین اور تم یعنی اور ہم دونو جنبی ہوئے پس تمنی نماز نہیں پڑہی اور مین لوٹا خاک
مین اور نماز پڑہی پہر ذکر کیا یہہ یعنی سارا حال روبرو حضرت نبی صلعم کے فرمایا سوا اسکے نہین کفایت کرتا ہی تجکو اسطرح سے پس مارے نبی صلعم نے
دونون ہاتہہ اپنے زمین پر اور پہونک ماری اونمین پہر مسح کیا ساتہہ اونکے موںہہ اپنے پر اور ہاتون اپنے پر روایت کی یہہ بخاری نے اور مسلم مین مانند اسکی
اور بیچ اوسکے یہہ ہی کہا سوا اسکی نہین کفایت کرتا ہی تجکو یہہ کہ مارے دونو ہاتہہ اپنے زمین پر پہر پہونکے پہر مسح کرے ساتہہ اون دونو کے
موںہہ اپنے پر اور ہاتون اپنے پر **ف** اس حدیث مین جواب حضرت عمر کا مذکور نہیں لیکن آیا ہی بعضی طرق حدیث کی کہ حضرت عمر رض نے اوس شخص کو جواب
دیا لا تصل یعنی نماز نہ پڑہ جب تلک کہ نہ پاوے پانی مذہب عمر رض کا یہی تہا کہ جنبی کی لیے تیمم نہیں اور ممکن ہی کہ حضرت عمر نے جو سکوت کیا ہو لیکن
ہون حکم تیمم کا جنبی کی لیے پس عمار نے سارا قصہ بیان کیا تا اوسے یاد آجاوے کہ جنابت کی لیے بہی تیمم جایز ہی اور پس تمنی نماز نہیں پڑہے یعنی اس
توقع پر کہ پانی ملجاویگا پہلی جانی وقت کی یا اس اعتقاد پر کہ تیمم قایم مقام وضو کی ہی نہ غسل کی اور یہی بات ظاہر تر ہی سبب اس اعتقاد انکا یہہ
تہا کہ انکو یہہ مسئلہ اچہی طرح معلوم نہ تہا اتفاق نہ ہوا تہا حضرت سے سوال کرنیکا پس یہہ اعتقاد دور کیا تہا یعنی نزدیک تیمم قایم مقام غسل کی ہی
اور مین لوٹا خاک مین یعنی دہون لی جا نا کہ جیسے پانی غسل مین تمام اعضا پر پہنچاتی ہین ویسی ہی خاک بہی پہنچانی چاہیے اور ہاتہہ اسلیے پہونکے کہ مٹی موںہہ
کو لگ کر موںہہ نہ بگڑ جاوے کہ وہ حکم مثلہ مین ہی مثلہ کہتی ہین اللہ کی پیدائش کی بگاڑنیکو پس بعضی فرقہ جو بہبوت وغیرہ موںہہ کو ملتی ہین منع ہی اور
یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ تیمم مین ایک ضربہ کافی ہی جیسا کہ مذہب بعضون کا ہی اور امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی کی نزدیک دو ضربی چاہیے
ایک موںہہ کی لیے اور ایک ہاتونکی لیے کہنیون تک پس توجیہ اس حدیث کی شیخ محی الدین نووی نے یون کی ہی کہ مقصود حضرت کو فقط بیان یہہ تہا
کہ صورت ضربہ کی دکہا دین عمار کو کہ اسطرح کر لیا کر جنابت کی لیے لوٹنا خاک مین ضرور نہیں پس کیفیت ساری تیمم کی بیان کرنی نہ منظور تہی اسیطرح عمار نے
تعلیم ضربہ کی روایت کی اسی لیے اور روایتین جو عمار سے بیچ حق تیمم کی آئی ہین وہ سمین صریح دو ضربین مذکور ہین اور مراد کفین سے یہان ذراعین یعنے
ہاتہہ کہنیون تک ہین ش ع ح **وعن** ابى الجهيم بن الحارث بن الصمة قال مررت على النبى صلى الله عليه وسلم
وهو يبول فسلمت عليه فلم يرد على حتى قام الى جدار فحته بعصا كانت معه ثم وضع يديه على الجدار فمسح
وجهه وذراعيه ثم رد على ولم اجد هذه الرواية فى الصحيحين ولا فى كتاب الحميدى ولكن ذكره فى شرح
السنة وقال هذا حديث حسن اور روایت ہی ابی الجہیم بن حارث بن صمہ سے کہا گذرا مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور وہ پیشاب
کرتی تہی پس سلام کیا مینے اونپر پس جواب نہ دیا مجکو سلام کا یہانتک کہ کہڑے ہوئے طرف دیوار کی پس کہرچا اوسکو ساتہہ لاٹہی کے کہ تہی ساتہہ اونکی پہر رکہے دونون
ہاتہہ اپنی دیوار پر پہر مسح کیا اپنے موںہہ پر اور ہاتون پر پہر جواب دیا مجکو کہا صاحب مشکوۃ نے نہین پائی مینے یہہ روایت صحیحین مین اور نہ کتاب حمیدی کی

تیمم ولیکن ذکر کیا محی السنہ نے اسکو شرح السنہ میں اور کہا یہہ حدیث حسن ہے یعنی پس اسکو اس فصل میں مصابیح والیکو نہ لانا تہا **ف** مٹی دیوار کی اس لیے کہہر حجرہ کا اوسمین سے غبار اوٹہنی لگی کہ اوسپر تیمم کرنا افضل ہی اور باعث زیادتی ثواب کا ہی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ مستحب ہے طہارت کرنی ذکر اللہ کے لیے اور اوسپر دلالت کرتی ہی کہ مستحب ہے ہمیشہ طاہر رہنا ۞ ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی ذرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الصعید الطیب وضوء المسلم وان لم یجد الماء عشر سنین فاذا وجد الماء فلیمسہ بشرہ فان ذلک خیر رواہ احمد والترمذی وابوداود وروی النسائی نحوہ الی قولہ

روایت ہی ابی ذر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مٹی پاک پاک کرنیوالی ہی مسلمان کی اگرچہ نہ پاوی پانی دس برس پس جب کہ پاوی پانی لگاوی اوسکو بدن اپنے پر پس تحقیق یہہ بہتر ہی روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نی اور روایت کی نسائی نی مانند اسکی تا قول عشر سنین **ف** مراد دس برس سی کثرت ہی نہ یہی مدت اسمین دلالت ہی اسپر کہ جانا وقت نماز کا تیمم کو نہین توڑتا بلکہ حکم اوسکا مانند حکم وضو کی ہی کہ ایک تیمم سے جتنی فرض یا نفل چاہی پڑہی جیسا کہ مذہب ہمارا ہی اور امام شافعی کی نزدیک تیمم مانند وضو معذور کی ہی کہ بعد جانی وقت کی تیمم ٹوٹ جاتا ہی پس جبکہ پاوی پانی یعنی اتنا کہ کفایت کری غسل کو یا وضو کو اور زیادہ ہو حاجت پینی کی سی اور قادر بہی ہو اوسکی استعمال پر پس لگاوی اوسکو بدن پر یعنی وضو کری یا غسل کری پس یہہ بہتر ہی یعنی اب وضو واجب ہوا تیمم نہین درست ہونیکا ۞ ع **وعن** جابرؓ قال خرجنا فی سفر فاصاب رجلا منا حجر فشجہ فی راسہ فاحتلم فسال اصحابہ ھل تجدون لی رخصۃ فی التیمم قالوا ما نجد لک رخصۃ وانت تقدر علی الماء فاغتسل فمات فلما قدمنا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبر بذلک قال قتلوہ قتلھم اللہ الا سالوا اذ لم یعلموا فانما شفاء العی السؤال انما کان یکفیہ ان یتیمم ویعصب علی جرحہ خرقۃ ثم یمسح علیھا ویغسل سائر جسدہ رواہ ابوداود ورواہ ابن ماجۃ عن عطاء بن ابی رباح عن ابن عباس

اور روایت ہی جابر سی کہا نکلی ہم سفر میں پس لگا ایک شخص کی ہم میں سے پتہر پس زخمی کر ڈالا بیچ سر اوسکی پس حاجت نہانیکی ہوئی اوس زخمی کو پس پوچہا اوسنی اپنی یارون سی کیا پاتی ہو واسطی میری رخصت بیچ تیمم کرنیکی کہا اونہون نی نہین پاتی ہم واسطی تیری رخصت اور تو قادر ہے پانی پر پس نہایا وہ پہر مر گیا پس جب پہر آئی ہم حضرت کی پاس خبر دی گئی ساتہہ اس امر کی فرمایا مار ڈالا لوگون نی اوسکو ماری اونکو اللہ کیون نہ پوچہا اوسوقت کہ نجانا پس سوا اسکی نہین کہ شفا بیماری نادانی کی پوچہنا ہی سوا اسکی نہین ہے کہ کفایت کرتا اوسکو یہہ کہ تیمم کرتا اور باندہتا اوپر زخم اپنی کی کپڑا پہر مسح کرتا اوسپر اور دہوتا تمام بدن اپنا روایت کی یہہ ابوداود نی اور روایت کی ابن ماجہ نی عطا بن ابی رباح سی اونہی ابن عباس سے **ف** اور تو قادر ہی پانی پر یعنی وہ لوگ اس آیۃ فلم تجدوا ماء سی یہہ سمجہی کہ پانی کی ہوتی ہوئی تیمم جائز نہین اور یہہ نہ سمجہی کہ باوجود ہونی پانی کی قادر بہی ہو اوسپر اور ضرر بہی نہ کری جب تیمم جائز ہوگا اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جمع کری درمیان تیمم اور دہونی ساری بدن کی جیسا کہ مذہب شافعی ہی اور مذہب حنفی میں ایک سے چیز کری پس حنفی شافعی کو یہہ جواب دیتی ہین کہ یہہ حدیث ضعیف ہی اور مخالف قیاس کے ہی کہ لازم آتا ہی جمع ہونا بدل اور مبدل منہ کا اور خلاصہ اس مسئلہ کا یہہ ہے کہ جو کوئی خوف رکہتا ہو تلف کا بسبب استعمال پانی کی تو جائز ہی اوسکو تیمم بلا خلاف اور جو کوئی ڈری زیادتی مرض سی یا دیر کر اچہی ہونی سی تو جائز ہی نزدیک ابوحنیفہ اور مالک کی صحیح کی یہہ کہ تیمم کری اور نماز پڑہی اور اوسکو پہیرنا نماز کا پہر نہین ضرور اور مذہب شافعی مین بہی یہی بات غالب ہے اور جسکی کسی عضو مین زخم یا پہوڑا ہو اور اوسپر پٹی بندہی ہو اور خوف ہو اوسکی دور کرنی مین تلف کا پس نزدیک شافعی کی مسح کری اوسپر اور تیمم کری اور ابوحنیفہ اور مالک حرانی کہا کہ جب ہو بعض بدن اوسکا زخمی اور بعض اچہا تو دیکہین گے کہ اکثر بدن اچہا ہی تو اوسکو دہو وین گے

اور زخم پر مسح کرینگے اور اگر ہوا اکثر زخمی تو تیمم کرینگے اور دہونا ساقط ہوگا اور کہا امام احمد نے دہووین اچہی کو اور تیمم کرین زخم کی لیے ؛ ع وَعَنْ
اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجَ رَجُلَانِ فِیْ سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَیْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَیَمَّمَا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَصَلَّیَا ثُمَّ
وَجَدَا الْمَاءَ فِی الْوَقْتِ فَاَعَادَ اَحَدُهُمَا الصَّلٰوةَ بِوُضُوْءٍ وَلَمْ یُعِدِ الْاٰخَرُ ثُمَّ اَتَیَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكَرَا ذٰلِكَ فَقَالَ لِلَّذِیْ لَمْ یُعِدْ اَصَبْتَ السُّنَّةَ وَاَجْزَاَتْكَ صَلٰوتُكَ وَقَالَ لِلَّذِیْ تَوَضَّاَ وَاَعَادَ لَكَ
الْاَجْرُ مَرَّتَیْنِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوَی النَّسَائِیُّ نَحْوَهٗ وَقَدْ رَوٰی هُوَ وَاَبُوْدَاوٗدَ اَیْضًا
عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ مُرْسَلًا ؏ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا نکلی دو شخص سفر مین پس آیا وقت نماز کا اور نہ تہا
ساتہہ ونکی پانی پہر تیمم کیا دونون نی مٹی پاک سی اور نماز پڑہی پہر پایا پانی بیچ وقت کی پس پہیری ایک نی اون دونو نمین سی نماز ساتہہ وضو کی
اور نہ پہیری دوسری نی پہر آئی دونو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پہر ذکر کیا یہہ پس فرمایا حضرت نی واسطی اوسکی کہ نہ پہیری تہی نماز
پہنچا تو سنت کو اور کافی ہی تجکو نماز تیری اور کہا واسطی اوس شخص کی کہ وضو کیا تہا اور پہیری نماز واسطی تیری ہی ثواب دو بار روایت کی یہہ ابو داود اور
دارمی نی اور روایت کی نسائی نی مانند اسکی اور تحقیق روایت کی نسائی اور ابو داود نی بہی عطا بن یسار سی بطریق ارسال کی ؀ پہنچا تو سنت کو
یعنے حکم شریعت یونہی تہا جسطرح تو نی کیا کہ بسبب پانی پانی کی تیمم کرکر نماز پڑہ لی اور پہر اوسکو نہ پہیرا اور دوسری کو دو ہیرا ثواب فرمایا اس ہی کہ ایک
سبب ادای فرض کے ہوا اور دوسرا سبب ادای نفل کی اتفاق کہتی ہین علما یہہ کہ جب پانی دیکہی تیمم کرنیوالا بعد فارغ ہونیکی نماز سی تو اوس پہیرنا
نماز کا لازم نہین اگرچہ وقت باقی ہو اور اختلاف کیا ہی آئمہ نی جب پانی پاوی بعد داخل ہونیکی نماز مین پس جمہور یعنی اکثر علما تو کہتی ہین کہ
اوس نماز کو توڑی نہین اور وہ نماز صحیح ہی اور کہا ہی امام ابو حنیفہ نی اور احمد نی ایک روایت مین کہ باطل ہوجاتا ہی تیمم اوسکا اور جب تیمم
کری اور پانی پاوی پہلی داخل ہونیکی نماز مین پس اجماع ہی علما کا اسپر کہ تیمم اوسکا باطل ہوا ؛ ع

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ اَبِی الْجُهَیْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ قَالَ اَقْبَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِیَهٗ
رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ فَلَمْ یَرُدَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَقْبَلَ عَلَی الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَیَدَیْهِ
ثُمَّ رَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابی جہیم بن حارث بن صمہ سی کہا آئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف کوئین
جمل کیسی کہ مدینہ مین ہی پس ملا اونسی ایک شخص یعنی یہی ابوجہیم پس سلام کیا اوپر پس نہ جواب دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یہانتک کہ آئی دیوار
پاس پس مسح کیا مونہہ اپنی کو اور ہاتون اپنی کو یعنی تیمم کیا پہر جواب دیا اوسکی سلام کا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ
اَنَّهٗ كَانَ یُحَدِّثُ اَنَّهُمْ تَمَسَّحُوْا وَهُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّعِیْدِ لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ فَضَرَبُوْا
بِاَكُفِّهِمُ الصَّعِیْدَ ثُمَّ مَسَحُوْا بِوُجُوْهِهِمْ مَسْحَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ عَادُوْا فَضَرَبُوْا بِاَكُفِّهِمُ الصَّعِیْدَ مَرَّةً
اُخْرٰی فَمَسَحُوْا بِاَیْدِیْهِمْ كُلِّهَا اِلَی الْمَنَاكِبِ وَالْاٰبَاطِ مِنْ بُطُوْنِ اَیْدِیْهِمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عمار بن
یاسر سی کہ وہ تہی حدیث کرتی یہہ کہ صحابہ نی تیمم کیا مٹی سی کہ اوسحال مین کہ وہ تہی ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطی نماز فجر کی
پس ماری ہاتہہ اپنی مٹی پر پہر پہیری سو مونہون اپنی پر پہیرنا ایکبار پہر عود کیا پس ماری ہاتہہ اپنی مٹی پر ایکبار پہر پہیری ہاتون اپنو نپر سب پر لینے
مونڈہون تلک اور بغلون تلک اندر کی جانب ہاتون اپنی کی سی روایت کی یہہ ابو داود نی ؀ من بطون ایدیہم مین لفظ من کا ابتدا کی
لیے ہے یعنی پہلی ہاتونکی اندر کی رخ پر ہاتہہ پہیری تہ اور تونکی اوپر کی رخ پر جیسیکہ ذکر کیا ہی اوسکو فقہا نی بیچ باب استحباب کے یا یہہ معنی ہین

کہ شروع کیا تیمم کرنا ہتھیلیون سی یہہ معنی مناسب ہین اس مقام کی اور صحابہ نی جو اسطرح تیمم کیا سبب اوسکا یہہ تہا کہ اونہون نی دیکہا کہ لفظ ید کا آیۃ تیمم کی مین مطلق آیا ہی پس ہاتہہ کا اطلاق سب پر ہو سکتا ہی اور جمہور علما نی نظر کی کہ تیمم فرع ہی وضو کا پس جہانتک وضو مین ہاتہہ دہوتی ہین وہین تک تیمم مین ہے ہاتہہ پہیرا چاہیی اور سوائے اسکی حضرت کی تیمم مین جو آیا ہی کہ مسح کیا ذراعین پر اوس سی بہی یہی معلوم ہوتا ہی ۱۲ ع ف تیمم کری مسافر اور جو کہ دور ہو پانی سی ایک کوس مسافر ہو یا مقیم خواہ شہر مین خواہ باہر شہر کی یا بسبب بیماری کی کہ ڈرتا ہو زیادتی اوسکی سی یا ڈر ہو دیر کر اچہی ہونی بیماری کا یا ڈر ہو دشمن کا یا درندی کا یا پیاس کا یا ڈول وغیرہ نہ بہم پہونچی تو ان سب صورتون مین تیمم کری اوس چیز سی کہ جنس زمین سے ہو مانند مٹی کی اور ریت کی اور چونہ کی اور قلعی کی اور سرمہ کی اور ہڑتال کی اور پتہر کی اور سب جواہرات کی سوای موتی اور مونگی کی اگرچہ ان چیزون پر غبار نہو اور جو چیز جنس زمین سی نہو اوس سی تیمم جب درست ہوگا کہ غبار ہو اوس پر اور شرط تیمم کی یہہ ہی کہ عاجز ہو استعمال پانی کی سی حقیقۃً یا حکماً اور طہارت خاک کی بہی شرط ہی اور استیعاب ہے یعنی اعضاء تیمم پر سب پر ہاتہہ پہیری کہین خالی نرہی اور نیت اوسکی یہی اور ضرور ہی نیت کری اوس عبادت مقصودہ کی کہ جو صحیح نہ ہوتی ہو بدون طہارت کی یعنی نماز پڑہنی کی نیت کری پس اگر تیمم کری کافر اسلام کی لیی یا کوئی تیمم کری مسجد مین جانی کی لیے تو اوس سے نماز جائز نہین ہوگی اور نہین شرط ہی تعیین حدث کی یا جنابت کی اور طور تیمم کا یہہ ہی کہ دونون ہاتہہ زمین پر مارے پہر اونکو جہاڑ کر مونہہ پر پہیری پہر دوسری دفعہ اسیطرح مار کر جہاڑی اور پہیری ہتیلی داہین ہاتہہ کی اوپر کی رخ بائین ہاتہہ کی اور اندر کی رخ پر کہنی سمیت پہر اسیطرح داہین ہاتہہ پر بایان ہاتہہ پہیری اور برابر ہی اسمین جنبی اور محدث اور حائض اور نفاس والی اور جائز ہے تیمم پہلی آنی وقت نماز کی اور پڑہی اوس سے جو چاہی فرض اور نفل مانند وضو کی اور جائز ہی واسطی خوف فوت ہونے نماز جنازہ کی یا عید کی ابتداءً اور بناءً یعنی پہلی سی اور درمیان مین نہ واسطی خوف فوت ہونی جمعہ کی اور نماز وقتیہ کی اور نہین توڑتا ہی اوسکو مرتد ہو جانا بلکہ توڑتی ہی اوسکو وہ چیز کہ وضو کو توڑتی ہی اور توڑتا ہی اوسکو قادر ہونا پانی پر کہ کافی ہو طہارت کی لیی اور توڑتا ہی قادر ہونا پانی کی استعمال پر اور اگر مسافر پانی اپنی اسباب مین رکہہ کر بہول گیا اور نماز پڑہ لی تیمم سی تو پہر جب پانی یاد آوی تو نماز کو پہیری نہین اور مستحب ہے اوسکو کہ توقع رکہتا ہی پانی ہاتہہ لگنیکی کہ تاخیر کری نماز کو آخر وقت تک یعنے جبتلک کہ وقت مکروہ نہ آ جاوی اور واجب ہے طلب کرنا پانی کا تین سو چار سو ہاتہہ تک اگر گمان رکہتا ہی نزدیکی اوسکا اور نہین تو نہین اور واجب ہے خریدنا پانی کا اگر اوسکی پاس قیمت ہی اور وہ بیچا جاتا ہی ثمن مثل کو یعنی اپنی بہاؤ اور نہین تو نہین اور اگر اوسکی رفیق کی پاس پانی ہی تو مانگی اوس سے پس اگر وہ نہ دی تو تیمم کری اور اگر تیمم کری مانگنی سی پہلی یا جنبی تیمم کری شہر مین واسطی خوف جاڑے کی تو جائز ہی ۱۲ ملتقی

باب الغسل المسنون

باب ہی بیچ بیان غسل مسنون کی

الفصل الاول

فصل پہلی

عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء احدکم الجمعۃ فلیغتسل متفق علیہ روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ آوی ایک تمہارا نماز جمعہ کو پس چاہی کہ نہاوی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف مختار یہہ ہی کہ غسل نماز جمعہ کی لیی ہی کہ اوسی طہارت سی جمعہ ادا کری اور بعضی کہتی ہین کہ غسل واسطی تعظیم و تکریم دن جمعہ کی ہی اور غسل جمعہ کا مستحب موکد ہے نزدیک جمہور کی اور امام مالک کے نزدیک واجب ہے بسبب ایک روایت کی ۱۲ ح ع

وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہانا دن جمعہ کا واجب ہے ہر بالغ پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف واجب ہے یعنے ثابت ہی کہ نہین لائق ہی چہوڑنا اوسکا اور یہہ معنی نہین ہین کہ واجب ہے تارک اوسکا گنہگار ہوتا ہے کہا ہی علما نی کہ یہہ قول اوسکی واسطی تاکید استحباب کے ہے جیسے کہتی ہین کہ رعایت فلانی کی ہمپر واجب ہے ابتدا اسلام مین مسجدین چہوٹی تہین

اور لوگ صوف پہنتی تہی اور محنتین بہت کرتی تہی پس جب اونکو پسینا آتا تو لوگ ایذا پاتی تہی سبب بو کی اس سے لفظ واجب کا فرمایا تا لوگ حکم نہانیکو جلد بہر قبول کرلین ۔ع۔ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق علی کل مسلم ان یغتسل فی کل سبعۃ ایام یوما یغسل فیہ راسہ وجسدہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی حق ہی یعنی ثابت و لازم ہی یا لائق ہر مسلمان پر یعنی عاقل بالغ پر یہہ کہ نہاوی ہر ہفتہ مین ایکدن یعنی جمعہ کو کہ دہووی اوسمین سر اپنا اور بدن اپنا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ۔ع۔

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضا یوم الجمعۃ فبہا ونعمت ومن اغتسل فالغسل افضل رواہ احمد وابوداود والترمذی والنسائی والدارمی روایت ہے سمرۃ بن جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی جسنی وضو کیا دن جمعہ کی پس فرض ادا کیا اور خوب فرض ہی وہ اور جسنی کہ غسل کیا یعنی نماز جمعہ کی لیی پس غسل بہتر ہی روایت کی یہہ احمد ابوداود اور ترمذی اور دارمی نی **ف** لفظ فبہا ونعمت کی معنی یہہ ہین فبالفریضۃ اخذ ونعمت الفریضۃ ہی یعنی فرض ادا کیا اور کیا خوب فرض ہی وہ اور یہہ حدیث صریح دلالت کرتی ہی اسپر کہ غسل دن جمعہ کا سنت ہی واجب نہین ۔ع۔ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غسل میتا فلیغتسل رواہ ابن ماجۃ وزاد احمد والترمذی وابوداود ومن حملہ فلیتوضا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو نہلاوی مردیکو پس چاہیی کہ آپ بہی نہاوی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی اور زیادہ کیا احمد اور ترمذی اور ابو داود نی اور جو کوئی اوٹہاوی مردہ کو یعنی ارادہ کری اوٹہانیکا پس چاہیی کہ وضو کری **ف** نہاوی تہرائی کی لیی کہ شاید چھینٹین وغیرہ اوسکی پڑی ہون اور یہہ امر استحباب کی لیی ہے اکثر علما کی نزدیک کیونکہ حدیث صحیح مین آچکا ہی کہ لازم نہین تمپر مقدمہ میت مین غسل جب نہلاؤ تم اوسکو اور جو کوئی ارادہ مردہ کی اوٹہانیکا کری وضو اس لیی کرلی کہ وقت اوٹہانی جنازہ کی باوضو رہیگا جب جنازہ رکہا جاویگا نماز رہ جاتی ہی نہین چاہنیکی یہہ امر بہی استحباب کے لیی ہی سبکی نزدیک ۔ع۔ **وعن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل من اربع من الجنابۃ ویوم الجمعۃ ومن الحجامۃ ومن غسل المیت رواہ ابوداود اور روایت ہی حضرت عائشہ سی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتی تہی ساتہہ نہانی کی چار چیز دن سے جنابت سی اور دن جمعہ کی اور سینگی کہنچوانی سی اور غسل دینی میت کی سی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** ثابت نہین ہوا کہ حضرت نی غسل میت کو دیا ہو کبہی اس لیے معنی یغتسل کی یہہ لیتی ہین کہ حکم فرماتی نہانیکا اور ان چار غسلون مین سی جنابت کا فرض ہی باقی مستحب اور جو سینگی لگواوی وہ تہرائی کی لیی نہاوی تا خون وغیرہ سی پاک ہو جاوی ۔ع۔ **وعن** قیس بن عاصم انہ اسلم فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یغتسل بماء وسدر رواہ الترمذی وابوداود والنسائی اور روایت ہی قیس بن عاصم سی کہ تحقیق یہہ مسلمان ہوئی پس حکم کیا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ نہاوین ساتہہ پانی اور بیری کی پتون کے روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی **ف** کافر جو مسلمان ہو اگر جنبی ہی تو غسل کرنا اوسی واجب ہے ورنہ مستحب و صحیح تر یہہ ہی کہ کلمہ شہادت کا پہلی پڑہی اور نہاوی بعد اور سنت ہی اوسکو کہ پہلی نہانیکی سر بہی سنڈاوی اور بیری کی پتوسی نہانیکو فرمایا تا خوب پاکی اور تہرائی حاصل ہو ۔ع۔

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عکرمۃ قال ان ناسا من اہل العراق جاؤا فقالوا یا ابن عباس اتری الغسل یوم الجمعۃ واجبا قال لا ولکنہ اطہر وخیر لمن اغتسل ومن لم یغتسل فلیس علیہ بواجب وساخبرکم کیف بدء الغسل کان الناس مجہودین یلبسون الصوف ویعملون علی ظہورہم وکان مسجدہم ضیقا مقارب السقف انما ہو عریش فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم حار وعرق الناس

فِیْ ذٰلِکَ الصُّوْفِ حَتّٰی ثَارَتْ مِنْهُمْ رِیَاحٌ اٰذٰی بِذٰلِکَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تِلْکَ الرِّیَاحَ قَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِذَا کَانَ هٰذَا الْیَوْمُ فَاغْتَسِلُوْا وَلْیَمَسَّ اَحَدُکُمْ اَفْضَلَ مَا یَجِدُ مِنْ دُهْنِهٖ وَطِیْبِهٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ جَاءَ اللّٰهُ بِالْخَیْرِ وَلَبِسُوْا غَیْرَ الصُّوْفِ وَکُفُوا الْعَمَلَ وَوُسِّعَ مَسْجِدُهُمْ وَذَهَبَ بَعْضُ الَّذِیْ کَانَ یُؤْذِیْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا مِنَ الْعَرَقِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤٗدَ روایت ہے عکرمہ سے کہا تحقیق کتنی آدمی اہل عراق سی آئی پس کہا انہوں نی ابن عباس کیا اعتقاد رکہتی ہو تم کہ نہانا دن جمعہ کا واجب ہے کہا کہ نہیں ولیکن بہت پاک کرنیوالا ہی اور بہتر ہی واسطی اوس شخص کی کہ نہاوی اور جو شخص کہ نہ نہاوی پس نہین ہی اوسپر واجب اور مین خبر دیتا ہون تمکو کسطرح تہا شروع غسل کا یعنی سبب اسکی شروع ہونیکا پہلی کیا ہوا ہی لوگ یعنی صحابہ فقیر ہوتی تہی صوف اور کام کرتی تہی اپنی پیٹہون پر اور تہی مسجد اونکی تنگ نیچی چہت کی اور نہ تہا مگر چہپر یعنی انہون کہجور کا پس نکلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ دن گرمی کی کہ وہ دن جمعہ کا تہا اور تر ہو گئی لوگ پسینی مین بیچ اس صوف کی یہانتک کہ پہیلی اون سے بو ایذا دی بسبب اسکی بعضون نی بعضونکو پس جبکہ پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ بو فرمایا کہ ای لوگو جبکہ ہووی یہہ دن پس نہاؤ اور چاہیے کہ لگاوی ایک تم مین سی بہتر چیز کہ پاوی تیل اپنی سی اور خوشبو اپنی سی یعنی تیل بالونکو لگاوی اور خوشبو بدنکو کہا ابن عباس نی پہر دیا اللہ نی مال اور پہنی لوگونی سوا صوف کی اور کفایت کیے گئی محنت سے اور کشادہ کی گئی مسجد اونکی اور جاتی رہی بعض وہ چیز کہ ایذا دیتی تہی بسبب اوسکی بعض اونکی بعض کو پسینی سی روایت کیا یہہ ابو داؤد نی **ف** اور کفایت کی گئی محنت سی یعنی کفایت کیا اونکو اللہ نی بسبب غنے کر دینی کی کہ فراخ ہوئی وجہ معیشت کی بغیر مشقت کی اور لفظ من العرق یہان بیان ہے لفظ البعض کا اور بعض سے یہان مراد اکثر پسینی لوگون کی کہ ایذا دیتی تہی بسبب حاصل ہونی فراغت کی دفع ہوئی پس حاصل ساری کلام ابن عباس کا یہہ ہے کہ غسل تہا واجب ابتداء اسلام مین بسبب کثرت بدبو پسینی کی پہر جب وہ کم ہوا تو منسوخ ہوا وجوب غسل کا اور سنیت باقی رہی یعنی اب غسل جمعہ کا سنت ہی

باب الحیض

یہ باب ہے بیان حیض کی **ف** حیض کی معنی لغت مین ہین جاری ہونی کی اور شرع مین مراد ہی اوس خون سی کہ جاری ہوتا ہی رحم عورت کی سی بغیر بیماری اور جننی کی اور جو خون کہ بسبب بیماری کی نکلتا ہی اوسکو استحاضہ کہتی ہین اور جو کہ بعد جننی کی جاری ہوتا ہی اوسکو نفاس کہتے ہین اور مدت حیض کے کم سی کم تین دن ہین اور زیادہ دس دن پس اس مدت مین جس رنگ کا خون آوی سوائے سفیدی خالص کے وہ خون حیض کا ہی یعنی خون حیض کا سرخ بہی ہوتا ہی اور سیاہ بہی اور سبز اور زرد بہی اور مٹی کی رنگ کا اور مانند اسکی اور حکم اوسکا یہہ ہے کہ نماز اور روزہ وغیرہ اوسمین نہ کری اور بعد منقطع ہونی اوسکی روزی کے قضا ہی اور نماز کی نہین

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ الْیَهُوْدَ کَانُوْا اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ فِیْهِمْ لَمْ یُؤَاکِلُوْهَا وَلَمْ یُجَامِعُوْهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ فَسَاَلَ اَصْحٰبُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّبِیَّ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَیَسْـَٔلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ الْاٰیَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِصْنَعُوْا کُلَّ شَیْءٍ اِلَّا النِّکَاحَ فَبَلَغَ ذٰلِکَ الْیَهُوْدَ فَقَالُوْا مَا یُرِیْدُ هٰذَا الرَّجُلُ اَنْ یَّدَعَ مِنْ اَمْرِنَا شَیْئًا اِلَّا خَالَفَنَا فِیْهِ فَجَاءَ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فَقَالَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْیَهُوْدَ یَقُوْلُ کَذَا وَکَذَا اَفَلَا نُجَامِعُهُنَّ فَتَغَیَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَیْهِمَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَهُمَا هَدِیَّةٌ مِّنْ لَّبَنٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ فِیْ اٰثَارِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَعَرَفَا اَنَّهٗ لَمْ یَجِدْ عَلَیْهِمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے انس سے کہ کہا تحقیق یہود تہی جسوقت کہ حائض ہوتین عورتین اونمین تو نہ کہاتی ساتہہ اونکی اور نہ جمع کرتی انکو گہرونمین پس پوچہا صحابیون حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنے حکم

نہ کہانیکا ادنکی ساتھہ حالت حیض مین جبکہ ہو دکہتی تہی پس نازل کی اللہ تعالیٰ نے یہہ آیۃ اور سوال کرتی ہین تجہسی حیض سی آخر آیۃ تک پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کرو تم سب کچھہ سوا جماع کی پس پہونچی یہہ خبر یہود کو پس کہا اونہون نے نہین ارادہ کرتا یہہ شخص یعنی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم یہہ کہ چہوڑے امور دین ہمارسی کچہہ مگر کہ مخالفت کرے ہمارے اوسمین پس آئے اسید بن حضیر اور عباد بن بشر صحابی پس کہا اون دونون نے ای
رسول خدا کی تحقیق یہود کہتی ہین ایسا اور ایسا یعنی یہی پہلا کام اونکا نقل کیا پس کیا ہمنشینی کرین ہم اونسی تا پس متغیر ہوا چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کا یہانتک کہ گمان کیا ہمنی کہ خفا ہوئی اون دونو پر پس نکلی دونو صاحب پس سامنی آیا اونکی تحفہ دودہ کا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی
یہہ جب نکلی تو دیکہا کہ کوئی شخص دودہ بطریق تحفہ کی حضرت کی لیے لاتا ہی پس بہیجا حضرت نے پیچہی اونکی یعنی بلانیکی لیے ایک شخص کو پس وہ بلالایا
اونکو پس پلایا اونکو دودہ یعنی تا عنایت حضرت کی معلوم کرین پس جانا اونہون نے کہ نہین خفا حضرت ہمپر روایت کی یہہ مسلم نے **ف** ساری آیۃ یون
ہے ویسئلونک عن المحیض قل ہو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض ولا تقربوہن حتی یطہرن یعنی پوچہتی ہین صحابہ تجہسی حکم حیض کا کہہ کہ وہ پلیدی ہے
پس یکسو ہو عورتونسی حالت حیض مین اور نہ نزدیک ہو اونکی یہانتک کہ پاک ہو وین وہ پس جب یہہ آیۃ اوتری تو حضرت نے اسکی تفسیر مین فرمایا کہ مراد
یکسو ہونی اور نہ نزدیک جانے سی یہہ ہی کہ اون دنونمین وطی سی جماع نہ کرو اور سب کچہہ کرو یعنی ساتھہ کہانا اور بیٹہنا اور مخالطت کرنی اور ساتھہ سونا
اور بدن کو ہاتہہ لگانا ازار سی اوپر اوپر پس اس آیت سی معلوم ہوا کہ حیض کے حالت مین جو کوئی جماع کریگا تو گنہگار ہوگا کہ حرام ہی اور جو حلال جانکر
کریگا کافر ہوگا کیونکہ قرآن سی یہہ حرام ہی اور کیا نہ ہمنشینی کرین ہم یعنی کیا عورتونکی ساتھہ بیٹہنا اور اوٹہنا اور کہانا پینا نہ کیا کرین ہم غرض اونکی
اس سوال سی یہہ تہی کہ یہود اسپر طعن کرتی ہین اگر فرماویں تو ہم یہہ باتین ترک کرین تا اسمین الفت رہی اور کوئی طعن نہ کرے ح ع **وعن**
عائشۃ قالت کنت اغتسل انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم من اناء واحد وکلانا جنب وکان یامرنی
فاتزر فیباشرنی وانا حائض وکان یخرج راسہ الی وہو معتکف فاغسلہ وانا حائض متفق علیہ اور روایت ہی
عائشہ سی کہا تہی مین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہاتی ایک باسن سی اور ہوتی ہم دونو جنبی اور تہی حضرت حکم فرماتی مجکو پس باندہتی مین تہبند
پس لگاتی بدن اپنا مجسی یعنی ازار کی اوپر اوپر اور مین ہوتی حائض اور تہی نکالتی سر اپنا طرف میری اور وہ ہوتی اعتکاف مین پس دہوتی
مین سر اونکا اور ہوتی مین حائض روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** بموجب عادت عرب کی بڑا باسن بہرا ہوا درمیان مین رکہا ہوتا تہا اور
سے دونو صاحب چلو بہر بہر کر نہاتی جاتی تہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حرام ہی فائدہ اوٹہانا عورت حائضہ کی زیر ناف سی زانو تک یعنی وہان
ہاتہہ نہ لگاوی اور جماع نہ کرے اور یہہ مطلب اور حدیثونسی بہی ثابت ہوتا ہی اور یہی مذہب امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور شافعی اور مالک کا ہی
اور امام احمد اور امام محمد اور بعضی شافعیہ کا یہہ مذہب ہے کہ عورت حائضہ سی فائدہ اوٹہانا سوا جماع کی جائز ہی اور نکالتی سر اپنا طرف میری یعنی
دروازہ حجرہ کا مسجد کی طرف کہلا ہوا ہوتا تہا اوسمین سے سر مبارک حجرہ کیطرف نکالتی وہان حضرت عائشہ بیٹہہ کر سر مبارک دہوتین اس سے معلوم
ہوا کہ اعتکاف والا اگر بعض اعضا اپنا مسجد سی نکالی تو اعتکاف باطل نہین ہوتا ش ع ح **وعنہا** قالت کنت اشرب وانا حائض
ثم اناولہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیضع فاہ علی موضع فی فیشرب واتعرق العرق وانا
حائض ثم اناولہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیضع فاہ علی موضع فی رواہ مسلم اور روایت ہے
اونہین سی کہا کہ تہی مین پیتی پانی اور ہوتی مین حائض پہر دیتی مین پانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس رکہتی وہ موہنہ اپنا اوس جگہہ کہ
رکہتی مین موہنہ اپنا پس پیتی حضرت پانی اور چوستی مین ہڈی گوشت کی اور ہوتی مین حائض پہر دیتی مین ہڈی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہر

رکہتی مونہہ اپنا اوس جگہ کہ رکہتی تہین مونہہ اپنا روایت کی یہہ مسلم نی ف حضرت یہہ بات بسبب کمال الفت ہو دکی اور نہایت محبت حضرت عائشہ
کی کرتی تہی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ حائض عورت کی ساتہہ کہانا اور پینا جائز ہی اور اعضا اوسکی نجس نہین ہین ع **وعنہا**
قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَّکِئُ فِیْ حِجْرِیْ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی اونہین سی کہا کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ کرتی میری گود مین اور ہوتی مین حائض پہر پڑہتی قرآن روایت کی یہہ بخاری اور
مسلم نی ف اسمین دلالت ہی اسپر کہ حائض پاک ہی ظاہر مین اور نجس ہے حکما ع **وعنہا** قَالَتْ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
نَاوِلِیْنِی الْخُمْرَۃَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ اِنِّیْ حَائِضٌ فَقَالَ اِنَّ حَیْضَتَکِ لَیْسَتْ فِیْ یَدِکِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اونہین عائشہ
سے کہ کہا فرمایا واسطی میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیدی مجکو چہوٹا بوریا مسجد مین سے یعنی مسجد کی باہر کہڑی رہ اور ہاتہہ بڑہاکر بوریا مسجد مین سے
لیلے پس کہا مینی تحقیق مین حائض ہون یعنی کیونکر ہاتہہ مسجد مین بڑہاؤن پس فرمایا تحقیق حیض تیرا نہین ہی ہاتہہ تیری مین روایت کی یہہ
مسلم نی ف اس سے معلوم ہوا کہ حائض باہر مسجد کی کہڑی رہ کر مسجد مین سی کوئی چیز اوٹہالی تو جائز ہی ع **وعن** میمونۃ قَالَتْ کَانَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ مِرْطٍ بَعْضُہٗ عَلَیَّ وَبَعْضُہٗ عَلَیْہِ وَاَنَا حَائِضٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت
ہے میمونہ سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی چادر مین ہوتا بعض اوسکا مجہپر اور بعض اوسکا حضرت پر اور مین ہوتی حائض
روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اس سی معلوم ہوا کہ تمام اعضا حائض کی پاک ہین سوا فرج کی ورنہ نماز اوس کپڑی مین کہ بعض اوسکا
نجاست پر پڑا ہوا اور بعض اوسکا نمازی پر ہو نہین جائز ہوتی اور کہا سید جمال الدین نی کہ لکہا ہی صاحب تخریج نی کہ یہہ حدیث نہین پائی مینی صحیحین
مین ساتہہ ان الفاظ کی لیکن ویسی مضمون مانند مضمون اسکی ہی اور ابو داود مین بہی ہی واللہ اعلم ع **الفصل الثانی** فصل
دوسرے **عن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰی حَائِضًا اَوِ امْرَاَۃً فِیْ دُبُرِہَا اَوْ کَاہِنًا
فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَفِیْ رِوَایَتِہِمَا فَصَدَّقَہٗ بِمَا یَقُوْلُ فَقَدْ کَفَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ
لَا نَعْرِفُ ہٰذَا الْحَدِیْثَ اِلَّا مِنْ حَکِیْمِ الْاَثْرَمِ عَنْ اَبِیْ تَمِیْمَۃَ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی جو شخص کہ صحبت کری عورت
حائضہ سی یا بدفعلی کری عورۃ کی پیچہی سی یا آوی کاہن کے پاس پس تحقیق کفر کیا ساتہہ اوس دین کی کہ نازل کیا گیا محمد پر روایت کی یہہ ترمذی اور
ابن ماجہ دارمی نی اور بیچ روایت ابن ماجہ اور دارمی کی یون ہی کہ جو کوئی آدمی کاہن کے پاس پس سچا جانی اوسکو اوس چیز مین کہ کہتا ہی پس تحقیق
کافر ہوا اور کہا ترمذی نی نہین جانتی ہم اس حدیث کو مگر حکیم اثرم سی کہ نقل کیا ابی تمیمہ سی اوسنے نقل کیا ابو ہریرہ سے ف یعنے جو کوئی حلال جانکر
حائضہ سی جماع کری یا کسی عورت سی بدفعلی پیچہی سی کری یا کاہن کو سچا جانی وہ کافر ہوتا ہی اور اگر حلال نجانی پہلی اور دوسرے چیز کو اور
کاہن کو سچا نجانی تو فاسق ہوتا ہی اس صورت مین معنی اسکی یہہ لینگی کہ اوسنی کفران نعمت اللہ کا کیا اور مراد کاہن سے وہ شخص ہے کہ خبرین بتاوی
زمانہ آیندہ کی اور یہی حکم ہی نجومی وغیرہ سی پوچہنی کا اور پیچہی سے بدفعلی کرنی مین جو قید عورت کی لگائی اسمین دلالت ہی اسپر کہ مرد سے
اغلام کرنا اس سی بہی زیادہ برا ہی ع **وعن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا یَحِلُّ لِیْ مِنِ امْرَاَتِیْ وَہِیَ حَائِضٌ قَالَ
مَا فَوْقَ الْاِزَارِ وَالتَّعَفُّفُ عَنْ ذٰلِکَ اَفْضَلُ رَوَاہُ رَزِیْنٌ وَقَالَ مُحْیِ السُّنَّۃِ اِسْنَادُہٗ
لَیْسَ بِقَوِیٍّ اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہا کہ کہا مینی ای رسول خدا کی کیا حلال ہی واسطی میری عورت میری سے
اور وہ ہو حائض فرمایا وہ چیز کہ ہو اوپر تہہ بند کی اور بچنا اوس سے افضل ہی روایت کی یہہ رزین نی اور کہا محی السنہ نی کہ اسناد اسکی

نہین تو ہی **ف** حلال ہی وہ چیز کہ ہو اوپر تہہ بند کی یعنی تہ بند کی اوپر اوپر ہاتہہ لگانا حلال ہے اور بچنا تہہ بند کی اوپر سی ہی افضل ہی اسلیے
کہ مبادا وطی کر بیٹہی اور حضرت سی جو ثابت ہوا ہی کہ حضرت عائشہ کی تہ بند کی اوپر اوپر ہاتہہ وغیرہ لگاتی تہی تو باعث یہہ تہا کہ حضرت قادر تہی اپنی
نفس پر اور دلیا نہین ہو سکتا یہہ حدیث بہی ہو یدہی مذہب حنفی کی ح ع **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا وقع الرجل باھلہ وھی حائض فلیتصدق بنصف دینار رواہ الترمذی وابوداود والنسائی والدارمی وابن ماجۃ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی جو شخص کہ صحبت کری ساتہہ عورت اپنی کی حالت حیض مین پس چاہیی کہ صدقہ دی آدہا دینار
روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نی **ف** دینار ساڑہی چار ماشہ سونیکا ہوتا ہی اگر سونا سولہ روپی تولہ ہو تو
ایک دینار چہہ روپی کا ہو اور آدہا دینار تین روپی کا کہا ہی خطابی نی کہ اکثر علما اسپر ہین کہ کفارہ اوسکا استغفار ہی اور یہی مذہب شافعی اور ابو حنیفہ
کا بہی یہی ہی لیکن مستحب ہے نزدیک شافعی کی یہہ کہ صدقہ دی ایک دینار اگر صحبت کی ہی آمد خون مین اور نصف دینار دی حالت انقطاع خون کی
مین اسیطرح ابن ہمام حنفی نی بہی کہا ہی کہ جو کوئی یہی ہو یسی حلال جانکر اسحالت مین وطی کری تو کافر ہوتا ہی اور حرام جانکر کری تو کبیرہ گناہ
کیا اور واجب ہے اوسپر توبہ اور صدقہ دی ایک دینار یا آدہا دینار از روی استحباب کے اور محدثین نی کہا ہی کہ یہہ حدیث مرسل ہی یا موقوف ہی ابن
عباس پر اور نہین صحیح ہوئی مرفوع متصل حضرت تک ع **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان دما احمر
فدینار واذا کان دما اصفر فنصف دینار رواہ الترمذی اور روایت ہی اونہی سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہ ہو خون
حیض سرخ پس ایک دینار اور جسوقت کہ ہو خون زرد پس آدہا دینار روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** جو علما کہتی ہین کہ بسبب صحبت کرنیکی ابتدا
خون مین ایک دینار اور انقطاع مین نصف دینار دینا مستحب ہے وہ اسی نکالتی ہین کیونکہ ابتدا مین خون سرخ ہوتا ہی اور آخر کو زرد ہو جاتا ہی ٭

ح **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** زید بن اسلم قال ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال ما یحل لی من امراتی وھی حائض فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشد علیھا ازارھا ثم
شانک باعلاھا رواہ مالک والدارمی مرسلا روایت ہی زید بن اسلم سی کہا تحقیق ایک شخص نی پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس
کہا کیا چیز حلال ہی میری لیے عورت میری سی اوسحالت مین کہ ہو وہ حائض پس فرمایا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خوب مضبوط
کر تو اوسپر تہ بند اوسکا پہر کام تیرا اوپر اوسکی ہی یعنی تجکو نافع کی اوپر سی فائدہ اوٹہانا مباح ہی اور نیچی سی حرام روایت کی یہہ مالک اور دارمی
نی بطریق ارسال کی **وعن** عائشۃ قالت کنت اذا حضت نزلت عن المثال علی الحصیر فلم نقرب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ولم ندن منہ حتی نطھر رواہ ابوداود اور روایت ہی عائشہ سی کہا تہی مین جسوقت کہ حائض ہوتی اوتر نی بچہونی سی
بوریی پر پس نزدیک ہوتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ کی اور نہ نزدیک ہوتین عائشہ حضرت کی یہانتک پاک ہوتین روایت کی یہہ
ابوداود نی **ف** ظاہر مین یہہ حدیث مخالف ہی اوپر کی حدیثونکی جو کہ دلالت کرتی ہین اسپر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیبیونکی ساتہہ حالت حیض
مین ہمنشینی وغیرہ رکہتی تہی جواب اوسکا یہہ ہی کہ یہہ حدیث منسوخ ہی ساتہہ اون حدیثون مباشرت کی یا اسحدیث مین نزدیک ہونیسی مراد ہی
جماع کرنا یعنی اس حالت مین جماع نہ کرتی تہی جیسیکہ کلام اللہ مین آیا ہی ولا تقربوھن حتی یطھرن یعنی صحبت نہ کرو عورتونسی یہانتک کہ پاک ہو وین
اور اس حدیث مین لفظ فلم نقرب کا ساتہہ زبر حرف ن کی اور پیش حرف ر کی ہی اور لم ندن اور حتی نطھر دونون ساتہہ حرف ن کی ہین اکثر
صحیح نسخون مشکوۃ کی مین تو یونہی ہین اور بیچ حاشیہ نسخہ سید جمال الدین کی لکہا ہی کہ صحیح یون ہی کہ فلم نقرب ساتہہ زبر نون اور حرف ر کی

اور رسول اللہ کی لام کو زیر ہی اور لم ملن ساتھہ زبر پہلی نون کی اور پیش دوسری کی اور لفظ لطہر نون سی ہی اور میرک نی لکہا ہی کہ اسیطرح ہی اصل ابو داود مین ش ع

باب المستحاضہ

باب ہی بیچ بیان مستحاضہ کی ف مستحاضہ اوس عورت کو کہتی ہین کہ جسکی رحم مین سے خون جاری ہوتا ہی بغیر ایام حیض و نفاس کی رحم مین ایک رگ ہی کہ نام اوسکا عاذل ہی اوسمین سے خون جاری رہتا ہی اور حکم اوسکا یہہ ہی کہ اوسمین نماز اور روزہ اور اور عبادتین اور صحبت کرنی منع نہین ش ح ع

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِي حُبَيْشٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي امْرَأَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَاِذَا اَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا آئی فاطمہ بیٹی ابی حبیش کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ای رسول خدا کی تحقیق مین ایک عورت ہون کہ استحاضہ ہجاتی ہون پس نہین پاک ہوتی پس کیا چہوڑ دون نماز فرمایا نہین سوا اسکی نہین کہ یہہ خون ایک رگ کا ہی اور نہین ہی خون حیض کا پس جسوقت کہ آوی حیض تجکو پس چہوڑ دی نماز اور جسوقت جاتا رہی وہ پس دہو اپنی سی خون کو یعنی غسل کر پہر نہا پہر نماز پڑہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اسمین امام اعظم رح کا مذہب یہہ ہی کہ اگر ایک عورت معتادہ تہی یعنی اوسکو عادت تہی کہ مثلاً چہہ روز یا پانچ روز خون آتا تہا اب جب مستحاضہ ہوئی دنون عادۃ کیگو اسمین ایام حیض کی ٹہرا دی اور ان دنون مین نماز وغیرہ چہوڑ دی اور جب وہ دن تمام ہو وین تو خون دہوکر نہاوی اور نماز وغیرہ شروع کری اور اگر عورت مبتدیہ تہی یعنی پہلا ہی حیض آیا تہا کہ مستحاضہ ہو گئی یعنی خون جاری رہا ہمیشہ کو تو وہ اسمین اکثر دن حیض کی کہ دس دن ہین اونکو ایام حیض کی ٹہراوی اور اور اماموں کی نزدیک عمل تمیز پر کری یعنی اگر خون سیاہ غلیظ ہی حیض کا ہی اور اگر ایسا نہین ہی تو استحاضہ کا ہی جیسا کہ حدیث آئندہ مین مذکور ہی اور امام اعظم رح کہتی ہین کہ حدیث عروہ کی یعنی جو کہ آگی آتی ہی روایت کی گئی ہی دو طریق سی ایک تو اونمین سی ہی مرسل اور دوسری مضطرب اور نہین ذکر کیا ہی رنگ خون کا مگر حدیث عروہ کی مین سو حال اوسکا یہہ ہی جو مذکور ہوا اور یہہ حدیث کہ جسمین اعتبار لون کا ہی اور وہ سند ہماری ہی صحیح ہی پس عمل کرنا اسپر اولی ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ عورت معتادہ تہی اور کہا ہی شافعی نی کہ مستحاضہ ہر نماز فرض کیلئی اپنی شرمگاہ دہو لیا کری اور امام ابو حنیفہ رح نی کہا ہی کہ جسوقت آوی جبہی دہووی پہر دہووی اور لنگوٹہ باندہی اور وضو کری جلدی جلدی پہر خون جو جاری رہی اوسمین معذور ہی جو چاہی پڑہی آخر وقت تلک ش ع ح

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِي حُبَيْشٍ اَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَاِنَّهُ دَمٌ اَسْوَدُ يُعْرَفُ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكِ فَاَمْسِكِي عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِذَا كَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي فَاِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہی عروہ ابن زبیر سی اونہون نی نقل کی فاطمہ بیٹی ابی حبیش سے سی یہہ کہ وہ تہی استحاضہ ہجاتی پس کہا واسطی اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہو خون حیض کا پس تحقیق وہ خون سیاہ ہی پہچانا جاتا ہی پس جسوقت کہ ہو یہہ پس بند رہ نماز سی پس جبکہ ہو استحاضہ کا یعنی سوا سیاہ کی اور رنگ کا ہو پس وضو کر اور نماز پڑہ پس سوا اسکی نہین کہ وہ خون رگ کا ہی روایت کی یہہ ابو داود اور نسائی نی ف یہہ رنگ خون کی باعتبار اکثر کی فرمائی ہین کیونکہ کبہی خون حیض کا سرخ وغیرہ بہی ہوتا ہی اور ہماری نزدیک بتقدیر صحت اس حدیث کی یہہ محمول ہی اسپر کہ جب تمیز موافق ہو عادت کی یعنی جس صورت کو استحاضہ لاحق ہوا اور ایام حیض کی پہچانی تو مدت حیض کی اوسکی جن بین عادت اوسکی ہی موافق عادت کی دن حیض کی تمام ہوئی اور اونہین دنون مین رنگ خون کا سیاہ ہی بطرف سرخی

وغیرہ کی نازل ہوا بعد اسکی یہہ خون حیض مین نہین محسوب ہونیکا بسبب اتفاق کی تمیز خونکی موافق عادت اوسکیکی ہوئی بشرع مولانا

وعن ام سلمۃ قالت ان امرأۃ کانت تہراق الدم علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستفتت لہا ام سلمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لتنظر عدد اللیالی والایام التی کانت تحیضہن من الشہر قبل ان یصیبہا الذی اصابہا فلتترک الصلوۃ قدر ذلک من الشہر فاذا خلفت ذلک فلتغتسل ثم لتستثفر بثوب ثم لتصل رواہ مالک وابوداود والدارمی وروی النسائی معناہ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہا تحقیق ایک عورت ڈالتی تہی خون زمانہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مین یعنی اوسکو خون استحاضہ کا آتا تہا اور رہتی وہ متعادہ پس پوچہا فتوی واسطی اوس عورت کی ام سلمہ نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا چاہیی کہ دیکہی گنتی راتون اور دنون کی کہ ہوتی تہی حائضہ اون دنون مین مہینی سی پہلی اس سے کہ پہنچی اوسکو بیماری خونکی کہ پہنچی اوسکو پس چاہیی کہ چہوڑ دی نماز موافق اون دنونکی مہینی مین سی پس جسوقت کہ گذر رہی یہہ یعنی وہ دن جب ہو چکین پس چاہیی کہ نہا ڈالی پہر چاہیی کہ باندہی لنگوٹ ساتہہ کپڑی کی پہر نماز پڑہی روایت کی یہہ مالک و ابوداود و دارمی نی اور روایت کی نسائی نی معنی اسکی **ف** مستحاضہ عورت کو چاہیی کہ حتی المقدور خون کو لنگوٹ سی روکی بعد اسکی اگر خون آویگا تو نماز صحیح ہوجاویگی حاجت پہر پہیرنی کی نہین اور یہی حکم سلس البول کا ہی بشرع

وعن عدی بن ثابت عن ابیہ عن جدہ قال یحیی بن معین جد عدی اسمہ دینار عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال فی المستحاضۃ تدع الصلوۃ ایام اقرائہا التی کانت تحیض فیہا ثم تغتسل وتتوضأ عند کل صلوۃ وتصوم وتصلی رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی عدی بن ثابت سی اون نی نقل کی اپنی باپ سی اون نی عدی کی دادا سی کہا یحیی بن معین نی دادا عدی کا نام اوسکا دینار ہی اون نی روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ اونہون نی فرمایا مستحاضہ کی حق مین کہ چہوڑ دی نماز دنون حیض اپنی مین کہ ہوتی تہی حائضہ ان مین پہر نہا دی یعنی ایکبار اور وضو کری نزدیک ہر نماز کی اور روزی رکہی اور نماز پڑہی روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** یہہ حدیث ضعیف ہے اور ایک روایت مین آیا ہی توضأ لوقت کل صلوۃ یعنی وضو کری ہر نماز کی وقت ع

وعن حمنۃ بنت جحش قالت کنت استحاض حیضۃ کثیرۃ شدیدۃ فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم استفتیہ واخبرہ فوجدتہ فی بیت اختی زینب بنت جحش فقلت یا رسول اللہ انی استحاض حیضۃ کثیرۃ شدیدۃ فما تامرنی فیہا قد منعتنی الصلوۃ والصیام قال انعت لک الکرسف فانہ یذہب الدم قالت ہو اکثر من ذلک قال فتلجمی قالت ہو اکثر من ذلک قال فاتخذی ثوبا قالت ہو اکثر من ذلک انما اثج ثجا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سامرک بامرین ایہما صنعت اجزأ عنک من الآخر وان قویت علیہما فانت اعلم قال لہا انما ہذہ رکضۃ من رکضات الشیطان فتحیضی ستۃ ایام او سبعۃ ایام فی علم اللہ ثم اغتسلی حتی اذا رأیت انک قد طہرت واستنقأت فصلی ثلثا وعشرین لیلۃ او اربعا وعشرین لیلۃ وایامہا وصومی فان ذلک یجزئک وکذلک فافعلی کل شہر کما تحیض النساء وکما یطہرن میقات حیضہن وطہرہن وان قویت علی ان تؤخرین الظہر وتعجلین العصر فتغتسلین وتجمعین بین الصلوتین الظہر والعصر وتؤخرین المغرب وتعجلین العشاء ثم تغتسلین وتجمعین بین الصلوتین فافعلی وتغتسلین مع الفجر فافعلی وصومی ان قدرت علی ذلک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہذا اعجب الامرین الی رواہ احمد وابوداود والترمذی

اور روایت ہی حمنہ بنت جحش سی کہا تہی مین استحاضہ کیجاتی استحاضہ بہت سخت پس آئی مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کہ پوچہون مین اون سے
اور خبر دون مین اونکو پس پایا مینی اونکو بیچ گہر بہن اپنی کی کہ زینب بنت جحش تہی پس کہا مینی ای رسول خدا کی تحقیق مین استحاضہ کیجاتی ہون
استحاضہ بہت سخت آپ کیا حکم کرتی ہو مجہکو اوسمین تحقیق باز رکہا ہی مجہکو نماز اور روزی سی فرمایا حضرت نی بیان کرتا ہون مین واسطی تیری
روئی پس تحقیق وہ لیجاتی ہی خون کو یعنی خون نکلنی کی جگہہ روئی رکہدی تا وہ باہر نہ نکلی کہا اوسنی کہ وہ زیادہ ہی اس سے یعنی روئی سے
نہین رک سکتا فرمایا مانند لگام کی کپڑا باندہ یعنی لنگوٹ کرلی روئی رکہہ کر کہا اوسنی وہ زیادہ ہی اس سے فرمایا حضرت نی پس رکہہ لو کپڑا
لینے نیچی اوس لنگوٹ کی کہا اوس نی وہ زیادہ ہی اس سے سوا اسکی نہین کہ ڈالتی ہو مین خون کو ڈالنا بہت مانند مینہہ کی فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی امر کرتا ہون مین تجہکو ساتہہ دو حکمون کی ایک جسے نسا اونمین سی کری تو کفایت کری تجہکو دوسری سی اور اگر قوت رکہتی ہی دونون پر
پس تو دانا تر ہی یعنی حال اپنا تو خوب جانتی ہی جو چاہ سو اختیار کر فرمایا واسطی اوسکی کہ نہین یہہ استحاضہ مگر ایک لات مارنا ہی لاتون شیطان
کے سی پس حیض ٹہرا لو چہہ دن یا سات دن بیچ علم خدا کی پہر نہا ڈال یعنی بعد گذرنی مدت مذکورہ کی یہانتک کہ جسوقت دیکہی تو کہ پاک ہوئی اور صاف
ہوئی پس نماز پڑہ تیئیس دن رات یعنی جس صورت مین کہ ایام حیض کی سات ٹہرالی یا چوبیس دن رات یعنی جس صورت مین کہ حیض کے چہہ دن ٹہرالی
اور روزی رکہہ یعنی رمضان وغیرہ کی ہر مہینی مین اسیطرح پس تحقیق یہہ کفایت کرتا ہی تجکو اور اسیطرح سی کرتی جا ہر مہینی مین جیسیکہ حائض
ہوتی ہین عورتین اور جیسیکہ پاک ہوتی ہین عورتین وقت حیض اپنی کی اور پاک ہونی اپنی کی اور اگر قدرت رکہتی ہی اسپر کہ تاخیر کری نماز ظہر کو اور
جلدی کری نماز عصر کو پس نہا اور جمع کر درمیان ان دو نمازون کی کہ ظہر و عصر ہی اور تاخیر کری تو مغرب کو اور جلدی کری تو عشا کو پہر نہا وی
تو اور جمع کری تو درمیان دو نمازون کی پس کر تو اور نہا تو ساتہہ فجر کی یعنی فجر کی نماز کی لیی پس کر تو اور روزی رکہہ یعنی اون دنون مین کہ نماز
پڑہتی ہی خواہ روزی فرض ہون یا نفل اگر طاقت رکہتی ہی اسپر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور یہہ بہت پسندیدہ ہی دونو حکمون
مین طرف میری روایت کی یہہ احمد و ابو داود اور ترمذی نی ف لاتون شیطان کی سی یعنی اسکی سبب سے شیطان تیری طہارت اور نماز وغیرہ
مین فساد ڈالتا ہی اور ضرر پہنچاتا ہی اسمین اسلئے کہ شیطان کی لیی راہ بہکانی اور خراب کرنی عبادت کی بہت کہلتی ہی اس لیی اسکو اوسکی طرف
نسبت کیا کہ لات اوسکی ہی پس حضرت نی حقیقت استحاضہ کی بیان فرما کر بیان دو حکمون کا کرنا شروع کیا ایک اونمین کا یہہ ہی فتحیضی یعنی حیض
ٹہرا مراد یہہ ہی کہ احکام حیض کی اپنی پر جاری کر چہہ دن یا سات دن موافق عادت کی ظاہر یہہ ہے کہ وہ عورت معتادہ تہی عادت اپنی حیض کے
بہول گئی تہی کہ چہہ دن تہی یا سات دن پس حکم کیا حضرت نی اوسکو کہ اٹکل کر اور سوچ کر یقین پر بنا کر ان دونون عددونمین سی فی علم اللہ
یعنی یہہ داخل ہی اوسچیز مین کہ جانتا اللہ تعالی نی امر تیری سی اور اگر او شک کی لیی ہو وی تو یہہ قول راوی کا ہوگا یعنی واللہ علم کی کہ پیغمبر
خدا نی ستۃ ایام فرمایا یا سبعۃ ایام اور اسیطرح کر ہر مہینی سی یعنی ہر مہینی مین چہہ دن یا سات دن حیض کی ٹہرا باقی طہر کی اور جیسیکہ حائض
ہوتی ہین عورتین یعنی جیسیکہ حیض کی دن ٹہراتی ہین وہ عورتین کہ مانند تیری عادت کی دن بہول گئی ہین اسیطرح تو ٹہرا اور وقت حیض اپنے
کے اور پاک ہونی اپنی کی یعنی اگر وقت حیض اونکا اول مہینی مین ہی پس تو بہی اول مہینی کو وقت حیض کا ٹہرا اور اگر درمیان مہینی مین اونکا
وقت ہو وی تو بہی یونہی ٹہرا اور اگر آخر مہینی مین ہو وے آخر مین ٹہرا پس حاصل اس حکم اول کا یہہ ہوا کہ چہہ یا سات دنکی بعد ایکبار نہا ڈالا کر اور پہر ہر نماز کی
لیی غسل کیا کر آپکی جملہ ان قویت آخر تک سے بیان دوسرے حکم کا شروع ہوا اور تاخیر ظہر اور مغرب کے وقت سی کہ کبہی دو احتمال رکہتی ہی ایک
تو یہہ کہ بعد گذرنی وقت کی پڑہی یعنی ظہر کو عصر کی وقت مین پڑہی اور مغرب کو عشا مین جیسا کہ مسافر جمع کرتا ہی بموجب مذہب شافعی کی اور دوسرا

احتمال یہہ ہی کہ ظہر اخیر وقت مین پڑہے اور عصر کو اول وقت مین اسیطرح مغرب کو آخر وقت مین اور عشا کو اول وقت مین جبکہ مذہب حنفی مین تاویل کرتی ہین جمع کرنی مسافر کیسکو اسکو جمع صوری کہتی ہین چنانچہ حدیث آئندہ بہی اسپر دلالت کرتی ہی پس حاصل اس حکم دوسرے کا یہہ ہوا کہ ہر روز غسل کرے ایک ظہر اور عصر کی لیے اور ایک مغرب اور عشا کی لیے اور ایک غسل فجر کی لیے اور پہلا حکم یعنی ہر نماز کی لیے غسل کرنا صریح نہین کو رہوا لیکن بیچ جملہ ان قویت علی ان تو خرین اخر تک مین اشارہ ہی طرف اوسکی کیونکہ اس عبارت سی عاجز ہونا اوسکا غسل ہر نماز کی سی سمجہا جاتا ہی یہہ مذہب امیر المومنین علی اور عبد اللہ بن مسعود اور ابن زبیر وغیرہ کا ہی اور مذہب ابن عباس کا جمع کرنا ہی درمیان دو نمازونکی ساتہہ ایک غسل کی اور یہہ مشابہہ تر ہی ساتہہ اس حدیث کی کہ اسمین آسانی ہی بہ نسبت اوسکی کہ ہر نماز کی لیے نہاوی چنانچہ اوسکی طرف حضرت نی اشارہ فرمایا ہی کہ ہذا اعجب الامرین الی یعنی غسل کرنا دو نمازون کیلیے بہت خوش آیندہ ہی نزدیک میری دوسری امر سی کہ وہ نہانا ہی ہر نماز کی لیے عادت شریف یہہ تہی کہ جو کام امت پر آسان ہوتا تہا اوسکو پسند فرماتی تہی اسلیے اسکو پسند فرمایا اور ہماری نزدیک یہہ منسوخ ہی یا حکم کرنا ساتہہ غسل کی دونو صورتونمین محمول ہی اوپر معالجہ کی واسطی دور کرنی قوت خون کی اور کثرت اوسکی کی ع ح

الفصل الثالث

فصل تیسری عن اسماء بنت عميس قالت قلت يا رسول الله ان فاطمة بنت ابي حبيش استحيضت منذ كذا وكذا فلم تصل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم سبحان الله ان هذا من الشيطان لتجلس في مركن فاذا رأت صفارة فوق الماء فلتغتسل للظهر والعصر غسلا واحدا وتغتسل للمغرب والعشاء غسلا واحدا وتغتسل للفجر غسلا واحدا وتوضأ فيما بين ذلك رواه ابوداود وقال روى مجاهد عن ابن عباس لما اشتد عليها الغسل امرها ان تجمع بين الصلوتين

روایت ہی اسما بنت عمیس سے کہا کہا مینی اے رسول خدا کی تحقیق فاطمہ بیٹی ابی حبیش کی استحاضہ ہوئی ہی ابتدا اتنی اتنی مدت سی پس نہین نماز پڑہی یعنے اس گمان پر کہ حکم اسکا بہی حیض کا سا ہو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سبحان اللہ تحقیق یہہ چہوڑ دینا نماز کا شیطان کیطرف سی ہی چاہیے کہ بیٹہی لگن مین پس جسوقت دیکہی زردی پانی پر پس البتہ نہاوی واسطی ظہر اور عصر کی ایک نہانا اور نہاوے واسطی مغرب اور عشا کی ایک نہانا اور نہاوی واسطی فجر کی ایک نہانا اور وضو کری درمیان انکی یعنی جب احتیاج پڑے وضو کی تو وضو کرے عصر اور عشا کی لیے روایت کیا یہہ ابو داود نے اور کہا کہ روایت کیے مجاہد نی ابن عباس سی جبکہ دشوار ہوا اوسپر نہانا واسطے ہر نماز کی لیے حکم فرمایا اوسکو جمع کرنیکا درمیان دو نمازونکی یعنی ساتہہ ایک غسل کی ف جب وقت ظہر کا اخیر کو پہنچتا ہی تو آفتاب قدری زردی آجاتی ہی بلکہ بعد زوال سی تغیر ہونا شروع ہوتا ہی پس لگن مین بیٹہنی کی لیے اسواسطی فرمایا کہ پانی پر وہ زردی معلوم ہوجاتی ہی اور زردی بڑہتی جاتی ہے پوری ہوتی ہی قریب مغرب کے کہ اوسوقت نماز پڑہنی مکروہ ہی اور یہہ زردی غیر اوس زردی کی ہی کہ بعد عصر کی ہوتی ہی اور وقت کراہیت نماز کا ہوتا ہی ع

كتاب الصلوة

کتاب ہے بیچ بیان نماز کی ف عوارف مین آیا ہی کہ صلوۃ مشتق ہی صلی سی معنی اسکی یہ ہین کہ ٹیڑہی لکڑی کو آگ سی سینکنا سیدہا کرنا پس نماز کو صلوۃ اسلیے کہا کہ آدمی مین بسبب نفس امارہ کی ٹیڑہا پن ہی اور مصلی کو ہیبت اور عظمت ربانیہ کے گرمی پہنچتی ہی اور اسکی ٹیڑہی پن کو دفع کر دیتی ہی پس یہہ مانند سینکنی والی آگ کی ہوا اور جو کوئی سینکا ساتہہ حرارت نماز کی اور اسکے ٹیڑہا پن اوسکا نکلا تو وہ نہین داخل ہوتا واسطی آگ مین مگر واسطی پورا کرنی قسم کی نقلہ میرک من الازہار ع

الفصل الاول

فصل پہلے

عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوات الخمس والجمعة الى الجمعة ورمضان الى رمضان مكفرات لما بينهن اذا اجتنبت الكبائر رواه مسلم روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نمازین پانچ اور جمعہ تا جمعہ اور رمضان تا رمضان مٹا دیتی ہین گناہو نکو جو کہ درمیان انکی ہوئی ہین جبکہ گناہ کبیرہ نکیی ہون روایت کی یہہ مسلم نے

ف یعنی سب گناہ درمیان کی بخشی جاتی ہین مگر کبیرہ نہین بخشی جاتی بدون فضل الہی کی اور اگر کوئی کہی کہ جب صغائر کو ہر روز کی نمازون نی مٹا دیا تو جمعہ وغیرہ کسکو مٹاویگا جواب سکا یہہ ہی کہ یہہ ہر ایک صلاحیت مٹانی کی رکھتی ہین پس اگر صغیرہ گناہ ہوتی ہین تو انکو یہہ مٹا دیتی ہین یا لکھی جاتی ہین واسطی وسکی سبب سے انکی نیکیان اور بلند کیی جاتی ہین درجی اوسکی یہہ ملا علی قاری نی کہا ہی اور حضرت شیخ رح نی یہہ جواب لکھا ہی کہ یہہ کفارہ کرنیوالی ہین اور صلاحیت اوسکی رکھتی ہین اگر ایک نہوا دوسرا ہوتا ہی مثلا اگر ایک نی تقصیر نماز مین کی اور وہ لائق کفارہ کی نہوئی جمعہ کو مٹاتا ہی اور اگر جمعہ مین یا دونون مین تقصیر کی رمضان انکو مٹاتا ہی اور اگر جمع ہو وین یعنی سب لائق کفارہ کی ہون تو سب ملکر خوب مٹاویگی اور باعث زیادتی تکفیر کی ہونگی مانند کئی چراغونکی کہ کافی ایک ہی ہی لیکن کئی ہونی مین تو روشنی اور زیادہ ہوتی ہی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارأیتم لو ان نہرا بباب احدکم یغتسل فیہ کل یوم خمسا ہل یبقی من درنہ شیء قالوا لا یبقی من درنہ شیء قال فذلک مثل الصلوات الخمس یمحو اللہ بہن الخطایا متفق علیہ

اور روایت ہی اونہین سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی خبر دو مجکو اگر ہو وی نہر باہر دروازی ایک تمہارے کی یعنی مثلا کہ نہاتا ہی ایک ہر روز پانچ بار کیا باقی رہتا ہی میل اوسکی سی کچھہ کہا صحابہ نی نہین باقی رہتا میل اوسکی سی کچھہ فرمایا پس یہہ مثال ہی پانچون نمازونکی معاف کرتا ہے اللہ سبب انکی گناہ یعنی صغیرہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن ابن مسعود** قال ان رجلا اصاب من امرأۃ قبلۃ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فانزل اللہ تعالی واقم الصلوۃ طرفی النہار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذہبن السیئات فقال الرجل یا رسول اللہ الی ہذا قال لجمیع امتی کلہم وفی روایۃ لمن عمل بہا من امتی متفق علیہ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا کہ تحقیق ایک شخص نی ایک عورت کا بوسہ لیا پہر آیا وہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ سلم کی پاس پس خبر کی انکو یعنی پس حضرت نی انکو کچھہ جواب نہ دیا منتظر حکم الہی کی رہی بعد ازان اوس شخص نی نماز پڑہی پس بہیجی اللہ تعالی نی یہہ آیت اور قایم رکہہ نماز کو بیچ دونون طرفون دن کی اور چند ساعات رات کی تحقیق نیکیان مٹاتی ہین برائیان یعنی گناہ صغیرہ پس کہا اوسنی یا رسول اللہ آیا واسطی میری ہی یہہ بات خاص فرمایا واسطی تمام امت میری کی سبکی اور ایک روایت مین جواب یون ہی کہ یہہ بات واسطی اوس شخص کی ہی کہ عمل کیا ساتہہ اس آیت کی امت میری سی یعنی جو بعد برائی کی بہلائی کریگا ہی بات اوسکی لیی حاصل ہوگی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نام اوس شخص بوسہ لینی والی کا ابو الیسر تہا ترمذی نی اوس سے روایت کی ہی کہ اوسنے کہا کہ آئی میری پاس ایک عورت کہجورین مول لینی کو پس کہا مینی اوسکو کہ میری گہر مین کہجورین اس سے زیادہ اچہی ہین پس وہ میری ساتہہ گہر مین آئی پس بوسہ لیا مینی اوسکو پس کہا اوسنی ڈر اللہ سی پس شرمندہ ہوا اور آیا حضرت پاس جیسکہ بیان مذکور ہی اور دو طرفون دن سی مراد ہی اول روز اور آخر روز اول روز مین نماز صبح کی ہی اور آخر روز مین ظہر اور عصر اور قایم رکہہ نماز چند ساعات رات مین یعنی نماز مغرب اور عشا کی پڑہ ح ع **وعن انس** قال جاء رجل فقال یا رسول اللہ انی اصبت حدا فاقمہ علی قال ولم یسألہ عنہ وحضرت الصلوۃ فصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ قام الرجل فقال یا رسول اللہ انی اصبت حدا فاقم فی کتاب اللہ قال الیس قد صلیت معنا قال نعم قال فان اللہ قد غفر لک ذنبک او حدک متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہا آیا ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ تحقیق یہہ پہونچا ہون مین حد کو پس قایم کر وا اوسکو مجپر کہا راوی نی اور نہ پوچہا حضرت نی اوس سے حال حد کیسی اور وقت آیا نماز کا پس نماز پڑہی اوسنی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کی پس جبکہ پڑہ چکی

صلعم نماز کہڑا ہوا وہ شخص پس کہا اوس نے یا رسول اللہ تحقیق پہنچا ہوں مین حد کو یعنی ایک کام لایق حد کی کیا ہی مینے پس قایم کر و مجہپر حکم اللہ کا فرمایا کیا نہین نماز پڑہی تو نے ساتہہ ہمارے کہا اوس نے کہ ہان پڑہی ہی فرمایا حضرت نے پس تحقیق اللہ نے بخشی واسطے تیرے گناہ تیرے یا فرمایا حد تیری روایت کی یہہ بخاری نے اور مسلم نے **ف** اگر کوئی کہے کہ لفظ اصبت حدا سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اوسنے کبیرہ گناہ کیا ہو مثل چوری وغیرہ کے کہ اوسپر حد شرع وارد ہوتی ہو اور حضرت نے اوسکی بخشش کا حکم فرمایا بسبب نماز کے پس تو معلوم ہوا کہ کبیرہ گناہ بہی نماز سے بخشے جاتے ہین جواب اسکا یہہ ہی کہ اوس شخص نے اپنے گمان کی بوجب کہا تہا کہ مین حد کو پہونچا ہون اور واقع مین وہ ایسا نہ تہا یعنی حد کو نہ پہونچا تہا بسبب صغیرہ گناہ کے اسلیے یا حد سے مراد اوسنے تعذیر کہی اور حضرت نے جو اوس سے حال گناہ کا نہ پوچہا اور حکم بخشش کا فرمایا سبب یہ تہا کہ حضرت کو حال اوسکی گناہ کا اور بخشش اوسکیکا وحی سے معلوم ہوگیا تہا ؛ ع ح **وعن** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا پوچہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کونسا کام ہی بہت اچہا نزدیک اللہ تعالی کی فرمایا نماز بیچ وقت اوسکیکی یعنی وقت مکروہ مین نہو کہا مینے پہر کونسا عمل بہتر ہی فرمایا نیکی کرنی ماں باپ سے کہا مینے پہر کونسا فرمایا جہاد خدا کی راہ مین کہا عبد اللہ نے بیان کین مجہسے حضرت نے یہہ حدیثین اور اگر مین زیادہ پوچہتا البتہ زیادہ بتلاتے مجہکو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** جاننا چاہیے کہ حدیثون بیچ بیان افضل اعمال کی مختلف آئی ہین یہان ان اعمال کو افضل فرمایا اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ بہترین اعمال اسلام کی کہانا کہلانا اور چرچا کرنا اسلام کا اور نماز پڑہنی رات مین جسوقت کہ لوگ سوتے ہووین اور بعضی مین آیا ہی کہ افضل اعمال وہ ہین کہ لوگ اوسکے ہاتہہ اور زبان سے سلامت رہین اور کسی مین آیا ہی کہ افضل اعمال ذکر خدا کا ہی اسیطرح اور اعمال کو فرمایا ہی پس وجہہ تطبیق ان حدیثونکی یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ہی ہر ایک کو موافق رضا اور رغبت اوسکی کی یا جواب دیا ہی موافق اوس چیز کی کہ پہچانا حال اوسکا اور لایق اوسکی حال کی جانا پس یہہ ایسا ہی جیسا کہ کہتے ہین یہہ چیز بہترین چیز کا ہے اور اپنے دل مین ارادہ اوسکی بزرگی کا سب چیزون پر رکہتے ہین نہین رکہتے بلکہ ارادہ یہہ رکہتے ہین کہ یہہ بہترین چیز ونکی ہی ایک وقت مین اور وقتون مین یا مثلا سکوت جہان مناسب ہوتا ہی لوگ کہتے ہین کہ سکوت کی برابر کوئی چیز افضل نہین غرض کہ ہر ایک چیز کو مناسب حال اور مقام کی افضل فرمایا ہی مثلا جہاد کو ابتدا اسلام مین فاضل ترین اعمال کا فرمایا کہ اوسوقت کی لوگونکی حالکی مناسب یہی افضل تہا یا ایک قوم کو محتاج دیکہا اونکے لیے صدقہ پر رغبت دلائی اور اوسکو افضل فرمایا اسیطرح نماز کو باعتبار قرب رب تعالی کی افضل فرمایا پس وجوہ اور حیثیات مختلف ہین ہر ایک ساتہہ وجہ اور حیثیت کے اپنی جگہ فاضل تر ہے دوسری سے ع م **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ درمیان بندہ کی اور درمیان کفر کی چہوڑ دینا نماز کا ہی روایت کی یہہ مسلم نے **ف** متعلق لفظ بین کا یہان محذوف ہی تقدیر اس عبارت کی یون ہی کہ ترک الصلوۃ وصلۃ بین العبد المسلم وبین الکفر یعنی نماز درمیان مین بندہ کی اور کفر کی بمنزلہ دیوار کی ہی کہ بندہ اوسکی سبب سے کفر تلک نہین پہنچ سکتا جب نماز چہوڑ دی تو گویا دیوار درمیان مین سے اوٹہہ گئی اور یہہ ترک نماز وصلہ ہوئی یعنی سبب ملجانیکی ہوئی کہ اسکی سبب سے بندہ مسلمان کفر کو پہنچ جاتا ہی یہہ تغلیظ اور تشدید ہی اوپر ترک نماز کی اور اشارہ ہی اسپر کہ تارک نماز کا قریب ہے کہ کافر ہو جاوے اور نزدیک اصحاب ظواہر کی تارک صلوۃ کا کافر ہو جاتا ہی اور نزدیک مالک اور شافعی وغیرہما کی واجب ہے قتل تارک صلوۃ کا اگرچہ کافر نہووے اور نزدیک ابو حنیفہ کی مارنا اور قید کرنا اوسکا واجب ہے جب تلک کہ نماز نہ پڑہی ع ح

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ

كَانَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَاِنْ شَاءَ
عَذَّبَهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوٰى مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ روایت ہی عبادۃ بن الصامت سی کہا
فرمایا رسول خدا صلعم نی پانچ نمازین کہ فرض کیا اونکو اللہ تعالی نی جسنی اچہا کیا وضوا ون نمازونکا یعنی ساتھہ رعایت فرائض و سنتونکی
کیا اور پڑہا اونکو وقت پر اور پورا کیا رکوع اونکا اور خشوع اونکا یعنی حضور قلب ہی واسطی اوسکی اللہ پر عہد یعنی وعدہ یہہ کہ بخشدی واسطی اوسکی
یعنی گناہ صغائر اوسکی اور جو کوئی نکری یعنی نماز اوپر طرح مذکور کی نہیں ہی مطلق پر پڑہے پس نہین واسطی اوسکی اللہ پر عہد لازم اگر چاہی بخشی واسطی اوسکی
اگر چاہی عذاب کری اوسکو روایت کی یہہ احمد و ابو داود نی اور روایت کی مالک اور نسائی نی مانند اسکی **ف** اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ تارک
نماز کا کافر نہین اور مرتکب کبیرہ کی لیی واجب نہین ہی عذاب دینا اور ہمیشہ دوزخ مین نہین رہی گا مذہب سنت جماعت کا یہی ہی ع **وَعَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَاَدُّوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ وَاَطِيْعُوْا ذَا اَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ابی امامہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہو اپنی نمازین پانچ اور روزی رکہو مہینی اپنی کی یعنی رمضان کی اور ادا کرو زکوۃ
مال اپنی کی اور تابعداری کرو صاحب حکم اپنی کی یعنی اگر خلاف شرع حکم نکری جاوگی بہشت رب اپنی کی مین یعنی درجات اوسکی مینکی روایت کی یہہ احمد و ترمذی نی
ف مراد صاحب حکم سی بادشاہ اور امیر ہین یا مراد ہین علما یا عام ہین کہ جو کارساز تمہاری کسی کام کی ہون ع **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ
اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ
عَشْرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَكَذَا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ وَفِي الْمَصَابِيْحِ عَنْ
سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اون نی نقل کی اپنی باپ سی اونکی اپنی دادا سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی امر کرو اپنی اولاد کو ساتھہ نماز کی جب وہ ہون سات برس کی اور مارو اونکو نماز چہوڑنی پر جب وہ ہون دس برس کی اور جدا کرو اونکو بیچ خوابگاہونکی
روایت کی یہہ ابو داود نی اور اسیطرحسی روایت کیا اوسکو شرح السنہ مین عمرو سی اور مصابیح مین سبرۃ بن معبد سی **ف** لڑکونکو سات برس کی
عمر سی حکم کرنا شروع کری تا عادت نماز کی پڑی اور دس برس کی عمر مین قریب بالغ ہونیکی پہنچتی ہین پس تاکید امارا چاہئی اور حکم نماز کا بہی
کری عمر مذکور مین اور جو کہ متعلق ہین نماز کی شرائط وغیرہ اوسکی وہ بہی سکہلاوی اور جدا کرو خوابگاہونمین یعنی ایسا نہین ہو کہ ایک بستر پر
نہ سووین اسیطرح اور تا نیکی دار یا اجنبی مرد عورت اکہٹی ایسمین نہ سووین ع **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی بریدہ سی کہا فرمایا رسول خدا
صلعم نی عہد کہ درمیان ہماری اور درمیان منافقونکی ہی نماز ہی پس جسنی چہوڑ دی وہ پس تحقیق کافر ہوا روایت کی یہہ احمد اور ترمذی
اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنے ہمنی جو منافقونکو امن دی رکہا ہی کہ قتل نہین کرتی اور احکام اسلام کی انپر جاری کرتی ہین سبب
اوسکا یہہ ہی کہ یہہ مشابہت رکہتی ہین ساتھہ مسلمانونکی بسبب نماز پڑہنی کی اور جماعت مین حاضر ہونیکی اور تابعداری کرنیکی اور احکام ظاہر مین پر
جسنے نماز چہوڑی کہ وہ عہد وسبب امان لوگونکی ہی پس وہ اور کافر برابر ہوا اور معنی فقد کفر کی یہہ ہین کہ اوسنی کفر کو ظاہر کر دیا ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنِّيْ عَالَجْتُ امْرَاَةً فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَاِنِّيْ اَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُوْنَ اَنْ اَمَسَّهَا فَاَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ
لَهُ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ لَوْ سَتَرْتَ عَلٰى نَفْسِكَ قَالَ وَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ شَيْئًا فَقَامَ الرَّجُلُ

فَانْطَلَقَ فَاتْبَعَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَعَاہُ وَتَلَا عَلَیْہِ ہٰذِہِ الْاٰیَۃَ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّہَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْہِبْنَ السَّیِّئَاتِ ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذَّاکِرِیْنَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ ہٰذَا لَہٗ خَاصَّۃً فَقَالَ بَلْ لِلنَّاسِ کَافَّۃً رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا کہ آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا اوسنی ای رسول خدا کی تحقیق مینی کلی لگایا ایک عورت کو بیچ کنارہ مدینہ کی اور تحقیق مین پہنچا ہون اوس سے اوسچیز کو کہ کم ہو صحبت سی یعنی صحبت کا اتفاق نہین ہوا اور سوا اوسکی بوس وکنار سب کچھہ ہوا پس حکم فرمایئی بیچ حق میرے کہ جو مزاج مین آوی ایسکا واسطی اوسکی حضرت عمر نی تحقیق دہانکا تہا تجکو اللہ اگر پردہ پوشی رکھتا تو اوپر ذات اپنی کی یعنی چہپا ہوتا کہا عبد اللہ نی اور نہ جواب دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو کچھہ یعنی واسطی انتظار حکم الہی کی اور کہڑا ہوا وہ شخص اور چلا پس بہیجا پیچہی اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو پس بلایا اوسکو اور پڑہی اوسپر یہہ آیۃ اور قایم رکہہ نماز بیچ دونون طرفون دن کی اور چند ساعات رات کی تحقیق نیکیان لیجاتی ہین برائیان یہہ ہی نصیحت واسطی نصیحت ماننی والونکی پس کہا ایک شخص نی قوم مین سی یعنی حضرت عمر نی یا معاذ نی ای نبی اللہ کی یہہ ہی واسطی اوسکی خاص یعنی یا سبہونکی لیے فرمایا بلکہ واسطی سب لوگون کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** بیچ دونون طرفون دن کی یعنی نماز فجر کی اول طرف مین ہی اور ظہر اور عصر طرف آخر مین اور چند ساعات رات کی یعنی مغرب اور عشا لکہا ہی ابن حجر نی کہ پہلے فصل مین جو حدیث اسطرح کی گذری ہی تو وہ قصہ شاید اور شخص کا ہی اور یہہ اور کا اور یہہ آیۃ بہی مکرر اسکی لیے اوتری ہو مگر محققین نے لکہا ہی کہ تعدد قصہ سی یہہ نہین لازم آتا کہ آیۃ بہی مکرر اوتری ہو اور نہ یہہ حدیث اسپر دلالت کرتی ہی بلکہ حضرت نی وہی آیۃ کہ پہلی کی حقمین اوتری تہی واسطی تسکین اسکی بہی پڑہ دی ہی **ع** وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ یَتَہَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَیْنِ مِنْ شَجَرَۃٍ قَالَ فَجَعَلَ ذٰلِکَ الْوَرَقُ یَتَہَافَتُ قَالَ فَقَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَیُصَلِّی الصَّلٰوۃَ یُرِیْدُ بِہَا وَجْہَ اللّٰہِ فَتَہَافَتُ عَنْہُ ذُنُوْبُہٗ کَمَا تَہَافَتُ ہٰذَا الْوَرَقُ عَنْ ہٰذِہِ الشَّجَرَۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ذر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی جاڑیکی موسم مین اور سحالیکہ پتے جہڑ نیوالی تہی پس لین حضرت نی دو شاخین درخت مین سی کہا راوی نی پس پتے اونمین سی جہڑنی لگی یعنی زیادہ گرنی لگی جیسیکہ معمول ہوتا ہی کہ ہلانی سی بہت جہڑتی ہین کہا پس فرمایا حضرت نی ای ابا ذر کہا مینی حاضر ہون یا رسول اللہ فرمایا تحقیق بندہ مسلمان البتہ پڑہتا ہی نماز ارادہ کرتا ہی ساتہہ اوسکی خاص اللہ تعالی کو پس گرتی ہین اوس سے گناہ اوسکی جیسیکہ جہڑتی ہین یہہ پتی اس درخت سی روایت کی یہہ احمد نی **ف** ارادہ کرتا ہی خاص اللہ تعالی کو یعنی اوسکے پڑہنی مین خیال کسیکی دکہانی سنانیکا یا غرض دینی یا دنیوی کا نہین رکہتا ہی بلکہ محض اوسکے طلب رضا اور فرمان برداری کا لحاظ ہی وَعَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُہَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی سَجْدَتَیْنِ لَا یَسْہُوْ فِیْہِمَا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی زید بن خالد جہنی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہ پڑہین دو رکعت نماز کی نہ سہو کیا اونمین یعنی غافل نہوا بلکہ حضور دل سی پڑہین بخشیگا اللہ واسطی اوسکی وہ چیز کہ پہلی کبہی تہی گناہو سی روایت کی یہہ احمد نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ ذَکَرَ الصَّلٰوۃَ یَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَیْہَا کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا وَّبُرْہَانًا وَّنَجَاۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ لَّمْ یُحَافِظْ عَلَیْہَا لَمْ تَکُنْ لَّہٗ نُوْرًا وَّلَا بُرْہَانًا وَّلَا نَجَاۃً وَّکَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَہَامَانَ وَاُبَیِّ بْنِ خَلَفٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی عبد اللہ بن

عمرو بن العاص سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ انہوں نے ذکر کیا نماز کا ایکدن یعنی ارادہ کیا اوسکی فضیلت کی ذکر کرنیکا پس فرمایا جو
کوئی محافظت کرتا ہے نماز پر ہوگی واسطے اوسکے سبب نورانیت کی یعنی نور ایمان زیادہ ہوتا ہے اور دلیل یعنی دلیل واضح ہوتی ہے اوپر کمال
ایمان اوسکے اور سبب مغفرت کی دن قیامت کی اور جو کوئی نہین محافظت کرتا اوسپر نہ ہوگی واسطے اوسکے نور اور نہ دلیل اور نہ بخشش اور ہوئے
ہوگا وہ دن قیامت کی ساتہہ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کی روایت کی یہہ احمد اور دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان
مین **ف** محافظت نماز کی یہہ ہے کہ ہمیشہ پڑہے اوسکو کبہی ناغہ نکرے اور فرائض اور واجبات اور سنتین اور مستحبات اوسکی ادا کرے جب نماز اسطرح پڑہتا ہے
تو محافظت نماز کی حاصل ہوتی ہے اور ثواب کو پاتا ہے اور انکی ترک سے مستحق عذاب کا ہوتا ہے خیال تو کرو اے بہائیو کسقدر تاکید ہے
محافظت نماز کی اسمین قصور کبہی نہ کیا کرو اور دیکہا چاہیے کہ جب اوسکے محافظت نکرنے پر وعید فرمایا ایسے کافرونکی ساتہہ عذاب کیے جانیکا تو جو کوئی
بالکل اسکو چہوڑیگا اوسکا کیا حال ہوگا اور قارون اور فرعون کا فر تو مشہور ہین اور ہامان وزیر تہا فرعون کا اور ابی بن خلف مشرک تہا دشمن حضرت
نبے صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ اوسکو حضرت نے جنگ احد مین دست مبارک سے قتل کیا تہا اور وہ اشقیاء امت سے کہلاتا ہے اور اس حدیث مین کنایہ ہے اسپر کہ جو کوئی
محافظت نماز کی کرتا ہے ہوگا ساتہہ نبیون اور صدیقون اور شہدا اور صالحین کی ع **وعن عبد الله بن شقيق قال كان اصحاب**
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يرون شيئا من الاعمال تركه كفر غير الصلوة رواه الترمذى اور روایت ہے عبد اللہ
بن شقیق سے کہا کہ تہے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نہین دیکہتے تہے کسی چیز کو اعمال مین سے چہوڑنا اوسکا کفر سوای نماز کی روایت کی یہہ ترمذی
نے **ف** اسمین جو حصر کیا کہ صحابہ سوا نماز کی کسی عمل کی چہوڑنے کو کفر نہ جانتے تہے تو یہہ حصر اسپر دلالت کرتا ہے کہ چہوڑنا نماز کا انکی نزدیک بڑے
گناہون سے ہے اور بہت قریب ہے طرف کفر کی ع **وعن ابى الدرداء قال اوصانى خليلى ان لا تشرك بالله شيئا وان**
قطعت وحرقت ولا تترك صلوة مكتوبة متعمدا فمن تركها متعمدا فقد برئت منه الذمة ولا تشرب
الخمر فانها مفتاح كل شر رواه ابن ماجة اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا وصیت کی مجکو دوست میرے نے یعنی آنحضرت صلعم نے یہہ کہ نہ شریک
کر تو ساتہہ اللہ کی کسیکو اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کیا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور مت چہوڑ نماز فرض کو جان بوجہہ کر پس جو کوئی ترک کرے اوسکو جان
بوجہہ کر پس تحقیق بری ہوا اوسسے ذمہ اور نہ پی شراب پس تحقیق وہ کنجی ہے ہر برائی کی روایت کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** حضرت نے یہہ ابو درداء کو افضل
بات تعلیم فرمائی کہ اگر جلایا جاوے تو بہی شرک نکر و الا اکراہ یعنی جبر کی حالت مین زبان پر اگر کلمہ کفر کا جاری کرے اور دل مین اوسکو برا جانتا ہووے
تو جائز ہے اور بری ہوا ذمہ یعنی بری ہوا اوسسے عہد اسلام کا اور خارج ہوا دائرہ اسلام سے یہہ ازراہ تغلیظ کے فرمایا یہہ مراد ہے کہ قتل اور تعزیر
سے جو اسمین تہا وہ امن اوسکو نہ رہا اور شراب کنجی ہر برائی کی اسلیے ہے کہ جب عقل جاتی رہتی ہے جہانکی برائیان سرزد ہوتی ہین اسلیے اسکو ام
الخبائث کہا ہے ع

باب المواقيت

باب بیچ بیان کرنے وقتون نماز کی

الفصل الاول

فصل پہلے

عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وقت الظهر اذا زالت الشمس وكان
ظل الرجل كطوله ما لم يحضر العصر ووقت العصر ما لم تصفر الشمس ووقت صلوة المغرب ما لم
يغب الشفق ووقت صلوة العشاء الى نصف الليل الاوسط ووقت صلوة الصبح من طلوع الفجر
ما لم تطلع الشمس فاذا طلعت الشمس فامسك عن الصلوة فانها تطلع بين قرنى الشيطان رواه مسلم روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت ظہر کا جسوقت ڈہلے دوپہر اور ہووے سایہ اوس شخص کا مانند طول اوسکی جب تک کہ نہ آوے

وقت عصر کا اور وقت عصر کا جب تک کہ نہ زرد ہو سورج اور وقت نماز مغرب کا جب تک کہ نہ غائب ہو شفق اور وقت نماز عشا کا ٹھیک آدھی رات تک اور وقت نماز صبح کی ظاہر ہونی فجر سی جبتلک کہ نکلی آفتاب پس جسوقت کہ نکلی پس بندرہ تو نماز سی پس تحقیق وہ نکلتا ہی درمیان دو سینگون شیطان کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** پہلی وقت ظہر کا بیان فرمایا اس لیی کہ پہلی حضرت جبرئیل نی آن کر آنحضرت صلعم کو یہی نماز پڑہائی تہی واسطی تعلیم وقت نماز کی اسی لیے اسکو نماز پیشین کہتی ہین پس اول وقت اسکا جب سے شروع ہوتا ہی کہ آفتاب تہوڑا سا میل کرتا ہی بیچ آسمان کی جانب مغرب کی کہ اوسکو زوال کہتی ہین اور آخر وقت اوسکا یہہ ہی کہ ہو سایہ ایک شخص کا مقدار درازی قد اوسکی سوای سایہ اصلی کی کہ وہ مراد ہی اوس سایہ سی کہ وقت زوال کی ہوتا ہی یعنی اکثر شہر و نمین کہ آفتاب سمت الراس کو نہین پہنچتا وہان ہر چیز کا ٹھیک دوپہر کی وقت تہوڑا سا سایہ ہوتا ہی پس سوا اوس سایہ کی جب سایہ برابر اوس چیز کی ہو جب تلک وقت ظہر کا ہی اور جب تلک نہ آوی وقت عصر کا یہہ تاکید ہی پہلی جملہ کی کیونکہ جب ایک مثل تک سایہ پہونچا وقت ظہر کا تمام ہوا اور وقت عصر کا شروع ہوا پس اسکا مطلب پہلی جملہ مین آچکا تہا اسکو تاکید کی لیی پہر فرمایا اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ درمیان ظہر اور عصر کی وقت مشترک نہین ہی جیسیکہ امام مالک کہتی ہین پس ابتدا وقت عصر کی تو معلوم ہوئی اور جب تلک آفتاب زرد نہین ہوتا جبتلک اور مراد زرد ہونی آفتاب سے بعضونکی نزدیک یہہ ہی کہ ٹکیہ آفتاب کی متغیر ہو جاوی کہ دیکہنی اوسکی مین نظر خیرگی نہ کری اور بعضون کی نزدیک یہہ ہی کہ شعاع جو دیوار پر پڑتی ہے اوسمین تغیر آجاوی اور جانا چاہی کہ مذہب تینون اماموں کا اور صاحبین کا اور زفر کا اور سوای انکی کا یہہ ہے کہ آخر وقت ظہر کا ایک مثل تک ہے اور بعد اوسکی وقت عصر کا آتا ہی اور یہہ حدیث دلیل انکی ہی اور ایک روایت امام اعظم رح سی بہی اسیطرح آئی ہی بلکہ بعضون نی لکہا ہی کہ فتوی بہی اسی پر ہے چنانچہ در مختار مین کہتی کتا بونسی ترجیح اسی روایت کو دی ہی اور مشہور روایت انکی مذہب کی یہہ ہے کہ وقت ظہر کا دو مثل تک باقی رہتا ہے دلیلین انکی ہدایہ وغیرہ مین مذکور ہین جو چاہی دیکہ لیے پس علمانی لکہا ہی کہ مختار یہہ ہے کہ ظہر ایک مثل کی اندر اندر پڑہ لی اور عصر بعد دو مثل کی پڑہی تا بلا اختلاف درست ہون اور وقت نماز مغرب کا بعد غروب ہونی آفتاب کے سی شروع ہوتا ہی اور تمام ہوتا ہی وقت چہپنی شفق کے اور شفق نزدیک اکثر اماموں کی نام ہی سرخی کا کہ بعد چہپنی آفتاب کی ظاہر ہوتی ہی اور سب اہل لغت بہی یہی کہتی ہین اور نزدیک ابو حنیفہ اور ایک جماعت علما کی نام سفیدی کا ہی کہ بعد سرخی کی پیدا ہوتی ہی اور ایک روایت ابو حنیفہ سی بہی یہی ہی کہ نام سرخی کا ہی چنانچہ شرح وقایہ مین فتوی اسیپر لکہا ہی پس احتیاط یہہ چاہتی ہی کہ مغرب تو سرخی چہپنی کی اندر اندر پڑہ لی اور عشا بعد چہپنی سفیدی کی تا نماز بلا اختلاف ادا ہو اور وقت عشا بعد چہپنی شفق کی سی شروع ہوتا ہی اور ٹہیک آدہی رات تک وقت مختار یعنی بلا کراہت باقی رہتا ہی اور وقت جواز پہلی طلوع فجر تک ہے اور بعد طلوع صبح صادق کی وقت فجر کا شروع ہوتا ہی اور طلوع آفتاب پر تمام ہوتا ہی اور ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہے کہ تمام وقت صبح کا مختار ہی اور بعضون نی لکہا ہی کہ وقت مختار اسفار تک ہی اور بعد اوسکی وقت جواز کا بیان اور فوات نماز کا تمام ہوا آگی جو فرمایا کہ آفتاب نکلتا ہی درمیان دو شاخون شیطان کی معنے دو جانب سر اوسکی جیسیکہ آیا ہی کہ شیطان سامنی آفتاب کی کہڑا ہوتا ہی وقت طلوع اوسکی اور نزدیک کرتا ہی سر اپنا اوس سے اور ایسی ہی وقت غروب کے پس سامنی ہوتا ہی لوگونکی کہ آفتاب کو پوجتی ہین اور واقع ہوتا ہی سجدہ کفار کا طرف اوسکی پس دلاتا ہی اپنی خیال مین اور تابعدارون اپنی کو کہ یہہ عبادت اوسکی کرتی ہین اور اوسکی طرف سجدہ کرتی ہین پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا اپنی امت کو اوسوقت کی نماز پڑہنی سی تا عبادت خدا پرستونکی بیچ غیر وقت شیطان کی پوجنی والونکی ہو وی

ح **وعن** بُرَیْدَۃَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوۃِ فَقَالَ لَہٗ صَلِّ مَعَنَا ھٰذَیْنِ یَعْنِی الْیَوْمَیْنِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ الظُّھْرَ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ

مرتفعة بیضاء نقیة ثم امرہ فاقام المغرب حین غابت الشمس ثم امرہ فاقام العشاء حین غاب الشفق ثم امرہ فاقام الفجر حین طلع الفجر فلما ان کان الیوم الثانی امرہ فابرد بالظهر فابرد بها فانعم ان یبرد بها وصلی العصر والشمس مرتفعة اخرها فوق الذی کان وصلی المغرب قبل ان یغیب الشفق وصلی العشاء بعد ما ذهب ثلث اللیل وصلی الفجر فاسفر بها ثم قال این السائل عن وقت الصلوة فقال الرجل انا یا رسول الله قال وقت صلوتکم بین ما رأیتم رواه مسلم

اور روایت ہی بریدہ سی کہا کہ تحقیق ایک شخص نی پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال وقت نماز کا کہ اول اور آخر وقت نماز کا کیا ہی پس فرمایا واسطی اوسکی نماز پڑہ تو ساتہہ ہماری ان دونو دنمین یعنی تا دیکہا دون تجہی اوقات نماز کی پس جبکہ ڈہلا آفتاب حکم کیا بلال کو یعنی اذان کا پس اذان دی پہر حکم کیا اوسکو یعنی تکبیر کا پس تکبیر کہی نماز ظہر کی پہر حکم کیا اوسکو پس قایم کی نماز عصر کی اور آفتاب تہا بلند سفید صاف یعنی بی آلایش زردی سی پہر حکم کیا اوسکو پس قائم کی مغرب جسوقت کہ غائب ہوا سورج یعنی بمجرد غروب ہونیکی بغیر تاخیر کی پہر حکم کیا اوسکو پس قایم کی عشا جسوقت کہ غائب ہوئی شفق پہر حکم کیا اوسکو پس قایم کی نماز فجر کی اوسوقت کہ نمودار ہوئی فجر یعنی اسدن ہمنی نمازین اول وقت پڑہ کر دکہا دین کہ اول وقت یہہ ہی پس جب ہوا دوسرا دن حکم کیا بلال کو کہ ڈہیل کری نماز ظہر کو پس ڈہیل کی ساتہہ اوسکی پس بہت ڈہیل کی اور نماز پڑہی عصر کی اور آفتاب بلند تہا تاخیر کیا نماز عصر کو زیادہ اوس تاخیر سی کہ تہی اور نماز پڑہی مغرب کی پہلی چہپنی شفق کی یعنی متصل چہپنی شفق کی اور نماز پڑہی عشا کی پیچہی جانی تہائی رات کی اور نماز پڑہی فجر کی وقت روشن ہونی فجر کی پہر فرمایا کہان ہی پوچہنی والا وقت نماز سی پس کہا اوس شخص نی کہ مین حاضر ہون ای رسول خدا فرمایا وقت نماز تمہاری کا درمیان اوسچیز کی ہی کہ دیکہا تمنی روایت کی یہہ مسلم نی ف پہر حکم کیا اوسکو پس قایم کی عصر یہان ذکر وقت نماز کا نہ کیا اور اسیطرح ذکر اذان کا نہ بیان کیا اور نہ اسکی مابعد مین اس لیے کہ ظاہر تہا اور بہت ڈہیل کی یعنی بہ نسبت پہلی دنکی آج اتنی ڈہیل کی کہ جوش گرمی کا جاتا رہا اور تاخیر کیا عصر کو زیادہ اوس تاخیر سی کہ تہی یعنی پہلی دن جو تاخیر کی تہی بہ نسبت اوسکی دوسری روز زیادہ تاخیر کی بعد مثلین کے نماز پڑہی اور پہلی دن تاخیر نہ کی تہی معنی مین کروہ تاخیر کی گئی تہی ظہر سی یہہ کہ تاخیر کی گئی تہی وقت اپنی سی اور عشا کو آخر وقت تک تاخیر نہ کیا اس لیے کہ لوگونکو جاگنی مین بی آرامی ہوگی اور اگر پہلی عشا کی سو رہینگی تو سونا مکروہ ہوگا اور اخیر حدیث کی یہہ معنی ہین کہ اول اور آخر وقت پہچان لیا تمنی پس پہلی دن نماز کا وقت ہی اول ہی اور دوسرا دن آخر ہی اور مراد آخر وقت سی وقت مختار ہی نہ وقت جواز اس لیے کہ بعد ان وقتونکی کہ بیان فرمائی اور بہی وقت باقی رہتا ہی؛

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم امنی جبریل عند البیت مرتین فصلی بی الظهر حین زالت الشمس وکانت قدر الشراک وصلی بی العصر حین صار ظل کل شیء مثله وصلی بی المغرب حین افطر الصائم وصلی بی العشاء حین غاب الشفق وصلی بی الفجر حین حرم الطعام والشراب علی الصائم فلما کان الغد صلی بی الظهر حین کان ظله مثله وصلی بی العصر حین کان ظله مثلیه وصلی بی المغرب حین افطر الصائم وصلی بی العشاء الی ثلث اللیل وصلی بی الفجر فاسفر ثم التفت الی فقال یا محمد هذا وقت الانبیاء من قبلک والوقت ما بین هذین الوقتین رواه ابوداود والترمذی

روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی امامت کی میری جبرئیل نی نزدیک خانہ کعبہ کی دو بار یعنی دو دن تا کیفیت اور اوقات نماز کی سکہلا دین پس نماز پڑہائی مجکو ظہر کی وقت ڈہلنی آفتاب کے اور تہا سایہ مانند تسمہ کی اور نماز پڑہائی مجکو عصر کی اوسوقت کہ ہوچکا سایہ ہر چیز کا مانند اوسکی یعنی سوای سایہ اصلی کی اور نماز پڑہائی مجکو مغرب کی اوسوقت کہ افطار کرتا ہی روزہ دار یعنی بعد چہپنی آفتاب کے اور نماز پڑہائی مجکو عشا کی اوسوقت کہ غائب ہوئی شفق اور نماز پڑہائی مجکو فجر کی اوسوقت کہ حرام ہوتا ہی کہانا اور پینا روزہ دار پر یعنی جب

صبح صادق نمودار ہوئی پہر جب ہوا اگلا دن نماز پڑہائی مجکو ظہر کی اوسوقت کہ ہوا سایہ ہر چیز کا مانند اوسکی یعنی قریب ایک مثل کی ہوا اور نماز پڑہائی مجکو عصر کی اوسوقت کہ ہوا سایہ ہر چیز کا دو مثل اوسکی اور نماز پڑہائی مجکو مغرب کی اوسوقت کہ افطار کرتا ہی روزہ دار اور نماز پڑہائی مجکو عشا کی وقت تہائی رات کی اور نماز پڑہائی مجکو فجر کی پس خوب روشنی ہوئی پہر التفات کیا طرف میری پس کہا ای محمد وقت یہہ ہے نبیونکا کہ پہلی تجہسے تہی اور وقت درمیان ان دو وقتوں کے ہے روایت کیا ہے ابوداود اور ترمذی نی **ف** اور تہا سایہ مانند تسمہ کی سایہ اصلی مختلف ہوتا ہی باعتبار اختلاف مکانوں کے اور اوقات کی اور بعضی شہروں مین بعضی فصلوں مین بالکل سایہ اصلی نہین ہوتا چنانچہ مکہ معظمہ مین بھی انیسوین سرطان کو نہین ہوتا پس بیان فرمایا ہے کہ اون دنوں مین سایہ اصلی مکہ معظمہ مین بقدر چوڑان تسمہ جوتی کی تہا۔ ع

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابن شهابٍ ان عمر بن عبد العزيز اخّر العصر شيئًا فقال له عروة اما ان جبريل قد نزل فصلّى امام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له عمر اعلم ما تقول يا عروة فقال سمعت بشير بن ابي مسعودٍ يقول سمعت ابا مسعودٍ يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول نزل جبريل فامّني فصلّيت معه ثم صلّيت معه ثم صلّيت معه ثم صلّيت معه ثم صلّيت معه يحسب باصابعه خمس صلواتٍ متفق عليه

روایت ہی ابن شہاب سے کہ تحقیق عمر بن عبد العزیز نی دیر کی عصر کو کچہہ یعنی وقت مختار سی ایک ذرہ دیر کر کے پڑہے پس کہا واسطے اوسکی عروہ نے خبردار ہو تحقیق جبرئیل اوتری پس نماز پڑہی آگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی امامت کی اونکی پس کہا واسطے عروہ کے عمر نی جان کیا کہتا ہے تو ای عروہ پس کہا عروہ نی سنا مینی بشیر بیٹے ابو مسعود کے سے کہ کہتا تہا سنا مینی ابو مسعود سے کہ کہتے تہے سنا مینی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی اوتری جبرئیل پس امامت کی میری پس نماز پڑہی مینی ساتہہ اوسکی پہر نماز پڑہی مینی ساتہہ اوسکی پہر نماز پڑہی مینی ساتہہ اوسکی پہر نماز پڑہی مینی ساتہہ اوسکی پہر نماز پڑہی مینی ساتہہ اوسکی حساب کرتی تہی حضرت ساتہہ اونگلیوں اپنی کی پانچون نمازون کا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** مطلب عروہ کا یہہ تہا کہ عمر بن عبد العزیز کو یاد دلادین حدیث امامت کرنی جبرئیل کی کہ پہلی دن اول وقت نمازین پڑہائین اوس سے معلوم ہوا کہ اول وقت نماز پڑہنی فضیلت رکہتی ہی تمنی کیون تاخیر کر کر ترک فضیلت کا کیا اگرچہ تاخیر تہوڑی ہی کی پہر عمر بن عبد العزیز نی جو کہا جان کیا کہتا ہی مراد اونکی یہہ تہی کہ حدیث روایت کرنی پیغمبر خدا صلعم سی ایک امر عظیم ہی احتیاط اوسمین واجب ہے بلا سند نہ بیان کرنی چاہئی خبردار رہ تا اوسمین خطا نہ کری اگرچہ عروہ جلیل الشان تہی ولیکن ایسی بات کہنی مناسب تہی لیکن عظمت شان روایت کی اونکو باعث اس تنبیہ کی ہوئی پہر اگلی عروہ نی کہا سمعت بشیر آخر تک واسطی بیان حفظ اور ہوشیاری اپنی کی کہ مین اس بات مین علم یقینی رکہتا ہون اور اس حدیث کو اوس شخص سے سنا ہی کہ اوسنی صحابی سی سنا اور اونہون نی حضرت سی اور اس حدیث مین بیان اوقات نماز کا نہ کیا اس واسطے کہ مخاطب کو معلوم تہی پس اس روایت مین مبہم بیان کئی اور اور روایتون مین ساتہہ تفصیل کے ع

وعن عمر بن الخطاب انه كتب الى عماله ان اهم اموركم عندي الصلوة من حفظها وحافظ عليها حفظ دينه ومن ضيّعها فهو لما سواها اضيع ثم كتب ان صلّوا الظهر ان كان الفيء ذراعًا الى ان يكون ظلّ احدكم مثله والعصر والشمس مرتفعة بيضاء نقيّة قدر ما يسير الراكب فرسخين او ثلثة قبل مغيب الشمس والمغرب اذا غابت الشمس والعشاء اذا غاب الشفق الى ثلث الليل فمن نام فلا نامت عينه ومن نام فلا نامت عينه ومن نام فلا نامت عينه والصبح والنجوم بادية مشتبكة رواه مالك . اور روایت ہی عمر بن الخطاب رضی سی یہہ کہ انہون نی لکہا طرف اپنی حاکمون کی تحقیق بہت ضرور کامون تمہارسی نزدیک میری نماز ہی جسنی محافظت کی اوسکی یعنی ساتہہ شرائط اور ارکان

کی ادا کیا اوسکو اور نگہبانی کی اوسپر یعنی ہمیشہ پڑہی اور باطل نہ کی بسبب ستانی اور دکہانی کی اور عجب اور غرور کی محافظت کی واسطی دین اپنی کی یعنی البقیہ امور دین اپنی کی اور جسنی ضایع کیا اوسکو پس وہ شخص اوسکی واسطی چیز کی کہ سوا نماز کی ہی بہت ضایع کرنیوالا ہی پہر لکہا یہہ کہ پڑہو نماز ظہر کی وقت ہونی سایہ زوال کی ایک گز یہانتک کہ ہو سایہ مانند ایک تہارے کی یعنی سوای سایہ اصلی کی اور پڑہو نماز عصر ایسی وقت کہ افتاب بلند ہو سفید صاف لیقدر وہ چیز کی کہ چلی سوار چہہ کوس یا دو کوس پہلی ڈوبنی افتاب کے اور پڑہو مغرب جسوقت کہ غایب ہو جاوی سورج اور پڑہو عشا جسوقت کہ غائب ہو شفق تہائی رات تک پس جو سووی یعنی پہلی عشا کی پس نہ سوئیو انکہیں اوسکی پس جو سووی پس نہ سوئیو انکہیں اوسکی پس جو سووی پس نہ سوئیو انکہیں اوسکی اور پڑہو نماز صبح ایسی وقت کہ ستاری ظاہر ہون گتہنی یعنی صبح کی تاریکی مین پڑہو روایت کی یہہ مالک نی **ف** جنی محافظت نماز کی کی محافظت کے امور دین اپنی کی اس لیی کہ نماز ستون دین کا ہی اور بازر کہتی ہی برائیوں سی اور جسنی اسکو ضایع کیا یعنی بالکل نہ پڑہی یا واجبات اوسکی ترک کیی تو وہ سوای نماز کی اور واجبات اور مستحبات کو بہت ضایع کرنیوالا ہی کیونکہ یہہ اصل عبادتونکی ہی جب اسکا خیال نہ کیا تو غیر اسکا کیا کریگا اور جو فرمایا کہ پڑہو نماز ظہر کی وقت ہونی سایہ زوال کی ایک گز یعنی بعد اوسکی متصل ساتہہ اوسکی کہ اول وقت ظہر کا اور یہہ بات باعتبار مکان خاص کی فرمائی کہ وہان سایہ پہلی اسیقدر ہوگا جیسیکہ اوپر معلوم ہو چکا ہی کہ وہ مختلف ہوتا ہی ساتہہ اختلاف مکانوں اور زمانی کی اور نہ سوئیو انکہیں اوسکی یہہ بد دعا ہی ساتہہ بی ارامی اور بیقراری کی اوسکی لیی کہ تغافل کری نماز عشا کی اور سورہی بغیر پڑہی یہہ بد دعا تین بار کی تاکید کی لیی کہا ہی ابن حجر شافعی نے کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سونا پہلی نماز کی حرام ہی اور ہماری نزدیک یہہ محمول ہی تفصیل پر کہ اگر بعد داخل ہونی وقت کی سووی اور گمان رکہتا ہی کہ تمام وقت نماز کیمین سوتا ہی رہیگا تو نہین جایز ہی اوسکو سونا اور اگر اعتماد ہی اپنی نفس پر کہ بغیر جگائی جاگ اوٹہیگا ایسی وقت کہ کامل نماز پڑہیگا وقت مین تو جایز ہی اور اگر پہلی وقت کی سووی تو اوسمین اختلاف کیا ہی علما نی بعضے تو پہلی سی تفصیل اسمین بہی بیان کرتی ہین اور بعضی کہتی ہین کہ اوسمین مطلق حرام نہین اس لیی کہ پہلی وقت کی تکلیف ساتہہ نماز کی نہین اور تفصیل جو پہلی صورتمین بیان کی وہ موافق قواعد ہمارے کی ہی **ع ح**

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ قَدْرُ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي الصَّيْفِ ثَلٰثَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى خَمْسَةِ اَقْدَامٍ وَفِي الشِّتَاءِ خَمْسَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى سَبْعَةِ اَقْدَامٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا تہا اندازہ نماز ظہر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گرمیون مین تین قدم سی پانچ قدم تک اور جاڑی مین پانچ قدم سے سات قدم تک روایت کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** زیادتی بیچ سایہ جاڑیکی اس لیی ہوتی ہی کہ سایہ اصلی اوس فصل مین زیادہ ہوتا ہی اور گرمی مین کم خصوصا حرمین شریفین مین والا یہہ دونون وقت برابر ہین اور بہر تقدیر یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر تاخیر کرنی ظہر کی وقت زوال سی اور قدم مراد ہی ساتوین حصہ قد ہر شخص کی سی اور طول ہر چیز کا سات قدم مقرر کیا ہی باعتبار اسکی کہ قد آدمی کا مثلا سات قدم اوسکی ہوتا ہی شرح یہہ جدول لکہی جاتی ہی کہ مناسب اسمقام کی ہی اسمین مقدار ہر مہینی کی سایہ اصلی کی اور اوقات نماز کی اور مقدار شفق اور صبح صادق کی لکہی ہی اول بعض اصطلاحات اسکی معلوم کیا چاہیی تا مطلب اسکا خوب سمجہا جاوی جاننا چاہیی کہ ایک قدم ساٹہہ دقیقہ کا ہوتا ہی اور ایک دقیقہ ساٹہہ آن کا ہوتا ہی اور آن یہہ ہی کہ اوسمین گیارہ بار لفظ اللہ کا کہہ سکین اور ایک گہڑی ساٹہہ پل کی ہوتی ہی اور ایک پل ساٹہہ ریزہ کا ہوتا ہی اور ایک ریزہ ساٹہہ ذرہ کا ہوتا ہی اور ریزہ بقدر دو حرف کہنی کی ہوتا ہی جیسیکہ کنین آن اور ذرہ اسقدر ہوتا ہی کہ اوسمین ایک حرف بہی نہ کہہ سکین اور بعضوں نی کہا ہی کہ پل اوسکو کہتی ہین کہ اوسمین اٹہارہ بار لفظ اللہ کا کہین یہہ جدول مرزا خیر اللہ منجم نی بحساب افق دار الخلافہ شاہجہان آباد کی لکہی ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح نی اسکو

بروج مع مہینوں کے	[illegible]	[illegible]	گھڑیاں دن کے	اول عصر شافعی	گھڑیاں دن اول	اول عصر حنفی	گھڑیاں دن آخر
حمل چیت ۳۱	۳ گھڑے ۲۶ پل	۳ قدم ۴۹ دقیقہ	۱۵ گھڑے	۱۰ قدم ۴۹ دقیقہ	۶ گھڑے ۲۳ پل	۱۷ قدم ۴۹ دقیقہ	۴ گھڑے ۶ پل
ثور بیساکھ ۳۱	۳ گھڑے ۳۶ پل	۲ قدم ۱۰ دقیقہ	۱۶ گھڑے ۴ پل	۹ قدم ۱۰ دقیقہ	۷ گھڑے ۹ پل	۱۶ قدم ۱۰ دقیقہ	۴ گھڑے ۲۹ پل
جوزا جیٹھ ۳۲	۳ گھڑے ۵۵ پل	۱ قدم ۲ دقیقہ	۱۶ گھڑے ۵۶ پل	۸ قدم ۲ دقیقہ	۸ گھڑے ۲ پل	۱۵ قدم ۲ دقیقہ	۴ گھڑے ۵۷ پل
سرطان اساڑھ ۳۲	۴ گھڑے ۶ پل	۳۸ دقیقہ	۱۷ گھڑے ۱۷ پل	۷ قدم ۳۸ دقیقہ	۸ گھڑے ۲۸ پل	۱۴ قدم ۳۸ دقیقہ	۵ گھڑے ۱۱ پل
اسد ساون ۳۱	۳ گھڑے ۵۵ پل	۱ قدم ۲ دقیقہ	۱۶ گھڑے ۵۱ پل	۸ قدم ۲ دقیقہ	۸ گھڑے ۲ پل	۱۵ قدم ۲ دقیقہ	۴ گھڑے ۵۷ پل
سنبلہ بھادون ۳۱	۳ گھڑے ۳۶ پل	۲ قدم ۱۰ دقیقہ	۱۶ گھڑے ۴ پل	۹ قدم ۱ دقیقہ	۷ گھڑے ۹ پل	۱۶ قدم ۱۰ دقیقہ	۴ گھڑے ۲۹ پل
میزان اسوج ۳۰	۳ گھڑے ۲۶ پل	۳ قدم ۴۹ دقیقہ	۱۵ گھڑے	۱۰ قدم ۵۹ دقیقہ	۶ گھڑے ۱۳ پل	۱۷ قدم ۴۹ دقیقہ	۴ گھڑے ۶ پل
عقرب کاتک ۳۰	۳ گھڑے ۲۷ پل	۵ قدم ۵۴ دقیقہ	۱۳ گھڑے ۸۶ پل	۱۲ قدم ۵۴ دقیقہ	۵ گھڑے ۵۴ پل	۹ قدم ۵۴ دقیقہ	۳ گھڑے ۵۴ پل
قوس منگسر ۲۹	۳ گھڑے ۳۶ پل	۸ قدم ۱ دقیقہ	۱۳ گھڑے ۴ پل	۱۵ قدم ۱ دقیقہ	۵ گھڑے ۴۰ پل	۲۲ قدم ۱ دقیقہ	۳ گھڑے ۵۱ پل
جدی پوہ ۲۹	۳ گھڑے ۴۰ پل	۹ قدم ۱ دقیقہ	۱۲ گھڑے ۳ پل	۱۷ قدم ۱ دقیقہ	۵ گھڑے ۳۶ پل	۲۳ قدم ۱ دقیقہ	۳ گھڑے ۵۱ پل
دلو ماہ ۳۰	۳ گھڑے ۳۶ پل	۸ قدم ۱ دقیقہ	۱۳ گھڑے ۴ پل	۱۵ قدم ۱ دقیقہ	۵ گھڑے ۴ پل	۲۰ قدم ۱ دقیقہ	۳ گھڑے ۵۱ پل
حوت پھاگن ۳۰	۳ گھڑے ۲۷ پل	۵ قدم ۵۴ دقیقہ	۱۳ گھڑے ۵۷ پل	۱۲ قدم ۵۴ دقیقہ	۵ گھڑے ۵۴ پل	۱۹ قدم ۵۴ دقیقہ	۳ گھڑے ۵۴ پل

باب تعجیل الصلوٰۃ

یہ باب ہے بیچ بیان جلدی نماز پڑھنے کی ف یعنی نماز میں اصل یہ ہے کہ جلدی کریں آدمی بموجب قول اللہ تعالیٰ کی فاستبقوا الخیرات یعنی پس جلدی کرو بھلائیوں میں مگر کہ جہاں شارع نے تاخیر کو فرمایا ہے وہاں تاخیر کریں اور امام شافعی کی نزدیک اول وقت نماز پڑھنی مستحب ہے مطلق اور امام اعظم رح کی نزدیک مستحب یہ ہے کہ گرمی میں ظہر کو ٹھنڈی وقت پڑھے اور فجر کو روشنی میں سب نوں میں اور عشا کو دیر کرکر پڑھے اور عصر کو بھی تاخیر کریں یہانتک کہ آفتاب متغیر نہو دے اور جلدی پڑھنے کی حد یہ ہے کہ نصف اول وقت کے بیچ پڑھے

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهُ أَبِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْأُولَى حِينَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ أَحَدُنَا إِلَى رَحْلِهِ فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْعَتَمَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ وَيَقْرَأُ بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ وَفِي رِوَايَةٍ وَلَا يُبَالِي بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے سیار بن سلامہ سے کہا کہ داخل ہوا میں اور باپ میرا اوپر ابی برزہ اسلمی کی پس کہا اسکو باپ میرے نے کسطرح تھے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے فرض پس کہا تھے پڑھتے نماز ظہر کی کہ جسکو کہتے ہو پہلی نماز جس وقت کہ ڈھلتی دوپہر اور پڑھتے نماز عصر پھر پھرتا یعنی بعد عصر کی ایک ہم میں سے طرف مکان اپنے کی بیچ کنارہ مدینہ کی اور آفتاب زندہ ہوتا یعنی صاف

ہوتا انکو سمی کہا سیار نی اوربہولا مین دیکہینکو کہ کہا ابو برزہ نی بیچ حق نماز مغرب کی ورتہی حضرت کہ مستحب رکہتی تہی یہہ کہ دیر کرین نماز عشا وہ نماز کہ کہتی ہو اوسکو عتمہ اورتہی حضرت مکروہ رکہتی تہی سونی کو پہلی عشا کی وربات کرنیکو پیچہی اوسکی اورتہی پڑہتی نماز صبح کو اوسوقت کہ پہچانتا آدمی ہمنشین اپنی کو اور پڑہتی ساٹہہ آیتونسی سو آیتون تک اور بیچ ایک روایت کی یہہ ہی کہ نہین پرواکرتی ساتہہ دیر لگانی عشا کی تہائی رات تک اورنہین دوست رکہتی سونا پہلی عشا کی اوربات کرنی پیچہی عشا سی روایت کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف** ظہر کا وقت جو اسمین مذکور ہو ظاہر یہہ ہی کہ اسوقت جاڑی کی دنونمین پڑہتی ہونگی گرمی مین ٹہنڈی وقت یہہ نماز پڑہنی حضرت سی ثابت ہوئی ہی قولاً اور فعلاً اور عتمہ کہتی ہین تاریکی کو کہ بعد غائب ہونی شفق کی پیدا ہوتی ہی اعراب عشا کو عتمہ کہتی تہی آخر کو حضرت نی اس نام سی منع فرمایا اور مراد تاخیر سی تاخیر تہائی رات تک کی ہی اور مکروہ رکہتی تہی سونی کو پہلی عشا کی اوربات کرنیکو پیچہی اوسکی یعنی دنیا کا کلام کرنا مکروہ رکہتی تہی اس لیی کہ ختم عمل عبادت اور ذکر اللہ پر ہووی کہ نیند بہن موت کی ہی اور شرح السنہ مین لکہا ہی کہ اکثر علما مکروہ کہتی ہین سونی کو پہلی عشا سی اور بعضون نی اجازت دی ہی اورتہی ابن عمر سونی پہلی اوسکی اور بعضون نی اجازت دی ہی رمضان مین اور کہا نووی نی جب غالب ہووی نیند اور نہ خوف ہو فوت ہونی وقت کا تو سونا مکروہ نہین اور کلام کرنیکو بعد عشا کی ایک جماعت علما کی نی مکروہ رکہا ہی ازانجملہ ایک سعید بن مسیب ہین کہ کہتی تہی سورہنا بعد عشا سی یعنی بعد عشا کی محبوب ہی زیادہ طرف میری لغو کلام کرنی سی بعد اوسکی اور اجازت دی ہی بعضون نی کلام کرنی کی علم مین اور بیچ اوس چیز کی کہ ضرور ہو جاتی ہی اور اجازت دی ہی کلام کرنیکی ساتہہ گہر والونکی اور مہمان کی یہہ ملا علی قاری رح نی لکہا ہی اور شیخ عبد الحق رح نی لکہا ہی کہ دونون چیزونمین اجازت ہے سونا اگر ہووی ساتہہ قصد دفع کسل اور حاصل کرنی نشاط کی نماز مین جائز ہی خصوصا رمضان مین اور کلام اگر ضروری ہی اور بیمعنی نہووی وہ بہی جائز ہی **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ إِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ وَإِذَا قَلُّوا أَخَّرَ

اور روایت ہی محمد بن عمرو بن حسن بن علی سی کہا پوچہا ہمنی جابر بن عبد اللہ سی حال نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا تہی نماز پڑہتی ظہر کو دوپہر ڈہلی اور پڑہتی عصر اوس حالمین کہ آفتاب ہوتا زندہ یعنی روشن اور مغرب جسوقت کہ آفتاب غروب ہوتا اور عشا جسوقت کہ ہوتی بہت لوگ جلدی پڑہتی اور جب ہوتی کم دیر کر کر پڑہتی اور پڑہتی صبح اندہیری مین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** عشا کی حکمین جو کہا اوس سی معلوم ہوا کہ اگر ساتہہ قصد کثرت جماعت کی نماز کو اول وقت سی تاخیر کرین جائز ہی بلکہ مستحب اور لکہا ہی علمانی کہ امام ابو حنیفہ نی اور اونکی توابع نی جو التزام اول وقت کا نہین کیا ہی اسی سبب سی نہین کیا ہی نہ یہہ کہ اول وقت افضل نہین ہی اول وقت بذاتہ افضل ہی لیکن بسبب بعض عوارض خارجی کی تاخیر اولی ہوتی ہی اور صبح جو تاریکی مین پڑہتی تہی ظاہر سبب اوسکا یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ واسطی حاضر ہونی جماعت کثیر کی تہا کہ صحابہ شب بیدار تہی رات کی سونی سی ملول ہوتی تہی پس صبح کو سویری ہی موجود ہوتی تہی اور اس حدیث سی یہہ نہین معلوم ہوتا کہ حضرت ہمیشہ تاریکی ہی مین پڑہتی تہی اور اگر ہووی بہی تو روشنی کیوقت پڑہنی مین امر واقع ہوا ہی اور امر ہماری نزدیک راجح تر ہوتا ہی فعل سی ؛ ح **وعن** أَنَسٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلَى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ

اور روایت ہی انس سی کہا تہی ہم جسوقت نماز پڑہتی پیچہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہر کی سجدہ کرتی ہم اپنی کپڑون پر واسطی بچاؤ گرمی کی روایت کی یہہ بخاری ومسلم نی اور لفظ اسکی واسطی بخاری کی ہین **ف** اس سی معلوم ہوا کہ سجدہ کرنا مصلی کو پہنی ہوئی کپڑی پر درست ہے اور شافعیہ تاویل کرتی ہین کہ وہ کپڑی پہنی ہوئی نہوتی تہی بلکہ گرمی کی لیی جدا کپڑا اچہا لیا کرتی تہی اور انکی نزدیک جائز نہین ہی سجدہ

رنا اوس کپڑی پر کہ ہلی بسبب حرکت کرنی مصلی کی اور مصنف اس حدیث کو باب بیل الصلوۃ میں اس خیال سی لایا ہی کہ اول وقت میں زمین زیادہ
گرم ہوتی ہی پس گرمی میں ہے ظہر اول وقت پڑھتی تہی باوجودیکہ یہہ بات اس سے نہیں معلوم ہوتی کیونکہ بعضی وقت بیچ غیر اول وقت کی بہی زمین گرم ہوتی
ہے بلکہ زیادہ ترجمہ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا
بِالصَّلٰوةِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ بِالظُّهْرِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ وَاشْتَکَتِ النَّارُ
اِلٰی رَبِّهَا فَقَالَتْ رَبِّ اَکَلَ بَعْضِیْ بَعْضًا فَاَذِنَ لَهَا بِنَفَسَیْنِ نَفَسٍ فِی الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِی الصَّیْفِ
اَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِیْرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ
لِلْبُخَارِیِّ فَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ فَمِنْ سَمُوْمِهَا وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْبَرْدِ فَمِنْ زَمْهَرِیْرِهَا
اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی جبکہ ہو شدت گرمی کی پس ٹھنڈی وقت پڑہو تم نماز کو اور بیچ ایک روایت بخاری کی ابو سعید
سے لفظ بالظہر کا بجای بالصلوۃ کی آیا ہی یعنی ٹھنڈی وقت پڑہو نماز ظہر کی اور اس روایت میں یہہ ہے زیادہ آیا ہی پس تحقیق شدت گرمی کی بہاپ ہے دوزخ
کے اور شکایت کی آگ نی طرف رب اپنی کی پس کہا ای رب میرے کہا یا بعضی میری نی بعض کو پس اذن دیا واسطی اوسکی ساتہہ دو دم لینی کی ایک
دم جاڑی میں اور ایکدم گرمی میں شدت اوس چیز کی کہ پاتی ہو تم گرمی سی اور شدت اوس چیز کی کہ پاتی ہو سردی سی اونہیں دو دمونکی سبب سے ہی کہ
گرمی اور جاڑے میں لپٹی ہے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت کی واسطی بخاری کی پس شدت اوس چیز کی کہ پاتی ہو تم گرمی سی بسبب دم گرم
دوزخ کی سی ہی اور شدت اوس چیز کی کہ پاتی ہو تم سردی سی پس بسبب دم سرد اوسکی سے ہے **ف** کہا یا بعض میری نی بعض کو یہہ کنایہ ہی اختلاط
اور ازدحام اجزا سی گویا ہر ایک چاہتا ہی کہ فنا کر دی دوسری کو اور بیٹہی بجای اوسکی پس حکم کیا ساتہہ دو دم لینی کی مراد ساتہہ اسکی شعلہ مارنا اور
باہر نکلنا اوسکا ہی دوزخ سی جیسیکہ حیوان دم لیتا ہی اور ہوا باہر نکلتی ہی اور ایسی وقت میں نماز کو منع فرمایا باوجودیکہ مشقت بہت ہوتی ہے
اس لیی کہ اوس وقت خشوع حاصل نہیں ہوتا اور اسمین تین شبہ وارد ہوتی ہیں اول تو یہہ کہ شکایت کے آگ نی اور اوس سے دم سرد نکلتا ہی اسکی کیا معنی
جواب یہہ کہ مراد آگ سی جگہہ اوسکی ہی یعنی دوزخ اور اسمین طبقہ زمہریر بہی ہی دوسرا یہہ کہ یقینا معلوم ہوا کہ گرمی اور سردی آثار آفتاب اور اوضاع
اوسکی سی ہے پس دمونکو آثار دم لینی دوزخ کی سی کہا اسکی کیا وجہہ جواب اسکا یہہ کہ سختی گرمی اور سردی کیکو فرمایا ہی آثار دم لینی دوزخ کی سی نہ اصل
گرمی کو اور سردی کو اگر کوئی فلسفی کہی کہ سختی گرمی اور سردی کی ہی بسبب قرب اور بعد آفتاب کے ہی جواب اوسکا یہہ کہ باوجود اوسکی ہو سکتا ہی کہ دوزخ
کی دم نی سخت تر کیا ہو اور انکار اوسکا باوجود خبر مخبر صادق کی بعید ہے طریقہ اسلام سی تیسرا یہہ کہ بموجب اس حدیث کی چاہیی کہ بیچ وقت سختی سردی کے کی نماز فجر کو بہی
تاخیر کری جواب اوسکا یہہ ہے کہ سردی صبح کو آفتاب نکلتی تک رہتی ہی اگر جبتک تاخیر کریں تو وقت جاتا رہتا ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ گرمی میں
ظہر کو تاخیر کرنا مستحب ہے اور اسیطرح صحابہ سی بہی منقول ہی بیچ حدیث بخاری کی آیا ہی کہ صحابہ نماز ٹھنڈی وقت پڑہتی تہی یہانتک کہ ٹیلوں کی سائے
زمین پر پڑنی لگتی تہی اور ٹیلی پہیلی ہوئی ہوتی ہیں سائی اونکی دیر میں زمین پر پڑتی ہیں بخلاف چیزوں دراز کی مانند مناروں وغیرہ کی کہ اونکی
سائے جلدی معلوم ہونی لگتی ہیں اور بعضی روایتوں میں آیا ہی کہ صحابہ دیواروں کی سائے میں سی نماز کو جاتی تہی اور دیواریں اوس وقت میں ساتہ گز کی
ہوتی اور بعضوں نی آدہی وقت تلک تاخیر کو کہا ہی اور بعید ہی حمل کرنا ابراد کو اوپر وقت زوال کی واسطی ٹھنڈک اوسکی کے بہ نسبت گرمی وقت استوا کی
جیسیکہ بعضی شافعی کہتی ہیں کیونکہ ہونا اوسکا سرد تر بہ نسبت استوا کی خلاف تجربہ کی ہی اور ہدایہ میں لکہا ہی کہ سخت تر گرمی اون شہروں میں
بیچ وقت پہنچنی آفتاب کے ہی ایک مثل کو پس ابراد جب ہوگا اوس سے بہی تاخیر کری حاصل یہہ کہ حدیثوں بیچ مبالغہ ابراد کی بہت سی وارد ہوئے

ہیں اور وہ جو صحیح حدیث خباب کی آیا ہی کہ ہمنی شکایت کی آنحضرتؐ سی گرمی دوپہر کی پس قبول نہ کی عرض ہماری وہ محمول ہی اوپر اراد ہونے انتہا
تاخیر کی تمام وقت سی کی تہی واللہ اعلم اور یہہ جو امام شافعی کہتی ہین کہ ابراد رخصت ہی اور وہ بہی اونکی لیے ہے کہ بیچ طلب جماعت کی مسجدون مین
جاتی ہین اور مشقت کہینچتی ہین اور جو کہ تنہا ادا کری یا مسجد قوم کی مین پڑہی دوست رکہتا ہون مین کہ تاخیر نہ کری اول وقت سی یہہ مخالف
ظاہر حدیث کی ہی اور ترمذی ایک حدیث لایا ہی کہ دلالت کرتی ہی اوسپر کہ آنحضرتؐ سفرون مین بہی حکم کرتی تہی ساتھہ ابراد کی باوجود یکہ سب ایک جگہ
جمع تہی اور کہا ترمذی نی کہ قول اوس شخص کا کہ گیا ہی طرف تاخیر ظہر کی بیچ شدت گرمی کی اولی اور اشبہ ہے ساتھہ اتباع کی **ع ح**

وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی العصر والشمس مرتفعۃ حیۃ فیذھب الذاھب الی العوالی فیاتیھم والشمس مرتفعۃ وبعض العوالی من المدینۃ علی اربعۃ امیال او نحوہ متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہا تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی عصر کی اور آفتاب بلند ہوتا اور زندہ یعنی روشن
پس جاتا جانیوالا طرف عوالی مدینہ کی پس پہنچتا اونکی پاس اور آفتاب بلند ہوتا اور بعضی عوالی مدینہ کی چار کوس پر تہی یا مانند اسکی یعنے
قریب چار کوس کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** عوالی جمع عالیہ کی ہی وہ مکان ہین مشہور باہر شہر مدینہ کی بلندی پر **ع و**

عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک صلوۃ المنافق یجلس یرقب الشمس حتی اذا اصفرت وکانت بین قرنی الشیطان قام فنقر اربعا لا یذکر اللہ فیھا الا قلیلا رواہ مسلم
اور روایت ہی اونہین سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ یعنی نماز عصر کی کہ اخیر وقت مین پڑہی جاتی ہی نماز منافق کی ہی بیٹہا ہوا
انتظار کرتا ہی آفتاب کا یہانتک کہ جب ہوتا ہی زرد اور ہوتا ہی درمیان دو سینگون شیطان کی یعنی قریب غروب کے ہوتا ہی کہڑا ہوتا ہی یعنی
نماز کی لیے پس ٹہونگین مارتا ہی چار نہین یاد کرتا اللہ کو اوسمین مگر تہوڑا روایت کی یہہ مسلم نی **ف** ٹہونگین مارتا ہی چار یعنی جلدی جلدی
سجدی کرتا ہی بغیر طمانیت کی جیسیکہ جانور دانہ چنتا ہی اور سجدہ عصر مین ہوتی ہین آٹہہ اور یہان چار فرمائی اس لیے کہ پہلی سجدہ کی بعد
جب سر اچہی طرح نہ اوٹہایا تو دونون سجدون نی حکم ایک سجدہ کا پکڑا یا باعتبار اسکی فرمایا کہ دونو سجدونکو ایک کی اعتبار کیا اور خاص عصر
کا ذکر کیا اور نمازونکو نہ کیا اس لیے کہ یہہ نماز وسطی ہی اسکی رعایت نہ کرنی بہت بری بات ہی نسبت اور ونکی اور کہا ہی مظہر نی کہ جسنی تاخیر کیا
نماز عصر کو آفتاب کے زرد ہونی تک پس تحقیق مشابہ کیا اپنی کو ساتھہ منافق کی کیونکہ منافق نہین اعتقاد رکہتا ہی صحت نماز کی بلکہ پڑہتا ہی واسطی
بچنی کی تلوار سی اور نہین پروا کرتا ہی تاخیر کی اس لیے کہ نہین چاہتا ہی ثواب پس واجب ہے مسلمانکو کہ مخالفت کری منافق کی **ح ع**

وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی تفوتہ صلوۃ العصر فکانما وتر اھلہ ومالہ متفق علیہ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ شخص کہ فوت ہو جاوی اوس سی نماز عصر کی پس گویا کہ لوٹ لیا گیا اہل اوسکی
اور مال اسکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنے جسکی نماز عصر کی فوت ہوئی گویا کہ فنا ہوئی اوسکی گہر کی لوگ اور مال بالکل یا ناقص
ہوئی پس چاہیے کہ ڈری اسکی فوت ہونی سی مانند ڈرنی کی جاتی رہنی اہل و مال کی سی بلکہ زیادہ اوس سے اور وجہ خاص اسکی ذکر کرنیکی
یہہ ہے کہ یہہ نماز وسطی ہی پس ترک اسکا بدتر ہی ترک کرنی غیر اسکی سی **ع ح وعن** بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من ترک صلوۃ العصر فقد حبط عملہ رواہ البخاری اور روایت ہی بریدہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جس شخص نی چہوڑی نماز عصر کی پس تحقیق باطل ہوئی عمل اوسکی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** سبب ترک کرنی اس نماز کی

بہت ثواب تہہ سی گیا اوسکو باطل ہونا عملونکی فرمایا تہدید کی لیی مراد یہہ ہے کہ اوس دن کی عمل کا کمال باطل ہوا اور نقصان آگیا عملونمین اور یہہ
مراد نہین ہے کہ حقیقۃ سب عمل باطل ہوگئے کیونکہ یہہ بات اوسکی لیی ہوتی ہی کہ مرتد مرتا ہی کذا قال الطیبی اور حنفیہ کی نزدیک فقط مرتد ہونی سی عمل باطل
ہوجاتی ہین حتی کہ حج پھر کرنی ہوگی اور انکی نزدیک فاسق مرتی دم تک نہین اور معتزلہ کی نزدیک کبیرہ سی ہی عمل حبط ہوجاتی ہین ؛ ع **وعن** رافع
ابن خديج قال كنا نصلي المغرب مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فينصرف احدنا وانه ليبصر
مواقع نبله متفق عليه اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہا تہی ہم نماز پڑہتی مغرب کے ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پہرتا ایک ہم
مین سے اسی وقت کہ البتہ دیکہتا جگہہ گرنی تیر اپنی کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی مغرب اول وقت پڑہنی مستحب ہے بالاتفاق ؛ ع
وعن عائشة قالت كانوا يصلون العتمة فيما بين ان يغيب الشفق الى ثلث الليل الاول متفق عليه
اور روایت ہی عائشہ سی کہا تہی حضرت اور صحابہ نماز پڑہتی عشا کی درمیان اسکی کہ غائب ہو شفق تہائی رات پہلی تک روایت کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **ف** حضرت نی عشا کو عتمہ کہنی سی منع فرمایا تہا اور حضرت عائشہ نی پہر اوسکو عتمہ کہا شاید کہ جب تک حدیث منع کی انکو نہ پہنچی ہوگی اور
تہائی رات تک وقت مختار ہی عشا کا اور وقت جواز صبح کی پہلی پہلی تک ہی ؛ ع **وعنها** قالت كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم ليصلي الصبح فتنصرف النساء متلفعات بمروطهن ما يعرفن من الغلس متفق عليه اور روایت ہی انہین سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نماز پڑہتی صبح کی پس پہرتی عورتین لپٹی ہوئین بیچ چادرون اپنی کی نہ پہچانی جاتی تہین بسبب اندہیری کی روایت کی یہہ بخاری اور
مسلم نی **ف** پہرتین عورتین یعنی جنہون نی نماز حضرت کی ساتہہ پڑہی تہی ع **وعن** قتادة عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم
وزيد بن ثابت تسحرا فلما فرغا من سحورهما قام نبي الله صلى الله عليه وسلم الى الصلوة فصلى قلنا لانس
كم كان بين فراغهما من سحورهما ودخولهما في الصلوة قال قدر ما يقرأ الرجل خمسين اية رواه البخاري
اور روایت ہی قتادہ سی کہ نقل کی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابت ان دونون نی سحر کہائی پس جب فارغ ہوئی سحر اپنی سے
دونون کہڑی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف نماز کی پس نماز پڑہی کہا ہمنی انس کو کتنا تہا فرق درمیان فارغ ہونی انکی سحر اپنی سی اور درمیان
داخل ہونی انکی نماز مین کہا فرق تہا مقدار اوس چیز کی کہ پڑہی آدمی پچاس آیتین یعنی متوسط روایت کی یہہ بخاری نی **ف** کہا ہی تورپشتی
نی کہ یہہ اندازہ ایسا ہی کہ نہین جائز ہی عوام مومنین کو عمل کرنا اسپر کیونکہ حضرت جو یہہ کرتی تہی بسبب مطلع کردینی اللہ تعالی کی کرتی تہی اور حضرت
معصوم تہی خطا کرنی سی دین مین اور کو کہان یہہ رتبہ ؛ ع **وعن** ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف
انت اذا كانت عليك امراء يميتون الصلوة او يؤخرون عن وقتها قلت فما تأمرني قال صل الصلوة
لوقتها فان ادركتها معهم فصل فانها لك نافلة رواه مسلم اور روایت ہی ابی ذر سی کہا فرمایا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی کیا حال ہوگا جس وقت کہ ہونگی تجہپر مسلط سردار کہ تاخیر کرینگی نماز کو یا تاخیر کرینگی وقت مختار اوسکی سی کہا مینی پس کیا حکم کرتی ہو مجکو فرمایا نماز پڑہ تو
وقت اوسکی پس اگر پاوے تو اوس نماز کو ساتہہ انکی پس پڑہ تو نماز پس تحقیق یہہ واسطی تیری نفل ہوگی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** لفظ اور کا او
یؤخرون عن وقتها مین شک ہی یعنی کسی راوی کو شک ہوا ہی کہ اوپر کی راوی نی لفظ یمیتون کا کہا یا یؤخرون کا معنی دونون کی ایک ہی
ہین حاصل حدیث کا یہہ کہ کیا حال ہوگا تیرا جب دیکہیگا اوس شخص کو کہ حاکم ہوگا تجہپر سستی کرنیوالا نماز مین کہ تاخیر کریگا اوسکو اول وقت اوسکی
سے اور تو قادر نہین ہونیکا اونکی مخالفت پر اور ڈر یہہ ہوگا کہ اگر اوسکی ساتہہ پڑہتا ہی تو فوت ہوتی ہی فضیلت اول وقت کی اور اگر مخالفت

کرتا ہی دمکی تو ڈرہی اوسکی ایذا کا اور فوت ہوتی ہی فضیلت جماعت کی پس آگی اسکی ابوذر نی تدبیر اسکی پوچہی فرمایا نماز پڑہو تو مستحب وقت پر پہر
اگر پاوینو نماز کو یعنی حاضر ہو دیتو اوسوقت ساتہہ اونکی پہر پڑہ نماز کہ یہہ جو اونکی ساتہہ پڑہیگا نفل ہوگی اس سے معلوم ہوا کہ اگر امام تاخیر کری نماز کو وقت
مستحب سے تو مقتدیونکو چاہیی کہ نماز اپنی پڑہ لین اول وقت مین پہر امام کی ساتہہ پڑہین تا فضیلت وقت کی اور جماعت کی پاوین اور یہہ حکم عشا اور
ظہر مین ہے اس لیی کہ صبح اور عصر کی بعد نفل پڑہنے مکروہ ہین اور مغرب کے تین رکعت ہوتی ہین اور نفل مین رکعت شرع سی ثابت نہین ہوئی اور اس حدیث مین یہہ حکم جو
مطلق ہی بسبب ضرورت کی تہا کہ نماز اون امرا کی ساتہہ نہ پڑہنی مین فتنہ اوٹہتا اور مرتکب مکروہ کا ہونا آسان ہی فتنہ اوٹہانی سی یعنی ایسی ضرورت
مین مباح ہوجاتی ہین مکروہات اور اس حدیث مین حضرت نی خبر غیب کی دی تہی ازراہ معجزہ کی سو وہ واقع ہوئی بنی امیہ کے زمانہ مین ۞ ع ح ۞

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک رکعۃ من الصبح قبل ان تطلع الشمس فقد ادرک الصبح ومن ادرک رکعۃ من العصر قبل ان تغرب الشمس فقد ادرک العصر متفق علیہ

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی پائی ایک رکعت صبح کی پہلی نکلنی آفتاب کے پس تحقیق پائی اوسنی نماز
صبح کی اور جسنی پائی ایک رکعت نماز عصر کی پہلی ڈوبنی آفتاب کی پس تحقیق پائی اوسنی عصر یعنی نماز اوسکی باطل نہین ہوئی پس چاہیی کہ باقی
رکعتین پڑہ کر نماز پوری کر لی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** قول اکثر اہل علم کا یہی ہی کہ بسبب طلوع اور غروب ہونی آفتاب کی نماز فجر
اور عصر کی باطل نہین ہوتی اور امام ابو حنیفہ اور توابع اونکی کی نزدیک یہہ ہے کہ نماز فجر کی بسبب طلوع ہونی آفتاب کے باطل ہوجاتی ہی اور نماز عصر
بسبب غروب کے باطل نہین ہوتی لیکن یہہ حدیث حجت ہی اونپر جواب اونکا یہہ ہے کہ تعارض واقع ہوا درمیان اس حدیث کی اور اون حدیثون کی کہ
وارد ہوئی ہین نماز کی نہی مین وقت طلوع کی اور غروب کی نماز خواہ فرض ہو خواہ نفل پس عمل کیا ہمنی قیاس پر بحسب قاعدہ اصول فقہ کی کہ
جب تعارض ہووی دو آیتونمین تو رجوع کری حدیث مین اور اگر دو حدیثونمین تعارض ہووی تو رجوع کری قیاس مین پس قیاس نی ترجیح دی
حکم اس حدیث کو نماز عصر مین اور ترجیح دی حکم حدیثون نہی کیکو نماز فجر مین اس لیی کہ وقت نماز فجر کا تمام کامل ہی پس واجب ہوتی ہی نماز ساتہہ
صفت کمال کی اور جب بسبب طلوع ہونی آفتاب کی نقصان درمیان آگیا تو ادا نہوئی جیسیکہ واجب ہوئی تہی یعنی کامل اور آخر وقت عصر کا کہ آفتاب
اسمین زرد ہوتا ہی ناقص ہے پس وجوب اوسکا بہی ساتہہ صفت نقصان کی ہوا پس ساتہہ طاری ہونی نقصان کی بسبب غروب کے فاسد نہین ہوگی
اور ادا ہوگی جیسیکہ واجب ہوئی تہی یعنی ناقص اور شافعیہ احادیث نہی کو مخصوص ساتہہ نوافل کی کہتی ہین اور فرائض کو تینوں اوقات مین
جائز کہتی ہین لیکن ظاہر حدیثون سی نہی عام معلوم ہوتی ہی اور ابن ملک نے پہلے جملہ حدیث کی یہہ معنی کہی ہین کہ جسنی پائی ایک رکعت نماز صبح کے
پہلے طلوع ہونی آفتاب کے پس تحقیق پایا وقت اوسکا پس اگر نہین تہا اہل واسطی نماز کی پہر ہوا اہل جیسے بالغ کہ تحقیق باقی رہا تہا وقت سی بقدر ایک رکعت کی تو
لازم ہوتی ہی وہ نماز اوسکو ۞ ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ادرک احدکم سجدۃ من صلوۃ العصر قبل ان تغرب الشمس فلیتم صلوتہ واذا ادرک سجدۃ من صلوۃ الصبح قبل ان تطلع الشمس فلیتم صلوتہ رواہ البخاری اور روایت ہی اونہین سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ پاوی ایک تمہارا ایک رکعت
نماز عصر سی پہلے غائب ہونی آفتاب کے پس چاہیی کہ تمام کری نماز اپنی اور جسوقت کہ پاوی ایک رکعت نماز صبح سی پہلی نکلنی آفتاب کے پس چاہیی کہ پوری
پڑہی نماز اپنی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** پس چاہیی کہ پوری پڑہی نماز اپنی حنفیہ اسکی یہہ معنی کہتی ہین کہ اعادہ کری اوسکو یعنی قضا
پڑہی اوسکی اور شافعیہ وہی معنی کہتی ہین جو کہ پہلی حدیث مین مذکور ہوئی ۞ ع **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

من

مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا اَنْ يُّصَلِّيَهَا اِذَا ذَكَرَهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بھول جاوی نماز کو یا سو جاوی غافل ہو کر اوس سی پس بدلا اوسکا یہہ ہی کہ نماز پڑہی جسوقت کہ یاد آوی وہ اور بیچ ایک روایت کی نہین بدلا واسطی اوسکی مگر یہہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جسوقت کہ یاد آوی وہ یعنی بعد بھولنی کی یاد آوی یا بعد سونی کی یاد آوی اور نہین بدلا واسطی اوسکی مگر یہہ یعنی کفارہ اسکا سوا قضا کی اور کچہہ نہین یعنی کئی نمازین پڑہنی یا عتق دینا نہین لازم آتا ہی جیسیکہ ترک کرنی روزی رمضان کی سی بغیر عذر کی صدقہ وغیرہ لازم آتا ہی اور کہا ابن ملک نی کہ یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ نماز کبہی ہولی کہ یاد ہووی تاخیر کی جاوی ع ح **وَعَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِي الْيَقَظَةِ فَاِذَا نَسِيَ اَحَدُكُمْ صَلٰوةً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ

اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی نہین بیچ سو جانیکی قصور سوا اسکی نہین کہ قصور جاگنی مین ہی پس جسوقت کہ بھولجاوی ایک تمہارا نماز یا سو جاوی غافل ہو کر اوس سی پس چاہیی کہ نماز پڑہی جسوقت کہ یاد کری اوسکو پس تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہی اور قایم کر نماز کو وقت یاد کرنی میری کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** نہین بیچ سو جانیکی قصور یعنی سونیکی حالت مین تقصیر نہین نسبت کیجاتی ہی طرف سونیوالی کی بیچ تاخیر کرنی نماز کی کیونکہ اسحالت مین مکلف نہین سوا اسکی نہین کہ تقصیر جاگتی مین ہی اسواسطی کہ پہلی غلبہ نیند کی سو گیا اور کیون ایسی کام کیی سبب نیند اور لنبا تکی ہوئی مثل لیٹ جانی کی اور شطرنج کھیلنی کی اور مشغول ہونیکی ایسی کام مین کہ نسیان پیدا کرتی ہین اور قایم کر نماز کو وقت یاد کرتی میری کی یعنی وقت یاد کرنی نماز کی کہ سبب یاد کرنی میری کی ہی ع ح

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَلِيُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوةُ اِذَا اَتَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفْوًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

روایت ہی علی رض سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای علی تین چیزین ہین کہ نہ دیر کر اونکو نماز جسوقت کہ آوی وقت اوسکا اور جنازہ جسوقت کہ تیار ہوا اور عورت بن خاوند کی جسوقت کہ پاوی تو واسطی اوسکی ہم قوم روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** جنازہ جسوقت تیار ہو کہا اشرف نی کہ یہہ دلیل ہے اسپر کہ نماز جنازہ کی نہین مکروہ ہی اوقات مکروہہ مین یہہ نقل کیا طیبی شافعی نی اور اسیطرح ہمارے نزدیک ہے ہی کہ جسوقت جنازہ آوی اوقات مکروہہ مین یعنی وقت طلوع اور غروب ہونی آفتاب کی اور ٹہیک دوپہر کو تو نہین مکروہ ہی نماز اوسپر لیکن جب پہلی ان وقتونکی آویگا اور نماز ان وقتونمین پڑہینگی تو مکروہ ہے اور یہی حکم سجدۂ تلاوت کا ہی اور بعد نماز صبح کی اور پہلی اوسکی اور بعد عصر کی سوای اوقات مکروہہ کی دونو چیزین نہین مکروہ مین مطلق اور ایم کہتی ہین عورت بن خاوند کو یعنی خواہ بن بیاہی ہو خواہ رانڈ ہو خواہ خاوند نی طلاق دیدی ہو اور طیبی نی کہا ہی کہ ایم اوسکو کہتی ہین کہ جسکی زوج نہو مرد ہو یا عورت ہو ثیب ہو یا باکرہ ہو اور کفو یہہ ہے کہ مراد ہمبرابر ہو عورت کی اسلام مین اور حریت مین اور صلاح مین اور نسب مین اور کسب مین اور عمل مین ع ح **ف** ای بہائیو ایک عرض اس کتاب کی مولف کی دلکی کانونسی سنو کہ عقیدہ ہی سب اہل سنت وجماعت کا کہ ادنی سنت کی انکار کرنیسی یا اوسکی حقیر جاننی سی آدمی کافر ہو جاتا ہی اور نکاح کر دینا عورت کا ایسی سنت ہی کہ اکثر حدیثون مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسکی تاکید فرمائی ہی پس عجب ہے کہ جو کوئی دعوی اسلام کا کری وہ ایسی سنت کو ترک کری پیغمبر صاحب کے سنت کا لحاظ نہووی اور لوگونکی طعنہ کا خیال ہووی لوگونکی طعنہ سی کبہی نہین بچا جاتا ہی بلکہ دانشمند کو چاہیی کہ اسکو بہی فخر اپنا جانی کہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم پر اور اچہی لوگون پر عوام طعن کرتی رہی ہین اور وہ بجا آوری احکام الہی مین ہرگز قصور نہ کرتی تہی چنانچہ ایک بزرگ کا حال سنا ہی کہ اونہون نی اپنی بیٹی کا نکاح ایک مریدسی جسکی سی کر دیا تہا تلک کہ بیوی سی بہی اطلاع نکی جب اونکی بیوی نی سنا تو کہا بڑی تہا کہ

ناک کتائی ہوئی اور بہت سی باتین بنائین جیسیکہ معمول ہی ان عورتون ناقص العقل والدین کا وہ بزرگ باہر تشریف لائی اور مریدونسی پوچھاکر بہائیون میرکموہنہ ناک بہی ہی یا نہین وہ متعجب ہوئی اور کہا ان ہی فرمایاکہ بیوی میری کہتی ہی کہ تمہاری ناک کٹ گئی غرض اونکی یہہ تہی کہ لوگونکی کہنے سے جو بات کہ حقیقت مین بری نہین ہوتی ہی وہ بری نہین ہوجاتی اور اوسکی کرنیوالی کی شخصیت مین بٹا نہین لگتا اور حضرت مولانا عبدالقادر رحمہ اللہ نی وانکو ااالامی کی فاید بہین ترجمہ سی حدیث کا لکہا ہی وہ یہہ ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای علی تین کام مین دیر نکر نماز فرض جب وقت آوی جنازہ جب موجود ہو رانڈ عورت جب مرد ملی اوسکی ذات کا جو کوئی دوسرا خاوند کرنیکو عیب کری اوسکا ایمان سلامت نہین اور جو نیک ہون لونڈی غلام یعنی بیاہ دینی سی مغرور نہوجاوین اور تمہارا کام نہ چہوڑ دین یعنی اگر اونپر اعتماد ہو کہ یہہ نیک بخت بیاہ دینی سی کام نہ چہوڑ دینگی تو اونکا بہی نکاح کردو وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم اول وقت نماز کا سبب خوشنودی اللہ کا ہی اور آخر وقت سبب معاف کرنی اللہ کا ہی روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** مراد اول وقت سی اول وقت مختار ہی یہہ اس لیے کہا کہ حنفیہ کی نزدیک جو بعضی نمازونکو تاخیر کرتی ہین یعنی صبح کو اور ظہر کو گرمی مین پس وہ مستثنی ہی اس لیے کہ اوسکا اول وقت مختار نہین اونمین تاخیر ہی مختار ہی اور وقت آخر سبب عفو کا ہی وقت آخر سی مراد وقت کراہتہ کا ہی مثل متغیر ہونی افتاب کی عصر مین اور عشا پڑہنی بعد آدہی رات کی پس یہہ سبب عفو کا ہی یعنی خیر مواخذہ اسپر نہین ہونیکا کہ نماز ذمہ سی ادا ہوگئی وَعَنْ اُمِّ فَرْوَةَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ لِاَوَّلِ وَقْتِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا يُرْوَى الْحَدِيْثُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ وَهُوَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ اور روایت ہی ام فروہ سی کہا پوچہی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کونسا عمل افضل ہی یعنی بہت ثواب رکہتا ہی فرمایا نماز اول وقت پڑہنی روایت کی یہہ احمد و ترمذی و ابو داودنی اور کہا ترمذی نی نہین روایت کیجاتی یہہ حدیث مگر حدیث عبداللہ بن عمر عمری سی اور وہ نہین قوی نزدیک محدثون کی **ف** نماز اول وقت یعنی بعد ایمان کی افضل یہی ہی اگر ساتہہ جماعت کی میسر ہو اور بعضی حدیثونمین اور عملونکو بہی افضل فرمایا ہی وہان افضلیت اضافی مراد ہی یعنی بعضا عمل بعضی حیثیت اور جہت کر فضیلت رکہتا ہی اور عملونپر اور بعضا عمل اور حیثیت اور جہت سی فضیلت رکہتا ہی اور نماز افضل ہی علی الاطلاق یعنی ہمہ وجوہ یہہ افضل ہی بعد ایمانکی سب اعمال پر اور نسب عبداللہ کا یون ہی عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر الخطاب بن عبداللہ حضرت عمر کی اولاد مین سی ہی اس لیے اسکو عمری کہا اور ترمذی نی تو لیس بالقوی کہا اور اورون نی کہا ہی بلکہ یہہ حدیث صحیح ہی نقلہ ابن الملک رح ع ؛ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً لِوَقْتِهَا الْاٰخِرِ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہا نہین نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کوئی نماز آخر وقت دوبار یہانتک وفات دی اونکو اللہ تعالی نی روایت کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی جب حضرت نماز پڑہتی وقت مختار ہی مین پڑہتی تہی مگر ایکبار آخر وقت مین پڑہی ہی بیان جواز کی لیی شاید کہ حضرت عائشہ نی اور نماز کو اسمین نہین گنا ہی کہ جو حضرت نی جبرئیل کی ساتہہ آخر وقت پڑہی تہی کیونکہ وہ وقت معلوم کرنیکی لیی اتفاق ہوا تہا اور ایکبار ایک سایل کو اول وقت اور آخر وقت پڑہا کر دکہائی وہ بہی اسمین محسوب نہین کہ وہ تعلیم کی لیی تہی سوای ان دوبار کی ایکدفعہ پڑہی آخر وقت تاکہ معلوم کرلین کہ یہانتک جائز ہوجاتی ہی ع وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اُمَّتِيْ بِخَيْرٍ

اَوْ قَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ اِلٰى اَنْ تَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنِ الْعَبَّاسِ
اور روایت ہی ابی ایوب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہیگی امت میری ساتھہ بھلائی کی یا فرمایا فطرۃ پر یعنی طریقہ اسلام پر
جب تک کہ نہ دیر کرینگی مغرب کو یہانتک کہ بہت ہوں ستارے روایت کی یہہ ابوداؤد نی اور روایت کی یہہ دارمی نی عباس سے **ف** اس
سے معلوم ہوا کہ بمجرد ستارہ نکلنی کی کراہت نہین ہوتی جب گتھنگی ہوتی ہین کراہت آجاتی ہی اور حضرت نی جو کیا تاخیر کی تہی بیان
جواز کی لیے کی تہی والا اول ہی وقت پڑہتی تہی ع **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْ نِصْفِهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر نہ مشکل جانتا مین امت اپنی پر البتہ حکم کرتا اونکو یعنی وجوبا یہہ کہ
تاخیر کرین نماز عشا کو تہائی رات تک یا آدہی رات تک روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **وعن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِمُوْا بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّكُمْ قَدْ فُضِّلْتُمْ بِهَا عَلٰى سَائِرِ الْاُمَمِ وَلَمْ تُصَلِّهَا اُمَّةٌ قَبْلَكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ
اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تاخیر کرو تم اس نماز کو یعنی عشا کو پس تحقیق تم بزرگی دیئے گئی
ہو ساتھہ اس نماز کی تمام امتوں پر اور نہین پڑہی یہہ نماز کسی امت نی پہلی تمہاری روایت کی یہہ ابوداؤد نی **ف** پہلی جبریل کی حدیث مین گذرا
ہے کہ اونہوں نی حضرت کو پانچوں نمازین پڑہا کر کہا ہذا وقت الانبیاء من قبلک اوس سے معلوم ہوتا ہی کہ عشا اگلی نبیا کے وقت مین بہی پڑہتی
تہے اور اس سے معلوم ہوا کہ یہہ خاص اسی امت پر فرض ہوئی تطبیق ان دونوں حدیثوں مین محدثین نی یوں دی ہی کہ عشا خاص اگلی
رسول ہی پڑہتی تہی کہ یہہ امت سی زیادہ اونپر واجب تہے اونکی امت پر واجب نتہے جیسیکہ نماز تہجد کی واجب تہے رسول خدا صلعم پر نزدیک بعضوں
کے اور نہین واجب ہمپر پس اوس حدیث مین جو فرمایا کہ ہذا وقت الانبیاء من قبلک اوس سے عشا کا واجب ہونا امتوں پر نہ نکلا بلکہ یہہ نکلا کہ انبیا
پڑہتی تہی اور اوسمین جو فرمایا کہ یہہ نماز نہین پڑہی کسی امت نی پہلی تمہاری اس سے انکار اگلی انبیا کی پڑہنی کا نہ نکلا بلکہ یہہ نکلا کہ اور امتین
نہ پڑہتی تہین خاص یہی امت پڑہتی ہی پس دونوں حدیثوں مین تعارض نہ باقی رہا اور اوس حدیث مین ساتہہ لفظ ہذا کی اشارہ ہی طرف
وقت اسفار کی کہ اوسمین شریک ہین تمام انبیا اور امتیں اونکی بخلاف اور وقتوں کی کذا قال الطیبی ؛ ع ؛ **وعن** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ
قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهَا
لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہا مین خوب جانتا ہوں وقت اس نماز کا یعنی عشا پچہلے
کا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی اس نماز کو وقت ڈوبنی چاند تیسری تاریخ کی روایت کی یہہ ابوداؤد اور دارمی نی **ف** تیسری
شب کو چاند قریب پانچویں حصہ رات کی غروب ہوتا ہی پس یہہ حدیث بہی دلالت کرتی ہی تاخیر عشا پر اور اسکو عشا پچہلی اس لیی کہا کہ کبہی مغرب
کو بہی عشا کہتی ہین پس نسبت اوسکی یہہ عشا پچہلی ہی ح **وعن** رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهُ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِيُّ وَلَيْسَ عِنْدَ النَّسَائِيِّ فَاِنَّهُ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ
اور روایت ہی رافع بن خدیج سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روشنی مین پڑہو نماز فجر کو پس تحقیق روشنی مین پڑہنا نماز
کا بہت بڑا ہی واسطی ثواب کی روایت کی یہہ ترمذی ابوداؤد دارمی نی اور نہین نزدیک نسائی کی یہہ لفظ فانہ اعظم للاجر **ف** ظاہر عبارت
اس حدیث کی سے یہی معلوم ہوتا ہی کہ نماز فجر شروع اسفار یعنی روشنی مین کری ظاہر مذہب حنفیہ یہی ہی کہ شروع اور ختم دونوں اسفار

مین ہون اور امام طحاوی کہ ائمہ مذہب ہمارے سی ہین وہ کہتی ہین کہ ابتدا غلس یعنی تاریکی مین کری اور ختم اسفار مین یعنی قراءۃ طویل پڑہی
تا پڑہتی پڑہتی صبح روشن ہوجاوی کہا ہی علمائی کہ یہہ تاویل اولی و احسن ہے کہ اس سی تطبیق حدیثون مین ہوجاتی ہی اور ایک اور وجہہ
تطبیق کی حدیث سی کہ بیچ شرح السنۃ کی واقع ہی معلوم ہوتی ہی کہ باعتبار دو زمانہ کی ہی یعنی زمانہ جاڑی کی مین غلس مین نماز فجر کا پڑہنا بہتر ہی
اور زمانہ گرمی کی مین اسفار کرنا بہتر ہی چنانچہ حدیث شرح السنۃ کی یہہ ہے قال معاذ بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن فقال اذا کان
فی الشتاء فغلس بالفجر واطل القراءۃ قدر ما یطیق الناس ولا تملہم واذا کان فی الصیف فاسفر بالفجر فان اللیل قصیر والناس نیام فامہلہم حتی
ادرکوا یعنی الصلوۃ اور حد اسفار کی ہماری علما سی یہہ منقول ہی کہ اتنا وقت ہو کہ قراءۃ مسنون کہ چالیس سے ساٹہہ یا سو آیتون تک ہے اوسمین ساتہہ
ترتیل کی پڑہ لی اور بعد فراغ نماز کی اگر طہارت مین خلل معلوم ہو تو ممکن ہو اعادہ وضو کا اور نماز کا اوسطرح مذکور کی پہلی طلوع ہونی

آفتاب کی ع ح **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** رافع بن خدیج قال کنا نصلی العصر مع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ینحر الجزور فتقسم عشر قسم ثم تطبخ فناکل لحما نضیجا قبل مغیب الشمس متفق علیہ
اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہا تہی ہم نماز پڑہتی عصر کی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کی پہر ذبح کیا جاتا اونٹ پس تقسیم کیا جاتا
دس حصی پہر پکایا جاتا پہر کہاتی ہم گوشت پکا ہوا پہلی چہپنی آفتاب کے روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا
ہے کہ عصر جلدی پڑہتی ہونگی بوقت پہنچنی سایہ کی ایک مثل کو یا تہوڑی دیر کی بعد جیسا کہ مذہب ائمہ ثلثہ و صاحبین کا ہی اور ایک روایت
امام اعظم صاحب سے بہی یہی ہی اور فتوی بہی بعضون نی اسپر دیا ہی اور روایت مشہور امام اعظم صاحب سے یہہ ہی کہ بعد دو مثل کی وقت ہوتا ہے
اونکیطرف سی تاویل اسکی یہہ ہوسکتی ہی کہ شاید یہہ گرمیونکی موسم مین کرتی ہونگی کہ دن بڑا ہوتا ہی اور ابن ہمام نی شرح ہدایہ مین لکہا ہی کہ جب
عصر پڑہی پہلی متغیر ہونی آفتاب کے تو باقی وقت مین غروب تک مثل اس عمل کی ہونا ممکن ہے جیسی ماہر پکانیوالون کو کہ امیرون کی ساتہہ
سفرون مین اسطرح عمل کرتی ہین دیکہا ہوگا وہ اسکو بعید نہین جانتی کا شرح ؛ **وعن** عبد اللہ بن عمر قال مکثنا
ذات لیلۃ ننتظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ العشاء الاخرۃ فخرج
الینا حین ذہب ثلث اللیل او بعدہ فلا ندری اشیء شغلہ فی اہلہ او غیر ذلک
فقال حین خرج انکم لتنتظرون صلوۃ ما ینتظرہا اہل دین غیرکم ولولا
ان یثقل علی امتی لصلیت بہم ہذہ الساعۃ ثم امر المؤذن فاقام الصلوۃ وصلی رواہ مسلم
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر رض نی کہا تہی ہم ایک رات انتظار کرتی رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کا وقت نماز عشا پچہلے کی پس نکلی حضرت
طرف ہماری اوسوقت کہ گئی تہائی رات یا بلکہ بعد اوسکی پس نہ جانا ہمنی کہ کچہہ چیز تہی کہ مشغول کیا تہا اونسی اونکو بیچ اہل ونکی کی یعنی
باز رکہا تہا موافق عادت کی سویری نماز پڑہنی سی یا سوا اسکی یعنی یا ذات شریف کو کچہہ عذر پیش آیا تہا کہ اوسنی باز رکہا پس فرمایا
جسوقت کہ نکلی تحقیق تم منتظر ہو نماز کی نہین انتظار کرتا اوسکا کوئی اہل دین مین سی سوائے تمہاری اور اگر نہو تا گران امت میری پر
البتہ نماز پڑہتا مین ساتہہ اونکی سوقت یعنی لازم کرتا کہ اسیوقت پڑہا کرون پہر حکم کیا موذن کو پس تکبیر کہی نماز کی اور نماز پڑہے
روایت کی یہہ مسلم نی **ف** نہین انتظار کرتا اوسکا کوئی اہل دین مین سی سوای تمہاری یعنی یہود و نصاری وغیرہ سوا تمہاری کوئی
انتظار اسکا نہین کرتی اسلیی کہ نماز عشا مخصوص اسی امت مرحومہ کی ہی پس جتنا انتظار زیادہ کروگی ثواب زیادہ پاؤگے

کہ وقت آرام کا ہی مشقت اسمین زیادہ ہوتی ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ پڑہنا نماز عشا کا تہائی رات مین افضل ہی جیسکہ مذہب
امام اعظم رح کا ہی اور کبہی حضرت اول وقت مین پڑہتی تہی جبکہ حاضر ہوتی تہی اکثر صحابہ جیسکہ اور حدیث مین آیا ہی کہ جو صحابہ اول جمع
ہوتی تہی اول نماز پڑہتی تہی اور جو دیر کر جمع ہوتی تہی دیر کر پڑہتی تہی امام احمد کا مذہب یہی ہی ح ع **وعن** جابر بن سمرة قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الصلوات نحوا من صلاتكم وكان يؤخر العتمة بعد صلاتكم
شيئا وكان يخفف الصلاة رواه مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا تہی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی نمازین مانند یعنی قریب نمازون تمہاری کی یعنی رعایت اوقات مین باقی صفات مین اور تاخیر کرتی عشا کو بعد
نماز تمہاری کی کچھہ اور تہی سبک پڑہتی نمازین روایت کی یہہ مسلم نی **ف** جابر نی عشا کو عتمہ کہا باوجودیکہ منع آیا ہی اس سی شاید کہ یہہ پہلے
پہنچنے نہی کی انکو کہا ہو یا اس لیے کہ یہہ نام مشہور تہا لوگونمین اس سے اچھی طرح پہچان لینگے اور یہہ حدیث صریح دلالت کرتی ہی تاخیر عشا پر
اور تہی سبک پڑہتی نماز کو یعنی چہوٹی سورتین پڑہتی کہا ابن حجر نی کہ یہہ اس صورتمین تہا کہ امام ہوتی واسطی رعایت ضعیفوں کی قراۃ سبک
پڑہتی اور یہہ بات باعتبار اکثر کی کہی ہی اس لیے کہ سورہ اعراف بہی مغرب کی دو رکعتونمین حضرت سی پڑہنی آئی ہی کہتا ہون مین کہ یہہ بہی لوگونمین
سبک سے تہی یعنی حضرت کی ساتہہ نماز مین ایسی کیفیت آتی ہی کہ طول قراۃ مین لوگونکو رنج نہین معلوم ہوتا تہا بلکہ باری شوق کی طالب زیادتی کی
رہتی تہی بخلاف اور ونکی نماز کی کہ اوسمین یہہ بات ہونی مشکل ہی ؛ ع **وعن** ابي سعيد قال صلينا مع رسول الله صلى الله
عليه وسلم صلوة العتمة فلم يخرج حتى مضى نحو من شطر الليل فقال خذوا مقاعدكم فاخذنا مقاعدنا فقال ان
الناس قد صلوا واخذوا مضاجعهم وانكم لن تزالوا في صلوة ما انتظرتم الصلوة ولولا ضعف الضعيف وسقم
السقيم لاخرت هذه الصلوة الى شطر الليل رواه ابوداود والنسائي اور روایت ہی ابی سعید سے کہا نماز پڑہی ہمنی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی نماز عشا کی یعنی ارادہ کیا ہمنی کہ جماعت سے نماز عشا کی پڑہین ہم حضرت کی ساتہہ پس نہ تشریف لائی یہانتک کہ گذری قریب آدہی رات کی فرمایا لازم پکڑو سی ہر
جگہہ بیٹہنی اپنی کی پس لازم پکڑی ہم جگہہ بیٹہنی اپنی کی یعنی اپنی جگہونسی متفرق نہ ہوئی ہم پس فرمایا تحقیق لوگ نماز پڑہ چکی ہین اور پکڑی انہون نی جگہہ سونی اپنی کی اور
تحقیق تم ہمیشہ ہو نماز مین جبتک کہ ہو منتظر نماز کی یعنی حکم اور ثواب نماز ہی کا حاصل ہی اور اگر نہ ہوتا ضعف ضعیف کا اور بیماری بیمار کی البتہ دیر کرتا مین اس نماز
کو آدہی رات تک روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** لوگ نماز پڑہ چکی ہین یعنی نماز شام کی پڑہ کر سو رہی جیسکہ گذر چکا ہی کہ کوئی اہل دین مین سے انتظار
نہین کرتی ہین نماز عشا کا اور ممکن ہی کہ کہا جاوی یہہ معنی ہین کہ اور محلونکی لوگ کہ اس مسجد مین حاضر نہین ہین نماز عشا کی پڑہ کر سو رہے یہہ
معنے مناسب تر ہین ساتہہ قول مابعد کی وانکم لن تزالوا آخر تک اور اس حدیث سی بہی معلوم ہوتا ہی کہ تاخیر عشا کی آدہی رات تک روا ہے
بلکہ مستحب ہے واسطی حاصل ہونی مشقت کی بیچ عبادت حق کی ؛ ح **وعن** ام سلمة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
اشد تعجيلا للظهر منكم وانتم اشد تعجيلا للعصر منه رواه احمد والترمذي اور روایت ہی ام سلمہ سی کہا
تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت جلدی کرتی واسطی ظہر کی تمسی یعنی سوای گرمی کی اور تم بہت جلدی کرتی ہو واسطی نماز عصر کی آنحضرت
سے روایت کی یہہ احمد ترمذی نی **ف** مقصود رغبت دلاتا ہی اوپر التزام اتباع کی ہر جا اور یہہ حدیث بہی دلالت کرتی ہی اوپر مستحب
ہونی تاخیر عصر کی جیسکہ مذہب ہمارا ہی ؛ ع **وعن** انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان الحر ابرد
بالصلوة واذا كان البرد عجل رواه النسائي اور روایت ہی انس سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

حسوقت کہ ہوتی گرمی ٹھنڈی وقت نماز پڑہتی اور حسوقت کہ ہوتی سردی جلدی کرتی نماز کو روایت کی یہہ نسائی نی **ف** حدیثین جو ظہر کی جلدی پڑہتی اور دیر کر کے پڑہنی مین وارد ہوئی ہین اسحدیث سی تعارض اونکا رفع ہو جاتا ہی کہ سردی مین جلدی پڑہتی اور گرمی مین دیر کر کے **وعن** عُبادۃَ بنِ الصَّامِتِ قالَ قالَ لِی رسولُ اللہِ صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّم اِنَّہا سَتَکُونُ علیکُم بعدِی اُمَراءُ یَشغَلُہُم اَشیاءُ عنِ الصَّلوٰۃِ لِوَقتِہا حتّٰی یَذہَبَ وَقتُہا فَصَلُّوا الصَّلوٰۃَ لِوَقتِہا فقالَ رَجُلٌ یا رسولَ اللہِ اُصَلِّی مَعَہُم قالَ نَعَم رواہُ ابوداؤد اور روایت ہی عبادہ بن الصامت سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ہونگی تمپر پیچہی میری سردار یاز رکہینگی اونکو چیزین یعنی خواہش نفسانیان وقت پر یعنی مستحب وقت پر نماز پڑہنی سی یہانتک کے جاتا رہیگا وقت اوسکا یعنی وقت کراہت کا آجاویگا پس پڑہو نماز اپنی وقت پر یعنی اگرچہ تنہا ہو لیکن اسطرح کہ فساد نہ برپا ہو پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ نماز پڑہو نمین ساتہہ اونکی فرمایا کہ ہان یعنی تا زیادہ ثواب ملے اور فتنہ نہ اوٹہی روایت کی یہہ ابوداود نی **وعن** قَبِیصَۃَ بنِ وَقَّاصٍ قالَ قالَ رسولُ اللہِ صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّم یَکُونُ علیکُم اُمَراءُ مِن بَعدِی یُؤَخِّرُونَ الصَّلوٰۃَ فَہِیَ لَکُم وَہِیَ علیہِم فَصَلُّوا مَعَہُم ما صَلَّوا القِبلَۃَ رواہُ ابوداؤد اور روایت ہی قبیصہ بن وقاص سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہونگی تمپر سردار پیچہی میرے تاخیر کرینگی نماز کو یعنی وقت مستحب سے پس وہ فائدہ ہی واسطی تمہاری اور وہ وبال ہی اونپر پس نماز پڑہو ساتہہ اونکی جبتک کہ نماز پڑہین وہ طرف قبلہ کے یعنی کعبہ کی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** پس وہ فائدہ ہی یعنی اگر پہلی اونکی وقت پر تمنی نماز پڑہ لی اور پہر اونکی ساتہہ پڑہی تو یہہ تمہاری لیی نفل ہوئی ثواب زیادہ پاوگی اور اگر پہلی نہ پڑہی اونکی ساتہہ ہی پڑہی تو بہی تمہین مضر نہین کیونکہ تمنی واسطی خوف فتنہ اور دفع مفسدہ کی پڑہی اور وہ وبال ہی یعنی مضر ہی اونکو کیونکہ قادر تہی اسپر کہ تاخیر نہ کرتی اور پہر باز رکہا اونکو امور دنیائی امر عقبی سی ۱۲ ح ع ہ **وعن** عُبَیدِ اللہِ بنِ عَدِیِّ بنِ الخِیارِ اَنَّہٗ دَخَلَ علٰی عُثمانَ وَہُوَ مَحصُورٌ فقالَ اِنَّکَ اِمامُ عامَّۃٍ وَنَزَلَ بِکَ ما تَرٰی وَیُصَلِّی لَنا اِمامُ فِتنَۃٍ وَنَتَحَرَّجُ فقالَ الصَّلوٰۃُ اَحسَنُ ما یَعمَلُ النّاسُ فاِذا اَحسَنَ النّاسُ فَاَحسِن مَعَہُم وَاِذا اَساؤُوا فَاجتَنِب اِساءَتَہُم رواہُ البخاری اور روایت ہی عبید اللہ بن عدی بن خیار سی یہہ کہ وہ داخل ہوا حضرت عثمان پر اور وہ تہی گہری ہوئی یعنی اپنی مکان مین جن ایام مین کہ شہید ہوئی پس کہا تحقیق تم امام ہو سبکی اور پہنچی ہے تمکو وہ چیز کہ دیکہتی ہو یعنی بلا اور حادثہ اور نماز پڑہاتا ہمین امام فتنہ کا اور گناہ جانتی ہین ہم یعنی اوسکی ساتہہ نماز پڑہنی پس فرمایا نماز بہتر ہی اوس چیز کی کہ عمل کرتی ہین لوگ پس جسوقت کہ نیکی کرین لوگ پس نیکی کر ساتہہ اونکی اور جب برائی کرین پس بچ برائی اونکی سی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** امام فتنہ کا یعنی سردار باغیون اور فتنہ کا نام اوسکا کنانہ بن بشر تہا اور حاصل اخیر حدیث کا یہہ ہے کہ لوگونکی ساتہہ نیکی مین شریک رہ بدی مین اور یہہ بات حضرت عثمان رض سی بسبب نہایت دینداری اور انصاف کی صادر ہوئی کہ ایسی حالت مین بہی اونکی بہلائی کو اچہا کہا اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ نماز پڑہنی پیچہی ہر نیک و بد کی جائز ہی جیسا کہ مذہب ہے اہل سنت و جماعت کا

باب یہہ باب ہے بیچ تتمہ فضائل نماز کی اور اوقات اوسکی

الفصل الاول فصل پہلے

عن عُمارَۃَ بنِ رُوَیبَۃَ قالَ سَمِعتُ رسولَ اللہِ صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّم یقولُ لَن یَلِجَ النّارَ اَحَدٌ صَلّٰی قَبلَ طُلُوعِ الشَّمسِ وَقَبلَ غُرُوبِہا یَعنِی الفَجرَ وَالعَصرَ رواہُ مسلم اور روایت ہی عمارہ بن رویبہ سی کہا سنا مینی رسول خدا صلعم سی کہ فرماتی تہی ہرگز نہ داخل ہوگا آگ مین وہ شخص کہ نماز پڑہی پہلی نکلنی آفتاب کے اور پہلی چہپنی آفتاب کے یعنی نماز فجر اور عصر روایت کی مسلم نے **ف** یعنی جو کوئی ہمیشہ پڑہی یہہ دونون نمازین وہ جہنم کو نہ جاوی ظاہر اسحدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ جو کوئی ان دونون نماز پر

مداومت کریں ہرگز دوزخ میں نہیں داخل ہونیکا نہ بسبب ترک اور نماز دن کی اور نہ بسبب کرنی اور گناہونکی ولیکن جمہور علما کی نزدیک یہہ بات ٹھہری ہوئی ہی کہ نمازین صغیرہ گناہونکو دور کرتی ہین نہ کبیرہ کو پس طیبی نی اسکی یہہ توجیہہ بیان کی ہی کہ صبح کو آدمی ارام مین ہوتا ہی اور عصر کیوقت تجارۃ مین مشغول ہوتا ہی پس جو کوئی باوجود ان موانع کی محافظت کرتا ہی ان دونون نمازونکی تو ظاہر حال اوسکا مقتضے اسکا ہوتا ہی کہ اور عملونمین بہی کمی زیادتی نہین کریگا جیسیکہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی وَالصَّلٰوۃُ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ یعنے اور نماز باز رکہتی ہے بیحیائی اور بُری باتون سی پس بخشش کیجاتی ہی وسکی اور آگ مین نہین داخل ہونیکا اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد مبالغہ ہی بیچ بیان کرنی فضیلت ان دو نمازونکی کہ فضیلت انکی جگہہ اس بات کی رکہتی ہی کہ محافظت کرنیوالا انکا ہرگز دوزخ مین نجاوی ولیکن اللہ تعالی جزا دیتا ہی بندونکو ہر عمل پر باوجود اسکی بہی اگر چاہی تو بخش دی ان دونون نمازونکی پڑہنی والے کی جو گناہ کہی ہون ۱۲ ع ح وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابوموسے سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہ پڑہین دو نمازین ٹہنڈی وقت کی داخل ہوگا بہشت مین یعنی صبح اور عصر یا صبح اور عشا روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلٰٓئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلٰٓئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنٰهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنٰهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی آتی ہین بیچ تمہاری فرشتی رات کو اور فرشتی دن کو یعنی واسطی لیجانی اور لکہنی اعمال بندون کی اور جمع ہوتی ہین نماز فجر مین اور نماز عصر مین پہر چڑہتی ہین وہ فرشتی کہ رہتی تہی بیچ تمہاری پس پوچہتا ہی انسی رب انکا یعنی احوال اور اعمال بندونکی اور حال یہہ کہ وہ خوب جانتا ہی احوال بندونکا کسطرح چہوڑا تمنی میری بندونکو پس کہتی ہین وہ چہوڑا ہمنی اونکو اس حالمین کہ وہ نماز پڑہتی تہی اور گئی ہم اونکی پاس اس حالمین کہ وہ نماز پڑہتی تہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف جمع ہوتی ہین فرشتی یعنی صبح کی نماز مین دونو جماعتین فرشتونکی جمع ہوتی ہین ایک تو وہ کہ رات کو رہی تہی تم مین اور ایک وہ کہ دن کی اعمال لکہنی کی لیی آتی ہین اسیطرح عصر مین جمع ہوتی ہین وہ کہ دن کو رہتی تہی اور وہ کہ رات کی عمل لکہنی کی لیی آتی ہین پہر رات کی رہی ہوئی صبح کی نماز کی بعد جاتی ہین اور دن کی عصر کی بعد پس جب جاتی ہین تو اللہ تعالی پوچہتا ہی باوجودیکہ اوسکو سب کام کا علم خوب ہے لیکن پوچہتا ہی واسطی ظاہر کرنی فضیلت کی اور فخر کی آگی ملائکہ کی کہ اونہون نی طعن کیا تہا جب اللہ تعالی نی حضرت آدم کو پیدا کرنا چاہا کہ ایسونکو تو پیدا کرتا ہی کہ خونریزیان کرینگی اور فساد کرینگی زمین مین اور اپنی تعریف کی تہی کہ ہم تیری تسبیح و تقدیس کرینگی اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہی لوگونکو کہ ان دقتونمین ہمیشہ عبادت کیا کرین تا عمل انکی ساتہہ بہلائی کی عرض ہوتے رہین ۱۲ ع ح وَعَنْ جُنْدُبِ الْقَسْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ فَاِنَّهٗ مَنْ يَّطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ يُّدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبَّهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ الْقُشَيْرِيُّ بَدَلَ الْقَسْرِيِّ اور روایت ہی جندب قسری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نماز پڑہی صبح کی پس وہ بیچ ذمہ اللہ کی ہی یعنی بیچ عہد اور امان اوسکی ہی دنیا اور آخرت مین پس نہ طلب کری یعنی نہ مواخذہ کری تمسی اللہ واسطی ذمہ اپنی کی ساتہہ کسی چیز کی پس وہ جسکو کہ طلب کری واسطی ذمہ اپنی کی ساتہہ کسی چیز کی پاویگا اوسکو پہر ڈالیگا اوسکو اوپر مونہہ اوسکی دوزخ کی آگ مین روایت کی یہہ مسلم نی اور بیچ بعضی نسخہ مصابیح کی قشیری ہی بدلی قسری کی ف یعنی جسنے پڑہی

نماز صبح کی پس وہ اللہ تعالی کی عہد وامان مین ہی پس مسلمانو تمکو چاہیی کہ اوس سے بدسلوکی نہ کرین نہ اوسکو قتل کرین نہ اوسکا مال چھینین نہ اوسکی
غیبت کرین نہ اوسکی بی آبروئی کرین اگر اوس سے کسی نی بدسلوکی کی پس وسنی اللہ تعالی کی عہد مین خلل کیا پس اللہ تعالی اوس سی مواخذہ کریگا
اور جس سے اللہ تعالی نی مواخذہ کیا اوسکو کچھہ نجات نہین یا مراد ذمہ سی نماز ہی کہ وہ موجب امان کی ہی یعنی نہ چھوڑو نماز صبح کی پس تم کو طلب نہ کرے گا
بسبب اوسکی عہد وہ جو درمیان تمہاری اور درمیان رب تمہاری کی ہی پس مواخذہ کریگا بسبب اوسکی کسی شی باع **وعن** ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم الناس ما فی النداء والصف الاول ثم لم یجدوا الا ان یستھموا
علیہ لاستھموا ولو یعلمون ما فی التھجیر لاستبقوا الیہ ولو یعلمون ما فی العتمۃ والصبح لاتوھما ولو
حبوا متفق علیہ روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر جانین آدمی کہ کیا کچھہ ثواب ہے اذان دینی مین اور کھڑی
ہونی صف پہلی مین پہر نہ پاوین کوئی وجہہ ترجیح اور زیادتی کی مگر یہہ کہ قرعہ ڈالین اوسپر البتہ قرعہ ڈالین یعنی فضیلت اذان او صف اول کی
ایسی ہے کہ اگر نزاع کرین آپس مین اذان دینی پر اور صف اول کی کہڑی ہونی پر اور قرعہ ڈالین تاکہ جسکی نام پر پڑی تو بجا ہی اور اگر جانین کہ کیا کچھہ
ثواب ہے بیچ سویری جانی کی واسطی نماز ظہر کی البتہ جلدی کرین طرف اوسکی اور اگر جانین کہ کیا کچھہ ثواب ہے بیچ نماز عشا کی اور صبح کی البتہ آوین اون
نمازون مین اگرچہ چلین آپ سرین پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** معنی تہجیر کی اگر یہہ لین گی جو کہ مذکور ہوئی تو یہہ فضیلت سوا گرمی کی
ہوئی گی کیونکہ اوسمین ظہر ٹھنڈی وقت پڑہنی مستحب ہے یا معنی تہجیر کی ہی جلدی کرنا طرف جماعت کی اور بعضون نی تہجیر کی یہہ معنی کہی ہین
کہ جمعہ کی لیے دوپہر کو جانا اور اگرچہ چلین سرین پر یعنی اگر قوت پانوکی چلنی کی نہ رکہین اسطرح آوین کہ جسطرح ضعیف چلتی ہین ح ع ب
وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس صلوۃ اثقل علی المنافقین من الفجر والعشاء ولو یعلمون ما
فیھما لاتوھما ولو حبوا متفق علیہ اور روایت ہی انہین ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی نماز
زیادہ بہاری منافقون پر فجر اور عشا سی اور اگر جانین وہ جو کچھہ کہ بیچ اونکی ہی ثواب البتہ آوین اون نمازون مین اگرچہ چلین سرین پر روایت کی یہہ
بخاری اور مسلم نی **ف** منافقونکی مزاج مین کسل عبادت سی بہت ہوتا ہی اور نماز جو پڑہتی ہین دکہائی سنائی کی لیی پڑہتی ہین اور یہہ
دونون وقت جو ہین استراحت اور لذت نیند اور سردی کی ہین اور اندھیرا ہوتا ہی کہ کوئی کسیکو کم پہچانتا ہی پس اس لیے اونپر یہہ نمازین بہت
بہاری ہین اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ مومن مخلص کو بچنا چاہیی اس خصلت سے تا مشابہت اونکی ساتھہ نہو وی ہ ع **وعن** عثمان رض قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی العشاء فی جماعۃ فکانما قام نصف اللیل ومن صلی الصبح فی جماعۃ
فکانما صلی اللیل کلہ رواہ مسلم اور روایت ہی حضرت عثمان رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی نماز
عشا کی جماعت مین پس گویا کہ قیام کیا آدہی رات اور جسنی نماز پڑہی صبح کی جماعت مین پس گویا کہ نماز پڑہی تمام رات روایت کی یہہ مسلم نی
ف پس ثواب نماز صبح کا زیادہ ہی ثواب عشا سی کو یہہ بیچ حکم نماز پڑہنی تمام رات کی ہی یا مراد یہہ ہی کہ نماز عشا کی ادا کرنیسی ثواب قیام
آدہی رات کا پایا اور نماز فجر کی کہ ادا کی باقی آدہی کا ثواب پایا اور دونوکی پڑہنی سی ثواب تمام رات کا ملا ح ع **وعن** ابن عمر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغلبنکم الاعراب علی اسم صلوتکم المغرب
قال ویقول الاعراب ھی العشاء وقال لا یغلبنکم الاعراب علی اسم صلوتکم العشاء فانھا فی کتاب اللہ
العشاء فانھا تعتم بحلاب الابل رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ غالب آوین

تمپر گنوار اوپر نام یعنی نماز تمہاری کی مغرب کیا راوی نی کہتی تہی گنوار کہ یہہ عشا ہی اور فرمایا حضرت نی کہ نہ غالب آوین تمپر گنوار
نماز تمہاری کی عشا پس تحقیق وہ اللہ کی کتاب مین عشا ہی یعنی اس آیۃ مین و من بعد صلوۃ العشاء نام کا عشا فرمایا ہی پس تحقیق وہ گنوار تاخیر کرتی تہی
بسبب دودہ دوہتی اونٹون کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** مراد گنوارونسی گنوار جاہلیت کی ہین کہ وہ نماز مغرب کو عشا کہتی تہی اور عشا
کو عتمہ پس حضرت نی منع فرمایا کہ تم یہہ نام نہ لیا کرو کہ ہمین غلبہ اونکا لازم آتا ہی کیونکہ جب اونکا نام رکہا ہوا یعنی لگی لوگ گویا وہ غالب ہین کہ تمنی
اونکی بولی اپنی مین جاری کی جو نام لوگ کتاب و سنت مین واقع ہوئی ہین یعنی مغرب اور عشا پس ظاہر نہی اعراب کو ہی ساتہہ غلبہ کرنی کی لیکن
حقیقت مین نہی مسلمانونکو ہی موافقت اونکی سی تا غلبہ اونکا لازم نہ آدی اور اس سی معلوم ہوتا ہی کہ زبان موافق اصطلاح شرع کی درست
کرنی چاہئی اسم جو نام ہین کہ کفار و فجار کی زبان پر جاری ہون اون سی پرہیز کرنا چاہیی ورنہی اور علت نہی کی حضرت نی بیان فرما کر اشارہ فرمایا
اوپر وجہہ نام رکہنی عشا کی عتمہ ساتہہ قول اپنی کی فانہا تعتم بحلاب الابل لفظ تعتم صحیح تر روایت مین ساتہہ صیغہ معروف کی ہی اور عتمہ کہتی ہین تاریکی
کو یعنی وہ اعراب تاریکی مین پڑہتی تہی عشا کو بسبب دودہ دوہنی اونٹون کی کہ بعد چہپنی شفق کی دودہنا شروع کرتی تہی بعد اوسکی پڑہتی تہی اور
ایک روایت مین لفظ تعتم ساتہہ صیغہ مجہول کی ہی یعنی نماز عشا کی تاریکی مین پڑہی جاتی تہی بسبب دودہ دوہنی اونٹونکی پس عتمہ نام اوسوقت
تاریکی کا مشہور تہا عرب مین جب نوبت اسلام کی پہنچی اور نماز اسوقت مین شروع ہوئی اعراب نماز عشا کو صلوۃ العتمہ کہنی لگی پس نہی کی گئی اوس سی
اور مکروہ ہوا یہہ نام واسطی مشابہت کے ساتہہ اہل جاہلیت کی و بعضی حدیثون مین جو لفظ عتمہ کا آیا ہی وہ پہلی نہی کی کہا ہوگا ع ح ع و
عن عَلِیٍّ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ حَبَسُوْنَا عَنْ صَلٰوۃِ الْوُسْطٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰہُ
بُیُوْتَہُمْ وَقُبُوْرَہُمْ نَارًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی علی رضی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دن خندق کی کہ باز رکہا کافرون
نی ہمکو نماز بیچ کی سی کہ نماز عصر کی ہی بہرے اللہ تعالی اونکی گہرونکو اور قبرونکو آگ سی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** دن خندق کی کہ
اوسکو یوم الاحزاب بہی کہتی ہین اس غزوہ کو خندق اسلئی کہتی ہین کہ گرد مدینہ کی خندق کہودی تہی سلمان فارسی کی مشورہ سی اور حضرت خود
بہی اوسکی کہودنی مین شریک ہوتی تہی اور بڑی بڑی رنج اوسمین اوٹہائی شدۃ بہوک کی اور سردی اور محنت کہودنی کی اور یہہ غزوہ سنہ
چار یا سنہ پانچ مین ہوا ہی اوسمین بسبب تردد اور تیر اندازی کی چار نمازین حضرت کی فوت ہوئین کہ ایک اونمین کی عصر بہی تہی حضرت نی واسطی
اظہار زیادتی فضیلت اوسکی کی فرمایا حبسونا آخر تک مطلب اس دعا کا یہہ ہی کہ عذاب دنیا اور آخرت کی مین وہ گرفتار رہین اور حضرت کو جنگ کی حال مین
کفار سی کتنی ہی رنج پہنچی اور بددعا نہ کی اور یہان کی سبب اسکا یہہ ہی کہ یہان حق اللہ کا فوت ہوا کہ نماز ہی اور وہان حضرت کی نفس پاک کا حق
تہا نہ چاہا کہ اپنی نفس کی لئی بددعا کرین اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ صلوۃ وسطی نماز عصر کی ہی اور قول اکثر علما کا صحابہ اور تابعین سی اور قول
ابو حنیفہ کا اور احمد کا اور سوای اونکی کا یہی ہی پس قرآن شریف مین جو آیا ہی حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی لفظ وسطی کی معنی عصر
ہے کے لینگی اور اکثر اختلاف صحابہ اور تابعین کا بیچ تعین اس آیۃ کی کہ واقع ہوا ہی چنانچہ فصل آئندہ مین آویگا پہلی سنی اس حدیث کی ہوویگا کہ اپنی
اجتہاد سی کرتی ہونگی بعد صحت حدیث کی متعین ہوا کہ مراد نماز عصر کی ہی واللہ اعلم ع خ

الفصل الثانی فصل دوسرے

عن ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الْوُسْطٰی صَلٰوۃُ الْعَصْرِ رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ روایت ہی ابن مسعود اور سمرۃ بن جندب سی کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نماز وسطی یعنی جو کہ کلام اللہ مین
مذکور ہی نماز عصر کی ہی روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** کیونکہ درمیان مین ہی دو نماز دن کی اور دو نمازون رات کی ع و **عن** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ تعالیٰ ان قرآن الفجر کان مشہودا قال تشہدہ ملائکۃ اللیل وملائکۃ
النہار رواہ الترمذی ٭ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی تحقیق قران فجر کا ہی حاضر
کیا گیا فرمایا حاضر ہوتی ہین اوسمین فرشتی رات کی اور فرشتی دن کی روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** قران یعنی قراءۃ قران فجر سی مراد نماز
فجر کی ہی اوسکو قران اس لیی کہا کہ قراءۃ ایک رکن اوسکا ہی جیسیکہ رکوع یا سجدہ بعضی جای نماز کو کہا ہی پس فرمایا کہ اوسمین مشہود سی یہہ مراد
ہے کہ فرشتی اعمال لکھنی والی دن کی اور رات کی اوسمین جمع ہوتی ہین چنانچہ اسی باب مین تفصیل سی بیان اوسکا ہوچکا ہی ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** زید بن ثابت وعائشۃ قالا الصلوۃ الوسطی صلوۃ الظہر رواہ مالک
عن زید والترمذی عنہما تعلیقا روایت ہی زید بن ثابت اور عائشہ سی کہا اون دونون نی نماز وسطی یعنی نماز بیچ کی نماز ظہر کی ہی روایت
کی یہہ مالک نی زید سی اور ترمذی نی دونون سی یعنی زید اور عائشہ سی بطریق تعلیق کی یعنی ساتھہ حذف سند کی **ف** اس لیی کہ بیچ مین واقع
ہوئی ہی دونون طرفون دنکی ع **وعن** زید بن ثابت قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الظہر بالہاجرۃ
ولم یکن یصلی صلوۃ اشد علی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا فنزلت حافظوا علی الصلوات
والصلوۃ الوسطی وقال ان قبلہا صلوتین وبعدہا صلوتین رواہ احمد وابوداود اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم پڑہتی نماز ظہر کی سویری اور نہ تھی کہ پڑہین کوئی نماز کہ بہت سخت ہو ظہر سی اوپر اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس اوتری یہہ آیت
محافظت کرو سب نمازون پر اور نماز بیچ والی پر اور کہا زید بن ثابت نی تحقیق پہلی اوسکی دو نمازین ہین اور پیچہی اوسکی دو نمازین ہین روایت کی یہہ
احمد و ابو داود نی **ف** غرض راوی کی اس قول سی یہہ ہے کہ صلوۃ وسطی سی مراد ظہر ہی لیکن ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ بات زید بن ثابت نی
اپنی اجتہاد سی نکالی پس معارض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نص کی نہین ہوسکتی کہ حضرت نی فرمایا صلوۃ وسطی عصر ہی ٭ ع **وعن**
مالک بلغہ ان علی بن ابی طالب وعبد اللہ بن عباس کانا یقولان الصلوۃ الوسطی صلوۃ الصبح رواہ فی الموطا
ورواہ الترمذی عن ابن عباس وابن عمر تعلیقا اور روایت ہی مالک سی پہنچی اونکو یہہ کہ حضرت علی بیٹی ابو طالب کی اور عبد اللہ بن عباس
تھی دونو فرماتی کہ نماز وسطی نماز صبح کی ہی روایت کی یہہ موطا مین اور روایت کی ترمذی نی ابن عباس اور ابن عمر سی بطریق تعلیق
کی **ف** یہہ بہی اجتہاد ہی ان دونو صاحبون کا نص مذکور حضرت کو انکو نہ پہنچی ہوگی بطریق احتمال کی یہہ کہا ہی اور مذہب امام
مالک اور امام شافعی کا بہی یہی ہی اور نووی شافعی نی کہا کہ حدیثین صحیح وارد ہین اسمین کہ صلوۃ وسطی نماز عصر کی ہی اور ماوردی نی
کہ ائمہ شافعیہ کیسی ہی کہا کہ شافعی نی تصریح کی ہی کہ وہ نماز صبح کی ہی ولیکن از بسکہ حدیثون صحیحہ سی ثابت ہوا ہی کہ وہ نماز عصر کی ہی مذہب
شافعی بہی یہی ہوگا بموجب اوس وصیت کی کہ اگر ایک حدیث صحیح پاؤ کہ میری برخلاف اوسکی حکم کیا ہو جانو کہ مذہب میرا وہی ہی کہ حدیث
ساتہہ اوسکی وارد ہوئی اور مارو مذہب میرا دیوار پر ع ح **وعن** سلمان قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
من غدا الی الصلوۃ الصبح غدا برایۃ الایمان ومن غدا الی السوق غدا برایۃ ابلیس رواہ ابن ماجۃ
اور روایت ہی سلمان سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی کہ جو شخص کہ جاوی صبح کو طرف نماز صبح کی لیجاتا ہے
نشان ایمان کا اور جو شخص کہ جاوی طرف بازار کی صبح کو لیجاتا ہی نشان شیطان کا روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** کہا طیبی نی یہہ
تمثیل ہی واسطی بیان کرنی لشکر اللہ تعالیٰ کی اور لشکر شیطان کی کہ جو کوئی صبح کو طرف مسجد کی جاتا ہی گویا کہ اوسنی نشان ایمان کا

اوٹہایا واسطی جنگ شیطان کی اور لشکر اوسکیلے جیسیکہ غازی نشان لیکر چلتی ہین پس یہہ اللہ کی لشکر سی ہی اور جو کوئی صبح کو بازار مین جاتا ہی وہ لشکر شیطان کی سی ہے اوسکا نیزہ اوٹہایا اور شوکت اوسکی بڑہائی اور وہ بیچ سست کرنی دین کے آئی ہی پس یہہ اوسکی حق مین ہی کہ جو کوئی صبح کو بغیر نماز اور وظایف پڑہی بازار مین چلا جاوی اور اگر بعد نماز و وظائف کی جاوی ساتہہ قصد طلب کرنی رزق حلال کی اور دواجہہ نیت بچانے کی وہ آمین نہین داخل ہی بلکہ اللہ ہی کی لشکر مین سے ہی ؛

باب الاذان

باب ہی بیچ بیان اذان کی

ف اذان لغت مین بمعنی خبر کرنیکی ہی اور شرع مین کہتی ہین خبر کرنیکو ساتہہ آنی وقت نماز کی ساتہہ الفاظ مخصوصہ کی اوقات مخصوصہ مین پس نکل گئی اس سے وہ اذان کہ سنت کی گئی ہی واسطی غیر نماز کی جیسیکہ اذان جو لڑکی کی داہین کان مین دیجاتی ہی اور تکبیر بائین کان اور ایسے ہے جو اذان کہ سنت ہی نزدیک غم پہنچنی کی اور بدخلقی کی چنانچہ دیلمی نی روایت کی ہی حضرت علی رضہ سی کہ کہا اونہون نی دیکہا مجکو نبی صلعم نی غمگین پس فرمایا ای ابن ابی طالب مین تجہی دیکہتا ہون غمگین پس حکم کر بعض اہل اپنے کو کہ اذان دیوی تیری کان مین پس تحقیق وہ دفع کرنیکی غم کو فرمایا حضرت علی نی پس آزمایا مینی اسکو پس پایا مینی اسکو ایسا ہی اور کہا ہر راوی اوکی نی حضرت علی تک کہ تحقیق مینی آزمایا اسکو پس پایا اسکو ایسا ہی اور روایت کی دیلمی نی حضرت علی رضہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکا برا ہووی خلق خواہ وہ انسان ہووی یا جانور ہووی پس اذان دو اوسکی کان مین انتہی اور اذان دینی سنت ہی واسطی فرائض کی اور روایت ہی حضرت علی رضہ سی کہ جب آنحضرت معراج کو تشریف لیگئی اور سراپردہ عزت تک پہنچے کہ محل خاص کبریائی حق کا تہا ایک فرشتہ وانسی نکلا آنحضرت نی حضرت جبرئیل سی پوچہا کہ یہہ فرشتہ کون ہی جبرئیل نی کہا سوگند ہی اوس خدا کی کہ تجکو ساتہہ حق کی بہیجا نزدیک تر ہین خلق کا ساتہہ درگاہ عزت کی مین ہون اور مینی نہین دیکہا اس فرشتہ کو جب سے پیدا کیا گیا ہون مین سوای اس ساعت کی پس کہا اوس فرشتہ نی اللہ اکبر اللہ اکبر پردہ کی پیچہی سی آواز آئی کہ راست کہا بندہ میری نی انا اکبر انا اکبر یعنی مین بہت بڑا ہون بعد اوسکی ذکر کیی اوسنی باقی کلمات اذان کی غرض اس روایت کی نقل کرنیسی یہہ ہی کہ اذان حضرت نی شب معراج مین سنی چنانچہ علمائی لکہا ہی کہ تحقیق اسکے یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کلمات اذان کے شب معراج مین سنے لیکن حکم نہوا کہ ان کلمات کو اذان مین نماز کی سیلیے رکہین چنانچہ آنحضرت مکہ مین بغیر اذان کے نماز ادا کرتی رہی یہانتک کہ مدینہ مین تشریف لائی اور اس بات مین صحابہ سی مشورہ کیا اور بعضی صحابیون نی اذان خواب مین سنی یہہ وحی آئی کہ وہ کلمات کہ آسمان پر سنی تہی زمین پر سنت اذان کی ہو وین واللہ اعلم ع ح

الفصل الاول

فصل پہلے

عن انس قال ذکروا النار والناقوس فذکروا الیہود والنصاری فامر بلال ان یشفع الاذان وان یوتر الاقامۃ قال اسمعیل فذکرتہ لایوب فقال الا الاقامۃ متفق علیہ روایت ہی انس سی کہا ذکر کیا صحابہ نی واسطی معلوم کروانی وقت نماز کے آگ کا اور ناقوس کا پس ذکر کیا یہود اور نصاری کا پس حکم کیی گئی بلال یعنی حضرت نی انکو حکم کیا یہہ کہ جفت کہین کلمہ اذان کے یعنے اول اذان مین چار دفعہ اللہ اکبر کہین اور باقی کلمات دو دو بار سوای کلمہ آخر کی یعنی لا الہ الا اللہ کہ وہ ایکبار ہے اور ایک ایکبار کہین کلمے تکبیر کے یعنی سوای اللہ اکبر کی اول مین اور آخر مین کہ وہ دو دو بار ہین کہا اسمعیل نی کہ راویون مین حدیث کی سی ہی اور شیخ ہی بخاری اور مسلم کا پس ذکر کیا مینی اسکا واسطی ایوب کی کہ وہ بہی راوی اس حدیث کا ہی دیکہا تہا اوسنی انس کو پس کہا مگر لفظ قد قامت الصلوۃ کا یعنی سوای اول اور آخر کی تکبیر ون کی اور کلمات تکبیر کی ایک ایکبار کہتی مگر قد قامت الصلوۃ دو بار کہتی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی ف جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائی اور مسجد بنائی تو مشورہ کیا صحابہ سے کہ کوئی چیز نشانی وقت نماز کی لیی مقرر کرنی چاہیی تا اوس سے لوگ

خبردار ہو کہ نماز کی لیی حاضر ہو دین پس بعضون نی کہا کہ آگ روشن کرنی چاہیی ایک جگہہ بلند مین تا او سکو لوگ دیکہہ کر جمع ہو وین یا ناقوس بجایا جایے
تا اوسکی اواز سنکر مسجد مین حاضر ہو دین پہر اونون نی کہا کہ آگ جلانی واسطی اعلام وقت نماز کی عادت یہود کی ہی اور ناقوس عادت نصاری کی
اور اونکی ساتہہ مشابہت کرنی خوب نہین پس متفرق ہوئی لوگ بغیر اتفاق کی اوپر کسی چیز کی پس فکر مند ہوئی عبداللہ بن زید بسبب فکر مند ہونی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر سورہی پس دیکہا ایک شخص کو خواب مین کہ اذان دیتا ہی نماز کی لیی اللہ اکبر اللہ اکبر آخر تک پس انہون نی یہہ حضرت سی عرض
کیا فرمایا کہ یہہ خواب حق ہی اوٹہہ ساتہہ بلال کی پس اذان دو دو لوانکی لیی کہ آواز بلال کی بلند ہی تجہسی پس جب ان دونون نی اذان دی اور سنا
حضرت عمر رضہ نی حاضر ہوئی حضرت کی پاس اور عرض کیا کہ قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا تمکو ساتہہ حق کی نبی کر کر البتہ تحقیق دیکہا مینی مثل اوس چیز
کے کہ عرض کیا عبداللہ نی پس فرمایا حضرت نی فللہ الحمد منقول ہی کہ اوس رات مین گیارہ صحابیون نی اذان کو خواب مین دیکہا اور ناقوس کہتی ہین
اسکو کہ ایک بڑی لکڑی کو چہوٹی لکڑی پر مارتی ہین تا کہ آواز کری اور مشہور یہہ ہے کہ یہود سینگ بجایا کرتی تہی اور آگ جلانی نہین ذکر کی گئی ہی
مگر بیچ حدیث انس رضہ کی پس شاید وہ دو فریق ہونگی ایک فریق آگ جلانی ہونگی اور ایک فریق سینگ بجاتی ہونگی اور یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ کلمات
اذان کی جفت کہی جاوین اور کلمات تکبیر کی طاق اور یہی مذہب ہی اکثر اہل علم کا صحابہ اور تابعین سی اور مذہب زہری اور مالک اور شافعی
اور اوزاعی اور اسحق اور احمد رحمہم اللہ کا اور مذہب امام اعظم اور توابع اونکی کا یہہ ہی کہ کلمات اذان اور تکبیر کی دونون کی جفت ہین دلیل انکی آگی
مذکور ہوئی گی ع ح

وعن اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ قَالَ اَلْقٰی عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التَّاذِیْنَ هُوَ بِنَفْسِہٖ فَقَالَ قُلْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ثُمَّ تَعُوْدُ فَتَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی محذورہ سی کہا سکہلائی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اذان کہنی ساتہہ ذات اپنی کی یعنی بغیر واسطی کسیکی پس فرمایا کہ اللہ
بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے گواہ ہوتا ہون مین یعنی جانتا ہون اور بیان کرتا ہون یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ گواہ ہوتا ہون اسکا کہ نہین کوئی معبود
مگر اللہ گواہ ہوتا ہون اسکا کہ محمد رسول اللہ کی ہین گواہ ہوتا ہون اسکا کہ محمد رسول اللہ کی ہین پہر دوبارہ کہہ گواہ ہوتا ہون اسکا کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ گواہ ہوتا ہون اسکا کہ نہین
کوئی معبود مگر اللہ گواہ ہوتا ہون اسکا کہ محمد رسول خدا کی ہین گواہ ہوتا ہون اسکا کہ محمد رسول خدا کی ہین آؤ تم نماز پر آؤ تم نماز پر آؤ تم مراد ملنی پر آؤ تم مراد ملنی پر اللہ بہت بڑا ہے
اللہ بہت بڑا ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ روایت کیے یہہ مسلم نی **ف** معنے اللہ اکبر کی یہہ ہین کہ وہ بڑا ہی اس سی کہ پہچانی کوئی کنہہ کبریا اور عظمت اوسکی کی یا بڑا ہی اس سی کہ نسبت
کیجاوین طرف اوسکی وہ چیزین کہ نہین لایق ہین اوسکی یا بڑا ہی ہر چیز سی اور ہری اللہ اکبر کی تاکید ہے اذان اور نماز مین اور یہہ کلمہ پہلی بار چار دفعہ کہا جاتا ہی اذان مین نزدیک
ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد اور جمہور علما کی اور امام مالک کی نزدیک دو بار اور اس کلمہ کو چار بار جو کہتی ہین اشارہ ہی اسپر کہ یہہ حکم جاری ہی چارون
طرف اور سرایت کرنیوالا ہی بیچ پاک کرنی خواہشون نفس کی جو کہ مرکب ہے اربع عناصر سی اور معنی حی علی الفلاح کی یہہ ہین آؤ تم طرف خلاصی
کے ہر مکروہ سی اور آؤ طرف ملنی ہر مراد کی اور بعضون نی کہا ہی کہ فلاح کی معنی بقا کی ہین یعنی دوڑو طرف اوس چیز کی کہ سبب خلاصی کی ہی
عذاب سے اور سبب ہے ثواب ملنی کی اور سبب ہے بقا کی آخرت مین کہ وہ چیز نماز ہی اور شہادتین کی دوبار کہنی کو ترجیع کہتی ہین یہہ سنت ہی
اذان مین نزدیک شافعی کی اور مالک کے اور ترجیع مین دوبار شہادتین کو پست آواز سی کہتی ہین اور پہر دو دو بار بلند آواز سی سند انکی یہی حدیث ہے

اور علماء حنفیہ کہتے ہیں کہ یہہ تکرار واسطے تعلیم ابی محذورہ کی تہی نہ واسطے تشریع کی پہلی بار انہوں نے پست کہی حضرت نے فرمایا کہ پہر کہہ اور بلند آواز سے کہہ اور ایک اور حدیث جو ابو محذورہ نے روایت کی ہے اوسمین ترجیع نہین ہے اور حدیث عبداللہ بن زید کی کہ اصل ہے اذان کا بیچ اوسمین بہی ترجیع نہین اور بیچ اذان بلال کی کہ سردار موذنونکی ہین اوسمین بہی ترجیع نہین اور اذان ابن ام مکتوم مین کہ وہ مسجد شریف مین اذان کہتے تہے اور اذان سعد قرظکی مین کہ مسجد قباکی موذن تہے اونمین بہی ترجیع نہین مذکور اور اذان ابی محذورہ کا ایک قصہ ہے کہ اوس سے بہی ظاہر ہوتا ہے کہ تکرار شہادتین کی تعلیم کے لیے تہی وہ قصہ شرح عربی شیخ عبدالحق کہ میں مذکور ہے ع ح

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابن عمر قال کان الاذان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرتین مرتین والاقامۃ مرۃ مرۃ غیر انہ کان یقول قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ رواہ ابوداؤد والنسائی والدارمی اور روایت ہے ابن عمر سے کہا تہے کلمات اذان کی بیچ زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دو دو بار اور کلمات تکبیر کی ایک ایکبار سوا اسکی کہ کہتا تہا موذن قد قامت الصلوۃ دو بار یعنی کہڑی ہوئی نماز روایت کی یہہ ابوداؤد و نسائی و دارمی نے **ف** یہہ جو کہا کہ کلمات اذان کی حضرت کی زمانہ مین دو دو بار تہے تو مراد یہہ ہے کہ اللہ اکبر اول مین چار بار اور لا الہ الا اللہ اخیر مین ایکبار اور باقی کلمات دو دو بار اور سوا اسکی کہ کہتا موذن قد قامت الصلوۃ دو بار لائق تہا کہ تکبیر کو بہی مستثنی کرتے کہ وہ بہی اول و اخیر مین مکرر ہے بلا اختلاف ع **وعن** ابی محذورۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم علمہ الاذان تسع عشرۃ کلمۃ والاقامۃ سبع عشرۃ کلمۃ رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی والدارمی وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی محذورہ سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سکہلائی اونکو اذان انیس کلمے اور تکبیر سترہ کلمے روایت کی یہہ احمد ترمذی ابوداؤد نسائی دارمی ابن ماجہ نے **ف** اذان کی پندرہ کلمے ہوتی ہین بموجب مذہب حنفی کی اور اسمین انیس مذکور ہوئی تو یہہ ترجیع سمیت ہوتی ہین جیسیکہ مذہب شافعی ہے اور ہماری نزدیک محمول تعلیم پر ہے جیسیکہ اوپر ہو چکا ہے بیان اسکا اور تکبیر کی سترہ کلمے کہی کیونکہ اسمین سے چار کلمہ ترجیع کی دور ہوئی اور دو کلمہ قد قامت الصلوۃ کی زیادہ ہوئی تو سترہ ہوئی پس اذان اس حدیث کی موافق مذہب شافعی کی ہے اور تکبیر موجب مذہب حنفی کی دلیل حنفیونکی تکبیر کہنی مین یہی حدیث ہے اور پہلی حدیث کہ اوسمین کلمہ تکبیر کی گیارہ مذکور ہوئی ہین جیسیکہ مذہب شافعی مین ہے اگر صحیح ہے تو منسوخ ہے ساتہہ اسکی واللہ اعلم ح **وعنہ** قال قلت یا رسول اللہ علمنی سنۃ الاذان قال فمسح مقدم راسہ قال تقول اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر ترفع بہا صوتک ثم تقول اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ تخفض بہا صوتک ثم ترفع صوتک بالشہادۃ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح فان کان صلوۃ الصبح قلت الصلوۃ خیر من النوم الصلوۃ خیر من النوم اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے اوسی ابی محذورہ سے کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ سکہلاؤ مجکو طریقہ اذان کا کہا راوی نے پس ہاتہہ پہیرا اگلی جانب سر اونکی پر فرمایا کہ کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر بلند کر تو ساتہہ انکی آواز اپنی پہر کہہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ پست کر تو ساتہہ انکی آواز اپنی کو پہر بلند کر آواز اپنی کو ساتہہ کلمات شہادت کی کہ وہ یہہ ہین اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ آؤ نماز پڑہنی پر آؤ نماز پڑہنی پر آؤ رستگاری پر آؤ رستگاری پر پس اگر ہو وقت نماز صبح کا کہہ نماز بہتر ہے نیند سے نماز بہتر ہے نیند سے

الله بڑا ہی الله بڑا ہی نہین کوئی معبود سوای اللہ کی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** سر اونکی پر یعنی حضرت نی ابو محذورہ کی سر پر ہاتہہ پہیرا
تا دست مبارک کی برکت اوسکی دماغ کو پہونچی اور یاد رکہی دین کی باتین چنانچہ ایک نسخہ صحیحہ مین ہی فمسح راسی پس وہ موید ہی اس تقریر
کی یا حضرت نی اتفاقا اپنی سر مبارک پر ہاتہہ پہیرا اور راوی نی تمام قصہ بیان کرنہین وہہی بیان کر دیا اور پہلی جو ترجیع کی مقدمہ مین
تاویل کی گئی ہی کہ تکرار شہادتین کی تعلیم کی لیی تہی وہ ظاہر مین منافی اس حدیث کی معلوم ہوتی ہی پس اولی یہہ ہے کہ یون کہا جاوی
کہ بمہتی ترجیح دی ہی اکثر روایتونکو کہ انمین ترجیع نہین اور حدیث ابو محذورہ کی اول واقع ہولی ہی اور اور حدیثین بعد حدیث اوسکی منسوخ
ہے واللہ اعلم اور معنی الصلوة خیر من النوم کی ہین کہ لذت نماز کی بہتر ہی لذت نیند کی سی نزدیک ارباب ذوق وشوق کی ؛ ع **وعن**
بِلَالٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُثَوِّبَنَّ فِي شَيْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ اِلَّا فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ
مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ اَبُوْ اِسْرَائِيْلَ الرَّاوِيْ لَيْسَ هُوَ بِذَالِكَ الْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ اور روایت ہی بلال سی کہا فرمایا
واسطی میری رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی تثویب کر کسی نماز مین مگر بیچ نماز فجر کی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی
ابو اسرائیل راوی نہین وہ ایسا قوی یعنی قابل اعتبار کی نزدیک اہل حدیث کی **ف** تثویب کہتی ہین اسکو کہ آگاہ کری نماز کی لیی بعد آگاہ کرنی کی
پس تثویب کے کتنی قسمین ہین ایک تو یہہ کہ الصلوة خیر من النوم کہنا اذان فجر مین یہہ تثویب اسلیی ہی کہ ایکبار حی علی الصلوة کہکر آگاہ کیا اور پہلایا
دوبارہ الصلوة خیر من النوم کہکر آگاہ کیا پس یہہ تثویب تو حضرت کی زمانہ مین تہی اور سنت یہی ہی بعد اوسکی علماء کوفہ کی نی حی علی الفلاح
حی علی الفلاح کہنا احداث کیا درمیان اذان اور تکبیر کی بعد اونکی ہر ایک قوم نی کچہہ کچہہ موافق عرف کی نکالا لیکن صبح ہی کی نماز مین
کہ وقت غفلت اور نیند کا ہی بعد اوسکی متاخرین نی سب نمازونمین پیدا کیا اور مستحسن رکہا اور متقدمین کی نزدیک یہہ مکروہ ہی کہ احداث
بعد احداث کی ہی اور بدعت ہے حضرت علی رض سی انکار اسکا منقول ہی کہ فرمایا کہ اخرجوا ہذا المبتدع من المسجد یعنی نکالو اس بدعتی کو مسجد سے
یعنے یہہ ایک شخص کو کہا کہ تثویب کہتا تہا اور حضرت ابن عمر سی روایت ہی کہ اونہون نی سنا ایک موذنکو کہ تثویب کرتا تہا غیر فجر مین اور یہہ مسجد
مین تہی پس مسجد سی نکلی اور فرمایا باہر نکلو اس مرد کی گی سی کہ یہہ بدعتی ہی ؛ ع ح **وعن** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ فَاِذَا اَقَمْتَ فَاحْدُرْ وَاجْعَلْ بَيْنَ اَذَانِكَ وَاِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْاٰكِلُ مِنْ
اَكْلِهٖ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهٖ وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهٖ وَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْمُنْعِمِ وَاِسْنَادُهٗ مَجْهُوْلٌ اور روایت ہی جابر سی تحقیق رسول خدا صلعم نی
فرمایا واسطی بلال کی جسوقت کہ اذان کہی تو لیس ٹہر ٹہر کر کہہ اور جسوقت کہ تکبیر کہی تو جلد کہہ اور ٹہر درمیان اذان اپنی کی اور تکبیر اپنی
کی اوسقدر کہ فارغ ہو کہانیوالا کہانی اپنی سی اور پینیوالا پینی اپنی سی اور استنجی والا استنجی اپنی سی جسوقت کہ داخل ہو واسطی قضاء حاجت اپنی
کے اور نہ کہڑی ہو تم واسطی نماز کی یہانتک کہ دیکہو مجکو روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ نہین پہچانتی ہم اسکو مگر حدیث عبد المنعم کی سی اور
اسناد اوسکی مجہول ہی **ف** ٹہر ٹہر کر کہنا اور جدا جدا کہنا کلمات کو بعض اوسکیکو بعض سی ساتہہ سکتہ خفیفہ کی اور کہا ابن حجر نی کہ ترسل
کرا وسمین کہ کہی تو کلمات واضح واضح لغۃ پہنچنی کی کہ تجاوز کری حد سے اور اسی سبب سے تاکید ہی موذنونپر کہ احتراز کرین غلطیونسی کہ بعضی اونکی
کفر ہین اوسکی لیی کہ قصد اکری اونکو جیسیکہ مد کرنا ہمزہ اشہد کیکہ یہہ استفہام ہو جاتا ہی یعنی یہہ معنی ہوتی ہین کہ کیا گواہی دونمین اور مد کرنا
اکبر کو کہ جمع کبر بالفتح کی ہو جاتی ہی اور اوسکی معنی ہین طبل کہ اوسکا ایک موہنہ ہوتا ہی یعنی مثل دائرہ کی اور وقف کرنا لفظ الہ پر اور ابتدا کرنا

ساتھہ اللہ کی اور نہ کھڑی ہو یعنی نماز کی لیے جسوقت کہ کھڑا ہووے موذن یہانتک کہ دیکھو مجکو مسجد مین کیونکہ پہلی امام کی کھڑی ہونا رنج بیفائدہ اوٹھانا ہی
اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلتی ہونگی حجرہ سی بعد شروع کرنی موذنکی تکبیر کو اور داخل ہوتی ہونگی محراب مسجد مین نزدیک کہنی موذنکی
حی علی الصلوٰۃ اور نہی لیے کہا ہی اماموں ہماری نی کہ کھڑی ہووین امام اور قوم نزدیک حی علی الصلوٰۃ کی اور شروع کرین نماز نزدیک قد قامت
الصلوٰۃ کی ؛ ع **وعن** زِیَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِیِّ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اُذِّنَ فِیْ صَلٰوۃِ
الْفَجْرِ فَاَذَّنْتُ فَاَرَادَ بِلَالٌ اَنْ یُّقِیْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَا صُدَاءٍ قَدْ اَذَّنَ وَمَنْ اَذَّنَ فَھُوَ یُقِیْمُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی زیاد بن حارث صدائی سی کہا حکم کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ اذان کہون بیچ وقت نماز فجر کی پس اذان کہی مینے
پہر ارادہ کیا بلال نی یہہ کہ تکبیر کہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہائی صدائی کی نی اذان کہی ہی اور جو اذان کہی پس وہی تکبیر
کہے روایت کی یہہ ترمذی و ابوداود و ابن ماجہ نی **ف** بہائی صدائی مراد ہی زیاد بن حارث صدائی سی جو کوئی جس قبیلہ کا ہوتا ہی اوسکو عرب
مین بہائی اوس قبیلہ کا کہتی ہین اور امام شافعی کی نزدیک مکروہ ہی تکبیر کہنی غیر موذنکو بموجب اس حدیث کی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک مکروہ نہین
ہے کیونکہ اکثر ہوتا تہا کہ ابن ام مکتوم اذان کہتی تہی اور بلال تکبیر کہتی تہی اور یہہ حدیث انکی نزدیک محمول ہی اسپر کہ ناگوار ہو موذنکو تکبیر کہنی غیر
کے یعنی اگر موذن برا مانی تو نہ کہی اور برا نہ مانی تو کہی ؛ ح ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ
الْمُسْلِمُوْنَ حِیْنَ قَدِمُوا الْمَدِیْنَۃَ یَجْتَمِعُوْنَ فَیَتَحَیَّنُوْنَ لِلصَّلٰوۃِ وَلَیْسَ یُنَادِیْ بِھَا اَحَدٌ فَتَکَلَّمُوْا یَوْمًا فِیْ ذٰلِکَ فَقَالَ
بَعْضُھُمُ اتَّخِذُوْا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰی وَقَالَ بَعْضُھُمْ قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْیَھُوْدِ فَقَالَ عُمَرُ اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا
یُّنَادِیْ بِالصَّلٰوۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابن عمر سی کہا
تہے مسلمان جسوقت کہ آئی مدینہ مین جمع ہوتی پس اندازہ کرتی اور معین کرتی ایک وقت کہ آوین اوسمین نماز کی لیے اور نہ تہا کوئی کہ پکارے
واسطی نماز کی پس گفتگو کی مسلمانون نی ایکدن اس امر مین پس کہا بعضون نی بناؤ مانند ناقوس نصاری کی اور کہا بعضون نی بناؤ سینگ
مانند سینگہہ یہود یونکی پس کہا حضرت عمر نی کیا نہین بہیجتی تم ایک شخص کو کہ آواز کری ساتھہ نماز کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے ای بلال کھڑا ہو پس آواز کر ساتھہ نماز کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** پس آواز کر ساتھہ نماز کی یعنی کہہ الصلوٰۃ جامعۃ پس ندا کرنی
سے مراد ہی خبر کرنی ساتھہ اوسوقت کے نہ ندا شرعی یعنی اذان اس توجیہ سی توفیق حاصل ہوجاتی ہی پہلی حدیثو نمین کہ ایک مجلس مین پہلی مشورہ
کر کر اسطرح آگاہ کرنا ٹھہرا پہر اور مجلس مین عبد اللہ بن زید نی خواب دیکھا پس حضرت نی اذانکو مشروع کیا یا تو ساتھہ آنی وحی کی یا ساتھہ اجتہاد
کے ؛ ع **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّہٖ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالنَّاقُوْسِ یُعْمَلُ لِیُضْرَبَ
بِہٖ لِلنَّاسِ لِجَمْعِ الصَّلٰوۃِ طَافَ بِیْ وَاَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ یَحْمِلُ نَاقُوْسًا فِیْ یَدِہٖ فَقُلْتُ یَا عَبْدَ اللّٰہِ اَتَبِیْعُ النَّاقُوْسَ قَالَ وَمَا تَصْنَعُ
بِہٖ قُلْتُ نَدْعُوْ بِہٖ اِلَی الصَّلٰوۃِ قَالَ اَفَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی مَا ھُوَ خَیْرٌ مِّنْ ذٰلِکَ فَقُلْتُ لَہٗ بَلٰی قَالَ فَقَالَ تَقُوْلُ اللّٰہُ اَکْبَرُ
اِلٰی اٰخِرِہٖ وَکَذَا الْاِقَامَۃَ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُہٗ بِمَا رَاَیْتُ فَقَالَ اِنَّھَا لَرُؤْیَا
حَقٌّ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَاَلْقِ عَلَیْہِ مَا رَاَیْتَ فَلْیُؤَذِّنْ بِہٖ فَاِنَّہٗ اَنْدٰی صَوْتًا مِّنْکَ فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ
فَجَعَلْتُ اُلْقِیْہِ عَلَیْہِ وَیُؤَذِّنُ بِہٖ قَالَ فَسَمِعَ بِذٰلِکَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَھُوَ فِیْ بَیْتِہٖ فَخَرَجَ یَجُرُّ رِدَاءَہٗ یَقُوْلُ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَیْتُ مِثْلَ مَا اُرِیَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ رَوَاہُ

ابو داود والدارمی وابن ماجۃ الا انہ لم یذکر الاقامۃ وقال الترمذی ھذا حدیث صحیح لکنہ لم یصرح قصۃ الناقوس
اور روایت ہی عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ سی کہ کہا جبکہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ ناقوس کے کہ تیار کیا جاوی تاکہ بجاویں
اوسکو واسطی حاضر ہونی لوگون کی جماعت نماز کی لیی خوابمین دکہائی دیا مجکو ایک شخص کہ اوٹہا رہا ہی ناقوس کو بیچ ہاتہہ اپنی کی پس کہا
مینی ای بندی اللہ کی بیچتا ہی تو ناقوس کو کہا اوسنی کیا کریگا تو اسکو کہا مینی بلاوینگی ہم بسبب اسکی طرف نماز کی یعنی نماز با جماعت کی کہا
اوس شخص نی کیا نہ بتلاؤں تمہین تجکو وہ چیز کہ بہتر ہی اس سے پس کہا مینی واسطی اوسکی کہ ہان بتلا ہی کہا عبد اللہ نی پس کہا اوسنی کہہ اللہ اکبر
آخر اذان تک اور اسیطرح تکبیر کہہ پس جبکہ صبح کی مینی آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس خبر دی مینی اونکو اوس چیز کی کہ دیکہی تہی مینی نی
پس فرمایا تحقیق یہہ خواب البتہ حق ہی جو چاہی خدا پس کہڑا ہو تو ساتہہ بلال کی اور بتلا اوسکو وہ چیز کہ دیکہی ہی تو نی پس چاہیی کہ اذان
دیوی ساتہہ اوسکی پس تحقیق بلال بلند آواز ہی تجسی پس کہڑا ہوا مین ساتہہ بلال کی پس شروع کیا مینی بتلاتا تہا اونکو اذان اور وہ اذان دیتی تہی
کہا روایت کرنیوالی نی پس سنا اوسکو یعنی آواز اذان کو حضرت عمر بیٹی خطاب کے نی اور وہ تہی بیچ گہر اپنی کی پس نکلی کہینچتی ہوئی چادر اپنی یعنی بسبب جلدی کی
کہتی تہی ای رسول خدا کی قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا ہی تمکو ساتہہ حق کی البتہ دیکہا مینی مانند اوس چیز کی کہ دیکہا گیا عبد اللہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی پس واسطی خدا کی ہی تعریف روایت کی یہہ ابو داؤد اور دارمی اور ابن ماجہ نی مگر یہہ کہ نہین ذکر کیا ابن ماجہ نی تکبیر کا اور کہا ترمذی
نے یہہ حدیث صحیح ہی لیکن ترمذی نی نہین بیان کیا قصہ ناقوس کا **ف** شاید کہ معنی حکم کرنیکی یہان یہہ ہین کہ ارادہ کیا حضرت نی حکم کرنیکا
اور اسیطرح تکبیر کہہ یہہ موید ہی ہماری مذہب کا کہ تکبیر ہی مثل اذان کی ہی اور یہہ خواب حق ہی یعنی سچا ہی مطابق ہی وحی کی یا موافق ہی
اجتہاد کی اور انشاء اللہ اسمین تبرک کی لیی ہے شک کے لیی نہین اور حضرت عمر نی جو کہا کہ دیکہا مینی مثل اوس چیز کی کہ دیکہا عبد اللہ نی شاید کہ یہہ بات
اونہون نی بعد سننی خواب اونکی کہی ہو یا مکاشفہ سی خواب اونکا معلوم کیا ہو اور کہا نووی نی کہ اس حدیث سی یہہ نکلا کہ مستحب ہے ہونا موذن کا بلند
آواز و خوش آواز اور مشروعیت اذان کی دوسری سال ہجرت کی مین ہوئی اور بعضون نی کہا اول مین شروع **وعن** ابی بکرۃ قال
خرجت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم لصلوۃ الصبح فکان لا یمر برجل الا ناداہ بالصلوۃ او حرکہ برجلہ رواہ ابو داود
اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا نکلا مین ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطی نماز صبح کی پس نہ گذرتی تہی ساتہہ کسی شخص کی مگر کہ پکارتی اوسکو واسطے
نماز کی یا ہلاتی اوسکو ساتہہ پاؤں اپنی کی روایت کی یہہ ابو داؤد نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جگانا کسیکو نماز کی لیی جائز ہی خواہ پکار کر جگادی خواہ
ہلا کر **وعن** مالک بلغہ ان المؤذن جاء عمر یؤذنہ لصلوۃ الصبح فوجدہ نائما فقال الصلوۃ خیر من النوم
فامرہ عمر ان یجعلہا فی نداء الصبح رواہ فی الموطا اور روایت ہی مالک سے پہنچا اوسکو یہہ کہ موذن آیا حضرت عمر کی پاس خبردار کرتا
اونکو واسطی نماز صبح کی پس پایا اونکو سوتا ہوا پس کہا اوسنی نماز بہتر ہی نیند سی پس حکم کیا اوسکو حضرت عمر نی یہہ کہ مقرر کر اسکو بیچ اذان صبح
کے روایت کی یہہ موطا مین **ف** الصلوۃ خیر من النوم پہلی سی صبح کی اذان مین کہنا مسنون تہا اب جو موذن نی حضرت عمر کو یہہ کلمہ کہہ
کر جگایا اونکو ناگوار معلوم ہوا فرمایا کہ یہہ کلمہ جہان کہنا سنت ہی وہین اسکو کہا کر سونی کی جگانی کی لیی سوا اذان کی نہ کہا کر پس یہہ مراد ہی
اجعلہا فی اذان الصبح سی اور اور بہی احتمالات لوگون نی لکہی ہین مگر یہہ توجیہ خوب ہے **وعن** عبد الرحمن بن سعد بن عمار بن
سعد مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حدثنی ابی عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر
بلالا ان یجعل اصبعیہ فی اذنیہ وقال انہ ارفع لصوتک رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے

عبدالرحمان بیٹے سعد بیٹے عمار بیٹے سعد کی سے کہ موذن تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا عبدالرحمن نے حدیث کی مجھکو باپ میرے نے یعنی سعد
نے اپنے باپ سے یعنی عمار سے نقل کی عمار نے دادا سعد کے سے کہ اونکا نام بہی سعد ہے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا بلال کو یہہ کہ کردا
دونون اونگلیان اپنے بیچ کانون اپنے کی یعنی اذان مین اور کہا تحقیق یہہ بہت بلند کرنیوالا ہی اواز تیری کو روایت کی یہہ ابن ماجہ نے ف
سعد کے دادا کا بہی نام سعد ہی وہ موذن تہی حضرت کی مسجد قبا مین جب تک حضرت زندہ تہی یہہ وہین مؤذن رہی بہر بعد وفات حضرت کی
حضرت ابوبکر رضہ نے سعد کو مسجد قبا سی بلا کر حضرت کی مسجد کا موذن کیا اسواسطی کہ بلال بعد حضرت کی اذان کہنی چہوڑ کر شام کی ملک کو چلی گئی
تہے پس سعد ہمیشہ موذن رہی حضرت کی مسجد کی مرتی دم تک پس یہہ سعد موذن صحابی ہین اور عمار انکا بیٹا تابعی مقبول ہی اونکا بیٹا سعد ہے اونکا
بیٹا عبدالرحمن مستور ہی پس عبدالرحمن روایت کرتا ہی اپنی باپ سے کہ سعد ہی اور وہ اپنی باپ سے کہ عمار بن سعد ہا اور وہ اپنی باپ سے کہ سعد صحابی
ہے باپ عمار کا دادا سعد کا لگا او ضمیر ابیہ اور جدہ کی دونون کی لفظ ابی کیطرف پہرتی ہی اور یہہ بلند کرنیوالا ہی اواز تیری کو یعنی کانو مین
اونگلیان رکہہ کر اذان دینی سی اواز بلند ہوتی ہی شاید اسمین حکمت یہہ ہے کہ جب ونگلیان رکہہ لیتا ہی تو نہین سنتا مگر بلند اواز پس قصد کرتا ہ
زیادہ چلانی کا ؛ ح ع

باب فضل الاذان واجابة المؤذن

یہہ باب ہے بیچ بیان فضیلت اذانکی اور جواب دینے موذنکی ف
فضیلت اذانکی بہت آئی ہی حدیثو نمین چنانچہ مذکور آگی ہو ونگی اب کلام اسمین ہے کہ اذان کہنی افضل ہی یا امامت کرنی مختار یہہ ہی کہ اگر جانی
کہ حقوق امامت کی تمام بجالاویگا تو امامت افضل ہی ورنہ اذان اور علمانی کلام کیا ہی اسمین کہ حضرت نے بہی اذان کہی ہی یا نہین ایک حدیث
مین آیا ہی کہ حضرت نے اذان کہی ہی اور بعضون نے معنی یہہ کہی ہین کہ حکم فرماکر کہوائی ہی اوسیکو تعبیر یون کیا کہ حضرت نے کہی جیسیکہ کہتی
ہین بادشاہ نے قلعہ بنایا یعنی حکم کیا بنانی کا اور دارقطنی کی روایت مین تصریح بہی آئی ہی کہ حکم کیا ساتہہ اذان کی واللہ اعلم اور جواب دینا موذن کا واجب ہے اگر
کتنی ادمی اذان کہین حرمت کے واسطے اول ہے کی ہے یعنے جواب اوسکا دینا آتا ہی اور اگر کسی طرف سے اذان سنی واجب ہے جواب دینا موذن مسجد نبی کا اور اگر مسجد مین ہو جواب
دینا اذان کا واجب نہین کیونکہ اجابت فعلی حاصل ہی اور قاری قران کا جواب اذان کا دے یا نہ دے اسمین دو قول ہین مختار یہہ ہے کہ دے ؛ ح

الفصل الاول

فصل پہلے عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت ہی معویہ سے کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی اذان کہنی والی لمبی ہونگی لوگون سی از روی گردنونکی دن قیامت کی روایت
کی یہہ مسلم نے ف یعنی بہت ثواب والی ہونگی اور بعضون نے اسکی یہہ معنی کہی ہین کہ سردار ہونگی مؤذن اور سردار اور بعضون نے یہہ معنی
کہے ہین کہ بہت امیدوار ثواب کے ہونگی کیونکہ جو کوئی امیدار کہتا ہی کسی چیز کی اونچی گردن کرکر اوسکو دیکہتا ہی پس لوگ اوس روز رنج مین ہونگی
اور یہہ راحت مین منتظر ہونگی اسکی کہ حکم کیا جاوی اونکو جنت مین داخل ہونیکا اور بعضون نے کہا ہی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ قرب اور عزت
ہوگی انکو جناب باری مین ؛ ع ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ
الشَّيْطَانُ لَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاْذِيْنَ فَاِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ حَتّٰى اِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ
اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ يَقُوْلُ اُذْكُرْ كَذَا اُذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ
الرَّجُلُ لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ اذان
دیجاتی ہی واسطی نماز کی پیٹہہ دیکر بہاگتا ہی شیطان واسطی اوسکی ہوتی ہی آواز پادنی کی تاکہ نہ سنی اذانکو پس جبکہ ہو چکتی ہی اذان آتا ہی
یہانتک کہ جب تکبیر کہی جاتی ہی واسطی نماز کی پیٹہہ دیکر بہاگتا ہی یہانتک کہ جب ہو چکتی ہی تکبیر آتا ہی تاکہ خطرے ڈالی درمیان آدمی

لی اور دل اوسکیکی کہتا ہی یاد کر فلانی چیز یاد کر فلانی چیز یاد دلاتا ہی اوس چیز کو کہ نہ تہا یاد کرتا یعنی پہلی شروع نماز سی قسم یاد کرنی نال کیسی او رحساب کی
سے اور بیع اور شرا سی یہانتک کہ ہوتا ہی آدمی نہین جانتا کہ کتنی نماز پڑہی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** بعضی کہتی ہین کہ گوز مارنا
شیطان کا حقیقةً ہوتا ہی اس لیی کہ وہ بہی جسم رکہتا ہی ہونا اسکا کچہہ عجب نہین اور یہہ بسبب بہاری ہونی اذان کی ہی اوسپر جیسیکہ گدہی کو بعضی
دفعہ بسبب بوجہہ کی یہہ حالت ہوتی ہی اور بعضی کہتی ہین کہ شیطان ایک آواز کرتا ہی کہ وہ کانین بہر جاتی ہی تا آواز اذان کی نہ سنی اوسکو مشابہت
دی ہی گوز کی ساتہہ اوسکی برائی بیان کرنیکی لیی اور خطری ڈالتا ہی درمیان آدمی کی اور دل اوسکیکی یعنی حایل کرتا ہی اوسمین اور اوسکی
دلمین وسوسی اور دلکی باتین پس حضور نماز مین نہین حاصل ہوتا اگر کوئی کہی کہ سبب اسکا کیا ہی کہ شیطان قران سی اور نماز سی نہین بہاگتا
اور اذان سی بہاگتا ہی جواب اسکا یہہ ہے کہ اللہ تعالی نی کلمات اذان مین ایک ہیبت اور عظمت رکہدی ہی کہ اوسکو خوف مین ڈالتی ہی ۱۲ ع ح

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَسْمَعُ مَدٰی صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا شَیْءٌ اِلَّا شَہِدَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی نہین سنتی انتہا آواز موذن کی جن اور نہ آدمی اور نہ کوئی چیز مگر کہ گواہی دینگی واسطی اوسکی دن قیامت کی روایت کی یہہ بخاری
نے **ف** مدی کی معنی نہایت یعنی اخیر کی ہین اور نہایت آواز کی وہ ہی کہ آواز کی بہنک کانمین آوی اور یہہ نہ معلوم ہو کہ آواز کرنیوالا کیا
کہتا ہی اور اگرچہ کافی یہہ ہی تہا کہ کہتی نہین سنتی آواز موذن کی اخر تک مگر ذکر کرنی مدی یعنی نہایت کی سی یہہ فایدہ ہے کہ جو جن اور انس کہ جنکی
کانمین بہنک آواز اذان کی ہی پہنچیگی وہ بہی گواہی دینگی پس جو کہ آواز اذانکی پاس سے سنینگے بطریق اولی گواہی دینگی اور اسمین رغبت دلائی
ہے موذنونکو آواز بلند کرنی پر تاکہ گواہ اونکی بہت سی ہون ۱۲ ع ح

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِہَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ فَاِنَّہَا مَنْزِلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ لَا تَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰہِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ہُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ حَلَّتْ عَلَیْہِ الشَّفَاعَۃُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ
بن عمرو بن العاص سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی جبکہ سنو تم موذنکو یعنی آواز اوسکی پس کہو مانند اوس چیز کی کہ کہتا ہی موذن
پہر درود بہیجو مجہپر یعنی بعد فراغت کی جواب سے پس تحقیق جس شخص نے درود بہیجا مجہپر ایکبار رحمت بہیجتا ہی اللہ اوسپر بسبب اوسکی دس بار پہر مانگو اللہ
سے میری لیی وسیلہ پس تحقیق وسیلہ ایک درجہ یعنی اعلی درجہ ہی بہشت مین نہین لایق مگر واسطی ایک بندہ کی بندون اللہ کیسی اور امید رکہتا ہون
مین یہہ کہ ہون مین وہ بندہ پس جس شخص نی کہ مانگا واسطی میری وسیلہ کہ کیفیت اوس مانگنی کی آگی مذکور ہی واجب ہوی اوسکی لیی شفاعت میری
روایت کی یہہ مسلم نی **ف** مانند اوس چیز کی کہ کہتا ہی موذن یعنی جسطرح وہ کہتا ہی تم بہی کہو مگر حی علی الصلوة اور حی علی الفلاح کا جواب
اوسطرح دو کہ جو آگی مذکور ہوگا اسلیی کہ وہ حدیث گویا مفسر اسکی ہی اور اسیطرح الصلوة خیر من النوم کا جواب یہہ ہے بعینہ نہ دو بلکہ کہو صدقت وبررت
وبالحق نطقت یعنی سچ کہا تو نی اور صاحب خیر کثیر کا ہوا اور سچ بات بولا تو اور وسیلہ اصل کہتی ہین اوس چیز کو کہ وسیلہ پکڑی بسبب اوسکی طرف ایک
چیز کی اور نزدیکی حاصل کری بسبب اوسکی طرف اوس چیز کی اور جنت کی اس درجہ کا نام وسیلہ اس لیی کہا گیا کہ جو کوئی اوسمین پہنچتا ہی ہوتا
ہے قریب اللہ سبحانہ کی اور پہنچتا ہی دیدار اوسکیکو اور اوس درجہ والونکو وہ بزرگیان نہین ملتین کہ جو اسکو ملتی ہین اور لفظ ارجو از راہ تواضع کی فرمایا
کیونکہ حضرت افضل خلایق کی ہین اور اوس درجہ کو کون پہنچ سکتا ہی سوا حضرت کی پس حقیقت مین یہہ کنایہ ہی یقین سے یعنی یقین ہی

ودہ مجہی لگا ع **وعن** عمرؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ فَقَالَ اَحَدُکُمُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِنْ قَلْبِہٖ دَخَلَ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حضرت عمر رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو وقت کہی موذن اللہ اکبر اللہ اکبر پس کہی ایک تمہارا اللہ اکبر اللہ اکبر پہر جب کہی موذن اشہدان لا الہ الا اللہ کہی ایک تمہارا اشہدان لا الہ الا اللہ پہر جب کہے موذن اشہدان محمدا رسول اللہ کہی ایک تمہارا اشہدان محمدا رسول اللہ پہر جب کہی موذن حی علی الصلوۃ کہی ایک تمہارا لاحول ولا قوۃ الا باللہ پہر جب کہی موذن حی علی الفلاح کہی ایک تمہارا لاحول ولا قوۃ الا باللہ پہر جب کہے موذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہی ایک تمہارا اللہ اکبر اللہ اکبر پہر جب کہے موذن لا الہ الا اللہ کہی ایک تمہارا لا الہ الا اللہ صدق دل اپنی سی داخل ہوگا بہشت مین روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یہان اللہ اکبر شروع اذان مین دو ہی بار ذکر کیا اختصار کی لیی کہ سمجہانی مین یہہ ہی کافی ہی اور اسی لیی اشہدان لا الہ الا اللہ کو بہی ایکبار ذکر کیا اور معنی لاحول کی یہہ ہین کہ نہین ہو سکتا بچنا گناہ سی مگر ساتہہ بچانی اللہ کی اور نہین قوت طاعت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی یہہ کلمہ یہان اس لیے پڑہتی ہین کہ موذن نی جب نماز اور فلاح پر بلایا لوگو یا یہہ جواب اسکا دیتا ہی کہ یہہ بڑا ایک امر ہی مین ضعیف ہون متحمل اسکا کب ہو سکتا ہون بغیر مدد مولی کی کہا ہی نووی نی کہ مستحب ہے جواب دینا موذن کو مانند کہنی اوسکی مگر حیعلتین مین یعنے حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح مین کہ اسکی جواب مین لاحول پڑہی اور یہہ جو اسکی جواب مین ماشاء اللہ کان وما لم یشاء لم یکن کہتی ہین اسکی کچہہ اصل نہین پائی جاتی اور اذان کا جواب ہر سننی والی پر ہی خواہ طاہر ہو خواہ محدث خواہ جنبی خواہ حائض وغیرہم بشرطیکہ کوئی مانع نہو جواب دینی سی اور مانع یہہ ہی کہ پاخانہ مین ہو یا جماع کرتا ہو اور مانند انکی اور مانع یہہ بہی ہی کہ نماز مین ہو پس جب فارغ ہو کلمات جواب اذان کے کرلی اور کہی صدق لسی یعنی یہ کلمہ صدق سی کہی یا سلف نی ان کہی صدق سے خاطر تر ہی اور داخل ہوگا بہشت مین بہشت مین تو ہر مومن داخل ہوگا خواہ بلا عذاب خواہ بعد عذاب کے یہان مراد یہہ ہے کہ داخل ہوگا نجات پائی ہوونکی ساتہہ مگر شرط اسمین یہ ہی کہ زبانسی یہہ کہے اور اعتقاد اسکا دل مین رکہے ۲۲ **وعن** جابرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی جو شخص کہی اوسوقت کہ سنی اذان یعنی بعد تمام ہونی اذان کی اور جواب دینی اوسکی کہی یہہ دعا ای اللہ پروردگار اس پکار پوری کے یعنی اذان کی اور نماز قائمہ کی دی محمد کو وسیلہ یعنی درجہ بلند جنت مین اور بزرگی اور پہنچا اوسکو مقام محمود مین کہ وعدہ کیا ہی تو نی اوسکا واجب ہوتی ہی اوسکی لیی شفاعت میری دن قیامت کی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** اذان کو دعا اس لیی فرمایا کہ بلاتی ہی طرف نماز اور ذکر کی اور نماز قائمہ کی یعنی ہمیشہ کی کہ قیامت تک قائم رہیگی اور بعد لفظ والفضیلۃ کی کہ یہہ کہ جلہ پڑہتی ہین والدرجۃ الرفیعۃ یہہ کسی روایت مین آیا نہین اور پہنچا اوسکو مقام محمود مین یعنی اوس مقام مین کہ تعریف کیا جاوی صاحب اسکا سبکی زبان پر اور رشک لیجاوین اوسپر تمام خلائق کہ وہ مقام شفاعت ہی تمام عالم حیران وسرگردان ہونگی اور کوئی انبیا اور رسولون مین سی ہیبت اور دہشت سی دم نہین مار سکیگا اوسوقت انحضرت جناب باریتعالی مین حاضر ہو کر دروازہ شفاعت کا کہلوا دینگی اور وعدہ کیا ہی تو نی یعنی اس آیۃ مین عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا اور بیہقی کی روایت مین بعد وعدتہ کی انک لا تخلف المیعاد بہی ہی اور اسکی آگی یا ارحم الراحمین جو زیادہ کرتی ہین حدیث کی کتابون مین

نہین ش ع ح **وعن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغیر اذا طلع الفجر وکان یستمع الاذان فان سمع اذانا امسک والا اغار فسمع رجلا یقول اللہ اکبر اللہ اکبر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الفطرۃ ثم قال اشہد ان لا الہ الا اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرجت من النار فنظروا الیہ فاذا ہو راعی معزی رواہ مسلم

اور روایت ہی انس سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوٹتی تہی جسوقت کہ ظاہر ہوتی فجر اور تہی قصد کرتی سنتی اذان کا پس اگر سنتی اذان باز رہتی لوٹنی سی اور اگر نہ سنتی اذان تو لوٹتی پس سنا ایک شخص کو یعنی اوس حالت مین کہ لوٹ کی لیی گئی تہی کہ کہتا ہی اللہ اکبر اللہ اکبر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ اوپر اسلام کی ہی یعنی اس لیی کہ اذان نہین کہتی ہین مگر مسلمان پہر کہا اوسنی گواہ ہوں مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ پس فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نکلا تو آگ سی یعنی بسبب چہوڑنی شرک کی پہر دیکہا صحابہ نی طرف اوس شخص کے پس ناگہان وہ چرانیوالا تہا بکریون کا روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی عادت شریف یہہ تہی کہ کفار کی لوٹنی کو جاتی تو نماز صبح کیوقت تشریف لیجاتی تا امتحان کرین کفر اور اسلام اونکا جیسیکہ کہا انس نی کہ تہی حضرت قصد کرتی سنتی اذان کا پس اگر سنتی اذان تو ٹہر جاتی لوٹنی سی جانتی کہ مسلمان ہین اور اگر اذان نہ سنتی تو لوٹتی پس انتظار سی طلبی تہا کہ مبادا اوسمین مسلمان ہوا اور انجانی سی اوسکو لوٹین اس سی یہہ معلوم ہوا کہ ہوتی نہ ہوتی اذان کو حضرت نی علامت ایمان اور کفر کی فرمائی چنانچہ روایت فقہیہ مین آیا ہی کہ اگر ایک قوم اذان کو ترک کرین تو مستحق قتال کی ہوتی ہی اگرچہ سنت ہی لیکن شعار اسلام سی ہی ع ح **وعن** سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یسمع المؤذن اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبمحمد رسولا وبالاسلام دینا غفر لہ ذنبہ رواہ مسلم اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہی اوسوقت کہ سنی مؤذنکو گواہی دیتا ہون مین کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین شریک کوئی اوسکا اور گواہی دیتا ہون مین کہ تحقیق محمد بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکے راضی ہون مین ساتہہ اللہ کی از روے رب ہونیکی اور ساتہہ محمد کی از روے رسول ہونیکی اور ساتہہ اسلام کی از روے دین ہونیکی بخشی جاتی ہین واسطی اوسکی گناہ اوسکی یعنی چہوٹی گناہ روایت کی یہہ مسلم نی **ف** جسوقت مؤذن اشہدان لا الہ الا اللہ کہی اوسوقت اس کلمہ کو پڑہی یا بعد تمام ہونی اذان کی مناسب اخیر ہی کی بات ہی تا کہ جواب اور کلمات اذان کا فوت نہو اور ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ ثواب جب ملیگا کہ جواب اذان کا دیکر بعد اوسکی اسکو پڑہی ع **وعن** عبد اللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین کل اذانین صلوۃ بین کل اذانین صلوۃ ثم قال فی الثالثۃ لمن شاء متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی درمیان ہر دو اذانون کی نماز ہی درمیان ہر دو اذانون کی نماز ہی پہر فرمایا تیسری بار مین واسطے اوس شخص کی کہ چاہی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** دو اذانون سی مراد اذان اور تکبیر ہی مکرر فرمایا حضرت نی اس جملہ کو تاکیدا واسطی رغبت دلانیکی نوافل پڑہنی پر درمیان اذان اور تکبیر کی اسلیے کہ دعا نہین رد کیجاتی ہی درمیان ان دونوں کی واسطی بزرگی اسوقت کی اور جبوقت بزرگ ہوتا ہی تو ثواب عبادت کا بہی بہت ہوتا ہے اور حاصل یہہ ہی کہ سنت ہی یہہ کہ نماز پڑہی درمیان اذان اور تکبیر کے اور مکروہ رکہی ہین امام ابو حنیفہ نی نفل پڑہنی پہلی مغرب کی بموجب حدیث بریدہ اسلمی کے کہ آنحضرت نی فرمایا کہ درمیان دو اذانون کی دو رکعتین ہین سوا مغرب کے اور جو شخص کہ چاہی اس سے یہہ معلوم ہوا کہ یہہ نماز مستحب ہے واجب نہین ع ح

الفصل الثانی

فصل دوسری

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الامام ضامن والمؤذن مؤتمن اللہم ارشد الائمۃ واغفر للمؤذنین

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ روایت ہی ابیہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی امام ضامن ہے اور موذن امانتدار ہی یاالہی ہدایت کر توا اماموںکو یعنی توفیق دی انکو علم اور عمل کی اور بخش موذنونکو یعنی کمی زیادتی جو ان سی ہوجاوی اوسکو بخش روایت کی یہہ احمد اور ابوداؤد ترمذی اور شافعی نی اور بیچ دوسرے روایت شافعی کی ساتہہ لفظ مصابیح کی ہے **ف** امام ضامن ہی یعنی اوٹہالیتا ہی اپنی پر کاروبار مقتدیوں کی یعنی اوٹہالیتا ہی قراءۃ اونسی اور قیام کو بہی اگر رکوع میں امام کی ساتھ ملیں اور نگاہ رکہتا ہی افعال نماز کی اور گنتی رکعتوں کی اور موذن امانتدار ہی کہ اعتماد کرتی ہین انکی آواز پر لوگ نمازونکی پڑہنی میں اور روزہ افطار کرنیمیں ۞ ح ۞ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِيْنَ مُحْتَسِبًا كُتِبَ لَهٗ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی جو شخص اذان دی سات برس واسطی طلب ثواب کی یعنی نہ واسطی چاہنی مزدوری کی لکہی جاتی ہی واسطی اوسکی خلاصی آگ سی روایت کی یہہ ترمذی ابن ماجہ نی **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَاعِيْ غَنَمٍ فِيْ رَاْسِ شَظِيَّةٍ لِلْجَبَلِ يُؤَذِّنُ بِالصَّلٰوةِ وَيُصَلِّيْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيْمُ الصَّلٰوةَ يَخَافُ مِنِّيْ فَقَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ وَاَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی راضی ہوتا ہی رب تیرا چرواہے بکریوں کی سی بیچ سر ٹکڑی پہاڑ کی اذان دیتا ہی واسطی نماز کی اور نماز پڑہتا ہی پس فرماتا ہی اللہ عزت والا بزرگی والا یعنی ملائکہ کو اور ارواح مقربین کو دیکہو طرف اس بندے میرے کی اذان دیتا ہی اور برپا رکہتا ہی نماز کو یعنی محافظت کرتا ہی اور مداومت کرتا ہی اور مجہسی ڈرتا ہی تحقیق بخشا میں نی بندہ اپنی کو اور داخل کرونگا میں اوسکو بہشت مین روایت کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نی **ف** چرواہی بکریوں کی سی کہ اختیار کی ہی اوسنی کنارہ کشی لوگوں سی چوٹی پہاڑ مین اور کہا ابن ملک نے کہ فائدہ اذان دینی اوسکی کا یہی کہ خبردار کرتا ہی فرشتوں اور جنات کو ساتہہ داخل ہونی وقت کی اور گواہی دیگی جو چیز کہ سنی گے اذان اوسکی اور متابعت سنت کی ہوتی ہی اور مشابہت ہوتی ہی ساتہہ مسلمانوں کی بیچ جماعت انکی اور مراد اذان سی اعلام عام ہی یعنی اذان اور تکبیر اور بعضوں نی کہا ہی کہ جب اذان اور تکبیر کہتا ہی آدمی تو نماز پڑہتی ہین ملائکہ ساتہہ اوسکی اور حاصل ہوتا ہی اوسکو ثواب جماعت کا واللہ اعلم اور ڈرتا ہے مجہسی یعنی کرتا ہی واسطی ڈرنی عذاب میرے سی نہ کسیکی دکہانیکی لیی اور یہہ دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہے اذان اور تکبیر کہنی اکیلی کو ۞ ع ح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ تَعَالٰى وَحَقَّ مَوْلَاهُ وَرَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ وَرَجُلٌ يُنَادِيْ بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہونگی اوپر ٹیلی مشک کے دن قیامت کی ایک غلام کہ ادا کیا حق اللہ تعالی کا اور حق مالک اپنی کا اور دوسرا وہ شخص کہ امام ہو قوم کا اور وہ اوس سی راضی ہین اور تیسرا وہ شخص کہ اذان دیتا ہی واسطی پانچوں نمازونکی ہر دن اور رات یعنی ہمیشہ روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **ف** مراد عبد سے مملوک ہی خواہ غلام ہو خواہ لونڈی اور وہ ساتہہ اوسکی راضی ہین یعنی بسبب اسکے کہ رعایت احکام اور ارکان اور سنتوں اور آداب نماز کی اور صحت قراءۃ کی اچہی طرح کرتا ہی اور اعتبار رضا مین اکثر ونکا ہی کہ جو علم رکہتی ہوں اور یہہ ٹیلی انکو اسلیے ملینگی کہ انہوں نی روکا تہا نفسوں اپنونکو سختیوں طاعات پر اوسکی بدلے مین اللہ تعالی یہہ خوشبو کی چیز انکو عطا فرماویگا تا لوگوں مین انکی بزرگی معلوم ہو ۞ ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهٗ مَدٰى صَوْتِهٖ وَيَشْهَدُ لَهٗ كُلُّ رَطْبٍ وَّيَابِسٍ وَّشَاهِدُ

الصَّلٰوۃِ یُکْتَبُ لَهٗ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ صَلٰوۃً وَیُکَفَّرُ عَنْهُ مَا بَیْنَهُمَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَی النَّسَائِیُّ اِلٰی قَوْلِهٖ کُلُّ رَطْبٍ وَّیَابِسٍ وَقَالَ وَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ صَلّٰی اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی اذان دینی والا بخشا جاتا ہی واسطی اوسکی موافق نہایت آواز اوسکی اور گواہی دیتی ہین واسطی اوسکی ہر تر و خشک اور حاضر ہونیوالی نماز کی لکھی جاتی ہین واسطی اوسکی پچیس نمازین اور دور ہوتے ہین اوس سے جو گناہ کہ ہین بیچ میان دو نمازونکی روایت کی یہہ احمد و ابوداود و ابن ماجہ نی اور روایت کی نسائی نی قول کل رطب و یابس تک اور کہا نسائی نی یہہ بہی اور واسطی اوسکی ہی مانند ثواب اوس شخص کی کہ نماز پڑہی **ف** موافق نہایت آواز اوسکی یعنی جسقدر آواز بلند کرتا ہی مغفرت بہی اوسیقدر ہوتی ہی اور اگر آواز نہایت کو پہنچاتا ہی یعنی جتنی طاقت تہی اوتنی آواز بلند کی تو مغفرت بہی پوری پاتا ہی اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ اگر گناہ کا جسم فرض کیا جاوی اور اتنی ہون کہ جہانتک آواز اوسکی پہونچی اوسمین بہر جاوین تو سب بخشی جاتی ہین اور مراد رطب سے نامی ہی یعنی جو چیز بڑہتی ہی مثل آدمی اور نباتات وغیرہ کی اور یابس سی جمادات مراد ہی یعنی پتہر مٹی وغیرہ اور طیبی نی لکہا ہے کہ لفظ و شاہد الصلوۃ عطف کیا گیا ہی لفظ المؤذن پر یعنی مغفرت کیجاتی ہی موذن کی اور اوسکی کہ حاضر ہوتا ہی جماعت مین اور ظاہر نزدیک میرے یعنی ملا علی قاری کی یہہ ہی کہ عطف اوسکا کل رطب پر ہی اسکو عطف خاص علی عام کہتی ہین اور ضمیر یکتب لہ کی اور عنہ کی شاہد کیطرف پہرتی ہی یا موذن کیطرف اور معنی اخیر جملہ حدیث کی یہہ ہین کہ موذن نمازیونکا سا ثواب پاتا ہی کیونکہ یہہ نماز کیطرف بلاتا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ جو بہلی بات کا باعث ہوتا ہی اوسکو ثواب ہوتا ہی مانند کرنیوالی بہلائی کی ۱۲ ع ح **وَعَنْ** عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْنِیْ اِمَامَ قَوْمِیْ قَالَ اَنْتَ اِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا یَاْخُذُ عَلٰی اَذَانِهٖ اَجْرًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی عثمان بن ابی العاص سے کہ کہا مینی ای رسول خدا کی مقرر کرو مجکو امام قوم میری کا فرمایا کہ تو امام اونکا ہی یعنی کیا مینی تجکو امام اونکا اور اقتدا کر تو ساتہہ بہت ضعیف اونکی کی اور مقرر کر موذن کہ نہ لیوی اوپر اذان اپنی کی مزدوری روایت کی یہہ احمد اور ابوداود اور نسائی نی **ف** اقتدا کر ساتہہ بہت ضعیف اونکی یعنی امامت مین رعایت حال ضعیفونکی کر قرارۃ اور ارکان اچہی طرح ادا کر کہ ضعیف تنگ ہون اور جماعت چہوڑ دین اور نہین حلال ہی امام کو اور موذنکو مزدوری لینی اور علمانی لکہا ہی کہ اگر مزدوری یہہ ٹہیرا لین اور لوگ آپ سے بقدر حاجت انکی بہیجدیا کرین حلال ہوگی پس لایق ہی لوگونکو کہ خبرگیران انکی رہین اور فتاوی قاضیخان مین ہی کہ موذن جو عالم ہو ساتہہ اوقات نماز کی تو مستحق ثواب کا نہین ہوتا پس بیچ مزدوری لینی کی بطریق اولی نہین مستحق ہونیکا ح ع **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْلَ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِكَ وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِیْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا سکہایا مجکو پیغمبر خدا صلعم نی یہہ کہ کہوں مین نزدیک اذان مغرب کے یا الہی یہہ وقت آنی رات تیری کا اور پیٹہہ پہیرنی دن تیری کا اور آوازین تیری پکارنیوالونکی یعنی موذنونکی پس بخش مجکو روایت کی یہہ ابوداود نی اور بیہقی نی دعوات کبیر مین **ف** ظاہر یہہ ہی کہ پڑہی جاوی یہہ دعا بعد جواب دینی اذان کی یا اثنا جوابین پڑہے اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ اذانکی وقت دعا قبول ہوتی ہی ۱۲ ع **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَةَ اَوْ بَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا اَخَذَ فِی الْاِقَامَةِ فَلَمَّا اَنْ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا وَقَالَ فِیْ سَائِرِ الْاِقَامَةِ کَنَحْوِ حَدِیْثِ عُمَرَ فِی الْاَذَانِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی امامہ سی یا بعضی اصحاب رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم کیسی کرکہا تحقیق بلال نی شروع کی تکبیر کہنی پس جب کہا اونہون نی قد قامت الصلوۃ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قائم
رکہی نماز کو اللہ اور ہمیشہ رکہی اوسکو اور فرمایا بیچ باقی تکبیر کی مانند حدیث عمر کی بیچ اذان کی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** مانند حدیث عمر کی یعنی
جو کہ اسی باب مین پانچوین حدیث گذر چکی ہی حاصل یہہ کہ تکبیر کی کلمات کا جواب اسیطرح دیا کہ جو موذن کہتا گیا مگر حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح کہنی
کی وقت لاحول پڑہی اور قد قامت الصلوۃ کہنی کی وقت اقامہا اللہ وادامہا کہا ع **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یرد الدعاء بین الاذان والاقامۃ رواہ ابوداود والترمذی اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی نہین پہیری جاتی دعا درمیان اذان اور تکبیر کی روایت کی یہہ ابوداود و ترمذی نی **ف** یعنی ضرور قبول ہوتی ہی پس چاہئے کہ اوسوقت پس دعا کیا
کرو اوسوقت مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ صحابہ نی پوچہا کہ کیا دعا کیا کرین یا رسول اللہ فرمایا مانگو اللہ سی عافیت دنیا مین اور آخرت مین
اور ظاہر اس عبارت سی عام معلوم ہوتا ہی کہ دعا خواہ متصل اذان کی کری یا فاصلہ سی لیکن بہتر یہہ ہے کہ متصل اذان کی مانگی ع ح ث
وعن سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثنتان لا تردان او قلما تردان الدعاء عند النداء و
عند البأس حین یلحم بعضہم بعضا وفی روایۃ وتحت المطر رواہ ابوداود والدارمی الا انہ لم یذکر
وتحت المطر اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو دعائین ہین کہ نہین رد کیجاتین یا فرمایا
کہ کم رد کیجاتی ہین یعنی نہین رد ہوتین ایک دعا نزدیک اذان کی یعنی وقت شروع ہونی اذان کی یا بعد اسکی اور دوسری وقت لڑائی کی یعنی
ساتہہ کفار کی جسوقت کہ ملین بعضی اونکی ساتہہ بعضی کی یعنی جب آپسمین قتل و قتال شروع ہو جاوی اور ایک روایت مین ہین بجای وقت لڑائی
آخر تک کے یہہ الفاظ اور نیچی مینہہ کی یعنی مینہہ مین کہڑا ہو کر دعا کری روایت کی یہہ ابوداود اور دارمی نی مگر دارمی نے نہین ذکر کیا لفظ وتحت المطر کا **وعن**
عبد اللہ بن عمرو قال رجل یا رسول اللہ ان المؤذنین یفضلوننا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل کما یقولون
فاذا انتہیت فسل تعطہ رواہ ابوداود اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ تحقیق اذان دینی والی بزرگی رکہتی ہین ہمپر
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہہ جیسا کہ کہتی ہین موذن پس جبکہ فارغ ہو یعنی جواب اذان کی سی پس سوال کر یعنی جو چاہ دیا جاویگا روایت
کی یہہ ابوداود نی **ف** بزرگی رکہتی ہین ہمپر یعنی یہ نسبت ہماری اونکو بسبب اذان کی ثواب زیادہ حاصل ہوتا ہی پس کیا فرماتی ہو ہمکو کہ بسبب اوسکی
لاحق ہون ساتہہ اونکی یہہ عرض اونہون نی کی آگی حضرت نی جواب فرمایا کہ جسطرح موذن کہی تو بہی اوسیطرح کہہ یعنی مگر حی علی الصلوۃ حی علی
الفلاح کی وقت لاحول پڑہ جبکہ اوپر ذکر ہوا پس حاصل ہوگا تجہی مثل اصل ثواب اونکی کی پہر دعا کر تیکو زیادہ جواب ہے جو فرمایا اوسمین اشارہ ہی
اسپر کہ اگر جواب موذن کا دیگا بعد اوسکی دعا کریگا زیادہ ہوگا فضیلت مین اور اسحدیث سی معلوم ہوا کہ مسجد مین بہی جواب اذان کا کہی تا ثواب
اذان کا پاوی بخلاف اسکی کہ مشہور ہی لوگو نمین کہ وقت حاصل ہونی اجابت فعلی کی اجابت قولی درکار نہین ہی ع ح

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الشیطان اذا سمع النداء بالصلوۃ
ذہب حتی یکون مکان الروحاء قال الراوی والروحاء من المدینۃ علی ستۃ وثلاثین میلا
رواہ مسلم روایت ہی جابر سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق شیطان جسوقت کہ سنتا ہی اذان نماز
کو بہاگ جاتا ہی یہانتک کہ پہنچتا ہی مکان روحا تک کہا راوی نی اور روحا مدینہ سی چہتیس کوس ہے روایت کی یہہ مسلم نی **ف** مراد
شیطان سے جنس شیطان ہی یعنی سب یا سردار اونکا ظاہر یہی ہی اور حاصل اسکی کا بعد کا یہہ ہی کہ شیطان مصلی سی اسقدر دور ہو جاتا ہی کہ جتنا

نزدیک مدینہ سی دو ہی اور مراد اوسی ابوسفیان طلحہ بن نافع ہی کہ راوی ہی جابر سی ع **وعن** عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ اِنِّیْ لَعِنْدَ
مُعَاوِيَةَ اِذْ اَذَّنَ مُؤَذِّنُهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ مُؤَذِّنُهُ حَتّٰى اِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَلَمَّا
قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَقَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی علقمہ بن وقاص سی کہ کہا تحقیق تہا مین نزدیک
معاویہ کی ناگاہ اذان دی موذن اونکی نی پس کہا معاویہ نی جیسا کہ کہا اونکی موذن نے یہانتک کہ جسوقت کہا موذن نی حی علی الصلوة کہا لاحول
ولا قوة الا باللہ پس جب کہا موذن نی حی علی الفلاح کہا لاحول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم اور کہا پیچہی اسکی جو کچھہ کہا موذن نی پہر کہا معاویہ نی سنا
مینے رسول خدا صلعم سی کہ فرماتی تہی اسطرح **ف** کہا طیبی نی کہ لفظ العلی العظیم زیادتی نادر ہی روایات مین ؛ ع **وعن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ
كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَالٌ يُنَادِیْ فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ
مِثْلَ هٰذَا يَقِيْنًا دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابو ہریرہ سی کہا تہی ہم ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہڑی ہوئی بلال اذان
کہنی لگی پس جب چپکے رہی فرمایا رسول خدا صلعم نی جو شخص کہی مانند اسکی یقین سی داخل ہوگا بہشت مین روایت کی یہہ نسائی نی **ف** جو شخص
کہی مانند اسکی یعنی خواہ جواب دینی اذان کہین کہی یا اذان دینی مین یا مطلق خلوص دل سی مستحق ہوگا داخل ہونی جنت کا یا داخل ہوگا ساتھہ نجات
یا نیوالونکی ؛ ع **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَتَشَهَّدُ قَالَ وَاَنَا وَاَنَا رَوَاهُ
اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ سنتی موذنکو کہ شہادتین پڑہتا فرماتی اور مین بہی اور مین بہی روایت کی یہہ
ابوداود نی **ف** یعنی جب موذن اشہد ان لا الہ الا اللہ اور اشہد ان محمدا رسول اللہ کہتا حضرت فرماتی وانا وانا یعنی جیسی تو گواہی دیتا ہی مین بہی گواہی دیتا
ہون اور دوبار لفظ انا کا کہنا واسطی جواب شہادتین کی ہی اس سی یہہ معلوم ہوا کہ حضرت بہی مکلف تہی گواہی دینی کی اپنی رسالت پر مانند تمام
امت کی پہر اختلاف ہے اسمین کہ حضرت گواہی مانند ہماری گواہی کی دیتی تہی یا فرماتی تہی اشہد انی رسول اللہ صحیح یہی ہی کہ حضرت مثل گواہی
ہماری کی گواہی دیتی تہی جیسکہ اوپر حدیث مین حضرت معاویہ سی گذرا کہ اونہون نی موذنکو جواب دینی مین واشہد ان محمدا رسول اللہ کہا اور
پہر کہا کہ مینی حضرت سی یونہی سنا ہی اور تطبیق دونو حدیثون مین یہہ ہے کہ کبہی اوسطرح فرماتی ہونگی کبہی اسطرح ؛ ع **وعن** ابْنِ عُمَرَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَذَّنَ ثِنْتَیْ عَشَرَةَ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَكُتِبَ لَهُ
بِتَاْذِيْنِهٖ فِیْ كُلِّ يَوْمٍ سِتُّوْنَ حَسَنَةً وَلِكُلِّ اِقَامَةٍ ثَلٰثُوْنَ حَسَنَةً رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عمر سے
کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ اذان دی بارہ برس واجب ہوتی ہی واسطی اوسکی بہشت اور لکہی جاتی ہین واسطی
اوسکی بسبب اذان دینی اوسکی کی ہر روز مین یعنی بدلی ہر اذان کے ساتھہ نیکیان اور بدلی ہر تکبیر کی تیس نیکیان روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** تکبیر کا ثواب
بہ نسبت اذان کی آدہا شاید اسلیے فرمایا کہ تکبیر خاص آگاہ کرنی حاضرین ہی کی لیے ہوتی ہی اور اذان غائبین اور حاضرین دونون کی لیے یا اذان مین
محنت زیادہ ہوتی ہی اور تکبیر مین کم ؛ ع **وعنه** قَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ بِالدُّعَاءِ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ
فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت اونہین ابن عمر سی کہ کہا تہی ہم حکم کیی گیی ساتھہ دعا مانگنی کی وقت اذان مغرب کے روایت کی یہہ بیہقی
نے بیچ دعوات کبیر کی **ف** شاید کہ دعا وہ ہی جو حدیث ام سلمہ کہین اوپر گذری یعنی اللہم ہذا اقبال لیلک آخر تک **باب** بیچ بیان
کرنی بعضی احکام اذان کی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِلَالًا يُنَادِیْ

بلیل فکلوا واشربوا حتی ینادی ابن ام مکتوم قال وکان ابن ام مکتوم رجلا اعمی لا ینادی حتی یقال له اصبحت اصبحت متفق علیه روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے تحقیق بلال اذان دیتا ہی رات سے پس کہاؤ اور پیو یہانتک کہ اذان دے ابن ام مکتوم کہا ابن عمر نے اور تہا ابن ام مکتوم آدمی اندھا نہیں اذان دیتا تہا یہانتک کہ کہا جاتا تہا اوسکو صبح کی تونے صبح کی تونے روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے

ف اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو موذن ہتے ایک پہلی فجر کی رات سے اذان دیتا اور دوسرا بعد فجر کی پس شافعیہ کے نزدیک دو موذن مقرر کرنی سنت ہین کہ ایک پہلے فجر کی آدہی رات اخیر مین اذان دے اور دوسرا بعد فجر کی اول وقت مین اور حنفی کہتے ہین کہ پہلا موذن سحر کی لیے یا تہجد کی لیے تہا کیونکہ ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت نے منع فرمایا اذان سے پہلی فجر کی پس اسی لیے انکی ان رات سے اذان دینی جائز نہین اور صبح کی تونے یہان ایک شبہہ وارد ہوتا ہی کہ جب ابن ام مکتوم بعد ہونی صبح کی اذان دیتے ہتے تو اوسوقت تک کہانا پینا کیونکر جائز ہوا جواب یہہ کہ معنی اصبحت کی یہان یہہ ہین کہ صبح نزدیک پہنچی واسکو مبالغۃً اصبحت کہا ہے ج: **وعن** سمرة بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنعنکم من سحورکم اذان بلال ولا الفجر المستطیل ولکن الفجر المستطیر فی الافق رواہ مسلم ولفظہ للترمذی اور روایت ہی سمرة بن جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کرے تمکو سحر کہانی تمہاری سے اذان بلال کی یعنی اس لیے کہ وہ رات سے اذان کہتا ہی اور نہ فجر دراز یعنی صبح کاذب لیکن فجر پہیلی ہوئی بیچ کنارے کی یعنی صبح صادق روایت کی یہہ مسلم نے اور لفظ اوسکے اسطے ترمذی کی ہین **وعن** مالک بن الحویرث قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا وابن عم لی فقال اذا سافرتما فاذنا واقیما ولیؤمکما اکبرکما رواہ البخاری اور روایت ہی مالک بن حویرث سے کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس مین اور بیٹا چچا میرے کا پس فرمایا حضرت نے جسوقت کہ سفر کرو پس اذان کہو اور تکبیر کہو اور چاہیے کہ امام ہو تم مین سے بڑا تمہارا روایت کی یہہ بخاری نے **ف** شاید کہ یہہ دونو علم و ورع مین برابر ہتے اور نہین سے پس کرامت کی لیے فرمایا یا مراد اکبر سے افضل ہی اور اس سے معلوم ہوا کہ فضیلت اذان مین شرط نہین ہی لیکن چاہیے یون کہ مؤذن عالم ہو ساتہہ اوقات نماز کی اور نیک اور دیندار اور بلند آواز اور خوش آواز ہو اور کلمات اذان کی صحیح کہے ج **وعنہ** قال قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا کما رایتمونی اصلی واذا حضرت الصلوة فلیؤذن لکم احدکم ثم لیؤمکم اکبرکم متفق علیہ اور روایت ہی اونہین مالک سے کہ کہا فرمایا واسطے ہمارے رسول خدا صلعم نے نماز پڑہو جسطرح دیکہتی ہو تم مجکو نماز پڑہتی اور جب وقت ہو نماز کا پس چاہیے کہ اذان کہے تم مین سے ایک تمہارا پہر امام ہو تم مین سے بڑا تمہارا روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** بڑا تمہارا یعنی بڑا علم مین ہو یا سن مین اور مراد علم سے علم احکام نماز کا ہی اور مراد سن سے وہ سن ہی کہ اسلام مین بسر ہوا ہو یعنی جسکو اسلام لائی بہت دن ہوئے وہ مقدم ہے اوس سے کہ پیچہے اسکی اسلام لایا ورع مین اگرچہ چہوٹا ہو کیونکہ اکثر ایسی کو علم دین کا زیادہ ہوتا ہی ج ع: **وعن** ابی ھریرة قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین قفل من غزوة خیبر سار لیلۃ حتی اذا ادرکہ الکری عرس وقال لبلال اکلا لنا اللیل فصلی بلال ما قدر لہ ونام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ فلما تقارب الفجر استند بلال الی راحلتہ موجہ الفجر فغلبت بلالا عیناہ وھو مستند الی راحلتہ فلم یستیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا بلال ولا احد من اصحابہ حتی ضربتہم الشمس فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولہم استیقاظا ففزع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ای بلال فقال بلال اخذ بنفسی الذی اخذ بنفسک قال اقتادوا فاقتادوا رواحلہم

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ فَصَلّٰی بِہِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا قَضَی الصَّلٰوۃَ قَالَ مَنْ نَسِیَ الصَّلٰوۃَ فَلْیُصَلِّہَا اِذَا ذَکَرَہَا فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پہری جہاد خیبر کیسی چلی راتکو یہانتک کے جسوقت پہنچی حضرت کو اونگہہ اوتری آخر راتکو آرام کی لیی اور فرمایا بلال کو محافظت کر واسطی ہمارے رات کی یعنی صبح ہووے تو جگا دینا ہمین پس نماز پڑہی بلال نی اوسقدر کہ مقدر کی گئی تہی واسطی اوسکی یعنی تہجد کی نماز جتنی ہو سکی پڑہی اور سورہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور یار اونکی پس جب نزدیک ہوئی فجر تکیہ لگایا بلال نی اونٹ اپنی سی موہنہ کرکر طرف فجر کی یعنی جگہہ فجر کی کہ مشرق ہی تا صبح ہووے تو جگا دین پس غالب ہوئین بلال پر آنکہیں اونکی یعنی سوگئی اور وہ تہی تکیہ لگائی ہوئی اپنی اونٹ کا پس نہ جاگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ بلال ورنہ کوئی اصحابیون سی یہانتک کہ پہنچی اونکو گرمی دہوپ کے پس ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلی جاگنی والی پس گہبرائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا ای بلال کیا ہوا تجہی یعنی کیون سوگیا پس کہا بلال نی غالب ہوئی نفس میرے پر وہ چیز کہ غالب ہوئی نفس تمہاری پر یعنی نیند فرمایا کہینچ لیچلو یعنی اونٹ اپنی یہان سی پس کہینچی لی وہہوڑے اونٹ اپنی تہوڑی دور پہر وضو کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور حکم کیا بلال کو پس تکبیر کہی نماز کی پس نماز پڑہائی حضرت نی اونکو صبح کی پس جب پڑہ چکی نماز فرمایا جو شخص بہولجاوی نماز یعنی بسبب نیند وغیرہ کی پس چاہیی کہ پڑہی نماز جسوقت یاد کری اوسکو پس تحقیق اللہ تعالی نی فرمایا ہی کہ قایم کر نماز کو وقت یاد کرنی میرکی یعنی یاد کرنی نماز میرکی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** خیبر مدینہ سی تین منزل ہی سنہ سات مین حضرت نی اوسکو گہیرا اور کچہہ اوپر دس روز مین فتحیاب ہوئی اور حضرت نی وہان جو قضا نہ پڑہی اور سوارونکی کہینچنی کا حکم فرمایا سبب اسکا کیا تہا جو بیان کرلی سبب اسکی اختلاف کیا ہی علمائی حنفی کہ وقت طلوع کی قضا پڑہنی کو منع کرتی ہین وہ کہتی ہین کہ سبب اسکا یہہ تہا کہ آفتاب بلند ہوجاوی اور وقت کراہت نماز کا نکل جاوی اور شافعی کہ قضا اوسوقت مین جائز کہتی ہین وہ کہتی ہین کہ سبب اسکا یہہ تہا کہ وہ جگہہ شیطان کی تہی جیساکہ دوسری روایت مین مذکور ہی اور حکم کیا بلال کو کہ تکبیر ظاہر اس سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اذان نماز قضا مین نہین مذہب شافعی بموجب قول جدید کی یہی ہے لیکن معتمد اونکی علما کی نزدیک بموجب مذہب قدیم کی یہہ ہے کہ اذان کہی قضا کی لیی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قضا پڑہی نماز فجر کی بیچ صبح لیلۃ التعریس کی یعنی اوسی شب کے صبح مین ساتہہ اذان و تکبیر کی اور شیخ ابن الہمام اس باب مین حدیثین مسلم اور ابو داود وغیرہ سی لائی ہین اور کہا کہ جو کچہہ مسلم سی اس قصہ مین آیا ہی کہ حضرت نی امر کیا بلال کو پس تکبیر کہی منافات نہین رکہتا کیونکہ صحیح ہوا ہی حضرت سی کہ ساتہہ اذان اور تکبیر کی نماز ادا کی پس معنی فاقام الصلوۃ کے اس جگہ یہہ ہین کہ پس تکبیر کہی بعد اذان کی اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ آنکہین میری سوتی ہین لیکن دل بیدار رہتا ہی پس باوجود دل بیدار رہنی کی کیا سبب تہا کہ آپ طلوع فجر سی آگاہ نہ ہوئی جواب اسکا یہہ ہے کہ دریافت کرنا طلوع اور غروب کا کام آنکہونکا ہی پس آنکہین سوتی تہین طلوع ہونا نہ معلوم ہوا اگرچہ دل بیدار تہا پہر اگر کوئی کہی کہ ساتہہ کشف یا وحی یا الہام کے کیون نہ معلوم ہوا جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ فعل باری تعالی کا ہی اسمین یہی حکمت تہی کہ احکام قضا کی معلوم ہوئی ۔ع ح

وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ قَدْ خَرَجْتُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ تکبیر کہی جاوی واسطی نماز کی پس نہ کہڑی ہو تم یہانتک کہ دیکہو تم مجہکو کہ نکلا حجرہ سی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** فقہا نی لکہا ہی کہ جب تکبیر کہنی والا حی علی الصلوۃ کہی اسوقت مقتدی کہڑی ہووین شاید کہ باہر تشریف لانا حضرت کا اسوقت ہوتا ہوگا ۔ ح **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ يَعْمِدُ إِلَى الصَّلٰوةِ فَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ

اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ تکبیر کہی جاوی واسطی نماز کی پس آؤ تم نماز کو دوڑتی اور آؤ تم چلتی اور لازم ہی تمہین آنا وقار سی پس جو پاؤ ساتہہ امام کی پس ادا کرو اور جو نہ پاؤ ساتہہ امام کی پس پورا کرو یعنی بعد فراغ امام کی اوٹہہ کر ادا کرو روایت کی یہہ بخاری ومسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یہہ ہے آیا ہی پس تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہ قصد کرتا ہی طرف نماز کی پس وہ نماز میں ہے یعنی حکما اور ثواباً **ف** لکہا ہی علمانی کہ علامت سبکی عقل ور غفلت کی ہی دوڑنا واسطی نماز کی اگر جلدی کرتا ہی اور چاہتا ہی کہ تکبیر اولی پاوی تو پہلی سی مستعد ہونا چاہئی تہا نشتابی کہ محمود ہے یہہ ہی یہہ حضرت شیخ نی لکہا ہی اور ملا علی رح نی لکہا ہی کہ اختلاف کیا ہی علمانی کہ جو کوئی ڈرتا ہو فوت ہونی تکبیر اولی کی سی وہ جلدی کری یا نہین پس کہا ہی بعضون نی کہ جلدی کری کیونکہ حضرت عمر رض نی سنی تکبیر بقیع مین پس جلدی کی طرف مسجد کی اور بعضون نی اختیار کیا ہی یہہ کہ چلی وقار سی بموجب حدیث کی کیونکہ جو شخص قصد کرتا ہی نماز کا پس وہ نماز ہے مین ہے اور یہہ بات جب ہے کہ نہ واقع ہوا وسے تقصیر یعنی اگر دانستہ دیر کریگا یہہ بات نہین حاصل ہونیکی نہی اور ظاہر یہہ ہے کہ جلدی کری ساتہہ وقار کی نہ ساتہہ دوڑنی کی تا عمل حدیث پر بہی ہوا اور ثواب تکبیر اولی کا بہی ہاتہہ سی نجاوی اور اسیطرح حکم جمعہ کا ہی اگر جانتا ہی اگر جلدی نہ کرونگا تو امام سلام پہیر دیگا اسصورت مین بہی جلدی کر کر شریک ہووی امام کی ساتہہ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي اور یہہ باب خالی ہی فصل دوسری سی

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ عَرَّسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِطَرِيقِ مَكَّةَ وَوَكَّلَ بِلَالًا أَنْ يُوقِظَهُمْ لِلصَّلٰوةِ فَرَقَدَ بِلَالٌ وَرَقَدُوا حَتَّى اسْتَيْقَظُوا وَقَدْ طَلَعَتْ عَلَيْهِمُ الشَّمْسُ فَاسْتَيْقَظَ الْقَوْمُ فَقَدْ فَزِعُوا فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْكَبُوا حَتَّى يَخْرُجُوا مِنْ ذٰلِكَ الْوَادِي وَقَالَ إِنَّ هٰذَا وَادٍ بِهِ شَيْطَانٌ فَرَكِبُوا حَتَّى خَرَجُوا مِنْ ذٰلِكَ الْوَادِي ثُمَّ أَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْزِلُوا وَأَنْ يَتَوَضَّؤُا وَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يُنَادِيَ لِلصَّلٰوةِ أَوْ يُقِيمَ فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ رَأٰى مِنْ فَزَعِهِمْ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ أَرْوَاحَنَا وَلَوْ شَاءَ لَرَدَّهَا إِلَيْنَا فِي حِينٍ غَيْرِ هٰذَا فَإِذَا رَقَدَ أَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ أَوْ نَسِيَهَا ثُمَّ فَزِعَ إِلَيْهَا فَلْيُصَلِّهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا فِي وَقْتِهَا ثُمَّ الْتَفَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ أَتٰى بِلَالًا وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُهَدِّئُهُ كَمَا يُهَدَّأُ الصَّبِيُّ حَتّٰى نَامَ ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَأَخْبَرَ بِلَالٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الَّذِي أَخْبَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا

روایت ہی زید بن اسلم سی کہا کہ اتری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ آخر رات کی راہ مکہ کی بیچ اور حکم کیا بلال کو یہہ کہ جگادی اونکو واسطی نماز کی پس سو گیا بلال یعنی تہوڑی دیر کی بعد بسبب غلبہ نیند کی اور سو گئی لوگ یہانتک کہ جاگی او سحالمین کہ تحقیق طلوع ہوا اوپر آفتاب پس جاگی لوگ یعنی پہلی حضرت جاگی پہر اور اصحاب پس تحقیق گہبرائی یعنی بسبب فوت ہونی نماز کی پس حکم کیا اونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ سوار ہو دین یہانتک کہ نکلین اوس جنگل سی اور فرمایا تحقیق یہہ جنگل ہی کہ مسلط ہی اسمین شیطان پس سوار ہوئی یہانتک کہ نکلی اوس جنگل سے پہر حکم کیا اونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ اوتریں اور وضو کریں اور حکم کیا بلال کو کہ اذان کہی واسطی نماز کی اور تکبیر کہی پس نماز

پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ لوگونکی یعنی قضا صبح کی جماعت سے ادا کی پہر پہرے یعنی نماز سے اور دیکہی گہبراہٹ اونکی پس فرمایا یعنی تسلی کے لیے ای لوگو تحقیق اللہ نے قبض کین تہین ارواحین ہماری اور اگر چاہتا البتہ پہیرتا اونکو طرف ہماری بیچ غیر اسوقت کے یعنے پہلے اسوقت سے کہ قضا ہے نماز ہوتا پس جسوقت کہ سووی ایک تمہارا غافل ہو کر نماز سے یا بہول جاوی نماز پہر گہبراوی طرف اوسکی پس چاہیے کہ پڑہی اوسکو جیسا کہ تہا پڑہتا اوسکو وقت اوسکی مین یعنے ساتہہ اذان اور تکبیر اور جماعت اور تمام شرائط اور آداب کی ادا کری پہر التفات کی رسول خدا صلعم نے طرف ابی بکر صدیق کی پس فرمایا تحقیق شیطان آیا بلال کی پاس اور وہ کہڑا نماز پڑہتا تہا پس تکیہ لگوایا اوسکو پہر برابر دیر تک تہپکتا رہا اوسکو جیسی تہپکا جاتا ہی لڑکا یہانتک کہ سو گیا پہر پکارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو پس خبر دی بلال نے پیغمبر خدا صلعم کو مانند اوس خبر کی کہ خبر دی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو پس کہا ابوبکر نے گواہی دیتا ہون مین کہ تحقیق تم رسول خدا کی ہو روایت کی یہہ مالک نے بطریق ارسال کی **ف** بیچ راہ مکہ کی اس سے معلوم ہوا کہ یہہ واقعہ اور ہی اور پہلا واقعہ اور کیونکہ وہ درمیان مین خیبر اور مدینہ کی ہوا تہا اور یہہ مکہ اور مدینہ کی درمیان مین اور لفظ اذ کان نیادی للصلوۃ او یقیم مین معنی جمع کی ہی مانند واو کی یعنی اذان وتکبیر دونونکا حکم کیا یا او شک کے لیے ہی مگر افضل و اکمل پہلی ہی بات ہی کیونکہ موید ہی اوسکی روایت ابوداود کی انہ صلعم امر بلالا بالاذان والاقامۃ اور جیسا کہ تہا پڑہتا وقت اوسکی مین ظاہر اسکا دلالت کرتا ہی اسپر کہ جہر کری نماز جہریہ مین اور سر کری نماز سریہ مین لیکن اسمین بعضی علماء حنفیہ نے اختلاف کیا ہی کہ قضا مین جہر کی ہی پڑہنا واجب ہے اور معنی اضجعہ کے اسند ہین یعنی تکیہ لگوایا بلال کو جیسی پہلے حدیثمین گذرا ہی کہ بلال نے دیوار سے تکیہ لگا کر سو رہی اور اگر کوئی کہی کہ اس حدیث مین پہلی تو غفلت کو نسبت کیا طرف اللہ تعالی کی اس جملہ مین ان اللہ قبض ارواحنا اور پہر نسبت کیا اوس غفلت کو طرف شیطان کی جواب اسکا یہہ دیا گیا ہی کہ یہہ مسئلہ خلق افعال کا ہی یعنی ارادہ کیا اللہ تعالی نے پیدا کرنے نیند اور نسیان کا اونمین پس قادر کیا شیطانکو اوسچیز کی کرنے پر کہ غفلت اور نیند پیدا کری قسم تہپکنی وغیرہ سے اور اس حدیث مین اظہار معجزہ کا ہی کہ حضرت نے حال بلال کا بیان فرمادیا اس لیے حضرت ابوبکر نے تصدیق اوسکی کی شہادت تک کہا تہا ع **وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصلتان معلقتان فی اعناق المؤذنین للمسلمین صیامہم وصلوتہم رواہ ابن ماجۃ** اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزین ہین کہ لٹکی ہوئی ہین بیچ گردنون موذنونکی واسطی مسلمانونکی روزی اونکی اور نماز اونکی روایت کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** لٹکے ہوئی ہین بیچ گردنون موذنونکی یعنی ثابت ہین موذنونکی ذمہ دو چیزین مسلمانونکی تا احتیاط کرین اونکی کہ وہ دو چیزین یہہ ہین روزی اونکی اور نماز اونکی کہ انکی اذان پر روزہ افطار کرتی ہین اور نماز پڑہتی ہین حاصل یہہ کہ موذنونکو چاہیے کہ رعایت وقت کا لحاظ رکہین تا لوگونکی ان دو چیزونمین خلل نہ آوی نوع ح

باب المساجد ومواضع الصلوٰۃ

باب ہے بیچ بیان مسجدونکی اور جگہون نماز کی **ف** مراد جگہون نماز سے یہان وہ جگہہ ہین کہ نماز اونمین مکروہ ہووی یا نہ مکروہ ہووی چنانچہ بیان اوسکا حدیثونمین آویگا اور بیچ فضائل مسجد کی حدیثین بہت آئی ہین کچہہ اونمین سے تو مشکوۃ مین مذکور ہوئی ہین اور کچہہ اور کتابونمین ہین چنانچہ ترجمہ بعض اونکا یہی لکہا جاتا ہی تا مسلمان اوسکی بزرگی معلوم کرکے عبادت کرنی اوسمین غنیمت جانین آیا ہی کہ ابو درداء نے اپنی بیٹی سے کہا ای بیٹی میری چاہیے کہ ہووی مسجد گہر تیرا اسلیے کہ تحقیق مینے سنا ہی رسول خدا صلعم سے کہ فرماتی تہی مسجدین گہر متقیون کی ہین پس جسکا ہووی مسجد گہر ضامن ہوتا ہی اللہ واسطی اوسکی راحت اور رحمت کا اور گذرنیکا پل صراط پر سے طرف جنت کی اور عبدالرحمن بن معقل سے روایت ہی کہ ہم حدیث کہتی جاتی تہی کہ مسجد قلعہ محکم ہی شیطان سے بچنی کی لیے اور حضرت عمر رض سے روایت ہی کہ مسجدین گہر اللہ کی ہین بیچ زمین کی اور حق ہی زیارت کیے گئی پر یہہ کہ اکرام کرتا ہی زیارت کرنیوالی اپنی کا یعنی اللہ زیارت کیا گیا ہی اور جانیوالا اوسمین زیارت کرنیوالا ہوتا ہی پس وہ اکرام کرتا ہی مسجد مین آنیوالونکا اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ نہین جگہہ کوئی

آدمی مسجد مین واسطی نماز کی یا واسطی ذکر اللہ کی مگر کہ اللہ تعالی نظر کرتاہی طرف اوسکی ساتہہ مہربانی اور رحمت کی جیسیکہ نظر مہربانی اور رحمت کے کرتی ہین اہل غائب کے جبکہ آتا ہی اونپر غائب اونکا اور بعضی حدیثون مین جو جگہ پکڑنی مسجد مین منع آئی ہی وہ اوس صورت مین ہی کہ ایک جگہہ خاص مسجد مین مقرر کری اسطرح کہ نہ بیٹہی اور جگہہ سوای اوسکی پس یہہ منع ہی اگرچہ واسطی ذکر اللہ کی یا نماز کی ہو کیونکہ اسمین خوف ریا کا ہوتا ہی اور یہہ جو حدیثین جگہہ پکڑنیکی فضائل مین آئی ہین محمول ہین اسپر کہ مسجد کو جگہہ سکونت کی ٹہراوی نماز کی لیے اور ذکر کی لیے نہ واسطی اور غرض کے اغراض دنیوی سے اور حظوظ نفس سے ح ع

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابن عباس قال لما دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم البیت دعا فی نواحیہ کلہا ولم یصل حتی خرج منہ فلما خرج رکع رکعتین فی قبل الکعبۃ وقال ہذہ القبلۃ رواہ البخاری ورواہ مسلم عنہ عن اسامۃ بن زید

روایت ہی ابن عباس سے کہا جب داخل ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ مین یعنی دن فتح مکہ کی دعا کی بیچ کونون اوسکی سب کونون مین یعنی چارون کونون مین اور نہین پڑہی نماز یہانتک کہ نکلی اوسمین سے پس جبکہ نکلی پڑہین دو رکعتین سامنی کعبہ کی اور فرمایا یہہ ہی قبلہ روایت کی یہہ بخاری نی اور روایت کی مسلم نی اونہین ابن عباس سے کہ نقل کی اونہون نی اسامۃ بن زید سی **ف** یہہ ہے قبلہ اشارہ کعبہ کی جانب کیا اور بیان فرمایا کہ امر قبلہ کا اوپر متوجہ ہونی کی جانب اوسکی قرار پایا اور ہرگز منسوخ نہین ہوویگا اور یہہ معنی نہین ہین کہ قبلہ یہی آگی کی جانب ہے اور متوجہ ہونا اور طرف درست نہین اور نہ یہہ معنی ہین کہ متوجہ ہونا کعبہ کی طرف باہر سی معتبر ہی اور اندر نماز درست نہین جیسیکہ امام مالک کہتی ہین بیچ نماز فرض کے اور سب اہل علم کی نزدیک جائز ہین نفل پڑہنی کعبہ کے اندر بموجب حدیث ابن عمر رض کی اور اختلاف کیا ہی بیچ فرض کی پس گئی ہین جمہور طرف جواز کی اور منع کیا ہی اوسے مالک اور احمد نی ح ع

وعن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل الکعبۃ ہو واسامۃ بن زید وعثمان بن طلحۃ الحجبی وبلال بن رباح فاغلقہا علیہ ومکث فیہا فسالت بلالا حین خرج ماذا صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال جعل عمودا عن یسارہ وعمودین عن یمینہ وثلثۃ اعمدۃ وراءہ وکان البیت یومئذ علی ستۃ اعمدۃ ثم صلی متفق علیہ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی کعبی مین اور اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ حجبی اور بلال بن رباح پس بند کیا بلال نی یا عثمان نی کعبہ حضرت پر یعنی تا لوگ ہجوم نکرین اور ٹہیری حضرت اوسمین یعنی اور دعا مین مشغول رہی عبد اللہ بن عمر کہتی ہین کہ مین نی پوچہا بلال سی جسوقت کہ نکلی بلال یا حضرت کعبے سے باہر کہ کیا کیا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی کعبہ مین پس کہا بلال نی کیا ایک ستون بائین اپنی اور کیی دو ستون داہنی اپنی اور تین ستون پیچہی اپنے اور تہا خانہ کعبہ اوس دن چہہ ستونون پر یعنی اب تین ستون ہین پہر نماز پڑہی روایت کی بخاری و مسلم نی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کعبہ کی اندر نماز پڑہی اور پہلی حدیث سی کہ ابن عباس نے اسامہ سی روایت کی معلوم ہوا کہ آنحضرت نے نماز نہین پڑہی وجہ تطبیق ان دونون حدیثون کی یہہ ہے کہ جب کعبہ مین داخل ہوئی اور دروازہ بند کیا اور دعا مین مشغول ہوئی پس دیکہا اسامہ نی دعا مانگتی پہر وہ بہی دعا مین مشغول ہوگئی کسی کعبہ کی کونی مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کونی مین تہی اور بلال قریب تہے آنحضرت کی آنحضرت نی جو نماز بعد دعا کی پڑہی وہ اونہون نی نماز مین دیکہا اور اسامہ نی نہ دیکہا اس لیے کہ دور تہی اور دعا مین مشغول تہے اور نماز ہی سبک تہے اور دروازہ بند تہا اور یہہ بہی آیا ہی کہ حضرت نی اسامہ کو باہر بہیجا تہا تا پانی لاوین دیوار کی تصویر مٹانی کی لیے پس ہوسکتا ہی کہ آن حضرت نی نماز اوس عرصہ مین پڑہی ہو پس مختار ثابت کرنا ادای نماز کا ہی نہ نفی اوسکی ح ع

وعن

اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِیْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز مسجد میری بیچ کہ یہہ ہی یعنی مسجد نبوی مین بہتر ہی ہزار نمازون سی اور مسجدون مین سوا مسجد حرام کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** سوا مسجد حرام کی کہ اوسمین بہ نسبت اور مسجدون کی لاکہہ نماز کا ثواب ہوتا ہی اور اختلاف کیا ہی علما نی اس جگہہ مین کہ اتنا ثواب کس جگہہ ہوتا ہی اسمین چار قول ہین ایک یہہ کہ وہ سارا حرم ہی اور دوسرا یہہ کہ وہ مسجد جماعت ہی اور یہی ظاہر ہوتا ہی کلام اصحاب ہمارے سی اور اسیکو اختیار کیا ہی بعض شافعیہ نی یہی اسلئی کہ اصحاب ہمارے نی کہا ہی کہ فضیلت خاص کی گئی ہی ساتہہ فرائض کی نہ نوافل کے اور تیسرا یہہ ہے کہ وہ مکہ ہی اور اختیار کیا ہی اسکو بعض علما نی بسبب اس حدیث ابن ماجہ کی و صلوٰۃ بمکۃ بمائۃ الف یعنی نماز مکہ مین مضاعف ہے لاکہہ درجہ چوتہا یہہ کہ وہ کعبہ ہی یہہ بعید ہی سب قولون مین شرح **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَمَسْجِدِیْ هٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ باندہو تم کجاوونکو مگر طرف تین مسجدون کی یعنی سفر نہ کرو مگر طرف تین مسجدون کی مسجد الحرام اور مسجد اقصی یعنی بیت المقدس اور مسجد میری یہہ روایت کی بخاری و مسلم نی **ف** ظاہر اس حدیث کا یہہ ہے کہ منع کیا حضرت نے اختیار کرنی سفر ہر جگہہ کی سی کہ سوای ان تین جگہونکی ہی کہ پروردگار تعالی نی بسبب زیادتی بزرگی کی اونکو ممتاز اور مخصوص کیا ہی لیکن مقصود یہہ ہے کہ بطور تقرب اور عبادت کی سوای ان مواضع کی قصد نہ کرین اور سفر نکرین اور اگر کچہہ حاجت پڑی مثل تحصیل علم اور تجارت اور ادای حقوق وغیرہ کی یہہ بات اور ہی اور سفر ساتہہ اس قصد کی جائز ہی لیکن سفر کرنی مین واسطی زیارت قبور صالحین کی اور واسطی پہنچنی کی مواضع متبرکہ مین اختلاف ہی بعضی مباح کہتی ہین اور بعضی حرام کذا فی مجمع البحار واللہ اعلم اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ قصد کرنا بطریق نذر کی سوای ان تین جگہونکی درست نہین اور اگر نذر کرین بیچ غیر ان تین مسجدون کی واجب نہین ہوتا وفا اوسکا اور بعضون نی کہا ہی کہ کلام مساجد مین ہی یعنی کسی مسجد کی لیی سوای ان تین مسجدون کی سفر جائز نہین اور اور مواضع سوای مسجدون کے خارج ہین مفہوم اس کلام کیسی اور کہتا ہی بندہ مسکین عبدالحق کہ مقصود بیان کرنا اہتمام شان ان تین جگہونکا اور سفر انکیکا ہی کہ متبرک ترین مقامات کی ہین یعنی اگر سفر کرین تو طرف ان تین مسجدون کی اور بغیر انکی مشقت کہینچنی بیفائدہ ہی نہ یہہ کہ سفر سوای ان تین جگہونکی درست نہین شرح اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نی بیچ کتاب حجۃ اللہ البالغہ کی بیچ بیان معنون اس حدیث کی لکہا ہی ترجمہ اونکی کلام کا بعینہ کیا جاتا ہی کہتا ہون مین تہی اہل جاہلیت قصد کرتی تہی مکانات معظمہ کا کہ اپنی گمان مین اون مکانات کو بزرگ جانتی تہی اور زیارت کرتی تہی اور برکت حاصل کرتی تہی اور اسطرح کی قصد کرنی مین اور بزرگی جاننی مین تحریف اور فساد اسقدر ہی کہ نہین پوشیدہ پس بند کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فساد تاکہ نہ ملجاوین غیر شعائر ساتہہ شعائر کی اور نہو جاوی وسیلہ واسطی عبادت غیر اللہ کی اور حق نزدیک میری یہہ ہے کہ قبر اور جگہہ بندگی کرنی کسی ولی کی اولیا مین سی اور کوہ طور سب یہہ برابر ہین بیچ اس نہی مین یعنی ان سب چیزون کی طرف سفر نکری انتہی **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان گہر میری کے اور منبر میری کی ایک باغ ہی باغون بہشت کیسی اور منبر میرا اوپر حوض میری کی ہی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی جو کچھ

بقیہ

عبادت کریگا اوس جگہہ مین کہ درمیان گہر میری کی اور منبر میری کی ہی پہنچی کا طرف باغ کی باغون بہشت کیسی ل در جو کوئی لازم کریگا عبادت
نزدیک منبر کی ہوویگا دن قیامت کی حوض کوثر میر پسی اور کہا امام مالکؒ نے کہ حدیث باقی ہی ظاہر اپنی پر اور رضہ یعنی ٹکڑہ سی کی ہی یعنی یہہ
جگہہ ایک ٹکڑہ ہی کہ نقل کیا گیا ہی جنت سی اور پہر وہین عود کریگا اور نہین فنا ہوگا مانند اور زمین کی اور کہا توربشتی نی کہ نام رکہا گیا ہی
اس جگہہ کا روضہ اس لئی کہ زیارت کرنیوالی حضرت کی قبر کی اور وہانکی رہنی والی ملائکہ اور جن وانس ہمیشہ مشغول رہتی ہین اوسمین عبادت اور
ذکر اللہ مین جب جاتی ہی ایک جماعت آتی ہی دوسری پس اسلئی روضہ کہا جیسکہ حلقون ذکر کی کو ریاض جنت فرمایا ؛ ع س **وعن**
ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاتی مسجد قباء کل سبت ماشیا وراکبا فیصلی فیہ رکعتین متفق علیہ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم آتی مسجد قبا مین ہر ہفتہ مین پیادہ ہی اور سوار ہی پس نماز پڑہتی اوسمین دو رکعتین
ف قبا نام ایک جگہہ کا ہی تین کوس مدینہ منورہ سے حضرت جبکہ مکہ سی ہجرت کرکر مدینہ مین تشریف لائے مدینہ کی داخل ہونی سی پہلی ایک مسجد اوسمین بنائی اوسکو
مسجد قبا کہتی ہین پس اوسمین حضرت ہفتہ کو تشریف لیجاکر دو رکعت تحیۃ المسجد یا اور کوئی نماز کہ قایم مقام تحیۃ المسجد کی ہو پڑہتی تہی اور اوسمین
دلیل ہی اسپر کہ ملاقات کرنی صلحا کی دن ہفتہ کی سنت ہی اور اس مسجد کی بہت بزرگی آئی ہی کہا ابن حجر نی کہ صحیح ہوا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ نماز پڑہنی قبا مین مانند عمرہ کی ہی اور سعد بن ابی وقاص سی روایت ہی کہ دو رکعتین پڑہنی مسجد قبا مین محبوب ہین طرف میری اس سے
کہ جاؤن مین بیت المقدس دو بار اگر جانین لوگ اوس ثواب کو کہ قبا مین ہے البتہ مارین طرف اوسکی جگرا ونٹون کی یعنی دور دور سی مشقت سفر کے
اوٹہا کر آوین ؛ ح ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب البلاد الی اللہ مساجدہا
وابغض البلاد الی اللہ اسواقہا رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی محبوب
زیادہ مکانون کی شہرون مین طرف اللہ کی مسجدین اونکی اور بہت مبغوض مکانون شہرون کی طرف اللہ کی بازار اونکی روایت کی یہہ مسلم نی
ف مسجدین جگہہ عبادت کی ہین اسلئی اللہ تعالی دوست رکہتا ہی اونکو یعنی مسجد والون کو خیر پہنچاتا ہی اور بازار جگہہ فعال شیاطین کے
ہے یعنی حرص اور طمع اور خیانت اور غفلت اور جہوٹہہ کی اسلئی انکو مبغوض رکہتا ہی یعنی اونکی رہنی والونکو برائی پہنچاتا ہی یہان
ایک شبہہ وارد ہوتا ہی کہ بت خانی اور شراب خانی اور جنگلی بدتر ہین بازار سی اونکو کیون نہ مبغوض ترین کہا جواب یہہ کہ بازارون کی رہنی
کے لئے شارع کی طرف سے حکم ہی اور ان چیزون کی رکہنی کا حکم ہی نہین پس جو چیزین کہ رکہنی جائز ہین اونمین بازار مغبوض تر ہی ؛ ع ؛ ؛
وعن عثمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بنی للہ مسجدا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ متفق علیہ
اور روایت ہی عثمانؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بنا دی واسطی خدا کی مسجد بناتا ہی اللہ واسطی اوسکی گہر بہشت مین
روایت کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف** واسطی خدا کی یعنی خالص اوسکی رضامندی کی لیی بنا دی نہ واسطی دکہانی سنانی لوگون کی اسی لیی کہا
گیا ہی کہ جو لکہی نام اپنا مسجد پر یہہ دلیل ہی اوپر عدم اخلاص اوسکی اور کہا طیبی نی کہ تنکیر مسجدا مین تقلیل کی لیی ہی یعنی اگرچہ چہوٹی
مسجد بنا دی چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ اگرچہ مسجد ہو مانند گہونسلی بٹیر کی یہہ مبالغہ ہی خوردی اور تنگی مین ؛ ع **وعن**
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غدا الی المسجد او راح اعد اللہ لہ نزلہ من الجنۃ کلما غدا
او راح متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ جاوی اول روز مین طرف مسجد
کے یا آخر روز مین تیار کرتا ہی اللہ واسطی اوسکی مہمانی اوسکی بہشت مین سی جب جاوی اول روز کو یا آخر روز کو روایت کی یہہ بخاری نے

سلم نے ف یہہ اشارہ ہی اسپر کہ گویا مسجد خانہ خدا ہی ضیافت کرتا ہی وہ زیارت کرنیوالون اپنی کی اور محروم نہین چھوڑتا مسجد مین جانے کی وقت جو کتنی نیتین کرنی چاہئین اونمین سی ایک یہہ ہی چنانچہ بیان سکا اول کتاب مین بیچ شرح حدیث انما الاعمال بالنیات کی تفصیل سی ہو چکا ہی ۔ ح وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْظَمُ النَّاسِ اَجْرًا فِی الصَّلٰوۃِ اَبْعَدُھُمْ فَاَبْعَدُھُمْ مَمْشًی وَالَّذِیْ یَنْتَظِرُ الصَّلٰوۃَ حَتّٰی یُصَلِّیَھَا مَعَ الْاِمَامِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِّنَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ ثُمَّ یَنَامُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑا لوگونمین سی ازروی ثواب کے بیچ نماز کی جو دور اونکا پس دور اونکا از روی چلنی کی یعنی جتنا گہر دور ہوگا مسجد سی اوتنا ہی ثواب زیادہ پاویگا اور وہ شخص کہ منتظر ہو نماز کا یہان تک کہ نماز پڑہی ساتھہ امام کی بڑا ہی ازروی ثواب کی اوس شخص سے کہ نماز پڑہی پہر سو رہی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے ف یعنی جو کوئی تاخیر کری نماز کو تاکہ پڑہی اوسکو ساتھہ امام کی ثواب بہت پاتا ہی اوس سے کہ پڑہ کر سو رہی اور انتظار امام کا نکری اگرچہ وقت مختار ہی مین پڑہی اور اگر کوئی چھوٹی جماعت کی ساتھہ پڑہ لی یا اوسکی ساتھہ پڑہ لی کہ حق امامت کا نہین رکہتا ہی اور دوسرا انتظار جماعت کثیر کا کری اور ساتھہ اوسکی ادا کری کہ حق امامت کا اوسکا ہی اسی قیاس پر بہت ثواب پاتا ہی پہلی سی خصوصًا کہ یہہ سبب کسل کی کری ۔ ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَاَرَادَ بَنُوْ سَلِمَۃَ اَنْ یَّنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَھُمْ بَلَغَنِیْ اَنَّکُمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَالُوْا نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ اَرَدْنَا ذٰلِکَ فَقَالَ یَا بَنِیْ سَلِمَۃَ دِیَارَکُمْ تُکْتَبْ اٰثَارُکُمْ دِیَارَکُمْ تُکْتَبْ اٰثَارُکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہا کہ خالی ہوئی گہر گرد مسجد کی پس ارادہ کیا بنو سلمہ نے یہہ کہ اوٹہہ اوین نزدیک مسجد کی پس پہنچی یہہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا اونکو حضرت نے کہ پہنچا ہی مجکو یہہ کہ تم ارادہ رکہتی ہو کہ نقل کرو یعنی اوٹہہ آؤ نزدیک مسجد کی کہا اونہون نے کہ ہان ای رسول خدا کی تحقیق ارادہ کیا ہمنے پس کہا ای بنی سلمہ ٹہری رہو اپنی گہرونمین لکہی جاوینگے نقش قدم تمہارے ٹہری رہو اپنی گہرونمین لکہی جاوینگی نقش قدم تمہارے روایت کی یہہ مسلم نے ف بنو سلمہ قبیلہ ہی انصار مین سی وہ حضرت کی مسجد سی دور رہتی تہی جب گرد مسجد کی کچہہ گہر خالی ہوئی بسبب مرجانی رہنی والون اونکی یا اور جای جا رہنی کی تو اونہون نے آرزو کی مسجد کی پاس آ رہنی کی حضرت نے اوسپر فرمایا کہ وہین رہو جتنا دور ہوگی وہان سی آنی مین قدم بہت رکہوگی وہ نامہ اعمال مین لکہی جاوینگی اور باعث زیادتی ثواب کی ہونگی ۔ ح وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعَۃٌ یُظِلُّھُمُ اللّٰہُ فِیْ ظِلِّہٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِیْ عِبَادَۃِ اللّٰہِ وَرَجُلٌ قَلْبُہٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْہُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْہِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ اجْتَمَعَا عَلَیْہِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْہِ وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰہَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ وَرَجُلٌ دَعَتْہُ امْرَأَۃٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰہَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ فَاَخْفَاھَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُہٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سات شخص ہین کہ سایہ مین رکہی گا اونکو اللہ بیچ سایہ اپنی کی اوس دن کہ نہین سایہ مگر سایہ اوسکا ایک سردار عادل اور دوسرا جوان کہ جوانی خرچ کری اللہ کی بندگی مین اور تیسرا وہ شخص کہ دل اوسکا لگا ہوا ہی مسجد مین جسوقت کہ نکلتا ہی اوس سے یہان تک کہ پہر جاوی طرف اوسکی اور چوتہی دو شخص کہ محبت رکہتی ہین آپس مین واسطی اللہ کے اکہٹی ہوتی ہین اوسکی محبت مین اور جدا ہوتی ہین اوسکی محبت مین یعنی حاضر و غائب خالص محبت رکہتی ہین اور پانچوان وہ شخص کہ یاد کرتا

اللہ کو تنہائی میں بہتی ہیں انکہیں اوسکی اور چہٹا شخص وہ ہی کہ بلایا اوسکو ایک عورۃ نی کہ صاحب حسب اور جمال کی ہو یعنی بارادہ بد بلایا پس کہا
تحقیق مین ڈرتا ہوں اللہ سی اور ساتوان وہ شخص کہ دیا کچہہ صدقہ پس چہپایا اوسکو یہانتک کہ نہ جانا بائین ہاتہہ اوسکی نی کہ کیا خرچ کیا داہنی ہاتہہ
اوسکی نی روایت کی یہہ بخاری مسلم نی **ف** سایہ مین کہی گا یعنی داخل کریگا رحمت اپنی مین اور محفوظ رکہی گا سختیوں آخرت کسی اور
بعضوں نی کہا ہی کہ مراد سایہ سی سایہ عرش کا ہی اور اخر جملہ کی معنی یہہ ہین کہ اسطرح پوشیدہ دیتا ہی کہ نہین جانتا ہی وہ شخص کہ بائین طرف
اوسکی ہوتا ہی اوس چیز کو کہ خرچ کرتا ہی داہنی طرف اپنی اور بعضوں نی معنی اسکی یہی لکہی ہین جو کہ صاحب ترجمہ نی لکہی اس صورت مین یہہ کنایہ
ہے کمال پوشیدگی سی ۱۲ س ح **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَۃِ
تُضَعَّفُ عَلٰى صَلٰوتِہٖ فِي بَيْتِہٖ وَفِي سُوْقِہٖ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ ضِعْفًا وَذٰلِكَ اَنَّہٗ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ
الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُہٗ اِلَّا الصَّلٰوۃُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَۃً اِلَّا رُفِعَتْ لَہٗ بِہَا دَرَجَۃٌ
وَحُطَّ عَنْہُ بِہَا خَطِيْئَۃٌ فَاِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِكَۃُ تُصَلِّيْ عَلَيْہِ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاہُ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلَيْہِ اَللّٰہُمَّ ارْحَمْہُ
وَلَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِي صَلٰوۃٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلٰوۃَ وَفِي رِوَايَۃٍ قَالَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَتِ الصَّلٰوۃُ تَحْبِسُہٗ وَزَادَ فِي دُعَاءِ الْمَلٰٓئِكَۃِ
اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لَہٗ اَللّٰہُمَّ تُبْ عَلَيْہِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْہِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْہِ مُتَّفَقٌ عَلَيْہِ اور روایت ہی اونہین ابی ہریرہ
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز آدمی کی بیچ جماعت کے پچیس درجی زیادہ ہوتی ہی اوپر نماز اوسکی کی کہ گہر مین پڑہی اور بازار
مین یعنی دوکان وغیرہ مین کہ جہان تجارۃ کی لیی بیٹہتا ہی اور یہہ اسواسطی کہ جسوقت وضو کیا پس اچہا وضو کیا یعنی ساتہہ رعایت شرائط
اور آداب کے نکلا طرف مسجد کی نہ نکالا اوسکو مگر نماز نی یعنی خاص نماز ہی کیلیی نکلا کچہہ اور غرض نہین ہی نہین رکہتا کوئی قدم مگر بلند کیا جاتا ہی
واسطی اوسکی ساتہہ اوس قدم کی درجہ ثواب مین اور دور کیا جاتا ہی اوس کے سبب اوسکی گناہ پس جسوقت کہ نماز پڑہتا ہی ہمیشہ رہتی ہین فرشتی دعا کرتی
اوسکو جبتک کہ بیچ نماز کی جگہہ اپنی کی ہی یا الہی بخشش کر اوسپر یا الہی رحم کر ۔ ۔ اور ہمیشہ رہتا ہی ایک تمہارا نماز مین جبتک کہ منتظر ہی نماز کا
اور بیچ ایک روایت کی فرمایا جسوقت کہ داخل ہوتا ہی مسجد مین اس حالت مین کہ ہوتی ہی نماز روک نی والی اوسکی اور زیادہ کیا بیچ دعا فرشتون
کے یا الہی بخشش واسطی اوسکی یا الہی قبول توبہ کر اوسپر جبتک کہ نہ ایذا دی اوسمین یعنی کسی مسلمان کو زبان سے یا ہاتہہ سی جب تک نہ وضو جاوی بیچ اوسکی
روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** معلوم ہوا کہ پچیس حصہ ثواب نماز کا جب ہی ملیگا کہ جماعت سے پڑہی اور مسجد مین پڑہی اور معنی اخیر حدیث کی یہہ ہین کہ ملائکہ
دعا کرتی ہین جبتک کہ کسی کو ایذا دی گویا کہ یہہ حدث معنوی ہی اسلیی اوسکی بعد حدث ظاہری کو بیان کیا کہ جب تک نہ وضو لوٹی یعنی اگر کسیکو ایذا
دیگا یا وضو ٹوٹیگا تو فرشتی دعا نہین کرنی کی اور اس سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ یہہ فضیلت مترتب ہے اسپر کہ مصلے نماز پڑہ کر وہین بیٹہا رہی اور اگر نماز پڑہ کر
اور جای جابجی یہہ فضیلت فوت ہوتی ہی اور بعضی مشایخ کہ نماز پڑہ کر گوشہ مین جا بیٹہتی ہین واسطی خوف تشویش وقت کی دربار کی اگرچہ یہہ
نیت صحیح ہے اور اوسمین فضیلت ذکر اور تسبیح کی حاصل ہی لیکن فضیلت بیٹہی رہنی کی بیچ جگہہ نماز کی نہین حاصل ہوتی ح **وعن ابی اسید**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ اَللّٰہُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا
خَرَجَ فَلْيَقُلْ اَللّٰہُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی اسید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جسوقت کہ داخل ہو ایک تمہارا مسجد مین پس چاہیی کہ کہی یا الہی کہول واسطی میری دروازی رحمت اپنی کی اور جب نکلی پس چاہیی
کہ کہی یا الہی تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی فضل تیرا روایت کی یہہ مسلم نی **ف** دروازی رحمت کی کہول بسبب برکت اس مکان شریف کی

بابسبب توفیق دینی نماز کی ہمین یا بسبب کھولنی حقائق نماز کی اور مراد فضل سی رزق حلال ہی کہ بعد نکلنی کی نماز سی اوسکی طلب کو جانا
ہے ۱۲ ح وعن ابی قتادة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع
رکعتین قبل ان یجلس متفق علیه اور روایت ہے ابی قتادہ سی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ داخل ہو ایک تمہارا مسجد
پس چاہیئی کہ پڑہی دو رکعتین پہلی بیٹہنی سی روایت کی بخاری ومسلم نی ف یہہ حدیث سند شافعی کی ہی ہے واجب ہونی تحیة المسجد
کے اس لیی کہ وہ کہتی ہین کہ یہہ امر وجوب کی لیی ہی اور ہماری نزدیک مستحب ہے اور امر استحباب کے لیی ہے ۱۲ ح وعن کعب بن مالك
قال کان النبی صلی الله علیه وسلم لا یقدم من سفر الا نهارا فی الضحی فاذا قدم بدأ بالمسجد فصلی فیه
رکعتین ثم جلس فیه متفق علیه اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ آتی سفر سی مگر دن کو چاشت کے
وقت پس جسوقت کہ آتی پہلی جاتی مسجد مین پس نماز پڑہتی اوسمین دو رکعتین پہر بیٹہتی اوسمین روایت کی یہہ بخاری ومسلم نی ف بیٹہتی
مسجد مین تا لوگ سعادت ملازمت حاصل کرین اور اس سی معلوم ہوا کہ مسافر کو مستحب ہے مسجد مین بیٹہنا وقت آنی کی سفر سی گہر مین جانی سی
پہلے ۱۲ ح وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من سمع رجلا ینشد ضالة فی المسجد
فلیقل لا ردها الله علیك فان المساجد لم تبن لهذا رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ سنی کسیکو کہ ڈہونڈتا ہی کوئی چیز گم ہوئی مسجد مین پس چاہیی کہ کہی نہ پہیری اوسکو اللہ تجہپر یعنی نہ پاوی تو پس تحقیق مسجدین
نہین بنائی گئین واسطی اسکی روایت کی یہہ مسلم نی ف ظاہر یہہ ہی کہ یہہ زبان سی کہی واسطی زجر اور منع کی نہ دلسی یہہ دعا کری اور نہ
چاہیی کہ مسلمان گم ہوئی چیز اپنی نہ پاوی اور اگر دلسی بہی چاہی تا وہ سزا فعل اپنی کی پاوی اور پہر ایسی حرکت نکری بعید نہوا اور داخل
ہے اسمین ہر امر کہ مسجد نہین بنائی گئی ہی اوسکی لیی مانند خرید و فروخت وغیرہ کی اور تہی بعض سلف کہ روا نہین رکہتی تہی تصدق کرنا مسجد مین
سوالکر[illegible] وعن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اکل من هذه الشجرة المنتنة
فلا یقربن مسجدنا فان الملائکة تتأذی مما یتأذی منه الانس متفق علیه اور روایت
ہے جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کہاوی اس درخت بدبودار مین سی یعنی لہسن یا پیاز پس نہ نزدیک ہو مسجد ہماری
پس تحقیق فرشتی ایذا پاتی ہین اوس چیز سی کہ ایذا پاتی ہین اوس آدمی روایت کی یہہ بخاری ومسلم نی ف یعنی جیسی بدبودار چیز سی آدمیون کو
ایذا ہوتی ہی ویسی فرشتونکو بہی ایذا ہوتی ہی پس لہسن یا پیاز کہا کر مسجد مین آ کر کہ وہ جگہہ حضور ملائکہ کی ہی وہ ایذا پاوین گی اور اسمین داخل
ہے ہر چیز کہ بدبو کہی خواہ قسم کہانی سی ہو یا غیر اوسکی سی یعنی گندہ دہنی اور گندہ بغلی اور مانند انکی کی اور مسجد کا حکم اور عبادت کی مجلس کا
ہے یعنی مجلس وعظ اور پڑہنی پڑہانی اور حلقی ذکر کی اور مانند انکی کی کہ اونمین ہے بدبودار ہو کر نہ جاوی ۱۲ ح وعن انس قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم البزاق فی المسجد خطیئة وکفارتها دفنها متفق علیه اور روایت ہی انس سی کہا کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تہوکنا مسجد مین گناہ ہی اور کفارہ اوسکا دفن کر دینا اوسکا روایت کی یہہ بخاری ومسلم نی ف یعنی مسجد
مین تہوکی نہین اگر اتفاقاً ایسی حرکت ہو بہی جاوی تو دفعیہ اوسکی گناہ کا یہہ ہے کہ اوسکو دفن کر دی ۱۲ ح وعن ابی ذر قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم عرضت علی اعمال امتی حسنها وسیئها فوجدت فی محاسن اعمالها
الاذی یماط عن الطریق ووجدت فی مساوی اعمالها النخاعة تکون فی المسجد لا تدفن رواه مسلم

اور روایت ہی ابی ذر سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روبرو لائی گئی مجہپر عمل امت میری کی نیک اونکی اور بری اونکی پس پائی مینی
بیچ نیک عملون اونکی موذی چیز کہ دور کی جاوی راہ سی اور پایا مینی بیچ بری عملون اونکی تہوک کہ ہوئی مسجد مین کہ نہ دفن کیا جاوی
روایت کی یہہ مسلم نی **وعن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قام احدکم الی الصلوٰة فلا
یبصق امامه فانما یناجی الله ما دام فی مصلاه ولا عن یمینه فان عن یمینه ملکًا ولیبصق عن یساره او تحت قدمه
فیدفنها وفی روایة ابی سعید تحت قدمه الیسری متفق علیه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی جسوقت کہ کہڑا ہوا ایک تمہارا طرف نماز کی پس نہ تہوک ڈالی آگی اپنی پس سوای اسکی نہین کہ سرگوشی کرتا ہی اللہ سی جبتک کہ نماز کی جگہہ
میں ہی اور نہ تہوکی طرف داہنی اپنی اسواسطی کہ داہنی اوسکی فرشتہ ہی اور چاہیی کہ تہوکی طرف بائین اپنی یا نیچی پانو اپنی کی پہر دفن
کری اوسکو اور روایت ابی سعید کی مین یون ہی کہ نیچی قدم بائین کی کہ بایان ہی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اسمین مشابہت
دی مصلی کو ساتہہ اوس شخص کی کہ سرگوشی کرتا ہی مالک اپنی سی پس واجب ہی اوسپر رعایت ادب کی کہ اودہر تہوکی نہین اگرچہ اللہ تعالی پاک ہی جہت سی
اور مراد فرشتی سی یا تو فرشتہ ہی سوای کرام کاتبین کی کہ حاضر ہوتا ہی وقت نماز کی واسطی تائید اور الہام مصلی کی اور واسطی آمین کہنی کی دعا اوسکی
پر پس واجب ہوا اسپر کہ اکرام کری مہمان اپنی کا زیادہ کرام کاتبین سی کہ ہروقت ساتہہ رہتی ہین یا احتمال ہی کہ مراد اوس سی کرام کاتبین ہین خاص کیا
داہنی طرف والی کو واسطی آگاہ کرنیکی اسپر کہ وہ افضل ہی بائین طرف والی سی رتبہ مین جیسیکہ داہنی طرف افضل ہی بائین طرف سی اور فرشتہ
رحمت کا افضل ہی فرشتہ عذاب سی **ش** ح **وعن** عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فی مرضه الذی
لم یقم منه لعن الله الیهود والنصاری اتخذوا قبور انبیائهم مساجد متفق علیه اور روایت
ہی عائشہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بیچ بیماری اپنی کی کہ نہین اوٹہی اوس سی یعنی تندرست نہین ہوئی اوس سی انتقال
ہوا اوسمین لعنت کری اللہ یہود اور نصاری کو کہ پکڑین اونہون نی قبرین انبیا کی سجدہ گاہ روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی اجل نزدیک پہنچی اور ڈری امت سی کہ مبادا قبر شریف کو سجدہ کرین جیسیکہ یہود اور نصاری انبیا کی قبرونکو سجدہ کرتی ہین
آگاہ کیا اسکی منع ہونی پر ساتہہ لعن کرنی یہود اور نصارا کی کہ قبرون انبیا کو سجدگاہ کیا تہا اور یہہ سجدہ گاہ کرنا دو طرح پر ہوتا ہی ایک یہہ کہ سجدہ
قبرون کو کرین اور مقصود عبادت اونکی رکہین جیسیکہ بت پرست بت پوجتی ہین دوسرے یہہ کہ مقصود اور منظور عبادت مولی کی رکہین لیکن اعتقاد
یہہ کرین کہ متوجہ ہونا انکی قبرون کی طرف نماز مین عبادت حق کی ہی اور سبب قرب اور رضا اوسکی کا ہی یہہ دونون طریق غیر مشروع اور
ناپسند ہین اول تو شرک اور کفر صریح ہی اور دوسرا حرام ہی اسلئی کہ اوسمین شریک کرنا ساتہہ خدا کی ہوتا ہی اگرچہ شرک خفی ہی اور لعنت دونون
پر ہوتی ہی اور نماز پڑہنی طرف قبر نبی کی یا مرد صالح کی واسطی تبرک اور تعظیم کی حرام ہی اور کسیکو اسمین خلاف نہین **ش** ح یہہ مضمون مختصر لکہا گیا
ہے جو تفصیل دیکہا چاہی وہ شرح مین دیکہی **وعن** جندب قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول الا وان من کان
قبلکم کانوا یتخذون قبور انبیائهم وصالحیهم مساجد الا فلا تتخذوا القبور مساجد انی انهاکم عن ذلک رواه مسلم
اور روایت ہی جندب سی کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی خبردار ہو تحقیق وہ شخص کہ تہی پہلی تمسی پکڑتی تہی قبرون انبیا اپنی
کیکو اور نیکبختون اپنی کیکو سجدہ گاہ خبردار ہو پس نہ پکڑو قبرونکو سجدہ گاہ تحقیق مین منع کرتا ہون تمکو اس سی روایت کی یہہ مسلم نی **وعن**
وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اجعلوا فی بیوتکم من صلاتکم ولا تتخذوها قبورا متفق علیه

اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہو گہرون اپنی مین اپنی نمازون سی اور نہ پکڑو گہرون کو قبرین روایت کی
یہہ بخاری و مسلم نی ف یعنی گہرون مین قبرین نہ بناؤ یا مراد یہہ ہی کہ قبرون کو مانند گہرون کی نکرو یعنی جبسیکہ کسیکو کچہہ حاجت ہوتی ہی
تو چلا جاتا ہی گہر مین واسطی حاجت کی اسیطرح کسیکو کچہہ حاجت درپیش ہو تو قبرون پر دوڑا نہ چلا جاوی بلکہ اللہ ہی سی اپنی حاجت مانگی
یا مراد یہہ ہی کہ جیسی مقبرہ مین نماز نہین پڑہتی اسطرح سی گہر کو نکرو کہ گہر مین کچہہ نماز نہ پڑہو بلکہ گہرون مین بہی نماز پڑہا کرو اسی واسطی گہرون
مین نماز پڑہنی بہتر ہی سوا فرض کی ؛ مولانا

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ما بین المشرق والمغرب قبلة رواه الترمذی روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان مشرق اور مغرب کی قبلہ ہی روایت کی یہہ ترمذی نی ف یہہ حدیث ہی مدینہ والون کی
حق مین اور اونکی کہ جنکا قبلہ مدینہ کی موافق ہی کہ وہان قبلہ جانب جنوب کی ہی پس مشرق و مغرب کے درمیان مین پڑہتا ہی ؛ ح ؛

وعن طلق بن علی قال خرجنا وفدا الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فبایعناه وصلینا معه واخبرناه ان
بارضنا بیعة لنا فاستوهبناه من فضل طهوره فدعا بماء فتوضا وتمضمض ثم صبه لنا فی اداوة
وامرنا فقال اخرجوا فاذا اتیتم ارضکم فاکسروا بیعتکم وانضحوا مکانها بهذا الماء واتخذوها مسجدا قلنا
ان البلد بعید والحر شدید والماء ینشف فقال مدوه من الماء فانه لا یزیده الا طیبا رواه النسائی
اور روایت ہی طلق بن علی سی کہ کہا نکلی ہم جماعت قصد کرنیوالی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیعت کی ہمنی اونسی یعنی بیعت اسلام کی اور
نماز پڑہی ہمنی ساتہہ اونکی اور خبر دی ہمنی اونکو کہ بیچ زمین ہماری کی بیعہ ہے واسطی ہماری پس مانگا ہمنی حضرت سی بچا ہوا پانی وضو حضرت کا پس منگوایا
حضرت نی پانی پس وضو کیا اور کلی کی یعنی القیہ پانی وضو کیسیعہ وضو کی کلی کی پہر ڈالا اوسکو واسطی ہماری چہاگل مین اور حکم کیا ہمکو یعنی ارادہ حکم
کا کیا پس فرمایا جاؤ جسوقت پہنچو زمین اپنی مین پس توڑ ڈالو بیعہ اپنی اور چہڑکو اوس جگہہ اس پانی کو یعنی تا انوار و برکات دین کی وہان پہیل
جاوین اور بناؤ اوسکو مسجد یعنی اوسکی جگہہ مسجد بناؤ کہا ہمنی تحقیق شہر ہی دور اور گرمی سخت ہے اور پانی خشک ہو جاویگا پس فرمایا بڑہاؤ اوسکو
اور پانی سی پس تحقیق نہین زیادہ کریگا اوسکو مگر پاکی اور برکت روایت کی یہہ نسائی نی ف بیعہ کہتی ہین نصاری کی عبادت خانہ کو
یہہ قوم نصاری تہی جب ایمان لائی تو چاہا کہ اوسکو توڑ ڈالین اور اوسپر پانی تبرک کا چہڑکین چنانچہ جملہ فاستوہبناہ مین بیان اسکا ہی اور نہین زیادہ
کریگا اوسکو یعنی بقیہ پانی وضو کا کہ چہاگل مین ہے زیادہ نہین کریگا اس پانی مین کہ اب ڈالا ہی مگر برکت کو یا یہہ پانی جو اب ڈالا ہی اوس
پہلے پانی مین برکت زیادہ کریگا حاصل یہہ کہ حضرت نی فرمایا کہ اگر خوف خشک ہونیکا ہی آمین اور پانی ملا لینا برکت زیادہ ہوگی اور اس حدیث مین
دلیل ہی اسکی کہ جائز ہی تبرک کرنا پانی زمزم کو اور لیجانا اوسکو اور شہرون مین بطور تبرک کی اور اسپر قیاس کیا جاتا ہی تبرک کرنا جہوٹی علما اور مشایخ
کیسکو قسم کہانی اور پینی سی اور اونکی کپڑی کو یعنی یہہ جائز ہی بشرطیکہ حد شرع سی تجاوز نکری یعنی اوسکو تبرک سمجہہ کر پوجنی نلگی اور تعظیم
زیادہ از حد کری ؛ ح ہم

وعن عائشة قالت امر رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ببناء المسجد فی الدور
وان ینظف ویطیب رواه ابو داود والترمذی وابن ماجة اور روایت ہی عائشہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی واسطی بنانی مسجدون کی محلون مین اور یہہ کہ پاک کیجاوین اور خوشبو لگائی جاوین روایت کی یہہ ابو داود و ترمذی و ابن
ماجہ نی ف ان چیزون کی کرنی مین نیت تعظیم اوس جگہہ کی کری اور یہہ نیت کری کہ ملائکہ اور ہر مومن خوش ہونگی اسکی پاکی

اور خوشبوئی ہ ح **وعن** ابن عباسٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اُمرتُ بتشییدِ المساجد قال
ابن عباس لتزخرفنّها کما زخرفت الیهود والنصاری رواه ابوداود اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی نہین حکم کیا گیا مین ساتہہ بلند کرنی اور زینت کرنی مسجدون کی کہا ابن عباس نی البتہ زینت کروگی تم جسطرح زینت کی یہود اور نصاری نی روایت کی یہہ ابوداود نی
ف زخرف اصل مین کہتی ہین طلا کو اور کمال خوبی ایک چیز کو یعنی نقش کرینگی اور سونا چڑہاوینگی مسجدون پر یہہ بات کہی ابن عباس نی واسطے
خبر دینی کی فعل آدمیون کی سی بعد آنحضرت کی بسبب عادت نفسون کی اور بعضی متاخرون نی اسکو جائز رکہا ہی اور کہا ہی کہ لوگ گہرون کو بلند اور مزین
اور مطلا کرتی ہین اور ہم اگر مسجدین ساتہہ لکڑی اور مٹی کی بناوین تو شاید عوام کی نظر مین حقیر اور ذلیل معلوم ہون اور حضرت کی مسجد حضرت کے
زمانہ مین اینٹون کی اور کہجور کی ٹہنیون کی تہی اور ستون کہجور کے لکڑی کی تہی پہر حضرت عمر نی اسیطرح بنائی پہر حضرت عثمان نی متغیر کیا اوسکو پہر
بہت بڑہائی اور دیوار اور ستون اوسکی ساتہہ پہر نقش دار کی بنائی اور چہت سال کی ہ ح س **وعن** انسٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انّ من اشراط الساعة ان یتباهی الناس فی المساجد رواه ابوداود والنسائی والدارمی وابن ماجة
اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق علامتون قیامت کیسی ہی یہہ کہ فخر کرینگی لوگ مسجدون مین روایت کی یہہ ابوداود
ونسائی ودارمی وابن ماجہ نی **ف** یعنی بڑی بڑی مسجدین بناوینگی اور آراستہ کرینگی اونکو بطریق فخر اور ریا کی تا لوگ اونکی تعریف کرین ہ ح
وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عُرضت علیّ اجور اُمتی حتی القذاة یخرجها الرجل من المسجد
وعُرضت علیّ ذنوب اُمتی فلم ار ذنبا اعظم من سورة من القرآن او اٰية اُوتیها رجل ثم نسیها رواه الترمذی وابوداود
اور روایت ہی اونہین انس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی روبرو کی گئی مجہپر ثواب امت میری کی یہان تک کہ ثواب کوڑی اور خاک کا
کہ نکالی اوسکو آدمی مسجد سے اور روبرو کیی گئی مجہپر گناہ امت میری کی پس نہین دیکہا مینی کوئی گناہ بہت بڑا سورہ قرآن کیسی یا آیت کہ دیا گیا ہو اوسکو
ایک شخص پہر بہلا دیا اوسکو روایت کی یہہ ترمذی و ابوداود نی **ف** یعنی سورہ یا آیت قرآن کی ایک شخص نی سیکہی تو بڑی نعمت اوسکو ملی تہی
پہر اوسنی جو بہلا دی ناشکری کی اوس نعمت کی کہ قدر اوسکی نجانی اور بہلا دی پس بڑا گناہ گار ہوا ہ ح س **وعن** بریدة قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشّر المشّائین فی الظُلَم الی المساجد بالنور التام یوم القیمة رواه الترمذی
وابوداود ورواه ابن ماجة عن سهل بن سعد وانس اور روایت ہی بریدہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خوشخبری
دیو چلنی والون کو بیچ اندہیرون کی طرف مسجدون کی ساتہہ پوری نور کی دن قیامت کی روایت کی یہہ ترمذی و ابوداود نی اور روایت
کی یہہ ابن ماجہ نی سہل بن سعد سی و انس سے **ف** یہہ اشارہ ہی اس آیت پر نورہم یسعی بین ایدیہم وبایمانہم یقولون ربنا اتمم لنا نورنا یعنی دوڑتا
ہوگا نور اگی مومنون کی اور داہنی اونکی کہینگی اے رب ہمارے پورا کر ہمارے لیے نور ہمارا ہ س **وعن** ابی سعید الخدری قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الرجل یتعاهد المسجد فاشهدوا له بالایمان فانّ اللہ یقول انّما یعمر
مساجد اللہ من آمن باللہ والیوم الاٰخر رواه الترمذی وابن ماجة والدارمی اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب دیکہو تم ایک شخص کو کہ خبر گیری کرتا ہی مسجد کی پس گواہی دو واسطی اوسکی ساتہہ ایمان کے اس لیے کہ تحقیق اللہ تعالی
فرماتا ہی کہ نہین آباد کرتا مسجدون اللہ کی مگر وہ شخص کہ ایمان لایا ساتہہ اللہ کی اور دن پچہلی کی روایت کی یہہ ترمذی و ابن ماجہ و دارمی نی
ف خبر گیری کرتا ہی یعنی محافظت کرتا ہی اور مرمت کرتا ہی اور جہاڑو دیتا ہی اور نماز اوسمین پڑہتا ہی اور عبادت اور درس علم

دینی میں مشغول رہتا ہی اوسکی لیے گواہی دو کہ وہ مومن ہی ٭ ح ٭ **وعن** عثمان بن مظعون قال یا رسول اللہ ائذن
لنا فی الاختصاء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من خصی ولا اختصی ان خصاء امتی الصیام
فقال ائذن لنا فی السیاحۃ قال ان سیاحۃ امتی الجہاد فی سبیل اللہ فقال ائذن لنا فی الترہب فقال ان ترہب
امتی الجلوس فی المساجد انتظار الصلوۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی عثمان بن مظعون سی کہا ای رسول خدا کی اذن دو ہم
میری بیچ خوجہ ہونی کی یعنی تا خطرہ زنا سی بچوں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں ہم میں سے یعنی طریقہ سنت ہماری پر جو شخص کہ
خوجہ کری کسیکو یا خوجہ کری اپنی تئیں تحقیق خوجہ ہونا امت میری کا روزہ رکہنا ہی یعنی وس سی شہوت جاتی رہتی ہی پہر عرض کیا عثمان نی اذن
دو واسطی ہمری بیچ سیر کرنی کی فرمایا تحقیق سیر امت میری کی جہاد کرنا ہی بیچ راہ اللہ کی پہر عرض کیا کہ حکم دیجیئی ہمکو بیچ ترہب کے پس فرمایا حضرت
نے تحقیق رہبانیت امت میری کی بیٹہنا مسجد و نمیں واسطی انتظار نماز کی روایت کی یہہ شرح السنہ مین **ف** سیر امت میری کی جہاد ہی یعنی چلنا
اور پہرنا زمین مین کہ محمود ہی واسطے جہاد کی چلنا پہرنا ہی اور یونہی پہرنا زمین میں بیہودہ جیسیکہ بعضی فقیر پہرتی ہین بی فائدہ ہی پہر اذن چاہا
ترہب میں یعنی جیسیکہ بعضی اہل کتاب کرتی ہین کہ گوشہ نشینی اختیار کرتی ہین و شغل دنیا کی اور لذتین اوسکی بالکل چہوڑ دیتی ہیں اور عورتوں کی پاس
نہیں جاتی اور سب لوگوں سی اور جسینہ فن سی یکسو ہوتی ہین کہ یہہ کام کرنی ترہب ہین اور اونکی کرنیوالوںکو راہب کہتی ہین پس حضرت نی فرمایا
کہ ترہب میری امت کا مسجد میں بیٹہنا ہی واسطی انتظار نماز کی کہ سب لوگوں سی اور جسینہ فن سی موتہہ پہیر کر متوجہ طرف پروردگار کی ہوکر بیٹہنا اور وہ ترہب کہ
کہ راہب کرتی ہین کچہہ نہیں ہے اور انجام اوسکا اچہا نہیں ٭ ح ٭ **وعن** عبد الرحمن بن عائش قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم رأیت ربی عز وجل فی احسن صورۃ فقال فیم یختصم الملأ الاعلی قلت انت اعلم قال فوضع
کفہ بین کتفی فوجدت بردھا بین ثدیی فعلمت ما فی السموات والارض وتلا وکذلک نری ابراھیم
ملکوت السموات والارض ولیکون من الموقنین رواہ الدارمی مرسلا وللترمذی نحوہ عنہ وعن ابن
عباس ومعاذ بن جبل وزاد فیہ قال یا محمد ھل تدری فیم یختصم الملأ الاعلی قلت نعم فی الکفارات
والکفارات المکث فی المساجد بعد الصلوۃ والمشی علی الاقدام الی الجماعات وابلاغ الوضوء
فی المکارہ ومن فعل ذلک عاش بخیر ومات بخیر وکان من خطیئتہ کیوم ولدتہ امہ وقال یا محمد اذا صلیت
فقل اللھم انی اسالک فعل الخیرات وترک المنکرات وحب المساکین فاذا اردت بعبادک فتنۃ
فاقبضنی الیک غیر مفتون قال والدرجات افشاء السلام واطعام الطعام والصلوۃ والناس
نیام ولفظ ھذا الحدیث کما فی المصابیح لم اجدہ عن عبد الرحمن الا فی شرح السنۃ
اور روایت ہی عبد الرحمن بن عائش سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خواب مین دیکہا مینی پروردگار اپنی کو بیچ بہتر صورت
کے فرمایا اللہ تعالی نی کس چیز مین گفتگو کرتی ہین فرشتی مقرب مین کہا مینی کہ تو دانا تر ہی کہ وہ کونسی عمل ہین فرمایا پیغمبر خدا نی پس رکہا اللہ
تعالی نی اپنا ہاتہہ درمیان مونڈہون میری کی پس پائی مینی سردی اوسکی درمیان سینی اپنی کی پس جان لی مینی وہ چیز کہ تہی بیچ آسمانوں
اور زمین کی اور پڑہی حضرت نی یہہ آیت اور اسیطرح سی دکہلایا ہمنی ابراہیم کو تصرف آسمانوں کا اور زمین کا اور تاکہ ہو وہ یقین کرنیوالوں میں سی
روایت کی یہہ دارمی نی بطریق ارسال کی اور ترمذی نی اور مانند اسی حدیث کی ساتہہ اختلاف بعضی لفظوں کی اونہیں عبد الرحمن سے اور ابن

عباس اور معاذ بن جبل سی اور زیادہ کیا ترمذی نی اوس مین یہہ کہ فرمایا اللہ تعالی نی یعنی بعد دینی علم کی یہہ سوال کیا ای محمد کیا جانتا ہی تو کہ بیچ کس
چیز کی گفتگو کرتی ہین فرشتی مقرب یعنی کہا مینی کہ ہان مین جانتا ہون گفتگو کرتی ہین کفارات مین یعنی اون اعمال مین کہ گناہ اونسی جہڑتی ہین اور کفارات
جہڑتی ہین بیٹہہ رہنی سی مسجدونمین بعد نمازون کی یعنی واسطی ذکر اور دعا کی یا واسطی انتظار نماز دوسری کی اور جہڑتی ہین پیادہ چلنی سی
طرف جماعتون کی اور پورا پہچانی پانی وضو کیسی اوقات ناخوش مین یعنی حالت بیماری یا سردی مین اور جسنی کیا یہہ زندہ رہیگا ساتہہ بہلائی
کے اور مریگا ساتہہ بہلائی کی اور ہوگا پاک گناہون اپنی سی مانند اوس دن کی کہ جنا اوسکو ماں اوسکی نی اور فرمایا اللہ تعالی نی ای محمد جسوقت نماز
پڑہ چکی تو یہ کہہ یا الٰہی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجہسی کرنا نیکیون کا اور چہوڑنا برائیون کا اور دوستی مسکینون کی یعنی پیار انکو دوست رکہوں
یا وہ مجہی دوست رکہین اور جسوقت ارادہ کیا ساتہہ بندون اپنی کی فتنہ کا یعنی گمراہی کا یا سزا پہنچانیکا پس اوٹہا مجکو طرف اپنی بغیر فتنہ کی یعنی
غیر گمراہ فرمایا اللہ تعالی نی یعنی واسطی زیادتی تعلیم پیغمبر اپنی کی بعد اسکی کہ بیان کہی اونہون نی کفارات یا کہا حضرت نی واسطی زیادتی بیان کی امت
کو سبب حاصل ہونی علم کی جانب حق سی اور درجات یعنی وہ عمل کہ جنسی مرتبہ بندہ کا درگاہ حق مین بلند ہوتا ہی یہہ ہین پراگندہ کرنا سلام کا یعنی
ہر مسلمان سی سلام علیک کرنی آشنا ہو یا غیر آشنا اور کہلانا کہانیکا اور نماز پڑہنی رات کو اوس وقت کہ لوگ سوتی ہون اور لفظ اس حدیث کی جو بیچ مصابیح
مین ہین نہین پایا مینی اونکو عبدالرحمن بنی مگر شرح السنۃ مین ف اگر یہہ دیکہنا اللہ تعالی کو خواب مین تہا جیسا کہ ایک روایت مین آیا ہی تو کچہہ اشکال
نہین کیونکہ آدمی خواب مین کبہی غیر شکل دار کو شکل دار دیکہتا ہی و شکل دار کو غیر شکل دار اور اگر یہہ دیکہنا بیداری مین تہا جیسا کہ اور روایت مین
آیا ہی تو پس ضرور ہوگی اسمین تاویل کرنی کہ مراد ساتہہ صورت کی صفت ہی کہ تجلی کی ساتہہ صفت جمال اور لطف و کرم کی اور اطلاق صورت کا صفت
پر اکثر آتا ہی جیسا کہ کہتی ہین صورت حال کی ایسی ہی اور صورت مسئلہ کی ایسی ہے اور جائز ہی یہہ کہ پہیرین معنی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی
دیکہا مینی رب اپنی کو اور مین اچہی صورت مین تہا اور کس چیز مین بحث کرتی ہین یعنی کونسی عمل مین کہ فرشتی اونکی فضیلت مین بحث اور گفتگو کرتی
ہین یا اونکی لیجانی مین بیچ جگہہ قبولیت کی جہگڑتی ہین آپس مین وہ کہتا ہی مین پہلی لیجاؤن پس رکہا ہاتہہ اپنا یہہ کنایہ ہی اس سی کہ خاص
کیا اونکو ساتہہ زیادتی فضل اور کرم اور انعام کی جیسا کہ بادشاہ کسی خادم پر مہربان ہوتی ہین تو ہاتہہ اوسکی پیٹہ پر رکہتی ہین اور گردن میں ہاتہہ
ڈالتی ہین پس پائی مینی سردی اوسکی یہہ کنایہ ہی پہونچنی اثر اوس فیض کسیی قلب شریف مین پس جب یہہ فیض قلب شریف مین پہنچا تو حضرت فرماتی
ہین کہ جانلی مینی ہر چیز کہ آسمان و زمین مین ہی اور پڑہی آنحضرت نی مناسب اس حال کی اور ساتہہ قصد گواہی کی اوپر ممکن ہونی اوسکی یہہ آیت و
کذلک آخر تک یعنی ای محمد جیسا کہ ہمنی تجکو آسمان و زمین کی چیزون کا علم دیا اسطرح دکہائی ہمنی ابراہیم کو عالم ربوبیت کی اور الوہیت کی اور ولیکون
من الموقنین عطف کیا گیا ہی محذوف پر یعنی دکہلائی ہمنی ابراہیم کو عالم ربوبیت اور الوہیت کی تا کہ دلیل پکڑی ساتہہ اوسکی اوپر ہماری اور تا کہ
ہووی یقین کرنیوالون مین سی اور اخیر حدیث مین اشارہ ایسا ہی کہ آدمی کو چاہئی کہ جمع کری اپنی مین صفت تواضع اور بخشش اور عبادہ کی
شرف مرد بجود است کرامت بسجود بہر کہ این ہر دو ندارد عدمش بہ ز وجود طرح **وعن** ابی امامۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ کلہم ضامن علی اللہ رجل خرج غازیا فی سبیل اللہ فہو ضامن
علی اللہ حتی یتوفاہ فیدخلہ الجنۃ او یردہ بما نال من اجر او غنیمۃ ورجل راح الی
المسجد فہو ضامن علی اللہ ورجل دخل بیتہ بسلام فہو ضامن علی اللہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابو امامہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہین کہ سب کا ذمہ لیا ہی اللہ نی یعنی واجب کیا ہی اپنی اوپر یہہ کہ محفوظ رکہیگا اونکو

نشر دین دینا اور آخرت کیسی ایک وہ شخص کہ نکلا جہاد کی لیے اللہ کی راہ مین پس وہ ذمہ پر ہی اللہ کی یہان تک کہ وفات دی اوسکو اللہ پس داخل کری اوسکو بہشت مین یا پہیری اوسکو ساتھہ اوس چیز کی کہ پہنچی اوسکو ثواب یا غنیمت یعنی پہلی اور دوسری صورتمین سعادت دین کی حاصل ہوئی اور تیسری صورتمین سعادت دنیا کی غرض کہ ہر طرح فائدہ دین کا ہو یا دنیا کا اور دوسرا شخص وہ ہی کہ گیا طرف مسجد کی پس وہ ذمہ پر اللہ کی ہے یعنی واجب ہے اوسپر کہ کوشش اور ثواب اوسکا ضائع نہین کرنیکا اور تیسرا وہ شخص ہے کہ داخل ہوا گہر اپنی مین ساتھہ سلام کی پس وہ ذمہ پر اللہ کی ہی روایت کی یہہ ابوداودنی **ف** داخل ہوا گہر مین ساتھہ سلام کی اوسکی دو معنی ہین ایک یہہ کہ وقت داخل ہونیکی گہر مین گہر والونپر سلام کہی پس اس صورت مین اللہ کی ذمہ پر اوسکی لیے یہہ ہی کہ خیر و برکت اوسکو اور اوسکی گہر والون کو دیگا اور دوسری **معنے** یہہ مین کہ لازم پکڑی گہر مین رہنا اور گہر سی باہر نہ نکلی واسطی طلب امن اور سلامتی کی صحبت خلق کیسی اس صورتمین اللہ کی ذمہ پر یہہ ہی کہ سلامت رکہیگا اوسکو آفات سے اور پہلی شخص کی لیے جو اللہ کی ذمہ پر تہا بیان کیا اور دوسری اور تیسری کا نہ بیان کیا اس لیے کہ ظاہر ہی بس **وعنہ** قال

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا اِلَى صَلٰوةٍ مَكْتُوبَةٍ فَاَجْرُهُ كَاَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ اِلَى تَسْبِيحِ الضُّحٰى لَا يُنْصِبُهُ اِلَّا اِيَّاهُ فَاَجْرُهُ كَاَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلٰوةٌ عَلٰى اَثَرِ صَلٰوةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلِّيِّيْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی اونہین ابی امامہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نکلا ہے گہر اپنی سی باوضو قصد کرنیوالا طرف مسجد کی واسطی ادای فرض کی ثواب اوسکا مانند ثواب حج کرنیوالی احرام باندہنی والی کی ہی اور جو شخص کہ نکلا طرف نفل پڑہنی چاشت کی نہ مشقت مین ڈالا اوسکو مگر نفلون نی یعنے خالص نیت ہہ قصد نماز کی نکلا بغیر آمیزش ریا اور اور غرض کی پس ثواب اوسکا مانند ثواب عمرہ کرنی والی کی ہی اور نماز پڑہنی پیچہی نماز کی کہ نہ بیہودہ کلام ہو درمیان اون دونونکی ایسا عمل ہی کہ لکہا جاتا ہی علیین مین روایت کی یہہ احمد اور ابوداودنی **ف** اس حدیث مین وضو مشابہ احرام کی ہی اور نماز مشابہ حج کی اور وجہہ تشبیہ کی یہہ ہی کہ نمازی کو ثواب حاصل رہتا ہی جس وقت سے کہ گہر سی نکلتا ہی تا وقت آنی گہر کی مثل حاجی کی اور برابری ثواب مین جمیع وجوہ کر نہین مقصود ہی والا حج کرنا عبث ہوا اور عمرہ بہ نسبت حج کی مانند نماز نفل کی ہی بہ نسبت نماز فرض کی اور نماز پیچہی نماز کی آخر تک معنی اسکی یہہ ہین کہ مداومت کرنی انسان اوپر محافظت کرنی وسپر بغیر آمیزش اوس چیز کی کہ خلاف اوسکی ہی ایسی چیز ہی کہ کوئی عمل اعلی اوس سی نہین یہہ مطلب کنایہ سمجہا گیا جملہ کتاب فی علیین سے اور علیین نام ہی فرشتون عمل لکہنی والون کی دیوان کا کہ پہنچائی جاتی ہین طرف اوسکی اعمال صالحین کے بس **وعن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ الْمَسَاجِدُ قِيْلَ وَمَا الرَّتْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب گذرو تم بیچ باغون بہشت کی پس میوہ کہاؤ کہا گیا ای رسول خدا کی کیا ہین باغ بہشت کی فرمایا کہ مسجدین کہا گیا اور کیا ہی میوہ کہانا یعنی میوہ خوری اوسمین کیا کرین یا رسول اللہ فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** مسجد کو باغ جنت کا اسلیے فرمایا کہ عبادت کرنی اوسمین سبب ہے حاصل ہونی باغ بہشت کا اور معنی رتع کی اصل مین یہہ ہین کہ باغ مین جاکر خوب طرح میوی اور لذت کی چیزین کہاوی اور نکلی طرف نہر وان غیرہ کی سیر کیلیے جیسیکہ عادت ہی لوگونکی وقت جانی باغمین یہہ استعمال کیا گیا ہی بیچ پہنچنی کی ثواب عظیم کو خلاصہ حدیث کا یہہ ہی کہ جب گذرو تم مسجد وان مین تو تسبیحات مذکورہ پڑہو کہ اوس سے ثواب بہت حاصل ہوتا ہی بس **وعنہ** قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیہ وسلم مَنْ اَتَى الْمَسْجِدَ لِشَيْءٍ فَهُوَ حَظُّهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہی اوہنین سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آتا ہی مسجد مین واسطی کسی چیز کی یعنی کسی کام دینی یا دنیا کی لیی پس وہ ہی نصیبہ اوسکا روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنے اگر عبادت کی لیی آیا ثواب پاویگا اور دنیا کی کام کی لیی گیا گرفتار وبال ہوگا مضمون اس حدیث کا ایک جز ہی انما الاعمال بالنیات کا **وعن** فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا قَالَتْ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَكَذَا اِذَا خَرَجَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ بَدَلَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ لَمْ تُدْرِكْ فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى اور روایت ہی فاطمہ صغری بیٹی حضرت امام حسین کی سی اوہونی نقل کی اپنی دادی فاطمہ بڑی سی یعنی حضرت فاطمہ زہرا سی کہ کہا حضرت فاطمہ نی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتی مسجد مین درود بہیجتی اوپر محمد کی اور سلام یعنی کہتے صلی اللہ علیٰ محمد وسلم یا کہتی اللّٰہم صل علی محمد وسلم اور کہتی ای رب بخش میری لیی گناہ میری اور کہول میری لیی دروازی اپنی رحمت کے اور جسوقت کہ نکلتی مسجد سی درود بہیجتی اوپر محمد کی اور سلام اور کہتی ای رب بخش میری لیی گناہ میری اور کہول واسطی میری دروازی اپنی فضل کے روایت کی یہہ ترمذی اور احمد اور ابن ماجہ نی اور بیچ روایت احمد اور ابن ماجہ کی یہہ ہی کہ کہا حضرت فاطمہ نے جسوقت کہ داخل ہوتی حضرت مسجد مین اور اسیطرح جسوقت نکلتی کہتی ساتہہ نام اللہ کی داخل ہوتا ہون مین اور نکلتا ہون مین اور سلام اوپر رسول اللہ کی بجای صلی علی محمد وسلم کی اور کہا ترمذی نی نہین اسناد اسکی متصل اور فاطمہ بیٹی حسین کے نی نہین پایا فاطمہ کبری کو یعنی فاطمہ زہرا بنت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو **ف** درود و سلام وغیرہ کی الفاظ یون نہ مائی اور یون نفرمائی اللّٰہم صلے علے اور اللّٰہم اغفر لمحمد اسلیی کہ درود و سلام کی ساتہہ مناسبت ہے اس نام شریف کو اور رب اغفر لی کہنی مین انکسار نکلتا ہی یا تعلیم امت کی لیی فرمایا کہ یون کہا کرین اور فاطمہ صغری نی نہین پایا فاطمہ کبری کو اسلیے کہ حضرت امام حسین کی عمر اونکی وقت مین اٹھہ برس کے تہی پس سند اسکی متصل نہوی راوی درمیان مین کا متروک ہی شرح **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالْاِشْتِرَاءِ فِيْهِ وَاَنْ يَّتَحَلَّقَ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اون نی نقل کی ہی اپنی باپ سے اون نے نقل کیا اپنی دادا سی کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہنی شعروں کی بیچ مسجد میں اور بیچنی اور خریدنی سی مسجد مین اور یہہ کہ حلقہ باندہ کر بیٹہین لوگ دن جمعہ کے پہلے نماز سی مسجد مین یعنی اگرچہ مذاکرہ علم کی لیی بیٹہین اور مشغول ساتہہ ذکر کی ہون روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی نی **ف** مراد شعروں سی شعر بری اور جہوٹی ہین کہ پڑہنا اونکا نامشروع ہی اس لیی کہ مکان عبادت کا ہی وہان خلاف شرع بات نکری اور شعر کہ اونمین توحید اللہ تعالیٰ کی اور نعت رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کی اور اونکی تابعداروں کی ہووی یا نصیحت کے باتین اسمین ہون ہر حال سب جگہہ پڑہنی مستحسن ہین چنانچہ ان حضرت صلی اللہ علیہ سلم واسطی حسان شاعر کی کہ وہ حضرت کی تعریف کرتا تہا اور اونکی دشمنوں کی ہجو کہتا تہا مسجد مین منبر بچہاتی اور فرماتی کہ جبرئیل تائید کرتی ہین حسان کی کہ وہ مقابلہ کرتا ہی پیغمبر خدا کی طرف سے اور خرید و فروخت جیسی مسجد منع ہی اسیطرح اور معاملات دنیا کی بہی منع ہین اور حلقہ کر کر بیٹہنا مسجد مین دن جمعہ کی پہلی نماز کی جو منع فرمایا سبب اسکا کیا ہی :

علما نے اسکی کئی وجہیں بیان کی ہیں اول یہہ کہ حلقہ کرکر بیٹھنا مخالف ہے ہیئت اجتماعی نمازیوں کی دوسرے یہہ کہ جمع ہونا واسطے نماز جمعہ کے بڑا کام ہے جو
لائق ہے اس سے فارغ نہو وین مشغول ہونا اور کام مین نچاہیے اور حلقہ کرکر بیٹھنا باعث غفلت کا ہوتا ہے ان صورتوں میں نہی مخصوص ساتھ
حلقہ کرنیکی وقت خطبہ کی نہین تیسری یہہ کہ وہ وقت وقت چپ رہنے کا اور مشغول ہونیکا ہے ساتھ سننے خطبہ کے اور متوجہ ہونیکا طرف اوسکی ہے
اس صورتمین مراد نہی سے حلقہ کرنیسے وقت خطبہ کی اور دو صورتوں پہلی مین نہی تنزیہی ہے اور تیسری صورتمین نہی تحریمی ہے ✽ و
عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم من یبیع او یبتاع فی المسجد فقولوا لا اربح
اللہ تجارتک واذا رایتم من ینشد فیہ ضالۃ فقولوا لا ردّ اللہ علیک رواہ الترمذی والدارمی
اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت دیکھو تم کسی شخص کو کہ بیچتا ہے یا خریدتا ہے مسجد مین کہو نہ
ہو نفع دے اللہ سودا گری تیری مین اور جسوقت دیکھو تم کسی شخص کو کہ ڈہونڈتا ہے ساتھ بلند آواز کے مسجد مین گم ہوئی چیز کو پس کہو یعنی اے
مسلمان نہ پہیرے اللہ تجہپر یعنی نپاوے تو ہے چیز روایت کی یہہ ترمذی اور دارمی نے وعن حکیم بن حزام قال نھی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان یستقاد فی المسجد وان ینشد فیہ الاشعار وان تقام فیہ الحدود رواہ ابوداود
فی سننہ وصاحب جامع الاصول فیہ عن حکیم وفی المصابیح عن جابر اور روایت ہے حکیم بن حزام سے کہا منع کیا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ قصاص لیا جاوے یعنی بدلی خون کی خون کیا جاوے مسجد مین اور یہہ کہ پڑہے جاوین مسجد مین شعر اور یہہ کہ قائم کیا
جاوین اوسمین حدین یعنی مثل حد زنا اور حد شراب پینے اور ماننداسکی کی روایت کی ابوداود نے بیچ سنن اپنی کے اور صاحب جامع الاصول نے جامع الاصول مین
حکیم سے یعنی بغیر لفظ ابن حزام کی اور مصابیح مین جابر سے اور یہہ اصول مین نہین پایا گیا وعن معاویۃ بن قرۃ عن ابیہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن ھاتین الشجرتین یعنی البصل والثوم وقال من اکلھما فلا
یقربن مسجدنا وقال ان کنتم لابد اکلیھما فامیتوھما طبخا رواہ ابوداود اور روایت ہے معاویہ بن قرہ سے اون نے نقل
کیا اپنے باپ سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ان درختوں سے یعنی پیاز اور لہسن سے اور فرمایا جو کوئی کہاوے ان دونوں کو پس
نزدیک نہووے ہماری مسجد کی یعنی مسجد مسلمانونکی کی اور فرمایا اگر ہو تم خواہ مخواہ کہانیوالے انکی پس مار ڈالو انکو پکا کر یعنی بو اونکی دور کرو سبب پکانے کی
روایت کی یہہ ابوداود نے ف جملہ من اکلھما بیان ہے پہلی جملہ کا اور پس نزدیک نہووے یہہ مبالغہ ہے بیچ نہ آنے کی مسجد مین یعنی نزدیک بہی نہ
آوے مسجد کی چہ جائے اندر آنا اور جانا نزدیک ہونا کنایہ ہے نہ داخل ہونے سے ✽ س ح ✽ وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الارض کلھا مسجد الا المقبرۃ والحمام رواہ ابوداود والترمذی والدارمی
اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری زمین مسجد ہے یعنی نماز اوسمین بے کراہت جائز ہے سوائے مقبرہ
کے اور حمام کی روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور دارمی نے وعن ابن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یصلی
فی سبعۃ مواطن فی المزبلۃ والمجزرۃ والمقبرۃ وقارعۃ الطریق وفی الحمام وفی معاطن الابل وفوق
ظھر بیت اللہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہہ کہ نماز پڑہی جاوے سات جگہہ مین بیچ جگہہ نجاست پڑنے کی اور جگہہ ذبح ہونے جانوروں کی اور مقبرہ کی اور بیچوں بیچ راہ کی
اور بیچ حمام کی اور بیچ جگہہ بندہنے اونٹوں کی اور اوپر پشت خانہ کعبہ کی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف بعض سلف

ہا یعنی اگلی علماء کا مذہب یہہ ہی کہ نماز مقبرہ مین مکروہ ہی واسطی ظاہر حدیث کی اور بعضی کہتی ہین کہ جایز ہی لیکن نماز پڑہنی جانب قبر کی حرام ہے بالاتفاق یہہ مسئلہ مفصل شروح مین اور فقہ مین مذکور ہی جو چاہی وہان دیکہی اور مزبلہ اور مجزرہ مین نماز پڑہنی منع ہی بسبب نزدیکی ہونی نجاست کی یعنی ان مکانون مین اگر صاف جاہی مین نماز پڑہی کہ نجاست قریب ہو یا نجاست پر مصلی بچہا کر پڑہی تو بہی مکروہ ہی کہ اسمین حقارت دین کی لازم آتی ہی نماز پاکیزہ اور اچہی جگہہ مین پڑہنی چاہئی نہ کہ ایسی جاہی اور راہ مین اسلئی منع ہی کہ بسبب گذرنی لوگون کی نماز مین دہیان بٹتا ہی اور لوگون کو تنگ کرنا ہوتا ہی اور اگر لوگ نمازیکی آگی سی بضرورۃ گذرینگی وہ گنہگار ہونگی اور اگر لوگون کو ضرورت ہوگی نمازی گنہگار ہوگا اونکی گذرنی سی اور حمام مین نماز مکروہ ہی اسلیی کہ وہ جگہہ ہی ستر کہلنی اور رہنی شیطانونکی اور پشت کعبہ پر بہی نماز مکروہ ہی اسلئی کہ بی ادبی ہوتی ہی اور اختلاف کیا ہی علماء نی کہ ساتون جگہون مذکور مین جو نماز پڑہنی منع ہی نہی اسمین تحریمی ہے یا تنزیہی ۱۲ س ح ۱۲ **وعن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوا في مرابض الغنم ولا تصلوا في أعطان الإبل رواه الترمذي اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہو نماز بیچ جگہہ بندہنی بکریون کی اور نہ نماز پڑہو بیچ جگہہ بندہنی اونٹونکی روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** اونٹونکی جگہہ نماز اسلئی منع ہی کہ خوف ہوتا ہی اونکی اچہلنی کا اور ضرر پہنچانی کا پس نماز خاطر جمعی سی نہین ہوتی و بکریون کی جاہی یہہ ڈر نہین ہوتا ۱۲ س ح ۱۲ **وعن** ابن عباس قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم زائرات القبور والمتخذين عليها المساجد والسرج رواه أبو داود والترمذي والنسائي

اور روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عورتون زیارت کرنیوالیون قبرون کی کو اور لعنت کی ونکو کہ جو پکڑین قبرون پر مسجدین یعنی قبرونکی طرف سجدہ کرین اور روشن کرین چراغ روایت کی یہہ ابوداود و ترمذی و نسائی نی **ف** حضرت نی ابتداء اسلام مین منع فرمایا تہا زیارت قبور سی بعد اسکی اجازت فرمائی پس بعضی تو کہتی ہین کہ یہہ اجازت عام ہوئی مردون کو بہی اور عورتون کو بہی پس یہہ نہی پہلے تہی اباحت سی عورتون کو زیارت قبور کی اور بعضی کہتی ہین کہ اجازت مردون ہی کو ہوئی عورتون کی حق مین نہی باقی ہی بسبب قلت صبر اور جزع اور فزع اونکی کی ظاہر حدیث کا موید اسی قول کا ہی اور مستثنی ہی زیارت قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عموم سی نزدیک جمہور کے یعنی حضرت کی زیارت سبکو جائز ہی خواہ مرد ہو خواہ عورۃ اور چراغ قبر پر جلانا حرام ہی واسطی اسراف اور ضایع کرنی مال کی اور بعضی کہتی ہین کہ اگر قبر کی پاس سی رستہ چلتا ہو اور راہ گیرون کی لیی چراغ رکہی یا چراغ کی روشنی مین کچہہ کام کرنا منظور ہو تو جائز ہی چراغ جلانا پس مقصود یہہ ہی چراغ جلانا قبر کی لیی نہ ہوا بلکہ اور کام کی لیی ہوا ۱۲ ح ع ۱۲ اور تحقیق میری استاد مکرم مولانا اسحق زاد اللہ شرفا کی یہہ ہے کہ عورتون کو زیارت قبور کی ساتہہ قول صحیح ترکی مکروہ تحریمی ہی چنانچہ مستملی مین لکہا ہی کہ مستحب ہے زیارت قبور کی مردونکو اور مکروہ ہی عورتون کو انتہی اور کتاب مجالس واعظیہ مین لکہا کہ ایسی عورتین بس نہین حلال ہی اونکو یہہ کہ نکلین طرف مقابر کی اسلئی کہ روایت کی گئی ہی ابوہریرہ سے انہ علیہ الصلوۃ والسلام لعن زوارات القبور انتہی اور نصاب الاحتساب مین آیا ہی کہ پوچہی گئی قاضی جواز نکلنی عورتون کسی طرف مقابر کے اور خرابی و قباحت سے بیچ نکلنی کی پس کہا مت پوچہہ جواز اور فساد سی بیچ اسکی بلکہ پوچہہ مقدار اوس چیز کیسی کہ لاحق ہوتی ہے اوسکو لعنت سی اور جان کہ عورت جب ارادہ کرتی ہی نکلنی کا ہوتی ہی بیچ لعنت اللہ تعالی کی اور ملائکہ کی اور جب نکلتی ہی گہیرتی ہین اوسکو شیاطین ہر طرف سی اور جب آتی ہی قبر پر لعنت کرتی ہی اوسپر روح میت کی اور جب پہرتی ہی ہوتی ہی اللہ کی لعنت مین اسیطرح یہان تک کہ پہرکی ہے اور حدیث مین آیا ہی کہ جو عورۃ نکلتی ہی طرف مقبرہ کی لعنت کرتی ہین اوسکو فرشتی ساتون آسمانون کی اور ساتون زمینون کی پیر

چلتی ہی بیچ لعنت اللہ کی اور جو عورت دعا کرتی ہی میت کی لیی ساتہہ خیر کی اپنی گہر مین دیتا ہی اللہ تعالی اوسکو ثواب حج اور عمرہ کا اور روایت
ہے سلمان اور ابی ہریرہ سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آکر دنکلی مسجد سی پس کہڑی ہوئی اپنی گہر کی دروازی پر پس آئین بیٹی اونکی حضرت
فاطمہ پس کہا حضرت نی اونکو کہا نسی آئی تو کہا اونہون نی نکلی تہی مین طرف مکان فلانی عورت کی کہ مری تہی پس کہا حضرت نی کیا
گئے تہی تو اوسکی قبر پر پس کہا حضرت فاطمہ نی معاذ اللہ یہہ کہ کرون مین ایک چیز بعد اوس چیز کی کہ سنی مینی تجسی وہ چیز کہ سنی مینی پس فرمایا حضرت نی اگر
جاتی تو اوسکی قبر پر نہ پاتی تو جنت کو انتہی اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی نی رسالہ مالابد مین لکہا ہے کہ زیارت قبور کی مردونکو جائز ہی
نہ عورتون کو انتہی **وعن** ابی امامۃ قال ان حبرا من الیہود سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای البقاع خیر
فسکت عنہ وقال اسکت حتی یجیئ جبرئیل فسکت وجاء جبرئیل علیہ السلام فسال فقال ما المسؤل
عنہا باعلم من السائل ولکن اسال ربی تبارک وتعالی ثم قال جبرئیل یا محمد انی دنوت من اللہ دنوا
ما دنوت منہ قط قال وکیف کان یا جبرئیل قال کان بینی وبینہ سبعون الف حجاب من نور فقال
شر البقاع اسواقہا وخیر البقاع مساجدہا رواہ ابن حبان فی صحیحہ عن ابن عمر اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا تحقیق ایک عالم نی
یہود یون مین سے پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کونسی جگہہ بہتر ہی پس چپ رہی حضرت جواب دینی سی اور کہا اپنی دلمین کہ چپکا رہونگا
یہان تک کہ آوی جبرئیل پس چپکی رہی اور آئی جبرئیل علیہ السلام پس پوچہا حضرت نی پس کہا جبرئیل نی نہین وہ شخص کہ پوچہا گیا اوس سے زیادہ دانا
تر پوچہنی والے سی یعنی اس بات کو جیسا تم نہین جانتی ویسا ہی مین بہی نہین جانتا لیکن پوچہونگا مین رب اپنے سی کہ بابرکت ہی اور بلند قدر ہے
پہر کہا جبرئیل نی ای محمد تحقیق مین نزدیک ہوا اللہ سی نزدیک ہونا اگرچہ نہین نزدیک ہوا مین اللہ سی کبہی فرمایا حضرت نی کسطرح اور کسقدر نزدیک
ہوا تو ای جبرئیل کہا جبرئیل نی تہی درمیان میرے اور درمیان اوسکی ستر ہزار پردی نور کی پس فرمایا اللہ تعالی نی بدترین مکانون کی بازار
اونکی اور بہترین مکانون کی مسجدین اونکی روایت کی یہہ ابن حبان نی اپنی صحیح مین ابن عمر سی **ف** یہہ پردی بہ نسبت مخلوقات کی ہین
نہ بہ نسبت خالق کی حق سبحانہ تعالی پردی مین نہین ہی بلکہ لوگ پردی مین ہین یعنی پردہ نفسانی اور جسمانی وغیرہ مین مانند حجاب آفتاب کی بہ
نسبت اندہی کی کہ وہ پردی مین ہی یعنی نہین دیکہہ سکتا نہ آفتاب اور سائل نی پوچہا بہتر مکان اور جواب مین پہلی بری دونون بیان کیے
مقابلہ کی لیی کہ گہر رحمن اور شیطان کی دونون کی معلوم ہوجاوین اور اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جو کوئی ایک مسئلہ پوچہا جاوی اور وہ جانتا
نہو تو لازم ہی اوسکو کہ جلدی نکری جواب دینی مین اور غیرت نکری پوچہنی مین اپنی سی زیادہ علم والی سی پس یہہ سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم اور جبرئیل علیہ السلام کی ہی اور اصل مشکوۃ مین بعد لفظ رواہ کی سفیدی چہوٹی ہی نام کتاب کا نہین لکہا بیچہی سی بعضی عالمون نی نام کتاب
کا لکہدیا ہی بیچ میں **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول من جاء مسجدی ہذا لم یات الا لخیر یتعلمہ او یعلمہ فہو بمنزلۃ المجاہد فی سبیل
اللہ ومن جاء لغیر ذلک فہو بمنزلۃ الرجل ینظر الی متاع غیرہ رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان
روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ آوی اس مسجد میری مین نہ آوی مگر واسطی نیک
کام کی کہ سیکہی اوسکو یا سکہلاوی اوسکو پس وہ تو بیچ مانند جہاد کرنیوالی کی ہی خدا کی راہ مین اور جو شخص کہ آوی واسطی غیر کام نیک کے یعنی مانند
لہو ولعب وغیرہ کی پس وہ مانند اوس شخص کے ہی کہ دیکہتا ہی طرف اسباب غیر اپنی کی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین

ف اس مسجد میرے مین یعنی مسجد نبوی مین کہ وہ عظیم الشان ہی اور اور مسجدین تابع اور فرع اوسکی ہین اس حکم مین یعنی اور مسجد ونکا بہی یہی حکم ہی اور نہ آوے مگر واسطے نیک کام کی کہ سیکہی وسکو یا سکہلاوی اوسکو سیکہتی اور سکہانیکو خاص کر ذکر کیا واسطے اظہار فضیلت اونکی والا نماز اور اعتکاف اور تلاوہ اور ذکر بہی یہی حکم رکہتی ہین اور دیکہتا ہی طرف اسباب غیر اپنی کی یعنی یہہ مثل اوس شخص کے ہی کہ آپ ایک چیز نہین رکہتا اور غیر کی چیز دیکہہ کر حسرت لیجاتا ہی یعنی ایسی ہی یہہ شخص ہے جب آخرت مین ثواب اوسکا دیکہیگا کہ مسجد مین خیر کی تہی حسرت کریگا اور رنج اوٹہاویگا کہ مین کیون ایسی دولت سی محروم رہا یا یہہ معنی ہین کہ جیسی غیر کی چیز دیکہنا یعنی ارادہ اوسکی لینی کا کرنا منع ہی ویسی ہی مسجد مین غیر نیک کام کی لیجانا منع ہی ؛ ر ح س ؛ وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُوْنُ حَدِيْثُهُمْ فِيْ مَسَاجِدِهِمْ فِيْ اَمْرِ دُنْيَاهُمْ فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ فَلَيْسَ لِلّٰهِ فِيْهِمْ حَاجَةٌ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی حسن سے بطریق ارسال کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آویگا لوگون پر زمانہ کہ ہونگی باتین اونکی مسجدون اونکی مین بیچ مقدمہ دنیا اونکی کی پس نہ بیٹہا تم اونکی ساتہہ یعنی اگرچہ ہم کلام نہو اونسی تا شریک نہو اونکی پس نہین واسطی اللہ کی بیچ اونکی کچہہ حاجت روایت کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف یہہ کنایہ ہی اس سے کہ اللہ تعالی بیزار ہی اونسی اور وہ خارج ہین اللہ تعالی کی عہد اور پناہ سی اور کنایہ ہی نہ قبول ہونی طاعت اونکیسی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ مسجد مین کلام دنیا کا کرنا مکروہ ہے اور بہت سی حدیثین آئی ہین بیچ منع ہونی کلام دنیا کی مسجد مین اور شاید کلام سی وہ مراد ہی کہ عبث اور بیفائدہ اور بہت ہوا اور اگر ایک دو کلمہ ہو کہ اس مرتبہ کو نہ پہونچی داخل اسمین نہوگا ؛ ر ح ؛ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِيْ رَجُلٌ فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ اذْهَبْ فَاْتِنِيْ بِهٰذَيْنِ فَجِئْتُهُ بِهِمَا فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتُمَا اَوْ مِنْ اَيْنَ اَنْتُمَا قَالَا مِنْ اَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ لَوْ كُنْتُمَا مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَاَوْجَعْتُكُمَا تَرْفَعَانِ اَصْوَاتَكُمَا فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی سائب بن یزید سی کہ کہا تہا مین سوتا مسجد مین پس کنکری ماری مجکو ایک شخص نی پس دیکہا مینی ناگہان وہ حضرت عمر بن الخطاب تہی پس کہا جا لا میری پاس ان دونون شخصون کو کہ مسجد مین پکار کر باتین کر رہی تہی پس لایا مین اون دونونکو اونکی پاس پس فرمایا حضرت عمر نی کن لوگون مین سی ہو تم یا فرمایا کہان کی ہو کہا اون دونون نی ہم ہین اہل طائف سی فرمایا حضرت عمر نی اگر ہوتی تم اہل مدینہ سے البتہ ایذا دیتا مین تمکو یعنی مارتا اسلئے کہ یہان کی رہنی والی نہین ہو ادب مسجد شریف کیسی واقف نہین معذور ہو یا مسافر ہو مستحق عفو اور شفقت کی ہو بلند کرتی ہو آوازین اپنی مسجد رسول خدا کی مین درود ہو جیو اللہ کا اونپر اور سلام روایت کی یہہ بخاری نی ف لفظ او کا اور من این انتما مین شک راوی کا ہی اور مکروہ ہی آواز بلند کرنی مسجد مین اگرچہ ساتہہ علم کی ہووے ؛ ط ؛ وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَنٰى عُمَرُ رَحْبَةً فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ تُسَمَّى الْبُطَيْحَاءَ وَقَالَ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَلْغَطَ اَوْ يُنْشِدَ شِعْرًا اَوْ يَرْفَعَ صَوْتَهُ فَلْيَخْرُجْ اِلٰى هٰذِهِ الرَّحْبَةِ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا اور روایت ہی مالک سے کہا بنایا تہا حضرت عمر نی ایک چبوترہ ایک جانب مسجد کی نام تہا اوسکا بطیحا اور فرمایا جو شخص ارادہ کری یہہ کہ غل یعنی کری یا پڑہی شعر یا بلند کری آواز اپنی پس چاہیی کہ نکلی طرف اس چبوترہ کی روایت کی یہہ موطا مین وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتّٰى رُئِيَ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَامَ فَحَكَّهُ بِيَدِهٖ فَقَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يُنَاجِيْ رَبَّهٗ وَاِنَّ رَبَّهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَبْزُقَنَّ اَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ

قَدَمِهِ ثُمَّ اَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيْهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلَى الْبَعْضِ فَقَالَ اَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی انس سے کہا کہ دیکھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رینٹھ کو بیچ جانب قبلہ کی پس ناخوش معلوم ہوا یہہ حضرت پر یہان تک کہ دیکھا گیا اثر اسکا بیچ چہرہ مبارک اونکیکی پس کہڑی ہوی اور کہرچا اوسکو ساتہہ ہاتہہ اپنی کی پس فرمایا تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہڑا ہوتا ہی نماز مین پس سوا اسکی نہین کہ سرگوشی کرتا ہی پروردگار اپنی سی اور تحقیق پروردگار اوسکا درمیان اوسکی اور درمیان قبلہ کی ہی پس نتہوکی کوئی تمہارا جانب قبلہ کی ولیکن بائین اپنی یا نیچی پانون اپنی کی پہر لیا حضرت نی کونہ چادر اپنی کا پس تہوکا اوسمین پہر ملا بعض اوسکیکو اوپر بعض کی پہر فرمایا یا کری اسطرح سی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** پروردگار اوسکا درمیان اوسکی اور درمیان قبلہ اوسکی معنی اسکی یہہ ہین کہ وہ قصد کرتا ہی رب اپنی کا ساتہہ متوجہ ہونی کی طرف قبلہ کی پس تقدیر اس کلام کی یہہ ہی کہ مقصود اوسکا درمیان اوسکی اور درمیان قبلہ کی ہی پس حکم کیا یہہ کہ بچاوی اس طرف کو تہوک سی اور حکم تہوکنی کا بائین طرف اور نیچی قدم کی وس صورت مین ہی کہ نماز مسجد مین نہ پڑہتا ہو اور مسجد مین اگر پڑہتا ہو تو نہ تہوکی مگر کپڑی اپنی مین طیبی وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا اَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْمِهِ حِيْنَ فَرَغَ لَا يُصَلِّيْ لَكُمْ فَاَرَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ يُصَلِّيَ لَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَاَخْبَرُوْهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَحَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ اِنَّكَ قَدْ اٰذَيْتَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی سائب بن خلاد سی اور وہ ایک شخص ہی صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہا اونہی تحقیق ایک شخص امام ہوا ایک قوم کا پس تہوکا اوسنی طرف قبلہ کی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکہتی تہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی قوم اوسکیکی جسوقت فارغ ہوا وہ نماز سی کہ نہ نماز پڑہا وی واسطی تمہاری یہہ بعد اسکی پس ارادہ کیا اوسنی پیچہی اوسکی نماز پڑہانیکا واسطی اونکی پس منع کیا قوم نی اوسکو اور خبر دی اوسکو ساتہہ فرمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ذکر کیا اون نی یہہ یعنی منع کرنا قوم کا امامت کو روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا حضرت نی کہ ہان اور کہتا ہی راوی کہ گمان کرتا ہون مین یہہ کہ فرمایا اوسکو حضرت نی یعنی بیچ بیان کرنی سبب منع کی امامت سی یہہ کہ تحقیق ایذا دی تو نی اللہ کو اور رسول اوسکیکو یعنی بسبب کرنی اس فعل ممنوع کی روایت کی یہہ ابوداود نی وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ احْتُبِسَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى كِدْنَا نَتَرَاءٰى عَيْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ سَرِيْعًا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجَوَّزَ فِيْ صَلٰوتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهِ فَقَالَ لَنَا عَلٰى مَصَافِّكُمْ كَمَا اَنْتُمْ ثُمَّ انْفَتَلَ اِلَيْنَا ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنِّيْ سَاُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِيْ عَنْكُمُ الْغَدَاةَ اِنِّيْ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّاْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِيْ فَنَعَسْتُ فِيْ صَلٰوتِيْ حَتَّى اسْتَثْقَلْتُ فَاِذَا اَنَا بِرَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ لَا اَدْرِيْ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ فَرَاَيْتُهُ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ اَنَامِلِهِ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ فِي الْكَفَّارَاتِ قَالَ وَمَا هُنَّ قُلْتُ مَشْيُ الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَالْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوٰتِ وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ حِيْنَ الْكَرِيْهَاتِ قَالَ ثُمَّ فِيْمَ قُلْتُ فِي الدَّرَجَاتِ قَالَ وَمَا هُنَّ قُلْتُ

اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلِيْنُ الْكَلَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ فَقَالَ سَلْ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ
وَتَرْكَ الْمُنْكَرٰتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَلِيْ وَتَرْحَمَنِيْ وَاِذَا اَرَدْتَ فِتْنَةً فِيْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْئَلُكَ
حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُنِيْ اِلٰى حُبِّكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا حَقٌّ
فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ
عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہا کہ دیر کی ہمسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک روز صبح کی نماز سی یعنی وقت عادت کی نہ آئی یہان تک کہ نزدیک تہی ہم کہ دیکہین قرص آفتاب کو پس نکلی جلدی پس تکبیر کہی گئی ساتہہ
انکی پس نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور تخفیف کی نماز اپنی مین پس جب سلام پہیرا پکارا ساتہہ آواز اپنی کی پس فرمایا واسطی ہمارے
بیٹہی رہو اوپر صفون اپنی کی جیسی کہ ہو تم بیٹہی پہر مڑی طرف ہمارے پہر فرمایا آگاہ ہو تحقیق مین خبر دونگا تمکو اوس چیز سی کہ روکا مجکو مستی آنے
صبح وہ یہہ ہے کہ تحقیق مین اوٹہا رات کو یعنی تہجد کیلیے پس وضو کیا مینی اور نماز پڑہی مینی جو کچہہ مقدر تہی واسطی میری پس اونگہا مین بیچ نماز اپنی کی
یہان تک کہ بہاری ہوا مین یعنی نیند غالب ہوئی پس ناگہان دیکہا مینی پروردگار اپنی بابرکت اور بلند قدر کو بیچ اچہی صورت کی یعنی اچہی صفت
کے پس کہا اے محمد کہا مینی حاضر ہون اے رب میرے فرمایا پروردگار نی بیچ کس چیز کی گفتگو کرتی ہین فرشتی مقرب کہا مینی نہین جانتا مین فرمایا
اللہ تعالی نی یہہ کلمہ تین بار یعنی تین بار یہی بات پوچہی اور مینی یہی جواب دیا ہر بار کہا حضرت نی پس دیکہا مینی اللہ کو کہ رکہا ہاتہہ اپنا درمیان مونڈہون
میرے کی یہان تک کہ پائی مینی سردی انگلیون اللہ تعالی کی درمیان چہاتی اپنی کی پس ظاہر ہوئی واسطی میری ہر چیز اور پہچان لیا مینی سبکو پس
فرمایا یا محمد کہا مینی حاضر ہون مین اے رب میرے فرمایا کس چیز مین جہگڑتی ہین فرشتی مقرب کہا مین کفارات مین فرمایا اللہ تعالی نی کیا ہین وہ
کہا مین نی چلنا ساتہہ قدمونکی طرف جماعتون کی اور بیٹہنا مسجدون مین پیچہی نمازون کی اور پورا کرنا وضو کا وقت کراہت کی یعنی جب ناخوش لگے
طبیعت کو استعمال پانی کا مثل سردی و بیماری کی فرمایا پہر کس چیز مین گفتگو کرتی ہین کہا مینی بیچ درجون کی فرمایا اللہ تعالی نی اور کیا ہین وہ کہا
حضرت نی کہا مینی کہلانا کہانیکا اور نرمی کرنی بات مین اور نماز پڑہنی راتین اوس حال مین کہ لوگ سوتی ہون کہا اللہ تعالی نی دعا کر اپنی لیے جو چاہے
کہا حضرت نی دعا کی مینی یہہ یا الہی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجسی کرنی نیکیون کا اور چہوڑنی برائیونکا اور دوستی مسکینون کی اور یہہ کہ بخشی واسطی میری
اور رحم کرے مجہپر اور جسوقت ارادہ کرے تو فتنہ کا ایک قوم مین پس مار مجکو غیر فتنہ میں اور مانگتا ہون مین تجسی محبت تیری یعنی تجہی دوست رکہون یا تو مجہی
دوست رکہی اور مانگتا ہون محبت اوس شخص کی کہ محبت رکہی تجہسی یعنی مین اوسی دوست رکہون یا وہ مجہی دوست رکہی اور مانگتا ہون محبت اوس عمل کی کہ
نزدیک کرے مجکو طرف محبت تیری کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق یہہ خواب حق ہے پس یاد رکہو اوسکو پہر سکہلاؤ اوسکو لوگونکو
روایت کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے اور پوچہا مینی محمد بن اسمعیل سی حال اس حدیث کا پس کہا یہہ حدیث صحیح ہے ف شرح اس
حدیث کی دوسری فصل مین مفصل بیان ہو چکی ہے اسلیے یہان نہ بیان کی اور اس حدیث سی صریح معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے خواب مین اللہ تعالی کو دیکہا
اور اسی حالت مین یہہ سوال جواب ہوئی ت ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ
الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ قَالَ فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ قَالَ الشَّيْطٰنُ حُفِظَ مِنِّيْ سَائِرَ الْيَوْمِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن
العاص سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی جسوقت داخل ہوتی مسجد مین یہہ پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ اللہ کی کہ بڑا ہے اور ساتہہ

ذات اوسکی کی کہ بزرگ ہی اور ساتھہ سلطنت اوسکیکی کہ قدیم ہی شیطان راندی ہوئی سی فرمایا حضرت نی پس جسوقت کہ کہتا ہی کوئی یہہ کلمات وقت داخل ہونیکی مسجد مین کہتا ہی شیطان محفوظ رہا میری شر سی یہہ بندہ تمام دن روایت کی یہہ ابوداودنی **وَعَنْ** عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا يُعْبَدُ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا اور روایت ہی عطاء بن یسار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الہی نکر تو میری قبر کو بت کہ پوجی جاوی سخت ہوا غضب اللہ کا اوس قوم پر کہ ٹھہرائین قبرین اپنی انبیا کی سجدہ گاہ روایت کی یہہ مالک نے مرسل **ف** یعنی نکر میری قبر کو مانند بت کی بیچ تعظیم کرنی لوگونکی اور بار بار آنی اونکیکی واسطی زیارت کی یعنی بطور میلی کی اور متوجہ ہونیکی اوسکی طرف واسطی سجدہ کی جیسیکہ سنتی ہین اور دیکھتی ہین ہم اب بعضی مزارات اور مقامات کو یعنی مثل تہان وغیرہ کی اور جملہ اشتد غضب اللہ آخر تک جملہ مستانفہ یعنی جملہ علیحدہ ہی گویا کہا گیا کہ کیون آپ یہہ دعا کرتی ہین اوسکا جواب دیا اشتد آخر تک یعنی از راہ مہربانی اور شفقت کی اوپر امت کی یہہ دعا کرتا ہون کہ مبادا یہہ بیچ اسمین گرفتار ہون جیسی یہود گرفتار ہوکر غضب کی گئی ہ طیبی **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الصَّلٰوةَ فِي الْحِيْطَانِ قَالَ بَعْضُ رُوَاتِهٖ يَعْنِي الْبَسَاتِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَدْ ضَعَّفَهٗ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَغَيْرُهٗ اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی تہی نماز پڑہنی باغون مین کہا بعض راویون اس حدیث کی نی کہ مراد حیطان سے باغ ہین روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے نہین پہنچانتی ہم اسکو مگر حدیث حسن بن ابی جعفر کیسی کہ تحقیق ضعیف کہا ہی اوسکو یحیی بن سعید وغیرہ نی **وَعَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ بَيْتِهٖ بِصَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِيْ مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ صَلٰوةً وَصَلٰوتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُجَمَّعُ فِيْهِ بِخَمْسِ مِائَةِ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِيْ مَسْجِدِيْ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ اَلْفِ صَلٰوةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی انس بن مالک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی نماز آدمی کی بیچ گہر اوسکیکی برابر ایک نماز کی اور نماز اوسکی محلہ کی مسجد مین برابر پچیس نمازونکی اور نماز اوسکی بیچ مسجد کی کہ جمعہ پڑہا جاوی اوسمین یعنی جامع مسجد مین برابر پانسو نمازونکی اور نماز اوسکی بیچ مسجد اقصی کے یعنے بیت المقدس کی برابر پچاس ہزار نمازون کی اور نماز اوسکی بیچ مسجد میری کی برابر پچاس ہزار نمازون کی اور نماز اوسکی بیچ مسجد حرام کی یعنی مکہ کی برابر لاکہہ نمازون کی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **وَعَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْاَرْضِ اَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰى قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ اَرْبَعُوْنَ عَامًا ثُمَّ الْاَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ فَحَيْثُ مَا اَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ذر سی کہا کہ کہا مینی ای رسول خدا کی کونسی مسجد بنائی گئی زمین مین پہلی فرمایا مسجد حرام کہا مینی پہر کونسی فرمایا کہ مسجد اقصی یعنی بیت المقدس کہا مینی کتنی مدت تہی درمیان اون دونون کی فرمایا چالیس برس پہر فرمایا کہ ساری زمین واسطی تیری مسجد ہی یعنی حکم مسجد کا رکہتی ہی کہ جائز ہی اوسمین نماز جہان پاوی تجکو نماز پس نماز پڑہ روایت کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف** یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ بانی کعبہ کی حضرت ابرہیم علیہ السلام ہین اور بانی بیت المقدس کی حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان دونون مین فرق زیادہ ہزار برس سے ہی پس فرق چالیس برس کا کیون کہا جواب اسکا یہہ ہی کہ ابن جوزی نی کہا ہی کہ اس حدیث مین اشارہ

ہے اوپر اول بنا کرنے ان دونوں مسجدوں کی اور پہلی کعبہ حضرت ابراہیم نے نہیں بنایا اور نہ پہلی حضرت سلیمان نے بیت المقدس بنایا کیونکہ منقول ہے کہ اول جو بنائے کعبہ کی رکھی حضرت آدم علیہ السلام نے رکھی بعد اوسکی اونکی اولاد پہیلی زمین میں پس ہوسکتا ہے کہ کسینے اونکی اولاد میں سے بنائے بیت المقدس کی رکھی ہوا اور اوسمین چالیس برس کا فرق ہو بعد اوسکی دوبارہ حضرت ابراہیم نے کعبہ بنایا اور حضرت سلیمان نے بیت المقدس اور ابن حجر عسقلانی نے کہا کہ پایا مینے شاہد واسطی اس کلام کی اس قصہ کو کہ ابن ہشام نے کتاب التیجان میں لکھا ہے کہ جب بنایا آدم نے کعبہ کو حکم کیا اونکو پروردگار تعالی نے واسطی سیر کرنے بیت المقدس کی اور بنائی اوسکی پس بنا کیا اوسکو اور عبادت کی اوسمین پس اس تقدیر میں فاصلہ چالیس برس کا بعید نہیں کذا فی بعض الشروح شرح ۔ اور توجیہ اسکی ہمارے اوستاد رضی اللہ رحمت کرے اوپر یہہ منقول ہے کہ جب حضرت ابراہیم عم نے کعبہ بنایا تو حد مسجد کی مقرر کر دی ہوگی اسیطرح بیت المقدس کی بھی حد مقرر کر دی ہوگی پس ہوسکتا ہے کہ اس حد ٹہیرا دینے میں فرق چالیس برس کا ہو

باب الستر

یہہ باب ہے بیچ بیان ڈھانکنے شرمگاہ کی **ف** اس باب میں مولف حدیثیں ستر ڈھکنے کی کہ شرائط نماز سے ہے لایا ہے اور سوا اوسکی اور حدیثیں بھی بیچ بیان لباس کے کہ حضرت نے اور صحابہ نے اوسمین نماز پڑھی ہے لایا ہے ۔ ح ۔

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عمر بن ابی سلمۃ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی ثوب واحد مشتملا بہ فی بیت ام سلمۃ واضعا طرفیہ علی عاتقیہ متفق علیہ روایت ہے عمر بن ابی سلمہ سے کہا کہ دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھتے تھے ایک کپڑے مین اشتمال کیے ہوئے اوسکو بیچ گہر ام سلمہ کی رکھے ہوئے دونوں طرف یعنی اوسکی اوپر مونڈہوں اپنے کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اشتمال کہتے ہیں اوسکو کہ لیوے کنارہ کپڑے کا کہ ہے داہنے مونڈہے پر نیچے بائیں ہاتھ کے کہینچے اور لیوے اوس کنارہ کو کہ ڈالا ہے بائیں ہاتھ پر نیچے داہنے ہاتھ کے کہینچے پہر گرہ لگا دے سینہ پر اور اکثر احتیاج گرہ دینے کی سینہ پر اوس صورت میں ہوتی ہے کہ گوشے کپڑے کی دراز نہوں اور خوف کہلجانیکا ہو اور اگر دراز ہوں حاجت باندہنے کی نہیں جیسا کہ لباس فقیروں میں کی سے ظاہر ہوتا ہے اسلیے بیچ عبارت بعض شارحین کی قید گرہ لگانے کی نہیں واقع ہوئی اور ان حدیثوں میں جو لفظ مشتمل اور متوشح اور مخالفت بین طرفیہ کی آئے ہیں معنی انکی ایک سے ہیں ۔ ح س

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلین احدکم فی الثوب الواحد لیس علی عاتقیہ منہ شیء متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نماز پڑہے ایک تمہارا ایک کپڑے میں کہ نہ ہو اوپر مونڈہوں اوسکی کی اوس کپڑے میں سے کچھہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے جبکہ اشتمال کی صورت مذکور ہوئے اور کہا ہے اکثر علماء نے کہ حکمت اسمین یہہ ہے کہ جب ایک کپڑے کا تہبند کیا اور کندہوں پر اوسمین سے نہ ڈالا تو خوف ہوگا ستر کہلجانیکا اور صورت بے ادبی کی بہی ہے اور کہا ہے امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور علماء نے کہ یہہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی پس اگر نماز پڑہیگا ایک کپڑے میں کہ کندہوں پر نہوا اور ستر ڈہکا ہو تو نماز اوسکی ہو جائیگی لیکن ساتھہ کراہت کی اور امام احمد اور بعضی اگلی علماء نے کہا ہے کہ نہیں صحیح ہوگی نماز اوسکی اونہوں نے عمل کیا ہے ظاہر حدیث پر ۔ س ۔

وعنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صلی فی ثوب واحد فلیخالف بین طرفیہ رواہ البخاری اور روایت ہے اونہیں سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو شخص نماز پڑہے ایک کپڑے مین پس چاہیے کہ مخالفۃ کرے درمیان دونوں طرفوں اوسکی یعنی جیسکہ طور اشتمال کا مذکور ہوا روایت کی یہہ بخاری نے

وعن عائشۃ قالت صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی خمیصۃ لہا اعلام فنظر الی اعلامہا نظرۃ فلما انصرف قال اذہبوا بخمیصتی ہذہ الی ابی جہم واتونی بانبجانیۃ

أَبِي جَهْمٍ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلَاتِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى عَلَمِهَا وَأَنَا
فِي الصَّلٰوةِ فَأَخَافُ أَنْ يَفْتِنَنِي اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ چادر کی کہ اوسمین کناری
اور رنگ کی تہی یا اوسمین کچہہ کام کیا ہوا تہا پس دیکہا طرف کام اوسکی کی دیکہنا پس جب فارغ ہوئی نماز سی فرمایا لیجاؤ اس چادر کو طرف ابوجہم کی
اور لاؤ میری پاس انبجانی ابی جہم کی پس تحقیق اس چادر نی باز رکہا مجکو اب نماز میری یعنی حضور نماز سی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی اور
بیچ ایک روایت بخاری کی کہا تہا مین دیکہتا طرف نشان اوسکی کی اور مین تہا نماز مین پس خوف کیا مینی یہہ کہ خلل مین ڈالی مجکو **ف** خمیصہ کہتی
ہین ایک چادر کو کہ خز کی ہوتی ہی یا صوف کی سیاہ رنگ ہوتا ہی اوسکا اور اسمین خط ہوتی ہین پس جملہ لہا اعلام تاکید یا بیان ہی اوسکا
ایک صحابی ابوجہم نامی حضرت کی لیی تحفہ لائی تہی اوسکو حضرت نی اوڑہ کر نماز پڑہی اوسکی خطون پر جو نظر مبارک پڑی سی حضور قلب مین کچہہ
فرق آیا جب نماز سی فارغ ہوئی صحابہ کو فرمایا کہ اوسکو ابوجہم کو پہیر دیا اور اوسکی پہیرنی مین خیال ہوا کہ وہ شکستہ دل ہوگا اسلیئی فرمایا کہ اوسکی
بدلی انبجانیہ اوس سی لی آؤ کہ انبجان نام شہر کا ہی اوسمین کملی سادی بنی جاتی ہی اوسکو انبجانیہ کہتی ہین اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ نقش ظاہر
کے بیچ پاک نفسون کی اور صاف دلون کی بہی تاثیر کرتی ہین اور یہہ تاثیر کرنا بسبب صفائی اور نہایت لطافت کی ہوتا ہی جیسیکہ سفید کپڑی پر
اگر ایک نقطہ سیاہ پڑ جاتا ہی ظاہر ہوتا ہی اور جتنا زیادہ سفید ہوگا ظاہر ہی زیادہ ہوگا اور آلودگان تیرہ باطن کو اس بات کی آگاہی بہی نہین
ہوتی اور نزدیک میرے یہہ تعلیم اور تنبیہ ہی امت کو تا احتیاط کرین ایسی چیزون سی کہ جو نماز مین دہیان بٹا دین ۱۲ ح **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ
كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِيطِي عَنَّا قِرَامَكِ هٰذَا فَإِنَّهُ لَا يَزَالُ
تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ لِي فِي صَلَاتِي رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہا پردہ واسطی
حضرت عائشہ کی ڈہانکا تہا ساتہہ اوسکی اپنی گہر کی ایک جانب کو پس کہا واسطی عائشہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دور کرو ہمسی اس پردہ اپنی کو پس تحقیق
ہمیشہ رہتی ہین تصویرین اسکی ظاہر واسطی میری بیچ نماز میری کی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ وہ پردہ حضرت عائشہ نی بطور
دیوارگیری کی دیوار مین لگایا ہوگا اور بعضی کہتی ہین شکل چہپر کہٹ کی تہا اور حضرت عائشہ کو جب تک حدیث نہی کی نہ پہونچی ہوگی جب منع
فرمایا اوتار ڈالا ۱۲ ح **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوجُ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ
ثُمَّ صَلّٰى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِي
هٰذَا لِلْمُتَّقِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا تحفہ بہیجی گئی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قبا ریشمی
پس پہنا اوسکو پہر نماز پڑہی اوسمین پہر پہیرے پس اوتارا اوسکو سخت مانند مکروہ رکہنی والی کی اوسکو پہر فرمایا نہین لائق یہہ واسطی بچنی والونکی
یعنی شرک اور کفر سی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** فروج اوس قبا کو کہتی ہین کہ اوسمین پیچہی چاک ہوتا ہی وہ فروج اکیدر بادشاہ
دومہ کی نی یا بادشاہ اسکندریہ نی حضرت کو بطور تحفہ کی بہیجی تہی اور حضرت نی جو پہنی جب تک پہننا ریشم کا حرام نہوا تہا اور مکروہ جانکر جو
اوتاری سبب یہہ تہا کہ اوسمین رعونت پائی جاتی تہی پس گویا فرمایا کہ اگرچہ مباح ہی لیکن متقیون کو کہ عمل عزیمت پر کرتی ہین افضل یہہ ہی
کہ نہ پہنین پہر جب حریر پہننا حرام ہوا اسکو حرام ہوا متقی ہو یا غیر متقی اور ہو سکتا ہی کہ نہی ہی حالت مین ہوئی ہو تو اس صورت مین متقی مِن الشرک
مراد ہوگا یعنی مسلمان کو پہننا اسکا نہ چاہیی ۱۲ طیبی ۱۲ ح

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي رَجُلٌ أَصِيدُ أَفَأُصَلِّي فِي الْقَمِيصِ الْوَاحِدِ قَالَ نَعَمْ وَازْرُرْهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ

اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہا کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق مین ایک شخص ہون کہ شکار کرتا ہون کیا پس نماز پڑہون بیچ ایک کرتی کی کہا کہ ہان اور کہنڈی لگالی اوسمین اگرچہ ساتہہ کانٹی کی ہو روایت کی یہہ ابو داود نی اور روایت کی نسائی نی مانند اسکی **ف** یعنی مین شکار کیا کرتا ہون اور اوسوقت فقط کرتا ہی پہنتا ہون لنگی وسکی نیچی نہین ہوتی اس لیی کہ شکار کی پیچہی دوڑنا آسان ہو پس اوسی ایک کرتی مین نماز پڑہ لیا کرون فرمایا ہان لیکن گہنڈی لگا لیا کر یعنی گریبان کی اگر فراخ ہو کہ ستر اوس مین سی وقت رکوع وسجود کی معلوم ہوتا ہو تو بند کر لیا کر اگرچہ کانٹی ہی سی ہو تا ستر نہ معلوم ہو ٭ ح ٭ **وعن** ابی ہریرۃ قال بینما رجل یصلی مسبل ازارہ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذہب فتوضأ فذہب وتوضأ ثم جاء فقال رجل یا رسول اللہ ما لک امرتہ ان یتوضأ قال انہ کان یصلی وہو مسبل ازارہ وان اللہ لا یقبل صلوۃ رجل مسبل ازارہ رواہ ابو داود

اور روایت ہی ابی ہریرہ وسی کہا اوسوقت کہ ایک شخص نماز پڑہتا تہا لٹکائی ہوئی ازار اپنی فرمایا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جا پس وضو کر پس گیا اور وضو کیا پہر آیا پس کہا ایک شخص نی ای رسول خدا کی کیا ہی واسطی تمہاری کہ حکم کیا تمنی اوسکو یہہ کہ وضو کر فرمایا تحقیق وہ نماز پڑہتا تہا اور وہ لٹکائی ہوئی تہا ازار اپنی اور تحقیق اللہ نہین قبول کرتا نماز اوس شخص کی کہ لٹکائی ہوئی ہو ازار اپنی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** مسبل کہتی ہین اصل مین اوسکو کہ کپڑا دراز پہنی کہ زمین تک لٹکتا ہو بطریق ناز وتکبر کی اور یہہ مخصوص ساتہہ ازار ہی کی نہین لیکن اکثر استعمال اسکا ازار مین ہوتا ہی پس ٹخنون سی نیچا کرنا دامن کا اور ازار کا مکروہ ہی اسلیی فرمایا کہ نہین قبول کرتا اللہ نماز اوسکی یعنی کمال نماز کا نہین قبول کرتا اور ثواب نہین دیتا اوسکو اگرچہ اصل نماز ہو جاتی ہی اور وہ شخص باوجودیکہ باوضو تہا اور پہر اوسکو وضو کرنیکو فرمایا فائدہ اسمین یہہ تہا کہ تا فکر کری وہ شخص بیچ سبب امر کرنیکی پس معلوم کری برائی اس فعل کی اور اللہ تعالی بسبب برکت حکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ طہارت ظاہر کی پاک کر دی باطن اوسکا تکبر وناز سی اس لیی کہ طہارت ظاہر کی تاثیر کرتی ہی بیچ طہارۃ باطن کی ٭ ح س ٭ **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقبل صلوۃ حائض الا بخمار رواہ ابو داود والترمذی ٭

اور روایت ہی عائشہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قبول کیجاتی نماز عورت بالغہ کی مگر ساتہہ اوڑہنی کی یعنی بغیر سر ڈہانکنی کے نماز نہین ہوتی روایت کی یہہ ابو داود وترمذی نی **ف** مراد یہان حائض سی عورت بالغہ ہی کہ پہنچی سن حیض کو خواہ حیض آوی یا نہ آوی اور اوسمین دلیل ہی اوپر کہ سر اور بال عورت کی ستر مین پس اگر ننگی سر نماز پڑہی نہین ہوتی نماز اوسکی اور اسیطرح اگر باریک کپڑا اوڑہی ہو کہ رنگ بال یا بدن کا معلوم ہوتا ہو اوسمین بہی نماز نہین ہوتی اور یہہ حکم آزاد عورۃ کا ہی اور لونڈی کی نماز ننگی سر ہو جاتی ہی اسلیی کہ اوسکا سر ستر نہین ہے ستر اوسکا نیچی ناف سی زانو کی نیچی تک ہے مانند مرد کی اور پیٹ اور پیٹہہ اور پہلو ہی سیدہ عالمگیری ٭ **وعن** ام سلمۃ انہا سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أتصلی المرأۃ فی درع وخمار لیس علیہا ازار قال اذا کان الدرع سابغا یغطی ظہور قدمیہا رواہ ابو داود وذکر جماعۃ وقفوہ علی ام سلمۃ ٭ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ اونہون نی پوچہا خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کیا نماز پڑہی عورت بیچ کرتی کی اور اوڑہنی کی کہ نہو اوسپر تہبند فرمایا جسوقت کہ ہو کرتا پورا کہ ڈہانکی پشت قدم اوسکی یعنی بغیر لنگی کی ہو جاویگی روایت کی یہہ ابو داود نی اور ذکر کیا ابو داود نی ایک جماعت محدثین کیکہ موقوف کیا اونہون نی اسکو ام سلمہ پر یعنی کہا ہی کہ قول ام سلمہ کا ہی حضرت کی حدیث نہین **ف** اسمین دلیل ہی اوپر کہ پشت قدم عورۃ کی بہی ستر ہی واجب ہے ڈہانکنا اوسکا نماز مین ٭ ح س ٭ **وعن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن السدل فی الصلوۃ وان یغطی

الرَّجُلُ فَاهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا سدل
سے نماز مین اور منع کیا اس سی کہ ڈہانکی آدمی موہنہ اپنا روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی **ف** معنی سدل کی یہہ ہین کہ اوڑہی کپڑا سر پر یا
مونڈہون پر اور دونو طرفین اوسکی لٹکی رہین یعنی بکل نماری پس یہہ منع ہی مطلق اس لیے کہ شان تکبر کی ہی اور نماز مین بہت یہاہی نماز اس سے
مکروہ ہوتی ہی اور عرب پگڑی کی کونی سی ڈہاٹا باندہتی تہی کہ دہانہ چہپ جاتا تہا اوس سی بہی منع فرمایا اسلیے کہ قراءۃ اچہی طرح اس سی نہین
ادا ہوتی اور سجدہ پورا نہین ہوتا اور جو کوئی جماہی لی یا ڈکار لی اور اوسکی موہنہ سی بدبو آئی ہو اوسکو نماز مین ڈہانکنا موہنہ کا ہاتہہ سی مستحب ہے
ش ح: وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْيَهُوْدَ فَاِنَّهُمْ لَا يُصَلُّوْنَ
فِيْ نِعَالِهِمْ وَلَا خِفَافِهِمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی شداد بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خلاف کرو یہودیون کا یعنی
ساتہہ اداکرنی نماز کی جوتونمین اور موزونمین پس تحقیق وہ نماز نہین پڑہتی اپنی جوتونمین اور نہ موزونمین روایت کی یہہ ابوداود نے **ف**
اس سے معلوم ہوا کہ عمل کرنا کسی چیز مباح پر واسطی ظاہر کرنی خلاف گمراہون کی چاہی اگرچہ وہ چیز مباح ہی لیکن ازبسکہ اوسکی کرنی مین خلاف
اونکا لازم آتا ہی حکم عزیمت یعنی اولویت کا پیدا کرتی ہی ش ح وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهٖ اِذْ خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهٖ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ الْقَوْمُ اَلْقَوْا نِعَالَهُمْ فَلَمَّا
قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهٗ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى اِلْقَائِكُمْ نِعَالَكُمْ قَالُوْا رَاَيْنَاكَ اَلْقَيْتَ
نَعْلَيْكَ فَاَلْقَيْنَا نِعَالَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ اَتَانِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اِنَّ فِيْهِمَا قَذَرًا
اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَنْظُرْ فَاِنْ رَاٰى فِيْ نَعْلَيْهِ قَذَرًا فَلْيَمْسَحْهُ وَلْيُصَلِّ
فِيْهِمَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا اوسوقت کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نماز پڑہاتی اپنی یارون کو ناگاہ اوتارین دونون پاپوشین اپنی پس رکہا اونکو بائین طرف اپنی یعنی دور ہٹاکر بائین طرف رکہین پس جبکہ
دیکہا یہہ قوم نی نکالڈالین اونہون نی پاپوشین اپنی پس جبکہ پڑہ چکی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز اپنی فرمایا کیا باعث ہوا تمکو
اوپر نکالدینی تمہاری کی پاپوشون کو کہا اونہون نی دیکہا ہمنی آپکو کہ نکالڈالین آپنی پاپوشین اپنی پس نکالڈالین ہمنی بہی پاپوشین اپنی
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق جبرئیل آئی میری پاس پس خبر دی مجکو یہہ کہ تحقیق بیچ دونون پاپوشون کی نجاست ہے
جسوقت کہ آوی ایک تمہارا مسجد مین پس چاہیی کہ دیکہلی پس اگر دیکہی پاپوشونمین نجاست پس چاہیی کہ پونچہہ ڈالی اوسکو اور نماز پڑہی اونمین
یعنے پاپوشین پہنی ہوئی روایت کی یہہ ابوداود اور دارمی نی **ف** قذر ساتہہ زبر قاف اور ذال معجمہ کی اصل مین کہتی ہین اوسکو کہ طبیعت
مکروہ رکہی اوسکو ظاہر یہہ ہے کہ جوتہ مین نجاست ایسی نہ لگی ہوگی کہ نماز اوس سے درست نہو بلکہ کچہہ گہناونی چیز لگی ہوگی مانند رینٹ وغیرہ کی کہ الا
نماز اوس سے ہوجاتی کیونکہ بعض نماز اوس سی پڑہی تہی حضرت جبرئیل نی جو خبر دی اور حضرت نی اوسکو اوتار ڈالا سبب یہہ تہا کہ حضرت کی مزاج
مین ستہرائی بہت تہی لگا رہنا اوسکا مناسب مزاج شریف کے نہ تہا اور بعض شافعیہ کہتی ہین کہ اگر نجاست کپڑہ وغیرہ کو لگی رہی اور مصلی کو علم اوسکا
نہو تو نماز ہوجاتی ہی یہہ قول قدیم شافعی کا ہی اور یہہ حدیث دلیل ہی اوسپر کہ متابعت حضرت کی واجب ہے اس لیے کہ صحابہ نی بمجرد اسکی کہ حضرت
کو جوتہ اوتارتی دیکہا آپ بہی اوتار ڈالی موقوف پوچہنی سبب پر نہ رکہا اور حضرت نی اوسکو جائز رکہا ش ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَا يَضَعْ نَعْلَيْهِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلَا عَنْ يَسَارِهٖ

فتكون عن يمين غيره الا ان لا يكون على يساره احد وليضعهما بين رجليه وفي رواية او ليصل فيهما رواه ابو داود وروى ابن ماجة معناه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ نماز پڑہی ایک تمہارا پس نہ رکہی اپنی پاپوشون کو داہنی اپنی اور نہ بائین اپنی پس ہوینگی داہنی غیر اوسکی مگر یہہ کہ نہو بائین اوسکی کوئی اور چاہیی کہ رکہی اونکو درمیان دونون پانو اپنی کی یعنی آگی اپنی قریب پانو کی اور بیچ ایک روایت کی یہہ ہے کہ یا نماز پڑہی اونمین یعنی اگر پاک ہون تو اوتاری نہین روایت کی یہہ ابو داود نی اور روایت کی ابن ماجہ نی معنی اوسکی ف یعنی جس صورت مین کہ نمازی کی بائین طرف کوئی کہڑا ہوگا اور یہہ بائین طرف جوتہ رکہیگا تو اوسکی داہنی طرف پڑیگا پس جب اپنی داہنی طرف رکہنا خوش نہ رکہا تو اوسکی داہنی کیون روا رکہتا ہی لازم ہی مومن کو کہ دوست رکہی اپنی یار کی لیی جو کچہہ دوست رکہتا ہی اپنی لیی اور مکروہ رکہی اوسکی لیی جو کہ مکروہ رکہتا ہی اپنی لیی ؛

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابی سعید الخدری قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم فرأيته يصلي على حصير يسجد عليه قال ورأيته يصلي في ثوب واحد متوشحا به رواه مسلم

روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا کہ داخل ہوا مین اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دیکہا مینی اونکو کہ نماز پڑہتی تہی بوریہ پر کہ سجدہ کرتی تہی اوسپر کہا راوی نی اور دیکہا مینی اونکو کہ نماز پڑہتی تہی ایک کپڑی مین بطور رہی کی یعنی جیسیکہ پہلی حدیث باب کی مین صورت اوسکی مذکور ہوئی روایت کی یہہ مسلم نی ف اسمین دلیل ہی اوپر کہ جائز ہی نماز اوپر چیز پر کہ حائل ہو درمیان مصلی و زمین کے خواہ قسم نباتات یعنی زمین کی اُگی ہوئی چیزون سی ہو مثل بوریہ وغیرہ کی یا قسم نباتات سی نہو مثل کپڑی اور صوف وغیرہ کی اگرچہ اسمین ذکر بوریہ کا ہی لیکن علما دلیلین اور بہی رکہتی ہین کہ سوائے بوریہ کی صوف وغیرہ پر بہی جائز ہی اور کہا قاضی عیاض نی کہ نماز پڑہنی زمین پر بغیر بچہانی کسی چیز کی افضل ہی اسلیی کہ تواضع اور خشوع شرط ہی نماز مین وہ زمین پر پڑہنی مین حاصل ہی مگر کچہہ حاجت ہو مانند سردی اور گرمی کی یا نجاست زمین کی تو بچہالینا بہتر ہی اور بعضی کہتی ہین کہ جو چیز زمین سی اُگی ہوئی ہو اوسپر نماز پڑہنی خوب ہی یعنی بوریہ اور مانند اوسکی پر خوب ہے اور کپڑی اور مانند اوسکی پر خوب نہین ہی ۱۲ ح ؛

وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي حافيا ومتنعلا رواه ابو داود

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی اپنی دادا سی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑہتی تہی کبہی ننگے پانو اور کبہی پاپوشون سی روایت کی یہہ ابو داود نی

وعن محمد بن المنكدر قال صلى بنا جابر في ازار قد عقده من قبل قفاه وثيابه موضوعة على المشجب فقال له قائل تصلي في ازار واحد فقال انما صنعت ذلك ليراني احمق مثلك واينا كان له ثوبان على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه البخاري

اور روایت ہی محمد بن منکدر سی کہ کہا نماز پڑہی ساتہہ ہمارے جابر نی بیچ ایک تہہبند کی کہ تحقیق باندہا تہا اوسکو جانب گدی اپنی کی اور کپڑی اونکی رکہی ہوی تہی سہ پایہ پر پس کہا جابر کو کہنی والی نی کہ نماز پڑہتی ہو ایک تہہبند مین پس کہا اونہون نی کہ سوا اسکی نہین کہ کیا مینی یہہ تا کہ دیکہی مجہکو احمق مانند تیری اور کونسا تہا ہم مین کہ ہون واسطی اوسکی دو کپڑی بیچ زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی یہہ بخاری نی ف مشجب اوسکو کہتی ہین کہ اوسپر کپڑی رکہا کرتی ہین اور کبہی مشک پانی کی پانی ٹہنڈا ہونیکی لیی لٹکا دیتی ہین کہ اوسکو سہ پایہ کہتی ہین مانند سہ پایہ کہڑا لگی ہوتا ہی پس جابر نی اوسپر کپڑی رکہدی تہی اور نماز پڑہتی تہی ایک کپڑی مین کہ اوسکا تہہبند کیا تہا اور اوسیکو بلند کر کر گردن پر گرہ لگائی تہی پس لیکن دیکہنی والی نی اوسکو برا اور خلاف سنت کی جانکر جابر سی پوچہا کہ کپڑی اونکی ہوتی ہوئی ایک کپڑی مین تم نماز پڑہتی ہو اونہون نی

کہا کہ یہہ مینے ہیلی کیا ہی تا مجکو کوئی جاہل مانند تیری دیکہی اور جانی کہ نماز ایک کپڑی مین جائز ہی اور خلاف سنت کی نہین چنانچہ اسلیئی [illegible] اور احمق کہا کہ اسکو کیون تو برا جانتا ہی حضرت کی زمانی مین کونسا ہم مین کا تہا کہ اوس پاس دو کپڑی تہی اور اجماع ہی علماء کا کہ نماز دو کپڑونمین پڑہنی افضل ہی واجب نہین اسلیئی کہ اسمین حرج ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور صحابہ رض نی جو ایک کپڑی مین نماز پڑہی ہی کبہی تو بسبب نہونی دوسرے کپڑی کی پڑہی ہی اور کبہی بیان جواز کی لیے پس حاصل یہہ کہ اگر ایک کپڑی مین بسبب نہونی دوسری کپڑی کی یا واسطی غرض تعلیم جواز کی پڑہی تو جائز ہی اور اگر بطریق کاہلی و حقارت کی پڑہی تو اچہا نہین اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ صحابہ کرام رضو پر طعن اور اعتراض نکری ترک سنت پر اور گمان نیک کہی اونکی ساتہہ یعنی یہہ جانی کہ یہہ امر بیان جواز کی لیے کیا ہوگا یا کچہہ اور عذر ہوگا [illegible] ح **وعن** ابي بن كعب قال الصلوة في الثوب الواحد سنة كنا نفعله مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا يعاب علينا فقال ابن مسعود انما كان ذلك اذا كان في الثياب قلة فاما اذا وسع الله فالصلوة في الثوبين ازكى رواه احمد اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ کہا نماز ایک کپڑی مین سنت ہی تہی ہم کرتی یہہ ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ عیب کیا جاتا تہا ہمپر پس کہا ابن مسعود نی سوا اسکی نہین کہ تہی یہہ بات جسوقت کہ تہی بیچ کپڑونکی قلت پس جسوقت کہ کشادگی کی اللہ نی پس نماز دو کپڑونمین بہتر ہی روایت کی یہہ احمد نی

باب السترۃ

باب بیچ بیان سترہ کی **ف** مراد سترہ سے یہان وہ چیز ہی کہ نمازی کی آگی کہڑی کیجاوی مانند دیوار یا ستون یا لکڑی وغیرہ کی تا جگہہ سجود کی بسبب اوسکی متمیز ہو اور گذرنیوالا آگی اوسکی گنہگار نہووی اور درازی اوسکی کم ایک ہاتہہ سی نہو اور پرکاری کم ایک انگشت سی نہو اور سترہ امام کا سترہ مقتدیونکا ہی یعنی اگر امام کی آگی سترہ ہو تو مقتدیون کی آگیسی گذرنا جائز ہی اگرچہ اونکی آگی کوئی چیز حائل نہو اور سترہ کی ادہرسی گذرنا جائز نہین مگر یہہ کہ پاوی آنیوالا فرجہ یعنی خالی جگہہ صف پہلی مین تو جائز ہی اوسکو یہہ کہ گذری آگی صف دوسری کی کیونکہ دوسری صف والونکا قصور ہی کہ آگی نہ بڑہی اور اور احکام اوسکی آگی حدیثون مین مذکور ہین ح س

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يغدو الى المصلى والعنزة بين يديه تحمل وتنصب بالمصلى بين يديه فيصلي اليها رواه البخاري روایت ہے ابن عمر سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جاتی اول روز مین طرف عیدگاہ کی اور برچہی آگی اونکی اوٹہائی جاتی اور کہڑی کیجاتی عیدگاہ مین آگی اونکی پس نماز پڑہتی طرف اوسکی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** معمول یہہ تہا کہ خادم اکثر اوقات برچہی حضرت کی ساتہہ رکہتی تہی واسطی سترہ کرنی اور دشمنی توڑنی اور مانند اونکی کی ح **وعن** ابي جحيفة قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة وهو بالابطح في قبة حمراء من ادم ورايت بلالا اخذ وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم ورايت الناس يبتدرون ذلك الوضوء فمن اصاب منه شيئا تمسح به ومن لم يصب منه اخذ من بلل يد صاحبه ثم رايت بلالا اخذ عنزة فركزها وخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في حلة حمراء مشمرا صلى الى العنزة بالناس ركعتين ورايت الناس والدواب يمرون بين يدي العنزة متفق عليه اور روایت ہی ابی جحیفہ سی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ مکہ کی اور وہ تہی بطحا مین بیچ خیمہ سرخ کی کہ چمڑی کا تہا اور دیکہا مینی بلال کو کہ لیا پانی بچا ہوا وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دیکہا مینی لوگونکو کہ جلدی لیتے تہے اوس پانی کو پس جسکو کچہ پہنچ گیا وہ مین سی کچہہ پانی مل لیا اوسکو موتہہ اور بدن اپنی پر اور جسکو نہ پہنچا اوس نے لی اوسی کی تراوت ہاتہہ سی ساتہی اپنی کی سی پہر دیکہا مینی بلال کو کہ لی برچہی پس گاڑ دیا اوسکو اور نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ جوڑی سرخ کی کہ تہا خط دار دامن

اوٹہائی ہوئی نماز پڑہی طرف برچھی کی ساتھ لوگون کی دو رکعت اور دیکہا مینی لوگون کو اور چارپایون کو کہ گذرتی تہی پری برچھی کی
روایت کی یہہ بخاری نی اور مسلم نی **ف** بطحا نام ایک نالہ کا ہی نزدیک مکہ کی بیچ راہ منا کی اوسکو محصب اور بطحا بہی کہتی ہین اوس نالہ کو بطحا
اسلیے کہتی ہین کہ اوسمین سنگریزی ہین اور حلہ کہتی ہین دو کپڑون کو ایک لنگی اور ایک چادر اور اوسمین سرخ خط تہی جیسیکہ یہان بہاگلپور کی
لنگیان ہوتی ہین پس نرا سرخ مراد نہین ہی کہ اوسکا پہننا مکروہ تحریمی ہی مردونکو اور اس سے معلوم ہوا کہ سترہ کی پرلیسی گذرنا آدمیون اور چارپایون
کا درست ہے ع ح : **وعن** نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يعرض راحلته فيصلي اليها
متفق عليه وزاد البخاري قلت افرايت اذا هبت الركاب قال كان ياخذ الرحل فيعدله فيصلي الى آخرته
اور روایت ہی نافع سی کہ نقل کی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی سامنی بٹہاتی اونٹ اپنی سواری کا پس نماز پڑہتی طرف اوسکی روایت
کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ کیا بخاری نی کہا نافع نی کہ کہا مینی ابن عمر سی کہ خبر دو مجہکو کہ جب چلی جاتی اونٹ چرنی اور پانی پینی کو تو کیا
کرتی تہی حضرت یعنی پہر کس چیز کو سترہ کرتی تہی کہا ابن عمر نی تہی لیتی کجاوہ پس درست کر کر آگی رکہتی اوسکو پہر نماز پڑہتی طرف پچہلی لکڑی
اوسکی کی یعنی وہ بلند ہوتی ہی اوسکو سترہ کرتی تہی **وعن** طلحة بن عبيد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم اذا وضع احدكم بين يديه مثل مؤخرة الرحل فليصل ولا يبال من مر وراء ذلك رواه مسلم
اور روایت ہی طلحہ بن عبید اللہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ رکہی ایک تمہارا آگی اپنی سترہ مانند پچہلی لکڑی
کجاوی کی پس نماز پڑہی اور نہ پروا کری جو کوئی گذری پری اوسکی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی پروا نکری نمازی گذرنا کسیکا اسکی نماز کی خشوع کو
قطع نہین کریگا یا معنی یہہ ہین کہ پروا نکری گذرنیوالا گنہگار نہین ہوگا گذرنی سی ع ح : **وعن** ابي جهيم قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لو يعلم المار بين يدي المصلي ماذا عليه لكان ان يقف اربعين خيرا له من ان يمر
بين يديه قال ابو النضر لا ادري قال اربعين يوما او شهرا او سنة متفق عليه اور روایت ہی ابو جہیم سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر جانی گذرنیوالا آگی مصلی کی سی کہ کیا گناہ ہی اوسپر البتہ ہووی ٹہیرا رہنا اور نہ گذرنا آگی مصلی کسی چالیس
تک بہتر اوسکی لیے گذرنی سے آگی مصلی کی کہا ابو نضر نی کہ ایک راوی اس حدیث کا ہی کہ نہین جانتا مین کہ کہا چالیس دن یا چالیس مہینی یا چالیس برس
روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا امام طحاوی نی مشکل الآثار مین کہ مراد چالیس برس ہین نہ چالیس مہینی اور نہ چالیس دن اور یہہ
بات ثابت کی ہی اونہون نی حدیث ابی ہریرہ کیسی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اگر جانی وہ شخص کہ گذرتا ہی آگی بہائی اپنی کی عرض مین
اوس حالمین کہ وہ سرگوشی کرتا ہے رب اپنی سی یعنی کہ گناہ اسکا جانی تو البتہ ہووی ٹہیری رہنا جگہہ اپنی پر سو برس بہتر واسطی اوسکی
قدم سی کہ رکہی اوسکو پس **وعن** ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم الى شيء يستره
من الناس فاراد احد ان يجتاز بين يديه فليدفعه فان ابى فليقاتله فانما هو شيطان هذا لفظ البخاري
وللمسلم معناه ۵ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نماز پڑہی ایک تمہارا طرف ایک چیز کی
کہ ڈہانکی اوسکو لوگونسی یعنی سترہ کہڑا کری کہ حائل ہو درمیان اسکی اور درمیان لوگونکی پس ارادہ کری کوئی یہہ کہ گذری آگی اوسکی یعنی
سترہ کی ورےسی پس چاہیی کہ باز رکہی اوسکو پہر اگر نہ مانی پس قتل کری اوسکو پس سوا اسکی نہین کہ وہ شیطان ہی یہہ لفظ بخاری کی ہین
اور واسطی مسلم کی معنی اسکی **ف** قتل کری اسکی یہہ معنی نہین ہین کہ جائز ہی قتل اوسکا بلکہ مراد یہہ ہے کہ بہت برا ہی اوسکی آگی سی

گذرنا بزور اوسکو ہٹا دی اور کہا قاضی عیاض نی کہ پس اگر دفع کری اوسکو ساتھ ادنی چیز کی کہ جائز ہی دفع کرنا ساتھ اوسکی اور وہ مرجاوی پس نہین قصاص اوسپر ساتھ اتفاق علما کی اور دیت واجب ہونیمین اختلاف ہی بعضی کہتی ہین واجب ہی بعضی کہتی ہین نہین پس وہ شیطان ہی یعنی شیطان نی یہہ کام اوس سی کروایا یا مراد یہہ ہے کہ وہ شیطان آدمیونکا ہی ایسلیے کہ شیطان کی معنی سرکش کی ہین خواہ جنون مین ہو خواہ آدمیون مین سی ایسلیے شریر آدمی کو شیطان انس کہتی ہین ؛ طیبی ؛

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقطع الصلوٰۃ المرءۃ والحمار والکلب ویقی ذلک مثل مؤخرۃ الرحل رواہ مسلم

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی توڑتی ہین نماز کو عورت اور گدہا اور کتا اور بچاتا ہے اس توڑنیکو رکہنا اوس چیز کا کہ مانند لکڑی پچھلی کجاوی کی ہو روایت کی یہہ مسلم نی ؛ ف ؛ جمہور علماء صحابہ وغیرہم کا یہہ مذہب ہے کہ کوئی چیز یا کوئی شخص اگر مصلی کی آگی سی گذری نماز ٹوٹتی نہین خواہ یہہ تینون چیزین ہون یا غیر اونکی اور حدیثین جو اس باب مین آئی ہین محمول ہین اوپر مبالغہ اور تاکید کی بیچ کہڑا کرنی سترہ کی یا مراد یہہ ہی کہ یہہ چیزین خشوع اور حضور نماز کو کہ سر اور روح نماز کی ہین کہو دیتی ہین یا مراد یہہ ہی کہ قریب ہے کہ ٹوٹ جاوی بسبب مشغول ہونی دل مصلی کی ساتھ انکی اور خاص ان تینون چیزون کو ایسلیے ذکر کیا کہ انمین دل بہت مشغول ہو جاتا ہی عورۃ کا حال تو ظاہر ہی اور گدہی کی ساتھ شیاطین اکثر ہوتی ہین اسی لیے مستحب ہے اعوذ پڑہنی وقت نکلنی اوسکی اور کتا نجس نہایت ہوتا ہی ؛ ح ؛

وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل وانا معترضۃ بینہ وبین القبلۃ کاعتراض الجنازۃ متفق علیہ

اور روایت ہی عائشہ سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی رات کو اور مین عرض مین ہوتی درمیان حضرت کی اور درمیان قبلہ کی یعنی سامنی مانند عرض مین ہونی جنازہ کی آگی نمازیون کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ؛ ف ؛ یہہ اشارہ ہی طرف اوسکی کہ تمام سامنی ہوتی نہ ایک گوشہ مین اور باوجود اوسکی حضرت نماز ادا کرتی پس معلوم ہوا کہ آگی آنا عورۃ کا نماز مین نماز کو نہین توڑتا ؛ ح ؛

وعن ابن عباس قال اقبلت راکبا علی اتان وانا یومئذ قد ناہزت الاحتلام ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بالناس بمنیً الی غیر جدار فمررت بین یدی بعض الصف فنزلت وارسلت الاتان ترتع ودخلت فی الصف فلم ینکر ذلک علی احد متفق علیہ

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا آیا مین سوار گدہی پر اور مین تہا اوسدن قریب بلوغ کی اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی تہے ساتھ لوگون کی منا مین بدون دیوار کی یعنی بدون سترہ کی پس گذرا مین آگی بعض صف کی اور چہوڑ دی گدہی کہ چرتی ہتی اور داخل ہوا صف مین پس نہ انکار کیا اسکا مجہپر کسی نی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ؛ ف ؛ غرض ابن عباس کی یہہ ہے کہ گدہی کی آگی گذرنیسی نماز نہ ٹوٹی اور یہہ ہونا بالغ نہوی تہی ایسلیے کہ بسبب انکی آگی گذرنی پر بہی انکار نکیا ؛ ح ؛

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم فلیجعل تلقاء وجہہ شیئا فان لم یجد فلینصب عصاہ فان لم یکن معہ عصا فلیخطط خطا ثم لا یضرہ ما مر امامہ رواہ ابوداود وابن ماجۃ

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نماز پڑہی ایک تم مین سی پس چاہیی کہ رکہی سامنی مونہہ اپنی کی ایک چیز یعنی ستون یا دیوار یا مانند انکی اور کچہہ پس اگر نہ پاوی کچہہ پس چاہیی کہ کہڑا کری عصا اپنا پس اگر نہو ساتھ اوسکی عصا پس چاہیی کہ کہینچی خط پہر نہ ضرر کریگا اوسکو وہ کہ گذریگا آگی اوسکی یعنی خشوع نماز مین خلل نہین ڈالیگا روایت کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نے

ف اگر زمین نرم ہووے عصا گاڑ دے اور اگر زمین سخت ہو عصا لنبا سامنے رکھ دے تا کہ مشابہ گاڑ دینے کی ہو شرح منیہ مین لکھا ہی کہ اگر رکھ لے عصا اپنا آگے اپنے اور نہ گاڑے بعضون نے کہا ہی کہ کفایت کرتا ہی وسکو سترہ سے اور بعضون نے کہا ہی کہ نہین کفایت کرتا اور کفایہ مین کہا ہی کہ طول مین رکھ لے نہ عرض مین اور خط کہینچنا قول قدیم امام شافعی کا اور قول امام احمد کا ہی اور بعضے متاخرین ہمارے مشائخ کے بہی ساتہہ اسکے قائل ہوئے ہین اور نزدیک اکثر مشائخ ہمارے کے اور نزدیک مالک کے خط معتبر نہین اور شافعی نے بہی قول جدید مین انکار اسکا کیا ہی اور کہا ہی کہ حدیث جو اس باب وارد ہوئی ہی ضعیف اور مضطرب ہے اور خط حائل ہونے مین اعتبار نہین رکہتا اور دور سے معلوم اور متمیز نہین ہوتا اور مختار صاحب ہدایہ کا بہی یہی ہی اور شیخ ابن ہمام نے کہا ہی کہ اولے ہی اتباع سنت کا کرنا اور فی الجملہ ظہور اور امتیاز بہی رکہتا ہی اور موجب جمعیت خاطر کا ہوتا ہی اور بعد اسکے اختلاف کیا ہی صفت خط مین کہ کسطرح کا خط کہینچے بعضون نے لکھا ہی کہ بشکل ہلال کے اور بعضون نے لنبا جانب قبلہ کے لکھا ہی اور بعضون نے عرض مین کہ داہنی طرف سے بائین طرف کو لیجاوے اور مختار لنبا خط ہی کذا فی بعض الشروح ✿ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعِ الشَّيْطٰنُ عَلَيْهِ صَلٰوتَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی سہل بن ابی حثمہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نماز پڑہے ایک تمہارا طرف سترہ کی پس چاہیے کہ نزدیک ہو اوس سے تا نہ توڑے شیطان اوسپر نماز اوسکی روایت کی یہہ ابوداود نے **ف** نزدیک سترہ کی اتنا ہووے کہ سجدہ قریب اوسکے کر سکے تا نہ توڑے شیطان نماز اوسکی یعنی اگر دور ہوگا تو احتمال ہوگا کسیکے گذرنیکا آگے سے یس شیطان وسوسہ اسکا دلمین ڈالے گا اور حضور قلب مین فرق آویگا جب حضور نماز مین نہوا تو گو یا توٹ گئے نماز اوسکی کیونکہ ثواب بدون حضور قلب کے نہین ہوتا اور نزدیک ہونے مین اس آفت سے بچتا ہی ✿ ح ✿ وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِلٰى عُوْدٍ وَّلَا عَمُوْدٍ وَّلَا شَجَرَةٍ اِلَّا جَعَلَهٗ عَلٰى حَاجِبِهِ الْاَيْمَنِ اَوِ الْاَيْسَرِ وَلَا يَصْمُدُ لَهٗ صَمْدًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی مقداد بن اسود سے کہ کہا نہین دیکہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتے طرف لکڑی کی اور نہ ستون کی اور نہ درخت کی مگر کرتے اوسکو سامنے داہنی بہون یا بائین بہون کے اور نہ قصد کرتے واسطے اوسکی قصد کرنا سیدہا روایت کی یہہ ابوداود نے **ف** یعنے سترہ کو بیچون بیچ پیشانی کے سامنے نکرتے بلکہ داہنی یا بائین بہون کے سامنے کرتے تا مشابہت بت پرستی کی ساتہہ نہو ✿ ح ✿ وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِيْ بَادِيَةٍ لَّنَا وَمَعَهٗ عَبَّاسٌ فَصَلّٰى فِيْ صَحْرَاءَ لَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ سُتْرَةٌ وَحِمَارَةٌ لَّنَا وَكَلْبَةٌ تَعْبَثَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَا بَالٰى بِذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَلِلنَّسَائِيِّ نَحْوُهٗ

اور روایت ہی فضل بن عباس سے کہ کہا آئے ہمارے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم تہے بیچ جنگل اپنے کے اور ساتہہ اونکے تہے عباس پس نماز پڑہی جنگل مین کہ نہ تہا آگے حضرت کے سترہ اور ہماری گدہی اور کتیا کہیلتی تہین آگے حضرت کے پس پروا نکی اسکی روایت کی یہہ ابوداود نے اور نسائی نے مانند اسکی **ف** عرب مین رسم تہی کہ چند روز جنگلمین جا کر خیمے کہڑے کرتے تہے اور وہان رہتے تہے اور ہر ایک جماعت کا ایک جنگل معین ہوتا تہا پس جن دنون مین کہ عباس جنگل مین گئے ہوئے تہے حضرت وہان رونق افزا ہوے اور اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ سترہ کہڑا کرنا نماز کے آگے واجب نہین بلکہ مستحب ہے اگر لوگون کی گذرگاہ مین نماز پڑہتا ہو ✿ ح ✿ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ وَّادْرَءُوْا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہی ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین توڑتی نماز کو کوئی چیز کہ گذری آگی نمازی کی اور دور کرو جب تک
ہوسکی یعنی اوس چیز کو کہ آگی گذری نمازی کی یعنی تا خضوع و خشوع نمازکیمین خلل نہ آوی پس سوا اسکی نہین کہ وہ گذرنیوالا شیطان ہی
روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** اسمین دلیل ہی اسپر کہ عورۃ اور کتا اور گدہا نماز کو نہین توڑتی ہوس **الفصل الثالث**
فصل تیسری **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِيْ قِبْلَتِهٖ
فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ وَاِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی مین سوتی آگی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پانو میری طرف قبلہ انکی یعنی جگہہ سجدہ انکی ہوتی
پس جب سجدہ کرتی ٹہوکتی مجکو پس سمیٹ لیتی مین پانوانہی اور جس وقت کہ کہڑی ہوتی کہولدیتی مین پانوانہی کہا حضرت عائشہ نی اور گہر اون
دنون مین نہ تہی اونمین چراغ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** گویا یہہ عذر بیان کیا حضرت عائشہ نی حضرت کے سجدہ گاہ مین پانو
پہیلانیکا کہ بسبب نہونی چراغ کی سجدہ کی جگہہ حضرت کی مین پانو پہیلی رکہتی تہی اور بعد ٹہوکنی کی دوبارہ پہیلا دیتی تہین پس تہا
یہہ واسطی تقریر حضرت کی یعنی جائز کہنی حضرت کی اونکو اوپر اس حالت کی ہوس **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُكُمْ مَا لَهٗ فِيْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ اَخِيْهِ مُعْتَرِضًا فِي الصَّلٰوةِ كَانَ لَاَنْ يُّقِيْمَ
مِائَةَ عَامٍ خَيْرٌ لَّهٗ مِنَ الْخُطْوَةِ الَّتِيْ خَطَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر جانی ایک تمہارا کہ کیا گناہ ہی واسطی اوسکی بیچ گذرنی کی آگی بہائی اپنی کی عرض مین بیچ حالت نماز کی ہووی
البتہ کہڑا رہنا سو برس بہتر واسطی اوسکی اوس قدم سی کہ رکہی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **وَعَنْ** كَعْبِ الْاَحْبَارِ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ
بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يُّخْسَفَ بِهٖ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَهْوَنَ عَلَيْهِ رَوَاهُمَا مَالِكٌ
اور روایت ہی کعب احبار سی کہا کہ اگر جانی گذرنیوالا آگی نماز پڑہنیوالی کی کہ کیا گناہ ہی اوسپر البتہ ہووی دہسا یا جانا اوسکو بہتر واسطی اوس
گذرنیکی آگی اوسکی اور بیچ ایک روایت کی بجای بہتر یہہ ہی کہ آسان ہی اوسپر روایت کی یہہ مالک نی **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى غَيْرِ السُّتْرَةِ فَاِنَّهٗ يَقْطَعُ صَلٰوتَهُ الْحِمَارُ وَالْخِنْزِيْرُ وَالْيَهُوْدِيُّ وَالْمَجُوْسِيُّ
وَالْمَرْاَةُ وَيُجْزِئُ عَنْهُ اِذَا مَرُّوْا بَيْنَ يَدَيْهِ عَلٰى قَذْفَةٍ بِحَجَرٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نماز پڑہی ایک تمہارا بدون سترہ کی پس تحقیق توڑتا ہی نماز اوسکی گدہا اور سور اور یہود اور مجوسی اور عورۃ اور کفایت کرتی ہی
یہہ چیزین اوس سے اگر گذرین آگی اوسکی دیر قدر پہینکنی پتہر کی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی جتنی دور پتہر جاکر پڑتا ہی آگی پڑہی نماز پڑہنی والی کی آگی سی یہہ
چیزین کہ مذکور ہوئین اگر گذر جاوین تو کفایت کرتی ہین ٹوٹنی نماز سی یعنی نقصان نماز مین نہین آتا اور لکہا ہی علما نی کہ مراد پتہر پہینکنی سے ہی جو چیز کی یعنی وہ کنکر
کہ حجر مین مارا روں باری ہر مقدار اوسکی تین ہاتہہ کی لکہی ہے اور تاویل اس حدیث کے پہلے فصل میں گذر چکی ہے کہ مراد نماز کی ٹوٹنے سی کیا ہی بیچ **باب صفۃ**
الصلوٰۃ یہہ باب ہے بیچ بیان صفت نماز کی **ف** یعنے اسمین اوصاف نماز کی لکہی ہین کہ کیونکر پڑہی اور ارکان اور
اجزا اوسکی کیا ہین بیچ **الفصل الاول** فصل پہلے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ

فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الَّتِي بَعْدَهَا عَلِّمْنِي يَا رَسُولَ
اللّٰهِ فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَءْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ
ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ
جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلٰوتِكَ كُلِّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ ایک شخص داخل ہوا مسجد مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھی تہی کونی مسجد کی مین پس نماز پڑہی اوس شخص نی یعنی اور رعایت تعدیل ارکان اور قومہ اور جلسہ کی خوب نکی پہر آیا پس سلام کیا حضرت پر پس فرمایا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور تجہہ پر ہی سلام پہر جا پس نماز پڑہہ پس تحقیق تو نی نہین نماز پڑہی پس پہر گیا وہ پس نماز پڑہی یعنی جسطرح کہ پہلی پڑہی تہی پہر آیا پس سلام کیا پہر فرمایا حضرت نی اور تجپر ہی سلام پہر جا پس نماز پڑہہ پس تحقیق تو نی نماز نہین پڑہی پس کہا اوس شخص نی بیچ تیسرے بار کی یا اوس بار مین کہ بعد تیسری کی ہی یعنی چوتہی بار مین سکہلاؤ مجکو ای رسول خدا کی پس فرمایا جسوقت کہ کہڑا ہو تو طرف نماز کی یعنی ارادہ کرے تو نماز کا پس پورا کر وضو پہر سامنی کہڑا ہو قبلہ کی پہر تکبیر کہہ پہر پڑہہ جو آسان ہو ساتہہ تیری قرآن سی پہر رکوع کر یہانتک کہ ٹہیری تو رکوع مین پہر اوٹہا یعنی سر رکوع سی یہانتک کہ سیدہا ہو تو کہڑا پہر سجدہ کر یہانتک کہ خاطر جمع سی کرے تو سجدہ پہر اوٹہا سر یہانتک کہ خاطر جمع سی بیٹہی تو پہر سجدہ کر یہانتک کہ خاطر جمع سی کرے تو سجدہ پہر اوٹہا سر اپنا یہانتک کہ خاطر جمع سی بیٹہی تو اور بیچ ایک روایت کی یہہ ہے کہ پہر اوٹہا تو سر یہانتک کہ سیدہا کہڑا ہو تو یعنی دوسری رکعت کی لیی اس روایت مین جلسہ استراحت کا ذکر نہین پہر کر یہہ اپنے ساری نماز مین روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے **ف** اس حدیث سی دلیل پکڑی ہی امام شافعی و احمد اور ابو یوسف رح نی اوپر فرض ہونی طمانینہ کی رکوع اور سجود اور قومہ اور جلسہ مین اسلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی نہونی سی نفی کی نماز کی اور یہہ نشان فرضیت کا ہی کہ ایک فعل سبب نہونی اوسکی کی منتفی اور باطل ہو جاوی اور طمانینہ اسکو کہتی ہین کہ خاطر جمع سی رکوع وغیرہ مین ٹہیری کہ جوڑ بدن کی اپنی اپنی جا قرار پکڑ جاوین اور طمانینہ رکوع اور سجود مین نزدیک ابو حنیفہ اور محمد کی واجب ہے نہ فرض اور قومہ اور جلسہ مین سنت ہی اور یہہ توجیہ احادیث کی یون کرتی ہین کہ مراد نہونی نماز سی نہونا کمال اوسکا ہی کیونکہ بیچ آخر اس حدیث کی ساتہہ روایت ابی داود اور ترمذی اور نسائی کی آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو تمام کیا تو نی اسکو تمام ہوتی نماز تیری اور جو کچہہ کہ ناقص کیا تو نی اس سے ناقص کیا نماز اپنی سی اور یہہ نشان وجوب اور سنیت کا ہی کہ فعل بغیر اوسکی ناقص اور ناتمام ہوتا ہی پس معلوم ہوا کہ نماز بہیر سکو اوس شخص کو اس لیی فرمایا تا نماز کی کراہیت اور نقصان کے ہو وی نہ اس لیی کہ باطل اور معدوم تہی اور اگر فرض ہوتی تو اول سی منع کرتی اور اوس سی باز رکہتی اور نچہوڑتی اوسکو کہ بغیر فرائض کے نماز ادا کری اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ نرمی کری جاہل پر مسائل سکہانی مین اور دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہے سلام کرنا وقت ملنی کی اگرچہ مکرر ہو اور تہوڑی دیر کی بعد ہو اور دلیل ہے اسپر کہ جو کوئی خلل لاوی بعضی واجبات نماز مین تو نہین صحیح ہوتی نماز اوسکی اور وہ مصلی نہین کہلاتا بلکہ کہین گی کہ نہین نماز پڑہی اور پہلی روایت مین جلسہ استراحت کا مذکور ہوا یعنی پہلی اور تیسری رکعت مین دوسرے سجدے کی بعد بیٹہہ کر اوٹہتی ہین یہہ سنت ہی امام شافعی کی نزدیک اور امام اعظم کی نزدیک سنت نہین تحقیق اسکی آگی ہوگی بشرح س ۃ **وَعَنْ**
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهٗ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ

مِنَ الرُّکُوْعِ لَمْ یَسْجُدْ حَتّٰی یَسْتَوِیَ قَائِمًا وَکَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ یَسْجُدْ حَتّٰی یَسْتَوِیَ جَالِسًا وَکَانَ
یَقُوْلُ فِیْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ التَّحِیَّةَ وَکَانَ یَفْرِشُ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی وَیَنْصِبُ رِجْلَهُ الْیُمْنٰی وَکَانَ یَنْهٰی عَنْ عُقْبَةِ الشَّیْطٰنِ
وَیَنْهٰی اَنْ یَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَیْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ وَکَانَ یَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِیْمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتی نماز ساتہہ تکبیر کی اور شروع کرتی قراءۃ ساتہہ الحمد للہ رب العالمین کے اور تہی جب رکوع کرتی نہ بلند کرتی سر اپنا اور نہ پست کرتی سر کو ولیکن درمیان اسکی یعنی نہ بہت بلند نہ بہت پست بلکہ گردن اور پیٹہہ برابر رکہتی اور تہی جسوقت کہ اوٹہاتی سر اپنا رکوع سی نہ سجدہ کرتی یہان تک کہ سیدہی کہڑی ہوتی اور تہی جسوقت کہ اوٹہاتی سر اپنا سجدہ سے نہ سجدہ کرتی یعنی دوسرا یہان تک کہ سیدہی بیٹہتی اور تہی پڑہتی بعد دو ہر رکعتوں کی التحیات اور تہی بچہاتی پانوں بایان اپنا یعنی اوس پر بیٹہتے اوسپر اور کہڑا رکہتی داہنا پانو اپنا اور تہی منع کرتی عقبہ شیطان سی اور منع کرتی تہی کہ بچہاوی آدمی دونوں ہاتہہ اپنی بچہانا درندہ کا سا اور تہی ختم کرتی نماز ساتہہ سلام کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** شروع کرتی قراءۃ ساتہہ الحمد للہ رب العالمین کے یعنی ساری سورۃ فاتحہ پڑہتی اس سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ چپکی پڑہتی ہونگی جیسی کہ مذہب حنفیہ کا ہی اور تہی بچہاتی بایان پانو اور کہڑا رکہتی داہنا پانو اپنا ظاہر اس حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت دونوں قعدوں میں یون ہی بیٹہتی تہی اور یہی ہے قول امام اعظم رح کا اور بیچ حدیث ابی حمید کی افتراش یعنی پانو بچہانا پہلی قعدہ میں اور تورک یعنی کولی پر بیٹہنا دوسرے قعدہ میں بہی آیا ہی اور قول امام شافعی کا بہی یہی ہے اور امام مالک کے نزدیک دونوں قعدوں میں تورک ہی ہی اور امام احمد کی نزدیک جس نماز میں کہ دو تشہد ہیں بیچ تشہد اخیر اوسکی تورک ہی اور جسمیں ایک ہے تشہد ہی افتراش ہے اور وجہ قول امام ابوحنیفہ کی یہہ ہے کہ بہت حدیثوں میں مطلق بچہانا پانو کا واقع ہوا ہے اور آیا ہی کہ سنت تشہد میں یہہ ہے اور بیٹہنا حضرت کا تشہد میں اسیطرح تہا بلا قید قعدہ پہلی اور دوسری کی اور جسطرح کا بیٹہنا کہ انہوں نی اختیار کیا ہی دشوار ہی اور حدیث شریف میں آیا ہی کہ افضل اعمال کی دشوار اونکی ہیں اور بعضی حدیثوں میں قعدہ اخیرہ میں کہ کولی پر بیٹہنا آیا ہی جیسا کہ مذہب شافعی ہی محمول اسپر ہے کہ حضرت حالت ضعف اور کبر سن میں اس طرح بیٹہتی تہی اسلیے کہ قعدہ اخیر میں بیٹہنا زیادہ ہوتا ہی تا آسانی کی لیے اسطرح بیٹہتی تہی اور عقبہ شیطان یہہ ہی کہ دونوں کولی زمین پر لگاوی اور دونوں پنڈلیاں کہڑی کری اور رکہی دونوں ہاتہہ زمین پر جیسا کہ کتا بیٹہتا ہی پس اسطرح التحیات میں بیٹہنا ساتہہ اتفاق علماء کی مکروہ ہے اور طیبی نی کہا ہی کہ عقبہ شیطان یہہ ہے کہ دونوں کولی دونوں ایڑیوں پر رکہی یہہ معنے ساتہہ لفظ عقبہ کی بہت مناسب ہیں اور منع کیا یہہ کہ بچہاوی مرد دونوں بہنچی ہاتہونکی زمین پر یعنی وقت سجدہ کے مانند بچہانی درندونکی یعنی کتی وغیرہ کی اور قید مرد کی اسمیں اسلیے ہی کہ عورت کو بہنچی بچہانی ہیں چاہییں کہ اوسمیں ستر خوب ہوتا ہی اور ختم کرتی نماز کو ساتہہ سلام کی یہہ سلام امام شافعی کی نزدیک فرض ہے اور ہماری نزدیک واجب ہی ع

وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ فِیْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَحْفَظُکُمْ لِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُهٗ اِذَا کَبَّرَ جَعَلَ یَدَیْهِ حِذَاءَ مَنْکِبَیْهِ وَاِذَا رَکَعَ اَمْکَنَ یَدَیْهِ مِنْ رُکْبَتَیْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهٗ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ اسْتَوٰی حَتّٰی یَعُوْدَ کُلُّ فَقَارٍ مَکَانَهٗ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ یَدَیْهِ غَیْرَ مُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَیْهِ الْقِبْلَةَ فَاِذَا جَلَسَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ جَلَسَ عَلٰی رِجْلِهِ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْیُمْنٰی فَاِذَا جَلَسَ فِی الرَّکْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْاُخْرٰی وَقَعَدَ عَلٰی مَقْعَدَتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی حمید ساعدی سی کہا بیچ ایک جماعت کی

اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ مین خوب یاد رکہتا ہون تم مین سے نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیکو دیکہا مینے اونکو جسوقت کہ تکبیر کہتی
کرتی دونو ہاتہہ اپنی مقابل دونو مونڈہون اپنی کی اور جسوقت کہ رکوع کرتی محکم پکڑتی دونو زانو ساتہہ دونو ہاتہون کی پہر جہکاتی پیٹہہ اپنی یعنی تا
برابر گردن کی ہووی پس جسوقت کہ اوٹہاتی سر اپنا کہڑی ہوتی سیدہی یہان تک کہ پہر آتا ہر جوڑ ٹہکانی اپنی پس جسوقت کہ سجدہ کرتی رکہتی دونو
ہاتہہ اپنی زمین پر یعنی مقابل مونہہ کی نہ بچہاتی اور نہ سمیٹتی اونکو طرف پہلو کی اور سامنی رکہتی انگلیان پانونکی اپنی کی طرف قبلہ کی
پس جسوقت کہ بیٹہتی بعد دو رکعت کی بیٹہتی اوپر بائین پانو اپنی کی اور کہڑا کرتی داہنا پس جسوقت کہ بیٹہتی بیچ رکعت اخیر کی آگی نکالتی
بائیان پانو اپنا اور کہڑا کرتی دوسرا یعنی داہنا اور بیٹہتی کولی اپنی پر روایت کی یہہ بخاری نی **ف** جب تکبیر کہتی کرتی ہاتہہ اپنی مقابل
دونو مونڈہون اپنی کی مذہب شافعی مین یون ہی کرتی ہین اور ہماری نزدیک مقابل کانونکی رکہی کہ یہہ بہی آیا ہی حدیثون مین اور بعضی
روایتون مین اوپر کی جانب کانون تک بہی آیا ہی پس امام ابوحنیفہ نی متوسط کو اختیار کیا اور امام شافعی نی بیچ تطبیق ان روایات کی کہا
ہے کہ ہتیلیان ہاتہہ کی مقابل کاندہی کی رہین اور انگوٹہی برابر لوکی اور سرا انگلیونکی مقابل اوپر کی جانب کانکی رکہی کہ اسطرح سب عمل
سب روایتون پر ہوجاتا ہی اور ہوسکتا ہی کہ یہہ اوقات مختلفہ مین ہون یعنی کبہی کسیطرح اوٹہاتی ہون کبہی کسیطرح اور محکم پکڑتی دونو
زانو ساتہہ دونو ہاتہونکی اور کشادہ رکہتی تہی انگلیان اور کہا ہی علما نی کہ انگلیان رکوع مین کشادہ رکہی اور سجود مین بند کئی ہوئی
اور بیچ تکبیر تحریمہ اور تشہد کی اپنی طور پر خود چہوڑ دی اور نہ سمیٹی انکو یعنی انگلیان اور ہتیلیان زمین پر رکہی اور پہنچی اور بازو اوٹہائی ہوئی
الگ پہلو سی رکہی کہ اگر بکری کا بچہ چاہی تو نیچی سی نکل جائی اور اس حدیث مین نہ مذکور ہوا کہ قومہ سی سجدہ مین جاوی پہلی زانو زمین پر رکہی
یا ہاتہہ دونو طرح درست ہی مگر پہلی زانو رکہنی افضل اور مختار اکثر ائمہ کی ہین ۞ ح ۞ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ
رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی اوٹہاتی ہاتہہ اپنی برابر مونڈہون کی جبکہ شروع کرتی نماز اور جسوقت
تکبیر کہتی واسطی رکوع کی اور جسوقت اوٹہاتی سر اپنا رکوع سی اوٹہاتی دونو ہاتہہ اسیطرح سی اور کہتی سنا اللہ نی واسطی اوسکی کہ حمد کی
اوسکی یعنی قبول کی تعریف اوسکی ای رب ہمارے واسطی تیری ہی حمد اور تہی حضرت نہین کرتی تہی یہہ بیچ سجدون کی روایت کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **ف** واسطی تیری ہی حمد یعنی جو کوئی کسیکی تعریف کرتا ہی تیری ہی تعریف کرتا ہی کیونکہ پیدا کرنیوالا اسکا تو ہی ہی پس تعریف
مصنوع کی حقیقت مین صانع ہی کی ہوتی ہی اور اس سی معلوم ہوا کہ ہر نماز پڑہنیوالا سمع اللہ اور ربنا دونو کہی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک یہہ
تنہا پڑہنی والی کی حق مین ہے اور جماعت مین پڑہتا ہو تو امام سمع اللہ کہی اور مقتدی ربنا اور صاحبین کے نزدیک امام بہی دونو چیزین کہی اور
اسکو اختیار کیا ہی امام طحاوی نی اور ایک روایت امام ابوحنیفہ سی اسطرح منقول ہے اور مقتدی فقط ربنا ہی کہی انکی نزدیک ہے اور نہین کرتی تہی
سجدون مین یعنی جب سجدہ مین جاتی اور سر اوٹہاتی سجدون سے تو ہاتہہ نہ اوٹہاتی مختار شافعیہ کا یہی ہی کہ ان وقتون مین ہاتہہ نہ اوٹہاوی شافعیہ
کے نزدیک جو رفع یدین صحیح کو پہنچا ہی انہین جگہون مین ہے وقت تکبیر تحریمہ کی اور رکوع کی جانیکی وقت اور سر اوٹہانیکی رکوع سی سوا
ان تین جگہونکی ثابت نہین ہوا ہی کذا فی سفر السعادة ۞ ح ۞ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ
يَدَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ

رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی نافع سی کہ تحقیق ابن عمر تہی جسوقت کہ داخل ہوتی نماز
مین تکبیر کہتی اور اوٹہاتی دونو ہاتہہ اپنی اور جسوقت رکوع کرتی اوٹہاتی دونو ہاتہہ اپنی اور جسوقت کہتی سمع اللہ لمن حمدہ اوٹہاتی دونو ہاتہہ اپنی
اور جب اوٹہتی دو رکعتون سی اوٹہاتی دونو ہاتہہ اپنی اور مرفوع کیا اسکو ابن عمر نی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک یعنی روایت کیا کہ حضرت نماز
اسطرح کیا کرتی روایت کی یہہ بخاری نی وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ
رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَعَلَ مِثْلَ
ذٰلِكَ وَفِي رِوَايَةٍ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی مالک بن حویرث سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم جسوقت تکبیر کہتی اوٹہاتی دونو ہاتہہ اپنی یہان تک برابر کرتی اونکو اپنی کانونکی اور جسوقت اوٹہاتی سر اپنا رکوع سی پس کہتی سمع اللہ لمن
حمدہ کرتی مانند اسکی یعنی دونو ہاتہہ برابر کانونکی اوٹہاتی اور بیچ ایک روایت کی یون آیا ہی یہان تک کہ برابر کرتی دونو ہاتونکو اوپر کی جانب
کانون اپنی کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جاننا چاہیے کہ اوٹہانا ہاتہونکا سوای تکبیر تحریمہ کی مختلف فیہ ہی درمیان ہمارے اور شافعیہ
کے اور حق یہہ ہی کہ حدیثین اور آثار دونو جانب مین موجود ہین پس حال تو یہہ ہی کہ کبہی اوٹہاتی ہون اور کبہی نہین یا یہہ کہ اول اوٹہاتی ہون آخر مین منسوخ ہوا اس لئے
اب ہاتہہ نہ اوٹہانیکی ذکر کی جاتی ہین تا حق ظاہر ہو جاتا چاہئے کہ ترمذی نی جامع ترمذی مین دو باب لکہی ہین اول باب رفع یدین کا ہی نزدیک
رکوع کی اسمین حدیث ابن عمر کی لایا ہی جو کہ اوپر گذری اور دوسرا باب لکہا ہی کہ نہین دیکہا گیا ہاتہہ اوٹہانا مگر نزدیک شروع نماز کی اس باب مین
حدیث علقمہ کے عبد اللہ بن مسعود رض سی لایا ہی کہ ابن مسعود نی اپنی یارون سی فرمایا کہ ادا کی ہین ساتہہ تمہاری نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی پس ادا کی ابن مسعود نی نماز اور نہ اوٹہائی دونو ہاتہہ اپنی مگر اول بار اور راوی باب مین کہا کہ براء بن عازب سے بہی یون ہی آیا ہی
اور کہا ترمذی نی کہ حدیث ابن مسعود کی حسن ہے اور ساتہہ اسکی قائل ہین اکثر اہل علم صحابہ اور تابعین سے اور قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا ہی
یہی ہے اور جامع الاصول مین حدیث ابن مسعود کی کو ابی داود اور نسائی سی اور حدیث براء بن عازب کو بہی ابی داود سی لایا ہی کہ کہا ابن مسعود
نے کہ دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جب نماز شروع کرتی اوٹہاتی دونو ہاتہہ اپنی دونون کندہون کی نزدیک تک پہر نہ عود کرتی اور ایک
روایت مین ہے کہ پہر نہ اوٹہاتی اون دونونکو یہان تک فارغ ہوتی نماز سی اور ابو داود نی جو کہا ہی کہ یہہ حدیث صحیح نہین ہی احتمال رکہتا ہی
کہ مراد نہ صحیح ہونا ساتہہ اس طریق خاص کے ہووی پس ضرر نہین کرتا بیچ صحت اصل حدیث کی اور احتمال رکہتا ہی کہ ثابت کرنا حدیث حسن کا ہووی
موافق اسکی کہ ترمذی نی کہا ہی اور حدیث حسن بلا خلاف لائق دلیل کی ہی جیسیکہ مقدمہ مین معلوم ہوا اور امام محمد نی بیچ موطا اپنی کی بعد
از روایت کرنی حدیث ابن عمر کی کہ بیچ رفع یدین کی نزدیک رکوع کی اور نزدیک سر اوٹہانی کی رکوع سی آئی ہی کہا ہی کہ سنت یہہ ہے کہ تکبیر کہی
ہر جہکنی اور اوٹہنی مین لیکن رفع یدین سوای ابتدا نماز کی ایکبار سی زیادہ نہو اور یہہ قول ابو حنیفہ کا ہی اور بیچ اسکی آثار بہت آئی ہین بعد اسکی
عاصم بن کلیب جرمی سی کہ اونکی روایت کی اپنی باپ سے کہ وہ تابعین حضرت علی کیسی ہی ساتہہ تعدد روایات کے لایا ہی کہ حضرت علی رض رفع یدین
سوای تکبیر اولی کی نکرتی تہی اور عبد العزیز بن حکیم سی لایا ہی کہ کہا دیکہا مینی ابن عمر رض کو کہ اوٹہاتی تہی ہاتہہ بیچ اول تکبیر افتتاح کی اور نہین
اوٹہاتی تہی سوای اوسکی اور مجاہد سی روایت کی ہی کہ کہا اونہون نی پڑہی مینی نماز پیچہی ابن عمر کی پس نہ ہاتہہ اوٹہاتی تہی مگر تکبیر اولی مین اور اسود
نے روایت کی ہی کہ دیکہا مینی عمر بن الخطاب رض کو کہ نہین اوٹہاتی تہی ہاتہہ اپنی مگر تکبیر اولی مین پس حضرت عمر اور علی اور ابن مسعود اور ابن عمر
رض کہ نہایت قریب حضرت سی رہتی تہی جب انکا عمل عدم رفع پر ہو تو پس جو کچہہ کہ خلاف اسکی نقل کرین اولی اور لائق ساتہہ قبول کی نہوا در شرح ابن

امام مین لایا ہی حدیث دارقطنی سی اور ابن عدی سی کہ نقل کی محمد بن جابر سی اونہی حماد بن ابی سلیمان سی اونہی ابراہیم سی اونہی علقمہ سی اونہی
عبد اللہ سی کہ کہا ادا کی مینی نماز ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ابی بکر اور عمر رض کی پس نہ اوٹہائی اونہون نی ہاتہہ اپنی مگر نزدیک شروع
نماز کی اور منقول ہی کہ جمع ہوئی امام ابو حنیفہ ساتہہ اوزاعی کی مکی مین بیچ دار الخیاطین کی پس کہا اوزاعی نی کیون نہین ہاتہہ اوٹہاتی
ہو تم نزدیک رکوع کی اور سر اوٹہانیکی رکوع سی امام ابو حنیفہ نی کہا اس سبب سے کہ صحت کو نہین پہنچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اس باب
مین کچہہ پس کہا اوزاعی نی کہ حدیث کی مجکو زہری نی سالم سی اونہی اپنی باپ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہاتی تہی ہاتہہ جسوقت کہ شروع
کرتی تہی نماز اور نزدیک رکوع کی اور سر اوٹہانیکی اوس سے پس کہا ابو حنیفہ نی حدیث کی مجہکو حماد نی ابراہیم سی اونہی علقمہ اور اسود سی کہ
دونون نی نقل کی عبد اللہ بن مسعود سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ اوٹہاتی تہی ہاتہہ اپنی مگر نزدیک شروع کرنی نماز کی پہر نہ عود کرتی تہی ساتہہ
کسی چیز کی اس سے اوزاعی نی کہا مین روایت کرتا ہون زہری سی کہ اونہی نقل کی سالم سی اونہی ابن عمر سی اور تو اوسکی مقابلہ مین روایت
کرتا ہی حماد سی کہ اونہی نقل کی ابراہیم سی اونہی علقمہ سی یعنی یہہ اسناد تیری ساتہہ اوس اسناد میری کی کہ عالی ہی کہان پہنچتی ہی پس ابو حنیفہ نے
کہا حماد فقیہ تر ہی زہری سی اور ابراہیم فقیہ تہی سالم سی اور علقمہ کم ابن عمر سی نہین فقہ مین اگرچہ ابن عمر ساتہہ فضیلت صحبت حضرت کی مخصوص ہے
اور اسود کو بہی بہت فضیلت ہے اور عبد اللہ تو خود عبد اللہ ہی ہین یعنی اونکی کیا تعریف کیجاوی کہ درجہ اوسکا بیچ فقہ کی اور قرب کے ساتہہ
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہور ہی پس اوزاعی نی ترجیح دی حدیث کو بسبب عالی ہونی اسناد کی اور ابو حنیفہ نی بسبب فقیہ ہونی
راویون کی اور مذہب اونکا یہی ہی کہ راویون فقیہ کو ترجیح دیتی ہین غیر فقیہ پر جیسا کہ اصول فقہ مین لکہا گیا ہی اور بیچ نہایہ شرح ہدایہ کی لکہا ہی کہ
عبد اللہ بن زبیر سی روایت ہی کہ دیکہا اونہون نی ایک شخص کو کہ نماز پڑہتا تہا مسجد حرام مین اور اوٹہاتا تہا دونون ہاتہہ اپنی نزدیک رکوع کی
اور نزدیک سر اوٹہانیکی رکوع سی پس کہا ابن زبیر نی کہ ایسا مت کر یہہ ایک چیز ہی کہ کیا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بعد اوسکی ترک
کیا یعنی یہہ حکم اوائل مین تہا پہر منسوخ ہوا اور کہا ابن مسعود رض نی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتہہ اوٹہائی ہمنی بہی اوٹہائی اور حضرت
نے ترک کیے ہمنی بہی ترک کیے اور ابن عباس رض سی روایت ہی کہ کہا عشرہ مبشرہ نہین اوٹہاتی تہی ہاتہہ مگر نزدیک شروع کرنی نماز کی اور جو
مجاہد نی ابن عمر رض سی کہ حدیث رفع یدین کی نزدیک شافعی کی اوس سی روایت کی گئی ہی عمل برخلاف اوسکی روایت کیا کہ کہا ساتہہ اپنی ابن
عمر رض کی نماز ادا کی مینی اور ہرگز نہ دیکہا مینی کہ رفع یدین کیا ہو نزدیک شروع کرنی نماز کی عمل ساتہہ اس حدیث کی ساقط ہوگا اسلیے کہ مقرر ہوا ہے
اصول حدیث مین کہ جو راوی برخلاف روایت کی عمل کری عمل ساتہہ اوس روایت کی ساقط ہوگا انتہی اس سے معلوم ہوا کہ اخبار اور آثار بیچ جانب ہاتہہ
اوٹہانی اور نہ اوٹہانی کی دونون کی ثابت ہین اور ایک جماعت صحابہ وغیرہم کی خصوصًا ابن مسعود اور تابعین اونکی بیچ جانب ہاتہہ نہ اوٹہانیکی
ہین محل اسکا سوائے اسکی نہو وی کہ کہین ہم اوقات مختلفہ مین دونو فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی وجود مین آئی اور جو علم فقہ ابو حنیفہ کا
اور اسناد اونکی منتہی طرف ابن مسعود اور تابعین اونکی کی ہی اور طریقہ اونکا عدم رفع کا ہی پس ابو حنیفہ نی بہی یہی اختیار کیا ہم آیا اس
عقیدہ پر ہین اور علماء مذہب ہماری کی ساتہہ اسقدر کی اکتفا نہین کرتی ہین اور کہتی ہین کہ حکم ہاتہہ اوٹہانیکا منسوخ ہے اسلیے جب ابن عمر
کو کہ راوی ہے حدیث رفع یدین کے ہین دیکہا کہ بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عمل خلاف اوسکی کیا ظاہر ہوا کہ عمل رفع یدین کا منسوخ ہے
باوجود کثرت روایات اور احادیث کی مناسب ہین واللہ اعلم انتہی یہہ خلاصہ شرح سفر السعادۃ کا ہی جو کہ حضرت شیخ عبد الحق رح نی
تصنیف کی ہی جسکو تفصیل اس مقام کو دیکہنا منظور ہو اوسمین دیکہی اور حاصل اونکی تحقیق کا یہہ ہی کہ اونکی نزدیک ہاتہہ اوٹہانی

اور نہ اوٹھانا دونو سنت ہیں لیکن نہ اوٹھانا ہاتونکا اولی اور ارجح ہی اور علماء حنفیہ نی کہا ہی کہ ہاتھہ اوٹھانا منسوخ ہوا ہی واللہ اعلم وَعَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَإِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اونہیں مالک سی کہ تحقیق اونہوں نی دیکہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتی تہی پس جسوقت ہوتی بیچ طاق رکعت کی نماز اپنی سی نہ کہڑی ہوتی یہانتک کہ سیدہی بیٹہتی ۔ روایت کی یہہ بخاری نی ف یعنی پہلی رکعت میں اور تیسری میں بعد سر اوٹہانیکی سجدی دوسری سی بیٹہتی تہی بعد اوسکی اوٹہتی تہی اوسکو جلسہ استراحت کا کہتی ہین کہ شافعیہ کی نزدیک سنت ہی اور کیفیت اوسکی مثل کیفیت بیٹہنی کی ہی پہلی قعدہ مین اور بعد بیٹہنی کی ساتہہ دونو ہاتہونکی تکیہ زمین پر کرکر اوٹہتی ہین اور نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کی ساتہہ روایت مختار کی یہہ بسبب علت بڑی برس وغیرہ کی تہا پس جسکو حاجت اوسکی نہو اوسکی حق مین سنت نہین اور رشد امام شافعی کی بہی جیٹ ہی اور دلیل ہماری حدیث ابی ہریرہ کی ہی کہ ترمذی نی لایا ہی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہتی اوپر پشت قدمون کی یعنی بغیر اسکی کہ بیٹہین اور اگرچہ بعضی طرق اس حدیث کی ضعیف ہین ولیکن صحیح الاصل ہین کذا قال الشیخ ابن الہمام اور ابن ابی شیبہ ابن مسعود سی لایا ہی کہ وہ اوٹہتی تہی نماز مین اوپر پشت قدمون اپنی کی بغیر اسکی کہ بیٹہین اور حضرت علی اور حضرت عمر اور ابن عمر اور ابن زبیر سی بہی اسیطرح لایا ہی اور نعمان ابن ابی عیاش سی لایا ہی کہ پایا مین نی بہت صحابہ کو کہ جب سر اوٹہاتی تہی دوسری سجدہ رکعت پہلی اور تیسری کیسی اوٹہتی تہی جیسیکہ ہوتی تہی بغیر اسکی کہ بیٹہین اور اور اخبار اور آثار اس باب مین بہت ہین اور بعضی حدیثین کہ خلاف انکی آئی ہین محمول اوپر کبر سن اور ضرورت کی ہین ۔ وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا وَكَبَّرَ وَرَكَعَ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی وائل بن حجر سی کہ تحقیق اونہی دیکہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اوٹہائی دونو ہاتہہ اپنی اوسوقت کہ داخل ہوئی نماز مین تکبیر کہی پہر ڈہانک لیے ہاتہہ کپڑی اپنی مین پہر رکہا داہنا ہاتہہ اپنا بائین ہاتہہ پر پہر جب ارادہ کیا یہہ کہ رکوع کرین نکالی دونو ہاتہہ اپنی کپڑی سی پہر اوٹہایا اونکو اور تکبیر کہی پہر رکوع کیا پہر جبکہ کہا سمع اللہ لمن حمدہ اوٹہائی اپنی دونو ہاتہہ پہر جب سجدہ کیا سجدہ کیا درمیان دونون ہاتہون اپنی کی روایت کی یہہ مسلم نی ف ڈہانک لیے ہاتہہ کپڑی مین ظاہر یہہ ہی کہ چادر مین ڈہانک لیے اور بعضون نی کہا مراد یہہ ہی کہ آستین مین ہاتہہ چہپائی لکہا ہی علماء نی کہ یہہ شاید بسبب شدت جاڑی کی تہا اور رکہنا داہنی ہاتہہ کا بائین پر متفق علیہ ہی درمیان اماموں کی مگر امام مالک کی نزدیک چہوڑی رکہنا ہاتونکا ہی اور جائز ہی باندہنا بہی لیکن امام ابوحنیفہ کی نزدیک ناف کی نیچی ہاتہہ رکہی اور امام شافعی کی نزدیک اوپر سینہ کی یعنی ناف سی اوپر اور حدیثین دونو جانب مین آئی ہین اور لکہا ہی علماء نی کہ امر اس باب مین واسع ہی جو کچہہ کری درست ہی اور زیر ناف کی نیچی رکہنا ہاتون کا یا سینہ پر خاص کر ثابت نہین ہوا ہی اور متعین نہین یعنی خاص ایک ہی چیز ثابت نہین بلکہ دونو طرح آیا ہی پس جبکہ ایسا تہا امام ابوحنیفہ نی جو کچہہ کہ مقرر اور معتاد بیچ صورت ادب کی ہی اختیار کیا کہ وہ ناف کی نیچی رکہنا ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ ہاتہونکو وقت تکبیر کہنی کی اور اوٹہانیکی کپڑی سی نکال لیوی ۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا تہی لوگ حکم کیی جاتی یہہ کہ رکہی آدمی ہاتہہ داہنا اوپر بائین ہاتہہ اپنی کی نماز مین روایت کی یہہ بخاری نی ف اسمین اشارہ ہی اسپر کہ لائق ہی کہڑی ہونیوالی کو آگی جبار کی کہ ادب کو ہاتہہ سی ندی بلکہ ہاتہہ کو ہاتہہ پر رکہی اور سر جہکا رکہی

جیسکہ بادشاہوں کی آگی کہڑی ہوتی ہین بس وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی
الصَّلٰوةِ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَقُوْمُ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَرْکَعُ ثُمَّ یَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حِیْنَ یَرْفَعُ صُلْبَهٗ
مِنَ الرَّکْعَةِ ثُمَّ یَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَهْوِیْ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَسْجُدُ
ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ یَفْعَلُ ذٰلِكَ فِی الصَّلٰوةِ کُلِّهَا حَتّٰی یَقْضِیَهَا وَیُکَبِّرُ حِیْنَ یَقُوْمُ
مِنَ الثِّنْتَیْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت
ارادہ کرتی کہڑی ہونیکا طرف نماز کی تکبیر کہتی یعنی تکبیر تحریمہ جسوقت کہ کہڑی ہوتی پہر تکبیر کہتی جسوقت کہ رکوع کرتی پہر کہتی سمع اللہ
لمن حمدہ جسوقت اوٹہاتی پیٹہ اپنی رکوع سی پہر کہتی کہڑی ہوئی اے میری رب واسطی تیری ہی سب تعریف پہر تکبیر کہتی جسوقت جہکتی
یعنے سجدہ کی لیے پہر تکبیر کہتی جسوقت کہ اوٹہاتی سر اپنا یعنی سجدہ سی پہر تکبیر کہتی جسوقت کہ دوسرا سجدہ کرتی پہر تکبیر کہتی جسوقت کہ
اوٹہاتی سر اپنا پہر کرتی یہہ ہیچ تمام نماز اپنی کی یہان تک کہ پورا کرتی اوسکو اور تکبیر کہتی اوسوقت کہ کہڑی ہوتی دو رکعت پڑہ کر پیچہی بیٹہنی
کے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اس حدیث مین فقط ذکر تکبیرات کا ہی اور ہاتہہ اوٹہانی کا ذکر نہین ۱۲ ح وَعَنْ جَابِرٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی جابر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی بہتر نماز وں مین وہ نماز ہی کہ اوسمین دراز ہو قیام روایت کی یہہ مسلم نی ف اسی معلوم ہوا کہ نماز مین قیام طویل افضل ہی
اسلیے کہ اوسمین مشقت اور خدمت اور طاعت زیادہ ہی اور علما نی اختلاف کیا ہی کہ قیام نماز مین افضل ہی یا سجود اور یہہ حدیث
سند اوس جماعت کی ہی کہ کہتی ہین قیام افضل ہی اور اور دلیل اونکی یہہ ہی کہ قیام مین قرآن پڑہا جاتا ہی اور قرآن افضل ہی تسبیح سی
مذہب حنفیہ بہی یہی ہی ۱۲ ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ فِیْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَصْحَابِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا فَاعْرِضْ قَالَ کَانَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْکِبَیْهِ ثُمَّ یُکَبِّرُ ثُمَّ یَقْرَأُ ثُمَّ
یُکَبِّرُ وَیَرْفَعُ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْکِبَیْهِ ثُمَّ یَرْکَعُ وَیَضَعُ رَاحَتَیْهِ عَلٰی رُکْبَتَیْهِ ثُمَّ یَعْتَدِلُ وَلَا یُصَبِّیْ
رَاْسَهٗ وَلَا یُقْنِعُ ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَهٗ فَیَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ یَرْفَعُ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْکِبَیْهِ
مُعْتَدِلًا ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰهُ اَکْبَرُ ثُمَّ یَهْوِیْ اِلَی الْاَرْضِ سَاجِدًا فَیُجَافِیْ یَدَیْهِ عَنْ جَنْبَیْهِ وَیَفْتَخُ اَصَابِعَ رِجْلَیْهِ ثُمَّ
یَرْفَعُ رَاْسَهٗ وَیَثْنِیْ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی فَیَقْعُدُ عَلَیْهَا ثُمَّ یَعْتَدِلُ حَتّٰی یَرْجِعَ کُلُّ عَظْمٍ اِلٰی مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا ثُمَّ یَسْجُدُ
ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰهُ اَکْبَرُ وَیَرْفَعُ وَیَثْنِیْ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی فَیَقْعُدُ عَلَیْهَا ثُمَّ یَعْتَدِلُ حَتّٰی یَرْجِعَ کُلُّ عَظْمٍ
اِلٰی مَوْضِعِهٖ ثُمَّ یَنْهَضُ ثُمَّ یَصْنَعُ فِی الرَّکْعَةِ الثَّانِیَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ
کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْکِبَیْهِ کَمَا کَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ یَصْنَعُ ذٰلِكَ
فِیْ بَقِیَّةِ صَلٰوتِهٖ حَتّٰی اِذَا کَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِیْ فِیْهَا التَّسْلِیْمُ اَخْرَجَ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی وَقَعَدَ
مُتَوَرِّکًا عَلٰی شِقِّهِ الْاَیْسَرِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالُوْا صَدَقْتَ هٰکَذَا کَانَ یُصَلِّیْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ
وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ

صحیحٌ وفی روایۃٍ لابی داود من حدیث ابی حمید ثم رکع فوضع یدیہ علی رکبتیہ کانہ قابضٌ علیہما
ووتّر یدیہ فنحاہما عن جنبیہ وقال ثم سجد فامکن انفہ وجبہتہ الارض ونحّی یدیہ عن جنبیہ
ووضع کفیہ حذو منکبیہ وفرّج بین فخذیہ غیر حامل بطنہ علی شیءٍ من
فخذیہ حتّی فرغ ثم جلس فافترش رجلہ الیسری واقبل بصدر الیمنی علی قبلتہ ووضع کفہ الیمنی علی رکبتہ
الیمنی وکفہ الیسری علی رکبتہ الیسری واشار باصبعہ یعنی السبابۃ وفی اخری لہ واذا قعد فی الرکعتین
قعد علی بطن قدمہ الیسری ونصب الیمنی واذا کان فی الرابعۃ افضی بورکہ الیسری الی الارض
واخرج قدمیہ من ناحیۃٍ واحدۃٍ اور روایت ہی ابی حمید ساعدی سی کہ کہا بیچ دس شخصون کی اصحاب نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کسی کہ مین خوب جانتا ہون تمسی نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیکو کہا صحابیون نی پس بیان کرو کہا ابی حمید
نی کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کہڑی ہوتی طرف نماز کی اوٹہاتی دونو ہاتہہ اپنی یہان تک کہ برابر کرتی اونکو مونڈہون
اپنی کی پہر تکبیر کہتی پہر قرآن پڑہتی پہر تکبیر کہتی اور اوٹہاتی دونو ہاتہہ اپنی یہان تک برابر اوٹہاتی اون دونون کو مونڈہون اپنی
کی پہر رکوع کرتی اور رکہتی دونو ہتیلیان اپنی اپنی گہٹنون پہر سیدہے کرتی کمر پس نہ جہکاتی سر اپنا اور نہ بلند کرتی یعنی پیٹہہ اور سر برابر
رکہتی پہر اوٹہاتی سر اپنا پس کہتی سمع اللہ لمن حمدہ پہر اوٹہاتی دونو ہاتہہ اپنی یہان تک کہ برابر کرتی دونو مونڈہون اپنی کی درحالیکہ
سیدہے کہڑی ہوتی پہر کہتی اللہ اکبر پہر جہکتی طرف زمین کی سجدہ کی لیی پس دور رکہتی دونو ہاتہہ اپنی دونو پہلوؤن اپنی سی اور موڑتی اونگلیان
پانوؤن اپنی کے یعنی اسطرح کہ اونگلیون کے قبلہ کی طرف ہوسکے پہر اوٹہاتی سر اپنا سجدہ سے
اور موڑتی بانیان پانوؤن اپنا یعنی بچہاتی پس بیٹہتے اوسپر پہر سیدہے ہوتے یہان تک
کہ پہر جاتی یعنی ہوجاتی ہر ہڈی طرف ٹہکانی اپنی کی درحالیکہ برابر ہوتی یعنی یہہ تاکید ہی لفظ یعتدل کی پہر سجدہ کرتی یعنی
تکبیر کہتی ہوئی پس کہتی اللہ اکبر اور اوٹہتی اور موڑتی بانیان پانوؤن اپنا پہر بیٹہتی اوسپر یعنی جلسہ استراحت کرتی پہر اعتدال کرتی یعنی ٹہیرتے
خاطر جمع سی یہان تک کہ پہر آتی ہر ہڈی ٹہکانی اپنی پر پہر کہڑی ہوتی پہر کرتی دوسری رکعت مین مانند اسکی یعنی سوای سبحانک اللہم اور اعوذ کی
شروع رکعت مین پہر جسوقت کہ کہڑی ہوتی دو رکعت پڑہ کر یعنی بعد تشہد کی اللہ اکبر کہتی اور اوٹہاتی دونو ہاتہہ اپنی کندہون تک جیسا کہ تکبیر
کہتے نزدیک شروع کرنی نماز کی پہر کرتی اسیطرح بیچ باقی نماز اپنی کی یہان تک جب ہوتا وہ سجدہ کہ جسکی اوسکی ہی سلام یعنی اخیر رکعت
کا دوسرا سجدہ ہوتا کہ اوسکی بعد تشہد اور سلام ہی نکالتی بانیان پانوؤن اپنا اور بیٹہتی کولہی پر اوپر بائین جانب اپنی کی پہر سلام پہیرتی کہا
اون دس صحابیون نی کہ سچ کہا تونی اسیطرح تہی حضرت نماز پڑہتی روایت کی ہی ابوداود اور دارمی نی اور روایت کی ہی ترمذی اور
ابن ماجہ نی معنی اسکی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور بیچ ایک روایت ابی داود کی حدیث ابی حمید کی یہہ آیا ہی کہ پہر رکوع
کیا پہر رکہی دونو ہاتہہ اپنی اوپر دونون زانوؤن اپنی کی گویا کہ پکڑتی ہوئی ہین اونکو اور مانند چلہ کی کیا دونون ہاتون اپنی کو یعنی
دور کیا کہنیونکو پہلو سی گویا کہ کہنیان مشابہ چلہ کی ہوئین اور پہلو مشابہ کمان کی جیسیکہ آگی کہا پس دور رکہا کہنیونکو دونو پہلون
اپنی سے اور کہا راوی نی پہر سجدہ کیا پس ٹہیرایا ناک اپنی کو اور پیشانی اپنی کو زمین پر اور ایکسو کیا دونون ہاتون اپنے کو یعنی کہنیون
کو پہلوون اپنی سی اور رکہی دونو ہاتہہ اپنی برابر مونڈہون اپنی کی اور کشادگی کی درمیان دونو رانون اپنی کی نہ لگانیوالی تہی پیٹ اپنی

کو کسی چیز پر زانون اپنی سی یہان تک کہ فارغ ہوئی سجدون سے پہر بیٹہی پہر بچہایا بانیان پانون اپنا اور متوجہ کی پشت داہنی پانون اپنی کو قبلہ کیطرف اور رکہا داہنا ہاتہہ پر گہٹنی داہنی کی اور بانیان ہاتہہ اپنا اوپر بائین گہٹنی کی اور اشارہ کی ساتہہ انگلی اپنی کی یعنی سبابہ کی روایت کیا اسکو ابو داود نے اور ایک روایت ابی داود کی یون ہی اور جسوقت کہ بیٹہتی بیچ دو رکعتون کی بیٹہتی اوپر تلوی پانون بائین اپنی کی اور کہڑا کرتی داہنا پانو اپنا اور جسوقت کہ ہوتی بیچ چوتہی رکعت کی لگاتی بانیان کولا طرف زمین کی اور نکالتی دونو پانو اپنی ایک طرف ؕ ف میں خوب جانتا ہون تسے نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیکو اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی دعوی زیادتی علم کا موافق واقع کی واسطی ایک مصلحت کے کری بغیر نفسانیت کے تو درست ہی اور پہر تکبیر کہتی اس سی صریح معلوم ہوتا کہ تکبیر تحریمہ بہی ہاتہہ اوٹہالی کی کہتی تہی جیسا کہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہی اور پس ٹہیرایا ناک اور پیشانی کو زمین پر اس سی معلوم ہوا کہ سجدہ ساتہہ ناک اور پیشانی کی دونون کی کرنا چاہیی کہ آنحضرت اسپر مواظبت کرتی تہی اور حدیثین بہی موافق اسکی ہین پس پورا سجدہ ہوتا ہی ساتہہ رکہنی پیشانی اور ناک کی اگر ایک کو ان دونو مین سی رکہا بسبب عذر کی مکروہ نہین اور اگر بغیر عذر کی ایک کو رکہا پس اگر پیشانی رکہے زمین پر اور ناک نہ رکہی تو جائز ہی اجماعاً لیکن مکروہ ہی اور اگر اسکی بالعکس کیا یعنی ناک رکہی اور پیشانی نہ رکہی پس جائز ہی بکراہت نزدیک امام اعظم کی اور نزدیک صاحبین کے نہین جائز و علیہ الفتوے اور اپنی اشارہ کی ساتہہ انگلی کی یعنی سبابہ کی سبابہ کہتی ہین شہادت کی انگلی کو یہہ نام ایام جاہلیت کا ہی کہ عرب وقت گالی دینی کی اس انگلی کو اوٹہاتی تہی اسلیی اسکو سبابہ کہتی تہی کہ سب کے معنے گالی کی ہین اسلام مین اسکا نام مسبحہ اور سباحہ ہوا کہ وقت تسبیح اور توحید کی اسکو اوٹہاتی ہین پس اوس سے حضرت نے اشارہ کیا وقت پڑہنی کلمہ شہادت کے التحیات مین کہ وقت کہنی نفی کی یعنی اشہد ان لا الہ کی انگلی اوٹہالی اور وقت اثبات کے یعنی الا اللہ کہنی پر رکہدی شرح فتاوی عالمگیری

وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهُ اَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى كَانَتَا بِحِيَالِ مَنْكِبَيْهِ وَحَاذَى اِبْهَامَيْهِ اُذُنَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ يَرْفَعُ اِبْهَامَيْهِ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ روایت ہی وائل بن حجر سی یہہ کہ دیکہا اونہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس وقت کہ کہڑی ہوئے طرف نماز کی اوٹہالی دونو ہاتہہ اپنی یہان تک کہ ہوئی مقابل دونو مونڈہون اونکی اور اوٹہالی انگہوٹی اپنی برابر کانون اپنی کی پہر تکبیر کہی روایت کی یہہ ابو داود نی اور بیچ ایک روایت ابی داود کی یہہ ہی کہ اوٹہاتی تہے انگوٹہی اپنی کانون کی لو ون تک ؕ ف یہہ حدیث بہی موافق مذہب ابو حنیفہ کی ہی کہ تکبیر کہتی تہی پیچہی ہاتہہ اوٹہالی کی اور انگوٹہی کانون کی لو ون تک اوٹہاتی تہی ؛

ح وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَاْخُذُ شِمَالَهٗ بِيَمِيْنِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی قبیصہ بن ہلب سے کہ وہ روایت کرتی ہین باپ اپنے سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم امامت کرتی ہماری پس پکڑتی بانیان ہاتہہ اپنا ساتہہ داہنی ہاتہہ اپنی کی یعنی قیام مین روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی

وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعِدْ صَلٰوتَكَ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ عَلِّمْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اُصَلِّيْ قَالَ اِذَا تَوَجَّهْتَ اِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَمَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَقْرَاَ فَاِذَا رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ وَمَكِّنْ رُكُوْعَكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ فَاِذَا رَفَعْتَ فَاَقِمْ صُلْبَكَ وَارْفَعْ رَاْسَكَ حَتّٰى تَرْجِعَ الْعِظَامُ اِلٰى مَفَاصِلِهَا فَاِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ لِلسُّجُوْدِ فَاِذَا رَفَعْتَ فَاجْلِسْ

عَلٰى فَخِذِكَ الْيُسْرٰى ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِكَ فِىْ كُلِّ رَكْعَةٍ وَسَجْدَةٍ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ مَعَ تَغْيِيْرٍ يَسِيْرٍ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ وَفِىْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ قَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَتَوَضَّأْ كَمَا اَمَرَكَ اللّٰهُ بِهٖ ثُمَّ تَشَهَّدْ فَاَقِمْ فَاِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْاٰنٌ فَاقْرَأْ وَاِلَّا فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ ثُمَّ ارْكَعْ اور روایت ہی رفاعہ بن رافع سی کہ کہا آیا ایک شخص پس نماز پڑہی مسجد مین پہر آیا پس سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر پڑہ نماز اپنی اسواسطی کہ تو نی نماز نہین پڑہی پس کہا اوسنی سکہلا و مجکو ای رسول اللہ کی کہ کسطرح پڑہو نمین نماز فرمایا جسوقت متوجہ ہو تو طرف قبلہ کی پس اللہ اکبر کہہ پہر پڑہ سورہ فاتحہ اور جو کچہہ چاہا اللہ نی یہہ کہ پڑہی تو یعنی سورہ فاتحہ کی ساتہہ اور سورہ جو چاہ پڑہ پس جسوقت کہ رکوع کری پس رکہہ اپنی ہاتونکو اپنی زانوونپر اور ٹہیر تو رکوع اپنی مین اور پہیلا اور برابر رکہہ پیٹہہ اپنی کو پس جسوقت اوٹہاوی تو سر اپنا پس سیدہی کر پیٹہہ اپنی اور اوٹہا سر اپنا یعنی سیدہا کہڑا ہو یہان تک کے پہر آویں ہڈیان طرف اپنی جوڑون کی پس جسوقت کہ سجدہ کری تو پس ٹہیر واسطی سجدہ کی پس جسوقت اوٹہاوی تو سر اپنا پس بیٹہہ اوپر بائین ران اپنی کی پہر کر یہہ بیچ ہر رکوع اور سجدی کی یہان تک کہ اطمینان کری تو یعنی رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ مین یہہ لفظ ہین مصابیح کے اور روایت کیا اسکو ابو داود نی ساتہہ تہوڑی تغیر کی اور روایت کی ترمذی اور نسائی نی معنی اسکی اور ایک روایت ترمذی کی مین یون آیا ہی کہ کہا جسوقت چاہی تو کہ کہڑا ہو تو طرف نماز کی پس وضو کر جیسا حکم کیا تجکو اللہ نی ساتہہ اوسکی پہر کلمہ شہادت پڑہ یعنی جیسا کہ وضو کی بعد پڑہنا آیا ہی کہ بڑی فضیلت رکہتا ہی یا معنی تشہد کی یہہ ہین کہ اذان کہہ پہر اچہی طرح نماز ادا کر یا اقم کی یہہ معنی ہین کہ تکبیر کہہ پس اگر ہو ساتہہ تیری قرآن یعنی یاد ہو پس پڑہ قرآن اور اگر نہ یاد ہو قرآن پس الحمد للہ کہہ اور اللہ اکبر کہہ اور لا الہ الا اللہ کہہ پہر رکوع کر **ف** اس سی معلوم ہوا کہ جسکو قرآن یاد نہو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر بجای قرآن کی پڑہی جیسا کہ کوئی مسلمان ہوا اور نماز کی اوسکی وقت تک فرض ہی یاد کرنا قرآن کا یعنی اسقدر کہ نماز مین پڑہنا فرض ہی اور اس عرصہ مین اگر یاد نہو تو ذکر اور تسبیح اور تہلیل کری

وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوةُ مَثْنٰى مَثْنٰى تَشَهَّدُ فِىْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَخَشَّعُ وَتَضَرَّعُ وَتَمَسْكَنُ ثُمَّ تُقْنِعُ يَدَيْكَ يَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا اِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُوْلُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا وَفِىْ رِوَايَةٍ فَهُوَ خِدَاجٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی فضل بن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز دو دو رکعت ہی التحیات ہی بیچ ہر دو رکعت کی اور خشوع ہے اور عاجزی ہی اور ظاہر کرنا غریبی کا ہی پہر اوٹہا تو دونو ہاتہہ اپنی کہا فضل نی بیچ تفسیر لفظ ثم تقنع یدیک کی یہہ کہتی ہیں حضرت اور مراد رکہتی ہیں اس قول سی یہہ کہ بلند کر تو اونکو طرف پروردگار اپنی کی سامنی کرنیوالا ہو ہتیلیان دونو ہاتونکی منہ اپنی کی یعنی جیسی کہ ادب دعا کا ہی اور کہہ تو ای رب میری ای رب میری اور جس شخص نی نہ کیا یہہ یعنی جو کہ ذکر کیا گیا یا دعا نہ کی پس وہ شخص یا نماز اوسکی ایسی ہی اور ایسی ہی یعنی ناقص ہے اور ایک روایت مین یون ہی پس وہ ناقص ہی روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** نماز دو دو رکعت ہے یعنی نماز نفل مین افضل یہہ ہی کہ دو دو رکعت پڑہی خواہ دن ہو خواہ رات امام شافعی نی اسی پر عمل کیا ہی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک چار چار رکعت افضل ہین رات مین بہی اور دن مین بہی اور صاحبین کی نزدیک رات مین دو دو اور دن مین چار چار رکعت افضل ہین دلیل امام شافعی کی یہی حدیث ہی اور صاحبین نی قیاس کیا ہی تراویح پر اور امام ابو حنیفہ کہتی ہین کہ صحت کو پہنچا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم بعد عشا کی چار رکعت پڑھتی تھی اور نماز چاشت میں بھی چار رکعت پڑھنی آئی ہیں اور یہہ بھی ہی کہ چار رکعت میں مشقت زیادہ ہوتی ہی بسبب دیر تک رہنی تحریمہ کی اور جس عبادت میں مشقت زیادہ ہوتی ہی افضل ہوتی ہی اور یہہ جو فرمایا کہ نماز دو دو رکعت ہے مراد اس سے یہہ ہی کہ نماز نفل طاق نہیں بلکہ ادنی درجہ دو رکعتیں ہیں اور خشوع ہی یعنی عاجزی کرنی ہی باطن میں اور تضرع عاجزی کرنی ظاہر میں ۱۲ ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ صَلّٰى لَنَا اَبُوْسَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيْرِ حِيْنَ رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَحِيْنَ سَجَدَ وَحِيْنَ رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی سعید بن حارث بن معلی سی کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو ابو سعید خدری نی پس پکار کر کہی تکبیر اوس وقت کہ اوٹھایا سر اپنا سجدے سی اور جسوقت کہ سجدہ کیا اور اوس وقت کہ اوٹھی دو رکعت پڑھ کر اور کہا اسیطرح دیکھا میں نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روایت کی یہہ بخاری نی **ف** مقصود یہہ ہے کہ امام سب تکبیریں پکار کر کہی اور خاص یہے چند تکبیریں اتفاقاً بیان کیں شاید کہ مذکور انکا ہوا ہو گا اس لیے یہی بیان کیں اور بیچ روایت اسمعیل کی ذکر تکبیرات کا ہی آیا ہی کہ کیا نماز پڑھی یا غایب ہوئی ابوہریرہ پس دا کی نماز ابو سعید نی پس پکار کر کہیں تکبیرات وقت شروع نماز کی اور رکوع کی بیان کی سارا حدیث ۱۲ ح وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّهٗ اَحْمَقُ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ سُنَّةُ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عکرمہ سی کہ کہا نماز پڑھی میں نی پیچھی ایک بوڑھی کی یعنی ابی ہریرہ کی مکہ میں پس کہیں بائیس تکبیریں پس کہا میں نی واسطی ابن عباس کے کہ تحقیق یہہ شخص احمق ہی پس کہا ابن عباس نی گم کری تجھکو ماں تیری یہہ سنت ابی القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** یہہ بائیس تکبیریں چار رکعتوں میں ہوتی ہیں مع تکبیر تحریمہ کی اور مروان اور بنی امیہ نی یہہ تکبیریں پکار کر کہنی چھوڑ دی تھیں اسلیے عکرمہ نی ابوہریرہ کی پکار کر تکبیریں کہنی پر تعجب کیا ۱۲ ح وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ مُرْسَلًا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلٰوةِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَلَمْ يَزَلْ تِلْكَ صَلٰوتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی علی بن حسین سے بطریق ارسال کی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتی نماز میں جب جھکتی یعنی رکوع سجدے میں اور اوٹھتی یعنی وقت قومہ اور جلسہ اور قیام کی پس ہمیشہ رہی یہہ نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہاں تک کے ملاقات کی اللہ تعالی سی یعنے وفات پائی روایت کی یہہ مالک نی وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُصَلِّيْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا مَرَّةً وَّاحِدَةً مَعَ تَكْبِيْرِ الْاِفْتِتَاحِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ اَبُوْدَاوٗدَ لَيْسَ هُوَ بِصَحِيْحٍ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى اور روایت ہی علقمہ سی کہا کہ کہا واسطی ہماری ابن مسعود نی کیا نہ پڑھاؤں میں تمکو نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نماز پڑھائی اور نہ اوٹھائی دونو ہاتھ اپنی مگر ایک بار ساتھ تکبیر شروع کرنی نماز کے روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی اور کہا ابو داود نی یہہ صحیح نہیں اوپر اس معنوں کی **ف** ترمذی نی دو باب لکھے ہیں اول تو رفع یدین میں اور دوسرا باب عدم رفع یدین میں اور اس دوسری باب میں یہہ حدیث لایا ہی اور کہا کہ اس مقدمہ میں براء بن عازب سی بھی حدیث آئی ہی اور حدیث ابن مسعود کی حسن ہے اور ساتھ اسکی قائل ہیں بہت صحابہ اور تابعین اور قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا بھی یہہ ہی لیکن ان عبد اللہ بن مبارک سی پہلی باب میں نقل کیا ہی کہ حدیث رفع یدین کی ثابت ہی اور

ابن مسعود کی حدیث اپیچ عدم رفع یدین کی ثابت نہین اور سوای اس حدیث کی بیچ مقدمہ عدم رفع کی اخبار اور آثار بہت سی جنانچہ اوپر
مذکور ہوئین ؛ ح وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ
اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ وَقَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی حمید ساعدی سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم جسوقت کہ کہڑی ہوتی طرف نماز کی سامنی ہوتی قبلہ کی اور اوٹہاتی ہاتہہ اپنی اور کہتی اللہ اکبر روایت کی یہہ ابن ماجہ نی وَعَنْ
اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَفِیْ مُؤَخَّرِ الصُّفُوْفِ رَجُلٌ فَاَسَاءَ الصَّلٰوۃَ
فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا فُلَانُ اَلَا تَتَّقِی اللّٰہَ اَلَا تَرٰی کَیْفَ تُصَلِّیْ اِنَّکُمْ تُرَوْنَ
اَنَّہٗ یَخْفٰی عَلَیَّ شَیْءٌ مِّمَّا تَصْنَعُوْنَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرٰی مِنْ خَلْفِیْ کَمَا اَرٰی مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ رَوَاہُ اَحْمَدُ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ظہر کی اور بیچ اخیر صف کے ایک شخص تہا پس بری طرح
پڑہتا تہا نماز پس جب سلام پہیرا اوسنی پکارا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای فلانی کیا نہین ڈرتا تو اللہ سی کیا نہین دیکہتا تو
کسطرح پڑہتا ہی تو نماز تحقیق تم گمان کرتی ہو یہہ کہ پوشیدہ رہتی ہی مجہپر کوئی چیز اوس چیز سی کہ کرتی ہو تم قسم ہی اللہ کی تحقیق
مین البتہ دیکہتا ہون پیچہی اپنی سی جیسا کہ دیکہتا ہون آگی اپنی سی روایت کی یہہ احمد نی **ف** یہہ دیکھنا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
آگے اور پیچہی سی بطریق خرق عادت یعنی معجزہ کی تہا ساتہہ وحی یا الہام کی اور کبہی کبہی تہا نہ ہمیشہ اور مؤید اسکی یہہ حدیث ہی کہ جب اونٹنی انحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی گم ہوئی اور معلوم تہوا کہ کہان گئی منافقون نی کہا کہ محمد کہتا ہی مین خبر آسمان کی پہنچاتا ہون اور یہہ نہین جانتا کہ اونٹ
اوسکی کہان ہی پس فرمایا حضرت صلعم نی واللہ نہین جانتا مین مگر جو کچہہ کہ معلوم کرواوی مجکو پروردگار میرا اب دکہایا مجکو پروردگار میری
نی کہ وہ ایسی ایسی جاہ ہی اور مہار اوسکی ایک درخت کی شاخمین اٹکی ہوئی ہی اور یہہ بہی فرمایا ہی کہ مین بشر ہون نہین جانتا مین یعنی
بغیر معلوم کرداتی حق کی اس دیوار کی پیچہی کیا ہی پس حالت نماز فضل اور اعلی حالتون حضرت صلعم کی تہی ظاہر ہونا حقایق اشیا کا اور مطلع
ہونا اوپر اس حالت مین بہت کامل تہا اور شہود حضرت صلعم کا موجب غیبت کا کائنات سی نہ تہا یعنی حالت حضور مین اور چیزین حضرت سی
پوشیدہ نہوتی تہین حضور کاملین کا ایسا ہی ہوتا ہی اور مشائخ نی کہا ہی کہ نماز مقام کشف اور حضور کا ہی نہ محل غیبت اور استغراق
کا اور بعضون نی کہا ہی کہ حضرت کی دونون مونڈہون کی درمیان دو سوراخ تہی اونسی بہی دیکہتی تہی یہہ بات غریب ہے
اور روایت صحیح سی ثابت نہین ؛ ح **بَابُ مَا یَقْرَاُ بَعْدَ التَّکْبِیْرِ** باب ہی بیچ بیان اوس چیز کی کہ پڑہی بعد
تکبیر تحریمہ کی **ف** صحیح حدیثون مین دعائین اور اذکار کہ بیچ وقت شروع کرنی نماز کی وارد ہوئی ہین مثل وجہت آخر تک کی اور سبحانک
اللہم اور سوا اونکی مستحب ہے پڑہنا اونکا نزدیک شافعیہ کے بیچ فرائض اور نوافل کی سب پڑہی یا بعض اور نزدیک ابو حنیفہ اور مالک اور احمد
کے فقط سبحانک اللہم آخر تک ہے پڑہی اور جو کچہہ کہ سوا اسکی روایت کیا گیا ہی محمول اوپر نوافل کی ہی یعنی نفلون مین حضرت
پڑہتی تہی کذا فی الہدایہ اور نزدیک ابو یوسف کی سبحانک اللہم اور انی وجہت دونو پڑہی اور مختار طحاوی کا بہی یہی ہی اسکا زہی
اختیار رکہتا ہی کہ انی وجہت بعد سبحانک اللہم کی پڑہی یا پہلی اوسکی اور مشہور یہی ہی کہ انی وجہت بعد سبحانک اللہم کی پڑہے
؛ ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَسْکُتُ بَیْنَ التَّکْبِیْرِ وَبَیْنَ الْقِرَاءَۃِ اِسْکَاتَۃً فَقُلْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِسْکَاتُکَ بَیْنَ التَّکْبِیْرِ وَبَیْنَ

لقراءة ما تقول قال اقول اللهم باعد بيني وبين خطاياي كما باعدت بين المشرق والمغرب اللهم نقني من الخطايا كما ينقى الثوب الابيض من الدنس اللهم اغسل خطاياي بالماء والثلج والبرد متفق عليه

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چپ رہتی یعنی پکار کر نہ پڑہتی درمیان تکبیر اور درمیان قراءۃ کی چپ رہنا پس کہا مینی قربان ہو باپ میرا تمہاری اور ماں میری ای رسول خدا کی پوچہتا ہون مین مستی چپ رہنی تمہاری کو درمیان تکبیر اور درمیان قراءۃ کے کہ کیا کہتی ہو تم اوسمین فرمایا کہتا ہون مین یا الہی دوری ڈال درمیان میرے اور درمیان گناہون میری کی جیسکہ دوری رکہی تو نی درمیان مشرق اور مغرب کے یعنی بہت بخش گناہ میری یا الہی پاک کر مجکو گناہون سی جیسا پاک کیا جاتا ہی کپڑا سفید میل سی یعنی خوب پاک کر گناہون سی یا الہی دہو ڈال گناہ میری ساتہہ پانی اور برف اور اولون کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اخیر کی جملہ سی مراد یہہ ہی کہ پاک کر مجکو گناہون سی ساتہہ طرح طرح کی بخششون کی پس یہان مبالغہ منظور ہی بخشش مین ان چیزون سے دہونا حقیقتہً نہین مراد ہی ؛

وعن علي قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلوة وفي رواية كان اذا افتتح الصلوة كبر ثم قال وجهت وجهي للذي فطر السموت والارض حنيفا وما انا من المشركين ان صلوتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العلمين لا شريك له وبذلك امرت وانا من المسلمين اللهم انت الملك لا اله الا انت انت ربي وانا عبدك ظلمت نفسي واعترفت بذنبي فاغفر لي ذنوبي جميعا انه لا يغفر الذنوب الا انت واهدني لاحسن الاخلاق لا يهدي لاحسنها الا انت واصرف عني سيئها لا يصرف عني سيئها الا انت لبيك وسعديك والخير كله في يديك والشر ليس اليك انا بك واليك تباركت وتعاليت استغفرك واتوب اليك واذا ركع قال اللهم لك ركعت وبك امنت ولك اسلمت خشع لك سمعي وبصري ومخي وعظمي وعصبي فاذا رفع راسه قال اللهم ربنا لك الحمد ملء السموت والارض وما بينهما وملء ما شئت من شيء بعد واذا سجد قال اللهم لك سجدت وبك امنت ولك اسلمت سجد وجهي للذي خلقه وصوره وشق سمعه وبصره تبارك الله احسن الخالقين ثم يكون من اخر ما يقول بين التشهد والتسليم اللهم اغفر لي ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم به مني انت المقدم وانت المؤخر لا اله الا انت رواه مسلم وفي رواية للشافعي والشر ليس اليك والمهدي من هديت انا بك واليك لا منجا منك ولا ملجا الا اليك تباركت

اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کہڑی ہوتی طرف نماز کی اور ایک روایت مین یہہ ہی کہ تہی جسوقت کہ شروع کرتی نماز اللہ اکبر کہتی پہر کہتی متوجہ کیا مینی منہ اپنا واسطی اوسکی کہ پیدا کیا آسمانون اور زمین کو درحالیکہ متوجہ ہونیوالا ہون طرف حق کی اور بیزار ہون دین باطل سی اور نہین مین شریک کرنیوالون سی تحقیق نماز میری اور عبادت میری اور زندہ رہنا میرا اور مرنا میرا واسطی اللہ ہی کی ہی کہ پروردگار ہی عالمونکا نہین کوئی شریک اوسکا اور ساتہہ اسکی حکم کیا گیا ہون مین اور مین ہون مسلمانونسی یا الہی تو بادشاہ ہی نہین کوئی معبود مگر تو تو ہی پروردگار میرا اور مین بندہ تیرا ہون ظلم کیا مینی نفس اپنی پر اور اقرار کیا مینی ساتہہ گناہ اپنی کی یعنی اور تو نی فرمایا ہی کہ جو بندہ اپنے

گناہونکا اقرار کرتا ہوا آوے میری درگاہ مین بخشون مین اوسکو پس بخش واسطے میرے گناہ میری سارے اسلیے کہ نہین بخشتا گناہونکو مگر تو اور راہ دکہا مجکو واسطے بہترین اخلاق کی راہ نہین دکہاتا واسطے بہترین خلقون کی کوئی مگر تو اور پہیر مجہسی اخلاق بد یعنی پہیر تا مجہسی اخلاق بد مگر تو حاضر ہون خدمت تیری مین اور حکم بجالاتی تیری مین اور خیر تمام بیچ ہاتہہ تیری کی ہی اور برائی نہین نسبت کیجاتی طرف تیری مین قائم ہون ساتہہ قوت تیری کی اور رجوع تیری طرف رکہتا ہون بابرکت ہی تو اور بلند ہی تو یعنی عقل کسیکی کنہ ذات اور صفات تیری کو نہین پہنچتی بخشش مانگتا ہون تجہسی اور توبہ کرتا ہون طرف تیری اور جسوقت کہ رکوع کرتی حضرت کہتی یا الہی واسطے تیری رکوع کیا مینے اور ساتہہ تیری ایمان لایا مین اور واسطے تیری اسلام لایا مین عاجزی کی واسطے تیری شنوائی میری نی اور بینائی میری نی اور گودی میری نی اور ہڈی میری نی اور پٹہی میری نی پس جسوقت کہ اوٹہاتی سر اپنا کہتی یا الہی ای رب ہمارے تیری ہی لیے حمد ہی آسمانون بہر اور زمین بہر اور بقدر بہرائی اوس چیز کی کہ درمیان انکی ہی اور بہرائی اوس چیز کی کہ چاہی تو کسی چیز سی پیدا کرنا بعد اسکی یعنی بعد آسمان اور زمین وغیرہ کی اور معدوم چیزین جو پیدا کرنی چاہی اور جسوقت کہ سجدہ کرتی کہتی یا الہی تیری لیے سجدہ کیا مینے اور ساتہہ تیری ایمان لایا مین اور تیری ہی لیے اسلام لایا مین سجدہ کیا منہہ میری نی واسطے اوسکی کہ پیدا کیا اوسکو اور صورت دی اوسکو اور کہولی کان اوسکی اور آنکہین اوسکی بہت بابرکت ہی اللہ نیکترین پیدا کرنیوالا پہر ہوتی آخر اوس چیز کی کہ کہتی درمیان التحیات و سلام کی یہہ دعا یا الہی بخش میرے لیے وہ گناہ کہ آگی کیے مینے اور جو پیچہی کیے مینے اور جو پوشیدہ کیے مینے اور جو ظاہر کیے مینے اور جو کہ زیادتی کی مینے یعنی اعمال مین اور خرچ کرنی مال مین اور وہ گناہ کہ تو زیادہ جانتا ہی اونکو مجہسی تو ہی آگی کرنی والا جسکو چاہی بندون اپنی سی قدر اور عزت مین اور تو ہی پیچہی ڈالنیوالا جسکو چاہی نہین کوئی معبود مگر تو روایت کی یہہ مسلم نی اور بیچ روایت شافعی کی بعد لفظ فی یدیک کی یون آیا ہی اور شر منسوب نہین طرف تیری اور ہدایت کیا گیا وہ ہی کہ جسکو ہدایت کیا تو نی مین قائم ہون ساتہہ قوت تیری کی اور رجوع طرف تیری رکہتا ہون نہین نجات تجہسی اور نہین پناہ مگر طرف تیری بابرکت ہی تو **ف** اور برائی نہین نسبت کیجاتی طرف تیری یعنی از راہ ادب و تعظیم کی اگرچہ سب تیری ہی پیدا کیے سے ہی اور حقیقت مین بیچ پیدا کرنی کی برائی نہین ہی کہ حق سبحانہ کو ہر چیز کی پیدا کرنی مین حکمتین ہین برائی اگر ہی تو مخلوق مین ہی جیسیکہ فرمایا من شر ما خلق یعنی پناہ مانگتا ہون برائی مخلوق کی سی اور بعضی کہتی ہین کہ معنی الشر لیس الیک کے یہہ ہین کہ شر نہین نزدیک کرنیوالی طرف تیری کہ اوس سی تیری درگاہ مین نزدیکی حاصل کیجاوی یا شر نہین چڑہتی طرف تیری یعنی مقبول نہین ہوتی جیسیکہ فرمایا الیہ یصعد الکلم الطیب یعنی اوسکی طرف چڑہتی ہین باتین پاکیزہ **ع** وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ اللهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهٗ قَالَ اَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فَاَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ اَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فَاَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ اَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا فَاِنَّهٗ لَمْ يَقُلْ بَاْسًا فَقَالَ رَجُلٌ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفَسُ فَقُلْتُهَا فَقَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَّبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ آیا ایک شخص پس داخل ہوا صف مین اور تحقیق چڑہا تہا اوسکا دم پس کہا اللہ بہت بڑا ہی سب تعریف واسطے اللہ کی تعریف بہت پاکیزہ برکت دیے گئی اوسمین پس جبکہ ادا کر چکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز اپنی کہا کون تم مین سی کہنی والا تہا ان کلمونکو پس چپ رہے قوم یعنی جو کہ حاضر تہی بلحاظ اسکی کہ شاید ہمسی خطا ہوئے کہ اوسکے سبب سی خطاب و عتاب کیے گئی پہر فرمایا حضرت نی کون تہا تم مین سی کہنیوالا ان کلمونکو پس چپ رہے قوم پہر فرمایا حضرت نی کون تہا تم مین سے کہنیوالا ان

کلمونکو پس تحقیق دیکھی مینی بہہ کلمات پس فرمایا حضرت نی تحقیق دیکھی ہینی بارہ فرشتی جلدی کرتی تہی ان کلمونکو کہ کون لیتا اونمین سی اونہا کر لیجاوی اونکو یعنی جناب الہی مین روایت کی یہہ مسلم نی

ف اوس شخص نی جو ذکر دم چڑہنی کا کیا بیان واقع تہا الا یہہ کہنی ان کلمات کی لئی عذر کرنیکی اوسکی دخل نہین رکہتا تہ رح ۔۔

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** عائشة قالت کان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلوة قال سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك رواه الترمذي وابو داود ورواه ابن ماجة عن ابي سعيد وقال الترمذي هذا حديث لا نعرفه الا من حارثة وقد تكلم فيه من قبل حفظه روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ شروع کرتی نماز کہتی پاک ہی تو یا الہی اور پاکی بیان کرتی ہین ہم ساتہ تعریف تیری کی اور بابرکت ہی نام تیرا اور بلند ہی بزرگی تیری اور نہین کوئی معبود سوا تیری روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی اور روایت کی ابن ماجہ نی ابی سعید سی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث نہین جانتی ہم اسکو مگر روایت حارثہ کی سی اور تحقیق کلام کیا گیا ہی بیچ اوسکی بسبب حفظ اوسکی کی **ف** طیبی رح شافعی نی لکہا ہی کہ یہہ حدیث حسن مشہور ہی عمل کیا ہی اسپر خلفاء راشدین سی عمر بن الخطاب نے اور یہہ حدیث مسلم مین بہی ہی اور بہت سی اثر اس حدیث کی تقویت مین کی ہی جو چاہی اوسکو دیکہہ لے ۔۔

وعن جبير بن مطعم انه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي صلوة قال الله اكبر كبيرا الله اكبر كبيرا الله اكبر كبيرا والحمد لله كثيرا والحمد لله كثيرا والحمد لله كثيرا وسبحان الله بكرة واصيلا ثلثا اعوذ بالله من الشيطان من نفخه ونفثه وهمزه رواه ابو داود وابن ماجة الا انه لم يذكر والحمد لله كثيرا وذكر في اخره من الشيطان الرجيم وقال عمر نفخه الكبر ونفثه الشعر وهمزه الموتة اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہ تحقیق اونہون نی دیکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑہتی نماز کہتی تہی یعنی بعد تکبیر تحریمہ کی اللہ بہت بڑا ہی بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی بڑا اللہ بہت بڑا ہی بڑا ہی اور تعریف ہی واسطی اللہ کے بہت اور تعریف ہی واسطی اللہ کی بہت اور تعریف ہی واسطی اللہ کی بہت اور پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی صبح اور شام یعنی ہمیشہ تین بار یعنی سبحان اللہ بکرة واصیلا کو بہی تین بار پڑہتی مثل پہلی کلمات کی پناہ مانگتا ہون ساتہہ اللہ کی شیطان سی تکبر اوسکی سی اور شعرون اوسکی سی اور وسوسہ اوسکی سی روایت کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی مگر ابن ماجہ نی نہین ذکر کیا لفظ والحمد للہ کثیرا کا اور ذکر کیا بیچ آخر اوسکی کی من الشیطان الرجیم اور کہا حضرت عمر نی نفخ شیطان کا کبر ہی اور نفث اوسکا بیتین ہین اور ہمز اوسکا جنون **ف** مراد نفخ شیطان سی تکبر اور خود پسندی ہی کہ اوسمین آدمی کو ڈالتا ہی یعنی تکبر کرواتا ہی اور اوسکو اوسکی نظر مین اچہا کر دکہاتا ہے گویا کہ تکبر اوسمین پہونکتا ہی اور مراد نفث سی کہ معنی دم کرنیکی ہی سحر کہا ہی کہ شیطان آدمی پر کرتا ہی یا اوس سی کرواتا ہی اور یہہ معنے مناسب تر ہین ساتہہ قول اللہ تعالی کی ومن شر النفاثات فی العقد کہ مراد نفاثات سی عورتین سحر کرنیوالیان ہین اور بعضون نی کہا کہ مراد نفث سی شعر بد مضمون ہین کہ آدمی کی جی مین ڈالتا ہی اور اوسکی منہہ سی نکلواتا ہی مانند بری منترون کی اور اون شعرون کی کہ جنمین ہجو مسلمانون کی اور الفاظ کفر اور فسق کی ہون اور مراد ہمز سی غیبت اور طعن کرنا اور بعضون نی کہا کہ مراد ہمز شیطان سی وسوسہ اوسکا مراد ہی جیسیکہ ہمزات سی اس آیہ مین اعوذ بک من ہمزات الشیاطین وسوسی اوسکی مراد رکہی ہین پس یہہ معانی جب مراد ہون گے

کہ معنی ذکر کیے گئی متن حدیث مین حضرت عمر سے ثابت ہون اور قول کسی راوی کا ہو اور اگر تفسیر اسکی حضرت عمر رض سے صحت کو پہنچی کی تو مراد وہی معنے ہون گی نہ اور کچہہ ؛ س ح ؛ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّهُ حَفِظَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ سَكْتَتَيْنِ سَكْتَةً إِذَا كَبَّرَ وَسَكْتَةً إِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَصَدَّقَهُ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ نَحْوَهُ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ تحقیق اوسنی یاد رکہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سکتی یعنی چپ رہنا ایک چپ رہنا جسوقت کہ تکبیر تحریمہ کہہ چکتی اور دوسرا چپ رہنا جسوقت کہ فارغ ہوتی پڑہنی غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے پس سچا کیا اوسکو ابی بن کعب نے روایت کی یہہ ابو داود نی اور روایت کی ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی مانند اسکی **ف** پہلی سکتی سے مراد نہ پکار کر پڑہنا ہی پس وہ متفق علیہ ہی درمیان سب علما کی واسطی پڑہنی دعاء استفتاح کے اور سکتہ دوسرا سنت ہی نزدیک شافعی کی تا مقتدی سورہ فاتحہ پڑہین اور منازعت امام کی ساتہہ لازم نہ آوی کہ وہ ممنوع ہی اور نزدیک حنفیہ اور مالکیہ مین یہہ سکتہ مکروہ ہی ؛ ح ؛ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ وَلَمْ يَسْكُتْ هٰكَذَا فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ وَذَكَرَ الْحُمَيْدِيُّ فِي أَفْرَادِهِ وَكَذَا صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنْ مُسْلِمٍ وَحْدَهُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کہڑی ہوتی دوسری رکعت پڑہ کر شروع کرتی پڑہنا الحمد للہ رب العالمین کا اور نہ چپ رہتی ایسا طرح صحیح مسلم مین ہی اور ذکر کیا اوسکو حمیدی نی بیچ کتاب افراد اپنی کی اور اسی طرح ذکر کیا جامع الاصول والی نی فقط مسلم سے **ف** یعنی جب دوسری رکعت کی بعد دوسرا شفعہ شروع ہوا تو جگہہ تو ہم پڑہنی استفتاح کی تہی اسلیئی بیان کیا کہ جب دوسرا شفعہ شروع کرتی تو سکتہ واسطی پڑہنی دعای استفتاح کی نہ کرتی بلکہ الحمد ہی سے شروع کر دیتی اور یہہ بہی احتمال ہی کہ معنی یہہ ہون کہ جب کہڑی ہوتی واسطی رکعت دوسری کی شروع کرتی پڑہنا الحمد کا ؛ ح ؛ س ؛

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللّٰهُمَّ اهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَعْمَالِ وَأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَقِنِي سَيِّئَ الْأَعْمَالِ وَسَيِّئَ الْأَخْلَاقِ لَا يَقِي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہی جابر سے کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ شروع کرتی نماز اللہ اکبر کہتی پہر کہتی تحقیق نماز میری اور عبادہ میری اور زندہ رہنا میرا اور مرنا میرا واسطی اللہ پروردگار عالمون کی ہی نہین کوئی شریک واسکا اور ساتہہ اسکی حکم کیا گیا ہون مین اور مین ہون اول مسلمانون کا یا الٰہی راہ دکہا مجکو واسطی بہترین اعمال کی اور بہترین خلقون کی نہین راہ دکہاتا واسطی بہترین اعمال و اخلاق کی مگر تو بچا مجکو بری عملونسی اور بری خلقون سے نہین بچاتا بری عملون اور بری خلقون سے مگر تو روایت کی یہہ نسائی نی **ف** مین ہون اول مسلمانون کا لکہا ہی علمائی کہ یہہ بات خاص حضرت ہی کی لئی ہی کہ اول سب سے اسلام اونہین کا ہی کیونکہ ہر پیغمبر سابق ہوتا ہی اسلام مین اپنی امت پر اور قران مین حضرت کو حکم ہوا ہی کہ یون کہین اور سوا حضرت کی اور پر یہہ بات درست نہین آتی جہوٹ لازم آتا ہی پس بعضون نی کہا ہی کہ نماز اس سے فاسد ہوتی ہی لیکن صحیح یہہ ہی کہ اگر قصد تلاوت آیۃ قرانی کا کری نہ خبر دینا حالت اپنی سے تو نماز فاسد نہین ہوتی اور کہتا ہی بندہ ضعیف کہ اگر اس جملہ کو خبر مراد کہین

اور مقصود انشا ہو تجدید ایمان و اسلام سی اور ظاہر کرنا اطاعت کا ہو ایک وجہ رکھتا ہی جیسکہ تابعدار بادشاہون کی وقت ترقی حکم کی کہتی ہین جو حکم ہوا ور پہلی جو فرمان برداری کرونگا مین ہونگا مقصود ظاہر کرنا اور انشا رغبت اور اطاعت کا ہی واللہ اعلم ؛ ح

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ يُصَلِّىْ تَطَوُّعًا قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَجَّهْتُ وَجْهِىَ لِلَّذِىْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ مِثْلَ حَدِيْثِ جَابِرٍ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ وَبِحَمْدِكَ ثُمَّ يَقْرَاُ رَوَاهُ النَّسَائِىُّ اور روایت ہی محمد بن مسلمہ سی کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کہڑی ہوتی پڑہتی نفل کہتی اللہ بہت بڑا ہی متوجہ کیا مینی منہ اپنا واسطی اوسکی کہ پیدا کئی آسمان اور زمین درحالیکہ مین توحید کرنیوالا ہون اور نہین مین مشرکون سی اور ذکر کی حدیث مانند حدیث جابر کی مگر یہہ کہ کہا محمد نی وانا من المسلمین یعنی اور جابر نی وانا اول المسلمین کہا تہا پہر کہا یا الہی تو ہی بادشاہ ہی نہین کوئی معبود مگر تو پاک ہی تو اور تعریف ہی تجکو پہر پڑہتی قراءة یعنی بعد اعوذ و بسملہ کی روایت کی یہہ نسائی نی

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِى الصَّلٰوةِ

باب قراءة کا بیچ نماز کی **ف** قراءة نماز مین نزدیک سب علما کی فرض ہی نزدیک شافعی کے ساری نماز مین اور نزدیک مالک کے تین رکعت مین باعتبار للاکثر حکم الکل کی اور ہماری نزدیک دو رکعت مین اور مذہب امام احمد کا یہی قول مشہور کی موافق شافعی کی ہی اور ایک روایت مین موافق ہماری اور نزدیک حسن بصری اور زفر کی ایک رکعت مین فرض ہی ؛ ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِىْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَصَاعِدًا روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہوتی نماز پوری اوس شخص کے کہ نہ پڑہی الحمد روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہے کہ نہین ہی نماز اوسکی کہ نہ پڑہی الحمد اور زیادہ اور **ف** یعنے الحمد اور ساتہہ اسکی کچہہ اور بہی پڑہنا ضرور ہی سند پکڑی ہی ساتہہ اس حدیث کی امام شافعی نی اور احمد نی بیچ ایک روایت کی اوپر فرضیت پڑہنی فاتحہ کی نماز مین اس لیے کہ نفی کی نماز کی اوس سی کہ فاتحہ نہ پڑہی اور نزدیک ہماری نفی کمال کی ہی یعنی بغیر اسکی نماز پوری نہین ہوتی و دلیل ہماری قول اللہ تعالی کا ہی فاقرءوا ما تیسر من القران یعنی پڑہو جو کہ آسان ہو قرآن سی اور حضرت نی بہی ایک اعرابی کو فرمایا واقرا ما تیسر معک من القران یعنی پڑہ جو کہ آسان ہو ساتہہ تیری قرآن سی پس فرض کہ نماز بغیر اوسکی روا نہو پڑہنا ایک آیت یا تین آیت کا ہی قرآن سی خواہ فاتحہ ہو یا سوا اوسکی اور کچہہ اور پڑہنا فاتحہ کا واجب ہے کہ نماز بغیر اوسکی ناقص ہوتی ہی ؛ ح

وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَّمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِىَ خِدَاجٌ ثَلٰثًا غَيْرُ تَمَامٍ فَقِيْلَ لِاَبِىْ هُرَيْرَةَ اِنَّا نَكُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ قَالَ اقْرَاْ بِهَا فِىْ نَفْسِكَ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِىْ وَبَيْنَ عَبْدِىْ نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِىْ مَا سَاَلَ فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى حَمِدَنِىْ عَبْدِىْ وَاِذَا قَالَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَثْنٰى عَلَىَّ عَبْدِىْ وَاِذَا قَالَ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ قَالَ مَجَّدَنِىْ عَبْدِىْ وَاِذَا قَالَ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ قَالَ هٰذَا بَيْنِىْ وَبَيْنَ عَبْدِىْ وَلِعَبْدِىْ مَا سَاَلَ فَاِذَا قَالَ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ

الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ هٰذَا لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نماز پڑھی اور نہ پڑھی اوسمین الحمد پس وہ نماز ناقص ہے
کہا اسکو تین بار نہین پوری ہوتی پس کہا گیا واسطی ابوہریرہ کی تحقیق ہوتی ہین ہم پیچھی امام کی یعنی جب پڑہین کہا اونہون نی پڑہ تو اوسکو
آہستہ اسطرح کہ آپ سُنے اسلیے کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہتی تہی فرمایا اللہ تعالی نی کہ تقسیم کی مینی نماز درمیان اپنی اور درمیان
بندی اپنی کی آدہون آدہ یعنی حمد ثنا میری لیی ہی اور دعا بندی کی لیی اور واسطی بندی میری کی ہی جو مانگی پس جب کہتا ہی بندہ الحمد للہ
رب العالمین فرماتا ہی اللہ تعالی تعریف کی میری بندی میری نی اور جسوقت کہتا ہی بندہ الرحمن الرحیم فرماتا ہی اللہ تعالی ثنا کی مجہپر بندی
میری نی اور جسوقت کہ کہتا ہی بندہ مالک یوم الدین فرماتا ہی اللہ تعالی تعظیم کی میری بندہ میری نی اور جسوقت کہ کہتا ہی بندہ ایاک
نعبد و ایاک نستعین فرماتا ہی اللہ تعالی یہہ درمیان میری اور درمیان بندی میری کی ہی یعنی عبادۃ اللہ کی لیی ہی اور مدد مانگنی بندی
کے لیی ہی اور واسطی بندی میری کی ہی جو مانگا یعنی مدد اوسکی کرتا ہون اور جسوقت کہتا ہی بندہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم
غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فرماتا ہی اللہ یہہ واسطی بندی میری کے ہی اور واسطی بندی میری کی جو مانگی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** تقسیم کی مینی
نماز مراد نماز سی یہان سورہ فاتحہ ہی اور یہی وجہہ ہی دلیل پکڑی ابوہریرہ کی ساتہہ اس حدیث کی واسطی پڑہنی فاتحہ کی مقتدی کو یعنی جب فضیلت
فاتحہ کی ایسی ہے تو ضرور ہوا پڑہنا اوسکا نماز مین اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ سورہ فاتحہ کی سات آیتین ہین تین خالص اللہ کی ثنا مین یعنی مالک یوم
الدین تک اور ایک آیۃ یعنی ایاک نعبد و ایاک نستعین مشترک ہی درمیان بندی اور خدا کی کہ آدہی آیۃ مین یعنی ایاک نعبد مین اقرار اوسکی عبادت کا ہی
اور آدہی آیۃ مین یعنی ایاک نستعین مین طلب حاجت ہی بندی کی اور تین جو اوسکی بعد ہین اونمین خاص دعا بندی کی ہی اللہ تعالی سی اور یہہ
حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ بسملہ داخل فاتحہ کی اور جزو اوسکا نہین جیسیکہ مذہب ہمارا ہی کیونکہ اگر داخل اسکی گنین تو آٹہہ آیتین ہوتی ہین پس یہہ تقسیم
صحیح نہین ہوتی کیونکہ ایک طرف ساڑہی چار ہونگی ایک طرف ساڑہی تین پس آپ فرماتے ہون کہ آدہ کہان اور اسپر سبہی دلالت کرتی ہی کہ ایک سات آیتونمین سی صراط الذین
انعمت علیہم ہی ت ح ۳ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوةَ
بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر تہی شروع کرتی نماز ساتہہ
الحمد للہ رب العالمین کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت الحمد کی پہلی بسم اللہ نہ پڑہتی تہی ولیکن
پڑہنا اوسکا متفق علیہ ہی کہ کسیکو خلاف اوسمین نہین اور اور حدیثونسی پڑہنا اوسکا ثابت ہوا ہی خواہ بسملہ کو جزو فاتحہ کا رکہین جیساکہ
شافعی کہتی ہین یا جزو نہ رکہین جیسیکہ حنفیہ کہتی ہین پس شافعیہ تاویل کرتی ہین اس حدیث کی کہ مراد الحمد للہ رب العالمین سی سورہ فاتحہ ہی
جیسیکہ کہتی ہین کہ الم پڑہی اور سورہ بقر مراد ہوتی ہی پس یہہ اس سے نہ نکلا کہ بسملہ نہ پڑہتی تہی اور ہم کہتی ہین کہ مراد نفی جہر کی ہی کہ بسملہ
پکارکر نہ پڑہتی تہی نفی مطلق پڑہنی کی نہین کیونکہ ثابت ہوا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اور خلفاء راشدین سی اور اور صحابہ رضوان
اللہ تعالی علیہم اجمعین سے کہ پکارکر نہین پڑہتی تہی بسم اللہ کو اگرچہ نماز جہریہ ہوتی اور شیخ ابن ہمام نی بعضی حفاظ سی یعنی جنکو بہت سی
حدیثین یاد ہوتی ہین نقل کیا ہی کہ کوئی حدیث ثابت نہین ہوئی ہی کہ صریح ہو بیچ جہر کرنی بسملہ کی مگر کہ اوسکی اسناد مین کلام ہی نہج
اور کتنی ہی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین وغیرہم سی انکا منقول ہی کہ جہر نہین کرتی تہی اور احیاناً اگر بعضونسی جہر روایت
کیا گیا ہی تو واسطی تعلیم کی تہا یا بسبب کمال قرب کے مقتدیون نی سنا اور ترمذی نی دو باب لکہی ہین ایک مین حدیثین جہر کرنی بسملہ کے

لکہے ہین اور دوسرے مین ترک جہر کی اور ترجیح دی ہی حدیثون ترک جہر کیو اور کہا ہی کہ یہہ اس جانب کی ہین اکثر اہل علم کی اصحاب سے مثل ابی
بکر اور عمر اور عثمان اور علی وغیرہم کی اور تابعین وغیرہم سے ؛ ح ؛ **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَامِيْنُهُ تَامِيْنَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَاِنَّهُ مَنْ وَافَقَ
قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهُ وَفِيْ اُخْرٰى لِلْبُخَارِيِّ
قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْقَارِئُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَامِيْنُهُ تَامِيْنَ
الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ
آمین کہے امام پس آمین کہو یعنی جب امام بعد قراءة فاتحہ کی آمین کہتا ہے اوسوقت فرشتے بہی آمین کہتے ہین پس تم بہی اوسوقت آمین کہو اسلیے
کہ تحقیق جو شخص کہ موافق ہوجاوے آمین اوسکی اور آمین فرشتونکی بخشتا ہی اللہ واسطے اوسکی جو اگلی گذری گناہ اوسکی روایت کی یہہ بخاری اور
مسلم نے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت نے جسوقت کہے امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہو آمین پس تحقیق جو شخص کہ مطابق
ہو کہنا اوسکا کہنے فرشتونکی بخشے جاوینگے واسطے اوسکی جو اگلی ہوے گناہ یہہ لفظ بخاری کی ہین اور مسلم مین مانند اسکی اور بیچ اور روایت
کی بخاری مین کہا جسوقت آمین کہے پڑہنے والا قرآنکا یعنی امام یا مطلق پڑہنے والا پس آمین کہو اسلیے کہ تحقیق فرشتے آمین کہتے ہین پس جو شخص
کہ موافق ہو آمین اوسکی آمین فرشتونکیکی بخشی جاتی ہین واسطے اوسکی وہ کہ اگلی ہین گناہ اوسکی **ف** سنے آمین کی یہہ ہین کہ یا اللہ قبول
کر دعا میری اور مراد فرشتونسی حفظہ یعنی فرشتے عمل لکہنے والے ہین اور بعضون نے کہا کہ اور فرشتے ہین سوا اونکی ؛ ح ؛ س **وعن**
اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّيْتُمْ فَاَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ ثُمَّ لْيَؤُمَّكُمْ
اَحَدُكُمْ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ فَاِذَا كَبَّرَ
وَرَكَعَ فَكَبِّرُوْا وَارْكَعُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ
قَالَ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللّٰهُ
لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَتَادَةَ وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا اور روایت ہی ابی موسی اشعری
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پڑہو تم نماز پس سیدہی کرو اپنی صفونکو پہر امام ہو ایک تمہارا پس جسوقت کہ اللہ اکبر
کہے امام پس اللہ اکبر کہو اور جسوقت کہے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہو آمین مقبول کریگا دعا تمہاری اللہ پس جسوقت کہ اللہ اکبر کہے امام
اور رکوع کرے پس اللہ اکبر کہو اور رکوع کرو پس تحقیق امام رکوع کرتا ہی پہلے تمہاری اور اوٹہتا ہی پہلے تمسے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے پس یہہ بدلے اوسکی فرمایا حضرت نے اور جسوقت کہ کہے امام سمع اللہ لمن حمدہ واسطے اوسکی کہ حمد کرتا ہی اوسکو پس کہو یا اللہ اے رب
ہمارے واسطے تیرے حمد ہی سنتا ہی اللہ حمد تمہاری روایت کی یہہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین ابی ہریرہ اور قتادہ سے یہہ لفظ
زیادہ ہی اور جسوقت پڑہے پس چپ رہو **ف** پس یہہ بدلے اوسکی یعنی چاہیے کہ مقدار رکوع مقتدی اور امام کی برابر ہو پس فرمایا کہ
وہ لحظہ کہ سبقت کی ہی امام نے ساتہہ اوسکی تمہارے بیچ پہلے رکوع کرنیکی پورا ہو جاتا ہی ساتہہ اوس لحظہ کی کہ تاخیر کی اوس سے تمنے بعد سر
اوٹہانے اوسکی رکوع سے یعنی جیسے امام کی بعد رکوع مین گئی تہی ویسے ہی اوٹہی ہی بعد اوسکی پس مقدار رکوع امام کی ور

مقتدی کی برابر ہوتی اور یہی کہو اللہم ربنا لک الحمد اور ایک روایت مین ربنا و لک الحمد ساتھ واو کی بھی آیا ہی اور ایک روایت مین اللہم ربنا ولک الحمد بھی اور اس حدیث مین دلیل ہی ابو حنیفہ کی لیے کہ وہ کہتی ہین امام سمع اللہ لمن حمدہ کہی اور مقتدی ربنا اور امام شافعی کی نزدیک دونون کلمے کہی امام بھی اور مقتدی بھی اور منفرد بھی اور نزدیک صاحبین کے امام بھی دونون کہی مثل منفرد کی اور امام ابو حنیفہ سے بھی ایک روایت میں اسیطرح ہی لیکن ربنا جسکی کہی جو اکیلا نماز ہی دونون کلمی کہی بالاتفاق اور اکتفا کرنا ایک پر بھی جائز ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ اکتفا ربنا پر کری اور سمع اللہ او نہتی ہوئی کہی اور ربنا حالت قیام مین اور آخیر جملہ حدیث کا دلیل ہی امام ابو حنیفہ کی لیے کہ مقتدی امام کی پیچھے چپکا کھڑا رہی نماز جہری ہو یا سری ۰ ح ۰

وعن ابی قتادة قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الظہر فی الاولیین بام الکتاب وسورتین وفی الرکعتین الاخریین بام الکتاب ویسمعنا الآیة احیانا ویطول فی الرکعة الاولی ما لا یطیل فی الرکعة الثانیة وھکذا فی العصر وھکذا فی الصبح متفق علیہ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتی ظہر مین بیچ پہلی دو رکعتون کے سورہ فاتحہ اور دو سورتین یعنے ہر رکعت مین سورہ فاتحہ اور سورہ پڑہتے اور دو رکعتون پچھلی مین سورہ فاتحہ فقط اور سناتی ہمکو آیت کبھی اور دراز کرتی قراءة پہلی رکعت مین اسقدر کہ نہ دراز کرتی دوسری رکعت مین اور اسیطرح عصر مین کرتی اور اسیطرح سے صبح مین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ظاہر یہہ ہے کہ یہہ سنانا آیت کا قصدا تہا تا لوگ جانین کہ بعد فاتحہ کی سورہ پڑہتی ہین یا فلانی سورہ پڑہتی ہین اور تخصیص ظہر کی اتفاقی ہی اور پہلی رکعت دراز پڑہنی تینون اماموں کی مذہب مین ہی سنت نزدیک اور مذہب امام محمد کا بھی یہی ہی ظہر اور عصر اور صبح مین حدیث سی ثابت کیا ہی اور مغرب اور عشا کو قیاس اوپر کیا ہی اور عبد الرزاق نے آخر اس حدیث کی لایا ہی کہ ہم گمان کرتی ہین کہ مقصود آنحضرت کا اس دراز پڑہنی سی یہہ تہا کہ لوگ پہلی رکعت پاوین اور ابو داود اور ابن خزیمہ نی بھی ایسا ہی روایت کیا ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کی یہہ مخصوص ساتھ نماز فجر کی ہی کہ وقت نیند اور غفلت کا ہی اور اول دونوں رکعتین بیچ استحقاق قراءة کی برابر ہین پس مقتدی ان میں برابر ہون چنانچہ ایک حدیث مین بیان اسکا آیا ہی کہ حضرت ہر رکعت مین بقدر تیس آیت کی پڑہتی اور دراز پڑہنا جو اس حدیث مین آیا ہی محمول ہی اوپر کہ دعاء استفتاح اور اعوذ اور بسم اللہ پڑہتے تھے اور تین آیتون سی کم زیادتی ہوتی تہی اور خلاصہ مین کہا ہی کہ قول امام محمد کا احب ہے یعنی اچہا ہی کذا فی شرح ابن الہمام ۰ ح ۰

وعن ابی سعید الخدری قال کنا نحزر قیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الظہر والعصر فحزرنا قیامہ فی الرکعتین الاولیین من الظہر قدر قراءة الم تنزیل السجدة وفی روایة فی کل رکعة قدر ثلثین آیة وحزرنا قیامہ فی الاخریین قدر النصف من ذلک وحزرنا فی الرکعتین الاولیین من العصر علی قدر قیامہ فی الاخریین من الظہر وفی الاخریین من العصر علی النصف من ذلک رواہ مسلم اور روایت ابی سعید خدری سی کہ کہا تہی ہم اندازہ کرتی کہڑی ہونی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہر مین اور عصر مین پس اندازہ کرتی ہم کہڑی ہونی حضرت کا بیچ دو رکعتون پہلی کی ظہر سی مقدار پڑہنی الم تنزیل السجدہ کی اور ایک روایت مین یون ہے کہ پڑہتی تہی ہر رکعت مین بقدر تیس آیتون کی اور اندازہ کیا ہمنی کہڑی رہنی آنحضرت کا پچھلی دو رکعتون مین مقدار آدہی کی اس سے اندازہ کیا ہمنی کہڑی رہنی آنحضرت کا بیچ پہلی دو رکعتون کی نماز عصر سی اوپر مقدار کہڑی ہونی انکی پچھلی دو رکعتون مین ظہر سی اور بیچ پچھلی دو رکعتون کی عصر سی اوپر مقدار آدہی اسکی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** مقدار پڑہنی الم تنزیل السجدہ کی یعنی دونون رکعتون مین اسقدر پڑہتی تہی یا ہر رکعت مین اور ...

مضمون کی موافق ہی روایت آیندہ کہ بقدر تیس آیتوں کے پڑہتی تہی پہلی کہ سورہ مذکور وہین اور تیس آیتین ہین اور بر تقدیر مضمون اول کی یہ روایت آیندہ مخالف ہوتی ہی اس روایت کی اور پچہلی دو رکعتوں مین مقدار آدہی کی اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ظہر کی اخیر کی دو رکعتوں مین بہی سورہ پڑہتی تہی مختیر پہلی ہی قول جدید امام شافعی کا موافق اسکی ہی لیکن فتوی قول قدیم پر ہی کہ وہ موافق مذہب ابو حنیفہ کی ہی پس حمل کیا جاوی گا فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان جواز پر نہ سنت پر یعنی کبہی اسطرح پڑہتی تہی تا لوگ اسکا جایز ہونا معلوم کرین جانا چاہی کہ سب امام قائل ہین کہ اخیر کی دو رکعتوں مین اختصار کرنا سورہ فاتحہ پر سنت ہی اور ہماری نزدیک اگر تسبیح کہی یا سکوت کری تو بہی جائز ہی لیکن قراءۃ افضل ہی اور نخعی اور ثوری اور تمام علماء کوفہ کی یہی مذہب ہین اور محیط مین کہا ہی کہ اگر قصداً سکوت کری برا کیا واسطی مخالفت سنت کی اور صحیح روایت حسن بن زیاد کی ابو حنیفہ سی آیا ہی کہ قراءۃ اخیر کی رکعتوں مین واجب ہے اور ابن ابی شیبہ نی حضرت علی اور ابن مسعود سے روایت کیا ہی کہ قراءۃ پڑہی پہلی دو دونوں رکعتوں مین اور تسبیح کہی اخیر کی دونوں مین کذا ذکر الشمنی اور یہہ بہی کہا ہی کہ اگر اخیر کی دونوں رکعتوں مین سورہ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑہے سجدہ سہو کا واجب نہین ہوتا صحیح یہی ہی اسلیی کہ پڑہنا اوس سورہ فاتحہ کا اخیر کی رکعتوں مین سنت ہی اور ترک کرنا سورہ کا واجب نہین اور صحیح تر نزدیک احمد کی یہہ ہے کہ پڑہنا سورہ کا اخیر مین مکروہ نہین کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی آیا ہی کہ کبہی کبہی زیادہ کرتی تہی سورہ فاتحہ پر بیچ دو رکعتوں اخیر کی لیکن مستحب ہے ترک کرنا سورۃ کا ۱۲ ح

وعن جابر بن سمرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في الظهر بالليل إذا يغشى وفي رواية بسبح اسم ربك الأعلى وفي العصر نحو ذلك وفي الصبح أطول من ذلك رواه مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی ظہر مین واللیل اذا یغشی اور ایک روایت مین ہے کہ پڑہتی سبح اسم ربک الاعلی اور عصر مین مانند اسکی اور صبح مین دراز اس سے روایت کی یہہ مسلم نی **ف** بعضے حدیثوں مین جو واقع ہوا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی تہی فلانی نماز مین فلانی سورہ اور بیان نہین کیا کہ پہلی مین پڑہتی تہی یا دونوں مین یا ایک رکعت مین بلا تعین پہلی یا دوسری کی پس یہہ عبارت ان سب احتمالات کو شامل ہی لیکن بیچ حمل کرنیکی اوپر پڑہنی ایک سورہ کی دونوں رکعت مین تکرار لازم آویگی یا تبعیض سورہ کی یعنی تہوڑی ایک مین پڑہی تہوڑی ایک مین اور یہہ دونوں بعید ہین اگرچہ جائز ہین اسلیی کہ وقوع انکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی نادر ہی اور فقہا نی لکہا ہی کہ پڑہنا تمام سورۃ کا اگرچہ تہوڑی ہو افضل ہی پڑہنی بعض سورہ کی سی اگرچہ طویل ہو یہہ حکم سوا تراویح کی ہی کہ اوسمین ختم کرنا ساری مہینی مین افضل ہی چہوٹی سورۃ پڑہتی سی اور حمل کرنا اوپر پڑہنی کی بیچ ایک رکعت کی خواہ اول ہو خواہ دوسری ظاہر ترین احتمالات کا ہی بحسب عبارت کی اور سنا مینی بعضی ثقات فقہاء مکہ کی سی کہ تتبع حدیثون کی تہی کہ یہہ جو فقہا نی تعین کی ہی طوال مفصل اور اوساط مفصل اور قصار مفصل کی یہہ معتبر ہی پہلی رکعت مین ۱۲ ح

وعن جبير بن مطعم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في المغرب بالطور متفق عليه اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتی تہی مغرب مین سورہ طور روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی

وعن أم الفضل بنت الحارث قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في المغرب بالمرسلات عرفا متفق عليه اور روایت ہی ام فضل بیٹی حارث کی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتی تہی مغرب مین سورہ مرسلات عرفا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ حدیثین اور وہ حدیث کہ اوسمین آیا ہی کہ حضرت نماز مغرب مین سورہ اعراف اور انفال اور دخان پڑہتی تہی اور ایسی ہی اور حدیثین کہ مثل انکی واقع ہوی ہین دلالت کرتی ہین اوپر نہ مقرر ہونی قراءۃ کی جیسیکہ فقہا نی لکہا ہی کہ طوال مفصل فجر مین اور ظہر مین اور اوساط عصر اور عشا مین اور قصار مغرب مین پڑہی پس اصل دلیل

فتہا کی بیچ تعین قرارۃ کی یہہ ہی کہ حضرت امیر المومنین عمر رضی نامہ ابو موسیٰ اشعری کو کہ حاکم کوفہ کی تہی لکہا اوسمین یہہ تفصیل لکہی تہی اوسپر امر قرارۃ کا قرار پایا حاصل یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانی مین امر قرارۃ کا بیچ طول و قصر کی مختلف تہا ساتہہ اختلاف احوال و اوقات کی ور مقصد جواز کی بعد اوسکی مقرر ہوا امر اوپر نامہ حضرت عمر کی اور ضرور ہی کہ اونکو کچہہ دلیل و رسماع حضرت سی اس باب مین ہوگا اور شاید کہ اکثر اوقات حضرت اسطرح پڑہتی ہونگی جیسا کہ حضرت عمر نی لکہا اور کبہی کبہی خلاف اوسکی ہوگا غرض کہ ہمین کافی ہی قول حضرت عمر کا دلیل ہونی میں شرح

وعن جابر قال كان معاذ بن جبل يصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم ثم يأتي قومه فيؤمهم فصلى ليلة مع النبي صلى الله عليه وسلم العشاء ثم اتى قومه فامهم فافتتح بسورة البقرة فانحرف رجل فسلم ثم صلى وحده وانصرف فقالوا له انافقت يا فلان قال لا والله ولاتين رسول الله صلى الله عليه وسلم فلاخبرنه فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انا اصحاب نواضح نعمل بالنهار وان معاذا صلى معك العشاء ثم اتى قومه فافتتح بسورة البقرة فاقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم على معاذ وقال يا معاذ افتان انت اقرأ والشمس وضحها والضحى والليل اذا يغشى وسبح اسم ربك الاعلى متفق عليه اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی معاذ بن جبل نماز پڑہتی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر آتی امامت اپنی قوم کی پس نماز پڑہی معاذ نی ایک رات ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عشا کی پہر آئی اپنی قوم مین پس امام ہوی اونکی پس شروع کی سورہ بقرہ پس پہر ایک شخص نماز سی پس سلام پہیرا پہر نماز پڑہی اکیلی اور چلا گیا پس کہا لوگون نی اوسکو کیا منافق ہوگیا تو ای فلانی یعنی یہہ فعل منافقون کا سا کیا تو نی ای فلانی کہ جماعت سی نکلا اور کہا اوس جو دیکی نماز سی کہا اوسنی نہین منافق ہوا مین قسم ہی اللہ کی اور البتہ آؤنگا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس خبر دونگا اونکو پس آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا ای رسول خدا کی ہم اونٹ والی ہین کہ پانی کہینچتی ہین ساتہہ اونکی یعنی درختون اور کہیتیون مین دیتی ہین محنت کرتی ہین ہم دن کو اور تحقیق معاذ نی نماز پڑہی ساتہہ آپکی عشا کی پہر آئی اپنی قوم کی پاس پس شروع کی سورہ بقرہ یعنی مجہی اسمین رنج ہوا کہ دیکہا تہکا تہا پس متوجہ ہوی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف معاذ کی پہر فرمایا ای معاذ کیا فتنہ مین ڈالنیوالا ہی تو یعنی لوگون سی جماعت چہڑوا کر دین مین خلل ڈلواتا ہی پڑہ والشمس وضحہا اور والضحیٰ اور واللیل اذا یغشیٰ اور سبح اسم ربک الاعلیٰ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پس سلام پہیرا یعنی اگرچہ محل سلام کا نہ تہا لیکن اوسنی چاہا کہ نماز سی ساتہہ سلام کی نکلی تا شباہت ہو ساتہہ تمام ہونی نماز کی اور ایک روایت مین بعد سبح اسم ربک الاعلیٰ کی یہہ سورتین بہی روایت کے گئی ہین اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت اور بروج اور طارق اور شافعیہ نی ساتہہ اس حدیث کی دلیل پکڑی ہی اسپر کہ فرض پڑہنیوالیکو اقتدا کرنا نفل پڑہنیوالیکا جائز ہی اسلیئی کہ معاذ جو حضرت کی ساتہہ نماز پڑہتی تہی فرض ادا ہوجاتا تہا پس نماز جو قوم کی ساتہہ پڑہتی تہی نفل ہوتی تہی اور قوم کی نماز فرض تہی پس معاذ کی اس فعل کی آنحضرت نی تقریر کی یعنی روا رکہا منع نفرمایا اور حنفیہ کی نزدیک یہہ جائز نہین پس جواب شافعیہ کو حنفیہ یہہ دیتی ہین کہ نیت ایک امر ہی کہ نہین مطلع ہوتا اوسپر کوئی مگر ساتہہ خبر دینی نیت کرنی والی کی پس جائز ہے کہ معاذ حضرت کی ساتہہ نماز بہ نیت نفل پڑہتی ہون تا سیکہین حضرت سی طریقہ نماز کا اور برکت اور فضیلت حضرت کی نماز کی حاصل کرین اور دفع کرین اپنی نفس سے تہمت نفاق کی پہر آتی ہون قوم کی پاس اور پڑہاتی ہون اونکو نماز فرض واسطی حاصل کرنی دونو فضیلتو

پس حمل کرنا اسپر اولی ہی اس لیے کہ یہہ سبکی نزدیک جائز ہی بخلاف پہلی بات کی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ امام کو سنت ہی تخفیف کرنی نماز میں اور رعایت کرنی ضعیفونکی ٭ ح ع ٭ **وعن** البراء قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی العشاء والتین والزیتون وما سمعت احدا احسن صوتا منہ متفق علیہ اور روایت ہی براء سی کہ کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ پڑہتی تہی عشا میں والتین والزیتون اور نہیں سنا مینی کسیکو زیادہ خوش آواز حضرت سی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی دونوں رکعتوں میں سی ایک رکعت میں والتین پڑہتی اور دوسری میں اور کچھہ ٭ ح ٭ **وعن** جابر بن سمرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الفجر بق والقرآن المجید ونحوھا وکانت صلوتہ بعد تخفیفا رواہ مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑہتی فجر میں سورہ ق والقرآن المجید اور مانند اوسکی اور تہی نماز حضرت کی پیچہی نماز فجر کی ہلکی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی فجر کی نماز میں قراءہ دراز پڑہتی اور اور وقتوں میں اوس سے کم اس لیے کہ وہ وقت قبولیت دعا اور برکت کا ہوتا ہی ٭ ح ٭ **وعن** عمرو بن حریث انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الفجر واللیل اذا عسعس رواہ مسلم اور روایت ہی عمرو بن حریث سی کہ تحقیق اونہوں نی سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتی نماز فجر میں واللیل اذا عسعس یعنی اذا الشمس کورت روایت کی یہہ مسلم نی **وعن** عبد اللہ بن السائب قال صلی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبح بمکۃ فاستفتح سورۃ المؤمنین حتی جاء ذکر موسی وھارون او ذکر عیسی اخذت النبی صلی اللہ علیہ وسلم سعلۃ فرکع رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن سائب سے کہ کہا نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وقت فجر کی مکہ میں یعنی بعد فتح مکہ کی پس شروع کی سورہ مومنین یعنی قد افلح المومنون یہاں تک کہ آیا ذکر حضرت موسی اور ہرون کا یا ذکر حضرت عیسی کا درپیش آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہانسی پس رکوع کیا روایت کی یہہ مسلم نی **ف** ذکر حضرت موسی اور حضرت ہارون عم کا اس آیت میں ہی ثم ارسلنا موسی واخاہ ہارون اور ذکر حضرت عیسی کا اس آیہ میں ہے وجعلنا ابن مریم وامہ آیۃ اور پیش آئی کہانسی یعنی ونکی ذکر سی روئی یہاں تک کہ غالب ہوئی اونپر کہانسی پس سورۃ تمام نکر سکی رکوع کردیا ٭ ع ٭ **وعن** ابی ھریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الفجر یوم الجمعۃ بالم تنزیل فی الرکعۃ الاولی وفی الثانیۃ ھل اتی علی الانسان متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی فجر کی نماز میں دن جمعہ کی الم تنزیل پہلی رکعت میں اور دوسری رکعت میں ہل اتی علی الانسان روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** شافعیہ کا عمل اسپر ہے اور حنفیہ نی جو قراءہ مقرر کرنیکو منع کیا ہی تو اس صورت میں کیا ہی کہ لوگ اوسکو لازم اور واجب جانکر پڑہیں اور اوسکی سوا اور کچھہ پڑہنی کو مکروہ جانیں اور اگر واسطی برکت حاصل کرنیکی ساتہہ قراءہ حضرت کی اور اتباع سنت کی پڑہیں مضائقہ نہیں بشرطیکہ سوا اوسکی اور بہی کچھہ کبہی کبہی پڑہیں تا جاہل گمان نہ لیجاویں کہ سوای اسکی جائز نہیں اور دلیل حنفیہ کی یہہ بہی ہی کہ دوام اس عمل کا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی ثابت نہیں ہوا ہے بلکہ کبہی کبہی پڑہتی ہونگی پس کبہی کبہی پڑہنا اسکا افضل ہی اور صبح کی نماز میں سورہ سجدہ پڑہی تو سجدہ تلاوت کا ہی کری اگرچہ بعضے شافعیہ نی بعض ایام میں امام کی لیے ترک اوسکا اولی لکھا ہی لیکن حضرت سی ثابت ہوا ہے ٭ ح س ٭ **وعن** عبید اللہ بن ابی رافع قال استخلف مروان اباھریرۃ علی المدینۃ وخرج الی مکۃ فصلی لنا ابوھریرۃ الجمعۃ فقرأ سورۃ الجمعۃ فی السجدۃ الاولی وفی الاخرۃ اذا جاءک المنافقون فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبید اللہ بن ابی رافع سی کہ کہا خلیفہ کیا مروان نی ابو ہریرہ کو مدینہ پر
اور نکلا مروان طرف مکہ کی پس نماز پڑہائی ہمکو ابو ہریرہ نی جمعہ کی پس پڑہی سورہ جمعہ پہلی رکعت مین اور دوسری رکعت مین سورہ اذا جاءک
المنافقون پس کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتی تہی یہہ دونو سورتین دن جمعہ کی یعنی نماز جمعہ مین روایت کی یہہ مسلم
نی وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ
اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ فَاِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ
قَرَأَ بِهِمَا فِي الصَّلٰوتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی دونو عیدون مین اور جمعہ مین سبح
اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ کہا نعمان نی اور جب جمع ہوتی عید اور جمعہ ایکدن مین پڑہتی یہہ دونو سورتین دونو نمازون
مین یعنی عید مین اور جمعہ مین روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ پڑہنا ان دونو سورتون کا ان نمازون مین مستحب ہو کہ ہی اور یہہ
بہی معلوم ہوا کہ سورہ جمعہ اور منافقون نماز جمعہ مین ہمیشہ نہ پڑہتی تہی **ح** وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
سَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ
فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيْهِمَا بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبید اللہ سی کہ تحقیق عمر بن الخطاب نی
پوچہا ابو واقد لیثی سی کہ کیا پڑہتی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان مین اور عید فطر مین پس کہا تہی پڑہتی ان دونو مین سورہ
ق والقرآن المجید اور اقتربت الساعۃ روایت کی یہہ مسلم نی **ف** مقصود حضرت عمر رض کو اس پوچہنی سی یہہ تہا کہ حاضرین اسکو سنلین اور
انکی ذہن مین قرار پکڑی والا باوجود اس قربت کے کہ حضرت سی رکہتی تہی اور حضرت کی حوال اقوال سی واقف تہی نہ جاننا انکا بعید تہا
ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يَا اَيُّهَا
الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی تہی بیچ دو رکعتون
سنت فجر کی قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد روایت کی یہہ مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَالَّتِيْ فِيْ اٰلِ عِمْرَانَ قُلْ يَا
اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی
بیچ دونو رکعتون سنت فجر کی قولوا امنا باللہ وما انزل الینا کہ سورہ بقر مین ہی اور وہ آیت کہ سورہ ال عمران مین ہی قل یا اہل الکتب تعالوا
الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم روایت کی یہہ مسلم نی **ف** پہلے آیۃ ساری یون ہی قولوا امنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراہیم واسمعیل و
اسحٰق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسیٰ وعیسیٰ وما اوتی النبیون من ربہم لانفرق بین احد منہم ونحن لہ مسلمون اور دوسری آیۃ آل عمران کی
یون ہی قل یا اہل الکتب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم ان لانعبد الا اللہ ولانشرک بہ شیئا ولایتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان
تولوا فقولوا اشہدوا بانا مسلمون ظاہر یہہ ہی کہ کبہی کبہی یہہ آیتین پڑہتی ہونگی اور قل یا اور قل ہو اللہ اکثر پڑہتی ہونگی اور اس سے یہہ بہی معلوم
ہوا کہ پڑہنا بعض سورۃ کا خصوصا سورۃ کی درمیان مین سی مکروہ نہین **ح** الفصل الثانی فصل دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهٗ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا
حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِذَاكَ روایت ہے ابن عباس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتی نماز اپنی ساتہہ بسم اللہ الرحمن الرحیم

روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث نہیں سناد اسکی ایسی یعنی قوی **ف** شروع کرتے نماز اپنی ساتہہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے یعنے بسم اللہ جسکی سے پیہہ پہر قراءۃ شروع کرتے قید جسکی کی اس لیے لگائی تا یہہ حدیث مخالف ہوے کئی حدیثوں کے نہو کہ شروع کرتے نماز ساتہہ الحمد للہ رب العالمین کے اور بعض شافعیہ نے کہا ہے کہ اس حدیث کو جو ضعیف کہا اسمین نظر ہے بلکہ یہہ حدیث حسن ہے اور اسناد اسکی صحیح ہیں ؛ ع ؛ وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقَالَ اٰمِيْنَ مَدَّ بِهَا صَوْتَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے وائل بن حجر سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہا آمین دراز کی ساتہہ اسکی آواز اپنی روایت کی یہہ ترمذی و ابو داود و دارمی و ابن ماجہ نے **ف** دراز کی ساتہہ اسکی آواز درازگی آواز سے پکار کر کہنا مراد ہے یا مد کرنا الف آمین کو جاننا چاہیے کہ آمین کہنی بعد پڑہنی فاتحہ کی سنت ہے بالاتفاق خواہ منفرد ہو یا امام یا مقتدی اگرچہ امام آمین نکہے اور پکار کر کہنا اسکا سنت ہے امام شافعی اور امام احمد کی نزدیک اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک پکار کر نکہے وہ کہتے ہیں کہ حدیثیں پکار کر کہنی کی محمول ہیں اسپر کہ یہہ ابتدا میں تہا واسطے تعلیم کی پہر جبکہ صحابہ سیکھلیے چپکی کہنی لگے چنانچہ کہا ابن ہمام نے کہ روایت کی احمد اور ابو یعلی اور طبرانی اور دارقطنی اور حاکم نے حدیث شعبہ کی سے کہ اون نے نقل کی علقمہ بن وائل سے اور سنا اپنی باپ سے کہ اونہنی نماز پڑہی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جسوقت پہنچے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پر کہی آمین اور چپکی کہی اور پسر کی ہے اونہون نے ابن مسعود کی کر وہ چپکے کہتے تہے اور حضرت عمر سے منقول ہے کہ کہا اونہون نے چار چیزین ہیں کہ امام اونمین اخفا کرے اعوذ اور بسملہ اور سبحانک اللہم اور آمین اور اصل دعا مین چپکے پڑہنا ہے واسطے قول اللہ تعالی کے ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ یعنی دعا کرو اپنی رب سے گڑگڑا کر اور چپکے اور شک نہین ہے اسمین کہ آمین دعا ہے پس نزدیک تعارض کی راجح ہوا چپکی کہنا اوسکا اور آمین قران سے نہین ہے اجماعا پس نہین لائق ہے یہہ کہ ہو ساتہہ آواز قران کی جیسیکہ نہین جائز ہے لکہنا اوسکا مصحف مین واللہ اعلم ؛ ح ع ؛ وَعَنْ اَبِيْ زُهَيْرِ النُّمَيْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ قَدْ اَلَحَّ فِي الْمَسْئَلَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْجَبَ اِنْ خَتَمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ بِاَيِّ شَيْءٍ يَخْتِمُ قَالَ بِاٰمِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی زہیر نمیری سے کہ کہا نکلی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک رات پس آئی ہم ایک شخص پر کہ تحقیق بہت مبالغہ کرتا تہا سوال کرنیمین پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واجب کیا اگر ختم کیا پس کہا ایک شخص نے قوم مین سے ساتہہ کسچیز کی ختم کرے فرمایا حضرت نے ختم کرے ساتہہ آمین کی روایت کی یہہ ابو داود نے **ف** واجب کیا یعنی جنت کو اپنی لیے یا مغفرت کو یا قبولیت دعا کو اگر مہر کی یا تمام کیا دعا کو اور معنی اول مناسب ہین بحسب حدیث کی آمین خاتم رب العالمین یعنی آمین مہر ہے رب العالمین کے کہ آفات و بلیات دفع ہوتی ہین بسبب اوسکی جیسیکہ مہر سے محفوظ رہتا ہے خط اور ہر چیز کہ اوسپر مہر کرتے ہین پس فرمایا ساتہہ آمین کی ختم کرے کہ بمنزلہ مہر کی ہے اور تمام و کامل ہوتی ہے دعا ساتہہ اوسکی ؛ ع ح ؛ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِسُوْرَةِ الْاَعْرَافِ فَرَّقَهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی مغرب کی ساتہہ سورہ اعراف کی متفرق پڑہا اس سورہ کو دونون رکعتون مین روایت کی یہہ نسائی نے **ف** حضرت مغرب مین قراءۃ مختصر پڑہتے تہے اور بیان جواز کی لیے دراز قراءۃ پڑہے کہ جائز یون بہی ہے اور اسمین شک نہین کہ وقت مغرب کا گنجائش اسکی رکہتا ہے حنفیہ کی نزدیک جبتک شفق نام سفیدی کا ہو ؛ ع ح ؛ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ اَقُوْدُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَتَهٗ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لِيْ يَا عُقْبَةُ

الا اعلمك خير سورتين قرئتا فعلمني قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس قال فلم يرني سررت بهما جدًّا فلما نزل لصلوة الصبح صلى بهما صلوة الصبح للناس فلما فرغ التفت الي فقال يا عقبة كيف رايت رواه احمد و ابو داود والنسائي اور روايت ہى عقبہ بن عامر سى كہ كہا تہا مين كہينچتا واسطى رسول خدا صلى اللہ عليہ وسلم كى اونٹنى اونكى سفر مين پس كہا واسطى ميرى اى عقبہ نہ سكہلاؤن مين تجكو بہتر سورتين كہ پڑہى گئين پس سكہلائين مجكو قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس كہا عقبہ نى پس نہين ديكہا حضرت نى مجكو كہ خوش كيا گيا مين ساتہہ اون دونون كى بہت پس جب اوترى واسطى نماز صبح كى نماز پڑہى ساتہہ اون دونون كى نماز صبح كى واسطى لوگون كى پس جب فارغ ہوئى پہرى طرف ميرى پس فرمايا اى عقبہ كيا ديكہا تو نى روايت كى يہہ احمد اور ابو داود اور نسائى نى **ف** بہتر سورتين كہ پڑہى گئين يعنى متعلمہ تعوذ يعنى پناہ مانگنى مين بہترين حضرت نى عقبہ سى سوال كركر جب يہہ سورتين سكہائين تو ديكہا انكو كچہہ بہت خوش ہوئى اسليى كہ اوسمين بيان اللہ تعالى كے وحدانيت اور پاكى وغيرہ كا مانند اور سورتونكى نہين پس حضرت نى صبح كى نماز مين انكو پڑہ كر فرمايا كہ اى عقبہ كيسى ديكہى تو نى فضيلت انكى كہ صبح كى نماز مين كہ افضل نمازون كى ہى اور قراءة دراز اوسمين مستحب ہے انكو پڑہا مينى ۱۲ شرح **وعن** جابر بن سمرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في صلوة المغرب ليلة الجمعة قل يايها الكفرون و قل هو الله احد رواه في شرح السنة ورواه ابن ماجة عن ابن عمر الا انه لم يذكر ليلة الجمعة اور روايت ہى جابر بن سمرہ سے كہ كہا تہى نبى صلى اللہ عليہ وسلم پڑہتى نماز مغرب مين جمعہ كى رات قل يا ايہا الكافرون اور قل ہو اللہ احد روايت كى يہہ شرح السنة مين اور روايت كى ابن ماجہ نى ابن عمر سى مگر تحقيق اوسنى نہين ذكر كيا شب جمعہ كا **ف** نماز مغرب سے مراد فرض ہو سكتا ہى اور احتمال ہى كہ سنت مراد ہو اور ابن حبان نى بعد لفظ قل ہو اللہ كى باقى حديث يون نقل كى ہى وفي العشاء سورة الجمعة والمنافقون يعنى شب جمعہ كى عشا مين يہہ دو نو سورتين پڑہتى تہى اور كہا ہى ابن ملك نى يہہ اور مثل اسكى محمول دوام پر نہين ہى بلكہ كبہى كچہہ پڑہتى كبہى كچہہ تا لوگ جواز اوسكا معلوم كرلين ۱۲ ع **وعن** عبد الله بن مسعود قال ما احصي ما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في الركعتين بعد المغرب وفي الركعتين قبل صلوة الفجر بقل يايها الكفرون وقل هو الله احد رواه الترمذي ورواه ابن ماجة عن ابي هريرة الا انه لم يذكر بعد المغرب اور روايت ہى عبد اللہ بن مسعود سے كہ كہا نہين گن سكتا مين كہ كسقدر سنا مينى پيغمبر خدا صلى اللہ عليہ وسلم سى كہ پڑہتى تہى قل يا ايہا الكافرون اور قل ہو اللہ احد بيچ دو ركعتون سنت كى كہ پيچہى مغرب كے ہين اور دو ركعتون مين كہ پہلى نماز فجر كى ہين روايت كى يہہ ترمذى نى اور روايت كيا اسكو ابن ماجہ نى ابى ہريرہ سى مگر اوسنى نہين ذكر كيا پيچہى مغرب كے **ف** نہين گن سكتا مين يعنى اكثر بار حضرت كو يہہ پڑہتى ديكہا كہ بسبب كثرت كى گن نہين سكتا ۱۲ ح **وعن** سليمان بن يسار عن ابي هريرة قال ما صليت وراء احد اشبه صلوة برسول الله صلى الله عليه وسلم من فلان قال سليمان صليت خلفه فكان يطيل الركعتين الاوليين من الظهر ويخفف الاخريين ويخفف العصر ويقرأ في المغرب بقصار المفصل ويقرأ في العشاء بوسط المفصل ويقرأ في الصبح بطوال المفصل رواه النسائي وروى ابن ماجة الى ويخفف العصر اور روايت ہى سليمان بن يسار سى اونى نقل كى ابى ہريرہ سى كہ كہا ابو ہريرہ نى نہين نماز پڑہى مينى پيچہى كسى كى كہ بہت مشابہ ہو نماز كى پڑہنى مين ساتہہ رسول خدا صلى اللہ عليہ وسلم

کی فلانی شخص سی کہا سلیمان نی نماز پڑہی مین نے پیچہی اوسکی یعنی فلانیکی پس تہی دراز کرتی پہلی دو رکعتین ظہر کی اور ہلکی کرتی تہی دو پچہلی اور
ہلکے کرتی تہی نماز عصر کو اور پڑہتی تہی مغرب مین سورتین چہوٹی مفصل کی اور پڑہتی تہی عشا مین بیچ کی سورتین مفصل کی اور پڑہتی تہی صبح مین
لنبے سورتین مفصل کی روایت کی یہہ نسائی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی لفظ ویخفف العصر تک **ف** مراد فلانی شخص سے بعضون نی کہا ہی
حضرت علی رضی اللہ عنہ ہین اور بعضون نی کہاہی کہ کوئی اور شخص حاکم تہا مدینہ کا مروان کیطرف سی وہ مراد ہی اور نماز ظہر مین طوال مفصل پڑہنی نہ
بیان کین بلکہ مجمل کہا کہ دراز کرتی تہی اور عصر مین بہی تخفیف ذکر کی اور یہہ نہ کہا کہ قصار پڑہتی تہی یا اوساط اور اب فقہا کا عمل اسپر ہی کہ صبح اور
ظہر مین طوال مفصل یعنی دراز سورتین مفصل کی پڑہتی ہین اور عصر اور عشا مین اوساط مفصل یعنی بیچ کی سورتین مفصل کی پڑہتی ہین اور مغرب مین
قصار مفصل یعنی چہوٹی سورتین مفصل کی پڑہتی ہین اور مراد مفصل سی ویر قول مشہور کی سورتین اخیر قرآن کی ہین سورہ حجرات سی آخر تک مفصل
اونکو اس لیے کہتی ہین کہ معنی فصل کی ہین جدا ہونا پس یہان سے سورتین چہوٹی چہوٹی ہین کہ ایک دوسری سی جدا ہین بسبب درمیان مین ہونے
بسم اللہ کی اور سورتین اوسمین تین قسم کی ہین دراز اور بیچ کی درجہ کی اور چہوٹی پس حجرات سی بروج تک جو سورتین ہین اونکو طوال مفصل
کہتے ہین یعنی دراز مفصل کی اور بروج سی لم یکن تک کو اوساط مفصل یعنی بیچ کی درجہ کی اور باقی کو قصار مفصل **ح** **وعن**
عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ
فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَؤُوْنَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ
فَإِنَّهُ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلِلنَّسَائِيِّ مَعْنَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ قَالَ
وَأَنَا أَقُوْلُ مَا لِي يُنَازِعُنِي الْقُرْاٰنُ فَلَا تَقْرَؤُوْا بِشَيْءٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ إِذَا جَهَرْتُ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ
اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہا تہی ہم پیچہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز فجر مین پس پڑہا حضرت نی قرآن پس بہاری ہوا اونپر
پڑہنا پس جب پڑہ چکی نماز فرمایا شاید کہ تم پڑہا کرتی ہو پیچہی امام اپنی کی کہا ہم نی البتہ اے رسول خدا کی فرمایا نہ کیا کرو تم یعنی نہ پڑہا کرو کچہہ
مگر سورہ فاتحہ پس تحقیق نہین نماز اوس شخص کی کہ نہ پڑہی یہہ سورہ روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی اور واسطی نسائی کی معنی اسکی
اور یہی روایت ابی داود کی کہا اور مین کہتا تہا یعنی اپنی دلمین جبکہ قراءة مجہپر بہاری ہوئی کیا ہی واسطی میری کہ نزاع کرتا ہی مجہسی قرآن
یعنی دشوار ہوتا ہی پڑہنا اوسکا مجہپر پس جانا مین کہ یہہ تمہاری پڑہنی کی سبب سے تہا پس نہ پڑہو کچہہ قرآن سی جسوقت کہ مین پکار کر پڑہون مگر
سورہ فاتحہ **ف** بہاری ہوا پڑہنا سبب بہاری ہونیکا یہہ تہا کہ لوگون نی حضرت کی پیچہی قراءة پڑہی اور جب کہ ہو کر حضرت کی قراءة سنی
اس سے اون کی نماز مین نقصان آیا اسنی تاثیر کی حضرت کی قراءة مین کہ کامل مین بہی کبہی تاثیر ناقص کے ہو جاتی ہی جیسیکہ کتاب الطہارة مین گذرا
کہ ایک روز آنحضرت نی صبح کی نماز مین قراءة شروع کی اور لگی بہر جانی سبب اسکا یہ تہا کہ ایک قوم میری پیچہی کہڑی ہوتی ہی کہ وضو خوب
نہین کرتی یعنی اوسنی مجہہ مین تاثیر کی اور ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ فرض ہی پڑہنا سورہ فاتحہ کا نماز مین اور علماء نی اسمین اختلاف
کیا ہی امام اعظم صاحب کے مذہب مین امام اور اکیلی نمازی کو پڑہنا اسکا واجب ہے اور امام کی پیچہی نہ پڑہی نماز سری ہو یا جہری دلیل ونکی آیہ
کلام اللہ کی ہی وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَأَنْصِتُوْا یعنی جب قرآن پڑہا جاوی پس سنو اور چپکی رہو اور اس حدیث کو محمول کرتی ہین ابتدا پر
یعنی یہہ حکم ابتداء اسلام مین تہا اور باقی ائمہ کا اختلاف آگی مذکور ہی **ح ع** **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِيَ أَحَدٌ مِنْكُمْ اٰنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ

يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنِّي أَقُولُ مَالِي أُنَازِعُ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلَوٰتِ حِينَ سَمِعُوا ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مَالِكٌ
وَأَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہری اوس نماز سی کہ پکار کر پڑہی
اوسمین قراءۃ پس فرمایا کیا پڑہی ساتہہ میری کسی نی تم مین سی ابہی پس عرض کیا ایک شخص نی کہ ہان اے رسول خدا کی فرمایا تحقیق مین کہتا تہا
کیا ہی واسطی میرے کہ چہینا جہپٹی کرتا ہون قران سی کہا ابوہریرہ نی پس باز رہی لوگ پڑہنی سی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ
اوس نماز کی کہ پکار کر پڑہتی تہی اوسمین قراءۃ نماز ونمین سے جسوقت کہ سنا یہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی یہہ مالک نے احمد اور ابوداود اور
ترمذی اور نسائی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی مانند اسکی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حالت جہر مین امام کی پیچہی مطلق پڑہنی نہی ہے احمد نے اور
کہیہ شاید کہ یہہ حدیث ناسخ پہلی حدیث کی ہو کیونکہ ابوہریرہ متاخر الاسلام تہی بترع: **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ وَالْبَيَاضِيِّ قَالَا قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُصَلِّيَ يُنَاجِي رَبَّهُ فَلْيَنْظُرْ مَا يُنَاجِيهِ بِهِ وَلَا يَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ بِالْقُرْاٰنِ رَوَاهُ أَحْمَدُ
اور روایت ہی ابن عمر اور بیاضی سی کہ کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نماز پڑہتی والا سرگوشی کرتا ہی پروردگار
اپنی سی پس چاہیی کہ فکر کری اوس چیز کو کہ سرگوشی کرتا ہی اللہ تعالی سی ساتہہ اوسکی یعنی ذکر اور قران حضور قلب اور تامل اور خضوع اور خشوع
سے پڑہی اور نہ بلند کری آواز بعض تمہارا بعض پر ساتہہ پڑہنی قرآن کی یعنی خواہ نماز مین ہو یا خارج نماز سی روایت کی یہہ احمد نی بترع:
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ
فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوا اسکی نہین کہ ٹہیرایا گیا ہی امام تو کہ پیروی کی جاوی ساتہہ اوسکی پس جسوقت کہ اللہ اکبر
کہے پس تم بہی اللہ اکبر کہو اور جسوقت پڑہی قراءۃ پس چپ رہو روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** جب تکبیر کہی تکبیر
کہا ابن حجر نی کہ تکبیر امام کی بعد کہی نہ ساتہہ اوسکی ورنہ پہلی اوسکی یہہ بات تکبیر احرام مین واجب ہے اور اور تکبیرون مین مستحب اور جسوقت پڑہے
ظاہر یہہ ہی کہ پڑہنا مطلق مراد ہی یعنی پکار کر پڑہنا ہو یا چپکی اسی لیی فانصتوا فرمایا یعنی چپکی ہو اور فاستمعوا نہ فرمایا فرمایا اللہ تعالی نی اذا قرئ
القران فاستمعوا له یعنی جب قران پڑہا جاوی پس سنو یعنی حالت جہر مین وانصتوا اور چپکی رہو یعنی حالت سر مین جاننا چاہیی کہ مذہب شافعی میر
واجب ہے قراءۃ فاتحہ کی مقتدی پر نماز سریہ اور جہریہ مین اور جائز ہی پڑہنا سوای فاتحہ کا اور مذہب امام احمد اور مالک اور شافعی کا بہی بیچ ایک
قول کی وجوب قراءۃ فاتحہ کا بیچ نماز سریہ کی ہی فقط اور بیچ جہریہ کی سننا قراءۃ امام کا کافی ہی اور مذہب امام ابوحنیفہ کا یہہ ہے کہ نہ پڑہی نہ جہریہ مین اور نہ سریہ
مین اور صاحبین کی نزدیک بہتے پڑہنا مکروہ ہی اور کہا امام محمد نی کہ فاسد ہوتی ہی نماز بیچ قول ایک جماعت کی صحابہ سی پس احتیاط بیچ عمل کرنی
کے ہے ساتہہ قوی تر دلیل کی اور دلیل ہماری یہی حدیث ہی اور یہہ حدیث من کان له امام فقراءة الامام قراءة له اور یہہ حدیث صحیح ہی سوای بخاری
اور مسلم کی سب نے اسکو روایت کیا ہی اور ہدایہ مین کہا ہی علیہ اجماع الصحابۃ ع رح: **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ آخُذَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْئًا فَعَلِّمْنِي مَا يُجْزِئُنِي قَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا لِلّٰهِ فَمَا ذَا لِي قَالَ
قُلِ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي فَقَالَ هٰكَذَا بِيَدَيْهِ وَقَبَضَهُمَا فَقَالَ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا ھٰذَا فَقَدْ مَلَأَ یَدَیْہِ مِنَ الْخَیْرِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَانْتَھَتْ رِوَایَۃُ النَّسَائِیِّ عِنْدَ قَوْلِہٖ اِلَّا بِاللّٰہِ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا تحقیق میں نہیں طاقت رکہتا یہہ کہ سیکہوں میں قرآن مین سی کچہہ یعنی اسیوقت پس سکہلاؤ مجکو وہ چیز کہ کفایت کری مجکو فرمایا کہہ پاک ہے اللہ اور سب تعریف واسطی اللہ کی ہی اور نہین کوئی معبود سوا اللہ کی اور اللہ بہت بڑا ہی اور نہین پہرنا گناہون سی اور نہین قوۃ عبادۃ پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی کہا ای رسول خدا کی یہہ تو واسطی اللہ کی ہی پس کیا ہی ایسے لیے فرمایا کہہ یا الٰہی رحم کر مجپر اور عافیت سی رکہہ مجکو اور ہدایت کر مجکو اور روزی دی مجکو پس شارہ کیا اوسنی اس طرح سی ساتہہ دونون ہاتون اپنی کی اور بند کیا انکو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپر اس شخص نے پس بہرے ہاتہہ اپنی نیکی سی روایت کی یہہ ابو داود نے اور تمام ہوئے روایت نسائی کی قول ونکی الا باللہ تک **ف** مصنف یہہ حدیث جو باب القراءۃ مین لایا اس قرینہ سی یہہ معلوم ہوا کہ مراد یہہ ہی کہ وہ شخص قرآن مین سی اسقدر نہ یاد کر سکتا تہا کہ جس سے نماز درست ہوتی لیکن یہہ تعجب ہے کہ ایک شخص عربی زبان ہوکر اسقدر نہ یاد کر سکی اگر بقدر ان کلمات کی یہ قرآن کی یاد کرتا تو کافی تہی جواب اس شبہ کا یہہ ہی کہ وہ شخص ابہی مسلمان ہوا تہا اور وقت نماز کا آگیا تہا اور قرآن دفعتاً یاد نہین کر سکتا تہا آسانی کی لیے یہہ سکہا دیا یا حمل کیجاویگی یہہ حدیث ابتداء اسلام پر کہ اون دنون مین بنا امر کی آسانی پر تہی اولی ہی توجیہ ہی اور بند کیا ہاتونکو یعنی اشارہ کیا اوسنی کہ یاد رکہا مینے اور نگاہ رکہا جو کہ آپنی فرمایا جیسیکہ کسیکو کوئی چیز نفیس ہاتہہ لگتی ہی تو اوسکو مٹہی مین بند کر لیتا ہی ۱۲ ع ح **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی قَالَ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ پڑہتی سبح اسم ربک الاعلی فرماتی سبحان ربی الاعلی روایت کی یہہ احمد اور ابو داود نی **ف** معنی سورۃ کی سر کی یہہ ہین کہ پاکی بیان کر نام پروردگار اپنی کی جو کہ بلند مرتبہ ہی پس اس حکم بجالانی کی لیے فرماتی تہی کہ پاکی بیان کرتا ہون اپنی رب کے جو کہ بلند مرتبہ ہی ۱۲ **وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ مِنْکُمْ بِالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ فَانْتَھٰی اِلٰی اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ فَلْیَقُلْ بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَمَنْ قَرَأَ لَا اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فَانْتَھٰی اِلٰی اَلَیْسَ ذٰلِکَ بِقَادِرٍ عَلٰی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی فَلْیَقُلْ بَلٰی وَمَنْ قَرَأَ وَالْمُرْسَلٰتِ فَبَلَغَ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ فَلْیَقُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اِلٰی قَوْلِہٖ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی تم مین سے سورہ والتین والزیتون پس پہنچی تا الیس اللہ باحکم الحاکمین یعنی کیا نہین ہے اللہ بڑا حاکم سب حاکمونکا پس چاہیی کہ کہی بلی وانا علی ذلک من الشاہدین یعنی ہان اور مین اسپر شاہد ونمین سی ہون اور جو شخص پڑہی لا اقسم بیوم القیمۃ پس پہنچی اس آیت تک الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی یعنی کیا نہین یہہ خدا قادر اسپر کہ زندہ کری مردونکو پس چاہیی کہ کہیے بلی یعنی ہان قادر ہی اور جو کوئی پڑہی والمرسلات پس پہنچی اس آیۃ تک فبای حدیث بعدہ یؤمنون یعنی پس ساتہہ کس بات کی پیچہی اسکی ایمان لاوینگے پس چاہیی کہ کہی امنا باللہ یعنی ایمان لایا مین ساتہہ اللہ کی روایت کی یہہ ابو داود نے اور ترمذی نی روایت کی اس قول تک وانا علی ذلک من الشاہدین یعنی ان تینون آیتونکی جواب **ف** یہہ جواب بینی ان تینون کی اور مانند انکی کی اختلاف ہی علماء کا نزدیک امام شافعی کی نماز مین بہی کہی خواہ فرض ہو یا نفل اور باہر نماز کی بہی کہی اور نزدیک امام مالک کی باہر نماز کی کہی اور نماز نفل مین بہی اور فرضونمین نکہی اور امام

اعظم کی نزدیک ہر نماز کی ہے اور نمازوں میں ہے نفلوں میں نہ فرضوں میں تا تو ہم نہو وی کہ یہہ الفاظ قرآنکی ہین اور تور پشتی نی کہا کہ اگر کوئی گمان کری کہ یہہ نماز میں تہا بنظر ظاہر اطلاق حدیث کی تو کہینگے ہم کہ یہہ نماز نفل مین ہوگا نہ فرض مین جیسا کہ بیچ حدیث حذیفہ کی آیا ہی کہ جب آنحضرت نماز شب کی ادا کرتے تہے جب پہنچتی تہی آیہ رحمت پر ٹہیرتی تہی اور طلب رحمت کی کرتی تہی اور جب پہنچتی تہی آیہ عذاب پر ٹہیرتی تہی اور پناہ مانگتی تہی عذاب سے اور کسی نی اون نمازوں میں کہ جہر کرتی تہی فرائض سی روایت نہین کی ؛ ح ؛ **وعن** جابر قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اصحابہ فقرأ علیہم سورۃ الرحمن من اولہا الی اٰخرہا فسکتوا فقال لقد قرأتہا علی الجن لیلۃ الجن فکانوا احسن مردودا منکم کنت کلما اتیت علی قولہ فبای اٰلاء ربکما تکذبٰن قالوا لا بشیء من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی جابر سی کہ کہا نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اصحاب پاس پڑہی اوپر سورہ الرحمن اول سی آخر تک پس صحابہ سب چپکے رہی پہر فرمایا حضرت نی تحقیق پڑہی تہی مینی یہہ سورہ جنوں پر اوس رات کہ جمع ہوئی تہی جن یعنی ایمان لانیکی لیی اور قرآن سننی کی لیی پس تہی وہ اچہی جواب دینی مین تمسی تہا مین جبکہ پہنچتا تہا اوپر کہنی اس آیہ کی فبای الاء ربکما تکذبان یعنی پس کونسی نعمت کو نعمتوں پروردگار اپنی کی سی جہٹلاتی ہو تم ای جن و انس تو کہتی جواب مین لا بشیء من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد یعنی نہین کوئی چیز نعمتوں تیری سی ای ہمارے جہٹلاتی ہین پس تیری ہی لیی سب تعریف ہی روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** معاذ بن عبد اللہ الجہنی قال ان رجلا من جہینۃ اخبرہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ فی الصبح اذا زلزلت فی الرکعتین کلیہما فلا ادری انسی ام قرأ ذلک عمدا رواہ ابوداود روایت ہی معاذ بن عبداللہ جہنی سی کہ کہا تحقیق ایک شخص تہا جہینہ میں کا کہ خبر دی وسنی معاذ کو یہہ کہ سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہے نماز صبح میں سورہ اذا زلزلت دونوں رکعتوں میں پس نہین جانا مینی کہ بہول گئی یا پڑہی یہہ قصداً روایت کی یہہ ابوداودنی **ف** یعنی ساری سورہ پہلے رکعت مین پڑہی پہر ساری دوسری مین ظاہر یہہ ہی کہ اسطرح قصداً حضرت نی پڑہا بیان جواز کی لیی کہ اصل سنت اسمین ادا ہو جاتی ہی اور افضل عدم تکرار ہے یعنی ایک سورۃ دو رکعتوں مین مکرر نہ پڑہی خصوصاً فرائض مین ؛ ع ؛ **وعن** عروۃ قال ان ابابکر الصدیق صلی الصبح فقرأ فیہما بسورۃ البقرۃ فی الرکعتین کلتیہما رواہ مالک اور روایت ہی عروہ سی کہ کہا تحقیق ابوبکر صدیق نی نماز پڑہی صبح کی پس پڑہی دونوں رکعتوں مین سورہ بقرہ روایت کی یہہ مالک نی **ف** یعنی متفرق ایک سورہ دو مین پڑہی کہ کچہہ ایک مین پڑہے کچہہ ایک مین یہہ بہی بیان جواز کی لیی کیا مداومت اوسپر حضرت سی ثابت نہین ہوئی اکثر پڑہی سورۃ پڑہتی تہی اور یہ تفریق پڑہنا نادر تہا ؛ ع ؛ **وعن** الفرافصۃ بن عمیر الحنفی قال ما اخذت سورۃ یوسف الا من قراءۃ عثمان ابن عفان ایاہا فی الصبح من کثرۃ ما کان یرددہا رواہ مالک اور روایت ہی فرافصہ بن عمیر حنفی سی کہ کہا نہین سیکہی مینی سورہ یوسف مگر پڑہنی عثمان بن عفان کی سی اوسکو نماز صبح مین بسبب بہت پڑہنی ونکیکی اوسکو روایت کی یہہ مالک نی **ف** اگر کوئی کہی کہ علمار مکروہ کہتی ہین مداومت کرنیکو سورۃ معینہ پر اسلیکی اسمین ترک کرنا باقی قرآن کا لازم آتا ہی پس یہہ منافی اس حدیث کی معلوم ہوتا ہی جواب اوسکا یہہ ہے کہ علمار جو مکروہ کہتی ہین مراد اونکی مداومت کرنی تمام نمازوں مین ہی اور حضرت عثمان سی جو ثابت ہوا ہی یہہ نہین ہے بلکہ کثرت خاص صبح ہی کی نماز میں تہے اور بعضی علمار نی لکہا ہی کہ مداومت کرنی سورہ یوسف کے پڑہنی پر باعث ہی حاصل ہونی سعا

شہادۃ کا۔ وعن عامر بن ربیعۃ قال صلینا وراء عمر بن الخطاب الصبح فقرأ فیہما بسورۃ یوسف و
سورۃ الحج قراءۃ بطیئۃ قیل لہ اذا لقد کان یقوم حین یطلع الفجر قال اجل رواہ
مالک اور روایت ہی عامر بن ربیعہ سی کہ کہا نماز پڑہی ہمنی پیچہی عمر بن الخطاب کے صبح کی پس پڑہی اوسمین سورہ یوسف اور سورہ حج پڑہنا
ٹہیر ٹہیر کر کہا گیا واسطی عامر کی اوسوقت البتہ کہڑی ہوتی ہونگی حضرت عمر وقت طلوع فجر کی یعنی اول وقت کہڑی ہوتی ہونگی کہ اسقدر پڑہتی
تہی کہا کہ ہان روایت کی یہہ مالک نی ف اول وقت صبح کی نماز پڑہنی جائز ہی اسمین کچہہ خلاف نہین پس یہہ حدیث محمول ہی جواز
پر نہ مختار یعنی اولویت پر اسلیی کہ حدیث ان نہین ہی دلالت اوپر ہمیشگی اسکیکی ع: وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ
قال ما من المفصل سورۃ صغیرۃ ولا کبیرۃ الا قد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤم
بہا الناس فی الصلوۃ المکتوبۃ رواہ مالک اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اون نی نقل کی
اپنی باپ سے یعنی شعیب سے اون نی نقل کی اپنی دادا عبداللہ سی کہ کہا اونی نہین مفصل سی کوئی سورہ چہوٹی اور نہ بڑی مگر کہ سنی ہی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ امامت کرتی تہی ساتہہ اوسکی لوگون کی نماز فرض مین روایت کی یہہ مالک نی ف یہہ بیان جواز کی لیی تہا
کہ لوگ معلوم کرین کہ ہر سورۃ پڑہنی نماز مین جائز ہی ع: وعن عبد اللہ بن عتبۃ بن مسعود قال قرأ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فی صلوۃ المغرب بحم الدخان رواہ النسائی مرسلا اور روایت ہی عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سی کہ کہا
پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز مغرب مین حم دخان روایت کی یہہ نسائی نی بطریق ارسال کی ف حم دونون رکعتون مین
پڑہی ساری حم یا بعض ع:

باب الرکوع

باب ہی بیچ بیان رکوع کی ف معنی رکوع کی لغت مین ہین جہکنا
اور یہہ رکن ہی نماز کا ساتہہ کتاب وسنت کی اور خاص ہماری ہی نماز مین ہے اور اگلونکی نماز مین نہین ع:

الفصل الاول

فصل پہلی عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقیموا الرکوع والسجود فواللہ انی لاراکم
من بعدی متفق علیہ روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سیدہا کرو رکوع اور سجود کو پس قسم ہے اللہ کی تحقیق
مین البتہ دیکہتا ہون تمکو پیچہی اپنی سی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف مراد سیدہا کرنے سی ٹہیر ٹہیر کرنا ہی یعنی سجدہ اور رکوع کی ادا
کرنیمین جلدی نکرو اور دیکہتا ہون پیچہی ہی سی یہہ دیکہنا از راہ معجزہ کی تہا تحقیق اسکی باب صفۃ الصلوۃ کی تیسری فصل مین گذر چکی ہے
ع: وعن البراء قال کان رکوع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسجودہ وبین السجدتین واذا رفع من الرکوع
ما خلا القیام والقعود قریبا من السواء متفق علیہ اور روایت ہی برا سی کہ کہا تہا رکوع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور سجدہ اونکا اور بیٹہنا
اونکا درمیان دو سجدونکی اور جسوقت کہ اوٹہتی رکوع سی سوای کہڑی رہنی اور بیٹہنی کی یہہ چارون چیزین ہوتی تہین قریب برابر کی روایت کی
یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی قیام کہ اوسمین قراءۃ پڑہتی تہی البتہ دراز ہوتا تہا اور قعود کہ جسمین التحیات پڑہتی تہی وہ بہی دراز ہوتا تہا
اور باقی ارکان رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ سب اسمین قریب برابر کی ہوتی تہی مقدار مین ع: وعن انس قال کان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ قام حتی نقول قد اوہم ثم یسجد ویقعد
بین السجدتین حتی نقول قد اوہم رواہ مسلم اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت
کہتی سمع اللہ لمن حمدہ کہڑی رہتی یہان تک کہتی ہم تحقیق ترک کی وہ رکعت پہر سجدہ کرتی اور بیٹہتی درمیان دونون سجدونکی

یہانتک کہتی ہم تحقیق ترک کیا سجدہ۔ روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنے بعد رکوع کی دیر تک ٹہری ہتی حتی کہ ہم گمان کرلی کہ یہہ رکعت کہ جسکا رکوع کیا ہی ترک کردی اور قیام از سرنو شروع کیا اسیطرح بعد سجدی کی اتنی دیر ٹہیرتی کہ ہم جانتی کہ سجدہ کیا ہوا ترک کردیا اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ درازگی نوافل مین ہوتی ہوگی یا فرضونمین ہوتی ہو کبھی کبھی اسلئی بیان جواز کی۔ ح ع ۔

وعن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يكثر ان يقول في ركوعه وسجوده سبحانك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفر لي يتأول القرآن متفق عليه

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت کہتی رکوع اپنی مین اور سجدہ اپنی مین پاک ہی تو یا الہی ای پروردگار ہماری اور پاکی بیان کرتی مین ساتھ تیری تعریف کی یا الہی بخش مجکو عمل کرتی تہی موافق قران کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنے قران مین جو اللہ تعالی نی فرمایا ہی فسبح بحمد ربک واستغفرہ یعنی پس پاکی بیان کر ساتھ تعریف پروردگار اپنی کی او بخشش مانگ اوس سے اس امر کو بجالاتی تہے کہ رکوع وسجود مین تسبیح اور تعریف کرتی اور بخشش مانگتی اسلیے کہ رکوع وسجود افضل احوال خضوع وخشوع کی ہین اور اوپر حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ سوای رکوع وسجود کی بہی اسکو پڑہتی تہی آیا ہی کہ اکثر ذکر آنحضرتؐ کا آخر عمر مین بعد اوترنی سورہ اذا جاء کی یہی تہا ۔ ح ۔

وعنها ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول في ركوعه وسجوده سبوح قدوس رب الملائكة والروح رواه مسلم

اور روایت ہی اوہین سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہتی رکوع اپنے مین اور سجدہ اپنے مین بہت پاک ہی نہایت پاک ہی پروردگار فرشتون کا اور روح کا یعنی جبرئیل کا روایت کی یہہ مسلم نی

وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا اني نهيت ان اقرأ القرآن راكعا وساجدا فاما الركوع فعظموا فيه الرب واما السجود فاجتهدوا في الدعاء فقمن ان يستجاب لكم رواه مسلم

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو تحقیق مین منع کیا گیا ہون یہہ کہ پڑہون مین قران رکوع کی حالت مین یا سجدی کی حالت مین لیکن پس رکوع جو ہی پس بڑائی بیان کرو اوسمین رب کی اور سجدہ جو ہی پس کوشش کرو دعا مانگنی مین پس لائق ہے یہہ کہ قبول کیجاوی تمہاری لیی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** نہی قران پڑہنی کی رکوع وسجود مین تنزیہی ہی اور بعضون نی کہا تحریمی اور موافق قیاس کے بہی ہی اللہ تعالی نی ہر ہیئت کیواسطی نماز سی مقرر کیا ہی واسطی ایک نوع کی انواع ذکر سی پس قیام کو کہ اول ہیئتہا اور اعظم اوسکی ہی مقرر کیا واسطی قران کی کہ افضل ذکرونکا ہی اور بعد مقرر کرنی اللہ تعالی کی گنجایش اسکی نہین کہتا کہ خلاف اوسکا کرین اور اگر کرینگی تو حرام ہوگا یا مکروہ اور یہہ امر تعبدی ہی کہ عقل ہماری کنہ اوسکی نہین معلوم کرسکتی اور بڑائی بیان کرو رب اپنی کی رکوع مین یعنی سبحان ربی العظیم کہو اور سجدہ مین جو دعا کرنیکو فرمایا تو دعا دو قسم کی ہوتی ہی ایک تو یہہ کہ اللہ تعالی سی مطلب اپنا مانگی اور دوسری یہہ کہ ثنا اور حمد اور تکبیر اوسکی کری کیونکہ تعریف وغیرہ کرنی بہی حقیقت مین دعا ہی ہوتی ہی پس سجدہ مین جو بہت دعا کرنیکو فرمایا دونو قسمون کو شامل ہی پس اس سے معلوم ہوا کہ حنفیہ نی کہ اقتصار ذکر ہی پر کیا اور صریح دعا سی منع کرتی ہین وہ بہی بجالانی امر دعا کی سی خالی نہین کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی من شغله ذكري عن مسئلتي اعطيته افضل ما اعطي السائلين یعنی جسکو باز رکہا میری ذکر نی سوال کرنی میری سی دیتا ہون اوسکو افضل اوس چیز سی کہ دیتا ہون مانگنی والون کو لیکن چاہیے یون کہ اسوقت مین ذکر خلوص دلسی کری اور بعضی محققین حنفیہ نی تطبیق آپس مین یون بیان کی ہی کہ نوافل مین دعا صریح کری اور فرائض مین اقتصار تسبیحات پر کری ع ح ۔

وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قال الامام سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد فانه من وافق قوله قول الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه متفق عليه

اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ کہتا ہی امام سمع اللہ لمن

اوسکی کہ تعریف کی اوسکی پس ہو یا الٰہی ہی ربّ ہماری واسطی تیری ہی حمد ہی پس تحقیق جو شخص کہ موافق ہو کہنا اوسکا کہنی فرشتوں کی بخشی جاتی ہین
واسطی اوسکے گناہ اوسکے جو کہ پہلی کیے ہین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کلام متعلق اس مقام کا باب القراءۃ کی پہلی فصل مین گذر چکا اور گناہ صغیرہ
موافق وعدہ کی بخشی جاتی ہین اور کبائر بہی از راہ فضل کی جاہی تو بخشدی ح ع **وعن عبد الله بن ابي اوفى** قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رفع ظهره من الركوع قال سمع الله لمن حمده اللهم ربنا لك الحمد
ملء السموت وملء الارض وملء ما شئت من شيء بعد رواه مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی
سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ اوٹہاتی پیٹہہ اپنی رکوع سی کہتی سنا اللہ نی واسطی اوسکی کہ تعریف کی اوسکی یا الٰہی ای رب
ہماری واسطی تیری ہی تعریف آسمانوں بہر اور زمینوں بہر اور بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ چاہی تو بعد اوسکی یعنی بعد آسمان و زمین کی اور چیزین کہ ہنوز
نہین پیدا کی ہین پیدا کری روایت کی یہہ مسلم نی **ف** کلمات جو بعد ربنا لک الحمد کی ہین نماز نفل مین پڑہتی ہین حنفیہ کی نزدیک باب ۶ ؟
وعن ابي سعيد الخدري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رفع راسه من الركوع قال اللهم
ربنا لك الحمد ملء السموت وملء الارض وملء ما شئت من شيء بعد اهل الثناء والمجد احق ما قال العبد
وكلنا لك عبد اللهم لا مانع لما اعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد رواه مسلم
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ اوٹہاتی سر اپنا رکوع سی کہتی یا الٰہی ای پروردگار ہماری
واسطی تیری ہی تعریف آسمانوں بہر اور زمین بہر اور بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ چاہی تو کسی چیز پیچہی آسمانوں و زمین کے ای لائق تعریف اور بزرگی کی لائق تر ہی
اوس چیز سی کہ کہا بندی نی یعنی حضرت نی یا سب بندے دنیا کی اور سب ہم تیری ہی بندہ ہین یا الٰہی نہین کوئی روکنی والا اوس چیز کو کہ دی تو نی
اور نہین کوئی دینی والا اوس چیز کو کہ منع کیا تو نی اور نہین نفع دیتی دولتمند کو عذاب تیری سی دولتمندی روایت کی یہہ مسلم نی **وعن**
رفاعة بن رافع قال كنا نصلي وراء النبي صلى الله عليه وسلم فلما رفع راسه من الركعة قال
سمع الله لمن حمده فقال رجل وراءه ربنا ولك الحمد حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه فلما انصرف قال
من المتكلم انفا قال انا قال رايت بضعة وثلثين ملكا يبتدرونها ايهم يكتبها اول رواه البخاري اور روایت
ہی رفاعہ بن رافع سی کہ کہا تہی ہم نماز پڑہتی پیچہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جب اوٹہاتی سر اپنا رکوع سی کہتی سنا اللہ نی واسطی اوسکی
کہ تعریف کی اوسکی پس کہا ایک شخص نی کہ تہا پیچہی حضرت کی ای رب ہماری اور تیری ہی لیے تعریف ہی تعریف بہت پاک یعنی آمیزش شرک وریا سے
برکت کی گئی او سمین یعنی ساتہہ کثرت اور اخلاص و حضور کی پس جب پہری حضرت نماز سی فرمایا کون تہا بولنی والا اب یعنی ان کلموں کا پڑہنی والا کہا اس
شخص نی کہ مین تہا فرمایا کہ دیکہا مینی کتنی اور تیس فرشتی ہین کہ جلدی کرتی ہین کون سا اونمین سی لکہی ثواب ان کلموں کا پہلی روایت کی یہہ بخاری
نے **الفصل الثاني** فصل دوسری **عن ابي مسعود الانصاري** قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لا تجزئ صلوة الرجل حتى يقيم ظهره في الركوع والسجود رواه ابو داود والترمذي والنسائي وابن
ماجة والدارمي وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کفایت کرتی اور قبول نہین ہوتی نماز آدمی کی یہان تک سیدہی کری پیٹہہ اپنی رکوع مین اور سجدہ مین روایت
کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** شرح منیۃ المصلے

مین لکھا ہی کہ تعدیل ارکان کی یعنی رکوع سجود مین آسنا ٹہیرنا کہ سب اعضا اپنی ٹہکانی پر آجاوین فرض ہی نزدیک ابو یوسف کی اور تینون اماموں کی پر حسب اسحدیث کی اور ادنی مقدار اوسکی بقدر ایک تسبیح کی ہی اور واجب ہی نزدیک ابو حنیفہ اور محمد رح کی پھر کہا شرح منیہ مین کہ اسیطرح قومہ رکوع سی اور جلسہ دونون سجدونمین اور طمانیت سب مین فرض ہین نزدیک ابی یوسف کی اور نزدیک امام اعظم اور امام محمد رح کی سنت ہین اور ابن ہمام نی کہا ہی لائق ہی کہ ہر دوی قومہ اور جلسہ واجب ہو ع ؛ **وعن** عقبۃ بن عامر قال لما نزلت فسبح باسم ربک العظیم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلوھا فی رکوعکم فلما نزلت سبح اسم ربک الاعلی قال اجعلوھا فی سجودکم رواہ ابوداود وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا جب اتری یہہ آیت پس پاکی بیان کر نام پروردگار اپنی بڑی کی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کرو تم مضمون اس آیۃ کا رکوع اپنی مین یعنی کہو سبحان ربی العظیم پھر جب اتری یہہ آیۃ پاکی بیان کر نام پروردگار اپنی بلند کی فرمایا کرو تم مضمون اسکا سجدی اپنی مین یعنی پڑہو سبحان ربی الاعلی روایت کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی **وعن** عون بن عبد اللہ عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رکع احدکم فقال فی رکوعہ سبحان ربی العظیم ثلث مرات فقد تم رکوعہ وذلک ادناہ واذا سجد فقال فی سجودہ سبحان ربی الاعلی ثلث مرات فقد تم سجودہ وذلک ادناہ رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ وقال الترمذی لیس اسنادہ بمتصل لان عونا لم یلق ابن مسعود اور روایت ہی عون بن عبد اللہ سی اوسنی نقل کی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ رکوع کری ایک تمہارا پس کہی رکوع اپنی مین سبحان ربی العظیم تین بار پس تحقیق پورا ہوا رکوع اوسکا اور یہہ ہی ادنا درجہ اوسکا اور جسوقت کہ سجدہ کری پس کہی سجدی اپنی مین پاک ہی پروردگار میرا بلند تین بار پس تحقیق پورا ہوا سجدہ اوسکا اور یہہ ادنی درجہ اوسکا ہی روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی نہین ہی سند اسکی متصل سو اسطی کہ تحقیق عون نی نہین ملاقات کی ابن مسعود سی **ف** یعنے ادنی درجہ کمال سنت کا تین بار ہی و الا اصل سنت ایکبار مین بہی ادا ہو جاتی ہی اور اوسط درجہ کمال کا پانچ بار ہی اور اعلی درجہ سات بار اور نہایت کمال کی کچہہ حد نہین اور بعضون نی دس تک کہا ہی اور بعضون نی قریب مقدار قیام کی لیکن امام کو رعایت مقتدیون کی لازم ہی اور ساتہہ حدیث منقطع کی دلیل پکڑنا ضرر نہین رکہتا اس لیے کہ اوسپر عمل کرنا فضائل اعمال مین جائز ہی اجماعا شرح ع ؛ **وعن** حذیفۃ انہ صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان یقول فی رکوعہ سبحان ربی العظیم وفی سجودہ سبحان ربی الاعلی وما اتی علی آیۃ رحمۃ الا وقف وسال وما اتی علی آیۃ عذاب الا وقف وتعوذ رواہ الترمذی وابو داود والدارمی وروی النسائی وابن ماجۃ الی قولہ الاعلی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہی حذیفہ سی کہ اونہون نی نماز پڑہی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہی حضرت کہتی رکوع اپنی مین سبحان ربی العظیم اور سجدی مین سبحان ربی الاعلی اور نہین آتی تہی کسی آیۃ رحمت پر مگر کہ ٹہیرتے اور مانگتی دعا اور نہین آتی کسی آیۃ عذاب کی پر مگر کہ ٹہیرتی اور پناہ مانگتی عذاب سی روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور دارمی نی اور روایت کی نسائی اور ابن ماجہ نی قول اوسکی الاعلی تک اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** حمل کیا ہی اسحدیث کو علما ہمارے نی اور مالکیہ نی اسپر کہ یہہ نماز حضرت کی نفل تہی اس لیے کہ وہ جائز نہین کہتی ہین پناہ مانگنی اور دعا مانگنی درمیان قراءۃ کی نماز فرض مین اور ممکن ہی حمل اسکا جواز پر کہ کبہی حضرت نی بیان

جواز کی لیے ہوں بیے کیا ہو فرضوں مین اور لکہا ہی شیخ جزری نی کہ یہہ حدیث مسلم نی بہی روایت کی ہی پس اسکو حسابین نہ لانا تہا بلکہ صحاح
مین لانا مولف نی ٭ ع ٭

الفصل الثالث تیسری فصل ہی

عن عوف بن مالك قال قمت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما ركع مكث قدر سورة البقرة ويقول في ركوعه سبحان ذي الجبروت والملكوت والكبرياء والعظمة رواه النسائي روایت ہی عوف بن مالک سے کہ کہا نماز پڑہی مینی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جبکہ رکوع کیا ٹہیری بقدر سورہ بقرہ کی اور کہتی تہی رکوع اپنی مین پاک ہی صاحب قہر اور بادشاہت کا اور کبریائی اور بزرگی کا روایت کی یہہ نسائی نی ف یہہ نماز تہجد کی تہی اور بعضون نی کہا ہی کہ نماز کسوف کی تہی ٭ ح ٭ وعن ابن جبير قال سمعت انس بن مالك يقول ما صليت وراء احد بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم اشبه صلوة بصلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم من هذا الفتى يعني عمر بن عبد العزيز قال فحزرنا ركوعه عشر تسبيحات وسجوده عشر تسبيحات رواه ابو داود والنسائي اور روایت ہی ابن جبیر سی کہ کہا سنا مینی انس بن مالک سی کہ کہتی تہی نہین پڑہی مینی نماز پیچہی کسیکی بعد وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ بہت مشابہہ ہو نماز مین ساتہہ نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نوجوان سی یعنی عمر بن عبد العزیز سی کہا ابن جبیر نی کہا انس نی پس اندازہ کیا ہمنی حضرت کی رکوع کا یا عمر کی رکوع کا دس تسبیحین اور سجود اونکی کا دس تسبیحین روایت کی یہہ ابو داود اور نسائی نی ف یعنی جتنی دیر مین کہ وہ رکوع کرتی یا سجدہ کرتی اوتنی دیر مین ہم دس تسبیحین پڑہ لیتی تہی پس وہ بہی دس تسبیحین پڑہتی ہون گی یا کم یا زیادہ ٭ ح ٭ وعن شقيق قال ان حذيفة راى رجلا لا يتم ركوعه ولا سجوده فلما قضى صلوته دعاه فقال له حذيفة ما صليت قال واحسبه قال ولو مت مت على غير الفطرة التي فطر الله محمدا صلى الله عليه وسلم رواه البخاري اور روایت ہی شقیق سی کہ کہا تحقیق حذیفہ نی دیکہا ایک شخص کو کہ نہین پورا کرتا رکوع اپنا اور نہ سجدہ اپنا پس جب پڑہ چکا وہ نماز اپنی بلایا اوسکو اور کہا اوسکو حذیفہ نی نہین نماز پڑہی تو نی یعنی پوری کہا شقیق نی اور گمان کرتا ہون حذیفہ کو کہ اوس شخص کو یہہ بہی کہا اور اگر مری یعنی بغیر توبہ کی ایسی نماز سی تو مریگا اوپر غیر فطرۃ کی یعنی غیر طریقہ اسلام کی وہ طریقہ کہ پیدا کیا اللہ تعالی نی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی کافر مریگا روایت کی یہہ بخاری نی ف وہ شخص رکوع اور سجود کا کوئی واجب ترک کرتا تہا اوسپر مبالغۃً اور تشدیداً فرمایا کہ جب نماز پوری نہوئی تو گویا بالکل ہی نہوئی پس جو کوئی ترک کرتا ہی نماز قصداً وہ کافر ہوتا ہی نزدیک اکثر صحابہ اور تابعین کی اور نزدیک اکثرون کی جب کافر ہوتا ہی کہ حلال جانکر ترک کری غرض کہ بہر نوع اسکی وعید مین تامل کری اور رکوع و سجود اچہی طرح کیا کری اسکی ترک کو سہل نجانی ٭ ع ٭ ح ٭ وعن ابي قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه اسوء الناس سرقة الذي يسرق من صلوته قالوا يا رسول الله وكيف يسرق من صلوته قال لا يتم ركوعها ولا سجودها رواه احمد اور روایت ہے ابی قتادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت برا لوگونمین باعتبار چرانی کی وہ شخص ہے کہ چوری کری نماز اپنی مین عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ اور کیونکر چراتا ہی نماز اپنی سی فرمایا نہ پورا کری رکوع نماز کا اور نہ سجدہ اوسکا روایت کی یہہ احمد نی ف چور نماز کا مال کی چور سی برا اس لیے ہے کہ مال کا چرانی والا دنیا مین اوس سے فائدہ اوٹہاتا ہی اور بخشوا لیتا ہی اوسکی مالک سے یا کاٹی جاتی ہین ہاتہہ اوسکی پس نجات پاتا ہی عذاب سے آخرت مین بخلاف اس چور کی کہ وہ چراتا ہی حق نفس اپنی کا ثواب سے اور بدل کرتا ہی اوس سے عذاب کو اور ہاتہہ

کچھ لکھا نہیں سوا ضرر کی ؛ ع : وعن النعمان بن مرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ماترون فی الشارب والزانی والسارق وذلک قبل ان تنزل فیہم الحدود قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ھن فواحش وفیھن عقوبۃ واسوء السرقۃ الذی یسرق من صلوتہ قالوا وکیف یسرق من صلوتہ یارسول اللہ قال لا یتم رکوعہا ولا سجودھا رواہ مالک وروی الدارمی نحوہ اور روایت ہی نعمان بن مرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ کیا گمان کرتی ہو بیچ حق شراب پینی والی کی اور زنا کرنی والی کی اور چوری کرنی والی کی یعنی گناہ انکا کسقدر ہی اور یہہ پوچھنا پہلی نازل ہونی حدون کی تہا کہا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی کہا کہ یہہ بین گناہ کبیرہ اور انمین ہی سزا اور بہت برےچور سےچوری اوسکی ہی کہ چراوی نماز اپنی مین سی کہا صحابہ نی اور کسطرح چراوی نماز اپنی مین سے ای رسول خدا کی فرمایا نہ پورا کری رکوع اوسکا اور نہ سجدہ اوسکا روایت کی یہہ مالک نی اور روایت کی دارمی نی مانند اسکی ف لفظ ترون بضم ت زبر سی ہی یعنی اوسکی یہہ ہین کہ کیا اعتقاد کرتی ہو اور ایک نسخہ مین ت کی پیش سی ہی معنی اوسکی یہہ ہین کہ کیا گمان کرتی ہو اور یہہ پہلی نازل ہونی حدون کے تہا یہہ راوی نی بیان کیا وجہ سوال کو کہ حضرت نی یہہ سوال پہلی ورنی حدون کی کیا تہا کہ جب تک لی ان افعالکی اچھی طرح نہ معلوم تہے اور بعد اترنی حدون کی شک نہ انکی برائی مین ؛ ح : باب السجود وفضلہ باب ہے بیچ بیان کیفیت سجدہ کرنی کے اور بزرگی اوسکی کی ف معنی سجدہ کی لغۃ مین ہین سر زمین پر رکہنا اور عاجزی کرنی اور شرع مین معنی اسکی یہہ ہین کہ سر زمین پر رکہنا اور بروجہ مخصوص کے ؛ ح : الفصل الاول فصل پہلی عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اسجد علی سبعۃ اعظم علی الجبھۃ والیدین والرکبتین واطراف القدمین ولا نکفت الثیاب ولا الشعر متفق علیہ روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حکم کیا گیا ہون مین یہہ کہ سجدہ کرون مین سات ہڈیون پر پیشانی پر اور دونو ہاتہون پر اور گہٹنون پر اور پنجون پر دونو قدمون کی اور نہ اکٹھا کرین ہم کپڑونکو اور نہ بالون کو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف سجدہ کرون مین سات ہڈیون پر یعنی سجدہ کی وقت یہہ سب زمین پر رکہون اور اکثر اماموںکا مذہب یہ ہے کہ سجدہ پیشانی اور ناک سی دونون سی کری بغیر اسکی سجدہ روا نہین ہوتا اور امام ابو حنیفہ اور صاحبین کی نزدیک اگر پیشانی سی فقط کری جائز ہے لیکن مکروہ ہی بغیر عذر کی اور اگر ناک سی فقط کری تو صاحبین اور شافعی کی نزدیک جائز نہین مگر جبکہ پیشانی مین عذر ہو تو ناک سی جائز ہی اور امام ابو حنیفہ سی دو روایتین ہین ایک روایت مین جائز نہین اور ایک روایت مین جائز سی لیکن مکروہ اور رکہنا قدمونکا سجدی مین ضرور ہی اگر دونو پانو سجدے مین اوٹہالی تو نماز فاسد ہوتی ہی اور اگر ایک اوٹہالی تو مکروہ ہی اور سجدے مین فرض ہی رکہنا اونگلی قدم کا طرف قبلہ کی اگرچہ ایک ہو اور اگر نہ رکہی تو نہین جائز اور لوگ اس سی ہین غافل کذا فی الدر المختار اور ردالمختار مین ذکر کیا ہی کہ فرض ہی سجدہ کرنا ساتھ پیشانی کی اور دونون قدمون کی اور رکہنا ایک انگلی کا دونون قدمون مین سے شرط ہی اور رکہنا ہاتہونکا اور زانو کا سنت ہی نزدیک حنفیہ اور شافعیہ کی اور نہ اکٹھا کرین کپڑون کو یعنی سجدے مین جاتی وقت کپڑی سمیٹین تا خاک آلودہ نہون اسے یہ بھی منع فرمایا بغیر اس غرض کی یون ہی سمیٹین یا دامن باندہ لین یہہ بہی منع ہی اور اکٹہا کرنا بالونکا یہہ ہے کہ جمع کر کر دستار وغیرہ مین رکہ لی یہہ بہی مکروہ ہی چاہی یون ہی چہوڑ دی رکہی تا وہ بہی سجدہ کرین ؛ ع ح : وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتدلوا فی السجود ولا یبسط احدکم ذراعیہ انبساط الکلب متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نی کہ ٹہیرو تم سجدے میں اور نہ بچھاوے ایک تمہارا دونوں ہاتہہ اپنے مانند بچھانے کتے کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر یہہ ہے کہ مراد
اعتدال سے طمانینہ ہے یعنی خاطر جمعی سے سجدے میں ٹہیرنا اور طیبی نے کہا ہے کہ مراد اعتدال سے سجدہ میں یہہ ہے کہ ہموارہ رکہے پیٹہہ اور زمین
پر رکہے دونوں ہاتہہ اور اوٹہائے رکہے زمین سے دونوں کہنیاں اپنی اور الگ رکہے پیٹ کو رانوں سے ؛ ح ؛ **وعن** البراء بن عازب قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سجدت فضع كفيك وارفع مرفقيك رواه مسلم اور روایت
ہے براء بن عازب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ سجدہ کرے تو پس رکہہ زمین پر دونوں ہاتہہ اپنے اور بلند کر دونوں کہنیاں
اپنی روایت کی یہہ مسلم نے **ف** سجدے میں ہاتہہ زمین پر کانوں کے سامنے رکہے اور انگلیاں ملی رکہے اور ہاتہہ کہلے رکہے کپڑے سے ڈہکنے کروہ ہیں اور بلند کر کہنیاں
یعنے زمین سے یا دونوں پہلوؤں سے یہہ حکم خاص مردوں ہی کے لیے ہے عورتوں کو چاہیے کہ کہنیاں زمین پر رکہیں اور پہلوؤں سے ملی رکہیں
کہ ستر اسمیں خوب ہوتا ہے ؛ ح ؛ **وعن** ميمونة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا سجد جافى بين يديه حتى
لو ان بهمة ارادت ان تمر تحت يديه مرت هذا لفظ ابي داود كما صرح في شرح السنة باسناده
ولمسلم بمعناه قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا سجد لو شاءت بهمة ان تمر
بين يديه لمرت اور روایت ہے میمونہ سے کہ کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ سجدہ کرتے فرق سے رکہتے دونوں ہاتہہ
اپنے یہاں تک کہ اگر بچہ بکری کا چاہتا گذرنا بیچ ہاتوں اون کے تو گذر جاتا یہہ لفظ ابو داود کے ہیں جیسا کہ خود بیان کیا بغوی نے شرح السنۃ
میں ساتہہ اسناد اپنے کے اور مسلم میں معنی اسکے ہیں یعنی لفظ اوسکے اور ہیں کہ وہ یہہ ہیں کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت سجدہ کرتے اگر چاہتا
بچہ بکری کا گذرنا آگے ہاتوں اونکے کے البتہ گذر جاتا **ف** فرق سے رکہتے دونوں ہاتہہ اپنے یعنی دونوں بازو پہلو سے اور پیٹ ران سے الگ
رکہتے اور بکری کا بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو اوسکو سخلہ کہتے ہیں اور جب ذرا بڑا ہوتا ہے اور راہ چلنے لگتا ہے تو اوسکو بہمہ کہتے ہیں اور یہہ لفظ ابو داود
کے ہیں مقصود مولف کا اعتراض کرنا ہے صاحب مصابیح پر کہ الفاظ ابو داود کو پہلی فصل میں لانا مناسب نہ تہا کیونکہ اوسمیں شیخین ہی کی روایتیں
ہوتی ہیں ؛ ح ؛ **وعن** عبد الله بن مالك ابن بحينة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا سجد
فرج بين يديه حتى يبدو بياض ابطيه متفق عليه اور روایت ہے عبد اللہ بن مالک ابن بحینہ سے کہ کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت
کہ سجدہ کرتے کہولتے ہاتہہ اپنے یہاں تلک کہ ظاہر ہوتی سفیدی بغلوں اونکی کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** بحینہ نام عبد اللہ کی ماں کا ہے
اور مالک باپ عبد اللہ کا ہے اسی لیے مالک کو ساتہہ تنوین کے پڑہتے ہیں اور الف درمیان مالک اور ابن کے ثابت رکہتے ہیں تا نجانیں لوگ کہ مالک بیٹا
بحینہ کا ہے بلکہ عبد اللہ ہی کی دونوں صفتیں ہیں ابن مالک بہی اور ابن بحینہ بہی اور ظاہر یہہ ہے کہ جس نماز میں کہ عبد اللہ نے حضرت کو دیکہا اوسمیں
بدن مبارک پر کپڑا نہ تہا یا مراد یہہ ہے کہ جگہہ بغل کی معلوم ہوتی تہی اور سفیدی بغلوں کی اس لیے کہی کہ بغلیں حضرت کی سفید تہیں جیسا کہ تمام
بدن تہا کہ مکدر اور سیاہ نہ تہیں جیسے کہ اور لوگوں کی ہوتی ہیں ؛ ح ؛ **وعن** ابي هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم
يقول في سجوده اللهم اغفر لي ذنبي كله دقه وجله واوله واخره وعلانيته وسره رواه مسلم اور روایت ہے ابو
ہریرہ سے کہ کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے سجدے اپنے میں یا الہی بخش میرے لیے گناہ میرے سب چہوٹے اور بڑے اور پہلے اور پچہلے اور ظاہر اور
چہپے روایت کی یہہ مسلم نے **ف** یعنے کبہی یہہ دعا پڑہتے تہے یہہ احتمال ہے کہ تسبیح کے ساتہہ پڑہتے ہوں یا بدون اوسکے اور چہپے گناہوں
سے وہ مراد ہیں کہ لوگوں سے چہپے ہوتے ہیں ورنہ اللہ تعالی کے آگے دونوں برابر ہیں یعلم السر واخفی یعنی جانتا ہے وہ پوشیدہ اور بہت پوشیدہ کو

ع: وعن عائشۃ قالت فقدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ من الفراش فالتمستہ
فوقعت یدای علی بطن قدمیہ وھو فی المسجد وھما منصوبتان وھو یقول اللھم انی اعوذ برضاک
من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک رواہ مسلم
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہ پایا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات بچھونی پر پس ڈھونڈا مینی اونکو پس جا پہنچی ہاتھہ میری حضرت کی
قدمون پر اوس حالمین کہ وہ سجدہ مین تھے اور دونون قدم کہڑی تہی اور وہ کہتی تہی یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ رضامندی تیری کی غضب
تیری سی یعنی اون افعال سی کہ لازم کری غصہ کو مجہپر یا میری امت پر اور ساتہہ عافیت تیری کی عذاب تیری سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری تجہسے
یعنی ساتہہ رحمت تیری کی قہر تیری سی نہین گن سکتا مین تعریف تجہپر تو ویسا ہی ہے کہ جیسی تعریف کی تونی اوپر ذات اپنی کی روایت کی یہہ مسلم نی
ف اعوذ بک منک حاصل پہلی فقرونکا ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ عورت کی چہونی سی وضو مرد کا نہین ٹوٹتا جیسیکہ مذہب ہمارا ہی اور نہین گن سکتا
مین تعریف تجہپر یعنی طاقت نہین رکہتا کہ تیری تعریف کر سکون جیسا کہ تو مستحق ہی اوسکا تو ویسا ہی ہی جیسیکہ تعریف کی تونی اپنی ذات پر یعنی اس آیۃ مین
فللہ الحمد رب السموات ورب الارض رب العالمین ولہ الکبریاء فی السموات والارض وھو العزیز الحکیم یعنی اللہ ہی کی لیی سب تعریف ہی کہ وہ پروردگار آسمانونکا
اور پروردگار زمین کا ہی پروردگار عالمونکا اور اوسکی لیی ہی بزرگی آسمانونمین اور زمین مین اور وہ غالب دانا ہی ع: وعن
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرب ما یکون العبد من ربہ وھو ساجد فاکثروا الدعاء
رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت نزدیک ہوتا بندی کا اپنی رب سے متحقق ہی احسان
کہ وہ سجدہ مین ہوتا ہی پس بہت کرو دعا روایت کی یہہ مسلم نی ف اللہ تعالی ہر حال بندی سی نزدیک ہے اور سجدہ مین سب سے زیادہ نزدیک
ہوتا ہی یعنی راضی ہوتا ہی بندی سی اور دعا قبول کرتا ہی اسی لیی حکم دعا کا فرمایا ع: وعنہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اذا قرأ ابن ادم السجدۃ فسجد اعتزل الشیطان یبکی یقول یا ویلتی امر ابن ادم بالسجود
فسجد فلہ الجنۃ وامرت بالسجود فابیت فلی النار رواہ مسلم اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جسوقت کہ پڑہتا ہی بیٹا آدم کا آیۃ سجدی کی پہر سجدہ کرتا ہی یعنی پڑہنی والا یا سننی والا ایکطرف ہوجاتا ہی شیطان روتا ہوا کہتا ہی ای
مصیبت مجہی حکم کیا گیا بیٹا آدم کا ساتہہ سجدہ کے پس سجدہ کیا پس اوسکو بہشت ہی اور حکم کیا گیا مین ساتہہ سجدہ کی پس نا فرمانی کی مینی پس میری لیی آگ ہی
روایت کی یہہ مسلم نی وعن ربیعۃ بن کعب قال کنت ابیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتیتہ بوضوئہ
وحاجتہ فقال لی سل فقلت اسألک مرافقتک فی الجنۃ قال او غیر ذلک قلت ھو ذاک قال
فاعنی علی نفسک بکثرۃ السجود رواہ مسلم اور روایت ہی ربیعہ بن کعب سے کہا تہا مین کہ رات گذارتا تہا مین ساتہہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس لاتا مین حضرت کی پاس پانی وضو کا اور حاجت اونکی یعنی مسواک اور مصلی وغیرہ پس کہا مجکو مانگ یعنی جو چاہ
خیر دنیا اور آخرت کی پس کہا مینی مانگتا ہون آپکی رفاقت بہشت مین کہا یا سوا اسکی یعنی سوال تیرا یہی ہی یا سوا اسکی اور یعنی یہہ مرتبہ کہ تو
چاہتا ہی بہت بڑا ہی کچہہ اور چاہ کہا مینی مطلب میرا یہی ہی کہ عرض کیا مینی فرمایا پس مدد کر میری اوپر ذات اپنی کی ساتہہ بہت کرنی
سجدونکی روایت کی یہہ مسلم نی ف پس فرمایا آنحضرت نی یہہ بسبب خوش ہونی کی فرمایا یہہ مقام مکافاۃ کی یعنی بدلی مین خدمت کی اور
پس مدد کر میری یعنی اگر مصر ہی تو یہہ حصول اس مطلب کے تو مدد کر میری اوپر حصول مطلب اپنی کی ساتہہ بہت کرنی سجدونکی یعنی بسبب نماز پڑہنی اور

دعا کرنے کی تجید و تمہین قابل اس مرتبہ کا ہوگا یعنی مین دعا کرتا ہون اور حاصل ہونی شفا تیرہ مین کوشش کرتا ہون بشرطیکہ جو کچھ فرماؤن تو بہی اسپر عمل کرے کرماء حاصل ہونی شفا اور تدبیر کارکی یہی ہی ؎ فتح قفل رجہ کلید ست ای عزیز ؛ جنبش از دست تو می خواہند تیز ؛ اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ خدمت بزرگون کی اور راضی کرنا انکو موجب ہوتا ہے حصول کرامت کا ہی خصوصًا رضای شیدکائنات کی کہ خلاصہ موجودات ہین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ واصحابہ اور ہمین تنبیہ ہی اسپر کہ طالب صادق کو چاہیے کہ سوای نعمتوں آخرۃ کی کہ باقی اور دائم ہی نرکہی اور طرف لذتون دنیای فانی کی التفات نکری لیکن شرط یہہ ہے کہ بندگی مین اپنی طرف سی قصور نکری نری ہوس اور آرزو و اکتفا نہین کرنی کہ بیکار بیٹہنا اور آرزو رکہنی لوہاسرد کوٹنا ہی ؎ کار کن کار بگذر از گفتار ؛ کاندرین راہ کار دارد کار ؛ ح ع ؛ وَعَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ اَعْمَلُهٗ يُدْخِلُنِي اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ فَسَكَتَ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَسَكَتَ ثُمَّ سَاَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ سَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ لِلّٰهِ فَاِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيْئَةً قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ لِيْ مِثْلَ مَا قَالَ لِيْ ثَوْبَانُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی معدان بن طلحہ سی کہ کہا ملاقات کے مینی ثوبان سی کہ جیلہ آزاد تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا مینی خبر دو مجکو ساتہہ ایک عمل کی کہ کرون مین اوسکو تا داخل کری مجکو اللہ بسبب اوسکی بہشت مین پس چپ رہا پہر پوچہا مینی اوسکو پس چپ رہا پہر پوچہا مینی دوسری تیسری بار پس کہا پوچہا تہا مینی یہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا لازم کر اپنی پر بہت سجدے کرنی واسطی خدا کی پس تحقیق تو نہین سجدہ کری گا واسطی اللہ کو کوئی سجدہ مگر بلند کری گا تجکو اللہ بسبب اوسکی باعتبار درجہ کی اور دور کری گا تجسی بسبب اوسکی گناہ کہا معدان نی پہر ملاقات کی مینی ابو درداسی پس پوچہا مینی اونسی پس کہا واسطی میری مانند اوس چیز کی کہ کہا مجہسی ثوبان نی روایت کی یہہ مسلم نی ف ثوبان نی دوبار مین جواب ندیا تا رغبت اور شوق سائل کو زیادہ ہوا اور مراد سجدہ ولنسی سجدی نماز کی ہین یا ملاوت کے یا شکر کی ح ع ؛ الْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَاِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی وائل بن حجر سی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جسوقت کہ ارادہ کرتی سجدہ کرنی کا رکہتی دونون گہٹنی اپنی پہلی ہاتون اپنی سی اور جسوقت کہ ارادہ اوٹہنی کا کرتی اوٹہاتی دونو ہاتہہ اپنی پہلی گہٹنون اپنی سی روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف یہی قول ہی ابوحنیفہ اور شافعی کا اور ایک روایت ابوداود کے مین آیا ہی کہ اوٹہتی تہی حضرت گہٹنون اپنی پر اور ٹیکتی تہی ہاتہہ اپنی ران اپنی پر اور لکہا ہی علمانی کہ رکہنا اعضا سجدہ کا زمین پر باعتبار قرب کے ہی کہ جو عضو زمین سی نزدیک تر ہی رکہنا اوسکا پہلی ہی اور اوٹہاتی ہین برخلاف اسکی اور بیچ رکہنی پیشانی اور ناک کی ترتیب نہین کہ دونون بیچ حکم ایک عضو کی ہین اور نزدیک بعضون کی ناک پہلی رکہی کہ نزدیک تر ہی ساتہہ زمین کے اور شمنی رحمہ نی کہا ہی کہ اگر دشوار ہو رکہنا زانو کا پہلی ہاتہہ کی بسبب کسی عذر کی مانند موزہ وغیرہ کی تو رکہی ہاتہہ پہلی زانو کی ح ع ؛ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيْرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ قَالَ اَبُوْسُلَيْمَانَ الْخَطَّابِيُّ حَدِيْثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَثْبَتُ مِنْ هٰذَا وَقِيْلَ هٰذَا مَنْسُوْخٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ سجدہ کری ایک تمہارا پس نہ بیٹہی جیسا بیٹہتا ہی اونٹ

اور چاہی کہ رکہی دونون ہاتہہ اپنی پہلی زانوؤن سی روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی اور دارمی نی کہا ابوسلیمان خطابی نی کہ حدیث وائل
بن حجر کی بہت ثابت ہی اس حدیث سی اور کہا گیا یہہ حدیث منسوخ ہی **ف** نہ بیٹہی مانند بیٹہنی اونٹ کی یعنی گہٹنی نہ رکہی پہلی ہاتون کی جیسا کہ
اونٹ بیٹہتا ہی مشابہت دی اوسکو ساتہہ بیٹہنی اونٹ کی باوجودیکہ اونٹ رکہتا ہی ہاتہہ پہلی پانون کی اسلیی کہ گہٹنا آدمی کا پانو مین
ہوتا ہی اور گہٹنا جانور کا ہاتہہ مین پس جب گہٹنی پہلی رکہی تو مشابہ ہوا اونٹ کی بیٹہنی کی پس یہہ حدیث مخالف ہوئی حدیث اول کی کہ وہ
دلالت کرتی ہی اوپر رکہنی زانوؤن کی پہلی ہاتون کی اور درمیان اماموں کی بہی اختلاف ہی جمہور ائمہ اور ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد بن حنبل
عمل حدیث وائل بن حجر پر کہ پہلی گذری کرتی ہین کہ زانو پہلی ہاتون کی رکہتی ہین اور مالک اور اوزاعی اور ایک اور جماعہ علما کی عمل اس حدیث
ابوہریرہ پر کرتی ہین کہ ہاتہہ پہلی زانوؤن کی رکہتی ہین پس لکہا ہی علما نی کہ حدیث وائل کی صحیح تر اور مشہور تر ہی حدیث ابی ہریرہ کی سی اور ایک جماعہ
نی حفاظ سی اوسکو تصحیح کیا ہی اور ترجیح دیا ہی اور جب دو حدیثین مختلف آتی ہین تو عمل حدیث قوی تر اور صحیح تر پر کرتی ہین اور بعضون نی کہا ہی
کہ حدیث وائل کی ناسخ ہی حدیث ابی ہریرہ کی اور بیچ صحیح ابن خزیمہ کی بہی آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ مین جاتی تہی تو ابتدا کرتی تہی ساتہہ
گہٹنون کی پس نہین دونو وجہہ پر اشارہ کی مولف نی ساتہہ قول اپنی کی قال ابوسلیمان آخر تک ۱۲ ع ح **وعن** ابن عباس قال کان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول بین السجدتین اللھم اغفر لی وارحمنی واھدنی وعافنی
وارزقنی رواہ ابوداود والترمذی اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتی درمیان بین دونو سجدون کی یا الہی
بخش مجکو اور رحم کر مجپر اور ہدایت کر مجکو اور عافیت سے رکہہ مجکو یعنی بلیات دارین اور امراض ظاہر اور باطن سے اور روزی دی مجکو روایت کی
یہہ ابوداود اور ترمذی نی **وعن** حذیفۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول بین السجدتین رب اغفر لی
رواہ النسائی والدارمی اور روایت ہی حذیفہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی کہتی درمیان دونو سجدون کی اے رب میرے بخش مجکو روایت
کی یہہ نسائی اور دارمی نی **ف** ابن ماجہ کی روایت مین اس کلمہ کو تین بار کہنا آیا ہی ۱۲

الفصل الثالث
فصل تیسری

عن عبد الرحمن بن شبل قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نقرۃ الغراب وافتراش
السبع وان یوطن الرجل المکان فی المسجد کما یوطن البعیر رواہ ابوداود والنسائی والدارمی
روایت ہی عبد الرحمن بن شبل سی کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ٹہونگ مارنی کوّی کی سی اور بچہا دینی درندی کیسی اور یہہ کہ جگہہ مقرر
کر رکہی آدمی مسجد مین جیسا کہ مقرر کرتا ہی اونٹ روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی اور دارمی نی **ف** یعنی سجدی سی سر جلد نہ اوٹہا لیا کری جیسا کہ
کوّا دانا اوٹہانیکی وقت جلد سی چونچ زمین پر مار کر دانا اوٹہا لیتا ہی اور سجدی کی وقت اپنی زمین پر نہ بچہا دی جیسا کہ درندی جانور ہاتہہ بچہا کر
بیٹہتی ہین مثل کتی بہیڑیی وغیرہ کی اور مسجد مین نماز کی لیی ایک جاہی نہ مقرر کری کہ اپنی سوا کسی کو وہان نہ بیٹہنی دی جیسی اونٹ ایک جاہی مقرر کر
لیتا ہی اور اونٹ وہان نہین بیٹہتا مسجد جگہہ سب مسلمانون کی ہی اپنی لیی ایک مکان خاص مقرر کرنا اور اورون کو اوس سی منع کرنا مکروہ اور ممنوع ہی
اور حلوانی رح سے منقول ہی کہ ہماری علما کی نزدیک مکروہ ہی یہہ کہ بڑی مسجد مین مکان معین کر اوس مین نماز پڑہی اسلیی کہ عبادت عادت ہو جاتی
ہی اوسمین اور بہاری ہوتی ہی اوسکی غیر مین اور عبادت جب عادت ہو تو ترک کری اوسکو چنانچہ اسلیی مکروہ ہی روزہ ہمیشہ کا انتہی پس کہا جاتا
ہی اوسکا کہ مسجد مین جگہہ مقرر کری واسطی غرض فاسد کی ۱۲ ع ح **وعن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یا علی انی احب لک ما احب لنفسی واکرہ لک ما اکرہ لنفسی لا تقع بین السجدتین رواہ الترمذی اور روایت ہی علی سے کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای علی تحقیق مین دوست رکہتا ہون تیری لیے وہ چیز کہ دوست رکہتا ہون واسطی نفس اپنے کی اور مکروہ رکہتا ہون
تیری لیے وہ چیز کہ مکروہ رکہتا ہون واسطی نفس اپنی کی نہ اقعا کر درمیان دو سجدون کی روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** معنی اقعا کی یہہ ہین کہ
لگاوی آدمی سرین اپنی زمین سی اور کہڑا رکہی ران اور پنڈلیون کو اور رکہی ہاتہہ اپنی زمین پر مانند کتی کی قول صحیح معنی اقعا کی ہین یہی ہی اور بعضون
نے یہہ معنی کہی ہین کہ پنجی کہڑی کرکر ایڑیون پر درمیان سجدون کی بیٹہی اور اور یہی معنی اقعا کی علما نے کہی ہین غرضکہ یہہ مکروہ ہی سب
علما کی نزدیک ؛ ح ع ؛ **وعن** طلق بن علی الحنفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینظر اللہ
عز وجل الی صلوۃ عبد لا یقیم فیہا صلبہ بین خشوعہا وسجودہا رواہ احمد اور روایت ہی طلق بن علی حنفی سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین دیکہتا اللہ عزت والا اور بزرگی والا طرف نماز اوس بندی کی کہ نہین سیدہی کرتا اوسمین پیٹہہ اپنی وقت رکوع کی اور
سجدی کی روایت کی یہہ احمد نی **ف** یعنے نماز قبول نہین کرتا ہی اللہ وسکی کہ رکوع اور سجدی مین پیٹہہ اپنی سیدہی اور درست نہین رکہتا ح ع
وعن نافع ان ابن عمر کان یقول من وضع جبہتہ بالارض فلیضع کفیہ علی الذی
وضع علیہ جبہتہ ثم اذا رفع فلیرفعہما فان الیدین تسجدان کما یسجد الوجہ رواہ مالک اور روایت ہی نافع
سے یہہ کہ ابن عمر تہی کہتی جو شخص کہ رکہی پیشانی اپنی زمین پر یعنی سجدہ کری پس چاہیے کہ رکہی دونو ہاتہہ اپنی اوس جگہہ پر کہ رکہی ہی اوسپر
پیشانی اپنی پہر جسوقت اوٹہی پس اوٹہاوی دونو ہاتہون کو اسلیے کہ دونون ہاتہہ بہی سجدہ کرتی ہین جیسا کہ سجدہ کرتا ہی منہہ
روایت کی یہہ مالک نے **ف** رکہی دونو ہاتہہ اوس جگہہ پر کہ رکہی ہی اوسپر پیشانی اپنی یعنی ہاتہہ برابر پیشانی کی جگہہ کی کہی جیسکہ مختار ہمارے
نزدیک ہے نہ برابر مونڈہون کی جیسکہ مختار شافعی کا ہی یا معنی یہہ ہین کہ ہاتہہ بہی زمین پر اوسطرح رکہی کہ جسطرح پیشانی کہی ہی یعنی قبلہ رخ
؛ ع ح ؛ **باب التشہد** باب ہے بیچ بیان تشہد کی **ف** معنی شہادۃ کی ہین خبر سچ دینی کہ اوسمین دل ساتہہ زبان کی
موافق ہوا اور گواہی دی نی اور تشہد گواہ ہونا اور اظہار کرنا اوس علم کا کہ دل مین ہے اور شرع مین تشہد کہتی ہین اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمد
رسول اللہ کو اور ذکر کو کہ قعدہ نماز مین پڑہتی ہین یعنی التحیات کو تشہد اسلیے کہا کہ اوس مین کلمہ شہادتین کا بہی ہوتا ہی ؛ ح ؛ **الفصل**
الاول فصل پہلے **عن** ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قعد فی التشہد
وضع یدہ الیسرٰی علی رکبتہ الیسرٰی ووضع یدہ الیمنٰی علی رکبتہ الیمنٰی وعقد
ثلثۃ وخمسین واشار بالسبابۃ وفی روایۃ کان اذا جلس فی الصلوۃ وضع یدیہ علی رکبتیہ
ورفع اصبعہ الیمنٰی التی تلی الابہام یدعو بہا ویدہ الیسرٰی علی رکبتہ باسطہا علیہا رواہ مسلم
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بیٹہتی بیچ تشہد کی رکہتی بانیان ہاتہہ اپنا بائین گہٹنی اپنی پر اور رکہتے
داہنا ہاتہہ اپنا داہنی گہٹنی اپنی پر اور بند کرتی ہاتہہ ساتہہ گنتی ترپن کے اور اشارہ کرتی ساتہہ انگلی شہادت کی اور ایک روایت مین یون ہی کہ
کہ تہی جسوقت کہ بیٹہتی نماز مین رکہتی دونو ہاتہہ اپنی اوپر گہٹنون اپنی کی اور اوٹہاتی انگلی اپنی داہنی وہ جو نزدیک انگوٹہی کی ہی دعا مانگتی
ساتہہ اوسکی یعنی اشارہ وحدانیت کا کرتی ساتہہ اوسکی اور رکہتی بانیان ہاتہہ اپنا اوپر زانو اپنی کی کہلا ہوا اوسپر روایت کی یہہ مسلم نی **ف**
ہاتہہ کہلا ہوا قبلہ رخ قریب زانو کی یعنی ران پر رکہتی اور بند کرتی ہاتہہ ساتہہ گنتی ترپن کی یعنی اہل حساب گنتی کی وقت انگلیان
بند کرلی جاتی ہین اور ہر ایک کو واسطی عدد معین کی مقرر کیا ہی کہ اکائیون کی لیے یہان رکہی اور دہاکون کی لیے یہان اور سیکڑون

کی لیے یہان اور ہر اردو کی لیے یہان بس کہا راوی نی کہ حضرتؐ نی اشارہ کی لیے اسطرح انگلی بند کی جسطرح ترپن کی لیے بند کرتی ہین صورت
اوسکی یہہ ہے کہ بند کرلی چھنگلیا اور اوسکی پاسکی انگلی درمیچ کی انگلی اور اوانگلی شہادت کی کہلی رکہی اور رکہی انگوٹھی کی سر کو انگلی شہادت کی جڑ پر
امام شافعی نی اور امام احمد نی ایک روایت مین اسی حدیث پر عمل کیا ہی اور ایک عقد تسعین ہے یعنی نوی کی اوسکی صورت یہہ ہے کہ بند کری چھنگلیا اور
اوسکی پاسکی انگلی اور کہول انگلی شہادت کی اور رکہی سر انگوٹھی کا اوپر بیچ کی انگلی کی اور حلقہ کری نزدیک حنفیہ کی اور مختار مذہب امام احمد مین یہہ
ہے اور شافعی بہی بیچ قول قدیم کی ساتہہ اسکی قائل ہین اور یہہ حدیث مسلم کی عبد اللہ بن زبیر سی آگی مذکور ہو ویگا اور یہہ حدیث احمد اور ابوداود
کے سبہے وائل بن حجر سی آیا ہی اور نزدیک مالک کے بند کری سب انگلیان داہنی ہاتہہ کی اور کہلی رکہی انگلی شہادت کی اور بیچ بعضے حدیثون کی
اشارہ بغیر عقد کی بہی آیا ہی اور مختار بعضی حنفیہ کا بہی یہی ہی غالباً عمل آنحضرتؐ کا بہی مختلف تہا کبہی اسطرح اور کبہی اسطرح اور وجہ تطبیق کی
بیچ اکثر جگہون کی کہ روایت مختلف آئی ہین یہی ہی اور جاننا چاہیی کہ حنفیہ ملک ماوراء النہر اور ہندوستان کی نی اس عمل عقد اور اشارت کو ترک کیا
ہے اور متقدمین کرتی تہی اور انکی متاخرین مین اختلاف ظاہر ہوا ہی لیکن مختار نزدیک علماء حرمین کی اور اور شہرون عرب کے کرنا اوسکا ہی
اور شیخ ابن الہمام محقق حنفیہ کی نی کہا ہی کہ بیچ اول تشہد کی شہادتین تک ہاتہہ کہلا رکہی اور بیچ وقت تہلیل کی انگلیان بند کری اور اشارہ کری اور کہا
ہے کہ منع کرنا اشارہ کو خلاف روایت اور درایت کی ہی اور محیط مین لکہا ہی کہ اوٹہانا داہنی سبابہ کا نزدیک ابی حنیفہ اور محمد کی سنت ہی اور
اسیطرح ابویوسف سی روایت کیا گیا ہی اور علامہ نجم الدین زاہدی نی کہا کہ متفق ہین روایات اصحاب ہماری کی کہ یہہ سنت ہی بس جب ثابت ہی اتفاق
کا محدثین اور فقہا اور بہت صحابہ اور تابعین اور علماء کوفہ اور مدینہ کا کرنا اشارہ کا ہوا اور بہت حدیثین اور اقوال صحابہ کی اسمین وارد ہوئی ہون
تو عمل کرنا اوس پر اولی اور راجح ہی اور صورت اشارہ کی یہہ ہے کہ اوٹہاوی انگلی وقت کہنی الا اللہ کی نزدیک شافعیہ کی اور ہماری نزدیک اوٹہاوی
وقت کہنی لا الہ کی اور رکہدی نزدیک کہنی الا اللہ کی اور چاہیی کہ اشارہ اوپر کی جانب کری تا وہم نہ دلاوی جہت کا اور دعا مانگتی یعنی اشارہ
ساتہہ وحدانیۃ حق کی کری نزدیک کہنی لا الہ الا اللہ کی جیسا کہ مذکور ہوا اور ذکر کو دعا ہی کہتی ہین اسلیی کہ اوسکے بہی لائق انعام اور اکرام
کے ہوتا ہی شرح ع ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ يَدْعُوْ
وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَوَضَعَ اِبْهَامَهُ
عَلٰى اِصْبَعِهِ الْوُسْطٰى وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرٰى رُكْبَتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن زبیر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ بیٹہتی
بیچ نماز مین تشہد پڑہنی کو کہتی داہنا ہاتہہ اپنا اوپر داہنی ران اپنی کی اور بایان ہاتہہ اپنا اوپر بائین ران اپنی کی اور اشارہ کرتی ساتہہ انگلی شہادت اپنی کی اور رکہتی انگوٹہا اپنا اوپر
بیچ کی انگلی اپنی کی اور پکڑتی بائین ہاتہہ اپنی سی گہٹنا اپنا یعنی کبہی یون بہی کرتی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** ہماری مذہب مین اشاری کی
وقت اسیطرح حلقہ کرتی ہین اور شافعیہ کی ہان جیسی التحیات کی لیی بیٹہی اوسوقت سی حلقہ کری اور ہمارے نزدیک اشارہ کی وقت حلقہ کری ع ح
وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللهِ قَبْلَ عِبَادِهٖ
السَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى مِيْكَائِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا
بِوَجْهِهٖ قَالَ لَا تَقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَى اللهِ فَاِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ فَاِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ
لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ
عَلٰى عِبَادِ اللهِ الصّٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ اِذَا قَالَ ذٰلِكَ اَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ

وَالْاَرْضِ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ثُمَّ لْیَتَخَیَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَہٗ اِلَیْہِ فَیَدْعُوْہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا تہی ہم جسوقت کہ نماز پڑہتی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتی ہم یعنی بیچ بیٹہنی تشہد کی پہلی شروع ہونی اوسکی کی سلام ہے اللہ پر پہلی سلام پہنچنی کی اوپر بندون اوسکی کی سلام ہی جبرئیل پر سلام ہی میکائیل پر سلام ہی اوپر فلانی کی یعنی اور فرشتی پر فرشتون مین سے یا نبی پر انبیا مین سی پس یہہ کلمات عوض التحیات کی پڑہا کرتی تہی پس جبکہ پہری نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی فارغ ہوئی نماز سی متوجہ ہوئی ہمپر ساتہہ مونہہ اپنی کی یعنی نہ ساتہہ نری کلام کی فرمایا نکہو سلام اللہ پر اسلیی کہ اللہ خود سلام ہی یعنی سالم ہی سب نقصانون سی اور آفتون سی اور دیتا ہی سلامتی بندون کو آفات ظاہر اور باطن کی سی پس سلامتی اوسکی لیی ثابت ہی اور اوسی سے ہی اور دعا کرنی ساتہہ سلامتی کے اوسکی لیی چاہیی کہ جسکو احتیاج ہو اور خوف ہو نقصان کا پس جب بیٹھے ایک تمہارا نماز مین پس چاہیی کہ کہے بندگی سے کہنی کے یعنی جو کچہہ مونہہ سی پڑہتے ہین ورجہی بات منہ سے نکالتی ہین واسطے اللہ کے ہی اور بندگی بدن کی یعنی نماز وغیرہ اور بندگی مال کی یعنی زکوٰۃ وغیرہ یہہ بہی اللہ کے لیی ہی سلامتی ہی تمپر سب آفتون سی ای نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی سلام ہمپر یعنی جو کہ حاضر ہین قسم انسان اور ملائکہ اور جنات سی اور اوپر بندون نیک بخت اللہ کی پس تحقیق جب کہتا ہی یہہ دعا تمہاری پہنچتی ہی برکت اوسکی ہر بندی نیک کو کہ آسمان مین ہی اور زمین مین ہے بعد اوسکی ختم شہادتین پر کیا کہ خلاصہ کار اور اصل تمام اعمال کا ہی فرمایا گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود قابل بندگی کے سوائے اللہ کی اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ محمد بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی پہر چاہیی کہ اختیار کری دعا مین سی جو کہ خوش آوی اوسکو پس دعا مانگی اللہ سی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا ابن ملک نے کہ روایت کی گئی ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تو ثنا کی اللہ تعالی کی ساتہہ ان کلمات کے التحیات للہ والصلوات والطیبات پس فرمایا اللہ تعالی نی السلام علیک ایہا النبی ورحمت اللہ وبرکاتہ پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی علینا وعلی عباد اللہ الصالحین پس کہا جبرئیل نی اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ انتہی اور قید صالح کی اس لیی لگائی کہ سلام کرنا نہین لائق ہی مفسد کو اور بندہ صالح وہ ہی کہ قائم ہو ساتہہ حقوق اللہ تعالی کی اور بندون کی اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رح نی فرمایا ہی کہ صلاح ایک حالت ہی کہ زوال ہو ارادہ اپنی کا اور قائم ہو مراد حق پر چاہیی کہ ایسا راضی برضا اور سپردگی والا امور اپنی کا طرف اللہ تعالی کی ہو جیسی لڑکا بیچ ہاتہہ دایہ کی اور میت بیچ ہاتہہ نہلانیوالی کی انتہی جب بندہ اس حال کو پہنچتا ہی تو ضرور سب آفات نفسانی اور زمانہ کی سے امن مین ہوتا ہی اور التحیات پڑہنی دونو قعدون مین اور قعدہ بیچ کا واجب ہے اور قعدہ اخیر کا فرض ہے ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا التَّشَہُّدَ کَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَۃَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَکَانَ یَقُوْلُ التَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّیِّبٰتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَلَمْ اَجِدْ فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَلَا فِی الْجَمْعِ بَیْنَ الصَّحِیْحَیْنِ سَلَامٌ عَلَیْکَ وَسَلَامٌ عَلَیْنَا بِغَیْرِ اَلِفٍ وَّلَامٍ وَّلٰکِنْ رَوَاہُ صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنِ التِّرْمِذِیِّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکہاتی ہمکو تشہد جیسکہ سکہاتی ہمکو سورۃ قرآن سی پس آپ کہتی یہہ کہ عبادتین منہ سی کہنی کی بابرکت اور بندگیان بدن کی اور بندگیان مال کی اللہ ہی کی لیی ہین سلام ہی تمپر ای نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی سلام ہی ہمپر اور اوپر بندون اللہ کی کہ نیک بخت ہین گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ محمد رسول خدا کی ہین روایت کیے یہہ مسلم نی اور نہین پایا مین نی صحیحین مین اور بیچ جمع بین الصحیحین مین لفظ سلام علیک

اور سلام علینا کی بغیر الف ولام کی ولیکن روایت کیا ہی اسکو جامع الاصول والی نی ترمذی سی **ف** اس تشہد ابن عباس کی پر عمل اکثر شافعیہ کا ہی
اور ہماری مذہب مین عمل ہی ابن مسعود کی تشہد پر جو کہ پہلی مذکور ہوا کہا ہی محدثین نی کہ تشہد ابن مسعود کا صحیح تر ہی اور شیخ ابن حجر شافعی نی
کہا کہ صحیح ترین حدیث کہ روایت کی گئی ہی تشہد مین حدیث ابن مسعود کی ہی اور مذہب امام احمد کی یہی ہی اور اکثر اہل علم صحابہ اور تابعین
سی اسی پر ہین اور امر فرمایا ہی حضرت نی اوسکی سیکہنی اور سکہانی کی لیی امام احمد کی سند مین آیا ہی کہ حکم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ابن مسعود
کو کہ تعلیم کرین اوسکو لوگون کو اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہا ابن مسعود نی کہ پکڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتہہ میرا اپنی ہاتہہ مین اور تعلیم کیا مجکو
تشہد جیسیکہ تعلیم کرتی تہی مجکو قرآن اور حدیث ابن مسعود کی بخاری اور مسلم مین ہے اور حدیث ابن عباس کی افراد مسلم سی اور تشہد امام مالک
کا تشہد عمر کا ہی التحیات للہ الزاکیات للہ الطیبات للہ الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی آخر تک اور لکہا ہی علما نی کہ جائز ہی جسطرح کہ پڑہی کلام
اولی اور افضل یہی ہے اور بیچ تشہد ابن عباس کی مصابیح والی نی سلام علیک اور سلام علینا بغیر الف ولام کی ذکر کیی ہین اور سید مولف مشکوۃ
کے نی اعتراض کیا ساتہہ اس قول اپنی کی ولم اجد آخر تک حاصل اوسکا یہہ کہ لانا صاحب مصابیح کا اوسکو پہلی فصل مین صحیح نہوا واللہ اعلم بالصواب ش ح

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** وائل بن حجر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ثم جلس فافترش رجلہ الیسری ووضع یدہ الیسری علی فخذہ الیسری وحد مرفقہ الیمنی علی فخذہ الیمنی وقبض ثنتین وحلق حلقۃ ثم رفع اصبعہ فرأیتہ یحرکہا یدعو بہا رواہ ابوداود والدارمی

روایت ہی وائل بن حجر سی اون نی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پہر بیٹہی حضرت یعنی بعد اوٹہانی سر کی سجدی سی پس بچہایا
بائیان پانون اپنا اور رکہا بائیان ہاتہہ اپنا اوپر بائین ران اپنی کی اور الگ رکہی کہنی داہنی اوپر داہنی ران اپنی کی یعنی کہنی پہلو سی ملائی نہین
وقت رکہنی اوسکی کی ران پر اور بند کین دونو انگلیان یعنی چہنگلیا اور اوسکی پاسکی انگلی اور حلقہ کیا حلقہ کرنا یعنی بیچ کی انگلی اور انگوٹہی
سے جیسیکہ حنفیہ کرتی ہین پہر اوٹہائی انگلی اپنی یعنی شہادت کی پس دیکہا مینی اونکو کہ ہلاتی تہی اوسکو دعا مانگتی یعنی اشارہ توحید کرتی تہی
ساتہہ اوسکی **ف** لفظ ثم جلس سے ٹکڑا حدیث کا ہی کہ باقی یہان نہین مذکور ہوئی اوسمین حضرت کی سارے نماز کا طور ذکر کیا ہی یہان فقط
کیفیت جلسہ کے ذکر کی ہی اور امام مالک کے ہان وقت اشارہ کی انگلی ہلائی جاتی ہین اور امام اعظم کی ہان نہین ہلاتی کیونکہ حدیث مابعد کی
مخالف اسکی ہی کہ اوسمین ہے لا یحرکہا اور ممکن ہے کہ مراد حرکت دینی سی احادیث مین اوٹہانا انگلی کا مراد ہو کیونکہ اوٹہانی مین ہلنا لازم ہی پس
اس توجیہ سی تطبیق حاصل ہو جاتی ہی احادیث مین اور حدیث آگی کی ہین ح ع : **وعن** عبد اللہ بن الزبیر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشیر باصبعہ اذا دعا ولا یحرکہا رواہ ابوداود والنسائی وزاد ابوداود ولا یجاوز بصرہ اشارتہ

اور روایت ہی عبد اللہ بن زبیر سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتی ساتہہ انگلی اپنی کی جسوقت کہ دعا کرتی یعنی کلمہ شہادت پڑہتی
قعدہ مین اور نہ ہلاتی تہی اوسکو روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی نی اور زیادہ کیا ابوداود نی اور نہین تجاوز کرتی تہی نظر اونکی اشارہ انگلی
سے **ف** یعنی جس انگلی سی کہ اشارہ کرتی نظر اوس سی تجاوز نکرتی یعنی وقت انگلی اوٹہانی کی نظر انگلی ہی پر رکہتی اور طرف نہ دیکہتی تا مضمون
توحید کا دل مین حاضر رہی اور خضوع اور خشوع حاصل رہی **وعن** ابی ہریرۃ قال ان رجلا کان یدعو باصبعیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد احد رواہ الترمذی والنسائی والبیہقی فی الدعوات الکبیر

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تحقیق ایک شخص تہا اشارہ کرتا ساتہہ دو انگلیون کی یعنی دونون شہادت کی انگلیون سی وقت پڑہنی تشہد کی

پس فرمایا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کر ساتھہ ایک اونگلی کی اشارہ کر ساتھہ ایک اونگلی کی روایت کی یہہ ترمذی اور نسائی نے اور بیہقی
نے دعوات کبیر مین **ف** مراد شخص سے سعد بن ابی وقاص صحابی ہین جیسا کہ ابوداود اور نسائی کی روایت مین آیا ہی ۱۲ ع ؛ **وَعَنِ**
ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّجْلِسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلٰى يَدِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ
اَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ نَهٰى اَنْ يَّعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلٰى يَدَيْهِ اِذَا نَهَضَ فِي الصَّلٰوةِ ۔ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہہ کہ بیٹہی آدمی نماز مین اور وہ تکیہ کرنیوالا ہو اپنی ہاتہہ پر یعنی منع فرمایا اس سے کہ تشہد کی وقت زمین پر ہاتہہ ٹیک کر بیٹہی یا اوٹہتی وقت
ہاتہہ زمین پر ٹیک کر اوٹہی روایت کی یہہ احمد اور ابوداود نے اور ایک روایت ابوداود کی مین ہی کہ منع فرمایا حضرت نے یہہ کہ ٹیکے آدمی اپنے
ہاتہہ پر جس وقت کہ اوٹہی نماز مین **ف** یعنے سجدہ وغیرہ سی جو اوٹہی تو ہاتہہ ٹیک کر نہ اوٹہی یونہین اوٹہہ کھڑا ہو امام اعظم رح کا عمل اسی پر ہی اور امام
شافعی کی ہان ہاتہہ ٹیک کر اوٹہتی ہین سند اونکی یہہ حدیث ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتماد کیا یعنی ہاتہہ ٹیکا زمین پر اور ہماری نزدیک
یہہ حدیث محمول ہی بڑہاپی کی حالت پر کہ حضرت بسبب کبر سن کے اسطرح سی اوٹہتی تہی نہ کہ بلا عذر ۱۲ ع ؛ **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ**
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ كَاَنَّهٗ عَلَى الرَّضْفِ حَتّٰى يَقُوْمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ دو رکعتون پہلی کی یعنی پہلی قعدی مین کہ تشہد
کے لیے بیٹہتی گویا کہ اوپر پتہر گرم کی بیٹہنی والی تہی یہان تلک کہ کہڑی ہوتی روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے **ف** مراد یہہ ہے کہ پہلی
قعدہ مین کم بیٹہتی تہی اور درود و دعا نہ پڑہتی تہی التحیات پڑہتی ہی اوٹہہ کہڑی ہوتی جیسی کوئی گرم پتہر پر زیادہ بیٹہہ نہین سکتا جلد اوٹہہ کہڑا ہوتا
ہے ۱۲ ع ؛

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ
روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکہاتی ہمکو تشہد جیسی سکہاتی ہمکو سورۃ قرآن کی یعنی اسکی بہی الفاظ مختلف
ہین جیسی کہ الفاظ قرآن کی مختلف ہین باعتبار قراءۃ کی چنانچہ اس روایت مین یون ہی شروع کرتا ہون ساتہہ نام اللہ کی اور ساتہہ توفیق اللہ کے
بندگی سنہ سی کہنی کی واسطی خدا کی ہی اور بندگی بدن کی اور بندگی مال پاک کی بہی اللہ کی ہی سلام ہی تمپر ای نبی اور رحمت اللہ کی اور
برکتین اوسکی سلام ہی ہمپر اور اوپر بندون نیک بخت اللہ کی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون یہہ
کہ محمد بندی اوسکی اور بہیجی ہوئی اوسکی ہین مانگتا ہون مین اللہ سی بہشت اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ اللہ کی دوزخ سی روایت کی یہہ نسائی نے
وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهٖ
وَاَتْبَعَهَا بَصَرَهٗ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهِيَ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطٰنِ مِنَ الْحَدِيْدِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ
رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی نافع سی کہ کہا تہی عبد اللہ بن عمر جس وقت بیٹہتی نماز مین رکہتی دونون ہاتہہ اپنی اوپر دونون گہٹنون اپنی
کے اور اشارہ کرتی ساتہہ انگلی اپنی کی اور دیکہتی رہتی انگلی کو پہر کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ بہت سخت ہی شیطان پر لوہی
سے کہا راوی نے مراد رکہتی تہی حضرت ساتہہ ضمیر لہی کی اونگلی شہادت کی یعنی اشارہ کرنا شہادۃ کی انگلی سی سخت تر ہی شیطان پر نیزہ وغیرہ

اسلئی سی روایت کی یہہ احمد نی **ف** کیونکہ بسبب اشارہ کرنی توحید کی طمع شیطان کی منقطع ہو جاتی ہی واقع ہوتی مصلے کی سی شرک و کفر مین ❊ ح ❊ **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَقُوْلُ مِنَ السُّنَّةِ اِخْفَاءُ التَّشَهُّدِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ** اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا سنت سی ہی آہستہ پڑہنا تشہد کا روایت کیے یہہ ابو داود اور ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** جب ایک صحابی ایک فعل کو کہی کہ سنت یون ہی تو وہ بیچ حکم اس قول کی ہی قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم یعنی حدیث مرفوع کی حکم مین ہی یہی مذہب ہے جمہور محدثین اور فقہاء کا ❊ ع ❊

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَضْلِهَا

باب ہی بیچ بیان درود کی اوپر نبی صلی الله علیہ وسلم کی اور فضیلت اوسکی کی **ف** صلوة کی معنی ہین دعا اور رحمت اور استغفار اور درود حضرت پر بندونکی طرفسی طلب کرنا ہی رحمت کا جناب باری تعالی سے اونکی لیے کہ وہ رحمت شامل ہو بہلائی دنیا اور آخرت کیکو اور الله تعالی نی امر کیا ہی بندونکو ساتہہ صلوة وسلام بہیجنی کی حضرت صلی الله علیہ وسلم پر اس آیہ مین یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اور اجماع کیا ہی علماء نی اسپر کہ یہہ امر وجوب کی لیئے ہے پس بعضون نی کہا ہی کہ واجب ہے درود بہیجنا ہر بار کہ نام مبارک سنی اور بعضون نی کہا ہی ایک بار فرض ہی ساری عمر مین جیسی گواہی دینی ساتہہ نبوة اونکی کی اور زیادہ اسپر مستحب اور مسنون سنتون لے اور شعار اسلام سی ہی اور قاضی ابوبکر نی کہا کہ فرض کیا الله تعالی نی مومنون پر کہ صلوة وسلام بہیجین اوسکی پیغمبر پر اور نہین کیا اوسکی لیے وقت معین پس واجب ہی کہ بہت کہا جاوی درود اور غفلت نکی جاوی اوسمین بعضی علماء نی قول اول کو صحیح کہا ہی اور شافعی نی فرض کہا ہی اوسکو تشہد مین اور کہا ہی علماء نی کہ یہہ قول شافعی سی شاذ ہی موافقت نہین کی ہی اونکی بیچ اسکی کسینی اور معتمد نزدیک ابو حنیفہ کی یہہ ہی کہ کئی بار ایک مجلس مین نام مبارک حضرت کا سنی تو ایکبار واجب ہوتا ہی درود بہیجنا اور ہر بار مستحب اور التحیات مین درود پڑہنا سنت ہی اور اختلاف کیا ہی علماء نی کہ آیا صلوة وسلام جائز ہی غیر انبیاء پر بالاستقلال یا نہین مختار نزدیک جمہور کی یہہ ہے کہ مخصوص ہی ساتہہ انبیاء کی اور شریک نہین ساتہہ اونکی سوا اونکی اوسمین بلکہ اورون کی نام پر غفرہ الله اور رحمہ الله اور رضی الله عنہ کہی اور نقل کیا ہی طیبی نی کہ سوائے انبیاء کی اورون پر درود بہیجنا خلاف اولی کا ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ حرام ہی یا مکروہ کراہت تحریمی یا تنزیہی کہ انتہی اور صحیح یہہ ہی کہ غیر انبیاء اور ملائکہ پر صلوة وسلام بہیجنا ابتدا اگر مکروہ تنزیہی ہی اسلیے کہ شعار اہل بدعت کا ہی اور انکی ساتہہ اور پر بہیجنا جائز ہی جیسی کہین صلی الله علی محمد وعلی الہ واصحابہ وسلم والله اعلم ❊ ح ع ❊

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلے **عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ لَقِيَنِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ اَلَا اُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلٰى فَاَهْدِهَا لِيْ فَقَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ فَاِنَّ اللهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اِلَّا اَنَّ مُسْلِمًا لَمْ يَذْكُرْ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ فِي الْمَوْضِعَيْنِ**

روایت ہی عبد الرحمن بن ابی لیلی سی کہ کہا ملاقات کی مجسی کعب بن عجرہ نی پس کہا کیا نہ بہیجون مین واسطی تیری ایک تحفہ اور کلام کہ سنا مینے اوسکو نبی صلی الله علیہ وسلم سی پس کہا مینی ہان پس بہیجو اوس تحفہ کو میری لیے پس کہا کعب نے پوچہا ہمنی یعنی اصحاب نے رسول خدا صلی الله علیہ وسلم سے پس کہا ہمنی اے رسول خدا کی کسطرح درود بہیجین ہم آپ پر اے اہل بیت نبوة کی لیے تحقیق الله تعالی نی سکہلا دی ہمکو کیفیت سلام بہیجنی کی آپ پر

فرمایا کہو یا الٰہی رحمت بھیج اوپر محمد کی اور اوپر آل محمد کی جیسے کہ رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا ہی بزرگ یا الٰہی برکت
بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسی برکت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے مگر مسلم نے نہیں
ذکر کیا علی ابراہیم کو دونو جگہہ **ف** کسطرح درود بھیجیں ہم آپ پر حاصل سکا یہہ ہے کہ اللہ تعالی نے جو ہمکو فرمایا ہی آپ پر درود اور سلام بھیجنی
کو تو کیفیت سلام بھیجنی کی ہمنی معلوم کی آپ سے التحیات میں سکہائی السلام علیک ایہا النبی پس درود کیونکر بھیجیں اور یہہ جو کہا کہ اللہ نی سکہائی کیفیت
سلام بھیجنی کی تو مراد یہہ ہے کہ حضرت کی زبانی تعلیم کروائی اوسکو تعلیم اللہ تعالی کی اس لیے کہی کہ حضرت کی تعلیم اللہ تعالی ہی کی تعلیم ہی کیونکہ
وہ احکام نہیں بیان کرتے تھی مگر ساتھہ وحی کی اور آل محمد پر آل معنی اہل وعیال کی ہی اور اسکی معنی تابعدار کی بہی آئی ہیں اور بعضون نے کہا کہ
ہر مومن آل ہی اور بعضون نے کہا کہ ہر مومن متقی آل ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ حدیث میں مراد آل سی تابعدار ہیں اور بعضون نے آل کو تفسیر کیا ہی ساتھ
اہل بیت کی یعنی وہ کہ جن پر صدقہ حرام ہی یعنی بنی ہاشم اور امام فخر رازی نے کہا کہ اول یہہ ہے کہ اہل بیت ازواج اور اولاد حضرت کی ہیں اور حضرت
علی بہی داخل ہیں بسبب اختلاط اونکی ساتھہ حضرت فاطمہ رض کی اور اسمین ذکر حضرت ابراہیم ع ہی کا کیا اور نبی کا نہ کیا اسلیے کہ جد امجد حضرت
کے ہیں اور حکم کیا گیا ہی ساتھہ متابعت اونکی کی اصول دین میں اور برکت بھیج یعنی ہمیشہ رکہہ اور ثابت رکہہ اونکیلیے جو بزرگی کہ دی ہی تو نے
اونکو اور مگر مسلم نے نہیں ذکر کیا علی ابراہیم کو دونو جگہہ یعنی نہ پہلی درود میں نہ دوسری میں الفاظ اوسکی یون ہیں کما صلیت علی آل ابراہیم اور کما بارکت
علی آل ابراہیم ش ح ع **وعن** اَبِی حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی حمید ساعدی سی کہ کہا کہا صحابہ
نے ای رسول اللہ کس طرح درود بھیجیں ہم آپ پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہو یا الٰہی رحمت بھیج محمد پر اور اونکی بیبیون پر
اور اونکی اولاد پر جیسی رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور برکت بھیج محمد پر اور اونکی بیبیون پر اور اونکی اولاد پر جیسی برکت بھیجی تو نے ابراہیم پر تحقیق
تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** الفاظ صلوۃ کی مختلف آئی ہیں اور پڑہنا اون درودونکا کہ اول حدیث میں
مذکور ہوئی کافی ہی کذا سمعنا من المشائخ اور بعضی روایتون میں جو وارحم کما رحمت وترحمت واقع ہوا ہی صحت کو نہیں پہنچا کذا قالوا اور بعضے
محدثین نی کہا ہی کہ روایت زیادتی وترحم علی محمد وآل محمد کما ترحمت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم کی حدیث حسن ہے واللہ تعالی اعلم ش ح ع و ق
وعن اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی درود بھیجی گا مجپر ایکبار رحمت بھیجی گا اللہ اوسپر دس بار روایت
کی یہہ مسلم نی **ف** دس رحمتین بحکم اس آیت کی ہوتی ہیں من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا یعنی جو کوئی کرتا ہی ایک نیکی پس اوسکی لیے
دس برابر اوسکی ہی ش ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عن اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوةً وَّاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَّحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِیْئَاتٍ وَّرُفِعَتْ
لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی
بہیجی مجپر درود ایکبار رحمت بہیجی گا اللہ اوسپر دس رحمتیں اور بخشی جاوینگی اوس سے دس گناہ اور بلند کیے جاوینگے واسکی لیے دس درجے
یعنی بیچ قرب حق کی روایت کی یہہ نسائی نی **وعن** اِبْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَی النَّاسِ

بِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت نزدیک لوگون
کے ساتھہ میری دن قیامت کی اکثر اونکی ہین مجہپر درود پڑہنی والی روایت کی یہہ ترمذی نی ف کہا ابن حبان نی بیچ صحیح اپنی حدیث کی کہ اس
خبر مین بیان صحیح ہے اسپر کہ قریب تر لوگون کی ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قیامت مین ہونگی اصحاب حدیث کی اسلیے کہ نہین ہے
اس امت مین کوئی قوم محدثین سی زیادہ درود بہیجنی والی حضرت پر ش ع ؛ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ مِنْ اُمَّتِي السَّلَامَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن
مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق واسطی اللہ کی کتنی فرشتی ہین پہرنی والی زمین مین پہنچاتی ہین مجکو میری امت کی طرف
سے سلام روایت کی یہہ نسائی اور دارمی نی ف امت کی طرفسی سلام جبکہ سلام بہیجتی ہین مجہپر قلیل ہو یا کثیر اور یہہ مخصوص ہے اوسکی
لیے کہ دور ہی مزار شریف سی یعنی جو وہان جاکر بہیجتا ہی تو بلا واسطہ حضرت سنتی ہین احتیاج فرشتون کی پہنچانیکی نہین اور اسمین اشارہ
ہے طرف حیات دائمی حضرت کی اور خوش ہونی اونکی کی بسبب بہیجنی سلام امت کی اور اشارہ ہے طرف قبول سلام کے کہ قبول کرتی ہین اوسکو فرشتی اور اوٹہا
لیجاتی ہین طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آگی آویگا کہ حضرت جواب سلام کا دیتی ہین اوسکو کہ سلام بہیجتا ہی آپپر اور ایک روایت
مین آیا ہی کہ فرشتی نام لیتی ہین اوسکا مثلا کہتی ہین یا رسول اللہ بیچارہ مسکین محمد قطب الدین ابن محمد محی الدین یقرئک السلام یعنی وہ سلام عرض
کرتا ہی خدمت بابرکت مین ؎ جان میدہم در آرزو ای قاصد آخر باز گو ؛ در مجلس آن نازنین حرفی کہ از ما میرود ش ح ع ؛ وَعَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوْحِيْ حَتّٰى اَرُدَّ
عَلَيْهِ السَّلَامَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
نہین کوئی شخص کہ سلام بہیجی مجہپر مگر کہ پہیر دیتا ہی اللہ تعالی مجہپر روح میری یہانتک کہ جواب دیتا ہون اوسپر سلام کا روایت کی یہہ ابو داود نی اور بیہقی
نے دعوات کبیر مین ف عقیدہ ہی اہل سنت جماعت کا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہین عالم برزخ مین ہے اسلیے حیات النبی کہتی ہین
اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت زندہ نہین ہین وقت سلام کرنی کسی کی روح بدن مبارک مین آتی ہین جواب اس اشکال کا یہہ ہے کہ مراد
روح پہنچنی سی یہہ نہین ہے کہ روح بدن مبارک مین نہین ہی اب پہنچتی ہین بلکہ مراد یہہ ہے کہ روح مبارک جو مشاہدہ رب العزۃ مین مستغرق ہے
اوسکو اوس حالت سی افاقت دیکر اس عالم کی طرف متوجہ کرتی ہین تا صلواۃ وسلام سنی پس اس توجہ اور آگاہ کرنی روح کو یون کہا کہ پہیجتا ہی
اللہ روح مجہپر اور انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم زندہ ہین قبرون مین اب آگی کلام اسمین رہا کہ یہہ فضیلت خاص زیارت کرنی والون ہی کیلیے
ہے یا عام ہی ظاہر یہہ ہی کہ عام ہی یعنی خواہ دور سے سلام بہیجی یا مزار مبارک پر جاکر مگر یہہ کہ سلام زیارت کرنیوالونکا بی واسطہ ملائکہ کی سنتی
ہین اور اور ونکا بواسطہ ملائکہ کی جیسا کہ حدیث ابو ہریرہ کے تیسری فصل مین ہی ظاہر ہوتا ہی ش ح ؛ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَّلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا وَّصَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ
تَبْلُغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی
کہ فرماتی تہی نہ ٹہراؤ گہرونکو مانند قبرون کی اور مت ٹہراؤ قبر میریکو عید اور درود بہیجو مجہپر پس تحقیق درود تمہارا پہنچتا ہی مجکو جہان ہو
تم روایت کی یہہ نسائی نی ف نہ ٹہراؤ گہرون کو مانند قبرون کی کہ مثل مردون کی ونمین پڑی اور سوئی رہو اور کچہہ عبادت
اور نماز اونمین نکرو بلکہ جیسی مسجد ونمین عبادت کر کرالو اور حاصل کرلی ہو اوسمین سی گہر ونمین بہی کچہہ کرتی رہو تا انوار اور برکات اوسکی

اور گھر والون کو پہنچین اور فرائض مسجد مین ادا کرو اور نوافل گھرون مین کہ نوافل گھر مین ادا کرنے افضل ہین اور
کرنیسی مساجد مین یا مراد یہہ ہے کہ گھرون مین مردی دفن نکرو اور دفن ہونا حضرت کا گھر مین خصائص حضرت کی سی ہی اور کو نچاہیی اور ممکن ہے
کہ معنی یہہ ہون کہ قبرون کو جگہ سکونت کی نٹہیراؤ یعنی جیسی اسوقت مین خادمون نی اختیار کیا ہی تاکہ نرمی دلکی اور رحمت نہ جاتی
ہے بلکہ زیارت کر کر اپنی گھرون مین پہر آیا کرو اور مت ٹہیراؤ قبر میری کو عید یعنی میری قبر کو مثل عیدگاہ کی نکرو کہ جمع ہوا وسپر ساتھہ زینت
اور سرور اور لہو لعب کے کہ موجب غفلت کا ہی جیسیکہ یہود اور نصاری اپنی انبیا کی قبرون پر کرتی ہین پس جیسی یہان قبرون پر عرس ہوتی ہین
جاکر خرافات کرتی ہین بہت برا ہے کرنا اونکا اور بعضون نی کہا ہی مراد یہہ ہے کہ میری زیارت کو مثل عید کی نکرو کہ برس مین ایکدفعہ ہی حاضر
ہوا کرو بلکہ اکثر حاضر ہوا کرو پس اس صورت مین رغبت دلائی اوپر کثرت زیارت اپنی کی اور حاضر ہونیکی اوس درگاہ بہشت پناہ مین رزقنا اللہ
اور آگی اسکی فرمایا کہ درود بہیجو مجہپر اور اندیشہ بعد مسافت کا نکرو اس لیی کہ درود تمہارا پہنچتا ہی مجکو جہان کہیں ہو تم اسمین تسلی فرمائی بعضی
مشتاقون کو پس اگرچہ بسبب ضرورہ کی دور ہون لیکن چاہیی کہ توجہ اور حضور قلبی سی غافل نہون [illegible] قرب جانی جو ہو تو بعد مکانی سہل ہے

ع ح: وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رغم انف رجل ذكرت عنده فلم يصل علي ورغم انف رجل دخل عليه رمضان ثم انسلخ قبل ان يغفر له ورغم انف رجل ادرك عنده ابواه الكبر او احدهما فلم يدخلاه الجنة رواه الترمذي

اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خاک آلودہ ہو ناک اوس شخص کی کہ ذکر کیا گیا مین نزدیک اوسکی پس نہ بہیجا درود مجہپر اور خاک آلودہ ہو ناک اوس شخص کی کہ آیا اوسپر رمضان پہر گذر گیا پہلی اس سے کہ بخشی جاوی واسطے اوسکی یعنی عبادت اور حق اوسکی ادا کرکی سبب بخشش اوسکی کی ہوی اور خاک آلودہ ہو ناک اوس شخص کی کہ پایا نزدیک اوسکی ماباپ اوسکی نی بوڑہاپی کو یا ایکنی اونمین سی پس نہ داخل کیا اونہون نی اوسکو بہشت مین روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** خاک آلودہ ہونی سی یعنی خوار اور ہلاک ہو وہ شخص کہ ذکر کیا جاؤن مین یعنی لیا جاوی نام میرا اوسکی سامنی اور درود نہ بہیجی مجہپر ظاہر اس حدیث کا یہہ ہے کہ ہر بار کہ مجلس مین نام حضرت کا لیا جاوی درود بہیجنا واجب ہوتا ہی اسلیی کہ اوسکی ترک پر وعید آئی ہی مگر یہہ کہ کہین کہ دلیل وجوب کے وعید آخرة کا ہوتا ہی اور یہہ وعید اوس قبیلہ کا نہین ہے نہایت یہہ ہی کہ دلالت کرتا ہی استحباب اور افضلیت پر اور اخیر جملہ کا حاصل یہہ ہی کہ نیکی ماباپ کے ساتھہ نکی اور اون کی حق نہ ادا کیی اور رضامندی اونکی نہ حاصل کی کہ سبب داخل ہونی بہشت کے ہوتی ہے

ع ح: وعن ابي طلحة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء ذات يوم والبشر في وجهه فقال انه جاءني جبرئيل فقال ان ربك يقول اما يرضيك يا محمد ان لا يصلي عليك احد من امتك الا صليت عليه عشرا ولا يسلم عليك احد من امتك الا سلمت عليه عشرا رواه النسائي والدارمي

اور روایت ہی ابی طلحہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائی یعنی یارون کی پاس اور خوشی معلوم ہوتی تہی بیچ چہرہ مبارک اونکی کی پس فرمایا یعنی پہلی سوال کرنی اونکی کی یا بعد سوال کی کہ تحقیق آیا میری پاس جبرئیل اور کہا کہ تحقیق پروردگار تیرا فرماتا ہے کیا نہین راضی کرتا تجکو ای محمد یہہ کہ نہ بہیجی درود تجہپر کوئی امت تیری سی مگر کہ رحمت بہیجون مین اوسپر دس بار اور نہین سلام بہیجتا تجہپر کوئی امت تیری سی مگر سلام بہیجتا ہون اوسپر دس بار روایت کی یہہ نسائی اور دارمی نی **ف** خوش ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بشارت سی واسطی حاصل ہونی ثواب کے امت کی لیی تہا کہ نہایت غرض اور خواہش آنحضرت کی طلب خیر کے تہی واسطی امت کے

ع ح: وعن ابي بن كعب قال قلت يا رسول الله اني اكثر الصلوة عليك فكم اجعل لك من صلاتي

مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِيْ كُلَّهَا قَالَ اِذًا تُكْفٰى هَمَّكَ وَيُكَفَّرُ لَكَ ذَنْبُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ابن کعب سے کہ کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق مین بہت بہیجتا ہون درود آپ پر پس کتنا مقرر کرون واسطے درود آپکی کی اوس وقت مین سے کہ اپنی دعا کی لیے مقرر کیا ہی پس فرمایا جسقدر چاہے تو کہا مینی چوتہا فرمایا جسقدر چاہی تو پس اگر زیادہ کری تو پس وہ بہتر ہی تیری لیی کہا مینی آدہا مقرر کرون فرمایا جسقدر چاہی تو پس اگر زیادہ کری تو پس وہ بہتر ہی واسطی تیری کہا مینی پس دو تہائی فرمایا جسقدر چاہی تو پس اگر زیادہ کری تو پس وہ بہتر ہی تیری لیی کہا مینی مقرر کیا مینی واسطی درود آپکے کی کر سارا وقت دعا اپنی کا فرمایا اب کفایت کیا جاویگا تو اور دیا جاویگا مقاصد دنیا اور آخرت کی اور جہاڑی جاوین گی تیری لیی گناہ تیری روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** بہت بہیجتا ہون درود آپ پر یعنی چاہتا ہون کہ بہت بہیجون درود آپ پر پس کتنا مقرر کرون واسطی آپکی صلوۃ اپنی سی مراد صلوۃ سی یہان دعا ہی یعنی ایک وقت معین رکہتا ہون کہ اوسمین اپنی نفس کی لیی دعا کرتا ہون چاہتا ہون کہ درود بہیجون آپ پر اور بہت بہیجون پس کسقدر اوس وقت مین سے درود بہیجنی مین صرف کرون پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی اختیار پر چہوڑا فرمایا جسقدر چاہ وقت دعا اپنی مین سے درود مین صرف کر اور دیا جاویگا مقاصد دنیا اور آخرۃ کی سبب سکا یہہ ہے کہ جب بندہ اپنی طلب و رغبت کو اللہ تعالی کی پسندیدہ چیز مین خرچ کرتا ہی اور اللہ تعالی کی رضا کو مقدم رکہتا ہی اپنی مطالب پر تو وہ کفایت کرتا ہی اسکی سب مہمات کو من کان للہ کان اللہ لہ یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہی وہ کفایت کرتا ہی اوسکو حبکہ شیخ بزرگوار عبد الوہاب متقی رحمہ اللہ نی اس مسکین کو یعنی شیخ عبد الحق کو واسطی زیارت مدینہ منورہ کی رخصت کیا فرمایا کہ جانو اور آگاہ ہو کہ نہین ہی اس راہ مین کوئی عبادت بعد ادای فرائض کی مانند درود کی اوپر سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی چاہیی کہ تمام اوقات اپنی کو اسمین صرف کرنا اور جز مین مشغول ہونا عرض کیا گیا کہ اسکی لیی کچہہ عدد معین ہو فرمایا یہان معین کرنا عدد کا شرط نہین اتنا پڑہو کہ ساتہہ اوسکی رطب اللسان ہو اور اوسکی رنگ مین رنگین ہو اور مستغرق ہو اوسمین کذا ذکر الشیخ رح اور حصن حصین کے مصنف نی مفتاح مین لکہا ہی کہ فواید درود بہیجنی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بیشمار ہین اور برکات اوسکی ان گنت ہین دنیا اور آخرت مین خصوصا تنگیون اور مہمات اور فکر دون اور قضاء حاجات مین اور مینی بارہا تجربہ کیا ہی اسکا پس اکثر خوف و ہلاکتو نکی جگہہ مین پڑا مین نجات دی مجکو مگر درود بہیجنی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر

وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اُدْعُ تُجَبْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ اور روایت ہی فضالہ بن عبید سی کہ کہا اوس وقت کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی ہوئی کہ ناگاہ آیا ایک شخص پس نماز پڑہی پہر کہا یعنی بعد نماز کی یا الہی بخش مجکو اور رحم کر مجپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جلدی کی تو نی ای نماز پڑہنی والی یعنی اس لیے کہ ترک کی تو نی ترکیب دعا کی جسوقت پڑہی تو نماز پس بیٹہہ یعنی بعد فراغ نماز کی دعا کے لئے پس تعریف کر اللہ کی ساتہہ اوس چیز کی کہ وہ لائق اوسکی ہی اور درود بہیج مجپر پہر مانگ اللہ سی جو چاہ یعنی حضرت نی یہہ

ادب دعا کا سکہایا اور ادر حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ دعا کی بعد بہی حمد وصلوۃ پڑہی کہا راوی نی پہر نماز پڑہی ایک اور شخص نی بعد اسکی
پس تعریف کی اللہ کی اور درود بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی اور دعا کی پس فرمایا اوسکی لیی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ای نماز پڑہنی والی
دعا کر قبول کیجاوی گی روایت کی یہہ ترمذی نی اور روایت کی ابوداود اور نسائی نی مانند اسکی **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ**
قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضِرٌ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهٗ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَاْتُ
بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تہا مین نماز پڑہتا اور نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تشریف رکہتی تہی اور ابوبکر اور عمر ساتہہ اونکی حاضر تہی پس جب بیٹہا مین یعنی بعد ادا کرنی نماز کی شروع کی مینی تعریف اللہ پر
پہر درود بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہر دعا کی مینی واسطی اپنی پس فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی مانگ دیا جاویگا مانگ دیا جاویگا روایت کی یہہ
ترمذی نی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْاَوْفٰى اِذَا صَلّٰى عَلَيْنَا اَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہی ابی
ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ شخص کہ خوش لگی اوسکو یہہ کہ دیا جاوی ثواب ساتہہ پیمانہ پوری کی یعنی جسکو خواہش
ہو کہ ثواب پورا اور بہت سا ملی جسوقت کہ بہیجی درود ہمپر کہ اہل بیت نبوۃ کی ہین پس چاہیی کہ کہی یا الٰہی رحمت بہیج محمد پر کہ نبی امی ہین
اور اونکی بیبیون پر کہ مائین مسلمانون کی ہین اور اولاد اونکی پر اور اہل بیت اونکی پر جیسیکہ رحمت بہیجی تونی اوپر اولاد ابراہیم کی تحقیق
تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** امی لقب خاص آنحضرت کا ہی کہ مذکور ہی توریت اور انجیل مین اور تمام کتابون
مین جو کہ آسمان سی اوتری ہین امی لغت مین اوسکو کہتی ہین کہ نہ لکہہ جانی اور نہ لکہی کو پڑہ سکی اور مکتب مین نہ گیا ہو اور کسی سی سیکہا نہ
ہو یہہ منسوب ہے ام کی یعنی ماں کی طرف یعنی جیسا کہ ماں کی پیٹ سی نکلا ہی ویسا ہی ہی کہ کسی نی لکہوایا پڑہوایا نہین ہے نگارمن
کہ بمکتب نرفت و خط ننوشت بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد یتیمی کہ ناکردہ قرآن درست کتب خانہ چند ملت بشست بتعلیم
و ادب اورا چہ نسبت کہ خود از آغاز آمد مودب و اور بعضون نی کہا ہی کہ امی منسوب طرف ام القری کی یعنی مکہ کی کہ وہ اصل ہے
ساری زمین کی **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَخِيْلُ الَّذِيْ مَنْ ذُكِرْتُ
عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سخت بخیل وہ ہی کہ ذکر کیا گیا مین یعنی نام لیا گیا میرا نزدیک
اوسکی پس نہ درود بہیجا مجہپر روایت کی یہہ ترمذی نی اور روایت کی یہہ احمد نی حسین بن علی رض سی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن
صحیح غریب ہے **ف** یعنے مال کی خواہش کی سبب سے بحکم جبلت طبعی کی آدمی بخل کرتا ہی کہ کسیکو مال نہین دیتا پس اوسکا بخل تو بہی ہے
بڑا بخیل وہ ہی کہ ساتہہ حکم کسل اور غفلت کی ایک کلمہ پیام آنسرور کی نفس سی اپنی سی نہین نکال سکتا اور ادای حق اور شکر نعمت
کا نہین کرتا احسان و انعام اونکی ایسی ہی کہ اگر جانین اونکی نام پر فدا کرین بجا ہی چہ جای ایک کلمہ مرحبا ای بہار ستان

بدہ پیغام دوست ؛ کنم جان از سر رغبت فدای نام دوست ؛ ح ؛ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُهٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ نَائِیًا اُبْلِغْتُهٗ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی درود بھیجی مجپر نزدیک قبر میرے کی سنتا ہون مین اسکو اور جو دور دسی بھیجی مجپر درود پہنچایا جاتا ہون اسکو روایت کی بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی پاس والیکا درود خود سنتا ہون بالذات اور دور والی کا درود ملائکہ سیاحین پہنچاتی ہین اور جواب سلام کا بہر صورت دیتا ہون اسی معلوم کیا جاہی کہ حضرت پر سلام بھیجنی کی کیا بزرگی ہی اور حضرت پر سلام بھیجنی والی کو خصوصاً بہت بھیجنی والی کو کیا شرف حاصل ہوتا ہی اگر تمام عمر کی سلاموں کا ایک جواب دی سعادت ہے چہ جای کہ ہر سلام کا جواب آوی ؎ بہر سلام مکن رنجہ در جواب آن لب ؛ کہ صد سلام مرا بس یکی جواب باز تو ؛ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَمَلٰئِکَتُهٗ سَبْعِیْنَ صَلٰوةً رَوَاهُ اَحْمَدُ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا جسنی درود بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایکبار رحمت بھیجتا ہی اللہ اوسپر اور فرشتی اوسکی ستر رحمتیں روایت کی یہ احمد نی ف شاید کہ یہہ ثواب مخصوص ساتھہ دن جمعہ کی ہو اسلیے کہ وارد ہوا ہی کہ ثواب اعمال کا جمعہ مین ستر حصہ ہوتا ہی اسی لیی حج اکبر ستر حج برابر ہوتا ہی اور یہہ حدیث اگرچہ موقوف ہی یعنی قول ابن عمرو کا ہی لیکن حکم مرفوع مین ہے اس لیی کہ ثواب اعمال کا بغیر سننی کی حضرت سی نہین کہہ سکتی ع ح ؛ وَعَنْ رُوَیْفِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَقَالَ اللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی رویفع سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو کوئی درود بھیجی اوپر محمد کی اور کہی یعنے بعد درود بھیجنی کی یا اللہ اوتار اوسکو بیچ جگہہ کی کہ مقرب ہے نزدیک تیری دن قیامت کی واجب ہوتی ہی واسطی اوسکی شفاعت میری روایت کی یہہ احمد نی ف مراد جگہہ سی مقام محمود ہی اور شفاعت حضرت کی ثابت ہی سب مسلمانون کی لیی لیکن اسکو درجہ خاص حاصل ہوتا ہی کہ شفاعت واجب ہوتی ہی اسکی لیی اور اسمین بشارت ہی طرف اشارہ کی ساتھہ حسن خاتمہ کی ح ع وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی دَخَلَ نَخْلًا فَسَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ حَتّٰی خَشِیْتُ اَنْ یَّکُوْنَ اللّٰهُ تَعَالٰی قَدْ تَوَفَّاهُ قَالَ فَجِئْتُ اَنْظُرُ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ مَا لَكَ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ فَقَالَ اِنَّ جِبْرَئِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ لِیْ اَلَا اُبَشِّرُكَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ لَكَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْكَ صَلٰوةً صَلَّیْتُ عَلَیْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَیْكَ سَلَّمْتُ عَلَیْهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ

اور روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سی کہ کہا نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہان تلک کہ داخل ہوی باغ کھجوروں کی مین پھر سجدہ کیا پس دراز سجدہ کیا یہان تک کہ ڈرا مین یہہ کہ اللہ تعالی نی وفات دی اونکو کہا عبد الرحمن نی پس آیا مین دیکھتا تھا مین کہ آیا وہ زندہ ہین یا مردہ پس اوٹھایا حضرت نی سر اپنا پس فرمایا کیا ہی واسطی تیری یعنی کونسی چیز پیش آئی تجھکو کہ تجہر علامت غم اور گھبراہٹ کی پائی جاتی ہی پس ذکر کیا مینی ڈرنا اپنا واسطی اونکی کہا راوی نی پس فرمایا حضرت نی کہ تحقیق جبرئیل علیہ السلام نے کہا مجھکو کیا نہ خوشخبری دون مین تجھکو یہہ کہ اللہ عزت والا بزرگی والا فرماتا ہی تیری لیی کہ جو شخص درود بھیجی تجہپر رحمت بھیجون گا مین اوسپر اور جو سلام بھیجی تجہپر سلام بھیجونگا مین اوسپر روایت کی یہہ احمد نی ف اور زیادہ کیا احمد نی بیچ بعض سند اپنی

کے کہ فرمایا حضرت نے پس سجدہ کیا مینے واسطے اللہ کے انتہی کہا سخاوی نے کہ نقل کی یہہ بیہقی نے بیچ خلافیات کے حاکم سے اور کہا یہہ حدیث صحیح ہے اور نہین جانتا مین بیچ سجدہ شکر کے کوئی حدیث صحیح اس سے اور اوسکے لیے طرق متعددہ ہین ❊ ع ❊ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہ کہا تحقیق دعا ٹہری رہتی ہے درمیان آسمان اور زمین کے نہین چڑہتی اوسمین سے کچہہ یہان تلک کہ درود بہیجے تو اوپر نبی اپنے کے روایت کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنے قبولیت دعا کی موقوف ہے درود بہیجنے پر اور درود خود مقبول ہے بطفیل اوسکے توسل اوسکی کی دعا بہی مقبول ہوتی ہے ❊ مو مسکین ہوسے داشت کہ در کعبہ رسد ❊ دست در پای کبوتر زد و ناگاہ رسید ❊ اور حصن حصین مین ہے کہ کہا شیخ ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ نے کہ جب مانگے تو اللہ تعالی سے حاجت اپنے پس ابتدا کر ساتہہ درود کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہر دعا کر جو چاہے پہر ختم کر ساتہہ درود کے اوپر اس لیے کہ اللہ سبحانہ اپنے کرم سے قبول کرتا ہے دونوں درودونکو اور وہ بزرگتر ہے اس سے کہ چہوڑ دے اوس دعا کو کہ درمیان اون دونون کی ہے یعنی اوسکے کرم سے بعید ہے کہ اون کی درمیان مین کی دعا نہ قبول کرے اور کہا طیبی نے کہ احتمال ہے کہ یہہ کلام حضرت عمر کا ہو پس حدیث موقوف ہوگی یا یہہ کہ کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو اور صحیح یہہ ہے کہ یہہ موقوف ہے لیکن کہا ہے محققین نے علماء حدیث سے کہ مثل اسکی راوی اپنی طرف سے نہین کہہ سکتا ہے پس یہہ مرفوع ہے حکما اور یہہ مرفوع بہی روایت کی گئی ہے ❊

بَابُ الدُّعَاءِ فِي التَّشَهُّدِ

باب ہے بیچ دعا کی بیچ تشہد کے یعنی بعد التحیات اور درود کے کہ سنت ہے اوس وقت دعا کا کرنا اور فقہ کی کتابون مین مذکور ہے کہ بعد پڑہنے التحیات اور درود کے دعا کرے جو کہ خوش آوے اوسکو لیکن مشابہ کلام لوگون کے نہو مثلا یون کہے کہ یا اللہ روٹی دے مجکو وغیر ذلک اور بیچ باب التشہد کے حدیث ابن مسعود کیمین بہی گذرا کہ پہر اختیار کرے دعا سے جو کہ خوش آوے اوسکو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دعائین خاص بہی وارد ہوئی ہین تشہد مین پڑہنے کی لیے پس مراد دعا خوش آیندہ سے دعائین کہ حضرت سے منقول ہوئین ہونگی حاصل یہہ کہ جنگل مارنا ساتہہ ان دعاؤن کی اولی اور افضل ہے کیونکہ جامع ہین مقاصد دنیا اور آخرۃ کو ❊ ح ❊

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ فِي الصَّلٰوةِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَمِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مَا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے نماز مین یعنی بعد تشہد کے کہتے یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری عذاب قبر سے اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری فتنہ کانے دجال کی سے اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری فتنہ زندگی کی سے اور فتنہ موت کی سے یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری گناہ سے اور قرض سے پس کہا واسطے اونکے ایک کہنے والے نے بہت تعجب ہے پناہ مانگنا تمہارا قرض سے پس فرمایا تحقیق جس وقت آدمی قرضدار ہوتا ہے بات کرتا ہے پس جہوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے پس خلاف کرتا ہے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** دجال آخیر زمانہ مین پیدا ہوگا اور دعوی خدائی کا کریگا اور لوگونکو گمراہ کریگا آخیر کتاب مین ذکر اوسکا آویگا اور مسیح دجال کو اس لیے کہتے ہین کہ ایک آنکہہ اوسکی ملی ہوئی

ہے یعنے کانا ہوگا یا ممسوح ہوگا یعنی بعید ہوگا تمام بھلائیون سی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب مسیح اس لیی ہی کہ اصل وسکی مسیحا ہی یعنی مبارک
کے زبان عبرانی مین یا مسیح کی معنی ہین بہت سیر کرنی والا پس لفظ مسیح دونوںپر اطلاق کیا جاتا ہی لیکن جب تنہا مسیح بولتی ہین تو حضرت عیسیٰ
مراد ہوتی ہین اور جب دو ملعون مراد ہوتا ہی تو مقید کرتی ہین ساتھہ دجال کی یعنی مسیح دجال کہتی ہین اور فتنہ زندگانی کا یہہ ہی کہ گرفتار
ہو بلا مین ساتھہ نہونی صبر اور رضا کی اور امور کہ باعث پہرنی کی راہ راست سی ہون اور فتنہ موت کا یہہ ہی کہ شیطان وسوسی ڈالی حالت
نزع مین اور سوال منکر نکیر کا اور عذاب قبر اور عذاب عقبی کی اور لفظ مأثم یا تو مصدر ہی یعنی گناہ کرنا یا وہ امر کہ باعث گناہ کا ہو اور آدمی
جب قرضدار ہوتا ہی بات کرتا ہی یعنی تقصیر جو اوسکی ادا مین ہوتی ہی زمانہ گذشتہ مین اوسکی عذر کی تمہید مین جہوٹ بولتا ہی اور وعدہ
کرتا ہی وسکی ادا کا زمانہ آیندہ مین پس خلاف کرتا ہی ؛ ع ح ؛ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ
وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ فارغ ہو ایک تمہارا التحیات پچہلی سی پس چاہی کہ پناہ پکڑی ساتھہ اللہ کی چار چیز و ن سی عذاب دوزخ کی
سی اور عذاب قبر کی سی اور فتنہ زندگانی اور مرنی کی سی اور برائی مسیح دجال کی سی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** پناہ پکڑی یعنی یون
پڑہی اللہم انی اعوذ بک من عذاب جہنم آخر تک وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُعَلِّمُهُمْ هٰذَا
الدُّعَاءَ كَمَا یُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ یَقُوْلُ قُوْلُوْا اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی سکہاتی صحابہ اور اہل بیت کو یہہ دعا جیسی
سکہاتی سورہ قرآن کی فرماتی کہو یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری عذاب دوزخ کی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری
عذاب قبر کی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری فتنہ کالی دجال کی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری فتنہ زندگانی اور مرنی کی سی
روایت کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّیْقِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِهٖ فِیْ صَلَاتِیْ
قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ
وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی بکر صدیق رض سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ
سکہلا و مجکو دعا کہ دعا مانگون ساتھہ وسکی اپنی نماز مین یعنی بعد تشہد درود کی فرمایا کہہ یا الہی تحقیق ظلم کیا مینی نفس اپنی پر ظلم
بہت اور نہین بخشتا گناہون کو کوئی مگر تو پس بخش مجکو بخشنا خاص نزدیک اپنی سی اور رحم کر مجپر تحقیق تو بخشنی والا مہربان ہی روایت
کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** لفظ کثیرا اس روایت مین ساتھہ ثی مثلثہ کی ہی اور بعضی روایت مسلم کی مین کبیرا ساتھہ بی موحدہ
کے آیا ہی پس کبہی پڑہی کثیرا اور کبہی کبیرا ؛ ع ؛ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ كُنْتُ اَرٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَعَنْ یَسَارِهٖ حَتّٰی اَرٰی بَیَاضَ خَدِّهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت
ہے عامر بن سعد سی نقل کی وسنی اپنی باپ سی کہ کہا تہا مین دیکہتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سلام پہیرتی داہنی اور بائین اپنی
یہان تک کہ دیکہتا مین سفیدی رخسارہ اونکی کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنے چہرہ مبارک اتنا پہیرتی کہ رخسارہ منور معلوم

ہوتا ہے سعادت اونکی کہ پہلو اونکی بیچ ہوتی ہے کاشکی اندر نماز جاتا تو دہہلو سی تو پہنچتا بتقریب سلام اوسپر نظر پڑتی تو: ح:
وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلٰوةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی سمرۃ بن جندب سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ نماز پڑہ چکتی متوجہ ہوتی ہمپر ساتھ منہ اپنی کی روایت کی
یہہ بخاری نی ف یعنی جب نماز پڑہ چکتی تو مقتدیونکی طرف منہ کرکر بیٹہتی: ع: وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہرتی یعنی کبھی مصلی سی داہنی
اپنی سی روایت کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَا يَجْعَلْ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطٰنِ شَيْئًا مِّنْ صَلٰوتِهٖ
يَرٰى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَّا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهٖ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَثِيْرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن
مسعود سی کہ کہا نہ مقرر کری ایک تمہارا واسطی شیطان کی حصہ نماز اپنی مین سی اعتقاد کری یہہ کہ لازم ہی اوسپر یہہ کہ نہ پہری مگر داہنی
اپنی سے تحقیق دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر بار کہ پہرتی تہی بائین طرف اپنی سی روایت کی بخاری اور مسلم نی ف حاصل
یہہ کہ بعد سلام پہیرنی کی کبھی تو پہرتی تہی داہنی طرف سی اور بیٹہتی تہی بائین طرف اور اکثر اوقات ایسا ہوتا تہا کہ سلام پہیرتی اور دعا
مانگتی اور جانب حجرہ شریف کی کہ بائین طرف ہی تشریف لیجاتی اور کبھی برعکس اسکی کرتی کہ بائین طرف سی پہرتی اور داہنی طرف بیٹہتی
اول کو عزیمت یعنی اولویت پر حمل کیا ہی کہ اوسمین داہنی طرف سی شروع کرنا ہوتا ہی اور فعل آنحضرت کا اکثر اسیطرح تہا لیکن ابن مسعود
رض کہتی ہین کہ دوسری صورت یعنے بائین طرف سی پہرنا اگرچہ رخصت یعنی جائز ہی اور کم تہی لیکن سنت ہمنا اعتنا دوا جب ہونیکا نکری یعنی
پہلی صورت کو واجب نجانی اور رخصت شارع کی سی کہ دوسری صورت ہی اعراض نکری کہ حدیث مین آیا ہی کہ حق تعالی دوست
رکہتا ہی یہہ کہ عمل کیا جاوی رخصتون اوسکی پر جیسا کہ دوست رکہتا ہی کہ عمل کیا جاوی عزیمتونپر اور شافعیہ نی ان دونو حدیثون سی
نکالا ہی کہ مصلی کو چاہیی کہ پہری طرف حاجت کی اگر حاجت داہنی طرف ہی یعنی مثلاً مکان اوسکا دہری یا کچہہ اور کام رکہتا ہی
اوسطرف تو داہنی طرف پہری اور اگر بائین طرف ہو بائین طرف پہری اور حضرت علی رض سی بہی اسیطرح منقول ہی کبھی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم مقتدیون کی طرف بہی منہ کرکر بیٹہتی اور پشت قبلہ کی طرف جیسکہ اوپر حدیث مین گذرا اور حصہ شیطان کا اسمین ایسی کہا کہ
کہ جب ایک چیز غیر لازم کو اپنی پر لازم اعتقاد کیا تو تابع شیطان کا ہوا پس جاتا رہا کمال نماز اوسکی کا کہا طیبی نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ
جسنی اصرار کیا ایک امر مستحب پر اور کیا اوسکو لازم اور نہ عمل کیا رخصت پر پس تحقیق پہنچا اوسپر شیطان گمراہ کرنیکو پس کیا حال ہی اوسکا
کہ اصرار کری بدعت اور خلاف شرع پر اور یہہ چارون حدیثین یعنی حدیث جابر کی اور سمرہ کی اور انس کی اور عبد اللہ کی متعلقات
اس باب کی سی ہین: ح ع: وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَحْبَبْنَا أَنْ نَّكُوْنَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ
تَبْعَثُ أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا تہی ہم جب نماز پڑہتی پیچہی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی دوست رکہتی تہی ہم یہہ کہ ہوں داہنی حضرت کی تو متوجہ ہوں ہمپر ساتھ مونہہ اپنی کی یعنی وقت سلام کی
اول ہماری طرف متوجہ ہوں کہا براء نی پس سنا مینی حضرت کو کہ فرماتی تہی بعد سلام کی ای رب میری بچا مجکو عذاب اپنی سی

اوس دن کہ او ٹہایا جائیگا تو یا جمع کریگا اپنی بندونکو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اور تجمع تاکید دی ہی کہ حضرت نی یوم تجمع فرمایا یا بعث
عباد کی اور یہہ دعا حضرت نی تعلیم امت کی لیی کی یا از راہ تواضع کی ۞ ع ؛ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اِنَّ النِّسَاءَ فِي
عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ اِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلّٰى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَاِذَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا تحقیق عورتین بیچ زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تہین جس وقت
کہ سلام پہیرتین نماز فرض سی کہڑی ہوتین یعنی اپنی گہر جانی کی لیی اور بیٹہی رہتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور جو شخص کہ نماز پڑہتا
مردونمین سی جسقدر کہ چاہتا اللہ تعالی پس جب کہڑی ہوتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی ہوتی مرد روایت کی یہہ بخاری
نی **ف** یعنی حضرت بیٹہی رہتی اور عورتین اوٹہہ جاتین تا مرد و عورت راستی مین مل نجاوین پس کبہی اسقدر بیٹہتی کہ اللہم انت
السلام آخر تک پڑہتی اور کبہی اتنا بیٹہتی کہ دعا کرتی اور قرآن پڑہتی اور احکام الہی بیان کرتی اور کبہی مصلی مین بیٹہی ہی رہتی تا آفتاب نکلنی
تک بیٹہنا مختلف تہا بحسب اختلاف اوقات کی اور اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی امام کو بیٹہی رہنا اس غرض کی لیی اور مستحب ہی مقتدیون
کو کہ نہ اوٹہین پہلی امام کی ۞ ع ح ؛ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ فِيْ بَابِ الضِّحْكِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
اور ذکر کرینگی ہم حدیث جابر بن سمرہ کی بیچ باب الضحک کی مین ذکر کرینگی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ
مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اَخَذَ بِيَدِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ يَا مُعَاذُ فَقُلْتُ وَ
اَنَا اُحِبُّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَدَعْ اَنْ تَقُوْلَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ رَبِّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ
عِبَادَتِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اِلَّا اَنَّ اَبَا دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرْ قَالَ مُعَاذٌ وَاَنَا اُحِبُّكَ
روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا پکڑا ہاتہہ میرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور فرمایا تحقیق مین دوست رکہتا ہون تجکو ای معاذ
پس کہا مینی اور مین بہی دوست رکہتا ہون آپکو یا رسول اللہ فرمایا کہ جب دوست رکہتا ہی تو مجکو تو پس نچہوڑ اسکو کہ کہی تو بعد ہر نماز کی ای
رب میرے مدد کر میری اوپر ذکر کرنی اپنی کی اور شکر کرنی اپنی کی اور اچہی کرنی عبادت اپنی کی روایت کی یہہ احمد اور ابو داود اور نسائی
نی مگر یہہ کہ ابو داود نی نہین ذکر کیی یہہ الفاظ کہ کہا معاذ نی وانا احبک **ف** اچہی عبادۃ یہہ ہی کہ عبادۃ کمال حضور قلب سی کری
گویا کہ دیکہتا ہی بندہ اللہ کو جیسیکہ اول کتاب مین بیچ ایک حدیث کی معنی حسن عبادۃ کی یہی فرمائی ہین اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جو کوئی
کسیکو دوست رکہی تو مستحب ہی کہ اوس سی اظہار اپنی محبت کا کر دی اور یہہ حدیث مسلسل ہی ساتہہ اس فعل و قول کی اخذ بیدی و
یقول انا احبک محدثین اس اصطلاح کو سمجہہ لین کی عوام دریی اسکی سمجہنی کی نہون ۞ ح ع ؛ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى
يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْمَنِ وَعَنْ يَسَارِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْسَرِ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَلَمْ يَذْكُرِ التِّرْمِذِيُّ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ وَرَوَاهُ ابْنُ
مَاجَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہیرتی
پہیرتی داہنی اپنی کہتی السلام علیکم ورحمت اللہ یعنی سلام تمپر اور مہربانی اللہ کی یہان تک کہ دکہلائی دیتی سفیدی داہنی رخسارہ

اوپنی کی اور سلام پھیرتی بائیں طرف یہانتک کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہان تلک دکھلائی دیتی سفیدی بائیں رخسارہ کی روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی نے اور نہیں ذکر کیا ترمذی نے حتی یری بیاض خدہ اور روایت کی ابن ماجہ نے عمار بن یاسر سے **ف** یعنی ترمذی نے حتی یری بیاض خدہ نہیں نقل کیا ہی دونو جانب اسیقدر کہا کان یسلم عن یمینہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وعن یسارہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور ظاہر یہہ ہی کہ ابن ماجہ نے بہی ساری حدیث روایت کی ہی بعض اوسکی مانند ترمذی کی ؛ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ اَكْثَرُ انْصِرَافِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اِلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ اِلٰى حُجْرَتِهٖ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا تہا بہت پہرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز اپنی سے جانب بائیں کی طرف حجرہ اپنی کی روایت کی یہہ شرح السنہ میں **ف** دروازہ حجرہ مبارک کا تہا طرف مسجد کی بائیں طرف محراب کی پس وہ پہرتی تہی بائیں جانب سے اور داخل ہوتی تہی حجرہ اپنی میں ؛ ع وَعَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي الْاِمَامُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ حَتّٰى يَتَحَوَّلَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ لَمْ يُدْرِكِ الْمُغِيْرَةَ اور روایت ہی عطاء خراسانی سے اون نے نقل کی مغیرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نماز پڑہی امام اوس جگہ کہ نماز پڑہ چکا ہی اوسمین یہانتلک کہ سرک جاوی روایت کی یہہ ابوداود نے اور کہا ابوداود نے کہ عطاء خراسانی نے نہیں ملاقات کی مغیرہ سے یعنی پس یہہ حدیث منقطع ہی **ف** یعنی جہان فرض پڑہی ہین وہان سنت نہ پڑہی بلکہ جگہہ بدل کر اور جای پڑہی اور یہہ حکم خاص امام ہی کی لیے نہیں ہی بلکہ سب مقتدیوں کی لیے ہی اور منع اس سے اس لیے کیا تا نہووالا یہہ گمان نکری کہ مصلی منوز نماز فرض ہی میں ہی یا اس لیے کہ دونو جگہین گواہی دین قیامت کو اسکی طاعت کی کذا ذکر الشیخ رحمہ اور ملا علی رح نے لکہا ہی کہ کہا ہی بعضوں نے کہ یہہ حکم اون نمازونمین ہی کہ بعد اونکی سنتین راتبہ ہین اور جنکی بعد سنت نہیں ہے مانند صبح اور عصر کی یہہ حکم نہین اور بعضوں نے کہا ہی کہ یہہ حکم سب نمازونمین ہے وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَضَّهُمْ عَلَى الصَّلٰوةِ وَنَهَاهُمْ اَنْ يَنْصَرِفُوْا قَبْلَ انْصِرَافِهٖ مِنَ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتی تہی صحابہ کو نماز پڑہنی پر اور منع کیا اونکو یہہ کہ پہرین وہ پہلی پہرنی حضرت کی نماز سے روایت کی یہہ ابوداود نے **ف** رغبت دلاتی نماز پر یعنی تاکید کرتی اور رغبت دلاتی ملازمت نماز جماعت کی پر یا مطلق نماز پر اور منع فرمایا کہ پہلی حضرت کے نماز سے نہ پہرین تا مرد وعورت راستی مین نمل جاوین جبسیکہ اوپر حدیث مین گذرا کہ حضرت اور لوگ بیٹہی رہتی تہی یہان تلک کہ عورتین چلی جاتی تہین پہر اوٹہتی حضرت اور لوگ اس صورتمین بہی تا نہی ہوگی اور احتمال ہی کہ مراد پہرنی سے اوٹہہ کر چلی جانا مسبوق کا ہی پہلی سلام امام کی پس یہہ حرام ہی ہمارے نزدیک ؛ ع ؛

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَاَسْاَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْاَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَاَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَى اَحْمَدُ نَحْوَهٗ روایت ہی شداد بن اوس سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی نماز اپنی مین یعنی بعد

تشہد کی الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی ثابت رہنا دین کی مقدمہ مین اور قصد کرنا ہدایت پر اور مانگتا ہون تجہسی شکر نعمت تیری کا اور خوبی
بندگی تیری کی اور مانگتا ہون تجہسی دل سالم اور زبان سچی اور مانگتا ہون تجہسی بہلائی جو کہ جانتا ہی تو اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری برائی
اوس چیز کی سی کہ جانتا ہی تو اور بخشش مانگتا ہون تجہسے واسطی ان گناہون کی کہ جانتا ہی تو روایت کی یہہ نسائی نی اور روایت کی احمد نی مانند اسکی ف قصد کرنا ہدایت پر
یعنے لازم کردن ہدایت کو اور ہمیشہ ہدایت پر رہون اور مانگتا ہون شکر نعمت تیری کا یعنی توفیق ہو کہ صرف کرون نعمت کو تیری طاعت مین یعنے قایم رہون تیری حکمون پر اور بچون ممنوع
چیزون سی اور خوبی عبادت تیری کی یعنی ادا کرون اوسکو ساتہہ شرائط اور ارکان اوسکی کی اور قلب سلیم یعنی پاک بری عقیدون سی اور میل کرنی سی
خواہشون نفسانی پر اور خالی ہو ماسوی اللہ سی واسالک من خیر ما تعلم لفظ ما کا اس جملہ مین موصولہ ہی یا موصوفہ اور عائد محذوف ہی اور
من زائدہ ہی یا بیانیہ اور مبین محذوف ہی تقدیر اسکی یون ہی اسالک شیئا ہو خیر ما تعلم یعنی مانگتا ہون مین تجہسی ایک چیز کہ وہ اچہی ہو جو کہ
جانتا ہی تو کہ وہ اچہی ہی نہ جو کہ مین اچہی جانتا ہون الٰہی کہ بندہ ایک چیز کو اچہا جانتا ہی اور نفس الامر مین وہ بری ہوتی ہی یہہ دعا حضرت
نے تعلیم امت کی لیے کی ہی کہ لوگ پکارین ورنہ آنحضرت کو سب بہلائیان حاصل تہین اور برائیون سی محفوظ تہی اور گناہ اگلی پچہلی بخشی گئی
تہے ع ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ صَلٰوتِهٖ بَعْدَ التَّشَهُّدِ
اَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ وَاَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے جابر رض سی کہا تہی رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کہتی اپنی نماز مین بعد التحیات کی بہترین کلامون کا کلام اللہ کا ہے اور بہترین طریقون کا طریقہ محمد کا ہی روایت کی یہہ نسائی
نے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَةً تِلْقَاءَ
وَجْهِهٖ ثُمَّ يَمِيْلُ اِلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ شَيْئًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے حضرت عائشہ رض سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سلام پہیرتی
نماز مین ایک سلام سامنی منہ اپنی کی پہر جہکتی طرف داہنی جانب کی تہوڑا سا روایت کی یہہ ترمذی نی ف یعنے ابتدا سلام کی قبلہ
رخ کرتی پہر درمیان سلام مین کچہہ داہنی طرف مائل ہوتی ایسا کہ سفیدی رخسارہ مبارک کی معلوم ہوتی چنانچہ پہلی روایتون مین گذرا
اور تمام کرتی سلام کو امام مالک کی مذہب مین ایک ہے سلام ہی منظر ظاہر اس حدیث کی اور تینون امام اور اور علما قائل دو سلامون کی
ہین واسطے وارد ہونی بہت حدیثون کی ان بابون مین اور تاویل اس حدیث کی یہہ ہی کہ پکار کر کہتی تہی ایک سلام اور دوسرا چپکی سی ع ح
وَعَنْ سَمُرَةَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَرُدَّ عَلَى الْاِمَامِ وَنَتَحَابَّ وَاَنْ يُسَلِّمَ
بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی سمرہ سی کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ نیت کرین ہم
وقت سلام پہیرنی کی جواب سلام امام کی کی اور یہہ کہ محبت کرین ہم آپسمین اور یہہ کہ سلام کری بعض ہم مین کا بعض کو روایت کی یہ ابوداود نے ف
نیت کرین ہم یعنی مقتدی جو سلام پہیرین نیت کرین کہ امام کی سلام کا جواب دیتی ہین جو کہ امام کی داہنی طرف ہون دوسری سلام مین نیت جواب
کے کرین اور جو کہ بائین طرف ہون پہلے سلام مین نیت کرین اور جو کہ مقابل امام کی ہوین دونون سلامون
مین نیت کرین اور اس سے معلوم ہوا کہ امام کو بہی سلام پہیرتی ہوئی نیت کرنی چاہی کہ مقتدیون پر سلام کرتا ہون
اور محبت کرین ہم آپسمین یعنی نمازیون سی اور تمام مومنون سی محبت کرین اور خوش خلقی سی پیش آوین آگی اسکی فرمایا کہ سلام پہیرنی مین
بیچ نماز کی آپسمین ایک دوسرے کی بہی نیت کرین یعنی داہنی طرف مین داہنی طرف والونکی اور بائین طرف مین بائین طرف والونکی نیت
کری اور ہر نمازی کو دونو سلامون مین نیت ملائکہ کی بہی کرنی چاہی کہ یہہ بہی حدیثون مین آیا ہی کہا ہی بعض علما ہمارے نی کہ یہہ

سنت ہی اور لوگون نی اسکو ترک کر دیا ہی ٭ ح ع ٭ **بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ** باب ہی بیچ بیان ذکر کر
نیکی پیچہی نماز کی **ف** مراد ذکر سی عام ہی دعا ہو یا غیر اوسکی اور اختلاف ہی اسمین کہ متصلے بعد اون نمازون کی کہ سنتین ہین کسقدر
بیٹھی درمختار مین لکھا ہی کہ مکروہ ہی تاخیر کرنی سنتونکی یعنی بعد فرضون کی مگر بقدر اللہم انت السلام اخر تک اور کہا حلوائی نی نہین
مضائقہ ساتھہ فصل کی ساتھہ اوراد کی اور اختیار کیا اوسکو کمال نی کہا حلبی نی اگر ارادہ کی جاوی ساتھہ کراہت کی کراہت تنزیہی
تو اوٹھہ جاتا ہی خلاف کہتا ہون مین اور بیچ یاد میری کی ہی حمل کرنا پڑہنی کا قلیل پر اور مستحب ہے یہہ کہ استغفار کری تین بار اور پڑہی
اٰیۃ الکرسی اور معوذات اور کہی سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر تینتیس تینتیس بار اور پڑہی تہلیل پوری سو کر نیکو اور دعا مانگی اور ختم
کری ساتھہ سبحان ربک رب العزت اخر تک کے یہہ ترجمہ ہی بعینہ عبارت درمختار کا اور مستحب ہے کہ قوم توڑ ڈالین صفونکو اور امام آگی یا پیچہی
ہٹے کہ کہڑا رہی تا مشتبہ نہو وی انیوالو نپر کہ ہنوز جماعت مین ہین اور کوئی آنیوالا اسی توہم پر اگر اقتدا کری تو فاسد ہووی اقتدا
اوسکا اور اختلاف ہی اسمین کہ افضل پہرنا داہنی طرف ہی یا بائین طرف اور صحیح یہہ ہے کہ اختیار رکہتا ہی جس طرف چاہی پہر کی مگر
اکثر اسپر ہین کہ بائین طرف پہری تا داہنا اوسکا داہنا ہووے اور بیچ مسجد شریف نبوی کی بائین طرف کہ حجرہ شریف اودہر ہی پہرنا
افضل ہی بالاتفاق اور پہلی پڑہ لینا سنتون معمولی کا منافی نہین ہی اوس بعدیت کے کہ بیچ باب بعضی دعاؤن اور اذکار کی حدیثون مین واقع ہوئی
ہے اور تعجیل قیام کی واسطی سنتون مغرب کی منافی نہین ہے پڑہنی آیۃ الکرسی اور مانند اوسکی کی جیسیکہ حدیث صحیح مین وارد ہوا ہی کہ پڑہی بعد
فجر اور مغرب کی دس بار لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک لہ الحمد وہو علی کل شئی قدیر اور بعضی آدمی جو جلدی کرتی ہین کہ آیۃ الکرسی
مغرب کے سنتون مین پڑہتی ہین کچہہ نہین اور مخالفت سنت کی ہی کہ پڑہنا قل یا اور قل ہو اللہ احد کا بیچ سنت مغرب کی وارد ہوا ہی ٭ ح ٭

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ اَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہا مین پہچانتا تمام ہونا نماز رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کیکا ساتہہ کہنی اللہ اکبر کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اختلاف کیا ہی شارحین نی بیچ بیان کرنی مراد کی
ساتہہ تکبیر کی بعضون نی کہا ہی کہ مراد تکبیر سی یہان ذکر ہی جیسا کہ صحیحین مین ابن عباس سی آیا ہی کہ آواز بلند کرنی ساتہہ ذکر کی
وقت فارغ ہونی لوگونکی نماز فرض سی بیچ زمانی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقرر تہی کہا ابن عباس نی کہ پہچانتا تہا مین تمام ہونی
نماز کو ساتہہ اوسکی پہر لایا ہی بخاری اس حدیث کو پس معلوم ہوا کہ مراد تکبیر سی مطلق ذکر ہی اور حمل کیا ہی شافعی نی حضرت کی اس جہر کو
اسپر کہ تہا واسطی تعلیم مقتدیون کی چنانچہ بیہقی وغیرہ نی دلیل پکڑی ہی جبکی ذکر کرنی پر ساتہہ خبر صحیحین کے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
حکم کیا صحابہ کو ساتہہ ترک کرنی چلانی کی کہ تہلیل تکبیر پکار کر کرتی تہی اور فرمایا کہ تم نہین پکارتی ہو بہری کو اور نہ غائب کو تحقیق وہ
ساتہہ تمہاری ہی سنتا ہی قریب ہے انتہی اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد تکبیر سی وہ تکبیر ہی کہ بعد نماز کی تسبیح تحمید کی ساتہہ دس بار یا تینتیس بار
پڑہتی ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ حضرت کی زمانی مین بعد نماز کی تکبیر کہتی تہی ایک بار یا تین بار اور بعضون نی کہا کہ یہہ ایام منا مین
تہا کہ تکبیرات تشریق کی کہتی تہی اور بہر تقدیر مشکل یہہ ہے کہ یہہ قول ابن عباس کا کیا معنی رکہتا ہی کہ سلام سی تمام ہونا نماز کا نہ جانتی
تہے اور تکبیر سی جانتی جواب اسکا یہہ ہی کہ وہ چہوٹی تہی شاید کہ ہمیشہ جماعت مین نہ حاضر ہوتی ہون گی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ
جماعت مین ہوتی ہون لیکن پچہلی صف مین کہڑی ہوتی ہون پس نہ پہنچانتی تہی تمام ہونی نماز کو ساتہہ سلام کی ٭ ح ع ٭ ٭

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ اِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ
سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ سلام پہیرتی نہ بیٹہتی مگر مقدار اِس چیز کی کہ کہتی یا الہی تو ہی سالم یعنی سب عیبون سی اور تجہ
سے ہی سلامتی یعنی بندون کی سب آفتون سی بابرکت ہی تو ای صاحب بزرگی اور بخشش کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنے جن نمازون
کے بعد سنتیں ہین اونکی سلام کی بعد نہین بیٹہتی مگر اسقدر کہ جسمین یہہ دعا پڑہ لین اور جن نمازونکی بعد سنتین نہین ہین مثل صبح کی اور عصر کی
ثابت ہوا ہی بیٹہنا حضرت کا زیادہ اس سے اور مستحب ہے ذکر طلوع اور غروب آفتاب تک اور اس دعا مین جو والیک یرجع السلام فحینا ربنا بالسلام
وادخلنا دار السلام زیادہ کیا ہی پس نہین ہی اصل اِسکی یعنی حدیث سی ثابت نہین اور اک توجیہہ نہ بیٹہنی کی یہہ ہی کہ بہیئت نماز نہ بیٹہتی تہی
مگر اسقدر کہ جسمین یہہ دعا پڑہین یا نہ بیٹہتی تہی یعنی احیانا مگر اسقدر ۱۲ مولانا اسحٰق وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلٰثًا وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ
السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب
پہرتی نماز اپنی سی استغفار کرتی تین بار اور کہتی یا الہی تو ہی سلام اور تجہی سی ہی سلامتی بابرکت ہی تو ای صاحب بزرگی اور
بخشش کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** استغفار کرتی تین بار یعنی کہتی استغفر اللہ تین بار اور بعضی روایتونمین آیا ہی کہ کہتی تین
بار استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم و اتوب الیہ ۱۲ ح وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی کہتی پیچہی ہر نماز فرض کی نہین کوئی معبود
مگر اللہ اکیلا نہین کوئی شریک اوسکا اوسی کی لیے ہی بادشاہت اور اوسی کی لیے ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی یا الہی نہین کوئی منع کرنے والا اوس چیز کی کہ دی تو نی اور نہین
کوئی دینی والا اوس چیز کو کہ منع کی تو نی اور نہین فائدہ دیتی دولتمند کو عذاب تیری سی دولتمندی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف**
جاننا چاہیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہہ کلمات اور اوراد کہ حدیثونمین آئی ہین پڑہتی تہی اور لکہا ہی علماء نی کہ بعضی اوقات جلد
سلام پہیرتی اور اوٹہہ کہڑی ہوتی بغیر اسکی کہ کچہہ پڑہین اور بعضی اوقات یہہ اذکار کل یا بعض انمین سی پڑہتی اور بعضون نی ترجیح
ترتیب یہہ دی ہی کیا ہی کہ اول استغفار کری بعد اوسکی اللہم انت السلام بعد اوسکی لا الہ الا اللہ وحدہ آخر تک پڑہی اور اوراد اذکار اور دعائین
بہت ہین کہ حدیث کی کتابون مین مذکور ہین روایت مین آیا ہی کہ اونکو بعد نماز کی پڑہتی تہی اور بعد سی یہی مراد نہین ہی کہ متصل
فرضون کی پڑہی بلکہ اگر بعد سنتون کی پڑہی تو بہی بعد ہی پڑہنا کہلاویگا ۱۲ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِهِ يَقُوْلُ بِصَوْتِهِ الْاَعْلٰى لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ
اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ
وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن زبیر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم جسوقت کہ سلام پہیرتے نماز انہی سی کہتے ساتہہ آواز بلند کی نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک واسکا اوسکی
لیے ہی بادشاہت اور اوسی کی لیے ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نہیں بازگشت گناہوں سی اور نہیں قوۃ عبادت پر مگر ساتہہ
اللہ کی نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور نہیں عبادت کرتی ہم مگر اوسکو اوسکی لیے ہی نعمت یعنی سب نعمتیں اوسی کی طرف سی ہیں اور اوسی
کی لیے ہی بزرگی اور اوسی کی لیے ہی تعریف نیک نہیں کوئی معبود مگر اللہ خالص کرنی والی ہیں ہم واسطے اوسکی بندگی کو اگرچہ مکروہ رکہیں
کافر روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یہہ کلمہ بہی حضرت پکار کر پڑہتی تہے واسطے تعلیم امت کی اور نووی نی کتاب مہذب میں لکہا ہی کہ افضل
جسکے پڑہنا ہی بیچ امن عار کی اور سوا اسکی کی خواہ امام ہووے یا منفرد مگر یہہ کہ حاجت ہووی ساتہہ تعلیم اوسکی کی تو پکار کر پڑہی اور آپ پر
حمل کیا گیا ہی پکار کر پڑہنا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اوسکو اور بعد اسکی کہ یاد ہوا لوگونکو جبکی پڑہنا افضل ہی ۃ ع ح ۃ

وَعَنْ سَعْدٍ اَنَّهٗ كَانَ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمٰتِ وَيَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت

ہے سعد سی یہہ کہ سعد تہی تعلیم کرتی سب اپنے اولاد کو یہہ الفاظ اور کہتی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی پناہ پکڑتی ساتہہ ان لفظون
کے پیچہی نماز کی یا الٰہی تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتہہ تیری نامردی سی اور پناہ پکڑتا ہوں ساتہہ تیری بخیلی سی اور پناہ پکڑتا ہوں ساتہہ
تیری ناکارہ عمر سی اور پناہ پکڑتا ہوں ساتہہ تیری فتنہ دنیا کی سی اور عذاب قبر سی یعنی جو چیزیں کہ سبب عذاب قبر کی ہیں روایت
کی یہہ بخاری نی **ف** مراد جبن سے یہاں نہ جرات کرنا طاعت پر ہی اور مراد بخل سی یہہ ہی کہ نہ نفع پہنچاوی غیر کو
ساتہہ مال کی یا علم کی یا خیر خواہی کی وغیر ذلک اور ناکارہ عمر یہہ ہی کہ عقل میں خلل آجاوی اور اعضا ضعیف ہو جاوین ایسی عمر سی
پناہ مانگی اس لیے کہ مقصود عمر سی یہہ ہی کہ شکر اللہ تعالی کی نعمتوں کا اچہی طرح ادا کری اور ایسی عمر میں یہہ غرض فوت ہوتی ہی
ۃ ع ۃ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهٰجِرِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا قَدْ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَلَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُوْنَ وَلَا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُسَبِّحُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ مَرَّةً قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهٰجِرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا سَمِعَ اِخْوَانُنَا اَهْلُ الْاَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوْا مِثْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَيْسَ قَوْلُ اَبِيْ صَالِحٍ اِلٰى اٰخِرِهٖ اِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ تُسَبِّحُوْنَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَتَحْمَدُوْنَ عَشْرًا وَتُكَبِّرُوْنَ عَشْرًا بَدَلَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تحقیق فقیر مہاجرین کی آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس
پس کہا انہوں نی تحقیق لی گئی دولت والی درجی بلند یعنی ثواب اور قرب اور رضا ی حق اور نعمت ہمیشگی کی کہ نعمت بہشت کی ہی

یعنے اونہون نے بڑا ثواب حاصل کیا اور لائق بہشت کی نعمتون کی ہوئے پس ہمارا کیا حال ہی پس فرمایا حضرت نے کیا سبب عرض کیا فقرا نے نماز پڑھتے ہین وے جیسے ہم نماز پڑھتے ہین اور روزہ رکھتے ہین وے جیسے ہم روزے رکھتے ہین اور صدقہ دیتے ہین وے اور ہم نہین صدقہ دے سکتے اور بردہ آزاد کرتے ہین وے اور ہم نہین آزاد کر سکتے یعنی بسبب افلاس کی پس انکا ثواب دونا ہی کہ وہ حاصل ہی اور ہم محروم ہین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ سکھلاؤن تمکو ایسی چیز کہ پہنچ جاؤ بسبب اوسکی درجے اون شخصون کی کو کہ بڑھ گئے ہین تم سے یعنی پہلے تمہارے اسلام لائے ہین اور بڑھ جاؤ تم بسبب اوسکے اون لوگون پر کہ پیچھے تمہارے ہین یعنی زمان مین پیدا ہوتے ہین اور نہ ہوگا کوئی یعنی اغنیاء مین سے بہتر تمسے مگر وہ شخص کہ کرے مانند اوس چیز کے کہ کرو تم یعنی مگر جو غنی کہ یہہ تسبیح پڑھیگا وہ تم سے بہتر نہین ہوگا بلکہ وہ تم سے بہتر ہوگا یا مانند تمہارے رہوگا کہا اونہون نے بہتر فرمائیے یا رسول اللہ فرمایا سبحان اللہ پڑھو اور اللہ اکبر پڑھو اور الحمد للہ پڑھو پیچھے ہر نماز کے تینتیس بار کہا ابو صالح نے پس پھر آئے فقراء مہاجرین کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس عرض کیا اونہون نے کہ سنا بہائیون ہمارے نے کہ مالدار ہین یہ جو چیز کو کہ کی ہمنے پس کیا اونہون نے مانند اوسکی یعنی یہہ فضل اپنے ہو ہی وہ ہمپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ فضل اللہ کا ہی دیتا ہی وہ جسکو چاہتا ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور نہین قول ابی صالح کا آخر تک مگر نزدیک مسلم کی اور بیچ ایک روایت بخاری کی یہہ ہی کہ سبحان اللہ پڑھو پیچھے ہر نماز کی دس بار اور الحمد للہ پڑھو دس بار اور اللہ اکبر پڑھو دس بار بدلے تینتیس بار کی ف پہلے روایت مین جو آیا ہی کہ پڑھو پیچھے ہر نماز کے تینتیس بار اس عبارت مین تین احتمال ہین یا تو یہہ کہ تینون ملکر تینتیس بار ہون یعنی سبحان اللہ گیارہ بار اور الحمد للہ گیارہ بار اور اللہ اکبر گیارہ بار یا یہہ کہ ہر ایک تینتیس تینتیس بار ہو چنانچہ عمل مشائخ کا ایسا ہی اور یہہ افضل ہی اور بعضی روایت مین صریح یہی آیا ہی یا یہہ کہ تینون ملاکر تینتیس بار پڑھے کہ اسمین بھی ہر ایک تینتیس بار ہو جائیگا اور یہہ فضل اللہ کا ہی یعنی فضیلت دنیا اغنیا کو تمپر فضل اللہ کا ہی کہ دیتا ہی جسکو کہ چاہتا ہی صبر کرو اور قضاء الٰہی پر راضی رہو کہ اوسنے بزرگی دی ہی بعضی بندون کو بعضون پر اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ غنی شاکر افضل ہی فقیر صابر سے لیکن حال یہہ ہی غنی طرح طرح کی خوف گناہ کی ہی اور فقیر امن مین ہے اس سے کہا ہی امام غزالی رح نے احیاء العلوم مین کہ لوگون نے اختلاف کیا ہی اس مسئلہ مین پس گئے ہین جنید اور خواص اور اکثر لوگ طرف فضیلت فقر کی اور کہا ہی ابن عطا نے کہ غنی شاکر کہ حق غنا کا ادا کرتا ہو افضل ہی فقیر صابر سے رح

وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوبَةٍ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَّثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَحْمِيْدَةً وَّاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَكْبِيْرَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی کعب بن عجرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے الفاظ ہین نماز کے پیچھے کی کہنے کی ناامید نہین ہوتا ثواب سے کہنے والا اونکا یا فرمایا کرنے والا اونکا پیچھے ہر نماز فرض کی تینتیس بار سبحان اللہ کہنا اور تینتیس بار الحمد للہ کہنا اور چونتیس بار اللہ اکبر کہنا روایت کی یہہ مسلم نے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ تَمَامُ الْمِائَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سبحان اللہ کہے پیچھے ہر نماز کی تینتیس بار اور الحمد للہ کہے تینتیس بار اور اللہ اکبر کہے تینتیس بار پس یہ ننانوے ہوئے اور کہے واسطے پورا کرنے سیکڑے کی یہہ کلمہ نہین کوئی شریک واسطے اوسکے

لیے ہی بادشاہت اور اوسی کی لیے ہی سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی بخشی جاوین گی گناہ اوسکی اگرچہ ہون مانند جھاگ دریا کی یعنی بہت روایت
کی یہہ مسلم نی **ف** بعضی روایتون مین بعد والحمد کی یحیی ویمیت اور بعضی مین بیدہ الخیر بہی زیادہ آیا ہی اور یہہ کلمات کہ نماز کی پیچہی پڑہی جاتی
ہین عدد انکی مختلف آئی ہین کبہی حضرت کسطرح پڑہتی تہی کبہی کسطرح ان مین سی جس طرح پڑہیگا سنت ادا ہو جائیگی اور کہا ہی حافظ زین
عراقی نی کہ یہہ سب اچہی ہین اور جو زیادہ ہین پس وہ پسندیدہ تر ہین طرف اللہ تعالی کی اور ثابت ہوا ہی کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گنتی تہی
تسبیح کو ساتہہ دہنی ہاتہہ کی اور آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی شمار کرو ساتہہ انگلیون کے اسلیے کہ وہ پوچہی جاوین گی در طلب گویائی کی جاوین گی
اور صحابہ سی کہجور کی گہٹلیون پر بہی پڑہنا ثابت ہوا ہی پس افضل انگلیون پر پڑہنا ہی اور جائز گہٹلیون وغیرہ پر بہی ؛ ع ح ؛ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی امامة قال قيل يا رسول الله ای الدعاء اسمع قال جوف الليل الاخر ودبر الصلوات المكتوبات رواه الترمذی روایت ہی ابی امامہ سی کہا عرض کیا گیا یا رسول اللہ کون سی وقت دعا
بہت قبول ہوتی ہی فرمایا درمیان رات مین کہ جانب اخیر مین ہی یعنی سحر کی وقت اور فرض نمازون کی پیچہی روایت کی یہہ ترمذی نی
وعن عقبة بن عامر قال امرنی رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اقرأ بالمعوذات فی دبر كل صلوة رواه احمد وابوداود والنسائی والبيهقی فی الدعوات الكبير اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا
حکم کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ پڑہون معوذات پیچہی ہر نماز کی روایت کی یہہ احمد اور ابوداود اور نسائی نی اور بیہقی نی
دعوات کبیر مین **ف** معوذات وہ سورتین ہین کہ جنکی سری پر لفظ اعوذ کا ہی یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور لفظ معوذات
کا جمع اسلیے لائی کہ اقل جمع دو ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ قل ہو اللہ اور قل یا بہی معوذات مین داخل ہین تغلیبا یعنی قل اعوذ برب الفلق اور
اور قل اعوذ برب الناس کو غلبہ دیکر کل کو تعبیر معوذات کر دیا اگرچہ اون دو مین لفظ اعوذ کا نہین ہی پس بموجب اس قول کی چار سورتین پڑہنے
کو فرمایا قل یا اور قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ؛ ع ؛ **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لان اقعد مع قوم يذكرون الله من صلوة الغداة حتى تطلع الشمس احب الی من ان اعتق اربعة من ولد اسمعيل ولان اقعد مع قوم يذكرون الله من صلوة العصر الى ان تغرب الشمس احب الی من ان اعتق اربعة رواه ابو داود
اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ بیٹہنا میرا ساتہہ ایک قوم کی کہ یاد کرین اللہ کو وقت صبح کی آفتاب
نکلنے تک بہت بہتر ہی نزدیک میری اس سی کہ آزاد کرون مین چار غلام اولاد حضرت اسمعیل کسی اور البتہ بیٹہنا میرا ساتہہ اوس قوم کی
کہ یاد کرین اللہ کو وقت نماز عصر کی سی آفتاب غروب ہونی تک بہت بہتر ہی نزدیک میرے اس سے کہ آزاد کرون چار غلام روایت کی یہہ ابوداود
نے **ف** ظاہر یہہ ہی کہ اخیر مین بہی چار غلام اولاد حضرت اسمعیل کسی مراد ہون اور احتمال یہہ ہے کہ مطلق ہون اور تخصیص اولاد
حضرت اسمعیل کی اس لیے ہی کہ افضل عرب کے ہین اور حضرت اونکی اولاد مین ہین ع **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى الفجر فی جماعة ثم قعد يذكر الله حتى تطلع الشمس ثم صلى ركعتين كانت له كاجر حجة وعمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تامة تامة تامة رواه الترمذی اور روایت ہی
انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نماز پڑہی فجر کی جماعت مین پہر بیٹہی یاد کری اللہ کو آفتاب نکلنی تک پہر پڑہی

دو رکعت نماز ہوگا ثواب اوسکی لیے مانند ثواب حج کی و عمرہ کی کہا راوی نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری حج و عمرہ کا پوری حج
و عمرہ کا پوری حج و عمرہ کا روایت کی یہہ ترمذی نے **ف** بیہہ ٹہی یا ذکر ی اللہ کو یعنی ہمیشہ ذکر مین سے بیچ جگہ نماز اپنی کی اور مسجد اپنی کی کہ
جسمین نماز پڑہی ہی پس نہین منافی ہی اوٹہنا واسطی طواف کی یا طلب علم کی یا مجلس وعظ کی مسجد مین اور اسیطرح اگر گہر مین چلا آدمی اور ذکر
کرتا ہی اوسکا بہی یہی ثواب ہوگا اور آفتاب نکلتی تک پہر نماز پڑہی یعنی بعد بلند ہونی آفتاب کے بقدر نیزہ کی نماز پڑہی کہ وقت کراہت کا
جاتا رہی اور اس نماز کو نماز اشراق کہتی ہین اور اکثر حدیثون مین اسکا نام صلوۃ ضحی بہی آیا ہی ظاہر یہہ ہی کہ یہہ دونون نمازین ایک
ہین اول وقت اوسکا نزدیک بلند ہونی آفتاب کے ہی اور آخر وقت پہلی زوال کی اول کو اشراق کہتی ہین اور دوسری کو چاشت اور ثواب
حج کا بسبب ادا کرنی فرائض کی ساتہہ جماعت کی ہوتا ہی اور ثواب عمرہ کا بسبب ادا کرنی نفل کی ۱۲ ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا إِمَامٌ لَنَا يُكْنٰى أَبَا رِمْثَةَ قَالَ صَلَّيْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ أَوْ مِثْلَ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ يَقُوْمَانِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ عَنْ يَمِيْنِهِ وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ شَهِدَ التَّكْبِيْرَةَ الْأُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتّٰى رَأَيْنَا بَيَاضَ خَدَّيْهِ ثُمَّ انْفَتَلَ كَانْفِتَالِ أَبِيْ رِمْثَةَ يَعْنِيْ نَفْسَهُ فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِيْ أَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيْرَةَ الْأُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ يَشْفَعُ فَوَثَبَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِمَنْكِبَيْهِ فَهَزَّهُ ثُمَّ قَالَ اجْلِسْ فَإِنَّهُ لَنْ يَهْلِكَ أَهْلُ الْكِتٰبِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلٰوتِهِمْ فَصْلٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ فَقَالَ أَصَابَ اللّٰهُ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ روایت ہے ازرق بن قیس سے کہ کہا نماز پڑہائی ہمکو امام ہمارے نے کہ کنیت تہی اوسکی
ابو رمثہ کہا ابو رمثہ نے کہ پڑہی مینے یہہ نماز یا مانند اس نماز کی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا ابو رمثہ نے اور تہی ابوبکر اور عمر کہڑی ہوتی
پہلے صف مین داہنی طرف حضرت کی اور تہا ایک شخص کہ تحقیق وہ حاضر ہوا تہا تکبیر پہلی مین نماز سے پس نماز پڑہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
پہر سلام پہیرا داہنی اپنی اور بائین اپنی یہانتک کہ دیکہی ہمنی سفیدی رخسارون حضرت کی پہر پہرے نماز اپنی سے مانند پہرنے ابی رمثہ کی مراد
رکہتا تہا نفس اپنی کو پس کہڑا ہوا وہ شخص کہ جسنی پائی تہی ساتہہ حضرت کی تکبیر اولی نماز سے شروع کین دو رکعتین پس جلدی سے اوٹہہ کہڑی ہوے عمر
پکڑی دونو مونڈہی اوسکی پس ہلایا اوسکو پہر کہا بیٹہہ اس لئی کہ نہین ہلاک ہوئی اہل کتاب مگر کہ نہ تہا درمیان نمازون کی فرق پس اوٹہائی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے نگاہ اپنی پس فرمایا پہنچایا اللہ نے تجکو راہ حق پر اے بیٹی خطاب کے روایت کی یہہ ابوداود نے **ف** پڑہی مینے یہہ نماز یہہ اشارہ کیا
ابو رمثہ نے اوس نماز کی طرف کہ پڑہی تہی ظہر یا عصر مثلا اور یا مانند اس نماز کی یہہ شک راوی ہی کہ ابو رمثہ نے ہذہ الصلوۃ کہا یا مثل ہذہ الصلوۃ اور
یہہ جو کہا کہ پائی تہی ساتہہ حضرت کی تکبیر اولی فائدہ اس قید کا یہہ ہی کہ وہ شخص مسبوق نہ تہا کہ واسطی تمام کرنی نماز کی اوٹہا ہو بلکہ پہلی سے رکعت مین
ملا تہا اور واسطی ادا کرنی سنت راتبہ کی اوٹہا تہا اور مراد فرق سے یا تو فرق کرنا ہی ساتہہ سلام پہیرنی کی یا جگہہ بدلنی ہی جیسکہ حدیث ابی ہریرہ کی مین
آیا ہی کہ کیا عاجز کرتا ہے ایک تمہارے کو جو نماز ادا کرے کہ آگی بڑہ جاوے یا پیچہی ہٹ جاوے یا داہنی یا بائین ہٹ کہڑا ہو یا مراد کلام کرنا ہی
یا نکلنا ہی مسجد سے جیسا کہ مسلم کی روایت مین آیا ہی سائب سے کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا نے کہ وصل نکرین ہم نماز کو یہانتک کہ کلام کرین ہم یا باہر
نکلین ہم اور لانا اس حدیث کا باب الذکر بعد الصلوۃ مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد تفرق کرنی سے ترک کرنا ذکر کا بعد نماز کی ہو یعنی بعد نماز فرض کی
چاہیی کہ ذکر کری جو کہ وارد ہوا ہی حدیثون مین بعد اوسکی و تہی پس یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر نہ وصل کرنی نفل کی ساتہہ فرضوں کی

ح ع وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أُمِرْنَا أَنْ نُسَبِّحَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَنَحْمَدَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَنُكَبِّرَ أَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ فَأُتِيَ رَجُلٌ فِي الْمَنَامِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقِيْلَ لَهٗ أَمَرَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُسَبِّحُوْا فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ كَذَا وَكَذَا قَالَ الْأَنْصَارِيُّ فِي مَنَامِهٖ نَعَمْ قَالَ فَاجْعَلُوْهَا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ وَاجْعَلُوْا فِيْهَا التَّهْلِيْلَ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْعَلُوْا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہ کہا حکم کی گئی ہم یہہ کہ تسبیح کرین پیچھی ہر نماز کی تینتیس بار اور الحمد للہ کہین تینتیس بار اور اللہ اکبر کہین چونتیس بار پس دیکھا ایک شخص نی انصار مین سی خواب مین ایک فرشتی کو پس کہا اوس فرشتی نی اوسکو کیا حکم کیا ہی تمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ تسبیح کرو پیچھی ہر نماز کی اتنی اور اتنی کہا انصاری نی اپنی خواب مین کہ ہان کہا اوس فرشتی نی کہ مقرر کرو ان تینون کلمات کو پچیس پچیس بار اور داخل کرو اوسمین لا الہ الا اللہ پچیس بار یعنی تا گنتی سو کی پوری ہو جاوی پس جب صبح ہوئی آیا وہ انصاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس خبر دی حضرت کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس عمل کرو اسیطرح روایت کی یہہ احمد اور نسائی اور دارمی نی **ف** پس کرو تم اسیطرح شاید مراد یہہ ہی کہ اسطرح بہی پڑہو اور یہہ بسبب تقریر آنحضرت کی ایک وجہ ذکر سی ہوا اور اگر آنحضرت تقریر نکرتی نرا خواب حجت نہوتا ۱۲ ح ۞ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَعْوَادِ هٰذَا الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا الْمَوْتُ وَمَنْ قَرَأَهَا حِيْنَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهٗ آمَنَهُ اللّٰهُ عَلٰى دَارِهٖ وَدَارِ جَارِهٖ وَأَهْلِ دُوَيْرَاتٍ حَوْلَهٗ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَقَالَ إِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ

اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا سنا مینی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اوپر لکڑیون اس منبر کی یعنی منبر پر فرماتی تہی جو کہ پڑہی آیۃ الکرسی پیچھی ہر نماز کی نہین منع کرتی اوسکو داخل ہونی بہشت کی سی مگر موت اور جو پڑہی اوسکو اوسوقت کہ جاوی خوابگاہ اپنی مین امن دیتا ہی اوسکو اللہ اوسکی گھر پر اور اوسکی ہمسایہ کو یعنی جو گھر کہ اوسکی گھر سی ملی ہوئی ہین اور کتنی گھر گرد اوسکی یعنی اگرچہ اوسکی گھر سی نملی ہوئی ہون روایت کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہی **ف** اول مضمون حدیث کی بظاہر مین ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ موت مانع دخول جنت کی نہین ہی بلکہ پہچانی والی ہی جنت مین ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یون کہتی الا الحیوۃ اس لئی کہ حیوۃ مانع دخول جنت کی ہی کہ اس عالم مین آدمی پیدا و سکا جواب اسکا یہ ہی کہ موت پردہ ہی درمیان دخول جنت کی پس جب اٹہی موت اور ہو چکی حاصل ہوتا ہی دخول جنت کا کذا ذکرہ الطیبی اور بعضی کہتی ہین کہ مراد موت سی ہوتا بندہ کا قبر مین ہی پہلی و تہتی کی جب اوٹہی کا قبر سی جاوی گا بہشت مین بلا توقف اور یہہ حدیث اگرچہ ضعیف ہی لیکن فضائل اعمال مین عمل کرنا حدیث ضعیف پر جائز ہی اور اول جملہ حدیث کا نسائی اور ابن حبان اور طبرانی نی بہی روایت کیا ہی اور ایک روایت مین قل ہو اللہ بہی اوسکی ساتہہ پڑہنی آئی ہی ۱۲ ح ع ۞ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَّنْصَرِفَ وَيَثْنِيَ رِجْلَيْهِ مِنْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَ لَهٗ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّمُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَّرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجٰتٍ وَّكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِّنْ كُلِّ مَكْرُوْهٍ وَّحِرْزًا مِّنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَلَمْ يَحِلَّ

لِذَنبٍ اَن یُدرِکَہٗ اِلَّا الشِّرکُ وَکَانَ مِن اَفضَلِ النَّاسِ عَمَلًا اِلَّا رَجُلًا یَفضُلُہٗ یَقُولُ اَفضَلَ مِمَّا قَالَ رَوَاہُ اَحمَدُ وَرَوَی التِّرمِذِیُّ نَحوَہٗ عَن اَبِی ذَرٍّ اِلٰی قَولِہٖ اِلَّا الشِّرکُ وَلَم یَذکُر صَلٰوۃَ المَغرِبِ وَلَا بِیَدِہِ الخَیرُ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیثٌ حَسَنٌ صَحِیحٌ غَرِیبٌ اور روایت ہی عبدالرحمن بن غنم سی اون نی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا حضرت نی جو شخص کہی پہلی پہرنی کی جگہ نماز سی اور پہلی موڑنی پانون پہی کی نماز مغرب اور صبح سی یعنی جسطرح تشہد کی لیی بیٹہتا ہی اوسی ہیئہ پر بعد مغرب و صبح کی یہہ کلمہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ اکیلا ہی نہین کوئی شریک وسکا اوسکی لیی ہی بادشاہت واوسکی لیی ہی تعریف اوسکی ہاتہہ مین ہی بہلائی وہ زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی دس بار لکہی جاتی ہی واسطی اوسکی ساتہہ ہر ایک کی دس نیکیاں اور دور کی جاتی ہین اوس سے دس برائیان اور بلند کیی جاتی ہین واسطی اوسکی دس درجی اور ہوتی ہین یہہ کلمات واسطی اوسکی امان ہر بری چیز سی اور پناہ شیطان راندی ہوئی سی اور نہین لایق پہنچنا واسطی کسی گناہ کی یہہ کہ ہلاک کری اوسکو یعنی بسبب توفیق استغفار یا مغفرت کردگار کی مگر شرک یعنی اگر شرک کریگا نہین بخشا جاسی گا اور ہوگا بہتر بین لوگونکا از روی عمل کی مگر وہ شخص کہ زیادہ ہووی اوس سے یعنی زیادہ کہی اوس چیز سی کہ کہا اوسنی روایت کی یہہ احمد نی اور روایت کی ترمذی نی مانند اسکی ابوذر سی تا قول اونکی الا الشرک اور نہین ذکر کیا نماز مغرب کا اور نہ لفظ بیدہ الخیر کا اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی

وَعَن عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعثًا قِبَلَ نَجدٍ فَغَنِمُوا غَنَائِمَ کَثِیرَۃً وَاَسرَعُوا الرَّجعَۃَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَّا لَم یَخرُج مَا رَاَینَا بَعثًا اَسرَعَ رَجعَۃً وَلَا اَفضَلَ غَنِیمَۃً مِن ھٰذَا البَعثِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّکُم عَلٰی قَومٍ اَفضَلَ غَنِیمَۃً وَاَفضَلَ رَجعَۃً قَومًا شَہِدُوا صَلٰوۃَ الصُّبحِ ثُمَّ جَلَسُوا یَذکُرُونَ اللّٰہَ حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمسُ فَاُولٰئِکَ اَسرَعُ رَجعَۃً وَاَفضَلُ غَنِیمَۃً رَوَاہُ التِّرمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیثٌ غَرِیبٌ وَحَمَّادُ بنُ اَبِی حُمَیدٍ الرَّاوِیُّ ھُوَ ضَعِیفٌ فِی الحَدِیثِ

اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجی فوج طرف ملک نجد کی پس غنیمت لائی غنیمت بہت اور جلدی کے اونہون نی پہری مین یعنی طرف مدینہ کی پس کہا ایک شخص نی ہم مین سی کہ نہ نکلا تہا نہین دیکہی ہمنی کوئی فوج کہ جلد ہو پہرنی مین اور زیادہ ہو غنیمت مین اس فوج سی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ بتلاؤن مین تمکو ایک قوم کہ زیادہ ہو غنیمت مین اور زیادہ ہو پہرنی مین مراد کہتا ہون مین وہ قوم کہ حاضر ہوئی نماز صبح مین پہر بیٹہی یاد کرتی رہی اللہ کو یہان تک کہ نکلا آفتاب پس یہہ لوگ ہین بہت جلد پہرنی مین اور زیادہ غنیمت مین روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور حماد بن ابی حمید راوی وہ ضعیف ہی حدیث کی نقل کرنی مین

ف یعنی اون لوگونکو متاع دنیا ہاتہہ لگی اور وہ فانی ہی اور اونکو ملا تہوڑیسی دیر مین بہت سا ثواب عقبی کا اور وہ باقی ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق یعنی جو کچہہ تمہاری پاس ہے فانی ہی اور جو اللہ کی پاس ہے باقی ہی پس یہہ ہوئی افضل اونکی غنیمت سی اور پہری جلدی اونسی ؛ ع ؛

بَابُ مَا لَا یَجُوزُ مِنَ العَمَلِ فِی الصَّلٰوۃِ وَمَا یُبَاحُ مِنہُ

باب ہے بیچ بیان اوس چیز کی کہ نہین جائز کرنا اوسکا نماز مین اور اوس چیز کی کہ جائز ہی نماز مین **ف** یعنی اس باب مین مکروہات اور محرمات اور مفسدات اور مباحات نماز کی مذکور ہین ؛ ع ؛

اَلفَصلُ الاَوَّلُ

فصل پہلی ؛ عَن مُعَاوِیَۃَ بنِ الحَکَمِ قَالَ بَینَا اَنَا اُصَلِّی مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ

اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ اُمِّيَاهْ مَا شَاْنُكُمْ
تَنْظُرُوْنَ اِلَيَّ فَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ عَلٰى اَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ يُصَمِّتُوْنَنِيْ لٰكِنِّيْ سَكَتُّ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِاَبِيْ هُوَ وَاُمِّيْ مَا رَاَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهٗ وَبَعْدَهٗ اَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِّنْهُ فَوَاللّٰهِ مَا كَهَرَنِيْ وَلَا ضَرَبَنِيْ
وَلَا شَتَمَنِيْ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ
اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ حَدِيْثُ
عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَنَا اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ وَاِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَاْتُوْنَ
الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَاْتِهِمْ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُوْنَ قَالَ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُوْنَهٗ فِيْ صُدُوْرِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ
قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهٗ
فَذَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهٗ لٰكِنِّيْ سَكَتُّ
هٰكَذَا وَجَدْتُ فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ وَكِتَابِ
الْحُمَيْدِيِّ وَصُحِّحَ فِيْ جَامِعِ الْاُصُوْلِ بِلَفْظَةِ كَذَا فَوْقَ لٰكِنِّيْ روایت ہی معاویہ بن الحکم سی کہا اوسوقت

کہ مین نماز پڑھتا تہا ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگہان چہینکا ایک شخص نی قوم مین سے پس کہا مینی یرحمک اللہ پس گہورا مجکو قوم نی ساتہہ آنکھون اپنی کی یعنی اسلیے کہ نماز مین ہوکر جواب چہینک کا دیتا ہی پس کہا مینی یعنی دلمین گم کیجو ماں میری کیا ہی حال تمہارا کہ دیکہتی ہو طرف میرے پس شروع کیا قوم نی کہ مارتی تہی ہاتہہ اپنی رانون اپنی پر یعنی واسطی چپ کرانی اور تعجب کرنی کی پس جب دیکہا مینی انکو کہ چپ کراتی ہین مجکو غصہ ہوا مین یعنی بسبب جاننی برائی اس فعل کی لیکن چپ رہا مین پس جب نماز پڑہ چکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس قربان باپ میرا اونکی اور ماں میرے نہین دیکہا مینی کسی سکہلانی والی کو پہلی حضرت کی اور نہ پیچہی حضرت کی کہ بہت اچہا ہو سکہلانی مین آنحضرت سے پس قسم ہی اللہ کی نہ ڈانٹا مجکو اور نہ مارا مجکو اور نہ برا کہا مجکو فرمایا تحقیق یہہ نماز نہین لائق ہی اسمین کوئی چیز باتون آدمیون کی سوا اسکی نہین کہ نماز تسبیح اور تکبیر ہی اور پڑہنا قرآن کا ہی یا مانند اسکی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ الفاظ حدیث کی حضرت نی یون ہین فرمائی یا اور طرح مانند اسکی اور کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق مین تو مسلم ہون یعنی نہین جانتا ہون ابتک سب احکام دین کی اور تحقیق دیا اللہ نی ہمکو اسلام اور تحقیق ہم مین سی کتنی شخص ہین کہ آتی ہین کاہنون پاس فرمایا حضرت نی پس مت جا تو انکی پاس کہا مینی اور ہم مین سی کتنی شخص لیتی ہین شگون بد فرمایا یہہ ایک چیز ہی کہ پاتی ہین اوسکو اپنی دلونمین یعنی یہہ وہم ہی کہ پیدا ہوا ہی نفسون انکی سی نہین تاثیر اوسکو نفع اور ضرر مین پس باز رکہی انکو یعنی کام کرنی سی باز رہین اس وہم سی کہا معاویہ نی کہ کہا مینی اور ہم مین سی کتنی شخص ہین کہ خط کہینچتی ہین یعنی جیسی رمال خط کہینچ کر احکام اور احوال غیب کے بتاتی ہین فرمایا تہی ایک نبی انبیا مین سی خط کہینچتی تہی پس جو شخص کہ موافق ہو خط اوسکا اوس پیغمبر کی پس وہ پہنچتا ہی اوس بات کو روایت کی یہہ مسلم نی کہا مولف نی کہ قول اوسکا لکنی سکت اسیطرح پایا مینی صحیح مسلم مین اور کتاب حمیدی مین اور صحیح کیا گیا ہی یہہ لفظ لکنی سکت کا جامع الاصول مین ساتہہ لکہنے لفظ کذا کی اوپر لکنی کی **ف** گم کیجو تجکو ماں تیری یہہ لفظ عرب مین وقت تعجب کے اور بعید جاننی ایک امر کی استعمال کرتی ہین اور ظاہر یہہ ہے کہ چہینکنی والی نی الحمد للہ کہا ہوگا معاویہ نی اوسکی جواب مین یرحمک اللہ کہا اور اس سے معلوم ہوا کہ چہینکنی کی جواب مین یرحمک اللہ

کہنا حرام ہی نماز مین اور مفسد نماز کا ہی اور حضرت نی اوس شخص کو نماز کی پہیرنی کا حکم اسلیے نکیا کہ وہ جاہل تہا اور نہ سنا تہا کہ کلام کرنا نماز مین منسوخ ہوا اور کہا نووی نی کہ جب کہی نمازی یرحمک اللہ باطل ہوتی ہی نماز اوسکی اسلیے کہ خطاب کیا اوسکو اور اگر کہی یرحمہ اللہ نہین باطل ہوتی اور کہا ابن ہمام نی اگر کہی اپنی نفس کی لیے یرحمک اللہ نہین فاسد ہوتی ہی جیسے یرحمنی اللہ کی کہنی مین نہین فاسد ہوتی اور نہین لائق ہی اسمین باتون آدمیون کیسی یہ اسلیے فرمایا کہ نا نکلجاوی اس سے تسبیح اور ذکر کہ یہہ اگرچہ کلام ہین لیکن نہین ارادہ کیا جاتا ساتہہ انکی خطاب کرنا لوگونکو اور سمجہانا اونکو اور مراد باتون آدمیونکی سی وہ کلام ہی کہ خطاب کریں ساتہہ اوسکی لوگونکو اور رہا نہ سکین اوسکو لوگون سے لکہا ہی فقہا نی کہ اگر نماز پڑہتی ہوئی سی کوئی پوچہی کہ کس جنس کا ہی مال تیرا اور وہ کہی الخیل والبغال والحمیر یا ایک نماز پڑہنی والی کی آگی کتاب دہری ہی اور ایک شخص یحیی نامی کہڑا ہی اور اوسنی کہا یا یحیی خذ الکتاب یعنی اے یحیی لی لی کتاب پس دونون اگرچہ آیتین قرآن کی ہین لیکن ازبسکہ بقصد خطاب کے پڑہین فاسد ہوگئی نماز اور اگر ارادہ قراءۃ کا ہو فاسد نہین ہوتی اور کاہن عرب مین اون کو کہتی تہی کہ وہ ساتہہ جنات اور شیاطین اور ارواح خبیثہ کی مناسبت رکہتی تہی اور شیاطین خبرین سچ اور جہوٹ اونکو کہہ جاتی تہی اور وہ دعوی علم غیب کا کرکر لوگونکو خبرین دیتی تہی پس اونکی پاس جانیسی منع فرمایا چنانچہ اور روایت مین یہی آیا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی جاوی آگے عراف کی پاس یا کاہن پاس پس سچ مانی اونکی کہنی کو پس تحقیق وہ کافر ہوا ساتہہ اوس چیز کی کہ اوتاری گئی محمد پر یعنی قرآن یہہ امام احمد نی روایت کی ہی ساتہہ سند صحیح کی ابو ہریرہ سی اور معنی کاہن کی تو معلوم ہوئی اور عراف اوسکو کہتی ہین کہ بیان کرتا ہی معرفت چیزون کی اور چوری کی چیزون کا اور مکان گم ہوئی چیز کا اور ایک نبی خط کہینچتے تہے یعنی حضرت ادریس یا دانیال علیہما السلام اور اس عبارت سی کوئی یہہ نہ سمجہی کہ علم رمل جائز ہی بلکہ یہہ تعلیق بالمحال ہی کہا خطابی نی کہ حضرت نی فمن وافق خطہ از راہ زجر کی فرمایا ہی اور معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین موافق ہو سکتا خط کسیکا ساتہہ خط اوس نبی کی اسلیے کہ خط اونکا معجزہ تہا انتہی اور موافقت خط کی غیر معلوم ہی اسلیے کہ نہین معلوم ہوتی موافقت مگر تواتر سی یا نص سے کہ منقول ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی رمال جیسی خط کہینچتی ہین کیونکر معلوم ہو کہ وہ نبی بہی اسیطرح کہینچتے تہی اوسکو ثابت کرنا نص سے یا تواتر سی چاہیی اور یہہ محال ہی پس جب موافق اوسکی ہوا تو کرنا بہی اوسکو درست نہوا اور اشکال تکسیر کے اور اور اعمال کہ اسی قبیلہ کی ہین نزدیک علما متقدمین اور مشایخ محققین کے یہی حکم رکہتی ہین اور اخیر عبارت کا مطلب یہہ ہی کہ لفظ کذا علامت تصحیح کی ہی جو چاہتی ہین کہ اوپر ایک لفظ کہ مظنہ عدم صحت کا ہو رکہتا ہی نشان صحت کا رکہین تو لفظ کذا اوسکا اوسپر لکہتی ہین جیسیکہ صاد یا صح لکہتی ہین حاصل یہہ کہ لفظ کلتی کا ثابت ہی اصول مین اور ساقط ہی مصابیح مین پس مظنہ عدم صحت کا اوسپر نکرنا چاہیی کہ جامع الاصول مین لفظ کذا لکہکر تصحیح اوسکی کردی ہی کہ اصول مین یون ہین ہی ۞ ح ع ۞ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلٰوةِ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا فَقَالَ إِنَّ فِي الصَّلٰوةِ لَشُغْلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا تہی ہم سلام کرتی اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ ہوتی نماز مین پس جواب دیتی ہمکو پس جبکہ پہر کر آئی ہم نجاشی کی پاس سے سلام کیا ہمنی اوپر پس نہ جواب دیا پس کہا ہمنی اے رسول خدا کی تہی ہم سلام کرتی آپ پر نماز مین پس جواب دیتی تہی آپ ہمکو یعنی اب آپ نی جواب کیون نہ دیا پس فرمایا حضرت نی تحقیق نماز مین البتہ شغل ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف نجاشی بادشاہ حبشہ کا اور دین نصاری کی تہا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوۃ کا حق ہونا توریت وانجیل وغیرہ سے معلوم کرکر حضرت پر اسلام لایا تھا اور سن نو ہجری میں انتقال اوسکا ہوا اور حضرت
نے صحابہ کے ساتھ کھڑے ہوکر غائبانہ اوسکی جنازہ کی نماز پڑھی پس وہ ازبسکہ حضرت سے عقیدت نہایت رکھتا تھا صحابہ نے جب کفار مکہ
سے تنگ آکے ہجرت اوسکے ملک میں پائی تو اوسکی ملک میں اکثر صحابہ گئے اور ستی صحابہ کی ان کو غنیمت جانکر خوب خدمت گذاری کی جب صحابہ نے حضرت کی خبر سنی کہ
ہجرت کرکر مدینہ میں رونق افزا ہوئے ہیں وہ بھی حاضر ہوئے پس اوسوقت کا حال ابن مسعود بیان کرتے ہیں کہ میں بھی اوس قافلہ میں تھا
موافق پہلی عادت کی میں نے سلام حضرت پر کیا حضرت نے جواب نہ دیا اور نماز کی بعد فرمایا کہ نماز میں شغل ہے یعنی شغل پڑھنے قرآن کا اور تسبیح کا
اور دعا کا اور مناجات کا ہے وہ مانع ہے کلام کرنیسے ساتھ آدمیونکی پس اس سے معلوم ہوا کہ جواب سلام کا دینا یا اور کلام کرنا نماز میں حرام ہے
اور شرح منیہ میں لکھا ہے کہ اگر جواب سلام کا ہاتھ سے یا سر سے دے یا کوئی اوس سے کچھ طالب ہے پس وہ اشارہ کرے سر سے یا آنکھوں سے ہاں
کا یا نہ کا نہیں فاسد ہوتی نماز اوسکی لیکن مکروہ ہوتی ہے ؛ ع ح ؛ وَعَنْ مُعَيْقِيبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ اِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے معیقیب سے اونے نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے بیچ جواب ایک شخص کے کہ پوچھا اوسنے حال نفس اپنے کا کہ میں برابر کرتا ہوں بیچ نماز میں مٹی کو سجدہ کی جگہہ میں فرمایا یعنی اوسکی جواب میں اگر ہے تو کرنیوالا
ضرور پس کر ایک بار روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف شرح منیہ میں لکھا ہے کہ مکروہ ہے کنکر سجدے کی آگی سے ہٹانی مگر جو سجدہ
کر سکے بسبب تنشیب و فراز کی تو برابر کرلے یکبار یا دو بار زیادہ اس سے نکرے ؛ ع ؛ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلٰوةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ رکھنے سے پہلو پر نماز میں روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطٰنُ
مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ادہر اودہر دیکھنے
سے نماز میں پس فرمایا کہ وہ اچک لینا ہے کہ اچک لیتا ہے اوسکو شیطان نماز بندے کی سے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے ادہر
اودہر دیکھنے سے شیطان اچک لیتا ہے نماز بندے کی سے کمال اوسکا اور مراد ادہر اودہر دیکھنے سے یہہ ہے کہ گردن پھیر کی ادہر اودہر
دیکھے اسطرح کہ منہ قبلہ کیطرف سے پھر جاوے پس یہہ مکروہ ہے اور اگر اس طرح دیکھے کہ سینہ بھی بالکل قبلہ سے پھر جاوے تو نماز فاسد ہوتی
ہے اور کن انکھیوں سے ادہر اودہر دیکھے تو نہیں فاسد ہوتی اور نہ مکروہ ہوتی ہے لیکن خلاف اولی ہے ؛ ح ؛ ع ؛ وَعَنْ
اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ اَبْصَارَهُمْ
عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ اِلَى السَّمَاءِ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ باز رہیں لوگ اوٹھانی نگاہ اپنی کی سے وقت دعا کی نماز میں طرف آسمان کی یا اچکی
جاوینگی آنکھیں اونکی روایت کی یہہ مسلم نے ف یعنے چاہیے کہ باز آویں اوٹھانی نگاہ کی سے والا اچکی جاوینگی آنکھیں اونکی اور
نماز میں مطلق نظر اوپر اوٹھانی مکروہ ہے خصوصاً وقت دعا کی اس لیے کہ وہم جاتا ہے اسکا کہ اللہ تعالی کیلیے مکان معین ہے اور وہ
پاک ہے مکانیت سے اور روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھاتے تھے نماز میں نظر اپنی جب نازل ہوئی یہہ آیت
والذین ہم فی صلوتہم خاشعون پست کیا حضرت نے سر مبارک اپنا اور خارج نماز سے وقت دعا کی نگاہ اوپر اوٹھانی میں اختلاف

بلکہ بعضی مکروہ کہتی ہین بعضی جائز صحیح یہہ ہی کہ نہ اوٹہاوی ۞ ح ۞ ع وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّ النَّاسَ وَاُمَامَةُ بِنْتُ اَبِی الْعَاصِ عَلٰی عَاتِقِهٖ فَاِذَا رَکَعَ وَضَعَهَا
وَاِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُوْدِ اَعَادَهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ
امامت کرتی تہی لوگون کی اور امامہ بیٹی ابو العاص کی ہوتی اوپر مونڈہی حضرت کی پس جسوقت کہ رکوع کرتی تہا وی یعنی ساتہہ
اشارہ کی اور جسوقت کہ اوٹہتی سجدی سی اوٹہالیتی اوسکو اپنی پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ابو العاص داماد آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی خاوند حضرت زینب بیٹی آنحضرت کی اور اونکی بیٹی تہین امامہ اور اس پر ایک شبہہ وارد ہوتا ہی کہ یہہ اوٹہانا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امامہ کو اور رکہنا زمین پر اور پہر اوٹہانا فعل کثیر ہوا اور اگر قلیل بہی ہو مکروہ تو ضرور ہوگا پس خطابی
کہتا ہی کہ اوٹہانا آنحضرت کا امامہ کو قصدًا نہ تہا بلکہ وہ بسبب نہایت الفت کی کہ حضرت سی رکہتی تہین نماز مین بہی آنکر حضرت سی چمٹ
جاتی تہین اور کندہی پر چڑہ بیٹہتین اور وقت رکوع کی کندہی شریف سی گر پڑتین حضرت اونکو الیسی اوتارتی تہی پس اوٹہانا اور اوتارنا حضرت
سے تہوا اور نسبت کرنا ان فعلون کا طرف حضرت کی مجاز ہی پس حاجت نہین ہے اسکی کہ کہین کہ یہہ فعل کثیر تہا فعل کثیر وہ ہوتا ہی کہ پی درپی
ہوا اور اگر ایسا تہا یا توجیہ اسکی یہہ ہے کہ یہہ حالت پہلی حرام ہونی فعل کثیر سی تہی یا یہہ مخصوص ساتہہ آنحضرت کی ہو واللہ اعلم ع ح ۞ وَعَنْ
اَبِیْ سَعِیْدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَلْیَکْظِمْ الخدری
مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَدْخُلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اِذَا تَثَاءَبَ
اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَلْیَکْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا یَقُلْ هَا فَاِنَّمَا ذٰلِکُمْ مِنَ الشَّیْطٰنِ یَضْحَکُ مِنْهُ
اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ جمائی لی ایک تمہارا نماز مین پس چاہی کہ بندکری جہانتک
کہ ہوسکی پس تحقیق شیطان گہس جاتا ہی یعنی منہ مین روایت کی یہہ مسلم نی اور بیچ روایت بخاری کی ابی ہریرہ سی ہی کہ کہا جسوقت کہ جمائی
لے ایک تمہارا نماز مین پس چاہیی کہ بندکری جہانتک کہ ہوسکی اور نہ کہی لفظ ہا کا یعنی جیسی جمائی کی وقت بی اختیار یہہ لفظ کبہی منہ سی نکل
جاتا ہی سوا اسکی نہین کہ یہہ شیطان سی ہی ہنستا ہی وہ اس سے ف جمائی بسبب پیٹ بہرنی اور کدورت حواس اور ثقل بدن کی ہوتی
ہے اور باعث کسل کی ہی عبادت مین اس لیے اوسکو نسبت شیطان کی طرف کی جمائی لینی مین منہ مین گہس جاتا ہی یعنی ایسی حالت مین بہکاتا
اور باز رکہنا عبادت سے خواہ اسکو میسر ہوتا ہی اور ہنسنی سی اوسکی یہہ مراد ہی کہ خوش ہوتا ہی ایسی حالت دیکہکر کہ یہہ باعث کسل کی
ہے عبادت مین پس فرمایا کہ جہانتک ہوسکی روکی اوسکو اور منہ بند کری اور طور منہ بند کرنیکا یہہ ہے کہ ہونٹ بہینچی و نیچی کا ہونٹ دانتون
مین پکڑی یا پشت بائین ہاتہہ کی منہ پر رکہی ۞ ح ۞ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ عِفْرِیْتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ الْبَارِحَةَ لِیَقْطَعَ عَلَیَّ صَلٰوتِیْ فَاَمْکَنَنِیَ اللّٰهُ مِنْهُ فَاَخَذْتُهٗ فَاَرَدْتُّ
اَنْ اَرْبِطَهٗ عَلٰی سَارِیَةٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ حَتّٰی تَنْظُرُوْا اِلَیْهِ کُلُّکُمْ فَذَکَرْتُ دَعْوَةَ اَخِیْ
سُلَیْمٰنَ رَبِّ هَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ فَرَدَدْتُّهٗ خَاسِئًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ایک دیو جنون مین سی یعنی شیطان سرکش جہپٹ آیا
آجکی رات تاکہ توڑدی مجہپر نماز میری پس قدرت دی مجہکو اللہ نی اوسپر پس پکڑا مینی اوسکو پس ارادہ کیا مینی یہہ کہ باندہ رکہون اوسکو ایک ستون

سے ستونوں مسجد کے یعنی مسجد نبوی کی تا کہ دیکہتے تم طرف اوسکی سب پس یاد کی مینے دعا بہائی اپنے سلیمان کی اے رب بخش میرے لیے ملک
کہ لائق ہووے کسیکو پیچہے میرے پس ہانکا میں نے اوسکو خوار زدہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** جہٹ آیا یعنی جنونمیں سے کہ بند کیا ہے اونکو حضرت
سلیمان نے تمہے یعنی جزایر وغیرہ میں اور تا کہ توڑے مجہپر نماز میری یعنی وسوسے ڈال کر کمال نماز میرا کہو دے اور مراد ملک سے مسخر کرنا جن اور شیاطین
کا اور تصرف کرنا انمیں ہے اور سیکہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہہ دعا کی تہی اور یہہ ملک خاص اپنے ہی لیے چاہا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے نچاہا کہ اظہار اپنی تصرف کا اوسمیں کریں اور کارخانہ ملک سلیمان کا توڑیں والا بالقوۃ تصرف اور قدرت اور سلطنت حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی زیادہ اوس سے تہی اور اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ چہونا شیطان کا نماز کو توڑتا نہیں ۞ ح ع ۞ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَابَهٗ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيُسَبِّحْ فَاِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ
وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کو درپیش آوے اوسکو کچہہ نماز میں پس چاہیے کہ سبحان اللہ کہے پس سوا اسکے نہیں کہ دستک دینی واسطے عورتوں
کے ہے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا سبحان اللہ کہنا واسطے مردوں کی اور دستک دینی واسطے عورتوں کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف**
درپیش آوے کچہہ یعنی جبکہ نماز گہر میں پڑہتا ہے اور اوسکو کسی نے پکارا یا اون مانگا گہر میں آنے کی لیے اور وہ جانتا نہیں کہ یہہ نماز
میں ہے تو اسصورت میں مرد کو چاہیے کہ سبحان اللہ کہکر آگاہ کردے اور عورت دستک بجاوے اس لیے کہ اوسکی آواز بہی عورۃ ہے اور
دستک یوں بجاوے کہ ہتہیلی داہنے ہاتہہ کی بائیں ہاتہہ کی پشت پر مارے اور ہتہیلی ہتہیلی پر نہ مارے جیسیکہ گانیوالی مارتی ہیں اگر اسطرح
مارینگی تو نماز فاسد ہوجاویگی ۞ ح ۞ **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسرے **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ**
قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ نَاْتِيَ اَرْضَ الْحَبَشَةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا
فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ اَتَيْتُهٗ فَوَجَدْتُهٗ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ حَتّٰى اِذَا قَضٰى
صَلٰوتَهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ مِنْ اَمْرِهٖ مَا يَشَاءُ وَاِنَّ مِمَّا اَحْدَثَ اَنْ لَّا تَتَكَلَّمُوْا فِي الصَّلٰوةِ فَرَدَّ
عَلَيَّ السَّلَامَ وَقَالَ اِنَّمَا الصَّلٰوةُ لِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ فَاِذَا كُنْتَ
فِيْهَا فَلْيَكُنْ ذٰلِكَ شَاْنُكَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تہے ہم سلام
کرتے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ ہوتے نماز میں پہلے اس سے کہ آویں ہم زمین حبشہ کی میں پس جواب سلام کا دیتے ہمکو پہر جب
کہ پہر کر آئے ہم زمین حبشہ کی سے آیا میں اونکے پاس پس پایا میں نے حضرت کو نماز پڑہتے پس سلام کیا میں نے اونپر پس نہ جواب دیا مجکو یہاں تک کہ جسوقت
پڑہ چکے نماز اپنی فرمایا تحقیق اللہ تعالی ظاہر کرتا ہے حکم اپنے سے جو چاہتا ہے اور تحقیق اوس چیز سے کہ ظاہر کیا ہے یہہ ہے کہ نہ بولا کرو نماز میں پہر جواب دیا
مجہپر سلام کا اور فرمایا سوا اسکے نہیں کہ نماز واسطے پڑہنے قرآن کی اور ذکر خدا کی ہے پس جسوقت کہ ہووے تو نماز میں پس چاہیے کہ ہووے
یہہ حال تیرا یعنی پڑہنا قرآن کا اور ذکر کرنا روایت کی یہہ ابو داود نے **ف** کہا ابن ملک نے کہ اسمیں دلیل ہے اسپر کہ مستحب ہے جواب دینا سلام
کا بعد فراغ کی نماز سے اور اسیطرح اگر پاخانہ پہرتا ہو یا قرآن پڑہتا ہو اور کوئی سلام کرے تو مستحب ہے بعد فارغ ہونیکے جواب دینا اوسکی سلام
کا ۞ **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِيْنَ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ
عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ نَحْوَهٗ وَعِوَضَ بِلَالٍ صُهَيْبٌ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا کہا مینی واسطی بلال کی کسطرح تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جواب دیتی صحابیون کو جسوقت کہ سلام کرتی
اونپر اور وہ ہوتی نماز مین کہا تہی اشارہ کرتی ساتہہ ہاتہہ اپنی کی روایت کی یہہ ترمذی نی اور بیچ روایت نسائی کی مانند اسکی ور بدلی بلال
کے صہیب ہے یعنی ترمذی کی روایت مین ہی کہ ابن عمر نی بلال سی پوچہا اور نسائی کی روایت مین ہی کہ صہیب سے پوچہا **ف** اشارہ
اسطرح کرتی تہی کہ پنجہ ہاتہہ کا کہول کر ہتیلی زمین کی طرف کرتی جیساکہ حدیث ابوداود وغیرہ مین آیا ہی اور کبہی اکتفا کرتی ساتہہ اشارہ اونگلی کی فتاوٰ
ظہیریہ مین ہی کہ اگر اشارہ کری سلام کی جواب مین ساتہہ سر کی یا ہاتہہ کی یا اونگلی کی نہین فاسد ہوتی نماز اور خلاصہ مین ہے کہ سر یا ہاتہہ سی اگر
جواب سلام کا دیوی فاسد ہوتی ہی نماز اور شرح منیہ مین ہی کہ مکروہ ہی یہہ کہ جواب سلام کا دی مصلی ساتہہ اشاری ہاتہہ کی یا سر کی پس اس حدیث
کو حمل اسپر کرین گی کہ یہہ اشاری سی جواب دینا پہلی نسخ ہونی کلام کی سی نماز مین تہا جب کلام کرنا نماز مین منسوخ ہوا جواب دینا زبان سی
اور اشاری سی بہی منع ہوا اس لیی کہ اشارہ بہی بیچ معنی کلام کی ہی ؛ ح ع ؛ **وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ
خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ
رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِى الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ
اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَ رِفَاعَةُ
اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَّ
ثَلٰثُوْنَ مَلَكًا اَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ** اور روایت ہی رفاعہ بن رافع سی کہ کہا نماز پڑہی
مینے پیچہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس چہینکا مینی پہر کہا مینی سب تعریف ہی واسطی اللہ کی تعریف بہت پاکیزہ یعنی خالص با برکت
اور برکت کی گئی اوسپر جیسیکہ دوست رکہتا ہی رب ہمارا اور پسند کرتا ہی یعنی تعریف پس جب نماز پڑہ چکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
پہری پس فرمایا کون ہی کلام کرنی والا نماز مین پس نہ بولا کوئی یعنی اس ڈرسی کہ غصہ نکرین پہر فرمائی یہہ بات دوسری بار پس نہ بولا کوئی
پہر فرمائی یہہ تیسری بار پس کہا رفاعہ نی مین ہون یا رسول اللہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری
ہاتہہ اوسکی مین ہی البتہ تحقیق جلدی کرتی تہی اس کلمہ کی لیجانی کی لیی کتنی اور تیس فرشتی کہ کونسا اونمین سی لیجاوی اوسکو روایت
کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی **ف** کہا ابن ملک نی کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جائز ہی حمد کرنی نماز مین واسطی
چہینکنی والی کی لیکن اولی یہہ ہی کہ حمد دلمین کری یا سکوت کری واسطی نکلنی کی خلاف سی جیسیکہ شرح منیہ مین ہی ؛ **وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّثَاؤُبُ فِى الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ
فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِىْ اُخْرٰى لَهٗ وَلِابْنِ مَاجَةَ فَلْيَضَعْ يَدَهٗ عَلٰى
فِيْهِ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جمائی لینی نماز مین شیطان سی
ہے پس جسوقت کہ جمائی لی ایک تمہارا پس چاہیی کہ روکی اوسکو جبتک کہ ہوسکی روایت کی یہہ ترمذی نی اور بیچ اور روایت ترمذی اور
ابن ماجہ کی یہہ ہے پس چاہیی کہ رکہی ہاتہہ اپنا منہ اپنی پر **ف** شیطان سی ہی اس لیی کہ باعث کسل اور نیند اور سستی کی ہی اور
شیطان ان چیزون سی خوش ہوتا ہی ؛ ح ؛ **وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ**

فَاِنَّهٗ فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی کعب بن عجرہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ وضو کری ایک تم مین سی پس اچہا کری وضو اپنا پہر نکلی قصد کر کر طرف مسجد کی پس نہ تشبیک کری درمیان اونگلیون اپنی کی اس لیے کہ تحقیق وہ نماز مین ہی روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور دارمی نی **ف** اچہا وضو کری یعنی ساتہہ آداب و شرائط اور حضور کی کری اور لکہا ہی علمار نی کہ جسقدر توجہ اور حضور وضو مین حاصل ہوگا وسی قدر نماز مین بہی ہوگا اور تشبیک نکری یعنی اونگلیان ایک ہاتہہ کی دوسری ہاتہہ کی اونگلیون مین نڈالی اس لیے کہ جب بنیت نماز کی جاتا ہی تو گویا نماز ہی مین ہوتا ہی اور تشبیک نماز مین ممنوع ہی اس لیے کہ منافی ہی خشوع اور خضوع کے پس راہ مین بہی ممنوع ہوگا اور اسی قیاس پر جو چیز کہ حالت نماز مین ممنوع ہی راہ مین بہی نکرنی چاہی اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ بندہ کو چاہیی کہ نماز کی راہ مین ساتہہ حضور اور خشوع اور ادب اور وقار کی جاوے اور بخاری نی صحیح بخاری مین ایک باب عقد کیا ہی واسطی تشبیک کے مسجد مین اور اسمین دو حدیثین لایا ہی کہ دلالت کرتی ہین اوسکی جواز پر پس علمار نی لکہا ہی کہ نہی اوس صورت مین ہے کہ بطریق کہیل کے ہو اور جائز ہی بطریق تمثیل کی یا ممکن ہے کہ حمل کرین اوسکو پہلی نہی سی تہی ۝ح ؛ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ فِيْ صَلٰوتِهٖ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَاِذَا الْتَفَتَ انْصَرَفَ عَنْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہتا ہی اللہ عزت والا بزرگی والا متوجہ بندہ پر اوس حالت مین کہ وہ نماز مین ہوتا ہی جب تلک ادہر اودہر نہین دیکہتا یعنی گردن پہیر کر پس جبکہ ادہر اودہر دیکہتا ہی تو اللہ بہی اوس سے منہ پہیر لیتا ہی روایت کی یہہ احمد اور ابوداود اور نسائی اور دارمی نی **ف** کہا ابن ملک نی کہ مراد منہ پہیرنی سی کم دینا ثواب کا ہی اور ترمذی حدیث انس سی لایا ہی اور تصحیح کی ہی کہ جب کہڑا ہوتا ہی بندہ نماز مین متوجہ ہوتا ہی اوسپر پروردگار تعالی ساتہہ ذات بزرگ اپنی کی اور جب ادہر اودہر دیکہتا ہی اور غیر کیطرف دیکہتا ہی بندہ تو فرماتا ہی اللہ تعالی کہ ای ابن آدم کسکی طرف دیکہتا ہی تیری لیی کوئی ہی بہتر مجہسی کہ اوسکی طرف دیکہتا ہی منہ اپنا میری طرف لا اور جب دوبارہ ادہر اودہر دیکہتا ہی تو پہر حق جل وعلی اسیطرح فرماتا ہی اور جب تیسری بار دیکہتا ہی تو پہیر لیتا ہی حق تعالی بنا روی مبارک اوس سے ۝ح ع ؛ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَنَسُ اجْعَلْ بَصَرَكَ حَيْثُ تَسْجُدُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ سُنَنِ الْكَبِيْرِ مِنْ طَرِيْقِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ يَرْفَعُهٗ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای انس لگا تو نگاہ اپنی جس جگہہ سجدہ کرتا ہی تو روایت کی یہہ بیہقی نی سنن کبیر مین طریق حسن سے انس سی کہ مرفوع کیا ہی اسکو **ف** ظاہر اسحدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ مستحب ہے نظر رکہنی سجدی کی جگہہ ساری نماز مین اور یہی ہی عمل شافعیہ کا لیکن طیبی نی کہا ہی کہ مستحب ہے کہ قیام مین نظر سجدہ کی جگہہ رکہی اور رکوع مین پشت قدم پر اور سجدی مین ناک کی طرف اور التحیات مین گود کیطرف اور یہی مذہب ہے حنفیہ کا ساتہہ زیادتی اسکی کہ سلام مین کندہی پر نظر رکہی اور بعضی علمار نی کہا ہی کہ حرم شریف مین نظر کعبہ پر رکہی اور اسحدیث سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ آنکہہ بند کرنی نماز مین مکروہ ہی اور اصل مشکوۃ مین بعد لفظ رواہ کی سفیدی چہوٹی ہوئی ہے کسی شارح نی یہہ عبارت لادی ہی البیہقی اخیر تک ۝ح ع ؛ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ اِيَّاكَ وَالْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ هَلَكَةٌ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَفِي التَّطَوُّعِ لَا فِي الْفَرِيْضَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای بیٹی میری بچ تو ادہر ادہر دیکہنی سی نماز میں اسلیے کہ ادہر ادہر دیکہنا نماز میں یعنی گردن پہیر کر سبب ہلاکی کا ہی پس اگر ہو ضرور تو نفلون میں نہ فرضون میں روایت کی یہہ ترمذی نی ف سبب ہلاکی کا ہی یعنی آخرت میں اس لیے کہ اطاعت شیطان کی کی پس اگر ہو ضرور یعنی اگر راضی ہوتا ہی ساتہہ نقصان نماز کی اور فوت ہونی کمال کے پس نماز نفل میں کرے کہ کار اوسکا بہ نسبت فرض کی سہل ہی نہ نماز فرض میں کہ اہتمام کامل کرنی اوسکا ضروری ہی اور حقیقت میں نقصان نفلون کا باعث نقصان فرضون کا ہی اسلیے کہ نوافل مکملات فرائض کی ہین پس غرض اس سی یہہ نہین ہی کہ نفلون میں ادہر ادہر دیکہنا مکروہ نہین ہے بلکہ رغبت دلانی ہی اسپر کہ فرضون میں یہہ فعل نکری خوب احتیاط کری ومیں ل درظاہر تریہہ ہی کہ حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ کراہت اس فعل کی نفلون مین کم ہی بہ نسبت فرضون کی ؛ ح ع ؛ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلٰوةِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا وَّلَا يَلْوِيْ عُنُقَهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی کن انکہیون سی دیکہتی نماز میں داہین اور بائین اور نہ پہیرتی تہے گردن اپنی پیچہی پیٹہہ اپنی کی روایت کی یہہ ترمذی اور نسائی نی ف اسطرح دیکہنا اس لیے تہا کہ تا لوگ معلوم کرین کہ یہہ نماز کو باطل نہین کرتا یا واسطی دیکہنی احوال مقتدیون کی تہا اور اس سی معلوم ہوا کہ مکروہ پہیرنا گردن کا ہی نہ کنکہیون سی دیکہنا اگرچہ ترک اولی ہے ؛ ح ؛ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَفَعَهٗ قَالَ الْعُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ وَالْحَيْضُ وَالْقَيْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّيْطٰنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عدی بن ثابت سے اون نی نقل کی اپنی باپ سے اون نی نقل کی عدی کی دادا سی کہ اونے پہنچائی حضرت تک فرمایا حضرت نی کہ چہینکنا اور اونگنا اور جمائی لینی نماز میں اور حیض آنا اور قی آنی اور نکسیر پہوٹنی شیطان سی ہی روایت کی یہہ ترمذی نی ف یعنی یہہ سب چیزین کہ نماز میں واقع ہون شیطان سی ہین یعنی خوش ہوتا ہی ان چیزون سی اور مراد چہینکنی سی چہینکنا بکثرت ہی پس یہہ نہین منافی ہی اس حدیث کی کہ اللہ دوست رکہتا ہی چہینکنے کو اسلیے کہ مراد اوس سی چہینکنا معتدل ہی اور چہینکنا معتدل یہہ ہی کہ تین سی کم ہو اور ظاہر وجہ تطبیق دونون حدیثون کی یہہ ہی کہ دوست رکہتا ہی اللہ تعالی چہینکنی کو خارج نماز کی اور چہینکنا کہ مکروہ ہی اندر نماز کے ہے اور اون چیزون سے شیطان خوش اسلیے ہوتا ہی کہ چہینکنا مانع قرأۃ اور حضور کا ہی اور اونگ اور جمائی باعث کسل اور سستی کے ہین عبادتمین اور حیض اور قی اور نکسیر مفسد نماز کی ہین اور پہلی تین چیزون کی بعد لفظ فی الصلوۃ کا ذکر کر کر جدا کر دیا اونکو ان چیزون آخیر سی اسلیے کہ تین چیزین اخیر کی مفسد نماز کی ہین بخلاف تین چیزون پہلی کی کہ وہ مفسد نہین ؛ ح ؛ وَعَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَلِجَوْفِهٖ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الْمِرْجَلِ يَعْنِيْ يَبْكِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَفِيْ صَدْرِهٖ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الرَّحٰى مِنَ الْبُكَاءِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَى النَّسَائِيُّ الرِّوَايَةَ الْاُوْلٰى وَاَبُوْدَاوٗدَ الثَّانِيَةَ اور روایت ہی مطرف بن عبد اللہ بن شخیر سی اون نی نقل کی اپنی باپ سے کہ کہا آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اسحالت میں کہ وہ نماز پڑہتی تہی اور اونکی اندر سی آواز آتی تہی مانند آواز جوش کرنی دیگ کے یعنی روتی تہی اور ایک روایت میں ہی کہ کہا دیکہا میں نی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑہتی تہی اور سینہ اونکی مین آواز تہی مانند آواز چکی کی رونی سی روایت کی یہہ احمد نی اور روایت کی

نسائی کی روایت پہلی اور ابوداؤد کی دوسری ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رونے سے نماز باطل نہیں ہوتی اور ہدایہ میں لکھا ہی کہ اگر آہ
کرے یا آہ کھینچے یا آواز سے رووے اگر یاد کرنے بہشت اور دوزخ سے ہی نہیں ٹوٹتی نماز اور اگر درد اور مصیبت سے ہی ٹوٹ جاتی ہی
ع ح وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَلَا یَمْسَحِ
الْحَصٰی فَاِنَّ الرَّحْمَۃَ تُوَاجِھُہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ
اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ کھڑا ہووے ایک تمہارا طرف نماز کی پس نہ دور کرے ہاتھہ سے کنکریوں
پس تحقیق رحمت سامنے ہوتی ہی اوسکی روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف رحمت سامنے ہوتی ہی
پس نہیں لائق ہی کہ اس مقام میں بے ادبی کرے اور کھیلے ساتھہ کنکریوں کی تاکہ انوار فضل و رحمت کی سے محروم نہووے ع ح
وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ رَاَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُلَامًا لَّنَا یُقَالُ لَہٗ اَفْلَحُ اِذَا سَجَدَ نَفَخَ
فَقَالَ یَا اَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْھَکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ کہا دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام کو کہ
ہمارا تہا کہا جاتا تہا اوسکو افلح جسوقت کہ سجدہ کرتا پہونک مارتا یعنی زمین پر تا مٹی گرد مین نہ بہرے پس فرمایا حضرت نے اے افلح
خاک آلودہ کر منہہ اپنے کو روایت کی یہہ ترمذی نے ف لئے پہونک مارتا منہہ خاک آلودہ ہووے کہ یہہ قریب تر ہی طرف عاجزی کی
اور بہت ثواب حاصل ہوتا ہی اسمین ع ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَلْاِخْتِصَارُ فِی الصَّلٰوۃِ رَاحَۃُ اَھْلِ النَّارِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلو پر ہاتھہ رکہنی نماز مین یہہ صورت ہی راحت دوزخیوں کی روایت کی یہہ شرح السنۃ مین ف
یعنے دوزخی رنج اوٹہا وینگے بسبب بہت کہڑی رہنی کی محشر مین پس آرام طلب ہونگے ساتھہ ہاتھہ رکہنی کی پہلو پر پس حالت نماز مین
اسطرح کہڑی ہونیکو منع فرمایا تا مشابہت ساتھہ دوزخیون کی ہووے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُقْتُلُوا الْاَسْوَدَیْنِ فِی الصَّلٰوۃِ الْحَیَّۃَ وَالْعَقْرَبَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ
وَالتِّرْمِذِیُّ وَلِلنَّسَائِیِّ مَعْنَاہُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
مار دو دو کالون کو نماز مین مراد دو کالون سے سانپ اور بچہو ہین روایت کی یہہ احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے اور نسائی نے معنی اسکی ف کہا امام
ملک نے کہ جائز ہی مارنا انکا ساتہہ ایک چوٹ یا دو چوٹ کی نزدیک اسکے اس لیے کہ عمل کثیر توڑ دیتا ہی نماز کو اور شرح منیہ مین لکہا
ہے کہ کہا بعض مشائخ نے کہ یہہ اوس صورت مین ہی کہ نہ محتاج ہو طرف بہت چلنے کی یعنی تین قدم پے در پے رکہنی کی اور نہ طرف کام
بہت کی یعنی تین چوٹون پے در پے کی پس جب محتاج ہوا انکا اور چلا اور کام کیا بہت فاسد ہو جاتی گی نماز اس لیے کہ یہہ عمل
کثیر ہی ذکر کیا اسکو سرخسی نے مبسوط مین پہر کہا اور ظاہر تر یہہ ہی کہ نہ فرق کیا جاوے اسمین اس لیے کہ یہہ رخصت ہی مانند چلنے کی بیچ
پیش آنے حدث کی اور صحیح تر یہہ ہی کہ نماز اسمین فاسد ہو جاتی ہی لیکن مباح ہی فاسد کرنا اوسکا بسبب عذر کی جیسیکہ مباح ہی
واسطے فریاد رسی کسی مظلوم کی یا واسطے بچانے کسیکی ہلاک سے جیسیکہ کوئی گرا پڑتا ہی چہت سے یا جلا جاتا ہی یا ڈوبا جاتا ہی تو
توڑے نماز اور بچاوے اونکو اور اسیطرح جب خوف ہو ضائع ہونے ایک چیز کا کہ اسکی ہو یا غیر کی اور قیمت اوسکی ایک درہم ہو تو جائز
ہے کہ نماز توڑ ڈالی اور لے لی وہ چیز اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ جائز ہی ہر طرح کی سانپ کو مارنا تخصیص کالی ہی کی نہین اور حدیث

مین فید کالی کی لتنا ہی ؛ ع ؛ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصَلِّي تَطَوُّعًا وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَجِئْتُ فَاسْتَفْتَحْتُ فَمَشٰى فَفَتَحَ لِي ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى مُصَلَّاهُ
وَذَكَرَتْ أَنَّ الْبَابَ كَانَ فِي الْقِبْلَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ
اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی نفل اور دروازہ ہوتا او پر بند پس مین آتی
اور کہلواتی پس چلتی حضرت اور کہول دیتی میری لیے پہر پہرتی طرف نماز کی جگہہ اپنی کی اور ذکر کیا حضرت عائشہ نی یہہ کہ دروازہ
تہا جانب قبلہ کی روایت کی یہہ احمد اور ابو داود اور ترمذی نی اور روایت کی نسائی نی مانند اسکی **ف** دروازہ تہا جانب قبلہ کی
یعنے دروازہ کہولنی کی لیے جو حضرت تشریف لاتی تہی تو قبلہ سی منہ نہ پہرتا تہا اسلیے کہ سامنے تہا قبلہ اور مصلے پر پہر جو آتی تو
پچہلے پاؤن ہٹ کر آتی تا پشت بر قبلہ ہون اور لکہا ہی علما نی کہ گہر تنگ تہا ایکدو قدم سی زیادہ چلنا نہ پڑتا تہا کہ فعل کثیر
ہوتا لیکن اشکال پہر باقی رہتا ہی کہ دو قدم چلنا اور دروازہ کہولنا اور پہر آنا یہہ سب ملکر فعل کثیر ہین جواب یہہ ہی کہ یہہ فعال پی در پی
نہوتی تہی کہ فعل کثیر ہوتا ؛ ح ع ؛ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنْصَرِفْ وَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدِ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ
مَعَ زِيَادَةٍ وَنُقْصَانٍ اور روایت ہی طلق بن علی رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت
کہ نکلی بائی بلا آواز کسیکی تم مین سے نماز مین پس چاہیی کہ پہری اور وضو کری اور پہر پڑہی نماز روایت کی یہہ ابو داود نی اور روایت
کی ترمذی نی ساتہہ زیادتی اور نقصان کی **ف** جب بائی ایسی نکلی تو وضو کر کر از سر نو نماز پڑہنی افضل ہی جیسکہ اس حدیث
سے معلوم ہوا اور بنا کرنی ساتہہ شرطوں کی کہ فقہ مین مذکور ہین جائز ہی امام اعظم رح کی نزدیک کہ اور حدیثون سی اونہون نی
ثابت کی ہی اور تینون اماموں کی نزدیک نہین جائز اور اگر قصدا بائی نکالی تو واجب ہے از سر نو پڑہنا نماز کا ؛ ح ع وَعَنْ
عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهِ
فَلْيَأْخُذْ بِأَنْفِهِ ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی حضرت
عائشہ رض سی یہہ کہ اونہون نی کہا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ لوٹی ایک تمہارا یعنی وضو نماز اوسکی مین پس
چاہیی کہ پکڑی ناک اپنی پہر پہری روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنے ایسے صورت مین ناک پکڑ کر وضو کی لیے جاوی تا لوگ گمان
کرین کہ نکسیر پہوٹی ہی یہہ اسلیے فرمایا کہ اسمین عیب چہپتا ہی اور لوگون مین چلا جاوی گا تو اسمین بچاؤ لازم آئی گی اسلیے کہ عادة
اس فعل کو لوگ محل نقصان کی کہتی ہین اور لوگ غیبت مین پڑین گی اسلیے لکہا ہی علماء نی کہ جو کوئی نفس الامر مین
محق ایک بات کا ہو اور ظاہر مین محل اعتراض کا اوسکو چاہیی کہ اپنی لیے اوسکو پوشیدہ رکہی تا لوگ بے آبروئی نکرین اور ساتہہ اوس
عیب کے کہ نہ رکہتا ہو منسوب نکرین اور یہہ جہوٹ کی قبیلہ سی نہین ہے بلکہ قبیلہ معاریض سی ہی ؛ ح ؛ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ وَقَدْ جَلَسَ فِي آخِرِ صَلٰوتِهِ
قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلٰوتُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ
إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَقَدِ اضْطَرَبُوْا فِي إِسْنَادِهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ وضو ٹوٹ جاتا ہے کا اوس حالت مین کہ تحقیق بیٹھہ چکا ہی بیچ آخر نماز اپنی کی یعنی مقدار تشہد کی پہلی اس کے
کہ سلام پھیری پس تحقیق جائز ہوئی نماز اوسکی روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث ہی کہ اسناد اسکی نہین قوی اور تحقیق مضطرب
کیا ہی بیچ اسناد اسکی **ف** اس صورت مین امام ابوحنیفہ کی نزدیک قصداً وضو توڑیگا تو نماز ہو وی گی اس لیے کہ خروج بفعل مصلی
فرض ہی اونکی نزدیک اور صاحبین کے نزدیک آپ سے وضو ٹوٹ جاوی گا تو بہی نماز تمام ہو جاویگی پس امام اعظم رح کی نزدیک یہہ حدیث
محمول ہی قصداً وضو توڑنی پر اور صاحبین کی نزدیک مطلق پر پس یہہ حدیث مؤید ہی مذہب ہمارے کی خصوصاً مذہب صاحبین کی
بخلاف شافعی کی کہ اونکی نزدیک لفظ سلام سی نکلنا فرض ہی اور امام اعظم کی نزدیک واجب اور حدیث مضطرب وہ ہی کہ روایت
کی گئی ہو وجوہ مختلفہ پر اور یہہ علامت ضعف کی ہی اس لیے کہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ راویوں کو ضبط نہین ہوئے کہتا ہون مین یعنی ملا
علی قاری کہتی ہین کہ اس حدیث کی لیے طرق ہین کہ ذکر کیا ہی اونکو طحاوی نی اور تعدد طرق کا پہنچاتا ہی حدیث ضعیف کو طرف
حدیث حسن کے ؛ ح ع ؛

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَلَمَّا كَبَّرَ انْصَرَفَ وَاَوْمَأَ اِلَیْهِمْ اَنْ كَمَا اَنْتُمْ ثُمَّ خَرَجَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ وَرَاْسُهٗ یَقْطُرُ فَصَلّٰی بِهِمْ فَلَمَّا صَلّٰی قَالَ اِنِّیْ كُنْتُ جُنُبًا فَنَسِیْتُ اَنْ اَغْتَسِلَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوٰی مَالِكٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ مُرْسَلًا روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نکلی طرف نماز کی پس جب ارادہ تکبیر کہنی کا کیا پہر گئی اور اشارہ کیا طرف صحابہ کی یہہ کہ ٹہری رہو جس طرح سی کہ ہو تم پہر نکلی
مسجد سی پس نہائی پہر آئی اور سر حضرت کا ٹپکتا تہا پس نماز پڑہائی اونکو پس جب نماز پڑہا چکی فرمایا تحقیق تہا مین جنبی پس بہول گیا
مین یہہ کہ نہاؤن روایت کی یہہ احمد نی اور روایت کی مالک نے عطاء بن یسار سی بطریق ارسال کی ؛ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ
كُنْتُ اُصَلِّی الظُّهْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاٰخُذُ قَبْضَةً مِّنَ الْحَصٰی لِتَبْرُدَ فِیْ
كَفِّیْ اَضَعُهَا لِجَبْهَتِیْ اَسْجُدُ عَلَیْهِ لِشِدَّةِ الْحَرِّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَی النَّسَائِیُّ نَحْوَهٗ اور روایت ہی جابر سے
کہ کہا تہا مین نماز پڑہتا ظہر کی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس لیتا مین مٹہی کنکریون سی تاکہ ٹہنڈی ہو جاوین میری ہتہ
مین رکہتا تہا مین کنکریون کو واسطی پیشانی اپنی کی کہ سجدہ کرون مین اون پر واسطی شدت گرمی کی روایت کی یہہ ابو داود نی
اور روایت کی نسائی نی مانند اسکی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اتنا کام کرنا نماز مین معاف ہی اور فعل کثیر بہی نہین ؛ ح ؛ وَعَنْ
اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فَسَمِعْنَاهُ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثُمَّ
قَالَ اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَبَسَطَ یَدَهٗ كَاَنَّهٗ یَتَنَاوَلُ شَیْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُوْلُ فِی الصَّلٰوةِ شَیْئًا لَّمْ نَسْمَعْكَ تَقُوْلُهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ وَرَاَیْنَاكَ بَسَطْتَ یَدَكَ قَالَ اِنَّ عَدُوَّ
اللّٰهِ اِبْلِیْسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِّنْ نَّارٍ لِّیَجْعَلَهٗ فِیْ وَجْهِیْ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ
اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ التَّامَّةِ فَلَمْ یَسْتَاْخِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَرَدْتُّ اَنْ اٰخُذَهٗ وَاللّٰهِ
لَوْلَا دَعْوَةُ اَخِیْنَا سُلَیْمٰنَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا یَّلْعَبُ بِهٖ وِلْدَانُ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا کہڑی ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نماز پڑہتی تہی پس سنا ہمنے اونکو کہتی تہی پناہ مانگتا ہون ساتہہ اللہ

تجہسے پہر فرمایا لعنت کرتا ہون مین تجہکو ساتہہ لعنت خدا کی تین بار اور کہولا ہاتہہ اپنا گویا کہ پکڑتے ہین کسی چیز کو پس جب فارغ ہوئے نماز سے کہا ہمنے یا رسول اللہ تحقیق سنا ہمنے آپکو کہتے تہے نماز مین ایک چیز کہ نہین سنا ہمنے آپکو کہتے پہلے اس سے اور دیکہا ہمنے آپکو کہ کہولتے تہے ہاتہہ اپنا فرمایا تحقیق دشمن خدا کا ابلیس لایا شعلہ آگ کا تاکہ ڈالے وسکو منہہ میرے پر پس کہا مینے پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ اللہ کے تجہسے تین بار پہر کہا مینے لعنت کرتا ہون مین تجہکو ساتہہ لعنت خدا کی ایسی کہ پوری ہے پس نہ ہٹا کہا مینے یہہ یعنی جو کہ مذکور ہوا تین بار پہر ارادہ کیا مینے یہہ کہ پکڑون مین اوسکو قسم ہے اللہ کی اگر نہوتی دعا بہائی ہمارے سلیمان کی البتہ صبح کرتا شیطان بندہا ہوا یعنی ستون سے کہیلتے ساتہہ اوسکے لڑکے اہل مدینہ کے روایت کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام نے دعا جنات کے مسخر ہونے کی اور تصرف کی اونپر کی تہے چنانچہ شرح اسکی بیچ آخر فصل اول کی حدیث ابو سعید کے مین گذر چکی اور اسمین دلیل قوی ہے اسپر کہ ابلیس جنون مین سے ہے ح ع ؛

وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ الرَّجُلُ كَلَامًا فَرَجَعَ اِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ لَهٗ اِذَا سُلِّمَ عَلٰى اَحَدِكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلَا يَتَكَلَّمْ وَلْيُشِرْ بِيَدِهٖ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے نافع سے کہ کہا تحقیق عبد اللہ بن عمر گذرے ایک شخص پر اوس حال مین کہ وہ نماز پڑہتا تہا پس سلام کیا اوسپر پس جواب دیا سلام کا اوس شخص نے ابن عمر کو بولکر پس پہرے طرف اوسکے عبد اللہ بن عمر پہر کہا واسطے اوسکے جسوقت کہ سلام کیا جاوے اوپر ایک تمہارے کے اوس حالمین کہ وہ نماز پڑہتا ہو پس نہ بولے اور چاہیے کہ اشارہ کرے ساتہہ ہاتہہ اپنے کے روایت کی یہہ مالک نے **ف** بیان اس اشارہ کا دوسرے فصل مین بیچ حدیث ابن عمر کی گذر چکا کہ یہہ حکم پہلے تہا پہر منسوخ ہوا

بَابُ السَّهْوِ

باب ہے بیچ بیان سجدہ سہو کی **ف** جانا چاہیے کہ سہو و نسیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ اقوال کی جو کہ متعلق ساتہہ خبر دینے کی اور پہنچانے حکمون کی ہین جائز نہین اور افعال مین ہوتا تہا تاکہ لوگ مسائل اوسکے سیکہین ؛ ح ؛

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ جَاءَهُ الشَّيْطٰنُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہ کہڑا ہوکر نماز پڑہتا ہے آتا ہے اوسکو شیطان پس شبہہ ڈالتا ہے اوسپر یہانتک کہ نہین جانتا کہ کتنی نماز پڑہی پس جسوقت کہ پاوے یہہ ایک تمہارا پس چاہیے کہ کرے دو سجدے اوس حالت مین کہ وہ بیٹہا ہو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہہ صورت شک کے ہے اور فرق درمیان شک اور سہو کی یہہ ہے کہ سہو مین یقین ہوتا ہے ایک جانب کا اور شک مین تردد ہوتا ہے کہ یہہ ہے یا وہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شک مین ہرگز نہین پڑے بسبب اسکے کہ شیطان سے ہوتا ہے لیکن سہو و نسیان البتہ ہوا ہے بسبب غلبہ استغراق اور توجہ کی طرف اوس عالم کی اور حکم شک کا بہی مثل حکم سہو کی ہے بیچ واجب ہونے سجدہ سہو کی اور حکم اسکا بتفصیل حدیث آیندہ مین مذکور ہوگا ؛ ح ؛ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَاِنْ كَانَ صَلّٰى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهٗ صَلٰوتَهٗ وَاِنْ كَانَ صَلّٰى اِتْمَامًا لِاَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِيْمًا لِلشَّيْطٰنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا وَفِيْ رِوَايَتِهٖ شَفَعَهَا بِهَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ اور روایت ہے عطاء ابن

یسار سی اون نی نقل کی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ شک کری ایک تمہارا نماز اپنی مین پس نجانی کہ کتنی نماز پڑہی ہی تین رکعت یا چار رکعت پس چاہیی کہ دور کری شک کو اور بنا کری اوسچیز پر کہ یقین رکہتا ہی پہر کری دو سجدی پہلی اس سے کہ سلام پہیری پس اگر نماز پڑہی ان نی پانچ رکعت جفت کر دینگی یہہ پانچ رکعتین بسبب دونو سجدون کی واسطی اوسکی نماز اوسکیکو اور اگر نماز پڑہی ان نی پوری چار ہون گی یہہ سجدی سبب ذلت کی واسطی شیطان کی روایت کی یہہ مسلم نی اور روایت کی مالک نی عطا سی بطریق ارسال کی اور بیچ ایک روایت مالک کے یون ہی کہ جفت کر دی گا نماز کو ان پانچ رکعتون کو بسبب ان دو سجدون کی **ف** پس چاہیی کہ دور کری شک کو یعنی اوس رکعت کو کہ اوسمین شک ہی اور بنا کری اوس چیز پر کہ یقین ہی ہونا اوسکا یعنی کمتر پر مثلاً شک ہو کہ تین پڑہی ہین یا چار تو تین ٹہراوی اور اوسپر بنا رکہی پہر دو سجدی کری جیسیکہ سہو کی کرتی ہین پہلی اس سے کہ سلام پہیری نجاری کی روایت مین یہہ قید نہین ہے اسی سبب سے اختلاف کیا ہی اماموں نی بیچ ہونی سجدہ سہو کی پہلی سلام کے یا بعد اوسکی چنانچہ تفصیل اسکی بیچ شرح اور حدیث کی مذکور ہو گی بعد اوسکی فائدہ دونو سجدون کا بیان فرمایا کہ اگر نماز پڑہی ان کی پانچ رکعت یعنی شک ہوا کہ تین پڑہی ہین یا چار اور بنا کہی تین پر اور واقع مین چار پڑہے ہین چنانچہ ایک رکعت اور پڑہے تو پانچ رکعتین ہوئین شفع کر دینگی یہہ پانچ رکعتین بسبب ان دونون سجدون کے بیچ حکم ایک رکعت کے ہین مصلی کے لیے نماز اوسکیکو یعنی جو پانچ رکعتین تہا ان دو سجدون سے ہو گئین بیچ حکم چہہ رکعتون کے ہوتی ہین اور اگر نماز پڑہی ان نے پوری چار رکعت جیسیکہ واقع مین ہے تین تہین یا تہہ اس رکعت کے کہ بنا تین پر رکہکر ایک رکعت اور پڑہے چار رکعت تمام ہوئین تو ہونگی یہہ دو سجدی سبب ذلت کے شیطان کی لیے یعنی اگرچہ اس صورتمین احتیاج سجدتین کی نہین ہی کہ جفت کرین نماز کو جیسا کہ پہلی صورتمین تہی لیکن فائدہ سجدتین کا ذلیل کرنا شیطان کا ہی کہ وہ چاہتا تہا کہ شک مین ڈالی اور عبادت سی باز رکہی اور مصلی نی برعکس اوسکی سجدہ کیا اور عبادت مین زیادتی کی جالا۔ چاہیی کہ ظاہر اس حدیث کا دلالت اسپر کرتا ہی کہ بیچ صورت شک کی بنا اقل پر کری کہ یقینی ہی اور عمل ساتہہ تحری کی یعنی غالب ظن کی نہ کری اور مذہب جمہور ائمہ کا بہی یہی ہے اور ترمذی کہتا ہی کہ نزدیک بعضون کی اہل علم سی بیچ صورت شک کی اعادہ کری نماز کو اور امام ابو حنیفہ کہتی ہین کہ اگر شک اول بار ہو دی یعنی شک کی عادت اوسکی نہین ہوا ہے تو از سر نو نماز پڑہی والا تحری یعنی اٹکل کری اور بعد تحری کی اگر غلبہ ظن کا ایک جانب پر ہوا اوسپر عمل کری اور اگر غلبہ ظن کا حاصل ہو بنا اقل پر رکہی اور سجدہ سہو کا کری اسلیے کہ بنا رکہنی ظن غالب پر ایک اصل مقرر ہی شرع مین جیسیکہ قبلہ اور مانند اوسکیمین ہے اور صحیحین مین ابن مسعود سے آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت شک کری ایک تمہارا پس چاہیے کہ تحری کری صواب کی اور تمام کرے اوسپر لایا ہے اس حدیث کو شمنی بیچ شرح نقایہ کی اور جامع الاصولمین حدیث نسائی بہی بیچ تحری صواب کے لایا ہی اور امام محمد نی موطا مین کہا ہی کہ آثار بیچ باب تحری غالب ظن کی بہت آئی ہین اور کہا اگر ایسا نہ کیا جاوی پس نجات سہو اور شک سے مشکل ہو اور اعادہ مین بیچ صورت کثرت شک کے حرج عظیم ہی انتہی کہتا ہی بندہ ضعیف یعنی شیخ عبد الحق رح کہ حاصل مقالم کا یہہ ہے کہ اس باب مین تین حدیثین آئے ہین اول تو یہہ کہ جب شک کری پس از سر نو پڑہی دوسری یہہ کہ جو کوئی شک کری اپنی نماز مین پس تحری کری صواب کے تیسری یہہ حدیث کہ اس باب مین مذکور ہی کہ متضمن ہے اوپر بنا رکہنی کی یقین پر پس جمع کیا ابو حنیفہ نی درمیان تینون حدیثون کی اس طرح کہ حمل کیا اول کو اوپر پیش آنی شک کی اول بار مین اور دوسری کو اوپر صورت واقع ہونی تحری کی ایک جانب پر اور تیسری کو اوپر نہ واقع ہونی تحری کی اور یہہ کمال جامعیت اور نہایت تحقیق ہی بیچ مذہب امام اعظم رح کی واللہ اعلم رح ؛ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ

رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّہْرَ خَمْسًا فَقِیْلَ لَہٗ اَزِیْدَ فِی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ وَمَا ذَاکَ قَالُوْا
صَلَّیْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ اَنْسٰی کَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِیْتُ
فَذَکِّرُوْنِیْ وَاِذَا شَکَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلْیَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْیُتِمَّ عَلَیْہِ ثُمَّ لِیُسَلِّمْ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی ظہر کی پانچ رکعت پس کہا گیا واسطی ونکی کیا
زیادتی کی گئی نماز مین پس کہا کیا سبب عرض کیا صحابہ نی پڑہی آپنی نماز پانچ رکعت پس سجدی کیی حضرت نی بعد سلام کی دو سجدی اور ایک
روایت میں ہی کہ فرمایا سوا اسکی نہین کہ مین ہون آدمی مانند تمہاری بہولتا ہون جیسی تم بہولتی ہو پس جسوقت بہولون مین پس یاد دلاؤ
مجکو اور جسوقت کہ شک کری ایک تمہارا نماز اپنی مین پس چاہیی کہ قصد کری صواب کا پس چاہیی کہ پورا کری اوسپر پہر سلام پہیری
پہر سجدی کری دو سجدی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اس حدیث مین ذکر بنا رکہا اوپر اقل کی نہین ہے اور مراد وہی ہی یعنی
اگر تحری فائدہ نکری بنا اقل پر رکہی اور تمام کری اور شافعیہ جو قائل نہین ہین ساتہہ تحری کی مراد تحری صواب سے اقل ٹہیراتا کہتی ہین
اور حنفیہ کی نزدیک بیچ صورت اداکرنی پانچ رکعت کی تفصیل ہی کہ اگر سہو کیا قعدہ اخیرہ سی اور اٹہہ کہڑا ہوا واسطی پانچوین رکعت کی
پہر یادی طرف قعدہ کی جبتک کہ سجدہ نہین کیا ہی پانچوین رکعت کا اور اگر سجدہ کیا باطل ہوئی فرض اور بیفائدہ گئی پانچوین رکعت
اور اگر قعدہ اخیرہ کرکرا اوٹہا پہلی سلام سی رجوع کری طرف قعدہ کی جبتک کہ سجدہ نہین کیا ہی پانچوین رکعت کا اور اگر سجدہ کیا تمام
ہوئی فرض وسکی اور ملاوی ساتہہ وسکی چہٹی رکعت اور سجدی کری واسطی سہو کی سلام سی اور یہہ حدیث محمول ہی اسپر کہ حضرت
بعد چار رکعت کی بیٹہہ کر پانچوین کی لیی اوٹہی تہی اور ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ملائی
نہین چہٹی رکعت اور اکتفا کیا ساتہہ سجدہ سہو کی جیسیکہ مذہب شافعی ہی جواب سکا یہہ ہے کہ احتمال ہی کہ حضرت نی یہہ بیان جواز کی لیی کیا
ہو ۃ ح وَعَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْدٰی صَلٰوتَیِ
الْعَشِیِّ قَالَ ابْنُ سِیْرِیْنَ سَمَّاہَا اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ وَلٰکِنْ نَسِیْتُ اَنَا قَالَ فَصَلّٰی بِنَا رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ اِلٰی خَشَبَۃٍ
مَعْرُوْضَۃٍ فِی الْمَسْجِدِ فَاتَّکَأَ عَلَیْہَا کَاَنَّہٗ غَضْبَانُ وَوَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی وَشَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ وَوَضَعَ خَدَّہُ
الْاَیْمَنَ عَلٰی ظَہْرِ کَفِّہِ الْیُسْرٰی وَخَرَجَتْ سَرَعَانُ الْقَوْمِ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا قُصِرَتِ الصَّلٰوۃُ وَفِی
الْقَوْمِ اَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ فَہَابَاہُ اَنْ یُّکَلِّمَاہُ وَفِی الْقَوْمِ رَجُلٌ فِیْ یَدَیْہِ طُوْلٌ یُقَالُ لَہٗ ذُو الْیَدَیْنِ قَالَ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ اَنَسِیْتَ اَمْ قُصِرَتِ الصَّلٰوۃُ فَقَالَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ فَقَالَ اَکَمَا یَقُوْلُ ذُو الْیَدَیْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ فَتَقَدَّمَ
فَصَلّٰی مَا تَرَکَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ کَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِہٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ وَکَبَّرَ ثُمَّ کَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِہٖ
اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ وَکَبَّرَ فَرُبَّمَا سَاَلُوْہُ ثُمَّ سَلَّمَ فَیَقُوْلُ نُبِّئْتُ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَیْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ مُتَّفَقٌ
عَلَیْہِ وَلَفْظُہٗ لِلْبُخَارِیِّ وَفِیْ اُخْرٰی لَہُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَدَلَ لَمْ اَنْسَ
وَلَمْ تُقْصَرْ کُلُّ ذٰلِکَ لَمْ یَکُنْ فَقَالَ قَدْ کَانَ بَعْضُ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اور روایت ہی ابن سیرین سی اون نی نقل کی ابی ہریرہ سی کہا ابو ہریرہ نی نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک دو نماز دن
مین سی کہ بعد زوال کی ہین یعنی ظہر یا عصر کہا ابن سیرین نی کہ تحقیق نام لیا اس نماز کو ابو ہریرہ نی ولیکن بہول گیا مین کہا ابو ہریرہ نی

پس نماز پڑہی ساتہہ ہماری پیغمبر خدا نی دو رکعت پہر سلام پہیرا یعنی تیسری رکعت کی لیی نہ اوٹہی پہر کہڑی ہوئی طرف لکڑی کی کہ عرض مین تہی بیچ مسجد کی پس تکیہ کیا اوسپر گویا کہ غصی تہی اور رکہا داہنا ہاتہہ اپنا بائین پر اور انگلیان انگلیو نمین ڈالین اور رکہا رخسارہ اپنا داہنا اوپر پشت بائین ہاتہہ اپنی کی اور نکلی جلد باز لوگون مین سے دروازون مسجد کی سی یعنی جو لوگ کہ بعد ادا کرنی نماز کی ذکر اور دعا کے لیے نہین ٹہیرتی تہی وہ چلی گئی پس کہا صحابہ نی کیا کم ہوگئی نماز یعنی چار سی دو ہی ہوگئین کہ حضرت نی دو پڑہین اور صحابہ مین یعنی جو کہ مسجد مین باقی رہی ابوبکر اور عمر بہی تہے پس ڈری دو نو حضرت سی یہہ کہ کلام کرین اون سی اور صحابہ مین تہا ایک شخص بیچ ہاتہہ اوسکی کی تہی درازی کہا جاتا تہا اوسکو ذوالیدین یعنی صاحب دو ہاتون کی بسبب درازی ہاتونکی یہہ لقب اوسکا ہوا تہا کہا اوس نی اے رسول خدا کی کیا بہول گئی آپ یا کم ہوئی نماز پس فرمایا حضرت نی نہین بہولا مین اور نہ کم ہوئی نماز پہر فرمایا یعنی صحابہ سی کیا تم بہی کہتی ہو جیسا کہتا ہی ذوالیدین پس کہا صحابہ نی کہ ہان یون ہی ہی جیسی کہتا ہی وہ پس آگی بڑہی حضرت پہر نماز پڑہی جو کہ چہوڑ دی تہی پہر سلام پہیرا پہر تکبیر کہی اور سجدہ کیا مانند سجدی اپنی کی کہ نماز مین کیا تہا یا دراز تر پہر اوٹہایا سر اپنا اور تکبیر کہی پہر تکبیر کہی اور سجدہ کیا مانند سجدی معمولی اپنی کی یا دراز تر پہر اوٹہایا سر اپنا اور تکبیر کہی پس اکثر سوال کیا لوگون نی ابن سیرین سی پہر سلام پہیرا پس کہتے تہے ابن سیرین خبر دیا گیا ہون مین یہہ کہ عمران بن حصین نی کہا پہر سلام پہیرا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور لفظ اسکی واسطی بخاری اور بیچ ادر روایت اندونکی یہہ ہی کہ بس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بدل لم انس و لم تقصر کی سب یہہ تہا پس کہا ذوالیدین نی تہا کچہہ اسمین سے اے رسول خدا کی **ف** پس اکثر سوال کیا ابن سیرین سے یعنی یہہ جو حدیث مذکور ہوئی اسکو ابن سیرین جب روایت کر چکی تو اون سی بطریق استفہام کی اکثر لوگون نی پوچہا ثم سلم یعنی ایا کہا ابوہریرہ نی ثم سلم یعنی سجدی سہو کی بعد سلام کی کہی یا پہلے پس اوسکی جواب مین ابن سیرین نی کہا کہ خبر دیا گیا ہو مین کہ عمران بن حصین نی اپنی حدیث مین کہا ثم سلم یعنی یہہ لفظ حدیث ابی ہریرہ کے سے نہین یاد رکہتا مین لیکن مجکو خبر پہنچی ہی کہ عمران بن حصین نی کہ اونسی بہی یہہ حدیث روایت کی ہی اوسمین ثم سلم کہا اور یہی جو حدیث ابوہریرہ کیمین ثم سلم ذکر کیا ہی عمران کی روایت سی ہی کہ اس جگہہ لایا ہون اور شرح اس حدیث کی فتح الباری نے بہت دراز لکہی ہی اگر سب لکہی جاوی کلام طویل ہوتا ہی لیکن اسپر دو شبہہ وارد ہوتی ہین بیان کرنا اونکا ضرور ہی اول تو یہہ کہ علمار کی نزدیک یہہ بات ٹہیری ہوئی ہی کہ حضرتکو سہو ہونا اخبار مین جائز نہین اور افعال مین خلاف ہے اور یہان جو حضرت نے فرمایا کہ نہ قصر ہوا نہ نسیان پس یہہ اخبار ہی خلاف واقع کی اور دوسرا یہہ کہ کلام اور افعال آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کی درمیان مین واقع ہوی اور باوجود اوسکی حضرت نی وہی نماز پوری کی از سر نو نہ پڑہی جواب اول شبہہ کا یہہ ہی کہ نہ جائز ہونا نسیان کا بیچ اون اقوال و اخبار کی ہی کہ متعلق ہین ساتہہ تبلیغ شرائع اور احکام اور وحی کی نہ سب خبرون مین اور دوسرے اشکال کا جواب علمار نی یہہ کہا ہی کہ کلام اور فعل کہ مفسد نماز کی ہین اوس صورت مین ہین کہ قصدا ہون نہ ساتہہ سہو کی جیسا کہ مذہب شافعی ہی لیکن یہہ جواب خالی ضعف سی نہین اور موافق مذہب حنفیہ کے بہی نہین کیونکہ اونکی نزدیک کلام عمدا اور سہوا مطلقا مفسد نماز کا ہی پس وہ یہہ جواب دیتی ہین کہ واقع ہونا اس قضیہ کا پہلی نسخ ہونی جواز کلام اور افعال کی سی ہی نماز مین اور مذہب امام احمد کا یہہ ہی کہ کلام نماز مین قصدا اور سہوا مفسد نماز کا ہی مگر یہہ کہ واسطی مصلحت نماز کی ہو امام سی یا مقتدی سی تو مفسد نہین جیسا کہ یہان ہوا ۱۲ ح ع ۞ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ

فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ حَتّٰى إِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن بحینہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہائی صحابہ کو ظہر کی پس کہڑی ہوئی پہلی دو رکعتوں مین نہین بیٹہی یعنی قعدہ اولی کی لیی پس کہڑی ہوی لوگ ساتہہ حضرت کی یہان تک کہ جب پڑہ چکی نماز اور منتظر ہوی لوگ سلام پہیرنی کی تکبیر کہی حضرت نی اوس حالت مین کہ وہ بیٹہی تہی پس کیی دو سجدی پہلی سلام پہیرنی سی پہر سلام پہیرا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف مذہب شافعی مین سجدی سہو کی سلام سی پہلی ہی کرتی ہین بموجب اس حدیث کی لیکن اور روایتون مین آیا ہی کہ حضرت نی سجدہ بعد سلام کی کیا اور ثابت ہوا ہی سجدہ کرنا حضرت عمر کا بہی بعد سلام کی پس وہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہہ حدیث منسوخ ہی ٭ ع ٭

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ روایت ہی عمران بن حصین سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہائی لوگونکو پہر بہول گئی پہر سجدی کیی دو سجدی پہر التحیات پڑہی پہر سلام پہیرا روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے ف پہر سجدی کیی دو سجدی یعنی بعد سلام پہیرنی کی جیسیکہ تیسری فصل کی پہلی حدیث سی معلوم ہوتا ہی اور اس حدیث مین جگہہ سہو کی نہ بیان کی اور ذکر تشہد کا کیا اور حدیثونمین ذکر تشہد کا نہین ہی اور یہہ حدیث موافق مذہب ہماری کی ہی اور مذہب امام احمد کا بہی یہی ہی اور بعضی مالکیہ اور شافعیہ بہی اسیپر ہین اور اختلاف ہی اسمین کہ درود اور دعا کہ التحیات مین آئی ہین اوس تشہد مین پڑہی کہ پہلی سجدی سی ہی یا اوسمین پڑہے کہ بعد سجدہ کی ہی کرخی نی تو یہہ اختیار کیا ہی کہ دوسرے تشہد مین پڑہی اور ہدایہ مین کہا ہی صحیح یہی ہی اور بعض شروح ہدایہ کی مین لکہا ہی کہ صواب یہہ ہے کہ اول مین پڑہی اور طحاوی نی کہا کہ دونومین پڑہی اور شیخ ابن الہمام نی کہا کہ قول طحاوی کا اسمین خوب احتیاط ہی کذا فی فتاوی قاضی خان ٭ ع ح ٭ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ الْإِمَامُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَإِنْ ذَكَرَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوِيَ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَإِنِ اسْتَوٰى قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ کہڑا ہوا امام دو رکعت پڑہ کر یعنی اور قعدہ بہلا گیا پس اگر یاد آوی پہلی اس سی کہ سیدہا کہڑا ہو پس چاہیی کہ بیٹہہ جاوی اور اگر سیدہا کہڑا ہو چکا پس نہ بیٹہی اور سجدی کری دو سجدی سہو کی روایت کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی ف یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ معتبر پورا کہڑا ہو جانا اور نہ ہونا ہے اور ظاہر مذہب ہمارا یہہ ہی کہ اگر قریب تر بیٹہنی کی ہو بیٹہہ جاوی اور تشہد پڑہی اور اگر قریب تر ہو قیام کی نہ بیٹہی اور قریب تر بیٹہنی کی اوسکو کہتی ہین کہ نیچی کا بدن سیدہا نہو جاوی اور اگر سیدہا ہو جاوی تو قریب قیام کے ہے اور شیخ ابن الہمام نی کہا کہ اعتبار قربیت مین ایک روایت ابو یوسف کی ہی کہ اختیار کیا ہی اسکو مشائخ بخارا نی اور ظاہر مذہب یہ ہی کہ جب تک پورا نہ کہڑا ہو جاوی بیٹہہ جاوی اور صحیح تر روایت یہی ہی اور تائید کرتی ہی اسکی یہہ حدیث بہی پس اگر پہلی کہڑی ہونی کی بیٹہہ جاوی گا تو سجدہ نہین آئیگا اور کہڑا ہو جاوی گا تو آوی گا اور بعد کہڑی ہونی کی بیٹہی نہین اگر بیٹہہ جاوی گا تو نماز ٹوٹ جاویگی ٭ شرح ع ٭

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الْعَصْرَ وَسَلَّمَ فِیْ ثَلٰثِ رَکَعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَہٗ فَقَامَ اِلَیْہِ رَجُلٌ یُقَالُ لَہُ الْخِرْبَاقُ وَکَانَ فِیْ یَدَیْہِ طُوْلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَذَکَرَ لَہٗ صَنِیْعَہٗ فَخَرَجَ غَضْبَانَ یَجُرُّ رِدَاءَہٗ حَتّٰی انْتَھٰی اِلَی النَّاسِ فَقَالَ اَصَدَقَ ھٰذَا قَالُوْا نَعَمْ فَصَلّٰی رَکْعَۃً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

روایت ہی عمران بن حصین سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہائی عصر کی اور سلام پہیرا تین رکعتوں مین پہر داخل ہوئی اپنی گہر مین پس کہڑا ہوا طرف اونکی ایک شخص کہ کہا جاتا تہا واسطی اوسکی خرباق اور تہی اوسکی ہاتون مین درازی پس کہا اوسنی اے رسول خدا کی پس ذکر کیا واسطی اونکی کام اونکا یعنی سلام پہیرنا تین رکعت مین پس نکلی حضرت غصے مین کہینچتی ہوئی چادر اپنی یہان تک کہ پہنچی طرف لوگونکی پس فرمایا کیا سچ کہتا ہی یہہ عرض کیا صحابہ نی کہ ہان پس پڑہی حضرت نی ایک رکعت پہر سلام پہیرا پہر سجدے کیی دو سجدے پہر سلام پہیرا روایت کی یہہ مسلم نی **ف** پہر داخل ہونی گہر مین اسمین شبہ قبلہ سی پہرا اور چلنا بہت واقع ہوا ایسے فعال ازراہ سہو کی یہی ہماری نزدیک نماز توڑ دیتی ہین پس یہہ محمول ہی ہماری نزدیک اسپر کہ یہہ منسوخ ہی مانند کلام کی نماز مین یعنی یہہ فعال اور کلام کرنا نماز مین پہلی جائز تہی پہر منسوخ ہوئی اور خرباق نام اوسی ذوالیدین کا ہی جو پہلی مذکور ہوا اور یہہ حدیث اوپر کی حدیث سی دو باتون مین مخالف ہی اس سبب سے علما نی لکہا ہی کہ واقعی متعدد ہین اور دونو واقعونمین کلام کرنیوالا ذوالیدین ہی اور یہہ سجدے کیی دو سجدے پہر سلام پہیرا کہا طیبی نی کہ یہی مذہب ابو حنیفہ کا ہی کہ وہ سجدہ کرتی ہین واسطی زیادتی اور نقصان کی بعد سلام کی پہر تشہد پڑہتی ہین اور سلام پہیرتی ہین ؛ ع ح ؛

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃً یَشُکُّ فِی النُّقْصَانِ فَلْیُصَلِّ حَتّٰی یَشُکَّ فِی الزِّیَادَۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ

اور روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سے کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی جو شخص کہ پڑہی نماز کہ شک کرتا ہو کمی مین پس چاہیی کہ نماز پڑہی یہان تک کہ شک کری زیادتی مین روایت کی یہہ احمد نی **ف** یعنی جسکو ظن غالب ایک جانب حاصل ہو اور شک ہو کمی مین جیسیکہ چار رکعت کی نماز مین شک ہوے کہ تین پڑہی ہین یا چار پس چاہیی کہ نماز پڑہی یہان تک کہ شک کری زیادتی مین یعنی بنا اقل پر کری کہ صورت مذکورہ مین تین رکعت ٹہرا دی اور ایک رکعت اور پڑہی تا شک کری کہ چار ہوئین یا پانچ اور جاننا چاہیی کہ سہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی چند جگہونمین واقع ہوا ایک تو قعدہ اول سی جیسا کہ حدیث عبد اللہ بن بحینہ کیمین وارد ہوا اور دوسرا دو رکعت اخیر سی جیسیکہ حدیث ذوالیدین مین واقع ہو تیسری ایک رکعت اخیر سی جیسیکہ حدیث خرباق مین آیا ہی چوتہی یہہ زیادہ ہونی پانچوین رکعت کی جیسیکہ یہہ حدیث عبد اللہ بن مسعود کی ہے پس مجتہدون نی اسپر قیاس کر کر کہا جو کوئی بہول جاوی ایکواجب واجبات نماز کیسی واسطی سجدہ سہو کا واجب ہوتا ہی اور جلد نشین کہ اس بابمین وارد ہوئین ہین اون سی معلوم ہوا کہ حضرت نی بعضی جگہہ سجدہ سہو کا پہلی سلام کی کیا اور بعضی جگہہ بعد سلام کی ظاہر یہہ ہے کہ فعل حضرت کا کبہی اوسطرح ہو کبہی اسطرح اور دونو جائز ہون ولیکن مذاہب ائمہ مجتہدین ہی امام شافعی سب جگہہ پہلی سلام کی کہتی ہین اور حدیثین کہ وارد ہوئی ہین اسمین اونکو ترجیح دیتی ہین اور امام اعظم رح سب جا بعد سلام کی کہتی ہین اسلیے کہ بہت حدیثین اسمین آئے ہین اور قوی ہین اور ابو داود اور ابن ماجہ اور احمد اور عبد الرزاق ثوبان سی لائے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ؛ واسطی ہر سہو کی دو سجدے ہین بعد سلام پہیرنی کی پس جب فعال حضرت کی مختلف آئے تو متمسک ساتہہ قول کی کیا ہمنی اور قول قوی ہے

سے ہے فعل سی نزدیک ابو حنیفہ کی جیسکہ اصول فقہ مین مذکور ہی اور مذہب امام احمد کا یہہ ہے کہ جس جگہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سجدہ پہلی سلام کی کیاہی پہلی سلام کی کری اور جس جگہہ بعد سلام کی کیا ہی بعد سلام کی کرے اور لکھاہی علمانی کہ یہہ قول قوی تر اور قریب ساتھہ صواب کے ہے اور جاننا چاہیی کہ اختلاف مذکور سجدہ مین کہ بعد سلام کی کری یا پہلی بیچ فضلیت کے ہی اور بیچ اصل جواز کی اختلاف نہین مذکور ہے یہہ کتابون ائمہ اربعہ کی مین اور ہدایہ مین لکھاہی کہ صحیح تر یہہ ہے کہ دونو طرف سلام پہیر کر سجدہ سہو کا کری ؛ ح ؛

بَابُ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

باب ہے بیچ بیان سجدون قرآن کی **ف** سجدہ تلاوت کا واجب ہے نزدیک امام اعظم رح کی پڑہنی والی اور سنی والی پر اگرچہ قصداً نسنی اور اور اماموں کی نزدیک سنت ہی وہ ایک سجدہ ہی درمیان دو تکبیرون کی شرط ہی اوسمین وہ چیز کہ شرط ہی نماز مین یعنی طہارۃ وغیرہ بدون رفع یدین کی اور تشہد اور سلام کی ؛ ع ح ؛

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَہُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِکُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا سجدہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سورہ والنجم مین اور سجدہ کیا ساتھہ اونکی مسلمانون نی اور مشرکون نی اور جنون نی اور آدمیون نی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** سورہ والنجم مین جب حضرت آیہ سجدہ کو پہنچی سجدہ کیا واسطی فرمان برداری امر الہی کی اور مسلمانون نی بہی سجدہ کیا واسطی متابعت حضرت کی اور مشرکون نی اسلیی سجدہ کیا کہ اپنی بتون کی یعنی لات اور عزی اور منات کی نام سی یاسبب اوسکا یہہ تہا کہ جب حضرت ان آیتون کو پڑہنی لگی افرایتم اللات والعزی آخر تین آیتون تک تو شیطان نی اپنی آواز حضرت کی آواز کی مشابہ کرکر پڑہا تلک الغرانیق العلی ؛ وان شفاعتہن لترتجی یعنی یہہ بت مرغابیان بلند ہین اور تحقیق شفاعت انکی البتہ امید کی گئی ہی پس مشرکون نی گمان کیا کہ حضرت نی ہماری بتونکی تعریف کی پس خوش ہوئی اور حضرت نی جب سجدہ کیا اونہون نی بہی کیا اور یہہ جو بعض مفسرون نی نقل کیا ہی کہ حضرت نی عیاذاً باللہ بہولی سے یہہ الفاظ پڑہی یہہ غیر صحیح اور محض باطل ہی اور مراد مسلمانون اور مشرکون اور جن اور انس سی وہ ہین کہ جو حضرت پاس حاضر تہی اور یہہ قصہ مکہ کاہی مسجد الحرام مین اور لفظ انس تعمیم بعد تخصیص ہے ؛ ح ع ؛ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سجدہ کیا ہمنی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سورہ اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک مین روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اسمین رد ہی امام مالک کا کہ وہ کہتی ہین مفصل مین سجدہ نہین ؛ ع ؛ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ السَّجْدَۃَ وَنَحْنُ عِنْدَہٗ فَیَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَہٗ فَنَزْدَحِمُ حَتّٰی مَا یَجِدُ اَحَدُنَا لِجَبْہَتِہٖ مَوْضِعًا یَسْجُدُ عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی سجدہ یعنی آیہ سجدہ کی اور ہم ہوتی نزدیک اون کے پس سجدہ کرتی حضرت اور ہم بہی سجدہ کرتی ساتھہ اونکی پس ازدحام کرتی ہم یہان تک کہ نپاتا بعض ہمارا واسطی پیشانی اپنی کے جگہہ کہ سجدہ کری اوپر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اتنی لوگ کثرت سی سجدی کی لیی جمع ہوتی کہ بسبب تنگی جگہہ کے بعض کو اون کی ساتھہ سجدہ کرنا میسر ہوتا پس تاخیر کرتا سجدی کو اون سی یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ واجب ہے سجدہ تلاوت کا اگر واجب نہوتا تو کاہیکو لوگ اتنا اہتمام اور ازدحام کرتی اور سجدی کی ادا کرنیمین سنت یہی ہی کہ آگی پڑہی پڑہنی والا اور صف باندہی پیچھی اوسکی سنی والی پس یہہ اقتدا صورۃً ہی نہ حقیقۃً ؛ ع ؛ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہ کہا پڑہی مینی روبرو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی سورہ والنجم پس سجدہ نکیا اوسمین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا امام شافعی نی کہ سجدہ اوسمین بیان جواز کی لیے
حضرت نی نہ کیا اور کہا امام مالک نی کہ مفصل مین سجدہ نہین ہے اسلیے نکیا اور امام ابوحنیفہ رح کہتی ہین کہ اسلیے نکیا کہ با وضو نہ تہی یا اوقت
کراہت کا تہا یا ترک کیا اس وقت تا معلوم ہوجاوی کہ فرض نہین ہی اور یہہ بہی تو ہی کہ سجدہ کرنا فی الفور ہی واجب نہین کسی اور وقت
کیا ہو پس اس سے کوئی یہہ نہ سمجہی کہ سجدہ اسکا واجب نہین کیونکہ اوپر کی حدیث مین گذر ہی چکا ہی کہ حضرت نی اور مسلمانون وغیرہ نی
اسمین سجدہ کیا ❊ ع ❊ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجْدَةُ صٓ لَيْسَ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْجُدُ فِيهَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ مُجَاهِدٌ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَسْجُدُ فِي صٓ فَقَرَأَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ حَتّٰى
أَتٰى فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ فَقَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ
أُمِرَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا سجدہ سورہ
ص کا نہین ہے بہت تاکیدی سجدون مین سی اور تحقیق دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سجدہ کرتی تہی اوسمین اور ایک روایت
مین ہی کہ کہا مجاہد نی کہا مینی واسطی ابن عباس کے کیا سجدہ کرون مین ص مین پس پڑہی یہہ آیت اور اولاد نوح کی سی داود اور سلیمان
یہان تک کہ آئی اس قول اللہ تعالیٰ تک پس ساتہہ طریق اونکی کی پیروی کر پس کہا ابن عباس نے نبی تمہاری صلی اللہ علیہ وسلم اون لوگون
مین سے ہین کہ حکم کیی گئی ہین کہ پیروی کرین اون انبیا کی روایت کی یہہ بخاری نی ف نہین بہت تاکیدی سجدون مین سے معنے اسکی یہہ ہو جسب
مذہب حنفیہ کی یہہ ہین کہ یہہ سجدہ فرائض سی نہین ہی بلکہ واجبات تلاوت سی ہی کہا ہی علما نی کہ سجدہ کرنا آنحضرت کا اوسمین واسطی
موافقت داود علیہ السلام کی اور شکر کرنی قبول توبہ اونکی کی تہا چنانچہ حدیث مین بہی آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی کہ سجدہ کیا بہائی ہمارے
داود نی واسطی قبول توبہ کی اور ہم سجدہ کرتی ہین واسطی ادای شکر کی اور پس کہا ابن عباس نی بعد پڑہنی آیۃ کی واسطی دلیل پکڑنی
کے سجدہ کرنی پر کہ نبی تمہاری صلی اللہ علیہ وسلم اونمین سی ہین کہ حکم کیی گئی ہین کہ پیروی کرین اون انبیا کی یعنی جب حضرت کو اونکی
پیروی کا حکم ہوا تو تجہی بطریق اولی اونکی پیروی کرنی چاہیی یعنی جب داود علیہ السلام نی سجدہ کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکی پیروی کی لیی سجدہ
کیا ہمکو بہی کرنا چاہیی ❊ ح ع ❊ اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ أَقْرَأَنِي
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ مِنْهَا ثَلَاثٌ فِي الْمُفَصَّلِ وَفِي
سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ روایت ہی عمرو بن العاص سے کہا پڑہائی اوسکو یعنی
عمرو کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پندرہ سجدی قرآن مین اونمین سے تین مفصل مین ہین اور سورہ حج مین ہین دو سجدی روایت
کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی ف بعضے نسخونمین بجای اقراہ کی اقرأنی ہی یعنی حکم کیا مجکو یہہ کہ پڑہون مین اوپر اور تین
مفصل مین یعنی سورہ نجم اور انشقت اور اقرأ مین اور سورہ حج مین دو سجدی ہین ایک بعد یشاء کی اور دوسرا بعد تفلحون کے
اور باقی دس سجدی یہہ ہین کہ سورہ اعراف مین اخیر سورۃ پر اور رعد مین بعد آصال کی اور نحل مین بعد یومرون کے اور بعضون نی
کہا بعد یستکبرون کی لیکن یہہ قول رد کیا گیا ہی کہ یہہ بعید ہی اور سبحان الذی مین بعد خشوعا کی اور مریم مین بعد بکیا کی اور
فرقان مین بعد نفورا کی اور نمل مین بعد العظیم کے اور بعضون نی کہا ہی بعد یعلنون کی اور الم تنزیل السجدہ مین بعد یستکبرون کی

اور ص مین بعد آیت کے اور فصلت مین بعد لیسأمون کی اور بعضون نے کہا ہی تعبدون پر اور اختلاف کیا ہی علماء نی بیچ گنتی سجدون قرآن کے
کہا امام احمد نی کہ پندرہ ہین جیسیکہ مذکور ہوئی عمل کیا ہی اونہون نی ظاہر حدیث پر اور امام شافعی نی کہا چودہ ہین اسطرح کہ حج مین دو ہین اور ص
مین نہین اور باقی بدستور اور کہا امام ابوحنیفہ نی کہ چودہ اسطرح ہین کہ دوسرا سجدہ حج مین نہین اور ثابت کیا ہی سجدہ ص کا اور باقی
بدستور اور کہا مالک نے گیارہ ہین ساقط کیا ہی انہون نے سجدہ ص کو اور تینون سجدون مفصل کیکو اور قول قدیم شافعی کا بھی یہی ہی اور لکھا ہی
اور علماء نی کہ یہہ حدیث عمرو بن العاص کے ضعیف ہی اور لائق دلیل پکڑنیکی نہین اور بعضے راوی اسکی مجہول ہین اور اتفاق ہی علماء کا اسپر
کہ سجدہ قرات کا کیا جاوی نماز فرض اور نفل مین اور گئی ہین بعضی علماء اسپر کہ جو سجدہ آخر سورۃ مین ہو پس رکوع کفایت کرتا ہی سجدہ
سے یعنی رکوع کرنی مین ادا ہوجاتا ہی یہہ قول ابن مسعود کا ہی اور یہی مذہب ابوحنیفہ کا ہی اور تفصیل اسکی شرح منیہ مین اسطرح مذکور
ہے کہ جو سجدہ واجب ہوا نماز مین پس رکوع کیا اور نیت سجدہ کی کی وہ بھی اسمین ادا ہوجاتا ہی یا نیت نکی پہر سجدہ نماز کا کیا ساقط ہوجاتا
سجدہ قراءۃ کا جبکہ نہ پڑہین ہون بعد اوسکی تین آیتین اور تین آیتین پڑہنی مین اختلاف ہے پس اگر پڑہین بعد اوسکی تین سی زیادہ پس ضرور
ہے سجدہ کرنا واسطی اوسکی قصداً اور نہین ادا ہوتا ساتہہ رکوع کی ورنہ ساتہہ سجود نماز کی اور سجدہ جو نماز مین لازم آوی خارج نماز کی نکیا
جاوی ؛ ع ح ؛ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ فُضِّلَتْ سُوْرَةُ الْحَجِّ بِاَنَّ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ قَالَ
نَعَمْ وَمَنْ لَّمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهُمَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ
لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَفِي الْمَصَابِيْحِ فَلَا يَقْرَأْهَا كَمَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ
اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ بزرگی دی گئی ہی سورہ حج بسبب اسکے کہ اوسمین دو سجدی فرمایا کہ ہان
اور جو سجدی نکری وہ دونون پس نہ پڑہی اون دونون آیتون سجدی کی کو روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث
نہین اسناد اسکی قوی اور مصابیح مین یہہ الفاظ ہین پس نہ پڑہی اس سورۃ کو جیسیکہ کتاب شرح السنۃ مین ہے ؛ **ف** پس نہ پڑہی اون دونون آیتون
سجدہ کی کو تاکہ نہ گنہگار ہو بسبب ترک سجدی کی یعنی سجدہ مشروع ہوا ہے بیچ حق پڑہنی والی کی بسبب تلاوت اوسکی کی اور کرنا سجدہ کا حق
تلاوت ہے پس جبکہ ہو دریی ضائع کرنیکی پس اولی ہی ترک تلاوت کا اسلیی کہ سجدہ واجب ہے پس گنہگار ہوگا بسبب ترک اوسکی کی اور ایک نسخہ
صحیحہ مین بجای فلا یقرأھما کی فلم یقرأھما ہی یعنی جسنی اسکی سجدی نکیی گویا دونون آیتین نہ پڑہین اس لیی کہ عمل نکیا اونپر اور دوسرا سجدہ حج
کا امام اعظم رح کی نزدیک واجب نہین وہ کہتی ہین کہ وہ سجدہ نماز کا ہی اسلیی کہ قرینہ موجود ہی کہ لفظ ارکعوا اوسکی ساتہہ مذکور ہی اور یہہ
حدیث ضعیف ہی جیسیکہ ترمذی نی کہا ہذا حدیث لیس اسنادہ بالقوی ؛ ح ؛ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ فَرَاَوْا اَنَّهٗ قَرَاَ تَنْزِيْلَ السَّجْدَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ
اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سجدہ کیا نماز ظہر مین پہر کہڑی ہوئی پس رکوع کیا پس گمان کیا لوگون نی
کہ تحقیق حضرت نی پڑہی الم تنزیل السجدہ روایت کی یہہ ابوداود نی ؛ **ف** صحابہ نی فقط سجدہ کرنیسی پڑہنا اس سورۃ کا نہین معلوم کیا
بلکہ ایک آیۃ سورۃ کی سنی اوس سے جانا کہ یہہ سورۃ پڑہی چنانچہ آیا ہی کہ آنحضرت کبھی ایک آیۃ سورۃ سی سنا دیتی تہی تا معلوم کرین کہ فلانی
سورۃ پڑہی ہا بی اختیار بسبب نہایت شوق اور حضور کی جہر ظاہر ہوجاتا تہا اور ظاہر حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ بعد سجدہ کرنی کی اور
اوٹہنی کی باقی سورۃ نہ پڑہی اور رکوع مین گئی اور یہہ جائز ہی اگرچہ افضل یہہ ہے کہ باقی سورۃ پڑہی بعد اوسکی رکوع مین جاوی [illegible]

یہہ بیان جواز کی لیے کیا باوجودیکہ نص نہیں ہے حضرت سے بیچ نہ پڑہنی بائی سورۃ کی مگر ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی اور حضرت نے اکتفا
ساتہہ رکوع کی نکیا جبکہ ہمارے مذہب مین رکوع مین سجدہ ادا ہوجاتا ہی ایسی کہ یہہ افضل ہی ؛ ع ح ؛ **وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْنَا الْقُرْاٰنَ فَاِذَا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهٗ
رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ** اور روایت ہی اونہین ابن عمر سی یہہ کہ اونہون نی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی ہمپر قرآن
پس جسوقت کہ گذرتے آیہ سجدہ کی تکبیر کہتی اور سجدہ کرتی اور سجدہ کرتی ہم ساتہہ انکی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** پس معلوم ہوا
کہ سجدہ قاری اور سامع دونو پر ہی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ تکبیر کہی مگر سجدہ کی لیے اسی پر عمل ہی ابوحنیفہ کا اور شافعی
کے نزدیک یہہ ہی کہ ہاتہہ اوٹہاوی اور تکبیر کہی احرام کی لیے پہر تکبیر کہی سجدہ کی لیے اور مستحب ہے یہہ کہ کہڑا ہووی پہر سجدہ کری یہہ حضرت
عائشہ سی روایت کیا گیا ہی ؛ ع **وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَامَ الْفَتْحِ
سَجْدَةً فَسَجَدَ النَّاسُ كُلُّهُمْ مِنْهُمُ الرَّاكِبُ وَالسَّاجِدُ عَلَى الْاَرْضِ حَتّٰى اِنَّ الرَّاكِبَ لَيَسْجُدُ
عَلٰى يَدِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ** اور روایت ہی اونہین سے یہہ کہ اونہون نی کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی سال فتح
مکہ کی آیہ سجدے کی پس سجدہ کیا سب لوگون نی بعضی سجدہ کرنیوالی سوار تہی اور بعضی سجدہ کرنیوالی زمین پر یہانتک کہ سوار سجدہ کرتا
تہا اوپر ہاتہہ اپنی کی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** پڑہی آیہ سجدہ کی یعنی ایک آیۃ اول کی اخر اوسکی ساتہہ ملاکر پڑہی یا نری آیۃ
پڑہی بیان جواز کی لیے ایسی کہ نری آیۃ پڑہنی خلاف استحباب کے ہی ہمارے نزدیک اور سوار سجدہ کرتا تہا اوپر ہاتہہ اپنی کی یعنی ہاتہہ زین
وغیرہ پر رکہکر سجدہ کرتا تہا کہ یا وی سختی زمین کیسی حالت سجدہ مین کہا ابن ملک نے کہ یہہ دلالت کرتی اسپر کہ جو کوئی سجدہ کری ہاتہہ پر صحیح
ہے جبکہ جہکاوی گردن اپنی نزدیک ابوحنیفہ کی نہ نزدیک شافعی کی انتہی اور یہہ غیر مشہور ہی انکی مذہب مین پس شرح منیہ مین لکہا ہی
کہ اگر سجدہ کری بسبب ازدحام کی اپنی ران پر جائز ہی اور اسیطرح سوائے ران کی اور چیز پر جائز ہی اگر ہو اوسکو عذر کہ منع کری سجود سے
اور نہین جائز ہی بلا عذر بموجب روایت مختار کی کذا فی الخلاصہ اور اگر رکہی ہاتہہ زمین پر اور سجدہ کری اوسپر جائز ہی بموجب روایت
صحیحہ کے اگرچہ بلا عذر ہو مگر کہ یہہ مکروہ ہی اور کہا ابن ہمام نے کہ جسوقت پڑہے آیۃ سجدہ کی سوار یا بیمار کہ نہ قادر ہو سجود پر کفایت
کرتا ہی اوسکو اشارہ ؛ ع ؛ **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْجُدْ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ
مُنْذُ تَحَوَّلَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ** اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین
سجدہ کیا بیچ کسی سورۃ کی مفصل مین سے جب سے کہ پہری طرف مدینہ کی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** جب سے کہ پہری طرف مدینہ کی
یعنے اگرچہ پہلے اس سے مکہ مین سجدہ کیا اور تمام آدمیون وغیرہ نی اونکی ساتہہ سجدہ کیا یہہ حدیث مخالف ہی حدیث ابی ہریرہ کی کہ کہا
سجدہ کیا ہمنی ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ اذا السماء انشقت کی اور اقرا باسم ربک الاعلی کی اور اسلام ابوہریرہ کا بعد آنی
مدینہ کی ہی ساتوین سال ہجری مین اور حدیث ابوہریرہ کی صحیح اور ارجح ہی اور بہت صحابہ نی روایت کیا ہی سجدہ مفصل مین اور مثبت
مقدم ہے نافی پر حاصل یہہ کہ سجدہ مفصل مین ثابت ہی حضرت سی کرنا چاہیے اور مفصل کہتی ہین چہوٹی سورتون کو کہ وہ سورہ حجرات
سے آخر تک ہین ؛ ح ؛ **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ
بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ**

وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی تہی بیچ سجود قرآن کی رات کو سجدہ کیا منہ میری نی واسطی اوسکی کہ پیدا کیا اوسکو اور بنائی کان اوسکی اور آنکہین اوسکی ساتہہ قدرت اور قوت اپنی کی روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** قیدرات کی اتفاقی ہی کہ حضرت عائشہ نی یہہ دعا آنحضرت سی انکو سنی تہی وہی بیان کیا اور پڑہنا اس دعا کا آنحضرت سی مطلق سجدہ تلاوت مین بلا قید رات یا دن کی بہی آیا ہی اور یہہ دعا بہی روایت کی گئی ہی رب انی ظلمت نفسی فاغفرلی اور ظاہر مذہب حنفیہ کا یہہ ہے کہ سبحان ربی الاعلی پڑہنا سجدۂ تلاوت مین کفایت کرتا ہی لیکن اسمین شبہہ نہین کہ جو دعائین حدیث سی ثابت ہوئی ہین پڑہنا اونکا اولی ہی ؛ ع ح ؛ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَاَنَا نَائِمٌ كَاَنِّيْ اُصَلِّيْ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِيْ فَسَمِعْتُهَا تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ فَسَمِعْتُهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا اَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا آیا ایک شخص یعنی ابو سعید خدری پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا یا رسول اللہ دیکہا مینی اپنی تئین آجکی رات اوس حالمین مین کہ سوتا تہا گویا کہ مین نماز پڑہتا ہون پیچہی ایکدرخت کی پس سجدہ کیا مینی یعنی سجدہ تلاوت کا پہر سجدہ کیا درخت نے وقت سجدی میرے کی پس سنا مینی اوس درخت کو کہ کہتا تہا یا اللہ لکہہ میری لیی بسبب اس سجدی کی نزدیک اپنی ثواب اور دور کر مجہسی بسبب اسکی گناہ اور کر اسکو واسطی میری نزدیک اپنی ذخیرہ اور قبول کر اسکو مجہسی جیسا قبول کیا تو نی اوسکو اپنی بندی سی کہ داود ہی کہا ابن عباس نے پس پڑہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی آیہ سجدی کی یعنی وہی مجلس مین بقصد پڑہی اس دعا کی یا اور وقت اور پہر سجدہ کیا پس سنا مینی اونکو کہ وہ کہتی تہی مانند اوس چیز کی کہ خبر دی تہی اونکو اوس شخص نی کہنی درخت کی سی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی مگر یہہ کہ ابن ماجہ نی نہین ذکر کیی یہہ الفاظ وتقبلہا منی کما تقبلتہا من عبدک داود اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے **ف** ظاہر یہہ ہے کہ اوسنی آیہ سجدہ کی جو سورہ ص مین ہے پڑہی ہوگی اور حضرت نی وہی آیہ پڑہی یا سورہ سجدہ پڑہی ؛ ع ؛

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ فِيْهَا وَسَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهٗ غَيْرَ اَنَّ شَيْخًا مِنْ قُرَيْشٍ اَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى اَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهٗ اِلٰى جَبْهَتِهٖ وَقَالَ يَكْفِيْنِيْ هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ وَهُوَ اُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی سورہ نجم پہر سجدہ کیا اوسمین اور سجدہ کیا اون لوگون نے کہ تہی ساتہہ اونکی مگر ایک بوڑہا تہا قریش مین سی کہ لی اون نی مٹہی کنکریون سے یا مٹی سی پس اوٹہایا اوسکو طرف پیشانی اپنی کے اور کہا کافی ہی مجکو یہہ کہا عبد اللہ بن مسعود نی پس تحقیق دیکہا مینی اوسکو بعد اس قصہ کی کہ مارا گیا کافر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا بخاری نی ایک روایت مین کہ وہ بوڑہا امیہ بن خلف تہا **ف** اوسنی از راہ تکبر کے یہہ حرکت کی اور یہہ قصہ فتح

لم کی یہان کاہی ؛ ع ح ؛ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْ صٓ وَقَالَ سَجَدَهَا دَاوُدُ تَوْبَةً وَنَسْجُدُهَا شُكْرًا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نی سجدہ کیا ص مین اور فرمایا کہ کیا سجدہ ص کا داودؑ نی یعنی بیچ قصیہ کی کہ سورہ ص مین اون سی مذکور ہی واسطی توبہ کی اور کرتی ہین ہم وہ سجدہ واسطی شکرگذاری قبول توبہ اونکیکی روایت کی یہہ نسائی نی

بَابُ اَوْقَاتِ النَّهْيِ

یہہ باب ہے بیچ بیان اون وقتون کی کہ منع کی گئی ہی نماز اونمین **ف** یہہ شامل ہی تینون وقتون کو کہ حرام ہی نماز اونمین کہ وہ وقت طلوع اور غروب اور استوار یعنی ٹھیک دوپہر کاہی اور شامل ہی اون وقتونکو کہ نماز نفل اونمین مکروہ ہی کہ وہ مابعد فجر اور عصر کاہی اور ہمارے مذہب مین تینون شامل ہی فرض اور نفل کو پس پہلی تین وقتون مین جائز نہین ادا اور نہ قضا مگر عصر اوسی دنکی اور نہین جائز ہی نماز جنازیکی اور نہ سجدہ تلاوت کا اور جائز ہی نماز جنازی کی جبکہ حاضر ہووی اونہین وقتونمین اور جائز ہی سجدہ تلاوہ کا جو پڑہی جاوی آیۃ سجدی کے اونہین وقتونمین لیکن اولی تاخیر ہی انکی ان وقتون سی اور جائز ہین یہہ دونون یعنی نماز جنازہ اور سجدہ تلاوہ کا اور قضا بعد نماز فجر اور عصر کی اور نفل ان وقتون مین بہی مکروہ ہین لیکن شروع کریگا تو لازم ہونگے جاہیے کہ توڑ ڈالی اور قضا کری وقت غیر مکروہ مین اور اگر تمام کری عہدہ اوسکے سی برآتا ہی لیکن توڑنا افضل ہی کذا فی شرح ابن الہمام عن المبسوط اور نزدیک شافعی اور احمد کی جائز ہی قضا اور نماز جنازی کی جو حاضر ہووی اور تحیۃ المسجد اگر اتفاق ہو داخل ہونیکا مسجد مین ولیکن اگر ساتہہ قصد تحیۃ کی ان وقتونمین آوی اور یا تاخیر کری قضا کو تا کہ ان وقتون مین ادا کری جائز نہین اصلی کہ قصد کر کر ان وقتونمین پڑہنا موجب حدیث کی ممنوع ہی اور اسیطرح جائز ہی اونکی نزدیک نماز کسوفکی اور دو رکعتین بعد وضو کی اور دو رکعتون احرام کی اور طواف کی اور سجدہ تلاوۃ کا جو پڑہا جاوی ان وقتون مین اور کراہت ہمارے نزدیک ہر زمانہ اور ہر مکان مین ہی اور نزدیک شافعی کی اور اور علما کی کہ موافق اونکی ہین دن جمعہ کی وقت استوار کی جائز ہی اور مکہ معظمہ مین ہے جائز ہی سب وقتونمین اور مذہب حنفیہ کا احوط ہی اصلی کہ جب مبیح اور محرم جمع ہون ترجیح محرم کو ہی واللہ علم ؛ ح ع ؛

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَحَرّٰى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَبْرُزَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ وَلَا تَحَيَّنُوْا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ قصد کری ایک تمہارا پس نماز پڑہی نزدیک نکلنی آفتاب کے اور نہ نزدیک ڈوبنی آفتاب کے اور ایک روایت مین یون ہی کہ فرمایا حضرت نی جسوقت کہ نکلی کنارہ آفتاب کا پس چہوڑ دو نماز کو یہان تک کہ خوب ظاہر ہو یعنی بلند ہو بقدر نیزہ کی اور جسوقت کہ غائب ہو کنارہ آفتابکا پس چہوڑ دو نماز کو یعنی مطلق نماز نہ پڑہو نہ فرض اور نہ نفل یہان تک کہ خوب غائب ہو آفتاب اور نہ قصد کرو اپنی نمازون کا وقت نکلنی آفتاب کے اور نہ غائب ہونی آفتاب کے اسواسطی کہ آفتاب نکلتا ہی درمیان دونون سینگون شیطان کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہ قصد کری اس سے امام شافعی کہتی ہین کہ تحیۃ المسجد اور قضا نماز قصد کر کر ان وقتون مین پڑہنی جائز نہین اور اگر اتفاقاً پڑہ لی جائز ہی

اور ہم کہتی ہین کہ مقصود حدیث سی منع کرنا ہی نماز سی ان وقتون مین مطلق اور درمیان سینگون شیطان کی یعنی دونو جانبون سر و سکی کی
کہ کہڑا رہتا ہی سامنی آفتاب کے تا کہ نکلی درمیان دونو جانبون سر اوسکی کی پس ہو وی قبلہ آفتاب پرستونکا اوسوقت مین نماز کو منع فرمایا
تا مشابہت انکی ساتہ نہووی ؛ ع ؛ وعن عقبة بن عامر قال ثلث ساعات كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم ينهانا ان نصلي فيهن او نقبر فيهن موتانا حين تطلع الشمس بازغة حتى ترتفع وحين يقوم
قائم الظهيرة حتى تميل الشمس وحين تضيف الشمس للغروب
حتى تغرب رواه مسلم اور روایت ہی عقبة بن عامر سی کہ کہا تین وقت ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتی ہمکو
کہ نماز پڑہین ہم اونمین یا دفن کرین ہم اونمین مردون اپنی کو یعنی نماز جنازہ کی پڑہین والا دفن ہر وقت جائز ہی وقت نکلنی آفتاب
کے ظاہر یہان تک کہ بلند ہوا اور اوسوقت کہ کہڑا ہو سایہ دوپہر کا یعنی ٹہیک دوپہر کو یہان تک کہ ڈہلی آفتاب اور اوسوقت کہ میل کری
آفتاب واسطی ڈوبنی کی یہان تک کہ ڈوبجاوی آفتاب روایت کی یہہ مسلم نی وعن ابي سعيد الخدري قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صلوة بعد الصبح حتى ترتفع الشمس ولا صلوة
بعد العصر حتى تغيب الشمس متفق عليه اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی نہین نماز پیچہی صبح کے یہان تلک کہ بلند ہو آفتاب یعنی بقدر نیزہ کی اور نہین نماز پیچہی نماز عصر کی یہانتلک کہ غایب ہو آفتاب روایت
کی یہہ بخاری و مسلم نی ف مراد نفی کامل نماز کی ہی اسلیئی کہ ان دو وقتون مین نماز مکروہ ہی نہ حرام ؛ ح ؛ وعن عمرو
بن عبسة قال قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة فقدمت المدينة فدخلت عليه فقلت اخبرني
عن الصلوة فقال صل صلوة الصبح ثم اقصر عن الصلوة حين تطلع الشمس حتى ترتفع فانها تطلع
حين تطلع بين قرني شيطان وحينئذ يسجد لها الكفار ثم صل فان الصلوة مشهودة محضورة
حتى يستقل الظل بالرمح ثم اقصر عن الصلوة فان حينئذ تسجر جهنم فاذا اقبل الفيء فصل فان الصلوة
مشهودة محضورة حتى تصلي العصر ثم اقصر عن الصلوة حتى تغرب الشمس فانها تغرب بين قرني
شيطان وحينئذ يسجد لها الكفار قال قلت يا نبي الله فالوضوء حدثني عنه قال ما منكم رجل
يقرب وضوءه فيمضمض ويستنشق فيستنثر الا خرت خطايا وجهه وفيه وخياشيمه ثم اذا غسل
وجهه كما امره الله الا خرت خطايا وجهه من اطراف لحيته مع الماء ثم يغسل يديه الى المرفقين
الا خرت خطايا يديه من انامله مع الماء ثم يمسح راسه الا خرت خطايا راسه
من اطراف شعره مع الماء ثم يغسل قدميه الى الكعبين الا خرت خطايا رجليه
من انامله مع الماء فان هو قام فصلى فحمد الله واثنى عليه ومجده بالذي هو له اهل وفرغ
قلبه لله الا انصرف من خطيئته كهيئته يوم ولدته امه رواه مسلم
اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سے کہ کہا آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین پس آیا مین بہی مدینہ مین پس داخل ہوا حضرت کے پاس پس کہا مینی
خبر دو مجکو وقت نماز سی پس فرمایا پڑہ نماز صبح کی پہر باز رہ نماز سی جسوقت کہ نکلی آفتاب یہان تک کہ بلند ہو اسلیئی کہ تحقیق آفتاب

نکلتا ہی جسوقت کہ نکلتا ہی درمیان دو نو سینگون شیطان کے اور اوسوقت سجدہ کرتی ہین اوسکو کافر یعنی آفتاب پرست پہر نماز
پڑہ یعنی اشراق اسلیے کہ نماز اوسوقت کی مشہودہ ہی یعنی گواہی دیتی ہین فرشتی مصلی کی لیے اور حاضر ہوتی ہین اوسمین فرشتی یہان
تک کہ چڑہ جاوی سایہ نیزہ پر اور نہ پڑی زمین پر یعنی تہیک دوپہر ہوجاوی پہر بندرہ نماز سی اس لیے کہ تحقیق اوسوقت جہونکی جاتی
ہے دوزخ پس جسوقت کہ پہری سایہ پس نماز پڑہ یعنی ظہر اور جو چاہ قسم نوافل سی اسلیے کہ نماز حاضر کی گئی ہی حاضر ہوتی ہین فرشتی
یہانتک کہ پڑہی تو نماز عصر کی پہر بندرہ نماز سی یہانتک کہ غروب ہو آفتاب پس تحقیق آفتاب غروب ہوتا ہی درمیان دونون سینگون
شیطان کی اور اوسوقت سجدہ کرتی ہین طرف اوسکے کفار کہا عمرو بن عبسہ نی کہ کہا مینی ای نبی اللہ کی پس وضو خبر دو مجکو فضیلت اوسکی سی فرمایا
نہین تم سی کوئی شخص کہ نزدیک کرتی پانی وضو اپنی کا پس کلی کری یعنی بعد دہونی ہاتہون کی اور بسم اللہ کہنی اور نیت کرنیکی اور ناک مین
پانی دی پہر جہاڑی ناک کو مگر کہ گرتی ہین گناہ یعنی صغیرہ چہرہ اوسکی کی یعنی چہرہ کی اندر کی اور منہ اوسکی کی اور نتہنون اوسکی کی پہر جسوقت
دہوتا ہی چہرہ اپنا جیسا کہ حکم کیا اوسکو اللہ تعالی نی مگر کہ گرتی ہین گناہ چہرہ اوسکی کی کنارہ داڑہی اوسکی سی ساتہہ پانی کی پہر دہوتا ہی
دونون ہاتہ اپنی کہنیون تک مگر کہ گرتی ہین گناہ دونون ہاتون اوسکی کی پور انگلیون اوسکی سی ساتہہ پانی کی پہر مسح کرتا ہی سر اپنی کو
مگر کہ گرتی ہین گناہ سر اوسکی کی طرفون بالون اوسکی سی ساتہہ پانی کی پہر دہوتا ہی دونون پانون اپنی ٹخنون تک مگر کہ گرتی ہین گناہ دونون
پاؤن اوسکی کی پور انگلیون اوسکی سی ساتہہ پانی کی پس اگر وہ کہڑا ہوا پہر نماز پڑہی پس تعریف کی اللہ کی یعنی بعد نماز کی اور ثنا کی اللہ
پر یعنی ذکر اللہ کیا بہت اور ساتہہ بزرگی کی یاد کیا اوسکو ساتہہ اوس بزرگی کی کہ وہ لائق اوسکی ہی اور فارغ یعنی متوجہ کیا دل اپنا واسطی
اللہ کی مگر کہ پہرتا ہی نماز سی پاک ہوکر گناہ اپنی سی مانند ہیئت اوس دن کی کہ جنا اوسکو ماں اوسکی نی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** چڑہ جاوی
سایہ نیزہ پر یہہ بات مکہ اور مدینہ اور گرد نواح اونکی کی ہوتی ہی کہ گرمی کی دنون مین سایہ زمین پر بالکل نہین پڑتا اور آخیر عبارت سی
ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ گناہ صغیرہ اور کبیرہ دونو بخشی جاتی ہین مگر صغیرہ بالضرور بخشی جاتی ہین اور کبیرہ موقوف ہین خواہش ایزدی
پر ؏ وَعَنْ كُرَيْبٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَزْهَرِ اَرْسَلُوْهُ اِلٰى عَائِشَةَ
فَقَالُوا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَبَلَّغْتُهَا مَا اَرْسَلُوْنِيْ
فَقَالَتْ سَلْ اُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِمْ فَرَدُّوْنِيْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَنْهٰى عَنْهُمَا ثُمَّ رَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْهِمَا ثُمَّ دَخَلَ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُوْلِيْ لَهٗ تَقُوْلُ اُمُّ سَلَمَةَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْتُكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَاَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا قَالَ يَا ابْنَةَ اَبِيْ اُمَيَّةَ سَاَلْتِ
عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَاِنَّهٗ اَتَانِيْ نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُوْنِيْ
عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی کریب مولی ابن عباس کسی کہ تحقیق ابن عباس اور مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن ازہر نی بہیجا اوسکو یعنی کریب
کو طرف حضرت عائشہ کی پس کہا ان تینون نی کہہ اونسی سلام اور پوچہہ اونسی حال دو رکعتون کا کہ بعد عصر ہین کہا کریب نی پس گیا مین
حضرت عائشہ کی پاس پس پہنچا دیا مینی اونکو وہ پیغام کہ بہیجا تہا اونہون نی مجکو اوسکی لیے پس کہا حضرت عائشہ نی کہ پوچہہ
ام سلمہ سی پس نکلا مین طرف اون تینون صحابیون کی پس پہر بہیجا اونہون نی مجکو طرف ام سلمہ کی پس کہا ام سلمہ نی سنا مینی

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ منع کرتی تہی ان دونون رکعتون سی پہر دیکہا مینی حضرت کو کہ پڑہتی ہین دو رکعتین پہر داخل ہوئی حضرت
یعنی گہر مین مسجد سی پڑہکر یا صحن مین سی پڑہکر اندر مکان کی آئی پس بہیجا مینی طرف اونکی لونڈیکو پس کہا مینی کہہ تو واسطی اونکی کہتی ہی ام سلمہ
یا رسول اللہ سنا مینی آپکو کہ منع کرتی تہی ان دو رکعتون کو اور دیکہا مینی آپکو کہ پڑہتی تہی یعنی کیا ہی بہید اسمین کہا اے بیٹی ابی امیہ کی پوچہا
تونی دو رکعتون سی پیچہی عصر کی اور تحقیق شان یہہ ہی کہ آئی میری پاس کتنی شخص عبد القیس مین کی یعنی واسطی سیکہنی احکام دین کی
پس باز رکہا مجکو دو رکعتون سی جو کہ بعد ظہر کی ہین پس یہہ تہین وہ دونو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حال دو رکعتون کا
کہ بعد عصر کی یعنی حضرت یہہ پڑہتی تہی باوجودیکہ منع بہی فرمایا تہا نماز سی بعد عصر کی سبب اسکا کیا تہا پس کریب نی یہہ بات حضرت عائشہ سی
پوچہی اونہون نی حوالہ حضرت ام سلمہ کا اسلیی کیا کہ وہ خوب جانتی ہین کہ اونہون نی تحقیق اسکو کیا تہا پہر کریب پاس ان تینون صحابیون
پاس آئے جب اونہون نی یہہ حال سنکر حضرت ام سلمہ پاس بہیجا کریب نی جاکر وہ پیام اونکو پہنچایا اور منع کرتی تہی ان دونو رکعتون سی یعنی
عصر کی بعد کی دو رکعتون سی مراد اونکی یہہ ہی کہ مطلق نماز نفل سی منع کرتی تہی اوسکی ضمن مین نہی انکی بہی تہی یا بالخصوص انسی منع کیا
ہو اور کہا اے بیٹی ابو امیہ کی یعنی حضرت نی لونڈی سی فرمایا کہ ام سلمہ سی اوسکی سوال کا یہہ جواب کہہ یا ام سلمہ ہی کو خطاب کر فرمایا اور
ابو امیہ نام ام سلمہ کی باپ کا ہی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ تعلیم علم دین کی اور احکام شریعت کی اور ہدایت کرنا خلق کو مقدم ہی نماز
نفل پڑہنی پر اگرچہ سنتین معمولی ہون اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ اگر نوافل وقتیہ فوت ہون قضا انکی جاوی اونکی بعد وقت کی جیساکہ
مذہب شافعیہ مین ہی اور حنفیہ کی نزدیک اونکی وقت مین پڑہی نہ غیر وقت مین اور تاویل اسمین وہ یہہ کرتی ہین کہ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی شروع کی ہون اور بسبب ضرورت تعلیم کی توڑ دی ہون اس سبب سی قضا انکی کی واللہ علم اور اگر کوئی کہی کہ اس حدیث سی
تو اتنا ہی معلوم ہوا کہ حضرت نی بعد عصر کی سنتین ظہر کی پڑہین بسبب شغل جماعت عبد القیس کی لیکن اور حدیثون سی ثابت ہوتا ہی کہ حضرت
ہمیشہ یہہ دو رکعتین پڑہا کرتی تہی چنانچہ حضرت عائشہ سی صحیح بخاری مین آیا ہی کہ قسم ہی اوس خدا کی کہ لی گیا حضرت کو اس عالم سی ترک
نکین حضرت نی دو رکعتین بعد عصر کی یہانتک کہ ملاقات پروردگار اپنی سی اور اسیطرح کئی آیتین آئی ہین پس سبب اسکا کیا تہا جواب اسکا یہہ ہی کہ حدیثون
صحیحہ سی ثابت ہوئے ہی کہ نماز بعد عصر کی مکروہ ہی اور جمہور علما بہی اسی پر ہین اور حضرت عمر رض منع کرتی تہی اس سی اور مارتی تہی اسپر پس
یہہ خصائص حضرت کی سی تہا امت کو درست نہین جیسکہ آپ روزی وصال کی رکہتی تہی اور لوگون کو منع فرماتی تہی ؁ ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرٰهِيْمَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ
رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ لَمْ اَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْاٰنَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ وَقَالَ اِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ
مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرٰهِيْمَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَنُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ قَيْسِ بْنِ
قَهْدٍ نَحْوَهٗ روایت ہی محمد بن ابراہیم سی اون نی نقل کی قیس بن عمرو سی کہ کہا دیکہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
ایک شخص کو کہ نماز پڑہتا تہا بعد نماز فرض صبح کی دو رکعتین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہو نماز صبح کی دو ہی رکعت دو رکعت
رکہتی کیا اوس شخص نی تحقیق مینی نہ پڑہین تہین دو رکعتین یعنی سنت کہ پہلی دو رکعتین صبح کی ہین پس پڑہتا ہو مین انکو اب پس

چپ رہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہہ ابو داود نی اور روایت کی ترمذی نی مانند اسکی اور کہا اسناد اس حدیث کی نہین متصل ہی

کہ محمد بن ابراہیم نی نہین سنا قیس بن عمرو سی اور بیچ شرح السنۃ کی اور نسخون مصابیح کی قیس بن فہد سی مانند اسکی **ف** تقدیر جملہ صلوۃ الصبح رکعتین کے یہہ ہی اجعلوا صلوۃ الصبح رکعتین اور لفظ رکعتین جو مکرر ہی واسطی تاکید نفی زیادتی کی ہی یعنی فرض صبح کی دو ہی رکعت پڑہو بعد اوسکی اور نماز نہ پڑہو اور جب کہ حضرت اسکو تقریر کہتی ہین محدثین کے اصطلاح مین کہ ایک کام حضرت کی سامنی ہوا اور حضرت نی اوسپر سکوت فرمایا گویا راضی ہوئی پس معلوم ہوا کہ اگر سنتین فجر کی پہلی فرض سی نہ پڑہی جاوین بعد اوسکی قضا کری چنانچہ مذہب امام شافعی کا یہی ہی اور نزدیک امام ابی حنیفہ اور ابی یوسف کی قضا نہین ہے سنتون فجر کی نہ پہلی طلوع کی اور نہ بعد اوسکی لیکن اگر فرضون کی ساتہہ فوت ہون تو قضا کیجاوین ساتہہ فرضکی پہلی زوال کی اور امام محمد نے کہا کہ قضا کی جاوین یہ سنتین بہی بعد طلوع آفتاب کے وقت زوال تک اور دلیل امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے یہہ ہی کہ اصل سنتون مین عدم قضا ہی اور قضا مخصوص ساتہہ واجب کے ہی اور حدیث وارد نہین ہوئی ہی مگر بیچ قضا اونکی کی ساتہہ تبعیت فرض کی پس باقی رہی سوا اوسکی اصل پر کہ عدم قضا ہی اور یہہ حدیث محمد بن ابراہیم کی ضعیف ہی قابل سند پکڑنیکے نہین اور اسیطرح اور سنتین بہی قضا نکی جاوین بعد وقت کی تنہا اور بیچ قضا اونکی کی ساتہہ تبعیت فرض کی اختلاف ہی کذا فی الہدایہ ؛ ع ح ؛

وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى أَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای اولاد عبد مناف کی نہ منع کرو کسیکو کہ طواف کری اس خانہ کعبہ کا اور نماز پڑہی جسوقت کہ چاہی رات کو یا دنکو روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی **ف** عبد مناف کی بیٹون کو خانہ کعبہ کے کاروبار کی خدمت تہی اونکو حضرت نی یہہ احکام فرمائی اور طواف کرنی مین ہر ساعت خواہ وقت طلوع کا ہو خواہ استوا کا خواہ غروب کا اور سوا اسکی کسیکو خلاف نہین وہان نماز پڑہنی مین ہے کہ امام شافعی کی نزدیک بنظر ظاہر اس حدیث کی ہر وقت جائز ہی جو نماز کہ ہو خواہ دو رکعتین طواف کی ہون یا سوا اسکی اور نزدیک امام احمد کی جائز ہین دو رکعتین طواف کی فقط اور ہماری نزدیک جائز نہین کوئی نماز اور حکم مکہ کا تمام شہرون کا سا ہی بیچ حرمت اور کراہت کی اسلیے کہ حدیثین نہی کی عام ہین اور مراد اس قول سی کہ نماز پڑہی جسوقت چاہی یہہ ہے کہ سوای اوقات مکروہہ کی جب چاہی پڑہی اس سے موافقت حاصل ہو جاتی ہی سب حدیثون مین واللہ علم ع ح ؛

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ نِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا نماز پڑہنی سی وقت دوپہر کی یہان تک کہ ڈہلی آفتاب مگر دن جمعہ کی روایت کی یہہ شافعی نی **ف** مذہب امام شافعی کا یہی ہی کہ اونکی نزدیک دوپہر کو دن جمعہ کی نماز پڑہنی درست ہے اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک نہین درست اسلیے کہ حدیثین مطلق نہی کی مشہور ہین اور یہہ حدیث ضعیف ہے اونکا مقابلہ نہین کرسکتی یا یہہ کہ محرم راجح ہی مبیح پر ؛ ح

وَعَنْ أَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ الصَّلٰوةَ نِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ إِنَّ جَهَنَّمَ تُسَجَّرُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ أَبُو الْخَلِيْلِ لَمْ يَلْقَ أَبَا قَتَادَةَ

اور روایت ہی ابو الخلیل سی اونہی نقل کی ابی قتادہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکہتی نماز دوپہر کو یہان تک کہ ڈہلی آفتاب مگر دن جمعہ کی اور فرمایا

کہ تحقیق دوزخ جہونکی جاتی ہی ہر روز دوپہر کو سوای دن جمعہ کی روایت کی یہہ ابوداود نی اور کہا کہ ابوالخلیل نہین ملا ابا قتادہ سی یعنی پس سند اسکی متصل نہین

الفصل الثالث

فصل تیسری عن عبد اللہ الصنابحی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشمس تطلع ومعہا قرن الشیطن فاذا ارتفعت فارقہا ثم اذا استوت قارنہا فاذا زالت فارقہا فاذا دنت للغروب قارنہا فاذا غربت فارقہا ونہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلوۃ فی تلک الساعات رواہ مالک واحمد والنسائی روایت ہی عبد اللہ صنابحی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق آفتاب نکلتا ہی اور ساتہہ اوسکی ہوتا ہی سینگ شیطان کا پس جسوقت بلند ہوتا ہی جدا ہوجاتا ہی اوس سے پہر جسوقت دوپہر ہوتی ہی نزدیک ہوتا ہی آفتاب کے شیطان پہر جب ڈہلتا ہی آفتاب جدا ہوتا ہی اوس سی پہر جب قریب ہوتا ہی غروب کی نزدیک ہوتا ہی اوس سی شیطان پس جب غائب ہوجاتا ہی جدا ہوتا ہی اوس سے اور منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہنی نماز کیسی ان وقتون مین یعنی آفتاب نکلتی اور ڈوبتی اور ٹہیک دوپہر کو روایت کی یہہ مالک اور احمد اور نسائی نی **ف** منع کیا نماز سی نماز خواہ حقیقۃ ہو یا حکما مانند نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت کی اور امام مالک نے باوجودیکہ یہہ حدیث روایت کی ہے دوپہر قائل نہین تہے حرام ہونی نماز کی وقت دوپہر کی اور کہا کہ نہین پایا ہمنی اہل فضل کو مگر کوشش کرتی تہی اور ادا کرتی تہی نماز دوپہر مین ؎ ح؛ وعن ابی بصرۃ الغفاری قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمخمص صلوۃ العصر فقال ان ہذہ صلوۃ عرضت علی من کان قبلکم فضیعوہا فمن حافظ علیہا کان لہ اجرہ مرتین ولا صلوۃ بعدہا حتی یطلع الشاہد والشاہد النجم رواہ مسلم روایت ہی ابی بصرہ غفاری سی کہ کہا پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز عصر کی مخمص مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی پہر فرمایا تحقیق یہہ نماز لازم کی گئی تہی اون لوگون پر کہ تہی پہلی تمسی پس ضائع کیا اوتہون نی اوسکو یعنی حق اوسکا ادا نہ کیا اور مداومت نکی وسی پس جو شخص کہ حفاظت کری اسپر ہوگا واسطی اوسکی ثواب اوسکا دوہرا اور نہین نماز پیچہی اوسکی یہان تک کہ نکلی شاہد اور شاہد ستارا ہی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** دوہرا ثواب ایک تو اس سبب سے کہ یہہ عمل نیک ہے اور ہر عمل نیک پر ثواب ملتا ہی اور دوسرا ثواب بسبب محافظہ اوسکی برخلاف اگلون کی اور شاہد ستارہ کو اس لیے کہا کہ حاضر ہوتا ہی راتکو اور مقصود اس سی یہہ ہے کہ آفتاب غروب ہو ؎ ح؛ وعن معاویۃ قال انکم لتصلون صلوۃ لقد صحبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما رأیناہ یصلیہما ولقد نہی عنہما یعنی الرکعتین بعد العصر رواہ البخاری روایت ہی معاویہ سی کہ کہا تحقیق تم البتہ پڑہتی ہو نماز البتہ تحقیق صحبت مین رہی ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نہین دیکہا ہمنی اونکو کہ نماز پڑہتی ہون یہہ دو رکعتین اور تحقیق منع کیا اون دونون سی یعنی پڑہنی ان دو رکعت کی سے پیچہی عصر کی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** اور جو ایک حدیث مین آیا ہی کہ حضرت یہہ دو رکعتین پڑہا کرتی تہے اور یہان نفی کی تو مراد یہان یہہ ہے کہ باہر نہ پڑہتی ہونگی گہر مین پڑہتی ہونگی تاکہ لوگ اوسمین اونکی پیروی نہ کرین اسلیے کہ یہہ خاص حضرت ہے کو پڑہنی درست تہین اورونکو نہین اور کہا طحاوی نی کہ حضرت سی حدیثین متواتر آئی ہین کہ آپنی عصر کی بعد نماز پڑہنی سی منع فرمایا ہی پہر صحابہ کا عمل بہی اسی پر ہے پس نہین لائق کسیکو کہ مخالفت کری اسکی ؎ ع؛ وعن ابی ذر قال وقد صعد علی درجۃ الکعبۃ من عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی فانا جندب سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا صلوۃ

بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ اِلَّا بِمَكَّةَ اِلَّا بِمَكَّةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَزِيْنٌ
اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا اونہون نی او سحالت مین کہ چڑہی اوپر زینہ کعبہ کی جس شخص نی کہ پہچانا مجکو یعنی نام میرا پس تحقیق پہچانا مجکو یعنی سچا بن میرا اور جسنی کہ نہین پہچانا مجکو پس مین ہون جندب سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین نماز بعد نماز صبح کی یہانتک کہ نکلی آفتاب اور نہین نماز بعد نماز عصر کی یہانتک کہ غائب ہوے آفتاب مگر مکہ مین مگر مکہ مین روایت کیے یہہ احمد و رزین نی **ف** کعبہ کا دروازہ بلند ہی و سپر چڑہنی کی لیی زینہ تہا چنانچہ اب بہی ہی جو لی زینہ ہی بشکل منبر کی نزدیک زمزم کی سامنی کعبہ کی رکہا رہتا ہی جب داخلی ہوتی ہی تو اوسکو لگا دیتی ہین آگی دروازہ کعبہ کی اور بعد داخلی کی پہر دہین رکہدیتی ہین پس احتمال ہی کہ اوسوقت مین بہی اسیطرح کا ہو یا اور طرح کا اور ابوذر نی کہ نام اونکا جندب تہا زینہ پر چڑہ کر یہہ بات کہی تا لوگ بسبب سچا ہونی اونکی کی یقین کرین حدیث کا گویا اشارہ کیا اسپر کہ حضرؐ نی انکی حق مین فرمایا تہا کہ نہ سایہ ڈالا آسمان نی اور نہ اوٹہایا زمین نی کوئی راست گو زیادہ ابو ذر سی اور یہہ حدیث ضعیف ہی ش ع ح

بَابُ الْجَمَاعَةِ وَفَضْلِهَا

باب ہے بیچ بیان جماعت کی اور بزرگی اوسکی کی **ف** اختلاف کیا ہی علما نی کہ جماعت سنت ہی یا واجب یا فرض عین یا فرض کفایہ بعضون نی کہا کہ فرض عین ہے مگر بغیر یہہ قول امام احمد و داود و عطا اور ابو ثور کا ہی اور یہہ کہتی ہین کہ جو کوئی سنی بانگ نماز کی اور نہ حاضر ہو مسجد مین درست نہین نماز اوسکی اور امام شافعی نی کہا کہ فرض کفایہ ہی اور ابو حنیفہ اور یارون اونکی کی نزدیک سنت موکدہ ہی قریب واجب کے اور شیخ ابن الہمام نی نقل کیا اکثر مشائخ ہماری اسپر ہین کہ جماعت واجب ہے اور سنت اوسکو اسلیی کہتی ہین کہ ثبوت اوسکا سنت سی ہے جیسی نماز عید کی اور بدایع مین لکہا ہی کہ واجب ہے اوپر ہر عاقل بالغ غیر معذور کی حاضر ہونا مسجد مین جماعت کے لیے اور اگر نپاوی ایک مسجد مین واجب نہین پہرنا اور مسجدون مین اور اگر جاوی اچہا ہی اور قدوری نی لکہا ہی کہ اس صورت مین جمع کری اہل عیال کو اور گہر مین جماعت سے پڑہی اور اختلاف کیا ہی کہ جماعت مسجد محلہ مین افضل ہی یا مسجد جامع مین اور اگر دو مسجدین ہون محلہ مین اختیار کری قدیمی کو اور اگر دونو برابر ہون اختیار کری قریب تر کو اور اتفاق کیے ہین کہ جماعت بسبب عذر کی ساقط ہو جاتی ہی اور عذر بیماری ہی اور دونو طرف سی ہاتہہ پانو کٹی ہوتی اور فالج اور چہپنا بادشاہ سی اور ضعف کہ اوس سے راہ نہ چل سکی اور اندہا پن اور بعضون نی کہا کہ مینہہ اور کیچڑ اور بہت جاڑا اور بہت اندہیرہی باتفاق عذر ہی قول صحیح مین ش ح ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز جماعت کی زیادہ ہوتی ہی یعنی ثواب مین نماز اکیلی کی سی ستائیس درجے روایت کیے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور بعضی روایت مین پچیس درجے آیا ہی اور لکہا ہی علما نی کہ اکثر روایتون مین پچیس درجہ آیا ہی سوای حدیث ابن عمر کی کہ اسمین ستائیس درجہ آیا ہی پس تطبیق اسمین یہہ ہے کہ پہلی پچیس درجے کی وحی ہوئی ہوگی بعد اوسکی زیادتی کی گئی ازراہ فضل و انعام کی اور یہہ بہی ہی کہ اختلاف بسبب تفاوت احوال مصلی کی ہی اور اختلاف ہی اسمین کہ یہہ فضیلت مخصوص ساتہہ جماعت کی مسجد مین ہے یا عام ہی بعضون نی کہا کہ مخصوص ساتہہ جماعت کے مسجد مین ہے اور بعضون نی کہا عام ہی ش ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُهُمْ اَنَّهٗ يَجِدُ عَرْقًا سَمِيْنًا اَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ

لَشَهِدَ العِشَاءَ رَوَاهُ البُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ نَحْوَهُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہے البتہ قصد کیا مینی یہہ کہ حکم کرون مین یعنی کسی خادم کو ساتھہ جمع کرنی لکڑیون کی پس جمع کیجاوین لکڑیان پہر حکم کرون مین ساتھہ اذان کہنی کی نماز کی لیی یعنی نماز عشا کی لیی پس اذان دیجاوی اوسکی لیی پہر حکم کرون مین ایک شخص کو پس امامت کرے لوگون کی پہر جاؤن مین طرف اون لوگون کے کہ حاضر نہین ہوتے ہین نماز کے لیے یعنے بغیر عذر کی تا پکڑون مین اونکو اچانک اور ایک روایت مین ہے کہ جاؤن مین طرف اون لوگون کے کہ نہین حاضر ہوتی نماز مین پس جلا دون مین اون پر گہر اونکی اور قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہے اگر جانی ایک اونکا یعنی جو کہ نہین حاضر ہوتی جماعت مین یہہ کہ پاوی یعنی مسجد مین ہڈی گوشت کی فربہ یا کہ دو کہر گائین یا بکری کے اچہی البتہ حاضر ہوں نماز عشا مین روایت کی یہہ بخاری نی اور مسلم نی مانند اسکی **ف** اسمین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی امام کو بسبب عذر کی یہہ کہ خلیفہ پکڑی کسی اور کو اور آپ جاوی ضرورت کی لیی اور اسمین مبالغہ ہی بیچ اہتمام کرنی عذاب مین اون لوگون کی کہ جماعت مین نہین حاضر ہوتی کہ حضرت نی بڑا ارادہ فرمایا کہ امامت ترک کرون اور اونکو عذاب دون اور اخیر حدیث مین بیان دون ہمتی اونکا کیا کہ ایسی امر خسیس دنیاوی مین حاضر ہوتی ہین اور واسطی ثواب آخرت کی اور حاصل کرنی قرب حق کی نہین آتی ہین ع

وَعَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اَعْمٰى فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ يَقُوْدُنِيْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُرَخِّصَ لَهُ فَيُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِهِ فَرَخَّصَ لَهُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک شخص اندہا یعنی عبد اللہ بن ام مکتوم پس کہا اوسنی ای رسول خدا کی تحقیق نہین ہے میری لیی کوئی کہینچنے والا کہ کہینچ لیجاوی مجکو طرف مسجد کی پس پوچہا اوسنی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ رخصت دین واسطی اوسکی پس نماز پڑہی اپنی گہر مین پس رخصت دی حضرت نی واسطی اوسکی پس جبکہ پیٹہہ پہیر کر چلا بلایا اوسکو اور فرمایا کہ سنتا ہی تو اذان نماز کی کہا اوسنی ہان فرمایا کہ پس حاضر ہو نماز مین روایت کی یہہ مسلم نی **ف** حدیث صحیحین مین آیا ہی کہ جب عتبان بن مالک نی شکوہ کیا بینائی اپنی کا حضرت نی رخصت دی یہہ کہ نماز اپنی گہر مین پڑہ لیا کری اوس سی معلوم ہوا کہ اندہی کو اجازت ہی ترک جماعت کی اور ابن ام مکتوم کو اجازت نہ دی اسلیی کہ وہ فضلای مہاجرین سے تہی لائق تہا حال اونکی کی یہی تہا کہ عمل اولی پہ کرین پس پہلی اجازت دی پہر رد کی بسبب وحی کی یا بسبب متغیر ہونی اجتہاد کی اور اسمین کمال مبالغہ ہی بیچ حاضر ہونی مسجد کی ساتھہ سننی اذان کی ؛ ع ؛

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِيْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيْحٍ ثُمَّ قَالَ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَمَطَرٍ يَقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ اونہون نی اذان دی نماز کی بیچ ایک رات کی کہ سردی تہی اور باد تہی پہر کہا یعنی بعد فراغ اذان کی کہ خبردار ہو نماز پڑہو گہر دان اپنی مین پہر کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی فرماتی موذن کو جسوقت کہ ہوتی رات سردی کی اور مینہہ کی کہی خبردار ہو نماز پڑہو اپنی گہرون مین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ ہوا اور جاڑا سخت اور مینہہ بہی عذر ہی ترک جماعت کی لیی اور کہا ابن ہمام نی کہ کہا ابو یوسف نی کہ پوچہا مینی ابو حنیفہ

بے حال جماعت کا کیچڑ مین پس کیا نہین درست رکہنا مین ترک دسکا ح ع ؛ **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ عَشَاءُ اَحَدِکُمْ وَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ وَلَا یَعْجَلْ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْہُ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یُوْضَعُ لَہُ الطَّعَامُ وَتُقَامُ الصَّلٰوۃُ فَلَا یَاْتِیْہَا حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْہُ وَاِنَّہٗ لَیَسْمَعُ قِرَاءَۃَ الْاِمَامِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** اور روایت ہی اونہین ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ رکہا جاوی کہانا عشا کی وقت کا ایکنا ریکا اور قائم کیجاوی نماز تو شروع کرو کہانا اور نہ جلدی کر دیہان تک کہ فارغ ہو اوس سے اور تہی ابن عمر رکہا جاتا واسطی ونکی کہانا اور قائم ہوتی نماز پس نہ آتی نماز کو یہان تک کہ فارغ ہوتی اوس سے اور تحقیق وہ سنتی قراءۃ امام کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ظاہر یہہ ہے کہ یہہ حکم اوس صورت مین ہی کہ نماز پڑہنی والا بہو کا ہو جاتا ہی کہ نماز پڑہونگا تو دہیان کہانی ہی مین رہیگا تو وہان اولی یہی ہے کہ پہلی کہانا کہا لی بشرطیکہ وقت بہی وسیع ہو ؛ ح ؛ ع ؛ **وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّہَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا صَلٰوۃَ بِحَضْرَۃِ الطَّعَامِ وَلَا ھُوَ یُدَافِعُہُ الْاَخْبَثَانِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق اونہون نی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین ہوتی نماز ہوتی روبرو کہانی کی اور نہ اوس حالت مین کہ دفع کرین اوسکو یعنے حضور نماز اوسکی دو نو خبیث یعنی حاجت ہو بول و براز کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** کہا نووی نی کہ مکروہ ہی نماز جبکہ کہانا سامنی آوی اور خواہش رکہتا ہو اوسکی اور اسیطرح جبکہ تقاضا ہو بول و براز کا اور اسکی حکم مین ہی باہی ورتی یعنی انکو بہی روک کر نماز نہ پڑہی اس لیی کہ حضور نماز مین فرق آتا ہی گران سی اور فراخ ہونا وقت کا شرط ہی اور اگر وقت تنگ ہو تو بہرحال پڑہ لی ؛ ع ؛ **وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا صَلٰوۃَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ کہڑی کیجاوی نماز یعنی تکبیر ہو فرضونکی پس نہ جاہیی کوئی نماز سوای نماز فرض کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ بعد تکبیر کہنی موذن کی سنت فجر کی نہ پڑہی بلکہ شریک ہووے امام کی ساتہہ فرضو مین جیسا کہ مذہب شافعی ہی اور امام ابو حنیفہ رح کہتی ہین کہ اگر فجر کی سنت پڑہنی مین ایک رکعت بہی فرض کی ہاتہہ لگی تو سنت پڑہ لی بعد اوسکی شریک جماعت مین ہو تا ثواب سنتونکا بہی ہاتہہ سی نجاوی اور ثواب جماعت کا بہی لیکن صف سے الگ ہو کر اور دروازی مسجد کی پڑہ ہی صف مین نہ پڑہی اور اگر ڈر ہو فوت ہونی دونو رکعت کا تو جماعت ہی مین مل جاوی سنتین ترک کری کہ ثواب جماعت کا بہت بڑا ہی اور کہا ابن ملک نی سنتین فجر کی مستثنی ہین اس سے بسبب قول صلی اللہ علیہ وسلم کی صلوہا وان طردتکم الخیل یعنی پڑہو سنتین فجر کی اگرچہ ہانکی تمکو لشکر پس اس سے معلوم ہوا کہ فجر کی سنتون کی بڑی تاکید ہی اونکو چہوڑنی نہین اور کہا ابن ہمام نی کہ سنت فجر کی قوی تر سنتون کی ہی یہان تک روایت کیا ہی حسن نی امام ابی حنیفہ سی کہ اگر پڑہی اونکو بیٹہہ کر بغیر عذر کی تو نہین جائز ہی ؛ ح ؛ ع ؛ **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَتِ امْرَاَۃُ اَحَدِکُمْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَلَا یَمْنَعَنَّہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پروانگی مانگی عورت ایک تمہاری کی طرف مسجد کی پس نہ منع کری اوسکو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا نووی نی کہ یہہ نہی محمول ہی کراہت تنزیہی پر اور کہا مظہر نی کہ اسمین دلیل ہی اوپر جائز ہونی نکلنی عورتون کی طرف مسجد کی نماز کی لیی لیکن ہماری زمانہ مین مکروہ ہی خوف فتنہ کی لیی چنانچہ موید ہی اسکی حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہ سی کہ اگر رسول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکہتے اوس چیز کو کہ پیدا کی ہی عورتون نے البتہ منع کرتے اونکو جیسے کہ منع کی گئین عورتین بنی اسرائیل کی اور ابن مسعود
سے منقول ہی کہ منع کیا عورتون کو نکلنے سے مگر بڑہیونکو بیچ کپڑون کار و بار کی یعنی میلی پرانی کپڑون مین حاصل یہہ کہ عورتین بڑہیان بغیر بناو
سنگار اور خوشبو کی مسجد مین جاوین تو جائز ہی اور جوانونکو نہین جائز اور اوسوقت مین عورتین واسطے تعلیم احکام دین کی مسجد مین جاتی
تہین اور اب چندان احتیاج نہین کیونکہ احکام دین کی مشہور و معلوم ہین ۞ ع ح ۞ وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ
قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْمَسْجِدَ
فَلَا تَمَسَّ طِيبًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی زینب بیوی عبد اللہ بن مسعود کی سے کہ کہا فرمایا واسطے ہماری
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ حاضر ہوا ایک تم مین سے مسجد مین پس نہ لگاوی خوشبو روایت کی یہہ مسلم نے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بَخُورًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ
الْآخِرَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت لگاوے بخور
یعنی خوشبو پس حاضر ہو ہمارے ساتھ ہمارے وقت عشا کی روایت کی یہہ مسلم نے ف بخور کہتے ہین خوشبو دار چیز کی دہوان لینے کو مثل اگر وغیرہ
کے اور خاص وقت عشا ہی کا ذکر کیا اسلئے کہ وقت اندہیرا کا ہوتا ہی خوف فتنہ کا اسمین زیادہ ہی اور اوپر گذر چکا ہی کہ مطلق خوشبو لگا کر
مسجد مین آنے سے بہی منع فرمایا ع ۞

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوتُهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کرو تم اپنی عورتون کو مسجدون سے اور گہر اونکے بہتر ہین واسطے اونکے
یعنے نماز کی لئے روایت کی یہہ ابو داود نے وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْمَرْأَةِ
فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهَا فِي حُجْرَتِهَا وَصَلٰوتُهَا فِي مَخْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ
صَلٰوتِهَا فِي بَيْتِهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عورت
کے اپنی گہر مین یعنی دالان مین بہتر ہی نماز اوسکی سے بیچ صحن گہر کی اور نماز اوسکی کوٹہری مین بہتر ہی نماز اوسکی سے بیچ مکان کہلی ہوئی
کے روایت کی یہہ ابو داود نے ف یعنے عورت جتنا پوشیدہ اور اندر نماز پڑہی بہتر اور انسب ہے اسلئے کہ بنا کار اوسکی پردہ پر ہے
ایسے کہا گیا ہی نعم الصہر القبر یعنی اچہی سسرال قبر ہی ۞ ح ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ حِبِّي أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ امْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ لِلْمَسْجِدِ حَتّٰى تَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا تحقیق سنا مین نے محبوب اپنے سے کہ ابو القاسم ہین
صلی اللہ علیہ وسلم ہین فرماتی تہی نہین قبول کیجاتی نماز اوس عورت کی کہ خوشبو لگاوی واسطے جانے مسجد کے یہان تک کہ غسل کری مانند غسل جنابت
کے روایت کی یہہ ابو داود نے اور روایت کی احمد اور نسائی نے مانند اسکی ف یعنے سارا بدن پانی سے دہووے اگر خوشبو لگائی ہی سارے
بدن کو تاکہ جاتی رہی خوشبو اور اگر خاص ایک ہی جگہہ لگائی ہی وہی جگہہ کو دہووی اور اگر کپڑونکو لگائی ہی بدل ڈالی کپڑی یا دور کری خوشبو
اور یہہ حکم جب ہے کہ ارادہ کری مسجد مین جانیکا ورنہین تو نہین کہا ابن مالک نے کہ یہہ مبالغہ ہی زجر مین اسلئے کہ اس سے فتنہ اوٹہتا ہی اور
رغبت زیادہ ہوتی ہی اوسکی طرف لوگونکی ۞ ع ۞ وَعَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَاِنَّ الْمَرْأَةَ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِيْ زَانِيَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَلِاَبِيْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ نَحْوَهُ

اور روایت ہی ابی موسیٰ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو آنکھہ ہی زنا کرنیوالی ہی یعنی جو آنکھہ کہ نظر کری شہوت سی طرف عورت بیگانہ کی وہ زنا کرنیوالی ہی ایسلیی کہ زنا اوسکا دیکھنا ہی اجنبیہ کو اور تحقیق عورت جسوقت کہ خوشبو لگاتی ہی پہر گذرتی ہی کسی مجلس میں یعنی مردونکی مجلس مین اور جاہی کہ اپنی تئین اونکو دکہاوی پس وہ ایسی ور ایسی ہے یعنی زنا کرنیوالی روایت کی یہہ ترمذی نی اور ابوداؤد اور نسائی نی مانند اسکی **ف** یعنی اپنی خوشبوسی لوگونکو رغبت دلائی کہ اوسکو دیکھا پس ونکو زنا آنکہون کا حاصل ہوا اور یہہ عورت باعث اوسکی ہوئی گویا اسینی زنا کیا: ع: وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الصُّبْحَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوْا لَا قَالَ اَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوْا لَا قَالَ اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ اَثْقَلُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَيْتُمُوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ وَاِنَّ الصَّفَّ الْاَوَّلَ عَلٰى مِثْلِ صَفِّ الْمَلٰئِكَةِ وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِيْلَتُهُ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ وَاِنَّ صَلٰوةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ اَزْكٰى مِنْ صَلٰوتِهِ وَحْدَهُ وَصَلٰوتُهُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ اَزْكٰى مِنْ صَلٰوتِهِ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَثُرَ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ کہا نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک دن صبح کی پس جب سلام پہیرا فرمایا کیا حاضر ہی فلانا یعنی نام اوسکا لیا عرض کیا صحابہ نی کہ نہین فرمایا کیا حاضر ہے فلانا یعنی کسی اور کا نام لیا عرض کیا صحابہ نے کہ نہین فرمایا تحقیق یہہ دونو نمازین یعنی فجر اور عشاء کی بہت گران ہوتی ہین نمازونمین منافقون پر اور اگر جانتی تم کیا کچہہ ثواب ہے ان دونونمین البتہ آتی تم ان دونو نمازون کو اگرچہ چلتی گہٹنون پر یعنی افتان وخیزان اور تحقیق صف پہلی مانند صف فرشتونکی ہی یعنی ثواب اور بزرگی مین اور قرب مین ساتہہ اللہ کی اور اگر جانتی تم کہ کیا ثواب ہے اوسکا البتہ جلدی کرتی تم اوسمین پہنچنی کی لیی اور تحقیق نماز آدمی کی ساتہہ ایک شخص کے ثواب زیادہ رکہتی ہی نماز اوسکی سی اکیلی اور نماز اوسکی ساتہہ دو شخصون کی زیادہ ثواب رکہتی ہی نماز اوسکی سی ساتہہ ایک شخص کی اور جسقدر زیادہ ہون پس وہ زیادہ تر محبوب ہے طرف اللہ کی روایت کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نی **ف** یہہ دونو نمازین منافقون پر اسلیی بہاری ہوتی ہین کہ کسل انمین بہت ہوتا ہی اور ریا کو دخل کم ہی : ع: وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ثَلٰثَةٍ فِيْ قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيْهِمُ الصَّلٰوةُ اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَاِنَّمَا يَاْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تین شخص بستی مین اور نہ بادیہ مین کہ نہ جماعت کیجاوی انمین نماز کی مگر تحقیق غالب ہوتا ہی اون پر شیطان پس لازم کر اپنی پر جماعت پس سوا اسکی نہین کہ کہاتا ہی بہیڑیا اوس بکری کو کہ دور ہو ریوڑ سے روایت کی یہہ احمد اور ابوداؤد اور نسائی نی **ف** یعنی اگر تین شخص بستی مین یا بادیہ مین یعنے جنگل مین رہتی ہون اور جماعت نکرین تو شیطان اونپر غالب ہوتا ہی : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنِ اتِّبَاعِهِ عُذْرٌ قَالُوْا وَمَا الْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ اَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ صَلّٰى رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ سنی اذان کہنی والی کی پس نہ باز رکہی اوسکو موذن کی تابعداری سی کوئی عذر کہا صحابہ نے اور کیا ہی عذر کہا ڈرنا یعنی دشمن سے یا بیماری نہین قبول کیجاتی اوس سی نماز جو کہ بغیر جماعت کی پڑہی یعنی اگرچہ مسجد مین پڑہی روایت

کے یہہ ابو داود اور دارقطنی نی **ف** کہا صحابہ نی کیا ہی عذر یعنی جب ابن عباس نی یہہ حدیث بیان کی تو لوگون نی پوچھا کہ عذر کیا ہی
اونہون نی کہا ڈر یعنی ڈر جانکا ہو یا آبرو کا یا مال کا اور کہا ابن ملک نی کہ ڈر ظالم کا ہو یا قرضدار کا اور ہو یہہ مفلس ورا ور عذر اوپر بیان ہی
ہو چکی ہین کہ مینہہ ہو اور بہت جاڑا ہو یا کہانا موجود ہو یا حاجت استنجی کی ہو پس یہہ سب چیزین عذر ہین اور اور عذر بیماری ہی
یعنی ایسی بیماری کہ پہنچ نسکی مسجد مین کذا فی شرح المنیۃ پس حاصل یہہ کہ جو کوئی اذان سنی اور پہر موذن کی تابعداری نکری یعنی جماعت
مین بلا عذر نہ حاضر ہو تو نماز اوسکی نہین قبول ہوگی ور اگر عذر سی نہ حاضر ہوا تو مقبول ہی اور معنی نہ قبول ہونی نماز کی یہہ ہین کہ ثواب
نہین پاتا وہ اوس نماز کا اگرچہ فرضیت ساقط ہو جاتی ہی جیسیکہ نماز زمین غصب کی گئی مین پڑہنی اور اسیطرح حج کرنا ساتہہ مال
حرام کی اور اتفاق ہی علمار کا اسپر کہ نہین رخصت ہی بیچ ترک جماعت کی کسیکی لیی مگر عذر سی بسبب اسحدیث کی اور اوسکی کہ پہلی گذری ؛ع
؛؛ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ
اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ
اور روایت ہی عبد اللہ بن ارقم سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتی تہی جسوقت کہ قائم کیجاوی نماز اور پاوی ایک تمہارا
حاجت پاءخانہ کی پس چاہیی کہ ابتدا کری ساتہہ پاءخانہ کی یعنی اگرچہ جماعت فوت ہو روایت کی یہہ ترمذی نی اور روایت کی مالک اور ابو داود
اور نسائی نی مانند اسکی وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَفْعَلَهُنَّ
لَا يَؤُمَّنَّ رَجُلٌ قَوْمًا فَيَخُصَّ نَفْسَهٗ بِالدُّعَاءِ دُوْنَهُمْ فَاِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَنْظُرْ فِيْ قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ اَنْ
يَسْتَاْذِنَ فَاِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يُصَلِّ وَهُوَ حَقِنٌ حَتّٰى يَتَخَفَّفَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
وَلِلتِّرْمِذِيِّ نَحْوُهٗ اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین چیزین ہین
کہ نہین حلال واسطی کسیکی یہہ کہ کری اونکو نہ امام ہو آدمی کسی قوم کا پس خاص کری ذات اپنی کو ساتہہ دعا کی بدون اونکی یعنی بدون شریک
کرنی اونکی کی پس اگر کیا یہہ پس تحقیق خیانت کی واسطی اونکی ورنہ نظر کری اندر گہر کسیکی پہلی اس سی کہ اذن مانگی پس اگر کیا یہہ پس تحقیق
خیانت کی اونکی ورنہ نماز پڑہی اوسحالت مین کہ بند کیی ہو پیشاب یا پاءخانہ کو یہان تک کہ ہلکا ہو یعنی استنجی سی فارغ ہو روایت کی یہہ
ابو داود نی اور ترمذی نی مانند اسکی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لَا تُؤَخِّرُوا الصَّلٰوةَ لِطَعَامٍ
وَلَا لِغَيْرِهٖ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ تاخیر کرو نماز
یعنی اوسکی وقت سی واسطی کہانی کی اور نہ واسطی غیر اوسکی کی روایت کی یہہ شرح السنہ مین **ف** اوپر جو گذرا ہی کہ کہانا پہلی کہا لیا کری
اور نماز بعد پڑہی اور یہان فرمایا کہ نماز کو تاخیر نکرو طعام وغیرہ کی لیی تو یہہ محمول ہی اسپر کہ تاخیر کرنی مین وقت جاتا ہو تو جب یہہ حکم
ہی کہ تاخیر نکری اور وہ حکم اوس صورت مین ہی کہ وقت فراخ ہو اور کہانا حاضر ہوا اور خواہش ہو اوسکی تو جب یہہ چاہیی کہ پہلی کہانا
پس تعارض نہ باقی رہا دونو حدیثون مین ؛ح؛ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلٰوةِ اِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهٗ اَوْ مَرِيْضٌ اِنْ كَانَ الْمَرِيْضُ لَيَمْشِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ
حَتّٰى يَاْتِيَ الصَّلٰوةَ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰى وَاِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى
الصَّلٰوةَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُؤَذَّنُ فِيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَلْقَى اللّٰهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰذِهٖ

الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ سُنَنَ الْهُدٰى وَاِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى وَلَوْ اَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّيْ هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِيْ بَيْتِهٖ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ يَعْمِدُ اِلٰى مَسْجِدٍ مِنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوْهَا حَسَنَةً وَرَفَعَهٗ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهٖ يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا تحقیق دیکھا ہمنی اپنی اور اور صحابہ کو اوس حالت مین کہ نہین پیچہی رہتا تھا نماز با جماعت سے مگر منافق کہ معلوم و ظاہر تہا نفاق اوسکا یعنی جوکہ نفاق پوشیدہ رکہتا تہا وہ بہی نہین باز رہتا تہا جماعت سی یا بیمار یعنی جوکہ اصلا طاقت مسجد مین آنیکی نرکہتا ہو وہ بہی باز رہتا تحقیق تہا بیمار کہ البتہ چلتا درمیان دو شخصون کی یہان تک کہ آتا نماز مین اور کہا ابن مسعود نی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سکہائی ہمکو طریقی ہدایت کی اور تحقیق طریقون ہدایت کی سی ہی نماز پڑہنی یعنی جماعت سے اوس مسجد مین کہ اذان دی جاتی ہو اوسمین اور ایک روایت مین یون ہی کہ کہا ابن مسعود نی جس شخص کو خوش آ دی یہہ کہ ملاقات کری اللہ تعالی سی کل کو پورا مسلمان بنکر چاہیی کہ محافظت کری ان پانچون نمازون پر اوس جگہہ کہ اذان دیجاوی واسطی اونکی یعنی جماعت سے ادا کری مسجد مین پس تحقیق اللہ تعالی نی مقرر کیی واسطی نبی تمہاری کی طریقی ہدایت کے اور تحقیق یہہ نمازین پانچون جماعت سے پڑہنی طریقون ہدایت کی سی ہین اور اگر تحقیق تم نماز پڑہو اپنی گہرون مین یعنی اگرچہ جماعت سی جیساکہ نماز پڑہتا ہے یہہ پیچہی رہنی والا اپنی گہر مین البتہ چہوڑو گی سنت نبی اپنی کی اور اگر چہوڑو گی تم سنت نبی اپنی کی البتہ گمراہ ہوگی اور نہین کوئی شخص کہ وضو کری پس اچہا وضو کری یعنی مع واجبات و آداب اوسکی بجالاوی پہر قصد کری طرف مسجد کی ان مساجد مین سے مگر کہ لکہتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی بدلی ہر قدم کی کہ قدم رکہتا ہی ایک نیکی اور بلند کرتا ہی واسطی اوسکی بسبب اوس قدم کی ایک درجہ اور دور کرتا ہی اوس سی بسبب اوسکی ایک برائی اور البتہ تحقیق دیکہا ہمنی اپنی تئین اور صحابہ کو اوس حالت مین کہ نہین پیچہی رہتا تہا جماعت سی مگر منافق ایسا کہ معلوم تہا نفاق اوسکا اور تحقیق تہا آدمی بیمار کہ لایا جاتا نماز مین اوس حالت مین کہ تکیہ کرتا درمیان دو آدمیون کی یعنی بسبب نہایت ضعف کی یہان تک کہ کہڑا کیا جاتا صف مین روایت کی یہہ مسلم نی ف سنن ہدی یعنی وہ طریقی کہ عمل کرنا اونپر موجب ہدایت و پہنچنی کا درگاہ قرب اور رضا باری تعالی کا ہو افعال حضرت کی دو طرح کی تہی ایک وہ کہ حضرت بطریق عبادت کی کرتی تہی اور ایک وہ کہ بطریق عادت کرتی جو بطریق عادت کی کرتی اونکو سنن زوائد کہتی ہین اور جو بطریق عبادت کی کرتی تہی اونکو سنن ہدی کہتی ہین پہر اگلی سنن ہدی کی دو قسمین ہین سنن موکدہ اور سنن غیر موکدہ سنن موکدہ وہ ہین کہ حضرت نی بطریق مواظبت کی کین یا تاکید فرمائی اور غیر موکدہ وہ کہ جنپر مواظبت اور تاکید نکی اور یہان سنن ہدی سی سنن موکدہ مراد ہین اور جوکہ جماعت کو واجب کہتی ہین اونکی بہی یہہ منافی نہین اسلیی کہ واجب بہی سنن ہدی مین داخل ہی لغۃً اور روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بطریق مرفوع کہ فرمایا ظلم پورا ظلم اور کفر اور نفاق وہ ہے کہ سنا اللہ کی پکارنیوالی کو کہ پکارتا ہی طرف نماز کی پس نہ جواب دیا اوسکو روایت کی یہہ احمد اور طبرانی نی پس معلوم ہوا کہ یہہ وعید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اوپر ترک کرنی جماعت کی مسجد مین اور یہہ جو کہا کہ جیساکہ نماز پڑہتا ہی یہہ پیچہی رہنی والا اشارہ ہے ایک شخص تہا کہ جماعت مین نہین حاضر ہوتا تہا ع ح ۃ و مولانا ؛ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

لَوْلَا مَا فِي الْبُيُوْتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالذُّرِّيَّةِ اَقَمْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَاَمَرْتُ فِتْيَانِي يُحَرِّقُوْنَ مَا فِي الْبُيُوْتِ بِالنَّارِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کہ اگر نہوتین گہرین عورتین اور اولاد حکم کرتا مین پاکرنی نماز عشاء کا اور حکم کرتا مین خادمون اپنی کو کہ جلاتی اوس چیز کو کہ گہر و نمین ہی ساتہہ آگ کی روایت کی یہہ احمد نی **ف** یعنے عورتین اور بچی گہر مین ہوتی ہین اور اونپر جماعت واجب نہین اگر یہہ گہر و نمین نہوتی تو حکم کرتا نماز عشاء کی برپا کرنیکا اور صحابہ کو کہتا کہ جو لوگ جماعت مین حاضر نہین ہوئی اونکو اور اونکی اسباب کو جلا دین اس سے معلوم ہوا کہ تارک جماعت بڑا گنہگار ہوتا ہی کہ جسکی سزا یہہ ہوئے کہ حضرت نی ارادہ اوسکی جلانیکا کیا ۔ ع ح وَعَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا يَخْرُجْ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی اونہین سے کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت ہو تم مسجد مین پس اذان ہو بیچ اوی نماز کی پس نہ نکلی ایک تمہارا یہانتک کہ نماز پڑہی روایت کی یہہ احمد نی **ف** یہہ نہی ہمارے مذہب مین اوسکی لیے ہی کہ وہ شخص منتظم نہو کہین کے جماعت کا یعنی اگر امام اور مسجد کا چلا جاوے بعد اذان کی مکروہ نہین اور اگر نماز پڑہ چکا ہی تو نکلنا مکروہ نہین مگر جس صورت مین کہ موذن تکبیر شروع کردی تو ظہر اور عشاء مین چاہیے کہ شریک ہوجاوی تا متہم نہووی ساتہہ ترک جماعت کے اور اماموں کی نزدیک ہر نماز مین شریک ہوجاوی ح وَعَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا اُذِّنَ فِيْهِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی شعثاء سی کہ کہا نکلا ایک شخص مسجد سے بعد اسکی کہ اذان کہی گئی اوسمین پس کہا ابوہریرہ نی اس شخص نی تحقیق نافرمانی کی ابوالقاسم کی درود اللہ کا اونپر اور سلام روایت کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَهُ الْاَذَانُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَمْ يَخْرُجْ لِحَاجَةٍ وَهُوَ لَا يُرِيْدُ الرَّجْعَةَ فَهُوَ مُنَافِقٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عثمان بن عفان رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پایا اوسکو اذان نی مسجد مین پہر نکلا نہ نکلا واسطی کسی حاجت کی اور وہ نہین ارادہ رکہتا پہر آنیکا پس وہ منافق ہی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی گنہگار ہی بسبب ترک کرنی جماعت کی مانند منافق کی ہوا ۔ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَا صَلٰوةَ لَهُ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسنی سنی اذان پس نجواب دیا اوسکو پس نہین نماز یعنی کامل یا مقبول واسطی اوسکی مگر عذر سی یعنی جو عذر کہ اوپر مذکور ہوئی اگر اونکی سبب سے مسجد مین نہ آیا خیر کچہہ مضائقہ نہین روایت کی یہہ دارقطنی نی **ف** پس نجواب دیا یعنی زبان سی جواب دیا اور مسجد مین نہ آیا اور اصل جواب یہہ ہی کہ مسجد مین آوی ۔ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَثِيْرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ وَاَنَا ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَهَلْ تَجِدُ لِي مِنْ رُخْصَةٍ قَالَ هَلْ تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحَيَّ هَلًا وَلَمْ يُرَخِّصْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن ام مکتوم سی کہ کہا یا رسول اللہ تحقیق مدینی مین بہت موذی جانور رہتی ہین اور درندی ہین اور مین ہون اندہا پس آیا پاتی ہو میری لیی رخصت کہ جماعت مین نہ آؤن فرمایا کیا سنتا ہی تو حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح کہا کہ ہان فرمایا پس حاضر ہو اور نہ رخصت دی چہوڑنی جماعت کی روایت کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** سنتا ہی تو آخر تک یعنی اذان تو سنتا ہی

ان کلموں کو ناحق سلیمی ذکر کیا اونمیں معنی خطاب کے ہیں ؛ ع ؛ وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ مَا اَغْضَبَكَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَعْرِفُ مِنْ اَمْرِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْئًا اِلَّا اَنَّهُمْ یُصَلُّوْنَ جَمِیْعًا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ام درداسی کہ کہا آئی مجپر ابو درداء یعنی خاوندانکی اور وہ غصے تھے پس کہا میں نے کس چیز نے غصے میں ڈالا تجکو کہا قسم اللہ کی نہیں جانتا میں امر امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کسی کچھہ مگر تحقیق وہ نماز پڑھتے ہیں جماعت سے یعنے اور ابواب وسکو بھی ترک کر دیا ہیں روایت کی یہہ بخاری نی ؛ وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ سُلَیْمَانَ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ قَالَ اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَدَ سُلَیْمٰنَ بْنَ اَبِیْ حَثْمَةَ فِیْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَاِنَّ عُمَرَ غَدَا اِلَی السُّوْقِ وَمَسْکَنُ سُلَیْمٰنَ بَیْنَ الْمَسْجِدِ وَالسُّوْقِ فَمَرَّ عَلَی الشِّفَاءِ اُمِّ سُلَیْمٰنَ فَقَالَ لَهَا لَمْ اَرَ سُلَیْمٰنَ فِی الصُّبْحِ فَقَالَتْ اِنَّهُ بَاتَ یُصَلِّیْ فَغَلَبَتْهُ عَیْنَاهُ فَقَالَ عُمَرُ لَاَنْ اَشْهَدَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِیْ جَمَاعَةٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَقُوْمَ لَیْلَةً رَوَاهُ مَالِكٌ

اور روایت ہی ابی بکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سی کہ کہا تحقیق عمر بن خطاب نے نہ پایا سلیمان بن ابی حثمہ کو نماز صبح میں اور تحقیق حضرت عمر صبح کو گئی طرف بازار کی اور مکان سلیمان کا تہا درمیان مسجد اور بازار کی پس گذری اوپر شفا کی کہ ماں سلیمان کی انکا ہی پس کہا عمر نے واسطی اوسکی نہیں دیکہا میں نے سلیمان کو نماز صبح میں پس کہا ماں سلیمان کی نے تحقیق سلیمان نے رات گذاری تہی نماز پڑہتی پس غلبہ کیا انکہوں اوسکی نے یعنی نیند اوسکی نے پس کہا حضرت عمر نے البتہ حاضر ہونا میرا نماز صبح کو جماعت میں بہتر ہی طرف میرے قیام کرنی میری سی رات کو روایت کی یہہ مالک نے ؛ ف اس سی معلوم ہوا کہ نماز صبح کی جماعت سے پڑہنی افضل ہی نماز رات اور تہجد کی سی ؛ ح ؛ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو شخص اور زیادہ اون سی جماعت ہے روایت کی یہہ ابن ماجہ نی ؛ ف یعنے اگر دو آدمی ہوویں ایک امام اور دوسرا مقتدی تو جماعت ہو جاتی ہی ؛ ح ؛ وَعَنْ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُظُوْظَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِذَا اسْتَاْذَنَّکُمْ فَقَالَ بِلَالٌ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ اَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ اَنْتَ لَنَمْنَعُهُنَّ وَفِیْ رِوَایَةِ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ فَاَقْبَلَ عَلَیْهِ عَبْدُ اللّٰهِ فَسَبَّهُ سَبًّا مَا سَمِعْتُهُ سَبَّهُ مِثْلَهُ قَطُّ وَقَالَ اُخْبِرُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی بلال بن عبد اللہ بن عمر سی اون نی نقل کی اپنی باپ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ منع کرو عورتوں کو اون کی حصے مسجدوں سی جبکہ پروانگی مانگیں تم سی مسجد کی جانی کی یعنی بسبب حاضر ہونی مسجدوں کی جو ثواب ونہیں ملتا ہی وسکی حاصل کرنیسی روکو نہیں یعنی نماز کی لیے مسجد میں جانے دو پس کہا بلال نی قسم ہی اللہ کی البتہ منع کریں گے ہم اونکو پس کہا بلال کو عبد اللہ نی کہتا ہوں میں کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور تو کہتا ہی البتہ منع کرینگے ہم اونکو اور بیچ روایت سالم کی روایت کیا اون نی اپنی باپ سے کہا پہر متوجہ ہوئی بلال پر عبد اللہ پس برا کہا اوسکو برا کہنا نہیں سنا میں نی اونکو کہ برا کہا ہو اوسکو مانند اوسکی کبہی اور کہا کہ خبر دیتا ہوں میں تجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور تو کہتا ہی قسم ہی اللہ کی البتہ منع کرینگی ہم اونکو روایت کی یہہ مسلم نی ف ظاہر یہہ ہے کہ عبد اللہ غصے سلیمی ہوئی کہ اسطرح جواب دینی میں مقابلہ معلوم ہوتا تہا حدیث کا ساتہہ رای کی اگر

تھذر فساد وقت کا بیان کرنا اور کہتی کہ اسوقت مین مناسب نہین ہی عورتونکو نمازکو نکلنا اور ددخشانہ ہونی اور سلیی اتباع کیا ہی اونکا علمانی
بیچ منع کرنی نکلنی عورتون کی بسبب اسکی مین لکھا ہی کہ زینت کری امام عورتون کی ہماری زمانہ مین کہا ابن ہمام نی اسلیی کہ وہ منع
کئے گئے ہین حضور جماعات سی اور یہلی گذر ہی چکا ہی مظہر سی کہ یہہ نکلنا اونکا طرف مسجد کی نماز کی لیی ہماری زمانی مین مکروہ ہی
ت ع : وَعَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلٌ اَهْلَهُ اَنْ
يَاتُوا الْمَسَاجِدَ فَقَالَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَاِنَّا نَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَتَقُولُ هٰذَا قَالَ فَمَا كَلَّمَهُ عَبْدُ اللهِ حَتّٰى مَاتَ رَوَاهُ اَحْمَدُ
اور روایت ہی مجاہد سی اون نی نقل کی عبد اللہ بن عمر رض سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ منع کری کوئی شخص اہل اپنی کو اس سے
کہ آدین مسجدون میں پس کہا ایک بیٹے عبد اللہ بن عمر کی نی یعنی بلال نے ہم منع کرینگی اونکو پس کہا عبد اللہ نی مین حدیث بیان کرتا ہون
تجھکو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور تو کہتا ہی یہہ کہا مجاہد نی پس نہ بولی اوس سے عبد اللہ یہان تک کہ وفات ہوئی روایت
کی یہہ احمد نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا ترک کرنا ملاقات کا اولاد سی واسطی ترک کرنی سنت کی ت ح :

بَابُ تَسْوِيَةِ الصَّفِّ

باب بیچ بیان برابر کرنی صف کی **ف** یعنے آپسمین ملکر کہڑی رہین درمیان مین جہدرا
نہ کہین اور آگی پیچہی ہٹ کر نہ کہڑی رہین برابر کہڑی رہین اور اگر صفین کئی ہون اسطرح کہڑی ہون کہ فرق درمیان مین برابر رکھی
ت ح :

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلے

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوْفَنَا حَتّٰى كَاَنَّمَا يُسَوِّيْ بِهَا الْقِدَاحَ حَتّٰى رَاٰى اَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى
كَادَ اَنْ يُّكَبِّرَ فَرَاٰى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ
اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم برابر کرتی صفین ہماری یہان تک گویا برابر کرتی ساتھہ اونکی تیرونکو یہان تک کہ دیکھا تحقیق سمجھی ہم اونسی یعنی برابر کرنا صفونکا
پھر نکلی ایکدن پس کہڑی ہوی یہانتک کہ قریب تہے کہ تکبیر کہین پس دیکھا ایک شخص کو کہ باہر نکلا ہوا ہی سینہ اوسکا صف سی پس کہا اے بندو
اللہ کے برابر کرو اپنی صفونکو یا خلاف ڈالیگا اللہ درمیان ذاتون تمہاری کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** گویا برابر کرتی ساتھہ اون کے
تیرونکو یہہ مثل ہی بیچ راستی اور ہمواری کی کہ تیرونسی چیزونکو ہموار اور سیدہا کرتی ہین یہان مبالغہ ہی کہ صفونکو ایسا سیدہا اور
برابر کرتی کہ تیرونکو اونسی سیدہا کر سکین اور بعضون نی کہا ہی کہ یہہ عبارت محمول قلب پر ہے پس معنی یہہ ہونگی کہ گویا برابر کرتی اونکو ساتھ
تیرون کی اور حاصل خیر حمایہ کا مظہر نی یہہ بیان کیا ہی کہ اختلاف ظاہر کا علامت ہے اختلاف باطن کا پس اگر نہ اطاعت کروگی اللہ اور رسول کے
حکم کی ظاہر مین تو یہہ پہنچا دیگا طرف اختلاف قلوب کے پس باعث ہوگا کدورۃ کا پہر سرایت کریگی یہہ طرف ظاہر تمہاری کی پس واقع ہوگی
درمیان تمہاری عداوت اسطرح کی کہ اعراض کریگا بعض تمہارا بعض سے ت ح ع : وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ
فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ
مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قَالَ اَتِمُّوا الصُّفُوْفَ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا قائم کی گئی نماز پس متوجہ ہوئی ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ساتھہ منہ اپنی کی پس فرمایا سیدہی کرو

اپنے صفون کو اور آپس مین نزدیک کہڑی ہو پس تحقیق مین دیکہتا ہون تمکو پیچھی پیٹہہ اپنی کی سی یعنی نماز کی حالت مین مکاشفہ سی مصلیون کا حال
معلوم کرتا ہون روایت کی یہہ بخاری نی اور یہی بخاری اور مسلم کی یہہ ہے کہ پورا کرو صفون کو پس تحقیق مین دیکہتا ہون تمکو پیچھی پیٹہہ اپنی کی
سے **ف** پورا کرو صفون کو یعنی جبتلک پہلے صف بہر نلی دوسرے صف نہ قائم کرو ع ؛ **وعنه قال قال رسول الله**
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اِلَّا اَنَّ
عِنْدَ مُسْلِمٍ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ اور روایت ہی اونہین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی برابر کرو صفون اپنی کو پس تحقیق
برابر کرنا صفون کا تمام کرنی نماز مین سے ہی روایت کے یہہ بخاری اور مسلم نی مگر یہہ کہ نزدیک مسلم کی لفظ من تمام الصلوة کا ہی **ف** یعنے
کلام اللہ مین جو آیا ہی اقیموا الصلوة یعنی پڑہو نماز ساتہہ تعدیل ارکان اور رعایت سنن اور آداب کے پس فرمایا کہ برابر کرنا صفونکا بہی اوسمین سے
ہے ؛ ع **وَعَنْ اَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي**
الصَّلٰوةِ وَيَقُولُ اسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ لِيَلِنِي مِنْكُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ
ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ اَبُو مَسْعُودٍ فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ اَشَدُّ اخْتِلَافًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی ہاتہہ اپنی ہماری مونڈہون پر نماز مین یعنی جسوقت ارادہ
کرتی نماز پڑہنی کا اور فرماتی برابر ہو جاؤ اور نہ اختلاف کرو پس مختلف ہوجاوینگے دل تمہاری چاہیے کہ متصل ہون میری تم مین سی صاحبان
بلوغ کی اور عقل کی پہر وہ لوگ کہ قریب ہین انکی کہا ابو مسعود نی پس تم آج کی دن بہت اختلاف کرتی ہو روایت کی یہہ مسلم نی **ف**
اور نہ اختلاف کرو یعنی بدن برابر رکہو ورنہ دلون مین اختلاف پڑیگا تحقیق اس مقام کی یہہ ہی کہ درمیان قلوب اور اعضا کی تعلق عجیب اور
تاثیر غریب ہے کہ سرایت کرتی ہی مخالفت ہر ایک کے طرف دوسری کی کیا نہین دیکہتا ہی تو کہ ٹہنڈک ظاہر کی تاثیر کرتی ہی باطن مین اور اسطرح
باطن کے ظاہر مین آگی ترتیب جماعتون کی بیان کی کہ متصل ہون میرے یعنی پہلی صف مین کہڑی ہون صاحبان بلوغ کی اور عقل کی تا یاد
کرین کیفیت نماز کی اور احکام اوسکی اور پہنچاوین امت کو پہر دوسری صف مین وہ کہ قریب اون کی ہین یعنی لڑکی اور جو کہ قریب بلوغ کی ہین کہ اونکو
مراہق کہتی ہین پہر تیسرے صف مین کہ قریب اونکی ہین یعنی خنثی کہ علامت مرد اور زنی دونون کی رکہتی ہین اور بعد انکی صف عورتون کے
کہڑی رہی وہ نہین ذکر کی اس لیی کہ متعین ہین کہ بعد انکی وہی ہین اور پس تم آج کی دن بہت اختلاف کرتی ہو یعنی سبب اس اختلاف اور فتنون
کا یہی ہی کہ صفین اپنی برابر نہین کرتی ؛ ح ع ؛ **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَلِنِي مِنْكُمْ**
اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثَلٰثًا وَاِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ
الْاَسْوَاقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہیی کہ نزدیک ہون
میرے تم مین سی صاحب بلوغ کی اور عقل کی پہر وہ لوگ کہ قریب ہین اونکی تین بار فرمایا اور بچو تم شور کرنی بازار والون کی سی یعنی مسجد والون مین
شور مانند شور بازار والونکی نکرو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** تین بار فرمایا یعنی اس حدیث مین ثم الذین یلونهم کو تین بار فرمایا پس مراتب صفون کی
چار ہوئی پہلی حدیث مین جماعت عورتون کی نہین مذکور ہوئی اور یہان مذکور ہوئی ح ؛ **وَعَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ رَاٰى**
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَصْحَابِهِ تَاَخُّرًا فَقَالَ لَهُمْ تَقَدَّمُوا وَاْتَمُّوا بِي وَلْيَاْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ
لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَاَخَّرُونَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا دیکہی حضرت

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یاروں اپنے میں تاخیر پس فرمایا واسطے انکے آگے بڑھو اور اقتدا کرو میرا اور چاہیے کہ اقتدا کریں ساتھ تمہارے
وہ کہ ہوں پیچھے تمہارے ہمیشہ رہیگی ایک قوم تاخیر کرتی یہاں تک کہ پیچھے ڈالیگا انکو اللہ یعنی رحمت و فضل اپنے سے روایت کی یہہ مسلم نے

ف یاروں اپنے میں تاخیر یعنی دیکھا کہ پہلی صف سے پیچھے رہ جاتے ہیں تو انکو فرمایا کہ آگے بڑھو اور پہلی صف میں کھڑے رہو اور اقتدا کرو میری یعنی
چاہیے کہ متصل کھڑے رہو تا افعال میرے دیکھو اور تمہاری متابعت وہ کریں کہ تمہارے پیچھے کھڑے ہوں ایسی کہ صف پیچھے کی متابعت
اگلوں کی کرتی ہے یعنی افعال انکے دیکھتی ہیں اور اسیطرح وہ بھی کرتی ہیں لیکن یہہ متابعت باعتبار ظاہر کے ہے اور حقیقت میں سب تابع امام
کے ہیں ۱۲ ع وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰنَا حِلَقًا فَقَالَ
مَالِيْ اَرَاكُمْ عِزِيْنَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلٰئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ
اللهِ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلٰئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوْلٰى وَيَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا نکلے ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس دیکھا ہمکو کہ بیٹھے ہیں حلقے حلقے
بنائے ہوئے پس فرمایا کیا ہے واسطے میرے دیکھتا ہوں میں تمکو جماعتیں الگ الگ یعنی یوں نہ بیٹھنا چاہیے کہ علامت نا اتفاقی کی ہے پھر نکلے
ہمپر یعنی اور دفعہ بعد اسکے پس فرمایا کیا نہیں صف باندھتے تم یعنی نماز میں مانند صف فرشتوں کی نزدیک پروردگار اپنے کے یعنی جبکہ بندگی
کے لیے کھڑے ہوتے ہیں پس کہا ہمنے اے رسول خدا کے اور کسطرح صف باندھتے ہیں فرشتے نزدیک پروردگار اپنے کی فرمایا پورا کرتے
ہیں پہلی صفوں کو اور ملکر کھڑے ہوتے ہیں صف میں روایت کی یہہ مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ اٰخِرُهَا وَ
شَرُّهَا اَوَّلُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر صف مردوں کی پہلی صف
اور بدتر صف مردوں کی پچھلی اور بہتر صف عورتوں کی پچھلی صف اور بدتر صف عورتوں کی پہلی صف روایت کی یہہ مسلم نے

ف مراد بہتری سے کثرت ثواب کے ہے یعنی پہلی صف والے بہت ثواب پاتے ہیں اور مردوں کی پہلی صف بہتر ایسی ہوتی ہے کہ امام سے قریب
ہوتی ہیں اور عورتوں سے دور اور اخیر کی بری ایسی ہوتی ہے کہ امام سے دور ہوتی ہیں اور عورتوں سے نزدیک اور عورتوں کی اول صف
بری ایسی ہوتی ہے کہ مردوں کے نزدیک ہوتی ہیں اور اخیر کی بہتر ہوتی ہے ایسی کہ مردوں سے دور ہوتی ہیں پس مردوں کو اول صف
کی رغبت کرنی چاہیے اور عورتوں کو پچھلی صف کی ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُصُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ
فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرَى الشَّيْطٰنَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَاَنَّهَا الْحَذَفُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ملی ہوئی رکھو صفیں اپنی یعنی آپس میں خوب بھڑ کر کھڑے رہو اور نزدیک
کرو درمیان صفوں کے یعنی دو صفوں میں اتنا فرق نہ ہو کہ ایک صف بیچ میں کھڑی ہو سکے اور برابر رکھو گردنیں یعنی کوئی تم میں سے بلند جگہ پر کھڑا نہ ہو بلکہ
جگہ برابر کھڑے رہو تا کہ گردنیں برابر رہیں پس قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے تحقیق میں دیکھتا ہوں شیطان کو داخل
ہوتا ہے بیچ شگافوں صف کے گویا کہ وہ سیاہ بچا ہے بکری کا روایت کی یہہ ابو داود نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِيْ يَلِيْهِ فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہی اونہین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پورا کرو صف پہلی کو پہر اوسکو کہ نزدیک ہے اوسکی پہر جو کچہہ کہ ہو نقصان پس ہو
پچہلی صف مین روایت کیے یہہ ابو داود نی وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يَلُوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوْلٰى وَمَا مِنْ خُطْوَةٍ اَحَبُّ
اِلَى اللّٰهِ مِنْ خُطْوَةٍ يَمْشِيْهَا يَصِلُ بِهَا صَفًّا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی براء ابن عازب سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتی تحقیق اللہ اور فرشتی اوسکی رحمت بہیجتی ہین اون لوگون پر کہ قریب ہوتی ہین پہلی صفون کے اور نہین کوئی قدم بہت محبوب طرف
اللہ کی اوس قدم سی کہ چلی اور ملاوی ساتہہ اوسکی صف کو یعنی اگر صف مین جگہہ خالی رہ گئی ہو وہان جا کہڑا رہی روایت کی یہہ ابو داود نی
ف قریب ہوتی ہین پہلی صفون کے جب حضرت نی فضیلت پہلی صف کی بہت بیان فرمائی تو اشارہ کی ساتہہ فضیلت دوسرے صف کی پہر
کہ بعد صف اول کی اوسکو بہی فضیلت ہے اور صفون پر کہ بعد آتی ہین ذکر کی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلٰى مَيَامِنِ الصُّفُوْفِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ اور فرشتی اوسکی رحمت بہیجتی ہین اوپر داہنی طرف والی صفون کی روایت کی یہہ ابو داود نی
ف لکہا ہی علماء نی کہ کہڑی رہنا داہنی طرف امام کی اگرچہ دور ہوا امام سی افضل ہی کہڑی ہوتی سی بائین طرف اگرچہ نزدیک ہوا ور اگر
بائین طرف خالی ہو نماز یون سی تو افضل ہی بائین طرف کہڑی رہنا واسطی رعایت دونون طرفون کی ع وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ
قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا اِذَا قُمْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ فَاِذَا اسْتَوَيْنَا
كَبَّرَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتی یعنی ہاتہہ یا زبان سی ہماری صفون
کو جسوقت کہ کہڑی ہوتی ہم طرف نماز کی پس جب برابر ہو چکتی تکبیر تحریمہ کہتی روایت کی یہہ ابو داود نی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَنْ يَمِيْنِهٖ اِعْتَدِلُوْا سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَعَنْ يَسَارِهٖ اِعْتَدِلُوْا سَوُّوْا
صُفُوْفَكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی داہنی طرف
اپنے سیدہے کہڑی رہو اور برابر رکہو صفین اپنی اور بائین طرف فرماتی سیدہی کہڑی رہو اور برابر رکہو صفین اپنی روایت کی یہہ ابو داود نی
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَارُكُمْ اَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَ فِي الصَّلٰوةِ
رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین تمہاری وہ ہین کہ بہت نرم ہون
مونڈہی اونکی نماز مین روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** اسکی معنی علماء نی کتنی طرح پر لکہی ہین ایک تو یہہ کہ اگر صف مین کہڑا ہو اور حکم کری
اوسکو کوئی مونڈہی پر ہاتہہ رکہکر برابر کہڑی ہونیکی لیے تو تکبر نکری اور کہنا مانی اوسکا اور دوسری یہہ کہ اگر کوئی چاہی کہ صف مین در آوی
تو منع نکری اوسکو خصوصاً کہ جگہ خالی ہو اور صف بہرنی کی لیے آوی اور تیسری یہہ کہ نرم کرنا مونڈہونکا کنایہ ہی سکون اور خشوع ووقار سے
یعنی نماز ساتہہ خاطر جمعی کی اور حضور دل اور وقار کی پڑہی ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَنَسٍ قَالَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِسْتَوُوْا اِسْتَوُوْا اِسْتَوُوْا فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِيْ
كَمَا اَرَاكُمْ بَيْنَ يَدَيَّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت ہی انس سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی برابر ہو برابر ہو برابر ہو پس قسم
ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی تحقیق مین البتہ دیکہتا ہون تمکو پیچہی اپنی سی جیسکہ دیکہتا ہون تمکو آگی اپنی سی یعنی

ساتھ شاہد اور مکاشفہ کی روایت کی یہہ ابو داود نے وَعَنْ اَبِی اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الصَّفِّ الْاَوَّلِ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلَی الثَّانِیْ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ
وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الصَّفِّ الْاَوَّلِ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلَی الثَّانِیْ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ
یُصَلُّوْنَ عَلَی الصَّفِّ الْاَوَّلِ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلَی الثَّانِیْ قَالَ وَعَلَی الثَّانِیْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ وَحَاذُوْا بَیْنَ مَنَاکِبِکُمْ وَلِیْنُوْا فِیْ اَیْدِیْ اِخْوَانِکُمْ وَسُدُّوا الْخَلَلَ فَاِنَّ
الشَّیْطٰنَ یَدْخُلُ فِیْمَا بَیْنَکُمْ بِمَنْزِلَۃِ الْحَذَفِ یَعْنِیْ اَوْلَادَ الضَّاْنِ الصِّغَارَ رَوَاہُ اَحْمَدُ
اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ اور فرشتی اوسکی رحمت بہیجتی ہین پہلی صف پر عرض کیا
صحابہ نی یا رسول اللہ دوسرے پر بہی یعنی فرماؤ کہ پہلی اور دوسری پر رحمت بہیجتی ہین فرمایا تحقیق اللہ اور فرشتی اوسکی رحمت بہیجتی ہین پہلی
پر یعنی اس بار بہی دوسرے صف کو نہ ذکر کیا عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ اور دوسری پر بہی فرماؤ فرمایا تحقیق اللہ اور فرشتی اوسکی رحمت بہیجتی
ہین پہلی صف پر عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ دوسرے پر بہی فرماؤ فرمایا اور دوسرے پر بہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی برابر کرو اپنی صفوں
کو اور برابری کرو درمیان مونڈہوں اپنی کی یعنی برابر جگہہ مین کہڑی رہو ایک دوسری سی اونچا ہو کر نہ کہڑا رہی اور نرم ہو آگی ہاتہون بہائیون
اپنی کی یعنی اگر کوئی مونڈہی پر ہاتہہ رکہکر صف مین برابر کرے کہنا مانو اور بند کرو صفا کی شگافون کو اسلیے کہ تحقیق شیطان داخل ہوتا ہی
درمیان تمہاری مانند حذف کی یعنی چہوٹی بکری بہیڑ کی روایت کی یہہ احمد نی ف لفظ وعلی الثانی مین جو عطف ہا اسکو عطف تلقین کہتے ہین یعنی
صف کی لیے تو فرمایا دوسرے کی لیے بہی فرمائیے اور حضرت نی جو چوتہی بار مین دوسرے صف کو فضیلت مذکورہ پہلی صف کی مین شریک کیا اس
سے معلوم ہوا کہ درجہ دوسری صف کا کم ہی اول سی ۱۲ ح ؛ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَقِیْمُوا الصُّفُوْفَ وَحَاذُوْا بَیْنَ الْمَنَاکِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِیْنُوْا بِاَیْدِیْ اِخْوَانِکُمْ وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتِ الشَّیْطٰنِ وَمَنْ
وَصَلَ صَفًّا وَصَلَہُ اللّٰہُ وَمَنْ قَطَعَہٗ قَطَعَہُ اللّٰہُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَی النَّسَائِیُّ مِنْہُ
قَوْلَہٗ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا اِلٰی اٰخِرِہٖ ؛ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سیدہا
کرو صفونکو اور برابری کرو درمیان مونڈہون کی اور بند کرو فرجونکو اور نرم ہو بیچ ہاتہون بہائیون اپنے کی اور نہ چہوڑو تم فرجی شیطان
کے اور جسنی کہ ملائی صف یعنی خالی جگہہ مین جا کہڑا رہا ملاویگا اوسکو اللہ یعنی ساتہہ فضل اور رحمت اپنی کی اور جسنی توڑی صف توڑیگا
اوسکو اللہ یعنی دور ڈالی گا مقام قرب سے روایت کی یہہ ابو داود نی اور روایت کیا نسائی نی اس حدیث مین سی قول اونکا من وصل صفا
آخر تک یعنے انکی روایت مین من وصل کی اوپر کی عبارت نہین ہے ف نرم ہو بیچ ہاتون بہائیون اپنی کی یعنی ہاتو لنسی پکڑ کر برابر کریں صف
مین تو کہنا مانو اونکا ۱۲ ع ؛ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَسَّطُوا الْاِمَامَ وَسُدُّوا
الْخَلَلَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ مین رکہو امام کو یعنی داہنی بائین
طرف امام کی آدمی برابر ہون اور بند کرو شگافون کو روایت کی یہہ ابو داود نی وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ قَوْمٌ یَتَاَخَّرُوْنَ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ حَتّٰی یُؤَخِّرَھُمُ اللّٰہُ فِی النَّارِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہیگی قوم کہ پیچھی ہٹتی رہی گی پہلی صف سی یہان تک کہ پیچھی ڈالی رکہی گا اونکو

دو زخمین روایت کی یہہ ابوداود نی ف حتی یوخرہم اللہ فی النار یعنی کریگا آخر الامر اونکو دوزخمین یا کریگا اونکو پیچہی ہنی والا دوزخمین
حاصل یہہ کہ سبقت کرنی چاہیے بیچ پہلی جماعت کے طرف اسنی جو اپنی کو ایسی ثواب سے محروم رکہا کہ پیچہی کہڑا رہا اوسکی بدلی مین یہہ سزا پاوی گا
ع ٭ وَعَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یُصَلِّیْ خَلْفَ الصَّفِّ
وَحْدَہٗ فَاَمَرَہٗ اَنْ یُّعِیْدَ الصَّلٰوۃَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ
حَسَنٌ اور روایت ہی وابصہ بن معبد سے کہا دیکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ نماز پڑہتا تہا پیچہی صف کی
اکیلا پس حکم کیا اوسکو کہ پہر پڑہی نماز روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن ہے ف پہلی صف میں
جگہہ خالی تہی اور پہر وہ شخص پیچہی کہڑا ہوا تہا اوسکو نماز پہیرنی کو فرمایا از راہ استحباب کی ایسی کہ مرتکب امر مکروہ کا ہوا امام احمد کی نزدیک نماز
نہین ہوتی اکیلی پڑہنی والی کی پیچہی صف کی اور تینون اماموں کی نزدیک نماز ہو جاتی ہی لیکن اکیلی پڑہنی چاہیی نہین کہ مکروہ ہی د ع
٭ بَابُ الْمَوْقِفِ باب بیچ بیان جگہہ کہڑی رہنی امام کی اور مقتدی کی اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ
فصل پہلی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِیْ بَیْتِ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَۃَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یُصَلِّیْ فَقُمْتُ عَنْ یَّسَارِہٖ فَاَخَذَ بِیَدِیْ مِنْ وَّرَاءِ ظَھْرِہٖ فَعَدَلَنِیْ کَذٰلِکَ مِنْ وَّرَاءِ ظَھْرِہٖ اِلَی الشِّقِّ الْاَیْمَنِ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی عبد اللہ بن عباس سی کہ کہا رات گذاری مینی بیچ گہر اپنی خالہ میمونہ کی پس کہڑی ہوئی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہنی لگی یعنی تہجد کی پس کہڑا ہوا مین بائین طرف حضرت کی پس پکڑا ہاتہہ میرا پیچہی پیٹہہ اپنی سی پس پہیرا
مجکو اسطرح یعنی ہاتہہ پکڑ کر پیچہی پیٹہہ اپنی سی طرف پہلو دہنی کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ اس
حدیث سی کئی مسائل نکلی ایک تو یہہ جائز ہی نماز نفل جماعت سے اور دوسرے یہہ کہ مقتدی ایک ہو تو امام کی داہین طرف کہڑا ہو اور تیسرے یہہ
کہ جائز ہی تہوڑا سا عمل نماز مین اور چوتہا یہہ کہ مقتدی کو جائز نہین کہ آگی ہو امام کی ہلیے کہ آنحضرت نی ابن عباس کو پیچہی سی پہیرا اور پانچوین
یہہ کہ جائز ہی امامت پہلی اوسکی کہ نیت کری امامت کی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ اگر اکیلا نمازی امام کی پیچہی یا بائین طرف نماز پڑہی تو جائز ہی لیکن
برا ہی ٭ ع ٭ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیُصَلِّیَ فَجِئْتُ حَتّٰی قُمْتُ عَنْ یَّسَارِہٖ فَاَخَذَ بِیَدِیْ
فَاَدَارَنِیْ حَتّٰی اَقَامَنِیْ عَنْ یَّمِیْنِہٖ ثُمَّ جَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَقَامَ عَنْ یَّسَارِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَاَخَذَ بِیَدَیْنَا جَمِیْعًا فَدَفَعَنَا حَتّٰی اَقَامَنَا خَلْفَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر
سے کہ کہا کہڑی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تاکہ نماز پڑہین پس آیا مین یہان تک کہ کہڑا ہوا مین بائین طرف حضرت کی پس پکڑا ہاتہہ
میرا پہر پہیرا مجکو یہان تک کہ کہڑا کیا مجکو دہنی طرف اپنی یعنی داہنا ہاتہہ پکڑ کر پیٹہہ کی پیچہی سی کہینچکر داہین طرف کہڑا کیا پہر آیا جبار بن صخر
پس کہڑا ہوا بائین طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پکڑی حضرت نی دونو ہاتہہ ہماری اکہٹی یعنی اپنی داہنی ہاتہہ سی بایان ہاتہہ
ایک کا پکڑا اور بائین ہاتہہ سی دایان ہاتہہ دوسری کا پس ہٹایا ہمکو یہان تک کہ کہڑا کیا ہمکو پیچہی اپنی روایت کی یہہ مسلم نی ف اس سی معلوم
ہوا کہ مقتدی اگر ایک ہو تو داہین طرف کہڑا رہی اور اگر ایک سے زیادہ ہون تو پیچہی کہڑی رہین اور کہا قاضی نی کہ اس سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ
ہاتہہ سی ایکبار حرکت کرنی یا دوبار متصل نہین باطل کرتی نماز کو اور اسیطرح زیادہ بہی اگر فرق سی ہو ٭ ع ٭ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّیْتُ
اَنَا وَیَتِیْمٌ فِیْ بَیْتِنَا خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاُمُّ سُلَیْمٍ خَلْفَنَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا نماز پڑہی میں نی اور یتیم نی بیچ گہر ہماری کی پیچہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ام سلیم پیچہی ہماری تہی روایت کی یہہ مسلم نی

ف ام سلیم نام ہی انس کی ماں کا اور یتیم اونکی بہائی تہی بعضی کہتی ہین نام اونکا ضمیرہ تہا اور اس سی معلوم ہوا کہ مردون کی صف آگی ہو عورتون کی صف پیچہی **وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِاُمِّهٖ اَوْخَالَتِهٖ قَالَ فَاَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَاَقَامَ الْمَرْأَةَ خَلْفَنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی اونہین سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی ساتہہ انس کی اور ماں اونکی یعنی ام سلیم کی یا کہا خالہ اونکی کہا انس نی پس کہڑا کیا مجکو داہنی اپنی اور کہڑا کیا عورت کو یعنی انکی ماں یا خالہ کو پیچہی ہمارے روایت کی یہہ مسلم نی

وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّهٗ انْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ اَنْ يَصِلَ اِلَى الصَّفِّ ثُمَّ مَشٰى اِلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابی بکرہ سی یہہ کہ وہ پہنچی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اس حالت مین کہ وہ رکوع مین تہی پس رکوع کیا پہلی اس سی کہ پہنچین طرف صف کی یعنی ہنوز صف مین نہ پہنچی تہی کہ نیت اور تحریمہ کر کر رکوع مین شریک ہو گئی تا رکعت ہاتہہ سی نجاوی پہر چلی طرف صف کی پس ذکر کیا یہہ واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا زیادہ کری تجکو اللہ حرص یعنی طاعت پر اور پہر نکر اس طرح روایت کی یہہ بخاری نی **ف** چلی طرف صف کی یعنی ساتہہ دو قدمونکی یا زیادہ غیر متوالیہ کی یعنی پی در پی قدم نرکہی بلکہ ٹہہر ٹہہر کر پس ایکدو قدم چلنی مین نماز پہرتی نہین آتی لیکن اولی یہہ ہی کہ اس سی بہی احتراز کری اور لفظ لا تعد مین کئی قول آئی ہین ایک تو ساتہہ زبر تا کی و پیش عین کی عود سی یعنی اس طرح پہر نکرنا اور دوسرا ساتہہ سکون عین کی اور پیش دال کی عدو سی یعنی جلدی نکرنا چلنی مین طرف نماز کی بلکہ صبر کر یہانتک کہ صف مین پہنچی پہر شروع کر نماز اور تیسرا ساتہہ پیش تا کی اور زیر عین کی اعادہ سی یعنی نہ پہیر نماز جو پڑہ چکا ہی اور قول اول صحیح ہی از راہ عقل و نقل کی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اس پر کہ اکیلی کہڑی ہونا پیچہی صف کی باطل نہین کرتا نماز کو اس لیی کہ حضرت نی نماز پہیرنی کو نفرمایا لیکن کراہت بلاشبہہ ہی ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ
فصل دوسری

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنَّا ثَلٰثَةً اَنْ يَتَقَدَّمَنَا اَحَدُنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ ہوں ہم تین آدمی یہہ کہ آگی ہووی ہمارے یعنی امام ہوا ایک ہمارا روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** دو آدمیون کا بہی یہی حکم ہی ایک امام ہوا اور ایک مقتدی ع

وَعَنْ عَمَّارٍ اَنَّهٗ اَمَّ النَّاسَ بِالْمَدَائِنِ وَقَامَ عَلٰى دُكَّانٍ يُصَلِّيْ وَالنَّاسُ اَسْفَلَ مِنْهُ فَتَقَدَّمَ حُذَيْفَةُ فَاَخَذَ عَلٰى يَدَيْهِ فَاتَّبَعَهٗ عَمَّارٌ حَتّٰى اَنْزَلَهٗ حُذَيْفَةُ فَلَمَّا فَرَغَ عَمَّارٌ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالَ لَهٗ حُذَيْفَةُ اَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَا يَقُمْ فِيْ مَقَامٍ اَرْفَعَ مِنْ مَقَامِهِمْ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ فَقَالَ عَمَّارٌ لِذٰلِكَ اتَّبَعْتُكَ حِيْنَ اَخَذْتَ عَلٰى يَدَيَّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہی عمار سی یہہ کہ وہ امام ہوی لوگون کی شہر مدائن مین کہ قریب کوفی کی ہی اور کہڑی ہوئی چبوترہ پر نماز پڑہتی اور مقتدی نیچی تہی اونسی پس آگی بڑہی حذیفہ یعنی صف سی پس پکڑی دونو ہاتہہ عمار کی یعنی اور کہینچا اونکو پیچہی تا کہ اوتر کر برابر مقتدیون کی کہڑی ہون پس متابعت کی حذیفہ کی عمار نی یہانتک اوتارا اونکو حذیفہ نی چبوترہ سی پس جبکہ فارغ ہوئی عمار نماز اپنی سی کہا واسطی اونکی حذیفہ نی کیا نہین سنا تو نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی جبکہ امام ہو آدمی ایک قوم کا پس نکہڑا ہو اوس جگہہ کہ بلند ہو جگہہ مقتدیون کی سی یا فرمایا

مانند اسکی پس کہا عمار نی اسی لیی اتباع کیا مینی تمہارا جسوقت کہ پکڑا تمنی ہاتہہ میرا روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** کہڑی ہوئی چبوتری پر یعنے اکیلی کہڑی ہوئی پس اگر کہڑا ہووے امام ساتہہ بعضی مقتدیوں کی بلند جگہہ پر تو نہین مکروہ اور اگر مقتدی اونچی پر ہوں اور امام اکیلا نیچی کہڑا ہو تو اختلاف کیا ہی مشائخ نی کہا طحاوی نی کہ یہہ نہین مکروہ اس لیی کہ نہین مشابہت ہوتی ہی ساتہہ اہل کتاب کے کیونکہ وہ کہڑا کرتی تہی امام اپنی کو خاص کر بلند جگہہ پر پس وہ منع ہی اونکی مشابہت سی اور یہہ اور ظاہر روایت مین یہہ ہے کہ مکروہ ہی اسلیی کہ اسمین حقارت امام کی لازم آتی ہی اور بلندی کہ جسپر اکیلی کہڑی رہنا امام کو مکروہ ہی مقدار اوسکی کیا ہی بعضوں نی کہا ہی کہ بقدر قد آدم کی اور بعضوں نے کہا کہ بقدر ہاتہہ کی ہو اور فتوی اسی پر ہی کذا فی شرح المنیۃ اور نماز پڑہی یعنی عمار نماز پڑہنی کہڑی ہی حقیقۃً یا ارادہ نماز کا کیا چنانچہ ظاہر یہی ہی اور یا مانند اسکی یعنی حذیفہ کو لفظ حضرت کی بعینہ یاد نہ تہا اس لیے یہہ کہا کہ یہی لفظ فرمائی تہی یا مانند انکی اور اخیر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ مسئلہ عمار جانتی تہی اور حضرت سے سنا تہا پس یہان اعتراض وارد ہوتا ہی کہ دیدہ و دانستہ کیوں ایسی حرکت کی جواب اسکا یہہ ہی کہ شاید عمار سے بہول گئی ہوں گی جب تعرض کیا حذیفہ نی یاد آیا اونکو ❊ ع ❊ ح ❊ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ سُئِلَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ الْمِنْبَرُ فَقَالَ هُوَ مِنْ أَثْلِ الْغَابَةِ عَمِلَهُ فُلَانٌ مَوْلَى فُلَانَةَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ عُمِلَ وَوُضِعَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَكَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ فَقَرَأَ وَرَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى فَسَجَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى حَتَّى سَجَدَ بِالْأَرْضِ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ نَحْوُهُ وَقَالَ فِي آخِرِهِ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوا بِي وَلِتَعَلَّمُوا صَلَاتِي

اور روایت ہی سہل بن سعد ساعدی سی کہ تحقیق وہ پوچہی گئی کسچیز سی یعنی کس لکڑی کا تہا منبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا سہل نی وہ تہا جہاؤ بیشہ کیسی بنایا تہا اوسکو فلانی شخص نے کہ غلام آزاد کیا ہوا فلانی عورت کا تہا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہڑی ہوے اوسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ طیار کیا گیا اور رکہا گیا یعنی مسجد مین پس منہہ کیا حضرت نی طرف قبلہ کی اور تکبیر تحریمہ کہی نماز کی لیی اور کہڑی ہوئی لوگ پیچہی حضرت کی پس پڑہا حضرت نی قرآن اور رکوع کیا اور رکوع کیا لوگوں نی پیچہی حضرت کی پہر اوٹہایا سر مبارک اپنا رکوع سی پہر ہٹی پچہلے پاؤں پس سجدہ کیا زمین پر پہر تشریف لی گئی منبر پر پہر پڑہا قرآن پہر رکوع کیا پہر اوٹہایا سر اپنا پہر ہٹی پچہلی پاؤں یہان تک کہ سجدہ کیا زمین پر یہہ لفظ بخاری کی ہین اور بیچ حدیث بخاری اور مسلم کی ہی مانند اسکی اور کہا راوی نی بیچ آخر اوس حدیث کی پس جب فارغ ہوئی حضرت متوجہ ہوئی لوگوں پر پس فرمایا ای لوگو نہین کیا مینی یہہ مگر تاکہ پیروی کرو میری اور تاکہ جانو نماز میری **ف** جہاؤ بیشہ کیسی یعنی ایک جنگل تہا نزدیک مدینہ سی وہان درخت بہت سے تہی وہان کی جہاؤ کا منبر بنا تہا اور فلانی کا نام باقوم رومی تہا اور فلانی کا نام عائشہ انصاریہ اور لکہا ہی مظہر نی کہ اوس منبر کی تین زینہ تہی پاس پاس پس اترنا اوسپر سی آسان ہوتا تہا ساتہہ ایک یا دو قدم کی پس فعل کثیر نہین لازم آتا تہا کہ اوس سے نماز باطل ہوتی اور اسمین دلالت ہی اسپر کہ امام جب ارادہ کری تعلیم قوم کا کہ قریب اور دور والی دیکہہ سکیں تو جائز ہی اوسی اونچی جگہہ پر کہڑی ہونا اور یہہ لفظ بخاری کی ہین اشارہ کیا مولف نی ساتہہ اس عبارت کی اور عبارت بالعکس اسپر کہ یہہ حدیث پہلی فصل مین لانی چاہیی تہی لیکن یہان جو ذکر کی واسطی اعتراض صاحب مصابیح کی کہ ذکر کیا اونہوں نی اسکو حسان مین ❊ ع ❊ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجْرَتِهِ وَالنَّاسُ يَأْتَمُّونَ بِهِ مِنْ وَرَاءِ الْحُجْرَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی حضرت عائشہ

سے کرکہا نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حجرہ اپنی کی اور لوگون نی اقتدا کیا حضرت کا باہر حجرہ کی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** حضرت نی رمضان شریف مین اعتکاف کی لیی بوریہ کا حجرہ بنا لیا تہا او سمین چند شب نماز تراویح کی پڑہی اور لوگون نی اقتدا کیا ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِیْ مَالِكِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَفَّ الرِّجَالَ وَصَفَّ خَلْفَهُمُ الْغِلْمَانَ ثُمَّ صَلّٰی بِهِمْ فَذَكَرَ صَلٰوتَهٗ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا صَلٰوةُ قَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰی لَا اَحْسِبُهٗ اِلَّا قَالَ اُمَّتِیْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

روایت ہی ابی مالک اشعری سی کہا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا ابو مالک نے کہ قائم کی حضرت نی نماز اور صف باندہی مردون کی اور کہڑا کیا پیچہی اونکی لڑکونکو پہر نماز پڑہائی اونکو پس ذکر کی ابو مالک نے کیفیت نماز آنحضرتؐ کی پہر فرمایا آنحضرتؐ نی اسی طرح سی ہی نماز کہا عبد الاعلی نی کہ راوی حدیث کا ہی ابو مالک سے نہین گمان کرتا مین ابو مالک کو مگر کہا امت میری یعنی روایت کیا ابو مالک نے آنحضرت سی کہ فرمایا اسطرحسے ہی نماز امت میری کی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** معنی یہہ ہین کہ لائق ہی اونکو یہہ کہ نماز پڑہین اسطرح اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ جو کوئی نہ نماز پڑہی اس طرح نہین حضرت کی امت تابعدار مین سی ع

وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ بَيْنَا اَنَا فِی الْمَسْجِدِ فِی الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ فَجَبَذَنِیْ رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِیْ جَبْذَةً فَنَحَّانِیْ وَقَامَ مَقَامِیْ فَوَاللّٰهِ مَا عَقَلْتُ صَلٰوتِیْ فَلَمَّا انْصَرَفَ اِذَا هُوَ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ يَا فَتٰی لَا يَسُوْءُكَ اللّٰهُ اِنَّ هٰذَا عَهْدٌ مِّنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا اَنْ نَّلِيَهٗ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ هَلَكَ اَهْلُ الْعُقَدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ مَا عَلَيْهِمْ اٰسٰی وَلٰكِنْ اٰسٰی عَلٰی مَنْ اَضَلُّوْا قُلْتُ يَا اَبَا يَعْقُوْبَ مَا تَعْنِیْ بِاَهْلِ الْعُقَدِ قَالَ الْاُمَرَاءُ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ

اور روایت ہی قیس بن عباد سی کہ کہا اوس وقت کہ مین بیچ مسجد کی تہا پہلی صف مین پس کہینچا مجکو ایک شخص نے پیچہی میری سی کہینچا پہر ایک طرف کیا مجکو اور کہڑا ہوا میری جگہہ پس قسم ہی اللہ کی نہین سمجہا مین نماز اپنی کو یعنی نہ جانا مین کہ کسطرح پڑہتا ہون اور کتنی رکعتین پڑہین پس سبب غصے کی کہ آیا مجکو کہینچنی سی مکان افضل سی باوجود پہلی کہڑی ہونی میری کی وہان پس جبکہ پہرا وہ شخص کہینچنی والا نماز سی اور تمام کی نماز تاگہان وہ ابی بن کعب تہے پس کہا اونہون نی ای جوان نہ غم ڈالی تجکو اللہ یعنی بسبب اوس چیز کی کہ کی مینی ساتہہ میری تحقیق یہہ وصیت ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہمارے یہہ کہ نزدیک کہڑی ہووین ہم اونکی یعنی پس اوسی طرح ہلے اونکی اماموں کی ساتہہ کہڑی ہوتی ہین پہر سامنی ہوی قبلہ کی پس کہا ہلاک ہوئی سردار قسم ہی پروردگار کعبہ کے تین بار کہا یہہ پہر کہا قسم ہے اللہ کی نہین سرداروں پر غم کرتا مین لیکن غم کرتا ہون مین اون شخصون پر کہ گمراہ کرتی ہین سردار ونکو یعنی رعایا کہ متابعت کرتی ہین سردارون کی کہتا ہی قیس بن عباد کہ کہا مینی ابی بن کعب کو ای ابا یعقوب کیا ارادہ کرتی ہو تم ساتہہ اہل عقد کی کہا کہ امرا روایت کی یہہ نسائی نی **ف** یہہ کہ نزدیک کہڑی ہووین ہم یہہ اشارہ ہی اس حدیث پر لیلنی منکم اولوا الاحلام والنہی یعنی قریب کہڑی ہووین میرے تم مین سی صاحب بلوغ اور عقل کی پس قیس کو ایسا نہ پایا اس لیی اونکو وہانسی ہٹا دیا اور ہلاک ہوئی اہل عقد یعنی امرا کہ رعایت لوگون کی کامون کی اور اہتمام تمام احکام دنیا اور دین کا حق ہی کہ رعایت صفوف کی نماز مین اور کہڑی ہونا اوسمین اونہین کے ہاتہہ مین ہے شاید کہ یہہ ابی بن کعب نے طعن کیا اپنی زمانہ کی امیرون پر انتظام جماعت کا اچہی طرح نہین کرتی تہی لیکن سوت اونکی بیچ خلافت حضرت عثمان رض کی ہوئی تہی پس شاید شکایت بعضی حاکمون اونکی کی ہو واللہ اعلم ع ح

بَابُ الْاِمَامَةِ

باب ہے بیچ بیان امامت کی یعنی اولی امامت کی لیی کون ہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ

قال

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَأُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدُ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي أَهْلِهِ روایت ہی ابی مسعود رضؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی امام ہو قوم کا جو اونمین اچھا پڑہتا ہو کتاب اللہ کو یعنی خوب تجوید جانتا ہو بعد اسکی عالم ہو ساتہہ احکام اور ارکان نماز کی اگرچہ تفصیل سی مسائل نجانتا ہو پس اگر ہون پڑہنی مین برابر پس امامت کری زیادہ جاننی والا اونکا سنت کو یعنی احکام نماز اور مسائل وہانکو بعد اسکی کہ خوب پڑہ سکی قراءۃ مسنونہ پس اگر ہون سنت کی جاننی مین اور قراءۃ مین برابر پس امامت کری وہ کہ پہلا ہوا اونکا ہجرت مین یعنی جو کہ پہلی ہجرۃ کر کر مدینہ مین آیا پس اگر ہون علم اور قراءۃ اور ہجرت مین برابر پس امامت کری بڑا اونکا عمر مین اور نہ امامت کری کوئی کسیکی بیچ جگہہ حکومت اوسکیکی اور نہ بیٹھی بیچ گہر اوسکیکی مسند اوسکی پر مگر ساتہہ حکم اوسکی کے روایت کی یہہ مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یون ہے اور نہ امامت کری کوئی کسیکی بیچ گہر اوسکی کی یعنی اگرچہ یہہ افضل ہو اوس سے مگر ساتہہ اذن اوسکی ف کہا طیبی نی کہ مراد سنت سی حدیثین ہین پس جو خوب حدیثین جانتا تہا وہ بڑا فقیہہ ہوتا تہا عہد صحابہ مین اور عمل امام احمد کا اور ابو یوسف کا اسی حدیث پر ہی کہ اونکی نزدیک امامت مین قاری مقدم ہی عالم پر اور مذہب امام ابو حنیفہ اور محمد اور مالک اور شافعی کا یہہ ہے کہ بہت علم والا اور فقیہہ مقدم ہی بڑی قاری پر اس لیی کہ احتیاج قراءۃ کی ایک رکن مین ہے اور علم کی سب ارکان مین اور حدیثین کہ دلالت کرتی ہین تقدیم اقرأ پر اونکا جواب وہ یہہ دیتی ہین کہ اوس زمانہ مین اقرأ اعلم تہی اس لیی کہ وہ سیکہتی تہی قرآن ساتہہ احکام کی اسی سبب سے مقدم کیا ہی اقرأ کو حدیثین مین اور ہمارے زمانی مین ایسا نہین ہوتا پس مقدم کیا ہمنی اعلم کو اور بڑی دلیل ہماری یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مرض مین حضرت ابو بکر سی نماز پڑہوائی کہ وہ اعلم تہی باوجودیکہ قاری اونسی زیادہ موجود تہی اور کہا ابن ملک نے کہ ہجرۃ منقطع ہی آجکی دن پس معتبر اوسکی جای ہجرۃ معنوی ہی یعنی ہجرۃ معاصی سی اسی لیی فقہا نی بعد مساوات کی علم اور قراءۃ مین پرہیزگار کو مقدم رکہا ہی اور اس حدیث مین اتنی ہی مراتب مذکور ہوئی لیکن علما نی لکہا ہی کہ اگر سن مین بہی برابر ہون پس امامت کری خوش خلق اونکا پس اگر اسمین بہی برابر ہون اچھی چہرہ والا اونمین سے امامت کری پس اگر اسمین بہی برابر ہون شریف تر نسب کا امامت کری پہر اگر سب باتون مین برابر ہون قرعہ ڈالین آپسمین یا اختیار قوم کو ہی کذا ذکر الشیخ ابن الہمام اور نہ امامت کری کوئی کسیکی بیچ جگہہ حکومت اوسکیکی اور نہ اوس جگہہ مین کہ وہ مالک ہو اوسکا جیسیکہ دوسری روایت مین آیا ہی فی اہلہ پس پہل نکری امامت مین حاکم پر اور اوسکی نائب پر کہ ولایت مین ہی شامل امام اور خلفا اور حاکمون اوسکی کی خصوصا عیدون اور جمعون مین اور پہل نکری امام حی پر اور صاحب خانہ پر مگر ساتہہ اذن اونکی اس لیی کہ یہہ باعث ہوتا ہی سبک کرنی مرتبہ سلطنت کا اور اونکی بغض اور ترک ملاقات اور ظہور خلاف کا باوجودیکہ مشروع ہونا جماعت کا ہی واسطی دفع ان چیزون کی منقول ہی کہ حضرت ابن عمر باوجود اوس شرف وفضل کی حجاج کی پیچھی نماز پڑہتی تہی کہ نی عمیہ ظالم اور فاسق تہا ۔ ع ش ح ۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَحَدُهُمْ وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَأُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ ہون تین آدمی پس امام ہو اونکا ایک ونمین کا اور بہت حقدار ہی اونکا ساتہہ امامت کے اچھا پڑہتا ہوا اونکا روایت کی یہہ مسلم نی ف قید تین آدمیون کی اسمین اتفاقی ہی اس سے کم و زیادہ کا بہی یہی حکم ہی کہ ایک امام ہو باقی مقتدی اور کہا طیبی نی کہ اکثر اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسلمان ہوتی بڑی عمر مین پس سیکہتی تہی علم دین پہلی پڑہتی قرآن کی او-

جو کہ ابتدا اونکی ہوئی سیکھنی لگی قرآن چہوٹی عمر مین پہلی سیکھنی علم دین کی پس نہین تہا صحابہ مین قاری مگر وہ کہ فقیہ ہوتا تہا انتہی پس عبارت
فقہ کا ہی کہ جو متعلق ہو ساتہہ امر صلوۃ کی پس بڑا عالم کہنی والا معاملات کا نہین ہے اولی ساتہہ امامت کی اچھی قاری سی ع ؛ وَذُكِرَ حَدِيثُ مَالِكِ
بْنِ الْحُوَيْرِثِ فِي بَابٍ بَعْدَ بَابِ فَضْلِ الْأَذَانِ اور ذکر کی گئی حدیث مالک بن حویرث کے بیچ باب کے کہ پیچہی باب فضیلت اذان کی ہی یعنی مصابیح
مین یہان مذکور تہی اور ہمنی وہان ذکر کی **الْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُؤَذِّنْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ قُرَّاؤُكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہی ابن عباس رض سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہیی کہ اذان دین تمہاری لیی اچھی تمہاری اور امامت کرین تم مین سی جو خوب پڑہی ہوں تم مین سی
روایت کی یہہ ابو داود نی ف محافظت اوقات نماز و روزی کی موذن کی ہاتہہ ہوتی ہی اور اذان بلند جگہہ پر کہتا ہی لوگون کی گہر
پر نظر پڑتی ہی پس اگر وہ دیندار ہوگا تو رعایت وقات نماز و روزی کی بہی کریگا اور نظر نامحرم سی بہی بچاوی گا ع ؛ وَعَنْ أَبِي عَطِيَّةَ
الْعُقَيْلِيِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَأْتِينَا إِلَى مُصَلَّانَا يَتَحَدَّثُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ يَوْمًا قَالَ أَبُو عَطِيَّةَ
فَقُلْنَا لَهُ تَقَدَّمْ فَصَلِّهْ قَالَ لَنَا قَدِّمُوا رَجُلًا مِنْكُمْ يُصَلِّي بِكُمْ وَسَأُحَدِّثُكُمْ لِمَ لَا أُصَلِّي بِكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَؤُمَّهُمْ وَلْيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ إِلَّا أَنَّهُ اقْتَصَرَ عَلَى لَفْظِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اور روایت ہی ابی عطیہ عقیلی تابعی سی کہ کہا تہا مالک بن حویرث صحابی آتا ہماری ملاقات کے لیی طرف مسجد ہماری کی حدیث کرتا یعنی حدیثین
حضرت کی بیان کرتا اور روایتین کرتا پس آیا وقت نماز کا ایکدن کہا ابو عطیہ نی پس کہا ہمنی واسطی مالک کے آگی ہو اور نماز پڑہا کہا مالک نی
واسطی ہماری آگی کرو کسی شخص کو اپنی مین سی کہ نماز پڑہاتی تمکو اور خبر دونگا مین تمکو کہ کیون نہین نماز پڑہاتا مین تمکو سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی
جو شخص کہ ملاقات کری کسی قوم کی پس نہ امامت کری ونکی اور چاہیی کہ امامت کری ونکی کوئی شخص اونہین مین سی روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی
اور نسائی نی مگر کہ نسائی نی اقتصار کیا اوپر لفظ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ف یعنی اونسی فقط حضرت ہی کی حدیث نقل کی ہی من زار آخر تک
اور قصہ مالک کی آنیکا مسجد مین اور انکار کرنا امامت سی نہین ذکر کیا اور مالک نی باوجود اذن کی انکار کیا امامت سی واسطی عمل کرنی کی ظاہر حدیث
پر ع ؛ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ
أَعْمٰى رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی انس سی کہا کہ خلیفہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عبد اللہ بن ام مکتوم کو امامت
کرین لوگونکی اور تہی وہ اندہی روایت کی یہہ ابو داود نی ف اس حدیث مین دلیل ہی اسکی کہ جائز ہی امامت اندہی کی بلا کراہت اور روایتین
فقہیہ بہی ہماری مذہب مین آئی ہین کہ اگر اندہا پیشوا قوم کا ہو جائز ہی امامت اوسکی اور بعضون نی کہا ہی کہ اگر وہ علم خوب کہتا ہو پس وہ اولی ہی
کذا فی شرح الکنز نقلا من المبسوط اور اسی طرح ہی کتاب الاشباہ والنظائر مین ح ؛ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلٰوتُهُمْ آذَانَهُمُ الْعَبْدُ الْآبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا
سَاخِطٌ وَإِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
اور روایت ہی ابی امامہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہین کہ نہین بلند ہوتی نماز اونکی کانون اونکی سی یعنی
قبول نہین ہوتی ایک تو غلام کہ بہاگا ہو مالک اپنی سی یہان تک کہ پہر آوی یعنی طرف مالک اپنی کی اور دوسری وہ عورت کہ رات گذاری ہو

حالت مین کہ خاوند اوسکا ہو اوس سی خفا اور تیسرا وہ کہ امام ہو قوم کا اور وہ اوسکو مکروہ رکہتی ہون روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **ف** غلام کی حکم مین داخل ہی لونڈی بہی یعنی اگر وہ بہاگی گی اوسکا بہی یہی حال ہوگا اور عورت کی حقمین جو فرمایا یہہ جب ہوگا کہ خاوند خفا ہوا ہوگا بسبب بدخلقی اوسکیکی یا بی ادبی اوسکیکی یا کم اطاعت کرنی اوسکیکی اور اگر خاوند ناحق خفا ہوا ہوگا تو عورۃ پر نہین ہے گناہ بلکہ خاوند گناہگار ہوگا اور امام کی حق مین ابن ملک نے کہا ہی کہ یہہ گناہ جب ہوگا کہ لوگ اوس سے ناراض ہون بسبب بدعت اوسکیکی یا فسق اوسکیکی یا جہل اوسکی کی اور اگر اسمین کراہت اور عداوت ہو بسبب امر دنیوی کی پس نہین ہی اوسکی لیی یہہ حکم بلکہ اوس سی ناحق ناراض ہونگی تو وہی گناہ گار ہونگی اور مراد امام سی عام ہی یعنی خواہ حاکم ہو یا امام نماز کا ع ۞ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ صَلٰوتُهُمْ مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ وَرَجُلٌ اَتَى الصَّلٰوةَ دِبَارًا وَالدِّبَارُ اَنْ يَّاْتِيَهَا بَعْدَ اَنْ تَفُوْتَهٗ وَرَجُلٌ اعْتَبَدَ مُحَرَّرَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہین کہ نہین قبول کیجاتی نماز انکی یعنی ثواب نہین پاتی نماز کا ایک وہ شخص کہ امام ہو قوم کا اور وہ اوس سے ناخوش ہون اور دوسرا وہ کہ آوی نماز کو پیچہی اور معنی پیچہی کی یہہ ہین کہ آوی نماز کو بعد جاتی رہنی وقت اوسکیکی یعنی وقت مستحب کے اور تیسرا وہ شخص کہ غلام سمجہی آزاد کو روایت کی یہہ ابوداودنی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی غلام کو آزاد کرکر بجبر خدمت لینی لگا یا آزاد کیا لیکن آزاد کرنیکو اوس سے چہپایا یا دعوی کیا ایک آزاد پر کہ یہہ میرا غلام ہے اور تصرف مالکونکا سا اوسپر کرنی لگا یا بردہ مول لیا اور شرعا بیع اوسکی نہوئی جیسی اسوقت مین لوگ لونڈی غلام مول لیتی ہین اور پہر اوسپر تصرف مالکانہ کیا تفصیل اسکی یہہ ہے کہ فقہا نی لکہا ہی کہ اگر جماعت مسلمانون کی دار الاسلام سی دار الحرب مین جاکر بقہر و غلبہ کفار حربی کو خواہ مرد ہون خواہ عورت خواہ چہوٹی خواہ بڑی بندی کرکر دار الاسلام مین لاوین یا کفار حربی ایک ملک کے کفار حربی اور ملک کیکو اسیطرح غلبہ کرکر لاوین ان دونون قسمون مین بندی کرنیوالی خواہ مسلمان ہون خواہ کافر مالک اس بندی کی ہوتی ہین بیچنا اور ہبہ کرنا اور ہبہ اور صحبت کرنی بغیر نکاح کی اور سب تصرف مالکانہ ساتہہ انکی جائز ہین اور لونڈیکی اولاد بہی اونہین کا سا حکم رکہتی ہی بشرطیکہ مالک سے یا ذی رحم مالک سے نہ پیدا ہون ایسی پیدا ہونگی تو آزاد ہین پس سوا ان اقسام کی دوقسمین بردیکی لکہکر بعضی قسمون مین اختلاف کیا ہی اور بعضی کو لکہا ہی کہ شرعی بردہ نہین ہوتی لیکن صحیح یہہ ہے کہ سوای دونون قسمون مذکورین کی شرعی بردی نہین ہوتی پس ای بہائیو اسمین خوب احتیاط کرنی چاہیی اگر شرعی لونڈی ہو تو خدمت مین لاوی ورنہ یہہ نکری کہ جسپر نام لونڈی کر یگا آوی اگرچہ شرعی لونڈی نہووی اندہا دہند مثل جانورون کی اوس سے صحبت کرنی لگی کہ حرام کاری ہی ہوگی اسیطرح اور تصرفات مالکانہ بہی نکری اوسکی ساتہہ ح دمولانا وَعَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحُرِّ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَّتَدَافَعَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُوْنَ اِمَامًا يُّصَلِّيْ بِهِمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی سلامہ بیٹی حر کیسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق علامتون قیامت کی سی ہی یہہ کہ دفع کرینگی اہل مسجد کے امامت کو نہین پاوین گی امام کو کہ نماز پڑہاوی انکو روایت کی یہہ احمد اور ابوداودنی اور ابن ماجہ نی **ف** یہہ کنایہ ہی ظہور جہل اور فسق سی آخر زمانہ مین کہ ایسی جاہل اور نااہل پیدا ہونگی کہ کوئی لائق امامت کی نہین ہوتی کا ہر کوئی اپنی نفس سے امامت کو دفع کریگا یعنی آپس مین ایک دوسریکو کہیگا کہ تو پڑہا مین لائق امامت کی نہین وہ کہیگا تو پڑہا مین لائق اسکی نہین پس اگر اپنی سی افضل کو امام کری اور اپنی سی امامت

دفع کریں اسلیے وہ اسمیں داخل نہیں کیونکہ دوسرے کو افضل جانکر دفع کرتا ہے ع ۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَیْكُمْ مَعَ كُلِّ اَمِیْرٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلَیْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جہاد واجب ہی تمپر ہمراہ ہر سردار کی نیک ہو یا بد ہو اگرچہ کری کبیرہ اور نماز واجب ہی تمپر بھی ہر مسلمان کی نیک ہو یا بد ہو اگرچہ کری کبیرہ اور نماز جنازہ واجب ہی ہر مسلمان پر نیک ہو یا بد ہو اگرچہ کری کبیرہ روایت کی یہہ ابو داود نی ف جہاد واجب ہی یعنی فرض عین ہی بعضی صورتمیں اور فرض کفایہ ہی بعضی صورتمیں اور امامت فاسق کی جائز ہی اگر فسق و سکا حد کفر کو نہ پہنچی لیکن مکروہ ہی اور نیک بخت کی ہوتی ہوئی فاسق کو امامت انکی نہ چاہیی اور نماز جنازہ پر واجب ہی یعنی فرض کفایہ ہی ع ح ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ قَالَ كُنَّا بِمَاءٍ مَمَرِّ النَّاسِ یَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ نَسْاَلُهُمْ مَا لِلنَّاسِ مَا لِلنَّاسِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَیَقُوْلُوْنَ یَزْعَمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَهُ اَوْحٰی اِلَیْهِ كَذَا فَكُنْتُ اَحْفَظُ ذٰلِكَ الْكَلَامَ فَكَاَنَّمَا یُغْرٰی فِیْ صَدْرِیْ وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِاِسْلَامِهِمُ الْفَتْحَ فَیَقُوْلُوْنَ اُتْرُكُوْهُ وَقَوْمَهُ فَاِنَّهُ اِنْ ظَهَرَ عَلَیْهِمْ فَهُوَ نَبِیٌّ صَادِقٌ فَلَمَّا كَانَتْ وَقْعَةُ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِاِسْلَامِهِمْ وَبَدَرَ اَبِیْ قَوْمِیْ بِاِسْلَامِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ جِئْتُكُمْ وَاللّٰهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِیِّ حَقًّا فَقَالَ صَلُّوْا صَلٰوةَ كَذَا فِیْ حِیْنِ كَذَا وَصَلٰوةَ كَذَا فِیْ حِیْنِ كَذَا فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْیُؤَذِّنْ اَحَدُكُمْ فَلْیَؤُمَّكُمْ اَكْثَرُكُمْ قُرْاٰنًا فَنَظَرُوْا فَلَمْ یَكُنْ اَحَدٌ اَكْثَرَ قُرْاٰنًا مِنِّیْ لِمَا كُنْتُ اَتَلَقّٰی مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدَّمُوْنِیْ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَاَنَا ابْنُ سِتٍّ اَوْ سَبْعِ سِنِیْنَ وَكَانَتْ عَلَیَّ بُرْدَةٌ كُنْتُ اِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصَتْ عَنِّیْ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِنَ الْحَیِّ اَلَا تُغَطُّوْنَ عَنَّا اِسْتَ قَارِئِكُمْ فَاشْتَرَوْا فَقَطَعُوْا لِیْ قَمِیْصًا فَمَا فَرِحْتُ بِشَیْءٍ فَرَحِیْ بِذٰلِكَ الْقَمِیْصِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی عمرو بن سلمہ سی کہا تہی ہم رہتی کنارے ایک پانی کی تہا وہ گذرگاہ لوگونکا گذرتی ہمپر قافلے پوچہتی ہم کیا ہی واسطی لوگون کی کیا ہی واسطی لوگونکی یعنی دین اسلام کیا نکالا ہی کیا صفت ہی اس شخص کی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہتی لوگ دعوی کرتا ہی وہ یہہ کہ اللہ نی بہیجا ہی اسکو وحی کی ہی طرف اوسکی وحی کی ہی طرف اوسکی اسطرح یعنی قرآن عظیم کہ پڑہتی ہیں اوسکو قافلے والی پس تہا میں یاد رکہتا تہا اوس کلام کو یعنی قران کو کہ پڑہتی تہی اور حضرت کی وصاف کو کہ بیان کرتی پس گویا چمٹ جاتا وہ کلام میری سینہ میں یعنی خوب یاد رہتا اور تہی عرب یعنی سوای حضرت کی قوم کی اکثر عرب انتظار کرتی بیچ اسلام اپنی کی فتح ہونی کی کا یعنی کہتی تہی کہ اگر مکہ فتح ہوا ہم مسلمان ہو جاینگے پس کہتے چہوڑ دو اوسکو ساتہہ قوم اوسکی کہ قریش ہیں پس تحقیق وہ اگر غالب ہون اپنی قوم پر اور فتح کرین مکہ کو پس وہ نبی سچے ہیں یعنی اسلیے کہ باوجود اس ضعف کی غلبہ اونپر بغیر معجزہ کی متصور نہیں پس جبکہ ہوئی فتح جلدی ہر قوم نی ساتہہ اسلام اپنی کی اور پہلے اسلام لا نہیں باپ میری نی قوم میر سے پس جبکہ سفر سی پہر آیا باپ میرا کہا یعنی قوم سی آیا ہون میں تمہاری پاس قسم ہی اللہ کی نزدیک نبی برحق کی سی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا فرمایا ہی نبی نی پڑہو نماز ایسی فلانی وقت میں اور نماز ایسی فلانی وقت میں یعنی کیفیت نماز ذکی اور اوقات ذکی بیان فرمائی پس جبکہ آوی وقت نماز کا پس چاہیی کہ اذان دی ایک تمہارا اور امام ہو تمہیں سی زیادہ جاننی والا تمہارا قران کو پس دیکہا قوم نی یعنی تامل کیا بیچ مقرر کرنی امام کی پس نہ تہا کوئی زیادہ جاننی والا قران کو مجہسی اس لیی کہ تہا میں سیکہتا قران قافلہ والو

سے پس امام کیا اونہوں نے مجکو آگے اپنے اور مین تہا چہہ برس کا یا سات برس کا اور تہی مجہپر ایک چادر تہا مین جسوقت سجدہ کرتا سمٹ جاتی چادر
میری بدنسے یعنی اورکہل جاتی چوتڑ پس کہا ایک عورۃ نے قوم مین سے کیا نہین ڈہانکتی تم ہمسے شرمگاہ امام اپنے کی پس خرید کیا قوم نے کپڑا پس بنایا
میری لیے کرتا پس خوش ہوا مین ساتہہ کسی چیز کی مانند خوشی اپنی کی ساتہہ اوس کرتے کی روایت کی یہہ بخاری نے **ف** سب اسمہ ساتہہ زیر
لام کی ہین مگر یہہ عمرو بن سلمہ امام قوم کا ساتہہ زیر لام کی ہے اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ عمرو بن سلمہ بہی اپنی باپ کے ساتہہ حضرت پاس حاضر ہوا
تہا یا نہین اور اسی سبب سے اختلاف ہے بیچ صحبت اوسکی کی کہ صحابی ہے یا نہین ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ نہین گیا اپنی باپ کے ساتہہ اور اس حدیث
سے دلیل پکڑی ہے شافعی نے اوپر جائز ہونے امامت لڑکے کی اور اون سے بیچ امامت لڑکے کی جمعہ مین دو قول ہین یعنی جواز اور عدم جواز
اور کہا مالک اور احمد اور ابوحنیفہ نے کہ نہین جائز ہے اور اختلاف کیا ہے علماء حنفیہ نے نفل مین پس جائز کہی ہے مشائخ بلخ نے اور اسی پر عمل
اونکا ہے اور مصر مین اور شام مین بہی عمل اسی پر ہے اور منع کیا ہے اوسکو غیر اونکے نے اور اسی پر عمل ہے علماء ماوراء النہر کا انتہی کہا زیلعی نے
شرح کنز مین کہ دلیل پکڑی ہے شافعی نے اسپر کہ اقتدا لڑکے کا جائز ہے ساتہہ قول عمرو بن سلمہ کی فقد مونی آخر تک اور ہماری نزدیک نہین
جائز ہے بسبب قول ابن مسعود کے کہ نہ امامت کرے وہ لڑکا کہ نہین واجب ہوئی اوسپر حدود اور اسیطرح قول ابن عباس کا ہے کہ نہ امامت کرے لڑکا
یہانتک کہ محتلم ہو اور اور دلیل ہماری یہہ ہے کہ لڑکا نفل پڑہتا ہے پس نہین جائز ہے کہ اقتدا کرے اوسکا فرض پڑہنیوالا اور امامت عمرو کی نہین
تہے ساتہہ فرمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بلکہ لوگون نے اپنے اجتہاد سے اوسکو امام کیا تہا اسلیے اوسنے قرآن سیکہا تہا قافلہ سے اور عجب ہے شافعیہ سے کہ
نہین پکڑتے ہین دلیل ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور اور بڑے بڑے صحابی رضی کی قول کو اور دلیل پکڑتے ہین لڑکے کی فعل کو ع ح ٭ ٭ ٭

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْاَوَّلُونَ الْمَدِيْنَةَ كَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ
وَفِيْهِمْ عُمَرُ وَاَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الْاَسَدِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا جب

آئے مہاجرین پہلے مدینہ مین تہے امام اونکے سالم مولی ابی حذیفہ کے اور اونمین تہے حضرت عمر اور ابوسلمہ بن عبدالاسد روایت کی یہہ بخاری نے
ف سالم غلام آزاد ابوحذیفہ کے قاری تہے نہایت بزرگ اور صحابی تہے قاریون مین گنے جاتے تہے چنانچہ حضرت نے حکم فرمایا تہا کہ لو قرآن
کو چار سے اور ونمین ایک اونکو بہی گنا اور وجہ اونکے امام ہونیکی باوجود موجود ہونے ایسے صحابہ کبار کی یہہ تہی کہ یہہ قاری خوب تہے یا کچہہ اور مصلحت ہو
ح ع ٭ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُرْفَعُ لَهُمْ صَلٰوتُهُمْ
فَوْقَ رُءُوْسِهِمْ شِبْرًا رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَاَخَوَانِ
مُتَصَارِمَانِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ نہین بلند
ہوتی واسطے اونکے نماز اونکی اوپر سر اونکے کی بالشت بہر یعنی قبول نہین ہوتی ایک وہ شخص کہ امام ہو قوم کا اور وہ اوس سے ناخوش ہوں یعنی امور دین
مین اور دوسرے وہ عورۃ کہ رات گذارے اور خاوند اوسکا اوسپر خفا ہو یعنی بسبب ادا کرنے حق اوسکے اور تیسرے وہ کہ دو بہائی ہوں آپسمین ناخوش
روایت کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** ہوں آپسمین ناخوش کہ قطع کیا ہو حق اسلام کو یعنی سلام وغیرہ ترک کر ڈالا ہو زیادہ تین روز سے ٭ ح ٭

بَابُ مَا عَلَى الْاِمَامِ
باب ہے اوس چیز کا کہ لازم ہے امام پر یعنی رعایت کرنے مقتدیوں کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ
فصل پہلے عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلٰوةً وَّلَا اَتَمَّ صَلٰوةً مِنَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ اَنْ تُفْتَنَ اُمُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی انس سی کہا نہین نماز پڑہی مین نے پیچہی کسی امام کی کبہی بہت ہلکی نماز اور نہ بہت پوری نماز حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی اور تحقیق
تہی حضرت البتہ سنتی رونا لڑکیکا پس ہلکی کرتی نماز وڈر اسکیسی کہ تشویش مین پڑی ما اوسکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** معنی اول
جملہ اس حدیث کی یہہ ہین کہ نماز آنحضرت کی سبک ہوتی تہی باوجود تمام و کمال کی اور مراد سبک سے یہہ ہی کہ قراءۃ اور تسبیحات حد سی زیادہ
نہ پڑہتی تہی اور قراءۃ مین مد و شد بی محل نکرتی بلکہ قراءۃ اونکی بی تکلف ترتیل کی ساتہہ ہوتی تہی اور خاصیت تہی حضرت کی قراءۃ مین کہ اگرچہ طویل
ہوتی لیکن لوگون کو سبک معلوم ہوتی پس حاصل یہہ کہ قراءۃ سبک ہوتی اور رکوع اور سجود اور تعدیل ارکان وغیرہ مین نقصان نہ آتا اور ہماری
مذہب مین یہہ ہے کہ نہین لائق ہی امام کو یہہ کہ طویل کری تسبیح وغیرہ اس طرح کہ ملول ہون لوگ اسلیے کہ طویل کرنا نماز کو سبب نفرت دلانی کا ہی لوگونکو
اور یہہ مکروہ ہی اور اگر راضی ہون لوگ ساتہہ زیادتی کی تو مضائقہ نہین کہ زیادہ کری اور یہہ بہی نچاہیے امام کو کہ کمی کری قدر اقل
سنت سی قراءۃ مین اور تسبیح مین واسطی ملال اونکی کی اور معنی اخیر جملہ کی یہہ ہین کہ تشویش مین پڑے ماں اوسکی اور جاتا ہی ذوق اور حضور نماز
کا بسبب رونی بچی کی کہا خطابی نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ امام جب آہٹ پاوی کسی شخص کی کہ وہ ارادہ کہتا ہو نماز مین شریک ہونی کا اور
وہ رکوع مین ہو تو جائز ہی اوسکو یہہ کہ انتظار کری اوسکا رکوع مین تا کہ وہ پالیوی رکعت اور بعضون نی مکروہ کہا ہی اوسکو اور کہا کہ خوف رکہتا ہون مین
یہہ کہ ہووی یہہ شرک اور یہی مذہب امام مالک کا ہی انتہی اور مذہب ہمارا یہہ ہے کہ امام اگر طویل کری رکوع کو واسطی شریک ہونی آنیوالی کی نہ واسطی نزدیکی
ڈہونڈنی اللہ تعالی کی ساتہہ رکوع کی تو یہہ مکروہ تحریمی ہی اور خوف ہی اس سے بڑی گناہ کا ولیکن کافر نہین ہوتا سبب اسکے اس لیے کہ نہین نیت
کی ہے اوسنی ساتہہ اسکی عبادت غیر خدا کی اور بعضون نے کہا ہی کہ اگر نہین پہچانتا ہی امام آنیوالی کو تو نہین مضائقہ یہہ کہ طویل کری رکوع کو اور صحیح
یہہ ہے کہ ترک اوسکا اولی ہی اور جو طویل کری رکوع کو واسطی قرب اللہ تعالی کی اور نہ خلجان ہو اوسکی دل مین کسی چیز کا سوای قرب اللہ تعالی کی پس نہین
مضائقہ ہی اور اسمین شک نہین ہے کہ اس حالت کا ہونا نادر ہی اور اس مسئلہ کا لقب کہا گیا ہی مسئلۃ الریا پس احتیاط اوسمین اولی ہی کذا فی
شرح المنیۃ ح ؛ ع وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَدْخُلُ فِي الصَّلٰوةِ
وَأَنَا أُرِيْدُ إِطَالَتَهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلٰوتِي مِمَّا أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهِ مِنْ بُكَائِهِ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مین البتہ داخل ہوتا ہون نماز مین
اور مین ارادہ کیا کرتا ہون دراز کرنی نماز کا پہر سنتا ہون رونا لڑکیکا پس کم کرتا ہون بیچ نماز اپنی کی بسبب اس چیز کی کہ جانتا ہون مین شدۃ
فکر ماں اوسکی بسبب رونی لڑکی کی روایت کی یہہ بخاری نی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ السَّقِيمَ وَالضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ
فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نماز پڑہاوی ایک
تمہارا لوگونکو پس چاہیے کہ ہلکی کری نماز اس لیے کہ اونمین بیمار بہی ہوتا ہی اور ضعیف یعنی اصل خلقت مین اور بوڑہا اور جسوقت کہ نماز پڑہی ایک
تمہارا واسطی اپنی یعنی اکیلا پس چاہیے کہ دراز کری جسقدر چاہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور اکیلا طویل کری جسقدر چاہی اور اسیطرح جب لوگ
حضور قلب رکہنی والی ہون کہ دراز سے بہی گہبراتی نہون اور ہوا و نمین کوئی ذکر کیسی گیو نمین سی تو بہی جسقدر چاہی دراز کری ؛ ع
وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ
عَنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْعِظَةٍ

اَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَاَيُّكُمْ مَا صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَ الْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی قیس بن ابی حازم سی کہ کہا خبر دی مجکو ابو مسعود نی یہہ کہ ایک شخص نی کہا قسم ہی اللہ کی یا رسول اللہ تحقیق مین پیچہی رہ جاتا ہون نماز صبح کی سی بسبب فلانی شخص کے کہ لمبی پڑہاتا ہی نماز ہمکو پس نہین دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ کسی وعظ کہنی کی کہ سخت غصہ مین ہوں زیادہ اوسدن سی پہر فرمایا تحقیق تم مین سی بعضے نفرت دلانی والی ہین یعنی لوگونکو جماعت سی بسبب طویل کرنی نماز کی پس جو تم مین سی نماز پڑہانی لوگونکو پس چاہیی کہ ہلکی پڑہی اسواسطی کہ اونمین ضعیف اور بوڑہا اور حاجتمند ہوتا ہی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ وَاِنْ اَخْطَاُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہاوینگی امام واسطی تمہاری پس اگر اچہی طرح نماز پڑہائینگی پس واسطی فائدی تمہاری کی ہی یعنے اور اونکی لیی بہی فائدہ ہی اور اگر خطا کی یعنی بطرح پڑہائی پس تمہاری لیی ثواب ہے اور اونپر وبال ہی روایت کی یہہ بخاری نی اور یہہ باب خالی ہی فصل دوسری سی **ف** تمہاری لیی ثواب ہے اسلیی کہ تمنی اچہی طرح پڑہی اور نیت جماعت کی کی اور اونپر وبال ہی بسبب تقصیر کے یہہ وصیت فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بری حاکم جب پیدا ہونگی اور امامت کرینگی اور اوسکی اداکرنیمین رعایت احکام و آداب کے نہین کرینگی پس اوسوقت مین تم نماز اپنی درست اداکرنا اگر وہ بہی اچہی طرح پڑہینگی دونونکو مفید ہی والا تمہین اوس سی ضرر نہین وبال اونہین پر ہوگا ح ۞ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ اٰخِرُ مَا عَهِدَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا فَاَخِفَّ بِهِمُ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اُمَّ قَوْمَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَجِدُ فِیْ نَفْسِیْ شَيْئًا قَالَ اُدْنُهْ فَاَجْلَسَنِیْ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهٗ فِیْ صَدْرِیْ بَيْنَ ثَدْيَیَّ ثُمَّ قَالَ تَحَوَّلْ فَوَضَعَهَا فِیْ ظَهْرِیْ بَيْنَ كَتِفَیَّ ثُمَّ قَالَ اُمَّ قَوْمَكَ فَمَنْ اَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الْكَبِيْرَ وَاِنَّ فِيْهِمُ الْمَرِيْضَ وَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَاِنَّ مِنْهُمْ ذَا الْحَاجَةِ فَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ وَحْدَهٗ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ روایت ہی عثمان بن ابی العاص سے کہ کہا آخر کہ وصیت کی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ تہی کہ جب امامت کرے تو ایک قوم کی پس ہلکی پڑہ ہوا اونکو نماز روایت کی یہہ مسلم نی اور ایک روایت مسلم کیمین اسطرح آیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا عثمان کو امام ہو تو قوم اپنی کا کہا عثمان نی کہ کہا مینی ای رسول خدا کی تحقیق مین پاتا ہون بیچ نفس اپنی کی ایک چیز فرمایا نزدیک ہو پس بٹہایا مجکو آگی اپنی پہر رکہا ہاتہہ اپنا بیچ سینی میرےکی درمیان دونو چہاتیون میری کی پہر کہا پہیر پہر رکہا ہاتہہ پیٹہہ میری پر درمیان دونون مونڈہون میرےکی پہر فرمایا امام ہو قوم اپنی کا پس جو شخص کہ امام ہو قوم کا پس چاہیی کہ ہلکی پڑہاوی نماز اسلیی کہ اونمین بوڑہا بہی ہوتا ہی اور تحقیق اونمین بیمار بہی ہوتا ہی اور تحقیق اونمین ضعیف بہی ہوتا ہی اور تحقیق بعضے اونمین حاجت والا بہی ہوتا ہی پس جب نماز پڑہی ایک تمہارا اکیلا پس چاہیی کہ نماز پڑہی جس طرح چاہی **ف** پاتا ہون نفس اپنی مین ایک چیز یعنی عاجزی اوای حقوق امامت کرنے سے یا کچہہ ادر وسوسی یا وقت امامت کی عجب کبر پاتا ہون اوسکی دفع کی لیی حضرت نی ہاتہہ پہیرا اور دست مبارک کی برکت سی وہ علت دفع ہوئی اور اکیلا جسطرح چاہی پڑہی لیکن دراز پڑہنا افضل ہی اور اسوقت کی اکثر اماموںکا حال برخلاف اسکی ہی

حمد پس کہو یا الہی ای رب ہمارے واسطے تیرے ہی تعریف روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے مگر یہہ کہ بخاری نے نہین ذکر کیا واذا قال ولا
الضالین فقولوا آمین **ف** پس کہو آمین اسمین اشارہ ہے طرف اسکی کہ امام الحمد پڑہے اور مقتدی سنین اور اخیر حدیث سے معلوم ہوا کہ امام
سمع الله کہے اور مقتدی ربنا جیسیکہ مذہب امام اعظم کا ہے ؛ع ؛ح؛ **وَعَنْ** أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ
فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَصَلّٰى صَلٰوةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُوْدًا فَلَمَّا
انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَإِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا
وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا أَجْمَعُوْنَ قَالَ
الْحُمَيْدِيُّ قَوْلُهٗ إِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا هُوَ فِيْ مَرَضِهِ الْقَدِيْمِ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَ
ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَالنَّاسُ خَلْفَهٗ قِيَامٌ لَمْ يَأْمُرْهُمْ
بِالْقُعُوْدِ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ فَالْآخِرِ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَاتَّفَقَ مُسْلِمٌ إِلٰى أَجْمَعُوْنَ وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ فَلَا تَخْتَلِفُوْا
عَلَيْهِ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا اور روایت ہے انس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے گھوڑے
پر پس گرائے گئے اوس سے پس چھل گئی داہنی کروٹ حضرت کی یعنی ایسی چھلی کہ قوت کھڑے ہونیکی نماز مین نرہی پہر نماز پڑہی ایک نماز
نمازونمین سے یعنی فرض اور تہے بیٹہے پس نماز پڑہی ہمنے پیچھے اونکے بیٹہے ہوئے پس جب فارغ ہوئے نماز سے فرمایا سوا اسکے نہین کہ مقرر
کیا گیا ہے امام تاکہ اقتدا کیا جاوے اوسکا پس جب نماز پڑہے کھڑے ہوکر پس تم بہی نماز پڑہو کھڑے ہوکر اور جب رکوع کرے پس رکوع کرو
اور جب اوٹہے رکوع سے پس اوٹہو اور جب کہے سمع اللہ لمن حمدہ پس کہو ربنا لک الحمد اور جب نماز پڑہے امام بیٹہہ کر پس نماز پڑہو بیٹہہ کر سب مقتدی
کہا حمیدی نے فرمانا رسول خدا کا جسوقت کہ نماز پڑہے بیٹہہ کر پس پڑہو نماز بیٹہہ کر یہہ تہا حضرت کی پہلی مرض مین پہر نماز پڑہی پیچھے اسکے یعنی
مرض الموت مین ایکدن پہلے انتقال کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹہہ کر اور نماز پڑہی لوگون نے پیچھے اونکے کہڑے ہوکر نہین حکم کیا اونکو ساتہہ
بیٹہنے کے اور سوا اسکے نہین کہ عمل کیا جاتا ہے ساتہہ فعل آخر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہر جو آخر ہو یعنی پچھلا فعل ناسخ ہوتا ہے پہلے فعل
کا یہہ لفظ بخاری کے ہین اور اتفاق کیا ہے مسلم نے ساتہہ بخاری کے لفظ اجمعون تک اور زیادہ کیا مسلم نے بیچ ایک روایت کے پس
نہ اختلاف کرو امام پر اور جب سجدہ کرے پس سجدہ کرو **ف** حمیدی جو مذکور ہوا یہہ شیخ ہے بخاری کا اور مصنف جمع بین الصحیحین کا اور
عمل اکثر اماموں کا اسی پر ہے کہ امام اگر بسبب عذر کے بیٹہہ کر پڑہے تو مقتدی کہڑے ہوکر پڑہین اونکو بیٹہے پڑہنا درست نہین ؛ع ؛ح؛
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهٗ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوْا
أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَصَلّٰى أَبُوْ بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ خِفَّةً
فَقَامَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْأَرْضِ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا سَمِعَ أَبُوْ بَكْرٍ حِسَّهٗ ذَهَبَ
يَتَأَخَّرُ فَأَوْمٰى إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَتَأَخَّرَ فَجَاءَ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِيْ بَكْرٍ
فَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ قَائِمًا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَاعِدًا يَقْتَدِيْ
أَبُوْ بَكْرٍ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَقْتَدُوْنَ بِصَلٰوةِ أَبِيْ بَكْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَفِی رِوَایَۃٍ لَّھُمَا یُسْمِعُ اَبُوْبَکْرٍ النَّاسَ التَّکْبِیْرَ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا جبکہ بہت بیمار ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئی
بلال خبر دار کرنی انکو ساتھہ نماز کی پس فرمایا حکم کرو ابوبکر کو یہہ کہ نماز پڑہا دی لوگونکو پس نماز پڑہائی ابوبکر صدیق نی ان دنوں مین یعنی سترہ نمازین پہر
تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پائی بیچ طبیعت اپنی کی کچھہ تخفیف پس کہڑی ہوئی چلائی جاتی تہی دو شخصون کی کندہون پر ہاتہہ ٹیکی ہوئی اور پاؤن
حضرت کی کہنچتی تہی زمین مین یعنی بسبب ناطاقتی کی یہان تک کہ داخل ہوئی مسجد مین پس جب سنی ابوبکر نی آہٹ حضرت کی آنی کی شروع کیا
ہٹنا یعنے تاکہ حضرت انکی جگہہ کہڑی ہووین پس اشارت کی طرف ابوبکر رض کی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ نہ ہٹین پس آئی حضرت
یہان تک کہ بیٹہی بائین طرف ابوبکر صدیق کی پس تہی ابوبکر نماز پڑہتی کہڑی ہوئی اور تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی بیٹہی ہوئی
یعنے بسبب ناطاقتی کی اقتدا کرتی ابوبکر رض ساتہہ نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور لوگ اقتدا کرتی تہی ساتہہ نماز ابوبکر کی روایت
کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت ان دونون کی یہہ ہے کہ سناتی تہی ابوبکر لوگونکو تکبیر **ف** حکم کرو ابوبکر کو آخر تک شرح السنہ
مین لکہا ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ ابوبکر رض افضل ہین لوگونمین بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اولی انکی ہین ساتہہ خلافت
حضرت کی جیسا کہ کہا صحابہ نی کہ پسند کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ابوبکر کو واسطی دین ہمارے کی پس کیا نہ پسند کرین ہم اونکو واسطی دنیا
اپنی کی اور مراد دو شخصوں سی حضرت علی اور عباس ہین اور اقتدا کرتی تہی ابوبکر آخر تک یعنے جو کہ حضرت کرتی تہی ابوبکر بہی اوسیطرح کرتی
تہے اور جو فعل ابوبکر کرتی تہی اونکو دیکہکر اور لوگ بہی ویسیطرح کرتی تی اسلیئی کہ حضرت بیٹہی تہی اور ابوبکر اونکی پہلو مین کہڑی تہی پس
معنے اقتدا کی یہہ ہین نہ یہہ کہ ابوبکر امام قوم کی تہی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم امام اونکی اسلیئی کہ اقتدا کرنا ساتہہ مقتدی کی نہین جائز ہی بلکہ
امام حضرت تہی اور ابوبکر اور لوگ اقتدا اونکا کرتی تہی اور کہا ہی ابن عبد البر نی کہ اجماع ہی اسپر کہ حضرت جو ابوبکر کی نماز پڑہانی مین امام ہوگئی
یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصائص سی تہا یعنی اور کو اس طرح درست نہین ہے لیکن امام شافعی نی اسمین خلاف کیا ہے
اور اسیطرح کی صورت اقتدا کی جائز کہی ہی مرقاۃ مین مذکور ہی جو چاہی سو دیکہہ لی اور بعضوں نے کہا ہی کہ اس حدیث سی یہہ معلوم نہین
ہوتا کہ حضرت ابوبکر نماز شروع کر چکی تہی یعنی ہنوز ابوبکر نی نماز نہ شروع کی تہی کہ حضرت تشریف لائی واللہ اعلم اور ہدایہ مین لکہا ہی
کہ نماز پڑہی کہڑا ہوا پیچہی بیٹہی ہوئی کی اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی موذنونکو بلند کرنا آواز کا جمعہ مین اور عیدین وغیرہ مین یعنی تکبیرین
انتقالات کی پکار کر کہین اسلیئی کہ جو دور رہون امام سی وہ بہی سنین ؛ ع ؛ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا یَخْشَی الَّذِیْ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ یُّحَوِّلَ اللّٰہُ رَاْسَہٗ رَاْسَ حِمَارٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہین ڈرتا وہ شخص کہ اوٹہاتا ہی سر اپنا پہلی امام سی یہہ کہ بدل ڈالے
اللہ تعالی سر اوسکا سر گدہی کا سا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنے کر دی اوسکو اللہ کم فہم مانند گدہی کی کہ وہ بہت کم فہم ہی سب جانورون
پس ہوگا یہہ مسخ معنوی مجازا اور جائز ہی حمل کرنا اسکا حقیقت پر اسلیئی کہ مسخ ہونا اس امت مین جائز ہی جیسیکہ ذکر کیا گیا ہی بیچ باب اشراط
الساعۃ کی کذا ذکرہ بعض علمائنا اور موید ہی اوسکا وہ جو ایک روایت مین آیا ہی ان یحول اللہ صورتہ صورۃ حمار یعنی نہین ڈرتا اس سی
کہ کر دی اللہ صورۃ اوسکی گدہی کی سی اور کہا خطابی نی جائز ہی مسخ اس امت مین پس جائز ہی حمل کرنا اسکا حقیقت پر اور کہا ابن حجر نی
کہ یہہ مسخ خاص ہے اور ممتنع مسخ عام ہی چنانچہ حدیثون صحیحہ سی یہی بات معلوم ہوتی ہی اور موید اسکی ہی نقل ایک محدث کی کہ انہوں
نے سفر کیا طرف دمشق کی واسطی طلب حدیث کی ایک شیخ سی کہ مشہور تہا اوسمین پس پڑہا اوس سے سب کچہہ لیکن وہ شیخ ڈالی رکہتا تہا درمیان

اپنی اور درمیان اوسکی پردہ کہ نہیں معلوم ہوتا تہا منہ اوسکا پس جب وہ بہت ملازمت میں تہا اوسکی اور دیکھی اوسنی حرص اوسکی حدیث پر کہولا واسطی اوسکی پردہ پس دیکہا منہ اوسکا گدہی کا سا پہر کہا اوس شخص نے بچ ای بیٹے میرا اس سے کہ سبقت کری تو امام سے جبکہ سنی میں نے یہہ حدیث بعید جانا میں نے وقوع اوسکا پس سبقت کی میں نے امام سے پس ہو گیا منہ میرا جیسا کہ دیکہتا ہے تو نہیں اور کہتا ہوں میں یعنی ملا علی قاری کہتے ہیں کہ ظاہر تر یہہ ہے کہ یہہ تہدید شدید اور وعید موکد ہے یا یہہ ہوگا برزخ میں یا دوزخ میں ۞ ع ۞

الفصل الثانی فصل دوسری

عن علیؓ ومعاذ بن جبل قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی احدکم الصلوۃ والامام علی حال فلیصنع کما یصنع الامام رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب ــــ روایت ہے حضرت علی رض اور معاذ بن جبل رض سے کہ کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آوے ایک تمہارا نماز کو اور امام ایک حال پر ہو پس چاہیے کہ کرے جیسا کہ کرتا ہے امام روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے ف یعنے اقتدا کرے امام کا اوسکی فعال میں اور تقدیم اور تاخیر اوسپر نکرے اور کہا ابن ملک نے مراد یہہ ہے کہ موافقت کرے امام کی بیچ اوس چیز کی کہ وہ اوسمیں ہے قیام میں ہو یا رکوع میں یا غیر انکے میں یعنی پس انتظار نکرے رجوع کرنے امام کا طرف قیام کی جیسکہ کرتے ہیں عوام اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے لیکن عمل ہے اوسپر اہل علم کا اور نووی نے کہا کہ اسناد اوسکی ضعیف ہے پس تہا ترمذی کہ ارادہ کرتا تہا تقویت حدیث کا ساتہہ عمل اہل علم کی جیسکہ کہا شیخ محی الدین ابن عربی نے یہہ کہ پہنچا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو کوئی کہے لا الہ الا اللہ ستر ہزار بار مغفرت کیجاتی ہے واسطی اوسکی اور جسکی لیے پڑہا جاوے یہہ اوسکی بہی مغفرت کیجاتی ہے پس تہا میں پڑہتا اس کلمہ کو بقدر عدد روایت کیے گئی کی بغیر اسکی کہ نیت کروں میں واسطی کسیکی بالخصوص پس حاضر ہوا میں ایک کہانی پر ساتہہ یاروں کی اونمیں ایک جوان تہا مشہور ساتہہ کشف کی پس ناگہان وہ کہاتی میں رونے لگا پس پوچہا میں نے اوس سے سبب اوسکا پس کہا دیکہتا ہوں میں ماں اپنی کو عذاب میں پس بخشا میں نے اپنی دلمیں ثواب کلمہ مذکور کا اوسکی ماں کو پس ہنسا وہ اور کہا دیکہتا ہوں میں اوسکو جنت میں کہا شیخ نے پس پہچانی میں نے صحت اس حدیث کی ساتہہ صحت کشف اوسکی کی اور صحت کشف اوسکی کی ساتہہ صحت حدیث کے ۞

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جئتم الی الصلوۃ ونحن سجود فاسجدوا ولا تعدوہ شیئا ومن ادرک رکعۃ فقد ادرک الصلوۃ رواہ ابوداود

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آؤ تم طرف نماز کی اور ہیں سجدہ میں ہوں پس سجدہ کرو اور نہ حساب میں رکہو اوسکو کچہہ اور جسنے پایا رکوع ساتہہ امام کی پس تحقیق پائی اوسنے رکعت نماز کی روایت کی یہہ ابوداود نے ف یعنی سجدہ میں امام کی ساتہہ ملو تو اوسکو اوس رکعت سے کہ جسمیں شریک ہوئے ہو نگنو کچہہ یعنی جیسے رکوع میں شریک ہو نہیں وہ رکعت ساتہہ گنی جاتی ہے ویسی سجدہ میں شریک ہونے سے رکعت ساتہہ نہیں گنتی اور اوسکی مابعد کی عبارت کی علما نے دو معنی کہے ہیں ایک تو یہہ کہ رکعت سے مراد رکوع ہے اور صلوۃ سے رکعت یعنی جسنے امام کو رکوع میں پایا تو اوس رکعت کو پایا اور رکعت میں محسوب ہوا اور دوسرے یہہ کہ جسنے پائی ایک رکعت نماز کی پایا اوسنے نماز کو ساتہہ امام کی اور حاصل ہوا اوسکو ثواب نماز با جماعت کا اور فضیلت اوسکی ۞ ح ۞

وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی للہ اربعین یوما فی جماعۃ یدرک التکبیرۃ الاولی کتب لہ براءتان براءۃ من النار وبراءۃ من النفاق رواہ الترمذی ــ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنی نماز پڑہی خدا کے لیے چالیس دن جماعت میں اسطرح سے کہ پاوے تکبیر اولی کہی جاتی ہیں واسطی اوسکی دو خلاصیاں ایک خلاصی آگ دوزخ سے

اور دو ہی خلاصی نفاق سی روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** یادی تکبیر اولی یعنی وقت تکبیر تحریمہ کہتی امام کی یہہ ہے تکبیر تحریمہ کہے اور علمانی کہا ہے
کہ امام کی دعاء استفتاح تک شریک ہو جاوی تو یہی اسے حکم میں ہے، اور دو ہی خلاصی نفاق سی یعنی امن میں رکہتا ہی اوسکو اللہ دنیا میں اس سے کہ عمل
کری منافقون کیسی یعنی ریا اور کسل نماز میں اور جہوٹ بولنا اور وعدہ خلافی کرنی وغیر ذلک اور توفیق دیتا ہی اہل خلاص کے عملون کی اور آخرت
مین امن دیگا اوس عذاب سے کہ عذاب دیا جاویگا ساتہہ اوسکی منافق اور گواہی دیجاویگی اسکی لیی کہ یہہ منافق نہین ہے یعنی اس سبب سے کہ منافق جب
کہڑی ہوتی ہین نماز مین کہڑی ہوتی ہین کسلمند اور حال اسکا برخلاف اونکی ہوا کہ نماز مین پہلی سی آموجود ہوا اور تکبیر اولی مین شریک ہوا ؛ ع ن ج

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی مِثْلَ اَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی وضو کیا پس اچہا وضو کیا اپنا یعنی ساتہہ رعایت شرائط اور آداب اور حضور دلکی پہر گیا یعنی مسجد مین پس پایا لوگونکو کہ
تحقیق نماز پڑہ چکی ہین دیتا ہی وسکو اللہ تعالی مانند ثواب وس شخص کے کہ نماز پڑہی اور حاضر ہوا جماعت مین کم نہین کرتا یہہ ثواب دینا وسکو
ثوابون اونکی سی کچہہ روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** یعنے اسکو جو ثواب ملیگا تو اور نمازیون کی ثواب مین سے کم ہوکر نہین ملاکہ اوسکو
ثواب مین کمی ہو جاوی بلکہ وہہون نی اجر اپنی فعل کا پایا اور اسنی ثواب بسبب نیت کی اور حسرت کرنی کی اور یہہ ثواب جب پاویگا کہ
قصداً حاضر ہونی مین قصور نکیا ہوگا بلکہ اتفاقاً کسی عذر سی رہ گیا اور اگر قصداً نہ آیا اور پہر جماعت کے بعد آیا تو یہہ ثواب نہین پاویگا ع ؛ وَ

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا رَجُلٌ یَتَصَدَّقُ عَلٰی هٰذَا فَیُصَلِّیَ مَعَهٗ فَقَامَ رَجُلٌ فَصَلّٰی مَعَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا آیا ایک شخص اور تحقیق نماز پڑہ چکی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا نہین کوئی شخص
کہ تصدق دی اسکو پس نماز پڑہی ساتہہ اسکی پس کہڑا ہوا ایک شخص پس نماز پڑہی ساتہہ وسکی روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** تصدق
دی یعنی احسان کری اسپر کہ اسکی ساتہہ نماز پڑہی تا حاصل ہو اسکو ثواب جماعت کا پس ہوگا گویا کہ اسکو صدقہ دیا اسمین دلیل ہی اسپر کہ کسیکو اچہی راہ
بتانیسی اور باعث ہونی سی اوسپر ثواب صدقہ کا حاصل ہوتا ہی اور کہا مظہر نی کہ اسکا نام صدقہ اسلیی رکہا کہ تصدق کرتا ہی اوسپر چہبیس
حصے ثواب اسلیے کہ اگر اکیلی نماز پڑہتا نہ حاصل ہوتا ثواب مگر ایک نماز کا اور بسبب جماعت کے ستائیس نمازون کا ثواب ملتا ہی ؛ ع ؛

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ فَقُلْتُ اَلَا تُحَدِّثِیْنِیْ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلٰی ثَقُلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَلَّی النَّاسُ فَقُلْنَا لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهُمْ یَنْتَظِرُوْنَكَ فَقَالَ ضَعُوْا لِیْ مَاءً فِی الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ فَذَهَبَ لِیَنُوْءَ فَاُغْمِیَ عَلَیْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّی النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ یَنْتَظِرُوْنَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِیْ مَاءً فِی الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِیَنُوْءَ فَاُغْمِیَ عَلَیْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّی النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ یَنْتَظِرُوْنَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِیْ مَاءً فِی الْمِخْضَبِ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِیَنُوْءَ فَاُغْمِیَ عَلَیْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّی النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ یَنْتَظِرُوْنَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ فِی الْمَسْجِدِ یَنْتَظِرُوْنَ

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ بِأَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الرَّسُولُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ رَجُلًا رَقِيقًا يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَنْتَ أَحَقُّ بِذٰلِكَ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ خِفَّةً وَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْ لَا يَتَأَخَّرَ فَقَالَ أَجْلِسَانِي إِلَى جَنْبِهِ فَأَجْلَسَاهُ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيثَهَا فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی عبید اللہ بن عبد اللہ سے کہا گیا مین حضرت عائشہ کی پس کہا مینی کیا نہین حدیث کرتین تم مجکو حال بیماری رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیسی کی نماز کو تشریف لاتی تہی کہا حضرت عائشہ نی کہ ہان بہت بیمار ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا نماز پڑہ لی لوگون نے پس کہا ہمنی کہ نہین یا رسول اللہ وہ نماز کی انتظار کرتی ہین تمہارا پس فرمایا کہ رکہو میری لیی پانی لگن مین کہا حضرت عائشہ نی پس کہا ہمنے پہر نہائی حضرت پس ارادہ کیا کہ کہڑی ہون پس بیہوش ہوئی حضرت پہر ہوشیار ہوئی پس فرمایا کیا نماز پڑہ لی لوگون نی کہا ہمنی نہین تمہاری منتظر ہین یا رسول خدا کی پس فرمایا رکہو میری لیی پانی لگن مین کہا حضرت عائشہ نی پس بیٹھی پہر نہائی پہر ارادہ کیا کہ کہڑی ہون پس بیہوش ہوئی حضرت پہر ہوشیار ہوئی پس فرمایا کیا نماز پڑہ چکی لوگ کہا ہمنی نہین وہ منتظر ہین آپکی یا رسول اللہ فرمایا رکہو میری لیی پانی لگن مین پس بیٹھی پہر نہائی پہر ارادہ کیا کہ کہڑی ہون پس بیہوش ہوئی حضرت پہر ہوشیار ہوئی پس فرمایا کیا نماز پڑہ چکی لوگ کہا ہمنی نہین وہ منتظر ہین آپکی یا رسول اللہ اور لوگ ٹہری ہوئی تہی مسجد مین منتظر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز عشاء کی لیی پس بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کسیکو طرف ابوبکر صدیق کی ساتہہ اس مضمون کی کہ نماز پڑہا وین لوگونکو پس آیا اونکی پاس پیغام پہنچانیوالا یعنی بلال پس کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین تمکو یہہ کہ نماز پڑہاؤ لوگونکو پس کہا ابوبکر نے اور تہی وہ مرد نرم دل ای عمر نماز پڑہاؤ تم لوگونکو یعنی مین متحمل حضرتکی جگہہ کہڑی رہنیکا نہین ہون تم پڑہاؤ پس کہا واسطی اونکی عمر نی تم ہین لائق تر ہو ساتہہ اسکی پس نماز پڑہائی ابوبکر نی ان دنونمین یعنی ایام مرض مین کہ سترہ نمازین پڑہائین پہر تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پائی مزاج اپنی مین تخفیف اور نکلی حضرت نماز ظہر کی لیی تکیہ کیی ہوئی درمیان دو شخصون کی کہ ایک ان دونونمین سی تہی عباس اور ابوبکر نماز پڑہاتی تہی لوگونکو پس جب دیکہا حضرتکو ابوبکر نی ارادہ کیا کہ پیچہی ہٹین پس اشارہ کی طرف اونکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ پیچہی نہ ہٹین پس فرمایا اون دونون شخصون کو بٹہا دو مجکو طرف پہلو انکی پس بٹہا دیا انکو طرف پہلو ابوبکر کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی ہوئی تہی اور کہا عبید اللہ نی کہ راوی اس حدیث کا ہی پس گیا مین عبد اللہ ابن عباس کے پاس پس کہا مینی واسطی اونکی کیا نہ بیان کرون مین روبرو تمہاری وہ حدیث کہ بیان کی مجہسے عائشہ نی بیماری رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی سی کہا ابن عباس نے کہ ہان بیان کرو پس بیان کی مینے روبرو انکے حدیث عائشہ کی پس نہ انکار کیا ابن عباس نے اوسمین سے کچہہ سوائے اسکی کہ اونہون نی کہا کیا نام بیان کیا ہی عائشہ نی واسطی تیری اوس شخص کا کہ تہی ساتہہ عباس کی کہا مینی نہین کہا ابن عباس نے کہ وہ علی تہی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** حضرت عائشہ نی دوسری طرف کی آدمی کا نام جو نہ لیا تو

سبب یہہ تہا کہ ایسے شخص متعین نہ تہا مثل عباس کی ایک طرف میں بلکہ نوبت بنوبت بدلتے جاتی تہی کبہی حضرت علی کبہی اسامہ یا فضل بن عباس آ کی لیکن اور روایت میں یا ہی کہ کہا عائشہ نی کہ دوسری طرف ایک آدمی تہا اور ابن عباس نی تمام کا شامل ہو سبہونکو لطریق احتمال کی واللہ اعلم ۱ ح ؛ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ مَنْ اَدْرَكَ الرَّکْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ السَّجْدَةَ وَمَنْ فَاتَتْهُ قِرَاءَةُ اُمِّ الْقُرْاٰنِ فَقَدْ فَاتَهٗ خَیْرٌ کَثِیْرٌ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق وہ تہی کہتی کہ جس شخص نے پایا رکوع پس تحقیق پائی رکعت اور جسکی رہ گئی پڑہنی سورہ فاتحہ پس تحقیق رہ گیا اوس سے ثواب بہت روایت کی یہہ مالک نے **ف** یعنی جسنی سورہ فاتحہ نماز میں پڑہی اور اور سورہ پڑہی تو بہت ثواب اوس سے رہگیا پس ثواب اسکی نماز کا ناقص ہی اور ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ پڑہنا سورہ فاتحہ کا نماز میں فرض نہیں ؛ ع ح ؛

وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ الَّذِیْ یَرْفَعُ رَاْسَهٗ وَیَخْفِضُهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ فَاِنَّمَا نَاصِیَتُهٗ بِیَدِ الشَّیْطٰنِ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی اونہیں سے یہہ کہ کہا جو شخص کہ اوٹہاوی سر اپنی کو اور جہکاوی اوسکو یعنی رکوع و سجود میں پہلے امام کی پس سوای اسکی نہیں کہ پیشانی اوسکی بیچ ہاتہ شیطان کی ہی روایت کی یہہ مالک نے

بَابُ مَنْ صَلّٰی صَلٰوةً مَرَّتَیْنِ

باب ہی بیچ بیان حال اوس شخص کے کہ نماز پڑہی دو بار یعنی حقیقۃً یا صورۃً

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ جَابِرٍ قَالَ کَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ یُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یَاْتِیْ قَوْمَهٗ فَیُصَلِّیْ بِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی معاذ بن جبل نماز پڑہتی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر آتی اپنی قوم پس پس نماز پڑہاتی اونکو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی سنت عشار کی یا نفل حضرت کی ساتہہ پڑہیاتی تا فضیلت حاصل کریں اونکی ساتہہ کی نماز کی اور اونکی مسجد میں پڑہنی کی اور سکہلیں ادب اونسی پہر اپنی قوم میں اونکو فرض اپنی پڑہتی ؛ ع ؛ وَعَنْهُ قَالَ کَانَ مُعَاذٌ یُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی قَوْمِهٖ فَیُصَلِّیْ بِهِمُ الْعِشَاءَ وَهِیَ لَهٗ نَافِلَةٌ رَوَاهُ اور روایت ہی اونہیں سے کہ کہا تہی معاذ نماز پڑہتی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عشار کی پہر پہرتی طرف قوم اپنی کی پہر نماز پڑہاتی اونکو عشار کی اور وہ واسطی اونکی نفل ہوتی روایت کی یہہ **ف** نماز پڑہتی تہی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عشار کی یعنی وہ عشار کہ پڑہتی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم برابر ہی کہ نیت کرتی تہی معاذ اوسمیں سنت عشار یا نفل کی پہر پہرتی اپنی قوم کی طرف پس پڑہتی ساتہہ اونکی فرض عشار کی اور وہ یعنی نماز دوبارہ پڑہی ساتہہ جماعت کے نفل اور فرض یا پہلی نماز اوسکی لیی نافلہ ہوتی یعنی باعث زیادتی خیر اور ثواب کے ہوتی اور جنہوں نی کہ معنی یہہ کہی ہیں کہ وہ یعنی عشار دوسری بار کی اوسکی لیی نافلہ ہوتی تہی اور اوسکی قوم کی لیی فرض عشار کی ہوتی تہی اونکو سند لانی چاہیی معاذ سی کہ اونسی یہہ بات ہمنی سنی ہی اسلیی کہ نہیں معلوم ہو سکتا یہہ بغیر کہنی اونکی کے کیونکہ نیت دل سی ہوتی تہی چنانچہ ابن ہمام نی ذکر کیا ہی کہ نیت کرنی زبان سی بدعت ہی نہیں وارد ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور نہ صحابہ سی اور باوجود اسکی یہہ زیادتی یعنی وہی لہ نافلۃ نہیں ہے روایت صحیحہ میں چنانچہ بعضوں نی لکہا ہی کہ یہہ زیادتی کلام شافعی سی ہی بنا بر اجتہاد اونکی اور کتاب مشکوۃ میں یہاں سفیدی چہوٹی ہوئی ہی پس معلوم ہوا کہ مولف نی بیچ کسی طریق کی سنن سی یہہ لفظ نہیں پایا اور تورپشتی نی کہا کہ علمار حدیث نی کہا ہی کہ قول وہی لہ نافلۃ غیر محفوظ ہی حدیث جابر میں ع ح ؛ یہہ خلاصہ اونکی شرحوں میں سی لکہا ہی جو مفصل دیکہا چاہی وہاں دیکہی اور نفل پڑہتی والی کی پیچہی فرض پڑہنی درست ہیں یا نہیں اسمیں جو اختلاف کیا ہی اماموں نی باب القراءۃ فی الصلوۃ کی پہلی فصل میں بیچ حدیث جابر کی مفصل مذکور ہو چکا ہی

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ یَزِیْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهٗ فَصَلَّیْتُ مَعَهٗ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِیْ مَسْجِدِ الْخَیْفِ فَلَمَّا

قَضٰى صَلٰوتَهٗ وَانْحَرَفَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِىْ اٰخِرِ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهٗ قَالَ عَلَىَّ بِهِمَا فَجِئَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِىْ رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا اِذَا صَلَّيْتُمَا فِىْ رِحَالِكُمَا ثُمَّ اَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَاِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِىُّ اور روایت ہی یزید بن اسود سی کہا کہ حاضر ہوا مین ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ حج اونکی یعنی حجۃ الوداع مین پس نماز پڑہی مینی ساتہہ اونکی نماز صبح کی مسجد خیف مین پس جب پڑہ چکی نماز اپنی اور پہرے نماز سی پس ناگہان آنحضرت نی دیکہا دو شخصون کو بیٹہی ہوئی آخر قوم مین کہ نماز پڑہی تہی اونہون نی ساتہہ حضرت کی فرمایا کہ لی آؤ ان دونونکو میری پاس پس لائی گئی وہ دونون کہ کانپتا تہا گوشت مونڈہون اونکا یعنی حضرت کی ہیبت سی پس فرمایا کس چیز نی باز رکہا تمکو نماز پڑہنی سی ہمارے ساتہہ پس کہا اونہون نی یا رسول اللہ تحقیق تہی ہم نماز پڑہ چکی بیچ مکانون اپنے کی فرمایا پس نکرو تم ایسا جسوقت کہ پڑہ چکو تم نماز اپنی مکانون مین پہر آؤ تم مسجد مین کہ اوسمین جماعت ہوتی ہو پس نماز پڑہو ساتہہ نمازیون کے پس تحقیق یہہ نماز تمہاری لیے نفل ہی روایت کی یہہ ترمذی و ابوداود اور نسائی نی **ف** یعنی یہہ جو نماز جماعت سے پڑہی نفل ہوگی خواہ پہلے نماز جماعت سے پڑہی ہو یا بغیر جماعت کی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسرے عَنْ بُسْرِ بْنِ مِحْجَنٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ فِىْ مَجْلِسٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُذِّنَ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى وَرَجَعَ وَمِحْجَنٌ فِىْ مَجْلِسِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّىَ مَعَ النَّاسِ اَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُّسْلِمٍ فَقَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰكِنِّىْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِىْ اَهْلِىْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتَ الْمَسْجِدَ وَكُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِىُّ روایت ہی بسر بن محجن سے اونے نقل کی اپنی باپ سے کہ تحقیق وہ تہی ایک مجلس مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اذان دے گئی نماز کی لیے پس کہڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہر نماز پڑہی اور پہرے اور محجن بیٹہی ہوئی تہی جگہہ اپنی مین پس فرمایا واسطی اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کس چیز نی منع کیا تجکو یہہ کہ نماز پڑہی تو ساتہہ لوگون کی کیا نہین تو مرد مسلمان پس کہا کہ ہان ہون مین مسلمان یا رسول اللہ و لیکن تہا مین کہ تحقیق نماز پڑہی تہی مینی بیچ اہل اپنی کی پس فرمایا واسطی اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت آوی تو مسجد مین اور نماز پڑہ چکا ہو یعنی اپنی گہر مین پہر قائم کیجاوی نماز پس نماز پڑہ ساتہہ لوگون کی اگرچہ تو نماز پڑہ چکا ہو روایت کی یہہ مالک اور نسائی نی

وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِىَّ قَالَ يُصَلِّىْ اَحَدُنَا فِىْ مَنْزِلِهِ الصَّلٰوةَ ثُمَّ يَاْتِى الْمَسْجِدَ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَاُصَلِّىْ مَعَهُمْ فَاَجِدُ فِىْ نَفْسِىْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَبُوْ اَيُّوْبَ سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذٰلِكَ لَهٗ سَهْمُ جَمْعٍ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ایک شخص سے کہ وہ قبیلہ اسد بن خزیمہ مین سے تہا پہر اونی پوچہا ابو ایوب انصاری سی کہا کہ پڑہتا ہی ایک ہمارا یعنی مین بیچ گہر اپنی کی نماز پہر آتا ہی مسجد مین اور پڑہی جاتی ہی نماز پس کیا پڑہون مین نماز ساتہہ اونکی پس پاتا ہون مین دل اپنی مین ایک چیز اس سے یعنی خدشہ اور شبہ دلمین پاتا ہون دوبارہ نماز پڑہنی سی کہ آیا بہتر ہی میرے لیے یا برا پس کہا ابو ایوب نے پوچہا ہمنی یہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا پس یہہ واسطی اوسکی نصیبہ ہی جماعت کا روایت کی یہہ مالک اور ابو داود نی **ف** یعنی دوبارہ پڑہنی سی ثواب و فضیلت جماعت کی پاتا ہی اس سی دلمین شبہ نلاوی

وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِى الصَّلٰوةِ

فجلست ولم ادخل معهم في الصلوة فلما انصرف رسول الله صلى الله عليه وسلم رأني جالسا فقال الم تسلم
يا يزيد قلت بلى يا رسول الله قد اسلمت قال وما منعك ان تدخل مع الناس في صلاتهم
قال اني كنت قد صليت في منزلي احسب ان قد صليتم فقال اذا جئت الصلوة فوجدت
الناس فصل معهم وان كنت قد صليت تكن لك نافلة وهذه مكتوبة رواه ابو داود

اور روایت ہی یزید بن عامر سی کہ آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور وہ نماز مین تہی پس بیٹہا مین اور نہ داخل ہوا مین ساتہہ اونکی نماز مین پس جبکہ پہرے نماز پڑہ کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکہا مجکو بیٹہی ہوئی پس فرمایا کیا نہین تو مسلمان ہے ای یزید کہ نماز نہ پڑہی تو نی کہا مین ہان یا رسول اللہ تحقیق مین مسلمان ہون فرمایا اور کس چیز نی منع کیا تجکو یہہ کہ داخل ہو تو ساتہہ لوگون کی نماز اونکی مین کہا تحقیق تہا مین نماز پڑہ چکا گہر اپنی مین اور گمان کیا مینی یہہ کہ تحقیق نماز پڑہ چکی ہو تم پس فرمایا جسوقت کہ آوی تو نماز کو پس پاوی تو لوگون کو یعنی نماز پڑہتی پس نماز پڑہ ساتہہ اونکی اگرچہ تحقیق پڑہ چکا ہو ہوگی یہہ نماز یعنی دوبارہ کی واسطی تیری نفل اور وہ پہلی فرض روایت کی یہہ ابوداود نی وعن ابن عمر ان رجلا سأله فقال اني اصلي في بيتي ثم ادرك الصلوة في المسجد مع الامام افاصلي معه قال له نعم قال الرجل ايتهما اجعل صلاتي قال ابن عمر وذلك اليك انما ذلك الى الله عز وجل يجعل ايتهما شاء رواه مالك اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ ایک شخص نی پوچہا اونسی پس کہا تحقیق مین نماز پڑہتا ہون بیچ گہر اپنی کی پہر پاتا ہون مین نماز کو مسجد مین ساتہہ امام کی کیا پس نماز پڑہون مین ساتہہ اوسکی کہا اوسکو ہان کہا اوس شخص نی کونسی نماز اپنی یعنی فرض نماز کونسی ٹہراؤن اولی یا آخر کی کہا ابن عمر نی اور یہہ طرف تیری ہی یعنی یہہ مقرر کرنا تیری سپرد نہین ہے سوا اسکی نہین یہہ سپرد طرف اللہ کی ہی کہ عزت والا اور بزرگی والا ٹہرا دی اون دونون مین سی جسکو چاہی نماز تیری روایت کی یہہ مالک نی ف سمہو ...ید ہی اوسکی جو بعضی شافعیہ نے اختیار کیا ہی اور جو اختیا کیا ہی غزالی نی کہ فرض ایک ہے اون دونون سے غیر مقرر لیکن اکثر حدیثون سی صریح معلوم ہوتا ہی کہ اول فرض ہوتی ہی اور دوسرے نفل موافق قیاس کی بہی ہی اسلیے کہ بری الذمہ ہوتا ہی ساتہہ ادای اول کی پس فرض ہوئی واللہ اعلم ح وعن سليمان مولى ميمونة قال اتينا ابن عمر على البلاط وهم يصلون فقلت الا تصلي معهم قال قد صليت واني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تصلوا صلوة في يوم مرتين رواه احمد وابو داود والنسائي اور روایت ہی سلیمان مولی میمونہ کیسی کہا آئی ہم ابن عمر کی پاس بلاط مین اور لوگ نماز پڑہتی تہی پس کہا مینی ابن عمر سی کیا نہین نماز پڑہتی تم ساتہہ اونکی کہا ابن عمر نی کہ تحقیق نماز پڑہ چکا ہون مین اور تحقیق مینی سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہ پڑہو تم نماز ایک دن مین یعنی ایک وقت مین دوبار روایت کی یہہ احمد اور ابوداود اور نسائی نی ف بلاط نام ایک جگہہ کا ہی مدینہ مطہرہ مین کہ امیر المومنین حضرت عمر نی مسجد سے باہر بنائی تہی لوگون کی لیے ذکر یا مین و باتین کرنی منظور ہون وہان بیٹہہ کر کرین تا مسجد مین کلام دنیا نکیا جاوی اور نماز پڑہ چکا ہونگا شاید ابن عمر نماز جماعت سی پڑہ چکی ہونگی یا وقت صبح کا ہوگا یا عصر یا مغرب کا کہ انمین نماز دوبارہ نہین پڑہنے چاہیی اسلیے یہہ فرمایا اور یہہ حدیث ظاہر مین مخالف ہی پہلی حدیثون ... دلالت کرتی ہین دوبارہ نماز پڑہنی پر تطبیق ان حدیثون مین یہہ ہے کہ یہہ حدیث اوس شخص کے حق مین ہے کہ پہلی جماعت سی پڑہ چکا ہو اور پہلی حدیثین اوسکی حق مین ہین کہ تنہا پڑہی تہا جیسا کہ مذہب حنفیہ ہی یا اس سی یہہ مراد ہی کہ بطریق فرضیت کی دوبارہ نہ پڑہو یعنی اگر دوسری نفل جانکر

پڑہو مضائقہ نہیں تنبیہ اکثر حدیثیں عام ہیں سب نمازوں میں یعنی ہر نماز کا یہی حکم معلوم ہوتا ہی کہ اگر نماز پڑہ آیا ہو اور جماعت کہڑی ہو تو شریک ہو جاوی لیکن مجتہدون نی نظر کی ہی اور حدیثوں پر کہ جنمین بعضی اوقات نماز پڑہنی مکروہ فرمائی ہی بنظر اونکی اونہوں نے بعضی نمازونکو خاص کر لیا ہی کہ اس نماز کو دوبارہ پڑہی اور اسکو نہ پڑہی چنانچہ حدیث آیندہ میں بہی تخصیص ہے ؛ع ؛ ح ؛ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ اَوِ الصُّبْحَ ثُمَّ اَدْرَكَهُمَا مَعَ الْاِمَامِ فَلَا يُعِدْ لَهُمَا رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے نافع سی کہ کہا تحقیق عبداللہ بن عمر تہی کہتی کہ جسنی نماز پڑہی مغرب کی یا صبح کی پہر پایا اون دونوں کو ساتہہ امام کی پس پہر نہ پڑہی اون دونوں کو روایت کی یہہ مالک نی ف یہہ موید ہی مذہب امام مالک کی کہ اونکی ان دو نمازونکا اعادہ نہیں اور ہماری نزدیک عصر کا بہی یہی حکم ہی اور شافعی کی نزدیک اعادہ سب نمازون کا جائز ہی اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ پہلی نماز جماعت سے نہ پڑہی ہو یعنی اوسکا یہہ حکم ہے اور اگر جماعت سے پڑہ چکا ہوگا بطریق اولیٰ اعادہ نکرنا چاہئی ؛ ح ؛

بَابُ السُّنَنِ وَفَضَائِلِهَا

باب ہے بیچ بیان سنتوں کی اور فضیلتوں یعنی بزرگیوں اونکی ف یعنے وہ نمازیں کہ فرضوں کی ساتہہ پڑہی جاتی ہیں قبل یا بعد اور وہ دو قسم پر ہیں ایک تو رواتب یعنے جنپر حضرت نی مداومت کی اور دوسری غیر رواتب یعنی جنپر مداومت نکی مثل سنتوں عصر کی اور جاننا چاہیی کہ سنت اور نفل اور تطوع اور مندوب اور مستحب اور مرغب فیہ اور حسن یہہ سب الفاظ مترادف ہیں معنی انکی ایک ہے ہیں معنی انکی یہہ ہیں کہ ترجیح دی شارع نی انکی کرنکو نکرنی پر اگرچہ ہیں بعض سنتیں موکد تر بعض سے ؛ ع ؛

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى فِيْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ مُسْلِمٍ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّيْ لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيْضَةٍ اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَوْ اِلَّا بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ روایت ہی ام حبیبہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو پڑہی دن اور رات میں بارہ رکعتیں بنایا جاتا ہی واسطی اوسکی گہر بہشت میں چار رکعت پہلی ظہر کی اور دو رکعت پیچہی اوسکی اور دو رکعت پیچہی مغرب کے اور دو رکعت پیچہی عشا کی اور دو رکعت پہلی نماز فجر کی روایت کی یہہ ترمذی نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یہہ ہے کہ ام حبیبہ نی کہا سنا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہیں کوئی بندہ مسلمان کہ نماز پڑہتا ہی واسطی اللہ کی ہر دن میں بارہ رکعت نفل سوای فرض کی مگر کہ بناتا ہی اللہ واسطی اوسکی ایک گہر بہشت میں یا فرمایا مگر بنایا جاتا ہی واسطی اوسکی ایک گہر بہشت میں ف یہہ سب سنتیں موکدہ ہیں اور سنتیں فجر کی سب سے زیادہ موکد ہیں حتی کہ حسن بصری اور بعض حنفیہ نی اونکو واجب کہا ہی اور حسن نے مغرب کے بہی دو رکعتوں کو واجب کہا ہی لیکن اس حدیث سی رد کیا ہی اونکی قول کو کہ واجب نہیں بلکہ سنت ہیں ؛ع ؛ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهٖ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِيْ بَيْتِهٖ قَالَ وَحَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سی کہ کہا نماز پڑہی میں نی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں پہلی ظہر کی اور دو رکعتیں پیچہی اوسکی اور دو رکعتیں پیچہی مغرب کے بیچ گہر حضرت کی یعنی حضرت حفصہ کی حجرہ میں کہ بہن ابن عمر کی تہیں اور دو رکعتیں پیچہی عشا کے

جب کہ اوجالا ہوتا نہین ذکر کیا اسکو بخاری مسلم نے نماز پڑھتی دو رکعتین ہلکی جسوقت کہ نکلتی فجر روایت کی ہے ابن عمر نے اور حدیث کی مجکو حفصہ نے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھی نماز پڑھتی دو رکعتین ہلکی جسوقت کہ نکلتی فجر روایت

کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** تنبیہ نہین منافی ہی جمع کی ساتھہ اس توجیہ کی حاصل ہو جاتی ہی تطبیق اس حدیث مین اور اس حدیث کہ روایت کی گئی ہے

کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہین چہوڑتی تہی چار رکعتین ظہر کی پہلی یہہ لکہا ہی ملا علی قاری نے اور حضرت شیخ رح نے لکہا ہی کہ یہہ حدیث

سند شافعی کی ہی کہ اونکی نزدیک سنت ظہر کی دو رکعتین ہین اور ہماری نزدیک چار رکعتین ہین اور اوسمین بہی حدیثین آئی ہین حضرت علی

اور عائشہ اور ام حبیبہ سی اور ترمذی نے کہا کہ اسپر عمل ہی اکثر اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم سی اور یہی قول ہی سفیان

ثوری اور ابن المبارک اور اسحٰق کا اور شافعی اور احمد سی بہی چار رکعتین آئی ہین و لیکن ساتہہ دو سلام کی اور شاید کہ حضرت گہر مین چار رکعتین

پڑہتی ہونگی ازواج مطہرات نی دیکہکر وہ روایت کین اور جب مسجد مین آئی دو رکعت تحیۃ المسجد پڑہتی اوسکو ابن عمر نی سنت ظہر کی

گمان کی اور اس لیکہ ابن عمر صبح کو حاضر نہوتی تہی اوسوقت کی سنتین پڑہنی حضرت حفصہ سی سنکر روایت کین **وَعَنْهُ** قَالَ كَانَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی اونہین سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین نماز پڑہتی پیچہی جمعہ کی یعنی پیچہہ یہان تک کہ پہرتی یعنی طرف گہر اپنی کی پس

پڑہتی دو رکعتین گہر اپنی مین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا ابن ملک نی مراد ہی اس سی سنت جمعہ کی عمل شافعیہ کا

اسی پر ہی بسبب ایک قول کی سنت جمعہ کی مانند ظہر کی ہی اور گہر مین پڑہتی تہی اسلیے کہ نوافل گہر مین پڑہنی افضل ہین اور اور حدیثون

مین آیا ہی کہ حضرت پڑہتی تہی پہلی جمعہ کی چار رکعت اور بعد اوسکی چار اور ایک روایت مین بعد جمعہ کی چہہ بہی آئی ہین چنانچہ ابو یوسف

کی نزدیک یہہ ہی شرع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهٖ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ

وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ

يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيْهِنَّ الْوِتْرُ وَكَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا وَكَانَ إِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ

وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ إِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ وَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى

رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَزَادَ أَبُوْ دَاوُدَ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ

صَلٰوةَ الْفَجْرِ اور روایت ہی عبد اللہ بن شقیق سی کہ کہا پوچہا مینی حضرت عائشہ سی احوال نماز رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کا نفلون اونکی سی پس کہا حضرت عائشہ نی تہی حضرت نماز پڑہتی میری گہر مین پہلی ظہر کی چار رکعتین پہر نکلتی پس نماز پڑہتی ساتہہ لوگون کی

یعنی فرض ظہر کی پہر داخل ہوتی یعنی گہر مین پس نماز پڑہتی دو رکعتین اور تہی نماز پڑہتی ساتہہ لوگون کی نماز مغرب کی پہر داخل ہوتی یعنی اپنی گہر مین

پہر نماز پڑہتی دو رکعتین پہر نماز پڑہتی ساتہہ لوگون کی عشا کی اور داخل ہوتی گہر میرے مین پس نماز پڑہتی دو رکعتین اور تہی نماز پڑہتی رات کو

یعنی کبہی نو رکعت اونمین وتر بہی ہوتی اور تہی نماز پڑہتی رات کو دیر تک کہڑی اور رات کو دیر تک بیٹہی اور تہی جسوقت کہ پڑہتی کہڑی ہو کر رکوع

کرتی اور سجدہ کرتی اوسی حالت سی کہ کہڑی ہوتی اور تہی جسوقت کہ پڑہتی بیٹہہ کر رکوع کرتی اور سجدہ کرتی بیٹہی اور جسوقت کہ نمودار ہوتی

فجر پڑہتی دو رکعت روایت کی یہہ مسلم نی اور زیادہ کیا ابو داود نی پہر نکلتی پس پڑہتی ساتہہ لوگون کی نماز فجر کی **ف** اسمین دلیل

ہے اسپر کہ سنتین گہر مین پڑہنی مستحب ہین اور اونمین وتر بہی ہوتی یعنی ایک رکعت یا تین رکعت اور حضرت کی نماز شب مین روایتین مختلف

الی مین چهه بهی اور آتهه بهی اور نو بهی اور دس ہے اور گیاره بهی اور تیره بهی که کبهی کتنی پڑہتی کبهی کتنی اور رکوع کرتی اور سجده کرتی اوسی حالت سے که کهڑی ہوتی یعنی انتقال کرتی تهی رکوع و سجود مین حالت قیام سی یہه که رکوع و سجود مین بیٹهه کر کرتی تهی اور جب بیٹهه کر پڑہتی رکوع و سجود بهی اوسی حالت مین کرتی اور اس صورت مین رکوع و سجود کهڑی ہو کر بهی کرنا آیا ہی یعنی قراءة پڑہتی بیٹهه کر پهر کهڑی ہوتی اور تهوڑی سی قراءة پڑہتی پهر رکوع و سجود کرتی پس تین طرح پر تهی نماز حضرت کی یا تمام کهڑی یا تمام بیٹهی یا قراءة بیٹهه کر پڑہتی بعد ازان کهڑی ہوتی اور رکوع و سجود کرتی اور اسطرح نه تهی که قراءة کهڑی ہو کر پڑہین اور پهر بیٹهه کر رکوع و سجود کرین نج ہ ع ؛ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ تَعَاهُدًا مِنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت عائشه سی که کہا نه تهی نبی صلی الله علیه وسلم کسی چیز پر نفلون سی بہت محافظة اور مداومت کرتی جیسیکه محافظت کرتی دو رکعتون سنت فجر پر روایت کی یہه بخاری اور مسلم نے ف یعنی سنتین فجر کی سب سے زیاده موکد تهین که سفر او حضر مین انکو حضرت نه چہوڑتی اور فقه کی کتابون مین لکها ہی که بغیر عذر کی انکو بیٹهه کر پڑہنا درست نہین ہ ح ؛ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اونہین سی که کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی دو رکعتین سنت فجر کی بہتر ہین دنیا سی اور اوس چیز سی که دنیا مین ہے روایت کی یہه مسلم نی ف یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین اگر الله کی راه مین خرچ کری او سے یہه افضل ہین اور جو چیز دنیا کی که اوسمین بخل کری اور راه دین مین خرچ نکری اوسمین چاہین کہان ہے که او سے انکو بہتر کہین اور لکہا ہی علما نی که سب سے زیاده موکد سنتین فجر کی ہین اور بعد انکی سنتین مغرب کے اور بعد انکی سنتین ظہر کی بعد کی اور بعد انکی سنتین عشا کی اور بعد ان سبہونکی سنتین ظہر کی پہلے کے ہ ح ؛ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد الله بن مغفل سی که کہا فرمایا نبی صلی الله علیه وسلم نی نماز پڑہو پہلی فرض مغرب کے یعنی دو رکعتین فرمایا تیسرے بار مین جو شخص که چاہی واسطی مکروه جاننی اس باتکی که ٹہیراوین انکو لوگ سنت روایت کی یہه بخاری اور مسلم نی ف یعنی تین بار حضرت نی فرمایا که نماز پڑہو پہلی فرض مغرب کی دو رکعتین اور تیسرے بار مین یہه بهی فرمایا که جو چاہی پڑہی یہه اس لیی فرمایا که لوگ انکو سنت موکده نه ٹہرالین نہایت یہه که مستحب ہین اور اکثر فقہا منع کرتی ہین انکو چنانچه تحقیق اسکی بیچ باب فضائل اذان کی گذر چکی ہی اور فصل تیسری اس باب کے مین بهی مذکور ہو گی انشاء الله تعالی ہ ح ؛ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي اُخْرٰى لَهُ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا اور روایت ہی ابی ہریره سے که کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی جو شخص که ہو تم مین سے نماز پڑہنی والا بعد جمعه کی پس چاہیے که پڑہی چار رکعت روایت کی یہه مسلم نی اور بیچ اور روایت مسلم کی یہه ہے که فرمایا جسوقت که نماز پڑہی ایک تمہارا جمعه کے پس چاہیے که پڑہی بعد اوسکی چار رکعت

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَافَظَ عَلٰى اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ام حبیبه سے که کہا سنا مینی رسول خدا صلی الله علیه وسلم سی که فرماتی تهی جو شخص که محافظت کری یعنی مداومت کری اوپر چار رکعتون کی پہلی ظہر کی اور چار پیچهی ظہر کی حرام کرتا ہی اوسکو الله آگ پر یعنی مطلق یا ہمیشه نہین آگ مین

رَكْعَتَيْنِ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ

روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ اذا کری چار رکعت ظہر کی بعد
کی کو ساتہہ دو سلام کی اور کلام اسمین ہی کہ یہہ چار رکعتین سنتون کی دو رکعتون سمیت ہین یا سوای انکی ظاہر ہے کہ یہہ چار سوای اون دو کے
ہین کذا ذکر الشیخ اور ملا علی قاری نی لکہا ہی کہ دو رکعت انمین سے موکد ہین اور دو مستحب اور یہہ ہی کہ پڑہی جاوین ساتہہ دو سلامون کے ح **وعن**
اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ لَيْسَ فِيْهِنَّ تَسْلِيْمٌ تُفْتَحُ لَهُنَّ
اَبْوَابُ السَّمَاءِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ایوب انصاری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
چار رکعتین پہلے ظہر کی کہ نہین درمیان انکی سلام پہیرنا یعنی افضل یہہ ہی کہ اخیر ہی کو سلام پہیری درمیان مین نہ پہیری کہولی جاتی ہین اونکی لیے
دروازی آسمان کی روایت کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی قبول ہوتی ہین جناب باری مین اور نازل ہوتی ہین بسبب اونکی انوار رحمت
کے اور اسمین بہی اختلاف ہی کہ یہہ چار رکعتین سنتین راتبہ ظہر کی ہین یا سوای اونکی کہ پہلی فرض کی پڑہی جاتی ہین جنکو نماز فی الزوال کہتی ہین اور مختار
یہہ ہے کہ یہہ غیر راتب کی ہین یعنی فی الزوال شرح **وعن** عَبْدِ اللهِ بْنِ سَائِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصَلِّيْ اَرْبَعًا بَعْدَ اَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ اِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ فَاُحِبُّ اَنْ يَصْعَدَ
لِيْ فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن سائب سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
پڑہتی چار رکعت پیچہی ڈہلنی آفتاب کی پہلی ظہر سی یعنی نماز فی الزوال اور فرمائی تحقیق یہہ وقت ہی کہ کہولی جاتی ہین اسمین دروازی آسمان
کے یعنی واسطے چڑہنی اعمال صالحین کے پس دوست رکہتا ہون مین یہہ کہ چڑہی واسطے میرے اوسمین عمل نیک روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** اس حدیث
سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ ساعت قبولیت کی ہی جو عمل نیک اسوقت مین کری مقبول ہی اور نماز افضل ہی اعمال مین پس پڑہنا اوسکا افضل ہوگا
ح **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللهُ امْرَأً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ
التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رحمت کری اللہ اوس شخص کو کہ پڑہی پہلی عصر کی چار رکعت
روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نی **ف** لفظ رحم اللہ مین اشارہ ہی اوپر مستحب ہونی اس نماز کی ح **وعن** عَلِيٍّ قَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَمَنْ
تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی پہلی عصر چار رکعتین فرق کرتی
درمیان اونکی ساتہہ سلام کرنیکی اوپر فرشتون مقربین کی اور اونکی کہ تابع اونکی ہین یعنی دین مین مسلمانون مین سی اور ایمان والون مین سے **ف**
مراد تسلیم سی یہان التحیات پڑہنی ہی کہ دو رکعتونکی بعد التحیات پڑہتی اور چار رکعت کی بعد سلام پہیرتی ح **وعنه** قَالَ كَانَ رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی اونہین سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نماز پڑہتی پہلی نماز عصر کی دو رکعتین روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** عصر کی سنتو نمین دو روایتین آئی ہین دو کی بہی اور چار کی بہی پس مصلی
کو اختیار ہی چاہی دو پڑہی چاہی چار لیکن چار افضل ہین ح **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيْمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَهٗ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ خَثْعَمٍ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ
بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ وَضَعَّفَهٗ جِدًّا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو پڑہی پیچہی مغرب کے

چہہ رکعتین کہ نہ بولی درمیان انکی ساتہہ کلام بد کی برابر کیجاتی ہین واسطی اوسکی ساتہہ عبادت بارہ برس کی روایت کی یہہ ترمذی نی اور
کہا یہہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتی ہم اسکو مگر حدیث عمر بن ابی خثعم کیسی اور سنا مینی محمد بن اسمعیل بخاری کو کہتی تہی کہ عمر بن ابی خثعم منکر الحدیث
ہے اور ضعیف کیا بخاری نی اسکو بہت **ف** اسکو لوگ صلوۃ الاوابین کہتی ہین یہہ نام اسکا ابن عباس سے منقول ہی اور حدیث سی یہہ سمجہا
جاتا ہی کہ دو رکعتین سنت معمولی کی بہی داخل چہہ مین ہین اور اسیطرح جو بیس رکعتین حدیث آیندہ مین منقول ہین اونمین بہی دو داخل
ہین کہا یہہ طیبی نی پس چاہیے دو نو سنتین علیحدہ اور باقی مین اختیار ہی چاہی چار اکہٹی پڑہی چاہی دو دو اور اس حدیث کو اگرچہ ترمذی وغیرہ
نی ضعیف کہا ہی لیکن فضائل اعمال مین عمل کرنا حدیث ضعیف پر جائز ہی اور اسکو ابن خزیمہ نی بہی اپنی صحیح مین روایت کیا ہی اور ابن
ماجہ نی بہی اور کہا میرک نی کہ منقول ہی عمار بن یاسر سی کہ وہ بعد مغرب کی چہہ رکعتین پڑہتے تہی اور کہا اونہون نی کہ دیکہا مینی اپنی پیاری رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وہ پڑہتی تہی بعد مغرب کے چہہ رکعتین اور فرمایا کہ جو کوئی پڑہی بعد مغرب کے چہہ رکعتین بخشی جاتی ہین گناہ اوسکی اگرچہ
ہون مانند جہاگ دریا کی روایت کی یہہ طبرانی نی ؛ ع ؛ اور حضرت مولانا اسحق زاد اللہ شرفا نی فرمایا کہ تحقیق ہمارے یہہ ہے کہ چہہ اور بیس سواے
سنتون موکدہ کی ہین واللہ اعلم **وعن** عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى بعد المغرب
عشرين ركعة بنى الله له بيتا في الجنة رواه الترمذي　اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو پڑہی بعد مغرب کے بیس رکعتین بناتا ہی اللہ اوسکی لیی گہر بہشت مین روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** محدثین نی اس
حدیث کو ضعیف لکہا ہی اور کہا ابن حجر نی کہ اسمین ایک حدیث اور آئی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہی پڑہتی اس نماز کی بیس رکعت اور فرماتی
کہ یہہ نماز اوابین کی ہی پس جسنی پڑہی یہہ مغفرت کی گئی اوسکی اور تہی سلف صالح پڑہتی اوسکو کہا ایک جماعت علما کی نی کہ روایت کی گئین
ہین اس نماز کی چار رکعتین ہے اور دو بہی پس اقل اسکی دو رکعت ہین اور اکثر بیس اور روایت کی گئی ہین اسمین حدیثین بہت ؛ ح ؛ ع ؛
وعنها قالت ما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم العشاء قط فدخل على الا صلى اربع ركعات او ست
ركعات رواه ابو داود　اور روایت ہی اونہین عائشہ سی کہ کہا نہین نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز عشا کی
کبہی پہر آئے ہون نزدیک میری مگر نماز پڑہی چار رکعتین یا چہہ رکعتین روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** چار رکعتین یعنی دو رکعتین موکدہ اور دو مستحب اور او ست
رکعات مین لفظ او کا احتمال رکہتا ہی کہ شک کے لیی ہی یا تنویع کی لیی ہی اور مشہور روایتون مین بعد عشا کی دو رکعتین آئی ہین اور بعضی روایتون
مین چار بہی آئی ہین اور چہہ رکعتین سوا اس حدیث کی نہین آئے ہین واللہ اعلم اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی پہلی عشا کی چار
رکعتین ہوتا ہی گویا کہ تہجد پڑہی اوس رات اور جو کوئی پڑہتا ہی چار رکعت بعد عشا کی ہوتا ہی گویا کہ پڑہین چار رکعتین لیلۃ القدر مین رواہ
سعید بن منصور فی سننہ ؛ ع ؛ ح ؛ وبرہان شرح مواہب الرحمن **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ادبار النجوم الركعتان قبل الفجر وادبار السجود الركعتان بعد المغرب رواه الترمذي
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مراد ساتہہ تسبیح ادبار النجوم کی دو رکعتین فجر کی پہلی کی ہین
یعنی سنتین فجر کی اور مراد ساتہہ تسبیح ادبار السجود کی دو رکعتین مغرب کی بعد کی ہین روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی سورہ طور کے
اخیر مین جو آیا ہی وسبح بحمد ربک حین تقوم ومن اللیل فسبحہ وادبار النجوم یعنی اور پاکی بیان کر ساتہہ تعریف رب اپنے کی جبکہ کہڑا ہووی تو اور کچہ
رات کو پس تعریف کر اوسکی اور وقت پیٹہہ پہیرنی ستارون کی پس فرمایا کہ مراد ادبار النجوم سی یعنی تسبیح کرنی ہی وقت پیٹہہ پہیرنی ستارون کی مراد

سنتین فجر کی ہین اور یہہ جو آیا ہی وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب ومن اللیل فسبحہ وادبار السجود یعنی اور پاکی بیان کر ساتہہ تعریف
پروردگار اپنی کی پہلی نکلنی آفتاب کی اور پہلی ڈوبنی کی اور کچھہ رات کو پس پاکی بیان کر اوسکی اور پیچھی سجود کی پس سجود سی مراد اس آیت مین
فرض مغرب کے ہین اور ادبار السجود سی یعنی تسبیح کرنی سی پیچھی سجود کی سنتین مغرب کی ہین ﴿ح﴾

الفصل الثالث فصل تیسرے

عن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اربع قبل الظهر بعد الزوال تحسب بمثلهن
في صلوة السحر وما من شيء الا وهو يسبح الله تلك الساعة ثم قرأ يتفيؤ ظلاله عن اليمين والشمائل
سجدا لله وهم داخرون رواه الترمذي والبيهقي في شعب الايمان   روایت ہی حضرت
عمر رض سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی الله علیه وسلم کو کہ فرماتی تہی چار رکعتین پہلے ظہر کی پیچھی دوپہر کی یعنی نماز فی الزوال یا سنتین ظہر کی
حساب کیجاتی ہین اور برابر رکہی جاتی ہین یعنی فضیلت اور ثواب مین ساتہہ چار رکعت کی کہ نماز تہجد مین پڑہی جاوین یعنی تہجد کی چار رکعت کا سا
ثواب ہوتا ہی اونکا اور نہین کوئی چیز مگر وہ تسبیح کرتی ہی الله کو اسوقت پہر پڑہے یہہ آیت پہرتی ہین سائی ہر چیز کی داہنی طرف سی اور بائین
طرف سی اور سجدہ کرتی ہوئی واسطی الله کی اور وہ ذلیل ہین روایت کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ﴿ف﴾ حضرت نی اس وقت
رغبت دلانیکی سی نماز پر اور بطور دلیل کی دعوی پر آیت مذکورہ پڑہی اور مراد سجدہ سی تابعداری ہی خواہ بالطبع ہو خواہ باختیار کہ سبب العدل
اوسکی حکم کی ہین اوس بات مین کہ پیدا کیا جسکی لیی ﴿ح﴾ ﴿ع﴾ وعن عائشة قالت ما ترك رسول الله صلى الله عليه
وسلم ركعتين بعد العصر عندي قط متفق عليه وفي رواية للبخاري قالت والذي ذهب به
ما تركهما حتى لقي الله   اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہ کہا نہین چہوڑین رسول خدا صلی الله
علیه وسلم نی دو رکعتین پیچھی عصر کی نزدیک میرے یعنی میرے گہر مین کبھی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بخاری کی ایک روایت مین یہہ ہی کہ کہا عائشہ
نی کہ قسم ہی اوس ذات کی کہ روح قبض کی حضرت کی نہین چہوڑین حضرت نی یہہ دونون رکعتین یہان تک کہ ملاقات کی الله تعالی سی ﴿ف﴾
یہہ دو رکعتین پڑہنی حضرت کی خصوصیات سے تہین کہ حضرت ہی کو پڑہنی جائز تہین اور کو عصر کی بعد نفل پڑہنی درست نہین کہ بہت حدیثین
اسکی منع مین وارد ہوئی ہین ﴿ح﴾ ﴿ع﴾ وعن المختار بن فلفل قال سألت انس بن مالك عن التطوع بعد العصر
فقال كان عمر يضرب الايدي على صلوة بعد العصر وكنا نصلي على عهد رسول الله صلى الله عليه
وسلم ركعتين بعد غروب الشمس قبل صلوة المغرب فقلت له اكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصليهما
قال كان يرانا نصليهما فلم يأمرنا ولم ينهنا رواه مسلم
اور روایت ہی مختار بن فلفل سی کہ کہا پوچھا مینی انس بن مالک سے حال نفل کا پیچھی عصر کی پس کہا تہی حضرت عمر مارتی تہی اوسکی ہاتہوں کو
کہ نیت باندہتا تہا نفل کی پیچھی نماز عصر کی یعنی منع کرتی تہی لوگونکو بعد عصر کی نماز پڑہنے سے اور تہی ہم پڑہتی زمانہ رسول خدا صلی الله علیه وسلم کی مین دو رکعتین
پیچھے غروب ہونی آفتاب کی پہلی نماز مغرب کی پس کہا مینی انس کو کیا تہی رسول خدا صلی الله علیه وسلم پڑہتی ان دونون رکعتون کو کہا کہ تہی دیکہتی
ہمکو نماز پڑہتی پس نہ حکم فرماتی ہمکو اور نہ منع کرتی ہمکو روایت کی یہہ مسلم نی ﴿ف﴾ نہ حکم فرمائی نہ منع فرمائی اس سے تقریر حضرت سی ثابت ہوئی
لیے حضرت نی روا رکہی اور خلفاء راشدین ان دونون رکعتون کی قائل نہین تہے پس قدر اذن کا کافی ہی اور اکثر فقہا ہی منع کرتی ہین
اسلیے کہ لازم آتی ہی اسکی پڑہنی مین تاخیر مغرب کی ﴿ع﴾ وعن انس قال كنا بالمدينة فاذا اذن المؤذن لصلوة المغرب

ابتدروا السواری فرکعوا رکعتین حتی ان الرجل الغریب لیدخل المسجد فیحسب ان الصلوٰۃ قد صلیت من کثرۃ من یصلیہما رواہ مسلم اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہی ہم مدینہ مین پس جس وقت اذان دیتا اذان دینی والا واسطی نماز مغرب کے دوڑتے بعض صحابہ یا تابعین طرف ستونونکی پس پڑہتی دو رکعت یہان تک کہ آدمی مسافر آتا مسجد مین پس گمان کرتا کہ تحقیق نماز پڑہ چکی بسبب کثرت اون لوگونکی کہ پڑہتی نماز دو رکعت روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنے گمان کرتی کہ فرض مغرب کے لوگ پڑہ چکی ہین اور اونکی سنتین پڑہ رہی ہین اور کہا طیبی شافعی نی کہ اس حدیث مین دلیل ظاہری اوپر اثبات ان دونون رکعتون کی انتہی اور کہا ملا علی قاری حنفی نی کہ نہین شک ہے کہ یہہ تہا نادر اس لیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تعجیل کرتی تہی واسطی نماز مغرب کے اجماعا اور لازم آتی ہی اس سے تاخیر مغرب کی بلکہ خروج اسکا وقت سے بھی نزدیک بعضی علماء کی پس شاید کہ واقع ہوا ہو بعض سے ایک وقت مین یا تہی یہہ نماز پہلی پہر چہوڑ دیا اوسکو چنانچہ کہا بعضون نے

وعن مرثد بن عبد اللہ قال اتیت عقبۃ الجہنی فقلت الا اعجبک من ابی تمیم یرکع رکعتین قبل صلوٰۃ المغرب فقال عقبۃ انا کنا نفعلہ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت فما یمنعک الآن قال الشغل رواہ البخاری اور روایت ہی مرثد بن عبد اللہ تابعی سی کہا آیا مین عقبہ جہنی صحابی کی پاس پس کہا مینی کیا نہ تعجب مین ڈالون مین تمکو فعل ابی تمیم تابعی کی سی کہ پڑہتا ہی دو رکعتین پہلے نماز مغرب کی پس کہا عقبہ نی تحقیق تہی ہم یعنی گروہ صحابہ یعنی بعض اونکی پڑہتی یہہ نماز بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی کبہی کبہی کہا مینی کس چیز نی منع کیا تمکو اب کہا شغل دنیائی روایت کی یہہ بخاری نے **ف** اسمین اشارہ ہی طرف مباح ہونی اس نماز کی ورنہ شغل نہ مانع ہوتا صحابی کو سنت سی ع ء ح

وعن کعب بن عجرۃ قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی مسجد بنی عبد الاشہل فصلی فیہ المغرب فلما قضوا صلاتہم راٰہم یسبحون بعدہا فقال ہذہ صلوٰۃ البیوت رواہ ابو داؤد وفی روایۃ الترمذی والنسائی قام ناس یتنفلون فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بہذہ الصلوٰۃ فی البیوت اور روایت ہی کعب بن عجرہ سی کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئی مسجد بنی عبد الاشہل کی مین کہ ایک قبیلہ تہا انصار مین سے پس پڑہی اوسمین نماز مغرب یعنے فرض و سنت پس جب پڑہ چکی بعض قوم اپنی نماز فرض دیکہا اونکو حضرت نی کہ پڑہتی ہین نفل یعنی سنتین مغرب کی بعد نماز مغرب کے پس فرمایا کہ یہہ یعنے سنت مغرب کی یا مطلق نوافل نماز گہر مین پڑہنی کی ہی روایت کی یہہ ابو داودنی اور بیچ روایت ترمذی اور نسائی کی یون ہے کہ کہڑی ہوئی لوگ نفل پڑہنی لگی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لازم ہی تمکو پڑہنا اس نمازکا گہر ونمین **ف** یہہ نوافل نماز گہرون کے ہی یعنی افضل ہی پڑہنا انکا گہرون مین اسلیے کہ دور تر ہی ریاسی اور قریب تر ہے طرف اخلاص کے اور گہرون مین برکت ہوتی ہے اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ حکم اوسکی لیی ہی کہ ارادہ کرتا ہی پہر جانیکا طرف گہر اپنی کی بخلاف اعتکاف کرنیوالی کی مسجد مین کہ وہ پڑہی مسجد ہی مین اور نہین کراہت ہے بالاتفاق جاننا چاہیی کہ افضل یہہ ہے کہ نماز نفل سوائے فرضونکی گہر مین ادا کری اور اسیطرح تہا عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مگر کسی سبب یا عذر سی ہو تو خیر خصوصا سنت مغرب کی کہ اکثر گہر ہی مین پڑہتی اور بعضی علماء نی کہا ہی کہ اگر سنتین مغرب کی مسجد مین ادا کری سنت سے واقع نہین ہوتین اور بعضون نے کہا ہی گنہ گار رہتا ہی اور جمہور اسپر ہین کہ گنہ گار نہین ہوتا اور امر استحباب کے لیی ہی اور حاشیہ ہدایہ مین جامع صغیر سی لکہا ہی کہ اگر نماز مغرب کے مسجد مین ادا کری اگر ڈرتا ہی کہ بعد پہرنیکی گہر مین شغل پیش آویگا کہ مانع ہوگا سنت پڑہنی سی پس صحن مسجد مین ادا کری اور اگر یہہ ڈر نہین ہے افضل یہہ ہے کہ گہر مین جا کر پڑہی ع ء ح

وعن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطیل القراءۃ فی الرکعتین بعد المغرب حتی یتفرق

أَهْلُ الْمَسْجِدِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دراز کرتی قراءۃ کو یعنی کبہی دونوں رکعتوں میں پیچہی
مغرب کے یہان تک کہ متفرق ہوتی اہل مسجد روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سنتیں مغرب کی حضرت مسجد میں پڑہتی تہی پس
محمول کسی سبب اور عذر پر ہی کہ گہر میں جانی سی مانع آیا مسجد میں پڑہیں اور ظاہر یہہ ہی کہ حمل کیا جاوی بیان جواز پر یعنی اس لیی پڑہیں کہ لوگ
معلوم کرلیں کہ جائز یوں بہی ہی یا اعتکاف میں پڑہی ہوں اور احتمال ہی کہ گہر میں پڑہی ہوں اور گہر متصل مسجد کی تہا کہ دروازہ طرف مسجد کی
تہا ابن عباس نے حضرت کو سامنی سی پڑہتی دیکہا ہو اور بیان اوسکا کیا ہو اور ظاہر یہہ ہے کہ درازگی قراءۃ کی بہی کبہی ہوئی ہو اس لیے کہ ثابت
ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں رکعتوں میں قل یا اور قل ہو اللہ پڑہتی تہی ؛ ح ع ؛ وَعَنْ مَكْحُوْلٍ يَبْلُغُ بِهِ أَنَّ رَسُوْلَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ رُفِعَتْ
صَلٰوتُهُ فِيْ عِلِّيِّيْنَ مُرْسَلًا اور روایت ہی مکحول تابعی سی کہ پہنچاتا ہی اس حدیث کو حضرت تک یعنی روایت کی یہہ کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو شخص کہ نماز پڑہی پیچہی مغرب کے پہلی بولنی کی یعنی پہلی بولنی کلام دنیا کی دو رکعتیں اور ایک روایت
میں چار رکعتیں بلند کیجاتی ہی نماز اوسکی علیین میں روایت کی یہہ مکحول نی بطریق ارسال کی **ف** بعد مغرب کے یعنی مغرب کی فرضوں کی بعد یا سنتوں کی
بعد اور دو رکعتیں یعنی سنتیں مغرب کی یا سوا اونکی اور چار رکعتیں دو اتہیں ہی سنت مغرب کی اور دو سوا اونکی یا چاروں سوا سنتوں کی پس
یہہ دو یا چار کہ سوای سنتوں کی ہوں انکو صلوۃ الاوابین کہتی ہیں اور بلند کیجاتی ہی نماز اوسکی یعنی نفل اوسکی یا فرائض ہمیشہ علیین میں
یہہ کنایہ ہی کمال قبول ہونی اس نماز کی سی اور بہت ثواب سے اسکے سی اور علیین نام ایک مقام کا ہی ساتویں آسمان پر کہ اوسمیں ارواحیں
مومنوں کی جاتی ہیں اور عمل اونکی لکہی جاتی ہیں ؛ ع ؛ وَعَنْ حُذَيْفَةَ نَحْوَهُ وَزَادَ فَكَانَ يَقُوْلُ عَجِّلُوا الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ
فَإِنَّهُمَا تُرْفَعَانِ مَعَ الْمَكْتُوْبَةِ رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الزِّيَادَةَ عَنْهُ نَحْوَهَا فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ
اور روایت ہی حذیفہ سی مانند اسکی اور زیادہ کیا پس تہی حضرت فرماتی جلدی پڑہو دو رکعتیں پیچہی مغرب کے یعنی سنتیں اوسکی اس لیی
کہ تحقیق وہ دونوں اوٹہائی جاتی ہیں ساتہہ فرضوں کی روایت کیا ان دونوں کو رزین نی اور روایت کی بیہقی نی زیادتی حذیفہ سی مانند
اسکی شعب الایمان میں **ف** اس لیی کہ یہہ دونوں رکعتیں اوٹہائی جاتی ہیں علیین میں پس جلدی پڑہو بغیر فاصلہ کی فرضوں سی تا ملائکہ عمل لیجانیوالی
منتظر نہوں اور ظاہر یہہ ہے کہ بعد اسکی پڑہنا دعا کا یا ذکر کا کہ صحیح ہوا ہی پڑہنا اوسکا بعد فرضوں کی منافی تعجیل کے نہیں یا یوں کہا جاوی کہ پڑہنا
اوسکا بعد دونوں رکعتوں کے منافی بعدیت کی نہیں لیکن یہاں ایک اور شبہہ آتا ہی کہ فضیلت ان دونوں رکعتوں کی پڑہنی کی گہر میں ثابت ہوئی ہی
پس اگر گہر دور ہو تو جلدی نہیں ہوسکتی پس اس صورت میں کیا کری جواب یہ ہی کہ ظاہر یہہ ہی کہ گہر اختیار کری کہ تاکید اوسکی بہت ہی واللہ اعلم
وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ إِنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَآهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلٰوةِ
فَقَالَ نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ فَصَلَّيْتُ
فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلٰوةٍ حَتّٰى تَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ
فَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا بِذٰلِكَ أَنْ لَا نُوْصِلَ بِصَلٰوةٍ حَتّٰى نَتَكَلَّمَ أَوْ نَخْرُجَ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمرو بن عطا تابعی سی کہا تحقیق نافع بن جبیر تابعی نی بہیجا اوسکو یعنی عمر کو طرف سائب صحابی
کے کہ پوچہی اون سی اوس چیز سی کہ دیکہا اوسکو یعنی معاویہ نی نماز میں پس کہا سائب نے کہ ہاں نماز پڑہی میں نی ساتہہ معاویہ کی جمعہ کی ؛

مقصورہ مین پس جب سلام پہیرا امام نی کہڑا ہوا مین بیچ مقام اپنی کی یعنی جہان جمعہ پڑہا تہا پس نماز پڑہی مین یعنی سنتین جمعہ کی بغیر اسکے
کہ فرق کرونمین فرض و سنت مین کچہہ پس جبکہ داخل ہوئی معاویہ گہر مین بہیجا ایک شخص کو طرف میری پس کہا پہر نکر ناہہ کام کہ کیا تونی یعنی نماز نفل
فرضونکی جگہہ بغیر فرق کی نہ پڑہنا جسوقت کہ پڑہی تو نماز جمعہ کی پس ملا اوسکو ساتہہ اور نماز کی یعنی نماز نفل ہو یا قضا یہان تک بولی تو یا
نکلے تو یعنی مسجد سے اسلیے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ہمکو ساتہہ اسکی یعنی جو کہ اوپر مذکور ہوا یہ بات اوسکا یہہ ہے کہ نہ ملادین ہم نماز کو
ساتہہ نماز دوسری کی یہان تک بولین ہم یا نکلین ہم روایت کی یہہ مسلم نی **ف** جسوقت کہ پڑہی تو نماز جمعہ کی یہہ بطور مثال کی فرمایا اسلیے کہ
سوائے جمعہ کی اور نماز کا بہی یہی حکم ہی کہ فرض کی ساتہہ نفلونکو ملا کر نہ پڑہی چنانچہ موید ہی اسکی حدیث جو معاویہ نی ذکر کی اور مقصورہ نام ہی
ایک جگہہ کا کہ مسجد مین بنادیتی تہی واسطی نماز پڑہنی بادشاہ کی اور یہان تلک بولی تو یعنی کسی آدمی سی کلام کر تو پس اس سے حاصل ہو جاتا ہی فرق اور ذکر
اللہ کرنی سی فرق نہین حاصل ہوتا یا نکلی تو یعنی حقیقۃً نکلی یا حکماً نکلے کہ سرک جاوی فرضو نکی جگہہ سی ع **وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ كَانَ**
ابْنُ عُمَرَ اِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ بِمَكَّةَ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُصَلِّيْ اَرْبَعًا وَاِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ صَلَّى الْجُمُعَةَ
ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى بَيْتِهٖ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيْلَ لَهٗ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَفْعَلُهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ اَرْبَعًا
اور روایت ہی عطا سی کہ کہا تہی ابن عمر جسوقت کہ پڑہ چکتی نماز جمعہ مکہ مین آگی بڑہتی پہر پڑہتی دو رکعتین پہر آگی بڑہتی پڑہتی چار رکعتین اور
جسوقت کہ ہوتی مدینہ مین پڑہتی نماز جمعہ پہر پہرتی طرف گہر اپنی کی پہر پڑہتی دو رکعتین اور نہ پڑہتی مسجد مین پس کہا گیا واسطی انکی کہ کیون گہر مین پڑہین
نہ مسجد مین پس کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کرتی یہہ روایت کی یہہ ابوداود نی اور ترمذی کی روایت مین ہی کہ کہا عطا نی دیکہا مینی ابن عمر کو
پڑہتی تہی جمعہ کی دو رکعتین پہر پڑہتی تہی پیچہی اوسکی چار رکعتین **ف** آگی بڑہ جانا بمنزلہ نکلنی کی تہا جیسا کہ قول معاویہ مین مذکور ہوا اور لکہا ہی
علما نی کہ شاید فرق درمیان مکہ اور مدینہ کی اسلیے تہا کہ گہر ابن عمر رض کا مدینہ مین نزدیک مسجد کی تہا وان بسبب سنت کی گہر مین پڑہتی اور مکہ مین مسافر
تہے اور مکان حرم سی دور تہا پس آگی پڑہتی کو قائم مقام گہر کی کیا اور زیادتی نماز کی مکہ مین یعنی چہہ رکعت اسلیے تہی کہ وہان زیادہ ثواب ہوتا ہی اور
سنت نزدیک ابو حنیفہ کی بعد جمعہ کی چار ہین چنانچہ ملا علی قاری نی معنی اس جملہ کی کہ پڑہتی تہی جمعہ کے دو رکعتین پہر پڑہتی پیچہی اوسکی چار رکعتین
یہہ لکہی ہین کہ پہلی دو پڑہا کرتی تہی بعد اوسکی چار پڑہنی لگی یعنی دو اور زیادہ کرلین اور نہین دو رکعتونمین اس لیی کہ ثابت ہولی اسمین نزدیک انکی
حدیث انتہی اور صاحبین کے نزدیک سنت بعد جمعہ کی چہہ رکعتین ہین اول چار پہر دو ع ‡ **بَابُ صَلٰوةِ اللَّيْلِ** باب ہے بیچ بیان
نماز رات کی **ف** یعنی تہجد وغیرہ نماز رات کی ہین حضرت سے روایتین مختلف آئے ہین جو قسم اونمین سی اختیار کرلی بزرگی اتباع کی
پاوی گا اور اگر کبہی کسیطرح پڑہی کبہی کسیطرح بہت مناسب ہے اور موافق تر ہی ساتہہ سنت کے اور رکعتین اوسکے تیرہ بہی اور گیارہ بہی اور نو بہی
اور سات بہی آئی ہین اور بعضی علما نی پانچ بہی کہی ہین اور تیرہ سی زیادہ ثابت نہین پس بعضون نی فجر کی سنت سمیت کہی ہین اور بعضون نی
بغیر اسکی بہت صحیح قول یہی ہی اور کبہی وتر ساتہہ ایک رکعت کے اور کبہی ساتہہ تین رکعتونکی اور بعضی روایتونمین عدد وتر کو داخل اوسکی گنا ہی اور بعضی
مین خارج اور بعضی مین اطلاق کیا ہی وتر کو ایک رکعت پر اور بعضی مین تین پر یا پانچ اور سات اور بعضی مین تمام نماز رات کو وتر کہا ہے ع **اَلْفَصْلُ**
الْاَوَّلُ فصل پہلے **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ**
الْعِشَاءِ اِلَى الْفَجْرِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ

مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ اٰيَةً قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهٗ فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْاِقَامَةِ فَيَخْرُجُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عائشہ سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی یعنی اکثر درمیان اسکی کہ فارغ ہون نماز عشا سی فجر تک گیارہ رکعتین سلام پہیرتی ہر دو رکعت پر اور وتر کرتی ساتہہ ایک رکعت کی پہر کرتی سجدہ اس رکعت مین قدر اوس چیز کی کہ پڑہی ایک شخص پچاس آیتین پہلے اسسے کہ اوٹہاتی سر اپنا پس جسوقت کہ چپ ہوتا موذن اذان سی نماز فجر کی سی اور ظاہر ہوتی واسطی اونکی فجر یعنی روشنی ہوتی کہڑی ہوتی پس پڑہتی دو رکعتین ہلکی یعنی سنتین فجر کی پہر لیٹتی اپنی داہنی کروٹ پر یہان تک کہ آتا آنحضرت کی پاس اذان دینی والا واسطی تکبیر کی یعنی اذن چاہتا واسطی تکبیر کے پس نکلتی نماز کی لیی روایت کی یہہ بخاری ور مسلم نی **ف** اور وتر کرتی ساتہہ ایک رکعت کی یعنی دو رکعت ملی ہوئی ہوتی تہی ایک پر دوگانہ سی یہہ کہا ابن ملک نی اور ابن حجر شافعی نی کہا کہ اسحدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ اقل وتر کی ایک رکعت ہی علیحدہ اور سلام پہیرنا ہی ہر دوگانہ پر اور یہی مذہب ہے تینون اماموں کا اور پہر سجدہ کرتی الخ ظاہر مراد یہہ ہے کہ ہر ایک سجدہ ان رکعتون کا بقدر مذکور کی کرتی یا یہہ مراد ہی کہ ایک سجدہ وتر کے سجدہ وہ نہین ہے یا سجدی ہی اوسکی اسقدر کرتی تہی اور یہہ جو بعضی شہر والی بعد وتر کی دو سجدی کرتی ہین ساتہہ کیفیت معروفہ کی اور بعضی روایات ضعیفہ فقہ کی ہین ہے فضیلت اونکی واقع ہوئی ہی کچہہ اصل اونکی حدیثون سی ثابت نہین اور نہین وارد ہوئین وہ روایات فقہیہ مختار اور عمل نہین ہے اوپر حرمین شریفین ہین ہے بلکہ تمام شہرون عرب کی مین اور ایک حدیث اس باب مین روایت کی گئی ہی کہ حکم کیا ہی ساتہہ وضعی ہونی اوسکی اور تہین گیا ہی کوئی امام مذہب ایسی نہ ساتہہ سنت ہونی اونکی نہ ساتہہ مستحب ہونی اونکی اور اکثر حنفیہ دیار عرب کی جانتی بہی نہین اونکو اور بعضون نے نقل کی ہی کراہت اونکی اور سنتین فجر کی ہلکی پڑہتی کہ اونمین قل یا اور قل ہو اللہ پڑہتی اور لیٹتی سنتون کی بعد سلیے کہ بسبب قیام رات کی کہ رنج اوٹہاتی تہی وس سے استراحت ہووی اور فرض نشاط ادا ہون پس مختار یہہ ہے کہ یہہ لیٹنا مستحب ہے ؛ح ؛ع ؛ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَاِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِيْ وَاِلَّا اضْطَجَعَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اونہین سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پڑہ چکتی دو رکعتین سنتین فجر کی پس اگر ہوتی مین جاگتی بات کرتی مجہسی اور اگر مین سوتی ہوتی لیٹ رہتی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** کہا ابن ملک نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ فرق کرنا درمیان سنتون صبح کی اور فرضون کی جائز ہی اور دلیل ہی اسپر کہ امین رہتی ساتہہ اہل کی مستحب ہی انتہی یعنی جو کہتا ہی کہ کلام کرنا درمیان سنت اور فرض کی باطل کر دیتا ہی نماز کو یا اوسکی ثواب کو پس قول اوسکا باطل ہی لیکن ہان اسمین شبہہ نہین کہ کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کلام آخرۃ کا ہوتا تہا اور کلام دنیا بلا شبہہ خلاف اولی ہی ہمیشہ خصوصا دو نماز و نمین اس لیی کہ حکمت بیچ مقرر ہونی سنت کی یہہ ہے کہ مستعد ہو وی بسبب اوسکی واسطی کمال حالت کی اور دور ہو وی غفلت سی پہر داخل ہوی فرضونمین ساتہہ کمال حضور کی اور لذۃ کی کذا ذکر علی ور حضرت شیخ رح نی لکہا ہی کہ مکروہ رکہا ہی بعضی علمانی صحابہ وغیرہ مین سے کلام کرنا بعد طلوع فجر کی تا ادا کرتی نماز فجر کی مگر جو کہ ذکر اللہ تعالی کا ہو یا کلام ضروری ہو مضائقہ نہین اور یہہ قول ہی اسحق اور احمد کا اور کلام کرنا حضرت کا اسی قبیلہ کا تہا چنانچہ قول حضرت عائشہ کا انکانت لہا الی حاجۃ کلمنی مشعر ہی ساتہہ اسکی ؛؛ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پڑہ چکتی دو رکعتین سنتین فجر کی لیٹتی داہنی کروٹ اپنی پر یعنی رو بقبلہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ

عَشَرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انہین عائشہ سے کہا تہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی رات کو تیرہ رکعتین انہین سے وتر بہی
ہوتی اور دو رکعتین سنتین فجر کی روایت کی یہہ مسلم نی ف یعنی تین رکعتین انہین سے وتر کی ہوتی تہین اور کہا کہ افضل یہی ہی نزدیک ہے اور ترمذی نے بہی شمائل مین ایک
روایت حضرت عائشہ سی روایت کی ہی ثم یصلی ثلاثا یعنی پہر پڑہتی تین رکعتین اور مسلم مین ثم اوتر بثلاث آیا ہی یعنی پہر وتر پڑہتی تہی تین رکعتین اور تیرہ رکعتین جو اونکی نماز کہین اون دو سنتین
فجر کی بہی اونہین مین گنی گئین تو واسطی قریب ہونی تہجد کی ساتہہ اونکی اور حاصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز شب کے گیارہ رکعتین تہین مع
وتر کی جیسا کہ اوپر روایتون مین آیا ہی ؛ ح ؛ ح ؛ وَعَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ سَبْعٌ وَّتِسْعٌ وَّاِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی مسروق سی کہا پوچہا مینی حضرت عائشہ سی احوال نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کو پس کہا کبہی سات رکعتین تہین
اور کبہی نو اور کبہی گیارہ سوای سنت فجر کی روایت کی بخاری نی ف سوای دو رکعت فجر کی ظاہر یہہ ہے کہ یہہ متعلق ساتہہ احدی عشرة
کے ہے اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ تیرہ رکعتین مع دو رکعتون سنت فجر کی ہوتی تہین کذا ذکر الشیخ رح اور ملا علی قاری نی لکہا ہی ایک
روایت مین جو آیا ہی کہ پندرہ رکعتین بہی پڑہی ہین وہ محمول ہی اسپر کہ دو رکعتین سنت فجر کو بہی اسمین گنا ہی یعنی تیرہ تہجد کی تہین اور دو سنت
فجر کی باوجود اسکی مانع نہین ہے اس سے کہ ہون رکعتین حضرتکی تہجد کی بارہ اور تین وتر کی چنانچہ دلالت کرتی ہی اسپر یہہ حدیث کہ جب غالب
ہوتی آنکہین حضرتکی اور سوجاتی تہجد اپنی سے پڑہتی دنکو بارہ رکعتین ؛ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ افْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا تہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب کہڑی ہوتی
رات کو تاکہ نماز پڑہین یعنی تہجد کی شروع کرتی نماز اپنی ساتہہ دو رکعتون ہلکی کی روایت کی یہہ مسلم نی ف کتاب ازہار مین لکہا ہی کہ ان
ساتہہ دو رکعتون کی دو رکعتین وضو کی ہین مستحب ہے اونمین تخفیف اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ دو رکعتین تہجد ہی مین کے ہوتی تہین کہ قائم مقام تحیة
الوضو کی تہین اسلیے کہ وضو کی بہی نماز علیحدہ نہین ہی ؛ ع ؛ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحِ الصَّلٰوةَ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب اوٹہی ایک تمہارا یعنی نیند سی رات کو پس چاہیی کہ شروع کری نماز ساتہہ دو رکعتون ہلکی کی
روایت کی یہہ مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ لَيْلَةً وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا
فَتَحَدَّثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَهْلِهٖ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ اَوْ بَعْضُهٗ قَعَدَ فَنَظَرَ
اِلَى السَّمَاءِ فَقَرَاَ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ ثُمَّ
قَامَ اِلَى الْقِرْبَةِ فَاَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ صَبَّ فِي الْجَفْنَةِ ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءًا حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوْئَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ اَبْلَغَ فَقَامَ
فَصَلّٰى فَقُمْتُ وَتَوَضَّاْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَاَخَذَ بِاُذُنِيْ فَاَدَارَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَتَتَامَّتْ صَلٰوتُهٗ ثَلٰثَ عَشْرَةَ
رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ فَاٰذَنَهٗ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ
وَكَانَ فِيْ دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّعَنْ
يَمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّسَارِيْ نُوْرًا وَّفَوْقِيْ نُوْرًا وَّتَحْتِيْ نُوْرًا وَّاَمَامِيْ نُوْرًا وَّخَلْفِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّيْ
نُوْرًا وَّزَادَ بَعْضُهُمْ وَفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَّذَكَرَ وَعَصَبِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُورًا وَاَعْظِمْ لِي نُورًا وَفِي اُخْرٰى لِمُسْلِمٍ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِي نُورًا

اور روایت ہی ابن عباس سے کہا رات گذاری مینی یعنی رات کو رہا مین خورد سالی مین نزدیک خالا اپنی کی کہ میمونہ تہین ایک رات اور نبی صلعم نزدیک اونکی تہے یعنی اونکی نوبت مین پس باتین کین رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی ساتہہ اہل اپنی کی یعنی میمونہ سی تہوڑی سی دیر پہر سو رہی پس جب باقی رہی تہائی رات پچہلی یا کچہہ اوسمین سی یعنی کم تہائی سی اوٹہہ بیٹہی پس دیکہا طرف آسمان کی پس پڑہی یہہ آیت تحقیق بیچ پیدا کرنی آسمانون اور زمین کی اور اختلاف رات اور دن کی یعنی کبہی اندہیرا اور کبہی اجالا کبہی گرمی کبہی جاڑا کبہی درازی کبہی کوتاہی البتہ نشانیان ہین واسطی عقلمندون کے یہان تک تمام کی سورۃ پہر کہڑی ہوئی طرف مشک کی پس کہولا بند اوسکا پہر ڈالا پانی پیالہ مین پہر کیا وضو اچہا درمیان دو وضوؤنکی یعنی نہ بہت پانی بہایا کہ حد اسراف کو پہونچی اور نہ کم ڈالا کہ اعضا تر نہو وین بلکہ بیچ کی درجہ کا اچہا وضو کیا جیسا کہ راوی کہتا ہی نہ بہایا بہت سے پانی کی اور تحقیق پہنچایا پانی یعنی جہان فرض تہا پہنچایا پہر کہڑی ہوئی پس نماز پڑہی اور کہڑا ہوا مین یعنی سوتی سی اوٹہا طرف مشک کے اور وضو کیا مینی یعنی مانند وضو حضرت کی پہر کہڑا ہوا مین بائین طرف حضرت کی پس پکڑا کان میرا پہر پہیرا مجکو بائین طرف سی داہنی طرف اپنے پس پوری ہوئی نماز حضرت کی تیرہ رکعت پہر لیٹ رہی اور سو رہی یہان تک خراٹی لی اور تہی حضرت جسوقت کہ سوتی خراٹی لیتی پس آگاہ کیا حضرت کو بلال نی ساتہہ نماز کی یعنی ساتہہ پہنچنی وقت معمولی نماز کی اور طیار ہونی جماعت کی پس نماز پڑہی یعنی سنت اور نہ وضو کیا اور تہی بیچ دعا اونکی کہ درمیان سنت اور فرض کی پڑہتی یہہ الفاظ یا الہی کر دان میرے دلمین نور یعنی نور ایمان و یقین اور میری آنکہونمین نور اور میرے کانونمین نور اور داہنے میرے نور اور بائین میری نور اور اوپر میری نور اور نیچی میری نور اور آگے میری نور اور پیچہی میری نور اور کر دان واسطی میری نور اور زیادہ کیا بعضی راویون نی اور پیدا کر میری زبان مین نور اور ذکر کیا بعضی نی اور کر دان پٹہی میرے مین نور اور گوشت میرے مین نور اور خون میرے مین نور اور بالون میرے مین نور اور جلد میری مین نور روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی اور بیچ ایک روایت بخاری و مسلم کی اور کر دان بیچ جان میں نور اور بڑا کر واسطی میرے نور اور بیچ اور روایت مسلم کی یا الہی دی مجکو نور **ف** حضرت میمونہ بیوی تہین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ کلام کرنا بعد عشا کی مکروہ نہین جسوقت کہ ہو کلام آخرۃ سی یا قبیل نصیحت سے یا بطریق اختلاط کی گہر کی لوگون اور پس کیونکر ہوئی نماز حضرت کی تیرہ رکعت یہہ تیرہ وتر سمیت ہونگی لیکن سنتین فجر کی الگ مین السنی پس یہہ مخالف ہے ساتہہ حدیث عائشہ کی کہا دو رکعتین فجر کی داخل تیرہ مین تہین پس نماز حضرت کی مختلف تہے کبہی وسطرح کبہی اسطرح اور خراٹی لینی علامت ہین کشادگی دم اونکی جگہہ کے اور صفائی قوای جسمانی کی اور دعا مذکور اکثر مشائخ کی عمل مین ہے اور پڑہنا اسکا بعد تہجد کی بہی آیا ہی اور اسکو دعا طویل کہتی ہین شیخ امام شہاب الدین سہروردی کی عوارف مین لکہا ہی کہ نہ دیکہا مینی کسیکو کہ مواظبت کی ہو اس دعا پر مگر کہ نزدیک اوسکی ایک برکت ہوئی ہے اور یہہ دعا دراز ہی اوسکی آخر مین یہہ کلمات ہین جو کہ اس روایت مین مذکور ہوئی ؛ ج ؛ ع وَعَنْهُ اَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَيْقَظَ وَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُوْلُ اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اَطَالَ فِيْهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هٰؤُلَاءِ الْاٰيٰتِ ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلٰثٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اونہین سے کہ تحقیق وہ سوئے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جاگی اور مسواک کی اور وضو کیا اور وہ پڑہتی تہی یہہ آیت تحقیق بیچ پیدا کرنی آسمانون کی اور زمین کے یہان تک ختم کی سورۃ

پہر کہڑی ہوئی پس نماز پڑہی دو رکعت دراز کیا بیچ اونکی کہڑی رہتا اور رکوع کرتا اور سجدہ کرتا پہر پہرا اور سوئی یہان تک کہ خراٹی لیی پہر کیا یہہ یعنی جونذکور ہوا تین بار چہہ رکعتون مین ہر بار اون تین بار مین سی مسواک بہی کرتی اور وضو بہی کرتی اور پڑہتی یہہ آیتین پہر وتر پڑہی تین رکعتین روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ وتر کی تین رکعتین ہین چنانچہ مذہب ابو حنیفہ کا یہی ہی اور نہین مخالف ہین اسمین شافعی بہی سلیکی کہ مکروہ ہی اونکی نزدیک اقتصار کرنا ایک رکعت پر ؛ ع ؛ **وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَأَرْمُقَنَّ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ فَذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ هٰكَذَا فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ وَأَفْرَادِهِ مِنْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَمُوَطَّا مَالِكٍ وَسُنَنِ أَبِيْ دَاوُدَ وَجَامِعِ الْأُصُوْلِ** اور روایت ہی زید بن خالد جہنی سی کہ اونہون نی کہا البتہ دیکہتا رہونگا نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیکو آجکی رات پس پڑہین دو رکعتین ہلکی پہر پڑہین دو رکعتین لنبی لنبی لنبی پہر پڑہین دو رکعتین اور یہہ دو کم تہین اون دو رکعتون سی کہ پہلی اونسی تہین پہر پڑہین دو رکعتین اور یہہ دو کم تہین اون دو سی کہ پہلی اونسی تہین پہر پڑہین دو رکعتین اور یہہ دو لو کم تہین اون دو لونسی کہ پہلی اونسی تہین پہر پڑہین دو رکعتین اور یہہ دو لو کم تہین اون دو لون سی کہ پہلی اونسی تہین پہر وتر پڑہی پس یہہ تیرہ رکعتین ہوئین روایت کی یہہ مسلم نی قول زید کا پہر پڑہین دو رکعتین اور وہ دو لو کم تہین اونسی کہ پہلی پڑہین چار بار ہی اسیطرح سی صحیح مسلم میں ہے اور افراد مسلم مین کتاب حمیدی سی اور کتاب موطا امام مالک کی مین اور سنن ابو داود مین اور جامع الاصول مین **ف** پس یہہ تیرہ رکعتین ہوئین اگر دو رکعتین خفیف داخل ہین نماز مین کہین وتر مین رکعت کا ہوگا اور اگر داخل رکہین ایک رکعت کا ہوگا اور ظاہر تر اول ہی ہی اور کتاب حمیدی کہ جمع بین الصحیحین ہے اوسمین تین قسم کی حدیثین ہین ایک تو متفق علیہ کہ بخاری اور مسلم دو لونی روایت کی ہین دوسرے افراد بخاری کہ فقط بخاری نی روایت کی ہین اور تیسرے افراد مسلم کہ فقط مسلم نی روایت کی ہین پس یہہ عبارت یعنی ثم صلی رکعتین وہما دون اللتین قبلہما متن صحیح مسلم مین چار بار ہی اور کتاب حمیدی مین بہی اسیطرح اور موطا اور سنن ابی داود اور جامع الاصول مین بہی اسیطرح مولف نی جو اسکو لکہہ بیان کیا یہہ رد ہی صاحب مصابیح پر کہ اونہی اسکو تین بار ذکر کیا ہی کہ سکتا رہ رکعتین ہوتی ہین ؛ ح ؛ **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَدَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَقُلَ كَانَ أَكْثَرُ صَلٰوتِهِ جَالِسًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا جب بڑے ہوئی عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بہاری ہوا بدن مبارک بسبب بڑہاپی کی تہی اکثر نماز نفل حضرت کی بیٹہی ہوئی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِنْ أَوَّلِ الْمُفَصَّلِ عَلٰى تَالِيْفِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ سُوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ اٰخِرُهُنَّ حٰمٓ الدُّخَانِ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا تحقیق جانتا ہون مین اون سورتونکو کہ آپسمین ایک مانند دوسری کی ہین کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتی درمیان اونکی پہر ذکر کین بیس سورتین اول مفصل سی موافق جمع کرنی ابن مسعود کی اور جمع کرتی حضرت اسطرح کہ پڑہتی دو سورتین ایک رکعت مین آخر اون بیس سورتونکی یعنی دو اخیر کی بیس مین سی حم الدخان اور عم یتساءلون تہین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی

ف آپس میں ایک دوسرے کی ہیں یعنی درازی اور کوتاہی میں آپس میں برابر ہیں اور یہ سورتیں مفصل کی ہیں باب القراءة میں معلوم ہوا کہ بموجب قول مشہور کی ابتدا اوسکی سورۂ حجرات سے ہے تا آخر اور یہہ سورتیں کہ ایک مانند دوسرے کی ہیں بموجب تالیف ابن مسعود کی کہ کلام اللہ جمع کیا تھا اونھوں نے تھیں اور تفصیل ان بیس سورتوں کی بیچ کتاب ابو داود کی مذکور ہے وہ اسطرح سے ہے کہ پڑھتے تھے پیغمبر خدا دو سورتیں ایک رکعت میں سورۂ الرحمن اور النجم ایک رکعت میں اور اقتربت الساعة اور الحاقة ایک رکعت میں اور طور اور ذاریات ایک رکعت میں اور اذا وقعت الواقعة اور سورۂ نون ایک رکعت میں اور سال سائل اور والنازعات ایک رکعت میں اور ویل للمطففین اور عبس ایک رکعت میں اور مدثر اور مزمل ایک رکعت میں اور ہل اتی اور لا اقسم بیوم القیمة ایک رکعت میں اور عم یتساءلون اور مرسلات ایک رکعت میں اور دخان اور اذا الشمس کورت ایک رکعت میں کہا ابو داود نے یہہ ہے موافق جمع کرنے ابن مسعود کی تھی اور آخر حدیث کا منافی ہے بظاہر حدیث متفق علیہ کی مگر یہہ کہ کہا جاوے کہ تقدیر یوں ہے کہ آخر بیس سورتوں کی حم الدخان اور ہم مثل اوسکی جو اذا الشمس کورت ہے اور عم یتساءلون اور ہم مثل اوسکی جو المرسلات ہے واللہ اعلم اور اجماع ہے علماء کا اسپر کہ نہ پڑھا جاوے کلام اللہ مگر جسطرح کہ مرتب ہے اب یہہ جو لوگ اسکو درست کہتے ہیں کہ پڑھیں اخیر کیطرف سے واسطے ضرورت تعلیم کی اور اگر نماز میں پڑھے غیر مرتب تو خلاف اولی ہے اور بعضوں نے کہا مکروہ ہے یہی مذہب امام احمد کا ہے اور اگر پہلی رکعت میں سورۂ ناس پڑھے تو دوسری میں کیا پڑھے کہا ابو حنیفہ نے کہ وہی پھر پڑھے اور کہا شافعی نے کہ شروع کرے اول بقرہ سے مفلحون تک یہہ امام ابو حنیفہ سے بھی منقول ہے اور اظہر یہی ہے۔ ع ح

الفصل الثانی

فصل دوسری

عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثَلٰثًا ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَكَانَ قِيَامُهُ نَحْوًا مِنْ رُكُوعِهِ يَقُولُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُودُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ فَكَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَكَانَ يَقْعُدُ فِيمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِنْ سُجُودِهِ وَكَانَ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي فَصَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَرَأَ فِيهِنَّ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءَ وَالْمَائِدَةَ أَوِ الْأَنْعَامَ شَكَّ شُعْبَةُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

روایت ہے حذیفہ سے یہہ کہ اونہوں نے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے رات کو پس تھے کہتے یعنی بعد نیت قلبی کے اللہ بڑا ہے تین بار اور کہتے صاحب ملک کا اور غلبہ کا اور بڑائی کا اور بزرگی کا پھر سبحانک اللہم پڑھتے پھر پڑھتے سورۂ بقرہ پھر رکوع کیا پس تھا اندازہ رکوع اونکا مانند یعنی قریب قیام اونکے کی پس تھے کہتے اپنے رکوع میں پاک ہے رب میرا بڑا پھر اوٹھایا سر اپنا رکوع سے پھر تھا کھڑا رہنا اونکا یعنی قومہ قریب رکوع اونکے کی کہتے یعنی بعد سمع اللہ لمن حمدہ کے میرے رب کے لیے سب تعریف ہے پھر سجدہ کیا پس تھے مقدار سجدے اونکے کی قریب قیام اونکے کی پس تھے کہتے سجدے اپنے میں پاک ہے رب میرا بلند پھر اوٹھایا سر اپنا سجدے سے اور تھے بیٹھتے درمیان دونوں سجدوں کی قریب سجدے اپنے کی اور تھے کہتے یعنی جلسہ میں اے رب میرے بخش واسطے میرے اے رب میرے بخش واسطے میرے پس پڑھیں چار رکعتیں پڑھیں اونمیں بقرہ اور آل عمران اور نساء اور مائدہ یا انعام شک کیا شعبہ نے کہ راوی حدیث کا ہے روایت کی یہہ ابو داود نے ف تھا رکوع قریب قیام کی یعنی جیسے قیام کو قدر معمولی سے دراز کیا ایسے ہی رکوع کو بھی مقدار معمولی سے دراز کیا نہ یہہ کہ حقیقۃً مقدار رکوع کی قریب قیام کی تھی اور کبھی دونوں برابر بھی ہوتی تھیں جیسا کہ نسائی کی حدیث عوف بن مالک کی سے روایت کیا ہے اور لفظ رب اغفر لی جو دو بار کہا احتمال ہے

کہ دو بار کہتی ہوں اور احتمال یہہ بھی ہے کہ مراد بہت کہنا اوسکا ہو شرح شرع ﴿ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ بِعَشْرِ اٰيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ اٰيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ وَمَنْ قَامَ بِاَلْفِ اٰيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قیام کرے ساتھ دس آیتوں کی نہیں لکھا جاتا غافلین سے یعنی نہیں لکھا جاتا نام اوسکا صحیفہ غافلین میں اور جو کوئی قیام کرے ساتھ سو آیتوں کی لکھا جاتا ہے فرمان برداری کرنیوالوں سے اور جو کوئی قیام کرے ساتھ ہزار آیتوں کے لکھا جاتا ہے بہت ثواب لینے والوں سے روایت کی یہہ ابو داود نے **ف** قیام کرے ساتھ دس آیتوں کی یعنی پڑھے دس آیتیں اپنی نماز میں سوچ کر اور ٹھیر ٹھیر کر اور کہا ابن حجر نے کہ پڑھے انکو دو رکعتوں میں یا زیادہ میں اور ظاہر سیاق حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مراد یہہ ہے کہ سوا سورہ فاتحہ کی دس آیتیں ہوں اور ظاہر تر یہہ ہے کہ یہہ ثواب حاصل ہوتا ہے ساتھ پڑھنے فاتحہ کی کہ سات آیتیں ہیں اور تین آیتیں اور کہ ادنی درجہ قراءۃ نماز کی ہیں اور معنی قانتین کے ہیں مواظبت کرنیوالے طاعت پر یا دراز کرنیوالے قیام کو عبادۃ میں اور طیبی کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ حدیث مطلق ہے مقید نہیں ہے ساتھ نماز کی اور نہ ساتھ رات کی یعنی جب پڑھیگا ہے ثواب پاویگا اور ذکر کیا بغوی نے اس حدیث کو بیچ محل کامل تر کی یعنی باب صلوۃ اللیل میں یعنی رات کو پڑھیگا تہجد وغیرہ میں تو بہت سا ثواب پاویگا اور سید نے لکھا ہے کہ قیام کرنا یہہ ہے اسے کہ یاد کرے اون آیتوں کو اور ہمیشگی کرے اوپر پڑھنے اونکی کی اور تفکر کرے اونکی معنوں میں اور عمل کرے موافق اونکی واللہ اعلم ﴿ ع ﴿ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ يَرْفَعُ طَوْرًا وَيَخْفِضُ طَوْرًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھا پڑھنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کو مختلف کبھی بلند اور کبھی پست روایت کی یہہ ابو داود نے **ف** یعنے جیسا مناسب حال اور وقت کی جانتے ویسا پڑھتے لکھا ہے علماء نے کہ اگر تنہا ہوتے بلند آواز سے پڑھتے اور اگر وہاں کوئی سوتا ہوتا پست آواز سے پڑھتے شرع ﴿ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَدْرِ مَا يَسْمَعُهُ مَنْ فِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھا پڑھنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدار اوس چیز کی کہ سنتا اوسکو وہ شخص کہ ہوتا صحن میں اور حضرت ہوتے حجرہ میں روایت کی یہہ ابو داود نے **ف** یعنے نہ بہت بلند آواز سے پڑھتے اور نہ چپکے پڑھتے کہ کوئی سنے نہیں بلکہ اسطرح پڑھتے جو مذکور ہوا اور یہہ بیان رات کی قراءۃ کا ہے اور جب مسجد میں پڑھتے پر نسبت اسکی زیادہ پکار کر پڑھتے ع ﴿ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً فَاِذَا هُوَ بِاَبِيْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ يَخْفِضُ مِنْ صَوْتِهِ وَمَرَّ بِعُمَرَ وَهُوَ يُصَلِّيْ رَافِعًا صَوْتَهُ قَالَ فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تُصَلِّيْ تَخْفِضُ صَوْتَكَ قَالَ قَدْ اَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تُصَلِّيْ رَافِعًا صَوْتَكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَاَطْرُدُ الشَّيْطٰنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا بَكْرٍ ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا وَقَالَ لِعُمَرَ اخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک رات پس ناگہان گذرے ابوبکر رضی پر کہ نماز پڑھتے تھے اور سے ا لمیکن وہ پست کرتی تھی آواز اپنی اور گذرے عمر پر اور وہ پڑھتے تھے نماز در حالیکہ بلند کرنیوالے تھے آواز اپنی کہا ابو قتادہ نے پس جبکہ جمع ہوئے حضرت ابوبکر اور عمر نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا حضرت نے

ای ابوبکر گذرا تہا مین تجہپر اور تو نماز پڑہتا تہا پست کیے آواز اپنی کہا ابوبکر نی تحقیق سنا تا تہا مین اوسکو کہ مناجاة کرتا تہا مین اوس سے یا رسول الله
یعنے مناجاة کرتا تہا رب اپنی سی وہ سنتا ہی نہین محتاج طرف بلند کرنی آواز کی اور فرمایا حضرت نی واسطی عمر کی گذرا تہا مین تجہپر اور تو نماز
پڑہتا تہا بلند کیی ہوئی آواز اپنی پس کہا عمر نی ای رسول خدا کی جگاتا تہا مین سوتی ہوونکو کہ وقت عبادة کی ہسبب گرانی نیند کی جاگتی
نہین اور چاہتی ہین کہ جاگین اور ہانکتا تہا مین شیطان کو پس فرمایا نبی صلی الله علیہ وسلم نی ای ابوبکر بلند کر آواز اپنی کچہہ اور فرمایا حضرت عمر
کو پست کر آواز اپنی کچہہ یعنی دونون کو رہنمائی کی طرف اعتدال کی روایت کی یہہ ابوداود نی اور روایت کی ترمذی نی مانند اسکی ؏ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَصْبَحَ بِاٰیَةٍ وَالْاٰیَةُ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ
وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی
ابی ذر سی کہ کہا قیام کیا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی صبح تک ساتہہ ایک آیت کی اور آیت یہہ ہے اگر عذاب کرے تو اونکو پس تحقیق وہ بندی تیری ہین
اور اگر بخشی واسطی اونکی پس تحقیق تو غالب حکمت والا ہی روایت کی یہہ نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** یہہ آیت حضرت عیسی علیہ السلام بروز قیامت
کے اپنی امت کی حقمین جناب باری تعالی مین عرض کرینگی اور حضرت صلی الله علیہ وسلم نی وقت تہجد کی گویا بحسب حال اپنی امت کی یہہ آیت پڑہی یعنی
حال اپنی امت کا عرض کیا اور بخشش چاہی وقت قیام سی صبح تک بار بار یہی پڑہتی رہی صلی الله علیہ وسلم الف الف صلوٰة ؎ ح ؏ وَعَنْ
اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ فَلْیَضْطَجِعْ عَلٰی یَمِیْنِهٖ رَوَاهُ
التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی جبکہ پڑہ چکی ایک تمہارا دو رکعتین سنت فجر
کے پس چاہیی کہ لیٹ رہی داہنی کروٹ اپنی پر روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** یعنے تا راحت پاوی رنج شب بیداری سی اور نماز فرض کو
ساتہہ خوشی خاطر کی یہہ کہا ہی بعض علمار ہماری نی اور کہا ابن ملک نی کہ یہہ امر استحباب کے لیی ہی اوس شخص کے حقمین کہ تہجد پڑہی رات کو تہی پس لائق
ہے کہ پوشیدہ کری یہہ فعل یعنی گہر مین کری نہ مسجد مین روبرو لوگون کی اور بچاوی اپنی کو نیند سی ایسا نہو کہ سو جاوی اور فرض بغیر طہارت کی پڑہی
یہہ کہا ہی سید زکریا نی کہ مشائخ ہماری سی ہین علم حدیث مین ؎ ع ؏ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ
مَسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ اَیُّ الْعَمَلِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الدَّائِمُ قُلْتُ فَاَیَّ حِیْنٍ كَانَ یَقُوْمُ
مِنَ اللَّیْلِ قَالَتْ كَانَ یَقُوْمُ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی مسروق سی کہ کہا پوچہا مینی حضرت عائشہ سی کونسا عمل تہا بہت محبوب طرف
رسول خدا صلی الله علیہ وسلم کی کہا عمل کرنا ہمیشہ کیا مینی پس کس وقت کہڑی ہوتی تہی رات کو نماز تہجد کی لیی فرمایا حضرت عائشہ نی تہی کہڑی
ہوتی جب سنتے آواز مرغ کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** عمل کرنا ہمیشہ یعنی وہ عمل کہ ہمیشگی کری اوسپر کرنیوالا اوسکا اور بعضی روایت
مین آیا ہی اگرچہ وہ عمل قلیل ہو اور ملک عرب مین عادت ہی مرغ کی بعد آدہی رات کی ہی ؎ ع ؏ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَشَاءُ اَنْ نَرٰی
رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی اللَّیْلِ مُصَلِّیًا اِلَّا رَاَیْنَاهُ وَلَا نَشَاءُ اَنْ نَرَاهُ نَائِمًا اِلَّا رَاَیْنَاهُ
رَوَاهُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا نہ تہی ہم کہ چاہین یہہ کہ دیکہین پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم کو راتمین نماز پڑہتی مگر کہ
دیکہتی اونکو اور نہ چاہین ہم یہہ کہ دیکہین اونکو سوتی مگر کہ دیکہتی اونکو سوتی روایت کی یہہ نسائی نی **ف** یعنے ہر راتمین حضرت سوتی ہی
تہے اور نماز تہجد کی بہی پڑہتی تہی نہ تمام رات بیدار رہتی اور نہ تمام رات سوتی رہتی پس سوتی بہی تہی ہم اور جاگتی بہی ؎ ح ؏ وَعَنْ
حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ وَاَنَا فِیْ

سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَاَرْقُبَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلٰوةِ حَتّٰى اَرٰى فِعْلَهٗ فَلَمَّا صَلّٰى صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَهِيَ الْعَتَمَةُ اضْطَجَعَ هَوِيًّا مِّنَ اللَّيْلِ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَنَظَرَ فِي الْاُفُقِ فَقَالَ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا حَتّٰى بَلَغَ اِلٰى اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ثُمَّ اَهْوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاسْتَلَّ مِنْهُ سِوَاكًا ثُمَّ اَفْرَغَ فِيْ قَدَحٍ مِّنْ اِدَاوَةٍ عِنْدَهٗ مَاءً فَاسْتَنَّ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى حَتّٰى قُلْتُ قَدْ صَلّٰى قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى قُلْتُ قَدْ نَامَ قَدْرَ مَا صَلّٰى ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ كَمَا فَعَلَ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ الْفَجْرِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

اور روایت ہی حمید بن عبد الرحمن بن عوف سی کہا تحقیق ایک شخص نی اصحاب آنحضرت کسی کہا کہ کہا مینی یعنی اپنی دلمین یا بعضی یارونہ اپنی سی اور اس حال مین کہ مین تہا سفر مین سات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم ہی خدا کی البتہ دیکہونگا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت نماز کے یعنی تہجد کی لیی اوسمین تا دیکہو نمین فعل حضرت کا یعنی اور پہر مین بہی اسیطرح کیا کرون پس جب پڑہی حضرت نی نماز عشاء کی اور اوسکو عتمہ بہی کہتی ہین لیٹ رہی یعنی آرام کیا دیر تک رات مین سی پہر جاگی پس نگاہ کی آسمان مین پہر پڑہی یہہ آیت ای رب میرے نہین پیدا کیا تونی یہہ یعنی آسمان یا آسمان و زمین بیفائدہ یہان تک پہنچی آخر آیتہ تک کہ وہ یہہ ہی تحقیق تو نہین خلاف کرتا وعدہ پہر قصد کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف بچہونی اپنی کی پس نکالی اوسمین سی مسواک پہر ڈالا پانی پیالہ مین چہاگل مین سی کہ نزدیک اونکی تہی یعنی مسواک کرنیکی لیی یا وضو کی لیی پس مسواک کی پہر کہڑی ہوئی پس نماز پڑہی یعنی ساتہہ نئی وضو کی یا پہلی وضو کی یہان تک کہا مینی یعنی اپنی گمان مین تحقیق نماز پڑہی موافق اندازہ اوسچیز کی کہ سوئی پہر لیٹ رہی یعنی سوئے یہان تک کہا مینی تحقیق سوئی موافق اندازی اوسچیز کی کہ نماز پڑہی پہر جاگی پہر کیا جیسے کیا پہلے بار یعنی مسواک وغیرہ اور کہا مانند اوسچیز کی کہ کہا یعنی آیت مذکورہ پڑہی پس کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین بار پہلی فجر کی روایت کی یہہ نسائی نی **ف** احتمال ہی کہ حضرت نی اس رات مین آیتہ مذکورہ انک لا تخلف المیعاد تک پڑہی ہو اور یہہ بہی احتمال ہی کہ سننی والی نے اسکی مابعد کی آیتین سنی ہون پس اس سی تطبیق ہو جاوی گی اسحدیثمین اور اوسمین جو کہ ابن عباس سے پہلے منقول ہوئی کہ حضرت نی آخر سورہ تک پڑہا ؛ ع ؛ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلٰوتِهٖ فَقَالَتْ وَمَا لَكُمْ وَصَلٰوتَهٗ كَانَ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰى ثُمَّ يُصَلِّيْ قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰى حَتّٰى يُصْبِحَ ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَاءَتَهٗ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُّفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی یعلی بن مملک سے یہہ کہ اوسنی پوچہا ام سلمہ سی کہ بی بی ہین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑہنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی اور نماز اونکی سی یعنی تہجد کی پس کہا ام سلمہ نی اور کیا ہی واسطی تمہارے ساتہہ نماز اونکی کی یعنی کیا حاصل ہوگا تمہین ساتہہ بیان کرنی قراءۃ اور نماز اونکی کی تم کہان طاقت رکہتی ہو کہ اونکی مثل کر سکو تہی نماز پڑہتی پہر سو رہتی موافق اندازی اوسچیز کی کہ نماز پڑہ چکی پہر نماز پڑہتی بقدر اوس کی سوئی پہر سوتی بقدر اوس چیز کی کہ نماز پڑہی یہان تک کہ صبح ہوتی پہر بیان کی ام سلمہ نی قراءۃ حضرت کی پس ناگہان وہ بیان کرتی تہین قراءۃ کو خوب واضح حرف حرف جدا روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی نے

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

باب ہی بیچ بیان اوسچیز کی کہ پڑہتی حضرت جب کہڑی ہوتی رات کو نماز کیلئے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عباس سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہڑی ہوتی راتکو کہ تہجد پڑہین کہتی یا الہی تیرہی لیی سب تعریف ہی توہی قایم رکہنی والا آسمانون اور زمین کا اور اونکا کہ بیچ انکی ہین یعنی توہی محافظت اور تدبیر کرنیوالا امور انکیکا ہی ہمیشہ کہ اگر ایکدم یہہ فیض تیرا منقطع ہو تمام عالم برباد ہو جاوی اور تیری ہی لیی سب تعریف ہے توہی روشن کرنیوالا آسمانون اور زمین کا ہی اور اونکا کہ بیچ انکی ہین اور تیرہی لیی سب تعریف ہے توہی ہی بادشاہ آسمانون اور زمین کا اور اونکا کہ بیچ انکی ہین اور تیرہی لیی سب تعریف ہی توہی ہے حق یعنی ثابت موجود کہ کبہی معدوم نہین ہوویگا اور سوای تیری سب معدوم ہین اور وعدہ تیرا کہ بندگان خاص سے ساتہہ مدد کرنیکی دنیا مین اور ثواب دینی کی آخرت مین کیا ہی حق ہی اور ملاقات تیری یعنی رجوع کرنا طرف دار آخرت کی اور دیدار ہونا تیرا حق ہی اور کلام تیرا حق ہی اور بہشت حق ہی اور دوزخ حق ہی اور سب نبی حق ہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہین اور قیامت حق ہے یا الہی واسطے تیری تابعدار ہوا مین اور سب احکام تیری قبول کیی مینی اور ساتہہ تیری ایمان لایا مین اور تجہپر بہروسا کیا مینی سب امور اپنی مین اور تیرہی طرف رجوع کی مینی سب احوال اپنی مین اور رسولی مینی سب امور اپنے تجکو اور ساتہہ مدد تیری کی جہگڑتا ہون مین دشمنان دین سے اور طرف تیری فریاد لایا ہون یعنی نالش کیا مینی اور اپنا طرف تیری تا فیصلہ کری درمیان میرے اور مخالفون میرےکی پس بخش میری لیی وہ گناہ کہ آگی کیی مین اور وہ گناہ کہ پیچہی کرونگا مین اور وہ گناہ کہ پوشیدہ کیی مینی اور وہ گناہ کہ ظاہر کیے مینی اور وہ گناہ کہ تو زیادہ جانتا ہی اونکو مجہسی توہی ہی آگی کرنیوالا اور پیچہی ڈالنی والا جسکو چاہی نہین کوئی معبود مگر تو اور نہین کوئی معبود سواے تیری روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر یہہ ہے کہ یہہ دعا حضرت بعد افتتاح یعنی تکبیر تحریمہ کی یا بعد رکوع کی قومہ مین پڑہتے تہے جیسکہ بعض روایتون مین آیا ہی ۔ع۔

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہڑی ہوتی راتکو شروع کرتی نماز راتکی یعنی تہجد پس کہتی یا الہی ای پروردگار جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کی ای پیدا کرنیوالی آسمانون اور زمین کے ای جاننی والی پوشیدہ اور ظاہر کی تو حکم کریگا درمیان بندون اپنی کی وسچیزین کہ اختلاف کرتی ہین یعنی امر دین مین جو ایام دنیا مین اختلاف کرتی ہین فیصلہ انکا روز قیامت کی کریگا کہ اہل حق کو حکم ثواب کا کریگا اور اہل باطل کو حکم عذاب کا ہدایت کر تو مجکو طرف وسچیز کی کہ اختلاف کیا گیا او سمین حق سی یعنی دین حق مین جو لوگ اختلاف کرتی ہین مجہی اوسکی طرف ہدایت کر یعنی ثابت رکہہ اوسپر اور زیادہ کر ہدایت ساتہہ توفیق اپنی کی تحقیق تو ہدایت کرتا ہی جسکو چاہتا ہی طرف راہ سیدہی کی روایت کی یہہ مسلم نے

وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

الحمد وھو علی کل شیء قدیر وسبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال رب اغفر لی او قال ثم دعا استجیب لہ فان توضأ وصلی قبلت صلوتہ رواہ البخاری

اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ جاگی نیند سی رات کو پھر کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ اکیلا ہی نہین کوئی شریک واسطی اسکی واسکی لیی بادشاہی ہی اور اوسکی لیی ہی سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی اور پاک ہی اللہ اور سب تعریف ہی اللہ کی لیی اور نہین کوئی معبود سوا ہی اللہ کی اور اللہ بہت بڑا ہی اور نہین پھرنا گناہ سی اور نہین قوۃ عبادۃ پر مگر ساتھہ مدد اللہ کی پھر کہی ای رب سے بخش میری لیی یا فرمایا پھر دعا کری یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ حضرت نی خاص دعا رب اغفر لی پڑھنی کو فرمایا یا یہہ فرمایا کہ جو دعا چاہی سو کری قبول کیجاوے دعا واسطی اوسکی پھر اگر وضو کری اور نماز پڑھی قبول کیجاویگی نماز اوسکی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** معنے تعار کی ہین جاگی نیند سی اور بعضون نی کہا کروٹ لی اور اہل لغت نی کہا کہ جاگی ساتھہ آواز کی جیسیکہ عادۃ ہوتی ہی کہ وقت جاگنی کی آواز نکلتی ہی پس دوست رکھا حضرت نی یہہ کہ وہ آواز ساتھہ تسبیح وغیرہ کی ہو اور بعضی علما نی لکھا ہی کہ اس دعا کو کہ اسوقت مین کرتی ہین درہم الکیس کہتے ہین یعنی جیسی کوئی اپنی کیسہ مین درہم رکھتا ہی اور جب چاہتا ہی لی لیتا ہی ایسی ہی یہہ دعا جب وقت مذکور مین کرتا ہی قبول ہوتی ہی

ش ع ح :: **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استیقظ من اللیل قال لا الٰہ الا انت سبحانک اللھم وبحمدک استغفرک لذنبی واسألک رحمتک اللھم زدنی علما ولا تزغ قلبی بعد اذ ھدیتنی وھب لی من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب رواہ ابوداؤد روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب جاگتی رات کو کہتی نہین کوئی معبود مگر تو پاک ہی تو یا الٰہی تسبیح کرتا ہون مین ساتھہ تعریف تیری کی بخشش چاہتا ہون مین تجہسی واسطی گناہون اپنی کی اور مانگتا ہون مین تجہسی رحمت تیری یا اللہ زیادہ کر مجکو علم اور نہ کج کر دل میرا یعنی حق سی طرف باطل کے بعد اسکی کہ راہ دکہائی تونی مجکو اور بخش میری لیی نزدیک اپنی سی رحمت یعنی توفیق اور ثابتی ایمان اور ہدایت پر تحقیق تو بہت بخشنیوالا ہی روایت کی یہہ ابوداود نی **وعن** معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یبیت علی ذکر طاھرا فیتعار من اللیل فیسأل اللہ خیرا الا اعطاہ اللہ ایاہ رواہ احمد وابوداؤد اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی مسلمان کہ سووی رات کو اوپر ذکر اللہ کی اور حالیکہ پاک ہو یعنی باوضو ہو یا تیمم کیی ہو پھر جاگی رات کو اور مانگی اللہ سی بہلائی مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ بہلائی یعنی دنیا مین یا آخرت مین روایت کی یہہ احمد اور ابوداود نی **وعن** شریق الھوزنی قال دخلت علی عائشۃ فسألتھا بم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفتتح اذا ھب من اللیل فقالت سألتنی عن شیء ما سألنی عنہ احد قبلک کان اذا ھب من اللیل کبر عشرا وحمد اللہ عشرا وقال سبحان اللہ وبحمدہ عشرا وقال سبحان الملک القدوس عشرا واستغفر عشرا وھلل اللہ عشرا ثم قال اللھم انی اعوذ بک من ضیق الدنیا وضیق یوم القیمۃ عشرا ثم یفتتح الصلوۃ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی شریق ہوزنی سی کہ کہا گیا مین حضرت عائشہ کی پاس پس پوچہا مینی ان سی کہ ساتھہ کس چیز کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شروع

کرتی تہی جبکہ اوٹہتی راتکو پس کہا حضرت عائشہ نی پوچہا تونی مجہسی ایک چیز کہ نہین پوچہی مجہسی وہ چیز کسینی پہلی تیری تہی رسول خدا جب اوٹہتی راتکو کہتی اللہ اکبر دس بار اور الحمد للہ دس بار اور کہتی سبحان اللہ وبحمدہ دس بار اور کہتی سبحان الملک القدوس دس بار اور استغفار کرتی دس بار اور لا الہ الا اللہ کہتی دس بار پہر کہتی دس بار یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری تنگی لینی سختیون دنیا کی سی اور تنگی دن قیامت کے سے پہر شروع کرتی نماز تہجد روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** محدثین کے نزدیک اسکو معشرات سبعہ کہتی ہین مقابل مسبعات عشر کی یعنی جیسے مشہور صوفیہ رحمہم اللہ کی ہان ہی کہ دس چیزین سات سات بار پڑہتی ہین اس حدیث مین سات چیزین دس دس بار پڑہتی فرمائین ۱۲ ح بعبارۃ مولانا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِی سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوُدَ بَعْدَ قَوْلِهٖ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثَلٰثًا وَفِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ ثُمَّ يَقْرَأُ

اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کہڑی ہوتی نماز کی لیی راتکو اللہ اکبر کہتی پہر کہتی پاک ہی تو یا الہی اور حمد کرتی ہین ہم تیری اور بابرکت ہی نام تیرا اور بلند ہی بزرگی تیری اور نہین کوئی معبود سوائے تیری پہر کہتی اللہ بہت بڑا ہی بڑا پہر کہتی پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ اللہ سننی والی جاننی والی کی شیطان راندہ ہوئی سی وسوسے اوسکی سی اور تکبر اوسکی سی کہ آدمی کو تکبر مین گرفتار کرتا ہی اور شعر سکہانی اوسکی سی یعنی بُرے شعر سکہانی سی روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی اور زیادہ کیا ابوداود نی بعد قول غیرک کی پہر کہتی لا الہ الا اللہ تین بار اور آخر حدیث مین یعنی بعد اعوذ کے یہہ ہی کہ پہر پڑہتی

وَعَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ اَبِيْتُ عِنْدَ حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ اَسْمَعُهٗ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الْهَوِيَّ ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ الْهَوِيَّ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اور روایت ہی ربیعہ بن کعب اسلمی سی کہ کہا تہا مین رات گذارتا نزدیک حجری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس تہا مین سنتا آواز حضرت کی جب کہڑی ہوتی راتکو یعنی نماز تہجد کی لیی کہتی دیر تک پاک ہے پروردگار عالمونکا پہر کہتی دیر تک پاک ہی اللہ اور پاکی بیان کرتا ہون ساتہہ تعریف اوسکی کی روایت کی یہہ نسائی نی اور ترمذی نی مانند اسکی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی

بَابُ التَّحْرِيْضِ عَلٰى قِيَامِ اللَّيْلِ

باب یہہ بیچ بیان رغبت دلانی کی قیام رات پر **ف** قیام رات سی مراد ہی قائم ہونا ساتہہ عبادۃ کی راتکو یعنی تہجد وغیرہ پڑہنی شرع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ الشَّيْطٰنُ عَلٰى قَافِيَةِ رَاْسِ اَحَدِكُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلٰثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلٰى كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ فَاِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ تَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گرہ لگاتا ہی شیطان اوپر گدی سر ایک تمہارے کی جسوقت کہ وہ سوتا ہے تین گرہ مارتا ہے ہر گرہ پر یعنی ڈالتا ہی بیچ دل سونیوالی کی اوپر تیری رات دراز باقی ہی پس سورہ پس اگر جاگا وہ شخص پہر یاد کیا اللہ کو یعنی دلسی یا زبان سے

کہل جاتی ہی ایک گرہ یعنی گرہ غفلت کے پس اگر وضو کیا کہلتی ہی دوسری گرہ یعنی گرہ نجاست کے پس اگر نماز پڑہی کہلتی ہی تیسری گرہ یعنی گرہ کسالت
اور بطالت کی پس صبح کرتا ہی شادمان پاک نفس اور اگر نہ جاگا اور ذکر نہ کیا اور وضو نہ کیا اور نماز نہ پڑہی صبح کرتا ہی پلید نفس کاہل روایت
کے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا ہی ابن ملک نے کہ مراد ساتہہ گرہ کی گرہ کسل کی ہی یعنی باعث ہوتا ہی اوسکو کسل پر اور کہا میرک نی کہ اختلاف
کیا گیا ہی بیچ اس گرہ کی بعضون نی کہا ہی کہ یہہ محمول ہی حقیقۃ پر کہ حقیقۃً گرہ لگاتا ہی جیسیکہ ساحر وقت سحر کی کسیپر گرہ لگاتی ہین اور
موید ہی اسکی ایک روایت کہ مرقات مین مذکور ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ محمول مجاز پر ہی گویا مشابہت دی شیطان کی منع کرنیکو ذکر و صلوۃ
سے سونی والی کی تشبیہ ساتہہ فعل ساحر کی مسحور کو کہ منع کرتا ہی مراد اوسکی سی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد ساتہہ اسکی گرہ دلکی در مصمم کرنا اوسکا
ایک چیز پر ہی یعنی وہ یہہ وسوسہ ڈالتا ہی کہ رات بہت پڑی ہی سو یا رہ پس باز رہتا ہی قیام سی اور پلید نفس یعنی غمگین دل اور متفکر اور
متحیر امر اپنی مین اور کسلان یعنی نہین کر سکتا امور اپنی جو ارادہ کرتا ہی اس لیی کہ مقید ہوتا ہی ساتہہ قید شیطان کی اور بعید ہوتا ہی قرب
رحمن سے ۔ ع ۔ **وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهٗ لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَلَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ**
اور روایت ہی مغیرہ سی کہ کہا قیام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی راتکو یہان تک کے سوج گئی قدم اونکی پس کہا گیا واسطی اونکی کسواسطے کرتی ہین آپ یہہ
حال آنکہ بخشی گئی واسطی تمہاری وہ گناہ تمہاری کہ پہلی ہوئی اور وہ کہ پیچہی ہون فرمایا کیا نہ ہون مین بندہ شکر کرنیوالا روایت کی یہہ
بخاری و مسلم نی **ف** یعنی اللہ تعالی نی جو میرے گناہ بخشدی ہین تو پس مین کیا مشقت عبادۃ کی چہوڑ دون پس بندہ شکر گذار ہوؤن
نہ بلکہ یہہ نعمت مغفرت کی اور اور نعمتین کہ مجہی عطا ہوئین ہین اونکی شکرانہ مین مجہی بہت سی عبادۃ کرنی چاہیی تا مین بندہ شکر گذار ہوؤن
حضرت علی رضی سی منقول ہی کہ فرمایا ایک قوم نی عبادت کی واسطی رغبت کی یعنی واسطی رغبت اور آرزو جنت اور ثواب کے پس یہہ عبادت
سوداگرونکی ہی اور ایک قوم نی عبادت کی واسطی ڈرکی یعنی ڈر دوزخ و عذاب کے پس یہہ عبادت غلامون کی ہی اور ایک قوم نی
عبادت کی واسطی شکر کی پس یہہ عبادت احرار یعنی آزادونکی ہی ۔ ع ۔ **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقِيْلَ لَهٗ مَا زَالَ نَائِمًا حَتّٰى اَصْبَحَ مَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ ذٰلِكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطٰنُ فِيْ اُذُنِهٖ اَوْ قَالَ فِيْ اُذُنَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ذکر کیا گیا نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حال ایک شخص کا پس کہا گیا واسطی حضرت کی کہ
وہ شخص سوتا ہی صبح تک نہین اوٹہتا طرف نماز کی فرمایا یہہ شخص ہے کہ پیشاب کرتا ہی شیطان بیچ کان اوسکی کی یا فرمایا بیچ دونون کانون اوسکی کی روایت
کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** نہین اوٹہتا طرف نماز کی یعنی نماز تہجد کی سلیی یا نماز صبح کی لیی نہین اوٹہتا اور شیطان کا پیشاب
کرنا بعضون نے تو کہا ہی کہ حقیقۃً ہوتا ہی چنانچہ بعض صالحین سے منقول ہی کہ وہ سو رہی نماز نہین پڑہی یعنی تہجد یا فرض اونہون نی خواب مین دیکہا
کہ گویا ایک شخص آیا ہی سیاہ رنگ پس اوٹہایا اوسنی پاؤن اپنا پیشاب کیا اونکی کان مین اور حسن بصری سے منقول ہی کہ اگر وہ لگاتا تہہ اپنا کان کو تو پاتا
اوسکو تر اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ کنایہ ہی اس سے کہ شیطان اوسکو حقیر جانتا ہی اس لیی کہ عادت ہی کہ جو کوئی نہایت حقیر جانتا ہی کسی چیز کو
تو پیشاب کر دیتا ہی اوسپر ۔ ع ۔ **وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتِ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَزِعًا يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يُرِيْدُ اَزْوَاجَهٗ لِكَيْ يُصَلِّيْنَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْاٰخِرَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ

کہا جاگی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات کو گھبرائی ہوئی فرماتی تھی سبحان اللہ کسقدر اتاری گئی ہین آج کی رات مین خزانی اور کسقدر اتاری گئی ہین
فتنے کون شخص ہی کہ جگادی حجرے والیون کو ارادہ کہتی تھی اس سے بیویان اپنی تاکہ نماز پڑہین یعنی تاکہ نماز پڑہ کر پاوین رحمت اور خلاص ہون عذاب
اور فتنہ سے اکثر پہننی والیان کپڑے دنیا مین ننگی ہونگی آخرۃ مین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جو خزانی مالکی امت آنحضرت کو پہنچنی
مقدر تھی اوس رات اوترنا اونکا حضرت کو معلوم ہوا اسی طرح سے جو فتنہ مقدر تھی ہونی امت مین وہ حضرت کو پہلی سی معلوم ہوئی اور آخر حدیث کی
یہہ معنی ہین کہ اکثر عورتین طرح طرح کی کپڑے پہنینگی اور آخرت مین عملون سی خالی ہونگی یا یہہ پہنی ہونگی کپڑے مہین کی یعنی بسبب نیند کی یاد خدا سے غافل ہونگی اور
آخرت مین درجون اور زیورون سی خالی ہون گی یا یہہ کہ بنا بر ظاہر کی کوئی کی کپڑے پہنتی ہوئی ہون گی دنیا مین اور حقیقت مین اور حکم آخرت مین ننگی
ہونگی جیسا کہ پہننا بہت مہین کپڑے کا جالیدار اسکا یہ مولانا رحمہ اور ملا علی قاری نی لکھا ہی کہ مراد خزانون سی رحمت ہی اور فتنون سی عذاب **وعن**
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل ربنا تبارک وتعالی کل لیلۃ الی السماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل
الآخر یقول من یدعونی فاستجیب لہ من یسألنی فاعطیہ من یستغفرنی فاغفر لہ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم ثم
یبسط یدیہ یقول من یقرض غیر عدوم ولا ظلوم حتی ینفجر الفجر اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی نزول فرماتا ہی رب ہمارا کہ بابرکت ہے اور بلند ہی ہر رات مین طرف آسمان دنیا یعنی نیچے کی اوس وقت کہ باقی رہتی ہی تہائی رات پچہلی فرماتا ہی
کون ہی کہ پکارے مجکو پس قبول کرون مین واسطے اوسکی کون ہی کہ مانگی پس دون مین اوسکو کون ہی کہ بخشش چاہی مجسی پس بخشون مین اوسکو روایت کی یہہ بخاری
اور مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین یہہ ہے کہ پھر کہولتا ہی دونو ہاتھ اپنی یعنی لطف اور رحمت اپنی ظاہر کرتا ہی فرماتا ہی کون ہی کہ قرض دے ایسی کو کہ نہ فقیر
اور نہ ظلم کرنیوالا صبح تک یہے فرماتا رہتا ہی **ف** نزول فرماتا ہی رب ہمارا تاویل اسکی ابن حجر اور امام مالک رحمہ وغیرہ نی یہہ لکہی ہے کہ حکم اوسکا اور رحمت
اوسکی یا ملائکہ اوسکی اوترتی ہین اور موید ہی اسکی ایک حدیث صحیح کہ دار قطنی میں مذکور ہی یا یہہ متشابہات سی ہے کہ علم اسکا اللہ ہی کو ہی اور معنی دعا کی ہین پکارنا
جیسا کہ کہی بندہ یا رب اسکے مقابلہ مین اجابت اور قبول ہی جیسا کہ کہی پروردگار تعالی لبیک عبدی اور سوال کی معنی ہین طلب کرنا اور اوسکی مقابلہ مین دینا
مطلوب کا ہی اور کبھی دعا اور سوال ہر ایکبی دوسرے کی جگہ واقع ہوتی ہین اور یہہ روایت منافی نہین ہے اوس روایت کی کہ وارد ہوئی ہی کہ نزول فرماتا ہے
اللہ تعالی جب گذرتی ہی تہائی رات اول اور ایک روایت مین ہے کہ جب گذرتی ہی آدہی رات یا دو تہائی رات اس لیے کہ احتمال ہی یہہ کہ ہو نزول بعضی رات کو یون
اور بعضی مین اسطرح کذا قالہ ابن حبان اور قرض دے یعنی دیوے عبادۃ بدنیہ یا مالیہ بطریق قرض کے اور لیوے عوض کی رب غنی سے کو کہ نہ فقیر ہی اور نہ
عاجز ہی عطا سی اور نہ ظلم کرنیوالا ہی کہ وفا عہد نکری یا ناقص دی ثواب یعنی کون ہے کہ عمل کری دنیا مین بنظر امید ثواب کے آخرت مین واسطی غنی کی کہ نہین
عاجز ہی اداء حق اوسکی سی اور واسطی عادل کی کہ نہین ظلم کرتا قرض دینی والی پر ساتھہ ناقص کرنی اوسچیز کی کہ لی ہی بلکہ کئی حصہ زیادہ بہت ثواب دیتا ہی
اوسکو اور وصف کیا ذات پاک اوسکی کو ساتھہ نفی ان دو وصفون کی اسلیے کہ مانع قرض دینی سی اکثر یہی دو صفتین ہوتی ہین فقیر ہونا یا ظالم ہونا اور
وہ ان دونون سی پاک ہی پس معنی یہہ ہوئے کہ جو کوئی کرے بھلائی دنیا مین پاویگا جزا اوسکا کامل بہت بہتر پاس حقیقی ہین شرع نیہ **وعن جابر قال سمعت النبی**
صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان فی اللیل لساعۃ لا یوافقہا رجل مسلم یسأل اللہ فیہا خیرا من امر
الدنیا والآخرۃ الا اعطاہ ایاہ وذلک کل لیلۃ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا
مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی تحقیق رات مین ایک ساعت ہے کہ نہین پاتا اوسکو مرد مسلمان و سچا المین کہ مانگی اوسمین اللہ سے بھلائی امر دنیا
کے سے اور آخرۃ کی سی مگر دیتا ہی اوسکو وہ اور یہہ ہر شب مین ہی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** دیتا ہی حقیقۃً یا حکماً اور یہہ ساعت معین نہیں

بعضے کہتی ہین کہ مبہم ہی مثل لیلۃ القدر کی اور ساعت جمعہ کی اور بعضی کہتی ہین کہ وہ ساعت آدہی رات کی ہی ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الصَّلٰوۃِ اِلَی اللّٰہِ صَلٰوۃُ دَاوٗدَ وَاَحَبُّ الصِّیَامِ اِلَی اللّٰہِ صِیَامُ دَاوٗدَ
کَانَ یَنَامُ نِصْفَ اللَّیْلِ وَیَقُوْمُ ثُلُثَہٗ وَیَنَامُ سُدُسَہٗ وَیَصُوْمُ یَوْمًا وَیُفْطِرُ یَوْمًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد اللہ
بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین نمازونمین طرف اللہ کی نماز داود کی اور بہترین روزونمین طرف اللہ کی روزہ
داود کی تہی وہ سوتے آدہی رات اور قیام کرتی تہائی رات اور پہر سوتے چہٹی حصے رات کی مین اور روزہ رکہتی ایکدن اور افطار کرتی ایکدن روایت
کے یہہ بخاری اور مسلم نی ف اسطرحکی نماز محبوب اسلیے ہی کہ جب نفس و ثلث مین اسکو سوویگا تو نشاط عبادت مین خوب ہوگی اور روزہ اسطرح کا
محبوب اسلیے ہین کہ نفس اسمین مشقت بہت پڑتی ہی ع ع وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ تَعْنِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَنَامُ اَوَّلَ اللَّیْلِ وَیُحْیِیْ اٰخِرَہٗ ثُمَّ اِنْ کَانَتْ لَہٗ حَاجَۃٌ اِلٰی اَھْلِہٖ قَضٰی حَاجَتَہٗ ثُمَّ یَنَامُ فَاِنْ کَانَ عِنْدَ
النِّدَاءِ الْاَوَّلِ جُنُبًا وَثَبَ فَاَفَاضَ عَلَیْہِ الْمَاءَ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ جُنُبًا تَوَضَّاَ لِلصَّلٰوۃِ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوتی اول شب اور زندہ کرتی آخر شب کو یعنی بیدار رہتی پہر اگر ہوتی حضرت کو
حاجت طرف اہل اپنی کی یعنی صحبت کے ادا کرتی حاجت اپنے پہر سوتی پس اگر ہوتی وقت پہلی اذان کے جنبی تو اوٹہتی اور ڈالتی اپنی پر پانی اور اگر
ہوتی جنبی وضو کرتی نماز کی لیے پہر پڑہتی دو رکعتین سنت فجر کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہہ حدیث حضرت عائشہ سی مفصل روایت
کے گئے ہی شمائل ترمذی مین کہ کہا حضرت عائشہ نی تہی حضرت سوتی اول رات یعنی بعد نماز عشاء کی آدہی رات تک پہر اوٹہتی سدس رابع
اور خامس مین یعنی چہٹی حصے چوتہی اور پانچوین مین تہجد کی لیے پس جب ہوتا وقت سحر کا وتر پڑہتی پہر بچہونی پر آتی یعنی سونی کی لیے اسلیے کہ مستحب
ہے سدس سادس مین تاکہ قوت حاصل ہو سبب اوسکی نماز صبح پر اور اوسکی بعد کی وظائف طاعات پر پس جب ہوتی اونکو حاجت صحبت کرتی
اہل اپنی سی پس جب سنتی اذان اوٹہتی پس اگر ہوتی جنبی ڈالتی اپنی پر پانی یعنی نہاتی اور اگر نہ ہوتی جنبی تو وضو کرتی اور نکلتی طرف نماز کی یعنی
بعد سنتین پڑہنی کی گہر مین انتہی اسحدیث سی واضح ہوگئی معنی حدیث اول کی اور ظاہر یہہ ہے کہ حضرت بعد صحبت کے نکی وضو کر آرام کرتی ہونگی
اور مراد پہلی اذان سی اذان متعارف ہی اور دوسرے اذان تکبیر ہی اور اسحدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت آدہی رات آرام فرماتی اور آدہی رات بیدار
کیونکہ اول سدس یعنے چہٹے حصے شب مین عشاء تک جاگتی رہتی پہر دوسرے اور تیسرے سدس مین آرام فرماتی پہر چوتہی اور پانچوین سدس مین جاگتی
رہتی پہر چہٹی سدس مین سوتے پس تین سدس سوتی اور تین سدس جاگتی ع ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ فَاِنَّہٗ دَاْبُ الصّٰلِحِیْنَ قَبْلَکُمْ وَھُوَ
قُرْبَۃٌ لَّکُمْ اِلٰی رَبِّکُمْ وَمَکْفَرَۃٌ لِّلسَّیِّاٰتِ وَمَنْھَاۃٌ عَنِ الْاِثْمِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی ابی امامہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم کرو قیام رات کا یعنی نماز تہجد کی پڑہنی اسلیے کہ وہ طریقہ اچہی لوگونکا ہی کہ پہلی تمہاری تہی اور
قیام رات کا سبب نزدیکی تمہاری کا ہی طرف پروردگار تمہاری کی اور سبب دور ہونی گناہون کا ہی اور بازرکہنی والا ہی گناہون سی روایت
کی یہہ ترمذی نی ف مراد اچہی لوگونسی انبیاء اور اولیاء ہین اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ تمہین یہہ نماز بطریق اولی پڑہنی چاہیئی اسلیے کہ تم
بہتر ہو سب امتونمین اور اشارہ ہی اسپر کہ جو قیام رات کا نہین کرتا وہ صالحین کاملین سے نہین بلکہ بمنزلہ ظاہر زکوٰۃ دینی والی کی ہی نہ پوشیدہ
ع ع وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ یَضْحَکُ اللّٰہُ اِلَیْھِمُ الرَّجُلُ اِذَا

قَامَ بِاللَّيْلِ يُصَلِّي وَالْقَوْمُ إِذَا صَفُّوا فِي الصَّلٰوةِ وَالْقَوْمُ إِذَا صَفُّوا فِي قِتَالِ الْعَدُوِّ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہیں یعنی تین طرح کی لوگ ہیں کہ ہنستا ہی اللہ تعالی طرف انکی
یعنی راضی ہوتا ہی اونسی اور دیکھتا ہی طرف اونکی نہایت نظر عنایت اور رحمت سے ایک وہ شخص کہ کھڑا ہو کر راتکو نماز پڑھی یعنی تہجد کی اور دوسری
وہ قوم کہ صف درست کریں واسطی پڑھنی نماز کی اور تیسری وہ قوم کہ صف درست کریں بیچ لڑنی دشمن کی یعنی وقت جہاد کی روایت کی
یہہ شرح السنہ میں وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ
الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہت نزدیک ہونا پروردگار
کا بندی سی درمیان رات پچھلی کی ہی پس اگر ہوسکی تجہسی یہہ کہ ہو تو اون شخصوں میں سی کہ یاد کرتی ہیں اللہ کو اوس وقت میں پس ہو یعنی کوشش
کر سکی کہ ہو وی تو اونمیں سی روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے باعتبار سند کی **ف** نزدیک ہونا رب کا یعنی رضا اوسکا
اور درمیان رات پچھلی کی کہ ابتدا اوسکی ثلث اخیر ہوتی ہی اور وہ وقت اوٹھنی کا ہوتا ہی تہجد کی لیی اور عمرو بن عبسہ مقرب حضرت کی اور مجذوب
درگاہ کبریائی کی ہیں ابتدا ظہور نبوت میں کہ آنحضرت مکہ میں تہی وہ اپنی وطن میں تہے اونکی دلمیں یکایک نور توحید کا اور کراہت بت پرستی
اور شرک کے پڑی پس سنا کہ مکہ میں ایک شخص پیدا ہوا ہے کہ لوگونکو توحید کیطرف بلاتا ہی اور بتون کی عبادت سی منع کرتا ہی وہ مکہ میں آے اور
خبر آن حضرت کی پوچھی آنحضرت اون دنوں میں باتہہ حکم اللہ تعالی کی نظر اعدا دین کیسی پوشیدہ تہی اونہوں نے پوچہا کہ تم میں کوئی شخص پیدا
ہوا ہی کہ راہ و روش تمہاری سی نکل کر اور دین کیطرف بلاتا ہی لوگوں نی کہا ہاں ایک دیوانہ ہی کہ طریقہ باپ دادی کا چھوڑ دیا ہی اور رسم نئی
نکالی ہی ع دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی ٭ دیوانۂ تو ہر دو جہانرا چہ کند ٭ اونہوں نی کہا کہ پہر وہ کہاں ملیں گی کہا لوگوں نی آدہی راتکو
نکلتا ہی اور گرد اس خانہ کعبہ کے پہرتا ہی عمرو بن عبسہ آدہی راتکو نکلی اور کعبہ کی پردی میں چھپ رہے ناگاہ ایک شخص کو دیکہا کہ پیدا ہوا اور کیا شخص ہی
وہ کہ سب آدمی خاک آستانہ اوسکی ہیں پس وہ لا الہ الا اللہ کہتا ہی اور گرد کعبہ کی پہرتا ہی عمرو بن عبسہ نکلی اور سلام کیا اور پوچہا کہ کون شخص
ہے تو اور دین تیرا کیا ہی حضرت نی فرمایا میں رسول خدا کا ہوں اور دین میرا لا الہ الا اللہ ہی عمرو بن عبسہ نے کہا میں نے اس دین کو دوست رکہتا
ہوں پس وہ ایمان لائی وہ تیسرے یا چوتہی ہیں دین میں پس حضرت نی اونکو رخصت کیا اور فرمایا کہ پروردگار میری نی مجھسی ایک وعدہ کیا ہی جب
وہ پورا ہوگا میری پاس آنا پس بعد اوسکی عمرو بن عبسہ مدینہ میں آئے اور حضرت کی صحبت میں حاضر رہی اور کمال کو پہنچی ٭ ع ٭ ح وَعَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ
فَصَلَّتْ فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلَّى
فَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رحمت کری اللہ تعالی اوس شخص کو کہ اوٹہا رات سی پہر نماز پڑہی اور جگایا اپنی عورت کو پس
نماز پڑہی اوس عورۃ نی پہر اگر عورۃ نجاگی یعنی بسبب غلبہ نیند کی اور کثرت کسل کی چھینٹی دیی اوسکی منہ وسکی پر پانی کی رحمت کری
اللہ اوس عورت کو کہ اوٹہی رات سی پس نماز پڑہی اور جگایا خاوند اپنی کو پس پڑہی نماز خاوند اوسکی نی پہر اگر نہ جاگا خاوند چھینٹی دیی منہ
اوسکی پر پانی کی روایت کی یہہ ابوداود نی اور نسائی نی **ف** پس نماز پڑہی یعنی تہجد کی اور اگر قضا اوسکی ذمہ ہو اولی ہی اوسکا

پہنچنا اور پہنچنی دینی سی مراد یہہ ہے کہ سعی کری اوسکی وسہانی مین واسطی طاعت رب اوسکی کی جس طرح کہ ممکن ہو پس حاصل یہہ کہ مرد و عورتکو چاہیے
کہ آپسمین مددگار رہی ایک دوسری کا طاعت پر اور اسیطرح رفیقون کو بہی آپسمین یہے چاہیی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر کہ جبر کرنا کسیکو
خیر پر جائز ہی بلکہ مستحب ہے ۔ ع وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ
وَدُبُرُ الصَّلَوٰتِ الْمَكْتُوْبَاتِ ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا گیا ای رسول خدا کی کونسی وقت بہت قبول
ہوتی ہی دعا فرمایا درمیان رات پچہلی کی یعنی تہائی رات پچہلی رہی اور پیچہی فرض نمازون کی روایت کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ اَبِي مَالِكٍ
الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرٰى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ
ظَاهِرِهَا اَعَدَّ اللّٰهُ لِمَنْ اَلَانَ الْكَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَتَابَعَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي
شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهٗ وَفِي رِوَايَتِهٖ لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ
اور روایت ہی ابی مالک اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہشت مین بالاخانی ہین ایسی کہ معلوم ہوتی ہین باہر کی
چیزین اونکی اندر اونکی سی اور اندر کی چیزین اونکی باہر کی سی یعنے بسبب نہایت صفائی کی تیار کیا ہی اونکو اللہ تعالی نی واسطی اوس شخص کے کہ نرمی سی کری بات
اور کہلاوی کہانا اور پی درپی روزی رکہی یعنی اکثر روزی نفل رکہتا ہو اور پڑہی نماز راتکو یعنی تہجد ایسی وقت کہ آدمی سوتی ہون یعنی اکثر آدمی
سوتی ہون نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان میں اور نقل کی ترمذی نی حضرت علی سی مانند اسکی اور اوسکی روایت مین بجای لمن الان الکلام
کے لمن اطاب الکلام ہی معنی دونون کی ایک ہے ہین ف کہا ہی بعضون نی کہ ادنی درجہ پی درپی روزی رکہنی کا یہہ ہے کہ تین روزی ہر
مہینے مین رکہی ۔ ع

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِي
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ کہا فرمایا مجہکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای عبد اللہ مت ہو مانند فلانی کی کہ تہا قیام کرتا
راتکو پس چہوڑ دیا قیام رات کا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنے چہوڑ دیا قیام راتکا بغیر عذر کی واسطی رفاہیت نفس کے پس داخل
ہوا گویا بیچ سلک اونکی کہ جنکی حقمین کہا گیا ہی تارک اور دلمعون اور اسحدیثمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ ترک کرنا عبادت کا اور رجوع کرنا طرف عادت
کے نقصان ہی بعد زیادتی کی اور اوس سی حضرت نی پناہ مانگی ہی نعوذ باللہ من الحور بعد الکور یعنی پناہ مانگتی ہین ہم ساتہہ اللہ کی نقصان
سے بعد زیادتی کی پس لائق ہی سالک کو کہ طالب زیادتی کا رہی اور اسی لیی کہا گیا ہی کہ جو کوئی نہووی زیادتی مین پس وہ نقصان مین ہی
۔ ع وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَانَ لِدَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ يُوْقِظُ فِيْهَا اَهْلَهٗ يَقُوْلُ يَا اٰلَ دَاوُدَ قُوْمُوْا فَصَلُّوْا فَاِنَّ هٰذِهٖ سَاعَةٌ يَسْتَجِيْبُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
فِيْهَا الدُّعَاءَ اِلَّا لِسَاحِرٍ اَوْ عَشَّارٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عثمان بن ابی العاص سے کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہا واسطی داود علیہ السلام کی ایک وقت راتمین یعنی نصف اخیر مین کہ جگاتی اوسمین اہل اپنی کو کہتی ای آل داود کی کہڑی
ہو پہر نماز پڑہو پس تحقیق یہہ وقت ہی کہ قبول فرماتا ہی اللہ عزت والا بزرگ اسمین دعا کو مگر واسطی جادوگر یا عشار کی روایت کی یہہ احمد نی ف عشار
یعنے جو کہ ید اور غیرہ کرتا کون وغیرہ پر بیٹہتی ہین اور لوگون سی مال ونکی از راہ ظلم کی لیتی ہین جیسی یہان محصول لینی پر لوگ مقرر ہین پس
فرمایا کہ ساحر کی اور عشار کی دعا نہین قبول ہوتی اس لیی کہ انسی ضرر پہنچتا ہی خلق کو اسیلیی کہا ہی بعض عارفین نی کہ عبودیت یہہ ہی

کر تعظیم کری امر الٰہی کی اور شفقت کری خلق اللہ پر ؁ ع ؎ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَفْرُوْضَةِ صَلٰوةٌ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سنا
مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی بہترین نماز فرضونکی یعنی اور بعد سنتون معمولی وسکیکی نماز درمیان رات کی ہی روایت کی یہہ
احمد نے ف کہا میرک نی کہ اسمین حجت ہی واسطی ابی اسحق مروزی شافعی کی اسپر کہ نماز رات کی افضل ہی سنن رواتب سی اور کہا ہی اکثر علماء نی کہ
سنن رواتب افضل ہین لیکن قول اول قوی تر ہی واسطی صحیح دلالت کرنی اس حدیث کی اوپر اسکی اور تحقیق اسمین یون ہی کہ تہجد افضل ہی اس
جہت سے کہ اسمین مشقت زیادہ ہوتی ہی نفس پر اور بعید ہی ریا سی اور سنن رواتب اس جہت سی افضل ہین کہ بہت تاکید ہی اونکی پڑہنی کی ساتہہ
فرضونکی اور متمم ہین فرضونکی پس کچہہ منافاۃ نہین یا یون کہا جاوی کہ نماز رات کی افضل ہی اسلیے کہ مشتمل ہی اوپر وتر کی کہ واجب ہی حضرت
جنید بغدادی رح کو بعد انتقال کی کسی نی خواب مین دیکہا پوچہا کہ تمہاری رب نے کیا معاملہ کیا تمہاری ساتہہ انہون نی کہا جاتی رہین وہ باتین
کہ معارف وحقائق بین کہتا تہا مین اور فنا ہو گئی اشارے کہ بیان کرتا تہا مین اور فائدہ ندیا مجکو مگر چند رکعتون نی کہ درمیان شب کے پڑہتا تہا مین
رغبت دلائی طالبونکو اسکی کہ اہتمام وکوشش عبادۃ وریاضت مین خوب کرو اور نہ اعتماد کرو نکات تصوف پر ؎ کار کن کار بگذر از گفتار
کاندرین راہ کار دارد کار ؁ ع ؎ شرح ؎ مولانا ؎ وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
اِنَّ فُلَانًا يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ فَاِذَا اَصْبَحَ سَرَقَ فَقَالَ اِنَّهٗ سَيَنْهَاهُ مَا تَقُوْلُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ
اور روایت ہے اونہین سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا تحقیق فلانا شخص نماز پڑہتا ہی رات کو پس جب صبح کرتا ہی چوری
کرتا ہی فرمایا شتاب ہے کہ باز رکہی گی نماز اوسکی اوس چیز سی کہ تو کہتا ہی روایت کی یہہ احمد اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنے اوسکی
مزاولت سی اللہ تعالی توفیق توبہ کی نصیب کریگا اور بسبب سرایت کرنی نورانیت اور برکت اوسکی کی باز رہی گا اس فعل بد سی جیسکہ قران
مجید مین فرمایا ہی ان الصلوٰۃ تنہی عن الفحشاء والمنکر یعنی نماز باز رکہتی ہی بیحیائی اور بری بات سے ؁ ع ؎ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ وَاَبِیْ
هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَيْقَظَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا اَوْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ
جَمِيْعًا كُتِبَا فِي الذّٰكِرِيْنَ وَالذّٰكِرَاتِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی سعید اور ابی
ہریرہ سی کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ جگاوی آدمی بی بی اپنی کو رات کو پس نماز پڑہی دونون نی یا فرمایا نماز
پڑہی ہر ایک نی دو رکعتین اکہٹی لکہی جاتی ہین بیچ مردون ذکر کرنیوالون اور عورتون ذکر کرنیوالیون کی روایت کی یہہ ابوداود وابن ماجہ نی
ف اہل سی مراد بی بی ہی یا بی بی اور اولاد اور اقارب اور غلام اور لونڈیان اوسکی اور راوی کو شک ہوا ہی کہ حضرت نی لفظ فصلیا کا
فرمایا یعنی مرد نی اور اوسکی اہل نی دو رکعتین نماز کی پڑہین اکہٹی یا لفظ فصلے کا فرمایا یعنی ہر ایک نی دو رکعتین نماز کی پڑہین اکہٹی مطلب دونو لفظون
کا ایک سے ہی پس لکہی جاتی ہین دونون ذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات مین کہ جنکی فضیلت کلام اللہ مین مذکور ہی والذاکرین اللہ کثیرا و
الذاکرات اعد اللہ لہم مغفرۃ واجرا عظیما یعنی اور بہت یاد کرنیوالی اللہ کی مرد اور عورتین تیار کر رکہی ہی اللہ نی اونکی لیے مغفرت اور ثواب بڑا
؁ ع ؎ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْرَافُ اُمَّتِيْ حَمَلَةُ الْقُرْاٰنِ وَاَصْحَابُ
اللَّيْلِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اشراف یعنی بزرگ
قدر امت میری کی اوٹہانیوالی قران کی اور صاحب رات کی روایت کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف اوٹہانیوالی قران کی یعنی جو

قران یاد کرین اور عمل کرین امر و نواہی اوسکی پیروی بیری ہست مین بزرگ قدر مین جیسکہ اور روایت مین آیا ہی کہ جسنے حفظ کیا قران پس تحقیق داخل کی
گئی نبوۃ درمیان دونون پہلوؤن اوسکی مگر یہہ کہ نہین ہے وحی کیجاتی طرف اوسکی یعنی وحی جلی پس تحقیق وے کیجاتی ہی طرف اوسکی وحی خفی یعنی مطلب
وحی جلی کا اور کہا طیبی نے کہ مراد حفظ سی یہہ ہے کہ یاد کری اوسکو اور عمل کری موافق اوسکی والا ہوتا ہی بیچ زمرہ اون لوگون کی کہ جنکی حقمین فرمایا ہے
اللہ تعالی نی کمثل الحمار یحمل اسفارا یعنی جنکو کتاب اللہ یاد ہو وی اور پہیر اوسپر عمل نکیا تو وہ ایسی ہین جیسی گدہی پر کتابین لادین یعنی کچھہ فائدہ نہین
اونکو اوس سے اور صاحب اونکی یعنی جو مداومت کرتی ہین شب بیداری پر اور نماز و قران پڑہنی پر اوسمین ؎ ع ؛ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَاهُ عُمَرَ
ابْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اَيْقَظَ اَهْلَهُ لِلصَّلٰوةِ يَقُوْلُ لَهُمُ الصَّلٰوةَ ثُمَّ يَتْلُوْ
هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ
لِلتَّقْوٰى رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ باپ اونکی حضرت عمر بن الخطاب
تہے نماز پڑہتی رات کو جسقدر چاہتا اللہ یہان تک کہ جب ہوتے پچھلی رات جگاتی اپنی اہل کو یعنی بی بی وغیرہ کو نماز کی لیے فرماتی اونکو پڑہو نماز پہر پڑہتی
یہہ آیت اور حکم کر اہل یعنی لوگون اپنے کو ساتہہ نماز کی اور صبر کر اوسپر نہین مانگتی ہم تجہسی روزی ہمین روزی دیتی ہین تجکو اور آخرہ
واسطی پرہیزگارون کی ہی روایت کی یہہ مالک نی ف اور صبر کر اوسپر یعنی بہت صبر کر اوپر اوٹہانی مشقتون نماز کی اور مشقتون امر اہل اپنی کی
بسبب نماز کی پس متوجہ ہو تو ساتہہ اونکی عبادت اللہ تعالی کی پر اور مدد ڈہونڈ ساتہہ اوسکی اوپر غنا ظاہر و باطن اپنے کی اور مت فکر کر امر رزق اپنی کو
اور فارغ کہہ دل اپنا واسطی امر آخرۃ کی اس لیے کہ ہم قادر ہین بندون کی رزق دینی پر تجہسی رزق نہین مانگتی ہین ہم کچھ حاصل کرنی رزق اور وجہ
معیشت اپنی کی در اور رون کی سعی کری اور مشقت اوٹہاوی ایسی کہ باز رکہی کام سی ہم رزق دیتی ہین تجکو جیسکہ رزق دیتی ہین غیر تیرے کو اور عاقبت
محمود یعنی انجام کار بخیر ہونا دنیا اور آخرت مین واسطی متقیون کے ہی ؎ ع ؎ ح

بَابُ الْقَصْدِ فِي الْعَمَلِ

باب ہے بیچ بیان میانہ روی کرنی کی عمل مین ف یعنے عمل نقل مین چاہیی کہ میانہ روی کری یعنی کمی زیادتی نکری ؎ ع ؛

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَظُنَّ اَنْ لَّا يَصُوْمَ مِنْهُ شَيْئًا وَّيَصُوْمُ
حَتّٰى نَظُنَّ اَنْ لَّا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَّكَانَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهُ وَلَا نَائِمًا اِلَّا
رَاَيْتَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی انس سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتی ایک مہینی مین سی یعنی اکثر ایام ؎ ؛ یہان تک کہ گمان
کرتی ہم یہہ کہ نہین روزہ رکہنی کی اوسمین سے کچھہ اور روزی رکہتی یعنی اکثر ایام اوسی مہینی مین سے یا اور مہینی مین سی یہان تک کے گمان کرتی ہم یہہ کہ افطار
کرینگی اوسمین سی کچھہ اور تہی کہ نہ چاہی تو یہہ کہ دیکہی اونکو رات مین نماز پڑہتی ہوئی مگر کہ دیکہی تو اونکو اور نہ چاہی تو کہ دیکہی اونکو سوتی ہوئی مگر کہ دیکہی تو
اونکو روایت کی یہہ بخاری نی ف یعنے نتہی حضرت کہ ہمیشہ روزہ دار ہو وین تا افراط یعنی زیادتی لازم آوی اور نہ ہمیشہ افطار کرتی تہی
تا تفریط یعنی کمی لازم آوی بلکہ ہر مہینی مین کبہی روزے رکہتی اور کبہی افطار کرتی اور اسیطرح رات کو نماز بہی پڑہتی اور سوتی بہی نہ تمام شب نماز پڑہتی اور نہ
تمام شب سوتی تہا عمل حضرت کا متوسط نہ زیادہ نہ کم ؎ ح ؛ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت محبوب
عملونکا نزدیک اللہ کی ہمیشہ کرنا عملونکا ہی اگرچہ کم ہون روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا مظہر نی کہ بسبب اس حدیث کی برا جانتی ہین اہل تصوف
ترک اوراد کو جیسکہ برا جانتی ہین ترک فرائض کو انتہی اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ ترک اولی ہی اور وجہ اسکی یہہ ہی کہ جب بندی نی ترک کی طاعت

یعنی بغیر ضرورت کے پس وہ ننی گویا کہ اعراض کیا عبادت سے تو وہ سے پس مستحق ہوا عتاب کا بخلاف مداومت کرنیوالی کی کہ وہ مستحق ہوتا ہی اسکا کہ محبوب ہو اور اگرچہ
کم ہو دن حاصل یہہ کہ عمل قلیل ساتھہ مداومت اور مواظبت کے بہتر ہی عمل کثیر سی ساتھہ ترک عادت اور محافظت کی ٭ ع ٭ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. اور روایت ہی اونہیں
عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لو عملوں سی وہ مقدار کہ طاقت رکھو یعنی ہمیشہ کرنیکی اس لیے کہ تحقیق اللہ تعالی نہیں تنگ ہوتا یہاں
تک کہ تنگ ہو تم روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی نہ لازم کرو نفسوں اپنے پر بہت عبادت کہ نہ قدرت رکھو ہمیشہ کرنی اوسکی بلکہ اسقدر
اختیار کرو کہ ہمیشہ کہ سکو اسلیی کہ اللہ ملول نہیں ہوتا یعنی ترک نہیں کرتا دینا ثواب کا یہاں تک کہ ملول ہو تم یعنی چھوڑ دو عبادۃ حاصل یہہ کہ اللہ تعالی
ثواب عبادۃ پر دیی جاتا ہی ترک نہیں کرتا مگر جبکہ تہک کر چھوڑ دو گی اللہ تعالی ثواب بہی دینا چھوڑ دیگا پس عبادۃ متوسط کرنا ہمیشہ بہی ٭ ع ٭
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهٗ وَاِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہیی کہ پڑہی نماز ایک تمہارا وقت خوشی اپنی کی اور جسوقت کہ سست ہو پس چاہیی کہ بیٹھہ
جاوی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حاصل یہہ کہ چلنی والی راہ آخرۃ کو چاہیی کہ کوشش کری عبادت میں بقدر طاقت کی اور اختیار
کری میانہ روی طاعت میں اور احتراز کری ملول ہوکر عبادۃ کرنی سی اور جب سست ہوا اور بیٹھہ رہا عبادۃ سی اور مشغول ہوا کسی مباح چیز
میں قسم کلام اور نیند وغیرہ کے اور بقصد حاصل ہونی خوشی کی عبادت میں تو وہ گنا جاتا ہی طاعت ایسی کہا گیا ہی کہ نیند عالم کی عبادت ہی
اور جاننا چاہیی کہ بیچ ترک کرنی عمل کی وقت کسالت اور ملالت کی حدیثیں بہت واقع ہوئی ہیں اسلیی کہ گران ہونا عمل کا نفس پر آخر کو سبب
ترک عمل اور نقصان اوسکا ہوتا ہی لیکن چاہیی کہ کوشش کری اور نفس کو بہت عمل کرنیکی عادت ڈالی اور ساتھہ مشقت اور ریاضت کی خوگر ہووی
مانند کاہل وجودوں اور آرام طلبوں کی نہ ہو جاوی کہ تہوڑی سی عمل میں فی الحال تہک جاتی ہیں اور چھوڑ دیتی ہیں اکثر ہوتا ہی کہ جنکو پہلی دو
رکعت نماز کی اور ایک سیپارہ قران کا پڑہنا گران معلوم ہوتا تہا اور ملول ہوتی تہی اور سے اونکو بہت عمل کی عادۃ ڈالنی سی سو رکعت نماز کی
اور دس سیپارہ قران کی پڑہنی آسان معلوم ہوتی ہیں ٭ ع ٭ ح ٭ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِيْ
لَعَلَّهٗ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ
اونگی ایک تمہارا اور اس حالمیں کہ نماز پڑہتا ہو پس چاہیی کہ سو رہی یہاں تک کہ جاتی رہی اوس سے نیند پس تحقیق ایک تمہارا جب نماز پڑہتا ہی اونگہتا
ہوا نہیں جانتا وہ چیز کہ کہتا ہی غلبہ نیند کی سی شاید کہ ارادہ کری طلب مغفرۃ کا پس بددعا کری نفس اپنی کو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف یعنی مثلاً ارادہ کری کہ کہی اللہم اغفرلی بجای اوسکی بسبب غلبہ نیند کی کہہ اٹہی اللہم اعفرلی ساتہہ عین مہملہ اور ف کی کہ معنی اوسکی ہیں کہ
اللہ خاک آلودہ کر مجکو پس یہہ بددعا ہوئی نفس پر اپنی کہ وہ کنایہ ہی ذلت اور خواری سی ٭ ع ٭ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ وَلَنْ يُشَادَّ الدِّيْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهٗ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا وَاسْتَعِيْنُوْا
بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دین آسان ہی اور نہیں سختی کرتا دین میں کوئی مگر کہ غالب آتا ہی دین اوسپر پس میانہ روی کرو اور قریب طاقت
کے عمل اور خوشی ہو یعنی ساتہہ جنت اور سلامتی کی اور بسبب رحمت اور کرامت کی اس لیی کہ دیتا ہی اللہ تعالی بہت سا ثواب تہوڑی عمل

پر اور مدد چاہو ساتھ وقت صبح اور وقت شام کی اور کچھ اخیر رات کی روایت کی یہہ بخاری نے **ف** دین آسان ہی یعنی احکام دین کی اللہ تعالیٰ نے آسان مقرر کیے ہین پس سخت نہ پکڑ و اونکو اپنی نفسون پر بطور رہبانیت کے اور نہین سختی کرتا دین مین کوئی مگر غالب آتا ہی دین اوسپر یعنی جو کوئی اپنی نفس پر غیر واجب بالونکو واجب کرتا ہی اور مشکل طرح عبادت کرنی اختیار کرتا ہی تو دین اوسپر غالب آتا ہی یعنی ادای حق اوسکی سے وہ عاجز ہوتا ہی پس دین غالب ہے اور وہ مغلوب اور سداد وا کی معنی یہہ ہین کہ قریب ہوؤ امر دین کے ساتھ سہولت کی ورنہ دور ہو اوس سے ساتھ سختی کی اور طیبی نے کہا ہی کہ قاربوا تاکید ہی سددوا کی یعنی سددوا کی ہین سوے قاربوا کی اور بعضون نے یہہ معنی کہی ہین کہ نزدیکی اللہ کی ڈھونڈو اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ بہت زیادہ نکرو عبادت کہ ہر وقت عبادت کرتی رہو بلکہ غنیمت گنو عبادت ان تین وقتونمین اول روز مین اور آخر روز مین اور کچھ اخیر رات مین یہہ اشارہ ہے تہجد کی نماز کا ٭ ع ث ح **وَعَنْ عُمَرَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِہٖ اَوْ عَنْ شَیْءٍ مِنْہُ فَقَرَأَہٗ فِیْمَا بَیْنَ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَصَلٰوۃِ الظُّہْرِ کُتِبَ لَہٗ کَاَنَّمَا قَرَأَہٗ مِنَ اللَّیْلِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حضرت عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سو رہا بغیر پڑھی تمام وظیفہ اپنے کے پھر پڑھا اوسکو درمیان نماز فجر کی اور نماز ظہر کی لکھا جاتا ہی واسطے اوسکی گویا کہ پڑھا اوسکو رات کو روایت کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی ایک شخص نے کچھ وظیفہ مقرر کیا تھا قسم کلام اللہ اور اوراد اذکار و نماز سی کہ شب کو پڑھتا تھا اور وہ فوت ہو گیا پھر پڑھ لیا بین نماز فجر اور ظہر کی یعنی پہلی پہلی زوال کی پڑھ لیا تو اوسکی لیے ثواب رات کی پڑھنی کا سا لکھا جاتا ہی اور ایسی ہی حکم دن کی وظیفہ کا ہی کہ دن کو فوت ہو گیا اور رات کو پڑھ لیا تو دن کی پڑھنی کا ثواب لکھا جاتا ہی روز و شب آپسمین خلیفہ ایکدوسری کی ہین اور اسمین جو خاص رات کی وظیفہ کا ذکر کیا اسلیے کہ اکثر واقع ہو جاتا ہی یعنی نماز تہجد کی اور اوراد بسبب غلبہ نیند کی رہ جاتی ہین اسلیے اس حدیث کو اس باب مین لائے ٭ ح **وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰی جَنْبٍ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ کھڑی ہو کر پس اگر نہو سکی تو پڑھ بیٹھ کر پس اگر یہہ بھی نہو سکی تو پڑھ کروٹ پر روایت کی یہہ بخاری نے **ف** یعنے کروٹ سی پڑھی قبلہ کیطرف منہہ کر کر اور اگر قبلہ کیطرف منہہ نکر سکی اور نہ کوئی قبلہ کیطرف منہہ پھیر دیوالا ہم پہنچی تو ہر طرف جائز ہی اور ہماری نزدیک افضل یہہ ہے کہ چت لیٹی رو بقبلہ ہو کر اور تکیہ مونڈھون کی نیچی رکھکر سر اونچا کر لی اور اشارون سی نماز پڑھی چنانچہ دارقطنی نے ایک حدیث روایت کی ہی کہ اوس سے چت ہی نماز پڑھنی ثابت ہوتی ہی اور یہہ حدیث حضرت نے عمران سے فرمائی تھی اونکو بواسیر تھی وہ چت نہ لیٹ سکتی تھی پس اونکی لیے چت نہین ہو سکتی اسلیے کہ وہ معذور تھی اور یہہ حکم حضرت نے فرض نماز کا فرمایا ہی پس نفلون مین یہہ بطریق اولیٰ جائز ہوگا ٭ ع **وَعَنْہُ** اَنَّہٗ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوۃِ الرَّجُلِ قَاعِدًا قَالَ اِنْ صَلّٰی قَائِمًا فَہُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰی قَاعِدًا فَلَہٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰی نَائِمًا فَلَہٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی اونہین عمران سی کہ اونہون نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حال نماز آدمی کا بیٹھی ہوئی یعنی نماز نفل کا باوجود قدرت کی قیام پر فرمایا اگر پڑھی کھڑی ہو کر پس وہ بہتر ہی اور جو کوئی پڑھی یعنی نفل بغیر عذر کی بیٹھی ہوئی پس واسطی اوسکی آدھا ثواب کھڑی کا اور جو کوئی پڑھی لیٹی ہوئی یعنی بغیر عذر کی پس واسطی اوسکی آدھا ثواب بیٹھی کا روایت کی یہہ بخاری نے **ف** یہہ حدیث محمول ہی نماز نفل پر اسلیے کہ نماز فرض بیٹھ کر پڑھنی اگر بے عذر ہو درست نہین اور اگر بعذر ہو تو قیام ساقط ہی پس کھڑے ہو کر پڑھنی افضل بیٹھ کر پڑھنے سی نہوگی اور بیٹھ کر پڑھنی مین اسکو آدھا ثواب کھڑے کا نہوگا بلکہ پورا ثواب پاویگا اور کہا طیبی نے کہ آیا جائز ہی یہہ کہ نماز نفل لیٹے

پڑہی با وجود قدرۃ قیام یا قعود کی یا نہین پس کئی ہین بعضی طرف اسکی کہ نہین جائز اور گئی ہی ایک قوم طرف جواز اسکی کی اور طرف اسکی کہ ثواب اسکو برابر آدہی ثواب بیٹہہ کر پڑہنی والی کی ہوتا ہی چنانچہ قول حسن بصری کا بہی یہی ہے اور یہی صحیح تر اور اولی ہی واسطی ثابت ہونی اسکیلیے حدیث سی انتہی اور مذہب ابو حنیفہ کا یہہ ہی کہ یہہ جائز نہین پس کہا گیا ہی کہ یہہ حدیث بیچ حق فرض پڑہنی والی بیمار کی ہی ایسا بیمار کہ ممکن ہو اوسکو کہڑی ہوکر پڑہنا یا بیٹہہ کر پڑہنا ساتہہ شدت اور زیادتی کی مرض مین فقط

الفصل الثانی

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ طَاہِرًا وَّذَکَرَ اللّٰہَ حَتّٰی یُدْرِکَہُ النُّعَاسُ لَمْ یَتَقَلَّبْ سَاعَۃً مِّنَ اللَّیْلِ یَسْأَلُ اللّٰہَ فِیْہَا خَیْرًا مِّنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِلَّا اَعْطَاہُ اِیَّاہُ ذَکَرَہُ النَّوَوِیُّ فِیْ کِتَابِ الْاَذْکَارِ بِرِوَایَۃِ ابْنِ السُّنِّیِّ

روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص جگہہ پکڑی طرف بچہونی اپنی کی پاک ہو کر یعنی باوضو ہو کر یا تیمم کر کر اور نجاستون سی پاک ہو کر یا پاک گناہون سی ہو کر اور یاد کرے اللہ کو یعنی زبان سی یا دل سی یہان تک کہ غلبہ کری اوسکو نیند نہین کروٹ لیتا کسی وقت راتمین اوس حالمین کہ مانگی اللہ تعالی سی اوسمین کوئی بہلائی بہلائیون دنیا اور آخرت کی سی مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی وہ بہلائی ذکر کیا یہہ نووی نی کتاب الاذکار مین ساتہہ روایت ابن سنی کی

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ رَّجُلَیْنِ رَجُلٍ ثَارَ عَنْ وِطَائِہٖ وَلِحَافِہٖ مِنْ بَیْنِ حِبِّہٖ وَاَہْلِہٖ اِلٰی صَلٰوتِہٖ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ لِمَلٰئِکَتِہٖ اُنْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ ثَارَ عَنْ فِرَاشِہٖ وَوِطَائِہٖ مِنْ بَیْنِ حِبِّہٖ وَاَہْلِہٖ اِلٰی صَلٰوتِہٖ رَغْبَۃً فِیْمَا عِنْدِیْ وَشَفَقًا مِّمَّا عِنْدِیْ وَرَجُلٍ غَزَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَانْہَزَمَ مَعَ اَصْحَابِہٖ فَعَلِمَ مَا عَلَیْہِ فِی الْاِنْہِزَامِ وَمَا لَہٗ فِی الرُّجُوْعِ فَرَجَعَ حَتّٰی ہُرِیْقَ دَمُہٗ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ لِمَلٰئِکَتِہٖ اُنْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ رَجَعَ رَغْبَۃً فِیْمَا عِنْدِیْ وَشَفَقًا مِّمَّا عِنْدِیْ حَتّٰی ہُرِیْقَ دَمُہٗ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خوش ہوتا ہی رب ہمارا دو شخصون سی ایک وہ شخص کہ اوٹہا اپنی نرم بچہونون اپنی سی اور بالاپوش اپنی سی محبوبہ اور اہل اپنی کی پاس سے طرف نماز اپنی کی پس فرماتا ہی اللہ واسطی فرشتون اپنی کی دیکہو طرف بندے میرے کی اوٹہا فرش اپنی سی اور نرم بچہونی اپنی سی محبوب اور اہل اپنی کی پاس سے طرف نماز اپنی کی واسطی رغبت کرنیکی بیچ اوس چیز کی کہ نزدیک میری ہی یعنی جنت اور ثواب اور واسطی ڈرنی کی اوس چیز سی کہ نزدیک میری ہی یعنی دوزخ اور عذاب اور دوسرا وہ شخص کہ جہاد کیا خدا کی راہ مین پس بہاگا ساتہہ یارون اپنی کی پہر جانا اوس گناہ کو کہ اوسیر ہی بہاگنی مین یعنی بلا عذر بہاگنی مین اور جانا اوس ثواب کو کہ واسطی اوسکی ہے پہر آنی مین پس پہرا اور لڑا یہانتک کہ شہید ہوا پس فرماتا ہی اللہ تعالی اپنی مقرب فرشتونکو دیکہو طرف بندی میری کی یعنی نظر تعجب سے کہ پہرا اور واسطی رغبت کرنیکی اوس چیز مین کہ نزدیک میری ہی یعنی ثواب اور واسطی ڈرنی کی اوس چیز سے کہ نزدیک میری ہی یعنی عذاب یہان تک کہ بہا خون اوسکا یعنی شہید ہوا روایت کی یہہ شرح السنہ مین **ف** لحاف یعنی جو کپڑا کہ اوڑہا جاتا ہی اور محبوب اور اہل اپنی کی پاس سی یعنی یہہ چیزین بہت پیاری ہوتی ہین باوجود اسکی اونکی پاس سے اوٹہہ کر رغبت کی طرف عبادت رب اپنی کی جاتا کہ یہہ کچہہ نفع نہین دینگے اوسکو نہ قبر مین اور نہ حشر مین بلکہ نفع دیگی طاعت رب کے دنیا مین اور اس حدیث مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ عمل کرنا واسطی اللہ کی ساتہہ امید ثواب کے کہ اوس عمل پر ملتا ہی منافی خلاص اور کمال کے

نہین اگرچہ منافی اکمل کے ہی کہ اکمل یہی ہے کہ محض اللہ تعالی کی خوشنودی کی لیے عمل کری کچہہ غرض اور نہو لیکن ہان اگر محض واسطی ثواب کے یا خوف عذاب کے کری کہ اگر خالی ہو ثواب و عذاب سے تو عبادت سے اوسکی چہوڑ دی نہین صحیح ہوتی عبادۃ اوسکی بلکہ کہا ہی بعضون نے کہ یہہ کفر ہی ۞ ع ۞

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلٰوۃِ قَالَ فَاَتَیْتُہٗ فَوَجَدْتُہٗ یُصَلِّیْ جَالِسًا فَوَضَعْتُ یَدِیْ عَلٰی رَاْسِہٖ فَقَالَ مَالَکَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو قُلْتُ حُدِّثْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَّکَ قُلْتَ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلٰی نِصْفِ الصَّلٰوۃِ وَاَنْتَ تُصَلِّیْ قَاعِدًا قَالَ اَجَلْ وَلٰکِنِّیْ لَسْتُ کَاَحَدٍ مِّنْکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۔ روایت ہی عبد اللہ ابن عمرو سی کہ کہا حدیث کیا گیا مین یعنی پہنچی مجہی یہہ حدیث کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نماز آدمی کی یعنی نفل بیٹہی ہوے یعنی بغیر عذر کی آدہی نماز ہوتی ہی یعنی بہ نسبت کہڑی کی کہا راوی نی پس آیا مین حضرت کی پاس پس پایا مینی اونکو نماز پڑہتی بیٹہی ہوئی پس رکہا مینی ہاتہہ اپنا حضرت کی سر مبارک پر پس فرمایا حضرت نی کیا ہی واسطی تیری ای عبد اللہ بن عمرو کہا خبر دیا گیا تہا مین ای رسول خدا کی کہ تحقیق فرمایا تمنی نماز آدمی کی بیٹہی ہوئی برابر آدہی نماز کی ہی اور تم پڑہتی ہو بیٹہی ہوئی فرمایا کہ ہان اسیطرح سی ہی پر ولیکن مین نہین ہا نند ایک کے تم مین سے روایت کی یہہ مسلم نی ف عادت عرب کی ہی کہ جب کسیے سے کوئی بات تعجب کے دیکھتی ہین تو اوسکی سر پر ہاتہہ رکہدیتی ہین پس اونکی نزدیک یہہ بات خلاف ادب کی نہین بلکہ از راہ بی تکلفی و رکمال الفت کی ہوتی ہی پس جب حضرت نماز سی فارغ ہوئی تو عبد اللہ نی ہاتہہ سر مبارک پر از راہ تعجب کے رکہا تعجب اس لیے کیا کہ حضرت افضل بات پر عمل کرتی رہین پہر بیٹہہ کر کیون نماز پڑہتی ہین پہر حضرت کی جواب کا حاصل یہہ ہے کہ یہہ میری خصوصیات سے ہی میری نماز کا ثواب ناقص نہین ہوتا کسیطرح پڑہون مجکو اور رو تیرا قیام کم وادر رہنا اور ونکو مجبیر ۞ ع ۞ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ خُزَاعَۃَ لَیْتَنِیْ صَلَّیْتُ فَاسْتَرَحْتُ فَکَاَنَّہُمْ عَابُوْا ذٰلِکَ عَلَیْہِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ یَا بِلَالُ اَرِحْنَا بِہَا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی سالم بن ابی الجعد سی کہ کہا کہا ایک شخص نی قوم خزاعہ مین سے کاشکی مین نماز پڑہون اور آرام پکڑون پس گویا کہ لوگون نی عیب پکڑا اوسپر پس کہا اوسنی سنا ہی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تکبیر کہہ نماز کی ای بلال راحت دے ہمکو ساتہہ اوسکی روایت کی یہہ ابو داود نی ف پس آرام پکڑون مین یعنی ساتہہ عبادت رب اپنے کی اور مناجاۃ اوسکی کی اور لذۃ پڑہتی کلام اوسکی کی اور بعض حاضرین نی عیب اسلیے پکڑا کہ یہہ عبارۃ محتمل تہی دو معنون کی ایک یہہ کہ آرام پکڑون مین ساتہہ نماز کی اور دوسرے یہہ کہ نماز سی آرام پکڑون یعنی نماز پڑہ کر آرام سی ہو بیٹہون پس مراد اوسکی معنی اول تہی اور لوگ سمجہی دوسرے معنی مراد ہین اور وہ خلاف ادب کی ہین پس اونہون نی مراد اپنی بیان کی حدیث حضرت کی سنا کر کہ حضرت نی یہی فرمایا ہی ای بلال راحت دے مجکو ساتہہ نماز کی یعنی مشغول ہونا اونکا نماز مین راحت تہا اونکی لیے سلیے کہ وہ گنتی تہی سواے نماز کی اور اعمال دنیویہ کو رنج اور آرام پاتی تہی ساتہہ نماز کی اسلیے کہ اوسمین مناجاۃ ہی اور اسی لیے فرمایا ہی قرۃ عینی فی الصلوۃ یعنی آرام مجہی نماز مین آتا ہی ۞ ع ۞

بَابُ الْوِتْرِ

باب بیچ بیان نماز وتر کی ف اختلاف وتر مین درمیان علماء کی دو باتون مین ہی اول یہہ کہ سنت ہے یا واجب امام ابو حنیفہ کہتے ہین واجب ہے اور اور امام کہتی ہین سنت ہی اور دوسرا اختلاف یہہ ہے کہ وتر ایک رکعت ہے یا تین رکعت اکثر اماموں کی نزدیک ایک رکعت ہی اور ہماری نزدیک تین رکعت اور حدیثین جانبین مین وارد ہین اور جو کہ ایک رکعت کہتی ہین وہ دو رکعت پہلی اوسکی پڑہ کر سلام پہیرتے ہین اور اگرچہ بیرنہ کرو ہی ۞ ح ۞

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خَشِیَ اَحَدُکُمُ الصُّبْحَ صَلّٰی رَکْعَۃً وَّاحِدَۃً تُوْتِرُ لَہٗ مَا قَدْ صَلّٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی نماز رات کی دو دو رکعت ہے پس جب ڈرے ایک تمہارا نمودار ہونی صبح کسی سے پڑہے ایک رکعت طاق کر دیگی اوسکی الٹی پڑھی ہوئی نماز
پڑہی ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نماز رات کی دو دو رکعت ہے دلیل پکڑی ہی ساتہہ اسکی شافعی اور ابو یوسف اور محمد رح نی کہ رات کو
نفل پڑہی تو افضل یہہ ہے کہ دو دو رکعتین پڑہی اور پڑہی ایک رکعت طاق کر دی گی اوسکو نماز پڑہی ہی کہا ابن ملک نے کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ
رات کی نماز مین پہلی جو دو دو رکعتین پڑہین تہین وہ نماز جفت تہی یہہ ایک رکعت اسکو طاق کر دیگی اور یہہ حدیث حجت ہے واسطی شافعی کی کہ اونکی
نزدیک وتر کی ایک رکعت ہی ہے اور کہا طحاوی حنفی نی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ پڑہی ایک رکعت ساتہہ دو رکعتون کی پہلی اوسکی پس یہہ رکعت طاق
کر دی گی پہلی شفع کو اور کہا ابن ہمام نی کہ نہین ہے حدیث مین دلالت اسپر کہ وتر کی ایک رکعت ہی ساتہہ تحریمہ علیحدہ کی اور دلیل حنفیہ کی یہہ ہے ہی کہ نہی
وارد ہوئی ہی بتیراء سی یعنی تنہا رکعت سے ملا علی قاری نی مرقاۃ مین یہہ مضمون مفصل لکہا ہی یہان اختصار کی لیے اسیپر اکتفا کیا جو چاہی اسمین دیکہہ لے
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اونہین سی کہا کہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ وتر ایک رکعت ہی آخر رات کو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی وتر ایک رکعت ہی ملی ہوئی ساتہہ دوگانہ کی پہلی
اوسکی یہہ معنے اسلیے کیے کہ تطبیق حاصل ہو جاے دسب حدیثون مین اور وقت مختار وتر کا اخیر رات مین ہوتا ہی کذا ذکر علی قاری حضرت شیخ رح نی لکہا ہی کہ یہہ
حدیث دلیل ہی اسپر کہ وتر کی ایک رکعت ہے اور اور حدیثین کہ دلالت کہتی ہین اوپر ہونی وتر کی تین رکعت آگی آوینگی **وَعَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ
فِىْ شَىْءٍ اِلَّا فِىْ اٰخِرِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی رات مین تیرہ
رکعت وتر پڑہتی اسمین سے ساتہہ پانچ رکعت کے نہ بیٹہتی کسی رکعت مین یعنی تشہد کی لیے مگر بیچ آخر اوسکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نماز
آن حضرت کی راتمین کئی طرح پر آئی ہی ایک اون مین سی یہہ ہے ہی کہ آٹہہ رکعتین پڑہتے تہی ساتہہ چار سلامون کی اور پانچ رکعتین پڑہتی تہی متصل ساتہہ
نیت وتر ساتہہ ایک تشہد کے اور ایک سلام کی اور یہہ حدیث صریح ہی بیچ وصل پانچ رکعتون کے ساتہہ ایک جلوس کے اور یہہ مختلف فیہ ہی درمیان فقہا کی اور جو کہ
قائل نہین ہین اسکے تاویل عدم جلوس کے ساتہہ عدم سلام کی کرتی ہین یعنی سلام نہین پہیرتے تہی مگر آخر مین چنانچہ بعضی روایت مین آیا ہی لم یسلم الا فی
آخرہن اور بعضی یہہ تاویل کرتی ہین کہ جلوس دراز نہین کرتی تہی مگر آخر مین اور وصل چار رکعت سی زیادہ ساتہہ ایک سلام کی جائز ہی بالاتفاق
اور ہماری نزدیک جائز ہی آٹہہ رکعت تک بلا کراہت اور زیادہ اس سے جائز ہی ساتہہ کراہت کی ؛ ح ؛ دمولانا **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ
قَالَ انْطَلَقْتُ اِلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْبِئِيْنِىْ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ اَلَسْتَ تَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ بَلٰى قَالَتْ فَاِنَّ خُلُقَ نَبِىِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ
يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْبِئِيْنِىْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهٗ سِوَاكَهٗ وَطَهُوْرَهٗ فَيَبْعَثُهُ
اللّٰهُ مَا شَاءَ اَنْ يَّبْعَثَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّاُ وَيُصَلِّىْ تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيْهَا اِلَّا فِى الثَّامِنَةِ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ
وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ فَيُصَلِّى التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُسْمِعُنَا
ثُمَّ يُصَلِّىْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَتِلْكَ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَىَّ فَلَمَّا اَسَنَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاَخَذَ اللَّحْمَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَنَعَ فِى الرَّكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيْعِهٖ فِى الْاُوْلٰى فَتِلْكَ تِسْعٌ يَا بُنَىَّ وَكَانَ نَبِىُّ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَحَبَّ اَنْ يُّدَاوِمَ عَلَيْهَا وَكَانَ اِذَا غَلَبَهٗ نَوْمٌ اَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامِ

اللَّيْلِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَلَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا صَلَّى لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی سعد بن ہشام سی کہ کہا گیا مین طرف حضرت عائشہ کی پس کہا مینی ای ماں مسلمانونکی خبر دو مجکو خلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسی کہا حضرت عائشہ نے کیا نہین پڑہا تونی قرآن کہا مینی کہ ہان پڑہا ہی کہا حضرت عائشہ نی پس تحقیق خلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا قرآن یعنی جو کچھہ کہ قرآن مین اچہی خلاق وصفات مذکور ہین حضرت نی وہ اپنی مین حاصل کیی تہے کہا مینی ای ماں مومنون کی خبر دو مجکو وتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسی یعنی وقت اور کیفیت اور عدد رکعات اوسکی سی پس کہا تہی ہم تیار کرتی واسطی حضرت کی مسواک اونکی اور پانی وضو اونکیا پس اوٹہاتا اونکو اللہ جب چاہتا یہہ کہ اوٹہاوی اونکو رات کو پس مسواک کرتی یعنی پہلی وضو کرتی اور وضو کرتی اور نماز پڑہتی نو رکعتین نہ بیٹہتی اونمین مگر آٹہوین رکعت مین پس یاد کرتی اللہ کو اور تعریف کرتی اللہ کی اور دعا مانگتی یعنی التحیات پڑہتی کہ التحیات مین ذکر اور حمد اور دعا ہی پہر کہڑی ہوتی اور سلام نہ پہیرتی پس پڑہتی نوین رکعت پہر بیٹہتی پس یاد کرتی اللہ کو اور تعریف کرتی اوسکی اور دعا مانگتی اوس سے یعنی دعا متعارف پڑہتی پہر پہیرتے سلام کہ سناتی ہمکو یعنی پکار کر سلام پہیرتے کہ ہم سنتی پہر پڑہتی دو رکعت بعد سلام کی بیٹہی ہوئی پس یہہ ہوئین گیارہ رکعتین ای بیٹی میری پس جب کہ بڑی عمر کو پہنچی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بہیل گیا گوشت پڑہتی تہی وتر سات رکعتین اور کرتی دو رکعتونمین مانند کرنی اونکی پہلی صورتمین یعنی اوسطرح بیٹہہ کر پڑہتی پس یہہ ہوئین نو رکعتین ای بیٹی میرے اور تہی نبی اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہتی کوئی نماز دوست رکہتی یہہ کہ ہمیشگی کرین اوسپر اور تہی جبکہ غالب ہوتی اونکو نیند یا بیماری یعنی مانع ہوتی کہڑی ہونی رات کی سی پڑہتی اول روز مین بارہ رکعتین اور نہین جانتی مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہا ہو قرآن سارا ایک رات مین اور نہین جانتی مین کہ نماز پڑہی ہو کسی رات مین صبح تک یعنی اول سی آخر تک اور نہین جانتی مین کہ روزی رکہی ہون سارے مہینے سوا رمضان کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** جب نماز پڑہتی حضرت اور اسیطرح اور عبادت کرتی تو ہمیشگی کرتی اوسپر اور ترک کرنا اوسکا ہوتا بسبب عذر کی یا واسطی بیان جواز کی اور روزی رکہی ہون سارے مہینی اور حضرت عائشہ ہی سی جو روایت ہی کہ حضرت سارے شعبان مین روزی رکہتی تہی تو اوسکو واضح کر دیا ہی ایک اور روایت نی کہ اوسنی ہی کہ اکثر شعبان مین روزی رکہتی پس دفع ہوا تعارض اور پڑہنا دو رکعتونکا بعد وتر کی اکثر حدیثونمین آیا ہی لیکن ظاہر مین یہہ حدیثین معارض معلوم ہوتی ہین اس حدیث کی اجعلوا آخر صلوتکم باللیل وترا پس دفع اس تعارض کا مشکل پڑا ہی بہت علماء پر پس امام مالک منکر ہوئی ہین حدیث دو رکعتون بعد وتر کی اور کہا ہی کہ صحیح نہین ہی یہہ حدیث اور امام احمد نی کہا ہے کہ مین نہ پڑہتا ہون ان دو رکعتون کو اور نہ منع کرتا ہون کسیکو اونسی اور جمہور علماء قائل ہین اونکی بسبب وارد ہونی حدیثون صحیح کی اونمین پس تطبیق اونمین دو طرح سی دی ہی ایک تو یہہ کہ اجعلوا آخر صلوتکم باللیل وترا مین صلوۃ سی مراد اور نوافل ہین سوای ان دو رکعتونکی یعنی سوای ان دو رکعتون کے اور نوافل بعد وترونکی نہ پڑہا کرو اور دوسری یہہ کہ کبہی یہہ دو رکعت پڑہا کری اور کبہی فقط وتر ہی پڑہا کری تاکہ عمل دونو پر ہو پس حدیث اجعلوا آخر صلوتکم وترا محمول ہی استحباب نہ وجوب پہر اختلاف ہی اسمین کہ آیا ادا کرنا دو رکعتونکا بعد وتر کی اول شب مین تہا یا آخر شب مین پس حدیث ابو امامہ کی مطلق واقع ہوئی ہی کہ اوسمین تقیید آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتین بعد وتر کی بیٹہہ کر پڑہتی تہی اور یہہ نہین کہا کہ اول شب پڑہتی تہی یا آخر شب اور حدیث ثوبانکی دلالت کرتی ہی کہ یہہ بر تقدیر ادا کرنی وتر کی ہی اول شب مین اور یہہ دونو حدیثین آخر باب مین آویگی اور حدیثین بخاری و مسلم اور موطا کی دلالت کرتی ہین کہ بر تقدیر قیام کی تہا یعنی تہجد پڑہتی تو بعد وترونکی یہہ بہی پڑہتی صحیح ہے اور بعضون نی کہا ہی کہ یہہ دو رکعتین ملحق وتر کی ہین اور قائم مقام سنتون وتر کی ہین شرح ؛ ح ؛ و مولانا ؛ وعنہ

ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اجعلوا اخر صلوتكم بالليل وترا رواه مسلم اور روایت ہی ابن عمر سی کہ نقل
کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کرو اپنی آخر نماز اپنی رات کی وتر کو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** امر اسمین استحباب کے لیے ہی اور شرح
اسکی اوپر مذکور ہو چکی ہی شرع ؛ وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بادروا الصبح بالوتر رواه مسلم
اور روایت ہی اونہین سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جلدی کرو صبح سی ساتھہ وتر کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنے وتر
صبح سی پہلی پہلی پڑہ لیا کرو ہماری نزدیک یہہ امر وجوب کے لیے ہی اور اگر رات کو وتر رہ جاوین تو قضا اونکی واجب ہے کہ دنکو پڑہ لی ؛ ع ؛ وعن
جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خاف ان لا يقوم من اخر الليل فليوتر اوله
ومن طمع ان يقوم اخره فليوتر اخر الليل فان صلوة اخر الليل مشهودة وذلك افضل رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ڈری اس سے کہ نہ اٹھہ سکیگا آخر رات میں پس چاہیے کہ وتر پڑہ لی اول شب اور جو امید رکھی اوٹھنی کی آخر
رات میں پس چاہیے کہ وتر پڑہی پچھلی رات کو اس لیے کہ نماز پچھلی رات کی حاضر کی گئی ہی یعنے حاضر ہوتی ہین فرشتی رحمت کے اور انوار و برکات اور یہہ یعنے وتر اخیر رات کی
بہتر ہین روایت کی یہہ مسلم نی **ف** وتر اخیر رات کی بہتر ہین اسلیے کہ ثواب اسوقت بہت ہوتا ہی بسبب حاضر ہونے ملائکہ رحمت اور برکت کی اور واقع
ہونے اونکی کی افضل وقت مین شرع ؛ وعن عائشة قالت من كل الليل اوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم من اول
الليل واوسطه واخره وانتهى وتره الى السحر متفق عليه اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا ہر جزو رات کی مین پڑہی وتر رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اول رات مین بہی اور بیچ رات مین بہی اور آخر رات مین بہی اور آخر عمر مین تہی آخر پڑہنا حضرت کا سحر کی وقت مین کہ وہ چھٹا حصہ
رات کا ہی روایت کے یہہ بخاری اور مسلم نی وعن ابي هريرة قال اوصاني خليلي بثلث صيام ثلثة ايام من كل شهر
وركعتي الضحى وان اوتر قبل ان انام متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا وصیت کی مجکو دوست میرے نے یعنی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھہ تین باتون کی روزہ رکھنے تین دنکی ہر مہینی مین اور پڑہنی دو رکعتین ضحی کے اور یہہ کہ پڑہون مین وتر پہلی اس سے کہ سوؤن
روایت کے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** روزے تین دنکی یعنی ایام بیض کے تیرہ دین اور چودہوین اور پندرہوین تاریخ اور بعضون نی کہا ہی کہ ایک روزہ
اول مہینی مین اور ایک درمیان مہینی مین اور ایک آخر مہینی مین اور بعضون نی کہا ہر روزہ ہر عشرہ کی اول مین اور بعضون نی کہا مطلق یعنی سارے
مہینے مین جب چاہی رکہ لے اور دو رکعتین ضحی کی یعنی جو کہ بعد آفتاب بلند ہونیکی پڑہی جاتی ہین یعنی نماز اشراق یا نماز چاشت پس دو رکعت ادنی درجہ
اونکا ہی اور اکثر اشراق کی چہہ رکعتین ہین اور چاشت کی بارہ اور وتر ابوہریرہ کو اول شب مین پڑہنی اسلیے فرمائی کہ وہ اول شب مین مشغول رہتی تہے
حضرت کے حدیثونکی یاد کرنی مین اور تکرار کرنی اونکی مین پس اسمین رات بہت جاتی تہی اخیر رات مین اوٹہنا مشکل تہا اور بسبب مشغولی علم کی ضحی
کے بہی دو رکعتین پڑہنی کو فرمایا پس اس سے معلوم ہوا کہ مشغول رہنا علم دین مین افضل ہی اور عبادت سی ؛ ع ؛ ح ؛

الفصل الثاني

فصل دوسرا عن غضيف بن الحارث قال قلت لعائشة ارأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم كان
يغتسل من الجنابة في اول الليل ام في اخره قال ربما اغتسل في اول الليل وربما اغتسل في اخره قلت الله اكبر
الحمد لله الذي جعل في الامر سعة قلت كان يوتر اول الليل ام في اخره قالت ربما اوتر في اول الليل وربما اوتر في
اخره قلت الله اكبر الحمد لله الذي جعل في الامر سعة قلت كان يجهر بالقراءة ام يخفت قالت ربما جهر
وربما خفت قلت الله اكبر الحمد لله الذي جعل في الامر سعة رواه ابو داود

وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الْفَصْلَ الْأَخِيْرَ روایت ہی غضیف بن حارث سی کہ کہا مینی واسطی عائشہ کی کیا دیکہا تونی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تہی غسل کرتی جنابہ سی اول رات یا آخر رات یعنی جماع کرتی ہی نہا ڈالتی تہی یا سو رہتی اور تہجد کی لیی اٹہتی نہاتی کہا حضرت عائشہ نی اکثر اوقات نہاتی اول شب اور اکثر اوقات نہاتی آخر شب کہا مینی اللہ اکبر سب تعریف اللہ ہی کی لیی ہی کہ جسنی کی امر دین مین وسعت کہا مینی تہی وتر پڑہتی اول شب یا آخر شب کہا حضرت عائشہ نی اکثر پڑہتی تہی اول شب اور اکثر پڑہتی وتر آخر شب کہا مینی اللہ بہت بڑا ہی سب تعریف ہی اللہ کی لیی کہ جسنی گردانی امر دین مین وسعت کہا مینی پکار کر پڑہتی تہی قراءۃ یا آہستہ تہجد مین یا مطلق کہا حضرت عائشہ نی اکثر پکار کر پڑہتی تہی اور اکثر آہستہ کہا مینی اللہ بہت بڑا ہی سب تعریف ہی واسطی اللہ کی کہ جسنی گردانی امر دین مین وسعت روایت کی یہہ ابو داود نی اور روایت کیا ابن ماجہ نی فقرہ اخیر یعنی جسمین ذکر قراءۃ کا ہی ٭

ف لفظ اللہ اکبر غضیف نی از راہ تعجب اور خوشی کی کہا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِكَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ قَالَتْ كَانَ يُوْتِرُ بِأَرْبَعٍ وَثَلَاثٍ وَسِتٍّ وَثَلَاثٍ وَثَمَانٍ وَثَلَاثٍ وَعَشْرٍ وَثَلَاثٍ وَلَمْ يَكُنْ يُوْتِرُ بِأَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَلَا بِأَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی قیس سی کہ کہا پوچہا مینی حضرت عائشہ سی کہ ساتہہ کتنی رکعتون کی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑہتی کہا حضرت عائشہ نی تہی وتر پڑہتی حضرت ساتہہ چار رکعت کی اور تین رکعت کی اور چہہ اور تین اور آٹہہ اور تین اور دس اور تین کی اور نہین وتر پڑہتی کم سات سی اور نہ زیادہ تیرہ سی یہہ روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** ساتہہ چار رکعت کی اور تین کی یعنی چار رکعت تہجد کی ہوتی تہین اور تین وتر کی سب سات ہوئین تین کی دیر کی رکعتون کو مجازاً وتر کہا اسی طرح چہہ تہجد کی اور تین وتر کی سب نو ہوئین اور آٹہہ تہجد کی اور تین وتر کی سب گیارہ ہوئین اور دس تہجد کی اور تین وتر کی سب تیرہ ہوئین اور حدیث مین دلالت ہی اسپر کہ وتر کی تین رکعتین ہوتی ہین اور نہین پڑہتی تہی کم سات سی یعنی غالباً رکعتین یہ ثابت ہوئی ہین اور نہ تیرہ سی زیادہ یعنی غالباً کو الا ایک بار پندرہ رکعتین بہی ثابت ہوئی ہین ٭ ع ٭ **وَعَنْ** أَبِي أَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُّوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُّوْتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُّوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ایوب سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وتر حق ہی یعنی لازم ہی ہر مسلمان پر پس جو شخص چاہی کہ پڑہی وتر پانچ رکعت پس چاہیی کہ کری اور جو کوئی چاہی کہ وتر پڑہی تین رکعت پس چاہیی کہ کری اور جو کوئی چاہی کہ وتر پڑہی ایک رکعت پس چاہیی کہ کری روایت کی یہہ ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** حق کی معنی ہین ثابت اور واجب پس ابو حنیفہ حق کی معنی لیتی ہین واجب اور امام شافعی لیتی ہین ثابت یعنی ثابت ہی سنت سی اور پانچ رکعت وتر کی اختیار کی ہین سفیان ثوری اور اور اماموں نی اور تین رکعت اختیار کی ہین امام ابو حنیفہ نی اور ایک رکعت امام شافعی اور اور اماموں نی ٭ ع ٭ ح **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ فَأَوْتِرُوْا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ وتر ہی دوست رکہتا ہی وتر کو پس وتر پڑہو ای اہل قرآن کی روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی **ف** اللہ وتر ہی یعنی یکتا ہی ذات و صفات مین پس نہین کوئی مثل اوسکی اور یکتا ہی اپنی افعال مین پس نہین کوئی شریک اوسکا اور نہ مددگار دوست رکہتا ہی وتر کو یعنی ثواب دیتا ہی اوسپر اور قبول کرتا ہی اوسکو حاصل یہہ کہ اللہ یکتا ہی اس مناسبت سی دوست رکہتا ہی عدد طاق کو پس وتر بہی طاق ہی اوسکو دوست رکہتا ہی اور ثواب دیتا ہی اوسپر اور آنحضرت رعایت اس عدد کی اکثر افعال مین کرتی تہی اور اسمین اشارہ اسپر بہی ہی کہ دوست رکہتا ہی انقطاع کرنی والیکو ماسوای اللہ سی اور اہل قرآن یعنی جو کہ ایمان لائی قرآن پر اور حفظ اور تلاوۃ کرنیوالی اوسمین منتہی ہی اور پر لازم کرنی قیام رات کی اور پڑہنی قرآن کی اوسمین ٭ ع ٭ ح ٭ **وَعَنْ** خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ

اللہ امدکم بصلوۃ ہی خیر لکم من حمر النعم الوتر جعلہ اللہ لکم فیما بین صلوۃ العشاء الی ان یطلع الفجر رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی خارجہ بن حذافہ سی کہ کہا نکلی ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا تحقیق اللہ تعالی نی امداد کی تمکو یعنی زیادہ کی ہی نماز پنجگانہ پر ایک نماز کہ وہ بہتر ہی واسطی تمہاری سرخ اونٹونسی وہ وتر ہی مقرر کیا اوسکو اللہ تعالی نی واسطی تمہاری درمیان نماز عشاء کی نکلنے فجر تک یعنی وقت اوسکا اوسکی مابین مین ہے جب چاہو پڑہ لو روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** سرخ اونٹون اہل عرب بہت عزیز رکہتی ہین اور بہت عمدہ جانتی ہین تمام اموال مین اونکی رغبت دلانیکی لیے حضرت نی یہہ بات فرمائی پس مراد یہہ ہے کہ یہہ نماز بہتر ہے تمام متاع دنیا سی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ وتر واجب ہے اور پہلی عشاء سی پڑہنا اوسکا جائز نہین ۞ ع ۞ **وعن** زید بن اسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام عن وترہ فلیصل اذا اصبح رواہ الترمذی مرسلا اور روایت ہی زید بن اسلم سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص سو جاوی غافل ہوکر وتر اپنی سی پس چاہیی کہ پڑہی جسوقت کہ صبح ہو روایت کی یہہ ترمذی نی بطریق ارسال کی **ف** جب صبح ہو تو پہلی فرض فجر کی قضاء وتر کی پڑہی اگر صاحب ترتیب ہے اور ممکن ہے پڑہنا اوسکا بعد اس وقت کے کہ وتر پڑہ سکتا ہی اور اگر ممکن نہو پڑہنا اوسکا تو بعد نماز فجر کے پڑہی اور اگر صاحب ترتیب نہو تو اختیار رکہتا ہی چاہے اول پڑہی چاہی بعد ۞ ع ۞ **وعن** عبد العزیز بن جریج قال سألنا عائشۃ بای شیء کان یوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان یقرأ فی الاولی بسبح اسم ربک الاعلی وفی الثانیۃ بقل یا ایہا الکفرون وفی الثالثۃ بقل ہو اللہ احد والمعوذتین رواہ الترمذی وابوداود ورواہ النسائی عن عبد الرحمن بن ابزی ورواہ احمد عن ابی بن کعب والدارمی عن ابن عباس ولم یذکرا والمعوذتین اور روایت ہی عبد العزیز بن جریج سی کہ کہا پوچھا ہمنی حضرت عائشہ سی کہ کونسی سورۃ پڑہتی تہی وتر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا حضرت عائشہ نی کہ پڑہتی تہی پہلی رکعت مین سبح اسم ربک الاعلی اور دوسرے مین قل یا ایہا الکافرون اور تیسرے مین قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی اور روایت کی یہہ نسائی نی عبد الرحمن بن ابزی سی اور روایت کی یہہ احمد نی ابی بن کعب سے اور دارمی نی نقل کی ابن عباس سے اور نہین ذکر کیا احمد اور دارمی نی لفظ معوذتین کا یعنی فقط قل ہو اللہ تیسرے رکعت مین ہی انکی روایت کے ہے **ف** کہا ابن ہمام نی کہ حنفیون نی اخیر ہی روایت پر عمل کیا ہی کہ تیسری رکعت مین فقط قل ہو اللہ ہی پڑہتی ہین چنانچہ حضرت عائشہ سے بہی ایک روایت آئی ہی کہ حضرت تیسرے رکعت مین قل ہو اللہ ہی پڑہتی تہی اور یہان جو حضرت عائشہ سی روایت منقول ہوئی اوسپر عمل اسلیی نہین کرتی ہین کہ اسکی سند مین کچہ خلل ہی اور دوسری یہہ کہ جو یہہ ذکر کیا خلاف عادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ اخیر کی رکعت کو اوپر کے رکعتون سی دراز نہ کرتی تہی اور بہت سی دلیلین ملا علی قاری نی لکہی ہین جو چاہی مرقات مین دیکہہ لے اور یہہ حدیث صریح دلالت کرتی ہی اسپر کہ وتر کی تینون رکعتین ایک ہی سلام سی پڑہتی تہی ۞ ع ۞ ح ۞ **وعن** الحسن بن علی قال علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلمات اقولہن فی قنوت الوتر اللہم اہدنی فیمن ہدیت وعافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارک لی فیما اعطیت وقنی شر ما قضیت فانک تقضی ولا یقضی علیک انہ لا یذل من والیت تبارکت ربنا وتعالیت رواہ الترمذی وابوداود والنسائی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا سکہلائی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کتنی کلمی کہ کہون مین انکو بیچ قنوت وتر کے یا الہی ہدایت

مجکو بیچ ہمراہ اون لوگون کے کہ ہدایت کیا تونے اونکو یعنی انبیا اور اولیا اور عافیت دی مجکو ہمراہ اون لوگون کے کہ عافیت دی تونے اونکو اور کارساز ہو مجکو
ہمراہ اون لوگون کے کہ کارساز ہوا تو اونکے اور برکت دی میرے لیے اوس چیز مین کہ دی ہے تونے یعنی عمر اور مال اور علوم اور اعمال اور بچا مجکو برائی سے اوس چیز
کے کہ مقدر کی تونے پس تحقیق تو حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے اور نہین حکم کیا جاتا تجپر تحقیق نہین ذلیل ہوتا وہ شخص کہ دوست رکہا تونے اوسکو با برکت
ہے تو اے رب ہمارے یعنی کثرت سے ہے خیر تیری دارین مین اور بلند ہے تو روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی
نے **ف** کہو نہین قنوت وتر مین یہان مطلق جو قنوت الوتر کہا تو ظاہر یہہ ہے کہ تمام سال مین پڑہنا مراد ہے جیسیکہ مذہب ہمارا ہے اور شافعی مقید کرتے
ہین قنوت کو بیچ وتر نصف اخیر رمضان کے اور ہدایت کر یعنی ثابت رکہہ ہدایت پر یا زیادہ کر مجکو اسباب ہدایت کی یعنی پہنچنی کی اعلی مراتب کو اور نہین ذلیل
ہوتا یعنی آخرت مین یا مطلق اگرچہ باعتبار ظاہر کی مبتلا کسی بلا مین ہو یا کوئی اوسکو ذلیل کرے اور خوار جانے لیکن حقیقت مین اللہ کی نزدیک وہ عزت ہوتا ہے
جیسیکہ حضرت زکریا علیہ السلام کو آرہ سے چیرا اور حضرت یحیی علیہ السلام کو ذبح کیا ہے یہہ سب امتحانات اللہ تعالی کی ہین غرض کہ لوگون کی ذلیل کرنی
سے اولیاء اللہ ذلیل نہین ہوتی اللہ کے نزدیک وہ عزت والے ہی ہین اور بعضی روایتون مین اس جملہ کی بعد ولا یعز من عادیت بہی آیا ہے اور بعضی روایت
مین بعد وتعالیت کے نستغفرک ونتوب الیک اور بعضی مین بعد اسکی وصلی اللہ علیہ وسلم زیادہ ہے اور قنوت شافعیہ یہی ہے کہ وتر مین اور نماز فجر مین پڑہتے ہین
اور ہمارے نزدیک اللہم انا نستعینک آخر تک ہے اور لکہا ہے علماء نے کہ افضل یہہ ہے کہ دونون پڑہے اور کہا ابن ہمام نے کہ یہان مختلف فیہ تین امر ہین ایک
تو یہہ کہ قنوت وتر مین پہلی رکوع کی پڑہے یا بعد اوسکی اور دوسرے یہہ کہ قنوت وتر مین تمام سال پڑہے یا نصف اخیر رمضان مین اور تیسرے یہہ کہ قنوت
سوائے وتر کی اور نماز مین پڑہے یا نہین پس امام شافعی تو کہتے ہین کہ قنوت بعد رکوع کی پڑہے اور ابو حنیفہ کہتے ہین کہ پہلی رکوع کی اور دونو سند پکڑتے
ہین حدیثون سے لیکن دلیل ابو حنیفہ کی قوی ہے جو چاہے مرقات مین دیکہہ لے اور بیان باقی دو باتون مختلف فیہ کا باب القنوت مین ہوویگا انشاء
اللہ تعالی ۰ ع ۰ **وعن** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ فِی الْوِتْرِ قَالَ سُبْحَانَ
الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ یُطِیْلُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّلنَّسَائِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
ابْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا وَّیَرْفَعُ صَوْتَہٗ بِالثَّالِثَۃِ
اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پہیرتے وتر مین کہتے پاک ہے بادشاہ نہایت پاک روایت کی یہہ ابو داود اور نسائی
نے اور زیادہ کیا نسائی نے کہ کہتے تہے حضرت یہہ تین بار بلند کرتے تہے آواز تیسرے بار مین اور بیچ ایک روایت نسائی کی عبد الرحمن بن ابزی سے اونے
نقل کیا اپنی باپ سے کہ کہا تہے کہتے حضرت جب سلام پہیرتے سبحان الملک القدوس تین بار اور بلند کرتے آواز اپنی تیسرے بار مین **ف** دارقطنی کی روایت
مین رب الملائکۃ والروح بہی آیا ہے یعنی یون ہے سبحان الملک القدوس رب الملائکۃ والروح ۰ ع ۰ **وعن** عَلِیٍّ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ اٰخِرِ وِتْرِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ
عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ
وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے حضرت علی رض سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تہے
بیچ آخر وتر اپنی کی یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ رضا تیری کی غضب تیرے سے اور ساتہہ عافیت تیری کی عذاب تیری سے اور پناہ مانگتا ہون
مین ساتہہ ذات تیری کی آثار صفات تیری سے یعنی غضب وغیرہ سے نہین گن سکتا مین تعریف تیری یعنی مجہہ مین طاقت نہین کہ ہوسکی پہر رکوع کرتی
تو ویسا ہے جیسی تعریف کی تونے ذات اپنی کی روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ہے ہوئی بغیر کہڑی ہوئی کی درمیان

وتر کی تیسری رکعت میں بعد رکوع کی قومہ میں امام مالک اسکی قائل ہیں اور بعضوں نے کہا بعد سلام سب کے پڑہتے تھے
اور بعضوں نے کہا پہلی سلام کی التحیات میں پڑہتی اور بعضوں نے کہا سجود میں اور نسائی کی ایک روایت میں آیا ہی کہ پڑہتی تھی حضرت اسکو جب
نماز سی اپنی فارغ ہوتی اور جگہہ پکڑتی بستر اپنی پر اور کہا ابن ہمام نے کہ منقول ہی ایک جماعت علما سی کہ توقیت نکری دعا قنوت میں یعنی ایک ہی دعا
پڑہنے نہ مقرر کری اس لیے کہ مقرر کرنے میں دعا زبان پر جاری ہوتی ہی بغیر صدق و رغبت کی پس نہین حاصل ہوتا اوس سے مقصود اور علما نے کہا
ہے کہ یہہ حکم بیچ غیر اللہم انا نستعینک کے ہی یعنی اسکا مقرر کرنا منع نہین اسکی سوا اور دعاؤنکو مقرر نکری کبہی کوئی پڑہی کبہی کوئی اسلیے کہ صحابہ نے
اتفاق کیا ہی اللہم انا نستعینک کے پڑہنے پر اور اگر سوا اسکی اور قنوت پڑہی تو بہی جائز ہی اور اسی طرح محیط میں اللہم اہدنا کو بہی سنت کیا ہی یعنی
توقیت اوسکی بہی منع نہین اور جو کوئی قنوت نہ یاد رکہتا ہو پڑہی ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار اور کہا ابو اللیث نے
تین بار پڑہی اللہم اغفر لی ۔ ع ۔ ح

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابن عباس قیل له هل لك فی امیر المؤمنین معاویة ما اوتر الا بواحدة قال اصاب انه فقیه وفی روایة قال ابن ابی ملیکة اوتر معاویة بعد العشاء برکعة وعنده مولی لابن عباس فاتی ابن عباس فاخبره فقال دعه فانه قد صحب النبی صلی الله علیه وسلم رواه البخاری روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا گیا واسطی اونکی کیا ہی واسطی تمہاری
بیچ امیر المؤمنین معاویہ کی یعنی کیا فتوی دیتی ہو اونکی اس فعل میں کہ نہین وتر پڑہتی مگر ایک رکعت کہا ابن عباس نے اچہا کیا اونہوں نے تحقیق وہ فقیہ
ہین اور ایک روایت میں ہے کہ کہا ابن ابی ملیکہ نے کہ وتر پڑہی معاویہ نے پیچہی عشا کی ایک رکعت اور نزدیک اونکی تہا مولی ابن عباس کا پس آیا وہ
ابن عباس کے پاس پس خبر دی اونکو کہا ابن عباس نے چہوڑ دی اونکو اس لیے کہ اونہوں نے صحبت کیے ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی شاید اونہوں نے
دیکہی ہو حضرت سی وہ چیز کہ نہین دیکہی اور نے روایت کی یہہ بخاری نے **ف** ظاہر یہہ ہے کہ حضرت معاویہ نے ایک ہی رکعت پڑہی ہوگی اسلیے انکار کیا دیکہنے
والے نے کہ اور صحابہ تو تین رکعت پڑہتے ہیں یہہ ایک رکعت کیوں پڑہتے ہیں اور احتمال یہہ ہے کہ اونہوں نے وتر کی ایک رکعت پڑہی ہوگی ملی ہوئی ساتہہ دوگانہ کی پہلی وتر کی
پس اس صورت میں انکار اونپر اس لیے کیا کہ اکتفا کیا ہوگا اونہوں نے تیرا وتر کیا ہوگا تہجد کو یا سنت عشا کو ۔ ع ۔ وعن بریدة قال
سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا رواه ابو داود اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا سنا میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی وتر حق ہی یعنی واجب ہے پس جو نہ پڑہی وتر پس نہین ہم میں سے یعنی ہماری تابعین سے وتر حق ہی پس جو نہ
پڑہی وتر پس نہین ہم میں سے وتر حق ہی پس جو نہ پڑہی وتر پس نہین ہم میں سے نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ وتر واجب ہے جیسا کہ
حنفیہ کہتی ہین ۔ ع ۔ وعن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من نام عن الوتر او نسیه
فلیصل اذا ذکر واذا استیقظ رواه الترمذی وابو داود وابن ماجه اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
سو رہے وتر سی یا بہول جاوی اوسکو پس چاہیے کہ پڑہی یعنی قضا اوسکی جس وقت کہ یاد آوی یا جس وقت کہ جاگی روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود
اور ابن ماجہ نے **ف** یہہ حدیث بہی دلالت کرتی ہی وجوب پر ۔ ع ۔ وعن مالك بلغه ان رجلا سال ابن عمر عن الوتر
اواجب هو فقال عبد الله قد اوتر رسول الله صلی الله علیه وسلم واوتر المسلمون فجعل الرجل یردد
علیه وعبد الله یقول اوتر رسول الله صلی الله علیه وسلم واوتر المسلمون رواه فی الموطا

اور روایت ہی مالک سے پہنچی اونکو یہہ بات کہ ایک شخص نے پوچھا ابن عمر سے حال وتر کا کہ کیا واجب ہی وہ یعنی یا سنت ہے کہا عبد اللہ نے تحقیق وتر پڑہی ہیں رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وتر پڑہی ہیں مسلمانوں نے یعنی صحابہ نے پس شروع کیا اوس شخص نے کہ تکرار کرتا تہا اوسی اور عبد اللہ کہتے تہے وتر پڑہی ہیں رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وتر پڑہی ہیں مسلمانوں نے روایت کی یہہ موطا میں **ف** اکتفا کیا ابن عمر نے ساتہہ دلیل کے مدلول سے گویا کہ کہا کہ وہ واجب ہے ساتہہ
دلیل مواظبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اجماع اہل اسلام کی اور صریح واجب کہا احتیاطاً اسلیے کہ مشابہ تہا حضرت سے اسمیں کچہہ اور وہ شخص تکرار کرتا تہا
واسطے طلب کے جواب صریح کی ۶ **وعن** علیؓ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بثلث یقرأ
فیھن بتسع سور من المفصل یقرأ فی کل رکعۃ بثلث سور اخرھن قل ھو اللہ احد رواہ الترمذی
اور روایت ہی حضرت علی رضؓ سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑہتے تین رکعت پڑہتے اونمیں نو سورتیں مفصل سے پڑہتے ہر رکعت میں
تین تین سورتیں آخر اونکی ہوتی قل ہو اللہ احد روایت کی یہہ ترمذی نے **ف** بعضے روایتوں میں تفصیل اس مجمل کی اس طرح آئی ہی کہ پڑہتے تہے
حضرت پہلی رکعت میں الہٰکم التکاثر اور انا انزلنا اور اذا زلزلت الارض اور دوسری رکعت میں والعصر اور اذا جاء اور انا اعطینا اور تیسری رکعت میں قل یا ایہا
اور قل ہو اللہ ۷ **وعن** نافعؓ قال کنت مع ابن عمر بمکۃ والسماء مغیمۃ فخشی الصبح فاوتر بواحدۃ
ثم انکشف فرای ان علیہ لیلا فشفع بواحدۃ ثم صلی رکعتین رکعتین فلما خشی الصبح اوتر بواحدۃ
رواہ مالک اور روایت ہی نافع سے کہ کہا تہا میں ساتہہ ابن عمر کے مکہ میں اور آسمان پر تہا ابر پس ڈرے صبح ہو جانے سے پس وتر پڑہا ایک
رکعت پہر کہل گیا ابر پس دیکہا یہہ کہ ہی رات پس دوگانہ کیا اوس رکعت کو ساتہہ ایک اور رکعت کی پہر پڑہتے گئے دو دو رکعتیں پہر جبکہ خوف کیا صبح
ہو جانیکا وتر پڑہا ایک رکعت نقل کی یہہ مالک نے **وعن** عائشۃؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی
جالسا فیقرأ وھو جالس فاذا بقی من قراءتہ قدر ما یکون ثلثین او اربعین ایۃ قام
وقرأ وھو قائم ثم رکع ثم سجد ثم یفعل فی الرکعۃ الثانیۃ مثل ذلک رواہ مسلم
اور روایت ہی عائشہ سے کہ تحقیق تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اخیر عمر میں نماز پڑہتے بیٹہی ہوئی یعنی رات میں یا دنمیں پس پڑہتے قرآن بیٹہی
ہوئی یعنی بسبب قراۃ طویل کی پس جسوقت کہ باقی رہتا قرآن سے قدر تیس آیت کی یا چالیس آیت کی کہڑے ہوتے اور پڑہتے کہڑے کہڑے پہر رکوع کرتے
پہر سجدہ کرتے پہر کرتے دوسری رکعت میں مانند اسکی روایت کی یہہ مسلم نے **ف** اس طرح نماز پڑہنی جائز ہی بالاتفاق اور عکس اسکا نہیں جائز بیان
اسکا باب السنن میں ہو چکا ہی اور وجہ مناسبت اس حدیث کی ساتہہ باب کے نہیں ظاہر ہوتی مگر یہہ کہا جاوے کہ اسمیں ذکر کیا شفع کا کہ وہ مقدمہ
وتر کا ہی ۸ **وعن** ام سلمۃؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی بعد الوتر رکعتین
رواہ الترمذی وزاد ابن ماجۃ خفیفتین وھو جالس اور روایت ہی ام سلمہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہے پڑہتے پیچہے وتر کی
دو رکعتیں روایت کی یہہ ترمذی نے اور زیادہ کیا ابن ماجہ نے پڑہتے دو رکعتیں ہلکی بیٹہی ہوئی **ف** شرح اسکی اوپر بیان ہو چکی **وعن**
عائشۃؓ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بواحدۃ ثم یرکع رکعتین یقرأ فیھما وھو جالس
فاذا اراد ان یرکع قام فرکع رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم پڑہتے وتر ایک رکعت پہر پڑہتے دو رکعتیں پڑہتے اونمیں قرآن بیٹہی ہوئی پس جسوقت ارادہ کرتے کہ رکوع کریں کہڑے ہوتے پہر رکوع کرتے
روایت کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** کہا ابن حجر نے کہ نہیں منافی ہی یہہ پہلی حدیث کی اسلیے کہ کبہی پڑہتے تہے اونکو بیٹہی ہوئی بغیر کہڑے ہونے کی وقت

اٹہری ہوجاتی وقت ارادہ رکوع کی ۃ ع ۃ وعن ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ھذا السھر جھد وثقل فاذا اوتر احدکم فلیرکع رکعتین فان قام من اللیل والا کانتا لہ رواہ الترمذی والدارمی

اور روایت ہی ثوبان سے کہ اون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق یہہ بیدار رات کی مشکل اور بہاری ہی پس جب وتر پڑہی اکا تمہارا یعنی پہلے سونی کی یا تو برخلاف افضل کی یا واسطی اعتماد ہونی کی ساتہہ جاگنی کی آخر رات کو پس چاہیی کہ پڑہی دو رکعتین پہر اگر اوٹہا رات کو نماز تہجد کی لیی تو بہتر ہی اور اگر نہ اوٹہا ہوگی یہہ دو رکعتین کافی اوسکی لیی یعنی اصل ثواب نماز تہجد کا اوسکی لیی حاصل ہوجاتا ہی ان سی روایت کی یہہ ترمذی اور دارمی نی ؛

وعن ابی امامۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلیھما بعد الوتر وھو جالس یقرأ فیھما اذا زلزلت وقل یایھا الکفرون رواہ احمد اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی پڑہتی یہہ دو رکعت پیچھی وتر کی بیٹہی ہوئی پڑہتی اونمین اذا زلزلت اور قل یا ایھا الکافرون روایت کی یہہ احمد نی

باب القنوت

باب ہے بیچ بیان قنوت کی ف قنوت کی کئی معنی آئی ہیں طاعت کو بہی کہتی ہیں اور خشوع کو بہی اور قیام نماز کو بہی اور دعا کو بہی اور اس جگہہ مراد دعا مخصوص ہے پس شافعیہ کے نزدیک دعا قنوت اللھم اھدنی آخر تک ہے جو کہ اوپر مذکور ہوئی اور ہمارے نزدیک اللھم انا نستعینک ہے کہ ثابت کیا ہی اوسکو ہمارے علما نی ساتہہ طریق صحیح کی طبرانی وغیرہ سی اور شیخ ابن ہمام ابوداود سی لائی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ بد دعا کرتی تہی مضر پر آئی اونکی پاس جبرئیل اور اشارہ ساتہہ سکوت کی کیا اور کہا ای محمد خدای تعالی نی تجکو برا کہنیوالا اور لعنت کرنیوالا نہین پیدا کیا ہی تجکو واسطی رحمت عالمین کے بہیجا ہی پہر پڑہی یہہ آیت لیس لک من الامر شیٔ یعنی نہین تجکو کچہہ دخل بیچ ہین بعد ازان جبرئیل ع نی سکہائی یہہ دعا اللھم انا نستعینک آخر تک اور شیخ جلال الدین سیوطی بہی اسکو کتاب عمل الیوم واللیلہ میں لائی ہین ساتہہ اختلاف بعضی لفظون کی ۃ ح ۃ

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان یدعو علی احد او یدعو لاحد قنت بعد الرکوع فربما قال اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد اللھم انج الولید بن الولید وسلمۃ بن ھشام وعیاش بن ابی ربیعۃ اللھم اشدد وطأتک علی مضر واجعلھا سنین کسنی یوسف یجھر بذلک وکان یقول فی بعض صلوتہ اللھم العن فلانا وفلانا لاحیاء من العرب حتی انزل اللہ لیس لک من الامر شیٔ الآیۃ متفق علیہ

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت ارادہ کرتی یہہ کہ بد دعا کرین کسیکو یا دعا دین کسیکو تو قنوت پڑہتی پیچھی رکوع کی پس بعضی وقت کہتی جسوقت کہہ چکتی سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد یا الہی نجات دے ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ابی ربیعہ کو یا الہی سخت کر عذاب اپنا قوم مضر پر اور کر تو اوس عذاب کو قحط مانند قحط یوسف کی یعنی کر عذاب اپنا اون پر اس طرح کہ مسلط کر اون پر بڑا قحط سات برس کا جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی وقت مین بیچ مصر کے ہوا تہا پکار کر کہتی یہہ اور تہی کہتی بیچ بعضے نماز اپنی کی یا الہی لعنت کر تو فلانیکو اور فلانیکو کہتی تہی یہہ واسطے قبائل عرب کے کہ کافر تہی یہان تک کہ اوتاری اللہ نی یہہ آیت نہین واسطی تیری امر سی کچہہ آخر تک روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بعضے صحابہ گرفتار ہوگئے تہی کفار کی قید مین اونکی نجات کے لیی حضرت دعا کرتی تہی اور بعضی کفار قبائل عرب کے لیی بد دعا کرتی چنانچہ ولید بن ولید قریشی مخزومی بہائی خالد بن ولید کی کہ روز بدر کی کافر تہی اونکو عبد اللہ بن جحش نے قید کیا پس آئے بہائی اونکی خالد اور ہشام اور فدیہ دیا چار ہزار درہم اور چہٹا کر لی گئی وہان جا کر ولید مسلمان

ہوئی لوگون نی کہا کہ مسلمانون مین تہا تو پہلی فدیہ کی کیونکہ مسلمان ہوتا مال بہی ہاتہہ لگتا اور سلام بہی کہا خوش ہونا اپنی کر لوگ کمین قید پر صبر کیا اور سلام بن عبد ہشام کو لایا پس بہائیون نی اوسکو قید کیا اور ایذا دیتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتی تہی اونکی نجات کیلئی پس وہ بہاگی اونکی ہاتہہ سی اور حضرت پاس حاضر ہوئی اور سلمہ بن ہشام بہائی ابوجہل کی قدیم الاسلام تہی اونکو بہی کافرون نی مکہ مین قید کیا تہا اور عذاب دیتی تہی وہ بہی اونکی ہاتہہ سے بہاگ کر حضرت پاس حاضر ہوئی اور عیاش بن ابی ربیعہ بہی بہائی تہی ابوجہل کی اخیافی یعنی ماں کیطرف سی اور قدیم الاسلام تہی پہلی ہجرت سی مسلمان ہو کر حبشہ مین ہجرت کر گئی پہر مدینہ مین آئی بعد ہجرت کی پس ابوجہل مدینہ مین آیا اور کہا کہ تیری ماں نی قسم کہائی ہی کہ سایہ مین نہین بیٹہی جبتک تجہی دیکہی گی نہین پس عیاش ماں کی محبت سے اوسکی ساتہہ مکہ مین آئی ابوجہل نے اوسکو باندہا اور بند کیا پس بہاگی اور مدینہ مین آئی آخر کو تبوک مین شہید ہوئی یہہ مثال اسکی ہی کہ حضرت قنوت مین مومنون کی لیی دعا کرتی تہی اور بددعا کی مثال یہہ ہے اللہم اشدد الخ تک اور حضرت کے بددعا سے اہل مکہ سات برس تک گرفتار قحط مین رہی کہ ہڈیان مردار کی کہاتی تہی اور حاصل آیت کا یہہ ہے کہ حضرت کو بددعا کرنی سی اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا چنانچہ تفصیل اسکی اوپر بیان ہو چکی ہی اور کہا طیبی نی کہ جب ورتی کوئی حادثہ مانند آنی دشمن کے یا قحط کی یا وبا کی یا پیاس کے یا ضرر ظاہر کے مسلمانون مین اور مانند اونکی کی قنوت پڑہین لوگ تمام نمازون فرض مین انتہی اور یہہ حنفیون کے نزدیک بہی جائز ہی وقت اوترنی حادثہ کی شرح ہے

وعن عاصم الاحول قال سالت انس بن مالك عن القنوت في الصلوٰة كان قبل الركوع او بعده قال قبله انما قنت رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد الركوع شهرا انه كان بعث اناسا يقال لهم القراء سبعون رجلا فاصيبوا فقنت رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد الركوع شهرا يدعو عليهم متفق عليه اور روایت ہی عاصم احول سی کہ کہا پوچہا مینی انس بن مالک سے حال قنوت کا نماز مین پہلی رکوع کی تہی یا بعد رکوع کی کہا پہلے رکوع کی نہین قنوت پڑہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیچہی رکوع کی یعنی صبح مین یا سب نمازون مین مگر مہینا بہر تحقیق بہیجے تہی حضرت نی کتنی لوگ کہا جاتا تہا اونکو قرار کہ ستر شخص تہے پس شہید کیی گئی سب پس قنوت پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیچہی رکوع کے مہینا بہر بددعا کرتی تہی اوپر قتل کرنیوالون قراء کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حال قنوت کا نماز مین یعنی صبح کی نماز مین یا تمام نمازون مین وقت ہونی حادثہ کی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ پڑہنا قنوت کا بعد رکوع کی منسوخ ہوا ہی مذہب ہے ابوحنیفہ رح کا اور بہیجی تہی یعنی طرف بعضی قبیلون کے واسطی تعلیم قرآن کے اور احکام ایمان کے کتنی آدمی کہ کہا جاتا تہا اونکو قرا بسبب بہت پڑہنی اور یاد کرنی قرآن کے کہ ستر شخص تہے اہل صفہ سی غریب تہا مد کہ رہتی تہی صفہ مسجد مین اور سیکہتی تہی قرآن اور علم اور باوجود اسکی تہی وہ مددگار مسلمانون کی بسبب کمال شجاعت کے جب اوترتا اوپر حادثہ اور بعضی لکڑیان لاکر بیچتی تہی اور خریدتی ساتہہ اوسکی طعام واسطی اہل صفہ کی اور شب کو دور کرتی قرآن کا پس اونکو بہیجا تہا حضرت نی طرف اہل نجد کی تاکہ دعوت کرین اونکو طرف اسلام کی اور پڑہین اونپر قرآن پس جب اوتری وہ بیر معونہ پر کہ وہ ایک موضع ہی درمیان مکہ اور عسفان کی قتل کیا اونکو عامر بن طفیل اور رعل اور ذکوان اور قارہ نی کہ نہ نجات پائی اونمین سی مگر کعب بن زید انصاری نے سو بہی اس طرح کہ ایک رمق اونمین باقی تہی اور اونہون نی گمان کیا کہ مرگئی پس وہ جیتی رہے یہانتک کہ دن خندق کی شہید ہوئی اور اونمین سے ایک عامر بن فہیرہ تہی کہ نہ پایا گیا بدن اونکا اونکو ملائکہ نی دفن کر دیا پس اون پر حضرت نی بہت غم کیا کہ انس کہتی تہی کہ ہمنی نہین دیکہا حضرت کو کہ غمگین ہوئی ہون کسی کی لیی مانند غمگین ہونیکی اونپر اور حضرت اونکی قاتلون پر قنوت مین بددعا کرتی رہی مہینی بہر تک اور یہہ واقعہ سن چار ہجری مین در پیش ہوا تہا ع

الفصل الثانی

فصل دوسرے

عن ابن عباس قال قنت رسول الله

قیام هذه الليلة فقال إن الرجل إذا صلى مع الإمام حتى ينصرف حسب له قيام ليلة فلما كانت الرابعة لم يقم بنا حتى بقي ثلث الليل فلما كانت الثالثة جمع أهله ونساءه والناس فقام بنا حتى خشينا أن يفوتنا الفلاح قلت وما الفلاح قال السحور ثم لم يقم بنا بقية الشهر رواه أبو داود والترمذي والنسائي وروى ابن ماجة نحوه إلا أن الترمذي لم يذكر ثم لم يقم بنا بقية الشهر روایت ہی ابی ذر سی کہا روزی رکہی ہمنی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی رمضان مین پس نہ قیام کیا ساتہہ ہمارے کچہہ بہی مہینی سی یعنی راتونکو ہماری ساتہہ نماز پڑہی سوائی فرض کی یہان تک کہ باقی رہین سات راتین پس قیام کیا ساتہہ ہماری یعنی تیئیسوین راتین یہان تک کہ گئی تہائی رات پس جبکہ باقی رہین چہہ راتین یعنی چوبیسوین رات ہوئی نہ قیام کیا ساتہہ ہماری پس جبکہ رہین پانچ راتین یعنی پچیسوین رات ہوئی قیام کیا ساتہہ ہماری یہان تک کہ گئی آدہی رات پس کہا مینی یارسول اللہ کاشکے زیادہ کرتی ہماری لیی قیام اس رات کا یعنی اگر قیام آدہی رات سی زیادہ کرتی تو بہتر تہا پس فرمایا تحقیق آدمی جسوقت کہ پڑہتا ہی نماز یعنی فرض ساتہہ امام کی یہان تک کہ فارغ ہوتا ہی امام گنا جاتا ہی اوسکی لیی قیام رات کا یعنی حاصل ہوتا ہی اوسکی لیی ثواب قیام رات کا بسبب پڑہنی عشاء اور فجر کی جماعت سی پس پڑہنا نوافل کا جہی تک خوب ہی کہ جب تک دل چاہی پس جبکہ رہین چار راتین یعنی چہبیسوین رات ہوئی نہ قیام کیا ساتہہ ہماری یہان تک کہ باقی رہی تہائی رات پس جبکہ رہین تین راتین یعنی ستائیسوین رات ہوئی جمع کیا حضرت نی اہل اپنی کو اور عورتون اپنی کو اور لوگون کو پس قیام کیا ساتہہ ہماری یہان تک کہ ڈری ہم کہ فوت ہو ہمسی فلاح کہا راوی نی کہ کہا مینی کیا ہی فلاح کہا ابوذر نی کہا سحر کا پہر نہ قیام کیا ساتہہ ہماری باقی مہینی مین یعنی اٹہائیسوین اور انتیسوین شب روایت کی یہہ ابوداؤد وترمذی اور نسائی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی مانند اسکی مگر یہہ کہ ترمذی نی نہین ذکر کیا پہر نہ قیام کیا ساتہہ ہماری باقی مہینی مین **ف** یہان تک کہ باقی رہین سات راتین اور گذر گئین بائیس راتین کہا طیبی نی کہ اسمین حساب اعتبار یقین کی ہی یعنی اونتیس دن کا مہینا یقینی ہی اوسپر حساب لگایا ہے جیسا کہ اشارہ ترجمہ مین لفظ یعنی کر اشارہ کیا گیا اور سحر کو فلاح اسلیی کہا کہ اوس سی قوۃ ہوتی ہی روزہ رکہنی کی کہ وہ سبب فلاح کا ہی اور تفاوت قیام کا ان راتون مین باعتبار تفاوت فضیلت کی ہو یعنی بعضی راتون کی فضیلت کم تہی کم قیام کیا اور بعضی کی فضیلت زیادہ تہی اونمین قیام موافق اوسکی زیادہ کیا حتی کہ ستائیسوین شب تمام رات قیام کیا اکثرون کی نزدیک لیلۃ القدر وہی ہی اسی لیی لوگون کو بہی جمع کیا ع ح:

وعن عائشة قالت فقدت رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة فإذا هو بالبقيع فقال أكنت تخافين أن يحيف الله عليك ورسوله قلت يا رسول الله إني ظننت أنك أتيت بعض نسائك فقال إن الله تعالى ينزل ليلة النصف من شعبان إلى السماء الدنيا فيغفر لأكثر من عدد شعر غنم كلب رواه الترمذي وابن ماجة وزاد رزين ممن استحق النار وقال الترمذي سمعت محمدا يعني البخاري يضعف هذا الحديث اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نپایا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات بچہونی پر یعنی اپنی نوبت کی شب پس ناگہان دیکہا مینی کہ وہ بقیع مین تہی پس فرمایا حضرت نی کیا تہی تو ڈرتی یہہ کہ ظلم کری اللہ تجہپر اور رسول اوسکا کہا مینی یارسول اللہ تحقیق گمان کیا تہا مینی یہہ کہ تم گئی ہو بعضی عورتون اپنی کی پاس پس فرمایا حضرت نی کہ تحقیق اللہ تعالی نزول فرماتا ہی رات ادہی شعبان کی مین یعنی پندرہوین شب شعبان کی طرف آسمان دنیا کی یعنی اول آسمان پر پس بخشتا ہی

گناہ زیادہ گنتی بالون ریوڑ بنی کلب کے سی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور زیادہ کیا رزین نی کہ بخشتا ہی اون لوگونکو کہ مستحق ہوچکی ہین آگ کے یعنی مومنون مین سی اور کہا ترمذی نی کہ سنا مینی محمد یعنی بخاری کو کہ ضعیف کہتی تہی اس حدیث کو **ف** بقیع نام مقبرہ کا ہی مدینہ منورہ مین اور مفصل اس حدیث مین نہین مذکور ہوا ایک اور روایت مین آیا ہی کہ حضرت عائشہ کہتی ہین کہ جب نہ پایا مینی حضرت کو تو پس باندہی مینی اپنی پر کپڑی اپنی اور نکلی مین ڈہونڈتی ہوئی القصہ قدم حضرت کی پس ناگہان وہ سجدہ کرنیوالی تہی بقیع مین پس دراز کیا سجدہ یہان تک کہ گمان کیا مینی کہ حضرت نی وفات پائی پس جب سلام پہیرا التفات کیا طرف میری پس فرمایا کیا تہی تو ڈرتی یہہ کہ ظلم کری اللہ تجپر اور رسول اوسکا یعنی تو نی یہہ جانا کہ مین تیری باری مین کسی اور پاس گیا اور اس جملہ مین ذکر اللہ کا زینت اور حسن کلام کی لیی ہی اب آگے اسکی حاصل حضرت عائشہ کی جواب کا یہہ ہی کہ نہین گمان کیا مینی یہہ کہ ظلم کیا ہو اللہ اور رسول اوسکی نی مجہپر بلکہ گمان کیا مینی یہہ کہ تم ساتہہ حکم اللہ تعالی کی ایسا تہہ جیسا داہنی کی نکلی میری پاس سے واسطی کسی بیوی اپنی کی کہا ابن حجر نی کہ حضرت عائشہ اگر جواب مین نعم کہتی تو ہوتا کفر اس لئے اسطرح جواب دیا اور عذر بیان کیا پہر حضرت نی اونکی تسلی کی لیی عذر اپنی نکلنی کا بیان کیا کہ اللہ تعالی نزول فرماتا ہی یعنی متوجہ ہوتا ہی ساتہہ رحمت عام کی طرف آسمان دنیا کی شب برات مین اسلیی کہ وہ رات مبارک ہی اور بنی کلب ایک قبیلہ ہی عرب مین کہ اونکی ہان بکریان بہت ہوتی تہین پس فرمایا کہ جتنی اونکی بال ہین اونسی بہی زیادہ گناہ لوگون کی بخشی جاتی ہین پس حاصل یہہ کہ وقت اوترنی برکات اور تجلیات رحمانیہ کا تہا مینی چاہا کہ اپنی امت کی لیی دعا بخشش کے کرون اور یہہ حدیث اگرچہ ضعیف ہی لیکن عمل کرنا حدیث ضعیف پر فضائل اعمال مین بالاتفاق جائز ہی اور اس حدیث کو اس باب مین اسلیے مولف لایا کہ یہہ رات بسبب زیادتی فضیلت کے مانند مقدمہ قیام رمضان کے ہی ؏ **وعن** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهٖ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی نماز آدمی کی بیچ گہر اوسکے بہتر ہی نماز اوسکی سی اس مسجد میری مین یعنی مسجد نبوی مگر فرض کہ وہ مسجد ہی مین پڑہنی بہتر ہین روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی نی **ف** مسجد نبوی مین ایک نماز کا ثواب برابر ثواب ہزار نماز کی ہوتا ہی پس گہر مین نوافل پڑہنی وہان کے نماز پڑہنی سی بہتر ہین اسلیی کہ بعید ہی ریا سی یہہ حضرت نی اسوقت فرمایا کہ چند شب قیام رمضان مین کرکر ترک کیا اور عذر بیان کیا اور پہر فرمایا کہ جاؤ اور اپنی گہرون مین نماز پڑہو اور سند پکڑی ہی ساتہہ اسکی امام مالک اور ابو یوسف اور بعض شافعیہ وغیرہ نی کہ افضل نماز تراویح یہہ ہے کہ اپنی گہرون مین تنہا پڑہین اور حضرت نی جو پڑہین مسجد مین بیان جواز کی لیی پڑہی اور معتکف تہے اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور علما اور بعضی مالکیہ وغیرہ ہین کہ افضل ہی پڑہنا اوسکا مسجد مین جیسا کہ حضرت عمر بن الخطاب نے اور اور صحابہ نی بعد اونکی مقرر کیا اور ہمیشہ رہا اوپر عمل مسلمانون کا اسلیی کہ وہ شعار دین سے اور مشابہ نماز عید کی ہی اور مختار یہہ ہے کہ اگر ایک آدمی پیشوا ہو کہ اوسکی سبب سے کثرت جماعت مین ہوتی ہی اوسکو چاہیی کہ مسجد مین پڑہی اور اگر ایسا نہین ہے روا ہی کہ گہر مین ادا کری کذا فی کتب الفقہ ؏

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً اِلَى الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ اَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُوْنَ يُصَلِّى الرَّجُلُ لِنَفْسِهٖ وَيُصَلِّى الرَّجُلُ فَيُصَلِّى بِصَلٰوتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلٰى قَارِئٍ وَاحِدٍ لَكَانَ اَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ لَيْلَةً اُخْرٰى وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ قَارِئِهِمْ قَالَ عُمَرُ نِعْمَتِ

الَّتِیْ عَنْہُ هٰذِہٖ وَالَّتِیْ تَنَامُوْنَ عَنْهَا اَفْضَلُ مِنَ الَّتِیْ تَقُوْمُوْنَ یُرِیْدُ اٰخِرَ اللَّیْلِ وَكَانَ النَّاسُ
یَقُوْمُوْنَ اَوَّلَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی عبد الرحمن بن عبد القاری سی کہ کہا نکلا مین ساتہہ عمر بن الخطاب کے ایک رات یعنی
رمضان مین طرف مسجد کی پس ناگہان لوگ متفرق اور جدا جدا تہی یعنے وہ نفل پڑہتی تہی او سمین بعد عشا کی متفرق جیسا کہ بیان
اوس اجمال کا کیا کہ پڑہتا تہا ایک آدمی اکیلا اور نماز پڑہتا تہا ایک آدمی پس نماز پڑہتی تہی ساتہہ نماز اوسکی ایک قوم یعنی اکیلی پڑہتی تہی
اور بعضی جماعت سی پس کہا حضرت عمر نی تحقیق مین اگر جمع کرون لوگون کو ایک قاری پر تو البتہ ہو بہتر پہر قصد کیا اور جمع کیا لوگون
کو ابی بن کعب پر یعنی اونکو امام سبکا کیا کہا عبد الرحمن نی کہ پہر نکلا مین حضرت عمر کی ساتہہ ایک رات اور لوگ نماز پڑہتی تہی ساتہہ نماز امام اپنی کی
یعنے ابی بن کعب کی کہا عمر نی اچہی بدعۃ ہی یہہ اور وہ نماز کہ سو رہتی ہو اور غفلت کرتی ہو اوس سے بہتر ہی اوس نماز سی کہ قیام کرتی ہو ارادہ
کرتی آخر رات کا یعنی اس قول سی مراد اونکی یہہ تہی کہ نماز تراویح کی آخر شب مین پڑہنی افضل ہی اول وقت پڑہنی سی اور تہی لوگ قیام کرتی
اول رات روایت کی یہہ بخاری نی ف اچہی بدعت ہی یہہ یعنی مقرر جماعت کا اچہی بدعت ہی نہ کہ اصل جماعت اس لئے کہ وہ حضرت سی
ثابت ہو چکی ہی کہ حضرت نی ساتہہ جماعت کی کئی بار ادا کی جیسا کہ گذرا اور حق یہہ ہے کہ جو کچہہ کہ خلفاء راشدین نی کیا سنت ہے پس معنی بدعت
کے یہان باعتبار لغت کی ہین نہ اصطلاح فقہا کی ﴿ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ اَمَرَ عُمَرُ اُبَیَّ بْنَ كَعْبٍ
وَتَمِیْمًا الدَّارِیَّ اَنْ یَّقُوْمَا لِلنَّاسِ فِیْ رَمَضَانَ بِاِحْدٰی عَشْرَةَ رَكْعَةً وَكَانَ الْقَارِیُّ یَقْرَأُ بِالْمِئِیْنَ
حَتّٰی كُنَّا نَعْتَمِدُ عَلَی الْعَصَا مِنْ طُوْلِ الْقِیَامِ فَمَا كُنَّا نَنْصَرِفُ اِلَّا فِیْ فُرُوْعِ الْفَجْرِ رَوَاهُ مَالِكٌ
اور روایت ہی سائب بن یزید سی کہ کہا حکم کیا حضرت عمر نی ابی بن کعب کو اور تمیم داری کو کہ نماز پڑہاوین لوگون کو رمضان مین یعنی راتکو
گیارہ رکعتین اور تہا امام پڑہتا وہ سورتین کہ ہر ایک زیادہ سو آیت کی ہین یہان تک کہ تہی ہم سہارا دیتی عصا پر بسبب دراز ہونی قیام کی
پس تہی ہم پہرتی مگر بیچ قریب فجر کی روایت کی یہہ مالک نے ف ابی اور تمیم کو حکم کیا یعنی کبہی وہ امام ہو کبہی وہ امام ہو پس احتمال ہے
یہہ کہ باری باری سی پڑہانیکا حکم کیا ہو رکعات مین باراتون مین اور ساتہہ گیارہ رکعت کی لکہا ہی علما نی کہ صحت کو پہنچا ہی کہ قیام کرتی تہی حضرت
عمر کی عہد مین ساتہہ بیس رکعتون کی پس شاید کبہی بیس رکعت پڑہتی ہونگی اور کبہی گیارہ یا بعضی راتو مین قصد تشبہ کا ساتہہ حضرت کی کیا ہو کہ حضرت سی گیارہ
پڑہنی ثابت ہوئی ہین اور اونہون نی پہلی گیارہ کا حکم دیا اور بعد اوسکی بیس قرار پائی ہو جیسیکہ حضرت سی بہی ایک روایت مین تئیس آئی ہین کہ تین رکعت اونمین
وتر کی ہین اور سہارا دینی عصا پر نفلون مین تکیہ کرنا جائز ہی خصوصًا وقت ضعف کی ﴿ وَعَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ مَا اَدْرَكْنَا
النَّاسَ اِلَّا وَهُمْ یَلْعَنُوْنَ الْكَفَرَةَ فِیْ رَمَضَانَ قَالَ وَكَانَ الْقَارِیُّ یَقْرَأُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِیْ ثَمَانِ
رَكَعَاتٍ فَاِذَا قَامَ بِهَا فِیْ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَاَی النَّاسُ اَنَّهٗ قَدْ خَفَّفَ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے اعرج سی کہ کہا نہین پایا ہمنی
لوگونکو مگر کہ وہ لعنت کرتی تہی کافرون کو رمضان مین یعنی وتر دن مین رمضان کی کہا اور تہا پڑہنی والا پڑہتا سورہ بقرہ آٹہہ رکعتون مین پس جسوقت
کہ پڑہتا سورہ بقرہ کو بارہ رکعتو مین جانتی لوگ کہ ہلکی پڑہی روایت کی یہہ مالک نے ف شاید کہ یہہ لعنت کرنا خاص نصف اخیر رمضان مین تہا اس تقریر سی
ہو جاتی ہی تطبیق حدیثون مین پس نہین منافی ہوتی او سحدیث کی کہ ثابت ہوئی ہی حضرت عمر سی کہ سنت ہی جب آدہا رمضان گذری یہہ لعنت
کری کافرون کو وتر مین اور شاید سبب لعنت کا یہہ تہا کہ جب کافرون نی تعظیم نکی اوسچیز کی کہ بزرگی بیان کی اوسکی اللہ تعالیٰ نی یعنی اس
مہینے کی اور ہدایۃ نپائی کلام اللہ سی کہ اسمین اوترا ہی مستحق ہوئی اسکی کہ بددعا کیجاوی اونپر اور نصف اخیر کی بددعا کرنی مین اشارہ ہے

اونکی زوال ہے اور انتقال کرنی اونکی پہ جیسی حال سی حضرت کی حال کی اور جانا چاہیی کہ نہین مہیرایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تراویح مین عدد معین
بلکہ گیارہ ہی ثابت ہوئی ہین اور تیرہ ہی اور بیس بہی لیکن اجماع ہوا صحابہ کا اوسپر کہ تراویح کی بیس رکعتین ہین ؛ ع ؛ **وعن عبد اللہ**
ابن ابی بکر قال سمعت ابی یقول کنا ننصرف فی رمضان من القیام فنستعجل الخدم بالطعام
مخافۃ فوت السحور وفی اخری مخافۃ الفجر رواہ مالک اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی بکر سی کہ کہا سنا مینی ابی کو کہتی
تہی ہم پہرتی رمضان مین قیام سی یعنی نماز تراویح کی سی پس جلدی کرتی ہم خادمون کو کہانیکی واسطی خوف جاتی رہنی وقت سحر کی ور
بیچ اور روایت کی واسطی خوف ہوجانی فجر کی روایت کی یہہ مالک نی ؛ **وعن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم**
قال ہل تدرین ما فی ہذہ اللیلۃ یعنی لیلۃ النصف من شعبان قالت ما فیہا یا رسول اللہ فقال
فیہا ان یکتب کل مولود من بنی ادم فی ہذہ السنۃ وفیہا ان یکتب کل ہالک من بنی ادم
فی ہذہ السنۃ وفیہا ترفع اعمالہم وفیہا تنزل ارزاقہم فقالت یا رسول اللہ ما من
احد یدخل الجنۃ الا برحمۃ اللہ تعالی فقال ما من احد یدخل الجنۃ الا برحمۃ اللہ تعالی
ثلثا قلت ولا انت یا رسول اللہ فوضع یدہ علی ہامتہ فقال ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ منہ برحمتہ
یقولہا ثلث مرات رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کیا
جانتی ہی تو کہ کیا واقع ہوتا ہی اس راتمین یعنی رات ادہوا شعبان کی مین یعنی شب براتمین کہا عائشہ نی کیا واقع ہوتا ہی اسمین یا رسول اللہ
فرمایا اس راتمین یہہ ہوتا ہی کہ لکہا جاتا ہی ہر پیدا ہونی والا بنی آدم مین سی اس برس مین اور اس راتمین لکہا جاتا ہی ہر مرنیوالا بنی آدم
سے اس برس مین اور اس راتمین اوٹہائی جاتی ہین عمل آدمیون کی اور اس راتمین اوترتی ہین رزق اونکی پس کہا حضرت عائشہ نی یا رسول
اللہ نہین کوئی کہ داخل ہو بہشت مین مگر ساتہہ رحمت خدا تعالی کی پس فرمایا کہ نہین کوئی کہ داخل ہو بہشت مین مگر ساتہہ رحمت اللہ تعالی کی تین بار
فرمایا کہا مینی اور نہ تم ای رسول خدا کی یعنی تم بہی بغیر اوسکی رحمت کی بہشت مین نہین داخل ہونی کی پس رکہا ہاتہہ اپنا حضرت نی اپنی سر پر
فرمایا اور نہ مین یعنی مین بہی جنت مین نہین داخل ہونیکا مگر یہہ کہ ڈہانکی مجکو اپنی فضل وکرم سی اللہ ساتہہ رحمت اپنی کی کہا اس کلمہ کو تین
بار روایت کی یہہ بیہقی نی دعوات کبیر مین **ف** لکہا جاتا ہی یعنی دوبارہ بعد لکہنی کی لوح محفوظ مین اور اوٹہائی جاتی ہین عمل یعنی لکہی
جاتی ہین اعمال صالحہ کہ اوٹہائی جاوینگی اس سال مین یعنی سال آیندہ مین ہر روز اور مراد رزق کی نازل ہونی سی لکہنا رزق کا ہی جیسا
کہ حدیث مین آیا ہی کہ لکہی جاتی ہین وسعتین جلبین اور رزق اور لکہی جاتی ہین حاجی کہ اس سال مین حج کرینگی اور جب حضرت عائشہ نے
سنا کہ اعمال صالحہ کہ سال بہر مین ہوتی ہین لکہی جاتی ہین پہلی کرینکی سمجہین کہ داخل ہونا جنت مین ساتہہ تقدیر سابق الہی اور فضل اوسکی کے
ہوتا ہی نہ بسبب عمل کی پس کہا یا رسول اللہ آخر تک اونکی سوال کا حضرت نی جواب دیا کہ سب اللہ کی رحمت سی داخل ہوتی ہین جنت مین اور
نہین معارض ہی اسکی قول اللہ تعالی کا وتلک الجنۃ التی اورثتموہا بما کنتم تعملون یعنی یہہ جنت وہی کہ دی گئی ہو اوسکو بسبب اوس چیز کی کہ تہی تم
کرتی اسلیئی کہ عمل سبب ظاہری ہی دخول جنت کا اور سبب حقیقی رحمت اللہ تعالی کی ہی نہ اور کچہہ اور علاوہ اوسکی یہہ کہ عمل بہی جملہ رحمت سی ہی
شدہ ہی پس بمحض تقدیر نہین داخل ہوتا مگر ساتہہ رحمت محض کی اور بعضون نی کہا ہی کہ داخل ہونا جنت کا بسبب رحمت کی ہی
اور تفاوت درجات مین بسبب تفاوت اعمال کی ہی ؛ ع ؛ ح ؛ **وعن ابی موسی الاشعری عن رسول اللہ**

صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تعالی لیطلع فی لیلۃ النصف من شعبان فیغفر لجمیع خلقہ الا
لمشرک او مشاحن رواہ ابن ماجۃ ورواہ احمد عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص وفی روایتہ الا اثنین مشاحن
وقاتل نفس اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالی البتہ متوجہ ہوتا ہی بیچ رات
پندرہوین کی شعبان سی یعنے شب برات مین پس بخشتا ہی ساری مخلوقات اپنی مگر مشرک کو یا کینہ رکھنی والیکو روایت کی یہہ ابن ماجہ نی اور روایت کی احمد
نی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے اور اوسکی روایت مین یہہ ہے مگر دو شخص کینہ رکھنیوالا اور جان کو مار ڈالنی والا **ف** حاصل یہہ کہ اللہ تعالی درگذر
کرتا ہی بندون سے حقوق اپنے مگر کفر اور حق بندون کے کہ اونکو تاخیر دیتا ہے یہانتک کہ توبہ قبول کری اونکی یا عذاب کرے اونکو اور کینہ رکھنی والیکو یعنی بی جہت شرعی بسبب نفس امارہ
کے اور بعضے روایتون مین بہی زیادہ آیا ہی کہ نہین بخشتا ناتا کاٹنی والی کو اور بعضی مین ازار لٹکانی والیکو یعنی ٹخنون سی نیچی اور نافرمان ماباپ
کو اور ہمیشہ شراب پینے والی کو اور بعضی مین زانیکو اور بعضی مین عشار کو یعنی محصول ظلم سی لینی والیکو اور ساحر اور کاہن اور عراف کو یعنی
جو خبرین غیب کے بتاوی اور صاحب عرطبہ کو یعنی باجا بجانیوالیکو ع ر ح **وعن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا کانت لیلۃ النصف من شعبان فقوموا لیلھا وصوموا یومھا فان اللہ تعالی
ینزل فیھا لغروب الشمس الی السماء الدنیا فیقول الا من مستغفر فاغفر لہ الا مسترزق فارزقہ
الا مبتلی فاعافیہ الا کذا الا کذا حتی یطلع الفجر رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی حضرت علی سی کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہو رات آدہی شعبان کی پس پڑہو نماز اوس رات مین اور روزہ رکہو دن اوسکا یعنی
پندرہوین کا اسواسطی کہ اللہ تعالی نزول فرماتا ہی اوس رات مین وقت چہپنی آفتاب کے طرف آسمان نیچی کی پس فرماتا ہی خبردار ہو کوئی بخشش
مانگنی والا ہی پس بخشون مین اوسکو خبردار ہو کوئی رزق مانگنی والا ہی پس رزق دون مین اوسکو خبردار ہو ہی کوئی گرفتار بلا پس عافیت دون
مین اوسکو آگاہ ہو ہی ایسا اور ایسا فرماتا رہتا ہی اللہ تعالی اوسکو یہانتک کہ نمودار ہو فجر **ف** اللہ تعالی نزول فرماتا ہی یعنی متوجہ ہوتا ہی
ساتھہ رحمت عام کی اور ایسا اور ایسا کنایہ ہی طرح طرح کی حاجتمندونسی جیسا کہ نہ ہی کوئی کچہہ مانگنی والا پس دون مین اوسکو اور ہی کوئی غمگین
پس شاد کرون مین اوسکو اسیطرح اور سمجہہ لے اور اکثر سلف سی مانند عمر ابن الخطاب اور ابن مسعود وغیرہما کی منقول ہی کہ وہ پڑہتی تہی یہہ دعا اللہم
ان کنت کتبتنا اشقیاء فامحہ واکتبنا سعداء وان کنت کتبتنا سعداء فاثبتنا فانک تمحو ما تشاء وتثبت وعندک ام الکتاب اور پڑہنا اس دعا کا پندرہوین
شعبان کی مین حدیث مین بہی آیا ہی لیکن حدیث قوی نہین کذا فی تفسیر السید معین الدین الصفوی اور اس دعا مین پہلی کتابہ سی مراد کتابہ
معلقہ ہی اسلئے کہ محکمہ بدلی نہین جاتی اور کتاب لآلی مین مذکور ہی کہ اس رات مین سو رکعتین ساتھہ دس دس قل کی کہ دیلمی وغیرہ نی روایت
کے ہین وہ روایت موضوع ہی اور بعضی رسالون مین لکہا ہی کہ کہا علی بن ابراہیم نے کہ یہہ جو احداث کی گئی ہی پندرہوین شعبان کی مین نماز
الفیہ کہ سو رکعتین ہین اور ہر رکعت مین پڑہتی ہین دس دس قل اور اوسکو جماعت سی پڑہتی ہین اور اہتمام اوسکا جمعون اور عیدون سی
بہی زیادہ کرتے ہین نہین آئی اوسمین کوئی خبر اور نہ اثر مگر ضعیف یا موضوع اور نہ فریب کہاوی کوئی ساتھہ ذکر کرنی صاحب قوت القلوب و احیاء
وغیرہما کی اور عوام بسبب اس نماز کی بڑی فتنون مین پڑی ہین یہانتک لازم کی ہی بسبب اسکے کثرت چراغان کی اور مترتب ہوتی ہین
اوسپر بہت سی فسق یہانتک کہ ڈرتی ہین اولیا خسف سی اور بہاگی ہین اوس سی طرف جنگلون کی اور اول حدوث اس نماز کا بیت المقدس
مین سنہ چار سو اڑتالیس مین ہوا ہی اور کہا کہ ٹہیرایا ہی اسکو اور صلوۃ الرغائب اور مانند اسکو جاہل اماموں مساجد کی نی جال واسطی

جمع کرنی عوام کی اور طلب کرنی ریاست و نمود کی و حاصل کرنی فائدہ کی پہر قائم کیا اللہ تعالی ائمہ ہدی کو کوشش کی ونہون نی اوسکی باطل کرنی
مین یہانتک کہ رہا امر اوسکا اور بالکل باطل ہوئی بیچ شہرون مصر اور شام کی بیچ اوائل سنہ آٹہہ سو کی انتہی کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری رح کہتی ہین کہ جنا بہ حجر
عمل کرنا حدیث ضعیف پر اور علمائی جو انکار کیا ہی اسکا سبب لاحق ہونی منکرات کی انکار کیا ہی حاصل یہہ کہ اگر نہا بغیر خرابیون مذکورہ کی پڑہی جا
سب اور کہا ہی بعضیون نی کہ اول حدوث چراغان کا قوم برامکہ سی ہوا کہ وہ پہلی آتش پرست تہی پس جبکہ مسلمان ہوئی داخل کیا اونہون نی اسلام
مین ایسی چیز کو کہ وہم مین ڈالی کہ یہہ سنت اور شعار دین سی ہی یعنی چراغان جلائی لگی وس نماز کی وقت اور مقصود اونکو عبادت کرنا آگ کا تہا اسواسطے
کہ رکوع کرتی اور سجدہ کرتی ساتہہ مسلمانون کی طرف اوس آگ کی اور نہین آیا شرع مین مستحب ہے نا زیادتی چراغان کا حاجت سی کسی جگہہ و ریہہ
جو کرتی ہین عوام حاجی کہ چراغان وغیرہ جلاتی ہین جبل عرفات اور مشعر حرام پر اور منی مین پس وہ بہی اسی قبیلہ سی ہے اور برا جانا ہی طرطوسی نی
جمع ہونا شب ختم مین بیچ تراویح کی اور نصب کرنا منبرون کا اور بیان کیا ہی کہ یہہ بدعت ہی کہتا ہون یعنی ملا علی رح کہتی ہین کہ رحمت کری
اللہ تعالی طرطوسی کو کہ کیا دریافت کیا اوسنی حالانکہ تحقیق مبتلا ہوئی ہین ساتہہ اسکی اہل حرمین شریفین کی بہی یہان تک راتون ختم کہ مین حاصل
ہوتا ہی اجتماع مردونکا اور عورتون کا اور لڑکون کا اور غلامونکا اسقدر کہ نہین ہوتا جمعہ مین اور کسوف مین اور عید مین اور مترتب ہوتی
ہین وسیر فساد بہت اور منکرات نئی نئی اور ستہ کرتی ہین چراغان کیطرف اور بیٹہہ کرتی ہین بیت اللہ کی طرف اور کہڑی ہوتی ہین
اور بہیئت آتش پرستون کی بیچ عیب طاف کی یہان تک تنگ ہوتا ہی طواف کرنیوالون پر مکان اور تشویش مین ڈالتی ہین اونکو اور ذکر کرنیوالون
کو اور مصلیون کو اور قاریون قرآن کی کو اوسوقت پس سوال کرتی ہین اللہ العفو والعافیة والغفران والرضوان واللہ المستعان ۞ ع

باب صلوة الضحی

باب ہے بیچ بیان نماز ضحی کی ف ضحو اور ضحوہ کی معنی ہین چڑہنا دن کا پس اوسوقت کی نماز کو نماز
ضحی کہتی ہین اور ضحی کی دو نمازین ہین ایک کو نماز اشراق کہتی ہین اور دوسری کو نماز چاشت یعنی بعد بلند ہونی آفتاب کے ایکد ونیزہ کہ وقت نماز
کا ہی وسوقت نماز پڑہی تا قریب بیکے ایک تو یہہ وقت ضحی کا ہی اسکو عرف مین اشراق کہتی ہین اور دوسرا وقت یہہ ہے کہ خوب گرمی ہو اور دہوپ زمین پر
پہیل جاوی ایسا کہ دوسرا پہر شروع ہو دوپہر تک اسوقت کو بہی ضحی کہتی ہین اور عرف مین اسکو نماز چاشت کہتی ہین اور عربی مین ضحوہ صغری اور
ضحوہ کبری کہتی ہین چنانچہ نسائی مین ایک حدیث آئی ہی حاصل وسکا یہہ ہے کہ جب آفتاب مشرق کی جانب
ایسا ہوتا کہ جیسا عصر کے وقت مغرب کی جانب ہوتا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑہتی تہی
اور جب مشرق کے جانب ایسا ہوتا کہ جیسا کہ ظہر کی وقت مغرب کے جانب ہوتا ہے تو چار
رکعت پڑہتی پس اس سی معلوم ہوا کہ ضحی کی دو نمازین ہین اور ادنی درجہ اشراق کی دو رکعتین ہین اور اکثر چہہ اور
چاشت کی ادنی دو ہین اور اکثر بارہ اور مختار نزدیک اکثر علما کی چار رکعت ہین ایسی کہ حدیثین اوسکی صحیح اور اخبار وآثار
اوسمین اکثر ہین اور حدیثین اور آثار بیچ فضیلت ضحی کی بہت آئی ہین اور اکثر علما اوسکی استحباب ہین مختار قول نخعی اور شیخ ولی الدین عراقی
نی کہا ہی کہ صحیح حدیثین مشہورہ بیچ باب صلوة ضحی کی بہت آئی ہین یہان تک کہ کہا ہی محمد بن جریر طبرانی نی کہ اخبار اس باب مین درجہ تواتر
معنوی کو پہنچتی ہین اور قاضی ابوبکر نی کہا ہی کہ یہہ نماز اگلی انبیا اور رسولون کی ہی اور سیوطی لایا ہی دیلمی سی کہ اوسنی نقل کی
حدیث ابوہریرہ کی کہ صلوة ضحی اکثر صلوة داود کی ہی اور ابن نجار حدیث ثوبان سی لایا ہی کہ نماز ضحی ایسی نماز ہی کہ محافظت
کرتی تہی اوسپر آدم اور نوح اور ابراہیم اور موسی اور عیسی صلوات اللہ علیہم اجمعین ۞ مولانا ۞ ح ۞ ۞ ۞

الفصل الاول نصل پہلے **عن** اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَیْتَهَا
یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰی ثَمَانِیَ رَکَعَاتٍ فَلَمْ اَرَ صَلٰوةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَیْرَ اَنَّهٗ یُتِمُّ الرُّکُوْعَ
وَالسُّجُوْدَ وَقَالَتْ فِیْ رِوَایَةٍ اُخْرٰی وَذٰلِكَ ضُحًی مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ام ہانی سی کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئی اونکی گہر مین
دن فتح مکہ کی پس نہائی اور نماز پڑہی اٹھہ رکعتین پس نہین دیکہی مینی کوئی نماز کبہی کہ بہت سبک ہو اوس نماز سی لیکن پورا کرتی تہی رکوع اور سجدہ اور
کہا ام ہانی نی اور روایت مین اور یہہ نماز چاشت کی تہی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ام ہانی بہین ہین حضرت علی کی اور نام اونکا فاختہ
ہے اور آٹھہ رکعتین ساتہہ دو سلاموں کی یا چار سلاموں کی پڑہین اور ہلکی پڑہی یعنی سورہ دراز اور تسبیحات وغیرہ بہت نہین پڑہین ع ٭ **وعن**
مُعَاذَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ عَائِشَةَ کَمْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ صَلٰوةَ الضُّحٰی قَالَتْ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ
وَیَزِیْدُ مَا شَاءَ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی معاذہ سی کہ کہا پوچہا مینی حضرت عائشہ سی کہ کتنی رکعتین پڑہتی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نماز ضحی کی کہا چار رکعتین اور زیادہ پڑہتی جسقدر چاہتا اللہ تعالی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** جسقدر چاہتا اللہ اور بارہ
رکعت سے زیادہ یہہ نماز کسی روایت مین نہین آئی اور یہہ حدیث دونو وقت کی نماز کو محتمل ہی ضحوہ صغری کو بہی اور ضحوہ کبری کو بہی یعنی
اشراق اور چاشت کو اور احیاء مین لکہا ہی کہ لائق ہی یہہ کہ پڑہی ان مین والشمس اور واللیل اور والضحی و الم نشرح ع ٭ ومولانا **وعن**
اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصْبِحُ عَلٰی کُلِّ سُلَامٰی مِنْ اَحَدِکُمْ صَدَقَةٌ فَکُلُّ
تَسْبِیْحَةٍ صَدَقَةٌ وَکُلُّ تَحْمِیْدَةٍ صَدَقَةٌ وَکُلُّ تَهْلِیْلَةٍ صَدَقَةٌ وَکُلُّ تَکْبِیْرَةٍ صَدَقَةٌ وَاَمْرٌ
بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَةٌ وَیُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَکْعَتَانِ یَرْکَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰی رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ صبح ہوتی ہی لازم ہوتا ہی اوپر ہر ہڈی ایک تمہاری کی صدقہ پہر ہر تسبیح یعنی
سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی اور تحمید یعنی الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ہر تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہی اور تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا صدقہ ہی اور
امر کرنا ساتہہ نیکی کی صدقہ ہی اور منع کرنا برائی سی صدقہ ہی اور کفایت کرتی ہین ان سب سے دو رکعتین کہ پڑہی اونکو وقت ضحی کی روایت
کے یہہ مسلم نی **ف** یعنے صبح کو ہر ہڈی سالم ہوتی ہی آفات سی اور لائق ہوتی ہی کاروبار کی تو واسطے ازراہ شکرانہ کی صدقہ دینا عوض ہر ایک
کے لازم ہوتا ہی پس یہہ کلمات وغیرہ صدقہ ہوتی ہین اور شکرانہ اونکا ادا ہو جاتا ہی اور کافی ہوتی ہین ان سب سے دو رکعتین ضحی کی یعنی انسے
شکرانہ ادا ہو جاتا ہی حاجت اونکی نہین رہتی اس لیے کہ نماز عمل ہی تمام اعضای بدن کا پس قائم ہوتا ہی ہر عضو ساتہہ شکرانہ اپنی کی پس لائق ہی
کہ مداومت کری سپر اور یہہ حدیث بہی محتمل ہی دونو نماز ونپر یعنی اشراق و چاشت پر لیکن ظاہر مراد اوس سے اشراق ہی ع ٭ مولانا **وعن** زَیْدِ
ابْنِ اَرْقَمَ اَنَّهٗ رَاٰی قَوْمًا یُصَلُّوْنَ مِنَ الضُّحٰی فَقَالَ لَقَدْ عَلِمُوْا اَنَّ الصَّلٰوةَ فِیْ غَیْرِ هٰذِهِ السَّاعَةِ اَفْضَلُ اِنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْاَوَّابِیْنَ حِیْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے زید بن ارقم سی تحقیق دیکہا اونہون نے ایک قوم کو کہ نماز پڑہتی تہی وقت
ضحی کے پس کہا تحقیق جانتے ہین یہہ لوگ یعنی احادیث و اخبار سی کہ تحقیق نماز غیر اس وقت مین بہتر ہے یعنی ثواب اوسکا بہت ہوتا ہے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا نماز بہت رجوع کرنی والون کی طرف اللہ کی اوس وقت کہ گرم ہون بچی اونٹون کے یعنے پاون اونکی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** جانتے ہین لوگ یعنی زید نی
انکار کیا اوپر کہ اول وقت نماز چاشت پڑہتی تہی اور نہ صبر کیا وقت مختار تک یعنی کیونکر نماز پڑہتی ہین باوجود علم اپنی کی ساتہہ اسکی کہ نماز غیر اس وقت
مین افضل ہی اور گرم ہون بچے اونٹون کے یعنے جس وقت کہ شدت گرمی سے زمین گرم ہو جاوے کہ اونٹون کی بچون کی پاؤن جلنی لگین اوس وقت نماز چاشت کی پڑہنی

بہتر ہی اور ایسی گرمی قریب دوپہر دن اونچا ہوتی ہی اور اسوقت مین فضل الٰہی ہی کہ اسوقت دل چاہتا ہی آرام کرنیکو پس اسوقت مین کہ زمین گرم ہو
مگر جو کہ رجوع رکہتی ہین درگاہ حق مین اور نام اس نماز کا صلوٰۃ الاوابین معلوم ہوا اور اس حدیث سی صریح معلوم ہوا وقت چاشت کا ۱۲ ع ۱۲ مولانا

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی الدرداء وابی ذرؓ قالا قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن اللّٰہ تبارک وتعالیٰ انہ قال یا ابن آدم ارکع لی اربع رکعات من اول النہار اکفک آخرہ رواہ الترمذی ورواہ ابوداود والدارمی عن نعیم بن ہمار الغطفانی و احمد عنہم اور روایت ہی ابی درداء اور ابی ذر سی کہ کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درحالیکہ نقل کرنیوالی تہی جناب باری تعالیٰ سی کہ وہ فرماتا ہی ای بیٹی آدم کی پڑہ خالص میری لیی چار رکعتین اول دن مین کفایت کرونگا تجکو اوس دن کی شام تک روایت کی یہہ ترمذی نی اور روایت کی ابوداود اور دارمی نی نعیم بن ہمار غطفانی سی اور احمد نی اون سب سی **ف** کفایت کرونگا تیری حاجتون کو اور دفع کرونگا اوس چیز کو کہ برا جانتا ہی تو یعنی دل بنا فارغ رکہہ میری عبادت کی لیی اول روز مین فارغ رکہونگا دل تیرا آخر روز تک بسبب حاجت روائی تیری کی مرکات لمدکان اللہ لہ اور یہہ چار رکعتین اشراق کی ہین یا چاشت کی ۱۲ ع ۱۲

وعن بریدۃ قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول فی الانسان ثلثمائۃ وستون مفصلا فعلیہ ان یتصدق عن کل مفصل منہ بصدقۃ قالوا ومن یطیق ذلک یا نبی اللّٰہ قال النخاعۃ فی المسجد تدفنہا والشیء تنحیہ عن الطریق فان لم تجد فرکعتا الضحی تجزیک رواہ ابوداود اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی کہ آدمی مین تین سو ساٹہہ بندہین پس آدمی پر لازم ہی یہہ کہ تصدق کری لیی ہر بند اپنی کی صدقہ کہا صحابہ نی کون ہی کہ طاقت رکہے اسکی ای نبی اللہ کی فرمایا تہوک کہ مسجد مین پڑا ہو دفن کر دینا اوسکا یعنی یہہ بہی ایک صدقہ ہے اور دور کر دینا ایک چیز کا راہ سی یعنی موذی چیز کا مانند نجاست اور پتہر اور کانٹی کی یہہ بہی ایک صدقہ ہی پس اگر نہ پاوی تو یعنی کوئی چیز صدقہ کی نہین ہے بقدر تین سو ساٹہہ کی پس دو رکعتین ضحی کی پڑہنی کفایت کرتی ہین تجکو یعنی بہر احتیاج اور صدقہ کی نہین ہے روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** لازم سی مراد تاکید ہی نہ وجوب کے شراح کسی نی واجب نہین کہا ہی دو رکعتون ضحی کیکو اور صدقات مذکورہ کو اگرچہ واجب ہے شرعا اور عقلا شکر اللہ کے نعمتون پر اجمالا اور تفصیلا اور اس حدیث مین اشارہ ہی طرف نماز اشراق کے ۱۲ ع ۱۲ مولانا

وعن انس قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من صلی الضحی ثنتی عشرۃ رکعۃ بنی اللّٰہ لہ قصرا من ذہب فی الجنۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ہذا الوجہ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو پڑہی وقت ضحی کی بارہ رکعتین بناتا ہی اللہ اوسکی لیی محل سونیکا بہشت مین روایت کی یہہ ترمذی نی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتی ہم اسکو یعنی اسکی اسناد کو مگر اسی وجہ سی یعنی جو کہ ذکر کی ترمذی نی اپنی کتاب مین

وعن معاذ بن انس الجہنی قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من قعد فی مصلاہ حین ینصرف من صلوٰۃ الصبح حتی یسبح رکعتی الضحی لا یقول الا خیرا غفر لہ خطایاہ وان کانت اکثر من زبد البحر رواہ ابوداود اور روایت ہی معاذ بن انس جہنی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص بیٹہا رہی یعنی ہمیشہ رہی اپنی نماز کی جگہہ مین اوس وقت سے کہ پہری نماز صبح کیسی یہانتک کہ پڑہی دو رکعتین ضحی کی یعنی بعد طلوع اور بلند ہونی آفتاب کے نہ کہتا ہو یعنی بیچ اسکی مگر نیک بات تو بخشی جاتی ہے اوسکی لیی گناہ اوسکی اگرچہ بہت ہون جہاگ دریا کی سی روایت کے یہہ ابوداود نی **ف** جو شخص بیٹہا رہی الخ ملا علی قاری کی شرح سی ایسا معلوم ہوتا ہے

کہ مراد یہہ ہے کہ ہمیشہ مشغول رہی ذکر و فکر مین اور اوراد نیک کاموں مین مثل سکہنی سکہلانی علم کی اور وعظ اور نصیحت کی اور طواف کرنی بیت اللہ کی بعد ادا
ہونیکی نماز صبح سی یہان تک کہ پڑہی دو رکعت ضحی کی خواہ مسجد مین ہو خواہ گہر مین اور اسکی بیچ مین سوا کلام نیک کی نکری تو بخشی جاتی ہین صغیرہ گناہ
اور احتمال ہی کہ کبیرہ بہی بخشی جاوین انتہی پس اونکی تقریر سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ جو فرمایا کہ بیٹھا رہی نماز کی جگہہ یہہ بطور تمثیل کی فرمایا ہی اور
مراد مشغول رہنا ذکر اللہ اور اچہی کاموں مین ہی اور حضرت شیخ رح نی لکہا ہی کہ مراد ضحی سی نماز اشراق کی ہی اور اوراد احادیث مین ضحی سی احتمال اشراق
اور چاشت دونونکا ہی اور ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ ثواب جب ہوتا ہی کہ نماز ہی کی جگہہ بیٹھا ہی اور اگر اوٹہہ کر خلوت مین جا کر مشغول
عبادت مین ہو یہہ ثواب نہین پاوی گا اور بیچ وصیتون مشایخ کی مذکور ہی کہ اگر ڈر پریشانی کا ہو یا ریا یاد آوی خلوت مین جاوی اور مشغول ہووی اور لکہا ہی
علما نی کہ اسوقت مین قبلہ رخ بیٹھنی کو ہاتہہ سی نہ دیوے اور اگر نیند آوی دفع کری شیخ الاسلام شہاب الدین سہروردی نی کہا ہی کہ عمل کی جزا اوسکی دنیا مین
فی الحال نورانیت باطن کے ہوتی ہی یہہ عمل ہی

الفصل الثالث فصل تیسرے

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من حافظ علی شفعة الضحی غفرت له ذنوبه وان کان مثل زبد البحر رواه احمد والترمذی وابن ماجة روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ محافظت کری اوپر دوگانہ ضحی کی تو بخشی جاتی ہین اوسکی لیی گناہ اوسکی اگرچہ ہون مانند جہاگ دریا کی روایت کی یہہ احمد ترمذی اور ابن ماجہ نی وعن عائشة انها کانت تصلی الضحی ثمانی رکعات ثم تقول لو نشر لی ابوای ما ترکتها رواه مالک اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ وہ تہین پڑہتین نماز ضحی کی آٹہہ رکعتین پہر کہتین کہ اگر زندہ کیی جاوین میری لیی ماں باپ میرے نہ چہوڑون مین اس نماز کو روایت کی یہہ مالک نی ف یہہ تعلیق بالمحال ہے ساتہہ قصد مبالغہ کی کہ اس نماز کی لذت مجہی ایسی حاصل ہی کہ اگر میری ماں باپ بہی زندہ ہون باوجودیکہ اونکا زندہ ہونا محال ہی اور نہایت خوشی ہوتی ہی اونکی ملاقات کی تو بہی مین اس نماز کو نہ چہوڑون اسمین رغبت دلائی اس نماز کی محافظت و مداومت پر ۱۲ ع د وعن ابی سعید قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی الضحی حتی نقول لا یدعها ویدعها حتی نقول لا یصلیها رواه الترمذی اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی نماز ضحی کی یہان تک کہ کہتی ہم نہ چہوڑینگی اسکو یعنی کبہی اور چہوڑتی اسکو یعنی کبہی یہانتک کہ کہتی ہم کہ نہ پڑہینگے اس نماز کو روایت کی یہہ ترمذی نی ف یعنی جبسیکہ عادت شریف تہی ادا کرنی نوافل مین کہ ہمیشہ نہ کرتی تہی واسطی شفقت کی امت پر تا اونپر لازم نہ ہو جاوی اور حکم اسکی فرضیت کا نہ نازل ہوا اور یہہ حکم فعل آنحضرت ہے کا تہا کہ ایک فعل حضرت کی التزام سی فرض ہو جاتا تہا اور اگر امت اب التزام کرین مستحب ہے ۱۲ ح وعن مورق العجلی قال قلت لابن عمر تصلی الضحی قال لا قلت فعمر قال لا قلت فابو بکر قال لا قلت فالنبی صلی الله علیه وسلم قال لا إخاله رواه البخاری اور روایت ہی مورق عجلی سی کہ کہا کہا مینی واسطی ابن عمر کی کہ نماز پڑہتی ہو تم ضحی کی کہا نہین کہا مینی پس عمر یعنی وہ بہی پڑہتی تہی کہا نہین کہا مینی پس ابوبکر یعنی وہ بہی پڑہتی تہی کہا نہین کہا مینی پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہا کہ نہین گمان کرتا مین حضرت کو بہی روایت کی یہہ بخاری نی ۔

ف ابن عمر نی جو اس نماز کی نفی کی تو تاویل اسکی یہہ ہے کہ مراد اونکی یہہ تہی کہ مسجد مین نہ پڑہتی تہی یا یہہ کہ ابن عمر کو فعل آنحضرت کا اور امر اونکا نہ پہنچا ہوگا یا ہمیشہ پڑہنی کا انکار کیا کہ حضرت نی ہمیشگی نہین کی اسی واسطی خوف فرض ہو جانی کی اور اصل نماز یہہ ثابت ہی حضرت سے بہت روایتون سی کہا ملا حنفی نی کہ شک نہین اسمین کہ اوٹہہ گیا بعد حضرت کی خوف فرض ہو جانی کا پس صواب یہہ ہی کہ کہا جاوی کہ مواظبت کرنی اسپر مستحب ہے اور یہی مذہب ہے اکثر علما اور مشایخ کا ۱۲ ع

باب التطوع

باب ہی بیچ بیان نماز نفل کی ف

اطلاق تطوع کا اکثر غیر رواتب پر یعنی غیر سنتوں پر ہوتا ہے کہ دیر آتا ہے ح ۰ اسکی وجہ تسمیہ حضرت شیخ کی ترجمہ میں لکھی ہے جو چاہے دیکھ لے ۱

فصل پہلی — عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لبلال عند صلٰوۃ الفجر یا بلال حدثنی بارجی عمل عملتہ فی الاسلام فانی سمعت دف نعلیک بین یدی فی الجنۃ قال ما عملت عملا ارجی عندی انی لم اتطہر طہورا فی ساعۃ من لیل او نہار الا صلیت بذلک الطہور ما کتب لی ان اصلی متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے بلال کو وقت نماز فجر کی اے بلال بیان کر روبرو میرے بہت امید رکھا گیا عمل کر لیا تو نے اسلام میں یعنی کونسا عمل ہے تیرے پاس کہ امید اوسکی ثواب کی بہت رکھتا ہے اسلیے کہ تحقیق سنی میں نے آواز پاپوشوں تیری کی آگے میرے بہشت میں عرض کیا بلال نے کہ نہیں کیا میں نے کوئی عمل کہ بہت امید رکھا گیا ہو نزدیک میرے اس عمل سے کہ تحقیق میں نے نہیں طہارت کی کوئی طہارت کسی وقت میں رات کو یا دن کو مگر نماز پڑھی میں نے ساتھ اوس طہارت کی اوسقدر کہ مقدر کی گئی تھی میرے لیے یہہ کہ نماز پڑھوں روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** سنے میں نے آواز یہہ ایک مرتبہ کہ کشف کیا گیا حضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر عالم غیب سے نیند میں یا جاگتی میں یا دیکھا شب معراج میں اور آگے چلنا بلال کا ایسا تھا جیسے خادم چلتے ہیں مخدوموں کے آگے اور طہارت شامل ہے وضو اور غسل اور تیمم کو اور اس حدیث میں بیان ہے اوس نماز کی فضیلت کا کہ بعد وضو کی پڑھتے ہیں کہ اوسکو شکر الوضو کہتے ہیں ح ۰ ع ۰

وعن جابر قال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یعلمنا الاستخارۃ فی الامور کلہا کما یعلمنا السورۃ من القران یقول اذا ہم احدکم بالامر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضۃ ثم لیقل اللّٰہم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسئلک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللّٰہم ان کنت تعلم ان ہذا الامر خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری او قال فی عاجل امری واجلہ فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ وان کنت تعلم ان ہذا الامر شر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری او قال فی عاجل امری واجلہ فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ قال ویسمی حاجتہ رواہ البخاری اور روایت ہے جابر سے کہا تھے رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم سکھاتے ہمکو دعا استخارہ کی بیچ سب کاموں کے جیسے سکھاتے ہمکو سورۃ قرآن کی یعنی بہت اہتمام تھا اسکی سکھانے کا فرماتے جب قصد کرے ایک تمہارا کسی کام کا پس چاہیے کہ پڑھے دو رکعتیں سوا فرض کی پھر چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق میں طلب خیر کرتا ہوں تجھسے ساتھ استعانت علم تیرے کی اور طلب قدرت کی کرتا ہوں یعنی دریافت خیر کی اور حاصل کرنے اوسکی کی بواسطہ قدرت تیری کی اور مانگتا ہوں تجھسے فضل تیرے سے کہ بڑا ہے پس تحقیق تو قادر ہے یعنی ہر چیز پر اور نہیں میں قادر یعنی کسی چیز پر ساتھ قدرت تیری کی اور جانتا ہے تو اور نہیں جانتا میں اور تو جاننے والا غیبوں کا ہے یا الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ یہہ کام کہ میں قصد اوسکا کرتا ہوں بہتر ہے واسطے میرے بیچ دین میرے اور زندگانی میری میں اور انجام کار میرے میں یا فرمایا بیچ اس جہان کے اور اوس جہان کے پس مہیا کر اوسکو میرے لیے اور آسان کر اوسکو میرے لیے پھر برکت دے اوسمیں میرے لیے اور اگر جانتا ہے تو یہہ کام برا ہے میرے لیے دین میرے میں اور زندگانی میری میں اور انجام کار میرے میں یا فرمایا اس جہان میں اور اوس جہان میں پس پھیر اوسکو مجھسے اور پھیر مجھکو اوس سے اور مہیا کر میرے لیے بھلائی جہاں ہو پھر راضی کر مجھکو ساتھ اوسکے کہا راوی نے اور نام لیوے حاجت اپنے کا یعنی نزدیک کے روایت کی یہہ بخاری نے **ف** قصد کرے کسی کام کا کہ مباح ہو اور تردد رکھتا ہو اوسکی بھلائی میں مانند سفر اور تجارۃ کی اور نکاح اور مانند انکی کے اور میں مقرر ہے کہ اسمیں استخارہ نہیں چاہیے اور اگر وہ کام خیر محض ہو استخارہ اوسمیں باعتبار تعین وقت کی یا حالت مخصوص کے ہوگا اور استخارہ نہ کیا جاوے ۱

بیچ کرنی واجب اور مستحب کے اور چھوڑنی حرام اور مکروہ کی پس استخارہ کی برکت سی جو بات کہ اسکی حق میں مناسب ہوتی ہی اوسپر دل قرار پکڑ جاتا ہی
اور پڑہی دو رکعت اگر دو رکعت سنتوں معمولی اور تحیۃ المسجد اور شکر الوضو میں سے بہی پڑہ کر یہہ دعا پڑہی جائز ہی لیکن اولی یہی ہی کہ دو رکعت
جدی پڑہنے سے شاید بہتر نیت استخارہ کی اور جسوقت چاہی پڑہے سوای اوقات مکروہہ کی اور سورۃ جونسی چاہی پڑہے اور بعضی روایت
مین ہے کہ قل یا اور قل ہو اللہ پڑہی اور او عاجل امری مین لفظ او کا شک راوی کی لیی ہی یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ حضرت نی فی دینی و معاشی و
عاقبۃ امری فرمایا یا ان تینون لفظونکی جگہہ عاجل امری و آجلہ فرمایا اور افضل یہہ ہے کہ دونون جملہ پڑہی اور نام لیوی حاجت اپنی کا یعنی لفظ ان الامر
کہ حدیث مین واقع ہی بطریق عموم کی استخارہ کرنیوالی کی عبارت مین سے امر خاص مذکور ہو مثل ہذا السفر وہذا الاقامۃ اور مانند انکی اور جائز ہی
کہ ہذا الامر کہی اور پہر نام حاجت کا لیوی اور ایک روایت مین استخارہ مختصر یہہ منقول ہی اگر جلدی ہو یہہ پڑہی اللہم خرلی واخترلی ولا تکلنی الی اختیاری
یعنی ای اللہ پسند کر میری لیی اور اختیار کر میری لیی یعنی جو مناسب جانی تو اور نہ سونپ مجکو طرف اختیار میری کی اور حضرت انس رض سی روایت ہی کہ
فرمایا اونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ای انس جو قصد کرے تو کسیکام کا پس استخارہ کر اللہ تعالی سی اوسکی لیی سات بار پہر دیکہہ کہ جو کچھہ کہ تیری
دل مین لقا ہوا اوسمین جرأت کر کہ وہی بہتر ہی بن ع ترجمہ

الفصل الثانی فصل دوسرے

عن علیؓ قال حدثنی
ابو بکر وصدق ابو بکر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من رجل یذنب
ذنبا ثم یقوم فیتطہر ثم یصلی ثم یستغفر اللہ الا غفر اللہ لہ ثم قرأ والذین اذا فعلوا
فاحشۃ او ظلموا انفسہم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبہم رواہ الترمذی وابن ماجۃ الا
ان ابن ماجۃ لم یذکر الآیۃ روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا حدیث کی مجکو ابوبکر نی اور سچ کہا ابوبکر نی کہا کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین کوئی شخص کہ گناہ کرے گناہ کرتا پہر کہڑا ہو پس وضو کرے پہر نماز پڑہی پہر بخشش چاہی گناہوں کی اللہ سے مگر کہ بخشتا ہی
اللہ اوسکو پہر پڑہی یہہ آیت اور وہ لوگ کہ جسوقت کرتی ہین گناہ بیحیائی کی یعنی کبیرہ گناہ مانند زنا اور کہنی کلمہ کفر وغیرہ کی یا ظلم کرتی ہین اپنی جانون
پر یعنی صغیرہ گناہ کرتی ہین مانند بوسہ لینے اجنبی عورۃ یا لڑکی کی اور مساس کرنی کی اور نظر حرام کرنی کی اور مانند انکی یاد کرتی ہین اللہ کو یعنی
عذاب اوسکا پس طلب بخشش کی کرتی ہین واسطی گناہوں اپنی کی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی مگر یہہ کہ ابن ماجہ نی نہین ذکر کیا آیۃ کو ف سچ کہا
ابوبکر نی یہہ جملہ معترضہ ہی بیان کیا اوسکو حضرت علی رض نی واسطی اظہار بزرگی اور نہایت سچی ہونی ابوبکر کی اور وہ ایسی سچی تہی جنکا نام حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی صدیق رکہا تہا اور آیا ہی کہ عادۃ حضرت علی رض کی یہہ تہی کہ قبول نکرتی تہی حدیث یہان تک کہ قسم دیتی راوی کو کہ وہ کہتا قسم ہی مینی
یون حضرت سی سنا لیکن جب حضرت ابوبکر سی کوئی حدیث سنتی قبول کر لیتی بغیر قسم کے اور پس وضو کرے اور غسل افضل ہی اور ساتہہ ٹہنڈی پانی
کے اکمل ہی اور پہر نماز پڑہی یعنی دو رکعت پہلی رکعت مین قل یا پڑہی اور دوسری مین قل ہو اللہ اس نماز کو نماز توبہ کہتی ہین اور پہر بخشش چاہے
مراد بخشش چاہنی سی یہہ کہ توبہ کرے ساتہہ ندامت کی اور اوس گناہ کو چہوڑ دے اور قصد کرے کہ آیندہ کبہی نہ کرونگا اور تدارک کرے
حقوق کا اگر اوسکی ذمہ پر کسیکی حق ہون اور پڑہی حضرت نی آیۃ بطور سند کی کہ اللہ تعالی بہی اسیطرح فرماتا ہی اور بعد لفظ لذنوبہم کی یون ہے
ومن یغفر الذنوب الا اللہ ولم یصروا علی ما فعلوا وہم یعلمون اولئک جزاؤہم مغفرۃ من ربہم وجنت تجری من تحتہا الانہار خالدین
فیہا ونعم اجر العاملین یعنی اور کون ہی کہ بخشی گناہونکو بغیر خدا کی اور ہمیشہ نہین رہتی اوس چیز پر کہ کیا یعنی گناہ اور وہ جانتی ہین
یعنی ہمیشگی نہین کرتی بری فعل اپنی پر جان بوجہہ کر بلکہ بمجرد صادر ہونی گناہ کی توبہ کر ڈالتی ہین یہہ گروہ ہے کہ

خدا اونکی بخشش ہی پروردگار اونکی کی طرف سی اور باغ ہین کہ چلتی ہین اونکی نیچی نہرین ہمیشہ رہینگی ونمین ٭ لفظ والذین کہ پہلی آیۃ مین ہی مبتدا ہی اور لفظ اولٰئک دوسری آیۃ مین ہی خبر اوسکی ہی سمجھنی الاسطلاسکا سمجھ لیگا اور جو تفصیل ہی اس مقام کو دیکھا چاہی کسی تفسیر مین دیکھی ٭ ع ٭

وعن حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ صَلَّى رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ پہنچتی اونکو کوئی مصیبت نماز پڑہتی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنے جب حضرتکو کوئی مصیبت پیش آتی تو نماز پڑہتی واسطی خلاصی غم کی اور واسطی بجالانی حکم الہی کی کہ فرمایا ہی یاایہا الذین امنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ یعنی ای ایمان والو مدد چاہو ساتہہ صبر اور نماز کی اور لکہا ہی علمانی کہ حکمت اسمین یہہ ہے کہ جب مشغول ہوتا ہی آدمی عبادتمین توکہل جاتا ہی اوسپر عالم ربوبیت کا اور جب کہل گیا عالم ربوبیت کا تو دنیا ازخود بالکل حقیر ہوجاتی ہی پس آسان ہوتاہی دلپر نہ ہونا دنیا کا اور ہونا اوسکا پس متوحش نہین ہوتا نہونی اوسکی سی اور نہ خوش ہوتا ہی ہونیسی جیسیکہ کہا گیا ہی کہ اگر ہی تو غم نہین اور اگر نہین تو غم نہین ٭ ح ٭

وعن بُرَيْدَةَ قَالَ أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ بِمَا سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا أَذَّنْتُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَا أَصَابَنِي حَدَثٌ قَطُّ إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهُ وَرَأَيْتُ أَنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا صبح کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس بلایا بلال کو یعنی بعد نماز صبح کی پس فرمایا ساتہہ کسچیز کی پہل کی تونی مجہسی طرف بہشت کی نہین داخل ہوا مین بہشت مین کبہی مگر سنی مینی آواز پاپوش تیری کی آگی اپنی کہا بلال نی یا رسول اللہ نہین اذان دی مینی کبہی مگر کہ پڑہی مینی دو رکعتیں اور نہین پہنچا مجکو بیوضو ہونا کبہی مگر کہ وضو کیا مینی اوسی وقت اور اختیار کیا مینی یہہ کہ اللہ کی لیی مجپر ہین دو رکعتین یعنی لازم کین مینی اپنی پر دو رکعتین اور مواظبت کی وپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبب انہین دو چیزون کی پہنچا تو اوس درجہ کو کہ پہنچا روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنے حضرت نی بلال کو آگی اپنی دیکہا بطور خواب مولٰنا کے سلیب اوسکا پوچہا کہ کونسا عمل تونی کیا ہی کہ اوسکی سبب سے ساتہہ اس خدمت خاص کے مشرف ہوا پس آگی چلنی سی مراد یہہ ہے اور ظاہر معنی اسکی لینے درست نہین اس لیے کہ کسی کو بہی یہہ رتبہ نہین ہو سکا کہ حضرت پر سبقت لیجاوی چہ جای کوئی امتی اور بسبب انہین دونو چیزونکی یعنی ہمیشہ با وضو رہنی کی اور نماز پڑہنی کی کہ جسکو تحیۃ الوضو کہتی ہین ٭ ع ٭

وعن عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى اللهِ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لْيُثْنِ عَلَى اللهِ تَعَالَى وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ أَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًى إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عبداللہ بن ابی اوفی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو اوسکو کوئی حاجت طرف اللہ کے یا طرف کسی بنی آدم کی یعنی حاجت دینی یا دنیوی پس چاہیی کہ وضو کری پس اچہا وضو کری یعنی ساتہہ رعایت آداب کے پہر پڑہی دو رکعتین پہر تعریف کری اللہ تعالی کی اور درود بہیجی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پہر کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بخشش کرنیوالا

پاک ہے اللہ پروردگار عرش بزرگ کا اور سب تعریف واسطی اللہ کی ہی کہ پروردگار عالمونکا ہی سوال کرتا ہون مین تجہسی عمل کہ سبب ہون تیری رحمت تیری کے ہون اور مانگتا ہون عمل کہ حاصل اور لازم ہو سبب اونکی بخشش تیری اور فائدہ ہر نیکی سی اور سلامتی ہر گناہ سی نہ چہوڑ میری لیے کوئی گناہ مگر کہ بخش تو اوسکو اور نہ چہوڑ کوئی فکر مگر کہ کہول دی اوسکو اور نہ چہوڑ کوئی حاجت کہ ہو وہ تیری پسند مگر کہ روا کر تو اوسکو ای بہت رحم کرنیوالے سب رحم کرنیوالونسی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے **ف** افضل یہہ ہے کہ اوسمین پڑہے سورۃ التحیات کا یہہ ہی اور اس نماز کو صلوۃ الحاجت کہتی ہین اور کہا ابن حجر نی کہ مستحب ہے قصد کرنا ہفتے کی صبح کو حاجت کی لیے بموجب ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جو کوئی صبح کو جاوی ہفتی کی دن بیچ طلب حاجت کی کہ حلال ہو طلب اوسکی پس مین ضامن ہون واسطی روا ہونی اوسکی کی اور ع حاجت اگر حافظہ درست ہونیکی ہو تو اوسکی لیے صلوۃ الحافظہ پڑہی جو کہ حصن حصین مین مذکور ہی اور اس عاجز نی اوسکی شرح ہندیمین ساری روایت بتفصیل لکہی ہے جو چاہی اوسمین دیکہلی

صلوۃ التسبیح

یہہ بیان ہی صلوۃ تسبیح کا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ یَا عَبَّاسُ یَا عَمَّاہُ اَلَا اُعْطِیْکَ اَلَا اَمْنَحُکَ اَلَا اُخْبِرُکَ اَلَا اَفْعَلُ بِکَ عَشْرَ خِصَالٍ اِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِکَ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ ذَنْبَکَ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ قَدِیْمَہٗ وَحَدِیْثَہٗ خَطَاَہٗ وَعَمَدَہٗ صَغِیْرَہٗ وَکَبِیْرَہٗ سِرَّہٗ وَعَلَانِیَتَہٗ اَنْ تُصَلِّیَ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ تَقْرَءُ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ وَسُوْرَۃً فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَۃِ فِیْ اَوَّلِ رَکْعَۃٍ وَاَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ خَمْسَ عَشَرَۃَ مَرَّۃً ثُمَّ تَرْکَعُ فَتَقُوْلُھَا وَاَنْتَ رَاکِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَکَ مِنَ الرُّکُوْعِ فَتَقُوْلُھَا عَشْرًا ثُمَّ تَھْوِیْ سَاجِدًا فَتَقُوْلُھَا وَاَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَکَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُھَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُھَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَکَ فَتَقُوْلُھَا عَشْرًا فَذٰلِکَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ تَفْعَلُ ذٰلِکَ فِیْ اَرْبَعِ رَکَعَاتٍ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّیَھَا فِیْ کُلِّ یَوْمٍ مَرَّۃً فَافْعَلْ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ مَرَّۃً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِیْ کُلِّ شَھْرٍ مَرَّۃً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِیْ کُلِّ سَنَۃٍ مَرَّۃً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِیْ عُمُرِکَ مَرَّۃً رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ نَحْوَہٗ روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی عباس ابن عبد المطلب کے ای عباس چچا میرے کیا نہ دون مین تجکو کیا نہ دون مین تجکو کیا نہ خبر دون مین تجکو کیا نہ کرون مین تجکو صاحب دس خصلتون کا جسوقت کرے تو یہہ بخشے اللہ تیری لیے گناہ تیری پہلی اور پچہلی اور پرانی اور نئی چوک کا اور جانکر چہوٹی اور بڑی چہپی اور ظاہر یہہ کہ نماز پڑہ تو چار رکعتین پڑہ ہر رکعت مین سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پس جبکہ پڑہ چکی تو قرارۃ پہلی رکعت مین اور تو کہڑا ہو کہہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ بار پہر رکوع کر پس کہہ ان کلمونکو رکوع مین دس بار یعنی بعد پڑہنی سبحان ربی العظیم کی پہر اوٹہا تو سر اپنا رکوع سی پس کہہ ان کلمون کو دس بار یعنی بعد سمع اللہ لمن حمدہ کی پہر جہک تو سجدہ مین پس کہہ ان کلمونکو دس بار یعنی بعد سبحان ربی الاعلی کی پہر اوٹہا سر سجدے سی کہہ ان کلمونکو دس بار پہر سجدہ کر کہہ ان کلمونکو دس بار پہر اوٹہا تو سر اپنا سجدے سے پس کہہ ان کلمون کو دس بار پس یہہ ہوا تسبیحات پچہتر بار بیچ ہر رکعت مین کر تو یہہ چارون رکعت مین اگر طاقت رکہی تو پڑہ ہر دن مین اس نماز کو ایکبار پس اگر نہ پڑہ سکی ہر روز پس ہر ہفتہ مین ایکبار پس اگر نہ پڑہ سکی ہر ہفتہ مین پس ہر مہینے مین ایکبار پس اگر نہ پڑہ سکی ہر مہینے مین پس ہر برس مین ایکبار پس اگر نہ پڑہ سکی ہر برس مین پس تمام عمر مین ایکبار روایت کیے یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی اور بیہقی نی دعوات کبیر مین اور روایت کے ترمذی نے

ابلے راقع سی مانند اسکی **ف** کیا نہ کرون مین تجکو صاحب دس خصلتونکا یعنی ایسی چیز بتاتا ہون کہ اوس سے دس طرح کی گناہ تیری جو کہ حدیث مین مذکور ہوئی بخشی جاوینگی اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد دس خصلتون سی دس دس بار تسبیح کہنی ہی سوا قیام کی اور ساقط ہوا ہی مشکوۃ مین سی لفظ عشر خصال کا بعد لفظ وعلانیتہ کی اور اصول مین وہ موجود ہی چنانچہ حصن حصین مین بہی ہی اسی لیے طیبی نے لکہا ہی کہ بہت مناسب بنظر سیاق حدیث کی یہہ ہے کہ مراد دس خصلتوں سی یہہ ہون اول چار رکعت پڑہنی اور دوسرے فاتحہ پڑہنی اور تیسرے ضم سورہ کرنی اور چوتہی پندرہ بار تسبیحات کہنی قیام مین پانچوین دس بار کہنا اونکا رکوع مین چہٹی دس بار کہنا اونکا قومہ مین ساتوین دس بار کہنا اونکا پہلی سجدہ مین آٹہوین دس بار کہنا اونکا جلسہ مین نوین دس بار کہنا اونکا دوسرے سجدہ مین دسوین دس بار کہنا اونکا جلسہ استراحت مین انتہی اور ابن عباس سے منقول ہی کہ اس نماز مین یہہ سورتین پڑہی الہکم التکاثر اور والعصر اور قل یا اور قل ہو اللہ اور بعضی روایت مین اذا زلزلت اور والعادیات اور اذا جاء اور سورہ اخلاص پڑہنی آئی ہین اور یہہ تسبیحات قعدہ مین التحیات کی پہلی پڑہی بخلاف اور ارکان کی اور جلال الدین سیوطی ح نی لکہا ہی امام احمد سی کہ پڑہی صلوۃ تسبیح مین پہلی سلام کی یہہ دعا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ تَوْفِیْقَ اَہْلِ الْھُدٰی وَاَعْمَالَ اَہْلِ الْیَقِیْنِ وَمُنَاصَحَۃَ اَہْلِ التَّوْبَۃِ وَعَزْمَ اَہْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَہْلِ الْخَشْیَۃِ وَطَلَبَ اَہْلِ الرَّغْبَۃِ وَتَعَبُّدَ اَہْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَہْلِ الْعِلْمِ حَتّٰی اَخَافَکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مَخَافَۃً تَحْجُزُنِیْ عَنْ مَعَاصِیْکَ حَتّٰی اَعْمَلَ بِطَاعَتِکَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِہٖ رِضَاکَ وَحَتّٰی اُنَاصِحَکَ بِالتَّوْبَۃِ خَوْفًا مِّنْکَ وَحَتّٰی اُخْلِصَ لَکَ النَّصِیْحَۃَ حَیَاءً مِّنْکَ وَحَتّٰی اَتَوَکَّلَ عَلَیْکَ فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَحُسْنَ ظَنٍّ بِکَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ اور عبد العزیز بن داود رح نی لکہا ہی کہ جو کوئی ارادہ کری جنت کا لازم کری اپنی پر صلوۃ تسبیح اور ابو عثمان زاہد نی کہا ہی کہ نہ دیکہی میں نے کوئی چیز دفع سختی اور غم کی لیے مثل صلوۃ تسبیح کے اور اکثر اماموں اور بزرگونکا اسپر عمل رہا ہی اور مستحب ہے پڑہنا اسکا جمعہ کو دوپہر ڈہلی اور اگر اسمین احتیاج سجدی سہو کی پڑی تو اون سجدونمین تسبیحات نہ پڑہی کہ تین سوسی زیادہ ہو جائینگی اور درجہ اعتدال کا موسن کے لیے یہہ ہی کہ پڑہا کری اس نماز کو ہر جمعہ مین چنانچہ عمل عبد اللہ ابن عباس کا اسپر تہا کہ پڑہتی تہی اس نماز کو جمعہ کی دن بعد زوال کی اور پڑہتی تہی اوسمین سورتین جو مذکور ہوئین ح ب ع تحرح

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ عَمَلِہٖ صَلٰوتُہٗ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِیْضَتِہٖ شَیْءٌ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اُنْظُرُوْا ھَلْ لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَیُکَمَّلُ بِھَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِیْضَۃِ ثُمَّ یَکُوْنُ سَائِرُ عَمَلِہٖ عَلٰی ذٰلِکَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ ثُمَّ الزَّکٰوۃُ مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْاَعْمَالُ عَلٰی حَسَبِ ذٰلِکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا سنا مینی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی تحقیق اول عمل کہ حساب کیا جاویگا ساتہہ اوسکی بندہ دن قیامت کی اعمال سے اوسکی نماز اوسکی ہی پس اگر درست ہوئی نماز یعنی صحیح ادا ہوئی یا مقبول ہوئی تو مخلصی پائی اور نجات ہوئی اور اگر فاسد ہوئی نماز یعنی نہ ادا کی گئی یا ادا کی گئی غیر صحیح یا غیر مقبول پس تحقیق نا امید ہوا یعنی ثواب سی اور زیانکار ہوا یعنی بسبب واقع ہونی عذاب کے پس اگر ناقص ہوئی نماز فرض مین سے کچہہ چیز یعنی کوئی فرض نماز کا یا واجب یا سنت موکدہ فرماویگا اللہ برکت والا اور بلند یعنی فرشتونکو دیکہو کیا ہی واسطے بندی میری کے کچہہ سنت یا نفل یعنی صحیفہ اعمال مین پس پوری کیجائیگی ساتہہ اوسکی وہ چیز کہ ناقص ہوئی فرضونمین سے یعنے مقدار اوسکی پہر ہونگی باقی عمل اوسکی اسی طور پر اور ایک روایت مین پہر زکوۃ مانند اسکی پہر لیے جاوینگے اعمال اسی طور پر روایت کی یہہ ابو داود نی اور روایت کے یہہ احمد نی ایک شخص سے **ف** اور روایت مین آیا ہی کہ اول جو قیامت مین حکم کیا جاویگا درمیان بندون کی خون ہوگا وجہ تطبیق کی ان دونون حدیثون مین یہہ ہی کہ اللہ کے

حقوق مین سے پہلی مواخذہ نماز کا ہوگا اور بندون کی حقوق مین سے پہلے خون کا اور باقی عمل اسی طور پر یعنی مثلاً اگر روزی فرض مین کچھہ نقصان ہوا ہوگا تو روزی نفل سی اوسی پورا کر دینگی اور اگر زکوٰۃ مین نقصان ہوا ہوگا تو صدقہ نفل سی پورا کر دینگی و حج مین نقصان ہوا ہوگا تو حج نفل یا عمرہ سی پورا کر دینگی اور اگر کسیکا حق اسپر ہوگا تو اوسکی اعمال صالحہ سی بقدر اوسکی لیکر حق والیکو دینگی اسیطرح حال ور اعمال کا ہوگا اور دوسری روایت مین ذکر زکوٰۃ کا بعد نماز کی صریح آیا بعد اوسکی ذکر باقی اعمال کا علی العموم کیا ہے ؛ ح ؛ **وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اذن اللہ لعبد فی شیء افضل من رکعتین یصلیہما وان البر لیذر علی راس العبد مادام فی صلوتہ وما تقرب العباد الی اللہ بمثل ما خرج منہ یعنی القرآن رواہ احمد والترمذی** اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین متوجہ ہوتا ساتہہ رحمت کے اللہ تعالی واسطی بندیکی بیچ کسی عمل کی بہتر دو رکعتون سی کہ پڑہی اونکو یعنی نماز افضل سب اعمال سے ہی اور عنایت اللہ تعالی کی بندی پر اوسمین زیادہ ہی اور عملون سی اور تحقیق نیکی البتہ چہڑکی جاتی ہی اوپر سر بندیکی یعنی نازل ہوتی ہی رحمت اور ثواب کا اثر نیکی کا ہی جبتک کہ ہوتا ہی نماز اپنی مین اور نہین نزدیکی حاصل کی بندون نی طرف اللہ کی ساتہہ مانند اوس چیز کی کہ نکلی اوس سے یعنی قرآن مجید یعنی جیسی قرآن پڑہنے سے قرب لیے ہوتا ہی ایسا اور کسی چیز سی نہین ہوتا روایت کی یہہ احمد اور ترمذی نی

باب صلوٰۃ السفر

باب ہے بیچ نماز سفر کی **ف** کسے امام اور عالم کو خلاف نہین ہے بیچ جائز ہونی قصر کی مسافر کو ولیکن ہمارے نزدیک قصر واجب ہے اور فرض وقت مسافر پر دو رکعتین ہین چار کی اور امام شافعی کی نزدیک قصر اولی ہی ؛

الفصل الاول

فصل پہلی **عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظہر بالمدینۃ اربعا وصلی العصر بذی الحلیفۃ رکعتین متفق علیہ** روایت ہے انس سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی ظہر کی مدینہ مین چار رکعتین اور پڑہی نماز عصر کی بیچ ذوالحلیفہ مین دو رکعتین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس حدیث مین بیان ہی حضرت کی سفر کا کہ جب حضرت نی ارادہ سفر مکہ کا کیا حج کیلیے تو ظہر مدینہ مین پوری پڑہی پہر جب نکلے اور ذی الحلیفہ مین پہنچی کہ نام ایک جگہہ کا ہی کہ تین کوس پر مدینہ سی ہی نماز عصر کی قصر کی کہ دو رکعتین پڑہین پس مذہب امام اعظم اور شافعی کا یہی ہے کہ مسافر شرعی جب نکلے شہر کی مکانات سے قصر کری ؛ ع ؛ **وعن حارثۃ بن وہب الخزاعی قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن اکثر ما کنا قط وامنہ بمنی رکعتین متفق علیہ** اور روایت ہی حارثہ بن وہب خزاعی سی کہ کہا نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منا مین دو رکعتیں اور اس حال مین کہ ہم تہی بہت ایسی کہ نہ تہی کبہی اور زیادہ امن مین تہے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ ذکر حجۃ الوداع کا ہی کہ اون دنون صحابہ بہت بیشمار تہی اور امن تہی کفار سی یہہ اسلیے کہا کہ مشروع ہونا قصر کا موقوف اوپر خوف فتنہ کی کفار سی نہین جیسا کہ ظاہر قرآن کا دلالت کرتا ہی بلکہ بہر حال سفر مین قصر کرنا چاہیی چنانچہ حدیث آیندہ مین ذکر اوسکا صریح واقع ہوا ہی ؛ ح ؛ **وعن یعلی بن امیۃ قال قلت لعمر بن الخطاب انما قال اللہ تعالی ان تقصروا من الصلوۃ ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا فقد امن الناس قال عمر عجبت مما عجبت منہ فسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال صدقۃ تصدق اللہ بہا علیکم فاقبلوا صدقتہ رواہ مسلم** اور روایت ہی یعلی بن امیہ سے کہ کہا کہا مینی واسطی عمر بن الخطاب کی سوای اسکی نہین کہ فرمایا اللہ تعالی نی یہہ کہ کم پڑہو نماز اگر ڈرو تم یہہ کہ فتنہ مین ڈالین تمکو وہ لوگ کہ کافر ہوئی پس تحقیق امن مین ہین ؛

اب لوگ یعنی خوف جاتا رہا پس کیا وجہ ہی قصر کی کہا عمر نی تعجب کیا مینی اوس چیز سی کہ تعجب کیا تو نی اوس سی پس پوچھا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا احسان ہے کہ احسان کیا اللہ تعالی نی ساتھہ اوسکی تمہر پس قبول کرو صدقہ اوسکا روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اللہ تعالی کی جو مذکور ہوئی اوپر سی یون ہی واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوۃ آخر تک وہ پس قبول کرو صدقہ اوسکا یعنی خواہ خوف ہو یا نہو اور آیۃ مین قید خوف کی باعتبار عادت و اغلب کے لگائی ہی کہ اکثر مسافرونکو خوف ہوتا ہی خصوصًا اوس زمانی مین کہ کافر دے ایذا اسلام کو کے تہے اور یہہ امر یعنی فاقبلوا وجوب کے لیی ہی پس موید ہی قول ابی حنیفہ کا کہ قصر واجب ہے اور اتمام اساءۃ یعنی پورا پڑہنا اوسکا برا ہی ؔ ع ؔ

وعن انس قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ الی مکۃ فکان یصلی رکعتین رکعتین حتی رجعنا الی المدینۃ قیل لہ اقمتم بمکۃ شیئًا قال اقمنا بہا عشرًا متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہ کہا نکلی ہم ساتھہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی مدینہ سی طرف مکہ کی یعنی حجۃ الوداع مین پس تہی نماز پڑہتی دو دو رکعتین یعنی چار کی دو پڑہتی یہانتک کہ پہر آئی ہم طرف مدینہ کی کہا گیا واسطی انس کے کیا ٹہیری تہی تم مکہ مین کچہہ یعنی ایک مدت کہا ٹہیری تہی ہم مکہ مین دس دن روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** دس دن یون ہوی کہ چوتہی ذی الحجہ کو وہان پہنچی تہی اور چودہوین کی صبح کو روانہ طرف مدینہ کی ہوئی پس معلوم ہوا کہ دس روز کی اقامت سے آدمی مقیم نہین ہوتا یہہ حدیث ظاہر مین منافی ہی مذہب شافعی کی کہ اونکی ہان اگر اقامت کری چار دن تو واجب ہوتا ہی پورا پڑہنا نماز کا تفصیل اسکی آگی مذکور ہووی گی ؔ ع ؔ

وعن ابن عباس قال سافر النبی صلی اللہ علیہ وسلم سفرًا فاقام تسعۃ عشر یومًا یصلی رکعتین رکعتین قال ابن عباس فنحن نصلی فیما بیننا وبین مکۃ تسعۃ عشر رکعتین رکعتین فاذا اقمنا اکثر من ذلک صلینا اربعًا رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا سفر کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نی ایک سفر پس ٹہیری انیس دن نماز پڑہتی تہی دو دو رکعتین کہا ابن عباس نے پس ہم نماز پڑہتی ہین دو دو رکعت بیچ اوس منزل کی کہ درمیان ہمارے اور درمیان مکہ کی ہی انیس دن یعنی جب اقامت کرتی ہین ایک منزل مین درمیان مکہ اور مدینہ کی انیس دن تو دو دو رکعت پڑہتی ہین پس جسوقت کہ ٹہیرتی ہین زیادہ اس سی تو پڑہتی ہین چار رکعت روایت کی یہہ بخاری نی **ف** پس ٹہیری انیس دن یعنی ٹہیری انیس دن بغیر نیت اقامت کی کہ ارادہ کوچ کا کرتی تہی آج کل ہین اور ابن عباس نے یہہ نکالا اس سے کہ اگر اقامت کری انیس دن تو قصر کری اور زیادہ رہی تو پوری پڑہی اس بات مین متفرد ہین ابن عباس اور ونکا یہہ مذہب نہین جاننا چاہیی کہ ہماری مذہب مین یہہ ہے کہ اگر پندرہ دن کی یا زیادہ اوس سے نیت اقامت کی کری تو نماز پوری پڑہی اور اگر پندرہ دن سی کم نیت اقامت کی کری تو قصر ہی کری اور اگر بغیر نیت اقامت کی برسون رہا تو بہی قصر کری اور یہہ روایت کیا گیا ہی ابن عباس اور ابن عمر سی کہا یہہ طحاوی نی اور امام محمد کتاب الآثار مین ابن عمر سی لائی ہین کہ وہ آذربیجان مین چہہ مہینی رہی کہ ارادہ آج کل چلنی کا کرتی تہی اور نماز مسافرانہ پڑہتی تہی اور اور صحابہ بہی اونکی ساتہہ تہے اور انس ہے ساتہہ عبد الملک بیٹے مروان کی دو مہینی شام مین بیٹہے دو دو ہی رکعت پڑہتی رہی اور مذہب شافعی مین یہہ ہے کہ اگر نیت چار روز کی اقامت کی کری سواے دو دن آنی اور کوچ کرنی کی یا زیادہ کی تو مقیم ہو جاتا ہی اور چار رکعت پڑہی اور اگر بغیر نیت اقامت کی ساتھہ قصد چلنی آج کل کی زیادہ اٹھارہ دن سے ٹہیری تو پوری پڑہی نماز قول معتمد اونکی ان یہی ہی ؔ ع ؔ ح ؔ

وعن حفص بن عاصم قال صحبت ابن عمر فی طریق مکۃ فصلی لنا الظہر رکعتین ثم جاء رحلہ وجلس فرای ناسًا قیامًا فقال ما یصنع ہؤلاء قلت یسبحون قال لو کنت مسبحًا اتممت صلوتی صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم فکان لا یزید فی السفر علی رکعتین وابابکر وعمر وعثمان کذلک متفق علیہ اور روایت ہی حفص
بن عاصم سی کہ کہا مصاحبت کی مینی ابن عمر کی مکہ کی راہ مین پس نماز پڑہائی ہمکو ظہر کی دو رکعتین پہر آئی ڈیری اپنی مین اور بیٹھی پس دیکہا لوگونکو
کہڑی ہوئی پس کہا کیا کرتی ہین یہہ کہا مینی نفلین پڑہتی ہین کہا اگر ہوتا مین نفلین پڑہتی والا البتہ پوری پڑہتا مین نماز فرض اپنی یعنی اگر یہہ محل ادا
کرنی نوافل کا ہو تو پورا پڑہنا فرضونکا اہم اور اولی تہا پس جب فرض قصر کیی گئی تو ترک نفل اولی ہوگا کیونکہ کامل کرنا فرض کا اولی ہی نفل سی
صحبت رکہی مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس تہی نہ زیادہ کرتی سفر مین دو رکعتون پر اور صحبت رکہی مینی ابوبکر اور عمر اور عثمان سی اسیطرح یعنی
وہ بہی سفر مین زیادہ دو رکعت سی نہ پڑہتی تہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا ابن ملک نے کہ اسمین دلیل ہی اوسکی لیی کہ اختیار کیا ہی
یہہ کہ نفل نہ پڑہی سفر مین اور حکم سنن رواتب یعنی معمولی کا فصل دوسری مین مذکور ہوگا ؛ ع ؛ **وعن ابن عباس قال کان رسول**
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجمع بین صلوۃ الظہر والعصر اذا کان علی ظہر سیر ویجمع بین المغرب والعشاء رواہ البخاری
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتی درمیان ظہر کی اور عصر کی جسوقت کہ ہوتی سفر مین اور جمع کرتی درمیان
مغرب اور عشاء کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ظاہر اس حدیث پر عمل ہی شافعیون کا کہ اونکی نزدیک سفر مین جمع کرنا درمیان ظہر اور عصر کی درست
ہے خواہ ظہر کی وقت مین عصر کو پڑہ لی یا عصر کی وقت مین ظہر کو اسیطرح مغرب و عشاء مین یعنی مغرب کے وقت مین عشاء پڑہ لی یا عشاء کی وقت مین مغرب
اور حنفیون کی نزدیک یہہ حدیث محمول ہی جمع صوری پر یعنی ظہر آخر وقت مین پڑہتی اور عصر اول وقت مین پس صورت مین جمع ہوئین اور حقیقت مین
دونو نمازین اپنے وقت مین اسیطرح مغرب و عشاء مین کہ تاخیر کرتی مغرب کو اور اول وقت پڑہتی عشاء کو ؛ ع **وعن ابن عمر قال کان**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی السفر علی راحلتہ حیث توجہت بہ یومی ایماء صلوۃ اللیل
الا الفرائض ویوتر علی راحلتہ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی سفر مین اپنی سواری پر جسطرف متوجہ کرتی سواری اونکو اشارہ کرتی اشارہ کرنا پڑہتی سفر مین سواری پر نماز شب کے سوا فرض کی
اور وتر بہی پڑہتی اپنی سواری پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نماز پڑہتی سفر مین جسطرف متوجہ کرتی سواری ولیکن وقت تحریمہ کی منہ قبلہ
کیطرف کرتی جیسیکہ انس کی حدیث مین آیا ہی اور اشارہ کرتی یعنی رکوع و سجود اشارہ سے کرتی اور اشارہ سجود کا پست اشارہ رکوع سی کرتی اور اس حدیث مین دو حکم مذکور ہوئی ایک تو یہہ
کہ سواری پر نفل پڑہنی جائز ہین اور فرض نہین اگرچہ اس حدیث مین ذکر انکی نمازکا واقع ہوا ہی لیکن اور حدیثون مین نفل عام آئی ہین پس شامل ہین
سنتون موکدہ کو اور سوا ہی اونکیکو اور امام ابوحنیفہ سی روایت ہی کہ مستحب ہے اوترنا سنت فجر کی لیی اور ایک روایت مین واجب ہے اور اسکی لیے
جائز نہین ہے ادا کرنا اونکا بیٹھی ہوئی بغیر عذر کی اور فرض سواری پر درست نہین مگر بعذر کہ جنگل مین ہوا اور غالب ہو اوسمین خوف ہلاک کا نفس پر یا مال
پر یعنی خوف ہو چور کا یا درندہ کا یا قافلہ سی دور پڑنیکا یا راہ بہول جانیکا یا جانور سرکش ہو کہ اوس پر سوار نہو سکی بعد اوترنیکی یا مصلی بڈہا اور ضعیف
ہو کہ سوار آپ نہو سکی اور نہ کسیکو پاوی کہ سوار کر دی اوسکو یا کیچڑ ایسی ہو کہ نماز اوسپر ممکن نہو یا عذر مینہہ کا ہو تو ان صورتون مین فرض سواری پر جائز
ہے اور ضرورتین مستثنی ہین قواعد شرع سی کذا فی شرح الہدایۃ اور کہا طحاوی نی کہ وجہ پڑہنی وترون کی سواری پر ہماری نزدیک یہہ ہے کہ شاید
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی تہی وتر سواری پر پہلی حکم کرنی اور تاکید کرنی وترون کی پہر جب تاکید کی بعد اسکی اور نہ رخصت دی بیچ ترک
اوسکے اوترکر پڑہتی ہون چنانچہ ثابت ہوا ہی ابن عمر سی کہ وہ نماز پڑہتی تہی یعنی نفل سواری اپنی پر اور وتر پڑہتی تہی زمین پر اور کہتی تہی
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتی تہی اور امام محمد اپنی موطا مین بہت آثار صحابہ اور تابعین سے لائی ہین کہ وہ اوترتی تہی وترون کی لیی اور شمنی نی

کہا ہی کہ نماز جنازہ اور نماز نذر مانی ہوئی اور سجدہ تلاوت کا کہ زمین پر پڑہا ہو سواری پر جائز نہین اور دوسرا یہہ حکم ہی کہ جائز ہونا نماز کا سواری پر سا تہہ شہر یا سفر کی ہی چنانچہ جمہور ائمہ اسی پر ہین اور ایک روایت ابی حنیفہ او رابی یوسف سے بھی اسیطرح ہی اور صحیح روایت مذہب ابی حنیفہ مین یہ ہے کہ شرط کیا گیا ہی ہونا مصلے کا باہر شہر کی مسافر ہو یا نہو اور مسافر اگر اندر شہر کی ہو جائز نہین دسکو نفل پڑہنی سوار ی پر نزدیک ابو حنیفہ کی اور نزدیک محمد کی جائز ہین لیکن مکروہ اور ابو یوسف نے کہا کہ کچہہ مضائقہ نہین اسکا بعد ازان اختلاف کیا ہی اسمین کہ کتنی دور شہر سی باہر جائے تو نماز سواری پر جائز ہی بعضون نی دو فرسخ کہا ہی بعضون نی تین فرسخ بعضون نے کہا ایک کوس اور صحیح یہہ ہے کہ جائز ہی بعد جدا ہونی گہرون شہر کی سی جیسا کہ جواز قصر مین آیا ہی ۞ ع ۞ ح ۞

الفصل الثانی

فصل دوسرے

عن عائشة قالت كل ذلك قد فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم قصر الصلوة واتم رواه في شرح السنة روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سب یہ تحقیق کیا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کم رکعتین پڑہین اور پوری بھی پڑہین روایت کی یہہ شرح السنہ مین **ف** یعنے چار کی دو بھی پڑہین ہین اور پوری چار بھی عمل شافعی کا اسی پر ہی کہ جائز ہی قصر بھی اور پورا پڑہنا بھی سفر مین اور ابو حنیفہ کی نزدیک نہین جائز ہے پورا پڑہنا بلکہ گنہگار ہوتا ہی اور اسکی سند مین ابراہیم بن یحیی ہی پس حدیث ضعیف ہی دلیل کامل نہین ہو سکتی اور صاحب سفر السعادت نی کہا ہی کہ یہہ حدیث صحت کو نہین پہنچتی ہی اور حضرت سی اتمام وجود مین نہین آیا اور دار قطنی و بیہقی وغیرہما نی جو جائز ہونی قصر اور اتمام کی حدیث روایت کی ہے اور دار قطنی نی کہا ہی کہ اسناد اسکی صحیح ہی پس بر تقدیر صحت اسکی حمل کی جاوگی اول پر یعنی یہہ بات ابتدا مین تہی پہر قصر مقرر ہوا واللہ اعلم ۞ ع ۞ ح ۞ ایک معنے اس حدیث کی یہہ بھی ہو سکتی ہین کہ قصر کیا حضرت نی یعنی اون نمازون مین کہ چار رکعت کی ہین اور پوری پڑہی یعنی وہ نمازین کہ تین رکعت اور دو رکعت کی ہین پس قصر بھی ہوا اور اتمام بھی یہہ توجیہ خوب ہے کہ اور تکلف نہین کرنا پڑتا ۞ مولانا ۞

عن عمران بن حصين قال غزوت مع النبي صلى الله عليه وسلم وشهدت معه الفتح فاقام بمكة ثماني عشرة ليلة لا يصلي الا ركعتين يقول يا اهل البلد صلوا اربعا فانا سفر رواه ابو داود اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا جہاد کیا مینی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حاضر ہوا مین ساتہہ اونکی فتح مکہ مین پس رہے وہ مکہ مین اٹہارہ شب نماز نہین پڑہتی تہی مگر دو رکعتین فرماتی تہی اے اہل شہر کی پڑہو تم چار رکعتین اس لیے کہ تحقیق ہم سفر مین ہین روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** اٹہارہ شب ہے اور قصد سفر کا رکہتی تہی کہ آج چلین کل چلین اسلیے اتنی دنون قصر پڑہتی رہی اور فرماتی یعنی بعد سلام پہیرنیکے مقیم مقتدیون کو خطاب کر کہ تم چار پوری پڑہو اس طرح کہدینا مستحب ہے امام کو اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر مقیم اقتدا کری مسافر کا تو چار رکعتین پڑہی اور متابعت امام کی نکرے باقی نمازین یعنی مسافر جو اقتدا کری مقیم کا تو متابعت اوسکی کری کہ چار رکعتین پڑہے ۞ ع ۞ ح ۞

عن ابن عمر قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم الظهر في السفر ركعتين وبعدها ركعتين وفي رواية قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم في الحضر والسفر فصليت معه في الحضر الظهر اربعا وبعدها ركعتين وصليت معه في السفر الظهر ركعتين وبعدها ركعتين والعصر ركعتين ولم يصل بعدها شيئا والمغرب في الحضر والسفر سواء ثلث ركعات ولا ينقص في حضر ولا سفر وهي وتر النهار وبعدها ركعتين رواه الترمذي اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا نماز پڑہی مینی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہر کی سفر مین دو رکعتین اور بعد اوسکی دو رکعتین یعنی سنت اور ایک روایت

مین ہی کہ کہا ابن عمر نی نماز پڑہی مینی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شہر مین اور سفر مین پس پڑہین مینی ساتہہ حضرت کی شہر مین ظہر کی چار رکعتین اور بعد اوسکی دو رکعتین یعنی سنت اور پڑہین مینی نماز ساتہہ اونکی سفر مین ظہر کی دو رکعتین اور پیچہی اوسکی دو رکعتین یعنی سنت اور عصر کی دو رکعتین اور نہ پڑہی پیچہی اوسکی کچہہ یعنی سنت اور نماز مغرب کی شہر مین اور سفر مین برابر تین رکعتین اور نہ کم کرتی تہی شہر مین اور سفر مین اور نماز مغرب کی وتر ہی دنکی اور پڑہتی پیچہی اوسکی دو رکعتین یعنی سنت روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ قصر چاہے رکعت مین تین مین نہین اور وتر دن کی ہی یعنی جیسی نماز وتر وتر راتکی ہی یہہ نماز وتر دن کی ہی اور اسمین تقویت ہی قول ابی حنیفہ کی نماز وتر کی تین رکعتین ہین ساتہہ ایک سلام کی اور کہا ابن الملک نی کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ سنتین معمولی سفر مین بہی پڑہی مانند حضر کی انتہی اور معتمد ہماری مذہب مین یہہ ہی کہ پڑہی اونکو منزل مین اور چہوڑدی اونکو راہ مین ۞ ع ۞ **وعن معاذ بن جبل قال كان النبي صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك اذا زاغت الشمس قبل ان يرتحل جمع بين الظهر والعصر وان ارتحل قبل ان تزيغ الشمس اخر الظهر حتى ينزل للعصر وفي المغرب مثل ذلك اذا غابت الشمس قبل ان يرتحل جمع بين المغرب والعشاء وان ارتحل قبل ان تغيب الشمس اخر المغرب حتى ينزل للعشاء ثم يجمع بينهما رواه ابو داود والترمذي** اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک مین جسوقت کہ ڈہلتی دوپہر پہلی اس سے کہ کوچ کرین جمع کرتی درمیان ظہر اور عصر کی اور اگر کوچ کرتی پہلے ڈہلنی دوپہر کی دیر کرتی ظہر کو یہان تک کہ اترتی واسطی نماز عصر کی یعنی ظہر ساتہہ عصر کی پڑہتی اور مغرب مین کرتی مانند اسکی جب ڈوبتا آفتاب پہلی کوچ کرنیکی جمع کرتی درمیان مغرب اور عشاء کی اور اگر کوچ کرتی پہلی غائب ہونی آفتاب کی دیر کرتی مغرب کو یہان تک کہ اترتی عشاء کی لیے پہر جمع کرتی درمیان دونوں نمازون کی روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی نی **ف** اس حدیث سی شافعیہ نی جمع تقدیم اور جمع تاخیر ثابت کی ہے بیان اسکا اوپر ہوچکا ہی کہ اونکی نزدیک سفر مین جمع کرنا دو نماز ونکا جائز ہی اور حنفیہ کہتی ہین کہ کہا ابو داود نی کہ نہین ہے بیچ تقدیم وقت کے کوئی حدیث قوی پس کہنا ابو داود کا دلیل ہی اس حدیث کی ضعیف ہونی پر اور ہماری دلیل حدیث صحیحین کی ہی ابن مسعود سی کہ نہین دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہی ہو کوئی نماز غیر وقت مقرر مین پس برتقدیر تعارض کی راجح ہی حدیث ابن مسعود کی بسبب زیادتی فقہ راوی کے اور بسبب اسکے کہ وہ بڑی احتیاط والی تہی ۞ ع ۞ **وعن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سافر فاراد ان يتطوع استقبل القبلة بناقته فكبر ثم صلى حيث وجهه ركابه رواه ابو داود** اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ سفر کرتی یعنی نکلتی شہر سے مسافر ہوتی یا مقیم ہوتی اور ارادہ کرتی یہہ کہ نفل پڑہین سامنی کرتی قبلہ کی اونٹنی اپنی پہر تکبیر کہتی پہر پڑہتی نماز جس طرف متوجہ کرتی اونکو سواری اونکی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** امام شافعی کی نزدیک اس صورت مین منہ قبلہ کی طرف کرنا شرط ہی اور ہماری نزدیک نفل مین شرط نہین اور فرض مین شرط ہی یعنی اگر بسبب عذر کی جو کہ اوپر مذکور ہوئی فرض سواری پر پڑہی تو رو بقبلہ ہو کر تکبیر تحریمہ کہنی ضرور ہی ۞ ع ۞ **وعن جابر قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم في حاجة فجئت وهو يصلي على راحلته نحو المشرق ويجعل السجود اخفض من الركوع رواه ابو داود** اور روایت ہی جابر سی کہ کہا بہیجا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ کسی کام کی پس آیا مین اور حضرت نماز پڑہتی تہی اپنی سواری پر طرف مشرق کی اور کرتی تہی سجدہ پست تر رکوع سی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی رکوع و سجدہ

دونوں اشارہ سے کرتی تہی پس سجدہ کی لیے زیادہ جہکتی اور رکوع کی لیے کم ۔ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابن عمر قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنیٰ رکعتین و ابوبکر بعدہ و عمر بعد ابی بکر و عثمان صدرا من خلافتہ ثم ان عثمان صلی بعد اربعا فکان ابن عمر اذا صلی مع الامام صلی اربعا و اذا صلاھا وحدہ صلی رکعتین متفق علیہ روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منا مین دو رکعتین اور ابوبکر نے بہی بعد حضرت کی اور حضرت عمر نے بہی بعد ابی بکر کی دو رکعتین اور حضرت عثمان نے بہی پڑہین ابتدا اپنی خلافت مین پہر پڑہین حضرت عثمان نے پیچہی چار رکعتین پس تہے ابن عمر جب پڑہتے نماز ساتہہ امام کی یعنی ساتہہ حضرت عثمان کی پڑہتی چار رکعتین اور جب پڑہتی اکیلی یعنی حالت سفر مین پڑہتی دو رکعتین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رض حج کو آتی اور منا مین پہنچتی تو وہان بہی نماز مسافرانہ پڑہتی اور حضرت عثمان رض بہی اول خلافت مین قریب چہہ برس کے مسافرانہ نماز پڑہتے اور بعد اوسکی چار پڑہنے لگی وجہین اسکی کئی لکہی ہین علماء نے یا تو یہہ وجہ ہے کہ وہ متاہل ہوگئے تہے مکہ مین چنانچہ احمد نے روایت کیا ہی کہ حضرت عثمان نے منی مین چار رکعتین پڑہین پس لوگون نے اونپر انکار کیا پس کہا اونہون نے ای لوگو مین متاہل یعنی قبیلہ دار ہون مکہ مین اور مین نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی جو کوئی متاہل ہووی ایک شہر مین پس پڑہی نماز مقیم کیسی اور لوگونکی انکار کرنے مین اونپر دلیل ہے اسکی کہ حضرت پوری نماز نہین پڑہتی تہی سفر مین اور قصر لازم ہی ورنہ لوگ انکار کاہیکو کرتی یا وجہ یہہ تہی کہ موسم حج مین لوگ بہت آتی تہی اور اون سے بعضے احکام دین کی مفصل نہین جانتی تہی اونکی دکہانیکی لیے پڑہتی تہی تا وہ جانین کہ نماز کی چار رکعتین ہین اگر دو پڑہتی تو شاید وہ جانتی کہ نماز کے دوہی رکعتین ہین یا آخر کو حضرت عثمان موافق حضرت عائشہ کی ہوگئے تہے کہ اونکی نزدیک قصر اور اتمام دونو جائز تہی ع ح **وعن** عائشۃ قالت فرضت الصلوۃ رکعتین ثم ھاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففرضت اربعا و ترکت صلوۃ السفر علی الفریضۃ الاولی قال الزھری قلت لعروۃ ما بال عائشۃ تتم قال تاولت کما تاول عثمان متفق علیہ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ کہا فرض کی گئی نماز دو رکعتین یعنی اول دو رکعتین فرض ہوئین سفر اور حضر مین پہر ہجرت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرض کے گئے چار شہر مین اور چہوڑی گئی نماز سفر مین پہلی فرض پر کہا زہری نے کہا مین نے واسطی عروہ کی کیا حال ہی عائشہ کا کہ پوری پڑہتی ہین نماز سفر مین کہا تاویل پکڑتی ہین جیسی دلیل پکڑی عثمان نے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور چہوڑی گئی نماز سفر مین پہلی فرض پر اس سے معلوم ہوا کہ دو رکعت سفر مین رخصت نہین بعد از مشروع ہونی چار رکعت کی بلکہ اصل مشروع دو ہی رکعتین ہین پس عزیمت یعنی لازم ہین نہ رخصت اور یہہ مؤید ہی مذہب حنفی کی پس اگر پوری چار پڑہیگا اور پہلی قعدہ مین بیٹہی گا تو مسئی ہوگا یعنی برا کریگا اور سہو ہونگی دو رکعتین نفل اور اگر نہ بیٹہی گا پہلی قعدہ مین کہ حکما وہ قعدہ اخیرہ ہی ہی باطل ہوگا فرض اوسکا اور دلیل پکڑتی ہین جیسی دلیل پکڑتی حضرت عثمان نے صحیح قول بیچ دلیل پکڑنی عائشہ اور حضرت عثمان کی یہہ ہے کہ یہہ قصر اور اتمام دونو جائز رکہتی تہی جیسا کہ کہا گیا ع ح **وعن** ابن عباس قال فرض اللہ الصلوۃ علی لسان نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم فی الحضر اربعا و فی السفر رکعتین و فی الخوف رکعۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرض کی اللہ نے نماز اوپر زبان نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری کی گہر مین چار اور سفر مین دو رکعتین اور ڈر کی حالت مین ایک رکعت روایت کی یہہ مسلم نے **ف** اور سفر مین دو رکعتین یہہ دلیل صحیح ہے ہماری مذہب کے کہ سفر مین دو ہی پڑہنی ہین اور خوف مین ایک رکعت عمل کیا ہی ظاہر اسکی پر ایک جماعت نے سلف مین سے کہ اونمین سے حسن بصری اور اسحق بہی ہین اور کہا جمہور علماء نے کہ نماز خوف کی مانند نماز امن کے ہے بیچ عدد رکعات کی اور تاویل کی اونہون نے اس حدیث کی یہہ کہ مراد

یہہ ہی کہ ہیچ دوگانہ حقیقی یا حکمی کے ایک رکعت امام کی ساتھہ پڑہی اور دوسری رکعت تنہا جیسیکہ آگی ہی حدیثوں صحیحہ مین نماز حضرت کی اور صحابہ کی حالت
خوف مین انتہی اور چار رکعتین بیچ شہر کی اور تین رکعتین مطلق حالت خوف مین یون پڑہی کہ امام کی ساتھہ دو رکعتین پڑہی اور باقی اکیلی تفصیل اسکے
صلوٰۃ الخوف مین آویگی انشاء اللہ تعالیٰ ۔ ع ۔ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَا سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
صَلٰوۃَ السَّفَرِ رَکْعَتَیْنِ وَھُمَا تَمَامٌ غَیْرُ قَصْرٍ وَالْوِتْرُ فِی السَّفَرِ سُنَّۃٌ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ
اور روایت ہی ابن عباس سے اور ابن عمر سی کہ کہا دونون نی مقرر کین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز سفر کی دو رکعتین اور وہ پوری ہین نہین
ناقص اور وتر سفر مین سنت ہی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** مقرر کین حضرت نی قصر ثابت ہی کتاب اللہ سی پس مراد یہہ ہی کہ حضرت
نے واضح کیا ساتھہ قول و فعل کی قصر کو جو کتاب اللہ مین تہی اور نہین ناقص یعنے سفر مین مشروع یہی دو رکعتین ہین نہ یہہ کہ پہلی چار تہین اب دو رکعتین
کم کر دین اور وتر سفر مین سنت ہی یعنی ثابت ہی ساتھہ سنت کے یا سنت ہی سنتون اسلام سی پس یہہ منافی وجوب کے نہین ۔ ع ۔ ج **وَعَنْ**
مَالِكٍ بَلَغَہٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ کَانَ یَقْصُرُ الصَّلٰوۃَ فِیْ مِثْلِ مَا یَکُوْنُ بَیْنَ مَکَّۃَ وَالطَّائِفِ وَفِیْ مِثْلِ مَا بَیْنَ
مَکَّۃَ وَعُسْفَانَ وَفِیْ مِثْلِ مَا بَیْنَ مَکَّۃَ وَجُدَّۃَ قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ اَرْبَعَۃُ بُرُدٍ رَوَاہُ فِی الْمُوَطَّأِ اور روایت ہی مالک سے پہنچی اونکو یہہ
بات کہ ابن عباس تہے قصر کرتی نماز بیچ مانند اوس مسافت کی کہ درمیان مکہ اور طائف کی ہی اور بیچ مانند اوس مسافت کی کہ درمیان مکہ اور عسفان کی
ہے اور بیچ مانند اوس مسافت کی کہ درمیان مکہ اور جدہ کی ہی کہا مالک نے اور یہہ مسافت ہی چار برید کی روایت کی یہہ موطا مین **ف** چار برید سولہ
فرسخ کی ہوتی ہین اور فرسخ تین کوس کا اور کوس چار ہزار گز کا اور گز چوبیس انگشت کا پس چار برید اڑتالیس کوس کے ہوئی اگر منزل بارہ کوس کے
ہو تو چار برید کی چار منزلین ہوئین اور ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ تین مسافتین کہ حدیث مین مذکور ہوئین برابر ہون لیکن واقع
مین برابر نہین پس اگر اشارہ اخیر کی طرف ہو یعنی مسافت مابین مکہ اور جدہ کی طرف تو مناسب ہے اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ حد ابن عباس نے اپنی اجتہاد
سے مقرر کی تہی بعد ازین جاننا چاہیی کہ بعضی علماء نی کہا ہی کہ ثابت نہین ہوئی کتاب مین اور نہ سنت مین مسافت حد سفر کی بلکہ ثابت جو ہوا ہی
مطلق سفر ثابت ہوا ہی اور سفر کہ جسمین قصر واقع ہوا ہے متفاوت ہین بعضی قریب بعضی بعید جیسا کہ ظاہر ہوتا ہی حدیثون باب کے سی صحابہ اور تابعین
اور اونکی بعد کی علماء اوسکی تعین مین اجتہاد اور استنباط کر کر مختلف ہوئی ہین امام شافعی نی حد سفر کی ایک روز اور ایک روایت مین دو روز کہی کذا
ذکر فی الہدایہ اور حاوی کہ اونکی مذہب مین ہے اوسمین تعین سولہ فرسخ کی کی ہی اور مذہب امام مالک اور امام احمد کا بہی یہی ہے اور امام ابو حنیفہ نی تین
منزلین کہی ہین کہ ہر منزل ایسی ہو کہ چہوٹی دنوںمین قافلہ صبح کو چلی تو بعد دوپہر کی منزل پر پہنچ جاوی اور امام ابو یوسف نی دو روز اور اکثر تیسری دن کا
کہا ہی اور اصحاب ظواہر نی مطلق سفر اعتبار کیا ہی دراز ہو یا کوتاہ اور دلیلین ہر ایک کے فقہ کی کتابون مین مذکور ہین ح ع **وَعَنِ** الْبَرَاءِ قَالَ
صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَمَانِیَۃَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا رَاَیْتُہٗ تَرَكَ رَکْعَتَیْنِ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ
قَبْلَ الظُّھْرِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی براء سی کہ کہا رفاقت کی مینی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اٹہارہ دن سفر مین پس نہین دیکہا مینے حضرت کو کہ چہوڑتی ہون دو رکعتین جسوقت کہ ڈہلی آفتاب پہلی ظہر کی روایت
کی یہہ ابو داود اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے **ف** شاید کہ یہہ دو رکعتین شکر الوضوء تہین یا سنتین ظہر کی کہ اقتصار دو سے
پر کرتی تہی ۔ ع ۔ **وَعَنْ** نَافِعٍ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یَرٰی ابْنَہٗ عُبَیْدَ اللّٰہِ یَتَنَفَّلُ فِی السَّفَرِ
وَلَا یُنْکِرُ عَلَیْہِ رَوَاہُ مَالِكٌ اور روایت ہی نافع سی کہ کہا تحقیق ہی ابن عمر دیکہتی بیٹی اپنی عبید اللہ کو نفلین پڑہتی سفر مین

پس انکار کرنی اوسپر روایت کی یہہ لکسانی **ف** شاید کہ یہہ سنن رواتب یعنی معمولی پڑہتی ہونگی یا اور نفل پڑہتی ہونگی بیچ وقت وسیع کی باوجود اعتقاد اسکی کہ جائز ہی ترک انکا پس عمل کیا جاویگا ابن عمر کا انکار سابق اوپر زیری نفلون کی بیچ تنگ وقت کی یا بیچ فراخ وقت کی اوپر گمان التزام کرنیکی وظائف مین حتی کہ حالت سفر مین ہے باوجودیکہ امر ایسا نہین ہی اسلیئے کہ اللہ تعالی لکہتا ہی مسافر کی لیئے ثواب اوس عمل کا کہ کرتا تہا حضر یعنی گہر مین قسم عبادات سے اور اسیطرح مریض اور شیخ ضعیف کی لیئے والا نماز بہتر چیز ہی اور منع اوسکا غیر مشروع ہی فرمایا ہی اللہ تعالی نی ارایت الذی ینہی عبدا اذا صلی یعنی کیا دیکہا تونی اوسکو کہ منع کرتا ہی بندیکو جب نماز پڑہتا ہی **باب الجمعۃ** باب بیچ بیان جمعہ کی **ف** جمعہ لغت فصیح مین ساتہہ پیش جیم کی اور میم کی ہی اور ساتہہ سکون میم کی بہی آیا ہی اور اسکا نام جمعہ اسلیئے ہوا کہ پیدائش حضرت آدم ع کی جمع اور پوری کی گئی ہی اسمین اور بعضون نی کہا ہی کہ جمعہ اسلیئے کہتی ہین کہ اسمین حضرت آدم جمع ہوئی ساتہہ حوا کی زمین مین اور اسکو زمانہ جاہلیت مین عروبہ ساتہہ زبر عین کی کہتی تہی

الفصل الاول فصل پہلے

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحن الاخرون السابقون یوم القیمۃ بید انہم اوتوا الکتب من قبلنا واوتیناہ من بعدہم ثم ہذا یومہم الذی فرض علیہم یعنی یوم الجمعۃ فاختلفوا فیہ فہدانا اللہ لہ والناس لنا فیہ تبع الیہود غدا والنصاری بعد غد متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال نحن الاخرون الاولون یوم القیمۃ ونحن اول من یدخل الجنۃ بید انہم وذکر نحوہ الی اخرہ وفی اخری لہ عنہ وعن حذیفۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اخر الحدیث نحن الاخرون من اہل الدنیا والاولون یوم القیمۃ المقضی لہم قبل الخلائق

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہم پیچہی آنی والی ہین یعنی دنیا مین اور پہلی ہونیوالی ہین دن قیامت کے یعنے شرف و مرتبہ مین سوای اسکی کہ اہل کتاب دیئی گئی ہین کتاب ہمسے پہلے اور دی گئی ہم کتاب پیچہی انکی پہر یہہ دن ہی کہ فرض کیا گیا اوپر انکی مراد کہتی ہی حضرت ساتہہ اسکی دن جمعہ کا پس اختلاف کیا انہون نی اسمین پس راہ دکہائی ہمکو اللہ تعالی نی واسطی اسکی یعنی جمعہ کی اور لوگ یعنی یہود اور نصاری واسطی ہمارے اسمین یعنی بیچ اختیار کرنی اسکے واسطی عبادت کی تابع ہین یہود نی اختیار کیا کل کو یعنی جمعہ کے کل کو کہ ہفتہ ہی اور نصاری نی کل کی بعد کو یعنی اتوار کو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہی کہ کہا ہم پیچہی آنی والی ہین پہلی ہونگی دن قیامت کی اور ہم ہونگی اول لوگون کے کہ داخل ہونگی بہشت مین سوای اسکی کہ وہ اور ذکر کیا مانند اسکی آخر تک اور اور روایت مسلم کی مین ابوہریرہ اور حذیفہ سی ہی کہ کہا دونون نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ آخر حدیث کی ہم پیچہی آنی والی ہین اہل دنیا مین سے اور پہلی ہونیوالی ہین دن قیامت کے ایسی پیچہی آنی والی ہین کہ حکم کیا جاویگا واسطی انکی پہلے اور مخلوقات کے یعنے حساب کے لیے اور جنت مین داخل ہونیکی لیے **ف** دیئے گئے ہم کتاب بعد انکی حقیقت مین یہہ بہی موجب فضل ہمارے کا ہی اسلیئے کہ کتاب متاخر ناسخ پہلی کی ہی پس اس سے ظاہر ہوا کہ قول حضرت کا نحن الاخرون بہی واسطی بیان فضل کے ہی اور پس اختلاف کیا جان کہ شارحین نی اختلاف کیا ہے کہ مراد ساتہہ فرض کرنی اللہ تعالی کی روز جمعہ کو یہود و نصاری پر اور اختلاف کرنی انکی اوسمین کیا ہی بعضون نی تو کہا ہی کہ مراد یہہ ہے کہ اللہ تعالی نی فرض کیا اونپر عبادت کو روز جمعہ مین بعینہ اور حکم کیا انکو ساتہہ جمع ہونی کی اوسمین عبادت کی لیئے جیسا کہ ظاہر الفاظ حدیث مین سے معلوم ہوتا ہی پس مخالفت کی انہون نی امر الہی کی اور سرکشی کی اوسمین جیسا کہ عادت انکی تہی اور اختیار کیا یہود نی ہفتی کی دنکو اور نصاری نی اختیار کیا اتوار کو اور انہون نی لیلیئن نکالین اپنی طرف سے چنانچہ آگی مذکور ہونگی اور اکثر اسپر ہین کہ مراد

فرض کرنی سی یہہ ہے کہ حکم ہوا اونکو ساتہہ نکالنی اسکے ساتہہ رای ور اجتہاد اپنی کی یعنی کہا گیا کہ اللہ تعالی نی فرض کیا ہی ہمپر اپنی علم مین ایکدن کہ فارغ
ہوا اوسمین واسطی فکر اور ذکر اور عبادت کی دریافت کرو اوسکو اپنی اجتہاد سی اور یہہ امتحان تہا حق سبحانہ تعالی کی طرف سے انکی لیی کہ آیا حق دریافت
کرتی ہین یا نہین پس یقین کیا یہود نی ہفتہ کو اور کہا کہ یہہ دن ایسا ہی کہ فارغ ہوا اللہ تعالی شغل پیدا کرنیسی پس ہمکو بہی چاہیی کہ فارغ ہووین کار
وبار دنیا سی اور مشغول ہووین عبادہ پروردگار مین اور نصاری نی تعین کیا اتوار کو اس لیی کہ اللہ تعالی نی ابتدا کی اوسمین پیدایش کی پس
یہہ دن مبدا کمالات ونعمتونکا ہی کہ اوسمین وہ پاک ذات متوجہ ہوا خلق پر ساتہہ فیض پہونچانی اور انعام کرنیکی پس وہ لائق تعظیم اور عبادت کی ہی
دونون نی خطا کی اور نہ پایا جو کچہہ کہ علم الہی مین تہا یعنی دن جمعہ کا اور گمراہ ہوئی راہ صواب سے پس راہ دکہائی اور معلوم کروایا ہمکو اللہ تعالی نی
اوسدن کو یہان بہی دونون وجہین بیان کی ہین اور اول ظاہر تر ہی کہ حق سبحانہ نی حکم کیا اس امت کو ساتہہ عبادت کی روز جمعہ مین ساتہہ قول
اپنی کی یا ایہا الذین آمنوا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ اور توفیق دی اونکو حکم بجا لانی کی اور گمراہ نہ کیا ساتہہ انکار اور
سرکشی اور دلیلین نکالنی کی جا بسبب عادہ اس امت نیک کے ہی اور لوگ واسطی ہمارے تابع ہین کیونکہ ہر گاہ کہ تہا دن جمعہ کا مبدا دور انسان کا اور اول
ایام اوسکا ہوئی اوسمین عبادت کرنیوالی باعتبار عبادت کی متبوع اور عبادت کرنیوالی بیچ دو دنون کی کہ بعد اوسکی ہین تابع اور یہہ حدیث دلالت
رکہتی ہی اسپر کہ جمعہ اول ہفتہ کا ہی شرعاً ولیکن زبان زد عرف کی برخلاف اوسکی ہوا ہی شرح شرع **وعن** ابی هريرة قال قال رسول
اللہ صلى الله عليه وسلم خير يوم طلعت عليه الشمس يوم الجمعة فيه خلق آدم وفيه ادخل الجنة
وفيه اخرج منها ولا تقوم الساعة الا في يوم الجمعة رواه مسلم
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین دن کا کہ نکلا اوسمین آفتاب دن جمعہ کا ہی اوسمین پیدا کیی گیی آدم
یعنی تمام ہوئی پیدایش اونکی اور اوسمین داخل کیی گیی بہشت مین اور اوسمین نکالی گیی بہشت سے اور نہین قائم ہونی کی قیامت
مگر دن جمعہ کی روایت کی یہہ مسلم نی **شرح** نکلا اوسمین آفتاب مراد یہہ ہے کہ سب لوگون مین دن جمعہ کا افضل ہی ایسی کہ کوئی دن ایسا نہین کہ اوسمین
آفتاب نکلی اور روز جمعہ مین حضرت آدم علیہ السلام جو پیدا ہوئی اس سے فضیلت اوسکی معلوم ہوئی یہہ بات تو ظاہر ہی اور بہشت سی جو نکلی اوسمین
فضیلت جمعہ کی اس لیے ہوئی کہ نکلنا اونکا سبب پیدایش انبیاء اور اولیاء کا اور باعث ہونی حسنات بیشمار کا اونسی ہوا اور ایسی ہی موت حضرت
آدم علیہ السلام کی سبب پہنچنی ونکی درگاہ رب العزت مین ہوئی اور ایسی ہی قائم ہونا قیامت کا سبب ہے دخول جنت کا اوسمین وعدی حق تعالی کی
متقیونکی لیی ظاہر ہونگی اور مراد قائم ہونی قیامت سے یا تو پہلا نفخہ ہی کہ ہلاکت کی لیی ہوگا یا دوسرا نفخہ کہ واسطی بعث ونشر کی ہوگا اور کہا
طیبی نی کہ کہا بعضونی کہ افضل دنون مین دن عرفہ کا ہی اور بعضون نی کہا کہ جمعہ افضل ہی چنانچہ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی یہہ اوس صورت مین ہی کہ
حیث مطلق چہوڑا جاوی یعنی بہترین ایامون کا عرفہ ہی اور بہترین دن کا جمعہ ہے اور اوسوقت کہ کہا جاوی کہ بہترین دن سال مین پس وہ عرفہ ہی اور بہترین
دن یعنی ہفتہ میں پس وہ جمعہ ہی پس کلام پورا ہوا اور حاجت تطبیق کی نرہی اور جب موافق ہووے دن جمعہ کا دن عرفہ کی ساتہہ تو ہوگا افضل دنون کا مطلقاً
پس ہوگا عمل اوسمین افضل ور حج ہوگا اوسمین حج اکبر اور افضل ہوگا ستر حج سی کہ غیر جمعہ مین ہون اور کہا ابن مسیب نی کہ جمعہ محبوب تر ہی طرف اللہ
تعالی کی حج نفل سی اور جامع صغیر مین ابن عباس سے ہی مرفوعاً کہ جمعہ حج المساکین ہے ح ش ع **وعنه** قال قال رسول اللہ
صلى الله عليه وسلم ان في الجمعة لساعة لا يوافقها عبد مسلم يسال الله فيها خيرا الا اعطاه
اياه متفق عليه وزاد مسلم قال وهي ساعة خفيفة وفي رواية لهما

فَاِنَّ فِی الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا یُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ یُصَلِّیْ یَسْأَلُ اللّٰهَ خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ ۔ اور روایت ہے اونہین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بیچ دن جمعہ کے ایک ساعت ہے نہین پاتا اوسکو بندہ مسلمان اور حال یہ کہ سوال کرے اللہ تعالی سے کسی خیر کا مگر دیتا ہے اوسکو خیر یعنی دعا اوس ساعت مین قبول ہی ہوتی ہے روایت کی یہ بخاری و مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے یہ کہ کہا حضرت نے کہ وہ ساعت ہے بہت کم اور ایک روایت بخاری و مسلم کی مین یہ ہے کہ کہا تحقیق جمعہ مین البتہ ایک ساعت ہے کہ نہین پاتا اوسکو بندہ مسلمان کہ کھڑا ہو نماز کے لیے یعنی مستعد ہو نماز کا مانگے اللہ سے بھلائی مگر دیتا ہے اوسکو بھلائی **ف** ایک ساعت ہے یعنی پوشیدہ اور حکمت اوسکے اخفا مین یہ ہے کہ لوگ مشغول رہین لوگ عبادت مین تمام دن باُمید اسکی کہ دعا اور عبادت اونکی اوس مین واقع ہو اور کہا جزری نے اوقات قبولیت کی جوائی مین اور نہین سے ایسا ساعت مین ہیں بہت امید ہے قبولیت کی انہی اور دیتا ہے اوسکو خیر یعنی یا تو جلدی دیتا ہے اوسکو دنیا مین یا ذخیرہ کرتا ہے اوسکے لیے کہ آخرت مین ثواب دیگا اور لفظ قائم یصلی کے معنی یہ ہین کہ ملازمت اور مواظبت کرتا ہو نماز پر یا مراد یہ ہے کہ ملازمت کرتا ہو دعا پر یا انتظار کرتا ہو نماز کا یہ ہے تاویل اس لیے کہ نہین ہا موافقت ہو جاوے سب باتین وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ هِیَ مَا بَیْنَ اَنْ یَجْلِسَ الْاِمَامُ اِلٰی اَنْ تُقْضَی الصَّلٰوةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔ اور روایت ہے ابی بردہ بن ابی موسی سے کہا سنا مین اپنے باپ سے کہتے تھے سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ سے کہ فرماتے تھے بیچ شان ساعت جمعہ کے کہ وہ ہے درمیان اسکے کہ بیٹھے امام منبر پر یہان تک کہ پڑھی جاوے نماز روایت کی یہ مسلم نے **ف** ساعت قبولیت دعا کی بیچ دن جمعہ کے کہ حدیث شریف مین وارد ہوئی ہے اوسمین علما کو اختلاف ہے کہ کونسی ساعت ہے بعضون نے کہا ہے کہ وہ ساعت مبہم ہے مانند شب قدر کی یا اسم اعظم کی اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ ساعت ہر جمعہ مین انتقال کرتی ہے کسی جمعہ مین اول روز ہوتی ہے کسی مین بیچ کے کسی جمعہ مین آخر روز ہوتی ہے اور اکثر اسپر ہین کہ وہ ساعت معین اور معلوم ہے لیکن اوسمین بھی اختلاف ہے کہ کونسی ہے اوسمین چھتیس قول ہین ایک یہ کہ جسوقت کہ موذن دن جمعہ کی نماز صبح کی لیے اذان دے دوسرا یہ کہ طلوع ہو فجر کے طلوع ہو آفتاب تک اور تیسرا وقت عصر سے غروب ہو آفتاب تک چوتھا درمیان اوترنے امام کے منبر سے یعنی تکبیر تحریمہ تک پانچوان اول ساعت بعد نکلنے آفتاب کے چھٹا وقت نکلنے آفتاب کے ساتوان آخر ساعت تیسرے کا یعنی قریب پہر دن باقی رہنے کی اصلی کہ ساعت گھنٹی کو کہتے ہین اور اوسکا حساب دوپہر سے شروع ہوتا ہے آٹھوان وقت زوال سے یہان تک سایہ ہو آدمی کے نوان زوال سے یہانتک کہ سایہ ہو جاوے ایک ہاتھ دسوان بعد ڈھلنے آفتاب کے ایک بالشت ایک ہاتھ تک گیارہوان عین وقت زوال کی بارہوان اوسوقت کہ موذن اذان کہتا ہے جمعہ کی لیے تیرہوان وقت زوال سے یہان تک کہ داخل ہو آدمی نماز جمعہ مین چودھوان زوال سے تا وقت نکلنے کے نماز سے پندرہوان زوال سے غروب آفتاب تک سولہوان درمیان اترنے امام کے منبر سے تا قائم ہونے نماز کے سترہوان وقت باہر آنے امام کے نماز اٹھارہوان درمیان اترنے امام کے منبر پر اذان نماز تک انیسوان درمیان اذان کی ادا نماز تک بیسوان درمیان بیٹھنے امام کے منبر پر تا تمام ہونے نماز کے اکیسوان اوسوقت سے کہ حرام ہوتی ہے بیع حلال ہونے بیع کے یعنی وقت اذان سے جب تک نماز ہو چکے بائیسوان قریب اذان کی تیئسوان اوسوقت سے کہ شروع کرے امام خطبہ کو یہان تک کہ تمام کرے چوبیسوان اوسوقت کہ چڑھے خطیب منبر پر اور شروع کرے خطبہ پچیسوان وقت بیٹھنے کے درمیان دونو خطبون کی چھبیسوان وقت اوترنے امام کے منبر سے ستائیسوان اوسوقت کہ تکبیر کہی جاوے یہان تک کہ کھڑا ہو امام اپنے جگہ نماز وقت تکبیر سے تمام ہونے نماز تک اٹھائیسوان اوسوقت کہ ادا کرے نماز جمعہ کی انتیسوان نماز جمعہ سے غروب ہونے آفتاب تک تیسوان بیچ نماز عصر اکتیسوان بعد نماز عصر کی آخر وقت مستحب تک بتیسوان بعد نماز عصر کے مطلقا تینتیسوان آخر ساعت بعد نماز عصر چونتیسوان اوسوقت

کہ غروب ہونے لگی آفتاب ورآیا ہی کہ حضرت فاطمہ زہرا اور حضرت علی اور تمام اہل بیت رضی اللہ عنہم متعین کرتی تہی خادمون کی کہ انتظار اور نگہبانی کرین آخر ساعت روز جمعہ کی اور خبر کرین تا ذکر اور دعا کرین اوسمین اور پوچھا گیا بلقینی سی کہ کیونکر دعا کری خطبہ کے حالت مین اوسوقت تو حکم سی جیب رہنے کا پس جواب دیا کہ نہین ہے شرط دعا سی تلفظ بلکہ حاضر کرنا اوسکا ساتہہ دل ہی کی کافی ہی اور کہا شافعی نی پہنچا ہی مجکو یہہ کہ دعا قبول کیجاتی ہی شب جمعہ مین بہی۔ واللہ اعلم ۱۲ ح ۱۲ ع ۱۲ مولانا

الفصل الثانی

فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ اِلَی الطُّوْرِ فَلَقِیْتُ كَعْبَ الْاَحْبَارِ فَجَلَسْتُ مَعَهٗ فَحَدَّثَنِیْ عَنِ التَّوْرٰىةِ وَحَدَّثْتُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ فِیْمَا حَدَّثْتُهٗ اَنْ قُلْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْهِ اُهْبِطَ وَفِیْهِ تِیْبَ عَلَیْهِ وَفِیْهِ مَاتَ وَفِیْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا وَهِیَ مُصِیْخَةٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِیْنِ تُصْبِحُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ اِلَّا الْجِنَّ وَالْاِنْسَ وَفِیْهِ سَاعَةٌ لَا یُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ یُصَلِّیْ یَسْاَلُ اللّٰهَ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ قَالَ كَعْبٌ ذٰلِكَ فِیْ كُلِّ سَنَةٍ یَوْمٌ فَقُلْتُ بَلْ فِیْ كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَرَاَ كَعْبٌ التَّوْرٰىةَ فَقَالَ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَقِیْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَحَدَّثْتُهٗ بِمَجْلِسِیْ مَعَ كَعْبِ الْاَحْبَارِ وَمَا حَدَّثْتُهٗ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ لَهٗ قَالَ كَعْبٌ ذٰلِكَ فِیْ كُلِّ سَنَةٍ یَوْمٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبَ كَعْبٌ فَقُلْتُ لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ كَعْبٌ التَّوْرٰىةَ فَقَالَ بَلْ هِیَ فِیْ كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ صَدَقَ كَعْبٌ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَدْ عَلِمْتُ اَیَّةَ سَاعَةٍ هِیَ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِیْ بِهَا وَلَا تَضِنَّ عَلَیَّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ هِیَ اٰخِرُ سَاعَةٍ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَقُلْتُ وَكَیْفَ تَكُوْنُ اٰخِرَ سَاعَةٍ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ یُصَلِّیْ فِیْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَلَمْ یَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا یَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِیْ صَلٰوةٍ حَتّٰی یُصَلِّیَ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَقُلْتُ بَلٰی قَالَ فَهُوَ ذٰلِكَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوٰی اَحْمَدُ اِلٰی قَوْلِهٖ صَدَقَ كَعْبٌ

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا نکلا مین طرف پہاڑ طور کی پس ملا مین کعب احبار سی پس بیٹہا مین ساتہہ اونکی پس بیان کیا روبرو میرے توریت مین سے اور مینی بیان کی حدیث روبرو اونکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس تہی بیچ اون حدیثون کہ حدیث کی مینی اونکو حضرت سی یہہ کہ کہا مینی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین دن کہ نکلا اوسمین آفتاب دن جمعہ کا ہی اوسمین پیدا کیے گئی آدم اور اوسمین اوتاری گئی جنت سے اور اوسمین توبہ قبول کی گئی اونکی یعنی جس جمعہ مین اوتری اوسکی اخیر مین توبہ قبول ہوئی یا اور جمعہ مین اور اوسمین یعنے اور جمعہ مین وفات ہوسے اوسنکے اور اوسیدنمین قائم ہو گی قیامت اور نہین کوئی جانور مگر کہ وہ کان لگائی ہوئی یعنی وہ منتظر ہی قائم ہونی قیامت کا دن جمعہ کی اوسوقت سی کہ صبح کرتا ہی یہان تک کہ طلوع ہو آفتاب سبب خوف قائم ہونی قیامت کی سوای جن اور آدمی کی یعنی انکو غافل اوس سے کیا ہی تا سلسلہ معیشت کا نہ منقطع ہو جاوی اور جمعہ مین ایک ساعت ہے کہ نہین پاتا اوسکو بندہ مسلمان اور وہ نماز پڑہتا ہو یعنی حقیقۃً یا حکماً اگر انتظار نماز کرتا ہو یا دعا کرتا ہو مانگی اللہ سی کچہہ مگر کہ دیتا ہی اوسکو وہ چیز کہا کعب نے یہہ یعنی دن ذکر کیا گیا کہ مشتمل ہی اس ساعت بزرگ کو بیچ ہر سال کی ایک دن ہی پس کہا مینی نہ بلکہ یہہ دن ہر ہفتہ مین

سے یہہ پڑہی کعب نے توریت پس کہا سچ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ابوہریرہ نے ملا مین عبد اللہ بن سلام سے پس خبر دی مینے اونکو اپنی بیٹھنے کی ساتھ کعب احبار کے اور خبر دی مینے اوس حدیث کی کہ بیان کی مینے اونسے بیچ حال دن جمعہ کی پہر کہا مینے واسطے عبد اللہ کے کہ کہا کعب نے یہہ ہر سال مین ایکدن ہے کہا عبد اللہ بن سلام نے جہوٹ بولا کعب نے پہر کہا مینے اونکو کہ پہر پڑہی کعب نے توریت پہر کہا بلکہ وہ ساعت ہر جمعہ مین ہے پس کہا عبد اللہ بن سلام نے کہ سچ کہا کعب نے پہر کہا عبد اللہ بن سلام نے کہ تحقیق جانتا ہون مین کونسی ساعت ہے وہ کہا ابوہریرہ نے پس کہا مینے خبر دو مجکو ساتھ اوس ساعت کی اور نہ بخیلی کرو مجہپر پس کہا عبد اللہ بن سلام نے وہ آخر ساعت ہے دن جمعہ کی کہا ابوہریرہ نے پس کہا مینے کس طرح ہوگی آخر ساعت دن جمعہ کے اور حال یہہ کہ تحقیق فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے حق مین کہ نہین پاتا اوسکو بندہ مسلمان اور وہ نماز پڑہتا ہو اوسمین یعنے اور اوس وقت نماز پڑہی جاتی نہین سایہی کہ مکروہ ہے پس کہا عبد اللہ بن سلام نے کیا نہین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیٹھے ایک بیٹھنے کی جگہ مین منتظر ہو نماز کا پس وہ نماز ہی مین ہے یعنی حکماً یہان تک کہ نماز پڑہی یعنی حقیقۃً کہا ابوہریرہ نے پس کہا مینے ہان فرمایا ہے حضرت نے کہا عبد اللہ نے پس وہ مراد ساتھ نماز کے یہہ انتظار ہے یعنی اور یہہ آخر روز مین ہوسکتا ہے پس اگر اوسوقت دعا کرے مستجاب ہے روایت کی یہہ مالک نے اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی احمد نے تا قول صدق کعب **ف** یہان تک کہ طلوع ہو آفتاب اسلیے کہ قیامت ظاہر ہوگی دن جمعہ کی درمیان صبح اور طلوع آفتاب کے پس جب حیوانات اوسوقت مین حضور اور ڈر رکہتے ہین تو انسان کو بطریق اولی چاہیے کہ ہو مشغول ذکر مولی مین اور ڈرتا ہوا ہوان چیزونسی کہ درپیش آنیوالی ہین اور اس حدیث مین بڑا معجزہ حضرت کا مذکور ہوا کہ باوجود امی ہونیکی خبر دی اوس چیز کی کہ پوشیدہ تہی بڑی عالم اہل کتاب کے پر یعنی کعب پر سبحان اللہ کیا علم تہا حضرت کا اور کعب احبار کہ بڑی دانشمند تہے یہود کی پایا انہون نے زمانہ حضرت کا لیکن حاضر نہین ہوئی حضرت پاس بہر اسلام لائے حضرت عمر کی خلافت مین اور عبد اللہ بن سلام صحابی ہین وہ بہی یہود کی عالمونمین سے تہے بنح ثرع

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِي تُرْجٰى فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰى غَيْبُوبَةِ الشَّمْسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈہونڈو اوس ساعت کو کہ امید ہے قبولیت دعا کی اوسمین بیچ دن جمعہ کے پیچہے عصر کی غائب ہونے آفتاب تک روایت کی یہہ ترمذی نے ۔

وَعَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ بَلِيْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہے اوس بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہتر دنون تمہارے مین سے دن جمعہ کا اوسمین پیدا کیے گئے آدم اور اوسمین قبض کی گئی روح اونکی اور اوسمین ہوگا پہونکنا صور کا یعنی نفخہ دوسرا کہ واسطے زندہ کرنے مردونکی ہوگا اور اوسمین ہے نفخہ فزع کا یعنی پہلا نفخہ کہ اوس سے سب مر جاوینگے پس بہت بہیجو مجہپر درود اوس دن مین اسلیے کہ تحقیق درود تمہارا عرض کیا جاتا ہے مجہپر کہا صحابہ نے اے رسول خدا کے کس طرح عرض کیا جاویگا درود ہمارا آپ پر اوس حالمین کہ پرانی ہوگئی ہونگی ہڈیان آپکی کہا راوی نے مراد رکہتے تہے صحابہ ساتھ لفظ ارمت کے بلیت یعنی بوسیدہ ہوگیا ہوگا جسد مبارک آپکا فرمایا حضرت نے تحقیق اللہ تعالی نے حرام کیے ہین زمین پر بدن انبیا کے یعنی زمین نہین فنا کرتی بدن انبیا کی روایت کی یہہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین **ف** بہتر دنون تمہارے سے دن جمعہ کا اسمین اشارہ ہے طرف اسکی کہ دن عرفہ کا افضل ہے یا مساوی ہے جمعہ کے اور بہت بہیجو درود مجہپر اسمین اسلیے کہ درود افضل عبادات سے ہے اور اسدن مین ہر نیکی کا ثواب

ستر درجہ ہوتا ہی پس اسمین پڑہنا اوسکا اولی ہی اور بہت حدیثین بیچ فضیلت درود بہیجنی کی دن جمعہ مین اور شب جمعہ مین وارد ہوئی ہین عجب تعجب ہی غافل ہونا اس سے نہایت ہی اور اخیر حدیث کا حاصل یہہ ہے کہ زندہ ہین انبیاء قبرونمین یہہ مسئلہ متفق علیہ ہی کسیکو اسمین خلاف نہین کہ حیات انکو وہان حقیقی جسمانی دنیا کی سی ہے نہ حیات معنوی روحانی جیسیکہ شہدا کو ہی اور سوار انکی اور اموات بہی سنتی ہین سلام اور کلام اور عرض ہوتی ہین اعمال ہمارا اونکی کی بعض ایام مین ۴ ح ۴ ع ۴ **وعن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْیَوْمُ الْمَوْعُوْدُ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ وَ الْیَوْمُ الْمَشْھُوْدُ یَوْمُ عَرَفَۃَ وَالشَّاھِدُ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰی یَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْہُ فِیْہِ سَاعَۃٌ لَا یُوَافِقُھَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ یَدْعُو اللّٰہَ بِخَیْرٍ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰہُ لَہٗ وَلَا یَسْتَعِیْذُ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا اَعَاذَہٗ مِنْہُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا یُعْرَفُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ مُوْسَی بْنِ عُبَیْدَۃَ وَھُوَ یُضَعَّفُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن موعود دن قیامت کا اور دن مشہود دن عرفہ کا اور شاہد دن جمعہ کا اور نہ نکلا آفتاب اور نہ غروب ہوا کسی دن مین کہ افضل ہو دن جمعہ سی اوسمین ایک ساعت ہی نہین پاتا اوسکو بندہ مومن کہ دعا کری اللہ سی ساتھ خیر کی مگر کہ قبول کرتا ہی اللہ واسطی اوسکی اور نہین پناہ مانگتا کسی چیز سی مگر کہ پناہ دیتا ہی اوسکو اوس سے روایت کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے نہین معلوم کیجاتی مگر حدیث موسی بن عبیدہ کیسی اور وہ ضعیف کیا جاتا ہی **ف** دن موعود الخ یعنے سورہ بروج مین جو فرمایا ہی اللہ تعالی نی والیوم الموعود وشاہد ومشہود پس مراد یوم موعود سی دن قیامت کا ہی کہ حق سبحانہ تعالی نی خبر دی ہے اوسکی آنیکی اور وعدہ کیا ہی مومنونسی بعد آنی اوسکی کی نعمتون بہشت کا اور مراد شاہد سی دن جمعہ کا ہی کہ حاضر ہوتا ہی خلق پر اور مشہود دن عرفہ کا ہی کہ حاضر ہوتی ہین مومن اوسمین ہر طرف سی اور حاضر ہوتی ہین ملائکہ اور ابو موسی راوی اگرچہ ضعیف کیا گیا ہی لیکن قوت دیتی ہین اسکو اور حدیثین ۴ ح ۴ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عن** اَبِیْ لُبَابَۃَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ سَیِّدُ الْاَیَّامِ وَاَعْظَمُھَا عِنْدَ اللّٰہِ وَھُوَ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ یَوْمِ الْاَضْحٰی وَیَوْمِ الْفِطْرِ فِیْہِ خَمْسُ خِلَالٍ خَلَقَ اللّٰہُ فِیْہِ اٰدَمَ وَاَھْبَطَ اللّٰہُ فِیْہِ اٰدَمَ اِلَی الْاَرْضِ وَفِیْہِ تَوَفَّی اللّٰہُ اٰدَمَ وَفِیْہِ سَاعَۃٌ لَا یَسْاَلُ الْعَبْدُ فِیْھَا شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاہُ مَا لَمْ یَسْاَلْ حَرَامًا وَفِیْہِ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ مَا مِنْ مَلَکٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا اَرْضٍ وَلَا رِیَاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ اِلَّا ھُوَ مُشْفِقٌ مِنْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَرَوٰی اَحْمَدُ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرْنَا عَنْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ مَاذَا فِیْہِ مِنَ الْخَیْرِ قَالَ فِیْہِ خَمْسُ خِلَالٍ وَسَاقَ اِلٰی اٰخِرِ الْحَدِیْثِ اور روایت ہی ابی لبابہ بن عبد المنذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دن جمعہ کا سردار ہے دنونمین اور بڑا ہی دنونمین نزدیک اللہ کی اور وہ بڑا ہے نزدیک خدا کی دن عید قربان اور دن عید الفطر کیسی اوسمین پانچ باتین ہین پیدا کیا اللہ تعالی نی اوسمین آدم کو اور اوتارا اللہ تعالی نی اوسمین آدم کو طرف زمین کے اور اوسمین وفات دی اللہ تعالی نی آدم کو اور اوسمین ایک ساعت ہی کہ نہین مانگتا بندہ اوسمین کچھہ مگر دیتا ہی اللہ اوسکو جب تک کہ نہ مانگی حرام کو یعنی مانگنا حرام کا نہین مقبول اور اوسمین قائم ہوگی قیامت نہین کوئی فرشتہ مقرب اور نہ آسمان اور زمین اور نہ باد اور نہ پہاڑ اور نہ دریا مگر کہ وہ ڈرتی ہین دن جمعہ سی یعنی اس لیے کہ قیامت اوسمین ہونی ہی مبادا ناگہان برپا ہو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور نقل کی احمد نی سعد بن معاذ سی یہہ کہ ایک شخص انصار مین سی آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا خبر دو مجکو دن جمعہ کیسی کی کیا ہی اوسمین بہلائی سی فرمایا

اوسمین پانچ چیزین ہین اور بیان کی ساری حدیث یعنی جوکہ اوپر مذکور ہوئی **ف** اور وہ بڑا ہی دن عید قربان اور دن عید فطر کسی اس سے
معلوم ہوا کہ دن عرفہ کا مساوی ہی یا افضل ہی جمعہ سے لیکن بیچ حدیث رزین کی ہی کہ افضل دنونمین دن عرفہ کا ہی اور آہین پانچ باتین بن
بہہ حصر کی لیی نہین ہے کہ پانچ ہی باتین ہوتی ہین اور کچہہ نہین ہوتا بلکہ اور بعضی چیزین بزرگ قدر ہی مثل زیارت باری تعالی کی جنت مین وغیر ذالک
اسمین ہوتی ہین شرع ؛ **وعن** اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَیِّ شَیْءٍ سُمِّیَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ قَالَ لِاَنَّ
فِیْهَا طُبِعَتْ طِیْنَةُ اَبِیْکَ اٰدَمَ وَفِیْهَا الصَّعْقَةُ وَالْبَعْثَةُ وَفِیْهَا الْبَطْشَةُ وَفِیْ اٰخِرِ ثَلٰثِ سَاعَاتٍ مِنْهَا
سَاعَةٌ مَنْ دَعَى اللهَ فِیْهَا اسْتُجِیْبَ لَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا کہا گیا واسطے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطی کس چیز کی نام رکہا گیا دن جمعہ کا جمعہ فرمایا اسواسطی کہ اسمین خمیر کی گئی اور جمع کی گئی مٹی باپ تیرے کی کہ آدم ہین اور اوسمین
نفخہ ہوگا مرینکا یعنی نفخہ پہلا کہ اوس سے سب اہل دنیا مرجاوینگی اور زندہ ہونی کا یعنی دوسرا نفخہ کہ اوس سے سب جی اوٹہین گے اور اوسمین ہوگا پکڑنا سخت
یعنے دار وگیر قیامت کی اور بیچ آخر تین ساعتون کی جمعہ سے ایک ساعت یعنی جمعہ کے اخیر ساعت ہی کہ جو کوئی دعا مانگی اللہ سی اوس ساعت مین
قبول کیجاتی ہی دعا اوسکی نقل کی یہہ احمد نی **ف** کہا طیبی نے کہ حاصل حضرت کی جواب کا یہہ ہوا کہ جمعہ اسکا نام اسلیے ہوا کہ ایسی امور بڑی اوسمین
جمع ہوئے ہین انتہی اور مخفی نہو جیو کہ معنی جمعیت کی ہر ایک مین موجود ہین قطع نظر کرنی کر ہیئۃ مجموعیہ سی شرع ؛ **وعن** اَبِی الدَّرْدَاءِ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلٰٓئِکَةُ
وَاِنَّ اَحَدًا لَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلٰوتُهٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ اِنَّ اللهَ
حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللهِ حَیٌّ یُرْزَقُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابی درداسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت بہیجو درود مجہپر دن جمعہ کی اس لیے کہ تحقیق دن جمعہ کا حاضر کیا گیا ہی حاضر ہوتے
ہین اوسمین فرشتی اور تحقیق کوئی نہین بہیجتا درود مجہپر مگر کہ عرض کیا جاتا ہی مجہپر درود اوسکا یعنی ساتہہ مکاشفہ کی یا بواسطہ ملائکہ کی یہان تک
کہ فارغ ہوتا ہی اوس سے کہا ابو درداکی کہ کہا مینی اور بعد مرنیکی بہی عرض کرینگی فرمایا تحقیق اللہ نی حرام کیا ہی زمین پر کہانا بدنون انبیا کا پس نبی اللہ
کے زندہ ہین یعنی حقیقۃً مثل زندگانی دنیا کی روزی دیی جاتی ہین روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** یہہ حدیث تائید کرتی ہی تفسیر ابن عباس کے
کہ اونہون نی کہا ہی مشہود جمعہ ہی جیسیکہ پہلی حدیث تائید کرتی ہی تفسیر حضرت علی کی کہ اونہون نی کہا شاہد جمعہ ہی اور وہ صحیح تر ہی اور نہین
منافی ہی اطلاق مشہود کا اس جگہہ جمعہ پر اور اعتبار کر یعنی باعتبار حاضر ہونی ملائکہ کی اسمین اور باوجود اسکی احتمال ہی کہ ضمیر فانہ کی اس حدیث مین پہیری طرف
اکثار صلوۃ کی کہ سمجہا گیا اکثروا سی اور عرض کیا جاتا ہی مجہپر درود اوسکا یعنی ہمیشہ پس اسدکہین کہ افضل دن کی بطریق اولی عرض ہوتا ہی اگرچہ
طویل ہو مدۃ ابتدا شروع سی یہان تک فارغ ہو اوس سے یعنے سب درود اس مدۃ کی عرض ہوتی ہین آگے اسکی ابو درداکی بطریق استفہام کی کلام مذکور
عرض کیا بگمان اسکی کہ یہہ حکم خاص ساتہہ حالت ظاہری ہی کی ہی اور حرام کیا ہی یعنی منع کیا ہی زمین کو کہانی بدنون انکیسی پس نہین فرق ہی
واسطی انکی بیچ دونون حالتون کی یعنی حالت زندگانی اور مرنیکی اسی لیی کہا گیا ہی اولیاء اللہ لا یموتون ولکن ینتقلون من دار الی دار اور رزق
دیی جاتی ہین یعنی رزق معنوی اور منافی نہین ہی کہ انبیا کو رزق حسی بہی ہو چنانچہ ظاہر یہی بات ہے جیسا کہ ارواح شہدا کی حق مین آیا ہی کہ
کہاتی ہین میوی جنت کی پس انبیا تو اشرف ہین اونکی لیی کیون نہ یہہ بات ہو شرع ؛ **وعن** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَمُوْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْ لَیْلَةَ الْجُمُعَةِ اِلَّا وَقَاهُ اللهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ رَوَاهُ

احمد والترمذی وقال ھذا حدیث غریب ولیس اسنادہ بمتصل اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی مسلمان کہ مری دن جمعہ کی یا شب جمعہ مین مگر کہ بچایا جاتا ہی اوسکو اللہ فتنہ قبر کی سی یعنی سوال قبر اور عذاب اوسکی سی روایت کی یہہ احمد نی اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے اور نہین اسناد اسکی متصل **ف** ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی مری دن جمعہ مین خلاص کیا جاتا ہی عذاب قبر سی اور آویگا دن قیامت کی اسحالمین کہ اوسپر ہوگی مہر شہیدون کی یعنی اور اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی مرتا ہی دن جمعہ کی لکھا جاتا ہی اوسکے لیے اجر شہید کا اور بچایا جاتا ہی فتنہ قبر کیسی ور اور روایت مین آیا ہی کہ نہین کوئی مسلمان مرد یا مسلمان عورۃ کہ مری شب جمعہ مین یا روز جمعہ مین مگر کہ بچایا جاتا ہی عذاب قبر اور فتنہ قبر کیسی ور ملتا ہی اللہ سی اوس حالمین کہ نہین حساب اوسپر آویگا دن قیامت کی وس حالمین کہ ساتہہ اوسکی گواہ ہونگی کہ گواہی دینگی واسطی اوسکی یا مہر ہوگی یعنی شہیدونکی کذا ذکرہ السیوطی پس جسکے قبض روح اللہ تعالی سد کمین کرتا ہی تو دلیل ہوتی ہی واسطی سعادت اور بہلائی آخرۃ اوسکیکی ۱۲ ح ع ⁂ **وعن** ابن عباس انہ قرأ الیوم اکملت لکم دینکم الایۃ وعندہ یھودی فقال لو نزلت ھذہ الایۃ علینا لاتخذناھا عیدا فقال ابن عباس فانھا نزلت فی یوم عیدین فی یوم جمعۃ ویوم عرفۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ اونہون نے پڑہی یہہ آیت آجکی دن پورا کیا مینی واسطی تمہاری دین تمہارا آخر آیۃ تک اور نزدیک ابن عباس کے ایک یہودی تہا پس کہا اوسنی اگر اوترتی یہہ آیت ہمپر البتہ ٹہیرا لیتی ہم اوسکو یعنی اوسدنکو کہ جسمین یہہ اوتری ہی عید پس کہا ابن عباس نے تحقیق یہہ آیۃ اوتری بیچ دن دو عیدون کی بیچ دن جمعہ کے اور دن عرفہ کی روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** روز عرفہ کی حجۃ الوداع مین یہہ آیۃ اوتری الیوم آخر تک کہ مضمون اوسکا یہہ ہے کہ آجکی دن پورا کیا مینی دین تمہارا اور تمام کی مینی تمپر نعمت اپنی اور پسند کیا مینی واسطی تمہاری اسلام کو از روی دین کی پس ایک روز ابن عباس نے یہہ آیت پڑہی اور اونکی پاس ایک یہودی تہا اوسنی کہا کہ اگر ہمپر یہہ آیت اوترتی تو اوسکی دن کو کہ جسمین یہہ اوتری عید ٹہیرا لیتی بسبب نہایت خوشی اور شکرانہ اس نعمت کی یعنی عجب ہے کہ تمنی عید نہ ٹہیرایا اوسدنکو ابن عباس نے کہا کہ یہہ اوتری ہی اوسدنمین کہ اوسمین دو عیدین ہین یعنے اللہ تعالی نی اوسکو از راہ فضل و احسان کی دو عیدونکی دنمین اوتارا الخبر اسکی کہ کرین ہم اپنی طرفسی عید اسلیکی حجۃ الوداع دن جمعہ کی تہا اوسمین یہہ اوترے پس نہین حاجت عید ٹہیرانیکی کیا ہی اللہ کی طرفسی وہ دن عید کا ہی ۱۲ ع ش ح **وعن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل رجب قال اللھم بارک لنا فی رجب وشعبان وبلغنا رمضان قال وکان یقول لیلۃ الجمعۃ لیلۃ اغر ویوم الجمعۃ یوم ازھر رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ آتا مہینا رجب کا فرماتی یا الہی برکت دی ہماری لیے یعنی طاعت اور عبادت ہماری مین بیچ مہینی رجب اور شعبان کی اور پہونچا ہمکو رمضان تک کہا انس نے اور تہی فرماتی رات جمعہ کی رات روشن اور دن جمعہ کا دن ہی چمکتا روایت کی یہہ بیہقی نی دعوات کبیر مین **ف** پہونچا ہمکو رمضان تک یعنے سارا رمضان پاوین اور توفیق ہو اوسکی روزون کی اور تراویح کی اور نورانیۃ شب جمعہ کی اور روز جمعہ کی معنوی ہی بالذات یا بسبب عبادت کی ہی کہ ہوتی ہی اوسمین ۱۲ ع ⁂

باب وجوبہا

باب ہے بیچ بیان واجب ہونی جمعہ کی یعنی فرض ہونیکی **ف** کہا ابن ہمام نی کہ جمعہ فریضہ محکمہ ہے کہ ثابت ہوا کتاب و سنت و اجماع سی کافر ہوتا ہی منکر اوسکا اور مراد ساتہہ ذکر کی اس آیت مین فاسعوا الی ذکر اللہ نماز جمعہ اور خطبہ جمعہ کا ہی ۱۲ ح ⁂

الفصل الاول

فصل پہلے

عن ابن عمر وابی ہریرۃ انہما قالا سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی اعواد
منبرہ لینتہین اقوام عن ودعہم الجمعات او لیختمن اللہ علی قلوبہم ثم لیکونن من الغافلین رواہ مسلم
روایت ہی ابن عمر اور ابی ہریرہ سی یہہ کہا ان دونون نی کہ سنا ہمنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی اوپر لکڑیون یعنی زینی منبر کی
کے البتہ باز رہین قوم چہوڑنی اپنی سی جمعہ کو یا مہر کریگا اللہ اوپر دلون انکی کی پہر البتہ ہوجاوینگی غافلون سی روایت کی یہہ مسلم نی ف
یعنے ان دو امرون مین ایک امر مقرر ہونیوالا ہی یا تو چہوڑنا نماز جمعہ کا یا مہر کرنا دلونپر اگر نچہوڑینگے جمعہ مہر نہین کیجائیگی ور اگر چہوڑینگی مہر کیجاویگی
اونکی دلونپر اور مہر کرنا دلونپر کنایہ ہی اس سی کہ نہایت غفلت ڈالیگا دلونپر اور باز رکہیگا قبول کرنی نصیحت کسی سی ح ؛

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی الجعد الضمیری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک
ثلث جمع تہاونا بہا طبع اللہ علی قلبہ رواہ ابو داود والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی
ورواہ مالک عن صفوان ابن سلیم واحمد عن ابی قتادۃ روایت ہی ابی الجعد ضمیری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو
شخص کہ چہوڑ دی تین جمعہ بسبب سستی کی ساتہہ انکی مہر کریگا اللہ دلپر اوسکی روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی
نے اور روایت کی یہہ مالک نے صفوان بن سلیم سی اور احمد نی ابی قتادہ سی ؛ وعن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من ترک الجمعۃ من غیر عذر فلیتصدق بدینار فان لم یجد فبنصف
دینار رواہ احمد وابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو شخص کہ چہوڑ دی جمعہ کو بغیر عذر پس چاہیی کہ تصدق کری ایک دینار پس اگر نپاوی پس آدہا دینار روایت کی یہہ احمد اور ابو داود
اور ابن ماجہ نی ف دینار ساڑہی چار ماشہ سونیکا ہوتا ہی اگر سونا سولہ روپی کی ور کا ہو تو ایک دینار چہہ روپی کا ہوا اور اس تصدق کرنیسی
بالکل گناہ جمعہ کی ترک کا نہین جاتا رہتا بلکہ تخفیف اوسکی گناہ مین ہو جاتی ہی ہرع ؛ وعن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال الجمعۃ علی من سمع النداء رواہ ابو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی فرمایا جمعہ لازم ہوتا ہی اوس شخص پر کہ سنی آواز روایت کی یہہ ابو داود نی ف یعنے جمعہ واجب ہے اوسپر کہ ہو بیچ ایسی جگہہ کے
کہ درمیان اوسکی اور درمیان شہر کی فرق مقدار پہنچنی آواز کے ہو یعنی اگر شہر مین کوئی پکاری تو وہان آواز پہنچی اور شرح منیہ مین ذکر کیا ہے
کہ جو کوئی بیچ اطراف شہر کی ہو کہ نہو درمیان اوسکی ور درمیان شہر کی فرق بلکہ مکان متصل ہون پس لازم ہی اوسپر جمعہ یعنی اگرچہ نسنی آواز اور اگر ہو درمیان
اوسکی ور درمیان شہر کی فرق بسبب میان مین ہونی زراعت یا چراگاہ کی پس نہین جمعہ اوسپر اگرچہ سنی آواز اور امام محمد سی منقول ہی کہ اگر سنی آواز پس لازم
ہے اوسپر جمعہ انتہی اور فتوی امام محمد ہی کی قول پر ہے ہرع ؛ وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
الجمعۃ علی من آواہ اللیل الی اہلہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث اسنادہ ضعیف اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ جمعہ فرض ہی اوس شخص پر کہ جگہہ دی اوسکو رات طرف اہل اوسکی کی روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا
یہہ حدیث ہی کہ اسناد اسکی ضعیف ہے ف یعنے جمعہ واجب ہے اوسپر کہ ہو درمیان وطن اوسکی اور درمیان اوس جگہہ کے کہ ادا کیا جاتا ہی جمعہ مقدار مسافت
کہ بعد ادا کرنی جمعہ کے ممکن ہو پہر آنا اپنی وطن کو پہلی شب کے کہ رات اپنی گہر مین کری ہرع ؛ وعن طارق بن شہاب قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمعۃ حق واجب علی کل مسلم فی جماعۃ الا علی اربعۃ عبد مملوک

اَوِامْرَأَۃٌ اَوْصَبِیٌّ اَوْمَرِیْضٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ بِلَفْظِ الْمَصَابِیْحِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ وَائِلٍ
اور روایت ہی طارق بن شہاب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جمعہ حق ہی واجب ہے ہر مسلمان پر جماعت مین مگر چار پر واجب نہین غلام پر کہ کسی
کے ملک مین ہو اور عورت پر اور لڑکی پر اور بیمار پر روایت کی یہہ ابو داودنی اور شرح السنۃ مین ساتہہ لفظ مصابیح کی ایک شخص قوم بنی وائل کسی **ف**
جمعہ حق ہی یعنی ثابت ہی فرضیت اوسکی ساتہہ کتاب و سنت کی اور واجب ہے یعنی فرض موکد ہی اور جماعت جمعہ مین فرض ہی بغیر جماعت کی جمعہ
درست نہین اور اختلاف کیا ہی علماء نی کہ کتنی لوگ ہون جماعت مین جنسی جمعہ درست ہو امام ابو حنیفہ اور امام محمد کی نزدیک تین ہون سوای
امام کی اور ابو یوسف کی نزدیک دو ہون سوای امام کی اور امام شافعی کی نزدیک چالیس آدمی کامل چاہیین اور غلام اوسکی تصرف مین ہوتا ہی اسلیی
جمعہ اوس سے ساقط ہوا اور عورۃ پر فرض نہین بسبب اسکی کہ حق خاوند کی اوسکی ذمہ متعلق ہین اور از دحام ہوتا ہی مردونکا جمعہ مین اور لڑکا بسبب نابالغ
ہونیکی غیر مکلف ہی اسلیی فرض نہین ہی اور بیمار پر بسبب ضعف اور ناتوانی اور دفع ضرر کی فرض نہین اور بیمار سی مراد وہ بیماری ہی کہ بسبب
اوسکی دشوار ہو حاضر ہونا جمعہ مین اور دیوانہ لڑکون کی حکم مین داخل ہی اور مسافر اور اندہی اور لنگڑی پر بہی جمعہ فرض نہین یہہ اور حدیثون سی
ثابت ہوا ہے اور کہا ابن ہمام نی کہ بوڑہا کہ جسکو ضعف لاحق ہو بیمار کی حکم مین ہے اوسپر بہی جمعہ واجب نہین اور متعد یعنی جو چل نسکی اوسپر بہی واجب
نہین اور واجب نہین ممرض یعنی بیمار داری کرنیوالی پر بہی اگر اوسکی جانیسی بیمار ضائع ہو۔م۔ح۔ع۔

الفصل الثالث

فصل تیسری

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقَوْمٍ یَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَۃِ لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا یُّصَلِّیْ
بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰی رِجَالٍ یَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَۃِ بُیُوْتَھُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابن مسعود سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی
اون لوگون کی کہ پیچہی رہتی ہین جمعہ سی البتہ تحقیق قصد کیا مینی یہہ کہ حکم کرون مین ایک شخص کو کہ نماز پڑہائی لوگونکو پہر جلا دون مین گہر اون لوگون
کی پیچہی رہجاتی ہین جمعہ سی یعنی بغیر ضرورۃ کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اسمین بڑا وعید ہی تارک جمعہ کی لیی غور کرین لوگ اسمین اور جمعہ کو
کبہی ترک نکرین ؛

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَکَ الْجُمُعَۃَ مِنْ غَیْرِ ضَرُوْرَۃٍ کُتِبَ
مُنَافِقًا فِیْ کِتَابٍ لَّا یُمْحٰی وَلَا یُبَدَّلُ وَفِیْ بَعْضِ الرِّوَایَاتِ ثَلٰثًا رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ چہوڑی جمعہ کو بغیر ضرورۃ کی لکہا جاتا ہی منافق بیچ کتاب کے کہ نہین مٹائی جاتی اور نہین بدلی جاتی اور بیچ بعض
روایات کی ہی کہ جو شخص چہوڑی تین جمعہ یعنی اوسکا یہہ حال ہی روایت کی یہہ شافعی نی **ف** بغیر ضرورۃ کی ضرورۃ یہہ ہے کہ خوف ہو ظالم وغیرہ
کا یا مینہ ہو یا برف پڑتی ہو یا کیچڑ ہو وغیر ذالک پس ان صورتون مین ترک کریگا تو منافق نہین لکہا جائیگا اور اگر اسطرح کی عذر نہونگی اور ترک کریگا
تو منافق لکہا جائیگا اور بیچ کتاب کے کہ نہین مٹائی جاتی یعنی نامہ اعمال مین حاصل یہہ کہ حکم ساتہہ نفاق اوسکی ہمیشہ ثابت ہے یہان تک کے سزا دی اللہ تعالی
اوسکو یا بخشدی خیال تو کری آدمی کیا وعید شدید ہی ترک جمعہ پر عیاذا باللہ منہ ۔ع۔م۔ح ؛

وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَعَلَیْہِ الْجُمُعَۃُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِلَّا مَرِیْضٌ اَوْ مُسَافِرٌ اَوِ امْرَأَۃٌ اَوْ صَبِیٌّ اَوْ مَمْلُوْکٌ
فَمَنِ اسْتَغْنٰی بِلَھْوٍ اَوْ تِجَارَۃٍ اِسْتَغْنَی اللّٰہُ عَنْہُ وَاللّٰہُ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص
کہ ایمان رکہتا ہی ساتہہ اللہ کی اور دن آخرۃ کی پس فرض ہے اوسپر نماز جمعہ کے دن جمعہ کی مگر مریض ہو یا مسافر یا عورۃ یا لڑکا یا غلام تو نہین فرض نمبر جو کوئی بی پروا ہو نماز جمعہ سے ساتہہ کہیلنی کی یا سوداگری
کی لیی بی پروائی کرتا ہی اللہ اوس سے یعنی عنایت نہین فرماتا اوسپر اور اللہ بی پروا ہے تعریف کیا گیا روایت کی یہہ دار قطنی نی **ف** یعنی جو کوئی کہیل یا تجارت مین مشغول ہا اور نماز جمعہ ترک کی اوس سے اللہ
بی پروا ہوتا ہے اور مہربانی اوسپر نہین کرتا ۔ع؛

بَابُ التَّنْظِیْفِ وَالتَّبْکِیْرِ

باب ہے بیچ بیان پاکی کرنی اور سویری جانی کی جمعہ کے لیے

ف مراد پاکی کرنیسی یہان پاک کرنا بدنکا ہی ساتہہ نہانی اور لبین لوانی اور ناخون کترو انی اور زیر ناف کی بال لینی اور بغلونکی بال دور کرنیکی اور پاک کرنا کپڑونکا اور استعمال کرنا خوشبو کا کہ یہہ سب روز جمعہ کی سنت ہے اور تفصیل اسکی باب السواک مین بیچ بیان فطرۃ کی گذر چکی ہی اور سویری جانی سی یہہ مراد ہی کہ اول وقت نماز جمعہ کی لیی جاوی اور اگر اول روز مین جاوے افضل ہی چنانچہ امام غزالی نی بعض سلف سے نقل کیا ہی کہ وہ وقت صبح کی جمعہ کے لیی جاتی تہی واسطی جلدی کرنیکی طرف عبادۃ کی اور مسجد شریف نبوی مین عادۃ لوگون نی یہہ پکڑی ہی کہ سویری آکر مصلے بچہا جاتی ہین جگہہ روکنی کی لیی اور چلی جاتی ہین بیٹہتی نہین اس فعل پر بعضی علمانی کلام کیا ہی کہ اگر بیٹہہ کر ذکر و فکر مین مشغول ہون تو بہتر ہی اوریون ہین پہلی سی جگہہ کا روک لینا اچہا نہین کہ اور لوگ انہین ستاوینگی رح پس اس سے معلوم ہوا کہ یہان جو لوگ جامع مسجد مین کپڑی رکہہ کر چلی جاتی ہین اپنے گہرون مین کہانی پینی وغیرہ کی لیی یہہ بہی خوب نہین

الفصل الاول

پہلی فصل

عن سلمان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یغتسل رجل یوم الجمعة ویتطهر ما استطاع من طهر ویدهن من دهنه او یمس من طیب بیته ثم یخرج فلا یفرق بین اثنین ثم یصلی ما کتب له ثم ینصت اذا تکلم الامام الا غفر له ما بینه وبین الجمعة الاخری رواه البخاری روایت ہی سلمان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی نہاوی جو شخص دن جمعہ کے اور پاکی حاصل کری جسقدر رکہہ سکی پاکی اور لگاوی تیل اپنی سی لینی جو کہ میسر ہووے گہر سی بی تکلف اور لگاوی خوشبو گہر اپنی مین سے پہر نکلی طرف مسجد کی پس فرق کری درمیان دو شخصون کی پہر نماز پڑہی جو کہ مقدر کی گئی واسطی اوسکی یعنی سنت جمعہ کے یا قضا یا نوافل پہر چپ رہے جبکہ خطبہ پڑہے امام بخشی جاتی ہین اوسکی لیی وہ گناہ کہ درمیان اوسکی اور درمیان جمعہ دوسری کی ہوئی ہین یعنی گذری ہو جمعہ مین روایت ہے یہہ بخاری نی ف حاصل کری یعنی لبین کترواوی اور ناخون کٹراوی اور بال زیر ناف کی لی اور بغلون کے بال دور کری اور کپڑی پاک کری اور نہ فرق کری دو شخصون مین یعنی اگر مسجد مین دو شخص ہون باپ بیٹا یا دو شخص آپسمین محبت رکہتی ہون انکی درمیان مین نہ بیٹہی یا نہ فرق کری دو شخصون مین کہ نہ جگہہ ہو درمیان مین انکی پس اونکو ایذا ہووی گی اور اگر درمیان مین جگہہ ہو مضایقہ نہین یا مراد یہہ ہے کہ نہ فرق کری ساتہہ قدم رکہنی کی یعنی چیر پہاڑ کر آگی جانیکا ارادہ نہ کری بلکہ جہان جگہہ پاوی وہین بیٹہہ جاوی اور اگر بغیر فرق کرنی اور قدم رکہنی کی صف اول مین پہنچ سکی بہتر ہی یہہ حکم اوس صورتکا ہی کہ آگی جگہہ خالی نہین لیکن جانتا ہی کہ جاؤنگا تو لوگ بخوشی جگہہ کر دینگی اور اگر آگی جگہہ خالی ہو تو چیر پہاڑ کر آگی جانا درست ہی اس لیی کہ قصور اونکا ہی کیون نہ جماعت پہر لی اور حقیقت مین سحدیث مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ اول وقت جانیکی تا حاجت فرق کرنی اور پہلانگنی لوگونکی نہ پڑی بر ع بح باو در مختار

وعن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من اغتسل ثم اتی الجمعة فصلی ما قدر له ثم انصت حتی یفرغ من خطبته ثم یصلی معه غفر له ما بینه وبین الجمعة الاخری وفضل ثلثة ایام رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی رسول خدا صلی الله علیه وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ نہایا پہر آیا جمعہ مین پس نماز پڑہی اوسقدر کہ مقدر تہی واسطی اوسکی پہر چپ رہا یہان تک فارغ ہوا خطیب اپنی خطبہ سے پہر نماز پڑہی ساتہہ اوسکی بخشی جاتی ہین واسکی وہ گناہ کہ درمیان اوسکی اور درمیان جمعہ دوسری کی ہوئی ہین اور زیادہ تین دن کی روایت کی یہہ مسلم نی ف یہہ زیادتی اس لیی ہی کہ ہر نیکی کا ثواب دہ چند ہوتا ہی پس جمعہ سے جمعہ تک سات دن ہوتی ہین اور تین دن اور زیادہ ہوئی تا دہاکا پورا ہو جاوی ع

وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من توضأ فاحسن الوضوء ثم اتی الجمعة فاستمع وانصت غفر له ما بینه وبین الجمعة وزیادة ثلثة ایام ومن مس الحصا فقد لغا رواه مسلم

اور

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نے کہ وضو کیا اور اچہا وضو کیا یعنی برعایت آداب پہر آیا جمعہ مین اور سنا خطبہ یعنی اگر قریب تہا اور چپ رہا یعنی اگر دور تہا بخشی جاتی ہین واسطی اوسکی وہ گناہ کہ درمیان اوسکی اور درمیان جمعہ دوسری کی ہوئی ہین اور زیادہ تین دن کے اور جسنی چہوا کنکریونکو پس تحقیق بیہودہ کیا روایت کی یہہ مسلم نی **ف** جسنی چہوا کنکریون کو یعنی برابر کیا اونکو سجدی کی لیی ایکبار سی زیادہ نماز مین اور بعضون نی کہا چہونی سی یہہ مراد ہی کہ وقت خطبہ کے کہیلا اون سے اور بیہودہ کیا لغو کی معنی ہین کلام باطل وبیفائدہ پس اس فعل کو مشابہ لغو کی کیا اسلیی کہ مانع ہی سننی خطبہ کیسی ؛ ع ؛ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم الجمعۃ وقفت الملائکۃ علی باب المسجد یکتبون الاول فالاول ومثل المہجر کمثل الذی یہدی بدنۃ ثم کالذی یہدی بقرۃ ثم کبشا ثم دجاجۃ ثم بیضۃ فاذا خرج الامام طووا صحفہم و یستمعون الذکر متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ ہوتا ہی دن جمعہ کا ٹہیرتی ہین فرشتی دروازہ مسجد پر لکہتی ہین اول آنیوالی کو پہر اوسکی بعد اول آنیوالیکو اور مثل اوس شخص کے کہ اول وقت گیا جمعہ کی لیی مانند مثال اوس شخص کے کہ بہیجتا ہے اونٹ قربانی کی لیی مکہ مین کہ بہت ثواب کہتا ہی پہر مثل وسکی کہ بعد اوسکی آتا ہی مانند مثال اوس شخص کے کہ بہیجتا ہی گائین مکہ مین قربانی کی لیی پہر جو کہ بعد اوسکی آوی مانند اوسکی کہ بہیجی دنبہ پہر جو کہ بعد اوسکی آوی مانند اوسکی کہ تصدق کری مرغی پہر انڈا پہر جبکہ نکلتا ہی امام یعنی خطبہ کی لیی لپیٹتے ہین وہ دفتر اپنی اور سنتی ہین خطبہ روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ٹہیرتی ہین یعنی صبح سی یا طلوع آفتاب سے یا وقت زوال کے اور یہہ خوب ہے اور یہہ ملائکہ سوا حفظہ یعنی اعمال لکہنی والون کی ہین ؛ ع ؛ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قلت لصاحبک یوم الجمعۃ انصت والامام یخطب فقد لغوت متفق علیہ اور روایت ہی اونہین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ کہی تو واسطی پاس بیٹہنی والی اپنی کی دن جمعہ کی چپ رہ اوس حالمین کہ امام خطبہ پڑہتا ہی پس تحقیق تو نی بہی لغو کیا روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** تو نی بہی لغو کیا اسلیی کہ کلام کیا وقت خطبہ کے اس سے معلوم ہوا کہ کلام کرنا وقت خطبہ کے ممنوع ہی اگرچہ بطریق امر بالمعروف و نہی منکر کی ہو اسلیی کہ اشارہ کرنا کافی ہی اور کلام کرنا عبث ہی و تفصیل اس مسئلہ کی یہہ ہے کہ چپ رہنا اسوقت واجب ہے نزدیک اکثر علماء کی اور امام ابوحنیفہ بہی اونہین مین ہین اور بعضون کے نزدیک مستحب ہے اور امام شافعی اونہین سی ہین اور مواہب لدنیہ مین لکہا ہی کہ امام شافعی کی اس مسئلہ مین دو قول ہین یعنی وجوب اور استحباب اور مذہب حنفیہ مین وقت نکلنی امام کے ہی خطبہ کی لیی شروع نماز تک نماز اور کلام دونو حرام ہین اور اگر کوئی نماز مین ہو اور امام شروع کری خطبہ تو توڑ ڈالی نماز دو رکعت پر اور صاحبین کے نزدیک مضائقہ نہین کلام کرنیکا بعد نکلنی امام کی پہلی شروع کرنی خطبہ کے اور بعد اوترنی کی منبر سی پہلی تکبیر تحریمہ کی اسلیی کہ کراہت بسبب اسکی ہوتی ہے کہ کلام کرنیمین خطبہ نہین سن سکتا اور یہہ مقام سننی کی ہین نہین پس جائز ہوا کلام کرنا اور دلیل امام ابوحنیفہ کی اوپر حرمت دونون چیزونکی یہہ حدیث ہی اذا خرج الامام فلا صلوۃ ولا کلام اور اقوال صحابہ کی بہی اسی طرح ہین اور قول صحابی کا حجۃ ہی ہماری لیی اور واجب ہے تقلید اوسکی اور لکہا ہی علماء نی کہ خطبہ کیوقت قضا نماز پڑہنی صاحب ترتیب کو مکروہ نہین اور اختلاف کیا علماء نی اوسکی حقمین کہ دور بیٹہا ہو ایسا کہ خطبہ سنتا نہ ہو مختار یہی ہے کہ اوسکو بہی واجب ہے چپ رہنا اور حرام ہی خطبہ کے وقت کہانا اور پینا اور کتابت اور مکروہ ہی جواب دینا چہینک کا اور جواب دینا سلام کا اور لکہا ہی درمختار مین کلیہ کل ما حرم فی الصلوۃ حرم فی الخطبۃ یعنی جو چیز حرام ہی نماز مین حرام ہی خطبہ مین بہی اور درود دلمین بہیجے مانند خطبہ سنی مین نبی آوی وہو الصواب اور اسیطرح حمد کری وقت چہینک کے دلمین اور رد کرنا منکر کا یعنی خلاف شرع کا ساتہہ اشارہ ہاتہہ یا آنکہہ کی

مکروہ نہیں وہو الصحیح اور وجہ مناسبت اس حدیث کی ساتھ عنوان باب کے یہہ ہے کہ عنوان باب مقتضی ہے سویرے جانیکا موجب یادتی ثواب کا ہے اور جسوقت اس شخص نے کسیکو نصیحت کہ یہہ اچھی بات کے وقت خطبہ امام کی تو اس سے لغو صادر ہوا تو ثواب بڑی جانیکا اس کے فوت ہوا پس چاہیے کہ سویرے جاوے اور ایسی حرکت نکرے کہ جس سے ثواب جاتا رہے بیچ* و مولانا * **وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقیمن احدکم اخاہ یوم الجمعۃ ثم یخالف الی مقعدہ فیقعد فیہ ولکن یقول افسحوا رواہ مسلم**

اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ اوٹھاوے ایک تمہارا بھائی اپنے کو دن جمعہ کے پہر قصد کرے طرف جگہہ اوسکی کے پس بیٹھے اوسمیں ولیکن کہے کشادہ کرو جگہہ کو روایت کی یہہ مسلم نے **ف** حرام ہے کسیکو ہٹا کر اوسکی جگہہ پر بیٹھنا بدون اوسکے رضا کے لیکن رضا حقیقۃً ہو نہ از راہ خوف وحیا کے اور اگر کسیکو پہلی بھیجدے تا اسکے لیے جگہہ روک رکھے تو بہی وسکو اوٹھانا حرام ہوتا ہے ایسے کہ مسجدون اور راہ بندا وسکا مستحق بسبب بھیجنے کے نہیں ہوتا بلکہ جسکو بھیجا ہے بڑا حق دار اوس جگہہ کا کہ جسمین بیٹھا ہے وہ ہوتا ہے بسبب پہلے جا بیٹھنے کے وسمین اگرچہ نیت رکھتا تہا کہ یہہ جگہہ بھیجنے والے کے لیے ہے بلکہ مکروہ ہے وسکو اوٹھنا واسطے درایثار کرنا بھیجنے والے کا اگر ہو وہ شخص کہ جسکے لیے یہہ اوٹھتا ہے کم اس فضیلت میں بیچ اگر اپنے سے افضل کو ایثار کرے تو نہیں مکروہ پس وہ اس نے اوٹھنا مکروہ ایسے ہے کہ ایثار عبادتمین بلا عذر مکروہ ہے اور اللہ تعالی نے جو ایثار کرنیوالون کی فضیلت بیان کی ہے اس آیت مین والذین یؤثرون علی انفسہم مراد وس سے ایثار حظون لفس میں ہے اور معنے ایثار کے ہین غیر کی حاجت کو اپنی حاجت پر مقدم رکہنا اور عجیب بات یہہ ہے کہ خادم بعضی ظالمون کے جامع مسجدون مین جاتے ہین اور فقیرونکو اوٹھا دیتے ہین اور دہکے دیتے ہین اور مارتے ہین چنانچہ ایک عارف سے کہا گیا کہ آیا تمہین دیکھتا تو ظلم انکا اے مولانا کہا اونہون نے انکی عبادت کا تو یہہ حال ہے انکے ظلم اور گناہ کا کیا ٹہکانا ہے اور کشادہ کرو جگہہ کو یہہ کہنا جب چاہیے کہ جگہہ قابل فراخی کے ہو ورنہ تنگ کرے کسیکو بلکہ پڑہے نماز جہان جگہہ پاوے اگرچہ دروازہ مسجد پر ہو اور مناسبت حدیث کو باب کے ساتھ یہہ ہے کہ اسمین رغبت دلانی سویرے جانے پر تا حاجت کسیکے اوٹہانیکی نہ پڑے ۱۲ ع *

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی سعید وابی ھریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغتسل یوم الجمعۃ ولبس من احسن ثیابہ ومس من طیب ان کان عندہ ثم اتی الجمعۃ فلم یتخط اعناق الناس ثم صلی ما کتب اللہ لہ ثم انصت اذا خرج امامہ حتی یفرغ من صلوتہ کانت کفارۃ لما بینہا وبین الجمعۃ التی قبلہا رواہ ابو داؤد روایت ہے ابی سعید اور ابی ہریرہ سے کہ کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نہاوے دن جمعہ کے اور پہنے اچھے کپڑے اور لگاوے خوشبو اگر ہو اوسکے پاس پہر آوے جمعہ میں اور نہ پہلانگے گردن لوگون کی پہر نماز پڑہے اسقدر کہ مقدر کی اللہ نے واسطے اوسکے پہر چپ رہے جسوقت کہ نکلے امام اوسکا یہان تک فارغ ہو نماز اپنی سے ہوگا کفارہ واسطے وس چیز کے کہ درمیان اس جمعہ کے اور درمیان وس جمعہ کے کہ پہلے وس سے ہے روایت کی یہہ ابو داؤد نے **ف** اچھے کپڑے سے مراد سفید کپڑے ہین کہ پسند ہے حضرت کو ۱۲ع * **وعن اوس بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غسل یوم الجمعۃ واغتسل وبکر وابتکر ومشی ولم یرکب ودنی من الامام واستمع ولم یلغ کان لہ بکل خطوۃ عمل سنۃ اجر صیامہا وقیامہا رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی وابن ماجۃ** اور روایت ہے اوس بن اوس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نہلاوے دن جمعہ کے اور نہاوے آپ اور سویرے جاوے اور اول خطبہ پاوے اور پیادہ جاوے اور سوار ہووے اور نزدیک ہو امام سے اور سنے خطبہ اور نہ کہے بیہودہ بات ہوگا واسطے

اوسکی بدلی ہر قدم کی عمل برس روزونکا ثواب ہی اوسکیکا اور قیام اوسکی کا یعنی ہر قدم پر ثواب ایک برس کی روزونکا اور قیام راتون اوسکیکا لکہا جاتا ہی روایت کی
کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** نہلاوی یعنی اپنی عورت کو مراد یہہ ہی کہ صحبت کری بیوی سی اور باعث اوسکی غسل کا ہو
یا مراد یہہ ہے کہ دہلاوی کپڑی اپنی یا سر دہووی خطمی وغیرہ سی اور صحبت کرنی جمعہ کو بہتر ایسی ہوئی کہ اس سی خطرہ زنا کا دلمین نہین آتا اور حضور
نماز مین خوب ہوتا ہی اور لفظ مرکب کے قید کا فائدہ یہہ ہے کہ تمام راہ پیادہ چلی بالکل سوار نہو یہہ تاکیدا فرمایا کہ لفظ مشی عام تہا خواہ تمام راہ پیادہ چلے
یا تہوڑی دور پہر سوار ہولی اس طرح ہو وسو لا ؛ **وعن** عبد الله بن سلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما على احدكم ان وجد ان يتخذ ثوبين ليوم الجمعة سوى ثوبي مهنته رواه ابن ماجة و
رواه مالك عن يحيى بن سعيد اور روایت ہی عبد اللہ بن سلام سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قباحت اوپر
ایک تمہاری کی اگر مقدور ہو یہہ کہ بناوی دو کپڑی واسطی دن جمعہ کے سوای کپڑی کاروبار اپنی کی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی اور روایت کی مالک نی
یحیی بن سعید سی **ف** کپڑی کاروبار کی یعنی جو کپڑی ہمیشہ گہر مین پہنی رہتا ہی کہ اوس سی کاروبار گہر کا بہی کرتا ہی اور اس سی معلوم ہوا کہ اگر کوئی
کپڑی جمعہ اور عید کی لیی بناکہی منافی زہد کی نہین چنانچہ حضرت کی بہی دو کپڑی تہی کہ خاص جمعہ ہی کو پہنتی تہی اس طرح ؛ **وعن**
سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احضروا الذكر وادنوا من الامام فان
الرجل لا يزال يتباعد حتى يؤخر في الجنة وان دخلها رواه ابو داود اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ حاضر ہو وقت خطبہ کے اور نزدیک ہوا امام سی پس تحقیق آدمی ہمیشہ دور رہتا ہی یعنی بہلائیونکی جگہونسی بلا عذر یہان تک کہ پیچہی رہیگا بیچ
دخل ہونی بہشت کی اگرچہ داخل ہو بہشت مین نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** اسمین رغبت دلائی اسپر کہ طلب کری اعلی امور اور ارادہ نکری ادنی امور کا
ع ہمت بلند دار کہ نزد خدا و خلق باشد بقدر ہمت تو اعتبار تو ؛ **وعن** معاذ بن انس الجهني عن ابيه قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من تخطى رقاب الناس يوم الجمعة اتخذ جسرا الى جهنم رواه
الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی معاذ بن انس جہنی سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کہ پہلانگی لوگون کی گردنون پر سی دن جمعہ کی بنایا جاویگا پل طرف دوزخ کی روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ
حدیث غریب ہے **ف** کہا سیوطی کہ لفظ عن ابیہ ازراہ سہو کی کہا ہی اس لیی کہ انس باپ معاذ کی کیونکہ روایت ہی اور صحبت ہی بلکہ صواب عن سہل
بن معاذ عن ابیہ ہے جیسی کہ ترمذی مین ہی اور بنایا جاویگا پل اسکو بدلہ مثل فعل اسکیکا یعنی جیسی کہ لوگون کو گذر گاہ بنایا کیا تہا اسکو بہی گذرگاہ
لوگونکا کرینگی اس طرح ؛ **وعن** معاذ بن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الحبوة يوم الجمعة والامام
يخطب رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہی معاذ بن انس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا گوٹ مارنے سے دن جمعہ کی اور اس
حال مین کہ امام خطبہ پڑہتا ہو روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** گوٹ اسنا اس نشست کو کہتی ہین کہ رانین لاکی پیٹ سی ساتہ کپڑی کی یا ہاتہہ کی اس طرح کی بیٹہنی سی
منع فرمایا اسلیی کہ نیند آجاتی ہی پس خطبہ نہین سن سکتا اور قریب ہے کہ وضو ٹوٹ جاتی یعنی اکثر گر پڑتا ہی پہلو پر پس ٹوٹ جاتا ہی وضو اس صورت ؛ **وعن** ابن عمر قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نعس احدكم يوم الجمعة فليتحول من مجلسه ذلك رواه
الترمذي اور روایت ہے ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ اونگہی ایک تمہارا دن جمعہ کے پس چاہیی کہ بدل ڈالی وہ
جگہہ اپنی یعنی جس جا بیٹہا ہو وہانسی سرک کے اور جگہہ بیٹہی کہ اس سی تحلیہ نیند کا کم ہو جائیگا روایت کی یہہ ترمذی نی

الفصل الثالث

فصل تیسرا عن نافع قال سمعت ابن عمر یقول نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقیم الرجل الرجل من مقعدہ ویجلس فیہ قیل لنافع فی الجمعۃ قال فی الجمعۃ وغیرھا متفق علیہ روایت ہی نافع سی کہ کہا سنا مینی ابن عمر سی کہ کہتی تہی منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ اوٹہا دی کوئی کسیکو جگہہ اوسکی سی اور بیٹہہ جاوی اوسمین کہا گیا واسطی نافع کی کہ یہہ منع جمعہ مین ہے کہا جمعہ مین اور سوای جمعہ مین روایت کی یہہ بخاری ومسلم نی ف یہہ بات منع ہی اسلیی کہ ایذا ہوتی ہی مسلمان کو پس اسمین جمعہ اور غیر جمعہ برابر ہی ؛ ع ؛ وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحضر الجمعۃ ثلثۃ نفر فرجل حضرھا بلغو فذلک حظہ منھا ورجل حضرھا بدعاء فھو رجل دعا اللہ ان شاء اعطاہ وان شاء منعہ ورجل حضرھا بانصات وسکوت ولم یتخط رقبۃ مسلم ولم یوذ احدا فھی کفارۃ الی الجمعۃ التی تلیھا وزیادۃ ثلثۃ ایام وذلک بان اللہ یقول من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا رواہ ابو داؤد اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حاضر ہوتی ہین جمعہ مین تین طرح کی شخص ایک شخص حاضر ہوتا ہی ساتہہ بیفائدہ کلام کرنیکی یا فعل باطل کی یعنی حالت خطبہ کی مین پس وہ نصیبہ اوسکا ہی حاضر ہونی جمعہ سے یعنی ثواب جمعہ سی محروم ہے اور وبال لغو کا نصیبہ اوسکا ہی اور ایک شخص حاضر ہوتا ہی جمعہ مین واسطی دعا کی یعنی مشغول دعا مین رہتا ہی حالت خطبہ کیمین حتی کہ باز رکہی دعا اصل خطبہ کے سننی سی یا کمال اوسکیسی پس وہ ایک شخص ہے کہ دعا مانگی اللہ سی اگر چاہی دی اوسکو یعنی بسبب وسعت کرم اپنی کی اور اگر چاہی نہ دی اوسکو اور ایک شخص حاضر ہوتا ہی جمعہ مین ساتہہ چپ رہنے کی یعنی خطبہ سننی کی لیی چپ ہوا نزدیک ہو ساتہہ چپ رہنے کی یعنی چپ ہوا دور اور نہ پہلانگی گردن مسلمانکی اور نہ ایذا دی کسیکو پس وہ جمعہ کفارہ ہی اوس جمعہ تک کہ متصل ہی اوسکی یعنی پہلا جمعہ اور تین دن زیادہ اور یہہ بسبب اسکے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی جو شخص کہ کری ایک نیکی پس واسطے اوسکی ہی دس برابر اوسکی روایت کی یہہ ابو داؤد نی ف اور اگر چاہی نہ دی اوسکو یعنی بسبب شامت اس فعل بد کی کہ باز رہا سننی خطبہ کے سی بسبب کہ نی دعا کی اور یہہ مکروہ ہی ہمارے نزدیک اور حرام ہی اوروں کی نزدیک اور ایک نسخہ مین لفظ یلغو ساتہہ صیغہ مضارع کی آیا ہی لیکن صحیح بلغو ہی کہ مطابق ہی ساتہہ فقرون آیندہ کی اور نہ ایذا دی کسیکو مانند اوٹہا دینی جگہہ اوسکیسی یا بیٹہنی کی بعض اعضا اوسکی پر یا مصلے اوسکی پر بغیر مرضی اوسکیکی یا لہسن پیاز کے بوسی ؛ ع ؛ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تکلم یوم الجمعۃ والامام یخطب فھو کمثل الحمار یحمل اسفارا والذی یقول لہ انصت لیس لہ جمعۃ رواہ احمد اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کلام کری دن جمعہ کے اوسحالمین کہ امام خطبہ پڑہتا ہو پس وہ مانند گدہی کی ہی اوٹہاتا ہی کتابین اور وہ شخص کہ کہی واسطی اوسکی کہ چپ رہ نہین واسطے اوسکی ثواب جمعہ کا روایت کی یہہ احمد نی ف مانند گدہی کی ہی یعنی حال اوسکا مانند حال گدہی کی ہے کہ اوٹہاتا ہی کتابین اپنی پیٹہہ پر یہہ کنایہ ہے عالم بی عمل سی اور نہ فائدہ اوٹہانیسی ساتہہ علم کی باوجود رنج ومشقت اوٹہانیکی حاصل کرنی اوسکی اور جو اوس بولنی والیکو کہی چپ رہ نہین واسطی اوسکو ثواب جمعہ کا بسبب صادر ہونی لغو کی اوس سے کہ وہ منع ہی جیسا کہ حدیث ابو ہریرہ کی مین گذرا اور یہہ جو آیا ہی کہ ایک اعرابی نی عرض کیا حضرت سی دن جمعہ کی حالت خطبہ مین کہ یا رسول اللہ ہلاک ہوا مال اور بہوکی ہی عیال پس دعا کرو اللہ سے ہمارے لیی پس اوٹہائی حضرت نی ہاتہہ اپنی اور دعا کی اور اور بعضی روایتون سی کلام کرنا حضرت کا حالت خطبہ مین ثابت ہوا پس احتمال ہی کہ وہ پہلی شروع خطبہ کے یا بعد فراغ کی ہوا اور احتمال اوسکی نسخ کا بہی ہی یا خصائص حضرت کیسی ہو ؛ ح ؛ ع ؛

وعن عُبَيدِ بنِ السَّبّاقِ مُرسَلًا قال قال رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليه وسلّم في جُمُعَةٍ من الجُمَعِ يا مَعشَرَ المسلمين انّ هذا يومٌ جعله اللهُ عيدًا فاغتسلوا ومن كان عنده طيبٌ فلا يضرُّه ان يمسَّ منه وعليكم بالسِّواكِ رواه مالكٌ ورواه ابنُ ماجة عنه وهو عن ابنِ عبّاسٍ متّصلًا

اور روایت ہی عبید بن سباق سی بطریق ارسال کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ ایک جمعہ کی جمعون مین سی ای گروہ مسلمانون کی تحقیق یہہ دن ہی کہ ٹہیرایا اسکو اللہ نی عید پس نہاؤ اور جو شخص کہ ہو اوسکی پاس خوشبو پس نہین ضرر کرتا اوسکو یہہ کہ لگاوی اوس مین سی اور لازم ہی تمکو کہ استعمال کرو مسواک کا روایت کی مالک نی اور روایت کی ابن ماجہ نی عبید سی اور اوسنی نقل کی ابن عباس سی متصل ف عید یعنی دن خوشی اور زینت کرنیکا واسطی فقرا اور مساکین کے اور اولیا اور صالحین کے اور نہاؤ یعنی خوب طہارت اور ستہرائی حاصل کرو اور خوشبو یعنی خوشبو مردانی کہ جسمین خوشبو ہو اور رنگ نہو یعنی مانند عطر وغیرہ کی اور کہا ابن حجر نی کہ افضل خوشبو ہی مشک کہ اوسمین گلاب ملا ہوا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر استعمال خوشبوی مشک کا کرتی تہی اور نہین ضرر کرتا اگر کہا جاوی کہ یہہ وہان بولتی ہین جہان گمان گناہ کا ہوتا ہی اور خوشبو لگانی خصوصا دن جمعہ کی سنت موکدہ ہی پس کیا معنی اس عبارت کی جواب یہہ کہ بعضی مسلمان مرد توہم کرتی تہی کہ خوشبو لگانی عادت عورتونکی ہی پس تہی کہ گناہ سی جیسکہ اللہ تعالی نی فرمایا فلا جناح علیہ ان یطوف بہما باوجودیکہ طواف یعنی سعی صفا مروکی واجب ہی یا رکن ہی اور لازم ہی تمکو استعمال کرو مسواک کا دن جمعہ کے خصوصا نزدیک وضو اور غسل کی ع ع وعن البراء قال قال رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليه وسلّم حقًّا على المسلمين ان يغتسلوا يومَ الجمعةِ وليمسَّ احدُهم من طيبِ اهلِه فان لم يجد فالماءُ له طيبٌ رواه احمدُ والترمذيُّ وقال هذا حديثٌ حسنٌ اور روایت ہی براسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم ہی مسلمانونکو یہہ کہ نہاوین دن جمعہ کے اور لگاوی ایک اونمین کا خوشبوئی اہل اپنی سی پس اگر نہ پاوی پس پانی واسطی اوسکی خوشبوئی ہی روایت کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن ہی ف خوشبوئی اہل اپنی کی سی یہہ اسلیی کہا کہ عورتین اکثر خوشبو رکہتی ہین گویا یہہ اشارہ ہی اسپر کہ اگر اوسکی پاس خوشبو نہو بیوی سی مانگ لے مگر خوشبو زنانی نہو یعنی ایسی نہو کہ رنگ رکہتی ہو اور پانی خوشبو ہی یعنی اگر خوشبو نہ ملی پانی سی نہالی کہ پانی بمنزلہ خوشبوئی کی ہی اسلیی کہ سبب ستہرائیکا ہی اور بدبو اوس سی جاتی رہتی ہی اور یہہ حدیث اور اوپر کی حدیث موید ہی مذہب امام مالک کے کہ اونکی نزدیک غسل جمعہ کا واجب ہی لیکن حمل کیا ہی اسکو جمہور نی اوپر سنت موکدہ ہونی کی اسلیی کہ اور حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ واجب نہین اور کہا ہی علماء نی کہ ترک کرنا اوسکا مکروہ ہی ع ع ح

باب الخطبۃ والصلوٰۃ

باب ہی بیچ بیان خطبہ کے اور نماز جمعہ کی ف خطبہ کہتی ہین اوس کلام کو کہ خطاب کیا جاتا ہی ساتہہ اوسکی اور شرع مین خطبہ کہتی ہین ایک کلام کو کہ مشتمل ہو اوپر ذکر اور شہادتین اور درود اور نصیحت کے اور خطبہ شرط اور فرض ہی نماز جمعہ مین اور ادنی مقدار فرض کی امام ابو حنیفہ رح کی نزدیک سبحان اللہ یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ ہی اور منقول حضرت سی خطبہ طویل ہی پس وہ واجب ہو یا سنت نہ شرط کہ بغیر اوسکی نماز درست نہو اور صاحبین کہتے ہین کہ ضرور ہی ذکر طویل کہ اوسکو خطبہ کہتی ہین عرف مین اور تسبیح اور تحمید کو خطبہ نہین کہتی اور شافعی کہتی ہین جائز نہین جبتک کہ نہ پڑہی دو خطبی اور دلیلین سبکی فقہ کی کتابونمین مذکور ہین ع ح

الفصل الاوّل

فصل پہلی عن انسٍ انّ النبيَّ صلّى اللهُ عليه وسلّم كان يصلّي الجمعةَ حين تميلُ الشمسُ رواه البخاريُّ روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی نماز پڑہتی جمعہ کے جسوقت کہ ڈہلتا آفتاب روایت کی یہہ بخاری نی ف جب بہت سردی ہوتی تو دوپہر ڈہلتی ہی پڑہتی اور بہت گرمی مین ٹہنڈی وقت پڑہتی

جیسا کہ اور حدیث انس کی بیچ گذر آتا ہی ؛ ح ؛ **وعن** سهل بن سعد قال ما كنا نقيل ولا نتغدى الا بعد الجمعة متفق عليه
اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا نہی ہم قیلولہ کرتی اور نہ کہاتی کہانا اول روزگار مگر بعد پڑہنی نماز جمعہ کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی
ف قیلولہ کہتی ہین استراحت کرنیکو دوپہرمین خواہ سووی یا نہ سووی اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ سویری جاتی تہی نماز جمعہ کی لیی قیلولہ اور کہانی مین
مشغول ہوجاتی تہی بلکہ بعد نماز کی یہہ کام کرتی تہی م ع ؛ **وعن** انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اشتد البرد
بكر بالصلوة واذا اشتد الحر ابرد بالصلوة يعني الجمعة رواه البخاري اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم جب شدت ہوتی سردی کی سویری پڑہتی نماز اور جب شدت ہوتی گرمی کی دیر کرکی پڑہتی نماز یعنی جمعہ کی روایت کی یہہ بخاری نی **ف**
عن السائب بن يزيد قال كان النداء يوم الجمعة اوله اذا جلس الامام على المنبر على عهد رسول
الله صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر فلما كان عثمان وكثر الناس زاد النداء الثالث على الزوراء رواه البخاري
اور روایت ہی سائب بن یزید سی کہ کہا تہی اذان دن جمعہ کی اول وس اذان کی جسوقت کہ بیٹہتا امام منبر پر بیچ زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے اور حضرت ابی بکر اور عمر کی پس جبکہ خلیفہ ہوئی حضرت عثمان اور بہت ہوئی لوگ زیادہ کی اذان تیسری اوپر زوراء کی روایت کی یہہ بخاری نی
ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مبارک مین سنت یہہ تہی کہ جب حضرت تشریف لاتی اور منبر پر بیٹہتی تو اذان کہی جاتی اور اذان اول بعد آنی وقت کی
کہتی ہین تہی اوراسیطرح حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی زمانی مین رہا جب حضرت عثمان رضی نی بہتات لوگون کی دیکہی اور دیکہا کہ حضرت کی زمانہ مین
لوگ کم تہی اور قریب رہتی تہی مسجد سی اور اکثر خدمت بابرکت مین حاضر رہتی تہی اور اب لوگ دور دور رہتی ہین مسجد سی اور اپنی کاروبار مین
مشغول رہتی ہین مناسب جانا کہ جب وقت آوی نماز کا اذان کہی جاوی تا لوگ دور کی بہی آوین اور خطبہ مین حاضر ہون پس مراد تیسری اذان سی یہی اذان اول ہی کہ
تیسری اذان کہا اگرچہ باعتبار وقوع کی اول ہی اسلیی تیسری کہی اون دو اذانونکی کہ حضرت کی زمانی مین تہین یعنی پہلی اذان خطبہ کی وقت کی ہوئی اور دوسری
اذان تکبیر سمجہو اور تیسری یہہ ہوئی جو اول کہی جاتی ہی پس یہہ اذان حضرت عثمان رضی نی مقرر کی وہ بہی سنت ہی کیونکہ بدعت نہین انکی فعل خلفاء راشدین کا ہی سنت ہی
اور وقت پڑہنی سنتون کی جو ایک اور اذان کہتی ہین یہہ نہ حضرت کی زمانی مین تہی نہ صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کی زمانی مین تہی نہ تابعین کی زمانی
مین اور نہ اوسپر عمل ہی اکثر اسلام کی شہرون مین معلوم نہین کسنی یہہ نکالی ہی اور لکہا ہی علماء نی کہ جب پہلے اذان ہو جمعہ کی تو بیع کرنا حرام ہوتی ہی اور سعی کرنی یعنی
جلدی جانا اور حاضر ہونا نماز مین واجب ہوتا ہی اور زوراء نام ایک جگہہ کا ہی بیچ بازار مدینہ کی ؛ ح ؛ **وعن** جابر بن سمرة قال كانت للنبي
صلى الله عليه وسلم خطبتان يجلس بينهما يقرأ القران ويذكر الناس فكانت صلوته قصدا وخطبته
قصدا رواه مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا تہی واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو خطبی بیٹہتی تہی درمیان دونونکی پڑہتی تہی بیچ
خطبون مین قرآن اور نصیحت کرتی تہی لوگون کو اور ذکر کرتی اون چیزونکا کہ باعث خوف اور امید کی ہین پس تہی نماز اونکی وسط درجہ کی اور خطبہ انکا اوسط یعنی
نہ بہت دراز نہ بہت کوتاہ روایت کی یہہ مسلم نی **ف** بیٹہتے درمیان دونون خطبون کی اسقدر کہ قرار پکڑ لیتا ہر عضو اپنی جگہہ پر اور صحت کو نہین پہنچی دعا کرنی
حضرت سی اس جلسہ مین اور یہہ جلسہ سنت ہی نزد حنفیہ ؛ ح ؛ **وعن** عمار قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول ان طول صلوة الرجل وقصر خطبته مئنة من فقهه فاطيلوا الصلوة واقصروا الخطبة
وان من البيان سحرا رواه مسلم اور روایت ہی عمار سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی تحقیق لمبی پڑہنی
نماز اور کوتاہ کرنا خطبہ کا یہہ علامت ہی دانائی آدمی کی پس دراز کرو نماز اور کوتاہ کرو خطبہ اسلیی تحقیق بعضا بیان سحر ہی روایت کی یہہ مسلم نی

ف خطبہ کے حالت مین توجہ ہوتی ہی خلق کی طرف اور حالت نماز مین خاوند حقیقی کی طرف پس علامت دانائی کی ہی کہ جسمین توجہ رب کے طرف ہو اوسکو دراز کری اور جسمین توجہ خلق کی طرف ہو اوسکو کوتاہ کری اور مراد طول سی یہہ ہے کہ موافق سنت کی ہو نہ کم اوس سے اور نہ دراز تاکہ موافقت ہو جاوی احادیث مین اور راویوں کی حدیث مین اور بعضا بیان سحر ہی گویا یہہ دلیل ہے کوتاہی خطبہ کی یعنی خطبہ چاہیی کہ ساتھہ الفاظ مختصر اور معانی بہت کی ہو اسلیی کہ بیان کو تاثیر عظیم ہے دلونمین کہ مائل کر دیتا ہی ایک جانب جیسیکہ سحر کو تاثیر ہی پس اسمین تعریف ہے بیان کی اور مذمت ہے یعنی اگر حق کی طرف پھیرے اچھا ہی اور اگر باطل کی طرف پھیرے برا ہی ع م ح وعن جابر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خطب احمرت عیناہ وعلا صوتہ واشتد غضبہ حتی کانہ منذر جیش یقول صبحکم ومساکم ویقول بعثت انا والساعۃ کھاتین ویقرن بین اصبعیہ السبابۃ والوسطی رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سے کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ فرماتی یعنی جمعہ کا یا اور کوئی خطبہ سرخ ہو جاتین آنکھین اونکی اور بلند ہوتی آواز اونکی اور سخت ہوتا غصہ اونکا یہان تک کہ گویا ڈرانی والی ہین لشکر سی کہ کہتا ہو وہ ڈرانیوالا صبح کو لوٹیگا تمکو لشکر اور شام کو لوٹیگا یعنی نزدیک ہے کہ وقت صبح مین اور وقت شام مین لشکر تمپر آوی اور لوٹی اور فرماتی حضرت کہ بھیجا گیا ہون مین ساتھہ قیامت کی ملی ہوئی ان دو کی اور ملاتی دو انگلیون اپنی کو یعنی تیہہ اونکی اور نکلی اور بیچ کی انگلی روایت کی یہہ مسلم نی ف سرخ ہوتین آنکھین حضرت کی بسبب تجلی کبریائی انوار جلال جبار علی کی اور بسبب دیکھنی تقصیرات امت مرحومہ کی اور بلند ہوتی آواز بسبب اوترنی غم کی یا اسلیے کہ لوگونکی کانونمین آواز پہنچی اور تاثیر کری اونکی دلون مین اور سخت ہوتا غضب بسبب افعال امت کی پس حاصل یہہ کہ جیسی ڈرانیوالا بلند کرتا ہی آواز اور سرخ کرتا ہی آنکھین اور سخت غصہ ہوتا ہی لوگونکی تغافل پر ایسی ہی حال حضرت [illegible] اوقات خطبہ کی بسبب غفلت امت کی اور اخیر جملہ کا حاصل یہہ ہے کہ جیسی بیچ کی انگلی تھوڑی سی بڑھی ہوئی ہی شہادت کی انگلی سی ایسی مین آگے آیا ہون قیامت سے اور قیامت متصل ہے مجھسی اور جلدی آنیوالی ہے بعد میری ع م ح وعن یعلی بن امیۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ علی المنبر ونادوا یا مالک لیقض علینا ربک متفق علیہ اور روایت ہی یعلی بن امیہ سے کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتی تھی منبر پر ونادوا یا مالک لیقض علینا ربک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اس آیت مین بیان سوال و جواب دوزخیون اور مالک کا ہی کہ روز قیامت کی دوزخی پکارینگی مالک کو کہ داروغہ دوزخ کا ہی ای مالک یہہ پروردگار سی عرض کر کہ ہمین مار ڈالی تاہم اس عذاب سے خلاص ہون جواب اسکا آگی مذکور ہی کہ مالک کہیگا انکم ماکثون یعنی یہہ آرزوئین تمہاری باطل ہین تم ٹہیرنی والی ہو اور ہمیشہ رہوگی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہہ آیت پڑھتی تھی ڈرانی کی لیی ع م ح وعن ام ھشام بنت حارثۃ بن النعمان قالت ما اخذت ق والقرآن المجید الا عن لسان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرؤھا کل جمعۃ علی المنبر اذا خطب الناس رواہ مسلم اور روایت ہی ام ہشام بیٹی حارثہ بیٹی نعمان کیسی کہا ہمنی سیکھی ہی نہی سورہ ق والقرآن المجید مگر زبان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتی تھی یہہ سورۃ ہر جمعہ مین منبر پر جب خطبہ پڑھتی لوگون کی آگی روایت کی یہہ مسلم نی ف سارا سورہ ق پڑھنی حضرت کی خطبہ مین ثابت نہین ہوئی پس ظاہر یہہ ہے کہ ہر جمعہ مین بعض سورہ پڑھتی ہونگی لیکے تھوڑی تھوڑی کسیمین پس ساری سورۃ اونہون نی یاد کی تمام جمعونمین واللہ اعلم ع م ح وعن عمرو بن حریث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب وعلیہ عمامۃ سوداء قد ارخی طرفیھا بین کتفیہ یوم الجمعۃ رواہ مسلم اور روایت ہی عمرو بن حریث سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی خطبہ فرمایا اور تھی حضرت کی سر مبارک پر پگڑی سیاہ تحقیق چھوڑ رکھی تھی دونون سرے اوسکی درمیان دونون مونڈھون اپنی کی دن جمعہ کی روایت کی یہہ مسلم نی ف حدیث ضعیف مین آیا ہی کہ نماز پڑھنی عمامہ سے

بہتر ہی ستر نماز ولسنی کہ بغیر عمامہ کی ہون اور کہا طیبی نی کہ اس حدیث سی یہہ نکلا کہ زینت کا کپڑا پہننا دن جمعہ کی اور عمامہ سیاہ باندہنا اور ٹ
دونون سرون پگڑ یکا درمیان مونڈہون کی سنتہ ہی انہی اور میرک نی کہا کہ یہہ خطبہ حضرت کی مرض موت مین تہا اور کہا زیلعی نی کہ سنت
ہے پہننا سیاہ کپڑیکا اور صاحب فضل نی لکہا ہی کہ حضرت کا عمامہ سیاہ ہاتہہ کا تہا اور نقل کیا ہی سیوطی نی باندہنا عمامہ سیاہ کا بہت صحابہ
اور تابعین سے اونمین سے انس بن مالک ہین اور عمار بن یاسر اور معاویہ اور ابو درداء اور براء اور عبد الرحمن بن عوف اور واثلہ اور سعید بن مسیب اور حسن بصری
اور سعید بن جبیر اور سوای انکی اور بہی ہین اور لکہا ہی نووی نی کہ جائز ہی باندہنا عمامہ کا ساتہہ چہوڑنی شملہ کی اور بغیر چہوڑنی اوسکی کی اور نہین
کراہت بیچ کسیکی ان دونون مین سے ۞ ع ۞ وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يخطب اذا جاء
احدكم يوم الجمعة والامام يخطب فليركع ركعتين وليتجوز فيهما رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے الله علیہ وسلم نی اوس حالت مین کہ وہ خطبہ پڑہتی تہی جبکہ آوی ایک تمہارا دن جمعہ کی اور امام خطبہ پڑہتا ہو پس چاہیی کہ پڑہی دو رکعتین
اور ہلکی پڑہی روایت کی یہہ مسلم نی ف شافعیہ نی حمل کیا ہی اسکو تحیۃ المسجد پر کہ اونکی نزدیک واجب ہے اگرچہ خطبہ ہوتا ہو اور ایسی ہی امام
احمد کی نزدیک ہے اور ساتہہ اس حدیث کی دلیل پکڑتی ہین وہ اوپر تاکید وجوب اوسکی کی وقت خطبہ کی ہی اوسکا حکم فرمایا اور نزدیک حنفیہ کی
جبکہ تحیۃ المسجد بیچ غیر وقت خطبہ کی واجب نہین تو وقت خطبہ کی بطریق اولی نہوگی اور یہی ہی مذہب مالک اور سفیان ثوری کا اور اکثر اور جمہور
صحابہ اور تابعین کذا قال النووی اور تاویل اس حدیث کی اونکی نزدیک یہہ ہی کہ مراد خطبہ سی ارادہ خطبہ کا ہی یعنی امام خطبہ پڑہا چاہتا ہو نہ یہہ کہ
بالفعل پڑہتا ہو یہہ تاویل کرتی ہین بسبب قرینون اور حدیثون صحیحہ کی کہ دلالت کرتی ہین اوپر حرمت نماز کی بیچ وقت خطبہ کی چنانچہ آیا ہی کہ فرمایا
آنحضرت صلی الله علیہ وسلم نی جب نکلے امام پس نہین درست نماز اور کلام اور حضرت علی اور ابن عمر سی آیا ہی کہ وہ مکروہ رکہتی تہی نماز اور کلام
کو بعد نکلنی امام کی پس قول صحابی کا ہی حجت ہی اور واجب ہے تقلید اوسکی ہماری نزدیک اگر منافی نہو اوسکی کوئی اور چیز سنت سی اور یہہ
جو صحیحین مین حدیث جابر سی ساتہہ طرق متعددہ کی آیا ہی کہ ایک شخص مسجد مین آیا اور آنحضرت صلی الله علیہ وسلم خطبہ پڑہتی تہی پس فرمایا حضرت
نے کہ آیا نماز پڑہی ہی تونی ای فلانی اوسنی کہا نہین پڑہی مینی فرمایا پڑہ دو رکعت اور ہلکی پڑہ تاویل اسکی یہہ کی ہی کہ یہہ واقعہ پہلی منع ہونی
نماز سی وقت خطبہ کی تہا یا یہہ مخصوص اوسی شخص کو تہا اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ قضیہ پہلی شروع کرنی خطبہ کی تہا اور شیخ ابن الہمام نی لکہا ہی
کہ معارضہ اس حدیث کا ساتہہ اور حدیثون کے لازم نہین آتا شاید کہ آنحضرت نی موقوف کیا ہو خطبہ یہان تک کہ فارغ ہوا ہو وہ شخص نماز سی بلکہ دار
مین یونہین ہی چنانچہ دارقطنی نی روایت کیا ہی کہ فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم نی کہ ادا کر دو رکعت پہر آنحضرت چپ رہے خطبہ سی یہان
تک کہ فارغ ہوا وہ نماز سی ۞ ح ۞ ع ۞ وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ادرك ركعة
من الصلوة مع الامام فقد ادرك الصلوة متفق عليه اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی جس شخص نے
کہ پائی ایک رکعت نماز سی ساتہہ امام کی پس پائی اوسنی نماز روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہہ حکم عام ہی سب نماز ونکی لیی خاص واسطے
جمعہ کی نہین چنانچہ بیچ باب ما علی الماموم کی بہی ایک حدیث اسی مضمون کی گذر چکی ہی من ادرك ركعة فقد ادرك الصلوة اور شرح اوسکی بہی وہان
بیان ہو چکی ہی ولیکن شافعیہ نی مقید کیا ہی اسکو ساتہہ جمعہ کی بقرینہ حدیث آیندہ کی بیچ اخیر باب کے اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ جو کوئی پاوی امام کو
دن جمعہ کی ادا کری ساتہہ اوسکی جو ہاتہہ لگی اور بنا کری اوسپر جمعہ کو دلیل اسکی یہہ حدیث حضرت صلی الله علیہ وسلم کی ہی ما ادركتم فصلوا
وما فاتكم فاقضوا یعنی جو کچہہ پاؤ ساتہہ امام کی ادا کرو اور جو رہ جاوی پورا کر واوسکو پس اگر پاوی امام کو التحیات مین یا سجود سہو مین بنا کری

وسہو جمعہ کو نزدیک ابی حنیفہ و ابی یوسف کے اور امام محمد کہتی ہین کہ اگر پا وی ساتھہ امام کی اکثر دوسری رکعت کا بنا کری اوپر جمعہ اور اگر کم پاوی بنا کری اوپر
ظہر کو نہتی اور مراد اکثر رکعت دوسری کی پانسی پانا اوسکا رکوع مین ہے یعنی اگر رکوع مین ہی ملا تو اکثر پایا اور بعد سر اوٹہانیکی اکثر نہ پا اور شیخ ابن
الہمام نی کہا ہی کہ شیخین کے دلیل یہی حدیث مطلق ہی ؏ ختم ؏ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن ابن عمر**
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ كَانَ يَجْلِسُ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتَّى يَفْرَغَ أُرَاهُ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُومُ
فَيَخْطُبُ ثُمَّ يَجْلِسُ وَلَا يَتَكَلَّمُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی تہی دو خطبہ بیٹہتے
حب چڑہتی منبر پر یہان تک فارغ ہوتا کہا راوی نی گمان کرتا ہون کہ کہا ابن عمر نی یہانتک کے فارغ ہوتا موذن پہر اوٹہتی پس خطبہ پڑہتے
پہر بیٹہتی اور نہ کلام کرتی پہر کہڑی ہوتی پس خطبہ پڑہتی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** حب چڑہتی منبر پر کہا ہی علما نی کہ مستحب ہے خطبہ پڑہنا
منبر پر اور پہر بیٹہتی یعنی تہوڑی سی دیر کہا ابن حجر نی کہ اولی یہہ ہی کہ بقدر سورہ اخلاص کے بیٹہی اور نہ کلام کرتی یعنی نہ دعا کرتی ورنہ اور کچہہ پڑہتی
اور پہر کہڑی ہوتی پس خطبہ پڑہتی شرح منیہ مین لکہا ہی کہ اشد مکروہ ہی تعریف کرنی بادشاہونکی ساتہہ اوصاف کی کہ نہوا وے ان مین اسلیے کہ اسمین ملانا
عبادہ کا ساتہہ گناہ کی یعنی جہوٹہ کی ہوتا ہی نہ تہی اور کہا ہی بعضی اماموں ہمارے نی کہ جو کوئی کہی ہماری زمانیکی بادشاہ کو عادل کافر ہوتا ہی ؏
؏ شرح یہہ جو حدیث مین آیا ہی کہ دونو خطبونکی درمیان کی جلسہ مین حضرت کلام نکرتی تہی اوس کلام نہ کرنیکی شرح حضرت شیخ نی نہی لکہی ہے
جو کہ فائدہ مین مذکور ہوئی اور ملا علی رحمہ نی شرح طیبی سی نقل کیا ہی کہ اولی ہی پڑہنا قرآن کا واسطی روایت ابن حبان کی تہی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی بیچ بیٹہنی اپنی کتاب اللہ اور کہا بعضون نی کہ اولی پڑہنا سورہ اخلاص کا ہی نہی پس حضرت شیخ رح کو شاید یہہ روایت
نہ پہنچی ہو گی واللہ اعلم ؏ **وعن عبد الله بن مسعود** قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى
الْمِنْبَرِ اسْتَقْبَلْنَاهُ بِوُجُوهِنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ
وَهُوَ ضَعِيفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيثِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم حب بیٹہتی منبر پر سامنی کرتی ہم اونکی منہہ اپنی
روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث ہی کہ نہین پہنچانتی ہم اوسکو مگر حدیث محمد بن فضل کی سی اور وہ ضعیف ہی بہکا حدیث کا **ف**
اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے لوگونکو یہہ کہ منہ خطیب کیطرف کرکر بیٹہین خطبہ سنی کی لیی اور خطیب بہی اونکی طرف منہ کری اور حب خطیب منبر پر
بیٹہے تو سلام نکری لوگونپر ہماری نزدیک خلاف ہی اسمین شافعی اور احمد کا ؏ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن**
جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ
نَبَّأَكَ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ فَقَدْ وَاللهِ صَلَّيْتُ مَعَهُ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفَيْ صَلَاةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتی کہڑی ہوکر پہر بیٹہتی پہر کہڑی ہوتی اور خطبہ فرماتی کہڑی پس جو شخص
کہ خبر دی تجکو یہہ کہ تحقیق وہ خطبہ فرماتی بیٹہہ کر پس تحقیق وہ شخص جہوٹا ہی پس قسم ہے اللہ کی نماز پڑہی ہین ساتہہ حضرت کی زیادہ دو ہزار نماز ون
سے روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنے نماز جمعہ اور اور نمازین زیادہ دو ہزار سی پڑہین پس فقط دو ہزار نمازین جمعہ ہی کی مراد نہین اس لیی
کہ اول جمعہ بعد آنیکی مدینہ مین پڑہا اور مدت اقامت کی مدینہ مین دس برس ہوئی پس قریب پانسو جمعون کی ہوئی ہین لیکن مقصود جابر کا بیان
کرنا کثرت صحبت کا ہی ساتہہ حضرت کی اور شرح منیہ مین لکہا ہی کہ جو شہر فتح ہو ساتہہ تلوار کی مانند مکی کی اوسمین خطبہ پڑہی ساتہہ تلوار کی اور جس
شہر کی لوگ بخوشی مسلمان ہوں مانند مدینہ کی وسمین خطبہ بغیر تلوار کی پڑہی اور ینابیع مین لکہا ہی کہ خطبہ دوسرا بہ نسبت پہلے خطبہ کے کم پکار کر پڑہی

وَعَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اُمِّ الْحَکَمِ یَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ اُنْظُرُوْا
اِلٰی ھٰذَا الْخَبِیْثِ یَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً اَوْ لَھْوَا انْفَضُّوْا اِلَیْھَا وَتَرَکُوْکَ
قَائِمًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی کعب بن عجرہ سی یہہ کہ وہ داخل ہو مسجد مین اور عبد الرحمن بن ام الحکم کہ بنی امیہ سے تہا خطبہ پڑہتا تہا بیٹہی
ہوئی پس کہا ابن عجرہ نی دیکہو طرف اس خبیث کی کہ خطبہ پڑہتا ہی بیٹہی ہوئی حالانکہ فرمایا اللہ تعالی نی اور جسوقت دیکہتی ہین سوداگری یا کہیل
دوڑتی ہین طرف اوسکی اور چہوڑتی ہین تجکو کہڑی ہوئی یعنی خطبہ مین روایت کی یہہ مسلم نی **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہتی تہی کہ ناگاہ
قافلہ شام سی آیا اور ایام قحط کی تہی مدینہ والون پر بڑی تکلیف تہی پس صحابہ بیطاقت ہوئی اور دیکہنی قافلہ کی لیی باہر گئی مگر بارہ صحابی رہ گئی
پس آیت مذکورہ اوتری اسمین جو ہی کہ چہوڑتی ہین تجکو کہڑی ہوئی اس سے معلوم ہوا کہ حضرت کہڑی ہوئی خطبہ پڑہتے تہی اور کہڑی ہو کر خطبہ پڑہنا شرط
ہے خطبہ کے امام شافعی کی نزدیک اور ہماری نزدیک سنت ہی شرطون صحت ادای جمعہ کی ہی ایک تو وقت ہی پس وہ بعد وقت کی صحیح نہین بخلاف
اور نمازون کی اور وقت اوسکا وقت ظہر کا ہی اجماعا پس نہین جائز ہی پہلی زوال کی مگر امام احمد بن حنبل کی نزدیک درست ہی اور نہین جائز
بعد داخل ہونی وقت عصر کی بہی مگر امام مالک کے نزدیک جائز ہی اور شرط خطبہ کی بہی ہی کہ وقت مین ہو پہلی وقت کی نہین جائز اور یہہ کہ
ہو روبرو جماعت کی یعنی اگر گہر مین پڑہ آوی تو نہین درست اور اس حدیث مین دلیل ہی اوپر کہ جائز ہی غصہ و سختی کرنی اوپر کہ ارتکاب کری حرام
کا یا مکروہ کا یعنی کہ ارتکاب ناخلاف سنت کا کہ مداومت کی اوپر تغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی [illegible] ع وَعَنْ عُمَارَۃَ
ابْنِ رُوَیْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ رَاٰی بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَی الْمِنْبَرِ رَافِعًا یَدَیْہِ فَقَالَ قَبَّحَ اللّٰہُ ھَاتَیْنِ الْیَدَیْنِ لَقَدْ
رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَزِیْدُ عَلٰی اَنْ یَقُوْلَ بِیَدِہٖ ھٰکَذَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِہِ
الْمُسَبِّحَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمارہ بن رویبہ سی کہ اونہون نی دیکہا بشر بیٹی مروان کیکو منبر پر اوٹہاتا تہا دونون ہاتہہ اپنی
یعنی وقت خطبہ کی جیسا کہ طریق واعظین کا ہی پس کہا عمارہ نی برا کری اللہ تعالی ان دونون ہاتونکا تحقیق دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو زیادہ کرتی اوپر کہ اشارہ کرین ساتہہ ہاتہہ اپنی کی اسطرح اور اشارہ کیا عمارہ نی ساتہہ اونگلی شہادت اپنی کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی وقت
خطبہ کے اشارہ ایک اونگلی سی کرتی تہی واسطی خطاب کرنی کی لوگونکو اور واسطی رغبت دلانی کی ونکو اوپر سننی خطبہ کے اور تامل کرنی کی اوسمین ع وَ
عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا اسْتَوٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ عَلَی الْمِنْبَرِ قَالَ اجْلِسُوْا فَسَمِعَ
ذٰلِکَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَجَلَسَ عَلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ فَرَاٰہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعَالَ
یَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا جب بیٹہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دن جمعہ کی منبر پر فرمایا صحابہ کو بیٹہہ جاؤ پس
سنا یہہ ابن مسعود نی پس بیٹہہ گئی اوپر دروازی مسجد کی پس دیکہا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس فرمایا کہ آؤ ای عبد اللہ بن مسعود روایت کی یہہ ابو داؤد نی
ف کہا طیبی نے کہ اسمین دلیل ہی اوپر کہ جائز ہی کلام کرنا منبر پر انتہی اور ہماری نزدیک مکروہ ہی خطیب کو کلام کرنا حالت خطبہ مین جبکہ نہو کلام امر بالمعروف
کہا ابن حجر نی کہ ظاہر یہہ ہے کہ حضرت نی دیکہا کسیکو حاضرین مین سے کہ کہڑا ہوا نماز پڑہتی کی لیی پس حکم کیا اوسکو بیٹہنی کا واسطی حرام ہونی نماز کی بیچ ہونی وقت
بیٹہنے امام کی منبر پر سب علما کی نزدیک ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَکَ مِنَ
الْجُمُعَۃِ رَکْعَۃً فَلْیُصَلِّ اِلَیْھَا اُخْرٰی وَمَنْ فَاتَتْہُ الرَّکْعَتَانِ فَلْیُصَلِّ اَرْبَعًا اَوْ قَالَ الظُّھْرَ رَوَاہُ
الدَّارَقُطْنِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پاوی جمعہ کی ایک رکعت پس چاہیے

ملاوی ساتہہ اوسکی دوسری رکعت اور جو شخص نہ پاوی اوسکو دونو رکعت پس چاہیی کہ پڑہی چار رکعت یا فرمایا پڑہی ظہر کو روایت کی یہہ دارقطنی نی کہا نووی نی کہ یہہ حدیث خالی ضعف سے نہین تہی اور بر تقدیر ثبوت اسکی معنی یہہ ہین کہ جسکو دو رکعتون مین سے بالکل کچہہ ہاتہہ نلگی تو وہ چار رکعت ظہر کی پڑہ لی اور باقی کلام متعلق اس مقام کا حدیث ابو ہریرہ کیمین کہ آخر فصل اول مین ہی گذر چکا ہی ۱۲ ترجمہ

باب صلوة الخوف

باب ہے بیچ بیان نماز خوف کی **ف** یعنی اسمین احکام اوس نماز کی مذکور ہین کہ پڑہی جاوی وقت خوف کے کفار سی اور نماز خوف کی ثابت ہے کتاب و سنت سی اور اتفاق ہی اکثر علمار کا اسپر کہ نماز خوف کا حکم بعد انتقال حضرت کے بہی ثابت ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مخصوص حضرت ہی کی زمانہ مین تہے اور بعضی اماموں کی نزدیک مثل امام مالک کے مخصوص ہے حالت سفر مین اور ہماری نزدیک جائز ہی سفر مین ہی اور حضر مین ہے، اور نماز خوف کے روایت کی گئی ہی کتنی ہی طرح بسبب اختلاف زمان اور مکان کی چنانچہ بعضون نی کہا ہی سولہ طرح پر آئی ہی اور بعضون نے کہا کم اس سے اور بعضون نے کہا زیادہ اس سے پہر اتفاق ہی علمار کا اسپر کہ جتنی طرحین آئے ہین صلوة الخوف کی حدیث مین سب معتبر ہین اور اختلاف علمار مین بیچ ترجیح کی ہی کہ کسینے کسی طرح کو ترجیح دیا ہی اور کسینی کسی طرح کو چنانچہ امام ابو حنیفہ نی روایت ابن عمر کو ترجیح دیا ہے اور عمل کیا ہی اوسپر کہ ثابت ہی صحاح ستہ مین اور شمنی نی کہا ہی کہ نماز خوف کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی چار جگہہ پڑہی ہی ذات الرقاع اور بطن نخل اور عسفان اور ذی قرد مین پس اس سے معلوم ہوا کہ نماز خوف کے سفر مین تہی اور فقہا نی جو حضر مین جائز رکہی ہی قیاس کی ہی اسپر ۱۲ ترجمہ

الفصل الاول

فصل پہلے عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهٗ وَاَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ وَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَعَهٗ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِيْ لَمْ تُصَلِّ فَجَاؤُا فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهٖ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَرَوٰى نَافِعٌ نَحْوَهٗ وَزَادَ فَاِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّوْا رِجَالًا قِيَامًا عَلٰى اَقْدَامِهِمْ اَوْ رُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ اَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيْهَا قَالَ نَافِعٌ لَا اُرٰى ابْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذٰلِكَ اِلَّا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی سالم بن عبد اللہ بن عمر سی باپ اپنے سی یعنی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا جہاد کیا مینے ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نجد کی پس مقابلہ کیا ہمنی دشمن کا پس صف باندہی ہمنی واسطی اون کی پس کہڑی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہواتی تہی واسطی ہمارے پس کہڑی ہوئی ایک جماعت ساتہہ حضرت کی اور متوجہ ہوئی ایک جماعت طرف دشمن کی اور رکوع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ اون لوگون کی کہ ساتہہ تہی حضرت کی اور کیی دو سجدے پہر پہرے جماعت یعنی جنہون نی حضرت کی ساتہہ نماز پڑہی تہی جگہہ اوس جماعت کی کہ نہین نماز پڑہی تہی اور آئی وہ لوگ کہ نماز نہین پڑہے تہی پس رکوع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ اون کی ایک رکوع اور سجدے کیی دو سجدے پہر سلام پہیرا پہر کہڑی ہوئے ہر ایک اونمین سے پس رکوع کیا واسطی ذات اپنی کی ایک رکوع اور کیی دو سجدے اور روایت کی نافع نی مانند اسکی اور زیادہ کیا پس اگر ہو خوف زیادہ اس سے یعنی اس خوف سی کہ جسمین نماز جماعت سی پڑہ سکین اوپر طرح مذکور کی یعنی عین حالت لڑائی مین ہو نماز پڑہو پیادہ کہڑی قدمون اپنے پر یا سوار یعنی اگر پیادہ نہو سکو سامنی قبلہ کی یعنی اگر ممکن ہو یا نہو سامنی قبلہ کی یعنی اگر ممکن نہو کہا نافع نی نہین گمان کرتا مین ابن عمر کو کہ ذکر کیا ہو یہہ مگر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** نجد کہتی ہین زمین بلند کو اور مراد

ساتہ نماز پڑہی نہ مسجد میں اور اسحدیث میں دلالت ہے اسپر کہ مکروہ ہی تعدد جماعتون کا یعنی کئی بار جماعتین کرنی خصوصا جبکہ لوگ حاضر ہون اور دلالت ہے اسپر کہ فرض نہین جائز پیچہی نفل پڑہنی والی کی وا حضرت دوبار پڑہاتی دونو جماعتون کو اور یہہ حدیث دلیل قوی ہی اوپر واجب ہونے جماعت کے کہ ایسی حالت مین ہی جماعت نچہوڑی اور کہا ابن ہمام نی کہ نماز خوف اوپرطرح مذکور کی جب لازم ہوتی ہی کہ جہگڑین قوم نماز پڑہنی مین پیچہی امام کے اور جبکہ نجہگڑین پس افضل یہہ ہے کہ نماز پڑہاوی امام ایک جماعت کو تمام نماز اور دوسرے جماعت کو دوسرا امام تمام نماز اور پہر کہڑی ہوئی ہر ایک انمین سے الخ تفصیل اسکی یہہ ہے کہ دوسرے جماعت گئی مقابل دشمن کے آور آئی پہلی جماعت اپنی جگہہ اور تمام کی نماز تنہا اور سلام پہیرا اور گئی مقابل دشمن کے پہر آئی جماعت دوسری اور تمام کی نماز تنہا اور سلام پہیرا اسیطرح ذکر کیا ہی بعض شارحین نے علماء ہماری سی اور کہا ابن ملک نے اسیطرح کہا ہی بعضون نی اور اسپر عمل کیا ہی ابوحنیفہ رح نی لیکن حدیث نہین دلالت کرتی اسپر انتہی ہی یہہ اسیطرح لیکن کہا ابن ہمام نی کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی بعض اوس چیز پر کہ گئی ہین ابوحنیفہ طرف اوسکی کہ وہ جانا ہی جماعت پہلے کا اور تمام کرنا جماعت دوسری کا اپنی جگہہ پیچہی امام کی اور دلالت کرتی ہی اوپر تمام اوس چیز کی کہ گئی ہین طرف اوسکی ابوحنیفہ ایک اور حدیث کہ موقوف ہی ابن عباس پر روایت کی ابی حنیفہ نی ذکر کیا ہی اوسکو امام محمد نی کتاب الآثار مین اور ظاہر یہہ ہے کہ اسمین عقل کو دخل نہین پس موقوف اسمین مانند مرفوع کی ہی پس مذہب حنفیہ یہہ ہے کہ جماعت پہلی تمام کری نماز اپنی بغیر قراۃ کی مانند لاحق کی اور دوسری جماعت تمام کری ساتہہ قراۃ کی مانند مسبوق کے اور یہہ کیا ہے کہ جب امام مسافر ہو اور اگر ہو امام مقیم اور نماز چار رکعت کی ہو پس نماز پڑہی ساتہہ ہر ایک جماعت کی دو رکعتین اور مغرب سفر مین اور حضر مین پڑہی ساتہہ پہلی جماعت کے دو رکعتین اور ساتہہ دوسری کی ایک رکعت اور قدمون اپنی پر اسمین اشارہ ہی طرف ترک کرنی رکوع اور سجود کی یعنی اشارہ سی رکوع وسجود کری ایسے حالت مین اور مذہب ابی حنیفہ مین فاسد کرتا ہی نماز کو چلنا اور سوار ہونا اور لڑنا اور مگر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی اسلیے کہ نہین مجال عقل کو اسمین پس یہہ حکم مرفوع مین ہی ہرع ؛ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ اَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهٗ وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّتِيْ مَعَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ مِنْ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ بِطَرِيْقٍ اٰخَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی یزید بن رومان سی اونی نقل کی صالح بن خوات سے اونی نقل کی اوس شخص سے کہ نماز پڑہی تہی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دن ذات الرقاع کی نماز خوف کے یہہ کہ تحقیق ایک جماعت نے صف باندہی ساتہہ حضرت کی اور ایک جماعت مقابل ہوئی دشمن کی پس نماز پڑہی حضرت نی ایک رکعت ساتہہ اوس جماعت کی کہ ساتہہ تہے حضرت کی پہر رہی کہڑی اور پوری پڑہی اوس جماعت نی واسطی اپنی پہر پہری وہ اور صف باندہی مقابل دشمن کے اور آئی جماعت دوسری کہ مقابلہ مین دشمن کے کہڑی تہی پس ادا کی ساتہہ اونکی ایک رکعت کہ باقی رہی تہی نماز حضرت کی سی پہر بیٹہی ہوئی یعنی جب التحیات مین بیٹہی اور پوری کی اونہون نی واسطی اپنی یعنی جو باقی رہی تہی نماز اور پہر التحیات مین شریک ہوگئی پہر سلام پہیرا حضرت نی ساتہہ اونکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور روایت کے بخاری نی ساتہہ اور طریق کی قاسم سی کہ نقل کی قاسم نی صالح بن خوات سی اونی نقل کی سہل بن ابی حثمہ سے اونی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی ف اوس شخص سی کہ نماز پڑہی تہی نام اوس شخص کا سہل بن ابی حثمہ تہا اسلیے کہ قاسم بن محمد

نے روایت کی ہی حدیث صلوۃ الخوف کی صالح بن خوات سے اونسے سہل بن ابی حثمہ سے جیسے کہ گی کی روایت ہی سے، اور ذات الرقاع نام ایک غزوہ کا ہے کہ سن پانچ ہجری میں ہوا کہ لی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کفار سے اور ادا کی یہہ نماز اور بغیر جنگ کے پہری اور ذات الرقاع اوسکو اسلیے کہتے ہین کہ مسلمان ننگے پاؤن ۔۔۔ تہے اور پاؤنمین سوراخ پڑ گئی تہی اور ناخون ٹوٹ گئی تہی پس پاؤن پر رقاع یعنی چیتہڑی لپیٹ لیتے تہے اور یہہ ایک اور طور ہی طوروں صلوۃ الخوف کسے آیمین سے ہر جماعت نے ایک رکعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ ادا کی اور دوسری رکعت تنہا لیکن بیچ اثنار نماز آنحضرت کی نہ یہہ کہ قضا اوسکی بعد تمام کرنی نماز نبیا آنحضرت کی او پہلی سورتین بعد تمام کرنا حضرت کے پڑہی اسپر عمل کیا ہی امام شافعی اور امام مالک نے ۞ ع

وعن جابر قال اقبلنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اذا كنا بذات الرقاع قال كنا اذا اتينا على شجرة ظليلة تركناها لرسول الله صلى الله عليه وسلم قال فجاء رجل من المشركين وسيف رسول الله صلى الله عليه وسلم معلق بشجرة فاخذ سيف نبي الله صلى الله عليه وسلم فاخترطه فقال لرسول الله صلى الله عليه وسلم اتخافني قال لا قال فمن يمنعك مني قال الله يمنعني منك قال فتهدده اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فغمد السيف وعلقه قال فنودي بالصلوة فصلى بطائفة ركعتين ثم تاخروا وصلى بالطائفة الاخرى ركعتين قال فكانت لرسول الله صلى الله عليه وسلم اربع ركعات وللقوم ركعتان متفق عليه

اور روایت ہی جابر سے کہ کہا آئی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہان تک کہ جب پہونچی ہم ذات الرقاع مین کہا جابر نے تہی ہم جبکہ گذرتی درخت سایہ دار پر چہوڑ دیتی ہم اوسکو واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی تا استراحت فرماوین جہانوںمین پس اسیطرح کیا ہمنے ذات الرقاع مین اور اوتری حضرت درخت کی نیچی استراحت کی لیے کہا جابر نے پس آیا ایک شخص مشرکونمین سے اور تلوار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لٹکی ہوئی تہی درخت مین پس لے تلوار حضرت کی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی اور حضرت سوتی تہے یا غافل تہے اوس سے پہر کہینچی میانسے وہ پس کہا اوسنے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آیا ڈرتی ہو تم مجہسے فرمایا حضرت نے نہین یعنی تجہسے مین کیون ڈرنی لگا میری رب کے سوای نہ کوئی ضرر پہونچا سکتا ہی اور نہ نفع کہا اوسنے پس کون بچاویگا تمکو مجہسے فرمایا حضرت نے اللہ بچاویگا مجکو تجہسے کہا جابر نے پس ڈرایا اوسکو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نے پس میان مین کی اوسنے تلوار اور لٹکا دیا اوسکو کہا جابر نے پس اذان کہی گئی واسطی نماز کی پس پڑہی نماز ساتہہ ایک جماعت کی دو رکعتین پہر پیچہی ہٹی وہ جماعت یعنی بارادہ مقابلہ دشمنون کی اور پڑہی حضرت نے نماز ساتہہ جماعت دوسری کی دو رکعت کہا جابر نے پس ہوئین واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتین اور واسطی لوگون کی دو دو رکعتین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ حضرت نہایت شجاع تہی اور صبر کرتی تہی کفار کی ایذا دہی پر اور حلم کرتی تہی اونکی جاہلون سے اور ذکر کیا ہی واقدی نی کہ جب اس مشرک نی یہہ ارادہ کیا تو اوسکی پیٹہہ مین درد ہونی لگا پس چہوٹی تلوار اوسکی ہاتہہ سے اور گر پڑی زمین پر اور وہ مسلمان ہوا اور ہدایت پائی بسبب اوسکی بہت مخلوق نی اور ابو عوانہ نی روایت کیا ہی کہ وہ مسلمان نہین ہوا لیکن عہد کیا یہہ کہ نہین لڑیگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حضرت نی نہ سزا دی اوسکو واسطی تالیف قلب کے یا کسی اور سبب سے پس اذان کہی گئی اور تکبیر کہی گئی واسطی نماز ظہر کی یا عصر کے اور کہا مظہر نی یہہ روایت مخالف ہے پہلی روایت کے باوجودیکہ جگہہ ایک سی ہے اور یہہ بسبب اختلاف زمانہ کی ہے اتہی پس حمل کی جاویگی اسپر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی اوس جگہہ مین دو بار ایک بار تو جیسے کہ روایت کی سہل نی اور دوسری بار جیسے کہ روایت کی جابر نی پس حمل کی جاوی گی اول نماز صبح پر اور یہہ ظہر پر یا عصر پر یا حمل کی جاویگی تعدد غزوہ پر اور حضرت نی جو چار رکعتین پڑہین اور قوم نے

دو دو رکعتین کی دوہین علما نے بیان کی ہین اونمین سے صحیح اور صواب یہہ ہے کہ یہہ پہلی وتر نی آیۃ قصر کی تہا یا یہہ موضع آفا سہ کی تہا اور یہی مذہب امام اعظم رح کا ہی اور مراد اس قول سی کہ واسطی لوگونکی دو دو رکعتین یہہ ہی کہ امام کی ساتہہ دو دو رکعتین ہوئین اور دو دو تنہا ۱۲ ع ش ف

وعنه قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الخوف فصففنا خلفه صفين والعدو بيننا وبين القبلة فكبر النبي صلى الله عليه وسلم وكبرنا جميعا ثم ركع وركعنا جميعا ثم رفع راسه من الركوع ورفعنا جميعا ثم انحدر بالسجود والصف الذي يليه وقام الصف المؤخر في نحر العدو فلما قضى النبي صلى الله عليه وسلم السجود وقام الصف الذي يليه انحدر الصف المؤخر بالسجود ثم قاموا ثم تقدم الصف المؤخر وتاخر المقدم ثم ركع النبي صلى الله عليه وسلم وركعنا جميعا ثم رفع راسه من الركوع ورفعنا جميعا ثم انحدر بالسجود والصف الذي يليه الذي كان مؤخرا في الركعة الاولى وقام الصف المؤخر في نحر العدو فلما قضى النبي صلى الله عليه وسلم السجود والصف الذي يليه انحدر الصف المؤخر بالسجود فسجدوا ثم سلم النبي صلى الله عليه وسلم وسلمنا جميعا رواه مسلم اور روایت ہی اونہین سی کہا نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی نماز خوف کے پس کین ہمنی پیچہی حضرت کی دو صفین اور دشمن تہے درمیان ہمارے اور درمیان قبلہ کی پس تکبیر کہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نی اور تکبیر کہی ہمنی اکہٹے یعنے دونوں صفوں نے پہر رکوع کیا حضرت نے اور رکوع کیا ہمنی اکہٹی یعنی بعد قراۃ کی پہر اوٹہایا سر اپنا رکوع سی اور اوٹہایا ہمنی اکہٹی پہر جہکی حضرت واسطی سجدی کے ساتہہ اوس صف کی جو پاس تہے حضرت کی اور کہڑی رہی یعنی قومہ مین صف پچہلی مقابل دشمن کے پس جبکہ کر چکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ اور کہڑی ہوئی یعنی حضرت کی ساتہہ وہ صف کہ پاس تہی حضرت کی جہکی صف اخیر واسطی سجدی کی پہر کہڑی ہوئی لوگ صف اخیر کی یعنی سجدہ سی پہر آگی بڑہی صف اخیر کی یعنی اور کہڑی ہوئی جگہہ صف اول کی اور پیچہی ہٹی صف پہلی پہر رکوع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی قیام کیا اور پڑہی فاتحہ اور سورۃ پہر رکوع کیا اور رکوع کیا ہمنی اکہٹی پہر اوٹہایا سر اپنا رکوع سی اور اوٹہایا ہمنی اکہٹی پہر جہکی واسطی سجدی کی اور جہکی وہ صف کہ نزدیک ہوگئی تہی وہ کہ تہی پیچہی رکعت پہلی مین اور کہڑی رہی صف پچہلی یعنی جو کہ آگی تہی پہلی رکعت مین مقابل دشمن کی پس جبکہ کر چکی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ ساتہہ اوس صف کی کہ نزدیک تہے حضرت کی جہکی صف پچہلی واسطی سجدہ کے پہر سجدہ کیا پہر سلام پہیرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور سلام پہیرا ہمنی اکہٹی یعنی بعد پڑہنی التحیات کی روایت کی یہہ مسلم نی ف یہہ اور طور ہی صلوۃ الخوف کا جیسا موقع وقت کا حضرت دیکہتی ویسی طرح پڑہتی یہان دشمن سامنی تہا جانب قبلہ کی سب ایک جگہہ مقابل کہڑی رہی احتیاج پیچہی جماعت کے اور طرف نہ پڑی اور رکوع تک سب متفق رہی اور وقت سجدی کی ایک جماعت کہڑی رہی اور دوسری سجدی مین گئی جیسا کہ مذکور ہوا اور یہہ نماز عسفان مین پڑہی ہے حضرت نی ۱۲ ع ح ش ۔

الفصل الثاني

فصل دوسری **عن** جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي بالناس صلاة الظهر في الخوف ببطن نخل فصلى بطائفة ركعتين ثم سلم ثم جاء طائفة اخرى فصلى بهم ركعتين ثم سلم رواه في شرح السنة روایت ہی جابر سی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نی پڑہی ساتہہ لوگون کی نماز ظہر کی وقت خوف مین بیچ مکان بطن نخل کی پس نماز پڑہائی ایک جماعت کو دو رکعتین پہر سلام پہیرا پہر آئی جماعت دوسری پس نماز پڑہائی اونکو دو رکعتین پہر سلام پہیرا روایت کی یہہ یعنی صاحب مصابیح نی شرح السنہ مین ف بطن نخل نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکہ اور طائف کی اور یہہ حدیث بموجب مذہب شافعی کی تو محمول ہی اسپر کہ حضرت نی قصر کیا نماز کو یعنی چار رکعت کی دو رکعتین پڑہین اور بعد اوسکے

دو رکعت نفل پڑہیں کہ اونکی ہاں نفل ہیں اور اونکی پیچہی پڑہنا فرض کا درست ہی اور بموجب قول علمائی مذہب ہماری کی نہایت مشکل ہی اسلیے کہ اگر حمل کیجاوی سفر پر تو لازم آتا ہی اقتداء فرض پڑہنیوالی کا ساتہہ نفل پڑہنی والی کی اور یہہ درست نہین ہماری ہان پس نہین حمل کر سکتی اسپر فعل حضرت کا اور اگر حمل کیجاوی حضر یعنی اقامت پر تو منافی ہی اوسکی سلام پہیرنا سر دوگانہ پر االبتہ کچہہ نہین بنتی مگر یہہ کہ کہین کہ یہہ خصوصیات حضرت کی سی ہی ہے اور اسپر قوم نے سلام کین دو رکعتین اخیر کی بعد سلام حضرت کی در اختیار کیا ہی طحاوی نے یہہ کہ تہا یہہ امر اسی وقت مین کہ نماز فرض دو بار پڑہی جاتی تہی واللہ تعالی اعلم ۔

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل بین ضجنان وعسفان فقال المشرکون لھؤلاء صلوۃ ھی احب الیھم من ابائھم وابنائھم وھی العصر فاجمعوا امرکم فتمیلوا علیھم میلۃ واحدۃ وان جبریل اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرہ ان یقسم اصحابہ شطرین فیصلی بھم وتقوم طائفۃ اخری وراءھم ولیاخذوا حذرھم واسلحتھم فتکون لھم رکعۃ ولرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتان رواہ الترمذی والنسائی

روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اتری درمیان ضجنان اور عسفان کی پس کہا مشرکون نے یعنی آپسمین کہ واسطی مسلمانون کی ایک نماز ہے کہ وہ بہت پیاری ہی طرف اونکی باپون اونکی سی اور بیٹون اونکی سی اور وہ نماز عصر ہی پس قصد کرو امر اپنی کا یعنی قتال کا پہر کرو اونپر حملہ کرنا ایک مرتبہ اور تحقیق جبریل آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس حکم کیا حضرت کو یہہ کہ تقسیم کرین اپنی یارونکو دو جماعتین پس نماز پڑہاوین ایک جماعت کو اور کہڑی رہی جماعت دوسری پیچہی اونکی اور چاہیی کہ لیوین یعنی سب مصلی بچاؤ اپنا یعنی سپر وغیرہ اور ہتیار اپنی پس ہووی واسطی اونکی یعنی ہر جماعت کی ایک ایک رکعت اور واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتین روایت کی یہہ ترمذی اور نسائی نی ف ضجنان ایک پہاڑ ہی درمیان مکہ اور مدینہ کے اور عسفان نام ایک جگہہ کا ہی دو منزل مکہ سی

باب صلوۃ العیدین

باب ہے بیچ بیان نماز دونون عیدون کی ف یعنے عید فطر اور عید قربان کی اور عید مشتق ہی عود سی یعنی پہرنیکی اسکا نام عید اسلیی ہوا کہ آتی ہی ہر برس اور بعضون نی کہا عید اسلیی ہوا کہ اللہ تعالی عود کرتا ہی یعنی متوجہ ہوتا ہی بندونپر ساتہہ مغفرۃ اور رحمت کے چنانچہ اسی لیی کہا گیا ہی لیس العید لمن لبس الجدید انما العید لمن امن من الوعید لیس العید لمن تبخر بالعود انما العید للتائب الذی لا یعود لیس العید لمن تزین بزینۃ الدنیا انما العید لمن تزود بزاد التقوی لیس العید لمن رکب المطایا انما العید لمن ترک الخطایا لیس العید لمن بسط البساط انما العید لمن جاوز الصراط یعنی نہین عید اوسکی لیی کہ پہنی نئی کپڑی عید اوسکی لیی ہی کہ امن مین ہو وعید یعنی ڈر سی کاموں بُرے لائق رحمت اور مغفرۃ اللہ تعالی کی ہو اور امن مین ہو عذاب سی اور نہین عید اوسکی لیی کہ خوشبو کری ساتہہ عود کی عید ہی واسطی توبہ کرنیوالی کی لیی کہ پہر گناہ نکری نہین عید اوسکی لیی کہ زینت کری ساتہہ زینت دنیا کی عید اوسکی لیی ہی کہ توشہ راہ آخرت کا تقوی کو کری نہین عید اوسکی لیی کہ سوار ہو سواریون پر عید اوسکی لیی ہی کہ چہوڑی گناہ نہین عید اوسکی لیی کہ بچہاوی فرش عید اوسکی لیی ہی کہ گذر جاوی پل صراط سی اور نماز عید کی نزدیک شافعی اور تمام علماء کی سنت موکدہ ہی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک واجب ہے ۔

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی سعید الخدری قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج یوم الفطر والاضحی الی المصلی فاول شیء یبدأ بہ الصلوۃ ثم ینصرف فیقوم مقابل الناس والناس جلوس علی صفوفھم فیعظھم ویوصیھم ویامرھم وان کان یرید ان یقطع بعثا قطعہ او یامر بشیء امر بہ ثم ینصرف متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلتی دن عید فطر کی اور عید قربانکی طرف عیدگاہ کی پس اول چیز کہ شروع کرتی ساتہہ اسکی نماز تہی یعنی اول جاکی پہنچنی کی نماز پہلی پڑہتی خطبہ کی پہر پہرتے نماز سی پس کہڑی ہوتے

سامنی لوگون کی اور لوگ بیٹھی ہوتی صفون اپنی پر پس نصیحت کرتی اونکو اور وصیت کرتی اونکو اور حکم فرماتی اونکو اور اگر چاہتی یہہ کہ بھیجین لشکر یعنی جہاد کیلیے حکم فرماتی بھیجنیکا یا چاہتی کہ حکم فرماوین ساتھہ ایک چیز کی یعنی لوگون کی امور مین سی اور اونکی مصلحتون مین سی حکم فرماتی ساتھہ اوسکی بعد پھرتی یعنی طرف گہر اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** عیدگاہ مدینہ کی باہر شہر کی ہی کہتی ہین کہ مسافت حجرہ شریف سی وہان تک ہزار قدم کی ہی نہایت وہ جگہہ متبرک ہے اور اب گرد اوسکی چار دیواری بنا دی ہی شرح السنۃ مین لکہا ہے کہ نکلی امام نماز کیلیے یعنی عیدگاہ مین مگر بسبب عذر کی تو نماز پڑہی مسجد شہر کی مین اور کہا ابن ہمام نی سنت ہی یہہ کہ نکلی امام طرف عیدگاہ کی اور خلیفہ کر جاوی کسیکو کہ نماز پڑہاوی ضعیفونکو شہر مین اور کہا ابن حجر نی کہ کلام سوای مسجد مکہ اور بیت المقدس کے ہی اسلیے کہ ان دونون جگہون مین سب نمازین پڑہنی افضل ہین واسطی اتباع صحابہ اور تابعین کے اور بسبب بزرگی ان مسجدون کے اور کہڑی ہوتی یعنی زمین پر اس لیے کہ حضرت کی زمانہ شریف مین منبر نہ تہا عیدگاہ مین بعد ازان جب بہت ہوئے مسلمان اختیار کیا گیا منبر اسلیے کہ آواز دور پہنچتی ہی اور نصیحت کرتی اونکو یعنی زہد کرنیکی دنیا مین اور رغبت کرنیکی آخرت مین اور وعدہ کرتی ثواب کا اور ڈراتی عذاب سے تاکہ لوگ اسدن مین بہت خوشی کر کر غافل نہووین طاعت سی اور نہ پڑین گناہ مین خصوصاً حال اسوقت کی لوگونکا ہی اور وصیت کرتی اونکو یعنی ساتہہ تقوی کی اور ادنی درجہ تقوی کا یہہ ہی کہ بچی شرک سے اور اوسط یہہ ہی کہ فرمان برداری کری حکمون کے اور بچی ممنوع باتون سے اور اعلی اوسکا یہہ ہے کہ حضور ہو ساتہہ اللہ کی اور بری غرض ہو ما سوای اللہ سی اور حکم کرتی یعنی احکام فطرہ کی بیان کرتی عید الفطر مین اور احکام قربانی کی بیان کرتی عید قربان مین اور یہہ کلام کرنا حضرت کا اوس قبیلہ کا نہ تہا کہ جو منع ہی بلکہ یہہ واجبات اسلام سی تہا ٭ ع ٭ ح ٭

وعن جابر بن سمرة قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم العيدين غير مرة ولا مرتين بغير اذان ولا اقامة رواه مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا نماز پڑہی مینی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دونون عیدون کی نہ ایکبار اور نہ دوبار یعنی بہت بار بغیر اذان و تکبیر کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ اسی پر عمل تہا اکثر اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی کہ اذان ہی اور نہ تکبیر ہے عید کی نمازون مین اور نہ اور نوافل مین اور ازان مین آیا ہی بلکہ مکروہ ہی ٭ ع ٭

وعن ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو بكر وعمر يصلون العيدين قبل الخطبة متفق عليه اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر نماز پڑہتی دونو عیدون کی پہلی خطبہ کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا ابن منذر نی کہ اجماع ہی علما کا اسپر کہ خطبہ عید کا بعد نماز کی ہی پہلی پڑہنا خطبہ کا جائز نہین اور اگر خطبہ پہلی پڑہا ہی کسینی تو نماز جائز ہی سب علما کی نزدیک اور مروان بن حکم نی خطبہ پہلی پڑہا جبکہ حاکم ہوا مدینہ کا معاویہ کی طرف سی لیکن بہت برا جانا اصحاب نی ٭ ع ٭

وسئل ابن عباس اشهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم العيد قال نعم خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى ثم خطب ولم يذكر اذانا ولا اقامة ثم اتى النساء فوعظهن وذكرهن وامرهن بالصدقة فرايتهن يهوين الى اذانهن وحلوقهن يدفعن الى بلال ثم ارتفع هو وبلال الى بيته متفق عليه اور پوچہی گئی ابن عباس کیا حاضر ہوئی تہی تم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز عید مین کہا کہ ہان نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس نماز پڑہی عید کی پہر خطبہ فرمایا اور نہین ذکر کیا ابن عباس نے یعنی بیچ بیان کرنی کیفیت آنحضرت کی اذان کا اور نہ تکبیر کا پہر آئی حضرت عورتون کی پاس یعنی بعد خطبہ کی اور ساتہہ حضرت کی بلال تہی پس نصیحت کی اونکو اور یاد دلائی احکام دین کی اور ثواب عذاب آخرت کی اور حکم کیا اونکو ساتہہ صدقہ کی یعنی صدقۃ الفطر یا زکوۃ یا دین مین بسد دینی کی لیے فرمایا پس دیکہا مینی عورتون کو کہ دراز کیتی ہاتہہ طرف اپنی کانون کی اور اپنی گلون کے یعنی تاکہ زیور اوتار کر دیتی تہین

زیور کا لونگا اور گلوبند کا بلال کو یعنی اونکی کپڑی مین ڈالتی جاتی تہین تاکہ دیوین فقیروں کو پہر چلے حضرت اور بلال طرف گہر حضرت کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** عورتین بہی حضرت کی حکم سی عیدگاہ مین حاضر ہوتی تہین اونکو حضرت نی علیحدہ وعظ ونصیحت فرمائی کہ بسبب دور ہونیکے اچہی طرح سنتی تہین ۔ع

وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی یوم الفطر رکعتین لم یصل قبلھما ولا بعدھما متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہین دن فطر کی دو رکعتین نہ پڑہی نماز پہلی اونکے اور نہ پیچہی اونکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا ابن ہمام نی کہ یہہ نفی محمول ہی عیدگاہ پر واسطی حدیث ابی سعید خدری کے کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین نماز پڑہتی پہلی عید کی کچہہ پس جب پہرتے طرف مکان اپنی کی پڑہتی دو رکعتین انتہی اور درمختار مین لکہا ہی کہ نفل پڑہنی پہلی نماز عید کی مطلق مکروہ ہین یعنی گہر مین بہی پڑہنی مکروہ ہین اور عیدگاہ مین بہی اور بعد نماز کی عیدگاہ مین پڑہنی مکروہ ہین اور گہر مین جائز ہین انتہی ۔ع ح

وعن ام عطیۃ قالت امرنا ان نخرج الحیض یوم العیدین وذوات الخدور فیشھدن جماعۃ المسلمین ودعوتھم وتعتزل الحیض عن مصلاھن قالت امرأۃ یا رسول اللہ احدنا لیس لھا جلباب قال لتلبسھا صاحبتھا من جلبابھا متفق علیہ اور روایت ہی ام عطیہ سی کہ کہا حکم کی گئین ہم یہہ کہ نکالین ہم حائض عورتونکو یعنی النون کہ یا حیض والیونکو دن دونون عید ونکی اور پردہ والیونکو یعنی سب عورتین نکلین پس حاضر ہون جماعت مسلمین کی مین اور دعا اونکیمین اور الگ رہین حیض والیان مصلی اپنی سی کہا ایک عورت نی یا رسول اللہ کسیکی پاس ہم مین سے نہین چادر فرمایا چاہیی کہ اوڑہا دی اوسکو ساتہہ والی اوسکی چادر اپنی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی

ف کہا خطابی نی کہ حکم فرمایا سب عورتون کو حاضر ہونیکا عیدگاہ مین تاکہ نماز پڑہین وہ کہ جنکو عذر نہین اور پہنچی برکت دعا کی عذر والیونکو اور ہمین رغبت دلائی لوگونکو بیچ حاضر ہونی کی نماز دینیہ اور مجلسون ذکر کی مین اور نزدیک ہونی صلحا کی تاکہ پہنچی اونکو برکت اونکی اور حاضر ہونا عورتون کا عیدگاہ مین نہین مستحب ہی اس زمانہ مین واسطی ظاہر ہونی فساد کی اور توجیہ کی ہی طحاوی نی یہہ کہ تہا یہہ ابتداء اسلام مین اوس زمانی مین کہ مسلمان کم تہی چاہا حضرت نی کہ بہت معلوم ہون مسلمان بسبب اونکی تا دشمن ڈرین انتہی اجاجت عورتونکی نکلنے کی تہی ایسی کہ مرد مسلمان بہت ہین اور اوڑہا دی چادر اپنی یعنی جو عورت کئی چادرین رکہتی ہو وہ عاریت دیوی ایک چادر اوس عورت کو کہ اوسکی پاس چادر نہو یا مراد یہہ ہی کہ کونہ اپنی چادر کا اوسکو اوڑہا دی اور دو عورتین ایک جگہہ پہنین ۔ع ح

وعن عائشۃ قالت ان ابا بکر دخل علیھا وعندھا جاریتان فی ایام منی تدففان وتضربان وفی روایۃ تغنیان بما تقاولت الانصار یوم بعاث والنبی صلی اللہ علیہ وسلم متغش بثوبہ فانتھرھما ابو بکر فکشف النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن وجھہ فقال دعھما یا ابا بکر فانھا ایام عید وفی روایۃ یا ابا بکر ان لکل قوم عیدا وھذا عیدنا متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق حضرت ابوبکر صدیق آئی اونکی پاس اور نزدیک اونکی دو چہوکریان تہین یعنی انصار کی لڑکیون مین سے بیچ دنون منا کی یعنی جن دنوں مین حاجی منا مین رہتے ہین کہ وہ روز عید الضحی کا اور ایام تشریق کے ہین بجاتی تہین دف اور بجاتی تہین دف اور ایک روایت مین ہی یعنی بدلی پہلی الفاظ کی زیادہ وا ہی کہ گاتی تہین وہ اشعار کہ کہی تہی انصار نی دن بعاث کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ڈہانکی ہوئی تہی کپڑا اپنا پس ڈانٹا اونکو حضرت ابوبکر نی پس کہولا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منہ اپنا اور فرمایا چہوڑ دی انکو ای ابوبکر اسلیی کہ تحقیق یہہ دن عید کی ہین یعنی خوشی کی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت نی ای ابوبکر تحقیق واسطی ہر

ہر قوم کی عید ہے اور یہہ عید ہی ہماری روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** لفظ تضربان کو یا تاکید تدففان کی ہی اور بعضون نی معنی اسکی یہہ کہی ہین
کہ وہ ملتی کو دتی تہین اور بجاتی تہین دف اسکی بجانی مین دو قول ہین بعضی مباح کہتی ہین مطلق یعنی ہر وقت اور بعضی حرام کہتی ہین مطلق اور صحیح یہہ ہے کہ نکاح
مین اور ولیمہ مین اور بیچ اون شادیون کی کہ انکی حکم مین ہین اور عیدین مین مباح ہی اور پہر فرق کیا ہی علمار نی اوس دف مین کہ جہانجہ دار ہو اور اوسمین
کہ جہانجہ دار نہو یعنی جہانجہ دار کو مکروہ کہا ہی اور بغیر جہانجہ دار کو مباح لیکن بغیر جہانجہ دار مین بہی اختلاف کیا ہی اور گاتی تہین الخ یعنی گاتی تہین اشعار لڑائی
اور شجاعت انصار کی کہ اونہون نی کہی تہی جبکہ بعاث کی لڑائی پر چڑہی تہی جیسکہ عادت شجاعون کی ہی کہ وقت لڑائی کی کہ کرکی اپنی شجاعت اور فخر کی
کہتے ہین اور بعاث نام ایک جگہہ کا ہے دو کوس مدینہ سی پس وہ لڑکیان وہ اشعار پڑہتی تہین کہ اونمین تمام وصف لڑائی کی اور شجاعت کی تہی کہ اوسکی ذکر
کرنی مین مدد تہی امر دین کی اور رغبت دلاتی تہی مومنون کو جہاد کفار پر ذکر خواہش اور بری باتون کا اونمین نتہا کہ حرام ہی ذکر کرنا اونکا کیا مقدور تہا کہ
روبرو ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بری گیت گاتین اور ایک روایت صحیح بخاری کی مین بعد از لفظ تغنیان کی آیا ہی ولیستا بمغنیتین یعنی گاتی تہین اور گانا
کسب اونکا نتہا کہ کچہہ خوب گاتی ہوین اور مشہور و معروف ہوان ہمین اور شوق دلاوین فاحشہ اور خواہش نفسانی پر کہ وہ باعث فتنہ اور فساد کی ہو بلکہ
گاتی تہین جیسکہ لڑکیان گہر مین کچہہ گایا کرتی ہین اور دھمکانا اونکو اور صحیح بخاری مین آیا ہی کہ کہا ابوبکر نی آیا مزمار شیطان بجاتی ہو نزدیک پیغمبر کی اور
مزمار کہتی ہین باجیکو کہ بجاتی ہین اوسکو گانیوالی مانند نی اور دف اور رباب اور مانند اونکی اور مزمار شیطان اسکو اسلیی کہا کہ وہ مشغول کرتا ہی دل کو لہو
لعب مین اور باز رکہتا ہی یاد حق سی اور واسطی ہر قوم کی ہی یعنی اگلی امتونکی اور قومون باطلہ کی عید ہی مانند نوروز کی واسطی مجوس وغیرہم کی اور کہا ہی
علماء ہماری نی کہ مشابہت کرنی ساتہہ اونکی وسدن مین کفر ہی اور مشابہت یہہ ہے کہ اسدن مین بناو کری اور انڈی لڑاوی اور مہندی لگاوی اور لہو
غنا کری بطور تعظیم اوس دن کے اور جاننا چاہیی ساتہہ اس حدیث کی سند پکڑی ہی اہل سماع نی ساتہہ مباح ہونی راگ کے اور سننی اوسکی ساتہہ ساز کی اور جواب
اس حدیث سی ساتہہ نظر انصاف کی بی آمیزش تعصب کے سمجہا جاتا ہی یہہ ہے کہ ابوبکر صدیق نی انکار کیا گانی اور دف بجانی کا اور منع کیا اور ڈانٹا اون
سی اسلیی کہ مقرر تہا اونکی نزدیک منع ہونا لہو اور غنا کا مطلق اور گمان کیا اونہون نی کہ منع نکرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اوس سی اسلیی ہی کہ نجانا
حضرت نی اوسکو بسبب سونیکی یا غفلت کے اور نجانا ابوبکر نی کہ روا رکہا حضرت نی وسدن تہوڑا سا گانا حاصل یہہ کہ ابوبکر کو اس فرق اور تفصیل کا علم نتہا
اسلیی منع کیا پس دلالت کرتی ہی حدیث اوپر مباح ہونی تہوڑے سی گانی کی بیچ روز عید کی اور سوا اوسکی اون جگہون مین کہ مباح ہی اوسمین
خوشی کرنی اور اوسمین شک نہین کہ یہہ بیچ جگہہ مخصوص کی اور بوجہ مخصوص کی ہی اس سی اباحت علی الاطلاق نہین لازم آتی اور کہا اشرف
نی کہ اسمین دلیل ہی اوپر کہ سماع اور بجانا دف کا منع نہین لیکن بعض اوقات مین اور ہمیشگی کرنی اوسپر یا کثرت اوسپر مکروہ ہی کہونیوالی ہی جلال
کو اور مٹانی والی ہی مروت کو اور کہا ابن ملک نی کہ اس حدیث مین دلیل ہی اوپر کہ بجانا دف کا جائز ہی جبکہ نہو اوسمین جہانجہ اور بعض اوقات ہو اور
پڑہنا اونسی شعر اونکا کہ اونمین کسیکی ہجو نہو اور نہ گالیان ہون جائز ہی اور فتاوی قاضیخان مین لکہا ہی کہ سننا آواز ملاہی کا یعنی باجون کا گناہ ہے
واسطی قول علیہ السلام کی کہ سننا ملاہی کا گناہ ہی اور بیٹہنا اوسپر فسق ہی اور لذت اوٹہانی ساتہہ اوسکی قبیلہ کفر سی ہی اور داخل ہے
ملاہی مین بجانا ڈنڈونکا اور مارنا لکڑیکا زمین وغیرہ پر وقت تعلیم گانون کی اور اگر سنی ناگہان پس نہین گناہ اوسپر اور واجب ہے اوسپر
یہہ کہ خوب کوشش کری یہان تک کہ نہ سنی اسلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی رکہہ لین انگلیان کانون اپنی مین یعنی وقت مستی کی اور پڑہنا
اشعار عرب کا کہ جنمین ذکر فسق اور شراب اور لڑکیکا ہو مکروہ ہی شرع ش ح **ف** حضرت شیخ الاسلام کہ بڑی محدث ہین اونہون نی ترجمہ
بخاری کیمین بیچ شرح اسی حدیث کی یہہ مسئلہ خوب مفصل لکہا ہی تہوڑا سا مضمون اوسکا یہان لکہا جاتا ہی تا حق ظاہر ہو وہ یہہ ہی کہ اس حدیث

کہ

سے ظاہر ہوتا ہی کہ گانا اور دف بجانا منع ہی سوای عید اور مانند اوسکی یعنی نکاح وغیرہ مین اسلیے کی ابوبکر صدیق کہ افضل اصحاب کے ہین اور خوب جانتے
تھے احکام دین کے اونہون نے گانیکو مزمار شیطان کہا اور حضرت نے اونکو منع نفرمایا کہ اسطرح نکہہ یہہ مزمار شیطان اور حرام نہین ہی بلکہ فرمایا کہ منع
مت کر کہ آج عید ہے یعنی حکم منع سے اسقدر لہو اور سرور آجکا مستثنی اور جائز ہی اور لڑکیان اگر اشعار تعریف دلاوری اور شجاعت کی ساتہہ
آواز خوش کی گاوین مضائقہ نہین اور حضرت آپ ساتہہ سننی اوسکی متقید نہوئی اور ابوبکر کو رغبت نہ دلائی بلکہ تغافل کیا اور ساتہہ جائز ہونی اسکے
اشارہ فرمائی پس تمسک نہین ہی اسمین اوپر اباحت سماع اور غنار کی مطلق جیسیکہ بعضی بتکلف کہتی ہین اور اس مسئلہ مین درمیان علما اور
فقہا اگلی اور پچہلی کی صحابہ اور تابعین علیہم سے اختلاف ہی مشہور صحابہ مین حرمت اور کراہت اوسکی تہی حتی کہ کہا ہی اونہون نے کہ مراد بیچ آیۃ
ومن الناس من یشتری لہو الحدیث کی غنا ہی اور تہی ابن عباس اور ابن مسعود کہ قسم کہاتی تہی اسپر اور اسیطرح بیچ آیۃ واستفزز من استطعت
منہم بصوتک کے کہ مراد آواز شیطان سے غنا ہی نزدیک ابن عباس اور مجاہد کی اور ابن عمر سے آیا ہی کہ منع کرتی تہی گانیسی اور سننی اوسکی سی
اور حضرت امیر المومنین علی رض سے منقول ہی کہ جو کوئی مر جاوی اور اوسکی لیی گائن ہو پس مت نماز پڑہو اوسپر اور ابی امامہ سے آیا ہی کہ کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت بیچو گائنونکو اور مت خرید کرو اونکو اور نہ تعلیم دو اونکو اور بیچ مثل اسکیکی نازل ہوئی ومن الناس من یشتری لہو
الحدیث الایۃ وسے سبب سے بعضون نے کہا ہی کہ بعضی حدیثین کہ اوپر مباح ہونی غنار کی دلالت کرتی ہین پہلی حرام ہونی اوسکیسی تہین بعد از ان
نسخ کی گئین ساتہہ اس آیۃ کی اور ابن مسعود سے آیا ہی کہ کہا غنا اوگاتا ہی نفاق کو جیسیکہ اوگاتا ہی پانی سبزہ کو اور جابر سے یہہ لفظ آیا ہی جیسیکہ اوگاتا ہی
پانی کہیتی کو اور انس سے یہہ لفظ آئی ہین کہ غنا اور لہو اوگاتی ہین نفاق کو دلمین جیسیکہ اوگاتا ہی پانی گہانس کو اور ابو ہریرہ سے آیا ہی کہ محبت
غنا کی اوگاتی ہی نفاق دلمین جیسیکہ اوگاتا ہی پانی گہانس کو مراد نفاق عملی ہی کہ پوشیدہ رکہتا ہی خواہش گناہ کو برخلاف حال ظاہر کی اور کہا فضیل
بن عیاض نے غنا منتر زنا کا ہی اور بہت حدیثین اس جانب مین آئی ہین اور فقہائی کہ اہل فتوی اور ائمہ اور پیشوا دین کی ہین بیچ حکم حرمت اور
کراہت اسکیکی بہت تشدید و تغلیظ کی ہی اور قول صحیح تر اور مشہور تر چاروں اماموں سے یہہ ہے کہ یہہ مکروہ ہی اور اطلاق حرام کا بہی آیا ہی اور نقل کیا ہے
قاضی ابو الطیب نے حرام ہونا اسکا شعبی اور سفیان ثوری اور حماد اور نخعی اور ان کا ہی سے اور یہی منقول ہی اہل مدینہ اور کوفہ اور عراق سے اور بعضون
نے رسالہ مین کہا ہی غنا حرام ہی سب مومنین اور قرطبی نے کہا خلاف نہین بیچ حرام ہونی اسکی کی اسلیے کہ قبیلہ لہو و لعب سے ہی کہ مذموم ہی وہ
بالاتفاق لیکن جو کہ سالم ہو محرمات سے پس جائز ہی تہوڑا سا شادیونمین اور عیدون مین اور مانند انکی مین اور ایک جماعت علمار کی طرف مباح
ہونی اوسکیکی گئی ہین اور جاننا چاہیی کہ محل اختلاف کا وہ غنا ہی کہ گاتی ہین اوسکو مغنی کہ شناسا ہین ساتہہ صنعت غنا کی اور اختیار کرتی ہین شعر
نرم کرنیوالی دل کی اور گاتی ہین ساتہہ سرون نرم کرنیوالی دلکی کہ شورش پیدا کرتی ہین نفسون مین اور خوش کرتی ہین نفسون کو اور جو غنار
کہ جاری ہوئی ہی عادت ساتہہ استعمال اوسکیکی واسطی خوش کرنی دلون کی اور اوٹہانی بوجہونکی اور قطع مسافت کی بیچ راہون حج کی اور بیچ صفت
لعبہ اور زمزم اور مقام کی اور بیچ راہون جہاد کی اور بیچ وصف جہاد کی مانند حدا اور نصب اور رکبانی کی اور مانند گانی عورتون کی واسطی تسکین لڑکون کے اور مانند اسکی
مباح ہی اگر سالم ہو ذکر فواحش اور محرمات سے بلکہ مستحب ہے اگر موجب نشاط کا ہی اوپر اعمال بر کے کذا ذکرہ ابن حزم فی کتاب الاستماع اور کہا ہی اون علمار نے کہ قائل ہین اباحت
غنار کی کہ روایت کیا گیا ہی غنا اور سماع اکثر صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور علما محدثین اور علمار دین سے کہ صاحب ہدایت اور تقوی کی ہین اور کہا ہی کہ
ائمہ اور بعضی اکابر سے جو الفاظ تغلیظ کی وارد ہوئی ہین محمول ہین اوس غنا پر کہ جسمین فحش یا خلاف شرع چیز ہو یعنی مثل مزامیر وغیرہ کی یہہ بات کہی اسلیے
کہ تا تطبیق حاصل ہو جاوے درمیان قول و فعل کی کہ ائمہ اربعہ سے بہی سننا غنا کا اور خوش رکہنا اوسکا منقول ہے اور قول شا

اور فعل مشائخ طریقت کا لی اور پچھلون کی بہی مختلف ہے انہین بیچ سماع کی کثر بیچ متقدمین اس جماعت کی کہ اوستاد طریقت کی اور رہنمائی حق کی ہین
طریقہ اجتناب کا ہی اور بیچ متاخرین کی روش سماع کی شروع ہوئی شیخ حماد دباس کہ مقتدای وقت اور شیخ طریقہ قادریہ کی ہین ایک روز جمعہ کی نماز
کو جاتی تہی ناگاہ درمیان راہ کی آواز گانیکی ونکی کانمین پہنچی ٹہیر گئی اور کہا آیا آج کونسی معصیت مجہسی وجود مین آئی کہ اوسکی سزا مین ساتہہ اس
بلا کی مبتلا ہوا مین ہرچند اپنی نفس مین تامل کیا کوئی بات گناہ کی نپائی جب گہر مین آئی تو تحقیق اس امر کی بعد از تحقیق معلوم ہوا کہ پیالہ تصویر دار
خرید اتہا فرمایا ہی امر تہا کہ بسبب شومی اوسکی گرفتار ہوا مین اور کلام حضرت غوث الاعظم رضہ کیسی ہے کراہت اسکی معلوم ہوتی ہی اور پوچہی گئی
نسبت غنا سی کہا کہ آیا حق ہی وہ کہا لوگون نی نہین کہا ہمین بعد حق کی مگر ضلال اور کہا کہ کفایت کرتا ہی بیچ کراہت اوسکی یہہ کہ ہی اوسمین شور
طبع اور اوٹہانا شہوت کا اور خواہش طرف عورتون کی اور رعونت نفس کے اور خوشی اور سبکی عقل کی اور دنائتہ آور مشغول ہونا ساتہہ ذکر خدا کی
خوشتر اور سالم تر ہی اوس کسیکو کہ ایمان لایا ہی ساتہہ خدا کی اور دن آخرۃ کی اور شیخ ابو الحسن شاذلی سی کہ امام اور سر حلقہ سلسلہ شاذلیہ کی ہین آیا ہی کہ
فرمایا جو کہ سماع کرتی ہین اور کہا ناظالمون کا کہاتی ہین اوسمین شعبہ یہود یہ کا ہی کہ قرآن مجید مین فرمایا ہی اللہ تعالی سمّاعون للکذب اکّالون للسحت
اور امام غزالی نی لکہا ہی کہ سماع کئی قسم پر ہے ایک حرام محض وہ جوانونکی لیی ہی کہ غالب ہجاتی ہی اوپر شہوۃ دنیا کی پس نہین حرکت دیتا سماع اونکو مگر
چیز کہ غالب ہو دلون اونکی پر صفات بد ہے اور دوسرے مکروہ وہ واسطی شخص کے لیی ہی کہ کری اوسکو عادۃ اکثر اوقات مین بطریق لہو کی اور تیسری مباح وہ
اوسکی لیی ہے کہ نہ حظ ہو واسطی اوسکی مگر لذت اوٹہانا ساتہہ آواز خوش کی اور چوتہی مندوب وہ اوسکی لیی ہے کہ غالب ہوا اوپر حب اللہ تعالی کی اور نہ حرکت
دی اوسکو سماع سوا صفات نیک کے اور بزرگوار مشائخ چشتیہ رحہ کی سماع سنتی تہی ولیکن باحتیاط اور شرائط اور آداب اور اکثر اوقات خلوت مین
سنتے تہی کہ وجود اغیار اور نامحرمون سی خالی ہوتا تہا اور حضرت شیخ المشائخ نظام الدین اولیا قدس سرہ بہی سنتی تہی لیکن انکی مجلس مین مزامیر اور
تالی نہی اور یارون کو اوس سے منع فرماتی حاصل کلام یہہ کہ مقرر اور مشہور درمیان صوفیہ کی کہ قائل ساتہہ سماع کی ہین یہہ ہے کہ سماع اہل کی لیی مباح
ہے اور بیان کیی ہین شرائط اور آداب اوسکی اور معین کیی ہین اہل اوسکی اور حقیقت حال کی جو کچہہ نقل اقوال سی سمجہی جاتی ہی یہہ ہی کہ انکار فقہار اور
اکابر اولیا کا راجع ساتہہ غیر مشروع کی ہی کہ غنا کی ساتہہ مزامیر اور ممنوع باتین ہون اور ساتہہ قصد لہو اور خواہش نفسانی کی ہو والا نفس
راگ کہ حقیقت اوسکی آواز خوش ہی ممنوع نہین کہ وہ مباح الاصل ہی اور راگ مین جیسی مفاسد ہین مصالح بہی ہین اکثر دل کو نرم کرتا ہی اور
ذوق اور شوق اور حلاوت اور خشوع عبادت مین پیدا کرتا ہی حتی کہ بعضونکو کشود اسمین خوب ہوا ہی لیکن ہمیشگی کرنی اسپر دور ہی طریقہ اتباع
اکابر سلف سے اور شاید کہ بسبب عادت کرنی اوسکی لذت اوسکی کو عبادت اور ریاضت پر ترجیح دین اور ساتہہ فریب دینے نفس و شیطان کی اطاعت شرعی
اونکی نظر مین سبک ہو اور قصور و فتور راہ پاوی نعوذ باللہ منہ پس سماع بذاتہ مباح ہی اور منع ہوتا ہی بسبب عوارض کے یعنی ذکر عورتون کا ہو
یا شہر ایکا یا عورۃ متشابہ نامحرم گاتی ہو یا امرد گاتا ہو یا مزامیر ہو یا قصد لہو اور خواہش نفسانی سی ہوا اور حضور نا اہل ہو یا ہمیشہ سنتا ہو اور جو کہ
مدعی معرفت اور محبت اور حال کی ہو کر سماع سنتے ہین اور بسبب حاصل ہونی ایک حالت کی فریب کہا کر ذوق طاعت اور لذت ذکر اور تلاوت سی
محروم رہتی ہین وہ بہی گرفتار مکر نفس اور شیطان کی ہین کہ اونکو فریب دیکر صراط مستقیم سے پہیرا ہی تا آنکہ روز بروز طریقہ دین سے دور تر پڑتی ہین اور
رفتہ رفتہ نماز سی سوای نشست و برخاست کے کچہہ نصیب اونکو نہین ہوتا اور وہ بہی ساتہہ ریا اور تکلف کی اور خوف برا کہنی خلائق کی کرتی
ہین کاش کہ یہہ ذوق اور شوق نہوتا تو نماز اور روزہ خشک کر دین تو سلامت کہتی قوی تر شبہہ اس جگہہ پیر دپیر کا ہی کہ جو کچہہ اونہون نی کیا ہے
بے سند نہوگا ہم بہی اتباع اونکا کرتی ہین یہہ محض بہانہ اور حیلہ ہی بزرگونے جو کیا ہی بغلبہ حال اور بیخودی کی کیا ہی اور کبہی کبہی کیا ہی اور واسطے

مع

مصلحت وقت کی ورساتہہ اچھی نیتون کی ور خلل نہین تہا سی ور طریقہ نہین ٹہیرایا اور تخصیص کی تہی اور اجتماع خاص ساتہہ کیفیت مخصوص کے کرتی
وہ ذوق وحال کہان وہ مصلحت وانیت کہان رہی اب انکی تقلید کرتی ہین اور باقی سب ترک ع بدنام کنندۂ نکونامی چند بہ حاشا انکو پیرون کی
ساتہہ کیا نسبت اور پیرون کو انپر کہان عنایت اور ایک جماعت باپ دادا کی ارث جانکر کرتی ہین بغیر اہلیت کی اونکی حق مین صادق ہی یہہ آیۃ انہم
الفوا اباءہم ضالین فہم علی آثارہم یہرعون حاصل یہہ کہ جو کچہہ کہ شائع ہوا ہی اس زمانی اور ان شہرون مین کہ مجلس سماع اور رقص کی از راہ ستائی
دکہانی کی اور حب جاہ اور شہرۃ کی کرتی ہین اور ایک جماعت اہل رقص یعنی حال لانیوالی مانند گویونکی ساتہہ دعوت اور بغیر دعوت کی بقصد شہرۃ
اور طمع اور توجہ لوگونکی اور بعضی ساتہہ غرض حاصل کرنی نقدیکی یا طعام کی آتی ہین حاشا کہ ہو طریقہ پہلی زمانی مین اور کسی بزرگ سی تہین جاری
ہوا ان کوردلون نی اون بزرگون کو اپنی مانند سمجہا ہی کہ نقل انکی بطور نقالونکی کرتی ہین خوب تامل کرین کر کیا کرتی ہین معاذ اللہ یہہ
کیا معصیت ہے کاش نام فقر کا اپنی پر نرکہتی اور لباس فقیری نہ پہنتی شرعا اور دیانۃ تعذیر اونکی وجب ہے نہ تعظیم ایسی کہ تعظیم کرتی مین
گویا مدد اور رغبت دلاتی ہی اونکو اس عمل پر کہ بہولتی ہین اپنی دلون مین اور قوی ہوتی ہین اسپر اور عجب یہہ ہے کہ ان باتون کو مشائخ کی
عرسون مین قربت جانتی ہین عیاذا باللہ ومنہ الاستعانۃ والیہ الالتجاء وللہ الحمد تمام ہوا کلام حضرت شیخ الاسلام رح کا ٭ **وعن**
انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغدو یوم الفطر حتی یاکل تمرات ویاکلہن وترا
رواہ البخاری اور روایت ہے انس سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ جاتی عیدگاہ کو دن عید الفطر کی یہان تک کہ کہاتی کئی
کہجورین اور کہاتی کہجورین طاق روایت کی یہہ بخاری نی **ف** جلدی افطار عید کو اسلیی کرتی تا مخالفت ہو پہلی دلون کی جیسی رمضان
مین نہ افطار کرنا وجب ہے ویسی اسدن مین افطار کرنا وجب ہے اور کہجورین طاق کہاتی یعنی تین یا پانچ یا سات یا کم اس سے یا زیادہ اور رعایت
طاقکی ہر امر مین خوب ہے ان اللہ وتر یحب الوتر یعنی اللہ طاق ہی دوست رکہتا ہی طاق کو اور کہجور ونپر افطار اسلیی کرتی کہ وہی اوسوقت موجود
ہوتی تہین اور بعضون نی کہا کہ حکمت کہجورون کی کہانی مین یہہ تہی کہ وہ شیرین ہوتی ہین اور شیرینی تقویت بصر کرتی ہی خصوصا وقت
خلو معدہ کی بسبب روزونکی کہ ضعف ہو جاتا تہا اسی تقویت ہوتی اور شیرینی موافق مقتضای ایمان کی ہی لکہا ہی علماء نی کہ جو کوئی خواب
مین دیکہی شیرینی کہاتی تو تعبیر اوسکی یہہ ہے کہ حلاوت ایمان اوسکو نصیب ہو اور شیرینی نرم کرتی ہی دل کو پس اسلیی افطار شیرینی سی افضل ہے
شرح ٭ع ٭ **وعن** جابر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم عید خالف الطریق رواہ البخاری
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہوتا دن عید کا مخالفت کرتی راہ مین روایت کی یہہ بخاری نی **ف**
یعنی تشریف لیجاتی اور راہ سی اور آتی اور راہ سی اور حکمت اس فعل مین یہہ تہی کہ تا گواہی عبادت کی دین دونون راہین اور رہنی والی
اونکی جن وانس ورا اور کتنی ہی وجہین لکہی ہین جو جا ہی اور شرحون مین دیکہہ لے اور حق یہہ ہی کہ یہہ سب احتمالات ہین ہر ایک لیے نمو جیب سمجہہ آپکی
کہا ہی اسرار آپکی اللہ جانی یا رسول اوسکا ٭ح ٭ **وعن** البراء قال خطبنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر فقال
ان اول ما نبدء بہ فی یومنا ہذا ان نصلی ثم نرجع فننحر فمن فعل ذلک فقد اصاب سنتنا ومن
ذبح قبل ان نصلی فانما ہو شاۃ لحم عجلہ لاہلہ لیس من النسک فی شیء متفق علیہ
اور روایت ہی براء سی کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دن نحر کی پس فرمایا تحقیق اول وہ چیز کہ شروع کرین ہم بیچ اسدن
اپنی کی یہہ ہی کہ نماز پڑہین ہم پہر پہرین اور ذبح کرین پس جس شخص نے کہ کیا یہہ یعنی تقدیم نماز اور خطبہ کی ذبح پر پس تحقیق پہنچا سنت ہماری کو

اور جس شخص نے کہ ذبح کیا پہلے نماز عید سے پس سوا اسکی نہین کہ وہ بکری گوشت کہی جلدی کی واسطے اہل اپنی کی نہین ہے قربانی سے کچھہ روایت کیا یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی ثواب قربانی کا نہ ملا اور مشروع یہہ ہے کہ اول نماز پڑھی پہر خطبہ بعد ازان قربانی کرے اور اسحاب بین وقت قربانی کا مذکور ہے پس اجماع ہے علماء کا اسپر نہین جائز قربانی کرنی پہلے طلوع ہونے فجر کے دن عید قربان کی پہر نزدیک شافعیہ کے وقت اوسکا آتا ہے جب بلند ہوتا ہے آفتاب بقدر نیزہ کے اور گذر جاتا ہے بعد اوسکے وقت بقدر دو رکعتون اور دو خطبوں ہلکے کی پہر اگر ذبح کرے بعد اوسکے جائز ہے برابر ہے کہ نماز پڑھے امام یا نہ پڑھے پس اگر ذبح کرے پہلے اسکی نہین جائز برابر ہے کہ شہر مین ہو یا باہر اور رہتا ہے نزدیک اونکی وقت قربانیکا تا غروب ہونے آفتاب تیرہوین تاریخ کی اور قربانی اونکی نزدیک سنت ہے اور نزدیک ابوحنیفہ کی قربانی واجب ہے صاحب نصاب پر اگرچہ نصاب نامی نہو اور وقت اوسکا بعد نماز امام کی ہے بیچ حق شہر والون کی اور بیچ حق گانو والون کی بعد طلوع ہونے فجر کی اور رہتا ہے وقت اوسکا بارہوین تاریخ کی آخر تک **ع** **وعن** جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا اُخْرٰى وَمَنْ لَّمْ يَذْبَحْ حَتّٰى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلٰى اسْمِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جندب بن عبد اللہ بجلی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ذبح کرے پہلے نماز عید کی پس چاہیے کہ ذبح کرے جگہہ اوسکی اور قربانی اور جسنے کہ ذبح نکی یہان تک کہ نماز پڑہی ہمنے پس چاہیے کہ ذبح کرے اوپر نام اللہ تعالی کی یعنی یہہ درست ہے قربانی اوسکی اور ثواب اوسکا ملتا ہے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهٗ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے براء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ذبح کرے پہلے نماز کی پس سوا اسکی نہین کہ ذبح کرتا ہے واسطے نفس اپنی کی یعنی اپنی کہانیکی لیے ذبح کی ثواب قربانی کا نہو اور جسنے ذبح کی پیچہے نماز کی پس تحقیق پوری ہوئی قربانی اوسکی اور پہنچا سنت مسلمین کو یعنی موافقت کی اونکی طریقہ کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہی مذہب جمہور کا ہے اور تعجب ہے کہ امام شافعی نے باوجود وارد ہونے حدیثون صحیحہ کے کیون مخالفت کی جمہور کی کہ کہا اگر امام نے نہی نماز یا نہ پڑہی جبتک اوسپر سب اونکا مذکور ہوا **ع** **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ذبح کرتے اور نحر کرتے عیدگاہ مین روایت کی یہہ بخاری نے **ف** بکری اور دنبہ اور بہیڑ اور گائین اور بہینس اور اونٹ خواہ نر ہو خواہ مادہ انکی سوای قربانی درست نہین اور سوائے اونٹ کی اور جانور ونکی حلال کرنی کو ذبح کہتی ہین اور اونٹ کی حلال کرنیکو نحر کہتی ہین اور طور نحر کا یہہ ہے کہ اونٹ کو کہڑا کرتی ہین اور نیزہ اوسکی سینہ مین مارتی ہین اوس سے وہ زمین پر گر پڑتا ہے اور اونٹ کو ذبح کرنا بہی جائز ہے لیکن نحر افضل ہے **ع** ترجمہ مولانا **الفصل الثانی** فصل دوسری

عن اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا فَقَالَ مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوْا كُنَّا نَلْعَبُ فِيْهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ بِهِمَا خَيْرًا مِّنْهُمَا يَوْمَ الْاَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے انس سے کہ تشریف لائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین اور مدینہ والونکو دو دن تہی کہ کہیلتی تہی ان دونون مین اور خوشیان کرتی تہی پس فرمایا حضرت نے کیسی ہین یہہ دو دن عرض کیا صحابہ نے تہی ہم کہیلتی ان دونو مین جاہلیت مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہ بدلا اللہ تعالی نے واسطے تمہاری بدلے ان دو دنونکی بہتر انسے دن عید قربانکا اور دن عید فطر کا روایت کی یہہ ابوداود نے **ف** دو دن تہی کہ کہیلتی تہی ان مین ایک انمین سے دن نوروز کا ہے کہ اوس دن تحویل آفتاب کے ہوتی ہے حمل مین اور دوسرا دن مہرجان کا کہ اوسمین

تحویل آفتاب کے میزان میں ہوتی ہے پس ان دنوں میں ہوا معتدل ہوتی ہے اور رات دن برابر ہوتے ہیں جاہلوں نے ان دونوں کو اختیار کیا تھا خوشی کی
لیے پس وہ رسم لوگوں میں چلی آتی تھی حتی کہ جب مسلمان ہوئے ابتدا میں بسبب عادت کے اسیطرح خوشی کرتے تھے حضرت نے اسکی حقیقت پوچھی صحابہ نے عرض
کیا کہ قدیم سے یہہ رسم چلی آتی ہے اسکی حقیقت کا ہمیں علم نہیں حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں عوض انکے دو دن عیدوں کے عطا فرمائے ہیں انمیں
خوشی کرنی چاہیے گویا اشارہ ہے اسپر کہ عید حقیقی اور خوشی مومن کو چاہیے کہ عبادت کے دن کرے پس نہ چاہیے کہ انمیں ہو لہو لعب سے اون دنوں میں
اور اشارہ خفی اسپر ہے کہ کچھہ لہو اور خوشی کہ جس میں فحش اور نکلنا طریقہ دین سے نہو اگر عیدین میں کرے تو جائز ہے اور اسمیں نہی ہے تعظیم عید دن مشرکین
کیلیے اور اونکی رسموں کی برتنے سے اور خوشی کرنے سے اون میں اور نہی ہے حاضر ہونیسے انکی عیدوں میں حتی کہ بعضے علما نے حکم کفر کا کیا ہے کہا ابو حفص
کبیر حنفی نے کہ جو کوئی تحفہ بھیجے نوروز کو انڈا طرف مشرک کے واسطے تعظیم اسکی کے پس وہ کافر ہوتا ہے اور نابود ہوتے ہیں اعمال اسکے اور کہا قاضی ابو المحاسن
حسن بن منصور حنفی نے کہ جو کوئی خریدے اسدن وہ چیز کہ نہیں خریدتا ہے غیر اسکے دن میں جیسے یہاں کھلونے وغیرہ دوالی میں لیتے ہیں یا تحفہ بھیجے اسمیں
کسیکو پس اگر ارادہ کرے ساتھہ اسکے تعظیم اسدنکا جیسے کہ تعظیم کرتے ہیں اسکی کافر بیشک کافر ہوتا ہے اور اگر ارادہ کرے ساتھہ خریدنے کے تنعم کا اور ساتھہ
ہدیہ بھیجنے کے محبت کا بسبب عادت کے تو کافر نہیں ہوتا لیکن مکروہ ہے کہ مشابہت کافروں کے ساتھہ ہوتی ہے پس احتراز کرے اس سے بھی اور دن عاشورا
کے اگر اظہار خوشی کا کرے تو مشابہت ہوتی ہے ساتھہ خوارج کے اور اگر اوسدن اظہار کرے علامتیں غم کی تو مشابہت ہوتی ہے روافض کی
ساتھہ ان دونوں باتوں سے بچے اور شریک ہوتے ہیں روافض مجوسیوں کے بسبب تعظیم کرنے نوروز کے اور سبب یہہ بیان کرتے ہیں کہ اسدن میں قتل
کیے گئے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ٹھہری خلافت حضرت علی کو مرح شرع ف[2] اور فتاویٰ ذخیرہ میں ہے کہ جو کوئی نکلے ہولی یا دوالی
کے دیکھنے کے لیے وہ کافر ہوتا ہے اسلیے کہ اسمیں اعلان کفر کا ہوتا ہے پس گویا کہ اسنے مدد کی کفر پر اور اسی قیاس پر نکلنا طرف نوروز مجوس کی اور
موافقت کرنی ساتھہ انکے جیسے کہ بعضے مسلمان اسدن میں کرتے ہیں موجب کفر کے ہے انتہی اور تجنیس میں ہے کہ متفق ہیں مشائخ ہمارے اسپر کہ جسنے اعتقاد
کیا امر کفار کو اچھا پس وہ کافر ہے انتہی اور اسیطرح جو کوئی اچھا جانے کلام اہل ہوا کو یعنی صوفیہ خلاف شرع کو اور کہے یہہ کلام معنوی ہے یا کہے
کہ یہہ کلام ہے کہ معنی اسکے صحیح ہیں اگر وہ کلام کفر ہے تو اچھا جاننے والا ہے اوسکا کافر ہوتا ہے کذا فی الظہیریہ اور نوادر الفتاویٰ میں ہے
کہ جو کوئی رسوم ہندوؤنکو اچھا جانے کافر ہوتا ہے اور عمدۃ الاسلام میں ہے کہ جو کوئی رسمیں کافروں کی کرے جیسے کہ اپنے گھر میں بیل اور گھوڑے سرخ
و زرد رنگ باندھیں وار باندھے یا گرہ سبز باندھے کافر ہوتا ہے ﴿ وعن بریدۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یخرج
یوم الفطر حتی یطعم ولا یطعم یوم الاضحی حتی یصلی رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہے بریدہ سے کہا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نہیں نکلتے تھے دن فطر کے یعنی نماز کیلیے یہاں تک کہ کھاتے کچھہ اور نہ کھاتے دن عید قربان کے یہاں تک کہ نماز پڑھتے روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے
ف سبب کہا کہ تشریف لیجانے کا روز عید کے اوپر مذکور ہو چکا ہے اور عید قربان کو بعد نماز کے کہاتے واسطے موافقت فقرا کے اسلیے کہ جب لوگ گوشت قربانی کا تقسیم کرتے جب
وہ کہاتے پس حضرت بھی انکی لیے تاخیر فرماتے ﴿ وعن کثیر بن عبد اللہ عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم کبر فی العیدین فی الاولی سبعا قبل القراءۃ وفی الآخرۃ خمسا قبل القراءۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی
اور روایت ہے کثیر بن عبد اللہ سے کہ اونسے نقل کی انکے باپ نے اونسے نقل کے کثیر کے دادا نے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیریں کہیں نماز دونوں عیدوں کی پہلی رکعت میں سات تکبیریں
پہلے قراءۃ سے اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں پہلے قراءۃ سے روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یعنے سات تکبیریں پہلی رکعت میں سوائے تکبیر تحریمہ اور تکبیر
رکوع کے ہیں پہلے قراءۃ کے اور پانچ دوسری رکعت میں سوائے تکبیر قیام اور تکبیر رکوع کے پہلے قراءۃ کے اور عمل کیا ہے اسپر شافعی نے اور یہہ مسئلہ آگے مفصل لکھا جاویگا انشاء اللہ تعالیٰ

وعن جعفر بن محمد مرسلاً ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابابکر وعمر کبروا فی العیدین والاستسقاء سبعا وخمسا وصلوا قبل الخطبۃ وجہروا بالقراءۃ رواہ الشافعی اور روایت ہی جعفر بن محمد سی بطریق ارسال کی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمرؓ تکبیر کہتی دونوں عیدوں میں اور نماز استسقا میں سات اور پانچ اور نماز پڑہتی پہلی خطبہ سی یعنی عید کی اور استسقا کی اور پکار کر پڑہتی قراءۃ روایت کی یہہ شافعی نی ف جعفر یعنی امام جعفر صادق بیٹی امام محمد باقر کی بیٹی علی یعنی امام زین العابدین بیٹی امام حسین بن علی کی اور سات اور پانچ یعنی پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہتی اسی پر عمل ہی شافعی کا ٭ وعن سعید بن العاص قال سألت ابا موسٰی وحذیفۃ کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبر فی الاضحٰی والفطر فقال ابو موسٰی کان یکبر اربعا تکبیرہ علی الجنائز فقال حذیفۃ صدق رواہ ابوداؤد اور روایت ہی سعید بن العاص سی کہ کہا پوچھا میں نی ابوموسی اور حذیفہ سی کہ کسطرح تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتی نماز عید قربان اور عید الفطر میں پس کہا ابوموسی نی تہی تکبیر کہتی چار مانند تکبیر کہنی اونکی جنازی پر پس کہا حذیفہ نی سچ کہا ابوموسی نی روایت کی یہہ ابوداود نی ف یعنے جیسے چار تکبیریں جنازی کی نماز میں کہتی اسی طرح چار تکبیریں ہر رکعت عیدین میں کہتے اور پہلے رکعت میں کہتے چار تکبیریں پہلی قراءۃ سی تکبیر تحریمہ سمیت اور دوسری رکعت میں بہی قراءۃ سی چار تکبیریں کہتی تکبیر رکوع سمیت اور حدیثیں تکبیرات عید کی مختلف آئی ہیں اس لیے اختلاف ہوا اماموں میں بعض اماموں کی نزدیک سات تکبیریں ہیں پہلے رکعت میں اور پانچ دوسری رکعت میں ولیکن نزدیک مالک اور احمد کی پہلی رکعت میں سات تکبیریں مع تکبیر تحریمہ کی ہیں اور دوسری میں پانچ سوای تکبیر قیام کی اور نزدیک شافعی کی پہلی رکعت میں بہی سات ہیں سوای تکبیر تحریمہ کے اور دوسری میں بہی پانچ سوای تکبیر قیام کی اور ہماری نزدیک تین اول رکعت میں اور تین دوسری رکعت میں سوای تکبیر تحریمہ اور تکبیر رکوع کی جیسا کہ اس حدیث سی معلوم ہوا اور یہی مذہب ابن مسعود کا ہی اور امام شافعی نی جو اختیار کیا ہی مذہب ابن عباس کا ہی اور اور جو حدیثیں کہ سند اونکی ہیں اونکی صحت اور ضعف میں اور اونکی سندوں میں کلام بہت ہے یہاں بخوف درازگی کی نہیں ذکر کیا جاتا اور ہماری علما نی کہا ہی کہ جب حدیثیں مختلف آئیں ہمنی کم اختیار کیا اسلیے کہ تکبیریں اور رفع یدین خلاف معمول کی ہیں پس اختیار کرنا کم کا اولی ہی کذا فی الہدایۃ وشرح ٭ وعن البراء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نُوِّل یوم العید قوسا فخطب علیہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی براءؓ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دلی گئی دن عید کی کمان پس خطبہ کہا اوسپر روایت کی یہہ ابوداود نی ف یعنے جیسے عصا ٹیک کے خطبہ پڑہتی ہیں ویسیہی کمان ٹیک کر خطبہ پڑہا ٭ وعن عطاء مرسلا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خطب یعتمد علی عنزتہ اعتمادا رواہ الشافعی اور روایت ہی عطا سی بطریق ارسال کی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت خطبہ فرماتی تکیہ کرتی برچہی اپنی پر تکیہ کرنا یعنی ٹیک کر کہڑی ہوتی روایت کی یہہ شافعی نی ٭ وعن جابر قال شہدت الصلٰوۃ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم عید فبدأ بالصلٰوۃ قبل الخطبۃ بغیر اذان ولا اقامۃ فلما قضی الصلٰوۃ قام متکئا علی بلال فحمد اللہ واثنی علیہ ووعظ الناس وذکرہم وحثہم علی طاعتہ ومضی الی النساء ومعہ بلال فامرہن بتقوی اللہ ووعظہن وذکرہن رواہ النسائی اور روایت ہی جابر سی کہ کہا حاضر ہوا میں نماز میں ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ دن عید کے پس شروع کی نماز پہلی خطبہ کے بغیر اذان وتکبیر کی پس جبکہ پڑہ چکی نماز کہڑی ہوئی یعنی خطبہ کے لیے تکیہ کیے ہوئی بلال پر پس حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اوسپر اور نصیحت کی لوگونکو اور یاد دلایا اونکو ثواب وعذاب اور رغبت دلائی اونکو اوپر بندگی اللہ کی اور تشریف لی گئی طرف

عورتونکی اور ساتھہ اونکی بلال تھی پس حکم کیا اونکو ساتھہ تقوی اللہ کی اور نصیحت کے اونکو اور یاد دلایا اونکو ثواب عذاب روایت کی یہہ نسائی نی ف
اس حدیث سی یہہ نکلا کہ خطیب کو لائق ہی یہہ کہ ٹیکی کوئی چیز مانند تلوار اور کمان اور برچہی اور عصا کی یا تکیہ کری آدمی پر ٭ ع ٭ **وعن**
ابی ھریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج یوم العید فی طریق رجع فی غیرہ رواہ الترمذی والدارمی
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ نکلتی دن عید کی بیچ ایک راہ کی پہر آتی اور راہ سی روایت کی یہہ ترمذی اور دارمی
نے **ف** سبب اسکا پہلے فصل مین بیان ہوچکا اور جب جاوی عیدگاہ کو تو تکبیر کہتا جاوی راہ مین پس صاحبین کے نزدیک دونون عید دن مین پکار کر
اور امام اعظم کی نزدیک عید الفطر میں چپکی کہی اور عید قربا نمین پکار کر کہی ٭ ع ٭ **وعنہ انہ اصابھم مطر فی یوم عید**
فصلی بھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ العید فی المسجد رواہ ابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہے انہین سی
یہہ کہ پہنچا صحابہ کو مینہہ عید کی دن پس نماز پڑہائی انکو عید کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مسجد مین روایت کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف**
یعنی حضرت نماز عید کی جنگل مین پڑہتے تہی مگر جب مینہہ برستا ہوتا تو مسجد مین پڑہتی پس معلوم ہوا کہ افضل ادا کرنا اوسکا جنگل مین ہے اور عذر ہو تو
مسجد مین پڑہی اور ظاہر یہہ ہے کہ مستثنیٰ ہیچ مکی کی یہہ ہے کہ نماز پڑہی عید کی مسجد الحرام مین چنانچہ ان ایام مین عمل ہے اور اسی طرح مدینہ منورہ
مین ہے مسجد نبوی مین پڑہتی ہین ٭ ع ٭ ح ٭ **وعن ابی الحویرث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی**
عمرو بن حزم وھو بنجران عجل الاضحی واخر الفطر وذکر الناس رواہ الشافعی اور روایت ہی ابی الحویرث سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے لکہا طرف عمرو بن حزم کی اور وہ تہی نجران مین یہہ کہ جلد پڑہ عید قربان اور تاخیر کر عید فطر کو اور نصیحت کر لوگونکو یعنی خطبہ مین روایت کی
یہہ شافعی نی **ف** نجران نام ایک شہر کا ہی حضرت نی وہانکا عامل کر کر عمرو بن حزم کو بہیجا تہا ان دنونمین عمر اونکی سترہ برس کی تہی اونکو حضرت
نے یہہ احکام لکہہ بہیجی اور عید قربان کی جلدی کرنی کو اسلیے فرمایا کہ بعد اسکی لوگ قربانی ذبح کرنی مین مشغول ہون اور عید فطر مین تاخیر کو فرمایا
اسلیے کہ لوگ صدقہ فطر کا ادا کرلین ٭ **وعن ابی عمیر بن انس عن عمومۃ لہ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ**
وسلم ان رکبا جاءوا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشھدون انھم راوا الھلال بالامس فامرھم ان یفطروا
واذا اصبحوا ان یغدوا الی مصلاھم رواہ ابو داود والنسائی اور روایت ہی ابی عمیر بن انس سی کہ نقل کی اپنے چچاؤں سے
کہ تہی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ کہ قافلہ آیا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی دیتی تہی یہہ کہ اونہون نی دیکہا چاند عید کا کل پس حکم
کیا حضرت نی صحابہ کو یہہ افطار کرین اور جب صبح کرین جاوین طرف عیدگاہ اپنی کی روایت کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** یعنے تیسوین شب
کو اہل مدینہ نی چاند عید کا نہ دیکہا صبح کو روزہ رکہا ایک قافلہ باہر سی آیا اوسنی خبر دی کہ ہمنی کل دیکہا ہی چاند حضرت نی حکم فرمایا افطار کا اور فرمایا
کہ نماز کل پڑہین اسلیے کہ وہ بعد زوال کی آئی تہی وقت نماز عید کا نہ تہا چنانچہ ایک روایت مین صریح آیا ہی انہم قدموا اخر النہار اور اسیپر عمل ہی
امام اعظم کا وقت نماز عید کا شروع ہوتا ہی جبکہ آفتاب بلند ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی وقت زوال تک شرح منیہ مین لکہا ہی کہ اگر پیش آوی
کچہہ عذر کہ باز رکہی نماز سی دن فطر کی پہلی زوال سی تو پڑہین اوسکو دوسرے دن پہلی زوال کی اور اگر باز رکہی عذر نماز سی دوسری دن تو
پہر نہ پڑہین بخلاف عید قربان کی کہ وہ پڑہی جاوی تیسرے دن بہی اگر باز رکہی عذر نماز سی پہلی دن اور دوسرے دن اور اسیطرح اگر تاخیر کری
عید قربانکو دوسرے یا تیسرے دن تک جائز ہی لیکن برا ہی ٭ ع ٭ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن ابن جریج قال**
اخبرنی عطاء عن ابن عباس وجابر بن عبد اللہ قالا لم یکن یؤذن یوم الفطر ولا یوم الاضحی ثم سالتہ

يعنى عطاء بعد حين عن ذلك فاخبرنى قال اخبرنى جابر بن عبد الله ان لا اذان للصلوٰة يوم الفطر حين يخرج الامام ولا بعد ما يخرج ولا اقامة ولا نداء ولا شئ لا نداء يومئذ ولا اقامة رواه مسلم

روایت ہی ابن جریج سی کہ کہا خبر دی مجکو عطا نی ابن عباس سے اور جابر بن عبد اللہ سی کہ کہا دونون نی نہتہی اذان بیچ دن عید کی اور نہ دن عید قربان کی پہر پوچہا مینی اوس سے یعنی عطا سی بعد مدت کے یہی مسئلہ مذکورہ پس خبر دی مجکو عطا نی کہا کہ خبر دی مجکو جابر بن عبد اللہ نی یہہ کہ نہین اذان ہی واسطی نماز کی دن عید فطر کی جسوقت کہ نکلی امام اور نہ بعد نکلنی کی اور نہ تکبیر ہے اور نہ پکارنا ہی اور نہ کچہہ اور نہین آواز اوسدن اور نہ تکبیر روایت کی یہہ مسلم نی شاید جریج نی عطا سی دوبارہ بتفصیل اس مسئلہ مذکورہ کی پوچہی یا احتیاطاً بعینہ وہی مسئلہ پوچہا اور جواب مین فقط دن فطر کا ذکر کیا اسلیے کہ کافی ہی سی پر دوسری عید کو قیاس کریگا اور نہ پکارنا کہ کہین الصلوٰۃ الصلوٰۃ اور مانند اسکی اور نہ کچہہ اور یہہ تاکید ہی لا نداء کی ور اسکی بعد پہر تاکید ہے لا نداء ولا اقامۃ لذا ذکر الشیخ رح اور ملا علی نی لکھا ہی کہ لفظ لا نداء اول سی آخر تک تاکید ہی پہلی جملہ کی ور لائق ہی کہ تفسیر کیجاوی نداء کی ساتہہ اذان کی اس لیے کہ مستحب ہے بالاتفاق یہہ کہ پکارا جاوی الصلوٰۃ جامعۃ انتہی ان دو قولون مین تعارض ہو تطبیق انمین یون کیجاوی کہ حضرت شیخ نی جو نفی کی ہی تو عیدگاہ مین کہنی کی اور بطریق التزام کی کہنی کی نفی کی ہی اور ملا علی نی جو مستحب لکہا ہی تو خارج عیدگاہ کی اور کبہی کبہی کی کہنی کو و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب وعن ابى سعيد الخدرى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج يوم الاضحى ويوم الفطر فيبدأ بالصلوٰة فاذا صلى صلوٰته قام فاقبل على الناس وهم جلوس فى مصلاهم فان كانت له حاجة ببعث ذكره للناس او كانت له حاجة بغير ذلك امرهم بها وكان يقول تصدقوا تصدقوا تصدقوا وكان اكثر من يتصدق النساء ثم ينصرف فلم يزل كذلك حتى كان مروان بن الحكم فخرجت مخاصرا مروان حتى اتينا المصلى فاذا كثير بن الصلت قد بنى منبرا من طين ولبن فاذا مروان ينازعنى يده كانه يجرنى نحو المنبر وانا اجره نحو الصلوٰة فلما رايت ذلك منه قلت اين الابتداء بالصلوٰة فقال لا يا ابا سعيد قد ترك ما تعلم قلت كلا والذى نفسى بيده لا تاتون بخير مما اعلم ثلث مرار ثم انصرف رواه مسلم

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی نکلتی دن عید قربان کے اور دن عید فطر کی پس شروع کرتی نماز پہر جسوقت پڑہ چکتی تہی نماز اپنی ہوتی یعنی خطبہ کے لیے پہر متوجہ ہوتی طرف لوگون کی اور لوگ بیٹہی ہوتی بیچ جگہہ نماز اپنی کی پس اگر ہوتی حضرت کو حاجت بہیجنی لشکر کی ذکر کرتی وسکو واسطی لوگون کی یعنی بہیجتی یا ہوتی انکو حاجت سوای اوسکی کام کی یعنی مسلمانون کے فائدی کی بات کی حکم فرماتی انکو ساتہہ اوسکی اور تہی حضرت فرماتی یعنی خطبہ مین صدقہ دو صدقہ دو صدقہ دو اور تہین اکثر تصدق کرنیوالی عورتین پہر پہرتی حضرت یعنی پس ہمیشہ رہا امر اسطرح یعنی نماز پہلی خطبہ کے پڑہا کرتی تہی اور خطبہ مابین پڑہتی تہی نہ منبر پر چاروں خلفا کی زمانہ مین اور بعد انکی یہان تک کہ ہوا مروان بن حکم یعنی حاکم ہوا مدینہ کا معاویہ کی طرف سے پس نکلا مین اور تہا مین ہاتہہ پکڑی ہوی مروان کی یہان تک کہ آئی ہم عیدگاہ مین پس ناگہان کثیر بن صلت نے تحقیق بنایا منبر مٹی اور کچی اینٹ سی پس ناگہان مروان کہینچتا تہا مجکو ساتہہ ہاتہہ اپنی کی گویا کہ وہ کہینچتا تہا مجکو طرف منبر کی یعنی تا خطبہ پہلے نماز سی پڑہی اور مین کہینچتا تہا اوسکو طرف نماز کی یعنی تا نماز پہلی خطبہ سی پڑہی پس جب دیکہا مینی یہہ اوس سی کہا مینی کہان ہے ابتدا کرنا ساتہہ نماز کی یعنی جو کہ فعل حضرت کا اور خلفا کا تہا پس کہا مروان نی مت جہگڑو ای ابو سعید تحقیق چہوڑی گئی وہ چیز کہ تو جانتا ہی یعنی پہلی پڑہنا نماز کا چہوڑ دیا مینی واسطی مصلحت کے وہ مصلحت یہہ ہے کہ اگر نماز پہلی پڑہتی تو لوگ انتظار خطبہ کا نکرتی

کہا مینی یون نہین قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین لاؤ گی تم بہتر اوس چیز سی کہ جانتا ہون مین کہی تہی یہہ بات تین بار پہر
پہرا ابوسعید یعنی جماعت مین شریک ہوا بسبب اس فعل بد مروان کے روایت کی یہہ مسلم نی ف لعدد تین بار فرماتی تاکید کی لیی یا اشارہ
ہے طرف تین حالتون کی یعنی لعدد دو واسطی دنیا اپنی کی اور لعدد دو واسطی موت اپنی کی اور لعدد دو واسطی آخرة اپنی کی اور مخاصر کہتی ہین اسکو کہ
چلین دو شخص ملی ہوئی ہاتہہ پکڑی ہوئی اس طرح کہ ہاتہہ ہر ایک کا نزدیک کمر کے دوسری کی ہو اور مروان سنہ دو ہجری مین پیدا ہوا اور دیکہا نہین نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کو اور کثیر بن صلت بہی پیدا ہوا حضرت کی زمانہ مین اسی سبب سے جامع الاصول والی نی اوسکو صحابیون مین گنا ہی اور بعضون نی کہا
کہ تابعی تہا گہر اوسکا عیدگاہ کی پاس تہا اوسنی منبر بنایا تا خطبہ اوسپر پڑہا جاوی جیسی کہ وہ سنت ہی جمعہ مین اور ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ اول
منبر عیدگاہ مین مروان نی بنوایا اور پہر یہہ احتمال بہی ہی کہ معنی اسکی یہہ ہون کہ پہرا مروان طرف منبر کی تا خطبہ پڑہی اور نہ سنی بات ابوسعید کی
کہ نماز پہلی خطبہ کے پڑہنی چاہیی اور عیدین کی نماز یون ہی کہ دو رکعتین پڑہی اول تکبیر تحریمہ کہی پہر سبحانک اللہم پڑہی پہر تین تکبیرین کہی ہر بار ہاتہہ کانون
تک اوٹہا دی اور مابین تکبیرون کی ہاتہہ چہوڑ دی کہی بقدر تین تین تسبیح کی پہر اعوذ و بسم اللہ کہکر سورہ فاتحہ پڑہی اور ایک سورۃ اور ساتہہ اوسکی
پڑہی اور مستحب یہہ ہی کہ عیدین مین اور جمعہ مین سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑہی پہر رکوع و سجدہ کری جب دوسری رکعت شروع
کری تو ابتدا کری ساتہہ قراءة کی پہر تین تکبیرین کہی بطور سابق اور چوتہی تکبیر کہکر رکوع مین جاوی اور بعد اوسکی دو خطبی پڑہی لیکن عید کی
خطبہ مین تعلیم کری لوگون کو احکام فطرہ کی اور عید الضحی مین تعلیم کری احکام قربانی کی اور تکبیر تشریق کی اور واجب ہے کہ عرفہ کی فجر سی تا عصر تیرہوین
کے تکبیر کہی ایکبار ہر فرض پڑہنی والا بعد پڑہنی فرض کی اور تکبیر یون کہی اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد ۱۲ ح ملتقی

بَابٌ فِی الْاُضْحِیَۃِ

یہہ باب ہے بیچ بیان قربانی کی ف قربانی کرنی واجب ہے مذہب حنفی مین ہر مسلمان مقیم غنی پر یعنی جو کہ مالک نصاب کا
ہو اگرچہ نصاب نامی نہو اور نزدیک امام شافعی کی سنت موکدہ ہی اور مشہور و مختار مذہب امام احمد کا بہی یہی ہی ۱۲ ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلے عَنْ اَنَسٍ قَالَ ضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِکَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ اَقْرَنَیْنِ
ذَبَحَھُمَا بِیَدِہٖ وَسَمّٰی وَکَبَّرَ قَالَ رَاَیْتُہٗ وَاضِعًا قَدَمَہٗ عَلٰی صِفَاحِھِمَا وَیَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سی کہا قربانی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ دو دنبون ابلق سینگدار کی یعنی دراز
تہے سینگ یا ٹوٹی نہ تہی ذبح کیا اونکو ساتہہ ہاتہہ اپنی کی اور بسم اللہ کہی اور تکبیر کہی کہا انس نے دیکہا مینی حضرت کو کہ رکہی ہوئی تہی قدم اپنا اوپر پہلو یا کلہ اونکی کی
اور کہتی تہی بسم اللہ واللہ اکبر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف مستحب ہے کہ قربانی اپنی ہاتہہ سی ذبح کری جو کہ جانتا ہو ادب ذبح کی والا حاضر رہی وقت
ذبح کی اور اور ذبح کری اور اللہ کا نام لینا وقت ذبح کی شرط ہی ہمارے نزدیک اور تکبیر کہنی مستحب ہے اسکی نزدیک اور فرماتی بسم اللہ واللہ اکبر اسمین اشارہ ہی اس
کہ لفظ واللہ اکبر واو سمیت کہنا افضل ہی اور مکروہ ہی وقت ذبح کی درود پڑہنا نزدیک جمہور کی سوای شافعی کی کہ اونکی نزدیک سنت ہی ۱۲ ع

وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِکَبْشٍ اَقْرَنَ یَطَأُ فِیْ سَوَادٍ وَیَبْرُکُ فِیْ سَوَادٍ وَ
یَنْظُرُ فِیْ سَوَادٍ فَاُتِیَ بِہٖ لِیُضَحِّیَ بِہٖ قَالَ یَا عَائِشَۃُ ھَلُمِّی الْمُدْیَۃَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِیْھَا بِحَجَرٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ اَخَذَھَا وَاَخَذَ الْکَبْشَ
فَاَضْجَعَہٗ ثُمَّ ذَبَحَہٗ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ
ثُمَّ ضَحّٰی بِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا کہ
لاوی دنبہ سینگدار کی کہ چلتا ہو سیاہی مین یعنی پاؤن سیاہ ہون اور بیٹہتا ہو سیاہی مین یعنی سینہ اور پیٹ سیاہ ہو اور دیکہتا ہو سیاہی سے

مین یعنی آنکہون کی گرد سیاہی ہو پس لائی گئی آنحضرت کی پاس دنبہ تاکہ قربانی کرین ساتہہ اوسکی فرمایا ای عائشہ لی آؤ تو چہری پہر فرمایا تیز کر اسکو ساتہہ پتہر کی پس تیز کی انہی پہر لیا اوسکو اور پکڑا دنبی کو لیس لٹایا اوسکو پہر ارادہ کیا ذبح اوسکیکا پہر کہا بسم اللہ اختیاک یعنی ذبح کرتا ہون ساتہہ نام اللہ کی یا الہی قبول کر محمد سی اور آل محمد سی اور امت محمد سی پہر قربانی کی ساتہہ اوسکی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** تیز کرا اسکو مکروہ ہی تیز کرنا چہری کا سامنی جانور کے کہ ذبح کیا چاہتا ہی اوسکو اسلیے کہ حضرت عمرؓ نی مارا ساتہہ دری کی ایک شخص کو کہ کیا اوسنی یہہ اور مکروہ ہی ذبح کرنا جانور کا سامنی دوسری جانور کی اور حضرت نی جو اس طرح کہکر ذبح کیا تو مراد اس سی شریک کرنا ہی ثواب مین امت کو نہ یہہ کہ قربانی سبکی طرف سی کی اس لیے کہ قربانی کرنا ایک بکا کے کی طرف سی درست نہین ہی ۱۲ ع ج **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذبحوا الا مسنۃ الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعۃ من الضان رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ ذبح کرو مگر مسنہ کو مگر یہہ کہ دشوار ہو تم پر پس ذبح کرو جذعہ دنبہ یا بہیر کے روایت کی یہہ مسلم نی **ف** شرح اس حدیث کی تفصیل کہتی ہی بیان اوسکا بموجب مذہب حنفی کے یہہ ہی کہ مسنہ اونٹو مین وہ ہی کہ پوری پانچ برس کا ہو کر چہٹی مین شروع ہوا ہو اور گائی بیل بہینس مین وہ ہی کہ دو برس کا پورا ہو کر تیسری مین شروع ہوا ہو اور بکری یا دنبہ بہیر مین وہ ہے کہ ایک برس کا پورا ہو کر دوسری مین شروع ہوا ہو پس ان سب اقسام مین مسنہ ہونا شرط ہی قربانی کی لیے مگر دنبہ اور بہیر کا اگر جذعہ بہی ہو تو درست ہی اور جذعہ اوسکو کہتی ہین کہ چہہ مہینی سی زیادہ ہو اور برس روز سی کم اور کہا بعضون نی کہ یہہ اوس صورت مین درست ہی کہ فربہ ہو ایسا کہ اگر مسنہ مین ملجاوی تو مشتبہ ہو دیکہنی والی پر دور سی کہ وہ مسنہ ہی اور اگر چہوٹا اور دبلا ہو درست نہین اور حدیث کی ظاہر عبارۃ سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اگر مسنہ بہم نہ پہنچی یا قیمت اوسکی میسر نہو تو جذعہ درست ہی اور نہین تو نہین لیکن فقہا کی نزدیک یہہ محمول ہی استحباب پر یعنی مستحب یون ہی کہ اگر مسنہ بہم پہنچی تو جذعہ نکری اور اگر بہم نہ پہنچی تو کری پس اگر میسر ہوتی ہوئی بہی جذعہ کریگا تو درست ہی ۱۲ ع ج **وعن** عقبۃ بن عامر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطاہ غنما یقسمہا علی صحابتہ ضحایا فبقی عتود فذکرہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ضح بہ انت وفی روایۃ قلت یا رسول اللہ اصابنی جذع قال ضح بہ متفق علیہ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیا اونکو ریوڑ بکریونکا کہ بانٹی اونکو اوپر صحابیون آنحضرت کی بطریق قربانی کی پس باقی رہا بعد تقسیم کی ایک بچہ بکری کا پس ذکر کیا اوسکو روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا قربانی کر ساتہہ اوسکی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا مینی یا رسول اللہ پہنچا مجکو ایک بچہ دنبی کا فرمایا قربانی کر ساتہہ اوسکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** عتود کہتی ہین بکری کی بچہ کو کہ قوی ہوا اور برس دن کا ہوا ہو نہین ظاہر ہی اور جائز ہونی قربانیکی ساتہہ بکری کی بچہ کی کہ برس دن کا ہوا اور یہی مذہب رہا ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ عتود بکری کی بچی کو کہتی ہین جو کہ چہہ مہینی سی زیادہ کا ہو اس صورت مین یہہ حکم مخصوص ساتہہ عقبہ بن عامر کی ہی اور کو نہین درست اور جذعہ دنبی کا بچہ جو کہ چہہ مہینی سی زیادہ کا ہو ۱۲ ع ج **وعن** ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذبح وینحر بالمصلی رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ذبح کرتی اور نحر کرتی عیدگاہ مین روایت کی یہہ بخاری نی **ف** معنی ذبح اور نحر کی باب صلوۃ العیدین کی پہلی فصل کی اخیر مین بیان ہو چکی ہین اور افضل ہی کرنا قربانی کا عیدگاہ مین ۱۲ ح **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البقرۃ عن سبعۃ والجزور عن سبعۃ رواہ مسلم وابو داود واللفظ لہ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ گائی سات کی طرف سی کفایت کرتی ہی اور اونٹ بہی سات کی طرف سی روایت کی یہہ مسلم اور ابو داود نی اور لفظ ابو داود کے ہین

وعن اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَاَرَادَ بَعْضُکُمْ اَنْ یُّضَحِّیَ
فَلَا یَمَسَّ مِنْ شَعْرِہٖ وَبَشَرِہٖ شَیْئًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَلَا یَاْخُذَنَّ شَعْرًا وَلَا یَقْلِمَنَّ ظُفْرًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَنْ رَاٰی
هِلَالَ ذِی الْحِجَّۃِ وَاَرَادَ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلَا یَاْخُذْ مِنْ شَعْرِہٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی
ام سلمہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ آوی اول دہاے بقرعید کا اور ارادہ کری بعض تمہارا قربانی کرنیکا پس نہ دور کری بال
اپنی اور ناخون اپنی ذرا بہی اور بیچ ایک روایت کی پس نہ لیوی بال اور نہ ترشوا وی ناخون اور بیچ ایک روایت کی ہی کہ جو شخص کہ دیکہی چاند بقرعید کا اور
ارادہ کری قربانی کا پس نہ لیوی بال اپنی اور نہ ناخون اپنی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** بال وغیرہ لینی کو منع فرمایا تا مشابہت ہو احرام والونکی
ساتہہ اور نہی اسمین تنزیہی ہی پس نہ لینا بالون وغیرہ کا مستحب ہے اور خلاف اسکا ترک اولی ہی اور امام شافعی کی نزدیک خلاف اسکا مکروہ ہی ۱۲
ع وعن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَیَّامٍ اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ فِیْهِنَّ
اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ هٰذِہِ الْاَیَّامِ الْعَشْرِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِیْ
سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ فَلَمْ یَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَیْءٍ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عباس
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی دن کہ عمل نیک اونمین بہت محبوب ہو طرف اللہ کی ان دس دنونسی کہ دہاے بقرعید کا ہی
کہا صحابہ نی یا رسول اللہ اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کی کہ بیچ غیر ان ایام کی واقع ہو محبوب تر ہی طرف اللہ کی ان دنون کی عمال سی فرمایا اور نہ
جہاد بیچ راہ خدا کی یعنی وہ بہی ان دنون کی اعمال کی برابر نہین مگر جہاد اوس شخص کا کہ نکلا ساتہہ ذات اپنی کی اور مال اپنی کی پس نہ پہرا اونسی ساتہہ
کسی چیز کی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی اگر ایسا جہاد ہو کہ جان ومال سب کام آوی البتہ افضل ومحبوب تر ہی ان دنونکی اعمال
سے اسلیے کہ ثواب ملتا ہی بقدر مشقت کی اور شاید کہ مراد یہہ ہے کہ نیک عمل کرنی ان دنونمین بہت محبوب ہین سوا اعمال رمضان کی اور دنونکی عمال
یا یہہ کہ رمضان شریف کی اعمال احب ہین باعتبار فرض روزی اور لیلۃ القدر ہونیکی اوسمین اور اعمال اس دہہ کی احب ہین باعتبار ہونی عرفہ کی اور
افعال حج کی اسمین ۱۲ ع مولانا

الفصل الثانی

فصل دوسری عن جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَوْمَ الذَّبْحِ کَبْشَیْنِ اَقْرَنَیْنِ اَمْلَحَیْنِ مَوْجُوْئَیْنِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّۃِ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ
الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُّحَمَّدٍ وَّاُمَّتِہٖ بِسْمِ اللّٰہِ وَ
اللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّاَحْمَدَ وَاَبِیْ دَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیِّ ذَبَحَ بِیَدِہٖ وَقَالَ
بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّیْ وَعَمَّنْ لَّمْ یُضَحِّ مِنْ اُمَّتِیْ روایت ہی جابر سی کہا ذبح کرنی چاہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دن ذبح کی
یعنی عید قربان کی دو دنبی سینگ دار ابلق خصی پس جبکہ روبہ قبلہ کیا اونکو کہا تحقیق مین متوجہ کرتا ہون منہہ اپنا واسطی اوسکی کہ پیدا کیا اسمانونکو
اور زمین کو درحالیکہ اوپر دین ابراہیم کی ہون درحالیکہ وہ توحید کرنی والی ہین اور نہین ہین مشرکون سی تحقیق نماز میری اور تمام عبادتین
میرے اور زندگانی میری اور مرنا میرا خالص واسطی اللہ پروردگار عالمون کی نہین کوئی شریک واسطی اوسکی اور ساتہہ اوسکی حکم کیا گیا ہون مین اور مین
مسلمانونسی ہون یا الہی یہہ قربانی تیری عطا سی ہی اور خالص تیرے رضا کی لیے ہی قبول کر محمد سی اور امت اوسکی سی ساتہہ نام اللہ
کے اور اللہ بہت بڑا ہی پہر ذبح کیا روایت کی یہہ احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور بیچ ایک روایت احمد اور ابو داود اور ترمذی کی یہہ ہے کہ

ف مراد ذبح کرنی حضرت نی ساتھ ہاتھ اپنی کی اور کہا بسم اللہ واللہ اکبر یا الٰہی یہہ میری طرف سی ہی اور اوسکی طرف سے ہی کہ نہین قربانی کی امت میرے مین سے
خصی سی وہ ہی کہ بیضے اوسکی کوٹکر شہوت کہو دی تہی یہہ داخل نقصان کی نہین بلکہ ایسا خصی فربہ ہوتا ہی اور گوشت اوسکا لذیذ ہوتا ہی اور نہین
مین مشرکو اسکی اختلاف کیا ہی علمار نی کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلی نبوۃ کی کسکی شریعت پر عبادۃ کرتی تہی بعضون نی کہا ہی حضرت ابراہیم
کے شریعت پر بعضون نی کہا حضرت موسیٰ عم کی شریعت پر بعضون نی کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر اور صحیح یہہ ہے کہ کسکی شریعت پر نہین
عبادۃ کرتی تہی بلکہ موافق اپنی فہم والہام کی کرتی تہی ایمان اللہ پر رکہتی تہی ورنہین عبادت کی بت کی کبہی اجماعًا اور عبادۃ اونکی غیر معلوم ہی
ہمکو اور محمد سی ورامت اونکی سی یہہ مشارکہ یا تو محمول ثواب پر ہے یعنی حضرت نی ثواب قربانی اپنی کیمین امت کو بہی شریک کیا یا محمول حقیقۃ پر ہی پس
اس صورت مین یہہ خصائص حضرت کی سی ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ ایک دنبہ حضرت نی اپنی طرف سی کیا اور ایک امت ضعیفہ کیطرف سی اور اس
حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہے قربانی کرنی اپنی ہاتہہ سے اگر قادر ہو اوسپر اگرچہ عورۃ ہو ع۔ **وَعَنْ حَنَشٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ مَا هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصَانِيْ اَنْ اُضَحِّيَ عَنْهُ فَاَنَا اُضَحِّيْ عَنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ** اور روایت ہی حنش سے کہ کہا دیکہا مینی حضرت
علے کو کہ قربانی کرتی تہی دو دنبی پس کہا مینی واسطی اونکی کیا ہی یہہ یعنی کافی تو ایک دنبہ ہی ہی قربانی مین دو کیون کرتی ہو پس فرمایا حضرت علی نی
کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وصیت فرمائی تہی مجکو یہہ کہ قربانی کرون اونکی طرف سے یعنی بعد وفات اونکی پس مین قربانی کرتا ہون اونکی طرف سے روایت
کی یہہ ابوداود نی اور روایت کی ترمذی نی مانند اسکی ف حضرت علی یا تو سوا قربانی اپنی کی دو دنبہ قربانی کرتی ہونگے حضرت کیطرف جیسے حضرت دو کرتے تہے
حالت حیات مین یا ایک اپنی طرف سے کرتی ہون اور ایک حضرت کیطرف سے اور ظاہر یہہ ہے کہ ہمیشہ کرتی ہونگے اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جائز ہی قربانی کرنی میت کی طرف
سے اور بعضی علمار جائز نہین کہتی کہا ابن مبارک نی کہ دوست رکہتا ہون یہہ کہ تصدق کیا جاوی میت کیطرف سی ور قربانی نکیجاوی پس اگر قربانی کری
اوسکی طرفسی تو نہ کہاوی اوس سے کچہہ اور تصدق کری بالکل ع۔ **وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ وَالْاُذُنَ**
اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ خوب دیکہین ہم قربانی کی آنکہہ اور کان کو کہ اوسمین ایسا نقصان نہو
کہ بسبب اوسکے قربانی درست نہو اور یہہ کہ نہ قربانی کرین ہم ساتہہ اوس جانور کی کہ کٹا ہو کان اگلی طرف سی یا پچہلی طرف سے اور نہ اوس جانور کو کہ اوسکی کان
چری ہو ئی ہون یا چرا ہوا ہو بیچ سی یا سوراخ ہون گول روایت کی یہہ ترمذی نی ابوداود اور نسائی اور دارمی نی اور ابن ماجہ نی اور تمام ہوئی روایت ابن ماجہ کی تا قول اوسکی
والاذن ف نہین جائز نزدیک شافعی کی قربانی کرنی ساتہہ اوس بکری کی کہ کٹا ہو تہوڑا سا کان اوسکا اور نزدیک ابی حنیفہ کی جائز ہی اگر کٹا ہو کم
آدہی سے کہا طحاوی نی کہ عمل کیا ہی شافعی نی اس حدیث پر اور جو کچہہ ابو حنیفہ نی کہا ہی وہ خوب بات ہے اسلیے کہ حاصل ہو جاتی ہی اس سے تطبیق درمیان
اس حدیث کی اور حدیث قتادہ کی کہ کہا سنا مینی ابن کلیب سے کہ کہا سنا مینی حضرت علی سی کہ فرماتی تہی منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عضبا
قرن اور اذن سی کہا قتادہ نی پس کہا مینی سعید بن مسیب سی کہ کیا ہی عضبا اذن کہا وہ کہ کٹا ہوا ہو جسکا آدہا کان یا آدہی سی زیادہ انتہی
اور حاصل مذہب حنفیہ کا یہہ ہے کہ نہین جائز ہی قربانی کرنی ساتہہ جانور کان کٹے کی بسکٹا ہو یا اکثر یعنی آدہی سی زیادہ اور جسکا آدہا کٹا ہوا وسمین خلاف
ہے اور نہین جائز ہی وہ کہ جسکی کان خلقی نہون اور نہ دم کٹا اور ناک کٹا اور جسکی تہن کٹا اور اعتبار کیا جاتا ہی نہین ہی جو کچہہ اعتبار کیا جاتا ہی کان مین

یعنے آدہی سی کم دم وغیرہ کٹی ہو تو درست ہی اور نہیں تحقیق نہیں اور نہیں جائز وہ کہ خشک ہو ن ہن اوسکی ورنہ وہ کہ جسکی ایک آنکہ کی روشنی بالکل جاتی رہی یا اکثر جاتی رہی اور نہ دبلا کہ جسکی گودہ نہو اور نہ خارشتی اور نہ لنگڑا ایسا کہ نہ جا سکی جگہہ قربانی تک اور نہ ایسا بیمار کہ گہانس نہ کہا سکی ورنہ بن دانت والا کہ گہانس نہ کہا سکی اور نہ نجاست خور اور جائز ہی وہ کہ بہت جاوی کان اوسکا طول مین یا جانب منہ اوسکی یا لٹکتا ہو یا پہٹا ہوا ہو پیچہی اوسکی سی لیکن نہی حدیث مین تنزیہی ہی ۱۲ع **وعنه** قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُضَحِّيَ بِأَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْأُذُنِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی اونہیں سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ قربانی کرین ہم ساتہہ سینگ ٹوٹی کی اور کان کٹی کی روایت کیے یہہ ابن ماجہ نے **ف** مذہب ابو حنیفہ کمین جائز ہی قربانی ساتہہ اوس جانور کی کہ سینگ نہون یا ٹوٹی ہون یا خول دنکا اوتر گیا ہو پس حدیث مین نہی تنزیہی ہی ۱۲ع **وعن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ مَاذَا يُتَّقَى مِنَ الضَّحَايَا فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَقَالَ أَرْبَعًا الْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِي لَا تُنْقِي رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی براء بن عازب سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پوچہی گئی کہ کونسا جانور لائق قربانی کی نہیں پس اشارہ کیا ساتہہ انگلیون ہاتہہ اپنی کے پس فرمایا چار طرحکی جانور لائق قربانی کے نہیں ایک تو لنگڑا کہ ظاہر ہو لنگڑا پن اوسکا یعنی جو چل نسکی اور دوسرا کانا کہ ظاہر ہو کانا پن اوسکا یعنی ایک آنکہہ سے بالکل کہائی دی سکی یا آدہی سی زیادہ بینائی نہو اور تیسرا بیمار کہ ظاہر ہو بیماری اوسکی یعنی جو گہانس کہا نسکی اور چوتہا دبلا کہ نہو گودا ہڈیون مین روایت کیا یہہ مالک اور احمد اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **وعن** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّي بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَحِيلٍ يَنْظُرُ فِي سَوَادٍ وَيَأْكُلُ فِي سَوَادٍ وَيَمْشِي فِي سَوَادٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کرتی ساتہہ دنبی سینگدار فربہ کی دیکہتا تہا سیاہی مین یعنے آنکہون کی گرد سیاہی تہی اور کہاتا تہا سیاہی مین یعنی منہ بہی سیاہ تہا اور چلتا تہا سیاہی مین یعنی پانون بہی سیاہ تہے روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** کہا ہی علما نی کہ مستحب ہے قربانی کرنی ساتہہ جانور فربہ کامل کی یہان تک کہ قربانی کرنی ساتہہ بکری فربہ کی افضل ہی دو بکریون پتلی سی اور بہت گوشت کی افضل ہی کم گوشت کی سی اگر یہہ ہو گوشت برا یعنی اگر بہت گوشت الگ گوشت برا ہو تو افضل نہین ۱۲ع **وعن** مُجَاشِعٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِنَّ الْجَذَعَ يُوَفِّي مِمَّا يُوَفِّي مِنْهُ الثَّنِيُّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی مجاشع سی کہ بنی سلیم مین سے ہی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی فرماتی تحقیق جذع یعنی دنبہ یا بہیڑ کہ زیادہ ہو چہہ مہینی سی کفایت کرتا ہی اوس چیز سی کہ کفایت کرتی ہی اوس سے ثنی روایت کی یہہ ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنے جائز ہی قربانی کرنی ساتہہ جذع کی مانند قربانی کرنی ثنی کی یعنی بکری کی کہ برس سے زیادہ ہو تنی بکریون مین وہ ہے کہ برس پورا کر کر دوسری مین لگی اور بیل گائی مین وہ ہے کہ دو برس پوری کر کر تیسری مین لگے اور اونٹ مین پانچ برس پوری کر کر چہٹی مین لگی بعد وسلامہ **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نِعْمَتِ الْأُضْحِيَّةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی اچہا ہی قربانی مین جذع دنبہ سے یعنی بچہ چہہ مہینی کا روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** تعریف کی حضرت نی جذع کی تا کہ جانین لوگ کہ جائز ہی قربانی ساتہہ اوسکی یعنی جائز ہی قربانی ساتہہ اوسکی برخلاف جذع بکری کی ۱۲ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فی سفر فحضر الاضحی فاشترکنا فی البقرۃ سبعۃ وفی البعیر عشرۃ رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ
وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر مین
پس آئی عید قربان پس شریک ہوئی ہم گائی مین سات اور اونٹ مین دس روایت کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث
حسن غریب ہے **ف** اسحق بن راہویہ نی عمل کیا ہی اسپر کہ اونکی نزدیک ایک اونٹ مین دس آدمیون کو شریک ہونا قربانی کی لیی جائز ہی اور
اور علماء کی نزدیک یہہ منسوخ ہی ساتہہ حدیث کی کہ اوپر گذری کہ گائی سات کیطرف سی اور اونٹ بہی سات کیطرف سی ۱۲ ع **وعن عائشۃ**
قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما عمل ابن آدم من عمل یوم النحر احب الی اللہ من اہراق
الدم وانہ لیاتی یوم القیمۃ بقرونہا واشعارہا واظلافہا وان الدم لیقع من اللہ بمکان
قبل ان یقع بالارض فطیبوا بہا نفسا رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی عائشہ
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کیا ابن آدم نی کوئی عمل دن نحر کی کہ محبوب تر ہو نزدیک اللہ کی جاری کرنی خون کی سی اور تحقیق وہ
جانور ذبح کیا ہوا آویگا دن قیامت کی ساتہہ سینگون اور بالون اور کہرون اپنی کی اور تحقیق خون قربانی کا البتہ قبول ہوتا ہی جناب الہی مین پہلی اس سے
کہ گری زمین پر یعنی نزدیک فضل کی ذبح کی پس خوش کرو ساتہہ اوسکی نفسون کو روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** کہا زین العرب نی کہ معنی
یہہ ہین کہ افضل عبادتون مین دن عید کی بہانا خون قربانی کا ہی اور وہ آویگی دن قیامت کی جیسیکہ تہی دنیا مین بغیر نقصان کسی چیز کی تاکہ ہووی بدلہ
اوسکی ہر عضو کا اور سواری ہوا اوسکی پل صراط پر اور پس خوش کرو یعنی جب جانتی کہ اللہ تعالی قبول کرتا ہی اوسکو اور دیتا ہی اوسپر ثواب بہت پس
چاہیی کہ ہوں نفس تمہاری ساتہہ قربانی کی خوش نہ کراہت کرنیوالی واسطی اوسکی ۱۲ ع **وعن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ما من ایام احب الی اللہ ان یتعبد لہ فیہا من عشر ذی الحجۃ یعدل صیام کل
یوم منہا بصیام سنۃ وقیام کل لیلۃ منہا بقیام لیلۃ القدر رواہ الترمذی
وابن ماجۃ وقال الترمذی اسنادہ ضعیف اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی نہین کوئی دن کو زیادہ محبوب ہو طرف اللہ تعالی کی عبادت کرنی اونمین دس دن ذی الحجہ کیسی برابر کیجاتی ہین روزی ہر دن کی اونمین
سے ساتہہ روزون برس کی اور قیام ہر شب کا اونمین سی برابر قیام شب قدر کی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی اسناد
اس حدیث کی ضعیف ہی **ف** یعنی عبادت کرنی اس دہہ مین محبوب تر ہی عبادۃ کیسی اور دنون مین جو عبادۃ کہ ہو خصوصا قربانی کرنی
کہ افضل اور محبوب تر اور عملونسی ہی اور روزی ہر دن کی اونمین سی یعنی اول ذی الحجہ سی عرفہ تک اور اس عشرہ کی افضل ہونی کا بیان پہلی فصل کی
اخیر مین گذر چکا ہی ۱۲ ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن جندب بن عبد اللہ** قال شہدت الاضحی
یوم النحر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یعد ان صلی وفرغ من صلوتہ وسلم فاذا ہو یری
لحم اضاحی قد ذبحت قبل ان یفرغ من صلوتہ فقال من کان ذبح قبل ان یصلی او نصلی
فلیذبح مکانہا اخری وفی روایۃ قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر ثم خطب
ثم ذبح وقال من کان ذبح قبل ان یصلی او نصلی فلیذبح اخری مکانہا ومن لم یذبح فلیذبح
باسم اللہ متفق علیہ اور روایت ہی جندب بن عبد اللہ سی کہ کہا حاضر ہوا مین کہ دن نحر کا ہی یعنی قربانی کا ساتہہ رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کی پس تجاوز کیا نماز پڑھتی سی اور فارغ ہوئی نماز اپنی کی سی اور سلام پھیرنی سی یعنی نہ تجاوز کیا نماز سی طرف خطبہ کے پس ناگہان دیکھا گوشت قربانیوں کا کہ تحقیق ذبح کی گئیں پہلے اس سے کہ فارغ ہوں نماز اپنی سی پس فرمایا جسنے کہ ذبح کیا پہلے سی کہ نماز پڑہی یا فرمایا نماز پڑہیں ہم پس چاہیے کہ ذبح کری جگہہ اوسکی دوسرا اور ایک روایت میں ہے کہ کہا جندب نے کہ نماز پڑہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن عید قربان کی پہر خطبہ فرمایا پہر ذبح کیا اور فرمایا جو کوئی ذبح کری پہلی اس سی کہ نماز پڑہی یا فرمایا پہلی اس سے کہ نماز پڑہیں ہم پس چاہیے کہ ذبح کری جگہہ اوسکی دوسری اور جسنے کہ نہ ذبح کیا پس چاہیے کہ ذبح کری ساتھہ نام اللہ کی روایت کی یہہ بخاری ومسلم نے

وعن نافع ان ابن عمر قال الاضحى يومان بعد يوم الاضحى رواه مالك وقال بلغني عن علي بن ابي طالب مثله اور روایت ہی نافع سی یہہ کہ ابن عمر نے کہا کہ قربانی کی دو دن ہیں پیچھی دن نحر کی روایت کی یہہ مالک نے اور کہا پہنچا مجکو علی بن ابی طالب سے مانند اسکی **ف** اسی پر عمل ہی امام ابو حنیفہ اور مالک اور احمد رحمہم اللہ کا کہ کہا اونہوں نے تمام ہوتا ہی وقت قربانی کا دن پیچھی بارہوین تاریخ کی اور کہا شافعی نے تیرہوین تک اور یہہ حدیث حجت ہی اونپر ؏

وعن ابن عمر قال اقام رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمدينة عشر سنين يضحي رواه الترمذي اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ٹہہری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں دس برس قربانی کرتی تہی یعنی ہر سال روایت کی یہہ ترمذی نے **ف** ہمیشہ کرنا حضرتؐ کا قربانیکو دلیل ہے واجب ہونے اوسکی پر ؏

وعن زيد بن ارقم قال قال اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يا رسول الله ما هذه الاضاحي قال سنة ابيكم ابراهيم عليه السلام قالوا فما لنا فيها يا رسول الله قال بكل شعرة حسنة قالوا فالصوف يا رسول الله قال بكل شعرة من الصوف حسنة رواه احمد وابن ماجة اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ کہا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نے ای رسول خدا کی کیا ہی یہہ قربانی فرمایا طریقہ ہی تمہاری باپ ابراہیم کا اوپر سلام ہو جیو عرض کیا صحابہ نے پس کیا ثواب ہے واسطی ہماری اسمین ای رسول خدا کی فرمایا بدلی ہر بال کی نیکی ہی یعنی گائی اور بکری کے قربانی کرنیمین کہ اونکی بال ہوتی ہین عرض کیا صحابہ نے پس صوف ای رسول خدا کی یعنی دنبی اور بہیڑ اور اونٹ کی پشم کی بدلی کیا ثواب ملتا ہی فرمایا بدلی ہر بال کی پشم میں سی ایک نیکی روایت کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نے

باب العتيرة

باب ہے عتیرہ کی بیان میں یعنی عتیرہ کی آگی بیان ہونگی

الفصل الاول

فصل پہلی

عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا فرع ولا عتيرة قال والفرع اول نتاج كان ينتج لهم كانوا يذبحونه لطواغيتهم والعتيرة في رجب متفق عليه روایت ہی ابی ہریرہ سی نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہیں فرع اسلام میں اور نہ عتیرہ کہا ابو ہریرہ نے فرع پہلا بچہ جانور کا پیدا ہوتا کافرونکی ہان ذبح کرتی اوسکو واسطی بتون اپنی کی اور عتیرہ وہ جانور کہ ذبح کرتی رجب میں روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** فرع اول بچہ جانور کا کہ جو پیدا ہوتا ذبح کرتی اوسکو واسطی بتون اپنی کی جاہلیت میں اور مسلمان بہی کیا کرتی تہی ابتداء اسلام میں واسطے اللہ تعالی کی پہر منسوخ ہوا اور منع کیا گیا اوس سے واسطی مشابہت کفار کی اور عتیرہ کہتی ہین بکریکو کہ ذبح کی جاتی رجب کے اول دہہ میں تقرب حاصل کرتی تہی ساتہہ اوسکی اہل جاہلیت اور مسلمان بہی ابتداء اسلام میں یعنی کافر بتون کی لیی کرتی تہی اور مسلمان اللہ تعالی کے لیی پہر منسوخ ہوا اور بعضون نے کہا ہی کہ منع اسی لیی تہی کہ وہ اپنی بتون کی لیی ذبح کرتی تہی اور اگر اللہ تعالی کی لیی کری جائز ہی اتہہ ظاہر یہہ ہے کہ یہہ نہی عام ہی واسطی مشابہت بت پرستون کی ؏

الفصل الثاني

فصل دوسری

عن مخنف بن سليم قال كنا وقوفا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بعرفة فسمعته يقول يا ايها الناس ان على كل

اهلِ بيتٍ فى كلِّ عامٍ اُضحيةٌ وعتيرةٌ هل تدرون ما العتيرة هى التى تسمونها الرجبية رواه الترمذى وابوداود والنسائى وابن ماجة وقال الترمذى هذا حديث غريب ضعيف الاسناد وقال ابوداود والعتيرة منسوخة اور روایت ہی مخنف بن سلیم سی کہ کہا تہی ہم ٹہیرنیوالی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عرفات مین یعنی بیچ حجة الوداع کی پس سنا مینی حضرتکو کہ فرماتی تہی ای لوگو تحقیق ہر گہروالی پر ہر سال مین قربانی کرنی واجب ہے اور عتیرہ کرنا کیا جانتی ہو تم کیا ہی عتیرہ وہ وہ ہی کہ نام رکہتی ہو اوسکا رجبیہ روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے ضعیف الاسناد اور کہا ابوداود نی عتیرہ منسوخ ہی

الفصل الثالث

فصل تیسری عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اُمرت بيوم الاضحى عيدا جعله الله لهذه الامة قال له رجل يا رسول الله ارأيت ان لم اجد الا منيحة انثى افاضحى بها قال لا ولكن خذ من شعرك واظفارك وتقص شاربك وتحلق عانتك فذلك تمام اضحيتك عند الله رواه ابوداود والنسائى روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا گیا مین بیچ دن عید قربان کی یہہ کہ ٹہیراون مین اوسکو عید مقرر کیا ہی اوسکو اللہ نی عید واسطی اس امت کے عرض کیا واسطی حضرت کی ایک شخص نی ای رسول خدا کی خبر دو مجکو اگر نہ پاون مین مگر منیحہ مادہ کیا قربانی کرون مین اوسکو فرمایا کہ نہین ولیکن دور کر تو بال اپنی اور ناخون اپنی اور کتر تو لبین اپنی اور مونڈ تو بال زیر ناف اپنی کی پس یہہ ہی پوری قربانی تیری نزدیک خدا کی یعنی ثواب قربانی کا ملیگا روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف منیحہ مشتق ہی منح سی یعنی عطا کی عرب مین عادہ تہی کہ اونٹنی دودہ والی محتاجونکو دیتی تہی کہ ساتہہ دودہ اور پشم اور بچون اوسکی کی فائدہ اوٹہاوین وقت احتیاج تک اور بعد حاجت روائی کی پہیر دین اوسکو منیحہ کہتی تہی پس اس شخص کے پاس اس طرح کا جانور تہا اوسنی اجازت اوسکی قربانی کرنیکی چاہی حضرت نی اوسکو منع فرمایا اسلیی کہ اوسکی پاس کوئی چیز سوا اوسکی نہ تہی کہ انتفاع اوٹہاتا ساتہہ اوسکی اور یہہ ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ قربانی واجب ہے مگر عاجز پر نہین اور یہی لیی کہا ہی ایک جماعت نی سلف سی کہ واجب ہے قربانی یہان تک کہ تنگدست پر بہی اور جمہور کی نزدیک تنگدست پر مستحب ہے کرنا قربانی کا اور کہا ابوحنیفہ نی کہ نہین واجب ہے مگر اوسپر کہ مالک ہوے نصاب کا اور جمہور کے نزدیک سنت موکدہ ہی ع ح

باب صلوٰة الخسوف

باب ہے بیچ بیان نماز خسوف کی ف مشہور لغت مین یہہ ہے کہ خسوف کہتی ہین چاندگہن کو اور کسوف کہتی ہین سورج گہن کو اور اس باب مین سب حدیثین سورج گہن ہی کی آئی ہین سوای دوسری حدیث کی کہ وہ محتمل ہی چاندگہن کو پس اولی تہا کہ کہتا مولف لفظ کسوف کا بدلی خسوف کی اور بعضون نی لفظ کسوف کا دونو جای استعمال کیا ہے چاندگہن مین ہے اور سورج گہن مین ہے اور بعضون نی اسیطرح لفظ خسوف کو دونو جای استعمال کیا ہی اور نماز سورج گہن کے سنت ہے نزدیک جمہور علما کے بلا خلاف اور ہماری نزدیک نماز سورج گہن کی دو رکعت ہین جماعت سے بغیر خطبہ کے اور چاندگہن مین جماعت نہین ہر ایک جدا جدا پڑہی اور نزدیک شافعی کی دونون ساتہہ جماعت اور خطبہ کے ہین ع ح

الفصل الاول

فصل پہلی عن عائشة قالت ان الشمس خسفت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فبعث مناديا الصلوٰة جامعة فتقدم فصلى اربع ركعات فى ركعتين واربع سجدات قالت عائشة ما ركعت ركوعا قط ولا سجدت سجودا قط كان اطول منه متفق عليه روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق سورج گہا بیچ زمانی

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی بعد ہجرۃ کی پس بہیجا ایک پکارنیوالی کو کہ پکاری نماز جمع کرنیوالی ہی پس آگی بڑہی حضرت پس پڑہی نماز چار رکوع کیی دو رکعت مین اور چار سجدے کیی کہا عائشہ نی نہین رکوع کیا مینی کوئی رکوع کبہی اور نہ سجدہ کیا مینی کوئی سجدہ کبہی کہ ہو دراز تر اس رکوع اور سجود سی کہ نماز خسوف مین کیا مینی یعنی یہہ سب سے دراز تہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سنت ہی پکارنا اس نماز مین اس طرح الصلوۃ جامعۃ خصوصًا جب لوگ جمع نہوئی ہون اور اجماع ہی علما کا اسپر کہ پڑہی جاوی یہہ نماز جماعت سے مسجد جامع مین یا عیدگاہ مین اور نہ پڑہی جاوی اوقات مکروہہ مین اور چار رکوع اور چار سجدے یعنی ہر رکعت مین دو دو رکوع کیی اور دو دو سجدے اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک ہر رکعت مین ایک ایک ہے رکوع ہی مثل اور نمازون کی دلیل اونکی کئی حدیثین ہین کہ اونسی ایک ایک ہی رکوع ثابت ہوتا ہی بلکہ ایک حدیث قولی بہی وارد ہوئی ہی اور جہان قول اور فعل جمع ہوتی ہین تو قول کو مقدم رکہتی ہین فعل پر مرجح ہ **وعنها** قالت جهر النبي صلى الله عليه وسلم في صلوة الخسوف بقراءته متفق عليه اور روایت ہی اونہین عائشہ سی کہ کہا پکار کر پڑہی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز خسوف مین یعنی چاندگہن مین قراءۃ اپنی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عبد الله بن عباس قال انخسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس معه فقام قياما طويلا نحوا من قراءة سورة البقرة ثم ركع ركوعا طويلا ثم رفع فقام قياما طويلا وهو دون القيام الاول ثم ركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع الاول ثم رفع ثم سجد ثم قام فقام قياما طويلا وهو دون القيام الاول ثم ركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع الاول ثم رفع فقام قياما طويلا وهو دون القيام الاول ثم ركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع الاول ثم رفع ثم سجد ثم انصرف وقد تجلت الشمس فقال ان الشمس والقمر ايتان من ايات الله لا يخسفان لموت احد ولا لحياته فاذا رايتم ذلك فاذكروا الله قالوا يا رسول الله رايناك تناولت شيئا في مقامك هذا ثم رايناك تكعكعت فقال اني رايت الجنة فتناولت منها عنقودا ولو اخذته لاكلتم منه ما بقيت الدنيا ورايت النار فلم ار كاليوم منظرا قط افظع ورايت اكثر اهلها النساء فقالوا بم يا رسول الله قال بكفرهن قيل يكفرن بالله قال يكفرن العشير ويكفرن الاحسان لو احسنت الى احداهن الدهر ثم رات منك شيئا قالت ما رايت منك خيرا قط متفق عليه اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سے کہ کہا گہنا گیا سورج زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور لوگون نی ساتہہ اونکی پس کہڑی ہوئی کہڑا ہونا دراز قریب پڑہنی سورہ بقرہ کی یعنی اتنی دیر کہڑی رہی کہ اوسمین سورہ بقرہ پڑہ سکین پہر رکوع کیا رکوع دراز پہر اوٹہی پس کہڑی رہی کہڑی رہنا دراز اور وہ کہڑی رہنا کم تہا کہڑی رہنی پہلے سی پہر رکوع کیا رکوع دراز اور وہ رکوع کم تہا پہلے رکوع سی پہر اوٹہی پہر سجدہ کیا پہر کہڑی ہوئی پس کہڑی رہی کہڑی رہنا دراز اور وہ کم تہا پہلی کہڑی رہنی سی پہر رکوع کیا رکوع دراز اور وہ تہا کم پہلی رکوع سی پہر کہڑی ہوئی پس کہڑی رہی کہڑی رہنا دراز اور وہ کم تہا پہلی کہڑی رہنے سی پہر رکوع کیا رکوع لنبا اور وہ کم تہا پہلی رکوع سی پہر اوٹہی پہر سجدہ کیا پہر پہرے نماز سی یعنی پڑہا التحیات و سلام کی اس حال مین کہ تحقیق روشن ہو اتہا سورج پس فرمایا تحقیق سورج اور چاند دو نشانیان ہین نشانیان خدا کی سی نہین گہتی یہہ دو لوگ واسطی مرنی کسیکی اور نہ پیدا ہونے کسیکے لیکن جب دیکہو تم یہہ پس یاد کرو اللہ کو کہا صحابہ نی ای رسول خدا کی دیکہا

ہمنے آپکو کہ قصد کیا آپ نے لینے ایک چیز کا بیچ جگہہ اپنی کی کہ یہہ ہی یعنی نماز کی جگہہ پہر دیکہا ہمنی آپکو کہ پیچہی ہٹی پس فرمایا تحقیق دیکہی مینی بہشت
یعنے جبکہ دیکہا مینی مجکو آگی بڑہتی پس قصد کیا مینی لینی خوشی انگور کا اوسمین سے اور اگر لیتا مین اوسکو البتہ کہاتی تم اوسمین سی جب تک رہتی
دنیا اور دیکہا مینی دوزخ کو یعنی جبکہ دیکہا مینی مجکو پیچہی ہٹی اوسوقت دوزخ بہی سامنی لائی گئی تہی پس ڈرا مین کہ پہنچی مجکو گرمی
اوسکے پس نہین دیکہی مینی مانند آجکی دن کی کوئی جگہہ دیکہنی کی کبہی بہت ہولناک اور دیکہین مینی اکثر رہنی والیان اوسکی
عورتین پس کہا صحابہ نی ساتہہ کس سبب کی یا رسول اللہ فرمایا بسبب کفر اونکی کی کہا گیا کفر کرتی ہین ساتہہ اللہ کی فرمایا کفران نعمت کرتی ہین خاوند
کا اور کفران کرتی ہین احسانکا اگر نیکی کریگا تو طرف ایک کے اونمین سے مدت تک پہر دیکہی تجہسی کچہہ چیز برخلاف مرضی اپنی کی کہی نہین دیکہی مینی تجہسی
نیکی کبہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نشانیان ہین نشانیون خدا کیسی یعنی یہہ نشانیان ہین واسطی کہ یہہ پیدا کیگئی ہین تابعدار
خدا تعالی کی نہین انکو قدرت کسی کے نفع اور ضرر کی اور نہین قدرۃ اپنی ہی کچہہ دفع کرنیکی پس کیونکہ بعضی آدمیون نی انکو معبود ٹہیرایا ہی آگی
اسکے دفع فرمایا اعتقاد اہل جاہلیت کو کہ خسوف اور کسوف سبب حادثہ عظیم کی ہوتی ہین مانند مرنی کسی بزرگ کے اور ضرر عام کی یعنی قحط وغیرہ کی
پس آگاہ فرمایا حضرت نی کہ یہہ سب باطل ہی اور یاد کرو اللہ کو یعنی نماز پڑہو کہ یہ اگر وقت کراہیت نماز کا نہو اور اگر وقت کراہیت کا ہو تسبیح
وتہلیل وتکبیر واستغفار وغیرہ کرو اور یہہ امر استحباب کیلئی ہی اسلئیے کہ نماز کسوف کی سنت ہی بالاتفاق اور کہاتی جب تک دنیا رہتی اسطرح
کہ جو دانہ کہاتی اوسکی جگہہ اور دانہ پیدا ہو جاتا جیسیکہ خاصیت میوون بہشت کی ہی اور سبب نہ لینی حضرت کا اوس میوہ کو یہہ تہا کہ اگر لیتی
اوسکو اور دیکہتی اوسکو لوگ ایمان بالغیب نرہتا ۞ **وعن** عائشة نحو حديث ابن عباس وقالت ثم سجد فاطال السجود
ثم انصرف وقد انجلت الشمس فخطب الناس فحمد الله واثنى عليه ثم قال ان الشمس والقمر ايتان من
ايت الله لا يخسفان لموت احد ولا لحيوته فاذا رايتم ذلك فادعوا الله وكبروا وصلوا وتصدقوا ثم قال
يا امة محمد والله ما من احد اغير من الله ان يزني عبده او تزني امته يا امة محمد والله
لو تعلمون ما اعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا متفق عليه اور روایت ہی حضرت عائشہ سی مانند
حدیث ابن عباس کے اور کہا حضرت عائشہ نی پہر سجدہ کیا پس لنبا کیا سجدہ پہر پہری نماز سی اور تحقیق روشن ہوگیا تہا آفتاب پہر خطبہ فرمایا
یعنے ارادہ کیا خطبہ فرمانی کا روبرو لوگونکی پس حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اللہ پر پہر فرمایا تحقیق آفتاب اور چاند نشانیان ہین نشانیون
خدا کی سی نہین گہنتی واسطی مرنی کسیکی اور نہ پیدا ہونی کسیکی پس جب دیکہو تم یہہ پس دعا مانگو اللہ سی اور تکبیر کہو اور نماز پڑہو اور صدقہ دو پہر فرمایا ای
امت محمد کی قسم ہی اللہ کی نہین کوئی غیرتمند زیادہ اللہ سی اوپر زنا کرنی غلام اپنی کی یا لونڈی اپنی کی ای امت محمد کی قسم ہی اللہ کی اگر
جانو تم وہ چیز کہ جانتا ہون مین یعنی ہول دن آخرۃ کی اور غضب اللہ تعالی کا البتہ ہنسو تم کم اور روؤ تم بہت روایت کی یہہ بخاری اور مسلم
نی **ف** اس روایت مین دراز کی سجدہ کی اور خطبہ اور دعا اور تکبیر اور نماز اور تصدق اور او بعضی چیزین کہ آگی مذکور ہین زیادہ ہین اور
غیرتکی معنی اصل مین ہین مکروہ جاننا شرکت غیر کو اپنی حق مین اور غیرت اللہ تعالی کی مکروہ جاننا مخالفت امر اور نہی اپنی کو حاصل یہہ کہ غیرۃ
اللہ تعالی کی اور مکروہ جاننا اوسکو شدید ہی غیرۃ تمہاری سی اور کراہیۃ تمہاری سی اوپر زنا کرنی اپنی غلام اور لونڈی کی شرع ۞ **وعن** ابي موسى قال
خسفت الشمس فقام النبي صلى الله عليه وسلم فزعا يخشى ان تكون الساعة فاتى المسجد فصلى باطول قيام
وركوع وسجود ما رايته قط يفعله وقال هذه الايات التي يرسل الله لا تكون لموت احد ولا لحيوته ولكن يخوف الله بها عباده

فَاِذَا رَاَیْتُمْ شَیْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا اِلٰی ذِکْرِهٖ وَدُعَائِهٖ وَاسْتِغْفَارِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا گہا سورج پس کہڑی ہوئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم گہبرائی ہوئی ڈرتی تہی ہونی قیامت کسی پس آئی مسجد مین پس نماز پڑہی ساتہہ بہت دراز قیام اور رکوع کی ور سجود کی نہین دیکہا مینی حضرت کو کبہی کہ کرتی ہون مانند اسکی اور فرمایا یہہ نشانیان ہین کہ بہیجتا ہی اللہ نہین ہوتین سبب کسیکے مرنیکی اور نہ کسیکے پیدا ہونی سے ولیکن ڈرا تا ہی اللہ ساتہہ ان نشانیون کی اپنی بندون کو پس جب دیکہو تم کچہہ ان نشانیون مین سی پس ڈرو خدا سی اور پناہ ڈہونڈو طرف ذکر خدا کی اور دعا اوسکی کی اور استغفار اوسکی کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ڈرتی تہی ہونی قیامت کسی یہہ راوی نی گویا بطریق تمثیل کی کہا کہ ڈری حضرت مانند ڈرنی اوس شخص کی کہ ڈرتا ہو ہونی قیامت کسی ورنہ حضرت جانتی تہی کہ جب تک ہین لوگونمین ہون تب تلک قیامت نہین آئیگی اور حضرت ڈرتی تہی وقت ظاہر ہونی آیات کی مانند خسوف اور زلزلون اور ہوا اور کڑک کے واسطی شفقت کی اوپر زمین کے رہنیوالون کی کہ مبادا عذاب اللہ کا آجاوی اونپر اور فرمایا یہہ نشانیان یعنی کسوف اور زلزلی اور کڑک اور ہوا ڈراتا ہی اللہ تعالی بندونکو کہ دیکہو مین قادر ہون تغیر حالت پر اور چہین لینی نعمت پر اور اوتارنی بلا پر اعاذنا اللہ منہا ۱۲ ع

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا گہنا آفتاب بیچ زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسدن کہ مری ابراہیم بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نماز پڑہائی لوگون کو چہہ رکوع ساتہہ چار سجدون کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** حضرت ابراہیم صاحبزادہ تہی حضرت کی کہ ماریہ قبطیہ سی پیدا ہوئی تہی سنہ آٹہہ ہجری مین اور سنہ دس مین حالت شیر خوارگی مین وفات پائی عمر اونکی اٹہارہ مہینی کی تہی یا کچہہ زیادہ پس اونکی وفات کی وقت لوگون نے کہا کہ گہنا آفتاب کا سبب ہوا اونکی وفات کا اور چہہ رکوع ساتہہ چار سجدون کی یعنی دو رکعت پڑہین کہ ہر رکعت مین تین تین رکوع اور دو دو سجدی کیی اور حدیثونمین رکوع کرنی اس نماز مین مختلف آئی ہین پس امام اعظم نی ترجیح دی ہی اون حدیثونکو کہ جنمین ایک رکوع آیا ہی اس لیے کہ وہ اصل ہی اور اسمین حدیثین قولی اور فعلی دونون طرح کی وارد ہوئی ہین جیسیکہ اوپر گذرا اور اور حدیثین مضطرب ہین اور امام شافعی نے ترجیح دی ہی دو رکوع کی حدیث کو اور نزدیک امام شافعی اور اکثر اہل علم کی یہہ ہی کہ جب گہن دیر تک رہی جائز ہی کہ کری ہر رکعت مین تین رکوع یا پانچ یا چار ۱۲ ع

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِیْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَعَنْ عَلِیٍّ مِثْلُ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا نماز پڑہائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ گہنا آفتاب آٹہہ رکوع بیچ چار سجدون کی یعنی ہر رکعت مین چار چار رکوع اور دو دو سجدی کیی اور روایت ہی حضرت علی سے مانند اسکی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی حضرت علی نی بہی روایت کی کہ حضرت نی اسطرح ادا کی یا اونسی بہی آیا ہی کہ اسطرح ادا کی ۱۲ ع

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ اَرْتَمِیْ بِاَسْهُمٍ لِّیْ بِالْمَدِیْنَةِ فِیْ حَیٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهَا فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰی مَا حَدَثَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ قَالَ فَاَتَیْتُهٗ وَهُوَ قَائِمٌ فِی الصَّلٰوةِ رَافِعٌ یَدَیْهِ فَجَعَلَ یُسَبِّحُ وَیُهَلِّلُ وَیُكَبِّرُ وَیَحْمَدُ وَیَدْعُوْ حَتّٰی حُسِرَ عَنْهَا فَلَمَّا حُسِرَ عَنْهَا قَرَاَ سُوْرَتَیْنِ وَصَلّٰی رَكْعَتَیْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِیْ صَحِیْحِهٖ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ وَكَذَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ وَفِیْ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

اور روایت ہی عبد الرحمن بن سمرہ سے کہ کہا تہا مین تیر اندازی کرتا ساتہہ تیرون اپنی کی مدینہ مین بیچ زندگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ناگاہ گہا
سورج پس پہینک دیی مینی تیر پہر کہا مینی یعنی دل مین قسم اللہ البتہ دیکہونگا مین طرف اس چیز کی کہ پیدا ہوئی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے بیچ گہنی آفتاب کے یعنی دیکہون حضرت کو کیا کرتی ہین اسوقت کہا عبد الرحمن نے پس آیا مین حضرت کی پاس اور حضرت کہڑی تہی نماز مین اوٹہائی ہوئی
تہے دونون ہاتہہ اپنی پہر شروع کیا کہتی تہی سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور الحمد للہ اور دعا مانگتی یہان تک کہ جاتا رہا اندہیرا آفتاب سے پس جب جاتا رہا اندہیرا اوس کا پڑہین
دو سورتین اور نماز پڑہی دو رکعت یعنی دو رکعتین پڑہین اور اون مین دو سورتین پڑہین روایت کی یہہ مسلم نی بیچ صحیح اپنی کی عبد الرحمن بن سمرہ
سے اور اسیطرح شرح السنہ مین عبد الرحمن سے اور بیچ نسخون مصابیح کی جابر بن سمرہ سی **ف** کہڑی ہوئی تہی نماز مین یعنی نماز کی ہیئہ پر کہڑی
تہے قبلہ کی طرف منہہ کیی ہوی اور لوگ پیچہی صف باندہی ہوئی تہی یا نماز بمعنی دعا کی ہی اسلیی کہ نہین معلوم ہوا کسی نی سبب سے کہ حضرت
اوٹہاتی ہون ہاتہہ اپنی نماز کسوف مین بیچ اوقات اذکار کی اور حدیثین گنتی رکوع کی مضطرب ہین اور مضطرب ہوئی ہین اسمین راوی
یہہ کہ بعضون نی روایت کیی ہین تین اور بعضون نی چار اور بعضون نی پانچ اور اضطراب ہوتا ہی موجب ضعف کا پس واجب ہوا ترک
کرنا روایات تعدد کا ورع **وعن** اسماء بنت ابی بکر قالت لقد امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالعتاقۃ فی کسوف
الشمس رواہ البخاری اور روایت ہی اسماء بنت ابی بکر سی کہا تحقیق حکم فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ آزاد کرنی
بردی کی بیچ گہنی آفتاب کے روایت کی یہہ بخاری نی

الفصل الثانی فصل دوسری

عن سمرۃ بن جندب قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کسوف لا نسمع لہ صوتا رواہ الترمذی وابو داود والنسائی وابن ماجۃ
اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہا نماز پڑہائی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ سورج گہن کے نہین سنتی تہی ہم حضرت کی آواز روایت
کے یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** یہہ حدیث اور اور کئی حدیثین دلالت کرتی ہین اسپر کہ نماز کسوف مین امام پکار
کر نہ پڑہی مذہب ابو حنیفہ اور شافعی رحمہما اللہ کا یہی ہی اور اور کئی روایتین صحیحین وغیرہما مین آئی ہین کہ اوسنی پکار کر پڑہنا ثابت ہوتا ہی
پس کہا ابن ہمام نی جب تعارض ہوا تو واجب ہوی ترجیح چپکی پڑہنی کی اسلیی کہ اصل دنکی نمازمین چپکی پڑہنا ہی شرع **وعن** عکرمۃ
قال قیل لابن عباس ماتت فلانۃ بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فخر ساجدا فقیل
لہ تسجد فی ہذہ الساعۃ فقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم آیۃ فاسجدوا وای آیۃ اعظم
من ذہاب ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ ابو داود والترمذی
اور روایت ہی عکرمہ سے کہ کہا کہا گیا واسطی ابن عباس کے مرگئی فلانی بعضی بیبیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی حضرت صفیہ رض پس گری سجدہ کرتی ہوئی
یا نماز پڑہی پس کہا گیا واسطی اونکی سجدہ کرتی ہو اسوقت مین پس کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب دیکہو تم کوئی نشانی پس سجدہ کرو اور کونسی
نشانی بہت بڑی ہی جاتی رہنی بی بیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** لوگون نی ابن عباس سی کہا
کہ اسوقت تم بلا سبب کیون سجدہ کرتی ہو کہ سجدہ بلا سبب ممنوع ہی اونہون نی اوسکا جواب دیا کہ حضرت نی فرمایا کہ سجدہ کرو جب دیکہو تم کوئی
نشانی نشانیون ڈرانی بلاؤن اور سختیون کیسی کہ ڈراتا ہی خدا تعالی ساتہہ اونکی بندونکو اور کونسی نشانی بزرگتر اور سخت تر اور ڈرانیوالی
زیادہ ہوگی انتقال ازواج مطہرات کی سی اسلیی کہ اونکو جو فضیلت صحبت اور زوجیت اور اختلاط اور ارتباط کی ساتہہ حضرت کی تہی اور کو نہ تہی
پس اونکی حیات سبب برکت اور خیر کثیر اور امن کی تہی اور انتقال اونکا باعث جانی برکت اور خیر کثیر کا ہوا اور خوف عذاب کا سبب ہی پس

لائق ہی ذکر اللہ کرنا اور سجدہ کرنا تا کہ دیکہ منقطع ہو نی برکت دلیلی تا کر دفع ہو عذاب بسبب برکت ذکر اور نماز کی اور سجدہ کرو یعنی نماز پڑہو اور بعضوں نے کہا مراد فقط سجدہ ہی ہی اور کہا طیبی نے کہ لفظ آیۃ مطلق ہی پس اگر ارادہ کیا جاوی ساتہہ اوسکی خسوف آفتاب اور چاند کا پس مراد ساتہہ سجدے کی نماز ہی اور اگر ہو غیر اسکی مانند چلنی باد تند اور زلزلے کی اور سوا انکی کی پس سجدہ متعارف مراد ہی اور جائز ہی حمل نماز پر بہی اسلیے کہ آیا ہی کہ جب پیش آتا حضرت کو کوئی امر نماز پڑہتی انتہی کہا ابن ہمام نے کہ بیچ مبسوط شیخ الاسلام کی ہی کہ کہا بیچ تاریکی یا باد تند کی پڑہنا نماز کا اچہا ہی اور ابن عباس سے ہی کہ اونہوں نی نماز پڑہی زلزلے کی لیے بصرہ مین ؏ ح ؏ ع ؏

الفصل الثالث فصل تیسری

عن أبي بن كعب قال انكسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى بهم فقرأ سورة من الطول وركع خمس ركعات وسجد سجدتين ثم قام الثانية فقرأ بسورة من الطول ثم ركع خمس ركعات وسجد سجدتين ثم جلس كما هو مستقبل القبلة يدعو حتى انجلى كسوفها رواه أبو داود

روایت ہی ابی بن کعب سے کہ کہا گہنا آفتاب بیچ زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نماز پڑہائی حضرت نی صحابہ کو پس پڑہی ایک سورۃ لنبے سورتوں مین سی اور رکوع کیے پانچ اور سجدے کیے دو سجدے پہر کہڑی ہوئی دوسری رکعت مین پہر پڑہی ایک سورۃ لنبی سورتوں مین سے پہر رکوع کیے پانچ اور سجدے کیے دو پہر بیٹہی وہ جیسیکہ تہی یعنی بیٹہے نماز پر سامنے قبلہ کی دعا مانگتی یہانتک کہ جاتا رہا گہن آفتاب کا نقل کی یہہ ابو داود نی ؏ وعن النعمان بن بشير قال كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل يصلي ركعتين ركعتين ويسأل عنها حتى انجلت الشمس رواه أبو داود وفي رواية النسائي أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى حين انكسفت الشمس مثل صلوتنا يركع ويسجد وله في أخرى أن النبي صلى الله عليه وسلم خرج يوما مستعجلا إلى المسجد وقد انكسفت الشمس فصلى حتى انجلت ثم قال إن أهل الجاهلية كانوا يقولون إن الشمس والقمر لا يخسفان إلا لموت عظيم من عظماء أهل الأرض وإن الشمس والقمر لا يخسفان لموت أحد ولا لحياته ولكنهما خليقتان من خلقه يحدث الله في خلقه ما شاء فأيهما انخسفت فصلوا حتى تنجلي أو يحدث الله أمرا رواه النسائي ؏ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا گہنا آفتاب زمانہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس شروع کی حضرت نی نماز پڑہنی دو دو رکعت یعنی دو رکعت پڑہتی جب دیکہا کہ نہ کہلا آفتاب دو اور پڑہتی اسطرح پڑہتی رہی گہن تک اور مانگتی یعنی اللہ تعالی سے یہہ دعا کہ روشن کردی آفتاب یا پوچہتی لوگون سی کہلنا آفتاب کا یعنی جب پڑہ چکتی دو رکعت پوچہتی کہ کیا کہل گیا گہن کرتی رہی یہہ یہانتک کہ روشن ہوا آفتاب نقل کی یہہ ابو داود نی اور بیچ روایت نسائی کی یہہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی نماز اوسوقت کہ گہنا آفتاب مانند نماز ہماری کی رکوع کرتی تہی اور سجدہ کرتی تہی اور بیچ اور روایت نسائی کی یہہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی ایک روز جلدی کرتی ہوئی طرف مسجد کے اوس حالمین کہ تحقیق گہنا تہا آفتاب پس نماز پڑہی یہانتک کہ روشن ہوا آفتاب پہر کہا تحقیق اہل جاہلیت کی تہی کہتی کہ تحقیق سورج اور چاند نہین گہتی مگر واسطی مرنی بڑی کی بڑی سرداروں اہل زمین کی سی اور حال یہہ ہے کہ سورج اور چاند نہین گہتی واسطی مرنی کسیکی اور نہ پیدا ہونی کسیکے ولیکن یہہ دونو مخلوق ہین اللہ کی مخلوقون مین سی پیدا کرتا ہی اللہ بیچ مخلوق اپنی کی جو چاہتا ہی یعنی کسوف اور روشنی اور اندہیر الیسے کوئی سا اون دونو مین سی گہی پس نماز پڑہو یہانتک کہ روشن ہو یا پیدا کری اللہ کوئی حکم یعنی عذاب یا قیامت نقل کی یہہ نسائی نی

ف مانند نماز ہماری کی یعنی کئی کئی رکوع نکیی بلکہ ایک ایک رکوع کیا ہر رکعت مین مانند نماز ہماری کی اور یہہ حدیث دلیل حنفیہ کی ہی اور مانند اسکی
اور حدیثین بہت آئی ہین شرح:

باب فی سجود الشکر

باب ہے بیچ بیان سجدہ شکر کی **ف** اختلاف کیا ہی علما نی
بیچ سجدہ تنہا کی باہر نماز کی کہ آیا جائز اور مسنون اور موجب تقرب درگاہ الہی کا ہی یا نہین بعضون نی کہا بدعت ہی اور حرام اور شرع مین اوسکی کچھہ اصل
نہین اور اسیسے نکلی حرمت دونو سجدونکی بعد وتر کی اور نزدیک بعضون کی جائز اور مشروع ساتہہ کراہت کی ہی اور تفصیل کلام کی یہہ ہی کہ سجدہ
خارج نماز کا کتنی قسم پر ہی ایک سجدہ سہو اور وہ بیچ حکم سجدہ نماز کی ہی دوسرا سجدہ تلاوت کا اسمین ہے خلاف نہین تیسرا سجدہ مناجاۃ کا بعد از نماز کی
ظاہر کلام اکثر علما کا یہہ ہی کہ وہ مکروہ ہی چوتہا سجدہ شکر کا حاصل ہونی نعمت پر اور دفع بلا پر اسمین اختلاف ہی نزدیک امام شافعی اور احمد کی سنت
ہے اور قول امام محمد کا بہی یہی ہی اور آثار اور حدیثین اسمین بہت وارد ہین اور نزدیک امام مالک اور ابو حنیفہ کی مکروہ ہی وہ کہتی ہین کہ نعمتین اللہ تعالی
کے ان گنت ہین بندہ عاجز ہی اونکی ادای شکر سی ہر نعمت پر حکم سجدہ کا موجب تکلیف کا ہی اور جو کہ قائل ہین وہ کہتی ہین کہ مراد نعمتون سی نعمتین نئے پیدا
ہونیوالی ہین کہ کبہی کبہی واقع ہون نہ دائما بہ مثل وجود اور توابع اور لوازم اوسکیکی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت کیا گیا ہی کہ وقت پہنچنے
خبر قتل ابی جہل لعین کی سجدہ کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نی وقت سنی خبر قتل مسیلمہ کذاب کے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نی وقت قتل ذی الثدیہ
خارجی کی اور کعب بن مالک نے وقت بشارت قبول توبہ کی کہ پیچہی رہ گئی تہی غزوہ تبوک سی عجیب قصہ ہی اونکا ج **وھذا** الباب خال عن
الفصل الاول والثالث اور یہہ باب خالی ہی پہلی فصل اور تیسری فصل سی:

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن**
ابی بکرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاءہ امر سرورا او بسر بہ خر ساجدا شاکرا للہ تعالی
رواہ ابوداود والترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم جب آتا اونکو کوئی امر خوشی کا یا کہا راوی نی بجای لفظ سرورا کی یسر بہ یعنی آنحضرت کو کوئی امر کہ خوشی کی جاتی بسبب اوسکے گر پڑتی سجدہ کرتی
ہوئی واسطی شکرگذاری اللہ تعالی کی نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** کہا توربشتی نی گئی ہی ایک
جماعت علما کی طرف ظاہر حدیث کی کہ مشروع کہا ہی اونہون نی سجدہ شکر نعمت کا اور مخالفت کی ہی اونکی اور علما نی پس کہا مراد سا [illegible]
سجود کی نماز ہی اور دلیل اونکی استدلال مین یہہ حدیث ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہین وقت چاشت کی دو رکعتین جسوقت کہ خوشخبری
دی گئی فتح کی یا آئی ابوجہل کی سر کے اور کہا ابو حنیفہ نی اگر لازم کری بندہ سجدہ کو نزدیک ہر نعمت کی نہ ہو سکیگی تو البتہ نہ خالی ہووی سجدہ سے
پلک مارنی بہر اسلیے کہ کوئی ساعت نعمت سی خالی نہین بڑی نعمت زندگی ہی ہی کہ ہر دم کا آنا ہی نعمت ہے پس اس صورت مین بڑا حرج
ہے غرض کہ اس لیے اونکی نزدیک یہہ سجدہ سنت نہین شرح: **وعن** ابی جعفر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا من
النغاشین فخر ساجدا رواہ الدار قطنی مرسلا وفی شرح السنۃ لفظ المصابیح
اور روایت ہی ابی جعفر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا ایک شخص کو بونون سی پس گری سجدہ کرتی ہوئی روایت کی یہہ دار قطنی
نے بطریق ارسال کی اور شرح السنہ مین موافق لفظ مصابیح کی **ف** نغاش اور نغاشی کہتی ہین اوس شخص کو کہ قد اوسکا چہوٹا ہو اور ناقص
الخلقۃ اور ضعیف الحرکۃ ہو پس ایسی شخص کو حضرت نی دیکہکر سجدہ شکر کا کیا کہا مظہر نی کہ سنت ہے جبکہ دیکہی مبتلای بلا کو سجدہ شکر کا کری اللہ کے
لیے اسپر کہ عافیت دی اللہ تعالی نی اوسکو اوس بلا سی اور چاہیی کہ پوشیدہ کری سجدہ تاوہ رنجیدہ نہو اور جب دیکہی فاسق کو ظاہر کری سجدہ تاکہ
وہ باز آوی اور توبہ کری انتہی اور منقول ہی حضرت شبلی رح سی کہ اونہون نی دیکہا ایک دنیا دار کو پس کہا الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ

ع ؛ وعن سعد بن ابی وقاص قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مکۃ نرید المدینۃ فلما کنا قریبا من عزوراء نزل ثم رفع یدیہ فدعا اللہ ساعۃ ثم خر ساجدا فمکث طویلا ثم قام فرفع یدیہ ساعۃ ثم خر ساجدا فمکث طویلا ثم قام فرفع یدیہ ساعۃ ثم خر ساجدا قال انی سألت ربی وشفعت لامتی فاعطانی ثلث امتی فخررت ساجدا لربی شکرا ثم رفعت رأسی فسألت ربی لامتی فاعطانی ثلث امتی فخررت ساجدا لربی شکرا ثم رفعت رأسی فسألت ربی لامتی فاعطانی الثلث الآخر فخررت ساجدا لربی رواہ احمد وابوداود اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے ارادہ کرتے تھے ہم مدینہ کا پس جبکہ پہنچے ہم نزدیک عزورا کے کہ نام ہے ایک جگہ کا درمیان مکہ اور مدینہ کے اوترے حضرت یعنی اونٹنی سے پھر اوٹھائے دونو ہاتھ اپنے پھر دعا مانگی اللہ سے تھوڑی سی دیر پھر گرے سجدہ کرتے ہوئے پس ٹھہرے سجدہ میں دیر تک پھر کھڑے ہوئے پس اوٹھائے دونو ہاتھ اپنے تھوڑی سی دیر پھر گرے سجدہ کرتے ہوئے پس ٹھہرے دیر تک پھر کھڑے ہوئے پس اوٹھائے دونو ہاتھ اپنے تھوڑی سی دیر پھر گرے سجدہ کرتے ہوئے فرمایا تحقیق میں نے دعا کی رب اپنے سے اور شفاعت کی میں نے واسطے امت اپنی کے یعنے واسطے بخشش گناہوں انکے کی اور عیوب اور بلند ہونے درجوں انکے کی پس دی مجکو تہائی امت یعنی دی مجکو مغفرۃ تہائی انکی کی پھر گرا میں سجدہ کرتا ہوا واسطے پروردگار اپنے کی شکر کرتے کو پھر اوٹھایا میں نے سر اپنا پھر مانگی میں نے رب اپنے سے رضا اور مغفرۃ اونکے واسطے امت اپنی کی پس دی مجکو اور تہائی امت میری پھر گرا میں ؛ سجدہ کرتا ہوا واسطے پروردگار اپنے کی شکر کرنے کو پھر اوٹھایا میں نے سر اپنا پس سوال کیا میں نے رب اپنے سے واسطے امت اپنی کی پس دی مجکو تہائی اخیر کو پھر گرا میں سجدہ کرتا ہوا واسطے پروردگار اپنے نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نے **ف** اول بار میں مغفرۃ سابقین کے ہوئی یعنی جو کہ بھلائی کی کرنے میں جلدی کرتے ہیں اور پوری کرتے ہیں عمل اور دوسرے بار میں مغفرۃ مقتصدین یعنی اوسط کے درجہ والوں کی ہوئی اور تیسری بار میں جو کہ ظلم کرتے ہیں اپنی نفسوں پر یعنی گنہگار اور یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ کتنی ہی آیات اور حدیثیں بیچ حق گناہ کبیرہ کرنیوالونکے وارد ہوئی ہیں کہ قیامت میں انکو عذاب ہوویگا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ساری امت بخشی گئی اونکو عذاب نہیں ہوویگا جواب اسکا یہہ کہ مراد ساتھ اس دعا اور شفاعت اور دینے مغفرۃ کی یہہ ہے کہ حضرت کی دعا و شفاعت سے اللہ تعالی نے حضرت کی امت کو امن دیا خسف و مسخ اور مانند انکی عذابوں دنیا کی سے کہ اور امتوں پر واقع ہوئی تھی پس امن عذاب آخرہ سے مراد نہیں ہے کہ وہ بسبب کردار کے ہونیوالا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد یہہ ہے کہ حضرت کی دعا سے امن ہوا ہمیشہ کی عذاب سے کہ ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہنے کی اور حضرت کی شفاعت سے نکلینگے دوزخ سے بعد

باب صلوٰۃ الاستسقاء

باب ہے بیچ بیان نماز استسقاء کے **ف** استسقا کے معنی ہیں پانی چاہنا اور شرع میں نماز اور دعا مینہ کی کرنی قحط سالی میں ساتھ کیفیت مخصوصہ کے ؛ ح ؛

الفصل الاول

فصل پہلے عن عبد اللہ ابن زید قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالناس الی المصلی یستسقی فصلی بہم رکعتین جہر فیہما بالقراءۃ واستقبل القبلۃ یدعو ورفع یدیہ وحول رداءہ حین استقبل القبلۃ متفق علیہ روایت ہے عبد اللہ بن زید سے کہ کہا نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ لوگوں کی طرف عیدگاہ کی واسطے طلب مینہ کی پس نماز پڑھی ساتھ صحابہ کے دو رکعت پکار کر پڑھی اونمیں قراءۃ اور سامنے ہوئے قبلہ کے

دعا کرتی تہی ور اوٹہائی دونون ہاتہہ اپنی یعنی دعا کی لیی اور پہیری چادر اپنی اوسوقت کہ سامنی ہوئی قبلہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف امام شافعی اور صاحبین کے نزدیک نماز استسقا کی مثل نماز عید کی ہی اور امام مالک کے نزدیک دو رکعت پڑہی مانند اور نمازون کی اور امام
ابو حنیفہ کی نزدیک استسقا مین نماز نہین بلکہ دعا اور استغفار ہی وہ کہتی ہین کہ ذکر استسقا کا جو اکثر حدیثون مین آیا ہی نماز اونمین مذکور نہین
فقط دعا ہی ہی اور صحت کو پہنچا ہی کہ حضرت امیر المؤمنین عمر رض نی استسقا کیا پس اقتصار کیا دعا و استغفار پر اور نہ پڑہی نماز اگر نماز مسنون
ہوتی ترک نکرتی اور نہ علم ہونا اونکو باوجود عموم بلوی کی قریب بانہ نبوۃ کی بعید ہے اور ترک اوسکا باوجود علم اوسکی کی بعید تر ہی اور لکہا ہی علماء نے
کہ مراد ساتہہ قول امام ابو حنیفہ کی لا صلوٰۃ فی الاستسقاء یہہ ہے کہ جماعت اور خطبہ اور اور خصوصیات اوسمین سنت اور شرط نہین اگر ہر کوئی نماز
نفل پڑہی اور دعا اور عاجزی اور استغفار کری بہتر ہی اور فتویٰ اب درباب حنفیہ کے مذہب صاحبین پر ہے اس لیی کہ ثابت ہوئی یہہ نماز حضرت سے
اور افضل یہہ ہے کہ پڑہی پہلی رکعت مین سورہ ق یا سبح اسم ربک الاعلیٰ اور دوسری مین اقتربت الساعۃ یا غاشیہ اور غرض چادر پہیرنیسی فال نکالنی ہے
ساتہہ پہرنی حال کی کہ جیسی چادر پہیرتی ہین ایسی ہی بدلی قحط کی ارزانی ہو اور مینہ برسی اور طور چادر پہیرنیکا یہہ ہے کہ دونون ہاتہہ پیٹہہ کی
پیچہی لیجاکر پکڑی ساتہہ داہنی ہاتہہ اپنی کی نیچی کا کونا بائین جانب کا اور پکڑی ساتہہ بائین ہاتہہ کی نیچی کا کونہ داہنی طرف کا اور پہیری دونون ہاتہہ
اپنی پیچہی پیٹہہ اپنی کی اسطرح کہ جو کونا پکڑا ہوا داہنی ہاتہہ کا داہنی مونڈہی پر اور کونہ پکڑا ہوا بائین ہاتہہ کا بائین مونڈہی پر پس جب کریگا یون
تو ہو جائیگا دایان کونا بایان اور بایان دایان اور اوپر کا رخ نیچی اور نیچی کا اوپر اور سہیلی نی لکہا ہی کہ طول حضرت کی چادر مبارک کا چار ہاتہہ کا تہا اور
عرض اوسکا دو ہاتہہ اور بالشت کا تہا ۱۲ ع ح **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ**
فِيْ شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ اِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَاِنَّهٗ يَرْفَعُ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت
ہے انس سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین اوٹہاتی تہی دونون ہاتہہ اپنی بیچ کسی چیز کی دعا اپنی سی مگر استسقا مین پس تحقیق وہ اوٹہاتی
تہے یہانتک کہ دکہائی جاتی تہی سفیدی بغلون اونکی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف نہ اوٹہاتی تہی یعنی بہت نہ اوٹہاتی تہی کہ اونچی ہوتی
سر سے اور سفیدی بغلونکی معلوم ہونی لگتی مگر استسقا مین اسقدر اوٹہاتی کہ سفیدی بغلون کی معلوم ہوتی یعنی اگر کپڑا نہ اوڑہی ہوتی پس
بالکل دعا مین ہاتہہ اوٹہانی کی نفی نہین ہے اس لیی کہ ثابت ہوا ہی مستحب ہونا تو نکی اوٹہانیکا دعا مین اور لکہا ہی علماء نی کہ جسقدر مطلب
دشوار اور بہاری ہو اوٹہانا ہاتونکا ہی بلندتر ہو ۱۲ ع ح **وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَسْقٰى فَاَشَارَ**
بِظَهْرِ كَفَّيْهِ اِلَى السَّمَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی وسی ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مینہ مانگا پس اشارہ
کیا ساتہہ پشت دونون ہاتہون اپنی کی طرف آسمان کی روایت کی یہہ مسلم نی ف لکہا ہی علماء نی کہ یہہ بطریق فال نکالنی کی تہا ساتہہ بدلنی حال
کے جیسیکہ چادر پہیرنی مین تہا اور اشارہ ہی سیر کہ پیٹ ابر کا طرف زمین کے ہو اور ڈالدی جو کچہ اوسمین ہے یعنی مینہہ اور بعضون نے کہا ہی کہ جو کوئی ارادہ
کرنی دفع بلا کا قسم قحط وغیرہ سی پس کری پشت ہاتون کی طرف آسمان کی دعا مین اور جو کوئی مانگی نعمت اللہ تعالیٰ سی پس چاہیئی کہ ہتیلیان طرف آسمان کے ۱۲ ع ح
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاَى الْمَطَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے عائشہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت دیکہتی مینہ فرماتی یا الہی برسا خوب مینہ نفع دینی والا روایت کی یہہ بخاری نی
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطَرٌ قَالَ فَحَسَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثَوْبَهٗ حَتّٰى اَصَابَهٗ مِنَ الْمَطَرِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا قَالَ لِاَنَّهٗ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِرَبِّهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی انس سے کہ کہا پہنچا ہمکو مینہ اوس حالت مین کہ تہی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا انس نے پس اوتارا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نی کپڑا اپنا یعنی سر سی یا پیٹہہ پر سی یہان تک کہ پہنچا حضرتؐ تکو مینہ پس کہا ہمنی یا رسول اللہ کسواسطی کیا آپنی یہہ فرمایا اسواسطی
کہ نیا آیا ہوا ہی پروردگار اپنی کی پاس سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنے نیا اوترا ہوا ہی ساتہہ حکم رب اپنے کی اور آلودہ نہین ہوا ہی ساتہہ اجزا آب
عالم کثیف کی اور گنہگاروں کی ہاتہہ نہین پہنچی ہین اس تک پس متبرک ہی اور سنت ہی دعا کرنی وقت اترنی مینہ کی کہ قبول ہوتی ہی ۱۲ ع

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى وَحَوَّلَ رِدَائَهٗ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَجَعَلَ عِطَافَهُ الْاَيْمَنَ عَلٰى عَاتِقِهِ الْاَيْسَرِ وَجَعَلَ عِطَافَهُ الْاَيْسَرَ عَلٰى عَاتِقِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ دَعَا اللّٰهَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن زید سی کہ کہا
نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف عید گاہ کی پس استسقا کیا اور پہیری چادر اپنی اوس وقت کہ سامنی ہوئی قبلہ کی پس گردانا داہنا کونا
اوسکا اوپر بائین مونڈہی اپنی کی اور گردانا بانیان کونا اوسکا اوپر دائین مونڈہی اپنی کی پہر دعا کی اللہ تعالی سی روایت کی یہہ ابو داود
نی **ف** اس حدیث مین ذکر نماز کا نہین ہی ۱۲ ع **وعنہ** اَنَّهٗ قَالَ اسْتَسْقٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ لَهٗ سَوْدَاءُ فَاَرَادَ اَنْ يَّاْخُذَ اَسْفَلَهَا فَيَجْعَلَهٗ اَعْلَاهَا فَلَمَّا ثَقُلَتْ قَلَبَهَا عَلٰى عَاتِقَيْهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی اونہین عبد اللہ سے کہ کہا استسقا کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور اوپر چادر تہی سیاہ رنگ
کی پس ارادہ کیا یہہ کہ لیوین نیچی کی جانب اوسکی پس کرین اوسکو اوپر کی جانب یعنے جیسا کہ معمول تہا چادر پہیرنیکا پس جبکہ بہاری ہوئی اولٹ لی چادر
اوپر دونون مونڈہون اپنی کی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی **ف** یعنے جب نیچے کی طرف اوپر کرنی اوس طرح مذکور کی دشوار ہوئی داہنا
انچل بائین کندہی پر کر لیا اور بانیان دائین پر اور چادر دوسری خطبہ مین پہیر کر محل اوسکا وہی ہے ۱۲ ع **وعن** عُمَيْرٍ مَوْلٰى اٰبِى اللَّحْمِ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِىْ عِنْدَ اَحْجَارِ الزَّيْتِ قَرِيْبًا مِّنَ الزَّوْرَاءِ قَائِمًا يَدْعُوْ يَسْتَسْقِىْ رَافِعًا يَدَيْهِ قِبَلَ وَجْهِهٖ لَا يُجَاوِزُ بِهِمَا رَاْسَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِىُّ وَالنَّسَائِىُّ نَحْوَهٗ
اور روایت ہی عمیر سے کہ غلام آزاد کیا ہوا آبی اللحم کا تہا یہہ کہ اونسی دیکہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ استسقا کرتی تہی نزدیک احجار الزیت کی قریب زورا
کے کہڑی ہوئی دعا مانگتی تہی استسقا کرتی تہی اوٹہائی ہوئی دونون ہاتہہ اپنی طرف مونہہ اپنی کی نہین اونچا کرتی تہی انکو سر اپنی سی روایت کی یہہ ابو داود
نے اور روایت کی ترمذی اور نسائی نی مانند اسکی **ف** احجار الزیت نام ایک جگہہ کا ہی مدینہ مین یہہ نام اوسکا اسلیے ہوا کہ اوسمین پتہر سیاہ ہین اور چکنی
گویا روغن زیتون اونپر ملا ہوا ہی اور زورا بہی نام ایک جگہہ کا ہی بازار مدینہ مین اور طریقہ اپنی کی یعنی کبہی عرض ہے دعا کرتی تہی پس منافی نہین ہے اوسکی جو
اوپر گذرا کہ ہتیلیان زمین کے طرف ہوتی ہتیلیان تہین اور اونچا کرنی سر سے یہہ منافی نہین ہے اوس حدیث کی جو گذری انس سے کہ مبالغہ کرتی تہی حضرت ہاتہہ اوٹہانی مین اور ظاہرا
کے اسلیے کہ اکثر یون ہوتا ہوگا اور کبہی اوس طرح یا بالعکس ۱۲ ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِىْ فِى الْاِسْتِسْقَاءِ مُتَبَذِّلًا مُّتَوَاضِعًا مُّتَخَشِّعًا مُّتَضَرِّعًا رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی استسقا کی لیے اوس حالت مین کہ ترک کیے ہوئی تہی زینت تواضع کیے ہوئی یعنی ظاہر مین عاجزی کرنیوالی یعنی باطن
مین عاجزی کرنیوالی یعنی ساتہہ زبان کی نواع ذکر مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** ترک کیے ہوئے زینت اسطرح تشریف لیجاتی واسطی
اظہار اپنی محتاجگی کی ۱۲ ع **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَسْقٰى قَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهِيْمَتَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ
رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ اونہی نقل کی اپنی باپ سے اونہی اپنے دادا سے یعنی عبد اللہ سی کہ صحابی ہیں
کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ استسقاء کرتی تہی یا الٰہی پلا پانی اپنی بندونکو اور اپنی جانورون کو اور پہیلا اپنی رحمت اور زندہ کر یعنی
سرسبز کر اپنی شہر مردہ کو یعنی خشک کو نقل کی یہہ مالک اور ابوداود نی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَاكِيْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مَرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ قَالَ
فَاَطْبَقَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے جابر سی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اوٹہاتی ہاتہہ پس کہتی تہی یا
الٰہی پلا ہمکو مینہ کہ فریاد رسی کری اور اچہا ہو انجام اور ارزانی کری نفع کرنیوالا نہ ضرر کرنیوالا جلدی آنیوالا نہ دیر لگانیوالا کہا جابر نی پس
چہا گیا اونپر ابر روایت کی یہہ ابوداود نی

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ شَكَا النَّاسُ
اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُحُوْطَ الْمَطَرِ فَاَمَرَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهٗ فِي الْمُصَلّٰى وَوَعَدَ النَّاسَ
يَوْمًا يَخْرُجُوْنَ فِيْهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ
فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِئْخَارَ الْمَطَرِ
عَنْ اِبَّانِ زَمَانِهٖ عَنْكُمْ وَقَدْ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَدْعُوْهُ وَوَعَدَكُمْ اَنْ يَسْتَجِيْبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ
فَلَمْ يَتْرُكِ الرَّفْعَ حَتّٰى بَدَا بَيَاضُ اِبْطَيْهِ ثُمَّ حَوَّلَ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهٗ وَقَلَبَ اَوْ حَوَّلَ رِدَاءَهٗ وَهُوَ
رَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَاَنْشَاَ اللّٰهُ سَحَابَةً فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ
ثُمَّ اَمْطَرَتْ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَلَمْ يَاْتِ مَسْجِدَهٗ حَتّٰى سَالَتِ السُّيُوْلُ فَلَمَّا رَاٰى
سُرْعَتَهُمْ اِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا شکایت کی لوگون نی طرف رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کی نہ ہونی مینہ کی پس حکم کیا ساتہہ رکہنی منبر کی پس رکہا گیا منبر واسطی حضرت کی عیدگاہ مین اور وعدہ کیا لوگونسی ایک دنکا کہ
نکلین اوسمین کہا حضرت عائشہ نی پس نکلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسوقت کہ ظاہر ہوا کنارہ آفتاب کا پس بیٹہی منبر پر پس تکبیر کہی اور
حمد کی اللہ کی پہر فرمایا تحقیق تمنی شکایت کی یعنی اللہ و رسول سی قحط ہونیکی بیچ شہرون اپنی کی اور دیر لگنی مینہ کی وقت مقرر اوسکی کی تمسی
اور تحقیق حکم کیا تمکو اللہ نی یہہ کہ مانگو اوس سی اور وعدہ کیا ہی تمسی کہ قبول کریگا واسطی تمہاری پہر فرمایا سب تعریف واسطی اللہ کی پروردگار عالمونکا
بخشنے والا مہربان مالک دن جزا کا نہین کوئی معبود مگر اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی یا الٰہی تو ہی معبود نہین کوئی معبود سوائے تیری تو بی پرواہے
اور ہم فقیر ہین نازل کر ہمپر مینہ اور گردان تو اوسچیز کو کہ اوتاری تونی یعنی مینہ سبب قوت کا اور پہنچنی کا یعنی اوسکی سبب سے خوب مطالب کو
پہنچین اور خوب فائدہ اوٹہاوین ایکمدت دراز تک پہر اوٹہائی دونو ہاتہہ اپنی پس نہ چہوڑا تہا اوٹہانا یہان تک کہ ظاہر ہوئی سفیدی
بغلون حضرت کیکی پہر پہیری طرف لوگون کی پیٹہہ اپنی اور اولٹی یا کہا پہیری چادر اپنی اور وہ اوٹہائی ہوئی تہی دونون ہاتہہ اپنی پہر متوجہ ہوا

طرف لوگون کی اور اوتری پہر نماز پڑہی دو رکعت پس ظاہر کیا اللہ تعالی نی ابر پہر گرجا اور چمکی بجلی پہر برسا مینہ ساتہہ حکم
خدا کی پس نہ آئی اپنی مسجد مین یہان تک کہ بہی نالی پس جب دیکہی جلدی اونکی طرف سایہ کی یعنی مکانون کی مینہ سی بچنی کی
لیے ہنسی یہان تک کہ ظاہر ہوئین کچلیان حضرت کی پہر فرمایا گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہی اور مین بندہ ہون
اللہ کا اور رسول اوسکا روایت کی یہہ ابو داود نی ف بیٹہی منبر پر کہا مالک نی اور شافعی اور احمد نی کہ سنت ہی یہہ کہ پڑہی
بعد نماز کی دو خطبی اور شروع کری اونکو ساتہہ استغفار کی مانند تکبیر کی عید مین اور کہا ابو حنیفہ اور احمد نی کہ نہین خطبی اوسکی فقط دعا ہی اور استغفار اور کہا ابن ہمام نی کہ روایت کی اصحاب سنن اربعہ نی اسحق بن عبد اللہ بن کنانہ سے
ایک حدیث کہ حاصل اوسکا یہہ ہی کہ حضرت نی خطبہ تمہارا سا نہین پڑہا عیدگاہ مین جا کر ولیکن ہمیشہ دعا اور زاری اور تکبیر کرتی رہے
اور نماز پڑہی دو رکعت جیسیکہ پڑہتی تہی عید مین انتہی ع ۰ یہہ روایت مرقات مین ساری مذکور ہی چاہی دیکہنی لی **وعن**
انس ان عمر بن الخطاب كان اذا قحطوا استسقى بالعباس بن عبد المطلب فقال اللهم انا كنا نتوسل
اليك بنبينا فتسقينا وانا نتوسل اليك بعم نبينا فاسقنا قال فيسقون رواه البخاري اور روایت ہی انس
سے یہہ کہ حضرت عمر بیٹی خطاب کے تہی جسوقت کہ ہوتا قحط استسقا کرتی ساتہہ وسیلہ عباس بن عبد المطلب کے پس کہتی یا الہی تحقیق
تہی ہم وسیلہ کرتی طرف تیری ساتہہ نبی اپنی کی پس پلاتا تو ہمکو اور تحقیق اب ہم وسیلہ کرتی ہین طرف تیری ساتہہ چچا نبی اپنی کی پس پلا ہمکو
کہا انس نی پس مینہ برسائی جاتی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** منقول ہی کہ جب حضرت عمر رض اور اور صحابہ کہ اونکی ساتہہ تہی وسیلہ عباس
کا کر چکی تو عباس کہتی خدا وندا اس امت پیغمبر کی نی وسیلہ میرا پکڑا ہی خداوندا اس بڑہاپی میرے کو رسوا مت کر اور مجکو روبرو اونکی شرمندہ
مت کر پس مینہ برسا ع ح ۰ **وعن** ابي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خرج نبي من
الانبياء بالناس يستسقي فاذا هو بنملة رافعة بعض قوائمها الى السماء فقال ارجعوا فقد استجيب
لكم من اجل هذه النملة رواه الدارقطني اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی
تہی نکلے ایک نبی انبیا مین سے ساتہہ لوگونکی واسطی استسقا کی پس ناگہان نبی نی دیکہا چیونٹی کو اوٹہائی ہوئی ہی بعضی پاؤن اپنی کو
طرف آسمان کی پس کہا اوس نبی نی پہر چلو پس تحقیق قبول کی گئی دعا تمہاری بسبب اس چیونٹی کی نقل کی یہہ دارقطنی نی **ف**
کہا گیا ہی یہہ نبی حضرت سلیمان علیہ السلام تہی اور اسمین اظہار عظمت الہی اور قدرت اوسکی کا ہی اور بیان رحمت اوسکا ہی تمام
مخلوقات پر اور بیان ہی اسکا کہ علم اوسکا گہیری ہوئی ہی احوال تمام موجودات کو اور وہ مسبب الاسباب اور قاضی الحاجات ہے
اور روایت کیا گیا ہی کہ وہ چیونٹی یہہ دعا کرتی تہی اللهم انا خلق من خلقك لا غنى بنا عن رزقك فلا تهلكنا بذنوب بني آدم
ع ۰ **باب** **ف** اکثر نسخون مین فقط لفظ باب کا لکہا ہی جیسیکہ عادت مولف کی ہی کہ عقد کرتا ہی ایک باب بیچ لواحق اور متممات
پہلے باب کے اور ایک نسخہ صحیحہ مین باب فی الریاح ہی اور ایک نسخہ مین باب الریاح ہی یعنی باب بیچ بیان ہواؤن کی ع ۰ **الفصل
الاول** فصل پہلی **عن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نصرت بالصبا واهلكت
عاد بالدبور متفق عليه روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مدد دیا گیا مین ساتہہ پورواہوا کی
اور ہلاک کئے گئی عاد ساتہہ پچہوا کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جب محاصرہ کیا کفار نی مدینہ کو دن خندق کی تو چلی ہوا

در اہل بدعت مستثنی ہین السنی یعنی روافض وغیرہ کی نہ خبر پوچہی نہ اونکی جنازیکی ساتہہ جاوی اور قبول کرنا دعوتکا یعنی
کوئی بلاوی مدد کرنیکی لیی تو قبول کری اور جاوی اور بعضون نی کہا کہ ضیافت کی لیی بلاوی تو حاضر ہووی بشرطیکہ
دعوت مین گناہ نہو اور امام غزالی نی کہا کہ جو کہانا ازراہ مفاخرت اور نام و نمود کی پکاوین نہ قبول کری اور سلف یعنی صحابہ اور
انکی علما مکروہ رکہتی تہی اوسکو اور جواب دینا چہینک والیکا یعنی اگر وہ الحمد للہ کہی تو اوسکی جواب مین کہی یرحمک اللہ لکہا ہی شرح
السنۃ مین کہ یہہ سب حق اسلام کی ہین برابر ہین انمین مسلمان نیک ہی اور بد ہی یعنی گنہگار غیر مبتدع مگر خاص کیا جاوی
ساتہہ بشاشت اور مصافحہ کی نہ فاجر علی الاعلان گنہ کرنیوالا ۱۲ ع ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حق المسلم علی المسلم ست قیل ماھن یا رسول اللہ قال اذا لقیتہ فسلم علیہ واذا دعاک
فاجبہ واذا استنصحک فانصح لہ واذا عطس فحمد اللہ فشمتہ واذا مرض فعدہ واذا مات فاتبعہ رواہ مسلم
روایت ہی اونہین ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حق مسلمان کی مسلمان پر چہہ ہین عرض کیا گیا
اور اے رسول خدا کی فرمایا جسوقت کہ ملاقات کرے تو مسلمان سی پس سلام کر اوسپر اور جسوقت بلاوی تجکو یعنی مدد کرنیکی لیی
یا کہانیکی لیی پس قبول کر اور جسوقت خیر خواہی چاہی تجسی پس خیر خواہی کر واسطی اوسکی اور جسوقت چہینکے پہر الحمد للہ کہی پس
دعا دے اوسکو یعنی یرحمک اللہ کہہ اور جب بیمار ہو پس پوچہہ اوسکو اور جسوقت مرجاوی ساتہہ جا اوسکی یعنی نماز و دفن کی لیی
روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اور جب بیمار ہو پس پوچہہ اگرچہ ایکبار ہو اور یہہ جو مشہور ہی کہ بعض اوقات مین عیادۃ بیمار کی نہ کیجاوی
سو اصل اسکی نہین بلکہ باطل ہی اور اس حدیث مین بیان خیر خواہی کا زیادہ ہی اور اسمین حقوق مسلمان کی مسلمان پر چہہ فرمائی اور
اب روایتمین پانچ پس مراد حصر نہین ہی حقوق مسلمانکی بہت ہین ہر مقام مین کچہہ کچہہ اونمین سی بیان فرمائی ہین اور یہہ بہی
ہے احتمال کہ یہہ احکام وحی مین بتدریج یعنی ٹہیر ٹہیر کر نازل ہوئی ہون یعنی پہلی پانچ نازل ہوئی ہون پہر چہہ ۱۲ ع ح **وعن**
بیماریکا یار البراء قال امرنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بسبع ونہانا عن سبع امرنا بعیادۃ المریض واتباع الجنائز
تو کہتا ہی اسکی لیی العاطس ورد السلام واجابۃ الداعی وابرار المقسم ونصر المظلوم ونہانا عن خاتم الذہب وعن الحریر
کہ ظاہر یہہ ہے کہ مرد والدیباج والمیثرۃ الحمراء والقسی وآنیۃ الفضۃ وفی روایۃ وعن الشرب
عائشۃ قالت من شرب فیہا فی الدنیا لم یشرب فیہا فی الآخرۃ متفق علیہ
البأس رب الناس عازب سے کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سات چیزونکا اور منع فرمایا سات چیزون سی حکم کیا
اور روایت ہی عائشہ اور جانیکی ہمراہ جنازہ کی اور جواب دینی چہینکنی والیکی اور جواب دینی سلام کی اور قبول کرنی بلانیوالیکی
داہنا ہاتہہ اپنا پہر فرمالیکی اور مدد کرنی مظلوم کی اور منع فرمایا ہمکو پہننی انگوٹہی سونیکیسی و پہننی ریشم کیسی و اطلس کیسے سے
وہ شفا کہ نچہوڑی کسی اور پہرنی زین پوش سرخ کیسی اور کپڑی قسی کیسی اور منع فرمایا استعمال کرنی باسن چاندی کیسی اور ایک
منہ اذا کانت بہ قرحۃ آدمی باسن مین پیلی کہ تحقیق جو شخص ہوئیگا اوسمین دنیا مین نہ ہوئیگا اوسمین بیچ آخرت کی روایت کی یہہ
بعضنا لیشفی سقیمنا اگر کوئی شخص قسم کہاوی ایک امر آیندہ پر اور لو قادر ہووی پر پوری
کہا جسوقت کہ شکایت کرتا نہو مثلا اگر قسم کہاوی کہ مین تجسی جدا نہین ہونیکا یہانتک کہ کری تو ایسا کام اور لو قادر ہو
کسیکا یا ہوتا پہوڑا یا زخم کہ

اوسکو کیا نہ جانا تو نی یہہ کہ اگر کہلاتا اوسکو البتہ پاتا تو اوسکو یعنی ثواب اوسکا نزدیک میری انی بیٹی ادم کی پانی مانگا مینی تجہسی پس نہ پلایا تو نی مجکو کہیگا ای رب میری کسطرح پلاتا مین تجکو اور تو پالنی والا عالمونکا ہی یعنی تجکو کسی چیز کی احتیاج نہین نہ پانی کی نہ اور کسی چیز کی فرماویگا پانی مانگا تجہسی بندی میری فلانی نی پس نہ پلایا تو نی اوسکو کیا نہ جانا تو نی یہہ کہ اگر پلاتا اوسکو پاتا تو اوسکو یعنی ثواب وسکا نزدیک میری روایت کی یہہ مسلم نی **ف** عیادہ مریض کی کرنیمین اللہ تعالی نی فرمایا کہ اگر عیادہ کرتا پاتا مجکو نزدیک وسکی اور کہلانی اور پلانیکی حقمین فرمایا پاتا ثواب اوسکا نزدیک میری اس سے معلوم ہوا کہ عیادہ افضل ہی کہلانی اور پلانی سی ؛ ع ؛ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى اَعْرَابِيٍّ يَعُوْدُهٗ وَكَانَ اِذَا دَخَلَ عَلٰى مَرِيْضٍ يَعُوْدُهٗ قَالَ لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللهُ فَقَالَ لَهٗ لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللهُ قَالَ كَلَّا بَلْ حُمّٰى تَفُوْرُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ تُزِيْرُهُ الْقُبُوْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ اِذَنْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیگئی ایک گنوار کی پاس واسطی پوچہنی حال بیماری اوسکی اور تہی حضرت جب جاتی بیمار پر کہ پوچہین اوسکو فرماتی نہین ہے ڈر یعنی غم نکہا اس بیماری سی اسلیے کہ پاک کرنیوالی ہی بیماری یعنی گناہونسی اگر چاہی اللہ پس فرمایا حضرت نی واسطے اعرابی کی نہین کچہہ ڈر پاک کرنیوالی ہی یہہ بیماری اگر چاہی اللہ کہا گنوار نی ہرگز نہین یون بلکہ تپ ہی کہ جوش مارتی ہے بوڑہی بڑہی پر ملاویگی یہہ تپ اوسکو قبرونسی یعنی ماڑ ڈالیگی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس ہان اسیطرحسی ہوگا اب روایت کی یہہ بخاری نی **ف** اس حدیث سی کمال تواضع حضرت کی معلوم ہوئی کہ گنوار کی خبر کو تشریف لیگئی تعلیم ہے امت کی لیے کہ ادنی ادنی کی خبر پرسی کیا کرین اور ہان اسیطرحسی ہوگا یعنی غصی ہوئی حضرت اوسپر کہ مینی ایسا ثواب بیماریکا بیان کیا اور راہ صبر و شکر کی بتائی اور باوجود اسکی تو نی انکار اس نعمت کا کیا تو اب یون ہی ہوویگا جسطرح تو کہتا ہی اسلیے کہ نہین ہے جزا کفران نعمت کی مگر محروم ہونا اوس نعمت سی اور احتمال ہی کہ وہ بیمار کافر ہو لیکن علما نی کہا ہے کہ ظاہر یہہ ہے کہ مسلمان تہا لیکن بیوقوف اوجہتہ گنوار تہا بسبب شدت درد کی بیتاب ہوکر اسطرح کہہ بیٹہا ؛ ع ؛ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَكٰى مِنَّا اِنْسَانٌ مَسَحَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بیمار ہوتا ہم مین سی کوئی آدمی پہیرتی اوپر داہنا ہاتہہ اپنا پہیر فرماتی دور کر بیماریکو ای پروردگار آدمیونکی اور شفا دی تو ہی شفا دینیوالا نہین شفا مگر شفا تیری وہ شفا کہ نچہوڑی کسی بیماریکو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ اِذَا اشْتَكَى الْاِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ اَوْ كَانَتْ بِهٖ قَرْحَةٌ اَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِصْبَعِهٖ بِسْمِ اللهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. اور روایت ہے اونہین عائشہ سے کہ کہا جسوقت کہ شکایت کرتا آدمی کسی چیز کی یعنے کسی عضو کی بدن اپنی سی یعنی جب کو سے عضو دکہتا کسیکا یا ہوتا پہوڑا یا زخم کہتی ستے تب صلے اللہ وسلم اشارہ کرکر ساتہہ اونگلے اسپنے کے برکت حاصل

کرتا ہون ساتہہ نام اللہ کی یہہ مٹی زمین ہماری کی ملی ہوئی ہی ساتہہ لعاب بعضی ہمارے کی ہمارے کی کہتی ہین ہم یہہ تاکہ شفا دیا جاوی بیمار ہمارا ساتہہ
حکم پروردگار ہمارے کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لعاب مبارک اونگلی پر لگاتی اور
رکہتی اوسکو خاک پر پہر رکہتی اونگلی خاک آلودہ اوپر جگہہ درد کی اور پہیرتی جاتی اوسکو اوس جگہہ اور پڑہتی بسم اللہ
آخر تک اور یہہ ایک سر ہی اسرار الہی سی بیچ علاج پہوڑون اور زخمون کی اس سر کو حضرت ہی جانتی ہونگی ہماری عقلین
قاصر ہین اسکی معلوم کرنی سی لیکن قاضی بیضاوی نی از راہ احتمال کی بیان کیا ہی کہ طب سی معلوم ہوتا ہی کہ لعاب مین
کو تاثیر ہی بیچ تبدیل مزاج کی اور وطن کی مٹی کو بہی تاثیر ہی بیچ حفظ مزاج کی حتی کہ لکہا ہی حکمائی کہ مسافر کو چاہیے
کہ کچہہ خاک اپنی وطن کی ساتہہ رکہی اور تہوڑی سی پانی کی باسن مین ڈالدی اور وہ پانی پیتا رہی تا امن مین رہی تغیر
مزاج سی پس اسلیی حضرت یہہ فعل کرتی ہون اور اور بہی شارحین نی وجہین اسکی بیان کی ہین یہہ سب احتمالات ہین حقیقت
وہی ہی جو پہلی مذکور ہوئی اور کہا اشرف نی کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر جائز ہونی رقیہ یعنی منتر کی جبتک
کہ اوسمین کوئی حرام چیز نہو مانند سحر اور کلمہ کفر کی اور منتر کسی زبان کا ہو ہندی ہو یا ترکی یا عربی جب تلک معنی اوسکی معلوم
نہون پڑہنا درست نہین کہ شاید الفاظ کفر کی نہون مگر ایک منتر بچہو کا حدیث مین آیا ہی بسم اللہ شجۃ قرنیۃ آخر تک پڑہنا
اوسکا درست ہی اگرچہ معنی اوسکے معلوم نہین ؛ ع ؛ ح ؛ **وعنہا** قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اذا اشتکی نفث علی نفسہ بالمعوذات ومسح عنہ بیدہ فلما اشتکی وجعہ الذی توفی فیہ کنت
انفث علیہ بالمعوذات التی کان ینفث وامسح بید النبی صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ وفی
روایۃ لمسلم قالت کان اذا مرض احد من اہل بیتہ نفث علیہ بالمعوذات اور روایت ہی اونہین
عائشہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتی دم کرتی اپنی پر معوذات اور پہیرتی اپنی پر ہاتہہ اپنا یعنی جہانتک
پہنچ سکتا ہاتہہ بدن مبارک پر پس جب بیمار ہوئی اوس بیماری مین کہ وفات کیی گئی اوسمین تہی مین دم کرتی حضرت پر معوذات
وہ معوذات کہ تہی حضرت دم کرتی اور پہیرتی تہی مین ہاتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی اسطرح کہ مین پڑہتی معوذات اور حضرت کی ہاتہون
پر دم کرتی اور دونو ہاتہہ اونکی بدن مبارک پر پہیرتی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین
ہے کہ کہا حضرت عائشہ نی تہی حضرت جب بیمار ہوتا کوئی گہر والون مین سی دم کرتی اوسپر معوذات **ف** معوذات
سے مراد قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہین لفظ جمع کا باعتبار آیتون کی کہا یا اقل جمع کی دو ہین یا دو
سورتین یہہ اور تیسری قل ہو اللہ ان تینونکو معوذات کہا تغلیبا اور معتمد یہی بات ہی اور بعضون نی کہا قل یا ایہا
اسمین داخل ہی اور مسلم کی دوسری روایت مین ذکر ہاتہہ پہیرنیکا نہین ہی پس احتمال ہی کہ پہیرتے ہونگے
حضرت لیکن ذکر اسلیی نکیا کہ دم کرنی سی پہیرنا ہاتہون کا آپ ہی سمجہا جاویگا اور احتمال یہہ بہی ہی کہ حضرت
ترک کرتی ہون اوسکو کبہی اور اکتفا کرتی ہون دم کرنی پر اور ظاہر تر اول ہی ہی اور اولی یہی ہی کہ دونون باتین
کری اور اس حدیث مین دلالت ہی اسپر کہ کلام اللہ کی آیتین پڑہکر دم کرنا سنت ہے ؛ ع ؛ **وعن عثمان**
ابن ابی العاص انہ شکی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعا یجدہ فی جسدہ فقال لہ رسول اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَعْ یَدَکَ عَلَی الَّذِیْ یَأْلَمُ مِنْ جَسَدِکَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ ثَلٰثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ قَالَ فَفَعَلْتُ فَاَذْھَبَ اللّٰہُ مَا کَانَ بِیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عثمان بن ابی العاص سی یہہ کہ اونہون نی شکایت کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک درد کی کہ پاتی تہی اوسکو اپنی بدن مین پس فرمایا واسطی اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رکہہ ہاتہہ اپنا اوس جگہہ پر کہ دکہتی ہی بدن تیرا سی اور کہہ بسم اللہ تین بار اور کہہ سات بار پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ عزت اللہ کی اور قدرت اوسکی کے برائی اوس چیز کی سے یعنے درد کیسی کہ پاتا ہون مین اب اور ڈرتا ہون مین یعنی زیادتی اوسکی سی آیندہ کو کہا عثمان نی پس کیا مینے پس دور کی اللہ نی وہ بیماری کہ تہی مجہی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ جِبْرَئِیْلَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اشْتَکَیْتَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُّؤْذِیْکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰہُ یَشْفِیْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ جبرئیل آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا اى محمد کیا بیمار ہی تو پس فرمایا حضرت نی کہ ہان کہا جبرئیل نی ساتہہ نام خدا کی افسون پڑہتا ہون تجہپر ہر چیز سے کہ ایذا دی تجکو برائی ہر شخص کی سی یا آنکہہ حسد کرنیوالیکی سی اللہ شفا دی تجکو ساتہہ نام اللہ کی منتر پڑہتا ہون تجپر نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ اُعِیْذُکُمَا بِکَلِمٰتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطٰنٍ وَّھَامَّۃٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّۃٍ وَیَقُوْلُ اِنَّ اَبَاکُمَا کَانَ یُعَوِّذُ بِھَا اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ اَکْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ بِھِمَا عَلٰی لَفْظِ التَّثْنِیَۃِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مین دیتی حضرت حسن اور حضرت حسین رضہ کو ساتہہ اس دعا کی پناہ مین دیتا ہون مین تمکو ساتہہ کلمات اللہ تعالی کی کہ پوری ہین برائی ہر شیطان کی سی اور ہر جانور زہریلے مار ڈالنی والی کیسے اور ہر آنکہہ نظر لگانیوالی کیسی اور فرماتی حضرت کہ تحقیق باپ تمہاری یعنی حضرت ابراہیم پناہ مین دیتی تہی ساتہہ ان کلمات کی اسمعیل واسحق کو روایت کی یہہ بخاری نی اور بیچ اکثر نسخون مصابیح کی لفظ بہما کا ساتہہ ضمیر تثنیہ کے ہی **ف** مراد کلمات اللہ تعالی کیسی یا معلومات اوسکی ہین یا نام پاک اوسکی یا کتابین اوسکی اور ہر شیطان سی یعنی ہر سرکش اور حد سی بڑہ جانیوالیکی برائی سی خواہ وہ جنات مین سی ہو یا آدمیون مین سی یا جانورن مین سی اور ہامہ اوس جانور زہریلی کو کہتی ہین کہ جسکی کاٹی سی آدمی مرجاوی مانند سانپ وغیرہ کی اور جس زہریلی کی کاٹیسی آدمی مرتا نہین وسکو سامہ کہتی ہین مانند بچہو اور زنبور کی اور کبہی حشرات الارض کو بہی ہوام کہتی ہین اور ساتہہ ضمیر تثنیہ کی کہ پہرتی ہی طرف دو کلمون کی کہ جسپر متن داخل ہوا ہی لیکن یہہ تکلف ہی ایسی کہا ہی طیبی نی کہ یہہ بسبب سہو لکہنی والی کی ہی صحیح ساتہہ ضمیر مفرد ہی کی ہی با ع ؛ ح **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّصِبْ مِنْہُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص کو کہ ارادہ کرتا ہی اللہ تعالی ساتہہ اوسکی بہلائیکا ہو جاتا ہی وہ مصیبت زدہ واسطی حصول بہلائی کی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** مصیبت کہتی ہین ہر امر ناخوش کو پس پہنچنا مصیبت کا ہمیشہ از راہ قہر ہی کی نہین ہی بلکہ کبہی بسبب

مہربانی کی ہی ہوتی ہی کہ گناہ جہڑتی ہین اوس سی اگر صبر کری اور راضی رہی اوسپر علامت مہر کی ہی اور اگر جزع
فزع کری اور خفا ہووی علامت قہر کی ہی ؛ ح ؛ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ
اللهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدریسی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہین پہنچتا
مسلمانکو کوئی رنج اور نہ کوئی دکہہ اور نہ کوئی فکر اور نہ غم اور نہ ایذا اور نہ غم یہانتک کہ کانٹا پہنچایا جاتا ہی اوسکو مگر جہاڑتا
ہے اللہ تعالی بسبب اوسکی گناہ اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف معانی لفظ ہم وغیرہ کی آپسمین قریب قریب
ہین اور فرق ہم وغم مین یہہ ہی کہ ہم امر آیندہ مین ہوتا ہی کہ کوئی امر مشکل درپیش رکہتا ہو اور بقصد کرنی اوسکیکے
رنج کہینچے اور غم امر گذشتہ مین ہوتا ہی حاصل یہہ کہ کسیطرحکا رنج مسلمان کو پہنچی باعث جہڑنی گناہ صغیرہ کا ہوتا ہی ؛
ع وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلْ إِنِّي أُوعَكُ
كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ فَقُلْتُ ذٰلِكَ لِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ فَقَالَ أَجَلْ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ
أَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعودسی کہ کہا گیا مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور حضرت بخار مین تہی پس
لگایا مینی اونکو ہاتہہ اپنا پہر کہا مینی ای رسول خدا کی آپکو ہوتا ہی بخار سخت پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہان تحقیق
مجہے بخار ہوتا ہی مانند بخار دو شخصون کی تم مین سی کہا ابن مسعود نی پس کہا مینی یہہ اسواسطی کہ ہو واسطی تمہاری دگنا
ثواب پس فرمایا کہ ہان پہر فرمایا نہین کوئی مسلمان کہ پہنچی اوسکو ایذا مرض سی اور وہ چیز کہ سوا ہو اوسکی مگر دور کرتا ہی اللہ
تعالی بسبب اوسکی گناہ اوسکی جیسیکہ جہاڑتا ہی درخت پتی اپنی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ
أَحَدًا الْوَجَعُ عَلَيْهِ أَشَدُّ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سے
کہ کہا نہین دیکہا مینی کسیکو کہ بیماری اوسپر سخت تر ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماریسی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم
نے ؛ وَعَنْهَا قَالَتْ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَاقِنَتِي فَلَا أَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ أَبَدًا
بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اونہین عائشہ سی کہ کہا وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی درمیان جگنو
میریکی اور ٹہوڑی میریکی پس نہین مکروہ جانتی مین سختی موتکی واسطی کسیکی کبہی پیچہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی یہہ بخاری
نے ف یعنے وفات ہوئی حضرتکی اوس حالمین کہ تکیہ کیی ہوئی تہی مجہپر پس خوب جانتی ہون شدت موت اونکی پس نہین مکروہ جانتی مین
الخ یعنی مین گمان کرتی تہی پہلی کہ سختی موت کی ہوتی ہی بسبب کثرت گناہون کی پس جب دیکہی مینی سختی حضرت کی وفات کی جانا مینی کہ سختی
موت کی نہین ہے علامت بری ہونی خاتمہ کی بلکہ وہ ہوتی ہی واسطی بلند ہونی درجات کی اور آسانی موت کی نہین ہی بزرگی والا حضرت
کو بطریق اولی ہوتی ع وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَيِّئُهَا
الرِّيَاحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا أُخْرَى حَتَّى يَأْتِيَهُ أَجَلُهُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ الَّتِي لَا يُصِيبُهَا

لا تُصِیبُہَا شَیْءٌ حَتّٰی یَکُوْنَ انْجِعَافُہَا مَرَّۃً وَّاحِدَۃً متفق علیہ اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی مثل مومن کی مانند مثل شہنی تر و تازہ کہیتی کی ہی جہکاتی ہین اوسکو باوین گرا دیتی ہین اوسکو کبہی اور سیدہا کردیتی ہین کبہی یہانتک
اراتی ہی اوسکو موت یعنی اسیطرح مسلمان کو کبہی گرا دیتا ہی حادثہ ضعف اور بیماری کا اور کبہی سیدہا اور درست کردیتی ہی
تندرستی اور مثل منافق کی مانند مثل درخت صنوبر کی ہی کہ محکم اور ثابت ہوتا ہی کہ نہین پہنچتی اوسکو کوئی چیز یعنی بسبب باد کی
نہ جہکتا ہی نہ گرتا ہی یہانتک کہ ہوتا ہی اکہرنا اوسکا ایکدفعہ یعنی اسیطرح منافق ہمیشہ توانا اور تندرست ہوتا ہی بغیر ضعف اور
بیماری کی ایکبارگی ہی گر پڑتا ہی اور مرتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ مومن نہین خالی ہوتا
بیماری سی یا کمی مال سی یا ذلت سی اور یہہ سب علامتین سعادت کی ہین لیکن بشرط صبر اور رضا اور شکر کی اور منافق اور فاسق
کو کم ہوتی ہین بیماریان اور مصیبتین تا کہ نہ حاصل ہوا نکو کفارہ اور نہ ثواب ٥ ع ٥ **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ کَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّیْحُ تُمِیْلُہٗ وَلَا یَزَالُ الْمُؤْمِنُ یُصِیْبُہُ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ
الْمُنَافِقِ کَمَثَلِ شَجَرَۃِ الْاَرْزَۃِ لَا تَھْتَزُّ حَتّٰی تُسْتَحْصَدَ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی مثل مومن کی مانند مثل کہیتی کی ہی ہمیشہ رہتی ہین باوین جہکاتی اوسکو اور ہمیشہ رہتا ہی مومن پہنچتی ہی اوسکو بلا اور مثل منافق کی
مانند مثل درخت صنوبر کی ہی کہ نہین ہلتا یہانتک کہ اوکہاڑا جاتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اسیطرح منافق کو بلا
کم پہنچتی ہی دنیا مین تاکہ نہ ہلکا ہو عذاب سی عقبی مین ٥ ع ٥ **وعن** جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
عَلٰی اُمِّ السَّائِبِ فَقَالَ مَالَکِ تُزَفْزِفِیْنَ قَالَتِ الْحُمّٰی لَا بَارَکَ اللّٰہُ فِیْہَا فَقَالَ لَا تَسُبِّی الْحُمّٰی فَاِنَّہَا
تُذْھِبُ خَطَایَا بَنِیْ اٰدَمَ کَمَا یُذْھِبُ الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا
تشریف لائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ام سائب کی پاس پہر فرمایا کیا ہی واسطی تیری کانپتی ہی کہا اوسنی تپ ہی نہ برکت دی
اللہ اوسمین پس فرمایا حضرت نی مت برا کہہ تپ کو اسلیے کہ تحقیق تپ دور کرتی ہی گناہ بنی آدم کی جیسی دور کرتی ہی بہٹی میل لوہی کا
نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ایک روایت مین آیا ہی کہ اللہ تعالی دور کرتا ہی مومن سی تمام خطائین اوسکی بسبب تپ ایک شب
کی اور ابو درداء سی آیا ہی کہ تپ ایک رات کی جہاڑتی ہی گناہ ایک برس کی ٥ ع ٥ **وعن** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْ سَافَرَ کُتِبَ لَہٗ بِمِثْلِ مَا کَانَ یَعْمَلُ مُقِیْمًا صَحِیْحًا رواہ البخاری
اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ بیمار ہوتا ہی بندہ یا سفر کرتا ہی یعنی اور فوت
ہوتی ہی اوس سی بسبب اوسکی نوافل و اوراد لکہا جاتا ہی واسطی اوسکی مانند اوس چیز کی کہ عمل کرتا تہا گہر مین تندرست نقل کی
یہہ بخاری نی **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلطَّاعُوْنُ شَہَادَۃٌ لِّکُلِّ مُسْلِمٍ متفق علیہ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طاعون شہادت ہی ہر مسلمان کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف یعنی جو کوئی طاعون مین صبر کرتا ہی اور بہاگتا نہین اور اوسمین مرجاتا ہی ثواب شہید کا سا پاتا ہی اور طاعون کہتی ہین
مرض عام اور وبا کو کہ فاسد ہو جاتی ہی بسبب اوسکی ہوا اور مزاج اور بدن اور بعضون نی کہا کہ طاعون خاص بیماری کو کہتی ہین
کہ زخم پڑجاتی ہین بدن پر نرم جگہون مین مانند بغلون وغیرہ کی اور گرد اون کی سیاہی ہوتی ہی یا سبزی یا سرخی ٥ ع ٥ ح ٥

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہداء خمسۃ المطعون والمبطون والغریق وصاحب الہدم والشہید فی سبیل اللہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدا پانچ ہین ایک طاعون زدہ دوسرا جو پیٹ کی بیماری سی مری یعنی دستون ور استسقاء وغیرہ سی تیسرا ڈوبنی والا چوتھا دیوار یا چہت کی نیچی دبنی والا پانچوان شہید بیچ راہ خدا کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ڈوبنی والا ظاہر یہہ ہی کہ درجہ شہادت کا اوس ڈوبنی والی کو ہوگا کہ بارادہ گناہ کی کشتی پر نہ بیٹھا ہوگا اور حقیقی شہید اخیر ہی کا ہی اور حکمی ہین یعنی اونکو بہی ثواب شہیدونکا سا ملتا ہی جانا چاہیی کہ شہید حکمی کہ وارد ہوی ہین حدیثون مشہورہ مین بہت ہین جمع کیا ہی اونکو سیوطی وغیرہ نی پانچ تو یہی ہین جو مذکور ہوی اور اور یہہ ہین ذات الجنب والا اور جو جل کر مری اور عورت جو مری ساتہہ جمع کی یعنی پیٹ یا جنگر یا باکرہ اور عورت کہ مری حمل سی جننی تک یا دودہ پلانی تک اور سل والا یعنی دق والا اور مسافر اور مسافر کہ گر پڑی سواری پر سی اسکی راہ مین یعنی جہاد مین اور مرابط یعنی نگہبانی کرنیوالا سرحد اسلام پر اور گر پڑنی والا گڑہی مین اور جسکو کہا جاوین درندی یعنی شیر وغیرہ اور جو کوئی قتل کیا جاوی واسطی مال اپنی کی یا اہل یا دین یا خون اپنی کی یا مظلمہ کی یعنی حق کی اور میت اللہ راہ مین یعنی جو جہاد مین اپنی موت سی مر جاوی اور رغبت کرنیوالا شہادت مین کہ مر جاوی بچہونون پر اور حضرت علی سی روایت ہی کہ جسکو قید کری بادشاہ از راہ ظلم کی پہر مر جاوی قید خانہ مین پس وہ شہید ہی اور جو مارا جاوی ظلم سی پہر مر جاوی اوسی مار سی پس وہ شہید ہی اور جو کوئی مری گواہی دیتا ہوا توحید کی پس وہ شہید ہی و رانس سی روایت ہی بطریق مرفوع کی کہ تپ شہادت ہی اور عبیدہ بن الجراح سی روایت ہی کہ کہا اونہون نی کہ کہا مینی یا رسول اللہ کونسا شہیدون مین بزرگ تر ہی اللہ کی نزدیک فرمایا وہ شخص کہ کہڑا ہو طرف امام ظالم کی پس کرہی اوسکو امر بالمعروف اور منع کرہی اوسکو منکر سی پس مار ڈالی وہ امیر اوسکو اور ابی موسی سی ہی کہ جسکو کچل ڈالی گہوڑا یا اونٹ یا مری کاٹنی سی زہریلی جانور کی پس وہ شہید ہی اور ابن عباس سی ہی کہ جو کوئی عاشق ہوا اور پرہیزگار رہا اور چہپایا محبت کو پہر مرگیا پس وہ شہید ہی اور روایت ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جسکو دوران سر ہو کشتی مین اور قی آوی اوسکو اجر شہید کا ہی اور ابن مسعود سی ہی بطریق مرفوع کی کہ اللہ تعالی نی لازم کی غیرت عورتون پر اور جہاد مردون پر پس جسنی صبر کیا اون عورتون مین سی یعنی سوکن کی ہونی پر ہوگا اوسکو ثواب شہید کا اور حضرت عائشہ سی روایت ہی بطریق مرفوع کی کہ جسنی کہی دن مین پچیس بار یہہ دعا اللہم بارک لی فی الموت وفیما بعد الموت پہر مرا بچہونی اپنی پر دیتا ہی اوسکو اللہ ثواب شہید کا اور روایت ہی ابن عمر سی بطریق مرفوع کی کہ جسنی نماز پڑہی ضحی کی اور روزی رکہی تین دن کی ہر مہینی مین اور نہ چہوڑی وتر سفر مین اور نہ حضر مین لکہا جاتا ہی اوسکو ثواب شہید کا اور اور شہید یہہ ہین چنگل مارنیوالا ساتہہ سنت کی نزدیک فساد امت کی اور جو کہ مری طلب علم مین اور مراد طالب علم سی یہہ ہی کہ مشغول ہو علم کی حاصل کرنی اور تعلیم کرنی اور تالیف کرنی مین اور حاضر ہو مجلس علم مین اور جو کوئی جیتا ہی اس حالت مین کہ مدارات کرنیوالا ہو لوگون کی پس وہ شہید ہی اور جو لادی غلہ طرف مسلمانون کی اور جو کوئی کماوی اپنی بیوی اور اولاد اور لونڈی غلام اپنی کی لیی پس وہ شہید ہی اور مرتث یعنی جو کہ بعد زخمی ہونیکے فائدہ اوٹہاوی شہید ہی اور وہ سی جنہی اگر مار ڈالین اوسکو کافر لڑائی مین اور شریق یعنی جس کی گلی مین پانی پہنس گیا اور دم گہٹ کر مرگیا اور حدیث

مین آیا ہی کہ جو مسلمان اپنی مرض مین پڑہی دعا یونس کی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین چالیس بار پہر
مری اپنی اوسی مرض مین دیا جاتا ہی ثواب شہید کا اور اگر اچہا ہوتا ہی اچہا ہوتا ہی اسحال مین کہ مغفرت کیجاتی ہی اوسکی اور آیا ہی کہ
تاجر سچا امانت دار شہدا کی ساتہہ ہوگا دن قیامت کی اور جو کوئی مری شب جمعہ مین شہید ہی اور آیا ہی کہ موذن للہ اذان دینی والا
مانند شہید کی ہی کہ لوٹتا ہوا اپنی خون مین اور جب مرتا ہی تو نہین کیڑی پڑتی اوسکی قبر مین اور آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی کہ جسنی درود بہیجا
مجہپر ایکبار رحمت بہیجتا ہی اللہ اوسپر دس بار اور جو کوئی درود بہیجتا ہی مجہپر دس بار رحمت بہیجتا ہی اللہ اوسپر سو بار اور جو کوئی
درود بہیجتا ہی مجہپر سو بار لکہتا ہی اللہ درمیان دونو آنکہون اوسکی کی براءۃ یعنی خلاصی نفاق سی اور خلاصی آگ سی اور
رکہیگا اوسکو اللہ دن قیامت کی ساتہہ شہیدون کی اور آیا ہی کہ جو کوئی کہی صبح کو تین بار اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان
الرجیم اور پڑہی تین آیتین اخیر سورہ حشر کی متعین کرتا ہی اللہ تعالی ساتہہ اوسکی ستر ہزار فرشتی کہ دعا بخشش کی کرتی
ہین اوسپر شام تک پہر اگر مرجاتا ہی اس دن مین شہید مرتا ہی اور جو کوئی پڑہتا ہی شام کو یہی ثواب پاتا ہی اور آیا ہی کہ
وصیت کی حضرت نی ایک شخص کو کہ جب پکڑی خوابگاہ اپنی پڑہی اخیر سورہ حشر کا اور فرمایا اگر مری گا تو شہید مری گا
اور جو کوئی مرتا ہی مرگی سی شہید ہوتا ہی اور جو کوئی مرتا ہی حج یا عمرہ مین شہید ہی اور جو کوئی مرتا ہی باوضو شہید ہی
اور ایسی ہی رمضان کی مہینہ مین یا مری بیت المقدس یا مکی یا مدینہ مین شہید ہی یا مری دبیلا کی بیماری سی اور جسکو
پہنچی آفت اور مری وہ صبر کرنیوالا اوسپر اور پڑہی بلا پر شہید ہی اور دعا مقالید السموات والارض آخر تک کہ فضیلت اسکی
حدیث مین بہت آئی ہی جو کوئی پڑہی صبح شام شہید ہی یا مری نوی برس کا ہوکر یا آسیب زدہ یا مری اور ماں باپ اوسکی
اوس سی راضی ہون اور بیوی نیکبخت کہ مرجاوی اور خاوند اوسکی راضی ہو اور ایسی ہی امام عادل اور حاکم شرعی یعنی
قاضی کہ حکم کری حق اور جو کوئی مدد کری ساتہہ ایک کلمہ کی یا چلنی کی واسطی مسلمان ضعیف کی شہید ہی ۵ ع ۵ و مطالع
الانوار حاشیہ در مختار وعن عائشة قالت سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الطاعون فاخبرني انه عذاب يبعثه
الله على من يشاء وان الله جعله رحمة للمؤمنين ليس من احد يقع الطاعون فيمكث في بلده صابرا محتسبا يعلم انه لا
يصيبه الا ما كتب الله له الا كان له مثل اجر شهيد رواه البخاري اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا پوچہا مینی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حقیقت طاعون کیسی پس خبر دی مجہکو یہہ کہ عذاب ہی بہیجتا ہی اوسکو اللہ اپنی بندون
پر جسپر چاہی اور تحقیق اللہ نی گردانا ہی اوسکو رحمت واسطی مومنونکی یعنی جو کہ صبر کرتی ہین اوسپر نہین کوئی کہ ہو وی طاعون
یعنی اوسکی شہر مین پہر ٹہرا رہی بیچ شہر اپنی کی صبر کرنیوالا اور طلب کرنیوالا ثواب کا یعنی ثواب ہی کی لیے ٹہرا رہا اور غرض
کی لیے جانتا ہی یہہ کہ نہین پہنچی گی اوسکو مگر وہ چیز کہ لکہی ہی اللہ نی واسطی اوسکی مگر کہ ہوتا ہی واسطی اوسکی مانند ثواب شہید کی
روایت کی یہہ بخاری نی وعن اسامة بن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطاعون رجز ارسل
على طائفة من بني اسرائيل او على من كان قبلكم فاذا سمعتم به بارض فلا تقدموا عليه واذا وقع بارض وانتم بها
فلا تخرجوا فرارا منه متفق عليه اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طاعون
عذاب ہی بہیجا گیا تہا ایک جماعت پر بنی اسرائیل سی یا فرمایا اون لوگون پر کہ پہلی تمسی تہی یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ پہلی بات کہی

اللہ کہ آسمان مین ہی یعنی رحمت اوسکی یا امر اوسکا یا بڑی سلطنت اوسکی آسمان مین ہی یا وہ ایسا ہی کہ عبادت کیا جاتا ہی آسمان
مین جیسا کہ وہ عبادت کیا جاتا ہی زمین مین پاک ہی نام تیرا یعنی سب نقصانون سی حکم تیرا مانا گیا ہی آسمان میں اور زمین مین جیسکہ
رحمت تیری آسمان مین ہی پس گردان رحمت اپنی زمین مین بخش ہمارے لیے گناہ ہمارے بڑی اور چھوٹی تو ہی پروردگار
پاکیزونکا یعنی محب اونکا اور کارساز اونکا نازل کر رحمت یعنی رحمت عظیمہ اپنی رحمت مین سی یعنی جو کہ پہیل رہی ہی ہر چیز پر اور شفا اپنی
شفا مین سی اس بیماری پر پس اچہا ہو جاوی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** جیسکہ رحمت تیری آسمان مین ہی یعنی سب
جگہہ اور سب وہان کی رہنی والون پر ہی بخلاف مین اور زمین والون کی کہ رحمت خاص بعضون پر ہوتی ہی اور بعضون پر
نہین یعنی مومنون پر ہوتی ہی نہ کافرون پر اگرچہ رحمت عام سب پر ہی بحسب قول اللہ تعالی کی رحمتی وسعت کل شئی اور
مراد پاکیزون سی مومن ہین پاک شرک سی یا متقی جو کہ بچتی ہین بری افعال واقوال سی ٥ ع ٥ **وعن** عبد اللہ بن
عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء الرجل یعود مریضا فلیقل اللھم اشف عبدک
ینکأ لک عدوا او یمشی لک الی جنازۃ رواہ ابو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نی جسوقت کہ آوی آدمی عیادہ کری مریض کی پس چاہیی کہ کہی یا الہی شفا دی بندی اپنی کو تا اینکہ پہنچاوی ایذا
تیری دشمن کو یعنی دشمنان دین کو زخمی کری اور قتل کری یا چلی واسطی خوشی تیری کی طرف جنازہ کی یعنی نماز کی لیی نقل کی یہہ
ابو داود نی **وعن** علی بن زید عن امیۃ انھا سالت عائشۃ عن قول اللہ عز وجل ان تبدوا ما فی
انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ وعن قولہ من یعمل سوءا یجز بہ فقالت ما سالنی عنھا احد
منذ سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ھذہ معاتبۃ اللہ العبد بما یصیبہ
من الحمی والنکبۃ حتی البضاعۃ یضعھا فی ید قمیصہ فیفقدھا فیفزع لھا حتی ان العبد
لیخرج من ذنوبہ کما یخرج التبر الاحمر من الکیر رواہ الترمذی اور روایت ہی علی بن زید تابعی سی کہ نقل کی امیہ سی یہہ کہ اوسنی پوچہی
عائشہ سی معنی قول اللہ عز وجل کی کہ اگر ظاہر کرو تم وہ چیز کہ تمہاری دلون مین ہی یا چہپاؤ اوسکو حساب کریگا تمسی ساتہہ اوسکی
اللہ اور پوچہی معنی قول اللہ تعالی کی اور جو شخص کہ عمل کری برا یعنی صغیرہ یا کبیرہ بدلا دیا جاویگا ساتہہ اوسکی یعنی دنیا مین یا
عقبی مین پس کہا حضرت عائشہ نی نہین پوچہا مجہی اس مسئلہ کو کسی نی جسکہ پوچہا تہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس
فرمایا یہہ محاسبہ اور جزا کہ مذکور ہین ان دونو آیتون مین عتاب کرنا خدا کا ہی بندی پر ساتہہ اوس چیز کی کہ پہنچتی ہی اوسکو تپ سی
اور رنج سی یہانتک کہ کوئی چیز مال مین سی رکہتا ہی اوسکو جیب آستین کرتی اپنی کی پس نہین پاتا اوسکو پہر غمگین ہوتا ہی بسبب
نہ پانی اوسکی کی دور کیی جاتی ہین اوس سی گناہ اوسکی ہمیشہ یہی حال ہوتا رہتا ہی یہانتک کہ بندہ البتہ نکلتا ہی اپنی گناہون
سی جیسا کہ نکلتا ہی بہٹی سی سونا اور چاندی سرخ یعنی بسبب تپ کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** باعث پوچہنی
معنی دونو آیتون کا یہہ تہا کہ پہلی آیت دلالت کرتی ہی کہ بندی حساب کیی جاتی ہین دلون کی خطرون اور بری اندیشون پر اور
دوسری آیت سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ لوگ سزا دیی جاتی ہین ہر عمل پر تہوڑا ہو یا بہت پس مشکل ہوا یہہ امر صحابہ پر اور متحیر ہوی
کہ کیا کرین اسلیی کہ ممکن نہین پرہیز کرنا اوس سی پس امیہ نی حضرت عائشہ سی مطلب ان آیتونکا پوچہا اونہون نی جواب یا حاصل اوسکا

بیہہ ہی کہ معنی اٰیتون کی یہہ نہین ہی کہ حساب لیگا اللہ مومنون سی تمام دلکی باتون پراور عذاب کریگا بسبب تمام گناہون ونکی
دن قیامت کی بلکہ اس محاسبہ اور جزا سی مراد یہہ ہی کہ بسبب گناہ کی مواخذہ از راہ عتاب کی دنیا مین کرتا ہی کہ بخار اور رنج
مین گرفتار کرتا ہی تا پاک ہو گناہون سی اوربعضی عتاب کی یہہ ہین کہ ایک شخص اپنی دوست پر غصہ کرہی ظاہر مین بسبب کسی
بی ادبی کی کہ ہو جاوی وس سی اور دل مین اوسکی محبت ہو ۵ ع ۵ ح وعن ابی موسیٰ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال لا یصیب عبداً نکبۃ فما فوقھا او دونھا الا بذنب وما یعفو اللہ عنہ اکثر وقرا
وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی موسیٰ سی
یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین پہنچتی بندی کو تھوڑی ایذا اور وہ چیز کہ زیادہ ہی اس سی یا کم اس سی مگر
بسبب گناہ کی ور وہ گناہ کہ بخشتا ہی اللہ اون سی یعنی بغیر سزا دینی کی اون پر دنیا اور آخرت مین زیادہ ہین ون گناہون سی
کہ سزا دیتا ہی اون پر اور پڑہی حضرت نی یہہ آیت اور جو چیز کہ پہنچتی ہی تمکو مصیبت سی پس بسبب وس چیز کی کہ کمایا ہاتھون
تمہاری نی یعنی ذاتون تمہاری نی اور معاف کرتا ہی بہت سی یعنی بہت گناہون سی یا بہت گنہگارون سی نقل کی یہہ
ترمذی نی ف مصیبت سی یعنی مرض ور سختی وغیرہا بسبب اعمال بد تمہاری کی ہی یہہ خاص ہی گنہگارون کی لیی اور
غیر گنہگارون کو پہنچتی ہی مصیبت واسطی بلند ہونی درجون اونکی کی لیکن وہ بسبب شامت گناہون ہی کی جانتی ہین نقل
ہی کہ ایک بزرگ کی تسمہ جوتی کو جو ہاتھ ٹوٹ گیا وہ روتی تہی اور کہتی تہی آہ کیا گناہ کیا ہی مینی کہ سزا اوس کی یہہ پائی مینی
۵ ع ۵ ح وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا کان علی طریقۃ
حسنۃ من العبادۃ ثم مرض قیل للملک الموکل بہ اکتب لہ مثل عملہ اذا کان طلیقاً حتی اطلقہ او اکفتہ الی اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ جسوقت ہوتا ہی اوہ نیک پر عبادۃ سی پہر بیمار ہوتا ہی یعنی اور نہین قادر
ہوتا اوس عبادۃ پر کہا جاتا ہی یعنی اللہ تعالی فرماتا ہی واسطی فرشتی کی کہ متعین ہی ساتہہ اوسکی یعنی نیکی لکہنی کی لیی لکہہ
واسطی اوسکی مانند عمل اوسکی کی جسوقت کہ تہا تندرست یہانتک کہ تندرست کرون اوسکو یا ملا لون اوسکو اپنی طرف یعنی مری
وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ابتلی المسلم ببلاء فی جسدہ قیل للملک اکتب لہ
صالح عملہ الذی کان یعمل فان شفاہ غسلہ وطہرہ وان قبضہ غفر لہ ورحمہ رواھما فی شرح السنۃ اور روایت ہی انس سی کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جسوقت کہ مبتلا کیا جاتا ہی مسلمان ساتہہ بیماری کی بیچ بدن اپنی کی کہا جاتا ہی واسطی فرشتی
نیکی لکہنی والی کی لکہہ واسطی اوسکی اچہا عمل اوسکا جو کہ تہا کرتا یعنی پہلی اس بیماری کی پس اگر شفا دہی اوسکو اللہ نی دہوتا ہی
اوسکو اور پاک کرتا ہی اوسکو یعنی گناہون سی اور اگر مارتا ہی اوسکو بخشتا ہی واسطی اوسکی اور رحم کرتا ہی اوسکو نقل کین
یہہ دونو حدیثین بغوی نی شرح السنۃ مین وعن جابر بن عتیک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشھادۃ
سبع سوی القتل فی سبیل اللہ المطعون شہید والغریق شہید وصاحب ذات الجنب شہید والمبطون شہید
وصاحب الحریق شہید والذی یموت تحت الھدم شہید والمرأۃ تموت بجمع شہید رواہ مالک وابو داود والنسائی
اور روایت ہی جابر بن عتیک سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شہادتین سات ہین سوا ماری جانیکی راہ خدا مین

جو دبا مین مری شہید ہی اور جو ڈوبی شہید ہی اور ذات الجنب والا شہید ہی اور پیٹ کی بیماری سی مری شہید ہی یعنی استسقا ہو یا دست آوین وغیر ذالک اور جل کر مری شہید ہی اور وہ شخص کہ مری دب کر دیوار وغیرہ کی نیچی شہید ہی اور وہ عورت کہ مری پیٹ سی یا باکرہ شہید ہی روایت کی یہہ مالک اور ابو داؤد اور نسائی نی **ف** شہادتین یعنی حکمیہ سات ہین بلکہ زیادہ ہین جیسیکہ اور حدیثون مین مذکور ہین اور ذات الجنب بیماری مشہور ہی کہ پہنسیان اندر پہلو کی نزدیک دل اور سینہ کی ہوتی ہین اور علامت اوسکی یہہ ہوتی ہی کہ دم رکتا ہی اور تپ اور کہانسی ہوتی ہی ۵ ع ۵ **وعن** سعد قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس اشد بلاء قال الانبیاء ثم الامثل فالامثل یبتلی الرجل علی حسب دینہ فان کان فی دینہ صلبا اشتد بلاؤہ وان کان فی دینہ رقۃ ھون علیہ فما زال کذلک حتی یمشی علی الارض ما لہ ذنب رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح

اور روایت ہی سعد سی کہ کہا پوچھی گئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کون آدمیون مین سخت تر ہی از روی بلاء کی یعنی محنت و مصیبت کی فرمایا انبیا پہر جو بہت مشابہ ہو انبیا کی پہر وہ کہ بہت مشابہ ہو انبیا کی مبتلا کیا جاتا ہی آدمی موافق دین اپنی کی پس اگر ہوتا ہی اپنی دین مین سخت سخت ہوتی ہی بلاء اوسکی اور اگر ہوتی ہی اوسکی دین مین نرمی ہلکی اور کم کیجاتی ہی اوسپر بلا پس ہمیشہ رہتا ہی یعنی سخت دین والا اسیطرح سی یعنی گرفتار بلاء اور مغفرت ہوتی ہی اوسکی بسبب اوسکی یہانتک کہ چلتا ہی زمین پر نہین ہوتا واسطی اوسکی کوئی گناہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** انبیا بہت مبتلاء بلا ہوتی ہین اس لیی کہ وہ لذت پاتی ہین ساتہہ بلا کی جیسیکہ اور لوگ لذت پاتی ہین ساتہہ نعمتون کی اور پہر بہت مشابہ اون کی یعنی اولیاء اور صلحاء بلامین گرفتار ہوتی ہین لیکن اون سی کم تاکہ ثواب بہت پاوین پہر جو کم ہوتی ہین اون سی درجی مین بلامین بہی کم گرفتار ہوتی ہین اور سخت دین والی کی بلا بہی سخت ہوتی ہی اس لیی کہ یقین والا ہوتا ہی پس صبر کرتا ہی اوسپر اور جانتا ہی کہ مین لائق اسیکی ہون بسبب گناہون کی پس کامل ہوتا ہی ایمان اوسکا اور قوی ہوتی ہی محبت اوسکی اور دور ہوتی ہین گناہ اوسکی اور بلند ہوتی ہین درجات اوسکی اور نرم دین والی پر بلا کم ہوتی ہی تا وہ بی صبری نکری اور دین سی نہ نکل جاوی بسبب قوی ہونی ایمان کی ۵ ع ۵ ح **وعن** عائشۃ قالت ما اغبط احدا بھون موت بعد الذی رایت من شدۃ موت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی والنسائی

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین آرزو کرتی ہین کسیکو ساتہہ آسانی موت کی بعد اسکی کہ دیکہی مینی سختی وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** یعنی اول آرزو کرتی تہی مین آسانی موت کی جبسی کہ حضرت کی موت کی سختی دیکہی وہ آرزو نرہی اور اعتقاد کیا مینی کہ بہلائی سختی موت مین ہی نہ آسانی مین ۵ ع ۵ **وعنہا** قالت رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو بالموت وعندہ قدح فیہ ماء وھو یدخل یدہ فی القدح ثم یمسح وجھہ ثم یقول اللھم اعنی علی منکرات الموت او سکرات الموت رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی انہین سی کہا دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور وہ تہی حالت وفات مین اور نزدیک اونکی پیالہ تہا کہ اوسمین تہا پانی ہر دفعہ ڈالتی تہی ہاتہہ اپنا بیچ پیالہ مین پہر پہیرتی اپنی مونہہ پر پہر فرماتی یا الہی مدد کر تو میری اوپر دفع کرنی سختی موت کی یا فرمایا شدت موت کی نقل کی یہہ ترمذی نے

اور ابن ماجہ نے **ف** پانی سے ہاتھ بھگو کر پھیرتے تھے واسطے دفع کرنے گرمی موت کے اور حضرت کو جو ایسی سکرات ہوتی تھی اسکی
بہت سی حکمتین شارحین نے لکھی ہین ایک اون مین یہہ ہی کہ یہہ سختی واسطے تسلے امت کی تھی کہ جب دیکھین گی نقل ہونی روح پاک
حضرت کی مین یہہ صورت ہوئی تو صبر کرین گی اور آسانی ہوگی جان کنی مین ۵ ح ۵ **وعن** انس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد اللہ بعبدہ الخیر عجل لہ العقوبۃ فی الدنیا واذا اراد اللہ بعبدہ
الشر امسک عنہ بذنبہ حتی یوافیہ بہ یوم القیمۃ رواہ الترمذی اور روایت ہے انس سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ارادہ کرتا ہے اللہ تعالی ساتھ بندے اپنے کے بھلائیکا جلدی دیتا ہے واسطے اوسکے
سزا گناہوں کی دنیا مین اور جسوقت ارادہ کرتا ہے اللہ ساتھ بندے اپنے کے برائیکا بند رکھتا ہے اوس سے یعنی سزا کو بسبب گناہ اوسکے
کے یہانتک کہ پوری سزا دیگا اوسکو بسبب گناہ کے دن قیامت کے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** پہلے کو دنیا مین سزا دیتا ہے
اسلیے کہ عذاب دنیا سہل ہے اور مدت دنیا کم پھر نوع گذر جاتی ہے اور دوسرے کی سزا وہین پر موقوف رکھتا ہے اسلیے کہ عذاب
وہانکا اشد ہے ۵ ح ۵ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عظم الجزاء مع عظم البلاء وان
اللہ عز وجل اذا احب قوما ابتلاھم فمن رضی فلہ الرضاء ومن سخط فلہ السخط رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے اونہین سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بڑے جزا ساتھ بڑی بلا کے ہے اور تحقیق اللہ عز وجل جسوقت کہ دوست رکھتا ہے ایک قوم کو مبتلا کرتا ہے انکو
پس جو شخص کہ راضی ہوا یعنی ساتھ بلا کے پس واسطے اوسکے رضا ہے یعنی اللہ کی اور جو شخص کہ ناراض ہوا بلا سے پس واسطے اوسکے غصہ
ہے اللہ کیطرف سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** جب دوست رکھتا ہے مبتلا کرتا ہے ایک قوم کو اسیطرح جب دشمن
رکھتا ہے ایک قوم کو مبتلا کرتا ہے اونکو یہہ شق نہین ذکر کی اس لیے کہ سمجھی جاتی ہے سیاق سے کہ کہا فمن رضی آخر تک حاصل اسکا یہہ کہ
رضا اور غصہ بندیکا علامت رضا اور غصہ پروردگار کی ہے صحابہ رضی اللہ عنہم آپس مین سوال کرتے تھے کہ کسطرح معلوم ہو رضا اور غصہ
اللہ تعالے کا بندے سے جواب دیتے تھے کہ اگر بندہ خدا سے راضی ہے خدا بھی اوس سے راضی ہے اور اگر ناراض ہے خدا بھی اوس سے ناراض ہے
۵ ح ۵ **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایزال البلاء بالمؤمن والمؤمنۃ فی نفسہ ومالہ وولدہ حتی
یلقی اللہ وما علیہ من خطیئۃ رواہ الترمذی وروی مالک نحوہ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتی ہے بلا پہنچتی مرد مسلمان کو یا عورت مسلمانکو
بیچ ذات اوسکی کے اور مال اوسکی کے اور اولاد اوسکی کے یہانتک کہ ملاقات کرتا ہے اللہ تعالے سے یعنی بعد مرنے کے اور نہین ہوتی اوپر
کوئی خطا یعنی بخشی جاتی ہین سب خطائین بسبب بلاؤنکی نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی مالک نے مانند اسکی اور کہا ترمذی
نے یہہ حدیث حسن صحیح ہے ۵ **وعن** محمد بن خالد السلمی عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان العبد اذا سبقت لہ من اللہ منزلۃ لم یبلغھا بعملہ ابتلاہ اللہ فی جسدہ او فی مالہ او فی ولدہ ثم صبرہ علی
ذلک حتی یبلغہ المنزلۃ التی سبقت لہ من اللہ رواہ احمد وابو داود اور روایت ہے محمد بن
خالد سلمی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اوسکے باپ نے نقل کی اوسکے دادا سے یعنی اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے تحقیق بندہ جسوقت کہ مقدر ہوتا ہے واسطے اوسکے اللہ کی طرف سے ایک مرتبہ یعنی مرتبہ عالی جنت مین کہ نہین پہنچ سکتا اوس مرتبہ

کو اپنی عمل سی مبتلا کرتا ہی وسکو اللہ بدن اوسکی مین یا مال وس کی مین یا اولاد وسکی مین پہر عطا کرتا ہی وسکو صبر اسیہ یہانتک
کہ پہنچاتا ہی اوسکو اوس مرتبہ مین کہ مقدر تہا واسطی اوس کی اللہ کی طرف سی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نی ف اس سے
معلوم ہوا کہ بندہ بسبب صبر کرنے کی بلا پر اوس مرتبہ اور مقام کو پہنچتا ہی کہ بسبب طاعت اور عبادت کی نہین پہنچتا ۵ ح ۵ +
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شِخِّیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُثِّلَ ابْنُ اٰدَمَ وَاِلٰی جَنْبِہٖ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ
مَنِیَّۃً اِنْ اَخْطَاَتْہُ الْمَنَایَا وَقَعَ فِی الْھَرَمِ حَتّٰی یَمُوْتَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی عبداللہ بن شخیر
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیدا کیا گیا ابن آدم اوس حال مین کہ طرف پہلو وسکی کی یعنی قریب وسکی ننانوین
بلائین مہلکہ ہین اگر چوک گئین اوس سی یعنی نہ پہنچین وسکو بلائین واقع ہوتا ہی بڑہاپی مین یہانتک کہ مرتا ہی نقل کی یہہ ترمذی
نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی ف یعنی آدمی گہرا ہوا بلاؤن اور مصیبتون بی اندازہ مین ہی کہ خلاصی نہین اون سی اور اگر
نادر اخلاصی [illegible] پڑتا ہی بڑہاپی مین کہ درد بی دوا اور بلا بی انتہا ہی اور آخر کو اوس مین مرنی سی نہین بچتا حاصل
[illegible]
یہہ کہ دنیا قیدخانہ مومن کا ہی اور جنت کافر کی پس لائق ہی مومن کو یہہ کہ ہو صابر اللہ کی حکم پر اور راضی اوسپر کہ مقدر کیا ہی
اللہ نی اوس کی لیی حدیث قدسی مین آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی جو نہ صبر کری میری بلا پر اور نہ شکر کری میری نعمتون پر اور نہ
راضی ہو ساتہہ قضا میری کی پس ڈہونڈہی رب سوا میری خیال کرنا چاہیی کہ کیا غصہ ہی بی صبر اور ناشکر پر اور اوسپر کہ راضی
نہ ہوا قضا پر اللہم احفظنا منہ ووفقنا للصبر والشکر والرضا ۵ ع ۵ ح ۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَوَدُّ اَھْلُ الْعَافِیَۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حِیْنَ یُعْطٰی اَھْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ اَنَّ جُلُوْدَھُمْ کَانَتْ قُرِضَتْ فِی الدُّنْیَا بِالْمَقَارِیْضِ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آرزو کرینگی
اہل عافیت کی یعنی جو کہ دنیا مین سلامت رہتی تہی بلاؤن سی وہ آرزو کرینگی دن قیامت کی اوس وقت کہ دی جاوینگی
مبتلا بلا ثواب بہت کاشکی تحقیق چمڑی اون کی کاٹی جاتی دنیا مین ساتہہ قینچیون کی یعنی تا ثواب ملتا اونکا سا نقل کی یہہ ترمذی نے
اور کہا یہہ حدیث غریب ہی وَعَنْ عَامِرِ الرَّامِ قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَسْقَامَ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ
اِذَا اَصَابَہُ السَّقَمُ ثُمَّ عَافَاہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْہُ کَانَ کَفَّارَۃً لِّمَا مَضٰی مِنْ ذُنُوْبِہٖ وَمَوْعِظَۃً لَّہٗ فِیْمَا یَسْتَقْبِلُ
وَاِنَّ الْمُنَافِقَ اِذَا مَرِضَ ثُمَّ اُعْفِیَ کَانَ کَالْبَعِیْرِ عَقَلَہٗ اَھْلُہٗ ثُمَّ اَرْسَلُوْہُ فَلَمْ یَدْرِ لِمَ عَقَلُوْہُ وَلِمَ اَرْسَلُوْہُ
فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْاَسْقَامُ وَاللّٰہِ مَا مَرِضْتُ قَطُّ فَقَالَ قُمْ عَنَّا فَلَسْتَ مِنَّا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہی عامر رامی سی کہ کہا ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیماریون کا پس فرمایا تحقیق مومن جسوقت پہنچتی ہی وسکو
بیماری پہر عافیت دیتا ہی وسکو اللہ عزوجل وس بیماری سی ہوتی ہی بیماری کفارہ واسطی گذری ہوئی گناہون وسکی کی اور
نصیحت ہوتی ہی واسطی اوسکی یعنی تنبیہ ہوتی ہی پس توبہ کرتا ہی اور پرہیز کرتا ہی زمانہ آیندہ مین اور تحقیق منافق جسوقت بیمار
ہوتا ہی پہر عافیت دیا جاتا ہی ہوتا ہی مانند اونٹ کی کہ باندہا اوسکو مالک اوس کی نی پہر چہوڑ دیا اوسکو پس جانا اونٹ
نی کسواسطی باندہا اوسکو اور کیون چہوڑا اوسکو پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ بیماری کیا چیز ہی نہین بیمار ہوا مین کبہو
پس فرمایا حضرت نی اوٹہہ کہڑا ہو ہم مین سی پس نہین تو ہم مین سی نقل کی یہہ ابوداود نی ف تحقیق مومن اتم یعنی جب مومن

بیمار ہونے سے اچھا ہوتا ہے متنبہ ہوتا ہے اور جانتا ہے کہ بیماری بسبب گناہوں کی ہوئی تھی پس نادم ہوتا ہے اور آیندہ کو بچتا ہے گناہوں سے اور منافق کا حال بعد صحت کے ایسا ہوتا ہے جیسے اونٹ کو باندہا اور پھر چھوڑ دیا وہ نہیں جانتا کہ کیوں باندہا اوسکو اور کیوں چھوڑا یعنی منافق کو تنبہ نہیں ہوتا اور نصیحت پکڑتا ہے اور نہ توبہ کرتا ہے پس نہیں مفید ہوتی اوسکو بیماری نہ گذشتہ گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے اور نہ زمانہ آیندہ میں نصیحت ہوتی ہے فاولئک کالانعام بل ہم اضل اولئک ہم الغافلون اور نہیں تو ہم میں سے یعنی اہل طریقہ ہمارے سے نہیں ہے سلیے کہ نہیں مبتلا ہوا ہماری سے بلاؤں میں ۵ ع ۵ ح ۵ وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخلتم علی المریض فنفسوا لہ فی اجلہ فان ذلک لا یرد شیئا ویطیب بنفسہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ داخل ہو تم بیمار پر یعنی خبر پوچھنے کے لیے پس دور کرو غم اوسکا بیچ مدت زندگانی اوسکی کے یعنی یوں کہو غم نکہا کچہہ ڈر نہیں شفا پاویگا تو دراز ہوگی عمر تیری اس لیے کہ یہہ نہیں پھیرتا کسی چیز کو کہ مقدر ہے اور خوش ہوجاتا ہے دل اوسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے ف کہا ہے بعضوں نے مستحب ہے مریض کے لیے مسواک کرنی جبکہ قریب ہو وقت نزع کا چنانچہ حضرت سے منقول ہے صحیحین میں کرنا مسواک کا وقت انتقال کے اور کہا ہے بعضوں نے کہ اس سے سہل ہوتا ہے نکلنا روح کا اور اسیطرح مستحب ہے لگانا خوشبو کا واسطے ملائکہ کے اور اسیطرح مستحب ہے پہنا پاکیزہ کپڑوں کا اور اسیطرح پڑہنا نماز کا اور اسیطرح نہانا مستحب ہے ۵ ع ۵ وعن سلیمان بن صرد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتلہ بطنہ لم یعذب فی قبرہ رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے سلیمان بن صرد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو کہ مارا پیٹ اوس کے نے یعنی پیٹ کی بیماری سے مرگیا مثل استسقا کے اور دستوں وغیرہ کے نہیں عذاب کیا جاویگا بیچ قبر اپنی کے روایت کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے ف اس لیے کہ بسبب سختی اس مرض کے جہڑ جاتی ہیں گناہ اور یہہ شہید مرتا ہے جیسے کہ اوپر گذر ہے چکا ہے اور شہید کے حق میں صحیح مسلم میں ایک حدیث آئی ہے کہ شہید کے لیے بخشی جاتی ہے ہر چیز یعنی سب گناہ سوائے دین کے یعنی حقوق آدمیوں کے واللہ تعالی اعلم ۵ ع ۵

الفصل الثالث

فصل تیسری عن انس قال کان غلام یہودی یخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمرض فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ فقعد عند راسہ فقال لہ اسلم فنظر الی ابیہ وہو عندہ فقال اطع ابا القاسم فاسلم فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یقول الحمد للہ الذی انقذہ من النار رواہ البخاری روایت ہے انس سے کہ کہا تہا ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس آئے اوس کے پاس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادہ کرتے تہے اوسکی پس بیٹھے نزدیک سر اوسکی کے پھر کہا واسطے اوسکے مسلمان ہو تو پس دیکہا لڑکے نے طرف باپ اپنے کی اور وہ تہا پاس اوسکے پس کہا باپ اوسکے نے اطاعت کر ابوالقاسم کی یعنی حضرت کی پس اسلام لایا پھر نکلے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ کہتے تہے تعریف ہے واسطے اللہ کے ایسا اللہ کہ نجات دی اسکو آگ سے یعنی بسبب اسلام لانے کے نقل کی یہہ بخاری نے ف بیٹھنا نزدیک سر اوسکی کے سر کے پاس بیٹھنا مستحب ہے

عیادت مین اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جائز ہی خدمت کروانی کافر ذمی سی اور جائز ہی عیادة اوسکی اور کتاب خزانہ مین لکہا ہی کہ نہین مضائقہ ساتہہ عیادة یہود کی اور اختلاف کیا ہی علما نی بیچ عیادة مجوسی کی اور فاسق کی بہی عیادة کرنی مین اختلاف کیا ہی اور صحیح تر یہہ ہی کہ کچہہ مضائقہ نہین اور ظاہر اس حدیث کا موید ہی مذہب امام ابو حنیفہ کا وہ کہتی ہین اسلام لانا لڑکی کا صحیح ہی اور لکہا ہی علما نی کہ نام اوس لڑکی کا عبد القدوس تہا ۵ ع ۵ ح ۵

وعن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عاد مریضا نادی مناد من السماء طبت وطاب ممشاک وتبوأت من الجنة منزلا رواہ ابن ماجة اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ عیادة کرتی بیمار کی پکارتا ہی پکارنی والا یعنی فرشتہ آسمان سی خوشی ہو جیو تجکو دنیا مین اور آخرت مین اور اچہا ہوو چلنا تیرا آخرت مین یا دنیا مین اور پکڑی تو بہشت سی ایک مرتبہ بڑا نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ عیادت کی لیی پیادہ پا جانا افضل ہی ۵ ح ۵

وعن ابن عباس قال ان علیا خرج من عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی وجعہ الذی توفی فیہ فقال الناس یا ابا الحسن کیف اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اصبح بحمد اللہ بارئا رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تحقیق حضرت علی نکلی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس سے بیچ اوس بیماری حضرت کی کہ وفات پائی اوسمین پس کہا لوگون نی ای ابو الحسن کہ کنیت حضرت علی کی ہی کسطرح صبح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا صبح کی شکر خدا کا اچہی ہونیوالی بیماری سی یعنی شکر ہی کہ آج اچہی ہین نقل کی یہہ بخاری نے **ف** معنے یہہ ہین کہ قریب بصحت ہین یہہ اونہون نی موافق گمان اپنی کی کہا یا بطریق فال نیک کی دیتی ہی کہ جو کوئی حال بیمار کا پوچہی اسیطرح جواب نیک دی ۵ ع ۵ ح ۵

وعن عطاء بن ابی رباح قال قال لی ابن عباس الا اریک امرأة من اہل الجنة قلت بلی قال ہذہ المرأة السوداء اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی اصرع وانی اتکشف فادع اللہ لی فقال ان شئت صبرت ولک الجنة وان شئت دعوت اللہ ان یعافیک فقالت اصبر فقالت انی اتکشف فادع اللہ ان لا اتکشف فدعا لہا متفق علیہ اور روایت ہی عطا ابن ابی رباح سی کہ کہا کہا واسطی میری ابن عباس نی آیا نہ دکہلاؤن مین تجکو ایک عورة اہل بہشت مین سے کہا مینی ہان کہا یہہ عورة کالی آئی یہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا ای رسول خدا کی تحقیق مین مرگی کی بیماری مین مبتلا ہوتی ہون اور مین ڈرتی ہون ستر کہل جانی سی حالت بیخودی مین پس دعا کرو اللہ سی میری لیی پس فرمایا اگر چاہی تو صبر کر اور تیری لیی ہو بہشت اور اگر چاہی تو دعا کرون مین اللہ سی یہہ کہ شفا دی تجکو پس کہا عورة نی صبر کرونگی پہر کہا عورت نے کہ تحقیق مین ڈرتی ہون ستر کہل جانی سی پس دعا کیجی اللہ سی یہہ کہ نہ کہلو مین پس دعا کی حضرت نی واسطی اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نام اوس عورة کا سعیرہ تہا یا سقیرہ یا شکیرہ ساتہہ پیش سین مہملہ کی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ وہ کنگہی کرنیوالی حضرت خدیجہ کی تہی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ جائز ہی ترک کرنا دوا اور دعا کا ساتہہ صبر کرنیکی بلا پر اور راضی ہونی کی قضا پر بلکہ ظاہر اس حدیث کا دلالت اسپر کرتا ہی کہ ہمیشہ رہنا مرض کا ساتہہ صبر کی افضل ہی عافیت سی لیکن بہ نسبت بعض افراد کی یعنی واسطی لیی کہ نہ معطل کری مرض نفع رسانی مسلمانون کیسی اور دلالت کرتا ہی یہہ

چھوڑ دینا دوا کا افضل ہے اگرچہ دوا کرنی سنت ہے ساتھ حدیث ابی داود کی کہ کہا صحابہ نے کیا دوا کریں ہم فرمایا دوا کرو اس لیے کہ اللہ تعالی نے نہیں پیدا کی ہے کوئی بیماری مگر کہ رکھی ہے واسطے اسکی دوا سوا بڑھاپے کی اور دوا کرنی منافی توکل کی نہیں اس لیے کہ اسمیں کرنا اسباب کا ہے اور حضرت نے بھی دوا کی ہے حالانکہ حضرت سردار ہیں متوکلوں کے اور باوجود اس کی ترک کرنا دوا کا از راہ توکل کے جیسا کیا حضرت ابوبکرؓ نے فضیلت ہے ۵ ع ۵ **وعن** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا جَاءَهُ الْمَوْتُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ هَنِيئًا لَهُ مَاتَ وَلَمْ يُبْتَلَ بِمَرَضٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ مَا يُدْرِيكَ لَوْ أَنَّ اللهَ ابْتَلَاهُ بِمَرَضٍ فَكَفَّرَ عَنْهُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا اور روایت ہے یحیی بن سعید سے کہ کہا یہ کہ ایک شخص آئی اوسکو موت یعنی جان نکلی بیچ زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ایک اور شخص نے مبارک ہو واسطے اسکی مرگ کہ مرا اور نہیں گرفتار ہوا ساتھ کسی مرض کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے تجکو کس چیز نے معلوم کروایا تجکو یعنی نہ تعریف کر نہ بیمار ہونیکی کہ تحقیق اللہ تعالی مارتا اوسکو ساتھ بیماری کی پس دور کرتا برائیاں اوسکی نقل کی یہہ مالک نے بطریق ارسال کی **وعن** شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ وَالصُّنَابِحِيِّ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى رَجُلٍ مَرِيضٍ يَعُودَانِهِ فَقَالَا لَهُ كَيْفَ أَصْبَحْتَ قَالَ أَصْبَحْتُ بِنِعْمَةٍ قَالَ شَدَّادٌ أَبْشِرْ بِكَفَّارَاتِ السَّيِّئَاتِ وَحَطِّ الْخَطَايَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِذَا أَنَا ابْتَلَيْتُ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنًا فَحَمِدَنِي عَلَى مَا ابْتَلَيْتُهُ فَإِنَّهُ يَقُومُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مِنَ الْخَطَايَا وَيَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا قَيَّدْتُ عَبْدِي وَابْتَلَيْتُهُ فَأَجْرُوا لَهُ مَا كُنْتُمْ تُجْرُونَ لَهُ وَهُوَ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے شداد بن اوس اور صنابحی سے یہہ کہ داخل ہوئے وے دونو ایک شخص بیمار پر عیادہ کرتے تھے اوسکی پس کہا دونوں نے اوسکو کس طرح صبح کی تو نے کہا صبح کی میں نے ساتھ نعمت کی یعنی نعمت رضا و تسلیم بقضا کی اور حال خوش گذرتا ہوں کہا شداد نے خوشوقت ہو ساتھ جہڑنے گناہونکی اور دور ہونے خطاؤں کی اسلیے کہ تحقیق میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ تحقیق اللہ عز و جل فرماتا ہے جسوقت کہ میں مبتلا کرتا ہوں بندہ مومن کو اپنی بندوں میں سے پس تعریف کرتا ہے میری اوپر مبتلا کرنے میرے کی اوسکو پس تحقیق وہ کہڑا ہوتا ہے اوس خوابگاہ اپنی سے کہ جہاں بیمار پڑا تہا پاک ہو کر گناہوں سے مانند اوس دن کی کہ جنا تہا اوسکو ماں اوسکی نے پاک گناہوں سے اور فرماتا ہے پروردگار برکت والا اور بلند میں نے قید کیا بندے اپنے کو اور آزمایا اوسکو پس جاری کہو اور لکہو واسطے اوسکی وہ عمل کہ تھے تم جاری کرتے اور لکہتے واسطے اوسکی اوس حالت میں کہ وہ تندرست تہا نقل کی یہہ احمد نے **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَثُرَتْ ذُنُوبُ الْعَبْدِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَا يُكَفِّرُهَا مِنَ الْعَمَلِ ابْتَلَاهُ اللهُ بِالْحُزْنِ لِيُكَفِّرَهَا عَنْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت بہت ہوتی ہیں گناہ بندے کی اور نہیں ہوتی واسطے اوسکی کوئی چیز اعمال نیک سے کہ جہاڑے اونکو مبتلا کرتا ہے اللہ اوسکو ساتھ غم کی تا کہ جہاڑے گناہونکو اوس بندہ سے بسبب غم کی نقل کی یہہ احمد نے **ف** ایک روایت میں آیا ہے کہ اللہ تعالی دوست رکہتا ہے ہر قلب غمگین کو روایت کی یہہ طبرانی اور حاکم نے ۵ ع ۵ **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ يَخُوضُ الرَّحْمَةَ حَتَّى يَجْلِسَ فَإِذَا جَلَسَ اغْتَمَسَ فِيهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عیادہ کرتا ہے بیمار کی

ہمیشہ بیٹھا رہتا ہی دریای رحمت مین یہانتک کہ بیٹھی پس بیمار کی پس جسوقت بیٹھتا ہی ڈوب جاتا ہی دریای رحمت مین نقل کی
یہہ مالک و احمد نی **وعن** ثوبان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اصاب احدکم الحمی فان الحمی قطعة من النار
فلیطفئها عنه بالماء فلیستنقع فی نهر جار ولیستقبل جریته فیقول بسم اللہ اللهم اشف عبدک وصدق رسولک بعد صلوة
الصبح قبل طلوع الشمس ولینغمس فیه ثلث غمسات ثلثة ایام فان لم یبرأ فی ثلث فخمس فان لم یبرأ فی خمس فسبع
فان لم یبرأ فی سبع فتسع فانها لا تکاد تجاوز تسعا باذن اللہ عز وجل رواه الترمذی
وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہی ثوبان سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی فرمایا جسوقت کہ پہنچی ایک تمہاری کو تپ پس تحقیق تپ جو ہی ٹکڑا ہی آگ کا پس چاہیی کہ بجہاوی اوسکو اپنی سی ساتھ پانی کی
پس چاہیی کہ داخل ہو نہر جاری مین اور کہڑا ہو سامنی بہاو پانی کی پس کہی شفا طلب کرتا ہون ساتھ نام اسکی الہی شفا دی
بندی اپنی کو اور سچا کر رسول اپنی کو یعنی کر اونکی اس قول کو سچا اسطرح کہ شفا دی مجکو کری یہہ فعل بعد نماز صبح کی پہلی نکلنی
آفتاب کی اور ماری اوس مین تین غوطی تین دن پس اگر نہ اچہا ہوا تین دن مین پہر پانچ دن پس اگر نہ اچہا ہوا پانچ دن مین پس سات دن
پس اگر نہ اچہا ہوا سات دن مین پس نو دن پس تحقیق نہین تجاوز کری گی تپ نو دن سی ساتھ حکم اللہ عزوجل کی یعنی بعد اس عمل کی جاتی رہیگی
نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** لفظ ولینغمس بیان ہی فلیستنقع کا اور یہہ عبارت احتمال رکہتی ہے
کہ تین غوطی تین روز مین ہون اور یہہ بھی احتمال ہی کہ ہر روز تین ہون اور یہہ علاج مخصوص ہی ساتھ بعض انواع تپ صفراوی کی کہ
اہل حجاز کو ہوتی ہی اسلیی کہ بعض تپونکو پانی مضر ہوتا ہی اور باعث ہلاکت ہوتا ہی پس نہین لائق ہی مریض کو اوسکی لیی نہانا
مگر بعد مشورت طبیب حاذق ثقہ کی اور کہا خطابی نی کہ غلطی کی ایک شخص نی پس غوطہ مارا پانی مین بسبب ہونی تپ کی پس رک
گئی حرارت اندر بدن اوسکی کی پس سخت بیمار ہوا قریب تہا کہ ہلاک ہو جاوی پس جب اچہا ہوا بری ایک بات منہہ سی نکالی کہ
اوسکا ذکر کرنا خوب نہین اور یہہ نہ سمجہا کہ اس مہلکہ مین بسبب نہ جاننی معنی حدیث کی پڑا یعنی یہہ نہ جانا کہ یہہ حکم ہر طرح کی تپ کی لیی
نہین ہی ۵ ع ۵ ح ۵ **وعن** ابی هریرة قال ذکرت الحمی عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسبها رجل فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبها فانها تنفی الذنوب کما تنفی النار خبث الحدید رواه ابن ماجة اور روایت ہی ابی ہریرہ
سی کہ کہا ذکر کی گئی تپ نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس برا کہا اوسکو ایک شخص نی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مت برا کہہ
اسکو اسلیی کہ یہہ تپ دور کرتی ہی گناہونکو جیسی کہ دور کرتی ہی آگ میل لوہی کو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** پس شکر گزاری چاہیی
نہ کہ ناشکری لکہا ہی مشائخ رحمہم اللہ نی کہ بلامین بہی شکر کرنا چاہیی جیسی کہ نعمت مین اسلیی کہ بلا نازل کرنی مین بہی مہربانی خفیہ ہی
۵ ح ۵ **وعنه** قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاد مریضا فقال ابشر فان اللہ تعالی یقول هی ناری اسلطها
علی عبدی المؤمن فی الدنیا لتکون حظه من النار یوم القیمة رواه احمد وابن ماجة والبیهقی فی شعب الایمان
اور روایت ہی وہین سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عیادت کی ایک بیمار کی پس فرمایا خوش وقت ہو اسلیی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی
تپ آگ ہی میری غالب کرتا ہون اوسکو اپنی بندی مومن پر دنیا مین تاکہ ہو بدلہ اور حصہ اوسکا آگ دوزخ سی دن قیامت کی نقل کی یہہ احمد اور
ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی یہہ جو فرمایا ہی اللہ تعالی نی وان منکم الا واردها یعنی نہین کوئی تم مین سی مگر

داخل ہوگا دوزخ میں یعنی قیامت کو پس مومن کو تپ ہوتی ہی دنیا مین بدلی اوس داخل ہونیکی یہہ حصہ دوسکا ہی اوس سی یعنی
عذاب جو بسبب داخل ہونیکی ہوگا اوس سی امن میں ہیگا اوسکی بدلی یہان تپ ہوتی ہی اور داخل ہونا سب کو ہوگا اس لیی کہ پلصراط
دوزخ پر کہڑا ہوگا او سپر سی سب گذرین گی لیکن مومن کی ساتہہ قید کامل کی لگانی چاہیی یعنی یہہ بات مومن کامل کی لیی ہوتی
ہی یہہ اس لیی کہا کہ بعضی گنہگار مومن عذاب بی جاوینگی ساتہہ آگ کی پہر واس قید سی نکل جاوین گی ۵ع ومولانا ۵م

وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الرب سبحانہ وتعالی یقول وعزتی وجلالی لا اخرج
احدا من الدنیا ارید اغفر لہ حتی استوفی کل خطیئۃ فی عنقہ بسقم فی بدنہ واقتار فی رزقہ
رواہ رزین اور روایت ہی انس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق رب پاک و برتر فرماتا ہی
قسم ہی عزت اپنی کی اور بزرگی اپنی کی نہین نکالونگا مین کسیکو دنیا مین سی کہ ارادہ کرتا ہون مین کہ بخشون مین اوسکو یہانتک کہ پورا دون
مین بدلا ہر گناہ کا کہ اوسکی گردن پر ہی بسبب بیماری کی بیچ بدن اوسکی کی اور تنگی کی بیچ رزق اوسکی کی نقل کی یہہ رزین نی ف
یعنی گناہ جو اوسکی ذمہ ہوتی ہین بدلا اوسکا دنیا مین دیتا ہون کہ بیمار اور محتاج کرتا ہون پس بخشا جاتا ہی اور عذاب آخرت سی نجات
پاتا ہی مقصود یہہ کہ فقر اور بیماری دور بلا دور کرتی ہین گناہون کو ۵ح ۵ وعن شقیق قال مرض عبد اللہ فعدناہ
فجعل یبکی فعوتب فقال انی لا ابکی لاجل المرض لانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المرض
کفارۃ وانما ابکی انہ اصابنی علی حال فترۃ ولم یصبنی فی حال اجتہاد لانہ یکتب للعبد من الاجر
اذا مرض ما کان یکتب لہ قبل ان یمرض فمنعہ منہ المرض رواہ رزین اور روایت ہی شقیق
سی کہ کہا بیمار ہوی عبد اللہ بن مسعود پس عیادۃ کی ہمنی اونکی پس شروع کیا رونا پس غصہ کیا لوگون نی اونپر یعنی اس گمان
پر کہ وہ رنج بیماری اور محبت حیات سی روتی ہین پس کہا تحقیق مین نہین روتا واسطی بیماری کی اس لیی کہ مینی سنا ہی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی بیماری سبب ہی جہڑنی گناہ کا اور سوا اسکی نہین کہ روتا ہون مین اسلیی کہ پہنچی مجکو
بیماری بیچ حالت سستی یعنی بڑہاپی کی اور نہین پہنچی مجکو حالت قوۃ یعنی جوانی مین سو واسطی کہ لکہا جاتا ہی واسطی بندیکی
ثواب جسوقت کہ بیمار ہوتا ہی جیسا کہ لکہا جاتا تہا اوسکی لیی پہلی بیمار ہونیکی پس باز رکہا اوس بندیکو اوس عمل سی بیماری
نی نقل کی یہہ رزین نی ف یعنی ایام جوانی کی حالت صحت مین عمل بہت ہوتی ہین بیماری مین بہی بہت لکہتی ہین اور
بڑہاپی کی حالت صحت مین عمل کم ہوتی ہین بیماری مین بہی کم لکہتی ہین کاشکی جوانی مین بیمار ہوتا کہ عمل بہت لکہتی ۵
ح ۵ وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یعود مریضا الا بعد ثلث رواہ ابن ماجۃ
والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین عیادۃ کرتی تہی کسی مریض کی
مگر بعد تین دن کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف جمہور علما اسپر ہین کہ عیادۃ مقید ساتہہ کسی
زمانی کی نہین جب چاہی کری خواہ اول خواہ آخر اور کہا ہی کہ یہہ حدیث ضعیف ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ حدیث
موضوع ہی ۵ح ۵ وعن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخلت علی مریض فمرہ
یدعو لک فان دعاءہ کدعاء الملائکۃ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی عمر بن الخطاب سی کہ کہا فرمایا رسول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب داخل ہو تو بیمار پاس پس کہہ اوسکو کہ دعا کرے تیرے لیے اسواسطے کہ دعا اوسکی مانند دعا فرشتونکی ہے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** مانند دعا ملائکہ کی ہے اسلیے کہ بیمار کو مشابہت ملائکہ کے ساتھہ بہت ہوتی ہے بسبب بخشنے کے گناہ سے یا بسبب ہمیشہ یاد کرنے کے اللہ کو اور دعا اور زاری اور التجا کرنے کے ٥ ع ٥

وعن ابن عباس قال من السنة تخفيف الجلوس وقلة الصخب في العيادة عند المريض قال وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما كثر لغطهم واختلافهم قوموا عني رواه رزين اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا سنت سے ہے کم بیٹھنا اور کم غل کرنے عیادت مین نزدیک بیمار کے کہا ابن عباس نے فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بہت ہوئے غل اور اختلاف صحابہ مین اوٹھہ کھڑے ہو میرے پاس سے نقل کی یہہ رزین نے **ف** یعنی اس سے معلوم ہوا کہ غل کرنے بیمار کے پاس مکروہ ہے اور تفصیل اسکی یہہ ہے کہ روایت ہے ابن عباس سے کہ جب حضرتؐ کے انتقال کا وقت قریب پہنچا اور لوگ گھر مین بہت تھے چنانچہ اونمین حضرت عمرؓ بھی تھے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لاؤ یعنی دوات وغیرہ لکھو نمین تمہارے لیے خط یعنی وصیت نامہ کہ نہ گمراہ ہو تم بعد اسکے پس کہا حضرت عمرؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری غالب ہے اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے کافی ہے تمکو کتاب اللہ پس اختلاف کیا اہل بیت نے اور اور لوگون نے کہ بعضا کہتا تھا لاؤ حضرتؐ کے پاس یعنی دوات وغیرہ لکھدین واسطے تمہارے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بعضا اونمین سے کہتا تھا جو کچھہ کہ حضرت عمرؓ نے کہا پس جب بہت ہوئی غل اور اختلاف فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوٹھہ کھڑے ہو میرے پاس سے یہہ روایت بخاری مسلم مین ہے رافضی اس سے نکالتے ہین کہ حضرتؐ خلافت کے مقدمہ مین کچھہ لکھتے حضرت عمرؓ نے منع کیا جواب اسکا ابن حجر نے یہہ لکھا ہے کہ گویا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا لکھنے کا پس واقع ہوا اختلاف دل مین آیا حضرتؐ کے کہ مصلحت بیچ نہ لکھنے کے ہے پس چھوڑ دیا حضرتؐ نے لکھنا اپنے اختیار سے کیونکہ حضرتؐ اگر مصمم ارادہ کرتے ایک چیز کے لکھنے کا تو مقدور نہ تھا حضرت عمرؓ وغیرہ کا کہ دم مارتے اوسمین اور بعد اس قصہ کے حضرتؐ زندہ رہے قریب تین دن کے کہ نہ تھے حضرتؐ پاس عمر اور نہ اور صحابہؓ بلکہ اہل بیت مثل حضرت علیؓ اور عباسؓ کے حاضر رہتے تھے پس اگر مصلحت دیکھتے حضرتؐ بیچ لکھنے کے خلافت وغیرہ کے مقدمہ مین تو ضرور لکھتے اوسکو علاوہ اسکے اکتفا کیا حضرتؐ نے خلافت کے مقدمہ مین ساتھہ اس چیز کے کہ قریب نص جلی کے تھی یعنی امام کرنا حضرت ابوبکرؓ کا لوگونکے لیے اپنی بیماری مین اور اسی سبب سے کہا حضرت علیؓ نے سبھونکے سامنے جبکہ خطبہ پڑھا واسطے بیعت کرنے ابی بکرؓ سے کہ پسند کیا حضرت ابوبکرؓ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے دین ہمارے کے کیا نہ پسند کرین ہم اونکو واسطے دنیا اپنی کے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا کسیکو حضرت ابوبکرؓ کے پاس کہ نماز پڑھا لوگونکو اور مین بیٹھا ہوا تھا اونکے پاس دیکھتے تھے مجھے یعنی اور باوجود اسکے مجھے امام نکیا اور ابوبکرؓ اونمین سے ہین کہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے جنکے حق مین لایخافون لومة لائم - اور کہا ابوسفیان بن حرب نے حضرت علی سے اگر چاہے تو تو البتہ بھر دون میدان مدینہ کا ابوبکرؓ کی لڑائی کے لیے گھوڑون اور پیادون سے پس غصہ ہوے اوسپر حضرت علیؓ اور برا کہا اور ڈانٹا اوسکو تا جان لیوے وہ اور اور لوگ یہہ کہ ابوبکر ایسے خلیفہ ہین کہ نہین شک بیچ حقیۃ خلافت اون کے ٥ ع ٥

وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العيادة فواق ناقة وفي رواية سعيد بن المسيب مرسلا افضل العيادة سرعة القيام رواه البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ افضل بیمار عیادت کا مقدار اوس مہلت کی ہے کہ درمیان دو دودہ دوہنے اونٹنی کے کی اور بیچ روایت سعید بن مسیب کے بطریق ارسال کے بہترین عیادت کی وہ عیادت ہے کہ اوسمین جلدی اوٹھہ کھڑا ہو نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** حاصل پہلی روایت کا یہہ ہے کہ اونٹنی کا دودہ دو بار یا تین بار کر کر دوہتے ہین ایکبار دوہا پھر ذرا

پہیر گئی اور بچہ کو تہنون سی لگا دیا تا دودہ خوب اوتری پہر دوہا پس اس دو بار دوہنی کی درمیان مین زمانہ تہوڑا سا ہوتا ہی
پس فرمایا کہ افضل یہہ ہی کہ عیادہ کی لیے جاوی تو اسقدر ٹہیری تا بیمار تکلیف نپاوی ایک شخص کہتی ہین کہ ہم سری
سقطی کی عیادہ کو گیی اونکی مرض الموت مین پس بہت بیٹہی ہم اونکی پاس اور اونکی پیٹ مین درد تہا پہر کہا
ہمنی اونکو دعا کرو ہماری لیی اونہون نی کہا یا الہی سکہا انکو کیفیت عیادہ کرنی مریض کی غرض کہ اونہون نی
اشارہ کیا کہ کم بیٹہنا چاہیی بیمار کی پاس جب وسکی عیادہ کی لیی جاوی اور جس صورت مین جانی کہ بیمار
زیادہ بیٹہنی کو دوست رکہتا ہی بسبب یارانی کی یا تبرک کی یا خدمت کرنیکی تو وہ مستثنی ہی یعنی اوس صورت
مین جلدی اوٹہنا افضل نہین ۵ ع ۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا
فَقَالَ لَهٗ مَا تَشْتَهِيْ قَالَ اَشْتَهِيْ خُبْزَ بُرٍّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ
عِنْدَهٗ خُبْزُ بُرٍّ فَلْيَبْعَثْ اِلٰى اَخِيْهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا اشْتَهٰى مَرِيْضُ اَحَدِكُمْ شَيْئًا فَلْيُطْعِمْهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی عیادہ کی ایک شخص کی پس فرمایا واسطی اوسکی کس
چیز کی کہانیکو دل چاہتا ہی تیرا کہا اوسنی دل چاہتا ہی میرا گیہون کی روٹی کہانی کو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نی جسکی پاس ہو روٹی گیہون کی پس چاہیی کہ بہیج دی طرف بہائی اپنی کی پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ و
سلم نی جس وقت کہ خواہش کری بیمار ایک تم مین سی کسی چیز کی پس چاہیی کہ کہلاوی اوسکو نقل کی یہہ ابن ماجہ
نی **ف** مراد خواہش سی خواہش صادق ہی اور وہ نشانی صحت کی ہی اور یہہ بہی ہی کہ کبہی نقصان نہین
کرتا بعضی بیمارونکو کہانا اوس چیز کا کہ دل چاہی اگر تہوڑی ہو بلکہ تقویت اور صحت ہوتی ہی ولیکن یہہ بات اوس
چیز مین ہی کہ ضرر اوسکا غالب نہو حاصل کلام کا یہہ کہ یہہ حکم جو فرمایا کلی نہین جزئی ہی یعنی سبکی لیی نہین ہی بعضون کی
لیی ہی اور طیبی نی کہا کہ یہہ مبنی ہی توکل پر یا نا امیدی پر حیات سی یعنی جسکی جینی کی توقع نہووی اوسکی لیی
فرمایا کہ جو مانگی کہلا دو اوسکو ۵ ح ۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ
بِالْمَدِيْنَةِ مِمَّنْ وُلِدَ بِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا لَيْتَهٗ مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهٖ قَالُوْا وَلِمَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ
الرَّجُلَ اِذَا مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهٖ قِيْسَ لَهٗ مِنْ مَوْلِدِهٖ اِلٰى مُنْقَطَعِ اَثَرِهٖ فِي الْجَنَّةِ
رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا وفات ہوئی ایک شخص کی مدینہ
مین اون شخصون مین سی کہ پیدا کیا گیا تہا مدینہ مین پس نماز جنازہ پڑہی اوسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر فرمایا
کاشکی مرا ہوتا بغیر جگہہ پیدایش اپنی کی عرض کیا صحابہ نی اور کسواسطی یہہ ای رسول خدا کی فرمایا تحقیق آدمی جسوقت
مرتا ہی غیر وطن اپنی مین ماپا جاتا ہی واسطی اوسکی وطن اوسکی سی تا منقطع ہونی نقش قدم اوسکی کی جنت مین
نقل کی یہہ نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی جب آدمی سفر مین مرتا ہی تو جتنی مسافت اوسکی وطن مین اور اوس

جگہہ مین کہ مر اہی ہوتی ہی اوسقدر جنت مین جگہہ اوسکو ملتی ہی اور ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ مراد سفر سی سفر طاعت ہی یعنی جہاد وغیرہ ۵ ع ۵ وسولانا ۵ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ غُرْبَةٍ شَهَادَةٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مرنا مسافرۃ مین شہادۃ ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ مَرِيضًا مَاتَ شَهِيدًا وَوُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَغُدِيَ وَرِيحَ عَلَيْهِ بِرِزْقِهِ مِنَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرۃ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مری بیمار ہوکر مرتا ہی شہید اور بچایا جاتا ہی فتنہ قبر کی سی اور دیا جاتا ہی وقت صبح کی اور وقت شام کی یعنی ہمیشہ روزی اپنی بہشت سی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** صحیح نسخون مین لفظ مریضًا ہی کا واقع ہوا ہی اور بعضے نسخون مین متغیر کرکر غریبًا لکھدیا ہی بدلی مریضًا کی لیکن واقع ہوا ہی صحیح ابن ماجہ مین مرابطًا اسی لیی لکھا ہی میرک نی اپنی نسخہ کی حاشیہ مین صوابہ مرابطًا یعنی صواب لفظ مرابطًا کا ہی یہہ اور اوسکی نیچی لکھا ہی کذا فی سنن ابن ماجہ نی باب ماجاء من مات مرابطًا مات شہیدًا ایہہ بعضون نی مرض سی مرض عام مراد لیا ہی اور بعضون نی مرض خاص یعنی استسقاء مراد لیا ہی اور بعضون نی اسہال اور کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہتی ہین کہ ان قیدون کی کچہہ حاجت نہین بلکہ حدیث مین غلطی کی ہی راوی نی ساتہہ اتفاق حفاظ کی کہ حدیث من مات مرابطًا ہی نہ من مات مریضًا ۵ ع ۵ **وَعَنِ** الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْتَصِمُ الشُّهَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلَى فُرُشِهِمْ إِلَى رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ فِي الَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُونِ فَيَقُولُ الشُّهَدَاءُ إِخْوَانُنَا قُتِلُوا كَمَا قُتِلْنَا وَيَقُولُ الْمُتَوَفَّوْنَ إِخْوَانُنَا مَاتُوا عَلَى فُرُشِهِمْ كَمَا مُتْنَا فَيَقُولُ رَبُّنَا انْظُرُوا إِلَى جِرَاحَتِهِمْ فَإِنْ أَشْبَهَتْ جِرَاحُهُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُولِينَ فَإِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ فَإِذَا جِرَاحُهُمْ قَدْ أَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جہگڑین گی شہدا اور وہ لوگ کہ مری ہین اپنی بچہونون پر یعنی گہر دن مین مری ہین اور شہید حقیقے نہین ہوی طرف اپنی عزوجل کی بیچ حق اون لوگون کی کہ مری ہین طاعون یعنی وبا سی پس کہین گی شہید یہہ یعنی جو کہ طاعون سی مری ہین بہائی ہماری ہین یعنی مشابہ ہماری ہین پس ہون وین ساتہہ ہماری مرتبہ ہماری مین بیان مشابہہ ہی کہ قتل کیی گیی جیسی قتل کیی گیی ہم اور کہین گی وہ کہ وفات دیی گیی بہائی ہماری ہین یعنی مانند ہماری

ہین مری اپنی بچہونون پہ جیسی مری ہم پس فرماوےگا پروردگار ہمارا دیکہو طرف زخمون اونکی پس اگر مشابہ
ہون زخم اون کی زخم ماری گیون کی پس تحقیق وہ اون مین سی ہین یعنی ملحق ساتہہ اونکی ہین ثواب مین ساتہہ
ساتہہ اونکی ہین یعنی حشر و مرتبہ مین پس دیکہین گی تو ناگہان زخم اون کی مشابہ ہونگی زخمون اونکی نقل
کی یہہ احمد اور نسائی نی **ف** قتل کیی گیی ہین جیسے ہم قتل کیی گیی یعنی جیسی ہم زخمی ہوکر کفار کی ہاتہہ سی
مری ویسیہی یہہ بہی جنات کی ہاتہہ سی زخمی ہوکر مری لکہا ہی علماء نی کہ اہل طاعون کو کبہی ایسا معلوم ہوتا ہی
کہ کسی نی اون کو نیزہ سی مارا اسی لیی طاعون نام ہوا طعن سی بمعنی نیزہ مارنی کی اور اس سی معلوم ہوا کہ جو
طاعون سی مرا شہیدون مین سی ہی اور ساتہہ ہی اون کی ہ ح ہ ع ہ **وعن جابر ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال الفار من الطاعون کالفار من الزحف
والصابر فیہ لہ اجر شہید رواہ احمد** اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ تحقیق رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بہاگنی والا بیماری طاعون یعنی وبا کی سی مانند بہاگنی والی کی ہی لڑائی کفار کی
سی اور صبر کرنیوالا اوس مین واسطی اوسکی ہی ثواب شہید کا نقل کی یہہ احمد نی **ف** کہا طیبی نی کہ مشابہت
دی گناہ کبیرہ ہونی مین انتہی اور اگر اعتقاد کری کہ اگر نہ بہاگونگا تو ضرور مرجاؤنگا اور اگر بہاگونگا تو سلامت
رہونگا کفر ہی اور ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ صبر کرنی والی کو طاعون مین ثواب شہید کا ہوتا ہی اگرچہ
نہ مری ہ ح ہ ع ہ

باب تمنی الموت وذکرہ

باب ہی بیچ حکم آرزو کرنی موت
کی اور فضیلت یاد کرنی اوسکی کی **ف** آرزو کرنی موت کی بسبب ضرر دنیا کی مانند مرض یا محتاجگی وغیرہما
کی مکروہ ہی اس لیی کہ علامت بی صبری کی اور نہ راضی ہونیکی ساتہہ تقدیر الہی کی ہی اور واسطی محبت اور
شوق دیدار الہی کے اور خلاص ہونی کی اس سرای فانی اور محبت اسکی سی اور پہنچنے کی ملک آخرۃ اور
نعمتون اوسکی کو نشانی ایمان کی اور کمال ایمان کی ہی اور اسیطرح مکروہ نہین واسطی خوف ضرر دین
کی اور یاد کرنا موت کا کنایہ ہی اس سی کہ خوف الہی رکہی اور عمل کری بمقتضای اوسکی اور توبہ او استغفار
کری اور مقدم رکہی نفع آخرۃ کو والا یاد کرنا اور یاد رکہنا موت کا بغیر عمل کی کچہہ مفید نہین بلکہ سبب قساوۃ
قلب کا ہوتا ہی جیسا کہ یاد کرنا حق سبحانہ کا ساتہہ غفلت کی نسال اللہ العافیۃ ہ ح ہ

الفصل الاول

فصل پہلی **عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتمنی
احدکم الموت اما محسنا فلعلہ
ان یزداد خیرا واما مسیئا فلعلہ ان یستعتب رواہ البخاری**
روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ آرزو کری ایک تمہارا مرنی کی
اگر نیک کار ہی تو پس شاید کہ زیادہ کری نیکی یعنی بسبب درازگی عمر کی اور اگر ہی بدکار تو پس شاید کہ وہ
رضامندی چاہی اللہ تعالی سی یعنی ساتہہ توبہ کرنیکی اور ادای حقوق لوگون کی نقل کی یہہ بخاری نی

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَمَنّٰی اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ وَلَا یَدْعُ
بِہٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَہٗ اِنَّہٗ اِذَا مَاتَ انْقَطَعَ اَمَلُہٗ وَاِنَّہٗ لَا یَزِیْدُ
الْمُؤْمِنَ عُمْرُہٗ اِلَّا خَیْرًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ آرزو کری ایک تمہارا مرنی کی
یعنی دل سی اور نہ دعا کری ساتھہ موت کی یعنی زبان سی پہلی اس سی کہ آوی اوسکو موت تحقیق جسوقت
مرتا ہی منقطع ہوتی ہی امید اوسکی یعنی زیادہ بہلائی کرنیکی اور تحقیق نہین زیادہ کرتی مومن کو درازی عمر
اوسکی کی مگر بہلائی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنے بسبب صبر کرنی کی بلا پر اور شکر کرنی کی نعمتون پر اور راضی
ہونی کی تقدیر پر اور فرمان برداری کرنی امر مولی کی ثواب بڑہتا ہی جاتا ہی ۵ ع ۵ وَعَنْ اَنَسٍ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ
مِنْ ضُرٍّ اَصَابَہٗ فَاِنْ کَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْیَقُلِ اللّٰہُمَّ اَحْیِنِیْ
مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ آرزو کری ایک تمہارا مرنیکی بسبب ضرر کی
کہ پہونچی اوسکو یعنی مالی ہو یا بدنی پس اگر ہی ضرور آرزو کرنی والا موت کی پس چاہیی کہ کہی یا الہی زندہ رکھہ
مجکو جب تک کہ ہو زندگی بہتر میری لیی یعنی مرنی سی اور مار مجکو جسوقت کہ ہو مرنا بہتر میری لیی یعنی جینی سی
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** فتوی دیا نووی نی کہ نہین مکروہ آرزو کرنی موت کی بسبب خوف فتنہ
دینی کی بلکہ مستحب ہی اور نقل کی ہی اس لیی آرزو کرنی موت کی شافعی اور عمر بن عبد العزیز وغیرہما سے
اور اسیطرح مستحب ہی آرزو کرنی شہادۃ کی راہ خدا مین اس لیی کہ ثابت ہوئی ہی حضرت عمر وغیرہ سے
بلکہ ثابت ہوا ہی معاذ سی کہ اونہون نی آرزو کی موت کی بیچ طاعون عمواس کی پس اس سی معلوم ہوا کہ مستحب
ہی آرزو کرنی شہادۃ کی اگرچہ ساتھہ مانند طاعون کی ہو اور مسلم مین ہی کہ جسنی مانگی شہادۃ صدق دل سی دیا
جاتا ہی شہادۃ یعنی ثواب اوسکا اگرچہ نہ پہونچی شہادۃ اوسکو اور مستحب ہی آرزو کرنی موت کی مدینہ منورہ
مین اس لیی کہ بخاری مین ہی کہ حضرت عمرؓ نی دعا کی اللہم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک واجعل موتی ببلد
رسولک اور زندگی مرنی سی بہتر جب تک ہی کہ طاعت زیادہ ہو گناہ سی اور زمانہ خالی ہو فتنہ اور محنت
سی اور جب امر بالعکس ہو یعنی گناہ زیادہ ہون طاعت سی اور زمانہ خالی نہو فتنہ اور محنت سی تو مرنا بہتر
ہی جینی سی ۵ ع ۵ وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ وَمَنْ کَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ کَرِہَ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ
فَقَالَتْ عَائِشَۃُ اَوْ بَعْضُ اَزْوَاجِہٖ اِنَّا لَنَکْرَہُ الْمَوْتَ
قَالَ لَیْسَ ذٰلِکَ وَلٰکِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَہُ الْمَوْتُ

بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَاَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوْبَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَهَ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَكَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللّٰهِ

اور روایت ہی عبادۃ بن صامت سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ دوست رکہی اللہ کی ملاقات کو دوست رکہتا ہی اللہ تعالی اوسکے ملاقات کو اور جو ناخوش رکہتا ہی اللہ کی ملاقات کو ناخوش رکہتا ہی اللہ ملاقات اوسکی کو پس کہا حضرت عائشہ نی یا کسی اور نی حضرت کی بیبیون مین سی کہ تحقیق ہم ناخوش رکہتی ہین مرنیکو فرمایا نہین ہی یہہ ولیکن مؤمن جسوقت آتی ہی اوسکو موت خوش خبری دیا جاتا ہی ساتہہ راضی ہونی خدا کی اوس سی اور بزرگ رکہنی اللہ تعالی کی اوسکو پس نہین کوئی چیز یعنی دنیا اور زینت دنیا سی بہت پیاری طرف اوسکی اوس چیز سے کہ آگی اوسکی ہی یعنی مرتبہ اور بزرگی نزدیک اللہ کی پس دوست رکہتا ہی مؤمن ملاقات اللہ کی اور دوست رکہتا ہی اللہ ملاقات اوسکی اور تحقیق کافر جسوقت کہ حاضر ہوتی ہی اوسکو موت خبر دیا جاتا ہی ساتہہ عذاب خدا کی یعنی قبر مین اور سزا اوسکی کی یعنی عذاب دوزخ کی پس نہین کوئی چیز ناخوش تر طرف اوسکی اوس چیز سے کہ آگی اوسکے ہی پس ناخوش رکہتا ہی کافر اللہ کی ملاقات کو اور ناخوش رکہتا ہی اللہ اوسکی ملاقات کو یعنی دور کرتا ہی اپنی رحمت سی اور مزید نعمت سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت عائشہ کی اور موت پہلی ملاقات اللہ کی **ف** مشہور یہہ ہی کہ مراد ملاقات خدا تعالی سی موت ہی اور تحقیق یہہ ہی کہ مراد ملاقات خدا تعالی سی موت نہین ہی بلکہ پہرنا طرف دار آخرت کی اور طلب کرنا اوس چیز کا کہ اوسکے پاس ہی اور نہ مائل ہونا طرف دنیا کی اور نہ راضی ہونا ساتہہ حیات دنیا کی پس جسنے ترک کی دنیا اور مبغوض رکہا اوسکو دوست رکہا ملاقات خدا کو اور جسنی اختیار کیا دنیا کو اور مائل ہوا طرف اوسکی مکروہ رکہا ملاقات خدا کو پہر محبت ملاقات خدا کی لازم کرنی والی محبت موت کی ہی کہ وسیلہ اوسکا ہی اور حضرت عائشہ یہی سمجہین تہین کہ مراد ملاقات خدا تعالی سی موت ہی حضرت نی اوسکو بیان فرمایا ساتہہ لفظ لیس الامر کذلک کی یعنی نہین مراد ملاقات خدا سے موت اور یہہ کہ بحکم جبلت طبعی کی محبوب ہو اور بالفعل آرزو اوسکی کرنی چاہیی بلکہ جو کوئی طالب رضای حق کا اور مشتاق اوسکی ملاقات کا ہوتا ہی ہمیشہ بلحاظ وسیلہ ہونی اور محبت ارادی اختیاری کی محبت موت کی رکہتا ہی اور اثر

اوسکا آخر وقت مین بحکم طبیعت کی پیدا ہوتا ہی جیسا کہ فرمایا ولکن المومن آخر تک اور موت
پہلی ملاقات اللہ کی ہی یعنی نہین ممکن دیکھنا اللہ تعالی کا پہلی موت کی بلکہ بعد اوسکی یا مراد یہہ ہی
کہ جو کوئی دوست رکھتا ہی ملاقات خدا کو دوست رکھتا ہی موت کو اس لیے کہ پہونچتا ہی بسبب
اوسکی طرف ملاقات خدا کی اور نہین متصور ہی وجود ملاقات کا پہلی موت کی اور اسمین دلالت
ہی اسپر کہ ملاقات غیر ہی موت کی ٥ ع ٥ ح ٥ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّہٗ کَانَ
یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَیْہِ
بِجَنَازَۃٍ فَقَالَ مُسْتَرِیْحٌ اَوْ مُسْتَرَاحٌ مِنْہُ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ مَا الْمُسْتَرِیْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْہُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ یَسْتَرِیْحُ مِنْ نَصَبِ
الدُّنْیَا وَاَذَاھَا اِلٰی رَحْمَۃِ اللّٰہِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ یَسْتَرِیْحُ مِنْہُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی قتادہ سی یہہ کہ حدیث کرتی تہی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی پاس لائی جنازہ پس فرمایا یہہ راحت پانی والا ہی یا اس سی اورون کو راحت ہوئی پس عرض
کیا صحابہ نی یا رسول اللہ کون ہی راحت پانی والا اور کون ہی جس سی اورونکو راحت ہوتی ہی
پس فرمایا بندہ مومن راحت پاتا ہی بسبب مرنی کی رنج دنیا کی سی اور ایذا اوسکے سی اور جاتا
ہے طرف رحمت خدا کی اور بندہ فاجر یعنی گنہگار راحت پاتی ہین شر اوسکی سی بندی اور شہر
اور درخت اور جانور نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** رنج دنیا کی سی یعنی مشقت جو بسبب اعمال
واحوال کی اوٹہاتا ہی مرنی سی اوس سی راحت پاتا ہی اور ایذا دنیا کی سی یعنی گرمی اور سردی
یا ایذا اہل دنیا کی سی اسی لیے کہا مسروق نی کہ نہین رشک لیجاتا مین کسی چیز پر بسبب کسی
چیز کی مانند رشک لیجانی کی مومن پر کہ رکہا جاتا ہی قبر مین امن مین ہوتا ہی عذاب اللہ
کی سی اور راحت پاتا ہی دنیا سی اور کہا ابو دا‌ؤد نی دوست رکھتا ہون مین موت کو واسطی اشتیاق
جانی کی طرف رب اپنی کی اور دوست رکہتا ہون مرض کو واسطی کفارہ گناہون کی اور دوست
رکہتا ہون فقر کو تواضع کی لیی واسطی رب اپنی کی اور راحت پاتی ہین بندی یون کہ جب وہ خلاف
شرع باتین کرتا تہا اگر لوگ منع کرتی ایذا دیتا وہ اونکو اور اگر سکوت کرتی ضرر پہونچاتی اپنی
دین و دنیا کو اب جو مرا اس سی چہٹکارا پایا اور راحت پانا شہرون وغیرہ کا یون ہی کہ بسبب ہونی
گناہ وظلم کی حاصل ہوتا ہی فساد عالم مین اور خلل پڑتا ہی ارکان دین مین اور دشمن رکہتا ہے
اوسکو خدا تعالی پس ایذا اوٹہاتی ہی بسبب اوسکی زمین اور جو کچہہ کہ زمین پر ہی اور بسبب شومی
گناہ اوسکی کی مینہ نہین برستا جب مرا مینہ برسا اور ہری ہوئی ہر چیز زمین پر اور راحت پائے

سیہون نی ۵ ع ۵ ح ۵ وعن عبد اللہ بن عمر قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنکبی فقال کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل وکان ابن عمر یقول اذا امسیت فلا تنتظر الصباح واذا اصبحت فلا تنتظر المساء وخذ من صحتک لمرضک ومن حیاتک لموتک رواہ البخاری

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مونڈھا میرا یعنی واسطی اہتمام اور آگاہ کرنی کی یہہ فرمایا ہو تو دنیا مین گو یا کہ تو مسافر ہی بلکہ گذرنی والا راہ کا اور تہی ابن عمر کہتی جسوقت کہ شام کری تو پس نہ انتظار کر صبح کا اور جسوقت کہ صبح کری تو پس نہ انتظار کر شام کا اور غنیمت جان تندرستی اپنی کو واسطی بیماری اپنی کی اور زندگی اپنی کو واسطی موت اپنی کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** لفظ بمنکبی ساتھہ سکون حرف ی کی ہی مفرد اور ایک نسخہ مین ساتھہ تشدید حرف ی کی ہی تثنیہ اور گو یا کہ تو مسافر ہی یعنی رغبت نکر طرف دنیا کی اس لیی کہ تو سفر کرنی والا ہی اوس سی طرف آخرت کی پس نہ ٹہیرا اوسکو وطن اپنا اور نہ الفت پکڑ ساتھہ لذتون اوسکی کی اور نکیسو ہو لوگون سی اور خلط ہونی سی ساتھہ اونکی اس لیی کہ تو جدا ہووی گا اون سی اور نہ خیال کر اپنی بقاء کا اوسمین اور نہ تعلق پکڑ ساتھہ اوسچیز کی کہ نہین تعلق پکڑتا ساتھہ اوسکی مسافر غیر وطن اپنی مین اور نہ مشغول ہو اوسمین ساتھہ اوسچیز کی کہ نہین مشغول ہوتا ساتھہ اوسکی مسافر جو کہ ارادہ رکھتا ہی جانیکا طرف اہل اور وطن اپنی کی اور بلکہ گذرنی والا راہ کا اسمین زیادہ مبالغہ ہی اس لیی کہ مسافر تو کبہی سکونت بہی اختیار کرلیتا ہی شہرون سفر کی مین بخلاف گذرنی والی راہ کی کہ وہ نہین سکونت کرتا اور جسوقت کہ شام کری تو الخ یعنی ہووی موت شام صبح سامنی تیری اور کم کر آرزو اور جلدی کر عمل کرنی مین نہ تاخیر کر دن کی عمل کو رات تک اور نہ رات کی عمل کو دن تک

س غنیمتی شمرای شمع وصل پروانہ ٭ کہ این معاملہ تا صبحدم نخواہد ماند ٭ اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ اور ما بعد اوسکا کلام ابن عمر کا ہی موقوفا لیکن ذکر کیا ہی اسکو احیاء العلوم مین مرفوعا اور غنیمت جان تندرستی کو یعنی تندرستی مین جسقدر عمل ہوسکی کرتا بیماری مین ویسا ہی ثواب پاوی گا اگرچہ وہ عمل نہ کرسکی گا اور غنیمت جان زندگی کو یعنی عمل کر اوسمین جو ہوسکے تا ثواب بعد موت کی پاوی س غنیمت دان جوانا دولت حسن وجوانی را ٭ نہ پنداری کہ ایام جوانی جاودانی شد

ع ۵ ح ۵ وعن جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل موتہ بثلثۃ ایام یقول لا یموتن احدکم الا وھو یحسن الظن باللہ رواہ مسلم

اور روایت ہے جابر سے یہہ کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
تین دن پہلے وفات اونکے سے کہ فرماتی تہی نہ مری کوئی تمہارا مگر کہ وہ نیک رکھتا ہو
گمان ساتہہ اللہ کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی امید وار کرم اور مغفرۃ اوسکی کا ہو اور اعتماد
کری وعدی کریم کی پر لکہا ہی علما نی کہ نشان سعادت کا یہہ ہی کہ بیچ مدت حیات کی خوف غالب
ہو اور جب مرگ کی قریب پہونچی امید غالب ہو اور یہہ بہی لکہا ہی کہ مراد ساتہہ نیک رکہنی گمان
کی نیک کرنا اعمال کا ہی یعنی اچہی کرو اعمال اپنی حیات مین تا اچہا ہو گمان تمہارا ساتہہ خدا کی
نزدیک موت کی اس لیی کہ جسکی عمل بری ہون گی پہلی موت کی برا ہو گا گمان اوسکا نزدیک موت
کی اور یہہ بہی لکہا ہی کہ حقیقت امید کی یہہ ہی کہ عمل کری اور امید رکہی اور خدمت مولی کری اور
نظر اوسکی عطا پر رکہی نہ امید جہوٹی کہ باز رکہی عمل سی اور باعث ہووی گناہون پر وہ امید نہین ہی
بلکہ آرزو اور غرور ہی کہا حسن بصری نی کہ کہتا ہی ایک تمہارا اچہا رکہتا ہون گمان اپنا ساتہہ پروردگار
اپنی کی جہوٹہہ کہتا ہی اگر گمان اپنا اچہا رکہتا ساتہہ پروردگار کی اچہی کرتا عمل ٥ ح ٥ اَلْفَصْلُ
الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنْ شِئْتُمْ اَنْبَأْتُکُمْ مَا اَوَّلُ مَا یَقُوْلُ اللّٰہُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَا اَوَّلُ مَا یَقُوْلُوْنَ لَہٗ قُلْنَا
نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ هَلْ اَحْبَبْتُمْ لِقَائِیْ
فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ یَا رَبَّنَا فَیَقُوْلُ لِمَ فَیَقُوْلُوْنَ رَجَوْنَا عَفْوَكَ
وَمَغْفِرَتَكَ فَیَقُوْلُ قَدْ وَجَبَتْ لَکُمْ مَغْفِرَتِیْ
رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر چاہو تم خبر دون مین تمکو اوسچیز کی کہ اول فرماوی گا اللہ
واسطی مومنون کی دن قیامت کی اور اوسچیز کی کہ پہلی کہینگے مومن واسطی اللہ کی عرض کیا ہمنی
کہ ہان ای رسول خدا کی فرمایا تحقیق اللہ تعالی فرماوی گا مومنون کو کیا دوست رکہتی تہی تم ملاقات
میری کو کہینگے ہان ای رب ہماری پس فرماویگا اللہ کیون دوست رکہا تمنی ملاقات میری کو پس
کہینگے امید رکہتی تہی ہم درگذر کرنی تیری کی اور بخشش تیری کی پس فرماویگا اللہ تعالی ثابت ہوئی
واسطی تمہاری بخشش میری نقل کی یہہ شرح السنہ مین اور ابو نعیم نی حلیہ مین **ف** احتمال ہی یہہ
کہ ہو مراد ملاقات سی رجوع کرنا طرف دار آخرت کی اور یہہ بہی احتمال ہی کہ مراد ملاقات سی رویت
اور بعد لفظ لم کی کہا ابن ملک نی لِاَیِّ سَبَبٍ اِذْنَبْتُمْ یعنی کیون گناہ کیا تمنی اور صحیح یہہ ہی لم احببتم لقائی
یعنی کیون دوست رکہا تمنی ملنا میرا ٥ ع ٥ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت کر دیا دکہو دینی والی لذتون کی کہ موت ہی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** صحیح یہی ہی کہ لفظ ہادم ذال معجمہ سی بمعنی قطع کرنی والیکی اور بعضون نی دال مہملہ سی بمعنی ڈہانی والیکی جو نقل کیا ہی صحیح نہین کسی راوی کو غلطی ہو گئی ہی اور موت کی یاد کرنی سی غفلت دور ہوتی ہی اور دنیا مین مشغول ہونی سی باز رہتا ہی اور رجوع کرتا ہی طرف طاعت کی کہ توشہ آخرۃ ہی اور زیادہ کیے نسائی نی یہہ الفاظ فَاِنَّهٗ لَا يُذْكَرُ فِيْ كَثِيْرٍ اِلَّا قَلَّلَهٗ وَلَا فِيْ قَلِيْلٍ اِلَّا كَثَّرَهٗ یعنی نہین یاد کی جاتی موت بیچ بہت مال کی مگر کہ کم کر دیتی ہی اوسکو یعنی بہت مال تہوڑا معلوم ہونی لگتا ہی بسبب بی رغبتی اور فانی جاننی اوسکی کی اور نہین یاد کی جاتی کمی مال مین مگر کہ زیادہ کر دیتی ہی اوسکو یعنی جب دنیا کو فانی جانا قناعت کرتا ہی تہوڑی مال پر اور بہت جانتا ہی اوسکو ۵ ع ۵ **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لِاَصْحَابِهٖ اسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ قَالُوْا اِنَّا نَسْتَحْيِيْ مِنَ اللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ مَنِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّاْسَ وَمَا وَعٰى وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰى وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰى وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ایک روز اپنی صحابہ کو کہ حیا کرو اللہ سی حق حیا کا یعنی جیسیکہ واجب اور لایق ہی حیا کرنی یعنی ڈرو اللہ سی جیسا کہ چاہیی ڈرنا اوس سی کہا صحابہ نی تحقیق ہم حیا کرتی ہین اللہ سی ای نبی خدا کی یعنی کہ بجا لاتی ہین ہم اوامر و نواہی اوسکی فی الجملہ اور تعریف ہی واسطی اللہ کی یعنی اوپر توفیق دینی اوسکی کی ہمکو اوسپر فرمایا حضرت نی نہین حق حیا کا یہہ کہ کہتی ہو تم ہم حیا کرتی ہین ولیکن جو کوئی حیا کری اللہ تعالی سی حق حیا کا پس چاہیی کہ محافظت کری سر کی اور اوس چیز کی کہ سر مین ہی اور چاہیی کہ محافظت کری پیٹ کی اور اوس چیز کی کہ جمع کیا ہی پیٹ نی اور چاہیی کہ یاد رکہی موت کو اور ہڈیون کی بوسیدہ ہونی کو اور جو شخص کہ ارادہ کرتا ہی آخرۃ کا چہوڑتا ہی زینت دنیا کی پس جسنی کیا یہہ یعنی جو کہ مذکور ہوا پس تحقیق حیا کی اللہ سی حق حیا کا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** محافظت کری سر کی یعنی نہ استعمال کری اوسکو بیچ غیر خدمت خدا کی کہ نہ سجدہ کری بت کو اور نہ اور کسی کو اور نہ نماز پڑہی لوگون کی دکہانی کی لیی اور نہ جہکا دی سر کو سوای خدا کی اور

وَاِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ اَنْ يَّطُوْلَ عُمْرُ الْعَبْدِ وَيَرْزُقَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْاِنَابَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ آرزو کرو مرنی کی اسلیی کہ ہول جان کنی کا سخت ہی اور تحقیق نیک بختی سی ہی یہہ کہ دراز ہو عمر بندی کی اور نصیب کری اوسکو اللہ عزوجل رجوع کرنا طرف طاعت اپنی کی نقل کی یہہ احمد نی **ف** مطلع کہتی ہین بلند جگہہ کو کہ اوسپر چڑھ کر کسی چیز کو دیکھتی ہین اور مراد مطلع سی یہان سکرات موت اور شدائد اوسکی ہین کہ اول اوس مین آدمی گرفتار ہولیتا ہی جب مرتا ہی حاصل حدیث کا یہہ کہ فائدہ آرزوئی موت مین کچھہ نہین بندہ جو اکثر آرزو کرتا ہی موت کی بسبب قلت صبر وغم اور دل تنگی کی کرتا ہی پس مرنی وقت غم اور دل تنگی زیادہ ہوگی بلکہ اس صورت مین مستحق غضب الہی کا بھی ہوگا کیونکہ اسکی آرزو کرتا ہی اور اس سی معلوم ہوا کہ آرزوی موت کی بسبب بی صبری اور تنگ دلی کی منع ہی اور وہ جو بسبب شوق دیدار الہی کی اور محبت اوس عالم کی ہو جائز ہی اور نیک بختی سی الخ منع جو فرمایا آرزو کرنی موت کی سی یہہ دوسری علت اوسکی ہی یعنی آرزو موت کی نکرو اسلیی کہ وہ خود آنیوالی ہی چند روز دنیا مین رہنا اور توشہ راہ آخرۃ کا تیار کرنا غنیمت ہی کہ الدنیا مزرعۃ الآخرۃ یعنی دنیا کہیتی آخرت کی ہی یہان عمل کریگا تو وہان کام آوینگی ۵ ع ۵ ح ۵

وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ جَلَسْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَّرَنَا وَرَقَّقَنَا فَبَكٰى سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فَاَكْثَرَ الْبُكَاءَ فَقَالَ يَالَيْتَنِيْ مِتُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاسَعْدُ اَعِنْدِيْ تَتَمَنَّى الْمَوْتَ فَرَدَّدَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ يَاسَعْدُ اِنْ كُنْتَ خُلِقْتَ لِلْجَنَّةِ فَمَا طَالَ عُمْرُكَ وَحَسُنَ مِنْ عَمَلِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا بیٹھی ہم متوجہ ہوکر طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نصیحت کی ہمکو حضرت نی اور نرم کیی دل ہماری یعنی بسبب یاد دلانی احوال آخرۃ کی پس روئی سعد بن ابی وقاص اور بہت روئی پہر کہا ای کاشکی مین مرجاتا یعنی لڑکپنی مین تو گنہگار نہوتا اور عذاب آخرۃ سی نجاۃ پاتا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای سعد کیا نزدیک میری آرزو کرتا ہی مرنیکی پس مکرر فرمایا اسکو تین بار پہر فرمایا ای سعد اگر ہی تو پیدا کیا گیا بہشت کی لیی پس جسقدر کہ دراز ہوگی عمر تیری اور اچہا ہوگا عمل تیرا پس وہ بہتر ہی تیری لیی نقل کی یہہ احمد نی **ف** کیا نزدیک میری آرزو کرتا ہی یعنی بعد میری تو آرزو کرنی موت کی کچھہ وجہہ بھی ہوسکتی ہی میری ہوتی ہوئی کیونکر مرنا چاہتا ہی کہ دیکہنا جمال باکمال میری

کا اور شرف صحبت میری کا بہتر ہی ہر نعمت سی اگرچہ حاصل ہو وین تجکو بعد مرنی کی درجات اور
نعمتین وہان کی غرض کہ میری چہرہ مبارک پر نظر کرنی کو کوئی چیز نہین پہونچ سکتی کہ یہہ دنیا مین
بہشت نقد ہی ایک درویش سی پوچہا کہ مومن کو جینا بہتر یا مرنا کہا کہ بیچ زمانہ نبوت کی جینا بہتر تہا
اور بعد اونکی مرنا بہتر اور اخیر جملہ کی بعد دوسری شق تردید کی محذوف ہی وہ یہہ ہی وان کنت
خلقت للنار فلاخیر فی موتک ولا یحسن الاسراع الیہ یعنی اور اگر ہی تو پیدا کیا گیا آگ کی لیی پس
نہین بہلائی مرنی مین اور نہین اچہی ہی جلدی کرنی طرف اوسکی ۵ ع ۵ وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ
قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعًا فَقَالَ لَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَتَمَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهُ وَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَمْلِكُ دِرْهَمًا وَاِنَّ فِيْ جَانِبِ بَيْتِي الْاٰنَ
لَاَرْبَعِيْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ ثُمَّ اُتِيَ بِكَفَنِهٖ فَلَمَّا رَاٰهُ بَكٰى وَقَالَ
وَلٰكِنْ حَمْزَةُ لَمْ يُوْجَدْ لَهٗ كَفَنٌ اِلَّا بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ اِذَا جُعِلَتْ عَلٰى
رَاْسِهٖ قَلَصَتْ عَنْ قَدَمَيْهِ وَاِذَا جُعِلَتْ عَلٰى قَدَمَيْهِ قَلَصَتْ
عَنْ رَاْسِهٖ حَتّٰى مُدَّتْ عَلٰى رَاْسِهٖ وَجُعِلَ عَلٰى قَدَمَيْهِ الْاِذْخِرُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ اُتِيَ بِكَفَنِهٖ اِلٰى اٰخِرِهٖ اور روایت ہی حارثہ بن مضرب سی کہ کہا گیا مین خباب کی پاس
اوس حال مین کہ داغ لیی تہی اونہون نی سات جگہہ بدن پر پس کہا اگر نہ سنا ہوتا مینی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی نہ آرزو کری ایک تمہارا مرنی کی البتہ آرزو کرتا مین اوسکی اور تحقیق
دیکہا مینی اپنی تئین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ نہین مالک تہا مین ایک درہم کا اور
تحقیق بیچ کونی گہر میری کی اب چالیس ہزار درہم ہین کہا حارث نی پہر لایا گیا خباب کی پاس
کفن اون کا کہ نفیس تہا پس جب دیکہا اوسکو روئی اور کہا اگرچہ جائز ہی یہہ ولیکن حمزہ نہین پیدا
ہوا واسطی اوسکی کفن مگر چادر سفید وسیاہ خطون کی جسوقت کہ ڈالی جاتی سر پر کوتاہی کرتی اور
کہل جاتی قدمون سی اور جسوقت ڈالی جاتی پاؤنپر کوتاہی کرتی سر اونکی سی یہانتک کہ کہینچے گئی
اونکی سر پر اور رکہی گئی اونکی پاؤنپر اذخر نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی لیکن ترمذی نی نہین
ذکر کیا ثم اتی بکفنہ آخر تک **ف** خباب بن ارت صحابی قدیم الاسلام ہین اور بسبب ظاہر کرنی
اسلام کی اول بہی ایذا دی گئی ہین اور حاضر ہوی بدر مین اور اور جہادون مین اور بدن پر
داغ لینی سی منع بہی فرمایا ہی پس کہا بعضون نی کہ منع اسلیی فرمایا تہا کہ وہ اعتقاد کرتی تہی کہ شفا
اس سی ہوتی ہی اور جس صورت مین اعتقاد کری کہ یہہ سبب ہی اور شافی اللہ ہی پس کچہہ مضائقہ

نہین اسکا یا نہی محمول ہی اسپر کہ نہوا وسکی ضرورۃ اور آرزو موت کی کی خباب نی یا تو بیقرار ے
ہین بسبب شدت مرض کی کہ جسکے لیی داغ کہا ئی تہی یا بسبب خوف تونگری کی کہ اسکی سبب سی آخر
کو گنہ مین نہ گرفتار ہوجاؤن اور ظاہر دوسری ہی بات ہی چنانچہ موید ہی اسکا جملہ ما بعد کا ولقد اتنحر
آخر تک اور حضرت حمزہ بیٹی عبد المطلب کی سید الشہداء چچا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
اذخر وہان ایک گہاس ہی خوشبودار چہتون کی تختون پر بہی بچہاتی ہین اور اور بہت کام آتی ہی اور
یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ فقیر صابر افضل ہی غنی شاکر سی اسلیی کہ تاسف کیا ایسی بڑے
صحابی نی اپنی حال پر ۵ ع ۵

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ

باب ہی بیچ بیان اوسچیز کی کہ کہی جاتی ہی نزدیک اوسکی کہ حاضر ہوئی اوسکو موت
ف یعنی علامت موت کی لکہا ہی علماء نی کہ علامت موت کی یہہ ہی کہ پاؤن سست ہوجاتی ہین
کہ اگر کہڑی کرین تو کہڑی نہو سکین اور ناک کا بانسا ٹیڑہا ہوجاتا ہی اور کن پٹیان بیٹہہ جاتی ہین
اور پوست بیضتین کا لٹک جاتا ہی اور مراد ساتہہ اوسچیز کی کہ کہی جاوی تلقین لا الہ الا اللہ کی
اور انا للہ پڑہنا اور دعاء خیر کرنی اور پڑہنا یٰس کا اور مانند انکی کی ہی جیسیکہ حدیثون مین مذکور
ہین ۵ ح ۵

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ وَاَبِی هُرَیْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی سعید اور ابی ہریرہ سی کہ کہا دونون نی فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تلقین کرو اون شخصون کو کہ قریب مرنی کی ہین کلمہ لا الہ الا اللہ نقل کی یہہ
مسلم نی **ف** تلقین کی معنی ہین سجہانا اور یہان مراد پڑہنا اس کلمہ کا ہی روبرو قریب المرگ کی
تا وہ بہی سنکر پڑہی حکم نہ کری اوسکو پڑہنی کا اسلیی کہ شاید انکار کر بیٹہی اور جمہور علماء کی نزدیک
یہہ تلقین مستحب ہی ۵ ع ۵

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِیْضَ اَوِ الْمَیِّتَ فَقُوْلُوْا خَیْرًا فَاِنَّ الْمَلٰئِکَةَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ام سلمہ
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ حاضر ہو تم مریض کی پاس یا قریب المرگ
کی پاس پس کہو بہلائی اسلیی کہ فرشتی کہتی ہین آمین اوسچیز پر کہ تم کہتی ہو یعنی دعا بہلی کرتی ہو
یا بری نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مراد میت سی یا تو میت حکمی ہی یعنی قریب المرگ یا میت حقیقی پس
اگر میت حکمی مراد ہی تو او شک راوی کا ہی اور اگر میت حقیقی مراد ہی تو او تنویع کی لیی ہی اور کہو
بہلائی یعنی دعا کرو اپنی لیی اچہی اور بیمار کی لیی شفاء کی اور میت کی لیی مغفرۃ کی ۵ ع ۵

وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيْبُهُ مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ بِهٖ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ لَهٗ خَيْرًا مِنْهَا فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ اَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ مِنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَوَّلُ بَيْتٍ هَاجَرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اِنِّيْ قُلْتُهَا فَاَخْلَفَ اللّٰهُ لِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی اونہین ام سلمہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی مسلمان کہ پہونچی اوسکو مصیبت یعنی تہوڑی ہو یا بہت پس کہی وہ چیز کہ حکم کیا اوسکو اللہ نی یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون یاالہی دی ثواب مجکو بسبب میری مصیبت کی اور بدلا دی واسطی میری بہتر اوس سی یعنی اوس چیز سی کہ میری ہاتہہ سی گئی اس مصیبت مین مگر دیتا ہی اللہ تعالی بدلا واسطی اوسکی بہتر اوس سی پس جبکہ مری ابوسلمہ کہا مینی کون مسلمان بہتر ہوگا ابوسلمہ سی اول صاحب خانہ کہ ہجرہ کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر مینی کہی یہہ کلمی پس دیا اللہ تعالی نی مجہی عوض مین ابوسلمہ کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی حضرت کی نکاح مین آئی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** معنی انا للہ آخر تک کی یہہ ہین کہ ہم اور جو چیز کہ ہماری کہلاتی ہی ملک اور پیدائش خدا کی ہین اور ہم اوسیکی طرف رجوع کرنیوالی ہین پس اس آیہ مین تسلیم اور اقرار ہی اسکا کہ ہم اور جو چیز ملک مین ہماری ہی اور جو چیز منسوب ہی طرف ہماری عاریۃ ہین مالک وہی ہی اور اوسی سی ابتدا ہماری ہی اور اوسیکی طرف انتہا پس جب آدمی اپنی دل مین یہہ مضمون جمالی اور صبر کری مصیبت پر کہ پہونچی اوسکو آسان ہوتی ہی اوسپر مصیبت اور نری الفاظ اسکی پڑہنی ساتہہ جزع و فزع کی کچہہ مفید نہین اور اگر کوئی کہی کہ حکم اسکی پڑہنی کا کہان ہی کہ کہا کہی وہ چیز کہ حکم کیا اوسکو اللہ نی جواب یہہ کہ اسکی پڑہنی والی کی فضیلت بیان فرمائی ہی گویا حکم ہی کیا ہی اور لفظ اجرنی ساتہہ جزم ہمزہ کی اور پیش جیم کی اور ساتہہ مد ہمزہ کی اور زیر جیم کی ہی اور معنی دونون کی ایک ہی ہین اور جب مری ابوسلمہ الخ ام سلمہ کہتی ہین کہ مینی یہہ حدیث حضرت سی سنی تہی جب ابوسلمہ خاوند میری حضرت کی سامنی مری تو بقصد بجا لانی امر حضرت کی اور حاصل کرنی اس فضیلت کی چاہا مینی کہ یہی کلمات پڑہون پہر اپنی دل مین خیال کیا مینی کہ ابوسلمہ سی کونسا شخص بہتر ہی کہ جسکو اللہ تعالے بدلی اوسکی خاوند میرا کریگا بعد ازان ابوسلمہ کی فضیلت بیان کی کہ اول صاحب خانہ الخ یعنی عیال سمیت جو لوگ ہجرہ کرکی مکی سی مدینہ مین گئی تہی اون مین سی سب سی پہلی ابوسلمہ ہی عیال سمیت ہجرہ

کر کر حضرت پاس حاضر ہوئی تہی اور یہہ حضرت کی بہائی تہی رضاعی یعنی عروہ کی شریک اور حضرت کی پہوپی کی بیٹی بہی تہی پہر ام سلمہ کہتی ہین کہ باوجود اس خلجان کی مینی یہی کلمات پڑہی اوسکی سبب سی حضرت کی نکاح مین آئی کہ افضل بشر ہین ۵ ع ۵ وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ فَاَغْمَضَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِهٖ فَقَالَ لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا داخل ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابوسلمہ پر اوس حال مین کہ تحقیق پتہرا گئین تہین آنکہین اوسکی پس بند کیا آنکہون اونکی کو پہر فرمایا تحقیق روح جسوقت قبض کی جاتی ہی جاتی رہتی ہی ساتہہ اوسکی بینائی پس چلائی لوگ اہل اوسکی سی یعنی اسلیی کہ سمجہے کہ وہ مرگیا پس فرمایا نہ دعا کرو اپنی نفسون پر مگر ساتہہ بہلائی کی یعنی وا ویلا اور بد دعا نکرو اسلیی کہ تحقیق فرشتے آمین کہتی ہین اوسچیز پر کہ کہتی ہو تم یعنی تمہاری دعا پر خواہ بہلی ہو خواہ بری پہر فرمایا حضرت نی یاالٰہی بخش واسطی ابی سلمہ کی اور بلند کر درجہ اوسکا بیچ اونکی کہ سیدہی راہ دکہائی گئی ہین اور جانشین یعنی کارساز ہو اوسکا بیچ پس ماندون اوسکی کی کہ باقی ہین بیچ باقی رہی ہوی لوگون کی اور بخش واسطی ہماری اور واسطی اوسکی ای پروردگار عالمون کی اور کشادگی کر قبر اوسکی مین اور روشنی کر اوسکی لیی اوسمین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** تحقیق روح الخ یہہ علة ہی اغماض یعنی آنکہین بند کرنیکی یعنی بند کیا مینی آنکہون کو اسلیی کہ روح جب قبض کی جاتی ہی بینائی بہی اوسکی ساتہہ جاتی رہتی ہی پس نہین فائدہ آنکہین کہلی رکہنی مین ۵ ع ۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ وفات کیی گئی ڈہانکی گئی ساتہہ چادر یمن کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی معاذ بن جبل سی کو کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ وسلم جسکا ہووی اخری کلام

لا الہ الا اللہ داخل ہوگا بہشت مین نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** مراد یہہ ہی کہ جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہمیشہ کہی وقت اخیر مین داخل ہوگا بہشت
مین یا تو پہلی عذاب کی دخول خاص ہوگا یا بعد عذاب دیی جانیکی بقدر گناہون کی اور اول ظاہر تر ہی تاکہ امتیاز ہو اوسکو بسبب اسکی اور مومنین سی کہ
جنکا آخری کلام یہہ کلمہ نتہا اور ظاہر یہہ ہی کہ کلام شامل ہی لسانی و نفسانی کو یعنی خواہ اس کلمہ کو زبان سی کہی یا دلسی ہی ثواب پاویگا اور اسمین شک
نہین کہ زبان و دلسی دونونسی کہنا افضل ہی ہ ع ہ **وعن** مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَؤُوْا سُوْرَةَ يٰسٓ
عَلٰى مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی معقل بن یسار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہو سورہ یس اپنی
مردون پر نقل کی یہہ احمد اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** مراد مردون سے قریب المرگ ہین شاید حکمت اسکی پڑہنی مین یہہ ہی کہ تا قریب المرگ لذت اوٹہاوی تمام
اوسپر کی کہ اسمین ہی یعنی ذکر اللہ اور احوال قیامت اور بعث اور سوای انکی عجیب عجیب مضمون ہین اسمین اور احتمال ہی کہ مردون سی مراد حقیقی مردے
ہون پہر اونکی گہر مین پڑہی پہلی دفن کی یا سرہانی قبر کی بعد دفن کی اور ابن مردویہ وغیرہ نی ایک حدیث روایت کی ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی نہین کوئی میت یعنی قریب المرگ یا میت حقیقی کہ پڑہی جاوی نزدیک اسکی یس مگر کہ آسانی کرتا ہی اللہ اوسپر اور نقل کی ہی حدیث ابن
عدی وغیرہ نی کہ جو کوئی زیارت کری قبر والدین اپنی کی یا ایک کی یعنی مانکی یا باپ کی ہر جمعہ مین پہر پڑہی نزدیک اون کی سورہ یس مغفرت کیجاتی
ہے واسطی اوسکی بقدر گنتی تمام حرفون اوسکی کی ع مراد جمعہ سی دن جمعہ کا ہی یا سارا ہفتہ ہ مولانا **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِيْ حَتّٰى سَالَ دُمُوْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى وَجْهِ عُثْمَانَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بوسہ دیا عثمان بن
مظعون پر اوس حالت مین کہ وہ میت تہی اور حضرت روتی تہی یہانتک کہ بہی آنسو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر چہرہ عثمان کی نقل کی یہہ ترمذی
وابوداود وابن ماجہ نی **ف** مہاجرین مین سے اول انتقال مدینہ منورہ مین عثمان بن مظعون ہی کا ہوا ہی اور اول بقیع مین یہی دفن کئے
گئے بعد انکی دفن کی ایک پتہر اوٹہا کر انکی قبر پر رکہا نشان کی لیی اور اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا
کہ بوسہ دینا مسلمان پر بعد مرنیکی یعنی پہلی دفن سی اور رونا اوسپر آنسو دلسی جائز ہی ہ ع ہ **وعنہا** قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی اونہین عائشہ سی کہ کہا تحقیق ابوبکر صدیق نی بوسہ دیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم پر اوس وقت کہ اونکی وفات ہو چکی تہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **وعن** حُصَيْنِ بْنِ وَحْوَحٍ اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ
مَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَرٰى طَلْحَةَ اِلَّا قَدْ حَدَثَ بِهِ الْمَوْتُ فَاٰذِنُوْنِيْ
بِهٖ وَعَجِّلُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِجِيْفَةِ مُسْلِمٍ اَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ اَهْلِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی حصین بن وحوح سی کہ طلحہ بن
براء بیمار ہوئی پس آئی اونکی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرتی تہی اونکی پس فرمایا تحقیق مین نہین گمان کرتا طلحہ کو مگر کہ پیدا ہوئی
اوسکو موت پس خبر کر دینا تم مجکو ساتہہ مرنی اونکی یعنی تا آونگا اور نماز اوسپر پڑہونگا اور جلدی کر دینا بیچ تجہیز و تکفین و دفن کی پس
تحقیق نہین لائق واسطی مردی مسلمان کی یہہ کہ روک رکہا جاوی درمیان لوگون اوسکی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اگر دیر کر دفن
کرین تو خوف ہی سڑ جانیکا اور سڑ جاویگا تو لوگ نفرت کہاوینگی اسمین حقارت اور بی عزتی اوسکی ہی اور مومن کو اللہ تعالی نی معظم
و مکرم کیا ہی پس اسلیی فرمایا کہ جلد دفن کرین ہ ع ہ

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ

الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ لِلْاَحْيَاءِ قَالَ اَجْوَدُ وَاَجْوَدُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہی عبد اللہ
بن جعفر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین کرو تم اپنی قریب المرگونکو یہہ کلمہ نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ پاک ہی اللہ پروردگار
عرش بڑیکا سب تعریف واسطے اللہ کی پروردگار عالمونکا عرض کیا صحابہ نی ای رسول خدا کی کیا سکہلانا اسکا تندرستونکو فرمایا بہتر اور بہتر
نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** روایت کی ہی ابن عساکر نی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ کہا سنے مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
کتنی کلمی جو کہی اونکو نزدیک وفات اپنی کی داخل ہوگا جنت مین وہ یہہ ہین لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم تین بار الحمد للہ رب العالمین تین بار
بعد ازان تبارک الذی بیدہ الملک یحیی و یمیت و ہو علی کل شئ قدیر ۵ ع ۵ **وَعَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْمَيِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلٰئِكَةُ فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوا اخْرُجِي اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ اخْرُجِي
حَمِيدَةً وَاَبْشِرِي بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَلَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا
فَيَقُولُونَ فُلَانٌ فَيُقَالُ مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ اُدْخُلِي حَمِيدَةً وَاَبْشِرِي بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ
غَضْبَانَ فَلَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَنْتَهِيَ اِلَى السَّمَاءِ الَّتِي فِيهَا اللّٰهُ فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ السُّوْءُ قَالَ اخْرُجِي اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ
كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ اخْرُجِي ذَمِيمَةً وَاَبْشِرِي بِحَمِيمٍ وَغَسَّاقٍ وَاٰخَرَ مِنْ شَكْلِهِ اَزْوَاجٌ فَمَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى
تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا فَيُقَالُ فُلَانٌ فَيُقَالُ لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِيثَةِ كَانَتْ فِي
الْجَسَدِ الْخَبِيثِ ارْجِعِي ذَمِيمَةً فَاِنَّهَا لَا تُفْتَحُ لَكِ اَبْوَابُ السَّمَاءِ فَتُرْسَلُ مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ تَصِيرُ اِلَى الْقَبْرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی قریب المرگ ہوتا ہی آتی ہین اوسکی پاس فرشتی پس
جسوقت کہ ہوتا ہی مرد نیک کہتی ہین یعنی ملائکہ رحمت کی نکل ای جان پاک کہ تہی بدن پاک مین نکل اوسحالت مین کہ تعریف کی گئی
ہی یعنی نزدیک خدا اور خلق کی اور خوشوقت ہو ساتہہ راحت کی اور رزق پاک کی بہشت مین اوبہ ساتہہ ملاقات رب غیر غضب کے پس نا لایق
ہمیشہ رہتی ہی وہ جان کہ کہا جاتا ہی اوسکو یہہ یعنی جو کہ مذکور ہوا یہانتک کہ باہر نکلتی ہی یعنی خوش پہر لیجاتی ہین اوسکو طرف آسمان کے
پہر کہولا جاتا ہی دروازہ آسمان کا واسطی اوسکے یعنی بعد کہلوانی فرشتون کی پاہلی ہی پس کہا جاتا ہی یعنی دربان آسمان کی کہتے ہین کون
ہی یہہ پس کہتی ہین فرشتی جو کہ اوسکو لیجاتی ہین فلانا شخص ہی یعنی روح فلانیکی ہی کہ نام ونشان اوسکا ذکر کرتی ہین پس کہا جاتا ہی خوشی
ہو جان پاک کو کہ تہی بدن پاک مین داخل ہو اوسحالت مین کہ تعریف کی گئی ہی اور خوشوقت ہو ساتہہ راحت اور رزق پاک کی اور ساتہہ
ملاقات پروردگار کی کہ نہین غصی پس ہمیشہ رہتی ہی جان کہ کہا جاتا ہی واسطی اوسکی یہہ یہانتک کہ پہنچتی ہی اوس آسمان تک کہ اوسمین ہی رحمت خاص
خدا کی یعنی عرش پس جبکہ ہوتا ہی آدمی برا یعنی کافر کہتا ہی ملک الموت نکل تو ای جان پلید کہ تہی بدن بد مین نکل تو درحالیکہ برائی کی گئی
ہی اور خوشوقت ہو ساتہہ پانی گرم کی اور پیپ کے اور ساتہہ اور عذابوں طرح طرحکی مانند اسکی یعنی جو کہ مذکور ہوا پس ہمیشہ رہتی ہی جان کہا
جاتا ہی واسطی اوسکی یہہ یہان تک کہ نکلتی ہی یعنی ساتہہ کراہت کے پہر لیجاتی ہین اوسکو طرف آسمان کی یعنی واسطی ظاہر کرنی ذلت اسکی کے
پس کہلوائی جاتی ہین واسطی اوسکی دروازی آسمان کی پس کہا جاتا ہی کون ہی یہہ پس کہا جاتا ہی فلانا شخص پہر کہا جاتا ہی نہ خوشی
ہو جان ناپاک کو کہ تہی بدن ناپاک مین پہر جا برائی کی گئی پس تحقیق نہین کہولی جاوینگے تیری لیی دروازی آسمان کی پہر ڈالی جاتی ہی
آسمان سی پہر پہر آتی ہی طرف قبر کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** آتی ہین اوسکی پاس فرشتی ظاہر تر یہہ ہی کہ فرشتی رحمت کے او عذاب کے

حاضر دونون ہوتی ہین پہر اگر نیک دیکہتی ہین فرشتی رحمت کے اپنا کام کرتی ہین اور اگر بدکار دیکہتی ہین فرشتی عذاب کے اپنا کام کرتی ہین اور
مراد صالح سی یا تو مومن ہی یا وہ شخص کہ ادا کری حقوق اللہ تعالی کی اور حقوق اوسکی بندون کی اور فاسق سکوت عنہ ہی یعنی اسکا
ذکر نہین کیا جیسا کہ طریقہ کتاب وسنت کا ہی تاکہ رہی درمیان خوف و رجا کی اور پہر آتی ہی طرف قبر کی اور ہوتی ہی ہمیشہ قید کی گئی
سفل السافلین مین بخلاف روح مومن کی کہ وہ سیر کرتی ہی آسمان و زمین مین اور میوے کہاتی ہی جنت مین جہان چاہتی ہی اور جگہہ پکڑتی ہی طرف
قندیلون کی نیچی عرش کی اور اوسکو تعلق رہتا ہی اپنی بدن کی ساتہہ بہی تعلق کلی اسطرح کہ پڑہتا ہی وہ قرآن اپنی قبر مین اور نماز پڑہتا ہی اور چین کرتا ہے
اور سوتا ہے مانند سونے دولہ کی اور دیکہتا ہی طرف منازل اپنی کی جنت مین بحسب مقام اور مرتبی اپنی کی لیس امر وحکا اور احوال برزخ کا اور آخرۃ کا
تمام خوارق عادات یعنی خلاف عادت سی ہی لیس کون مشکل بخانی انکو ۵ ع ۵ **وعنه** انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال اذا خرجت روح المؤمن تلقاھا ملکان یصعدانھا قال حماد فذکر من طیب ریحھا وذکر المسک قال ویقول اھل
السماء روح طیبۃ جاءت من قبل الارض صلی اللہ علیک وعلی جسد کنت تعمرینہ فینطلق بہ الی ربہ ثم یقول
انطلقوا بہ الی اٰخر الاجل قال وان الکافر اذا خرجت روحہ قال حماد وذکر من نتنھا وذکر لعنا ویقول اھل السماء
روح خبیثۃ جاءت من قبل الارض فیقال انطلقوا بہ الی اٰخر الاجل قال ابو ھریرۃ فرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ریطۃ کانت علیہ علی انفہ ھکذا رواہ مسلم
اور روایت ہے ابی ہریرہ سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ نکلتی ہی روح مومن کی لیتی ہین اوسکو دو فرشتے لیجاتے
ہین اوسکو کہا حماد نی کہ راوی حدیث کا ہی ابی ہریرہ سی پس ذکر کیا حضرت نے یا ابو ہریرہ نے خوشبوئی اوس روح کا اور ذکر کیا مشک کا یعنے
کہا مانند ہے اوسکی بو مشک کی اسطرح اسلیے کہا کہ راوی کو الفاظ کہ بعینہ سنے تھی یاد نہی فرمایا حضرت نی اور کہتی ہین اہل آسمان روح پاک آئی زمین کیطرف سے
بعد ازان روح کو خطاب کر کر کہتی ہین رحمت بہیجی اللہ تجہ پر اور تیری بدن پر کہ آباد رکہتی تہی تو اوسکو پس لیجاتی ہین اوسکو طرف پروردگار اوسکے
یعنی عرش پروردگار اوسکی پہر فرماتا ہی پروردگار لیجاؤ اسکو ڈہیل دیجاوی قیامت تک فرمایا حضرت نی اور تحقیق کافر جسوقت کہ نکلتی ہی
روح اوسکی کہا حماد نی اور ذکر کیا حضرت نے یا ابو ہریرہ نی بد بو اوسکی کا اور ذکر فرمایا لعنت کا اور کہتی ہین اہل آسمان روح ناپاک آئی زمین کیطرف سے
پس کہا جاتا ہے لیجاؤ اسکو مہلت دیجاوی قیامت تک کہا ابو ہریرہ نی پس رکہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چادر یعنی کونہ چادر کا
کہ تہی حضرت پر اوپر ناک اپنی کی اسطرح سی نقل کی مسلم نی **ف** لیجاؤ اسکو یعنی تا کہ ٹہری جنت مین یا نزدیک اوسکی آخر اجل تک یعنے
پہر ہمارے پاس آتا ہی اور مراد اجل سی یہان مدت برزخ ہی اور برزخ اوس عالم کو کہتی ہین کہ درمیان ہین مرنی اور قیامت کے ہی اور ریطہ
یعنی ابو ہریرہ نی چادر ناک پر رکہکر بتائی کہ اسطرح سے حضرت نے رکہی تہی اور حضرت کو گویا از راہ مکاشفہ کی روح کافر کی معلوم ہوئی
اور بد بو اوسکی آئی اسلیے کونہ چادر کا رکہا ۵ ع ۵ ح ۵ **وعنه** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حضر المؤمن
اتت ملٰئکۃ الرحمۃ بحریرۃ بیضاء فیقولون اخرجی راضیۃ مرضیۃ عنک الی روح اللہ وریحان ورب غیر
غضبان فتخرج کاطیب ریح المسک حتی انہ لیناولہ بعضھم بعضا حتی یاتوا بہ ابواب السماء فیقولون ما اطیب
ھذہ الریح التی جاءتکم من الارض فیاتون بہ ارواح المؤمنین فلھم اشد فرحا بہ من احدکم بغائبہ یقدم علیہ فیسالونہ
ماذا فعل فلان ماذا فعل فلان فیقولون دعوہ فانہ کان فی غم الدنیا فیقول قد مات اما اتاکم فیقولون قد ذھب
بہ الی امہ الھاویۃ وان الکافر اذا حضر اتتہ ملٰئکۃ العذاب بمسح فیقولون اخرجی ساخطۃ مسخوطا علیک

اِلٰی عَذَابِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَخْرُجُ کَاَنْتَنِ رِیْحِ جِیْفَۃٍ حَتّٰی یَاْتُوْنَ بِہٖ بَابَ الْاَرْضِ فَیَقُوْلُوْنَ مَا اَنْتَنَ ھٰذِہِ الرِّیْحَ حَتّٰی یَاْتُوْنَ بِہٖ اَرْوَاحَ الْکُفَّارِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ آتی ہی مومن کو موت لاتی ہین فرشتی رحمت کی سفید ریشمی کپڑا پہر کہتی ہین روحکو نکل تو اوسحالین کہ راضی ہی تو اسسی اللہ راضی کیا گیا تجسی طرف رحمت خدا کی اور رزق خوب کی اور طرف پروردگار کی کہ نہین غضبناک پس نکلتی ہی روح مانند بہترین خوشبو مشک کی یہانتک کہ تحقیق لیتی ہین اوس روحکو بعضی فرشتی بعضونسی یعنی ہاتہون ہاتہہ لیجاتی ہین ازراہ تعظیم و تکریم کی یہانتک کہ لاتی ہین اوسکو دروازون آسمان پر پس کہتی ہین فرشتی آپسمین کیا خوب ہی یہہ خوشبو کہ آئی تمکو زمین کیطرف سی پہر لاتی ہین اوسکو طرف روح مومنون کی یعنی جہان اونکی ارواح رہتی ہین علیین مین یا جنت مین یا دروازہ جنت پر یا نیچی عرش کی بحسب مرتبہ نیکی کی پس وہ بہت خوش ہوتی ہین بسبب آنی اوس روحکی ایک تمہاریسی ساتہہ غائب آدمی کی کہ آتا ہی اوسکی پاس یعنی جیسا کوئی سفر سی آتا ہی اوسکی گہر کی لوگ اوس سی نہایت خوش ہوتی ہین اسیطرح سے اس مومن کی روح جانی سی اور روحین خوش ہوتی ہین پہر پوچہتی ہین ارواحین مومنونکی اس روح سی کہ کیا کیا فلانی نی یعنی کیا حال ہی فلانی فلانی شخصونکا یعنی نام لیکر پوچہتی ہین احوال اون اشخاصونکا کہ دنیا مین اونکو چہوڑ کر مری ہی پس کہتی ہین ارواحین کہ چہوڑ دو اسکو اسلیی کہ یہہ تہی غم دنیا مین یعنی جب راحت پاویگی تب پوچہنا پس کہتی ہی یہہ روح یعنی بعد راحت پانیکی کہ تحقیق مرگیا یعنی فلانا کہ تم احوال پوچہتی ہو کیا نہین آیا تمہاری پاس پس کہتی ہین وہ روحین کہ تحقیق لیگئی اوسکو طرف ماں اوسکی کہ آگ دوزخ ہی اور تحقیق کافر جسوقت کہ آتی ہی اوسکو موت لاتی ہین اوسکی پاس فرشتی عذاب کے ٹاٹ پہر کہتی ہین فرشتی روح کافر کو نکل تو طرف عذاب اللہ عزوجل کی ناخوش اور ناخوشی کی گئی تجہپر پس نکلتی ہی روح بدبو دار مانند نہایت بدبو مردار کی یہانتک کہ لاتی ہین اوسکو طرف دروازی زمین کی پس کہتے ہین فرشتی کیا بری ہی یہہ بو یہانتک کہ لاتی ہین اوسکو طرف ارواح کفار کی نقل کی یہہ احمد و نسائی نی ف ریشمی کپڑی جو لاتی ہین تنا یدروحکو اوسمین لپیٹ کر لیجاتی ہین اور کیا حال ہی فلانی فلانی شخصونکا یعنی طاعت کرتی ہین تا خوش ہوویں سنکر اور دعا کرین اونکی لئے ساتہہ استقامت کی یا گناہ کرتی ہین تاکہ غمگین ہوویں اوسپر اور بخشش مانگیں اوسکی لیی اور طرف دروازی زمین کی کہا طیبی نی کہ مراد یہہ ہی طرف دروازی آسمان زمین والیکی کہ پہلا آسمان ہی جیسیکہ دلالت کرتی ہی اسپر اوپر کی حدیث ثم یعرج الی السماء اور احتمال ہی کہ مراد ہو ساتہہ دروازی کی زمین پس روح لیجاتی ہی طرف اسفل یا سافلین کے کہتا ہو ممن یعنی ملا علی کہتی ہین کہ یہی صواب یعنی بہتر ہی اور طرف ارواح کفار کی کہ جگہ اونکی سجین ہے اور سجین نام ایک جگہہ کا ہی بیچ گہر جہنم کی ۱۲

وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنَازَۃِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَانْتَھَیْنَا اِلَی الْقَبْرِ وَلَمَّا یُلْحَدْ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَہٗ کَاَنَّ عَلٰی رُءُوْسِنَا الطَّیْرَ وَفِیْ یَدِہٖ عُوْدٌ یَنْکُتُ بِہٖ فِی الْاَرْضِ فَرَفَعَ رَاْسَہٗ فَقَالَ اسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ اِذَا کَانَ فِی انْقِطَاعٍ مِّنَ الدُّنْیَا وَاِقْبَالٍ مِّنَ الْاٰخِرَۃِ نَزَلَ اِلَیْہِ مَلٰٓئِکَۃٌ مِّنَ السَّمَاءِ بِیْضُ الْوُجُوْہِ کَاَنَّ وُجُوْھَھُمُ الشَّمْسُ مَعَھُمْ کَفَنٌ مِّنْ اَکْفَانِ الْجَنَّۃِ وَحَنُوْطٌ مِّنْ حَنُوْطِ الْجَنَّۃِ حَتّٰی یَجْلِسُوْا مِنْہُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ یَجِیْءُ مَلَکُ الْمَوْتِ عَلَیْہِ السَّلَامُ حَتّٰی یَجْلِسَ عِنْدَ رَاْسِہٖ فَیَقُوْلُ اَیَّتُھَا النَّفْسُ الطَّیِّبَۃُ اُخْرُجِیْ اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانٍ قَالَ فَتَخْرُجُ تَسِیْلُ کَمَا تَسِیْلُ الْقَطْرَۃُ مِنْ فِی السِّقَاءِ فَیَاْخُذُھَا فَاِذَا اَخَذَھَا لَمْ یَدَعُوْھَا فِیْ یَدِہٖ طَرْفَۃَ عَیْنٍ حَتّٰی یَاْخُذُوْھَا فَیَجْعَلُوْھَا فِیْ ذٰلِکَ الْکَفَنِ وَفِیْ ذٰلِکَ الْحَنُوْطِ وَیَخْرُجُ مِنْھَا کَاَطْیَبِ نَفْحَۃِ مِسْکٍ وُّجِدَتْ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا نکلے ہم ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ جنازے ایک شخص کے انصار مین سے پس پہنچے ہم طرف قبر کی اور ہنوز نہین

دفن کیا گیا تہا دو پس بیٹہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بیٹہی ہم گرد حضرت کی گویا کہ ہمارے سرون پر جانور ہین پرند یعنی سر جہکا کر چپکی بیٹہی اور
دائین بائین نہ دیکہتی تہی اور حضرت کی ہاتہہ مین ایک لکڑی تہی کہ کرید تی تہی کہ اور خط کہینچتے تہی ساتہہ اوسکی زمین مین یعنی جیسی متفکر کرتی ہین پہر اوٹہایا
سر اپنا اور فرمایا پناہ مانگو ساتہہ اللہ کی عذاب قبر کیسی دو بار فرمایا یا تین بار پہر فرمایا تحقیق بندہ مومن جسوقت کہ ہوتا ہی بیچ منقطع ہونیکی دنیا سی
اور متوجہ ہونیکی طرف آخرۃ کی یعنی قریب مرنی کی پہنچتا ہی اوترتے ہین طرف اوسکی فرشتی آسمان سی نہایت روشن ہوتی ہین منہہ اونکی گویا کہ منہہ اونکی ہین آفتاب ساتہہ اونکی کفن ہوتا ہی
کفنون یعنی ریشمی کپڑون بہشت کی اور خوشبو ہوتی ہی خوشبوون بہشت کیسی یعنی مشک و عنبر وغیرہ یہانتک کہ بیٹہتی ہین سامنی اوسکی جہانتک کہ پہنچی نگاہ
یعنے اسطرح بیٹہتی ہین بسبب کمال ادب کے منتظر ہوتی ہین روح نکلنی کی پہر آتی ہین ملک الموت علیہ السلام یہانتک کہ بیٹہتی ہین نزدیک سر اوسکی پس کہتی ہین
ای جان پاک نکل طرف بخشش کی اللہ کیطرف سے اور خوشنودی اوسکی فرمایا حضرت نی پس نکلتی ہی جان بہتی ہوئی جیسا بہتا ہی قطرہ پانی کا مشک مین
سے یعنی بسہولت و نرمی پس لیتے ہین اوسکو ملک الموت پس جب لیتے ہین اوسکو ملک الموت نہین چہوڑتی اور فرشتی اوس جانکو ملک الموت کے ہاتہہ مین ایک پلک
مارنی یعنی بسبب اشتیاق کی جلدی سی اوسکو لیلیتی ہین یہانتک کہ لیتی ہین اوسکو وہ فرشتی اور رکہتی ہین اوسکو اوس کفن مین اور اوس خوشبو مین اور نکلتی ہی اوس روح سے
خوشبو مانند بہترین خوشبوون مشک کے کہ پائی جاوین روی زمین پر یعنی تمام زمین پر ابتدای پیدائش دنیا سی فنا ہونی اوسکی تک **ف** اس سے معلوم ہوا
کہ مومن کے جان سہل نکلتی ہی اور اور روایت مین آیا ہی کہ مومن پر بہی بڑی سختی ہوتی ہی سو وقت تطبیق انمین یون دی گئی ہی کہ سختی روح مومن پر نکلنی
سے پہلے ہوتی ہی اور وقت نکلنی کی سہل نکلتی ہے بخلاف روح کافر کی کہ اوسکی روح نکلتی ہی دشواری سے واللہ اعلم مولانا **قال** فيصعدون
بها فلا يمرون يعني بها على ملأ من الملائكة الا قالوا ما هذا الروح الطيب فيقولون فلان بن فلان باحسن اسمائه التي كانوا
يسمونه بها في الدنيا حتى ينتهوا بها الى السماء الدنيا فيستفتحون له فيفتح لهم فيشيعه من كل سماء مقربوها الى السماء
التي تليها حتى ينتهى به الى السماء السابعة فيقول الله عز وجل اكتبوا كتاب عبدي في عليين واعيدوه الى الارض
فاني منها خلقتهم وفيها اعيدهم ومنها اخرجهم تارة اخرى قال فتعاد روحه في جسده فياتيه ملكان فيجلسانه
فيقولان له من ربك فيقول ربي الله فيقولان له ما دينك فيقول ديني الاسلام فيقولان له ما هذا الرجل الذي بعث فيكم
فيقول هو رسول الله صلى الله عليه وسلم فيقولان له وما علمك فيقول قرأت كتاب الله فامنت به وصدقت فينادي
مناد من السماء ان صدق عبدي فافرشوه من الجنة والبسوه من الجنة وافتحوا له بابا الى الجنة قال فياتيه من
روحها وطيبها ويفسح له في قبره مد بصره فرمایا حضرت نے پس لیجاتی ہین فرشتی روح کو پس نہین گذرتی فرشتی یعنی ساتہہ اوس جان کی
کسی جماعت پر فرشتون سی یعنے وہ فرشتی کہ درمیان آسمان و زمین کے ہین مگر کہتی ہین کون ہے یہہ روح پاک پس کہتی ہین فرشتی لانیوالی فلانا بیٹا فلانیکا یعنی اوسکی
روح ہی بیان کرتی ہین اوسکو ساتہہ بہترین ناموں یعنی وصفون اور لقبون اوسکی کہ تہی اہل دنیا ذکر کرتی اوسکو ساتہہ اونکی دنیا مین اسیطرح سوال و جواب ہوتا
رہتا ہی یہانتک کہ لی پہنچتی ہین اوسکو آسمان دنیا تک یعنی پہلی تک پہر کہلواتی ہین فرشتی دروازہ اوسکی لیے پس کہولا جاتا ہی آسمان یعنے دروازہ اوسکا
لیے پس ساتہہ ہولیتی ہین اوسکی ہر آسمان سی مقرب اوس آسمان کی اوس آسمان تک جو اوس آسمان کے متصل ہے اوسکی یہانتک کہ پہنچایا جاتا ہی اوسکو ساتوین
آسمان تک پس فرماتا ہی اللہ تعالی عز و جل لکہو یعنی ثابت کہو نامہ اعمال بندی میرے کا علیین مین اور پہیر لیجاؤ اوسکو طرف زمین کی یعنی بدن اوسکی
کہ مدفون ہی زمین مین تا متعلق ہو ساتہہ بدن کی خوب طرح اور مستعد ہو واسطی سوال و جواب کے اسلیے کہ تحقیق مین نے زمین ہی سی پیدا کیا
ہے اونکو یعنی بدنون بنی آدم کیکو اور اسمین پہیر بہیجتا ہوں اونکو یعنی بدنون اونکی اور اسی سے نکالونگا اونکو دوسرے بار فرمایا

حضرت نے پس پہر ڈالی جاتی ہی روح اوسکی اوسکی بدن مین پہر آتی ہین اوسکی پاس دو فرشتی یعنی منکر نکیر پس بٹہلاتی ہین اوسکو پہر کہتی ہین اوسکو
کون ہی رب تیرا پس کہتا ہی کہ رب میرا اللہ ہی پہر کہتی ہین اوسکو کیا ہی دین تیرا پس کہتا ہی دین میرا اسلام ہی پہر کہتی ہین اوسکو کون ہی یہہ
شخص کہ بہیجا گیا تم مین یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس کہتا ہی وہ رسول اللہ کی ہین صلی اللہ علیہ وسلم پہر کہتی ہین فرشتی اوسکو کس سبب سے جانا تو نے
یعنی رسول ہونا اونکا پس کہتا ہی پڑہی مینی کتاب اللہ اور ایمان لایا مین ساتہہ اوسکی اور سچ جانا مینے یعنی دل سی پس اوس سی سوال ہوا آنحضرت
معلوم ہوا پہر پکارتا ہی پکارنیوالا آسمان سی یعنی زبانی اللہ تعالی کی یہہ کہ سچا ہی بندہ میرا پس بچہاؤ اوسکی لیی بچہونی بہشت کی اور پہناؤ اوسکو لباس
بہشت کی اور کہولدو اوسکی لیی دروازہ طرف بہشت کی فرمایا حضرت نے پس آتی ہی اوسکو ہوا اوسکی اور خوشبو پہر کشادہ کیجاتی ہی اوسکی
لیی قبر اوسکی مین بقدر پہنچنی نگاہ اوسکی کی ف اور ایک روایت مین آیا ہی کہ عرش تک روحکو لیجاتی ہین اور اسمین آیا کہ ساتوین آسمان تک
لیجاتی ہین پس شاید بعضی روحین عرش تک جاتی ہووین اور بعضی ساتوین آسمان تک اور علیین نام ایک جگہ کا ہی ساتوین آسمان پر کہ اوسمین
نامہ اعمال نیکونکی رہتی ہین اور کون ہی یہہ شخص شاید کہ بعضونسی یون پوچہتی ہون اور بعضون سی اسطرح کہ کون ہی نبی تیرا جیسا کہ اور
روایت مین آیا ہی مولانا ۵ع ۵ **قال** وَیَاْتِیْهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ حَسَنُ الثِّیَابِ طَیِّبُ الرِّیْحِ فَیَقُوْلُ اَبْشِرْ بِالَّذِیْ یَسُرُّكَ هٰذَا
یَوْمُكَ الَّذِیْ كُنْتَ تُوْعَدُ فَیَقُوْلُ لَهٗ مَنْ اَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ یَجِیْئُ بِالْخَیْرِ فَیَقُوْلُ اَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ فَیَقُوْلُ رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ رَبِّ
اَقِمِ السَّاعَةَ حَتّٰی اَرْجِعَ اِلٰی اَهْلِیْ وَمَالِیْ فرمایا حضرت نے اور آتا ہی اوسکی پاس ایک شخص خوبرو اچہی کپڑی پہنی خوشبودار پس کہتا ہی خوشوقت ہو تو ساتہہ
اوس چیز کی کہ خوش کری تجکو یعنی وہ نعمتین تیری لیی چہپا مین کہ نہ کسی آنکہنی دیکہین نہ کسی کان نی سنین یہہ وہ دن ہی کہ وعدہ دیا جاتا تہا
تو یعنی دنیا مین پس کہتا ہی میت اوسکو کون ہی تو پس چہرہ تیرا کامل ہی حسن و جمال مین لاتا ہی بہلائیکو اور خوشخبری دیتا ہی اوسکی
پس کہتا ہی وہ شخص کہ مین عمل نیک تیرا کہ ایسی صورت پکڑا یا ہون پس کہتا ہی میت ای پروردگار میری قائم کر قیامت ای پروردگار
میری قائم کر قیامت تاکہ جاؤن مین طرف اہل و مال اپنی کی ف مراد اہل سی حورعین اور خادم ہین اور مال سی محل اور باغ جنت کے اور اور
چیزین ہین کہ قسم مال سی ہین یا مراد اہل سی قرابتی مومن ہین اور مال سی حور و قصور وغیرہ ۵ ع ۵ **قال** وَاِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ اِذَا
كَانَ فِیْ انْقِطَاعٍ مِّنَ الدُّنْیَا وَاِقْبَالٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ نَزَلَ اِلَیْهِ مِنَ السَّمَاۗءِ مَلٰٓئِكَةٌ سُوْدُ الْوُجُوْهِ مَعَهُمُ الْمُسُوْحُ فَیَجْلِسُوْنَ مِنْهُ مَدَّ
الْبَصَرِ ثُمَّ یَجِیْئُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتّٰی یَجْلِسَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَیَقُوْلُ اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِیْثَةُ اُخْرُجِیْ اِلٰی سَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ قَالَ فَتُفَرَّقُ
فِیْ جَسَدِهٖ فَیَنْتَزِعُهَا كَمَا یُنْتَزَعُ السَّفُّوْدُ مِنَ الصُّوْفِ الْمَبْلُوْلِ فَیَاْخُذُهَا فَاِذَا اَخَذَهَا لَمْ یَدَعُوْهَا فِیْ یَدِهٖ طَرْفَةَ عَیْنٍ
حَتّٰی یَجْعَلُوْهَا فِیْ تِلْكَ الْمُسُوْحِ وَیَخْرُجُ مِنْهَا كَاَنْتَنِ رِیْحِ جِیْفَةٍ وُجِدَتْ عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ فَیَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا یَمُرُّوْنَ بِهَا
عَلٰی مَلَاٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا مَا هٰذَا الرُّوْحُ الْخَبِیْثُ فَیَقُوْلُوْنَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاَقْبَحِ اَسْمَآئِهِ الَّتِیْ كَانَ یُسَمّٰی بِهَا فِی
الدُّنْیَا حَتّٰی یُنْتَهٰی بِهٖ اِلَی السَّمَاۗءِ الدُّنْیَا فَیُسْتَفْتَحُ لَهٗ فَلَا یُفْتَحُ لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَاۗءِ
وَلَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اكْتُبُوْا كِتَابَهٗ فِیْ سِجِّیْنٍ فِی الْاَرْضِ السُّفْلٰی فَتُطْرَحُ رُوْحُهٗ طَرْحًا ثُمَّ قَرَاَ
وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاۗءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّیْرُ اَوْ تَهْوِیْ بِهِ الرِّیْحُ فِیْ مَكَانٍ سَحِیْقٍ فَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِیْ جَسَدِهٖ وَیَاْتِیْهِ
مَلَكَانِ فَیُجْلِسَانِهٖ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَیَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِیْ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِیْنُكَ فَیَقُوْلُ هَاهْ فرمایا حضرت نی اور
تحقیق بندہ کافر جسوقت کہ ہوتا ہی بیچ منقطع ہونیکی دنیا سی اور متوجہ ہونیکی طرف آخرت کی اوترتی ہین اوسکی طرف آسمان سی فرشتی یعنی عذاب کی

کلمو ہی ساتھہ اونکی ہوتی ہین ٹاٹ پس بیٹھتی ہین روبرو اوسکی جہانتک کہ پہنچی نگاہ پہر آتا ہی ملک الموت یہانتک کہ بیٹھتا ہی نزدیک سر اوسکی کی
پس کہتا ہی ای جان خبیث نکل طرف عذاب کی اللہ کی طرف سی فرمایا حضرت نی پس پراگندہ ہوتی ہی جان بیچ بدن کافر کی یعنی بہر جیتی بہرتی ہے
ناخوش رکہتی ہی نکلنی کو بسبب خوف عذاب کی کہ دیکہتی ہی آثار اوسکی بخلاف روح مومن کی کہ وہ جلدی نکل آتی ہی خوشی سی بسبب دیکہنے انوار و
آثار کرم کی پس کہنچتا ہی ملک الموت اوس روحکو یعنی نکالتا ہی ساتھہ سختی اور زور کی جیسا کہنچا جاتا ہی آنکڑہ صوف تر سی کہ وقت کہینچنی کی اوس صوف
مین سی کچہہ اوسکو لگ آتا ہی یعنی اسیطرح روح کافر کی جب کہنچی جاتی ہی انتہا اور رگون سے ساتھہ سختی اور قوت کے تو ایسا حال ہوتا ہی کہ جیسے اوسکے
نکل آیا رگونمین سی کچہہ پس لیتا ہی ملک الموت اوسکو پس جب لیتا ہی اوسکو نہین چہوڑتی فرشتی روحکو اوسکی ہاتہہ مین قدر جہپکنے آنکہہ کی یہانتک
کہ رکہتی ہین اوسکو بیچ اون ٹاٹون کی اور نکلتی ہی اوس روحسی نہایت بو بیچ مانند بوی مردار کی کہ پائی جاوی روی زمین پر پس لیکر چڑہتی ہین اوسکو
پس نہین گذرتی ساتھہ اوسکی کسی جماعت پر فرشتون مین سی مگر کہ کہتی ہین فرشتی کون ہی یہہ روح ناپاک پس کہتی ہین فرشتی لانی والی اوسکی
فلانا بیٹا فلانیکا ہی ذکر کرتی ہین ساتہہ بدترین صفتون اوسکی کی جو کہ تہا ذکر کیا جاتا ساتہہ اونکی دنیامین یہانتک کہ پہنچایا جاتا ہی اوسکو طرف آسمان
دنیا کی پس کہلوایا جاتا ہی اوسکی لیی دروازہ آسمان کا پس نہین کہولا جاتا واسطی اوسکی پہر پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی سند کے لیی یہہ
آیت نہین کہولی جاتی واسطی کافرونکے دروازی آسمان کی یعنی کوئی دروازہ دروازونمین سی اور نہ داخل ہونگی بہشت مین یہانتک کہ داخل ہو
اونٹ بیچ ناکی سوئی کی یعنی جیسی یہہ امر نہین ہوسکتا ہی دشوار ہی ایسی ہی داخل ہونا کافر کا جنت مین بہی نہین ہوسکیگا محال ہی اسکو تعلیق بالمحال
کہتی ہین پس فرماتا ہی اللہ عزوجل لکہو نامہ اعمال اسکا سجین مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی نیچی ساتوین آسمان کے کہ نیچی کی زمین ہے پس پہینکی جاتی ہے روح اوسکی پہینکنے
کر پہر پڑہی حضرت نی یہہ آیت اور جو شخص کہ شریک کری ساتھہ اللہ کی پس گویا گرا آسمان سی منہہ کی بل یعنی بلندی ایمان و توحید سی پستی کفر و شرک
مین پڑا پس اوچک لیتی ہین اوسکو پرندی یعنی ہلاک ہوتا ہی یا پہینک دیتی ہی اوسکو باد بیچ مکان دور کی یعنی دور ہوتا ہی رحمت خدا سے
پس پہر ڈالی جاتی ہی روح اوسکی بدن اوسکی مین اور آتی ہین اوسکی پاس دو فرشتی پس بٹہاتی ہین اوسکو پہر کہتی ہین واسطی اوسکی کون ہی رب تیرا
پس کہتا ہے وہ ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پہر کہتی ہین اوسکو کیا ہی دین تیرا پس کہتا ہی وہ ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پہر کہتی ہین واسطی اوسکی کون ہے
یہہ شخص کہ بہیجا گیا تم مین پس کہتا ہی ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پہر پکارتا ہی پکارنیوالا آسمانکی طرف سی یہہ کہ جہوٹا ہی پس بچھاؤ اسکی لیی بچھونا
آگ کا اور کہولدو اسکی لیی دروازہ طرف دوزخکی پس آتی ہی اوسکو گرمی اوسکی اور ہوا گرم اوسکی اور تنگ ہوجاتی ہی اوسپر قبر اوسکی یہانتک
کہ ملکر ادہر آ ادہر نکل آتی ہین قبر مین پسلیان اوسکی ف سجین ایک جگہہ ہی گہرا و دوزخمین ساتوین زمین کی نیچی اوسمین نامہ اعمال دوزخیونکی رکہی
جاتی ہین اور اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ دوزخ ساتوین زمین کی نیچی ہی اور بیچ مکان دور کی اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ ڈالا شیطان نی
اوسکو گمراہی مین اور دور پڑا مقام قرب سے اور یہہ آیہ یعنی دوسری سند ہی زیادہ اس قول حضرت کی فی سجین فی الارض السفلی فتطرح
روحہ طرحا نہہ کہ بیان ہی حال کافر کا اور ہاہ ہاہ ایک کلمہ ہی کہ متحیر بولتا ہی اور قبر کافر کو تو اسطرح بہینچتی ہی جیسیکہ مذکور ہوا اور بعض مومنون کے
لیے بلکہ اکابر موحدین کے لیے یعنے اولیاء اللہ کی لیی ضغطہ قبر کا بہینچنا یون ہوتا ہے کہ زمین ملتی ہی جیسی ماں اشتیاق والی اپنی بچی کو گلی لگاتی ہے
۵ع ۵ح ۵ ویاتیہ رجل قبیح الوجہ قبیح الثیاب منتن الریح فیقول ابشر بالذی یسوءک ھذا یومک الذی
کنت توعد فیقول من انت فوجھک الوجہ یجیء بالشر فیقول انا عملک الخبیث فیقول رب لا تقم الساعۃ اور آتا ہے
اوسکی پاس ایک شخص بدشکل بری کپڑی پہنی بدبو آتی ہوئی پس کہتا ہی خوشوقت ہو ساتہہ اوس چیز کی کہ ناخوش کری تجکو یہہ وہ دن ہے

جو وعدہ دیا جاتا تھا تو پس کہتا ہی مردہ کون ہے تو پس چہرہ برا نہایت برا ہی لاتا ہی برائی پس کہتا ہی مین ہون عمل تیرا بد پھر کہتا ہی مردہ
ای پروردگار میری نہ قائم کر تو قیامت کو ؛ وَفِي رِوَايَةٍ نَحْوُهُ وَزَادَ فِيهِ إِذَا خَرَجَ رُوحُهُ صَلَّى عَلَيْهِ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُمْ يَدْعُونَ اللهَ أَنْ يُعْرَجَ بِرُوحِهِ مِنْ
قِبَلِهِمْ وَتُنْزَعُ نَفْسُهُ يَعْنِي الْكَافِرَ مَعَ الْعُرُوقِ فَيَلْعَنُهُ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ
أَبْوَابُ السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُمْ يَدْعُونَ اللهَ أَنْ لَا يُعْرَجَ رُوحُهُ مِنْ قِبَلِهِمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور ایک روایت کی مانند اسکی اور زیادہ ہی
اوسمین جسوقت کہ نکلتی ہی روح مومن کی رحمت بھیجتا ہی وسپر ہر فرشتہ کہ درمیان آسمان وزمین کی ہی اور ہر فرشتہ کہ آسمان مین ہی اور
کھولی جاتی ہین واسکی لیی دروازی آسمان کی اور نہین کوئی دروازی والی یعنی ہر آسمان کی دروازی والی مگر کہ وہ دعا مانگتی ہین اللہ تعالی
سے یہہ کہ چڑہائی جاوی روح اوسکی اونکی طرف یعنی تاکہ مشرف ہون بسبب ساتھہ چلنی وغیرہ کی اور نکالی جاتی ہی جان اوسکی یعنی کافر کی ساتھہ
رگونکی پس لعنت کرتی ہین اوسکو سب فرشتی درمیان آسمان وزمین کی اور ہر فرشتہ آسمان مین یعنی آسمان دنیا مین اور بند کیی جاتی ہین
دروازی آسمان کی نہین کوئی دروازی والی یعنی آسمان دنیا کی دروازونمین سی مگر کہ وہ دعا کرتی ہین اللہ تعالی سی یہہ کہ نہ چڑہائی جاوی روح
اوسکی ہماری طرف سی نقل کی یہہ احمد نی **ف** ساتھہ رگونکی یہہ اشارہ ہی اسپر کہ ناخوشی سے نکلتی ہی جان اوسکی اور بہت کہینچکر نکالتی ہین اوسکو
اور کمال تعلق ہوتا ہی اوسکو بدن کی ساتھہ ؛ ع ؛ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ كَعْبًا الْوَفَاةُ
أَتَتْهُ أُمُّ بِشْرٍ بِنْتُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ فَقَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنْ لَقِيتَ فُلَانًا فَاقْرَأْ عَلَيْهِ مِنِّي السَّلَامَ فَقَالَ غَفَرَ اللهُ لَكِ
يَا أُمَّ بِشْرٍ نَحْنُ أَشْغَلُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَرْوَاحَ
الْمُؤْمِنِينَ فِي طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ قَالَ بَلٰى قَالَتْ فَهُوَ ذَاكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ اور روایت ہے
عبدالرحمن بن کعب سی کہ نقل کی انہوں نے باپ سے یعنی کعب سے کہا جبکہ آئی کعب کو موت آئی اونکی پاس ام بشر بیٹی براء بن معرور کی پس کہا ای ابا عبدالرحمن
کہ کنیت ہی کعب کی اگر ملی تو یعنی بعد مرنیکی فلانی سی پس کہنا اوسکو میری طرف سی سلام پس کہا کعب نے بخشی اللہ تجکو ای ام بشر ہم جو ہین زیادہ
مشغول ہونگی اس سے کہا ام بشر نی ای ابا عبدالرحمن کیا نہین سنا تونی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق روحین مومنونکی بیچ
قالب جانورون سبز کی کہاوین گی میوی درختون بہشت کیسی کہا ہان کہا ام بشر نی پس یہہ وہ ہی یعنی یہہ وہ فضل و کرامت ہی کہ امید رکہی
جاتی ہی تیری لیی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی کتاب بعث ونشور مین **ف** عبدالرحمن بزرگ تابعین سی تہی اور انکی باپ کعب بن
مالک جلیل القدر صحابی ہیں اور براء بن معرور بہی صحابی ہین انصار مین سے ام بشر انکی بیٹی تہین اونہون نی کعب سے وقت انتقال کی کہا کہ
فلانی کو میری طرف سی سلام کہنا اگر ملی تو اوس سے ظاہر یہہ ہے کہ نام لیا ہو اونے براء کا یا بشر کا پس کعب نے کہا بخشی تجکو اللہ یہہ عبارت وہان بولتی ہین کہ
جہان کہنے سے ایسی بات کے شرم آتی ہی کہنی نہ چاہیی تہی یعنی یہہ کیا کہتی ہی تو ہم جو ہین زیادہ مشغول ہونگی اس سے کہ وہان کسیکو پہنچاوین اور سلام و پیام
کسیکا پہنچاوین بلکہ ہم آپہی حالمین گرفتار ہونگا کہ اپنی بہی خبر نہوگی چہ جای خبر اورونکی اور اسیطرح سب اپنی اپنی حالت مین گرفتار ہونگی
حاصل یہہ کہ وہان کوئی کسیکا نہ ہوگا کہ کسیکو سلام پہنچاوی اور وہ پھر جواب لاوی آگی اس عذر کا جواب یا ام بشر نی کہ تو ان مین سے نہین ہے
کہ گرفتار ہونگی بلکہ تو مومنون مین سے ہی کہ جنکے حق مین حضرت نی ایسا اور ایسا فرمایا ہی یعنی نہایت خوش حالی مین ہوگا اور ایک روایت مین آیا
ہے کہ ارواح مومنونکی بیچ قالبون جانور سبز کی ہونگی چرینگی جنت مین اور کہاوینگی میوی وہانکی اور پیوینگی پانی وہانکی اور جگہہ پکڑینگی سونکی قندیلونمین

بیچ عرش کی ہی ع ح ۵ **وعن** كعب بن مالك عن أبيه أنه كان يحدث أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إنما نسمة المؤمن طير تعلق في شجر الجنة حتى يرجعه الله في جسده يوم يبعثه رواه مالك والنسائي والبيهقي في كتاب البعث والنشور اور روایت ہے عبد الرحمن سے کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ وہ حدیث کرتی تہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سوای اسکی نہین کہ روح مؤمن کی بیچ پرندہ جانور کی میوہ کہاتی ہی بیچ درختوں بہشت کی یہانتک کہ پہر لاویگا اسکو اللہ بیچ بدن اوسکی اوس دن کہ اوٹہاویگا اوسکو یعنی قیامت کو نقل کی یہہ مالک اور نسای نی اور بیہقی نی کتاب بعث ونشور مین **ف** اگر کوئی کہی کہ آدمی کی روح کو جب بدن جانور کا ملا تو اسکا رتبہ گہٹ گیا کہ آدمی سی جانور ہوا اور قلب حقیقت کا لازم آیا جواب یہہ کہ روحکو جانور کے بدن کی ساتہہ ایسا تعلق نہین ہوتا ہی کہ جیسا اس بدن کی ساتہہ ہوتا ہی اور تصرف اسمین کرتی ہی بلکہ ایسا ہوتا ہی کہ جیسی جواہر صندوق مین رکہتے ہین احتیاط کی لئی پس اسمین بہی اوسکی تعظیم وتکریم ہی ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ یہہ بات خاص شہدا کی لئی ہی اور بعضی کہتی ہین مومنون کے لئی ہی ظاہر حدیث سی یہی معلوم ہوتا ہی ح **وعن** محمد بن المنكدر قال دخلت على جابر بن عبد الله وهو يموت فقلت اقرأ على رسول الله صلى الله عليه وسلم السلام رواه ابن ماجة اور روایت ہے محمد بن منکدر سی کہ کہا گیا مین جابر بن عبد اللہ کی پاس اور وہ تہی قریب مرنیکی پس کہا مینی کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی سلام میرا نقل کی یہہ ابن ماجہ نی

باب غسل الميت وتكفينه

باب اس بیچ بیان غسل میت کے اور کفن اوسکی **ف** یعنی اس باب مین آداب نہلانی اور کفنانی میت کی مذکور ہین اور نہلانا میت کا فرض کفایہ ہی سب علما کی نزدیک یعنی اگر بعضی نہلا دین گی سبکی ذمہ سی فرضیت اوتر جاویگی والا سب گنہگار ہونگی اور اختلاف ہی اسمین کہ غسل میت مین نیت شرط ہی یا نہین ظاہر یہہ ہے کہ شرط ہی کہا یہہ شیخ ابن ہمام نی ح

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** أم عطية قالت دخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نغسل ابنته فقال اغسلنها ثلاثا أو خمسا أو أكثر من ذلك إن رأيتن ذلك بماء وسدر واجعلن في الآخرة كافورا أو شيئا من كافور فإذا فرغتن فآذنني فلما فرغنا آذناه فألقى إلينا حقوه فقال أشعرنها إياه وفي رواية اغسلنها وترا ثلاثا أو خمسا أو سبعا وابدأن بميامنها ومواضع الوضوء منها وقالت فضفرنا شعرها ثلاثة قرون فألقيناها خلفها متفق عليه روایت ہی ام عطیہ صحابیہ سی کہ کہا آئی ہماری پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم نہلاتی تہین بیٹی اونکیکو یعنی حضرت زینب کو پس فرمایا کہ نہلاؤ انکو تین بار یا پانچ بار یا زیادہ اس سی اگر دیکہو تم یہہ مناسب یعنی اگر احتیاج ہو اسکی ساتہہ پانیکی اور پتی بیری کی یعنی پانی مین پتی جوش کرو اور اوس سی نہلاؤ کہ اس سے پاکی اور ستہرائی خوب ہوتی ہی اور ڈالو اخر بار مین کافور یا فرمایا کچہہ کافور سی پس جبکہ فارغ ہو تم خبر کرو مجکو پس جبکہ فارغ ہوئین ہم خبر کی ہمنی اونکو پس ڈالا طرف ہماری حضرت نے تہہ بند اپنا پہر فرمایا بدن سی لگا دو اوسکی اس تہہ بند کو یعنی کفن کے نیچی کہدو اسطرح کہ بدن سی لگا رہے اور ایک روایت مین ہے کہ غسل دو اوسکو طاق تین بار یا پانچ یا سات اور شروع کرو اوسکی داہنی طرف سے اور اعضاء وضو اوسکی سے اور کہا ام عطیہ نے پس گوندہے ہمنی بال اونکی کی تین چوٹیان پہر ڈالا ہمنی اونکو اونکی پیچہی نقل کی یہہ بخاری مسلم نی **ف** لفظ او کا اسمین ترتیب کے لئی ہی نہ تخییر کی اسلئے کہ اگر پاک ہو جاوی پہلی غسل مین تو مستحب ہے تین بار نہلانا اور مکروہ ہی تجاوز کرنا اس سے اور اگر پاک ہو دو بار یا تین بار مین تو مستحب ہے پانچ بار والا سات بار اور زیادہ سات بار سی نہین آیا اگر زیادتی کرین اسپر تو مکروہ ہی کذا ذکر القاضی وابن ملک وغیرہما اولی یہہ ہی کہ دو بار تو بیری کی پتون کی پانی سے نہلاوے جیسا کہ ظاہر ہوتا ہی کتاب ہدایہ سی اور ابو داؤد مین ہے ابن سیرین سے کہ انہون نے غسل سیکہا تہا ام عطیہ سی وہ نہلاتی تہی بیری کی پتون سے دوبار اور تیسری بار ساتہہ پانی کافور کی اور کہا شیخ ابن ہمام نی کہ مراد یہہ ہی اس حدیث مین کہ کافور پانی مین ملاوے چنانچہ جمہور یہی کہتی ہین اور کوئی کہتی ہین کہ کافور حنوط مین یعنی میت کے خوشبو مین ڈالی اور بعد نہلانے اور خشک کرنی بدنکی بدنکو لگاوے اور لکہا ہے علمانے کہ اگر کافور

نہ ہاتہہ لگی تو شاخت قائم مقام اوسکی ہوتا ہی اور بیری کی پتون سے میل خوب دور ہوتی ہی اور جلدی مردہ بگڑتا نہین اور دفع ہوتی ہین ایذا کی اور کافور سی جانور موذی اور تہہ بند حضرت نی صاحبزادی کی لئی عنایت کیا تا برکت اوسکی اونکو پہنچی اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے برکت ڈہونڈنی ساتہہ لباس صالحین کے بعد موت کے جیسیکہ پہلی موت کی ہی لیکن یہہ چاہیی کہ وہ کپڑا کفن کے کپڑونسی زیادہ نہو اور شروع کرو اوسکی داہنی طرفسے یعنی داہنی ہاتہہ اور پہلو اور پاؤنسی ابتدا کرو اور روا و مواضع الوضوء مین مطلق جمع کی لئی ہی پس اعضاء وضو کی پہلی دہوئی جاہین گے پہر اور اعضا اور مراد اعضاء وضوسی وہ ہین کہ جنکا دہونا فرض ہی پس کلی اور ناک مین پانی دینا ہمارے نزدیک نہین ہی اور مستحب کہا ہے بعضی علمانی یہہ کہ نہلانیوالا اونگلی پر کپڑا لپیٹی اور ملی اوس سے دانتونکو اور تالو کو اور دونون کلونکو اندر سی اور نتہنون کو اور اسپر عمل ہے لوگونکا آج اور مختار یہہ ہی کہ مسح کری سر پر اور پاؤن بعد غسل کی نہ دہوئی جاوین بلکہ پہلے جب اور اعضاء وضو کی دہوئے پاؤن بہی دہوئے اور نہ دہوئے پہلی ہاتہہ میت کے بلکہ شروع کری منہہ سی بخلاف جنبی کی اس لئی کہ جنبی ہاتہہ پاک کرتا ہی اور اعضاء دہونیکی لئی اور میت نہلایا جاتا ہی اور کے ہاتہہ سی اوسکی ہاتون کی دہونیکی حاجت نہین اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک بال عورتکی کہلی ہی ہنی دی گوندہی نہین ۵ ع ۵ **وعن** عائشة قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كفن في ثلثة اثواب يمانية بيض سحولية من كرسف ليس فيها قميص ولا عمامة متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کفن دی گئی بیچ تین کپڑون سفید مین کی اور سحول کی بنی ہوئی روئی کی تہا اوس مین کرتا سیا ہوا اور نہ پگڑی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اور نہ تہا اوس مین کرتا اور نہ پگڑی معنی اسکی یہہ ہین کہ کرتا اور عمامہ بالکل حضرت کے کفن مین نہ تہی اور بعضون نی یہہ معنی لکہی ہین کہ کرتا اور عمامہ تین کپڑو مین نہ تہی بلکہ سوای تین کپڑونکی تہی اس صورت مین لازم آتا کہ کپڑی کفن کی پانچ تہی لیکن صحیح اول ہی معنی ہین اسلئی کہ ثابت ہوا ہی کہ نہ تہی حضرت کی کفن کی مگر تین کپڑی اور اسپر مترتب ہوتا ہے اختلاف علماء کا اسمین کہ آیا مستحب ہے یہہ کہ ہون کفن مین قمیص اور عمامہ یا نہ ہون کہا امام مالک اور شافعی اور احمد نی کہ مستحب ہے کہ تین لفافہ ہون نہ ہون اوس مین قمیص اور نہ عمامہ اور کہا حنفیہ نی کہ تین کپڑی ہون ازار یعنی لنگی اور قمیص یعنی کفنی اور لفافہ یعنی پوٹ کی چادر پس حدیث مین جو نفی قمیص کی ہی وہ اسمین یہہ تاویل کرتی ہین کہ سیا ہوا قمیص نہ تہا بغیر سیا تہا جسکو یہان کفنی کہتی ہین انتہی اور سحولیہ منسوب ہی سحول کیطرف اور سحول نام ایک بستی کا ہی یمن مین ۵ ع ۵ ح ۵ **وعن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كفن احدكم اخاه فليحسن كفنه رواه مسلم اور روایت ہے جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ کفن دیوے ایک تمہارا اپنی بہائی کو پس چاہیی کہ اچہا دی کفن اوسکو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** روایت کی ابن عدی نی کہ اچہی دو کفن مردونکو اپنی کیواسطے کہ وہ ملاقات کرتے ہین آپسمین قبرون اپنی مین اور کفن اچہا یہہ ہی کہ پورا ہوا اور لطیف و سفید ہو بغیر اسراف کی پس اچہی سی یہہ مراد نہین ہے کہ جو اسراف والی کفن دیتی ہین از راہ ناموری اور تکبر کی کہ وہ اشد حرام ہی اور نیا کپڑا اور دہویا ہوا دونون برابر ہین اوسمین اور کہا تورپشتی نے کہ مسرفون نی جو اختیار کیا ہی کہ کپڑی بہت بہاری قیمت کی کفن مین دیتی ہین وہ شرع مین منع ہی واسطی ضایع ہونی مال کی ۵ ع ۵ ح ۵ **وعن** عبد الله بن عباس قال ان رجلا كان مع النبي صلى الله عليه وسلم فوقصته ناقته وهو محرم فمات فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اغسلوه بماء وسدر وكفنوه في ثوبيه ولا تمسوه بطيب ولا تخمروا راسه فانه يبعث يوم القيمة ملبيا متفق عليه اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سے کہ کہا تحقیق ایک شخص تہا ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس گر دن توڑی اوسکی اونٹنی اوسکی نی اور وہ تہا محرم یعنی حج کی نیت کئی ہوئی پس مر گیا پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غسل دو اسکو ساتہہ پانی اور بیری کی اور کفناؤ اوسکو دو کپڑون اوسکی مین اور نہ لگاؤ

اوسکو خوشبو اور نہ ڈہانکو اوسکا سر پس تحقیق وہ اوٹھایا جاویگا دن قیامت کے لبیک کہتا ہوا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ محرم اگر مر جاوی تو کفن بہی اوسکی لباس مین بطور لباس محرمونکی ہی اور خوشبوئی نہ لگاوی چنانچہ مذہب شافعی اور احمد بہی ہی اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک محرم اور غیر محرم برابر ہین اور حضرت نی کہ اس محرم کو دو کپڑونمین کفنایا بسبب ضرورت کی تہا کہ وہ سوائی اون کپڑونکی اور کپڑا نہ رکہتا تہا اور خوشبو لگائی اور سر ڈہانکنی کو جو منع فرمایا خاص اوسکی لئی تہا نہ سبکے لئی واللہ اعلم ح ۵ **وسنذکر حدیث خباب قتل مصعب بن عمیر فی باب جامع المناقب ان شاء اللہ تعالی** اور ذکر کرینگے ہم حدیث خباب کی کہ سر اوسکا یہہ ہی قتل مصعب بن عمیر باب جامع مناقب کے اگر چاہے اللہ تعالی

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا من ثیابکم البیاض فانہا من خیر ثیابکم وکفنوا فیہا موتاکم ومن خیر اکحالکم الاثمد فانہ ینبت الشعر ویجلو البصر رواہ ابوداود والترمذی وروی ابن ماجۃ الی موتاکم روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنو تم سفید کپڑی اسواسطی کہ وہ بہتر ہین کپڑون تمہارے مین کفناؤ سفید کپڑونمین اپنی مردونکو اور بہتر سرمون تمہاری مین اثمد اسلئی کہ تحقیق وہ جماتا ہی پلکون کی بالون کو اور روشن کرتا ہی بینائیکو نقل کی یہہ ابوداود و ترمذی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی لفظ موتاکم تک **ف** کفناؤ سفید کپڑونمین یہہ امر استحباب کے لئی ہی کہا ابن ہمام نی کہ اولی سفید ہی مضائقہ نہین برد یعنی چادر مین کا اور کتان کا واسطی کفن مردون کی اور جائز ہی عورتونکی لئی ریشمی اور زعفرانی اور سرخ کیونکہ جسکو جو چیز زندگی مین پہننی جائز ہی کفن بہی اوسکا بعد مرنیکی جائز ہی اور اثمد کہتی ہین اسی سرمہ کو کہ جسکو یہان لگاتی ہین اور افضل یہہ ہی کہ اسکو سوتی وقت لگاوی واسطی اتباع حضرت کے اور اسوقت خوب تاثیر کرتا ہی ح ع ۵ **وعن** علی رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تغالوا فی الکفن فانہ یسلب سلبا سریعا رواہ ابو داود اور روایت ہے حضرت علی رضی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بہت مہنگا کپڑا لگاؤ کفن مین پس تحقیق وہ چہینا جاتا ہی چہیننا جلد نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی جلدی پرانا اور خراب ہوجاتا ہی پس کیا حاجت ہی نفیس اور بہاری قیمت کی غرض کہ منع ہی اسراف کرنا کفن مین اور مستحب اور خوب ہی اوسط کی درجہ کا ح ع ۵ **وعن** ابی سعید الخدری انہ لما حضرہ الموت دعا بثیاب جدد فلبسہا ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المیت یبعث فی ثیابہ التی یموت فیہا رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ جب آئی اوسکو موت منگوائی نئی کپڑی پہر پہنا اونکو پہر کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی میت اوٹہایا جاتا ہی اون کپڑونمین کہ مرتا ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ ابوسعید نی جو کپڑی پہنی واسطی عمل کرنیکی اس حدیث کی پہنی اور مراد اس سے ظاہر معنی اوسکی ہین کہ مردہ کپڑونمین اوٹہیگا لیکن یہہ ہی مشکل اس لئی کہ حدیث صحیح مین وارد ہوا ہی کہ اوٹہینگی لوگ ننگے بدن اور ننگی پاؤن پس معنی اسکی علمانی یہہ لکہی ہین کہ مراد کپڑون سے حدیث مین وہ اعمال ہین کہ مرتا ہی اونپر آدمی عرب اعمال کو کبہی کپڑی بہی کہتے ہین اسلئی کہ جیسے کپڑی بدن سے لگی رہتی ہین ویسی ہی عمل بہی متعلق بدن سی ہوتی ہین چنانچہ تاویل آیۃ ثیابک فطہر کی بہی بعضونی یہہ کی ہی کہ اعمال اپنی پس درست کر اور ابوسعید نے جو نئی کپڑی پہنے واسطی ستہرائی اور طہارت کی پہنی تہی اوسوقت مین اتفاقا یہہ حدیث بہی حضرت کی اونکو یاد آگئی بیان کردی یہہ کہ نئی کپڑی پہنی کی سند کی لئی بیان کی اور یا یہہ کہ قبرونسی اوٹہینگی کپڑی پہنی ہوئی اور محشر مین ننگی ہونگے ح ع ۵ ح ع ۵ **وعن** عبادۃ بن الصامت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الکفن الحلۃ وخیر الاضحیۃ الکبش الاقرن رواہ ابو داود ورواہ الترمذی وابن ماجۃ عن ابی امامۃ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہ نقل کی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بہتر کفن حلہ ہی اور بہترین قربانی دنبہ سینگون والا نقل کی یہہ ابوداود نی اور نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ابی امامہ سی **ف** حلہ ہی یعنی بہترین کفن لنگی

اور چادر ہی اوپر قمیص یعنی کفنی کی اور یہہ کہ کفن سنت ہی یا یہہ کہ بدون قمیص کی مراد ہون اس صورتین معنی یہہ ہونگی کہ ایک کپڑی پر اکتفا نکری بلکہ دو کپڑی بہترین کر کفن کفایہ اور ادنی درجہ ہن اور اکرتین دین سنت اور مرتبہ کمال کا ہی اور دنبہ سیگونکا اکثر فربہ اور قیمتی ہوتا ہی اس لیے اسکو بہتر فرمایا ع دح ❊ وعن ابن عباس قال امر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بقتلی احد ان ینزع عنهم الحدید والجلود وان یدفنوا بدمائهم وثیابهم رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق شہداء احد کی یہہ کہ اوتارا جاوی اونسی لوہا یعنی زرہین اور ہتیار اور چمڑی یعنی پوستین وغیرہ بغیر بہری ہوئین خون کی اور یہہ کہ دفن کئی جاوین خون سمیت اور کپڑون سمیت یعنی جو کپڑی کہ خونمین بہری ہون نقل کی یہہ ابوداؤد وابن ماجہ نی ف امام شافعی کی نزدیک غسل ہے شہید کی لئی اور نہ نماز اور امام ابوحنیفہ رح کی نزدیک غسل نہین لیکن نماز ہی ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن سعد بن ابراهیم عن ابیه ان عبد الرحمن بن عوف اتی بطعام وکان صائما فقال قتل مصعب بن عمیر وهو خیر منی کفن فی بردة ان غطی راسه بدت رجلاه وان غطی رجلاه بدا راسه واراه قال وقتل حمزة وهو خیر منی ثم بسط لنا من الدنیا ما بسط او قال اعطینا من الدنیا ما اعطینا ولقد خشینا ان تکون حسناتنا عجلت لنا ثم جعل یبکی حتی ترک الطعام رواه البخاری روایت ہی سعد بن ابراہیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یہہ کہ عبدالرحمن صحابی کی پاس لائی کہانا یعنی وقت افطار کی اور وہ تہی روزہ سی پس کہا کہ ماری گئی مصعب بن عمیر اور وہ تہی بہتر مجہسی کفنائی گئی ایک چادر مین اگر ڈہانکا جاتا تہا سر اونکا کہل جاتی تہی پاؤن اونکی اور اگر ڈہانکی جاتی تہی پاؤن کہل جاتا تہا سر اونکا یعنی پہر سر ڈہانک دیا اور پاؤن پر اذخر رکہدی چنانچہ باب جامع المناقب مین حدیث اس مضمون کی آئی ہی اور کہا ابراہیم راوی نی کہ گمان کرتا ہون مین عبدالرحمن کو کہ یہہ بہی کہا اور ماری گئی حمزہ اور وہ تہی بہتر مجہسی یعنی اونکا کفن بہی ایسا ہی تہا جیسیکہ اوپر مذکور ہوا پہر کشادہ کی گئی واسطی ہماری دنیا اوسقدر کہ کشادہ کی گئی یا کہا دی گئی ہمکو دنیا اوسقدر کہ دی گئی اور تحقیق ڈرتی ہین ہم یہہ کہ ہووی ثواب نیکیون ہمارکا جلدی دیا گیا واسطی ہماری پہر شروع کیا رونا یعنی بسبب اسی ڈر کی جو مذکور ہوا یہانتک کہ چہوڑ دیا کہانا نقل کی یہہ بخاری نی ف عبدالرحمن عشرہ مبشرہ سی ہین اور مصعب بڑے جلیل القدر اور فضلائی صحابہ اور اہل بدر سی ہین اور احد مین شہید ہوئی اور حالت کفر مین بڑی فراغت والی تہی جب مسلمان ہوئی نہایت زہد وفقر اختیار کیا منقول ہی کہ ایکبار یہہ حضرت پاس حاضر ہوئی تسمہ کہ مینڈہی ہوئی فرمایا حضرت نی صحابہ کو کہ دیکہو اس شخص کو کہ روشن کیا ہی اللہ تعالی نی دل اسکا ساتہہ ایمان کی دیکہا مینی اسکو مکہ مین کہ ماں باپ اسکی اسکو اچہی سی اچہا کہانا کہلاتی تہی اور دیکہا مین کہ دوسو درہم کا لباس پہنتا محبت خدا اور رسول کی مین اپنی تئین اس حال کو پہنچایا اور حضرت حمزہ بن عبدالمطلب چچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی کہ حضرت نی اونکو سید الشہداء فرمایا اور اہل بدر اور شہداء احد سی ہین اور ڈرتی ہین ہم یعنی ڈرتی ہین اس سی کہ داخل ہو جاوین اون لوگونمین کہ جنکی حق مین اللہ تعالی نی فرمایا ہی من کان یرید العاجلة عجلنا له فیها ما نشاء لمن نرید ثم جعلنا له جهنم یصلاها مذموما مدحورا یعنی جو کوئی ارادہ کرتا ہی دنیا کا جلدی دیتی ہین ہم واسطی اوسکی دنیا مین وہ چیز کہ چاہتی ہین ہم واسطی اوسکی کہ چاہتی ہین ہم پہر کر دانتی ہین ہم اوسکی لئی دوزخ داخل ہوگا اوسمین برائی کیا گیا راندہ ہوا ازبسکہ اونپر خوف غالب تہا یہہ خیال آیا کہ مبادا اونمین داخل ہو جاؤن والا معنی آیت کی یہہ ہین کہ جو ارادہ کرتا ہی دنیا ہی کا اور نہین ارادہ کرتا سوائی اسکی کچہہ اوسپر انعام کرتی ہین دنیا مین جو کچہہ کہ چاہتی ہین ہم جو کچہہ کہ وہ چاہتا ہی واسطی اوسکی کہ چاہتی ہین نہ واسطی سرچاہنی والیکی حاصل یہہ کہ یہہ آیت بیچ حق بڑی طالب دنیا وغیرہ کی فرمائی ہے عبدالرحمن ایسے نہ تہی لیکن خوف غالب تہا ڈرے کہ بسبب اس نعمت کی ہم بہی کہین انہین مین نہون اور چہوڑ دیا کہانا باوجود شدۃ احتیاج کی کہ روزے سے تہی اسلیے

کہ جب خوف غالب ہوتا ہی باز رکہتا ہی مائل ہونیسی طرف لذتون کی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ وقت ضرورت کی جسقدر کفن میسر ہووی
سنت ہی ۵ع ۵ح ۵ **وعن** جابرٍ قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ابی بعد ما ادخل حفرتہ فامر بہ فاخرج فوضعہ علی رکبتیہ
فنفث فیہ من ریقہ والبسہ قمیصہ قال وکان کسا عباسا قمیصا متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آئی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم عبد اللہ بن ابی کی پاس بعد اسکی کہ رکہا گیا تہا اپنی قبر مین پہر حکم فرمایا اوسکی نکالنی کی لئی یعنی قبر سی پس نکالا گیا پہر رکہا اوسکو حضرت نے
اپنی گہٹنون پر پس ڈالا منہہ اوسکی مین آب دہن اپنا اور پہنایا اسکو اپنا کرتا کہا جابر نی اور تہا عبد اللہ بن ابی پہنایا تہا عباس کو کرتا نقل کی
یہہ بخاری ومسلم نی **ف** عبد اللہ بن ابی رئیس تہا منافقون کا اور نفاق ظاہر رکہتا تہا جب حضرت عباس کو کہ چچا حضرت کے تہے روز بدر کے
بندی کرکر لائی تہی تو وہ ننگی تہی اور پیراہن کسیکا اونکی ٹہیک نہ آتا تہا بسبب درازقد ہونی اونکی عبد اللہ بن ابی نی کہ یہہ بہی درازقد تہا کرتا اپنا انکو پہنایا
پس حضرت نی کرتا اپنا اوسکو پہنایا اوسی کرتی کی بدلا اوتارنیکی لئی تا منافق کا احسان اونپر نرہ جاوی اور اسمین ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ قرآن مجید مین
اللہ تعالی نی فرمایا ولا تصل علی احدٍ منہم مات ابدًا ولا تقم علی قبرہ یعنی دعا نکر کسیپر منافقون مین سی کہ مرگیا ہی اور مت کہڑا ہو اوسکی قبرپر
اور باوجود اسکی حضرت عبد اللہ کی گورپر تشریف لیگئی اور کرتا پہنایا اور آب دہن اوسکی منہہ مین ڈالا جواب اسکا علمانی یہہ لکہا ہی کہ یہہ واقعہ
پہلی اوترنی آیہ کی تہا اور حضرت کو غرض اس سی بدلا اوتارنا تہا جیساکہ اوپر مذکور ہوا اور تالیف اور خاطرداری اوسکی بیٹی کی
کہ وہ مؤمن تہا پاک نفاق سی اور بہت سی اسکی جواب لکہی ہین جو چاہی اور شرحون مین دیکہہ لی ح **ف** جب آدمی مرنی لگی تو قبلہ
رخ کردی اسطرح کہ چت لٹادی اور پانؤن قبلہ کی طرف کری اور سر اونچا کردی تا قبلہ رخ ہوجاوی اور تلقین کری شہادت یعنی اوسکی پاس
پڑہی اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ پس جب مری تو باندہ دی کلہ اوسکا تا منہہ بند ہوجاوی اور کوئی جانور منہہ مین گہس جاوی
اور بند کردی آنکہین اوسکی اور مستحب ہی جلد دفن کرنا اوسکو اور جب ارادہ کرین نہلانیکا تو تختہ کو دہونی دی اگر وغیرہ کی طاق دیکر اوسپر اوسکو لٹادی اور کپڑی اوتاری اور ستر اوسکا
ڈہانکدی ایک کپڑی سی کہ لنبا ڈیڑہ ہاتہہ کا ہو اور چوڑا دو ہاتہہ کا اور وضو کروادی بغیر کلی اور ناک مین پانی دینی کی اور نہلاوی ایسی پانی
کہ جوش کئی ہون اوسمین بیری کی پتی یا اشنان اگر بہم پہنچی ورنہ الا خالص پانی سی اور دہووی سر اور ڈاڑہی اوسکی ساتہہ خطمی کے اور اگر وہ نملے
تو صابون وغیرہ سی دہووی اور لٹاوی پہلی بائین کروٹ پہر نہلاوی یہانتک کہ پہنچی پانی اوس کروٹ تک کہ تختی سی لگی ہی پہر داہنی کروٹ
لٹا کر نہلاوی اسیطرح سی کہ پانی بائین کروٹ تک پہنچی پہر بٹہاوی مردیکو اور ملی پیٹ اوسکا آہستہ پہر اگر نکلی پیٹ سی کچہہ تو دہو ڈالی اور
غسل اور وضو نکرواوی اور پونچہی اوسکی بدن کو کپڑی سی اور لگاوی حنوط یعنی خوشبوی مرکب سر اور ڈاڑہی کو اور کافور اون اعضا کو لگادی
کہ سجدہ مین زمین کو لگتی ہین یعنی پیشانی وغیرہ اور کنگہی نکری بالونکو اور ڈاڑہی کو اور نہ کتری ناخون اور بال اوسکی اور نہ ختنہ کری جسکا ختنہ نہوا ہی
پہر کفنا وی اور کفن مسنون مرد کی لئی یہہ ہی کہ کفنی ہو مونڈہون سی قدم تک اور ازار اور لفافہ یعنی دو چادرین سر سی قدم تک اور کفن کفایہ
ازار اور لفافہ اور کفن مسنون عورت کا یہہ ہی کہ کفنی اور اوڑہنی اور ازار اور لفافہ اور سینہ بند اور اوڑہنی لنبی ہو دو ہاتہہ کی اور چوڑی ایک بالشت
کی اور سینہ بند تین ہاتہہ کا لنبا اور چوڑا اوسکا بغلون کی نیچی سی گہٹنی تک اور باقی تین کپڑی ویسیہی ہین جیسی مرد کی کفن مین مذکور ہوئی پس جو کوئی زیادہ
کری اسپر یا کم کری اوسنی ظلم کیا اور کفن کفایہ عورت کا ازار اور اوڑہنی اور لفافہ اور ضرورت کیوقت ایک ہی کپڑا کافی ہی اور نہ اقتصار کری ایک پر
بلا ضرورت اور دہونی دی کفن کو خوشبوی کی طاق پہلی پہنانی کی اور کفناوی یون کہ اول لفافہ یعنی پوٹ کی چادر پہیلاوی پہر اوسپر ازار
یعنی اندر کی چادر پہر کفنی پہناکر ازار پر لٹاوی اور ہاتہہ دونون طرف پہیلاوی سینہ پر نرکہی پہر لپیٹی ازار بائین طرف اوسکی پہر داہنی طرف سے

پہر لفافہ کو یون بہن لیتی اور عورت کو پہناوی کفنی اور اوسکی بالونکو دو حصی کر کر اوسکی سینہ پر اوپر کفنی کی ڈالی پہر اوپر اوڑہنی اوڑہاوی پہر ازار لپیٹے
پہر لفافہ پہر سینہ بند اوسکی اوپر لپیٹی اور سر کی اور پانونکی طرف سی کفن باندہ دیا جاوے اگر خوف ہو کہل جانیکا ملتقی الابحر اور بحر شرح ملتقی اور حلبی باب

المشی بالجنازۃ والصلوۃ علیہا

باب ہی بیچ بیان چلنی کی ساتہہ جنازہ کی اور نماز پڑہنی اوسکی ف جنازیکے ساتہہ پیادہ چلنا اور سوار چلنا دونون جائز ہین لیکن پیادہ پا چلنا افضل ہے اور سوار کو چاہئی کہ جنازیکے پیچھی چلی اور پیادیکو آگے بہی چلنا روا ہے اور پیچھے بہی لیکن پیچھے چلنا افضل ہے اور نماز جنازیکی فرض کفایہ ہے یعنی اگر بعض پڑہ لین کے سبکی ذمہ سے فرضیت ساقط ہو جاوینگے والا سب گنہگار ہونگے اور شرط صحت نماز کی اسلام میت کا ہی اور طہارت اوسکی اور رکہنا جنازیکا آگی مصلی کی پس اس قید سی جائز نہین ہی غایب پر اور نہ اوسپر کہ جانورکے پیٹہہ پر ہو یا لوگون کی کندہون پر اور نہ اوسپر کہ مصلی کی پیٹہ کی پیچھی رکہا ہو اور اگر بغیر نہلائی دفن کر دیا جاوی اور ممکن نہو باہر نکالنا اوسکو بغیر قبر کہودنی کی تو ساقط ہو جاتی ہے شرط طہارت کی اور نماز ادا کیجاوی قبر پر بغیر غسل کی اور اگر ممکن ہو نکالنا نکالکر غسل دین اور نماز پڑہین اور اگر نادانستہ بغیر غسل کی نماز پڑہی اور بغیر قبر کہودنیکی نکالکر غسل دیا پہر پڑہین نماز ح ۵

الفصل الاول

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسرعوا بالجنازۃ فان تک صالحۃ فخیر تقدمونہا الیہ وان تک سوی ذلک فشر تضعونہ عن رقابکم متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جلدی کرو ساتہہ جنازیکی پس اگر ہی وہ جنازہ یعنی میت نیک پس بہلائی ہی یعنی بہلائی ہی اوسکی لئی پہنچاؤ اوسکو طرف بہلائی کی اور اگر ہی غیر اسکی پس بدی ہی رکہو اوسکو اپنی گردنون سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف جلدی کرو ساتہہ جنازیکی یعنی جنازہ دفن کی لیجاؤ تو جلدی چلو اور جلدی سی دوڑنا نہین مراد ہی بیچ کی چال چلی کہ جلد جلد قدم اوٹہاوے اور پاس پاس قدم رکہی حاصل یہہ کہ چال معمولی سی زیادہ ہو اور دوڑنی سی کم آگی جلدی چلنی کا فائدہ بیان فرمایا کہ اگر وہ نیک ہے الخ یعنی اگر ہی چال اور میت کا اچہا پس جلدی لیچلو اوسکو تا کہ پہنچی ثواب آخرت کو جلدی اور اگر چال اوسکا برا ہی تو بہی جلدی لیچلو تا کہ پہینکو بر کو اپنی گردنون سی ح ۵

وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضعت الجنازۃ فاحتملہا الرجال علی اعناقہم فان کانت صالحۃ قالت قدمونی وان کانت غیر صالحۃ قالت لاہلہا یا ویلہا این تذہبون بہا یسمع صوتہا کل شیء الا الانسان ولو سمع الانسان لصعق رواہ البخاری اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ تیار کیا جاتا ہی جنازہ پس اوٹہاتی ہین اوسکو لوگ اپنی گردنون پر پس اگر ہوتا ہی نیکبخت کہتا ہی جلد لیچلو مجکو یعنی طرف منزل اپنی کی اور اگر ہوتا ہے بدبخت کہتا اپنی لوگونکو ہای مصیبت کہان لیجاتی ہو اوسکو یعنی مجکو سنتی ہی آواز اوسکی ہر چیز سوای آدمی کی اور اگر سنی آدمی البتہ مر جاوی یا بیہوش ہو جاوے ف مومن جلدی چلنی کو کہتا ہی اسلئی کہ نعمتین جنت کی دیکہتا ہی اور بدبخت بسبب دیکہنی عذاب کی واویلا کرتا ہی اور میت کا کلام حقیقۃ ہے اگرچہ روح نکل جاتی ہی اللہ تعالی قادر ہی اسپر یہہ ایسا ہے جیسی قبر مین زندہ کیا جاتا ہی سوال کی لئی ح ۵

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم الجنازۃ فقوموا فمن تبعہا فلا یقعد حتی توضع متفق علیہ اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب دیکہو تم جنازیکو پس کہڑی ہو جاؤ پس جو شخص کہ ساتہہ ہو اوسکی یعنی بعد نماز کی پس نہ بیٹہی یہانتک کہ رکہا جاوے جنازہ یعنی لوگونکی کندہونسی زمین پر رکہا جاوے یا قبر مین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف یعنی جب جنازہ گہر مین سی نکلی تو دیکہکر کہڑی ہو جاؤ واسطی تکریم میت اور تعظیم ایمان اوسکی یا بسبب ہول موت کی یہہ اشارہ ہی اسپر کہ اسوقت بی پروا نہونا چاہئی بلکہ بیقرار ہو کر اور ڈر کر اوٹہہ

کہڑا رہی اور جب تک رکہا نہ جاوی کہ مین پر بیٹہی نہین بلکہ کندہا دینی کی لئی ساتہہ ہی اور کہا بعض علمار ہماری نی کہ جب نہ اترا دکری جنازیکی تبع جانیگا تو اوتہہ کہڑی رہنا مکروہ ہی اکثرونکی نزدیک اور بعضیون نی کہا کہ مختیار رکہتا ہی چاہی کہڑا رہی چاہی بیٹہا رہی اور بعضون نی کہا دو مستحب مین اور کہا جمہور نی کہ یہہ حدیثین منسوخ ہین ساتہہ حدیث حضرت علی رضہ کی کہ آگی آتی ہی ۵ ع ۵ **وعن** جابرٍ قالَ مَرَّتْ جنازةٌ فقامَ لَها رسُولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ وقُمنا معَهُ فقُلنا يا رسُولَ اللهِ إنَّها يهُوديَّةٌ فقالَ إنَّ الموتَ فزعٌ فإذا رأيتمُ الجنازةَ فقُومُوا متفق عليه
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا گذرا ایک جنازہ پس اوٹہہ کہڑی ہوئی اوسکی لئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کہڑی ہوئی ہم ساتہہ اونکی پس کہا ہمنی ای رسول خدا کی یہہ ہی جنازہ یہودیہ کا یعنی نہ مسلمان کا کہ جسکی تکریم اور تعظیم ایمان کی لئی اوٹہین پس فرمایا حضرت نے تحقیق موت جای گہبراہت اور ڈرکی ہی پس جب دیکہو جنازہ اوٹہہ کہڑی ہو یعنی اگرچہ کافر کا ہو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعن** عليٍّ رض قالَ رأينا رسُولَ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ قامَ فقُمنا وقعدَ فقعدْنا يعني في الجنازةِ رواهُ مسلمٌ وفي روايةِ مالكٍ وأبي داودَ قامَ في الجنازةِ
اور روایت ہی حضرت علی رضہ سی کہ کہا دیکہا ہمنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کہڑی ہوتی پس کہڑی ہوئی ہم اور بیٹہی پس بیٹہی ہم یعنے بیچ دیکہنی جنازیکی نقل کی یہہ مسلم نی اور بیچ روایت مالک کی اور ابی داود کی یہہ ہی کہ کہڑی ہوئی جنازیکی لئی پہر بیٹہی رہی **ف** اسکی پہلی روایت کی دو معنی ہین ایک تو یہہ کہ کہڑی ہوئی حضرت جنازیکو دیکہکر ہم بہی کہڑی ہوئی اور جب گذر گیا اور غایب ہوا نظر سی بیٹہی حضرت اور ہم بیٹہی دوسری یہہ کہ چند مدت جنازہ کو دیکہکر کہڑی ہوا کئی پہر بیٹہی رہتی اور نہ اوٹہتی پس معلوم ہوا کہ منسوخ ہوا کہڑی ہو جانا ساتہہ فعل اخیر کی یعنی یہہ حکم پہلی تہا اب موقوف ہوا اور دوسری روایت کی بہی یہی دونون معنی ہین اور دوسری معنی ظاہر ہین ۵ ح ۵ **وعن** أبي هُريرةَ قالَ قالَ رسُولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ مَنِ اتَّبعَ جنازةَ مُسلمٍ إيماناً واحتساباً وكانَ معَهُ حتّى يُصلّى عليها ويُفرغَ مِن دفنِها فإنّهُ يرجعُ مِنَ الأجرِ بقيراطينِ كلُّ قيراطٍ مثلُ أُحُدٍ ومَن صلّى عليها ثمَّ رجعَ قبلَ أن تُدفنَ فإنّهُ يرجعُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ جاوی ساتہہ جنازی مسلمانکی بسبب لانی ایمان کی یعنی فرمودہ شرع پر اور واسطے طلب کرنی ثواب کی اور رہی ساتہہ اوسکی یہانتک کہ نماز پڑہی اوسپر اور فراغت پاوی دفن اوسکی سی پس تحقیق وہ پہرتا ہی اجر لیکر برابر دو قیراط کی قیراط مانند احد کی اور جو شخص کہ نماز پڑہی جنازی پر پہر پہر جاوی پہلی دفن سی پس وہ پہرتا ہی ثواب لیکر برابر ایک قیراط کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم **ف** قیراط کہتی ہین دینار کی بارہوین حصہ کو اور یہان قیراط سی مراد حصہ عظیم ہی یعنی ڈہیر بڑا ۵ ع ۵ **وعنه** أنَّ النَّبيَّ صلَّى اللهُ عليهِ نعى للنّاسِ النّجاشيَّ اليومَ الّذي ماتَ فيهِ فخرجَ بهِم إلى المُصلّى فصفَّ بهِم وكبّرَ أربعَ تكبيراتٍ متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہنچائی خبر نجاشیکی مرنیکی لوگونکو جسدن کہ وہ مرا اور نکلی ساتہہ صحابہ کی طرف عیدگاہ کی پہر صف باندہی ساتہہ اونکی اور تکبیرین کہین چار نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** نجاشی لقب ہے بادشاہ حبشہ کا اور نام اس نجاشی کا کہ حضرت نی جسپر نماز پڑہی اصحمہ تہا اور دین نصاری پر تہا پہر ایمان لایا حضرت پر اور صحابہ جو ہجرت کرکر وہان گئی تو خوب خدمتگذاری کی پس جب وہ مرا تو حضرت نے وہ خبر پاکے اور عیدگاہ مین جاکر نماز پڑہی اوسکی جنازیکی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ نماز پڑہی جاوی میت پر مسجد جماعت مین اسلیے کہ فرمایا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی نماز پڑہی میت پر مسجد مین پس نہین ثواب واسطی اوسکی اور کہا ابن ہمام نی کہ خلاصہ مین لکہا ہی کہ مکروہ ہے نماز برابر کہ میت اور قوم ہون مسجد مین یا ہو میت خارج مسجد کی اور قوم سب یا بعض مسجد مین ہون انتہی اور بعضون نی کہا کہ نہین مکروہ ہی جب ہو میت خارج مسجد کی پہر بعضون نی کہا ہی کہ کراہت تحریمی ہی اور بعضون نی کہا تنزیہی اور اس حدیث سی شافعی یہہ نکالتی ہین کہ نماز جنازیکی غائب

جائز ہی اور حنفیہ کی نزدیک نہین جائز وہ کہتی ہین کہ احتمال ہی کہ جنازہ نجاشی کا سامنی حضرت کی آگیا ہوا سلئی کہ اللہ تعالی قادر ہے اسپر کہ دیوار
وپہاڑ وغیرہ جو درمیان مین حایل ہی ہٹا دئی ہون اور حضرت کو جنازہ معلوم ہوتا ہو پس یہہ خصوصیت حضرت کی ہوئی اور کو نہین درست جنازہ
منقول ہی حضرت ابن عباس سی بغیر اسناد کی کہ کہا ابن عباس نے کہ کہولا گیا سریر یعنی جنازہ نجاشی کا یہانتک کہ دیکہا اوسکو اور نماز پڑہی اوسپر
٥ع ٥ح وعن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال کان زید بن ارقم یکبر علی جنائزنا اربعا وانہ کبر علی جنازۃ خمسا فسالناہ فقال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبرها رواہ مسلم اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی لیلی سی کہ کہا تہی زید بن ارقم صحابی
تکبیرین کہتی ہماری جنازون پر چار اور اونہون نی تکبیرین کہین ایک جنازہ پر پانچ پس پوچہا ہمنی اونسی کہ ہمیشہ چار تکبیرین کہتی تہی آج پانچ کیون
کہین پس کہا اونہون نی کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پانچ تکبیرین کہتی نقل کی یہہ مسلم نی ف پانچ تکبیرین کہتی یعنی کبہی کبہی یا ابتدا مین
اجماع ہی سب علماء کا اسپر کہ چار تکبیرین ہین نماز جنازہ مین اور حضرت سی اور صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم سی زیادہ بہی منقول ہین لیکن
لکہا ہی علماء نی کہ آخر الامر حضرت سے چار ہی ثابت ہوئی ہین پس سوائی چار کی جو منقول ہین منسوخ ہین اور زید رضی اللہ عنہ اگر نسخ کی قایل نہون
تو کچہہ ضرر اجماع مین نہین آتا ٥ح ٥ع وعن طلحۃ بن عبد اللہ بن عوف قال صلیت خلف ابن عباس علی جنازۃ فقرأ فاتحۃ الکتاب
فقال لتعلموا انہا سنۃ رواہ البخاری اور روایت ہی طلحہ بن عبد اللہ بن عوف تابعی سی کہ کہا نماز پڑہی مینی پیچہی ابن عباس کے
جنازی پر پس پڑہی سورہ فاتحہ یعنی بعد تکبیر اولی کی اور کہا پڑہی مینی سورہ فاتحہ تاکہ جانو تم کہ یہہ سنت ہی نقل کی یہہ بخاری نی ف
کہا امام ابو حنیفہ نی کہ مراد سنت سے یہہ ہی کہ پڑہنا فاتحہ کا نماز جنازہ مین واجب نہین انتہی یعنی فاتحہ اگر پڑہی جاوی مکان ثنا کی تو قایم
ہوتی ہی مقام سنت کی اور کہا ابن ہمام نی کہ نہ پڑہی سورہ فاتحہ مگر یہہ کہ پڑہی ساتہہ نیت ثنا کی اور نہین ثابت ہوا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سی پڑہنا اسکا اور موطا مین ہی کہ ابن عمر رضی نہ پڑہتی تہی اسکو نماز جنازہ مین انتہی اور امام شافعی کی نزدیک پڑہنا اسکا واجب ہے
پس مراد سنت سی اونکی نزدیک یہہ ہے کہ طریقہ روایت کیا گیا دین مین ہے پس اس تاویل سی نفی وجوب کی نہوئی ٥ع وعن عوف بن مالک
قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی جنازۃ فحفظت من دعائہ وهو یقول اللہم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم نزلہ
ووسع مدخلہ واغسلہ بالماء والثلج والبرد ونقہ من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس وابدلہ دارا خیرا من دارہ
واهلا خیرا من اهلہ وزوجا خیرا من زوجہ وادخلہ الجنۃ واعذہ من عذاب القبر ومن عذاب النار وفی روایۃ وقہ
فتنۃ القبر وعذاب النار قال حتی تمنیت ان اکون انا ذلک المیت رواہ مسلم
اور روایت ہی عوف بن مالک سی کہ کہا نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک جنازی پر پس یاد رکہی مینی دعا پڑہنی حضرت کی کہ وہ فرماتی
تہی یعنی بعد تیسری تکبیر کی یا الہی بخش گناہ اسکی اور رحمت کر اسپر یعنی قبول کر طاعتین اسکی اور خلاص کر اسکو مکروہات سی اور معاف کر اس سے یعنی
تقصیرات اسکی اور بہتر کر مہمانی اسکی یعنی جنت مین اور کشادہ کر قبر اسکی اور پاک کر اسکو ساتہہ پانی کی اور برف کی اور اولی کی یعنی پاک کر گناہون سی
ساتہہ طرح طرح کی مغفرتون کی اور پاکیزہ کر اسکو گناہون سی جیسا کہ پاکیزہ کرتا ہی تو کپڑی سفید کو میل سی اور بدلہ دی اسکو گہر یعنی اوس عالم مین بہتر گہر اسکی یعنی
اس عالم مین اور اہل یعنی خادم بہتر اہل اسکی سی اور بی بی بہتر بی بی اسکی سے اور داخل کر اسکو جنت مین یعنی ابتدا اور پناہ دی اسکو عذاب قبر سی یا
عذاب دوزخ سی اور ایک روایت مین ہے کہ بچا اسکو فتنہ قبر سی یعنی تحیر ہونی سی فرشتون کی جواب مین اور عذاب آگ سی کہا عوف نی کہ جب مینی یہہ دعا
حضرت سے اوس میت کی لئی سنی تو رشک لگیا مین یہانتک کہ آرزو کی مینی کہ ہوتا مین یہہ میت یعنی تو کہ حضرت نے میرے لئے یہہ دعا کرتی نقل کی

یہہ مسلم نی ف بی بی بہتر ہی اسکیسے یعنی حور عین اور عورتون دنیا مین سی ہی لیس اشکال ہ یا کہ عورتین دنیا کی ہونگی جنت مین افضل حور ولیسے
بسبب نماز روزی اپنی کی جیسا کہ وارد ہوا ہی یہہ حدیث مین اور فقہ مین لکہا ہی کہ مستحب ہے اس دعا کو آہستہ پڑہنا اور حضرت نی پکار کر پڑہی تعلیم
لئی اور یہہ دعا ہی نسائی اور ترمذی نی بہی روایت کی ہی بخاری نی لکہا ہی کہ دعائین جو میت کی لئی وارد ہوئی ہین یہہ سبہون سی صحیح تر ہی ع ہ

* وعن ابی سلمۃ بن عبد الرحمٰن ان عائشۃ لما توفی سعد بن ابی وقاص قالت ادخلوا بہ المسجد حتی اصلی علیہ فانکر
ذلک علیہا فقالت واللہ لقد صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابنی بیضاء فی المسجد سہیل واخیہ رواہ مسلم

اور روایت ہی ابی سلمۃ بن عبد الرحمن سی یہہ کہ جب وفات ہوئی سعد بن ابی وقاص کی کہا حضرت عائشہ نی داخل کرو انکو مسجد مین تا کہ نماز
پڑہون مین اوپر پس انکار کیا گیا یہہ حضرت عائشہ پر پس فرمایا حضرت عائشہ نی قسم ہی خدا کی البتہ تحقیق نماز پڑہی ہی سو لخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
اوپر دونون بیٹون بیضا کی مسجد مین یعنی سہیل اور بہائی اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی ف نام سہیل کی بہائی کا سہل تہا اور بیضا انکی ماں کا نام
ہی اور نماز جنازہ کی مسجد مین پڑہنی نزدیک امام شافعی کی درست ہے بموجب اس حدیث کی اور نزدیک امام اعظم کی مکروہ ہی بموجب اس حدیث کے
کہ اسمین ذکر ہی انکار کا کہ حضرت عائشہ پر انکار کیا صحابہ نی اسواسطی کہ معمول نہ تہا حضرت کا کہ نماز جنازہ مسجد مین پڑہین چنانچہ قریب مسجد کے
ایک جگہہ مقرر تہی کہ وہان نماز جنازہ پڑہتے تہے اور ابو داود مین منع کی حدیث بہی موجود ہی مضمون اوسکا یہہ ہی کہ جو کوئی پڑہی نماز جنازہ کی مسجد مین
پس نہین ثواب واسطی اوسکی اور حضرت عائشہ نی جو یہہ حدیث ذکر کی کہ حضرت نی نماز پڑہی تو یہہ بسبب عذر کی تہا کہ مینہہ برستا تہا یا معتکف تہی چنانچہ
ایک روایت مین یہہ صریح آیا ہی کہ حضرت معتکف تہی اسلئی مسجد مین پڑہی ع ہ ح ہ

وعن سمرۃ بن جندب قال صلیت وراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی امراۃ ماتت فی نفاسہا فقام وسطہا متفق علیہ

اور روایت ہی سمرۃ بن جندب سی کہ کہا نماز
پڑہی مینی پیچہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر جنازی ایک عورت کی کہ مر گئی تہی بیچ نفاس اپنی کی پس کہڑی ہوئی بیچون اوسکی نقل کی اسکو
بخاری و مسلم نی ف شافعی کہتی ہین کہ عورت کے کولون کی سامنی کہڑا ہووی نماز پڑہنی کی لئی اور مرد کی سر کی سامنی پس یہہ حدیث سند اونکی
ہی بیچ حق نماز عورتونکی اور دوسری بات اور حدیث سی ثابت کی ہی اور ہماری مذہب مین یہہ ہی کہ کہڑا ہووی سامنے سینہ کی خواہ مرد ہو خواہ عورت
کہا شیخ ابن ہمام نی کہ یہہ حدیث منافی سینہ کی سامنی کہڑی ہونیکے نہین اس لیی کہ سینہ وسط ہی یعنی درمیان مین پڑا ہے اعضا کی اسلیئے
کہ اوپر اوسکی سر اور ہاتہہ ہین اور نیچی اوسکی پیٹ اور پانٔون اور احتمال ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سینہ کی سامنی کہڑی ہوئی ہون مایل طرف
کولون کی راوی نی بسبب نزدیک ہونی دونو چیزونکی آپسمین گمان کیا کہ درمیان مین اوسکی سامنی کولون کی کہڑی ہوئی اور شمنی نی کہا کہ روایت ہے
ابی حنیفہ اور ابی یوسف سی بہی کہ کہڑا ہووی امام عورت کی کولونکی سامنی ہ ع ح ہ

وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بقبر دفن لیلا فقال متی دفن ہذا قالوا البارحۃ قال فلا اذنتمونی قالوا دفناہ فی ظلمۃ اللیل فکرہنا ان نوقظک فقام فصففنا خلفہ فصلی علیہ متفق علیہ

اور روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم گذری ایک قبر پر کہ دفن کیا گیا تہا مردہ اوسمین رات کو پس فرمایا کب دفن کیا گیا ہی
یہہ عرض کیا صحابہ نے کہ آج کی رات فرمایا پس کیون نہ خبر کی تمنی مجکو عرض کیا صحابی کہ دفن کیا ہمنی اسکو بیچ اندہیری رات کے پس برا جانا ہمنے جگانا آپکا پہر کہڑی ہوئی حضرت پس
صف باندہی ہمنی پیچہی حضرت کے پس نماز پڑہی اوسپر نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف نام اس مردہ کا طلحہ بن براء بن عمیر تہا ہ ع ح ہ

وعن ابی ہریرۃ ان امراۃ سوداء کانت تقم المسجد او شاب ففقدہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسال عنہا او عنہ فقالوا مات قال افلا کنتم اذنتمونی
قال فکانہم صغروا امرہا او امرہ فقال دلونی علی قبرہ فدلوہ فصلی علیہا ثم قال ان ہذہ القبور مملوۃ ظلمۃ علی اہلہا وان اللہ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ ایک عورۃ تہی کالی جہاڑو دیتی ہے
یُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِيْ عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِمُسْلِمٍ
مسجد مین یعنی مسجد نبوی مین یا تہا ایک جوان یعنی جہاڑو دیتا تہا پس نہ پایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس پوچہا احوال اوس عورت کیسے
یا مرد جوان کیسی کہ کیا ہوا اور کہان گیا عرض کیا صحابہ نی کہ مرگیا یا مرگئی فرمایا پس کیون نہ خبر کی مجکو یعنی تا نماز پڑہتا اوسکی کہا ابو ہریرہ
نی پس گویا کہ صحابہ نی حقیر جانا حال اوس عورت کا یا اوس شخص کا یعنی یہہ خیال کیا کہ کیا ہی یہہ کہ جسکے لئے حضرت کو تکلیف دین پس حقیقت
مین تعظیم حضرت کی منظور تہی پس فرمایا بتلادو مجکو قبر اوسکی پس تبلائی اونکو پس نماز پڑہی اوسپر پہر فرمایا تحقیق یہہ قبرین بہری ہوتی ہین تاریکی
سے اور تحقیق اللہ تعالی روشن کرتا ہی قبرونکو واسطی مردونکی بسبب نماز میری کی اونپر نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور لفظ اسکی واسطی مسلم
کی **ف** راوی کو شک ہے کہ عورت جہاڑو دیتی تہی یا جوان دیتا تہا اور یہہ قبرین مرادانسی وہ قبرین ہین کہ جنپر ممکن تہا نماز پڑہنا
حضرت کا اور اختلاف ہی اسمین کہ نماز پڑہنی قبر پر جائز ہی یا نہین جمہور علما اسپر ہین کہ مشروع ہی خواہ پہلی پڑہ چکی ہون یا نہ پڑہ چکی ہون
اور ابراہیم نخعی اور ابو حنیفہ اور مالک اسپر ہین کہ اگر پہلی نہ پڑہ چکی ہون تو درست ہے اور اگر پڑہ چکی ہون تو نہین درست لیکن ابو حنیفہ کی نزدیک
ایک شرط یہہ بہی ہی کہ اگر پہٹ نگیا ہو میت قبر مین تو درست ہی اور پہٹ گیا ہو تو نہین درست بعضون نی اندازہ اسکا تین دن کا کیا ہی کہ تین دنسے
کم کا ہو تو جانی کہ نہین پہٹا اور تین دن یا زیادہ کا ہو تو جانی کہ پہٹ گیا اور امام ابو حنیفہ کہتی ہین کہ حدیثو مین جو نماز پڑہنا حضرت کا قبرون پر آیا ہے
خصوصیات حضرت کیسی ہی کہ حضرت قبرونکی نورانی ہونیکی لئی پڑہتی تہی اور کو مطلق نہین درست ٥ ع ٥ ح ٥ **وَعَنْ** كُرَيْبٍ
مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ مَاتَ لَهُ ابْنٌ بِقُدَيْدٍ اَوْ بِعُسْفَانَ فَقَالَ يَا كُرَيْبُ انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهٗ مِنَ النَّاسِ
قَالَ فَخَرَجْتُ فَاِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ تَقُوْلُ هُمْ اَرْبَعُوْنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَخْرِجُوْهُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ
اور روایت ہی کریب مولی ابن عباس سے کہ نقل کی عبد اللہ ابن عباس سے یہہ کہ مرا اونکا بیٹا قدید مین یا عسفان مین کہ نام جگہون کا ہے
قریب مکے کی پس کہا ابن عباس نی ای کریب دیکہہ کس قدر جمع ہوئی ہین لوگ اسکی نماز کی لئی کہا کریب نے پہر نکلا مین پس ناگہان لوگ بہت جمع ہوگئی
تہی اوسکی لئی پس خبر دی مینی اونکو پہر کہا کیا کہتا ہی تو یعنی گمان کرتا ہی کہ ہونگی وہ چالیس کہا کہ ہان کہا ابن عباس نی کہ نکالو جنازیکو پس
تحقیق مینی سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہین کوئی شخص مسلمان کہ مری پس پڑہین جنازی اوسکی پر چالیس آدمی
کہ نہ شریک کرتی ہون ساتہہ اللہ کی کسیکو مگر کہ قبول کرتا ہی اللہ شفاعت اونکی میت کے حق مین نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْ** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے عائشہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین کوئی میت کہ نماز پڑہی اوسپر ایک جماعت مسلمانونکی کہ پہنچین سو کو
سب شفاعت کرین واسطی اوسکی مگر کہ قبول کیجاتی ہی شفاعت اونکی میت کی حق مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پہلی حدیث مین چالیس
آدمی فرمائی اور اسمین سو ظاہر یہہ ہی کہ اول سو کی جمع ہونیکی فضیلت اوتری ہو وی پہر از راہ فضل و کرم کی اپنی بندونکی حال پر
چالیس کے جمع ہونیکی بہی فضیلت فرمائی ہو اور احتمال ہی کہ مراد دونو عدد دونسی کثرت ہو وی نہ عدد خاص ٥ ع ٥ **وَعَنْ** اَنَسٍ
قَالَ مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوْا بِاُخْرٰى فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ
فَقَالَ عُمَرُ مَا وَجَبَتْ فَقَالَ هٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ

انتم شهداء الله في الارض متفق عليه وفي رواية المؤمنون شهداء الله في الارض اور روایت ہی انس سی کہ کہا گذری صحابہ ایک جنازی
پس تعریف کی اوسپر بہلائیکی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ واجب ہوئی پہر گذری ایک اور جنازی پر پس ذکر کیا اوسپر برائی کا پس فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ واجب ہوئی پس کہا حضرت عمر نی کیا واجب ہوئی فرمایا حضرت نے وہ شخص کہ تعریف کی تمنی اوسپر بہلائیکی
پس واجب ہوئی اوسکی لئی بہشت اور یہہ شخص کہ جسپر ذکر کیا تمنی برائی کا پس واجب ہوئی اوسکی لئی دوزخ تم گواہ ہو خدا کی زمین مین نقل
کی یہہ بخاری وسلم نی اور ایک روایت مین ہی کہ مؤمن گواہ ہین اللہ کی زمین مین **ف** واجب ہوئی جنت یعنی ثابت ہوئی جنت بر تقدیر صحیح
ہونی اوس چیز کی کہ تعریف کی اوسپر یا اگر مرا حالت تعریف پر اور واجب ہوئی دوزخ یعنی بر تقدیر صحیح ہونی برائی کی کہ ذکر کی یا اگر مرا اوس حالت پر
اور کہا مظہر نی کہ یہہ حکم عام نہین ہی ہر شخص کی حق مین کہ گواہی دین اوسکی حق مین ایک جماعت ساتہہ خیر و شر کی بلکہ امید جنت کی ہی یہہ بہلی
کے لئے اور نہ خوف ہی دوزخ کا دوسری کی لئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو حکم واجب ہونی جنت اور دوزخ کا کیا تو سبب اسکے کہ مطلع
کر دیا ہوا اونکو اللہ تعالی نی اسپر اور کہا زین عرب نے کہ ذکر کرنا کسیکو ساتہہ بہلائی اور برائی کی واجب نہین کرتا جنت اور نار کو بلکہ یہہ علامت ہی
اونکی جنتی اور دوزخی ہونیکی اور مراد تعریف کرنا اور برا کہنا نیکبختون اور متقیونکا ہی کہ وہ بغیر مداخلت نفسانیہ کی کہتی ہین وہ علامت جنتی اور
دوزخی کی ہی ہو الا اگر کوئی فاسق کسی سبب سے اہل فسق کی تعریف کری یا ایک نیکبخت کی برائی بیان کرے کچہہ اعتبار نہین اور تم گواہ اللہ کے ہو
یہہ بات باعتبار اکثر کی فرمائی کہ اکثر آدمی جیسا ہوتا ہی ویسا ہی اللہ تعالی لوگونسی کہواتا ہی پس کہنا اونکا علامت واقع مین ہونیکی ہی اور یہہ معنی
نہین ہین کہ جو کچہہ کہین صحابہ اور مؤمن بیچ حق ایک شخص کی کہ یہہ مستحق جنت یا دوزخکا ہی تو یون ہی ہوتا ہے جو کوئی مستحق جنت کا ہوتا نہین ہوتا ہے دوزخ
لسبب کہنی اونکی اور جو کوئی مستحق دوزخکا ہوتا ہی اونکی کہنی سی جنتی نہین ہو جاتا کیا نہین دیکہتا ہی تو کہ نہین جائز ہی کسیکو قطعی جنتی کہنا یا قطعی
دوزخی کہنا اگرچہ گواہی دین اوسکی لئی جماعت کثیرہ بلکہ امید کیجاویگی جنت کی اوسکی لئی کہ گواہی دین جماعت ساتہہ بہلائی کی اور خوف کیا جاویگا دوزخکا
اوسکی لئی کہ گواہی دین جماعت ساتہہ برائی کی ٥ ع ٥ ح ٥ **وعن** عمر رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايما مسلم
شهد له اربعة بخير ادخله الله الجنة قلنا وثلثة قال وثلثة قلنا واثنان قال واثنان ثم لم نسأله عن الواحد رواه البخاري اور روایت ہی حضرت
عمر رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی جو مسلمان کہ گواہی دین واسطی اوسکی چار شخص ساتہہ بہلائیکی داخل کریگا اوسکو اللہ
بہشت مین کہا ہمنی اور اگر تین شخص گواہی دین یعنی تو بہی داخل کریگا بہشت مین فرمایا اور اگر تین ہے گواہی دین تو بہی داخل کریگا کہا ہمنی اور اگر دو گواہی دین فرمایا
اور دو بہی پہر نہ پوچہا ہمنی اونسی حال ایک کا نقل کی یہہ بخاری وسلم نی **ف** داخل کریگا جنت مین یعنی بسبب فضل اپنی کی اور بہلائی اوسکی اور
کبہی یہہ بہی ہوتا ہے کہ بخش دیتا ہی اللہ تعالی گناہ اوسکی اور داخل کرتا ہی اوسکو جنت مین واسطی سچ کرنی گمان مؤمنون کی بیچ ہونی اوسکے صالح
چنانچہ اسیلیے کہا گیا ہی السنة الخلق اقلام الحق یعنی زبانین خلق کی قلم حق کی ہین ٥ ع ٥ **وعن** عائشة قالت قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لا تسبوا الاموات فانهم قد افضوا الى ما قدموا رواه البخاري اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ برا کہو مردونکو اسلیے کہ تحقیق وہ پہونچی ساتہہ جزا اوس چیز کی کہ آگے بہیجی نقل کی بخاری وسلم نی **ف** نہ برا کہو یعنی لعن و طعن
اور گالیان وغیرہ مت دو مردونکو اگرچہ ہون فاجر و کافر اگر جسکا مرنا کفر پر یقینا معلوم ہو تو مضائقہ نہین مثل فرعون اور ابو جہل اور ابو لہب کے اسلیے کہ جیسا اونہون نے
کیا اوسکا بدلا پایا اگر نیک کار تہی ثواب ملا اونکو برا کہنا بجا نہی اور اگر بدکار تہی شاید کہ اللہ تعالی نے بخش دیا ہو اور اگر نہ بخشا ہو تو تمہین اونکی برا کہنی مین کیا
فائدہ ٥ ع ٥ ح ٥ ح ٥ **وعن** جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يجمع بين الرجلين من قتلى احد في ثوب واحد ثم يقول

أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھی جمع کرتی دو شخصونکو شہداء احد مین سی بیچ ایک کپڑیکی پہر فرماتی تھی کونسی کو امین سی زیادہ قرآن یاد ہی پس جب اشارہ کیا جاتا واسطی حضرت کے طرف ایک کے اونمین سی آگی کرتی اوسکو قبر مین یعنی جانب قبلہ کی گویا وہ امام ہوتا بسبب قاری ہونیکی اور فرماتی کہ مین گواہی دونگا اونپر دن قیامت کی کہ راہ خدا مین مارے گئی ہین اور حکم فرمایا ساتھہ دفن کرنی اونکی خون سمیت اور نماز پڑہی اونپر اور نہ نہلائی گئی نقل کی بخاری نی ف کپڑیکی وہان قلت تھی واسطی ضرورت کی ایک ایک کپڑی مین دو دو دفن کئی اور اس حدیث سی معلوم ہوا شہید کی لئی نہ غسل ہی نہ نماز پہر نہ غسل دینی پر تو اتفاق ہی سب اماموں کا اور نماز نہ پڑہنی مین اختلاف ہی امام شافعی کہتی ہین کہ نہ پڑہی اور امام ابو حنیفہ کہتی ہین کہ پڑہی سند اونکی بہت حدیثین ہین ص ح ٥ **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَرَسٍ مُعْرَوْرٍ فَرَكِبَهُ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ نَمْشِي حَوْلَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑا بغیر زین کا پس سوار ہوئی اوسپر اوسوقت کہ پہری جنازی ابن دحداح کیسی اور ہم چلتی تھی گرد حضرت کے نقل کی یہہ مسلم نی **ف** جاتی سوار نہوئی اور فرمایا کہ ملائکہ پیادہ چلتی ہین سوار ہونا مناسب نہین اور پہرتی ہوئی سوار ہوئی پس اتفاق ہی علماء کا اسپر کہ پہرتی ہوئی سوار ہونا مکروہ نہین ع ح ص

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ يَسِيرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي يَمْشِي خَلْفَهَا وَأَمَامَهَا وَعَنْ يَمِينِهَا وَعَنْ يَسَارِهَا قَرِيبًا مِنْهَا وَالسِّقْطُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَيُدْعٰى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ قَالَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَفِي الْمَصَابِيحِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ زِيَادٍ روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ سوار چلی پیچھی جنازی کی اور پیادہ چلی پیچھی جنازی کی اور آگی اوسکی اور داہنی اوسکی اور بائین اوسکی پاس پاس اوسکی اور کچا بچا نماز پڑہی جاوے اوسپر اور دعا کیجاوی واسطی ماں باپ اوسکی کی ساتھہ بخشش اور رحمت کے یعنی اگر ہون دونون مسلمان نقل کی یہہ ابو داود نی اور بیچ روایت احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کی یون ہی کہ فرمایا سوار چلی پیچھی جنازی کی اور پیادہ جسطرف چاہی جنازی کی چلی اور لڑکا کہ مر جاوے نماز جنازی کی پڑہی جاوے اوسپر اور مصابیح مین یہہ روایت مغیرہ بن زیادہ سی ہے **ف** سوار چلی پیچھی جنازی کی یہہ یا تو محمول ہی عذر پر یا بیان جواز پر اور پیادہ کو پیچھی چلنا افضل ہمارے نزدیک ہے اور آگی چلنا افضل ہی شافعی کی نزدیک اور داہنی بائین چلنا جائز ہی اور چارون طرف چلنی مین افضل یہہ ہی کہ پاس ہی تا مدد گار رہی اوٹھانے مین جنازی کی اور کچا بچا جو نکل پڑی تو ہماری نزدیک اور شافعی کی نزدیک نماز جب اوسپر پڑہنی آتی ہی کہ علامت حیات کی پائی جاتی ہو وقت پیدا ہونیکی مانند آوازکی یا حرکت کرنی عضو کی اور پہر مر جاوی اور امام احمد کی نزدیک نماز پڑہی جاوی اوسپر جبکہ چار مہینے اور دس دن کی بعد پیدا ہوا اگرچہ وقت نکلنی کی آواز وغیرہ نہ معلوم ہوا اور کہا ابن ہمام نی کہ معتبر اسمین یہہ ہی کہ اکثر اوسکا نکل چکی اور وہ زندہ ہو یعنی اگر آدہی سی زیادہ نکلا اور وہ حرکت کرتا ہو نماز پڑہی جاوی اور کم مین نہین اور دعا کیجاوی واسطی ماں باپ کی الخ مستحب ہے ہماری نزدیک کہ بعد تکبیر اولی کی پڑہی سبحانک اللہم وبحمدک آخر تک اور بعد دوسری تکبیر کی درود پڑہی جو کہ التحیات مین پڑہتی ہین اور بعد تیسری تکبیر کی پڑہی اللہم اغفر لحینا آخر تک اور لڑکیکی جنازی پر پڑہے اللہم اجعلہ لنا فرطا واجعلہ لنا ذخرا واجعلہ لنا شافعا ومشفعا اور دوسری روایت مین بجای سقط کی لفظ طفل کا واقع ہوا ہی ظاہر مراد وہی سقط یعنی کچا بچا ہی والا اوسکے پر نماز پڑہنی مین کیا کلام ہی اور مصابیح مین مغیرہ بن زیاد ہی لکہا ہی علما نے کہ یہہ تحریف ہی معلوم نہین کہ کیونکر یہہ تحریف واقع ہوئی اسلئے کہ پایا نہین

گیا ہی مغیرۃ بن زیاد اصلا نہ صحابہ بین اور نہ تابعین مین اور یہہ حدیث روایت کی گئی ہی مغیرۃ بن شعبہ سی ہ ع ہ ح ہ **وعن** الزہریؒ عن
سالم عن ابیہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابابکر وعمر یمشون امام الجنازۃ رواہ احمد وابوداود والترمذیؒ والنسائیؒ و
ابن ماجۃ وقال الترمذیؒ واہل الحدیث کانہم یرونہ مرسلا اور روایت ہی زہری سی کہ نقل کی سالم ہی اور اسنی اپنی باپ سی نقل کی یعنی عبداللہ بن عمر سے
کہ کہا عبداللہ نی کہ دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ابوبکر اور عمر کو چلتی تہی آگی جنازی کی نقل کی یہہ احمد ابوداؤد ترمذی نسائے و
ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی اور اہل حدیث کی گویا جانتی ہین اسحدیث کو مرسل **ف** یہہ حدیث دلیل شافعی اور احمد کی ہی کہ اونکی نزدیک
آگی چلنا افضل ہی اور امام ابوحنیفہ نی حدیث مابعد پر عمل کرکر کہا ہی کہ پیچھی چلنا افضل ہی اور پیچھی چلنی مین فائدہ یہہ ہی کہ عبرۃ پکڑتی ہین لوگ
جنازیکو دیکہکر اور مستعد رہتی ہین کندہا دینی کی لئی اور اشارہ ہی اسکی طرف کہ وہ مانند رخصت کرنی والونکی ہین اور مکروہ ہی جنازی کے
ساتہہ چلنی والیکو کلام کرنا اور بلند آواز سی ذکر کرنا اور قرآن پڑہنا بلکہ یاد کری اللہ کو اپنی دلمین اور اہل حدیث اسحدیث کو مرسل جانتی ہین
کہ راوی اسکا زہری ہی یا سالم کہ تابعین سے ہین اور واقع مین یہہ حدیث مرفوع ہی کہ ابن عمر سی ہے اور وہ صحابی ہین ہ ع ہ ح ہ
وعن عبداللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجنازۃ متبوعۃ ولا تتبع لیس معہا
من تقدمہا رواہ الترمذیؒ وابوداود وابن ماجۃ قال الترمذیؒ وابوماجد الراویؒ رجل مجہول
اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جنازہ تابع کیا گیا ہی کہ لوگ پیچھی اوسکی چلین اور نہین
تابع کہ پیچھی لوگونکی رہی نہین ہوتا ساتہہ اوسکی وہ شخص کہ آگی بڑہ گیا اوس سے یعنی ثواب ہمراہی کا نہین پاتا پورا نقل کی یہہ ترمذی و
ابوداؤد و ابن ماجہ نی کہا ترمذی نی ابوماجد راوی مرد مجہول ہی **ف** حدیث مؤید ہی ہماری مذہب کی کہ پیچھی چلنا جنازیکی افضل ہے
اور پہلی حدیث جو گذری احتمال ہی کہ وہ بیان جواز کی لئی کرتی ہون اور ابوماجد راوی مجہول ہی مجہول ہونا راوی متاخر کا نہین ضرر
کرتا مجتہد کو یعنی ابوماجد امام اعظم رح سی پیچھی ہی اسکا مجہول ہونا مضر نہین اسلئی کہ اون تک راوی اچھی ہین ہ ع ہ **وعن** ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تبع جنازۃ وحملہا ثلث مرار فقد قضی ما علیہ من حقہا رواہ الترمذیؒ
وقال ہذا حدیث غریب وقد روی فی شرح السنۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حمل جنازۃ سعد بن معاذ بین العمودین
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص ساتہہ ہووی جنازیکی اور اٹہاوی اوسکو تین بار بس تحقیق ادا
کیا حق اوسکا کہ اوسپر تہا روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور تحقیق روایت کی گئی شرح السنہ مین یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نی اوٹہایا جنازہ سعد بن معاذ کا درمیان دو لکڑیون جنازیکی **ف** تین بار یعنی مددکری اوٹہانی والون جنازیکی راہ مین پہر چہوڑ دے
تا راحت پکڑی پہر اوٹہاوی تہوڑی دور راہ مین اسیطرح کری تین بار اور ادا کیا حق اوسکا یعنی مؤمن کا جو مؤمن پر حق ہی کہ ساتہہ جنازیکے
جاوی اور مددگار رہی اوٹہانی مین وہ حق اسطرح اوٹہانی مین ادا ہوجاتا ہی نہ یہہ کہ اور حقوق مانند غیبت اور دین وغیرہ کی ادا ہوجاتے
ہین اور درمیان دو لکڑیون جنازیکی یہہ مذہب شافعیؒ کا اوٹہاوین جنازیکو تین آدمی اسطرح کہ کہڑا ہوا ایک تو آگی جنازیکی درمیان دونون
لکڑیون کی یعنی دونون ڈنڈونکی اور دو آدمی پیچھی اوسکی ہر ایک اون دونومین سی رکہی لکڑی کندہی پر یہہ بات وقت اوٹہانی جنازیکے
ری پہر مضائقہ نہین اسکا کہ مدد کری اوسکی جو چاہی جسطرح چاہی اور افضل نزدیک ابوحنیفہ کی تربع ہی یعنی اوٹہاوین اوسکو چار آدمی
اور رکہین لکڑیان اوسکی کندہون پر روایت کیا گیا ہی یہہ ابن مسعود سی اور احتمال ہی کہ اوٹہانا تین آدمیونکا جو روایت کیا گیا یہہ کسی وقت

ناس مین اس سبب سی ہوا مانند تنگی مکان کی یا قلت اوٹہانیوالونکی ہ ع ہ ح د **وعن** ثوبان قال خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في جنازة فرأى ناسا ركبانا فقال ألا تستحيون إن ملائكة الله على أقدامهم وأنتم على ظهور الدواب رواه الترمذي وابن ماجة وروى أبو داود نحوه قال الترمذي وقد روي عن ثوبان موقوفا روایت ہی ثوبان سی کہ کہا نکلی ہم ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ ایک جنازی کی پس دیکہا لوگونکو سوار فرمایا کیا نہین حیا کرتی تم کہ تحقیق فرشتی خدا کی اپنی قدمونپر ہین اور تم اوپر پیٹہہ جانورونکی ہو روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور روایت کی ابوداؤد نی مانند اسکی کہا ترمذی نی اور تحقیق روایت کی گئی ہی یہہ ثوبان سی موقوف **ف** اوپر ایک حدیث مین گذرا ہی کہ چلی سوار پیچہی جنازی کی اور اس سی مطلق سوار ہوکر چلنا منع معلوم ہوتا ہی پس تطبیق ان دونون حدیثونمین یہہ ہی کہ وہ معذور کی حق مین ہی کہ بیمار ہو یا لنگڑا ہو یا کچہہ اور عذر رکہتا ہو تو اوسکو پیچہی جنازی کی سوار ہوکر چلنا جائز ہی اور یہہ غیر معذور کی حق مین ہی پہلی روایات فقہ مین آیا ہی کہ اگر ضرورت ہو سوار چلنا جائز ہی بلا کراہت اور موقوف یعنی یہہ قول ثوبان کا ہی حکم حدیث نہین لیکن یہہ بہی بیچ معنی مرفوع کی ہی اسلئی کہ بغیر سنی کی حضرت سی وہ نہین ایسی خبر دے سکتی ہ ع ہ ح ہ **وعن** ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم قرأ على الجنازة بفاتحة الكتاب رواه الترمذي وأبو داود وابن ماجة اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی جنازی پر سورہ فاتحہ روایت کی یہہ ترمذی ابوداود و ابن ماجہ نی **ف** یعنی سورہ فاتحہ نماز جنازہ مین پڑہی جیسکہ حدیث ابن عباس کہین گذرا یا جنازی پر بعد از نماز کے یا پہلی نماز کی بقصد تبرک کے پڑہی ہو واللہ اعلم اور ترمذی نی کہا کہ اسناد اسکی قوی نہین اور ابراہیم کہ راوی اس حدیث کا ہی منکر الحدیث ہی جو کچہہ کہ اسمین ثابت ہوا ہی قول ابن عباس ہی کا ہی کہ قرأت فاتحہ کی سنت ہے یعنی نماز جنازی مین اور لکہا ہی علما نی کہ یہہ قول صریح نہین ہی بیچ رفع کی یعنی اس قول سی یہہ نہین ثابت ہوتا کہ حضرت نی سورہ فاتحہ پڑہی ہ ح ہ **وعن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا صليتم على الميت فأخلصوا له الدعاء رواه أبو داود وابن ماجة اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ پڑہو تم نماز میت پر پس خالص کرو اوسکی لیی دعا یعنی کسیکے دکہانی سنانی کا خیال نہو خالص اللہ ہی کی خوشنودی منظور ہو اور دل سی دعا کرو نقل کی یہہ ابوداود و ابن ماجہ نی **وعنه** قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا صلى على الجنازة قال اللهم اغفر لحينا وميتنا وشاهدنا وغائبنا وصغيرنا وكبيرنا وذكرنا وأنثانا اللهم من أحييته منا فأحيه على الإسلام ومن توفيته منا فتوفه على الإيمان اللهم لا تحرمنا أجره ولا تفتنا بعده رواه أحمد وأبو داود والترمذي وابن ماجة ورواه النسائي عن إبراهيم الأشهلي عن أبيه وانتهت روايته عند قوله وأنثانا وفي رواية أبي داود فأحيه على الإيمان وتوفه على الإسلام وفي آخره ولا تضلنا بعده اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت پڑہتی نماز جنازی پر فرماتی یا الٰہی بخشش کر واسطی زندون ہمارے کے اور مردون ہمارے کی اور حاضر ہمارے کی اور غایب ہمارے کی اور چہوٹون ہمارے کی اور بڑون ہمارے کی اور مردون ہمارے کی اور عورتون ہمارے کی یا الٰہی جسکو کہ زندہ رکہی تو ہمارے مین سی پس زندہ رکہہ اوسکو اسلام پر اور جسکو مارے تو ہم مین سی پس مار اسکو ایمان پر یا الٰہی نہ محروم رکہہ ہمکو ثواب اوسکے یعنی ثواب کہ بسبب میت اوسکی کی ہمکو حاصل ہوا ہی اوس سی محروم نکر اور نہ فتنی مین ڈال ہمکو پیچہی اسکی روایت کی یہہ احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور روایت کی یہہ نسائی نی ابراہیم اشہلی سی کہ اون نی نقل کی اپنی باپ سی اور تمام ہوئی

روایت اوسکی لفظ انتانا لک اور یہہ روایت ابی داؤد کی ہیں زندہ رکہہ اوسکو ایمان پر اور مارا اوسکو اسلام پر اور اخیر مین اوسکے یہہ ہی اور نہ گمراہ کر ہمکو پیچہی اوسکی **وعن** واثلة بن الاسقع قال صلی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم علی رجل من المسلمین فسمعته یقول اللهم ان فلان بن فلان فی ذمتك وحبل جوارك فقه من فتنة القبر وعذاب النار وانت اهل الوفاء والحق اللهم اغفر له وارحمه انك انت الغفور الرحيم رواه ابو داود وابن ماجة اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سی کہ کہا نماز پڑہی ساتہہ ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص پر مسلمانون مین سی پس سنا مینی حضرت کو کہ فرماتی تہی یا الٰہی تحقیق فلانا بیٹا فلانیکا بیچ امان تیری کی ہی یعنی اسلیے کہ ایمان کہتا تہا تجہپر اور چنگل مارنیوالا ہی ساتہہ قرآن کی کہ وہ امن دینی والا ہی پس بچا اسکو فتنہ قبر کیسے یعنی عذاب اوسکیسے اور عذاب آگ کیسے اور تو صاحب وفا کا ہی کہ جو عہد اور وعدہ بندونکی ساتہہ کیا ہی پورا کرتا ہی اور تو صاحب حق کا ہی کہ جو کچہہ کہتا ہی اور کرتا ہی حق ہی یا الٰہی بخشش کر واسطی اسکی اور رحم کر اسپر تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہی روایت کی یہہ ابوداؤد وابن ماجہ نے **ف** لفظ حبل کی کئی معنی ملا علی قاری نی نقل کئی ہین اور اخیر کو لکہا ہی کہ ظاہر تر یہہ ہی کہ معنی اسکی یہہ ہون کہ وہ تعلق پکڑنیوالا اور چنگل مارنیوالا ساتہہ قرآن کی تہا پس لفظ حبل سی مراد قرآن ہی جیسیکہ اس آیہ مین واعتصموا بحبل الله یعنی چنگل مارو ساتہہ کتاب اللہ کی اور مراد لفظ جوار سی امان ہی اور اضافہ اسمین بیانیہ ہی یعنی قرآن ایسا قرآن کہ چنگل مارتا ساتہہ اوسکی باعث ہوتا ہی امان اور اسلام اور ایمان اور معرفت وغیرہ ذلک کا ہ ع **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذکروا محاسن موتاکم وکفوا عن مساویهم رواه ابوداود والترمذی اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یاد کرو نیکیان اپنی مردونکی اور بند رہو ذکر کرنی برائیون اونکے سی روایت کی یہہ ابوداؤد و ترمذی نی **ف** یاد کرو نیکیان اپنی موتی کی اسلیے کہ وقت ذکر کرنی صالحین کی اوترتی ہی رحمت اور یہہ امر استحباب کی لئی ہی اور بند رہو ذکر کرنی برائیون اونکیسے یہہ امر وجوب کے لئے ہی یعنی واجب ہے کہ برائی اونکی نہ ذکر کرو کہا ہی حجۃ الاسلام نی کہ غیبت میت کے اشد ہی غیبت زندہ سی اسلیے کہ زندہ سی بخشوالینا ممکن ہے دنیا مین بخلاف میت کے کہ اوس سے نہین بخشوا سکتا اور کتاب ازہار مین لکہا ہی کہ کہا علماء نی کہ جب دیکہی نہلانی والا میت مین کوئی اچہی چیز مانند روشن ہونی چہرہ اوسکی اور خوشبو آنیکی اوسمین سی تو مستحب ہے بیان کرنا اوسکا اور اگر دیکہی اوسمین بری چیز مثلاً بو آتی ہو اوسمین سی یا کالا ہوجاوی منہہ یا بدن یا بدل جاوی صورت اوسکی تو حرام ہی بیان کرنا اوسکا ہ ع ہ ح ہ **وعن** نافع ابی غالب قال صلیت مع انس بن مالك علی جنازة رجل فقام حیال راسه ثم جاؤا بجنازة امرأة من قریش فقالوا یا ابا حمزة صل علیها فقام حیال وسط السریر فقال له العلاء بن زیاد هكذا رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم قام علی الجنازة مقامك منها ومن الرجل مقامك منه قال نعم رواه الترمذی وابن ماجة وفی روایة ابوداود نحوه مع زیادة وفیه فقام عند عجیزة المرأة اور روایت ہی نافع سی کہ کنیت اوسکی ابی غالب ہے کہا کہ نماز پڑہی مینے ساتہہ انس بن مالک کی اوپر جنازی ایک شخص کی یعنی عبداللہ بن عمر کی پس کہڑی ہوئی مقابل سر اوسکی پہر لائی لوگ جنازہ ایک عورت قریش مین سی پس کہا ای ابا حمزہ کہ کنیت ہی انس کی نماز پڑہ اس جنازی پر پس کہڑی ہوئی مقابل درمیان تخت کی پس کہا واسطے اوسکی علاء بن زیاد نی کہ اسیطرح سی دیکہا تونی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کہڑی ہوئی جنازی پر یعنی عورت کی جنازی پر بیچ جگہہ کہڑے ہونی تیری کی اوس عورت سی اور کہڑی ہوئی مرد سی جگہہ کہڑی ہونی تیری کی مرد سی یعنی حضرت کو دیکہا تونی کہ کہڑی ہوئی جنازی مرد پر مقابل سر کی اور عورت کے جنازی پر مقابل درمیان کی کہا کہ ہان نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور بیچ روایت ابی داؤد کی مانند اسکی ساتہہ زیادتی

کی اور اوسمین یہہ ہی کہ پس کہڑی ہوئی نزدیک کولی عورت کی ف اسمین جو اختلاف کیا ہی اماموں نی مذکور اوسکا پہلی فصل مین ہو چکا
ہی جو چاہی دیکہ لی کہ تیسری
الفصل الثالث فصل تیسری
عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ قال كان سهل بن حنيف وقيس
ابن سعد قاعدين بالقادسية فمر عليهما بجنازة فقاما فقيل لهما انها من اهل الارض اي من اهل الذمة فقالا
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مرت به جنازة فقام فقيل له انها جنازة يهودي فقال اليست نفسا
متفق عليه روایت ہی عبد الرحمٰن بن ابی لیلی سی کہ کہا تہی سہل بن حنیف اور قیس بن سعد بیٹہی ہوئی قادسیہ مین پس گذرا گیا اوپر
ایک جنازہ پس کہڑی ہوگئی دونون پہر کہا گیا اونکو کہ تحقیق یہہ جنازہ زمیندار ونسی ہی یعنی ذمیون سی پس کہا دونون صحابیون نی کہ
تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرا اون پاس جنازہ پس کہڑی ہوئی پس کہا گیا اونکو کہ تحقیق یہہ جنازہ یہود کا ہی فرمایا کیا نہین
ہی یہہ جان نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی ف قادسیہ نام ہی ایک جگہہ کا کہ پندرہ کوس ہی کوفہ سی اور ذمیونسی یعنی زمیندارونسی مراد
ذمی ہین انکو زمیندار کہا بسبب رزالت اور کم رتبہ ہونی اونکی یا سبب اسکی کہ مسلمانون نی مقرر رکہا اونکو زمین پر اور خراج لیا اور کیا نہین یہہ
جاندار کہ ساتہہ موت اسکی ڈری اور عبرت پکڑی حاصل یہہ کہ موت مقام ڈر اور عبرت کا ہی اسلیی اوتہہ کہڑا ہوا مین اور اوپر گذر ہی چکا ہی
کہ منسوخ ہوا اوٹہہ کہڑا ہونا ساتہہ روایت حضرت علی رض کی پس شاید کہ ان دو صحابیونکو علم منسوخ ہونیکا نہوا ہو ع ہ وعن عبادة بن
الصامت قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتبع جنازة لم يقعد حتى توضع في اللحد فعرض له حبر من
اليهود فقال له انا هكذا نصنع يا محمد قال فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال خالفوهم رواه الترمذي وابو داود
وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب وبشر بن رافع الراوي ليس بالقوي اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ جاتی
ساتہہ جنازہ کی نہ بیٹہتی یہان تک کہ رکہا جاتا قبر مین پس روبرو آیا حضرت کی ایک عالم یہود یونمین سی پس کہا اوسنی حضرتکو کہ تحقیق
ہم اسیطرح سی کرتی ہین ای محمد یعنی کہڑی رہتی ہین یہانتک کہ رکہا جاتا ہی مردہ قبر مین کہا راوی نی پس بیٹہی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم یعنی بعد اسکی کہڑی رہتی دفن کرنی تک اور فرمایا مخالفت کرو یہودیونکی روایت کی یہہ ترمذی و ابو داود وابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نے
یہہ حدیث غریب ہے اور بشر بن رافع کہ راوی ہی حدیث کا نہین قوی وعن علي رض قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم امرنا
بالقيام في الجنازة ثم جلس بعد ذلك وامرنا بالجلوس رواه احمد اور روایت ہی علی رض سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم فرماتی ہمکو ساتہہ کہڑی ہوجانیکی وقت دیکہنی جنازہ کی پہر بیٹہی پیچہی اسکی اور فرمایا ہمکو ساتہہ بیٹہنی کی نقل کی یہہ احمد نی ف
ظاہر اس حدیث سی ہیا معلوم ہوتا ہی کہ کروہی کہڑی ہوجانا بعد اسکی ہ ع ہ وعن محمد بن سيرين قال ان جنازة مرت
بالحسن بن علي وابن عباس فقام الحسن ولم يقم ابن عباس فقال الحسن اليس قد قام رسول الله صلى
الله عليه وسلم لجنازة يهودي قال نعم ثم جلس رواه النسائي اور روایت ہی محمد بن سیرین سی کہ کہا تحقیق
ایک جنازہ گذرا حضرت حسن بن علی اور ابن عباس پر پس کہڑی ہوئی حسن اور نہ کہڑی ہوئی ابن عباس پہر کہا حسن نی کیا نہین کہڑے
ہوی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم واسطی جنازہ یہود کی کہا ابن عباس نی ہان کہڑی ہوئی پہر بیٹہی نقل کی یہہ نسائی نی ف یعنی پہلی حکم یہہ
تہا کہ حضرت جنازیکو دیکہکر اوٹہہ کہڑی رہتی بعد ازان بیٹہی رہتی اور نہ اوٹہتی پس کہڑا ہونا منسوخ ہوا اور حضرت حسن کو یہہ نسخ ہونا نہ پہنچا
ہوگا اسلیی انکار کیا ع ہ وعن جعفر بن محمد عن ابيه ان الحسن بن علي كان جالسا فمر عليه بجنازة فقام الناس حتى

جَاوَزَتِ الْجَنَازَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ اِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى طَرِيْقِهَا جَالِسًا وَكَرِهَ
اَنْ تَعْلُوَ رَأْسَهٗ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَامَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی جعفر بن محمد سی یعنی جعفر صادق سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی محمد باقر سی یہہ
کہ حسن بن علی تہی بیٹہی ہوئی پس گذرا گیا اوپر جنازہ پس کہڑی ہوئی لوگ یعنی وہ کہ جنکو نسخ نہین پہنچا تہا یہان تک کہ گذر گیا جنازہ پس کہا
حسن نی سوائی اسکی نہین کہ گذرا گیا جنازہ یہودی کا اور تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر راہ کی بیٹہی ہوئی اور مکروہ جانا یہہ کہ بلند
ہو سر اونکے سی جنازہ یہودیکا پس کہڑی ہوئی نقل کی یہہ نسائی نی ف یعنی حضرت کہ سبب دیکہنے جنازہ یہودکی کہڑی ہوئی تہی سبب یہہ تہا
کہ نہ چاہا کہ سر مبارک سی جنازہ یہودیکا بلند ہو یہہ انکار کیا حضرت حسن نے لوگونکی کہڑی ہونیپر جنازہ کی لئی برعکس پہلے انکار کی کہ ابن عباس نے
کیا تہا سبب نہ کہڑی ہونیکی پس شاید کہ یہہ بہی ہوا اوس قضیہ کی کہ بعد تلاش وتحقیق کی یہہ ثابت ہوا ہو کہ کہڑا ہونا حضرت کا اس سبب سے تہا
پہر منسوخ ہوا اور سبب کہڑی ہونیکی مختلف تہی کبہی بسبب ڈرنیکی کہڑی ہوتی اور کبہی واسطی بزرگی ملائکہ کی اور کبہی واسطی ناخوش کہنی اسکی کہ
جنازہ بلند ہو سر مبارک سی اور یہہ حدیث منقطع ہی اسلیے کہ امام محمد باقر نہین تہی حضرت حسن کے زمانہ مین ٥ ع ٥ ح ٥ **وعن** اَبِيْ مُوْسٰى
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَرَّتْ بِكَ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ اَوْ نَصْرَانِيٍّ اَوْ مُسْلِمٍ فَقُوْمُوْا لَهَا فَلَسْتُمْ لَهَا
تَقُوْمُوْنَ اِنَّمَا تَقُوْمُوْنَ لِمَنْ مَعَهَا مِنَ الْمَلٰئِكَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہی ابی موسیٰ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت
کہ گذری تجپر جنازہ یہودیکا یا نصاری کا یا مسلمان کا پس کہڑی ہو جاو اوسکی لئی پس نہین تم اوسکی لئی کہڑی ہوتی سوا اسکی نہین کہ کہڑے
ہوتی ہو واسطی اونکی کہ ساتہہ جنازیکی ہین یعنی فرشتی نقل کی یہہ احمد نی ف سبب کہڑی ہونیکی مختلف تہی چنانچہ بیان اسکا اوپر کی حدیث مین
ہوچکا ہی اور یہہ حکم پہلی تہا پہر منسوخ ہوا اسکا بیان بہی اوپر گذر گیا ٥ **وعن** مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوْفٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا اَوْجَبَ فَكَانَ مَالِكٌ اِذَا اسْتَقَلَّ اَهْلَ
الْجَنَازَةِ جَزَّاَهُمْ ثَلٰثَةَ صُفُوْفٍ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ
اِذَا صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَتَقَالَّ النَّاسَ عَلَيْهَا جَزَّاَهُمْ ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوْفٍ اَوْجَبَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ اور روایت ہی مالک بن ہبیرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین کوئی مسلمان کہ مری پس پڑہین نماز اوسپر تین صفین مسلمانونکی مگر کہ واجب کرتا ہی اللہ تعالی بہشت اور مغفرت اوسکے
لئی پس تہی مالک جسوقت کہ کم جانتی آدمیونکو تقسیم کرتی اونکو تین صفین موجب اسحدیث کی نقل کی یہہ ابو داؤد نی اور بیچ روایت ترمذی کے
یون ہی کہ کہا راوی نی تہی مالک بن ہبیرہ جسوقت کہ نماز پڑہتی جنازی پر یعنی ارادہ کرتی نماز پڑہنی کا پس کم جانتی لوگونکو اوسپر کرتی لوگونکو تین جصہ
یعنی تین صفین پہر کہتی فرمایا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسپر نماز پڑہین تین صفین واجب کرتا ہی اللہ تعالی بہشت کو اور روایت کی ابن ماجہ نے
مانند اسکی ف واجب کرتا ہی اللہ تعالی بہشت کو مسئلہ ہی عقائد کا کہ واجب ہے ہر ایک پر یہہ کہ اعتقاد کری کہ نہین واجب اللہ پر کچہہ اور یہان فرمایا
کہ واجب کرتا ہی اللہ تعالی بہشت کو پس ان دونون باتونمین منافاة ہوئی جواب یہہ کہ یہہ واجب ہونا از راہ فضل ورو عدہ کی ہی نہ بطریق وجوب لغیرہ ہی اور منع جواز حبید
لذاتہ نہ یہہ ور کرمانی نے لکہا ہی کہ نماز جنازہ مین صفونکی فضل ان پہلی صف کے واسطی تواضع کی ور سوائی جنازیکی ور نماز میں اول کی صف فضل ہی ور نہ دعا کری میت کی لیے
بعد نماز جنازیکی اسلیے کہ یہہ مشابہ ہوتا ہی ساتہہ زیادتی کی نماز جنازہ مین ٥ ح ٥ ع ٥ **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا

جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ پڑہتی تہی نماز
جنازہ مین یہہ دعا یا الٰہی تو پروردگار اسکا ہی تونی پیدا کیا اسکو اور تونی ہدایت کیا اسکو طرف اسلام کی اور تونی قبض کی روح اسکی اور تو دانا
تر ہی ساتہہ باطن اسکی کی اور ظاہر اسکی کی اور آئی ہین ہم شفاعت کرنیوالی پس بخش اسکو نقل یہہ ابو داود نی **وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ**
قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلَى صَبِيٍّ لَمْ يَعْمَلْ خَطِيْئَةً قَطُّ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ أَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ رَوَاهُ مَالِكٌ
اور روایت ہی سعید بن مسیب سے کہ کہا نماز پڑہی مینی پیچہی ابی ہریرہ کی ایک لڑکی پر کہ نہ کیا تہا اوسنی کوئی گناہ ہرگز پس سنا مینی ابو ہریرہ کو
کہ کہتی تہی یعنی نماز مین یا الٰہی پناہ دی اسکو عذاب قبر سی نقل کی یہہ مالک نی ف کہا ابن حجر نی کہ جملہ لم یعمل خطیئۃ قط صفۃ
کاشفہ ہی لفظ صبی کی اسلیئی کہ نہین متصور ہی غیر بالغ مین کرنا گناہ کا انتہی اور پناہ دی عذاب قبر سی کہا ہی بعضی علمائی کہ نہین مراد ہی ساتہہ
عذاب قبر کی یہان عقوبۃ اور سوال بلکہ مراد ہی رنج لسبب غم و حسرت اور وحشت اور ضغطہ کی اور یہہ سبکو ہوویگا لڑکونکو اور غیر لڑکونکو کذا
ذکر السیوطی اور علمائی اختلاف کیا ہی بیچ سوال ہونی لڑکونکی قبر مین صحیح یہہ ہی کہ نہین ہونیکا اسلیئے کہ عذاب ہونا غیر مکلف کو منافی ہے
قاعدہ شرع کی واللہ اعلم ۵ع ۵ح ۵ **وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ عَلَى الطِّفْلِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ**
اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَذُخْرًا وَأَجْرًا اور روایت ہی بخاری سی بطریق تعلیق کی یعنی نقل کی حدیث ترجمۃ الباب مین بدون سند کے
کہا پڑہتی تہی حسن بصری اوپر جنازی لڑکیکی سورہ فاتحہ یعنی بعد تکبیر اولیٰ کی جگہہ سبحانک اللہم کی اور کہتی یعنی بعد تیسری تکبیر کی یا الٰہی کر
اسکو ہماری لئی پیشوا اور پیش رو اور ذخیرہ اور ثواب ف سلف وہ مال ہی کہ آگی بہیجی آدمی منفعت کی لئی اور فرط وہ شخص کہ لشکر کے
آگی جاکر سرانجام آب ودانہ وغیرہ کا کری لشکر کی لئی اور یہان مراد دونون سی یہہ ہی کہ یہہ لڑکا باعث منفعت ہماری کا ہو کہ شفاعت کرے
اور ذخرہ وہ مال کہ ذخیرہ کرین تا وقت حاجت کی کام آوی ۵ع ۵ح ۵ **وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّفْلُ**
لَا يُصَلَّى عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَلَا يُوْرَثُ اور روایت ہے
جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا لڑکا یعنی کچا بچہ نہ نماز پڑہی جاوی اوسپر اور نہ وارث ہووی کسیکا اور نہ وارث کیا جاوی کوئی
اوسکا یہانتک کہ آواز کری وقت پیدا ہونیکی یعنی جبتک کہ نہ ظاہر ہووی نشانی زندگی کی جیسیکہ اوپر گذرا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی مگر یہہ ابن ماجہ نی
نہین ذکر کیا ولا یورث **وَعَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُوْمَ الْإِمَامُ فَوْقَ شَيْءٍ وَ**
النَّاسُ خَلْفَهُ يَعْنِيْ أَسْفَلَ مِنْهُ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْمُجْتَبٰى فِيْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہ کہا
منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ کہڑا ہو امام یعنی تنہا اوپر ایک چیز کی اور لوگ پیچہی اوسکی ہون یعنی نیچی اوس سے ہون
روایت کی یہہ دارقطنی نی مجتبی مین بیچ کتاب جنائز کی ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر فقط امام نیچی کہڑا ہو اور لوگ اونچی تو بطریق اولیٰ منع
ہوگا اور یہہ حکم سب نمازونمین ہی خصوصیت نماز جنازہ کی نہین اور لفظ حدیث بہی مخصوص نہین لیکن حمل اوسپر کرکر اسباب مین لائی ہین
گو کہ ورود حدیث کا اوسمین تہا شاید لوگونکو عادت ہو کہ نماز جنازہ مین اسطرح کرتی ہون پس منع کئی گئی اوس سے واللہ اعلم ۵ح ۵ع ۵

بَابُ دَفْنِ الْمَيِّتِ باب ہے بیچ بیان دفن کرنی مردہ کے **اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ** فصل پہلے

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ
أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ هَلَكَ فِيْهِ أَلْحِدُوْا لِيْ لَحْدًا وَانْصِبُوْا عَلَيَّ اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت ہی عامر بن سعد بن ابی وقاص سی یہہ کہ سعد بن ابی وقاص نی کہا بیچ اوس مرض اپنی کی کہ وفات ہوئی اوسمین بناؤ میرے

دفن کی لئی لحد اور رکہی گئی کرو مجہپر کچی اینٹین کہڑی کرنا جیسا کیا گیا ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی حضرت کی قبر پر روایت کی یہہ مسلم نے
ف لحد کہتی ہین اوسکو کہ قبر مین قبلہ کیطرف کاواک کرتی ہین جسکو یہان بغلی قبر کہتی ہین اور اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہے لحد کرنا اور کہا
ابن ہمام نی کہ سنت ہماری نزدیک لحد ہی مگر کہ ہو ضرورۃ یعنی زمین نرم ہوا اور خوف دہ جانیکا ہو تو شق کری یعنی جیسی یہان قبر بناتے
ہین اور رکہی گئی کرو مجہپر کچی اینٹین یعنی اینٹونسی اوس کاواک کو بند کردیا اور لکہا ہی علما نی کہ حضرت کی قبر کا کاواک تو اینٹونسی بند ہوا تہا مع ح
وعن ابن عباس قال جعل في قبر رسول الله صلى الله عليه وسلم قطيفة حمراء رواه مسلم اور روایت ہے
ابن عباس سی کہ کہا ڈالی گئی بیچ قبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لوئی سرخ روایت کی یہہ مسلم نی ف شقران جیلی آنحضرت کے
نی اوس لوئی کو بغیر کہی صحابہ کی قبر مین رکہہ دیا تہا اور کہا شقران نی کہ مکروہ جانا مینی یہہ کہ استعمال کری اوسکو کوئی پیچہی حضرت کی اور
بعضے عالمون نی کہ یہہ رکہنا لوئیکا خصائص آنحضرت کیسی تہا اور کہا بعضی عالمون نی کہ جہگڑی حضرت علی اور حضرت عباس شقران سے
بسبب رکہنی اوسکی قبر مین اور کہا ابن عبد البر نی کتاب استیعاب مین کہ وہ نکالی گئی قبر مین سی پہلی ڈالنی مٹی کی اور علماء نی مکروہ کہا
کپڑا اچہا مردیکی نیچی اس لیے کہ اسراف اور ضایع کرنا مال کا ہی ہ ع ہ ح ہ وعن سفيان التمار انه رأى قبر النبي صلى الله
عليه وسلم مسنما رواه البخاري اور روایت ہی سفیان کہجور بیچنی والیسی یہہ کہ دیکہی اونہون نی قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بطور کوہان اونٹ کے
نقل کی یہہ بخاری نی ف امام مالک اور امام ابو حنیفہ اور احمد نی دلیل پکڑی ہی ساتہہ اس حدیث کی اور اور حدیثون صحیحہ کی اسپر کہ بطور کوہان کے
بنانا قبر کا افضل ہی مسطح بنانی سی اور امام شافعی نی کہا سطح افضل ہی ہ ع ..... وعن ابي الهياج الاسدي قال قال لي علي
الا ابعثك على ما بعثني عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا تدع تمثالا الا طمسته ولا قبرا مشرفا الا سويته رواه مسلم
اور روایت ہی ابی الہیاج اسدی تابعی سی کہ کہا فرمایا مجہکو حضرت علی نی کیا نہ بہیجون مین تجہکو اوپر اوس کام کی کہ بہیجا مجہکو اوسپر پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی وہ کام یہہ ہی کہ نہ چہوڑ تو کسی تصویر کو مگر کہ مٹادی اوسکو اور نہ کسی قبر بلند کو مگر کہ برابر کردی اوسکو نقل کی یہہ مسلم نی ف
کہا ہی علما نی کہ تصویر کہنچنی حرام ہے اور مٹانا اوسکا واجب ہے اور نہین جائز ہی بہت اونچا ہونا اور برابر کردی یعنی پست کردی ایسی کہ قریب زمین کی ہو مقدار کہ نمود اوسکی باقی
ہی کہ مقدار اوسکی بقدر بالشت کے ہے جو کہ سنت ہے ازہار مین لکہا ہی کہ کہا علما نی کہ مستحب ہے یہہ کہ بلند ہو قبر بقدر بالشت کے اور مکروہ ہے زیادہ اس سے اور مستحب ہے ڈہا دینا زیادہ کا ۞ ۞
ع ہ ح ہ وعن جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يجصص القبر وان يبنى عليه وان يقعد عليه
رواه مسلم اور روایت ہی جابرؓ سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گچ کرنی قبر کیسی اور عمارت بنانی سی قبر پر اور بیٹہنے
سی قبر پر روایت کی مسلم نی ف لکہا ہی ازہار مین کہ نہی قبرون کی گچ کرنی سی واسطی کراہت کی ہی اور یہہ نہی دونون صورتونکو شامل
ہے خواہ چنا سے مس سی کری خواہ قبر کی اوپر گچ کری اور عمارت بنانی قبر پر درست نہین اور واجب ہی ڈہا دینا اوسکا اگرچہ ہو مسجد
اور کہا تورپشتی نی کہ بنا محتمل ہی دو نو چیزونکو خواہ قبر پر مکان پتہر وغیرہ سی بناوی خواہ خیمہ وغیرہ کہڑا کری منع دونون ہین کیونکہ کچہہ فائدہ نہین
پہر کہا تورپشتی نی کہ اسکی منع ہونیکا یہہ بہی سبب ہی کہ یہہ فعل جاہلیت کا ہی یعنی تہی کافر کہ سایہ کرتی تہی میت پر برسون تک اور قبر پر بیٹہنے
سی اسلیی منع فرمایا کہ یہہ منافی ہی اکرام مومن کی اسمین حقیر جاننا اوسکا لازم آتا ہی اور بعضون نی کہا بیٹہنے سی یہہ مراد ہی کہ غم کی ماری قبر
ہی پر بیٹہا رہی جیسی یہان بعضی آدمی فقیر ہو بیٹہتے ہین قبر پر اس سی منع فرمایا ہ ع ہ وعن ابي مرثد الغنوي قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لا تجلسوا على القبور ولا تصلوا اليها رواه مسلم روایت ہی ابی مرثد غنوی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بیٹہو قبرون پر اور نہ نماز پڑہو طرف قبرون کی نقل کی یہہ مسلم نی ف کہا ابن ہمام نی کہ مکروہ ہی بیٹہنا قبر پر اور روندنا
اوسکو پس یہہ جو لوگ کرتی ہین کہ جب کوئی اقربا مین سی ایک جائی دفن کیا جاتا ہی اور اوسکی گرد اور مُردی مدفون ہوتی ہین تو اونکو روندتی
ہوئی اپنی قرابتی کی قبر پاس پہنچتی ہین یہہ مکروہ ہی اور نہین مکروہ روندنا قبر کا حاجت کے لئے یعنی قبر کہودنی کی لئی یا دفن کرنیکی لئی قبرون پر پانو
رکہکر جانا جائز ہی اور مستحب ہے کہ ننگی پانون قبرون مین جاوی کذا فی شرعۃ الاسلام اور مکروہ ہی سونا نزدیک قبر کی اور تکیہ کرنا او سپر اور استنجا
کرنا پاس اوسکی نہایت مکروہ ہی اور مکروہ ہی ہر چیز کہ نہین معہود یعنی نہین ثابت سنت سی اور معہود سنت سے نہین ہی مگر زیارت اوسکی
اور دعا کرنی پاس اوسکی کہڑی ہو کر جیسا کہ کرتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت نکلنی کی طرف بقیع کی اور کہتی السلام علیکم دار قوم مؤمنین و انا انشاء اللہ
بکم لاحقون اسال اللہ لی ولکم العافیہ اور نہ نماز پڑہو طرف قبر کی اگر از راہ تعظیم قبر یا قبر والیکی پڑہتا ہی تو صریح کفر ہی والا مکروہ تحریمی ہی اور یہی حکم
جنازہ کا اگر سامنی تر کہا ہو بلکہ کراہت اوسمین زیادہ ہی اور اسمین اہل مکہ بہی گرفتار ہو رہی ہین کہ قطار باندہ کر جنازی کعبہ کی پاس کہدتے
ہین اور پہر اونکی طرف نماز پڑہتی ہین م ع ہ اگر کوئی کہی کہ ملا علی رحمہ نی جو کہا کہ نہین معہود سنت سی مگر زیارت اور دعا الخ اس سے معلوم ہوا کہ
کہ قرات قرآن کی بہی قبر پر سنت نہین اور مکروہ ہی باوجودیکہ اکثر احادیث و آثار سی پڑہنا قرآن کا قبر پر ثابت ہی چنانچہ اونہون نی بہی وہ حدیثیں
تیسری فصل مین بیچ شرح حدیث ابن عمر کی نقل کی ہین جواب یہہ کہ قرات قرآنکی داخل ہی دعا مین اسلئی کہ وہ بہی دعا ہی حکماً پس وہ مکروہ نہین ہ
مولانا ہ وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لان یجلس احدکم علی جمرة فتحرق ثیابه فتخلص الی
جلده خیر له من ان یجلس علی قبر رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ یہہ کہ بیٹہی ایک تمہارا
انگارہ پر کہ جلاوی کپڑی اوسکی پس پہنچی انگارا طرف بدن اوسکی کی بہتر ہی واسطی اوسکی اس سی کہ بیٹہہ جاوی قبر پر نقل کی یہہ مسلم نی ف
یعنی اگر کوئی آگ پر بیٹہہ جاوی اور وہ کپڑی کو جلا کر جلد تک پہنچ جاوی تو وہ سہل ہی قبر پر بیٹہنی سی یعنی ضرر اسکا زیادہ ہی اوسکی ضرر سے
الفصل الثانی فصل دوسری عن عروة بن الزبیر قال کان بالمدینة رجلان احدهما یلحد والاخر لا یلحد فقالوا
ایهما جاء اولا عمل عمله فجاء الذی یلحد فلحد لرسول الله صلی الله علیه وسلم فی شرح السنة روایت ہی عروہ بن زبیر سی کہ کہا تہی
مدینہ مین دو شخص یعنی گورکن کہ ایک اونمین سی یعنی ابو طلحہ انصاری لحد کرتا تہا یعنی بغلی قبر کہودتا تہا اور دوسرا یعنی ابو عبیدہ بن جراح نہ لحد کرتا
تہا بلکہ شق کرتا تہا یعنی جیسی یہان قبر بنتی ہی پس کہا صحابہ نی یعنی اتفاق کیا بعد وفات حضرت کی اسپر کہ جونسا اونمین سی آوی پہلی
کری کام اپنا یعنی اگر لحد والا پہلے آوی لحد کہودی حضرت کے لئے اور اگر شق والا پہلی آوی شق کہودی پس آیا وہ شخص کہ لحد کرتا تہا پس
لحد کی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی یہہ شرح السنہ مین ف ابو عبیدہ بن الجراح عشرہ مبشرہ سی ہین اور اس سی معلوم ہوا
کہ اگرچہ لحد افضل ہے لیکن شق بہی مشروع ہی اسلیی کہ اگر نا مشروع ہوتی تو ابو عبیدہ کاہیکو کہودا کرتی م ح ہ وعن ابن عباس قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم اللحد لنا والشق لغیرنا رواه الترمذی وابوداود والنسائی وابن ماجة ورواه احمد عن جریر
بن عبد الله اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لحد واسطی ہماری ہی اور شق واسطی غیر ہمارے کی روایت
کی یہہ ترمذی و ابوداود و نسائی و ابن ماجہ نی اور روایت کی یہہ احمد نی جریر بن عبد اللہ سی ف علما نی اس حدیث کی کئی معنی لکہی ہین لیکن
ظاہر تر یہہ ہین کہ لحد واسطی ہماری ہی یعنی جماعت انبیاء کی اور شق جائز ہی واسطی غیر ہمارے کی م ع ہ وعن هشام بن عامر
ان النبی صلی الله علیه وسلم قال یوم احد احفروا واوسعوا واعمقوا واحسنوا وادفنوا الاثنین والثلثة

فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَأَبُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ إِلَى قَوْلِهِ وَأَحْسِنُوا

اور روایت ہی ہشام بن عامر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دن احد کی کہ کہودو قبرین اور فراخ کرو اور گہرا کرو اور اچہا کرو قبر کو یعنی ہموار اور صاف کرو خاک اور کوڑی کرکٹ سی اور دفن کرو دو کو اور تین کو ایک قبر مین اور آگی کرو یعنی جانب قبلہ کی رکہو اوسکو کہ بہت یاد رکہتا ہو اونہین قرآن روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی لفظ احسنوا تک **ف** فرمایا دن احد کی یعنی جب جنگ احد ہوچکی اور ارادہ کیا دفن کرنی شہدا کا تو فرمایا کہودو قبرین یہہ امر وجوب کے لیے ہی اور باقی استحباب کی لیی اور گہرا کرو اس سی معلوم ہوا کہ گہرا کرنا قبر کا سنت ہی اس لیی کہ اس سی محفوظ رہتا ہی میت درندونسی اور کہا مظہر نی کہ قبر اتنی گہری کری کہ اگر آدمی کہڑا ہوکر ہاتہہ اونچا کری تو سر اونگلیون کی کنارے قبر کی برابر ہون اور ایک قبر مین دو تین کو دفن کرنا وقت ضرورت کی درست ہی اور بی ضرورت نہین درست اور یہہ جو فرمایا کہ جسکو قرآن زیادہ یاد ہوا اوسکو آگی کرو تو اسمین اشارہ ہی طرف تعظیم کرنی عالم باعمل کی زندگی مین بہی اور مری پیچہی بہی اور ایک نماز جیسی ایک میت پر ہوتی ہی ویسی ہی زیادہ پر بہی ہوسکتی ہی پس جب جمع ہون کئی جنازی تو چاہی علیحدہ علیحدہ ہر میت پر نماز پڑہی چاہی سبکو رکہکر ایک نماز پڑہ لی پہر آگی رکہنی مین چاہی آگی پیچہی رکہی جانب قبلہ کی اور چاہی طول مین رکہی قطار باندہ کر اور افضل کی پاس کہڑا ہو ۵ ع ۵ ح

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِي بِأَبِي لِتَدْفِنَهُ فِي مَقَابِرِنَا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلَى إِلَى مَضَاجِعِهِمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَلَفْظُهُ لِلتِّرْمِذِيِّ

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا جبکہ ہوا دن احد کا لائین پہوپہی میری باپ میری کو تاکہ دفن کرین اونکو مقبرہ ہماری مین پس پکارا پکارنیوالی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی کہ پہیر دو تم شہیدون کو طرف جگہہ شہید ہونی اونکی کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور دارمی نی اور لفظ اسکی واسطی ترمذی کی ہین **ف** جبکہ ہوا دن احد کا یعنی جب جنگ احد ہوچکی اور بعضی مسلمان شہید ہوی اور میرا باپ بہی شہیدون مین سی تہا لائی میری پہوپہی میری باپکو تاکہ دفن کری ہماری گورستان مین کہ بقیع تہا پس حضرت کی طرف سی ایک شخص نی ندا کی کہ جہان مارے گئین ہین وہین دفن کرو اور اسیطرح جو کوئی مری ایک شہر مین نقل نکیا جاوی طرف دوسرے شہر کی کہا یہہ بعض علماء ہمارے نی اور ازہار مین لکہا ہی کہ یہہ قوی تر دلیل ہی بیچ تحریم نقل کرنی مردونکی اور یہہ صحیح ہی نقلا السیاوطاہر یہہ ہی کہ نہی نقل کی خاص ہی ساتہہ شہدا کی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ حمل کیجاوی نہی نقل کرنی اونکی کی بعد دفن اونکی پر اور بغیر عذر پر یعنی بعد دفن کرنیکی بغیر عذر کی نقل کرنا منع ہی اور طیبی نی کہا کہ اگر ضرورت ہو جائز ہی نقل کرنا میت کو اور بی ضرورت روا نہین آور شیخ ابن الہمام نی کہا کہ اگر نقل کرین یعنی لیجاوین اوسکو پہلی دفن کرنی اور درست کرنی قبر کی ایک دو کوس تک تو مضائقہ نہین اسلیی کہ مقبری اتنی دور ہوا کرتی ہین آور مستحب ہے کہ دفن کیا جاوی بیچ مقبرہ اون لوگونکے کہ مرا ہی اوسمین آور حضرت عائشہ رض کی بہائی عبدالرحمن بن ابی بکر ایک منزل پر تہی کہ سی ہان مرگئی پہر جنازہ اونکا لائی مکہ مین پس جب حضرت عائشہ انکی زیارتکو آئین اونہون کہا اگر مین تیرے موت کی وقت حاضر ہوتی تو نقل نکرتی مین اور دفن کرتی اوسی جگہہ کہ جہان مرا تہا اور بعد دفن کرنی اور خاک ڈالنی کی درست نہین ہی کہودنا قبر کا بیچ تہوڑی مدت کی اور نہ بہت کی مگر بعذر اور عذر یہہ ہی کہ ظاہر ہووی کہ زمین غصب کی تہی یا لیلیوی اوسکو شفیع اور کتنی ہی صحابہ بیچ زمین کفرستان مین دفن کیی گئی اور وہانسی نقل نکیی گئی اور اگر مالک زمین کا چاہی کہ زمین کو ہموار کری اور زراعت کری پہنچتا ہی اوسکو اور یہہ بہی عذر ہی کہ لحد مین مال کسکا یا کپڑا کسیکا رہ جاوی یعنی اس صورت مین بہی کہودنا جائز ہی اور کہا شیخ ابن الہمام نی کہ متفق ہین مشائخ اسپر کہ اگر ایک عورت کا بیٹا دفن کیا گیا بیچ غیر شہر اپنی کی اور وہ عورت وہان حاضر نہ تہی پہر بی صبری کرتی ہوا اور چاہتی ہو نقل کرنا گنجائش

نہین رکہتا کہ نقل کریں پس جائز رکہا بعض متاخرین کا اوسکو معتبر نہین اور کہا صاحب ہدایہ نے یعنی اپنی کسی کتاب مین سوائی ہدایہ کے کہ
کہ جب مرجاوے کوئی کسی شہر مین تو مکروہ ہی نقل کرنا طرف دوسرے شہر کی اسلیے کہ مشغول ہونا ہوتا ہی بیفائدہ بات مین اور تاخیر موتی ہی دفن مین
اور اگر بغیر غسل کے یا بغیر نماز کی دفن کیا جاوے تو نکالا نجاوے بالاتفاق اور دفن نہ کیا جاوے گہر مین کہ رہنا تہا اوسمین اسلیے کہ یہہ خاصہ انبیا
صلوات اللہ وسلامہ علیہم کا ہی ع ح **وعن** ابن عباس قال سُلّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قبل راسہ رواہ الشافعی
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا نکالی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی وقت رکہنی کی قبر مین اپنی سر کی طرف سے روایت کی یہہ شافعی
نی **ف** صورت اسکی یون تہی کہ رکہا گیا جنازہ پائنتی قبر کی پہر نکالی گئی حضرتؐ سر کی طرف سے اور رکہی گئی قبر مین شافعی کی ہان یون نہین
رکہتی ہین اور ہماری نزدیک سنت یہہ ہی کہ رکہا جاوے جنازہ قبر کی قبلہ کی طرف اور اوٹہا کر رکہا جاوے قبر مین اور حضرت اسیطرح
مردیکو رکہتی تہی قبر مین جیسا کہ حدیث آیندہ مین آیا ہی اور حضرت کو جو اسطرح رکہا سبب یہہ تہا کہ حجرہ شریفہ مین اسقدر وسعت نہ تہی
کہ جانب قبلہ سے اوتارتی اسلیے کہ قبر شریف دیوار سے ملی ہوئی ہی اور ایک جواب حنفیونکی طرف سے یہہ ہی کہ حضرت کا اوتارنا قبر مین مضطرب آیا ہی
چنانچہ ابو داود نی روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل کیے گئے قبر مین جانب قبلہ سے اور سرہانے سے نہین نکالی گئی اور مانند اسکی ابن ماجہ نی بہی
روایت کی ہی پس جب تعارض ہوا دونون حدیثومین ساقط ہوئین دونون ۃ ع ح ۵ **وعنہ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل قبراً
لیلاً فاسرج لہ بسراج فاخذ من قبل القبلۃ وقال رحمک اللہ ان کنت لاواھًا تلاءً للقران رواہ الترمذی وقال فی شرح
السنۃ اسنادہ ضعیف اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی ایک قبر مین راتکو یعنی ایک شخص کی دفن کرنیکی لیے پس روشن
کیا گیا حضرت کی لیے چراغ پس لیا حضرت نے میت کو جانب قبلہ سے اور فرمایا رحمت کرے تجکو اللہ تحقیق تہا تو بہت رونیوالا بسبب خوف خدا کی اور بہت
تلاوت کرنیوالا قرآنکا یعنی ان دونو چیزون کی سبب سے مستحق رحمت و مغفرت کا ہوا تو روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا شرح السنہ مین اسناد اوسکی ضعیف ہے
ف کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس بابمین حدیث جابر اور یزید بن ثابت سے بہی آئی ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ راتکو دفن کرنا مکروہ
نہین جیسا کہ بعضون نی لکہا ہی اور یہہ حدیث سند ہی حنفیہ کی کہ اونکی ہان قبلہ کی طرف سے اوتارنا میت کو سنت ہی ۵ ع ح ۵ **وعن**
ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا ادخل المیت القبر قال بسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ و
فی روایۃ وعلی سنۃ رسول اللہ رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ وروی ابو داود الثانیۃ اور روایت ہی ابن عمر سے یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت
کہ داخل کرتے میت کو قبر مین کہتی رکہتا ہون مین ساتہہ اللہ کی اور ساتہہ حکم اللہ کی اور اوپر شریعت رسول خدا کی اور ایک روایت مین اوپر طریقہ رسول اللہ کی
روایت کی یہہ احمد نی اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور روایت کی ابو داود نی روایت دوسری **ف** دوسری روایت مین لفظ سنت ہی بجائی ملت کی
وعن جعفر بن محمد عن ابیہ مرسلاً ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حثی علی المیت ثلث حثیات بیدیہ جمیعًا
وانہ رش علی قبر ابنہ ابراہیم ووضع علیہ حصباء رواہ فی شرح السنۃ وروی الشافعی من قولہ رش
اور روایت کی امام جعفر صادق بیٹی محمد کی نی اپنی باپ سے یعنی امام باقر سے بطریق ارسال کی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ڈالین میت پر تین لپین
ساتہہ دونون ہاتہون اپنی کی اکہٹا کر کرا ور تحقیق حضرت نی چہڑکا پانی اوپر قبر بیٹی اپنی ابراہیم کی اور رکہی قبر پر سنگریزی یعنی نشان کی لیے نقل کی یہہ شرح
السنہ مین اور روایت کی شافعی نی لفظ رش سے **ف** روایت کی احمد نی ساتہہ اسناد ضعیف کی کہ حضرت کہتی تہی ساتہہ پہلی لپ کی منہا خلقناکم اور
ساتہہ دوسری لپ کی وفیہا نعیدکم اور ساتہہ تیسری کی ومنہا نخرجکم تارۃ اخری انتہی اور کہا ابن ملک نی کہ سنت ہی واسطی اوسکی کہ حاضر ہو میت کی

ساتہہ قبر پر یہہ کہ لپ بہر کر ڈالی تہی قبر مین بعد بناؤ کی اور سنت ہی چہڑکنا پانی کا ہی قبر پر اور منقول ہی کہ کہا گیا ایک شخص کو خواب مین کہ کیا کیا اللہ نی ساتہہ تیری کہا وزن کی گئین نیکیان میری پس غالب آئین برائیان نیکیون پر پس گری ایک تہیلی نیکیون کی پلہ مین پس جہک گیا وہ پس کہولا مینی تہیلی کو پس ناگاہ اوسمین مٹہی مٹی کی تہی جو کہ ڈالی تہی مینی ایک مسلمان کی قبر مین ذکرہ فی المواہب ﴿ع ہ﴾ **وعن** جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يجصص القبور وان يكتب عليها وان توطأ رواه الترمذي

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ گچ کیجاوین قبرین اور یہہ کہ لکہا جاوی اوپر اور یہہ کہ روندی جاوین قبرین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** گچ کرنیسی منع فرمایا اسلیی کہ اسمین ایک طرحکی زینت اور تکلف ہی اور مٹی سی لیپنا قبر کو جائز ہی اور مکروہ ہی لکہنا نام اللہ اور رسول اور قرآن کا قبر پر تا خوار و پامال نہوں اور پیشاب نکرین اوپر حیوان اور کہا ہی بعضی عالمون ہماری نی کہ اسیطرح مکروہ ہی لکہنا نام اللہ کا اور قرآن کا دیوار مساجد وغیرہا پر اور اسیطرح مکروہ ہی پتہر وغیرہ پر نام وغیرہ میت کا لکہہ کر کہڑا کرنا اور بعضون نی کہا ہی کہ نام میت کا خصوصا صالح کا لکہنا جائز ہی تاکہ پہچانا جاوی بعد گذرنی مدت کی ﴿ع ح﴾ **وعنه** قال رش قبر النبي صلى الله عليه وسلم وكان الذي رش الماء على قبره بلال بن رباح بقربة بدأ من قبل راسه حتى انتهى الى رجليه رواه البيهقي في دلائل النبوة

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا پانی چہڑکا گیا قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پر اور تہا وہ شخص کہ جسنی ڈالا پانی اوپر قبر حضرت کی بلال بن رباح ساتہہ مشک کی شروع کیا چہڑکنا سر کی طرف سی یہانتک کہ پہنچا دیا پاؤن تک روایت کی یہہ بیہقی نی دلائل النبوۃ مین **وعن** المطلب بن ابي وداعة قال لما مات عثمان بن مظعون اخرج بجنازته فدفن امر النبي صلى الله عليه وسلم رجلا ان ياتيه بحجر فلم يستطع حملها فقام اليها رسول الله صلى الله عليه وسلم وحسر عن ذراعيه قال المطلب قال الذي يخبرني عن رسول الله صلى الله عليه وسلم كاني انظر الى بياض ذراعي رسول الله صلى الله عليه وسلم حين حسر عنهما ثم حملها فوضعها عند راسه وقال اعلم بها قبر اخي وادفن اليه من مات من اهلي

رواه ابو داود اور روایت ہی مطلب بن ابی وداعہ سی کہ کہا جبکہ مری عثمان بن مظعون نکالا گیا جنازہ اونکا پس دفن کیی گئی اور حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ لاوی حضرت کی پاس پتہر یعنی بڑا پتہر علامت کی لیی رکہا جاوی پس نہ اوٹہا سکا وہ شخص اوس پتہر کو پہر کہڑی ہوئی طرف اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آستینین چڑہائین دونو ہاتہونکی کہا مطلب راوی نی کہ کہا اوس شخص نی کہ خبر دی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی گویا کہ مین دیکہتا ہون طرف سفیدی دونون ہاتون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسوقت کہ کہولا اون دونوکو پہر اوٹہایا اوسکو پس رکہا اوسکو سرہانی قبر عثمان کی اور فرمایا نشان کیا مینی ساتہہ اسکی اپنی بہائیکی قبر کا اور دفن کرونگا مین پاس اوکی اوس شخص کو کہ مریگا اہل میرسی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** مطلب بن وداعہ صحابی ہین اسلام لائی دن فتح مکہ کی اور یہہ حدیث روایت کی ہی اور صحابی سی بسبب نہ حاضر ہونیکی اوسوقت اور عثمان بن مظعون بہائی تہی حضرت کی دودہ شریک اسلام لائی بعد تیرہ آدمیونکی اور حاضر ہوئی بدر مین اور مدینہ مین اول یہی مری ہین مہاجرون مین سب سے اور انکی پاس اول دفن کیی گئی حضرت ابراہیم صاحبزادی حضرت کی اور لکہا ہی ازہار مین کہ معلوم ہوا اس سی کہ مستحب ہے یہہ کہ رکہی جاوی قبر پر نشانی پہچاننی کی لیی اور ایک جا گاڑی جاوین اقربا ﴿ع ح ہ﴾ **وعن** القاسم بن محمد قال دخلت على عائشة فقلت يا اماه اكشفي لي عن قبر رسول الله صلى الله عليه وسلم وصاحبيه فكشفت لي عن ثلثة قبور لا مشرفة ولا لاطئة مبطوحة ببطحاء العرصة الحمراء رواه ابو داود اور روایت ہی قاسم بن محمد سی کہ کہا گیا مین حضرت عائشہ پاس پس کہا مینی ای ماں میری کہولدو میری لیی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دونو یارون اونکی یعنی حضرت ابوبکر و عمر کی پس کہولدین میری لیی تینون قبرین نہ تہین بہت بلند اور نہ متصل ساتہہ زمین کی یعنی بالکہ بلند بالشت

بالست پہر قمیص بہی ہوتی تہین کنگریان سرخ میدانکی یعنی جو کہ گرد مدینہ مطہرہ کی ہی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** کہولدین یعنی یہہ قبرین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجری مین تہین اور جب تک دروازہ کہلا ہوا تھا اور دروازہ پر پردہ پڑا رہتا تہا جب چاہتی کہ مشرف ساتھہ زیارت کی ہوتی پردہ اوٹہا کر اندر جاتی ۴ ح د **وعن** البراء بن عازب قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ رجل من الانصار فانتہینا الی القبر ولما یلحد بعد فجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستقبل القبلۃ وجلسنا معہ رواہ ابوداود والنسائی وابن ماجۃ وزاد فی اخرہ کان علی رؤسنا الطیر اور روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا نکلی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ جنازہ ایک شخص کی انصار مین سی پس پہنچی ہم طرف قبر کی اور دفن نہ کیا گیا تہا وہ ہنوز یعنی قبر نہ کہد چکی تہی پس بیٹہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سامنی قبلہ کی اور بیٹہی ہم ساتہہ حضرت کی یعنی گرد اونکی روایت کی یہہ ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور زیادہ کیا ابن ماجہ نی بیچ آخر اسکے یہہ کہ گویا ہماری سرون پر تہے پرندی جانور یعنی نہایت چپ اور سر جہکائی ہوئی بیٹہی تہی **ف** یہہ حدیث باب ما یقال عند من حضرہ الموت کی تیسری فصل مین گذر چکی ہی اور وہ دراصل اس سی **وعن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کسر عظم المیت ککسرہ حیا رواہ مالک وابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا توڑنا مردی کی ہڈیکا مانند توڑنی زندہ کی ہڈیکی ہی یعنی گناہ مین نقل کی یہہ مالک اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ حقارت کرنی میت کی منع ہی جیسا منع ہی حقارت کرنی زندہ کی اور میت ایذا اور لذت پاتا ہی مانند زندہ کی ۵ ع ہ

الفصل الثالث فصل تیسری

عن انس قال شہدنا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تدفن ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس علی القبر فرایت عینیہ تدمعان فقال ہل فیکم من احد لم یقارف اللیلۃ فقال ابو طلحۃ انا قال فانزل فی قبرہا فنزل فی قبرہا رواہ البخاری روایت ہی انس سی کہ کہا حاضر تہا مین اوسوقت کہ بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی ام کلثوم بیوی حضرت عثمان کی دفن کیجاتی تہین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی تہی پاس قبر کی پس دیکہین مینی آنکہین حضرت کی کہ آنسو بہاتی تہین پہر فرمایا کیا ہی تم مین کوئی شخص کہ نہ صحبت کی ہو عورۃ اپنی سی آجکی رات پس کہا ابو طلحہ نی مین ہون فرمایا پس اوتر انکی قبر مین پس اوترے قبر مین روایت کی یہہ بخاری نی **ف** کیا ہے تم مین کوئی شخص الخ کہا حضرت نی یہہ بارادہ اسکی کہ معلوم کرین یہہ کہ عثمان نی کسی عورۃ سی صحبت کیے ہی یا نہین پس کہا حضرت عثمان نی کہ نہین صحبت کیے مینی یعنی پس معلوم ہوا کہ اونہون نے اپنی کسی لونڈی یا اور بیوی سی صحبت کیے تہی اور ایک نکتہ اور اسمین یہہ ہے کہ حضرت نی یہہ اسلیے پوچہا کہ صحبت کرنی اگرچہ منع نہین ہی لیکن نکرنی مین ایک طرحکی مشابہت بہت ہوتی ہی ملائکہ کی ساتہہ تو حضرتؐ نی چاہا کہ جسنی عنقریب صحبت نکی ہو اور اس سی مشابہ ملائکہ کی ہو وہ دفن کری اور ابو طلحہ اجنبی نی جو اوتارا یہہ خصوصیا انکمیسی تہا یا اشارا تہا طرف بیان جواز کی کہا ابن ہمام نی کہ نہ داخل کری کسی عورۃ کو قبر مین اور نہ نکالی اوسکو کوئی سوائی مرد نکی اسلیے کہ چہونا اجنبی کا عورۃ کو ساتہہ حائل کی یعنی کپڑی وغیرہ کی وقت ضرورت کی جائز ہی اوسکی زندگی مین اور اسیطرح بعد مرنی اوسکی کی پس جب مرجاوے عورۃ اور نہ محرم ہو کوئی ادسکا دفن کرین اوسکو نیکبخت ضعیف ہمسایہ اوسکی کی پہر اگر نہون ضعیف پس جوان نیکبخت دفن کرین اور اگر ہو محرم اگرچہ دودہ کی سبب سے ہو یا سسرال کا ہو وہ اوتر کر دفن کری اور اگر کوئی کہی کہ علما لکہتی ہین کہ خاوند اور محارم اولی ہین نیکبخت بیگانو سی پس انکو حضرت عثمان اور آنحضرتؐ نی کیون نہ دفن کیا جواب یہہ کہ احتمال ہی کہ حضرتؐ کو اور حضرت عثمان کو کچہہ عذر ہوگا اسلیے نہ اوترے ۴ غ ہ ومولانا **وعن** عمرو بن العاص قال لابنہ وہو فی سیاق الموت اذا انا مت فلا تصحبنی نائحۃ ولا نار فاذا دفنتمونی فشنوا علی التراب شنا ثم اقیموا حول قبری قدر ما ینحر

جَزُوْرٌ وَیُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتّٰی اَسْتَانِسَ بِکُمْ وَاَعْلَمَ مَاذَا اُرَاجِعُ بِهٖ رُسُلَ رَبِّیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ؀
اور روایت ہی عمرو بن العاص سی کہ کہا اپنی بیٹی کو یعنی عبداللہ کو اوس حالت مین کہ وہ نزع مین تہی جسوقت کہ مرونمین پس نہو ساتہہ میری کوئی نوحہ
کرنیوالی اور نہ آگ پس جب ارادہ دفن میرےکا کرو پس ڈالو مجہپر مٹی ڈالنا بسہولت یعنی تہوڑی تہوڑی پہر کہڑی رہو گرد قبر میریکی یعنی واسطی دعا ثابت رہنی
وغیرہ کی بقدر اوسچیز کی کہ ذبح کیا جاوی اونٹ اور تقسیم کیا جاوی گوشت اوسکا یہانتک کہ آرام پکڑونمین بسبب تمہاری اور جانونمین یعنی بلا وحشت کہ کیا
جواب دیتا ہون فرشتون پروردگار اپنی کیکو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اور نہ آگ عادت تہی اہل جاہلیت کی کہ آگ ساتہہ میت کی لیجاتی تہی واسطی
فخر اور ریا کی اور تا خوشبوئی جلاوین اور اور کام مین آوی اس سی منع فرمایا پس جیسی یہان بعضی جنازونکی ساتہہ اکر سوز مین اگر جلاتی جاتی ہین یا مشعلین
اور بیچ شاخی بلا ضرورت جلاتی ہین یا لگڑوالی آگ لیی ساتہہ رہتی ہین منع ہی آور بسبب تمہاری یعنی بسبب دعا اور اذکار اور قراۃ اور استغفار
تمہاری کی چنانچہ حدیث ابی داؤد کی مین آیا ہی کہ حضرت جب فارغ ہوتی دفن کسی شخص کیسی کہڑی ہوتی اوسپر اور فرماتی استغفار کرو واسطی بہائی
اپنی کی اور مانگو اسکی لیی ثابت رہنا اسلیی کہ وہ اب پوچہا جاتا ہی ؀ ع ؀ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا مَاتَ اَحَدُکُمْ فَلَا تَحْبِسُوْهُ وَاَسْرِعُوْا بِهٖ اِلٰی قَبْرِهٖ وَلْیُقْرَأْ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَاتِحَةُ الْبَقَرَةِ
وَعِنْدَ رِجْلَیْهِ بِخَاتِمَةِ الْبَقَرَةِ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ وَالصَّحِیْحُ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سی کہ کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جسوقت کہ مری ایک تمہارا پس نہ بند رکہو اوسکو اور جلدی پہنچاؤ
اوسکو طرف قبر اوسکی کے اور چاہیی کہ پڑہی جاوی نزدیک سر اوسکی ابتدا سورہ بقر یعنی مفلحون تک اور نزدیک پاؤن اوسکی خاتمہ سورہ بقرہ کا
روایت کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا اور صحیح یہہ ہی کہ موقوف ہی عبداللہ بن عمر پر **ف** نہ بند رکہو یعنی تاخیر نکرو میت کی دفن کرنی مین
بغیر عذر کی کہا ابن ہمام نی کہ مستحب ہی جلدی کرنی تجہیز میت مین جسوقت سی کہ وہ مری اور آگی کا جملہ یعنی واسرعوا الخ تاکید ہی اسکی یا اشارہ
ہی طرف اسکی کہ جنازہ لیکر چلی تو جلدی چلنا سنت ہی یعنی بیچ کی چال چلی نہ دوڑی اور نہ آہستہ چلی اور خاتمہ سورہ بقرہ کا یعنی آمن الرسول
سی آخر تک اور کہا احمد بن حنبل نی کہ جب داخل ہو تم مقابر مین پس پڑہو سورہ فاتحہ اور معوذتین اور قل ہو اللہ احد اور بخشو ثواب انکا اہل مقابر کو
پس وہ پہنچتا ہی طرف اونکی اور مقصود زیارت قبور سی زیارت کرنیوالیکی لیی یہہ ہی کہ عبرت پکڑی اور مردونکی لیی یہہ ہی کہ فائدہ اوٹہاوین اوسکی
دعا سی انتہی اور حضرت علی سی روایت ہی بطریق مرفوع کی کہ جو کوئی گذری مقابر پر اور پڑہی قل ہو اللہ احد گیارہ بار پہر بخشی ثواب اوسکا مردون کو
دیا جاتا ہی ثواب بقدر عدد مردونکی اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی داخل ہو مقابر مین پہر پڑہی فاتحۃ الکتاب
اور قل ہو اللہ احد اور الہٰکم التکاثر پہر کہی کہ مینی کردانا ثواب اوسچیز کا کہ پڑہی مینی کلام تیری سی واسطی اہل مقابر کی مومنین اور مومنات سی تو ہوتی ہین اموات شفیع اوسکی
لیی طرف اللہ تعالی کی اور کہا حماد مکی نی کہ نکلا مین ایک رات طرف مقابر مکی کی پہر رکہا سر اپنا ایک قبر پر اور سو رہا مین پس دیکہا مینی اہل مقابر کو کہ حلقی حلقی بنائی بیٹہی ہین
پس کہا مینی قایم ہوئی قیامت کہا اونہونی نہین ولیکن ایک شخص نی ہمارے بہائیونمین سے پڑہی قل ہو اللہ احد اور بخشا ثواب اوسکا پس ہم بانٹتے ہین اوسکو مدت ایک برس سے اور انس سے
روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو کوئی داخل ہووی مقابر مین پس پڑہی سورہ یٰس ہلکا کرتا ہی اللہ عذاب اونسی اور ہوتی ہین
واسطی اوسکی نیکیان بقدر گنتی مردونکی کہ اوسمین ہین آور لکہتے سیوطی شافعی نی شرح الصدور مین کہ اختلاف کیا گیا ہی بیچ پہنچنی ثواب قرآن کی واسطے
میت کی پس جمہور سلف یعنی صحابہ وغیرہم اگلی علما اور تینوا امام ہمارے کہتے ہین کہ پہنچتا ہی آور ہماری امام شافعی نی اختلاف کیا ہی انتہی ؀ ع ؀ پہر جو کچہہ
امام شافعی سند لائی ہین سیوطی نی کئی جواب اوسکی لکہکر پہنچنا عبادۃ بدنی کا ثابت کیا ہی جو چاہی اس مقام کو شرح الصدور یا مرقات مین دیکہہ لے ؀

وَعَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بِالْحُبْشِيِّ وَهُوَ مَوْضِعٌ فَحُمِلَ إِلَى مَكَّةَ فَدُفِنَ بِهَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ أَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ شعر وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيمَةَ حِقْبَةً مِنَ الدَّهْرِ حَتَّى قِيلَ لَنْ يَتَصَدَّعَا۔ فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَأَنِّي وَمَالِكًا۔ لِطُولِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعًا۔ ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ إِلَّا حَيْثُ مُتَّ وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی ابن ابی ملیکہ سی کہ کہا وفات ہوئی عبدالرحمن بن ابی بکر کی بیچ حبشی کی اور وہ ہی ایک جگہہ پہر لائی گئی طرف مکہ کی پہر دفن کی گئی مکہ مین پس جبکہ آئین حضرت عائشہ مکہ مین حج لی لیی آئین قبر عبدالرحمن بن ابی بکر کی پاس کہ بہائی انکی تہی پس کہا اور تہی ہم مانند دو ہمنشینون جذیمہ کی جدا نہی آپسمین مدت مدید زمانی سی یہانتک کہ کہا گیا ہرگز نہ جدا ہونگی پس جب جدا ہوئی ہم گویا مین اور مالک باوجود بہت مدت تک ساتہہ رہنی کی نہین گذاری ہمنی ایک رات اکٹھی پہر کہا حضرت عائشہ نی قسم ہی اللہ کی اگر حاضر ہوتی مین تیری پاس وقت مرنیکی نہ دفن کیا جاتا تو مگر اوسی جگہہ کہ مرا تہا تو یعنی اسلیے کہ نقل کرنا مکان موت سی سنت اور افضل ہی اور اگر حاضر ہوتی مین تیری پاس وقت وفات کی نہ زیارت کرتی مین تیری نقل کی یہہ ترمذی نی *

ف حبشی نام ایک موضع کا ہی قریب مکہ کی اور بعضون نی کہا ہی کہ ایک منزل ہی مکہ سی اور پس کہا یعنی حضرت عائشہ نی دو بیتین پڑہین حسب حال اپنی بہائیکی فراق مین اور یہہ بیتین تمیم بن نویرہ کی کہین تہین بیچ مرثیہ بہائی اپنی مالک بن نویرہ کی کہ اوسکو خالد بن ولید نی حضرت ابوبکر کی خلافت مین مار ڈالا تہا معنی بیتونکی یہہ ہے کہ تمیم کہتا ہی کہ تہی ہم مانند دو ہمنشینون جذیمہ کی مدت مدید زمانہ سی جذیمہ نام ایک بادشاہ کا ہی کہ عراق اور جزیرہ عرب اپنی تصرف مین رکہتا تہا اور اس بادشاہ کی دو ہمنشین تہی مالک اور عقیل کہ چالیس برس تک دونون ہمنشین اور ندیم اوسکی رہی اور راونکو نعمان نی مارا اونکی قتل کا ہی قصہ عجیب ہے مقامات حریری مین مذکور ہی پس تمیم اپنی بہائیکی مرثیہ مین کہتا ہی کہ ہم اور تو ہمنشین اور محبت رکہنی والی رہتی تہی اور جدا نہی ایک مدت دراز مانند دو ہمنشینون جذیمہ کی کہ وہ اسطرح آپسمین اخلاص اور ہمنشینی ایک مدت سی رکہتی تہی کہ لوگ بسبب جمع ہونیکی مدت دراز سی کہتی تہی کہ یہہ ہرگز جدا نہونگی پہر تمیم کہتا ہی کہ پس جب جدا ہوئی ہم یعنی مین اور مالک بسبب مرنی مالک کی تو گویا مین اور مالک باوجود جمع ہونیکی ایک مدت دراز تک ایک رات بہی ساتہہ نہ رہی تہی یعنی وہ مدت دراز آنی بود یا خوابی آور نہ زیارت کرتی مین یعنی دوبارہ اسلیے کہ حضرت نی لعنت کی ہی عورتون زیارت کرنیوالیون قبرون کیکو ولیکن از بسکہ تجہی مرتی ہوئی نہ دیکہا تہا زیارت تیری قبر کی کی تا قایم مقام ملاقات کی ہو ع ح وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدًا وَرَشَّ عَلَى قَبْرِهِ مَاءً رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی رافع سی کہ کہا نکالا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سعد کو جنازہ مین سی سر کیطرف سی اور چہڑکا اونکی قبر پر پانی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** یہہ سند ہی امام شافعی کی اور ہماری نزدیک محمول ہی ضرورت پر یا بیان جواز پر اور مفصل بیان اسکا دوسری فصل مین حدیث ابن عباس کی مین ہو چکا ہی ع ہ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ ثُمَّ أَتَى الْقَبْرَ فَحَثَى عَلَيْهِ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ ثَلَاثًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی ایک جنازی پر پہر آئی نزدیک قبر کی پس ڈالین اوسپر سر کیطرف سی تین لپین مٹی کی روایت یہہ ابن ماجہ نی وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلَى قَبْرٍ فَقَالَ لَا تُؤْذِ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ أَوْ لَا تُؤْذِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی عمرو بن حزم سی کہ کہا دیکہا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تکیہ کیی ہوئی قبر پر پس فرمایا نہ ایذا دی صاحب اس قبر کو یا فرمایا نہ ایذا دی اوسکو روایت کی یہہ احمد نی **ف** شاید مراد یہہ ہی کہ اوسکی روح ناخوش ہوتی ہی تکیہ لگانیسی اسلیے کہ اسمین حقارت اوسکی لازم آتی ہی ع ح ہ

بَابُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب ہے رونیکا میت پر **ف** رونا مردی پر بغیر نوحہ اور چلانی کی جائز ہی مکروہ یہہ ہی کہ چلاوی اور نوحہ کری اور تعریف میت کی

باواز کری جیسکہ عادت اہل جاہلیت کی تہی اور اسی شمار اور ذکر اوسکی خوبیونکا کرنا کہ بطور ندبہ یعنی بیان کی ہو مکروہ نہین اور مستحب ہے تعزیت کرنی
اور معنی تعزیت کی یہہ ہین کہ مصیبت زدہ کو صبر کرنیکو کہی اور تسلی کری اوسکی اور تعزیت ایکبار سی زیادہ نکری اور یہہ جمع ہونا خاص تیسری روز کا اور
اور تکلفات کرنی اور صرف کرنا مال کا بغیر وصیت کی حق یتیمونمین سی بدعت ہی اور حرام مجدالدین رح قاموس کی مصنف نی سفر السعادت مین لکہا
ہی کہ عادت نہ تہی کہ میت کی لیی سوائی وقت نماز جنازہ کی جمع ہون اور قرآن پڑہین اور ختمات پڑہین گور پر اور نہ غیر گور پر اور یہہ سب بدعت ہین
انتہی اگر گہر مین یا مسجد مین بیٹہنا جائز ہی اسلیی کہ جب خبر موت جعفر اور زید اور ابن رواحہ کی حضرت کو پہنچی تو مسجد مین غمگین بیٹہی اور لوگ آتی تہی
تعزیت کی لیی لیکن تعزیت اسطرح کہ اب متعارف ہی اور ایام متعددہ مین کرتی ہین نہ تہی اور بہت علماء متاخرین کہتی ہین کہ مکروہ ہی جمع ہونا نزدیک
صاحب میت کی اور سخت مکروہ ہی کہ بیٹہی دروازی گہر پہ اور لوگ جمع ہون اور تعزیت کرین اسلیی کہ یہہ فعل جاہلیت کا ہی بلکہ جب دفن سی فارغ ہو کر پہرین
تو متفرق ہون اور اپنی کاروبار مین مشغول ہون اور صاحب میت کو بہی چاہیی کہ اپنی کام مین مشغول ہو اور قبر کی گرد حلقہ باندہ کر قرآن پڑہنا مکروہ
ہی۔ حق فی الترجمۃ، وشرح سفر السعادت **ف ۲** تعزیت کرنی مصیبت زدہ کو اچہی بات ہی اور وقت تعزیت کا مرنیسی تین دن تک ہی اور مکروہ ہی بعد
اوسکی مگر یہہ کہ ہو غائب تعزیت کرنیوالا یا مصیبت زدہ تو نہین مضائقہ کہ جب ملی جبہی تعزیت کری اور تعزیت کرنی بعد دفن کی اولی ہی دفن کی پہلی
سی اور یہہ جب ہی کہ نہ دیکہی اونمین جزع فزع شدید اور اگر دیکہی کہ بہت جزع فزع کرتی ہین پہلی ہی دفن کی بہتر ہی اور مستحب ہے کہ عام تعزیت کری سب اقارب
میت کو چہوٹونکو اور بڑونکو اور مردونکو اور عورتونکو مگر یہہ کہ ہو عورت جوان تو نہ تعزیت کری اوسکو مگر محرم اوسکی اور مستحب ہے کہ کہی صاحب تعزیت
کو بخشی اللہ تعالی میت تیریکو اور درگذر کری اوس سی اور ڈہانکی اوسکو اپنی رحمت مین اور نصیب کری تجکو صبر اوسکی مصیبت پر اور ثواب دی تجکو
اوسکی مرنی پر اور بہترین الفاظ تعزیت کی وہ ہین کہ وقت تعزیۃ کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمائی اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ
بِاَجَلٍ مُسَمًّى یعنی اللہ ہی کی ملک ہی جو چیز کہ لی اور اوسیکے ملک ہی جو چیز کہ دی اور ہر چیز نزدیک اوسکی ساتہہ وقت مقرر کی ہی اور اگر کافر مرجاوے
اور قرابتی اوسکا مسلمان ہو تو اوسکو یون تعزیت کری بہت دی اللہ ثواب تجکو اور اچہی دی تسلی تجہی اور اگر قرابتی کافر ہو اور میت مسلمان تو یون کہی
اچہی دی اللہ تسلی تجہی اور بخشی میت تیریکو اور یون نہ کہی کہ بہت دے اللہ تجکو ثواب اور اگر میت اور قرابتی دونو کافر ہون تو کہی بدلہ دی تجکو اللہ اور نہ
کم کری لوگ تیری اور شہرون عجم کمین جو رسم ہی کہ بچہونی بچہاتی ہین اور کہڑی رہتی ہین راہ ہو پر بہت بری رسم ہی اور بیٹہنا مصیبت کی لیی تین روز تک
جائز ہی اور ترک اوسکا اولی ہی اور مکروہ ہی مردونکی لیی سیاہ کپڑی پہنی اور پہاڑنی کپڑی وقت مصیبت کی اور نہین مضائقہ سیاہ کپڑی پہننی
عورتونکو اور کالا کرنا مونہہ اور ہاتہونکا اور چاک کرنا گریبان کا اور نوچنا مونہہ کا اور بکہیرنا بالونکا اور ڈالنا مٹی کا سر پر اور پیٹنا زانونکا اور سینہ کا اور روشن
کرنا آگ کا قبرون پر رسوم جاہلیت سی ہی اور باطل و غرور اور نہین مضائقہ یہہ کہ کہانا پکا کر بہیجا جاوی اہل میت کی لیی اور نہین مباح کرنا ضیافت
کا تیسری دن۔ عالمگیری **ف ۳** جو کچہہ لوگ تکلفات کرتی ہین تیسری دن کہ فرش بچہاتی ہین اور خیمی کہڑی کرتی ہین اور خوشبوئی بانٹتی ہین اور مانند اونکی یہہ
یہہ سب امور بدعت اور بری اور نامشروع ہین کذا نقل الشیخ عن مطالب المؤمنین اور نصاب مین لکہا ہی کہ لوگون نی سیوم کو جو عادت کی ہی خوشبو لگانیکی اسمین مشابہت
عورتون کی ساتہہ ہوتی ہی کہ وہ سوگ اوتارنیکی لیی تیسری روز خوشبو لگاتی ہین پس پرہیز کرنا چاہیی اوس سی پرہیز کرنا اس سبب سے نہین ہی کہ خوشبو
بلکہ اسلیی ہی کہ اس عمل مین اوسوقت مشابہت عورتون کی ساتہہ ہوتی ہی اور آداب تعزیت کی یہہ ہین کہ سلام مصافحہ کری صاحب مصیبت سی اور
تواضع کری اور کلام بہت نکری اور مسکراوی نہین ۱۲ شیخ الاسلام

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلے عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ سَيْفِ الْقَيْنِ وَكَانَ ظِئْرًا لِاِبْرٰهِيْمَ

فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِبْرَاہِیْمَ فَقَبَّلَہٗ وَشَمَّہٗ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَیْہِ بَعْدَ ذٰلِکَ وَاِبْرَاہِیْمُ یَجُوْدُ بِنَفْسِہٖ فَجَعَلَتْ عَیْنَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَہٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَاَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ یَا ابْنَ عَوْفٍ اِنَّہَا رَحْمَۃٌ ثُمَّ اَتْبَعَہَا بِاُخْرٰی فَقَالَ اِنَّ الْعَیْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ یَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یَرْضٰی رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِکَ یَا اِبْرَاہِیْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی انس سی کہ کہا داخل ہوئی ہم ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر ابی سیف لہار کی اور دودھ پلانا تہا ابراہیم کا پس لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ابراہیم کو پہر بوسہ لیا اونکا اور سونگہا اونکو یعنی رکہی ناک اور موہنہ اونکی موہنہ پر جیسی کوئی سونگہتا ہی پہر گئی ہم اونکی پاس بعد اسکی یعنی بعد چند روز کی اور ابراہیم تہی حالت نزع مین پس ہوئین دونوں آنکہین حضرت کی کہ جاری ہوئی آنسو اونسی پس عرض کیا حضرت سی عبد الرحمن بن عوف نی اور تم روتی ہو یا رسول اللہ پس فرمایا حضرت نی ای بیٹی عوف کی تحقیق یہہ رحمت ہی پہر اوس رونیکی بعد پہر روئے پہر فرمایا تحقیق آنکہین آنسو بہاتی ہین اور دل غمگین ہی اور نہین کہتی ہم باوجود اسکی مگر وہ چیز کہ راضی ہو رب ہمارا اور تحقیق ہم بسبب جدائی تیری کی ای ابراہیم البتہ غمگین ہین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ابو سیف کا نام براء تہا اور اونکی بیوی کا نام خولہ بنت منذر انصاریہ وہ دایہ تہین حضرت ابراہیم کی اور اونکی ہان کسب لہار کا ہوتا تہا اور حضرت ابراہیم صاحبزادی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سولہ مہینی یا سترہ مہینی کی عمر تہی کہ وفات کی پس الحدیث مین بیان ہی اونکی حالت نزع کا کہ حضرت اوسوقت تشریف لیگئی اور پیار کیا اور روئی پس کہا عبد الرحمن نی کہ لوگ تو روتی ہین آپ بہی روتی ہین باوجود اس بڑی شان اور معرفت کی حضرت نی فرمایا کہ رحمت ہی یعنی اوسکو مبتلا اس حال مین دیکہکر رحم آتا ہی یہہ رونا اثر اوسکا ہی نہ کہ بسبب بی صبری کی ہی جیسا کہ تو نی خیال کیا اور دل غمگین ہی اسمین اشارہ ہی اسکی طرف جو غمگین نہووی پس بسبب سنگدلی کی ہی اور جو روتی نہین پس بسبب قلت رحمت کی ہی پس یہہ حال یعنی غم کرنا اور رونا کامل تر ہی نزدیک اہل کمال کی حال اسکی سے کہ مری بیٹا اوسکا اور وہ ہنستا ہو پس عدل یہہ ہی کہ دیوی ہر ذی حق کو حق اوسکا ع

وَعَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ اَرْسَلَتِ ابْنَۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیْہِ اَنَّ ابْنًا لِیْ قُبِضَ فَأْتِنَا فَاَرْسَلَ یُقْرِئُ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی وَکُلٌّ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَاَرْسَلَتْ اِلَیْہِ تُقْسِمُ عَلَیْہِ لَیَاْتِیَنَّہَا فَقَامَ وَمَعَہٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَزَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ فَرُفِعَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّبِیُّ وَنَفْسُہٗ تَتَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ فَقَالَ سَعْدٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا ہٰذَا فَقَالَ ہٰذِہٖ رَحْمَۃٌ جَعَلَہَا اللّٰہُ فِیْ قُلُوْبِ عِبَادِہٖ فَاِنَّمَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مِنْ عِبَادِہِ الرُّحَمَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ کہا بہیجا بیٹی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نی یعنی حضرت زینب نی کسیکو طرف حضرت کی کہ بیٹا میرا مرتا ہی پس آئی میری پاس پس بہیجا حضرت نی اوسکو سلام کہلا بہیجا اور فرمایا تحقیق اللہ ہی کی لیی ہی جو چیز کہ لی اور اوسیکی لیی ہی جو چیز کہ دی یعنی اولاد وغیرہ پس اونکی ہلاک ہونی مین جزع فزع نہ چاہیی اسلیی کہ امانت اپنی لیتا ہی اور ہر چیز نزدیک اسکی ساتھہ مدت معین کی ہی یعنی زندگی تیری بیٹی کی بہی اتنی ہی مقدر تہی کہ جتنا جیا پس چاہیی کہ صبر کری اور ثواب چاہی پہر بہیجا یعنی دوبارہ بیٹی حضرت کی نی آدمی طرف حضرت کی قسم دی حضرت کو کہ البتہ تشریف لائیے پس کہڑی ہوئی حضرت اور تہی ساتہہ حضرت کی سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور اور لوگ صحابہ مین سی پس اوٹہایا گیا طرف حضرت کی لڑکا یعنی حضرت کی گود مین دیا تو اسکو اور روح اونکی حرکت کرتی تہی یعنی جان کنی کی حالت تہی پس بہنی لگین دونوں آنکہین حضرت کی پہر کہا سعد نی ای رسول خدا کی کیا ہی یہہ پس فرمایا یہہ رحمت ہی کہ پیدا کیا اسکو اللہ نی اپنی بندوں کی دلوں مین پس رحمت یعنی مہربانی نہین کرتا اللہ تعالی اپنی بندوں مین سی مگر رحمت کرنیوالوں پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** گمان کیا سعد نی کہ سب اقسام رونیکی حرام ہین او حضرت شاید بہول کر روئی ہین اسلیی کہا حضرت نی اوسکو کہ رونا آنسو سی نہین حرام مکروہ بلکہ وہ رحمت ہی اور حرام جو ہی یہہ نوحہ ہی اور گریبان

چاک کرنا اور منہہ پیٹنا ع **وعن** عبد اللہ بن عمر قال اشتکی سعد بن عبادۃ شکوی لہ فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ مع عبد الرحمن
بن عوف وسعد بن ابی وقاص وعبد اللہ بن مسعود فلما دخل علیہ وجدہ فی غاشیۃ فقال قد قضی قالوا لا یا رسول اللہ فبکی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فلما رای القوم بکاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکوا فقال الا تسمعون ان اللہ لا یعذب بدمع العین ولا بحزن القلب ولکن یعذب بھذا واشار الی
لسانہ او یرحم وان المیت لیعذب ببکاء اھلہ علیہ متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہا بیمار ہوئی سعد بن عبادہ بیمار کرکہ تہی اونکو یعنی انکو
معلوم نہین کہ کیا بیماری تہی پس آئی اونکی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اونکی عیادۃ کرنیکو ساتہہ عبد الرحمن بن عوف کی اور سعد بن ابی وقاص کے اور عبد اللہ بن مسعود کی پس جب
گئی اونکی پاس پایا اونکو بیہوشی مین پس فرمایا حضرتؐ نے کیا تحقیق مرگیا کہا صحابہ نے کہ نہین یا رسول اللہ پس روئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی از را
مہربانی کی اوسپر پس جبکہ دیکہا صحابہ نے رونا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا روئی پہر فرمایا کیا نہین سنتی ہو تم یعنی سنو کہ تحقیق اللہ نہین عذاب کرتا ساتہہ
آنسوون آنکہونکی اور نہ ساتہہ غم کرنی دل کی ولیکن عذاب کرتا ہی ساتہہ اسکی اور اشارہ کیا طرف زبان اپنی کی یا رحم کرتا ہی یعنی اگر زبان سے
کلمات ناشکری کی یا بی ادبی کی جناب الہی مین بولا یا نوحہ کیا مستحق عذاب کا ہوتا ہی اور اگر حمد کہی اور انا للہ پڑہی لایق رحمت و ثواب کے ہوتا ہی اور
تحقیق مردہ البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونی لوگون اوسکیکی اوسپر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بسبب رونی لوگون اوسکیکے یعنی آواز بلند کرکر
رونیسی عذاب کیا جاتا ہی اور تحقیق اسکی تیسری فصل مین آویگی انشاء اللہ تعالی ع **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاھلیۃ متفق علیہ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین اہل طریقہ ہمارےسی وہ شخص کہ پیٹی رخساری اور پہاڑے
گریبان اور پکاری پکارنا جاہلیت کا یعنی وقت رونیکی وہ چیز کہی کہ نہین جائز شرعا مانند نوحہ اور واویلا کرنیکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف پیٹنی رخساری اور پہاڑنی گریبان اسیکی حکم مین ہی وہ کہ پگڑی پہینک دے اور سر پیٹی اور بال نوچی ع **وعن** ابی بردۃ قال
اغمی علی ابی موسی فاقبلت امراتہ ام عبد اللہ تصیح برنۃ ثم افاق فقال الم تعلمی وکان یحدثھا ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انا بری ممن حلق وصلق وخرق متفق علیہ ولفظہ لمسلم
اور روایت ہی ابی بردہ سی کہ کہا بیہوش ہوی ابی موسی پس شروع کیا اونکی عورۃ ام عبد اللہ نی کہ چلاکر روتی تہی پہر ہوش مین آئی ابو موسی
پس کہا کیا نہین جانتی تو اور حال یہہ کہ حدیث کرتی تہی اوسکو یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مین بیزار ہون اوس سی کہ
منڈوالی بال سرکی یعنی مصیبت مین اور چلاکر رووی اور پہاڑی کپڑے اپنی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور لفظ اسکی مسلم کی **ف**
یہہ افعال ایام جاہلیت مین اکثر عورتون سی سرزد ہوتی تہی مسلمانکو بہت پرہیز کرنا چاہیی ان سی کہ حضرتؐ بیزار ہوتی ہین ع **وعن** ابی مالک
الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع فی امتی من امر الجاھلیۃ لا یترکونھن الفخر فی الاحساب
والطعن فی الانساب والاستسقاء بالنجوم والنیاحۃ وقال النائحۃ اذا لم تتب قبل موتھا تقام یوم القیمۃ
وعلیھا سربال من قطران ودرع من جرب رواہ مسلم اور روایت ہی ابی مالک اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چار چیزین ہین میری امت مین کام جاہلیت کیسی کہ نہین چہوڑینگی اونکو یعنی اکثر لوگ فخر کرنا حسب مین اور طعن کرنا نسب مین اور
پانی طلب کرنا بسبب تارونکی اور نوحہ کرنا اور فرمایا عورت نوحہ کرنیوالی جسوقت توبہ نکی ہو پہلی مرنی اپنی کی کہڑی کیجاویگی دن قیامت کی موقف
مین اور اوسپر ہوگا کرتا قطران کا اور کرتا خارش کا روایت کی یہہ مسلم نی **ف** فخر کرنا حسب مین حسب کہتی ہین اون خصلتون کو کہ اچہا جانتا

اونکو آدمی ایسی ہین مانند شجاعت اور فصاحت وغیرہ کی اور طعن کرنا لوگونکی نسب مین یعنی عیب کرنی لوگونکی نسب مین کہ فلانی کا باپ برا تہا
فلانی کا دادا برا تہا ان دونو چیزونمین تعظیم اپنی اور حقارت لوگونکی لازم آتی ہی اور یہہ دونو مذموم ہین مگر بسبب اسلام اور کفر کی یعنی بسبب اسلام
کی یعنی کو بزرگ جانی اور بسبب کفر کی دوسریکو حقیر جانی تو جائز ہی اور پانی طلب کرنا بسبب ستارونکی یعنی توقع مینہہ کی کرنی بسبب ستارونکی یعنی فلانا ستارا
فلانی منزل مین آویگا تو مینہہ برسیگا حاصل یہہ کہ یہہ اعتقاد کرنا کہ مینہہ برسنیکا سبب نکلنے فلانی ستاریکی یہہ حرام ہی واجب یہہ ہی کہ کہی برسائی گئی ہم
بسبب فضل اللہ تعالی کی اور نوحہ کرنا یعنی واویلا کرنا اور اچہی خصلتین میت کی شمار کرنین مثلا کہی شجاع تہا اور ایسا تہا اور ایسا تہا اور قطران ایک دوا ہے
بدبودار سیاہ نکلتی ہی درخت ابہل سی کہ ہندمین اوسکو ہوبیر کہتی ہین اور اوسکو اونٹون خارشتی کو ملتی ہین اور آگ اوسمین بہت سرایت کرتی ہے
اور جلدی بہڑکتی ہی پس مطلب اس عبارت کا تا آخر حدیث یہہ ہی کہ مسلط ہوگی اوسپر خارش اور اوسپر ملین گی قطران تا ایذا زیادہ ہو عیاذا باللہ منہ

ع ح وعن انس قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بامرأۃ تبکی عند قبر فقال اتقی اللہ واصبری قالت
الیک عنی فانک لم تصب بمصیبتی ولم تعرفہ فقیل لہا انہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتت باب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فلم تجد عندہ بوابین فقالت لم اعرفک فقال انما الصبر عند الصدمۃ الاولی متفق علیہ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک ایک عورۃ کی کہ آواز سی روتی تہی ایک قبر کی پاس پس فرمایا ڈر عذاب خدا سی یعنی
نوحہ مت کر والا عذاب کیجائیگی اور صبر کر کہا عورت نی الگ طرف ہو مجہسی اسلیے کہ تو میری سی مصیبت مین گرفتار نہین ہوا ہی اور نہ پہچانا اوس عورۃ نی
حضرت کو پہر کہا گیا اوسکو کہ تحقیق یہہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس آئی وہ عورۃ دروازہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نہ پایا نزدیک دروازہ کی دربانونکو
یعنی جیسی بادشاہونکی اور امیرونکی دروازونپر ہوتی ہین پس کہا نہ پہچانا تہا مینی آپکو پس فرمایا حضرت نی کہ نہین اعتبار صبر کا مگر نزدیک صدمہ پہلی کے
روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اور اس عورۃ نی حضرت کو بغیر پہچانی جواب دیا اور پہر پشیمان ہوئی غافل تہی اس قول سی کہ کسینی کہا
ہی کہ دیکہہ طرف اوس کلام کی کہ کہی اور نہ دیکہہ طرف اوس شخص کی کہ کہتا ہے اور آخیر جملہ حدیث کی معنی یہہ ہین کہ صبر کامل اور پسندیدہ
کہ جسپر ثواب ملے وہی ہوتا ہی کہ ابتدای مصیبت مین کری والا اخیر کو تو آپہی صبر آجاتا ہی اور ان حدیثون سی معلوم ہوا کہ حرام ہی نوحہ کرنا
اور میت کی بہلائیونکا شمار کرنا مثلا کہی کہ کیا کڑیل جوان تہا اور مانند اسکی اور حرام ہی پکار کر رونا اور پیٹنا رخسارونکا اور پہاڑنا گریبان کا
اور بکہیرنا بالون کا اور مونڈنا بالونکا اور نوچنا بالونکا اور کالا کرنا منہہ کا اور ڈالنا مٹی کا سر پر اور ایسے اور کام کرنی کہ دلالت بی صبری پر کرین

ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یموت لمسلم ثلثۃ من الولد فیلج النار الا
تحلۃ القسم متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین مرتی تین فرزند کسی مسلمان کی پہر داخل ہو آگ
مین مگر واسطی کہولنی قسم کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی اللہ تعالی نی کلام اللہ مین فرمایا ہی وان منکم الا واردہا القدیر اوسکی
یون ہی وان منکم واللہ الا واردہا یعنی نہین کوئی تم مین سی قسم ہی خدا کی مگر کہ داخل ہوگا دوزخمین اگرچہ ایک آن کو جاوی مانند بجلی کی اور ہوا کی
یعنی پل صراط اوسپر کہڑا ہوگا اور سب اوسپر سی گذرینگی بد ایذا پاوین گی اور نیک کچہہ ایذا نہین پاوینگی پس فرمایا کہ جسکی تین فرزند مرینگی وہ دوزخمین نہین
داخل ہوینگا مگر اوسیقدر کہ یہہ قسم سچ ہوجاوی یعنی فقط گذر ہی پل صراط پرسی ہو ویگا اس قسم کی سچ ہونیکی لیے اور عذاب نہین پاوینگا عرب کہا کرتی ہین
کہ یہہ کام کیا مینی واسطی کہولنی قسم کی یعنی اسیقدر کیا کہ بسبب اوسکی عہدہ سوگند سی برآؤن اور اسکی لیے اونی فعل کہ ایک آن خفیف مین کری کافی ہے

ع ح وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنسوۃ من الانصار لا یموت لاحداکن ثلثۃ من الولد فتحتسبہ

إِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ أَوِ اثْنَانِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَوِ اثْنَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا ثَلَاثَةً لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی کتنی عورتون کی انصار مین سی کہ نہین مرتی واسطی کسیکی تم مین سی تین فرزند پہر چاہی ثواب مگر داخل ہوگی بہشت مین پس کہا ایک عورت نی اونمین سی یا دو فرزند مرین ای رسول خدا کی یعنی فرمایی کہ تین مرین یا دو خصوصیت تین ہی کی رکہی فرمایا حضرت نی یا دو مرین تو بہی یہی بشارت ہی روایت کی یہہ مسلم نی اور ایک روایت بخاری مسلم کہین یون ہی کہ مرین تین فرزند کہ نہ پہنچی ہون حد بلوغ کو یعنی جب ثواب مذکور پاوینگی ف چاہی ثواب یعنی نوحہ نکری اور پیٹی نہین صبر کر کر رضای الٰہی پر شاکر رہی اور کہی انا للہ وانا الیہ راجعون تو داخل ہوگی بہشت مین یعنی پہلی ہی داخل ہوگی بلا عذاب بسبب صبر یا عطا کرنی اوسکی کی اور فرمایا یا دو مرین احتمال ہی کہ اسیوقت وحی آگئی ہو دو کی بسبب توجہ حضرت کی درگاہ صمدیت مین یا دعا کی ہو حضرت نی اور قبول ہوئی ہو اور دوسری روایت مین قید غیر بالغ کی اسلیی لگائی کہ چہوٹی لڑکون کی ساتہہ عورتون کو محبت بہت ہوتی ہی اور انکی مرنیکا رنج بہت ہوتا ہی اور لڑکی تابع اور ملحق انکی ہوتی ہین بخلاف بڑونکی ع ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللهُ مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرماتا ہی اللہ تعالیٰ نہین واسطی بندی مومن میرے کی نزدیک میری جزا جسوقت کہ قبض کرتا ہون پیاری اوسکی کو اہل دنیا سی پہر چاہی ثواب یعنی صبر کری مگر بہشت روایت کی یہہ بخاری نے ف پیاری اوسکی کو یعنی فرزند یا باپ سوای انکی اور لوگ کہ دوست رکہتا ہی اونکو اہل دنیا سی اور اہل دنیا کے قید سی معلوم ہوا کہ اگر پیارا اہل آخرت مین سی مریگا تو اس سی بہی زیادہ ثواب پاویگا کہ اللہ راضی ہوگا اوس سی اور راضی ہونا اوسکا سب سے افضل ہی ع

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نوحہ کرنیوالی عورت کو اور نوحہ سننی والی عورت کو روایت کی یہہ ابوداود نی ف نوحہ کرنیوالی عورت یعنی جو عورت رو رو کے بیان کر کر بہلائیان میت کی اور بعضون نی کہا کہ نوحہ کہتی ہین رونی کو میت پر ساتہہ آواز کی اور نوحہ سننی والی یعنی جو قصداً سنی نوحہ کو اور راضی ہو اوس پر ع وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبٌ لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ حَمِدَ اللهَ وَشَكَرَ وَإِنْ أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ حَمِدَ اللهَ وَصَبَرَ فَالْمُؤْمِنُ يُؤْجَرُ فِي كُلِّ أَمْرِهِ حَتَّى فِي اللُّقْمَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عجب حال ہی مومن کی لیی یعنی مومن کامل کی لیی کہ اگر پہنچی اوسکو نیکی حمد کرتا ہی اللہ کو اور شکر کرتا ہی اور اگر پہنچی اوسکو مصیبت حمد کرتا ہی اللہ کو اور صبر کرتا ہی پس مومن ثواب دیا جاتا ہی بیچ ہر کام اپنی کی یعنی صبر و شکر وغیرہ کی یہانتک بیچ لقمے کہ اوٹہا کر دی اوسکو بیچ موںہہ بیوی اپنی کی روایت کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف مباح چیزون مین اگر نیت خیر کی کری تو ثواب پاتا ہی یعنی بیچ موںہہ مین نوالہ دیتی ہین اگر نیت کری کہ حق اسکا میری ذمہ پر واجب ہے اوسکی ادا کرنیکی لیی اور واسطی خوشی اسکی دیتا ہون ثواب دیا جاویگا ح وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَلَهُ بَابَانِ بَابٌ يَصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهُ وَبَابٌ يَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهُ فَإِذَا مَاتَ بَكَيَا عَلَيْهِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی مومن مگر واسطی اوسکی دو دروازی ہین ایک دروازہ ہی کہ چڑہتی ہین اوس سی عمل اوسکی اور ایک دروازہ

ہوئی اوترتی ہی اوس سی روزی اوسکی پس جب مرتا ہی روتی ہین دونون دروازی اوسپر پس یہہ سمجہا جاتا ہی قول اللہ تعالی کیسی پس نہ رویا کافرون پر آسمان اور زمین روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** ایک دروازی سی عمل نیک چڑہتی ہین اور یہی جگہہ لکہنی اعمال کی لکہی جاتی ہین بعد لکہنی کی زمین مین اور ایک دروازہ سی رزق اوترتا ہی اور پہنچتا ہی جس جسکو مقدر ہی پس جب مرتا ہی تو دونو دروازی روتی ہین یعنی کہ ایک سی عمل نیک چڑہتی تہی اور دوسری سی رزق اوترتا تہا کہ وہ ممد ہی عمل نیک پر اور اب محروم ہوئی اس سعادت سی اور یہہ بات سمجہی جاتی ہی آیۃ مذکورہ سی اسطرح کہ اوسمین کافرونکی حق مین فرمایا ہی کہ نہ روئی اونپر آسمان اور زمین پس معلوم ہوا کہ مسلمانون پر روتی ہین ح **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان لہ فرطان من امتی ادخلہ اللہ بہما الجنۃ فقالت عائشۃ فمن کان لہ فرط من امتک قال ومن کان لہ فرط یا موفقۃ فقالت فمن لم یکن لہ فرط من امتک قال فانا فرط امتی لن یصابوا بمثلی رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ شخص کہ مرگئی ہون واسطی اوسکی دو فرزند پہلی بالغ ہونیکی امت میری مین سی داخل کریگا اوسکو اللہ بسبب اون دونونکی بہشت مین پہر کہا عائشہ نی پس جو شخص کہ مرگیا ہو واسطی اوسکی ایک فرزند آپکی امت مین سی فرمایا اور جو شخص کہ مرگیا ہو واسطی اوسکی ایک فرزند پس یہی حکم ہی ای توفیق دی گئی پس کہا حضرت عائشہ نی پس وہ شخص کہ نہ مرا ہو واسطی اوسکی ایک بہی فرزند امت آپکی سی یعنی تو وہ کیا کری فرمایا پس مین ہون میر منزل امت اپنی کا نہین مصیبت پہنچائی گئی مانند مصیبت میری کی روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** فرط اوسکو کہتی ہین کہ قافلہ سی پہلی جاکر منزل پر پانی وغیرہ قافلہ کی لئی تیار کرتا ہی اور مراد یہان سوای فرط خیر کی وہ فرزند ہی کہ پہلی بالغ ہونیکی مرجاوی اوسکو فرط اسلیئی کہا پہلی جاکر درستی نعمتون بہشت کی کرتا ہی ماباپ کی لیی یعنی شفاعت کرکر جنت مین لیجائیگا اور توفیق دی گئی بہلائیونکی اور اچہی باتونکی پوچہنی کی حضرت نی اس لقب جامع فضائل وکمالات سی حضرت عائشہ کو ندا کیا اور مین ہون میر منزل امت اپنی کا یعنی پہلی انسی جاتا ہون اور شفاعت کرکر جنت مین لیجاؤن گا اسلیی کہ ثواب بقدر مشقت کی ہوتا ہے پس میرا اوٹہہ جانا بڑی مصیبت ہوا انکی حق مین اس برابر کوئی مصیبت ہوہی نہین سکتی ع ح **وعن** ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مات ولد العبد قال اللہ تعالی لملئکتہ قبضتم ولد عبدی فیقولون نعم فیقول قبضتم ثمرۃ فؤادہ فیقولون نعم فیقول ماذا قال عبدی فیقولون حمدک واسترجع فیقول اللہ ابنوا لعبدی بیتا فی الجنۃ وسموہ بیت الحمد رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے ابی موسی اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت مرتا ہی فرزند کسی بندیکا یعنی مومن کا فرماتا ہی اللہ تعالی فرشتون اپنی کو یعنی ملک الموت اور تابعون اونکی اوسکو کہ قبض کی تمنی روح فرزند بندی میری کی پس کہتی ہین کہ ہان پہر فرماتا ہی اللہ تعالی قبض کیا تمنی میوہ دل اوسکی کا پس کہتی ہین کہ ہان پہر فرماتا ہی اللہ تعالی کہ کیا کہا بندی میری نی کہتی ہین تعریف کی تیری اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا پس فرماتا ہی اللہ تعالی کہ بناؤ میری بندیکی لیی ایک گہر بڑا بہشت مین اور نام رکہو اوسکا بیت الحمد روایت کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** اوس گہر کا نام بیت الحمد اسلیی رکہا گیا کہ وہ ملتا ہی بدلی مین حمد وتسلیم کی کہ مصیبت مین کی تہی ح **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عزی مصابا فلہ مثل اجرہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب لا نعرفہ مرفوعا الا من حدیث علی بن عاصم الراوی وقال ورواہ بعضہم عن محمد بن سوقۃ بہذا الاسناد موقوفا اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ تسلی دی مصیبت زدہ کو پس واسطی اوسکی ہی مانند ثواب اوسکے روایت کی یہہ ترمذی

اور ابن عدی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتی ہم اسکو مرفوع مگر حدیث علی بن عاصم کی اور کہا ترمذی نی کہ روایت کیا اسکو بعضی محدثون نی
محمد بن سوقہ سی ساتہہ اس اسناد کی موقوف ابن مسعود پر **ف** مصیبت زدہ عام ہی خواہ کسیکے مرنیکی مصیبت مین گرفتار ہو یا سوای اسکی پس جو کوئی
مصیبت زدہ کو صبر کرنیکو کہتا ہی اور تسلی دیتا ہی خواہ اوسکی پاس جاکر تسلی دی یا لکھہ بہیجی تو اوسکو بہی ویسا ہی ثواب ہوتا ہی جیسا مصیبت زدہ
کو صبر کرنی پر ہوتا ہی اسلیے کہ یہہ باعث ہوا ہی صبر پر الدال علی الخیر کفاعلہ یعنی جو اچہی بات کا رستا بتاتا ہی اوسکو بہی ثواب مانند کرنیوالی اوسکیکے
ہوتا ہی اور موقوف ہی ابن مسعود پر لیکن حکم مرفوع مین ہی اور قوت دیتی ہی اسکو حدیث ابن ماجہ کی ما من مسلم یعزی اخاہ بمصیبۃ الا کساہ اللہ
من حلل الکرامۃ یوم القیمۃ یعنی نہین کوئی مسلمان کہ تعزیت کری بہائی اپنی کی مصیبت مین مگر کہ پہناویگا اوسکو اللہ جوڑون بزرگی کیسی دن قیامت کے
سند اسکی حسن و مرفوع ہی ع **وعن** ابی برزۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عزی ثکلی
کسی بردا فی الجنۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی برزہ سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ تسلی دی اوس عورت کو کہ مرگیا ہو بیٹا اوسکا پہنایا جائیگا لباس خوب بہشت مین روایت کی یہہ
ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **وعن** عبد اللہ بن جعفر قال لما جاء نعی جعفر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اصنعوا لال جعفر طعاما فقد اتاہم ما یشغلہم رواہ الترمذی وابوداود وابن ماجہ
اور روایت ہی عبد اللہ بن جعفر سی کہ کہا جبکہ آئی خبر جعفر کی مرنیکی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اہل بیت کو کہ تیار کرو واسطی لوگون جعفر کی کہانا
پس تحقیق آئی ہی اونکو وہ چیز کہ باز رکہتی ہی اونکو کہانا پکانیسی یعنی خبر جعفر کی مرنیکی روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** اس حدیث
مین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہے قرابتیون اور ہمسایونکو کہانا پکاکر بہیجنا اہل میت کی لیے اور کہانا اسقدر ہو کہ وہ پیٹ بہر کر کہاوین ایک رات و دن
اور بعضون نی کہا کہ حلال ہی تین دن تک کہ ایام تعزیت کی ہین اور اختلاف کیا ہی علمانی بیچ کہانی غیر اہل مصیبت کے اوس کہانیکو اور ابوالقاسم نے
کہا کہ مضائقہ نہین اوسکی لیے کہ مشغول ہو تجہیز وتکفین میت کی ہین پہر جب پکایا جاوی اہل میت کی لیے کہانا تو سنت ہی کہ بہت کہی اونکو کہانیکی لیے
تا ضعف نہو وی اونکو بسبب نہ کہانیکی از راہ حیا کی یا بسبب زیادتی غم کی اور یہہ کہانا بہیجنا واسطی عورتون نوحہ کرنیوالیون کی سخت حرام ہی اس لیے کہ مدد
کرنی ہوتی ہی گناہ پر اور تیار کرنا کہانیکا اہل میت کو واسطی جمع ہونی لوگون کی بدعت مکروہ ہی بلکہ ثابت ہوئی ہی جریر رض سی کہ گنتی تہی ہم اوسکو نیاحت
سی یعنی نوحہ کرنیسی اور اس سی صریح حرام ہونا اسکا معلوم ہوتا ہی اور کہا غزالی نی کہ مکروہ ہی کہانا اوس سی کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہتی ہین کہ
یہہ جب ہی کہ ہو مال یتیم یا غائب کی سی اور اگر یتیم یا غائب کی مال مین سی ہوگا تو وہ حرام ہی بلا خلاف ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** المغیرۃ بن شعبۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من نیح علیہ فانہ یعذب
بما نیح علیہ یوم القیمۃ متفق علیہ روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جسپر کہ نوحہ
کیا جاتا ہی پس تحقیق وہ عذاب کیا جاویگا بسبب نوحہ کیی جانیکی دن قیامت کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عمرۃ
بنت عبد الرحمن انہا قالت سمعت عائشۃ وذکر لہا ان عبد اللہ بن عمر یقول ان المیت لیعذب ببکاء الحی
علیہ تقول یغفر اللہ لابی عبد الرحمن اما انہ لم یکذب ولکنہ نسی او اخطأ انما مر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم علی یہودیۃ یبکی علیہا فقال انہم لیبکون علیہا
وانہا لتعذب فی قبرہا متفق علیہ اور روایت ہی عمرہ بیٹی عبد الرحمن کی سی کہ کہا انہون نے

کہ سنا مینی حضرت عائشہ سی اوس حالمین کہ ذکر کیا گیا روبرو اونکی یہہ کہ عبداللہ بن عمر کہتی ہین کہ میت البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونی زندہ کی اوپر
کہتی نہین حضرت عائشہ بخشی اللہ ابو عبدالرحمن کو کہ کنیت ہی عبداللہ بن عمر کی خبردار ہو تحقیق عبداللہ نہین جہوٹ بولا ولیکن وہ بہول گیا یعنی جو کچہہ کہ حضرت سی سنا
کہ یہہ صورت خاص مین فرمایا تہا یا خطا کی کہ عام مراد لیا سوائی اسکی نہین کہ گذری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک قبر ایک عورت یہودیہ کی رویا جاتا تہا
اوسپر پس فرمایا تحقیق اہل اوسکی روتی ہین اوسپر اور تحقیق وہ البتہ عذاب کیجاتی ہی اپنی قبر مین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بخشی اللہ
یہہ کلمہ وہان بولتی ہین کہ کوئی ایکبات کہنی مین خطا کرتا ہی اور وہ عذاب کیجاتی ہی قبر مین پس حضرت نی خاص اوس یہودیہ کی حق مین فرمایا تہا
اور اور کفار بہی اوسکی حکم مین ہین اور اوسکی لیی ہی یہہ نہ فرمایا کہ وہ بسبب رونی اونکی عذاب کیجاتی ہی بلکہ یہہ فرمایا کہ وہ عذاب مین ہی اور خوار
ملعون جیساکہ حال کافرونکا ہوتا ہی اور یہہ روتی ہین اور اوسکو عزیز کہتی ہین اور مرحوم جانتی ہین پس حاصل حضرت عائشہ کی اعتراض کا یہہ ہی کہ
حضرت نی اوس عورت کو بسبب کفر کی فرمایا تہا کہ وہ عذاب کیجاتی ہی اور ابن عمر سمجہی کہ حضرت نی بطریق کلیہ کی فرمایا کہ میت بسبب رونی زندون کی
قبر مین عذاب کیا جاتا ہی پس یہہ اعتراض حضرت عائشہ نی اپنی اجتہاد سی کیا اور یہہ اعتراض جب وارد ہو کہ یہہ حدیث خاص اسی قصہ مین سنی
گئی ہو حال آنکہ یہہ ثابت ہوئی ہی ساتہہ الفاظ مختلفہ اور روایات متعددہ کی ابن عمر سی اور اور ونسی بہی مقید بہی اور مطلق بہی پس صورت حال
کہان ہی اور اسمین جو علمائی اختلاف کیا ہی آگی مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ تُوُفِّيَتْ
بِنْتٌ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِمَكَّةَ فَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنِّيْ لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا فَقَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مُوَاجِهُهُ اَلَا تَنْهٰى عَنِ الْبُكَاءِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ بَعْضَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ
فَقَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ فَاِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ
فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَاءِ الرَّكْبُ فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ صُهَيْبٌ قَالَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ادْعُهُ فَرَجَعْتُ اِلٰى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ
ارْتَحِلْ فَالْحَقْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ فَلَمَّا اَنْ اُصِيْبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِيْ يَقُوْلُ وَا اَخَاهُ وَا صَاحِبَاهُ
فَقَالَ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ اَتَبْكِيْ عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ اَهْلِهِ
عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ عُمَرَ لَا وَاللّٰهِ مَا حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ وَلٰكِنْ اِنَّ اللّٰهَ يَزِيْدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ
حَسْبُكُمُ الْقُرْاٰنُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى قَالَ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ فَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عبداللہ بن ابی ملیکہ سی کہ کہا وفات کی گئی بیٹی عثمان بن عفان کی مکہ مین پس آئی ہم تاکہ حاضر ہون نماز جنازہ اور دفن اوسکی
مین اور حاضر ہوئی اوسکی لیی ابن عمر اور ابن عباس بہی پس تحقیق مین بیٹہا ہوا تہا درمیان اون دونون کی پس کہا عبداللہ بن عمر نی واسطی عمرو
بن عثمان کی کہ وہ سامنی تہی اونکی کیا نہین منع کرتی تم یعنی اپنی اہل کو رونیسی یعنی ساتہہ آواز اور نوحہ کی اسلیی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ تحقیق میت البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونی اہل اوسکیکے اوسپر پس کہا ابن عباس نی کہ تحقیق تہی حضرت عمر کہتی
کچہہ اسمین سی یعنی اسمین عام منع معلوم ہوتا ہی اور وہ خاص رونیکو منع کرتی تہی کہ جو ساتہہ آواز کی یا نوحہ کی ہو نزدیک قریب المرگ کی
پہر حدیث کی ابن عباس نی پس کہا پہرا مین ساتہہ حضرت عمر کی مکہ سی یہانتک کہ جسوقت پہنچی ہم بیدا مین کہ نام ایک موضع کا ہی درمیان مکہ

اور مدینہ کی پس ناگہان عمر ملی ساتھہ ایک قافلہ کی نیچی درخت کیکر کی پس کہا یعنی مجکو جا تو پس دیکھہ کون ہین اس قافلہ مین پس دیکھا مینی پس ہی وہ
صہیب یعنی امیر وہ تہی اور اور اونکی ہمراہی تہی کہا ابن عباس نی پس خبر پہنچائی مینی اونکو پس کہا عمر نی بلا اوسکو پہر گیا مین طرف صہیب کے اور
کہا چلو اور ملو امیر المومنین عمر سی پس جب زخمی کیی گئی عمر داخل ہوی صہیب روتی ہوی کہتی ای بہائی میری ای صاحب میرے پس کہا حضرت
عمر نی ای صہیب کیا روتا ہی تو مجپر یعنی ساتھہ آواز اور بیان کرنیکی اور حال یہہ کہ فرمایا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مردہ یعنی مطلق مردہ
یا قریب المرگ البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب بعضی رونی اہل اوسکیکے اوسپر یعنی جو رونا کہ ساتھہ آواز کی اور نوحہ کی ہو پس کہا ابن عباس نے پس جبکہ
وفات ہوی حضرت عمر کی ذکر کیا مینی یہہ یعنی قول عمر کا روبرو حضرت عائشہ کی پس کہا عائشہ نی رحم کری اللہ عمر کو قسم ہی خدا کی نہین
اسطرح نہین حدیث فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ میت عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونی اہل اوسکیکے اوسپر یعنی نہ مطلق رونیسے
اور نہ بعض رونی سی ولیکن اللہ زیادہ کرتا ہی کافر کو عذاب بسبب رونی اہل اوسکیکی اوسپر اور کہا حضرت عائشہ نی کفایت ہی تمکو قرآن کہ فرماتا ہی اور
نہین اوٹہاتا کوئی اوٹہانیوالا بوجہہ دوسریکا کہا ابن عباس نی نزدیک اسکی مضمون آیۃ کا اور اللہ ہنساتا ہی اور رولاتا ہے کہا ابن ابی ملیکہ نی پس نکہا ابن عمر نے
کچہہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** زخمی کیی گئی عمر یعنی جب مدینہ مین آئی اور زخمی ہوی محراب مسجد مین اور اونکو گہر مین اوٹہا لائی
اور لوگ خبر کو گئی تو اونمین صہیب بہی تہی وہ رونی لگی یہہ کہکر کہ ای بہائی میرے ای صاحب میری اس سی کوئی یہہ سمجہی کہ یہہ نوحہ ہوا اسلیی کہ
نوحہ وہ ہوتا ہی کہ بند آواز سی ہو اور یہہ ایسانہ تہا اور اوسکو بہی حضرت عمر نی منع فرمایا احتیاطا کہ کہین حد سی نہ بڑہ جاوی اور حضرت
عائشہ نی جو نفی کی حدیث کی قسم کہا کر تو یہہ نفی اوسکی کی ہی کہ جو عمر سمجہی اسلیی کہ حدیث صحیح ہی بی شبہہ اختلاف تعین مراد مین ہی عمر اور ابن عمر کہتی
ہین کہ عذاب بسبب رونیکی ہی مومن کو اور کافر کو اور عائشہ کہتی ہین کہ یہہ کافر کی حق مین ہی اور وہ عذاب مین ہی روین یا نہ روین لیکن
اللہ تعالی زیادہ کرتا ہی کافر کو عذاب بسبب رونی اہل اوسکیکی اوسپر اور سبب اسکا یہہ ہے کہ کافر راضی ہوتا ہی ساتھہ رونیکی بلکہ بعضی وصیت
کرجاتی تہی ساتھہ رونی اور نوحہ کی بعد از ان دلیل پکڑی حضرت عائشہ نے اسپر کہ رونا اہل کا سبب عذاب میت کا نہین ہوتا ساتھہ اس آیت کے ولا تزر
آخر تک یعنی گناہ کسیکا کسی پر نہین لکہا جاتا پس رونا اور نوحہ کرنا گناہ اہل میت کا ہی میت پر کیون لکہی گی اور کیون عذاب کیا جائیگا اوسکو سبب اوسکے آگی ابن عباس
نی بہی تائید کی کلام عائشہ کی اور نفی کی مذہب ابن عمر کی کہ رونا اور ہنسنا آدمی کا اور غم اور شادی اوسکی خدا کیطرف سی ہی کہ پیدا کرتا ہی پس اوسکو
عذاب مین کیا دخل لیکن اس قول پر اونکی اعتراض وارد ہوتا ہی کہ یون تو سب افعال بندونکی اللہ ہی نی پیدا کیی ہین اور کرتا بندہ ہی اور پہر اوسپر ثواب
عذاب دیا جاتا ہی چنانچہ اس ہنسنے ہی مین دونون باتین ہوتی ہین اگر بہائی مسلمان کو دیکہکر ہنستا ہی تو ثواب پاتا ہی اور بطور مسخر کی ہنستا ہے
تو گنہگار ہوتا ہی اسیطرح غم اور خوشی کبہی خوب ہوتی ہین ثواب پاتا ہی اونپر آدمی اور کبہی بری ہوتی ہین عذاب کیا جاتا ہی اونپر پس ابن
عباس کا قول جب ہے گا کہ ہنسنا اور رونا بی اختیاری ہون اور جب اختیاری ہون گی ثواب عذاب مین دخل ہی اور جب رہنا ابن عمر کا اس قصہ
کو سنکر دلالت قبول پر نہین کرتا کہ اونہون نے یہہ بات مانلی بلکہ ترک کیا جہگڑا جیسیکہ شان اہل عرفان کی ہے ع ح وَعَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ وَاَنَا
اَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ تَعْنِيْ شَقَّ الْبَابِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَاَمَرَهُ اَنْ يَنْهَاهُنَّ
فَذَهَبَ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ فَقَالَ اِنْهَهُنَّ فَاَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ وَاللّٰهِ غَلَبْنَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَزَعَمَتْ اَنَّهُ
قَالَ فَاحْثُ فِيْ اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ اَرْغَمَ اللّٰهُ اَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا اَمَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہا جب آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس خبر قتل کی جانی زید بن حارثہ کی اور جعفر کی اور ابن رواحہ کی کہ غزوہ موتہ مین شہید ہوئی بیٹھی یعنی مسجد مین پہچانا جاتا تہا حضرت کی چہرہ مبارک مین غم اور مین دیکہتی تہی سوراخ دروازی کے سی یعنے درزون دروازی کے سی پس آیا حضرت کی پاس ایک شخص اور کہا کہ تحقیق عورتین جعفر کی کرتی ہین ایسا اور ایسا اور ذکر کیا رونا اونکا پس حکم فرمایا حضرت نی اوسکو یہہ کہ منع کری اونکو پہر گیا وہ پہر آیا حضرت کی پاس دوسری بار نہ مانا عورتون نی کہنا اوسکا پہر فرمایا حضرت نی کہ منع کر اونکو پہر آیا حضرت کی پاس تیسری بار یعنی وہ گیا اور منع کیا اور اونہون نی نہ مانا پہر آیا تیسری بار کہا قسم ہی اللہ کی غلبہ کیا عورتون نی ہمپر یا رسول اللہ پس گمان کیا حضرت عائشہ نی یہہ کہ فرمایا حضرت نی پس ڈال اونکی موہہ مین مٹی پس کہا مینی یعنی عائشہ نی اوس شخص کو کہ خاک آلودہ کری اللہ ناک تیری نہین بجالاتا جو کچہہ کہ حکم کرتی ہین تجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ چہوڑا تو نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو رنج پہنچانیسی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ڈال اونکی موہہ مین مٹی ظاہر یہہ ہی کہ یہہ کنایہ ہی اس سی کہ چہوڑ دی اونکو بحال خود واسطی نہ نفع دینی نصیحت کی اونکو حالت جزع و فزع مین اور لفظ ارغم اللہ سی آخر تک کا حاصل یہہ ہے کہ حضرت عائشہ نی اوس شخص کو کہا کہ ذلیل کری تجکو خدا اسلیی کہ ایذا دی تو نی حضرت کو اور نہ چہوڑا رنج پہنچانا حضرتکا کہ حضرتکو رنج ہوتا ہے اسکی سننی سی کہ وہ مرتکب کبیرہ کی ہین اور باز نہین ہتین منع کرنیسی کیون نہ خوب دانٹ کر منع کیا نا حضرت کو ایذا ہوتی ع **و**

عن أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيبٌ وَفِي أَرْضِ غُرْبَةٍ لَأَبْكِيَنَّهُ بُكَاءً يُتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ تُرِيدُ أَنْ تُسْعِدَنِي فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا أَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ وَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ أَبْكِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ام سلمہ سی کہ کہا جبکہ مری ابو سلمہ کہ خاوند اول تہی ام سلمہ کی کہا مینی کہ ابو سلمہ تہی مسافر اور بیچ زمین مسافرت کی البتہ روؤنگی مین اونکو رونا کہ نقل کیا جاویگا وہ رونا یعنی لوگون مین کہ ایسا روئی کوئی نہین روا پس تہی مین تحقیق تیاری کی رونیکی اوپر ناگاہ آئی ایک عورت ارادہ رکہتی تہی کہ شریک ہو میری یعنی رونی مین پس سامنی آئی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا ارادہ کرتی ہی تو کہ داخل کری شیطان کو اس گہر مین کہ نکالا اوسکو اللہ نی اوس گہر مین سی دو بار پس بندرہی مین رونیسی پس نہ روئی مین یعنی جو رونا کہ برا تہا یعنی نوحہ کر کر روایت کی یہہ مسلم نی **ف** تیاری کی رونیکی یعنی قصد کیا رونیکا اور مہیا کیا اسباب رونیکا یعنی سیاہ کپڑی وغیرہ اور شاید کہ انکو جب تک معلوم نہو گا کہ نوحہ کرنا حرام ہی اور مراد دو بار سی یا تو یہہ ہی کہ ایکبار جسوقت کہ مسلمان ہوی اور دوسری بار جبکہ دنیا سی با اسلام نکلی یا دو بار سی مراد یہہ ہے کہ ایکبار جبکہ ہجرۃ مکہ سی طرف حبشہ کی کی اور دوسری بار جبکہ وہانسی ہجرۃ کر کر مدینہ مین داخل ہوی ع **وعن** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلَتْ أُخْتُهُ عَمْرَةُ تَبْكِي وَاجَبَلَاهُ وَاكَذَا وَاكَذَا تُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَقَالَ حِينَ أَفَاقَ مَا قُلْتِ شَيْئًا إِلَّا قِيلَ لِي أَنْتَ كَذٰلِكَ زَادَ فِي رِوَايَةٍ فَلَمَّا مَاتَ فَلَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا بیہوشی ڈالی گئی عبد اللہ بن رواحہ پر پس شروع کیا بہن اونکی عمرہ نی رونا اور یہہ کہنا ای پہاڑ افسوس ای ایسی اور ایسی گنتی تہی اوسپر یعنی خوبیان اوسکی پس کہا عبد اللہ نی جسوقت کہ ہوش مین آئی یعنی بہن سی کہ نہین کہا تو نی کچہہ مگر کہ کہا گیا واسطی میری بطور تنبیہ کی ایسا ہی تو یعنی اگر تو مثلا واجبلاہ کہا تو کہا گیا کہ کیون تو پہاڑ ہی کہ پناہ پکڑتی ہین ساتہہ تیری اور زیادہ کیا ایک روایت مین کہ پس جب مری عبد اللہ نہ روئی بہن اوسپر روایت کی ہی یہہ بخاری نے **ف** بیہوشی ڈالی گئی یعنی ایک دفعہ بیمار ہوی کہ قریب مرگ کی پہنچی اوسمین ہوشی

ہوئی اسکی موت نہیں اوس بیماری میں بلکہ شہید ہوئی غزوہ موتہ میں ۔ ح وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ بَاكِيْهِمْ فَيَقُوْلُ وَاجَبَلَاهُ وَاسَيِّدَاهُ وَنَحْوَ ذٰلِكَ اِلَّا وُكِّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكَيْنِ يَلْهَزَانِهٖ وَيَقُوْلَانِ اَهٰكَذَا كُنْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتی تہی نہیں کوئی میت کہ مری پس کہڑا ہو رونیوالا اونمین سی اور کہی ای پہاڑ اور ای سردار اور مانند اسکی مگر کہ متعین کرتا ہی اللہ تعالی ساتہہ میت کی دو فرشتی کہ کہ مارتی ہین اوسکی سینہ مین اور کہتی ہین کیا ایسا ہی تہا تو روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب حسن ہی **ف** مراد میت سی میت حقیقی ہی یا قریب المرگ اور کہا سیوطی نی شرح الصدور مین بعد ذکر کرنی اس حدیث کی ان المیت لیعذب ببکاء اہلہ علیہ کہ اختلاف کیا ہی علما نی بیچ عذاب ہونی میت کی بسبب رونی اہل اوسکی کی اوسپر اسمین کئی مذہب ہین ایک تو یہہ کہ یہہ حدیث ظاہر اپنی پر ہی مطلق یعنی قید وصیت یا کافر وغیر ذلک کی نہین ہر حال پکار کر رونی اور نوحہ کرنی اہل کیسی عذاب ہوتا ہی اور یہی رای عمر اور ابن عمر کی بہی ہی دوسرا یہہ کہ نہین عذاب کیا جاتا بسبب رونیکی مطلق تیسرا یہہ کہ بواسطی حال کی ہی یعنی وہ عذاب کیا جاتا ہی حالت رونی اونکی مین اوسپر اور عذاب بسبب گناہون اوسکی کی ہوتا ہی نہ بسبب رونیکی چوتہا یہہ کہ خاص یہہ کافر کی حق مین ہی اور یہہ دونو قول عائشہ رضی اللہ عنہا ہین اور پانچوان یہہ کہ یہہ خاص ہی ساتہہ اوسکی کہ ہو نوحہ طریقہ اوسکی سی اور یہی مذہب بخاری کا ہی اور چہٹا یہہ کہ یہہ اوسکی حق مین ہی کہ وصیت کر جاوی ساتہہ اسکی یعنی جو کہہ جاوے وارثون سی کہ میری بعد نوحہ کرنا اوسکو عذاب ہوگا اسلیئی کہ یہہ اوسیکا فعل ہی اور ساتوان یہہ کہ یہہ اوسکی حق مین ہی کہ نہ وصیت کری ساتہہ ترک اسکی کی پس ہوگی وصیت اسکی کہ نکرینگی اور جب جبکہ جانی حال اہل اپنی کی سی کہ کرینگی یہہ آٹہوان یہہ کہ عذاب ہوتا ہی بسبب اون باتونکی بیان کر کر رونی ہین اہل اوسکی اور وہ ہوں بری شرعًا جیسیکہ کہتی تہی اہل جاہلیت ای بیوہ کرنیوالی عورتون کی اور ای یتیم کرنیوالی اولاد کی اور ای خراب کرنیوالی گہرونکی نوان یہہ کہ مراد ساتہہ عذاب کرنیکی غصہ کرنا ملائکہ کا ہی اوسکو ساتہہ اوس چیز کی کہ بیان کرتی ہین اہل اوسکی جیسیکہ اوپر مذکور ہوا دسوان یہہ کہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب نوحہ کی قبر مین انتہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد ساتہہ عذاب کی یہہ ہی کہ رنج ہوتا ہی میت کو بسبب بری رونی اہل اوسکی کی اور جیسیکہ رنج ہوتا ہی بسبب سی اور گناہون اونکی کی اور خوش ہوتی ہی بسبب سی اچہی اعمال کی اور حاصل یہہ کہ اگر سبب ہوگا اس گناہ کا یعنی وصیت کر جاویگا نوحہ کرنیکی یا راضی ہوگا ساتہہ اسکی پس عذاب محمول ہوگا حقیقت پر ورنہ محمول ہوگا رنج اوٹہانی پر برابر ہی کہ نزع کی وقت یا بعد موت کی اور برابر ہی اسمین کافر اور مومن اور اس سی تطبیق حاصل ہو جاتی ہی اس آیۃ مین ولا تزر وازرۃ وزر اخری اور درمیان حدیثون مطلقہ کی کہ اس باب مین آئی ہین ۔ ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَاتَ مَيِّتٌ مِّنْ اٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ يَبْكِيْنَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ يَنْهَاهُنَّ وَيَطْرُدُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ يَا عُمَرُ فَاِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَّالْقَلْبَ مُصَابٌ وَّالْعَهْدَ قَرِيْبٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا مر گیا ایک مردہ اولاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی یعنی حضرت زینب جیسا کہ حدیث ما بعد مین نام اونکا صریح مذکور ہی پس جمع ہوئین عورتین روتی ہوئین اوسپر پس کہڑی ہوئی حضرت عمر منع کرتی اونکو یعنی اقربا کو اور ہانکتی اور کرا اونکو یعنی جہڑکتی اونکو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چہوڑ دو اسی عمر کیونکہ آنکہین روتی ہین اور دل مصیبت زدہ ہی اور وقت مرنیکا نزدیک ہی روایت کی یہہ احمد و نسائی نی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ وہ عورتین کچہہ آواز سی روتی ہونگی بغیر بلند کرنی آواز کی پس منع کیا اونکو حضرت عمر نی کہ کہین ایسا نہو کہ اس سی بڑہ کر نوحہ جو منع ہی شرع مین وہ کرنی لگیں

پس حضرت نے حضرت عمر کو منع فرمایا اور عذر اونکا بیان کیا۔ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتِ النِّسَاءُ فَجَعَلَ عُمَرُ يَضْرِبُهُنَّ بِسَوْطِهٖ فَأَخَّرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ وَقَالَ مَهْلًا يَا عُمَرُ ثُمَّ قَالَ إِيَّاكُنَّ وَنَعِيْقَ الشَّيْطٰنِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهٗ مَهْمَا كَانَ مِنَ الْعَيْنِ وَمِنَ الْقَلْبِ فَمِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ الرَّحْمَةِ وَمَا كَانَ مِنَ الْيَدِ وَمِنَ اللِّسَانِ فَمِنَ الشَّيْطٰنِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا مرگئی زینب بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس رونی لگین عورتین پس شروع کیا حضرت عمر نی مارنا اونکو ساتہہ کوڑی اپنی کی پس ہٹایا عمر کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی ہاتہہ سی اور فرمایا آہستگی کر ای عمر پہر فرمایا عورتو تمکو دور رکہو اپنی کو آواز شیطان کیسی یعنی چلا کر اور بیان کر کر رونا پہر فرمایا جو کچہہ کہ ہو آنکہہ سی یعنی آنسو اور دل سی یعنی غم پس وہ اللہ کی طرف سی ہی اور سبب رحمت کا ہی یعنی پسند ہین وسکو یہہ چیزین اور جو ہوتا ہہ سی اور زبان سی پس وہ شیطان سی ہی روایت کی یہہ احمد نی ف جو ہوتا ہہ سی یعنی مونہہ پیٹنا اور کپڑی پہاڑنی اور بال کہسوٹنی اور زبان سی یعنی چلانا اور نوحہ یعنی بیان کرنا وہ باتین کہنین کہ رب کو ناپسند ہون پس وہ شیطان سی ہی یعنی وسکی بہکانی سی ہی اور وہ پسند کرتا ہی ان چیزونکو۔ ع وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ضَرَبَتِ امْرَأَتُهُ الْقُبَّةَ عَلٰى قَبْرِهٖ سَنَةً ثُمَّ رُفِعَتْ فَسَمِعَتْ صَائِحًا يَقُوْلُ أَلَا هَلْ وَجَدُوْا مَا فَقَدُوْا فَأَجَابَهٗ اٰخَرُ بَلْ يَئِسُوْا فَانْقَلَبُوْا اور روایت ہی بخاری سی بطریق تعلیق کی یعنی بغیر سند کے کہا جب مری حسن بیٹی حسن بیٹی علی کی کہڑا کیا عورت اونکی نی خیمہ اونکی قبر پر برس روز پہر اوٹہا لیا پہر سنا آواز کرنیوالی کو یعنی ہاتف غیبی کو کہ کہتا ہی خبردار ہو کیا پایا اوس چیز کو کہ گم کیا تہا پس جواب دیا اوسکو دوسری ہاتف غیبی نی بلکہ ناامید ہوئی اور پہر گئی ف خیمہ کہڑا کیا اور آپ بہی وہین رہین برس دن تک اور درد مصیبت اور غم فراق اونکی کا ہر روز تازہ ہوتا تہا اور ظاہر یہہ ہی کہ خیمہ اونہون نی کہڑا کیا اسلیئے کہ جمع ہون دوست کرکی لیئی اور زیارت قرآن کی لیئی اور آوین لوگ دعا مغفرت اور رحمت کی لیئی۔ ع ح وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَأَبِيْ بَرْزَةَ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَأٰى قَوْمًا قَدْ طَرَحُوْا أَرْدِيَتَهُمْ يَمْشُوْنَ فِيْ قُمُصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِفِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ تَأْخُذُوْنَ أَوْ بِصَنِيْعِ الْجَاهِلِيَّةِ تَشَبَّهُوْنَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَدْعُوَ عَلَيْكُمْ دَعْوَةً تَرْجِعُوْنَ فِيْ غَيْرِ صُوَرِكُمْ قَالَ فَأَخَذُوْا أَرْدِيَتَهُمْ وَلَمْ يَعُوْدُوْا لِذٰلِكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی عمران بن حصین اور ابی برزہ سی کہا دونون نی کہ نکلی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہ ایک جنازہ کی پس دیکہا کئی شخصونکو کہ پہینک دین تہین اونہون نی اپنی چادرین چلتی تہی کرتونمین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا فعل جاہلیت پر عمل کرتی ہو یا ساتہہ کام جاہلیت کی مشابہت کرتی ہو تحقیق قصد کیا مینی یہہ کہ بد دعا کرون تمپر ایسی بد دعا کہ پہرو تم طرف گہرون اپنی کی بغیر صورتون اپنی مین یعنی بندر یا سور وغیرہ ہو کر جاؤ کہا راوی نی پس لیلین اون شخصون نی اپنی چادرین اور پہر دوبارہ ایسا کام نہ کیا روایت کی یہہ ابن ماجہ نی ف اس سی معلوم ہوا کہ اوس زمانہ مین رسم تہی کہ چادر کرتی پر اوڑہتی تہی اور رسم جاہلیت کی یہہ تہی کہ جب جنازہ کی ساتہہ چلتی تو چادر نہ اوڑہتی یہہ اشارہ تہا پریشانی حال پر کہا طیبی نی کہ جب ادنی تغیر پر یعنی چادر اوتار کر چلنی پر یہہ وعید شدید وارد ہوا تو کیا حال ہوگا کتر رسمین بری برتنی پر۔ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُتْبَعَ جَنَازَةٌ مَعَهَا رَانَّةٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سی کی ساتہہ جایا

جاوی اوس جنازی کی کہ اوسکی ساتھہ نوحہ کرنیوالی ہو وی نقل کی یہہ احمد و ابن ماجہ نی **ف** جنازی کی ساتھہ چلنا سنت ہی لیکن بسبب ساتھہ ہونی اس فعل بد کی ترک کری اوسکو اور اسیطرح اگر کوئی اور چیز خلاف شرع ہوتی ہو تو بھی ترک کری اور یہہ حدیث اصل مضبوط ہی اسکی کہ جس مجلس دعوت میں خلاف شرع بات ہو وہان نجاوی اگرچہ قبول دعوت سنت ہی لیکن بسبب ہونے فعل بد کی ترک کری اوسکو ح ع

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهٗ مَاتَ ابْنٌ لِّیْ فَوَجَدْتُ عَلَيْهِ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ خَلِيْلِكَ صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهٗ شَيْئًا يُطَيِّبُ بِاَنْفُسِنَا عَنْ مَوْتَانَا قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِغَارُهُمْ دَعَامِيْصُ الْجَنَّةِ يَلْقٰی اَحَدُهُمْ اَبَاهُ فَيَاْخُذُ بِنَاحِيَةِ ثَوْبِهٖ فَلَا يُفَارِقُهٗ حَتّٰی يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّاَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهٗ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ ایک شخص نے کہا ابوہریرہ کو کہ مرگیا بیٹا میرا یعنی چھوٹا بیٹا پس غم کیا مینی اوسپر کیا سنی تمنی دوست اپنی سی یعنی آنحضرت سی رحمتین ہوں اسکی اون پر اور سلام اسکا اون پر کوئی چیز کہ خوش کردی ہماری دلونکو ہماری مردونکی طرف سی یعنی جو کہ جنس اولاد سی چھوٹی مرگئی کہ آیا وہ کچھہ کام آوینگی کہا ابوہریرہ نی کہ ہان سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا چھوٹی لڑکی مسلمانونکی جانور دریائی سی ہونگی بہشت مین ملیگا ایک اونکا باپ اپنی سی پس پکڑیگا کونا کپڑی اوسکی کا پس نہ جدا ہوگا اوس سی یہانتک کہ داخل کریگا اوسکو بہشت مین روایت کی یہہ مسلم و احمد نی اور لفظ مین واسطی احمد کی **ف** دعامیص جمع دعموص کی ہی دعموص ایک چھوٹا سا جانور ہوتا ہی کہ پانی مین غوطہ مارتا ہی اور پھر نکل آتا ہی اوسکو ہندی مین جلاہا کہتی ہین اور دعموص اوس شخص کو بھی کہتی ہین کہ دخیل ہوتا ہی بیچ امور بادشاہون و امرا کی یعنی یہہ لڑکی سیر کرتی پھرتی ہین جنت مین جاتی ہین جہان چاہتی ہین نہین منع کئی جاتی ہین کسی جگہہ کی جانبسی جیسیکہ لڑکی دنیا کی نہین روکی جاتی کسیکی گھر مین جانی سی اور نہین پردہ کیا جاتا اونسی اور اسمین ذکر باپ ہی کا کیا اس لیی کہ ذکر اوسیکا ہوا ہوگا اور مان کو بھی اسیطرح لیجاویگا چنانچہ بعضی حدیثونمین مان اور باپ دونو مذکور ہوئی ہین ع ح

وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيْثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَاْتِيْكَ فِيْهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ اجْتَمِعْنَ فِیْ يَوْمِ كَذَا وَكَذَا فِیْ مَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَاجْتَمَعْنَ فَاَتَاهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَّلَدِهَا ثَلٰثَةً اِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوِ اثْنَيْنِ فَاَعَادَتْهَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا آئی ایک عورت طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ای رسول خدا کی بہرہ مند ہوئی مرد ساتھہ حدیثون آپکی کی پس مقرر کیجئی ہماری لیئی اپنی طرف سی ایکدن کہ آن حاضر ہون ہم آپکی پاس اوسدن مین تا سکھلائیی ہمکو اوس چیز سی کہ سکھلایا آپکو اللہ نی پس فرمایا حضرت نی جمع ہو تم فلانی دن مین اور فلانی وقت مین مکان فلانی مین یعنی مسجد مین یا گھر مین اور جگہہ فلانی مین یعنی آگی کی جانب مکان کی یا اخیر کی جانب اوسکی پس جمع ہوئین عورتین پھر آئی اونکی پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس سکھلایا اونکو اوس چیز سی کہ سکھلایا اونکو اللہ نی پھر فرمایا حضرت نی نہین تم مین سی کوئی عورۃ کہ آگی بھیجی ہون اپنی اولاد سی تین یعنی لڑکی یا لڑکیان مگر کہ ہونگی اوسکی لیئی پردہ آگ سی پس کہا ایک عورۃ نی انمین سی ای رسول خدا کی فرمائی یا دو بھیجی ہون پس دوبار کہی اوسنی یہہ بات پھر فرمایا حضرت نی یا دو بھیجی ہون یا دو یا دو یعنی جب بھی یہی ثواب ہوگا روایت کی یہہ بخاری نی ۔

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ

يَتَوَفَّى لَهُمَا ثَلٰثَةٌ اِلَّا اَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوِ اثْنَانِ قَالَ اَوِ اثْنَانِ قَالُوْا اَوْ وَاحِدٌ قَالَ اَوْ وَاحِدٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ اُمَّهٗ بِسَرَرِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ اِذَا احْتَسَبَتْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ مِنْ قَوْلِهٖ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین دو مسلمان یعنی ماں اور باپ کہ مرین اون دونون کی تین فرزند مگر داخل کریگا اونکو اللہ بہشت مین ساتہہ فضل رحمت اپنی کی اون دونونکو پس عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ فرمائیے یا دو پس فرمایا کہ ہان دو عرض کیا فرمائیے یا ایک فرمایا ایک بہی پہر فرمایا قسم ہی دس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی تحقیق کچا حمل گرنا ہی البتہ کہینچیگا ماں اپنی کو ساتہہ آنول نال اپنی کی طرف بہشت کی جبکہ صبر کریں اور گنی ماں اوسکی اوسکی مرنی کو ثواب نقل کی یہہ احمد نی اور روایت کی ابن ماجہ نی قول والذی نفسی بیدہ سی

ف ساتہہ آنول نال کی یہہ اشارہ ہی طرف علاقہ کی کہ درمیان اوسکی اور ماں اوسکی کی ہی گویا آنول نال مانند رسی کی ہوجاینگی کہ کہینچی کا ساتہہ اوسکی اوسکو طرف بہشت کی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ جب ایسی بچہ کا کہ جسکی ساتہہ دلکو تعلق نہین ہوتا اوسکا یہہ ثواب ہوا تو جسکی ساتہہ دلکو تعلق ہوتا ہی اوسکا کیا کچہہ ثواب ہوگا ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدَّمَ ثَلٰثَةً مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانُوْا لَهٗ حِصْنًا حَصِيْنًا مِنَ النَّارِ فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ قَالَ وَاثْنَيْنِ قَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اَبُو الْمُنْذِرِ سَيِّدُ الْقُرَّاءِ قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ وَوَاحِدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نی کہ آگی بہیجی ہون تین اپنی اولاد مین سی کہ نہ پہنچی ہون حد بلوغ کو یعنی پہلی مری ہون اسکی مرنی سی ہونگی واسطی اوسکی پناہ مضبوط آگ دوزخ سی پس کہا ابو ذر نی آگی بہیجی مینی دو فرمایا اور دو بہی کہا ابی ابن کعب نی کہ کنیت اونکی ابو المنذر ہی سردار قاریون کی بہیجا مینی ایک لڑکا فرمایا حضرت نی اور ایک بہی یعنی ایک بہی پناہ ہوگا آگ سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی

وَعَنْ قُرَّةَ الْمُزَنِيِّ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ ابْنٌ لَهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُحِبُّهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَبَّكَ اللّٰهُ كَمَا اُحِبُّهٗ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ ابْنُ فُلَانٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تُحِبُّ اَنْ لَا تَاْتِيَ بَابًا مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اِلَّا وَجَدْتَهٗ يَنْتَظِرُكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهٗ خَاصَّةً اَمْ لِكُلِّنَا قَالَ بَلْ لِكُلِّكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی قرہ مزنی سی یہہ کہ ایک شخص تہا آتا حضرت پاس اور ہوتا اوسکی ساتہہ بیٹا اوسکا پس فرمایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا دوست رکہتا ہی تو اوسکو یعنی بہت کہ تیری ساتہہ ہی رہتا ہی کہا اوسنی یا رسول اللہ دوست رکہی تمکو اللہ جیسا کہ دوست رکہتا ہون مین اوسکو پہر نہ پایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی ساتہہ اوسکی پس فرمایا کیا ہوا بیٹا فلانی کا عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ مرگیا بیٹا اوسکا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اوسکی باپ کو جبکہ حاضر ہوا کہ کیا نہین دوست رکہتا تو اوسکو کہ نہ آویگا کسی دروازی پر دروازون بہشت کسی مگر کہ پاویگا تو اوسکو منتظر ہوگا تیرا یعنی تاکہ شفاعت کری تیری اور لیجاوی ساتہہ اپنی جنت مین پس کہا ایک شخص نی ای رسول اللہ کی اسکیلی لیی ہی یہہ بشارت یا ہم سبکی لیی پس فرمایا تم سبکی لیی نقل کی یہہ احمد نی وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ السِّقْطَ لَيُرَاغِمُ رَبَّهٗ اِذَا اَدْخَلَ اَبَوَيْهِ النَّارَ فَيُقَالُ اَيُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهٗ اَدْخِلْ اَبَوَيْكَ الْجَنَّةَ فَيَجُرُّهُمَا بِسَرَرِهٖ حَتّٰى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے تحقیق کچا بچہ البتہ جھگڑیگا پروردگار اپنے سے جبکہ داخل کریگا پروردگار ماں باپ وسکے کو آگ میں یعنی ارادہ کریگا داخل کرنیکا
پس کہا جاویگا اے کچے بچے جھگڑنیوالے پروردگار اپنے سے داخل کر ماں باپ اپنے کو بہشت میں پس کھینچیگا انکو ساتھ نال اپنی کے یہانتک
کہ داخل کریگا انکو بہشت میں روایت کی یہہ ابن ماجہ نے وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ
اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی ابْنَ اٰدَمَ اِنْ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَۃِ الْاُوْلٰی لَمْ اَرْضَ لَكَ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ
ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا فرماتا ہے اللہ تعالی اے بیٹے آدم کی اگر صبر کرے تو یعنی ملنے اجر اور ثواب
چاہے وقت صدمہ پہلی کی نہیں راضی ہوتا میں تیرے لیے ثواب کا سوائے بہشت کی یعنی وسکے بدلے میں بہشت ہی میں داخل کرونگا روایت
کی یہہ ابن ماجہ نے وَعَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ وَّلَا مُسْلِمَۃٍ یُصَابُ
بِمُصِیْبَۃٍ فَیَذْکُرُھَا وَاِنْ طَالَ عَھْدُھَا فَیُحْدِثُ لِذٰلِكَ اسْتِرْجَاعًا اِلَّا جَدَّدَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی لَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ فَاَعْطَاہُ
مِثْلَ اَجْرِھَا یَوْمَ اُصِیْبَ بِھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے حسین بن علی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا
نہیں کوئی مرد مسلمان اور نہ عورت مسلمان پہنچائی جاوے مصیبت پھر یاد کرے وسکو اگرچہ دراز ہو زمانہ مصیبت کا پس کہے واسطے وسکے
انا للہ وانا الیہ راجعون مگر کہ تازہ کردیتا ہے یعنی ثابت کرتا ہے اللہ تعالی نزدیک وسکے ثواب پس دیتا ہے وسکو مانند ثواب وس مصیبت
کی جس دن پہنچایا گیا تہا وہ مصیبت یعنی اور صبر کیا تہا وسپر روایت کی یہہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِکُمْ فَلْیَسْتَرْجِعْ فَاِنَّہٗ مِنَ الْمَصَائِبِ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ٹوٹ جاوے تسمہ پاپوش ایک تمہارے کا پس چاہیے کہ کہے انا للہ
وانا الیہ راجعون اسلیے کہ یہہ بہی مصیبتوں سے ہے ف شاید مراد تسمہ ٹوٹنے سے ادنی مصیبت ہے یعنی اگر ادنی مصیبت پہنچے تو بہی یہہ پڑہے بڑے
چنانچہ ایک روایت میں آیا ہے کہ پڑہی حضرت نے یہہ آیت وقت چراغ گل ہونیکے ع وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ
یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی قَالَ یَا عِیْسٰی اِنِّیْ بَاعِثٌ مِنْ
بَعْدِكَ اُمَّۃً اِذَا اَصَابَھُمْ مَا یُحِبُّوْنَ حَمِدُوا اللّٰہَ وَاِنْ اَصَابَھُمْ مَا یَکْرَھُوْنَ احْتَسَبُوْا وَصَبَرُوْا وَلَا حِلْمَ وَلَا
عَقْلَ فَقَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ یَکُوْنُ ھٰذَا لَھُمْ وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ قَالَ اُعْطِیْھِمْ مِنْ حِلْمِیْ وَ
عِلْمِیْ رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ام درداء سے کہ کہا سنا میں نے ابو درداء سے کہتے تہے سنا میں نے
ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے تحقیق اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا حضرت عیسی کو اے عیسی تحقیق میں پیدا کرونگا پیچہے تیرے ایک
امت جسوقت کہ پہنچے گی انکو وہ چیز کہ دوست رکہتے ہیں یعنی کوئی نعمت شکر کرینگے اللہ کا اور اگر پہنچے انکو وہ چیز کہ مکروہ جانتے ہیں یعنی
کوئی مصیبت امید ثواب کی رکہیں گی اور صبر کرینگے اور حال یہہ کہ نہیں ہے بردباری اور نہ عقل یعنی ایسی بردباری اور عقل کہ کسبی ہوں یا کامل
پس کہا حضرت عیسی نے اے رب میرے کسطرح ہوگا یہہ واسطے اونکے حال آنکہ نہ بردباری ہے اور نہ عقل فرمایا دونگا میں انکو اپنے حلم میں سے
اور علم میں سے روایت کی یہہ دونوں بیہقی نے شعب الایمان میں ف یہاں مراد امت سے صلحاء حضرت کی امت کی ہیں اونہیں ہے
بردباری اور نہ عقل حاصل یہہ کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ بسبب مصیبت کے بردباری اور عقل جاتی رہینگی اور باوجود اسکے صبر کرینگے اور امیدوار
ثواب کی رہینگے یعنی یہہ دونو صفتیں ایسی ہیں کہ بسبب انکے آدمی تامل کرکے جزع فزع کرنے سے باز رہتا ہے اور نفع اور ضرر اللہ تعالی کی طرف سے

جانتا ہی پس باوجود نہونی دنیا کی صبر کرنا عجب ہی حضرت عیسی نی عرض کیا کہ جب نہ بردباری اور عقل ہوگی تو کیونکر صبر کرینگی اور امیدوار ثواب کی رہینگی فرمایا کہ دونگا مین حلم اور علم اپنا یعنی علم اور حلم اپنی پاس سی بلاکسب دونگا بسبب اونکی صبر کرینگی اور امیدوار ثواب کی رہینگی ع

بَابُ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ

باب ہی بیچ بیان زیارت کرنی قبرونکی یعنی فضائل اور آداب اور مقصود اوسکی کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْھَا وَنَہَیْتُکُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیِّ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاَمْسِکُوْا مَا بَدَا لَکُمْ وَنَہَیْتُکُمْ عَنِ النَّبِیْذِ اِلَّا فِیْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِی الْاَسْقِیَۃِ کُلِّہَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْکِرًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی بریدہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا تہا مینی تمکو زیارت کرنی قبرون کیسی پس زیارت کرو اونکی اور منع کیا تہا مینی تمکو کہانی گوشت قربانی کیسی بعد تین دنکی پس کہو جسقدر کہ خواہش ہو واسطی تمہاری اور منع کیا تہا مینی تمکو نبیذ سی مگر بیچ مشک کی پس پیو سب باسنونمین اور نہ پیو چیز نشی کی روایت کی یہہ مسلم نی

ف منع کیا تہا مینی تمکو یعنی ابتداء اسلام مین حضرت نی قبرونکی زیارت سی منع فرمایا تہا اسلیے کہ زمانہ جاہلیت کا قریب تہا شاید ایسی باتین قبرون پر نکرین کہ باعث کفر کی ہون جب دیکہا کہ اسلام دلونمین مضبوط ہوا اجازت دی پس زیارت قبرونکی مستحب ہی سب علماء کی نزدیک اسلیے کہ اس سے دل نرم ہوتا ہے اور موت یاد آتی ہی اور جانتا ہی کہ دنیا فانی ہی اور اور بہت فائدہ ہین اور عمدہ فائدہ یہہ ہی کہ مردونکی لیے دعا اور استغفار ہوتی ہی اور یہہ سنت ہی آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بقیع مین تشریف لیجاتی تہی اور سلام بہیجتی تہی اونکی مردون پر اور استغفار کرتی تہی اونکی لیے اور علماء نی اختلاف کیا ہی اسمین کہ آیا عورتونکی حق مین نہی باقی ہی یا اونکو بہی زیارت کرنی درست ہی صحیح یہہ ہی کہ عورتین سوای حضرت کی مزار کی اور قبرونکی زیارت نکرین چنانچہ یہہ مسئلہ باب مواضع الصلوۃ مین بیچ فائدی حدیث لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور آخر تک کی مفصل مع روایات فقہیہ کی لکہا گیا ہی جو چاہی وہان دیکہ لے اور کہا نووی نی کہ زیارت کی کئی قسمین ہین ایک تو فقط واسطی یاد کرنی موت اور آخرۃ کی ہی پس اسکی لیے تو کافی ہی دیکہنا قبرونکا بغیر پہچانی مردون اونکی کے دوسری واسطی دعا وغیرہ کی پس وہ مسنون ہی ہر مسلمان کی لیے اور تیسری برکت حاصل کرنیکی لیے ہی پس وہ زیارت اچہی لوگونکی قبرونکی ہی اسلیے کہ اونکی لیے برزخ مین تصرفات اور برکات ہین ان گنت اور چوتہی واسطی ادای حق دوست اور قرابت کی ہی جیسا کہ حدیث ابی نعیم کی مین آیا ہی کہ جو کوئی زیارت کری ماں باپ کی یا ایک کی دن جمعہ کی تو ہوتی ہی مانند حج کی اور پانچوین مہربانی اور انس کی لیے ہوتی ہی جیسا کہ آیا ہی حدیث مین کہ جو کوئی گزرتا ہی اوپر قبر مومن بہائی اپنی کی اور سلام کرتا ہی اوسپر تو وہ پہچانتا ہی اوسکو اور جواب سلام کا دیتا ہی اور آداب زیارت کی یہہ ہین کہ مونہہ قبر کی طرف اور پیٹہ قبلہ کی طرف کر کے سامنی میت مونہہ کی کہڑا ہووی اور سلام کری اور قبر کو ہاتہہ نہ لگاوی اور چومی نہین اوسکو اور جہکی نہین اور مونہہ خاک پر نہ ملی کہ یہہ عادت نصاری کی ہی اور پڑہنا قرآن کا قبر کی پاس مکروہ نہین اور مستحب ہی کہ وقت زیارت کی پڑہی سورہ اخلاص سات بار اور بخشی ثواب اوسکا میت کو اور زیارت کرنی جمعہ کو افضل ہی اور دنونسی خصوصاً اول روز مین چنانچہ حرمین شریفین مین یہی معمول ہی کہ اول روز جمعہ مین معلی اور بقیع مین زیارت کی لیے جاتی ہین اور آیا ہی کہ دیا جاتا ہی میت کو علم اور ادراک روز جمعہ کی زیادہ اور دنونسی اور زیادہ پہنچتا ہی اوسمین زیارت کرنیوالی کو اور دنون سی اور مکروہ ہی روندنا قبرونکا بغیر ضرورت کی اور مستحب ہی کہ لشد دیا جاوی میت کی طرف سی بعد مرنیکی سات دن تک اور منع کیا تہا مینی کہانی گوشت قربانیکی سی یعنی ابتداء اسلام مین لوگ محتاج تہی قدر تہی پانیکی

ہر کوئی نہ رکہتا تہا اسلیے حضرت نے قربانی کرنیوالوں کو فرمادیا تہا کہ تین دن سے زیادہ نہ رکہا کریں گوشت قربانی کا بلکہ محتاجونکو دیدیا
کریں پہر جب فراخی کی اللہ تعالی نے لوگوں پر اور احتیاج اونکو نرہی اجازت دی حضرت نے کہ جتنے دنوں تک چاہو رکہو اور منع کیا
تہا پینے نبیذ سے نبیذ اسکو کہتے ہیں کہ کہجور یا انگور کو پانی میں بہگو رکہتے ہیں بعد ازان پیتے ہیں یہہ حلال ہے جب تک کہ نشا کرنیوالی
نہو وے پس حضرت نے ابتداء اسلام میں فرمادیا تہا کہ نبیذ مشک میں کہی جایا کرے اسلیے کہ مشک پتلی ہوتی ہے اوسمیں جلد سے
گرم ہو کر نشا کرنیوالی نہیں ہوتی اور اور برتنوں میں کہنے سے منع فرمایا تہا کہ لاکہی برتنوں وغیرہ میں نرکہی جاوے اسلیے کہ اور برتنوں میں
بسبب گرمی کی جلدی متغیر ہو کر نشا کرنیوالی ہو جاتی ہے اور اون ایام میں شراب عنقریب ہی حرام ہوئی تہی ہنوز لذت شراب کی لوگ
بہولے نہ تہے خوف ہوا کہ پہر نشے کی چیز پینے لگیں بعد ازان کہ امر تحریم شراب کا مقرر ہوا اور احتراز اوس سے لازم ہوا احتمال اوسکی ارتکاب کا
نرہا ہر برتن میں پینے کی لیے اجازت فرمادی کہ سب برتنوں میں پیا کرو جبتک کہ حد نشے کو نہ پہنچے جیسے کہ فرمایا ولا تشربوا مسکرا یعنی مت پیو کوئی
نشے کی چیز حاصل یہہ کہ منع نشا کرنیوالی ہے نہ برتن ـع ـح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ زَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ
أُمِّهِ فَبَكَى وَأَبْكَى مَنْ حَوْلَهُ فَقَالَ اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي فِي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي وَاسْتَأْذَنْتُهُ فِي أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا
فَأَذِنَ لِي فَزُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا زیارت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
قبر ماں اپنی کی اور روئے اور رولایا اون لوگوں کو کہ گرد اونکے تہے پہر فرمایا کہ پروانگی مانگی تہی میں نے پروردگار اپنے سے اسبات میں کہ بخشش
مانگوں واسطے اوسکی پس اذن دیا گیا مجہکو اور پروانگی مانگی تہی میں نے پروردگار اپنے سے بیچ اسکے کہ زیارت کروں میں قبر اونکی کی پس
اذن دیا گیا واسطے میرے پس زیارت کرو قبروں کی اسلیے کہ زیارت کرنی یاد دلاتی ہے موت کو روایت کی یہہ مسلم نے ف حضرت کے
ماں کا نام آمنہ تہا حضرت جب چہہ برس کے ہوئے تو وہ حضرت کو لیکر مدینہ کو گئیں اپنی ننہیال کے لوگوں کی ملاقات کو وہانسے پہر کر مکہ کو
آتی تہیں جب ابوا میں کہ نام ایک جگہہ کا ہے پہنچیں تو وہاں انتقال اونکا ہوا اور وہیں قبر اونکی بنی پس جب یکدفعہ حضرت وہاں پہنچے تو
روئے اونکی جدائی پر اور رولایا اونکو کہ گرد حضرت کے تہے یعنی حضرت کا رونا ایسا تہا کہ رونے نے لوگوں میں بہی تاثیر کی کہ حضرت کو روتے دیکہہ
کر رونے لگے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کی والدہ کافر مریں مذہب متقدمین کا تو یہی ہے لیکن متاخرین نے ثابت
کیا ہے اسلام حضرت کی والدین کا پہر اوسکی تین صورتیں بیان کی ہیں کہ یا تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دین پر تہے اور اونکو دعوۃ
اسلام کی نہیں پہنچی ایام فترۃ میں تہے اور اوسمیں مرے پہلے زمانہ نبوۃ کے یا زندہ کیا اللہ تعالی نے اونکو حضرت کی دعا سے پہر ایمان لائے وہ
اگرچہ حدیث حضرت کی والدین کی زندہ کرنیکی بذاتہ ضعیف ہے لیکن ساتہہ تعدد طرق کی تصحیح وتحسین کی ہے اوسکی یہہ بات گویا
متقدمین سے چہپی ہوئی تہی بعد ازان ظاہر کی اللہ تعالی نے متاخرین پر اور شیخ جلال الدین سیوطی رح نے اسمین رسالے تصنیف کیے
ہیں اور اسکو دلیلوں سے ثابت کیا ہے اور مخالفوں کی شبہوں کے جواب دیے ہیں جو چاہے وہاں دیکہہ لے اور صحیح یہہ ہے کہ اس مسئلہ میں سکوت
بہتر ہے ـع ـح وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ
أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ نَسْأَلُ اللهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے بریدہ سے
کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکہلاتے مسلمانوں کو جبکہ نکلیں طرف قبروں کی کہیں سلام ہے تمپر اے گہر والو مومنوں میں سے اور
مسلمانوں میں سے اور تحقیق ہم اگر چاہے اللہ تعالی ساتہہ تمہارے البتہ ملنے والے ہیں مانگتے ہیں ہم اللہ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت یعنی چہوٹنا

المردہات سی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** قبرونکی جگہہ کو حضرت نی گہر فرمایا اسلیے کہ رہتی ہین مردے اونمین مانند زندونکی گہرون مین اور من المومنین بیان ہی اہل الدیار کا اور والمسلمین تاکید ہی من المومنین کی ۔ع

الفصل الثانی فصل دوسرے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبرون پر مدینہ مین پس متوجہ ہوی اونپر ساتہہ مُنہہ اپنی کی اور فرمایا سلام ہی تمپر ای صاحب قبرونکی بخشی اللہ ہمکو اور تمکو اور تم پہلی پہنچی ہو ہمسی اور ہم پیچہی سی آتی ہین روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** متوجہ ہوی اون پر ساتہہ مونہہ اپنی کی اسمین دلالت ہی اسپر کہ مستحب ہی حالت سلام کرنی مین میت پر یہہ کہ ہو مُنہہ سامنی منہہ میت کی اور دعا کرنی مین بہی اسیطرح رہی اور اسی عمل ہی تمام مسلمین کا سوای ابن حجر کی کہ اونہون نی کہا کہ سنت ہماری نزدیک یہہ ہی کہ حالت دعا مین قبلہ کی طرف منہہ کری اور کہا مظہر نی کہ زیارت میت کی مانند ملاقات اوسکی کی ہی حالت حیات اوسکی مین منہہ کری سامنی منہہ اوسکی کی پہر اگر تہا زندگی مین کہ جب ملتا تہا اوس سی بیٹہتا تہا دور بسبب ہونی اوسکی کی عظیم القدر پس اسیطرح زیارت اوسکی مین کہڑا رہی یا بیٹہی دور اوس سی اور اگر بیٹہتا تہا قریب اوس سی حالت حیات اوسکی مین اسیطرح بیٹہی قریب اوسکی جب زیارت کری اوسکی اور جب زیارت کری پڑہی سورہ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد تین بار پہر دعا کری اوسکی لیی اور نہ ہاتہہ لگا دے قبر کو اور نہ بوسہ دے اوسپر اس لیی کہ یہہ عادت نصاری کیسی ہی ۔ع۔ ت ۔ مراد عظیم القدر سی یہہ ہی کہ وہ یا تو نا تی مین بڑا ہو مانند والدین وغیرہما کی یا دین مین بڑا ہو مانند اوستاد وغیرہ کے ۔مولانا

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اِلَى الْبَقِيْعِ فَيَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَاَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ ہوتی شب نوبت اونکی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سی نکلتی آخر شب مین طرف مقبرہ مدینہ کی پہر فرماتی سلام ہی تمپر ای قوم مومنین اور آئی تمہاری پاس وہ چیز کہ تہی تم وعدہ دی جاتی یعنی ثواب عذاب کل کو یعنی قیامت کو تم دہیل دی گئی ہو یعنی مدت معین تک اور تحقیق ہم اگر چاہا اللہ نی ساتہہ تمہاری ملنی والی ہین یا الہی بخش بقیع غرقد والونکو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** بقیع نام ایک جگہہ کا ہی باہر مدینہ کی کہ اوسمین قبرین مدینہ والونکی ہین اور اسمین پہلی درخت غرقد کی کہ نام ایک درخت کا ہی بہت تہی اسلیی وسکو بقیع غرقد کہا ۔ع۔ وَعَنْهَا قَالَتْ كَيْفَ اَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ تَعْنِيْ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ قَالَ قُوْلِيْ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ سی کہ کہا کسطرح کہون مین یا رسول اللہ مراد رکہتی تہے اس سوال سی کہ کیا کہون مین بیچ زیارت کرنی قبرون کے فرمایا کہہ سلام ہی اوپر صاحب گہرون کے مومنون مین سی اور مسلمانون مین سی اور رحم کری اللہ ہمسی پہل کرنیوالون پر اور پیچہی رہنی والون پر اور تحقیق ہم اگر چاہا اللہ نی ساتہہ تمہاری البتہ ملنی والی ہین روایت کی یہہ مسلم نی **ف** روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین کوئی کہ گذری اپنی بہائی مومن کی قبر پر کہ وہ پہچانتا تہا اوسکو دنیا مین پہر سلام کری اوسپر مگر کہ پہچانتا ہی وہ

اوسکو اور جواب دیتا ہی وسکو سلام کا۔ع۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَيْهِ اَوْ اَحَدِهِمَا فِي كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهُ وَ كُتِبَ بَرًّا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہی محمد بن نعمان سی پہنچاتی تہی حدیث طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا جو کوئی زیارت کری اپنی ماں باپ کی قبر کی یا ایک کی اونمین سی ہر روز جمعہ مین یا ہر ہفتہ مین بخشش کیجاتی ہی واسطی وسکی اور لکہا جاتا ہی یعنی ہوان اعمال مین نیکی کرنیوالا ساتہہ ماں باپ کی روایت کی بیہقی نی شعب الایمان مین بطریق ارسال کی وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن مسعود سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا منع کیا تہا مینی تمکو زیارت کرنی قبرون کیسی پس زیارت کرو قبرونکی پس تحقیق زیارت کرنا بی رغبت کرتا ہی دنیا سی اور یاد دلاتا ہی آخرت کو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** بی رغبت کرتا ہی دنیا سی کہ جب انجام کار یہہ ہی تو اسمین دل لگانا بیجا ہی اور یاد دلاتا ہی آخرۃ کو سوا اس عالم کی ایک عالم اور ہی کہ وہان جانا ہی اس سی معلوم ہوا کہ قبرونمین جا کر عبرت سی دیکہی اور موت یاد کری کہ یاد کرنا موت کا توڑنیوالا لذتون کا ہی اور آسان کرنیوالا کدورتون کا۔ع۔ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَالَ قَدْ رَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ هٰذَا كَانَ قَبْلَ اَنْ يُرَخِّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِي رُخْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّمَا كُرِهَ زِيَارَةُ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَاءِ لِقِلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَكَثْرَةِ جَزَعِهِنَّ تَمَّ كَلَامُهُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لعنت فرمائی عورتون بہت زیارت کرنی والیون قبرون کی کو روایت کی یہہ احمد و ترمذی و ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور کہا ترمذی نی گئی ہین بعضی اہل علم اسپر کہ تحقیق یہہ یعنی لعن کرنا تہا پہلی اسکی کہ اجازت دین نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ زیارت کرنی قبرونکی پس جبکہ اجازت دی داخل ہوی بیچ اجازت کی مرد و عورت اور کہا بعضی عالمون نی سوا اسکی نہین کہ مکروہ جانا حضرت نی زیارت کرنا قبرونکا عورتون کی لیئی واسطی کم صبر کرنی انکی کی اور بہت جزع فزع کرنی اون کی کی تمام ہوا کلام ترمذی کا وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَدْخُلُ بَيْتِيَ الَّذِيْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّيْ وَاضِعٌ ثَوْبِيْ وَاَقُوْلُ اِنَّمَا هُوَ زَوْجِيْ وَاَبِيْ فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللّٰهِ مَا دَخَلْتُهُ اِلَّا وَاَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَيَّ ثِيَابِيْ حَيَاءً مِنْ عُمَرَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی مین داخل ہوتی اپنی گہر کہ اوسمین مدفون تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اور ابوبکر رض بہی مدفون تہی اوس حالت مین کہ تحقیق مین کہتی یعنی اوتارتی بدنسی کپڑا اپنا یعنی چادر اور کہتی مین یعنی اپنی دل مین سوائی اسکی نہین شان یہہ ہی کہ مدفون ہین خاوند میری یعنی حضرت اور باپ میرا یعنی ابوبکر اور دو نو اجنبی نہین ہین پس جبکہ دفن کیی گئی عمر رضی اللہ عنہ ساتہہ اونکی یعنی اوس مکان مین پس قسم ہی اللہ کی نہین داخل ہوئی مین گہر مین مگر مین باندہی ہوئی ہوتی اپنی پر کپڑی اپنی واسطی حیا کی عمر سی کہ وہ اجنبی تہی روایت کی یہہ احمد نی **ف** اسمین دلیل ہی اسپر کہ لحاظ میت کا کری وقت زیارت کی مانند لحاظ اوسکی کی حالت حیات اوسکی مین اور شرح الصدور مین روایت ہی عقبہ

بن عامر صحابی سے کہا کہ اگر روندوں مین آگ یا پاؤن رکہون تیز سے تلوار کی پر یہانتک کہ کٹ جاوے پاؤن میرا محبوب تر ہے طرف
میری اس سے کہ چلون مین کسی شخص کی قبر پر اور برابر ہے میری نزدیک کہ قبرون مین بول و براز کرون مین یا بازار مین سامنے لوگون
کی کہ لوگ دیکہتے ہون اور ابن ابی الدنیا نے سلیم بن عفیر سے روایت کی ہے کہ وہ گذرے ایک مقبرے پر اوس حال مین کہ اونکو درکار
پیشاب لگا ہوا تہا پس کہا لوگون نے اوسکو کہ اوتر کر پیشاب کر لو کہا سبحان اللہ قسم ہے اللہ کی مین حیا کرتا ہون مردون سے جیسیکہ
حیا کرتا ہون زندون سے انتہی تمام ہوئی کتاب الصلوة فضل و کرم خدا تعالی کیسے صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ولا حول ولا قوة الا
باللہ العلی العظیم ع ح **کتاب الزکوة** کتاب ہے بیچ بیان زکوة کی ف زکوة نماز کی ساتہہ مذکور ہے
کلام مجید مین بیاسی جگہہ پس یہہ دلیل ہے اوپر کمال اتصال کی ان دونون مین اور فرض کی گئی ہے زکوة دوسرے سال ہجری مین پہلے
رمضان کی اور نہین واجب ہے یہہ انبیا پر بالاجماع اور زکوة کی معنی ہین بڑہنا اور پاک کرنا پس اسی کو زکوة اس لیے کہتے ہین کہ اس سے
مال بڑہتا ہے اور پاک ہوتا ہے بسبب نکالنے حق غیر کی یعنی فقرا کی اوس سے اور بڑہتا ہے ثواب دینے والے کا اور پاک ہوتا ہے وہ گناہون سے
اور زکوة کو صدقہ بہی کہتے ہین اس لیے کہ دلیل ہے دینے والے کی صدق پر بیچ دعوی صحت ایمان کی اور صدقہ فطر کا واجب کیا گیا دوسرے
سال ہجری مین اور زکوة فرض کی گئی مکہ مین بالاجمال اور بیان کی گئی مفصل مدینہ مین اور منکر زکوة کا کافر ہوتا ہے اور تارک اسکا
اشد گنہگار ہے قتل کیا جاوے نہ دینے والا اسکا کذا فی محیط السرخسی اور واجب ہوتی ہے علی الفور وقت تمام ہونے سال کے یہانتک
کہ گنہگار ہوتا ہے اسکی تاخیر سے بلا عذر اور روایت رازی مین ہے کہ علی التراخی ہے یہانتک کہ گنہگار ہوتا ہے نزدیک موت کے اور
صحیح تر اول ہی ہے کذا فی التہذیب اور زکوة فرض ہے مسلمان حر عاقل بالغ مالک نصاب پر کہ برس دن تلک وہ ملک مین ہے اور
فارغ ہو دین سے اور حاجت اصلی سے اور نامی ہو خواہ حقیقةً ہو خواہ تقدیراً اور ملکیت کامل ہو اوسمین پس نہین واجب ہے کافر پر اور
نہ غلام پر اور نہ دیوانے پر اور نہ لڑکے پر اور نہ اوس مالک نصاب پر کہ برس گذرے اوسپر اور اگر اول سال اور آخر سال مالک نصاب
کا ہوا اور درمیان مین نہو تو زکوة دینی آویگی اس لیے کہ یہہ بہی سارے ہی سال کی حکم مین ہے اور نہین فرض ہے زکوة قرضدار پر
قرض کی قدر مین پس اگر زیادہ ہو مال قرض سے اور پہنچے حد نصاب کو واجب ہوگی اوسمین زکوة اور قرض مین یہہ بہی قید ہے کہ بندون
مین سے کوئی مطالبہ اوسکا کرسکے پس دین نذر اور کفارات اور فطرہ اور مانند اوسکی کا مانع وجوب زکوة کا نہین اسلیے کہ انمین مطالبہ بندون
مین سے کسیکو نہین پہنچتا اور دین زکوة کا کہ حاکم کو اوسکا مطالبہ پہنچتا ہے اللہ تعالی کیطرف سے وہ بہی مانع ہے وجوب زکوة کا اور حاکم کو مطالبہ
پہنچتا ہے مال ظاہری مین یعنی مواشی مین اور مال تجارت مین کہ شہر مین لاوے یا شہر سے لیجاوے اور نقدی مین اور مال تجارت
مین کہ شہر مین تجارت کرتا ہو مطالبہ نہین پس دین اول مانع وجوب زکوة کا ہے اور دوسرا نہین اور اگر عورت تقاضا مہر کا کرتی ہو مانع ہے
والا نہین اور بحر الرائق وغیرہ مین ہے کہ دین مانع ہے زکوة کا اور صدقہ فطر کا اوپر مذہب معتمد کی اور دین مطلق مانع ہے خواہ معجل ہو یا
مؤجل اگرچہ مہر ہو بلکہ ہو مؤجل طلاق تک یا موت تک اور بعضون نے کہا کہ مہر مؤجل مانع نہین ہے اس لیے کہ کوئی مطالبہ اسکا نہین کرتا
عادةً بخلاف معجل کی اور بعضون نے کہا کہ اگر ہو خاوند ارادہ رکہنے ادا کا تو مانع ہوتا ہے والا نہین اسلیے کہ وہ نہین گنا جاتا ہے
دین کذا فی غایة البیان انتہی اور عورت اعتبار کیجاتی ہے غنیہ بسبب مہر کی جبکہ ہو خاوند تونگر یہہ صاحبین کی نزدیک ہے اور بموجب قول
اخیر ابی حنیفہ رح کی نہین اعتبار کیجاتی ہے غنیہ بسبب اسکی کہ کہا گیا ہے کہ یہہ اختلاف درمیان انکی مہر معجل مین ہے اور بسبب مہر مؤجل کے

نہین اعتبار کیجاتی ہی غلبۂ اتفاق او ر یہہ جو کہا کہ وہ نصاب فارغ ہو حاجت اصلی سی مراد حاجت اصلی سی گہر ہی سنی کا اور کپڑی پہننی کی
اور اسباب گہر کا اور جانور سواری کا اور غلام خدمت کا اور ہتیار استعمال کی اور کتابین علم کی اہل علم کی لئی اور اوزار حرفہ کی اہل حرفہ
کی لیی پس مثلاً اگر ایک نی مکان لیا نیت تجارت سی اور پہر اوسمین رہنی لگا زکوٰۃ اوسمین نہین واجب اور اگر مکان نیت تجارت سی
لی اور فارغ ہوا اسکی رہنی سی تو اوسمین زکوٰۃ واجب ہی اسیطرح اور چیزونکو سمجہہ لی اور اگر مکان یا غلام وغیرہ فارغ ہون اسکی حاجت سے
اور اوسمین نیت تجارت کی نہو تو زکوٰۃ اونمین واجب نہین اور یہہ جو کہا کہ ملکیت کامل ہو مراد اس سی یہہ ہی کہ مالک ہو اصل اوس
چیز کا اور تصرف کا پس مکاتب پر زکوٰۃ فرض نہین اس لیی کہ مالک ہی تصرف کا نہ اصل اوس چیز کا اور مال ضمار مین بہی زکوٰۃ نہین اسلیی
کہ اصل اوس چیز کا مالک ہی اور اوسکی تصرف مین نہین اور مال ضمار اوسکو کہتی ہین کہ اوس تک آدمی پہنچ نہ سکی وہ کئی قسم پر ہی ایک
تو وہ مال کہ جاتا رہی اور دوسری وہ کہ جنگل مین دفن کر کر جگہہ اوسکی بہول گیا اور تیسری وہ کہ دریا مین ڈوب جاوی اور چوتہی وہ کہ کوئی
غصب کرلی اور گواہ نہون اوسپر اور پانچوان وہ کہ ظالم نی طریق ڈنڈکی لیا اور چہٹی وہ کہ کوئی قرض لیکر منکر ہو گیا اور گواہ نہون اوسپر
پس اگر ان مالون مین سی کوئی مال ہاتہہ لگی تو اوسمین زکوٰۃ پچہلی برسونکی نہین ہی بخلاف اوس مال کی کہ گہر مین دفن کر کر بہول گیا
وہ جب نکلیگا تو پچہلی برسونکی زکوٰۃ دیوی گا اور بخلاف اوس قرض کی کہ لینی والا اقرار کرتا ہو خواہ لینی والا تونگر ہو خواہ مفلس اور یا انکار
کرتا ہو لیکن گواہ ہون اوسکی اور یا قاضی جانتا ہو اسمین زکوٰۃ دینی آویگی اس تفصیل سی کہ اگر وہ قرض بدلی مال تجارت کی ہو تو جب
پانچوان حصہ نصاب کا یعنی بقدر ساڑہی دس روپیہ سید ہی کل کی یا اڈہل کی وصول ہون تو پچہلی برسونکی زکوٰۃ دیوی اور جو قرض کہ
بدلی مال تجارت کی نہو جیسی کپڑی گہر کی پہننی کی بیچی یا غلام خدمت کا بیچا یا گہر رہنی کا اور انکا مول لینی والی کی ذمہ قرض ہی پس
اسمین جب زکوٰۃ پچہلی برسونکی دینی آویگی کہ بقدر نصاب کی یعنی دوسو درہم کہ جسکی ساڑہی باون روپی سید ہی کل کی ہوتی ہین وصول ہو
اور جو قرض بدلی اوس چیز کی ہو کہ مال نہین جیسی مہر اور وصیت اور بدل خلع وغیرہ کی اوسمین جب زکوٰۃ دینی آویگی کہ بقدر نصاب کے
وصول ہو اور برس اوسپر گذر جاوی یعنی پچہلی زکوٰۃ نہین دینی آویگی بلکہ اوس برس کی کہ اسکی قبضہ مین ہا دیوی گا اور یہہ حکم اوسکی لیی ہی
کہ پہلے سی صاحب نصاب نہو اور اگر صاحب نصاب ہو پہلی سی تو اوسکی حق مین یہہ مال بمنزلہ مستفاد کی ہوگا پہلی مال کی
ساتہہ اسکی بہی زکوٰۃ دیگا گذرنا برس کا شرط نہین اور شرط ادا کرنی زکوٰۃ کی یہہ ہی کہ دیتی وقت نیت کری کہ زکوٰۃ دیتا ہون یا جسوقت
زکوٰۃ نکالے مال مین سے اوسوقت نیت کرلے اور اگر سارا مال للہ دے اور نیت نہ کرے زکوٰۃ کے
تو زکوٰۃ ساقط ہو جاتے سے بسبب طلب کسی اور واجب کی نیت سی نہ دی اور اگر تہوڑا سا مال دیگا تو جتنا دیا ہی اوسکی
زکوٰۃ امام محمدؒ کی نزدیک ادا ہو جائیگی اور امام ابو یوسف کی نزدیک اوسکی بہی نہین ادا ہونگی اور مکروہ ہی حیلہ کرنا واسطی ساقط کرنی زکوٰۃ
کی اور اگر غلام خریدا تجارت کی لیی پہر نیت کی خدمت لینی کی تو وہ تجارت کا نہین رہتا خدمت کا ہو جاتا ہی اوس مین زکوٰۃ نہین
اور اگر خدمت کی نیت سی لیا اور پہر تجارت کی نیت کی تو تجارۃ کا نہین ہو جاتا جبتک کہ بیچی نہین جب بیچی گا تو اوسکی مول مین
زکوٰۃ دینی آویگی اور نصاب زکوٰۃ اوسقدر مال کو کہتی ہین کہ اوسمین زکوٰۃ دینی واجب ہو اور اوس سی کم مین نہو مثلاً چاندی یا مال تجارۃ کا
دوسو درہم کی قدر ہو چنانچہ آگی سبکی نصابین حدیثون مین مذکور ہین اور نصاب دو طرح کی ہوتی ہی نامی اور غیر نامی یعنی بڑہنی والا اور
نہ بڑہنی والا پہر نامی دو قسم پر ہی حقیقی اور تقدیری حقیقی مال سوداگری کا ہی کہ نفع سی بڑہتا ہی اور جانور کہ بسبب بچونکی بڑہتی ہین اور تقدیری سونا

چاندی کہ ظاہر مین بڑہتا نہین لیکن صلاحیت رکہتا ہی بڑہنی کی اور غیر نامی جیسی مکان و اسباب سوای حاجت اصلی کی بہر نصاب نامی کی ہونی سی زکوۃ دینی فرض ہوتی ہی اور زکوۃ لینی اور نذر کا لینا اور صدقات واجب کا لینا نہین درست ہوتا اور صدقہ فطر کا دینا اور قربانی کا کرنا واجب ہوتا ہی اور غیر نامی پر زکوۃ دینی نہین آتی مگر زکوۃ کا مال اور نذر کا اور صدقات واجبہ کا لینا نہین درست ہوتا اور صدقہ فطر کا دینا اور قربانی کا کرنا واجب ہوتا ہی۔ ع۔ ح۔ ملتقی الابحر و بحر و در مختار و عالمگیری مولانا

الفصل الاول

فصل پہلے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اِنَّكَ تَاْتِيْ قَوْمًا اَهْلَ كِتٰبٍ فَادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوٰتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجا معاذ کو یمن کی طرف یعنی بہیجا قاضی وہانکا کر کر اور فرمایا تحقیق تو جاتا ہی ایک قوم اہل کتاب کی پاس یعنی یہود و نصاری پاس پس بلا انکو طرف گواہی دینی اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ کی ہین پس اگر اونہون نی مان لیا اسکو پس خبر دی انکو کہ اللہ نی فرض کین ہین اون پر پانچ نمازین دن رات مین پہر اگر مانا اونہون نی اسکو پس خبردار کر اونکو کہ اللہ نی فرض کی ہی اونپر زکوۃ لیجاوی اونکی غنیون سی یعنی جو کہ مالک نصاب کی ہین اور دیجاوی اون کی فقیرونکو پہر اگر مانین وہ اسکو پس بچ تو لینی اچہی مال اونکی سی یعنی چہانٹ کر اچہا مال ونکا نہ لیجیو بلکہ اونکی مال کو تین حصہ کیجیو اچہا برا بیچ کا زکوۃ مین بیچ کا مال لیجیو اور بچ تو بددعا مظلوم کی سی یعنی زکوۃ کی لینی مین اور اور چیزون مین یعنی نہ لیجیو وہ چیز کہ واجب نہین اوسپر یا نہ ایذا نہ دی اوسکو زبان سی تا بددعا نہ کری اسو اسطی کہ نہین درمیان دعا مظلوم کی اور درمیان قبول کرنی اللہ کی اوسکو کوئی پردہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی

ف اہل کتاب کی پاس وہان مشرک اور ذمی بہی تہی مگر غلبہ اہل کتاب سی کا تہا اسلیی اونہین کو ذکر کیا اور کہا ابن ملک نی کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ واجب ہی بلانا کفار کو طرف اسلام کی پہلی لڑنی کی لیکن یہہ جب ہی کہ نہ پہنچا ہو انکو دعوت یعنی بلانا طرف اسلام کی اور جبکہ پہنچ جاوی انکو دعوۃ پس نہین واجب بلکہ مستحب ہی۔ ع۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَّلَا فِضَّةٍ لَّا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ صُفِّحَتْ لَهٗ صَفَائِحُ مِنْ نَّارٍ فَاُحْمِيَ عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهٗ وَجَبِيْنُهٗ وَظَهْرُهٗ كُلَّمَا رُدَّتْ اُعِيْدَتْ لَهٗ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيْلُهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی سونا رکہنی والا اور نہ چاندی رکہنی والا کہ نہ ادا کری وس سی حق اوسکا کہ زکوۃ ہی مگر جب کہ ہوگا دن قیامت کا بنائی جاوینگی واسطی اوسکی تختی آگ کی یعنی تختی سونی چاندی کی بنین گی لیکن آگ مین ایسی گرم کیی جاوین گی کہ گویا آگ کی ہونگی جیسا کہ فرمایا پس گرم کیی جاوین گی بیچ آگ دوزخ کی پس داغ دیی جاوینگی ساتہہ اون تختون کی پہلو اوسکی اور پیشانی اوسکی اور پیٹہہ اوسکی جبکہ جدا کیی جاوین گی یعنی بدن سی اور ڈالی جاوینگی آگ مین پہر لائی جاوین گی یعنی جبکہ ٹہنڈی ہوجاوین گی تو آگ مین ڈالی جاوین گی گرم کرنی کی لیی اور نکالکر پہر داغ دینگی ہمیشہ یونہین کرتی رہین گی وس دن مین کہ ہی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی یہانتک کہ حکم کیا جاوی درمیان بندونکی پس دیکہی راہ اپنی یا طرف بہشت کی یا طرف دوزخ کی **ف** مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی یعنی کافرونکو دن قیامت کا ایسا دراز معلوم

ہوگا اور باقی گنہگارونکو دراز معلوم ہوگا بقدر گناہ اونکی کی اور مومن کاملونکو وہ دن بقدر دو رکعتوں نماز کی معلوم ہوگا اور دیکہیگا اپنی
یا طرف بہشت کی یعنی اگر اوسکی ذمہ اور گناہ نہوگا سوای اسکی اور یہہ عذاب گناہ ترک زکوۃ کا جہاڑ دیگا داخل بہشت مین ہوگا اور یا طرف
دوزخ کی یعنی اگر اوسکی ذمہ اور گناہ ہوگا سوای اسکی یا اس عذاب سی گناہ ترک زکوۃ کا نہ جہڑیگا داخل دوزخ مین ہوگا اور یہانتک کہ حکم کیا جاوے
درمیان بندون کی اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ زکوۃ ندینی والی عذاب مین ہونگی اور باقی خلق حساب مین ۔ع قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَالْاِبِلُ
قَالَ وَلَا صَاحِبُ اِبِلٍ لَا یُؤَدِّیْ مِنْہَا حَقَّہَا وَمِنْ حَقِّہَا حَلَبُہَا یَوْمَ وِرْدِہَا اِلَّا اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ بُطِحَ لَہَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ اَوْفَرَ
مَا کَانَتْ لَا یَفْقِدُ مِنْہَا فَصِیْلًا وَاحِدًا تَطَأُہٗ بِاَخْفَافِہَا وَتَعَضُّہٗ بِاَفْوَاہِہَا کُلَّمَا مَرَّ عَلَیْہِ اُوْلٰہَا رُدَّ عَلَیْہِ اُخْرٰہَا فِیْ یَوْمٍ کَانَ
مِقْدَارُہٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ الْعِبَادِ فَیُرٰی سَبِیْلُہٗ اِمَّا اِلَی الْجَنَّۃِ وَاِمَّا اِلَی النَّارِ
کہا گیا یا رسول اللہ یہہ حکم نقد کا ہی اور اونٹونکا کیا حکم ہی یعنی اونکی زکوۃ ندی تو کیا عذاب ہوگا فرمایا نہین کوئی مالک اونٹ کا کہ نہ ادا کیا ہو
اونمین سی حق اونکا یعنی زکوۃ ندی اور بعضی حق اونکی سی دودہ دوہنا ہی ان پانی پلانی اونکی کی مگر جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کی منہہ
کی بل ڈالا جاویگا مالک اونٹ کا روبرو اونٹون کی بیچ میدان ہموار کی اوس حالت مین کہ ہونگی اونٹ کامل ہر گنتی مین اور موٹاپی مین
نہ کم کریگا مالک اونٹ کا اونمین سی ایک بچہ اونٹ کی کو یعنی سب اونٹ اوسکی ہان موجود ہونگی جنتی کہ سب بچی بہی ساتہہ ہونگی اون کی اور
اونٹ خوب فربہ ہونگی تا روندنی مین تکلیف زیادہ ہو کچلین گے اوسکو ساتہہ پاؤن اپنی کی اور کاٹین گی اوسکو ساتہہ دانتون اپنی کی جبکہ گذریگی
اوسپر پہلی جماعت لائی جاویگی اوسپر پچہلی جماعت یعنی اسیطرح سی چلا جاویگا کہ ایک قطار کی پیچہی دوسری قطار اونٹونکی چلی گی وسدنمین
کہ ہی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی یہانتک کہ حکم کیا جاویگا درمیان بندونکی پس دیکہیگا راہ اپنی طرف بہشت کی اور یا طرف دوزخکی
ف دودہ دوہنا دن پانی پلانی کی تیسری یا چوتہی دن اونٹونکو پانی پلانی لیجاتی ہین تو عرب مین معمول تہا کہ لوگ پانی پر جمع ہوتی
تہی اور مالک اونٹون کی اونکو دودہ دوہکر پلاتی تہی پس حق واجب اونٹونکا اگرچہ وہی زکوۃ ہی لیکن منجملہ حقوق اونکی سی حق مستحب یہہ بہی
ہی کہ جسدن اونٹ پانی پینی کو جاوین تو دودہ دوہکر مسکینون کو پلاوی پس یہہ بہی مستحب لیکن از راہ مروت اور ادای شکر حق کی گویا کہ
حکم واجب کا رکہتا ہی سلیے اسطرح فرمایا کہ ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ بسبب اس حق کی بہی عذاب ہو ع ح ۔ قِیْلَ
یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا یُؤَدِّیْ مِنْہَا حَقَّہَا اِلَّا اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ بُطِحَ لَہَا
بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَا یَفْقِدُ مِنْہَا شَیْئًا لَیْسَ فِیْہَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطِحُہٗ بِقُرُوْنِہَا وَتَطَأُہٗ بِاَظْلَافِہَا کُلَّمَا مَرَّ
عَلَیْہِ اُوْلٰہَا رُدَّ عَلَیْہِ اُخْرٰہَا فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ الْعِبَادِ فَیُرٰی
سَبِیْلُہٗ اِمَّا اِلَی الْجَنَّۃِ وَاِمَّا اِلَی النَّارِ کہا گیا یا رسول اللہ کیا حال ہوگا مالک گائین کا اور مالک بکریکا فرمایا اور نہین
مالک گائین کا اور نہ مالک بکریکا کہ نہ ادا کری اونسی حق اونکا مگر کہ جسوقت ہوگا دن قیامت کا ڈالا جاویگا میدان ہموار مین نہ کم کریگا اونمین سی
کچہہ ہوگی اونمین کوئی بکری گائین کہ مڑی ہون سینگ اونکی اور نہ منڈی اور نہ سینگ ٹوٹی یعنی سبہون کی سینگ سلامت ہونگی تا خوب
سینگ مارین مارین گی اوسکو ساتہہ سینگون اپنی کی اور کچلین گی اوسکو ساتہہ کہرون اپنی کی جبکہ گذریگی اوسپر پہلی جماعت لائی جاویگی
اوسپر پچہلی جماعت اوسدن مین کہ ہوگی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی یہانتک کہ حکم کیا جاویگا درمیان بندونکی پس دیکہیگا راہ اپنی یا طرف
بہشت کی اور یا دوزخ کی قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَالْخَیْلُ قَالَ فَالْخَیْلُ ثَلٰثَۃٌ ہِیَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ وَہِیَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَہِیَ لِرَجُلٍ

اَجْرٌ فَاَمَّا الَّتِیْ هِیَ لَهٗ وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِیَاءً وَّفَخْرًا وَّنِوَاءً عَلٰی اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِیَ لَهٗ وِزْرٌ وَاَمَّا الَّتِیْ هِیَ لَهٗ سِتْرٌ فَرَجُلٌ
رَبَطَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَمْ یَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِیْ ظُهُوْرِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِیَ لَهٗ سِتْرٌ وَاَمَّا الَّتِیْ هِیَ لَهٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِیْ سَبِیْلِ
اللّٰهِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فِیْ مَرْجٍ وَّرَوْضَةٍ فَمَا اَكَلَتْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرْجِ اَوِ الرَّوْضَةِ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا كُتِبَ لَهٗ عَدَدَ مَا اَكَلَتْ حَسَنَاتٌ
وَكُتِبَ لَهٗ عَدَدَ اَرْوَاثِهَا وَاَبْوَالِهَا حَسَنَاتٌ وَلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَیْنِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَدَدَ اٰثَارِهَا وَاَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ
وَلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلٰی نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا یُرِیْدُ اَنْ یَّسْقِیَهَا اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ کہا کیا یا رسول اللہ کیا حکم ہی گہوڑونکا
فرمایا پس گہوڑی تین طرحکی ہوتی ہین ایک تو ہوتی ہین آدمی کی لیی سبب گناہ کی اور ایک ہوتی ہین آدمی کی لیی پردہ اور ایک ہوتی ہین آدمی کی لیی سبب ثواب کے پس وہ
گہوڑی کہ واسطے اوسکی سبب گناہ کی ہین پس گہوڑی اوس شخص کے ہین کہ باندہا اونکو ریاؤ فخر کی لیی اور واسطی دشمنی کے اہل اسلام سی پس یہہ گہوڑی اوسکی لیی سبب گناہ کی ہین
اور وہ گہوڑی کہ اوسکی لیی پردہ ہین پس گہوڑی اوس شخص کے ہین کہ باندہا اونکو راہ خدا مین پہر نہ بہولا حق اللہ کا بیچ پیٹہون اونکیکی اور نہ گردنون اونکیکی پس وہ گہوڑی اوسکے
لیے پردہ ہین اور وہ گہوڑی کہ اوسکی لیی موجب ثواب کے ہین پس گہوڑی اوس شخص کے ہین کہ باندہا اونکو راہ خدا مین اہل اسلام کی لیے بیچ چراگاہ کی اور سبزی کی پس نہین کہاتی ہین اوس جگہ سبزہ
یا سبزی کچہہ مگر لکہی جاتی ہین اوسکے لیے نیکیان بقدر گنتی اوس چیز کی کہ کہائی یعنی گہانس وغیرہ اور لکہی جاتے ہین واسطی اوسکی لیی بقدر گنتی لید اونکی کی اور پیشاب اونکی
کی نیکیان یعنی اسلیی کہ یہہ چیزین بہی اوسکی باعث زندگی کی ہین اور نہین توڑتی وہ گہوڑی رسی یعنی رسّی بند اپنی کو پہر دوڑتی ہین ایک
میدان یا دو میدان مگر کہ لکہتا ہی اللہ تعالی اوسکی لیی نیکیان بقدر گنتی نقش قدم اونکی کی اور لید اونکی کی یعنی اوس حالت مین جو کرتی ہین
اور نہین گذارتا اون کو مالک اونکا نہر پر پس پیوین اوس سی اور نہین ارادہ کرتا تہا کہ پلاوی اونکو مگر کہ لکہتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی نیکیان
موافق گنتی اوس چیز کی کہ پیا **ف** یعنی وہ نیت پانی پلانیکی نہین کہتا تہا بلکہ بغیر قصد اوسکی پانی پیا اوسکا یہہ ثواب ہوگا پس اگر
قصد کر کر پلاوی گا کیا کچہہ ثواب پاوی گا اور راوپر جو فرمایا پس گہوڑی تئین اسکو جواب علی اسلوب الحکیم کہتی ہین یعنی گویا حضرت نی فرمایا کہ
مت پوچہہ حال نری حق واجب گہوڑون کا بلکہ پوچہہ وہ بہی اور جو کچہہ کہ پہنچتا ہی نفع اور ضرر اون کی پالنی والی کو اور ایک ہوتی ہین
آدمی کی لیی پردہ کہ اون سی پردہ آدمی کا ڈہکا رہتا ہی لوگ نہین جانتی کہ فقیر و محتاج ہی اور محفوظ رکہتی ہین سوال کرنی سی اور اظہار
حاجت سی روبرو لوگونکی اور ریا و فخر کی لیی یعنی لوگون کی کہانی کی لیی کہ دیکہین حشمت اسکی اور جانین کہ یہہ مجاہد ہی اور واقع مین
ایسا نہین اور فخر سی مراد یہہ ہی کہ گہوڑا پالی اس نیت سی کہ اپنی سی دن پر فخر اپنا بیان کرون گا اور اسکی آگی دوسری قسم مین جو کہا راہ
خدا مین تو مراد اس سی جہاد نہین ہی بلکہ مراد یہہ ہی کہ اچہی نیت سی باندہی کہ اللہ کی فرمان برداری مین کام آوین یعنی اپنی سواری کی
لیی باندہی تا حاجتون مشروع کی لیی سوار ہووی اور فقر و احتیاج اپنی لوگون سی چہپاوی جیسا کہ اور روایت مین آیا ہی رَبَطَهَا
تَغَنِّیًا وَّتَعَفُّفًا یعنی باندہی گہوڑی غنا حاصل کرنیکی لیی اور بچنی کی لیی مانگنی سی یعنی اوسپر چڑہ کر سوداگری کی لیی جاوی یا کہیتی پر اور
وقت جانی وہان کی اور اور کسی ضرورت کی کسی سی مانگنا نہ پڑیگی پس ہوگا وہ پردہ کہ محفوظ رکہیگا سوال و اظہار حاجت سی اور راہ خدا سے
یہہ مراد اسلیی لی کہ تا تکرار نہ لازم آوی کہ تیسری قسم مین راہ خدا سی جہاد مراد ہی اور نہ بہولا حق اللہ کا بیچ پیٹہون اونکی کی یعنی سوار
ہوا اون پر اچہی کامون کی لیی اور مانگی دیا سواری کی لیی اور گہوڑیون پر چہوڑنی کی لیی اور نہ گردنون اونکی کی یعنی زکوۃ اون کی
ادا کی اور شافعیہ کہتی ہین کہ مراد یہہ ہی کہ خبرگیری اون کی کی ساتہہ گہانس و دانہ وغیرہ کی اور دور کیا ضرر اون سی اور یہہ اختلاف
اسلیی ہی کہ ہماری نزدیک گہوڑون مین زکوۃ ہی اگر جنگل مین چرین پہر گہوڑون کی الامختار ہی کہ ہر گہوڑی پیچہی ایک دینار دیوی یا قیمت

مشخص کری اونکی ور ہر دوسو درہمون مین سی پانچ درہمین لی جیسا کہ حساب کرتا ہی اور شافعی اور صاحبین کی نزدیک گہوڑون مین زکوۃ نہین ہی دلیل ون کی یہہ حدیث ہی کہ فرمایا حضرت نی نہین مسلمان پر اوسکی غلام مین اور گہوڑی مین صدقہ اور دلیل ابوحنیفہ کی یہہ حدیث ہی کہ فرمایا حضرت نی ہر گہوڑی سر کہ جنگل مین چرتی ایک دینار ہی یا قیمت مشخص کرنی گہوڑی کی روایت کی گئی ہی حضرت عمر سی اور شافعی نی جو حدیث روایت کی ہی اوپر گہوڑی غازی کی محمول ہی کہ سوار ہوتا ہی وسیر اوسی یہی غلام خدمت کرنی والا مراد ہی اور راہ خدا مین واسطی اہل اسلام کی کہ جہاد کری اون پر اور مسلمانونکو دی تا سوار ہو کر جہاد کرین۔

ع۔ح قِيلَ يَارَسُولَ اللهِ فَالْحُمُرُ قَالَ مَا اُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ شَيْءٌ اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ کہا گیا یا رسول اللہ پس کیا ہی حکم گدہون کا فرمایا نہین اوتارا گیا مجہپر گدہونکی مقدمہ مین کچہہ حکم مگر یہہ آیت یکتا جامع سب نیکیون و بندگیون کی پس جو شخص کہ عمل کری مقدار ایک ذرہ کی بہلائی دیکہی گا اوسکو اور جو شخص کہ عمل کری مقدار ایک ذرہ کی برائی دیکہی گا اوسکو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی اگر کسیکو گدہا مانگی کو دیگا سواری کی لیی واسطی جانیکی نیک کام کو ثواب پاویگا اور اگر گناہ کرنیکی لیی سوار ہونی کو دیگا گنہگار ہوگا

ع۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰتَاهُ اللهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِيْ شِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ الْاٰيَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص کو کہ دیا اسنی مال پس نہ ادا کی زکوۃ اوس کی بنایا جاویگا اوسکی لیی مال اوسکا دن قیامت کی سانپ گنجا واسطی اوسکی ہونگی دو نقطی سیاہ آنکہون پر بطور طوق کی ڈالا جاویگا وہ سانپ اوسکی گردن مین دن قیامت کی پہر پکڑیگا دونو طرفین منہہ اوسکی کی یعنی دونو باچہین اوسکی پہر کہیگا مین ہون مال تیرا مین ہون گنج تیرا پہر پڑہی یہہ آیت اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ بخل کرتی ہین آخر آیت تک روایت کی یہہ بخاری نی **ف** سانپ گنجا یعنی اوسکی سر پر بال نہین ہونگی یہہ علامت ہی بہت زہریلی ہونی اور درازی عمر اوسکی کی اور آنحضرت نی سند کی لیی پڑہی کہ سنو اللہ تعالی بہی اسیطرح فرماتا ہی ساری آیت یون ہی وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ یعنی اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ بخل کرتی ہین ساتہہ اوس چیز کی کہ دی انکو اللہ نی فضل اپنی سی یعنی مال اپنا کہ وہ بہتر ہی اون کی لیی بلکہ برا ہی اونکی لیی قریب ہی کہ طوق ڈالی جاوینگی اوس چیز کا کہ بخل کرتی ہین ساتہہ اوسکی دن قیامۃ کی یعنی وہ مال طوق ہو کر پڑیگا گردنون مین

ع۔ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَّكُوْنُ لَهٗ اِبِلٌ اَوْ بَقَرٌ اَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا اِلَّا اُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْظَمَ مَا يَكُوْنُ وَاَسْمَنَهٗ تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا كُلَّمَا جَازَتْ اُخْرٰهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہین کوئی شخص کہ ہون واسطی اوسکی اونٹ یا گائین یا بکریان نہ دی حق اونکا یعنی زکوۃ مگر کہ لائی جاوینگی وہ دن قیامت کی اوس حالت مین کہ وہ بہت بڑی ہونگی اور بہت موٹی کچلینگی اوسکو ساتہہ پاؤن اپنی کی اور مارینگی اوسکو ساتہہ سینگون اپنی کی جبکہ گذرینگی آخر اونکی پہر لائی جاوینگی اوسپر پہلی اونکی یہانتک کہ حکم کیا جاوی درمیان آدمیون کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی

وَعَنْ جَرِيْرٍ

بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاکُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْیَصْدُرْ عَنْکُمْ وَھُوَ عَنْکُمْ رَاضٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ آوی تمہاری پاس زکوۃ لینی والا یعنی عامل کر
طرف سی کہ جسکو ساعی اور عامل کہتی ہین پس چاہیی کہ پھری تمسی اس حالت مین کہ وہ تمسی راضی ہو روایت کی یہہ مسلم نی ف
یعنی کہ پوری دا کرو تاوہ تمسی راضی جاوی ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِذَا اَتَاہُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِھِمْ قَالَ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ فُلَانٍ فَاَتَاہُ اَبِیْ بِصَدَقَتِہٖ فَقَالَ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ
رِوَایَۃٍ اِذَا اَتَی الرَّجُلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَتِہٖ قَالَ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا تھی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ لاتی ان کی پاس قوم زکوۃ اپنی فرماتی یا الہی رحمت بہیج فلانی شخص پر پس لایا حضرت کی پاس باپ
میرا زکوۃ اپنی پس فرمایا الہی رحمت بہیج ابی اوفی پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین جسوقت کہ لاتا کوئی شخص
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس زکوۃ اپنی کہتی یا الہی رحمت بہیج اوسپر ف دعا کرنی کسیکی لیے ساتہہ لفظ صلوۃ کی تنہا درست
نہین سوا نبیا کی اور انبیا کی ساتہہ کسی پر صلوۃ بہیجی تو درست ہی پس حضرت جو زکوۃ لانیوالون پر صلوۃ بہیجتے تہی یہہ خصائص
حضرت کی سی ہی اور کو نہین درست مولانا وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَی
الصَّدَقَۃِ فَقِیْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِیْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَنْقِمُ ابْنُ جَمِیْلٍ
اِلَّا اَنَّہٗ کَانَ فَقِیْرًا فَاَغْنَاہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّکُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَہٗ وَاَعْتُدَہٗ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ فَھِیَ عَلَیَّ وَمِثْلُھَا مَعَھَا ثُمَّ قَالَ یَا عُمَرُ اَمَا شَعَرْتَ
اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم نی عمر کو یعنی عامل کرکر زکوۃ لینی پر پس کہا گیا یعنی خبر دی کسینی کہ زکوۃ ندی ابن جمیل نی اور خالد بن ولید صحابی نی اور
عباس نی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین انکار کیا نعمت خدا کا ابن جمیل نی مگر اسلیی کہ وہ تہا فقیر پس غنی کیا اوسکو
اللہ نی اور رسول اوسکی نی اور خالد پر تحقیق تم ظلم کرتی ہو یعنی اسواسطی کہ نہین ہی اوسپر زکوۃ اسلیی کہ اوسنی تحقیق وقف کر رکہی ہین
زرہین اپنی اور سامان لڑائیکا یعنی ہتیار اور جانور اور اسباب لڑائی کا خدا کی راہ مین یعنی اور تم اوسکو سوداگری مال جانتی
ہو اور عباس پس زکوۃ اوسکی مجہپر ہی اور مثل اوسکی ساتہہ اوسکی پہر فرمایا ای عمر کیا نہین جانتا تو کہ چچا آدمی کا مانند باپ اوسکی
کی ہی یعنی پس عباس کہ بجای باپ میری کی جان اور تعظیم اونکی کر اور ایذا مت دی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف
ابن جمیل پہلی منافق تہا پہر مسلمان ہوا اور محتاج تہا اوسنی حضرت سی التماس دعا کی کی کہ مجہی ثروت ہووی مین شکر گذاری
کرونگا پس حضرت نی اوسکی لیی دعا کی اور وہ غنی ہوا پس چاہیی تہا اوسکو شکر کرنا اوسنی کفران نعمت کیا کہ زکوۃ کا بہی انکار کیا
حضرت نی اوسپر از راہ زجر کی کلام مذکور فرمایا اور غنی کیا اللہ اور رسول اوسکی نی حضرت نی غنی کرنیکو نسبت اپنی طرف اسلیی
کیا کہ حضرت کی دعا سی وہ غنی ہوا تہا اور حضرت عباس چچا تہی حضرت کی اونکی زکوۃ جو حضرت نی اپنی ذمہ فرمائی سبب
اسکا یہہ تہا کہ حضرت نی اون سی دگنی زکوۃ لیلی تہی ایک تو اوسی سال کی کہ جسکی مانگتی تہی اور ایک سال آیندہ کی جیسا کہ
فرمایا ومثلھا معھا یعنی اور مانند زکوۃ حال کی ساتہہ اوسکی کہ وہ زکوۃ سال آیندہ کی ہی ج ع وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ

السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ لِي فَخَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَسْتَعْمِلُ رِجَالًا مِنْكُمْ عَلٰى أُمُوْرٍ مِمَّا وَلَّانِيَ اللّٰهُ فَيَأْتِي أَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذِهِ هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيْهِ أَوْ بَيْتِ أُمِّهِ فَيَنْظُرَ أَيُهْدٰى لَهُ أَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَحْمِلُهُ عَلٰى رَقَبَتِهِ إِنْ كَانَ بَعِيْرًا لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرًا لَهُ خُوَارٌ أَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَأَيْنَا عُفْرَةَ إِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی حمید ساعدی سی کہ کہا عامل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی زکوٰۃ لینی پر ایک شخص کو قوم ازد مین سی کہا جاتا تہا اوسکو ابن لتبیہ پس جبکہ آیا ابن لتبیہ یعنی مدینہ مین کہا یعنی مسلمانون سی کہ اسقدر مال واسطی تمہاری ہی یعنی زکوٰۃ اموال کی ہی مستحق اسکی تم ہو اور اسقدر تحفہ بہیجا گیا ہی میری لیی پس خطبہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اوسپر پہر فرمایا بعد حمد وثنا کی تحقیق مین عامل کرتا ہون کئی شخصون کو تم مین سی اوپر کامون کی اون کامون مین سی کہ حاکم کیا ہی مجکو اللہ نی پہر آتا ہی ایک اون کا یعنی اوس کام سی پس کہتا ہی یہہ تمہاری لیی ہی اور یہہ تحفہ دیا گیا ہی مجکو پس کیون نہ بیٹہا اپنی باپ کی گہر مین یا اپنی ماں کے گہر مین پس دیکہتا کیا تحفہ بہیجا جاتا ہی اوسکو یا نہین قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتہ قدرت اوسکی کی ہی نہین لیگا کوئی اوسمین سی کچہہ مگر لاویگا اوسکو دن قیامت کی اس حال سی کہ اوٹہاتا ہوگا اوسکو اپنی گردن پر یعنی رسوائی کی لیی اگر ہوگا اونٹ ہوگی واسطی اوسکی آواز یا ہوگا بیل ہوگی واسطی اوسکی آواز یا ہوگی بکری آواز کرتی پہر اوٹہائی حضرت نی دونو دست مبارک اپنی یہانتک کہ دیکہی ہمنی سفیدی حضرت کی بغلون کی یعنی بہت اونچی اوٹہائی ہاتہہ پہر فرمایا الٰہی تحقیق مینی پہنچا دیا یعنی جو تونی فرمایا تہا الٰہی تحقیق مینی پہنچا دیا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پس دیکہتا کیا تحفہ بہیجا جاتا ہی یعنی یہہ تحفہ کہ بہیجا گیا ہی اوسکی لیی بسبب عامل کی ہی اگر عامل نہوتا اور گہر مین بیٹہا رہتا کاہیکو بہیجتی پس اس سی معلوم ہوا کہ اگر تحفہ بہیجی کوئی دوست یا قرابتی عامل کا کہ ہمیشہ اوسکی لیی تحفہ بہیجتا تہا نہ بسبب اس عمل کی تو جائز ہی لینا اوسکا جیسا کہ بیچ تحفہ اور ضیافت قاضی کی کہا گیا ہی اور کہا ابن ملک نی یعنی نہین جائز عامل کو یہہ کہ قبول کری تحفہ اسلیی کہ نہین دیتا ہی اوسکو کوئی کچہہ مگر واسطی طمع اوسکی کہ چہوڑ دے وہ کچہہ زکوٰۃ مین سی اور یہہ جائز نہین انتہی ع ح قَالَ الْخَطَّابِيُّ وَفِي قَوْلِهِ هَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أُمِّهِ أَوْ أَبِيْهِ فَيَنْظُرَ أَيُهْدٰى إِلَيْهِ أَمْ لَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ كُلَّ أَمْرٍ يُتَذَرَّعُ بِهِ إِلٰى مَحْظُوْرٍ فَهُوَ مَحْظُوْرٌ وَكُلُّ دَخِيْلٍ فِي الْعُقُوْدِ يُنْظَرُ هَلْ يَكُوْنُ حُكْمُهُ عِنْدَ الْاِنْفِرَادِ كَحُكْمِهِ عِنْدَ الْاِقْتِرَانِ أَمْ لَا هٰكَذَا فِي شَرْحِ السُّنَّةِ کہا خطابی نی اور بیچ قول اونکی کی کیون نہ بیٹہا بیچ گہر ماں اپنی کی یا باپ اپنی کی پس دیکہتا کیا تحفہ بہیجا جاتا ہی طرف اوسکی یا نہین دلیل ہی اسپر کہ جو چیز کہ وسیلہ کیا جاوی ساتہ اوس چیز کی طرف ایک کام حرام کی پس وہ وسیلہ بہی حرام ہی اور جو عقد داخل ہو بیچ عقدون کی یعنی مثل بیع اور ہبہ اور نکاح اور مانند اونکی کی دیکہا جاوی کہ آیا ہی حکم اوسکا نزدیک جدا ہونیکی مانند حکم اوسکی کی وقت نزدیک ہونیکی یا نہین یعنی پس پہلا صحیح ہی اور دوسری نہین صحیح اسیطرح ہی شرح السنہ مین **ف** پس وہ وسیلہ بہی حرام ہی داخل ہی اسمین قرض کہ حاصل کری نفع کو اور گہر گرو رکہا کہ رہی اوسمین گروی لینی والا بغیر کرایہ کی اور جانور گروی کیا گیا کہ سوار ہوا اوسپر اور فائدہ اوٹہاوی اوس سی بغیر

عوض کی اور مثال دوسری قاعدی کی یہہ ہی کہ بیچی کسیکے ہاتہہ ایک چیز دس روپیہ کی سو روپی کو تاکہ قرض دی اوسکو بہی بیچنی والا
اوسکو ہزار روپی مثلا اور اوس قرض کا نفع اوس چیز کی ثمن مین سمجہہ لی پس یہہ نہین درست اسلیی کہ اگر فقط وہ چیز ہی بیچتا تو وہ
کا ہیکو لیتا اوس قرض کی لالچ سی لی ہی گویا سود قرض کا اوس چیز کی مول مین ادا کیا اور جہان دو عقد ین ایسی ہون کہ اگر
ایک کو دوسری سی جدا کرین تو بہی روا رکہی تو وہ درست ہی مثلا اسی صورۃ مذکورہ مین دس روپیہ کی چیز دس ہی روپیہ کو بیچتا اور یہہ دونو قاعدی
خطابی نی حدیث سی نکالی پس پہلا قاعدہ تو موافق ہی مذہب ہماری کی ہی اور مذہب شافعی کی بہی اسلیی کہ قواعد مقررہ سی ہے
کہ وسائل حکم مقاصد کا رکہتی ہین پس وسیلہ طاعت کا ہی طاعت اور وسیلہ معصیت کا معصیۃ اور دوسرا قاعدہ موافق مذہب
مالک اور احمد کی ہی کہ منع کرتی ہین حیلونکو کہ جنکے سبب سی ربا وغیرہ سی نکلتی ہین اور ابو حنیفہ اور شافعی غیر ہما مباح رکہتی ہین
پس نہین وہ قائل اس قاعدہ کی اور اس سی کوئی یہہ نہ سمجہی کہ یہہ مسئلہ کہ بطور مثال کی ذکر کیا امام ابو حنیفہ کی نزدیک درست ہی بلکہ
یہہ اون کی نزدیک بہی نہین درست بسبب اور قاعدہ کی اور اور بعضی حیلی اون کی نزدیک درست ہین اس لیی کہا کہ وہ قائل
اس قاعدی کی نہین ۱۲ ع مولانا **وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ
مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ غُلُوْلًا يَأْتِيْ بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** روایت ہی عدی بن عمیرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکو عامل کرین ہم تم مین سی کسی کام پر پہر چہپاوی ہمسی مقدار سوئی کی اور زیادہ اوس سی چہپائی مین
یا ٹرائی مین ہوگا یہہ چہپانا خیانت لاویگا اوسکو دن قیامت کی یعنی از راہ فضیحتی کی روایت کی یہہ مسلم نی **الفصل
الثانی** فصل دوسری **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كَبُرَ ذٰلِكَ عَلَى
الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ اَنَا اُفَرِّجُ عَنْكُمْ فَانْطَلَقَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّهُ كَبُرَ عَلٰى اَصْحَابِكَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضِ
الزَّكٰوةَ اِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ مِنْ اَمْوَالِكُمْ وَاِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيْثَ وَذَكَرَ كَلِمَةً لِتَكُوْنَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ فَقَالَ فَكَبَّرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ اَلَا اُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُ
الْمَرْءُ الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ اِذَا نَظَرَ اِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَاِذَا اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَاِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ** روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا جب اوتری
یہہ آیت اور جو لوگ کہ جمع کرتی ہین سونا اور روپا بہاری ہوئی یہہ آیت مسلمانون پر پس کہا عمر نی کہولدونگا مین اس فکر کو
تمسی پس گئی عمر اور کہا ای نبی اللہ کی تحقیق بہاری ہوئی تمہاری یارون پر یہہ آیت فرمایا تحقیق اللہ تعالی نی نہین فرض
کی زکوۃ مگر اس لیی کہ پاک کری اوس چیز کو کہ باقی رہا ہی مال تمہاری سی اور سوا اسکی نہین کہ مقرر کی ہی میراث اور ذکر کیا
ایک کلمہ تا کہ ہو میراث واسطی اوس شخص کی کہ پیچہی تمہاری ہی پس کہا ابن عباس نے اللہ اکبر کہا عمر نی یعنی بسبب خوشی کے
کہ دفع ہوئی اس مشکل کی سی حاصل ہوی پہر فرمایا حضرت نی واسطی عمر کی کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ بہترین اوس چیز کے
کہ جمع کری آدمی وہ یہہ ہی عورت نیکبخت جبکہ دیکہی طرف اوسکی خوش کری اوسکو اور جب حکم کری وسکو فرمان برداری کری
اوسکی اور جب غایب ہو اوس سی محافظت کری اوسکی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** ساری آیت یون ہی **وَالَّذِيْنَ
يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ** یعنی جو لوگ کہ جمع کرتی ہین سونا اور چاندی اور خرچ نہین
کرتی راہ خدا مین پس خبر دی انکو عذاب دردناک کی یعنی انکو آگ دوزخ کی مین گرم کر کر داغین گی اون سی پیشانیاں اور
پہلو اور پیٹہین انکی پس جب یہہ آیت اوتری تو صحابہ پر گران ہوئی اس لیی کہ وہ ظاہر آیت سی یہہ سمجہی کہ مطلق جمع کرنا ما

منع ہی پہر حضرت عمرؓ نی عرض کیا حضرت سی جو کہ مذکور ہوا حضرتؐ نی فرمایا کہ اللہ تعالی نی زکوٰۃ اسلیے فرض کی ہی کہ باقی مال پاک ہوجاوے پس جب زکوٰۃ ادا کی تو باقی مال پاک ہوا اگر جمع کرو تو کچھ مضائقہ نہین پس آیت مذکورہ مین جو وعید آیا ہی مال کی جمع کرنی پر تو وہ اسی صورۃ مین ہی کہ زکوٰۃ نہ دی اور اگر زکوٰۃ دیکر جمع کرے داخل اس وعید مین نہین اور ذکر کیا کلمہ یہ قول ابن عباس راوی کا ہی کہ حضرتؐ نی بعد قول وانما فرض المواریث کی ایک کلمہ اور ذکر کیا کہ مجہی یاد نرہا یا مجہی اسقدر رہا کہ فرمایا کہ اللہ تعالی نی میراث اسلیے فرض کی ہی کہ ہو میراث طیب تمہارے پچہلون کی لیے کہ وارث ہین یعنی اگر مطلق جمع کرنا مال کا منع ہوتا تو نہ فرض کرتا اللہ تعالی زکوٰۃ اور نہ میراث پہر جبکہ بیان کیا حضرتؐ نی صحابہ سی کہ جمع کرنا مال کا منع نہین ہی جبتک کہ زکوٰۃ ادا کرتی رہین اور دیکہا خوش ہونا صحابہ کا سبب اسکے رغبت دلائی اونکو طرف اوس چیز کی کہ وہ بہتر ہی مال سی کہ وہ عورۃ ہی نیکبخت و خوبصورت اسلیے کہ سونا روپا نہین نفع دیتا تجکو مگر بعد جانیکی تیری پاس سی بخلاف بیوی کی کہ وہ جبتک ساتہہ تیری ہی رفیق تیری ہی دیکہتا ہی تو خوش کرتی ہی تجکو اور حاجت روا تیری ہوتی ہی اوس سی اور اطاعت تیری کرتی ہی اور غائبانہ نگہبانی تیری مال و اولاد کی کرتی ہی اور اولاد اوس سی پیدا ہوتی ہی کہ قوۃ بازو ہوتی ہی حیات مین اور جانشین ہوتی ہی بعد مرنیکی اور بہت کام آتی ہی اور روایت مرفوع مین آیا ہی کہ جسنے نکاح کیا پس تحقیق مضبوط کیا دو تہائی دین اپنا ع ح وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَأْتِيْكُمْ رُكَيْبٌ مُبْغَضُوْنَ فَاِذَا جَاءُوْكُمْ فَرَحِّبُوْا بِهِمْ وَخَلُّوْا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَبْتَغُوْنَ فَاِنْ عَدَلُوْا فَلِاَنْفُسِهِمْ وَاِنْ ظَلَمُوْا فَعَلَيْهِمْ وَاَرْضُوْهُمْ فَاِنَّ تَمَامَ زَكٰوتِكُمْ رِضَاهُمْ وَلْيَدْعُوْا لَكُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی جابر بن عتیک سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آویگا تمہاری پاس چہوٹا سا قافلہ یعنی عامل آوینگی زکوٰۃ لینی کو کہ دشمن کہی گئی ہین یعنی بحکم طبیعت کی لوگ اونکو دشمن کہتی ہین اس لیے کہ مال لینی کو آتی ہین پس جسوقت آوین تمہاری پاس پس کہو اونکو مرحبا یعنی خوش وقت آئی تم اور خالی کرو درمیان اون کی اور درمیان اوس چیز کی کہ طلب کرین یعنی مال زکوٰۃ کا اون کی روبرو حاضر کرو کوئی چیز حائل اور مانع درمیان مین نرکہو پس اگر زکوٰۃ لینی مین عدل کرین گی پس اپنی لیے کرین گی یعنی ثواب عدل کا پاوین گی اور اگر ظلم کرین گی پس وبال اون پر ہی اور راضی کرو زکوٰۃ لینی والونکو اس لیے کہ پوری زکوٰۃ تمہاری رضا اون کی ہی اور چاہیے کہ دعا کرین عامل تمہاری لیے روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** اگر ظلم کرین گی مراد یہہ ہی کہ اگرچہ ظالم جانو اونکو بحسب اعتقاد اور گمان اپنی کی یا بالفرض والتقدیر ظلم کرین یہہ مبالغہ فرمایا والا اگر حقیقۃ ظلم کرین راضی کرنا ظالم کا کیونکر ہو سکتا ہی اور راضی کرو یعنی خوب کوشش کرو اون کی راضی کرنی مین حتی الامکان کہ دو اونکو زکوٰۃ واجب بغیر ڈہیل اور خیانت کی اگرچہ اصل واجب زکوٰۃ ساتہہ ادای مال کی ادا ہوجاتی ہی ولیکن راضی کرنا کمال اوسکا ہی اور مستحب ہی زکوٰۃ لینی والی کو کہ دعا کرے زکوٰۃ دینی والی کی لیے ع وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ يَعْنِيْ مِنَ الْاَعْرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّ نَاسًا مِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ يَأْتُوْنَنَا فَيَظْلِمُوْنَنَا فَقَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ ظَلَمُوْنَا قَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ وَاِنْ ظُلِمْتُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی کہ کہا آئی کتنی آدمی یعنی گنواروں مین سی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس عرض کیا کہ تحقیق کتنی لوگ زکوٰۃ لینی والون مین سی آتی ہین ہماری پاس پہر ظلم کرتی ہین ہمپر فرمایا راضی کرو زکوٰۃ لینی والون کو عرض کیا اونہون نی یا رسول اللہ اگرچہ ظلم کرین ہمپر فرمایا

راضی کرو اپنی زکوۃ لینی والونکو اگرچہ ظلم کیے جاؤ تم روایت کی یہہ ابوداود نی ف یعنی راضی کرو اونکو اگرچہ تمہاری اعتقاد
مین ظلم ہو بسبب محبت مال کی ۔ع۔ وَعَنْ بَشِيرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ قَالَ قُلْنَا اِنَّ اَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُوْنَ عَلَيْنَا اَفَنَكْتُمُ
مِنْ اَمْوَالِنَا بِقَدْرِ مَا يَعْتَدُوْنَ قَالَ لَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی بشیر بن خصاصیہ سی کہ کہا کہا ہمنی یعنی پیغمبر
خدا کو کہ تحقیق زکوۃ لینی والی زیادتی کرتی ہین ہمپر یعنی مقدار واجب سی زیادہ لیتی ہین کیا چہپاوین ہم اپنی مالون مین سی وسقدر
کہ زیادتی کرتی ہین فرمایا کہ نہین روایت کی یہہ ابوداودنی ف حضرت نی چہپانی کی اجازت اس لیے ندی کہ شاید وہ بسبب اپنے
گمان کی زیادتی جانتی ہی اور واقع مین ایسا نہ تہا ۔ مولانا وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عامل زکوۃ کی لینی پر ساتہہ حق کی مانند غازی کی ہی اللہ
مین یہانتک کہ پہر آوی طرف گہر اپنی کی روایت کی یہہ ابوداود و ترمذی نی ف ساتہہ حق کی یعنی عامل ہوتا ہی واسطی
طلب ثواب کی اور از راہ صدق و اخلاص کی وسکو ثواب غازی کا سا ہوتا ہی ۔ع۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ
عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ اِلَّا فِيْ دُوْرِهِمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ
اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی وسنی نقل کی اپنی دادا سی اون نی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا
نہ کہچوا منگانا مواشی کو زکوۃ لینی کی لیے اور نہ دور جا رہے مواشی والا اور نہ لیجاوی زکوۃ مواشی کی مگر بیچ مکانون اونکی کی روایت کی
یہہ ابوداود نی ف مراد جلب سی یہہ ہی کہ عامل زکوۃ دینی والون کی مکانون سی دور اوترے اور وہان مواشی منگا بہیجی زکوۃ
لینی کی لیے اور جنب یہہ ہی کہ مواشی والا اپنی مکان سی دور جا رہے اور عامل تکلیف اوٹہا کر وہان جاوے ان دونو باتون سی
منع فرمایا اسلیے کہ پہلی بات مین رنج زکوۃ دینی والی کو ہوتا ہی اور دوسری مین زکوۃ لینی والی کو آگلی سکی جملہ تاکید اسکی ہی حاصل
یہہ کہ نہ زکوۃ دینی والا دور چلا جاوے اور نہ زکوۃ لینی والا دور اوترے بلکہ قریب زکوۃ دینی والون کی اوترے اور اونکی گہرون
جا کر نوبت بنوبت زکوۃ لیا کرے ۔ع ۔ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا
فَلَا زَكٰوةَ فِيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَ جَمَاعَةً اَنَّهُمْ وَقَفُوْهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی حاصل کرے مال پس نہین زکوۃ بیچ اوس مال مین یہانتک
کہ گذرے اوسپر برس روایت کی یہہ ترمذی نی اور ذکر کیا ترمذی نی ایک جماعت کو کہ تحقیق اونہون نی موقوف کیا ہی اس حدیث
کو ابن عمر پر ف یعنی قول ہی ابن عمر کا اور کہا ابن ملک نی کہ معنی اس حدیث کی یہہ ہین کہ کسی پر زکوۃ بسبب مال کی دینی فرض ہو
اور درمیان برس کی کچہہ اور مال وسکو ہاتہہ لگی اوسی جنس کا تو جب تک اوسپر برس نگذرے زکوۃ اوسمین واجب نہین یہہ مذہب
امام شافعی کا ہی اور امام اعظم کی نزدیک برس گذرنا اصل مال پر چاہیے اسپر برس گذرے یا نہ گذرے مثلا ایک کی پاس اسی بکریان
تہین گذرے اون پر چہہ مہینے پہر ہاتہہ لگین اوسکو اکتالیس بکریان اور مول کو یا ارث مین اور طرح تو نہین واجب اوسپر اکتالیس
بکریون کی زکوۃ نزدیک شافعی اور احمد کی یہانتک کہ تمام ہو اون پر برس خرید کی وقت سی یا ارث کی وقت سی اور ابوحنیفہ اور
مالک کی نزدیک ہوگا مال مستفاد یعنی جو کہ پیچہے ہاتہہ لگا تابع اصل مال کی پس جب تمام ہوگا سال اسی پر تو واجب ہونگی دو بکریان

یعنی سب میں پہلی کہ نصاب بکریوں کی چالیس ہیں کہ چالیس بکریوں میں ایک بکری دینی پڑتی ہے ایک سو بیس تک اور جب ایکسو اکیس ہوتی ہیں دو بکریاں دینی آتی ہیں صورۃ مذکور میں ایکسو اکیس ہوئیں دو بکریاں اوسمیں ہونگی پس حنفی اسحدیث کے معنی یہہ لیتے ہیں کہ جو کوئی پاوے اور حاصل کرے مال ابتداءً تو اوسپر زکوۃ نہیں جبتک کہ برس نہ گذر جاوے پس مال سے مال مستفاد مراد نہیں ہے ۱۲ع

وعن علي ان العباس سال رسول الله صلى الله عليه وسلم في تعجيل صدقته قبل ان تحل فرخص له في ذلك رواه ابوداود والترمذي وابن ماجة والدارمي اور روایت ہے علیؓ سے یہہ کہ حضرت عباسؓ نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ شتابی ادا کرنے زکوۃ اپنی کی پہلے تمام ہونے برس کے پس اجازت دی انکو اسمیں روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** ہمارے نزدیک اور اکثر اماموں کے نزدیک پہلے گذرنے برس کے زکوۃ دینی درست ہے بشرطیکہ مالک ہو مقدار نصاب کا ۱۲ع

وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم خطب الناس فقال الا من ولي يتيما له مال فليتجر فيه ولا يتركه حتى تاكله الصدقة رواه ابوداود والترمذي وقال في اسناده مقال لان المثنى بن الصباح ضعيف اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی انہی باپ سے یعنی شعیب سے اور اونہی نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ سے کہا اونہی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا لوگونکو فرمایا خبردار ہو جو کوئی والی ہو کسی یتیم کا اور یتیم کے لیے مال ہو یعنی بقدر نصاب کے پس چاہیے کہ سوداگری کرے بیچ مال اوسکے اور نہ چھوڑے اوسکو بے تجارت یہانتک کہ کہا جاوے اوسکو صدقہ دینا یعنی زکوۃ دیتے دیتے مال تمام ہو جاوے روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے بیچ اسناد اسکی کے گفتگو ہے اسلیے کہ مثنی بن صباح راوی حدیث کا ضعیف ہے **ف** لڑکیکے مال میں فرض ہونا زکوۃ کا مذہب امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ کا ہے اور نزدیک امام اعظم رحمہ اللہ کے لڑکیکے مال میں یتیم ہو یا غیر یتیم زکوۃ فرض نہیں اسلیے کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ اوٹھایا گیا ہے قلم تکلیف کا تین شخصوں سے ایک سونیوالے سے یہانتک کہ جاگے اور دوسرے لڑکے سے یہانتک کہ بالغ ہو اور تیسرے دیوانہ سے یہانتک کہ ہوشیار ہو روایت کی یہہ حدیث ابوداود اور نسائی اور حاکم نے اور حاکم نے اسحدیث کی تصحیح بھی کی ہے ۱۲ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابي هريرة قال لما توفي النبي صلى الله عليه وسلم واستخلف ابوبكر بعده وكفر من كفر من العرب قال عمر بن الخطاب لابي بكر كيف تقاتل الناس وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله فمن قال لا اله الا الله عصم مني ماله ونفسه الا بحقه وحسابه على الله فقال ابوبكر والله لاقاتلن من فرق بين الصلوة والزكوة فان الزكوة حق المال والله لو منعوني عناقا كانوا يؤدونها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم لقاتلتهم على منعها قال عمر فوالله ما هو الا ان رايت ان الله شرح صدر ابي بكر للقتال فعرفت انه الحق متفق عليه روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا جبکہ وفات پائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور خلیفہ ہوئے ابوبکر بعد اونکے اور کافر ہوئے وہ لوگ کہ کافر ہوئے عرب سے کہا عمر بن الخطاب نے ابی بکر کو یعنی جبکہ اونہوں نے ارادہ لڑنیکا کیا کسطرح لڑتے ہو تم لوگونسے یعنی اہل ایمان سے اور حال آنکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ امر کیا گیا ہوں میں یہہ کہ لڑوں لوگونسے یہانتک کہ کہیں لا الہ الا اللہ یعنی اسلام لاویں پھر جسنے کہا لا الہ الا اللہ بچا لیا مجسے مال اپنا اور جان اپنی مگر ساتھہ حق اسلام کے اور حساب اوسکا اللہ پر ہے پس کہا ابوبکر صدیق نے قسم ہے اللہ کی البتہ لڑونگا اوس شخص سے کہ فرق کرے میان نماز و زکوۃ کے اسلیے کہ تحقیق زکوۃ حق مال کا ہے یعنی جیسے نماز حق نفس کا ہے قسم ہے اللہ کی اگر نہ دینگے مجھکو بچہ بکری کا کہ تھے ادا کرتے اوسکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تو لڑونگا میں اونسے نہ دینے اوسکے پر کہا عمرؓ نے پس قسم ہے اللہ کی نہ تھا امر کچھ مگر جانا میں نے یہہ کہ اللہ نے کھولدیا دل ابی بکر کا یعنی ساتھہ الہام کے واسطے لڑنیکے پس جانا میں نے یہی یعنی لڑنا حق ہے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کافر ہوئے وہ لوگ کہ کافر ہوئے یعنی غطفان اور بنی سلیم وغیرہم نے زکوۃ نہ دی حضرت ابوبکرؓ نے اونکو کافر کہا یا تو اسلیے کہ اونہوں نے انکار کیا وجوب زکوۃ کا پس مراد کفر سے کفر حقیقی ہوگا اسلیے کہ وجوب زکوۃ کا قطعی ہے پس انکار اوسکا کفر ہے یا اسلیے کافر کہا کہ اونہوں نے انکار کیا زکوۃ کی دینی کا پس اطلاق کفر کا بطریق تغلیظ و تشدید کے ہوگا پس حضرت ابوبکرؓ نے اونسے ارادہ لڑنیکا کیا حضرت عمرؓ نے اول ظاہر حال اونکا دیکھکر اونکے کفر میں تامل کیا اور اعتراض کیا حضرت ابوبکرؓ پر اور آخر کو جب حقیقت حال کی معلوم ہوگئی موافق ہوئے ساتھہ ابی بکرؓ کے اور اقرار کیا کہ حق یہی ہے

جو ابوبکر نے فرمائی ہین وہ یہ ہی کہ مراد لا الہ الا اللہ سے کلمہ توحید ہی کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی اسلیئے کہ اجماع ہی اسپر کہ صرف لا الہ الا اللہ کہنا معتبر نہین اسلام مین
اور ساتھ حق اسلام کے یعنی اگر دیت کسی پر لازم ہوئی یا اوسکا کسی کا کچھہ آتا ہوگا تو مال لیا جاویگا اور قصاص وغیرہ مین قتل کرینگی اور حساب اوسکا اللہ پر ہے یعنی جو کوئی
لا الہ الا اللہ کہی اور ظاہر کرے اسلام کو ہم اوسکی اوپر حکم اسلام کا کرینگی اور لڑنا اوس سے ترک کرینگی اور تفتیش نہین کرینگی باطن اوسکی کی آیا مخلص ہے یا نہین حال باطن اوسکا
سپرد کرینگی علم الٰہی پر وہ آپ سمجھہ لیگا اگر اوسنی لسی کلمہ نہ کہا ہوگا مانند منافقون کی اور فرق کرے درمیان نماز اور زکوۃ کی کہ وجوب نماز کا قائل ہوا اور وجوب زکوۃ کا
منکر ہو یا نماز پڑھی اور زکوۃ نہ دی اور عناق کہتی ہین بکری کی بچہ کو کہ برس دن سے کم کا ہو یہہ کہا از راہ مبالغہ کی بیچ طلب کی حق واجب کے حقیقت اسکی نہین مراد اسلیئے کہ
بکری کا بچہ زکوۃ مین نہین لیا جاتا اور نہ بچون مین زکوۃ ہی اور وجہ یہہ ہے کہ مسنہ یعنی بڑی سن والی ہونا اور اگر بچی بڑونکی ساتھہ ہونگی تو اونمین زکوۃ دینی آویگی مگر دینا ہر
حال مسنہ ہی کا چاہیئی ایسا ہی حال گائین اور اونٹونکا ہی کہ مسنہ چاہیئی اور گائین مین مسنہ دو برس کا ہوتا ہے اور اونٹ مین پانچ برس کا اور لڑونگا مین نہ دی وسکی پر
یا تو بسبب کفر اور مرتد ہو جانی اونکی اگر منکر ہون وجوب زکوۃ کی یا واسطی محافظت شعار اسلام کی اور سد باب فتنہ کی اگر نہ دی ہو بغیر انکار کی اور اور روایتونمین آیا ہی کہ اور
صحابہ نے حتی کہ حضرت علی نے بہی منع کیا حضرت ابوبکر رض کو اور کہا کہ اول عہد خلافت کا ہی اور مخالف بہت ہین مبادا فتور اسلام مین پڑی تو توقف کرنا چاہیئی حضرت
ابوبکر رض نی کہا کہ اگر سب لوگ ایکطرف ہون اور مین تنہا ایکطرف ہون تو بہی لڑونگا یہہ کمال شجاعت حضرت ابوبکر رض کی تہی ع ح **وعنہ قال قال**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون کنز احدکم یوم القیمۃ شجاعًا اقرع یفر منہ صاحبہ وھو یطلبہ حتی یلقمہ اصابعہ رواہ احمد
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہوگا گنج ایک تمہارا دن قیامت کے سانپ گنجا بہاگیگا اوس سی مالک وسکا اور وہ
ڈہونڈہتا ہوگا اوسکو یہانتک کہ لقمہ کریگا اوسکی انگلیان روایت کی یہہ احمد نی **ف** گنج سی مراد وہ مال ہی کہ جمع کر رکہا اور زکوۃ نہ ادا کی اور اسکی حکم
مین ہین سب اموال اور خبر کی عبارت کے معنونمین دو احتمال ہین ایک تو یہہ کہ لقمہ کریگا سانپ انگلیان مالک مال کی اسلیئے کہ ہاتہہ سی مال کما کر جمع کر رکہا اور زکوۃ نہ دی
اس صورتمین لفظ اصابعہ بدل ہوگا ضمیر سی اور دوسرا احتمال یہہ ہے کہ مالک مال کا بطور لقمہ کی سانپ کے موہنہ مین انگلیان اپنی دیدیگا جیسی عادت ہے کہ وقت خوف
کی سانپ وغیرہ کی انگلیان اوسکی موہنہ مین دیدیتی ہین لیکن دوسرے معنونمین کلام ہی ہرع ل **وعن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال**
ما من رجل لا یؤدی زکوۃ مالہ الا جعل اللہ یوم القیمۃ فی عنقہ شجاعًا ثم قرا علینا مصداقہ من کتاب اللہ ولا یحسبن
الذین یبخلون بما اتھم اللہ من فضلہ الایۃ رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی فرمایا نہین کوئی شخص کہ نہ ادا کری زکوۃ مال اپنی کی مگر کردیگا اللہ یعنی لٹکا دیگا دن قیامت کے بیچ گردن اوسکی ایک سانپ پہر پڑہی ہمپر مطابق اسکی
کتاب اللہ مین سی یہہ آیت اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ بخیلی کرتی ہین ساتہہ اوسکی کہ دی اونکو اللہ نی فضل اپنی سے آخر آیت تک روایت کی یہہ ترمذی اور نسائی اور
ابن ماجہ نی **ف** پہلی فصل مین تمام آیت لکہی گئی ہی **وعن عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما خالطت**
الزکوۃ مالا قط الا اھلکتہ رواہ الشافعی والبخاری فی تاریخہ والحمیدی وزاد قال یکون قد وجب علیک
صدقۃ فلا تخرجھا فیھلک الحرام الحلال وقد احتج بہ من یری تعلق الزکوۃ بالعین ھکذا فی المنتقی وروی البیھقی فی
شعب الایمان عن احمد بن حنبل باسنادہ الی عائشۃ وقال احمد فی خالطت تفسیرہ ان الرجل یاخذ الزکوۃ وھو موسر
او غنی وانما ھی للفقراء اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہین ملتی زکوۃ کسی مال مین کبہی
مگر ہلاک کردیتی ہی اوسکو روایت کی یہہ شافعی نی اور بخاری نی بیچ تاریخ اپنی کی اور حمیدی نی اور زیادہ کیا حمیدی نے یعنی مراد اسحدیث کی نقل کی کہ بخاری نے کہا
کہ واجب ہوتی ہی تجہپر زکوۃ پس نہین نکالتا تو اوسکو یعنی پس زکوۃ ملی رہتی اوس مال مین پس ہلاک کرتا ہی حرام حلال کو اور تحقیق دلیل پکڑی ہی ساتہہ اسحدیث

کی

کی یعنی بموجب تفسیر کوئی اوس شخص نے کہ اعتقاد کیا ہی متعلق ہونا زکوۃ کا ساتھہ عین کی نہ ذمہ پر اسیطرح شفقی ہین ہی اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان
مین احمد بن حنبل سی ساتھہ اسناد اپنی کی حضرت عائشہ تک ائے کہا احمد نے بیچ لفظ خالطت کے تفسیر اوسکی یعنی معنی اوسکی یا تاویل اوسکی یہہ ہے کہ ایک شخص لیتا ہی زکوۃ
اور ہی وہ دولتمند یا غنی اور سوا اسکی نہین کہ زکوۃ فقیرونکی لیے ہی ف ہلاک کر دیتی ہی یعنی وہ مال ضائع ہو جاتا ہی یا نقصان آجاتا ہی و نہین یا برکت
جاتی رہتی ہی یا لائق نفع اوٹہانیکی نہین رہتا اسلیے کہ حرام قابل نفع کی نہین شرعا اور متعلق ہونا زکوۃ کا ساتھہ عین کی یعنی امام شافعی وغیرہ امام کہتے
ہین کہ تعلق زکوۃ کا ساتھہ عین مال کی ہی نہ ذمہ پر نہین یعنی جس مال کی زکوۃ دی تو اوسی مال مین سے دی قیمت اوسکی دینی جائز نہین پس یہہ بات دونون نے لفظ
خالطت سی نکالی ہی اور امام اعظم رح کی نزدیک زکوۃ ذمہ پر ہی تعلق اوسکا ساتھہ عین مال کی نہین اور یا غنی یہہ شک راوی ہی کہ لفظ موسر کا کہا یا غنی کا
اور جاننا چاہیے کہ معنی حدیث کے دو بیان ہوئے ایک تو یہہ کہ زکوۃ مال کی نہ دی اور زکوۃ مال مین ملی رہی اور دوسرے یہہ کہ غنی یعنی مالک نصاب کا ہو کر زکوۃ لی تو دونون صورتون
مین مال زکوۃ ہلاک کر دیتا ہی اور مال کو اور استدلال انکو رہنی پہلی ہی معنون پر اور ع ح مسئلہ مذکورہ مین جو اختلاف کیا ہی علمانے دلیلین حنفیونکی ملا علی قاری نے
اور حضرت شیخ رحمہما اللہ نے خوب خوب لکھی ہین بخوف درازگی کی اس کتاب مین نہین لکھین جو چاہی انکی شرحونمین دیکھلی

بَابُ مَا يَجِبُ فِيهِ الزَّكٰوةُ

باب ہے بیچ بیان اوس چیز کی کہ واجب ہوتی ہی اوسمین زکوۃ ف اتفاق رکھتی ہین امام اوپر واجب ہونے زکوۃ کی چارپایونمین یعنی اونٹ اور
گائیون اور بکری اور دنبہ اور بہیڑ اور بہینس مین خواہ نر ہون خواہ مادہ اور سوا انکی اور جانورونمین زکوۃ نہین لیکن گہوڑی مین امام ابوحنیفہ کی نزدیک ہی اگی تحقیق
اسکی آویگی اور اتفاق رکہتی ہین اوپر واجب ہونے زکوۃ کی سونے چاندی مین اور اوس چیز مین کہ تجارت کی لیے ہو اور اختلاف کیا ہی بیچ اناجونکی اور ترکاریونکی اور میوونکی
کہ برس دن تک نہ رہین اور اماموں کی نزدیک واجب نہین زکوۃ انمین اور کھجور اور کشمش مین واجب ہے جبکہ ہوجاوین پانچ وسق کو اس سے کم مین نہین ہے اور امام ابوحنیفہ کی
نزدیک عشر یعنی دسوان حصہ واجب ہے ہر چیز مین کہ زمین سے پیدا ہو دو کم ہو یا بہت سوا بانس اور لکڑی اور گہانس مین نہین ہی دلیل امام صاحب کے یہہ حدیث حضرت کی ہی
ما اخرجتہ الارض ففیہ العشر یعنی جو چیز نکالی زمین نے بیچ اوسکی دسوان حصہ ہے اور معنی وسق کے بیچ فائدہ حدیث آئندہ کی لکہی ہین اور زمین کے پیدا ہوئے چیزونمین جو عشر ہی اوسمین
سال گذرنیکی قید نہین جب پیدا ہوگا دینا آویگا اور اور اموال مین زکوۃ جب واجب ہوگی کہ بقدر نصاب کے ہو اور سال بہر گذر جاوے

الْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ
صَدَقَۃٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَۃٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابی سعید
خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین بیچ کم پانچ وسق کی کہجورونمین سے زکوۃ اور نہین پانچ اوقیہ سی کم مین بیچ چاندی کی زکوۃ اور نہین بیچ کم
پانچ راس اونٹونکی زکوۃ روایت کے یہہ بخاری اور مسلم نے ف وسق ساٹھہ صاع کا ہوتا ہی اور صاع آٹھہ رطل کا اور رطل آدہ سیر کا تو ہی موافق حساب دہلی کی
پانچ وسق اس حساب سی نو من کے ہوئے پس تیس من کہجورونمین سوان حصہ یعنی تین من دینا واجب ہوتا ہی اور اس سے کم اگر کہجورین پیدا ہون تو انمین سوان
حصہ بموجب اس حدیث کی نہین واجب ہی یہی مذہب ہے امام شافعی اور صاحبین کا اور نزدیک امام اعظم کی اندازہ کچھہ معتبر نہین جسقدر پیدا ہو اوسکا دسوان حصہ دے مثلا
دس سیر ہو تو ایک سیر دے اور اگر دس ہی سیر ہو تو ایک ہی سیر دے اور یہی حکم ہی میوونکا اور غلونکا یعنی گیہون اور جو اور چنی وغیرہ کا اور نباتات کا امام اعظم نے تاویل
اس حدیث کی یہہ کی ہی کہ مراد اس سے زکوۃ تجارت ہے اسلیے کہ لوگ خرید و فروخت کرتے تہی ساتھہ وسقون کے اور قیمت وسق کی چالیس درہم ہوتی تہی پس پانچ وسق کی قیمت دو سو درہم
ہوئے اور اواق جمع اوقیہ کی ہی اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے پانچ اوقیہ کی دو سو درہم ہوئے پس یہی نصاب ہے زکوۃ چاندی کی اس سے کم ہو تو زکوۃ نہین اور جب اسقدر ہو تو پانچ
درہم دینی آتے ہین دو سو درہم کی اگر چاندی ہو بغیر سکہ کی قسم زیور وغیرہ سی یا نقدی کسی سکہ کا ہو تو اسپر قیاس کر کے زکوۃ دے تفصیل اسکی یہہ ہے کہ درہم تین ماشہ اور
ایک رتی اور پانچوان حصہ رتی کا ہوتا ہی پس دو سو درہم مین چاندی ساڑھے باون تولے ہوتی ہی اور انپر زکوۃ کی پانچ درہم ہین اور پانچ درہم مین چاندی ہی ...

ماشہ چہ رتی پس اگر روپئی ہین بارہ بارہ ماشی کی جیسی کلدار سیدہی کل کی اور ڈبل ورتیلی دار تو چہہ سو تیس ماشیکی ساڑہی باون روپئے ہوئے انپر زکوۃ کا ہوا ایک روپیہ
بارہ ماشے کا اور پانچ آنی اور اگر روپئے ہین سا ہی گیارہ گیارہ ماشیکی مثلا لکہنو وغیرہ کی تو چون روپئے بارہ آنہ چھہ پائی اور چہہ جز تنتیس جز پائی کیمین ہوئی انپر ایک روپیہ سا ڑہے
گیارہ ماشیکا اور پانچ آنی دس پائی اور بائیس جز تنتیس جز پائی کیمین سی زکوۃ ہوئی حسب تفصیل ذیل

شمار درہم	تعین زکوۃ	وزن چاندی	تعین زکوۃ	سکہ ۱۲ ماشہ کا	زکوۃ	سکہ ۱۱ ماشہ کا	زکوۃ
۲۰۰ درم	۵ درم	۶۳۰ ماشہ	۱۵ ماشہ ۶ سرخ	۵۲ ۸/	۱ ۵/	۵۴ ۱۲/ ۶ پائی	۱ ۵/ ۱۰ پائی

یہہ حساب نصاب کی سمجھنی کی لیی لکہا گیا اور اگر روپئی زیادہ ہون نصاب سی تو سیدہا حساب یہہ ہے کہ اڑہائی روپئی سینکڑہ کی حساب سی زکوۃ دی اور نصاب سونیکی
اسمین نہین کہ ہوئی نصاب اوسکی بیس مثقال ہی یہانکی حساب سی ساڑہی سات تولہ بہر ہوتے ہین پس سونا جب اتنا ہو تو چالیسوان حصہ زکوۃ مین دی اور اس سے کم ہو تو زکوۃ
نہین دینی آتی اور اگر سونا چاندی ملکر بقدر نصاب کے ہون تو زکوۃ دینی آویگی مثلا اگر ایک کی پاس اسی روپئے بہر چاندیکا زیور ہو اور سو چہبیس روپئے کا سونیکا تو وہ
حسب نصاب ہی زکوۃ دینی آویگی اسیطرح اگر سو چہبیس روپئی کا اسباب ہے تجارت کا اور سو چہبیس روپئی ہون نقد تو بہی حسب نصاب ہی اور سونا چاندی کسیطرح کا ہو خواہ
زیور ہو خواہ تیری خواہ ڈلی خواہ ظروف ہر قسم مین زکوۃ واجب ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ گوٹی کناری اور کمخواب وغیرہ مین جو چاندی ہوتی ہے اوسکا بہی اندازہ کر کے زکوۃ دے اگر
حد نصاب کو پہنچی اور موتی مونگا اور یاقوت وغیرہ جواہرات پر زکوۃ نہین اگرچہ لاکہون روپئے کا ہو مگر ان میں نیت تجارۃ کی ہو تو ہی + مولانا + و در مختار وغیرہ

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی المسلم صدقۃ فی عبدہ ولا فی فرسہ وفی روایۃ قال لیس فی عبدہ
صدقۃ الا صدقۃ الفطر متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مسلمان پر زکوۃ فرض
بیچ غلام اوسکی اور بیچ گہوڑی اوسکی + اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا نہین بیچ غلام اوسکی زکوۃ مگر صدقہ عید الفطر کا روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جو گہوڑا
اور غلام تجارت کے لیے نہون انمین زکوۃ نہین اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور صاحبین وغیرہم کا لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک جو گہوڑی اور گہوڑے پانی ہوئی اکثر سال جنگل مین
چرتی ہون انمین بہی زکوۃ ہے کہ فی راس ایک دینار دی یا قیمت اوسکی مشخص کر کے دو سو درہم مین سی پانچ درہم دے اور فتاوی قاضی خان اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری مین
لکہا ہے کہ فتوی صاحبین کے قول پر ہے کہ انمین بہی زکوۃ نہین **وعن** انس ان ابا بکر کتب لہ ھذا الکتاب لما وجھہ الی البحرین
بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذہ فریضۃ الصدقۃ التی فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المسلمین والتی امر اللہ
بھا رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن سئلھا من المسلمین علی وجھھا فلیعطھا ومن سئل فوقھا فلا یعط فی اربع وعشرین
من الابل فما دونھا من الغنم من کل خمس شاۃ فاذا بلغت خمسا وعشرین الی خمس وثلثین ففیھا بنت مخاض انثی فاذا بلغت ستا
وثلثین الی خمس واربعین ففیھا بنت لبون انثی واذا بلغت ستا واربعین الی ستین ففیھا حقۃ طروقۃ الجمل فاذا بلغت واحدۃ
وستین الی خمس وسبعین ففیھا جذعۃ فاذا بلغت ستا وسبعین الی تسعین ففیھا بنتا لبون اور روایت ہے انس سے کہ ابوبکر نے لکہا واسطے انکے یہہ حکم نامہ جبکہ متوجہ کیا انکو طرف بحرین کے اور نام
ایک ضلع کا ہی قریب بصرہ کے شروع کرتا ہون مین ساتہہ نام اللہ کے رحمن ہی اور رحیم ہی یہہ بیان ہی صدقہ فرض کا وہ کہ فرض کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون پر یعنی ساتہہ
حکم اللہ تعالی کی اور وہ صدقہ کہ حکم کیا اللہ نے ساتہہ اوسکی رسول اپنی کو صلی اللہ علیہ وسلم پس جو شخص کہ سوال کیا جاوے صدقہ کو مسلمانون مین سے اوپر طور اوسکی کے پس دے اوسکو اور جو سوال
کیا جاوے زیادہ اوس سے پس نہ دے بیچ چوبیس اونٹونکی اور جو کم ہی چوبیس سے بکری ہے اسطرح کہ ہر پانچ مین ایک بکری ہی پس جب پہنچین پچیس کو تین تیس تک پس انمین ایک
برس کی مادہ ہے پس جسوقت پہنچین چہتیس کو پینتالیس تک پس انمین ہی تی دو برس کی مادہ اور جسوقت پہنچین چہیالیس کو ساٹہہ تک پس انمین ہی حقہ یعنی اونٹنی تین
برس کی قابل جست کی نی اونٹ کے پس جسوقت کہ پہنچین اکسٹہہ کو پچہتر تک پس انمین ہی جذعہ یعنی ہوتی چار برس کی کہ پانچوین برس مین لگی ہو اور جسوقت پہنچین چہتر کو نوے تک پس

اونمین ہین دو بوتیان و دو برس کی **ف** اور جو سوال کیا جاوی زیادہ پس نہ دی اور اوپر حدیث مین گذرا کہ راضی کرو اپنی زکوۃ لینی والونکو اگرچہ ظلم کیے جائو پس وہ حدیث خلاف ہے اسکی جواب سکا یہہ ہے کہ اوس حدیث مین جو زکوۃ لینی والی اونکو ہوئی صحابہ تہی نہ ظالم تہی اور نسبت ظلم کی اونکی طرف بوجہ گمان زکوۃ دینی والونکی تہی اور حدیث مین سوای صحابہ کے اور لوگ مراد ہین پس کچہہ منافات نہیں ہے **فاذا بلغت احدى وتسعين الى عشرين ومائة ففيها حقتان طروقتا الجمل فاذا زادت على عشرين ومائة ففي كل اربعين بنت لبون وفي كل خمسين حقة** اور جسوقت کہ پہنچیں اکیانوین کو ایک سو بیس تک پس اونمین ہین دو اونٹنیان تین برس کی قابل جفت کرنی اونٹ کے اور جسوقت کہ ہون زیادہ ایکسو بیس پر پس ہر چالیس مین ہی دو برس کی ہی اور ہر پچاس مین اونٹنی تین برس کی **ف** کہا قاضی نے کہ دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اوپر استقرار حساب کی بعد تجاوز کرنی کی عدد مذکور سی یعنی جب زیادہ ہون اونٹ ایکسو بیس سے تو نہ از سر نو شروع کیجاوی زکوۃ اور یہی ہے اکثر اہل علم کا اور کہا نخعی اور ثوری اور ابو حنیفہ نی کہ از سر نو شروع کیجاوی پس جب زیادہ ہون ایکسو بیس پر پانچ تو لازم آویگی حقی اور ایک بکری پہر پانچ مین بکری چوبیس تک پہر بنت مخاض وغیرہ بموجب ترتیب پہلی کی دلیل انکی یہہ حدیث ہے کہ اونٹ جب زیادہ ہون ایکسو بیس سے از سر نو شروع کیجاوی زکوۃ اور مانند اسکی حضرت علی رضی سی بہی منقول ہے اور وجہ اوسکی یہہ ہی کہ اونمین دہ ہی قیمت ہے اوسکی بخلاف گائین اور بکری کی کہ اونمین اور زیادہ برابر ہین **ومن لم يكن معه الا اربع من الابل فليس فيها صدقة الا ان يشاء ربها فاذا بلغت خمسا ففيها شاة ومن بلغت عنده من الابل صدقة الجذعة وليست عنده جذعة وعنده حقة فانها تقبل منه الحقة ويجعل معها شاتين ان استيسرتا له او عشرين درهما ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليست عنده الحقة وعنده الجذعة فانها تقبل منه الجذعة ويعطيه المصدق عشرين درهما او شاتين ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليست عنده الا بنت لبون فانها تقبل منه بنت لبون ويعطي شاتين او عشرين درهما ومن بلغت صدقته بنت لبون وعنده حقة فانها تقبل منه الحقة ويعطيه المصدق عشرين درهما او شاتين ومن بلغت صدقته بنت لبون وليست عنده وعنده بنت مخاض فانها تقبل منه بنت مخاض ويعطي معها عشرين درهما او شاتين ومن بلغت صدقته بنت مخاض وليست عنده وعنده بنت لبون فانها تقبل منه ويعطيه المصدق عشرين درهما او شاتين فان لم يكن عنده بنت مخاض على وجهها وعنده ابن لبون فانه يقبل منه وليس معه شيء** اور وہ شخص کہ نہون ساتہہ اوسکی مگر چار اونٹ پس نہیں ہے اونمین زکوۃ واجب مگر یہہ کہ چاہی مالک اوسکا تو بطریق نفل کی دی پس جسوقت کہ ہون پانچ اونٹ تو اونمین ہی ایک بکری اور جو شخص کہ ہون اوسکی پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہے اونمین اونٹنی چار برس کی کہ پانچوین مین لگی ہو یعنی اکسٹہہ سی پچہتر تک مین جو دینی آتی ہی اور نہو نزدیک اوسکی چار برس کی اور ہو اوسکی پاس تین برس کی پس تحقیق قبول کیجاوی اوس سے تین برس کی اور دیوی زکوۃ دینی والا ساتہہ اوسکی دو بکریان اگر میسر ہون اوسکو یا دی بیس درم اور جو شخص کہ اونٹ ہون اوسکی پاس اسقدر کہ واجب ہے اونمین اونٹنی تین برس کی کہ چہیالیس سے ساٹہہ تک مین جو دینی آتی ہی اور نہو اوسکی پاس تین برس کی اور ہو اوسکی پاس چار برس کی پس قبول کیجاوی اوس سے چار برس کی اور دیگا اوسکو زکوۃ لینی والا بیس درم یا دو بکریاں اور جو شخص کہ ہون اوسکی پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہے اونمین اونٹنی تین برس کی اور نہو اوسکی پاس مگر دو برس کی پس تحقیق قبول کیجاوی اوس سے دو برس کی اور دیگا زکوۃ دینی والا دو بکریاں یا بیس درم اور جو شخص کہ ہون اوسکی پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہے اونمین اونٹنی دو برس کی کہ چہتیس سے پینتالیس تک مین دینی آتی ہی اور ہو اوسکی پاس تین برس کی پس قبول کیجاوی اوس سے تین برس کی اور دیوی اوسکو زکوۃ لینی والا بیس درم یا دو بکریاں اور جو شخص کہ ہون اوسکی پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہے اونمین اونٹنی دو برس کی اور نہو وہ اوسکی پاس اور ہی اوسکی پاس ایک برس کی پس تحقیق قبول کیجاوی اوس سے برس دن کی اور دیوی زکوۃ دینی والا ساتہہ اوسکی بیس درم یا دو بکریاں اور وہ شخص کہ ہون اوسکی پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہے اونمین اونٹنی برس دن کی کہ پچیس سے پینتیس تک مین دینی آتی ہی اور نہین ہے اوسکی پاس اور اوسکی پاس ہے دو برس کی پس قبول کیجاوی اوس سے اور دیگا اوسکو زکوۃ لینی والا بیس درم یا دو بکریاں اور اگر نہو نزدیک اوسکی اونٹنی

برس دنکی قابل دینی کی اور ہو اوسکی پاس اونٹ دو برسکا پس وہ قبول کیا جاوی اوس سے اور نہیں ساتھ اوسکی کوئی چیز اور واجب نے لینا نہ ہونا ف قابل دینی کی
کہا ابن ملک نے کہ اسکی معنو نمین تین احتمال ہین یا تو یہہ کہ نہو اوسکی پاس اونٹنی برس دنکی اصلا یا نہو تندرست بلکہ بیمار ہو پس وہ بھی کالعدم ہے یا اوسط درجکی نہو بلکہ نہایت
خوب ہو ہر تقدیر اسکا حال وہی ہوا اور ہوا اوسکی پاس ابن لبون یعنی دو برسکا اونٹ نہ اونٹنی تو وہ قبول کیا جاویگا اور اوسکی ساتھ کچھہ اور جبر نقصان کی لیے لینا
دینا نہیں آتا اس سے معلوم ہوا کہ فضیلت نوتہ کا جبر نقصان ساتھہ زیادتی سن کے ہو جاتا ہے ع وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ
اَرْبَعِيْنَ اِلَى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ شَاةٌ فَاِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ اِلَى مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا شَاتَانِ فَاِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ
اِلَى ثَلٰثِمِائَةٍ فَفِيْهَا ثَلٰثُ شِيَاهٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلٰثِمِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَاِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً
مِنْ اَرْبَعِيْنَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَلَا تُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ اِلَّا مَا شَاءَ
الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَفِي الرِّقَةِ
رُبْعُ الْعُشْرِ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ اِلَّا تِسْعِيْنَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور بیچ زکوة بکریونکی کہ چرنیوالی ہون جبکہ ہون بکریان
چالیس ایکسو بیس تک تو ایک بکری واجب ہی اور جسوقت زیادہ ہون ایکسو بیس پر دو سو تک پس اونمین دو بکریان اور جسوقت زیادہ ہون دوسو پر پس اونمین تین بکریان
تین سو تک اور جب زیادہ ہون تین سو پر پس ہر سو مین ایک بکری اور جبکہ ہون بکریان چرنیوالی آدمی کی کم چالیس سے ایک بھی پس نہین اونمین زکوة مگر یہہ کہ چاہی مالک اونکا
تو بطریق نفل کی دیوی اور نہ دیجاوی زکوة مین بڑہیا اور نہ عیب والی یعنی خواہ اونٹنی ہو خواہ بکری خواہ گائین اور نہ بوک مگر اوسوقت کہ چاہی زکوة لینی والا یعنی اگر وہ چاہی
بوک لینا کسی مصلحت کے لیے تو درست ہے اور نہ جمع کیے جاوین جانور متفرق اور نہ جدا کیے جاوین اکہٹے واسطی خوف زکوة کی اور جو ملے ہوئے ہون دو شریکو نمین پس وہ رجوع کرین آپسمین
ساتھہ برابری کی اور چاندی مین چالیسواں حصہ دینا فرض ہے اور اگر نہون مگر ایکسو نوی[190] درم پس نہیں اونمین کچھہ زکوة مگر یہہ کہ چاہے مالک اوسکا بطریق نفل کی دے
نقل کی یہہ بخاری نے ف چرنیوالی ہون یعنی زکوة جانورونمین بکری ہو یا گائین یا اونٹ جب واجب ہوتی ہی کہ اکثر برس یعنی آدہی سے زیادہ جنگل مین چارا
چرتی ہون اور اگر اکثر برس گہر سی کہلانا پڑتا ہو تو اون جانورونمین زکوة واجب نہیں ہے اور جبکہ ہون بکریان چالیس الخ یعنی چالیس سے کم مین کچھہ زکوة واجب نہین جب
چالیس ہون تو اونمین ایک بکری واجب ہوتی ہی اور جب چالیس سے زیادہ ہون تو ایکسو بیس تک ایک بکری واجب ہے آگی تین سو تک کا حال مفصل معلوم ہوا اور جب زیادہ ہون تین سو
پر یعنی ایکسو اور بڑہ جاوین کہ چارسو ہو جاوین تو چار بکریان آوینگی اکثر اہل علم کا قول یہی ہے اور کہا حسن بن صالح نے کہ اگر ایک بھی بڑہیگی تین سو پر تو چار بکریان دینی
آوینگی اور نہ عیب والی یہہ اسلیے ہے کہ جب سارا مال اوسکا یا بعض مال اوسکا عیبی ہو اور اگر سب عیب دار ہو تو لیوی ایک اوسط درجی کی اور نہ بوک یعنی بوک لینی کو اسلیے منع کیا کہ مالک کو
ضرر ہوگا اسلیے کہ بچے لینی کی لیے ہوتا ہے اور بعضون نے کہا اسلیے منع کیا کہ گوشت اوسکا برا اور بدبودار ہوتا ہے اور نہ جمع کیے جاوین الخ مذہب شافعی مین زکوة گلہ پر دینی آتی
ہی اور اعتبار مالکون کا نہیں ہے اور ابو حنیفہ کی مذہب مین اعتبار مالکون کا ہے نہ گلہ کا پس اگر مثلا ایک شخص کے بکریان اسی ہونگی دو گلو نمین تو امام شافعی کی نزدیک دو بکریان
لیوینگی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک ایک اور اگر دو شخصونکی اسی بکریان ایک گلہ مین جمع ہونگی تو امام شافعی کی نزدیک ایک ہی بکری لیوینگی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک
دو لیوینگی پس معنے اس قول کی لا یجمع بین متفرق الخ نزدیک شافعی کی یہہ ہین کہ یہہ نہی مالک کی لیے ہے کہ اگر مثلا چالیس بکریان ایک کی ہون اور چالیس ایک کی تو ملا نہ دیوی
واسطی کم کرنی زکوة کی یعنی اگر دو گلی چالیس چالیس ہونگی تو دو بکریان آوینگی اور ملا دیگا تو ایک آویگی پس یہہ نکری اور نہ جدا کری کہ مثلا بیس بکریان اوسکی کسی اور کی بیس
بکریو نمین ملی ہون تو جدا نکری اسلیے ساقط کرنی زکوة کی اور نزدیک حنفیہ کی یہہ نہی ساعی کی لیے ہے یعنی زکوة لینی والے کی لیے کہ متفرق کو جمع نکری مثلا دو شخصونکی
بکریان ہون اتنی اتنی کہ ہر ایک پاس نصاب سے کم ہون جب دونون ملیں تو نصاب پوری ہو مثلا بیس بیس ہون دونوں پاس تو اونکو جمع نکری زکوة لینی کی لیے اور جدا نکری
اکہٹی کو یعنی جسوقت کہ ہون مثلا ایک شخص کی پاس اسی بکریان چالیس ایک جگہہ اور چالیس ایک جگہہ تو یہہ اعتبار کری دونکو دو نصابین اور نہ لیوی اونمین سی دو بکریان

بلکہ لیوے ایک بکری اسلیے کہ ملک ایک کی ہی اور جو نصاب کہ ہوا نہ بیان سکا ہے کہ مثلاً دو آدمی ہین دو سو بکری ہو نمین ہر ایک کی چالیس بکریان ہین اور
دوسرے کی ایکسو ساٹھہ پس واجب ہوگئے اول پر ایک بکری اور دوسرے پر بہی ایک بکری یہہ نہین ہو نیگا کہ واجب ہوے پہلے پر دو خمس ایک بکری کا اور باقی دوسرے پر شرح یعنی زکوۃ لینے والا
تو ایک بکری ایک شریک سے لے لیگا پہر وہ دونون رجوع کرین آپسمین ساتھہ برابری کی یعنی چالیس بکریون والا اپنی خمس دس بکری کے دیدے دوسرے شریک کو کہ جسکے ایکسو
ساٹھہ ہین پہر لیوے چالیس والا پر دو خمس بکری موافق اوسکی حصہ کے اور باقی دوسرے پر موافق اوسکی حصہ کے پس یہہ معنی ہین تراجعان بینہما بالسویۃ ؛
مولانا عبدالعزیز بن شیخ ولی اللہ رحمہما اللہ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُوْنُ
اَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بیچ اوس کہیتی کی کہ پانی پلایا
آسمان نے اور چشمون نے یا ہو وہ زمین تر و تازہ تو دسوان حصہ واجب ہے تا ہی اور وہ زمین کہ پلائی گئی کوئین کے پانی سی ساتھہ بیل یا اونٹ کی اوسمین بیسوان حصہ روایت کے
یہہ بخاری نے ف پانی پلایا آسمان نے یعنی جس زمین مین مینہہ اور نالون اور نہرون کا پانی دیا اوس سے جو کہیتی وغیرہ پیدا ہو تو دسوان حصہ کو تہین دا اور عثری وہ زمین
کو کہتی ہین کہ پانی دریا کے ساتھہ جانور کی اور جانور کہتی ہین ایک گڑہے کو کہ کہودا جاتا ہے زمین مین بطور نالی کی اور اوسمین پانی پہنچاتا ہے کہیتی وغیرہ مین اور بعضون نے کہا کہ عثری
کہتے ہین اوس کہیتی کو کہ تر و تازہ رہتی ہے ہمیشہ بسبب قریب ہونی پانیکی ۱۲ ع ش ح ؛ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جانور کا زخم پہنچانا اونکا معاف ہے اور کوئین کہدوانے مین کوئی مر جاوی گر کر وہ معاف ہے اور کان کہدوانے مین اگر کوئی مر جاوے تو معاف ہے اور رکاز مین پانچوان حصہ
واجب ہے تا ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف جانور یعنی گہوڑا یا بیل وغیرہ اگر زخمی کرے کسیکو یا تلف کرے کوئی چیز یا مار ڈالے کسیکو اور نہو وہ سپرد کوئی
سوار یا ساتھہ اوسکی کوئی کہینچنے والا یا ہانکنے والا اور ہووے دن کے وقت زخمی کرنا اور تلف کرنا اوسکا معاف ہے یعنی اوسکی مالک پر کچہہ ضمان یعنی بدلا نہین اور اگر اوسپر کوئی سوار
ہو یا اوسکی ساتہہ کوئی ہانکنی والا یا کہینچنے والا ہو تو وہ ضمان دیگا اسلیے کہ اسمین تقصیر اوسکی ہی اور اسیطرح اگر رات کو چہوٹ کر زخمی یا تلف کرے تب بہی بدلا دیگا کہ قصور
مالک کا ہی اسلیے کہ رات کو عادت ہے جانورونکی باندہنے کی کیونکہ باندہا اگرچہ حدیث سے عام معلوم ہوتا ہے لیکن یہہ قیدین اور حدیثون اور دلیلون سے نکالی ہین اور کوئی اگر کسیکو
مزدوری کو لگا دے کنواں کہودنے کی لیے اور وہ مزدور اوسمین گر پڑے کہدائی کے وقت تو اوپر کچہہ ضمان یعنی خون بہا نہین آنیگا اور اسیطرح اگر کنواں اپنی ملک مین کہود دیا موات
مین یعنی زمین افتادہ مین کہ مالک اوسکا معلوم نہین اور اوسمین کوئی آدمی یا جانور گر پڑے تو ضمان نہین اور اگر راستہ مین کہودے یا غیر کی ملک مین بغیر اوسکی اذن کے
پس ضمان یعنی خون بہا اوسکا عاقلہ کہودنے والیکی آویگا اور اسیطرح حکم اوسکا ہی کوئی ایک جگہہ کہودوا دے سونا یا چاندی یا فیروزہ یا مٹی وغیرہ کی نکالنے کی لیے اور عاقلہ کہتے
ہین اونکو کہ جو اوسکی ساتھہ ایک آقا کی ہاں نوکر ہون مثلاً سپاہی کی عاقلہ فوج کی سب سپاہی ہین اور اگر وہ نہو تو اوسکی قبیلہ کی لوگ عاقلہ ہین اور رکاز مراد نزدیک ابو حنیفہ کے
کان ہے اور نزدیک اہل حجاز کی دفینہ اہل جاہلیت کا اور معنی اول مناسب تر ہین ساتھہ سیاق حدیث کے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت صلعم سے پوچہا کہ رکاز کیا ہی فرمایا سونا
اور چاندی کہ پروردگار نے پیدا کی ہین زمین مین دن ان پیدا ہونیکی اوسکی پہر جاننا چاہیے کہ کان مین سے جو چیزین نکلتی ہین تین قسم پر ہین ایک تو جمی ہوئین لائق پگہلنے اور
منطبع ہونیکی یعنی جنپر سکہ وغیرہ کا نقش ہوسکی جیسے سونا چاندی اور لوہا اور رانگ اور دوسرے وہ کہ جمی ہوئی نہین ہین مانند پانی اور رال اور گندھک کی اور تیسری
وہ کہ منطبع نہو سکین مانند چونہ اور ہڑتال اور تمام پتہرون کے مانند یاقوت وغیرہ کی پس نہین واجب ہے خمس مگر قسم اول مین اور اوسمین گذرنا برس کا شرط نہین اور امام شافعی
کے نزدیک فقط سونے چاندی مین ہے اور چیزونمین نہین ۱۲ ح الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ فَهَاتُوْا صَدَقَةَ الرِّقَةِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ فِيْ تِسْعِيْنَ
وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَبِيْ دَاوُدَ عَنِ الْحَارِثِ

وعن علي قال زهير احسبه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال هاتوا ربع العشر من كل اربعين درهما درهم وليس عليكم شيء حتى تتم مائتي درهم فاذا كانت مائتي درهم ففيها خمسة دراهم فما زاد فعلى حساب ذلك وفي الغنم في كل اربعين شاة شاة الى عشرين ومائة فاذا زادت واحدة فشاتان الى مائتين فان زادت فثلث شياه الى ثلثمائة فاذا زادت على ثلثمائة ففي كل مائة شاة شاة فان لم تكن الا تسع وثلثون فليس عليك فيها شيء وفي البقر في كل ثلثين تبيع وفي الاربعين مسنة وليس على العوامل شيء روایت ہے حضرت علی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق معاف کیمینے زکوٰۃ گھوڑوں سے اور غلاموں سے یعنی اگر تجارت کی لیے نہوں تو زکوٰۃ اونمین نہیں اور گھوڑونمین بحث اختلاف ہے بیان اوسکا اوپر ہوچکا پس دو زکوٰۃ چاندی کی ہر چالیس درہم میں ایک درہم یعنی بعد اسکی کہ بقدر نصاب کے ہوں کہ دو سو درہم میں اور نہیں بیچ ایکسو نوے کی کچھہ زکوٰۃ یعنی دو سو سے کم میں زکوٰۃ نہیں پس جسوقت کہ ہوں دو سو درہم پس اونمین ہیں پانچ درہم زکوٰۃ روایت کیا یہہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور ایک روایت ابوداؤد کی میں حارث اعور سے نقل کی حضرت علی سے کیا زہیر نے کہ راوی ہے حارث سے گمان کرتا ہوں میں حارث کو کہ کہا روایت کی حضرت علی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دو یعنی ہر برس چالیسواں حصہ ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم اور نہیں تمپر کچھہ یہانتک کہ پوری ہوجاویں دو سو درہم اور جسوقت کہ ہوں دو سو درہم پس اونمین ہیں واجب پانچ درہم پس جو زیادہ ہو دو سو پر پس اسی حساب سے اونمین زکوٰۃ واجب ہوتی ہی اور بکریوں میں ہر چالیس میں ایک بکری ہے ایکسو بیس تک اور جسوقت کہ زیادہ ہو ایک پس دو بکریاں ہیں دو سو تک اور جسوقت کہ زیادہ ہو ایک دو سو پر پس تین بکریاں ہیں تین سو تک پس جسوقت زیادہ ہوں تین سو پر یعنی اور ہوں چار سو پس ہر سو میں ایک بکری ہی پس اگر نہوں بکریاں مگر انتالیس پس نہیں تجھپر اونمین کچھہ اور بیچ گایوں کی ہر تیس میں ایک بیل برس روز کا اور چالیس میں ایک گائی دو برس کی اور نہیں کام والوں میں کچھہ ف پس جو زیادہ ہے یہہ مذہب صاحبین کا ہی کہ جسقدر دو سو درہم سے زیادہ ہو اوسکا حساب کر کر چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دے اور امام اعظم رح کی نزدیک جسوقت کہ زیادہ ہوں دو سو درہم پر چالیس درہم تو اونمین زکوٰۃ واجب ہوتی ہی اور اگر چالیس تک نہ پہنچیں تو اونمین زکوٰۃ نہیں وہ ہی سو کی کو تو دے اور انہوں نے حمل کیا ہی اس حدیث کو اسپر مراد زیادہ ہونے سے دو سو درہم پر زیادہ ہونا چالیس درہم کا ہی تا کہ تطبیق ہو جاوے سب حدیثوں میں اور بیل برس روز کا اور اسمیں نر و مادہ برابر ہیں جائز ہی کہ دیا جاوے گا ہیں جیسا کہ آگے کی روایت میں آیا ہی جاننا چاہیے کہ گایوں اور بکریوں میں جو دینا مادہ ہی کا مقرر نہیں ہے بخلاف اونٹوں کی اسلیے کہ اونٹوں میں مادہ افضل ہوتی ہے گائیں بکریوں میں اور کہا ابن حجر نے کہ اگر زیادہ ہوں بیل یا گائیں چالیس سے تو اونمین کچھہ نہیں دینا آتا یہانتک کہ ساٹھہ ہوں جب ساٹھہ ہونگی تو دو تبیعے یعنی برس برس روز کی بیل یا گائیں دینی آوینگی پھر ہر چالیس میں ایک مسنہ یعنی گائیں یا بیل دو دو برس کی اور ہر تیس میں ایک تبیعا دینا آویگا پس مثلا ستر ہونگی تو ایک مسنہ اور ایک تبیعا اور جب اسی ہوں تو دو مسنہ جب نوے ہوں تین تبیعے جب سو ہوں دو تبیعے اور ایک مسنہ دو اسیطرح ہر تیس میں تبیعا اور ہر چالیس میں مسنہ دیا کرے اتہی یہہ جو کہا کہ اگر زیادہ ہوں چالیس سے تو اونمین کچھہ نہیں دینا آتا یہہ مذہب صاحبین کا ہی اور امام اعظم صاحب کے نزدیک جتنی زیادہ ہونگی چالیس سے حساب کر کر زکوٰۃ اونکی بھی دیجاویگی ساٹھہ تک جب ساٹھہ ہونگی تو دو تبیعے دینگی باقی بدستور مذکور پس چالیس پر ایک زیادہ ہوگی تو چالیسواں حصہ مسنہ کا دینگی یا تیسواں حصہ تبیع کا یعنی انکی قیمت کا چالیسواں یا تیسواں حصہ دینگی اسیطرح اور زیادتی کو سمجھہ لے روایت معتبر ہمارے مذہب کے نزدیک صاحب ہدایہ اور تابعین اونکی یہی ہی اور بھینس کے زکوٰۃ ایسی ہی ہے جیسے گایوں کی اور بھیڑ دنبہ کی زکوٰۃ مانند زکوٰۃ بکری کی ہی اور نہیں کام والوں میں کچھہ یعنی جو جانور کام میں آویں مثلا بیل ہل چلانے میں یا کنوین کی پانی نکالنی میں یا لادنی میں لگی ہیں اگرچہ حد نصاب کو پہنچیں تو اونمیں واجب نہیں ایسا ہی حکم اونٹ وغیرہ کا ہی اور مذہب تینوں اماموں کا یہی ہی لیکن امام مالک کی نزدیک اونمیں بھی زکوٰۃ ہی ١٦ عن معاذ ان النبي صلى الله عليه وسلم لما وجهه الى اليمن امره ان ياخذ من البقر من كل ثلثين تبيعا او تبيعة ومن كل اربعين مسنة رواه ابوداؤد والترمذي والنسائي والدارمي اور روایت ہی معاذ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بھیجا اونکو طرف یمن کے یعنی عامل کر کر حکم کیا اونکو یہہ کہ لیوین ہر تیس گایونمیں سے ایک بیل برس روز کا یا گائی برس روز کی اور ہر چالیس گایونمیں سے ایک گائی دو برس کی یعنی یا بیل دو برس کا روایت کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے

اور دارمی نے وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المعتدی فی الصدقۃ کمانعہا رواہ ابوداود والترمذی
اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادتی کرنیوالا زکوٰۃ لینے مین یعنی جو قدر واجب ہے زیادہ لی مانند منع کرنیوالے زکوٰۃ کی ہے یعنی جیسے
گناہ زکوٰۃ نہ دینے مین ہے ویسا ہی گناہ زیادہ لینے مین ہے روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی نے وعن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال لیس فی حب ولا تمر صدقۃ حتی یبلغ خمسۃ اوسق رواہ النسائی اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں غلہ مین اور
کہجور مین زکوٰۃ یہانتک کہ پہونچے پانچ وسق کو یعنی تیس من کو روایت کی یہہ نسائی نے ف بیان اسکا اس باب کی پہلی حدیث مین ہوچکا ہے وعن
موسی بن طلحۃ قال عندنا کتاب معاذ بن جبل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال انما امرہ ان یاخذ الصدقۃ من الحنطۃ
والشعیر والزبیب والتمر مرسل رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے موسی بن طلحہ سے کہ کہا ہمارے پاس خط ہے معاذ بن جبل کا کہ نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے یہہ کہ معاذ نے کہا سوا اسکے نہیں کہ حکم کیا حضرت نے اسکو یعنی مجکو یہہ کہ لیوین زکوٰۃ گیہوں اور جو اور انگور اور کہجور مین سے یہہ حدیث مرسل ہے روایت کی
یہہ شرح السنہ مین ف اسکی معنی یہہ نہین ہین کہ نہین واجب زکوٰۃ مگر انہین چار چیزونمین بلکہ واجب ہے نزدیک شافعی کی ہر چیز مین کہ اوگی زمین میں اور وہ قوت ہو وے
ہمارے نزدیک ہر چیز مین ہے کہ اوگی زمین مین قوت ہو یا نہو پس انہین چار چیزونکو ذکر اسلیے کیا کہ یہہ چیزین ہان اکثر ہوتی تہین ۱۲ ع ح وعن عتاب بن اسید
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی زکوٰۃ الکروم انہا تخرص کما تخرص النخل ثم تؤدی زکوتہ زبیبا کما تؤدی زکوٰۃ النخل تمرا
رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہے عتاب بن اسید سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ زکوٰۃ انگورونکی کہ تحقیق کہن کیجاوین جیسیکہ
کن کیجاتی ہین کہجورین پہر دیجاوے زکوٰۃ اونکی جبکہ انگور خشک ہو مین جیسیکہ دیجاتی ہے زکوٰۃ کہجور کے درحالیکہ کہجورین خشک ہوں روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے ف یعنی جبکہ پیدا ہووے انگور اور کہجور ونمین شیرینی تو
اندازہ کرے ایک شخص ماہر کہ یہہ انگور یا کہجورین جب خشک ہونگی تو کسقدر ہونگی جب خشک ہوں تو دسواں حصہ زکوٰۃ مین دے امام صاحب کے نزدیک جسقدر کہ ہوں اور صاحبین
اور شافعی کے نزدیک اگر حد نصاب کو یعنی پانچ وسق کو پہونچین تو دسواں حصہ دے ۱۲ ع ح وعن سہل بن ابی حثمۃ حدث ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کان یقول اذا خرصتم فخذوا ودعوا الثلث فان لم تدعوا الثلث فدعوا الربع رواہ الترمذی
وابوداود والنسائی اور روایت ہے سہل بن ابی حثمہ سے حدیث کی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہے فرماتے جسوقت کہ کہن کرو یعنی کہجور وانگور
کا پس لو یعنی دو تہائی اور چہوڑ دو تہائی کی قدر پس اگر نہ چہوڑو تہائی پس چہوڑ دو چوتہائی روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے ف یہہ خطاب ہے
زکوٰۃ لینے والونکو کہ جب معین کرو مقدار زکوٰۃ کی تو اوسمین سے دو تہائی لیلو اور تہائی مالک کو چہوڑ دو از راہ احسان کے اور سیر تا وہ ہمسایونکو اور راہ گیرون کو کہلادے
یہی قول قدیم امام شافعی کا ہے اور نزدیک ابی حنیفہ کے اور مالک کے اور قول جدید شافعی کا یہہ ہے کہ نہ چہوڑا جاوے کچہہ وہ کہتے ہین تاویل حدیث کی اونکے نزدیک یہہ ہے کہ یہہ
یہود خیبر کے حق مین فرمایا کہ حضرت نے مساقاۃ کی تہی اونسے سو کہ آدہی کہجورین وہ لیں اور آدہی حضرت پس حکم فرمایا اندازہ کرنیوالے کو کہ چہوڑ دے تہائی یا چوتہائی
از راہ احسان کی اور تقسیم کرے باقیکو آدہی حضرت کو دے اور آدہی اونکو ۱۲ ع ح وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبعث
عبد اللہ بن رواحۃ الی یہود فیخرص النخل حین یطیب قبل ان یؤکل منہ رواہ ابوداود اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تہے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم بہیجتے عبد اللہ بن رواحہ کو طرف یہود کی یعنی یہود خیبر کی پس کہن کرتے کہجورونکا جسوقت کہ شیرینی ظاہر ہوتی اونمین پہلے اس سے کہ ہوں لائق
کہانیکے روایت کی یہہ ابوداود نے وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی العسل فی کل عشرۃ ازق زق رواہ
الترمذی وقال فی اسنادہ مقال ولا یصح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذا الباب کثیر شیء اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ زکوٰۃ شہد کی کہ ہر دس مشکونمین ایک مشک ہے روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ اسکی اسناد مین گفتگو ہے اور نہین صحیح ہے اس

علیہ وسلم سے اس باب میں بہت سی روایتیں **ف** علما میں اختلاف ہے امام شافعی کے نزدیک شہد میں زکوۃ نہیں اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک شہد میں
دسواں حصہ ہے کم ہو یا زیادہ اگر عشری زمین میں ہو اور دلیل انکی یہہ حدیث ہے ما اخرجتہ الارض ففیہ العشر اور جو شہد پہاڑ میں ہو اسمیں بھی عشر ہے امام صاحب کے
نزدیک ۱۲ ح **وعن** زینب امرأة عبد اللّٰہ قالت خطبنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال یا معشر النساء تصدقن ولو من
حلیکن فانکن اکثر اھل جھنم یوم القیمة رواہ الترمذی اور روایت ہے زینب بی بی عبد اللہ بن مسعود کی سے کہا خطبہ فرمایا ہمکو پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا اے گروہ عورتوں کی نکالو زکوۃ مال کی اگرچہ اپنے زیور سے ہو اسلیے کہ تحقیق تم اکثر دوزخی ہوگی دن قیامت کی روایت کی یہہ ترمذی
نے **ف** دوزخی ہوگی بسبب محبت دنیا کی کہ باعث ہے ترک زکوۃ کی اور لعن دینے کی اور اختلاف کیا ہے علما نے بیچ زکوۃ زیور عورۃ کی امام ابوحنیفہ کی نزدیک
مطلق زیور میں زکوۃ ہے اور یہی قول قدیم امام شافعی کا ہے اور کہا مالک اور احمد نے کہ نہیں ہے زکوۃ اوس زیور میں کہ مباح ہے استعمال اوسکا اور جسکا استعمال حرام ہے
اوسمیں انکی نزدیک بھی ہے اور یہی قول جدید امام شافعی کا ہے اور دلیل امام ابوحنیفہ رح کی یہہ حدیث ہے اور اور بہت سی حدیثیں ۱۲ ع زیور مباح اور غیر مباح
کا بیان محرر اور کتابوں شافعیہ کے بیچ ہے جو چاہے اونسے دیکھے **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان امرأتین اتتا رسول
اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وفی ایدیھما سواران من ذھب فقال لھما تؤدیان زکوتہ قالتا لا فقال لھما رسول اللّٰہ صلی
اللّٰہ علیہ وسلم اتحبان ان یسورکما اللّٰہ بسوارین من نار قالتا لا قال فادیا زکوتہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث قد روی
المثنی بن الصباح عن عمرو بن شعیب نحو ھذا والمثنی بن الصباح وابن لھیعة یضعفان فی الحدیث ولا یصح فی ھذا الباب عن النبی
صلی اللّٰہ علیہ وسلم شیء اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اونے نقل کی اپنے دادا سے یہہ کہ دو عورتیں آئیں رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی پاس اور انکی ہاتھوں میں دو کڑے تھے سونے کی پس فرمایا حضرت نے اون دونوں کو دیتی ہو زکوۃ انکی کہا دونوں نے کہ نہیں فرمایا اون دونوں کو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کیا دوست رکھتی ہو یہہ کہ پہناوے تمکو اللہ دو کڑے آگ کی کہا انہوں نے کہ نہیں فرمایا پس دو زکوۃ اسکی یعنی سونے کی روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ
حدیث تحقیق روایت کی مثنی بیٹے صباح کی نے عمرو بن شعیب سے مانند اسکی اور مثنی بن صباح اور ابن لہیعہ کہ دو بھی راوی اس حدیث کی ہیں ضعیف کیے گئے ہیں بیچ
حدیث میں اور نہیں صحیح اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھہ **ف** یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ زکوۃ زیور میں واجب ہے اور بہت
حدیثیں اسمیں صحت کو پہونچی ہیں چنانچہ مرقاۃ میں کوئی جو چاہے دیکھہ لے **وعن** ام سلمة قالت کنت البس اوضاحا من ذھب فقلت یا رسول اللّٰہ
اکنز ھو فقال ما بلغ ان تؤدی زکوتہ فزکی فلیس بکنز رواہ مالک وابو داود اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا تہی میں پہنتے وضح سونے کی کہ نام ایک زیور کا ہے پس
کہا میں نے یا رسول اللہ کیا گنج ہے یہہ پس فرمایا جو پہونچے اس قدر کو کہ دیجاوے زکوۃ اوسکی یعنی حد نصاب کو پہنچے پہر زکوۃ دی گئی پس نہیں گنج روایت کی یہہ مالک اور
ابوداود نے **ف** کیا گنج ہے یعنی کلام اللہ میں جو وعید آیا ہے مال جمع کرنے پر اس آیہ میں والذین یکنزون الذھب والفضة آخر آیہ تک سو یہہ بہی اسمیں داخل ہے
پس فرمایا کہ جب مال حد نصاب کو پہنچا اور زکوۃ دی گئی تو وہ داخل اس وعید میں نہیں کلام اللہ میں اوس مال جمع کرنے پر وعید ہے کہ بغیر زکوۃ کے جمع کرے ۱۲ ع
وعن سمرة بن جندب ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان یأمرنا ان نخرج الصدقة من الذی نعد للبیع رواہ ابو داود
اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہے حکم کرتے ہمکو یہہ کہ نکالیں ہم زکوۃ اوس چیز کے کہ تیار کرتے ہیں ہم بیچنے کی لیے یعنی سوداگری
کی لیے روایت کی یہہ ابوداود نے **وعن** ربیعة بن ابی عبد الرحمن عن غیر واحد ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اقطع لبلال
ابن الحارث المزنی معادن القبلیة وھی من ناحیة الفرع فتلک المعادن لا تؤخذ منھا الا الزکوة الی الیوم رواہ ابو داود
اور روایت ہے ربیعہ بن عبد الرحمن سے کہ اونہوں نے نقل کی بہت صحابہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر کردیں واسطے بلال بن حارث مزنی کے

کانین قبل کی اور قبل ہی جانب فرع کی پس وہ کانین نہین لیجاتی اونسی مگر زکوٰۃ ایسا کہ روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** جاگیر کردین یعنی انکو کانین موضع قبل کی دین تا جو کچھ اوس زمین سی نکالین اپنی وجہ معیشت کی کرین قبلیہ منسوب ہی طرف قبل کی اور قبل نام ہی ایک موضع کا نواحی فرع سی اور فرع بھی نام ایک جگہ کا ہی میان مکہ اور مدینہ کی اور پس وہ کانین نہین لیجاتی اونسی مگر زکوٰۃ کہ چالیسوان حصہ ہی یعنی نہین لیجاتی خمس جیسا کہ حکم کانونکا ہی اور یہہ مذہب امام مالک اور امام شافعی کا ہی جسب ایک قول کی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور شافعی کی بحسب ایک قول کے کانو مین خمس ہی اور تیسرا قول امام شافعی سی یہہ ہی کہ اگر پاوی مشقت و محنت سی تو چالیسوان حصہ دوالا خمس پس حنفی اسکا یہہ جواب دیتی ہین کہ نہین ہی سمجہی کہ حضرت نی اس بات کا حکم کیا پس جائز ہی یہہ کہ ہو یہہ جاگیر انکی طرف ازراہ اجتہاد کی اور ہم تمسک کرتی ہین ساتھہ کتاب و سنت صحیحہ اور قیاس کی اب تفصیل اسکی مرقات مین جو چاہی دیکہہ لی **م ع ح** الفصل الثالث فصل تیسری

عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس فی الخضروات صدقۃ ولا فی العرایا صدقۃ ولا فی اقل من خمسۃ اوسق صدقۃ ولا فی العوامل صدقۃ ولا فی الجبھۃ صدقۃ قال الصقر الجبھۃ الخیل والبغال والعبید رواہ الدارقطنی روایت ہی حضرت علی سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ترکاریونمین زکوٰۃ اور نہ عاریت کی درختونمین زکوٰۃ اور نہ پانچ وسق سی کم مین زکوٰۃ اور نہ کام کرنیوالی جانورونمین زکوٰۃ اور نہ جبہہ مین زکوٰۃ کہا صقر راوی نی جبہہ گہوڑی ہی اور خچر اور غلام روایت کی یہہ دارقطنی نی **ف** نہین ترکاریونمین زکوٰۃ بیان اسکا ابتدا باب مین ہو چکا اور عرایا جمع عریۃ کی عریۃ اوس کہجور کی درخت کو کہتی ہین کہ عاریت دیتا ہی وسکو مالک اوسکا محتاج کو اور اوسکی ملک مین کر دیتا ہی کہجورین اوسکی تمام سال کی پس اوسمین زکوٰۃ نہین اسلیکی وہ نکل جاتی ہین ملک مالک سے پہلے زکوٰۃ واجب ہونیسی اور بہن جملہ کی بعد جو چیزین ہین کو مین سبکا بیان اوپر ہو چکا ہی **م ع** وعن طاؤس ان معاذ بن جبل اتی بوقص البقر فقال لم یامرنی فیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشیء رواہ الدارقطنی والشافعی وقال الوقص ما لم یبلغ الفریضۃ اور روایت ہی طاؤس سے کہ معاذ بن جبل لائی گئی وقص گائین کی یعنی تا زکوٰۃ اونکی لیوین پس کہا نہین حکم کیا مجکو اسمین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کسی چیز کا یعنی کچھہ زکوٰۃ اسمین نہین فرمائی روایت کی یہہ دارقطنی اور شافعی نی اور کہا شافعی نی کہ وقص وہ جانور ہین کہ نہ پہونچین نصاب فرض کو یعنی پہلی نصاب کو یا دوسری وغیرہ کو **ف** کہا طیبی نی کہ وقص ساتھہ زبر قاف کی وہ جانور ہین کہ نہ پہونچین حد نصاب فرض کو خواہ ابتدا اخواہ درمیان دو فرضیون کے انتہے ابتدا کی یہہ مثال ہی کہ گائین بیل تیس سے کم ہون پس انمین زکوٰۃ نہین واجب اور مثال درمیان دو فرضیون کی یہہ کہ مثلا تیس گائی بیل پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہی اور جب تیس سے بڑہین اور چالیس تک نہ پہنچین انکی مابین کو بہی وقص کہتی ہین انمین کچہہ زکوٰۃ نہین جب چالیس ہون ان دونمین زکوٰۃ واجب ہے اگر چالیس سے زیادہ ہون یہانتک ساٹہہ ہوان تب اونمین زکوٰۃ واجب ہے انکی مابین کو بہی وقص کہتی ہین انمین کچہہ زکوٰۃ نہین اور اسیطرح ساٹہہ سی بڑہین تو انمین زکوٰۃ نہین جب ستر ہون تو انمین زکوٰۃ ہی اسیطرح سے آگے ہر دہا کی بعد حکم متغیر ہوتا جاتا ہی درمیان دو دہا کو تکی جتنی بیل گائین ہون انکو وقص کہتی ہین انمین زکوٰۃ معاف ہی اور مراد اسمین قسم اول ہی یعنی تیس سے کم اسلیکی معاذ پاس جو لائی گئی تہی وہ یہی تہی واللہ اعلم اور مابین دو فرضیون کی زکوٰۃ دینی صاحبین کے نزدیک مطلق واجب نہین اور امام صاحب کی نزدیک چالیس سے ساٹہہ تک مابین مین ہی اور باقی مین نہین تحقیق اسکی دوسری فصل کی پہلی حدیث مین گذر چکی ہی اور کہا میرک نی کہ اسناد اسکی منقطع ہے اسلیکہ طاؤس نہین ملا معاذ سے **م ع** مولانا

باب صدقۃ الفطر باب ہی بیچ بیان صدقہ فطر کے

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابن عمر قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی العبد والحر والذکر والانثی والصغیر والکبیر من المسلمین وامر بھا ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوٰۃ متفق علیہ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرض کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی زکوٰۃ فطر کی ایک صاع کہجور سی یا ایک صاع جو سی غلام پر اور آزاد پر اور مرد پر اور عورت پر اور چہوٹی پر اور بڑی پر درحالیکہ مسلمان ہون اور حکم فرمایا صدقہ عید الفطر کا یہہ دیا جاوی پہلی نکلنے

اوسکی طرف نماز کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف صدقہ عید الفطر کا فرض ہی نزدیک شافعی اور احمد کی اور سنت موکدہ ہی نزدیک مالک کی اور وا
جب ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کی پس حدیث میں جو لفظ فرض کا آیا ہی شافعی اور احمد تو اوسکو ظاہر پر حمل کرتی ہیں اور مالک اوسکی معنی یہہ لیتی ہیں کہ مقرر کی اور حنفی کہتی ہیں فرض بمعنی ثبوت
اوسکا دلیل قطعی سی نہیں پس یہہ فرض عملی ہی نہ اعتقادی یعنی واجب ہی نہ فرض اور امام شافعی کی نزدیک صدقہ فطر کا اوس پر فرض ہوتا ہی کہ ایکدن کا قوت رکہتا ہو اپنا اور اون
لوگونکا جنکا اوس پر نفقہ فرض ہی زائد ہی اوس سی بقدر صدقہ فطر کی اور امام اعظم صاحب کی نزدیک غنی ہو تو فرض ہی یعنی سوا حاجت اصلی کی بقدر نصاب یا اون سی زیادہ کا مال
اسباب وغیرہ رکہتا ہو یا سونا چاندی اسیقدر رکہتا ہو اور فارغ ہو قرض سی اور واجب ہوتا ہی فطرہ وقت طلوع فجر عید کی پس جو کوئی مر جاوی پہلی فجر ہونیکی یا اسلام لاوی
یا پیدا ہو بعد فجر کی نہیں واجب ہی فطرہ اوسکا اور صاع میں تین سیر چار سیر غلہ کی آتا ہی اور غلام جو خدمت کی لیی ہو اوسکی طرف سی صدقہ فطر کا دینا اوسکی مالک پر واجب ہی اور
جو غلام تجارت کی لیی ہو اوسکی طرف سی دینا واجب نہیں اور اسیطرح جو غلام بہاگ جاوی اوسکی طرف سی بہی واجب نہیں مگر بعد آنی اوسکی کی اور چہوٹی فرزند کی طرف سی
باپ پر واجب ہوتا ہی اگر مال نہ رکہتا ہو اور اگر فرزند مالدار ہو باپ پر واجب نہیں بلکہ اوسکی مال سی خرچ دی اور فرزند بڑا دیوانہ مانند لڑکی کی ہی اور اسیطرح بڑی فرزند ہوشیار
کی طرف سی باپ پر اور بیوی کی طرف سی خاوند پر واجب نہیں مگر از راہ احسان کی دیگا اونکی اجازت سی تو ادا ہو جائیگا اور کہا طیبی نی کہ لفظ من المسلمین کا حال ہی
لفظ عبد سی اور اوسکی مابعد لفظوں سی پس نہیں واجب ہوگا مسلمان پر فطرہ غلام کافر کا اور صاحب ہدایہ نی لکہا ہی کہ واجب ہوتا ہی اوسکا بہی اور ایک حدیث بہی وارد ہوئی
کی ہی جیسا ہی ہدایہ میں یا مرقاۃ میں دیکہہ لی اور پہلی نماز عید کی دینا صدقۃ الفطر کا مستحب ہی اور اگر اوس سی پہلی دیدی اگرچہ ایک مہینہ یا زیادہ پہلی دی تو بہی درست ہی
اور تاخیر سی ساقط نہیں ہو جاتا ۱۲ ع ح لمنتی الارب عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کُنَّا نُخْرِجُ زَکوٰۃَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا
مِّنْ شَعِیْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِیْبٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا تہی ہم
نکالتی صدقہ فطر کا ایک صاع طعام کا یا ایک صاع جو سی یا ایک صاع کہجور سی یا ایک صاع قروط سی یا ایک صاع انگور خشک سی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف
کہا طیبی نی کہ مراد طعام گیہوں ہیں اور ہمارے علما کہتی ہیں کہ مراد طعام غلہ ہی سوائی گیہوں کی پس جو کا عطف بعد اوسکی کا اوس پر قبیلہ عطف خاص سی اوپر عام اور قروط اسکو
کہتی ہیں کہ دہی کو کپڑی میں باندہ کر لٹکا دیتی ہیں اور اوسمیں پانی ٹپک جاتا ہی وہ مثل پنیر کی ہوتا ہی اور انگور خشک امام اعظم رح کی نزدیک مانند گیہوں کی ہیں یعنی آدہا
صاع دینی چاہئیں اور صاحبین کی نزدیک مانند جو کی ہی یعنی ایک صاع چاہئیں اور یہی روایت کیا ہی حسن نی امام صاحب سی بہی ۱۲ ع ح لمنتی

الْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِیْ اٰخِرِ رَمَضَانَ اَخْرِجُوْا صَدَقَۃَ صَوْمِکُمْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
ہٰذِہِ الصَّدَقَۃَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِیْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ قَمْحٍ عَلٰی کُلِّ حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْکٍ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی صَغِیْرٍ اَوْ کَبِیْرٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا آخر رمضان میں نکالو زکوٰۃ روزوں اپنی کی یعنی فطرہ دو فرض کیا یعنی واجب کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ صدقہ ایک صاع کہجور
سی یا جو سی یا آدہا صاع گیہوں سی اوپر ہر آزاد کی یا غلام لونڈی کی مرد ہو یا عورۃ یا چہوٹا ہو یا بڑا روایت کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نی ف امام اعظم رح موجب
اسی حدیث کی کہتی ہیں کہ گیہوں آدہی صاع دینی چاہئیں ۱۲ ع ح وَعَنْہُ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَکوٰۃَ الْفِطْرِ طُہْرَۃً
لِلصِّیَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَۃً لِّلْمَسَاکِیْنِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا لازم کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی زکوٰۃ فطر
واسطی پاک کرنی روزی کی بیہودہ بات سی اور کلام بری سی اور لازم کی واسطی کہلانی مسکینوں کی روایت کی یہہ ابوداؤد نی ف یعنی فطرہ اسلیی واجب کیا ہی کہ بسبب
تقصیر و گناہ کی جو روزی میں خلل آجاوی اوس سی وہ خلل جاتا رہی اور وہ لائق قبولیت کی ہو جاوی اور اسلیی واجب ہی کہ مسکین کہانا کہا کی بے پروا ہو جاوی سوال کرنی سی
اوس دن اور زیادہ کیا ہی دار قطنی نی کہ جو کوئی ادا کری فطرہ پہلی نماز کی پس وہ صدقہ مقبولہ ہی اور جو کوئی ادا کری اوسکو بعد نماز کی پس وہ صدقہ ہی صدقوں میں سی ۱۲ ح

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ

مُنَادِيًا فِي فِجَاجِ مَكَّةَ أَلَا إِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ أَوْ سِوَاهُ أَوْ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی اپنی دادا سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ڈھنڈوریا کی کوچون میں مکہ کی خبردار ہو تحقیق صدقہ فطر کا واجب ہے ہر مسلمان پر مرد ہو یا عورۃ ہو آزاد ہو یا غلام چھوٹا ہو یا بڑا دو مد گیہونکی یا سوا اوسکی کہ انگور خشک ہوں یا چارسیر طعام یعنی اور غلہ سوا گیہونکی روایت کی یہہ ترمذی نے **ف** دو مد یعنی آدہا صاع اسلیے کہ ایک صاع چارسیر کا ہوتا ہی اور مد میں قریب سیر کے برابر اناج آتا ہی پس گیہوں دو سیر دے اور آٹا اور ستو گیہونکی بہی مثل گیہونکی ہیں کہ دو سیر دے ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ أَوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعٌ مِنْ بُرٍّ أَوْ قَمْحٍ عَنْ كُلِّ اثْنَيْنِ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى أَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيهِ اللهُ وَأَمَّا فَقِيرُكُمْ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عبداللہ بیٹے ثعلبہ یا ثعلبہ بیٹے عبداللہ بیٹے ابی صعیر کے سی نقل کی باپ اپنے سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع ہے بر یا فرمایا قمح سے یعنی گیہوں ہر دو کیطرفسی کہ آدہا آدہا صاع ہر ایک کیطرفسی ہوا چہوٹے ہوں یا بڑے آزاد ہوں یا غلام ہوں مرد ہوں یا عورۃ ہوں پر غنی تمہارا پس پاک کرتا ہی اوسکو اللہ اور پر فقیر تمہارا پس دیتا ہی اللہ اوسکو زیادہ اوس چیز سے کہ دی روایت کی یہہ ابوداود نے **ف** مشکوۃ کے نسخونمیں نام راویکا اسیطرح لکہا ہے اور صواب یہہ ہے عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر یا ابن ابی صعیر عن ابیہ اور ثعلبہ صحابی ہے اور اخیر جملہ حدیث کے معنی یہہ ہیں کہ غنی بہی فطرہ دے اور فقیر بہی غنی کا مال پاک ہوگا اور فقیر کو اللہ تعالی زیادہ اوس سے دیگا کہ دیا ہی یہہ بات غنی کی لیے بہی ہوتی ہی لیکن تخصیص فقیر کی اوسکی تسلی اور رغبت لانیکی لیے ہی ح

بَابُ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

باب ہے بیچ بیان اوس شخص کے کہ نہیں حلال ہے اوسکو زکوۃ کہانا اور لینی **ف** یہہ کتنی مسائل ہیں بیچ بیان اسکی کہ زکوۃ کسکو کہانی اور لینی درست ہے اور کسکو درست نہیں **مسئلہ** ہے آدمی کو زکوۃ اپنی اصل کو یعنی باپ اپنے ماں اور دادا اور دادی اور نانا اور نانی اور اسیطرح انکی اوپر کی بزرگ انکی طرفسی ہوں یا باپ کے طرفسی کسیکو انمیں سے زکوۃ دینی درست نہیں اور نہ دی زکوۃ اپنی فرع کو یعنی بیٹا اور بیٹی اور پوتا اور پوتی اور پڑپوتا اور پڑپوتی اور نواسا اور نواسی اور نہ انکی اولاد کو دی اور خصم جورو کو زکوۃ نہ دی اور نہ جورو خصم کو دی امام اعظم کی نزدیک اور صاحبین کے نزدیک اگر جورو خصم اپنے کو زکوۃ دیتی درست ہے اور باقی ناتی دارونکو زکوۃ دینی درست ہے بشرطیکہ مستحق زکوۃ کی ہوں یعنی غنی اور سید اور ہاشمی اور کافر نہوں بلکہ بہتر ہے غیر ونسی اپنی کو دینا اور بہتر اسی ترتیب سے دینا کہ پہلی بہن بھائیکو دی پہر بعد انکی انکی اولاد کو پہر چچا اور پہپی کو پہر اولاد انکیکو پہر ماموں خالہ کو پہر انکی اولاد کو پہر جو ذوی الارحام ہو پہر ہمسائی کو کہ اجنبی ہو پہر اپنی ہم پیشہ کو پہر اپنی ہم وطنونکو اور اسیطرح سے حکم صدقہ فطر اور نذر کا ہی اس ترتیب کو بہی دینا افضل ہی اور اگر اجنبی ہی کو دیتی بہی درست ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ پہلی اپنی ناتی دار ونکو دی **مسئلہ** اپنی غلام لونڈیکو زکوۃ دینی نہیں درست اور نہیں ہے حکم میں ہے ام ولد یعنی حرم کہ جس سے اولاد پیدا ہوئی ہو مالک سے اوسکو بہی زکوۃ دینی درست نہیں مالک اوسکیکو **مسئلہ** جو ناتی دار سسرال کیطرف کی ہوں انکو زکوۃ دینی درست ہے ساس سسر سالا سالی اور جو واسطہ دار انکی ہوں اسیطرح سے داماد بہو کو زکوۃ دینی درست ہے اور سوتیلی ماں اور سوتیلی دادی اور سوتیلی نانی کو بہی دینی درست ہے **مسئلہ** نہیں درست زکوۃ کا مال دینا غنی کو کہ مالک ہے مال کا بقدر نصاب کے خواہ مال نامی ہو خواہ غیر نامی اور مال نامی وہ کہتی ہیں کہ جو بڑہتا ہو یعنی مال سوداگری کا اور نقد روپیا اور سونا اور چاندی اور زیور چاندی سونیکا کہ یہہ بموجب حکم شارع کی حکم نمو کا یعنی بڑہنی کا رکہتی ہیں اور مواشی سوداگری کی اور چرنی کی یہہ مال نامی ہے حقیقۃً اور غیر نامی وہ کہتے ہیں جو مال نہ بڑہتا ہو جیسی حویلی اور کپڑا اور اسباب وغیرہ پس یہہ چیزیں اگر زائد ہوں حاجت اصلی سی اور بقدر نصاب کے ہوں اور فارغ ہوں قرض سے تو بہی زکوۃ لینی نہیں درست اور حویلی فقط رہنی کی اور کپڑی پہننی کی اور اسباب برتانیکی اور کتابیں پڑہنی کی علم والیکو اور ہتیار سپاہی کی اور اوزار کاریگر کو نگی حاجت اصلی میں داخل ہیں **مسئلہ** نہیں درست دینا زکوۃ کا مال ہاشمی کو اور ہاشمی میں پانچ شخصونکی اولاد ایک تو اولاد حضرت علی کی خواہ حضرت فاطمہ سے ہوں یا اور بی بی سے دوسری حضرت جعفر کی اولاد تیسری عقیل کی اولاد اور چوتہی حضرت عباس کی اولاد اور پانچویں حارث بن عبدالمطلب کے اولاد اور انکی غلام اور لونڈیونکو بہی زکوۃ دینی

درست نہیں اور اسیطرح اگر غلام اور لونڈی انکی آزاد ہوں جب بھی زکوٰۃ کا مال لینا کھانا انکو درست نہیں مسئلہ کافر کو بھی زکوٰۃ دینی درست نہیں کافر حربی ہو یا ذمی
مسئلہ اگر غنی یا ہاشمی یا کافر کو یا اپنی ماں باپ یا بیٹی کو یا اپنی بیوی کو زکوٰۃ دی ہو اس گمان پر کہ یہہ مستحق زکوٰۃ کی ہیں یعنی وقت دینی کی معلوم نہ تھا کہ یہہ غنی ہی یا ہاشمی ہے
یا کافر ہی یا باپ ہے یا بیٹا ہے پہر معلوم ہوا انکا احوال پس زکوٰۃ ادا ہو گئی مالک کے ذمہ سے مسئلہ مال زکوٰۃ کا دینا مسجد کی بنانے کی لیے یا کفن میت کے لیے یا ادا دین میت کے
لیے درست نہیں اگر کسی نے دیا تو اوسمیں زکوٰۃ نہیں ادا ہوتی مسئلہ مستحق زکوٰۃ کی فقیر ہیں اور حد فقیر کی یہہ ہے کہ مالک ہو مال کا کم نصاب سے اور مستحق زکوٰۃ کا مسکین بھی ہے
اور مساکین وہ ہے کہ جس پاس کچہہ نہو اور مستحق زکوٰۃ کا وہ بھی ہے کہ عامل ہو حاکم کی طرف سے زکوٰۃ لینی پر اگرچہ خود غنی ہو اور ہاشمی کو زکوٰۃ کی عاملی کا پیسا لینا نہیں درست اور مستحق
زکوٰۃ کی وہ بھی ہیں کہ جہاد کے لیے یا حج کے لیے چلیں اور پیسا انکے پاس تمام ہو گیا ہو اگرچہ انکی وطن میں مال بہت ہے اور اسیطرح مسافر کو بھی زکوٰۃ دینی درست ہے اگرچہ
اوسکی وطن میں مال بہت سا ہو اور جس کسیکے پاس ایکدن کا قوت ہے اوسکو سوال کرنا درست نہیں شیخ مولانا محمد اسحاق رح

الفصل الاول فصل پہلی

عن انس قال مر النبي صلى الله عليه وسلم بتمرة في الطريق فقال لولا اني اخاف ان تكون من الصدقة لاكلتها متفق عليه روایت ہے انس سے کہا گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک کہجور پر کہ راہ میں پڑی تہی پس فرمایا اگر نہ ڈرتا میں کہ ہو کہجور زکوٰۃ کی البتہ
کہاتا میں اوسکو یعنی واسطے تعظیم نعمت الہی کے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کا مال حضرت کو کہانا حرام تہا اور لکہا ہے علما نے کہ
حضرت کو مطلق صدقہ کہانا حرام تہا خواہ واجب ہو خواہ نفل اور بنی ہاشم کو صدقہ واجب کہانا حرام ہے نہ نفل اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہے کہانا اوس چیز کا کہ پایا راہ میں اور چیز
تہوڑی ہو گمان کرتا ہو کہ مالک تلاش اسکی نہیں کریگا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ اولی ہے متقی کو کہ بچی اوس چیز سے کہ شبہ حرمت کا ہو اوسمیں شیخ رح وعن ابي هريرة
قال اخذ الحسن بن علي تمرة من تمر الصدقة فجعلها في فيه فقال النبي صلى الله عليه وسلم كخ كخ ليطرحها
ثم قال اما شعرت انا لا ناكل الصدقة متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا لی حضرت حسن بن علی نے ایک کہجور کہجوروں زکوٰۃ کے پس ڈالی وہ کہجور اپنے
موہنہ میں پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دور کر دور کرتا پہینک دیں اوسکو پہر فرمایا کیا نہیں جانتا تو کہ تحقیق ہم یعنی بنی ہاشم نہیں کہاتی صدقہ روایت کی یہہ بخاری
اور مسلم نے ف کیا نہیں جانتا تو یہہ استعمال کیا جاتا ہے ایسے واضح میں اگرچہ نہ جانتا ہو اوسکو مخاطب یعنی کیونکر تجہپر یہہ بات پوشیدہ ہے باوجود ظاہر ہونی اسکی اور
حضرت امام حسن کو باوجود خوردسالی کی اسطرح خطاب اسلیے کیا کہ لوگ اس حکم کو سنیں اور اس سے یہہ معلوم ہوا کہ واجب ہے باپ کو منع کرنا اولاد کا خلاف شرع باتوں
سے اسلیے کہا ہے علما ہمارے نے کہ حرام ہے ماں باپ کو پہنانا لڑکے کو حریر اور زیور سونی چاندی کا شیخ رح وعن عبد المطلب بن ربيعة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ان هذه الصدقات انما هي اوساخ الناس وانها لا تحل لمحمد ولا لآل محمد رواه مسلم اور روایت ہے عبد المطلب
بن ربیعہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہہ صدقہ یعنی زکوٰۃ سوا اسکی نہیں کہ وہ میل ہیں آدمیوں کی اور وہ نہیں حلال واسطی محمد کی اور نہ اولاد محمد کی یعنی
بنی ہاشم کی روایت کی یہہ مسلم نے ف زکوٰۃ کو میل اسلیے کہا کہ جیسی میل کی دور ہونے سے آدمی کا بدن صاف ہو جاتا ہے ویسیہی زکوٰۃ کی دینی سے پاک ہو جاتی ہیں مال اور نفوس لوگوں کے
اور اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ زکوٰۃ لینی حضرت کو حرام ہے اور حضرت کے اولاد کو بہی خواہ عامل ہوں زکوٰۃ کی یا محتاج ہوں صحیح روایت ہمارے مذہب میں یہی ہے شیخ رح وعن
ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتي بطعام سال عنه اهدية ام صدقة فان قيل صدقة
قال لاصحابه كلوا ولم ياكل وان قيل هدية ضرب بيده فاكل معهم متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تہی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ لایا جاتا طعام پوچہتے حال طعام کیسی آیا ہدیہ یعنی تحفہ ہے یہہ یا صدقہ پس اگر کہا جاتا صدقہ ہے فرماتے اپنی یاروں کو یعنی سوا بنی ہاشم کے
کہاؤ اور آپ نہ کہاتے اور اگر کہا جاتا ہدیہ ہے تو دراز کرتے ہاتہہ اپنا پس کہاتے ساتہہ یاروں اپنی کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف صدقہ اوس مال کو کہتی ہیں کہ فقیر کو
دیا جاتا ہے بطریق مہربانی کی اور ارادہ کیا جاتا ساتہہ اوسکی ثواب آخرت کا پس صدقہ میں ایکطرح کی ذلت ہوتی ہے لینی والے کو اسلیے حضرت پر مطلق صدقہ حرام تہا اور

ہدیہ اوسکو کہتی ہین کہ ایک چیز ایک شخص کو دیوی از راہ تعظیم و تکریم اوسکی اور شان اللہ یہی ہے یہ ہے کہ بدلہ دیا جاتا ہی اوسکا اسمین ہیچ دنیا کی صدقہ کا ۔ع ح
وعن عائشة قالت كان في بريرة ثلث سنن إحدى السنن أنها عتقت فخيرت في زوجها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الولاء لمن أعتق ودخل رسول الله صلى الله عليه وسلم والبرمة تفور بلحم فقرب إليه خبز وأدم من أدم البيت فقال ألم أر برمة فيها لحم قالوا بلى ولكن ذلك لحم تصدق به على بريرة وأنت لا تأكل الصدقة قال هو عليها صدقة ولنا هدية متفق عليه اور روایت ہے عائشہ سی کہا تہی بیچ بریرہ کی تین احکام ایک حکم یہہ کہ آزاد ہوئی پس مختار کی گئی بیچ نکاح رکہنی خاوند اپنی کی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حق آزاد دیکا واسطی اوس شخص کی ہی کہ آزاد کیا اور تشریف لائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی گہر مین اور ہانڈی جوش مارتی تہی ساتہہ گوشت کی پس نزدیک کی گئی حضرت کی روٹی اور سالن گہر کے سالنو مین سے پس فرمایا کیا نہین دیکہی مین ہانڈی کہ اوسمین گوشت ہے عرض کیا گہر کی لوگون نے کہ مقرر یون ہین ہے کہ ہانڈی پکتی تہی لیکن یہہ گوشت صدقہ دیا گیا ہی بریرہ کو اور آپ نہین کہاتی صدقہ فرمایا کہ وہ گوشت اوسپر صدقہ تہا اور ہماری لیی ہدیہ ہے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** تہی بیچ بریرہ کے تین احکام یعنی بریرہ جو لونڈی آزاد حضرت عائشہ کی تہی اوسکے سبب سے تین حکم شرعی وارد ہوئے ایک تو یہہ کہ جب بریرہ آزاد ہوئی تو اختیار دی گئی کہ چاہی اپنے خاوند کی نکاح مین رہے کہ نام اوسکا مغیث تہا اور چاہے جدا ہووے اوس سے اسکو علما اختیار عتق کہتی ہین کہ لونڈی جو کسیکے نکاح مین ہے اور وہ آزاد ہو جاوے تو اوسکو اختیار ہی کہ چاہے اوسکی نکاح مین رہے چاہے نہیں ہی امام شافعی کی نزدیک اگر خاوند اوسکا غلام کسیکا ہو تب اوسی اختیار اور ہمارے نزدیک خواہ غلام ہو خواہ آزاد دونون صورتون مین مختار ہے اور مغیث کو غلام تہا بریرہ نے بعد آزاد ہونیکی نہ قبول کیا اوسکو اور مغیث اوسکی عشق و فراق مین روتا اور فریاد کرتا پہرتا تہا اور دوسرا حکم بریرہ کے سبب سے یہہ وارد ہوا کہ ولا یعنی میراث لونڈیکی اوسکی لیی ہے کہ جسنے آزاد کیا بیان اسکا یہہ ہے کہ بریرہ لونڈی تہی ایک یہودیکی اوسکو مکاتب کر دیا تہا یعنی یہہ کہہ دیا تہا کہ اتنی درہم دیگی تو آزاد ہی جب وہ عاجز ہو در ہمونکی دینے سی تو حضرت عائشہ پاس آئی کہ اگر کچہہ دیوین تو اپنی مالک کو دیکر آزاد ہو جاؤن حضرت عائشہ نی فرمایا کہ اپنے مالکو نسی کہہ کہ اگر وہ بیچین تو مین لیتی ہون پس وہ گئی اور اونسی جا کر یہہ کہا اونہوں نے کہا کہ بیچتے ہین بشرطیکہ ولا یعنی میراث اوسکی ہمارے لیے ہو حضرت عائشہ نی حضرت سے عرض کیا کہ یہود اسطرح کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غلط ہے اور یہود کہتے ہین ولا اوسکی لیی ہی کہ جس نی آزاد کری تو اے عائشہ خرید اور آزاد کر ولا اوسکی تیری لیی ہوگی شرط انکی باطل ہی اور تیسرا حکم آخر حدیث میں سے حاصل اوسکا یہہ ہے کہ جو کوئی فقیر کو کچہہ زکوۃ مین سے دیوی اور وہ فقیر اوسکو دیکر زکوۃ لینی اوسکو جائز نہین تو وہ اوسکو حلال ہے اسلیے کہ وہ ملک فقیر کی ہو جسکو دی گئی ہے ۔ع ح

وعنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبل الهدية ويثيب عليها رواه البخاري اور روایت ہے حضرت عائشہ سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبول کرتے تحفہ اور بدلا دیتی اوسپر روایت کی یہہ بخاری نے

وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو دعيت إلى كراع لأجبت ولو أهدي إلي ذراع لقبلت رواه البخاري اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر بلایا جاؤن مین طرف کراع کی البتہ قبول کرون مین اور اگر تحفہ بہیجا جاوے طرف میری ایک دست البتہ قبول کرون مین روایت کی یہہ بخاری نے **ف** کراع کہتی ہین بکری کی پنڈلیکو فرمایا کہ اگر کوئی میری دعوت کری بکری کی پائے کی کہ ایک چیز حقیر ہی تو بہی قبول کرون اور اگر دست بکری کا بہیجی بطریق تحفہ کی تو وہ بہی قبول کرون اسمین اشارہ ہے اسپر کہ حضرت نہایت تواضع اور شفقت کرتے تہی ساتہہ خلق خدا کی اور اسمین رغبت لائی اوپر قبول کرنے تحفہ کی کہ اگر کوئی ادنی چیز بہیجے تو بہی قبول کری ۔ع

وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس المسكين الذي يطوف على الناس ترده اللقمة واللقمتان والتمرة والتمرتان ولكن المسكين الذي لا يجد غنى يغنيه ولا يفطن به فيتصدق عليه ولا يقوم فيسأل الناس متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مسکین وہ کہ پہرتا ہی لوگون پر سے تا اوسکو ایک لقمہ یا دو لقمی اور ایک کہجور یا دو کہجورین لیکن مسکین وہ ہی کہ نہین پاتا مال کہ بی پروا کری اوسکو اور نہین معلوم کیا جاتا کہ وہ محتاج ہے یعنی سبب نہ ظاہر کرنی

حالانکہ صدقہ کیا جاوے اوسپر اور نہیں اوٹہتا یعنی اپنے گہر سے مانگنے لوگوں سے نقل کی بیہقی اور مسلم نے **ف** نہیں ہے مسکین یعنی کلام اللہ میں جو آیا ہے انما الصدقات للفقراء والمساکین تو فرمایا کہ مسکین یہی نہیں ہے کہ جسکو عرف میں لوگ مسکین سمجھتے ہیں کہ جسکے دروازے پر جا کہڑا رہا ایک آدہ ٹکڑا دیکر رخصت کر دیا بلکہ مسکین کامل ہے جو کہ ذکر کیا ۔ مولانا عبد العزیز رح

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابی رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث رجلا من بنی مخزوم علی الصدقة فقال لابی رافع اصحبنی کیما تصیب منها فقال لا حتی اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسئله فانطلق الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسأله فقال ان الصدقة لا تحل لنا وان موالی القوم من انفسهم رواه الترمذی وابو داود والنسائی روایت ہے ابی رافع سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہیجا ایک شخص کو بنی مخزوم میں سے زکوة لینی کو پس کہا اوسنے ابو رافع کو ساتھ ہو میرے تاکہ پہونچے تو اوس زکوة میں سے پس کہا ابو رافع نے نہیں جاؤنگا میں ساتھ تیرے یہانتک کہ آؤں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہر پوچہوں میں اونکو ساتھ جاؤں یا نہ جاؤں پس گیا وہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پوچہا حضرت سے پس فرمایا کہ تحقیق صدقہ نہیں حلال ہے واسطے ہمارے یعنی بنی ہاشم کے اور تحقیق موالی قوم کے یعنی غلام آزاد قوم کا اونہیں میں سے ہے یعنی زکوة لینی کے حکم میں روایت کی یہ ترمذی نے اور ابو داود اور نسائی نے **ف** ابو رافع غلام آزاد حضرت کے تہے حضرت نے اونکو زکوة کے مال لینے سے منع فرمایا کہ جیسے ہمکو زکوة لینی نہیں درست ویسے تجکو بہی نہیں درست اس سے معلوم ہوا کہ بنی ہاشم کے غلاموں کو بہی زکوة کا مال لینا درست نہیں چاہے وہ غلام اونکی ملک میں ہوں یا آزاد ہو گئے ہوں ۔ ح ۔

وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحل الصدقة لغنی ولا لذی مرة سوی رواه الترمذی وابو داود والدارمی ورواه احمد والنسائی وابن ماجه عن ابی هریرة اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے زکوة غنی کے لیے اور نہ واسطے صاحب قوت تندرست کے کہ قوت کہتا ہو کسب کرنے کی روایت کی یہ ترمذی نے اور ابو داود اور دارمی نے اور روایت کی احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے **ف** نہیں حلال ہے زکوة غنی کے لیے غنی تین طرح کے ہوتے ہیں ایک تو وہ ہے کہ جسکو زکوة دینی فرض ہوتی ہے وہ وہ ہے کہ مالک ہے نصاب نامی کا کہ برس گذر گیا ہو اوسپر اور دوسرا وہ کہ حرام ہوتی ہے اوسکو زکوة لینی اور واجب ہوتا ہے صدقہ فطر کا اور قربانی وہ وہ ہے کہ جسکے پاس بقدر نصاب کے یعنی ساڑہے باون روپے کا اسباب ہے سوا حاجت اصلی کے اور تیسرا وہ ہے کہ جسپر حرام ہو سوال نہ صدقہ وہ وہ ہے کہ جسکے پاس قوت ہے ایک دن کا اور کپڑا بقدر ستر ڈہکنے کے اور نہ واسطے صاحب قوت کے یعنی نہیں حلال ہے زکوة واسطے اوسکے کہ اعضا اوسکے صحیح سالم ہوں اور وہ قوی اور قادر ہو کمائی پر بقدر اوسکے کہ کفایت کرے اوسکو اور اوسکے عیال اوسکے کو امام شافعی کا عمل اسی حدیث پر ہے اور اونکے نزدیک حلال نہیں ہے زکوة لینی قوی کو کہ قادر ہو کسب پر اور ہمارے نزدیک حلال ہے زکوة اوسکو کہ مالک نصاب کا نہو اگرچہ قوی اور قادر کسب ہو اسلیے کہ حضرت دیتے تہے صدقہ فقرا اصحاب کو اگرچہ قوی تندرست ہوتے اور آخیر تک اسپر عمل حضرت کا رہا پس یہ حدیث منسوخ ہو یا مراد یہ ہے کہ نہیں لائق اوسکو کہ قوت وقدرت ہو کسب کی راضی ہو ساتھ اس ذلت یعنی زکوة کی ہے ۔ ح ۔

وعن عبید اللہ بن عدی بن الخیار قال اخبرنی رجلان انهما اتیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو فی حجة الوداع وهو یقسم الصدقة فسألاه منها فرفع فینا النظر وخفضه فرآنا جلدین فقال ان شئتما اعطیتکما ولا حظ فیها لغنی ولا لقوی مکتسب رواه ابو داود والنسائی اور روایت ہے عبید اللہ بیٹے عدی بن خیار سے کہا خبر دی مجکو دو شخصوں نے کہ تحقیق وہ دونوں آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرت تہے حجة الوداع میں اور وہ بانٹتے تہے مال زکوة پس مانگا اون دونوں نے حضرت سے صدقہ میں سے پس دونوں کہتے ہیں کہ بلند کی حضرت نے ہم میں نظر اور پست کیے یعنی سر سے پاؤں تک ہمیں دیکہا پس دیکہا ہمکو قوی پس کہا اگر چاہو تم تو دوں میں تمکو اور نہیں ہے حصہ اس صدقہ میں واسطے غنی کے اور نہ واسطے قوی کے کہ قدرت کہتا ہو کسب کی روایت کی یہ ابو داود اور نسائی نے **ف** حجة الوداع اوس حج کو کہتے ہیں کہ حضرت نے کیا اور احکام بیان فرمائے اور لوگونکو رخصت فرمایا کہ اب موقوفات کے نزدیک تہی اور معنی حدیث کے بموجب مذہب شافعی کے یہ ہیں کہ صدقہ کہانا تمکو حرام ہے اور اگر تم حرام کہایا چاہو تو دوں تمکو یہ بطریق زجر و توبیخ کے فرمایا اور ہمارے نزدیک یہ معنی ہیں کہ نہیں لائق لینا زکوة کا اوسکو کہ قوی قادر کسب ہو ۔ ح ۔ وعن عطاء بن یسار

مرسلا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تحل الصدقة لغني الا لخمسة لغاز في سبيل الله او لعامل عليها او لغارم
او لرجل اشتراها بماله او لرجل كان له جار مسكين فتصدق على المسكين فاهدى المسكين للغني رواه مالك وابو داود وفي رواية
لابي داود عن ابي سعيد او ابن السبيل اور روایت ہے عطا بن یسار سے بطریق ارسال کے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال زکوۃ غنی کو مگر
واسطی پانچ شخصونکی یعنی یہہ اگر غنی ہوں تو انکو لینی درست ہی ایک جہاد کرنیوالیکی لیی راہ خدا مین یعنی جو کہ سباب جہاد کا نہ رکہتا ہو دوسرے عامل زکوۃ کی لیی تیسری
تاوان بہرنیوالیکی لیی چوتہی اوسکی لیی کہ خریدے چیز زکوۃ کی ساتہہ مال اپنی کی یعنی فقیر کو جسنے زکوۃ کا مال دیا تہا غنی نی خرید لیا اوسکو درست ہے پانچوین اوسکی لیی کہ ہی اوسکا
ہمسایہ غریب پس دی زکوۃ دینی فقیر کو پس تحفہ بہیجا فقیر نی واسطی غنی کی یعنی پس غنی کو اوس تحفہ کا لینا درست ہے روایت کی یہہ مالک نے اور ابو داود نے اور بیچ ایک روایت
ابو داود کے ابی سعید سے لفظ ابن السبیل کا ہی یعنی مسافر کو بہی دینا اوس روایت مین آیا ہی **ف** تاوان بہرنیوالیکی لیی یعنی وہ غنی ہی لیکن ایسا تاوان دینا آیا ہی
کہ مال اوسکا کفایت نہین کرتا تو اوسکو بہی زکوۃ لینی درست ہے اور مراد تاوان سے یہہ ہی کہ کسی کی دیت لازم ہوئی یا کوئی قرضدار کسیکا تہا اسنی آپسمین صلح کرادی انکے لیی قرض اپنی ذمہ
کر لیا اور قرضدار ہوا بسبب اوسکے یا مطلق قرضدار مراد ہے اور قرضدار غنی کو زکوۃ دینی امام شافعی کی نزدیک درست ہے اور ہمارے نزدیک درست نہین اسلیکہ اور حدیث مین مطلق
منع فرمایا ہی کہ حلال نہین صدقہ غنی کیلیی اور حدیث معاذ کی بہی مطلق ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو فرمایا کہ لی اونکی اغنیا سے اور اونکی فقرا پر صرف کر دو حدیث
بہ نسبت اسکی قوی ہے اور اور باقیونکو دینی بالاتفاق درست ہے اسلیکہ عامل اجرت اپنی عمل کی لیتا ہے اغنیا اور فقرا اوسمین برابر ہین اور تاوان بہرنیوالیکا مال کالعدم ہے کہ اوس سے
زیادہ کا قرضدار ہی اور دو باقی کا حکم بہی ظاہر ہی کہ اپنی محل مین پہونچ چکی اب مالک انکی ہی جسکی ہہ چاہین جیسے چاہین لیوین دین ۱۲ ع ہح **وعن زياد بن**
الحارث الصدائي قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فبايعته فذكر حديثا طويلا فاتاه رجل فقال اعطني من الصدقة
فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله لم يرض بحكم نبي ولا غيره في الصدقات حتى حكم فيها هو فجزاها
ثمانية اجزاء فان كنت من تلك الاجزاء اعطيتك رواه ابو داود اور روایت ہے زیاد بن حارث صدائی سی کہا آیا مین نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی پاس پس بیعت کی مینی اونسی پس ذکر کی حارث نے حدیث لنبی پس آیا حضرت کی پاس ایک شخص پس کہا دو مجکو زکوۃ مین سے پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہ تحقیق اللہ نہین راضی ہوا ساتہہ حکم کسی نبی کی ورنہ ساتہہ حکم کسی غیر نبی کی یعنی علما مجتہدین کے زکوۃ مین یعنی تقسیم کرنی زکوۃ مین کہ کسکو دینی چاہیی
یہانتک کہ حکم فرمایا آپ زکوۃ مین پس بیان کینی زکوۃ کی آٹہہ مصرف پس اگر ہی تو اون آٹہہ مین سے دونگا مین تجکو روایت کی یہہ ابو داود نے **ف** آٹہہ مصرف کا بیان یہہ ہے ایک تو
فقیر دوسرا مسکین تیسرا عامل زکوۃ لینی پر چوتہی واسطی الفت اونکی کہ ایمان سے نہ پہرین اور پانچوین گردن چہڑانی مین یعنی مکاتب وغیرہ کو اور چہٹی تاوان بہرنیوالیکو اور
ساتوین اللہ کی راہ مین یعنی جہاد والونکو اور حاجیونکو اور طالب علمونکو اور آٹہوین مسافرونکو آٹہون کا ذکر اللہ تعالی نی قرآن شریف مین فرمایا ہی اس آیت مین انما
الصدقات للفقراء والمساكين آخر تک ۔ مولانا

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** زيد بن اسلم قال شرب
عمر بن الخطاب لبنا فاعجبه فسال الذي سقاه من اين هذا اللبن فاخبره انه ورد على ماء قد سماه
فاذا نعم من نعم الصدقة وهم يسقون فحلبوا من البانها فجعلته في سقائي فهو هذا فادخل عمر يده فاستقاءه
رواه مالك والبيهقي في شعب الايمان روایت ہے زید بن اسلم سی کہا پیا عمر بن الخطاب نے دودہ پس اچہا لگا اونکو وہ پہر پوچہا اوس شخص سے کہ پلایا تہا اونکو
کہاں کا ہی یہہ دودہ پس خبر دی اونکو کہ گیا تہا ایک پانی پر کہ تحقیق نام لیا اوسکا پس ناگہان ہان کتنی اونٹ تہی اونٹون زکوۃ کی سی اونٹ والی پانی پلاتی تہی اونٹونکو
پس دوہا اونہونی تہوڑا سا دودہ اونکا پہر ڈال لیا مینی اوسکو اپنی مشک مین پس یہہ وہی دودہ ہے پس ڈالا حضرت عمر نے ہاتہہ اپنا منہہ اپنی مین پہر قے کی روایت کی یہہ مالک
نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یہہ حضرت عمر نی بسبب کمال تقوی اور ورع کی کیا ورنہ اگر فقیر ہبہ کرے یا تحفہ لاوے زکوۃ کی مال مین سے کہ کسی نی اوسکو دیا ہو تو روا ہے

باب من لا تحل له المسئلة ومن تحل له

شارح کہتے ہین جواز کی بیان گذر چکی حدیث بریرہ مین جو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اوسکا کہانا
باب ہے بیچ بیان اوس شخص کے کہ نہین درست اوسکو سوال کرنا اور اوس شخص کے کہ درست ہے اوسکو ف لکہا ہی علمای کرام نے
چاہیے سوال کرنا اوسکو جسکے پاس قوت ہو ایکدن کا اور کہا ابن القدر ستر ڈہکنی کی کہ سوال بغیر ضرورت کے حرام ہے اور جو قوت ایکدن کا یا ستر ڈہکنی کو کپڑا رکہتا ہو تو حلال ہی
سوال کرے اور جس فقیر کو کہ قوت نکا حاصل ہے یا قادر ہی کسب پر اوسکو زکوٰة حلال ہے اور حرام ہے سوال اور مسکین کہ کچہہ نرکہتا ہو کہ قوت دن کا کری اور قادر ہی کسب پر تو حلال ہی
اوسکو سوال کرنا اور کہا نووی نے شرح مسلم مین کہ بالاتفاق کہتے ہین علما اسپر کہ سوال کرنا بغیر ضرورت کے منع ہی اور خلاف کیا ہی علمانے بیچ سوال کرنی اوسکے کہ قادر ہو کسب پر
صحیح یہہ ہے کہ حرام ہے اور بعضے کہتے ہین مکروہ لیکن ساتہہ تین شرطونکے اول یہہ کہ ذلیل نکرے اپنی نفس کو دوسری الحاح یعنی مبالغہ نکری سوال مین اور تیسری ایذا ندی اوسکو
کہ جس سے مانگتا ہی اور اگر ایک شرط بہی ان تینون شرطون میں سے نہو تو حرام ہے بالاتفاق اور منقول ہے ابن مبارک سے کہ کہا جو سائل لوجہ اللہ کہکر سوال کری مجہے خوش نہین آتا کہ دیا
جاوے اوسکو کچہہ بہی اسلئے کہ دنیا ناکارہ ہی اور جب لوجہ اللہ کہکر مانگا تو تعظیم کی اوس چیز کی کہ حقارت کی اوسکی اللہ تعالی نے یعنی دنیا پس کچہہ نہ دیا جاوے ازراہ زجر و تنبیہ کی اور اگر کہی بحق خدا
اور بحق محمد کی دی تو واجب نہین ہوتا دینا اوسکو اور جو کوئی کہ لیوے جہوٹی حاجت ظاہر کر کر تو مالک نہین ہوتا اور ایسے ہی کہتی مین سید ہون اور واقع مین نہ تہا اور اونہی سید جانکر
دیا مالک نہین ہوتا اور اگر کسیکو بسبب نیکبختی کی دی اور وہ باطن مین گناہ کرتا ہی کہ اگر دینی والا جانتا تو ندیتا تو بہی مالک نہین ہوتا اور حرام ہی اوسپر وہ اور واجب ہے پہیر دینا اوسکا
کو اور اسیطرح اگر کسیکو کچہہ دیا جاوے بسبب بڑائی اوسکی یا شر چلنی خوبی اوسکی تو حرام ہی وسپر اور اگر کوئی فقیر آدمی سوال کے لیے کسی کی پاس مرجاوے کہ اگر نہ دیا اوسکی جو ہی تا کچہہ دے
دیوے تو مکروہ ہی اور بہتر یہہ ہے کہ نہ دے اوسکو جو منع کی لیے ورنہ دینا چاہیے اور سائل کو کہ طبل یعنی نقارہ یا ڈہول سوار دون پر بجاتا پہری اور مطرب یعنی ڈوم سب سے بدتر ہی
سب سائل مطالب المومنین مین کو ہین بیع بمع

الفصل الاول فصل پہلی

عن قبیصة بن مخارق قال تحملت حمالة فاتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم اسأله فیها فقال اقم حتی تأتینا الصدقة فنأمر لك بها ثم قال یا قبیصة ان المسئلة لا تحل الا لاحد ثلثة رجل تحمل حمالة فحلت له المسئلة حتی یصیبها ثم یمسك ورجل اصابته جائحة اجتاحت ماله فحلت له المسئلة حتی یصیب قواما من عیش او قال سدادا من عیش ورجل اصابته فاقة حتی یقوم ثلثة من ذوی الحجی من قومه لقد اصابت فلانا فاقة فحلت له المسئلة حتی یصیب قواما من عیش او قال سدادا من عیش فما سواهن من المسئلة یا قبیصة سحت یأکلها صاحبها سحتا رواه مسلم

روایت ہے قبیصہ بن مخارق سے کہا ضامن ہوا مین ایکدین کا کہ بسبب سے تہا پس آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ حال مین کہ سوال کرتا تہا مین اون سے اسی دین کیلئے پس فرمایا حضرت نے کہ ٹہیرو یہانتک کہ آوے ہمارے پاس زکوٰة پس حکم کرینگے ہم واسطی تیرے ساتہہ اوس زکوٰة کے پہر فرمایا اے قبیصہ تحقیق سوال نہین درست ہے مگر واسطے ایک کے تین مین سے ایک تو وہ شخص کہ ضامن ہو اور دین کا پس درست ہے اوسکی لیے سوال یعنی بشرطیکہ مبالغہ نکری مانگنی مین یہانتک کہ پہنچے اوس ضمانت کو یعنی پہنچے اتنی مال کو کہ ادا کری اوس مال ضمانت کا پہر بیٹہہ رہے سوال کرنیسے اور دوسرا شخص وہ ہی کہ پہنچی اوسکو آفت یعنی مثل قحط وغیرہ کی کہ ہلاک کر دیا مال اوسکا پس درست ہے اوسکو سوال یہانتک کہ پہنچے اوس قدر کو کہ حاجت روائی ہو گذران سے یعنی بقدر قوت و لباس کے یا فرمایا دفع کری محتاجگی کو اور حاجت روائی ہو بسبب اوسکی زندگانی مین اور تیسرا شخص وہ ہے یعنی غنی کہ پہنچی اوسکو حاجت سخت یعنی ایسی حاجت کہ مشہور ہوئے قوم مین یہانتک کہ کہڑے ہون تین شخص صاحب عقل کی قوم اوسکی سی کہنے والے ہون کہ پہونچی فلانیکو حاجت سخت پس درست ہے اوسکو سوال یہانتک کہ پہونچے اوس قدر کو کہ حاجت روائی ہو گذران سی یا فرمایا دفع کری محتاجگی کو اور حاجت روائی ہو بسبب اوسکی زندگانی مین پس جو کچہہ سوا ان تین صورتونکی ہی سوال سے اے قبیصہ حرام ہے کہاتا ہے صاحب اوسکا حرام روایت کی یہہ مسلم نے ف حمالہ اوس مال کو کہتے ہین کہ قوم کو بسبب دیت وغیرہ کی دینا آیا تہا اسنے اپنی ذمہ کرلیا اور قرضدار ہو گیا واسطے صلاح اونکی یعنی جماعت آپسمین لڑتی تہی اور خونریزی کرتی تہی ایک شخص درمیان مین آیا اور صلح کروائی اور دیتین کہ اونپر لازم آتی تہین اپنے پر لین یعنی ضامن ہوا اور بسبب اوسکی قرضدار ہوا اور خبر حدیث مین جو تین شخصونکی گواہی کا ذکر کیا مراد

اوس سے مبالغہ ہی بیچ ثبوت حاجت کے اور منع کرنیکی سوال کرنیسی اور سہل جاننے کی سوال کو ؛ ع وعن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سأل الناس اموالهم تكثرا فانما يسأل جمرا فليستقل او ليستكثر رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مانگے لوگوں سے مال انکے یعنی کچھ مال کہ ہے بہتایت کی لیے پس سوائے اسکے نہیں کہ مانگتا ہے انگارا آگ کا پس چاہیے کم مانگے یا بہت مانگے روایت کیا یہہ مسلم نے ف بہتایت کے لیے یعنی تا مال زیادہ ہونے واسطے رفع فقر و حاجت کے اور انگارا آگ کا یعنی آگ دوزخ کا مراد یہہ ہے کہ اوس مال کے سبب سے دوزخ کی آگ مین عذاب پاویگا اور کم مانگے یا بہت مانگے یہہ تنبیہا فرمایا یعنی سوال کرنا بہر حال ضرر رکہتا ہے کم ہو یا بہت ؛ ع وعن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما يزال الرجل يسأل الناس حتى يأتي يوم القيمة ليس في وجهه مزعة لحم متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتا ہے آدمی مانگتا لوگوں سے یہانتک آویگا دن قیامت کے اوس حالت مین کہ نہ ہوگی اوسکے منہہ پر بوٹی گوشت کے نقل کیا یہہ بخاری و مسلم نے ف یعنی قیامت کے آویگا ذلیل و بے آبرو یا حقیقۃ یہی حال ہوگا کہ اصلا اوسکے منہہ پر گوشت نہوگا از راہ سزا سوال کی اور فضیحت کرینگے لوگوں میں کہ یہہ مانگتا تہا دنیا مین اوسکی سزا یہہ ملی ہے ؛ ع وعن معاوية قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلحفوا في المسئلة فوالله لا يسألني احد منكم شيئا فتخرج له مسئلته مني شيئا وانا له كاره فيبارك له فيما اعطيته رواه مسلم اور روایت ہے معاویہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مبالغہ کرو مانگنے مین پس قسم ہے اللہ کی نہیں مانگتا مجہسے کوئی تم مین سے کچہہ پس نکالے واسطے اوسکے سوال کرنا اوسکا مجہسے کچہہ اوس حال مین کہ مین اوس چیز کی دینے کو مکروہ جانتا ہوں پہر برکت دیجاوے واسطے اوسکے بیچ اوس چیز کی کہ دی مینے روایت کی یہہ مسلم نے ف یعنی نہیں جمع ہوتا دینا میرا ناخوش ہو کر ساتہہ برکت کی یعنی جسکو دیتا ہوں ناخوش ہو کر اوس مال مین برکت نہیں ہوتی ؛ ع وعن الزبير بن العوام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان يأخذ احدكم حبله فيأتي بحزمة حطب على ظهره فيبيعها فيكف الله بها وجهه خير له من ان يسأل الناس اعطوه او منعوه رواه البخاري اور روایت ہے زبیر بن عوام سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ یہہ کہ لیوے ایک تمہارا رسی اپنی پہر لاوے ایک گٹہی لکڑیوں کی اپنی پیٹہہ پر پس بیچے اوسکو پس رکہے اللہ سبب اوسکے آبرو اوسکی کہ مانگنے سے جاتی تہی بہتر ہے اوسکے لیے اس سے کہ مانگے لوگوں سے دیں اوسکو یا نہ دیں نقل کیا یہہ بخاری نے ؛ وعن حكيم بن حزام قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعطاني ثم سألته فاعطاني ثم قال لي يا حكيم ان هذا المال خضر حلو فمن اخذه بسخاوة نفس بورك له فيه ومن اخذه باشراف نفس لم يبارك له فيه كان كالذي يأكل ولا يشبع واليد العليا خير من اليد السفلى قال حكيم فقلت يا رسول الله والذي بعثك بالحق لا ارزأ احدا بعدك شيئا حتى افارق الدنيا متفق عليه اور روایت ہے حکیم بن حزام سے کہا مانگا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی کچہہ پس دیا مجکو پہر مانگا پس دیا مجکو پہر فرمایا مجکو اے حکیم تحقیق یہہ مال سبز شیرین ہے یعنی خوشنما نظر مین اور لذیذ لوگوں کے نزدیک ہے پس جو کوئی لے اوسکو ساتہہ بے پروائی نفس کے یعنی بغیر سوال کے اور بغیر حرص و طمع کے برکت کیجاتی ہے واسطے اوسکے بیچ اوسکے اور جو کوئی لے اوسکو ساتہہ طمع نفس کے نہیں برکت کیجاتی واسطے اوسکے بیچ اوسکے اور ہوتا ہے مانند اوس شخص کے کہ کہاتا ہے اور نہیں پیٹ بہرتا یعنی بسبب بے برکتی اور کثرت حرص کے یہہ حال ہوتا ہے اور ہاتہہ اونچا یعنی دینے والا بہتر ہے نیچے ہاتہہ سے یعنی جو کہ مانگے کچہہ کہا حکیم نے پس کہا مینے یا رسول اللہ قسم ہے اوس ذات کی کہ بہیجا تمکو ساتہہ حق کے نہیں نقصان کرونگا مین مال کسیکا کچہہ یعنی کسیسے کچہہ مانگنے کا نہیں بعد اس سوال کرنیکے آپ سے یہانتک کہ جدا ہوں مین دنیا سے یعنی مر جاؤں نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ؛ وعن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وهو على المنبر وهو يذكر الصدقة والتعفف عن المسئلة اليد العليا خير من اليد السفلى واليد العليا هي المنفقة والسفلى هي السائلة متفق عليه اور روایت ہے ابن عمر سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس وقت کہ وہ منبر پر تہے اور وہ ذکر کرتے تہے صدقہ کا اور بچنے کا سوال سے کہ ہاتہہ اونچا بہتر ہے نیچے سے اور اونچا ہاتہہ

دہی خرچ کرنیوالا اور سچا باندہ وہی تلسی الاقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعن** ابی سعید الخدری قال ان اناسا من الانصار سالوا
رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعطاهم ثم سالوه فاعطاهم حتى نفد ما عنده فقال ما يكون عندي من خير فلن ادخره
عنكم ومن يستعفف يعفه الله ومن يستغن يغنه الله ومن يتصبر يصبره الله وما اعطي احد عطاء
هو خير واوسع من الصبر متفق عليه اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا تحقیق کتنے آدمیوں نے انصار میں مانگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے یعنی کچھہ پس دیا انکو پہر مانگا انہوں نے اونسے پس دیا انکو یہانتک ہوچکا جو کچھہ تہا حضرت کے پاس پس فرمایا جو چیز کہ ہوگی میرے پاس الٰہی پس ہرگز ذخیرہ کرونگا میں اوسکو تم سے اور
جو شخص بچے سوال کرنیسے بچاتا ہے اوسکو خدا یعنی ممنوع چیز دلسے محتاج نہیں کرتا لوگونکا یعنی جو کوئی قناعت کرتا ہے اپنی قوت پر اور ترک کرتا ہے مانگنا آسان کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اوسپر قناعت
اور جو ظاہر کرتا ہے بے پروائی پی برا کرتا ہے اوسکو اللہ یعنی جو بے پروا ہوتا ہے لوگونکے اموال سے اور بچتا ہے سوال سے اللہ تعالیٰ اوسکا دل غنی کر دیتا ہے اور جو صبر چاہے صبر دیتا ہے اوسکو اللہ تعالیٰ یعنی جو طلب کرتا ہے
توفیق صبر کے اللہ تعالیٰ سے سہل اللہ تعالیٰ صبر آسان کر دیتا ہے اور نہیں دیا گیا کوئی بخشش کہ وہ بہتر ہو اور فراخ تر ہو صبر یعنی صبر اللہ تعالیٰ کی عطاؤں میں بہتر عطا ہے نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم **وعن** عمر بن الخطاب قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يعطيني العطاء فاقول اعطه افقر اليه مني فقال خذه فتموله و
تصدق به فما جاءك من هذا المال وانت غير مشرف ولا سائل فخذه وما لا فلا تتبعه نفسك متفق عليه اور روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا تہا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم دیتے مجھکو دینا یعنی اجرت انکی عمل کے کہ عامل ہوئی تہی زکوۃ کی پس کہتا میں دیجیے یہہ بادہ محتاج کو مجھسے پس فرمایا لے اسکو پہر داخل کر اسکو اپنے مال میں یعنی اگر حتیاج ہو تجہے
اور صدقہ دے اسکو یعنی اگر ہو زائد حاجت ضرورت سے پس جو چیز کہ آوے تیرے پاس مال سے تو نہ طمع کرنیوالا ہو اور نہ مانگنے والا ہو پس لے اوسکو اور جو چیز کہ نہو اسطرح یعنی بغیر طمع اور سوال
کی نہ آتی ہو پس نہ پیچھے لگا اوسکی نفس اپنے کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی نہ مشقت اوٹہا اوسکی طلب میں اور منتظر اوسکا نہ رہ جیسا کہ لوگونمیں مشہور ہے لا ترد ولا تکد
اور ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ جسکو آیا اس مال میں کچھہ بغیر سوال و طمع کی پہر پہیر دیا اوسکو پس گویا کہ پہیر دیا اوسکو اللہ کو اور منقول ہے کہ امام احمد لیا کچھہ بازار سے پس اوٹہایا اوسکو بنال حمال نے
پس جبکہ آئے گہر میں اور رکہی تہی روٹی کہلی ہوئی ٹہنڈی ہونیکی لیے حکم کیا اپنی لڑکیکو یہہ دے اوسکو ایک روٹی بنال کو پس دینی لگا روٹی بنال کو پس انکار کیا اوسنے اور نہ لی پس جب
باہر نکلی بنال گہر کی حکم کیا امام نے لڑکیکو کہ جا اوسکے پاس اور دے روٹی پس لی اوسنے جو دی تو لیلی پس تعجب کیا لڑکی نے کہ پہلی کیوں انکار کیا تہا اور پہر کیوں لیلی پس پوچہا امام سے سبب اسکا
کہا کہ جب وہ داخل ہوا تہا اور دیکہی روٹی عیش کے جیز آئی اوسکو طمع بمقتضائے طبیعت بشری کے پس لی اپنے دلمیں اور جب نکلا اور آئی اوسکو روٹی بغیر طمع کی لیلی **الفصل
الثانی** فصل دوسری **عن** سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المسائل كدوح يكدح بها الرجل وجهه فمن
شاء ابقى على وجهه ومن شاء تركه الا ان يسال الرجل ذا سلطان او في امر لا يجد منه بدا رواه ابو داود والترمذي والنسائي
روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کرنا زخم ہی زخمی کرتا ہے بسبب اوسکے آدمی منہ اپنے کو یعنی بسبب سوال کے آبرو ریزی اپنی کرتا ہے
کہ وہ مانند زخمی کرنے منہہ کی ہی پس جو شخص چاہے باقی رکہنا باقی رکہے اپنے منہہ پر یعنی آبرو بسبب چاہے کرنیکے سوال سے اور ترک کرنیکے سوال کو اور جو شخص چاہے نہ باقی رکہنا نہ باقی رکہے
آبرو یعنی بسبب سوال کرنیکے یہہ تہدید ہے سوال کرنے پر کہ سوال کرنا نہ چاہیے مگر یہہ کہ سوال کرے آدمی حاکم سے یا سوال کرے ایسے امر میں کہ ضرور ہو اوسکو روایت کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی
اور نسائی نے **ف** حاکم سے مراد بادشاہ ہے کہ اوسکی تصرف میں بیت المال ہے پس مانگی اوس سے حق اپنا دیگا وہ اگر ہوگا یہہ مستحق اور کہا طیبی نے کہ خلاف کیا ہے بیچ عطا سلطانی
کی اور صحیح یہہ ہے کہ اگر غالب ہو بیت المال میں مال حرام تو حرام ہے سوال اوس سے اور لینا اوس سے والا حلال ہے اور ضرور ہو اوسکو یعنی ایسا امر درپیش آیا کہ بغیر سوال کی چہٹکارا نہیں
ہو سکتا تو بہی سوال کرنا جائز ہی جیسے کسیکا ضامن ہو یا آفت آئی کہیتی وغیرہ پر یا فاقہ پہونچا کہ جب ہوتا ہے سوال حالت اضطرار میں خواہ کپڑے کی طرف مضطر ہو کہ ستر ڈہکنے
کو کپڑا نہو خواہ بہوک کیطرف سے مضطر ہو کہ ہلاک ہوا جاتا ہے بغیر کہانے اور کہا غزالی نے کہ اسیطرح واجب ہوتا ہے سوال واسطے کہ استطاعت حج کی رکہتا تہا اور نہ کیا یہانتک کہ مفلس
ہوگیا پس اوسکو چاہیے کہ لوگونسے خرچ راہ مانگ کر جاوے حج **وعن** عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

من سأل الناس وله ما يغنيه جاء يوم القيامة ومسألته في وجهه خموش أو خدوش أو كدوح قيل يا رسول الله ما يغنيه قال خمسون درهما أو قيمتها من الذهب
رواه أبو داود والترمذي والنسائي وابن ماجة والدارمي اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے لوگوں سے اور واسطے اوسکی موجود ہے چیز کہ غنی کرے
اوسکو آویگا دن قیامت کے اور سوال اوسکا اوپر منہہ اوسکے خموش ہوگا یا خدوش ہوگا یا کدوح ہوگا کہا گیا اے رسول خدا کے کیا چیز غنی کرتی ہے اوسکو فرمایا پچاس درہم یا قیمت اونکی سونے سے روایت کیا یہہ ابوداود اور ترمذی اور
نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** خموش جمع خمش کے ہے اور خدوش جمع خدش کے اور کدوح جمع کدح کی کہا بعضے عالموں نے کہ یہہ الفاظ قریب المعانی ہیں حاصل ان سب کی معنوں کا زخم ہی الفاظ او شک راوی کا ہے یا کسی لفظ کو شک ہوا ہی کہ
حضرت نے یہہ لفظ فرمایا یا یہہ اور بعضوں نے کہا کہ متباین ہیں معنوں میں یعنی ہر ایک کے معنے جدا جدا ہیں خدش کے معنے ہیں پوست چھیلنا یا تہہ لکڑی کی اور خمش پوست چھیلنا یا تہہ ناخون کی اور کدح پوست چھیلنا دانتوں سے اشارہ ہی پر
تفاوت احوال سائلین کے کہ اگر کم سوال کیگا ہلکا زخم ہوگا اور اگر بہت کیگا گہرا زخم ہوگا اور اگر اوسط کی درجہ کا سوال کیگا زخم بھی وسط درجہ کا ہوگا ۱۲ ح **وعن** سهل بن الحنظلية قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من سأل وعنده ما يغنيه فإنما يستكثر من النار قال النفيلي وهو أحد رواته في موضع آخر وما الغنى الذي لا تنبغي معه المسئلة
قال قدر ما يغديه ويعشيه وقال في موضع آخر أن يكون له شبع يوم أو ليلة ويوم رواه أبو داود اور روایت ہے سہل بن حنظلیہ کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے اور اوسکی
پاس ہو اسقدر ہو کہ غنی کری اوسکو سوا اسکی نہیں کہ طلب کرتا ہی بہت آگ یعنے جو کوئی جمع کرے مال مانگ کے بغیر ضرورۃ کی پس گویا کہ جمع کرتا ہی اپنے لیے آگ دوزخ کے کہا نفیلی نے کہ ایک ہے راویوں سے حدیث کی بیچ اور جگہ کے یعنے اور روایت
میں کہ پوچھا گیا حضرت سے اور کیا ہے حد غنا کہ نہ چاہیے ساتھ اوسکے مانگنا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قدر اوس چیز کی کہ کری اوسکو قوت صبح کا اور شام کا اور کہا نفیلی نے بیچ اور جگہ کے یعنے جواب حضرت کا اسطرح روایت کیا ہی
ہووے واسطے اوسکی بقدر پیٹ بھرے دن کے یا رات کے یعنی راوی کو شک ہوا کہ پہلا لفظ فرمایا یا یہہ روایت کی یہہ ابوداود نے **ف** نفیلی استاد ہیں ابوداود کے اور کری اوسکو قوت صبح شام کا یعنے جسکے پاس قوت ایکروز و شب کا
ہو وہ غنی ہے اوسکو سوال کرنا حرام ہے اور جاننا چاہیے کہ حدیث ابن مسعود کی گذری دلالت کرتی ہی اوپر حد غنا کی کہ جس سے سوال حرام ہے یہہ ہی کہ مالک پچاس درہم کا ہو یا قیمت اوسکی کا اور حدیث آئندہ میں عطاء
ہی کہ مالک ہو ایک اوقیہ کا کہ چالیس درہم کی ہوتی ہے اور اس حدیث میں یہہ ہے کہ صبح شام کا قوت رکھتا ہو پس احمد اور ابن مبارک اور اسحاق نے پہلی حدیث پر عمل کیا ہی اور بعضوں نے تیسری پر اور امام ابوحنیفہ نے دوسری پر کہ جسکے
پاس ایکروز کا کھانا ہو وہ غنی ہی اوسکو حرام ہے سوال کرنا اور نزدیک بعضے کی یہہ حدیث منسوخ ہی واللہ اعلم ۱۲ ح **وعن** عطاء بن يسار عن رجل من بني أسد قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من سأل منكم وله أوقية أو عدلها فقد سأل إلحافا رواه مالك وأبو داود والنسائي اور روایت ہے عطاء ابن یسار کی نقل کی ایک شخص سے کہ قبیلہ بنی اسد میں سے تھا
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے تم میں سے اور واسطے اوسکی ہو چالیس درہم یا برابر چالیس درہم کی یعنی سونا وغیرہ اس قیمت کا ہو پس تحقیق سوال کیا بطریق الحاح کی نقل کیا یہہ مالک اور ابوداود اور
نسائی نے **ف** بطریق الحاح کے یعنے زیادتی کی بغیر ضرورت کی کہ یہہ مراد ممنوع ہی چنانچہ قرآن شریف میں فقراء کی مدح میں فرمایا ہے لا یسألون الناس الحافا یعنی نہیں مانگتے لوگوں سے بطریق الحاح کے ۱۲ ع
وعن حبشي بن جنادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن المسألة لا تحل لغني ولا لذي مرة سوي إلا لذي فقر
مدقع أو غرم مفظع ومن سأل الناس ليثري به ماله كان خموشا في وجهه يوم القيامة ورضفا يأكله من جهنم فمن شاء فليقل ومن شاء فليكثر رواه الترمذي
اور روایت ہے حبشی بن جنادہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مانگنا نہیں حلال واسطے غنی کی یعنی جسکے پاس قوت ایکدن کا ہو اور نہ واسطے صاحب قوت تندرست اعضا والے لیکن حلال ہے واسطے فقیر
کی کہ زمین میں ملا دیوے فقر اوسکو یا حلال ہے واسطے قرضدار کی کہ بھاری قرض رکھتا ہو اور جو کوئی مانگے لوگوں سے تاکہ بڑھاوے بسبب مانگنے کے مال اپنا ہوگا سوال زخم منہہ اوسکی پر دن قیامت کے اور گرم پتھر کھاویگا اوسکو دوزخ میں
پس جو کوئی چاہے کم سوال کرے اور جو کوئی چاہے زیادہ کرے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** زمین میں ملا دینا کنایہ ہے نہایت محتاجگی سے کہ ایسا محتاج ہے کہ محتاجگی نے خاک میں ملا دیا ہے اوٹھہ نہیں سکتا اور اخیر حدیث میں
امر تنبیہہ و تہدید کیلئے ہے جیسے اس آیت میں فمن شاء فليؤمن ومن شاء فليكفر إنا أعتدنا للظالمين نارا یعنے جو چاہے مومن ہووے اور جو چاہے کافر ہووے ہم نے تیار کی ہے ظالموں کیلئے آگ ۱۲ ع **وعن** أنس أن رجلا من
الأنصار أتى النبي صلى الله عليه وسلم يسأله فقال أما في بيتك شيء فقال بلى حلس نلبس بعضه ونبسط بعضه وقعب نشرب فيه من الماء قال
ائتني بهما فأتاه بهما فأخذهما رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده وقال من يشتري هذين قال رجل أنا آخذهما بدرهم قال من يزيد على درهم
مرتين أو ثلاثا قال رجل أنا آخذهما بدرهمين فأعطاهما إياه فأخذ الدرهمين فأعطاهما الأنصاري وقال اشتر بأحدهما طعاما فانبذه
إلى أهلك واشتر بالآخر قدوما فأتني به فأتاه به فشد فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم عودا بيده ثم قال اذهب فاحتطب وبع ولا أرينك
خمسة عشر يوما فذهب الرجل يحتطب ويبيع فجاء وقد أصاب عشرة دراهم فاشترى ببعضها ثوبا وببعضها طعاما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا
خير لك من أن تجيء المسألة نكتة في وجهك يوم القيامة إن المسألة لا تصلح إلا لثلاثة لذي فقر مدقع أو لذي غرم مفظع أو لذي دم موجع رواه أبو داود وروى ابن ماجة إلى قوله يوم القيامة

اور روایت ہے انس سے کہ ایک شخص انصار میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مانگتا آیا پس فرمایا حضرت نے کیا نہیں تیرے گھر میں کچھ کہا ہاں ایک کملی ہے کہ اوڑھتا ہوں میں کچھ اوس میں سے اور بچھاتا ہوں میں کچھ اوس میں سے اور ایک پیالہ ہے پیتا ہوں میں اوس میں پانی فرمایا لے آ دونوں کو پس لایا وہ حضرت کے پاس ان دونوں کو پس لیا ان دونوں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ میں اور فرمایا کون خریدتا ہے ان دونوں کو کہا ایک شخص نے کہ میں لیتا ہوں ان دونوں کو ایک درہم کو فرمایا کون زیادہ دیتا ہے درہم سے دو بار یا تین بار کہا ایک شخص نے کہ میں لیتا ہوں ان کو دو درہم کو پس دے دئے وہ دونوں اوس شخص کو پس لئے حضرت نے دونوں درہم پھر دئے ان کو انصاری کو اور فرمایا خرید ساتھ ایک کے ان میں سے طعام یعنی غلہ پس ڈال اوسکو طرف اہل اپنے کی اور خرید کر ساتھ دوسرے کے کلہاڑا پھر لا اوسکو میرے پاس پس لایا وہ حضرت کے پاس کلہاڑا پس مضبوط ٹھوکدی اوس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لکڑی اپنے ہاتھ سے پھر فرمایا جا اور جمع کر لکڑی اور بیچ اور نہ دیکھوں میں تجھکو پندرہ دن تک یعنی یہاں نہ دیکھوں اس کام میں مشغول رہ پس گیا وہ شخص جمع کرتا تھا لکڑیاں اور بیچتا تھا پھر آیا حضرت کے پاس اور حاصل کیا تھا دس درہم کو پس خریدا ساتھ بعض کے اون میں سے کپڑا اور ساتھ بعض کے اون میں سے غلہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بہتر ہے تیرے لئے اس سے کہ آوے مانگنا داغ ہو تیرے منہ میں بیچ دن قیامت کے تحقیق مانگنا نہیں لائق مگر واسطے تین شخصوں کے واسطے صاحب احتیاج کے کہ زمین پر ڈال رکھا ہو یا واسطے قرضدار کے کہ قرض بھاری ہو رسوا اور فضیحت کے تئیں لا ڈالتا ہو یا واسطے صاحب خون کے کہ درد پہنچاوے یعنے دیت بھری آپ کو یعنی خون کیا کسی کا یا اوسکی دیت کا یہ ضامن ہو اور بیقدر ہو اوسکی ادا کرنے کا نہیں رکھتا تو سوال کر کر ادا کرے نقل کی یہ ابو داود نے اور نقل کیا ابن ماجہ نے قول یوم القیمۃ تک

وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصابتہ فاقۃ فانزلہا بالناس لم تسد فاقتہ ومن انزلہا باللہ اوشک اللہ لہ بالغنی اما بموت عاجل او غنی آجل رواہ ابو داود والترمذی اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ پہنچا فاقہ یعنی حاجت سخت پھر ظاہر کیا اوسکو لوگوں پر یعنی لوگوں سے شکایت کی اور چاہا حاجت روائی اونسے نہیں بند کی جاتی اوسکی حاجت اور جس نے عرض کیا اوسکو اللہ پر جلد پہنچاویگا اللہ اوسکو فائدہ اور کفایت کو یا سبب جلدی موت کے یا دولتمندی دیر کے نقل کیا ابو داود اور ترمذی نے **ف** لفظ عاجل بیچ جملہ غنی عاجل کے عین سے ہی اکثر نسخوں مصابیح کے میں اور جامع الاصول میں یعنی جلدی فائدہ کو پہنچاوے گا بسبب تونگری جلد کے یعنی جلدی مالدار کر دیگا اور سنن ابو داود اور ترمذی میں آجل ہے ہمزہ اور مد سے اور یہی صحیح ہے چنانچہ صاحب جمع نے اسکی لکھی ہیں اور یہہ حدیث شاید کہ نکالی گئی ہے اس آیہ سے ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ یعنی جو کوئی ڈرتا ہے اللہ تعالی سے کر دیتا ہے اللہ اوسکے لئے جگہ نکلنے کی اور رزق دیتا ہے اوسکو ایسی جگہ سے کہ گمان نہیں رکھتا اور جو کوئی بھروسا کرتا ہے اللہ پر پس وہ کفایت کرتا ہے اوسکو

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابن الفراسی ان الفراسی قال قلت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسأل یا رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا وان کنت لا بد فسل الصالحین رواہ ابو داود والنسائی روایت ہے ابن فراسی سے کہ تحقیق فراسی نے کہا کہا میں نے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا مانگوں میں یا رسول اللہ یعنی لوگوں سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مانگ یعنی کچھ اور توکل کر اللہ پر ہر حال میں اور اگر ہو تو ضرور مانگنے والا یعنی اگر بسبب حاجت کے ضرور ہو تیرا احتیاج مانگنے ہی کی طرف تو پس مانگ نیک بختوں سے نقل کی یہ ابو داود اور نسائی نے **ف** اسلئے کہ حلال مال ہوتا ہے اونکے پاس اور بردبار اور مہربان ہوتے ہیں خلق پر اور پردہ دری نہیں کرتے چنانچہ اسیلئے فقرا بغداد کے مانگتے تھے امام احمد بن حنبل کے دوستوں سے حکایت نقل کرتے ہیں کہ ایک بار ایک آدمی کے لوگوں کو احتیاج خمیر کی پڑی انکی بیٹی کی گھر سے مانگ لیا اور تھے وہ قاضی اور حال اونکی صلاح و تقوی کا یہی تھا کہ گھر کی دروازے کے پاس سوتے تھے تاکہ کوئی حاجت لانے پر جاوے پس جب روٹی پکائی تو امام صاحب کو کشف سے معلوم ہوا کہ اسمیں شبہ ہے پس گھر والوں سے پوچھا اونہوں نے حال بیان کیا پس کہا اور گھر والوں نے بھی انکی اتباع نہ کہا یا اور پوچھا کہ فقیروں کو دیدیں کہا ہاں لیکن ظاہر کرنا عیب اوسکے پس لیا فقیر آیا پھر ڈال دیا اونہوں نے دریا میں بغیر حکم و تنکیہ کے ع

وعن ابن الساعدی قال استعملنی عمر علی الصدقۃ فلما فرغت منہا وادیتہا الیہ امر لی بعمالۃ فقلت انما عملت للہ واجری علی اللہ قال خذ ما اعطیت فانی قد عملت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعملنی فقلت مثل قولک فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعطیت شیئا من غیر ان تسأل فکل وتصدق رواہ ابو داود اور روایت ہے ابن ساعدی سے کہا عامل کیا مجھکو حضرت عمر نے زکوۃ لینے پر جب فارغ ہوا میں اوس سے اور پہنچایا میں نے زکوۃ کو طرف حضرت عمر کی حکم کیا واسطے میرے ساتھ مزدوری زکوۃ کی پس کہا میں نے نہیں کیا میں نے عمل مگر اللہ کے لئے اور ثواب میرا اللہ پر ہے فرمایا لے تو وہ چیز کہ دیا گیا تو پس تحقیق عمل کیا میں نے اوپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پس دی مجھکو مزدوری یعنی امداد کیا دینی کا پس کہا میں نے مانند کہنے تیرے کی پس فرمایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ دیا جاوے تو کچھ بدون مانگنے کی پس کہا اور صدقہ دے یعنی جو کچھ بچے تیری حاجت سے روایت کی یہ ابو داود نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے لینا عوض کا بیت المال سے اوپر عمل عام کی اگرچہ ہو فرض مانند قضا اور حسابات و تدریس کے بلکہ واجب ہے امام پر کہ خبرگیران ہو انکا اور جو کہ انکی حکم میں ہیں بیت المال سے اور ظاہر احادیث سے اور اوس کے پہلی گذری ہے اسی طرح کی مضمون کی معلوم ہوتا ہے کہ جو کوئی کسیکو کچھ دے بغیر سوال کے اور بغیر طمع کی اوسکی تو واجب ہے قبول کرنا اوسکا مذہب امام احمد وغیرہ کا یہی ہے اور جمہور نے حمل کیا ہے اس امر کو استحباب یا اباحت پر واللہ اعلم ع

وعن علی انہ سمع یوم عرفۃ رجلا یسأل الناس فقال افی ہذا الیوم وفی ہذا المکان تسأل من غیر اللہ فخفقہ بالدرۃ رواہ رزین اور روایت ہے حضرت علی سے کہ اونہوں نے دن عرفہ کے ایک شخص کو کہ مانگتا لوگوں سے پس حضرت نے

دی کیا اسد نے مین اور اس مکان مین مانگتا ہی تو خیر خدا سی لیس اور اوسکو ساتھہ ذریکی نقل کیا یہہ رزین نے ف اس نہین کہ دن قبولیت دعا کا ہی اور اس مکان عرفات مین کہ بابرکت ہے سوا اللہ تعالی کی درگہ
مانگتا ہی اوسیطرح مسجد مین بہی سوال کرنا چاہیی ہر ح وعن عمر قال تعلمن ایہا الناس ان الطمع فقر وان الایاس غنی وان المرء اذا ییئس عن شیء
استغنی عنہ رواہ رزین اور روایت ہے عمر سے کہا جانو تم ای آدمیو تحقیق طمع محتاجگی ہی اور تحقیق نا امید ہونا یعنی آدمیوں سے تونگری ہے اور بیشک آدمی تحقیق جب نا امید ہوتا ایک چیز سے
بے پرواہ ہوتا اوس سے نقل کی یہہ رزین نے ف طمع محتاجگی ہی یعنے محتاجگی موجود یا باعث ہے محتاجگی کی اور نا امید ہو تو تونگری ہے کہا سید ابو الحسن شاذلی نے جبکہ طلب کیا اونسے علم کیمیا کا کہ
دو کلمو مین ہے ڈال خلق کو نظر سی یعنی کسی سے امید نرکہہ اور قطع کر طمع اپنی اللہ سے یہہ کہ دے تجکو غیر اوسکی کہ قسمت مین کیا ہی تیری اور معنی طمع کے مین نظر رکہنا ایک طرف ہر ارشاد سے اوسکی ہو یعنی کسے خیال
ہو کہ دیکہیے دیتا یا نہین دیتا اور اگر کسی پر ایک حق لازم ہوا بحکم محبت کرم کے یقین ہو اوسکی دینے کا وہ طمع نہین ہر ع ح وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
یکفل لی ان لا یسأل الناس شیئا فاتکفل لہ بالجنۃ فقال ثوبان انا فکان لا یسأل احدا شیئا رواہ ابو داود والنسائی
اور روایت ہے ثوبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عہد کرے ساتہہ میرے یہہ کہ نہ مانگے آدمیوں سے کچہہ پس ضامن ہون مین واسطے اوسکی بیچ جنت کے پس کہا ثوبان نے کہ مین عہد کرتا ہون کہ نہ مانگونگا کسے سے
پس تہا ثوبان کہ نہ مانگتا تہا کسی سے کچہہ یعنی اگرچہ تنگی ہو نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نے ف ضامن ہون مین بہشت کا یعنی اول ہی داخل ہوگا بغیر عذاب کے اور اسمین اشارہ ہے طرف منزلت تمہ بیجہہ ہونے نہ مانگنے کی اسلیے درست نہ کیا
لیا اس جگہ خوف ہو موت کا سلیے کہ ضرورۃ مباح کر دیتی ہے ممنوعات کو بلکہ اگر وہ نہ مانگے یہانتک کہ مرجاویگا تو مریگا گنہگار ع ح وعن ابی ذر قال دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وہو یشترط علی ان لا تسأل الناس شیئا قلت نعم قال ولا سوطک ان سقط منک حتی تنزل الیہ فتاخذہ رواہ احمد اور روایت ہے ابی ذر سے کہا بلایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اور حال یہہ کہ وہ شرط کرتی تہی مجہہ پر یہہ کہ نہ مانگ لوگون سے کچہہ کہا مین نے کہ ہان یعنی شرط کی مینے آپسے فرمایا حضرت نے اور نہ مانگ کسی سے کوڑا اپنا اگر گرے تجہسے یہانتک کہ اوتر تو طرف اوسکی پس لے تو اوسکو
نقل کیے یہہ احمد نے ف یہہ کمال مبالغہ ہی سوال کی ترک مین کہ واقع مین مانگنا نہین ہے سلیکہ اپنی گری ہوئی چیز مانگتا ہے لیکن لیسکہ نام مانگنے کا آیا مبالغۃ اسکو بہی منع فرمایا

باب الانفاق وکراہیۃ الامساک

باب ہے بیچ بیان فضیلت خرچ کرنی مال کے اور کراہیت بخل کے

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لو کان لی مثل احد ذہبا لسرنی ان لا یمر علی ثلث لیال وعندی منہ شیء الا شیء ارصدہ لدین رواہ البخاری روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا میرے لیے مانند پہاڑ احد کے سونا البتہ خوش کرتا مجکو یہہ کہ نگذرین مجہہ پر تین راتیں اور ہو واسطے میرے اوسمین سے کچہہ مگر وہ چیز کہ رکہو مین اوسکو واسطے قرض کے نقل کی یہہ بخاری نے
ف یعنے اگر ہووے احد برابر میرے پاس سونا ہوتا تو خوش لگتا مجکو کہ تین رات کے اندر ہی بانٹ دیتا کچہہ اوسمین سے نہ رکہتا مگر جتنا ادائے دین کے لیے رکہہ لیتا اسلیے کہ ادائے دین مقدم ہے صدقہ پر اور ایسا اکثر عوام خیرات کرتے
ہین اور رکہا رہتے ہین اپنا دین اور حقوق لوگونکی جو ہی ہوتے ہین انکی طرف التفات نہین کرتی اور اسمین بیان ہے حضرت کی نہایت سخاوت کا اور ترغیب ہے امت کو اوسپر ع ح وعنہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من یوم یصبح العباد فیہ الا ملکان ینزلان فیقول احدہما اللہم اعط منفقا خلفا ویقول الآخر
اللہم اعط ممسکا تلفا متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی دن کہ صبح کرتے ہین بندے اوسمین مگر کہ دو فرشتے اترتے
ہین پس کہتا ہی ایک اونمین سے یا الہی دے خرچ کرنیوالیکو بدل یعنی جو کہ مال جاہی سر خرچ کرتا ہی اوسکو بہت سا بدلا دے یعنی دنیا مین مال دے یا آخرت مین ثواب دے اور کہتا دوسرا یا الہی بخیل کو تلف یعنی جو کہ مال جمع کرتا ہی کہ
محل خرچ نہین کرتا اوسکا مال تلف ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ع ح وعن اسماء قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انفقی ولا تحصی فیحصی اللہ علیک ولا توعی
فیوعی اللہ علیک ارضخی ما استطعت متفق علیہ اور روایت ہے اسماء سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خرچ کر یعنی جس قدر خرچ سکے اللہ کی راہ مین بلو شمار کر کہ کتنا دون اور کیا دون پس
شمار کریگا اللہ تجہپر یعنی کم کریگا رزق تیرا بسبب قطع کرنی برکت کے اور کر دیگا اوسکو مانند ایک چیز معدود کے یا محاسبہ لیگا تجسے دوسرے آخرت مین اور نہ روک کہ فقیر سی مال کہ حاجت سے زیادہ ہو پس روک لیگا اللہ
زیادتی اوسکی جو ہو سکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف لفظ لا تحصی کی معنی ایک تو یہی ہین جو اوپر مذکور ہوا اور ایک معنی یہہ ہین کہ نہ گن مال کو جمع کرنیکی نیت سے ہو تو خرچ کرنا اوسی سے اللہ کی راہ مین اور جو
ہو سکی یعنی اگرچہ کم ہو اور نہ جان اوسکو حقیر اسلیے کہ وہ اللہ کے نزدیک میزان اعمال مین بہت ہے ع ح وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی
انفق یا ابن آدم انفق علیک متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتا ہے اللہ تعالی خرچ کر ای بیٹے آدم کے خرچ کرونگا مین تجہپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
نے ف معنے یہہ ہین کہ خرچ کر اسواسطے فانیہ دنیا مین تاکہ بدلا دی سوال عالیہ عقبی مین اور بعضون نے یہہ معنی کہے ہین کہ دے لوگونکو جو کچہہ دیا ہی مین نے تجکو تاکہ دون مین تجکو دنیا و عقبی مین اشارہ ہی طرف اس
آیت کی وما انفقتم من شیء فہو یخلفہ یعنی جو کچہہ کہ خرچ کرتے ہو تم کسی چیز سے پس اللہ عوض دیتا ہے اوسکا ع ح وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابن آدم

ان تبذل الفضل خیر لک وان تمسکہ شر لک ولا تلام علی کفاف وابدأ بمن تعول رواہ مسلم اور روایت ہے ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے آدم کے خرچ کرنا تیرا مال کو زیادہ ہو حاجت سے بہتر ہے تیرے لیے یعنی دنیا اور آخرت میں اور بند کر رکھنا تیرا اوسکو برا ہے تیرے لیے یعنی اللہ کے نزدیک اور لوگوں کے نزدیک اور نہیں ملامت کیا جاوے تو اوپر قدر کفایت کے اور شروع کر یعنی پہلے خرچ کر اوس مال کو کہ زائد ہو حاجت تیری سے ساتھہ عیال اپنی کے نقل کی یہہ مسلم نے ف اوپر قدر کفایت کے یعنی مضائقہ نہیں اگر رہنے دے مال بقدر قوت کے کہ باز رکھے تجھ کو سوال سے اور یہہ مختلف ہوتا ہے ساتھہ اختلاف اشخاص اور ازمان اور احوال کے یعنی بعضوں کا قوت کم ہوتا ہے اور بعضوں کا زیادہ اور اسیطرح بعضے دنوں میں کچھہ ہوتا ہے اور بعضوں میں کچھہ اور بعضے حالت میں کچھہ ہوتا ہے اور بعضے میں کچھہ اور عیال اپنی کی یعنی جنکا نفقہ تجھ پر لازم ہے پہلے دینی میں اون ہی کو یہہ نہیں کہ جب اونکو نہ بچے تب اونکو دے بلکہ وہ محتاج رہیں اور اوروں کو دے اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ حدیث قدسی ہے اگرچہ صریح لفظ اوسکی نہیں ہیں اور احتمال ہے یہہ بھی کہ شاید حضرت نے اسطرح فرمایا ہو واللہ اعلم ۔

ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل البخیل والمتصدق کمثل رجلین علیہما جنتان من حدید قد اضطرت ایدیہما الی ثدیہما وتراقیہما فجعل المتصدق کلما تصدق بصدقۃ انبسطت عنہ وجعل البخیل کلما ہم بصدقۃ قلصت واخذت کل حلقۃ بمکانہا متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حال بخیل کا اور صدقہ دینے والی کا مانند حال دو شخصوں کی ہے کہ ہوں اونپر دو زرہیں لوہے کی تحقیق چپٹ گئی ہوں ہاتھہ اونکی طرف چھاتی اونکی کی اور ہنسلی گردن اونکی کی یعنی بسبب تنگی زرہ کے پس شروع کیا صدقہ دینی والی نے جبکہ قصد کرتا ہے صدقہ کا کہل جاتی ہے وہ زرہ اوس سے اور شروع کیا بخیل نے جبکہ قصد کرتا ہے صدقہ کا تنگ ہو جاتی ہیں اور پہنچ جاتی ہیں ساتھہ جگہہ اپنی پر روایت کیا یہہ بخاری اور مسلم نے ف معنے اسکے یہہ ہیں کہ سخی جب قصد کرتا ہے خرچ کرنیکا فراخ ہوتا ہے سینہ اوسکا بسبب اوسکے اور فرمان برداری کرتے ہیں اوسکی ہاتھہ اوسکی کہ دراز ہوتے ہیں ساتھہ دینے کے اور بخیل کا سینہ تنگ ہوتا ہے اور ہاتھہ اوسکی سمٹ جاتے ہیں خلاصہ اسکا یہہ ہے کہ سخی جب قصد کرتا ہے خیر کا آسان کیجاتی ہے خیر اوسپر اور بخیل پر دشوار ہوتی ہے ۔

وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا الظلم فان الظلم ظلمات یوم القیامۃ واتقوا الشح فان الشح اہلک من کان قبلکم حملہم علی ان سفکوا دماءہم واستحلوا محارمہم رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو ظلم سے پس تحقیق ظلم اندہیرے ہونگے دن قیامت کے اور بچو بخیلی سے اسلیے کہ بخیلی نے ہلاک کر دیا اون لوگونکو کہ تھے پہلے تمسے باعث ہوا اونکو بخل اسپر کہ خونریزی کی اور حلال جانا حرام کو نقل کی یہہ مسلم نے ف معنے ظلم کی ہیں رکہنا چیز کا بیچ غیر جگہہ اوسکی کے پس یہہ شامل ہے سب گناہوں کو یعنی جو گناہ ہے وہ ظلم ہی اور ظلم اندہیرے ہونگی کہا طیبی نے کہ یہہ محمول ہے ظاہر پر کہ ہوگا ظالم بیچ اندہیریوں ظلم کے نہیں راہ پاویگا بسبب اونکے جیسا کہ مومن راہ پاوینگی کہ دوڑتا ہوگا نور اونکا آگی اونکے یا مراد اندہیروں سے شدائد اور ہول قیامت کے ہیں یعنے ایک ظلم سبب ہے بہت سختیوں اور ہولوں قیامت کا ہوگا اور بچو بخل سے کہ وہ بھی ایک نوع ہے ظلم کی اسکو جدا اسلیے بیان کیا کہ بری نوع ظلم کی ہے اور بخل باعث خونریزی اور حلال جاننے حرام کا اسلیے ہوتا ہے کہ خرچ کرنا مال کا اور خبر گیری مسلمانوں بہائیوں کی سبب ہے آپس کی محبت اور ملاپ کا اور بخل کرنا سبب ہے ترک ملاقات اور انقطاع کا اور یہہ باعث ہے لڑائی اور دشمنی کے اور جب دشمنی ہوئی تو خونریزی بہی ہوئی اور مباح کرنا حرام کا بہی ہوتا ہے کہ دشمن کے عورتوں کو اور مالکو اور آبرو ریزی وغیرہا کو آدمی حلال جانتا ہے ۔

ع وعن حارثۃ بن وہب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصدقوا فانہ یاتی علیکم زمان یمشی الرجل بصدقتہ فلا یجد من یقبلہا یقول الرجل لو جئت بہا بالامس لقبلتہا فاما الیوم فلا حاجۃ لی بہا متفق علیہ اور روایت ہے حارثہ بن وہب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دو کیونکہ آویگا تمپر ایک زمانہ لیجاویگا آدمی صدقہ اپنا پس نہ پاویگا اوس شخص کو کہ قبول کرے اوسکو کہیگا آدمی اگر لاتا تو اسکو کل البتہ قبول کرتا میں اسکو پس آج کے دن نہیں حاجت مجھکو اسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی غنیمت جانو ثواب لینے دینے کو کہ قبول کرنیوالی بہت ہیں پکڑ ثواب لو ایک زمانہ ایسا آویگا کہ کوئی نہیں قبول کرنیکا بسبب اسکے کہ سب مالدار ہونگی یا دل غنی ہوگا بسبب اسکے کہ بے رغبت ہونگی دنیا سے اور رغبت ہونگی آخرۃ کی یہہ بات آخر زمانہ میں ہے زمانہ حضرت امام مہدی کی ہوگی ۔

ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رجل یا رسول اللہ ای الصدقۃ اعظم اجرا قال ان تصدق وانت صحیح شحیح تخشی الفقر وتامل الغنی ولا تمہل حتی اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان کذا ولفلان کذا وقد کان لفلان متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کونسا صدقہ بڑا ہے ازروی ثواب کے فرمایا یہہ کہ تصدق کرے تو اوس وقت کہ تو تندرست ہو حرص رکھتا ہو جمع کرنی مال کی ڈرتا ہو فقیری سے اور امید رکھتا ہو دولت کی اور نہ ڈھیل کر یہانتک کہ جسوقت پہنچے جان حلق میں کہے تو فلانیکی لیے اتنا اور فلانیکی لیے اتنا اور حال یہہ کہ تحقیق ہو وہ واسطی فلانیکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے بہتر حالت تندرستی میں کہ اوسوقت بسبب امید درازی عمر کی حرص ہوتی ہے مال جمع کرنیکی اور بخل کرتا ہے اور ڈرتا ہے محتاجگی سے کہ اگر دیدونگا تو محتاج ہو جاؤنگا اور آرزو رکھتا ہے تونگری کی پس ایسے وقت میں دینا بڑا کام ہے اور دینے میں ڈھیل کر یہانتک کہ جب حلق میں جان آوے تو کہنے لگے کہ فلانیکو اتنا دینا اور فلانیکو اتنا اور اوسوقت ہو گیا فلانیکا یعنے وارثوں کا حق متعلق ہو گیا ہے حاصل یہہ کہ تندرستی میں دینا بہت ثواب ہے اور جب نزع میں دیگا اور اوسوقت وصیت کرے یا دیوے تو بہت ثواب نہیں ۔

ع وعن ابی ذر قال انتہیت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو جالس فی ظل الکعبۃ فلما رآنی قال ہم الاخسرون ورب الکعبۃ فقلت فداک ابی وامی من ہم قال ہم الاکثرون اموالا الا من قال ہکذا

وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ذر سے کہا پہنچا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور وہ بیٹھے تھے کعبہ کے سایہ میں پس جب دیکھا
مجکو فرمایا وہ نہایت ٹوٹے میں ہیں قسم ہے پروردگار کعبہ کی پس کہا میں قربان ہوں تمہارے باپ میرا اور ماں میری کون ہیں وہ فرمایا کہ وہ بہت جمع کرنے والے مال کے مگر جس شخص نے خرچ کیا ادہر اور ادہر اور آگے اور پیچھے اور طرف داہنی
جیسا کہ بیان کیا آگے کی اور پیچھے کی اور داہنی اور بائیں اور کم ہیں وہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت ابوذر صحابہ نے فقر اختیار کیا تھا فقر کو غنا پر حضرت نے انکی تسلی کے لیے یہ حدیث
بیان فرمائی اسمیں اشارہ ہے طرف فضیلت فقر کی ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السخی قریب من اللہ قریب
من الجنۃ قریب من الناس بعید من النار والبخیل بعید من اللہ بعید من الجنۃ بعید من الناس قریب من النار ولجاہل سخی احب الی اللہ من عابد بخیل
رواہ الترمذی روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سخی نزدیک ہے اللہ کی رحمت سے نزدیک ہے بہشت سے نزدیک ہے لوگوں سے یعنی سب دوست رکھتے ہیں اسکو دور ہے آگ سے اور بخیل یعنی جو کہ
نہ ادا کرے جو کچھ کہ واجب ہے اوسپر دور ہے اللہ سے دور ہے بہشت سے دور ہے لوگوں سے نزدیک ہے آگ سے اور البتہ جاہل سخی بہت پیارا ہے طرف اللہ کے عابد بخیل سے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** جاہل سخی سے مراد ضد عابد یعنی جو کہ
ادا کرے فرض لیکن نوافل اور مراد عابد سے وہ ہے کہ جو نوافل بہت ادا کرے برابر ہے کہ عالم ہو یا نہو ع **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یتصدق المرء فی حیاتہ
بدرہم خیر لہ من ان یتصدق بمائۃ عند موتہ رواہ ابو داود اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ دینا آدمی کا بیچ تندرستی اپنی کے ایک
درہم بہتر ہے واسطے اوسکے دینے سو درہم کے بیچ وقت موت اپنی کی نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** یعنی تندرستی میں تہوڑا سا دینا زیادہ ثواب رکھتا ہے بہت دینے سے مرتے وقت ع **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل الذی یتصدق عند موتہ او یعتق کالذی یہدی اذا شبع رواہ احمد والنسائی والدارمی والترمذی وصححہ
اور روایت ہے ابی درداء سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال اوس شخص کی کہ خیرات کرتا ہے وقت مرنے اپنی کے یا آزاد کرتا ہے یعنی بردہ وقت مرنیکے مانند اوس شخص کے ہے کہ تحفہ بہیجتا ہے یعنی طعام جس وقت کہ
پیٹ بہر چکتا ہے نقل کی یہہ احمد اور نسائی اور دارمی اور ترمذی نے اور صحیح کہا **ف** یعنی مرتے وقت دینے اور آزاد کرنی بردہ کے میں ثواب کم ہوتا ہے جیسا کہ کم ثواب ہوتا ہے بعد پیٹ بہر چکنے کی دینے میں اسلئے کہ دینا اور آزاد
کرنا حالت صحت میں فضیلت ہے جیسا کہ سخاوت کرنی وقت بہوک کی افضل ہے ع **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصلتان لا تجتمعان فی مومن
البخل وسوء الخلق رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتیں نہیں جمع ہوتیں مومن میں ایک بخل اور دوسرے بد خلقی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی لائق نہیں ہے کہ مومن
کامل میں یہہ خصلتیں جمع ہوں یا مراد یہہ ہے کہ ہمیں نہیں پائیجاتیں یہہ خصلتیں نہایت جس کی اوس سے جدا ہی نہوں اور وہ راضی ساتہہ اونکی ہو اگر کبھی بمقتضاے طبیعت بشری کی خلقی یا بخل کرے اور بعد اوس کے پشیمان
ہو اور نفس کو ملامت کرے یہ منافی کمال ایمان کے نہیں اور مراد بد خلقی سے یہہ ہے کہ خلاف شرع باتیں کرنی یہہ جو لوگوں میں مشہور ہے جہنجہلانا اور سہولت کرنی امور میں اسلیے کہ بعض بعض شاخوں اسلام کے ہے ۳ ح **وعن**
ابی بکر الصدیق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ خب ولا بخیل ولا منان رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی بکر صدیق سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ داخل ہوگا بہشت میں مکار اور نہ بخیل اور نہ بیسکر احسان کہنی والا نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** نہ داخل ہوگا یعنے اول ہی نہیں داخل ہوگا بغیر عذاب کے بلکہ بعد عذاب کے داخل ہوگا اور بخیل سے وہ مراد ہے
کہ حق واجب مال میں سے نہ ادا کرے اور معنی منان کے ایک تو یہی ہیں جو مذکور ہوا اور دوسرے معنے اوسکے یہ ہیں کاٹنے والا یعنی جو ناتا اور نسبی انقطاع کرے اور مسلمانوں سے محبت کم رکھے ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شر ما فی الرجل شح ہالع وجبن خالع رواہ ابو داود اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بد ترین خصلتوں کی آدمی میں جو ہیں
دو خصلتیں ہیں ایک نہایت بخل اور دوسرے نہایت نامردی نقل کی یہہ ابوداؤد نے **وسنذکر** حدیث ابی ہریرۃ لا یجتمع الشح والایمان فی کتاب الجہاد ان شاء اللہ تعالیٰ
اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابی ہریرہ کی لا یجتمع الشح والایمان کتاب الجہاد میں اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عائشۃ ان بعض ازواج النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قلن للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اینا اسرع بک لحوقا قال اطولکن یدا فاخذوا قصبۃ یذرعونہا وکانت سودۃ اطولہن یدا فعلمنا
بعد انما کانت طول یدہا الصدقۃ وکانت اسرعنا لحوقا بہ زینب وکانت تحب الصدقۃ رواہ البخاری وفی روایۃ مسلم قالت قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اسرعکن لحوقا بی اطولکن یدا قالت فکن یتطاولن ایتہن اطول یدا قالت فکانت اطولنا یدا زینب لانہا کانت تعمل بیدہا وتصدق روایت ہے عائشہ سے کہ
بعضے بیبیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کونسی ہم میں جلدی ساتہ آپکے ملیگی الی ہی یعنی انتقال کے وفات کی کون ہم میں پہلی مریگی فرمایا جو لنبی ہو تم میں ہاتہہ سے یعنے جو
بہت دیتی ہی پہلی مریگی بعد میرے پس لی کہا بیچ لکڑی ناپتی تہیں اوس سے اور تہیں سودہ کہ بہت تہیں حضرت کے لنبی تہیں پس جانا ہمنے پیچہے اوسکی کہ مراد لنبا ہاتہہ سے صدقہ تہا اور تہیں جلد ملنی والیں ہم میں ساتہہ
حضرت کے زینب اور تہیں دوست رکہتی تہیں خیرات کو نقل کی یہہ بخاری نے اور مسلم کی روایت میں یہہ ہے کہا حضرت عائشہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلد تم میں سے ملنی والی ساتہہ میرے جو لنبی ہو تم میں

ہوئیں یعنی حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ حضرت زینب کے ہاتھ سب سے لمبے تھے کیونکہ وہ اپنے ہاتھ سے کام کرتی تھیں اور صدقہ دیتی تھیں
اپنے ہاتھ سے اور سب سے پہلے وہی انتقال کر گئیں یعنی ہم ظاہر پر حمل کیا کرتی تھیں لیکن جب حضرت زینب مریں تو معلوم ہوا کہ مراد ہاتھ کی درازی سے کثرت صدقہ کی تھی یعنی لمبی ہے وہ جو خیرات
زیادہ کرے اور حضرت زینب دباغت کرتی تھیں چمڑے کو بیچتی تھیں اور صدقہ دیتی تھیں۔ **وعن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رجل لاتصدقن
بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعھا فی ید سارق فاصبحوا یتحدثون تصدق اللیلۃ علی سارق فقال اللھم لک الحمد علی سارق لاتصدقن بصدقۃ
فخرج بصدقتہ فوضعھا فی ید زانیۃ فاصبحوا یتحدثون تصدق اللیلۃ علی زانیۃ فقال اللھم لک الحمد علی زانیۃ لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ
فوضعھا فی ید غنی فاصبحوا یتحدثون تصدق علی غنی قال اللھم لک الحمد علی سارق وزانیۃ وغنی فاتی فقیل لہ اما صدقتک علی سارق فلعلہ ان یستعف عن سرقتہ
واما الزانیۃ فلعلھا ان تستعف عن زناھا واما الغنی فلعلہ یعتبر فینفق مما اعطاہ اللہ متفق علیہ ولفظہ للبخاری روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ ایک شخص نے یعنی بنی اسرائیل میں سے اپنے جی میں کہا کسی نے کہا البتہ دونگا میں کچھ صدقہ یعنی آج کی رات پس نکالی خیرات اپنی یعنی جسکی نیت کی تھی کہ دیجیو کسی مستحق کو پس رکھ دیا اوسکو چور کے ہاتھ میں یعنی
اسکی خبر نہ تھی کہ مستحق نہیں ہے پس صبح کی لوگوں نے اسحال میں کہ باتیں کرتے تھے یعنی بطریق تعجب کے بسبب اسی بات کے کہ چوری کو صدقہ دیا گیا آج کی رات چور کو پس کہا اوس شخص نے کہ یا اللہ تیری ہی تعریف
اور میری خیرات چور کے ہاتھ پڑی البتہ دونگا میں کچھ صدقہ یعنی دوسرا صدقہ دونگا کسی مستحق کو پس نکالا اپنی خیرات پس دیا اوسکو ہاتھ زانیہ کے پس صبح کی لوگوں نے باتیں کرتے تھے کہ خیرات دی گئی آج کی رات زانیہ کو
یا اللہ تیری ہی تعریف ہے اوپر خیرات کرنی زانیہ کے البتہ خیرات کرونگا میں اور خیرات پس نکالی خیرات اپنی پس دی خیرات غنی کو پس صبح کی لوگوں نے باتیں کرتے تھے کہ خیرات دی گئی آج کی رات دولتمند
کو پس کہا یا اللہ تیری ہی تعریف ہے اوپر خیرات کرنے کے چور اور زانیہ اور دولتمند کو پس آیا وہ خواب میں پس کہا گیا واسطے اوسکے یعنی صدقہ تیرا سب قبول ہوا اور خیرات تیری چور پر بیفائدہ اور خالی ثواب سے نہیں
شاید کہ وہ باز رہے چوری سے یعنی مطلق یا حاجت کے وقت مال کے اکتفا کرے اور اوپر زانیہ کے پس شاید کہ باز رہے زنا سے اور اوپر دولتمند کے پس شاید کہ وہ نصیحت پکڑے اور خرچ کرے وہ جس سے کہ دیا اوسکو اللہ نے نقل کیا
بخاری و مسلم نے اور لفظ اسکے بخاری کے ہیں **ف** حمد کرنی یا تو بطریق شکر کی تھی کہ شکر ہی ہے اگر غیر مستحق کو دیا یا بطریق تعجب کے یا تسلی خاطر کی حمد کی اور غرض اس حدیث کے فرمانے سے یہ ہے کہ نیت
بہتر ہے جسکو دیگا ثواب پائیگا۔ ح **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بینا رجل بفلاۃ من الارض فسمع صوتا فی سحابۃ اسق حدیقۃ فلان فتنحی
ذلک السحاب فافرغ ماءہ فی حرۃ فاذا شرجۃ من تلک الشراج قد استوعبت ذلک الماء کلہ فتتبع الماء فاذا رجل قائم فی حدیقتہ یحول الماء بمسحاتہ
فقال لہ یا عبداللہ ما اسمک قال فلان الاسم الذی سمع فی السحابۃ فقال لہ یا عبداللہ لم تسالنی عن اسمی فقال انی سمعت صوتا فی السحاب الذی ھذا ماءہ
یقول اسق حدیقۃ فلان لاسمک فما تصنع فیھا قال اما اذا قلت ھذا فانی انظر الی ما یخرج منھا فاتصدق بثلثہ واکل انا وعیالی ثلثا وارد فیھا ثلثہ رواہ مسلم روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس وقت کہ ایک شخص کھڑا تھا جنگل کی زمین میں پس سنے ایک آواز ابر میں کہتا کوئی پانی دے فلانے شخص کے باغکو پھر ایکطرف چلا ابر پس ڈالا پانی اپنا
زمین میں ایک سنگلاخ پس ایک نالی اون نالیوں میں سے یعنی جو کہ اوس زمین میں تھیں تحقیق جمع کیا وہ پانی سارا پس پیچھے چلا وہ شخص پانی کی یعنی نالی میں سے پانی بہتی لگا اوسکی ساتھ وہ شخص چلا تا معلوم کرے
کہ جسکی باغ میں پانی بہتا۔ دیکھو تو ناگہاں ایک شخص تھا کھڑا ہوا اپنی باغ میں پھیرتا پانیکو ساتھ بیلچے اپنی کے پس کہا اوس شخص نے واسطے اوسکی اے بندہ خدا کیا ہے نام تیرا کہا نام میرا فلانا ہے وہ نام لیا کہ سنا تھا ابر
میں پس کہا باغ والے نے پوچھنے والیکو اے بندہ خدا کیوں پوچھتا ہے مجھسے نام میرا پس کہا اوسنے کہ سنی تھی میں نے آواز اوس ابر میں یہہ پانی اوسکا ہی کہتی تھی یہ آواز یعنی جسکے وہ آواز وہ کہتا تھا اوس کو پانی دے فلانے کی باغکو
نام تیرا لیکر پس کیا کرتا ہے تو یعنی بیچ باغ اپنے کہ جسکے سبب لائق اس بزرگی کا ہوا کہا اوس وقت کہ کہا اور پوچھا تو نے یہہ کہتا ہوں تحقیق میں دیکھتا ہوں طرف اوس چیز کی کہ حاصل ہوتی ہے باغ سے پس بعد
تہائی اوسکا اور کھاتا ہوں میں اور کنبہ میرا تہائی اور لگاتا ہوں میں اوس باغ میں تہائی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** پانی دے فلانے شخص کے باغکو لفظ فلان کنایہ کیا حضرت نے باغ والیکے نام سے جیسے کہ آیا ہے سحاب یعنی ابر میں نام
لیا گیا تھا حضرت نے اسطرح فرمایا اور واسطے نام شریک یعنی کہتا ہوں فلانا اور واسطے نام مخصوص کسی کی بدلے اوسکی حاصل یہہ ہے کہ اللہ نے نام لیا تھا اور راوی نے کنایہ کیا یعنی فلانا کہا اوسکو بیان کر دیا کہ میں نے تیرا نام سنا تھا
لفظ فلان تعبیر کیا۔ ع **وعنہ** انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ثلثۃ من بنی اسرائیل ابرص واقرع واعمی فاراد اللہ ان یبتلیھم فبعث الیھم ملکا فاتی الابرص
فقال ای شیء احب الیک قال لون حسن وجلد حسن ویذھب عنی الذی قد قذرنی الناس قال فمسحہ فذھب عنہ قذرہ واعطی لونا حسنا وجلدا حسنا قال فای المال
احب الیک قال الابل فاعطی ناقۃ عشراء فقال بارک اللہ لک فیھا قال فاتی الاقرع فقال ای شیء احب الیک قال شعر حسن ویذھب عنی ھذا الذی قد قذرنی
الناس قال فمسحہ فذھب عنہ قال واعطی شعرا حسنا قال فای المال احب الیک قال البقر فاعطی بقرۃ حاملا وقال بارک اللہ لک فیھا قال فاتی الاعمی فقال ای شیء

الیک قال ان یرد اللہ الی بصری فابصر بہ الناس قال فمسحہ فرد اللہ الیہ بصرہ قال فای المال احب الیک قال الغنم فاعطی شاۃ
والدا فانتج ھذان وولد ھذا فکان لھذا واد من الابل ولھذا واد من البقر ولھذا واد من الغنم　اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے
سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے کہ تحقیق تین شخص تھے بنی اسرائیل میں سے ایک کوڑھی اور دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ کہ آزماوے انکو کہ شکر نعمت کا کرتے ہیں یا نہیں پس بھیجا طرف انکی
ایک فرشتہ یعنی بصورت مسکین آدمی کے پس آیا وہ کوڑھی کے پاس پس کہا اوسنے کونسی چیز بہت پیاری ہے طرف تیری کہا کوڑھی نے رنگ اچھا اور پوست اچھا اور جاتی رہے مجھ سے یہ چیز کہ گھناتے ہیں مجھ سے لوگ یعنی کوڑھ جاتا رہے فرمایا حضرت نے
پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اوسکے بدن پر پس دور ہو گیا اوس سے گھن اوسکی یعنی کوڑھ اور دیا گیا رنگ اچھا اور پوست اچھا کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت محبوب ہے طرف تیری کہا اونٹ یا کہا گائے میں شک کیا اسحق نے کہ کوڑھی نے
کہا یا گنجے نے مگر یہ کہ کوڑھی یا گنجے نے کہا ایک نے ان دونوں میں سے اونٹ اور کہا دوسرے نے گائے یعنی شک فقط اسمیں ہے کہ اونٹ کس نے کہا اور گائے کس نے کہا فرمایا حضرت نے پس دیا گیا اونٹنیاں حاملہ پھر کہا فرشتے نے برکت دے اللہ تعالیٰ تیرے لئے ان میں فرمایا
حضرت نے پھر آیا فرشتہ گنجے کے پاس پس کہا کیا چیز بہت محبوب ہے طرف تیری کہا بال اچھے اور دور ہو جائے مجھ سے یہ چیز کہ گھن کرتے ہیں مجھ سے لوگ فرمایا حضرت نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اوسکے سر پر پس جاتا رہا اوس سے
گنج فرمایا حضرت نے اور دیا گیا بال اچھے کہا فرشتے نے کونسا مال بہت پیارا ہے طرف تیری کہا گائے پس دیا گیا گائے حاملہ کہا فرشتے نے برکت دے اللہ تجھکو اسمیں فرمایا حضرت نے پھر آیا فرشتہ اندھے کے پاس پس کہا
کونسی چیز بہت محبوب ہے طرف تیری کہا یہ کہ پھیر دیوے اللہ طرف میری بینائی میری پس دیکھوں میں ساتھ اوسکے لوگوں کو فرمایا حضرت نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے پس پھیر دی اللہ نے اوسکو بینائی اوسکی کہا فرشتے نے پس کونسا مال
بہت پیارا ہے طرف تیری کہا بکریاں پس دیا گیا بکری جننے والی پس بچے دئے اون دونوں نے یعنی اونٹنی اور گائے نے اور بچہ دیا اس نے یعنی بکری نے پس ہو گئے لئے ایک کے جنگل اونٹوں کا اور گنجے کی لئے ایک جنگل گایوں کا
اور اندھے کے لئے ایک جنگل بکریوں کا قال ثم انہ اتی الابرص فی صورتہ وھیأتہ فقال رجل مسکین قد انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ لی الیوم
الا باللہ ثم بک اسألک بالذی اعطاک اللون الحسن والجلد الحسن والمال بعیرا اتبلغ بہ فی سفری فقال الحقوق کثیرۃ فقال انہ کانی اعرفک
الم تکن ابرص یقذرک الناس فقیرا فاعطاک اللہ فقال انما ورثت ھذا المال کابرا عن کابر فقال ان کنت کاذبا فصیرک اللہ الی ما
کنت قال واتی الاقرع فی صورتہ فقال لہ مثل ما قال لھذا ورد علیہ مثل ما رد علی ھذا فقال ان کنت کاذبا فصیرک اللہ الی ما کنت قال واتی الاعمی فی صورتہ وھیأتہ فقال رجل
مسکین وابن سبیل انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ لی الیوم الا باللہ ثم بک اسألک بالذی رد علیک بصرک شاۃ اتبلغ بھا فی سفری فقال قد کنت
اعمی فرد اللہ الی بصری فخذ　فرمایا پھر فرشتہ آیا کوڑھی کے پاس بیچ صورت اپنی کے اور ہیأت اپنی کے یعنی جس صورت ہیأت میں پہلی مرتبہ پاس آیا تھا اوسیطرح پھر آیا پس کہا اوس فرشتے نے کہ میں مسکین ہوں جاتا
رہا مجھ سے اسباب سفر میرے میں پس نہیں پہنچنا ہو سکتا مجھکو آج یعنی منزل مقصود کو مگر ساتھ عنایت اللہ کے پھر سبب تیرے مانگتا ہوں میں تجھ سے بواسطہ اوس ذات کے کہ دیا تجھکو رنگ اچھا اور جلد اچھی اور مال ایک اونٹ یعنی مانگتا
اونٹ کہ پہنچوں میں بسبب اوسکی بیچ سفر اپنے کی مقصود اپنے کو پس کہا کوڑھی نے حق بہت ہیں یعنی حقدار بہت ہیں تجھکو ایک اونٹ نہیں دے سکتا اوسنے یہ بات جھوٹ کہی اوسکے ٹالنے کی لئے پس کہا فرشتے نے تحقیق گویا کہ
میں پہچانتا ہوں تجھکو کیا نہ تھا تو کوڑھی کہ گھناتے تھے تجھ سے لوگ اور محتاج تھا پس دیا تجھکو اللہ نے صحت و مال پس کہا کوڑھی نے سوا اسکی نہیں کہ وارث گردانا گیا ہوں میں اس مال کا باپ دادا سے پس کہا اوس فرشتے نے اگر
ہے تو جھوٹا پس کر دے تجھکو اللہ طرف اوس حالت کے کہ تھا تو یعنی کوڑھی محتاج فرمایا حضرت نے آیا فرشتہ گنجے کے پاس بیچ صورۃ اپنی میں پس کہا اوسکو مانند اوسکے کہ کہا تھا کوڑھی کو اور جواب دیا گنجے نے جیسا جواب دیا
کوڑھی نے پھر کہا فرشتے نے اگر ہے تو جھوٹا پس کر دے تجھکو اللہ جیسا تھا تو فرمایا حضرت نے اور آیا فرشتہ اندھے کے پاس بیچ صورت اپنی اور شکل اپنی پہلی کے پھر کہا کہ میں مسکین ہوں اور مسافر ہوں جاتا رہا میرے پاس سے
اسباب بیچ سفر میرے کے پس نہیں پہنچنا ہو سکتا مجھے اب مگر ساتھ عنایت اللہ کے پھر بسبب تیرے مانگتا ہوں میں تجھ سے بواسطہ اوس ذات کے کہ دی تجھکو بینائی تیری بکری یعنی ایک بکری مانگتا ہوں کہ پہنچوں میں بسبب اوسکے
سفر اپنے میں پس کہا اندھے نے تحقیق تھا میں اندھا پھر پھیر دی اللہ نے طرف میرے بینائی میری پس لے جو چاہے تو اور چھوڑ جو چاہے پس قسم ہے اللہ کی نہیں تکلیف دونگا تجھکو آج واسطے پھیرنے اور لینے کے کسی چیز کو واسطے اللہ کے پھر کہا فرشتے
نے کہ تھام مال اپنا یعنی اپنے پاس رکھ کہ اسکی نہیں ہے آزمائش کی گئی تم یعنی امتحان کیا اللہ نے تمکو کہ آیا تمکو اپنا حال یاد رہتا ہے یا نہیں اور شکر کرتے ہو یا نہیں پس تحقیق رضا کی گئی تجھ سے اور غصہ کیا گیا اوپر دونوں ساتھیوں
تیرے کے یعنی کوڑھی اور گنجے سے اللہ ناخوش ہوا بسبب ناشکری و بخیلی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پھر بسبب تیرے اسطرح جائز ہے یہ کہنا اسلئے کہ عرض کرتا ہوں حاجت اپنی اللہ تعالیٰ سے پھر تجھ سے یہ درست نہیں کہ کہے عرض
کرتا ہوں حق اللہ اور تجھسے　وعن ام بجید قالت قلت یا رسول اللہ ان المسکین لیقف علی بابی حتی استحیی فلا اجد فی بیتی ما ادفع فی یدہ فقال لہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ادفعی فی یدہ ولو ظلفا محرقا رواہ احمد وابو داود والترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح　اور روایت ہے ام بجید سے کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق مسکین البتہ کھڑا ہوتا ہے میرے دروازے
پر یعنی اور مانگتا ہے مجھ سے یہاں تک کہ میں حیا کرتی ہوں پس نہیں پاتی میں اپنے گھر میں چیز کہ دوں میں اوسکے ہاتھ میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دے اوسکے ہاتھ میں اگرچہ ہو کھر جلا ہوا نقل کی یہ احمد اور ابو داود
اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف مقصود مبالغہ ہے دینے میں یعنی کچھ نہ کچھ دے سائل کو اگرچہ چیز حقیر ہو ع　وعن مولی لعثمان قال اھدی لام سلمۃ بضعۃ من

وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعجبہ اللحم فقالت للخادم ضعیہ فی البیت لعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاکلہ فوضعتہ فی کوۃ البیت
وجاء سائل فقام علی الباب فقال تصدقوا بارک اللہ فیکم فقالوا بارک اللہ فیک فذہب السائل فدخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ام سلمۃ اعندکم شیء
اطعمہ فقالت نعم قالت للخادم اذہبی فأتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذلک اللحم فذہبت فلم تجد فی الکوۃ الا قطعۃ مروۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فان ذلک اللحم عاد مروۃ لما لم تعطوہ اور روایت ہے غلام آزاد حضرت عثمان کی سے کہا تحفہ بھیجا گیا ام سلمہ کو ایک ٹکڑا گوشت کا یعنی پکا ہوا اور تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ بہاتا تہا انکو گوشت پس کہا ام سلمہ
نے لونڈی کو کہ رکہ دے یہہ گوشت گہر میں شاید نبی صلی اللہ علیہ وسلم نوش کریں پس رکہ دیا لونڈی نے اوسکو گہر کے طاقچہ میں اور آیا مانگنے والا پس کہڑا ہوا دروازے پر پس کہا ای گہر والو اللہ برکت دے اللہ تمکو پس کہا گہر
والوں نے برکت دے اللہ تجکو یعنی یہہ جواب ایسا سائل کو جیسے بیان کرتی ہیں سائل کو برکت ساتھ جی پس چلا گیا مانگنے والا اور تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا ای ام سلمہ تمہارے پاس کچہہ چیز ہے کہ کہاؤں میں اوسکو پس کہا ام
سلمہ نے ہاں کہا لونڈی کو کہ جا پس لا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ گوشت پس گئی لونڈی پس نہ پایا طاقچہ میں مگر ایک ٹکڑا سفید پتھر کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ گوشت ہو گیا پتھر سفید سبب
نہ دینے تمہارے سائل کو نقل کی بیہقی نے دلائل النبوۃ میں **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بشر الناس منزلا قیل نعم قال الذی یسئل باللہ ولا
یعطی بہ رواہ احمد اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خبر دوں میں تمکو ساتھ بدترین آدمیوں کے مرتبہ میں نزدیک خدا کے عرض کیا صحابہ نے ہاں خبر دیجیے فرمایا وہ شخص کہ سوال کیا جاوے
ساتھ نام خدا کی دینے دے اوسکو ساتھ اوس سوال کے نقل کی یہہ احمد نے **ف** یعنی سائل نے کہا دے مجھکو واسطے اللہ کے اور باوجود اسکے وسعت پاتا ہو وہ سب لوگوں میں برا ہے بیچ مرتبہ میں اللہ کے نزدیک مگر جس صورت میں سائل مستحق نہو یا جو
سی مانگتا اوس پاس مال زیادہ اپنی حاجت اور اپنی عیال کی حاجت سے نہو گا تو گنہگار نہیں ہو نیکا غرضکہ نہ دینے میں گنہگار جب ہو گا کہ سائل مستحق اوس مال کا ہو اور اوس پاس مال زیادہ حاجت سے ہو **وعن**
ابی ذر انہ استاذن علی عثمان فاذن لہ وبیدہ عصاہ فقال عثمان یا کعب ان عبد الرحمن توفی وترک مالا فما تری فیہ فقال ان کان یصل فیہ حق اللہ فلا باس علیہ فرفع
ابو ذر عصاہ فضرب کعبا وقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما احب لو ان لی ہذا الجبل ذہبا انفقہ ویتقبل منی اذر خلفی منہ ست اواق انشدک
باللہ یا عثمان اسمعتہ ثلث مرات قال نعم رواہ احمد اور روایت ہے ابی ذر سے کہ اونہوں نے پروانگی مانگی حضرت عثمان سے اندر آنیکی پس پروانگی دی انکو اور تہی انکو ہاتھ میں لاٹہی اونکی پس کہا حضرت عثمان نے ای کعب
وہ وہ ان حاضر تہی تحقیق عبد الرحمن نے وفات پائی اور چھوڑ گئے مال بہت پس کیا کہتے ہو تم اوسکی حق میں یعنی کثرت مال کی اوسکی کمال کے لئے مضر تہی یا نہیں پس کہا کعب نے اگر ادا کرتے تہے عبد الرحمن اوس میں حق اللہ کا یعنی
زکوٰۃ وغیرہ پس نہیں ڈر اوپر اونکے پس اوٹہائی ابو ذر نے لاٹہی اپنی اور ماری کعب کو اور کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہی نہیں دوست رکہتا میں اگر ہو واسطے میرے یہہ پہاڑ یعنی پہاڑ احد یا اور پہاڑ سونیکا کہ
خرچ کروں میں اوسکو اور باوجود اسکی قبول کیا جاوے مجھسے یہہ کہ چھوڑ جاؤں میں اوس میں سے چہہ اوقیہ یعنی دو سو چالیس درہم قسم دیتا ہوں میں تمکو اللہ کی ای عثمان تمنے بہی سنا ہے اسکو کہا یہہ کلام ابو ذر نے تین بار کہا حضرت عثمان
نے کہ ہاں نقل کی یہہ احمد نے **ف** ابو ذر غفاری فقرا اور زہاد صحابہ سے تہے بہت اور انکا یہہ مذہب تہا کہ مال اپنی پاس کچہہ جمع نہ کیجیے سب اللہ کی راہ میں دیدیجیے پس جلد یہہ غالب آیا اوپر مارا انہوں نے کعب کو اور مذہب جمہور کا یہہ ہے کہ اگر زکوٰۃ مال کی
ادا کرتا ہو تو کچہہ مضائقہ نہیں جمع کرنا اگرچہ بہت مال ہو اور باوجود اسکی قبول کیا جاوے اس میں مبالغہ ہے کہ اتنا دوں اور باوجود اسکی بہی کاشکی قبول ہو اور لفظ اذر ساتھ حذف ان کے مفعول ہے احب کا یعنی اگر اتنا مال
اور اوسکو اللہ کی راہ میں دوں اور قبول ہو تو بہی نہیں دوست رکہتا کہ بقدر چہہ اوقیہ کی پیچھے چھوڑ جاؤں **وعن** عقبۃ بن الحارث قال صلیت وراء النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ العصر فسلم
ثم قام مسرعا فتخطی رقاب الناس الی بعض حجر نسائہ ففزع الناس من سرعتہ فخرج علیہم فرای انہم قد عجبوا من سرعتہ قال ذکرت شیئا من تبر عندنا فکرہت ان یحبسنی فامرت
بقسمتہ رواہ البخاری وفی روایۃ لہ قال کنت خلفت فی البیت تبرا من الصدقۃ فکرہت ان ابیتہ اور روایت ہے عقبہ بن حارث سے کہا پڑہی میں نے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ میں نماز عصر پس سلام پہیرا حضرت
نے پہر کہڑے ہوئے جلدی کرتے ہوئے پہر پہلانگتے ہوئے گردنیں لوگوں کی متوجہ ہوئے طرف بعضے حجروں عورتوں اپنی کی پس گہبرا گئے لوگ جلدی کرنے حضرت کی سے پہر نکلے حضرت اوپر انکے پس دیکہا کہ صحابہ نے تعجب کیا جلدی کرنی
انکی سے فرمایا یاد کی میں نے ایک چیز سونے کی کہ نزدیک ہمارے تہی پس مکروہ جانا میں نے یہہ کہ روکے مجکو یعنی قرب الہی سے پس حکم کیا میں نے اوسکے بانٹ دینے کا نقل کی یہہ بخاری نے اور ایک روایت بخاری کی میں یوں ہے کہ فرمایا
حضرت نے تہا میں چہوڑ آیا گہر میں ایک ڈلا سونیکا زکوٰۃ میں سے پس مکروہ جانا میں نے یہہ کہ رات کو رکہوں میں اوسکو **ف** اس سے معلوم ہوا کہ التفات ماسوی اللہ کی طرف مقربوں کو بہی باز رکہتا ہے مقام قرب سے یا یہہ تعلیم امت
کی تہی **وعن** عائشۃ انہا قالت کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عندی فی مرضہ ستۃ دنانیر او سبعۃ فامرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان افرقہا فشغلنی
وجع نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم سألنی عنہا ما فعلت الستۃ او السبعۃ قالت لا واللہ لقد کان شغلنی وجعک فدعا بہا ثم وضعہا فی کفہ فقال ما ظن نبی اللہ
لو لقی اللہ عز وجل وہذہ عندہ رواہ احمد اور روایت ہے عائشہ سے کہ اونہوں نے کہا تہیں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی میرے پاس بیماری میں چہہ اشرفیاں یا
سات پس حکم کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ بانٹ دوں میں انکو پہر باز رکہا مجکو یعنی بانٹنے سے بیماری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے یعنی فرصت نہ پائی انکی بانٹنے کی سبب بیماری حضرت کے

پھر پوچھا مجھسے حضرت نے حال اون کا کہ کیا ہوئیں وہ چھہ اشرفیاں یا سات کہا حضرت عائشہ نے نہیں یا ہیں میں نے تقسیم سے فرصت نہ پائی تحقیق باز رکھا مجھکو یعنی تمہاری بیماری نے پس منگوایا حضرت نے اون اشرفیوں کو
پھر رکہا انکو اپنی ہاتھہ میں پھر فرمایا کیا ہے گمان نبی خدا کا اگر ملاقات کرے اللہ عز وجل سے اور یہہ اشرفیاں ہوں پاس اوسکے نقل کی یہہ احمد نے **ف** یعنی ہونا انکا نبی کے پاس منافی ہے مقام نبوۃ کی ع **وعن**
ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل على بلال وعنده صبرة من تمر فقال ما هذا يا بلال قال شيء ادخرته لغد فقال اما تخشى ان ترى له غدا بخارا في نار
جهنم يوم القيمة انفق بلال ولا تخش من ذي العرش اقلالا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے بلال کے پاس اور نزدیک بلال کے ایک تودہ تہا کہجور کا پس فرمایا حضرت نے کیا ہے
یہہ ای بلال کہا ایک چیز ہے کہ ذخیرہ کیا میں نے اسکو کل کے لیے یعنی اپنی حاجت کی لیے کسی زمانہ آیندہ میں پس فرمایا کیا نہیں ڈرتا تو یہہ کہ دیکہی تو اسکی لیے کل کو بخار آگ دوزخ میں دن قیامت کے خرچ کر تو اے بلال اور نہ ڈر
رکہنے والے صاحب عرش سے فقر کا **ف** کل کو یعنی دن قیامت کے پس لفظ یوم القیمۃ تاکید ہے اسکی اور بخار یعنی اثر کہ پہونچیگا طرف تیرے پس یہہ کنایہ ہے قریب ہونے اوسکی سے دوزخ سے حاصل یہہ کہ اسکی سبب قریب دوزخ کے ہوگا اور آخر
حدیث کا حاصل یہہ ہے کہ خرچ کر اور محتاجگی سے نہ ڈر کہ جس قادر نے عرش عظیم کو پیدا کیا ہے روزی پہنچاویگا اور حضرت نے یہہ حکم فرمایا بلال کو واسطے حاصل کرنے مقام کمال یعنی توکل اور اعتماد حق پر حال یہہ کہ واسطے اہل و عیال
کے ذخیرہ کرنا قوت برس دن کا عیال کے لیے ہے ع **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم السخاء شجرة في الجنة فمن كان سخيا اخذ بغصن منها فلم يتركه
الغصن حتى يدخله الجنة والشح شجرة في النار فمن كان شحيحا اخذ بغصن منها فلم يتركه الغصن حتى يدخله النار رواهما البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سخاوت درخت ہے بہشت میں پس جو شخص ہوگا سخی پکڑیگا ٹہنی اوسمین سے پس نہیں چہوڑیگی اوسکو ٹہنی یہانتک کہ داخل کریگی اوسکو بہشت میں یعنی اگرچہ آخر الامر ہو اور
بخیلی درخت ہے دوزخ میں پس جو شخص کہ ہو بخیل پکڑیگا ٹہنی کو اوسمین سے پس نہ چہوڑیگی اوسکو ٹہنی یہانتک کہ داخل کریگی اوسکو دوزخ میں نقل کیں یہہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** درخت
یعنی سخاوت مانند درخت کے ہے مشابہت دی اوسکو درخت کے ساتھ اسلیے کہ جیسے درخت بڑا ہوتا ہے اور ٹہنیاں بہت ہوتی ہیں ایسے ہی سخاوت بہی ایک چیز بڑی ہے اور قسمیں اوسکی بہت ہیں اور پکڑیگا ٹہنی یعنی ایک
قسم قسموں سخاوت کے سے ع **وعن علي** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بادروا بالصدقة فان البلاء لا يتخطاها رواه رزين اور روایت ہے حضرت علی
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کرو ساتھ صدقہ دینے کی یعنی موت یا بیماری سے پہلے اسلیے کہ تحقیق بلا نہیں پہلانگتی صدقہ سے یعنی صدقہ دینے سے بلا دفع ہوتی ہے نقل کی یہہ رزین نے **باب**

فضل الصدقة

یہہ باب ہے بیچ بیان فضیلت صدقہ کی **ف** صدقہ وہ مال کہ کہتے ہیں کہ نکالے اوسکو آدمی بیچ راہ اللہ تعالی کی رضامندی اور قرب حاصل کرنے کی لیے خواہ واجب ہو
خواہ نفل ہے ع

الفصل الاول

فصل پہلی ہے **عن ابي هريرة** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تصدق بعدل تمرة من كسب طيب ولا يقبل الله الا الطيب فان الله
يتقبلها بيمينه ثم يربيها لصاحبها كما يربي احدكم فلوه حتى تكون مثل الجبل متفق عليه روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو
شخص کہ خیرات کرے برابر کہجور کی یعنی برابر صورت میں یا قیمت میں کمائی حلال سے اور نہیں قبول کرتا اللہ مگر حلال کو پس تحقیق اللہ قبول کرتا ہے اوسکو ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کی پہر پالتا ہے اوسکو واسطے
خیرات والے کی جیسا کہ پالتا ہے ایک تمہارا بچہیرے اپنے کو یہانتک کہ ہوتا ہے صدقہ یا ثواب اوسکا مانند پہاڑ کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** کسب کے معنے ہیں جمع کرنا اور یہاں کسب طیب سے
مراد وہ مال کہ جمع کیا ہو اوسکو وجہ حلال سے یعنی بوجہ شرعی کچہہ صنعت سے یا تجارت کی یا زراعت سے یا ارث میں ہاتہہ لگا یا ہبہ کیا کسی نے اور نہیں قبول کرتا اللہ مگر حلال اسمیں اشارہ ہے طرف اسکی کہ غیر حلال نہیں
قبول ہوتا اور حلال اچہی جا صرف ہوتا چنانچہ شیخ علی متقی عارف باللہ نے نقل کی کہ ایک شخص صالحین میں سے کماتا تہا اور لیدیتا تہا تہائی اور تہائی اپنی خرچ میں لاتا اور تہائی خرچ کرتا کمائی کی جگہ
میں پس آیا اونکی پاس ایک دنیادار اور کہا ای شیخ چاہتا ہوں میں یہہ کہ کچہہ دوں میں پس نہیں لیتا مجہکو مستحق کہا اوسنے حاصل کر مال حلال پہر دے تو دیکہہ کو پہونچیگا مستحق کو پس مبالغہ کیا اوسنے سوال میں شیخ نے کہا
نکل جب چلے تو اوس شخص سے کہ رحم کرے اوسپر دل تیرا دے اوسکو پس نکلا وہ دیکہا ایک اندہا بوڑہا دیا اوسکو پہر دوسرے دن وہ پہر گذرا اوس اندہے کے پاس وہ کہتا تہا ایک شخص سے کہ پاس اوسکی تہا یہہ کہ گذرا مجپر ایک شخص کل اور دیا
مجہکو اتنا مال پس خوش ہوئے ہم اوس سے اور صرف کیا میں نے اوسکو شراب خواری میں فلانی بدکاری کی ساتہہ یہہ سنکر آیا وہ غنی شیخ پاس اور بیان کیا یہہ قصہ پہر دیا اوسکو شیخ نے ایک درم اپنی کمائی کی اور کہا اوسکو کہ جب نکلے تو گہر سے اپنے
اول جسپر تیری نظر پڑے دے اوسکو یہہ درم پس نکلا وہ دیکہا ایک [illegible] کہ ظاہر اوسکی غنی معلوم ہوتا تہا پس [illegible] اوسکی دینے سے لیکن بموجب حکم شیخ کی ناچار اوسکو دیدیا پس لیکر چلا وہ [illegible] ہم اپنی راہ سے
چلا اوسکی غنی دینے والا یہانتک کہ دیکہا اوسکو کہ داخل ہوا ایک کہنڈر میں اور نکلا دوسری راہ سے اور چلا طرف شہر کے پہر داخل ہوا وہ غنی پیچہے اوسکی اوس کہنڈر میں پس نہ دیکہا اوسمین مگر کبوتر مرا ہوا پہر پیچہے چلا اوسکی غنی
اور قسم دی اوسکو کہ خبر دے مجکو اپنی حال کی پس ذکر کیا اوسنے یہہ کہ میرے ساتہہ لڑکے چہوٹے اور تہے وہ نہایت بہوک میں مضطرب ہے اور نکلا میں سرگردان پہر دیکہا میں نے یہہ کبوتر مرا ہوا لیلیا میں نے اوسکو اونکی لیے
جب ملا مجہے یہہ فتوح ہاتہہ لگی تو پہینک دیا کبوتر جہانسے لیا تہا پس سمجہا غنی نے کلام شیخ کا کہ وہ حلال اچہی جگہ خرچ ہوتا ہے اور حرام بری جگہ اور قبول کرتا ہے اوسکو ساتہہ داہنے ہاتہہ کی یعنی خوب قبول کرتا ہے اور راضی ہوتا ہے
اوس سے اوسکو داہنے ہاتہہ میں لینا اسلیے کہا کہ عادۃ یہی ہے کہ پسندیدہ چیز کو آدمی داہنے ہاتہہ میں لیتا اور پالتا ہے یعنی بڑہاتا جاتا اوسکو تا کہ بہاری ہو میزان اعمال میں ہے ع **وعنه** قال قال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم ما نقصت صدقة من مال وما زاد اللہ عبدا بعفو الا عزا وما تواضع احد للہ الا رفعه اللہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کم کرتا صدقہ دینا مال کو اور نہیں زیادہ کرتا اللہ بندہ کو بسبب معاف کرنے کے تقصیر کسی کی مگر عزت اور نہیں تواضع کرتا کوئی واسطے خدا کی مگر بلند کرتا ہے مرتبہ اوسکا اللہ نقل کی یہہ مسلم نے ف
یعنے اگرچہ ظاہر میں صدقہ دینا سبب نقصان مال کا ہے لیکن حقیقت میں سبب زیادتی مال کا ہے کہ برکت زیادہ ہوتی ہے اور آخرت میں درجے بلند ہوتے ہیں اور ثواب ملتا ہے یہہ کہ دنیا میں ہے بدلا اوسکا ملتا ہے اور جو کوئی قصور کسیکا بخش دیتا
ہے باوجود قدرت رکھنے کی بدلا لینی پر اوسکی اللہ تعالی عزت زیادہ کرتا ہے دنیا اور آخرت میں ایک بزرگ سے منقول ہے کہ کوئی انتقام برابر عفو کی نہیں اور جو کوئی تواضع یعنی عاجزی کرتا ہے واسطے اللہ کی امید قرب الہی نہ واسطے غرض
کی تو اوسکی اللہ تعالی قدر بلند کرتا ہے دنیا و آخرة میں ح ع وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من انفق زوجين من شيء من الاشياء في سبيل اللہ
دعي من ابواب الجنة وللجنة ابواب فمن كان من اهل الصلوة دعي من باب الصلوة ومن كان من اهل الجهاد دعي من باب الجهاد ومن كان من اهل الصدقة دعي من
باب الصدقة ومن كان من اهل الصيام دعي من باب الريان فقال ابو بكر ما على من دعي من تلك الابواب من ضرورة فهل يدعى احد من تلك الابواب كلها قال نعم وارجو ان تكون
منهم متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی خرچ کرے دو دو چیز کو چیزوں میں سے اللہ کی راہ میں یعنی اوسکی خوشی کی جگہہ تو بلایا جاویگا دروازوں بہشت کی سے اور بہشت
کی ہیں کتنے دروازے یعنی آٹھہ پس جو ہو گا اہل نماز سے یعنی بہت نفل پڑھتا ہو یا اچھی طرح نماز پڑھتا ہو بلایا جاویگا دروازہ نماز سے یعنی جو خاص اہل نماز کے لیے ہے کھلا جاویگا کہ اسی سے داخل ہو اور جو ہو دروازہ جہاد
جو کوئی ہو اہل جہاد سے یعنی جہاد بہت کیا ہو بلایا جاویگا دروازہ جہاد سے اور جو ہو گا اہل صدقہ سے یعنی بہت دیتا ہو گا بلایا جاویگا دروازہ صدقہ سے اور جو کہ ہو اہل روزہ سے یعنی روزہ بہت رکھتا
ہو بلایا جاویگا دروازہ ریان سے یعنی باب الصیام کا نام اوسکا ریان ہے پس کہا ابوبکر صدیق رض نے کہ نہیں ضرر اوس شخص پر کہ بلایا جاوے ایک دروازہ سے ان دروازوں میں سے پس کیا بلایا جاوے سب دروازوں سے یعنی
کچھہ ضرورت تو ہی نہیں کوئی سب دروازوں سے بلایا جاوے اگر ایک ہی دروازہ سے بلایا جاویگا مراد کہ داخل ہونا بہشت میں حاصل ہے لیکن جو دل چاہتی ہے پوچھتا ہوں کہ کیا بلایا جاویگا کوئی ان سب دروازوں سے
ہی فرمایا کہ ہاں اور امید رکھتا ہوں کہ تم ہو دیگا تو اون میں سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف دو دو چیز یعنی مثلا دو درہم یا دو روپئے یا دو غلام یا دو گھوڑے یا دو کپڑے وغیرہ اور بلایا جاویگا دروازوں بہشت کے سے
یعنے بلاوینگے داروغہ جنت کی سب دروازوں سی اس سے معلوم ہوا کہ یہہ ایک عمل ہر اول اعمال کی ہے جنکی سبب سے مستحق داخل ہونیکا سب دروازوں میں ہوتا ہے اور ریان معنے میں سیراب کیا گیا ہے وہ دروازہ اسلیے
کہ بلایا جاتا ہے روزہ دار اوسمیں سے شراب طہور پہلے پینے کی درمیان جنت میں تا کہ جاتی رہے پیاس روزہ جو یہاں پیاسا رہا تہا اوسکی عوض اس دروازہ سے داخل ہو گا سیراب ہو کر اور ایک روایت میں آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت کا ایک دروازہ ہے کہ کہا جاتا ہے اوسکو باب الضحے پس جب ہو گا دن قیامت کا پکاریگا پکارنیوالا یعنی فرشتہ کہ کہاں ہیں وہ لوگ کہ مداومت کرتی تہی نماز ضحے پر یعنی اشراق یا چاشت پر
یہہ دروازہ تمہارا ہے پس داخل ہو اوسمیں ساتھہ رحمت خدا کی اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ باب التوبہ کہ توبہ کرنیوالے اوسمیں سے داخل ہونگے اور ایک دروازہ ہے کہ غصہ پینے والے اور عفو کرنیوالے گناہ لوگوں کی اوسمیں سے داخل ہونگے اور ایک
دروازہ ہے کہ راضی برضا ہونیوالے اوسمیں سے داخل ہونگے اور لفظ … علی کی اوپر کا جملہ ہے سوال کے یعنی فہل یدعی آخر تک اور ہووے گا تو اونمیں سے یعنے اسلیے کہ حضرت ابوبکر رضی میں سب باتیں پائی جاتی تہیں ح ع وعنه
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصبح منكم اليوم صائما قال ابو بكر انا قال فمن تبع منكم اليوم جنازة قال ابو بكر انا قال فمن اطعم منكم اليوم
مسكينا قال ابو بكر انا قال فمن عاد منكم اليوم مريضا قال ابو بكر انا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اجتمعن في امرئ الا دخل الجنة رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون شخص ہے تم میں سے آج کی دن روزہ رکہی کہا ابوبکر صدیق نے کہ میں ہوں روزہ دار فرمایا کون ہے تم میں کہ گیا ہے آج کی دن ساتہہ جنازہ کی کہا ابوبکر نے کہ میں ہوں فرمایا کون کہ کھلایا ہو تم
میں سے آج کی دن مسکین کو کہا ابوبکر نے کہ میں ہوں فرمایا کون ہے تم میں سے کہ عیادہ کی بیمار کی آج کی دن کہا ابوبکر نے کہ میں ہوں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جمع ہوتیں یہہ چیزیں کسی شخص میں مگر کہ داخل ہو گا
بہشت میں نقل کی یہہ مسلم نے ف نہیں جمع ہوتیں یہہ چیزیں ایک میں مگر کہ داخل ہو گا بہشت میں یعنی بلا حساب اور ایمان ہے کافی ہی مطلق داخل ہونیکی لیے معنی یہہ ہیں کہ داخل ہو گا جنت میں جس دروازہ سے چاہیگا
اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منع نہیں ہے انا کہنا اور بیان کرنا اپنی فضیلت کا بطور خبر دینی کی اپنی حال کی اور بقصد طلب کرنے سوال کی اور بعضی صوفیہ نے جو منع کیا ہے اسکو کہ نفیس کو چاہیے کہ انا زبان پر نہ لاوے تو مراد
اونکی یہہ ہے کہ بقصد تکبر اور دعوے ہستی اور انانیت کی نہ کہی جیسی ابلیس نے کہا انا خیر منه ح ع وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يا نساء المسلمات لا تحقرن جارة لجارتها
ولو فرسن شاة متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عورتوں مسلمان نہ حقیر جانے ہمسائی یعنی تحفہ بہیجنے کو یا تصدق کرنیکو واسطے ہمسائی اپنی کے اگرچہ ہو
کہر بکری کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے نہ باز رہو تم میں تحفہ بہیجنے یا کسی چیز ہمسایہ کو حقیر جانکر اور بہیجو کہ موجود ہو اور میسر ہو جو ہو سکی بہیجے اگرچہ تہوڑی چیز ہو اور بعضوں نے کہا کہ یہہ خطاب اوس عورت
کو ہے جسکو تحفہ بہیجے پس معنے یہہ ہونگے کہ حقیر نہ جانے کوئی تم میں سے اپنی ہمسائی کی تحفہ کو بلکہ قبول کرے اگرچہ تہوڑا ہو اور اگرچہ کہر ہو بکری کا یہہ قلیل بہیجنا اور بہیجانیکا اور تصدق کا نہیں ہے اسکو مبالغہ ذکر فرمایا مراد اسکا یہہ ہے
کہ اگرچہ تہوڑی اور حقیر چیز ہو اور خاص خطاب عورتوں کو اسلیے کیا کہ انکی مزاج میں غصہ اور بہیر ساتہہ وغیرہ کا بہت ہوتا ہے ح ع وعن جابر وحذيفة قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم كل

معروف صدقة متفق عليه اور روایت ہے جابر اور حذیفہ سے کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نیکی ہی صدقہ ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے جو کام نیکی کی ہو خواہ کہنی
کی خواہ کرنی کی وہ بھی موافق مرضی کے ہے اور اسکا ثواب ایسا ہے جیسا بسبب صدقہ کا ع وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحقرن من المعروف شیئا ولو ان تلقی
اخاک بوجه طلق رواه مسلم اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ حقیر جان تو نیکی میں سے کسی چیز کو اگرچہ ملاقات کرے تو اپنے بھائی سے ساتھ چہرہ خوش کے نقل کی یہ مسلم نے ف کشادہ پیشانی جو کوئی
ایسے ملتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے اور مسلمان کا دل خوش کرنا بلاشبہ اچھا ہے ع وعن ابی موسى الاشعرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم على كل مسلم صدقة قالوا فان لم يجد
قال فليعمل بيديه فينفع نفسه ويتصدق قالوا فان لم يستطع او لم يفعل قال فيعين ذا الحاجة الملهوف قالوا فان لم يفعله قال فيأمر بالخير
قالوا فان لم يفعل قال فيمسك عن الشر فانه له صدقة متفق عليه اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے یعنے بطریق شکر نعمت الہی
کی کہا صحابہ نے اگر نہ پاوے اسقدر کہ تصدق کرے فرمایا پس چاہیے کہ کماوے مال دونوں ہاتھوں اپنے سے پس نفع پہنچاوے اپنی ذات کو اور خیرات کرے کہا صحابہ نے اگر نہ طاقت رکھے یا کہ نہ کرسکے فرمایا پس مدد کرے یعنے مال سے
حاجتمند غمگین کی خواہ اور کی عرض کیا صحابہ نے اگر نہ کرسکے یہ بھی فرمایا امر کرے ساتھ بھلائی کی عرض کیا صحابہ نے اگر یہ بھی نہ کرسکے فرمایا باز رکھے یعنی اپنی تئیں بدی سے اور برائی نہ پہنچاوے لوگوں کو پس تحقیق ایسے کے لیے صدقہ یعنی
اسکے لیے ثواب صدقہ کا ہوتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف برائی نہ پہنچاوے یعنی زبان سے یا ہاتھ وغیرہ سے کسی کو ایذا نہ دے اور یہی مضمون ہے کسی نے اسمیں کہا ہے مصرع مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان ع وعن ابی هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم كل سلامى من الناس عليه صدقة كل يوم تطلع فيه الشمس يعدل بين الاثنين صدقة ويعين الرجل على دابته فيحمل عليها او يرفع
عليها متاعه صدقة والكلمة الطيبة صدقة وكل خطوة يخطوها الى الصلوة صدقة ويميط الاذى عن الطريق صدقة متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جوڑ ہیں آدمی کی بدن میں اوپر ہر ایک کے ہے صدقہ ہر روز کہ نکلتا ہے اسمیں آفتاب عدل کرنا درمیان دو شخصوں کے صدقہ ہے اور مدد کرنی آدمی کی اوپر جانور اسکے
کے سوار کردے اوسپر یا لادوے اوسپر اسباب اوسکا صدقہ ہے اور بات اچھی صدقہ ہے اور ہر قدم کہ رکھتا ہے اوسکو طرف نماز کی صدقہ ہے دور کرنا موذی چیز کا راہ سے صدقہ ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لازم ہے اوپر ہر یعنی
جوڑ کی میں جو آدمی میں ہیں حکمتیں اور نعمتیں بڑی بڑی ہیں اونکی شکرانہ میں صدقہ لازم ہے آدمی پر ہر روز بعد اوسکے بیان کیا کہ صدقہ یہی نہیں ہے کہ مال اپنا دے بلکہ یہ چیزیں کہ مذکور ہوئیں صدقہ میں اور بات اچھی یعنی جس سے ثواب حاصل ہو یا سائل
وغیرہ سے کلام نرم کرنا اور ہر قدم کہ رکھتا ہے طرف نماز کی صدقہ ہے اور اسی حکم میں ہے جانا طواف کے لیے اور عیادت کے لیے اور جنازہ کے لیے اور طلب علم کے لیے اور مانند اسکے لیے اور موذی چیز مانند کانٹے اور ہڈی اور نجاست وغیرہ کی ہے ع
وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خلق كل انسان من بني آدم على ستين وثلثمائة مفصل فمن كبر الله وحمد الله وهلل الله وسبح
الله واستغفر الله وعزل حجرا عن طريق الناس او شوكة او عظما او امر بمعروف او نهى عن منكر عدد تلك الستين والثلثمائة فانه يمشي يومئذ وقد زحزح نفسه
عن النار رواه مسلم اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا گیا ہر آدمی بنی آدم میں سے اوپر تین سو ساٹھ جوڑوں کے پس جو کوئی اللہ اکبر کہے اور حمد کرے اللہ کی اور لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ
کہے اور استغفار کرے اللہ سے اور دور کرے پتھر لوگوں کی راہ سے یا دور کرے کانٹا یا ہڈی یا حکم کرے ساتھ نیک چیز کے یا منع کرے بری چیز سے یعنی کرے یہ اقوال و افعال یا بعض موافق گنتی اون تین سو ساٹھ جوڑوں کی پس
تحقیق وہ چلتا ہے اوس دن اس حالت میں کہ دور کیا ہے اپنی جان کو آگ سے نقل کی یہ مسلم نے ف لفظ اوس دن میں اشارہ ہے طرف اسکی کہ یہ کام ہر روز کرنا کفارہ گناہوں کا ہوگا ع وعن ابی ذر قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان بكل تسبيحة صدقة وكل تكبيرة صدقة وكل تحميدة صدقة وكل تهليلة صدقة وامر بالمعروف صدقة
ونهي عن المنكر صدقة وفي بضع احدكم صدقة قالوا يا رسول الله أيأتي احدنا شهوته ويكون له فيها اجر قال ارأيتم لو وضعها في حرام أكان عليه فيها وزر فكذلك
اذا وضعها في الحلال كان له فيها اجر رواه مسلم اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر تسبیح یعنی سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور ہر تحمید یعنی الحمد للہ کہنا صدقہ
ہے اور ہر تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور حکم کرنا ساتھ نیک بات کے صدقہ ہے اور منع کرنا بری بات سے صدقہ ہے اور بیچ صحبت کرنے ایک تمہارا کی بی بی اپنی سے یا لونڈی اپنی سے صدقہ ہے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ
دفع کرے ایک ہمارا اپنی شہوت کو ہووے اوسکو اوسمیں ثواب فرمایا خبردو مجھ کو اگر دفع کرتا شہوت کو حرام میں آیا ہوتا اوسپر اوسمیں گناہ پس اسیطرح سے جس وقت کہ دفع کریگا اوسکو حلال میں ہوگا اوسکے لیے اوسمیں ثواب نقل کی یہ مسلم نے
ف یعنے جیسے دینی امور میں ثواب ہے تیسا ہی تسبیحات وغیرہ کی پڑھنی اور دنیوی ایسا ہی صحبت کرنی بی بی سے اگرچہ بذاتہ عبادت و صدقہ نہیں لیکن اسلئے کہ اسمیں ادا کرنا حق بی بی کا ہے اور نفس حرام کی طرف
مائل ہوتا ہے اور شیطان بھی رغبت دلاتا ہے اوسکی اور باوجود اسکی اپنی کو بچا کر رجوع حلال کیطرف کرتا ہے بموجب حکم الہی کے ثواب پاتا ہے صدقہ کا سا ع وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم نعم الصدقة اللقحة الصفي منحة والشاة الصفي منحة تغدو باناء وتروح باخر متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا صدقہ ہے اونٹنی بہت دودھ والی عاریت دینی اور اچھی دودھ دینی کی اور اچھا صدقہ ہے بکری بہت دودھ والی عاریت دینی صبحکو دیتی ہے باسن بھر کر دودھ اور شام کو دیتی ہے

باس پھر کر دو دودھ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عرب میں یہ معمول ہے کہ جسکو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے اونٹنی یا بکری دودھ کی محتاج کو عاریۃً دیتا ہے تا وہ حاجت والا اپنی کری اور بعد حاجت
روانی کی والا کو پھیر دیتا ہے اسکی حضرت نے تعریف فرمائی کہ خوب صدقہ ہے یہ وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يغرس غرسا او يزرع زرعا فيأكل منه طير او انسان
او بهيمة الا كانت له صدقة متفق عليه وفي رواية لمسلم عن جابر وما سرق منه له صدقة اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نہیں کوئی مسلمان کہ لگاوے کوئی درخت یا بووے کوئی کھیتی پھر کھاوے اس سے آدمی یا پرندہ یا چارپایہ لیکن اگرچہ بغیر اختیار مالک کے کھا لیں مگر ہوتا ہے اوسکی لیے صدقہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں جابر سے یہی ہے اور جو
کچھ چورایا جاتا ہے اوس سے اوسکی لیے صدقہ ہے ف یعنے بدیں کا سا ثواب پاتا ہے اوسکا حاصل یہ ہے کہ سبب کیا جاوے مال مسلمان کا حاصل ہوتا ہے اوسکو ثواب اسمیں تسلی ہے اوسکی لیے صبر کرے نقصان مال
پر کہ بہت ثواب پاتا ہے ۱۲ ع ف اگر کوئی کہے ثواب اعمال کا موقوف نیت پر ہے اور یہاں نیت نہیں جواب یہ ہے کہ منظور اصلی کھیتی میں جو نفع حیوان و انسان کی ہے مطلق ہے کسی فرد کی ہو خواہ حیوان انسان کسی سے تعلق ہو
نیت اجمالی ساتھ اس فرد کی ہے اور نیت اجمالی کافی ہے ثواب کے ہونے میں واللہ اعلم بالصواب مولانا عبد العزیز وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم غفر لامرأة مومسة مرت
بكلب على رأس ركي يلهث كاد يقتله العطش فنزعت خفها فأوثقته بخمارها فنزعت له من الماء فغفر لها بذلك قيل إن لنا في البهائم
أجرا قال في كل ذات كبد رطبة أجر متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش کی گئی واسطے ایک عورت بدکار کی کہ گذری ایک کتے پر کہ تھا نزدیک کنوئیں کے نکالے
تھا زبان اپنی مارے پیاس کے قریب تھا کہ ہلاک کرے اوسکو پیاس پس اوتارا اوس عورت نے موزہ اپنا اور باندھا اوسکو ساتھ اوڑھنی اپنی کے پھر نکالا اوسکی لیے پانی پس بخشش کی گئی واسطے اوسکی سبب اس کام کے کہا گیا یعنی صحابہ
نے عرض کی کیا تحقیق ہمارے لیے بیچ احسان کرنے کی چارپایوں کے ثواب ہے فرمایا بیچ احسان کرنے ہر صاحب جگر تر یعنی جاندار پر ثواب ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا مظہر نے کہ ہر جانور کی کھلانے اور پلانے میں
ثواب ہوتا ہے سوا موذیات کی کہ جنکی لیے حکم مارنے کا ہے یعنی سانپ بچھو وغیرہ اور اسمیں دلیل ہے کہ کبھی کبیرہ گناہ بغیر توبہ کی بھی اللہ تعالیٰ بخش دیتا ہے یہی مذہب ہے اہل سنت کا ۱۲ ع وعن ابن عمر وابی هريرة
قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عذبت امرأة في هرة امسكتها حتى ماتت من الجوع فلم تكن تطعمها ولا ترسلها فتأكل من خشاش الارض
متفق عليه اور روایت ہے ابن عمر اور ابی ہریرہ سے کہا دونوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عذاب کی گئی ایک عورت سبب بلی کی باندھ رکھا تھا اوسکو یہانتک کہ مرگئی مارے بھوک کی پس نہ تھی وہ عورت کہ کھلاوے اور
بلی کو اور نہ چھوڑتی تھی بلی کو کہ کھاوے جانوران زمین کی یعنی چوہے وغیرہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ صغیرہ گناہ ہے اور جائز ہے عذاب ہونا صغیرہ پر جیسا کہ کوئی عقائد میں ہے ۱۲ ع وعن ابی هريرة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم مر رجل بغصن شجرة على ظهر طريق فقال لأنحين هذا عن طريق المسلمين لا يؤذيهم فأدخل الجنة متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گذرا ایک شخص ٹہنی درخت کی پر کہ تھی اوپر راہ کی پس کہا البتہ دور کروں گا میں اس ٹہنی کو مسلمانوں کی راہ سے تا نہ ایذا دے ان کو پس داخل کیا گیا بہشت میں نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے ف یعنے اوسکو دور کرنیکا ارادہ کیا اور پھر دور کیا اوسکو پس داخل ہوا بہشت میں یا نیت عظمت اسکی داخل ہوا ۱۲ ع وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد رأيت رجلا يتقلب في الجنة
في شجرة قطعها من ظهر الطريق كانت تؤذي الناس رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دیکھا میں نے ایک شخص کو پھرتا اور سیر کرتا تھا بہشت میں سبب ایک درخت کے کہ
کاٹا تھا اوسکو اوپر سے راہ کی درخت ایذا دیتا آدمیوں کو نقل کی یہ مسلم نے وعن ابي برزة قال قلت يا نبي الله علمني شيئا انتفع به قال اعزل الاذى عن طريق المسلمين رواه مسلم
اور روایت ہے ابی برزہ سے کہا کہا میں نے اے نبی خدا کے سکھلاؤ مجھکو ایک چیز کہ نفع پکڑوں میں ساتھ اسکی فرمایا ایک طرف کیا کر موذی چیز کو راہ مسلمانوں کی سے نقل کی یہ مسلم نے وسنذكر حديث عدي بن
حاتم اتقوا النار في باب علامات النبوة ان شاء الله تعالى اور ذکر کرینگے ہم حدیث عدی بن حاتم کی کہ شروع اسکا یہ ہے اتقوا النار بیچ باب علامات نبوت کی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے

الفصل الثاني

عن عبد الله بن سلام قال لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة جئت فلما تبينت وجهه عرفت ان وجهه ليس بوجه كذاب فكان اول ما قال يا ايها الناس
افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا الارحام وصلوا بالليل والناس نيام تدخلوا الجنة بسلام رواه الترمذي وابن ماجة والدارمي
روایت ہے عبد اللہ بن سلام سے کہا جبکہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں حاضر ہوا میں پس جبکہ دیکھا میں نے چہرہ حضرت کا معلوم کیا میں نے یہ چہرہ حضرت کا نہیں چہرہ جھوٹے کا پس تھا اول کلام یہ فرمایا آپ نے اے لوگو فاش کرو
سلام کو یعنی پکار کر کہو اس طرح کہ سب سنیں السلام علیکم ہر ایک کو خواہ آشنا ہو خواہ بیگانہ اور کھلاؤ کھانا یعنی بھوکوں کو اور سلوک کرو ناتے داروں سے اور پڑھو نماز رات کو اس حالت میں کہ لوگ سوتے ہوں یعنی تہجد داخل ہو
بہشت میں ساتھ سلامتی کے یعنے عذاب سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعبدوا الرحمن واطعموا الطعام وافشوا
السلام تدخلوا الجنة بسلام رواه الترمذي وابن ماجة اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بندگی کرو رحمان کی اور کھلاؤ طعام اور فاش کرو سلام داخل ہو گے بہشت میں ساتھ سلامتی کے
نقل کی یہ ترمذی و ابن ماجہ نے وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الصدقة لتطفئ غضب الرب وتدفع ميتة السوء رواه الترمذي اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق صدقہ کرنا البتہ بجھا دیتا ہے غضب پروردگار کو اور دور کرتا ہے مرنے بری کو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** بجھا دیتا ہے غضب رب کو یعنی دنیا میں عافیت سے رکھتا ہے کوئی بلا نہیں آتا
اور مرنے بری کو یعنی بری حالت وقت مرنے کی یعنی وقت مرنے کی وسوسہ شیطان سے دہشت یا سختی وغیرہ سے کہ باعث کفر و کفران کی ہو محفوظ رکھتا ہے حاصل یہ کہ خاتمہ بخیر ہوتا ہے **وعن جابر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
كل معروف صدقة وإن من المعروف أن تلقى أخاك بوجه طلق وأن تفرغ من دلوك في إناء أخيك رواه أحمد والترمذي اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہر نیکی صدقہ ہے اور بعضی نیکیوں میں سے یہ ہے کہ ملاقات کرے تو مسلمان بھائی اپنے سے ساتھ کشادہ چہرہ کے اور یہ کہ ڈالدے تو ڈول اپنے سے بیچ برتن بھائی اپنے کی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **وعن أبي ذر** قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم تبسمك في وجه أخيك صدقة وأمرك بالمعروف صدقة ونهيك عن المنكر صدقة وإرشادك الرجل في أرض الضلال لك صدقة ونصرك
الرجل الرديء البصر لك صدقة وإماطتك الحجر والشوك والعظم عن الطريق لك صدقة وإفراغك من دلوك في دلو أخيك لك صدقة رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب
اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرانا تیرا روبرو بھائی اپنے کی صدقہ ہے اور امر کرنا تیرا ساتھ بات نیک کے صدقہ ہے اور منع کرنا تیرا بری بات سے صدقہ ہے اور بتا دینا تیرا کسی کو بیچ زمین بے نشان کے واسطے تیرے
صدقہ ہے یعنی جس زمین میں سبب نہ ہونے نشان راہ کے لوگ رستہ بھولتے ہیں اوس میں کسی راہ بھولے کو راہ بتا دینی سی صدقہ کا سا ثواب ملتا ہے اور مدد کرنی تیری یعنی ہاتھ پکڑ کر لیجانا اندھے کو یا کم سوجھے کو تیرے لیے صدقہ ہے
اور دور کرنا تیرا پتھر کا اور کانٹے کا اور ہڈی کا راہ سے تیرے لیے صدقہ ہے اور ڈالنا پانی کا ڈول اپنے سے بیچ ڈول بھائی اپنے کی تیرے لیے صدقہ ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** جب ڈول سے ڈول میں پانی ڈالنے
میں یہ ثواب ملے تو جس صورت میں بھائی مسلمان کے پاس ڈول نہ ہو اور تو اپنے ڈول سے پانی دے اوسکو کیا کچھ ثواب دیگا رب **وعن سعد بن عبادة** قال يا رسول الله إن أم سعد ماتت فأي الصدقة أفضل قال
الماء فحفر بئرا وقال هذه لأم سعد رواه أبو داود والنسائي اور روایت ہے سعد بن عبادہ سے کہا کہا ای رسول اللہ تحقیق ماں سعد کی یعنی میری ماں مر گئی پس کونسا صدقہ بہتر ہے یعنی اوسکی روح کے لیے فرمایا
پانی پس کھودا سعد نے کنواں اور کہا یہ کنواں صدقہ ہے واسطے ماں سعد کی نقل کی یہ ابو داود اور نسائی نے **ف** پانی بہتر ہے اسلیے کہ بہت کام آتا ہے امور دین و دنیا میں خصوصا ان شہروں گرم میں اور **وعن أبي سعيد**
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أيما مسلم كسا مسلما ثوبا على عري كساه الله من خضر الجنة وأيما مسلم أطعم مسلما على جوع أطعمه الله من ثمار
الجنة وأيما مسلم سقى مسلما على ظمأ سقاه الله من الرحيق المختوم رواه أبو داود والترمذي اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان پہناوے کسی مسلمان کو کپڑا اوپر حالت ننگی
کے پہناویگا اوسکو اللہ بہشت کے سبز لباسوں میں سے اور جو مسلمان کھلاوے کسی مسلمان کو بھوک پر کھلاویگا اوسکو اللہ میووں بہشت کے اور جو مسلمان پلاوے کسی مسلمان کو پیاس پر پلاویگا اوسکو اللہ شراب مہر کیے ہوئے میں سے نقل کی یہ
ابو داود اور ترمذی نے **ف** یعنی شراب جنت کے کہ محفوظ ہے سبب مہر کی تغیر و تبدیل سے اور جسکی لیے ہی ہے سوا اوسکے کوئی نہیں لے سکتا اور مراد اس سے یہ ہے کہ نہایت نفیس ہے اسلیے کہ نفیس چیز پر مہر کر دیتی ہیں اور مہر اوسپر مشک کی ہے
جیسا کہ کلام اللہ میں آیا ہے يسقون من رحيق مختوم ختامه مسك یعنی بجائے موم وغیرہ کی مشک لگا کر اوسپر مہر کی گئی ہے اھ **وعن فاطمة بنت قيس** قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
إن في المال لحقا سوى الزكوة ثم تلا ليس البر أن تولوا وجوهكم قبل المشرق والمغرب الآية رواه الترمذي وابن ماجة والدارمي اور روایت ہے فاطمہ بیٹی قیس سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مال میں البتہ حق ہے سوا زکوۃ کی پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت نہیں نیکی یہی کہ پھیرو مونہہ اپنے کو طرف مشرق و مغرب کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ و دارمی نے **ف** یعنی
تو قرض ہے ضرور دینی چاہیے سوا زکوۃ کی صدقہ نفل ہے مستحب ہے وہ یہی باکری اور وہ یہ ہے کہ نہ محروم کرے سائل اور قرض مانگنے والے کو اور نہ دریغ کرے عاریۃً مانگنے والے اسباب گھر کا مانند ہنڈی اور پیالہ وغیرہ کی اور نہ منع
کرے کسی کو پانی اور نمک اور آگ لینی سے کذا ذکر الطیبی وغیرہ اور ظاہر یہ ہے کہ مراد حق سے چیزیں ہیں کہ آیت کو مذکور ہیں یعنی احسان کرنا قرابتیوں سے یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سائلوں سے اور خرچ کرنا مال کا بیچ
آزاد کرنی بردہ کی اور باقی آیت یوں ہے ولكن البر من آمن بالله واليوم الآخر والملائكة والكتاب والنبيين وآتى المال على حبه ذوي القربى واليتامى والمساكين وابن السبيل والسائلين وفي الرقاب وأقام الصلوة وآتى الزكوة
یعنے ولیکن وہ نیک ہے جو کہ ایمان لاوے ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے پر اور فرشتوں پر اور کتابوں پر اور نبیوں پر اور دیا مال ساتھ محبت اوسکے کے قرابتیوں کو اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سائلوں کو اور بردہ آزاد کرنے میں اور قائم رکھے نماز اور
دے زکوۃ پس یہ آیت حضرت نے سند کے لیے پڑھی اسواسطے کہ اس میں اول اللہ تعالی نے تعریف کی مومنوں کی ساتھ دینے مال کے اپنوں اور یتیموں وغیرہ کو بعد ازان تعریف کی ساتھ قائم کرنے نماز اور دینے زکوۃ کی پس معلوم ہوا کہ دینا مال
کا سوا دینے زکوۃ کی ہے اور وہ صدقہ نفل ہے حاصل یہ کہ حضرت نے جو فرمایا تھا کہ مال میں حق ہے سوا زکوۃ کی وہ اس آیت سے ثابت ہے کہ اول صدقہ نفل ذکر کیا گیا پھر صدقہ واجب اھ **وعن بهيسة** عن أبيها قالت
قال يا رسول الله ما الشيء الذي لا يحل منعه قال الماء قال يا نبي الله ما الشيء الذي لا يحل منعه قال الملح قال يا نبي الله ما الشيء الذي لا يحل منعه قال أن تفعل الخير خير
لك رواه أبو داود اور روایت ہے بہیسہ سے کہ نقل کرتے ہیں وہ باپ اپنے سے کہا بہیسہ نے کہا باپ اوسکے نے یا رسول اللہ کیا ہے وہ چیز کہ نہیں حلال منع کرنا اور نہ دینا اوسکو فرمایا پانی کہا ای نبی اللہ کیا ہے چیز
کہ نہیں حلال منع کرنا اوسکو فرمایا نمک کہا ای نبی اللہ کیا ہے چیز کہ نہیں حلال منع کرنا اوسکو فرمایا کرنا تیرا بھلائی کو بہتر ہے تیرے لیے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** پانی یعنی جو پانی کہ زیادہ ہو حاجت سے مالک کی اور نمک
نہ منع کرے اسلیے کہ لوگوں کو احتیاج اوسکی بہت ہے اور لوگ دیتے رہتے ہیں اوسکو چندان قیمت نہیں رکھتا اور کلمہ خیر کا جامع ہے سب بھلائیوں کو یعنی جو کچھ چاہے تو اور جو ہو سکے بھلائی کر نہیں حلال تجھکو باز رکھنا اپنے کو

ہوا اور نکو اس سے یہی تعمیم ہی بعد تخصیص کے اور اشارہ ہی طرف اسکی کہ لفظ لا یحل بمعنی النہی کی ہی یعنی لائق نہیں ہی منع کرنا ان چیزوں کی شرع **وعن جابر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احیی ارضا میتة فلہ فیہا اجر وما اکلت العافیة منہ فہو لہ صدقة رواہ الدارمی اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص آباد کرے کسی زمین خشک یعنی بہتی کرے بن فتادہ میں پس واسطے اسکے بیچ اوسکے ثواب ہی یعنی اوسکی آباد کرنے میں ثواب ہے اور جو کچھ کہا جاوے جانور یا آدمی اوسکے حاصل میں سے پس وہ اوسکے لیے صدقہ ہی یعنی جبکہ راضی شاکر ہوا اوسپر نقل کی یہہ دارمی نے **وعن البراء** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من منح منحة لبن او ورق او هدی زقاقا کان له مثل عتق رقبة رواہ الترمذی اور روایت ہے براء سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دے کو عاریۃ جانور دودھ کا یا قرض یوں چاندی یعنی روپے وغیرہ یا راہ بتلاوے راہ بھولے کو یا اندھے کو کوچہ اور راہ میں ہوگا اوسکے لیے ثواب ایک بندہ آزاد کرنیکا یہ دو کی نقل کی یہہ ترمذی نے **وعن ابی جری جابر بن سلیم** قال اتیت المدینة فرأیت رجلا یصدر الناس عن رأیه لا یقول شیئا الا صدروا عنه قلت من هذا قالوا هذا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قلت عليك السلام يا رسول الله مرتين قال لا تقل عليك السلام عليك السلام تحية الميت قل السلام عليك قلت انت رسول الله فقال انا رسول الله الذي ان اصابك ضر فدعوته كشفه عنك وان اصابك عام سنة فدعوته انبتها لك واذا كنت بارض قفر او فلاة فضلت راحلتك فدعوته ردها عليك قلت اعهد الي قال لا تسبن احدا قال فما سببت بعده حرا ولا عبدا ولا بعيرا ولا شاة قال ولا تحقرن شيئا من المعروف وان تكلم اخاك وانت منبسط اليه وجهك ان ذلك من المعروف وارفع ازارك الى نصف الساق فان ابيت فالى الكعبين واياك واسبال الازار فانها من المخيلة وان الله لا يحب المخيلة وان امرؤ شتمك وعيرك بما يعلم فيك فلا تعيره بما تعلم فيه فانما وبال ذلك عليه رواه ابو داود وروى الترمذي منه حديث السلام وفي رواية فيكون لك اجر ذلك ووباله عليه اور روایت ہے ابی جری سے کہ نام اوسکا جابر بن سلیم ہی کہا آیا میں مدینہ میں پس دیکھا میں نے ایک شخص کو کہ پھرتے ہیں لوگ عقل اوسکے سے یعنی عمل کرتے ہیں موافق فرمانے اوسکے جیسا کہ راوی نے وضح کر کر کہا کہ نہیں فرماتا کچھ مگر عمل کرتے ہیں لوگ اوسپر کہا میں نے کون ہے یہ کہا لوگوں نے یہہ ہیں رسول خدا کے کہا راوی نے دو بار کہا میں نے علیک السلام یعنی تجھپر سلام اے رسول خدا کے فرمایا نہ کہہ علیک السلام کہنا علیک السلام کا دعا مردے کی ہے کہہ السلام علیک یعنی سلام ہے تجھپر کہا میں نے تم ہو رسول خدا کے پس فرمایا میں ہوں رسول اللہ کا وہ اللہ کہ اگر پہونچے تجھکو ضرر پس پکارے تو اوسکو دور کرے ضرر کو تجھسے اور اگر پہونچے تجھکو قحط سالی پھر پکارے تو اوسکو پیدا کرے سبزہ زمین میں تیرے لیے اور جسوقت کہ ہو تو زمین میں کہ خالی ہو پانی اور درخت سے یا ہو جنگل میں کہ دور ہو آبادی سے اور گم ہوجاوے سواری تیری پس پکارے تو اوسکو پھیر لاوے سواری تجھپر کہا جابر نے کہا میں نے نصیحت کیجیے مجھکو فرمایا نہ برا کہہ کسیکو کہا جابر نے پس برا کہا میں نے پیچھے اسکے کسی آزاد کو اور نہ غلام کو اور اونٹ کو اور نہ بکری کو یعنی آدمیوں کو برا کہنا کیسا حیوانات کو بھی نہیں کہا جیسیکہ عادت عوام کی ہوتی ہی فرمایا حضرت نے اور نہ حقیر جان کسی چیز کو نیکی سے یعنی نیکی کوئی اچھی کرے یا تو کسی سے کرے اگرچہ تھوڑی ہو حقیر جان بلکہ اگر کوئی تجھسے نیکی کرے اگرچہ تھوڑی ہو بہت جان اور شکر ادا کر اور جو کچھ تیرا یا تجھسے نیکی ہو سکے کر اور غنیمت جان اور بات کر تو بھائی اپنی سے اور حال آنکہ تو ایسا ہو کہ خوش ہو طرف اوسکی منہہ تیرا یعنی تواضع اور خوش کلامی کر اوس سے تاکہ خوش ہو دل اوسکا بسبب حسن خلق تیرے کے اسلیے کہ تحقیق یہہ بیچ نیکی کے ہے اور بلند کر ازار اپنی آدھی پنڈلی تک پس اگر نہ مانے تو پس ٹخنوں تک اور بچ تو لٹکانے ازار کے اسلیے کہ لٹکانا ازار کا تکبر سے ہے اور تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا تکبر کو اور اگر کوئی شخص گالی دے تجھکو اور عار دلاوے تجھکو ساتھ اوس عیب کے کہ جانتا ہے تجھ میں تو اوسمیں اسلیے کہ نہیں ہے گناہ اوسکا مگر اوسپر نقل کی یہہ ابو داؤد نے اور نقل کی ترمذی نے اس حدیث میں حدیث سلام کے یعنی اس حدیث کا وہ حصہ کہ سلام کا ہی اور بیچ حدیث نہیں روایت کے اور ایک روایت میں یعنی ترمذی کی بیجائے فانما وبال الخ علیہ کے یہہ ہے کہ ہوگا ثواب لیے تیرے اوسکا اور ہوگا وبال اوسکا اوسپر **ف** جابر نے دو بار سلام اسلیے کیا کہ پہلا سلام یا تو حضرت نے سنا نہیں یا جواب نہیں دیا اوکی ادب سکہانے کی لیے اور نہ کہہ علیک السلام یہہ نہی تنزیہی ہے اور کہنا علیک السلام کا دعا مردے کی یہہ ظاہر اس عبارت سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ جب مردے کی زیارت کیجاوے کہے علیک السلام نہ السلام علیک جیسے کہ زندہ پر کہتے ہیں لیکن تحقیق یہہ ہے کہ سنت مردے کی لیے بھی السلام علیکم ہے اسلیے کہ ثابت ہوا ہے حضرت سے کہ جب زیارت کو قبور کی تشریف لیجاتے تو کہتے السلام علیکم پس معنے اسکی کہ علیک السلام دعا مردے کی ہے یہہ ہیں کہ دعا مردے کی تہی ایام جاہلیت میں اور بعضوں نے کہا کہ عرب جو میں تہا کہ جب سلام کرتے قبر پر کہتے علیک السلام پس فرمایا حضرت نے کہ علیک السلام تحیت ہے موافق عرف عادت لوگوں کے نہ یہہ مراد حضرت کی کہ سلام کیا جاوے مردوں پر اسطرح اور کہہ السلام علیک اس لیے کہ یہہ افضل ہی اور جابر نے جو کہا کہ بعد اسکے میں نے کسیکو برا نہیں کہا یہہ بات سدا کے لیے تھی الا جائز ہے برا کہنا ایک شخص مخصوص کو کہ معلوم ہو مرنا اوسکا کفر پر لیکن افضل ہے کہ مشغول ہو ذکر رحمن میں اور کسیکو برا کہے اسلیے کہ خطرہ انا ما سوا اللہ کا موجب نقصان کا ہی اور کسیکی برائی کہنے میں کچھ ضرر نہیں ہے کہ لعنت کرے شیطان کے میں ہے اور جیسے پائنچے ٹخنوں سے نیچے کرنے منع ہیں ویسے ہی کرتہ وغیرہ بھی ٹخنوں سے نیچا کرنا منع ہے اور نہیں ہے گناہ اوسکا مگر اوسپر تو برا کہہ کیونکہ وبال میں پڑتا ہی جلیت بدی بدی سہل باشد جزا اگر مردی احسن الی من اسا اور آخر میں لفظ فی روایۃ کر جو عبارت نقل کی اوس سے معلوم ہوا کہ ترمذی نے بہی ساری روایت نقل کی ہی اسلیے بعض حواشی میں لکہا ہی کہ ترمذی نے تمام حدیث روایت کی ہی لیکن الفاظ اوسکی دوسری کتاب میں جو روایت ہے ساتھ الفاظ ابی داؤد کی ہی طرح **وعن عائشة** انهم ذبحوا شاة فقال النبي صلى الله عليه وسلم ما بقي منها قالت ما بقي منها الا كتفها قال بقي كلها غير كتفها رواه الترمذي وصححه اور روایت ہے عائشہ سے کہ اہل بیت یا صحابہ نے ذبح کی ایک بکری پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا باقی رہا اوس میں سے کہا حضرت عائشہ نے کہ نہیں باقی رہا اوس میں سے مگر شانہ اوسکا یعنی سب تقسیم کر دی سوا شانہ کے فرمایا باقی ہی سب سوا شانہ کے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث صحیح ہی **ف** یعنی باقی

وہ ہی کہ جو لوگوں کو دیا کہ ثواب اوسکا وہاں ثابت ہی اور جو کچھ گھر میں ہا فانی ہی یہ مین شارہ ہی طرف اس آیہ کی ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق یعنی جو کچھ تمہارے پاس ہی فانی ہی اور جو کچھ اللہ پاس ہی باقی ہی ح

وعن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم کسا مسلما ثوبا الا کان فی حفظ من اللہ ما دام علیہ منہ خرقۃ رواہ احمد والترمذی

اور روایت ہی ابن عباس سے کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کی فرماتی تہی نہین کوئی مسلمان کہ پہناوے مسلمان کو کپڑا یعنی ازار یا چادر یا اور کچھ مگر ہوتا ہی بیچ حفاظت مین اللہ کی طرف سی جب تک کہ ہو وسپر اوس کپڑی مین ایک ٹکڑا بہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی **ف** یہ فائدہ تو دنیا مین ہی اور آخرت مین ثواب اوسکا جنت ہی ع

وعن عبد اللہ بن مسعود یرفعہ قال ثلثۃ یحبہم اللہ رجل قام من اللیل یتلو کتاب اللہ ورجل یتصدق بصدقۃ بیمینہ یخفیہا اراہ قال من شمالہ ورجل کان فی سریۃ فانہزم اصحابہ فاستقبل العدو رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غیر محفوظ احد رواتہ ابو بکر بن عیاش کثیر الغلط

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ پہنچایا اسکو حضرت تک فرمایا حضرت نی تین شخص ہین کہ دوست رکہتا ہی انکو اللہ ایک وہ شخص کہ کہڑا ہو رات کو اسحال مین کہ تلاوت کرتا ہی قرآن کی یعنی نماز مین یا غیر نماز مین اور اول ظاہر ہی اور ایک وہ شخص کہ دی کوئی صدقہ یعنی نفل صدقہ داہنی ہاتہہ اپنی سی چہپاوی اوسکو کہا راوی نی گمان کرتا ہون مین حضرت کو کہ فرمایا بائین ہاتہہ اپنی سی اور ایک وہ شخص کہ تہا لشکر مین پس شکست پائی یاروں اوسکی نی پہر وہ سامہنا ہو دشمن کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غیر محفوظ ہی یعنی ضعیف ہی ایک راوی اسکا ابو بکر بن عیاش ہی وہ بہت غلطی کرتا ہی **ف** داہنی ہاتہہ اپنی سی یہ مین شارہ ہی طرف اسکی یعنی کہ داہنی ہاتہہ سی دیا اوسکو کسی دائین طرف ہو اوسکی اور چہپایا اوسکو بائین ہاتہہ سی یعنی داہنی ہاتہہ سی دیتی بائین ہاتہہ کو خبر نہ ہو اور ارادہ کیا گیا ساتہہ اسکی کمال مبالغہ مخفی رکہنی کی داہنی طرف کا لیکو دیتی بائین طرف والیکو نہ خبر ہو غرض کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور خوف ریا کی لیے اس طرح چہپا کر دینی کا بڑا ثواب ہی ع

وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ یحبہم اللہ وثلثۃ یبغضہم اللہ فاما الذین یحبہم اللہ فرجل اتی قوما فسألہم باللہ ولم یسألہم لقرابۃ بینہ وبینہم فمنعوہ فتخلف رجل باعیانہم فاعطاہ سرا لا یعلم بعطیتہ الا اللہ والذی اعطاہ وقوم ساروا لیلتہم حتی اذا کان النوم احب الیہم مما یعدل بہ فوضعوا رؤسہم فقام یتملقنی ویتلو اٰیاتی ورجل کان فی سریۃ فلقی العدو فہزموا فاقبل بصدرہ حتی یقتل او یفتح لہ والثلثۃ الذین یبغضہم اللہ الشیخ الزانی والفقیر المختال والغنی الظلوم رواہ الترمذی والنسائی

مثلہ ولم یذکر والثلثۃ یبغضہم اور روایت ہی ابی ذر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہین کہ دوست رکہتا ہی انکو اللہ اور تین شخص ہین کہ دشمن رکہتا ہی انکو اللہ پس وہ اشخاص کہ دوست رکہتا ہی انکو اللہ مین ایک وہ شخص ہی کہ آیا ایک جماعت پاس پس مانگا اوسنی ساتہہ قسم اللہ کی یعنی یون کہا کہ قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ کی دو مجکو اور نہ مانگا اوسنی ساتہہ قرابت کی یعنی یون نہ کہا کہ دو مجکو بسبب حق قرابت کی کہ درمیان اوسکی اور درمیان اونکی ہی پس نہ دیا اونہون نی اوسکو پس پیچہی رہا ہی چہوڑ کر قوم کو ایک شخص نی یعنی اوسنی تنہائی کی کہ وہ بہی قوم مین تہا اور الگ ہو کر دیا اوسکو چہپکی سی نہ جانا دینی اوسکو مگر خدا نی اور اوسنی کہ دیا اوسکو اور دوسرا قوم کہ چلی ایک قوم کہ چلی تمام رات یہانتک کہ جس وقت ہوئی نیند بہت پیاری طرف اونکی ہر چیز کی برابر ہونی کی پس رکہی قوم نی سر اپنا وہ شخص کہڑا ہوا عاجزی کرتا ہی میری روبرو اور پڑہتا ہی آیتین میری اور تیسرا وہ شخص کہ تہا لشکر مین پس ملاقات کی دشمن سی پس شکست کہائی وہ پس وہ شخص متوجہ ہوا ساتہہ سینہ اپنی کی یہانتک کہ مارا گیا یا فتح کی گئی واسطی اوسکی اور وہ تین شخص کہ دشمن رکہتا ہی انکو اللہ بوڑہا زنا کرنیوالا اور دوسرا فقیر تکبر کرنیوالا اور تیسرا دولتمند ظلم کرنیوالا یعنی جو کہ قرض نہ دیوی مال وغیرہ کو یا اور کچہہ ظلم کری نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی مانند اسکی اور نہین ذکر کیا نسائی نی یہہ عبارت والثلثۃ یبغضہم یعنی ذکر نہین کیا نسائی نی تین شخصونکا کہ دشمن رکہتا ہی انکو اللہ تعالیٰ بلکہ فقط محبوبان الٰہی کا ذکر کیا **ف** گڑگڑاتا ہی محبت والی کی طرح نکتی یہہ کلام الٰہی ہی توجیہ اسکی یہہ کی گئی ہی کہ یہی بیان کیا اللہ تعالیٰ نی اپنی نبی سی جو کہ واقع ہوتا ہی میان بندی اور درمیان اوسکی پس بیان کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بعینہ قول اللہ تعالیٰ کا اور شیخ سی مراد بوڑہا ہی یا محصن یعنی جس کا نکاح ہو گیا ہو جیسا کہ اس آیت منسوخہ مین ہی الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم یعنی مرد بیاہا ہوا اور عورت بیاہی ہوئی جب زنا کرین دونون پس سنگسار کرو دونونکو ضرور یہہ سزا ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سی اور اللہ غالب اور حکمت والا ہی فقیر تکبر کرنیوالا مستثنیٰ ہی اس سی تکبر کرنا اوسکا متکبر سی اسلیے کہ وہ صدقہ ہی یعنی فقیر اگر متکبر سی تکبر کری تو وہ دشمن خدا کا نہین بلکہ صدقہ کا ثواب پاتا ہی چنانچہ بشر بن حارث نی امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکہا کہا نصیحت کیجیی مجکو ای امیر المؤمنین فرمایا کیا خوب ہی مہربانی کرنی تونگرونکو فقیرون پر واسطی طلب ثواب خدا کی اور بہت خوب ہی اس سی تکبر فقیر کا اغنیا پر بسبب اعتماد و توکل کی خدا پر اور یہہ خصلتین کو ذکر کی گئی ہین لیکن ان تینون کی لیکن ذکر کی گئی ہی بہت بری ہین چنانچہ سبب اسکا ظاہر ہی اسلیے دشمن خدا کی ہوئی ع

وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خلق اللہ الارض جعلت تمید فخلق الجبال فقال بہا علیہا فاستقرت فعجبت الملئکۃ من شدۃ الجبال فقالوا یا رب ہل من خلقک شیء اشد من الجبال قال نعم الحدید فقالوا یا رب ہل من خلقک شیء اشد من الحدید قال نعم النار فقالوا یا رب ہل من خلقک شیء اشد من النار قال نعم الماء فقالوا یا رب ہل من خلقک شیء اشد من الماء قال نعم الریح فقالوا یا رب ہل من خلقک شیء اشد من الریح قال نعم ابن اٰدم تصدق صدقۃ بیمینہ یخفیہا من شمالہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب

اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ پیدا کی اللہ نی زمین ہلنی لگی پہر پیدا کیی پہاڑ پس ٹہرایا پہاڑونکو زمین پر پس ٹہر گئی زمین پس تعجب کیا فرشتون نی سختی پہاڑونکی سی پہر کہا فرشتون نی ای پروردگار ہمارے کیا مخلوقات تیری سی کوئی چیز سخت ہی پہاڑون

فرمایا کہ ہان لوہا ہی یعنی وہ پتھر کو بھی توڑ ڈالتا ہی پھر عرض کیا فرشتوں نے ای پروردگار ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری سی کوئی چیز سخت تر لوہے سے فرمایا ہان آگ یعنی وہ لوہے کو بھی نرم کر دیتی ہی پھر عرض کیا فرشتوں نے ای پروردگار ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری سی کوئی چیز سخت تر آگ سے فرمایا ہان پانی یعنی وہ بجھا دیتا ہی آگ کو پھر عرض کیا فرشتوں نے ای پروردگار ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری سی کوئی چیز سخت تر پانی سی فرمایا ہان ہوا یعنی وہ پانی کو بھی خشک کر دیتی ہی پھر عرض کیا فرشتوں نے ای پروردگار ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری سی کوئی چیز سخت تر ہوا سے فرمایا ہان صدقہ دینا فرزند آدم کا کہ دیتا ہی صدقہ ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کی چھپاتا ہی اوسکو بائیں ہاتھ اپنے سی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی

ف فرمایا ہان صدقہ دینا فرزند آدم کا آخر یہہ سب سے زیادہ سخت اسلیے ہی کہ اسمین مخالفت نفس کے اور قہر طبیعت اور دفع کرنا شیطان کا ہی اور چیزوں مین کہ اوپر اسکی مذکور ہوئین یہہ بات نہین اور اسمین مخالفت نفس کی اور دفع کرنا شیطان کا اسلیے ہی کہ نفس چاہتا ہی کہ لوگ میرے دینے کو دیکھین اور میری تعریف کرین اور اپنے ہم عصر پر فخر حاصل ہو مجھے پس جب چھپا کر دیا تو مخالفت نفس کی اور دفع کیا شیطان کو اور بعضوں نے کہا کہ زیادہ سخت اسلیے ہی کہ اسی سے حاصل ہوتی ہی رضا مولے اور رضا مولے سب سے بڑی چیز ہی ۔ ح وَذُكِرَ حَدِيثُ مُعَاذٍ اَلصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ فِي كِتَابِ الْاِيمَانِ اور ذکر کی گئی حدیث معاذ کی صدقہ بجھاتا ہی گناہونکو کتاب الایمان مین

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُنْفِقُ مِنْ كُلِّ مَالٍ لَهُ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوهُ اِلٰى مَا عِنْدَهُ قُلْتُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ اِنْ كَانَتْ اِبِلًا فَبَعِيرَيْنِ وَاِنْ كَانَتْ بَقَرًا فَبَقَرَتَيْنِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی بندہ مسلمان کہ خرچ کری ہر مال اپنی سی دو دو چیزین راہ خدا مین مگر کہ استقبال کرینگی اوسکا دربان بہشت کے سارے بلاوینگی اوسکو طرف اوس چیز کی کہ نزدیک اونکی ہی کہا ابوذر نی کہا مینے کس طرح سے ہی یہہ خرچ کرنا فرمایا اگر ہوں اونٹ پس دی دو اونٹ اور اگر ہوں گائین تو دیوی دو گائین نقل کی یہہ نسائی نی **ف** دو دو چیزین راہ خدا مین یعنی اوسکی خوشی کی جگہہ مین خرچ کری مثل حج اور جہاد اور طلب علم اور مانند اونکی اور طرف اوس چیز کی کہ نزدیک اونکی ہی یعنی اچھی نعمتین جنت کی یا ہر دروازی کی طرف بلاتی ہونگی دربان اوسکی ۔ ح

وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ ظِلَّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَدَقَتُهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے مرثد بن عبد اللہ سے کہا حدیث کی مجکو بعضے صحابیوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی یہہ کہ تحقیق سایہ مومن کا دن قیامت کے صدقہ اوسکا ہوگا نقل کی یہہ احمد نی **ف** یعنی جیسے سایہ میں گرمی سے بچاتا ہی ایسے ہی صدقہ سبب نجات اور آرام کا ہوگا دن قیامت کی یا کہ صدقہ کا ثواب اوسکو بصورت سایبان کی بنا کر دینگی اوسکے سر پر تا مین گرمی اوس دن کی بچے ۔ ح

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَسَّعَ عَلٰى عِيَالِهِ فِي النَّفَقَةِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهِ قَالَ سُفْيَانُ اِنَّا قَدْ جَرَّبْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ كَذٰلِكَ رَوَاهُ رَزِينٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيمَانِ عَنْهُ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَاَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَضَعَّفَهُ اور روایت ہے ابن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کشادگی کری بیچ کنبی پر خرچ کرنی مین دن عاشورہ کی کشادگی کریگا اللہ تعالی اوسپر باقی سال اوسکی مین کہا سفیان ثوری نی کہ تحقیق تجربہ کیا ہمنے اسکا پس پایا ہمنی اسکو اسیطرح نقل کی یہہ رزین نے اور نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین ابن مسعود اور ابوہریرہ اور ابوسعید اور جابر سے اور ضعیف کہا ہی اسکو بیہقی نی **ف** بیہقی نے اسکو ضعیف کہکر یہہ بھی کہا ہی کہ اگرچہ طرق اسکی ضعیف ہین لیکن بعض کو بعض سے قوت حاصل ہو جاتی ہی اور حدیث سرمہ لگانی کی دن عاشورہ کی جو بعضوں نی نقل کی ہی کچھہ اصل اوسکی نہین اور اسیطرح اور دیگر افعال جو دن عاشورہ کی کرتی نقل کیے ہین اونکی بھی کچھہ اصل نہین سوای روزے اور وسعت کے نفقہ کی کہ ثابت ہین حدیث سی ۔ ح

وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ قَالَ اَبُو ذَرٍّ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الصَّدَقَةَ مَاذَا هِيَ قَالَ اَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ وَعِنْدَ اللّٰهِ الْمَزِيدُ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہا کہا ابی ذر نی ای نبی خدا کی خبر دو مجکو کہ صدقہ کیا چیز ہی سو کہا فرمایا چند در چند ہی یعنی کئی کئی حصی ہی اور نزدیک اللہ کی زیادہ ہی نقل کی یہہ احمد نی **ف** کئی کئی حصی ہی حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ دس حصی سی سات سو تک ہی اور زیادہ بھی کہ اگر چاہی سات سو سی بھی زیادہ ثواب ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ یعنی اللہ بڑہاتا ہی ثواب جسکو چاہتا ہی ۔ ح

بَابُ اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ باب ہی بیچ بیان بہترین صدقہ کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَحَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ حَكِيمٍ وَحْدَهُ روایت ہے ابی ہریرہ اور حکیم بن حزام سے کہا ان دونون نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین صدقہ وہ ہی کہ ہو بیپروائی سی اور شروع کر ساتھ اوس شخص کے کہ لازم ہی تجھپر نفقہ اوسکا روایت کی یہہ بخاری نی اور روایت کی مسلم نی نری حکیم سی **ف** بے پروائی سی یعنی صدقہ دے اور پھر غنا باقی رہے مطلق فقیر نہو جاوی یعنی قوت اہل و عیال کا رکھہ لی اور جو زیادہ ہو اوس سے تصدق کری اور عیال کو محتاج نہ کرے جیسا کہ فرمایا شروع کر ساتھ اوس شخص کے کہ لازم ہی تجھپر نفقہ اوسکا اور تحقیق یہہ ہے کہ صدقہ بیپروائی دل کی یا تونگری نفس حاصل ہو یعنی از راہ سخاوت نفس کے اللہ پر اعتماد کر کر دیتا جاوی اور دل غنی رہی کچھہ پروا نکرے جیسی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے تمام مال دیدیا اور حضرت نے پوچھا کہ کیا باقی چھوڑا اونہوں نے اپنی عیال کی لیے عرض کیا اللہ اور حضرت نی اونکی تعریف کی ویا غنا مال کی رہی کہ دینی اور پھر مالدار رہی مفلس نہو جاوی جیسا کہ اوپر گذرا حاصل یہہ کہ اگر توکل حاصل ہو دی کو جو کچھہ چاہی دی ورنہ مقدم رکھے نفس و عیال کو اسواسطی کہ آپ اور عیال بھوکے رہین ۔ ح

وَعَنْ اَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلٰى اَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ خرچ کرتا ہی مسلمان کچھہ خرچ اپنی اہل پر یعنی بیوی اور قرابتوں پر اور اوسمین توقع رکھتا ہی ثواب کی ہوتا ہی اوسکی لیے صدقہ یعنی بڑا صدقہ یا صدقہ مقبول نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ۔ ح وَعَنْ

ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم دينار انفقته في سبيل الله ودينار انفقته في رقبة ودينار تصدقت به على مسكين ودينار انفقته على اهلك
اعظمها اجرا الذي انفقته على اهلك رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دینار ہے کہ خرچ کرے تو اوسکو اللہ کی راہ میں یعنی حج یا جہاد یا طلب علم میں اور ایک دینار ہے
کہ خرچ کرے تو اوسکو بیچ آزاد کرنے بردے کی اور ایک دینار ہے کہ تصدق کرے تو مسکین کو اور ایک دینار ہے کہ خرچ کرے تو اوسکو اپنے اہل بیت پر بڑا ان دیناروں میں از روے ثواب کے وہ دینار ہے کہ خرچ کیا تو نے اوسکو اپنے اہل پر
نقل کیا اسکو مسلم نے وعن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل دينار ينفقه الرجل دينار ينفقه على عياله ودينار ينفقه على دابته في سبيل الله و
دينار ينفقه على اصحابه في سبيل الله رواه مسلم اور روایت ہے ثوبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر دینار کہ خرچ کرے اوسکو آدمی وہ دینار ہے کہ خرچ کرے اوسکو اپنے عیال پر اور
اور وہ دینار کہ خرچ کرے اوسکو اپنے جانور پر کہ پالا ہو اوسکو جہاد کے لیے اور وہ دینار کہ خرچ کرے اوسکو اپنے یاروں پر کہ صحابہ میں کہ وہ جہاد کرنے والے ہوں اللہ کی راہ میں نقل کیا اسکو مسلم نے ف یعنی خرچ کرنا ان میں
بہ فضیلت ہے بہ نسبت اوروں پر خرچ کرنے سے ۴ ع وعن ام سلمة قالت قلت يا رسول الله الي اجر ان انفق على بني ابي سلمة انما هم بني فقال انفقي عليهم فلك اجر ما انفقت
عليهم متفق عليه اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہا میں نے یا رسول اللہ آیا واسطے میرے ثواب ہے کہ خرچ کروں میں اوپر بیٹوں ابی سلمہ کے سوا اسکے نہیں کہ وہ بیٹے میرے ہیں پس فرمایا خرچ کر اونپر تیرے لیے ثواب ہے اوسکا جو
خرچ کریگی تو اونپر نقل کیا اسکو بخاری اور مسلم نے ف حضرت ام سلمہ پہلے بی بی ابو سلمہ صحابی کی تہیں اونسے کئی بچے ہوئے تہے عمر اور زینب اور دُرّہ جب وہ مر گئے حضرت سے نکاح ہوا اور نکال لیں اون بچونکو ام سلمہ
کچہہ دیا کرتی تہیں اوسکو پوچہا کہ مجہکو ثواب ہے یا نہیں پس اس صورت میں کہ وہ اونسے بیٹے سگے ہونگے ابو سلمہ کے اور بیوی بہی حقیقی بہی اونکی تہی کا حکم پوچہا اس صورت میں ہونسے سوتیلے بیٹے مراد ہونگے ۴ ع
وعن زينب امراة عبد الله بن مسعود قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تصدقن يا معشر النساء ولو من حليكن قالت فرجعت الى عبد الله فقلت انك
رجل خفيف ذات اليد وان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد امرنا بالصدقة فأته فسله فان كان ذلك يجزي عني والا صرفتها الى غيركم قالت فقال لي
عبد الله بل ائتيه انت قالت فانطلقت فاذا امراة من الانصار بباب رسول الله صلى الله عليه وسلم حاجتي حاجتها قالت وكان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قد القيت عليه المهابة قالت فخرج علينا بلال فقلنا له ائت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبره ان امراتين بالباب تسألانك اتجزئ الصدقة
عنهما على ازواجهما وعلى ايتام في حجورهما ولا تخبره من نحن قالت فدخل بلال على رسول الله صلى الله عليه وسلم فسأله فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم
من هما قال امراة من الانصار وزينب فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اي الزيانب قال امراة عبد الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لهما اجران
اجر القرابة واجر الصدقة متفق عليه واللفظ لمسلم اور روایت ہے زینب بیوی عبد اللہ بن مسعود کی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تصدق کرو اے گروہ عورتوں کے اگرچہ
ہو زیوروں تمہارے سے کہا زینب نے پس پہر آئی میں یعنی حضرت کے مجلس سے طرف عبد اللہ بن مسعود کے پس کہا میں نے کہ تحقیق تو مرد ہے سبک ہاتھ کا یعنی فقیر ہے اور تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے ہمکو
ساتھ صدقہ کے پس جا حضرت کے پاس اور پوچہہ اونسے یعنی یہہ کہ آیا کفایت کرتا ہے مجہکو تصدق کرنا تجہپر اور تیری اولاد پر یا نہیں پس اگر ہو یہہ تصدق کرنا تجہپر اور تیری اولاد پر کہ کفایت کرے مجہسے تصدق کروں تمپر
اور اگر نکفایت کرے خرچ کروں اوسکو طرف غیر تمہارے کی کہا زینب نے پس کہا واسطے میرے عبد اللہ نے بلکہ تو ہی جا حضرت کے پاس کہا زینب نے پس گئی میں حضرت کے پاس پس ناگہان ایک عورت انصار میں سے کہڑی تہی اوپر دروازے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حاجت میری مانند حاجت اوسکی تہی یعنی وہ بہی یہی پوچہنے کو آئی تہی کہ آیا خاوند اور اوسکے متعلقوں کو دینا ہے یا نہیں کہا زینب نے تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ ڈالی گئی تہی اوپر اونکے ہیبت
کہا پس نکلے ہمپر بلال پس کہا ہمنے اونکو جا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دے اونکو یہہ کہ دو عورتیں دروازے پر پوچہتی ہیں آپ سے کہ کیا کفایت کرتا ہے صدقہ دینا اونسے خاوندوں کو اونکے اور یتیموں کو کہ اونکی پرورش
میں ہیں اور نخبر کر تو حضرت کو کہ کون ہیں ہم یعنی مبالغہ کیا بیچ نفی پانے کی کہ ہمین بالکل یاد کر خبر نہیں کہا زینب نے پس گئے بلال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس پوچہا حضرت سے وہ مسئلہ پس فرمایا بلال کو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کون ہیں وہ دونوں کہا بلال نے ایک عورت ہے انصار میں سے اور ایک زینب ہے پس فرمایا حضرت نے بلال کو کونسی زینب ہے یعنی زینبیں کئی ہیں یہہ کونسی ہے کہا عورت عبد اللہ کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے واسطے اونکی دو ہرا ثواب ہے ایک ثواب قرابت کا اور دوسرا ثواب صدقہ دینے کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ واسطے مسلم کی ہیں ف ڈالی گئی تہی یعنی ہیبت یعنی اللہ تعالی نے اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک
ہیبت اور عظمت دے رکہی تہی کہ لوگ اونسے ڈرتے تہے تعظیم کرتے تہے اونکی اسی لیے کوئی جرات نکرتا تہا کہ یکایک داخل ہو اونکے دل پاس اور یہہ ہیبت خدا داد تہی کہ اللہ تعالی کی سبب سے کیا تہا اسکو نہہ کہ اپنی طرف سے سبب
بدخلقی کی تہی اور بلال نے اون عورتوں کو بتا دیا باوجودیکہ اونہوں نے منع کیا تہا اسلیے کہ جب حضرت نے پوچہا تو واجب ہوا اونکو بتا دینا اور نہ دیوے آدمی کو کہ اپنی بیوی اپنی کو بالاتفاق اور نہ دیوے بیوی کو کہ اپنی خاوند اپنی کو
نزدیک ابو حنیفہ کی اسلیے کہ دونوں شریک ہیں اپنے منافع میں جائز ہے اور صاحبین کے نزدیک درست ہے سو یکو کہ خاوند کی تئین کو دے لیں امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس حدیث میں صدقہ سے مراد صدقہ نفل ہے اور صاحبین کے نزدیک
صدقہ محتمل فرض اور نفل دونوں کو ہے ۴ ع وعن ميمونة بنت الحارث انها اعتقت وليدة في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك لرسول الله

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْاَعْطَیْتِہَا اَخْوَالَکِ کَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِکِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ام المومنین میمونہ بنت حارث سے کہ انہوں نے آزاد کی ایک لونڈی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پس ذکر کیا میمونہ نے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آگے پس فرمایا حضرت نے اگر دیتی تو یہہ لونڈی اپنی ماموؤں کو تو ہوتا بہت ثواب تجکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسلئے کہ وہ محتاج کہتی تہی خدمت کی اونکو ہی تو صدقہ بہی ہوتا اور صلہ رحم بہی ہے ع **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ جَارَیْنِ فَاِلٰی اَیِّہِمَا اُھْدِیْ قَالَ اِلٰی اَقْرَبِہِمَا مِنْکِ بَابًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہا کہ کہا مینے یا رسول خدا تحقیق واسطے میرے دو ہمسائے ہیں پس کسکو ان مین تحفہ بہیجون یعنی پہلی زیادہ کسکو بہیجون فرمایا طرف دونکی کہ بہت نزدیک ہے تجسی جسکا دروازہ اون مین سے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ایک ہمسایہ دیوار نزدیک ہوا اور ایک کا دروازہ تو قریب اولی ہی لیکن مقدم رکہی حدیث مین مراد حصر نہین ہے کہ اوسکو دی دوسرے کو نہ دی بلکہ مراد یہہ ہے کہ پہلی یا زیادہ اوسکو بہیجی کہ جسکا دروازہ قریب اور شاید کہ وجہ اسکی یہہ ہی کہ جسکا دروازہ قریب ہے تا اوسکی اکثر خلا ملا رہتا ہی اور اطلاع اوسکی حال کی بہت ہوتی ہی پس اوس سے سلوک و محبت کرنی اولی ہی ع **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَۃً فَاَکْثِرْ مَاءَھَا وَتَعَاھَدْ جِیْرَانَکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت پکاوے تو شوربا پس بہت کر پانی اوسکا اور خبرگیری کر ہمسایون اپنے کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** خیال لذت کا نکرے بلکہ بہت سا شوربا کرے سالن مین اور ہمسایون کو بانٹے ہے ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری ع **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الصَّدَقَۃِ اَفْضَلُ قَالَ جُہْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا یا رسول اللہ کونسا صدقہ بہت ساثواب کہتا ہی فرمایا بہت کوشش کرنی کم مال والی کی اور پہلی دے اوسکو کہ لازم ہے تجپر نفقہ اوسکا نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** بہت کوشش کرنی کم مال والی کی یعنی افضل صدقہ وہی ہی کہ آدمی کم مال والا مشقت کہینچے اور جو کچہہ استطاعت اوسکی ہو دیوے اور پہلی حدیث مین گذر اتہا کہ صدقہ حالت غنا کا افضل ہے تطبیق ان دونون مین کہ فضیلت بحسب اشخاص و قوت توکل و ضعف یقین کے ہے یعنی پہلی حدیث اونکی حق مین کہ جو توکل کامل نہی رکہتی ہون اور یہہ اونکی حق مین کہ جو توکل و یقین کامل رکہتی ہون اور بعضون نے کہا کہ مراد ساتہہ غنا کے یعنی کم مال والے کی غنی القلب ہی تاکہ موافق ہو جاوے اور یہ حدیث کی افضل الصدقۃ ما کان عن ظہر غنی حاصل یہہ ہے کہ تصدق کرنا صبر دل غنی کا اگرچہ قلیل ہو افضل ہی تصدق کرنی مال دار کی سے اگرچہ بہت ہو ع **وَعَنْ** سُلَیْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلصَّدَقَۃُ عَلَی الْمِسْکِیْنِ صَدَقَۃٌ وَھِیَ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَۃٌ وَصِلَۃٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے سلیمان بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دینا مسکین کو ایک صدقہ ہی یعنی ایک ہی صدقہ کا ہوتا ہی اور صدقہ دینا قرابتی کو دو ہرا ثواب رکہتا ہی ایک صدقہ کا اور دوسرا سلوک کرنی ناتی دار کا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ و دارمی نے ع **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدِیْ دِیْنَارٌ قَالَ اَنْفِقْہُ عَلٰی نَفْسِکَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْہُ عَلٰی وَلَدِکَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْہُ عَلٰی اَھْلِکَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْہُ عَلٰی خَادِمِکَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْتَ اَعْلَمُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا میرے پاس ایک دینار ہے کیا کرون فرمایا خرچ کر اوسکو اپنی پر کہا اوسنی میرے پاس ایک اور دینار ہی فرمایا خرچ کر اوسکو اپنی اولاد پر کہا اوسنی میرے پاس ایک اور دینار ہے فرمایا خرچ کر اوسکو اپنی اہل پر یعنی بیوی اور ماں باپ قرابتیون پر کہا اوسنی میری پاس ایک اور دینار ہے فرمایا خرچ کر اوسکو اپنی خادم پر کہا اوسنی میرے پاس ایک اور دینار ہے فرمایا کہ تو دانا تر ہی نقل کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** تو دانا تر ہی یعنی اوسکی مستحق کا حال تو ہی خوب جانتا ہی جسکو مستحق جانے اوسکو دیجیو ع **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُمْسِکٌ بِعِنَانِ فَرَسِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِالَّذِیْ یَتْلُوْہُ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِیْ غُنَیْمَۃٍ لَہٗ یُؤَدِّیْ حَقَّ اللّٰہِ فِیْہَا اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ یُسْاَلُ بِاللّٰہِ وَلَا یُعْطِیْ بِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ بہتر آدمی کے وہ شخص کہ پکڑے ہوئے ہو لگام گہوڑی اپنی کی اللہ کی راہ مین یعنی سوار ہو کر منتظر جنگ کا ساتہہ کافرون کی ہی کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ اوس شخص کی کہ قریب ہے مرتبے مین اوس شخص کی وہ شخص کی گوشہ پکڑا ہی اپنی چند بکریون مین ادا کرتا ہی حق اللہ کا اون مین یعنی جنگل مین چلا جاتا ہے الگ ہو کر لوگون سے اور بکریون سے گذران اپنی کرتا ہی ور زکوٰۃ اونکی ادا کرتا ہی کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ بد ترین آدمیونکی وہ شخص کہ سوال کیا جاتا ہو ساتہہ قسم اللہ کے یعنی سائل اسطرح مانگتا ہی واسطے خدا کی دی مجکو کچہہ خدا کی قسم اور نہین دیتا ساتہہ اوسکی نقل کی یہہ ترمذی و نسائی اور دارمی نے **ف** ساتہہ بہتر آدمی کی یعنی اچہی لوگون مین سی ایک یہہ ہے اسلئے کہ کلام اکثر صحابہ سے کہ کوئی تو کوئی نسبی افضل نہین ہے اور اسیطرح بد ترین آدمیونسی یہی مراد کہ برونمین سے ایک یہہ بہی ہی ع **وَعَنْ** اُمِّ بُجَیْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ رَوَاہُ مَالِکٌ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ مَعْنَاہُ اور روایت ہے ام بجید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہیرو مانگنے والے کو اگرچہ ساتہہ سم جلی ہوئی کی ہو نقل کی یہہ مالک نسائی نے اور نقل کی ترمذی اور ابو داؤد نے معنی اسکی **ف** یہہ مبالغہ ہی پہیرنے سائل کی ساتہہ دنی اور کچہہ کے کہ بسیر ہو یعنی جو کچہہ میسر ہو سائل کو دی بغیر دیے نہ پہیرے پس حقیقت کلام کی نہین مراد ہی اسلئے کہ سم جلا ہوا قابل انتفاع کی نہین ہی ع **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَاذَ مِنْکُمْ بِاللّٰہِ فَاَعِیْذُوْہُ وَمَنْ سَاَلَ بِاللّٰہِ فَاَعْطُوْہُ وَمَنْ دَعَاکُمْ فَاَجِیْبُوْہُ وَمَنْ صَنَعَ اِلَیْکُمْ مَعْرُوْفًا فَکَافِئُوْہُ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَا تُکَافِئُوْنَہٗ فَادْعُوْا لَہٗ حَتّٰی تَرَوْا اَنْ قَدْ کَافَاْتُمُوْہُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

جو شخص پناہ مانگی ساتھ اللہ کے پس پناہ دو اوسکو اور جو کوئی مانگی ساتھ نام اللہ کے پس دو اوسکو اور جو شخص کہ بلاوی تمکو یعنی کہانے کی لیے پس قبول کرو بلانا اوسکا یعنے اگر کوئی مانع حسی یا شرعی نہو اور جو شخص کہ کی طرف تمہارے
احسان یعنے تولی ہو یا فعلی پس بدلا دو اوسکو یعنی تم بہی احسان کرو اوسپر جیسا اوسنی کیا پس اگر نہ پاؤ مال کہ بدلا دو اوسکا پس دعا کرو واسطی محسن کے یہانتک کہ گمان کرو یہہ کہ بدلا دیا تمنے اوسکا نقل کی یہہ احمد اور ابوداود
اور نسائی نے ف جو شخص پناہ مانگی الخ یعنے جو شخص پناہ مانگی تمسے دفع شر تمہارے یا شر غیر تمہارے کی اور وقت پناہ مانگنی کی کہی خدا کا واسطہ دیتا ہوں تجکو یہہ کہ دفع کر مجسے شر کو پس قبول کرو کہنا اوسکا اور دفع کرو اوس سے تکلیف
سی تم واسطی تعظیم نام خدا تعالیٰ کی اور احتمال ہی کہ حرف ب صلہ استعاذ کا ہی یعنی جو کوئی پناہ مانگی ساتھ اللہ کے پس تعرض کرو اوس سے بلکہ پناہ دو اور دفع کرو شر اوس سے اور یہانتک کہ گمان کرو الخ یعنے مکرر کرو دعا یہانتک
کہ گمان کرو تم کہ ادا کیا حق اوسکا اور ایک اور حدیث میں آیا ہی کہ جو شخص کہ کیا گیا طرف اوسکی احسان پس کہا اوسنی احسان کرنیوالیکو جزاک اللہ خیرا پس تحقیق مبالغہ کیا ثنا میں پس دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ جسنے کہا
احسان کرنیوالیکو جزاک اللہ خیرا ایکبار ادا کیا عوض اگرچہ حق بہت ہو اوسلیے کہ اوسکی کہنی میں گویا اوسنی اپنی نفس کو عاجز جانا بدلا دینی میں اور سپرد کیا حق سبحانہ کو پس اوسکا ایکبار کہنا منزلہ مکرر دعا کرنیکی ہوا اور عادت تہی ام المومنین عائشہؓ کے
کہ جب دعا کرتا اونکی لیے سائل تو وہ بہی اوسیطرح دعا کرتیں اوسکی لیے پہر دیتیں اوسکو مال پس لوگونے سبب اسکا پوچہا فرمایا کہ اگر نہ دعا کروں میں اوسکی لیے تو البتہ ہو حق اوسکا مجہپر بسبب دعا کی میری لیے زیادہ حق میری سے اوسپر بسبب صدقہ کی پس
دعا کرتی ہوں اوسکی لیے جیسے کہ وہ دعا کرتا ہی میری لیے تاکہ بدلا اوتار دوں میں دعا اوسکی کا ساتھ دعا اپنی کی اور خالص ہو صدقہ میرا ۱۲ع وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسئل
بوجہ اللہ الا الجنۃ رواہ ابوداود اور روایت ہے جابرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ مانگی جاوی ساتھ ذات اللہ کے مگر بہشت نقل کی یہہ ابوداود نے ف یعنے مانگو تو کسی کوئی چیز بواسطہ ذات خدا کی یعنی
کہو کہ دی مجکو کوئی چیز واسطی ذات خدا کی یا واسطی اللہ کے اسلیے کہ نام اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا ہی اس سے کہ مانگی جاوی ساتھ اوسکی متاع دنیا کی بلکہ مانگو ساتھ اوسکی جنت کہ یا اللہ مانگتی ہیں ہم تجسے بواسطہ ذات کریم تیری کی یہہ کہ داخل کر ہمکو
جنت میں ۱۲ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن انس قال کان ابو طلحۃ اکثر الانصار بالمدینۃ مالا من نخل وکان احب امواله الیه
بیرحاء وکانت مستقبلۃ المسجد وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخلها ویشرب من ماء فیها طیب قال انس فلما نزلت هذه الآیۃ لن تنالوا البر
حتی تنفقوا مما تحبون قام ابو طلحۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان اللہ تعالیٰ یقول لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون وان احب مالی الی
بیرحاء وانها صدقۃ للہ تعالیٰ ارجو برها وذخرها عند اللہ فضعها یا رسول اللہ حیث اراک اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخ بخ ذلک مال رابح وقد سمعت ما قلت وانی
اری ان تجعلها فی الاقربین فقال ابو طلحۃ افعل یا رسول اللہ فقسمها ابو طلحۃ فی اقاربه وبنی عمه متفق علیه روایت ہے انس سے کہا تہی ابو طلحہ بہت زیادہ سب انصار میں قسم کہجور سے اور تہا بہت محبوب مالوں اونکی سے طرف اونکی بیرحاء نام اونکی باغ کا تہا اور
تہا وہ سامنے مسجد کی یعنی مسجد نبوی کی اور تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیجاتی اوسمیں اور پیتی پانی اوسمیں کا کہ اچہا تہا یعنی شیرین حلال بلا شبہ کہا انس نے پس جب اوتری یہہ آیت ہرگز نہ پہنچو گی نیکی کو یعنی جنت کو
یہانتک کہ خرچ کرو اوس چیز سی کہ دوست رکہتی ہو کہڑی ہوئے ابو طلحہ طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہی ہرگز نہ پہنچو گے نیکی کو یہانتک کہ خرچ کرو اوس چیز سی کہ دوست رکہتی ہو اور تحقیق
بہت محبوب مال میری طرف بیرحاء ہی اور تحقیق وہ صدقہ ہی واسطے اللہ کے امید رکہتا ہوں نیکی اوسکی یعنی بموجب آیہ کریمہ کے اور امیدوار ہوں ذخیرہ کہنی اوسکی کا نزدیک اللہ کے پس رکہو اوسکو ای رسول خدا کی جہاں دکہلاوے
تمکو اللہ یعنی آپ جس جگہہ مناسب جانیں خرچ فرماویں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شاباش شاباش یہہ یعنی بیرحاء مال ہے نفع دینی والا اور تحقیق سنا میں نے جو کہا تو نے اور تحقیق میں مناسب جانتا ہوں یہہ کہ تقسیم کر دے اسکو
اپنی قرابتیوں میں یعنی محتاج قرابتیونکو تا ثواب صدقہ کا بہی ہو اور صلہ رحم کا بہی پس کہا ابو طلحہ نے کرونگا یا رسول اللہ یعنی جو فرمایا آپنے پہر تقسیم کیا اوس باغ کو ابو طلحہ نے اپنی قرابتیوں اور چچا کی بیٹوں میں نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے ف بنی عم بیان ہے اقارب کا یا اقارب سے سوائے انکی ورثا مراد ہوں ۱۲ح وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصدقۃ ان تشبع کبدا جائعا رواه
البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر صدقہ یہہ ہے کہ پیٹ بہرے تو ایک جگر بہوکے کا نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں ف یعنی جو جگر کہ جاندار
ہو خواہ کافر ہو خواہ مسلمان خواہ جانور لیکن جانور موذی کہ جسکی لیے حکم مارنیکا ہی یعنی سانپ و بچہو وغیرہ مستثنے ہیں یعنے کہلانا اونکا اچہا نہیں ۱۲ع

باب

ف عادت ہے مولف کی کہیں باب بے ذکر کرتا ہی بغیر
ترجمہ کے اور ذکر کرتا ہی اوسمیں حدیثیں متممات اور ملحقات پہلی باب کی چنانچہ یہہ باب بہی ایسا ہے اور بعضی نسخوں میں یوں ہے باب ما ینفقه المرأة من مال زوجها یعنی اس باب میں بیان ہے اوس چیز کا کہ خرچ کری عورت اپنی خاوند
کی مال میں سے ۱۲ع ح

الفصل الاول فصل پہلی

عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انفقت المرأة من طعام بیتها غیر
مفسدۃ کان لها اجرها بما انفقت ولزوجها اجره بما کسب وللخازن مثل ذلک لا ینقص بعضهم اجر بعض شیئا متفق علیه روایت ہے عائشہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جس وقت کہ تصدق کرتی ہی عورت اپنی گہر کی طعام میں سے اور حال میں کہ نہ اسراف کرنیوالی ہو ہوتا ہی واسطی اوسکی ثواب اوسکا بسبب خرچ کرنی اوسکی کے اور ہوگا اوسکی خاوند کو ثواب اوسکا بسبب کمانی اوسکی اور مال
کی اور واسطی داروغہ کی مانند اسی کے یعنے کہانا جسکے حوالہ ہی اوسکو بہی ثواب بسبب خرچ کرنیکی ایسا ہی ملتا ہی جیسے میاں بیوی کو نہیں کم کرتی بعض اونکی ثواب بعض کا کچہہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یہہ محمول ہے اسپر
کہ خاوند نی اذن دیا ہو بیوی کو تصدق کرنیکا صریحا یا دلالۃ اور بعضوں نے کہا کہ یہہ حکم جاری ہوا اوپر عادۃ اہل حجاز کی کہ عادت اونکی یہہ ہے کہ اپنی بی بیونکو و خادمونکو اذن دیدیتی ہیں یہہ کہ ضیافت کریں

عمدہ باتوں کی نہ کہا دینے سائل اور مساکین اور ہمسایہ کو پس رغبت دلائی حضرت نے اپنی امت کو کہ یہہ عادت نیک حاصل کریں ۲ ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَیْرِ اَمْرِهٖ فَلَهَا نِصْفُ اَجْرِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ تصدق کرے بی بی عورت کمائی
یعنے مال خاوند اپنے کی سے بغیر حکم اسکے کی پس اسطے اسکی ہی آدھا ثواب اسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف بغیر اسکے حکم کی مراد بغیر حکم اسکے سے یہہ ہے کہ خاص اس صدقہ کا خاوند نے حکم نہیں کیا لیکن جانتی ہی
رضا خاوند کی بالاجمال صریحا یا دلالۃ یعنی تہوڑی سی چیز ہو کہ اوسکی دینے کو کوئی منع نہیں کرتا جیسے یہاں فقیر کو ٹکڑا یا کوڑی دیتی ہیں ۲ ح وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْاَمِیْنُ الَّذِیْ یُعْطِیْ مَا اُمِرَ بِهٖ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَیِّبَةً بِهٖ نَفْسُهٗ فَیَدْفَعُهٗ اِلَی الَّذِیْ اُمِرَ لَهٗ بِهٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی موسی
اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے داروغہ مسلمان امانتدار ایسا کہ دیوے جو چیز کہ حکم کیا گیا ساتھ اوسکی یعنی صدقہ اور مانند اوسکی کے پورا بدون نقصان کے خوشی دل اپنی کیسی پس دیوے
اوس چیز کو طرف اوسکی کہ حکم کیا گیا ہی واسطے اوسکی ساتھ اوسکی ایک ہی دو تصدق کرنیوالوں میں کا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف اسمیں چار شرطیں مذکور ہوئیں ایک تو حکم ہونا مالک کا اور دوسرے پورا دینا اور تیسرے
خوشی سے دینا یہہ اسلئے کہا کہ بعضے داروغہ اور خادم خوشی سے نہیں دیتے جو کہ مالک لوگ انکو دیتے ہیں چوتھی دینا اوسکو جسکے لیے حکم کیا گیا ہی اور مسکین کو اور لفظ متصدقین ساتھ صیغہ تثنیہ کی ہے یعنے ایک مالک اور دوسرا
یہہ داروغہ یہہ جو دو صدقہ کرنیوالے ہیں انمیں کا ایک یہہ بھی ہے اور ایک نسخہ صحیحہ میں ساتھ صیغہ جمع کی ہی یعنی داروغہ بہی ایک تصدق کرنیوالوں میں سے ہی حاصل یہہ ہے کہ جو داروغہ مسلمان امانتدار ہو کہ جو کچھہ
مالک نے کا حکم کرتا ہو پورا دیتا ہو اور خوش ہو کر دیتا ہو اور دیتا ہو اوسکو کہ جسکے لیے مالک نے حکم کیا تو اوسکو بہی ثواب مانند ثواب مالک کے ہوتا ہی ۳ ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَجُلًا
قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّیْ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَاَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ قَالَ نَعَمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا
واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تحقیق ماں میری ناگہاں مر گئی اور گمان کرتا ہوں میں اوسکو کہ اگر بولتی کچھہ تصدق کرتی یا وصیت کرتی صدقہ کی پس کیا ہی واسطے اوسکی ثواب اگر صدقہ دوں میں اوسکی طرف سے فرمایا ہاں
نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف اس حدیث میں دلیل ہی اسپر کہ ثواب صدقہ کا میت کو پہنچتا ہی اور اسیطرح دعا و استغفار میت کے لیے مفید ہے مذہب اہل سنت و جماعت کا یہی ہے اور عبادات بدنیہ میں خلاف ہے
مانند نماز و تلاوت قرآن کے اور مختار یہہ ہے کہ انکا بہی ثواب پہنچتا ہی اور امام عبد اللہ یافعی رحمۃ اللہ نے لکہا ہی کہ شیخ بزرگ قدر عبد السلام کو بعد مرنے کی کسینے خواب میں دیکہا کہ کہتے ہیں ہم دنیا میں حکم کرتے تہی ساتھہ
نہ پہنچنے ثواب تلاوت قرآن کے اور اس عالم میں برخلاف اوسکی پایا ہے ۳ ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
فِیْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا تُنْفِقُ امْرَاَةٌ شَیْئًا مِنْ بَیْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذٰلِكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے بیچ خطبہ اپنے کی سال حجۃ الوداع کی میں کہ نہ خرچ کرے عورت کچھہ گہر خاوند اپنے کی مگر ساتھہ اذن خاوند اپنے کی یعنی اذن صریحا
ہو یا دلالۃ کہا گیا یا رسول اللہ اور نہ خرچ کرے طعام بہی فرمایا یہہ نفیس تر ہی مالوں ہمارے سے نقل کی یہہ ترمذی نے ف یعنے جب اپنی چیز طعام سے تصدق کرنی بغیر اذن خاوند کی نہ درست ہوگی تو طعام
تو افضل چیز ہی یہہ کاہیکو درست ہوگا اور ظاہر میں اس حدیث میں اور اوپر کی بعضے حدیثوں میں تعارض معلوم ہوتا ہی لیکن فائدونکو جو کوئی دیکھیگا تو کچھہ تعارض و شبہ باقی نہ رہیگا اسلئے کہ اونسے تطبیق معلوم ہو جائیگی
۲ ع وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا بَایَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ قَامَتِ امْرَاَةٌ جَلِیْلَةٌ كَاَنَّهَا مِنْ نِسَاءِ مُضَرَ فَقَالَتْ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنَّا كَلٌّ عَلٰی اٰبَائِنَا وَاَبْنَائِنَا وَاَزْوَاجِنَا
فَمَا یَحِلُّ لَنَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ قَالَ الرَّطْبُ تَاْكُلْنَهٗ وَتُهْدِیْنَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے سعد سے کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لی یعنی عہد لیا اوپر قائم کرنے احکام شریعت کے عورتوں
سے تو کہڑی ہوئی ایک عورت بزرگ قدر یا دراز قد گویا کہ وہ قبیلہ مضر کی عورتوں سے تہی پس کہا اے نبی اللہ کے تحقیق ہم بہار ہیں اپنی باپوں پر اور اپنی بیٹوں پر اور اپنی خاوندوں پر پس کیا حلال ہی ہمارے لیے مالوں
انکی میں سے یعنے بغیر اونکی حکم کی فرمایا تازہ مال کہاؤ تم اوسکو اور بطریق تحفہ کی بہیجو اوسکو نقل کی یہہ ابو داود نے ف مراد تازہ مال سے یہہ ہے کہ جو جلد بگڑ جاوے جیسے شوربا اور دودھ اور مانند انکی اور بعضے میوے کہ جلدی بگڑ
جاتی ہیں پس ایسی چیزوں میں حاجت اذن کی نہیں اسلئے کہ عرف و عادت جاری ہے کہ لوگ ایسی چیزونکی خرچ کرنیکو منع نہیں کرتے پس اذن دلالۃً حاصل ہی بخلاف خشک چیز کی کہ اوسمیں اذن و رضا ضرور چاہیے
۲ ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عُمَیْرٍ مَوْلٰی اَبِی اللَّحْمِ قَالَ اَمَرَنِیْ مَوْلَایَ اَنْ اُقَدِّدَ لَحْمًا فَجَاءَنِیْ مِسْكِیْنٌ فَاَطْعَمْتُهٗ مِنْهُ فَعَلِمَ بِذٰلِكَ
مَوْلَایَ فَضَرَبَنِیْ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَدَعَاهُ فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَهٗ قَالَ یُعْطِیْ طَعَامِیْ بِغَیْرِ اَنْ اٰمُرَهٗ فَقَالَ الْاَجْرُ بَیْنَكُمَا وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ كُنْتُ
مَمْلُوْكًا فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَاَتَصَدَّقُ مِنْ مَالِ مَوَالِیَّ بِشَیْءٍ قَالَ نَعَمْ وَالْاَجْرُ بَیْنَكُمَا نِصْفَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عمیر غلام آزاد ابی اللحم سے کہ کہا حکم کیا مجکو صاحب میرے نے کہ چیر دوں میں گوشت
کو یعنی سکہانے کی لیے پس آیا میرے پاس ایک مسکین پس کہلایا میں نے اوسکو اوس میں سے پس جانا یہہ صاحب میرے نے پس مارا مجکو پہر آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ذکر کیا میں نے یہہ روبرو حضرت کے پس بلایا
حضرت نے صاحب میرے کو پہر فرمایا کیوں مارا تونے اسکو کہا دیتا ہی طعام میرا بدون حکم میرے کے پس فرمایا ثواب ہے درمیان تم دونوں کے اور ایک روایت میں ہے کہ کہا عمیر نے تہا میں غلام پس پوچہا میں نے رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا تصدق کروں میں اپنا گوشت جو کسی کے لیے یعنی چیز قلیل یا بہ چیز کہ ادنیٰ ہی ہیں جا دے فرمایا کہ ہاں اور تو ثواب میں یاں تم دونوں کی ہی روایت کی اسکو مسلم نے **ف**
ثواب میں یاں تم دونوں کی یعنی اگر امر کرتا تو دینی کا یا راضی ہوتا امر کیا طیبہ نفس سے وہ حضرت کا یہ نہیں تھا کہ غلام کو حق تصرف ہے مالک کی میں مال کا اطلاق بلکہ کروہ جیا حضرت نے مارا غلام کو اسی امر
رسول کی تو ہیں جیا تھا اس میں ثبت دلالی مولی کو سہر کر غنیمت جانتے ہی ثواب کو اور درگذر کرے وس غرض سے کہ تعلیم و رہنمائی تھی باب الحرکی یہی تقریر یعنی جائز کرنا فعل غلام کا ۴ ع **باب** من

لا یعود فی الصدقۃ

یہ باب ہے بیان میں اس شخص کے لیے جو صدقہ دے پھر اوس میں پھرے یعنی حقیقۃً اور صورۃً

الفصل الاول

عن عمر بن الخطاب قال حملت علی فرس فی سبیل اللّٰہ فاضاعہ الذی کان عندہ فاردت ان اشتریہ وظننت انہ یبیعہ برخص فسالت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال لا تشترہ ولا تعد فی صدقتک وان اعطاکہ بدرہم فان العائد فی صدقتہ کالکلب یعود فی قیئہ وفی روایۃ لا تعد فی صدقتک فان العائد فی صدقتہ کالعائد فی قیئہ متفق علیہ
روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا سوار کیا میں نے کسی کو گھوڑے پر بیچ راہ خدا میں یعنی ایک غازی پاس کہ گھوڑا نہ تھا میں نے دیا کہ گھوڑا دیا پس ضائع کیا اوس شخص نے کہ تھا گھوڑا اوس پاس یعنی لسبب بے خبری کے ہلاک کردیا پس چاہا میں نے
کہ مول لوں میں اسکو اور گمان کیا میں نے کہ بیچیگا وہ اوسکو سستا پھر پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا نہ خرید اوسکو اور نہ عود کر اپنے صدقہ میں اگرچہ دے تجکو وہ بدلے ایک درم کے یعنی یہ عود صورۃً ہے حقیقۃً
اسلیے کہ رجوع کرنیوالا اپنے صدقہ میں مثل کتے کی ہے کہ چاٹتا ہے قے کو اور ایک روایت میں ہے کہ مت رجوع کر اپنے صدقہ میں یعنی اگرچہ صورۃً میں ہو اسلیے کہ رجوع کرنیوالا اپنے صدقہ میں مانند چاٹنے والے کی ہے
اپنی قے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** خریدنا اوسکا سستا یعنی لسبب لحاظ ہوجانیکا اسلیے کہا کہ میں محسن ہوں اوسکا تھا خرید کرنے سے منع ہے تنزیہی کہا ابن ملک نے اگرچہ میں بعضے عالم طرف اسکی کہ صدقہ
دینی والے کو خریدنا اپنے صدقہ کا حرام ہے موجب ظاہر حدیث کی اور اکثر علما کہتے ہیں کہ یہ مکروہ تنزیہی ہے اسلیے کہ اسمیں قبح لغیرہ ہے یہ ہے کہ جسکو تصدق دیا جاتا ہے اکثر اسکے مول کو بیچتا ہے صدقہ دینے والے کو
بسبب لحاظ احسان کے اسکا ہوتا ہے اور مانند عود کرنیوالے کی اپنے صدقہ میں ہے اور اوس مقدار کی کہ چھوڑتا ہے لیا ہے ۴ ع **وعن** بریدۃ قال کنت جالسا عند النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذ اتتہ امرأۃ فقالت یا رسول اللّٰہ انی تصدقت علی امی بجاریۃ وانہا ماتت قال وجب اجرک وردہا علیک المیراث قالت یا رسول اللّٰہ انہ کان علیہا صوم شہر افاصوم عنہا قال صومی عنہا قالت انہا لم تحج قط افاحج عنہا قال نعم حجی عنہا رواہ مسلم اور روایت ہے بریدہ سے کہا تھا میں بیٹھا ہوا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ناگہاں آئی اونکے پاس ایک عورت پھر کہا اے رسول خدا کے
تحقیق تصدق کی تھی میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی اور تحقیق ماں مر گئی یعنی اب آیا لونڈی اوسکو عود کرے گی میرا ملک میں یا نہیں فرمایا ثابت ہوا ثواب تیرا یعنی لسبب تصدق کرنیکے پھیر دیا لونڈی کو تجپر میراث نے کہا عورت نے اے
رسول اللہ کے تحقیق تھے ماں پر روزے ایک مہینے کے کیا روزہ رکھوں اوسکی طرف سے یعنی حقیقۃً یا حکماً فرمایا کہ روزہ رکھ اوسکی طرف سے کہا اوس عورت نے کہ تحقیق ماں میری نے نہیں حج کیا کبھی کیا حج کروں اوسکی طرف سے فرمایا
ہاں حج ادا کر اوسکی طرف سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** پھیر دیا میراث نے یہ نسبت مجازی ہے یعنی پھیر دیا اوسکو اللہ نے تجپر لسبب میراث کے اور ہو گئی لونڈی ملک تیری لسبب میراث کی اور آئی تیری پاس ساتھ وجہ حلال کے حاصل کہ یہ صدقہ
میں عود کرنا جو منع ہے یہ اوس قبیل سے نہیں ہے اسلیے کہ یہ امر اختیاری نہیں ہے اور روزہ رکھ یعنی جا کر وہ ادا کرنا فدیہ کا ہی مذہب جمہور علما کا ہے کہ روزہ رکھنا کسی کی طرف سے کسی کو درست نہیں لیکن وارث فدیہ دے بیان اسکا
مع بیان اختلاف مذاہب کے باب قضا روزوں میں آویگا انشاء اللہ تعالیٰ اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ عبادت کئی قسم پر ہے ایک تو محض مالی جیسے زکوٰۃ اور دوسری محض بدنی جیسے نماز اور تیسری مرکب مالی اور بدنی سے جیسے حج پس مالی میں نیابت جائز
ہے حالت اختیار میں اور ضرورت میں بھی اسلیے کہ مقصود حاجت اون فقیروں کی ہے حاصل ہوتی ہے لسبب ادا کرنے نائب کے اور بدنی میں نیابت کسی حال میں جائز نہیں اسلیے کہ مقصود مشقت میں ڈالنا نفس کا ہے اور وہ حاصل نہیں ہوتی نائب کے
ادا کرنے سے اور مرکب میں جائز ہے وقت عاجزی کے حالت قدرت میں اور وجہ نفل میں جائز ہے یکبارگی حالت قدرت میں بھی اسلیے کہ باب نفل کا وسیع تر ہے اور اون حج کرنا یعنی برابر ہے کہ واجب ہوا تھا اور پھر یا نہیں وصیت کی تھی اوسنے یا نہیں وارث کو درست
ہے کہ موروث کی طرف سے حج ادا کرا دے یا آپ کرے بغیر اذن اوسکی اور غیر کو اذن شرط ہے واللہ اعلم تمام ہوا کتاب الزکوٰۃ ساتھ مدد و توفیق اللہ تعالیٰ کی اب آگے کی ہے کتاب الصوم اسال اللہ تمامہ ۴ ع ح

کتاب الصوم

کتاب ہے بیچ بیان روزوں کے **ف** صوم کے معنی لغت میں ہیں مطلق بند رہنا اور شرع میں معنی اسکے ہیں بند رہنا کھانے پینے اور جماع کرنے اور داخل کرنے کسی چیز کے اندر بدن کے اوسکو حکم اندر کا ہو فجر
سے غروب آفتاب تک ساتھ نیت کے اور روزہ رکھنے والا اہل ہی دینی مسلمان ہو اور پاک ہو حیض و نفاس سے اور روزہ یعنی رمضان کا تیسرا رکن ہے اسلام کا مقرر کیا اسکو اللہ تعالیٰ نے دوسری برس ہجرت کے بعد قبل کے سب سے
فائدہ اسکی دو ہیں ایک تو یہہ کہ خاطر جمعی ہوتی ہے نفس اماّرہ کو دبا جاتی ہے تیزی وسکی اور سب اعضا آنکھ زبان اور کان وغیرہ وغیرہ سست ہوجاتے ہیں لسبب اسکے ایسی خواہش دل کی کم ہوتی ہے چنانچہ اسلیے کہا گیا ہے کہ
جب بھوکا ہوتا ہے نفس سیر ہوتے ہیں تمام اعضا یعنی رغبت نہیں کرتی مناسب کی وجہ جب سیر ہوتا ہے نفس بھوکے ہوتے ہیں سب اعضا لیعنی رغبت کرتی ہیں مناسب ہی کی اور مناسب سے مراد وہ چیز ہے کہ عضو کی لیے لائق ہو
مثلاً آنکھ دیکھنے کے لیے پیدا ہوئی ہے یس حالت بھوک میں کسی چیز کے دیکھنے کی رغبت نہیں ہوتی اور جب پیٹ بھر جاتا ہے اسطرح باقیکو سمجھ لے اور دوسرا فائدہ یہہ ہے اسسے دل صاف ہوجاتا ہے اور تو لیے اسکے کدورت دل کی لسبب فضول زبان
اور آنکھ اور اعضا کی ہوتی ہے یعنی کلام زائد حاجت سے کرنی اور دیکھنا بلا ضرورت اور اعضا سے کام زیادہ حاجت سے کرنی اور روزہ دار ان چیزوں سے منع ہوتا ہی لسبب صفائی دل کے اچھی کام کرتا ہے اور درجات
عالی حاصل ہوتے ہیں اور فائدہ اسکا یہ بھی ہے کہ یہ سبب رحم کا ہوتا ہے مساکین پر اسلیے کہ جس اوقات جو رنج بھوک کا جانتا ہے تو اگر وہ حالت یاد آتی ہے اپس اور کو بھوکا دیکھتا ہی تو رحم کرتا ہے اور فائدہ اسکا یہ ہے کہ موافقت کرنا ہے

فقرا کی اونہا تا ہی کبہی کچہ چیز کہ اوٹہاتی ہیں اور اس سے بلند ہوتا ہی مرتبہ اسکا نزدیک اللہ تعالی کی جیسکہ منقول ہے بشر حافی سی کہ ایک شخص انکی پاس گیا جاڑی میں اور دیکہا اونکو کہ بیٹہی ہوئی ہیں ننگی اور کپڑی رکہی ہیں
انکی تہی سو یہہ پوچہا اونکو کہ ایسی وقت میں کپڑی اوتاری تمنی کہا ہاں بہائی فقرا بہت ہیں اور مجکو طاقت نہیں کہ خبر گیری اونکی کروں پس اونکی طرف سے موافقت کرتا ہوں اونکی ساتہہ دونہائی تکلیف جاڑی کی جیسکہ
وہ اوٹہاتی ہیں انہی اور ایسی ہی کبہی کبہی لینے اوڑہنی دیا، عارفین وقت کہانی کی یہہ دعا الہی اللہم لا تاخذنی بحق الجائعین یعنی یا اللہ مواخذہ کر مجسی ساتہہ حق بہوکونکی اور حضرت یوسف علیہ السلام نہیں سیر ہوتی تہی کہانا
سی سال قحط میں باوجود کثرت غلہ کی کہ اونکی ہاتہہ تہا تاکہ نہ بہول جاویں بہوکونکو اور مشابہ ہوں ساتہہ انکی تکلیف اوٹہانی میں پہر ہوئی فرضیت رمضان کی دسویں روز بعد تحویل قبلہ کی شعبان کے مہینہ میں کہ اٹہارواں مہینا
تہا ہجرت سے اور بعضوں نی کہا ہی کہ نہیں فرض تہا پہلی اسکی کوئی روزہ اور بعضوں نی کہا کہ تہا پہر منسوخ ہوا اور وہ روزہ بعضوں نی کہا کہ عاشورہ کا تہا اور بعضوں نی کہا ایام بیض کے اور اختلاف کیا ہی علما نے کہ نماز افضل
ہی یا روزہ مشہور جمہور کے نزدیک یہہ ہے کہ نماز افضل ہی سب اعمال سی اور بعضوں نی کہا روزہ افضل ہی اور منکر فرضیت روزہ رمضان کا کافر ہوتا ہی اور تارک اسکا شدید گنہگار چنانچہ درمختار باب مفسد الصوم میں لکہا ہی
ولو اکل عمدا شہرۃ بلا عذر یقتل یعنی جو شخص کہاوی رمضان میں قصدا بلا عذر علی الاعلان وہ باکانہ قتل کیا جاوے، ع ح

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء وفی روایۃ فتحت ابواب الجنۃ وغلقت ابواب جہنم وسلسلت الشیاطین وفی روایۃ فتحت ابواب الرحمۃ متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب داخل ہوتا ہی رمضان کہولی جاتی ہیں دروازی آسمان کی اور ایک روایت میں ہی کہ کہولی جاتی ہیں دروازی بہشت کی اور بند کیجاتی ہیں دروازی دوزخ کی اور قید کیجاتی ہیں شیاطین اور ایک روایت میں ہے کہ کہولی جاتی ہیں دروازی رحمت کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہولے جاتے ہیں دروازی آسمان کی یہہ کنایہ ہی اس سے کہ پی در پی رحمت نازل ہوتی ہی اور چڑہتی ہیں اعمال بغیر مانع کی اور دعا قبول ہوتی ہی اور کہولی جاتی ہیں دروازی بہشت کی یہہ کنایہ ہی اس سے کہ توفیق ہوتی ہی نیک کاموں کی کہ باعث دخول جنت کے ہیں اور بند کی جاتی ہیں دروازی دوزخ کی یہہ کنایہ اس سے ہی کہ باز رہتا ہی روزہ دار ایسی کاموں سی کہ باعث دخول ہوں دوزخ کی ہوں اسلیی کہ روزہ دار بچتا ہی کبائر سی اور بخشی جاتی ہیں اوسکی صغیرہ گناہ بسبب کثرت نیکی اور قید کی جاتی ہیں شیاطین یعنی زنجیروں میں باندہی جاتی ہیں سرکش شیطان اور بعضوں نی کہا کہ یہہ کنایہ ہے اس سے کہ باز رہتی ہیں شیاطین لوگوں کی بہکانی سی اور وسوسی اونکی نہیں قبول کرتی اسلیی کہ بسبب روزہ کی جاتی رہتی ہی وہ قوت حیوانیہ جو جڑ ہی غضب اور شہوت کی جو کہ باعث ہوتی ہیں طرح طرح کی گناہوں کی اور قوی ہوتی ہی قوت عقلیہ جو باعث ہوتی ہی طاعات کی جیسکہ دیکہا جاتا ہی کہ رمضان میں نسبت اور مہینوں کی گناہ کم ہوتی ہیں اور عبادت بہت ہوتی ہی اور جملہ فتحت ابواب الرحمۃ کہ ایک روایت میں آیا ہی بدلے فتحت ابواب السماء کی ہی اور باقی حدیث ہے جو کہ مذکور ہوئی، ع

وعن سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنۃ ثمانیۃ ابواب فیہا باب یسمی الریان لا یدخلہ الا الصائمون متفق علیہ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہشت میں آٹہ دروازی ہیں اونمیں سے ایک دروازہ کہ نام کہا گیا ہی اوسکا ریان داخل ہونگے اوسمیں مگر روزہ دار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ریان کے معنی ہیں سیراب کی اور بیان اسکا باب فضل القرآن میں تفصیل کیا گیا ہی جو چاہی دیکہہ لے، ع

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ومن قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ومن قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنے روزہ رکہا رمضان کا ایمان سے یعنی سچ جانا شریعت کو اور اعتقاد رکہتا ہو فرضیت رمضان کا اور واسطی طلب ثواب کے یعنی نہ لوگوں کی دکہانی اور سنانی کو بخشے جاوینگی اوسکی لیے جو کہ پہلے کیے گناہ ہوں اور جو کوئی کہڑا ہوا رمضان میں ایمان سے اور واسطی طلب ثواب کی معاف ہونگی جو کہ پہلے کیے ہیں گناہ ہوں اور جو کوئی کہڑا ہوا شب قدر کو ایمان سے یعنی ایمان رکہتا ہو اوسکی ہونے پر اور واسطی طلب ثواب کی بخشے جائیں گی اوسکی لیے جو پہلی کیے گناہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور کہڑا ہوا رمضان میں یعنی رمضان کی راتوں میں تراویح پڑہی اور تلاوت قران کری اور ذکر کری اور طواف اور عمرہ کری اور مانند انکی اور عبادتیں کری اور کہڑا ہو شب قدر کو خواہ جانا اوسکو یا نہ جانا اور بخشی جائینگی اسکے کہا نووی نے کہ مکفرات یعنی اعمال گناہ دور کرنیوالی گناہوں صغائر کو مٹا ڈالتی ہیں اور کبائر کو ہلکا کردیتی ہیں اور اگر گناہ اوسکی ذمہ نہیں ہوتی تو بسبب مکفرات کے بلند ہوتی ہیں درجے جنتوں میں، ع

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل عمل ابن آدم یضاعف الحسنۃ بعشر امثالہا الی سبعمائۃ ضعف قال اللہ تعالی الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ یدع شہوتہ وطعامہ من اجلی للصائم فرحتان فرحۃ عند فطرہ وفرحۃ عند لقاء ربہ ولخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک والصیام جنۃ فاذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب فان سابہ احد او قاتلہ فلیقل انی امرؤ صائم متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہر نیک عمل بنی آدم کا زیادہ کیا جاتا ہی ثواب اوسکا اسطرح کہ ایک نیکی برابر دس نیکیوں کی سات سو تک فرمایا اللہ تعالی نی مگر روزہ اسلیی کہ روزہ میری لیی ہی اور میں ہی جزا دونگا اوسکی یعنے اوسکی جزا میں ہی جانتا ہوں آپ سے دونگا سو بہت دونگا اوسکو طرف غیر کی نہیں چہوڑتا ہی خواہش اپنی اور کہانا اپنا میری لیی یعنی بسبب امر میری کے اور قصد رضا میری کے اور ثواب میری کی لیی روزہ دار کی لیی دو خوشیاں ہیں ایک خوشی نزدیک افطار اپنی کی اور ایک خوشی وقت ملاقات پروردگار اپنی کی یعنی بسبب ملنی ثواب کے اور البتہ بو منہہ روزہ دار کی خوش تر ہی نزدیک اللہ کے بو مشک کی سی اور روزہ سپر ہی یعنی اسکی سبب سے بچتا ہی

شر شیطان سے بچنا میں دوزخ کی آگ سے ڈھال ہے پس جب ہووے دن روزہ کا ایک تمہارا کا پس نہ بات فحش کرے اور نہ آواز بلند کرے ساتھ بیہودگی کی پس اگر برا کہے اسکو کوئی یا ارادہ کرے لڑنے اوسکے کا پس چاہیے کہے تحقیق میں شخص روزہ دار ہوں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ایک نیکی کی جو دس نیکیاں لکہی جاتی ہیں یہہ ادنی درجہ ہے اور زیادہ کیجاتی ہے سات سو حصہ تک بسبب نیت یا ضعف اور صدق نیت اور خلوص کی بلکہ بعضے جا اس سے بہی زیادہ ثواب ملتا ہے جیسا کہ آیا ہے کہ مکہ میں ایک نیکی کی لاکہہ نیکیاں لکہی جاتی ہیں مگر روزہ یعنی ثواب اوسکا بے نہایت ہے کہ مقدار اوسکی کوئی نہیں جانتا سوا اللہ تعالی کی اسی سبب سے فرمایا کہ روزہ سے ہی ایک تو یہہ روزہ پوشیدہ ہوتا ہے لوگونسے بخلاف تمام عبادتوں کی کہ وہ ایسی نہیں ہیں اسمین ریا نہیں ہے یہہ خالص اللہ تعالی ہی کے لیے ہے ریا کو اسمین دخل نہیں چنانچہ اسکی طرف اشارہ فرمایا ساتھ اس لفظ کی فانہ لی یعنی روزہ خاص میری ہی لیے ہے اسلیے کہ روزہ کی لیے صورت نہیں ہے جو دیکہی جاوے بخلاف اور عبادات کے اور دوسرا سبب یہہ ہے کہ روزہ میں نفس کشی ہے اور نقصان بدن کا ہے اور صبر کرنا پڑتا ہے بہوک اور پیاس پر اور اور عبادات میں یہہ باتیں نہیں چنانچہ اسکی طرف اشارہ فرمایا ساتھ اس لفظ کی یدع شہوتہ یعنی چہوڑتا ہے وہ چیز جنکو کہ دل چاہتا ہے یعنی جو چیز منع ہیں روزہ میں چہوڑ دیتا ہے اور آگے لفظ طعامہ بعد لفظ شہوتہ کی ہے تخصیص بعد تعمیم کی یا شہوت سے مراد جماع ہے اور طعام سے اوسکے چیزیں سوا اسکے تو روزہ دار کیلیے دو خوشی ہیں ایک خوشی نزدیک افطار کی بسبب نکلنے کی عہدہ حکم الہی سے یا بسبب ثواب نیت او توفیق عبادت کے یا بسبب کہانے اور پینے کی حالت بہوک اور پیاس میں اور آخیر جملہ کی معنی یہہ ہیں کہ اگر کوئی روزہ دار کو برا کہے یا لڑنے کا ارادہ کرے تو وہ اوسکی برائی کا بدلہ نہ لے بلکہ کہے میں روزہ دار ہوں یہہ بات یا تو زبان سے کہے تا کہ باز رہے دشمن اسلیے کہ گویا اسنے کہا اوسکو کہ جب میں روزہ دار ہوا تو نہیں جائز مجہکو لڑنا تجہسے پس نہیں لڑونگا تجہسے بہی لڑنا اسوقت اسلیے کہ یہہ خلاف روزہ کے ہے پس دفع ہوگا دشمن یا معنی یہہ ہیں کہ میں روزہ سے ہوں پس نہیں لائق مجہکو زبانی لڑائی یا دست درازی اسلیے کہ میں اللہ تعالی کی ذمہ میں ہوں یا یہہ بات اپنے دل سے کہے میں روزہ سے ہوں مجہے نہ چاہیے کہ برا کہوں یا لڑوں ۔ شرح لفظ الا الصوم پر مولانا عبد العزیز رح نے لکہا ہے کہ کہا بعضے شارحوں نے کہ ہم جانتے نہیں کہ یہہ خصوصیت روزہ کی کس سبب سے ہے لیکن واجب ہے ہمپر تصدیق کرنی اسکی اور بعضونے کہا کہ مشرکین اللہ کا شریک کسیکو ٹہراتی تہی یعنی سجدہ وغیرہ اونکے لیے کرتی ہیں پر روزہ کسیکا نہیں رکہتی تہی سوا اللہ تعالی کی اور وجہ یہہ ہے کہ روزہ دار جو کہانا پینا وغیرہ سب چہوڑتا ہے تو ایک طرح کی پاکی حاصل کرتا ہے اس بات میں متخلق ہوتا ہے ساتھ خلق باری تعالی کی یعنی جیسے باری تعالی منزہ ہے کہانے پینے سے ویسے ہی یہہ بہی اپنے کو منزہ کرتا ہے کہانے پینے سے تو اس سبب سے یہہ خصوصیت ہے اسکی انتہی ۔ اوپر کی عبارت سے معلوم ہوا کہ مشرکین روزہ کسیکا نہیں رکہتی تہی اور یہان کے بعضے لوگوں نے اونسے بہی بڑہ کر قدم رکہا ہے شرک کرنے میں کہ بعضے بزرگوں کے روزے بہی رکہتے ہیں بچاوے اللہ تعالی ہم سبکو اس بلا سے ۔ مولف

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان اول ليلة من شهر رمضان صفدت الشياطين ومردة الجن وغلقت ابواب النار فلم يفتح منها باب وفتحت ابواب الجنة فلم يغلق منها باب وينادي مناد يا باغي الخير اقبل ويا باغي الشر اقصر ولله عتقاء من النار وذلك كل ليلة رواه الترمذي وابن ماجة ورواه احمد عن رجل وقال الترمذي هذا حديث غريب ۔ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہوتی ہے پہلی رات مہینے رمضان کی سے قید کیے جاتے ہیں شیطان اور سرکش جنوں کے اور بند کیے جاتے ہیں دروازے دوزخ کے پس نہیں کہولا جاتا ہے اوس سے کوئی دروازہ اور کہولے جاتے ہیں دروازے بہشت کے پس نہیں بند کیا جاتا اوس سے کوئی دروازہ اور پکارتا ہے پکارنیوالا اے طلب کرنیوالے خیر کی یعنی عمل اور ثواب کے متوجہ ہو یعنی اللہ کی طرف اور اے ارادہ کرنیوالے برائی کے باز رہ برائی سے اور واسطے اللہ کے ہیں آزاد کیے ہوئے آگ سے یعنی اللہ تعالی آزاد کرتا ہے بہت بندونکو آگ سے بحرمت اس ماہ مبارک کی پس شاید کہ تو بہی ہو اونمیں سے اور یہہ پکارنا ہر شب ہوتا ہے یعنی رمضان کی شبو میں نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کیا احمد نے ایک شخص سے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے **ف** شیطانونکو قید کرتے ہیں اسلیے کہ وہ وسوسہ نڈالیں روزہ دارونکو اور علامت اسکی یہہ ہے کہ اکثر گرفتار گناہ اون دنوں میں پرہیز کرتے ہیں گناہ سے اور رجوع کرتے ہیں طرف اللہ تعالی کی اور بعضو میں جو خلاف اسکی پایا جاتا ہی تو سبب اسکا یہہ ہے کہ وہ تاثیر ہے پہلی بہکانی شیاطین کے کہ بیٹہ رہی ہے اندر بری نفسونکی یعنی پہلے جو شیطان بہکاتا تہا نفس کو عادت اوسکی پڑ رہی ہے اوس سے آپ ہی کرتا ہے او متوجہ ہو طرف اللہ کی یعنی بہت کوشش کرو اوسکی عبادت میں اسلیے کہ یہہ وقت ایسا ہے کہ دیا جاویگا ثواب بہت تہوڑے عمل پر اور بندہ برائی سے یعنی باز آ گناہ سے اور رجوع کر طرف اللہ تعالی کی اسلیے کہ یہہ وقت قبول توبہ اور مغفرت کا ہے

ع الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتاكم رمضان شهر مبارك فرض الله عليكم صيامه تفتح فيه ابواب السماء وتغلق فيه ابواب الجحيم وتغل فيه مردة الشياطين لله فيه ليلة خير من الف شهر من حرم خيرها فقد حرم رواه احمد والنسائي ۔ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا تمکو رمضان مہینا با برکت فرض کیے اللہ تعالی نے تمپر روزے اوسکی کہولے جاتے ہیں اوسمیں دروازے آسمانکے اور بند کیے جاتے ہیں اوسمیں دروازے دوزخ کے اور طوق پہنائے جاتے ہیں اوسمیں سرکش شیطانونکو واسطے اللہ کے اوسمیں یعنی رمضان کی راتونمیں یا عشرہ اخیر رمضان میں ایک رات ہے بہتر ہزار مہینونسے یعنی عمل کرنا اوسمیں افضل ہے عمل کرنیسے ہزار مہینونمیں کہ نہو اونمیں لیلۃ القدر جو کوئی محروم رہا بہلائی اوسکی سے پس تحقیق محروم رہا ہر بہلائی سے نقل کی یہہ احمد اور نسائی نے **ف** سرکش شیطانونکی سمجہا جاتا ہے کہ احادیث سابقہ مقید فقط سرکش شیطان ہونگے یہہ سبب ہے جو رہ جاتا ہے بسبب انکے اشکال پہلی حدیث کا عطف مردہ کا شیاطین پر پہلی حدیث میں عطف تفسیر بیان اور محروم رہا بہلائی اوسکی سے یعنی نہ توفیق ہوئی شب بیداری کی اگرچہ اول شب اور آخر شب جاگتا اور بندگی کرتا اسلیے کہ وارد ہوا ہے کہ جسنے نماز پڑہی عشا اور صبح کی جماعت سے پس پایا اوسنے حصہ لیلۃ القدر سے اور محروم رہا ہر بہلائی سے اسمین مبالغہ ہے ۔

مراد محروم رہنا ثواب کامل سے ہے ف یہہ جو ملا علی قاری نے کہا کہ دور ہوجاتا ہے بسبب انکی پہلا اشکال مراد پہلی اشکال سے وہ ہے جو کہ اوپر کی حدیث کے فائدہ میں گذرا کہ بعضوں میں جو خلاف اسکے پایا جاتا ہے
حاصل یہہ اشکال ہوا دور ہوتا ہے کہ شیطان جو قید ہوتے ہیں تو پھر گناہ کیوں ہوتے ہیں ایک تو اسکا جواب پہلے فائدے میں لکھا گیا کہ وہ تاثیر پہلی بہکانی شیطان کی ہے اور دوسرا جواب یہہ ہوا کہ سرکش شیطان قید ہوتے ہیں
اور ایسے چھوٹے رہتے ہیں وہ بہکاتے ہیں لیکن فصل اول کی پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مطلق شیاطین قید ہوتے ہیں پس دوسرا جواب کچھہ خوب نہوا ایک تقریر میرے استاد مکرم مولانا اسحق نے ادام اللہ شرفہ بیان
فرمائی کہ وہ ان سب فصل کی دونوں اشکال کو نہیں باقی رہنا اور تطبیق احادیث میں خوب حاصل ہوجاتی ہے وہ یہہ ہے کہ سرکش شیطانوں کا قید ہونا بہ نسبت بعض کے ہے اور مطلق شیطانوں کا قید ہونا بہ نسبت بعض کے یعنے
سرکش شیطان فاسقوں کی بہکانی سے رکجاتے ہیں کیونکہ وہ بہ نسبت اور دنوں کی گناہ کم کرتے ہیں اور ایسے شیطان بہکاتے رہتے ہیں اور مطلق شیاطین صلحا کی بہکانی سے رکجاتے ہیں کہ وہ کبیرہ گناہوں سے بالکل رہتے ہیں
اور اگر کرتے بھی ہیں بمقتضای بشریت کے تو توبہ و استغفار کرتے ہیں اور ایک جواب یہہ ہے کہ بعضے گناہ بسبب بہکانی شیطانوں کے ہوتے ہیں اور بعضے بمقتضای نفس کے پس جو کہ شیطانوں کی بہکانی سے ہوتے ہیں وہ نہیں ہوتے لوگ محفوظ رہتے ہیں
اور جو کہ بمقتضای نفس کے ہوتے ہیں وہ اون دنوں میں بھی ہوتے ہیں انتہی مولف وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ وَالْقُرْاٰنُ
يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُوْلُ الصِّيَامُ اَىْ رَبِّ اِنِّىْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِىْ فِيْهِ وَيَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِىْ فِيْهِ فَيُشَفَّعَانِ
رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ اور قرآن شفاعت کرینگے واسطے بندے کی کہیگا روزہ ای رب میرے تحقیق میں نے منع کیا اسکو کہانے
سے اور خواہشوں سے دن میں یعنے پانی اور جماع اور غیبت وغیرہ سے پس شفاعت قبول کر میری اسکی حق میں اور کہیگا قرآن باز رکھا تہا میں نے اسکو نیند سے راتکو پس قبول کر شفاعت میری اسکی حق میں پس قبول کیجاویگی شفاعت
دونوں کی روایت کی بیہقی نے شعب الایمان میں ف قرآن یعنی پڑہنا قرآن کا اور طیبی نے کہا کہ قرآن سے مراد تہجد اور قیام رات کا ہے اور شاید کہ رمضان کی شفاعت سے گناہ مٹائی جاوینگی اور قرآن کی شفاعت سے درجے عالی ملینگے
وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ
مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا اِلَّا كُلُّ مَحْرُوْمٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے انس بن مالک سے کہا داخل ہوا رمضان پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہہ مہینا آیا ہے تمہارے اور اسمیں ایک
رات ہے بہتر ہزار مہینوں سے یعنی شب قدر جو شخص کہ محروم رہا اوس سے یعنی خیر اوسکی کہ توفیق عبادت کی نہوئی اوسمیں اور قیام بعض شب کا بھی نکیا پس تحقیق محروم رہا ہر خیر سے اور نہیں محروم کیا جاتا خیر اوسکی سے مگر
بے نصیب نقل کی یہہ ابن ماجہ نے ف آیا تمہارے پاس یعنے پس غنیمت جانو اسکی آنیکو دنوں کو روزی رکہو اور قیام کرو راتوں کو اور مگر بے نصیب یعنے جو کہ بے نصیب سعادت سے ہے اور نہیں فرق ہے اوسکو عبادت میں اور
محروم رہتا ہے اس سے وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِىِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِّنْ شَعْبَانَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ شَهْرٌ
فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهٗ فَرِيْضَةً وَّقِيَامَ لَيْلِهٖ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ
كَمَنْ اَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُّزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ لَهٗ مَغْفِرَةً لِّذُنُوْبِهٖ
وَعِتْقَ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْتَقِصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَىْءٌ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُعْطِى اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ اَوْ تَمْرَةٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِّنْ مَّاءٍ وَمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِىْ شَرْبَةً لَا يَظْمَاُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ
شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَاٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَّمْلُوْكِهٖ فِيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَاَعْتَقَهٗ مِنَ النَّارِ اور روایت ہے سلمان فارسی سے کہا خطبہ فرمایا ہمکو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ آخر دن شعبان کے یعنے خطبہ جمعہ کا یا وعظ کا پس فرمایا ای لوگو تحقیق سایہ ڈالا تمپر مہینے بڑے نے یعنی قریب آیا مہینا رمضان کا مہینا ہے بابرکت مہینا ہے کہ اوس میں ایک رات ہے
بہتر ہزار مہینوں سے یعنی لیلۃ القدر کیا اللہ تعالی نے روزہ اوسکے فرض اور کیا قیام رات اوسکی کا نفل جو کوئی نزدیکی ڈھونڈھے اللہ کی اوسمیں ساتھہ کسی خصلت کی نیکی سے یعنے انواع نفل سے ہوتا ہے مانند اوسکی کہ ادا کیا
فرض سوا رمضان کے یعنی نفل کا ایسا ثواب ہے جیسے فرض کا اور دنوں میں اور جسنے ادا کیا فرض رمضان میں یعنی بدنی یا مالی ہوتا ہے مانند اوسکی کہ ادا کیے ستر فرض سوا رمضان کے اور وہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر
ثواب اوسکا بہشت ہے اور مہینا غمخواری کا ہے اور مہینا ہے کہ زیادہ کیا جاتا ہے اوسمیں رزق مومن کا یعنی رزق حسی اور معنوی اور مومن خواہ غنی ہو خواہ فقیر جسنے افطار کروایا رمضان میں روزہ دار کو یعنی کسب حلال سے
ہوتا ہے واسطے اوسکے یہہ سبب بخشش کا واسطے گناہوں اوسکے کے اور سبب آزادی گردن اوسکی کا آگ سے اور ہوگا واسطے اوسکی ثواب مانند ثواب روزہ دار کے بغیر اسکے کہ کم ہو ثواب اوسکی سے کچھہ کہا ہمنے کہ یا رسول اللہ نہیں ہیں سب
ہمارے کہ پاویں اسقدر کہ افطار کروا دیں ساتھہ اوسکے روزہ دار کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیتا ہے اللہ تعالی یہہ ثواب اس شخص کو کہ افطار کروادے روزہ دار کو ساتھہ ایک گھونٹ لسی کی یا ایک
کہجور کے یا ایک گھونٹ پانی کی اور جو شخص کہ پیٹ بہر دیگا روزہ دار کا پلاویگا اوسکو اللہ حوض میرے سے یعنی حوض کوثر سے پلانا کہ نہ پیاسا ہوگا یعنی بعد اوسکی یہاں تک کہ داخل ہو بہشت میں اور وہ مہینا ہے کہ پہلا
اوسکا رحمت ہے اور بیچ میں اوسکی بخشش ہے یعنی وہ زمانہ مغفرت کا ہے اور آخر اوسکا آزادی ہے آگ سے یعنی یہہ تینوں چیزیں مومنوں کیلیے ہوتی ہیں نہ کافروں کیلیے اور جس شخص نے کہ ہلکا کیا بوجھہ لونڈی

غلام ہی یعنی رمضان کی مہینے میں بخشتا ہی اللہ تعالیٰ واسطے روزہ کی اور آزاد کرتا ہی واسطے اوسکے آگ سی ف اور کہا قیام رات اوسکی کا نفل یعنی کی شب بیداری واسطے اوسکی تراویح پڑھنی اور مانند اوسکے سنت موکدہ یعنی حسن کیا
یہہ پہنچا ثواب عظیم کو اور جسنی ترک کیا اسکو محروم ہا خیر سی اور گرفتار ہوا اللہ کے عتاب میں اور ابوداود میں بیچ باب فی شہادۃ الواحد علی رؤیۃ الہلال رمضان کے آیا ہی فامر بلالا فنادی فی الناس ان یقوموا وان یصوموا
یعنے جب گواہی گذری رمضان کی چاند کی تو حضرت نے حکم کیا بلال کو ندا کرنے کا پس کی اونہوں نے لوگوں میں کہ قیام کریں یعنے تراویح پڑھیں اور روزہ رکہیں آورع وہ مہینا صبر کا ہی کہ بندہ بہنا ہی آدمی کہانے پینے وغیرہ کی رونہ مہینا
غمخواری کا ہی کہ غمخواری رہو کو کی خبر گیری کرنی چاہی اور یہانتک کہ داخل ہو بہشت میں اور یہہ معلوم ہی کہ جنت میں پیاس نہ ہوگی جیسکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی وانک لا تظمؤ فیہا یعنے تحقیق تو نہیں پیاسا ہوئیگا بہشت
میں پس گویا کہ فرمایا کہ پیاسا نہیں ہوئیگا کبھی اور پہلی دوسکی حرمت سے یعنی وقت و دوسری حرمت عام کا ہی اگر اوسکی حرمت نہو لوگوں کی روزہ نہ رکہیں ورنہ تراویح وغیرہ پڑہا اور ہلکا کیا بوجہہ یعنی کام کم کردیا اوس سے رحم کرکر سبب
روزہ دار ہونے اوسکے ۔ع **وعن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل شہر رمضان اطلق کل اسیر واعطی کل سائل**
اور روایت ہی ابن عباس سے کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ داخل ہوتا مہینا رمضان کا چہوڑدیتی ہر قیدیکو اور دیتی ہر مانگنی والیکو ف چہوڑدیتی ہر قیدیکو یعنی جو کہ قید کئی جاتی تہی واسطے حق اللہ تعالیٰ کی
یا واسطے حق بندوں کی بندوں کی حق کی لیی جو قید ہوتے اونکی چہوڑنی سی مراد یہہ ہے کہ اونکو اونسی لیکر چہڑوادیتی تہی اور احتمال یہہ ہی کہ جو قیدی حضرت کے حق کی لیی ہوتے ہوں اونہیں کو چہوڑتی ہوں اور دیتی ہر مانگنی والیکو
حضرت سوا رمضان کی بہی سائل کو دیتے تھے پس مراد یہہ ہی کہ زیادہ عادت دینی تہی ہرع ۔ مولانا عبدالعزیز ۔ **وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الجنۃ
تزخرف لرمضان من راس الحول الی حول قابل قال فاذا کان اول یوم من رمضان ہبت ریح تحت العرش من ورق الجنۃ علی الحور العین فیقلن
یا رب اجعل لنا من عبادک ازواجا تقر بہم اعیننا وتقر اعینہم بنا روی البیہقی الاحادیث الثلثۃ فی شعب الایمان** اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق بہشت
زینت کرتی ہی واسطے آنی رمضان کی سر سال سی سال آیندہ تک کہا پس جسوقت کہ ہوتا ہی پہلا دن رمضان کا چلتی ہی ہوا نیچی عرش کے پتوں بہشت کیسی اوپر حورعین کے پہر کہتی ہیں حوریں ای پروردگار ہمارے گردان ہماری لیی
اپنی بندوں سی خاوند ٹہنڈی ہوں یعنی لذت وشادیں بسبب اونکی یعنی بسبب صحبت اونکی آنکہیں ہماری اور ٹہنڈی ہوں آنکہیں اونکی بسبب ہماری نقل کیں بیہقی نی تینوں حدیثیں شعب الایمان میں ف سر سال سی
سال آیندہ تک کہ سال غرہ محرم سے ہی اور بعید نہیں ہے کہ یہہ سال غرہ شوال سی ہو حاصل یہہ جنت تمام سال بناؤ کرتی رہتی ہی واسطے آنی رمضان کی اور واسطے اوسچیز کی کہ رمضان میں ہوتی ہی یعنی کثرت مغفرت کی اور بلند ہونے
درجات جنت میں اپنی بندوں سی یعنی جو کہ نیکیاں اور روزہ دار ہیں اور تراویح وغیرہ اونکو پڑہتی ہیں اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں کوئی بندہ کہ روزہ رکہی ایک دن رمضان سی مگر بیاہا جاویگا ایک زوجہ
حورعین سی بیچ خیمہ موتی کی جیسکہ بیان کیا اللہ تعالیٰ نی حور مقصورات فی الخیام ۔ع **وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال یغفر لامتہ فی اخر لیلۃ فی رمضان قیل یا رسول
اللہ اہی لیلۃ القدر قال لا ولکن العامل انما یوفی اجرہ اذا قضی عملہ رواہ احمد** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
بخشش کیجاتی ہی واسطے امت حضرت کی یعنی جو کہ روزہ دار ہیں بیچ آخر رات رمضان کی کہا گیا یا رسول اللہ کیا وہ لیلۃ القدر ہی فرمایا نہیں ولیکن کام کرنیوالا اسوا اسکی نہیں کہ پورا دیا جاتا ہی مزدوری اپنی جسوقت
ادا کر چکتا ہی کام اپنا نقل کیا یہہ احمد نی ف یعنی یہہ مغفرت بسبب شرف لیلۃ القدر کی نہیں بلکہ بسبب فراغت نیکی کی کام کی دور کہنا روزوں کا ہی راوی پر جو کہا یغفر لامتہ تو حضرت نے جو لفظ فرمایا تہا اوسکی معنی ابو ہریرہ نے
بیان کئی لفظ حضرت کا کہ وہ لفظ یوں ہی یغفر لامتی ہی ح ۔ع

باب رؤیۃ الہلال

باب ہی بیچ بیان دیکہنی چاند کی یعنی پہلی رات کی چاند کی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوموا حتی تروا الہلال ولا تفطروا حتی تروہ فان غم علیکم فاقدروا لہ وفی روایۃ
قال الشہر تسع وعشرون لیلۃ فلا تصوموا حتی تروہ فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ثلثین متفق علیہ** روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی نہ روزہ رکہو یعنی بنیت رمضان کی تیسویں شعبان کو یہانتک کہ دیکہو چاند اور نہ افطار کرو یہانتک کہ دیکہو اوسکو یعنی عید کی چاند کو پس اگر ڈہانکا جاوی چاند تم پر یعنی تیسویں شب کو بسبب ابر کی یا دہوئیں کی
یا غبار کی یا کسی اور سبب سے پس اندازہ کرو واسطے اوسکی یعنی تیس دن پوری کرلو اور ایک روایت میں آیا کہ فرمایا حضرت نے مہینا ہوتا ہی کبہی انتیس رات کا پس نہ روزہ رکہو یعنی بقصد رمضان کی یہانتک کہ دیکہو چاند پس اگر ابر کیا جاوے
تم پر تو پوری کرو گنتی تیس دن کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف نہ روزہ رکہو یہانتک کہ دیکہو چاند الخ یعنی دیکہو چاند یا ثابت ہو تمہاری نزدیک رویت چاند کی ساتھہ گواہی کہ تفصیل اوسکی دوسری فصل میں آویگی
انشاء اللہ تعالیٰ اور یہہ جو فرمایا کہ مہینا کبہی تیس کا ہی الخ یہ نہیں برات کا اسمیں غیبت لائی اور برائی شک نی چاند کی تیسویں شب کو ۔ع **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان غم علیکم فاکملوا عدۃ شعبان ثلثین متفق علیہ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روزہ رکہو بعد دیکہنی چاند کی اور
افطار کرو یعنی عید کرو بعد دیکہنی چاند کی پس اگر ابر کیا جاوے تم پر پس پوری کرو گنتی شعبان کی تیس دن نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف گنتی شعبان کی تیس دن اور اسیطرح رمضان کی تیس دن پوری کرو ۔ع
وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا امۃ امیۃ لا نکتب ولا نحسب الشہر ہکذا وہکذا وہکذا وعقد الابہام فی الثالثۃ والشہر ہکذا

وھکذا وھکذا یعنی تمام الثلثین یعنی مرۃ تسعا وعشرین ومرۃ ثلثین متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ہم یعنی عرب جماعت ہین امی
کہ حساب کتاب نہین جانتی ہین مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا اور بند کیا انگوٹہی کو تیسری بار مین یعنی دو بار تو دونون ہاتہ کی انگلیان بندکرکر کہول دین اور تیسری بار مین نو انگلیان کہولین اور ایک انگوٹہا بند کیا
واسطی گنتی کرنی اونتیس کے پہر فرمایا مہینا ہوتا ہی ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی اور تیسری دفعہ مین انگوٹہا نہ بند کیا واسطی گنتی کرنی تیس کے جیسا کہ کہا یعنی پورا تیس دنکا مراد یہہ کہ ایک دفعہ انتیس کا ہوتا ہی اور
ایک دفعہ تیس کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف امی عرب کو اسلیئی کہا کہ جیسیکہ ان کی پیٹ سی پیدا ہوتی ہی ویسیہی رہتی تہی لکہتی پڑہتی نہین تہے اور یہہ بات باعتبار اکثر کی ہی کہ اکثر اہل عرب ایسیہی تہی سب مراد یہہ
کہ ہم اچہی طرح حساب کتاب نہین جانتی اور معنی حدیث کے یہہ ہین کہ حل کرنا قاعدون نجوم کا ہمارا طریقہ نہین ہے بلکہ علم ہمارا متعلق ہی ساتہہ رویت چاند کی پس جب دیکہتی ہین ہم اسکو کبہی انتیس کا اور کبہی تیس کا اور دونو
جملے کہ جنکی سر پر لفظ یعنی کا ہی کلام راوی کا ہی کہ ساتہہ پہلی لفظ یعنی کی اشارہ اخیر کو بیان کیا پہر ساتہہ دوسری لفظ یعنی کی دونون اشارون کو کہول دیا ہی ع وعن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم شہرا عید لا ینقصان رمضان وذو الحجۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو مہینی عید کی نہین ناقص ہوتی رمضان و ذیحجہ نقل کی یہہ
بخاری و مسلم نی ف رمضان کو عید باعتبار اسکی فرمایا کہ قریب عید کی ہی اور معنی حدیث کی یا تو یہہ ہین کہ ایک سال مین مہینا رمضان کا اور ذیحجہ کا دونون ناقص نہین ہوتی ہین یعنی انتیس انتیس دن کی نہین ہوتی
یا یہہ معنی کہ حضرت کی زمانہ مین ناقص نہین ہوئی تہی یا یہہ کہ باعتبار حکم اور ثواب کے ناقص نہین ہوتی اگرچہ گنتی مین ایک تیس کا ہو اور ایک انتیس کا یا دونون انتیس کے ہون ثواب سب ہی تیس کا ہوتا ہی ع وعن
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتقدمن احدکم رمضان بصوم یوم او یومین الا ان یکون رجل کان یصوم صوما فلیصم ذلک الیوم متفق علیہ
اور روایت ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ آگی کری ایک تمہارا رمضان سی روزہ ایکدن کا یا دو دن کا مگر یہہ کہ ہو ایک شخص کہ رکہتا ہو عادۃ روزہ رکہنی کی پس چاہیی کہ روزہ رکہی اس دن کا
نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف یعنی عادۃ اوسکی تہی کہ مثلا پیر یا جمعرات کو روزہ نفل رکہتا تہا اتفاقا پہلی رمضان کی وہی دن واقع ہوا تو اوسکو منع نہین اوس دن روزہ رکہنا اور جسکو عادت نہو تو وہ نہ رکہی
اور نہی یہہ تنزیہی ہی اور منع اسلیئی فرمایا کہ تا نفل اور فرض مل نہ جاوین اور مشابہت ساتہہ اہل کتاب کے نہو کہ وہ فرض روزونکی ساتہہ اور بہی ملالیتی ہین اور کہا مظہر نی کہ مکروہ ہی روزہ آخر شعبان مین ایک روزہ یا دو روزے
ساتہہ نیت روزہ یوم الشک کا نہین ہے بلکہ مطلق ایک یا دو روزے آخر شعبان کی سی منع فرمایا سوا روزے عادت کے ۔ مولانا

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انتصف شعبان فلا تصوموا رواہ ابو داود والترمذی وابن ماجۃ والدارمی روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی جس وقت گذر جاوی آدہا مہینا شعبان کا پس نہ رکہو روزے نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف یعنی سوای روزی قضا کی اور واجب کی روزہ نہ رکہی بعد گذر جانی آدہی مہینی شعبان کی
یہہ نہی تنزیہی ہی واسطی شفقت امت کی تا ضعف نہ لاحق ہو اور بسبب ضعف کی روزے رمضان کی دشوار نہون اور کہا قاضی نی یہہ نہی اوسکی حق مین ہی جو طاقت نہ رکہی دونون روزے رکہنی کی نہ رکہی پس مستحب ہی اوسکو
افطار کرنا جیسا کہ مستحب ہے افطار عرفہ کا تا کہ قوت ہو دعا پر اور جو قدرت رکہتا ہو اوسکی لیئی یہہ نہی نہین اسلیئی کہ ثابت ہوا ہی حضرت سی کہ تمام مہینی شعبان کی روزی رکہتی تہی ع وعنہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احصوا ہلال شعبان لرمضان رواہ الترمذی اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گنو مہینا شعبان کا واسطی رمضان کی
نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی شعبان کی مہینہ کی دن گنتی رہو تا کہ جانو آنا رمضان کا ع وعن ام سلمۃ قالت ما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم شہرین متتابعین
الا شعبان ورمضان رواہ ابو داود والترمذی والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہے ام سلمہ سی کہ کہا نہین دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ روزے رکہتی ہون دو مہینی پے در پے
مگر شعبان اور رمضان نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی و نسائی اور ابن ماجہ نی ف یعنی تمام مہینی شعبان کی مین بہی روزی رکہتی تہی اور مفصل معنی اس حدیث کی باب صیام التطوع مین آوینگی انشاء اللہ تعالی ع
وعن عمار بن یاسر قال من صام الیوم الذی یشک فیہ فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم رواہ ابو داود والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی عمار بن یاسر
سے کہ کہا جو شخص روزہ رکہی اوس دن کہ شک کیا جاتا ہی وہ بیشک تحقیق نافرمانی کی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی و نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف شعبان کی تیسوین تاریخ
کو جو چاند بسبب ابر وغیرہ کی نہ معلوم ہو یا گواہی دی چاند دیکہنی کی ایک شخص پہر رد ہو جاوی گواہی اوس شخص کی یا دو فاسق گواہی دین پہر رد ہو جاوی گواہی اونکی اسکی صبح کو دن جو ہو اوسکو دن شک کا کہتی
ہین اسلیئی احتمال ہی کہ رمضان کا دن ہو وے اور یہہ بہی احتمال ہی کہ رمضان کا نہو اور اگر ابر نہو اور اسکی شب کو کوئی چاند نہ دیکہی تو وہ دن شک کا نہین پس اوس دن شک کی روزہ رکہنا ساتہہ نیت رمضان کی یا اور
واجب کے مکروہ ہی اور اوس دن نفل روزہ رکہنی کی تفصیل یہہ ہی کہ اگر ایک شخص اول شعبان سی روزی رکہتا چلا آتا ہو یا ایک شخص کی عادت کا دن اوس روز آپڑا ہے کہ بیان اوسکا اوپر ہو چکا تو افضل ہی اوسکو روزہ رکہنا
اوس دن کا اور اسیطرح افضل ہی یہہ روزہ یوم الشک کا اوسکی لیئی جو تین دن آخر شعبان مین روزی رکہتا ہو اور اگر ایسا نہو تو خواص روزہ رکہین اوس دن ساتہہ نیت نفل کے اور عوام دوپہر تک انتظار کرکر افطار کرین ابن عمر
اور اور بہت صحابہ کا معمول تہا کہ جب اونتیس روز شعبان کی گذرتی تو تلاش کرتی چاند کی اگر دیکہتی چاند یا خبر چاند کی سنتی تو روزہ رکہتی والا اگر مطلع صاف ہوتا ابر و غبار سی افطار کرتی اور اگر صاف نہ ہوتا روزہ رکہتی

اور حمل کیا ہی اسکو علمانی روزہ نفل پر اور حدیث عمار بن یاسر کی میں جو منع ہی روزہ تو مراد اوس سے یہہ ہی کہ ساتھہ نیت رمضان کی اور واجب کے نزدیک بعض اہل علم اور خواص دین کے جو جانتے ہوں نیت کرنی روزہ

شک کے دن کی اور جو نہ جانتے ہوں وہ عوام ہیں اور نیت اوسکی اسطرح ہی کہ نیت کری نفل کی وہ شخص کہ نہ عادت رکھتا ہو اوس دن کی روزے کی اور نہ خیال آوی اوسکی دل میں کہ اگر ہو آج دن رمضان کا تو یہہ روزہ بھی

رمضان کا ہی اور مکروہ ہی اسطرح نیت کرنی کہ اگر کل رمضان ہو تو یہہ روزہ رمضان میں محسوب ہے اور اگر رمضان نہو تو نفل یا اور واجب میں محسوب ہے لیکن اگر ثابت ہوگا رمضان کا ہونا تو یہہ روزہ رمضان کا

ہوگا اور اگر یوں نیت کری کہ کل اگر رمضان ہو تو میں روزہ رمضان کا رکہونگا اور نہیں تو نہیں اسطرح روزہ نہیں صحیح ہونیکا نہ نفل ہوگا اور نہ رمضان کا اگرچہ ثابت ہو اوس دن رمضان کا ہونا شرح وقایہ سے

عالمگیری **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي رَأَيْتُ الْهِلَالَ يَعْنِي هِلَالَ رَمَضَانَ فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ

اِلَّا اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ اَذِّنْ فِي النَّاسِ اَنْ يَّصُوْمُوْا غَدًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا آیا ایک اعرابی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق مینی دیکھا چاند یعنی چاند رمضان کا پس فرمایا حضرت نے کیا گواہی دیتا ہی تو اسکی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ

کہا کہ ہان فرمایا حضرت نے کیا گواہی دیتا ہی تو یہہ کہ محمد پیغمبر خدا کا ہی کہا کہ ہان فرمایا حضرت نے ای بلال پکار دی لوگوں میں کہ روزہ رکہیں کل کو نقل کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی

نے **ف** یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جو کوئی مستور الحال ہو یعنی فسق ہونا اوسکا معلوم نہو مقبول ہی گواہی اوسکی رمضان کے چاند میں اور شرط نہیں لفظ شہادت کا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ گواہی

ایک کی مقبول ہی رمضان کی چاند میں چنانچہ مذہب حنفیہ میں صحیح یہی ہی کہ ثابت ہوتا ہی چاند رمضان کا ساتھہ خبر ایک شخص عادل یا مستور الحال کے عادل سے مراد پرہیزگار ہی اور مستور الحال سے وہ کہ جسکا حال

کچھہ معلوم نہو اور شرط نہیں لفظ شہادت کا اور گواہی ایک کی اوس صورت میں ہی کہ ابر و غبار ہو اور عید کی چاند رات کو اگر ابر ہو تو شرط ہی کہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں عادل حر گواہی دیں اور لفظ شہادت بہی

شرط ہی اور اگر ابر و غبار نہو تو دونوں میں شرط ہی گواہی جماعت کثیر کی اور مراد کثیر سے اتنی لوگ ہیں کہ ساتھہ خبر اونکی ظن غالب حاصل ہو اور تحدید عدد کی مفوض ہے طرف رای امام کی اور بعضوں کے نزدیک جماعت

کثیر سے مراد ایک محلہ کی لوگ ہیں اور ابو یوسف سے ایک روایت ہی کہ پچاس مرد ہوں شرح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَاءَى النَّاسُ الْهِلَالَ فَاَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَنِّي رَاَيْتُهُ فَصَامَ وَاَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا جمع ہوئے لوگ چاند دیکھنے کے لیے پس خبر دی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تحقیق دیکھا

مینے چاند پس روزہ رکہا اور حکم فرمایا لوگوں کو ساتھہ روزہ رکہنے کے نقل کی یہہ ابو داود اور دارمی نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَفَّظُ

مِنْ شَعْبَانَ مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهِ ثُمَّ يَصُوْمُ لِرُؤْيَةِ رَمَضَانَ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت گنتے

رہتے دن مہینے شعبان کی اوسقدر کہ نہ گنتے سوا شعبان کی پہر روزہ رکہتے وقت دیکھنے چاند رمضان کی پس اگر ابر کیا جاتا اوپر گنتے تیس دن پہر روزہ رکہتے نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** شعبان کی ایام بہت گنتے

رہتے اسلیے کہ رمضان کی چاند میں غلطی نہ پڑی اور اور مہینوں کی دنونکی اتنی محافظت کرتے اسلیے کہ اور مہینونسے کوئی امر شرعی متعلق نہیں مگر حج کی مہینے سی البتہ ہی سو وہ نادر ہی نہیں محتاج ہوتا طرف اوسکی ہر

کوئی ہر سال شرح **وَعَنْ** اَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ تَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَلَقِيْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا

اِنَّا رَاَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ اَيَّ لَيْلَةٍ رَاَيْتُمُوْهُ قُلْنَا لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ

فَهُوَ لِلَيْلَةٍ رَاَيْتُمُوْهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ اَهْلَلْنَا رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَاَرْسَلْنَا رَجُلًا اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَمَدَّهُ لِرُؤْيَتِهِ فَاِنْ اُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی البختری سے کہ کہا نکلی ہم یعنی مدینے

شہر سے کہ کوفہ تہا عمرہ کرنیکی لیے پس جبکہ اوترے ہم بطن نخلہ میں کہ نام ایک مکان کا ہی درمیان مکہ اور طائف کی جمع ہوئے ہم چاند دیکھنے کی لیے پس کہا بعضے قوم نے کہ وہ تیسری شب کا ہی اور کہا بعضے قوم نے کہ وہ

دوسرے شب کا ہی پہر ملاقات کی ہمنی ابن عباس سے پس کہا ہمنی تحقیق دیکھا ہمنی چاند پس کہا بعضوں نے تیسری شب کا ہی اور کہا بعضوں نے دوسرے شب کا پس کہا ابن عباس نے کس رات دیکھا تمنے اوسکو کہا ہمنی دیکھا ہمنی

رات ایسی ایسی کو یعنی فلانی شب کو دیکھا اوسکو کہ دیکھا تہا جیسے مثلا پیر کی شب میں یا منگل کی شب میں پس کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ٹہیرائی مدت رمضان کی وقت دیکھنے چاند کی یعنی جب چاند دیکھیں

رمضان کریں پس وہ اوسی رات کا ہی کہ دیکھا تمنی اوسکو اور مسلم میں ایک روایت میں ابی البختری سے کہا کہ دیکھا ہمنے چاند رمضان کا اور ہم تہی ذات عرق میں کہ نام ایک جگہہ کا ہی قریب بطن نخلہ مذکورہ کے پس

بہیجا ہمنے ایک شخص کو طرف ابن عباس کے کہ پوچھی اونسی یعنی یہہ کہ کس رات کا ہی یہہ چاند بسبب اختلاف مذکور کی پس کہا ابن عباس نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی دراز کی مدت شعبان کی تا وقت

دیکھنے چاند رمضان کی پس اگر ابر کیا جاوی تمپر پس پوری کرو گنتی یعنی تیس روز شمار کرو اور روزہ رکہو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** حاصل یہہ مدار چاند کی دیکھنے پر ہی اعتبار اوسکی بڑی ہونیکا کچھہ نہیں بلکہ وارد ہوا ہے کہ بڑا

ہونا ہلالونکا قیامت کے علامتونسے ہی اور روایت دوسری منافی پہلی روایت کے نہیں واسطے احتمال اسکی کہ وہ دیکھنے کی لیے جمع ہوئے ہوں ذات عرق میں اور اختلاف کیا ہو اوسمیں پہر بہیجا آدمی پوچھنے کی لیے

اجتماع ہے پس یہ حدیث حجت ہے کوفیوں کی اور ذکر کیا ہے جسکو بیہقی نے سنن میں لیکن اسمیں انقطاع ہے اور وہ بیان کرتا ہے کہ اسمیں سلف ہیں جب ایک دن چاند دیکھا ہو اور اگر شعبان کی تیسویں تاریخ چاند دیکھیں پہلی زوال کے یا بعد زوال کی تو وہ رات آئندہ کی ہے
پس حکم رمضان ہوسکا اور روزہ رکھنا کا نہیں کیا جاویگا اور اسیطرح رمضان کی تیسویں کو دیکھی تو بھی شب آئندہ کا کہا جائیگا پس روزہ افطار نہیں کیا جاویگا اور حکم عید کا کیا جائیگا اور حدیث سے الکاف ہے لوگوں پر کہ لازم
کرین جاند کی تیسویں شعبان کی اور جب ثابت ہوگا چاند ایک جگہ تو لازم ہوگا سبھو پر روزہ رکھنا خواہ ہر دیس کی اختلاف مطالع معتبر نہیں مثلاً اگر دلی میں شب جمعہ کو چاند دیکھیں اور جابجا منتقل کی شب کو دیکھی معتبر ہوا اور تحقیق
روز جمعہ سے روزہ رکھنا لازم ہوگا اور جو کوئی چاند رمضان کا دیکھے اور پھر رد کیا جاوے قول اسکا تو اسکو روزہ رکھنا چاہیے اور اگر افطار کریگا اوس دن تو قضا لازم آئیگی نہ کفارہ **باب** ہے بیچ مسائل متفرقہ روزوں کے **الفصل**

الاول فصل پہلی **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسحروا فان فی السحور برکۃ متفق علیہ روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کھاؤ اسلئے کہ تحقیق بیچ کھانے سحر کے برکت ہے نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سحر کہا اور یعنی کہا وقت سحر کے کچھ کچھ چنانچہ ایک روایت میں آیا ہے کہ سحری کھاؤ اگرچہ ایک گھونٹ پانی کا ہو اور مراد اس میں استحباب کے لیے ہے اور سحر کہتے ہیں جسمیں خیرات کو اور سحور سے زبر سے اسم ہے کہا جاتا ہے
کہا اور یہ نہیں ہیں کچھ مقصد ہے یعنی کہا کھانا اور وقت اور روایت محفوظ نزدیک محدثین کے ساتھ زبر کے ہے اور بعضوں نے کہا صواب ساتھ پیش کے بھی ہے اسلئے کہ اجر فعل میں ہے نہ طعام میں اور برکت سے مراد برکت ہے یہ کہ قوت حاصل ہوتی ہے
بسبب اتباع سنت کے اور قوت ہوتی ہے روزہ رکھنے کی **وعن** عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصل ما بین صیامنا وصیام اہل الکتاب اکلۃ السحر رواہ مسلم اور روایت ہے
عمرو ابن العاص سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرق درمیان روزہ ہمارے اور روزوں اہل کتاب کے یعنی یہود و نصاریٰ کی کھانا سحری کا ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اہل کتاب کے اوپر حرام تھا کھانا سونے کے بعد سو کر اٹھنے کے اور ابتدا اسلام میں بھی یہی حکم تھا پھر منسوخ ہوا پس مخالفت انکی اور شکر گذاری اس نعمت کے ہے **وعن** سہل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر متفق علیہ
اور روایت ہے سہل سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہینگے لوگ ساتھ بھلائی کے جبتک کہ جلدی کرینگے افطار میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی غروب ہوتے آفتاب کے افطار کرنے میں دیر نہ لگاوے اور غروب ہوا آفتاب کا یہ ہے
کہ مشرق کی جانب سیاہی بلند ہو جاوے یعنی جیسے صبح صادق شروع ہوتی ہے اسکے بعد جاوے جیسے آسمان پر پہنچا سیاہی کا انتظار نہیں پس جلدی کرنے میں مخالفت ہوتی ہے اہل کتاب کی کہ وہ تاخیر کرتے ہیں یہاں تک
کہ ستارے چمکیں اور ہماری ملت میں بھی عادت اہل بدعت کی ہے یعنی رافضیوں کی اور انکی بھی مخالفت ہو جاویگی اسمیں کہ یہ ضروری ہے اور سنت پہلی نماز مغرب سے افطار کرنا بموجب حدیث صحیح کی ہے **وعن** عمر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقبل اللیل من ہہنا وادبر النہار من ہہنا وغربت الشمس فقد افطر الصائم متفق علیہ اور روایت ہے عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آوے رات اس جگہ سے یعنی مشرق کی جانب
سیاہی آوے اور جاوے دن اس جگہ سے یعنی مغرب سے اور جب جاوے آفتاب یعنی بتحقیق افطار کیا روزہ دار نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جب جاوے آفتاب یہ تاکید ہے پہلی جملوں کی اور افطار کیا یعنی حکما ہیں
کرنیوالا ہو چکا اگرچہ کہا اوسنے نہیں اور بعضوں نے کہا کہ داخل ہوا وقت افطار میں اور ممکن ہے کہ معنی یہ ہوں چاہیے کہ افطار کرے **وعن** ابی ہریرۃ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن
الوصال فی الصوم فقال لہ رجل انک تواصل یا رسول اللہ قال وایکم مثلی انی ابیت یطعمنی ربی ویسقینی متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے سے ملا کر پس کہا
ایک شخص نے حضرت کو کہ آپ ملے کا روزہ رکھتے ہیں یا رسول اللہ فرمایا کون ہے تم میں مانند میری تحقیق میں رات گذارتا ہوں کہ کھلاتا ہے مجکو رب میرا اور پلاتا ہے مجکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ملے کا روزہ اسکو کہتے ہیں کہ دو روزے یا زیادہ
رکھے اسطرح کہ درمیان میں افطار نہ کرے اس سے منع کیا کہ سبب ضعف کا ہے اور وہ باعث قصور کا اور طاعت میں ہوتا ہے اور خلاف ہے علما کو اسمیں کہ یہ روزہ ملے کا سوائے حضرت کی اوروں کو بھی جائز ہے یا حرام ہے یا مکروہ ہے بعضے کہتے ہیں کہ
جائز ہے اسکو جو کہ قادر ہو اوس پر اور نہی رحمت اور شفقت اور تخفیف کے لیے ہے اور سند اونکی یہ حدیث حضرت عائشہ کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا لوگوں کو وصال سے رحمت کے اوپر اور بعضے صحابہ نے مثل عبداللہ بن زبیر کے اور
تابعین سے مثل عبداللہ بن ابی سرح اور عامر بن عبداللہ بن زبیر اور ابراہیم تیمی کے کرنا اسکا منقول ہے اور اکثر کہتے ہیں کہ جائز نہیں اور امام ابوحنیفہ اور مالک اور شافعی نے مکروہ کہا ہے اسکو اور اختلاف کیا ہے کہ کراہت تحریمی ہے یا تنزیہی ہے اور صحیح یہ ہے کہ مکروہ
تحریمی ہے اور جمہور علما اسپر ہیں کہ یہ خاصہ حضرت کا ہے اور ظاہر حدیث سے یہی معلوم ہوتا ہے اور اہل سلوک کہتے ہیں کہ وصال باعتبار نفس کے کہ کھلاتا ہے ان کو اور یہ جلوہ انکی حقیقت وصال کی ہے اور کہنا کھلانا پلانا اسی مراد لیا ہے اسمیں قول بحال
ہے کہ مراد کھلانا پلانا ظاہر نہیں ہے بلکہ غذا جو حاصل ہوتی ہے بسبب معارف و لذت مناجات اور طاعت کی حاصل ہوتی ہے سب غذا جسمانی سے مستغنی رہتے ہیں اور یہ تجربہ کا مجھ کو بحالت اور ترک جسمانی کیا ہے جیسا حدیث صحیحہ اور تسری سے منع کی **الفصل**

الثانی فصل دوسری **عن** حفصۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یجمع الصیام قبل الفجر فلا صیام لہ رواہ الترمذی وابوداود والنسائی والدارمی
وقال ابوداود وقفہ علی حفصۃ معمر روایت ہے حفصہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نیت نہ کرے روزہ کی پہلے فجر سے پس نہیں ہے واسطے اوسکے روزہ یعنی کامل روزہ نہیں ہوتا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور دارمی نے اور
اور کہا ابوداود نے موقوف بیان کیا اسکو حفصہ پر معمر اور زبیدی اور ابن عیینہ اور یونس ایلی سب نے نقل کیا زہری سے **ف** ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر نیت روزہ کی رات سے نکرے تو درست نہیں روزہ فرض ہو خواہ واجب خواہ نفل ولیکن علما نے اختلاف کیا ہے
اسمیں مذہب امام مالک کا تو یہی ہے کہ شرط ہی نیت رات سے کرنی ہر طرح کی روزے میں اور امام شافعی اور امام احمد بھی یہی قائل ہیں سوائے نفل کے نفل میں امام احمد کے نزدیک زوال کے بعد بھی جائز ہے اور شافعی کے نزدیک آفتاب غروب ہونے کی پہلی تک بھی
جائز ہے اور مذہب ہمارا یہ ہے کہ روزہ رمضان اور نفل اور نذر معین میں جائز ہے نیت کرنی آدھے دن شرعی کے پہلے تک اور آدھا دن شرعی پہلی زوال کے ہے اور قضا اور کفارہ اور نذر مطلق کے لیے شرط ہے نیت کرنی رات سے اور دلیلیں ہر ایک فرقہ کے
کتابوں میں مذکور ہیں اور بیان سبکے یعنی معمر اور زبیدی اور ابن عیینہ اور یونس نے روایت کیا زہری سے موقوف اوپر حفصہ اور یہ موقوف قول صحابی کا کہتے ہیں **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سَمِعَ النِّدَاءَ اَحَدُكُمْ وَالْاِنَاءُ فِیْ یَدِهٖ فَلَا یَضَعْهُ حَتّٰی یَقْضِیَ حَاجَتَهٗ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی جسوقت کہ سنی اذان یعنی صبح کی ایک تمہارا اور باسن ہو اوسکی ہاتہہ مین یعنی ارادہ پانی پینی کا یا کچہہ کہانیکا رکہتا ہو پس نہ رکہدی باسن کو یہانتک
کہ ادا کری حاجت اپنی اوس سی نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف یہہ حکم اوسوقت ہی کہ یقینا جانی کہ صبح نہین ہوئی یا گمان غالب ہو نہونی صبح کا
نہ یہ کہ یقین ہو صبح ہونی کا یا گمان ہو اسکا تو فقط سنی سی کہانا پینا موقوف نکری اور اگر جانی کہ صبح ہوگئی ہی یا گمان ہو اسکا تو توقف کری اور کہا ابن
ملک نی کہ اگر نجانی طلوع ہونا صبح کا تو نہ موقوف کری اور اگر جانی کہ طلوع ہوئی ہی صبح یا شک ہو اسکا تو موقوف کری اور بعضون نی کہا کہ مراد اذان سی
اذان مغرب کی ہی یعنی اگرچہ ترک کرنا کہانی پینی کا وقت اذان کی مسنون ہی لیکن افطار کی وقت اذان مغرب کی سنی اور کچہہ پینا ہو تو پینا موقوف
نکری بلکہ پی لی در پہر نماز کو جاوی ۴ ع ج وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَحَبُّ عِبَادِیْ اِلَیَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایا اللہ تعالی نی بہت پیارا میری بندونمین طرف میری وہ ہی کہ جلدی کری افطار
مین نقل کی یہ ترمذی نی ف بہت پیارا یہ اسلیی ہوتا ہی کہ متابعت کرتا ہی سنت کی اور مخالفت کرتا ہی اہل کتاب کی اور روافض کی ع وَعَنْ
سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْیُفْطِرْ عَلٰی تَمْرٍ فَاِنَّهٗ بَرَكَةٌ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیُفْطِرْ عَلٰی مَاءٍ فَاِنَّهٗ طَهُوْرٌ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وَلَمْ یَذْكُرْ فَاِنَّهٗ بَرَكَةٌ غَیْرُ التِّرْمِذِیِّ اور روایت ہی سلمان بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی جبکہ افطار کری ایک تمہارا پس چاہیی کہ افطار کری کہجور پر پس تحقیق کہجور سبب برکت کی ہی پس اگر نپاوی کہجور پس افطار کری پانی پر پس تحقیق وہ
پاک کرنیوالا ہی نقل کی یہہ احمد ترمذی و ابو داود و ابن ماجہ دارمی نی اور نہین ذکر کیا کسی نی لفظ فانہ برکۃ سوای ترمذی کی ف امر اسحدیث مین استحباب کی
لیی ہی اور شاید حکمت کہجور سی افطار کرنی مین یہ ہی کہ جب معدہ خالی ہوتا ہی اور خواہش کہانی کی ہوتی ہی تو کہانیکو معدہ خوب قبول کرتا ہی پس ایسی حالت
مین جو شیرینی معدہ مین پہنچتی ہی تو بدن کو نہایت فائدہ ہوتا ہی سلیی کہ شیرینی سی قوت قومی مین جلدی سرایت کرتی ہی خصوصا قوہ باصرہ کو شیرینی سی
بہت فائدہ ہوتا ہی اور شیرینی عرب مین اکثر کہجور ہی کی ہوتی ہی اور اونکی مزاجونکو مناسبت اسکی ساتہہ بہت ہی سلیی اس سی افطار کرنیکو فرمایا اور
کہجور نپاوی تو پانی سی افطار کری کہ اسمین نیک فال ہی ساتہہ طہارۃ ظاہر و باطن کی ۴ ح ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ یُّصَلِّیَ عَلٰی رُطَبَاتٍ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَیْرَاتٌ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تُمَیْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَقَالَ
التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتی پہلی نماز مغرب سی چند تازی کہجورونسی پس اگر نہوتین تازہ کہجورین
تو افطار کرتی خشک کہجورونسی پس اگر نہوتین خشک کہجورین تو پیتی چند چلو پانی کی یعنی تین چلو نقل کی یہہ ترمذی و ابو داؤد نی اور کہا ترمذی
نی یہ حدیث حسن غریب ہی ف ابو یعلی نی روایت کیا ہی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی افطار کرنا تین کہجورونسی یا ایسی چیز
کہ نہ پہنچتی اوسکو آگ اور بعضون نی جو کہا ہی کہ سنت مکہ مین یہہ ہی کہ مقدم کری آب زمزم کو کہجورون پر یا ملا لی اوسکو ساتہہ اوس پانیکی یہہ قول
مردود ہی اسلیی کہ یہہ اختلاف اتباع کی ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سال فتح مین بہت دنون مکہ مین رہی آپ سی یہہ نہین نقل کیا گیا ع وَعَنْ
زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا اَوْ جَهَّزَ غَازِیًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَرَوَاهُ مُحْیِ السُّنَّةِ فِیْ
شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ صَحِیْحٌ اور روایت ہی زید بن خالد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی جو شخص کہ افطار کروادی روزہ دار کو یا
سامان درست کردی کسی غازیکا پس اوسکو ثواب مانند ثواب اوسکی کی ہی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور روایت کی یہ محی السنہ نی
شرح السنہ مین اور کہا یہہ صحیح ہی ف یعنی جیسا ثواب روزہ دار کو روزہ کا ہوتا ہی اور غازی کو جہاد کا ویسا ہی افطار کروانیوالیکو اور سامان جہاد درست

کروہنی والی کو بہی ہوتا ہی اسلیے کہ مددگار ہوا نیک کار پر ع ۵ **وعن** ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا افطر قال
ذہب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء اللہ تعالی رواہ ابو داود اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتی فرماتی گئی پیاس
اور تر ہوئین رگیں اور ثابت ہوا ثواب اگر چاہا خدا تعالی نی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** اسمین رغبت دلائی حضرت نی عبادات پر کہ مشقت
عبادات کی تہوڑی سی ہی اسلیے کہ جاتی رہتی ہی اور ثواب بہت ہی اسلیے کہ ثابت و باقی رہتا ہی ع **وعن** معاذ بن زہرۃ قال ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افطر قال اللہم لک صمت وعلی رزقک افطرت رواہ ابو داود مرسلا اور روایت ہی معاذ بن زہرہ سی
کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جبکہ افطار کرتی فرماتی یا الہی تیری ہی لیے روزہ رکہا مینی اور تیری ہی رزق پر افطار کیا مینی نقل کی یہہ
ابوداود نی بطریق ارسال کی **ف** کہا ابن ملک نی کہ حضرت یہہ دعا بعد افطار کی پڑہتی تہی اور بعد لک صمت کی جو لوگوں نی وبک آمنت وعلیک توکلت زیادہ
کر لیا ہی کچھہ اصل اسکی نہیں اگرچہ معنی صحیح ہیں اور روایت کیا ابن ماجہ نی کہ روزہ دار کی لیے نزدیک افطار اوسکی ایک دعا ہی کہ رد نہیں کیجاتی اور یہہ بہی وارد ہوا ہی
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی تہی یا واسع الفضل اغفرلی اور یہی پڑہتی یہہ بہی الحمد للہ الذی اعاننی فصمت ورزقنی فافطرت انتہی **الفصل**
الثالث فصل تیسری **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الدین ظاہرا ما عجل الناس الفطر
لان الیہود والنصاری یؤخرون رواہ ابو داود وابن ماجہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ
رہیگا دین غالب جبتک کہ جلدی کرینگی لوگ افطار کرنی مین اس لیے کہ یہود و نصاری دیر کرتی ہیں افطار مین نقل کی یہہ ابوداود و ابن ماجہ نی **ف**
دیر کرتی ہیں افطار مین یعنی اسقدر کہ تاری گہن کی نکل آوین اور ہماری ملت مین پیروی اونکی رافضیون نی کی ہی پس اونکی خلاف مین غلبہ اور شوکت
دین کی ہی اور اوسمین دلیل ہی اسپر کہ مضبوطی اور غلبہ دین کا بیچ مخالفت اعداء دین کی ہی اور اونکی موافقت مین نقصان دین کا ہی جیسا کہ فرمایا
اللہ تعالی نی یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا الیہود والنصاری اولیاء بعضہم اولیاء بعض ومن یتولہم منکم فانہ منہم یعنی ای ایمان والو نہ پکڑو یہود و نصاری کو دوست
بعضی اونکی دوست ہیں بعضون کی اور جو کوئی دوستی کری اونسی تم مین سی پس وہ اونہین مین سی ہی ع **وعن** ابی عطیۃ قال دخلت انا
ومسروق علی عائشۃ فقلنا یا ام المؤمنین رجلان من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم احدہما یعجل الافطار ویعجل الصلوۃ
والآخر یؤخر الافطار ویؤخر الصلوۃ قالت ایہما یعجل الافطار ویعجل الصلوۃ قلنا عبد اللہ بن مسعود قالت ہکذا صنع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والآخر ابو موسی رواہ مسلم اور روایت ہی ابی عطیہ سی کہ کہا گیا مین اور مسروق حضرت عائشہ پاس پس کہا ہمنی ای ماں مومنوں کی دو شخص ہیں
حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیو مین ایک ونمین روزہ کو جلدی افطار کرتا ہی اور جلدی نماز پڑہتا ہی اور دوسرا دیر کر افطار کرتا ہی اور دیر کر نماز
پڑہتا ہی کہا حضرت عائشہ نی کون ہی ونمین سی جلد افطار کرتا ہی اور جلد نماز پڑہتا ہی کہا ہمنی عبد اللہ بن مسعود کہا حضرت عائشہ نی اسیطرح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور دوسرا کہ دیر لگاتا ہی
لی افطار میں اور نماز میں ابو موسی ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** عبد اللہ بن مسعود بڑی عالم اور فقیہ تہی اونہوں نی عمل کیا سنت پر اور ابو موسی بہی صحابی
تہی اونہوں نی عمل کیا بیان جواز پر یا کچھہ عذر ہوگا اونکو اور شاید کہ کبہی کبہی کرتی ہونگی واللہ اعلم ع **وعن** العرباض بن ساریۃ قال
دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی السحور فی رمضان فقال ہلم الی الغداء المبارک رواہ ابو داود والنسائی اور روایت ہی
عرباض بن ساریہ سی کہ کہا بلایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف سحری کی رمضان میں پس کہا آ طرف کہانی بابرکت کی نقل کی یہہ ابوداود و نسائی
نی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم سحور المؤمن التمر رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی اچہی ہی سحری مومن کی کہجور نقل کی یہہ ابوداود نی

باب تنزیہ الصوم

باب ہی بیچ بیان پاک کرنی روزی کی **ف** یعنی اسباتمین

بیان ہی اسکا کہ روزہ کس چیز سی جاتا رہتا ہی اور کس چیز سی ثواب اوسکا باطل ہوتا ہی اور کس چیز سی ثواب اوسکا کم ہوتا ہی پس واجب ہی پرہیز کرنا اون سی **ف** عرض کرتا ہی مولف اس کتاب کا کہ اگرچہ بعضی مفسدات وغیرہ روزی کی متفرق آگی حدیثون مین مذکور ہین لیکن مینی چاہا کہ کسی کتاب معتبر فقہ کی سی مسایل بتفصیل ایک جگہہ لکھون تا مفید بہت ہون پس کتاب امداد الفتاح شرح نور الایضاح مین کہ کتاب معتبر اور مروج عرب مین ہی خوب ترتیب سی مسایل مذکور تہی وسمین سی لکہی جاتی ہین اور بعضی در مختار مین سی ہی لکہی ہین

فصل بیچ بیان اون چیزون کے کہ روزیکو توڑتی نہین ہین اگر کہا لیوی یا پی لیوی یا جماع کری بہولکر روزہ جاتا نہین اور اگر جماع شروع کیا بہولکر پہر یاد آگیا اگر نکال لیا ستر فی الفور روزہ ٹوٹنی کا نہین اور اگر نہ نکالا ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم ہوگی نہ کفارہ اور بعضون نی کہا یہ جب ہی کہ نہ حرکت دی نفس اپنی کو یعنی ہلاوی بعد یاد آنیکی یہانتک کہ منزل ہو جاوے اور اگر حرکت دیگا نفس کو بعد اسکی تو اوسپر کفارہ لازم ہوگا جیسیکہ اگر نکال کر پہر داخل کری تو کفارہ لازم ہوتا ہی اور اگر جماع کری قصداً پہلی فجر کی اور پہر طلوع ہو فجر تو واجب ہی نکالنا ستر کا فی الحال پس اگر حرکت دیگا نفس کو لازم ہوگا کفارہ اور روزہ فقط ٹہیرنی ہی سی ٹوٹ جاویگا اور اگر نکال لیا بخوف طلوع ہونی فجر کی پہر منزل ہوا بعد فجر اور بعد نکالنی کی نہین اوسپر کچہہ اور اگر ایک شخص بہول کر کہاتا ہوا اور ہی وہ قوی کہ قدرت رکہتا ہی روزیکی تمام کرنیکی رات تک بغیر مشقت کی تو یاد دلاوی اوسکو دیکہنی والا اور مکروہ ہی نہ یاد دلانا اوسکو اور اگر یاد دلاوی اوسکو کوئی کہانیکی وقت اور اوسکو نہ یاد آوی تو لازم آویگی قضا اور اگر وہ قوی نہین ہے تو اولی یہہ ہی کہ نہ یاد دلاوی اور اگر منزل ہووے ساتہہ نظر کرنیکی طرف شرمگاہ عورت کی تو روزہ ٹوٹتا نہین اور اختلاف ہی اسمین کہ منزل ہووے ساتہہ فعل بد کرنیکی جانور سی بعضون کے نزدیک اس سی ٹوٹتا ہی اور بعضونکی نزدیک نہین اور اگر منزل نہو تو روزہ نہین ٹوٹتا بلا خلاف اور اگر ہاتہہ سی منی گرادی روزہ ٹوٹ جاتا ہی اور قضا آتی ہی نہ کفارہ اور حلال نہین ہی یہہ فعل غیر رمضان مین بہی اگر قصد کری قضاء شہوت کا اور اگر قصد کری تسکین شہوت کا امید ہی کہ نہو اوسپر وبال یعنی فقط لذت کی لیے کری تو نہین حلال اور اگر بیقرار ہوا اور نہ نکالنی مین خوف زنا کا رکہتا ہو تو امید ہی کہ گنہگار نہو اور گنہگار ہوتا ہی گر مداومت کری اسپر اور اگر دہیان کری کسی عورت کا اور منزل ہو جاوی تو روزہ نہین جاتا اور اگر دو عورتین فعل بد کرین آپسمین قصداً اور منزل نہون تو روزہ نہین ٹوٹتا اور منزل ہو دینگی تو ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم آویگی اور اگر تیل لگاوی تو روزہ نہین جاتا اس لیے کہ مسامات سی داخل ہونا منافی نہین ایسا ہی جیسی نہاوی اور ٹہنڈ ملک جگر کو پہنچی اور سرمہ لگانیسے روزہ نہین ٹوٹتا" اگرچہ پاوی مزا اوسکا حلق مین یا رنگ اوسکا رینٹ مین یا تہوک مین اسلیے کہ حضرت عائشہ رض سی منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سرمہ لگایا حالت روزہ مین اور درمیان آنکہہ کی اور دماغ کی راہ نہین ہی اور آنسو جو نکلتی ہین ٹپک کر نکلتی ہین مانند عرق کی اور جو چیز داخل مسام سی ہو منافی روزیکی نہین جیسیکہ اوپر ذکر کیا گیا اور اگر کہی آنکہہ مین دوا یا دوا ساتہہ تیل کی پہر پاوی مزا اوسکا یا تلخی اوسکی حلق مین نہین جاتا رہتا ہی روزہ اور اگر نگل جاوی کچہہ یعنی روئی وغیرہ کہ بندہی ہو ڈور مین اور ڈورہ اوسکی ہاتہہ مین ہو نہین ٹوٹتا روزہ جبتک کہ وہ ڈوری کہل کر گر پڑی جب گر پڑیگی تو ٹوٹ جاویگا اور اگر داخل کری حلق مین لکڑی مانند مسکی کے اور ایک سرا اوسکا اوسکی ہاتہہ مین ہو نہین روزہ ٹوٹیگا اور اسیطرح اگر داخل کری اونگلی اپنی دبر مین یا عورت اپنی شرمگاہ مین تو نہین ٹوٹیگا مگر تر ہوگی ساتہہ پانی کی یا تیل کی تو ٹوٹ جاویگا اور سینگی سی روزہ نہین جاتا اور نہ غیبت سی مگر ثواب جاتا رہتا ہی اور اگر نیت کری افطار اور افطار نکری تو روزہ نہین جاتا اور اگر حلق مین دہوان داخل ہو بغیر اسکی فعل کی تو روزہ نہین جاتا اسلیے اوس سی بچ نہین سکتا اگر مونہہ بند کرلی تو ناک مین سی جاتا ہی پس یہہ ہی مانند تری کی کہ باقی رہتی ہی مونہہ مین بعد کلی کرنیکی اور قید بغیر اسکی فعل کی اسلیے لگائی کہ جو قصد کرکر دہوان داخل کریگا حلق مین کسی صورت سی ہو داخل کرنا روزہ اوسکا ٹوٹ جاویگا برابر ہی کہ دہوان عنبر کا ہو یا اگر کا یا سوا انکی کا یہاں تک کہ اگر کوئی خوشبو جلا کر دہوان اپنی طرف لیگا اور سونگہی گا دہوان اوسکا اوس حال مین کہ یاد رکہتا ہو روزیکو ٹوٹ جاویگا روزہ اسلیے کہ ممکن ہی احتراز کرنا اوس سے اور اس مسئلے

اکثر لوگ غافل ہیں آگاہ ہونا چاہیے اور یہہ وہم کسیکو نہ پیدا ہو کہ یہہ بمانند سونگھنے گلاب مشک وغیرہ کے ہے اس لیے کہ نری خوشبو میں اور جرم دہوین
میں کہ آدمی کی اندر پہنچے اوسکی فعل سے فرق ظاہر ہے اور اسیطرح دہوئیں حقہ کی سے روزہ جاتا رہتا ہے اس لیے کہ قصدًا کہینچا جاتا ہے اور تسکین ہوتی
ہے وسے اور بطور دوا کی استعمال کیا جاتا ہے اور اگر پسینا یا آنسو آدمی کی حلق میں چلا جاوے اور ہووے وہ تہوڑے تو روزہ نہیں ٹوٹیگا اور اگر بہت ہونگے کہ نمکینی
اونکے حلق میں معلوم ہوگی تو جاتا رہیگا اور خوشبو سونگہنے سے روزہ نہیں جاتا اور اگر جاوے حلق میں غبار یا آٹا چکی پیستی ہوئی یا مکہی یا اثر دوا کا یعنی دوا کوٹتی ہوئی
یا پڑیا یا مزہ ہتی ہوئی اسمیں سے کچہہ اوڑکر حلق میں چلا جاوے نہیں جاتا روزہ اسلیے کہ نہیں ممکن ہے احتراز اسسے اور اگر روزہ دار صبح کرے حالت جنابت میں روزہ نہیں جاتا
اگرچہ ساری دن یا کئی دن اسیطرح رہے لیکن ثواب سے محروم رہتا ہے بسبب نجس رہنے کی اور نماز وغیرہ نہ پڑہنے کی اور اگر ڈالی سوراخ ذکر میں دوا یا تیل اور وہ
مثانہ میں پہنچ جاوے روزہ نہیں جاتا امام ابو حنیفہ اور امام محمد رح کی نزدیک اسلیے کہ مثانہ میں سے منفذ یعنی راستہ اندر کو نہیں اور پیشاب جو نکلتا ہے ٹپک
کر نکلتا ہے اور امام ابو یوسف کی نزدیک جاتا رہتا ہے اور اگر ذکر کی ڈنڈی ہی میں ہے تو تینونکی نزدیک نہیں جاتا اور اگر پانی میں بیٹہے اور کانمیں پانی چلا جاوے
یا کان کہجاوے تنکے سے اور نکلے اوسپر میل پہر ڈالی تنکے کو کانمیں کئی بار یوں ہی کرے نہیں روزہ جاتا اور اگر اوترے دماغ سے ناک میں یا پہنچے حلق میں پہر دماغ میں
چڑہا جاوے یا نگل جاوے اوسکو روزہ نہیں جاتا اور اگر نکلا تہوک موہنہ سے اور منقطع نہوا بلکہ لگا ہوا تار اوسکا اور لٹک آیا ٹہوڑی تک پہر نگل گیا اوسکو تو نہیں
جائیگا روزہ اور اگر منقطع ہوا تہوک پہر موہنہ میں ڈال لیا جاتا رہیگا اور اگر بلغم موہنہ بہرا ہوا نگل جاوے ابو یوسف کی نزدیک روزہ جاتا رہیگا اور امام
ابو حنیفہ کی نزدیک نہیں اور لائق ہے پہینک دینا تہوک کا تاکہ نہ ٹوٹے روزہ نزدیک امام شافعی کی اسلیے کہ جب جاری ہوتا ہے تہوک اپنی مجرا یعنی جگہہ جاری ہو
کیسی اور پہنچتا ہے موہنہ میں اور یہہ قادر ہے اوسکی پہینکدینی پر اور نہ پہینکا بلکہ نگل گیا جاتا رہتا ہے روزہ اونکی نزدیک اور اگر قے آپ سے آوے روزہ جاتا نہیں اگرچہ
موہنہ بہر کر آوے اور اسیطرح سے نہیں جاتا اگر پہر حلق میں اوتر جاوے وہ بغیر اسکی فعل کی اگرچہ موہنہ بہری ہوئی ہو اور امام ابو یوسف کی نزدیک جاتا رہتا ہے اور اگر قصدًا
نگل جاوے اور ہووے وہ موہنہ بہری ہوئی سب کے نزدیک جاتا رہیگا لیکن کفارہ نہیں آئیگا اور موہنہ بہری ہوئی نہیں ہوگی تو اوسکی نگلنے سے روزہ نہیں جائیگا مختار
یہی ہے اور اگر قصدًا قے کرے موہنہ بہر کر تو سب کے نزدیک روزہ جاتا رہتا ہے اور موہنہ بہر کر نہ کرے تو نہیں جاتا نزدیک ابو یوسف کی اور صحیح یہی ہے اور کہا
امام محمد نے کہ جاتا رہتا ہے اور یہہ ظاہر الروایۃ ہے پہر اگر وہ حلق میں اوتر جاوے آپ سے نہیں جاتا اور اگر قصدًا نگل جاوے اوسمیں دو روایتیں ہیں صحیح یہہ ہے کہ نہیں
جاتا اور اگر دانتونمیں کوئی چیز رات کی کہانی میں سے اٹک رہے اور ہووے وہ کم چنے سے اوسکی نگل جانیسے روزہ نہیں جاتا یا نکلے خون اوسکی دانتونمیں سے اور داخل ہو
اوسکی حلق میں اور نہ پہنچے اوسکی پیٹ میں تو بہی روزہ نہیں جاتا اور اگر پہنچے پیٹ میں پس اگر غالب ہو خون تہوک پر یا برابر ہو خون اور تہوک فاسد ہو جائیگا اور اگر
خون کم ہو تہوک سے کہ ملا ہوا ہے ساتھہ اوسکے نہیں ٹوٹیگا روزہ مگر جبکہ پاوے مزہ اوسکا در المختار اور اگر کوئی چیز بقدر تل کی باہر سے موہنہ میں ڈالکر چباوے
یہانتک کہ وہ پہیل جاوے موہنہ میں اور مزا اوسکا حلق میں نہ پاوے تو بہی روزہ نہیں جاتا اور اگر موہنہ میں پہیلی نہیں اور مزا اوسکا حلق میں معلوم ہو یا بغیر چبانے ثابت
وہ چیز نگل جاوے اگرچہ مزا حلق میں نہ پاوے روزہ جاتا رہیگا پہر اگر وہ چیز اون چیزونمیں سے ہے کہ اونسے کفارہ آتا ہے کفارہ اویگا ورنہ قضا **فصل** بیچ بیان
اون چیزون کی کہ فاسد ہوتا ہے اونسے روزہ اور لازم آتی ہے قضا اور کفارہ اور کفارہ اونسے جب لازم آتا ہے کہ روزہ رکہنے والا مکلف یعنی عاقل بالغ ہو اور
روزہ رمضان کا ہو رمضان ہی میں یعنی قضا میں نہیں اور رات سے نیت کی ہوئی ہو اگر بعد طلوع فجر کی نیت کی ہوگی اوسکی توڑنیسے کفارہ نہیں آئیگا
اور بعد روزہ توڑنیکی کوئی چیز ساقط کرنیوالی کفارہ کی پیش آوے مانند بیماری اور حیض و نفاس کی اگر روزہ توڑنیکی بعد ان چیزونمیں سے کوئی چیز پیش
آجاویگی کفارہ نہیں آئیگا چنانچہ بیان اسکا آگے آویگا اور نہ پہلے توڑنیکی کوئی چیز ساقط کرنیوالی کفارہ کی ہو مانند سفر کی کہ اگر سفر میں توڑیگا کفارہ نہیں آئیگا اور
اگر بعد توڑنیکی سفر کریگا تو کفارہ نہیں ساقط ہوگا اور بیہوشی کری حالت جبر میں کفارہ نہیں لازم آئیگا اور قصدًا [illegible] کریگا تو کفارہ نہیں آئیگا اور وہ مضطر نہو

منتشر پر کفارہ نہیں پس جب اتنی شرطیں پائی جائیں گی اون چیزوں مفسدات میں سے کوئی چیز کریگا تو قضا اور کفارہ لازم ہوگا وہ چیزیں یہ ہیں جماع کرنا اور اغلام کرنا فاعل و مفعول دونوں پر قضا و کفارہ لازم ہوتا ہے اور کھانا پینا خواہ از راہ غذا کی ہو خواہ دوا کی اور بیچ معنی غذائیہ کی علما نے اختلاف کیا ہے بعضوں نے تو کہا ہے کہ غذا کی چیز وہ ہے کہ خواہش کرے طبیعت اوسکی کھانیکی اور مقتضی ہو خواہش پیٹ کی بتسکین اوسکی اور بعضوں نے کہا کہ غذا کی چیز وہ ہے کہ اوسکی کھانیسے صلاح بدنکی ہو اور بعضوں نے کہا غذا وہ چیز ہے کہ کھائی جاتی ہے عادةً پس کفارہ آتا ہے اگر مینہہ یا اولے یا برف نگل جاوے یا کھاوے کچا گوشت اگرچہ مردار کا ہو یا کھاوے چربی یا کھاوے خشک کیا ہوا گوشت یا کھاوے گیہوں مگر یہ کہ ایک دو گیہوں چبا دے وہ منہہ میں ہی گھل جاوے تو کفارہ نہیں آتا اور اگر نگل جاوے تھوک بی بی کا یا یار کا تو کفارہ آتا ہے اسلیے کہ خواہش طبع ہوتی ہے اسمیں اور کسی کی تھوک نگلنی میں روزہ جاتا رہتا ہے لیکن کفارہ نہیں آتا فقط قضا آتی ہے اور تھوڑا سی نمک کھانیسے کفارہ آتا ہے بہت سے موجب روایت مختار کے کذا فی الستغنے اور خلاصہ اور بزازیہ میں لکھا ہے کہ مختار یہ ہے کہ مطلق نمک کھانیسے کفارہ آتا ہے یعنی تھوڑا ہو یا بہت اور اگر کھاوے جو بغیر بھنے پس نہیں کفارہ اوسپر اسلیے کہ نہیں کھائی جاتی ہیں کچی اور یہ خشک جو کا حکم ہے اور اگر تازہ ہو بالیں سے نکالکر کھاوے تو کفارہ آتا ہے اور کفارہ آتا ہے کھانے گل ارمنی سے کیسے مطلق یعنی برابر ہے کہ عادة ہو اوسکی کھانیکی یا نہ عادة ہو اسلیے کہ وہ کھائی جاتی ہے دوا کیلیے پس ہوگا افطار کامل اور کفارہ آتا ہے کھانے غیر گل ارمنی کیسی مانند ملتانی وغیرہ کی اگر عادت ہو اوسکی کھانیکی پس نہیں کفارہ ہے اوسپر اگر نہیں عادت کھاتا ہے اوسکی اور اگر بعد غیبت کرنیکی قصد کھایا تو کفارہ لازم آتا ہے برابر ہے کہ پہنچی ہو اوسکو حدیث یا نہ پہنچی ہو تاویل اوسکی معلوم کی ہو یا نہ معلوم کی ہو مفتی نے فتوی دیا ہو یا نہ دیا ہو اسلیے کہ افطار ہونا غیبت سے خلاف قیاس کے ہے اور حدیث الغیبة تفطر الصائم تاویل کی گئی ہے بالاجماع ساتھ جاتے رہنے ثواب کے بخلاف حدیث حجامت یعنی پچھنوں کے بعضے علما نے اسکے ظاہر پر عمل کیا ہے مانند اوزاعی وغیرہ کے پس اگر کھاویگا بعد حجامت کے یا بعد چھونے عورت کے یا بعد بوسہ لینے کے ساتھ شہوت کے یا بعد خواب ہونیکی اور مباشرت فاحشہ کے بغیر انزال کے یا بعد سرمہ لگانیکے یا بعد فصد کے یا بعد بدکاری کرنیکی جانور سے بغیر انزال کے یا بعد داخل کرنے اونگلی کی دبر میں اس گمان پر کہ روزہ ٹوٹ گیا بسبب ان چیزوں کے تو کفارہ آویگا لیکن جبکہ فتوی دیگا اسکو فقیہ اگرچہ خطا کریگا یا سنی پچھنے لگانیوالے اور لگوانیوالے کی حدیث افطر الحاجم والمحجوم اور نہ جانی تاویل اسکی موجب مذہب کے نہیں کفارہ آویگا اور اگر پہچانیگا تاویل تو کفارہ واجب ہوگا اور اگر تیل لگایا اور گمان افطار کا کرکر قصد کھایا یا حکم اسکا مانند حکم افطار کرنیکی بعد غیبت کے ہی ہے کہ اوپر مذکور ہوا اور حکم افطار کرنیکا غیبت کے جو اوپر مذکور ہوا اکثروں کے نزدیک تو اسیطرح ہے لیکن ملتقی اور بحر الرائق میں اسکو مانند حجامت کے کہا ہے اور واجب ہوگا کفارہ اوس عورت پر کہ خوشی سے صحبت کروائی ایک شخص سے اور اسپر جبر کیا تھا کسی نے صحبت کرنیکے لیے اور مرد پر نہیں آئیگا اور اگر ایک عورت نے جانا طلوع ہونا فجر کا اور چھپایا اوسکو اپنے خاوند سے یہانتک کہ اوسنے صحبت کی اور وہ نہیں جانتا تہا کہ فجر ہو گئی ہے تو واجب ہوگا کفارہ عورت پر نہ مرد پر

فصل بیچ بیان کفارہ کی اور اون چیزونکے کہ ساقط کرتی ہیں کفارہ کو سو ہیں اگر ایک عورت نے قصدًا کھانا کھایا یا جماع کروایا خوشی سے پہر اوسیدن اوسکو حیض آگیا یا نفاس کفارہ ساقط ہو جاتا ہے اور اسیطرح کوئی بیمار ہو گیا اوسیدن اسطرحکا کہ جائز ہے اوسمیں افطار اور بیماری آپ سے ہوئی بغیر اسکی فعل کے تو کفارہ ساقط ہو جائیگا اور یہ قید کہ بیماری آپ سے ہوئی ہے اسلیے لگائی کہ اگر افطار کیا قصدًا پہر زخمی کیا اپنے تئیں اوس سے بیمار ہو گیا اسطرحکا کہ نہیں روزہ رکھہ سکتا اوس حالت میں یا ڈالا اپنے تئیں چہت پر سے یا پہاڑ پر سے تو اسمیں اختلاف کیا ہے مشایخ نے بعضوں نے کہا کہ ساقط ہو جاتا ہے اوس سے کفارہ اور بعضوں نے کہا کہ نہیں ساقط ہوتا اور کمال نے کہا کہ مختار یہ ہے کہ نہیں ساقط ہوتا اور ذکر کیا گیا ہے جمع العلوم میں کہ اگر کسی نے رنج میں ڈالا نفس اپنے کو بسبب چلنے کے یا کچھ کام کیا یہانتک کہ بہت لگی اوسکو پیاس پس افطار کر ڈالا کفارہ آویگا اور بعضوں نے کہا کہ کفارہ نہیں آئیگا اور اسپر عمل کیا ہے بقالی نے کذا فی التاتارخانیہ اور کفارہ یہ ہے کہ آزاد کرے بردہ اگرچہ ہو کافر پہر اگر نہ کر سکے یہ روزے رکھے دو مہینے پے در پے کہ نہوں دونوں مہینوں میں دن عیدین کے اور نہ ایام تشریق کے اسلیے کہ ان میں روزے رکھنے منع ہیں اور اگر درمیان میں ایک روزہ فوت ہو جاوے بعذر یا بلاعذر تو روزے پہر از سر نو شروع کرے مگر بسبب حیض کے اگر افطار کرے تو مضایقہ نہیں اور بسبب نفاس کے افطار کرے تو بہی از سر نو رکہے پہر اگر نہ رکھہ سکے روزے بسبب مرض کی یا بڑہاپی کی کہلاوے ساٹھہ مسکینونکو پیٹ بہر کی صبح کو کہلاوے اونکو اور شام کو کہلاوے یا دو دن صبح کو کھلاوے یا دو دن شام کو یا عشا اور

سحر کو اور شرط یہہ ہی کہ اول جنکو کہلاوی انہین کو دوبارہ بہی کہلاوی یہانتک کہ اگر صبح کو کہلایا ساتہہ کو پہر شام کو کہلایا ساتہہ غیر اونکی کو نہین کفایت
کریگا یہانتک کہ پہر کہلاوی ان دونو فقیرونمین سی ایک کو اور اگر ایک فقیر کو ساتہہ روز تک کہلایا کری یا ہر روز نئی فقیر کو کہلاوی ساتہہ روز تک کافی ہی اور اگر ایک
روز تمید تو ساتہہ فقیرونکا یا کم کا انسی ایک فقیر کو دی تو ایک ہی کا ادا ہوگا اور کفایت کرتی ہی روٹی گیہون کی بغیر سالن کی بخلاف جو کی روٹی کی کہ اوسکی
ساتہہ سالن ضرور ہی اسلیے کہ بسبب سختی کی پیٹ بہر کر نہین کہا سکتا بغیر سالن کی عادۃً بخلاف گیہونکی روٹی کی کہ وہ کہا سکتا ہی بغیر سالن کی پیٹ بہر کر اسلیے
کہا گیا ہی کہ روٹی گیہونکی سالن اوسکا اوسمین ہی پس جسنی طلب کیا اوسکی ساتہہ سالن نہین ہی وہ بہوکا اور شرط یہہ ہی کہ بہوکی ہوئی انہین پیٹ بہر یہانتک کہ اگر
ہو کا پیٹ بہر اور کہا دیگا مانند بہوکی کی احتیاج ہوئی اور کی کہلانیکی پس یا تو کہانا کہلاوی جسطرح کہ ذکر کیا گیا یا دیوی ہر فقیر کو آدہی صاع یعنی [illegible] گیہون
یا آٹا اوسکا یا ستو اوسکی یا ایک صاع جو یا انگور یا کہجور یا دیوی قیمت انکی اگرچہ اوقات متفرقہ مین دی۔ اور اگر کئی روزی توڑی جماع کر کر یا کہا کر قصداً تو ایک
کفارہ کافی ہی بشرطیکہ درمیان اونکی کفارہ نہ دیا ہو مثلاً اگر دس روزی توڑی اور درمیان مین کفارہ نہ دیا تو دسونکی لیے ایک کفارہ کافی ہی اور اگر درمیان مین کفارہ
دیا تو باقی کی لیے کفارہ اور چاہیے اور وہ کئی روزی جو توڑی عام ہین کہ ایک رمضان کی ہون یا دو رمضانکی صحیح یہی ہی کذا فی الدر المختار اور بعضونے کہا کہ یہہ حکم
اوس صورت مین ہی کہ وہ روزی ایک رمضانکی ہون اور اگر کئی رمضانونکی ہونگی تو ہر رمضانکی لیے کفارہ علیحدہ علیحدہ دی فتاوی عالمگیری مین یہی ایک نقل کی
ہی **فصل** بیچ بیان اون چیزونکی کہ روزیکو توڑتی ہین اور قضا ہی اونسی آتی ہی نہ کفارہ اور قاعدہ کلیہ اسمین یہہ ہی کہ جو چیز ایسی ہو کہ اوسمین غذائیت نہو یا
غذائیت ہو ولیکن ہو عذر شرعی اور پہنچاوی اوسکو پیٹ مین یا دماغ مین اور جو چیز ایسی ہو کہ نہ دفع ہو اوس سی شہوۃ ستر کی پوری یعنی حلق وغیرہ تو اونسی کفارہ
نہین آتا پس اگر کہا وی روزی دار ادا رمضانین چاول کچی یا آٹا گندہا ہوا یا خشک تو روزہ جاتا رہتا ہی اور قضا آتی ہی اور آٹا گیہونکا اور جو کا جبکہ
بہگوئی ساتہہ پانی کی اور ملا دی اوسمین شکر واجب کرتی ہین کفارہ کو اور اگر کہا دی نمک بہت ایکبار گی یا کہا وی مٹی سوای گل ارمنی کی کہ نہ عادت ہو اوسکی
کہانیکی گٹھلی یا روئی یا نگلا تہوک اپنا کہ متغیر تہا ساتہہ رنگ سبز یا زرد وغیرہ ذلک ریشم وغیرہ کی اور وہ یا درکتا تہا روزہ دار اپنا یا کہا یا کہ غذا یا مانند اوسکی وہ چیز کہ
نہین کہائی جاتی ہی عادۃً یا کہائی کچی بہی یا مانند اوسکی ایسی پہل کچی کہ نہین کہائی جاتی ہین پہلی پختہ ہونیکی اور اونکو پکا کر یا نمک ملا کر نہ کہا یا یا کہا یا اخروٹ
تازہ کہ نہو اوسمین گودہ یا نگل گیا کنکر یا لوہا یا تانبا یا سونا یا چاندی یا پتہر اگرچہ زمرد وغیرہ ہو واجب ہوگی قضا نہ کفارہ اور اگر حقنہ کیا یا ناک مین دوا ڈالی یا مونہہ مین دوا رکہی
اور اوسمین سی کچہہ حلق مین اوتر گئی یا تیل ڈالا کان مین قضا آویگی نہ کفارہ اور اگر پانی قصداً ڈالا کانمین تو اوسمین اختلاف ہی ہدایہ اور ملتقی اور ردالمختار اور شرح
وقایہ اور اکثر متونمین تو لکہا ہی کہ روزہ نہین ٹوٹتا اور قاضی خان اور فتح القدیر مین لکہا ہی کہ صحیح یہہ ہی کہ جاتا رہتا ہی اور قضا آتی ہی اور اگر دوا ڈالی پیٹ کی
زخم مین اور وہ پیٹ مین پہنچی یا دماغ کی زخم مین ڈالی اور وہ دماغ مین پہنچی یا داخل ہوا حلق مین مینہہ یا برف اور نہ نگلا اونکو اپنی فعل سی بلکہ از خود حلق مین اوتر گئی
یا چوک کر روزہ ٹوٹ گیا مثلاً کلی کرنی مین پانی حلق مین اوتر گیا یا ناک مین پانی دیتی ہوئی دماغ کو چڑہ گیا یا زبردستی کسینی روزہ تڑوا ڈالا اگرچہ ساتہہ
جماع کی ہو یعنی خاوند نی زبردستی بیوی سی جماع کیا یا بیوی نی زبردستی خاوند سی جماع کروایا قضا آویگی ان سب صورتونمین نہ کفارہ لیکن مسئلہ جماع
مین زبردستی کرنیوالی پر کفارہ آویگا اور جسپر زبردستی کی اوسپر قضا۔ اور اگر افطار کری عورت لونڈی ہو یعنی حرم یا منکوحہ بخوف بیمار ہو جانیکی بسبب
خدمت کی یا افطار کری لونڈی بسبب ضعف کی کہ حاصل ہوا اوسکو بسبب خدمت کرنی کی قسم کہانیسی یا کپڑی دہونی سی قضا لازم ہی۔ اور لونڈیکو
چاہیے کہ نہ کہنا مانی مولی کا اگر ایسی کام کو کہی کہ عاجز کری اوسکو ادائی فرائض سی۔ اور اگر ڈالی پوی کوئی سوتیکی مونہہ مین پانی یا پی جاوی سونیوالا یا
اوسپر قضا ہی اور نہین ہی وہ مانند بہولنی والی کی کیا نہین جانتا ہی تو کہ سونیوالا یا جسکی عقل جاتی رہی اگر ذبح کری نہین درست اوسکا ذبح کیا ہوا کہانا اور
جو بسم اللہ بہول جاوی ذبح کی وقت اوسکا ذبح کیا ہوا جانور کہانا درست ہی۔ اور اگر روزہ یاد نہین ہو ملکر کہانیکو کہایا یا پہر قصداً کہایا یا جماع کیا بہول کر پہر

قصداً کیا یا دنکو روزیکی نیت کی پہر کہایا یا پیا یا جماع کیا قصداً یا راتسی نیت کی ایک دن روزیکی پہر صبح کو سفر کیا پہر نیت کی اقامت کی اور کہایا یا اگرچہ نہین درست تہا اوسکو
افطار یا راتسی ایک دن نیت روزیکی کی اور صبح کو مقیم تہا پہر مسافر ہوا اور کہایا یا حالت سفر مین یا جماع کیا قصداً اگرچہ حلال نہین تہا اوسکو افطار قضا لازم آویگی کفارہ اور
سفر مین کہانیکی قید اسلیے لگائی کہ اگر وطن کو پہر جاویگا کسی چیز بہولی ہوئی کی لینی کی لیے اور قصداً کہاویگا اپنے مکان مین یا پہلی جدا ہونیکی یا دی مقام اپنی کی ستی قضا اور کفارہ
دونو لازم ہونگی یا اور اگر کہایا نی مین یا غیر جماع سے بندرہا تمام دن بغیر نیت روزیکی اور افطار کی یا سحر کہائی یا جماع کیا اس حالمین کہ شک کہتا تہا بیچ طلوع ہونی فجر کی اور
فجر اوس وقت ہو چکی تہی یا افطار کیا ساتہہ ظن غالب غروب ہونی آفتاب کی اور آفتاب اوسوقت باقی تہا قضا آویگی نہ کفارہ اور اگر شک کہتا ہوگا غروب مین پس بیچ لازم
ہونی کفارہ کی دو روایتین ہین مختار فقیہ ابو جعفر کی یہہ ہی کہ کفارہ لازم ہوگا اور اگر ظن غالب ہوگا نہ غروب ہونیکا اور افطار کر ڈالیگا تو اوسپر کفارہ لازم ہوگا اور
اگر منزل ہوا بسبب فعل بد کرنیکی جانور سی یا میت سی یا منی گرائی کسیکی رانمین یا ناف مین یا ہاتہہ مین یا منزل ہوا بسبب بوسہ لینی کی یا چہونی کسیکی یا توڑا روزہ کہیں اور رمضانکا
یا عورت سی جماع کیا کسینی سوتی مین اور وہ روز سی تہی روزہ جاتا رہیگا اوسکا اور قضا آویگی نہ کفارہ اور اسیطرح ایک عورت نی راتسی نیت روزیکی
کی تہی اور پہر دنکو دیوانی ہوگئی اور اوس سی جماع کسینی کیا اوس عورت پر بہی قضا آویگی اور اگر ٹپکائی دوا یا پانی ایک عورت نی اپنی شرمگاہ مین یا داخل
کی کسینی انگلی بہیگی ہوئی پانیکی یا تیل کی اپنی دبر مین یا استنجا کیا اور پانی پہنچا دبر مین حقنی کی جگہہ تک اگرچہ یہہ ہوتا ہی کم یا پہنچا پانی فرج داخل تک بسبب
مبالغہ کی استنجا کرنی مین قضا لازم آویگی اور اگر نکل آوین سی بواسیر والیکی اور دہو دیوی انکو اگر خشک کرلیا انکو پہلی اوٹہنی کی اوسی پہر اندر چڑہ گئی نہین
ٹوٹتی کا روزہ اسلیے کہ پانی پہنچا تہا ظاہر بدن پر پہر زایل ہوگیا پہلی پہنچنی کیطرف باطن کی بسبب عود کرنی مقعد کی اور اگر خشک نہونگی تو روزہ فاسد ہو جائیگا
اور اگر داخل کریگی عورت انگلی تر کی ہوئی پانی کی یا تیل کی اپنی فرج داخل مین یا داخل کریگا کوئی روئی یا کپڑا یا لکڑی یا پتہر اپنی دبر مین یا عورت داخل کریگی اپنی چیزونکو
اپنی فرج داخل مین اور غایب ہو جائینگی یہہ چیزین اندر تو روزہ جاتا رہیگا اور قضا لازم ہوگی اور اگر لکڑی وغیرہ کا ایک سرا ہاتہہ مین ہو یا عورت کی فرج
خارج مین نہین فاسد ہونیکا۔ اور اگر نگلا ڈورا اور ایک سرا ہاتہہ مین ہو پہر نکال لی نہین ٹوٹیگا روزہ اگر سب نکل جاویگا ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم ہوگی اور
اگر داخل کریگا دہوان اپنی فعل سی قصداً دماغ مین یا پیٹ مین قضا لازم آویگی۔ اور یہہ حکم بیچ دہوئین عنبر اور عود کی ہی اور ان دونونکی ہونی مین بعید نہین ہے
لازم آنا کفارہ کا بہی واسطی فائدہ مند اور دوا ہونی اوسکی کی اور اسیطرح حقہ کی دہوان داخل کرنیسی بعید نہین ہے لازم آنا کفارہ کا۔ اور اگر قی قصداً کی اگرچہ
مونہہ بہر کر نہ آئی قضا لازم آویگی بموجب ظاہر روایت کی اور ابو یوسف کی نزدیک مونہہ بہر کر آنا شرط ہی اور یہی صحیح ہی اور اگر نگل جاوی قی آپسے آئی ہوئی
کو اور ہو وہ مونہہ بہری ہوئی یا کہا جاوی دانتونکی اٹکی ہوئی چیز کو اور ہو وہ بقدر چنی کی یا زیادہ یا نیت کری روزیکی دنکو بعد کہا چکنی کی بہول کر پہلی نیت کرنیکی انکو
یا بیہوش ہو جاوی اگرچہ مہینی بہر تک بیہوش رہی قضا لازم آویگی مگر یہہ کہ قضا نکری اوس دنکی کہ جسمین بیہوشی شروع ہوی ہی یا جسکی رات
مین شروع ہوتی ہی اس لیے کہ مسلمان کا فعل صلاح پر حمل کرنا چاہیے کہ اوسنے راتسی نیت کرلی ہوگی پس وہ روزہ تو ہوگیا اوسکی بعد جتنی دنون بیہوش
رہیگا اونکی قضا کریگا اس لیے کہ امساک بغیر نیت کی ہوا اور اگر یقین ہوگا کہ نہین نیت کی تو اوس دن کی بہی قضا آویگی۔ اور اگر مہینی بہر سی کم دیوانہ رہا
قضا آویگی اور اگر سارے مہینی دیوانہ رہا نہین قضا آویگی۔ اور اگر مہینا بہر اسطرح دیوانہ رہا کہ رات کو آرام ہوگیا یا دنکو آرام ہوگیا بعد فوت
ہونے وقت نیت کے تو بہی قضا نہین آنیکی کہ یہہ بیماری ہی مہینے کے حکم مین ہے۔ اور اگر رمضان مین نیت روزیکی
نہ کی اور کہایا نا کہایا امام اعظم کی نزدیک کفارہ واجب نہین اور صاحبین کی نزدیک واجب ہی کذا فی مالا بد منہ۔ اور اگر کسیکا روزہ ٹوٹ جاوے
اگرچہ بسبب عذر کی ٹوٹی اور پہر عذر جاتا رہی تو واجب ہی بندرہنا کہانی پینی وغیرہ سی بقیہ روز مین۔ اور واجب ہی بندرہنا حائض اور
نفسا پر جبکہ پاک ہون بعد طلوع ہونی فجر کی اور واجب ہی بندرہنا مسافر پر کہ مقیم ہوا اور بیمار پر جبکہ اچہا ہو جاوی اور دیوانہ پر جبکہ ہوشیار ہو

اور لڑکی پر جبکہ بالغ ہوا اور کافر پر جبکہ اسلام لاوے اور ان سب پر قضا ہے سوائے دو شخصوں اخیر کی۔ اور حائض اور نفسا اور بیمار اور مسافر کو
بند رہنا نہ چاہیے لیکن ظاہر نہ کھاویں بلکہ پوشیدہ کھاویں **فصل** بیچ بیان ان چیزونکی کہ مکروہ ہیں روزہ دار کو اور جو کہ نہیں مکروہ ہیں اور
جو کہ مستحب ہیں مکروہ ہے روزہ دار کے لیے چکھنا کسی چیز کا یعنی جگہ کر تہوک دینا اور ذخیرہ میں ہے کہ مکروہ ہے چکھنا کسی چیز کا جبکہ ضرور نہ ہوا اور جب ضرور
ہو جیسے کوئی چیز خریدتا ہوا اور ڈر ہو اسکا اگر نہ چکھونگا تو غبن دیا جاؤنگا یا موافق میری مرضی کی نہو گی تو نہیں مکروہ۔ اور فتاوی نسفی میں ہے کہ اگر ایک
عورت کا خاوند بدخلق ہو کہ تنگ گیری کرتا ہو کمی یا زیادتی نمک پر تو درست ہے اوسکو بہی چکھ لینا کہانی کا تا اوسکی ظلم سے بچے اور اگر نیک خلق ہو خاوند تو
نہیں درست اور ایسا ہی حال لونڈی کا ہے اور ممکن ہے کہ یہی حکم نوکر اور مزدور کا ہو یعنی جو کہ کہانی کی لیے ہوں۔ اور مکروہ ہے چبانا کسی چیز کا بلا عذر جیسے
ایک عورت چاہتی ہے کہ روٹی وغیرہ چبا کر بچے کی مونہہ میں دے اگر کوئی ہشیار لڑکی یا حائضہ اوسکی پاس ہو تو اوس سے چبوا کر دے آپ چبا کر دینا اوسکو مکروہ ہوگا
اور اگر کوئی بن روزہ دار نہ ہاتہ لگی تو آپ ہی کہ اس صورت میں مکروہ نہیں اور مکروہ ہے چبانا مصطگی کا روزہ دار کے لیے برابر ہیں اسمیں مرد و عورت اس لیے اوسکی
چبانے سے تہمت افطار کی لگتی ہے اور سوائے روزے کی حالت کی مردوں کے لیے چبانا اوسکا مکروہ ہے مگر خلوت میں بسبب عذر کے جائز ہے اور بعضوں نے کہا مباح ہے بخلاف
عورتوں کی کہ اونکی لیے مستحب ہے چبانا اوسکا اسلیے کہ یہ اونکے لیے قائم مقام ہے مسواک کی اور مکروہ ہے بوسہ لینا اور مباشرت کرنی یعنی عورتکو گلے لگانا اور مساس
وغیرہ کرنا اگر ڈر ہو انزال کا یا جماع کا ورنہ نہیں مکروہ۔ اور مکروہ ہے جمع کرنا تہوک کا مونہہ میں قصدا اور پہر نگل جانا اوسکا۔ اور مکروہ ہے روزہ دار کے لیے کرنا
اوس چیز کا کہ ضعف ہو اوس سے مانند فصد اور پچھنوں کی اور جو فصد و پچھنے ایسے ہوں کہ ضعف نہو اونسے تو نہیں مکروہ۔ اور نہیں مکروہ ہے سرمہ لگانا
اور تیل لگانا مونچھونکو اور مسواک کرنی اگرچہ بعد زوال کی ہو اور مسواک تازی ہو یا بہگوئی ہوئی ہو پانی میں۔ اور نہیں مکروہ ہے کلی کرنی اور ناک میں پانی
دینا بغیر وضو کی۔ اور نہیں مکروہ ہے غسل کرنا اور لپیٹنا تر کپڑے کا بدن پر بقصد ٹہنڈک کی بموجب روایت مفتی بہ کی اس لیے کہ یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
ثابت ہوا ہے چنانچہ وہ حدیث آگے آویگی اور مستحب ہیں روزہ دار کے لیے تین چیزیں سحر کہانی اور دیر کرنی سحر میں اور جلدی کرنی افطار میں بیچ غیر روز ابر کی اور ابر
کی روز احتیاط ضروری ہے **فصل** بیچ بیان ان عوارض کی کہ مباح ہے بسبب اونکی افطار روزہ دار ہیں مرض اور سفر اور اکراہ یعنی بردستی کرنی اور حمل
اور دودہ پلانا اور بہوک اور پیاس اور بہت بڑہاپا اور حیض و نفاس پس جائز ہے افطار اوس بیمار کے لیے کہ اگر روزہ رکہے تو ڈر ہو زیادتی مرض کا یا دیر کر اچہی
ہونیکا اس لیے کہ زیادتی مرض کی اور طول اوسکا کبہی ہوتا ہے باعث ہلاکت کا پس واجب ہے اوس سے احتراز۔ اور مرض ایک چیز ہے کہ باعث ہوتی ہے
تغیر طبیعت کی طرف فساد کی شروع ہوتی ہے اول باطن میں پہر ظاہر ہوتا ہے اثر اوسکا اور پس برابر ہے کہ وہ مرض آنکہہ دکہنی کا یا زخم یا درد سر کا عوض کہ
کوئی مرض ہو جب خوف ہو اوسکی زیادتی یا دیر کر اچہی ہونیکا تو جائز ہے اوسمیں افطار۔ اور لکہا ہے علمانے کہ غازی جبکہ جانتا ہو یقینا کہ میں لڑونگا
کفار سے رمضان کے مہینے میں اور خوف ہو ضعف کا نہ افطار کرنے میں پس پہلے لڑائی کے افطار کرے مسافر ہو یا مقیم۔ اور اسی قیاس پر کہا ہے علمانے
اوس شخص کے حق میں کہ اوسکا دن باری کا ہے پس افطار کیا اول روز میں پہلے تپ کی بگمان اسکی کہ آج تپ آویگی پس ضعیف کردیگی تو نہیں
مضائقہ افطار کا اوسکی لیے پہر اگر تپ نہ آوے گی تو صحیح تر یہہ ہے کہ نہیں آئیگا کفارہ۔ اور اسیطرح عورت نے حیض آنیکا گمان کر کر افطار کیا اور پہر
حیض نہ آیا تو صحیح تر یہہ ہے کہ کفارہ نہیں آئیگا اوسپر۔ اور فتاوی عالمگیری میں لکہا ہے کہ دونوں صورتوں میں کفارہ آویگا۔ اور اسیطرح بازار والے اگر
سنیں آواز طبل کی تیسویں تاریخ اور گمان کریں کہ آج دن عید کا ہے اور پہر افطار کرڈالیں پہر معلوم ہو کہ طبل کسی اور سبب سے بجا تہا تو نہیں کفارہ اونپر
اور زبردستی سے مراد یہہ ہے کہ کوئی پچہاڑ کر مونہہ میں کچہہ دیدے یا ڈر ہو نہ افطار کرنے میں مار ڈالنے کا یا بہت مار نیکا۔ اور جائز ہے افطار حاملہ کی
لیے اور دودہ والی کی لیے اگر ڈرے نقصان عقل سے یا ہلاک سے یا بیماری سے خواہ اپنی نفس پر ڈر ہو ان چیزونکا یا بچے پر۔ اور دودہ والی خواہ ماں ہو

خواہ دایہ اور یہہ جو کہا ہی کہ مراد دودہ والی سی دایہ ہی ہی یہہ قول مردود ہی اس لیے کہ حدیث مین عام ہی دودہ والی ان اللہ وضع عن المسافر الصوم وشطر الصلوٰۃ وعن الحبلی والمرضع الصوم اور دوسری یہہ کہ دودہ پلانا ماں پر واجب ہی دیانۃً خصوصاً جبکہ باپ ہو مفلس۔ اور جائز ہی دودہ والی کی پیناود کا جبکہ طبیب کہی کہ یہہ بچی کی بیماری کو فائدہ کریگی۔ اور خوف معتبر مباح ہونی افطار کی لیے وہ سبب سی ہوتا ہی کہ یا تو ظن غالب ہو ضرر کا بسبب پہلی تجربہ کی یا طبیب مسلمان حاذق غیر ظاہر الفسق کہی کہ ضرر کریگا روزہ۔ اور جائز ہی افطار اوسکی لیے کہ ہوا وسکو پیاس شدید یا بہوک بہت کہ خوف ہو اون سی ہلاک کا یا نقصان عقل کا یا جاتی رہنی بعض حواس کا۔ اور نہو یہہ بسبب مشقت میں ڈالنی نفس اپنی کی اسلیے کہ اگر ہوگا یہہ بسبب مشقت میں ڈالنی نفس کے مثلاً دوڑا اور پیاسا ہو کر افطار کر ڈالا تو کفارہ لازم ہوگا اور بعضوں نی کہا کہ نہیں لازم آئیگا۔ اور پوچہی گئی علی بن احمد حال حرفہ کرنیوالی کی کہ جب جانی وہ کہ اگر میں مشغول ہونگا حرفہ مین تو لاحق ہوگا مرض کہ مباح ہوگا اوسمین افطار اور ہی وہ محتاج طرف حاصل کرنی نفقہ کی آیا مباح ہی اوسکو کہانا پہلی بیمار ہونیکی یا نہیں پس منع کیا اونہوں نی اشد منع۔ اور در مختار میں لکہا ہی کہ جسکو ایسا خوف ہو تو اوسکو چاہیی کہ آدہی دن کسب کری اور آدہی دن استراحت کری تا وجہ معیشت کی بہی حاصل ہوا اور روزہ بہی ہاتہہ سی جاوی۔ اور جائز ہی افطار اوس مسافر کو کہ سفر کری پہلی طلوع ہونی فجر کی اور اگر سفر کری حالت روزی مین بعد طلوع ہونی فجر کی تو نہین مباح افطار کرنا لیکن اگر بیمار ہو جاوی بعد اوسکی تو درست ہی اور بہر صورت قضا ہی آوی گی نہ کفارہ خواہ سفر مین بغیر بیماری کی توڑی خواہ بیمار ہو کر۔ اور روزہ رکہنا مسافر کو مستحب ہی گر ضرر نکری اور یہہ کب ہی کہ جب نہوں تمام رفیق اوسکے افطار کیی ہوئی اور نہ مشترک ہوں خرچ کرنی مین پس اگر ہوں مشترک یا افطار کیی ہوئی تو افضل افطار ہی ہی واسطی موافقت جماعت کی۔ اور نہیں واجب ہی وصیت کرنی ساتہہ فدیہ اوس روزیکی کہ افطار کیا اوسپر کہ مری پہلی زوال عذر کی خواہ عذر بیماری کا ہو یا سفر کا یا اور عذروں مذکورہ میں اور قضا کرنی اون روزونکی کہ قادر ہوا اونکی قضا پر اور اگر قضا نکری تو لازم ہی اوسکو وصیت کرنی بقدر اقامت کے سفر سی اور بقدر صحت کے مرض سی اور بقدر زوال عذر کی اور نہیں شرط ہی قضا روزونمین پی در پی رکہنا لیکن مستحب ہی تاکہ واجب جلد ہی سر سی اوتر جاوی اور اسی لیے مستحب ہی یہہ کہ نہ تاخیر کری بعد قدرت کے **تنبیہ**

شرع مین روزی تیرہ قسم کی آئی ہین اونمین سی سات قسم کی روزی تو پی در پی رکہی جاتی ہین مہینی رمضانکی اور کفارہ ظہار کی اور کفارہ قتل کی اور کفارہ یمین کی اور رمضانمین جو قصداً افطار کری اوسکی کفارہ کی اور نذر معین کی اور اعتکاف واجب کی اور چہہ قسم کی روزونمین اختیار رکہتا ہی چاہی پی در پی رکہی اور چاہی متفرق نفل روزی اور قضا رمضانکی روزی اور روزی متعہ کی اور فدیہ حلق کی اور جزاء صید کی اور نذر مطلق کی اور جائز ہی افطار کرنا شیخ فانی کو اور بڑہیا فانیہ کو اور شیخ فانی اوسکو کہتی ہین کہ عاجز ہوا اسی فی الحال اور زیادہ ہو ہر روز عجز اوسکا یہانتک کہ ناامید ہو روزہ رکہنی سی بسبب بڑہاپی کی اور لازم ہی شیخ فانی کو اور بڑہیا فانیہ کو فدیہ اور نہیں لازم اور عذر والونکو سوا انکی مگر جو کہ عاجز ہو نذر ہمیشہ سی یعنی نذر مانی کہ ہمیشہ روزہ رکہونگا پہر عاجز ہوا اوس سی بسبب اشتغال معیشت کی تو افطار کری اور فدیہ دیا کری ہر روز اور فدیہ یہہ ہی کہ بدلی ہر دنکی آدہا صاع یعنی دو سیر گیہوں دی یا قیمت انکی بشرط ہمیشہ رہنی عجز کی موت تک اور اگر ہو فانی مسافر اور مری پہلی اقامت کی تو لائق ہی یہہ کہ نہ واجب ہوا اوسپر فدیہ مانند دیکہو اور اگر نہ قادر ہو فدیہ پر وہ کہ جسپر فدیہ لازم ہو تو استغفار کری اللہ تعالیٰ سی اور جائز ہی فدیہ اور کفارہ مین اباحت طعام کی یعنی دونوں وقت ہر دن پیٹ بہر کر بہوکی کو کہلا دی جیسی کہ جائز ہی تملیک بخلاف صدقہ فطر کی کہ ضرور ہی اوسمین تملیک مانند زکوۃ کی جاننا چاہیی کہ جو صدقہ مشروع ہی ساتہہ لفظ طعام کی یا اطعام کی جائز ہی اوسمین تملیک اور اباحت اور جو کہ مشروع ہی ساتہہ لفظ ایتاء کی اور اداء کی شرط ہی اوسمین تملیک اور نہین جائز ہی نفل روزہ رکہنی والی کو توڑ ڈالنا اوسکا بغیر عذر اور جاننا چاہیی کہ توڑ ڈالنا روزیکا اور نماز کا بعد شروع کرنیکی مکروہ ہی اور نفل روزہ شروع سی واجب ہو جاتا ہی پس اسی حالت مین توڑنی سی واجب ہوتی ہی اوسپر قضا مگر جبکہ پانچ دنوں مین نفل روزی رکہی دو تو عیدونکی اور ایام تشریق مین تو نہیں لازم آتی ہی قضا اونکی توڑنی مین اسلیے کہ

کہ ان دنون میں روزہ منع ہیں شرع سے اجب نہیں ہوتے اور اگر ان پانچ دنونکی روزے نذر مانی یا تمام سال کی روزے نذر مانی تو ان دنونمین افطار کرے اور قضا انکی رکہی اور دنونمین او حکم لیا جاویگا اوسکا ساتھ روزہ رکہنے کی جبکہ طاقت آوی اور سمین او رنا جاوے اوسکی ترک پر جبکہ ہو دین سکا مانند نماز کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَیْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص چہوڑی باطل بولنا اور کام کرنا اوسکا یعنی روزہ میں پس نہیں اللہ کو کچہہ حاجت اسمین کہ چہوڑا ہی اس شخص نے کہانا اپنا اور پینا اپنا نقل کی یہہ بخاری نے **ف** باطل بولنا کلام باطل وہ ہی جسکی بولنی میں گناہ لازم آوی یعنی باتین کفر کی کرنی اور گواہی جہوٹی دینی اور افترا کرنا اور غیبت کرنی اور بہتان کرنا خواہ بہتان زنا کا ہویا اور کچہہ اور گالیان دینی اور برا کہنا اور لعنت کرنی اور مانند انکی چیزین کہ واجب ہے انسانکو پرہیز کرنا اونسی پس حاصل یہہ کہ جس روزہ دار نی باطل بولنا اور بری کام کرنی نہ چہوڑی تو اللہ تعالی کو کچہہ حاجت نہیں سکی کہ وہ ترک کری کہانا اور پینا اپنا بیان اس اجمال کا یہہ ہی کہ مقصود روزہ سی توڑنا خواہش نفسانی کا اور تابعدار کرنا نفس امارہ کا ہی اپنی حاکم بلاوس سے یہہ یعنی بری قول او فعل چہوڑی تو نہیں ہوا کرتا اللہ تعالی روزہ اوسکی اور اوسکی طرف نظر عنایت کی نہیں کرتا پس نہو نے حاجت سے مراد ہی عدم التفات کرنا اوسپر اور نہ قبول کرنا اوسکی روزہ کا اور کیونکر التفات کری اللہ تعالی اوسکی طرف کہ اوسنی ترک تو کیا او چیز کو کہ مباح تہی غیر روزہ میں قسم کہانی پینی وغیرہ سی اور مرتکب ہوا ایسی چیز کا کہ حرام تہی اوسپر ہر وقت میں او رسالہ حر نی لکہا ہی کہ روزہ تین قسم پر ہی ایک روزہ عوام کا ہی کہ باز رہی کہانی پینی اور جماع سی اور ایک روزہ خواص کا ہی وہ یہہ کہ باز رکہی تمام اعضا اور حواس کو لذتون اور خواہشون حرام او رمکروہ سی بلکہ منہمک ہونی سی مباح میں بہی جو مباح کہ منافی کسر نفس کے ہیں اور ایک روزہ اخص الخواص کا ہی وہ یہہ ہی کہ باز رہی ہر چیز سی کہ جو سوا حق کی ہی اور نہ التفات کری اوسکی غیر کیطرف ۱۲ ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُ وَیُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاَرَبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتی اور بدن سے بدن لگاتی یعنی اپنی بی بیونسی یہہ معاملہ کرتی اور اس حال میں کہ وہ روزہ دار ہوتی اور تہی حضرت بہت قادر تم سی واسطی حاجت اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حاجت سی مراد شہوۃ ہی یعنی حضرت نسبت تمہاری بہت قادر تہی اپنی شہوۃ پر کہ باوجود بوسہ لینی اور بدن لگانی کی رکی رہتی ہی صحبت کرنیسی اور سی کو مشکل ہی اور اہل علم نی اسمین اختلاف کیا ہی اور ہماری نزدیک مکروہ ہی بوسہ لینا اور مساس کرنا اور بدن سے بدن لگانا عورت سی اگر خوف ہو جماع کرنیکا یا منزل ہو جانیکا اور اگر خوف نہو تو نہیں مکروہ ۱۲ ع وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِیْ رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ غَیْرِ حُلُمٍ فَیَغْتَسِلُ وَیَصُوْمُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پالیتی او کو فجر رمضان میں یعنی کبہی اور وہ ہوتی تہی جنابت سی بغیر احتلام کی پس نہاتی اور روزہ رکہتی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی حضرت کو نہانیکی احتیاج ہوتی تہی بسبب جماع کی نہ بسبب احتلام کی اور باوجود اسکی روزہ رکہتی اور پہر نہالیتی پس معلوم ہوا کہ حالت جنابت میں نیت روزہ کی کرنی اور صبح کو نہانا منع نہیں اور بسبب جماع کی جنابت اختیاری ہوتی ہی جب اسمین روزہ درست ہوا تو احتلام کی سبب سے جو نہانی کی حاجت ہوگی اوسمین بطریق اولی درست ہوگا بلکہ اگر احتلام ہو روزہ کی حالت میں بہی تو مضر نہیں اور بغیر احتلام کی اسلیے کہا کہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کو احتلام نہیں ہوتا تہا اسلیے کہ وہ علامت ہی شیطان کی آنیکی خواب میں اور وہ امن میں تہی اوس سے ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سینگی بہری ہوئی کہچوائی حالت احرام میں اور بہری ہوئی سینگی کہچوائی روزہ کی حالت میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا شیخ جزری نی کہ مراد ابن عباس کے یہہ ہی کہ حضرت حالت احرام میں روزہ سی تہی اور بہری ہوئی سینگی لی یہہ مراد جانی ابو داود کی حدیث سی انہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم صائما محرما اور کہا مظہر نی کہ جائز ہی احرام والیکو سینگی لینی بشرطیکہ

بال لیوی اوسیطرح روزہ دار کو بہی جائز ہی بغیر کراہت کی تینوں اماموں کی نزدیک اور کہا احمد نی کہ باطل ہوتا ہی روزہ بہری ہوئی سینگی لگانیوالیکا
اور لگوانیوالیکا لیکن کفارہ نہیں واجب ہوتا ؛ ع ؛ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ
فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللهُ وَسَقَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص
کہ بہول جاوی اور ہووی روزہ دار پس کہایا یا پیا پس چاہیی کہ پورا کری اپنا روزہ پس سوا اسکی نہیں کہ کہلایا اوسکو اللہ نی اور پلایا اوسکو نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **ف** یہہ حکم عام ہی ہر روزیکا فرض ہو یا نفل بہول کر کہالیوی یا پی لیوی تو روزہ نہیں جاتا اور مذہب سب اماموں کا یہی ہی مگر امام مالک
کہتی ہیں کہ لازم ہی قضا روزہ رمضان کی اور ہدایہ میں لکہا کہ جب ثابت ہوا یہہ حکم کہانی اور پینی میں ثابت ہوا جماع میں بہی یعنی جماع بہول کر کری اوسکا
بہی یہی حکم ہی ؛ ح ؛ وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللهِ هَلَكْتُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً
تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا
قَالَ اجْلِسْ وَمَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ
فِيهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ قَالَ أَنَا قَالَ خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَعَلَى أَفْقَرَ مِنِّي يَا رَسُولَ
اللهِ فَوَاللهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ
أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا اوسوقت کہ تہی ہم بیٹہی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگاہ
آیا حضرت کی پاس ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ ہلاک ہوا میں یعنی بسبب گناہ کرنیکی فرمایا کیا ہی واسطی تیری کہا گرا میں اپنی عورت پر یعنی جماع کیا اور تہا میں
روزہ سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا پاتا ہی تو بردہ کہ آزاد کری اوسکو کہا کہ نہیں فرمایا حضرت نی پس کیا طاقت رکہتا ہی تو یہہ کہ روزی رکہی دو مہینی
کی پی درپی کہا کہ نہیں فرمایا کیا مقدور رکہتا ہی ساٹہہ مسکینونکی کہلانیکا کہا کہ نہیں فرمایا حضرت نی بیٹہہ جا اور ٹہیری ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی انتظار
کیا کہ کوئی کچہہ لاوی تو اوسکو دیں تا وہ کفارہ ادا کری پس اوسوقت کہ ہم اسیطرح بیٹہی تہی لایا حضرت کی پاس ایک عرق کہ اوسمین تہین کہجوریں اور عرق کہتی ہیں
ٹہیلا بڑا کو یعنی کہجور کی پتی کا بنا ہوا ہوتا ہی اور اوسمین پندرہ چو سیر سی لیکر بیس چو سیروں تک کہجوریں آتی ہیں فرمایا کہاں ہی پوچہنی والا کہا اوسنی کہ میں حاضر
ہوں فرمایا لی یہہ کہجوریں اور صدقہ کر انکو پہر کہا اوس شخص نی کیا اللہ دوں میں ایسی کو کہ زیادہ محتاج ہو مجہہ سی یا رسول اللہ یعنی میں سب سی زیادہ محتاج ہوں فقیروں کو کسطرح دوں پس
قسم ہی خدا کی نہیں میان دونوں طرفوں مدینہ کی کوئی گہروالی محتاج زیادہ میری گہروالونسی اور مراد رکہتا تہا دونوں طرفوں سی پہاڑیاں کہ جانب مشرق و مغرب مدینہ
کی ہیں پس ہنسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ ظاہر ہوئیں کچلیاں حضرت کی پہر فرمایا کہلا اسکو اپنی اہل کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نام اس شخص
کا سلمہ بن صخر الانصاری البیاضی تہا اور روزہ رمضان کا قصداً توڑ ڈالی خواہ جماع کر کر خواہ کہا پیکر تو کفارہ دینا آتا ہی اسی ترتیب کو یعنی کہ
بردہ آزاد کری اور یہہ نہو سکی تو دو مہینی کی روزی رکہی پی در پی اور یہہ بہی نہو سکی تو ساٹہہ مسکینوں کو کہلاوی اگر کچا اناج دی تو سرسم دو دو سیر گیہوں یا چار چار
سیر جو دی اور اگر پکا کر دی تو دونوں وقت پیٹ بہر کر کہلاوی اور کفارہ اپنی اہل کو یعنی اصول و فروع کو دینا درست نہیں اور حضرت نی جو اس شخص کو اجازت دی
تو اسمیں اختلاف کیا ہی علماء نی کہ اوسکی ذمہ سی کفارہ ادا ہوا یا نہیں اکثر تو کہتی ہیں کہ ادا ہو گیا اور یہہ خاص اوسکی واسطی تہا اور کو درست نہیں اور بعضی کہتی ہیں کہ کفارہ
اوسکی ذمہ پر رہا اسواسطی کہ واجب ہونا کفارہ کا بالفعل اوسوقت ہی کہ اوسکی کہانی سی بچی اور اوسکی اہل کی کہانی سی بچی اور نہیں تو ذمہ پر رہتا ہی جب مقدور ہو ادا کری
پس وہ محتاج تہا اوسکو حضرت نی اجازت دی کہ اتنا تصدق اپنی اہل کو کہلا دی جب مقدور ہوگا ادا کرنا اور بعضی کہتی ہیں کہ یہہ حکم پہلی تہا پہر منسوخ ہوا واللہ اعلم

الفصل الثانی نسل دوسری عن عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقبلھا وھو صائم
ویمص لسانھا رواہ ابوداؤد روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی بوسہ لیتی حضرت عائشہ کا اور ہوتی روزہ دار اور چوستی زبان
اونکی نقل کی یہہ ابوداود نی ف یہہ حدیث ضعیف ہی اور کہا گیا ہی تہوک نگلنی غیر کیسی روزہ ٹوٹ جاتا ہی سب کے نزدیک پس حضرت کے زبان چوسنی کا
بر تقدیر صحت حدیث کی یہہ جواب دیا گیا ہی کہ حضرت زبان چوس کر تہوک دیتی ہونگی نگلتی نہونگی ع وعن ابی ھریرة ان رجلا سال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن المباشرة للصائم فرخص لہ واتاہ اخر فسالہ فنھاہ فاذا الذی رخص لہ شیخ واذا
الذی نھاہ شاب رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی پوچھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حال مباشرت کا واسطی روزہ دار کی
یعنی بدن سی بدن لگانا مرد کا اپنی عورت سی پس اجازت دی حضرت نی اوسکو اور آیا حضرت کی پاس ایک اور پس پوچھا اوسنی حال مباشرت کا پس
منع کیا اوسکو پس وہ شخص کہ اجازت دی تہی اوسکو وہ تہا بڈہا اور وہ شخص کہ منع کیا تہا اوسکو وہ تہا جوان نقل کی یہہ ابوداود نی ف بڈہا ہن
مین ہوتا ہی خوف جماع کرنیکا اوسکو نہین ہوتا اسلیئی اوسکو اجازت دی اور جوان کو ڈر جماع کا ہوتا ہی اوسکو منع فرمایا اور اختلاف کیا ہی اسمین کہ یہہ
تحریمی ہی یا تنزیہی ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذرعہ القیء وھو صائم فلیس علیہ قضاء ومن استقاء
عمدا فلیقض رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجة والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث عیسی بن
یونس وقال محمد یعنی البخاری لا اراہ محفوظا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص کو غلبہ کری قی یعنی آپ سی آجاوی
اور وہ ہو روزہ سی پس نہین اوسپر قضا اور جو شخص قی لاوی یعنی انگلی وغیرہ حلق مین ڈالکر قصدا پس چاہیی کہ قضا کری نقل کی یہہ ترمذی ابوداود ابن ماجہ
دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی نہین جانتی ہم اسکو مگر حدیث عیسی بن یونس کیسی اور کہا محمد نی یعنی بخاری نی نہین گمان کرتا مین
اس حدیث کو محفوظ یعنی منکر ہی ف قصدا جو کہا تو اس سی احتراز کیا نسیان سی یعنی قی لاوی اور روزہ یاد ہو تو قضا آتی ہی اور بہولکر لاوی تو قضا
نہین اور یہہ مسئلہ ابتداء باب مین مفصل ذکر کیا گیا ہی جو چاہی وہان سی دیکہلی ع وعن معدان بن طلحة ان ابا الدرداء حدثہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاء فافطر قال فلقیت ثوبان فی مسجد دمشق فقلت ان ابا الدرداء حدثنی ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قاء فافطر قال صدق وانا صببت لہ وضوءہ رواہ ابوداؤد والترمذی والدارمی اور روایت ہی معدان بن طلحہ سی یہہ کہ ابودرداء نی حدیث
کی اونکو یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قی کی پہر افطار کیا کہا معدان نی پس ملا مین ثوبان سی دمشق کی مسجد مین اور کہا مینی کہ ابودرداء نی حدیث کی مجکو
کی ہی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قی کی پہر افطار کیا کہا سچ کہا ابودرداء نی اور مینی ڈالا تہا حضرت کی واسطی پانی وضوء انکا نقل کی یہہ
ابوداود ترمذی دارمی نی ف یعنی روزی نفل مین قصدا قی کرکر روزہ توڑڈالا بسبب کسی عذر کی یعنی عذر بیماری کا تہا یا ضعف کا اور عذر کے
قید اسلیی لگائی کہ حضرت بغیر عذر کی روزہ نہ توڑتی کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی ولا تبطلوا اعمالکم یعنی اپنی عملونکو باطل نہ کرڈالو اور اخیر حدیث سی دلیل
پکڑتی ہی امام ابوحنیفہ اور احمد وغیرہ یہان کہ قی سی وضو ٹوٹ جاتا ہی اور شافعی اور اور علما کہ قائل نہین ہین وضو ٹوٹنی کی قی سی وہ کہتی ہین وضو کرنی سی
مراد لی ہی کلی کرنی اور منہ دہونا سو یہہ کا واللہ اعلم ع ح وعن عامر بن ربیعة قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما لا احصی یتسوک
وھو صائم رواہ الترمذی وابوداؤد اور روایت ہی عامر بن ربیعہ سی کہ کہا دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس قدر کہ نہین گن سکتا مسواک
کرتی تہی اور وہ ہوتی روزہ سی نقل کی یہہ ترمذی ابوداود نی ف یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی مسواک کرنی روزہ دار کو ہر وقت اور ہر
طرح کی مسواک تر اور بہت حدیثین اسی طرح کی ہین چنانچہ مرقاة مین مذکور ہین اور علما نی اسمین اختلاف کیا ہی امام ابوحنیفہ اور مالک جائز کہتی ہین

مسواک کرنی خواہ مسواک سبز یعنی تازی ہو یا ترکی ہوئی ہو پانی مین اور خواہ پہلی زوال کی ہو خواہ بعد اوسکی اور ابو یوسف نے کہا مکروہ ہی تازی اور
بھیگی ہوئی اور شافعی کی نزدیک مکروہ ہی بعد زوال کی ۞ **وعن** انس قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اشتکیت
عینی افاکتحل وانا صائم قال نعم رواہ الترمذی وقال لیس اسنادہ بالقوی وابو عاتکة الراوی یضعف اور روایت ہی انس
سی کہ کہا آیا ایک شخص حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس کہا کہتی ہین آنکہین میری کیا لگاؤن مین سرمہ اور مین ہون روزہ دار فرمایا کہ ہان نقل کی یہ ترمذی
نی اور کہا سند اس حدیث کی نہین قوی ہی اور ابو عاتکہ راوی اس حدیث کا ضعیف ہی **ف** اسمین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی سرمہ لگانا روزہ دار کو بغیر کراہت کے
چنانچہ اکثر علماء کا یہی مذہب ہی اور کہا امام اعظم اور امام شافعی نی کہ سرمہ لگانا روزہ دار کو مکروہ نہین اگرچہ مزا سرمہ کا حلق مین ظاہر ہو اور احمد و اسحق و سفیان
کی نزدیک مکروہ ہی اور امام مالک سی بعضون نے کراہت نقل کی ہی اور بعضون نی عدم کراہت اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہی لیکن اور حدیثین بہی آئی ہین سب
ملکر قابل دلیل پکڑنی کی ہو جاتی ہی ۞ **وعن** بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لقد رأیت النبی صلی اللہ علیہ
وسلم بالعرج یصب علی راسه الماء وهو صائم من العطش او من الحر رواه مالک وابوداود اور روایت ہی بعضی صحابیون سے
صلی اللہ علیہ وسلم کیسے کہا دیکہا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرج مین ڈالتی اپنی سر پر پانی حالت روزی مین واسطی دفع کرنی پیاس کی یا دفع کرنی گرمی
کی نقل کی یہ مالک اور ابو داود نی **ف** عرج نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکہ و مدینہ کی اور کہا ابن ملک نی کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ نہین مکروہ
روزہ دار کو یہہ کہ ڈالی سر پر پانی اور داخل ہووی پانی مین اگرچہ ظاہر ہو ٹہنڈک اوسکی بیچ باطن اوسکی کی **ع** نور الایضاح مین کہ کتاب معتبر مذہب حنفی کی ہی لکہا ہی
کہ نہین مکروہ ہی روزہ دار کو نہانا اور لپیٹنا کپڑی بہیگی کا واسطی ٹہنڈک کی اور دفع گرمی کی موجب روایت مفتی بہ کی انتہی اور اسیطرح در مختار مین لکہا ہی **و**
عن شداد بن اوس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی رجلا بالبقیع وهو یحتجم وهو اخذ بیدی لثمانی عشرة
خلت من رمضان فقال افطر الحاجم والمحجوم رواه ابوداود وابن ماجة والدارمی قال الشیخ الامام محی السنة رحمه الله
تاوله بعض من رخص فی الحجامة ای تعرضا للافطار المحجوم للضعف والحاجم لانه لا یامن ان یصل شیء الی جوفه بمص الملازم اور روایت ہے شداد بن
اوس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئی ایک شخص کی پاس جنت البقیع مین کہ نام ہی مدینہ کی مقبرہ کا اور وہ شخص بہرہی تہی سینگیان کہچواتا تہا اور حضرت پکڑی ہوئی تہی
ہاتہہ میرا اٹہارہوین تاریخ رمضان کی پس فرمایا حضرت نی کہ روزہ توڑ ڈالا سینگی کہینچنی والی اور کہچوانی والی نی نقل کی یہہ ابوداود و ابن ماجہ و دارمی نے کہا شیخ امام محی
السنہ رحمة اللہ علیہ نی اور تاویل کیا ہی اس حدیث کو بعضون نی اون شخصون مین سی کہ اجازت دی ہی روزہ دار کو بیچ سینگی کہینچنی اور کہچوانی کی یعنی قریب
افطار کی ہو جاتا ہی کہچوانی والا بسبب ضعف کی اور کہینچنی والا اسواسطی کہ نہین امن مین ہوتا اس سی کہ پہنچ جاوی کچہہ پیٹ اوسکی مین بسبب چوسنی سینگی کے
ف شخصون سی مراد جمہور یعنی اکثر علماء ہین مذہب اکثر علماء کا یہی ہی کہ سینگی لینی کا کچہہ مضائقہ نہین ہی روزہ دار کو اسلیئی کہ ثابت ہوا ہی ابن عباس سے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سینگی لی یعنی بہری ہوئی حالت احرام اور روزہ مین اور یہی مذہب امام ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی کا ہی اور معنی اس
حدیث کی وہ ہوتی ہی کہی ہین جو کہ مذکور ہوئی کہ قریب افطار کی ہو جاتا ہی یعنی بہری ہوئی سینگی لوانی والیکو بسبب خون نکل جانی کی ضعف اور سستی
ایسی لاحق ہوتی ہی کہ قریب ہی تہا ہی افطار کرنیکی تا ہلاک نہو جاوی اور سینگی کہینچنی والیکو خوف ہوتا ہی کہ مبادا اسینگی لگاتی ہوئی کہ مونہہ سے چوسنی
پڑتی ہی پیٹ مین خون اتر جاوی اور بعضی کہتی ہین کہ بہری ہوئی سینگی سی روزہ جاتا نہین لیکن مکروہ ہوتا ہی بسبب لاحق ہونی ضعف اور
خوف ہلاک کی اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ حدیث خاص دو شخصون کی حق مین فرمائی کہ اونہون نی بہری ہوئی سینگی کہینچنی وقت غیبت کی تہی پس اوس
غیبت کرنی پر فرمایا کہ دونو کا روزہ ٹوٹ گیا اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ حکم پہلی تہا پہر منسوخ ہوا ع ح **وعن** ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَاِنْ صَامَهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ
اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ قَالَ التِّرْمِذِيُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ يَقُوْلُ اَبُو
الْمُطَوِّسِ الرَّاوِيْ لَا اَعْرِفُ لَهُ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ افطار کری قصداً ایک دن بہی رمضان مین دون رخصت کی اور بدون مرض کی نہین بدلا اوتارتا اوس سی روزہ رکہنا تمام
عمر اگرچہ روزی رکہی تمام عمر نقل کی یہہ احمد ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ دارمی نی اور بخاری نی بیچ ترجمہ باب کی اور کہا ترمذی نی کہ سنا مین محمد کو یعنی بخاری کو کہ
کہتا تہا ابو المطوس راوی نہین جانتا مین واسطی اوسکی سوائی اس حدیث کی **ف** بدون رخصت کی یعنی بدون رخصت شرعی کی کہ حالت سفر وغیرہ ہی
چنانچہ بیان اسکا تفصیل سی ہو چکا اور لفظ وان صامہ تاکید ہی پہلی جملہ کی اور یہہ حدیث بطریق مبالغہ کی اور تشدد کی فرمائی اور مراد یہی کہ ثواب روزہ
فرض کا اس درجہ ہی کہ روزہ نفل سی نہین ہاتہ آتا اگرچہ تمام عمر رکہی والا اگر ایک روزہ نرکہا ہو بدلی اوسکی ایک روزہ رکہی فرض ادا ہو جائیگا اور اگر رکہہ کر توڑ ڈالا
ہو دو مہینی کی روزی کفایت کرینگی اور کہا ابن حجر نی کہ ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ اگر روزہ رمضان کا نرکہی اور پہر اوسکی بدلی تمام عمر روزی رکہی تو نہین
کفایت کرتی چنانچہ حضرت علی اور ابن مسعود رض کا یہی مذہب ہی اور اکثر علما کا مذہب یہی ہی کہ کفایت کرتا ہی ایک دن بدلی ایک دن کی یعنی فرض ادا ہو جاتا ہی
اگرچہ نرکہا ہو نہایت بڑی دنونمین اور گرمی مین اور رکہی بدلی اوسکی چہوٹی دنونمین اور سردی مین اور ظاہر یہہ ہی کہ نماز بہی روزی کی حکم مین ہی اسلیئی کہ نہین
فرق ہی دونونمین بلکہ نماز افضل ہی روزی سی سب علما کی نزدیک واللہ اعلم ۱۲ ع ح وموٰلٰنا **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ اِلَّا الظَّمَاءُ وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ اِلَّا السَّهَرُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت روزیدار ہین کہ نہین انکو حاصل روزی اونکی سی مگر پیاسا رہنا اور کتنی قیام
کرنیوالی ہین کہ نہین انکو قیام اونکی سی مگر بیخوابی نقل کی یہہ دارمی نی **ف** یعنی جو شخص روزہ رکہی اور خالص نیت خدا کی واسطی نہو اور نہ بچی جہوٹ
بولنی اور جہوٹی گواہی اور بہتان لگانی اور غیبت کرنی اور مانند انکی اور ممنوعات سی تو نہی اوسکو بہوک اور پیاس اور نہین ہوتا ثواب اوسکو
روزیکا اگرچہ فرض ذمہ سی ساقط ہوتا ہی اور اسیطرح سی جو رات کو قیام کری بغیر حضور کی واسطی فائدہ دنیا کی تو اوسکو کچہہ بہی ثواب نہین ہوتا جیسی
نماز مین باگہر جہپی ہوئی مین پڑہی تو اسمین کچہہ ثواب نہین ہوتا اگرچہ ذمہ سی فرض ساقط ہوتا ہی اور اسیطرح جو نماز پڑہی بدون جماعت کی بی عذر دمرض
اوسکی فرض ساقط ہوا قضا نہ اویگی لیکن اوسکو ثواب نہین حاصل ہوتا اور اسیطرح اور عبادتین مانند حج و زکوٰۃ وغیرہما کی اگر خلوص سی نہون کچہہ نہین
فائدہ اونسی سوای تضیع مال اور رنج بدن کی۔ مولانا۔ من الطیبی وغیرہ **وَذُكِرَ** حَدِيْثُ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ فِيْ بَابِ
سُنَنِ الْوُضُوْءِ اور ذکر کی گئی حدیث لقیط بن صبرہ کی بیچ باب سنتون وضو کی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا يُفْطِرْنَ الصَّائِمَ الْحِجَامَةُ وَالْقَيْءُ وَالْاِحْتِلَامُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدٍ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی تین چیزین نہین افطار کرتین روزہ روزیدار کا سینگی اور قی یعنی جو قی آپ سی آوی اور احتلام نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث
نہین محفوظ اور عبدالرحمان بن زید راوی ضعیف کیا جاتا ہی حدیث مین **ف** روایت کیا ہی اس حدیث کو دارقطنی اور بیہقی اور ابوداؤد نی
بہی اور حدیث ابوداؤد کی اشبہ ساتہہ صواب کی ہی ۱۲ ع **وَعَنْ** ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُنْتُمْ تَكْرَهُوْنَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ
عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِلَّا مِنْ اَجْلِ الضَّعْفِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ثابت بنانی سی کہا

پوچھی گئی انس بن مالک کہ تم مکروہ جانتے تھے ... لو واسطی روزہ دار کی رسول خدا صلی اللہ ... نہا کہ نہیں مگر بسبب ضعف کی
نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی سینگیونکو بسبب لاحق ہونی ضعف کی مکروہ جانتی تہی اس جہت سی کہ روزیکو توڑتی ہین ؁ **وعن**
الْبُخَارِيِّ تَعْلِيقًا قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَهُ فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ اور روایت ہی بخاری سی بطور تعلیق کی کہا
تہی ابن عمر سینگی کہچواتی اور روزہ ہوتی روزیسی پہر چہوڑ دی سینگی کہچوانی پس تہی سینگی کہچواتی رات کو **ف** یعنی احتیاطا چہوڑ دی واسطی خوف
ضعف کی اور بعضی حدیث بخاری نی بغیر سند کی روایت کی ہی اوسکو تعلیق کہتی ہین اور مصنف کو چاہیی تہا کہ اول کہتا عن ابن عمر انہ کہ
کہتا رواہ البخاری تعلیقا ؁ **وعن** عَطَاءٍ قَالَ إِنْ مَضْمَضَ ثُمَّ أَفْرَغَ مَا فِي فِيهِ مِنَ الْمَاءِ لَا يَضِيرُهُ أَنْ يَزْدَرِدَ رِيقَهُ وَمَا بَقِيَ فِي
فِيهِ وَلَا يَمْضَغُ الْعِلْكَ فَإِنِ ازْدَرَدَ رِيقَ الْعِلْكِ لَا أَقُولُ إِنَّهُ يُفْطِرُ وَلَكِنْ يُنْهَى عَنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابٍ اور روایت ہی
عطا سی کہ کہا اگر کلی کری روزہ دار پہر ڈالدی پانی کو کہ اوسکی مونہہ مین ہی یعنی بالکل ڈالدی نہین ضرر کریگا اوسکو یہہ کہ نگل جاوی تہوک اپنا اور وہ چیز
کہ باقی ہی مونہہ اوسکی مین اور نہ چباوی مصطگی پس اگر نگل گیا تہوک مصطگی کا نہین کہتا مین کہ افطار کیا ولیکن منع کیا جاتا ہی اس سے نقل کی یہ بخاری
نی بیچ ترجمہ باب کی **ف** لفظ ما بقی مین حرف ما موصول ہی اور عطف ہی اسکا لفظ ریقہ پر یعنی ضرر نہین کرتا کہ نگل بعد کلی کرنی کی تہوک
اور جو کچہہ کہ باقی رہی تراوت پانی کی اسلیی کہ احتراز اوس سی غیر ممکن ہی اور مصطگی بعضی آدمی دانتوں کے تقویت کی لیی مونہہ مین رکہتی تہی
پس حالت روزہ مین اوسکی چبانیسی منع فرمایا اور فرمایا کہ اوسکی چبانی ہوئی تہوک جو مونہہ مین جمع ہوا اوسکی نگلنی سی روزہ جاتا نہین اسلیی کہ وہ مونہہ
مین سمٹ جاتی ہی اوس سی کچہہ جدا نہین ہوتا کہ حلق مین اوتر جاوی اور روزہ توڑ ڈالی لیکن منع ہی یہ احتیاطا پس نہی اسمین تنزیہی ہی اسلیی ہمارے
علما نی کہا ہی کہ مکروہ ہی چبانا کسی چیز کا مصطگی ہو یا اور کچہہ ہو مگر لڑکیکو ٹکرا وغیرہ چباکر دینا جائز ہی ضرورت کی لیی اور یہہ مصطگی وغیرہ کی چبانیکی
کراہت اوسی صورت مین ہی کہ یقین ہو اوسکی نہ اوترنی کا حلق مین اور اگر یقین ہو کہ اوسمین سی کچہہ حلق مین اوتر گیا ہی تو روزہ ٹوٹ جاویگا اور اگر
درزی یک ڈورا رنگا ہوا مونہہ سی صاف کری اور تہوک ہوجاوی مانند رنگ ڈورکی اور پہر نگل جاوی تو فاسد ہوجاتا ہی روزہ اوسکا اور نہین تو نہین
فاسد ہوتا انتہی اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ اعتبار غلبہ کا ہی واللہ اعلم ؁ **باب صوم المسافر** باب ہی بیچ بیان روزی مسافر کی
ف یعنی مسافر کو روزہ رکہنا جائز ہی یا نہین اور افضل کیا ہی ان دونون مین ؁ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ
حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصُومُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق حمزہ بن عمرو اسلمی نی کہا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کیا روزہ رکہون مین سفر مین اور تہا حمزہ
بہت روزی رکہنی والا پس فرمایا حضرت نی اگر چاہی تو پس روزہ رکہہ اور اگر چاہی تو پس افطار کر نقل کی یہہ بخاری مسلم نی **ف** کیا روزہ رکہون
سفر مین یعنی رمضان مین اگر سفر کرون تو روزہ رکہون یا نہ رکہون یعنی کیا حکم ہی اسکا گناہ ہی یا ثواب اور اتفاق کہتی ہین اکثر علما اسپر کہ افطار اور روزہ
رکہنا دونون جائز ہین سفر مین خواہ سفر راحت کا ہو یا ایذا کا لیکن اگر کچہہ اسکو تکلیف نہین ہوتی ہی تو رکہنا روزیکا بہتر ہی اور اگر اسکو مشقت اور
ایذا ہوتی ہی تو افطار روزیکا بہتر ہی اور سفر طاعت اور سفر اباحت اور سفر معصیت برابر ہین بیچ افطار کی نزدیک حضرت امام اعظم کی اور نزدیک
امام شافعی کی سفر معصیت مین افطار کرنا روزہ رمضانکا جائز نہین ؁ وہو لانا **وعن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسِتَّ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ
وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا جہاد کو چلی ہم ساتہہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سولہوین رمضانکو بعضون

ہم میں سے روزہ رکھا یعنی تو یون نے اور بعضون نے ہم میں سے افطار کیا یعنی ضعیفون نے یا امیرون کی خادمون نے پس عیب کیا روزہ دار نے
افطار کرنے والے پر یعنی اسلیے کہ عمل کیا اوسنے رخصت پر اور نہ افطار کرنیوالے نے روزہ دار پر اسلیے کہ عمل کیا اوسنے عزیمت پر نقل کی یہ مسلم نے **وعن**
جابرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَرَاٰى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ
مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں پس دیکھا مجمع اور ایک
شخص کو دیکھا کہ سایہ کیا گیا تہا اوسپر یعنی دہوپ سے بچاو کے لیے پس فرمایا کیا ہے یہہ کہا اونہون نے کہ یہہ روزہ دار ہے یعنی بسبب ضعف کے گر پڑا ہے تب
فرمایا نہین نیکی روزہ رکھنا سفر مین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنی روزے سے جب ایسی حالت ہو جاوے تو سفر مین روزہ رکھنا خوب نہین افطار بہتر
افضل ہے ع **وعن** انسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا
فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ فَسَقَطَ الصُّوَّامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُوْنَ فَضَرَبُوا الْاَبْنِيَةَ وَسَقَوُا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے انس سے کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر مین پس بعضے ہم مین سے روزہ دار تھے اور بعضے ہم مین سے افطار کرنیوالے پس اوترے ہم ایک منزل پر
بیچ دن گرمی کی پس گر پڑے روزہ دار یعنی بسبب ضعف کے لائق کاروبار کے نرہے اور کھڑے ہوے افطار کرنیوالے یعنی خدمت مین مشغول ہوے اور کھڑے کیے خیمے
اور پلایا پانی اونٹونکو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لے گئے افطار کرنیوالے آج کے دن ثواب نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** ثواب یعنی ثواب کامل کیونکہ
اسلیے کہ افطار اونکی خدمتین ایسے وقت مین بہتر تہا اور لفظ الیوم مین اشارہ ہے اسپر کہ فضیلت افطار کی بسبب خدمت گاری روزہ دارون کی تہی مطلق
اور اسمین دلیل اسپر بہی ہے کہ خدمت صالحونکی افضل ہے نوافل سے ۔ ذکرہ الشیخ فی العوارف ع ح **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَهٗ اِلٰى يَدِهٖ لِيَرَاهُ النَّاسُ فَاَفْطَرَ
حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ قَدْ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَفْطَرَ فَمَنْ
شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ شَرِبَ بَعْدَ الْعَصْرِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا
تشریف لے چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے طرف مکے کی یعنی جس سال مین مکہ فتح ہوا پس روزہ رکھا یہانتک کہ پہنچے عسفان تک کہ نام ہے ایک
جگہہ کا دو منزل ہے مکہ سے پھر منگوایا پانی پھر اوٹہایا اوسکو ہاتھ مین یعنی ہاتھ مین لیکر بہت اونچا کیا تا اوسکو دیکھین لوگ پھر افطار کیا یہانتک
کہ آئے مکہ مین اور یہہ سفر تہا رمضان مین پس تہے ابن عباس کہتے کہ تحقیق روزہ رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور افطار بہی کیا پس جو چاہے
روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین جابر سے یہہ ہے کہ حضرت نے پیا پانی پیچھے عصر کے **ف** تا دیکھین اوسکو
لوگ یعنی جانین کہ جائز ہے افطار کرنا یا اختیار کرین متابعت حضرت کی ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** انس بن
مَالِكٍ الْكَعْبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمَ عَنِ الْمُسَافِرِ وَعَنِ الْمُرْضِعِ
وَالْحُبْلٰى رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے انس بن مالک کعبی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ
تعالیٰ نے موقوف کردی مسافر سے آدہی نماز اور معاف کیا روزہ مسافر سے اور دودہ پلانیوالی سے اور حمل والی سے نقل کی یہہ ابوداؤد ترمذی
نسائی ابن ماجہ نے **ف** موقوف کردی یعنی سر ہی سے مسافر پر آدہی نماز فرض کی گئی کہ چار رکعت کی دو ہی دو رہ گئی قضا نہین
اوسپر یہہ کہ پہلے چار تہین پھر دو ہو گئین اور معاف کیا روزہ یعنی واجب نہین حالت سفر مین روزہ رکھنا لیکن جب مقیم ہو تو قضا واجب ہے اوسپر
اور دودہ پلانیوالی اور حاملہ کو بہی روزہ معاف ہے اگر نقصان کرے بچہ کو یا اونکو اور بعد دفع عذر کے قضا لازم ہے اور فدیہ نہین ہے نزدیک امام شافعی

شافعی اور احمد کی نزدیک واجب ہی اوپر فدیہ بہی ۱۲ ع **وعن** سلمة بن المحبق قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان له حمولة تأوي الى شبع فليصم رمضان حيث ادركه رواه ابو داود اور روایت ہی سلمة بن محبق سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی سواری کہ پہنچاوے منزل کو حالت سیری اور آسانی مین یعنی اچہی حالت مین سفر کرتا ہی پس چاہیی کہ روزہ رکہی رمضان کا جہان آجاوی رمضان اوسکو نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یہہ حکم استحباب و فضیلت کی لیی ہی والا جائز ہی سب علماء کے نزدیک افطار کرنا سفر مین اگرچہ مشقت نہو اور یہہ حدیث ضعیف بہی ہی ۱۲ ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج عام الفتح الى مكة في رمضان فصام حتى بلغ كراع الغميم فصام الناس ثم دعا بقدح من ماء فرفعه حتى نظر الناس اليه ثم شرب فقيل له بعد ذلك ان بعض الناس قد صام فقال اولئك العصاة اولئك العصاة رواه مسلم روایت ہی جابر سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لی چلی سال فتح مکہ کی بیچ طرف مکی کی رمضان مین پس روزہ رکہا یہانتک کہ پہنچی کراع الغمیم تک پس روزہ رکہا آدمیون نی پہر منگوایا حضرت نی پیالہ پانی کا پہر اوٹہایا اوسکو یہانتک کہ دیکہا لوگون نی طرف اوسکی پہر پیا پانی پس کہا گیا واسطی حضرت کی بعد اسکی کہ تحقیق بعضی آدمیون نی روزہ رکہا یعنی روزی ہی سی رہی افطار نکیا پس فرمایا یہہ ہین گنہگار یہہ ہین گنہگار نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کراع الغمیم نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکی اور مدینی کی قریب عسفان کی اور لفظ اولئک العصاة مکرر فرمایا زیادتی جبر کی لیی اسلیے کہ حضرت نی یہہ فعل سلیی کیا تہا کہ لوگ دیکہکر پیروی اونکی کرین یعنی قبول کرنی رخصت اللہ تعالی کی پس جنہون نی کہ روزہ رکہا مخالفت کی فعل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قبول نکی رخصت اللہ تعالی کی نہ اسلیے حضرت نی خفا ہو کر اسطرح فرمایا کہ روزہ رکہنا حرام ہی سفر مین ۱۲ ع **وعن** عبد الرحمن بن عوف قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صائم رمضان في السفر كالمفطر في الحضر رواه ابن ماجة اور روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روزہ رکہنی والا رمضان کا سفر مین مانند افطار کرنیوالے کی ہی حضر مین یعنی گہر مین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ روزہ رکہنا سفر مین برا گناہ ہی جیسا افطار کرنا گہر مین لیکن یہہ حدیث اکثرون کی نزدیک منسوخ ہی یا محمول ہی اوس حالت پر کہ آدمی کو ضرر ہوتا ہو روزہ سی سفر مین اور خوف ہلاک کا ہو ۱۲ ماخوذ من الشروح **وعن** حمزة بن عمرو الاسلمي انه قال يا رسول الله اني اجد بي قوة على الصيام في السفر فهل علي جناح قال هي رخصة من الله عز وجل فمن اخذ بها فحسن ومن احب ان يصوم فلا جناح عليه رواه مسلم اور روایت ہی حمزة بن عمرو اسلمی سی کہ اونہی کہا یا رسول اللہ مین پاتا ہون اپنی مین قوت روزہ رکہنی کی سفر مین پس کیا ہی مجہپر گناہ یعنی روزہ رکہنی مین یا افطار کرنی مین فرمایا یہہ یعنی افطار کرنا رخصت ہی اللہ عز وجل کی طرف سی پس جسنی کہ لی یہہ رخصت پس اچہا کیا اور جو شخص چاہی روزہ رکہنا پس نہین گناہ اوسپر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس مین اشارہ ہی اسپر کہ افطار اولی ہے ۱۲ ح

باب القضاء

باب ہے بیچ بیان قضاء روزے کی **ف** یعنی حکم اور آداب قضاء کی اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد قضاء روزی رمضان کی ہی اور رمضان کا روزہ جو افطار کر ڈالی اوسکی تین حکم ہین اگر بہول کر افطار کی نہ قضاء ہی اور نہ کفارہ اور اگر قصدا اور بغیر عذر کی کفارہ ہی اور اگر بعذر ہو مانند سفر اور مرض وغیرہ کی اوسمین قضاء ہے ع ح

الفصل الاول فصل ہے **عن** عائشة قالت کان یکون علیّ الصوم من رمضان فما استطیع ان اقضی الا فی شعبان قال یحیی بن سعید تعنی الشغل من النبی او بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ روایت ہی عائشہ سی کہا ہوتی مجہپر روزی رمضان کی پس نہ طاقت رکہتی مین قضاء کرنیکی مگر شعبان مین کہا یحیی بیٹی سعید کی نی کہ منع کرتا عائشہ کو یعنی قضاء سی مشغول ہونا خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مین یا کہا مشغول ہونا ساتہہ خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی حضرت عائشہ کی ذمی جو قضاء روزی رمضان کی ہوتی بسبب عذر حیض کی تو اونکے رکہنی کے فرصت نہ ملتی سوای شعبان کی اس لیے کہ اور دنونمین مستعد رہتی تہین حضرت کی خدمت بابرکت مین کہ جب صحبت کی لیے بلاوین حاضر ہون اور شعبان مین اکثر حضرت روزی رکہتی ہوتی ہی پس یہہ فرصت پاتین اور روزی قضاء کرتین ع ح

وعن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل للمرأة ان تصوم وزوجها شاهد الا باذنه ولا تاذن فی بیته الا باذنه رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی نہین درست عورت کو روزہ رکہنا نفل سحالت مین کہ خاوند اوسکا موجود ہو مگر ساتہہ حکم اوسکے اور نہ اذن دی کسیکو اپنی گہر مین آنی کا بدون پروانگی اپنی خاوند کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی جس عورت کا خاوند موجود ہو اوسکی پاس اوسکو نفل روزہ رکہنا درست نہین بغیر خاوند کی اذن کی خواہ اذن صراحة ہو خواہ دلالة اس لیے کہ تکلیف ہوگی اوسکو صحبت کرنیکی طرف سی اور حدیث سی مطلق روزہ رکہنا منع معلوم ہوتا ہے پس یہہ حجت ہی شافعیہ پر کہ اونہون نی استثناء کیا ہی عرفہ اور عاشورہ کی روزونکو اور نہین درست عورت کو کہ اذن دی کسیکو گہر مین آنیکا بغیر اذن خاوند کی آنیوالا خواہ قرابتی ہو یا اجنبی حتی کہ عورت کو ہی بغیر اذن خاوند کی نہ اذن دی اور بیچ حکم اذن کی ہی علم رضا اوسکے کا یعنی زبانی اذن نہ پاگر جانتی ہی یہہ کہ راضی ہوگا خاوند اسکی آنی سی تو بہی اجازت دی آنیکی کہ اذن دلالة ہی ع ح

وعن معاذة العدویة انها قالت لعائشة ما بال الحائض تقضی الصوم ولا تقضی الصلوة قالت عائشة کان یصیبنا ذلک فنؤمر بقضاء الصوم ولا نؤمر بقضاء الصلوة رواه مسلم اور روایت ہے معاذہ عدویہ سے یہہ کہ کہا اوسنی حضرت عائشہ سی کہ کیا حال ہی عورت حائضہ کا کہ قضاء کرتی ہی روزہ اور نہین قضاء کرتی نماز فرمایا حضرت عائشہ نی کہ ہوتی ہم حیض سی حضرت کی زمانی مین پس حکم کی جاتی تہین ہم ساتہہ قضاء روزی کی اور نہ حکم کیجاتی تہین ہم ساتہہ قضاء نماز کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی شارع نی جو حکم فرمایا اوسکی علت پوچہنے کی حاجت نہین جو فرمایا کرنا چاہیے اگرچہ ممکن تہا کہ کہتین حضرت عائشہ کہ قضاء نماز مین حرج ہی کہ بہت ہین اس لیے

قضا ادسکی نہین اور روزی کم ہین کر سال بہر مین ایک بار آتی ہین اونکی قضا مین اتنا حرج نہین اس لیی قضا اونکی مقرر ہوئی پس یہہ علت ہو سکتی نہی لیکن حضرت عائشہ نی جواب مذکور دیگر راہ گفتگو کی بند کی اسلیے کہ شاید وہ کہتے کہ مجکو حرج ومشقت نہین ۱۲ ح ؛ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مری اور اوسپر ہو روزہ روزہ رکہی یعنی فدیہ دی اوسکی طرف سی وارث اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اختلاف کیا ہی علمار نی اوس شخص کی حق مین کہ مرجاوی اور اوسکی ذمہ روزی واجب ہون پس جمہور علمار کہ اونہین مین امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی رح ہین گئی ہین طرف اسکی کہ نہ روزہ رکہے اوسکے طرف سی کوئی اور تاویل اس حدیث کی یہہ کی ہی کہ فدیہ دلوی بدلی ہر روزکی وارث اوسکا ایک فقیر کو اور بیان فدیہ کا آگی ہوگا پس یہہ بمنزلہ روزہ رکہنی کی ہی چنانچہ اگلی حدیث سی یہہ توجیہ معلوم ہوتی ہی اور روزہ رکہنی کو میت کی طرف سی منع اس لیی کرتی ہین کہ ایک حدیث مین صریح منع آیا ہی چنانچہ اخیر باب مین وہ حدیث موجود ہے اور امام احمد نی ظاہر حدیث پر عمل کیا ہی کہ روزہ رکہی اوسکی طرف سی وارث اوسکا پہر ہماری نزدیک اگر وصیت کری میت تو لازم ہوتا ہی وارث پر نکالنا فدیہ مذکور کا جبکہ نکل سکی تہائی مال مین سی پس اگر زیادہ ہو تہائی سی تو نہین واجب وارث پر جتنا کہ زیادہ ہی پس اگر نکالیگا تو ہوگا احسان کرنیوالا میت پر اور حکم کیا جاویگا ساتہہ جائز ہونے اوسکے کے اور یہہ سب جبہی ہے کہ فوت ہو اوس سی بعد ممکن ہونی قضا ادسکیکی اور جس سے فوت ہو کچہہ رمضان مین سے پہلے ممکن ہونی قضا کی پس نہین لازم تدارک اوسکا اور نہ گناہ ہی اوسپر اجماع ہی علماء کا اسپر مگر طاؤس اور قتادہ نے واجب کیا ہی تدارک ساتہہ روزی یا فدیہ کی اگرچہ مرجاوی پہلی ممکن ہوتی قضا کی اور امام شافعی کے نزدیک وصیت کری یا نکری دیا جاوی کل مال سی **الفصل الثانی** فصل دوسری عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِيْنٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ وَالصَّحِيْحُ أَنَّهُ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ عُمَرَ روایت ہی نافع سی کہ نقل کی ابن عمر سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ مری اور اوسپر ہون روزی مہینی رمضان کی پس چاہیی کہ کہلایا جاوی اوسکے طرف سی بدلے ہر روز کی ایک مسکین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا صحیح یہہ ہی کہ یہہ موقوف ہی ابن عمر پر یعنے قول ابن عمر کا ہے **ف** بدلی ہر روز کی مسکین یعنی دو دو سیر گیہون دی سر اسم یا چار چار سیر جو یا قیمت انکے اور اسیقدر دیا جاوے بدلی ہر نماز کی اور یہہ حدیث دلیل جمہور کی ہی اور غالب ہی کہ یہہ حدیث ناسخ حدیث اول کی ہی یا اول تاویل کی گئی ہی ساتہہ اسکی جیسا کہ کہا گیا اور یہہ موقوف بیچ حکم مرفوع کی ہے اسلیے کہ مانند اسکے نہین کہا جاتا اپنے عقل سی ۱۲ ح ؛ **الفصل الثالث** فصل تیسری عَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُسْأَلُ هَلْ يَصُوْمُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ أَوْ يُصَلِّيْ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ فَيَقُوْلُ لَا يَصُوْمُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ وَلَا يُصَلِّيْ

اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّأ اور روایت ہی مالک سی کہ پہنچا اونکو یہہ کہ ابن عمر تہی پوچہی جاتے
کہ کیا روزہ رکہے کوئی کسیکے طرف سی یا نماز پڑہے کوئی کسیکے طرف سے پس کہتے
کہ نہ روزہ رکہے کوئی کسیکے طرف سے اور نہ نماز پڑہے کوئی کسیکے طرف
سے نقل کی یہہ موطا مین ف یہی مذہب ہے امام شافعی اور حنفیہ کا کہ نماز اور روزہ
کسیکے طرف سی کرنا کہ وہ بری الذمہ ہوجاوی درست نہین لیکن حنفیہ کی نزدیک یہہ جائز ہی کہ ادمی
بخشے ثواب عمل اپنی کا کسیکو خواہ نماز ہو یا اور کچہہ اور مذہب امام احمد کا اوپر گذرا

باب صیام التطوع

باب بیچ بیان روزی نفل کی

الفصل الاول

فصل پہلی

عن عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتّٰى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُولَ
لَا يَصُومُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ
وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِي شَعْبَانَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَتْ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ
كُلَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِيلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عائشہ
سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزی رکہتی یہانتک کہ کہتی ہم کہ نہ افطار کرین گی اور افطار کرتی یہانتک
کہ کہتی ہم کہ نہ روزہ رکہین گی اور نہین دیکہا مینی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ پوری کیی ہون روزی تمام
مہینی کی کبہی مگر رمضا نین اور نہین دیکہا مینی حضرت کو کسی مہینہ مین کہ بہت روزی رکہتی ہون بہ نسبت شعبان
کے یعنی شعبان مین اتنی روزی رکہتی کہ اور مہینہ مین ونتی نہ رکہتی سوا رمضان کی اور ایک روایت مین ہی
کہ کہا عائشہ نی کہ تہی حضرت روزی رکہتی تمام شعبان مین تہی روزی رکہتی شعبان مین مگر کم یعنی کم نہ رکہتی نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف معنے ابتدای حدیث کی یہہ ہین کہ عادت شریف حضرت کی روزہ نفل مین یہہ تہی
کہ ہمیشہ رکہین کبہی کبہی تتے دونون متصل روزی رکہتی حتی کہ لوگ گمان کرتی اور کبہی کہ افطار نہین کرینگی اور کبہی
اتنا افطار کرتی کہ گمان کرتی کہ روزی رکہتی ہین کی نہین اور جملہ اخیر یعنی لفظ کان دوسرا یعنی بیان جملہ اول
کا ہے کہ تمام سی مراد یہہ ہی کہ اکثر شعبان مین رکہتی تہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد یہہ ہی کہ انحضرت روزہ رکہتے
تمام شعبان مین ایک سال اور اکثر شعبان دوسری سال ع ح ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ
لِعَائِشَةَ اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا كُلَّهُ قَالَتْ مَا عَلِمْتُهُ صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ اِلَّا رَمَضَانَ
وَلَا اَفْطَرَهُ كُلَّهُ حَتّٰى يَصُومَ مِنْهُ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيلِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن شقیق سی کہ کہا مینی
واسطی حضرت عائشہ کی کہ کیا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزی رکہتی تہی تمام مہینہ کہا نہین جانتی ہین اونکو کہ روزی
رکہی ہون کسی مہینی مین تمام مہینی سوائی رمضان کی اور نہین افطار کیی تمام مہینی یہانتک کہ روزی رکہتی کچہہ اوسمین یہانتک کہ وفات ہوئی نقل کیا
کے یہہ مسلم نے وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سَاَلَهُ اَوْ سَاَلَ رَجُلًا وَعِمْرَانُ يَسْمَعُ فَقَالَ
يَا فُلَانُ اَمَا صُمْتَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عمران بن حصین سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کہ اونہون نے پوچھا عمران سے یا پوچھا کسی سے اور عمران سنتا تھا پس فرمایا اے باپ فلانے کے کیا نہین روزے رکھے تو نے آخر شعبان کے کہا نہین فرمایا جس وقت افطار کرے تو یعنی فارغ ہووے رمضان سے پس تو روزے رکھ دو دن نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** اس شخص نے واجب کئے تھے اپنے نفس پر دو روزے آخر ہر مہینے کے بسبب نذر کے پس جبکہ فوت ہوے وہ روزے رکھنے ایک مہینے شعبان کے مین فرمایا جب رمضان ہو چکے اور افطار کرے اسکے بدلے دو روزے رکھ لینا اور بعضون نے کہا کہ اوسکو عادت تھی آخر ہر مہینے کے دو روزے رکھنے کی ایک دفعہ آخر شعبان مین اتفاق روزے رکھنے کا نہوا پس حضرت نے بنا بر استحباب کے حکم فرمایا کہ بعد تمام ہونے مہینے رمضان کے دو روزے رکھ لینا ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصیام بعد رمضان شہر اللہ المحرم وافضل الصلوۃ بعد الفریضۃ صلوۃ اللیل رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین روزے بعد روزے مہینے رمضان کے روزے مہینے اللہ کے ہین کہ محرم ہے اور بہترین نماز پیچھے نماز فرض کے نماز رات کی ہے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کہا ہے بعضے حفاظ نے کہ اکثر حدیثین رجب کے روزونکی موضوع ہین اور پیچھے نماز فرض کے یعنی سنتون موکدہ اوسکے یا کہا جاوے کہ نماز رات کی افضل ہے سنتون موکدہ سے باعتبار مشقت کے اور دور رہونیکے ریا و سمعہ سے اور سنتین موکدہ افضل ہین اس سے باعتبار بہت تاکید ہونے اونکی کے اور تابع ہونے فرضون کے اور داخل ہے فرض مین تو رہی ع **وعن** ابن عباس قال ما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتحری صیام یوم فضلہ علی غیرہ الا ھذا الیوم یوم عاشوراء وھذا الشھر یعنی شھر رمضان متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا نہین دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قصد کرتے ہون روزے کسی دن کا کہ بزرگی دیتے ہون اوسکو اوسکے غیر پر مگر اس دنکو یعنی روزے دن عاشورے کے کو اور اس مہینے کو یعنی مہینے رمضان کے کو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنی حضرت کسی روزے کو اوسکے غیر پر فضیلت نہ دیتے تھے سوای عاشورے کے روزے کے اور رمضان کے روزونکے کہ انکو سب سے افضل فرماتے کہا علما نے کہ یہہ فہم ابن عباس کا ہے کہ اونہون نے حال و مقال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا سمجھا والا روزہ عرفہ اور روزہ دہے کا افضل ہین عاشورے سے اور روزے اوسکے سے ح **وعنہ** قال حین صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عاشوراء وامر بصیامہ قالوا یا رسول اللہ انہ یوم یعظمہ الیھود والنصاری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لئن بقیت الی قابل لاصومن التاسع رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا اوس وقت کہ روزہ رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن عاشورے کا اور حکم کیا ساتھہ روزے رکھنے اوسکے کی عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ تحقیق یہہ دن ہے کہ تعظیم کرتے ہین اوسکی یہود و نصاری یعنی اور ہم دوست رکھتے ہین مخالفت اونکی پس کیونکر موافقت کرین ہم اونکی اوسکی تعظیم کرنے مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر زندہ رہا مین سال آیندہ تک تو البتہ روزہ رکھونگا نوین کو بھی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** سارا قصہ روزہ رکھنے کا مفصل تیسری فصل حدیث مین آتا ہے اور حکم کیا یعنی صحابہ کو اول ساتھہ واجب ہونے اوسکے کی پھر بعد نسخ کے ساتھہ مستحب ہونیکے پس جبکہ ہوا دسوان سال ہجری عرض کیا صحابہ نے جو کہ مذکور ہوا اوسکے جواب مین حضرت نے فرمایا کہ اگر زندہ رہا مین سال آیندہ تک تو نوین کو رکھونگا یعنی فقط نوین ہین کو یا نوین کو ساتھہ دسوین کے پس ہوگی مخالفت فی الجملہ اور دوسرا ظاہر تر ہے پھر نہ زندہ رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سال آیندہ تک بلکہ وفات پائی بارہوین ربیع الاول کو پس ہوا نوین کا روزہ بھی سنت اسلیے کہ ارادہ کیا حضرت نے روزے کا اگرچہ رکھا نہین اور کہا ہے ہمام نے کہ مستحب ہے روزہ عاشورے کے دنکا اور مستحب ہے روزہ رکھنا ایکدن پہلے اوسکے یا بعد اوسکے پس اگر رکھے دسوین کو رکھے مکروہ ہے بسبب مشابہت کے ساتھہ یہود کے انتہی ع **وعن** ام الفضل بنت الحارث ان ناسا تماروا عندھا یوم عرفۃ فی صیام رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام فضل بنت حارث کیسی یہہ کہ کتنی شخص جہگڑی ونگی پس دن عرفہ کی بیچ روزہ رکہنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا بعضون نی کہ حضرت روزہ سی ہین اور کہا بعضون نی کہ نہین روزہ سی پس بہیجا مینی طرف حضرت کی پیالہ دودہ کا اور وہ کہڑی تہی اپنی اونٹ پر بیچ میدان عرفہ کی پس پی لیا اوس دودہ کو نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف** ام الفضل بوی حضرت عباس کی تہین اور چچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ روزہ رکہنا عرفہ کی دن حج کرنیوالی کو سنت نہین اور غیر حج کرنیوالی کو سنت ہی **وَعَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ سی بیچ دہی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مراد دہی سی دس دن اول بقرعید کی ہین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ روزہ رکہنا ہر روز ان دس دنوں مین یعنی سوای دسوین کی نوین تک ثواب ہی برابر روزہ رکہنی برس کی اور قیام کرنا ہر شب مین اسکی ہی کی برابر ہی قیام شب قدر کی پس مراد حضرت عائشہ کی اس حدیث یہہ ہی کہ حضرت عائشہ نی اپنی علم کی نفی کی کہ مینی نہین دیکہا نہ دیکہنا حضرت عائشہ کا دلیل نہین اسپر کہ حضرت نی نرکہا ہو اور یا یہہ احتمال ہی کہ حضرت نی ثواب روزہ رکہنی ان دنونکا فرمایا اور آپکو اتفاق روزہ رکہنی کا نہین ہوا سوا اماسن المرتاة **وَعَنْ** أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ غَضَبَهُ قَالَ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ فَجَعَلَ عُمَرُ يُرَدِّدُ هٰذَا الْكَلَامَ حَتّٰى سَكَنَ غَضَبُهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ قَالَ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيقُ ذٰلِكَ أَحَدٌ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذٰلِكَ صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي طُوِّقْتُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ إِلٰى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ سی یہہ کہ ایک شخص آیا حضرت کی پس پس کہا کسطرح روزہ رکہتی ہو تم پس غصہ ہوی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہنی اوسکی سی پس جبکہ دیکہا حضرت عمر نی غصہ حضرت کا کہا راضی ہوی ہم ساتہہ اللہ کی رب ہونی پر اور ساتہہ اسلام کی دین ہونی پر اور ساتہہ محمد کی نبی ہونی پر اور پناہ مانگتی ہین ہم ساتہہ اللہ کی غضب اللہ کی سی اور غضب رسول اوسکی سی پہر شروع کیا حضرت عمر نی کہ بار بار کہتی تہی یہہ کلام یہانتک کہ ٹہیر گیا غصہ حضرت کا پہر کہا حضرت عمر نی یا رسول اللہ کیا حال ہی اوس شخص کا کہ روزی رکہی ہمیشہ فرمایا نہ روزہ رکہا اوسنی اور نہ افطار کیا یا کہا نہ روزہ رکہا اور نہ افطار کیا یعنی راویکو شک ہوا کہ وہ لفظ کہی یا یہ کہا حضرت عمر نی کیا حال ہی اوس شخص کا کہ روزہ رکہی دو دن اور افطار کری ایک دن فرمایا کوئی طاقت رکہتا ہی اسکی کہا عمر نی کیا حال ہی اوسکا کہ روزہ رکہی ایکدن اور افطار کری ایکدن فرمایا یہہ ہی روزہ حضرت داود کا کہا کیا حال ہی اوس کا کہ روزہ رکہی ایکدن اور افطار کرے دو دن فرمایا کہ دوست رکہتا ہون مین یہہ کہ طاقت دیا جاؤن مین اسکی پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تین روزی ہر مہینی مین اور رمضان تا رمضان پس یہہ ہین روزی ہمیشہ کی یعنی ثواب انکا ایسا ہوتا ہی جیسی ہمیشہ روزی رکہنی کا روزہ دن عرفہ کا یعنی غیر حج کرنیوالیکو امید رکہتا ہون خدا سی یہہ کہ جہاڑ دی گناہ اوس سال کی کہ پہلی اس سی ہی اور گناہ اوس سال کی کہ پچہلی اس سی ہی یعنی بچا دی گناہ کرنی سی آئندہ یا اگر واقع ہون گناہ اوس مین بخشی جاوین اور روزہ رکہنا دن عاشورہ کا امید رکہتا ہون اللہ سی یہہ کہ جہاڑ دی گناہ برس ورز کی کہ پہلی اس سی

ہی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** غصے ہوئے یعنی نشانی غصے کی معلوم ہوئی چہرۂ مبارک پر سبب غصے کا یہہ تہا کہ اوسکو چاہیے تہا کہ سوال کرتا حال
اپنے سے کہ میں کیونکر روزہ رکہوں تا جواب دیتے حضرت جو کچہہ کہ موافق حال اوسکی کی ہوتا دوسری یہہ کہ حال حضرت کیسے ال کرے اسلیے کہ حضرت کی افعال
مین بیچ قلت وکثرت کی اسرار اور مصالح ہتی کہ ہرکسکی افعال میں ویسے نہیں ہو سکتی اور حضرت بہت روزے رکہتے تہے اسلیے کہ مشغول ہتے تہے مصالح
مسلمین کے بیچ اور حقوق بی بیوں اور مہمانوں کی میں اور روزے کبہی ہمیشہ یعنی یہہ چہا ہے مراد شخص جو کچہہ کہ سوال کرتا تہا اوسکو حضرت عمر نے ساتہہ
تفصیل کی ادب عاجزی سے پوچہا اور جملہ لا صام ولا افطر یا دعا بد ہے اوسپر تنبیہ کی لیے یا خبر ہے کہ نہ روزہ رکہا اسلیے کہ شارع کے حکم سے نہیں اور نہ
افطار کیا اسلیے کہ نہ کہا یا کچہہ کہا شافعی اور مالک نے کہ یہہ اوسکی حق میں ہے کہ جو ممنوع روزے ہیں کہی یعنی تمام سال کہی حتی کہ عیدین اور ایام
تشریق میں بہی نہ چہوڑے اور جو کہ وہ روزے نہ رکہے اوسکو کچہہ مضائقہ نہیں باقی روزے کہنے کا اسلیے کہ ابو طلحہ انصاری اور حمزہ بن عمرو اسلمی ہمیشہ روزے
رکہتے تہے سوای ان دنوں منع کیے گئے کی اور نہیں انکار کیا اونپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا علت نہی کی یہہ ہے کہ اسطرح کی روزے ضعیف کر دیتے
ہیں پس عاجز ہوتا ہے آدمی جہاد سے اور ادای حقوق سے پس جو کہ ضعیف نہووے اس سے نہیں مضائقہ اوسکو اور کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہیں روزے
ہمیشہ کی یعنی مکروہ تنزیہی اسلیے کہ ضعیف کر دیتی ہیں وہ اور فتاوی عالمگیری اور در مختار میں بہی لکہا ہے کہ صوم دہر مکروہ ہے اور کوئی طاقت رکہتا ہے
اسکی یعنی اگر کوئی طاقت اسکی رکہے تو نہیں مضائقہ اوسکو پس یہہ افضل ہے اور یہہ روزہ داود کا ہے یعنی یہہ نہایت معتدل ہے اور رعایت ہے
اسمین عبادۃ وعادت کی کہا ہے بعضے علماء نے کہ کوشش کر علم میں اسطرح کہ نہ منع کرے تجکو عمل سے اور کوشش کر عمل میں اسطرح کہ نہ منع کرے تجکو
علم سے خیر الامور اوسطہا وشرہا تفریطہا وافراطہا اسلیے وارد ہوا ہے افضل الصیام صیام داود علی نبینا وعلیہم السلام اور طاقت دیا جاؤں مین
یعنی دوست رکہتا ہوں مین کہ طاقت دیا جاؤں مین ایک دن روزہ رکہنے کی اور دو دن افطار کرنے کی اور مانع نہ آوین مجکو اس سے حقوق اور مصالح مسلمین
کی اس عبادت میں اشارہ ہے اسپر کہ مین اسکی طاقت نہیں رکہتا مگر یہہ کہ حق تعالی قوت دیوے مجکو اسکی حاصل یہہ کہ پسند کیا آنحضرت نے اس قسم کو بہی
لیکن بسبب عدم طاقت کی عمل میں نہیں لائے اور تین روزے ہر مہینے میں یعنی ایام بیض کے تیرہوین چودہوین اور پندرہوین اور بعضوں نے کہا کوئی
سے تین روزے رکہے مہینے میں بہی ثواب پاویگا اور یہی صحیح ہے بموجب حدیث حضرت عائشہ کی کہ آگے آتی ہے **وعنہ** قَالَ
سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَیْنِ فَقَالَ فِیْہِ وُلِدْتُّ وَفِیْہِ اُنْزِلَ عَلَیَّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی قتادہ سے
کہ کہا سوال کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزے پیر کیسے فرمایا اس دن مین پیدا کیا گیا ہوں مین اور اس دن مین شروع ہوئی کتاب اوترنی مجپر
نقل کی یہہ مسلم نے **ف** احتمال ہے کہ پوچہا سبب حضرت کی روزے کہنے کا پیر کو یا سبب اس روزے کی مستحب ہونے کا پوچہا بہر تقدیر
سبب اوسکا یہہ ہے کہ بڑی نعمت اوسمین ملی کہ حضرت پیدا ہوئے اور دین اوترا اوسکی شکرانہ میں یہہ رکہتے ہیں ح **وعن** مُعَاذَۃَ الْعَدَوِیَّۃِ
اَنَّہَا سَاَلَتْ عَائِشَۃَ اَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ مِنْ کُلِّ شَہْرٍ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ لَہَا مِنْ اَیِّ اَیَّامِ
الشَّہْرِ کَانَ یَصُوْمُ قَالَتْ لَمْ یَکُنْ یُّبَالِیْ مِنْ اَیِّ اَیَّامِ الشَّہْرِ یَصُوْمُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے معاذہ عدویہ سے یہہ کہ اوسنے پوچہا حضرت
عائشہ سے کہ کیا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکہتے ہر مہینے میں تین دن کہا کہ ہان پہر کہا مینے واسطے حضرت عائشہ کی کہ کونسے دنوں مین
مہینے کی روزے رکہتے کہا نہ پروا کرتے کسے دنوں مین مہینے کی روزہ رکہنے کی یعنی جسدن چاہتے رکہتے کچہہ معین نہ تہا نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ کافی ہیں تین روزے ہر مہینے میں جب چاہے رکہے کچہہ قید تیرہوین چودہوین پندرہوین کی نہیں لیکن اکثر حدیثین اور آثار
اونمین بہی واقع ہوئی ہیں پس وہ افضل ہیں اور راوی بہی کتنی طرحین آئی ہیں ان روزونکی آگے منقول ہونگی ح **وعن** اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ

أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ
الدَّهْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ایوب انصاری سی یہہ ابو ایوب بیان کی حدیث ہے راوی عمر بن ثابت سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
روزے رکہے رمضان کے پہر پیچہے اوسکے روزے رکہے چہہ دن شوال کے مہینے مین ہوگا مانند روزہ رکہنے ہمیشہ کے نقل کی یہہ مسلم نے ف امام
شافعی کے نزدیک متصل ان روزون کا رکہنا بہتر ہے یعنے دوسری تاریخ سے ساتوین تک مین کہے اور امام اعظم رح کے نزدیک متفرق رکہنے
افضل ہین کہ ساری مہینے مین کہے وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ
وَالنَّحْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکہنے ان فطر کے اور نحر کے نقل کی یہہ
بخاری ومسلم نے ف نحر سے مراد ضحی ہے یعنے سب ان نحر کی اور اوسمین تغلیب ہے اسلیے کہ تشریق کے تو تینون بہی حرام ہی اور بیان اسکا یہہ کہ دن نحر کے
تین ہین اور ایام تشریق کے بہی تین ہین اور سب چار دن ہوتی ہین اسلیے کہ دسوین ذی الحجہ کی نحر ہی فقط اور دو دن بعد اوسکے یعنے گیارہوین بارہوین
نحر بہی ہین اور تشریق بہی اور ایکدن بعد ان دونو کے یعنے تیرہوین تشریق ہی فقط حاصل یہہ کہ پانچ روزے حرام ہین دو روزے دو عیدون کے اور
تین روزے بعد عید الضحی کے تیرہوین تک ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی روزہ بیچ دو دن کے یعنے دو وقتون کے فطر کے اور عید قربان کے یعنے
چار دن تیرہوین تک نقل کی یہہ بخاری ومسلم نے وَعَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ
أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی نبیشہ ہذلی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق کے دن کہانے اور پینے اور یاد
کرنے اللہ کے ہین نقل کی یہہ مسلم نے ف ایام تشریق کے تین ہین گیارہوین بارہوین تیرہوین اور اسمین تغلیب ہے اسلیے کہ نحر کا بہی دن کہانے
پینے کا ہے بلکہ وہ اصل ہے اور باقی تابع اوسکے پس یہہ چارون روزے حرام ہین اور کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہے روزہ رکہنا تو روزہ ہو جاوے گا
اسلیے کہ اسمین تعظیم ہوتی ہے ان دنونکی اور ورود منع ہی مگر جبکہ روزہ معمولی آپڑی اوسدن تو نہین مضائقہ اور یاد کرنے اللہ کے ہین یعنے جو
کہانے اور پینے کی محافل ذکر خدا سے نہو اسمین اشارہ ہے اس آیت پر واذکروا اللہ فی ایام معدودات اور یاد کرنے خدا کے مراد ہے تکبیرات نماز کے بعد
کے اور وقت ذبح اور رمی جمار اور سوا انکی کے ع ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُومُ
أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکہی ایک
تمہارا دن جمعہ کا مگر اسطرح کہ روزہ رکہی پہلے اوسکے یا روزہ رکہی پیچہے اوسکے نقل کی یہہ بخاری ومسلم نے ف یعنے تنہا دن جمعہ کا روزہ نہ رکہی بلکہ ایک روز پنجشنبہ یا شنبہ کا ملالو
اور اگر دونون ملالے تو بہتر ہے اور یہہ نہی تنزیہی ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ نہین مضائقہ اکیلے جمعہ کا روزہ رکہنا نزدیک ابی حنیفہ اور محمد رح کے ع ح وَعَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْتَصُّوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي وَلَا تَخْتَصُّوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ
إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي صَوْمٍ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے نہ خاص کرو جمعہ کی رات کو ساتہہ قیام کرنیکے درمیان راتون کے اور نہ خاص کرو دن جمعہ کو ساتہہ روزہ رکہنے کے مگر یہ کہ ہووے جمعہ بیچ
دنون روزون کے کہ روزہ رکہتا تہا ایک تمہارا نقل کی یہہ مسلم نے ف یہود ہفتہ کی تعظیم کرتی ہین اور مخصوص کیا ہے اسکو عبادت کے
لیے اور نصاری اتوار کی تعظیم کرتی ہین اور مخصوص کیا ہے اوسکو عبادت کے لیے پس اسلیے حضرت نے منع فرمایا کہ تم اسطرح جمعہ کو اور جمعہ کے
شب کو معظم اور مخصوص عبادت کے لیے نکرو کہ مشابہت ہوگی یہود ونصاری کے ساتہہ جتنی تعظیم وتخصیص شرع مین آئی ہے وہ تو ثابت ہے

کرنی چاہیے اگرچہ مشابہت ہو کسیکی ساتھ لیکن اپنی طرف سے تعظیم و تخصیص کرنی سبب منع کا یہہ ہی کہ بندیکو چاہیے کہ سب اوقات مین عبادات
وطاعات مین مشغول ہو اور ہمیشہ امیدوار رحمت الہی کا رہی ایک وقت کو مخصوص کر لیا اور اوقات مین معطل رہنا کچہہ نہین واللہ اعلم اور اگر ہو وی
جمعہ تاریخ یعنی مثلاً عادت تہی کہ دسوین یا گیارہوین دن روزہ رکہتا تہا اور وہ دن جمعہ آپڑا یا مثلاً روزہ مانا تہا کہ فلانی تاریخ روزہ رکہونگا اور وہ
تاریخ جمعہ مین آن پڑی تو اس عذر سی نری جمعہ کا روزہ منع نہین اور کہا نووی نی کہ اس حدیث مین نہی صریح ہی خاص کرنی شب جمعہ
کیسی واسطی نماز کی اور اوسپر سب علما متفق ہین اور دلیل پکڑی ہی ساتہ اسکی علما نی اوپر مکروہ ہونی اس نماز مبتدعہ کی کہ نام اوسکا صلوۃ
الرغائب ہے کہ رجب کے پہلے جمعہ کی شب مین پڑہتی ہین اور علمانی بہت سی کتابین اوسکی برائی مین اور گمراہی اوسکی نکالنی والیکی ہین لکہی ہین ۷۶: نری جمعہ کے
روزہ رکہنی مین جو شارحین رحمۃ اللہ نی توجیہات لکہی ہی تو یہہ بموجب مذہب انکے کی ہین کہ جو اسکو مکروہ کہتی ہین اور بموجب مذہب حنفیہ کے حاجت ان
توجیہات کے کچہہ نہین اسلیے کہ اونکی نزدیک یہہ مکروہ نہین چنانچہ فتاوی عالمگیری مین لکہا ہی کہ جائز ہی نری جمعہ کا روزہ بلکہ درمختار مین مستحب لکہا اسکو
پس انکی نزدیک شاید کہ حدیث عبد اللہ بن مسعود کہ آگی آتی ہی ناسخ ہی ان حدیثون کے کہ جنسی منع معلوم ہوتا ہے ۞ مولانا وَعَنْ اَبِی سَعِیْدِ
الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بَعَّدَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ روزہ رکہی ایکدن راہ خدا مین دور کریگا اللہ مونہہ اوسکا یعنی
ذات اوسکی آگ سی مقدار مسافت ستر برس کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** راہ خدا مین یعنی جہاد مین یا خالصۃ للہ ع وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّکَ تَصُوْمُ النَّھَارَ وَتَقُوْمُ اللَّیْلَ فَقُلْتُ بَلٰی یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَاِنَّ لِجَسَدِکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَاِنَّ لِعَیْنِکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْجِکَ عَلَیْکَ
حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْرِکَ عَلَیْکَ حَقًّا لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّھْرَ صَوْمُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ مِّنْ کُلِّ شَھْرٍ صَوْمُ الدَّھْرِ کُلِّہٖ صُمْ کُلَّ شَھْرٍ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ وَاقْرَءِ
الْقُرْاٰنَ فِیْ کُلِّ شَھْرٍ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ صُمْ اَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوٗدَ صِیَامُ یَوْمٍ وَّاِفْطَارُ یَوْمٍ وَاقْرَاْ فِیْ کُلِّ سَبْعِ
لَیَالٍ مَّرَّۃً وَلَا تَزِدْ عَلٰی ذٰلِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
ای عبد اللہ کیا نہین خبر دیا گیا مین یعنی خبر پہنچی ہی مجکو یہہ کہ تو روزی رکہتا ہی دنکو یعنی ہر دن اور قیام کرتا ہی تمام رات یعنی ہر شب پس کہا
مینی مقرر یا رسول اللہ کرتا ہون فرمایا کہ نکر روزی بہی رکہہ اور افطار بہی کر اور قیام بہی کر اور سو بہی رہ واسطی کہ واسطی بدن تیری کی تجپر حق
ہی یعنی بہت مشقت مین نڈال تا بیمار ہو جاوی اور واسطی آنکہون تیری کی تجپر حق ہی یعنی کبہی سو یا بہی کرتا آنکہین آرام پاوین اور تحقیق
تیری بی بی کا بہی تجپر حق ہی یعنی اوسکی ساتہہ سو اور صحبت و مجامعت کر اور تحقیق تیری مہمان کا بہی تجپر حق ہی یعنی کام کر اونسی اور خاطر
داری کر اور کہایا نا کہا اونکی ساتہہ نہ روزہ رکہا جسنی کہ روزہ رکہا ہمیشہ روزی تین دنکی ہر مہینی سی روزی ہمیشگی کی ہین روزی کہہ ہر مہینی
مین تین دن یعنی ایام بیض کی یا مطلق تین روزی اور پڑہہ قرآن ہر مہینی مین یعنی ختم مہینی مین کر لیا کر کہا مینی طاقت رکہتا ہون زیادہ اس سے
فرمایا روزہ رکہہ بہتر روزی روزہ داؤد کا روزہ رکہنا ایکدن اور افطار کرنا ایکدن اور پڑہہ قرآن بیچ سات رات کی ایکبار اور نہ زیادہ کر اسپر یعنی
جو کہ مذکور ہوا روزون اور ختم کا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** پس نہ کر اسلیے کہ اس سی بدن ضعیف ہو جاتا ہی اور بعضی عبادتون
ضروریہ مین خلل پڑتا ہی اور ہر مہینی مین تین روزی رکہنی سی ثواب ہمیشہ روزی کہنی کا اسلیے لکہا جاتا ہی کہ ہر نیکی کی دس نیکیان لکہی
جاتی ہین پس تین روزونکی تیس لکہی گئی گویا ساری مہینی روزی رکہے رہا ع الفصل الثانی فصل دوسری

عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم الاثنين والخميس رواه الترمذي والنسائي روایت ہی عائشہ سی کہا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکہتی پیر اور جمعرات کو نقل کی یہہ ترمذی و نسائی نی وعن ابي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم تعرض الاعمال يوم الاثنين والخميس فاحب ان يعرض عملي وانا صائم رواه الترمذي
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عرض کیی جاتی ہین عمل یعنی درگاہ رب العزۃ مین پیر اور جمعرات کی
پس دوست رکہتا ہون مین یہہ کہ عرض کیی جاوین عمل میری اور مین ہون روزہ سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف عمل ہر صبح و شام ملائک لیجاتی
ہین اور عرض ان دونو دنون ہوتی ہین پس تعارض نہ رہا اس حدیث مین اور اس حدیث مین کہ بلند کیی جاتی ہین عملات کی پہلی عمل دن کی اور عمل
دن کی سی عمل رات کی یا یہہ کہ مفصل ہر روز عرض ہوتی ہون اور مجمل ان دونو دنون مین ع وعن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم يا ابا ذر اذا صمت من الشهر ثلثة ايام فصم ثلث عشرة واربع عشرة وخمس عشرة رواه الترمذي
والنسائي اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای ابو ذر جس وقت کہ روزہ رکہا چاہی تو مہینی سی تین دن پس روزہ
رکہہ تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین کو نقل کی یہہ ترمذی و نسائی نی ف یہہ تین روزی مہینی کی کئی طرح پر آئی ہین لیکن افضل سب طرح
ہین کہ ان تین دنون مذکورہ مین کیی کہ انکو ایام بیض کہتی ہین ح وعن عبد الله بن مسعود قال كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم يصوم من غرة كل شهر ثلثة ايام وقلما كان يفطر يوم الجمعة رواه الترمذي والنسائي ورواه ابو داود
الى ثلثة ايام اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکہتی یعنی کبہی اول مہینی کی تین دن اور کم
تہی کہ افطار کرین دن جمعہ کی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی اور روایت کی ابو داود نی ثلثة ايام تک ف پہلی حدیثین گذرین اونسی
معلوم ہوا کہ نری جمعہ کو روزہ نہ رکہی اور اس سی رکہنا ثابت ہوا پس تاویل اس حدیث کی یہہ ہی کہ ایکدن پہلی یا ایکدن پیچہی جمعہ کی ملا دیتی تہی
اور یا دن جمعہ کی فقط روزہ رکہنا خاصہ حضرت کا تہا جیسی روزی طی کی رکہی یا مراد روزی سی روزہ لغوی ہی یعنی بند رہتی تہی کہانی
وغیرہ سی نماز جمعہ تک ع یہہ تاویل موجب مذہب انکی کی ہی کہ جو مکروہ رکہتی ہین نری جمعہ کی روزی کو اور بموجب حنفیہ کی حاجت اس
تاویل کی کچہہ نہین بلکہ وہ اسی حدیث سی جائز ہونا اس روزی کا ثابت کرتی ہین۔ مولانا۔ وعن عائشة قالت كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يصوم من الشهر السبت والاحد ومن الشهر الآخر الثلثاء والاربعاء والخميس رواه　والاثنين
الترمذي اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکہتی کسی مہینی مین ہفتی اور اتوار اور پیر کو اور ایک
اور مہینی مین منگل اور بدہ اور جمعرات کو نقل کی یہہ ترمذی نی ف حضرت عدل کرتی تہی کہ سب دنون ہفتہ کی مین روزہ رکہتی تہی لیکن
سب دن اللہ تعالی کی ہین مناسب نہ جانا کہ بعض مین رکہین اور بعض مین نہ رکہین جمعہ کا روزہ پہلی حدیث مین ذکر کیا گیا اور باقی چہ دنونکا اسمین
ع وعن ام سلمة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرني ان اصوم ثلثة ايام من كل شهر
اولها الاثنين والخميس رواه ابو داود والنسائي اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم
فرماتی مجکو یہہ کہ روزی رکہون مین تین دن ہر مہینی سی پہلا ان مین سی پیر یا جمعرات نقل کی یہہ ابو داود و نسائی نی ف لفظ او الخمیس
مین او معنی واو کی ہی یعنی تین روزی رکہہ کہ اول انکا پیر کا دن ہو اور دو منگل اور بدہ یا اول انکا دن جمعرات کا ہو اور دو جمعہ اور ہفتہ
چنانچہ طبرانی کی روایت مین لفظ او ہی کا آیا ہی غرضکہ روزی کبہی بلا اختیار رکہتا ہی کہ ابتدا پیر سی کری جمعرات سی و دونون متبرک ہین

ع ح وعن مسلم القرشی قال سالت او سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن صیام الدهر قال ان لاهلك علیك حقا صم رمضان الذی یلیه وکل اربعاء وخمیس فاذا انت قد صمت الدهر کله رواه ابوداود والترمذی
اور روایت ہی مسلم قریشی سی کہا پوچہا مینی یا پوچہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کی روزی رکہنی سی پس فرمایا کہ تحقیق واسطی اہل تیری کی تجہپر حق ہی روزی رکہہ رمضانکی اور اوس ایام کی کہ متصل ونکی ہین یعنی شش عید کی اور ہر بدہ اور جمعراتکو پس اوسوقت تونی روزی رکہی ہمیشہ نقل کی یہہ ابوداود وترمذی نی ف واسطی اہل تیری کی تجہپر حق ہی یعنی ہمیشہ روزہ رکہنا سبب ضعف کا ہی اور اوس سی ونکی ادای حقوق مین قصور ہوتا ہی اور اسیطرح اور عبادتون کی کرنی مین بہی خلل پڑتا ہی پس اسی لیی یہہ مکروہ ہی اور جسکو اس سی ضعف نہو وہ اسکو لیی نہین مکروہ بلکہ مستحب ہی اور اس سی حاصل ہوجاتی ہی تطبیق درمیان حدیثون کی اور درمیان فعل سلف کی یعنی جو کہ ہمیشہ روزہ رکہتی تہی اور شاید کہ یہہ حدیث پہلی فرمائی ہوگی اوس حدیث سی کہ پہلی گذری کہ صوم دہر یعنی ہمیشہ کی روزونکا ثواب ہوتا ہی بسبب تین روزونکی ہر مہینہ سی ع ح اور ایک فائدہ مین قول ابن ہمام وغیرہ کی نقل لیی گئی اوسی معلوم ہوا کہ مطلق روزی ہمیشہ کی مکروہ ہین اور درمختار مین نہر لکہا ہی کہ روزی ہمیشہ کی مکروہ تنزیہی ہین اور یہان جو ملا صاحب نی لکہا ہی اس سی معلوم ہوا کہ اگر خوف ضعف کا ہو تو مکروہ ہین اور نہین تو نہین تطبیق انہین یون دیجاوی کہ وہ روایتین بہی محمول ہین خوف ضعف پر مولانا وعن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن صوم یوم عرفة بعرفة رواه ابوداود اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا روزہ رکہنی دن عرفہ کی بیچ عرفات مین نقل کی یہہ ابوداود نی ف اسلیی کہ بسبب ضعف کی وہان کی افعال مین قصور واقع ہوگا اور یہہ نہی تنزیہی ہی نہ تحریمی ع وعن عبد الله بن بسر عن اخته الصماء ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تصوموا یوم السبت الا فیما افترض علیكم فان لم یجد احدكم الا لحاء عنبة او عود شجرة فلیمضغه رواه احمد وابوداود والترمذی وابن ماجة والدارمی اور روایت ہی عبد اللہ بن بسر سی کہ نقل کی اپنی بہن سی کہ نام اوسکا صماء تہا یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ روزہ رکہو تم دن ہفتی کی یعنی کیلا مگر اوس صورت مین کہ فرض کیا جاوی تمپر پس اگر نہ پاوی ایک تمہارا مگر پوست انگور کا یا لکڑی درخت کی پس چاہیی کہ چباوی اوسکو نقل کی یہہ احمد ابوداود ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف فرض کیا جاوی تمپر یعنی فرض روزہ ہو یا نذر کا ہو یا قضا کا یا کفارہ کا اور اوسکی حکم مین ہین روزی سنت موکدہ مانند عرفہ اور عاشورہ کی اور روزی معمولی پس اگر ان روزون سی کوئی روزہ ہفتہ کی دن آپڑی تو منع نہین اور پس چاہیی کہ چباوی اوسکو یعنی افطار کری روزہ ہفتی کا اگر کہانا ہو اور اگر اور کچہ نہ پاوی مانند پوست انگور یا لکڑی درخت کیسی توڑ ڈالی اور سبب منع کا روزی ہفتہ کی سی یہہ ہی کہ اسمین تعظیم اوسکی لازم آتی ہی اور اوسکی تعظیم کرنی مین مشابہت یہود کی ساتہہ ہوتی ہی اگرچہ وہ روزہ نہین رکہتی بسبب اپنی اوسکی عید ونکی لیکن تعظیم کرتی ہین اور یہہ نہی تنزیہی ہی دیکہو کہ ح وعن ابی امامة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صام یوما فی سبیل الله جعل الله بینه وبین النار خندقا كما بین السماء والارض رواه الترمذی اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص روزہ رکہی ایک دن کا خدا کی راہ مین کردانتا ہی اللہ تعالی درمیان اوسکی اور درمیان آگ کی خندق جیسی درمیان آسمان وزمین کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف خدا کی راہ مین یعنی جہاد مین یا حج کی راہ مین یا عمرہ مین یا طلب علم مین یا اللہ کی رضامندی طلب کرنیکی لیی اور خندق یعنی بڑا گڑہا اور پردہ شدید منع وعن عامر بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الغنیمة

الباردۃ الصوم فی الشتاء رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث مرسل اور روایت ہی عامر بن مسعود سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ غنیمت ٹھنڈی روزہ رکھنا جاڑی مین ہی یعنی بلا محنت ثواب پاتا ہی نقل کی یہہ احمد و ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث
مرسل ہی وذکر حدیث ابی ھریرۃ ما من ایام احب الی اللہ فی باب الاضحیۃ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ
کی ما من ایام احب الی اللہ قربانی کی باب مین

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابن عباس ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم المدینۃ فوجد الیہود صیاما یوم عاشوراء فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما ھذا الیوم الذی تصومونہ فقالوا ھذا یوم عظیم انجی اللہ فیہ موسی وقومہ وغرق فرعون وقومہ فصامہ موسی شکرا
فنحن نصومہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنحن احق واولی بموسی منکم فصامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامر بصیامہ متفق علیہ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئی مدینہ مین پس پایا یہود کو روزہ رکھتی عاشورہ کی پس فرمایا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ہی
دن جسمین روزہ رکھتی ہو تم کہا یہودیون نی یہہ دن بڑا ہی نجات دی اللہ نی اسمین موسی کو اور قوم اوسکی کو اور ڈبویا فرعون کو اور اوسکی قوم کو
پس روزہ رکھا اوسدن موسی نی واسطی شکر کی پس ہم بہی روزہ رکھتی ہین اوسدن پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس ہم لائق تر اور
نزدیک تر ہین ساتہہ موسی کی تمسی پس روزہ رکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور حکم فرمایا ساتہہ روزی اوسکی کی نقل کی یہہ بخاری و
مسلم نی وعن ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم یوم السبت ویوم الاحد اکثر ما یصوم من الایام ویقول
انھما یوما عید للمشرکین فانا احب ان اخالفھم رواہ احمد اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم روزہ رکہتی دن ہفتہ کی اور اتوار کی اکثر اوس چیز سی کہ روزہ رکہتی اور دونون اور فرماتی کہ تحقیق یہہ دو دن عید کی ہین واسطی مشرکون کی
یعنی وہ انمین روزی نہین رکہتی بسبب عید ہونیکی پس مین بہت دوست رکہتا ہون یہہ کہ خلاف کرون انکا نقل کی یہہ احمد نی ف
مشرکون کی یعنی یہود و نصاری کی اونکو مشرک اس لئی کہا کہ یہود کہتی تہی عزیر بیٹا اللہ کا اور نصاری کہتی تہی کہ مسیح بیٹا اللہ کا ہی اور تطبیق
اس حدیث مین اور پہلی حدیث مین کہ جسمین منع کیا روزہ رکہنی ہفتی کو یہہ ہے کہ یہہ خصوصیات حضرت کیسی ہے اور وہ خصوصیات امت کیسی یا روزہ کہ جس سے
منع کیا گیا وہ ہی کہ ہو بطریق تعظیم کی اور روزہ محبوب وہ ہی کہ بطریق مخالفت کی ہو وعن جابر بن سمرۃ قال کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا بصیام یوم عاشوراء ویحثنا علیہ ویتعاھدنا عندہ فلما فرض رمضان لم یامرنا ولم ینھنا
عنہ ولم یتعاھدنا عندہ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہمکو ساتہہ روزی
دن عاشورا کی اور رغبت دلاتی ہمکو اوسپر اور خبرگیری کرتی ہماری یعنی نصیحت کرتی نزدیک آنی اوسدن کی پس جبکہ ہوا فرض رمضان نہ
حکم فرمایا ہمکو اور نہ منع کیا ہمکو اوس سی اور نہ خبرگیری کی ہماری وقت آنی اوسدن کی نقل کی یہہ مسلم نی ف لفظ یامرنا اکثر نسخون مشکوہ کی
مین بغیر لفظ ناکی ہی مگر صحیح مسلم مین موجود ہی وعن حفصۃ قالت اربع لم تکن یدعھن النبی صلی اللہ علیہ وسلم صیام
عاشوراء والعشر وثلثۃ ایام من کل شھر ورکعتان قبل الفجر رواہ النسائی اور روایت ہی حفصہ سی کہ کہا
چار چیزین ہین کہ نہ چہوڑتی تہی انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی سنتون موکدہ سی ہین روزہ رکہنا عاشورا کا اور دہی ذی الحجہ کا یعنی نو دن اول
ذی الحجہ کا اور تین دن کا ہر مہینی سی اور دو رکعتین فجر سی پہلی یعنی سنتین فجر کی نقل کی یہہ نسائی نی وعن ابن عباس قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا یفطر ایام البیض فی حضر ولا سفر رواہ النسائی اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہی رسول

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ افطار کرتی ایام بیض مین نہ گہر مین نہ سفر مین نقل کی یہہ نسائی نی **ف** مراد ایام بیض سی ون چاندنی راتونکی
ہین یعنی تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین پس بیض صفت لیالی کی یعنی راتونکی ہی ان راتونکو بیض سواسطی کہتی ہین کہ چاندنی اول سی
آخر تک رہتی ہی اور یا بیض صفت ایام کی ہی انکو بیض اسلیی کہتی ہین کہ روزی انکی دور کرتی ہین گناہون کو اور روشن کرتی ہین لوگونکو یا
اسواسطی بعض کہتی ہین کہ حضرت آدم علیہ السلام جب بہشت سی ونری تو اونکا تمام بدن سیاہ ہوگیا تہا جب توبہ قبول ہوئی تو حکم ہوا کہ تین روزی رکہ
ان تین دنونمین کہو جب تیرہوین کو روزہ رکہا تو تہائی بدن اونکا سفید اور روشن ہوگیا جب چودہوین کو روزہ رکہا تو دو تہائی بدن اونکا
سفید اور روشن ہوگیا اور جب پندرہوین کو رکہا تو تمام بدن سفید اور روشن ہوگیا اور جاننا چاہیی کہ تین روزی جو ہر مہینی مین کہی سنتون مین
بارہ طرح پر آئی ہین ایک تو غیر معین کہ ساری مہینی مین جب چاہی جب رکہ لی اور دوسری یہہ کہ تین روزی اول مہینی کی یعنی پہلی سے
تیسری تک اور تیسری مہینی اور اتوار اور پیر اور چوتہی منگل بدہ جمعرات اور پانچوین تیرہوین چودہوین پندرہوین اور چہٹی یہہ کہ اول اونکا
دوشنبہ ہو یعنی دوشنبہ سہ شنبہ چہارشنبہ اور ساتوین یہہ کہ اول اونکا پنجشنبہ ہو یعنی پنجشنبہ اور جمعہ اور ہفتہ اور آٹہوین تو چہنا پیر اور دو جمعرات مین
اور نوین تو چہنی جمعرات اور دو پیر مین اور دسوین پیر اور جمعرات اور پہر پیر دوسری ہفتہ کی اور گیارہوین ہر عشرہ مین ایک روزہ اور
بارہوین تین روزی اخیر مہینی مین اور سب روزی سنتون برس مین گیارہ دن ہین تین سو تیس تو یہی ہین بحساب فی مہینی تین روزی کی اور نو
روزی ذی الحجہ مین یعنی پہلی سی نوین تک اور ایک روزہ عاشورہ کا اور ایک اول عاشورہ کی یا بعد اوسکی اور ایک پندرہوین شعبان مین اور چہ
روزی شوال کی کہ جنکو شش عید کہتی ہین ع ومولٰنا ناقلا من کتب الحدیث **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ شَیْءٍ زَکوٰۃٌ وَزَکوٰۃُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ہر چیز کی زکوۃ ہی اور زکوۃ بدنکی روزہ رکہنا نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** واسطی ہر چیز کی زکوۃ ہی
یعنی بڑہنا ہی کہ دیا جاتا ہی بعض اوسکا یا طہارت ہی کہ طہارت کی جاتی ہی ساتہہ اوسکی اور زکوۃ بدنکی روزہ ہی کہ گہٹتا ہی بعض بدن
اور ناقص ہوتا ہی اوس سی اور پاک ہوتا ہی گناہونسی بسبب اوسکی پس زکوۃ عبادت مالیہ ہی اور روزہ طاعت بدنیہ ع **وَعَنْہُ**
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَصُوْمُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ تَصُوْمُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ
وَالْخَمِیْسِ فَقَالَ اِنَّ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ یَغْفِرُ اللّٰہُ فِیْھِمَا لِکُلِّ مُسْلِمٍ اِلَّا ذَا ھَاجِرَیْنِ یَقُوْلُ دَعْھُمَا حَتّٰی یَصْطَلِحَا
رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی روزہ رکہتی دن پیر اور جمعرات کی پس کہا گیا یا رسول اللہ
تحقیق تم روزہ رکہتی ہو یعنی اکثر پیر اور جمعرات کو پس فرمایا کہ تحقیق دن پیر اور جمعرات کی بخشش کرتا ہی اللہ تعالی انمی دونمین واسطی ہر
مسلمان کی مگر دو شخص جو ترک ملاقات کرتی ہین فرماتا ہی اللہ تعالی چہوڑ دی اونکو یہانتک کہ صلح کرین نقل کی یہہ احمد ابن ماجہ نی **ف**
بخشش کرتا ہی الخ یعنی روزہ رکہتا ہون انمین بسبب بزرگی ان دنون کی اور واسطی ادا کرنی شکر نعمت مغفرت اور رحمت الہی کی اور
فرماتا ہی یعنی فرشتون کو جو کہ معین ہی سوالی برائیون پر وقت ظاہر ہونی آثار مغفرت کی اور صلح کرین یعنی آپسمین پس جب مغفرت کیجاوی
کی اونکی ح ع **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْہِ اللّٰہِ بَعَّدَہُ
اللّٰہُ مِنْ جَھَنَّمَ کَبُعْدِ غُرَابٍ طَائِرٍ وَھُوَ فَرْخٌ حَتّٰی مَاتَ ھَرِمًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَرَوَی الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ قَیْسٍ اور روایت
ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ روزہ رکہی ایکدن واسطی طلب کرنی رضامندی اللہ تعالی کی دور رکہتا ہی

اوسکو اللہ تعالی دوزخ سی مانند دور رکہنی کوّی کی اوڑتی ہوئی کی اور وہ ہو بچہ یہانتک کہ بوڑہا ہوکی مرجاوی نقل کی یہہ احمد نی اور نقل کی بیہقی نے
شعب الایمان مین سلمہ بن قیس سی **ف** کہا گیا ہی کہ عمر کوّی کی ہزار برس کی ہوتی ہی پس فرمایا کہ اگر کوا ابتدای عمر سی خیر عمر تک اوڑتا رہی
تو دیکہا چاہیی کہ کسقدر مسافت طی کریگا جتنی وہ مسافت طی کریگا اوتنا ہی اللہ تعالی روزہ دار کو دوزخ سی دور رکہتا ہی ع ح بیہقی سی
منقول ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سونا روزہ دار کا عبادت ہی اور چپ رہنا اوسکا تسبیح ہی اور عمل اوسکا مضاعف ہی اور
دعا اوسکی مقبول ہی اور گناہ اوسکا بخشا گیا ہی اور یہہ بہی منقول ہی بیہقی سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اللہ تعالی نی وحی کی طرف
ایک نبی کی بنی اسرائیل مین سی یہہ کہ خبر دی قوم اپنی کو کہ نہین کوئی بندہ کہ روزہ رکہی کسی دن واسطی طلب کرنی خوشی میری کی مگر کہ تندرست کرتا ہون
جسم اوسکی کو اور بہت دیتا ہون ثواب اوسکو اور خطیب نی روایت کیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص نفل روزہ رکہی نہ مطلع
ہو اوسپر کوئی نہین راضی ہوتا اللہ تعالی واسطی اوسکی ساتہہ ثواب کی سوای جنت کی یعنی اوسکا ثواب یہی ہی کہ جنت مین داخل کرتا ہی اور طبرانی نی
روایت کیا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی اللہ تعالی کی ایک خوان ہی کہ اوسپر ایسی چیزین ہین کہ نہ کسی آنکہہ نی دیکہین ہین
اور نہ کسی کان نی سنی ہین اور نہ کسی کی دلمین خطرہ اونکا آیا ہی نہین بیٹہین گی اوسپر مگر روزہ دار **باب** ہی یعنی یہہ تتمہ اور لواحق
بابون پہلی کی

الفصل الاول

فصل پہلی عن عائشۃ قالت دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فقال ھل عندکم شیء فقلنا لا قال فانی اذا صائم ثم اتانا یوما اخر فقلنا یا رسول اللہ اھدی لنا حیس فقال ارینیہ فلقد اصبحت صائما فاکل رواہ مسلم روایت ہی عائشہ سی کہ کہا داخل ہوئی مجھ پر نبی
صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن پس فرمایا کیا ہی نزدیک تمہاری کچہہ یعنی کہانیکی چیز کہا ہمنی کہ نہین فرمایا تحقیق مین اسوقت روزہ دار ہون پہر آئی
ہمارے پاس ایکدن اور یعنی دوسری پوچہا کہ تمہاری پاس کچہہ ہی عرض کیا ہمنی یا رسول اللہ بہیجا گیا ہی ہمکو حیس پس فرمایا دکہلاؤ مجکو وہ تحقیق
صبح کی تہی مینی روزہ سی پہر کہا لیا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مین اسوقت روزہ دار ہون یعنی تہوڑی دیر کر لی مینی اس سی معلوم ہوا کہ نیت نفل
کی دن مین کرنی جائز ہی اور یہی مذہب ہی اکثر اماموں کا لیکن امام مالک کہتی ہین کہ رات سی نیت کرنی واجب ہی جس طرح کی فرض مین بیان اسکا
اوپر ہو چکا ہی اور حیس نام ایک کہانیکا ہی کہ مثل مالیدہ کی ہوتا ہی کہجور اور گہی اور قروت کا بنتا ہی اور قروت اوسی کہتی ہین کہ دہی یا چہاچہہ
گاڑہی کو کپڑی مین باندہ کر لٹکا دیتی ہین اوسکا پانی ٹپک جاتا ہی اور پس کہایا اس سی معلوم ہوا کہ افطار کرنا روزی نفل کا بغیر عذر کی
جائز ہی اور اسپر ہین اکثر علما اور امام ابو حنیفہ اور علما اونکی کہتی ہین کہ واجب ہی تمام کرنا اوسکا اور جائز نہین افطار کرنا مگر ساتہہ عذر ضیافت
اور مانند اسکی کی اور واجب ہی قضا اوسکی گر افطار کری پس اس حدیث مین تاویل کرتی ہین کہ یہہ افطار کرنا بسبب کسی عذر کی تہا اور دلیل
اونکی مذہب کی آگی آتی ہی ع ح **وعن** انس قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ام سلیم فاتتہ بتمر وسمن فقال اعیدوا سمنکم فی سقائہ وتمرکم فی وعائہ فانی صائم ثم قام الی ناحیۃ من البیت فصلی غیر المکتوبۃ فدعا لام سلیم واھل بیتہا رواہ البخاری اور روایت ہی انس سی کہ کہا تشریف لی گئی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم
کی پاس پس لائی ام سلیم حضرت کی پاس کہجور اور گہی پس فرمایا ڈال کہو گہی اپنی کو بیچ مشک اوسکی اور کہجور اوسکی باسن مین اسلیی کہ تحقیق مین روزہ سی ہون پہر کہڑی
ہوئی طرف کونی کی گہر مین سی پس نماز پڑہی سوای فرض کے اور دعا کی واسطی ام سلیم کی اور گہر والون اوسکی کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف**
ظاہر حضرت نی روزہ اسلیی نہ افطار کیا کہ جانتی تہی کہ نہ افطار کرنیسی ام سلیم رنجیدہ نہین ہونگی اور اختلاف کیا ہی مشائخ نی کہ آیا افضل روزی

والی کی لیی ضیافت عذر ہی یا نہین صحیح یہہ ہی کہ ضیافت عذر ہی مہمان اور مہمانی کرنیوالیکی لیی اگر صاحب اوسکا نہ ہی حاضر ہونیسی بغیر شرکت تو نکلی کہانا نہ بینی مین راضی نہو یا ملول ہو حاصل یہہ کہ اگر اسکی نہ کہانیسی ملول ہو تو ضیافت عذر ہی روزہ توڑ ڈالی پہر قضا کر لیوی اور اگر جانی کہ ملول نہین ہونیکا تو فقط حاضر ہی ہووی اور روزہ نہ توڑی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہی مہمان روزہ دار کو یہہ کہ دعا کری مہمانی کرنیوالی کی لیی ع و در مختار

وعن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعی احدکم الی طعام وهو صائم فلیقل انی صائم وفی روایة قال اذا دعی احدکم فلیجب فان کان صائما فلیصل وان کان مفطرا فلیطعم رواه مسلم

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ بلایا جاوی ایک تمہارا طرف طعام کی اور وہ ہو روزہ سی پس چاہیی کہ کہی مین ہون روزہ سی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا جسوقت کہ بلایا جاوی ایک تمہارا پس چاہیی کہ قبول کری پہر اگر ہووی روزہ دار پس چاہیی کہ دو رکعت پڑہی اور اگر نہو روزہ سی پس چاہیی کہ کہاوی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** واجب ہی افطار کرنا روزہ نفل کا اگر تشویش مین پڑی دعوت کرنیوالا اور حاصل ہو بسبب کہانیکی دشمنی اور اگر جانی کہ دعوت کرنیوالا خوش ہوگا بسبب کہانی اسکی کی اور نہین تشویش مین پڑیگا بسبب کہانیکی تو مستحب ہی اور اگر دونو امر برابر ہون اسکی نزدیک تو افضل ہی یہہ کہ کہی کہ صائم یعنی مین روزہ سی ہون برابر ہی کہ حاضر ہو یا نہ حاضر ہو واللہ اعلم ع

الفصل الثانی

فصل دوسری

عن ام ہانئ قالت لما کان یوم الفتح فتح مکة جاءت فاطمة فجلست علی یسار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وام ہانئ عن یمینہ فجاءت الولیدة بإناء فیه شراب فناولته فشرب منه ثم ناوله ام ہانئ فشربت منه فقالت یا رسول اللہ لقد افطرت وکنت صائمة فقال لها اکنت تقضین شیئا قالت لا قال فلا یضرک ان کان تطوعا رواه ابو داود والترمذی والدارمی وفی روایة لاحمد والترمذی نحوه وفیه فقالت یا رسول اللہ اما انی کنت صائمة فقال الصائم المتطوع امیر نفسه ان شاء صام وان شاء افطر

اور روایت ہی ام ہانی سی کہ کہا جسوقت ہوا دن فتح مکہ کا آئین حضرت فاطمہ اور بیٹہین بائین طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ام ہانی داہنی طرف حضرت کی تہین پس لائی ایک لونڈی باسن کہ اوسمین تہی کچہہ پینی کی چیز پہر دیا لونڈی نی وہ باسن حضرت کو پس پیا اوس سی پہر دیا وہ باسن حضرت نی ام ہانی کو پہر پیا ام ہانی نی اوس سی پس کہا یا رسول اللہ تحقیق افطار کیا مینی اور تہی مین روزہ سی پس فرمایا واسطی اوسکی کیا قضا کرتی تہی تو کچہہ یعنی یہہ روزہ قضا رمضان کا یا نذر کا تہا کہا کہ نہین فرمایا پس نہین ضرر تجکو اگر ہو روزہ نفل نقل کی یہہ ابو داود و ترمذی و دارمی نی اور بیچ روایت احمد اور ترمذی کی مانند اسکی اور بیچ اوسکی پس کہا ام ہانی نی یا رسول اللہ خبردار ہو تحقیق مین تہی روزہ سی پس فرمایا روزہ نفل رکہنی والا مالک ہی نفس اپنی کا اگر چاہی روزہ رکہی اور اگر چاہی افطار کری **ف** مالک ہی نفس اپنی کا یعنی ابتدا اگر چاہی روزہ رکہی یعنی نیت روزہ رکہنی کی کری اور اگر چاہی افطار کری یعنی اختیار کری روزہ نہ رکہنی کو یا معنی یہہ ہین کہ مالک ہی نفس کا بعد روزہ رکہنی کی اگر چاہی تمام کری روزہ کو اور اگر چاہی افطار کری اس صورت مین تاویل اسکی یہہ ہی کہ نفل روزہ والی کو پہنچتا ہی کہ افطار کری اگر مصلحت جانی جیسا کہ کوئی ضیافت کری یا وارد ہو ایک قوم پر اور جانتا ہی کہ اگر افطار نکرونگا تو لوگ وحشت مین پڑینگی پس اوسکو پہنچتا ہی کہ افطار کری تا انس و الفت ہو آپسمین پس اسمین دلیل نہین اسپر کہ قضا نہین ہی بعد التزام کی اور علاوہ اسکی حکم قضا کا آیا ہی حدیث آئندہ مین اور اس حدیث ام ہانی کی مین کلام کیا ہی محدثین نی اور ترمذی نی کہا کہ اسکی اسناد مین گفتگو ہی اور منذری نی کہا کہ ثابت نہین اور اسکی اسناد مین اختلاف بہت ہی

ع ح وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ قَالَ اقْضِيَا يَوْمًا آخَرَ مَكَانَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَ جَمَاعَةً مِنَ الْحُفَّاظِ رَوَوْا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ عُرْوَةَ وَهٰذَا أَصَحُّ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْ زُمَيْلٍ مَوْلَى عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اور روایت ہی زہری سی کہ نقل کی عروہ سی اونہوں نقل کی عائشہ سی کہ کہا عائشہ نی تھی مین اور حفصہ روزہ دار پس روبرو لایا گیا ہمارے کہانا خواہش کی ہمنی اوسکی پس کہایا ہمنی اوسمین سی پس کہا حفصہ نی ای رسول خدا کی تحقیق ہم تہین روزہ دار پس روبرو لایا گیا ہمارے کہانا خواہش کی ہمنی اوسکی پس کہایا ہمنی اوسمین فرمایا قضا کرو تم دونوں ایکدن اور بدلی اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور ذکر کیا ایک جماعت کو حافظوں سی کہ روایت کیا اونہوں نی زہری سی زہری نی روایت کیا عائشہ سی بطریق ارسال کی اور نہ ذکر کیا اوسمین واسطہ عروہ کا اور یہہ صحیح تر ہی اور روایت کیا اسکو ابو داود نی زمیل سی کہ غلام آزاد کیا ہوا عروہ کا ہی کہ نقل کیا زمیل نی عروہ سی عروہ نی عائشہ سی **ف** یہہ حدیث دلیل ہی حنفیہ کی کہ اونکی نزدیک اگر روزہ نفل افطار کری لازم ہی قضا اوسکی اسلیی کہ ظاہر امر وجوب کی لیی ہی اور شافعیہ کہتی ہین کہ یہہ امر استحباب کی لیی ہی اونکی مذہب مین واجب نہین قضا نفل کی اور بطریق ارسال کی ارسال یہان بمعنی سقوط راوی کی ہی سند سی یعنی منقطع ہی کہ پہلی روایت مین جو واسطہ عروہ کا درمیان زہری اور عائشہ کی تہا وہ اسمین نہین یہہ ہی ایک اصطلاح ہی اور مشہور یہہ ہی کہ مرسل اوس حدیث کو کہتی ہین کہ تابعی روایت کری بغیر ذکر صحابہ کی ح وَعَنْ أُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَدَعَتْ لَهُ بِطَعَامٍ فَقَالَ لَهَا كُلِي فَقَالَتْ إِنِّي صَائِمَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّائِمَ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى يَفْرُغُوا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ام عمارہ بیٹی کعب کیسی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئی اوسکی پاس پس منگوایا اوسنی واسطی حضرت کی کہانا پس فرمایا حضرت نی اوسکو کہا تو کہا اوسنی مین روزہ سی ہون پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق روزہ دار جسوقت کہ کہایا جاتا ہی نزدیک اوسکی یعنی اور رغبت کرتا ہی اوسکا کہانی پر اور دشوار ہوتا ہی روزہ اوسپر رحمت بہیجتی ہین اوسپر فرشتی یہانتک کہ فارغ ہون کہانیوالی نقل کی یہہ احمد ترمذی ابن ماجہ دارمی نی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَغَدّٰى فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَاءَ يَا بِلَالُ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْكُلُ رِزْقَنَا وَفَضْلُ رِزْقِ بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ أَشَعَرْتَ يَا بِلَالُ أَنَّ الصَّائِمَ يُسَبِّحُ عِظَامُهُ وَيَسْتَغْفِرُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ مَا أُكِلَ عِنْدَهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ روایت ہی بریدہ سی کہ کہا داخل ہوئی بلال حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور وہ طعام صبح کا کہاتی تہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حاضر ہو کہانیکی لیی ای بلال کہا بلال نی تحقیق مین روزہ دار ہون یا رسول اللہ پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہاتی ہین ہم رزق اپنا اور بہتر رزق بلال کا جنت مین ہی کیا جانتا تو ای بلال کہ تحقیق روزہ دار تسبیح کرتی ہین ہڈیان اوسکی اور بخشش چاہتی ہین اوسکی لیی فرشتی جبتک کہ کہایا جاوی نزدیک اوسکی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین

بَابُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

باب ہی بیچ بیان لیلۃ القدر کی **ف** یعنی اسمین بیان لیلۃ القدر کی فضیلت کا اور اوسکی وقتوں کا کہ جنمین توقع قوی ہی اوسکی ہونیکی اور اوسکو لیلۃ القدر اسلیی کہتی ہین کہ لکہی جاتی ہین اوسمین رزق اور اجلین اور احکام کہ سال بہر مین واقع ہونگی اور بعضون نی کہا کہ یہہ نام ہوا بسبب عظیم القدر

ہوئی اوسکی کی ورپیچ تعین اس شب کی بہت قول آئی ہین اور اکثر حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ لیلۃ القدر رمضان مین ہی اور
خصوصًا طاق راتون عشرۂ اخیر کی مین خصوصًا ستائیسوین شب مین چنانچہ اکثر علما کی نزدیک یہی ہی اور لیلۃ القدر خاص اسی امت کے
لیے مقرر ہوئی اسلیے کہ باوجود چہوٹی عمرون کی ثواب بہت سا پاوین چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی حاصل اوسکا یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو جب احوال اگلی امتونکی عمرونکا معلوم ہوا تو افسوس کیا کہ میری امت کی لوگ تہوڑی سی عمر مین ویسی عمل نہین کر سکتی کہ پس دی ہی
اونکو اللہ تعالی نی لیلۃ القدر کہ ہزار مہینی سی بہتر ہی اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ ایکروز حضرت نی ذکر کیا چار شخصونکا بنی اسرائیل مین سے
کہ انہون نی عبادت کی تہی اللہ تعالی کی اسی اسی برس اور نہ نافرمانی کی تہی ایک لحظہ وہ شخص یہہ تہی حضرت ایوب اور حضرت زکریا اور حضرت حزقیل
اور حضرت یوشع بن نون پس تعجب کیا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سی پس آئی حضرت کی پاس جبریل اور کہا ای محمد تعجب کیا
آپکی امت نی عبادت کرنی اون لوگون کیسی سی اسی اسی برس پس تحقیق اوتاری اللہ تعالی نی خیر بہتر اوس سی اور پڑہا انا انزلناہ فی لیلۃ القدر سارا
سورہ یعنی لیلۃ القدر افضل ہی اوس چیز سی کہ تعجب کیا آپ نی اور آپکی امت نی پس خوش ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہہ
ابن ابی حاتم نی جاننا چاہیے کہ ہزار مہینی کی تراسی برس اور چار مہینی ہوتی ہین اسی لیے فرمایا لیلۃ القدر خیر من الف شہر یعنی لیلۃ القدر بہتر
ہی ہزار مہینی سی کہ جسکی تراسی برس اور چار مہینی ہوئی اور لیلۃ القدر مین تجلی رحمت خاص جناب باری تعالی کی آسمان دنیا پر وقت غروب سے
صبح تک ہوتی ہی اور اسمین اوترتی ہین ملائکہ اور روح واسطی ملاقات صلحا اور عابدین کی اور اسمین نزول قرآن کا ہوا اور اسمین پیدایش ملائکہ
کی ہوئی اور اسمین جمع ہونا مادہ آدم کا شروع ہوا اور اسمین درخت جنت مین لگائی گئی اور اسمین دعا قبول ہوتی ہی اور اسمین ثواب
عبادت کا بہت ہوتا ہی اور حکمت اوسکی پوشیدہ ہونی مین یہہ ہی کہ تا لوگ کوشش کرین طاعت مین اور اعتماد نکرین اوسپر لکہا ہی علما نی
کہ جو کوئی کوشش کری بیچ بیداری شبون ایک سال تمام کی پاویگا اوسکو انشاء اللہ تعالی چنانچہ اسی لیے کہا ہی من لم یعرف قدر اللیلۃ یعنی
لم یعرف لیلۃ القدر اور بعضی علماء نی کہا ہی کہ اوس رات کی علامتین ہین کہ استنباط کیا ہی اونکو احادیث و آثار سی اور پایا ہی بعضی
علامتونکو اہل کشف نی طبری نی ایک قوم سی نقل کیا ہی کہ درخت اوس رات مین سجدہ کرتی ہین اور زمین پر گر پڑتی ہین پہر بجائی خود جاتی
ہین اور سجدہ کرتی ہی اوسمین ہر چیز اور صواب یہہ ہی کہ شرط نہین ہی بیچ پانی اوس رات کی دیکہنا ان امور کا بہت لوگ پاتی ہین اوس رات کو
اور دیکہتی نہین کوئی چیز انمین سی اور روا ہی کہ دو آدمی ایک جاگہ ہون اور دونو اوس شب کو پاوین اور ایک کو کچہہ معلوم ہو ان چیزون مین سے
اور دوسری کو کچہہ نہ معلوم ہو اور بڑی علامت یہہ ہی کہ توفیق ہو اسمین ذکر اور عبادت اور مناجات اور خضوع اور خشوع اور حضور اور اخلاص کی اور
مختار یہہ ہی کہ معتبر شب بیدار رہنا اکثر شب کا ہی اور اگر تمام رات شب بیدار رہی اور باعث مرض اور ملال اور خلل کا ادای فرائض اور سنتون
مؤکدہ مین نہو افضل و اکمل ہی ورنہ اسیقدر کہ توفیق قیام کی پاوی مقصود حاصل ہی لیس للانسان الا ما سعی وکان سعیہ مشکورا رزقنا اللہ ع
ح مولانا ناقلا من الدر المنثور وغیرہ

الفصل الاول فصل پہلی

عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحروا لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان رواہ البخاری
روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تلاش کرو شب قدر کو بیچ طاق راتون کی اخیر دہی رمضان کی یہ نقل کی یہہ بخاری نے
ف بیچ طاق راتون کی یعنی اکیسوین شب اور تیئیسوین شب اور پچیسوین شب اور ستائیسوین شب اور انتیسوین شب ہے
وعن ابن عمر قال ان رجالا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اروا لیلۃ القدر فی المنام فی السبع الاواخر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ اَرٰی رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تحقیق کتنی شخص اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی کہلائی گئی شب قدر خواب مین بیچ سات راتون اخیر کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیکہتا ہون مین تمہاری خوابون کو کہ متفق ہوئی ہین اوپر سات راتون اخیر کی پس جو کوئی تلاش کری اوسکو پس چاہیی کہ تلاش کری اوسکو بیچ سات راتون اخیر کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** احتمال ہی کہ مراد وہ راتین ہون کہ متصل بیس کے ہین یعنی اکیسوین شب سی ستائیسوین شب تک یا سات راتین سب سے اخیر کی یعنی تئیسوین شب سے اونتیسوین شب تک اسلیے کہ انتیس کا چاند یقینی ہی اوسیکی موافق حساب کیا جاویگا اور احتمال اخیر ظاہر تر ہی اللہ اعلم **ح وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تَاسِعَةٍ تَبْقٰی فِي سَابِعَةٍ تَبْقٰی فِي خَامِسَةٍ تَبْقٰی رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تلاش کرو اوسکو بیچ دہی اخیر کی رمضان سی یعنی شب قدر کو بیچ نوین رات کی کہ باقی رہی یعنی اکیسوین شب بیچ ساتوین رات کی کہ باقی رہی یعنی تئیسوین شب بیچ پانچوین رات کی کہ باقی رہی یعنی پچیسوین شب نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یا گنا شروع کیجیی آخر سی یعنی تلاش کرو بیچ نوین رات کی بعد بیسوین شب کی کہ وہ اونتیسوین شب ہے اور بیچ ساتوین رات کی بعد بیسوین شب کی کہ وہ ستائیسوین شب ہی اور بیچ پانچوین رات کی بعد بیسوین شب کی کہ وہ پچیسوین شب ہے ظاہر معنی یہی ہین اور طیبی نی کہا کہ یہہ راتین مذکورہ یہہ ہین بائیسوین شب اور چوبیسوین شب اور چہبیسوین شب **وَعَنْ** اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ ثُمَّ اَطْلَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ اِنِّي اَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ اَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ ثُمَّ اُتِيتُ فَقِيلَ لِي اِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ فَقَدْ اُرِيتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اُنْسِيتُهَا وَقَدْ رَاَيْتُنِي اَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ مِنْ صَبِيحَتِهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوهَا فِي كُلِّ وِتْرٍ قَالَ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰی عَرِيشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَبَصُرَتْ عَيْنَايَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی جَبْهَتِهِ اَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّينِ مِنْ صَبِيحَةِ اِحْدٰی وَعِشْرِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي الْمَعْنٰی وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ اِلٰی قَوْلِهِ فَقِيلَ لِي اِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْبَاقِي لِلْبُخَارِيِّ وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ قَالَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اعتکاف کیا پہلی دہی مین رمضان کی پہر اعتکاف کیا بیچ کی دہی مین بیچ خیمہ ترکی کی پہر نکالا سر اپنا یعنی خیمہ سی پس فرمایا کہ تحقیق مینی کیا تہا اعتکاف پہلی دہی مین تلاش کرتا تہا مین شب قدر کو پہر اعتکاف کیا مینی بیچ کی دہی مین پہر آیا میری پاس فرشتہ پس کہا مجکو فرشتی نی کہ تحقیق شب قدر بیچ دہی آخر کی ہی پس جو شخص کہ ارادہ اعتکاف کا کری ساتہہ میری پس چاہیی کہ اعتکاف کری دہی آخر کی مین پس تحقیق مین دکہلایا گیا خواب مین تعین شب قدر پہر بہلایا گیا مین یعنی جبرئیل نی خبر دی کہ فلانی شب ہی لیکن مین بہول گیا اور تحقیق دیکہا مینی اپنی تئین یعنی خواب مین کہ سجدہ کرتا ہون کیچڑ مین اوسکی صبح کو یعنی لیلۃ القدر کی صبح کو پس بہول گیا مین کہ کونسی رات تہی وہ پس تلاش کرو اوسکو بیچ دہی آخر کی اور تلاش کرو لیلۃ القدر کو بیچ ہر طاق رات کی یعنی اخیر کی دہی کی طاق راتو مین کہا راوی نی کہ برسا مینہہ اوس رات کو یعنی جس رات کہ حضرت نی دیکہا اوسکو اور تہی چہت مسجد کی بنائی ہوئی شاخ خرما کی پس ٹپکی مسجد پس دیکہا انکہون میری نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالین

کہ اونکی پیشانی پر نشان پانی اور مٹی کا صبح اکیسوین شب کو متفق ہین اسکی نقل کرنی مین بخاری اور مسلم یہہ معنون کی اور لفظ واسطی مسلم کی اس قول تک فقیل لی انہا فی العشر الاواخر اور لفظ باقی حدیث کی واسطی بخاری کی اور یہہ روایت عبداللہ بن انیس کی کہ کہا تیئیسوین شب یعنی عوض صبح اکیسوین شب کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** خیمہ ترکی ایک قسم ہی خیمی کی بمد تیکا بنتا ہی چہوٹا سا کہ اوسکو فارسی مین خرگاہ کہتی ہین اور من صبیحۃ میں حرف من کا معنی فی کی ہی اور متعلق ہی ساتہہ قول بصرت کی اور حاصل کلام راوی کا یہہ ہی کہ جس رات حضرت نی لیلۃ القدر کو خواب مین دیکہا تہا کہ مین صبح اوس رات پانی مین سجدہ کرتا ہون لیلۃ القدر کی صبح کو یعنی اوس رات مینہہ بہی برستا تہا وہی علامت اونہون نی پائی اوس خواب کی رات مین کہ اکیسوین شب یا تیئیسوین شب تہی معلوم کیا اوس علامت سی کہ حضرت نی جو لیلۃ القدر دیکہی تہی وہ اکیسوین شب یا تیئیسوین شب ہی ع۔ ومولانا

وعن زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَرَادَ أَنْ لَا يَتَّكِلَ النَّاسُ أَمَا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِي أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ فَقُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ تَقُولُ ذٰلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْعَلَامَةِ أَوْ بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی زر بن حبیش سی کہ کہا ارادہ پوچہنی کا کیا مینی ابی بن کعب سی پس کہا مینی کہ تحقیق بہائی تمہاری یعنی دینی بہائی ابن مسعود کہتی ہین کہ جو شخص کہ قیام کری تمام سال تو پاوی شب قدر کو پس کہا ابی بن کعب نی رحم کری اونکو اللہ ارادہ کیا یعنی اس کہنی سی ہی کہ نہ اعتماد کرین لوگ خبردار ہو تحقیق ابن مسعود نی جانا کہ شب قدر رمضان مین ہی اور تحقیق وہ دہی آخر کی مین ہی اور تحقیق وہ ستائیسوین رات ہی قسم کہائی ابی بن کعب نی ایسی کہ انشاء اللہ نہ کہا کہ تحقیق شب قدر ستائیسوین رات ہی پس کہا مینی ساتہہ کس دلیل کی کہتی ہو یہہ اے ابو منذر کنیت ابی بن کعب کی ہی کہا بسبب علامت کے یا کہا بسبب نشانی کی کہ خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ طلوع ہوتا ہی آفتاب اوسدن نہین روشنی ہوتی واسطی اوسکی یعنی دیکہا مینی آفتاب صبح ستائیسوین کو کہ نکلا اسیطرح نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نہ اعتماد کرین لوگ یعنی ایک قول پر اگرچہ وہ صحیح ہی اور بحسب ظن غالب کی فتوی دیسی ہی یعنی اگر جانین گی کہ وہ ستائیسوین ہی شب ہی تو اسی رات مین قیام کرین گی اور ترک کرینگی قیام تمام رات کا اسلیے ابن مسعود نی کہا کہ وہ تمام سال مین ہی اور قسم کہائی یعنی بنا بر ظن غالب کی اور انشاء اللہ نہ کہا یعنی انشاء اللہ کہنی مین قسم جزما اور منعقد نہین ہوتی پس ابی بن کعب نی قسم کہائی اور انشاء اللہ نہ کہا تا قسم جزما ہو ع

وعن عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کوشش کرتی رمضان کی اخیر کی عشرہ مین اوسقدر کہ نہ کوشش کرتی بیچ غیر اوسکی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کوشش کرتی یعنی زیادتی طاعت مین بامید اسکی کہ لیلۃ القدر اسمین ہی ع

وعنہا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَى لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتا اخیر دہا یعنی رمضان کا مضبوط باندہتی تہہ بند اپنا اور زندہ کرتی رات کو اور جگاتی اہل اپنی کو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** مضبوط باندہتی تہہ بند کنایہ ہی اس سی کہ کوشش فرماتی عبادت مین زیادہ عادت سی یا کنایہ ہی اس سی کہ عورتوں سی الگ رہتی اور زندہ کرتی رات کو یعنی اکثر رات یا تمام رات نماز اور ذکر اور تلاوت قرآن مین مشغول رہتی اور ایک روایت مین جو آیا ہی انہ علیہ السلام ما سہر جمیع اللیل کلہ یعنی حضرت تمام شب نہین جاگی تو مراد یہہ ہی کہ ہمیشہ

یا اکثر تمام رات نہیں جاگتے تھے پس ایک دو رات یا دس رات جاگنا منافی سنت نہیں واللہ اعلم اور جگاتے اہل اپنے کو یعنی جگاتے بی بیوں کو اور بیٹیوں کو اور لونڈیوں کو اور غلاموں کو بعض اوقات عشرہ کی میں واسطے عبادت کی اور تلاش کرنے لیلۃ القدر کی ع۔ و مولانا

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ ارأیت ان علمت ای لیلۃ لیلۃ القدر ما اقول فیھا قال قولی اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی رواہ احمد وابن ماجۃ والترمذی وصححہ روایت ہے عائشہ سے کہ کہا کہا میں نے یا رسول اللہ خبر دو مجکو اگر جانوں میں کونسی رات ہے شب قدر کی کیا کہوں میں اوسمیں یعنی کیا دعا مانگوں اوسوقت فرمایا کہ یا الٰہی تحقیق تو معاف کرنیوالا ہے دوست رکہتا ہے معاف کرنیکو پس معاف کر مجسے نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ اور ترمذی نے اور صحیح کیا اسکو **ف** یہہ دعا جامع ہے دنیا اور آخرت کی بہلائیونکو اور ایک روایت میں آیا ہے کہ نہ مانگی اللہ تعالی سے بندوں نے کوئی چیز افضل اس سے کہ بخشش اونکو اور عافیت دی اون کو ع

وعن ابی بکرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول التمسوھا یعنی لیلۃ القدر فی تسع یبقین او فی سبع یبقین او فی خمس یبقین او ثلث یبقین او اٰخر لیلۃ رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تلاش کرو اوسکو یعنی شب قدر کو بیچ نویں رات کی کہ باقی رہی یعنی اونتیسویں شب یا بیچ ساتوین کے کہ باقی رہی یعنی ستائیسویں شب یا پانچوین مین کہ باقی ہے یعنی پچیسویں شب یا تیسری مین کہ باقی رہی یعنی تیئیسویں شب یا آخر رات مین یعنی سلخ کی رات نقل کی یہہ ترمذی نے

وعن ابن عمر قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لیلۃ القدر فقال ھی فی کل رمضان رواہ ابوداود وقال رواہ سفیان وشعبۃ عن ابی اسحٰق موقوفا علی ابن عمر اور روایت ہے ابن عمر سے کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال شب قدر کیسے پس فرمایا کہ وہ ہر رمضان میں ہے نقل کی یہہ ابوداود نے اور کہا نقل کی یہہ سفیان اور شعبہ نے ابو اسحٰق سے موقوف ابن عمر پر **ف** ہر رمضان مین اس لفظ کی دو معنی ہین ایک تو یہہ کہ رمضان خالی نہین جاتا شب قدر سے یعنی ہر سال مین کہ رمضان واقع ہوتا ہے اوسمین شب قدر بھی ہوتی ہے اور دوسری معنی یہہ کہ شب قدر تمام رمضان مین ہوتی ہے کچہ خاص دہی آخر ہی پر نہین اول حضرت کو یہی معلوم ہوا تہا آخر کو یہہ ٹہیرا کہ آخر دہی مین ہے اسکے سوا نہین ہوتی۔ مولانا

وعن عبداللہ بن انیس قال قلت یا رسول اللہ ان لی بادیۃ اکون فیھا وانا اصلی فیھا بحمد اللہ فمرنی بلیلۃ انزلھا الی ھذا المسجد فقال انزل لیلۃ ثلث وعشرین قیل لابنہ کیف کان ابوک یصنع قال کان یدخل المسجد اذا صلی العصر فلا یخرج منہ لحاجۃ حتی یصلی الصبح فاذا صلی الصبح وجد دابتہ علی باب المسجد فجلس علیھا ولحق ببادیتہ رواہ ابوداود اور روایت ہے عبداللہ بن انیس سے کہ کہا کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق میری لیے جنگل ہے یعنی میرا گہر جنگل مین ہے کہ رہتا ہوں میں اوسمین اور نماز پڑہتا ہوں اوسمین شکر اللہ کا پس حکم فرماؤ مجکو ساتہ ایک رات کی کہ اتروں میں اوسمین طرف اس مسجد کی یعنی شب قدر رمضان مین کونسی ہے کہ اوس رات مسجد نبوی مین آنکر عبادت کروں پس فرمایا حضرت نے تیئیسویں رات کو کہا گیا واسطے بیٹے عبداللہ کی کہ نام اوسکا ضمرہ تہا کہ کسطرح تہا باپ تیرا کرتا کہا بیٹے نے تہا باپ میرا داخل ہوتا مسجد مین جبکہ پڑہتا نماز عصر کی یعنی بائیسوین تاریخ رمضان کی پس نہ نکلتا اوس سے واسطے کسی کام کی یعنی جو کام کہ منافی اعتکاف کی ہے یہانتک کہ نماز پڑہتی صبح کی پس جسوقت کہ نماز پڑہ چکتے فجر کی پاتے جانور اپنا دروازے پر مسجد کے پس سوار ہوتے اوسپر اور پہنچتے جنگل اپنے مین نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** اگر کوئی کہے کہ لازم آئی اس سے تعیین لیلۃ القدر کی جواب یہہ کہ جس سال حضرت نے اونکو یہہ فرمایا اوس سال تیئیسوین کو لیلۃ القدر ہوئی ہوگی اور حضرت کو اوسکا علم ہو گیا ہوگا یہہ سمجھے کہ ہر سال اسی تاریخ ہوتی ہے

اور یہہ جو ہی کہ حضرت کو بہی تعین اوسکی معلوم نہ تہی تو مراد یہہ ہی کہ تعین ہر سال کی معلوم نہ تہی اور کبہی کبہی کا معلوم ہونا منافی اسکی نہین اور
احتمال یہہ بہی ہی کہ اختلاف لیلۃ القدر کا باعتبار اشخاص کی ہو یعنی انکو ثواب لیلۃ القدر کا اسی شب مین ہوتا ہو واللہ اعلم۔ مولانا۔

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عُبادةَ بنِ الصّامتِ قالَ خرجَ النّبیُّ صلّی اللہُ علیہِ وسلّمَ لیُخبرَنا بلیلةِ القدرِ فتلاحی رجلانِ من المسلمینَ فقالَ خرجتُ لأُخبرَکم بلیلةِ القدرِ فتلاحی فلانٌ وفلانٌ فرُفِعَت وعسی أن یکونَ خیرًا لکم فالتمسوھا فی التّاسعةِ والسّابعةِ والخامسةِ رواہُ البخاریُّ روایت ہی عبادہ بن صامت سی
کہ کہا نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم تاکہ خبر دین ہمکو شب قدر کی پس جہگڑی دو شخص مسلمانو مین سی پس فرمایا حضرت نی نکلا تہا مین کہ خبر دون تمکو
شب قدر کی پس جہگڑا فلانا و فلانا پس اوٹہائی گئی پہچان شب قدر کی اور شاید کہ ہو یہہ بہتر تمہاری لیی پس تلاش کرو اوسکو انتیسوین مین
اور ستائیسوین مین اور پچیسوین مین نقل کی یہہ بخاری نی **ف** کہا بعضون نی کہ نام دو شخصون کا عبد اللہ بن ابی حدرد اور کعب بن مالک
تہا اور اوٹہائی گئی یعنی تعین اوسکی میری خاطر سی اور اوٹہ گئی بسبب شومی جہگڑنی انکی کی اس معلوم ہوا کہ جہگڑنا اور دشمنی کرنی آپس مین بری ہے
اور اسکی سبب سی محروم ہوتا ہی آدمی برکات و بہلائیونسی اور ہو بہتر تمہاری لیی کہ سبب کوشش اور زیادتی کا عبادات مین ہوگا ع

وعن انسٍ قالَ قالَ رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّمَ إذا کانَ لیلةُ القدرِ نزلَ جبرئیلُ علیہِ السّلامُ فی کبکبةٍ من الملٰئکةِ یُصلّونَ علی کلِّ عبدٍ قائمٍ أو قاعدٍ یذکرُ اللہَ عزّ وجلّ فإذا کانَ یومُ عیدِھم یعنی یومَ فطرِھم باھی بھم ملٰئکتَہ فقالَ یا ملٰئکتی ما جزاءُ أجیرٍ وفّی عملَہ قالوا ربّنا جزاؤہ أن یُوفّی أجرَہ قالَ ملٰئکتی عبیدی وإمائی قضوا فریضتی علیھم ثمّ خرجوا یعجّونَ إلی الدّعاءِ وعزّتی وجلالی وکرمی وعلوّی وارتفاعِ مکانی لأُجیبنّھم فیقولُ ارجعوا فقد غفرتُ لکم وبدّلتُ سیّئاتِکم حسناتٍ قالَ فیرجعونَ مغفورًا لھم رواہُ البیھقیُّ فی شعبِ الإیمانِ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہوتی ہی شب قدر اوترتی ہین جبرئیل علیہ السلام بیچ جماعت
کی فرشتونسی دعا بخشش کی کرتی ہین ہر بندی کی لیی کہ کہڑا ہو یعنی نماز پڑہتا ہو یا طواف کرتا ہو یا اور کچہہ عبادت کرتا ہو کہڑی ہوئی یا بیٹہی
ہوئی یاد کرتا ہو اللہ عز وجل کو پس جسوقت کہ ہوتا ہی دن عید اونکی کا یعنی عید الفطر کا فخر کرتا ہی بسبب انکی اللہ تعالی فرشتون اپنی سی
یعنی اون فرشتون سی کہ جنہون نی طعن کیا تہا بنی آدم پر پس فرماتا ہی ای فرشتو میری کیا ہی بدلا اوس مزدور کا کہ پورا کیا عمل اپنا عرض کرتے
ہین فرشتی ای رب ہماری بدلا اوسکا یہہ ہی کہ پوری دیجاوی مزدوری عمل اوسکی کی فرماتا ہی اللہ تعالی ای فرشتو میری غلامون میری
اور لونڈیون میری نی ادا کیا فرض میرا کہ تہا اون پر یعنی روزہ پہر نکلی یعنی گہرون سی طرف عید گاہ کی چلاتی ہوئی ساتہہ دعا کی قسم ہی عزت
اپنی کی اور بزرگی اپنی کی اور جود اپنی کی اور بلند قدری اپنی کی اور بلندی مرتبہ اپنی کی البتہ قبول کرونگا مین دعا اونکی پس
فرماتا ہی اللہ تعالی پہر جاؤ یعنی اپنی گہرونکو تحقیق بخشا مینی تمکو اور بدل ڈالین مینی برائیان تمہاری نیکیون سی لکہی گئی بدلی ہر برائی کی نیکی
صحیفہ اعمال مین فرمایا پیغمبر خدا نی پس پہرتی ہین لوگ اوس حالت مین کہ بخشش کیجاتی ہی واسطی اونکی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین

باب الاعتکاف

باب ہی بیچ بیان اعتکاف کی **ف** اعتکاف کی معنی لغت مین ٹہیرنا ایک
جگہہ اور شرع مین ٹہیرنا بیچ مسجد جماعت کی ساتہہ نیت اعتکاف کی اور نیت معتبر ہی مسلمان عاقل طاہر کی کہ طاہر ہو جنابت سی اور
حیض و نفاس سی اور اعتکاف اخیر عشرہ رمضان کا سنت موکدہ ہی اسلیئی کہ ہمیشہ حضرت اعتکاف کرتی رہی اور سمین اور رد مختار مین لکہا ہے کہ

جبتک نکلنا پڑی اور جو کوئی جنابت سے اور عذر سے چلا جاتا ہے اور تمام کرنا سال سے نہیں کیا جاتا اور جب ہوتا ہی اعتکاف ساتھہ روزہ کر نکلی بات ہی خواہ
سنت مؤکدہ ہی نکلنا یہ ہی کہ یعنی کہ جیسی کہ سنت پر اعتکاف اتی دن نکالنا اسکی بہی لازم کیا اور خواہ معلق ہو جیسی کہی کہ مینی نذر مانی کہ اگر میرا یہہ کام ہو جائیگا
تو حال ہو جیسی کہی کہ مینی یہی پر اعتکاف نفل ہی اوسکی کوئی حد معین نہیں اگر نیت تمام عمر کی اعتکاف
تو میری اتنی دن کی اعتکاف کرنا ہی اور سوائی ان دونون قسمون کی مستحب ہی پر اکثر مدت اعتکاف نفل کی بہی حد معین نہیں اگر نیت تمام عمر کی اعتکاف
کی کری تب بہی درست ہی اور اس میں اختلاف ہی کیا ہی امام محمد کی نزدیک اقل مدت ایک ساعت ہی خواہ رات مین ہو خواہ دن مین اور یہی ایک روایت
ہی امام اعظم رح سی اور اسی پر فتوی ہی پس لائق ہی آدمی کو کہ جب مسجد مین آوی تو نیت اعتکاف کی کری سطرح کہ نیت اعتکاف کی کی مینی
جبتک کہ ہون مسجد مین تا ثواب اعتکاف کا ہاتہہ سی نجاوی اور امام ابو یوسف کی نزدیک اکثر روز ہی یعنی دن کی نسبت زیادہ اور امام اعظم رحمہ
سوائی اس روایت کی یہہ منقول ہی کہ اقل مدت اعتکاف کی ایک دن ہی ع ح درمختار

الفصل الاول

عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يعتكف العشر الاواخر من رمضان حتى توفاه الله ثم اعتكف ازواجه من بعده متفق عليه
روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی اعتکاف کرتی آخر دہی رمضان
مین یہانتک کہ قبض روح آپکی کی اللہ نی پہر اعتکاف کیا اونکی بی بیون نی پیچہی اونکی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف پہر اعتکاف کیا
حضرت کی بی بیون نی اپنی اپنی حجرون مین اسلیے کہا ہی فقہاء نی کہ مستحب ہی عورتون کو یہہ کہ اعتکاف کرین مسجد البیت مین اور اگر مسجد
نہو تو ایک جگہہ کو گہر مین مسجد ٹہیرا کر اوسمین اعتکاف کرین لیکن اونکی حق مین حکم مسجد کا رکہتی ہی اور ضرورتا وسمین سی نکلیں اور عورتونکو
مسجد مین اعتکاف کرنا مکروہ ہی ع عالمگیری درمختار وعن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اجود
الناس بالخير وكان اجود ما يكون في رمضان كان جبريل يلقاه كل ليلة في رمضان يعرض عليه النبي صلى الله عليه وسلم
القران فاذا لقيه جبريل كان اجود بالخير من الريح المرسلة متفق عليه اور روایت ہی ابن عباس سی کہا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت سخی لوگون مین ساتہہ بہلائی کی اور تہی بہت سخاوت کرتی رمضان مین تہی جبرئیل ملاقات کرتی حضرت
سی ہر شب رمضان مین پڑہتی روبرو جبرئیل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن یعنی ساتہہ تجوید کی پس جسوقت ملاقات کرتی حضرت سی جبرئیل ہوتی
حضرت بہت سخاوت کرنیوالی ساتہہ بہلائی کی باد چلتی ہوئی سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف بہت سخی لوگون مین ساتہہ بہلائی
یعنی حضرت نفع بہت پہنچاتی تہی اور بہلائی بہت کرتی تہی بہ نسبت اورونکی خصوصا رمضان مین کہ وہ ایام بابرکت مین نیکی کرنی اور
فضل ہی اور ہوا چلانی کی سی یعنی جو ہوا کہ مینہہ لاتی ہی حاصل یہہ کہ نفع اوس ہوا کا عام ہوتا ہی اور بہت ہوتا ہی اوس سی بہی زیادہ
حضرت ہوتی تہی نفع پہنچانی اور بہلائی کرنی مین وقت ملاقات جبرئیل کی اور اس حدیث مین اشارہ ہی ساتہہ اسکی کہ آدمی کو فضل اور بزرگی
اور صحبت نیکوں مین زیادہ کوشش کرنی چاہیی بہلائی کرنی مین اور یہہ حدیث باب الاعتکاف مین اسلیے لائی کہ حضرت رمضان مین اعتکاف
بہی کرتی تہی ع ح وعن ابي هريرة قال كان يعرض على النبي صلى الله عليه وسلم القران كل عام مرة فعرض عليه مرتين
في العام الذي قبض وكان يعتكف كل عام عشرا فاعتكف عشرين في العام الذي قبض رواه البخاري اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا
پڑہا جاتا تہا یعنی جبرئیل پڑہتی تہی روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرآن ہر سال مین ایکبار پس پڑہا گیا قرآن روبرو حضرت کی دوبار اوس سال
کہ حضرت نی وفات کیی تہی اور تہی حضرت اعتکاف کرتی ہر سال مین دس دن پہر اعتکاف کیا بیس دن اوس سال مین کہ وفات کیی تہی نقل کی
یہہ بخاری نی ف اوپر کی حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت قرآن پڑہتی تہی روبرو جبرئیل کی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جبرئیل پڑہتی

ہی دونون روایتون مین مخالفت کچھ نہین ہی سو اسطی کہ ایکبار پڑہتی ہون جبرئیل اور پہر پڑہتی ہون رو بہ رو اونکی حضرت جیسا دو حافظ دور کرتی ہین اس سی معلوم ہوا کہ دور کرنا ہی سنت ہی اور دو بار قرآن پڑہا گیا اور اعتکاف بیس دن ہوا آخر سال مین واسطی کمال شوق کی اور مستعد ہونیکی ساتھ حاضر ہونی کی درگاہ رب العزۃ مین **بیت** وعدۂ وصل چون شود نزدیک ۞ آتش شوق تیزتر گردد اور اسمین تنبیہ ہی امت کو یہہ کہ لازم ہی ہر انسان پر آخر عمر مین یہہ کہ بہت کرے نیک اعمال اور ہووی نہایت مستعد واسطی ملاقات اللہ تعالی کی اور وسطی اوسکی ہونیکی رو برو اوسکی رزقنا اللہ ع ح **وعن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعتکف ادنی الی راسه وهو فی المسجد فارجله وکان لا یدخل البیت الا لحاجة الانسان متفق علیه** اور روایت ہی عائشہ سی کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتی نزدیک کرتی طرف میری سر اپنا اور وہ ہوتی مسجد مین پس کنگہی کر دیتی مین اونکی اور نہ داخل ہوتی گہر مین مگر واسطی حاجت انسانی کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یہہ دلیل ہی اسپر کہ اگر معتکف نکالی کوئی عضو اپنا مسجد سی تو نہین باطل ہوتا ہی اعتکاف اوسکا اور دلیل ہی اسپر کہ کنگہی کرنی معتکف کو درست ہی اور کہا ابن ہمام نی کہ اگر دہووی اعتکاف والا کوئی عضو اپنا باسن مین بیچ مسجد کی اسطرح کہ نہ آلودہ ہو مسجد تو نہین مضائقہ اسکا اور مگر واسطی حاجت انسانی کی امام اعظم کی نزدیک اگر ایک ساعت بہی بغیر حاجت یعنی ضرورۃ کی نکلی اعتکاف والا تو فاسد ہوجاتا ہی اعتکاف اور حاجت دو طرح کی ہوتی ہی طبعی اور شرعی طبعی جیسی پیشاب و پائخانہ اور غسل اگر احتلام ہوا اور غسل جمعہ کی حق مین کوئی روایت صریح اصول مین نہین آئی ہی مگر شرح ارشاد مین لکہا ہی کہ نکلی غسل کی واسطی غسل فرض ہو یا نفل اور شرعی جیسی نماز عید کی اور اذان یعنی اذان کی جگہہ خارج مسجد سی ہو تو اوسپر جانا داخل حاجت مین ہی اس سی اعتکاف ٹوٹیگا نہین اور موذن اور غیر موذن اسمین برابر ہین موجب روایت صحیحہ کی اور نماز جمعہ کہ جمعہ کی لیی نکلی وقت زوال سی اور جس سی جامع مسجد دور ہو تو ایسی وقت سی نکلی کہ پاوی جمعہ کو سنتون سمیت اور نماز سی زیادہ جامع مسجد مین ٹہریگا تو اعتکاف فاسد نہین ہونیکا مگر مکروہ تنزیہی ہی زیادہ ٹہیرنا اور اگر کسی پاس خادم نہو تو گہر سی کہانا لانا ہی داخل حاجت مین ہی اور اگر مسجد گرنی لگی یا کوئی زبردستی مسجد سی نکالی اور وہ اوسی ساعت نکل کر اور مسجد مین داخل ہو تو نہین فاسد ہونیکا اعتکاف اوسکا استحسانا کذا فی البدایع اور اسیطرح اگر بخوف جان یا مال کی اور مسجد مین جاوی تو نہین فاسد ہونیکا اور اگر نکلا پیشاب یا پائخانہ کی لیی اور قرضخواہ نی روک رکہا ایک ساعت فاسد ہوگا امام اعظم کی نزدیک اور صاحبین کی نزدیک نہین فاسد ہونیکا اور کوئی ڈوبتا ہوا چلتا ہوا اور یہہ اوسکی نکالنی کی لیی نکلی یا جہاد کی لیی اگر نفیر عام ہو یا ادای شہادت کی لیی تو فاسد ہوجائیگا اعتکاف و نحو ذلک اگر بغیر عذر ان مذکورۃ الصدر کی نکلیگا ایک ساعت یعنی لمحہ بہر بہی اگرچہ سہو سی نکلی اعتکاف فاسد ہوجائیگا اور صاحبین کی نزدیک اکثر روز نکلا رہیگا تو فاسد ہوگا والا نہین ع ح عالمگیری۔ در مختار **ف** اس حدیث سی یہہ بہی نکل سکتا ہی کہ حجامت بنوانی ہی معتکف کو مسجد مین جائز ہی مگر بال وغیرہ مسجد مین نہ گرین۔ مولانا **وعن ابن عمر ان عمر سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت نذرت فی الجاهلیة ان اعتکف لیلة فی المسجد الحرام قال فاوف بنذرك متفق علیه** اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ عمر نی پوچہا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا نذر کی تہی مینی جاہلیت مین کہ اعتکاف کرونگا مین ایک رات مسجد حرام مین فرمایا پوری کر نذر اپنی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** جاہلیت مین جاہلیت اوس حالت کو کہتی ہین کہ تہی دیس عرب پہلی حضرت کی نبوۃ کی اور بعضون نی کہا کہ مراد اوس سی وہ حالت ہی کہ پہلی ظاہر ہونی اسلام کی تہی اور ایک رات یعنی دن سمیت جیسا کہ ایک روایت مین آیا ہی

اور پوری کرے نذر اپنی یہہ امر استحباب کی لیے ہی اگر نذر کی ہو پہلی اسلام کی اور اگر بعد اسلام کی کی ہو تو امر وجوب کی لیے ہی اور کہا طیبی نے کہ
دلالت کرتی ہی حدیث اسپر کہ نذر جاہلیت کی اگر ہو موافق حکم اسلام کی واجب ہی پورا کرنا اوسکا یعنی بعد اسلام کی مذہب شافعی یہی ہی
اور کہا ابو حنیفہ نے کہ نہیں صحیح ہی نذر اوسکی لیکن دلیلین انکی فقہ کی کتابون مین مذکور ہین اور اس حدیث کی معنی جو وہ لیتی ہین او پر بیان کئی
گئی اور کہا طیبی نے کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ روزہ شرط نہین ہی واسطی صحت اعتکاف کی جیسا کہ مذہب شافعی ہی اور امام ابو حنیفہ رح سی
ظاہر الروایت یہہ ہی کہ روزہ شرط ہی اعتکاف واجب مین نہ نفل مین اور یہی قول صاحبین کا ہی اور مالک سی اور ایک روایت امام
اعظم رح سی یہہ ہی کہ مطلق اعتکاف مین روزہ شرط ہی خواہ واجب ہو خواہ نفل پس وہ یہہ جواب دیتی ہین کہ اعتکاف حضرت عمر کا جو بعضی
روایتون مین آیا ہی وسمین روزہ بہی آیا ہی چنانچہ ابو داؤد اور نسائی اور دار قطنی نے ایک روایت نقل کی ہی حاصل اوسکا یہہ ہی کہ حضرت
عمر نے لازم کیا اپنی نفس پر جاہلیت مین یہہ کہ اعتکاف کرین ایک رات یعنی دن سمیت یا ایک دن نزدیک کعبہ کی پہر پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سی فرمایا اعتکاف کر اور روزہ رکہہ اور اور دلیل اونکی حدیث عائشہ کی ہی کہ آئی آتی ہی لا اعتکاف الخ اوس سی صریح معلوم ہوتا ہی کہ
روزہ رکہنا شرط ہی اعتکاف مین پس اگر نذر مانی کہ اعتکاف کرونگا رات کو تو نہین صحیح اور اگر نذر مانی کہ رمضان کی مہینہ مین اعتکاف کرونگا
تو کفایت کرتی ہین روزہ رمضان کی اور اگر نفل روزہ رکہا ہوا اور پہر نذر کری اعتکاف دسدن کا تو نہین صحیح اور اگر نذر اعتکاف کیا
رمضان معین مین تو اور مہینی مین قضا اوسکی کری ساتہہ روزون مستقلہ کی پس نہین جائز ہونگی قضا اوسکی رمضان مین اور نذر اور
مین خواہ قضا روزی رمضان کی رکہتا ہو یا اور کچہہ اور اگر کئی روز کی اعتکاف کی نیت کری تو اون دنونکی راتونکا بہی اعتکاف لازم
ہو جاتا ہی اور اسیطرح جو نذر کری اعتکاف دو دن کی اعتکاف دو راتونکا بہی لازم ہوتا ہی اور ابو یوسف کی نزدیک اعتکاف بیچ کے
ایک شب کا اور اگر نذر کری کہ اعتکاف ایک مہینی کا کرونگا تو اعتکاف متصل ایک مہینہ کا لازم ہوتا ہی گرچہ متصل نکہا ہو۔
ع ح در مختار سالا دبہ

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ روایت ہی انس سے
کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتی دس دن اخیر کی بیچ رمضان کی پس نہ اعتکاف کیا یعنی شاید بسبب کسی عذر کی کیا ایک
سال پس جبکہ ہوا سال آئندہ اعتکاف کیا بیس دن نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی یہہ ابو داؤد و ابن ماجہ نے ابی بن کعب سے
ف شاید کہ یہہ حدیث تفسیر ہی اوس حدیث کی کہ جو اوپر گذری ابو ہریرہ سی اور کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہی حدیث اسپر کہ
نوافل موکدہ قضا کئی جاوین جبکہ فوت ہون جیسیکہ قضا کئی جاتی ہین فرائض انتہی تشبیہہ بیچ قضا کرنے مین ہی بعد فوت
ہونیکی والا قضا فرض کی فرض ہی اور قضا نوافل کی نفل ع۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِيْ مُعْتَكَفِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت عائشہ
سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ارادہ کرتی اعتکاف کرنیکا نماز پڑہتی فجر کی پہر داخل ہوتی بیچ جگہہ اعتکاف اپنی
کی نقل کی یہہ ابو داؤد و ابن ماجہ نے ف دلیل پکڑی ہی ساتہہ اس حدیث کی اوزاعی اور ثوری نے کہ ابتدا اعتکاف کی دن
سی ہی اور چارون اماموں کی نزدیک یہہ ہی کہ داخل ہو پہلی غروب آفتاب کی اگر ارادہ کری اعتکاف ایک مہینی یا عشری عشرہ کا اور نکلی خیر روز

بعد غروب آفتاب کے پس لوگون نی دلیل اوس حدیث کی یہہ ہی کہ حضرت ساتھ نیت اعتکاف کی پہلی غروب کی مسجد مین آتی تہی اور شب کو وہان رہتی
جب نماز صبح کی پڑہتی تو اوس حجرہ مین کہ اعتکاف کی لیے بوریے کا بنایا جاتا تہا داخل ہوتی تا اکیلے رہین لوگون سی پس ابتدا اعتکاف وقت مغرب کے ہوتی اور دخل ہونا اعتکاف
کی جگہ مین صبح کو ہوتا شرح وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا
هُوَ فَلَا يُعَرِّجُ يَسْأَلُ عَنْهُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جب نکلتی حاجت کی لیے پوچہتی
بیمار کو اوس حالت مین کہ ہوتی اعتکاف مین یعنی اور بیمار ہوتا خارج مسجد کی پس گذرتی جس طرح کہ ہوتی پس نہ ٹہیرتی پوچہتی اوس سی نقل کی یہہ ابوداود نی
ف پس گذرتی یعنی گذرتی اوس ہیأت پر کہ ہوتی وہ اوس سی نہ میل کرتی اور طرف اور نہ ٹہیرتی بلکہ ساتھ پوچہتی چلی جاتی اور لفظ فلا یعرج بیان ہی اوس کے
مجمل کا اور معنی فلا یعرج کی یہہ ہین کہ نہ ٹہیرتی اور نہ میل کرتی راہ سی اور طرف اور لفظ یسأل بیان ہی یعود کا بطریق استیناف کے کہا حسن اور نخعی نی
جائز ہی معتکف کو نکلنا واسطی نماز جمعہ کے اور عیادۃ مریض کی اور نماز جنازہ کی اور نزدیک چارون اماموں کی جب نکلی قضاء حاجت کے لیے اور اتفاق پڑی
اوسکو عیادۃ مریض کا اور نماز کا بیت پر پس نہ ٹہیرا ہو راہ سی اور نہ ٹہیری زیادہ قدر نماز سی تو نہین باطل ہونیکا اعتکاف اور اگر ٹہیرا ہو کار راہ سی اور زیادہ
ٹہیرنیکا قدر نماز سی باطل ہوگا اعتکاف تبہی اور قصد کرکر جنازہ کی لیے اور نماز جنازہ کی لیے اور عیادۃ کی لیے نکلی اور اگر نکلیگا ان چیزونکی لیے تو اعتکاف ٹوٹ جائیگا
اور اگر شرط کری وقت نذر کی اور التزام کی یہہ کہ نکلونگا عیادۃ مریض اور نماز جنازی اور حاضر ہونی مجلس علم یعنی وعظ سننے کی لیے تو جائز
ہی عالمگیری وَعَنْهَا قَالَتِ السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَعُوْدَ مَرِيْضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ الْمَرْأَةَ
وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِيْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ رَوَاهُ
أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سنت ہی یعنی طریقہ لازم ہی اعتکاف والی کو یہہ کہ نہ عیادۃ کری مریض کی یعنی ساتھ قصد کی اور نہ ٹہیرے
اور نہ حاضر ہو واسطی نماز جنازہ کی یعنی خارج مسجد کی مطلقا اور نہ صحبت کری عورۃ سی اور نہ مباشرت کری عورت سی اور نہ نکلی واسطی کسی کام کی مگر واسطی کام
کی لیے کہ ضروری ہی یعنی پیشاب پائخانہ وغیرہ کی لیے اور نہین اعتکاف مگر ساتھ روزہ کی اور نہین اعتکاف مگر مسجد جامع مین نقل کی یہہ ابوداود نی ف
نہ مباشرت کری مباشرت سی مراد وہ چیزین ہین کہ باعث جماع کی ہین مانند بوسہ لینے اور گلی لگانی اور چہونی وغیرہ کی پس صحبت کرنی اور یہہ افعال کرنی
معتکف کو حرام ہین لیکن صحبت کرنی سی اعتکاف فاسد ہو جاتا ہی اگرچہ رات ہو یا بہول کر ہو اور بوسہ لینی وغیرہ سی اگر منزل ہو تو فاسد ہوتا ہے
اور نہین تو نہین اور جائز ہی معتکف کو مسجد مین کہانا اور پینا اور سونا اور خرید و فروخت بدون حاضر کرنی اوس چیز کی کہ خریدتا ہی یا بیچتا ہی اور حاضر
کرنا اوس چیز کا مکروہ تحریمی ہی اور یہہ خرید و فروخت اگر اپنی نفس کی لیے یا عیال کی لیے ہو تو درست ہی اور تجارت کی لیے ہو تو نہین درست اور غیر
معتکف کو کسیطرح خرید و فروخت نہین درست مسجد مین اور چپ رہنا معتکف کو مسجد مین مکروہ تحریمی ہی اگر عبادۃ جانی اوسکو اور چپ رہنا بری اور ا
بیہودہ باتون سی واجب ہے اور کلام مباح بی ضرورۃ مکروہ ہی اور ساتھ ضرورۃ کی داخل خیر مین ہی فتح القدیر مین لکہا ہی کہ کلام کرنا بی ضرورۃ مسجد مین
ایسا حسنات کو کہاتا ہی یعنی نابود کرتا ہی جیسی آگ خشک لکڑیونکو اور کلام نیک کرنا اور ذکر خدا تعالی کا مستحب ہے پس معتکف کو چاہیی کہ تلاوت
قرآن اور مطالعہ کتابون حدیث و تفسیر و سیر انبیا اور صالحین اور اور کتابون دین کا کرتا رہی یا لکہتا رہی انکو اور نہین اعتکاف مگر ساتھ روزہ کی یہہ
دلیل حنفیہ کی ہی بیچ شرط ہونی روزہ کی اعتکاف مین اور مگر مسجد جامع مین یعنی جسمین لوگ جماعت سی نماز پڑہتی ہون امام ابو حنیفہ رح
سی منقول ہی کہ نہین صحیح ہوتا اعتکاف مگر اوس مسجد مین کہ پڑہی جاوین جماعت سی پانچون وقت کے نمازین اور یہی قول احمد کا ہے پس مسجد
جامع سے مراد مسجد جماعت ہی یا بیان افضل کا ہی لکہا ہی علماء نے کہ افضل اعتکاف وہ ہی کہ ہو مسجد حرام مین پہر مسجد نبوی مین پہر

مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس میں پہر مسجد جامع میں پہر اوس مسجد میں کہ نمازی بہت ہوں اور صاحبین اور مالک و شافعی رح کی نزدیک درست ہی اعتکاف ہر مسجد میں شرح درمختار **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ إِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهُ فِرَاشُهُ أَوْ يُوضَعُ لَهُ سَرِيرُهُ وَرَاءَ أُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ** روایت ہی ابن عمر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ وہ تہی جب اعتکاف کرتی بچہایا جاتا اونکی لیے بچہونا اونکا یا رکہی جاتی اونکی لیے چارپائی اونکی پیچہی یا آگی ستون توبہ کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف ستون توبہ نام ہی ایک ستونکا ستونوں مسجد نبوی کیسی یہہ نام اوسکا ہوا کہ ابو لبابہ انصاری سی ایک تقصیر ہوئی تہی اونہوں نی اپنی تئیں اوس ستون سی باندہ دیا تہا کئی روز تک بندہی رہی بعد کئی دنکی توبہ اونکی قبول ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو کہول دیا ۱۲ ح، **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوبَ وَيُجْرٰى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اعتکاف کرنیوالی کی حق میں کہ وہ بند رہتا ہی گناہوں سی اور جاری کی جاتی ہیں واسطی اوسکی نیکیاں مانند کرنیوالی سب نیکیوں کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف بند رہتا ہی گناہوں سی یعنی جو کہ مسجد میں کا رہتا ہی اوسکی شان سی ہی یہہ کہ بچتا ہی اکثر گناہوں سی اور لفظ یجری ساتہہ جیم اور ری مہملہ کی ہی اور صیغہ مجہول کا ہی اور بعضوں نی کہا معروف کا یعنی جاری کی جاتی ہیں اور ہمیشہ رہتی ہیں اعتکاف کرنیوالی کی لیے ثواب ان نیکیوں کی کہ باز رہتا ہی اونسی بسبب اعتکاف کی مثل عیادۃ وغیرہ کی مانند ثواب کرنیوالی اون نیکیوں کی اور ایک نسخہ صحیحہ میں ساتہہ جیم اور زی معجمہ کی ہی صیغہ مجہول کا یعنی دیا جاتا ہی اوسکو ثواب ان نیکیوں کا کہ باز رہتا ہی اونسی بسبب اعتکاف کی مانند عیادۃ مریض کی اور ساتہہ جانی جنازیکی اور ملاقات کرنی مسلمانوں کی اور سوائی انکی جیسیکہ دیا جاتا ہی ثواب کرنیوالی ان نیکیوں کی کو اور اور خوبیاں اعتکاف کی یہہ ہیں کہ دل فارغ رہتا ہی معتکف کا امور دنیا سی اور سپرد کرتا ہی نفس اپنا طرف مولی کی اور ہمیشہ عبادۃ اور خانہ خدا میں رہتا ہی اور نہایت قرب الہی حاصل ہوتا ہی اور رحمت الہی نازل ہوتی رہتی ہی اور گویا اللہ تعالی کی قلعہ میں رہتا ہی کہ مکر شیطان سی بچا رہتا ہی اور مثال معتکف کی ایسی ہی جیسی ایک شخص بادشاہ کی دروازی پر پڑا ہو عرض حاجت ہی کرتا ہی پس معتکف گویا زبان حال سی کہتا ہی کہ اے مولی میری تیری دروازی سی ٹلنی کا نہیں جبتک کہ تو مجہی بخشیگا نہیں اور میری سب مقاصد بر لانیکا نہیں اور میری غم کو دور نہیں کریگا ۱۲ ع، امداد الفتاح

کِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ

کتاب ہی بیچ بیان فضیلت قرآن کی ف جاننا چاہیی کہ تلاوت قرآنکی افضل عبادات کی ہی خصوصاً جبکہ نماز میں ہو فضیلت ثواب اوسکا ایسا ہی کہ تحریر میں نہیں آسکتا عوض ہر حرف کی دس نیکیاں لکہی جاتی ہیں اور نماز میں پچیس اور پڑہنا قرآن کا نزدیک کرتا ہی خدا سی اور روشن کرتا ہی دلونکو اور شفاعت کریگا قیامت کو اور حبل متین یہی قرآن ہی اور مقصد اعلی تلاوت سی یہہ ہی کہ باعث تفکر اور تذکر یعنی یاد دلانی امور دین اور آخرۃ کی ہو اور بسبب کثرۃ تلاوت کی احکام الہی یاد اور مستحضر ہوں تا اوسپر عمل کیا جاوی اور عبرت اوس سی پکڑی جاوی نہ یہہ کہ نری آواز و حرف آراستہ کریں اور دل غفلت میں رہی پس جو کوئی قرآن پڑہی اور عمل اوسپر نہ کری قرآن دشمن اوسکا ہوتا ہی چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہی رب تال القرآن والقرآن یلعنہ یعنی بعضی قرآن پڑہتی ہیں اور قرآن لعنت کرتا ہی اونکو اور وہ پڑہنا اوسکا اوسپر حجت ہوگا نعوذ باللہ منہ بعد ازیں جاننا چاہیی کہ نہیں حاصل ہوتا تفکر اور تذکر اور فہم معنی سوای پڑہنی قرآن کی ساتہہ آہستگی اور ترتیل اور حضور دل کی اسی لیی تجوید قرآن کی لازم ہی اور کم پڑہنا قرآن کا مشروع ہوا چنانچہ کتب فقہ میں مذکور ہی کہ میچ ادا کرنی حق قرآنکی ختم چالیس دنمیں بلکہ ایک سال میں کافی ہی اور عبادۃ کی لیی بہی سات روز سی کم میں نچاہیی اور جسقدر اس سی زیادہ میں ختم کری افضل ہی اور جو کوئی معانی قرآن کی نجانی اوسکو بہی چاہیی کہ حضور دل سی شروع

کرے اور ہمیشہ اپنے دلمین مستحضر رکھے کہ یہہ کلام خدا تعالی کا اور احکام اوسکے ہین کہ اپنے بندونپر کیے ہین اور ایسا عاجزی اور فروتنی سے بیٹھے کہ گویا کلام اللہ سے سنتا ہے ۔ **اداب** تلاوت کے یہہ ہین کہ وضو ساتہہ مسواک کے کر کر اچھی جگہہ مین متواضع اور روبقبلہ بیٹھے اور ذلیل اپنے کو جانے اور ساتہہ حضور دل کے اسطرح کہ گویا روبرو خدا تعالی کے ہے دعا شروع کے اور اعوذ اور بسم اللہ پڑہ کر شروع کرے اور جانے کہ کلام خدا تعالی کا بے واسطہ سنتا ہون اور آہستہ آہستہ ساتہہ تدبر اور تفکر اور ترتیل کے پڑہے اور آیت وعدہ رحمت پر خوشدل ہوکر دعا کرے اور مغفرت و رحمت اپنے لیے مانگے اور آیت عذاب و وعید پر پناہ چاہے اور آیت تنزیہ اور تقدیس پر تسبیح کہے یعنی جس آیت مین اللہ کی پاکی کا بیان ہو اوسپر سبحان اللہ کہے اور درمیان پڑہنے کے روے اور اگر رونا نہ آوے تکلف غمگین ہوکر اپنے کو رونا کہ کرے اور دل اسکی طرف نہو کہ جلدی ختم کرے اسلیے کہ کم پڑہنا ساتہہ تدبر و تفکر کے بہت بہتر ہے زیادہ پڑہنے سے کہ خالی ہوان چیزونسے اور زیادہ پڑہنے مین سوای ختم شمار کے کچہہ فائدہ نہین بلکہ مرتکب ہونا امر ممنوع کا ہے اور یہہ جو اس زمانہ مین رواج نکلا ہے کہ ایک روز کے ختم کرنے پر اور مانند اسکے پر فخر کرتے ہین نہایت بری بات اور کمال غفلت و نادانی ہے **بیت** خواجہ پندارد کہ طاعت میکند ٭ بیخبر کز معصیت جان میکند ٭ اور بعضے بزرگونسے جو زیادہ پڑہنا منقول ہے وہ کرامت ہے اونکی اور رنگوا اونکی پیروی سے بات مین اچھی نہین پس جسقدر کہ ساتہہ تدبر اور ذوق و حضور دل کے میسر ہو اوسپر اکتفا کرے اور جس مجلس مین کہ لوگ اور کام مین مشغول ہون یا شور و غوغا ہو وہان تلاوت نہ کرے اور اگر ضرور ہو اور اور جگہہ میسر نہو تو آہستہ پڑہے اور اگر لوگ مستعد سننے کے اور ساکت ہون تو پکار کر پڑہنا افضل ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ پڑہنے والا اور سننے والا اجر مین شریک و یکسان ہین اور اسیطرح مصحف مین دیکہکر پڑہنا یاد پڑہنے سے افضل ہے اسلیے کہ اسمین آنکہین بہی اور اعضا بہی عبادت مین مشغول ہوتی ہین اور حضور زیادہ حاصل ہوتا ہے اور چاہیے کہ قرآنکو رحل پر یا کسی اور بلند چیز پر رکہے تا تعظیم حاصل ہو اور درمیان تلاوت کے کلام دنیوی اور کہانے اور پینے اور سب کامونسے باز رہے اور اگر کوئی ضرورۃ درپیش آوے تو قرآن کو بند کر کے کلام کرے بعد ازان پہر اعوذ باللہ پڑہ کر شروع کرے اور غلط پڑہنے سے پرہیز کرے اور ترتیل و تجوید سے بے تکلف پڑہے اور وقت تلاوت کے تعظیم کسیکی نکرے مگر عالم باعمل اور اوستاد اور والدین کے لیے جائز ہے قیام و تعظیم اور ختم جو کرے لوگونکی مجمع مین کرے کہ اہل رحمت اور اپنے قرابتیونکو اوسوقت حاضر کرے اور دعا مین شامل کرے کہ وقت قبولیت کا ہے اور بعد ختم قرآن کے پہر الحمد اور بقرہ مفلحون تک پڑہ کر ختم کرے کہ افضل ہے اور تکیہ لگا کر اور لیٹ کر قرآن کو پڑہنا جائز ہے لیکن افضل یہی ہے کہ مؤدب بیٹہہ کر پڑہے اور اسیطرح راہ مین پڑہنا جائز ہے اگر جنگل ہو پکار کر پڑہے والا چپکے پڑہے اور نیچ جگہہ نجس ورکمروہ کے مانند حمام اور کہیلی اور کوڑی وغیرہ کے پڑہنا مکروہ ہے اور قرآن کی تقطیع بہت چہوٹی اور لکڑی ٹکڑی متفرق نکرے تا حرمت اوسکی کم نہو اگرچہ بحسب ضرورت کے ہفتیان اور مانند اونکی کرنی جائز ہین اور قرآنکو اوس لشکر مین کہ اعتماد امن پر نہو اور دار الحرب مین بہی نلیجاوے تا مبادا کافرونکی ہاتہہ مین پڑے اور وہ بے حرمتی کرین اور یاد کرنا قرآن کا اسقدر کہ جس سے نماز ہو جاوے سب مسلمانون پر فرض عین ہے اور یاد کرنا تمام قرآن کا فرض کفایہ ہے کہ اگر ایک شخص مابین مشرق اور مغرب کے حفظ کرلے تو سبکے ذمہ سے گناہ ساقط ہو جاتا ہے اور یاد کرنا فاتحہ کا اور ایک سورۃ کا سب مسلمانونپر واجب ہے کذا فی فتاوی الحجۃ اور سیکہنا باقی قرآن کا اور سیکہنا اوسکے احکام اور فقہ کا اولی ہے نماز نفل سے کذا فی الخانیۃ اور پانؤن پہیلانی مصحف کی طرف اگر سامنے پانؤنکے نہو مکروہ نہین اور اسیطرح مصحف اگر کہونٹی پر لٹکتا ہے یا طاق مین رکہا ہو تو اودہر پانؤن پہیلانے منع نہین اور مصحف خرجی مین رکہکر اوسپر سوار ہونا یا سر کے نیچے رکہنا سفر مین حفاظت کے لیے مضائقہ نہین اور مصحف اگر مکان مین رکہا ہو تو اوسمین جماع کرنیکا مضائقہ نہین کما فی الخانیۃ اور دعا وقت شروع قرآن کے یہہ پڑہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّ هٰذَا کِتَابُکَ الْمُنْزَلُ مِنْ عِنْدِکَ عَلٰی رَسُوْلِکَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهِمْ اَجْمَعِیْنَ وَکَلَامُکَ

یا اللہ تحقیق مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ یہہ کتاب تیری ہے کہ اوتاری گئی ہے تیرے پاس سے تیرے رسول پر کہ محمد بن عبد اللہ مین رحمت اللہ کی اونپر اور اونکی اولاد پر اور اونکی اصحاب اور اونکی تابعدارونپر سب پر اور گواہی دیتا ہون کہ یہہ کلام

اشتاق من لسان کما بات بقلعة حاديا ... فيما بينك وبين عبادك اللهم فاجعل نظري فيه عبادة

... جو درمیان ہمارے اور تیرے بندون کی ... اے اللہ کر نظر میری کو بیچ اس کے عبادت

وقراءتي فيه فكرا وفكري فيه اعتبارا انك انت الرؤف الرحيم رب اعوذ بك من همزات الشيطين واعوذ بك رب ان يحضرون

اور قراءت میری کو بیچ اس کے فکر اور فکر میری کو عبرت تحقیق تو ہے مہربان رحم والا ای رب پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے وسوسون شیطان کی اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے ای رب اس سے کہ حاضر ہون

بعد اسکی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھکر یہی کہے ... اللهم ... اجعله نور البصر ومن شفاء الصدري وذوابا

یا ... اور کر اسکو نور بینائی میرے کا اور شفا سینہ میرے کا

لهمي وحزني ... وارزقني تلاوته وفهم معانيه برحمتك يا ارحم الرحمين اور بعد تلاوت ہر روز کی یہ دعا پڑھی جاتی ہے اور نسائکر

بیان میں ... اور روزی کر ساتھ اسکی ... تلاوت اسکی اور سمجھ معانی اسکی ساتھ رحمت اپنی کی ای بہت مہربان مہربانون کی

اللهم اجعل القران لنا في الدنيا قرينا وفي الاخرة شافعا وفي القبر مونسا وفي القيامة صاحبا وعلى الصراط نورا وفي الجنة رفيقا

یا اللہ کر قرآن کو ہمارے لیے دنیا میں ہمنشین اور آخرت میں شفاعت کرنے والا اور قبر میں غمخوار اور قیامت میں یار اور صراط پر نور اور جنت میں رفیق

ومن النار سترا اور جو دل چاہی دعا کری کذا في منتهى الطالب + اور ابن مردویہ نے روایت کیا ابو ہریرہ سی کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ

اور آلہ وسلم جب ختم کرتی قرآن دعا کرتی کھڑی ہو کر روایت کی بیہقی نے شعب الایمان میں ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے کہ جو شخص پڑھی قرآن اور حمد کری رب کی اور درود بھیجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بخشش چاہی رب اپنے سی پس تحقیق طلب کی خیر کو جگہ

اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ختم فرماتی قرآن تعریف کرتی اللہ کی بہت سی اسحال میں کہ وہ کھڑی ہوتے

پر کہتی الحمد لله رب العلمين الحمد لله الذي خلق السموت والارض وجعل الظلمت والنور ثم الذين كفروا بربهم

يعدلون لا اله الا الله وكذب العادلون بالله وضلوا ضلالا بعيدا لا اله الا الله وكذب المشركون بالله من

العرب والمجوس واليهود والنصرى والصابئين ومن دعا لله ولدا وصاحبة اوندا اوشبها اومثلا اوسميا

اوعدلا فانت ربنا اعظم من ان تتخذ شريكا فيما خلقت والحمد لله الذي لم يتخذ صاحبة ولا ولدا ولم

يكن له شريك في الملك ولم يكن له ولي من الذل وكبره تكبيرا الله اكبر كبيرا والحمد لله كثيرا وسبحان

الله بكرة واصيلا والحمد لله الذي انزل على عبده الكتب ولم يجعل له عوجا قيما لينذر باسا شديدا

من لدنه ويبشر المؤمنين الذين يعملون الصلحت ان لهم اجرا حسنا ماكثين فيه ابدا وينذر الذين

قالوا اتخذ الله ولدا ما لهم به من علم ولا لابائهم كبرت كلمة تخرج من افواههم ان يقولون الا كذبا

الحمد لله الذي له ما في السموت وما في الارض وله الحمد في الاخرة وهو الحكيم الخبير يعلم ما يلج في الارض

وما يخرج منها وما ينزل من السماء وما يعرج فيها وهو الرحيم الغفور الحمد لله فاطر السموت والارض جاعل

الملئكة رسلا اولي اجنحة مثنى وثلث وربع يزيد في الخلق ما يشاء ان الله على كل شيء قدير ما يفتح

الله للناس من رحمة فلا ممسك لها وما يمسك فلا مرسل له من بعده وهو العزيز الحكيم الحمد لله وسلام

على عباده الذين اصطفى الله خير اما يشركون بل الله خير وابقى واحكم واكرم واعظم مما

يُشْرِكُوْنَ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَبَلَّغَتْ رُسُلُهُ الْكِرَامُ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشَّاهِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَارْحَمْ عِبَادَكَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِمْ لَنَا بِخَيْرٍ وَافْتَحْ لَنَا بِخَيْرٍ وَبَارِكْ لَنَا فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَانْفَعْنَا بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ درمنثور

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلے

عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی عثمان رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہتر تم مین سی وہ شخص ہی کہ سیکہا قرآن اور سکہایا اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی جو کوئی سیکہی قرآن جیسیکہ حق ہی سیکہنی کا اور سکہاوی اوسکو وہ سب سی بہتر ہی اور حق سیکہنی سی مراد یہہ ہی کہ احکام حقایق اور دقایق قرآن کی سیکہی ۱ع وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلٰى بُطْحَانَ اَوِ الْعَقِيْقِ فَيَاْتِيَ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِيْ غَيْرِ اِثْمٍ وَّلَا قَطْعِ رَحِمٍ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلُّنَا نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ اَفَلَا يَغْدُوْ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيَتَعَلَّمَ اَوْ يَقْرَاَ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ نَّاقَتَيْنِ وَثَلٰثٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثٍ وَّاَرْبَعٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَرْبَعٍ وَّمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا باہر تشریف لائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم تہی بیٹہی ہوئی اوپر چبوتری سایہ دار کی پس فرمایا کونسا تم مین سی دوست کہتا ہی یہہ کہ جاوی ہر روز طرف بطحان کی یا عقیق کی پس لاوے دو اونٹنیاں بڑی کوہان کی بدون گناہ کی اور بدون توڑنی ناتیکی عرض کیا ہمنی یا رسول اللہ ہم سب دوست رکہتی ہین یہہ فرمایا کیا نہین جاتا ایک تمہارا طرف مسجد کی پس سکہاوی یا پڑہی دو آیتین کتاب اللہ سی بہتر ہی واسطی اوسکی دو اونٹنیون سی اور تین آیتین بہتر ہین واسطی اوسکی تین اونٹنیوں سی اور چار آیتین بہتر ہین واسطی اوسکی چار اونٹنیون سی اور گنتی آیتونکی سوا اسکی بہتر ہی گنتی اونٹنیونکی سی یعنی زیادہ چار آیتونسی بہتر ہین زیادہ چار اونٹنیونسی مثلا پانچ افضل ہین پانچ اونٹنیونسی اسیطرح بعد اسکی اور سمجہہ لی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اوپر چبوتری سایہ دار کی ایک چبوترا پٹا ہوا تہا سامنی مسجد کی اوسمین فقراء مہاجرین رہتی تہی نہایت عابد و زاہد اور بطحان ایک نالہ ہی مدینہ مین اور عقیق بہی نام ایک جگہہ کا دو کوس مدینہ سی ان دونون جگہونمین بازار لگتا تہا اور اونٹ اوسمین بکتی تہی اور عرب اونٹونکو بہت دوست رکہتی ہین خصوصا بڑی کوہان کی پس حضرت نی سوال مذکور کرکی رغبت دلائی صحابہ کو باقیات مین اور نفرت دلائی فانیات سی پس فرق کرکیا یہہ بطریق تمثیل کی اور اونکی سمجہانیکی لیی و الا تمام دنیا کچہہ قدر نہین رکہتی مقابلہ مین ایک آیۃ کی ۱ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ اَنْ يَّجِدَ فِيْهِ ثَلٰثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلٰثُ اٰيَاتٍ يَقْرَاُ بِهِنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا دوست کہتا ہی ایک تمہارا جسوقت کہ پہری طرف گہر اپنی کی یہہ کہ پاوی بیچ گہر مین تین اونٹنیاں حملوالی بڑی فربہ عرض کیا ہمنی کہ ہان فرمایا تین آیتین کہ پڑہی اونکو ایک تمہارا بیچ نماز اپنی کی بہتر ہی واسطی اوسکی تین اونٹنیون حملوالیون بڑی موٹیون سی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَّهٗ اَجْرَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ماہر قرآن کا ساتہہ فرشتون لکہنی والون بزرگ نیکوکار کی اور وہ شخص کہ پڑہتا ہی قرآن اور اٹکتا ہی اوسمین اور قرآن اوسپر مشکل ہوتا ہی واسطی اوسکی دو ثواب ہوتی ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ماہر قرآن وہ ہی کہ جسکو قرآن خوب یاد ہو کہ اٹکی

نہین پڑہسنی ہین اور نہ دشوار ہو پڑہنا اوسپر اور مراد فرشتون سی وہ فرشتی ہین کہ جو لوح محفوظ سی اللہ تعالی کی کتابین لکہتی ہین یا وہ فرشتی کہ اعمال بندونکی لکہتی ہین پس فرمایا کہ ماہر ساتہہ اونکی ہی یعنی دنیامین اونکا سا عمل کرتا ہی اور آخرت مین اوسکی لیی منازل ہونگی کہ ہوگا اونمین رفیق اون فرشتون کا اور دو ثواب ہین یعنی ایک ثواب پڑہنی کا اور دوسرا ثواب مشقت کا اسمین رغبت دلائی ہی پڑہنی پر اور یہہ معنی اسکی نہین ہین کہ جو اٹک کر پڑہتا ہے وہ ثواب زیادہ پاتا ہی ماہر سی بلکہ ماہر کو بہت ثواب ہوتا ہی کہ وہ بیچ جماعت ملائکہ مذکورین کی داخل ہوتا ہی حاصل یہہ کہ ماہر تو افضل ہی لیکن اٹک کر پڑہنی والیکو بہی باعتبار مشقت کی ایکطرحکی فضیلت اور ثواب ثابت ہی ع ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا عَلَى اثْنَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین شک کرنا دو شخصونکی سخی کسی چیز مین شک کرنا خوب نہین مگر دو شخصونکی حال پر ایک وہ شخص کہ دیا اوسکو اللہ نے قرآن اور وہ شخص قیام کرتا ہی ساتہہ اوسکی اوقات رات کی مین اور اوقات دنکی مین یعنی غافل نہین ہوتا مگر بعض وقت اور دوسرا وہ شخص کہ دیا اوسکو اللہ نے مال اور وہ خرچ کرتا ہی مال مین سی اوقات رات کی مین اور اوقات دنکی مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف کہا میرک نے کہ حسد دو قسم پر ہی حقیقی اور مجازی حقیقی یہہ ہی کہ آرزو کری زوال نعمت کی کسیکی لیی وہ حرام ہی بالاجماع ساتہہ آیات واحادیث صحیحہ کی اور مجازی یہہ ہی کہ کسی پاس نعمت دیکہکر آرزو کری کہ میری پاس بہی ہو بغیر آرزو کرنی زوال اوسکی کی اوس سی اسکو غبطہ کہتی ہین یعنی رشک پس اگر ہو یہہ امور دنیا مین مباح ہی اور اگر ہو طاعت مین مستحب ہی یعنی مثلا کسیکو مسجد وغیرہ بناتی دیکہکر آرزو کری کہ اگر میری پاس ہیسا ہو تو مین بہی بناؤن خوب ہی ثواب پاتا ہی اسپر پس مراد حدیث مین غبطہ ہی یعنی غبطہ اچہا نہین مگر دو خصلتون مین انتہی یعنی ان دو مین اور مانند انکی مین چنانچہ اسلیی کہا ہی مظہر نے کہ یعنی نہین لایق آرزو کرنی آدمی کو یہہ کہ ہو واسطی اوسکی نعمت جیسیکہ اور پاس ہی مگر یہہ کہ ہو نعمت ایسی کہ قرب الہی حاصل ہو بسبب اوسکی مانند تلاوت قرآن اور تصدق کرنیکی اور سوائی انکی اور پہلائیان انتہی اور دیا اوسکو قرآن یعنی یاد ہی اوسکو قرآن جیساکہ چاہیی اور وہ قیام کرتا ہی ساتہہ اوسکی یعنی تلاوت کرتا ہی اوسکی اور یاد کرتا ہی معانی اوسکی یا تامل کرتا ہی اوسکی احکام مین اور معانی مین یا عمل کرتا ہی ذوامر و نواہی اوسکی پر یا نماز مین پڑہتا ہی اوسکو ع وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ لَا يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ لَا يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْمُؤْمِنُ الَّذِيْ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَيَعْمَلُ بِهٖ كَالْاُتْرُجَّةِ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِيْ لَا يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَيَعْمَلُ بِهٖ كَالتَّمْرَةِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حال مسلمان کا کہ پڑہتا ہو قرآن مانند حال ترنج کی ہی کہ بو اوسکی خوب ہوتی ہی اور مزہ اوسکا اچہا ہوتا ہی اور حال اوس مومن کا کہ نہین پڑہتا ہو قرآن مانند حال کہجور کی ہی نہین بو اوسمین اور مزہ اوسکا شیرین ہی اور حال اوس منافق کا کہ نہین پڑہتا قرآن مانند حال اندراین کی پہل کی نہین اوسمین بو اور مزہ اوسکا تلخ اور حال اوس منافق کا کہ پڑہتا ہو قرآن مانند حال پہول خوشبودار کی کہ بو اوسکی اچہی اور مزہ اوسکا تلخ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین یون ہی کہ وہ مسلمان کہ پڑہتا ہو قرآن اور عمل کرتا ہو اوسپر مانند ترنج کی ہی اور وہ مومن کہ نہین پڑہتا قرآن اور عمل کرتا ہی اوسپر مانند کہجور کی ف مومن پڑہنی والا قرآن کا مانند ترنج کی یون ہوا کہ خوش مزہ ہی بسبب ثابت ہونی ایمان کی اوسکی

دلمین ور خوشبو رکہتا ہی کہ لوگ ثواب پاتی ہین بسبب سنی قراۃ اوسکی اور سیکہتی ہین قرآن اوس سی اع ۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهٖ آخَرِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عمر بن خطاب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی بلند کرتا ہی ساتہہ اس کتاب کی یعنی کلام اللہ
کی کتنی لوگونکو اور پست کرتا ہی ساتہہ اوسکی کتنی لوگونکو نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی جسنی پڑہا قرآن اور عمل کیا اوسپر اوسکا درجہ بلند کرتا ہی
اللہ تعالی دنیا اور آخرت مین کہ دنیا مین اچہی طرح زندہ رکہتا ہی اور عقبی مین داخل کرتا ہی ان لوگونمین کہ جنپر انعام کیا ہی اور جسنی قرآن نہ
پڑہا اور نہ عمل کیا اوسپر اوسکا درجہ پست کرتا ہی اع ح وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ
يَقْرَءُ مِنَ اللَّيْلِ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهٗ مَرْبُوْطَةٌ عِنْدَهٗ إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ فَقَرَءَ فَجَالَتْ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ
ثُمَّ قَرَءَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهٗ يَحْيٰى قَرِيْبًا مِنْهَا فَأَشْفَقَ أَنْ تُصِيْبَهٗ وَلَمَّا أَخَّرَهٗ رَفَعَ رَأْسَهٗ إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا
مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيْهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَءْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اقْرَءْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَأَشْفَقْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنْ تَطَأَ يَحْيٰى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيْبًا فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ وَرَفَعْتُ رَأْسِيْ إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيْهَا
أَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ فَخَرَجَتْ حَتّٰى لَا أَرَاهَا قَالَ أَوَتَدْرِيْ مَا ذَاكَ قَالَ لَا قَالَ تِلْكَ الْمَلٰئِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ
يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارٰى مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِيْ مُسْلِمٍ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ بَدَلَ فَخَرَجَتْ
عَلٰى صِيْغَةِ الْمُتَكَلِّمِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ اسید بن حضیر نی کہا اوسوقت کہ وہ یعنی مین پڑہتا تہا راتکو
سورہ بقرہ اور گہوڑا اوسکا بندہا ہوا تہا نزدیک اوسکی ناگاہ شوخی کی گہوڑی نی پس ٹہیر گیا پڑہنی سی یعنی تاکہ دیکہی کہ کیا سبب ہی شوخی کا پس
گہوڑا بہی ٹہیر گیا یعنی پس گمان کیا کہ یون ہین شوخی کرتا تہا پہر پڑہنی لگی پہر جولانی کی گہوڑی نی پہر جب ~~ہوہی~~ پس ٹہیر گیا گہوڑا پہر پڑہنی لگی پہر
شوخی کی گہوڑی نی یعنی پس جانا کہ یہہ شوخی کسی سبب سے ہی پس موقوف کیا پڑہنا اور تہا بیٹا اسید کا یحیی قریب گہوڑی کی ڈرا یہہ کہ پہنچاوی اوسکو ایذا
یعنی پس گیا اسید بیٹی کی طرف تاکہ سرکادی گہوڑی کی پاس سی پس جب سرکایا اوسکو اوٹہایا سر اپنا طرف آسمان کی پس ناگہان ایک چیز ہے
مانند ابر کی اوسمین ہی مانند چراغون کی پس جب صبح کی اسید نی بیان کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روبرو پس فرمایا حضرت نی پڑہی گیا ہوتا
ای ابن حضیر کہا ابن حضیر نی ڈرا مین یا رسول اللہ اس سی کہ کچلی گہوڑا یحیی کو اور تہا گہوڑا یحیی کی نزدیک پس پہرا مین طرف یحیی کی اور اوٹہایا
مینی سر اپنا طرف آسمان کی پس تہی ناگہان ایک چیز مانند ابر کی اوسمین مانند چراغونکی پس نکلا مین یعنی اپنی گہر سی یہانتک کہ نہ دیکہا مینی اسکو
یعنی چراغانکو فرمایا حضرت نی جانتا ہی تو کیا تہا یہہ کہا کہ نہین فرمایا یہہ تہی فرشتی نزدیک ہوئی تہی واسطی آواز قراۃ تیری کی اگر پڑہتا رہتا تو البتہ
صبح کرتی فرشتی دیکہتی لوگ طرف اونکی نہ چہپتی اونسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور لفظ بخاری کی ہین اور مسلم مین بدلی فخرجت صیغہ متکلم کی یون ہی
عرجت فی الجو یعنی چڑہ گیی ہوا مین درمیان آسمان و زمین کی ف گہوڑا شوخی کرتا تہا اون فرشتون کی ڈرسی کہ اوتری تہی واسطی سننے
قرآن کی اور ٹہیر جاتا تہا بسبب چڑہ جانی فرشتونکی آسمان پر حالت چپ رہنی مین اور لفظ اقرا کی معنی ابن حجر نی یہہ لکہی ہین کہ ہمیشہ پڑہتا رہ اسی
سورہ کو کہ سبب ہی ایسی حالت عجیبہ کا اور اگر درپیش آوی زمانہ آیندہ مین ایسی حالت تو نہ چہوڑنا اسکو بلکہ پڑہتا رہنا اور کہا طیبی نی کہ معنی
اسکی طلب یا دلی کی ہین زمانہ ماضی مین پس گویا کہ کہا کیون نہ زیادہ کیا تونی اور اسلیی کہا اوسکی جواب مین فاشفقت آخر تک پس صاحب ترجمہ
نی ترجمہ اسکی موافق کیا ہی اور ایک چیز ہی مانند ابر کی وجہ تشبیہ کی یہہ ہی کہ ملائکہ اژدحام کرتی ہین قرآن کی سننے پر یہانتک کہ ہوتی ہین

مانند ایک چیز پردہ ہونیوالیکی درمیان اوسکی اور درمیان آسمان کی اور تہی بیہ چراغ مونہہ اونکی ۔ ع ۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ
رَجُلٌ يَقْرَءُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَاِلٰى جَانِبِهٖ حِصَانٌ مَرْبُوْطٌ بِشَطْنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُوْ وَتَدْنُوْ وَجَعَلَ فَرَسُهٗ
يَنْفِرُ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْاٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
براسے کہ کہا تہا ایک شخص پڑہتا سورہ کہف اور اوسکی طرف اوسکی گہوڑا تہا بندہا ہوا ساتہہ دو رسیون کی ڈہانک لیا اوس گہوڑیکو ایک ابرنی اور ہونی لگا نزدیک
اور نزدیک اور شروع کیا گہوڑی اوسکی نی اوچہلنا کودنا پس جب صبح کی اوس شخص نی آیا حضرت کی پاس ذکر کیا یہہ ماجرا روبرو حضرت کی
پس فرمایا یہہ تہی سکینہ اوتری تہی بسبب پڑہنی قرآن کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف سکینہ کہتی ہین خاطر جمعی و تسکین قلب و رحمت
کو اور اوسکی سبب سی دل صاف ہوتا ہی اور تاریکی نفس کی جاتی رہتی ہی اور حضور و ذوق پیدا ہوتا ہی اور کبہی بصورت ابر وغیرہ کی ظاہر
ہوتی ہی ۔ ع ۔ ح ۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمْ اُجِبْهُ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ اُصَلِّيْ قَالَ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ
قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَلَمَّا اَرَدْنَا اَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنَّكَ قُلْتَ لَاُعَلِّمَنَّكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ
الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی سعید بن معلی سی کہ کہا تہا مین نماز پڑہتا مسجد مین پس بلایا مجکو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی پس نہ جواب دیا مینی اونکو پہر آیا مین حضرت کی پاس پس کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق مین نماز پڑہتا تہا فرمایا کیا نہین کہا اللہ نی جواب
دو واسطی اللہ کی اور رسول کی اور اطاعت کرو حکم اوسکی جسوقت پکارے تمکو پہر فرمایا کیا نہ سکہلاؤنمین تجکو بہت بڑی سورہ یعنی افضل سورہ قرآن مین
پہلی اسکی کہ نکلی تو مسجد سی پہر پکڑا حضرت نی ہاتہہ میرا پس جبکہ ارادہ کیا ہمنی یہہ کہ نکلین کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق آپ نی فرمایا تہا کہ البتہ سکہلاؤنگا
مین تجکو بہت بڑی سورہ قرآن سی فرمایا وہ سورہ الحمد للہ رب العالمین و ہ سات آیتین ہین کہ مکرر پڑہی جاتی ہین نمازمین اور قرآن ہی بڑا کہ دیا گیا
ہون وہ نقل کی یہہ بخاری نی ف جواب دو الخ اس سی معلوم ہوا کہ نماز مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دینی سی نماز نہین جاتی تہی جیسی
خطاب کرنی پیغمبر خدا کیسی نماز نہین جاتی اور سورہ فاتحہ کو بہت بڑی سورہ اسلیی فرمایا کہ قدر اسکی بڑی ہی اللہ کی نزدیک اور فوائد اور معنی اسکی
بہت ہین باوجود اختصار لفظونکی چنانچہ کہا گیا ہی کہ تمام مقاصد دینی و دنیوی داخل ہین بیچ قول ایاک نعبد وایاک نستعین کی بلکہ کہا ہی بعضی
عارفین نی کہ جو کچہہ اگلی کتابونمین ہی وہ سب قرآن مین ہی اور جو کچہہ قران مین ہی وہ سب سورہ فاتحہ مین ہی اور جو کچہہ فاتحہ مین ہی وہ بسم اللہ مین
ہی اور وہ سات آیتین ہین یہہ اشارا ہی اس آیت پر وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ یعنی دین ہمنی تجکو سات آیتین کہ مکرر پڑہی
جاتی ہین نماز مین یا ثنا کی گئی ہی اونکی ساتہہ فصاحت کی اور اعجاز کی مراد اونسی سورہ فاتحہ ہی اور دیا ہمنی تجکو قران عظیم مراد اس سی بہی فاتحہ
ہی از بسکہ یہہ جزاعظم قران کی ہی مبالغہ فرمایا کہ یہہ قرآن عظیم ہی ۔ ع ۔ ح ۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُقْرَءُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ ٹہیراؤ اپنی گہرون کو مقبری تحقیق شیطان بہاگتا ہی اوس گہر سی کہ پڑہی جاتی ہی اوسمین سورہ
بقرہ نقل کی یہہ مسلم نی ف نہ ٹہیراؤ گہرون کو مقبری یعنی جیسی مقبری خالی ہوتی ہین ذکر اور بندگی اور تلاوت قرآن سی اسطرح گہرونکو نہ ٹہیراؤ
کہ مردونکی مانند پڑی رہو اور ذکر وغیرہ نکرو بلکہ گہرون مین ذکر اور قرآن اور نماز پڑہا کرو بعد ازان ذکر کی وہ چیز کہ افضل اور بہت فائدہ مند ہی

وَرَسُولُهٗ اَعْلَمُ قَالَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ اَعْظَمُ قُلْتُ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای ابو المنذر کہ کنیت ہی ابی کی کیا جانتا ہی تو کونسی آیت کتاب اللہ تعالی سی ساتہہ تیری بہت بڑی ہی کہا میں نی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا ای ابو المنذر جانتا ہی تو کونسی آیت کتاب اللہ سی ساتہہ تیری بہت بڑی ہی کہا تحقیق اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم یعنی ساری آیۃ الکرسی کہا ابی نی کہ مارا حضرت نی اپنا ہاتہہ میری سینہ پر اور فرمایا چاہیی کہ خوشگوار ہو تجکو علم ای ابا المنذر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اول یہہ ہی کہ کہا جاوی کہ سپرد کیا حضرت کی اول از راہ ادب کی اور جواب یا دوسری بار واسطی پوچہنی حضرت کی پس جمع کیا ادب اور فرمان برداری کو جیسیکہ طریقہ ہی اہل کمال کا اور بعضون نی کہا کہ منکشف ہوا اونکو دوسری بار علم اللہ کی طرف سی یا مدد رسول اوسکی سی بسبب برکت تفویض اور حسن ادب کی پس جواب دیا سوال کی اور آیۃ الکرسی کو بہت بڑا اسلیے کہا کہ اسمین بیان توحید اور تعظیم الٰہی اور ذکر اسما حسنی اور صفات باری تعالی کا ہی ؛ ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ فَاَتَانِيْ اٰتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ وَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ وَلِيْ حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكٰى حَاجَةً شَدِيْدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ سَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُّهٗ فَجَاءَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِيْ فَاِنِّيْ مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ لَا اَعُوْدُ فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا داروغہ کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ نگہبانی کرنی یعنی جمع کرنی زکوۃ رمضان کی یعنی صدقہ عید الفطر کی تاکہ بعد جمع ہونیکی بانٹین حضرت فقرا کو پس آیا میری پاس ایک شخص پس شروع کین لپین بہرنی غلہ مین یعنی لیکر اپنی ہاتہون اور دامن مین کہتا جاتا تہا پس پکڑا مینی اوسکو اور کہا مینی کہ البتہ پہنچاؤنگا مین تجکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اوسنی کہ تحقیق مین محتاج ہون اور میری ذمہ پر نفقہ عیال کا ہی اور مجکو حاجت سخت ہی یعنی قرض وغیرہ ہی میری ذمہ کہا ابوہریرہ نی پس چہوڑ دیا مینی اوسکو پس صبح کی مینی پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی خبر غیب کی دی کہ ای ابوہریرہ کیا ہوا قیدی تیرا کہ رات گذری ہوئی مین تہا کہا مینی یا رسول اللہ شکایت کی اوسنی حاجت سخت کی اور عیالداری کی پس رحم کیا مینی اوسپر پس چہوڑ دیا مینی اوسکو فرمایا حضرت نی خبردار ہو تحقیق اوسنی جہوٹ بولا تجسی یعنی سچ ظاہر کرنی حاجت کی اور وہ پہر آویگا یعنی پس ڈرتا رہو اوس سی پس جانا مینی کہ وہ پہر آویگا بسبب فرمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ کہ وہ پہر آویگا پس منتظر رہا مین اوسکا پہر آیا لپین لینی لگا غلہ مین سی پس پکڑا مینی اوسکو اور کہا مینی کہ البتہ لیجاؤنگا مین تجکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اوسنی چہوڑ دی مجکو کہ مین محتاج ہون اور میری ذمہ پر نفقہ کنبی کا ہی پہر نہ آؤنگا مین پس رحم کیا مینی اوسپر پس چہوڑ دی مینی راہ اوسکی **ف** اسبار شاید کہ رحم کیا بسبب کہنی اوسکی کہ پہر نہ آؤنگا والا ثابت ہو چکا تہا جہوٹ اوسکا بیچ ظاہر کرنی حاجت کی زبانی مخبر صادق کی ؛ ع ؛ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكٰى حَاجَةً شَدِيْدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُّهٗ فَجَاءَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى

رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھٰذَا اٰخِرُ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ اَنَّکَ تَزْعَمُ لَا تَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ قَالَ دَعْنِیْ
اُعَلِّمْکَ کَلِمٰتٍ یَنْفَعُکَ اللّٰہُ بِھَا اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِکَ فَاقْرَءْ اٰیَةَ الْکُرْسِیِّ اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ
الْقَیُّوْمُ حَتّٰی تَخْتِمَ الْاٰیَةَ فَاِنَّکَ لَنْ یَّزَالَ عَلَیْکَ مِنَ اللّٰہِ حَافِظٌ وَّلَا یَقْرَبُکَ شَیْطٰنٌ حَتّٰی تُصْبِحَ
فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہٗ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ اَسِیْرُکَ قُلْتُ زَعَمَ
اَنَّہٗ یُعَلِّمُنِیْ کَلِمٰتٍ یَنْفَعُنِیَ اللّٰہُ بِھَا قَالَ اَمَا اِنَّہٗ صَدَقَکَ وَھُوَ کَذُوْبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مِنْہُ
مُنْذُ ثَلٰثِ لَیَالٍ قُلْتُ لَا قَالَ ذَاکَ شَیْطٰنٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ پس صبح کی مینی پہر فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای ابوہریرہ
کیا ہوا قیدی تیرا عرض کیا مینی یا رسول اللہ شکایت کی اوسنی حاجت سخت کی اور عیالداری کی پس رحم کہایا مینی اوسپر چہوڑدی مینی راہ اوسکی یعنی بسبب
عہد اوسکی کہ پہر نہ اویگا پس فرمایا خبردار رہو تحقیق اوسنی جہوٹ بولا تجسی یعنی اسمین کہ پہر نہ آویگا اور پہر آویگا وہ پس منتظر رہا مین وسکا پہر آیا لیین لین غلہ
سی پہر پکڑا مینی اوسکو اور کہا مینی البتہ لیجاونگا مین تجکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہہ اخیر ہی تین مرتبہ کی تحقیق تو کہتا ہی کہ مین نہین آونگا
اور پہر آتا ہی تو کہا اوسنی چہوڑدو مجکو سکہلاونگا مین تمکو کتنی کلمی نفع دیگا تمکو اللہ بسبب اونکی جسوقت کہ جگہہ پکڑو طرف بچہونی اپنی کی یعنی سونی کی لیی
پس پڑہو آیة الکرسی اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم یہانتک کہ ختم کرو تم آیة کو یعنی وہو العلی العظیم تک پڑہو پس تحقیق ہمیشہ رہیگا تجپر اللہ کیطرفسی نگہبان یعنی
فرشتہ اور نہین نزدیک ہونیکا تمہاری کوئی شیطان یعنی جن وانس سی واسطی ایذا دینی دینی ودنیوی کی صبح تک پس چہوڑدی مینی راہ اوسکی
پس صبح کی مینی پہر فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا ہوا قیدی تیرا کہا مینی کہ کہا قیدی نی یہہ کہ سکہلاوی مجکو کتنی کلمی کہ نفع دی مجکو
اللہ بسبب اونکی فرمایا حضرت نی کہ خبردار ہو تحقیق اوسنی سچ کہا تجسی یعنی اس سکہانی مین اور وہ ہی جہوٹا یعنی اور باتون مین جانتا ہی تو کس سے
خطاب کرتا تہا تو تین رات سی کہا مینی نہین فرمایا یہہ شیطان تہا یعنی صدقات کی ناقص کرنیکی لیی آیا تہا نقل کی یہہ بخاری نی **وَعَنِ**
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَیْنَمَا جِبْرَئِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِیْضًا مِّنْ
فَوْقِہٖ فَرَفَعَ رَاْسَہٗ فَقَالَ ھٰذَا بَابٌ مِّنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْیَوْمَ لَمْ یُفْتَحْ قَطُّ اِلَّا الْیَوْمَ فَنَزَلَ مِنْہُ مَلَکٌ فَقَالَ ھٰذَا
مَلَکٌ نَزَلَ اِلَی الْاَرْضِ لَمْ یَنْزِلْ قَطُّ اِلَّا الْیَوْمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ اَبْشِرْ بِنُوْرَیْنِ اُوْتِیْتَھُمَا لَمْ یُؤْتَھُمَا نَبِیٌّ قَبْلَکَ فَاتِحَةُ الْکِتَابِ
وَخَوَاتِیْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَءَ بِحَرْفٍ مِّنْھُمَا اِلَّا اُعْطِیْتَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا اوسوقت کہ جبرئیل علیہ السلام
بیٹہی ہوئی تہی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنی جبرئیل نی آواز دروازہ کہلنی کیسی اوپر کی طرف سی پس اوٹہایا سر اپنا پس کہا جبرئیل نی یہہ دروازہ
ہی آسمان کا کہولا گیا آجکی دن نہین کہولا گیا کبہی مگر آج پس اوترا اوس دروازہ سی ایک فرشتہ پس کہا جبرئیل نی یہہ فرشتہ اوترا طرف زمین کی
نہین اوترا کبہی مگر آج پس سلام کیا یعنی فرشتی نی حضرت کو پہر کہا خوش وقت ہو تم ساتہہ دو نورونکی کہ دیی گیی ہو تم وہ دو نور نہین دیا گیا کوئی نبی پہلی
تمسی سورہ الحمد اور خاتمہ سورہ بقرہ کا نہین پڑہیگا تو کوئی حرف اونمین سی مگر کہ دیا جاویگا تو ثواب وسکا یا قبول کیجاویگی دعا تیری نقل کی یہہ مسلم نی
ف پس اوترا یہہ کلام راویکا ہی کہ سنا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور سناتہہ دو نورونکی انکا نام نور اسلیی ہوا کہ یہہ روشنی ہونگی کہ چلینگے آگی
پڑہنی والی اپنی کی قیامت کو اور خاتمہ سورہ بقرہ کا ظاہر تر یہی کہ مراد خاتمہ سی للہ ما فی السموات وما فی الارض آخر سورہ تک ہی چنانچہ کعب رضی سی یہہ
بہی منقول ہی اور کوئی حرف حرف سی مراد کلمہ ہی اور کلمی سمین دو طرحکی ہین ایک تو وہ ہین کہ جنمین دعا ہی مانند اہدنا الصراط المستقیم اور غفرانک ربنا
اور سوائی انکیکی اور دوسری کلمی فقط حمد وثنا کی ہین پس جو کلمہ دعا کا ہی پڑہیگا دیا جاویگا وہ چیز کہ اوس کلمی مین ہی اور جو کلمہ کہ حمد وثنا کا پڑہیگا

دو رسولہ ایک آیت کا ثواب دیگا جیسا کہ قرآن کی حرفون پر ملتا ہی ع ۔ وَعَنْ اَبِی مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَلْاٰیَتَانِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ مَنْ قَرَأَ بِہِمَا فِیْ لَیْلَۃٍ کَفَتَاہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو آیتین آخر سورہ بقرہ کی یعنی آمن الرسول سی آخر تک جو شخص پڑہی اونکو رات مین کفایت کرتی ہین اوسکو نقل کی یہہ بخاری
و مسلم نی ف کفایت کرتی ہین یعنی دفع کرتی ہین وسوسی شرارت جن انس کی اوسکو یا کفایت کرتی ہین قیام لیل سی ع وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰیَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ سُوْرَۃِ الْکَہْفِ عُصِمَ مِنَ
الدَّجَّالِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ یاد کری دس آیتین اول سورہ کہف کی بچایا
جاویگا شر دجال کیسی نقل کی یہہ مسلم نی ف دجال سی یا وہ دجال مراد ہی کہ اخیر زمانی مین پیدا ہوگا یا دجال سی مراد ہر جہوٹا فریبیہ ہی اور
ترمذی کی روایت آگی آتی ہی اوسمین یون ہی کہ جسنی پڑہین تین آیتین اول کہف کی بچایا جاویگا فتنہ دجال کیسی کہا بعضون نی کہ وجہ جمع کی یہہ
ہی کہ جو کوئی یاد کری دس آیتین تو بچایا جاویگا شر اوسکی سی اگر ملیگا اوس سی اور جو کوئی پڑہیگا تین آیتین تو بچایا جاویگا فتنہ اوسکی سی اگر نہ ملیگا
اوس سی حاصل یہہ کہ فتنہ ملاقات کا اشد ہوگا بہ نسبت فتنہ عدم ملاقات کی پس دس آیتون کی یاد کرنی سی فتنہ ملاقات سی بچیگا اور تین کی پڑہنی
پڑہنی سی اوس فتنہ سی بچیگا کہ بغیر اوسکی ملنی کی لوگ اوسمین گرفتار ہونگی واللہ اعلم ع ۔ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَعْجِزُ
اَحَدُکُمْ اَنْ یَّقْرَأَ فِیْ لَیْلَۃٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالُوْا وَکَیْفَ یَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالَ قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ یَعْدِلُ ثُلُثَ
الْقُرْاٰنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَرَوَاہُ الْبُخَارِیُّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا عاجز ہی ایک
تمہارا یہہ کہ پڑہی ایک رات مین تہائی قرآن عرض کیا صحابہ نی اور کسطرح پڑہی تہائی قران فرمایا قل ہو اللہ احد برابر ہی تہائی قران کی
نقل کی یہہ مسلم نی اور نقل کی بخاری نی ابی سعید سی ف قل ہو اللہ برابر تہائی قرآن کی اسلیی ہی کہ قرآن مین مذکور ہین قصی اور احکام اور
توحید اسمین توحید خوب مذکور ہی اور بعضون نی کہا کہ ثواب اسکا مضاعف ہوتا ہی بقدر اصل ثواب تہائی قران کی پس بموجب تقریر اول کی
نہین لازم آتا کہ تین بار پڑہنی سی ثواب ایک قران کا ہو اور بموجب تقریر دوسری کی تین بار پڑہنی سی اصل ثواب ایک قران کا حاصل ہو جاتا ہی
ع ۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰی سَرِیَّۃٍ وَّکَانَ یَقْرَأُ لِاَصْحَابِہٖ فِیْ
صَلٰوتِہِمْ فَیَخْتِمُ بِقُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَکَرُوْا ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوْہُ لِاَیِّ شَیْءٍ یَّصْنَعُ
ذٰلِکَ فَسَاَلُوْہُ فَقَالَ لِاَنَّہَا صِفَۃُ الرَّحْمٰنِ وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَہَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْبِرُوْہُ اَنَّ اللّٰہَ یُحِبُّہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجا ایک شخص کو امیر کر کر ایک لشکر پر اور تہا وہ امامت کرتا اپنی رفیقون کی نماز مین اور ختم
کرتا یعنی قراءۃ اپنی ساتہہ قل ہو اللہ احد کی پس جبکہ پہری یعنی لشکر کی لوگ ذکر کیا روبرو حضرت کی پس فرمایا پوچہو اوس سی کس واسطی کرتا ہی یہہ
پس پوچہا اوس سی کہا وسی کرتا ہون میں یہہ اسلیی کہ تحقیق اسمین ہی صفت رحمان کی اور مین دوست رکہتا ہون یہہ کہ پڑہون اوسکو یعنی ہمیشہ واسطی
ہونی صفت رحمان کی اسمین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر دو اوسکو کہ اللہ دوست رکہتا ہی اوسکو یعنی بسبب دوست رکہنی اوسکی اسکو نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی ف ختم کرنا ساتہہ قل ہو اللہ کی یعنی پڑہنا آخر رکعت ہر نماز کی مین بعد سورہ فاتحہ کی قل ہو اللہ احد اور کہا ابن حجر نی کہ پڑہنا بعد
فاتحہ کی یا بعد فاتحہ اور سورۃ کی ہر رکعت مین قل ہو اللہ اور معنی اول جو معنی لکہی ہین وہ خوب ہین کہ نماز بلا کراہت ہوتی ہی بالاتفاق ع
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُحِبُّ ہٰذِہِ السُّوْرَۃَ قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ قَالَ اِنَّ حُبَّکَ اِیَّاہَا

اُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ مَعْنَاهُ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تحقیق ایک شخص نی عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق
مین دوست رکہتا ہون اس سورہ کو مراد اس سی سورہ قل ہو اللہ احد فرمایا حضرت نی کہ تحقیق دوستی تیری اوس سورہ سی داخل کریگی تجکو بہشت
مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور روایت کیی بخاری نی معنی اسکی وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ اُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی
عقبہ بن عامر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ عجب آیتین ہین کہ اوتاری گئین آجکی رات نہین دیکہی گئین مانند اونکی کبہی یعنی بیچ مقدمہ
پناہ دینی کی کہ وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہین نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَأَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ
الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰى رَأْسِهٖ وَوَجْهِهٖ
وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ جگہہ پکڑتی
طرف بچہونی اپنی کی ہر شب ملاتی دونون ہاتہہ اپنی پہر دم کرتی دونون ہاتہون مین پس پڑہتی اونمین قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور
قل اعوذ برب الناس پہر پہیرتی دونون ہاتہونکو بدن اپنی پر جہانتک ہو سکتا شروع کرتی پہیرنا ہاتہونکا اپنی سر پر اور اپنی منہہ پر اور اگلی جانب
بدن اپنی کی پر یعنی بعد اسکی ہاتہہ اور جگہہ پہیرتی کرتی یہہ یعنی پڑہنا اور دم کرنا اور پہیرنا ہاتہہ کا تین بار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ظاہر
اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ دم پہلی ہاتہون پر کرتی تہی اور پڑہتی تہی بعد اسکی پس بعضون نی تو کہا ہی کہ یہہ اس لیی کرتی تہی کہ تا مخالفت
ہووی ساحرون کی کہ وہ پہلی پڑہتی ہین اور دم پیچہی کرتی ہین اور بعضون نی کہا کہ یعنی یہہ ہین کہ ارادہ دم کرنیکا کرتی پہر پڑہتی اور پہر دم کرتی ع
وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَمَّا اُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَابِ الْمِعْرَاجِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى
اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابن مسعود کی لما اسری برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب المعراج مین انشاء اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ تَحْتَ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اَلْقُرْاٰنُ يُحَاجُّ الْعِبَادَ لَهٗ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ وَالْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ تُنَادِيْ اَلَا مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ
روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تین چیزین ہونگی نیچی عرش کی دن قیامت کی ایک تو قرآن جہگڑ
یگا بندونسی اور واسطی قرآن کی ظاہر ہی اور باطن ہی اور دوسری نیچی عرش کی امانت اور تیسری ناتا پکاریگا ناتا یا ہر ایک ناتا اور امانت خبردار
ہو جسنی ملایا مجکو یعنی رعایت کی میری حق کی ملاویگا اوسکو اللہ یعنی ساتہہ رحمت اپنی کی اور جسنی توڑا مجکو یعنی رعایت میری حق کی نکی توڑیگا اوسکو
اللہ یعنی متوجہ نہین ہونیکا اوسپر نقل کی یہہ شرح السنہ مین ف نیچی عرش کی یہہ کنایہ ہی اس سی کہ کمال قرب اور اعتبار ہوگا انکو درگاہ عزت
مین کہ ضائع نہین کرنیکا حق سبحانہ اونکی حق کو اور ثواب دن لوگونکی کہ محافظت کرینگی انکی جیسا کہ حال بادشاہونکی مقربونکا ہوتا ہی اور جہگڑیگا بندونسی
یعنی جنہون نی اسکی تعظیم نکی اور عمل نکیا اسپر اونسی جہگڑیگا اور جنہون نی تعظیم اسکی کی ہوگی اور عمل کیا ہوگا اسپر اونکی طرف سی جہگڑیگا بیچ جناب
الہی مین شفاعت انکی کریگا اور ظاہر ہی یعنی معنی ظاہر ہین کہ اکثر لوگ سمجہتی ہین احتیاج تامل کی نہین اور باطن ہی یعنی بعضی معنی قرآن کی محتاج
مین تامل اور فکر وتفسیر کی کہ نہین سمجہتی اوسکو مگر خواص مقربین علما عاملین سی یہہ اشارہ ہی اسپر کہ ہرکوئی بقدر سمجہہ اپنی کی ساتہہ قرآن کی
مواخذہ کیا جاویگا اگر عمل نکریگا اوسپر اور امانت سی مراد ہی حق اللہ تعالی کی اور بندون کی کہ لازم ہی ادا اونکا ع ح وَعَنْ

عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ کَمَا کُنْتَ
تُرَتِّلُ فِی الدُّنْیَا فَاِنَّ مَنْزِلَکَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰیَۃٍ تَقْرَأُھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا جاویگا واسطی صاحب قرآن کی پڑہ اور چڑہ یعنی بہشت کی درجون پر اور ٹہیر ٹہیر کر پڑہ جیسا کہ تو ٹہیر ٹہیر
کر پڑہتا تہا دنیا مین پس تحقیق مرتبہ تیرا نزدیک آخر آیت کی کہ پڑہیگا تو اوسکو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی ف صاحب قرآن
وہ کہ ہمیشہ تلاوت کرتا ہی قرآنکی اور عمل کرتا ہی اوسپر نہ وہ کہ پڑہی قرآن اور قرآن لعنت کری اوسپر یعنی جو عمل نہین کرتا اوسکا یہہ حال ہوتا ہی ایک
روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی عمل کری قرآن پر پس گویا کہ پڑہتا ہی وسکو ہمیشہ اگرچہ نہ پڑہا اوسکو اور جسنی نہ عمل کیا قرآن پر پس گویا کہ نہ پڑہا اوسکو اگرچہ
پڑہتا ہی اوسکو ہمیشہ اور پڑہ اور چڑہ یعنی چڑہتا جا درجات جنت پر بقدر آیتون کی کہ پڑہی تو اور آیا ہی ایک روایت مین کہ درجات جنت کی بقدر
آیات قرآن کی ہین پس اگر تمام قرآن پڑہیگا او پر کی درجہ جنت کی پر کہ لائق حال اوسکی ہوگا چڑہیگا اور اسمین اشارا ہی اسپر کہ جو حافظ ترتیل سے ٦٢٢٧
پڑہتی ہین اونکا بڑا رتبہ ہوگا جنت مین اور آیتین قرآنکی بحسب گنتی کوفیونکی کہ اس یار مین قراءۃ اور گنتی اونکی مروج ہی چھ ہزار اور دو سو سین تیس ہین
اور سوای اسکی اور بہی قول بہت سی آئی ہین اسمین جو چاہی قرائۃ کی کتابونمین دیکہہ لی ح ع بحرالعلوم وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْ جَوْفِہٖ شَیْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ کَالْبَیْتِ الْخَرِبِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ
وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق وہ شخص کہ
نہین اوسکی دل مین کچھہ قرآن سی مانند گہر ویران کی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث صحیح ہی ف اسلیی کہ جو کوئی
کچھہ بہی قرآن نہ جانتا ہو اور نہ ایمان رکہتا ہو اوسپر یا جانتا ہو اور ایمان نہ رکہتا ہو اوسپر وہ مانند گہر ویران کی ہی اور جسکو قرآن آتا ہو اور ایمان
بہی رکہتا ہو اوسپر اوسکا باطن آباد ہی نور ایمان سی تہوڑا جانتا ہوگا تہوڑا آباد ہوگا بہت جانتا ہوگا بہت آباد ہوگا ع ع وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی مَنْ شَغَلَہُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِکْرِیْ وَمَسْئَلَتِیْ
اَعْطَیْتُہٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِی السَّائِلِیْنَ وَفَضْلُ کَلَامِ اللّٰہِ عَلٰی سَائِرِ الْکَلَامِ کَفَضْلِ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی پروردگار بابرکت اور بلند جسکو باز رکہی قرآن یاد میری سی اور مانگنی میری سی دیتا ہون میں اوسکو بہتر اوس چیز سی کہ دیتا ہون
مانگنی والونکو اور بزرگی کلام الہی کی اوپر تمام کلامونکی مانند بزرگی اللہ کی تمام مخلوقات اوسکی پر یعنی اور ایسی ہی فضیلت مشغول ہونیوالیکی اسمین اوپر
غیر اوسکیکی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن غریب ہی ف جسکو باز رکہی قرآن یعنی
جو کوئی مشغول رہی یاد کرنی قرآن کی مین اور جاننی اور سمجہنی معانی اسکی مین اور عمل کرنی مین اوس چیز پر کہ اوسمین ہی اور باز رہی اور ذکر و دعا میری سی
کہ سوای کلام اللہ کی ہین تو دیتا ہون اوسکو زیادہ مانگنی والونسی اور ظاہر یہہ تہا کہ کہا جاتا کہ دیتا ہون اوسکو زیادہ مانگنی والون اور ذکر کرنیوالونسی
لیکن یون نہ کہا اور اکتفا کیا ساتہہ ذکر کرنی مانگنی والونکی اسلیی کہ ذکر بہی حقیقت مین دعا ہی کیونکہ ذکر اور ثنا کریم سی مقصود یہہ ہوتا ہی کہ کچھہ ہمکو دی
اور جملہ فضل کلام اللہ الخ احتمال رکہتا ہی کہ تتمہ ہی قول اللہ تعالی کا اور احتمال یہہ بہی ہی کہ کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ظاہر تر یہی ہی ع ح
وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ کِتَابِ اللّٰہِ فَلَہٗ بِہٖ حَسَنَۃٌ وَّالْحَسَنَۃُ
بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا لَا اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ اَلِفٌ حَرْفٌ وَّلَامٌ حَرْفٌ وَّمِیْمٌ حَرْفٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہی ابن مسعود کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی
ایک حرف کتاب اللہ یعنی قرآن مین سی پس اسطی اوسکی عوض ہر حرف کی نیکی اور نیکی برابر دس نیکی کی یعنی ہر حرف پر دس نیکیان لکہی جاتی ہین نہین
کہتا مین کہ سارا الم ایک حرف ہی الف ایک حرف ہی اور لام ایک حرف اور میم ایک حرف یعنی الم کی کہنی مین تیس نیکیان لکہی جاتی ہین نقل کی
یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی باعتبار سند کی وَعَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ قَالَ مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ
فَاِذَا النَّاسُ يَخُوْضُوْنَ فِي الْاَحَادِيْثِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَلِيٍّ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَوَقَدْ فَعَلُوْهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ قُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ نَبَاُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا
بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ هُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهٗ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى فِيْ غَيْرِهٖ اَضَلَّهُ اللّٰهُ وَ
هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ هُوَ الَّذِيْ لَا تَزِيْغُ بِهِ الْاَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ
وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا يَنْقَضِيْ عَجَائِبُهٗ هُوَ الَّذِيْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذْ سَمِعَتْهُ حَتّٰى قَالُوْا
اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهٖ اُجِرَ وَمَنْ
حَكَمَ بِهٖ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا اِلَيْهِ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ مَجْهُوْلٌ وَفِي الْحَارِثِ مَقَالٌ اور روایت ہی حارث
اعور یعنی کانی سی کہا کہ گذرا مین مسجد مین یعنی مسجد کوفہ مین اور لوگون پر کہ بیٹہی تہی پس ناگہان لوگ مشغول تہی بیچ باتون بیفائدہ کی یعنی قصون وغیرہ مین
اور چہوڑ دی تہی تلاوت قرآن وغیرہ پہر گیا مین حضرت علیؓ کی پاس پس خبر دی مینی اونکو یہی فرمایا حضرت علی نی کیا تحقیق کی اونہون نی یہہ بات
یعنی چہوڑ دیا اونہون نی قرآن اور مشغول ہوئی بیفائدہ باتون مین کہا مینی کہ ہان فرمایا حضرت علی نی خبردار ہو تحقیق سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سی مانی تہی خبردار ہو تحقیق ہوگا فتنہ یعنی اختلاف واقع ہوگا لوگون مین اور بری مذاہب نکالینگی کہا مینی کسطرح خلاصی ہوگی اس سی یا رسول اللہ
فرمایا کتاب اللہ یعنی بطور خلاصی کا اوس سی عمل کرنا ہی کتاب اللہ پر اوسمین خبر ہی پہلون تمہاری یعنی اگلی امتونکی خبرین اور خبر ہی اوس چیز کہ پیچہی تمہاری
ہی یعنی علامتین قیامت کی اور احوال قیامت کی اور اوسمین حکم ہی اوس چیز کا کہ واقع ہی درمیان تمہاری یعنی کفر اور ایمان اور طاعت و گناہ اور
حلال و حرام اور تمام شرائع اسلام کی اور معاملات آپسکی وہ فرق کرنیوالا ہی درمیان حق و باطل کی نہین بیہودہ جس متکبر نی چہوڑا قرآن کو
ہلاک کریگا اوسکو اللہ اور جسنی ڈہونڈہی ہدایت اوسکی غیر مین یعنی کتابون مین اور علمون مین کہ نہین نکالی گئی قرآن سی اور نہ موافق ہین ساتہہ اوسکی
گمراہ کریگا اوسکو اللہ اور وہ رسی اللہ کی ہی استوار یعنی وسیلہ قوی ہی معرفت اور قرب الٰہی کا اور وہ مذکور باحکمت اور وہ راہ ہی سیدہی اور وہ ایسا ہی
کہ نہین کج ہوتی ہین بسبب اتباع اوسکی خواہشین حق سی طرف باطل کی اور نہین ملتین ساتہہ اوسکی زبانین اور نہین سیر ہوتی اوس سی علما اور نہین
پرانا ہوتا بسبب کثرت مزاولت کی اور نہین تمام ہوتی عجائب اوسکی اور وہ ایسا ہی کہ نہ توقف کیا جنون نی اوسوقت کہ سنا اوسکو یہانتک کہا تحقیق ہمنی
سنا قرآن عجب راہ بتاتا ہی طرف ہدایت کی پس ایمان لائی ہم ساتہہ اوسکی جسنی کہا موافق اوسکی اوسنی سچ کہا اور جسنی عمل کیا ساتہہ اوسکی ثواب
دیا جاویگا اور جسنی حکم کیا ساتہہ اوسکی یعنی درمیان لوگونکی انصاف کیا اور جسنی بلایا یعنی خلق کو طرف اوسکی یعنی طرف ایمان لانی اور عمل کرنیکی
اوسپر راہ دکہایا گیا طرف سیدہی راہ کی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث سند اسکی مجہول ہی اور حارث مین گفتگو
ہی یعنی وہ جہوٹا ہی **ف** جس متکبر نی چہوڑا قرآن کو یعنی ایمان نہ لایا اوسپر اور نہ عمل کیا اوسپر او رہلاک کریگا اوسکو یا توڑیگا گردن اوسکی اصل مین

قسم کی معنی مین توڑنی اور جدا کرنیکی پس معنی یہہ ہین کہ قطع کریگا اوسکو اللہ اور دور کریگا رحمت اپنی سی بخلاف اوسکی کہ عمل کریں قرآن پر اوسکو
پہنچاویگا اللہ تعالی اعلی مراتب کو اور کہا طیبی نی کہ جسنی ترک کیا عمل کرنا قرآن کی ایک آیت پر یا ایک کلمہ پر ایسی آیت و کلمی کہ واجب ہی عمل کرنا اوسپر
یا ترک کی قراۃ اوسکی از راہ تکبر کی کافر ہو جاتا ہی اور جسنی چھوڑا پڑھنا قرآن کا بسبب عجز کی یا کسل و ضعف کی باوجود اعتقاد تعظیم اوسکی پس نہین گناہ
اوسپر لیکن محروم ہی ثواب سی ورنہین کچھ ہوتین بسبب اتباع اوسکی خواہشین یعنی جو کوئی اتباع کری اسکا محفوظ رہتا ہی گمراہی سی اور اگر کوئی کہی
کہ اہل بدعۃ یعنی روافض و خوارج وغیرہما بھی تو دلیل پکڑتی ہین کلام اللہ سی وہ کہان محفوظ ہین بلکہ گمراہ ہین جواب یہہ کہ سبب انکی گمراہی کا یہہ ہے
کہ وہ کامل دلیل نہین پکڑتی ہین اسلیی کہ چھوڑ دین اونہون نی حدیثین حضرت کی کہ جنسی مقصد کلام اللہ کا معلوم ہوتا ہی اور تقلید کی اونہون نے اونکی
کہ جو کامل تہی کلام اللہ کی سمجھنی مین یعنی صحابہ وغیرہم رضی اللہ عنہم پس نہ پہچانا اونہون نی قرآن کو حق پہچاننی کا اسلیی کہا ہی جنید رح نی کہ جو کوئی نہ یاد کری
قرآن اور نہ سیکہی حدیث نہ پیروی کیجاوی اوسکی اور جو کوئی داخل ہوا طریقہ ہماری مین بغیر علم کی اور ہمیشہ قناعت کی اپنی جہل پر پس وہ مسخرہ ہی شیطان
کا اسلیی کہ علم ہمارا مقید ہی ساتہہ کتاب و سنت کی واللہ اعلم + اور کہا طیبی نی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین قادر ہوتی اہل ہوا یعنی مبتدع اوپر تبدیل و
تغیر و کج کرنی اسکی اس صورت مین جب تعدیہ کی لیی ہی اور نہین ملتین ساتہہ اوسکی زبانین یعنی اور عبارت اسکی مانند نہین ہوسکتی بسبب نہایت فصاحت
اسکی یا مراد یہہ ہی کہ قرآن دشوار نہین ہی مومنونکی زبانون پر اگرچہ عربی نہون بسبب خوش ہونی دلونکی اوپر تلاوت اسکی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے
نی وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ + اور نہین سیر ہوتی اوس سی علما یعنی نہین احاطہ کرسکتی کنہ اوسکو علما اسقدر کہ ٹھہر رہین طلب اوسکی سی مانند ٹھہر
رہنی اوس شخص کی کہ سیر ہوتا ہی کہانی سی بلکہ جب مطلع ہوتی ہین ایک چیز پر حقائق اوسکی سے مشتاق ہوتی ہین دوسری چیز کی زیادہ اول سی اور نہین
پرانا ہوتا یعنی نہین جاتی لذت قرأت اوسکی اور سننی اذکار و اخبار اوسکی بار بار پڑہنی سی بلکہ جب پڑہتا ہی بندہ یا سنتا ہی اوسکو زیادہ پاتا ہی حلاوت
بہ نسبت پہلی بار کی اگرچہ نہ سمجھی معنی اوسکی ۱۴ وَعَنْ مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ
الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ
فِيكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهٰذَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی معاذ جہنی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جو شخص پڑہی قرآن اور عمل کری ساتہہ اوس چیز کی کہ اوسمین ہی پہنائی جاویگی ماں باپ اوسکی تاج دن قیامت کی کہ روشنی اوسکی بہت اچھی ہوگی
روشنی آفتاب کیسی بیچ گھرون دنیا کی اگر ہو آفتاب اندر گھرون تمہاری پس کیا گمان ہی تمہارا ساتہہ اوس شخص کے کہ عمل کیا ساتہہ قرآن کی نقل کی
یہہ احمد اور ابوداؤد نی **ف** پڑہی قرآن یعنی خوب طرح پڑہی اوسکو اور کہا ابن حجر نی کہ یاد کری اوسکو اور اگر ہو آفتاب یعنی بالفرض والتقدیر تمہاری
گہرونمین اسمین مبالغہ ہی بیچ روشنی کی کہ آفتاب باوجود اس روشنی کی اگر اندر گہرونکی ہو تو روشنی اوسکی زیادہ معلوم ہوگی بہ نسبت اسکی کہ ہی باہر اور اونچا اور
اخیر جملہ کا مطلب یہہ ہی کہ جب اوسکی ماں باپ کی یہہ قدر ہوویگی اوسکی سبب سی تو اوسکا کیا کچھہ درجہ ہوگا ۱۴ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ جُعِلَ الْقُرْآنُ فِي إِهَابٍ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ مَا احْتَرَقَ
رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی اگر کردانا جاوی قرآن چمڑی مین
پہر ڈالا جاوی آگ مین یعنی بالفرض و التقدیر تو نہ جلی نقل کی یہہ دارمی نی **ف** بعضون نے کہا ہی کہ یہہ معجزہ قرآن کا حضرت کی زمانی مین تہا جیسی معجزی
اور انبیا کی اونکی زمانی مین ہوتی تہی اور بعضون نی کہا کہ مراد یہہ ہی کہ جو کوئی قرآن پڑہی اور عمل کری اوسپر تو دوزخکی آگ مین نہین جائیگا پس مراد
چمڑی سی پوست و بدن آدمی کا ہی ۱۴ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهُ

فَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهٗ فِيْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ رَوَاهُ اَحْمَدُ
وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَحَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّاوِيْ لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ
اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہ کہا جس شخص نی کہ پڑہا قرآن پہر یاد کیا اوسکو اور حلال جانا حلال اوسکیکو اور حرام جانا حرام اوسکیکو داخل کریگا
اوسکو اللہ بہشت مین یعنی اول ہی میں اور قبول کریگا اوسکی شفاعت بیچ حق دس شخصونکی گہر والون اوسکیکی کہ سب ایسی ہی ہونگی کہ واجب ہوئی
واسطی اونکی آگ یعنی فاسق اور لائق دوزخکی ہونگی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی
اور حفص بن سلیمان راوی نہین قوی ضعیف کیا جاتا ہی حدیث مین وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَرَأَ اُمَّ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ
مَا اُنْزِلَتْ فِي التَّوْرٰىةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْقُرْاٰنِ مِثْلُهَا وَاِنَّهَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ
الَّذِيْ اُعْطِيْتُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مِنْ قَوْلِهٖ مَا اُنْزِلَتْ وَلَمْ يَذْكُرْ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ابی بن کعب کو کسطرحسی پڑہتی ہو
تم یعنی کیا پڑہتی ہو نماز مین پس پڑہی سورہ فاتحہ پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین
اوتاری گئی توریت مین اور نہ انجیل مین اور نہ زبور مین اور نہ قرآن مین کوئی سورۃ مانند اسکی اور تحقیق سورہ فاتحہ سات آیتین ہین مکرر پڑہی جاتی ہین
اور قرآن عظیم ہی کہ دیا گیا ہون مین وہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی دارمی نی قول ما انزلت سی اور نہین ذکر کیا ابی بن کعب کا اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث
حسن صحیح ہی ف تحقیق مثانی اور قرآن عظیم کی معنون کی پہلی فصل مین ہو چکی ہی + وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ فَاقْرَءُوْهُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَ فَقَرَأَ وَقَامَ بِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا تَفُوْحُ رِيْحُهٗ
كُلَّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهٗ فَرَقَدَ وَهُوَ فِيْ جَوْفِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْكِيَ عَلٰى مِسْكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سیکہو قرآن پہر پڑہو اوسکو پس تحقیق حال قرآنکا
واسطی اوس شخص کی کہ سیکہتا ہی پہر پڑہتا ہی اور ہمیشہ پڑہتا ہی یا عمل کرتا ہی اوسپر یا رات کو قیام کرتا ہی ساتہہ اوسکی مانند حال تہیلی بہری ہوی کی
مشک سی کہ پہنچتی ہی بو اوسکی تمام مکانوں میں اور حال اوس شخص کا کہ سیکہا اوسکو اور سو رہا اور غافل ہوا قراءۃ اور قیام سی یا عمل نکیا اور کلام اللہ اوسکی
دل مین ہی مانند حال تہیلی کی ہی کہ باندہی گئی مشک پر نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف سیکہو قرآن یعنی لفظ و معانی اوسکی کہا
ابو محمد جوینی نی کہ سیکہنا اور سکہانا قرآن کا فرض کفایہ ہی اور فرض عین ہی سیکہنا بعض قرآن کا یعنی جسقدر پڑہنا فرض ہی نماز مین اور کہا نووی
نی کہ مشغول ہونا یا دکرنی قرآن مین کہ زیادہ ہی فاتحہ سی افضل ہی نماز نفل سی ایسلیی کہ وہ فرض کفایہ ہی اور فتوی دیا ہی بعض متاخرین نی اسپر کہ مشغول
ہونا ساتہہ حفظ قرآن کی افضل ہی مشغول ہونیسی اور علمون کہ جو فرض کفایہ ہین فرض عین یعنی غرض عین علم افضل نہین ہی یاد کرنا قرآن کا اور مانند حال تہیلی
بہری ہوی کی الخ یعنی سینہ قاری کا مانند تہیلی کی ہی اور قرآن وسمین مانند مشک کی پس جب وہ پڑہتا ہو پہنچتی ہی برکت اوسکی گہر اوسکی مین اور سننی والون
کو اور اخیر جملہ کا یہہ مطلب ہی کہ جسنی سیکہا قرآن اور نہ پڑہا نہ پہونچی برکت اوسکی نہ اوسکو اور نہ اور ونکو پس ہوا مانند مشک کی تہیلی کی کہ سر اوسکا بند ہوا ہی نہین
پہونچتی خوشبو کسیکو سے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الْمُؤْمِنَ اِلٰى اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ
وَاٰيَةَ الْكُرْسِيِّ حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَأَ بِهِمَا حِيْنَ يُمْسِيْ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُصْبِحَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی حٰم کو اوسکو سورہ
مؤمن کہتی ہین الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی وقت صبح کی محفوظ رہتا ہی بسبب کت انکی یعنی سی آفات وبلیات ظاہر و باطن کی بھی شام تک اور
جو پڑہی انکو وقت شام کی محفوظ رہتا ہی بسبب کت انکی صبح تک نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی ف
الیہ المصیر تک آیۃ یہ مذکور یون ہی حٰم تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ
وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ کِتَابًا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ بِاَلْفَیْ عَامٍ اَنْزَلَ مِنْہُ اٰیَتَیْنِ خَتَمَ بِھِمَا سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ وَلَا تُقْرَاٰنِ فِیْ دَارٍ ثَلٰثَ لَیَالٍ فَیَقْرَبُھَا الشَّیْطٰنُ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی لکہی کتاب یعنی حکم کیا فرشتونکو ساتہہ لکہنی تقدیر انکی لوح محفوظ مین پہلی پیدا کرنی آسمان و زمین کی دو ہزار برس
اوتارین وس کتاب مین سی دو آیتین کہ ختم کیا ساتہہ اونکی سورہ بقرہ کو یعنی آمن الرسول سی آخر تک اور جس مکان مین پڑہی جاوین یہہ آیتین
تین رات تک نہین نزدیک آتا اوسکی شیطان نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی ؛ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ ثَلٰثَ اٰیَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ الْکَھْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی تین آیتین اول
سورہ کہف کی بچایا جاویگا فتنہ دجال کیسی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف پہلی فصل مین ایک حدیث ابو درداء سے
گذری کہ جو کوئی یاد کری دس آیتین اول سورہ کہف کی بچایا جاویگا دجال سی پس ایک جمع کی تو وہان بیان کی گئی ہی اور دوسری وجہ جمع
کی یہہ بہی ہو سکتی ہی کہ اول دس آیتونکی یاد کرنیکی یہہ خاصیت مترتب ہوئی ہو بعد ازان از راہ وسعت فضل کی تین آیتونکی پڑہنی کی یہہ خاصیت
ٹہیری واللہ اعلم ؛ ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ قَلْبًا وَّقَلْبُ الْقُرْاٰنِ
یٰسٓ وَمَنْ قَرَاَ یٰسٓ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِقِرَاءَتِھَا قِرَاءَۃَ الْقُرْاٰنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ
التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق واسطی ہر چیز کی دل ہی اور
دل قرآن کا یٰس ہی اور جو شخص کہ پڑہتا ہی یٰس لکہتا ہی اللہ واسطی وسکی بسبب پڑہنی اوسکی ثواب پڑہنی قرآن کا دس بار نقل کی یہہ ترمذی اور
دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی ف دل قرآن کا یعنی خلاصہ وسکا یٰس ہی اسلیے کہ احوال قیامت کی اور مقاصد عمدہ قرآن کی
اسمین مذکور ہین ؛ ع ؛ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَرَاَ طٰہٰ وَیٰسٓ قَبْلَ اَنْ
یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ الْقُرْاٰنَ قَالَتْ طُوْبٰی لِاُمَّۃٍ یَّنْزِلُ ھٰذَا عَلَیْھَا وَطُوْبٰی
لِاَجْوَافٍ تَحْمِلُ ھٰذَا وَطُوْبٰی لِاَلْسِنَۃٍ تَتَکَلَّمُ بِھٰذَا رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی پڑہی سورہ طٰہٰ اور یٰس پہلی پیدا کرنی آسمان و زمین کی ہزار برس پس جبکہ سنا فرشتون نی قرآن یعنی پڑہنا لگا کہا
خوشحالی ہی واسطی اوس امت کی کہ اوتارا جاویگا یہہ قرآن یعنی یہہ دونون سورتین اوسپر اور خوشحالی ہی واسطی اون دلون کی کہ اوٹہاوینگی یہہ
یعنی یاد کرینگی اور محافظت کرینگی اسکی اور خوشحالی ہو واسطی اون زبانونکی کہ پڑہین گی یہہ قرآن نقل کی یہہ دارمی نی ف پڑہین یعنی ظاہر کین یہہ
سورتین اور بیان کیا ثواب تلاوت اونکی کا یا سمجہایا اونکو یعنی فرشتونکی تئین اور الہام کیا ونکو معنی انکی اور کہا ابن حجر نی کہ حکم کیا بعضی فرشتونکو

ساتھ شفاعت کرے گی اپنے پڑھنے والے کی یہاں تک کہ بخشا جائے ... قرآن ... سورۃ ...

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِیْ لَیْلَۃٍ اَصْبَحَ یَسْتَغْفِرُ لَہٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَعُمَرُ بْنُ اَبِیْ خَثْعَمٍ الرَّاوِیْ یُضَعَّفُ وَقَالَ مُحَمَّدٌ یَعْنِی الْبُخَارِیَّ ھُوَ مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ

اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص پڑھے حم الدخان رات میں صبح کرتا ہے اس حال میں کہ بخشش مانگتے ہیں اس کے لئے ستر ہزار فرشتے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور عمر بن ابی خثعم راوی اس حدیث کا ضعیف کہا جاتا ہے اور کہا محمد یعنی بخاری نے وہ منکر الحدیث ہے

وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِیْ لَیْلَۃِ الْجُمُعَۃِ غُفِرَ لَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَھِشَامٌ اَبُو الْمِقْدَامِ الرَّاوِیْ یُضَعَّفُ

اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص پڑھے حم الدخان شب جمعہ میں بخشا جاتا ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور ہشام ابو المقدام راوی ضعیف ہے

وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ یَّرْقُدَ یَقُوْلُ اِنَّ فِیْھِنَّ اٰیَۃً خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰیَۃٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ مُرْسَلًا وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

اور روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے مسبحات سونے سے پہلے فرماتے تھے کہ ان میں ایک آیت ہے بہتر ہزار آیتوں سے نقل کی یہ ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور روایت کی دارمی نے خالد بن معدان سے مرسلا اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے ف مسبحات وہ سورتیں ہیں جن کے شروع میں سبحان یا سبح یا یسبح ہے ... سبحان الذی اسریٰ ... اور وہ ایک آیت جو بہتر ہے ہزار آیت سے ... هو الاول والآخر والظاهر والباطن وهو بكل شيء عليم ...

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ سُوْرَۃً فِی الْقُرْاٰنِ ثَلٰثُوْنَ اٰیَۃً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰی غُفِرَ لَہٗ وَھِیَ تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ

اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایک سورۃ قرآن میں ہے تیس آیتیں ہیں شفاعت کی اس نے ایک شخص کی یہاں تک کہ بخشش کی گئی اس کی اور وہ سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک ہے نقل کی یہ احمد و ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف لفظ شفعت ... ایک شخص پڑھتا تھا تبارک الذی ... شفاعت کی ... عذاب ... شفاعت کرے گی ...

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خِبَاءَہٗ عَلٰی قَبْرٍ وَّھُوَ لَا یَحْسَبُ اَنَّہٗ قَبْرٌ فَاِذَا فِیْہِ اِنْسَانٌ یَّقْرَأُ سُوْرَۃَ تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ حَتّٰی خَتَمَھَا فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھِیَ الْمَانِعَۃُ ھِیَ الْمُنْجِیَۃُ تُنْجِیْہِ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کھڑا کیا بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیمہ اپنا ایک قبر پر اور وہ نہ گمان کرتا تھا کہ یہ قبر ہے پس ناگاہ اس میں ایک آدمی تھا پڑھتا تھا سورۃ تبارک الذی بیدہ

الملک پڑھا منکر نے تمام کیا اوسکو پہر آیا ایک ذکر نیوالا خیمہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دی حضرت کو پس فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورہ ملک منع کرنیوالی ہی وہ نجات دینی والی ہی نجات دیتی ہی پڑھنی والیکو اللہ کی عذاب سے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** سنا خیمہ کہڑا کرنیوالی نے اوسی مردہ کو سورہ ملک پڑھتی ہوی نیند میں یا جاگتی میں اور ظاہر تر یہہ ہی آور منع کرنیوالی ہی یعنی بچاتی ہی عذاب قبر سی یا گناہوں سی جو کہ سبب ہین عذاب قبر کی یا بچاتی ہی اپنی قاریکو اس سی کہ پہونچی اوسکو پیچ محشر مین مع۔ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَاَ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ وَتَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَكَذَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْمَصَابِيْحِ غَرِيْبٌ اور روایت ہی جابر سی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی سوتی تہی یہانتک کہ پڑھتی الم تنزیل السجدہ اور تبارک الذی بیدہ الملک نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث صحیح ہی اور اسیطرح سی کہا محی السنۃ نے شرح السنۃ مین کہ یہہ حدیث صحیح ہی اور مصابیح مین کہا کہ یہہ غریب ہی **ف** غریب ہونا منافی صحیح ہونیکی نہین اسلیے کہ غریب کبہی ہوتی ہی صحیح ت۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی اور انس بن مالک سی کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ اذا زلزلت برابر ہی آدہی قرآن کی اور قل ہو اللہ احد برابر ہی تہائی قرآن کی اور قل یا ایہا الکافرون برابر ہی چوتہائی قرآن کی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** قرآن مین بیان مبدء و معاد کا ہی اور اذا زلزلت مین بیان معاد کا خوب ہی اسلیے برابر آدہی قرآن کی ہوئی اور وجہ ہونی قل ہو اللہ احد کی برابر تہائی قرآن کی پہلی معلوم ہو چکی اور قل یا برابر چوتہائی قرآن کی اسلیے ہی کہ قرآن مین بیان توحید اور نبوت اور احکام اور قصص کا ہی اور اس سورہ مین بیان توحید کا خوب ہی واللہ اعلم ح۔ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَقَرَاَ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ مِّنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يُّصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ مَاتَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيْدًا وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی معقل بن یسار سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہی وقت صبح کی تین بار پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ اللہ کی کہ سننی والا جاننی والا ہی شیطان راندی ہوئی سی پہر پڑہی تین آیتین اخیر سورہ حشر کی یعنی ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو سی آخر سورہ تک متعین کرتا ہی اللہ تعالی ساتہہ اوسکی ستر ہزار فرشتی دعا کرتی ہین واسطی اوسکی یعنی توفیق خیر کی اور دفع شر کی اور بخشش مانگتی ہین واسطی گناہونکی اوسکی شام تک اور اگر مری او سدن مین تو مرے گا شہید اور جو شخص پڑہی اس عوذ و آیۃ کو وقت شام کی ہوتا ہی ساتہہ اسی مرتبہ کی یعنی جو کہ مذکور ہوا نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی۔ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ كُلَّ يَوْمٍ مِّائَتَيْ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوْبُ خَمْسِيْنَ سَنَةً اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ خَمْسِيْنَ مَرَّةً وَلَمْ يَذْكُرْ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ اور روایت ہی انس سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو شخص کہ پڑہی ہر روز دو سو بار قل ہو اللہ احد دور کی جاتی ہین برس کی یعنی اوسکی اعمالنامہ مین سی گناہ پچاس برس کی مگر یہہ کہ ہو اوسپر دین نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے اور ایک روایت مین پچاس بار یعنی بدلی دو سو بار کی اور نہین ذکر کیا الا ان یکون علیہ دین **ف** مگر یہہ کہ ہو اوسپر دین اس استثنا کی

وقت شام کی تین بار کفایت کریگی تجکو ہر چیز سی یعنی دفع کریگی ہر آفت و بلا کو نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نی **وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَءُ سُوْرَةَ هُوْدٍ اَوْ سُوْرَةَ يُوْسُفَ قَالَ لَنْ تَقْرَاَ شَيْئًا اَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ** اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا مینی یا رسول اللہ پڑہوں مین سورہ ہود یا سورہ یوسف یعنی بقصد پناہ پکڑنی اور دفع برائی کی فرمایا ہرگز نہ پڑہیگا تو کچہہ بہت پوری نزدیک اللہ کی قل اعوذ برب الفلق سی نقل کی یہہ احمد اور نسائی اور دارمی نی **ف** بہت پوری یعنی ہیچ مقدمہ پناہ پکڑنی کی واسطی دفع برائی وغیرہ کی اس سورۃ کی برابر کوئی سورۃ کامل تر نہین یہہ سیلیی سب سی زیادہ کامل ہی کہ اسمین ہر مخلوق کی برائی سی پناہ مانگی ہی قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق اور کہا طیبی نی کہ مراد یہہ ہی کہ دونون سورتین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی برابر کوئی سورۃ مقدمہ پناہ پکڑنی مین کامل تر نہین اور کہا ابن ملک نی کہ مراد رغبت دلانی ہی پناہ پکڑنی پر ساتھہ ان دونون سورتونکی انتہی حاصل ان دونون کی قول کا یہہ ہی کہ ایک سورۃ کو ذکر کیا اور دوسری سمجھی گئی قرینی سی ۱۲ ع مولانا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرِبُوا الْقُرْاٰنَ وَاتَّبِعُوْا غَرَائِبَهُ وَغَرَائِبُهُ فَرَائِضُهُ وَحُدُوْدُهُ** روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیان کرو معانی قرآن کی اور پیروی کرو غرائب اوسکی کی اور غرائب اوسکی فرائض اوسکی ہین اور حدین اوسکی **ف** مراد فرائض سی مامورات ہین یعنی جن چیزونکی کرنیکو فرمایا اور مراد حدود سی منہیات ہین یعنی جن چیزونکی کرنی سی منع فرمایا ۱۲ ع **وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِي الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِيْ غَيْرِ الصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِيْ غَيْرِ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّسْبِيْحُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصَّدَقَةُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ** اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پڑہنا قرآن کا نماز مین بہتر ہی پڑہنی قرآن کسی غیر نماز مین اور پڑہنا قرآن کا غیر نماز مین زیادہ ثواب رکہتا ہی تسبیح و تکبیر سی اور تسبیح بہت ثواب کہتی ہی اللہ دینی سی اور اللہ دینا بہت ثواب کہتا ہی روزہ سی اور روزہ ڈہال ہی آگ دوزخ کی سی **ف** جو نماز کہڑی ہو کر پڑہی اوسمین پڑہنا قرآن کا افضل ہی پڑہنی اوسکی سی اوس نماز مین کہ بیٹہہ کر پڑہی اور تسبیح و تکبیر سی یعنی اور اور ذکر و ان اور دعاؤن سی بہی افضل ہی سیلیی کہ قرآن کلام الہی ہی اور اوسمین احکام اوسکی ہین اور تسبیح یعنی اور اذکار کا بہت ثواب کہتی ہین اللہ دینی سی مشہور یہہ ہی کہ عبادۃ متعدی کہ نفع اوسکا غیر کو پہونچی افضل ہی عبادۃ لازم سی کہ نفع اوسکا کرنیوالی ہی کو پہونچی ولیکن یہہ حکم مخصوص ساتہہ غیر ذکر کی ہی ذکر اوس سی مستثنی ہی ذکر اللہ کا سب سی بڑا ہی جیسا کہ صحیح حدیثون مین آیا ہی کہ ذکر بہتر اور افضل ہی خرچ کرنی چاندی اور سونی کی سی راہ خدا مین اور اللہ دینا افضل ہی روزہ سی یعنی نفل روزہ سی اسلیی کہ نفع اوسکا متعدی ہی یعنی غیر کو پہنچتا ہی اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ ہر عمل بنی آدم کا دس حصی ثواب ہوتا ہی مگر روزہ میرا ہی لیی ہی اور مین جزا دونگا اوسکی پس پہلی حدیث سی معلوم ہوا کہ صدقہ افضل ہی روزہ سی اور دوسری سی معلوم ہوا کہ روزہ افضل ہی صدقہ سی تطبیق انمین یون دی گئی ہی کہ افضلیت باعتبار جہات کی ہی یعنی صدقہ افضل ہی باعتبار اسکی کہ متعدی ہی اور روزہ باعتبار اسکی کہ روزہ دار صفت رحمان کی حاصل کرتا ہی کہ باز رہتا ہی کہانی پینی وغیرہ سی ۱۲ ع ح **وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةُ الرَّجُلِ الْقُرْاٰنَ فِيْ غَيْرِ الْمُصْحَفِ اَلْفُ دَرَجَةٍ وَقِرَاءَتُهٗ فِي الْمُصْحَفِ تُضَعَّفُ عَلٰى ذٰلِكَ اِلٰى اَلْفَيْ دَرَجَةٍ** اور روایت ہی عثمان بن عبداللہ بن اوس ثقفی سی کہ نقل کی اپنی دادا سی یعنی اوس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ثواب پڑہنی آدمی کا قرآن کو بیچ غیر مصحف کی یعنی یاد پڑہنا ہزار درجی اور ثواب

پڑہنی اوسکا مصحف مین یعنی دیکہکر زیادہ کیا جاتا ہی اوپر ثواب یادپڑہنی کی دو ہزار درجی تک — دیکہکر پڑہنی مین ثواب زیادہ اسلیی ہوتا
کہ تدبر اور تفکر اوسمین خوب ہوتا ہی اور دیکہتا ہی قرآنمین اور ہاتہہ لگاتا ہی اور اوٹہاتا ہی اوسکو اور یہہ آیا ہی ہی کہ دیکہنا قرآن مین عبادت ہی اور
بہت صحابہ اور تابعین دیکہکر پڑہتی تہی آیا ہی کہ حضرت عثمان رض کی پاس دو قرآن پہٹی تہی بسبب بہت پڑہنی کی اونمین اور کہا نووی نی کہ یہہ
حکم مطلق نہین ہی بلکہ اگر قاری کو یاد پڑہنی مین تدبر اور تفکر اور جمعیت دل زیادہ ہوتی ہی دیکہکر پڑہنی سی تو یاد پڑہنا افضل ہی اور اگر دونون برابر ہون
دیکہکر پڑہنا افضل ہی ۱۲ ع۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَءُ كَمَا
يَصْدَاُ الْحَدِيْدُ اِذَا اَصَابَهُ الْمَاءُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جِلَاءُهَا قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ
رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق
یہہ دل زنگ پکڑتی ہین جیسا کہ زنگ پکڑتا ہی لوہا جسوقت کہ پہنچتا ہی اوسکو پانی کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہی جلا اوسکی فرمایا بہت یاد کرنا موت کا
اور پڑہنا قرآن کا نقل کین بیہقی نی چارون حدیثین شعب الایمان مین ف یعنی بسبب کرنی گناہونکی اور وقوع ہونی غفلت کی دل زنگ آلودہ
ہوجاتا ہی موت کی بہت یاد کرنیسی اور قرآن کی پڑہنی سی جلا یعنی صفائی اوسکو حاصل ہوجاتی ہی ۱۲ ح۔ وَعَنْ اَيْفَعَ بْنِ عَبْدِ الْكَلَاعِيِّ
قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ فَاَيُّ اٰيَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ
قَالَ اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ فَاَيُّ اٰيَةٍ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ تُحِبُّ اَنْ تُصِيْبَكَ وَاُمَّتَكَ قَالَ خَاتِمَةُ
سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَاِنَّهَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ تَحْتِ عَرْشِهٖ اَعْطَاهَا هٰذِهِ الْاُمَّةَ لَمْ تَتْرُكْ خَيْرًا
مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ایفع بن عبد الکلاعی سی کہ کہا
کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ کونسی سورۃ قرآنمین بہت بڑی ہی یعنی بیچ بیان صفات باری تعالی کی فرمایا قل ہو اللہ احد کہا اوس شخص نی
کونسی آیت قرآن مین بہت بڑی ہی فرمایا آیۃ الکرسی اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم کہا اوسنی کونسی آیت یا رسول اللہ دوست رکہتی ہو یہہ کہ پہنچی تمکو اور امت
تمہاری کو یعنی ثواب اور فائدہ اوسکا فرمایا خاتمہ سورہ بقرہ کا پس تحقیق وہ اوتری ہی خزانون رحمت خدا کی سی نیچی عرش اوسکی سی دیا ہی وہ اس امت
کو نہین چہوڑی کوئی بہلائی دنیا و آخرۃ کی سی مگر شامل ہی اوسپر نقل کی یہہ دارمی نی ف پہلی ایک حدیث گذری اوسمین سورہ فاتحہ کو بہت بڑی
سورۃ کہا اور اسمین قل ہو اللہ کو پس انمین منافاۃ نہین ہی اسلیی کہ وہ بڑی ہی باعتبار اسکی کہ مشتمل ہی حمد اور دعا و عبادۃ کو اور خلاصہ ہی قرآن کا
اور یہہ اس باعتبار بڑی ہی کہ اسمین توحید خوب کور ہی اور خاتمہ سورہ بقرہ کا یعنی امن الرسول سی آخر تک یعنی دوست کہتا ہون یہہ کہ پہونچی تمکو
اور امت میری کو فائدہ اسکا پہلی باقی قرآن کی اور نہین چہوڑی کوئی بہلائی الخ آمن الرسول سی اشارہ ہی ایمان و تصدیق پر اور سمعنا اور اطعنا اشارہ
ہی اسلام و احکام پر والیک المصیر اشارہ ہی جزا عمل پر آخرت مین اور لا یکلف اللہ نفسا الخ اشارہ ہی منافع دنیوی و اخروی پر ۱۲ ح۔ وَعَنْ
عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتٰبِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ
رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عبد الملک بن عمیر سی بطریق ارسال کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
سورہ فاتحہ مین شفا ہی ہر بیماری سی نقل کی یہہ دارمی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی اگر پڑہی اسکو ساتہہ ایمان و یقین کی تو شفا ہوتی ہی
ہر بیماری دینی اور دنیوی اور ظاہری اور باطنی سی اور لکہکر لٹکانا اسکو یا چاٹنا ہی نفع کرتا ہی امراض کو ۱۲ ع۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ
قَالَ مَنْ قَرَاَ اٰخِرَ اٰلِ عِمْرَانَ فِيْ لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ اور روایت ہی عثمان بن عفان سی کہ کہا جو شخص کہ پڑہی آخر آل عمران کا

رات مین لکہا جاتا ہی اسطی اوسکی ثواب قیام رات کا یعنی تہجد کا **ف** آخر آل عمران یعنی ان فی خلق السموات والارض سی آخر سورہ تک اور
رات مین یعنی اول رات مین یا آخر رات مین ور ثابت ہوا ہی پڑہنا اسکا حضرت سی بعد جاگنی کی تہجد کی لیی پہلی وضو وغیرہ کی ۱۲ع **وَعَنْ**
مَكْحُوْلٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ اِلَى اللَّيْلِ رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی
مکحول سی کہ کہا جو شخص کہ پڑہی سورہ آل عمران دن جمعہ کی دعا کرتی ہین اور استغفار کرتی ہین اوسکی لیی فرشتی رات تک نقل کین یہہ دونون حدیثین
دارمی نی **وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ خَتَمَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ بِاٰيَتَيْنِ**
اُعْطِيْتُهُمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَعَلَّمُوْهُنَّ وَعَلِّمُوْهُنَّ نِسَآءَكُمْ فَاِنَّهُمَا صَلٰوةٌ وَّقُرْبَانٌ وَّدُعَآءٌ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا
اور روایت ہی جبیر بن نفیر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اللہ تعالی نی ختم کی سورہ بقرہ ساتہہ دو آیتونکی یعنی آمن الرسول سی آخر
تک دی گیا مین وہ دو آیتین گنج اوسکی سی کہ نیچی عرش کی ہی پس سیکہو انکو اور سکہلاؤ انکو اپنی عورتونکو اسلیی کہ وہ آیتین رحمت ہین اور سبب نزدیکی کی
ہین اور دعا ہین نقل کی یہہ دارمی نی بطریق ارسال کی **وَعَنْ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوْا**
سُوْرَةَ هُوْدٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی کعب سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پڑہو سورہ ہود دن جمعہ کی نقل کی
یہہ دارمی نی **وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ**
اَضَآءَ لَهُ النُّوْرُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہی ابی سعید سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
جو شخص کہ پڑہی سورہ کہف دن جمعہ کی روشن ہو جاتا ہی اسطی اوسکی نور یعنی نور ایمان و ہدایت اوسکی دل مین درمیان دو جمعون کی نقل کی بیہقی
نی دعوات کبیر مین **وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ اقْرَءُوا الْمُنْجِيَةَ وَهِيَ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ فَاِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَؤُهَا**
مَا يَقْرَأُ شَيْئًا غَيْرَهَا وَكَانَ كَثِيْرَ الْخَطَايَا فَنَشَرَتْ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ قَالَتْ رَبِّ اغْفِرْ لَهٗ فَاِنَّهٗ كَانَ يُكْثِرُ قِرَاءَتِيْ
فَشَفَّعَهَا الرَّبُّ تَعَالٰى فِيْهِ وَقَالَ اكْتُبُوْا لَهٗ بِكُلِّ خَطِيْئَةٍ حَسَنَةً وَّارْفَعُوْا لَهٗ دَرَجَةً وَقَالَ اَيْضًا اِنَّهَا تُجَادِلُ عَنْ
صَاحِبِهَا فِي الْقَبْرِ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ مِنْ كِتَابِكَ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ وَاِنْ لَّمْ اَكُنْ مِّنْ كِتَابِكَ فَامْحُنِيْ عَنْهُ وَاِنَّهَا تَكُوْنُ
كَالطَّيْرِ تَجْعَلُ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ فَتَشْفَعُ لَهٗ فَتَمْنَعُهٗ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَالَ فِيْ تَبَارَكَ مِثْلَهٗ وَكَانَ خَالِدٌ لَا يَبِيْتُ حَتّٰى
يَقْرَاَهُمَا وَقَالَ طَاؤُسٌ فُضِّلَتَا عَلٰى كُلِّ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ بِسِتِّيْنَ حَسَنَةً رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی خالد بن معدان سی کہ کہا پڑہو یعنی اول رات نجات دینی والی کو یعنی عذاب قبر و حشر کیسی اور وہ سورہ الم تنزیل ہی اسلیی کہ پہنچا ہی مجکو
یہہ کہ تہا ایک شخص پڑہتا اوسکو نہ پڑہتا کسی چیز کو سوای اوسکی یعنی ورد اپنا نہین ٹہیرایا تہا کچہہ سوای اوسکی اور تہا وہ بہت گناہ گار پس پہیلائی اوس
سورہ نی بازو اپنی اوسپر کہا ای پروردگار میری بخش اسکو پس تحقیق وہ تہا بہت پڑہتا مجکو پس قبول کی شفاعت اوسکی پروردگار تعالی نی اوس
شخص کی حق مین اور فرمایا لکہو واسطی اسکی بدلی ہر گناہ کی نیکی اور بلند کرو واسطی اوسکی درجہ اور کہا خالد نی بہی کہ تحقیق یہہ سورہ جہگڑتی ہی اپنی پڑہنی
والی کی طرفسی قبر مین کہتی ہی یا الہی اگر ہون مین تیری کتاب مین سی یعنی قرآن سی جو کہ لکہا ہوا ہی لوح محفوظ مین پس شفاعت قبول کر میری اوسکی
حق مین اور اگر نہین ہون کتاب تیری سی یعنی بالفرض پس مٹا ڈال مجکو اوس سی اور کہا خالد نی تحقیق یہہ سورہ ہوگی یعنی قبر مین مانند جانور پرندی کی رکہی
گی بازو اپنی اوسپر پہر شفاعت کریگی واسطی اوسکی پس باز رکہی گی اوسکو عذاب قبر سی اور کہا خالد نی بیچ حق سورہ تبارک کی مانند اسکی اور تہی خالد
نہین سوتی تہی یہانتک کہ پڑہتی یہہ دونون سورتین اور کہا طاؤس نی کہ بزرگی دی گئین ہین یہہ دونون سورتین ہر سورہ پر قرآن مین ساتہہ ساٹہہ

نیکیوں کی نقل کی یہہ دارمی نی ف پہنچا مجکو یعنی صحابہ سی خالد تابعی ہی ستر صحابیونسی ملاقات کی ہی پس یہہ اور روایت دوسری کہ طاؤس سی منقول ہی مرسل ہین لیکن حکم مرفوع میں ہین اسلیی کہ یہہ چیزین معلوم نہین ہوتین مگر حضرت کی فرمانیسی اور پہیلائی بازو یعنی وہ سورت یا ثواب اوسکا بصورت جانور کی بن گیا اور بازو پہیلا ئی اوسپر تا کہ سایہ کری اوسپر یا بازو رحمت کی پہیلا ئی اوسپر یعنی اپنی پناہ مین لیا اور حمایت کی اوسکی اور جہگڑتی ہی یعنی پڑہنی والیکی طرف سی یعنی جو کہ بہت پڑہتا ہی اوسکو اوسکی شفاعت کرتی ہی قبر مین اسطی تخفیف عذاب اوسکیکی یا فراخ کرنی قبر اوسکی کی ور مانند اسکی اور طاؤس بھی تابعین سی ہین ور بزرگ دی گئین الخ یہہ منافی نہین ہی خبر صحیح کی کہ بقرہ افضل سورتون قران کی ہی بعد فاتحہ کی اسلیی کہ اوسکو فضیلت اس جہتہ کر ہی کہ اوسمین مضامین عمدہ ہین اور انکو فضیلت اس جہتہ کر ہی کہ عذاب قبر سی بچاتی ہین اور روایت کی یہہ دارمی نی یہہ دو حدیثین ہین کہ دارمی نی روایت کین یعنی ایک تو قول خالد کا اور دوسرا قول طاؤس کا اونکو مولف نی جمع کر دیا ہی ۱۲ ع ۱۲ ح ۱۲ مولانا وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ یٰسٓ فِیْ صَدْرِ النَّھَارِ قُضِیَتْ حَوَائِجُہٗ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ مُرْسَلًا اور روایت ہی عطا ابن ابی رباح سی کہ کہا پہونچی مجکو یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ پڑہی یٰس اول دن مین روا کیجاتی ہین حاجتین اوسکی یعنی حاجتین دینی و دنیوی نقل کی یہہ دارمی نی مرسل وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ الْمُزَنِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ یٰسٓ اِبْتِغَاءَ وَجْہِ اللّٰہِ تَعَالٰی غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ فَاقْرَؤُوْھَا عِنْدَ مَوْتَاکُمْ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی معقل بن یسار مزنی سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ پڑہی سورہ یٰس واسطی طلب رضامندی اللہ تعالیٰ کی بخشی جاتی ہین اسطی اوسکی وہ گناہ کہ پہلی کیی ہین پس پڑہو اس سورت کو نزدیک مردون اپنی کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف گناہونسی مراد صغیرہ گناہ ہین اور اسیطرح کبیرہ بھی بخشی جاتی ہین اگر چاہی اللہ تعالیٰ اور پڑہو نزدیک مردون اپنی کی یعنی جو کہ قریب المرگ ہوتا کہ وہ سنین اسکو اور معانی اسکی سمجھین پس یہہ ہووی ہیچ حکم پڑہنی ونیکی اور ہووی سبب مغفرۃ کی یا مراد یہہ ہی کہ پڑہو نزدیک قبرون موتی اپنی کی اسلیی کہ وہ بہت احتیاج رکہتی ہین مغفرۃ کی ۱۲ ع ۱۲ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ سَنَامًا وَاِنَّ سَنَامَ الْقُرْاٰنِ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ وَاِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ لُبَابًا وَاِنَّ لُبَابَ الْقُرْاٰنِ الْمُفَصَّلُ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی یہہ کہ اونہون نی کہا تحقیق واسطی ہر چیز کی بلندی ہی اور تحقیق بلندی قران کی سورہ بقرہ اور تحقیق واسطی ہر چیز کی خلاصہ یعنی مقصود ہی اور تحقیق خلاصہ قران کا مفصل ہی نقل کی یہہ دارمی نی ف بلندی قرانکی سورہ بقرہ اسلیی ہی کہ بڑی ہی سب سورتونسی اور احکام بہت مذکور ہین اسمین اور مفصل یعنی سورہ حجرات سی آخر قران تک یہہ خلاصہ ہی ساری قران کا اسلیی کہ انمین مفصل ہین وہ مضمون کہ مجمل ہین اور سورتونمین اور وجہہ تسمیہ انکی یہی ہی خوب ہی ۱۲ ع ۱۲ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِکُلِّ شَیْءٍ عَرُوْسٌ وَعَرُوْسُ الْقُرْاٰنِ الرَّحْمٰنُ اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی ہی واسطی ہر چیز کی زینت ہی اور زینت قرانکی سورہ الرحمن ف اسلیی کہ اسمین بیان ہی نعماء آخرتکی نعمتونکا اور بیان ہی اوصاف حورونکا کہ دلہنین ہین جنت کی اور بیان اونکی زیور وغیرہ کا ۱۲ ع ۱۲ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْوَاقِعَۃِ فِیْ کُلِّ لَیْلَۃٍ لَمْ تُصِبْہُ فَاقَۃٌ اَبَدًا وَکَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ یَاْمُرُ بَنَاتِہٖ یَقْرَأْنَ بِھَا کُلَّ لَیْلَۃٍ رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی سورہ واقعہ ہر شب مین نہین پہنچتا اوسکو فاقہ کبہی اور تہی

ابن مسعود نے حکم کر دی اپنی بیٹیونکو کہ پڑہیں یہہ سورہ ہر شب میں نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین ف فاقہ کی معنی ہین محتاجگی
اور حاجتمندی سنی یہہ ہین کہ نہین ضرر کرتی اوسکو محتاجگی بسبب اسکی کہ دیا جاتا ہی صبر یا نہین پہونچتی اوسکو محتاجگی ولکی بسبب اسکی کہ دیا جاتا ہی
فراخی ولکی اوز معرفت رب کی اور توکل و اعتماد اوسپر بسبب فائدہ او نہانیکی معانی اس سورۃ کیسی آور جاننا چاہیی کہ شارع نی رغبت دلائی ہی معیشت
عبادتونکی کہ موثر اور نافع ہین امور دنیا کی بیچ ہی کہ حاصل ہونا اونکا مقدمہ ہی دین مین تا بہر تقدیر مشغول ہون عبادت مین جسطرح کہ ہو فراغ ا...

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى رَوَاهُ أَحْمَدُ

اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا نہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست کہتی اس سورۃ کو مراد سبح اسم ربک الاعلی ہی نقل کی یہہ احمد نی ف
دوست رکہتی تہی حضرت اسکو اسلیی کہ اسمین یہہ آیت ہی ان ہذا لفی الصحف الاولی صحف ابراہیم وموسی کہ یہہ شاہد ہی اوسپر حق ہونی قران کی اور رد
ہی مشرکون اور اہل کتاب پر اور روایت ہی ابوذر سی کہ کہا مینی یا رسول اللہ کیا تہا حضرت ابراہیم کی صحیفون مین فرمایا تہین تمام مثالین کہ ای
بادشاہ مسلط کر دیا ر فریب خوردہ دنیا مین تحقیق نہین مینی بہیجا تجکو تا کہ جمع کری دنیا بہت سی ولیکن بہیجا مینی تجکو کہ پہیری تو دعا مظلوم کی اسلیی کہ مین
نہین رد کرتا دعا مظلوم کی اگرچہ کافر ہو اور لازم ہی عاقل کو جبتک کہ اوسمین عقل ہی یہہ کہ ہوں واسطی اوسکی چار اوقات ایک وقت ہو کہ مناجات
کری اوسمین اپنی رب سی اور ایک وقت ہو کہ محاسبہ کری اوسمین نفس اپنی سی اور ایک وقت ہو کہ تفکر کری اوسمین بیچ صنعت خدا کی اور ایک وقت
رکہی اپنی حاجت یعنی کہانی پینی وغیرہ کی لیی اور لازم ہی عاقل کو یہہ کہ نہو طمع کرنیوالا مگر واسطی تین چیزونکی واسطی توشہ تیار کرنی معاد کی یا درست
کرنی معاش کی یا لذت اوٹہانیکی غیر حرام سی اور لازم ہی عاقل کو یہہ کہ ہو بینا ساتہہ زمانی اپنی کی متوجہ ہو حال اپنی پر محافظت کرنیوالا واسطی زبان
اپنی کی اور جسنی محاسبہ کیا کلام اپنی کا اعمال اپنی سی کم ہوگا کلام اوسکا نہین کلام کرنیکا مگر ضروری عرض کیا مینی یا رسول اللہ پس کیا ہی صحیفون
موسی کی مین فرمایا مین عبرتین تمام یعنی ڈرانیکی باتین کہ تعجب کرتا ہون مین واسطی اوسکی کہ یقین کرتا ہی موت کا پہر وہ خوش ہی ہوتا ہی تعجب
کرتا ہون مین واسطی اوسکی کہ یقین کہی آگ کا اور پہر ہنستی بہی اور تعجب کرتا ہون مین واسطی اوسکی کہ یقین کری ساتہہ تقدیر کی اور پہر وہ رنج اوٹہاوی بیچ
طلب کرنی معاش کی مین تعجب کرتا ہون مین واسطی اوسکی کہ دیکہی دنیا کو اور انقلاب اوسکا اور پہر اطمینان کری طرف اوسکی تعجب کرتا ہون مین واسطی
اوسکی کہ یقین کری حساب کل کی دن اور پہر عمل نکری ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ أَقْرِئْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ اقْرَأْ ثَلٰثًا مِنْ ذَوَاتِ الٓرٰ فَقَالَ كَبِرَتْ سِنِّي وَاشْتَدَّ قَلْبِي وَغَلُظَ لِسَانِي قَالَ فَاقْرَأْ
ثَلٰثًا مِنْ ذَوَاتِ حٰمٓ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ قَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَقْرِئْنِي سُوْرَةً جَامِعَةً فَأَقْرَأَهُ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زُلْزِلَتْ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَزِيدُ عَلَيْهِ أَبَدًا
ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَأَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا آیا ایک شخص روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر کہا پڑہاؤ مجکو یا رسول اللہ پس فرمایا
پڑہ تین سورتین اونمین سی کہ جنکی اول مین الر ہی کہا بڑی ہوی عمر میری اور سخت ہی دل میرا یعنی غالب ہی اوسپر کمی حافظہ کی اور کثرت نسیان
کی اور موٹی ہی زبان میری یعنی کلام اللہ نہین یاد ہو سکتا خصوصا بڑی سورۃ فرمایا یعنی اگر وہ نہین پڑہ سکتا پس پڑہ تین سورتین اونمین سی کہ اول
اونکی حم ہی یعنی یہہ چہوٹی ہین بہ نسبت اونکی پہر کہا اوسنی مانند پہلی کہنیکی کہا اوس شخص نی یا رسول اللہ پڑہاؤ مجکو ایک سورۃ جامع یعنی جسمین جمع ہون
بہت سی باتین پس پڑہائی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سورہ اذا زلزلت یہانتک کہ فارغ ہوی اوس سی یعنی تمام سورۃ پڑہی پس کہا

اوس شخص نی قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا تمکو ساتہہ حق کی نہ زیادہ کرونگا مین اسپر یعنی اوپر عمل کرنی اوسکیکی کبہی پہر پیٹہہ پہیری اوس نی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مراد پائی اس شخص نے دو بار فرمایا نقل کی یہہ احمد اور ابوداؤد نی **ف** جن سورتون کی سری پر الٓر ہی
سورتین ہین اور سورہ اذا زلزلت جامعہ اسلیی ہی کہ اسمین ایک آیۃ جامعہ ہی فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ آیتین
جنین نیکی بدی کی آگئین ۱۲ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا يَسْتَطِيْعُ اَحَدُكُمْ
اَنْ يَّقْرَأَ اَلْفَ اٰيَةٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَالُوْا وَمَنْ يَّسْتَطِيْعُ اَنْ يَّقْرَأَ اَلْفَ اٰيَةٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَالَ اَمَا يَسْتَطِيْعُ
اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَأَ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کیا نہین طاقت رکہتا ایک تمہارا یہہ کہ پڑہی ہزار آیتین ہر دن مین عرض کیا صحابہ نی کون طاقت رکہتا ہی یہہ کہ پڑہی ہزار آیتین
ہر روز یعنی ہمیشہ کون پڑہ سکتا ہی فرمایا کیا نہین طاقت رکہتا ایک تمہارا یہہ کہ پڑہی سورہ الہٰکم التکاثر نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ۱۲
ف یعنی اگر یہہ سورہ پڑہی تو ثواب پڑہنی ہزار آیتو نکا پاتا ہی اسلیی کہ اسمین بی رغبتی دلائی ہی دنیا سی اور رغبت دلائی عقبی مین ۱۲ع وَعَنْ
سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ بُنِيَ لَهٗ بِهَا
قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَ عِشْرِيْنَ مَرَّةً بُنِيَ لَهٗ بِهَا قَصْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلٰثِيْنَ مَرَّةً بُنِيَ لَهٗ بِهَا ثَلٰثَةُ قُصُوْرٍ
فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاللهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِذًا لَنُكْثِرَنَّ قُصُوْرَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللهُ اَوْسَعُ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی سعید بن مسیب سی بطریق ارسال
کی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ پڑہی قل ہو اللہ احد دس بار بنایا جاتا ہی واسطی اوسکی بسبب اوسکی ایک محل بہشت مین اور جو پڑہی بیس
بار بنائی جاتی ہین واسطی اوسکی بسبب اس سورۃ کی دو محل بہشت مین اور جو پڑہی اسکو تیس بار بنائی جاتی ہین واسطی اوسکی بسبب پڑہنی اوسکی تین
محل بہشت مین پہر کہا حضرت عمر بیٹی خطاب کی نی قسم ہی خدا کی یا رسول اللہ اوسوقت بہت بنائینگی ہم محل اپنی یعنی جب ایسا ثواب ہی تو بہت پڑہو
گی اسکو تا بہت سی محل ہین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اللہ بہت فراخ ہی اس سی یعنی ثواب و فضل اوسکا بہت فراخ ہی پس رغبت
کرو اوسمین اور تعجب کرو نقل کی یہہ دارمی نی وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ
فِيْ لَيْلَةٍ مِائَةَ اٰيَةٍ لَمْ يُحَاجَّهُ الْقُرْاٰنُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَمَنْ قَرَأَ فِيْ لَيْلَةٍ مِائَتَيْ اٰيَةٍ كُتِبَ لَهٗ قُنُوْتُ لَيْلَةٍ وَمَنْ قَرَأَ
فِيْ لَيْلَةٍ خَمْسَمِائَةِ اٰيَةٍ اِلَى الْاَلْفِ اَصْبَحَ وَلَهٗ قِنْطَارٌ مِنَ الْاَجْرِ قَالُوْا وَمَا الْقِنْطَارُ
قَالَ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی حسن سی بطریق ارسال کی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا جو شخص کہ پڑہی بیچ رات کی سو آیتین نہین جہگڑیگا اوس سی قرآن اوس رات مین اور جو شخص کہ پڑہی رات مین دو سو آیتین لکہا جاتا ہی
واسطی اوسکی ثواب قیام رات کا اور جو شخص کہ پڑہی رات مین پانسو آیتین ہزار تک صبح کرتا ہی اسحال مین کہ ہوتا ہی واسطی اوسکی بقدر قنطار کی ثواب
عرض کیا صحابہ نی کیا ہی قنطار فرمایا بارہ ہزار یعنی درہم یا دینار نقل کی یہہ دارمی نی **ف** نہین جہگڑیگا الخ یعنی قرآن جہگڑنی گا اور دشمن ہوگا
اوس کیساتہ کہ نہ پڑہی اوسکو اور ملازمت نہ کری اوسپر لیس پڑہنا سو آیتو نکا شب کو بیچ دفع دشمنی قرآن کی اور ادای حق اوسکی اوس شب مین
کافی ہی اور جاننا چاہیی کہ جہگڑنا قرآن کا دو سبب سی ہوگا ایک بسبب نہ پڑہنی کی اور ایک بسبب عمل نکرنی کی پس بسبب پڑہنی کی جو جہگڑیگا وہ
تو پڑہنی سی دفع ہوگا اور بسبب عمل نکرنی کی جو جہگڑیگا وہ باقی رہیگا اگر نہ عمل کریگا حاصل یہہ کہ اگر قرآن پڑہیگا اور عمل بہی کریگا بالکل اوسکی جہگڑنی

اور کتاب العظمہ ابوالشیخ اور حلیۃ الاولیاء ابونعیم کی مین وارد ہوا ہی کہ ابلیس علیہ اللعنۃ کو اپنی عمر مین نوحہ اور زاری کرنی اور خاک ڈالنیکا سر پر
چار بار اتفاق پڑا اول اوسوقت کہ اوسپر لعنت ہوئی اور دوسری جبکہ اوسکو آسمان سی زمین پر ڈالا اور تیسری جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نبی ہوئی اور چوتھی جبکہ فاتحۃ الکتاب نازل ہوئی اور ابوشیخ کتاب الثواب مین لایا ہی کہ جسکو کوئی حاجت درپیش ہو چاہیی کہ فاتحۃ الکتاب
پڑہی اور بعد ختم کرنیکی حاجت چاہی اور ثعلبی نی شعبی سی روایت کیا ہی کہ ایک شخص اونکی پاس آیا اور شکایت درد گردہ کی شعبی نی اوسکو
کہا کہ تجکو لازم ہی کہ اساس القرآن پڑہ کر درد کی جگہہ دم کر اوسنی کہا کہ اساس القرآن کیا ہی شعبی نی کہا فاتحۃ الکتاب اور بیچ اعمال مجربہ مشائخ
کی مذکور ہی کہ سورہ فاتحہ اسم اعظم ہی واسطی ہر مطلب کی پڑہنی چاہیی اور اوسکی دو طریق ہین ایک تو یہہ ہی کہ مابین سنت فجر اور نماز فرض کے
میم بسم اللہ الرحمن الرحیم کی ساتہہ لام الحمد کی ملا کر اکتالیس بار چالیس دن تک پڑہی جو مطلب کہ ہوگا حاصل ہوگا انشاء اللہ تعالی اور اگر شفاء مریض کی
یا سحر زدہ کی منظور ہو تو پانی پر دم کر کر اوس مریض و سحر زدہ کو پلاوی اور دوسری یہہ کہ نوچندی اتوار کو درمیان سنت اور فرض فجر کی بی قید
ملانی میم کی ساتہہ لام کی ستر بار پڑہی بعد ازان ہر روز اوسیوقت پڑہی اور دس دس بار کم کرتا جاوی تا ہفتہ کو ختم ہو اگر اول مہینہ مین مطلب حاصل
ہو فبہا والا دوسری و تیسری مہینی مین اسیطرح کری اور لکہنا اس سورۃ کا چینی کی پیالی پر ساتہہ گلاب و مشک و زعفران کی پہر دہو کر پلانا اوسکا
واسطی شفاء امراض مزمنکی چالیس روز تک مجرب ہی اور دانتون کی درد اور درد سر اور درد شکم اور درد رون کی لیی سات بار پڑہ کر دم کرنا اوسکا
مجرب ہی اور سورہ بقرہ کی بہی بہت فضیلت آئی ہی صحیح مسلم مین انس بن مالک سی منقول ہی کہ جب ہم مین کوئی سورہ بقرہ اور آل عمران پڑہ لیتا تو اوسکو
ہم مین عظمت و جاہ پیدا ہوتی چنانچہ ایک اور روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر کہین بہیجتی تہی اور تعین امیر مین تردد تہا ہر ایک
لشکر والونکو اپنی سامنی بلا کر دریافت فرمایا کہ کون کونسی سورہ قرآن کی پڑہتی ہی ہر ایک کو جو کچہہ یاد تہا عرض کرتا تہا حتی کہ نوبت ایک نوجوان کی
پہونچی کہ عمر مین سب سی چہوٹا تہا اوس سی بہی پوچہا کہ کون کونسی سورۃ قرآن کی یاد رکہتا ہی تو عرض کیا فلان فلان سورۃ اور سورہ بقرہ بہی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ کیا سورہ بقرہ بہی یاد رکہتا ہی عرض کیا کہ ہان یا رسول اللہ فرمایا جا تو امیر اس لشکر کا ہی + اور بیہقی نی شعب الایمان مین
روایت کیا ہی کہ حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب نی سورہ بقرہ کو ساتہہ حقائق اور دقائق اوسکیکی بارہ برس کی عرصہ مین پڑہا اور ختم کی روز ایک
اونٹ کو ذبح کر کر طعام وافر پکا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یارونکو کہلایا اور حضرت ابن عمر سی بہی منقول ہی کہ آٹہہ برس تک بیچ پڑہنی سورہ بقرہ
کی توقف کیا اور بعد آٹہہ برس کی ختم کی غرضکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکی یارونکی نزدیک یہہ سورۃ ایسی عظمت رکہتی تہی کہ اور سورۃ ویسی نرکہتی تہی اور خواص مجربہ
اس سورۃ کیسی یہہ ہی کہ جس موسم مین بچونکو چیچک نکلتی ہی جس لڑکی کی عافیت منظور ہو اوسکی روبرو نہار موتہہ اس سورۃ کو تجوید و ترتیل سی پڑہ کر
دم کری اور وہ لڑکا بہی نہار موتہہ ہو فضل الہی سی اوس لڑکیکو اوس سال چیچک نہین نکلنے کے اور اگر نکلی گی بہی تو انجام بخیر ہوگا
لیکن شرط یہہ ہی کہ جسوقت پڑہنا اس سورۃ کا شروع کری تو ڈہائی پاؤ چاول دردہی اور کہانڈ اوسپر ڈالکر اوسی مجلس مین کسی مستحق کو کہانیکو
لیئی دی تمام ہوا کلام مولانا عبد العزیز رح کا + اب شروع ہوتا ہی ترجمہ درمنثور کی حدیثو نکا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی یاد کری
دس آیتین اول سورہ کہف کی بچایا جاویگا فتنہ دجال کیسی اور ایسی ہی بچیگا وہ شخص کہ یاد کریگا دس آیتین اس سورۃ کی اخیر کی اور جو کوئی پڑہیگا
سورہ کہف کی دس آیتین وقت سونیکی بچایا جاویگا فتنہ دجال کیسی اور جو کوئی پڑہیگا خاتمہ اوسکا وقت سونیکی ہوگا اوسکی لیی نور نزدیک قراءۃ اوسکی
سی قدم اوسکی تک دن قیامت کی اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی سورہ کہف دن جمعہ کی ہوتا ہی کفارہ اوسکی لیی دوسری جمعہ تک اور
ایک روایت مین ہی کہ جس گہر مین پڑہی جاوی سورہ کہف نہین داخل ہوتا اوسمین شیطان اوس رات اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنے

پڑہین چار رکعتین پیچہی عشا کی پڑہی پہلی دو رکعتونمین قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور اخیر کی دو رکعتونمین تبارک الذی اور الم تنزیل السجدہ
لکہا جاتا ہی اوسکی لیی ثواب مانند چار رکعتون کی لیلۃ القدر مین پڑہی اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی تبارک الذی اور الم تنزیل السجدہ درمیان
مغرب و عشا کی پس گویا کہ قیام کیا لیلۃ القدر مین اور ایک روایت مین کعب سی ہی کہ جسنی پڑہی رات کو الم تنزیل السجدہ اور تبارک الذی لکہی جاتی ہین
اوسکی لیی ستر نیکیان اور دور کیجاتی ہین اوس سی ستر برائیان اور بلند کیی جاتی ہین اوسکی لیی ستر درجی اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی الم تنزیل
اور تبارک الذی رات مین لکہتا ہی اوسکی لیی اللہ تعالی ثواب مانند ثواب لیلۃ القدر کی اور روایت کی ابن ضریس اور ابن مردویہ اور خطیب اور
بیہقی نی ابی بکر صدیق رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سورہ یس نام رکہی گئی ہی توریت مین معمہ کہ مشتمل ہی بہلائیون دنیا
اور آخرت کی کیکو اپنی پڑہنی والیکی لیی اور دور کرتی ہی اوس سی مصیبت دنیا اور آخرت کی اور دفع کریگی اوس سی ہول آخرت کی اور نام رکہا گیا ہی
اسکا دافعہ اور خافضہ یعنی بلند مرتبہ کرتی ہی مومنونکو اور پست کرتی ہی کافرونکو دفع کرتی ہی پڑہنی والی اپنی سی ہر برائی اور روا کرتی ہی واسکی
ہر حاجت جو کوئی پڑہی اسکو برابر ہوتی ہی اوسکی لیی بیس حجون کے اور جو کوئی سنی اسکو برابر ہوتی ہی اوسکی لیی ہزار دینار کی کہ دی فی سبیل اللہ یعنی
جہاد مین اور جو کوئی لکہکر پیوی اسکو داخل کرتی ہی اوسکی لیی اندر ہزار دوائین اور ہزار نور اور ہزار یقین اور ہزار برکتین اور ہزار رحمتین اور نکال ڈالتی
ہی ہر کینہ اور روگ اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ دوست رکہتا ہون مین کہ سورہ یس میری امت کی ہر انسان کی
دل مین ہو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی مداومت کی اوپر پڑہنی یس کی ہر رات پہر مر گیا مرا شہید اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ جسنی پڑہی یس اول دن مین روا کیجاتی ہین حاجتین اوسکی اور ابن عباس سی ہی کہ کہا جسنی پڑہی یس وقت صبح کی دیا جاتا ہی آسانی اوس دن کی
شام تک اور جسنی پڑہی یس اول شب مین دیا جاتا ہی آسانی اوس رات کی صبح تک اور بیہقی نی روایت کی ابی قلابہ سی کہ کہا جسنی پڑہی یس
مغفرت کی جاتی ہی اوسکی اور جسنی پڑہی حالت بہوک مین سیر ہو جاتا ہی اور جسنی پڑہی یس اسحالمین کہ راہ بہولا ہوا تہا راہ پا لیتا ہی اور جسنی پڑہی
یہہ اسحالمین کہ جانور اوسکا جاتا رہا تہا پا لیتا ہی اوسکو اور جسنی پڑہی یہہ وقت کہانیکی کہ ڈرتا تہا کمی کہانی سی کفایت کریگی اوسکو اور جسنی پڑہا اسکو
نزدیک میت کی آسانی کیجاتی ہی اوسپر اور جسنی پڑہا اسکو نزدیک عورۃ کی کہ دشوار تہا اوسپر جننا بچیکا آسانی ہوتی ہی اوسپر اور جسنی پڑہا اسکو پس
گویا کہ پڑہا قرآن گیارہ بار اور ہر چیز کا دل ہی اور دل قرآن کا یس ہی اور کہا مقبری نی یس جب پہونچی تمکو کوئی چیز قسم خوف یا مطالبہ کی سلطان یا
دشمن سی مگر کہ پڑہی یس پس وہ چیز دفع کیجاوی گی تمسی بسبب اسکی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی پڑہی یس اور والصافات
دن جمعہ کی پہر سوال کیا اللہ تعالی سی دیتا ہی اللہ تعالی سوال اوسکا اور ابن عباس سی روایت ہی کہ کہا تہی ہم پہچانتی فارغ ہونا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز سی ساتھ کہنی سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون آخر آیۃ تک کی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی کہا پیچہی
نماز کی سبحان ربک رب العزۃ آخر آیۃ تک تین بار پس تحقیق لیا ثواب ساتھ پیمانہ پوری کی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسکو خوش لگی
یہہ کہ لی ثواب پیمانہ پوری مین دن قیامت کی پس چاہیی کہ کہی یہہ آیت یعنی سبحان ربک آخر مجلس اپنی مین جسوقت کہ ارادہ کری اوٹہنی کا اور
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی دین مجکو سبع طول یعنی سات سورتین بڑی کہ اول قرآن مین ہین جگہہ توریت کے اور دین مجکو
المئات طواسین تک جگہہ انجیل کی اور دین مجکو ما بین طواسین کی حامیمون تک جگہہ زبور کی اور فضیلت دی مجکو ساتھ حامیمون کی اور مفصل کی
نہین پڑہا اونکو کسی نبی نی پہلی میری اور ابن عباس سی ہی کہ ہر چیز کی لیی خلاصہ ہی اور خلاصہ قرآن کا حامیمین ہین اور سمرۃ بن جندب سی
ہی بطریق مرفوع کی کہ حامیمین باغ ہین باغون جنت کی سی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حامیمین سات ہین اور دروازی دوزخ کی

بہی سات آوینگی ہر ایک انمین سی کہڑی رہیگی ہر دروازی پر اون دروازون مین سی کہیگی کی یا اللہ نہ داخل کر اس دوزخ مین اوسکو کہ ایمان رکہتا تہا مجہہ
اور پڑہتا تہا مجکو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہر درخت کی لیی پہل ہی اور پہل قرآن کی حامیمین ہین وہ باغ ہین زرائی کرنیوالی
سیر کرنیوالی گہر کے پس جو کوئی دوست رکہی یہہ کہ چرے باغون جنت کی بین پس چاہیی کہ پڑہی حامیمین اور روایت کی بیہقی نی شعب الایمان مین کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتی تہی یہانتک کہ پڑہتی تبارک الذی اور حم السجدہ اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑہی شب جمعہ مین حم الدخان
اور یس صبح کرتا ہی اس حالمین کہ بخشش کیجاتی ہی اوسکی لیی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا جو کوئی پڑہی حم الدخان شب جمعہ مین یا دن جمعہ مین
بناتا ہی اوسکی لیی اللہ تعالی گہر جنت مین اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی سورہ دخان رات جمعہ کی مین صبح کرتا ہی اس حالت مین کہ مغفرت
کیجاتی ہی اوسکی اور نکاح کیا جاویگا اوسکا حورعین سی اور جو کوئی پڑہی سورہ دخان رات مین بخشی جاتی ہین پہلی گناہ اوسکی اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی پڑہی الم تنزیل اور یس اور اقتربت الساعۃ اور تبارک الذی ہونگی اوسکی لیی نور اور پناہ شیطان سی اور شرک سی اور
بلند کیجاوینگی اوسکی لیی درجی دن قیامت کی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی اقتربت الساعۃ ہر رات
مین اوٹہاویگا اوسکو اللہ دن قیامت کی اس حالمین کہ مونہہ اوسکا مانند چودہوین رات کی چاند کی ہوگا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قاری
سورہ حدید اور اذا وقعت اور الرحمن کا پکارا جاتا ہی بیچ رہنی والون آسمان و زمین کی ساکن الفردوس یعنی یہہ جنت فردوس مین کہ اعلی جنت ہی رہیگا
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سورۃ الواقعہ سورۃ الغنی ہی پس پڑہو اسکو اور سکہاؤ اسکو اولاد اپنی کو اور ایک روایت مین ہی کہ سکہاؤ اسکو
بی بیون اپنی کو اور حضرت عائشہ سی ہی کہ کہا عورتون کو کہ نہ عاجز کری ایک تمہاری یہہ کہ پڑہی سورہ واقعہ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ جو کوئی پڑہی اخیر سورہ حشر کا پہر مرجاوی اوس رات مین یا دن مین تو دور کیجاوینگی اوس سی تمام خطائین کیکی ہین اور حکم کیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ جب جگہہ پکڑی طرف بچہونی اپنی کی یہہ کہ پڑہی سورہ حشر اور فرمایا کہ تو مریگا شہید اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ جو شخص پناہ مانگی ساتہہ اللہ کے شیطان سی تین بار پہر پڑہی اخیر سورہ حشر کا بہیجتا ہی اللہ ستر ہزار فرشتی کہ دفع کرتی ہین اوس سی شیاطین جن و انس
کو اگر رات کو پڑہتا ہی صبح تک دفع کرتی ہین اور اگر صبح کو پڑہتا ہی شام تک دفع کرتی ہین اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی پڑہین
حشر کی اخیر آیتین رات مین یا دن مین پہر مرا اوس دن یا رات مین پس واجب ہوئی اوسکی لیی جنت اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دوست
رکہتا ہون مین یہہ کہ تبارک الذی بیچ دل ہر انسان کی امت میری کی اور کہا عکرمہ بن سلیمان نی کہ پڑہا مینی یعنی قرآن اسمعیل کی آگی پس جب
پہنچا مین والضحی کو کہا کہ اللہ اکبر کہہ نزدیک خاتمہ ہر سورہ کی اخیر کلام اللہ تک اسلیی کہ مینی پڑہا عبد اللہ بن کثیر کی آگی پس جب پہنچا مین والضحی تک
کہا تکبیر کہہ اخیر کلام اللہ تک اور ابن عباس نی بہی حکم کیا اسکا اور خبر دی ابن عباس نی کہ حکم کیا ابی ابن کعب نی مجکو اسکا اور خبر دی مجکو ابی نی
کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسکا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اذا زلزلت برابر ہی آدہی قرآن کی اور والعادیات یہہ برابر
ہی آدہی قرآن کی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی رات مین ہزار آیتین ملیگا اللہ تعالی سی اس حال مین کہ وہ ہنستا ہوگا عرض
کیا گیا کہ یا رسول اللہ کون قوت رکہتا ہی ہزار آیتون پر پس پڑہی بسم اللہ الرحمن الرحیم الہکم التکاثر آخر سورہ تک اور فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات کی کہ
جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی کہ یہہ سورہ برابر ہی ہزار آیتون کی اور روایت کی ابو الشیخ نی عظمت مین اور ابو محمد سمرقندی نی بیچ فضائل قل ہو اللہ احد
کی انس سی کہ کہا آئی یہود خیبر کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر کہا اونہون نی کہ ای ابو القاسم پیدا کیا اللہ تعالی نی ملائکہ کو نور حجاب سی اور
آدم کو حما مسنون سی یعنی کیچڑ سڑی ہوئی سی اور ابلیس کو شعلہ آگ سی اور آسمان کو دہوئین سی اور زمین کو پانی کی جہاگ سی پس خبر دی ہم

رب سی یعنی رب کا بی سی بتا پس نہ جواب دیا اونکو جبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر لائی اونکی پاس جبرئیل ع اس سورۃ کو قل ہو اللہ احد یعنی کہہ اللہ
ایک ہی نہ اوسکی اصول و فروع ہین اور نہ شریک نہ اللہ الصمد اللہ بی پروا ہی نہ کہاتا ہی اور نہ پیتا ہی اور نہ احتیاج رکہتا ہی پڑہی ساری سورۃ
یہہ سورۃ ہی کہ نہیں فی کرجنت کا ہی اور نہ آگ کا اور نہ آخرۃ کا اور نہ حلال کا اور حرام کا منسوب کیا اسکو اللہ نی طرف اپنی پس یہہ خاص اوسکی لیئی
جسنے پڑہا اسکو تین بار برابر ہوئی ساتہہ پڑہنی تمام وحی کی اور جسنی پڑہا اسکو تیس بار نہین افضل ہونیکا کوئی اہل دنیا سی اوسدن مگر جسنی بار
پڑہا ہو اس سی اور جسنی پڑہا اسکو دو سو بار رہیگا جنت الفردوس مین اور جسنی پڑہا اسکو تین بار جسوقت کہ داخل ہوا ہی گہر مین دور ہوتا ہی اوس
سی فقر اور ایک روایت مین ہی کہ رات گذاری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک رات کہ پڑہتی تہی اسکو اور بار بار پڑہتی تہی اسکو صبح تک اور
ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی قل ہو اللہ احد پس گویا کہ پڑہا تہائی قرآن اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی قل ہو اللہ احد دو سو بار بخشی
جاتی ہین اوسکی گناہ دو سو برس کی اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی قل ہو اللہ احد پچاس بار بخشی جاتی ہین اوسکی گناہ پچاس برس کی اور
ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی پڑہی ہر روز دو سو بار قل ہو اللہ احد لکہی جاتی ہین اوسکی لیئی ڈیڑہ ہزار نیکیان
اور دور کیی جاتی ہین اوس سی گناہ پچاس برس کی مگر یہہ کہ ہو اوسپر دین اور نقل کی ابن سعد اور ابن خریس اور ابو یعلی اور بیہقی نی دلائل مین انس سے کہا
تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم شام مین پس اوتری جبرئیل اور کہا ای محمد تحقیق معویہ بن معویہ مزنی مرگیا پس آیا دوست رکہتی ہو تم یہہ کہ نماز پڑہو اوسپر کہا ہان
پہر مارا بازو اپنا زمین پر پس پست ہو گئی اونکی لیئی ہر چیز اور مل گئی زمین سی اور بلند لیا گیا اونکی لیئی جنازہ اوسکا پس نماز پڑہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نی پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جبرئیل سی پایا معویہ نی یہہ فضیلت کہ نماز پڑہی اوسپر دو صفوں نی ملائکہ کی کہ ہر صف مین چہہ لاکہہ فرشتی تہی کہا جبرئیل ع نی بسبب پڑہنی قل ہو
اللہ احد کی بیٹہا پڑہتا اوسکو کہڑی اور بیٹہی اور آتی اور جاتی اور سوتی یعنی لیٹی اور ایک روایت انس سی اسطرح آئی ہی کہ کہا تہی ہم ساتہہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تبوک مین پس طلوع ہوا آفتاب یکدن ساتہہ روشنی اور شعاع و نور کی کہ نہ دیکہا تہا ہمنی اوسکو پہلی اسکی پس تعجب کرنی لگی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی روشنی و نور سی کہ ناگہان جبرئیل ع آگئی پس پوچہا جبرئیل سی کیا ہی واسطی آفتاب کی کہ نکلا ہی ایسا روشن نورانی
کہ نہین دیکہا ہمنی اوسکو کہ نکلا ہو پہلی اس سی کہا یہہ اس سبب سی ہی کہ معویہ بن معویہ لیثی مرگیا مدینہ مین آج پس بہیجی اللہ نی طرف اوسکی ستر ہزار
فرشتی کہ نماز پڑہین اوسپر کہا یہہ کس سبب سے ای جبرئیل کہا تہا بہت پڑہتا قل ہو اللہ احد کہڑی اور بیٹہی اور چلتی اور اوقات رات و دن مین بہت
پڑہو اوسکو اسلیئی کہ یہہ نسبت ہی تمہاری رب کی اور جو کوئی پڑہی اسکو پچاس بار بلند کرتا ہی اللہ اوسکی لیئی پچاس ہزار درجی اور دور کرتا ہی اوس سے
پچاس ہزار برائیان اور لکہتا ہی اوسکی لیئی پچاس ہزار نیکیان اور جو کوئی زیادہ پڑہی اسکو زیادہ دیوے اللہ تعالے ثواب کہا جبرئیل ع نی پس کیا سمیٹ لون
تمہاری لیئی زمین پس نماز پڑہو تم اوسپر کہا کہ ہان پہر نماز پڑہی حضرت نی اوسپر اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تین چیزین ہین جو کوئی
کری اونکو واسطی پورا کرنی ایمان کی داخل ہوگا جس دروازی جنت کیسی کہ چاہیگا اور نکاح کریگا حور عین سی جس سی چاہیگا جو کوئی معاف کری
قاتل اپنی سی اور ادا کری دین خفیہ اور پڑہی پیچہی ہر نماز فرض کی دس بار قل ہو اللہ احد پس کہا ابو بکر رض نی اگر ایک کری انمین سی یا رسول اللہ
فرمایا ایک کری انمین سی یعنی اگر ایک چیز کریگا تو بہی یہی ثواب پاویگا ✦ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی قل ہو اللہ احد ہر دن
مین پچاس بار پکارا جاویگا دن قیامت کی قبر اپنی سی ای مدح کرنیوالی اللہ کی داخل ہو جنت مین ✦ اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بہول جاوی بسم اللہ کہنی اپنی طعام پر پس چاہیی کہ پڑہی قل ہو اللہ احد جب فارغ ہو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہتا قل ہو اللہ احد جسوقت کہ داخل ہو گہر اپنی مین دور ہوتی ہی محتاجگی گہر والونسی اور ہمسایونسی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئی میری پاس جبرئیل اچھی صورۃ مین ہنستی ہوئی خوش اور کہا ای محمد علی علی تجہی سلام فرماتاہی اور فرماتاہی کہ ہرچیز کی لیے نسب ہی اور نسب میرا قل ہو اللہ احد ہی پس جو شخص کہ آویگا میری پاس ستر ہزار اسحاب مین کہ پڑھی ہو گی قل ہو اللہ احد ہزار بار کہینچی و نگا اوسکو نشان اپنا اور قائم کرونگا اوسکو نزدیک عرش اپنی کے اور شفاعت قبول کرونگا اوسکی ستر آدمیونکی حق مین اون لوگونمین سی کہ واجب ہوگا عذاب ور اگرنہ لازم کیا ہوتا مینی اپنی نفس پر کل نفس ذائقۃ الموت تو نہ قبض کرتا مین روح اوسکی ۞ اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پڑہی بعد نماز جمعہ کی قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات سات بار پناہ مین رکہتاہی اوسکو اللہ برائی سی دوسرے جمعہ تک اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی قل ہو اللہ احد ہزار بار ہوتاہی پڑہنا اوسکا محبوب طرف اللہ کی ہزار گہوڑون بالگام وبازین سی کہ دیوی فی سبیل اللہ یعنی جہاد مین اور کعب حبار سی ہی کہا جو کوئی پڑہی قل ہو اللہ احد حرام کرتاہی اللہ تعالی گوشت اوسکا اوپر آگ کے اور کعب حبار سی یہہ بہی آیا ہی کہا کہ جو کوئی مواظبت کری اوپر پڑہنی قل ہو اللہ و آیۃ الکرسی کی دس بار رات و دن مین واجب کری خوشنودی اللہ تعالی کی بڑی اور ہوگا ساتہہ انبیا اور کی اور بچایا جاتاہی شیطان سی اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑہی قل ہو اللہ بعد زوال عرفہ کی ہزار بار دیتاہی اوسکو اللہ جو کچہہ مانگی اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑہی اسکو ہزار بار پس تحقیق مول لی لیا نفس اپنا اللہ سی یعنی آزاد ہوا آگ سی اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑہی اسکو دوسو بار ہوتاہی اوسکی لیے ثواب پانسو برس کی عبادت کا اور ایک روایت مین ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جب نکاح کیا حضرت علیؓ کا حضرت فاطمہؓ سی منگایا پانی پہر کلی ڈالی اوسمین پہر بلایا علیؓ کو ساتہہ اپنی یعنی گہرمین اور چہڑکا وہ پانی انکی گریبان مین اور درمیان دونون مونڈہون کے نکلی اور اللہ کی پناہ مین دیا اونکو ساتہہ پڑہنی قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی ۞ اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی قل ہو اللہ احد سو بار بعد نماز صبح کی پہلی کلام کرنیکی کسی سی اوٹہائی جاتی ہین اوسکی لیے اوس دن عمل پچاس صدیقون کی

باب یہ باب ہی بیچ بیان متعلقات پہلی باب کے

الفصل الاول فصل پہلے **عن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعاهدوا القرآن فوالذی نفسی بیدہ لہو اشد تفصیا من الابل فی عقلها متفق علیہ** روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر گیری کرو قرآن کی یعنی ہمیشہ پڑہا کرو تاکہ بہول نہین پس قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی کہ البتہ قرآن جلد نکل جاتاہی سینی سی بہ نسبت اونٹ کی رسی اپنی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی آدمی اونٹ کی محافظت سی غفلت کری تو اونٹ رسی مین سے نکل بہاگتاہی اسیطرحسی قرآن اگر نہ پڑہاکری اسکو اور خبر نہ لیا کری اوسکی تو وسے ہی پڑہ سینی مین سے نکل جاتاہی یعنی جلد بہول جاتاہے مولانا **وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بئس ما لاحدہم ان یقول نسیت آیۃ کیت وکیت بل نسی و استذکروا القرآن فانہ اشد تفصیا من صدور الرجال من النعم متفق علیہ وزاد مسلم بعقلها** اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بری چیز ہی واسطی ایک انکی یہہ کہ کہی بہول گیامین آیت فلانی اور فلانی بلکہ یہہ کہی کہ بہلا یا گیا اور یاد کرتی رہو قرآنکو کہ وہ جلد جانیوالا ہی سینہ لوگونکی سی بہ نسبت چار پایون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے کہ بندہی ہون ساتہہ رسی اپنی کی ف بہول گیا کہنا اسلیے منع ہی کہ دلالت کرتاہی اسپر کہ چہوڑ دیا اور بہول گیا مین سبب بے پروائی کی اور اس کہنی مین کہ بہلایا گیا اظہار کرنا حسرت اور تقصیر کا ہی بیچ حاصل کرنی اس سعادت نعمت کی ۞ **وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما مثل صاحب القرآن کمثل صاحب الابل المعقلۃ ان عاہد علیہا امسکہا وان اطلقها ذہبت متفق علیہ** اور روایت ہی ابن عمر رضی سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوای اسکی نہین کہ مثل صاحب قرآن کی مانند مثل اونٹ

والے کی لاونٹ باندہا گیا ساتھہ پایندکی اگر خبرگیری رکہتا ہی اوسکی تہامتا ہی وسکو اور اگر چہوڑ دیتا ہی وسکو جاتا رہتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ
فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جندب بن عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہو قران جب تک کہ
خواہش کریں اوسپر دل تمہارے پس جسوقت کہ آپسمین مختلف ہو یعنی حاصل ہو ملال اور تفرق دلونکا پس کہڑی ہو اوس سے یعنی پڑہنا موقوف کرو نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نے ف کہا ابن ملک نے کہ جسصورۃ مین کہ دل نہ لگی تو نہ پڑہنا افضل ہی بہ نسبت حضور کی پڑہنی سی لیکن یہان ایک نکتہ ہی کہ آدمی کو چاہیی کہ
عادت کری اور نفس کو ریاضت مین ڈالی تا بہت پڑہنی سی ملال نہ آدی بلکہ خوشی یادہ ہو سلیکی کاہل اور آسودہ دل کہ عادت ریاضت کی نہین کہتی جلد ملول
ہوجاتی ہین ایک تو ایسی ہوتی ہین کہ ایک سیپارہ پڑہتی ہین ملول ہوتی ہین اور ایک ایسی ہوتی ہین کہ ایک سیپارہ ساتھہ ذوق شوق کے پڑہتی ہین کہ ملول ہرگز نہین
ہوتی ہع ہر ح وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا مَدًّا
ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ وَيَمُدُّ بِالرَّحِيْمِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے قتادہ سی کہ کہا پوچہی گئی انس کسطرحسی تہی قراۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا تہی قراۃ درازی کی ساتھہ پہر پڑہی بسم اللہ الرحمن الرحیم
دراز کرتی تہی ساتھہ بسم اللہ کی یعنی الف اللہ کو مد کرتی اصلی بقدر الف کی اور دراز کرتی تہی ساتھہ رحمن کی یعنی اسکی پہلی الف کو اوسیطرح اور دراز کرتی تہی ساتھہ
رحیم کے یعنی ی کو مد کرتی اصلی یا عارضی نقل کی یہہ بخاری نے ف تہی قراۃ درازگی کی ساتھہ مراد یہہ ہی کہ حضرت مد کرتی حروف مد اور لین کو
بقدر معروف کی اور شرط معلوم کی نزدیک ارباب قرأت کی اور کہا طیبی نے کہ حروف مد کی تین ہین یا واو الف ہی پس جبکہ ہو بعد انکی ہمزہ مد کری بقدر الف
کی اور بعضون نے کہا کہ بقدر دو الفونکی یا پنچ الفون تک اور مراد بقدر الف کی بقدر درازگی آواز کی ہی جسوقت کہ کہی یا تا اور اگر ہو بعد انکی تشدید مد کری بقدر
چار الفونکی اتفاقا مانند دابۃ کی اور اگر بعد انکی ہو ساکن مد کری بقدر دو الفونکی اتفاقا مانند صاد اور یعلمون کی اور اگر ہو بعد انکی غیر ان حروف کی نہ مد کری
مگر بقدر نکلنی اسکی موںہہ سی مانند یا کی اور مدات بسم اللہ کی اسی قبیلہ کی ہین ہع ؛ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین سنتا اللہ تعالی کسی چیز کو مانند سننی کی آواز نبی کو کہ خوش آوازی سی پڑہتا ہو قران نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی قبول نہین کرتا اور دوست نہین رکہتا کسی چیز کو اون چیزونمین سی کہ سنی جاتی ہین جیسا کہ دوست رکہتا ہی
اور قبول کرتا ہی آواز پیغمبر کو کہ خوش آوازی سے پڑہتا ہی قران ؛ ح ؛ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ
لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کان رکہتا ہی اللہ یعنی نہین قبول کرتا کسی چیز کو جیسا کہ کان رکہتا ہی واسطی نبی کی کہ خوش آوازی کرے ساتھہ قران
کی اوسحال مین کہ پکار کر پڑہی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ
مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہماری
کامل طریقہ پر وہ شخص کہ نہ خوش آوازی کری ساتھہ قران کی نقل کی یہہ بخاری نے ف یعنی خوب ہی خوش آوازی کرنی قران پڑہنی مین بشرطیکہ
تغیر حرف کی یا حرکت کی یا مد کی یا شد کی یا اور طرحسی نہو اور راگ کی طور پر بہی نہو اور جو شخص کہ پڑہی قرانکو جان کر راگ مین تو حرام ہی پڑہنا نہ
پڑہا چاہیی ؛ مولانا من الشرح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اِقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى اَتَيْتُ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا قَالَ حَسْبُكَ الْاٰنَ فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَاِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ منبر پر تہی پڑہ روبرو میری کہا مینی پڑہوں مین روبرو آپکی حال آنکہ آپ پر اوتارا گیا ہے قران فرمایا تحقیق مین دوست رکہتا ہون یہہ کہ سنون قران غیر اپنی سی کہا ابن مسعود نی پس پڑہی مینی سورہ نسا یہانتک کہ پہنچا مین اس آیۃ تک پس کیا کرینگی یہہ یہود وغیرہ جسوقت کہ لاوینگی ہم ہر امت مین سی ایک گواہ یعنی اونکی فعلون کی گواہی دیگا نبی اونکا اور لاوینگی تجکو اس امت پہ گواہ فرمایا حضرت نی بس موقوف کر پڑہنا اب یعنی بسکہ مین مشغول ہوتا ہون ساتہہ فکر کرنیکی آمین پہر التفات کیا مینی طرف حضرت کی پس ناگہان آنکہین حضرت کی آنسو بہاتی تہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** آپ پہ اوتارا گیا ہی یعنی قران پڑہنا حق آپ کا ہی کہ جیسا اوتارا گیا ہی ویسا پڑہینگی اور کو کیا یارا کہ آپ کی روبرو پڑہی اور مین دوست رکہتا ہون یعنی بعضی وقت کہ حاصل ہوتا ہی عارف کو اوسمین سکوت جیسا کہ کہا گیا ہی من عرف اللہ کل لسانہ اور ایک حالت عارف کی ہوتی ہی کہ اوسکی حق مین یون کہا گیا ہی من عرف اللہ طال لسانہ حاصل یہہ کہ بعضی وقت عارف حالت تحیر مین ہوتا ہی سکوت کرتا ہی اور بعضی وقت ہوشیار ہوتا ہی حقائق ومعارف وغیرہ بیان کرتا ہی اور اوروں سی سننی مین فائدہ یہہ ہی کہ معانی خوب سمجہہ مین آتی ہین اور فکر وسوچ کامل ہوتی ہی اور مقصود آیۃ مذکورہ سی یاد دلانا دن قیامت کا ہی اسلیئی حضرت ہول اوسدن کا اور ضعف اپنی امت ضعیفہ کا یاد کر کر روئی کہ حضرت بڑی شفیق اور عنایت فرمانی امت کی ہین صلی اللہ علیہ الف الف صلوۃ کلما ذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرہ الغافلون ۱۲ ع ۱۲ ح۔

جسنے پہچانا اللہ کو گونگی ہوئی زبان اوسکی ۱۲　جسنے پہچانا اللہ کو دراز ہوئی زبان اوسکی ۱۲

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ اٰللّٰهُ سَمَّانِيْ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ابی بن کعب کی کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نی حکم کیا مجکو یہہ کہ پڑہون تجپر قران عرض کیا ابی بن کعب نی کہ اللہ تعالیٰ نی نام لیا میرا روبرو آپ کی فرمایا کہ ہان کہا ابی نی تحقیق ذکر کیا گیا مین نزدیک پروردگار عالمون کی فرمایا کہ ہان پس بہنی آنسو دونون آنکہون اونکی سی اور ایک روایت مین یون ہی کہ حضرت نی فرمایا ابی کو کہ تحقیق اللہ نی حکم کیا مجکو یہہ کہ پڑہون تجپر سورہ لم یکن الذین کفروا کہا ابی نی کیا نام لیا ہی میرا فرمایا ہان پس روئی ابی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ابی بن کعب سب صحابہ مین بڑی قاری تہی کہ حضرت نی اونکی حق مین فرمایا تہا اقرأکم ابی یعنی بڑی قاری تم مین ابی ہین اور اللہ تعالیٰ نی نام لیا میرا یعنی خاص میرا ہی نام لیا یہہ بات بسبب عاجزی اور گمنامی اپنی کی اور براہ تعجب کی کہی کہ مین کہان لائق اس مرتبہ کی ہون یا ازراہ ذوق ولذت کی کہی کہ یہہ مرتبہ مجکو عطا ہوا اور رونا ابی کا بسبب حاصل ہونی خوشی کی تہا کہ وقت لطف ووصال محبوب کی آتا ہی اور حقیقت مین غم آنکہون کی راہ سی باہر نکلتا ہی اور خاص لم یکن ہی کی پڑہنی کا اسلیئی حکم ہوا کہ مختصر ہی اور فوائد اسمین بہت ہین کہ اصول دین کی اور وعدہ ووعید اور اخلاص وغیرہ مذکور ہین اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی پڑہنا قران کا ماہر قران در اہل علم وفضل کی آگی اگرچہ قاری افضل ہو سنتی والیسی ۱۲ ح س

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ فَاِنِّيْ لَا اٰمَنُ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا منع

کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سفر کرنیسی مع قرآن کی طرف ملک دشمن کی یعنی دار الحرب کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین
ہی کہ نہ سفر کرو مع قرآن کی اسلیے کہ تحقیق مین نہین امن پاتا اس سی کہ لیوی اوسکو دشمن **ف** اگر کوئی کہی کہ لکہنا قرآن کا مصحف مین آنحضرت کی
زمانی مین نہ تہا بلکہ بعد حضرت کی زمانیکی مقرر ہوا پس یہہ کیونکر ہی کہ حضرت نی منع کیا سفر کرنی سی ساتہہ قرآن کی جواب یہہ کہ اگرچہ تمام
قرآن مصحف مین نہ لکہا گیا تہا لیکن جو کچہہ نازل ہوتا ہر کوئی اپنی اپنی صحیفہ مین لکہکر رہنی دیتا یا یہہ خبر غیب کی دی کہ بعد میرے زمانیکی جو لکہا جاوے
گا اوسکو ساتہہ نہ لیجاوین کفار کی ملک مین اور کہا بعضی علماء نی کہ ساتہہ لیجانا کلام اللہ کا طرف دار الکفر کی مکروہ ہی اور اگر کوئی خط کفار کو بہیجی اور
اوسمین آیہ لکہی تو مضائقہ نہین اسلیے کہ حضرت نی ہرقل کی خط مین یہہ آیت لکہی تہی تعالوا الی کلمۃ الخ واللہ اعلم ہ ح ع

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ جَلَسْتُ فِیْ عِصَابَۃٍ مِّنْ ضُعَفَاءِ الْمُهٰجِرِیْنَ وَاِنَّ بَعْضَهُمْ
لَیَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِّنَ الْعُرْیِ وَقَارِیٌ یَّقْرَءُ عَلَیْنَا اِذْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَیْنَا فَلَمَّا قَامَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَکَتَ الْقَارِیُٔ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا کُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قُلْنَا کُنَّا نَسْتَمِعُ اِلٰی کِتَابِ اللّٰهِ
تَعَالٰی فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ اُمِرْتُ اَنْ اَصْبِرَ نَفْسِیْ مَعَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ وَسْطَنَا لِیَعْدِلَ
بِنَفْسِهٖ فِیْنَا ثُمَّ قَالَ بِیَدِهٖ هٰکَذَا فَتَحَلَّقُوْا وَبَرَزَتْ وُجُوْهُهُمْ لَهٗ فَقَالَ اَبْشِرُوْا یَا مَعْشَرَ صَعَالِیْکِ
الْمُهَاجِرِیْنَ بِالنُّوْرِ التَّامِّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ قَبْلَ اَغْنِیَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ یَوْمٍ
وَذٰلِكَ خَمْسُمِائَۃِ سَنَۃٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا بیٹہا مین بیچ ایک جماعت
غرباء مہاجرین کی یعنی اصحاب صفہ کی اور تحقیق بعضی اونکی البتہ اوٹ کرتی تہی ساتہہ بعضی کی بسبب ننگی ہونیکی اور پڑہنی والا پڑہتا تہا قرآن ہمپر
کہ ناگہان آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہڑی ہوئی ہمپر پس جبکہ کہڑی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہا پڑہنی والا پہر سلام علیک کی
حضرت نی پہر فرمایا حضرت نی کیا کرتی ہو تم عرض کیا ہمنی سنتی ہین ہم کتاب اللہ فرمایا سب تعریف ہی واسطی اللہ کو کہ پیدا کیے امت میری سی شخص
کہ حکم کیا گیا مین یہہ کہ ٹہیراؤن مین نفس اپنی کو ساتہہ اونکی کہا راوی نی پہر بیٹہہ گئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے یعنی نہ کسیکی پہلو
مین تاکہ برابر کرین ذات شریف اپنی کو ہم مین پہر اشارہ کیا اپنی ہاتہہ سی اسطرح یعنی اشارہ کیا کہ حلقہ کرکر بیٹہو پس حلقہ باندہا اور ظاہر ہوئی منہہ
اونکی واسطی حضرت کی پس فرمایا خوشوقت ہو اے گروہ مفلس مہاجرین کی ساتہہ نور پورے کی دن قیامت کی داخل ہوگی جنت مین پہلی دولتمندون
سی آدہی دن اور یہہ آدہا دن ہوگا پانسو برس کا نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** اور تحقیق بعضی اونکی الخ یعنی جس پاس کپڑا کم ہوتا یہ نسبت کپڑی
یار اوسکیکی وہ بیٹہتا پیچہی یار اپنی کی پردہ کرنیکی لیے اور مراد ننگی ہونی سی ننگا ہونا سوای ستر کی ہی اور پردہ اسلیے کرتی تہی کہ آدمیت مقتضی نہین
اسکی کہ کہولی اوس چیز کو کہ عادت اوسکی کہولنی کی نہین اور مقصود اس سی بیان کرنا فقر و احتیاج اونکی کا ہی کہ کپڑا بہی درست بدن پر نرکہتی تہے
اور اس سبب سے آپسمین ملکر بیٹہتی تا ایک طرح کی پوشیدگی حاصل ہو اور پہر سلام علیک کی حضرت نے اس سی معلوم ہوا کہ سلام و علیک کرنی قرآن کی
پڑہنی والی سی مکروہ ہی جیسیکہ فقہ مین مذکور ہی اور لکہا ہی علماء نی کہ اگر کوئی سلام و علیک کری قرآن پڑہنی والی سی تو جواب دینا اوسکا لازم نہین
اور کیا کرتی ہو حضرت نی پوچہا اونسی جان بوجہہ کر تاکہ بشارت دین اونکا جواب سنکر اور حکم کیا گیا مین الخ یہہ اشارہ ہی اس آیت کی طرف
واصبر نفسک مع الذین یدعون ربہم آخر آیت تک اور معنی لیعدل الخ کی یہہ ہین کہ تاکہ ہون عدل کرنیوالی ساتہہ بٹہانی نفس اپنی کی بیچون
بیچ مین تاکہ قرب سب سی برابر ہو اور طیبی نی یہہ معنی کہی ہین کہ تاکہ برابر کرین ذات شریف اپنی کو درمیان ہماری اور ممتاز ہون ہم سی اور پس

حلقہ باندہ یعنی ساتھ چہرہ مبارک حضرت کی آفتاب ظاہر ہوتی سو نہہ اونکی یعنی اسطرح ہنستی کہ دیکہتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر ایک
کی مونہہ کو اور ساتہہ نور پوریکی آمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ نور اغنیا کا نہین ہونیکا پورا اسلیی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی
دوست کہا آخرت اپنی کو ضرر پہنچایا دنیا اپنی کو اور جسنی دوست کہا دنیا اپنی کو ضرر پہنچایا آخرت اپنی کو پس اختیار کرو باقی کو فانی پر یعنی
آخرت کو دنیا پر اور پہلی دولتمندونسی جانا چاہیی کہ مراد فقرا سی فقرا صالح اور صابر ہین اور دولتمندونسی دولتمند صالح اور شاکر اور اکثر ہولی
حق اموال اپنی کی پس وی بڑی کہی جاوینگی میدان محشر مین حساب کی لیی کہ کہانسی حاصل کیا مال اور کہان صرف کیا اس سی معلوم ہوا
کہ حصہ فقرا کا قیامت مین زیادہ ہوگا حصہ اغنیا سی اسلیی کہ پائی اغنیا نی لذت وراحت دنیا مین اور وہ محروم رہی ۱۲ ع ح ۔ وَعَنِ
الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی زینت دو قرآن کو ساتہہ آوازون اپنی کی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود
اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف مراد زینت دینی سی یہہ ہی کہ ترتیل وتجوید سی اور نرمی آواز سی پڑہی اور راگ مین پڑہنا قرآنکو اسطرح کہ زیادتی
اور نقصان ہو حرفون مین یا حرکات مین حرام ہی اسطرح کا پڑہنی والا فاسق ہوتا ہی اور سننی والا گنہگار اور واجب ہی اس شخص کو منع کرنا اسواسطی کہ بہت
بڑی بدعت ہی ۱۲ ع ۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ
ثُمَّ يَنْسَاهُ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَجْذَمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی سعد بن عبادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین کوئی شخص کہ پڑہی قرآن پہر بہول جاوی اوسکو مگر ملاقات کریگا اللہ سی دن قیامت کی کٹا ہوا ہاتہہ نقل کی یہہ ابوداود
اور دارمی نی ف بہولنا ہمارے نزدیک یہہ ہی کہ دیکہکر بہی نہ پڑہ سکی اور امام شافعی کی نزدیک یہہ ہی کہ یاد کیا ہوا یاد نہ پڑہ سکی یا معنی یہہ ہین
کہ چہوڑ دی پڑہنا اوسکا بہولی یا نہ بہولی ۱۲ ع ایسا بہولنا استعداد والی کا یہہ ہی کہ یاد کیی ہوئی کو یاد نہ پڑہ سکی اور بہولنا غیر استعداد والی کا یہہ ہی
کہ دیکہکر بہی نہ پڑہ سکی اور اس سی معلوم ہوا کہ قرآنکو بعد سیکہنی کی اور یاد کرنیکی بہولنا بہت گناہ ہی پس چاہیی کہ اوسکی پڑہنی سی تغافل نکری
اور ہمیشہ اور بہت پڑہتا رہی ۱۲ مولانا ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ
مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی یہہ کہ رسول خدا کی
درود ہو بہیجا اللہ کا اوپر اور سلام فرمایا کہ نہین سمجہا یعنی خوب نہین سمجہا وہ شخص کہ پڑہا یعنی ختم کیا قرآن کم تین رات سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود
اور دارمی نی ف کہا طیبی نی مراد یہہ ہی کہ سمجہا ظاہر معانی قرآن کی اور دقائق قرآنکی سمجہنی کو عمرین بہی نہین کفایت کرتین بلکہ ایک کلمہ کی
بہی دقائق نہین سمجہہ سکتا اور مراد نفی سمجہہ کی ہی نہ نفی ثواب پہر سمجہین متفاوت ہین لوگونکی انتہی جاننا چاہیی کہ عمل کیا ہی ظاہر حدیث پر
ایک جماعت نی سلف سی کہ ختم کرتی قرآن تین دن مین ہمیشہ اور مکروہ جانتی ختم کرنا تین دن سی کم مین اور وہ یہہ سمجہی ہون کہ یہہ حکم مختلف ہی
باعتبار اشخاص کی یا یہہ کہ نفی فہم کی کی ہی نہ نفی ثواب کی واللہ اعلم ۱۲ مولانا اور اوروں نی نہین عمل کیا اسپر پس ختم کرتی تہی ایک جماعت ایک
رات دن مین ایک بار اور بعضی دو بار اور بعضی تین بار اور بہتون سی ایک رکعت مین بہی ختم کرنا ثابت ہوا ہی اور بعضی دو مہینی مین ایک ختم کرتی
اور بعضی ہر مہینی مین اور بعضی دس دن مین اور بعضی سات دن مین اور اکثر صحابہ وغیرہم کا عمل اسپر تہا اور روایت کی ہی بخاری اور مسلم نی کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا عبداللہ بن عمرو کو کہ پڑہ سات دن مین اور نہ زیادہ کر اسپر اور اسکو ختم الاحزاب کہتی ہین اور صحیح تر ترتیب اسکی فمی بشوق ہی یعنی علامات
کی اسنی لگائی کہ بعضون نی ختم الاحزاب اسکو لکہا ہی کہ روز جمعہ کی اول قرآن سی اخیر سورہ مائدہ تک پڑہی اور روز ہفتہ کی انعام سی آخر سورہ

توبہ تک اور النوار کو یونس سی آخر مریم تک اور بیر کو طہ سی آخر قصص تک در منگل کو عنکبوت سی آخر ص تک اور بدھ کو زمر سی آخر رحمن تک اور جمعرات کو واقعہ سی آخر قران تک پڑہی واسطی قضائی اکثر حاجات کی اس ختم کو مجرب لکھا ہی علمانے اور اسطرح ختم فمی بشوق کو واسطی کشائش رزق کی اور اور حاجت روائی کی مجرب کہا ہی اور اسکو بہی جمعہ سی شروع کرنیکو کہا ہی کذا فی المغنی الطالب حاصل اسکا یہہ ہوا کہ ختم فمی بشوق اور ہی اور ختم الاحزاب اور اور ملا علی رح کی قول کا حاصل یہہ ہے کہ ختم احزاب کی کئتی ہین ترتیبین علمانے نقل کی ہین لیکن صحیح تر ترتیب وہی فمی بشوق ہی پس دونوں ایک ہی ہوئے ترتیب اسکی فمی بشوق ہی یعنی سات منزلین سات دنمین اسطرح پڑہی کہ اونکی سرون پر حروف فمی بشوق کی واقع ہوں بیان اسکا یہہ ہے کہ ف سی اشارہ ہی طرف سورہ فاتحہ کی اور میم سی طرف مائدہ کی اور ی سی طرف یونس کی اور ب سی طرف بنی اسرائیل کی اور شین سی طرف شعرا کی اور واو سی طرف والصافات کی اور ق سی طرف سورہ ق کی یہہ ترکیب حضرت علی رض کی طرف نسبت کرتی ہین کہ اونسی منقول ہے اور کہا نووی نی کہ مختار یہہ ہی کہ یہہ مختلف ہی ساتہہ خلاف اشخاص کی پس جسکو کہ دقائق و معارف خوب سوجہتی ہوں کلام اللہ کی وہ اقتصار کری اوسقدر پر کہ حاصل ہو کمال فہم اوسچیز کا کہ پڑہی اور جو کوئی مشغول ہو علم کی پہیلانی مین یا جہگڑون کی فیصلہ کرنی مین پس وہ اکتفا کری وسقدر پر کہ نہ باز رکہی اس سے اور جو کہ تحصیل علم اور حاصل کرنی نفقہ اہل و عیال کیمین مشغول ہو اوسکی لیی بہی یہی حکم ہی اور جو کہ انمین سی نہو پس بہت پڑہی جسقدر پڑہ سکی بشرطیکہ حد ملال و سرعۃ قراءۃ کو نہ پہونچی ۱۲ ع ۱۲ ح ۞ **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پکار کر پڑہنی والا قرآن کا مانند ظاہر دینی والی صدقہ کی ہی اور آہستہ پڑہنی والا قرآن کا مانند چپکی دینی والی صدقہ کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** یعنی چپکی سی جو صدقہ نفل دی تو ثواب زیادہ ہی بہ نسبت ظاہر دینی کی پس اسیطرح چپکی پڑہنا افضل ہی پکار کر پڑہنی سی کہا طیبی نے کہ حدیثین پکار کر پڑہنی کی فضیلت مین بہی آئی ہین اور چپکی پڑہنی کی فضیلت مین بہی پس تطبیق انمین یہہ ہی کہ چپکی پڑہنا افضل اوسکی لیی ہی کہ ڈرتا ہو ریا سی اور پکار کر پڑہنا افضل ہی اوسکی لیی کہ نہ ڈر رکہتا ہو ریا کا بشرطیکہ نہ ایذا دی کسیکو نمازیوں مین سی یا سوتی ہوؤن مین سی یا اور کسیکو اور پکار کر پڑہنا افضل اسلیی ہی کہ اوسکا نفع اور ونکو بہی پہنچتا ہی کہ لوگ سنتی ہین یا سیکہتی ہین یا ذوق پاتی ہین یا اسلیی ہی کہ پکار کر پڑہنا شعار دین سی ہی اور بیدار کرتا ہی قاری کی دلکو اور اوسکی طرف دہیان بٹتی نہیں دیتا اوسکا اور دور کرتا ہی نیند کو پڑہنی والی کی دل سی اور اور ونکو شوق دلاتا ہی عبادت کا پس جسکو ان تینوں مین سی کوئی نیت حاصل ہو پکار کر پڑہنا اوسکو افضل ہی ۱۲ ع ۞ **وَعَنْ** صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہی صہیب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں ایمان لایا ساتہہ قرآن کی وہ شخص کہ حلال جانا حرام اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث نہیں اسناد اسکی قوی **ف** جسنے حلال جانا اوسچیز کو کہ حرام کیا اللہ نی وہ کافر ہو مطلق یا معنی یہہ ہین کہ ایمان کامل قرآن پر نہ لایا وہ شخص کہ معاملہ حلال کا سا کیا ساتہہ اون چیزون کی کہ حرام ہین قرآنمین یعنی مرتکب ہوا حرام و ممنوع چیزون قرآن کا حق ایمان لانیکا قرآن پر یہہ ہی کہ عمل کری اوسپر جیسیکہ حق محبت یہہ ہے کہ متابعت کری محبوب کی ۱۲ ع ۱۲ ح ۞ **وَعَنْ** اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا

ف م ی ب ش و ق

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی لیث بن سعد سی کہ نقل کی ابن ابی ملیکہ سی اونسی نقل کی یعلی بن
مملک سی یہہ کہ اونسی پوچہا ام سلمہ سی حال قراءۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پس ام سلمہ نے بیان کی قراءۃ واضح حرف حرف جدی نقل کی یہہ ترمذی
اور ابوداود اور نسائی نی **ف** یعنی حضرت اسطرح پڑہتی تہی کہ ممکن تہا گننا حرفون قراءۃ کیکا مراد یہہ ہی کہ خوب ترتیل سی بطور تجوید کی پڑہتی
تہی او کہا طیبی نی کہ بیان کرنا ام سلمہ کا محتمل دو وجہ کو ہی ایک تو یہہ ہی کہ اونہون نی بیان کیا کہ حضرت اس طرح پڑہتی تہی اور دوسری یہہ ام سلمہ
نی پڑہی قراءۃ ترتیل سی جیسی حضرت پڑہتی تہی کہا ابن عباس نی کہ پڑہنا میرا ایک سورۃ کو ترتیل سی محبوب تر ہی میری نزدیک ساری قرآن کی
پڑہنی سی بغیر ترتیل کی ؛ ع **وَعَنِ** ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهٗ يَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُوْلُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ اللَّيْثَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ
عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ اَصَحُّ اور روایت ہی ابن جریج سی کہ نقل کی ابن ابی ملیکہ سی اونسی نقل کی ام سلمہ سی کہ کہا تہی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم جدا جدا پڑہتی تہی اپنی قراءۃ پڑہتی تہی الحمد للہ رب العالمین پہر ٹہہر جاتی پہر پڑہتی الرحمن الرحیم پہر ٹہہر تی نقل کی یہہ ترمذی
نی اور کہا نہین سند اسکی متصل اسلیی کہ لیث نی روایت کی یہہ حدیث ابن ابی ملیکہ سی اونسی نقل کی یعلی بن مملک سی اونسی نقل کی ام سلمہ سے
یعنی جیسیکہ پہلی حدیث مین گذرا اور حدیث لیث کی کہ متصل ہی صحیح تر ہی **ف** کہا بعضون نی کہ یہہ روایت نہین ہی لائق حجت کی
اور نہین پسند کرتی ہین اسکو اہل بلاغت اور وقف تام مالک یوم الدین پر ہی اسلیی کہا کہ حدیث لیث کی صحیح تر ہی ذکرہ الطیبی اور
جمہور کے نزدیک بیچ مثل ایسی آیتون کی کہ متعلق ہین آپسمین وصل اولی ہی اور جزری کہتی ہین کہ مستحب ہے وقف اور دلیل پکڑی ہے
اونہون نے ساتہہ اسی حدیث کی اور اسی پر اور شافعیہ ہین اور جمہور نے جواب یہہ دیا ہی کہ یہہ وقف اسلیی تہا کہ تا معلوم کروا دین سننی والونکو
سری آیتون کی واللہ علم ؛ ع ؛ ح ؛ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَفِيْنَا الْاَعْرَابِيُّ وَالْعَجَمِيُّ فَقَالَ اقْرَءُوْا فَكُلٌّ حَسَنٌ وَسَيَجِيْءُ اَقْوَامٌ يُقِيْمُوْنَهٗ
كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ يَتَعَجَّلُوْنَهٗ وَلَا يَتَاَجَّلُوْنَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ
روایت ہی جابر سی کہ کہا نکلی ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم پڑہتی تہی قرآن اور ہم مین تہی گنوار اور عجمی پس فرمایا پڑہو ہر ایک شخص
اچہا پڑہتا ہی اور آویگی ایک قوم سیدہا کرینگی قرآنکو جیسا سیدہا کیا جاتا ہی تیر جلدی کرینگی بدلی قرآن کی دنیا مین اور نہ رکہین گی آخرت پر
نقل کی یہہ ابوداود نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** عجمی یعنی سوای اہل عرب کی فارسی اور رومی اور حبشی مانند سلمان اور صہیب
اور بلال کی تہی اور قراءۃ اون گنوارون کی اور عجمیونکی مانند اہل عرب کی نہ تہی باوجود اسکی حضرت نی فرمایا کہ تم سبکی قراءۃ اچہی اور لائق
ثواب کی ہی اسلیی کہ اختیار کیا تمنی آخرۃ کو دنیا پر تمکو نہ آراستہ کرنی زبانونمین کچہہ ضرر نہین اور تمہاری بعد ایسی لوگ پیدا ہونگی کہ سیدہا کرینگی
قرآنکو جیسا سیدہا کیا جاتا ہی تیر یعنی خوب سنوارینگی الفاظ اور کلمات قرآنکو اور تکلف کرینگی رعایت مخرجونمین واسطی دکہانے اور سنانی اور فخر و
شہرت کی جلدی کرینگی بدلی قرآنکی دنیا مین اور نہ رکہین گی آخرۃ پر یعنی دنیا کی فائدی کی لیی پڑہین گی آخرت کی ثواب سی کچہہ غرض نہین
رکہین گی پس دنیا کو آخرۃ پر ترجیح دینگی اور دین کو بدلی دنیا کی بیچین گی حاصل یہہ کہ قرآن کی پڑہنی مین خلوص چاہیی اور فکر کرنا اوسکی معانی
مین نری الفاظ مخارج سی نکالنی اور خوش آوازی سی پڑہنا کچہہ کام نہین آتا ؛ ع ؛ ح ؛ **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِہَا وَاِیَّاکُمْ وَلُحُوْنَ اَہْلِ الْعِشْقِ وَلُحُوْنَ اَہْلِ الْکِتَابَیْنِ وَسَیَجِیْئُ بَعْدِیْ قَوْمٌ یُرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ تَرْجِیْعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَہُمْ مَفْتُوْنَۃٌ قُلُوْبُہُمْ وَقُلُوْبُ الَّذِیْنَ یُعْجِبُہُمْ شَاْنُہُمْ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَرَزِیْنٌ فِیْ کِتَابِہٖ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہو قران بطور عرب کی اور آوازوں انکی کی اور بچو تم طور اہل عشق کیسی و رطور اہل کتابوں کیسی اور آویگی پیچہی میری ایک قوم کہ بنا کر پڑہین گی قران مانند بنانی راگ کی اور نوحہ کی حال ونکا یہہ ہوگا کہ نہ بڑہیگا قران حلقوں انکی سی یعنی قبول نہین ہونیکا فتنہ مین پڑی ہونگی دل انکی اور دل ان لوگونکی کہ اچہا لگیگا انکو پڑہنا انکا نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین اور رزین نی کتاب اپنی مین ف بطور عرب کی اہل عرب بلا تکلف پڑہتی ہین اپنی دلکی امنگ سی بغیر رعایت قوانین موسیقی کی اوسطرح تم بہی پڑہو اور لفظ واصواتہا عطف تفسیری ہی اور بچو طور اہل عشق کیسی الخ یعنی جو کہ عاشق ہین اونغزلین وشعر پڑہتی ہین اور رعایت قواعد موسیقی کی کرتی ہین انکی طور پر قران نہ پڑہو اور یہود ونصاری بہی اپنی کتابونکو پڑہتی تہی مانند اسکی اوسطرح پڑہنی سی بہی حضرت نی منع فرمایا اور فتنہ مین پڑی ہونگی دل انکی یعنی مبتلا ہونگی حب دنیا مین اور لوگونکی اچہا کہنی مین ۱۲ ع ح ؛ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِکُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ یَزِیْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی براابن عازب سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی اچہی طرح پڑہو قرانکو ساتہہ اپنی آوازونکی یعنی ترتیل وخوش آوازی سی پڑہو سلیی کہ آواز اچہی زیادہ کرتی ہی قرانمین خوبی نقل کی یہہ دارمی نی وَعَنْ طَاؤُسٍ مُرْسَلًا قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ النَّاسِ اَحْسَنُ صَوْتًا لِلْقُرْاٰنِ وَاَحْسَنُ قِرَاءَۃً قَالَ مَنْ اِذَا سَمِعْتَہٗ یَقْرَاُ اُرِیْتَ اَنَّہٗ یَخْشَی اللّٰہَ قَالَ طَاؤُسٌ وَکَانَ طَلْقٌ کَذٰلِکَ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے طاؤس سی بطریق ارسال کی کہا پوچہی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا آدمی مومنین سی بہت خوب ہی از روی آواز کی واسطی پڑہنی قران کی اور بہت خوب ہی پڑہنی مین یعنی از راہ ترتیل واداکی فرمایا وہ شخص کہ جسوقت سنی تو اوسکو پڑہتی گمان کرے تو یہہ کہ وہ ڈرتا ہی اللہ سی کہا طاؤس نی اور تہا طلق ایساہی نقل کی یہہ دارمی نی ف وہ ڈرتا ہے اللہ سے یعنی تیری دل پر تاثیر ہو اوسکی پڑہنی کی یا ظاہر ہوں اوسپر نشانیاں خوف الٰہی کی مانند متغیر ہونی رنگ کی اور کثرت رونیکی اور طلق تابعی تہی اور مولف نی لکہا ہی کہ صحابی تہی ۱۲ ع ح ؛ وَعَنْ عُبَیْدَۃَ الْمُلَیْکِیِّ وَکَانَتْ لَہٗ صُحْبَۃٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَہْلَ الْقُرْاٰنِ لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْاٰنَ وَاتْلُوْہُ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ مِنْ اٰنَاءِ اللَّیْلِ وَالنَّہَارِ وَاَفْشُوْہُ وَتَغَنَّوْہُ وَتَدَبَّرُوْا مَا فِیْہِ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ وَلَا تَعْجَلُوْا ثَوَابَہٗ فَاِنَّ لَہٗ ثَوَابًا رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی عبیدہ ملیکی سی اور تہی وہ صحابی حضرت کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اے اہل قران نہ تکیہ کرو قران سی اور پڑہو قرانکو حق پڑہنی اوسکی کا اوقات رات اور اوقات دن کی مین اور ظاہر کرو قرانکو اور آواز خوش مین پڑہو اوسکو اور فکر کرو اوس چیز مین کہ اوسمین ہی تاکہ تم مطلب یاب ہو اور نہ جلدی کرو ثواب اوسکی یعنی دنیا مین اوسکا بدلا نہ چاہو اسلیے کہ واسطی اوسکی ہی ثواب بڑا آخرت مین نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف نہ تکیہ کرو قران سی یعنی غافل نہو تلاوت قران سی اور ادای حقوق اوسکی سی بلکہ پڑہا کرو اور حق بہی ادا کیا کرو کہ حروف اچہی طرح ادا کرو اور سمجہو معانی اوسکی اور عمل کرو اوسپر اور کہا ابن حجر نی کہ حرام ہی تکیہ کرنا قران کو اور پاؤں پہیلانی اوسکی طرف اور رکہنا کسی چیز کا اوسپر اور پیٹہہ کرنی اوسکی طرف اور روندنا اوسکو اور پہینکنا

اوسکو اور کہہ دیوی فال نکالنی اونمین اور بعضی مالکیہ کی نزدیک حرام ہی اور پڑہو حق پڑہنی اوسکی کا حق پڑہنی اوسکی مین چار باتین چاہیئین
ایکہ تو یہہ کہ لفظونکو درست پڑہنا اور دوسری معنونکو سمجہنا اور تیسری معنونکا مقصد سمجہنا اور چوتہی اوسکی موافق عمل کرنا اور ظاہر کرو یعنی بجا
کر پڑہو اور تعلیم کرو اور عمل کرو اور لکہو اوسکو اور تعظیم کرو اور فکر کرو یعنی جو آیتین تنبیہ کی ہین اور وعید کی اور ہول کی اونمین خوب فکر کرو
ع ۔ مولانا **باب** ف اکثر نسخونمین نرا باب لکہا ہی یعنی یہہ باب ہی بیچ بیان اور متعلقات قرآن کی اور بعضی نسخونمین ہی باب
اختلافات القرآن وجمع القرآن یعنی باب ہی بیچ بیان اختلافات قراۃ اور لغات اوسکی اور جمع کرنی قرآن کی اور مراد جمع قرآن سی لکہنا
اوسکا ہی ایک مصحف مین ع ۔ ح ۔ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ
بْنَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَأُهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَاَنِيْهَا فَكِدْتُّ
اَنْ اَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَمْهَلْتُهٗ حَتّٰى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهٗ بِرِدَائِهٖ فَجِئْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَاْتَنِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسِلْهُ اِقْرَأْ
فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُهٗ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيْ اِقْرَأْ فَقَرَاْتُ فَقَالَ
هٰكَذَا اُنْزِلَتْ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ
روایت ہی عمر بن الخطاب سی کہ کہا سنا مینی ہشام بن حکیم بن حزام سی کہ پڑہتی سورہ فرقان غیر اوسکی کہ پڑہتا تہا مین اوسکو اور تہی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑہائی تہی مجکو وہ سورہ پس قریب تہا مین کہ جلدی کرون اوسپر یعنی لڑون اوس سی پہلی تمام کرنیکی پہر مہلت دی مینی اوسکو
یہانتک کہ فارغ ہوا پڑہنی سی پہر ڈالی مینی اوسکی گردن مین چادر اوسکی اور کہینچا اوسکو پہر لایا مین اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس
پہر کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق مینی سنا ہی اس سی کہ پڑہتا ہی سورہ فرقان اوپر غیر اوس طرح کی کہ پڑہائی تہی مجکو وہ سورہ پہر فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی چہوڑدی اسکو ای عمر اور فرمایا ای ہشام کو پڑہ تو پس پڑہا ہشام نی اوس طرح کا پڑہنا کہ سنا تہا مینی اوسکو پڑہتی پہر فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسیطرح اوتاری گئی پہر فرمایا مجکو کہ پڑہ تو پس پڑہی مینی پہر فرمایا اسیطرح سی وتاری گئی ہی یہہ سورہ تحقیق یہہ قرآن
اوتارا گیا سات طرح پر پس پڑہو جو ہوسکی اوسمین سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور لفظ مسلم کی ہین ف اس حدیث کی معنونمین علما کو بہت
اختلاف ہی قریب چالیس قول کی آئی ہین ایک قول یہہ ہی کہ یہہ حدیث متشابہات سی ہی اسکی معنی خوب طرح سی کسیکو معلوم نہین اور بعضون
نی کہا ہی کہ قرائتین اگرچہ زیادہ ہین سات طرح سی لیکن رجوع کرتی ہین طرف سات وجہون کی اختلافات سی پہلی وجہ اختلاف ہونا کلمہ کا ذات
اوسکی مین ساتہہ زیادتی اور نقصان کی دوسری وجہ تغیر ہونا ساتہہ صیغہ جمع اور واحد کی تیسری اختلاف مذکر اور مونث کا چوتہی اختلاف تصریف یعنی
حرف کا مانند تخفیف اور تشدید اور فتح اور کسرہ اور ضمہ کی مانند میت اور میّت اور یقنطوا اور یقنطوا اور یعرشون اور یعرشون کی پانچوین اختلاف حرکات کا
چہٹی اختلاف حروف کا مانند لکن الشیاطین بعضون نی پڑہا ہی ساتہہ تشدید نون کی اور بعضون نی پڑہا ہی ساتہہ تخفیف نون کی اور ساتوین
اختلاف لغات کا مانند تفخیم اور امالہ کی اور کتاب العلم مین معنی اسکی مفصل لکہی گئی ہین بہ نسبت یہان کی ۔ مولانا من المرقاۃ **وَعَنِ**
ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ خِلَافَهَا فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ فَلَا تَخْتَلِفُوْا فَاِنَّ مَنْ كَانَ
قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا سنا مینی ایک شخص کو کہ

پڑہتا تہا اور سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتی تہی خلاف ویسکی پس لی آیا مین اوس شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور خبر دی
مینے اونکو پہر پہچانی مینے حضرت کی چہرہ پر ناخوشی یعنی بسبب جہگڑنی اور خلاف کی پس فرمایا حضرت نی دونون اچہا پڑہتی ہو نہین اختلاف
کرو پس تحقیق وہ شخص کہ تہی پہلی تمسی اختلاف کیا آپسمین یعنی جہٹلایا بعضون نے بعضونکو پس ہلاک ہوئی روایت کی بخاری نی ف مراد اختلاف
سی یہان انکار ایک وجہہ کا وجوہ قران سی ہی کہ بہیجا گیا ہی قران اونپر اور قرائتین سب حق ہین کسیکا انکار نہ کرنا چاہیی اور اگر ایک کا اونمین
سی انکار کیا انکار قران کا کیا اور بعضی قرائتین متواتر ہین اور بعضی احاد متواتر یہہ سات قرائتین ہین کہ پڑہی جاتی ہین ۱۲ ح ؛ وَعَنْ
أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوَى
قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلٰوةَ دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ هٰذَا
قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَأَمَرَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فَحَسَّنَ
شَأْنَهُمَا فَسُقِطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا قَدْ غَشِيَنِي ضَرَبَ فِي صَدْرِي فَفِضْتُ عَرَقًا فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللّٰهِ فَرَقًا فَقَالَ لِي يَا أُبَيُّ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَنِ اقْرَأِ الْقُرْاٰنَ
عَلٰى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَأْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ
عَلٰى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَأْهُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيهَا فَقُلْتُ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ
إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰى إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ کہا تہا مین مسجد مین پس داخل ہوا ایک
شخص نماز پڑہتی لگا پس پڑہی قراءۃ یعنی نماز مین یا بعد اوسکی ایسی کہ انکار کیا مینے اوسکا اوسپر یعنی دل سی یا زبان سی پہر داخل ہوا ایک دوسرا شخص
پس پڑہی قراءۃ خلاف قراءۃ پہلی شخص کی پس جب پڑہ چکی ہم نماز داخل ہوئی ہم سب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی اونکی نماز
کی جگہہ کہ مسجد مین پڑہتی تہی یا حجرہ مین داخل ہوئی پس کہا مینے کہ تحقیق اس شخص نی پڑہی قراءۃ کہ انکار کیا مینے اوس قراءۃ کا اوسپر اور داخل
ہوا ایک دوسرا شخص پس پڑہی اوسنی قراءۃ خلاف قراءۃ پہلی پڑہنی والیکی پہر حکم دیا اون دونون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس پڑہا دونون نے پس تحسین کی
قراءۃ اونکی پس ڈالا گیا میرے دل مین تردد و شبہہ جہوٹ سی اور نہ ایسا تردد و شبہہ کہ تہا جاہلیت مین یعنی بلکہ تردد و شبہہ جاہلیت کسی بہی یاد و شبہہ
دل مین آیا پس جبکہ دیکہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ چیز کہ ڈہانک لیا اوسنی مجکو یعنی حضرت نی معلوم کیا کہ میری دل مین شبہہ پڑا مارا ہاتہہ میری
سینہ پر یعنی تا وسواس جاتا رہی دست مبارک کی برکت سی پس ہوگیا مین پسینہ پسینہ پس گویا کہ مین دیکہنی لگا طرف اللہ کی ماری ڈر کی پہر فرمایا
مجکو ای ابی بہیجا گیا فرشتہ طرف میرے یعنی جبرئیل ع کو بہیجا اللہ تعالی نی یہہ کہ پڑہ قران ایک طور پر یعنی ایک قراءۃ پر یا ایک لغت پر پہر تکرار کی
مینے طرف اللہ تعالی کی یہہ کہ آسان کر میری امت پر یعنی ایک طرح پڑہنی مین تنگی ہی کئی طرح کا حکم ہوتا آسانی ہو پہر حکم کیا گیا طرف میرے دوسری
بار یہہ کہ پڑہ قران دو طور پر پہر تکرار کی مینے طرف اوسکی یہہ کہ آسان کر میری امت پر یعنی اور زیادہ آسانی ہو پہر حکم کیا گیا طرف میرے تیسری بار یہہ
پڑہ اوسکو سات طور پر یعنی سات قراءۃ یا سات لغات پر اور واسطی تیری عوض ہر بار کی کہ حکم کیا مینے اوسبار کا سوال ہی کہ کر تو مجسی اوسکو پس
کہا مینے یا الہی بخش امت میری کو یعنی اہل کبائر کو یا الہی بخش امت میری کو یعنی اہل صغائر کو اور تاخیر کی مینے تیسری سوال کی واسطی اوس دن کی کہ
خواہش کریگی طرف میری تمام خلق یہانتک کہ ابراہیم اونپر سلام ہو نقل کی یہہ مسلم نی ف جب پڑہ چکی ہم نماز ظاہر یہہ ہی کہ وہ نماز ضحی کی تہی

یا کوئی اور مثل اوسکی اور دُعا الٰہی کیا اور دُور ہوا وسوسہ جہالت کا یعنی بسبب اسکی کہ حضرت نے دونوں قرات کو اچھا کہا کلام خدا ایکطرح پر چاہیے ہر کوئی ہر طرح
پہ کیونکر پڑھے کیونکر درست ہو اور تردد اور شبہ جاہلیت کیسی بہی یاد ہے یعنی بسبب اسکی کہ جاہلیت میں جاہل تہا اور واقع ہونا جہالت کا اوس حالت میں
اتنا بعید و برا نہ معلوم ہوتا تہا اور بعد حاصل ہونے یقین و معرفت کی برا معلوم ہوا اور واسطی تیری عوض ہر بار کی الخ یعنی تین بار کہ توڑی سوال
کیا اور مجہی اوسکا جواب پاوے اونکی عوض تین سوال کرتا قبول کرونگا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تینوں سوال مغفرت ہی کی کیے اسلیے کہ اصل
مغفرت ہی ہی اگر مغفرت نہو کسیکو خلاصی ممکن نہیں جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ (اور اگر نہ بخشیگا تو ہمکو اور رحم کریگا ہمپر البتہ ہونگے ہم زیان پانیوالون سے) لیکن مغفرت کو تین
قسم پر کیا دو تو اپنی امت کبیرہ اور صغیرہ کرنیوالیکی لیئے مانگیں اور تیسرا رکہی تمام خلائق کی لیئے اولین و آخرین سے کہ اوسکو شفاعت کبریٰ کہتی ہیں کہ
قیامت کو سب نفسی نفسی کہتے ہونگے اور آخر کو حضرت سے آرزو شفاعت کی کرینگے حضرت سبکی شفاعت کرینگے اور خاص حضرت ابراہیم علیہ السلام
ہی کو ذکر اسلیے کیا کہ افضل ہیں سب انبیا سے بعد ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی م ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَاَنِيْ جِبْرَئِيْلُ عَلٰى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهٗ فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِيْدُهٗ وَيَزِيْدُنِيْ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى سَبْعَةِ
اَحْرُفٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِيْ اَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْاَحْرُفَ اِنَّمَا هِيَ فِي الْاَمْرِ تَكُوْنُ وَاحِدًا لَا يَخْتَلِفُ فِيْ حَلَالٍ
وَلَا حَرَامٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑہایا مجکو
جبرئیل نے ایک طور پر یعنی اول پہیر تکرار کی میں نے اوس سے یعنی التماس کیا جبرئیل سے پس ہمیشہ میں زیادہ کروانا اوس سے یعنی طلب کرتا اللہ زیادے
یا طلب کرتا جبرئیل سے یہہ کہ طلب کرے اللہ سے زیادتی اور زیادہ کرتا تہا وہ مجکو یہانتک کہ پہنچا یعنی امر قراۃ کا یا جبرئیل سات طور پر کہا ابن شہاب
نے یعنی زہری تابعی نے کہ پہنچا مجکو کہ تحقیق وہ سات طور نہیں بیچ امر دین کی مگر ایک یعنی متفق و متحد ہیں نہیں اختلاف حلال میں اور نہ حرام میں
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی اختلاف قراۃ سے حکم متبدل نہیں ہوتا یعنی ایک قراۃ سے حکم ایک چیز کی حلال ہونیکا معلوم ہو اور
دوسرے قراۃ سے حکم اوس چیز کی حرام ہونیکا معلوم ہو سو اسطرح نہیں بلکہ اگر ایک قراۃ سے حکم ایک چیز کی حلال ہونیکا معلوم ہو تو دوسرے قراۃ سے
بہی یہی حکم معلوم ہو قراۃ تو ہمیں اختلاف لفظونکا ہی حکمون کا نہیں ۱۲ مولانا من الشروح

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِيْلَ فَقَالَ يَا جِبْرَئِيْلُ اِنِّيْ بُعِثْتُ اِلٰى اُمَّةٍ اُمِّيِّيْنَ
مِنْهُمُ الْعَجُوْزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى
سَبْعَةِ اَحْرُفٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَدَ وَاَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ لَيْسَ مِنْهَا اِلَّا شَافٍ كَافٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ قَالَ اِنَّ
جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ اَتَيَانِيْ فَقَعَدَ جِبْرَئِيْلُ عَنْ يَمِيْنِيْ وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ يَسَارِيْ فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ اقْرَأِ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ
قَالَ مِيْكَائِيْلُ اسْتَزِدْهُ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ اَحْرُفٍ فَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ روایت ہی ابی بن کعب سے کہ کہا ملاقات کی پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے پس کہا حضرت نے ای جبرئیل تحقیق میں بہیجا گیا ہوں طرف امت ناخواندہ کی کہ اونمیں بڑہیا ہیں اور بوڑہے
بڑے ہیں اور لڑکے اور لڑکیاں اور اونمیں ایسا شخص ہی کہ نہیں پڑہی کتاب کبہی کہا جبرئیل نے ای محمد تحقیق قرآن اوتارا گیا ہی سات
طرح پر یعنی سات لغات پر یا سات قراۃ پر لیس پڑہی ہر کوئی جو سہل ہو اوسپر نقل کی یہہ ترمذی نے اور بیچ روایت احمد اور ابو داؤد کی کہا
یعنی جبرئیل نے بعد لفظ احرف کی کہ نہیں ان حرفوں میں سے کوئی طرح مگر شافی ہی یعنی بیماری کفر و شرک و جہل وغیرہ کو دفع کرتا ہی کافی
ہی یعنی کفایت کرتی ہی بیچ حجت ہونیکی صدق نبی پر اور حق ہونی دین پر اور بیچ الزام دینی منکروں کی اور بیچ روایت نسائی کی فرمایا

حضرت نے کہ تحقیق جبرئیل اور میکائیل آئے میرے پاس پس بیٹھے جبرئیل اپنی طرف میرے اور میکائیل بائیں طرف میرے پس کہا جبرئیل نے پڑھو قرآن ایک طرح پر کہا میکائیل نے یعنی حضرت سے کہ زیادہ کرواؤ ایک طرح سے یعنی اللہ سے چاہو کہ اور طرح بھی پڑھنے کا حکم ہو یا جبرئیل سے کہو کہ اللہ تعالے سے عرض کر کر زیادہ کرواؤ پھر حضرت زیادتی چاہتے رہے اور زیادتی ہوتی رہی یہانتک کہ پہنچا یعنی امر قراءۃ یا جبرئیل سات طرح کو پس ہر طرح شفا دینے والی اور کفایت کرنے والی ہے ف طرف استاخوانده کی یعنی اچھی طرح پڑھ نہیں سکتی اور اگر پڑھاؤں تو انکو ایک قراءۃ پر نہیں قادر ہونگے اوسپر اسلیے کہ بعضے ان میں ایسے ہیں کہ جاری ہوتی ہے زبان ونکی مالہ پر یا فتح پر اور بعضے ایسے ہیں کہ غالب ہوتا ہے اونکی زبان پر ادغام یا اظہار اور مانند اسکے پس اونکے لیے کئی قراءتیں چاہییں کہ ہر ایک کو جو آسان معلوم ہو وہ پڑھے اور باوجود اسکے بعضے اونمیں بڑھیان ہیں اور بعضے بوڑھے کہ وہ زیادہ عاجز ہیں سیکھنے سے بسبب بڑھاپے کی اور لڑکے بسبب صغر سن کے ٭ ع ٭

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهُ مَرَّ عَلٰى قَاصٍّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَسْأَلُ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَلْيَسْأَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَاِنَّهٗ سَيَجِيْءُ اَقْوَامٌ يَقْرَؤُنَ الْقُرْاٰنَ يَسْأَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمران بن حصین سے یہہ کہ وہ گذرے ایک قصہ کہنے والے پر اسحال میں کہ پڑھتا تہا قرآن اور پہر مانگتا تہا یعنی لوگوں سے کچھہ پس انا للہ وانا الیہ راجعون کہا عمران نے یعنی اسلیے کہ یہہ بدعۃ ہے اور علامت قیامت کی ہے پہر کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ پڑھے قرآن پس چاہیے کہ سوال کرے اللہ سے ساتہہ اوسکے پس تحقیق آوینگے لوگ پڑھینگے قرآن مانگینگے بسبب قرآن کے لوگوں سے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے ف سوال کرے اللہ سے ساتہہ قرآن کے یعنی جو چاہے امور دنیا اور آخرۃ کی نہ لوگوں سے یعنی اگر آیت رحمت پر یا ذکر جنت پر پہونچے مانگے اللہ تعالے سے اور اگر آیہ عذاب اور ذکر دوزخ پر پہونچے پناہ مانگے خدا تعالے سے اوس سے یا مراد یہہ ہے کہ دعا کرے بعد فراغ قراءۃ کے ساتہہ دعاؤں ماثورہ کے اور لائق ہے کہ ہو دعا واسطے امر آخرۃ اور بہلائی مومنین کی دین و دنیا میں ٭ ع ٭

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ يَتَأَكَّلُ بِهِ النَّاسَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُهٗ عَظْمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت ہے بریدہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے قرآن کہ کہاوے بسبب اوسکے لوگوں سے یعنی قرآنکو وسیلہ فائدہ دنیا کا کرے آویگا دن قیامت کے اور چہرہ اوسکا ہڈی ہوگا نہیں اوسپر گوشت نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّوْرَةِ حَتّٰى يُنَزَّلَ عَلَيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں پہچانتے تہے فرق سورۃ کا یعنی دوسرے سورہ سے یہانتک کہ نازل ہوتی اونپر بسم اللہ الرحمن الرحیم نقل کی یہہ ابو داود نے ف ظاہر اسحدیث کا دلالت کرتا ہے اسپر کہ بسم اللہ آیہ ہے قرآنکی نازل ہوئی فرق کے لیے درمیان دو سورتوں کے جیسا کہ مذہب ہمارا ہے ٭ ح ٭

وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَا هٰكَذَا اُنْزِلَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهٗ اِذْ وَجَدَ مِنْهُ رِيْحَ الْخَمْرِ فَقَالَ اَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتَابِ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے علقمہ سے کہ کہا تہے ہم حمص میں کہ نام شہر کا ہے پس پڑھی ابن مسعود نے سورہ یوسف پس کہا ایک شخص نے نہیں اسطرح سے نازل کی گئی پہر کہا عبد اللہ بن مسعود نے قسم خدا کی تحقیق پڑہی تہی میں نے یہہ وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی میں پس فرمایا حضرت نے خوب پڑہا تو نے پس اوسوقت کہ وہ شخص کلام کرتا

کہا ابن مسعود سے کہ ناگاہ پائی اوس سے بو شراب کی پھر کہا ابن مسعود نے کیا شراب پیتا ہے تو یعنی خلاف کرتا ہے قرآن کا اور جھٹلاتا ہے تو کتاب اللہ کو یعنی قراءۃ اوسکی کو یا ادا اوسکے کو پس ماری اوسکو حد نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ابن مسعود جو پڑھتے تھے اگر وہ قراءۃ مشہورہ تھی تو یقینا کتاب اللہ کی تکذیب انکار اوسکا کفر ہے یقینا اور اگر قراءۃ شاذہ پڑھتے تھے تو تغلیظا کہا اور ظاہر یہی ہے ایسی کہ حکم مرتد ہونے اوسکی کا نہ کیا اور اکتفا کیا حد شراب پر اور کہا طیبی نے کہ یہہ تغلیظا کہا ایسی کہ جھٹلانا کتاب کا اور انکار قراءۃ کا چہ اصل کلمہ کے کفر ہے نہ انکار ادا کا حاصل یہہ اوسنے انکار ادا کا کیا تہا نہ اصل قرآن کا سے لیجا رہی کی اوس پر حد شراب کی نہ مرتد ہونیکی پہر ظاہر حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے مار ی اوسکو حد شراب کی بسبب ثابت ہونے بہنی شراب کی ساتہہ بو کی اور یہی مذہب ہے ایک جماعت علما کا ہے اور ہمارے اور امام شافعی کی مذہب میں بو کی آنے سے حد نہیں لگائی جاتی ہے کہ بو سبب تہمت کی ادا امر و دیگر مشابہ ہوتی ہے بو میں شراب کی بلکہ شاید کہ اقرار کیا ہوا وسنے یا گواہ قائم ہوئے ہوں شراب پینے پر اس سبب سے حد لگائی ہو ع ح و **وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ** **قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوْبَكْرٍ مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهُ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّ عُمَرَ اَتَانِيْ فَقَالَ اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْاٰنِ وَاِنِّيْ اَخْشٰى اِنِ اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبُ كَثِيْرٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَاْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْاٰنِ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ هٰذَا وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِذٰلِكَ وَرَاَيْتُ فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ رَاٰى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَّا نَتَّهِمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْاٰنَ فَاجْمَعْهُ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفُوْنِيْ نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ اَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا اَمَرَنِيْ بِهٖ مِنْ جَمْعِ الْقُرْاٰنِ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُوْنَ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ اَبُوْبَكْرٍ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ لَهٗ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ اَجْمَعُهٗ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ حَتّٰى وَجَدْتُّ اٰخِرَ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ مَعَ اَبِيْ خُزَيْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ لَمْ اَجِدْهَا مَعَ اَحَدٍ غَيْرِهٖ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ حَتّٰى خَاتِمَةِ بَرَآءَةَ فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ اَبِيْ بَكْرٍ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيٰوتَهٗ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہ کہا بہیجا طرف میرے کسیکو حضرت ابوبکر نے بیچ دنوں قتل اہل یمامہ کی پس گیا میں اونکی پاس ناگہان عمر بن الخطاب بیٹھے ہوئے تھے نزدیک ابوبکرؓ کی کہا ابوبکر نے کہ تحقیق عمر آئے میرے پاس اور کہا شہید ہونا تحقیق گرم ہوا دن یمامہ کی ساتہہ قاریوں قرآن کی یعنی اس لڑائی میں بہت قاری مارے گئے ہیں اور تحقیق میں ڈرتا ہوں کہ اگر کثرت سے ہوگا مارا جانا قاریوں کا لڑنے کی جگہوں میں پس جاتا رہیگا بہت قرآن اور تحقیق میں مصلحت دیکہتا ہوں یہہ کہ حکم کرو ساتہہ جمع کرنے قرآن کی کہا میں یعنی ابوبکر نے واسطے حضرت عمر کی کس طرح کروگے تم ایک چیز کو کہ نہیں کی وہ چیز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا عمر نے یہہ قسم خدا کی بہتر ہے پس ہمیشہ رہے عمر گفتگو کرتے مجہسے یہانتک کہ کہولا اللہ نے سینہ میرا واسطے اوس کی یعنی واسطے جمع کرنے قرآن کی اور دیکہی میں نے مصلحت اوس میں جو کہ دیکہی عمر نے کہا زید نے کہ کہا مجہکو ابوبکر نے تحقیق تو مرد جوان ہے سمجہہ والا نہیں تہمت جانتے ہم تجہکو یعنی جو کہ نقل کرے اوسمیں تہمت جہوٹ وغیرہ کی نہیں لگا سکتے بسبب تجربہ تیری کی اور تحقیق تہا تو لکہتا وحی واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس تلاش کر قرآن کو اور اکٹہا کر اوسکو یعنی ایک مصحف میں پس قسم ہے اللہ کی اگر تکلیف دیتے مجہکو نقل کرنے پہاڑ کی پہاڑوں میں سے نہوتا بہت بہاری مجہپر اوس چیز سے کہ حکم کیا مجہکو ساتہہ اوسکی جمع کرنے قرآن سے یعنی ایسی کہ ہمیں سخت بدنگی بہی ہے اور روح کی بہی کہ فکر بہت کرنی پڑیگی کہا زید نے کہا میں نے کسطرح کروگے تم ایک چیز کہ نہیں کی وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا حضرت صدیق نے وہ قسم خدا کی بہتر ہے پس ہمیشہ رہے ابوبکر گفتگو

کہنے لگے یہانتک کہ کہولا اللہ نے سینہ میرا واسطے اوس چیز کی کہ کہولا واسطے جسکی سینہ ابوبکر کا اور عمر کا پس ڈہونڈہا مینے قرآنکو درحالیکہ جمع کرتا تہا اوسکو شاخ خرما
کی اور سفید پتہروں سے اور لوگونکے سینے یعنی حافظونکے سینونسے یہانتک کہ پایا مینے آخر سورہ توبہ کا پاس ابوخزیمہ انصاری کے نہ پایا مینے اوسکو ساتہہ کسیکے سوا اونکے
اونکے وہ آخر سورۃ کا یہہ ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ آخر سورہ برات تک پس تہے صحیفے لکہی ہوئی نزدیک ابوبکر کے یہانتک کہ وفات دی اونکو اللہ نے پہر
نزدیک عمر کے اونکی زندگی میں پہر نزدیک حفصہ بیٹی عمر کی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یمامہ نام شہر کا ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں خالد بن ولید کو ساتہہ
لشکر کے وہان بہیجا اور وہانکے لوگونسے خوب لڑائی ہوئی اور مسیلمہ کذاب بہی دوزخ میں گیا اور بہت قاری ادہر کے مارے گئے بعضونے کہا سات سو اور بعضونے
کہا بارہ سو پس اوس لڑائی کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت کو بلایا جیسا کہ حدیث میں مذکور ہوا اور تہا لکہتا وحی یعنی اکثر لکہتا تہا اسلیئے کہ لکہنے والے
حضرت کی چوبیس تہے کہ اونمیں خلفاء اربعہ بہی تہے پس معنی یہہ ہین کہ تم اسکی جمع کرنے اور لکہنے مین امانتدار ہو اور قرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
وقت میں لکہا ہوا سب تہا لیکن مصحف میں نہ تہا بلکہ پتہر کے ٹکڑون وغیرہ پر تہا پس جب حضرت کا انتقال ہوا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ساتہہ مشورہ حضرت عمر رض
کے جمع کیا پس ایسا ہوا کہ گویا پائے اوراق متفرق کہ اونمیں قرآن لکہا ہوا تہا اونکو جمع کردیا اور جاننا چاہیے کہ ترتیب حضرت کے زمانے میں سورتونکی نہ تہی
بعد حضرت کے ہوئی صحابہ کے اجتہاد سے اور ترتیب آیتونکی حضرت کے زمانے میں ہوئی کہ جبرئیل جب ایک آیت قرآنکی برحسب واقعہ کے لاتے تو کہتے کہ اسکو فلانی
سورت میں فلانی آیت کے رکہو اور لوح محفوظ میں بہی اسی ترتیب سے لکہا ہے اور وہانسے آسمان دنیا پر بہیجا اور وہانسے جبرئیل بحسب وقائع کے سورتیں اور آیتیں
لاتے اور ترتیب نزول قرآنکی غیر ترتیب تلاوت کے ہے اور جبرئیل ہرسال رمضان میں ایکبار تمام قرآن حضرت سے اسی ترتیب سے دور کرتے اور جس سال میں
حضرت کا انتقال ہوا تو دوبار دور کیا اور نہ پایا مینے اوسکو الخ حضرت کی زمانے میں یاد کیا تہا تمام کلام اللہ بعضی صحابیونے مانند ابی بن کعب
اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور ابی درداء کے پس مراد یہ ہے کہ نہ پائی میں نے ساتہہ کسیکے یہہ ہی کہ لکہا ہوا کسی پاس نہ پایا سوائے انکے اور تہی صحیفے الخ یعنی
جب جمع کیا قرآن زید بن ثابت نے ساتہہ اتفاق صحابہ کی تو جمع متعدد صحیفونکی یعنی جزوں کی لکہا گیا ہنوز اتفاق جمع کرنیکا ایک مصحف میں نہوا تہا
پس وہ صحیفے حضرت ابوبکر کے پاس رہتے تہے تادم زیست پہر حضرت عمر کے پاس رہے اونکی زندگی بہر پہر اونکی بیٹی پاس رہے کہ حفصہ نام تہا اونکا پہر حضرت
عثمان رضی نے جمع کیا اونکو ایک مصحف میں اور لکہواکر کئی مصحف شہرون اسلام کی بہیجے جیسا کہ حدیث آئندہ میں مذکور ہے ع ح ۔ وَعَنْ
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ وَكَانَ يُغَازِي أَهْلَ الشَّامِ فِي فَتْحِ أَرْمِينِيَةَ وَأَذْرَبِيجَانَ مَعَ أَهْلِ
الْعِرَاقِ فَأَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَدْرِكْ هَذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ
يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى حَفْصَةَ أَنْ أَرْسِلِي إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ
ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ إِلَى عُثْمَانَ فَأَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ
بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلٰثِ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ
فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا حَتّٰى إِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ
الصُّحُفَ إِلَى حَفْصَةَ وَأَرْسَلَ إِلَى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوا وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْاٰنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ
أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُحْرَقَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ
فَقَدْتُ آيَةً مِنَ الْأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَاَلْحَقْنَاهَا فِيْ سُوْرَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی انس بن مالک سی یہہ کہ حذیفہ بیٹے یمان کی آئی حضرت عثمان کی پاس اور تہی حضرت عثمان کہ سامان جہاد درست کرتی تہی اہل شام اور عراق کی لیی واسطی لڑائی ارمینیہ اور آذربیجان کی پس خوف میں ڈالا حذیفہ کو لوگونکی اختلاف نی بیچ قراءۃ کی یعنی آپسمین ایک دوسری کی قراءۃ سنکر انکار کرتا تہا پس کہا حذیفہ نی واسطی حضرت عثمان کی ای امیر المومنین تدارک کر اس امت کا پہلی اس سی کہ اختلاف کرین کلام اللہ مین مانند اختلاف یہود و نصاری کی پس بہیجا حضرت عثمان نی طرف حفصہ کی یہہ کہ بہیج دی طرف ہماری صحیفہ کہ نقل کروا دین ہم اونکو مصحفونمین پہر بہیجا دین گی اونکو طرف تمہاری پس بہیجی صحیفی حفصہ نی طرف عثمان کی پس حکم کیا حضرت عثمان نی زید بن ثابت کو یعنی انصار مین سی اور عبد اللہ بن زبیر اور سعید بن عاص اور عبد الرحمن بن حارث بن ہشام کو یعنی قریش مین سی پس نقل کیی سب نی وہ صحیفی مصحفونمین اور فرمایا حضرت عثمان نی واسطی جماعت قریش کی کہ تین تن تہی یعنی سوای زید کی اور اصحاب جو مذکور ہوئی اونکو فرمایا جسوقت اختلاف کرو تم اور زید بن ثابت کسی جگہہ قرآن مین یعنی لغات قرآن مین پس لکہو اوسکو موافق لغت قریش کی سبلی کہ کلام اللہ نازل ہوا ہی موافق زبان انکی پس کیا سبنی اسیطرحسی یہانتک کہ جسوقت نقل کر چکی صحیفی مصحفونمین بہیج دی حضرت عثمان نی صحیفی طرف حفصہ کی اور بہیجی طرف ہر جانب کی ایک ایک مصحف ان مین سی کہ نقل کیی تہی اور حکم کیا ساتہہ قرآن کی کہ تہا سوای ان مصحفون کی بیچ ہر صحیفی کی یا مصحف کی جلا دینی کا کہا ابن شہاب نی پس خبر دی مجکو خارجہ بیٹے زید ابن ثابت کی نی یہہ کہ سنا زید بن ثابت سی کہ کہا نہ پائی مینی ایک آیہ سورہ احزاب مین سی اوسوقت کہ نقل کیی ہمنی یعنی مینی اور قریشون نی مصحف تحقیق سنا کرتا تہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتی تہی اوسکو پس تلاش کی مینی وہ آیت پس پائی مینی وہ آیت یعنی لکہی ہوئی پاس خزیمہ بیٹے ثابت انصاری کی وہ آیۃ یہہ ہی مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ پس ملا دی ہمنی وہ آیۃ بیچ سورۃ اوسکی یعنی احزاب کی مصحف مین نقل کی یہہ بخاری نی ف کرمانی نی شرح بخاری کیمین لکہا ہی کہ معنی یغازی کی یغزی ہین ای کان عثمان یجہز اہل الشام واہل العراق لغزوۃ ہاتین الناحیتین وفتحہما پس صاحب ترجمہ نی ترجمہ اسکی موافق کیا ہی اور یہہ بہی کرمانی مین لکہا ہی کہ ارمینیہ قصبہ ہی نواح روم سی اور آذربیجان قصبات تبریز سی انتہی اور ملا علی اور حضرت شیخ رحمہما اللہ نی اسم کان کا اور فاعل یغازی کا حذیفہ کو لکہا ہی اور قاموس سی ملا علی نی لکہا ہی کہ ارمینیہ شہر ہی آذربیجان مین پس آذربیجان تعمیم بعد تخصیص ہی ۔ مانند اختلاف یہود و نصاری کی یعنی جیسی توریت و انجیل مین یہود و نصاری نی تغیر و تبدیل و کمی و زیادتی کی ہی مبادا قرآن مین بہی مسلمان کرین پہلی بر پا ہونی اس فتنہ کی کچہہ تدبیر کیجیی حب خلیفہ نی یہہ کہا تو حضرت عثمان نی لوگونکو جمع کیا اور وہ اوسدن بچاس ہزار تہی پس فرمایا کہ کیا کہتی ہو اس حال مین کہ تحقیق پہنچا مجکو یہہ کہ کہتا ہی بعض اونکا کہ قراءۃ میری بہتر ہی قراءۃ تیری سی اور یہہ قریب ہی اسکی کہ ہو کفر کہا لوگون نی کہ کیا مناسب جانتی ہو تم کہا حضرت عثمان نی مناسب جانتا ہون یہہ کہ جمع کردون لوگونکو ایک مصحف پر پس نہو اختلاف کہا لوگون نی خوب ہی وہ چیز کہ مناسب جانی تمنی پس قصد کیا لوگونکی جمع کرنیکا ایک مصحف پر چنانچہ بیان اسکا فصل ثالث مین ہی اور نازل ہوا ہی موافق زبان انکی پہلی معلوم ہوا کہ قرآن اصل مین نازل ہوا لغت قریش مین پہر حضرت کی التماس سی فراخی ہوئی یعنی اجازت ہوئی کہ ہر کوئی اپنی لغت مین پڑہی اب حضرت عثمان رض نی ساتہہ اتفاق صحابہ کی بخوف اختلاف لوگونکی موقوف کرنی اون لغات کا حکم کیا اور سبہونکو لغت قریش مین پڑہنی کو فرمایا پس آئی ہین معنی اونکی قول کی کہ لکہو اوسکو لغت قریش مین کہا سخاوی نی کہ پس اختلاف کیا لوگون نی لفظ تابوت مین پس کہا زید نی التابوہ اور کہا اورون نی التابوت پس رجوع کی لوگون نی طرف حضرت عثمان کی پس کہا اونہون نی لکہو اسکو ساتہہ ت کی اسلیی کہ قریش کی زبانمین یون ہین ہی اور پوچہا لوگون نی حضرت عثمان سی لفظ لم یتسنہ پس کہا عثمان نی کہ لکہو

اوسمین ہ اور بیچ ہر صحیفی کی یا مصحف کی ظاہر امراد ہر صحیفے سی وہ ہین کہ حضرت حفصہ کی پاس تہی اور مراد ہر مصحف سی وہ کہ اور بعضی لوگون نی جمع
کیی تہی اور ہوسکتا ہی کہ شک راوی ہوا اور ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ حفصہ رض کی پاس جو صحیفے تہی بعد وفاتی وعدہ پہیر نیکی وہ بہی حضرت
عثمان نی جلا ڈالی اور کہا سخاوی نی کہ جب فارغ ہوئی حضرت عثمان رض لکہوانی مصحف کیسی تو وہ صحیفے حضرت حفصہ کو پہیر دیے اور سوای اونکی
اور اپنی مصحف کی اور مصحف جلا ڈالی پس وہ صحیفے حضرت حفصہ کی پاس ہی جب حاکم ہوا مروان مدینہ کا تو منگوایا اونکو جلانیکی لیی اونہون نے نہ دی جب
حفصہ کا انتقال ہوا تو مروان نے انکی بہائی عبد اللہ بن عمر سی منگا کر جلا ڈالی بخوف اسکی اگر ظاہر ہونگی تو لوگ پہر اختلاف کرینگی اور اختلاف ہی بیچ گنتی
اون مصحفون کی کہ حضرت عثمان رض نی ہر طرف بہیجی کہ کتنی تہی مشہور یہ ہی کہ پانچ تہی اور ابو داؤد نی کہا کہ سنا مینی ابو حاتم سجستانی سی کہ سات
مصحف تہی ایک مکہ کو بہیجا اور ایک شام کو اور ایک یمن کو اور ایک بحرین کو اور ایک بصرہ کو اور ایک کوفی کو اور ایک مدینہ مین کہا اور اختلاف
کیا ہی عالمون نے بیچ پرانی ورق مصحف کی کہ جب باقی رہی وسمین نفع تو آیا اولی دہو ڈالنا ہی یا جلا دینا بعضون نے تو کہا جلا دینا بہتر ہی اسلیے
کہ دفع کیجاتی ہین تمام صورتین ذلت کی بخلاف دہونیکی کہ روندا جاتا ہی دہوون اوسکا اور بعضون نے کہا کہ دہونا اولی ہی اور ڈالا جاوی دہوون
اوسکا پاک جگہہ مین بلکہ لائق ہی کہ پی جاوی پانی اوسکا اسلیی کہ وہ دوا ہی ہر بیماری کی اور شفا سینہ کی علتون کی اور حضرت عثمان رض نی جلایا
بنا بر مصلحت کی کہ اختلاف نہ باقی رہی اور طعن حضرت عثمان رض پر جب وارد ہو کہ کہین شرع مین آیا ہو کہ جلانا بی ادبی ہی جبکہ شرع مین یہہ آیا
نہوا اور اونہون نی بنا بر مصلحت کے یہہ فعل کیا ہو تو کیون اونپر طعن کرین بسبب عداوت اپنی کی تنبیہ لکہا ہی علمای کہ جمع ہونا قرآن کا تین بار واقع
ہوا ایکبار تو روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لیکن ایک مصحف مین نہ تہا مرتب اور دوسری بار روبرو حضرت ابو بکر کی ہوا منقول ہی حضرت علی رض
سی کہ کہا بزرگترین لوگون کی بیچ مقدمہ مصحف کی از روی ثواب کی ابو بکر ہین رحمت کری اللہ ابو بکر پر اور وہ اول جمع کرنیوالی ہین کتاب خدای عزوجل کو
اور تیسری بار حضرت عثمان کی وقت مین جمع ہوا لیکن جمع کیا صحابہ کو پہر لکہا مصحفون مین ساتہہ لغت قریش کی اور جو اطراف مین بہیجی یہہ بات
پچیس مین ہوئی پس فرق درمیان جمع ابی بکر اور جمع عثمان رض کی یہہ ہی کہ ابو بکر نی جمع کیا اس ڈر سی کہ مبادا قرآن مین سی کچہہ جاتا رہی اور حضرت
عثمان نے جمع اسلیی کیا کہ اختلاف واقع نہو پس عثمان رض حقیقت مین جمع کرنیوالی قرآن کی نہین ہین بلکہ جمع کرنیوالی ہین لوگونکو لغت قریش پر ۲۶

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰی اَنْ عَمَدْتُمْ اِلَی الْاَنْفَالِ وَهِیَ مِنَ الْمَثَانِیْ وَاِلٰی بَرَاءَةَ وَهِیَ مِنَ الْمِئِیْنَ
فَقَرَنْتُمْ بَیْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوْا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَوَضَعْتُمُوْهَا فِی السَّبْعِ الطُّوَلِ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰی ذٰلِكَ قَالَ عُثْمَانُ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا یَاْتِیْ عَلَیْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ یَنْزِلُ عَلَیْهِ السُّوَرُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ وَكَانَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَیْهِ
شَیْءٌ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ یَكْتُبُ فَیَقُوْلُ ضَعُوْا هٰؤُلَاءِ الْاٰیٰتِ فِی السُّوْرَةِ الَّتِیْ یُذْكَرُ فِیْهَا كَذَا وَكَذَا فَاِذَا اُنْزِلَتْ عَلَیْهِ
الْاٰیَةُ فَیَقُوْلُ ضَعُوْا هٰذِهِ الْاٰیَةَ فِی السُّوْرَةِ الَّتِیْ یُذْكَرُ فِیْهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتِ الْاَنْفَالُ مِنْ اَوَائِلِ مَا اُنْزِلَتْ بِالْمَدِیْنَةِ وَكَانَتْ
بَرَاءَةُ مِنْ اٰخِرِ الْقُرْاٰنِ نُزُوْلًا وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِیْهَةً بِقِصَّتِهَا فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَلَمْ یُبَیِّنْ لَنَا اَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ قَرَنْتُ بَیْنَهُمَا وَلَمْ اَكْتُبْ سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَوَضَعْتُهَا فِی السَّبْعِ الطُّوَلِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا مینی واسطی عثمان کی کیا سبب
ہوا تمکو اسپر کہ قصد کیا تمنی طرف سورۂ انفال کی اور وہ ہی مثانی مین سی اور طرف سورۂ براۃ کی اور وہ ہی مئین مین سی پس نزدیک کیا
تمنی اون دونون سورتونکو آپسمین اور نہ لکہی تمنی سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کی درمیان دونون سورتونکی اور رکہا تمنی سورہ انفال کو بیچ سات

سورتون لنبیون کی کیا باعث ہوا انکو اسپر فرمایا حضرت عثمان نی کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ گذرتا تہا زمانہ اسحالت مین کہ اوترتی تہین اونپر
سورتین آیتون والی اور تہے حضرت جسوقت کہ اوترتا اونپر کچہہ یعنی قران مین سی بلاتی بعضی وسکیکو کہ لکہتا تہا یعنی وحی مانند زید بن ثابت وغیرہ
کی اور فرماتی رکہدو یہہ آیتین بیچ سورۃ کی کہ ذکر کیا جاتا ہی اوسمین ایسا اور ایسا یعنی مانند طلاق اور حج وغیرہا کی پس جسوقت کہ نازل ہوتی اونپر
کوئی آیت فرماتے کہدو اس آیت کو بیچ اوس سورۃ کی کہ مذکور ہی اوسمین ایسا اور ایسا اور تہی سورۃ انفال والی اون سورتونکی کہ نازل ہوئی ہین
مدینہ مین اور تہی سورۂ براءت آخر قران او ترنی مین اور تہا قصہ سورہ انفال کا مشابہ قصہ سورہ براءت کے یعنی دونونمین ذکر ہی کافرونسی لڑنیکا اور
عہد توڑدینی کا پس وفات کیی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ بیان فرمایا ہمکو یہہ کہ تحقیق براءۃ سورہ انفال سی ہی پس بسبب بیان کرنی
حضرت کی اور مشابہ ہونی قصہ کے نزدیک کیا ہمنی دونون سورتونکو اور نہ لکہی ہمنی سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کی اور رکہدی ہمنی وہ اکہٹی دونون سورتین
لنبی بیچ سات سورتونکی یعنی ولیکن فاصلہ درمیان مین چہوڑا واسطی شبہہ ہونیکی بیچ اتحاد اور تعدد دونون سورتون کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی ور ابوداود
نی ف قصد کیا تمنی طرف انفال کی الخ کلام اللہ کے سورتونکو اسطرحسی تقسیم کرکر کہا ہی کہ سورہ بقرہ سی سورہ یونس تک کو طوال کہتی ہین عربی مین
طوال لنبی کو کہتی ہین اور یہہ سورتین لنبی لنبی ہین اور سورہ یونس سی سورہ شعرا تک کو مئین کہتی ہین اور مئین جمع ماتہ کی ہی ماتہ عربی مین سو کو کہتی
ہین اور یہہ سورتین یادہ سو سو ایتونسی ہین یا قریب سو کی اسلیی انکو مئین کہتی ہین اور سورہ شعرا سی سورہ حجرات تک کو مثانی کہتی ہین و سو ایتونسی
کم کم کی ہین اور قصی انمین مکرر ہین اسلیی مثانی نام ہوا اونکا اور سورہ حجرات سی آخر قران تک کو مفصل کہتی ہین اسلیی کہ ان سورتونکی درمیان مین
فاصلہ بسم اللہ کا نزدیک نسدیک ہے پہر مفصل کو تین قسم کرکر کہا ہی ایک طوال دوسری اوساط تیسری قصار سورہ حجرات سی والسماء ذات البروج تک
کو طوال مفصل کہتی ہین اور والسماء ذات البروج سی سورہ لم یکن تک کو اوساط مفصل کہتی ہین اور لم یکن سی آخر تک کو قصار مفصل کہتی ہین پس ابن
عباس نے حضرت عثمان کو کہا کہ انفال مثانی مین سی ہی اسلیی کہ سو آیتونسی کم کی ہی اور براءۃ مئین مین سی ہی اسلیی کہ سو آیتونسی زیادہ کی ہی پہر
انکو آپسمین نزدیک کرکر طوال مین کیون رکہا چاہیی تہا کہ انفال کو مثانی مین لکہتی اور براۃ کو مئین مین اور جسپر یہہ بہی کیا پہر بسم اللہ درمیان انکی
انکی نہ لکہی حضرت عثمان نے اسکا جواب دیا کہ حاصل وسکا یہہ ہی کہ بیچ امر ان دونون سورتون کی اشتباہ ہے ایک وجہ سی تو یہہ دونون سورتین ایک
سورۃ ہین اس سبب سے رکہنا اونکا سبع طوال مین اور نہ لکہنا بسملہ کا درمیان مین اونکی درست ہوا اور ایک وجہ سی دو سورتین ہین اسلیی فاصلہ درمیان
مین چہوڑا ۱۲ ع ح ✽

کِتَابُ الدَّعَوَاتِ

کتاب ہے بیچ بیان دعاؤن کی ف دعا کی معنی ہین طلب کرنا ادنی کا اعلی سے
کچہہ بطریق عاجزی کی اور کہا نووی نے کہ تمام شہرون کی اہل فتوی ہر عصر مین متفق رہی ہین اسپر کہ دعا کا کرنا مستحب ہے اور دلیل انکی ہی ظاہر قران
وحدیث اور فعل انبیا صلوۃ اللہ وسلامہ علیہم کا کہ سب دعا کرتی رہی ہین اور بعضی زہاد واہل معارف نی کہا کہ ترک دعا کا افضل ہی واسطی راضی
ہونیکی اپنی قسمت پر اور راضی ہونیکی رضائی مولی پر قول بعضی اہل دل کا محمول ہی ایک حالت پر کہ بعضونکو ایک حالت ہوتی ہے کہ اوسمین غالب ہوتی ہی رضا بالقضا
جیسی حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حال تہا وقت ڈالنی کی آگ مین کہ جبرئیل ع نی دعا کی لیی کہا اونہون نے کہا کہ اللہ تعالی حال میرا جانتا ہی مجہی حاجت
سوال کی نہین ✽ مولانا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَۃٌ مُّسْتَجَابَۃٌ فَتَعَجَّلَ کُلُّ نَبِیٍّ دَعْوَتَہٗ وَاِنِّیْ اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِیْ
شَفَاعَۃً لِاُمَّتِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فَھِیَ نَائِلَۃٌ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِیْ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَلِلْبُخَارِیِّ اَقْصَرُ مِنْہُ
روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ہر نبی کی ایک دعا ہی کہ قبول کیجاتی ہی پس جلدی کی ہر نبی نی اپنی دعا کی اور

تحقیق میں نے چھپا رکھی ہی اپنی دعا واسطی شفاعت امت اپنی کی تاخیر دی گئی ہی ان قیامت تک پس وہ پہنچنی والی ہی اگر چاہا اللہ نے اوس شخص کو
کہ مرا امت میری سی کہ نہ شریک کیا ساتھہ اللہ کی کسیکو نقل کی یہہ مسلم نے اور بخاری کی روایت کمتر ہی اس سے ف واسطی ہر نبی کی الخ یعنی حکم فرمایا تہا اللہ تعالی
ہر نبی کو کہ اپنی مخالفین پر بد دعا کرتا ہی کی لیی اور وہ کرتی تہی اور اللہ تعالی قبول فرماتا تہا پس جلدی کی ہر نبی نے اپنی دعا کی جیسا کہ حضرت
نوح علیہ السلام نے بد دعا کی اپنی امت کی ہلاکت کی لیی حتی کہ غرق کی گئی امت طوفان میں اور حضرت صالح نے بد دعا کی اپنی امت پر یہانتک کہ ہلاک
ہوئی ساتھہ آواز جبرئیل کی اور میں نے اپنی دعا کو چھپا رکھا ہی یعنی صبر کیا ہی انکی ایذا پر اور بد دعا نکی اسلیی کہ میں رحمۃ للعالمین ہوں اور اس دعا کو موقوف
رکھا ہی قیامت پر کہ اوسکی بدلی شفاعت کرونگا ہر شخص کی لیی کہ باایمان مرا ہو اگرچہ گنہگار رہا او شفاعت کئی قسم کی ہوگی بعضی حضرت کی شفاعت سے
دوزخ میں داخل ہی نہیں ہونگی اور بعضی جلدی نکلینگی دوزخ سی اور بعضی جلد بہشت میں داخل ہونگی جنت میں اور بعضوں کے درجی بلند ہونگی جنت میں اللہم ارزقنا
شفاعۃ نبینا علیہ الف الف صلوۃ م ع ح * وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ
عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيْهِ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اٰذَيْتُهُ شَتَمْتُهُ لَعَنْتُهُ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلٰوةً وَّزَكٰوةً
وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الہی تجہسی
مانگی میں نے تجہسی ایک حاجت بہرہ مند کر مجہکو ساتھہ اوسکی اور نہ ناامید کر مجہکو اوس میں یعنی امیدوار ہوں کہ ضرور قبول ہی کر پس سوای اسکی نہیں کہ میں آدمی
ہوں پس جس مومن کو میں ایذا دی ہو میں نے کہ برا کہا ہو اوسکو لعنت کی ہو اوسکو مارا ہو میں نے اوسکو پس کر ان سب چیزوں کو بیچ حق اوسکی سبب رحمت کا اور پاک
گناہوں سی اور سبب نزدیکی کا کہ نزدیک ہو اوسکو بسبب ان چیزوں کی طرف اپنی دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف لفظ فانما انا بشر تمہید
ہی عذر کی کہ میں آدمی ہوں کبہی کبہی کسی پر خفا ہی ہوتا ہوں ساتھہ حکم بشریت کی اور لفظ فای المومنین بیان اور تفصیل ہی عہد کی کہ التماس کی حضرت نے
ساتھہ قول اپنی کی اتخذت عندک عہدا پس حاصل یہہ کہ جسکو میں ایذا وغیرہ دوں اوسکو سبب رحمت وغیرہ کا کر منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ایک دفعہ نکلی تہی حجرہ اپنی سی نماز کی لیی کہ آئیں حضرت کی پاس حضرت عائشہ اور مانگی اونسی کوئی چیز اور مبالغہ کیا مانگنے میں دیکر لیا دامن حضرت کا
پس فرمایا حضرت نے انکو قطع اللہ یدک یعنی کاٹی اللہ تیرا ہاتھہ پہر چہوڑ دیا حضرت عائشہ نے حضرت کو اور بیٹہیں اپنی حجرہ میں غصہ ہو کر اور تنگدل پس جب آئی حضرت تو تاسف اونکو دیکہا اونکو سطرح
فرمایا اونکی خوش کرنیکی لیی اللہم انی اتخذت عندک عہدا الخ پس سنت ہے اوسکی لیی جو بد دعا کری کسی پر یہہ دعا کری اوسکی پیچہی م ع ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اِنْ شِئْتَ ارْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ ارْزُقْنِيْ اِنْ شِئْتَ وَلْيَعْزِمْ
مَسْئَلَتَهُ اِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ لَا مُكْرِهَ لَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جسوقت دعا مانگی ایک تمہارا پس نہ کہی یا الہی بخش واسطی میری اگر چاہی تو رحم کر مجہپر اگر چاہی تو روزی دی مجہکو اگر چاہی تو اور چاہیی کہ عزم بالجزم کرے
اپنی مانگنی میں کلمہ شک کا نہ کہی سو واسطی کہ اللہ تعالی کرتا ہی جو چاہتا ہی نہیں زبردستی کرنیوالا اوسپر کوئی نقل کی یہہ بخاری نے ف یعنی دعا جزما مانگو
کہ یا اللہ یہہ مطلب ہمارا پورا کر وہ جو چاہتا ہی کرتا ہی یہہ نہ کہو کہ اگر چاہی تو دی اسلیی کہ یہہ شک کرنا ہی قبول میں اور وہ اپنی وعدہ میں خلاف نہیں کرتا وعدہ
کیا ہی کہ دعا کرو میں قبول کرونگا اور نہیں کوئی زبردستی کرنیوالا اللہ پر اور پر کرنی کسی کام کی بلکہ کرتا ہی جو چاہتا ہی پس بیفائدہ ہی یہہ کہنا کہ اگر چاہی تو
م ع ح * وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اِنْ شِئْتَ وَلٰكِنْ
لِيَعْزِمْ وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَتَعَاظَمُهُ شَيْءٌ اَعْطَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ دعا مانگی ایک تمہارا پس نہ کہی یا الہی بخش مجہکو اگر چاہی تو ولیکن طلب کری یقین کر کر بغیر شک کی اور بڑی کرے

رغبت اسواسطی کہ اللہ تعالی نہیں مشکل ہوتی اوسکو کوئی چیز کہ دیتا ہی نقل کی یہہ مسلم نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستجاب للعبد ما لم یدع باثم او قطیعۃ رحم ما لم یستعجل قیل یا رسول اللہ ما الاستعجال قال یقول قد دعوت وقد دعوت فلم ار یستجاب لی فیستحسر عند ذلک ویدع الدعاء رواہ مسلم اور روایت ہی ابیہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قبول کیجاتی ہی یعنی دعا بندیکی بعد شرطون قبولیت کی جبتک کہ نہین دعا مانگتا گناہ کی یا توڑنی ناتی کی جب تک کہ نہین جلدی کرتا کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہی جلدی فرمایا کہتی تحقیق دعا مانگی مینی ور تحقیق دعا مانگی مینی یعنی اکثر بار مانگی لیس یکہا مینی کہ قبول کی گئی واسطی میری پہر تہک جاوی دیکہ اسکی اور چہوڑ دی دعا مانگنی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** جبتک کہ دعا نہین مانگتا گناہ کی جیسی کہی یا اللہ قدرت دی مجہکو فلانی شخص کی قتل پر اور حال یہہ کہ وہ مسلمان ہو یا کہی یا اللہ نصیب کر مجکو شراب یا کہی یا اللہ بخش فلانیکو اور وہ مرا ہو کافر یقینا اور مانند انکی ہی مانگنا محال چیزونکا جیسیکہ دیکہنا اللہ تعالی کا دنیا مین بیچ حالت بیداری کی ور توڑنی ناتی کی جیسیکہ کہی یا اللہ جدائی ڈال مجہمین اور میری باپ مین حاصل یہہ کہ مومن کی دعا قبول ہوتی ہی جبتک کہ گناہ کی اور توڑنی ناتیکی نہین کرتا اور جلدی نہین کرتا اور جب دعا گناہ وغیرہ کی کرتا ہی نہین قبول ہوتی اور تہک جاوی نزدیک اسکی لائق نہین ہی بندیکو تہکنی واسطی اسلیکی یہہ عبادۃ ہی اور تاخیر قبولیت مین یا تو اسلیی ہوتی ہی کہ نہین آیا وقت اوسکا اسلیکی ہر چیز کیلیی ایک وقت مقرر ہی ازل مین یا اسلیکی مقدر نہین ہوتا ازل مین قبول ہونا دعا اوسکی کا دنیا مین لیس پایا جاتا ہی آخرت مین ثواب عوض اوسکی یا تاخیر کیجاتی ہی دعا اوسکی تاکہ مبالغہ کری دعا مین اسلیکہ اللہ تعالی دوست رکہتا ہی مبالغہ کرنیوالونکو دعا مین ع **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوۃ المرء المسلم لاخیہ بظہر الغیب مستجابۃ عند راسہ ملک موکل کلما دعا لاخیہ بخیر قال الملک الموکل بہ امین ولک بمثل رواہ مسلم اور روایت ہی ابی درداسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا آدمی مسلمان کی واسطی بہائی مومن اپنی کی پیٹہہ پیچہی قبول کیجاتی ہی نزدیک سر دعا کرنیوالیکی ایک فرشتہ معین کیا جاتا ہی جب دعا مانگتا ہی واسطی بہائی اپنی کی بہلائیکو کہتا ہی فرشتہ کہ معین کیا گیا ساتہہ اوسکی قبول کر دعا اسکی اور واسطی تیری مانند اسکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پیٹہہ پیچہی اور اسیطرح اگر سامنے بہائی مسلمان کی دعا کری اپنی دل مین یا چپکی تو بہی اسیمین داخل ہی بسبب خلوص کے اور کہتا ہی فرشتہ الخ یعنی فرشتہ عرض کرتا ہی جناب الہی مین کہ دعا اسکی قبول کر بیچ حق بہائی اوسکیکی اور دعا کرنی والیکو خطاب کرکر کہتا ہی کہ تجکو بہی ہو مانند اسکی ع **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدعوا علی انفسکم ولا تدعوا علی اولادکم ولا تدعوا علی اموالکم لا توافقوا من اللہ ساعۃ یسال فیہا عطاء فیستجیب لکم رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بد دعا کرو اپنی جانون پر اور نہ بد دعا کرو اپنی اولاد پر اور نہ بد دعا کرو اپنی مالون پر یعنی غلام و لونڈیون پر اور جانورون پر تاکہ نہ پاؤ اللہ کی طرف سی وہ ساعت کو کہ مانگی جاوی اوسمین بخشش پس قبول کری واسطی تمہاری نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی بعضی اوقات ہوتی ہین دعا قبول ہونیکی ایسا ہو کہ وہی وقت دعا قبول ہونیکا ہوا اور تم بد دعا کرو اپنی اوپر یا اپنی اولاد اور مال پر پہر قبول ہو جاوی تم پشیمان ہو پس بعضی نادان کبہی وقت غصی اور مصیبت کی اپنی لیی بد دعا کرتے ہین خوب نہین ع **وذکر حدیث ابن عباس اتق دعوۃ المظلوم فی کتاب الزکوۃ** اور ذکر کی گئی حدیث ابن عباس کے ڈر دعا مظلوم کہ بیچ کتاب الزکوۃ مین

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدعاء ہو العبادۃ ثم قرا وقال ربکم ادعونی

اَسْتَجِبْ لَکُمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَاِبْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
سلم نی دعا وہی ہی عبادت پہر پڑہی یہہ آیت اور کہا پروردگار تمہاری نی دعا انگو مجہسی قبول کرونگا مین واسطی تمہاری نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود
اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** از راہ مبالغہ کی فرمایا کہ دعا ہی عبادت ہی اسلیے کہ دعا ایسی عبادت ہی کہ بندہ متوجہ ہوتا ہی اوسمین حق تعالی کیطرف
اور مونہہ پہیرتا ہی سوائی حق سی اور امید وہ نہین رکہتا مگر اوسی سے اور دعا مین ہی اخلاص اور حمد و شکر اور مانگنا اور وحدانیت بیان کرنی اور رغبت و
مناجات اور زاری اور ذلیل سمجہنا اپنی کو اور مدد مانگنی اور فریاد کرنی پہر آیتہ کو سند حدیث کی اسلیے لائی کہ اوس سی معلوم ہوا کہ دعا مامور بہ ہے یعنی حکم ہے
اوسکی کرنیکا اور ہوتا ہی او سپر ثواب اور جو چیز ایسی ہوتی ہی ہی عبادۃ ہی اور آخر آیتہ مین ہے دلیل ہی اسپر کہ دعا عبادۃ ہی کہ فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ
عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَہَنَّمَ دَاخِرِیْنَ یعنی جو کہ تکبر کرتی ہین عبادۃ یعنی دعا میری سے قریب ہے کہ داخل ہونگی دوزخمین خوار و ذلیل ۱ ح **وَعَنْ**
اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا گودہ ہی عبادت کا نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی خلاصہ عبادۃ کا اور مقصود
بالذات اوسکا دعا ہی اسلیے کہ حقیقت عبادۃ کی اور خلاصہ اوسکا عاجزی اور ذلیل سمجہنا اپنی کو ہی اور یہہ دعا مین حاصل ہے ۱ ح **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰہِ مِنَ الدُّعَاءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ
مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
سلم نی نہین کوئی چیز بزرگ قدر نزدیک اللہ کی دعا سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** نہین کوئی چیز الخ
یعنی اذکار و عبادات مین کوئی چیز دعا برابر نہین پس نہین منافی ہی یہہ قول اللہ تعالی کی آن اکرمکم عند اللہ اتقکم ع **وَعَنْ** سَلْمَانَ
الْفَارِسِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمْرِ اِلَّا الْبِرُّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی سلمان فارسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین پہیرتی تقدیر کو مگر دعا اور نہین زیادہ کرتی عمر مین مگر نیکی نقل کی یہہ
ترمذی نی **ف** مراد تقدیر سی ڈرنا ایک چیز مکروہ کا ہی کہ جس سے ڈرتا ہی آدمی پس جب توفیق دیا جاتا ہی بندہ دعا کی رفع کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی
اوس سے اور تقدیر دو قسم پر ہی ایک مبرم اور دوسری معلق تقدیر مبرم مین کچہہ تغیر و تبدیل نہین اور قضائی معلق مین بعضی اسباب سے تغیر و تبدیل ہوتے
ہی پس یہان تقدیر معلق مراد ہی اور نہین زیادہ کرتی عمر مین مگر نیکی یہان بہی کمی زیادتی عمر کی باعتبار تقدیر معلق کے ہی لکہا جاتا ہی کہ
اگر نیکی کریگا اتنی عمر ہوگی اور اگر نہ کریگا اتنی ہوگی صورت اوسکی یہہ ہے کہ لکہا جاتا ہی لوح محفوظ مین کہ مثلا اگر حج کریگا فلانا یا جہاد کریگا
پس عمر اوسکی چالیس برس کی ہوگی اور اگر حج اور جہاد دونو کریگا پس عمر اوسکی ساٹہہ برس کی ہوگی پہر جب دونون کیی ساٹہہ برس کو پہنچا پس
تہی عمر اوسکی اور جب ایک ہی چیز کی نہ زیادہ ہوئی چالیس سے پس کم ہوئی تہا ہی عمر اوسکی سی کہ ساٹہہ برس تہی اور بعضون نے معنی اسکی یہہ کہی ہین کہ جب
نیکی کی تو نہ ضایع ہوئی عمر اوسکی پس گویا کہ زیادہ ہوئی ۱ ع **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدُّعَاءَ
یَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ یَنْزِلْ فَعَلَیْکُمْ عِبَادَ اللّٰہِ بِالدُّعَاءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَقَالَ
التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دعا نفع کرتی ہی اوس چیز سی کہ اوتر
اور اوس چیز سی کہ نہین اوتری پس لازم کرو اپنی پر ای بندو اللہ کی دعا کو نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ احمد نی معاذ بن جبل سی اور کہا ترمذی نے
یہہ حدیث غریب ہے **ف** اوس چیز سی کہ اوتری یعنی بلا کہ اوتری ہے اوسکو دعا دفع کردیتی ہی اگر ہوتی ہی معلق اور اگر مبرم ہوتی ہی صبر عطا فرماتا ہی اللہ تعالی

[illegible]

پس سہل ہوتا ہی وسپر تحمل اوس بلا کا اور راضی ہوتا ہی اوس سی یہہ نہین چاہتا کہ یہہ نہو بلکہ لذت پاتا ہی ساتہہ اوس بلا کی جیسے کہ لذت پاتی ہین اہل دنیا
ساتہہ نعمتون کی اور دعا نفع دیتی ہی اوس بلا کو کہ نہین اوتری یعنی اوسکو اوترنی نہین دیتی روکتی ہی ع **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ما من احد یدعو بدعاء الا اتاہ اللہ ما سال او کف عنہ من السوء مثلہ ما لم یدع
باثم او قطیعۃ رحم رواہ الترمذی اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی شخص کہ مانگی دعا مگر
دیتا ہی اوسکو اللہ جو مانگتا ہی یعنی اگر مقدر ہوتا ہی ازل مین دینا اوسکا یا بند رکہتا ہی اوس سی برائی مانند اوسکی یعنی دفع کرتا ہی بلا بقدر مانگنی چیز کی عوض
نہ دینی کی اگر نہین مقدر ہوتا دینا اوسکا جبتک کہ نہین دعا مانگتا گناہ کی یا توڑنی ناتی کی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** ابن مسعود قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلوا اللہ من فضلہ فان اللہ یحب ان یسال وافضل العبادۃ انتظار الفرج رواہ
الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مانگو اللہ تعالی سی فضل اوسکا کیلئی اسوسطی کہ
اللہ دوست رکہتا ہی یہہ کہ مانگا جاوی یعنی فضل اوسکا اور بہترین عبادتکی انتظار کرنا کشادگی کا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی
ف انتظار کرنا کشادگی کا یعنی امیدوار رہنی جانی بلا اور غم کا ساتہہ ترک کرنی شکایت کی طرف غیر اللہ تعالے کی یہہ اشارہ ہی صبر کیطرف اور
بیشک جزای صبر کی حد و بی نہایت ہی ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یسئل اللہ
یغضب علیہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نہ مانگی اللہ سی غضب
ہوتا ہی اللہ اوس پر نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اسلیی کہ ترک کرنا سوال کا تکبر و استغنا ہی ع **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من فتح لہ منکم باب الدعاء فتحت لہ ابواب الرحمۃ وما سئل اللہ شیئا یعنی احب الیہ من ان یسال العافیۃ رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ شخص کہ کہولا گیا واسطی اوسکی تم مین سی دروازہ دعا کا یعنی توفیق دیا گیا بہت دعا مع شرائط و آداب کے کہولی گئی واسطی اوسکی
دروازی رحمت کے یعنی کبہی مانگی ہوئی چیز ملتی ہی اور کبہی دفع ہوتی ہی اوس سی برائی مانند اوسکی اور نہین سوال کیجاتی اللہ تعالی سی کوئی چیز یعنی بہت محبوب طرف
اللہ کی اس سی کہ سوال کیجاوی عافیت نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی اللہ تعالی عافیت کی مانگنی کو بہت دوست رکہتا ہی اس برابر اور
چیز کی مانگنی کو نہین دوست رکہتا اور عافیت کی معنی ہین سلامتی تمام آفات اور بیماریوں سی اور بلاؤن اور مکروہات ظاہری و باطنی سی دنیا و آخرت مین پس یہہ
شامل ہی سب بہلائیون کو نسال اللہ العافیۃ ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ
ان یستجیب اللہ لہ عند الشدائد فلیکثر الدعاء فی الرخاء رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ شخص کہ خوش لگی اوسکو یہہ قبول کری اللہ دعا اوسکی نزدیک سختیون کے پس چاہیی کہ بہت
دعا کری حالت فراخی مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادعوا
اللہ وانتم موقنون بالاجابۃ واعلموا ان اللہ لا یستجیب دعاء من قلب غافل لاہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا مانگو اللہ سی اور تم یقین رکہتی ہو ساتہہ قبولیت کی اور جانو کہ اللہ نہین قبول کرتا دعا
دل غافل کہیلنی والی کی سی یعنی غافل ہو اللہ سی اور مشغول ہو غیر خدا مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **ف** یقین رکہتی ہو ساتہہ قبولیت کے
یعنی ہو وقت دعا کی ایسی حالت پر کہ مستحق ہو بسبب اوسکے قبولیت کی یعنی اچہی کام کرتی ہو اور بری باتون سی بچتی ہو اور رعایت کرتی ہو شرائط دعا کی مانند حضور
قلب وغیرہ کی یہانتک کہ ہو قبولیت اوپر دلون تمہاری کی غالب نہ قبول ہونی سی یا مراد یہہ ہے کہ تم معتقد ہو اسکی کہ اللہ نہین نا امید کریگا تمکو بسبب فضل و سماح اپنی کے

ع وعن مالك بن يسار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سألتم الله فاسألوه ببطون اكفكم
ولا تسألوه بظهورها وفي رواية ابن عباس قال سلوا الله ببطون اكفكم ولا تسألوه بظهورها فاذا فرغتم فامسحوا بها وجوهكم رواه ابو داود
اور روایت ہی مالک بن یسار سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت مانگو تم اللہ سی پس مانگو اوس سے ساتھہ اندر کی جانب ہاتھوں اپنی کی اور نہ
مانگو اوس سے ساتھہ اوپر کی جانب ہاتھوں اپنی کی اور ایک روایت مین ابن عباس سے کہ کہا مانگو اللہ سی ساتھہ اندر کی جانب ہاتھوں اپنی کی اور نہ مانگو اوس سے
ساتھہ اوپر کی جانب ہاتھوں اپنی کی پس جسوقت کہ فارغ ہو تم یعنی دعا سی پس پھیرو ہاتھوں کو اپنی مونہہ پر یعنی تا برکت جو ہاتھوں پر اوترتی ہی مونہہ پر پہونچی نقل کی یہہ ابو داود
ف اندر کی جانب ہاتھوں اپنی کی الخ یعنی دعا کرنی مین ہاتھہ اسطرح رکہو کہ اندر کا رخ ہاتھونکا سامنی مونہہ کی رہی جیسیکہ معمول ہی دعا مانگنی مین اولٹی
ہاتھہ کر کر دعا نہ مانگو اور حالت استسقاء اس سی مستثنی ہی وسمین اولٹی ہاتھہ سی دعا مانگنی آئی ہی چنانچہ بیان اسکا باب الاستسقاء مین ہو چکا ہی ؛ مولانا ؛ وعن
سلمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ربكم حيي كريم يستحيي من عبده اذا رفع يديه اليه ان يردهما
صفرا رواه الترمذي وابو داود والبيهقي في الدعوات الكبير اور روایت ہی سلمان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق
پروردگار تمہارا بہت حیا مند ہی یعنی معاملہ کرتا ہی حیامندونکا سا دینی والا بغیر سوال کی حیا کرتا ہی بندی اپنی سی کہ پھیری اونکو خالی جسوقت کہ اوٹہاتا ہی
بندہ اپنی دونو ہاتھہ طرف اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی اور بیہقی نی دعوات کبیر مین وعن عمر قال كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا رفع يديه في الدعاء لم يحطهما حتى يمسح بهما وجهه رواه الترمذي
اور روایت ہی عمر سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت اوٹہاتی دونو ہاتھہ اپنی دعا مین نہ رکہتی اونکو جبتک نہ پھیرتی اونکو اپنی مونہہ پر نقل کی یہہ ترمذی نے
ف ان حدیثوں سی معلوم ہوا کہ ہاتھونکا اوٹہانا اور مونہہ پر پھیرنا سنت ہی دعا مین مولانا وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى
الله عليه وسلم يستحب الجوامع من الدعاء ويدع ما سوى ذلك رواه ابو داود اور روایت ہی عائشہ سی کہا تہی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اچہا جانتی تہی اون دعاؤنکو کہ جامع ہوں اور چہوڑتی تہی اون دعاؤنکو کہ جامع نہین نقل کی یہہ ابو داود نی ف دعا جامع وہ ہی کہ لفظ
اوسکے تہوڑی ہوں اور معنی بہت شامل ہو امور دنیا اور آخرۃ کو جیسی یہہ دعائیں ہیں ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار
اور اللهم اني اسألك العفو والعافية في الدين والدنيا والآخرة ؛ اور مانند اسکی بہت دعائیں جامع آئی ہیں حدیث شریف مین اور چہوڑ دی
الخ یعنی جو دعا کہ جامع نہو خاص مطلب اوسمین مذکور ہو وہ حضرت نی ترک کی تہی مانند ارزقنی زوجۃ حسنۃ یعنی دی مجکو بیوی اچہی وغیرہ ذالک کے اور یہہ باعتبار اکثر کی
ہی حضرت اکثر دعائیں جامع ہی مانگتی تہی خاص مطلب کی نہ مانگتی تہی والا کبہی کبہی خاص مطلب بہی مانگنا ثابت ہوا ہی ع مولانا وعن عبد الله بن عمرو
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اسرع الدعاء اجابة دعوة غائب لغائب رواه الترمذي وابو داود
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہت جلد دعا قبول ہونیوالی دعا غائب کی واسطی غائب کی نقل کی یہہ ترمذی اور
ابو داود نی ف اسلیئی کہ غائب کے دعا غائب کی لیئی خلوص سے ہوتی ہی خیال سنانی دکہانیکا نہین ہوتا ع وعن عمر بن الخطاب قال استأذنت
النبي صلى الله عليه وسلم في العمرة فاذن لي وقال اشركنا يا اخي في دعائك ولا تنسنا فقال كلمة ما يسرني
ان لي بها الدنيا رواه ابو داود والترمذي وانتهت روايته عند قوله لا تنسنا اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے کہ کہا پروانگی مانگی
مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ ادا کرنی عمرہ کی پس اذن دیا مجکو اور فرمایا شریک کرنا ہمکو ای چہوٹی بہائی میری بیچ دعا اپنی کی اور نہ بہولنا مجکو یعنی وقت دعا کی
پس فرمایا حضرت نی ایک کلمہ نہین خوش کرتا مجکو یہہ واسطی میری عوض بدلی اوسکی تمام دنیا نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی نی اور تمام ہوئی روایت ترمذی کی نزدیک اس لفظ لا

تسنا کی ف مراد کلمہ سی یا تو یہی بات ہی کہ جو حضرت نی انکار فرمائی یا کوئی اور بات عنایت کی فرمائی ہو اور حضرت نی جو التماس دعا کی کی اسمین اظہار کرنا عاجزی اور مسکینی کا ہی مقام بندگی مین اور رغبت دلائی امت کو کہ اچھی لوگون اور عابدون سے طالب دعا کی کرین اور تنبیہ ہی امت کو کہ خاص اپنی ہی لیے دعا نکرین بلکہ شریک کرین قرابتیون اور دوستون کو بھی دعا مین خصوصا ایسے مقامون قبولیت کی اور اس سی بزرگی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بھی معلوم ہوئی ع

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الصَّائِمُ حِينَ يُفْطِرُ وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللَّهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ وَعِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہین کہ نہین رد ہوتی دعا اونکی ایک روزہ دار جسوقت کہ افطار کرتا ہی یعنی اسلیے کہ بعد ادائی عبادت کی ہوتی ہی اور حال عاجزی و مسکینی کا ہی اور دوسرا امام عادل اسواسطے کہ عدل کرتی ہی یعنی اسلیے اور حدیث مین آیا ہی کہ عدل ایک ساعت کا بہتر ہی ساٹھ برس کی عبادت سے اور تیسری دعا مظلوم کی اوٹھاتا ہی اوسکو اللہ تعالی اوپر ابر کی اور کھولی جاتی ہین اسطی دعا اوسکی دروازی آسمان کی اور فرماتا ہے پروردگار قسم عزت اپنی کی البتہ مدد کرونگا مین تیری اگرچہ ہو بعد مدت کی یعنی ضائع نہین کرنیکا حق تیرا اور نہین درگذر کرونگا دعا تیری اگرچہ مدت دراز گذر جاوی نقل کی یہہ ترمذی نی ف اوپر ابر کی اوٹھانا اور کھلنا دروازونکا کنایہ ہی اوپر جلدی قبول ہونی سی اور جلدی پہونچنی سی ع

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین دعائین قبول کیجاتی ہین نہین شک اونمین یعنی اونکی قبول ہونی مین دعا باپ کی اور دعا مسافر کی اور دعا مظلوم کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی ف دعا باپکی یعنی باپ بیٹی کو خواہ دعا دی یا بددعا کری جلد قبول ہوتی ہی اور ماکی دعا بطریق اولی قبول ہوتی ہی بسبب نہایت شفقت اوسکی اگرچہ یہان نہین ذکر کی گئی اور دعا مسافر کی احتمال ہی کہ دعا اوسکی قبول ہوتی ہی اوسکی حق مین جو احسان کری اور بددعا قبول ہوتی ہی اوسکی لیے جو ایذا دی اور بدسلوکی کری اوس سے یا یہہ کہ مطلق اوسکی دعا قبول ہوتی ہی خواہ اپنی لیے کری یا اورکی لیے اور دعا مظلوم کی یعنی جو کوئی مدد کری مظلوم کی یا تسلی دیوی اوسکو اور وہ دعا دیوی اوسکو یا جسنی ظلم کیا اوسپر اور اسنی بددعا دی اوسکو قبول ہوتی ہی ع ح

الفصل الثالث تیسری فصل

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْأَلْ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتَّى يَسْأَلَ شِسْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ زَادَ فِي رِوَايَةٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ مُرْسَلًا حَتَّى يَسْأَلَهُ الْمِلْحَ وَحَتَّى يَسْأَلَهُ شِسْعَهُ إِذَا انْقَطَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہیے کہ مانگی ایک تمہارا پروردگار اپنی سی ساری حاجتین اپنی یہانتک کہ مانگی تسمہ پاپوش اپنی کا جبکہ ٹوٹ جاوی زیادہ کی ترمذی نی ایک روایۃ مین ثابت بنانی سی بطریق ارسال کے یہانتک کہ مانگی اوس سی نمک اور یہان تک کہ مانگی اوس سی تسمہ پاپوش اپنی کا جسوقت کہ ٹوٹ جاوی نقل کی یہہ ترمذی نی ف زیادہ کی مصنف کو چاہیے تہا کہ یون کہتا رواہ الترمذی زاد فی روایۃ اور دوسری روایت مین حتی یسالہ شسعہ الخ مکرر آیا تاکید کی لیے تاکہ دلالت کری اسپر کہ وہان رکا واور محرومی نہین ہے سائل کو اللہ نہایت مہربان ہی بندونپر دیتا ہی جو مانگتی ہین پس التجا کری بندہ مگر اوس سے اور نہ اعتماد کری مگر اوسپر کہا ابو علی دقاق نی کہ نشانیون معرفت کیسی یہہ ہی کہ نہ مانگی حاجتین اپنی کم ہون یا زیادہ مگر اللہ ہی سے جیسیکہ حضرت موسی علیہ السلام مشتاق رویت الہی کی ہوئی کہا رب ارنی انظر الیک اور جب محتاج روٹی کی ہوئے کہا رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر ع ح

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھاتی ہاتھ اپنی دعا مین یہانتک کہ دکھلائی جاتی سفیدی حضرت

کے بنا ونہیں ﴿وعن﴾ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَجْعَلُ اُصْبُعَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ وَيَدْعُوْ
اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہا تہی حضرت گردانتی دونوں انگلیان اپنی یعنی سر دونوں ہاتہونکی انگلیوں کی برابر مونڈہون کی اور
دعا مانگتی ﴿ف﴾ یہہ اوسط درجہ ہی ہاتہہ اوٹہانی کا اور اکثر اسیطرح اوٹہاتی تہی اور پہلی حدیث مین جو زیادہ ہاتہہ اوٹہانی آئی وہ محمول ہین بعض اوقات پر
جب بہت مبالغہ منظور ہوتا دعا مین بیچ مثل حالت استسقا اور اور بلاؤن سخت کی تو اتنی اوٹہاتی کہ سفیدی بغلونکی معلوم ہوتی ﴿ع﴾ ﴿وعن﴾ السَّائِبِ
ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ
الثَّلٰثَةَ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہی سائب بن یزید سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ دعا مانگتی اور اوٹہاتی دونوں 1
ہاتہہ اپنی پہیرتی اپنی مونہہ پر دونوں ہاتہہ اپنی نقل کین بیہقی نی تینون حدیثین دعوات کبیر مین ﴿ف﴾ کہا طیبی نی کہ دلالت کرتی ہی حدیث اسپر کہ جب حضرت نہ اوٹہاتے
ہاتہہ اپنی دعا مین نہ پہیرتی مونہہ پر پس نماز مین اور طواف مین اور وقت سونیکی اور بعد کہانیکی اور مانند انکیکی جو حضرت سی دعائین منقول ہین اور اون مین ہاتہہ نہ اوٹہاتے
تہی تو مونہہ پر بہی ہاتہہ نہ پہیرتی تہی ﴿ع﴾ ﴿وعن﴾ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْمَسْئَلَةُ اَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ
اَوْ نَحْوَهُمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ اَنْ تُشِيْرَ بِاُصْبُعٍ وَاحِدَةٍ وَالْاِبْتِهَالُ اَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيْعًا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ وَ
الْاِبْتِهَالُ هٰكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُوْرَهُمَا مِمَّا يَلِيْ وَجْهَهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عکرمہ سی کہ نقل کی ابن عباس سے کہ کہا ادب سوال کرنیکا
یہہ ہی کہ اوٹہاوی تو دونوں ہاتہہ اپنی برابر اپنی مونڈہون کی یا قریب اونکی اور ادب استغفار کا یہہ ہے کہ اشارہ کری تو ساتہہ ایک انگلی کی اور عاجزی کرنی اور مبالغہ کرنا دعا
مین یہہ ہے کہ دراز کری تو دونوں ہاتہہ اپنی اکہٹی یعنی اسقدر کہ سفیدی بغلون کی معلوم ہو اور ایک روایت مین یہہ ہے کہ کہا عاجزی کرنی اسطرح سی ہے اور اوٹہائی دونوں
ہاتہہ اپنی اور کی پیٹہہ ہاتہون اپنی کی قریب مونہہ اپنی کی یعنی جیسا کہ استسقا مین آیا ہی نقل کی یہہ ابو داؤد نی ﴿ف﴾ اشارہ کری تو ساتہہ ایک انگلی کی یعنی سبابہ
کی کہ جسکو انگلی شہادت کی کہتی ہین مقصود اس سے ہی سب یعنی ملامت کرنا نفس امارہ اور شیطان رجیم کا اور پناہ ڈہونڈنی شر انکیسی اور قید ایک کے اسلیے لگائی کہ مکروہ
ہی اشارہ کرنا دو انگلیونسی چنانچہ آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا ایک شخص کو کہ اشارا کرتا تہا دو انگلیونسی فرمایا اوسکو کہ ایک سے اشارا کر ایک سے
اشارا کر اور اوٹہائی دونوں ہاتہہ اپنی الخ یعنی اوٹہائی دونوں ہاتہہ اپنی خوب طرح یہانتک کہ ظاہر ہوئی سفیدی بغلونکی اور سامنے ہوئے ہاتہہ مقابل سر کے ﴿ع﴾ ﴿وعن﴾
ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ يَقُوْلُ اِنَّ رَفْعَكُمْ اَيْدِيَكُمْ بِدْعَةٌ مَا زَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى هٰذَا يَعْنِيْ اِلَى
الصَّدْرِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ وہ کہتی تہی کہ تحقیق اوٹہانا تمہارا اپنی ہاتہونکو یعنی بہت اوٹہانا بدعت ہی نہین زیادہ کیا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اکثر اسپر یعنی سینہ تک اوٹہاتی تہی نہ زیادہ اوس سے نقل کی یہہ احمد نی ﴿ف﴾ انکار کیا ابن عمر نی اوپر اسلیے کہ اکثر اوقات بہت سے
اوٹہاتی تہی اور فرق نکرتی تہی حالات مین کہ ایک امر کی لیے سینہ تک اوٹہاتی اور مونڈہون تک اور امر کی لیے اور مونڈہونسی اونچی اور امر کی لیے پس اس تقریر سے
خوب تطبیق حاصل ہوگئی ﴿ع﴾ حاصل یہہ کہ حضرت کا ہاتہہ اوٹہانا باعتبار اختلاف حالات کی مختلف تہا کہ اکثر تو سینہ تک اوٹہاتی تہی اور بعضی امر کی لیے
مونڈہون تک اور بعضی امر کی لیے مونڈہونسی اونچی اور یہہ لوگ اکثر اوقات اونچی ہی اوٹہاتی تہی اور رعایت اختلاف حالات کی نہ کرتی تہی اسلیے ابن عمر
نی اونپر طعن کیا ﴿مولف﴾ ﴿وعن﴾ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَكَرَ اَحَدًا فَدَعَا لَهٗ بَدَاَ بِنَفْسِهٖ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ
ذکر کرتی کسیکا پہر دعا مانگتی اوسکی لیے یعنی ارادہ کرتی دعا مانگنی کا شروع کرتی دعا مانگنی پہلی واسطی اپنی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب صحیح ہے
﴿ف﴾ اسمین تعلیم ہی امت کو کہ اگر کوئی کسیکی لیے دعا کری تو پہلی اپنی لیے دعا کری پہر اوسکی لیے مثلاً کہی اللہم اغفرلی ولفلان ﴿ع﴾ ﴿وعن﴾ اَبِيْ سَعِيْدٍ

الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مسلم یدعو بدعوۃ لیس فیہا اثم ولا قطیعۃ رحم الا اعطاہ
اللہ بہا احدی ثلث اما ان یعجل لہ دعوتہ واما ان یدخرہا لہ فی الآخرۃ واما ان یصرف عنہ من السوء
مثلہا قالوا اذا نکثر قال اللہ اکثر رواہ احمد اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں کوئی
مسلمان کہ دعا مانگی کوئی دعا کہ نہو اوسمین یا گناہ کا اور نہ توڑنا ناتی کا مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ تعالے بسبب اوس دعا کی ایک تین چیزونمین سی یا یہہ کہ جلدی
دی اوسکی لیی مطلب اوسکا اور یا یہہ کہ ذخیرہ کر رکہی دعا کو اوسکی لیی اور دیوی آخرت مین اور یا یہہ کہ پہیر دیوی اوس سی برائی مانند اوسکی عرض کیا صحابہ نی اب
بہت دعا کرینگی ہم یعنی اسلیی کہ بڑی فائدہ ہی دعا کی سی ہمنی فرمایا فضل اللہ کا بہت ہی نقل کی یہہ احمد نی ف فضل اللہ کا بہت ہے یعنی جو کچہہ دیتا ہی فضل اپنی سے
اور وسعت کرم اپنی سی بہت ہی او بچیز سی کہ دیتا ہی کم نہیں مقابلہ دعا تمہاری کی ع وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال خمس دعوات یستجاب لہن دعوۃ المظلوم حتی ینتصر ودعوۃ الحاج حتی یصدر ودعوۃ المجاہد
حتی یقعد ودعوۃ المریض حتی یبرأ ودعوۃ الاخ لاخیہ بظہر الغیب ثم قال واسرع ہذہ
الدعوات اجابۃ دعوۃ الاخ بظہر الغیب رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی ابن عباس سے کہ
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پانچ دعائیں ہیں کہ قبولیت کیجاتی ہی واسطی اونکی دعا مظلوم کی یہانتک بدلہ لیوی یعنی ظالم سی ساتہہ زبان یا ہاتہہ اپنی کی اور دعا
حاجی کی یہانتک کہ پہر آوی یعنی طرف شہر اپنی کی اور راہ اپنی کے یا فارغ ہووی حج سی اور دعا جہاد کرنیوالیکی یا کوشش کرنیوالیکی بیچ طلب علم و عمل کی یہانتک کہ
بیٹہی یعنی جہاد کرنیسی یا کوشش کرنیسی اور دعا مریض کی یہانتک کہ اچہا ہو بیماری اور دعا بہائیکی واسطی بہائی مسلمان اپنی کی غائبانہ پہر فرمایا بہت جلدی قبول ہونے مین اون
دعاؤنمین دعا بہائیکی پس پشت نقل کی بیہقی نی دعوات کبیر مین

باب ذکر اللہ عزوجل والتقرب الیہ

باب ہے بیچ بیان ذکر خدا کی اور نزدیکی حاصل کرنیکی طرف خدا کی ف یعنی نزدیکی حاصل کرنی ساتہہ ذکر اللہ کی طرف خدا کی یا نزدیکی حاصل کرنی ساتہہ نوافل کی
طرف اوسکی اور ذکر اللہ تعالی کا دلسی بہی ہوتا ہی اور زبان سی بہی اور افضل یہہ ہے کہ دل اور زبان دونونسی ہو اور اگر ایک سے ہو تو دل کا افضل ہے پہر ذکر دل کا دو قسم پر ہے
ایک تو فکر کرنی عظمت خدا مین اور جبروت و ملکوت مین اور نشانیون قدرت اوسکی مین کہ آسمان و زمین مین ہین اوسکو ذکر خفی کہتی ہین حدیث شریف مین آیا ہی کہ بہتر درجہ
افضل ہی ذکر خفی وہ جو نہین سنتی اوسکو حفظہ یعنی فرشتی اعمال لکہنی والی جب ہوگا دن قیامت کا اور جمع کریگا اللہ تعالی خلائق کو اونکی حساب کے لیی اور لاوینگی
حفظہ اوس چیز کو کہ یاد رکہتی تہی اور لکہا تہا اوسکو فرماویگا اللہ تعالی اونکو دیکہو کیا باقی رہا ہی اسکی نیکی کچہہ پس کہینگے وہ نہین چہوڑا ہمنی کچہہ اوس چیز مین کہ جانا ہمنی
اور یاد رکہا ہمنی مگر کہ جمع کیا ہمنی اوسکو پہر فرماویگا اللہ تعالی یعنی بندیکو کہ تحقیق تیری لیی میری پاس ایک نیکی ہی کہ نہین جانتا تو اوسکو اور مین بدلا دونگا
اوسکا تجکو اور وہ ذکر خفی ہی ؛ ذکرہ السیوطی فی بدور السافرۃ ؛ اور دوسری قسم ذکر دل کی یہہ ہے کہ وقت امر و نہی اللہ تعالی کی اوسکو یاد کرتا ہی اور پہلی قسم افضل
و اعلی ہی اور بعضی فقہا کہتی ہین کہ ذکر نہین ہے تا مگر ساتہہ زبان کی اور ادنی مرتبہ اوسکا موجب قول مختار کی یہہ ہے کہ سناوی اپنی تئین بغیر اسکی معتبر نہین اور دلسی جو
ہوتا ہی فعل دلکا ہی قسم علم و تصور سی ذکر نہین کرنام اوسکا ہی زبان سی ہو پس یہہ بات خلاف ہی اوسکی کہ لغت کی کتابونمین لکہا ہی صحاح قاموس مین لکہا ہی
کہ ذکر ضد نسیان کی ہی اور یہہ خود فعل دلکا ہی ہان جو کچہہ کہ زبانسی ہو اوسکو بہی ذکر کہتی ہین پس ذکر لفظ مشترک ہی درمیان فعل دل اور فعل زبان کی اور کہا
مشائخ طریقت رحمہم اللہ کی سے نے کہ ذکر دو نوع پر ہے قلبی اور زبانی اور اثر ذکر قلبی کا قوی تر اور بزرگتر اور بہت ہے ذکر زبانی سی پس شاید
مقصود بعضی فقہا کو یہہ ہو کہ جہان ذکر زبانسی کرنا آیا ہی شرع مین مانند تسبیحات اور قراۃ نماز کی اور ذکر بعد نماز کی اور سوائی انکی وہان دلسی ذکر کرنا
کفایت نہین کرتا بلکہ زبانسی کرنا چاہیی کہ اوسپر ثواب اخروی نہین مترتب ہوتا ع

الفصل الاول

فصل پہلے عن

عن أبي هريرة وأبي سعيد قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقعد قوم يذكرون الله إلا حفتهم الملائكة وغشيتهم الرحمة ونزلت عليهم السكينة وذكرهم الله فيمن عنده رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی سعید خدری سے کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں بیٹھتی ایک قوم کہ ذکر کریں اللہ کا مگر گھیر لیتے ہیں ان کو فرشتے یعنی جو کہ ڈھونڈتے پھرتے ہیں اہل مجلس ذکر کو اور ڈھانک لیتی ہے ان کو رحمت یعنی جو رحمت کہ خاص ذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات کے لیے ہے اور اترتی ہے اوپر ان کے سکینہ اور ذکر کرتا ہے ان کو اللہ تعالی ان شخصوں میں کہ نزدیک اس کے ہیں یعنی ملائکہ مقربین اور ارواح انبیاء علیہم میں نقل کی یہ مسلم نے ف سکینہ خاطر جمعی دل کی ہے کہا اس کے سبب سے خواہش لذتوں دنیا کی اور لذت ماسوا اللہ کی دل سے نکل جاتی ہے اور حضور ساتھ اللہ کے بہم پہنچتا ہے اور اترنا سکینہ کا اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے الا بذکر اللہ تطمئن القلوب ح وعن أبي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسير في طريق مكة فمر على جبل يقال له جمدان فقال سيروا هذا جمدان سبق المفردون قالوا وما المفردون يا رسول الله قال الذاكرون الله كثيرا والذاكرات رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتے بیچ راہ مکہ کی پس گذرے ایک پہاڑ پر کہ کہا جاتا تھا اس کو جمدان پس فرمایا چلو یہ ہے جمدان بڑھ گئے مفردون عرض کیا صحابہ نے کون ہیں مفردون یا رسول اللہ فرمایا وہ مرد کہ اللہ کو یاد کریں بہت اور وہ عورتیں کہ یاد کریں اللہ تعالی کو بہت نقل کی یہ مسلم نے ف ما المفردون سوال ہے صفت کا کہ کیا صفت ہے مفردون کی فرمایا کہ تنہائی حقیقی لائق اعتبار کے تنہائی نفس کی ہے اللہ کے ذکر کے لیے آیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ جمدان پر کہ ایک منزل مدینہ سے ہے پہنچے تو صحابہ مشتاق وطن کے ہوئے بعضے الگ ہو کر اوروں سے پہلے وطن کو روانہ ہوئے پیچھے سے آئے ان لوگوں کو حضرت نے فرمایا کہ گھر قریب پہنچا جلد چلو بعضے مفردون یعنی الگ ہونے والے آگے پہنچ گئے صحابہ نے صفت مفردون کی پوچھی فرمایا حاصل اس کا یہ ہے کہ معنی ان مفردون کے ظاہر ہیں اس سے کیا سوال کرتے ہو بلکہ پوچھو سبقت کرنے والوں کو کہ وہ ہیں کہ خالص اور تنہا کیا نفس اپنے کو اللہ کے ذکر کے لیے یعنی انقطاع کیا لوگوں سے اور گوشہ نشینی اختیار کر کے اکثر ذکر اللہ میں مشغول رہتے ہیں اور مراد بہت یاد کرنے سے یہ ہے کہ ہمیشگی کرے ذکر پر بغیر غفلت کے اور جو غفلت ہو بھی جاوے تو جلد اس سے دور کر کے مشغول ہووے اور ابن عباس نے کہا کہ کثرت ذکر کی حاصل ہوتی ہے ساتھ ذکر کرنے کے نمازوں کے بعد اور صبح شام سوتے بیٹھتے اور مانند اس کے جس طرح منقول ہے حدیث شریف میں ہمیشہ ع وعن أبي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل الذي يذكر ربه والذي لا يذكر مثل الحي والميت متفق عليه اور روایت ہے ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال اس شخص کی کہ یاد کرتا ہو پروردگار اپنے کو اور اس شخص کے کہ نہیں یاد کرتا مانند زندہ اور مردے کی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی ذکر حیات قلب کا ذکر ہے اور غفلت موت اس کی اور جیسے کہ زندہ اپنی زندگی سے بہرہ مند ہوتا ہے ایسا ہی ذکر کرنے والا اپنے عمل سے بہرہ مند ہوتا ہے ورنہ یاد کرنے والا کہ اس کو اپنے عمل سے بہرہ نہیں مانند مردے کے ہے کہ اس کو زندگی سے کچھ بہرہ نہیں ہوتا بیت زندگانی نتوان گفت حیاتی کہ مراست ۞ زندہ آنست کہ با دوست وصالی دارد ۞ علی فخر وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الله تعالى أنا عند ظن عبدي بي وأنا معه إذا ذكرني فإن ذكرني في نفسه ذكرته في نفسي وإن ذكرني في ملإ ذكرته في ملإ خير منهم متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتا ہے اللہ تعالی کہ میں نزدیک گمان بندے اپنے کے ہوں کہ ساتھ میرے کہتا ہے اور میں ساتھ اس کے ہوں جب یاد کرتا ہے مجھ کو یعنی دل سے یا زبان سے پس اگر یاد کرے مجھ کو ذات اپنی میں یعنی خفیہ یاد کرتا ہوں میں اس کو ذات اپنی میں یعنی پوشیدہ دیتا ہوں ثواب اس کو اور متولی ہوتا ہوں آپ اس کے ثواب کا اور کسی پر ظاہر نہیں کرتا اس کو اور اگر یاد کرے مجھ کو جماعت میں یاد کرتا ہوں میں اس کو اس جماعت میں کہ بہتر ہے ان سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تردد کہ گمان بندے کا

یعنی معاملہ کرتا ہون بندیسی موافق گمان اور توقع اوسکیکی اگر امید عفو کی رکہتا ہی عفو کرتا ہون اور اگر گمان عذاب کا رکہتا ہی عذاب کرتا ہون مراد
رغبت دلاتی ہی اسپر کہ امید اللہ تعالی کی خوف پر غالب کہی اور گمان اچہا رکہی بخشیگا مجکو ایک روایت مین آیا ہی کہ اللہ تعالی ایک شخصکو دوزخ مین
لیجانیکا حکم کریگا جب وہ کنارہ دوزخ پر کہڑا ہوگا تو عرض کریگا ای رب میری میرا گمان تیری ساتہہ اچہا تہا فرماویگا اللہ تعالی پہیر لاؤ اسکو نا عند ظن
عبدی بی اور حقیقت امید کی یہہ ہے کہ عمل کری اور پہر امید وار بخشش کا رہی اور بغیر عمل کی امید رکہنے لوہا سرد کوٹنا ہی یعنی بیفائدہ اور مین ساتہہ اوسکی ہون
یعنی توفیق دیتا ہون اور رحمت نازل کرتا ہون اور مدد و حفاظت کرتا ہون ع **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول اللہ تعالی من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا وازید ومن جاء بالسیئۃ فجزاء سیئۃ مثلہا او اغفر
ومن تقرب منی شبرا تقربت منہ ذراعا ومن تقرب منی ذراعا تقربت منہ باعا ومن اتانی یمشی اتیتہ
ہرولۃ ومن لقینی بقراب الارض خطیئۃ لا یشرک بی شیئا لقیتہ بمثلہا مغفرۃ رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی جو شخص کہ لاوی ایک نیکی پس واسطی اوسکی ثواب ہوتا ہی دس برابر اوسکی اور
زیادہ بہی دیتا ہون یعنی جسکو چاہتا ہون موافق صدق و اخلاص کے سات سے تک بلکہ زیادہ اوس سے اور جو شخص کہ لاوی برائی پس سزا برائی کی برابر اوسکی یا
بخش دیتا ہون اور جسنی نزدیکی ڈہونڈی مجسی بیچ طاعت کی ایک بالشت یعنی مقدار قلیل نزدیک ہوتا ہون مین اوس سے ایک گز یعنی پہنچاتا ہون رحمت
اپنی طرف اوسکی زیادہ اوس سے اور جسنی نزدیکی ڈہونڈی مجسی ایک گز نزدیک ہوتا ہون مین اوس سے مقدار پہیلانی دونو ہاتہونکی اور جو شخص کہ آتا ہی میری پاس
چال چلکر آتا ہون مین اوسکی پاس دوڑ کر اور جو شخص ملے مجسی مقدار زمین کی گناہ لیکر نہ شریک کرتا ہو ساتہہ میری کسیکو ملاقات کرونگا مین اوس سے مانند اوس مین کے
بخشش سے یعنی اگر چاہونگا یہ اوسکی لیے نقل کی یہہ مسلم نی **ف** حاصل یہہ بندہ اگر تہوڑی سی رجوع کرتا ہی تو وہ اسکی توجہ اور التفات اور رحمت اوس سے
زیادہ ہوتی ہی ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی قال من عادی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب
وما تقرب الی عبدی بشیء احب الی مما افترضت علیہ وما یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احببتہ فاذا احببتہ
فکنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا وان سالنی لاعطینہ ولئن استعاذنی
لاعیذنہ وما ترددت عن شیء انا فاعلہ ترددی عن نفس المؤمن یکرہ الموت وانا اکرہ مساءتہ ولا بد لہ منہ رواہ البخاری
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی فرمایا جو شخص کہ ایذا دی میری ولی کو پس تحقیق خبردار کرتا ہون مین اوسکو
ساتہہ لڑائی کی اور نہین نزدیکی حاصل کی طرف میری بندی میرے نی یعنی مومن نی ساتہہ کسی چیز کی یعنی اعمال سے کہ بہت محبوب ہو طرف میری اوس چیز سے کہ
فرض کیا مینی اوسپر اور ہمیشہ رہتا ہی بندہ میرا یعنی جو کہ قائم ہی ساتہہ قرب فرائض کی نزدیکی ڈہونڈہتا یعنی زیادہ نزدیکی ڈہونڈہتا طرف میری ساتہہ نفلون کے
یعنی طاعتون کی کہ زائد ہین فرائض پر یہانتک دوست رکہتا ہون مین اوسکو یعنی واسطی جمع کرنی فرائض و نوافل کی اور جسوقت دوست رکہتا ہون مین اوسکو پس ہوتا ہون مین
شنوائی اوسکی کہ سنتا ہی ساتہہ اوسکی اور ہوتا ہون مین بینائی اوسکی کہ دیکہتا ہی ساتہہ اوسکی اور ہاتہہ اوسکا کہ پکڑتا ہی ساتہہ اوسکی اور پاؤن اوسکا کہ چلتا ہی ساتہہ اوسکی اور اگر مانگتا ہی مجسی یہہ بندہ
البتہ دیتا ہون مین اوسکو اور اگر پناہ پکڑتا ہی ساتہہ میری یعنی برائیون اور مکروہات سی البتہ پناہ دیتا ہون اوسکو اور نہین توقف اور تردد کرتا کسی چیز سی کہ کرنیوالا ہون مین اوسکا
مانند تردد میری کی قبض کرنی جان مومن کیسی ناخوش رکہتا ہی وہ موت کو اور حال یہہ ہے کہ مین ناخوش رکہتا ہون ناخوشی اوسکی کو اور چارہ نہین اوسکو اوس سے
نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ساتہہ لڑائی کی یعنی ساتہہ لڑائی اپنی کے اوس سے بسبب ایذا ولی اپنی کی یا خبردار کرتا ہون ساتہہ لڑائی اوسکی کی مجسی پس گویا کہ وہ لڑنیوالا
ہی مجسی کیا اما مومن لی کہ نہین کوئی گناہ کہ فرمایا ہو اللہ نی اوسکی کرنیوالیکو کہ وہ لڑنیوالا ہی اوس سے سوائی اس گناہ کی اور کہانی بیاج کی کہ اوس مین ہے فرمایا ہی فاذنوا بحرب

من اللہ در سولہ پس معلوم ہوا کہ ان دونوں حدیثوں میں خطر عظیم ہی اسلئے کہ ایذا اللہ کی بندونسی دلالت کرتی ہی خاتمہ بد ہونے پر اسلئے کہ جس سے اللہ تعالیٰ لڑے نہیں فلاح پاتا اور کیا روا
فرض کیا میں یعنی جو کچھ کہ واجب کیا ہی میں نے اوسپر یعنی فرمان برداری کرتی اور امر کی اور بچنا منا ہی سے اور کو اداکر جو بندہ نزدیکی حاصل کرتا ہی سبب سے زیادہ محبوب
اوسکی برابر اور چیز لوا کر کر نزدیکی نہیں حاصل کرسکتا اور ہوتا ہوں میں شنوائی اوسکی لیکن کہا خطابی نے یعنی آسان کرتا ہوں میں اوسپر فعال کو نسبت کیے گئی ہیں طرف
ان اعضا کی اور توفیق دیتا ہوں میں اوسکو ان افعال کی یہانتک کہ گویا میں وہ اعضا ہی ہو جاتا ہوں اور بعضوں نے یہ معنی کہی ہیں کہ گردانتا ہی اللہ
تعالیٰ حواس اوسکی اور اعضا اوسکی وسیلہ رضا اپنی کا پس نہیں سنتا مگر جو کچھ کہ دوست رکھتا ہی اللہ اور پسند کرتا ہی اوسکو پس گویا کہ سنتا ہی ساتھ اوسکی
اور بعضوں نے یہ معنے کہی ہیں کہ گردانتا ہی اللہ سلطان حب اپنی کو غالب اوسپر یہانتک کہ نہیں دیکھتا مگر وہ چیز کہ دوست رکھتا ہی اللہ اور نہیں سنتا مگر
وہ چیز کہ دوست رکھتا ہی اللہ اور ہوتا ہی اللہ سبحانہ اوسمیں مددگار وکارساز بچاتا ہی سمع اور بصر اور ہاتھ اور پاؤں اوسکی کو اوس چیز سی کہ نہیں پسند
کرتا اوسکو اور نہیں تردد کرتا کسی چیز سی الخ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی میں بسبب عنایت کی کہ بندی کی حال پر رکھتا ہوں اوسکی مارنے میں بسبب اسکی کہ ناخوش آتا ہی اوسکو مرنا
لیکن مرنے سی چارہ نہیں اور وہ بھی پہنچاتا ہی بزرگیوں اور درجات عالی کو کہ حضور جناب باری تعالیٰ و جنت اوس سی حاصل ہوتی ہی اور تردد کی معنی ہیں
تحیر کرنا درامر دو میں کہ نہ جانتا ہو کہ کونسا ان دونوں میں سی اصلح ہی اور اطلاق اسکا محال ہی حق سبحانہ تعالیٰ کی ذات پر پس معنی یہ ہیں کہ میں تاخیر و توقف نہیں
کرتا کسی امر میں مانند تاخیر و توقف شخص متردد کی ایک کام میں مگر بیچ قبض کرنی روح بندہ مومن کی کہ توقف کرتا ہوں میں تا آسان ہو موت اوسپر اور مائل ہو دل اوسکا
طرف وصال اور مشتاق ہو ساتھ اوسکی پس داخل ہو بیچ سلک مقربین کی اور جگہ پکڑی اعلیٰ علیین میں ع ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان للہ ملئکۃ یطوفون فی الطرق یلتمسون اھل الذکر فاذا وجدوا قوما یذکرون اللہ تنادوا ھلموا
الی حاجتکم قال فیحفونھم باجنحتھم الی السماء الدنیا قال فیسألھم ربھم وھو اعلم بھم ما یقول عبادی قال
یقولون یسبحونک ویکبرونک ویحمدونک ویمجدونک قال فیقول ھل راونی قال فیقولون لا واللہ ما راوک قال فیقول
کیف لو راونی قال فیقولون لو راوک کانوا اشد لک عبادۃ واشد لک تمجیدا واکثر لک تسبیحا قال فیقول فما یسألون قالوا یسألونک الجنۃ قال
یقول وھل راوھا قال فیقولون لا واللہ یا رب ما راوھا قال یقول فکیف لو راوھا قال یقولون لو انھم راوھا کانوا اشد علیھا حرصا واشد
لھا طلبا واعظم فیھا رغبۃ قال فمم یتعوذون قال یقولون من النار قال یقول فھل راوھا قال یقولون لا واللہ یا رب ما راوھا قال
یقول فکیف لو راوھا قال یقولون لو راوھا کانوا اشد منھا فرارا واشد لھا مخافۃ قال فیقول فاشھدکم انی قد غفرت
لھم قال یقول ملک من الملئکۃ فیھم فلان لیس منھم انما جاء لحاجۃ قال ھم الجلساء لا یشقی جلیسھم رواہ البخاری
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ کی کتنی فرشتی ہیں پھرا کرتی ہیں راہوں میں یعنی مسلمانوں کی راہوں میں ڈھونڈھتی ہیں ذکر کرنیوالوں کو یعنی
ملنی اور سننی اور سنانی کو اونکی پس جبکہ پاتی ہیں ایک جماعت کو کہ ذکر کرتی ہیں اللہ کا پکارتی ہیں آپسمیں ایک دوسرے کو آؤ جلدی طرف مطلب اپنی کی یعنی سننی ذکر کی اور ملنی ذکر
کرنیوالوں کی فرمایا حضرت نے پس گھیر لیتی ہیں فرشتی اونکو پروں اپنی سی آسمان دنیا تک فرمایا حضرت نے پس پوچھتا ہی فرشتوں سی پروردگار اونکا حال حالانکہ وہ بہت
جانتا ہی فرشتوں سی حال اونکا کیا کہتی ہیں بندی میری فرمایا حضرت نے کہتی ہیں فرشتی تسبیح کرتی ہیں تیری یعنی پاکی سی یاد کرتی ہیں تجکو اور بڑائی بیان کرتی ہیں
تیری اور تعریف کرتی ہیں تیری اور ساتھ بزرگی کی یاد کرتی ہیں تجکو فرمایا حضرت نے پھر فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ کیا دیکھا ہی اونہوں نے مجکو فرمایا حضرت نے پس کہتی ہیں نہیں
قسم خدا کی نہیں دیکھا تجکو کہا حضرت نے پس فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کیا حال ہوتا اونکا اگر دیکھتی مجکو فرمایا حضرت نے پس کہتی ہیں فرشتی اگر دیکھتی تجکو ہوتی بہت تیری
بندگی کرنیوالی اور ہوتی بہت واسطے تیری بزرگی کی یاد کرنیوالی اور ہوتی بہت واسطے تیری تسبیح کرنیوالی فرمایا حضرت نے پھر فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ کیا مانگتی ہیں مجسی کہتی ہیں

فرشتے مانگتے ہیں تجھسے بہشت فرمایا حضرت نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کیا دیکھا ہی انہوں نی بہشت کو فرمایا حضرت نی پس کہتی ہین فرشتی قسم ہی اللہ کی اے پروردگار نہین دیکھا انہون نی اوسکو فرمایا حضرت نے فرماتا ہی اللہ تعالی پس کیا حال ہوتا اونکا اگر دیکھتی جنت کو کہا حضرت نی کہتی ہین فرشتی اگر دیکھتی اسکو ہوتی بہت اوسپر حرص کرنیوالی اور بہت ہوتی اوسکو طلب کرنیوالی اور بہت کرتی اوسمین رغبت یعنی سعی کچھ نہین ہے خبر مانند دیکھنی کے فرماتا ہی اللہ تعالی پس کس چیز سے پناہ مانگتی ہین فرمایا حضرت نی کہتی ہین فرشتی کہ دوزخ سے پناہ مانگتی ہین فرمایا حضرت نی فرماتا ہی اللہ تعالی کیا دیکھا ہی انہون نی دوزخکو فرمایا حضرت نی کہتی ہین فرشتی قسم ہی خدا کی اے پروردگار ہمارے نہین دیکھا انہون نی دوزخکو فرمایا حضرت نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کیا حال ہوتا اگر دیکھتی دوزخکو فرمایا حضرت نی کہتی ہین فرشتی اگر دیکھتی اوسکو ہوتی بہت اوس سی بھاگنی والی یعنی جو چیزین کہ باعث داخل ہونی دوزخ کی ہین اونسی بہت بھاگتی اور ہوتی بہت اوس سی ڈرنیوالی یعنی اپنی دلونمین کہا حضرت نی پس فرماتا ہی اللہ تعالی فرشتونسی گواہ کرتا ہون مین تمکو کہ مینی بخشا انکو فرمایا حضرت نی کہتا ہے ایک فرشتہ فرشتونمین سے کہ ذکر کرنیوالونمین فلانا شخص ہی کہ نہین ہی ذکر کرنیوالا اسواسطی نہین آیا تھا کسی کام کی لیی پھر بیٹھ گیا اونمین یعنی وہ لائق مغفرت کے نہین فرماتا ہی اللہ تعالی کہ وہ ایسی بیٹھنی والی ہین کہ نہین بدبخت ہوتا ہمنشین اونکا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** پوچھنا [illegible] فرشتونسی پوچھنا اللہ تعالی کے باوجود جاننی کی واسطی الزام دینی ملائکہ کی کہ انہون نی بنی آدم کی حق مین کہا تھا کہ یہہ فساد و فسق کرینگی اور ہم تسبیح و تقدیس تیری کرتی ہین اور اخیر حدیث مین رغبت دلائی ہمنشینی اہل ذکر پر کہا ہی کسی عارف نی کہ صحبت رکھو ساتھ اللہ کی پس پھر اگر نہ کرسکو یہہ پس صحبت رکھو ساتھ اونکی کہ صحبت رکھتا ہی اللہ سے یعنی دوام حضور رکھتا ہی ساتھ اسکی ع

وفی روایۃ مسلم قال ان للہ ملئکۃ سیارۃ فضلا یبتغون مجالس الذکر فاذا وجدوا مجلسا فیہ ذکر قعدوا معھم وحف بعضھم بعضا باجنحتھم حتی یملؤا ما بینھم وبین السماء الدنیا فاذا تفرقوا عرجوا وصعدوا الی السماء قال فیسألھم اللہ وھو اعلم بھم من این جئتم فیقولون جئنا من عند عباد لک فی الارض یسبحونک ویکبرونک ویھللونک ویحمدونک ویسألونک قال وماذا یسألونی قالوا یسألونک جنتک قال وھل رأوا جنتی قالوا لا ای رب قال فکیف لو رأوا جنتی قالوا ویستجیرونک قال ومما یستجیرونی قالوا من نارک قال وھل رأوا ناری قالوا لا قال فکیف لو رأوا ناری قالوا یستغفرونک قال فیقول قد غفرت لھم فاعطیتھم ما سألوا واجرتھم مما استجاروا قال یقولون رب فیھم فلان عبد خطاء انما مر فجلس معھم قال فیقول ولہ غفرت ھم القوم لا یشقی بھم جلیسھم

اور مسلم کی روایت مین ہی کہ کہا تحقیق اللہ تعالی کی کتنی فرشتی ہین پھرنیوالی زیادہ یعنی اعمال لکھنی والون وغیرہ کی سوا ہین کہ اونکو مقصود سوا حلقون ذکر کی کچھہ نہین ڈھونڈتی ہین یعنی مجلس ذکر کی پس جب پاتی ہین مجلس کہ اوسمین ہو ذکر غالبا بیٹھتی ہین ساتھہ اونکی اور گھیر لیتا ہی بعض اونکا بعض کو ساتھہ پرون اپنی کی یہانتک کہ بھر جاتی ہین فرشتی درمیان ذکر کرنیوالونکی اور درمیان آسمان دنیا کی پس جسوقت کہ جدا ہوتی ہین ذکر کرنیوالی چڑھتی ہین فرشتی اور پہنچتی ہین آسمان [illegible] یعنی ساتوین آسمانتک فرمایا حضرت نی پھر پوچھتا ہی اونسی اللہ تعالی اور وہ خوب جانتا ہی حال اونکا کہانسی آئی تم پس کہتی ہین فرشتی آئی ہم تیری بندون کی پاس سے کہ زمین مین ہین تسبیح کرتی ہین تیری اور کلمہ پڑھتی ہین تیرا اور ساتھہ بزرگی کی یاد کرتی ہین تجکو اور مانگتی ہین تجھسی فرماتا ہی اللہ تعالی کہ کیا مانگتی ہین مجھسی کہتی ہین فرشتی کہ مانگتی ہین تجھسی بہشت تیری فرماتا ہی اللہ تعالی کیا دیکھی ہے انہونی بہشت میری کہتی ہین فرشتی نہین اے رب ہمارے فرماتا ہی اللہ تعالی کیا حال ہوتا اگر دیکھتی وہ بہشت میری کہتی ہین فرشتی اور پناہ مانگتی ہین تجھسی فرماتا ہی اللہ تعالی اور کس چیز سی پناہ مانگتی ہین مجھسی کہتی ہین فرشتی کہ آگ سی تیری پناہ مانگتی ہین فرماتا ہی اللہ تعالی کیا دیکھی ہی انہون نی آگ میری عرض کرتی ہین فرشتی کہ نہین فرماتا ہی اللہ تعالی کیا حال ہوتا اگر دیکھتی آگ میری

کہتی ہین فرشتی طلب بخشش کے بہی کرتی ہین تجہسی فرمایا حضرت نے پس فرماتا ہی اللہ تعالی تحقیق بخشا مینے اونکو اور دی مینے اونکو وہ چیز کہ مانگی یعنی بہشت اور پناہ دی مینے اونکو او سچیز سی کہ پناہ مانگی یعنی آگ سی فرمایا حضرت نے کہتی ہین فرشتی ای پروردگار ہمارے اونمین فلانا بندہ ہی بڑا گنہگار سوا اسکی نہین کہ گذر اتہا یعنی کسی کام کی لیی پس بیٹہہ گیا ساتہہ اونکی فرمایا حضرت نے پس فرماتا ہی اللہ تعالی اور اوسکو بہی بخشا مینے وہ قوم ہی کہ نہین بدبخت ہوتا بسبب اونکے اور برکت اونکیکی ہمنشین اونکا ف حکایت روایت مین جواب کیف نورا و جنتی وغیرہ کا مذکور ہی لوا نہم راوہا الخ اور اسمین نہین مذکور اسلیی کہ بخاری کی روایت مین یہہ جملہ فقط سوال ہی کے لیی ہی اور اسمین تعجب اور تعجب ولانیکی لیی ہی ع

وعن حنظلة بن الربیع الاسیدی قال لقینی ابوبکر فقال کیف انت یا حنظلة قلت نافق حنظلة قال سبحان اللہ ما تقول قلت نکون عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکرنا بالنار والجنة کانا رای عین فاذا خرجنا من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عافسنا الازواج والاولاد والضیعات نسینا کثیرا قال ابوبکر فواللہ انا لنلقی مثل ھذا فانطلقت انا وابوبکر حتی دخلنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت نافق حنظلة یا رسول اللہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما ذاک فقلت یا رسول اللہ نکون عندک تذکرنا بالنار والجنة کانا رای عین فاذا خرجنا من عندک عافسنا الازواج والاولاد والضیعات نسینا کثیرا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لو تدومون علی ما تکونون عندی وفی الذکر لصافحتکم الملئکة علی فرشکم وفی طرقکم ولکن یا حنظلة ساعة وساعة ثلث مرات رواہ مسلم

اور روایت ہے حنظلہ بن ربیع اسیدی کی کہا ملاقات کی مجہسی حضرت ابوبکر نے پہر کہا کیا حال ہے تیرا ای حنظلہ یعنی کیسی ہے استقامت تیری او سچیز پر کہ سنی تونے حضرت سی یا اونکا موجود ہی یا نہین کہا مینے منافق ہوگیا حنظلہ یعنی منافق باعتبار حال کی ہی نہ ایمان کی کہا حضرت ابوبکر نے سبحان اللہ کیا کہتا ہی تو یعنی ازراہ تعجب کے کہا کہ کیا کہتا ہی بیان کر معنی او سچیز کہ کہتا ہی تو کہا مینے یعنی تعجب نہین اسمین ایسی ہوتی ہین ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نصیحت کرتی ہین ہمکو ساتہہ دوزخ کی یعنی عذاب اوسکی کی اور ساتہہ جنت کے یعنی نعمتون اوسکی کی گویا کہ ہم دیکہتی ہین جنت و دوزخ کو آنکہون سی پس جسوقت کہ نکل کر جاتی ہین ہم صحبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مشغول ہوتی ہین بی بیون اور اولاد مین اور زمینون اور باغون مین بہول جاتی ہین ہم بہت یعنی غفلت ایسی ہوتی ہی جو کچہہ حضرت کی صحبت مین سنتی ہین اوسمین سے بہت کچہہ بہول جاتی ہین وہ حالت نہین رہتی کہ جو حضرت کی صحبت مین ہوتی ہی کہا ابوبکر نے یعنی جبکہ بیان کیا تو نے یہہ پس قسم ہی اللہ کی تحقیق ہم بہی پہنچتی ہین مانند اسحالت کو یعنی ہمارا بہی یہی حال ہی کہ حاضر و غائب مین تفاوت ہے پس چلا مین اور ابوبکر یہان تک کہ آئی ہم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس پس کہا مینے کہ منافق ہوگیا حنظلہ یا رسول اللہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا سبب ہے اس قول کا کہا مینے یا رسول اللہ ہوتی ہین ہم آپکی پاس نصیحت کرتی ہین آپ ہمکو ساتہہ دوزخ کی اور بہشت کے گویا کہ ہم دیکہتی ہین آنکہون سی پس جسوقت کہ نکل کر جاتی ہین ہم آپکی پاس سے مشغول ہوتی ہین ہم بی بیون اور اولاد اور زمینون اور باغون مین بہول جاتی ہین ہم نصیحت کی باتین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہے اگر ہمیشہ رہو تم اوس حالت پر کہ ہوتی ہو نزدیک میرے اور حالت ذکر مین یعنی صاف دل اور ڈرنیوالی اللہ سی تو البتہ مصافحہ کرین تمسی فرشتی اوپر بچہونون تمہارے کی اور بیچ راہون تمہارے کی ولیکن ای حنظلہ ایکساعت اور ایکساعت کہا یہہ تین بار نقل کی یہہ مسلم نے ف مصافحہ کرین تمسی فرشتی یعنی علانیہ الامصافحہ کرتی ہین فرشتی اہل ذکر سی خفیہ آور اوپر بچہونون الخ یعنی حالت فراغ مین اور شغل مین مراد ہمیشہ ہی اور ایکساعت یعنی ایکساعت مین ہوتا ہی حضور تا ادا کرو حقوق پروردگار کی اور ایکساعت مین غفلت تا ادا کرو حقوق نفس کے پس ایسے حالت ہونی مین منافق نہین ہے تو ای حنظلہ اور کہا یہہ یعنی ولیکن یا حنظلة الخ ع

الفصل الثانی

عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انبئکم بخیر اعمالکم وازکاھا عند ملیککم وارفعھا فی درجاتکم وخیر لکم من انفاق الذھب والورق وخیر لکم من ان تلقوا عدوکم فتضربوا اعناقھم ویضربوا اعناقکم قالوا بلی قال ذکر اللہ

رواہ

رواہ مالک و احمد و الترمذی و ابن ماجۃ الا ان مالکا وقفہ علی ابی الدرداء روایت ہے ابی درداء سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ
خبردار کروں میں تمکو ساتھ بہترین عملوں تمہارے کے اور بہت پاکیزہ عملوں کے نزدیک بادشاہ تمہارے کے اور بہت بلند عملوں کے بیچ درجوں تمہارے کے اور بہتر واسطے تمہارے خرچ کرنے
سونے اور روپے کے سے اور بہتر واسطے تمہارے اس سے کہ ملو تم دشمنوں سے یعنی کافروں سے پھر مارو تم گردنیں انکی اور ماریں وہ گردنیں تمہاری عرض کیا صحابہ نے ہاں خبر دیجیے
فرمایا ذکر خدا کا نقل کی یہ مالک نے اور احمد و ترمذی و ابن ماجہ نے مگر یہ کہ مالک نے موقوف بیان کی ہے یہ حدیث ابو درداء پر ف ظاہر یہ ہے کہ مراد ذکر سے یہاں ذکر ہے
دل اور زبان دونوں سے ہو اس سے معلوم ہوا کہ تصدق اور جہاد اور اور عملوں سے افضل ذکر خدا کا ہے ح وعن عبد اللہ بن بسر قال جاء اعرابی
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ای الناس خیر فقال طوبی لمن طال عمرہ وحسن عملہ قال یا رسول اللہ ای الاعمال
افضل قال ان تفارق الدنیا ولسانک رطب من ذکر اللہ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے
کہ کہا آیا ایک گنوار پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر کہا کونسا آدمی بہتر ہے فرمایا خوشحالی ہے اسکے لیے یعنی بہتر ہے وہ کہ دراز ہو عمر اوسکی اور نیک ہو عمل اوسکے کہا یا
رسول اللہ کونسا عمل بہتر ہے فرمایا یہ کہ جدا ہو تو دنیا سے اور زبان تیری تر ہو ذکر اللہ سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف تر ہو ذکر اللہ سے تری زبان کی کنایہ ہے
روانی زبان سے جیسے کہ خشکی زبان کی کنایہ ہے کند اوس سے یا کنایہ ہے ملازمت سے کہ مرتے دم تک ذکر سے ہنوز زبان خشک نہ ہوئی ہو کہ مرے اور ذکر شامل ہے
جلی اور خفی کو اور زبان محتمل ہے قلبی اور قالبی کو یعنی دل کی زبان سے ذکر کرے یا اپنی زبان سے اور دونوں سے ہو تو بہت ہی خوب ہے ع ح وعن انس
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مررتم برياض الجنة فارتعوا قالوا وما رياض الجنة قال حلق الذكر رواه
الترمذی اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ گذرو تم بیچ باغوں بہشت کے پس میوہ خوری کرو عرض کیا صحابہ
نے کیا ہیں باغ بہشت کے فرمایا حلقے ذکر کے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی جب گذرو ایک جماعت پر کہ یاد کرتی ہوں اللہ تعالی کو پس تم بھی انکے ساتھ
یاد کرو اللہ تعالی کو ذکر کے حلقوں کو باغ جنت اسلیے کہا کہ انکے سبب سے بہشت کے باغوں میں داخل ہوتا ہے آدمی اور کہا نووی نے کہ جیسے مستحب ہے ذکر ایسے ہی مستحب ہے
بیٹھنا بیچ حلقہ ذکر کے اور ذکر کبھی دل سے ہوتا ہے اور کبھی زبان سے اور افضل یہ ہے کہ دونوں سے ہو اور اگر ایک ہی سے ہو تو دل سے افضل ہے بیان اسکا مفصل اوپر
گذر چکا اور اگر فقط زبان سے ہو تو بھی خالی ثواب سے نہیں منقول ہے کہ ایک مرید نے اپنے شیخ سے کہا کہ میں یاد کرتا ہوں اللہ کو اور دل میرا غافل ہوتا ہے
انہوں نے کہا کہ یاد کر اللہ کو اور شکر کر کہ اوس نے مشغول کیا تیرے ایک عضو کو اپنی یاد میں ع ح وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من قعد مقعدا لم يذكر الله فيه كانت عليه من الله ترة ومن اضطجع مضجعا لا يذكر الله فيه كانت عليه
من الله ترة رواه ابو داود اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیٹھے ایک مجلس میں نہ یاد کرے اسپر کو اوس میں ہوگا
بیٹھنا اوسپر اللہ کیطرف سے یعنی بسبب حکم اللہ تعالی کے اور قضا و قدر اوسکے افسوس اور ٹوٹا اور جو شخص کہ لیٹے خوابگاہ میں کہ نہ یاد کرے اللہ کو اوس میں ہوگا اوپر
اوسکے اللہ کیطرف سے افسوس و ٹوٹا نقل کی یہ ابو داود نے ف یعنی ہر حال میں اوٹھتے بیٹھتے اور سوتے اور جاگتے اور شب و روز ذکر خدا میں مشغول رہنا چاہیے اور جو وقت
خالی ذکر سے ہوگا موجب حسرت اور ندامت کا ہوگا قیامت میں ف چو اول شب آہنگ خواب آورم * بہ تسبیح امت شتاب آورم * وگر نیم شب سر برآرم ز خواب
ترا خوانم و ریزم از دیدہ آب * وگر بامداد است راہم بہ بست * ہمہ روز تا شب بنا ہم بہ بست * ح وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ما من قوم يقومون من مجلس لا يذكرون الله فيه الا قاموا عن مثل جيفة حمار وكان عليهم حسرة رواه احمد
اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی قوم کہ کھڑی ہوں ایک مجلس سے یاد نہ کیا ہو خدا کو اوس میں مگر کھڑی ہوئی مانند مردار گدھے کے اور
ہوگی اوپر حسرت نقل کی یہ احمد نے ف یعنی جس مجلس میں نہ یاد کیا اللہ کو وہ مجلس مانند مردار گدھے کے ہے اور جو لوگ وہاں سے اوٹھے گویا وہ مردار کھا کر اوٹھے * فخر

وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما جلس قوم مجلسا لم يذكروا الله فيه ولم يصلوا على نبيهم إلا كان
عليهم ترة فإن شاء عذبهم وإن شاء غفر لهم رواه الترمذي اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین بیٹھی کوئی
قوم کسی مجلس مین نہ ذکر کیا اللہ کا اوسمین اور نہ درود بہیجا اپنی نبی پر مگر ہوگی وہ مجلس اونپر افسوس پہر اگر چاہی عذاب کری اونکو اور اگر چاہی بخشی اونکو نقل کی یہہ
ترمذی نی ف اگر چاہی عذاب کری یعنی بسبب اونکی اگلی پچہلی گناہونکی اور اگر چاہی بخشی یعنی از راہ فضل و رحمت اپنی کی اور اسمین اشارہ ہی کہ جب اہل مجلس یاد کری
ہین اللہ تعالی کو تو نہین عذاب کرتا اونکو بلکہ بخشتا ہی اونکو یقینا ع وعن ام حبيبة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
كل كلام ابن آدم عليه لا له إلا أمر بمعروف أو نهي عن منكر أو ذكر الله رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب
اور روایت ہی ام حبیبہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہر کلام ابن آدم کا وبال ہی اوسپر نہین نفع اوسکو مگر امر کرنا ساتہ نیکی کی یا منع کرنا بری
سی یا یاد کرنا اللہ کا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی ف ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ کلام مین کوئی
قسم مباح نہین لیکن یہہ محمول ہی مبالغہ اور تاکید پر بیچ منع کرنیکی ایسی کلام سی کہ نہین درست اور اسمین شک نہین کہ کلام مباح مین نفع بیچ عقبی کی نہین
یا یون کہا جاوی کہ تقدیر کلام کی یون ہی کہ ہر کلام ابن آدم کا حسرۃ ہی اوسپر نہین نفع اوسکیلیی اوسمین مگر ان چیزونمین کہ مذکور ہوئین اور مانند انکی مین
پس موافق ہوگی ساتہ باقی احادیث مذکورہ کی اور اس سی اوٹہہ جاتا ہی اضطراب شراح کا امر مباح مین ع وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لا تكثروا الكلام بغير ذكر الله فإن كثرة الكلام بغير ذكر الله قسوة للقلب وإن أبعد الناس
من الله القلب القاسي رواه الترمذي اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بہت کرو کلام بغیر ذکر خدا کی اسلیی کہ
بہت کلام کرنا بدون ذکر خدا کی سبب ہی سختی دلکا اور بہت دور آدمیونکا اللہ سی سخت دل ہی نقل کی یہہ ترمذی نی ف سبب ہی سختی دل کا یعنی بہت
کلام کرنیوالا حق بات سنتا نہین اور خواہش رکہتا ہی مخالطت خلق کی اور کم رکہتا ہی خوف خدا وغیرہ اور بہت رکہتا ہی غفلت آخرۃ سی ع
وعن ثوبان قال لما نزلت والذين يكنزون الذهب والفضة كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في بعض أسفاره
فقال بعض أصحابه نزلت في الذهب والفضة لو علمنا أي المال خير فنتخذه فقال أفضله لسان ذاكر وقلب شاكر وزوجة
مؤمنة تعينه على إيمانه رواه أحمد والترمذي وابن ماجة اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا جب نازل ہوئی یہہ آیت اور وہ لوگ کہ جمع کرتی ہین سونا اور چاندی تہی ہم سات
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضی سفرون اونکی مین پس کہا بعضی صحاب اونکی نی کہ نازل ہوئی یہہ آیت بیچ مذمت سونی اور چاندی کی یعنی اور بہیجا ہمنی حکم
اونکا اور مذمت اونکی کاش کہ جانین ہم کہ کونسا مال بہتر ہی یعنی سوائی سونی اور چاندی کی تو ذخیرہ کرین ہم اوسکو فرمایا بہتر مین مال زبان ہی یاد کرنیوالی اللہ کو
اور دل شکر کرنیوالا اور بیوی مسلمان کہ مدد کری اوسکی اوپر ایمان اوسکیکی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی ف ظاہر مین اگرچہ سوال تعین مال
تہا لیکن مراد اونکی یہہ تہی کہ ایسی چیز فرمایی کہ نفع دی وقت درپیش آنی حاجتون کی پس ایسلیی حضرت نی وہ چیزین بتائین کہ مفید ہین آور اوپر ایمان اوسکیکی یعنی
مددگار رہی اوسکی دین کی کہ یاد دلاوی نماز و روزہ اور اور عبادتین اور منع کری اوسکو زنا اور تمام حرام چیزونسی ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن أبي سعيد قال خرج معاوية على حلقة في المسجد فقال ما أجلسكم قالوا جلسنا نذكر الله قال آلله ما أجلسكم إلا ذلك
قالوا آلله ما أجلسنا غيره قال أما إني لم أستحلفكم تهمة لكم وما كان أحد بمنزلتي من رسول الله صلى الله عليه وسلم
أقل عنه حديثا مني وإن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج على حلقة من أصحابه فقال ما أجلسكم هاهنا قالوا جلسنا نذكر الله
ونحمده على ما هدانا للإسلام ومن به علينا قال آلله ما أجلسكم إلا ذلك قالوا آلله ما أجلسنا إلا ذلك قال أما إني لم

استحلفكم تهمة لكم ولكنه أتاني جبريل فأخبرني أن الله عز وجل يباهي بكم الملائكة. رواه مسلم
اور روایت ہے ابی سعید سے کہا نکلے معاویہ ایک حلقہ پر کہ تہا مسجد میں پھر کہا کس چیز نے بٹھلایا ہے تمکو کہا انہوں نے بیٹھے ہیں ہم اللہ کی یاد کرنیکو کہا قسم
خدا کی نہیں بٹھایا تمکو مگر اسی نے کہا انہوں نے قسم خدا کی نہیں بٹھلایا ہمکو سوائے اسکے نے کہا معاویہ نے خبردار ہو تحقیق میں نے نہیں قسم دی تمکو واسطے تہمت رکھنے
کی تمپر یعنی تمکو جھوٹا جانکر قسم نہیں دی ہے بلکہ بقصد اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ انہوں نے بھی اسطرح کیا تہا چنانچہ اس حدیث میں مذکور ہے اور نہیں تہا
کوئی بیچ مرتبہ میرے بنسبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کمتر نقل کرنے میں حدیث کو مجھسے یعنی میں بہت کم حدیث روایت کرتا تہا احتیاط کی لیے کہ مبادا کمی
زیادتی ہو جاوے مقصود اس سے آگاہ کرنا تہا اپنے نہ بھولنے پر کہ جو بہت روایت کرتا ہے احتمال نسیان کا ہوتا ہے میں ایسا نہ تہا اور تحقیق رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نکلے اوپر ایک حلقہ کے اپنے صحابیوں میں سے پھر کہا کس چیز نے بٹھایا تمکو اس جگہہ عرض کیا بیٹھے ہیں ہم اللہ کی یاد کرنیکو اور تعریف کرتے ہیں ہم اوسکی اوپر اسکے
پر کہ ہدایت کیا ہمکو واسطے اسلام کے اور منت رکھے ساتھہ اوسکے ہمپر فرمایا حضرت نے قسم ہے خدا کی نہیں بٹھایا تمکو مگر اسی نے عرض کیا انہوں نے قسم ہے خدا
کی نہیں بٹھایا ہمکو مگر اسی نے فرمایا خبردار ہو تحقیق میں نے نہیں قسم دی تمکو واسطے تہمت رکھنے کی تمپر یعنی جھوٹ کی و لیکن آئے میرے پاس جبرئیل پھر خبر دی مجکو
کہ تحقیق اللہ عزوجل فخر کرتا ہے ساتھہ تمہارے فرشتوں سے نقل کی یہہ مسلم نے ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم پوچھا واسطے زیادتی تاکید و تقریر کے
نہ متہم تکذیب جانکر اور فخر کرتا ہے یعنی فرماتا ہے فرشتوں کو کہ دیکھو میرے ان بندوں کو کسطرح مسلط کیا میں نے اوپر نفسوں اور خواہشوں اور شیاطین کو اور باوجود اسکے
مشغول ہیں عبادت میں پس لائق ہیں اسکے کہ تعریف کیجاویں زیادہ تمسے اسلیے کہ تم نہیں پاتے ہو عبادت میں مشقت اور عبادت بہ نسبت تمہارے ایسی ہے جیسے کہ دم
آتا ہے ع وعن عبد الله بن بسر أن رجلا قال يا رسول الله إن شرائع الإسلام قد كثرت علي فأخبرني بشيء أتشبث به قال لا
يزال لسانك رطبا من ذكر الله. رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب اور روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے یہہ کہ ایک شخص نے کہا
یا رسول اللہ تحقیق احکام اسلام کے یعنی نوافل بہت غالب ہوئے ہیں مجپر یعنی بہت ہیں کہ عاجز ہوں میں اونکے ادا سے بسبب ضعف اپنی کے پس خبر دو مجکو ساتھہ ایسی چیز کے کہ پھر ساکر رہوں میں ساتھہ اوسکی یعنی
ایسا عمل فرمایئے کہ باعث ثواب کثیر کا ہو اور جامع اور آسان ہو اور موقوف کسی مکان و زمان و حال پر نہو اوسکو ورد اپنا کروں بعد ادائے فرائض کی اور مستغنی
ہوں بسبب اوسکی سب نوافل سے فرمایا ہمیشہ رہے زبان تیری تر یعنی جاری یاد خدا سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہے
ف زبان سے مراد یا تو یہی زبان ہے یا دل کی ع وعن أبي سعيد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل أي العباد أفضل
وأرفع درجة عند الله يوم القيامة قال الذاكرون الله كثيرا والذاكرات قيل يا رسول الله ومن الغازي في سبيل الله قال لو
ضرب بسيفه في الكفار والمشركين حتى ينكسر ويختضب دما فإن الذاكر لله أفضل منه درجة. رواه أحمد
والترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہے ابی سعید سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوال کیے گئے کہ کونسا بندہ بہتر ہے یعنی
بہت سا ثواب پاتا ہے اور بلند تر ہے درجہ میں نزدیک خدا کی دن قیامت کے فرمایا یاد کرنیوالے مرد اللہ کو بہت اور عورتیں یاد کرنیوالیاں بہت کہا گیا یا رسول اللہ اور
جہاد کرنیوالے سے یہہ افضل و بلند تر درجے میں ہے فرمایا اگر مارے تلوار اپنی کافروں اور مشرکوں میں یہانتک کہ ٹوٹ جاوے یعنی تلوار اور رنگین ہو جاوے خون سے یعنی وہ
یا تلوار اوسکی یہہ کنایہ ہے شہید ہو جانے سے پس تحقیق یاد کرنیوالا خدا کا بہتر ہے اوس سے درجے میں نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے ف
یعنی اگر جہاد اس حد کو پہنچے تو پھر بھی یاد کرنیوالا اللہ کا افضل ہے جہادی زخمی لڑائی میں سے ع وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
الشيطان جاثم على قلب ابن آدم فإذا ذكر الله خنس وإذا غفل وسوس. رواه البخاري تعليقا اور روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شیطان لگا ہوا ہے اوپر دل ابن آدم کی پس جسوقت کہ یاد کرتا ہے اللہ تعالی کو یعنی دلسے تبھی ہٹ جاتا ہے اور جسوقت غافل ہوتا ہے یاد خدا سے وسوسہ ڈالتا ہے

نقل کی یہہ بخاری نے بطریق تعلیق کی یعنی بغیر سند کے **وعن** مالك قال بلغني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول ذاكر الله في الغافلين كالمقاتل خلف الفارين وذاكر الله في الغافلين كغصن اخضر في شجر يابس وفي رواية مثل الشجرة الخضراء في وسط الشجر وذاكر الله في الغافلين مثل مصباح في بيت مظلم وذاكر الله في الغافلين يريه الله مقعده من الجنة وهو حي وذاكر الله في الغافلين يغفر له بعدد كل فصيح واعجم والفصيح بنو آدم والاعجم البهائم رواه رزين اور روایت ہی مالک سی کہا پہنچا مجکو یہہ کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ذکر کرنیوالا خدا کا غافلوں میں مانند لڑنیوالوں کی ہی پیچہی بہاگنی والوں کی یعنی ایک جماعت تو بہاگ گئی لڑائی سی اور بعد انکی ایک شخص لڑتا رہا کافروں سی یہہ بڑی فضیلت رکہتا ہی اور یاد کرنیوالا خدا کا بیچ غافلوں کی مانند ٹہنی سبز کی بیچ درخت خشک کے اور ایک روایت میں مانند درخت سبز کی درختوں کی میان میں اور ذکر کرنیوالا اللہ کا غافلوں میں مانند چراغ کی بیچ گہر اندہیری کی اور ذکر کرنیوالا خدا کا غافلوں میں دکہلاتا ہی اوسکو اللہ تعالی ٹہکانا اوسکا جنت میں حالت زندگی میں یعنی ساتہہ مکاشفہ کی دکہاتا ہی یا خواب میں یا یقین ایسا بخشتا ہی کہ گویا دکہتا ہے اوسکو اور یاد کرنیوالا خدا کا غافلوں میں بخشی جاتی ہیں واسطی اوسکی گناہ بقدر گنتی ہر فصیح اور عجم کی اور مراد فصیح سی بیٹی آدم کی اور اعجم سی مراد جانور نقل کی یہہ رزین نے

وعن معاذ بن جبل قال ما عمل العبد عملا انجى له من عذاب الله من ذكر الله رواه مالك والترمذي وابن ماجة اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا نہیں عمل کیا بندی نے کوئی عمل کہ بہت نجات دے اوسکو عذاب خدا سی فی ذکر خدا کی سی نقل کی یہہ مالک و ترمذی و ابن ماجہ نی **ف** یعنی ذکر کی برابر کوئی عمل اللہ کی عذاب سے قیامت کو چہٹکارا نہیں کرتا انکا یعنی سب پر افضل ہی

وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى يقول انا مع عبدي اذا ذكرني وتحركت بي شفتاه رواه البخاري اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہی میں ساتہہ بندی اپنی کی ہوں یعنی مدد کرتا ہوں اور توفیق دیتا ہوں اور رحمت رعایت کرتا ہوں جسوقت یاد کرتا ہی مجکو اور ہلاتا ہی ساتہہ ذکر میری کی دونوں ہونٹ اپنی یعنی دل اور زبان سی یاد کرتا ہی نقل کی یہہ بخاری نے

وعن عبد الله بن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يقول لكل شيء صقالة وصقالة القلوب ذكر الله وما من شيء انجى من عذاب الله من ذكر الله قالوا ولا الجهاد في سبيل الله قال ولا ان يضرب بسيفه حتى ينقطع رواه البيهقي في الدعوات الكبير اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی واسطی ہر چیز کی صفائی ہی اور صفائی دلوں کی یاد خدا کی اور نہیں کوئی چیز زیادہ نجات دینے والی عذاب سے ذکر اللہ کیسی عرض کیا صحابہ نے اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کی فرمایا نہ یہہ کہ مارے ساتہہ تلوار اپنی کی یہاں تک کہ ٹوٹ جاوے نقل کی یہہ بیہقی نے دعوات کبیر میں **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر جہاد اس درجہ کو پہنچے تو بہی ذکر افضل ہی ح

کتاب اسماء اللہ تعالی

کتاب ہے بیچ بیان ناموں اللہ تعالی کے **ف** جاننا چاہیے کہ نام اللہ تعالی کے توقیفی ہیں یعنی موقوف ہیں سماع اور اذن شارع پر جو نام کہ شرع میں آیا ہی وہی کہنا چاہیے اپنی طرف سی ازراہ عقل کی کہنا نہ چاہیے اگرچہ دونوں ناموں کی ایک معنی ہوں مثلا اللہ تعالی کو عالم کہیے نہ عاقل اور جواد کہیے نہ سخی اور شافی کہیے نہ طبیب اور بندے کو چاہیے کہ صفات اللہ تعالی کی اپنی میں حاصل کرے جسقدر ہو سکی چنانچہ بیان اسکا بیچ شرح اسماء مبارک کے لفظ نصیب بندہ کر اور بعضی جا ساتہہ اور عبارت کی کیا ہی ہر شخص کو چاہیے کہ سعی کرے اونکی حاصل کرنی میں اللہم نفعنا و یسر لنا حصولہا اور منقول ہی کہ ایک بزرگ کی پاس جب کوئی بارادہ بیعت کی آتا تو اوسکو حکم کرتی کہ وضو کر یا جب وہ وضو کرتا تو اوسکی آگی اسماء جناب باری تعالی کی پکار کر ساتہہ عظمت و جلال کی پڑہتی جس اسم مبارک کی تاثیر اوسمیں دیکہتی وہی تعلیم کرتی جانتی کہ اس سی کشود اسکو جلد ہو گا سو ہی ہوتا ح مولانا

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لله تعالى تسعة وتسعين اسما مائة الا واحدة من احصاها دخل الجنة وفي رواية وهو وتر يحب الوتر متفق عليه روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق واسطے اللہ تعالی کی ننانوین نام ہین یعنی ایک کم سو جو شخص یاد کری انکو داخل ہوگا بہشت مین یعنی اول ہی داخل ہوگا
بغیر عذاب کی اور ایک روایت مین ہے اللہ تعالی طاق ہی دوست رکہتا ہی طاق کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اس حدیث مین حصر ننانوین پر نہین
نام اللہ تعالی کی بہت ہین چنانچہ بعد ان اسماء مبارک کے کچہہ اونمین سی مذکور ہونگی انشاء اللہ تعالی بلکہ مقصود یہہ ہے کہ یہہ خاصیت جو مذکور ہوئی مخصوص
ساتہہ ان نامونکی ہی اور عالمون نی بیچ معنی احصاہا کی اختلاف کیا ہی کہا بخاری وغیرہ نی اور صحیح یہی ہے کہ معنی اوسکی یاد کیا ہین چنانچہ بعضی روایت مین
لفظ حفظہا کا آیا ہی اور بعضون نی کہا پڑہا اونکو یا ایمان لایا یا معانی جانی اونکی ور عمل معانی اونکی پر کیا اور دوست رکہتا ہی طاق کو یعنی اعمال و اذکار طاق کو
مراد یہہ ہے کہ دوست رکہتا ہی نمین سی اونکو کہ ہون اوپر صفت اخلاص کے اور فقط اللہ ہی کی لیئے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن ابی ہریرۃ**

قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ان لله تعالی تسعة وتسعین اسما من احصاها دخل الجنة

روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق واسطے اللہ تعالی کی ننانوین نام ہین جو کوئی اونکو یاد کری داخل ہوگا بہشت مین **ھو**
الله الذی لا اله الا ھو یہہ جملہ مستانفہ یعنی علیحدہ ہی بیان ہی ایک کم سو نامونکا اور اس کلمی کی کئی مراتب ہین ایک تو یہہ اسکو منافق کہتا ہی کہ خالی ہوتا
ہی تصدیق سی پس یہہ تو نفع دیتا ہی وسکو دنیا ہی مین کہ محفوظ رہتی ہی جان اور مال ور اہل وسکی ور آخرت کی لیئے کچہہ مفید نہین اور دوسرا یہہ بلاوی اسکی ساتہہ
عقیدہ دلکا ساتہہ محض تقلید کی اسکی صحت مین اختلاف ہی صحیح یہہ ہے کہ یہہ صحیح ہی اور تیسرا یہہ ساتہہ وسکی عتقاد ہو کہ حاصل کیا گیا ہو نشانیون قدرت الہی
اکثرونکی نزدیک یہہ معتبر ہی اور چوتہا یہہ کہ اوسکی ساتہہ اعتقاد جازم ہو از راہ دلیل قطعی کی اور یہہ مقبول ہی اتفاقا اور پانچوان یہہ کہ ہو کہنی والا اس طرح کا کہ دیکہی
معنی اوسکی لکی آنکہو نسی اور یہہ عالی ہی ور اگر یہہ کلمہ فقط دل سی کہی تو اگر کچہہ عذر رکہتا ہی گونگا پن وغیرہ کا تو نفع دیگا دنیا اور آخرت مین اور اگر کچہہ عذر نہین تو آخرت
مین کچہہ مفید نہین نقل کیا ہی لوگونی اسپر اجماع اہل سنت کا اور معنی لفظ اللہ کی ہین مستحق عبادۃ اور نزدیک اکثر علما کی یہہ نام سب نامون پر اعلی ور کہا گیا ہی کہ
عوام کی لیئے یہہ ہے کہ اس نام کو جاری کرین زبان پر اور ذکر کرین اوسکو بطور خشیت و تعظیم کی ور خواص کو چاہیئے کہ تامل کرین اسکی معنو نمین اور جانین کہ اطلاق اسکا نہین لایق مگر
اوپر موجود جامع صفات الوہیت کی ور خواص الخواص کو چاہیئے کہ مستغرق رکہین دل اپنا ساتہہ اللہ کی پس التفات کرین طرف کسی کے سوائی اسکی اور نہ امید رکہین اور
نہ ڈرین مگر اوسی سے کیونکہ وہی حق اور ثابت ہی ور سوائی اوسکی باطل جیسیکہ بخاری کی حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی کہ بہت سچا کلام شاعرونکی کلام مین کلمہ لبید کا ہی
الا کل شیء ما خلا الله باطل خاصیت جو کوئی اس اسم کو ہزار بار پڑہی صاحب یقین ہو اور جو کوئی اسکو بعد نماز کی سو بار پڑہی باطن وسکا کشادہ ہو اور صاحب کشف ہو
ح **الرحمن الرحیم** بخشنی والا مہربان اور نصیب عارف کا ان دونو نامونسی یہہ ہے کہ متوجہ ہووی وسکی جناب پاک کی طرف اور توکل کری اوسپر اور مشغول رکہے
باطن اپنا اوسکی ذکر مین اور بی پروائی کری غیر اوسکی سی اور رحم کری بندگان خدا پر پس مدد کری مظلوم کی اور پہیری ظالم کو ظلم سی ساتہہ طریق نیک کے اور خبردار کری
غافل کو اور دیکہی طرف گنہگار کی ساتہہ نظر رحمت کے نہ حقارت کی اور کوشش کری بیچ دور کرنی خلاف شرع کی بقدر طاقت کی اچہی طرح اور سعی کری حاجت روائی محتاجونمین
بقدر وسعت وطاقت کے خاصیت الرحمن الرحیم جو کوئی بعد ہر نماز کی کہی الرحمن الرحیم حق تعالی غفلت اور نسیان اور قساوت اوسکی دلسی اوٹہا دی اور جو کوئی سو بار
الرحیم کہی تمام خلق اوسپر مہربان و شفیق ہون ح **الملک** بادشاہ حقیقی کہ تمام جہان کا اوسکی قبضہ قدرت مین ہی ور وہ بی نیاز ہی سب سے اور سب اوسکے محتاج
پس جب بندی نی یہہ جانا تو بندہ درگاہ اوسکی کا اور گدا اوسکا ہو وی ور طالب عزت کی آستان خدمت اوسکیسی کری ور واجب ہے کہ تعلق کری بیچ
جناب قدرت اور تصرف اوسکی اور بی نیاز ہو وی سب سے بالکل ور ظاہر نکری احتیاج اپنی ونسی ور ڈرا اور امید نرکہی ونسی ور تصرف کری ملک دل اور
نفس اور قالب اپنی مین ور مالک ہو وی اعضا اور قوی اپنی کا اور مسخر کری انکو طاعت حق اور حکم شرع پر تا بادشاہ عالم وجود اپنی کا ہو وے خاصیت الملک
جو کوئی اس اسم کو ساتہہ اسم القدوس کے ملازمت کری اگر صاحب ملک ہو حق تعالی اوسکی ملک کو قائم و دائم رکہی ور الا نفس اوسکا مطیع فرمان بردار اوسکا ہوگا اور اگر دوستی غنی

وحرمت کی پڑہی مجرب ہے ۱۲ ح ؛ اور حضرت شاہ عبدالرحمن رح خاصیت اسکی یہہ ہے لکہی جو کوئی ہر روز اسم الملک کو نوی بار کہی دشمن اوسکا ذلیل اور تونگر ہوا اور اکثر مسخر اوسکی ہوں اور روا اسکی جاہ اور زیادتی عزت وحرمت کی مجرب ہے ؛ القدوس نہایت پاک کہا قشیری نی کہ جسنی جانا کہ اللہ تعالی نہایت پاک ہی تو آرزو کری اوسکی کہ پاک کری اوسکو اللہ تعالی عیبوں اور آفتوں سی اور پاک کری نجاست گناہوں سی ہر حال میں ؛ القدوس جو کوئی ہر روز نزدیک زوال کی پڑہی دل اوسکا صاف ہوا اور جو کوئی بعد نماز جمعہ کے اوسکو ساتہہ اسم السبوح کی روٹی کی ٹکڑی پر لکہکر کہاوی فرشتہ صفت ہوا اور روا اسکی پناہ حاصل ہو اسکی شمولیت بہاگنی کی جستہ رہے وسکی پڑہی اور اگر مسافر راہ میں مداومت کری کبہی ماندہ اور عاجز نہوا اور اگر تین سو انیس بار شیرینی پر پڑہ کر دشمن کو کہلاوی مہربان ہو ح السلام سلامت دینی والا عیب اور نصیب بندیکا اس سی یہہ ہے کہ بچی عیب ہوی بری اخلاق سی اور بری کاموں سی اور کہا قشیری نی النصیب اس سی یہہ ہی کہ رجوع کری اپنی مولی کیطرف ساتہہ قلب سلیم کی اور بعضوں نی کہا ہے کہ سلامت رہیں مسلمان زبان اوسکی سی اور ہاتہہ اوسکی سی بلکہ بہت شفقت کری اور نیز جب بنی سی بڑی والیکو دیکہی تو کہی یہہ بہتر ہی مجسی اسلئی کہ بہ نسبت میری طاعت بہت کی ہی اور مجسی سبقت رکہتا ہی ایمان و معرفت میں اور اگر چہوتی کو دیکہی اوسکو بہی کہی یہہ بہتر ہی مجسی اسلئی کہ بہ نسبت میری گناہ کم کیی ہیں اور اگر کچہہ بہائی مسلمان سے قصور ہوجاوی اور وہ عذر کری تو قبول کری اور معاف کری قصور ؛ السلام جو کوئی اس اسم کو ایکسو گیارہ بار بیمار پر پڑہی حق تعالی صحت وشفا دیوی اوسکی اور اگر مداومت کری اسپر خوف سی نڈر ہو ح المؤمن امن دینی والا نصیب بندیکا اس سی یہہ ہے کہ امن میں رکہی خلق کو اپنی برائی سی اور غیر کی برائی سی ؛ المؤمن اس اسم کو بہت پڑہی یا اپنی ساتہہ رکہی حق تعالی اوسکو شر شیطان سی نڈر رکہی اور کوئی اوسپر قدرت نپاوی اور ظاہر وباطن اوسکا حق تعالی کی امان میں ہوا اور جو کوئی اسکو بہت پڑہی خلق مطیع ومنقاد اوسکی ہو ح المہیمن نگہبان ہر چیز کا خوب طرح اور نصیب عارف کا یہہ ہے کہ نگاہ رکہی دل اپنی کو بری عقیدوں اور بری خلقوں سی مانند حسد وکینہ وغیرہا کی اور درست کری احوال اپنا اور محفوظ رکہی قوی اور اعضا کو مشغول ہونیسی ان چیزوں میں کہ غافل کریں دل کو اللہ تعالی کی ذکر سی ؛ المہیمن جو کوئی غسل کری اور اس اسم کو ایکسو پندرہ بار پڑہی اوپر باطنوں اور غیبوں کی مطلع ہوا اور اگر اسپر مواظبت کری تمام آفتوں سی پناہ پاوی ح اور جملہ بہشتیوں سی ہو ح العزیز غالب ایسا کہ کوئی اوسپر غالب نہیں نصیب بندیکا یہہ ہی کہ غالب ہووی نفس وہوا اور شیطان پر اور بیمثل ہووی علم وعمل اور عرفان میں اور عزت دیوی اپنی نفس کو ساتہہ ترک سوال کی مخلوق سی اور ذلیل کری اوسکو ساتہہ سوال کی الٹنی کہا ابو العباس مرسی نی قسم ہے اللہ کی نہیں دیکہی میں عزت مگر بیچ بلند رکہنی ہمت کی مخلوق سی اور بعضوں نی کہا کہ اللہ تعالی کو عزیز اوسنی جانا کہ عزیز کیا امر وطاعت اوسکیکو اور جسنی سہل جانا اوسکی امر کو اوسنی نہ جانی عزت اوسکی فرمایا اللہ تعالی نی وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنافقین لا یعلمون ؛ العزیز جو کوئی بعد نماز فجر کی اکتالیس بار اسکو پڑہی دنیا اور عقبی میں کسیکا محتاج نہو اور بعد خواری کی عزیز ہو اور اس اسم میں خاصیتیں عجیب وغریب ہیں ح الجبار درست کرنیوالا کاموں بگڑی ہوؤں کا اور بعضوں نی کہا کہ معنی اسکی یہہ ہیں کہ نہوالا بندونکا او پر چیز کی کہ ارادہ کرتا ہی نصیب بندیکا اس سی یہہ ہی کہ نقصانوں نفس اپنی کو ساتہہ حاصل کرنی کمال وفضائل کی درست کری اور نفس سرکش اپنی پر غالب ہو کر ساتہہ لازم کرنی تقوی اور ہمیشہ کرنی طاعت کی کامل ہووی اور کہا قشیری نی کہ بعضی کتابوں میں آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی اے بندی میری ارادہ کرتا ہی تو اور ارادہ کرتا ہوں میں اور نہیں ہوتا مگر جو کچہہ کہ ارادہ کرتا ہوں میں پس اگر راضی ہوا تو ساتہہ اوس چیز کی کہ ارادہ کرتا ہوں میں کفایت کرونگا تجکو اوس چیز کی کہ ارادہ کرتا ہی تو اور اگر نہ راضی ہوا تو ساتہہ اوس چیز کی کہ ارادہ کرتا ہوں میں نہ کفایت کرونگا تجکو اوس چیز میں کہ ارادہ کرتا ہی تو پہر نہیں ہوتا مگر جو کچہہ کہ ارادہ کرتا ہوں میں انتہی الجبار جو کوئی مسبعات عشر کی اکیس بار یہہ اسم پڑہی ظالموں کی شر سی امن میں ہوا اور جو کوئی مداومت کری اسپر غیبت کرنی اور بدگوئی خلق کی سی اوس کی امان میں ہوا اور ایک روز سلطنت ہوا اور اگر انگوٹہی پر نقش کر کر پہنی ہیبت اور شوکت اوسکی خلق کی دلمیں قرار پکڑی ح المتکبر نہایت بزرگ نصیب تیرا اس سی یہہ ہی کہ جب معلوم کری تو بزرگی اللہ تعالی کی تو تکبر کری یعنی پرہیز کری میل کرنی سی طرف شہوات کی اور آرام کرنی سی طرف الفت کی چیزوں کی اسلئی کہ ان چیزوں کیطرف رغبت کرنا کام جانوروں کا

ہی کر رغبت کرنیکا تسریک اونکا ہوگا یا تکبر کرے ہر چیز سی کہ باز رکہی تیری باطن کو حق سی اور حقیر جان ہر چیز کو سوائی پہنچی کیطرف مصاحب پسندیدہ ملیکی اور لازم
کر طریقہ تواضع اور تذلل کا اور زائل کر اپنی سی تمام دعوی تکبر کی تا نفس صاف ہوا ور اللہ کی محبت اوسمین بیٹھی پس نہ باقی رہی واسطی نفس کے اختیار اور نہ ساتھ غیر اللہ
قرار ۔ المتکبر اگر اسکو بیچ بستر حلال اپنی کی پہلی دخول سی دس بار پڑہی حق تعالی اوسکو فرزند خلف پرہیزگار عطا فرماوی اور اگر ابتدا ہر کام مین کہی مراد کو پہنچی ح الخالق
اندازہ کرنیوالا خلق کا موافق مشیت اور حکمت کے ۔ الخالق جو کوئی اس اسم پر ملازمت کری حقتعالی فرشتہ پیدا کری تا اوسکی لیی عبادت کری وہ تو قیامت تک اور دل او منہ
اوسکا روشن و نورانی کری اور شاہ عبد الرحمن رح نی لکہا ہی کہ جو کوئی اسم الخالق کو راتمین بہت پڑہی دل اور موہنہ اوسکا روشن ہوا ور تمام کام مومنین قوی ہو ۔ البارئ
پیدا کرنیوالا اور جو کوئی ہفتہ مین سو بار اسم البارئ پڑہی حقتعالی اوسکو قبر مین تنہا نچہوڑی اور ریاض قدس کیطرف لیجاوے ح اور جو طبیب اسم البارئ پر مواظبت کری جو علاج کہ
کری موافق پڑی ۔ المصور صورت بنانیوالا نصیب عارف کا ان مینو نامونسی یہہ ہے کہ نہ دیکہی کوئی چیز اور نہ تصور کری کوئی امر مگر تامل کری بیچ قدرتوں اور عجائبات کاریگری
کا اوسمین ہین اور جو عورت بانجہ ہو سات روز روزہ رکہی اور افطار کی نزدیک اکیس بار المصور کو پڑہی اور پانی پر دم کر کے پیوی حقتعالی فرزند نیک اور نرینہ عطا فرماوی اور بہت جو کوئی
پڑہی کام دشوار اوسپر آسان ہوں ع الغفار بخشنی والا بندونکی گناہونکا اور ڈہانکنی والا عیبون اونکا نصیب تیرا اس سی یہہ ہے کہ چہپاوی تو یہہ نہین بخشتا گناہونکو کوئی
مگر وہ اور ڈہانکی عیب لوگونکی اور بخشی قصور انکی اور لازم کری استغفار کو خصوصا وقت سحر کی ۔ جو کوئی بعد نماز جمعہ کی سو بار کہی یا غفار اغفرلی ذنوبی حقتعالی اوسکو منجملہ
بخشی گیونمین سی گردانتا ہی ح القہار غالب سب اوسکی قدرت کی آگی عاجز و مغلوب ہین نصیب بندیکا یہہ ہے کہ غالب ہووی بڑی دشمنون پر کہ نفس اور شیطان ہین
جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہتا ہی حقتعالی محبت دنیا کی اوسکی دلسی اوٹہا دیتا ہی اور خاتمہ اوسکا بخیر ہوتا ہی اور حقتعالی شوق و محبت اوسکی دلمین پیدا کرتا ہی ح اور
واسطی ہر مہم کی اگر اسم القہار سو بار پڑہی مہم اوسکی آسان ہو اگر اسپر مداومت کری محبت دنیا کی دلسی جاتی رہی اور اگر درمیان سنت و فرض کے سو بار پڑہی
بہ نیت مقہوری دشمن کے دشمن مقہور ہو ع الوہاب بہت دینی والا بغیر عوض کی نصیب بندیکا یہہ ہے کہ خرچ کری جان و مال اپنی اللہ تعالی کی راہ مین بلا غرض و بلا
عوض ۔ جو کوئی فقر و فاقہ سی رنج مین ہو اس اسم پر مداومت کری حق تعالی اوسکو ایسی نجات دیتا ہی کہ حیران رہجاتا ہی اور جو کوئی لکہکر اوسکو اپنی پاس رکہتا ہی
ایسا ہی پاتا ہی اور اگر بعد نماز چاشت کی آیہ سجدہ کی پڑہی اور سر سجدہ مین رکہی اور سات بار پڑہی خلقت سی بے پروا ہوجاتا ہی اور اگر کوئی حاجت رکہتا ہو آدہی رات کو
درمیان صحن گہر کی یا مسجد کی تین بار سجدہ کری اور ہاتہہ اوٹہا کر سو بار پڑہی حاجت اوسکی روا ہوتی ہی ح واسطی فراخی رزق کی وقت چاشت کی چار رکعت
پڑہی اور بعد از فراغت کی سجدہ مین جاوی اور سجدہ مین ایک سو چار مرتبہ یا وہاب پڑہی اور اگر فرصت نہو پچاس بار پڑہی ۔ مولانا عبد العزیز رح الرزاق رزق پیدا
کرنیوالا اور پہنچانیوالا رزق مخلوقات کو رزق اوسکو کہتی ہین کہ جس سے فائدہ اوٹہایا جاوی پہر وہ دو قسم پر ہی ظاہر اور باطنی ظاہری وہ ہی کہ جس سے بدنکو فائدہ ہو مانند
کہانی پینی کی چیزونکی اور اسباب کے یعنی کپڑا وغیرہ اور باطنی وہ کہ جس سے نفس اور دلکو فائدہ ہو مانند علوم معارف کی اور نصیب عارف کا اس سے یہہ ہی کہ یقین کری اسکا کہ
نہین کوئی لائق رزق دینی کی سوائی اللہ تعالی کی پس نہ توقع رکہی اوسکی مگر اللہ سے پس سونپی امور اپنی طرف اوسکی اور ہاتہہ اور زبانسی رزق جسمانی اور روحانی
لوگونکو پہنچاوے یعنی مال خرچ کری اور تعلیم و ہدایت کری اور دعائی خیر کری وغیر ذلک کہا گیا بعضے عارفین سی کہ کہان سی کہاتا ہی تو بس کہا جبسی کہ پہنچانا مینی خالق
اپنی کو نہین شک کیا مینی اپنی رزق مین اور کہا گیا ایک عارف سی کہ کیا ہی قوت بس کہا ذکر حی الذی لا یموت کا جو کوئی بعد طلوع صبح صادق کی پہلی نماز فجر
کی گہر کی ہر چارون کونون مین دس دس بار پڑہی اوس گہر مین رنج اور مفلسی نہووی لیکن داہنی سی شروع کری اور موہنہ قبلہ کیطرف سی پہیری ح الفتاح
حکم کرنیوالا او بعضون نی کہا کہولنی والا دروازون رزق و رحمت کا نصیب تیرا اس سی یہہ ہے کہ سعی کری تو فیصلہ کرنی مین درمیان لوگونکی اور یہہ کہ مدد کری
مظلومونکی اور ارادہ کری لوگونکی حاجت روائی کا امور دنیا اور آخرت مین کہا قشیری نی کہ جسنی جانا کہ اللہ تعالی کہولنی والا دروازون رزق و رحمت کا ہی اور
میسر کرنیوالا اسباب کا اور درست کرنیوالا امور کا تو وہ نہین لگاویگا غیر اوسکی مین دل اپنا ۔ جو کوئی بعد نماز فجر کی دونو ہاتہہ سینہ پر رکہکر ستر بار اسکو پڑہی زنگ اوسکی دلسی جاتا رہ

اوسکو اپنا ارزانی ہو ح اَلْعَلِیْمُ جاننی والا ظاہر و پوشیدہ کا کیا خوب کہا کسی نی کہ جسنی جانا کہ اللہ تعالی جانتی والا ہی حال میرا تو صبر کری اوسکی بلا پر
شکر کری اوسکی عطا پر اور بخشش چاہی اپنی خطاؤنسی اور بعضی کتابون مین ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی کہ اگر نہیں جانتی تم کہ مین دیکہتا ہون تمکو تو خلل ہی تمہاری ایمان مین
اور اگر جانتی ہو تم کہ مین دیکہتا ہون تمکو تو کیون کیا تمنی مجکو حقیر تر دیکہنی والونکا کہ دیکہتی ہین تمکو یعنی اونسی شرم کرتی ہین کہ کوئی ہماری برائی پر مطلع ہو اور اللہ
تعالی سی کچہہ شرم نہین کرتی عیاذا باللہ منہ جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہی حقتعالی معرفت اپنی ارزانی کری اور جو کوئی بعد از نماز کی سو بار کہی یا عالم الغیب حقتعالی
اوسکو اہل کشف سی کری ح اور اگر چاہی کہ کار پوشیدہ سی آگاہی پاوی چاہیے کہ شب جمعہ کو بعد از نماز عشا کی سو بار سجدہ مین کہکر سو وی ہیئت اوسکار کی اوسکو خواب مین
ہو ح اَلْقَابِضُ تنگ کرنیوالا روزیکا یا دل بندونکا اور قبض کرنیوالا روح اونکا جو کوئی اسکو چالیس روز تک ہر روز اوپر چار نوالونکی لکہکر کہا لیا کری عذاب قبر سی اور بہوک
سی امن مین رہی ح اَلْبَاسِطُ فراخ کرنیوالا روزیکا یا دل بندونکا نصیب تیرا ان دونون نامونسی یہہ ہے کہ نا امید ہو اوس کی بلا مین اور نہ امن مین ہو عطا پر اور حال
تنگی کو عدل اوسکی طرف سی جان صبر کر اور فراخی کو فضل اوسکا اور پہر شکر کر اور کہا قشیری نی کہ یہہ دونو صفتین وارد ہوتی ہین عارفونکی دلون پر پس جب غالب ہوتا ہی خوف تنگ
ہوتی ہین دل اور جب غالب ہوتی ہی امید فراخ ہوتی ہین منقول ہی حضرت جنید رح سی کہ کہا اونہون نے خوف دل تنگ کرتا ہی میرا اور امید کشادہ کرتی ہی دلکو
اور حق جمع کرتا ہی مجکو یعنی حق تعالی کی یاد سی خاطر جمعی ہو جاتی ہی اور خلق متفرق کرتی ہی مجکو یعنی اونکی صحبت سے پراگندہ خاطر اور متوحش ہوتا ہون انتہی اور لازم ہی
بندیکو کہ پرہیز کری بیقراری سی حالت تنگی مین اور چہوڑی خوشی اور بی ادبی کو وقت فراخی کی اور اس سے ڈرتی ہین بڑی بڑی لوگ جو کوئی وقت سحر کی ہاتہہ اوٹہا کر اسکو
دس بار پڑہی اور ہاتہہ مونہہ پر پہیر کر اوسکو حاجت اسکی نہووی کہ کسی سے کچہہ چاہی ح اَلْخَافِضُ پست کرنیوالا کافرونکا ساتہہ خوار کرنیکی یا دور کرنیکی اپنی درگاہ سے
جو کوئی تین روزی رکہی اور چوتہی روز ایک مجلس مین اسکو ستر ہزار بار پڑہی دشمن پر فتح پاوی اَلرَّافِعُ بلند کرنیوالا یعنی مومنونکو ساتہہ مدد کرنیکی یا قریب کرنیکی اپنی درگاہ سے
نصیب تیرا ان دونو نامونسی یہہ ہے کہ نہ اعتماد کر کسی حال پر احوال اپنی سی اور نہ بہروسا کر کسی چیز پر علوم اعمال اپنی سی اور پست کر اوس چیز کو کہ اللہ تعالی نی اوسکی پست کرنیکا
حکم کیا ہی یعنی نفس و ہوا کی اور بلند کر اوس چیز کو کہ حکم کیا ہی تجکو اللہ نی اوسکی بلند کرنیکا یعنی دل اور روح کی دیکہا گیا ایک شخص اوڑتا ہوا ہوا مین پس کہا گیا اوسکو کیونکر
پہنچا تو اس مرتبہ کو کہا اوسنی کہ گردانی مینی ہوا یعنی خواہش اپنی پیچہی قدم اپنی کی پس مسخر کی اللہ نی ہوا جو کوئی اس اسم کو آدہی رات مین یا دوپہر کو سو بار پڑہی حقتعالی
اوسکو خلائق مین سے برگزیدہ کری اور تونگر و بی نیاز کری ح اَلْمُعِزُّ عزت دینی والا جو کوئی اسکو شب دوشنبہ مین یا شب جمعہ مین بعد از نماز شام کی اکسو چالیس بار پڑہی اوسکی
خلق کی نظر مین ایک ہیبت و حرمت ظاہر ہو اور سوای حقتعالی کی کسی سی نہ ڈری ح اَلْمُذِلُّ ذلت دینی والا نصیب تیرا ان دونو نامونسی یہہ ہے کہ عزیز رکہی اونکو
جنکو عزیز کیا اللہ تعالی نی بسبب علم و معرفت کی اور خوار رکہی اونکو کہ جنکو خوار کیا اللہ تعالی نی بسبب کفر و ضلالت کی جو کوئی کسی ظالم اور حاسد سی ڈرتا ہو چہتر بار اسکو پڑہی
بعد اوسکی سجدہ کری اور کہی الہی فلانی ظالم کی شر سی امان دی حقتعالی امان دیگا ح اَلسَّمِیْعُ اَلْبَصِیْرُ سننی والا دیکہنی والا نصیب تیرا ان نامونسی یہہ ہے کہ کہنی اور سننی اور
دیکہنی خلاف شرع کی چیزونسی پرہیز کر اور اللہ تعالی کو افعال و اقوال اپنی پر حاضر و ناظر جان کہا امام غزالی نی کہ جسنی چہپایا غیر اللہ سی اوس چیز کو کہ نہیں چہپایا اوسکو اللہ سے
پس حقیر جانا اوسنی اللہ کی نظر کو پس جسنی کیا گناہ اور وہ جانتا ہی کہ اللہ تعالی دیکہتا ہے اوسکو کیا بڑی جرات کی اوسنی اور جسنی گمان کیا کہ اللہ نہیں دیکہتا اوسکو
کیا بڑا کفر کیا بڑا کفر کیا اوسنی اور اسیلئی کہا گیا ہی کہ جب گناہ کری تو مولی اپنی کا بس کر ایسی جگہہ مین کہ نہ دیکہی تجکو اسکو تعلیق بالمحال کہتی ہین یعنی ایسی جگہہ کہان ہی کہ نا
اللہ نہ دیکہی حاصل یہہ کہ نہ گناہ کر ح اَلسَّمِیْعُ جو کوئی اسکو بروز پنجشنبہ کی بعد از نماز چاشت کی پانسو بار پڑہی اور بموجب ایک قول کی ہر روز سو بار پڑہے
وقت پڑہنی کی کلام نکری اور بعد اوسکی دعا کری دعا اوسکی قبول ہوگی ح اَلْبَصِیْرُ جو کوئی اسکو درمیان سنت و فرض فجر کی ساتہہ اعتقاد درست کے اکسو اکبار پڑہی مخصوص ہو
ساتہہ نظر عنایت حق کی ہوگا ح اَلْحَکَمُ حکم کرنیوالا ایسا کہ کوئی اوسکا حکم پہیر نہیں سکتا اور نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ تو نی جب پہچانا کہ وہ حاکم ہی تو مان اوسکی حکم
اور تابعدار ہو اوسکی قضا کا پس اگر تو نہ راضی ہوگا اوسکی قضا کا باختیار جاری کریگا تجپر زبردستی اور اگر راضی ہو تو دلسی مہربانی کریگا تجپر اور زندہ رہیگا خوش اور نہیں محتاج ہوگا فریاد کرنیکا

طرف غیر اوسکی کی جو کوئی اسکو شب جمعہ مین ہاور بموجب ایک قول کی دہی ہزار اسکو اتنا پڑہی کہ بیہوش ہوجاوی تو حق تعالی اوسکی باطن کو معدن اسرار کریگا ح
العَدلُ انصاف کرنیوالا نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ جب جانا تونی کہ وہ عادل ہی تو نہ پاوی تو اپنی نفس مین گھبراہٹ اور تنگی اوسکی احکام سی بلکہ جان کہ جو اوسنی حکم
فرمایا میری حق مین عین انصاف ہی پس آرام طلب کر ساتہہ توکل اور اعتماد کی اوسپر اور جو کچہہ پہنچی تجکو اللہ تعالی کیطرفسی خرچ کر اوسکو اوس جگہہ مین کہ لائق ہی خرچ کرنا
اوسمین از راہ شرع اور عقل کے اور ڈر تو اوسکی عدل سی اور امید رکہہ اوسکی فضل کے اور پرہیز کر اپنی سب امور مین افراط و تفریط سی اور لازم کر اوسط درجی کی امور جو کہ
اس اسم کو شب جمعہ مین روٹی کی بیس لقمہ پر لکہہ کہاوی حقتعالی تمام خلق کو مسخر اوسکا کریگا ح اللَّطِیفُ باریک بین کہ دور و نزدیک اوسکی نزدیک یکسان ہین اور رزق دینے
کرنیوالا بندونپر نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ غور کری امور دین و دنیا مین اور نرمی سی لوگونکو راہ حق کیطرف بلاوی جسکو اسباب معیشت کا مہیا نہو اور فقر و فاقہ مین مبتلا ہو
یا غربت مین کوئی غمخوار نہو یا بیمار ہی اور کوئی بیمار داری اوسکی کری یا بیٹی رکہتا ہو اور کوئی درخواست اوس سے نکاح کی نہین کرتا ہی وضو اچہی طرح کری اور دو رکعت
نماز کی پڑہکر اس اسم کو اس نیت سی سو بار پڑہی حق تعالی مہم اوسکی کفایت کریگا ح واسطی نصیب کہلنے بیٹیونکی اور صحت امراض کی اور کفایت مہمات کی بعد از تحیۃ
الوضو کی سو بار مداومت کری اور عمل پیران اخوانیہ کا یہہ ہے کہ واسطی ہر مہم دینی و دنیوی کے خالی جگہہ مین ساتہہ شرائط دعا کی سولہ ہزار اور تین سو اکتالیس
بار پڑہی مراد کو پہنچیگا ح الخَبِیرُ خبردار دلکی باتونپر اور سب امور پر نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ جب جانا تونی کہ وہ میری بہیدونپر مطلع ہی اور جانتا ہی میری دلکی باتین
تو تو بہی اوسکو یاد رکہہ اور بہول غیر اوسکی کو آگی یاد اوسکی اور ہوشیار رہیگا اگر راہ ہی کے آ ہوتی اور لازم کر اپنی پر ترک کرنا ریا کا اور کرنا تقوی کا اور مشغول ہو باطن کے درستی مین غفلت
نہ کر اسمین اور امور دین و دنیا کی مین خبردار رہ جو کوئی نفس امارہ کی ہاتہہ گرفتار ہو اس اسم کو بہت پڑہی خلاصی پاویگا ح الحَلِیمُ بردبار کہ نہین جلدی کرتا مومنونکی عذاب
دینی مین بلکہ ڈہیل دیتا ہی اونکو تاکہ شاید توبہ کرین نصیب تیرا اس سی یہہ ہے کہ تحمل کر ایذا ہی بدخوئی پر اور تاکہ زیردستونکی عذاب نہ دینی مین اور در گذر کر غصی کو اور کمال حلم کا یہہ ہے کہ نیکی کرے
اوس سے کہ برائی کری تجسی جو کوئی اسکو کاغذ پر لکہکر دہووی اور پانی اوسکا کہیتی یا درخت پر ڈالی آفتونسی امن مین ہیگا اور کمال کو پہنچیگا اور برکت اوسمین ہوگی ح العَظِیمُ
بزرگ و برتر ذات و صفات مین حد اوہام سی نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ عظمت الہی کے آگی ملک کونین کو حقیر جانی اور دنیا کی نیچی سر نہ جہکاوی اور حقیر جانی نفس اپنی کو اور ذلیل
کری اوسکو اللہ تعالی کی خوشی کی لیے ساتہہ بجا لانی امر کی اور بچنی نواہی کے اور کوشش کر نیکی اون چیزونمین کہ دوست رکہتا ہی اللہ تعالی اونکو جو کوئی اس اسم پر مداومت کری خلق کے
نظر مین عزیز و مکرم ہوگا ح الغَفُورُ بہت بخشنی والا نصیب تیرا اس سی یہہ ہے کہ لازم کر استغفار کو اوقات رات و دن خصوصا وقت سحر کی اور بخش اوسکو کہ ایذا دی تجکو جسکو کچہہ آزار
ہوا مانند تپ اور درد سر وغیرہ کی یا غم و اندوہ اوسپر غلبہ کری اسکو کاغذ پر لکہی اور روٹی پر اسکی نقش کو جذب کری اور کہاوی حقتعالی شفا اور خلاصی اوسکو بخشی اور اگر اسکو بہت پڑہی
سیاہی اوسکی دلسی جاتی رہی اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ جو کوئی سجدہ کری اور سجدہ مین یارب اغفرلی تین بار کہی حقتعالی گناہ اگلی پچہلی اوسکی بخشدیگا ح جسکو درد سر ہو یا کوئی بیمار
اور یا غم پیش آوی تین بار مقطعات یا غفور کی لکہکر کہاوی شفا پاوی ح الشَّکُورُ قدردان اور دینی والا ثواب بہت کا تہوڑی عمل پر منقول ہی کہ ایک شخص کو دیکہا گیا خواب مین
پس کہا گیا اوسکو کہ کیا کیا اللہ تعالی نے ساتہہ تیری کہا حساب لیا اللہ تعالی نے مجہسی پس ہلکا ہوا پلہ نیکیون میری کا پس پڑی اوسمین ایک تہیلی پہر بہاری ہوگیا وہ پس کہا مینی کیا ہے
یہہ کہا یہہ مٹہی مٹی کی کہ ڈالی تہی تونی ایک مسلمان کی قبر مین اور نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ شکر کری اللہ تعالی کا اسطرح کہ سب نعمتونکو اوسکی طرفسی جانکر ہر عضو کو کہ جسواسطے پیدا کیا ہی اوسمین
مصروف رکہی اور شکر ادا کری لوگونکا اور احسان کری و نیز حدیث شریف مین آیا ہی لایشکر اللہ من لایشکر الناس یعنی نہین شکر کرتا اللہ کا وہ کہ نہین شکر کرتا لوگونکا جسکو تنگی معیشت
ہو یا تاریکی دلکی یا آنکہہ کے پیدا ہو اکتالیس بار اس اسم کو پانی پر پڑہی اور پیوی اور آنکہہ پر ملی شفا پاوی اور تونگر ہو ح العَلِیُّ بلند مرتبہ نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ ذلیل کر اپنی نفس کو اوسکی
طاعتون اور عبادتون ظاہر باطن کیمین اور خرچ کر طاقت اپنی حاصل کرنی علم و عمل مین یہانتک کہ پہنچی تو نہایت کمالات اور مراتب عالی کو حدیث شریف مین آیا ہی کہ اللہ تعالی
دوست رکہتا ہی اعلی امور کو اور مکروہ رکہتا ہی دنی امور کو اور اسلیئی کہا ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نی کہ علو ہمت ایمان سی ہے جو کوئی اس اسم پر مداومت کری یا اپنی پاس رکہی اگر خوار
بی قدر ہو بزرگ ہو اور اگر فقیر ہو تو تونگر ہو اور اگر مسافرت مین مبتلا ہو پہر وطن مالوف کو پہنچی ح الکَبِیرُ بڑا ایسا بڑا کہ کوئی اوس سے زیادہ بڑا نہین اور نصیب تیرا

اس سی یہہ ہے کہ یاد رکہی تو برائی اوسکی ہمیشہ یہانتک کہ بہول جاوی برائی غیر اوسکی اور کوشش کری بیچ کامل کرنی نفس اپنی کی ساتہہ حاصل کرنی علم و عمل کی یہانتک کہ پہنچ جاوی
تیز اور رونکو اور مبالغہ کری تواضع مین اور احتراز کری بی ادبی سی ساتہہ لازم کرنی خدمت مولی کی جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہی بزرگ اور عالی قدر ہو اور اگر حکام و والی اسپر مداومت کرین
اوس کی دین اور مہمات خوب سر انجام پاوین ش ح الحفیظ نگاہ رکہنی والا عالم کا آفتون اور ضائع ہونی سی نصیب بندہ کا اس سی یہہ ہے کہ نگاہ رکہی اعضا اپنی کو گناہون سی اور باطن کو
ملاحظہ اغیار سی اور اکتفا کری تمام امور اپنی مین ساتہہ تدبیر اوسکی اور راضی ہو اوسکی قضا و قدر پر قول ہی کسی بزرگ کا کہ جسکی محفوظ رکہی اللہ تعالی نی اعضا محفوظ رکہا دل اوسکا اور
جسکا محفوظ رکہا اللہ تعالی نی دل محفوظ رکہا بہید اوسکا اور منقول ہی کہ ایک صالح کی نظر پڑی ایکدن ایک چیز ممنوع پر پس کہا الہی چاہتا تہا مین بینائی اپنی واسطی عبادت تیری کی پس جب ہوئی
سبب مخالفت امر تیری کی تو لیلی اسکو پس اندہی ہوگئی اور تہی وہ نماز پڑہتی رات کو پس محتاج ہوئی پانیکی طہارت کی لیی پانی نہ پاتا تہا پس کہا الہی کہا تہا مینی واسطی تیری کی لیلی بینائی میری
پس رات مین محتاج ہو مین واسطی اوسکی عبادت تیری کی پس پہر سکہی ہوگئی جو کوئی اسکو لکہکر اپنی بازو پر باندہی خوف غرق اور جلنی اور دیو اور پری اور نظر بد کسی نہ ہو ش ح
المقیت پیدا کرنیوالا قوت بدنون اور ارواح کا اور دینی والا اوسکا اور نصیب بندہ کا اس سی یہہ ہی کہ جب جانا تونی کہ وہ قوت پیدا کرنیوالا اور دینی والا اوسکا ہی تو چاہیے تو ذکر قوت کا
ذکر اوسکی چنانکہ منقول ہی سہیل رح سی کہ وہ پوچہی گئی قوت سی پس کہا وہ ذکر حی الذی لا یموت کا ہی اور نہ طلب قوت و قوۃ مگر مولی اپنی سی فرمایا اللہ تعالی نی و ان من شیء
الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدر معلوم یعنی نہین کوئی چیز مگر نزدیک ہماری خزانی اوسکی ہین اور نہین اوتارتی ہم مگر ساتہہ اندازہ مقرر کی اور دیتی ہر متعلق اپنی کو وہ قوت کہ مستحق ہی
اوسکا پس ہووی طریقہ تیر النفع پہنچانا اور ہدایت کرنا گمراہ کا اور کہلانا بہوکی کا اور کہا قشیری نی کہ مختلف ہوتی ہین قوت پس بعضی بندی ایسی ہین کہ کردانتا ہی اللہ تعالی قوت
نفس اونکیکا توفیق عبادات کو اور قوت دل اونکی کا ہونی مکاشفات کو اور قوت روح اونکیکا مداومت مشاہدات کو اور جب مشغول کرتا ہی اللہ بندیکو اپنی طاعت مین قائم کرتا ہی
واسطی اوسکی ایسی شخص کو کہ خبر گیری اور خدمت اوسکی کرتا ہی اور جبکہ رجوع کرتا ہی طرف متابعت خواہش کی سونپتا طرف قوۃ اوسکی اور اوٹہا لیتا ہی اوسی سایہ عنایت و حمایت
اپنی کا اگر کسیکو غریب کہی یا خود اسکو سفر پیش آئی یا کوئی لڑکا بدخوئی کری یا بہت روئی سات بار خالی کوزہ یعنی آبخورہ وغیرہ پر پڑہ کر دم کری اور بعد اوسکی پانی اوس
کوزہ مین ڈالی اور پیوی اور دوسری کو پینی کو دیوی اور اگر روزہ دار کو خوف ہلاکت ہو بہول پر پڑہ کر سونگہی تو قوۃ پاویگا اور ہر روز روزہ رکہہ سکیگا ش ح الحسیب کفایت کرنیوالا
ہر حال مین یا حساب لینی والا بندون سی دن قیامت کی نصیب بندہ کا اس سی یہہ ہی کہ کفایت کری حاجت محتاجونکو اور حساب کرنی والا ہووی نفس اپنی سی کہا قشیری نی کہ
کفایت کرنا اللہ کا بندیکو یہہ ہے کہ کفایت کرتا ہی اوسکو ہر حال اور ہر شغل اوسکی مین اور جسنی جانا کہ اللہ تعالے کافی میرا ہی پریشان دل ہووی خلق کی نہ متوجہ ہووی اور نہ سبب
اعتماد کرنیکی ساتہہ اوسکی جو کچہہ قسمت کا ہی بہر حال پہنچیگا اگرچہ بی توجہی کرین مجہسی لوگ اور جو کچہہ کہ قسمت مین نہین ہے نہین پہنچیگا اگرچہ متوجہ ہون لوگ مجہ اور جو کوئی کفایت
کریگا ساتہہ نیک سر انجامی اللہ تعالی کی ہر حال مین پس راضی کریگا اوسکو مولی اوسکا ساتہہ اوس چیز کی کہ اختیار کریگا اوسکی لیی پس اختیار کریگا اونہیکو ہووینی پر اور تحمل
کو غنی پر اور آرام کریگا طرف ہونی اسباب کی بسبب مشاہدہ تصرف مولی کی جو کوئی کسی چور یا حاسد یا ہمسایہ بد یا دشمن سی یا چشم زخم سی ڈرتا ہو ہر صبح و شام ایک ہفتہ تک ستر بار کہی
حسبی اللہ الحسیب اور ابتدا اوس پنجشنبہ سی کری اللہ تعالی اونکی شر سی نگاہ رکہیگا ح ہنوز ہفتہ نہ گذریگا کہ درستی کام کی ہو جاویگی ش ح الجلیل بزرگ قدر نصیب بندہ کا اس سی یہہ ہی کہ
نفس اپنی کو آراستہ کری ساتہہ صفتون کمال کی جو کوئی اس اسم کو مشک و زعفران سی لکہکر اپنی پاس رکہی یا کہاوی تمام خلائق تعظیم و توقیر اوسکی کرین ش ح الکریم دینی والا اور بخشنی والا
کہ نہین ہو چکتا دینا اوسکا اور نہین خالی ہوتی خزانی اوسکی اور نصیب بندیکا اس سی یہہ ہی کہ دیوی بغیر وعدہ کی اور پرہیز کری برای اخلاق و افعال سی اگر اپنی بستر مین یہہ
بہت پڑہی یہانتک کہ سو جاوی فرشتی دعا کرین اور کہین اکرمک اللہ اور مکرم اور معزز ہو اور کہتی ہین کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس اسم کو بہت پڑہتی تہی اسی سبب سی اونکو کرم
اللہ وجہہ کہتی ہین ش ح الرقیب نگہبانی کرنیوالا ہر چیز کا اور بعضون نی کہا کہ جاننی والا احوال بندونکا اور افعال اونکی کا اور نصیب بندہ کا اس سی یہہ ہی کہ نگاہ رکہی
اوسکو ہر حال مین اور نہ التفات کری طرف غیر اوسکی کی سوال مین اور کری نگہبانی اونکی کہ کیا ہی تجکو نگہبان اونکا حدیث شریف مین آیا ہی کہ تم سب راعی یعنی نگہبان ہو
اور تم سب پوچہی جاوگی رعیت اپنی سی یعنی جسکی خبر گیری کرنیکو فرمایا ہی اوسکی خبر گیری کا حال پوچہا جاویگا اور کہا قشیری نی کہ مراقبہ نزدیک اس طائفہ کی یعنی جماعت اولیاء اللہ کی

یہہ ہی کہ ہو وی غالب بندی پر یاد رب کی ساتھ دل کی اور جانی یہہ کہ اللہ تعالیٰ مطلع ہی میری حال پر پس رجوع کری وی اوسکی طرف ہر حال مین اور ڈری عذاب اوسکی سی اور
پس مراقبہ والا چہوڑتا ہی باتین خلاف شرع از راہ حیا کی اللہ تعالیٰ سی اور ہیبت اوسکی کی زیادہ اوس شخص سی کہ چہوڑتا ہی گناہ بسبب خوف عذاب اوسکی کی اور جو کوئی رعایت کرتا ہی
دل کی تو کوئی دم یاد خدا سی اور طاعت اوسکی سی خالی نہین رہتا کیونکہ جانتا ہی کہ اللہ تعالیٰ حساب لیگا مجہسی ہر عمل کا خواہ تہوڑا ہو یا بہت منقول ہی ایک نیک بخت کو اونکو خواب مین کسی نے دیکہا
بعد انتقال کی پس کہا کیا کیا اللہ نی ساتہہ تیری کہا کہ بخشا اللہ نی مجکو اور احسان کیا مجہپر مگر یہہ کہ حساب لیا مجہسی یہانتک کہ مواخذہ کیا مجہسی اس عمل پر کہ ایکدن تہا
میں روزہ سی پس جبکہ ہوا وقت افطار کا لیا مینی ایک گیہوں اپنی یار کی دوکان سی پس توڑا مینی اوسکو پہر یاد آیا مجکو کہ یہہ نہین ہی میری مال پس ڈالدیا مینی اوسکو پہر پس لے لیگئی
میری نیکیونسی مقدار بدلی توڑنی اوسکی کی جسکو معلوم ہوگی یہہ بات نہین ضایع کریگا باطل چیزونمین عمر اپنی اور نہین کہوئیگا غفلتونمین وقت اپنا اتہی اور حدیث شریف
مین آیا ہی کہ حساب کرو یعنی اپنی اعمال کا پہلی اس سی کہ حساب لیا جاوی تمسی جو کوئی اس اسم کو سات بار اپنی بیوی اور فرزند اور مال پر پڑہکر اونکی گرد دم کری تمام دشمنونسی اور
سب آفتونسی نڈر ہوگا ح اَلْمُجِیْبُ قبول کرنیوالا دعا بیچارونکا اور جواب دینی والا پکارنیوالونکا نصیب بندیکا اس سی یہہ ہی کہ فرمان برداری اللہ تعالیٰ کی کری اور امر
نواہی مین اور حاجت روائی کری حاجتمندونکی جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہی اور دعا کری جلدی قبول ہوا اور اگر لکہکر اپنی پاس رکہی حق کی امان مین رہیگا ح اَلْوَاسِعُ
علم اوسکا فراخ ہی اور نعمت اوسکی سبکو پہنچی نصیب بندیکا اس سی یہہ ہی کہ سعی کری فراخی علم اور سخاوت اور معارف اور اخلاق مین اور سہولت کشادہ پیشانی ہلی رہنی اور
کری حاصل کرنی مقاصد مین جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہی حق تعالیٰ اوسکو قناعت و برکت دی ح اَلْحَكِیْمُ استوار کار دانا نصیب بندیکا اس سی یہہ ہی کہ کوشش
کری بیچ خلق پکڑنی کی اور علاقہ پکڑنیکی ساتہہ کتاب اللہ کی اور محکم کری کام اپنی اور جا ہی کہ سفارت یعنی بیوقوفی سی پرہیز کری اور کوئی کام بی باعث حقانی اور داعیہ ربانی
کی نکری تا مستحق اطلاق اسم حکیم کا ہو نقل ہی ذوالنون مصری سی کہ کہا سنا مینی کہ زمین مغرب مین ایک شخص ساتہہ علم و حکمت کی معروف مشہور ہی اونکی زیارت کو گیا مین چالیس روز
اونکی دروازی پر پڑا رہا نماز کیوقت وہ مسجد مین آتی اور پریشان و حیران پہرا اور میری طرف کچہہ التفات نکرتی اسحال سی تنگ آکر مین کہا مینی ای جوانمرد چالیس روز ہوئی ہین کہ
یہان ٹہیرا ہوں مین اور تم میری طرف کچہہ التفات نہین کرتی اور کلام نہین کرتی مجکو کچہہ نصیحت کرو اور کچہہ حکمت سکہاؤ تا یاد کرون مین کہا اوسپر عمل کریگا تو یا نہین کہا ہان کرونگا
اگر خدا تعالیٰ توفیق دیگا کہا دنیا کو دوست نرکہہ اور فقر کو غنیمت گن اور بلا کو نعمت جان اور منع یعنی نہ ملنی کو عطا جان اور ساتہہ غیر حق کی انس مت پکڑ اور صحبت نرکہہ
اور خواری کو عزت جان اور حیات کو موت گن اور طاعت کو حرمت دیکہہ اور توکل کو اپنی معاش کر ؎ از سینہ محو کن ہمہ نام و نشان غیر ٭ الا کسی کہ میدہد از وی نشان ترا جسکو
کوئی کام پیش آوی کہ اوس سی سرانجام اوسکا نہو سکتا ہو اس اسم کو مداومت کری مہم اوسکی سرانجام پاوی ح اَلْوَدُوْدُ دوست رکہنی والا فرمان بردارونکا یا محبوب ولیانکی اور
نصیب بندیکا اس سی یہہ ہی کہ دوست رکہی خلق کی لیی وہ چیز کہ دوست رکہتا ہی اپنی لیی اور احسان کری خلق پر بقدر طاقت اپنی کی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ نہین مومن ہوتا ایک تمہارا یہانتک کہ دوست رکہی اپنی بہائی کی لیی وہ چیز کہ دوست رکہتا ہی اپنی نفس کی لیی اور دوست رکہنا اللہ تعالیٰ کا بندونکو یہہ ہی کہ رحمت نازل
کرتا ہی اونپر اور تعریف کرتا ہی اونکی اور بہلائی پہنچاتا ہی اونکو اور دوست رکہنا بندونکا اللہ تعالیٰ کو یہہ ہی کہ تعظیم کرتی ہین اوسکی اور ہیبت رکہتی
ہین اوسکی دلونمین اور آیا ہی حدیث قدسی مین کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی کہ بڑا دوست دوستونمین طرف میری وہ ہی کہ عبادت کری واسطی غیر عطا کی یعنی خالص اوسکی خوشی کی لیی
عبادت کری نہ ساتہہ امید عطا کی اگر میان بیوی مین ناموافقت ہو اور خصومت پڑی اس اسم کو ایک ہزار و ایکبار طعام پر پڑہی اور جس جانب سی کہ ناموافقت ہو اوسکو دیوی
تا کہا دی اونکی درمیان مین اتفاق و الفت ہو جائیگی ح اَلْمَجِیْدُ بزرگ و شریف ذات و افعال مین نصیب بندیکا اس سی اسم مبارک عظیم مین معلوم ہوا جسکو آبلہ
یا باد فرنگ یا جذام یا برص ہوا ایام بیض مین روزی رکہی اور وقت افطار کی بہت پڑہی اور پانی پر دم کرکر پیوی شفا پاویگا اور جسکو اپنی ہم جنسون مین عزت و حرمت نہو
ہر صبح ننانوین بار پڑہی اور اپنی پر پہونکی عزت و حرمت حاصل ہوگی ح اَلْبَاعِثُ وتہانیوالا اور زندہ کرنیوالا مردونکا قبرونسی اور بیدار کرنیوالا دل غافلونکا خواب
غفلت سی نصیب بندیکا اس سی یہہ ہی کہ زندہ کری نفسون جاہل کو ساتہہ نصیحت کرنی اور تعلیم کرنی کی اور بی رغبت کرنیکی دنیا سی اور رغبت دلانیکی نعمتون آخرت کیطرف

پس ابتدا کری ساتھہ نفس اپنی کی پہر اور وں کی جو کوئی چاہی کہ دل اوسکا زندہ ہو وقت سونیکی ہاتھہ سینہ پر رکہی اور اس اسم کو ایکسو گیارہ بار پڑہی حق تعالی دل مردہ اوسکا زندہ
کریگا اور مقام انوار کا کریگا ح الشَّهِيدُ حاضر اور مطلع ظاہر و باطن پر کہا قشیری نی کہ اہل معرفت نہین طلب کی ساتھہ اللہ کی کوئی مونس سوای اوسکی بلکہ آرامی ہوتی
ہین ساتھہ اسکی کہ وہ دیکہتا ہی احوال ہمارا اور جانتا ہی امور و افعال ہماری فرمایا اللہ تعالی نی اولم یکف بربک انہ علی کل شیء شہید یعنی کیا نہین کفایت کرتا پروردگار تیرا
یہہ کہ وہ ہر چیز پر مطلع ہی اور نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ نگاہ رکہی تو اوسکو یہانتک کہ نہ دیکہی تجکو اوس جگہہ منع کیا ہی تجکو اوس سے اور نہ غائب دیکہی تجکو اوس جگہہ سی کہ حکم کیا ہے
تجکو اوسکا اور باز رہی تو بسبب علم اوسکیکی اور دیکہنی اوسکیکی اس سے کہ پیش کری تو حاجتین اپنی طرف غیر اوسکیکی اور باز رہی میل کرنیسی طرف غیر اوسکیکی اور خلق کی تاثیر اس سے یہہ ہے
کہ ہووی تو گواہ سچ پر اور رعایت کرنیوالا سچ کا جسکا بیٹا نافرمان ہو یا بیٹی غیر صالح ہر صبح کی وقت ہاتھہ اوسکی پیشانی پر رکہی اور موںہہ آسمانکی طرف کرا اکیس بار کہی یا شہید
حق تعالی اوسکو صالح کری ح الحَقُّ ثابت ساتھہ شہنشاہی کے اور لائق ساتھہ خدائی کی اور نصیب تیرا اس سی یہہ ہے کہ جب پہچانا تونی کہ وہ حق ہی تو چاہیے کہ ہو تو اوسکی
مقابلہ مین یاد خلق کی اور خلق کی تاثیر اس ساتھہ اوسکی یہہ ہے کہ لازم کری تو حق کو تمام اقوال اور افعال اور احوال اپنی مین جسکا اسباب کچہہ جاتا رہا ہو ایک کاغذ کی چار دن کونوں پر یہہ اسم
لکہی اور کاغذ کی بیچ مین نام اوس اسباب کا بہی لکہی اور آدہی رات کو ہتیلی پر رکہی اور نظر آسمان کی طرف کرکر شفیع لاوی پا جاوی یا اوسمین سی کچہہ پاوی اور اگر قید آدمی اوسکو تیار
کرکر ایک سو آٹھہ بار پڑہی خلاصی پاوی ح الوَكِيلُ کارساز فرمایا اللہ تعالی نی وکفی باللہ وکیلا یعنی کفایت کرتا ہی اللہ تعالی کارساز ہونی مین ومن علی اللہ فتوکلوا ان کنتم
مؤمنین یعنی اللہ ہی پر کام سونپو اگر ہو تم مومن ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ یعنی اور جو کوئی بہروسا کرتا ہی اللہ پر پس وہ کفایت کرتا ہی اوسکو وتوکل علی الحی الذی لا یموت یعنی اور بہروسا کر اوسی زندہ پر کہ نہین مرتا وتوکل علی العزیز الرحیم
اور بہروسا کر غالب مہربان پر نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ ضعیفون اور عاجزون کی کام مین کوشش کری اور حاجت روائی انکی مین ایسی سعی کری کہ گویا وکیل انکا ہی
اگر بجلی گرنیسی یا ہواسی یا پانی سی یا آگ سی خوف ہو اس اسم کو ورد اپنا کری امان پاویگا اور اگر خوف کی جگہہ مین بہت پڑہی نڈر ہو ح القَوِيُّ المَتِينُ قوت والا استوار
امور مین نصیب بندیکا یہہ ہے کہ خواہش نفسانی پر غالب قوی ہووی اور دین مین سخت و چست ہووی اور جاری کرنی احکام شرع مین سستی کو راہ نہ دی جسکا دشمن قوی ہی
کہ اوسکی دفع سی عاجز ہو تہوڑا سا آٹا گوندہی اور اوسکی ایک ہزار و ایک سو گولیان بناوی اور ایک ایک گولی اوٹہاوی اور کہی یا قوی اور بہ نیت دفع دشمن کے مرغ کی
آگی ڈالی حق تعالی اوسکی دشمن کو مقہور و مغلوب کری ح اور اگر جمعہ کی دوسرے ساعت مین بہت پڑہی نسیان جاتا رہی ع المتین جسنی بچہ کا دودہ چہڑایا ہو اور
وہ صبر نہین کرسکتا ہی یا دودہ پلانیوالی کی دودہ مین نقصان ہو چاہیے کہ لکہکر اوس بچہ کو پلاوی اور دودہ والیکو بہی پلاوی تا صبر کری بچہ اور دودہ والے کا دودہ زیادہ
ہو اور اگر کوئی اشغال و اعمال ملکی مین سے کچہہ چاہی روز اتوار کی اول ساعت مین اوس نیت سی تین سو ساٹہہ بار پڑہی وہ منصب پاوے ح الوَلِيُّ اور مددگار اور دوست
رکہنی والا مومنونکا نصیب بندیکا یہہ ہے کہ دوستی کری مسلمانونسی اور کوشش کری تائید دین مین اور سعی کری حاجت روائی خلق کی مین اور کہا قشیری نی کہ علامتون دوستی حق
تعالی کیسی یہہ ہے کہ ہمیشہ توفیق دی اللہ تعالے بندیکو خیر کی یہانتک کہ اگر ارادہ کری برائی کا بچاوے اوسکو اللہ تعالی مرتکب ہونے اوسکیسی اور اگر ناگہان اوسمین پڑ بہی جاوے تو ساتھہ تدارک
انابت کی جلدی سی باہر لاوے اور اوسمین چہوڑی اور یہی معنی ہین اسکی اذا احب اللہ عبدا لم یضرہ ذنب یعنی جب دوست رکہتا ہی اللہ تعالی کسی بندیکو تو نہین ضرر کرتا اوسکو کوئی گناہ
اگر میل کری طرف قصور کرنیکی طاعت اوسکی مین تو توفیق کرنی ہی کی ہی اور یہہ علامت سعادت کی ہی اور عکس اوسکا علامت شقاوت کی اور علامتون دوستی اوسکیسی
یہی ہی کہ اوسکی محبت اپنی اولیا کی دلون مین ڈالتا ہی جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہی خلق کی دلکی بات پر آگاہ ہو اور جسکی لونڈی یا بیوی ہو کہ اوسکی تیز سی خوش نہو جسوقت کہ اوسکی
آگی جانا چاہی اس اسم کو بہت پڑہی حق تعالے اوسکو صلاحیت پر لاوی ح الحَمِيدُ تعریف کرنیوالا ذات و صفات اپنی کا یا تعریف کیا گیا نصیب بندیکا یہہ ہے کہ
تعریف کرنیوالا حق کا ہو اور آراستہ ہو ساتھہ صفتوں کمال کی یا تعریف کیا گیا ہو نزدیک خدا اور بندونکی جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہی پسندیدہ افعال ہو اور جسپر فحش و بدزبانی
غالب ہووی اور اپنی تئین اوس سے نہین نگاہ رکہہ سکتا ہی اس اسم کو پیالہ پر لکہی اور بعضون نی کہا ہی یا پیالہ پر پڑہی اور ہمیشہ اوس پیالی مین پانی پیا کری فحش گوئی اوسکی
جاویگا ح المُحْصِي گہیر نیوالا ہی علم اوسکا ہر چیز کو اور ظاہر ہی نزدیک اوسکی گنتی سب مخلوقات کی اور نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ نہو تجہی غفلت حرکت و سکون مین کسی لحظہ و لمحہ اور

کوئی سانس کہ بیچ طاعت خدا کی اسکے آیا ہی حدیث شریف مین کہ نہین حسرت کرینگی اہل جنت مگر اوس ساعت کو کہ گذری ہو گی بغیر یاد خدا کی اور کوشش کرے اسمین کہ اعمال و احوال
اپنی پر اطلاع پاوی اور خلق پکڑنا ساتھ اس کی یہہ ہے کہ تکلف کرے تو بیچ شمار کرنی نعمتونکی کہ پہنچائی ہین اللہ تعالی نی تجکو تا کہ جانی تو عاجز ہونا اپنا شکر انکی سی اور گناہ اپنی شمار کرکے عذر
لاوی اور یاد کرا اون دنونکو کہ خالی ہین طاعت اوسکی سی اور بہت افسوس کرا اوپر جو کوئی شب جمعہ کو اس اسم کی تین ایک ہزار ایکبار پڑہی عذاب گور سی اور عذاب قیامت سے نڈر ہوگا
ع المبدئ المعید پیدا کرنیوالا پہلی بار اور دوبارہ پیدا کرنیوالا نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ رجوع کری تو طرف اوسکی ہر چیز مین اول بار اور دوبارہ اور سعی کری بیچ پیدا کرنی نیکیون کے
اور اعادہ کری یعنی پہر کرا اگر اوس عمل کو کہ اوسمین کچھ رہگیا ہو یا قصور ہوا ہو المبدی جسکی بیوی کو حمل ہوا اور اسقاط حمل سی ڈرتا ہو یا حمل دیر تک رہتا ہی چاہیی کہ خاوند اوسکا
سحر کی وقت ننانوی بار اوسکو پڑہی اور اونگلی شہادت کی گرد پیٹ کی پہراوی حمل ساقط نہو اور خلاصی پاوی اور اوسکو کچھ ضرر نہ پہنچی اور جو کوئی اسپر مداومت کری جو کچھ اوسکی
زبان پر جاری ہو بصدق و ثواب ہو ع المعید جسکا کوئی غائب ہو اور چاہی کہ وہ آجاوی یا اوسکی خبر پاوی جسوقت کہ اوسکی گہر کی لوگ سوتی ہون اس اسم کو گہر کی چارون
کونون مین ستر ستر بار پڑہی اور بعد اوسکی کہی یا معید بہیر مجہپر فلانیکو سات روز نگذرینگی کہ غائب آجاویگا یا اوسکی خبر آویگی ح اور اگر کچھ جاتا رہی اس اسم کو بہت پڑہی پاجاوی
ع المحیی المیت زندہ کرنیوالا اور مارنیوالا یعنی زندہ کرتا ہی دلونکو ساتھ نور ایمان کی اور پیدا کرتا ہی حیات جسم مین اور مارتا ہی بدنونکو اور دلونکو ساتھ خواب غفلت و نادانی
کی نصیب بندیکا ان سی یہہ ہے کہ زندہ کری خلق کو ساتھ نفع پہنچانیکی علم سی اور دلکو ساتھ معرفت الٰہی کے اور ماری خواہشون نفسانی اور خطرون شیطانی کو اور نہ فکر کری واسطے
حیات کے اور نہ موت کی بلکہ ہو تابعدار اوسکی قضا و قدر کا اور کہتا ہی یہہ دعا کہ آئی ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اللّٰہم احینی ما کانت الحیوۃ خیرا لی وتوفنی اذا کانت الوفاۃ خیرا
لی واجعل الحیوۃ زیادۃ لی فی کل خیر واجعل الموت راحۃ من کل شر جو کوئی درد اور رنج اور ضائع ہونی کسی عضو کسی خائف ہو اسم المحیی کو سات بار پڑہی حق تعالی اوسنی دور کری
ح واسطی دفع درد ہفت اندام کی ساتھ روز تک ہر روز پڑہ کر دم کری اور اگر مداومت کری اسپر دل اوسکا زندہ ہوا اور اوسکی بدن مین تقویت پیدا ہو ع الممیت جسکو کوئی نفس پر قابو
نہو کہ متابعت مین غلبہ کری وقت سونیکی ہاتھ سینہ پر رکہی اور اسم الممیت کو پڑہی یہانتک کہ سووی حق تعالی اوسکی نفس کو فرمان بردار کری ح الحی زندہ سب سے پہلی اور
سب سے بعد بہی نصیب بندیکا یہہ ہے کہ زندہ ہووی ساتھ یاد پروردگار تعالی کی اور خرچ کری جان اپنی اوسکی راہ مین تا حیات ابدی پاوی اگر کوئی شخص بیمار ہو اس اسم کو بہت
پڑہی صحت پاوی اور کوئی جو یہی بیمار پر تو بہی صحت پاوی ح اور اگر بیمار پر آکہہ سامنی کرکے پڑہی صحت پاوی اور اگر ہر روز ستر بار پڑہی عمر اوسکی [illegible] ع القیوم قائم آپ ہی اور
قائم رکہنی والا اور خبر گیری کرنیوالا مخلوقات کا نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ بی پروا ہو ماسوای اللہ سی اور کہا قشیری نی کہ جسنی پہنچانا کہ وہ قیوم ہی راحت پائی رنج تدبیر و اشتغال
سی اور رجا ساتھ راحت تفویض کی بس نہ بخل کریگا اور نہ حقیقت سمجھیگا دنیا کی بیش قیمت چیز کی جو کوئی اسکو بہت پڑہی وقت سحر کی دلونمین تصرف اوسکا ظاہر ہو یعنی دوست
رکہین گے لوگ اوسکو اور اگر بہت پڑہی مہمات اوسکی بسبب دلخواہ برآوین ع الواجد غنی کہ محتاج کسیکا کسی چیز مین نہین نصیب بندیکا یہہ ہی کہ بیچ حاصل کرنی کمال نفس و رہے
سعی کری تا مستغنی ہو ساتھ فضل خدا کی سوائی اللہ سی جو کوئی کہ وقت کہانا کہانیکی ساتھ ہر نوالیکی اسکو پڑہی وہ کہانا پیٹ مین نور ہوا اور جو کوئی خلوت مین اسکو بہت
پڑہی تونگر ہو ح الماجد بزرگ نصیب بندیکا وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا الواحد الاحد یکتا ذات و صفات مین نصیب بندیکا یہہ ہے کہ یکتا ہووی بندگی مین جیسا کہ وہ یکتا ہے
خدائی مین اور موصوف ہووی ساتھ ایسی فضائل کی کہ ہم جنس اوسکی ویسی نہون اگر کسیکا دل خلوت سے ہراسان ہو ایکہزار ایکبار اس اسم کو پڑہی خوف اوسکی دلسی جاتا رہی اور
مقرب حضرت حق کا ہو اور اگر طالب فرزند کی کہی اس اسم کو لکہکر اپنی ساتھ رکہی فرزند پیدا ہو ع الصمد بی پروا کہ نہین محتاج کسیکا اور سب اوسکی محتاج نصیب بندیکا
اس سے یہہ ہی کہ ہر حاجت مین رجوع اوسکی طرف کری اور بی فکر ہو اپنی رزق سی اور اوسپر توکل کری اور رکہی دنیا کی حرام چیزون سی اور بی رغبت ہو زینت کی چیزون سی اور
رغبت کری اوسکی حلال مین اور بی پروا ہو خلق سی اور سعی کری حاجت روائی خلق کیمین جو کوئی سحر کو یا آدہی رات کو سجدہ کری اور ایکسو پندرہ بار اس اسم کو پڑہی صادق الحال
والقول ہو اور کسی ظالم کی ہاتھہ مین گرفتار نہو اور اگر بہت پڑہی بہوکا نہو اور اگر حالت وضو مین کہی بی پروا ہو ع القادر المقتدر قدرت والا اقتدار ظاہر کرنیوالا
نصیب بندیکا یہہ ہے کہ قادر ہووی اوپر باز رکہنی نفس کی خواہشون اور لذتون سی اگر وقت دہونی اعضاء وضو کی ہر عضو دہوتی مین اسم القادر پڑہی کسی ظالم کی ہاتھہ گرفتار نہو

اور کوئی دشمن اوسپر چیرہ نہووی اور اگر کچہ کار مشکل درپیش آوی اکتالیس بار پڑہی وہ کار درستی پاوی ح المقتدر اگر اس اسم پر ملازمت کری غفلت ساتہہ ہوشیاری
مبدل ہو اور جو کہ وقت اوٹہنی کی سوتی اسم المقتدر کو بیس بار پڑہی تمام کام اوسکی حق تعالی کی طرف رجوع کرین ح المقدم المؤخر آگی کرنیوالا دوستونکو ساتہہ
نزدیک کرنیکی درگاہ عزت اپنی سی اور پیچہی ڈالنی والا دشمنونکا لطف اپنی سی نصیب بندیکا ان اسمون پاک سی یہہ ہے کہ نیکیونکیطرف سبقت کر اپنی تئین آگی کری یعنی
افضل ہو اور دنسی اور آگی کری اونکو کہ مقرب درگاہ عزت کی ہین یعنی عزیز رکہی اونکو اور پیچہی ڈالی نفس اور شیطان کو اور مردودون درگاہ الہی کو اور اہتمام کری امور
اپنی کاہین مقدم کری اوس امر کو کہ بہت ضروری ہے اور اوسکو کری کہ جسکی کم ضرورت ہو اور رہی درمیان خوف و رجا کی المقدم جو کہ معرکہ جنگ مین اوسکو پڑہی یا اپنی پاس رکہی
تو ہر رنج اوسکو نہ پہنچی اور اگر بست پڑہی نفس طاعت الہی مین فرمان بردار ہو ح المؤخر اگر سو بار پڑہی دل اوسکا ساتہہ غیر حق کی آرام نہ پکڑی ح اور جو کہ ہر روز سو بار پڑہی
تمام کام اوسکی باتمام پہنچین اور اگر اکتالیس بار پڑہی نفس اوسکا مطیع ہو ح الاول الآخر پہلی سب سے اور پیچہی سب سے نصیب بندیکا یہہ ہے کہ جلدی کری طاعتون مین اور
بجا لاوے اوامر مین اور جان خرچ کری اللہ کی لیئی تا حیات ابدی پاوی الاول اگر کسیکی فرزند نہو چالیس بار ہر روز چالیس دن تک پڑہی مراد اوسکی برآوی ح جسکو آرزوی
فرزند اور یا غنا کی اور یا کوئی اور حاجت ہو چالیس شب جمعہ ہر شب ہزار بار پڑہی تمام حاجتین برآوین ح الآخر جسکی عمر آخر کو پہنچی اور اعمال نیک نرکہتا ہو اس اسم کو ورد
اپنا کری حق تعالی عاقبت اوسکی بخیر کری ح الظاہر والباطن آشکارا باعتبار مصنوعات کی کہ دلالت کرتی ہین اوپر کمال صفتون اوسکیکی اور پوشیدہ وہم و خیال
باعتبار کنہ ذات کی الظاہر جو کوئی بعد نماز اشراق کی اسکو پانسو بار پڑہی حق تعالی آنکہین اوسکی روشن کری ح اور اگر خوف ہو اور مینہہ وغیرہ کا ہو بہت پڑہی امان پاوے
اور اگر گہر کی دیوار پر لکہی دیوار سلامت رہے ح الباطن جو کوئی ہر روز تینتیس بار یا باطن کہے صاحبان اسرار الہی سی ہو ح اور اگر مداومت کری اسکی جو کوئی اسکو دیکہے
دوست ہو ح الوالی کارساز و مالک نصیب بندیکا مثل نصیب الوکیل کے ہی جو کوئی چاہی کہ گہر اوسکا یا غیر اوسکی کا معمور و آباد ہو اور رہو اور مینہہ اور تمام آفتونسے
محفوظ رہے اسم الوالی کو اوپر کوزہ آب نارسیدہ کے لکہی اور پانی اوس کوزہ مین ڈالی اور اوس کوزہ کو گہر کی دیوار و پر ماری در و دیوار گہر کے سلامت رہین اور بہ نیت کسیکی تسخیر کے پڑہی جائے
گیارہ بار پڑہی وہ شخص مطیع و منقاد اوسکا ہو ح جو کوئی چاہی کہ گہر اوسکا یا غیر اوسکیکا خراب نہو تین سو بار اسم الوالی پڑہی سلامت رہے ح المتعالی بہت بلند نصیب
بندیکا اس سے وہی ہے جو العلی مین کہا جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہی جو دشواری کم ہو آسان ہو اور بعضون نے کہا جو عورت کہ حالت حیض مین اس اسم کو بہت پڑہی اوسکی
آفتونسی خلاصی پاوی ح البر نہایت احسان کرنیوالا نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ نیکی کری ماں باپ سے اور اوستادسی اور بزرگونسی اور قرابتیونسی اور حقدارون سے
جو کوئی آفتون ہوا وغیرہ سی ڈر رکہتا ہو اس اسم کو پڑہی امان پاویگا اور جسکی کوئی لڑکا ہو اس اسم کو سات بار پڑہی اور اوس لڑکیکو خدا تعالی کی سپرد کری وقت بلوغ تک امن
مین رہیگا اور بعضون نے کہا اگر کوئی شراب خواری اور زنا مین مبتلا ہو ہر روز سات بار پڑہی دل اوسکا اوس سے سرد ہو ح التواب توبہ قبول کرنیوالا اصل معنی توبہ کی رجوع
پہر جانا ہے جب نسبت اوسکی بندونکی طرف کرین تو پہرنا گناہ سی مراد رکہتی ہین اور اگر پروردگار کیطرف نسبت کرین تو پہرنا رحمت و توفیق ارادہ کرتی ہین اور اللہ تعالی میسر کرتا ہی اسباب
توبہ کی اور توفیق دیتا ہی بندہ کو اور جگاتی اور بیدار کرتا ہی خواب غفلت سے ساتہہ تخویفات اور تحذیرات اور آگاہ کرنیکی آگی گناہونکی عذاب پر پس رجوع کرتا ہی بندہ ساتہہ
توبہ اور ندامت کے اور رجوع کرتا ہی اللہ تعالی ساتہہ فضل و کرامت کے پس حقیقت مین توبہ حق کی مطابق ہی بندہ کی توبہ پر جیسیکہ فرمایا تاب علیہم لیتوبوا **مصرع** توبہ کنم نشکنم توبہ
دہی نشکنم ؛ بندہ کو چاہیے کہ ہمیشہ امیدوار رہی اور دروازہ ناامیدی بند کری اور جناب حق سی توبہ طلب کری اور گناہونسی پشیمان ہو اور گوش عبرت کی کہلی رکہی اور توبہ
مین تاخیر نکری اور امر عجلوا بالتوبہ قبل الموت کی فرمان برداری کری **حکایت** ایک وزیر عیسی ابن حبیب نام ساتہہ ایک جماعت سوارونکی چلا جاتا تہا لوگ بسبب عادت کے
پوچہتی تہی کہ یہہ کون ہے کہ ہمراہ اوسکے ایک بیمار راہ مین بیٹہی تہی اوسنی کہا چند آدمی کہتی ہین یہہ کون ہی یہہ ایک بندہ ہی چشم عنایت حق سی گرا ہوا اور اس حال مین مبتلا عیسی ابن حبیب
نی یہہ سنا اور اپنی گہوڑیکو پہر آیا اور ترک وزارت کی اور ساتہہ دولت توبہ کی مشرف ہوا اور مکہ مبارک مین مجاور رہا التواب جو کوئی اس اسم کو بعد نماز چاشت کی تین سو ساٹہہ بار پڑہی
حق تعالی اوسکو توبہ نصوح کرامت فرماوی اور جو کوئی اسکو بہت پڑہی سب کار اوسکی اصلاح پذیر ہون اور نفس طاعت مین آرام پکڑی ح النصیب بندیکا اس سے یہہ ہے

کہ امید تو یہ کہی قبول ہونی توبہ کی اور نا امید نہووی او ترنی رحمت اوسکیسی اور درگذر کری تقصیر وار ونسی اور قبول کری عذر عذر کرنیوالونکا اگرچہ کئی بار ہوا اور ساتہہ انعام والنعام کی اوپر رجوع کری اور جو کوئی بعد نماز چاشت کی کہی اللہم اغفرلی وتب علی انک انت التواب الرحیم گناہ اوسکی بخشی جاوین کذا جاء فی کتب الحدیث اَلْمُنْتَقِمُ بدلا لینی والا کافرون اور سرکشون سی ساتہہ عذاب کی نصیب بندیکا یہہ ہے کہ بدلالی بری دشمنونسی کہ نفس وشیطان ہین اور دشمن ترین دشمنونکا نفس امارہ ہی اور سزا اوسکی یہہ ہی کہ جب کچہہ گناہ کری یا عبادت مین قصور کری تو انتقام لی اور عقوبت کری بایزید بسطامی قدس سرہ نے کہا کہ میری نفس نے کسل کیا ایک رات کو تمین سیج ورد کی پس سزا دی مینی اوسکو پانی ندیا ایک برس تک جو کوئی دشمن کی جفا پر صبر نکر سکی تین جمعون تک ملازمت اسکی کری دوست ہوا اور حسن نیت سی آدہی رات کو پڑہی وہ کام سرانجام پاوی اور بیچ روایت ابوہریرہ کی المنعم بہی آیا ہی جو کوئی اسم المنعم پر مداومت کری ہرگز محتاج کیکا نہووی ح ع اَلْعَفُوُّ درگذر کرنیوالا گناہون اور تقصیرات سی نصیب بندیکا اس سے وہی ہی جو الغفور مین کہا اور حضرت شیخ رح نی شرح اسما حسنی مین یون لکہا ہی کہ العفو محو کرنیوالا سیئات کا اور درگذر کرنیوالا معاصی سے قریب بمعنی غفور کی ہی لیکن اوس سی ابلغ ہی اسلیی کہ غفران بمعنی ستر وکتمان کی ہی پس غفار بمعنی ڈہانکنی والیکی اور عفو مشعر محو ومعدوم کردینی کی ہی اور بندہ ہرچند گنہگار ہو لیکن عفو پروردگار کا امیدوار ہی پس سزا نہیں کسی گنہگار کی پیشانی پر رکہنا چاہیی شاید کہ مولی کریم بخش دیوی اوسکو بسبب اقامت حد شرع اور حکم دین کے رباعی بد مکن بدرا چہ دانی کز ازل ؛ نام او در زمرۂ نیکان بود ؛ اور ود برجای نیکان وان گمان ؛ بر تو در روز حشر تاوان بود ؛ آور تخلق اس کے یہہ ہی کہ تقصیرات لوگونکی درگذر کرے اوسکی حق مین کہی ہین عفو کر ہی تا درجہ الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس پاوے جسکی گناہ بہت ہون اس اسم کو ورد اپنا کری حق تعالی تمام گناہ اوسکی عفو فرماوی اَلرَّءُوْفُ بہت مہربان نصیب بندیکا مثل الرحیم کی ہی منقول ہی کہ ایک شخص کا ہمسایہ برا تہا جب وہ مرا تو اوس شخص نے اوسکی نماز نہ پڑہی پہر دیکہا یا گیا وہ میت خواب مین پس کہا گیا کہ کیا کیا اللہ نی ساتہہ تیری کہا کہ بخشد یا مجہی اور کہا اوسنی کہ کہنا فلانی شخص سے یعنی نماز نہ پڑہنیوالی سی کہ لو انتم تملکون خزائن رحمت ربی اذا لامسکتم خشیۃ الانفاق محاصل یہہ کہ میرا رب بہت مہربان ہی اگر تمہارا اختیار ہوتا تو خدا جانی کیا کرتی یہہ اوسنی طعن کیا نماز نہ پڑہنی پر الرؤف جو چاہی کہ کسی مظلوم کو ظالم کی ہاتہہ سی چہٹاوی اوسکو دس بار پڑہی وہ ظالم شفاعت اوس شخص کے قبول کریگا اور جو کوئی اسپر مداومت کری دل اوسکا مہربان ہوا اور سبکو دوست رکہی اور سب لوگ اوسپر مہربان ہون ح مَالِكُ الْمُلْكِ مالک ساری جہان کا نصیب بندیکا اسم الملک مین گزرا اور کہا شاذلی نی کہ تہیر ایک دروازی پر یعنی اللہ کی دروازی پر تا کہولی جاوین تیری لیی بہت سے دروازی اور گردن جہکا ایک بادشاہ کی لیی یعنی اللہ تعالی کی لیی تا کہ جہکین تیری لیی بہت سی گردنین فرمایا اللہ تعالی نی وان من شیء الا عندنا خزائنہ جو کوئی اس اسم پر بہت مداومت کری تونگر ہوا اور حاجات ومہمات دارین کے درستی پاوین اور یہی خاصیت ہی اسم ذو الجلال والاکرام کے ح ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ صاحب بزرگی اور بخشش کا اور جسنی کہ جلال خدا کا پہچانا تذلل کری اوسکی درگاہ مین اور جسنی اکرام اوسکا دیکہا شکر کہی اوسکا پس خدمت نکری غیر اوسکیکی اور سوال نکری غیر اوسکی نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ حاصل کری اپنی نفس کی لیی بزرگی اور سلوک کری بندگان خدا سی اَلْمُقْسِطُ عدل کرنیوالا نصیب بندیکا اسم العدل مین گذرا جو کوئی اس اسم کو سو بار پڑہی شر شیطان کے اور وسوسہ اوسکی سی نڈر ہوا اور اگر سات سو بار پڑہی جو مقصود کہ رکہتا ہو حاصل ہو ح اَلْجَامِعُ جمع کرنیوالا لوگونکا قیامت کو نصیب بندیکا یہہ ہی کہ جمع کری علم وعمل کو اور کمالات نفسانیہ وجسمانیہ کو اور سعی کری بیچ جمع کرنی فکر اور تسکین دل اور جمعیت مع اللہ کی بیت در جمعیت کوش تا ہمہ ذات شوی ؛ تر سم کہ پراگندہ شوی مات شوی ؛ جسکی اہل اور اقارب اور اتباع متفرق ہوئی ہون وقت چاشت کی غسل کری اور مونہہ آسمانکیطرف کری اور اس اسم کو دس بار پڑہی اور ایک اونگلی ہر بار مین بند کرتا جاوی پہر ہاتہہ اپنی مونہہ پر پہیری تہوڑی عرصہ مین سب جمع ہو جائینگے ح اَلْغَنِیُّ بی پرواہ ہر چیز سی جو کوئی بلا طمع مین مبتلا ہو اسم الغنی کو اوپر ہر عضو کی اعضاء اپنی سی پڑہی اور ہاتہہ کہینچ لاوی حق تعالی بلا اوسکی دفع کریگا اور جو کوئی ہر روز ستر بار پڑہی مال مین برکت ہوگی اور کبہی محتاج نہوگا ح اَلْمُغْنِی بی پروا کرنیوالا جسکو چاہی نصیب بندیکا اسی یہہ ہی کہ استغنا کری ماسوی اللہ سی اس اسم کو دس جمعون تک ملازمت کری کہ ہر جمعہ کو ہزار بار پڑہی خلق سی بی پروا ہوگا ح اَلْمَانِعُ باز رکہنی والا بلا سی

ونقصان کی بند ونسی دین و دنیا مین نصیب بندیکا یہہ ہے کہ نفس و طبیعت کو خواہشون نفسانی سی باز رکہی جب درمیان میان بیوی کی خفگی اور نزاع واقع ہو جسوقت کہ
پہونی پر جاوی اسکو پڑہی بار پڑہی حق تعالی اوس غصہ کو دفع کری رح اور حضرت شیخ نی شرح اسماء حسنی مین پہلی اسم المانع کی اسم المعطی بہی نقل کیا ہی اور ترجمہ اور
شرح دونو اسمونکی یون کی ہی کہ جسکو جو کچہہ چاہی دیوی اور جسکو چاہی نہدی لا مانع لما اعطی ولا معطی لما منع اور بندی نی جب جانا کہ حق تعالی معطی اور مانع ہے
اوسکی عطا کا امیدوار رہنا چاہیی اور اوسکی منع سی خائف اور تخلق یہہ کہ صالحون اور مستحقونکو دیوی اور فاسقون اور ظالمونکو منع کری یا قلب و روح کو انوار حضور
و طاعت کی عطا کری اور نفس و طبیعت کو ہوا اور شہوت سے مانع آوی اور ابو ہریرہ کی روایت مین کہ مشکوۃ مین ہے ذکر معطی کا نہین ہے اور منع کو موجب بن روایت
کی تفسیر کرتی ہین ساتہہ رد و ہلاک کی یہہ حضرت شیخ نی لکہکر یہہ خاصیت معطی کی یہہ لکہی ہے کہ جو کوئی المعطی کو ورد اپنا کری یا معطی السائلین بہت پڑہی کسی کے
سوال کا محتاج نہو الضار النافع ضرر پہنچانیوالا اور فائدہ پہنچانیوالا جسکو چاہی کہا قشیری نی کہ اسمین اشارہ ہی اسطرف کہ ضرر و نفع اور ہر چیز اسکی قضا و قدر سے
ہی پس جو کوئی تابعدار ہوا اوسکی حکم کا پس وہ بیچ راحت مین اور جو نہ تابعدار ہوا پڑا ہر آفت مین فرمایا اللہ تعالی نی من استسلم لقضائی وصبر علی بلائی وشکر علی
نعمائی کان عبدی حقا ومن لم یستسلم لقضائی ولم یصبر علی بلائی ولم یشکر علی نعمائی فلیطلب ربا سوائی ۞ شرح اسماء حسنی مین حضرت شیخ نی بیچ شرح دونو
اسمون النافع الضار کی یون لکہا ہی کہ خالق خیر و شر اور نفع و ضرر کا وہی اللہ تعالی ہی اور پیدا کرنیوالا درد اور رنج اور شفا کا گرمی اور سردی اور
خشکی اور تری مین وہی ہی اور گمان نلیجاوین کہ دارو نافع بذات خود ہی اور زہر ہلاک کرنیوالا بنفس خود اور طعام بنفس خود سیر کرتا ہی اور پانی بذات خود سیراب
کرتا ہی یہہ تمام اسباب عادی ہین یعنی کہ عادت اسکی جاری ہوئی ہی کہ اللہ سبحانہ نی اونکو اسباب کیا ہی اور بوساطت انکی پیدا کرتا ہی یعنی چیزون مذکور
کو اور اگر چاہی بغیر انکی بہی پیدا کری اور اگر چاہی باوجود انکی نکری اسیطرح تمام اجزاء عالم کی علویات و سفلیات سے اور وسائط اور اسباب مسخر قدرت کاملہ باریتعالی کے
ہین اور یہہ تمام بنسبت قدرت ازلیہ کی مانند قلم کی بیچ ہاتہہ کاتب کی ہین اور بندہ کو چاہیی کہ ضرر اور نفع تمام حق تعالی سی جانے اور عالم اسباب کو مغلوب قدرت اوسکے
کا جانی اور حکم اور قضاء الہی کا تابعدار ہوا ور تمام امور سپرد اوسیکی کری تا زندگانی بسر کری ساتہہ چین کہ خلق سی راحت مین ہو **حکایت** لائی ہین کہ
موسی علیہ السلام نی دانتونکی درد سی حضرت حق مین فریاد کی حکم ہوا کہ فلانی گہانس دانت پر رکہہ آرام ہو موسی علیہ السلام نے وہ گہانس دانتون پر رکہی آرام پایا بعد ایک
مدت کی پہر ایک دانت مین درد ہوا وہی گہانس دانت پر رکہی درد زیادہ ہوا کہا الہی یہہ وہی گہانس ہے کہ تونی تعلیم فرمائی تہی خطاب باعتاب پہنچا کہ اوس دفعہ
توجہ ہماری جناب مین کی تہی تونی شفا دی ہمنی اور اس مرتبہ توجہ گہانس کی طرف کی تونی درد زیادہ کیا مینی تا جانی تو کہ شفا دینی والی ہم ہین نہ گہانس اور
تخلق یہہ ہے کہ ساتہہ امر الہی اور حکم شریعت کے ضرر پہنچاوی اور زجر کری دشمنان دین کو اور نفع پہنچاوی اور مدد کری دوستان خدا کی الضار جسکو ایک حال و مقام میسر ہو اس اسم کو جمعہ کی شب کو سو بار
پڑہی حق تعالی اوسکو اوس مقام مین ثابت عطا فرماوی اور مرتبہ اہل قرب مین پہنچی رح النافع جو کوئی کشتی مین بیٹہی ہر روز اسم النافع پر ملازمت کری کوئی آفت اوسکو
نہ پہنچی اور اگر ابتدا ہر کار مین اکتالیس بار پڑہی تمام کام حسب دلخواہ اوسکی ہون رح النور روشن کرنیوالا آسمان کا ساتہہ ستارونکی اور روشن کرنیوالا
زمین کا ساتہہ انبیا اور علما وغیرہم کی اور دل مومنونکا ساتہہ نور معرفت و طاعت کی نصیب بندیکا یہہ ہے کہ روشن ہووی ساتہہ نور ایمان و عرفان کے
جو کوئی شب جمعہ مین سات بار سورہ نور اور ہزار ایکبار اس اسم کو پڑہی اوسکی دلمین نور پیدا ہو اگر وقت صبح ملازمت کری دل اوسکا روشن ہو رح الہادی
راہ دکہانیوالا نصیب بندیکا یہہ ہے کہ بندگان خدا تعالی کو اوسکی راہ بتاوی اور تفصیل اس اجمال کی حضرت شیخ نی شرح اسماء حسنی مین یون لکہی ہے کہ ہادی
راہ دکہانی اور منزل مقصود کو پہنچانیوالا تمام رہرونکا وہی ہے جو کوئی کہ راہ دنیا کی چلتا ہی راہ نما وہی ہے اور جو کہ راہ عقبی کی چلتا ہی رہبر وہی ہے **بیت**
گر نہ چراغ لطف تو راہ نماید از کرم ۞ قافلہای شب روان پی نبرد بمنزلی ۞ اور پروردگار تعالی کی انواع ہدایت کی لیی حصر نہین ہے الذی اعطی کل شیء خلقہ
ثم ہدی جیسیکہ لڑکیکو بعد پیدا ہونیکی پیٹ سی چہاتی چوسنی کی راہ بتائی اور چوزہ کو بعد نکلنی کی انڈیسی دانہ چگنی کی راہ بتائی اور شہد کی مکہی کو گہر بنانیکی اور نفعل در رنگ

ترین ہدایت کی راہ دکہانی ہی اوس طریق کی کہ موصل بجناب قیت مآب اور رویت ذات پاک اوسکی ہی اور خواص کی باطن مین پیدا کرنا نور دن توفیق اور اسرار تحقیق
کا کہ سبب ہدایت طاعت و معرفت کی ہین اور بہترین بندونکی متعلق ساتہہ اس اسم کی انبیا اور اولیا اور علما ہین کہ راہ دکہانیوالی خلائق کی ہین طرف صراط مستقیم
کی خصوصا سید انبیا اور ختم رسل صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ اتباعہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین ؂
ذوالنون مصری قدس سرہ نی کہا کہ تین چیزین عارفون کی اخلاق سی ہین تنگدل اور غمزدونکو کشادگی اور فرحت کی طرف لانا اور حق تعالی کی نعمتین غافلونکو یاد دلانی
اور زبان توحید سی مسلمانونکو راہ حق دکہانی یعنی مونہہ اونکی لوگونکی دنیا سی طرف دین کی اور معاش سی معاد کی طرف لانی آبادی جو کوئی ہاتہہ اوٹہاوی اور مونہہ آسمان کی طرف
کری اور اس اسم کو بہت پڑہی اور ہاتہہ اوپر مونہہ اور آنکہونکی پہیری مرتبہ اہل معرفت کا پاوی ح البدیع پیدا کرنیوالا عالم کا بدون مثال کی کہا بعضون نے کہ جسنی امر کیا سنت کو
اپنی نفس پر قول اور فعل مین بولتا ہی حکمت کی باتین اور جسنی امیر کیا خواہش کو اپنی نفس پر قول و فعل مین بولتا ہی بدعت کی باتین اور کہا قشیری نے کہ اصول ہماری مذہب کے
تین ہین پیروی کرنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاق و افعال مین اور کہانی مین کہ حلال ہو اور سچ بولنا اور خالص کرنا نیت کا تمام اعمال مین اور یہہ بہی کہا ہی کہ جسنی
مداہنت یعنی نرمی کی منع سی لیتا ہی اللہ حلاوت سنتونکی اعمال اوسکی سے اور جو کوئی ہنستا ہی بدعتی کو دیکہکر نکال لیتا ہی اللہ تعالی نور ایمان کا دل اوسکی سی البدیع
جسکو کوئی غم یا مہم پیش آوی ستر ہزار بار اور ایک روایت مین ہزار بار یا بدیع السموات والارض پڑہی وہ مہم سرانجام پاوی اور اگر با وضو مونہہ قبلہ کی طرف کرکر اتنا
پڑہی کہ سو جاوی جو کچہہ چاہی خواب مین دیکہی الباقی ہمیشہ رہنی والا جو کوئی شب جمعہ کو سو بار پڑہی تمام عمل اوسکی قبول ہون اور کسی رنج اوسکو نہ پہنچی ؂
الوارث باقی بعد فنا موجودات کی اور مالک تمام مخلوقات کا نصیب بندیکا یہہ ہے کہ اون اعمال مین کہ جملہ باقیات صالحات سے ہین کوشش کری مثل تعلیم علم اور صدقہ
جاریہ وغیرہا کی مراد وارث سی باقی بعد فنا موجودات کی ہی کہ تمام املاک بعد فنا مالکونکی رجوع اوسکی طرف کرینگی اور یہہ بنظر ظاہر ہی والا وہ ہی مالک علی الاطلاق
ازل سی ابد تک بے تبدل ملک کے اور تمام ملک و ملکوت اوسکی ہی ہے بی شرکت کے اور صاحبان البصائر ہمیشہ ندا لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار کی گوش ہوش سی سنتے
ہین بندیکو چاہی کہ ہیچ فکر مال و میراث کی نہو اور جانی کہ سب کچہہ چہوڑ جانا ہی موتوا قبل ان تموتوا اشعار عارفونکا ہی مصرعہ دل برین منزل فانی چہ نہی رخت بنہد
اور تحقیق یہہ ہے کہ تحصیل علوم اور معارف دین کری اور وارث انبیا کا ہو خاصیت جو کوئی وقت نکلنی آفتاب کے اس اسم کو سو بار پڑہی کچہہ رنج اوسکو نہ پہنچی ؂ ح
اور جو کوئی اسکو بہت پڑہی تمام کام اوسکی بن آوین ح الرشید رہنما عالم کا کہا بعضون نے کہ راہ دکہانا اللہ کا بندی اپنی کو یہہ ہے کہ راہ دکہاوی نفس اوسکی کو
طرف طاعت اپنی کی اور قلب اوسکی کو طرف معرفت اپنی کی اور روح اوسکی کو طرف محبت اپنی کی اور علامت اوس شخص کے کہ راہ دکہاتا ہی اوسکو حق واسطی سیدہا کرنی
نفس اوسکی کی یہہ ہے کہ الہام کرتا ہی اللہ توکل و تفویض تمام امور مین منقول ہی کہ بہوک لگی ایک روز ابراہیم بن ادہم کو پس حکم کیا ایک شخص کو ساتہہ گرو کرنی ایک چیز کے
کہ اون پاس تہی کہا نیکی لیی پس نکلا وہ نا گہان ایک شخص ملا کہ اوسکی ساتہہ ایک خچر تہا کہ اوس پر چالیس ہزار دینار تہین پس پوچہا اوسنی اوس شخص سے ابراہیم کو
اور کہا کہ یہہ میراث اوسکی ہی کہ اوسکی باپ کے مال مین سے پہنچی ہی اور مین غلام اوسکا ہون پہر لی آیا وہ شخص اوسکو ابراہیم کی پاس پس کہا ابراہیم نے کہ اگر ہی تو سچا تو
آزاد ہی تو اسکی خوشی کی لیی اور جو کچہہ کہ ساتہہ تیری ہے بخشا مینی تجہکو پس چلا جا میری پاس سے پس جب نکلا وہ کہا ابراہیم نی ای رب میری کلام کیا مینی تجہسی بیچ مقدمہ روٹی کی اور تو نے
دی دنیا مجہکو بکثرت پس قسم تیری حق کی اگر مار ڈالیگا تو مجہی بہوک سی نہین مانگنی کا مین تجہسی کچہہ جو کوئی تدبیر اپنی کار کی نجانی اس اسم کو درمیان نماز شام اور سونیکی ہزار
بار پڑہی جو کچہہ صواب ہو اوسپر ظاہر ہو اور اگر مداومت کری سکی مہمات اوسکی بی سعی اوسکی سر انجام پاوین ح الصبور بردبار کہ شتابی نہین کرتا بیچ عذاب کی
گنہگارون کے اور نصیب بندیکا اس سے ظاہر ہی صبر النعمۃ مین شکیبائی کرنی صبور وہ کہ بیچ کرنی گنہگارون کے شتابی نکری اور بیچ عقوبت اونکی جلدی نکری اور صبور
نزدیک بعضی حلیم کی ہی اور فرق یہہ ہے کہ صبور مشعر ہی اسپر کہ اگرچہ اب صبر کیا ولیکن آخرت مین پکڑیگا اور حلیم مطلق ہی اور بعضون نی کہا کہ صبور بمعنی صبر دینی والا ہی
بندیکو مصیبت اور بلا مین اور صبر دینی والا اور تحمل بار امانت کی اور صبر دینی والا اور مخالفت ہوا اور شہوت کی اور صبر دینی والا اوپر مشقت کی ساتہہ دوام عبادت کے

وہی سبحانہ تعالیٰ ہی اور بندے کو چاہیے کہ بیچ تمام بلاؤں اور رنجوں کی صبر اوسی چاہی اور نافرمانی سی دور رہی تاکہ تخلق ہو یہہ کہ کسی کام میں جلدی اور شتابی نکری اور آرام
تمکین اختیار کری اور رنج و فراق میں یاد اللہ تعالیٰ سی ہووے ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین یا ایہا الذین آمنوا اصبروا وصابروا
ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون ایک شیخ نی مشائخ میں سی کہا کہ جام صبر کے اگر مارا جاوے تو شہید ہوگا اور اگر زندہ رہیگا سعید ہوگا خاصیت جسکو رنج یا مشقت یا درد
یا مصیبت پیش آوے پنج ہزار اسکو پڑھی اطمینان باطن پاوی اور اگر آدھی رات اور یا دوپہر کو مداومت کری اسکی زبان بندی اور خوشنودی دشمنوں کی اور ضرر اسکا ظالم کی
بعد غضب کے اور قبولیت دونوں کی خاصیت تمام کہا رواہ الترمذی والبیہقی فی الدعوات الکبیر وقال الترمذی ھذا حدیث غریب نقل کی یہہ ترمذی نے
اور بیہقی نی دعوات کبیر میں اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے آور کہتا ہوں میں یعنی ملا علی قاری کہتے ہیں کہ کتاب اللہ میں اور حدیث رسول اللہ میں سوائی ان اسماء کی اور اسماء ہی
آئی ہیں ہیں کتاب اللہ میں یہہ ہیں الرب الاکرم الاعلی الحافظ الخلاق الساتر الستار الشاکر العادل العالم العلام الغالب الناظر الفاطر الفالق القدیر القریب القاہر الکفیل الکامل المحیط
المالک المولی النصیر احکم الحاکمین ارحم الراحمین احسن الخالقین ذو الفضل ذو الطول ذو القوۃ ذو المعارج ذو العرش رفیع الدرجات غافر الذنوب قابل التوب الفعال لما یرید مخرج الحی من
المیت اور حدیث شریف میں یہہ آئی ہیں الحنان المنان المغیث اور سوائی انکی اور کتابوں میں تورات وغیرہ سی اور بھی نقل کیے ہیں للہ الحمد تمام ہوئی شرح اسماء حسنی کے شرح
ملا علی قاری اور شرح لوی فخر الدین اور ترجمہ حضرت شیخ رحمہم اللہ کی سی **وعن** بریدۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یقول اللہم انی اسئلک
بانک انت اللہ لا الہ الا انت الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد فقال دعا اللہ باسمہ الاعظم
الذی اذا سئل بہ اعطی واذا دعی بہ اجاب رواہ الترمذی وابو داؤد اور روایت ہے بریدہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہی یا الہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے یعنی مطلب و مقصود اپنا بوسیلہ اسکی کہ تو ہی اللہ نہیں کوئی معبود مگر تو اکیلا بے نیاز ایسا کہ جنا اور جنا گیا اور نہیں اوسکا
ہمسر کوئی پس فرمایا حضرت نے کہ دعا مانگی اسنی اللہ تعالیٰ سی ساتھہ اسم اعظم کی ایسا اسم اعظم کہ جب مانگا جاتا ہی اللہ تعالیٰ ساتھہ اوسکی دیتا ہی اور جسوقت کہ دعا کی جاتی ہے ساتھہ اوسکی قبول کرتا ہے
یعنی اکثر مقبول ہوتی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** ظاہر یہہ ہے کہ اسم اعظم اسماء الہی میں پوشیدہ ہی مثل لیلۃ القدر کی لیکن جمہور علما کہتے ہیں کہ اسم اعظم لفظ اللہ کا ہی لیکن قطب ربانی سید عبد القادر
جیلانی رحمہ اللہ نی فرمایا ہی کہ بشرط اسکی کہ اللہ کہی تو اور نہو تیرے دل میں سوائی اوسکی کچھہ تاثیر جب ہی ہوگی کہ جب ایسا حال ہوگا اور اور اقوال بہت وارد ہوئی ہیں چنانچہ کچھہ باب کے آخر میں مذکور ہونگی اور علمانی فرق سوال
اور دعا میں یہہ نقل کیا ہے کہ سوال کی معنی ہیں طلب کرنا جیسیکہ کہیں اللہم اعطنی اور اعطا دینا اوسکا اور دعا کی معنی ہیں پکارنا جیسیکہ کہیں یا اللہ اور اجابت قبول کرنا اوسکا
جیسیکہ فرماوی لبیک عبدی یعنی ہاں بندی میری ع نحرج **وعن** انس قال کنت جالسا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد ورجل
یصلی فقال اللہم انی اسئلک بان لک الحمد لا الہ الا انت الحنان المنان بدیع السموات والارض یا ذا الجلال و
الاکرام یا حی یا قیوم اسئلک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا اللہ باسمہ الاعظم الذی اذا دعی بہ اجاب واذا سئل
بہ اعطی رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہا میں بیٹھا ہوا تہا ساتھہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی مسجد میں اور ایک شخص پڑہتا تہا نماز پس کہا اوسنی یا الہی مانگتا ہوں میں تجھسی مطلب اپنا بوسیلہ اسکی کہ تیری لیے ہی سب تعریف نہیں کوئی معبود مگر تو مہربان بہت دینی والا پیدا
کرنیوالا آسمانوں اور زمین کا ای صاحب بزرگی و بخشش کی ای زندہ خبرگیری کرنیوالی سوال کرتا ہوں میں تجھسی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دعا مانگی اللہ سی ساتھہ نام
اوسکی کے بڑا ہی ایسا نام کہ جب مانگا جاوی ساتھہ اوسکی قبول کرلی اور جب سوال کیا جاوی ساتھہ اوسکی دیوی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **وعن**
اسماء بنت یزید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسم اللہ الاعظم فی ہاتین الایتین والہکم الہ واحد لا الہ الا ہو
الرحمن الرحیم وفاتحۃ آل عمران الم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم رواہ الترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کی سے تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسم اللہ کا اعظم بیچ ان دو آیتوں کی ہی اور معبود تمہارا معبود ایک ہی نہیں کوئی معبود مگر وہ بخشنے والا مہربان اور بیچ ابتدا سورہ آل عمران کے اللہ نہیں کوئی

معبود کو دوست رکھ یعنی برگزیدہ جانو الا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے وعن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دعوۃ ذی النون اذ دعا ربہ وھو فی بطن الحوت لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین لم یدع بھا رجل مسلم فی شیء قط الا استجاب لہ رواہ احمد والترمذی
اور روایت ہے سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا صاحب مچھلی کی یعنی حضرت یونس کی جس وقت کہ دعا مانگی اپنے رب سے اور تھا بیچ پیٹ مچھلی
کے دعا یہ ہے نہیں کوئی معبود مگر تو پاک ہے تو تحقیق میں تھا ظالموں سے نہیں دعا مانگتا ساتھ اوسکے کوئی شخص مسلمان بیچ کسی چیز یعنی حاجت کی مگر قبول کرتا ہے اللہ
واسطے اوسکے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف مختصر قصہ حضرت یونس علیہ السلام کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بھیجا اونکو طرف بستی والوں شہر نینوی کی پس
بلایا اونکو طرف ایمان کی وہ ایمان نہ لائے پھر وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے انکو آگاہ کر دے کہ عذاب تمپر آویگا بعد تین دن کے وہ یہ بات انکو کہہ کر
سے پس نکل شہر سے ایک سیاہ ابر قریب ہوا یہانتک کہ ٹھیرا اونکے شہر پر اور قریب تھا زمین سے پس جب یقین کیا اونہوں نے کہ قریب ہے اوترنا عذاب کا
نکلے ساتھ بچوں اپنے اور اولاد اور جانوروں اپنے کی طرف جنگل کی اور جدا کیا آدمیوں اور جانوروں کی بچوں کو اونکی ماؤں سے پس بلند کی آواز ساتھ زاری اور رونے کے
اور ایمان لائے اور توبہ کی کفر سے اور کہا اونہوں نے یا حی حین لا حی یا حی لا الہ الا انت پس دفع کیا اللہ تعالیٰ نے اونسے عذاب پھر قریب آنے کے شہر کی آئے حضرت یونس
علیہ السلام تا کہ معلوم کریں حال اونکا پس دیکھا وہ بستی شہر اونکا آباد ہے جیسا کہ تھا اور لوگ اوسکے زندہ ہیں پس حیا کی اونہوں نے اور کہا کہ میں نے کہا تھا اونکو
عذاب نازل ہوگا پیچھے تین دن کی اور نہ نازل ہوا پس چلے گئے اور نہ جانا کہ عذاب اوترا تھا اور پھر دفع ہو گیا پس یہانتک کہ آئے ایک کشتی پر اور بیٹھے اوسمیں پس جب
ٹھیر گئی کشتی پس مبالغہ کیا اوسکی جاری ہونے میں نہ جاری ہوئی پس کہا ملاحوں نے کہ یہاں کوئی غلام بھاگا ہوا ہے پھر قرعہ ڈالا اونہوں نے درمیان
کشتی والوں کی پس نکلا قرعہ یونس کے نام پر کہا اونہوں نے کہ میں ہوں غلام بھاگا ہوا پھر ڈال دیا اپنے کو دریا میں پس نگل گئی مچھلی اسکو اور حکم کیا مچھلی کو اللہ
تعالیٰ نے یہ کہ محفوظ رکھیو انکو پس پھری اوسکی پیٹ میں اور سیر کروائی اونکو دریائے نیل و دریائے فارس کی اور دجلہ کی پھر کہا لا الہ الا انت سبحانک انی کنت
من الظالمین یعنی میں ظالموں میں ہوں بسبب نکلنے کے قوم میں سے پہلے اسکے کہ اذن دے تو مجھکو نکلنے کا پس قبول کی اللہ تعالیٰ نے دعا اونکی اور حکم کیا مچھلی کو اونکی ڈالنے کا
طرف زمین نصیبین کی وہ ایک شہر ہے شام کی شہروں میں سے ع

الفصل الثالث

تیسری فصل عن بریدۃ قال دخلت مع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم المسجد عشاء فاذا رجل یقرأ ویرفع صوتہ فقلت یا رسول اللہ اتقول ھذا مراء قال بل مؤمن منیب قال وابو موسی
الاشعری یقرأ ویرفع صوتہ فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتسمع لقراءتہ ثم جلس ابو موسی یدعو فقال اللھم انی
اشھدک انک انت اللہ لا الہ الا انت احدا صمدا لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد سال
اللہ باسمہ الذی اذا سئل بہ اعطی واذا دعی بہ اجاب قلت یا رسول اللہ اخبرہ بما سمعت منک قال نعم فاخبرتہ بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال لی انت الیوم لی اخ صدیق حدثتنی بحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ رزین روایت ہے بریدہ سے کہا داخل ہوا میں ساتھ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں وقت عشا کے پس ناگہان ایک شخص پڑھتا تھا قرآن اور بلند کرتا تھا آواز اپنی پس کہا میں نے یا رسول اللہ کیا کہتے ہو تم اسکو ریاکار یعنی
منافق کہ پڑھتا ہے پکار کر سنانے کو اور دکھانے کو لیے فرمایا حضرت نے بلکہ مسلمان رجوع کرنیوالا یعنی غفلت سے طرف ذکر کی کہا بریدہ نے اور ابو موسی اشعری پڑھتے تھے
قرآن اور بلند کرتے تھے آواز اپنی یعنی اور جگہ کہ ایک شخص پڑھتا تھا وہ ابو موسی تھے پھر شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سننا قراءت اونکی کا پھر بیٹھے
ابو موسی یعنی شاید کہ وہ تشہد میں تھے بعد نماز کے دعا مانگنے لگے پس کہا یا الٰہی تحقیق میں گواہ کرتا ہوں تجھکو یعنی اعتقاد کرتا ہوں تیرے حق میں کہ تو اللہ ہے نہیں
کوئی معبود سوائے تیرے یکتا ہے بے نیاز نہ جنا اور نہ جنا گیا اور نہیں ہے اسکا ہمسر کوئی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مانگا اللہ تعالیٰ سے
ساتھ نام اوسکے ایسا نام کہ جب سوال کیا جاتا ہے ساتھ اوسکے دیتا ہے اور جس وقت کہ دعا مانگی جاتی ہے ساتھ اوسکے قبول کرتا ہے کہا بریدہ نے کہا میں نے یا رسول اللہ

خبر پہنچاؤں میں ابو موسیٰ کو ساتھ اوس چیز کی کہ سنی میں نے آپ سے فرمایا کہ ہاں پہر خبر دی میں نے ان کو ساتھ اوسکے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ابو موسیٰ نے مجھکو تو البتہ تجھی
سے میرا بھائی ہے پہنچا بیان کی تو نے مجھے حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ رزین نے ف بیچ بیان اسم اعظم کی اور بہت سے قول وارد ہوئے ہیں بعضوں نے کہا اسم
اعظم بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے اور بعضوں نے لفظ ہو کو کہا اور بعضوں نے الحی القیوم کو اور بعضوں نے مالک الملک کو اور بعضوں نے کلمہ توحید کو اور بعضوں نے اللہ الذی لا الہ الا ہو رب العرش
العظیم کو اور حضرت امام زین العابدین سے منقول ہے کہ اونہوں نے سوال کیا رب العزت سے تعلیم کر مجھکو اسم اعظم پس کہا اونکو خواب میں کہ اسم اعظم لا الہ الا اللہ ہے اور بعضوں نے کہا کہ وہ
مخفی ہے اسماء حسنی میں اور بعضوں نے کہا کہ اللہم ہے بعض سلف سے منقول ہے کہ کہا جسکسی نے کہا اللہم دعا کی ہے اسنے ساتھ تمام ناموں اوسکے کے اور مانند اسکی حسن بصری سے بھی منقول ہے
اور بعضوں نے کہا الم ہے اور بعضوں نے کہا کہ جو اسم کہ الہام ہے کہ یاد کرے بندہ اللہ کو ساتھ اوسکے بطریق حضور و استغراق کی اس طرح کہ اوسکے باطن میں اوس حالت
میں سوای اوسکے کچھ نہو وہی وہ اسم اعظم ہے اور دعا ساتھ اوسکے قبول ہوتی ہے یہہ قول حضرت امام جعفر صادق کا ہے اور ابو سلیمان دارانی نے کہا کہ پوچھا میں نے
بعضے مشائخ سے اسم اعظم کہا اپنے دل کو پہچانتا ہے تو کہا میں نے ہاں کہا جسوقت کہ دیکھے تو دل اپنے کو کہ متوجہ ہوا طرف خدا کی اور نرم ہوا مانگ حاجت اپنی کہ یہی اسم اعظم ہے اور
ابو الربیع سے کسی نے پوچھا کہ تعلیم کرو مجکو اسم اعظم کہا کہ لکھ اطع اللہ یطعک یعنی فرمان برداری کر اللہ کی قبول کریگا عرض تیری حاصل یہہ کہ اطاعت کرنی اللہ کی اسم
اعظم ہے کہ اس سے مہربان ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اور قبول کرتا ہے دعا اور کہا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم عارف سے مانند کن کے ہے اللہ تعالیٰ سے یعنی جیسے اللہ تعالیٰ کن کہنے میں جو
چاہتا ہے پیدا کر دیتا ہے ویسے ہی بندے کے لیے بسم اللہ کی برکت سے سر انجام جس کام کا چاہتا ہے ہو جاتا ہے اور کہا بعضے محققین نے کہ یہہ دعا جامع سب اقوال کی ہے یعنے
اسمیں سب اسم اعظم کہ بزرگوں نے نقل کیے ہیں آجاتے ہیں اللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا خَیْرَ
الْوَارِثِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا سَمِیْعَ الدُّعَاءِ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا عَالِمُ یَا سَمِیْعُ یَا عَلِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا مَالِکَ الْمُلْکِ یَا مَلِکُ یَا سَلَامُ یَا حَقُّ یَا قَدِیْمُ یَا قَائِمُ یَا غَنِیُّ یَا مُحِیْطُ یَا حَکِیْمُ یَا عَلِیُّ یَا قَاہِرُ یَا
رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا سَرِیْعُ یَا کَرِیْمُ یَا مُجِیْبُ یَا مُعْطِیْ یَا مَانِعُ یَا مُحْیِیْ یَا مُقْسِطُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا وَہَّابُ یَا غَفَّارُ یَا قَرِیْبُ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ
اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ اَنْتَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ۔

بَابُ ثَوَابِ التَّسْبِیْحِ وَالتَّحْمِیْدِ وَالتَّہْلِیْلِ وَالتَّکْبِیْرِ

یہ باب ہے بیچ بیان ثواب کہنے سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْکَلَامِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَحَبُّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَا یَضُرُّکَ بِاَیِّہِنَّ بَدَأْتَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر کلام کے
چار ہیں سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور ایک روایت میں ہے بہت پیارے کلام طرف اللہ کی چار ہیں سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر نہیں ضرر
کرتا تجھکو ساتھ کسکے انمیں سے شروع کرے تو ف یعنے بعد اللہ تعالیٰ کے کلام کی مندرجہ کلام کو نہیں جانتے کہ بہتر ہیں اسلیے کہا کہ چوتھا کلمہ قرآن میں نہیں آیا اور جو قرآن میں نہیں وہ افضل نہیں ہے اوس چیز سے
کہ قرآن میں ہے اور ایک حدیث میں آیا ہے افضل الکلام بعد القرآن ہے من القرآن اور احتمال ہے کہ شامل ہو کلام کلام اللہ کو بھی یعنی اللہ تعالیٰ کی کلام میں سے بھی یہہ کلمے افضل ہیں اور یہہ چاروں
تین تو قرآن میں بعینہ موجود ہیں اور چوتھا قرآن میں معنے یعنی آیت میں کبرہ تکبیرا اور یہہ کلمے افضل ہیں لیکن جو ذکر حدیث سے ثابت ہوا ہے کسی حال میں یا وقت میں مشغول ہونا ساتھ اوسکے
اچھا ہے تسبیح وغیرہ سے اور ساتھ کسکے انمیں سے شروع کرے یعنی پہلے سبحان اللہ کہے یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ یا اللہ اکبر کچھ اسکو ضرر نہیں کرتا کہا طیبی نے کہ ترتیب مذکور سے بہتر اور ثواب زیادہ ہے یعنی
ہے اور بلا ترتیب رخصت یعنی جائز ہے ع وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ کہنا میرا سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر بہت محبوب ہے طرف میری اوس چیز سے کہ نکلا ہے اوس پر آفتاب یعنی دنیا اور دنیا کی چیزوں سے ع وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ فِیْ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ حُطَّتْ خَطَایَاہُ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہا سبحان اللہ وبحمدہ دن مین سو بار دور کیی جاتی ہین گناہ اوسکی اگرچہ ہون مانند جہاگ دریا کی یعنی بہت نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف** کہا طیبی نی کہ برابر ہی سو بار متفرق پڑہی یا اکہٹی اول روز مین پڑہی یا آخر روز مین گراولی اکہٹا پڑہنا ہی اول روز مین ؎ ع

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یصبح وحین یمسی سبحان اللہ وبحمدہ مائۃ مرۃ لم یأت احد یوم القیامۃ بافضل مما جاء بہ الا احد قال مثل ما قال او زاد علیہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہا وقت صبح کی اور وقت شام کی سبحان اللہ وبحمدہ سو سو بار نہ لاویگا کوئی دن قیامت کے کوئی عمل بہتر اوس چیز سی کہ لاویگا یہہ مگر وہ کہ کہا اوسنی مانند اسکی کہ کہا یا زیادہ کہا اسپر نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف** یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ ظاہر عبارت سے یہہ سمجہا جاتا ہی کہ جسنی کہا مانند اوس چیز کی کہ کہا اوسنی افضل لاویگا اوس چیز سی کہ لاویگا وہ اور یون نہین ہے بلکہ جسنی کہا مانند اوس چیز کی کہ اوسنی کہا لاویگا مانند اوس چیز کی کہ وہ لاویگا نہ افضل اوس سے جواب یہہ تقدیر کلام کی اور معنی اوسکی یہہ ہین کہ نہ لاویگا کوئی برابر اوس چیز کی کہ وہ لاویگا اور نہ افضل اوس چیز سی کہ وہ لاویگا مگر وہ شخص کہ کہا مانند اوس چیز کی کہ اوسنی کہا پس وہ برابر اوسکی لاویگا اور جسنی کہا زیادہ اوس چیز سے کہ کہا اوسنی لاویگا وہ افضل اوس چیز سی کہ لاویگا وہ یا کلمہ او کا بمعنی واو کی ہی ؎ ع

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو کلمی ہین ہلکی زبان پر بہاری ترازو مین یعنی ثواب انکا بہاری ہوگا میزان اعمال مین پیاری طرف بخشنی والی خدا کی وہ دو کلمی یہہ ہین پاک ہی اللہ اور موصوف ہی ساتہہ حمد اپنی کی پاک ہی اللہ بڑا نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی

وعن سعد بن ابی وقاص قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ایعجز احدکم ان یکسب کل یوم الف حسنۃ فسألہ سائل من جلسائہ کیف یکسب احدنا الف حسنۃ قال یسبح مائۃ تسبیحۃ فیکتب لہ الف حسنۃ او یحط عنہ الف خطیئۃ رواہ مسلم وفی کتابہ فی جمیع الروایات عن موسی الجہنی او یحط قال ابو بکر البرقانی ورواہ شعبۃ وابو عوانۃ ویحیی بن سعید القطان عن موسی فقالوا ویحط بغیر الف ہکذا فی کتاب الحمیدی

اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا تہی ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا کیا عاجز ہی ایک تمہارا اس سے کہ حاصل کری ہر روز ہزار نیکیان پس پوچہا اوسنی ایک پوچہنی والی نی اونکی ہمنشینون مین سی کہ کسطرح حاصل کری ایک ہمارا ہزار نیکیان یعنی ہر روز بسہولت فرمایا پڑہی سو بار سبحان اللہ لکہی جاوینگی اوسکی لیی ہزار نیکیان یعنی اس حساب سی کہ ہر نیکی کی دس نیکیان لکہی جاتی ہین یا دور کیے جاوینگی اوس سی ہزار گناہ یعنی صغیرہ یا کبیرہ اگر چاہی اللہ تعالیٰ نقل کی یہہ مسلم نی اور کتاب مسلم مین یعنی صحیح مسلم مین تمام روایتون مین موسی جہنی سی لفظ او یحط کا ہی کہا ابو بکر برقانی نی اور روایت کیا اسکو شعبہ نی اور ابو عوانہ نی اور یحیی بن سعید قطان نی موسی جہنی سے پس اونہون نی یعنی شعبہ وغیرہ نی لفظ ویحط کا بدون الف کی اور اسیطرح کتاب حمیدی کے مین ہی یعنی جمع بین الصحیحین مین **ف** او یحط کی معنی یہہ ہوتی ہین کہ دو نو باتون سی ایک بات ہوتی ہی یا نیکیان لکہی جاتی ہین یا گناہ جہڑتی ہین اور ویحط کی معنی یہہ ہین کہ نیکیان بہی لکہی جاتی ہین اور گناہ بہی جہڑتی ہین اور مسند مین اسکی واسطے اور ترمذی ونسائی اور ابن حبان کی اونمین بہی ویحط واو سی ہی پس ظاہر ان روایتون مین منافات معلوم ہوتی ہی تطبیق انمین یون دیجاوی کہ کبہی آتی ہی واو معنی او کی پس نہین منافات ہی دونو روایتون مین اور معنی یون ہونگی کہ جسنی پڑہی یہہ تسبیح لکہی جاتی ہین ہزار نیکیان اگر نہون اوسکی ذمہ گناہ یا جہڑتی ہین اوس سے ہزار گناہ اگر ہون گناہ اوسکی ؎ ع

وعن ابی ذر قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الکلام افضل قال ما اصطفی اللہ لملئکتہ سبحان اللہ وبحمدہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا پوچہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا کلام بہتر ہی فرمایا وہ کلام کہ جن لیا اللہ نی واسطی فرشتون اپنی کی سبحان اللہ وبحمدہ نقل کی یہہ مسلم نی **ف** جن لیا یعنی ذکر مین سی فرشتون کی لیی اور حکم کیا اونکو ہمیشہ پڑہنی کا بسبب نہایت فضیلت اسکی کی اور یہہ مختصر ہے چارون کلمون کا یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا کہ تسبیح مین نفی شرک کی بہی ہے اور یہی معنی تہلیل کی ہین اور لازم آتا ہی اس سے ہونا اللہ کا اکبر یعنی بہت بڑا ؎ ع

وَعَنْ جُوَيْرِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ
اَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ قَالَ مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ
كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ
وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جویریہ سے کہ بیوی حضرتؐ کی تہین یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی اونکی پاس سے وقت صبح کی جسوقت
ارادہ کیا نماز صبح کا اور وہ بیوی بیٹھی ہوئین تہین اپنی مصلی مین پہر پہری حضرتؐ وقت چاشت کی اور وہ بیٹھین ہوئین تہین اوسی جاگہہ فرمایا ہمیشہ رہی تو اوس حالت پر
کہ جدا ہوا مین تجسی اوس حالت پر یعنی وقت صبح کی اب تلک کہ وقت چاشت کا آگیا بیٹھی ہوئی ذکر مین مشغول ہی کہا کہ ہان فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہی
مینی بعد نکلنی کی تیری پاس سے چار کلمی تین بار وہ ایسی ہین کہ اگر تو جاوین ساتہہ ویسی چیز کے کہ کہی تو نی ابتدا اس دن سی تو البتہ غالب ہوین اوپر یعنی اذکار پر یعنی ثواب اونکا
زیادہ ہو ثواب انکی سی وہ چار کلمی یہہ ہین پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی اور تعریف کرتا ہون اوسکی بقدر گنتی مخلوقات اوسکی کی اور موافق مرضی ذات اوسکی کی اور موافق
بوجہہ عرش اوسکی کی اور موافق مقدار کلمون اوسکی کے نقل کیے یہہ مسلم نی ف کلمون یعنی کتابون اور صحیفون اوسکی کی یا اسماء صفات یا اوامر اوسکی کی اور دلالت کرتی
ہی یہہ حدیث اسپر کہ اعتبار ذکر مین کیفیت کا ہی کمیت کا یعنی تسبیحات وغیرہ کہ مضمون اونکا خوب ہو اور حضور دل سی پڑہی اگرچہ کم ہون افضل ہین اون تسبیحات سے
کہ جو ایسی نہون اگرچہ بہت ہون اور اسی قیاس پر قرارۃ قرآن کی ساتہہ تدبر اور تفکر اور حضور کی اگرچہ ایک آیت ہو افضل ہی بہت قراءۃ سی کہ خالی ہو ان چیزون مذکورہ
سی ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عِدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ
يَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو شخص کہی نہین کوئی
معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک کوئی واسکا اوسکی لیی ہی بادشاہت اور اوسکی لیی ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی جو کوئی دن مین سو بار ہوگا اوسکی لیی ثواب برابر آزاد کرنی دس بردو
اور لکہی جاتی ہین اوسکی لیی سو نیکیان اور دور کیے جاتی ہین اوس سے سو برائیان اور ہوتی ہی اوسکی لیی پناہ شیطان سے اوسدن شام تلک اور نہین لایا کوئی یعنی دن قیامت کے عمل بہتر اوسکے
کہ لایا اوسکو مگر وہ شخص کہ عمل کیا زیادہ اوس سے ف ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اگر شام کو پڑہی صبح تک اسیطرح پناہ مین رہے اور احتمال ہی کہ ہو یہہ اختصار راوی سے یا حضرتؐ ہی نے بیان
کیا ہو ایک طرف کو خاطر ہی واللہ اعلم اور کہا نووی نی کہ یہہ ثواب سو کا ہی اور جسقدر زیادہ پڑہیگا زیادہ ثواب پاویگا اور یہہ سو خواہ اکہٹی پڑہی یا متفرق یہی ثواب پاویگا
لیکن فضل یہہ ہے کہ اکہٹی پڑہی اور اول روز مین پڑہی کہ تمام دن پناہ مین رہے شیطان سے وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُوْنَ بِالتَّكْبِيْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوْا
عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا وَهُوَ مَعَكُمْ وَالَّذِيْ تَدْعُوْنَهٗ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَتِهٖ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى وَاَنَا خَلْفَهٗ اَقُوْلُ لَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فِيْ نَفْسِيْ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی موسی اشعری سے کہ کہا ہی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر مین پس شروع کیا لوگون نے پکارنا ساتہہ تکبیر کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ای آدمیون نرمی کرو اپنی جانون پر یعنی اپنی چلا کر تکبیر کہنی تحقیق تم نہین پکارتی یعنی ساتہہ تکبیر کے بہرا نہین یاد کرتی بہری کو نہ غائب کو تحقیق تم پکارتی ہو سننی والی دیکہنی والی کو
اور وہ ساتہہ تمہاری ہی یعنی مطلع ہی تمہاری حال پر جہان کہین کہ ہو تم برابر ہی پکار کر یاد کرو یا چپکی اور وہ کہ پکارتی ہو اوسکو بہت نزدیک ہی طرف ایک تمہاری کی گردن
سواری اوسکی سی کہا ابو موسی نے اور مین تہا پیچہی حضرتؐ کی یعنی اونٹ پر یا پیادہ کہتا تہا مین لا حول و لا قوۃ الا باللہ اپنی دل مین پس فرمایا حضرتؐ نی ای عبد اللہ بن قیس کہ نام ہی ابو موسی
اشعری کا کیا نہ خبردار کرون مین تجکو اوپر ایک گنج کی گنجون بہشت کے سی پہر کہا مینی مقرر خبردار کیجی یا رسول اللہ فرمایا حضرتؐ نی وہ گنج یہہ ہی لا حول و لا قوۃ الا باللہ نقل کیے

یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** پکارنا ساتھہ تکبیر کے یعنی بلند جگہہ پر چڑہتے ہوئے جو تکبیر کہے سنت ہی پکار کر کہتی تہی یا مراد اس سے تکبیر اور ماسوا اوسکے بہی یعنی ذکر اللہ پکار کر کر
تہی اور اخیر حدیث مین لاحول کو گنج اسلیے کہا کہ اسکی پڑہنے والے کو بہت ثواب ملتا ہی مثل گنج دنیا کی بلکہ دنیا کی گنج کی کچہہ بہی حقیقت نہین اوسکی آگی اور مشائخ رح نے لکہا ہے
کہ کوئی ذکر مدد کرنیوالا عمل پر اس سے زیادہ نہین اور معنی اس کلمے کے یہہ ہین کہ نہین پہر سکتا گناہ سے مگر ساتھہ بچانے اللہ کی اور نہین قوۃ اللہ کی طاعت پر مگر ساتھہ مدد اللہ کی ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ غُرِسَتْ لَہٗ نَخْلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا سبحان اللہ العظیم وبحمدہ لگایا
جاتا ہی واسطے اوسکے ایک درخت کہجور کا بہشت مین نقل کیے یہہ ترمذی نے **ف** خاص کیا گیا درخت کہجور کا واسطے کثرت منفعت اوسکی اور اچہے ہونے پہل اوسکے کے ع ث

وَعَنِ الزُّبَیْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَبَاحٍ یُصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْہِ اِلَّا مُنَادٍ یُنَادِیْ سَبِّحُوا الْمَلِکَ الْقُدُّوْسَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی زبیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی صبح کہ صبح کرین بندی اوسمین مگر کہ ایک فرشتہ پکارنیوالا پکارتا ہے کہ ساتھہ پاکی کی یاد کرو بادشاہ پاک کو
نقل کیے یہہ ترمذی نے **ف** یعنی کہو سبحان الملک القدوس یا کہو سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح یا معنی یہہ ہین کہ اعتقاد کرو اسکا کہ وہ پاک ہے سب عیبون سے ع وَعَنْ
جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ
اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین ذکر کا لا الہ الا اللہ ہی اور بہترین دعا کا الحمد للہ نقل کیے یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** لا الہ الا اللہ
افضل اسلیے ہی کہ ایمان بغیر اسکے صحیح نہین اور کہا بعضے محققین نے کہ یہہ کلمہ افضل سب ذکرون سے اسلیے ہے کہ اسکو تاثیر عجیب ہے بیچ پاک کرنے باطن کے اور صاف کرنے کے وہ معبود ہین
بیچ باطن ذاکر کی فرمایا اللہ تعالی نے اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰہَہٗ ہَوَاہُ پس جب لا الہ الا اللہ کہتا ہی تو نفی ہوتی ہی سب معبودونکی اور الا اللہ کی کہنے سے ثابت ہوتا ہی ایک معبود
یعنی اللہ اور رجوع کرتا ہی ذکر ظاہر زبان سے طرف دل کی پہر قرار پکڑتا ہی وہین اور غالب ہوتا ہی وہین اور غالب ہوتا ہی اعضا اوسکی پر اور پائی حلاوت اسکی اوسنے کہ جسنے
اسکا اور الحمد للہ کو دعا اسلیے کہا کہ تعریف کریم کی بیچ معنی دعا و سوال کی ہی اور افضل اسلیے کہا کہ حمد خدا کی کہ منعم حقیقی ہے بیچ معنی شکر کی ہی اور شکر موجب زیادتی نعمت کا ہی
فرمایا اللہ تعالی نے وَلَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ رَأْسُ الشُّکْرِ مَا شَکَرَ اللّٰہَ عَبْدٌ لَا یَحْمَدُہٗ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریف کرنی سر ہی شکر کا نہین شکر کیا اللہ کا یعنی کامل اوس بندی نے کہ نہ تعریف کی اوسکی **ف** حمد فقط
زبان سے ہوتی ہی اور شکر زبان اور دل اور اعضا سے ہوتا ہی پس حمد ایک شاخ شکر کی ہی اور حمد کو سر شکر کا اسلیے کہا کہ وہ فعل زبان کا ہی اور زبان سے بیان نعمت و
تعریف الہی کا خوب ہوتا ہی اور زبان ترجمان تمام اعضا کی ہی پس گویا حمد ہی مجمل شکر ہی اور مفصل شکر کا جزء اعظم ہی اسلیے فرمایا کہ نہین شکر کیا اللہ کا اوس بندی نے کہ جسنے
اوسکو حمد نکی اور اس کلام مین اشارہ ہی اسپر کہ آدمی کو چاہیے کہ باوجود تصفیہ باطن کے محافظت ظاہر کی بہی کری ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَنْ یُّدْعٰی اِلَی الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الَّذِیْنَ یَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ فِی السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول ان شخصونکی کہ بلائی جاوینگی طرف بہشت کے دن قیامت کے وہ لوگ ہونگی کہ تعریف کرتی ہین
اللہ کی وقت خوشی کی اور وقت سختی کی یعنی بہر حال راضی برضا ہوتے ہین نقل کین یہہ دونو حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا رَبِّ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَذْکُرُکَ بِہٖ وَاَدْعُوْکَ بِہٖ فَقَالَ یَا مُوْسٰی قُلْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
فَقَالَ یَا رَبِّ کُلُّ عِبَادِکَ یَقُوْلُ ہٰذَا اِنَّمَا اُرِیْدُ شَیْئًا تَخُصُّنِیْ بِہٖ قَالَ یَا مُوْسٰی لَوْ اَنَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَعَامِرَہُنَّ غَیْرِیْ وَالْاَرَضِیْنَ السَّبْعَ
وُضِعْنَ فِیْ کِفَّۃٍ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فِیْ کِفَّۃٍ لَمَالَتْ بِہِنَّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا موسی نے ای پروردگار میری سکہلا مجکو ایک چیز کہ یاد کرون مین تجکو ساتھہ اوسکی اور دعا کرون مین تجسی ساتھہ اوسکی پس فرمایا اللہ تعالی نے ای موسی کہہ لا الہ الا اللہ

پس کہا موسی نے اے پروردگار میرے سارے بندے تیرے یعنی موحدین کہتے ہیں یہ سوائے اسکی نہیں کہ چاہتا ہوں میں ایسی چیز کو کہ خاص کرے تو مجھکو ساتہہ اوسکی یعنی ذکر و دعا
خاص فرما کہ اور اوسمین شریک سب نہووین فرمایا اے موسی اگر ساتون آسمان اور آباد رکہنے والی اونکی سوائے میرے یعنی فرشتے اور ساتون زمینین رکہی جاوین ایک پلڑہ
مین اور لا الہ الا اللہ یعنی ثواب اسکا رکہا جاوے ایک پلڑہ مین البتہ جہک جاوے ان چیزونکی پلڑے سے پلڑا لا الہ الا اللہ کا نقل کیا بغوی نے بیچ شرح السنہ مین ف اگر کوئی
کہے حضرت موسی علیہ السلام نے کرو دعا ایسی طلب کی تہی کہ بسبب اوسکے اور ون پر فائق ہون پس مطابقت جواب کے ساتہہ سوال کی کیا ہوئی کہ فرمایا کہ لا الہ الا اللہ جواب یہہ کہ
گویا اللہ تعالی نے فرمایا کہ طلب کی تو نے محال چیز اسواسطے کہ نہین کوئی دعا و ذکر افضل اس سے سو وہ سب پڑہتے ہین اور حضرت موسی علیہ السلام نے ذکر و دعا خاص طلب کیے بجہت
بشریت کہ آدمی بہت خوش نہین ہوتا مگر جبکہ خاص کیا جاتا ہے ساتہہ ایک چیز کے کہ وہ اورون کے پاس نہو مثلاً اگر اوسکے پاس جواہر ایسا ہو کہ اورون کے پاس نہو تو بہت خوش ہوتا ہے اسیطرح
اسما اور دعاؤن اور علوم نادر اور کاریگرونکا حال ہے کہ اگر نہین ہے کسی پاس ایسی چیز سوا اوسکے اور پاس نہین ہوتی تو نہایت خوش ہوتا ہے باوجودیکہ عادت اللہ سبحانہ
عام کے جاری ہے اوپر اسکے کہ عزیز تر چیز بہت پائی جاتی ہے مثل زندگی اور نمک اور پانی کی کہ یہہ چیزین کیسی عزیز ہین بہت خلاف موتی اور یاقوت و زعفران وغیرہ کی کہ یہہ کچہہ
عزیز نہین اور ہین کم اور مصحف شریف عزیز سب کتابون سے افضل ہے اور پایا جاتا ہے بہت اور سنتا اور علم کیمیا وغیرہ کی کیا حقیقت ہے اسکی آگے وہ پایا کم جاتا ہے اور جاہل اوس سے زیادہ خوش
ہوتی ہین کہ علم قرآن و حدیث سے ایسے خوش نہین ہوتے اور کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت کہ وہ اشرف سب کلمات میں اور نفیس تر سب عبادتون میں اور افضل سب ذکرون میں اور کامل تر حسنات
مین ہین حالانکہ اکثر ہین وجود مین اور آسان تر ہین حصول مین اور عوام نے ترک کر دیا ہے انکو اور مواظبت کرتے ہین اسمائے غریبہ اور دعاؤن عجیبہ کے کہ اکثر انمین ایسی ہین کہ جنکی کچہہ
اصل ہی نہین کتاب و سنت مین حاصل سب کا اونکی یہ ہے کہ اکثر چیزین حقیقت مین بہت خوب ہین لیکن بسبب کثرت کے لوگ اونکی قدر نہین جانتے اور بعضی چیزین اپنی جگہ کی
عزیز نہین ہین اور لوگ اونکو عزیز کہتے ہین بسبب قلت کی اور اللہ تعالی نے یہہ سوال حضرت موسی علیہ السلام کو الہام کیا تا کہ وہ پوچہین اور رب العزت جواب دے اور ظاہر ہو بزرگی
اسکی نزدیک خواص و عوام کے اور دور ہو کہین اسکا حقیر ہونا مقام مین **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ صَدَّقَهُ رَبُّهُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ يَقُولُ اللّٰهُ
لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا لِيَ الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي وَكَانَ يَقُولُ مَنْ قَالَهَا فِي مَرَضِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابی سعید و ابی ہریرہ سے کہ کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے سچا کرتا ہے اوسکو رب اوسکا یعنی ثابت کرتا ہے
اور قبول کرتا ہے اس قول کو اور موافق کہنے اوسکے کے فرماتا ہے نہین کوئی معبود مگر مین اور مین بہت بڑا ہون اور جس وقت کہ کہتا ہے بندہ نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک
اوسکا کوئی فرماتا ہے اللہ تعالے نہین کوئی معبود مگر مین ایک ہون نہین کوئی شریک واسطے میرے اور جب کہتا ہے بندہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اوسکی لیے بادشاہت ہے اور اوسکی لیے
تعریف فرماتا ہے اللہ تعالے نہین کوئی معبود مگر مین میرے ہی لیے بادشاہت ہے اور میرے ہی لیے تعریف ہے اور جب کہتا ہے بندہ نہین معبود کوئی مگر اللہ اور نہین پہرنا گناہ سے اور نہین قوت
طاعت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کے فرماتا ہے اللہ تعالے نہین کوئی معبود مگر مین اور نہین پہرنا گناہ سے اور نہین قوت طاعت پر مگر ساتہہ مدد میری کے اور تہے حضرت فرماتے جس شخص نے
کہا ان کلمات کو یعنی سوا جوابون مذکورہ کے اپنی بیماری مین پہر مر گیا نہ جلاویگی اوسکو آگ نقل کیا یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ دَخَلَ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى أَوْ حَصًى تُسَبِّحُ بِهِ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا أَوْ أَفْضَلُ سُبْحَانَ
اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا
هُوَ خَالِقٌ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ وہ داخل ہوئی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

ایک عورت کی پاس اور آگی اوسکی گٹھلیاں کہجور کی تہین یا کنکریاں تسبیح پڑہتی تہی ساتہ انکی یعنی تسبیح کو گنتی تہی ساتہ اونکی پس فرمایا حضرت نے کیا نہ خبر دون مین تجکو ساتہ اوس چیز کی کہ وہ بہت آسان ہو تجپر اس سے یعنی اس تسبیح پڑہنی سی بہت سے گٹھلیون پر بلکہ بہت بہتر ہو وہ تسبیح یہہ ہی پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کی کہ پیدا کی آسمان مین اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کے کہ پیدا کی زمین مین اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کی کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کی کہ وہ پیدا کرنیوالا ہے یعنی بعد اسکے یا ازل سی ابد تک اور مراد اوس سے ہمیشگی ہی اور اللہ اکبر مانند اسکی اور الحمد للہ مانند اسکے اور لا الہ الا اللہ مانند اسکی اور لاحول ولا قوة الا باللہ مانند اسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی

ف ایک عورت پاس بعضی روایتونمین آیا ہی کہ وہ عورت حضرت کی بیویون مین سے تہین جویریہ یا اور کوئی اور یا کنکریان تہیں شک راوی سے ہے راویکو شک ہوا ہی کہ گٹھلیاں تہین یا کنکریان اور تسبیح اس طرح کی کہ اب متعارف ہی حضرت کی زمانہ شریف مین تہی بعضی گٹھلیان یا سنگریزون پر پڑہتی تہی اور بعضے ڈورے مین گرہین دیتے جاتے تہی لیکن یہہ حدیث اصل صحیح ہی واسطے جائز ہونی اس تسبیح کی بسبب تقریر یعنی جائز رکہنی حضرت کی اسلیے کہ یہہ تسبیح اوسکی حکم مین ہے کیونکہ فرق نہین ہے درمیان پروئے ہوئی دانون کی اور بغیر پروئے ہوئی کی بیچ مقدمہ گننے کے اور نہ اعتماد کیا جاوے اوسکی قول پر کہ گنا ہی اوسکو بدعت اور کہا ہے مشائخ نی کہ یہہ کوڑا ہی شیطانکی لیے اور منقول ہی کہ کسینی تسبیح دیکہی جنید کی ہاتہ مین بیچ حالت منتہی ہونی اونکی پس پوچہا اس سے کہا کہ یہہ ایسی چیز ہی کہ پہنچی ہم بسبب اسکے طرف اللہ کی پہر کیونکر چہوڑ دون مین اسکو اور اللہ اکبر مانند اسکی یعنی کہا اللہ اکبر عدد ما خلق فی السماء الخ اور احتمال ہی کہ لفظ مثل ذلک کا کہا ہو بجای عدد ما خلق فی السماء الخ اور اسی طرح آگی کی جملونمین دونو احتمال ہین ع ح

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ وَمَنْ هَلَّلَ اللهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ إِسْمٰعِيلَ وَمَنْ كَبَّرَ اللهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ لَمْ يَأْتِ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ أَحَدٌ بِأَكْثَرَ مِمَّا أَتَى بِهِ إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ أَوْ زَادَ عَلَى مَا قَالَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نقل کی اپنی دادا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہی سبحان اللہ سو بار اول دن مین اور سو بار آخر دن مین ہوتا ہی مانند اوس شخص کے کہ کیی سو حج یعنی نفل حج اور جسنی الحمد للہ کہا سو بار اول دن مین اور سو بار آخر دن مین ہوتا ہی مانند اوس شخص کے کہ سوار کیا اوسنی لوگونکو سو گہوڑون پر خدا کی راہ مین اور جسنی کہا لا الہ الا اللہ سو بار اول دن مین اور سو بار آخر دن مین ہوتا ہی مانند اوس شخص کے کہ آزاد کیی اوسنی سو بردے اولاد حضرت اسماعیل کیسی اور جسنی اللہ اکبر کہا سو بار اول دن مین اور سو بار آخر دن مین نہین لاویگا اوس دن مین یعنی قیامت کو کوئی شخص ثواب زیادہ اوس ثواب سے کہ لاویگا وہ اوسکو مگر وہ شخص کہ کہی مانند اسکی یعنی وہ برابر اسکی ہوگا یا زیادہ اس سے پڑہی یعنی وہ افضل اس سے ہوگا نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی

ف یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ ذکر سہل پر حضور کے ساتہ اللہ کی افضل ہی عبادات شاقہ سی کہ ساتہ غفلت کے ہون اور ممکن ہے کہ ہو یہہ قبیلہ لاحق کرنی ناقص کے بیچ کامل کے واسطی مبالغہ کی بیچ بیان فضیلت اس عمل کے اور بعضون نے کہا کہ ثواب مضاعف التسبیح کا حاصل ثواب حج کی برابر ہوتا ہی اور خدا کی راہ مین یعنی جہاد کی لیے دیدی ڈالی یا عاریة دیدی اور اسمین رغبت دلائی ذکر کی تاکہ نہ التفات کری طرف دنیا کی اور جمع کری ہمت اپنی اوپر حضور مع اللہ کے واسطے کہ مقصود تمام عبادات بدنیہ اور مالیہ سی اور مرکب بانسے اور مالی سی ذکر اللہ ہی اور کہا یہہ اسمین شبہ نہین کہ مطلوب اولی ہوتا ہے وسیلہ سی اور آزاد کیے سو بردے اسمین تسلی ہی واسطی کرنیوالون محتاجونکی کہ عاجز ہین عباداتون مالیہ سے کہ غنی ادا کرتے ہین اور مراد اولاد اسماعیل سے عرب ہین اسلیے کہ وہ افضل ہین بسبب ہونی اونکی قرابتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ظاہر حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اللہ اکبر افضل ہے سب تسبیحات سے کہ اوپر آگے اسکو ہو ہو مین اور بہت حدیثین صحیح دلالت اسپر کرتی ہین کہ افضل انمین لا الہ الا اللہ ہی پہر الحمد للہ پہر اللہ اکبر اور سبحان اللہ بس دلیل اسمین یعنی کہا جاویگی کہ نہین لاویگا اوس دن مین کوئی ثواب سوای لا الہ الا اللہ کہنی والی اور الحمد للہ کہنی والی کے اور لیکن زیادہ اوس ثواب سے کہ لاویگا وہ

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَؤُهُ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ لَيْسَ لَهَا حِجَابٌ دُونَ اللهِ حَتّٰى تَخْلُصَ إِلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
سبحان اللہ کہنا بہتر ہی آدہی ترازوی اعمال کو یعنی ایک پلا جو مقرر ہی نیکیوں کی تولنی کی الحمد للہ بہر دیگا اور الحمد للہ کہنا بہرتا ہی ساری ترازو کو اور لا الہ الا اللہ نہیں
واسطی اوسکی پردہ دور اللہ کی یہانتک کہ پہنچتا ہی طرف اللہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور نہیں اسناد اسکی قوی ف الحمد للہ کہنا الخ یعنی ثواب
الحمد للہ کا بہر دیتا ہی ساری ترازو کو اور افضل ہی سبحان اللہ سے یا مراد یہہ ہی کہ الحمد للہ برابر سبحان اللہ کے ہی کہ آدہی ترازو کو بہر دیتا ہی ثواب سبحان اللہ کا اور آدہی کو بہر دیتا ہے
ثواب الحمد للہ کا دونو ملکر ساری ترازو کو بہرتی ہین اور آخیر حدیث کی معنی یہہ ہین کہ لا الہ الا اللہ بہت جلدی قبول ہوتی ہی درگاہ کبریائی مین اور بہت ثواب پاتا ہی پڑہنی والا اوسکا
اور اسمین دلالت ظاہر ہی اسپر کہ لا الہ الا اللہ افضل ہی سبحان اللہ اور الحمد للہ سے ع ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا قَالَ عَبْدٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا قَطُّ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰى يُفْضِيَ إِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کہتا کوئی بندہ لا الہ الا اللہ خالص دلسی یعنی بدون
ریا کی کبہی مگر کہولی جاتی ہین اوسکی لیے دروازی آسمان کے یہانتک پہنچتا ہی طرف عرش کے یعنی جلدی قبول ہوتا ہی جبتک بچتا ہی کبیرہ گناہوں سی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا
یہہ حدیث غریب ہے ف بچنا کبیرہ گناہوں سی شرط ہی جلدی قبول ہونیکی اصل ثواب کے یعنی جلدی قبول جبہی ہوتا ہی کہ کبیرہ گناہوں سی بچی اور اصل ثواب بہر حال ملتا ہے ع
وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَقْرِئْ أُمَّتَكَ مِنِّي
السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَأَنَّهَا قِيعَانٌ وَأَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
أَكْبَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ملا مین ابراہیم سے اوس رات کہ معراج ہوئی مجکو
یعنی ساتوین آسمان پر تکیہ لگائی ہوئی بیت المعمور سے پس کہا ابراہیم نے اے محمد کہنا اپنی امت کو میری طرف سی سلام اور خبر دینا انکو تحقیق جنت پاکیزہ ہے مٹی اوسکی یعنی مشک و
زعفران ہی بجائی مٹی کے شیرین ہی پانی اوسکا اور وہ ہی میدان بٹ پر یعنی ہموار ہی درختوں سی اور تحقیق درخت اوسکی ہین سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور
اللہ اکبر نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے از راہ اسناد کی ف میری طرف سی سلام لائق ہی کہ ہر سننے والا اوسکو کہے و علیہ السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ اور درخت اوسکی
سبحان اللہ الخ معنی اسکی یہہ ہین کہ آگاہ کر اپنی امت کو کہ ان کلمات اور مانند انکی پڑہنی سی آدمی جنت مین داخل ہوتا ہی اور بہت سے درخت جنت مین لگائی جاتے
ہین یعنی ہر کلمہ کے پڑہنی سی ایک درخت لگتا ہی پس جتنی زیادہ پڑہی گا اوتنی ہی درخت زیادہ لگائی جاوینگے ع وَعَنْ يُسَيْرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ
قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّقْدِيسِ وَاعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْئُولَاتٌ
مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے یسیرہ سے اور تہی وہ ہجرت کرنیوالیوں سی کہا کہ فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم کرو اپنی پر کہنا سبحان اللہ لا الہ
الا اللہ اور سبحان الملک القدوس یا سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح کا اور گنو ساتہہ انگلیونکی یعنی تسبیحات مذکورہ اسکی وہ پوچہی جاوینگی گویا کروائی جاوینگی اور نہ
غافل ہو تم یعنی ذکر نہ چہوڑو پس بہلائی جاؤگی رحمت سے یعنی اگر ذکر چہوڑوگی محروم رہوگی ثواب اوسکی سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی ف پوچہی جاوینگی الخ یعنی
قیامت کو پوچہیگا اللہ تعالی کہ کیا کیا تہا تمنی اور گویائی پیدا کریگا اللہ تعالی اونمین پہر گواہی دینگی اپنی صاحب کی اعمال پر اور ایسا ہی حال اور اعضا کا ہوگا فرمایا اللہ تعالی نے
يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ اور اسمین رغبت دلائی اسپر کہ استعمال کری اعضا کو ایسی چیز مین کہ راضی ہو اللہ تعالی اوس سے اور بچاو گناہوں سی اور
اس سی معلوم ہوا کہ انگلیوں پر پڑہنا اذکار کا افضل ہے اگرچہ جائز ہی تسبیح پر پڑہنا ع

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ جَاءَ
أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِي كَلَامًا أَقُولُهُ قَالَ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ قَالَ فَهٰؤُلَاءِ لِرَبِّي فَمَا لِي فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ

اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِی وَاھْدِنِی وَارْزُقْنِی وَعَافِنِی شَكَّ الرَّاوِی فِی عَافِنِی رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا آیا ایک گنوار پاس رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے پس کہا سکہا اوٗ مجھکو ایک ذکر کہ کہا کرون میں یعنی ورد کرون اوسکو فرمایا کہہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی شریک اوسکا اللہ بہت بڑا ہی بڑا اور تعریف واسطی اسکے
بہت ہے پاکی ہی اللہ کو پالنے والا عالمونکا نہین پہرنا گناہونسی اور نہین طاقت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ غالب حکمت والیکی کہا اوسنی پس یہہ الفاظ میں واسطی ذکر رب
میرے کی پس کیا ہی واسطی میرے کی دعا کرون ساتھہ اوسکی بنی لیے پس فرمایا کہہ یا الٰہی بخش مجھکو اور رحم کر مجھپر یعنی ساتھہ توفیق دینے طاعت کی حرکات وسکنات مین اور ہدایت کر
مجھکو یعنی طرف بہتر احوال کی اور روزی دے مجھکو یعنی مال حلال اور عافیت دے کہہ مجھکو شک کیا راوی نی لفظ عافنی مین کہ یہہ لفظ ہی یا نہین نقل کیے یہہ مسلم نے **ف** آیا ہی اکثر
روایت مین لفظ العلی العظیم کا یعنی بجای العزیز الحکیم اور مشہور یہی العلی العظیم ہے لوگوں کی زبان پر اگرچہ نہین وارد ہوا صحیح مسلم مین ع **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی شَجَرَۃٍ یَابِسَۃِ الْوَرَقِ فَضَرَبَہَا بِعَصَاہُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ اِنَّ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ تُسَاقِطُ ذُنُوْبَ الْعَبْدِ
کَمَا تَسَاقَطُ وَرَقُ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ روایت ہے انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذری اوپر ایک درخت خشک پتونکی پہر مارا اوسکی ٹہنیونکو اپنی لاٹہی سی پس جھڑ
گئی پس کہا تحقیق کہنا الحمد للہ اور سبحان اللہ اور لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر کا جہاڑتا ہی گناہ بندونکی جیسیکہ جہڑتی ہین پتی اس درخت کی نقل کیے یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث
غریب ہے **وَعَنْ** مَکْحُوْلٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ کَنْزِ الْجَنَّۃِ قَالَ مَکْحُوْلٌ
فَمَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ کَشَفَ اللّٰہُ عَنْہُ سَبْعِیْنَ بَابًا مِنَ الضُّرِّ اَدْنَاھَا الْفَقْرُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ
ھٰذَا حَدِیْثٌ لَیْسَ اِسْنَادُہُ بِمُتَّصِلٍ مَکْحُوْلٌ لَمْ یَسْمَعْ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اور روایت ہے مکحول سے نقل کی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کہنی
لا حول ولا قوۃ الا باللہ کے پس تحقیق یہہ گنج ہی گنجوں بہشت کے سے کہا مکحول نے پس جو شخص کہی نہین حیلہ یعنی واسطی دفع ضرر کی اور نہین قوت یعنی اوپر حاصل کرنی نفع کی مگر ساتھہ
مدد نعمت اور قدرت اللہ کی اور نہین چھٹکارا عذاب اللہ کیسی مگر طرف اوسکی یعنی ساتھہ رجوع کرنیکی طرف رضا اور رحمت اوسکی دور کرتا ہی اللہ تعالیٰ اوس سے ستر دروازے یعنی ستر قسمیں ضرر
کی ادنا اونکی محتاجگی ہی نقل کیے یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث نہین سند اسکی متصل اسلیے کہ مکحول نی نہین سنا ابو ہریرہ سے **ف** گنج یعنی ذخیرہ ہی جنت کا کہ نفع اوٹہاویگا اوس سے پڑہنے
والا اوسکا اوسدن کہ نفع دیگا مال ورنہ اولاد اور مراد محتاجگی سے دل کی ہی جو کہ آئی ہی حدیث مین کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا پس دل کی محتاجگی دور ہوتی ہی اسکی پڑہنے
سے اسلیے کہ جب اسکی پڑہنے والے نی معنی اسکی تصور کیے تو یقین ہوتا ہی اسکے دل مین کہ ہر امر اللہ ہی کی اختیار مین ہی اور نفع اور ضرر اور دینا اور نہ دینا اسیکی طرف سے
ہی پس صبر کرتا ہی بلا پر اور شکر کرتا ہی نعمتوں پر اور سونپتا ہی امر اپنا اللہ تعالیٰ پر اور راضی ہوتا ہے قضا و قدر پر پس ہوتا ہی بڑا ولی شیخ امام قطب ابو الحسن
شاذلی نی کہا کہ صحبت رکہی میں نی اپنی سیاحت مین ساتھہ ایک شخص کے پس وصیت کی مجھکو کہ نہین اقوال مین کوئی چیز بہت مدد و معاون اعمال نیک پر برابر لا حول ولا قوۃ
الا باللہ کی اور نہین کوئی چیز افعال مین بہت مدد و معاون برابر بہاگنی کی طرف خدا کی اور چنگل مارنیکی ساتھہ فضل و سکیکی وَمَنْ یَّعْتَصِمْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ھُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اور
نہین سند اسکی متصل یہہ حدیث اگرچہ منقطع ہی لیکن قوۃ دیتی ہی اسکو یہہ حدیث کہ وارد ہوئی ہی ابو موسی اشعری سے مرفوع لا حول ولا قوۃ الا باللہ فانہا کنز من کنوز الجنۃ روایت کیے
ہی یہہ صحاح ستہ والوں نے اور روایت کیے نسائی اور بزار نے ابو ہریرہ سے مرفوع لا حول ولا قوۃ الا باللہ ولا منجا من اللہ الا الیہ کنز من کنوز الجنۃ ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ دَوَاءٌ مِّنْ تِسْعَۃٍ وَّتِسْعِیْنَ دَاءً اَیْسَرُھَا الْھَمُّ
اور روایت ہی انہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ دوا ہے ننانوے بیماریونکی بہتی بیماریوں نہو یا اور آسان تر دیکہہ دنی ونمین سے غم ہی یعنی غم دین و دنیا کا
وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی کَلِمَۃٍ مِّنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مِنْ کَنْزِ الْجَنَّۃِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی
اَسْلَمَ عَبْدِیْ وَاسْتَسْلَمَ رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ اور روایت ہی انہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ بتلاؤں میں تجھکو کلمہ کہ اوتری ہی عرش
کی نیچی سے گنج بہشت سے وہ کلمہ یہہ ہی لا حول ولا قوۃ الا باللہ جب یہہ کہتا ہے بندہ تو فرماتا ہی اللہ تعالیٰ تابعدار ہوا بندہ میرا اور بہت فرمانبردار ہوا نقل کین یہہ دونو حدیثیں بیہقی نی دعوات کبیر مین

وعن ابن عمر انه قال سبحان الله هي صلوة الخلائق والحمد لله كلمة الشكر ولا اله الا الله كلمة الاخلاص والله اكبر تملأ ما بين السماء والارض واذا قال العبد لا حول ولا قوة الا بالله قال الله تعالى اسلم واستسلم رواه رزين اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہا سبحان اللہ وہی عبادت مخلوقات کی اور الحمد للہ کلمہ ہے شکر کا اور لا الہ الا اللہ کلمہ ہے اخلاص کا یعنی توحید کا کہ سبب خلاصی کا آگ سے اور بہشتی ہونے کا ہے اور ثواب اللہ اکبر کا بھر دیتا ہے اور بیچ کو کہ درمیان ہے زمین کے اور جب کہتا ہے بندہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ساتھ حضور دل کے فرماتا ہے اللہ تعالی کہ فرمانبردار ہوا اور بہت فرمانبردار ہوا نقل کیا یہ رزین نے ف عبادت مخلوقات کی جیسا کہ فرمایا تعالی نے وان من شیء الا یسبح بحمدہ

باب الاستغفار والتوبۃ

یہ باب ہے بیچ بیان استغفار و توبہ کے ف استغفار کے معنی ہیں بخشش مانگنے کے اور وہ کبھی متضمن توبہ کو ہوتی ہے اور کبھی نہیں اسلیے کہا والتوبہ یا استغفار زبانی ہوتی ہے اور توبہ قلبی توبہ کے معنی ہیں رجوع کرنا گناہ سے طرف طاعت کے اور غفلت سے طرف ذکر کی اور غیبت سے طرف حضور کے اور بخشش اللہ تعالی کی اپنے بندہ کی یہ ہے کہ ڈھانپ لے گناہ اوسکے دنیا میں کہ نہ مطلع کرے کسیکو اوپر اوسکے اور آخرت میں نہ عذاب کرے اوسکو گناہ پر اور سید الطائفہ جنید بغدادی سے پوچھا کہ توبہ کیا ہے فرمایا فراموش کرنا گناہ کا یعنی بعد توبہ کے نہ پاوے ایسی حلاوت گناہ کی دل میں کہ جلوہ کرے گویا بھولتا ہے اپنے گناہ کو اور سہل تستری سے پوچھا کہ توبہ کیا ہے فرمایا کہ نہ بھولے تو گناہ کو یعنی بسبب خوف عذاب کے ... اور استغفار کرنی موجب ہے توبہ الی اللہ جمیعا کی ہر بندہ پر واجب ہے اسلیے کہ ہر ایک بحسب اپنے مرتبہ کے گناہ یا چوک سے خالی نہیں پس ہر ایک کو لازم ہے کہ تمام گناہوں گذشتہ سے توبہ کرے اور بخشش چاہے اور آیندہ کو تمام گناہ ترک کرے اور صبح اور شام توبہ و استغفار کو ورد کرے گذشتہ بوجہ تمام گناہوں کبیرہ اور صغیرہ کے کہ قصد کیے ہوں یا اختیار یا سہوا اور بسبب شومی گناہوں کے توفیق طاعت سے محروم رہے اور حالت اصرار کی گناہ پر ... کبیرہ کرے اور کفر دو خصلتوں سے بچاوے اور شرطیں توبہ کی چار ہیں ایک تو یہ کہ محض خوف عذاب الہی سے بسبب تعظیم امر الہی کے توبہ کرے اور کوئی غرض دنیا میں نہو مانند تعریف کرنے لوگوں کی اور ضعف اور فقر اور مانند اسکے دوسری یہ کہ گناہوں گذشتہ پر دل سے شرمندہ ہو تیسری ایسی چیز کہ گناہوں ظاہر و باطن کا کرے چوتھی یہ کہ عزم بالجزم کرے کہ آیندہ ہرگز کوئی گناہ نہیں کرونگا اور کیفیت توبہ اور صحت عزم کی یہ ہے کہ جتنی عمر اپنی سے وقت تمیز تک تلاش کرے کہ کیا کیا گناہ ہوئے ہیں تا اگر ترک ہر ایک کرے پس اگر نماز روزہ اور حج اور زکوۃ اور اور فرائض ترک ہوئے ہوں قضا اونکی کرے اور سستی کرے ادا کرنے میں پس ہمہ وقت کرنے وقت کی نفل پڑھے اور فرض کفایہ میں کہ متعین بعضے پر موقوف ہوا اوسپر اور جو منع چیزیں کی ہیں مانند پینے شراب وغیرہ کی انسے درگاہ خدا تعالی میں توبہ و استغفار کرے اور بہت عمل خیر کرے اور صدق توبہ اوسکی مقبول ہو اور بخشا جاوے چنانچہ وعدہ کیا ہے اللہ تعالی نے ہو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفوا عن السیات اور یہہ توبہ اللہ تعالی کے حق کی ہے اور گناہ جو ایسی ہے کہ محض گناہ خدا کی ہیں اور جو گناہ کہ بسبب تلف ہونے حقوق بندوں کی ہوں تو اسکے بھی بخشش چاہے اسلیے کہ نا فرمانی اوسکی کی ہے اور دوسری یہ ہے کہ اوسکا اگر حق قسم مال سے ہو تو ادا کرے یا بخشوا لے اور اگر سوائے مال کے ہو مانند غیبت وغیرہ کی تو اوس سے بخشوا لے اگر فتنہ نہ برپا ہو تو تمام لے اوس قصور کا اور نہیں تو بغیر کرنے تمام کے مطلق گناہ معاف کروا لے اور اگر اسمیں بھی خوف فتنہ کا ہو تو رجوع کرے اللہ تعالی سے گریہ و تضرع اور زاری اور اعمال خیر کرے اور تصدق کرے تا اللہ تعالی اوس سے راضی ہو اور اپنے فضل سے اوسکے دشمنوں کو ساتھ دینے اجر کے بیچ پاس سے راضی کرے اور اگر صاحب حق مردہ ہو تو وارث اوسکی قائم مقام اوسکی ہیں اونسے بخشوا لے اور سلوک کرے اور مرد کو لیے یہی کچھ بہتر ہے اور توبہ اور استغفار میں ذکر کرے اور ساتھ وسوسہ ڈالنے نفس و شیطان کے نہ بھکے کہ میں توبہ پر ثابت نہیں رہتا تو توبہ کیونکر کروں اسلیے کہ جب بندہ توبہ کرتا ہے تو گناہ اوسکی بخشی جاتی ہیں اگر آیندہ پھر بسبب بشریت کے گناہ ہو جاوے تو پھر توبہ کرے اگرچہ دن میں کئی بار ہو پس شرط وقت توبہ کی یہ ہے کہ نہ کہے کہ پھر گناہ کرونگا اور توبہ کرونگا بلکہ یہ خیال کرے کہ شاید پہلی گناہ کرنے کے مرجاؤں اور جب توبہ کرے تو بہتر ہے کہ پاک کپڑے پہن کر دو رکعت پڑھے حضور دل سے سجدہ میں جاوے اور بہت تضرع و زاری اور ملامت نفس کی کرے اور گناہ گذرے ہوؤں کو یاد کر کے عذاب الہی سے ڈرے نادم ہو اور توبہ و استغفار کرے بعد وہ ہاتھ اوٹھا کر کہے الہی بھاگا ہوا گنہگار تیرا تیری درگاہ میں آیا ہے اور عذر کرتا ہے گناہ میری بخشدے اور اپنے فضل سے میرا عذر قبول کر اور ساتھ نظر رحمت کے میری طرف دیکھ اور میرے سب گناہ گذشتہ بخش اور مرتے دم تک مجھکو نیکی کی توفیق دے بے شک تو قادر ہے اور توبہ کی بخشش الہی بعد درود پڑھے اور مسلمانوں کیلیے بھی بخشش چاہے یہہ توبہ عوام کی ہے کہ صاحب گناہ کے مستحق بشارت ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین ہوتے ہیں اور توبہ خواص کی یہ ہے کہ بری اخلاق سے دل کو پاک کرے اور اوس سے توبہ کرے اور توبہ محبوبوں کی غفلت خدا سے اور مشغول ہونا سوائے اللہ کے ہے ...

ایمان سے تو خارج نہیں کرتا لیکن فاسق و عاصی کر دیتا ہے اور گناہ کبیرہ اور صغیرہ کا بیان باب الکبائر و علامات النفاق میں تفصیل سے کیا گیا ہے جو چاہے وہاں سے دیکھ لے اور
صغیرہ گناہ بے انتہا ہیں اور پرہیز کرنا بھی اونسے دشوار ہے اور بحسب مذہب مختار کے تقوی میں بھی خلل نہیں لاتے ہیں بشرطیکہ اصرار نہو صغیرہ پر اسلیے کہ صغیرہ بسبب اصرار کے
کبیرہ ہو جاتا ہے پس مومن کو واجب ہے کہ کبائر سے بلکہ حتی المقدور صغائر سے بھی پرہیز کرے اور جانے کہ گناہ اگرچہ ایمان سے خارج نہیں کر دیتے لیکن خوف اسکا ہے کہ رفتہ رفتہ
انجام کار کو کفر و دوزخ کو نہ پہنچاویں اور سہل تر علاج گناہوں سے بچنے کا یہہ ہے کہ ہر چیز میں حد ضرورت پر ٹھیرے اور وہ یہہ ہے لقمہ دفع کرنیوالا بھوک کو اور کپڑا ڈھانکنے والا
ستر کا اور مکان محافظت کرنیوالا گرمی سردی سے اور باسن ضروری اور ایک بیوی اگر ضرور ہو اور جاننا چاہیے کہ بسبب تجاوز کرنیکے حد ضرور سے اور ساتھہ وسعت کرنیکے مباح
میں پڑتا ہے شبہات و مکروہات میں اور بسبب پڑنیکے مکروہات میں مرتکب حرام چیزونکا ہوتا ہے اور یہاں سے حد اسلام کی تمام ہوتی ہے اور میں بعد اسکے گھر کفر و آگ کا ہے نعوذ باللہ منہ شرح
ح و تفسیر بحر العلوم **الفصل الاول** فصل پہلے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ انی لاستغفر اللہ واتوب
الیہ فی الیوم اکثر من سبعین مرۃ رواہ البخاری روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی تحقیق میں البتہ استغفار کرتا ہوں اللہ تعالی سے
اور توبہ کرتا ہوں طرف اوسکی دن میں زیادہ ستر بار سے نقل کیے یہہ بخاری نے ف توبہ و استغفار کرنا حضرت کا نہیں تھا واسطے
گناہ کی اسلیے کہ حضرت معصوم تھے بلکہ اسلیے تھا کہ حضرت اپنے اعتقاد میں جانتے تھے کہ قصور ہوا مجھسے بندگی میں کہ لائق حضرت ذی الجلال
والاکرام کی نہیں ہوئی اور منظور رغبت دلانی تھی امت کو توبہ استغفار پر کہ حضرت باوجودیکہ معصوم اور خیر المخلوقات تھے جب اونہوں نے توبہ و استغفار کی ہر دن زیادہ ستر بار سے تو گنہگار کو بطریق
اولی کثرت اسکی کرنی چاہیے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ تھیں زمین میں دو امان عذاب خدا سے پس ایک تو اوٹھہ گئی اور دوسری موجود ہے پس چنگل مارو تم ساتھہ اوسکی وہ امان جو اوٹھہ گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
تھے اور وہ جو باقی ہے استغفار ہے فرمایا اللہ تعالی نے وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم وما کان اللہ معذبہم وہم یستغفرون ع وعن الاغر المزنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ
لیغان علی قلبی وانی لاستغفر اللہ فی الیوم مائۃ مرۃ رواہ مسلم اور روایت ہے اغر مزنی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شان
یہہ ہے کہ البتہ پردہ کیا جاتا ہے دل پر میرے اور تحقیق میں البتہ استغفار کرتا ہوں اللہ سے بیچ دن کے سو بار نقل کی یہہ مسلم نے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے کہ دل مبارک
ہر وقت جناب باری میں حاضر رہے غافل نہو اور جسوقت بسبب مشغول ہونیکے چیزوں مباح میں مثل کھانیکے اور بیویوں سے خاطر کرنیکے اور سوائے اسکے جو فی الجملہ اور دم غفلت ہوتی تھی اسکو
بہ نسبت اپنے پردہ اور گناہ جانکر استغفار کرتے تھے اور اسکے اور بھی کتنے معنی لکھے ہیں علماء نے بخوف درازگی کے یہاں نہیں لکھے گئے اور مختار وہ ہے کہ جو بعضے اچھے لوگوں نے کہا ہے کہ مختار
یہہ ہے کہ یہہ حدیث متشابہات سے ہے علم اسکا اللہ و رسول کو ہے ایمان اسپر لاوے اور در پے سمجھنے معنوں اسکے نہووے ع فخر وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یا ایہا الناس توبوا الی اللہ فانی اتوب الیہ فی الیوم مائۃ مرۃ رواہ مسلم اور روایت ہے اغر مزنی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اے لوگو توبہ کرو طرف اللہ کی پس تحقیق میں توبہ کرتا ہوں طرف اوسکی بیچ دن کے سو بار یعنی پس تمہیں بطریق اولی چاہیے کہ توبہ کرو ایکساعت میں ہزار بار نقل کی یہہ مسلم نے
وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما یروی عن اللہ تبارک وتعالی انہ قال یا عبادی انی حرمت
الظلم علی نفسی وجعلتہ بینکم محرما فلا تظالموا یا عبادی کلکم ضال الا من ھدیتہ فاستھدونی اھدکم یا عبادی کلکم جائع
الا من اطعمتہ فاستطعمونی اطعمکم یا عبادی کلکم عار الا من کسوتہ فاستکسونی اکسکم یا عبادی انکم تخطئون باللیل والنہار
وانا اغفر الذنوب جمیعا فاستغفرونی اغفر لکم یا عبادی انکم لن تبلغوا ضری فتضرونی ولن تبلغوا نفعی فتنفعونی
یا عبادی لو ان اولکم وآخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی اتقی قلب رجل واحد منکم ما زاد ذلک فی ملکی شیئا
یا عبادی لو ان اولکم وآخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی افجر قلب رجل واحد منکم ما نقص ذلک من ملکی شیئا
یا عبادی لو ان اولکم وآخرکم وانسکم وجنکم قاموا فی صعید واحد فسألونی فاعطیت کل انسان مسألتہ ما نقص ذلک

مِمَّا عِنْدِیْ اِلَّا كَمَا یَنْقُصُ الْمِخْیَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ یَا عِبَادِیْ اِنَّمَا هِیَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِیْهَا عَلَیْكُمْ ثُمَّ اُوَفِّیْكُمْ اِیَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَیْرًا فَلْیَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ غَیْرَ ذٰلِكَ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ذر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ ان حدیثوں کی کہ روایت کرتی تھی اللہ برکت والی اور بلند سی یعنی حدیث قدسی کی یہہ فرمایا اللہ تعالی نی اے میری بندو تحقیق مینی حرام کیا ظلم اپنی اوپر یعنی پاک ہون مین ظلم سی پس وہ میری حق مین ایسا جیسا کہ تمہاری حق مین حرام اور کیا مینی اوسکو درمیان تمہاری حرام پس ظلم کرو آپسمین اے میری بندو سب تم گمراہ ہو مگر مین جسکو ہدایت کرون پس ہدایت چاہو مجھسی ہدایت کرونگا مین تمکو اے بندو میری سب تم بہوکی ہو یعنی محتاج ہو طرف کہانیکی مگر جسکو کہلاؤن مین یعنی اور فراخ کرون اوسپر رزق اور بے پروا کرون اوسکو پس مانگو کہانا مجھسی کہلاونگا مین تمکو اے بندو میری سب تم ننگی ہو یعنی محتاج ہو ستر عورت اور لباس کی مگر جسکو پہنی کو دون مینی پس مانگو مجھسی لباس پہناونگا مین تمکو اے بندو میری تحقیق تم یعنی اکثر تمہاری خطا کرتی ہو رات اور دن اور مین بخشتا ہون گناہ سب پس بخشش مانگو مجھسی بخشونگا مین تمکو اے بندو میری تحقیق تم ہرگز نہ پہنچوگی میری ضرر کو تاکہ ضرر پہنچاؤ مجھکو اور ہرگز نہ پہنچوگی نفع میری کو تاکہ نفع پہنچاؤ مجھکو یعنی گناہ کرنی سی درگاہ صمدیت مین کچھہ نقصان نہین اور طاعت کرنی سی کچھہ فائدہ نہین بلکہ نقصان و فائدہ تمہاری ہی لیئے ہی چنانچہ آگی تفصیل فرمایا اسکو اے بندو میری اگر تحقیق اگلے تمہارے اور پچھلے تمہاری اور آدمی تمہاری اور جن تمہاری سب ملکر ہون اوپر بہت پرہیزگار دل ایک شخص کی تم مین سی نہ زیادہ کرے یہہ میری ملک مین کچھہ یعنی اگر تم نہایت پرہیزگار ہو یعنی جیسی حضرت ہین ہو جاؤ تو تمہاری ملک مین کچھہ زیادتی نہین ہوتی اے بندو میری اگر تحقیق اگلی تمہاری اور پچھلی تمہاری اور آدمی تمہاری اور جن تمہاری سب یعنی مل کر ہون اوپر بدترین دل ایک شخص کی تم مین سی یعنی شیطان کی ہو جاؤ تو نقص کرے یہہ میری ملک مین سی کسی چیز کو اے بندو میری اگر اگلی تمہاری اور پچھلی تمہاری اور آدمی تمہاری اور جن تمہاری کہڑی ہون ایک مقام مین پہر مانگین مجھسی پس دون مین ہر آدمی کو موافق مانگنی اوسکی یعنی ایک ہی وقت اور ایک ہی مکان مین نہ گھٹاوی وہ دینا اوسچیزسی کہ نزدیک میری ہی مگر جیسی گہٹاتی ہی سوئی یعنی پانی کو جسوقت کہ ڈالی جاوے دریائی شور مین اے بندو میری سوا اسکی نہین کہ اعمال تمہاری یاد رکہتا ہون اور لکہتا ہون تمپر پہر پورا دونگا مین تمکو بدلا اونکا پس جو شخص کہ پاوی بہلائی یعنی توفیق نیک پروردگار کیطرف سی پاوے اور عمل خیر کری تو چاہیے کہ تعریف کری اللہ کی اور جو پاوی سوائی بہلائی کی یعنی برائی پس نہ ملامت کری مگر نفس اپنی کو یعنی اسلیئی کہ صادر ہوئی اوسکی نفس سی نقل کیے یہہ مسلم نے **ف** سب تم گمراہ ہو یعنی ہر کمال اور سعادت دینیہ اور دنیویہ سی مگر جسکو مین ہدایت کرون مراد یہہ ہے کہ اگر چہوڑی جاوین لوگ اوس حالت پر کہ اونکی طبیعت مین ہے گمراہ ہون لیکن مین ہدایت کرتا ہون جسکو چاہتا ہون اور یہی معنی ہین اس قول صلی اللہ علیہ وسلم کے اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فِیْ ظُلْمَةٍ ثُمَّ رَشَّ عَلَیْهِمْ مِنْ نُوْرِهٖ اور یہہ منافی نہین ہے ساتہہ اس حدیث کی كُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَةِ اسلیئی کہ مراد فطرہ سی توحید ہی اور مراد ضلالت سی جاننا ہی تفصیل احکام ایمان کیکو اور حدود اسلام کیکو اور بخشتا ہون گناہ سب یعنی ساتہہ توبہ و استغفار کی یا مراد یہہ ہی کہ سوائی شرک کی بخشدیتا ہون اگر چاہتا ہون اور مگر جیسی گہٹاتی ہی سوئی کہا طیبی نی کہ گہٹانا سوئی کا محسوس اور قابل اعتماد کی نہین عقل کے نزدیک بلکہ وہ کالعدم ہے اسلیئی اوسکی ساتہہ مشابہت دی مراد اللہ کی خزانہ مین کمی کو کیا بالتشبیہ اور کہا ابن ملک نی کہ یا کہا جاوی کہ یہہ قبیلہ بالفرض و التقدیر کے سی ہے یعنی اگر فرض کرین نقصان اسکی خزانہ مین تو اسقدر ہو

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ یَسْاَلُ فَاَتٰی رَاهِبًا فَسَاَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ اَلَهٗ تَوْبَةٌ قَالَ لَا فَقَتَلَهٗ وَجَعَلَ یَسْاَلُ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِئْتِ قَرْیَةَ كَذَا وَكَذَا فَاَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهٖ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِیْهِ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلٰی هٰذِهٖٓ اَنْ تَقَرَّبِیْ وَاِلٰی هٰذِهٖٓ اَنْ تَبَاعَدِیْ فَقَالَ قِیْسُوْا مَا بَیْنَهُمَا فَوُجِدَ اِلٰی هٰذِهٖٓ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تہا بیچ بنی اسرائیل کی ایک شخص کہ مارے اوسنی ننانوی آدمی پہر نکلا یعنی اپنی وطن سی پوچہتا تہا یعنی لوگوں سی حال قبول ہونی توبہ کا پہر آیا ایک عابد زاہد پاس اور پوچہا اوس سی پس کہا کیا ہی واسطی اسکی یعنی اس فعل کی یا واسطی اس کام کرنیوالی کی یعنی میری لیئی توبہ یعنی قبول ہوگی یا نہین کہا اوسنی کہ نہین پس مار ڈالا اوس شخص نی اوس عابد زاہد کو بہی اور شروع کیا پوچہنا پس کہا اوسکو ایک شخص نی جا تو بستی فلانی اور ایسی مین یعنی نام اوسکا لیا اور وصف اوسکا بیان کیا کہ وہ خوب بستی ہی کہ اوس مین ایک عالم رہتا ہی فتوی دیگا تجکو قبول ہونی توبہ کا پس آئی اوسکو موت یعنی جب اوس بستی کیطرف روانہ ہوا اور قریب آدہی راہ کی پہنچا تو معلوم ہوئی اوسکو علامت مرنیکی پس جہکایا اوسنی سینہ

اپنا طرف اوس بستی کی پس جہگڑا کیا بیچ قبض کرنی روح اوسکی فرشتی رحمت کی اور فرشتی عذاب کی پس حکم کیا اللہ تعالی نی اوس بستی کو کہ چلا تہا طرف اوسکی توبہ کی لیی یہہ کہ نزدیک ہو جا تو یعنی طرف میت کی اور حکم کیا طرف اوس بستی کی کہ ہٹ کہ اوسمین مارکر چلا تہا یہہ کہ دور ہو جا میت سی پہر فرمایا اللہ تعالی نی یعنی اون فرشتونکو کہ ناپو تم درمیان دونو بستیونکی یعنی جس بستی سی نزدیک ہوگا اوسکی فرشتونکی حوالہ ہوگا پس پایا گیا طرف اوس بستی کی کہ چلا تہا اوسکی طرف نزدیکتر ایک بالشت پس بخشش کی گئی واسطی اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف جہگڑا بیچ قبض کرنی روح اوسکی حضرت عزرائیل سی اور کہا ابن ملک نے کہ یعنی کہا ملائکہ رحمت نے کہ ہم لیجاوین اسکو طرف رحمت کے اسلیے کہ یہہ تائب تہا بسبب متوجہ ہونیکی طرف اس بستی کی توبہ کی لیی اور کہا ملائکہ عذاب نی کہ ہم لیجاوینگی اسکو طرف عذاب کے اسلیے کہ مارا اسنی سو آدمیونکو اور نہین توبہ کی اسنے اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر فراخ ہونی رحمت اللہ تعالی کی طالب توبہ کی لیی اور کہا طیبی نی کہ جب راضی ہوتا ہی اللہ تعالی اپنی بندہ سی راضی کردیتا ہی اوس سی دشمنوں اوسکو اور حدیث مین رغبت لائی توبہ پر اور منع کیا لوگونکو ناامید ہونے سی ع

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لو لم تذنبوا لذھب اللہ بکم ولجاء بقوم یذنبون فیستغفرون اللہ فیغفر لھم رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ مین ہی اگر نہ گناہ کرو تم البتہ لیجاوے اللہ تمکو اور البتہ لاوی ایک قوم کو کہ گناہ کرین پہر بخشش مانگین اللہ سی پس بخشی اللہ اونکو نقل کی یہہ مسلم نی ف مقصود بیان کرنا مغفرت اور وسعت رحمت اللہ تعالی کا ہی کہ وہ ایسا بخشنے والا ہی اسلیے ظاہر کرنی معنی اسم غفور کی تا لوگ توبہ کرنی مین رغبت کرین اور مقصود گناہ پر رغبت دلانی نہین ہی اسلیے کہ اسکی اوپر منع کیا ہی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلیے بہیجا ہی یہہ فخر الدین نی شرح

وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یبسط یدہ باللیل لیتوب مسیء النہار ویبسط یدہ بالنہار لیتوب مسیء اللیل حتی تطلع الشمس من مغربھا رواہ مسلم اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی پہیلاتا ہی ہاتہہ اپنا رات کو تا کہ توبہ کری گناہ کرنیوالا دن کا اور پہیلاتا ہی ہاتہہ اپنا دن کو تا کہ توبہ کری گناہ کرنیوالا رات کا یہانتک کہ نکلی آفتاب مغرب کیطرف سی نقل کی یہہ مسلم نی ف پہیلانا ہاتہہ کا کنایہ طلب کرنی سی ہی اسلیے کہ عادت ہی لوگونکی جب کسی سی کچہہ مانگتی ہین تو ہاتہہ پہیلاتی ہین اوسکی آگی پس معنی یہہ ہین کہ بلاتا ہی گنہگارونکو توبہ کیطرف اور بعضونی کہا کہ یہہ کنایہ ہی وسعت مغفرت و رحمت سی اور یہانتک کہ نکلی آفتاب الخ یعنی جب طلوع ہوگا آفتاب مغرب کیطرف سی تو دروازہ توبہ کا بند ہو جاویگا پہر کسیکی توبہ نہین قبول ہوگی ع

وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا اعترف ثم تاب تاب اللہ علیہ متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ جب اقرار کرتا ہی یعنی اپنی گناہ کا پہر توبہ کرتا ہی قبول کرتا ہی اللہ تعالی توبہ اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تاب قبل ان تطلع الشمس من مغربھا تاب اللہ علیہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو توبہ کری پہلی نکلنی آفتاب کی مغرب کیطرف سی قبول کریگا اللہ تعالی توبہ اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی ف کہا طیبی نی کہ یہہ حد ہی قبول ہونی توبہ کی کہ پہلی نکلنی آفتاب کی مغرب کیطرف سی توبہ قبول ہوتی ہی بعد اوسکی نہوگی اور ایک حد اسکی اور ہی پہلی حالت غرغرہ کی توبہ کر سکتی ہی حالت غرغرہ کی توبہ نہین قبول ہوتی ع

وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للہ اشد فرحا بتوبۃ عبدہ حین یتوب الیہ من احدکم کانت راحلتہ بارض فلاۃ فانفلتت منہ وعلیھا طعامہ وشرابہ فایس منھا فاتی شجرۃ فاضطجع فی ظلھا قد ایس من راحلتہ فبینما ھو کذلک اذ ھو بھا قائمۃ عندہ فاخذ بخطامھا ثم قال من شدۃ الفرح اللھم انت عبدی وانا ربک اخطا من شدۃ الفرح رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہی ساتہہ توبہ کرنی بندہ اپنی کی جس وقت کہ توبہ کرتا ہی طرف اوسکی بہ نسبت ایک تمہار کی کہ سواری اوسکی بیچ زمین جنگل کی تہی پہر جاتی رہی سواری اوس سے اور اوسپر تہا کہانا اور پینا اوسکا پس ناامید ہوا اوس سی یعنی بعد تلاش کرنیکی پہر آیا ایک درخت کی پاس پس لیٹ رہا اوسکی سایہ مین ناامید ہوکر اپنی سواری سی پس اوس وقت کہ وہ تہا اسیطرح سی دیکہا کہ ناگہان سواری کہڑی ہی نزدیک اوسکی پس پکڑی مہار اوسکی پہر کہا مارے بہت خوشی کی یا الہی تو ہی بندہ میرا اور مین ہون رب تیرا چوک گیا مارے زیادتی خوشی کے نقل کی یہہ مسلم نی ف کہنا یون تہا کہ تو رب میرا ہی اور مین بندہ تیرا بسبب بہت خوشی کے

مدہوش ہو کر کہنی لگا بجای اوسکی کہ تو ہی بندہ میرا اور میں ہوں رب تیرا مقصود بیان کرنا اسکا ہی کہ اللہ تعالی بندی کی توبہ سی نہایت راضی ہوتا ہی اور توبہ قبول کرتا ہی اسلیے
مشابہت دی اوس شخص کی خوشی کی ساتھ کہ گم ہوئی سواری اپنی جنگل میں پا گئے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ اِنَّ عَبْدًا اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ رَبُّهٗ اَعَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ
لِعَبْدِيْ ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْهُ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ
اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا قَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا اٰخَرَ فَاغْفِرْهُ لِيْ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ فَلْيَفْعَلْ مَا شَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایک بندی نی یعنی اس امت میں سے یا اگلی امتوں میں سے کیا گناہ پھر کہا ای پروردگار میری گناہ کیا میں نے
پس بخش اوس گناہ کو پس فرمایا پروردگار اوسکی نے یعنی خوشنودی کیا جانا بندی میری نے کہ تحقیق اوسکی لیے پروردگار ہی بخشتا گناہوں کو یعنی جب چاہتا ہی جسکی لیے چاہتا اور
پکڑتا ہی ساتھ گناہوں کی یعنی جب چاہتا ہے جسکی لیے چاہتا ہی بخشا میں نے بندی اپنی کو پھر ٹھہرا یعنے گناہ کرنے سے ایک مدت تک جتنا چاہا اللہ نے پھر کیا گناہ اور کہا ای پروردگار میری کیا
میں نے گناہ پس بخش اوسکو پس فرمایا اللہ تعالی نے کیا جانا بندے میرے نے کہ تحقیق اوسکی لیے پروردگار ہے بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی ساتھ اوسکی بخشا میں نے بندی اپنی کو پھر ٹھہرا بندہ اوس
مدت تک کہ چاہا اللہ نے پھر کیا گناہ کہا ای پروردگار میری کیا میں نے گناہ اور پس بخش اوسکو واسطی میری پس فرمایا کیا جانا بندی میری نے کہ تحقیق واسطی اوسکی پروردگار ہی بخشتا ہے
گناہ اور پکڑتا ہی ساتھ اوسکی بخشا میں نے بندی اپنی کو پس چاہیے کرے جو چاہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کری جو چاہی یعنی جبتک استغفار کرتا رہی حاصل یہ جبتک گناہ کرتا رہے
اور استغفار کرتا رہی گا بخشونگا گناہ اوسکی مقصود بیان کرنا فضیلت استغفار کا ہی اور تاثیر اوسکی بخشش گناہوں میں امر ساتھ گناہ کی نہیں **وَعَنْ** جُنْدَبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَتَاَلّٰى عَلَيَّ اَنْ لَّا اَغْفِرَ لِفُلَانٍ فَاِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُ
عَمَلَكَ اَوْ كَمَا قَالَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جندب سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان فرمائی کہ ایک شخص نے یعنی اس امت میں سے یا اگلی امتوں میں سے کہا قسم ہی خدا کی نہیں بخشے گا
اللہ فلانیکو اور حدیث بیان فرمائی حضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے فرمایا کون شخص ہے کہ قسم کہاتا ہی مجھ پر یہ کہ نہ بخشونگا فلانیکو پس تحقیق میں نے بخشا فلانیکو اور نابود کیا عمل تیرا یا مانند اسکی کہا نقل کی یہ مسلم نے
ف کوئی شخص گناہ بہت کرتا تھا اوسکو کسی نے کہا کہ فلانیکو اللہ نہیں بخشنے کا کہی یہ بات ازراہ تکبر کے کہ اوسکو بہت گنہگار جانا اور اپنی کو اچھا جانا جیسیکہ صادر ہوتی ہی بعضی جاہل صوفیوں سی اور نابود کیا
عمل تیرا یعنی باطل اور جہوٹی کی میں نے قسم تیری حاصل یہ کہ اوس قسم کہانیوالی نے جو یقین کیا تھا اوسکی نہ بخشی جانیکا اوسپر عتاب ہوا اور وہ بخشا گیا پس جائز نہیں ہے کسیکو قطعی دوزخی
یا جنتی کہنا مگر جنکی حق میں نص وارد ہوئی ہی مضائقہ نہیں اونکو کہنا **وَعَنْ** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ
بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ قَبْلَ
اَنْ يُّمْسِيَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی شداد ابن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے افضل استغفار یہ ہے کہ کہی تو یا الہی تو ہی ہے پروردگار میرا نہیں کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تو نی مجھکو اور میں بندہ تیرا ہوں
اور میں تیری عہد پر ہوں یعنی مستقیم ہوں اوپر وفا کرنی عہد میثاق اور تیری وعدے پر بھی ہوں یعنی یقین کرنیوالا ہوں ساتھ وعدی تیری کہ حشر کے ہونگا اور سوا اسکے جو کیا ہے قدر طاقت
اپنی کی پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری برائی اوس چیز کیسی کہ میں نے اقرار کرتا ہوں میں واسطی تیری ساتھ نعمتوں تیری کی کہ مجھ پر ہیں اور اقرار کرتا ہوں میں ساتھ گناہوں اپنی کے پس بخش مجھکو پس تحقیق نہیں بخشتا گناہوں کو
مگر تو فرمایا حضرت نے جو شخص کہ پڑھے ان لفظوں کو دن میں یقین کرکے معنوں انکی پر پھر مر جاوے اسدن پہلے شام ہونیکی پس وہ بہشتیوں میں سے ہی اور جو کوئی پڑھے یہ الفاظ رات کو اور وہ یقین کرنیوالا ہو ساتھ معنوں
ان الفاظ کی پھر مر جاوی پہلی صبح سی پس وہ بہشتیوں میں سے ہی نقل کی یہ بخاری نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ وَرَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ فِيْكَ وَلَا اُبَالِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ

بلغت ذنوبك عنان السماء ثم استغفرتني غفرت لك ولا ابالي ابن آدم انك لو لقيتني بقراب الارض خطايا ثم لقيتني لا تشرك بي شيئا لاتيتك بقرابها مغفرة رواه الترمذي ورواه احمد والدارمي عن ابي ذر وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب روایت ہے انسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اے بیٹے آدم کی تحقیق تو جبتک کہ مانگے گا مجھسے یعنی بخشش گناہوں کی اور امید رکھیگا مجھسے بخشونگا میں تجکو کسی عمل پر ہو تو اور نہیں پروا رکھتا میں یعنی تیرا بخشنا کچھہ بڑی چیز نہیں میرے نزدیک اگرچہ بڑا گنہگار ہو تو اے بیٹے آدم کی اگر پہنچیں گناہ تیرے بلندی آسمان تک پھر بخشش مانگے مجھسے بخشونگا میں تجکو اور نہیں پروا رکھتا میں اے بیٹے آدم کی تحقیق تو اگر ملے مجھسے ساتھہ بھری ہوئی زمین خطاؤں سے پھر ملے مجھسے اس حال میں کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھہ میرے کسیکو البتہ آؤنگا میں تیرے پاس ساتھہ بھری ہوئی زمین کے از روی بخشش کے نقل کیے یہہ ترمذی نے اور نقل کیے احمد اور دارمی نے ابی ذرسے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہے

وعن ابن عباس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال الله تعالى من علم اني ذو قدرة على مغفرة الذنوب غفرت له ولا ابالي ما لم يشرك بي شيئا رواه في شرح السنة اور روایت ہے ابن عباسؓ سے نقل کیے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کہا فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس شخص نے جانا کہ میں صاحب قدرت ہوں اوپر بخشنے گناہوں کی بخشتا ہوں واسطے اوسکے اور نہیں پروا کرتا میں جبتک کہ نہ شریک کیا ساتھہ میرے کسیکو نقل کیے یہہ شرح السنہ میں **ف** دلالت کرتی ہے یہہ حدیث اس پر کہ جاننا بندے کا اسکو کہ اللہ قادر ہے مغفرت گناہوں پر سبب ہے مغفرت کا اسلیے جو کوئی جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے گناہوں کی بخشنے پر امید رکھتا ہے اوس سے اور جو کوئی امید رکھتا ہے کریم سے وہ محروم نہیں کرتا اوسکو پس یہہ حدیث مانند اس حدیث کی ہے انا عند ظن عبدي بي منقول ہے کہ حماد بن سلمہ نے عیادت کی سفیان ثوری کی پس کہا سفیان نے حماد سے کیا گمان کرتا ہے تو کہ بخشیگا اللہ مجھہ جیسے کو کہا حماد نے اگر اختیار دیا جاؤں میں درمیان حساب اپنی اللہ کے مجھسے اور درمیان حساب لینے باپ اپنے کے تو البتہ کروں میں اختیار حساب اللہ کا اسلیے کہ اللہ زیادہ باپ سے رحم کرتا ہے مجھہ پر حاصل یہہ کہ تم امید وار مغفرت کی رہو وہ ارحم الراحمین ہے ع

وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لزم الاستغفار جعل الله له من كل ضيق مخرجا ومن كل هم فرجا ورزقه من حيث لا يحتسب رواه احمد وابو داود وابن ماجة اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی لازم کرتا ہے استغفار کو کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے ہر تنگی سے راہ نکلنے کی اور ہر غم سے خلاصی اور روزی دیتا ہے اوسکو یعنی حلال طیب اس جگہ سے کہ نہیں گمان کرتا نقل کیے یہہ احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** لازم کرنے سے یعنی وقت صادر ہونے گناہ کے اور ظاہر ہونے بلا کے پڑھا کرے یا معنی یہہ ہیں کہ مداومت کرے اوسپر اسلیے کہ آدمی ہر دم میں محتاج ہے اوسکا اسلیے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طوبى لمن وجد في صحيفته استغفارا كثيرا اور یہہ فضیلت مذکورہ اسلیے ہے کہ جو کوئی لازم کرتا ہے استغفار کو تو تعلق دل کا اور اعتماد اللہ پر ہوتا ہے اور بخشی جاتی ہیں گناہ اوسکی پس یہہ حکم متقی اور متوکل کی ہوتا ہے اور اونکی شان میں یہہ آیت وارد ہوئی ہے ومن يتق الله يجعل له مخرجا ويرزقه من حيث لا يحتسب ومن يتوكل على الله فهو حسبه پس یہہ حدیث اس آیت سے نکالی گئی ہے اور فضیلت استغفار کی اور فائدہ مند ہونا اوسکا اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے فقلت استغفروا ربكم انه كان غفارا يرسل السماء عليكم مدرارا ويمددكم باموال وبنين ويجعل لكم جنت ويجعل لكم انهارا منقول ہے حسن بصری سے کہ ایک شخص نے شکوہ کیا اونسے قحط سالی کا پس کہا استغفار کر اللہ سے پہر شکوہ کیا ایک اور شخص نے محتاجگی کا پہر ایک اور نے کمی اولاد کا پہر ایک اور نے کمی پیدایش کا زمین اپنی میں پس سبہونکو حکم کیا استغفار کا پس کہا گیا اونسے کہ شکوہ کیا لوگوں نے تمسے کئی چیزوں کا اور حکم کیا تمنے ان سبہونکو استغفار کرنے کا پس پڑہی اونہوں نے یہہ آیت فقلت استغفروا الخ یعنی جتنی جواب ہیں سب اس آیت سے ثابت ہیں ع

وعن ابي بكر الصديق قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اصر من استغفر وان عاد في اليوم سبعين مرة رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہے ابی بکر صدیق رضی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دوام کیا گناہ پر اوس شخص نے کہ استغفار کی اگرچہ عود کرے دن میں ستر بار یعنی بار بار وہی گناہ کرے نقل کیے یہہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** اصرار دوام یعنی گناہ پر برا ہے کہ اصرار صغیرہ پر کبیرہ ہوتا ہے اور اصرار کبیرہ پر کفر کو پہنچاتا ہے پس فرمایا جو کوئی استغفار کرتا ہے اور شرمندہ ہوتا ہے گناہ پر صغیرہ ہو یا کبیرہ خارج ہوتا ہے حد اصرار سے کہ مصر وہی ہے جو استغفار نکرے اور نادم نہووے فخر

وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل بني آدم خطاء وخير الخطائين التوابون رواه الترمذي وابن ماجة والدارمي اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بنی آدم ہیں خطا کار ہیں یعنی سوا اے انبیا علیہم السلام کے اس لیے کہ وہ معصوم ہیں خطا سے اور بہتر ہیں خطا کرنیوالوں کے توبہ کرنیوالے ہیں نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِیْ
قَلْبِهٖ فَاِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُهٗ وَاِنْ زَادَ زَادَتْ حَتّٰی تَعْلُوَ قَلْبَهٗ فَذٰلِكُمُ الرَّانُ الَّذِیْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی كَلَّا بَلْ
رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مومن جب گناہ کرتا ہی ہوتا ہی ایک نقطہ سیاہ اوسکے دل مین پھر اگر توبہ کرتا ہی اور طلب بخشش کی کرتا ہی تو صاف
کیا جاتا ہی دل اوسکا اور اگر زیادہ کیا گناہ زیادہ ہوتا ہی وہ نقطہ یہانتک کہ چھا جاتا ہی اوسکی دل پر پس یہہ ہے ران یعنی زنگ کہ ذکر کیا اللہ تعالی نی اس آیت مین ہرگز نہین یون
بلکہ زنگ باندھا ہی دلونکی اونپر اوس چیز نی کہ تھی کرتی یعنی گناہ یہانتک کہ نہین باقی رہی اونمین خیر ہرگز نقل کیا ہے اسکو احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث
حسن صحیح ہے ف چھا جاتا ہی یعنی ڈھانپ لیتا ہی نور دل کو پس اندھا ہوتا ہی بینائی سے اوسکی پس نہین دیکھتا کوئی چیز علمون نفع دینی والی سے اور حکمتون فائدہ مند سے اور رجاتی
رہتی ہی شفقت و رحمت کہ نہ اپنی پر رحم کرتا ہی اور نہ اورون پر اور رغبت ہوتی ہی اوسکی دل مین آثار ظلم اور فتنہ کی اور جرات کرتا ہی گناہ پر ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ یُغَرْغِرْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی قبول کرتا ہی توبہ بندی کی جبتک نہین خرخرہ لگتا نقل کیا ہے اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نی ف جبتک خرخرہ نہین لگتا ہی یعنی جبتک
یقین نہین ہوتا موت کا جبتک توبہ مقبول ہی اور جب یقین ہو موت کا توبہ نہین مقبول اور ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ مطلق توبہ وقت مرنیکی نہین درست
خواہ توبہ کفر سی کری خواہ گناہ سی اور ظاہر آیت لیست التوبة الخ سی بھی یہی معلوم ہوتا ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ توبہ گناہونسی صحیح ہے نہ کفر سی لیکن اونکی نزدیک ایمان
یاس کا غیر مقبول ہے اور توبہ یاس کی مقبول ہے اور کہا طیبی نی کہ یہہ حکم گناہونسی توبہ کرنیکا ہی اور اگر کسی سے حق اوسکا بخشوا وی ایسی حالت مین تو صحیح ہے ح وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ قَالَ وَعِزَّتِكَ یَا رَبِّ لَا اَبْرَحُ اُغْوِیْ عِبَادَكَ مَا دَامَتْ اَرْوَاحُهُمْ
فِیْ اَجْسَادِهِمْ فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَارْتِفَاعِ مَكَانِیْ لَا اَزَالُ اَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِیْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان نے عرض کیا پروردگار سے قسم تیری عزت کی اے رب میرے ہمیشہ گمراہ کرتا ہون گا تیری بندونکو جبتک کہ ارواح اونکی بدنون اونکی مین ہونگی
پس فرمایا پروردگار عز وجل نی قسم ہی اپنی عزت اور بزرگی کی اور بلندی مرتبہ اپنی کی کہ ہمیشہ بخشتا رہونگا مین اونکو جبتک کہ بخشش مانگتی رہینگی مجھسی نقل کیا ہے اسکو احمد نی
وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهٗ مَسِیْرَةُ
سَبْعِیْنَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا یُغْلَقُ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهٖ وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّكَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا
لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی صفوان بن عسال سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نی پیدا کیا
جانب مغرب کی ایک دروازہ توبہ کی لیے عرض اوسکا مسافت ستر برس کی ہی نہین بند کیا جاتا جبتک نہ نکلی آفتاب جانب مغرب سے اور یہہ یعنی طلوع ہونا آفتاب کا مغرب
کیطرف سی مانع ہی قبول توبہ کا معنی ہین اللہ تعالی کی اس قول کی جس دن کہ آوینگی بعضے نشانیان پروردگار تیری کی نہین نفع دیگا کسی جان کو ایمان اوسکا اگر
جان کہ نہ تھی ایمان لائی پہلی سی یعنی پہلی آنی بعضی نشانیونکی نقل کیا ہے اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نی ف توبہ کی لیے یعنی کھلا ہوا ہی توبہ کرنیوالونکی لیے علامت ہے واسطی
صحت توبہ اور قبول توبہ کی حاصل یہہ کہ لوگونکی لیے دروازہ توبہ کا کھلا ہوا ہے جبتک کہ آفتاب مغرب کیطرف سی نہین نکلتا جب اودھر سے نکلیگا تو دروازہ توبہ کا بند ہو جاویگا
پس نہین قبول ہوویگا ایمان اور نہ توبہ گناہونسی اور اوسدن کہ آوینگی الخ یعنی ظاہر کریگا بعضی نشانیان رب تیرا جبکہ قریب ہوگی قیامت کہ وہ نشانی طلوع ہونا آفتاب کا
ہی مغرب سے اور باقی آیت یہہ ہے او کسبت فی ایمانها خیرا یعنی یا نہ تھی جان کہ کی حالت ایمان اپنی کی مین بھلائی یعنی توبہ نفع دیگی اوسکو توبہ حاصل آیت کا یہہ ہے
کہ جسدن آفتاب مغرب کی جانب سی نکلیگا تو جو کوئی پہلی اوسکی ایمان نہ لایا ہوگا یا ایمان پر ہوگا لیکن گناہونسی توبہ نکی ہوگی تو اوسکو ایمان یا توبہ اوسدن سی نہ نفع دیگی ع

وعن معاویة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنقطع الهجرة حتی تنقطع التوبة ولا تنقطع التوبة حتی تطلع الشمس من مغربها رواہ احمد وابو داود والدارمی اور روایت ہے معاویہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین موقوف ہوگی ہجرت یعنی گناہوں سے طرف توبہ کی یہانتک کہ موقوف ہو توبہ اور نہین موقوف ہوگی توبہ یہانتک کہ نکلے آفتاب مغرب کیطرف سے نقل کیے یہہ احمد اور ابو داود اور دارمی نے ف یعنی جبتک توبہ موقوف نہین ہوتی یعنی قبول ہوتی ہے تبتک گناہوں سے آدمی پاک ہو سکتا ہے اور جب توبہ موقوف ہوگئی گناہوں سے نہین پاک ہو سکیگا اور توبہ جب موقوف ہوگی آفتاب مغرب سے نکلیگا حاصل یہہ جبتک آفتاب مغرب سے نہین نکلتا توبہ کرکر پاک ہو سکتا ہے اور جب اودہر سے نکلیگا تو توبہ سے بھی نہین پاک ہوویگا ع

وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلین کانا فی بنی اسرائیل متحابین احدهما مجتهد فی العبادة والآخر یقول مذنب فجعل یقول اقصر عما انت فیه فیقول خلنی وربی حتی وجده یوما علی ذنب استعظمه فقال اقصر فقال خلنی وربی أبعثت علی رقیبا فقال واللہ لا یغفر اللہ لک ابدا ولا یدخلک الجنة فبعث اللہ الیهما ملکا فقبض ارواحهما فاجتمعا عنده فقال للمذنب ادخل الجنة برحمتی وقال للآخر اتستطیع ان تحظر علی عبدی رحمتی فقال لا یا رب قال اذهبوا به الی النار رواہ احمد اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دو شخص تھے بنی اسرائیل میں آپس میں دوست ایک اونمیں سے محنت کھینچتا تھا بندگی کرنی میں اور دوسرا کہتا تھا کہ میں گنہگار ہوں یعنی اقرار کرتا تھا اپنی گناہ کا پس شروع کیا عبادت کرنیوالے نے کہ کہتا تہا گنہگار کو باز آ اوس چیز سے کہ تو اوسمیں ہے یعنی گناہ سے پس کہتا گناہگار کہ چھوڑ مجکو ساتھہ پروردگار میرے کے یعنی اسلیے کہ وہ غفور الرحیم ہے یہانتک کہ پایا اوس عابد نے اوسکو ایکدن ایک گناہ پر کہ بڑا جانا اوسکو پس کہا باز آ پس کہا گنہگار نے چھوڑدے مجکو ساتھہ پروردگار میرے کیا بھیجا گیا ہے تو مجھپر داروغہ پس کہا عبادت کرنیوالے نے قسم ہے خدا کی نہین بخشیگا اللہ تجکو کبھی اور نہ داخل کریگا تجکو بہشت میں پس بھیجا اللہ تعالی نے طرف اون دونوں کی فرشتہ پھر قبض کیے ارواح اون دونوں کی پس اکٹھی ہوئی دونو یعنی ارواحین اونکی نزدیک اللہ تعالی کے یعنی برزخ یا علیین یا عرش کے نیچے پس فرمایا گنہگار کو داخل ہو بہشت میں سبب رحمت میری کے اور فرمایا دوسرے کو کیا طاقت رکہتا ہے تو یہہ کہ محروم کرے بندے میرے کو رحمت میری سے پس کہا اوسنے کہ نہین طاقت رکہتا میں ای پروردگار میرے فرمایا پروردگار نے فرشتونکو یعنی جو کہ دوزخ پر متعین ہیں کہ لیجاؤ اسکو طرف دوزخ کی نقل کیے یہہ احمد نے ف اوس شخص نے تو عجب واعتماد کیا اپنی عمل پر اور حقیر جانا اوس گنہگار کو اور کہا کہ اللہ تعالی نہین بخشیگا تجکو سو تحقیق عذاب کا موا اسلیے کہا ہے کسی بزرگ نے جو گناہ کہ باعث ہو ذلیل وحقیر جاننے کا اپنی تئین وہ بہتر ہے اوس طاعت سے کہ لازم کرے عجب وتکبر ع

وعن اسماء بنت یزید قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا ولا یبالی رواہ احمد والترمذی وقال حدیث حسن غریب وفی شرح السنة یقول بدل یقرأ اور روایت ہے اسما بیٹی یزید کی سے کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے یہہ آیت ای میری بندو کہ زیادتی کی ہے تمنے اپنی جان پر یعنی بسبب گناہ کرنیکی نا امید ہو رحمت خدا کی سے تحقیق اللہ تعالی بخشتا ہے گناہ سب اور نہین پروا رکہتا نقل کیے یہہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے اور شرح السنة میں لفظ یقول کا ہے بدلے یقرأ کی ف بخشتا ہے گناہ یعنی کافروں کے ساتھہ توبہ کی اور مومنوں کے ساتھہ توبہ اور بغیر توبہ کی جسکو چاہتا ہے ع

وعن ابن عباس فی قول اللہ الا اللمم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تغفر اللهم تغفر جما وای عبد لک لا الما رواہ الترمذی وقال هذا حدیث حسن صحیح غریب اور روایت ہے ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی الا اللمم کے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر بخشے تو یا الہی تو بخشدے بڑے گناہ اور کونسا بندہ تیرا ہے جسنے نہین کیے چھوٹے گناہ نقل کیے یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ف ساری آیت یوں ہے والذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم ان ربک واسع المغفرة یعنی جو لوگ پرہیز کرتے ہیں بڑے گناہوں سے اور بیحیائیوں سے سوای چھوٹے گناہوں کی تحقیق پروردگار تیرا فراخ کرنیوالا ہے مغفرة کا پس اس آیت میں جو ہے سوای چھوٹے گناہوں کی اسپر حضرت نے بطور سند کے شعر مذکور پڑھا کہ اس سے یہی معلوم ہوتا کہ مومن خالی نہین ہے چھوٹے گناہوں سے اور حاصل یہہ ہے کہ شان فضل تیرا ایسا ہے اگر چاہے تو بخشے تو کبیرہ گناہونکو چھوٹونکی تو کیا حقیقت ہے اور کونسا بندہ تیرا ہے کہ چھوٹے گناہ نہین کرتا اور تو نہین بخشتا بلکہ چھوڑ دیتا ہے اونکو بسبب نیکیونکی اور یہہ شعر امیة بن ابی الصلت کا ہے کہ ایام جاہلیت کی شاعر ہے اور بہت عبادت کرتا تھا اور سوفیوں میں اور ایمان کہتا تھا پر پایا زمانہ اسلام کا لیکن مسلمان نہین ہوا اور وہ شعر حکمت آمیز کہتا تھا اسلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی شعر سنتے تھے اور خود بھی کبھی پڑھتے تھے ع ح

وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تعالی یا عبادی کلکم ضال الا من هدیت فسلونی الهدی اهدکم

وكلكم فقراء الا من اغنيت فسلوني ارزقكم وكلكم مذنب الا من عافيت فمن علم منكم اني ذو قدرة على المغفرة فاستغفرني
غفرت له ولا ابالي ولو ان اولكم واخركم وحيكم وميتكم ورطبكم ويابسكم اجتمعوا على اتقى قلب عبد من عبادي مازاد ذلك في
ملكي جناح بعوضة ولو ان اولكم واخركم وحيكم وميتكم ورطبكم ويابسكم اجتمعوا على اشقى قلب عبد من عبادي مانقص ذلك من ملكي جناح بعوضة ولو ان
اولكم واخركم وحيكم وميتكم ورطبكم ويابسكم اجتمعوا في صعيد واحد فسال كل انسان منكم ما بلغت امنيته فاعطيت كل سائل منكم ما نقص ذلك
من ملكي الا كما لو ان احدكم مر بالبحر فغمس فيه ابرة ثم رفعها ذلك باني جواد ماجد افعل ما اريد عطائي كلام
وعذابي كلام انما امري لشيء اذا اردت ان اقول له كن فيكون رواه احمد والترمذي وابن ماجة

اور روایت ہے ابو ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اے بندو میرے سب تم گمراہ ہو مگر جسکو ہدایت کی میں نے پس مانگو مجھسے ہدایت ہدایت کرونگا میں تمکو اور سب
تم محتاج ہو یعنی ظاہر اور باطن میں مگر جسکو دولتمند کیا میں نے پس مانگو مجھسے روزی دونگا میں تمکو یعنی حلال طیب اور سب تم ہو گنہگار یعنی مقصور ہو سب سے گناہ مگر جسکو بچا لیا میں نے یعنی انبیا کو پس جسنے جانا تم میں سے
کہ تحقیق میں قدرت والا ہوں بخشنے پر پھر بخشش مانگی مجھسے بخشونگا میں اوسکو یعنی سب گناہ اوسکے اور نہیں پروا رکھتا میں اور اگر اگلے تمہارے اور پچھلے تمہارے اور زندے تمہارے اور مردے تمہارے اور
تر تمہارے اور خشک تمہارے یعنی جوان و بوڑھے تمہارے یا عالم و جاہل تمہارے یا فرمانبردار و گنہگار تمہارے غرضکہ سب مخلوقات جمع ہوں اوپر بڑے متقی دل بندے کی میرے بندوں میں
سے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں نہ زیادہ کرے یہہ یعنی جمع ہونا میری ملک میں بقدر بازو مچھر کے اور اگر تحقیق اگلے تمہارے اور پچھلے تمہارے اور زندے تمہارے اور مردے تمہارے اور تر
تمہارے اور خشک تمہارے جمع ہوں اوپر بدبخت ترین دل بندے کی میرے بندوں میں سے کہ وہ ابلیس لعین ہے نہ کم کرے یہہ میری ملک میں سے بقدر بازو مچھر کے اور اگر تحقیق اگلے تمہارے اور پچھلے تمہارے اور
زندے تمہارے اور مردے تمہارے اور تر تمہارے اور خشک تمہارے جمع ہوں ایک جگہہ میں پھر مانگے ہر آدمی تم میں سے اوسقدر کہ پہنچے آرزو اوسکی یعنی جو حاجت دل میں کہتا ہو پھر دوں میں
مانگنے والے کو تم میں سے یعنی مقاصد اوسکے نہ کم کرے یہہ یعنی دینا اور حاجت روائی کرنی ملک میری میں سے کچھہ مگر جیسا کہ اگر ایک تم میں کا گذرے دریا پر پھر ڈالے اوسمیں سوئی پھر اوٹھا لے اوسکو یعنی باعتبار
والتقدیر اگر کمی ہو تو اتنی ہو کہ جتنا پانی سوئی میں لگ جاتا ہے والا اوسکی ملک میں کمی کا کیا ٹھکانا ہے وہ کتنا ہی دے اوسکی ہاں ہرگز کمی نہیں ہوتی یعنی کم ہونا یا روا کرنا حاجتوں کا سبب
اسکی ہے کہ میں بہت سخی ہوں بہت دینے والا کرتا ہوں جو چاہتا ہوں یعنی یہہ تمام سخاوت و کرم ساتھہ ارادہ اور اختیار میرے کے ہی ارادہ بندے کو دخل نہیں دینا میرا حکم کرنا ہے اور
عذاب میرا حکم کرنا ہے یعنی ایک حکم میں یہہ سب کرتا ہوں محتاج اسباب کا نہیں ہوں نہیں ہے امر میرا واسطے کسی چیز کی جسوقت کہ چاہتا ہوں میں یعنی پیدا کرنا اوسکا مگر یہہ کہتا ہوں میں اوسچیز کو ہو جا پس ہو جاتی
ہے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے وعن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قرأ هو اهل التقوى واهل المغفرة قال قال ربكم
انا اهل ان اتقى فمن اتقاني فانا اهل ان اغفر له رواه الترمذي وابن ماجة والدارمي اور روایت ہے انس سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ اونہوں نے پڑھی یہہ آیت کہ وہی ہے لائق
تقوی کا اور بخشش کا فرمایا حضرت نے بیچ تفسیر آیت مذکورہ کے کہ فرمایا پروردگار تمہارے نے کہ میں لائق اسکی ہوں کہ لوگ پرہیز کریں شریک کرنے سے ساتھہ میرے پس جو کوئی پرہیز کرتا ہے شریک کرنے سے ساتھہ میرے پس میں
لائق اسکے کہ بخشوں میں اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نے اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف مضمون اس آیت کا مانند مضمون اس آیت کی ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء یعنی تحقیق
اللہ نہیں بخشتا یہہ کہ شریک کیا جاوے ساتھہ اوسکے اور بخشتا ہے سوا اسکے واسطے جسکے کہ چاہتا ہے وعن ابن عمر قال ان كنا لنعد لرسول الله صلى الله عليه
وسلم في المجلس يقول رب اغفر لي وتب علي انك انت التواب الغفور مائة مرة رواه احمد والترمذي وابو داود وابن ماجة
اور روایت ہے ابن عمر سے کہا تحقیق تھے ہم البتہ گنتے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مجلس میں کہتے سو بار اے پروردگار میرے بخش واسطے میرے اور قبول کر توبہ میری تحقیق
تو ہی ہے قبول کرنیوالا توبہ بخشنے والا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے وعن بلال بن يسار بن زيد مولى النبي صلى الله عليه وسلم قال
حدثني ابي عن جدي انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من قال استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب
اليه غفر له وان كان قد فر من الزحف رواه الترمذي وابو داود لكنه عند ابي داود هلال بن يسار وقال الترمذي هذا حديث غريب

اور روایت ہے بلال بن یسار بن زید سے کہ زید مولی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا کہ کہا حدیث کی مجھسے باپ میرے نے کہ نقل کیے دادا میرے سے کہ انہوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے
جو شخص کہے بطلب بخشش کے کہ مانگتا ہوں میں مغفرت اللہ سے کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ زندہ خبرگیری کرنیوالا اور توبہ کرتا ہوں میں طرف اوسکی بخشش کیجاتی ہے اوسکے واسطے اگرچہ بھاگا ہو لڑائی کفار کی میں سے اگرچہ گناہ ہی ہے نقل کیے
یہہ ترمذی اور ابوداود نے لیکن نزدیک ابی داود کی بلال بن یسار اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے ف لفظ الحی القیوم کو زبر بھی ہے اور پیش بھی ہے لیکن پیش بہت مشہور تر اور اکثر روایتوں میں ہے اور جب استغفار
سے ہی بعد صدق دل سے پڑہی چنانچہ ابھی کہے استغفار کرنیوالا گناہ سے اور حال میں کہ مقیم ہو اوس گناہ پر مانند ٹھٹھا کرنیوالی کے ہی تہہ سبب اپنی کی عیاذا باللہ منہ

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَنَّى لِي هَذِهِ فَيَقُولُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ عزوجل البتہ بلند کرتا ہے درجہ واسطے بندے نیک بخت کے بہشت میں پس کہتا ہے بندہ اے پروردگار میرے کہاں سے حاصل ہوا مجکو یہہ درجہ فرماتا ہے اللہ تعالی کہ حاصل ہوا یہہ درجہ بسبب استغفار فرزند تیرے کی واسطے تیرے نقل کیے یہہ احمد نے

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ إِلَّا كَالْغَرِيقِ الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهُ مِنْ أَبٍ أَوْ أُمٍّ أَوْ أَخٍ أَوْ صَدِيقٍ فَإِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَإِنَّ اللهَ تَعَالَى لَيُدْخِلُ عَلَى أَهْلِ الْقُبُورِ مِنْ دُعَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ أَمْثَالَ الْجِبَالِ وَإِنَّ هَدِيَّةَ الْأَحْيَاءِ إِلَى الْأَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے عبداللہ بن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتا ہے مردہ قبر میں مگر مانند ڈوبنے والی فریاد کرنیوالی کے کہ انتظار کرتا ہے دعا کا کہ پہنچے اوسکو باپ کیطرف سے یا ماں کیطرف سے یا بھائی کیطرف سے یا دوست کیطرف سے پس جسوقت کہ پہنچتی ہے دعا اوسکو ہوتا ہے پہنچنا دعا کا بہت پیارا طرف اوسکی دنیا سے اور دنیا کی چیزوں سے اور تحقیق اللہ تعالی البتہ پہنچاتا ہے قبر والوں کو بسبب دعا زمین والونکی مانند پہاڑوں کے یعنی ثواب بڑا اور رحمت اور بخشش اور تحقیق تحفہ زندوں کا طرف مردوں کی استغفار کرنا ہے اونکے لیے نقل کیے یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوبَى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ فِي عَمَلِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اور روایت ہے عبداللہ بن بسر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشحالی ہے واسطے اوس شخص کے کہ پاوے اپنے اعمالنامہ میں استغفار بہت یعنی استغفار مقبول نقل کی یہہ ابن ماجہ نے اور نقل کی نسائی نے بیچ کتاب عمل یوم ولیلہ کے ف روایت کی بزار نے انس سے بطریق مرفوع کی نہیں دونو فرشتے اعمال لکھنے والے اوپر حق تعالی کے اعمالنامہ بندے کا پس دیکھتا ہے اللہ تعالی اول اعمالنامہ میں اور آخر میں استغفار مگر کہ فرماتا ہے بخشا میں نے واسطے بندے اپنے کے وہ گناہ کہ درمیان دونو طرفوں اعمالنامہ کی ہیں حاصل یہہ کہ صبح شام کی استغفار سے یہہ مرتبہ حاصل ہوتا ہے

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوا وَإِذَا أَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ
اور روایت ہے عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے یا الٰہی کر مجھکو اون لوگوں میں سے کہ جب نیکی کریں خوش ہوں اور جب برائی کریں استغفار کریں نقل کیے یہہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں

وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ حَدِيثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَإِنَّ الْفَاجِرَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلَى أَنْفِهِ فَقَالَ بِهِ هَكَذَا أَيْ بِيَدِهِ فَذَبَّهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ فِي أَرْضٍ دَوِيَّةٍ مَهْلَكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ فَطَلَبَهَا حَتَّى إِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ أَوْ مَا شَاءَ اللهُ قَالَ أَرْجِعُ إِلَى مَكَانِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ فَأَنَامُ حَتَّى أَمُوتَ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى سَاعِدِهِ لِيَمُوتَ فَاسْتَيْقَظَ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَشَرَابُهُ فَاللهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هَذَا بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ رَوَى مُسْلِمٌ الْمَرْفُوعَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَحَسْبُ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ الْمَوْقُوفَ عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ أَيْضًا
اور روایت ہے حارث بن سوید سے کہا حدیث کی مجھکو عبداللہ بن مسعود نے دو حدیثیں ایک ان میں سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دوسری نقل کی اپنی طرف سے وہ یہہ ہے کہا کہ تحقیق مومن دیکھتا ہے اپنے گناہوں کو گویا کہ بیٹھا ہوا ہے نیچے پہاڑ کے ڈرتا ہے اس سے کہ گر پڑے پہاڑ اوسپر اور تحقیق فاجر دیکھتا ہے اپنے گناہوں کو مانند مکھی کے کہ اوڑی ہے اوسکی ناک پر پس اشارہ کیا ساتھ اوسکے کی اسطرح

یعنی اپنی ہاتھ سے پس اوڑایا اوسکو یعنی ٹال دیا یعنی مومن گناہ سے بہت ڈرتا ہے اور خوف کرتا ہے اسکا کہ پڑ نہ جاوے اور فاجر کو اپنی گناہ کی ذلیل پروا نہیں ہوتی پہر کہا عبد اللہ نے یعنی حدیث جو حضرت سے سنی تہی وہ بیان کی کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تہی البتہ اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے سبب توبہ کرنے اپنی بندی مومن کے بہ نسبت اوس شخص کے کہ اوترا میدان میں کہ جائی ہے درخت اور گیاہ اس سے جگہہ ہے ہلاکت کی ساتھ اوسکی تہی سواری اوسکی اور سر تہا کہانا اوسکا اور پینا اوسکا پس کہا سر اپنا یعنی سو رہا راحت کی لیے پس پڑا اور سو رہا کچہہ پہر جاگا اور حالانکہ تحقیق جاتی رہی سواری اوسکی پہر تلاش کیا اوسکو یہانتک کہ جسوقت سخت ہوئی اوسپر گرمی اور پیاس اور جو چاہا اللہ تعالیٰ نے یعنی رنج و بلا سوائے گرمی و پیاس کے کہا پہر جاوں میں طرف مکان اپنی کے کہ تہا میں اوسمیں پس سو رہوں یہانتک کہ مرجاوں پس رکہا سر اپنا بازو پر تا کہ مرے پہر جاگا پس ناگہان سواری اوسکی اوسکے پاس حاضر ہے اور اوسپر توشہ اوسکا اور کہانا اوسکا اور پینا اوسکا پس اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے سبب توبہ کرنے بندہ مومن کے اس شخص سے ساتہہ سواری اپنی کی اور توشہ اپنی کی یعنی جیسی یہہ شخص اپنی سواری اور توشہ کی ملنی سے خوش ہوتا ہے اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے بندہ کی توبہ کرنے سے نقل کی مسلم نے دو حدیثیں اوسکو کہ مرفوع ہے طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فقط یعنی جسمیں قصہ سواری کی بہاگنی اور پانی کا ہے اور حدیث موقوف ہے ابن مسعود پر کہ مومن گناہ کو مانند پہاڑ کی دیکہتا ہے وہ نہیں ذکر کیا اور نقل کی بخاری نے حدیث موقوف بہی **ف** حاصل یہہ حدیث مرفوع متفق علیہ ہے اور حدیث موقوف افراد بخاری سے ہے اور اسحدیث میں اشارہ ہے طرف اس آیت کی ان اللہ یحب التوابین کہا امام غزالی رحمہ اللہ نے کہ منقول ہے بڑی عالم باعمل استاد ابی اسحاق اسفرائنی رحمہ اللہ سے کہ اونہوں نے کہا دعا مانگی میں نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے تیس برس تک یہہ نصیب کرے مجکو توبہ نصوح پس قبول کی گئی دعا میری پہر تعجب کیا میں نے اپنی دل میں اور کہا میں نے سبحان اللہ ایک حاجت کی لیے دعا کی میں نے تیس برس تک اور نہ روا ہوئی ابتک پس دیکہا میں نے خواب میں کہ کوئی کہتا ہے مجکو کیا تعجب کیا تو اوس سے یہہ جانتا ہے کیا مانگتا ہے تو مانگتا ہے تو اللہ سے یہہ کہ دوست رکہے تجکو کیا نہیں سنا تو نے اللہ تعالیٰ سے کہ فرماتا ہے ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطہرین پس یہہ حاجت کیا آسان ہے ع

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفَتَّنَ التَّوَّابَ

اور روایت ہے حضرت علی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکہتا ہے اوس بندی مومن کو کہ مبتلا ہوتا ہے گناہ میں اور بہت توبہ کرتا ہے **ف** یہہ دوست رکہنا سبب توبہ کی ہے نہ بسبب گناہ کی ح

وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِيَ الدُّنْيَا بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا الْاٰيَةَ فَقَالَ رَجُلٌ فَمَنْ اَشْرَكَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا وَمَنْ اَشْرَكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

اور روایت ہے ثوبان سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہی نہیں دوست رکہتا میں کہ تحقیق میرے لیے دنیا ہو بدلے اس آیت کی اے بندو میرے کہ زیادتی کی ہے جانوں پر اپنی یعنی گناہ کرنیکی نا امید ہو آخر آیت تک پہر کہا ایک شخص نے پس جسنے شرک کیا یعنی وہ بہی داخل ہے اس آیت کی حکم میں یا نہیں یعنی بخشا جاویگا یا نہیں پس خاموش ہو رہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی واسطے انتظار امر الہی کے یا واسطے تفکر و تامل کے ادای جواب میں پہر فرمایا یعنی بموجب وحی کی یا اپنی اجتہاد سے کہ خبردار ہو جس شخص نے کہ شرک کیا یعنی جسنی شرک کیا اور توبہ کی اپنی زندگی میں اور قبول ہوئی پس وہ بہی داخل ہے اس آیت کی حکم میں تین بار کہا یہہ **ف** نہیں دوست رکہتا میں الخ یعنی نہیں دوست رکہتا میں کہ اس آیت کی بدلی تمام دنیا کی چیزیں اوٹہہ لیکن میں اور اوسکو صدقہ دوں یہہ آیت اوٹہا دوں اوسکی لیے کہ چیز فانی اسلیکے خوشخبری ہے امن مغفرت گناہوں کی اور بعد لا تقنطوا کی باقی آیت یہہ ہے من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ہو الغفور الرحیم یعنی مت حضرت کرمانی ان شعروں میں یا ہذا شعر یا صاحبی الذنب لا تقنطوا ٭ فان الالہ رؤف رؤف ٭ ولا ترحلن بلا عدۃ ٭ فان الطریق مخوف مخوف ٭ اور یہی مضمون ان شعروں فارسی میں ہے شعر مرو کہ مرکب مردان مرد را ٭ در سنگلاخ بادیہ پیہا بریدہ اند ٭ نومید ہم مباش کہ رندان بادہ نوش ٭ ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند ع وغیرہ

وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيَغْفِرُ لِعَبْدِهٖ مَا لَمْ يَقَعِ الْحِجَابُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْحِجَابُ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ اَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَخِيْرَ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ

اور روایت ہے ابوذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ بخشتا ہے واسطے بندی اپنی کے یعنی جو کچہہ چاہتا ہے گناہ ہو جبتک نہو پردہ درمیان بندی کی اور رحمت حق کی پوچہا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا ہے پردہ فرمایا یہہ مرے جی اسحالمیں کہ مشرک ہو نقل کیا ان تینوں حدیثوں کو احمد نے اور نقل کی بیہقی نے آخر کی کتاب بعث و نشور میں

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يَعْدِلُ بِهٖ شَيْئًا فِي الدُّنْيَا ثُمَّ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ جِبَالٍ ذُنُوْبٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ

اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ملاقات کری اللہ تعالی سی یعنی مری اس حال مین کہ نہ برابر کرتا ہو ساتھہ اللہ تعالی کے
کسی کو دنیا مین بہر ہون اوسپر مانند پہاڑ کی گناہ یعنی بعد مرنیکی بخشیگا اللہ تعالی واسطی اوسکی یعنی سب گناہ اگر چاہی کا نقل کی یہہ بیہقی نی کتاب بعث و نشور مین

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ تَفَرَّدَ بِهِ النَّهْرَانِيُّ وَهُوَ مَجْهُوْلٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ رَوٰی عَنْهُ مَوْقُوْفًا قَالَ النَّدَمُ تَوْبَةٌ وَالتَّائِبُ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی توبہ کرنیوالا گناہ ہوسنی یعنی توبہ صحیحہ مانند اوس شخص کے ہی کہ نہین گناہ واسطے اوسکی نقل کی یہہ ابن ماجہ
اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا بیہقی نی کہ فقط نقل کیا اسکو نہرانی نی اور وہ مجہول ہی اور شرح السنہ مین روایت کی بغوی نے عبد اللہ بن مسعود سے بطریق موقوف
کی کہ کہا عبد اللہ بن مسعود نے پشیمانی توبہ ہی یعنی پشیمانی بڑا رکن ہی توبہ کا اور توبہ کرنیوالا مانند اوس شخص کے ہی کہ نہین گناہ واسطی اوسکی **ف** جاننا چاہیے کہ توبہ جب
ہوتی ہی ساتھہ شرطون معتبرہ کی تو نہین شک اوسکی قبول ہونی مین اور ہوتی ہی اوس سے مغفرت موجب وعدہ الہی کے وہو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ اور استغفار ازراہ
سحاجگی اور کسر نفسی کے بدون توبہ کی کبھی ہوتی ہی ستانی والی گناہونکی اور کبھی نہین ہوتی لیکن ثواب پاتا ہی اوس سے البتہ حاصل کلام یہہ موقوف ہی مشیت ایزدی پر کہ چاہے
استغفار سی گناہ دور کرتا ہی اور چاہتا ہی نہین دور کرتا ع

بَاب

یہہ باب بیچ بیان اون حدیثونکی کہ متعلق ہین پہلی باب کے **ف** اکثر نسخون مین فقط لفظ باب کا ہی اور
بعضے نسخون مین ہے باب فی سعۃ رحمۃ یعنی اس باب مین بیان ہی وسعت رحمت باری تعالی کا ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَی اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ عَرْشِهٖ اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ غَلَبَتْ غَضَبِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ مقدر کیا اللہ تعالی نے پیدا کرنا مخلوقات کا یعنی دن میثاق کی یا شروع کیا پیدا کرنا اونکا لکہی کتاب یعنی فرشتون کو
یا قلم کو حکم کیا لکہنی کا پس وہ کتاب نزدیک اللہ تعالی کی ہی اوپر عرش اوسکے اوسمین یہہ ہے کہ تحقیق رحمت نے میری سبقت لیگئی ہی غضب سے میرے اور ایک روایت مین ہے کہ غالب ہی رحمت میری غضب میرے پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کتاب شامل اس حکم کی رکہی گئی اوپر عرش کے بسبب بزرگ قدری اوسکی کے اور مراد سبقت رحمت اور غلبہ اوسکی سے غضب پر غالب ہونا آثار رحمت کا
اور بخشش و انعام اوسکا ہی کہ تمام مخلوقات کو گہیری ہوئی ہی اور بی انتہا ہی اور نشانیان غضب کے کم ہین جیسا کہ فرمایا ان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوہا اور فرمایا عذابی اصیب بہ
من اشاء ورحمتی وسعت کل شیء اور بندی جو قصور کرتی ہین ادای شکر نعمت اوسکی مین وہ زیادہ از حد ہی جیسا کہ فرمایا ولو یؤاخذ اللہ الناس بظلمہم ما ترک علی ظہرہا من دابۃ پس یہہ رحمت
ہی اللہ تعالی کی کہ باقی رکہتا ہی اونکو اور روزی دیتا ہی اور نعمت پہنچاتا ہی اور عذاب نہین کرتا یہہ ظہور اوسکی رحمت کا دنیا مین ہے اور آخرت مین اس سے زیادہ ہوگا جیسا کہ حدیث آیندہ مین
بیان اوسکا ہے ح

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ اَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فَبِهَا يَتَعَاطَفُوْنَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُوْنَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰی وَلَدِهَا وَاَخَّرَ اللّٰهُ تِسْعًا وَّتِسْعِيْنَ رَحْمَةً يَّرْحَمُ بِهَا عِبَادَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ سَلْمَانَ نَحْوُهٗ وَفِيْ اٰخِرِهٖ قَالَ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ اَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطی اللہ تعالی کے سو رحمتین ہین اوتاری اونمین سے ایک رحمت درمیان جن اور آدمی کے اور چار پایون اور
زہریلی جانورونکی پس بسبب اوسی رحمت کی آپسمین میل کرتی ہین اور بسبب اوسکی آپسمین رحم کرتی ہین اور بسبب اوسی رحمت کے مہربانی کرتا ہی جانور وحشی اپنی بچی پر اور رکہہ چہوڑے
ہین اللہ تعالی نے ننانوین رحمتین کہ رحمت کریگا ساتھہ اونکی اپنی بندون پر یعنی مومنون پر دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کی سلمان سی مانند اسکی اور بیچ
آخر اوسکی یہہ ہے کہ فرمایا حضرت نی پس جس وقت کہ ہوگا دن قیامت کا پورا کریگا اللہ ننانوین رحمتونکو ساتھہ اوس رحمت کے یعنی جو کہ دنیا مین پہنچی ہی **ف** اس روایت سے معلوم ہوا کہ
یہاں کی رحمت بھی ہوگی قیامت مین اور ننانوین وہ ہونگی سب ملکر سو رحمتین ہوجاوینگی ح

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهٖ اَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ اَحَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اگر جانی مومن جو کچھ کہ نزدیک اللہ کی ہی عذاب سی نہ طمع کری ساتھہ بہشت اوسکی کوئی اور اگر جانی کافر جو کچھ
کہ نزدیک اللہ کی ہی رحمت سی نا امید نہووی جنت اوسکی کوئی نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی ف وارد ہوئی ہی یہہ حدیث بیچ بیان کثرت رحمت اور عذاب اوسکی
تا کہ نہ مغرور ہو مومن ساتھہ رحمت اوسکی کے پس نہ نڈر ہو عذاب اوسکی سے اور نہ نا امید ہو کافر رحمت اوسکی سی اور نہ چھوڑ دی توبہ کرنی اور حاصل حدیث
کا یہہ ہی کہ بندیکو لائق ہی کہ ہو درمیان خوف و رجا کی منقول ہی حضرت عمر رضی سی کہ کہا اگر پکارا جاوی گا قیامت مین یہہ اہل ہوگا ایک شخص جنت مین تو امید
رکھونگا کہ وہ مین ہون اور اسیطرح اگر پکارا جاوی گا کہ ایک شخص دوزخ مین جاوی گا تو گمان کرونگا کہ وہ مین ہون ۲ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہشت بہت نزدیک ہی طرف ایک تمہار کی تسمی پاپوش اوسکی اور دوزخ مانند اسکی نقل کیے یہہ
بخاری نی ف حاصل یہہ کہ بہشت اور دوزخ بہت نزدیک ہین اچھی کام کری اور امیدوار جنت کا رہی اور بری کام سی بچی اور ڈرتا رہی دوزخ سے ۳ع
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ لِاَهْلِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَسْرَفَ رَجُلٌ
عَلٰى نَفْسِهٖ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَوْصٰى بَنِيْهِ اِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ ثُمَّ اذْرُوْا نِصْفَهٗ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهٗ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ
اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهٗ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ فَلَمَّا مَاتَ فَعَلُوْا مَا اَمَرَهُمْ فَاَمَرَ اللّٰهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ وَ
اَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهٗ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَ لَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہا واسطی اپنی گھر کی لوگون کی ایک شخص نے کہ نہین کیے تہی بھلائی کبھی اور ایک روایت مین
ہی کہ زیادتی کی تہی ایک شخص نے اپنی نفس پر یعنی گناہ بہت کیے تہی پس جب آئی اوسکو موت وصیت کی اپنی بیٹون کو کہ جب مر جاوی یہہ شخص یعنی مین پس جلا دو
اوسکو یعنی مجکو پہر اوڑا دو آدہی راکہہ اوسکی جنگل مین اور آدہی دریا مین پس قسم ہی خدا کی اگر تنگی کریگا اللہ اوسپر اور مناقشہ کریگا حساب مین البتہ عذاب کریگا
عذاب ایسا کہ نہ عذاب کریگا کسیکو عالم مین پس جب مر گیا کیا بیٹون اوسکی نی جو کہہ گیا تہا اوسنی پس حکم کیا اللہ تعالی نی دریا کو پس جمع کیا دریا نی جو چیز کہ
اوسمین تہے اور حکم کیا جنگل کو پس جمع کی جنگل نی وہ چیز کہ اوسمین تہے یعنی دریا اور جنگل نی اجزا اوس شخص کے سب جمع کیے اور وہ شخص درست ہو کر پیدا ہوا پہر فرمایا
اللہ تعالی نی کسواسطی کیا تہا تونی یہہ کہا اوس شخص نے کہا مینی ڈر تیری سی ای پروردگار میری اور تو دانا تر ہی پس بخشا اللہ تعالی نی اوسکو نقل کیے یہہ بخاری اور
مسلم نے ف اوس شخص نے جلا کر اوڑانی کا حکم اسلیے کیا کہ وہ سمجہا تہا کہ عذاب خاص اوسیکو ہوتا ہی کہ دفن کیا جاتا ہی پس اللہ سی ڈر کر ایسا حکم کیا وہ نکتہ نواز ہی
یہی بات اوسکی پسند آگئی اور بخشدیا اور لفظ قدر اللہ کی معنی ایک تو یہی ہین جو مذکور ہوئی اسصورت مین تو کچہہ اشکال نہین وارد ہوتا اور اگر معنی اسکی یہہ لین کہ اگر قادر
ہوگا اللہ تو یہہ اشکال لازم آتا ہی کہ یہہ شک کرنا ہی قدرت باری تعالی مین اور وہ کفر ہی پس جواب اسکا بعضون نی یہہ کہا ہی کہ وہ شخص بیچ زمانہ فترت نبوت کی تہا
یعنی اوسوقت مین کوئی نبی نہ تہا پس اوسوقت مین فقط توحید کافی تہی اور بعضون نی کہا کہ بغلبہ حیرت و دہشت کے واقع ہوا کہ اوسمین آدمی حکم مجنون او مغلوب العقل کا
رکہتا ہی ماخوذ نہین ہوتا جیسا کہ ایک شخص کا ذکر اوپر کی باب مین ہوا کہ وقت پانی سواری کی بسبب خوشی کی کہا انت عبدی و انا ربک واللہ اعلم ۴ع وَعَنْ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَاِذَا امْرَاَةٌ مِّنَ السَّبْيِ قَدْ تَحْلُبُ ثَدْيُهَا تَسْعٰى اِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا
فِي السَّبْيِ اَخَذَتْهُ فَاَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَاَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُرَوْنَ هٰذِهٖ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ فَقُلْنَا لَا وَهِيَ تَقْدِرُ عَلٰى اَنْ
لَا تَطْرَحَهٗ فَقَالَ لَلّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمر بن الخطاب رضی سی کہ کہا آئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بندے پس ناگہان ایک عورت
تہی بندیون مین کہ تحقیق بہتی تہی چہاتی اوسکی یعنی دودہہ تہا بسبب کثرت کی سیلبے بچا اوسکی ساتہہ نہ تہا دوڑتی تہی یعنی بچے کی تلاش مین جسوقت کہ پاتی کسی لڑکیکو بندیون میں لیتی

اوسکو اور لگاتی اوسکو اپنی پیٹ سی اور دودہ پلاتی اوسکو یعنی بسبب محبت بچی اپنی کی پس فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا گمان کرتی ہو اس عورت کو کہ ڈالی بچا اپنا آگ مین یعنی جب بچی پر یہہ محبت رکہتی ہی تو کیا گمان کرتی ہو کہ اپنی بچیکو آگ مین ڈالیگی پس کہا ہمنی کہ نہین ڈالیگی اوسحالت مین کہ قادر ہو نہ ڈالنی پر پس فرمایا کہ البتہ اللہ بہت رحم کرنیوالا ہی اپنی بندونپر یعنی مومن بندونپر بہ نسبت اس عورت کی اپنی بچی پر نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن ینجی احدا منکم عملہ قالوا ولا انت یا رسول اللہ قال ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ منہ برحمتہ فسددوا وقاربوا واغدوا وروحوا وشیء من الدلجۃ والقصد القصد تبلغوا متفق علیہ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نجات دیگا یعنی آگ سی کسیکو تم مین سے عمل اوسکا یعنی نرا عمل نہین نفع دیگا بلکہ جب فضل اور رحمت اوسکی ساتہہ ہو تو مفید ہی عرض کیا صحابہ نے اور نہ تمکو یعنی آپکو بہی عمل تحسین نجات دیگا باوجود کامل ہونیکی فرمایا اور نہ مجکو مگر یہہ کہ ڈہانکی مجکو اللہ اپنی طرف سی ساتہہ رحمت اپنی کے پس راست و درست کرو عمل کو مانند تیر کی و رمیانہ روی کرو عمل مین یعنی زیادتی اور کمی نکرو عمل مین اور اول روز مین عبادت کرو اور آخر روز مین عبادت کرو اور کچہہ رات کو یعنی نماز تہجد پڑہو اور میانہ روی اختیار کرو میانہ روی اختیار کرو یعنی عبادتمین پہونچوگی تم منزل مقصود کو نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل احدا منکم عملہ الجنۃ ولا یجیرہ من النار ولا انا الا برحمۃ اللہ رواہ مسلم** اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل کریگا کسیکو تم مین سے عمل اوسکا بہشت مین اور نہ بچا دیگا اوسکو دوزخ سی یعنی عمل اوسکا اور نہ مجکو یعنی نہین داخل کریگا مجکو عمل جنت مین مگر ساتہہ رحمت اللہ کی نقل کیے یہہ مسلم نے **ف** مگر ساتہہ رحمت اللہ کی یعنی عمل کہ ساتہہ رحمت کے ہوگا وہ یہہ کام کریگا پس دخول جنت کا ساتہہ محض فضل الہی کے ہوگا اور درجات اوسکی بہشت مین موافق اعمال کے ع **وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اسلم العبد فحسن اسلامہ یکفر اللہ عنہ کل سیئۃ کان زلفہا وکان بعد القصاص الحسنۃ بعشر امثالہا الی سبعمائۃ ضعف الی اضعاف کثیرۃ والسیئۃ بمثلہا الا ان یتجاوز اللہ عنہا رواہ البخاری** اور روایت ہی ابی سعید کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ اسلام لاوے بندہ پس اچہا ہو اسلام اوسکا یعنی خالص ہو نفاق سی کہ ظاہر باطن یکسان ہو جہاڑتا ہی اللہ تعالی اوس سے ہر گناہ کہ پہلی اسلام کی کیا تہا اور ہوتا ہی بعد اسکی بدل یعنی بعد اسلام لانیکی جو عمل کرتا ہی اوسپر بدلا ملتا ہی بیان اوسکا یہہ کہ ایک نیکی دہ چند لکہی جاتی ہی سات سو چند تک بلکہ زیادہ سات سو سے اور برائی مانند اوسکی یعنی جتنی کرتا ہی اوتنی ہی لکہی جاتی ہی مگر یہہ کہ تجاوز کری اللہ اوس سے نقل کیے یہہ بخاری نے **ف** یہہ فضل و رحمت الہی ہے کہ نیکی کا ثواب دہ چند دیتا ہی سات سو چند تک اور جسکی لیے چاہتا ہے زیادہ بہی دیتا ہی موافق مشقت اور صدق و اخلاص اوسکی کی اور بدی جتنی کرتا ہی اوتنی ہی لکہی جاتی ہی اور جس سے چاہتا ہی درگذر بہی کرتا ہی ح **وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ کتب الحسنات والسیئات فمن ھم بحسنۃ فلم یعملہا کتبہا اللہ لہ عندہ حسنۃ کاملۃ فان ھم بہا فعملہا کتبہا اللہ لہ عندہ عشر حسنات الی سبعمائۃ ضعف الی اضعاف کثیرۃ ومن ھم بسیئۃ فلم یعملہا کتبہا اللہ لہ عندہ حسنۃ کاملۃ فان ھو ھم بہا فعملہا کتبہا اللہ لہ سیئۃ واحدۃ متفق علیہ** اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی نی لکہین نیکیان اور برائیان یعنی حکم فرمایا فرشتونکو ساتہہ لکہنی اونکی لوح محفوظ مین تفصیل اوسکی یہہ ہے کہ جو شخص قصد کری نیکی کا پہر کری نیکی یعنی نہ میسر ہو کرنا اوسکا بسبب کسی عذر کی لکہتا ہی اوس نیکی کو اللہ واسطی کرنی والیکی نزدیک اپنی ایک نیکی پوری پہر اگر قصد کری نیکی کا اور کری اوسکو لکہتا ہی اوسکو اللہ واسطی اوسکی نزدیک اپنی دس نیکیان سات سو چند تک بلکہ زیادہ اس سے بہت یعنی جسکی لیے چاہتا ہی بندون اپنی مین سے زیادہ بہی لکہتا ہی از راہ فضل و کرم اپنی کی موافق اخلاص اور بجالانی شرائط و آداب اوسکی کے اور جس شخص نے قصد کیا برائی کا پہر نکی برائی یعنی بخوف الہی کے لکہتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی نزدیک اپنی ایک نیکی پوری پس اگر قصد کیا برائی کا پہر کی برائی لکہتا ہی اللہ تعالی نے واسطی اوسکی ایک برائی نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** مراد نیکیوں سے وہ اعمال ہین کہ

جنکی کرنی سی ثواب پاتا ہی اور مراد برائیون سی وہ اعمال ہین کہ جنکی کرنیسی مستحق عذاب کا ہوتا ہی اور جو کوئی ارادہ نیکی کا کری اور پہر نکری تو اوسکی لیی ایک نیکی اوسکی لکہی جاتی ہی کہ ثواب عمل کا موقوف ہی نیت پار درست ہونے کے بہتر ہی عمل وکی سی اوسکی کی ثواب پاجاتا ہی نیت پر بدون عمل کے اور نہین ثواب پاجاتا ہی عمل پر بدون نیت کے لیکن مضاعف نہین ہوتا ثواب نیکی کا ساتھہ نیت کی اور بلکہ زیادہ اس زیادتی کی حد کوئی نہین جانتا کہ کس قدر ہوتی ہی اور مبہم رکہا اوسکو اللہ تعالی نی اسلیی ذکر کرنا مبہم کا رغبت دلانی مین قوی تر ہی ذکر کرنی معین کے سی چنانچہ اسیلی فرمایا ہی فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرۃ اعین ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَثَلَ الَّذِیْ یَعْمَلُ السَّیِّاٰتِ ثُمَّ یَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ کَمَثَلِ رَجُلٍ کَانَتْ عَلَیْہِ دِرْعٌ ضَیِّقَۃٌ قَدْ خَنَقَتْہُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَۃً فَانْفَکَّتْ حَلْقَۃٌ ثُمَّ عَمِلَ اُخْرٰی فَانْفَکَّتْ اُخْرٰی حَتّٰی تَخْرُجَ اِلَی الْاَرْضِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حال اوس شخص کا کہ کرتا ہو برائیان پہر کری نیکیان مانند حال اوس شخص کے ہی کہ ہی اوسپر زرہ تنگ تنگ کیا ہی حلقون زرہ کی نی اسکو پہر کی اوسنی نیکی پس کہل گئی حلقی اوسکی پہر عمل کیا اور یعنی نیکیان یہانتک کہ کشادہ ہوکر نکل پڑی طرف زمین کے نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** حاصل یہہ کہ برائی کرنی سی تنگ ہوتا ہی اور متحیر ہوتا ہی امورمین اور دشمن رکہتی ہین اوسکو لوگ اور نیکیو نکی کرنی سی سینہ فراخ ہوتا ہی اور آسان ہوتی ہین امور اوسکی اور ہوتا ہی محبوب لوگونکی تو انمین مشابہت دی اوسکو ساتہہ پہنی زرہ تنگ کے کہ سبب گہٹنی کا ہی اور کہلنا اوسکا سبب فراخی اور خوشدلی کا ہی ۱۲ ع ح

وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُصُّ عَلَی الْمِنْبَرِ وَھُوَ یَقُوْلُ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَانِ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ الثَّانِیَۃَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ الثَّانِیَۃَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ الثَّالِثَۃَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ الثَّالِثَۃَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی درداسی کہ اوہون نی سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نصیحت فرماتی تہی منبر پر اور فرماتی تہی اور واسطے اوس شخص کے کہ ڈرا کہڑی ہونیسی روبرو پروردگار اپنی کے یعنی حساب کی لیی دن قیامت کی دو بہشتین ہین کہا مینی اگرچہ زنا کیا ہو اور اگرچہ چوری کی ہو یا رسول اللہ یعنی ڈر والی نی تو بہی دو بہشتین ہونگی اوسکی لیی پہر فرمایا دوسری بار اور واسطی اوس شخص کے کہ ڈرا روبرو کہڑی ہونی پروردگار اپنی کی سی دو بہشتین ہین پس کہا مینی دوسری بار اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری یا رسول اللہ پہر فرمایا تیسری بار اور واسطی اوس شخص کے کہ ڈرا روبرو کہڑی ہونی پروردگار اپنی کیسی دو بہشتین ہین پہر کہا مینی تیسری بار اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری یا رسول اللہ فرمایا اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابی درداء کی نقل کی یہہ احمد نی **ف** دو بہشتین ہین بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ ایک بہشت ہی کہ سونیکی ہین مکان اور محل اور زیور وغیرہ اوسکی اور ایک بہشت ہی کہ اسیطرح چاندیکا ہی سامان اوسکا اور ابو درداء نی از بسکہ بعید جانا اس حکم کو اوسپر حضرت نی فرمایا کہ اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابو درداء کے یعنی ناخوش معلوم ہو اوسکو یہہ حکم بات تو یہی ہی جو کہ مینی کہی ۱۲ ع

وَعَنْ عَامِرٍ الرَّامِ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ عِنْدَہٗ یَعْنِیْ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَیْہِ کِسَاءٌ وَفِیْ یَدِہٖ شَیْءٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَیْہِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَرَرْتُ بِغَیْضَۃِ شَجَرٍ فَسَمِعْتُ فِیْہَا اَصْوَاتَ فِرَاخِ طَائِرٍ فَاَخَذْتُہُنَّ فَوَضَعْتُہُنَّ فِیْ کِسَائِیْ فَجَاءَتْ اُمُّہُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَلٰی رَاْسِیْ فَکَشَفْتُ لَہَا عَنْہُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَیْہِنَّ فَلَفَفْتُہُنَّ بِکِسَائِیْ فَہُنَّ اُولَاءِ مَعِیْ قَالَ ضَعْہُنَّ فَوَضَعْتُہُنَّ وَاَبَتْ اُمُّہُنَّ اِلَّا لُزُوْمَہُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَعْجَبُوْنَ لِرُحْمِ اُمِّ الْاَفْرَاخِ فِرَاخَہَا فَوَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ لَلّٰہُ اَرْحَمُ بِعِبَادِہٖ مِنْ اُمِّ الْاَفْرَاخِ بِفِرَاخِہَا اِرْجِعْ بِہِنَّ حَتّٰی تَضَعَہُنَّ مِنْ حَیْثُ اَخَذْتَہُنَّ وَاُمُّہُنَّ مَعَہُنَّ فَرَجَعَ بِہِنَّ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عامر تیر اندازسی کہ کہا اوس وقت کہ تہا مین نزدیک اونکی یعنی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگہان آیا ایک شخص اوسپر تہی ایک کملی اور اوسکی ہاتہہ مین تہی

پہر بپیٹ رکہی تہی کملی اسپر پہر کہا یا رسول اللہ گذرا تہا بن درختونکی پر پس سنی مین نی اوسمین آوازین جانورونکی بچونکی پس پکڑ لیا مینی اونکو اور رکہہ لیا مینی اونکو اپنی کملی مین پہر آئی بچونکی مان پہر گئی گرد
سر پر پس کہولدی مینی کملی بچو نپر سی اسطی مان کی یعنی تاکہ دیکہی مان بچون کو پس آپڑی اونپر پہر لپیٹ لیا مینی مان اور بچون کو چادر اپنی مین پس وہ سب میرے
پاس ہین فرمایا رکہہ دی انکو پس رکہہ دیا مینی اونکو یعنی اور کہول دیا اونکو اور چہوڑ دی مان اونکی نی ہر چیز سوائی چمٹنی کی اونسی پہر فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا تعجب کرتی ہو واسطی رحم کرنی مان بچون کی اپنی بچون پر پس قسم ہے اوس ذات کی کہ بہیجا ہی مجکو ساتہہ حق کی البتہ
اللہ تعالی بہت رحم کرنیوالا ہی اپنی بندونپر نسبت مان بچون کی ساتہہ اپنی بچون کی پہر لیجا انکو یہانتک کہ رکہدی انکو جہانسی پکڑا تہا تو نی انکو
حال آنکہ مان اونکی ساتہہ اونکی ہو پہر لیگیا وہ اونکو نقل کی یہہ ابو داود نے

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ فَمَرَّ بِقَوْمٍ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا نَحْنُ الْمُسْلِمُونَ وَامْرَأَةٌ تَحْضِبُ بِقِدْرِهَا وَمَعَهَا ابْنٌ لَهَا فَإِذَا ارْتَفَعَ وَهَجٌ تَنَحَّتْ بِهِ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَلَيْسَ اللّٰهُ أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ قَالَ بَلَى قَالَتْ أَلَيْسَ اللّٰهُ أَرْحَمَ بِعِبَادِهِ مِنَ الْأُمِّ بِوَلَدِهَا قَالَ بَلَى قَالَتْ إِنَّ الْأُمَّ لَا تُلْقِي وَلَدَهَا فِي النَّارِ فَأَكَبَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِي ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهَا فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ الَّذِي يَتَمَرَّدُ عَلَى اللّٰهِ وَأَبَى أَنْ يَقُولَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا تہی ہم ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ بعض غزوہ حضرت کی پس گذری حضرت کتنی ایک لوگون پر
پہر فرمایا کون لوگ ہو تم عرض کیا اونہون نی ہم ہین مسلمان اور ایک عورت جلاتی تہی آگ نیچی ہانڈی اپنی کی اور اوسکی ساتہہ تہا بیٹا اوسکا پس جسوقت
کہ اوٹہتی لپٹ آگ کی دور کرتی لڑکی کو یعنی تا آگ کی گرمی سی رنج نہ اوٹہاوی پہر آئی وہ عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا تم ہو رسول
خدا کی فرمایا ہان کہا اوس عورت نی قربان ہو باپ میرا اور مان میری تمہاری کیا نہین اللہ بہت رحم کرنیوالا رحم کرنیوالونکا فرمایا کہ ہان کہا اوس
عورت نی کیا نہین اللہ تعالی زیادہ رحم کرنیوالا اپنی بندونپر مانسی ساتہہ بچی اپنی کی فرمایا کہ ہان کہا اوس عورت نی کہ تحقیق مان نہین ڈالتی اپنی بچی کو
آگ مین پس جہکایا سر اپنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روتی ہوئی پہر اوٹہایا سر اپنا طرف اوس عورت کی اور فرمایا کہ اللہ تعالی نہین عذاب کرتا اپنی
بندونکو یعنی ہمیشہ مگر سرکشی کرنیوالیکو ایسی سرکش کو کہ سرکشی کری اللہ پر یعنی خلاف کری اوسکی حکم کا اور انکار کری کہنی لا الہ الا اللہ کا نقل کی یہہ ابن ماجہ نے

وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَلْتَمِسُ مَرْضَاةَ اللّٰهِ فَلَا يَزَالُ بِذٰلِكَ فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِجِبْرِيلَ إِنَّ فُلَانًا عَبْدِي يَلْتَمِسُ أَنْ يُرْضِيَنِي أَلَا وَإِنَّ رَحْمَتِي عَلَيْهِ فَيَقُولُ جِبْرِيلُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَى فُلَانٍ وَيَقُولُهَا حَمَلَةُ الْعَرْشِ وَيَقُولُهَا مَنْ حَوْلَهُمْ حَتَّى يَقُولَهَا أَهْلُ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ ثُمَّ تَهْبِطُ لَهُ إِلَى الْأَرْضِ رَوَاهُ أَحْمَدُ

روایت ہی ثوبان سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق بندہ یعنی
نیک بندہ البتہ ڈہونڈہتا ہی مرضی اللہ کی یعنی ساتہہ ادا کرنی طاعات کی پہر ہمیشہ رہتا ہی ساتہہ اوس ڈہونڈہنی کی پس فرماتا ہی اللہ عزوجل جبرئیل
کو کہ فلانا بندہ میرا ڈہونڈہتا ہی کہ راضی رکہی مجکو خبردار ہو کہ رحمت یعنی رحمت کاملہ میری اوسپر ہی پہر کہتا ہی جبرئیل رحمت خدا کی فلانی پر ہو جیو اور کہتی ہین یہہ
بات فرشتی اوٹہانیوالی عرش کی اور کہتی ہین اوسکو وہ فرشتی کہ گرد اونکی ہین یہانتک کہ کہتی ہین اس بات کو فرشتی ساتون آسمانونکی پہر اوترتی ہی رحمت اوس شخص کی
لیی طرف زمین کی نقل کی یہہ احمد نی ف اوترتی ہی رحمت یعنی دوست رکہتا ہی اللہ تعالی اوسکو پہر رکہی جاتی ہی اوسکی لیی قبولیت زمین مین یعنی
لوگ عزیز رکہتی ہین اوسکو اور یہہ حدیث مانند اوس حدیث کی ہی کہ فرمایا حضرت نی کہ اللہ تعالی جب دوست رکہتا ہی ایک بندیکو تو پکارتا ہی جبرئیل کو کہ مین دوست

رکہتا ہون فلانی بندیکو تو بہی دوست رکہہ اوسکو پہر دوست رکہتا ہی اوسکو جبرئیل پہر پکارتا ہی جبرئیل آسمانمین کہ اللہ تعالی دوست رکہتا ہی فلانیکو پس دوست رکہو تم اوسکو پس دوست رکہتی ہین اوسکو آسمان والی پہر کیجاتی ہی اوسکی لیی قبولیت زمین مین یعنی لوگ دوست رکہتی ہین اوسکو اور جب دشمن رکہتا ہی اللہ تعالی کسی بندیکو تو پکارتا ہی جبرئیل کو کہ مین دشمن رکہتا ہون فلانیکو تو بہی دشمن رکہہ اوسکو پہر دشمن رکہتا ہی اوسکو جبرئیل پہر پکارتا ہی آسمان والون مین کہ اللہ تعالی دشمن رکہتا ہی فلانیکو پس دشمن رکہو تم اوسکو پس دشمن رکہتی ہین اوسکو پہر کہی جاتی ہی اوسکی لیی دشمنی زمین مین یعنی لوگ دشمن رکہتی ہین اوسکو انہی سببسے قبولیت اور شہرت اولیاء اللہ کا کہ سب اونکو دوست رکہتی ہین اور جو کہ ساتہہ مکر و فریب کے اور خرچ کرنی مال کی عوام کی دل لوگونکو اپنی طرف مائل کرتی ہین وہ خارج ہین دائرہ اتباع سے

وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ قَالَ كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ

اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول عز و جل کی پس بعضے اونمین سے ظالم ہین واسطی نفس اپنی کے اور بعضی اونمین سے میانہ رو ہین اور بعضے اونمین سے سبقت کرنیوالی ہین نیکیومین فرمایا سب یہہ بہشت مین ہین نقل کی یہہ بیہقی نی کتاب بعث و نشور مین ف آوردہ یہ یون ہی ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم لنفسہ الخ یعنی پہر دی ہمنی کتاب شریعت اون لوگون کو کہ برگزیدہ کیا ہمنی اونکو یعنی ساتہہ ایمان و اسلام کے اپنی بندونمیں سے پس بعضے برگزیدہ بندونمیں سے وہ ہین کہ ظلم کرتی ہین اپنی نفسو پر یعنی مرتکب ہوتی ہین منہیات کی اور بعضی اونمین سے میانہ رو ہین یعنی نیکی بہی کرتے ہین اور برائی بہی اور بعضے اونمین وہ ہین کہ سبقت کرتی ہین بہلائیومین یعنی نہایت جد و جہد کرتی ہین بیچ سیکہنی علم اور کرنی عمل کے اور باوجود علم و عمل کے تعلیم و ارشاد بہی اوروں کو کرتی ہین اور کہا حسن البصری رح نی کہ سبقت کرنیوالا وہ ہی کہ غالب ہون نیکیان اوسکی برائیو پر اور میانہ رو وہ کہ برابر ہون نیکیان اور برائیان اوسکی اور ظالم وہ کہ غالب ہون برائیان اوسکی نیکیو پر یہہ تینون قسمین برگزیدہ بندونمیں سے ہین سب بہشت مین داخل ہونگی بحسب تفاوت مراتب اور درجات کے اور اس سے فرونی رحمت باریتعالی کی معلوم ہوئی ع ح

بَابُ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَالْمَنَامِ

باب بیچ اون دعاونکا کہ پڑہی وقت صبح کی اور شام کی اور سونیکی ف صبح کہتی ہین اول روزکو آفتاب نکلنی تک اور شام وقت غروب ہونی آفتاب کی سی غروب ہونی شفق کی پس دعائین جو صبح و شام کی پڑہنی کی آئی ہین چاہیی کہ بعد نماز فجر و مغرب کے پڑہی اور رجاہی بعد

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسٰى قَالَ أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ رَبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ شام کرتی کہتی داخل ہوئی ہم شام مین اور داخل ہوا شام مین ملک اسطح مین کہ ملک ہی واسطی اللہ کی اور سب تعریف واسطی اللہ کی اور نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ نہین کوئی شریک واسطی اوسکی واسطی اوسکی لیی ہی بادشاہت اور اوسکی لیی ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی یا الہی تحقیق مین مانگتا ہون بہلائی اس رات کیسی اور بہلائی اوس چیز کی سے کہ اسمین ہی یعنی جو چیز رات مین پیدا ہوتی ہے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری برائی اس رات کیسی اور برائی اوس چیز کیسی کہ اسمین ہی یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری کاہلی سے یعنی طاعت مین اور نہایت بڑہاپی سے کہ خلل آجاوی بعضے قوی مین اور برائی بڑہاپی کیسی یعنی عقل جاتی رہی اور وہ چیزین پیدا ہون

کہ برا ہو سبب اوسکی حال اور پناہ مانگتا ہون فتنہ دنیا کیسی یعنی دنیا کی فتنون مین اور محبت دنیا مین گرفتار ہونیسی اور عذاب قبر کی سے اور جسوقت
صبح کرتی حضرت کہتی یہہ ہے یعنی جو کہ شام مین پڑہتی وہ صبح مین بہی پڑہتی ولیکن پڑہتی بدلی امسینا و امسی الملک للہ کے اصبحنا واصبح الملک للہ اور ایک
روایت مین بعد لفظ سوء الکبر کی یہہ ہی کہ ای رب میری پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری عذاب سے کہ دوزخ مین ہے اور عذاب سے کہ قبر مین ہی نقل کی یہہ مسلم نے
ف صبح کی وظیفہ مین بجای اللیلۃ کی الیوم پڑہی یعنی اصبح اللہم انی اسالک من خیر ہذا الیوم اور بجای مونث ضمیرون کی مذکر ضمیرین پڑہی یعنی ہا کی جگہہ ہ
پڑہی ۱۲ع وعن حذیفۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اخذ مضجعہ من اللیل وضع یدہ تحت
خدہ ثم یقول اللہم باسمک اموت واحیی واذا استیقظ قال الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور رواہ البخاری ومسلم عن البراء
اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتی بچہونی پر رات کو رکہتی ہاتہہ اپنا یعنی داہنی ہتہیلی نیچی گال اپنی کی یعنی داہنی
گال کی پہر کہتی یا الہی ساتہہ نام تیری کی مرتا ہون مین اور زندہ ہوتا ہون مین یعنی سوتا ہون اور جاگتا ہون اور جسوقت جاگتی کہتی سب تعریف ہی واسطی اوس
خدا کی کہ جلایا ہمکو یعنی جگایا بعد مارنی ہمارے کی یعنی بعد سلانی کے اور طرف اوسیکی ہی رجوع نقل کی یہہ بخاری نے اور نقل کی مسلم نے براء سی ف طرف اوسیکی ہے
رجوع یعنی بعد موت کی حساب اور جزا کی لیے دن قیامت کی بعضون نی تو یہ معنی لکہی ہین اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد نشور سی یہان متفرق ہونا ہی بیچ طلب
معاش وغیرہ کی بعد سونی کی اور رخسار کی نیچی ہاتہہ رکہکر سونی مین بہت غفلت نہین ہوتی اور حکمت ذکر اور دعا کرنی مین وقت سونی اور جاگنی کی
یہہ ہی کہ خاتمہ اعمال کا اور شروع افعال کا عبادۃ پر ہو ۱۲ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا اوی احدکم الی فراشہ فلینفض فراشہ بداخلۃ ازارہ فانہ لا یدری ما خلفہ علیہ
ثم یقول باسمک ربی وضعت جنبی وبک ارفعہ ان امسکت نفسی فارحمہا وان ارسلتہا
فاحفظہا بما تحفظ بہ عبادک الصالحین وفی روایۃ ثم لیضطجع علی شقہ الایمن ثم لیقل
باسمک متفق علیہ وفی روایۃ فلینفضہ بصنفۃ ثوبہ ثلث مرات وان امسکت نفسی فاغفر لہا
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ جگہہ پکڑی ایک تمہارا طرف اپنی بچہونی کی چاہیے کہ جہاڑی بچہونا
اپنا ساتہہ اندر کی کونی لنگی اپنی کی یعنی جو کونہ کہ متصل بدن کے ہی اسلیے کہ وہ نہین جانتا کہ کیا چیز پڑی ہی پیچہی اوسکی بچہونی پر یعنی شاید کوئی کیڑا یا
کوڑا کرکٹ اوسپر پڑا ہو پہر کہی یعنی بعد اوسکی کی ساتہہ نام تیری کی ای پروردگار میرے رکہی مینی کروٹ اپنی اور ساتہہ نام تیری کے اور مدد تیری کی اوٹہاونگا
مین اوسکو اگر قبض کری تو جان میری پس رحم کر اوسپر یعنی بخشدی اوسکو اور اگر چہوڑی تو اوسکو یعنی پہیر کر دے تو حیات طرف میری اور جگاوی تو مجھکو پس نگہبانی کر
اوسکی ساتہہ اوس طرح کی کہ نگہبانی کرتا ہی ساتہہ اوسکی اپنی نیکبخت بندونکی اور ایک روایت مین ہی کہ جب آدمی ایک تمہارا بچہونی پر جہاڑ چکی بچہونا پہر چاہیے کہ لیٹی
داہنی کروٹ اپنی پر پہر کہی باسمک یعنی آخر تک پڑہ جاوی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین یہہ ہے پس چاہیے کہ جہاڑی بچہونی کو ساتہہ کونی کپڑی اپنی
کی تین بار اور اس روایت مین ہی ان امسکت نفسی فاغفر لہا یعنی بجای فارحمہا کی فاغفر لہا آیا ہے ف لنگی کے اندر کونی سے جہاڑنی کو اسلیے فرمایا کہ اوپر کا کونا میلا
ہووے اور اسمین ستر اچہی طرح ڈہکا رہتا ہے اور اگر قبض کرے تو جان میری الخ آدمی جب سوتا ہی تو حکم پروردگار کہتا ہی کہ حق تعالی روح اوسکی قبض کر لیتا ہی بعد
اوس کی یا روح رکہہ چہوڑتا ہی یا مار ڈالتا ہی یا پہر بہیج دیتا ہی جلا دیتا ہی پس دعا کی کہ خداوندا اگر روح رکہہ چہوڑی تو اور مارے تو بخشدے
اور اگر پہر بہیجی روح کو اور زندہ رکہی محفوظ رکہہ جیسی نیک بندونکو محفوظ رکہتا ہی یعنی توفیق بہلائی کی دے اور گناہون سی بچا اور مدد کر
ہر امر مین اور نیک بندی وہ ہین کہ حق اللہ تعالی کی اور بندون کی ادا کرتی ہین اور داہنی کروٹ سی سونی مین حکمت یہہ ہی کہ دل بائین

پہلو میں ہی پس جب داہنی کروٹ سوتا ہی تو دل لٹکتا رہتا ہی اوس سی بہت استراحت اور غفلت نیند میں نہیں ہوتی اور آسان ہوتا ہی جاگنا نماز تہجد کی لیے اور بائیں کروٹ سی سونی میں دل اپنی جگہہ ٹہیرا رہتا ہی اوس سی راحت اور غفلت نیند میں بہت ہوتی ہی ۱۲ **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهِ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ يَا فُلَانُ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ إِلَى قَوْلِهِ أَرْسَلْتَ وَقَالَ فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی براء ابن عازب سی کہ کہا تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ جگہہ پکڑتی طرف بچہونی اپنی کی سوتی داہنی کروٹ اپنی پہر کہتی یا الٰہی خالص متوجہ کیا میںنی ذات اپنی کو طرف حکم تیری کی اور متوجہ کیا میںنی موںہہ اپنا طرف تیری یعنی طرف قبلہ تیری کی اور سونپا میںنی کام اپنا طرف تیری اور لگائی میںنی پیٹہہ اپنی طرف تیری یعنی اعتماد کیا میںنی تجہپر اور پناہ لایا طرف تیری واسطی خواہش کرنیکی طرف ثواب تیری کی اور ڈرنیکی عذاب تیری سی نہیں پناہ اور نہیں نجات تیری عذاب سی مگر طرف رحمت تیری کی ایمان لایا میں ساتہہ کتاب تیری کی کہ اوتاری ہی تو نی اور ساتہہ نبی تیری کی بہیجا ہی تونی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نی کہا ان کلمات کو پہر مرگیا اوسی رات میں مرا دین اسلام پر اور ایک روایت میں ہی کہ کہا براء نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ایک شخص کے ای فلانی جسوقت کہ جگہہ پکڑی تو طرف بچہونے اپنی کی پس وضو کر وضو نماز کا سا یعنی پورا پہر لیٹ داہنی کروٹ اپنی پہر کہہ اللّٰہم اسلمت نفسی الیک قول ارسلت تک اور فرمایا حضرتؐ نی پس اگر مری تو اوس رات اپنی میں مریگا دین اسلام پر اور اگر صبح کی تو نی پہنچیگا بہلائی کو یعنی بہت بہلائی کو یا بہلائی کو دارین میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ آتی طرف بچہونی اپنی کی کہتی سب حمد واسطی اللہ کے ایسا اللہ کہ کہلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور کفایت کیا تمام مہمات ہمار یکو اور ٹہکانا دیا ہمکو پس بہت لوگ ہیں اونمیں سی کہ نہیں کفایت کرنیوالا واسطی اونکی اور نہ ٹہکانا دینی والا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی بہت لوگ ہیں کہ نہیں کفایت کرتا اونکو اللہ تعالی ہر دنکی برائی سی یعنی محفوظ نہیں رکہتا اونکو ہر دن کی ایذا رسانی سی بلکہ وہ غالب ہو رہی ہیں اونپر اور نہ مہیا کیا ہی اونکی لیے ٹہکانا بلکہ چہوڑ دیا ہی اونکو کہ سرگردان رہتی ہیں کوچون اور بازارون اور جنگلون میں اور ایذا پاتی ہیں گرمی اور جاڑی میں ۱۲ ع **وَعَنْ** عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو إِلَيْهِ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحَى وَبَلَغَهَا أَنَّهُ جَاءَهُ رَقِيقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ قَالَ فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُومُ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهِ عَلَى بَطْنِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا فَسَبِّحَا ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَاحْمَدَا ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلٰثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی حضرت علی رضہ سی کہ تحقیق حضرت فاطمہ رضہ آئیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بارادہ اسکی شکایت کرین طرف حضرتؐ کی مشقت کی کہ پاتی تہی اپنی ہاتہ میں سبب

دستی چکی کی اور پہونچا انہی خبر حضرت فاطمہ کو یہہ کہ آئی ہین حضرت کی پاس دی بس پایا حضرت فاطمہ نی حضرت کو پس کر گیا ذکر بر و جانشہ کی یعنی کہا او
کہ حضرت سی عرض کر دینا کہ خادم کی انگلی کی لینی آئی تہی پہر جب آئی حضرت خبر دی حضرت کو عائشہ نی یعنی جو کہ حضرت فاطمہ نی کہا تہا کہا حضرت علی نی پس آئی
حضرت ہماری پاس وسحالت مین کہ لیٹ رہی تہی ہم ابنی بچہونو نبر پس ارادہ کیا ہمنی اوٹہنی کا پس فرمایا حضرت نے ٹہری رہو اپنی جگہہ پہر آئی حضرت اور بیٹہہ گئے
درمیان میرے اور درمیان فاطمہ کی یہانتک کہ پائی مینی ٹہنڈک حضرت کی قدم مبارک کی اپنی پیٹ پر پہر فرمایا کیا نہ بتلاؤں تمکو بہتر اوس چیز سی کہ مانگی تمنی یعنی خادم
وہ یہہ ہے کہ جسوقت جاؤ تم اپنی بچہونی پر پس سبحان اللہ پڑہو تینتیس بار اور الحمد للہ کہو تینتیس بار اور اللہ اکبر کہو چونتیس بار پس یہہ بہتر ہی تمہاری لئے خادم سی نقل کی یہہ بخاری
مسلم نی **ف** حضرت جا اون دونو صاحبون کے درمیان مین آ بیٹہی تو یہہ بسبب نہایت شفقت اور بی تکلفی کی تہا جیسا کہ کہا گیا ہی اذا ثبت الالفۃ رفعت الکلفۃ اور
پائی مینی ٹہنڈک الخ اس سی معلوم ہوا کہ حضرت علی رضا اور فاطمہ رضا ایک لحاف مین سوتے تہی اور حضرت علی ننگی تہی سوا ستر کی اور کہا جزری نی شرح مصابیح مین کہ
بعضی روایات صحیحہ مین تکبیر پہلی ہی پس شیخ ہماری حافظ ابن کثیر کہتی تہی کہ بعد نماز ونکی سبحان اللہ پہلی پڑہی اور وقت سونیکی اللہ اکبر پہلی پڑہنا تہی اور ظاہر تر
یہہ ہی کہ کبہی اللہ اکبر پہلی پڑہی اور کبہی پیچہی تا کہ عمل دونون روایتون پر ہو جاوی اور پہلو ولی اور لائق تر ہی اور یہہ بہتر ہی تمہاری لئے خادم سی یہہ رغبت دلائی
اوپر صبر کرنیکی مشقت دنیا پر اور مکروہات دنیا پر یعنی فقر و مرض وغیر ذالک اور اسمین اشارہ ہی طرف افضلیت فقیر صابر کی غنی شاکر پر ع م ح ۔ **وعن**
اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهٗ خَادِمًا فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكِ عَلٰی مَا هُوَ خَیْرٌ مِّنْ خَادِمٍ
تُسَبِّحِیْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّ ثَلٰثِیْنَ وَتَحْمَدِیْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّ ثَلٰثِیْنَ وَتُكَبِّرِیْنَ اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِیْنَ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَّعِنْدَ مَنَامِكِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی
ابی ہریرہ سی کہ کہا آئین حضرت فاطمہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارادہ اسکی کہ مانگین حضرت سی خادم یعنی اور حضرت نہ ملی پس جب بتایا تو تشریف لائی اور
فرمایا حضرت نی کیا نہ بتاؤں تمکو وہ چیز کہ بہتر ہو خادم سی سبحان اللہ پڑہو تینتیس بار اور الحمد للہ کہو تینتیس بار اور اللہ اکبر کہو چونتیس بار بعد ہر نماز کی اور نزدیک
سونی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پڑہنا ان تسبیحات کا وقت سونیکی دور کرتا ہی مشقت خدمت کی اور رنج کو ع ۔

الفصل الثانی

نسل دوسری **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَیْنَا
وَبِكَ نَحْیٰی وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ وَاِذَا اَمْسٰی قَالَ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَیْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْیٰی وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَیْكَ
النُّشُوْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت صبح کرتی کہتی یا الہی ساتہہ قدرت اور نام تیری کی صبح
کی ہمنی اور ساتہہ قدرت تیری کی شام کی ہمنی اور ساتہہ نام تیری کی جیتی ہین ہم اور ساتہہ نام تیری کی مرتی ہین ہم اور طرف تیری ہی رجوع اور جسوقت کہ شام کرتے
کہتی یا الہی ساتہہ قدرت تیری کی شام کی ہمنی اور ساتہہ قدرت تیری کی صبح کی ہمنی اور ساتہہ مدد تیری کی زندہ رہتی ہین ہم اور ساتہہ مدد تیری کی مرتی ہین ہم اور طرف تیری
ہی اوٹہنا یعنی بعد مرنیکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نی **وعنه** قَالَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِیْ بِشَیْءٍ اَقُوْلُهٗ اِذَا
اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَیْتُ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَیْءٍ وَّمَلِیْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطٰنِ وَشِرْكِهٖ قُلْهُ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَیْتَ وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا کہا حضرت ابوبکر نی کہ کہا مینی یا رسول اللہ حکم کیجی مجکو ساتہہ ایک چیز کی کہ کہوں میں اسکو
یعنی بطریق ورد کی جسوقت کہ صبح کروں میں اور جسوقت کہ شام کروں میں فرمایا کہہ یا الہی جاننی والی پوشیدہ اور ظاہر کی پیدا کرنی والی آسمانوں اور زمین کے
ای رب ہر چیز کی اور مالک ہر چیز کی گواہی دیتا ہوں میں یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر تو پناہ مانگتا ہوں میں ساتہہ تیری برائی نفس اپنی کیسی اور برائی شیطان کیسی اور شرک
کروانی شیطان کیسی کہہ اسکو جسوقت کہ صبح کری تو اور جسوقت کہ شام کری تو اور جسوقت کہ لیوی تو جگہہ سونی اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے

وعن ابان ابن عثمان قال سمعت ابی یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد یقول فی صباح کل یوم ومساء کل لیلۃ بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم ثلث مرات فیضرہ شیء وکان ابان قد اصابہ طرف فالج فجعل الرجل ینظر الیہ فقال لہ ابان ما تنظر الی اما ان الحدیث کما حدثتک ولکنی لم اقلہ یومئذ لیمضی اللہ علی قدرہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وابو داود وفی روایتہ لم تصبہ فجاءۃ بلاء حتی یصبح ومن قالھا حین یصبح لم تصبہ فجاءۃ بلاء حتی یمسی روایت ہی ابان بن عثمان سی کہ کہا سنا مینی اپنی باپ سی کہتی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی بندہ کہ کہی بیچ صبح ہر روز کی اور شام ہر رات کی صبح کی مینی اور شام کی مینی ساتہہ نام اوس اللہ کی کہ نہین ضرر کرتی ساتہہ نام اوسکی کوئی چیز زمین میں اور نہ آسمان مین اور وہ ہی سننی والا اور جاننی والا کہی تین بار پس ضرر کری اوسکو کوئی چیز یعنی جو کوئی صبح و شام اوس دعا کو تین بار پڑہ لی تو کوئی چیز اوسکو ضرر نہ کری اور نہ اوسکو کوئی آفت پہونچی پس تہی ابان تحقیق پہنچی تہی ونکو ایک قسم بیماری فالج کی پس شروع کیا شخص سننی والی نی کہ دیکہتا تہا طرف ابان کی یعنی ازراہ تعجب کی دیکہتا تہا کہ یہہ روایت کرتی ہین کہ جو اس دعا کو پڑہی اوسکو کچھہ ضرر نہ پہنچی اور خود بیماری فالج مین گرفتار ہین پس کہا اوسکو ابان نی کہ کیا دیکہتا ہی طرف میری خبردار ہو تحقیق حدیث اسطرح ہی کہ جسطرح بیان کی مینی تجہی یعنی صحیح ہی ولیکن مینی نہین پڑہی تہی یہہ دعا اوس دن تاکہ جاری کری اللہ تعالی مجہپر تقدیر اپنی نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابو داؤد نی اور ابو داؤد کی روایت مین ہی لم تصبہ فجاءۃ بلاء الخ یعنی جو پڑہی یہہ دعا ہر شام مین یا نہین پہنچی اوسکو ناگہانی بلا صبح تک اور جو پڑہی اوسکو وقت صبح کی نہین پہنچی اوسکو بلا ناگہانی شام تک

وعن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اذا امسی امسینا وامسی الملک للہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر رب اسئلک خیر ما فی ھذہ اللیلۃ وخیر ما بعدھا واعوذ بک من شر ما فی ھذہ اللیلۃ وشر ما بعدھا رب اعوذ بک من الکسل ومن سوء الکبر والکفر وفی روایۃ من سوء الکبر والکبر رب اعوذ بک من عذاب فی النار وعذاب فی القبر واذا اصبح قال ذلک ایضا اصبحنا واصبح الملک للہ رواہ ابو داود والترمذی وفی روایتہ لم یذکر من سوء الکفر اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی کہتی جب شام کرتی شام کی ہمنی اور شام کی ملک نی واسطی خدا کی اور سب تعریف واسطی خدا کی ہی اور نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی شریک واسطی اوسکی اوسکی لیئی ہی بادشاہت اور اوسکی لیئی ہے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ای پروردگار میری مانگتا ہون مین تجہسی بہلائی اوس چیز کی کہ اس شب مین واقع ہوا اور بہلائی اوس چیز کی کہ بعد اس شب کی واقع ہو اور پناہ مانگتا ہون تجہسی ساتہہ تیری برائی اوس چیز کی کہ اس رات مین واقع ہو اور برائی اوس چیز کی کہ بعد اس رات کی واقع ہو ای پروردگار میری پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری کاہلی سی یعنی عبادت مین اور برائی بڑہاپی سی یا کہا برائی کفر کی اور ایک روایت مین ہی کہ پناہ مانگتا ہون تجہسی ساتہہ تیری برائی بڑہاپی کی اور تکبر کی ای پروردگار میری پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری عذاب دوزخ کی اور عذاب قبر کی اور جس وقت کہ صبح کرتی کہتی یہی یعنی جو کہ شام مین پڑہتی وہ صبح مین بہی پڑہتی ولیکن پڑہتی بدلی امسینا وامسی الملک کی اصبحنا واصبح الملک للہ نقل کی یہہ ابو داؤد و ترمذی نی اور بیچ روایت ترمذی کی نہین ذکر کیا لفظ من سوء الکفر کا

وعن بعض بنات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعلمہا فیقول قولی حین تصبحین سبحان اللہ وبحمدہ لا قوۃ الا باللہ ما شاء اللہ کان وما لم یشا لم یکن اعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر وان اللہ قد احاط بکل شیء علما فانہ من قالھا حین یصبح حفظ حتی یمسی ومن قالھا حین یمسی حفظ حتی یصبح رواہ ابو داود اور روایت ہی بعضی بیٹیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی سکہلاتی اونکو پس فرماتی کہہ جس وقت کہ صبح کری تو پاکی ہی اللہ کو ساتہہ تعریف

تعریف اوسکی اور نہین توہ یعنی تسبیح وحمد وغیرہ پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی جو کہ چاہا اللہ نی ہوا اور جو نہ چاہا نہوا جانون ہونمین یعنی اعتقاد رکہون
ہونمین یہہ کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہی اور تحقیق اللہ نی گہیرا ہی ہر چیز کو از روی جاننی کی پس تحقیق جس شخص نی کہی یہہ کلمی وقت صبح کی محفوظ رہتا ہی یعنی
بلاؤن اور خطاؤن سی شام تک اور جسنی کہی یہہ کلمی شام کو محفوظ رہتا ہی صبح تک نقل کی یہہ ابو داؤد نی **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یصبح فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون وله الحمد فی السموت والارض وعشیا و
حین تظهرون الی قوله وکذلک تخرجون ادرک ما فاته فی یومه ذلک ومن قالهن حین یمسی ادرک ما فاته فی لیلته رواه ابو داود
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی کہی وقت صبح کی پس ساتہہ پاکی کی یاد کرو اللہ کو یا نماز پڑہو اللہ کی اوس
وقت کہ شام کرتی ہو یعنی وقت مغرب اور عشا کی اور اوسوقت کہ صبح کرتی ہو اور اوسکی لیی ہی تعریف آسمانونمین اور زمین مین اور ساتہہ پاکی کی یاد کرو یا نماز
پڑہو وقت عصر کی اور وقت ظہر کی تا قول وکذلک تخرجون جسنی پڑہین یہہ آیتین صبح کو پائی اوسنی وہ چیز کہ رہ گئی ہی اوس سی اوس دنمین اور جسنی پڑہین
یہہ آیتین وقت شام کی پائی وہ چیز کہ رہگئی تہی اوس سی اوس راتمین نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** بعد لفظ تظہرون کے آیت یون ہی یخرج الحی من المیت
ویخرج المیت من الحی ویحی الارض بعد موتہا وکذلک تخرجون یعنی نکالتا ہے اللہ تعالی زندہ کو مردہ سی یعنی بچی کو منی سی اور انڈی سی اور نکالتا ہے
مردہ کو زندہ سی یعنی منی اور انڈیکو آدمی اور جانور سی اور زندہ کرتا ہی زمین کو بعد مرنی اوسکی یعنی سرسبز کرتا ہی بعد خشک ہونیکی اور اسیطرح نکالی جاؤگے
تم یعنی قبرونسی اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ جو کوئی یہہ آیت صبح کو پڑہتا ہی تو جو بہلائی اور ورد اوسدنمین فوت ہوجاتا ہی اوسکا ثواب حاصل ہو جاتا ہے
اور اسیطرح شام کی پڑہنی سی رات کی بہلائی اور ورد فوت ہوئیگا ثواب پاتا ہی اور معالم التنزیل مین لکہا ہی کہ کہا نافع بن ازرق نی ابن عباس سی کہ
آیا پاتی ہو تم پانچون نمازین قرآن مین کہا اونہون نی ہان اور پڑہین یہہ دونون آیتین یعنی فسبحان اللہ سی لفظ تظہرون تک اور کہا کہ جمع کیا ہی ان آیتون
نی پانچون نمازونکو اور اونکی وقتونکو ع **وعن** ابی عیاش ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال اذا اصبح لا اله
الا اللہ وحده لا شریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر کان له عدل رقبة من ولد اسمعیل وکتب له عشر حسنات
وحط عنه عشر سیئات ورفع له عشر درجات وکان فی حرز من الشیطن حتی یمسی وان قالها اذا امسی کان له مثل ذلک
حتی یصبح فرای رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما یری النائم فقال یا رسول اللہ ان ابا عیاش یحدث عنک بکذا وکذا
قال صدق ابو عیاش رواه ابو داود وابن ماجة اور روایت ہی ابی عیاش سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ کہی وقت صبح کی نہین کوئی
معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک کوئی اوسکا اوسکی لیی ہی بادشاہت اور اوسکی لیی ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ہوتا ہی اوسکی لیی ثواب موافق
ازاد کرنی بردی کی اولاد حضرت اسمعیل کیسی اور لکہی جاتی ہین اوسکی لیی دس نیکیان اور دور کیجاتی ہین اوس سی دس برائیان اور بلند کیجاتی ہین اوسکی
اوسکی دس درجی اور ہوتا ہی پناہ مین شیطان سی یعنی شر سی بچائی اوسکی سی شام تک اور جسنی کہا ان کلمات کو وقت شام کی ہوتا ہی اوسکی لیی مانند
اسکی صبح تک کہا حماد بن سلمہ نی کہ ایک راوی ہی الحدیث کا کہ پس دیکہا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین پس کہا یا رسول اللہ تحقیق ابو عیاش
نقل کرتا ہی حدیث آپ سی ایسی اور ایسی یعنی جو کہ مذکور ہوئی فرمایا سچ کہا ابو عیاش نی نقل کی یہہ ابو داؤد وابن ماجہ نی **وعن** الحارث
ابن مسلم التمیمی عن ابیه عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه اسر الیه فقال اذا انصرفت من صلوة المغرب
فقل قبل ان تکلم احدا اللهم اجرنی من النار سبع مرات فانک اذا قلت ذلک ثم مت فی لیلتک کتب لک جواز منها
واذا صلیت الصبح فقل کذلک فانک اذا مت فی یومک کتب لک جواز منها رواه ابو داود اور روایت ہی حارث بن مسلم تمیمی سی کہ نقل کی اپنی باپ سے

اونہون نی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ آپ نی چپکی سی کہی ونسی بات بس فرمایا جسوقت کہ فارغ ہووی تو نماز مغرب کی سی پس کہہ سات بار پہلی اسکی کہ کلام کری تو کسی سی یا الہی پناہ دی مجکو آگ سی پس تحقیق تو جسوقت کہی گا یہہ پہر مری تو اوسی رات مین لکہی جاویگی تیری لیی خلاصی آگ سی اور جسوقت کہ پڑہی تو نماز صبح کی پہر کہی تو اسیطرح یعنی سات بار پہلی کلام کرنیسی پس تحقیق اگر مری او سدن مین لکہی جاویگی تیری لیی خلاصی آگ سی نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** ابن عمر قال لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدع ھؤلاء الکلمات حین یمسی وحین یصبح اللھم انی اسألک العافیۃ فی الدنیا والاخرۃ اللھم انی اسألک العفو والعافیۃ فی دینی ودنیای واھلی ومالی اللھم استر عوراتی وامن روعاتی اللھم احفظنی من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی واعوذ بعظمتک من ان اغتال من تحتی یعنی الخسف رواہ ابوداود اور روایت ہی ابن عمر سی کہ نہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ چہوڑین ان کلمات کو وقت شام کی اور صبح کی یا الہی تجہسی مین مانگتا ہون تجہی عافیت دنیا اور آخرت مین یا الہی تجہسی مین مانگتا ہون تجہی معافی گناہونسی اور سلامتی یعنی عیبونسی بیچ امور دین اپنی کی اور دنیا اپنی کی اور بیچ حق اہل اپنی کی اور مال اپنی کی یا الہی ڈہانک عیب میری اور امن مین کہہ خوف کی چیزونسی یعنی دفع کر بلائین مجہسی یا الہی محفوظ رکہہ مجکو آگی میری سی اور پیچہی میری سی اور داہنی میری سی اور بائین میری سی اور اوپر میری سی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ بڑائی تیری کی اس سی کہ ہلاک کیا جاؤن مین ناگہان نیچی اپنی سی یعنی زمین مین دہنس جانی سی نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یصبح اللھم اصبحنا نشھدک ونشھد حملۃ عرشک وملائکتک وجمیع خلقک انک انت اللہ لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک وان محمدا عبدک ورسولک الا غفر اللہ لہ ما اصابہ فی یومہ ذلک من ذنب وان قالھا حین یمسی غفر اللہ لہ ما اصابہ فی تلک اللیلۃ من ذنب رواہ الترمذی وابوداود وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کہتا کوئی وقت صبح کی یا الہی صبح کی ہمنی اس حال مین کہ گواہ کرتی ہین ہم تجکو اور گواہ کرتی ہین ہم اوٹہانی والون عرش تیری کو اور فرشتون تیرے کو اور سب مخلوقات تیری کو ساتہہ اسکی کہ تحقیق تو ہی اللہ نہین کوئی معبود مگر تو اکیلا نہین کوئی شریک واسطی تیری یعنی افعال وصفات مین اور تحقیق محمد بندی تیری ہین اور رسول تیری نہین کہتا کوئی یہہ کلمی صبح کو مگر کہ بخشتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی وہ گناہ کہ صادر ہوئی اوس سی اوسدن مین یعنی سوای کبیرہ گناہون اور حقوق العباد کی اور اگر کہی ان کلمات کو وقت شام کی بخشتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی وہ گناہ کہ صادر ہوئی اوس سی اوس رات مین نقل کی یہہ ترمذی نی ابوداود نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی **ف** لفظ من جملہ من قال مین معنی ما نافیہ کی ہی اور ممکن ہی یہہ کہ ہو لفظ الا کا زائدہ اور موید ہی اسکا جملہ وان قالہا الخ **وعن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد مسلم یقول اذا امسی واذا اصبح ثلثا رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا الا کان حقا علی اللہ ان یرضیہ یوم القیمۃ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی بندہ مسلمان کہ کہی وقت شام کی اور وقت صبح کی تین بار راضی ہوا مین ساتہہ اللہ کی رب ہونی کر اور ساتہہ اسلام کے دین ہونی کر اور ساتہہ محمد کی نبی ہونی کر مگر ہوگا لازم اللہ پر یعنی از راہ فضل و کرم کی یہہ کہ راضی کری اوسکو دن قیامت کی یعنی اتنا ثواب دیگا کہ راضی ہوجائیگا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** بعضی روایتون مین لفظ نبیا ہی اور بعضی مین رسولا پس تحب ہی کہ دونون پڑہی یعنی کہی نبیا و رسولا **وعن** حذیفۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان ینام وضع یدہ تحت راسہ ثم قال اللھم قنی عذابک یوم تجمع عبادک او تبعث عبادک رواہ الترمذی ورواہ احمد عن البراء اور روایت ہی حذیفہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ ارادہ کرتی سونی کا رکہتی ہاتہہ اپنا

اپنا نیچی سر اپنی کی پہر کہتی یا الہی بچا مجکو اپنی عذاب سی اوسدن کہ جمع کریگا تو اپنی بندونکو یا کہا اوٹہاویگا تو اپنی بندون کو یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ تجمع عبادک کہا یا بجائی اوسکی تبعث عبادک کہا نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی احمد نی براسی **ف** اس روایت مین آیا کہ دست مبارک سر کی نیچے رکہتی تہی اور اور روایت مین آیا کہ رخسارہ مبارک کی نیچی رکہتی تطبیق اسمین یون دیجاوی کہ کبہی سر کی نیچی رکہتی ہونگی اور کبہی رخسارہ کی نیچی جسطرح کسی نی جو دیکہا سو روایت کیا یا یہہ کہ کچہہ ہاتہہ سر کی نیچی ہوتا ہوا اور کچہہ رخسارہ کی نیچی پس بیان کیا ہر راوی نی بعض چیز کا کہ دیکہا ؛ ع وَعَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ قِنِىْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی حفصہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ ارادہ کرتی سونیکا رکہتی داہنا ہاتہہ اپنا نیچی کلی اپنی کی پہر کہتی تین بار یا الہی بچا مجکو عذاب اپنی سی اوسدن کہ اوٹہاویگا تو اپنی بندونکو نقل کی یہہ ابوداؤد نی وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ مَضْجَعِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی تہی نزدیک سونی اپنی کی یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ ذات بزرگ تیری کی اور کلمات پوری تیری کی یعنی اسماء وصفات کی پاکتا ہون تیری برائی اوس چیز کیسی کہ تو پکڑنی والا ہی بال پیشانی اوسکی کی یعنی جو چیز تیری قبضہء قدرت مین ہی یعنی ہر چیز کی برائی سی یا الہی تو دور کرتا ہی قرض کو اور گناہ کو یا الہی نہین شکست دیا جاتا لشکر تیرا یعنی نہین مغلوب ہوتا آخر الامر مین اور نہین خلاف کیا جاتا وعدہ تیرا اور نہین نفع دیتی دولتمند کو عذاب تیری سی دولتمندی یعنی بلکہ نفع دیتی ہین عمل صالح پاک ہی تو اور پاکی بیان کرتا ہون ساتہہ تعریف تیری کی نقل کی یہہ ابوداؤد نی وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَاْوِىْ اِلٰى فِرَاشِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ اَوْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ اَوْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ اَوْ عَدَدَ اَيَّامِ الدُّنْيَا رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہی اوسوقت کہ جاوی اپنی بچہونی پہ بخشش چاہتا ہون مین اللہ سی ایسا اللہ کہ نہین کوئی معبود مگر وہ زندہ خبر رکہنی والا خلق کا اور توبہ کرتا ہون مین طرف اوسکی تین بار کہی بخشتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکے گناہ اوسکی اگرچہ ہون مانند کف دریا کی یا گنتی ریت عالج کی یا گنتی پتون درخت کی یا گنتی دنون دنیا کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** عالج ساتہہ زبر زیر لام کی نام ہی ایک جنگل کا زمین مغرب مین وہان ریت بہت ہوتی ہی اور غرض ان چیزون کی بیان سی یہہ ہی کہ اگر بہت ہی گناہ ہونگی بہی بخشی جاوینگی ؛ ع وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَاْخُذُ مَضْجَعَهٗ بِقِرَاءَةِ سُوْرَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهٗ شَىْءٌ يُّؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ اور روایت ہی شداد بن اوس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی مسلمان کہ لیوی خوابگاہ اپنی ساتہہ پڑہنی کسی سورۃ کی کتاب اللہ سی مگر کہ متعین کرتا ہی اللہ تعالی ساتہہ اوسکی ایک فرشتہ یعنی حکم کرتا ہی وسکو کہ نگہبانی کری اوسکی ضرر کرنی والی چیزون سی پس نہین نزدیک ہوتی اوسکے کوئی چیز کہ ایذا دی اوسکو یہانتک کہ جاگی جسوقت جاگے یعنے بعد دیر کی خواہ جلدی نقل کیا

ہی دو خصلتیں کی آخر تک حدیث بعید اسکے کہ ہی **ف** یعنی کون تم مین سے الخ یہ جواب ہی شرط محذوف کا اور استفہام بمعنی ایک طرح کا انکار ہی یعنی جب محافظت کی دونون چیزون پر اور حاصل ہوئین اوسکی ہزار نیکیان دن رات مین تو معاف کی جاتی ہین اوس سے بدلی ہر نیکی کے برائیان جیسا کہ فرمایا اسد تعالیٰ نے اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّئَاتِ پس کون تم مین سے کرتا ہی برائیان زیادہ ان نیکیون سے دن رات مین کہ ہوجاتے معاف اونسے پس کیا ہی کہ او لئے محافظت کرو اوپر جا اصل یہ کہ نیکیان بہت ہوتی ہین برائیون سے اور سب گناہ جھڑ جاتی ہین بلکہ بسبب زیادہ ہونے نیکیون کی درجے بلند ہوتی ہین تمہین چاہیے کہ محافظت کرو اوپر صحابہ نے عرض کیا کہ جب اتنا ثواب ہوتا ہی تو کیونکر نہ محافظت کرینگی ہم اوپر اوسکی اونہون نے بعید جانا اوسکی ترک کرنیکو پس حضرت نے اونکی استبعاد یعنی بعید جاننی کو رد کیا ارشاد فرمایا کہ شیطان وسوسہ ڈالتا ہی نماز مین یہانتک کہ غافل کر دیتا ہی ذکر سی سبب غفلت کے اور سلا دیتا ہی اسطرح غافل کر کے ذکر سی **وَعَنْ** عَبْدِاللّٰهِ بْنِ غَنَّامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ فَقَدْ اَدّٰی شُكْرَ یَوْمِهٖ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حِیْنَ یُمْسِیْ فَقَدْ اَدّٰی شُكْرَ لَیْلَتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبداسد بن غنام سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نے جو شخص کہی وقت صبح کی یا الٰہی جو چیز کہ حاصل ہوئی مجکو صبح مین نعمت سے یعنی دینی اور دنیوی اور ظاہری و باطنی یا کسیکو مخلوق تیری سے پس تیری ہی طرف سے ہی تنہا نہین شریک کوئی واسطے تیری پس تیری ہی لیے تعریف ہی اور تیری ہی لیے شکر ہی پس جو کوئی یہہ دعا صبح کو پڑہیگا پس تحقیق ادا کیا شکر اوس دن کا اور جو کوئی کہی مانند اوسکی وقت شام کی پس تحقیق ادا کیا شکر اوس رات کا نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** شام کو یہہ دعا پڑہی تو لفظ اصبح کی بدلی امسی کہی اور آیا ہی کہ حضرت داود علیہ السلام نے کہا اے پروردگار میری نعمتین تیری میری پاس بہت ہین شکر اونکا کیونکر ادا کرون حکم ہوا کہ اے داود جب جانا تو نے کہ جو نعمتین ہین سب میری ہی طرف سے ہین تو تحقیق شکر ادا کیا تو نے اونکا ؏ + ج **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَیْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی مُنْزِلَ التَّوْرٰیةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِیْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَكَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَكَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَیْسَ فَوْقَكَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَكَ شَیْءٌ اِقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ وَاَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ اخْتِلَافٍ یَسِیْرٍ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے نقل کی نبی صلی اسد علیہ وسلم سے یہہ کہ وہ تھی کہتی جب آتی طرف بچھونی اپنی کی یا الٰہی اے پروردگار آسمانون کی اور اے پروردگار زمین کی اور اے پروردگار ہر چیز کی اور اے پہاڑنے والی دانی اور گٹھلی کی یعنی اوگانیوالے کہ زراعت و درخت کھجور کا فتاح ہی اے اوتارنے والی توریت و انجیل و قرآن کی پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیری برائی ہر چیز کی برائی والی سے پکڑنیوالا ہی بال پیشانی اوسکی یعنی تیری قبضہ قدرت مین ہی تو ہی پہلا یعنی قدیم بلا ابتدا کہ پس نہین پہلی تجھسے کوئی چیز اور تو ہی آخر یعنی باقی بغیر انتہا کی پس نہین ہی پیچھے تیری کوئی چیز اور تو ہی ظاہر یعنی باعتبار افعال و صفات کی پس نہین اوپر تیری یعنی اوپر ظہور تیری کی کوئی چیز یعنی نہین کوئی چیز ظاہر تجھسے اور تو ہی پوشیدہ یعنی باعتبار ذات کی پس نہین کوئی چیز زیادہ پوشیدہ تجھسے ادا کر مجھسے دین یعنی حقوق اللہ تعالیٰ کی اور بندون کی اور غنی کر مجکو فقر سے یعنی محتاج ہونے سے طرف مخلوق کی یا دلکی محتاجگی سے نقل کی یہہ ابوداود و ترمذی و ابن ماجہ نے اور نقل کی یہہ مسلم نے ساتھ تھوڑے سے اختلاف کی **ف** جب آتی طرف بچھونی اپنی کی اور حصن حصین مین ہی کہ پڑہے یہہ دعا سوتے وقت ؏ + **وَعَنْ** اَبِی الْاَزْهَرِ

الانماری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اخذ مضجعہ من اللیل قال بسم اللہ وضعت جنبی
للہ اللھم اغفر لی ذنبی واخسا شیطانی وفک رھانی واجعلنی فی الندی الاعلی رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابی ازہر
سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت کرتی خوابگاہ اپنی مین رات کو کہتی ساتھ نام اللہ تعالی کی سوتا ہون مین کہی مین نی کروٹ اپنی واسطی اللہ
یا الہی بخش میری لیی گناہ میری اور دور کر شیطان میرا کو اور چہڑا گروی میرا کو اور کر مجکو مجلس بلند مین یعنی ملائکہ مقربین اور انبیا کی مجلس مین نقل کی یہہ ابو داؤد
ف مراد گروی سی نفس ہی یعنی خلاص کر نفس میرا کو بندون کی حق سی اور اپنی عذاب سی یعنی گناہ میری بخشدی ۱۲ ع وعن ابن عمر ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اخذ مضجعہ قال الحمد للہ الذی کفانی واوانی واطعمنی وسقانی
والذی من علی فافضل والذی اعطانی فاجزل الحمد للہ علی کل حال اللھم رب کل شیء وملیکہ واِلٰہ
کل شیء اعوذ بک من النار رواہ ابو داؤد اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق جب
لیتی خوابگاہ اپنی یعنی رات کو فرماتی سب تعریف ہی خدا کی لیی جسنی کفایت کیا مجکو یعنی خلق سی بی پروا کیا مجکو اور جگہہ دی مجکو یعنی مکان دیا رہنی
کو کہ دفع کرتا ہی سردی اور گرمی کو اور کہلایا مجکو اور پلایا مجکو اور وہ خدا کہ احسان کیا مجپر یعنی بسبب دینی ہر چیز کی کہ احتیاج پڑتی ہی اور زیادہ دیا
یعنی احتیاج سی اور وہ خدا کہ دیا مجکو پس بہت دیا شکر ہی اللہ کی لیی ہر حال یا اللہ پروردگار ہر چیز کی اور مالک وسکی اور معبود ہر چیز کی پناہ مانگتا
مین ساتھ تیری آگ سی یعنی اون چیزون سی کہ باعث عذاب دوزخ کی ہین نقل کی یہہ ابو داؤد نی وعن بریدۃ قال شکی خالد بن الولید
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ما انام اللیل من الارق فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اویت
الی فراشک فقل اللھم رب السموت السبع وما اظلت ورب الارضین وما اقلت ورب الشیاطین وما اضلت کن
لی جارا من شر خلقک کلھم جمیعا ان یفرط علی احد منھم او ان یبغی عز جارک وجل ثناءک ولا الہ
غیرک لا الہ الا انت رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث لیس اسنادہ بالقوی والحکیم بن ظھیر الراوی قد ترک
حدیثہ بعض اھل الحدیث اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا شکایت کی خالد بن ولید نی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس عرض کیا کہ یا رسول اللہ نہیں
سوتا مین انکو بسبب بیخوابی کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب جگہہ پکڑی تو طرف بچہونی اپنی کی پس کہہ یا الہی پروردگار ساتون آسمانون کی اور اون چیزون
کی کہ سایہ کیی ہوی ہین آسمان اوسپر اور ای پروردگار زمینونکی اور اوس چیز کی کہ اوٹہا رہی ہین زمینین یعنی مخلوقات اور ای پروردگار شیطانون کی اور اون کی کہ
گمراہ کیا ہی شیطانون نی اونکو یعنی جن و انس ہو میری لیی پناہ دینی والا اوپر ای سب مخلوقات اپنی کیسی اس سی کہ زیادتی کری مجپر کوئی انمین سی یا ظلم
کری غالب ہی پناہ دیا ہنی والا تیرا اور بزرگ ہی تعریف تیری اور نہین کوئی معبود سوائی تیری نہین کوئی معبود مگر تو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث
نہین اسناد اسکی قوی اور حکیم بن ظہیر راوی اس حدیث کا تحقیق چہوڑدی ہی حدیث اوسکی بعضی اہل حدیث نی ف حکم ساتھہ زبر ح اور کاف کی
ہی اور اصل نسخہ سید کیمین حکیم ساتھہ پی کی ہی اور حاشیہ پر لکھا ہی کہ صواب حکم ہی اور حصن حصین مین ہی کہ روایت کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اور ابن ابی شیبہ
نی لیکن انکی روایت مین بجائی اجمعین کی جمیعا ہی اور بجائی یبغی کی یطغی ہی اور بجائی جل ثناؤک آخر تک کی وتبارک اسمک پس اسی لفظ پر تمام
ہوئی ہی یہہ دعا اوسمین ۱۲ ع الفصل الثالث فصل تیسری عن ابی مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال اذا اصبح احدکم فلیقل اصبحنا واصبح الملک للہ رب العالمین اللھم انی اسالک خیر ھذا الیوم فتحہ ونصرہ
ونورہ وبرکتہ وھداہ واعوذ بک من شر ما فیہ وشر ما بعدہ ثم اذا امسی فلیقل مثل ذلک رواہ ابو داؤد

روایت ہی مالک سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس وقت کہ صبح کری ایک تمہارا پس چاہیی کہ کہی صبح کی ہمنی اور صبح کی ملک نی خالص واسطی خدا کی پروردگار عالمون کا یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجہی بہلائی اس دن کی کشایش اسکی یعنی مقصود کو پہونچون اور مدد اسکی یعنی اس دن مین مدد میری کر کہ نفس اور شیطان اور دشمنون پر غالب ہون اور نور اسکا یعنی توفیق علم اور عمل کی ہو اسمین اور برکت اسکی یعنی اس دن مین رزق حلال طیب ہاتھہ لگی اور ہدایت اسکی یعنی عمل اور اعتقاد حق پر رہون اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری برائی اوسچیز کی سی کہ اس دن مین ہی اور برائی اسچیز کی سی کہ پیچہی اسکی ہی پہر جبکہ شام کری پس چاہیی کہ کہی مانند اسکی نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** شام کو یہہ دعا پڑہی تو بجای اصبحنا واصبح الملک کی امسینا وامسی الملک پڑہی اور ہذا الیوم کی جگہہ ہذا اللیلۃ اور مذکر ضمیرون کی جگہہ مؤنث ضمیرین پڑہی یعنی ہ کی جگہہ ہا ÷ ع + **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ یَا اَبَتِ اَسْمَعُكَ تَقُوْلُ کُلَّ غَدَاةٍ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ تُکَرِّرُهَا ثَلٰثًا حِیْنَ تُصْبِحُ وَثَلٰثًا حِیْنَ تُمْسِیْ فَقَالَ یَا بُنَیَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ بِهِنَّ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَسْتَنَّ بِسُنَّتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی بکرہ سی کہ کہا کہا مینی واسطی باپ اپنی کی کہ ای باپ میری سنا مینی تمکو کہتی ہو ہر روز یا الٰہی عافیت دی مجکو بدن میری مین یا الٰہی عافیت دی مجکو شنوائی میری مین یا الٰہی عافیت دی مجکو بینائی میری مین نہین کوئی معبود مگر تو تکرار کرتی ہو اسکو تین بار وقت صبح کی اور تین بار وقت شام کی پس کہا ای بیٹی میری سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ دعا مانگتی تہی ساتہہ ان کلمون کی پس مین دوست رکہتا ہون کہ پیروی کرون حضرت کی سنت کی نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** اسمین اشارہ ہی اسپر کہ دعا اور اوراد اور اعمال خیر کی کرنی مین منظور اصلی بجا لانا امر حضرت کا اور اتباع سنت انکی کا ہو نہ جزا عمل اور قبولیت دعا ÷ ع + **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْکِبْرِیَاءُ وَالْعَظَمَةُ لِلّٰهِ وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَاللَّیْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا سَکَنَ فِیْهِمَا لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَاَوْسَطَهٗ نَجَاحًا وَاٰخِرَهٗ فَلَاحًا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ذَکَرَهُ النَّوَوِیُّ فِیْ کِتَابِ الْاَذْکَارِ بِرِوَایَةِ ابْنِ السُّنِّیِّ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کرتی کہتی صبح کی ہمنی اور صبح کی ملک نی واسطی خدا کی اور سب تعریف واسطی خدا کی اور بزرگی ذات کی اور بزرگی صفات کی خدا ہی نی لیی ہی اور مخلوقات اور حکم اور رات اور دن اور جو آرام پکڑتی ہین ان مین اور دن مین سب اسہی کی لیی ہین اور مخلوق ملک اوسکی ہین یا الٰہی کر اول اس دن کا سبب نیکی کا یعنی خرچ کرین اوسکو طاعت مین اور درمیان اوسکی کو سبب آمد حاجات کا اور آخر اوسکی کو سبب نجات کا ای بہت رحم کرنی والی سب رحم کرنی والونکی ذکر کی یہہ حدیث نووی نی کتاب الاذکار مین ساتہہ روایت ابن سنی کی **ف** ختم کیا حضرت نی اس دعا کو لفظ یا ارحم الراحمین پر اسلیی کہ اس سی دعا جلدی قبول ہوتی ہی جیسی کہ ایک حدیث مین آیا ہی اور روایت کی حاکم نی مستدرک مین ابی امامہ سی بطریق مرفوع کی کہ اللہ تعالے کا ایک فرشتہ متعین ہی اوسپر کہ کہتا ہی یا ارحم الراحمین پس جو کوئی کہتا ہی اسکو تین بار تو کہتا ہی اوسکو فرشتہ کہ ارحم الراحمین متوجہ ہی تجہپر پس مانگ ÷ ح + **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَکَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰی دِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی مِلَّةِ اَبِیْنَا اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا وَمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابزی سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی جس وقت صبح کرتی صبح کی ہمنی اوپر دین اسلام کی اور کلمہ توحید کی کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی اور اوپر دین نبی اپنی کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور

اور پر دین باپ اپنے ابراہیم کے کہ دین باطل سے بیزار ہو کر متوجہ تھے دین حق پر اور نہ تھے ابراہیم مشرکوں سے نقل کی یہہ احمد اور دارمی نے ف اور پر دین نبی اپنے کی الخ ظاہر اس لفظ کا یہہ ہے کہ حضرت مبعوث تھے طرف خلق کی اور طرف اپنے بھی یا تعلیم امت کے لیے فرمایا ع ح

باب الدعوات فی الاوقات

باب ہے بیچ دعاؤں متفرق کے بیچ وقتوں مختلف کے ف جو اذکار کہ شارع سے کسی وقت یا کسی حال میں وارد ہوئے ہیں مسنون ہے ہر کسی کو بجا لانا اونکا اگرچہ ایکبار ہو واسطے اتباع حضرت کے ع

الفصل الاول

فصل پہلی

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو ان احدكم اذا اراد ان ياتي اهله قال بسم الله اللهم جنبنا الشيطان وجنب الشيطان ما رزقتنا فانه ان يقدر بينهما ولد في ذلك لم يضره شيطان ابدا متفق عليه روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تحقیق ایک تمہارا ارادہ کرے صحبت کرنیکا بیوی اپنی سے یا لونڈی اپنی سے کہے مدد چاہتے ہیں ہم ساتھہ نام اللہ کے یا الٰہی دور رکھہ ہمکو شیطان سے اور دور رکھہ شیطان کو اوس اولاد سے کہ نصیب کرے تو ہمکو پس تحقیق شان یہہ ہے کہ اگر مقدر ہوا اور دیا جاوے درمیان مرد و عورت کے فرزند اوس جماع میں ضرر نہیں کرتا اوسکو شیطان کبھی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف اگر کوئی کہے کہ اکثر لوگ یہہ پڑھتے ہیں اور فرزند اونکے شیطان کے تصرف سے محفوظ نہیں رہتے جواب یہہ ہے کہ ضرر نہ کرنے سے مراد یہہ ہے کہ شیطان اوسے کافر نہیں کر سکتا پس اسمیں اشارہ ہے طرف خاتمہ بخیر ہونے فرزند کے بسبب برکت ذکر اللہ کے اوسوقت اور بعضے کہتے ہیں کہ ضرر نہیں پہونچاتا شیطان ساتھہ آسیب اور صرع یعنی ہاتھہ پاؤں ٹیڑھے کر دینے کے اور مانند اسکے اور کہا جزری نے کہ نہیں مسلط ہوتا شیطان اوسکے دین پر اور نہیں ظاہر ہوتی مضرت اوسکی فرزند کے حق میں بہ نسبت غیر اوسکے اور بعضوں نے کہا مراد ضرر نہ پہنچانے سے یہہ ہے کہ شیطان اوسکی اونگلی زور سے نہیں مارتا ع

وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول عند الكرب لا اله الا الله العظيم الحليم لا اله الا الله رب العرش العظيم لا اله الا الله رب السموات ورب الارض ورب العرش الكريم متفق عليه اور روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے نزدیک شدت فکر و غم کے نہیں کوئی معبود سوای اللہ کے بزرگ ہے بردبار نہیں کوئی معبود سوای اللہ کے پروردگار عرش بڑی کا نہیں کوئی معبود سوای اللہ کے پروردگار آسمانوں کا اور پروردگار زمین کا اور پروردگار عرش بڑی کا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے

وعن سليمان بن صرد قال استب رجلان عند النبي صلى الله عليه وسلم ونحن عنده جلوس واحدهما يسب صاحبه مغضبا قد احمر وجهه فقال النبي صلى الله عليه وسلم اني لاعلم كلمة لو قالها لذهب عنه ما يجد من الغضب اعوذ بالله من الشيطان الرجيم فقالوا للرجل لا تسمع ما يقول النبي صلى الله عليه وسلم قال اني لست بمجنون متفق عليه اور روایت ہے سلیمان بن صرد سے کہا برا کہا دو شخصوں نے آپسمیں نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہم نزدیک حضرت کے بیٹھے ہوئے تھے اور ایک دونوں میں سے بہت برا کہتا تھا دوسرے کو غصہ میں بھرا ہوا تحقیق سرخ ہو گیا تھا چہرہ اوسکا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں البتہ جانتا ہوں ایک کلمہ اگر کہے اوسکو البتہ جاتا رہے اوس سے وہ غضب کہ پاتا ہے وہ یہہ ہے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھہ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے پس کہا صحابہ نے اوس شخص کو کیا نہیں سنتا تو وہ چیز کہ فرماتے ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا اوسنے کہ نہیں تحقیق میں دیوانہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یہہ حدیث نکالی گئی ہے اس آیت سے واما ينزغنك من الشيطان نزغ فاستعذ بالله انه هو السميع العليم اور میں نہیں دیوانہ یعنی یہہ کلمہ اوسکو پڑھنے کو کہتے ہیں کہ دیوانہ ہوتا ہے اور میں نہیں دیوانہ وہ شخص آراستہ ساتھہ شریعت کے نہیں تھا اور تجربہ میں نہیں کہتا تھا پس توہم کیا کہ یہہ دیوانہ ہی کہتا ہے یہہ نہ سمجھا کہ غصہ بھی شیطان کی بہکانے سے ہوتا ہے اوسکو یہہ مفید ہے اور کہا طیبی نے احتمال ہے کہ وہ شخص منافق

یابد خو کو نوار د نسی ع ۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم صیاح الدیکۃ فسئلوا اللہ من فضلہ فانہا رأت ملکا واذا سمعتم نہیق الحمار فتعوذوا باللہ من الشیطان الرجیم فانہ رای شیطانا متفق علیہ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب سنو تم آواز مرغوں کی پس مانگو اللہ تعالی سی فضل اوسکا اسلیے کہ تحقیق وہ دیکھتے ہین فرشتی کو اور جب سنو تم آواز گدہی کی پس پناہ مانگو ساتھہ اللہ کی شیطان راندی ہوئی سی اسلیی کہ تحقیق وہ دیکھتا ہی شیطان کو نقل کی یہہ بخاری مسلم نی

ف یعنی مرغ فرشتی کو دیکھکر آواز کرتا ہی اوسوقت دعا کرو تا وہ آمین کہی اور بخشش چاہی تمہاری لیی اور گدہی کی آواز سنکر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہو اسلیی کہ وہ شیطان کو دیکھکر آواز کرتا ہی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ نیکوں کی آنیکی وقت رحمت و برکت اوترتی ہی پس مستحب ہی اوسوقت دعا کرنا اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ نازل ہوتا ہی غضب عذاب کا فردان پر پس مستحب ہی پناہ مانگنی وقت گذرنی کنارون کی بخوف اسکی کہ پہنچی اوسکو شر اونکی سی ع

وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا استوی علی بعیرہ خارجا الی السفر کبر ثلثا ثم قال سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون اللھم انا نسئلک فی سفرنا ھذا البر والتقوی ومن العمل ما ترضی اللھم ھون علینا سفرنا ھذا واطولنا بعدہ اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل اللھم انی اعوذبک من وعثاء السفر وکابۃ المنظر وسوء المنقلب فی المال والاھل واذا رجع قالھن وزاد فیھن ائبون تائبون عابدون لربنا حامدون رواہ مسلم

اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جب سوار ہوجاتی اپنی اونٹ پر حالت نکلنی مین طرف سفر کی کہتی اللہ اکبر تین بار پہر پڑہتی یہہ آیت پاک ہی وہ ذات کہ فرمان بردار کی واسطی ہمارے یہہ سواری اور نہین تہی ہم واسطی اوسکی طاقت رکہنی والی اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنی کی البتہ پہرنی والی ہین یا الہی تحقیق ہم مانگتی ہین تجہسی بیچ اس سفر اپنی کی نیکی اور تقوی اور عمل سی جو راضی ہووی تو اوس سی یعنی قبول کریں اوسکو یا الہی آسان کر ہمپر سفر ہمارا یہہ اور لپیٹ واسطی ہمارے یعنی دفع کر دوری اوسکی یا الہی تو ہی ہی صاحب یعنی نگہبان سفر میں اور خبر گیری کرنی والا اہل مین یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہوں ساتہہ تیری مشقت سفر کیسی اور بری حالت دیکہنی کیسی یعنی بسبب نقصان کی کہنی کی اہل و مال مین غمگین ہوں اور حالت بری ہو اس سی پناہ مانگتا ہوں اور بدلی پہرنی کیسی مال مین اور اہل مین اور اولاد مین یعنی اس سی ہی پناہ ہی کہ سفر سی پہر کر اپنی مال مین نقصان وغیرہ دیکہوں اور رنج اوٹہاؤں اور جب وقت کہ پہرتی حضرت سفر سی کہتی یہہ الفاظ اور زیادہ کرتی اونمین ہم پہرنی والی ہین یعنی سفر سی ساتہہ سلامتی کی طرف وطنوں اپنی کی توبہ کرنی والی ہین بندگی کرنی والی ہین پروردگار اپنی کی لیی تعریف کرنی والی ہین نقل کی یہہ مسلم نی

وعن عبد اللہ بن سرجس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر یتعوذ من وعثاء السفر وکابۃ المنقلب والحور بعد الکور ودعوۃ المظلوم وسوء المنظر فی الاھل والمال رواہ مسلم

اور روایت ہی عبد اللہ بن سرجس سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتی پناہ مانگتی محنت سفر کیسی اور بری حالت پہرنے کیسی اور نقصان سی پیچہے زیادتی یعنی اعمال صالح میں اور اہل مال مین اور بد دعا مظلوم کیسی اور بری حالت دیکہنی کیسی اہل و مال مین نقل کی یہہ مسلم نی

ف پناہ مانگنی بد دعا مظلوم کیسی حقیقت مین پناہ مانگنی ہی ظلم سی کہ ظلم نہ کروں مین کسی پر نا مظلوم بد دعا کری مجہہ پر ح

وعن خولۃ بنت حکیم قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من نزل منزلا فقال اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق لم یضرہ شیء حتی یرتحل من منزلہ ذلک رواہ مسلم

اور روایت ہی خولہ بنت حکیم کیسی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو کوئی اوترے کسی مکان مین یعنی سفر مین ہو یا حضر مین پہر کہی پناہ مانگتا ہون ساتہہ کلموں اللہ تعالی کی کہ پوری ہین

جنہ اسماء وصفات باتمام ہیں دیکھ بدی او چیز کیسی کہ پیدا کی نہیں ضرر کریگی اوسکو کوئی چیز یہانتک کہ کوچ کرے اوس منزل سے نقل کی یہہ مسلم نے
وعن ابی ہریرۃ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ما لقیت من عقرب
لدغتنی البارحۃ قال اما لو قلت حین امسیت اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق لم تضرک رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا یا رسول اللہ کیا ایذا پائی میں ایک بچہوی کہ کاٹا مجکو رات گذری
میں فرمایا خبردار ہو اگر کہا تو اوسوقت کہ شام کی تو نی پناہ مانگتا ہوں میں ساتہ کلموں اللہ تعالی کی کہ پوری ہیں برائی او چیز کیسی کہ پیدا کی نہ ضرر پہنچاتا تجکو نقل کی
یہہ مسلم نی ف اور ترمذی کی ایک روایت میں آیا ہی کہ جو کوئی پڑہی اسکو وقت شام کی تین بار نہیں ضرر کرتا اوسکو زہر یعنی کسی جانور کا اوس رات میں اور
ایک روایت میں وقت صبح کی بہی پڑہنا اسکا آیا ہی پس ایسا ہی فائدہ صبح کی پڑہنی میں ہوتا ہی کہ محفوظ رہتا ہی دن کو موذی چیز و نسی اور معقل
بن یسار صحابی سی منقول ہی کہ جسنی یہہ اعوذ پڑہی متعین ہوتی ہیں اوسپر ستر ہزار فرشتی کہ دعا بخشش کی کرتی ہیں اوسکی لیی اور اگر مرتا ہی شہید مرتا ہے
ح ہذا لمرقات و شرح الحصن وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا کان فی سفر و اسحر یقول سمع سامع
بحمد اللہ وحسن بلائہ علینا ربنا صاحبنا وافضل علینا عائذا باللہ من النار رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی
یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت ہوتی سفر میں اور وقت سحر کا ہوتا کہتی سنی سننی والی نی تعریف کرنی میری خدا کو اور اقرار میرا ساتہ خوبی نعمت اوسکی
اوپر ہمارے رب ہمارے ہی نگہبانی کر ہماری اور احسان کر ہمپر کہتی ہیں ہم یہہ کلام پناہ چاہتی ہوئی ساتہ خدا کی آگ سی نقل کی یہہ مسلم نی وعن ابن عمر
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قفل من غزو او حج او عمرۃ یکبر علی کل شرف من الارض ثلث تکبیرات
ثم یقول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر آئبون تائبون عابدون
ساجدون لربنا حامدون صدق اللہ وعدہ ونصر عبدہ وہزم الاحزاب وحدہ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر
سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پہرتی جہاد سی یا حج سی یا عمرہ سی تکبیر کہتی اوپر ہر جگہہ بلند کی زمین سی تین تکبیریں پہر کہتی نہیں کوئی معبود
مگر اللہ اکیلا ہی نہیں شریک کوئی اوسکا اوسکی لیی ہی ملک اور اوسکی لیی ہی حمد اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ہم پہرنی والی ہیں یعنی طرف وطن کی توبہ کرنی والی ہیں
عبادت کرنی والی ہیں یعنی اللہ کو سجدہ کرنی والی ہیں یعنی اللہ کو واسطی پروردگار اپنی کی تعریف کرنی والی ہیں سچ کیا اللہ نی اپنا وعدہ یعنی ظاہر کرنی
دین کا اور مدد کی اپنی بندی کی یعنی حضرت کی اور شکست دی کفار کی گروہوں کو تنہا نقل کی یہہ بخاری مسلم نی ف یعنی غزوہ خندق میں کہ دس ہزار یا بارہ
ہزار کفار سوا یہود قریظہ اور نضیر کی جمع ہو کر مدینہ پر آچڑہی تہی اور ارادہ لڑائی کا سرور عالم سی رکہتی تہی اللہ تعالی نی ہوا کو اور لشکر ملائکہ کو اونپر
متعین کیا کہ ہلاک اور خراب کیا ع وعن عبد اللہ بن ابی اوفی قال دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یوم الاحزاب علی المشرکین فقال اللہم منزل الکتاب سریع الحساب اللہم اہزم الاحزاب اللہم
اہزمہم وزلزلہم متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا دعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن
جنگ احزاب کی مشرکوں پر پس کہا یا الہی اوتارنی والی کتاب کی جلدی کرنی والی حساب کی یعنی دن قیامت کی کہ آدہی دن میں سب سی حساب
لی لیگا یا الہی شکست دی گروہوں کافروں کو یا الہی شکست دی اونکو اور ہلادی اونکو یعنی ثابت نہ رکہہ اونکی مقابلہ میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن
عبد اللہ بن بسر قال نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی فقربنا الیہ طعاما ووطبۃ فاکل
منہا ثم اتی بتمر فکان یاکلہ ویلقی النوی بین اصبعیہ ویجمع السبابۃ والوسطی وفی روایۃ فجعل

يلقي النوى على ظهر اصبعيه السبابة والوسطى ثم اتي بشراب فشربه فقال ابي واخذ بلجام دابته ادع الله لنا فقال اللهم بارك لهم فيما رزقتهم واغفر لهم وارحمهم رواه مسلم

اور روایت ہی عبد اللہ بن بسر سی کہ کہا آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری باپ کی پاس مہمان پس نزدیک لی گئی ہم طرف حضرت کی کہانا اور ایک چیز مانند مالیدہ کی پس کہایا اوس مین سی پہر لائی گئی کہجور خشک پس تہی حضرت کہاتی اوسکو اور ڈالتی گٹہلی درمیان دونوں انگلیوں اپنی کی اور اکہٹی کرتی انگلی شہادت اور بیچ کی اور ایک روایت مین ہی پس شروع کیا حضرت نی کہ ڈالتی گٹہلی پر پیٹہہ دونوں انگلیوں اپنی کی انگلی شہادت کی اور بیچ کی پہر لائی گئی پانی پس پیا اوسکو پہر کہا باپ میری نی اسحال مین کہ پکڑی تہی لگام جانور حضرت کی کی دعا مانگو اللہ سی میری لیے پس کہا حضرت نی یا الہی برکت دی انکی لیے بیچ اوس چیز کی کہ روزی دی تو نی انکو اور بخش واسطی انکی اور رحم کر اوپر انکی نقل کی یہہ مسلم نی ف پہلی روایت مین تو آیا کہ گٹہلیان ڈالتی تہی درمیان دونوں انگلیوں کی اور دوسری مین یہہ کہ دونوں انگلیوں کی پیٹہہ پر ڈالتی تہی تطبیق انمین یہہ ہی کہ کبہی اوسطرح ڈالتی ہونگی اور کبہی اسطرح اور انگلیوں کی پیٹہہ پر سی ڈالتی تہی کہ نا ہاتہہ کا اندر کا رخ بہری نہین ستہرانی اندر کی اولی ہی باہر کی ستہرانی سی اور انگلیوں سی مراد بائین ہاتہہ کی انگلیان ہین اور اس سی معلوم ہوا کہ سنت ہی پکڑنا اکابر اور مہمانکی رکاب یا لگام کا ازراہ تواضع اور خاطرداری کی اور اسیطرح سنت ہی دروازی تک مہمانکی ساتہہ جانا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ سنت ہی ضیافت کرنی والیکی لیے یہہ کہ طلب دعا کی کری مہمانسی اور سنت ہی مہمانکی لیے کہ دعا کری ضیافت کرنی والیکی لیے ۱۲ع

الفصل الثانی

فصل دوسری عن طلحة بن عبيد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا رأى الهلال قال اللهم اهله علينا بالامن والايمان والسلامة والاسلام ربي وربك الله رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب روایت ہی طلحہ بن عبید اللہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت دیکہتی چاند کہتی یا الہی نکال تو اس چاند کو ہمپر ساتہہ امن اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کی رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی ف ہلال کہتی ہین پہلی اور دوسری اور تیسری رات کی چاند کو بعد اسکی قمر کہلاتا ہی پس جب حضرت ہلال دیکہتی تو دعا مذکورہ پڑہتی حاصل اسکا یہہ ہی کہ یا الہی اس مہینی مین ہم با امن و با ایمان و باسلامت سب آفات سی اور احکام اسلام پر مستقیم رہین بعد ازان خطاب چاند کو کر کر فرماتی کہ رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی سے اسمین رد ہی اونکا کہ جو چاند اور سورج کو پوجتی ہین اور رب سمجہتی ہین ۱۲ وعن عمر بن الخطاب وابي هريرة قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من رجل رأى مبتلى فقال الحمد لله الذي عافاني مما ابتلاك به وفضلني على كثير ممن خلق تفضيلا الا لم يصبه ذلك البلاء كائنا ما كان رواه الترمذي ورواه ابن ماجة عن ابن عمر وقال الترمذي هذا حديث غريب وعمرو بن دينار الراوي ليس بالقوي اور روایت ہی عمر بن خطاب اور ابی ہریرہ سی کہ کہا دونوں نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی شخص کہ دیکہی کسی مبتلائے بلا کو پہر کہی سب تعریف واسطی اللہ کی کہ بچایا مجکو اوس چیز سی کہ گرفتار کیا تجکو ساتہہ اوسکی اور بزرگی دی مجکو بہتوں پر اون لوگوں سی کہ پیدا کیا بزرگی دینا مگر کہ نہین پہنچتی اوسکو یہہ بلا جو بلا کہ ہو نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ابن عمر سی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی اور عمرو بن دینار راوی نہین قوی ف حاصل یہہ کہ جو کوئی مبتلائے بلا کو دیکہکر یہہ دعا الحمد لله الذي لفظ تفضيلا تک پڑہتا ہی اوس بلا مین نہین گرفتار ہوتا اور بلا عام ہی خواہ بدنی ہو مانند برص اور جذام اور اندہی ہونیکی اور رسوائی انکیکی اور خواہ بلائی دنیوی ہو مانند حاصل کرنی مال و جاہ اور مانند انکیکی اور خواہ بلائی دینی ہو مانند فسق اور ظلم اور بدعت اور کفر اور مانند انکیکی غرضکہ ہر طرحکی مبتلائی بلا کو دیکہکر یہہ دعا پڑہی ولیکن لکہا ہی علماء نی کہ جو کوئی مبتلائ

بیمار کو دیکھی تو چپکی سی اسد جاکو پڑہی تا وہ آزردہ نہو اور اگر گناہ مین یا دنیا مین کسیکو مبتلا دیکھی تو پکار کر پڑہی تا وہ باز رہی اور اگر دیکھی کہ پکار کر کہنی مین
فساد ہوتا ہی تو اوسکو بہی دیکھکر چپکی پڑہی ٭ **وعن** عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من دخل السوق فقال
لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر وھو
علی کل شیء قدیر کتب اللہ لہ الف الف حسنۃ ومحا عنہ الف الف سیئۃ ورفع لہ الف الف درجۃ
وبنی لہ بیتا فی الجنۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب وفی شرح السنۃ من
قال فی سوق جامع یباع فیہ بدل من دخل السوق اور روایت ہی عمر رضی سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص داخل ہو بازار مین اور کہی نہین کوئی معبود
مگر اللہ کہ ایک ہی وہ نہین شریک اوسکا واسطی اوسکی لیی ہی بادشاہت اور اوسکی لیی ہی تعریف وہ زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی نہ مریگا اوسکی ہاتھ ہی
بھلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی لکھتا ہی اللہ اوسکی لیی دس لاکھ نیکیان اور دور کرتا ہی اوس سی دس لاکھ برائیان اور بلند کرتا ہی اوسکی لیی دس لاکھ درجی
اور بناتا ہی اوسکی لیی گھر بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی اور شرح السنۃ مین بدلے من دخل السوق کی یون ہی کہ جو شخص
کہی یعنی کلمہ مذکور بیچ بازار جامع کی یعنی بڑی بازار کی کہ ہر بلد و فروخت کیجاوی یعنی اکثر چیزین بکتی ہون وہین **ف** سبب اتنی ثواب کا یہہ ہی کہ بازار
جگہہ غفلت اور جہوٹی قسمون اور جگہہ سلطنت شیطانون کی ہی ایسی جگہہ مین اللہ تعالیٰ کو یاد کرنی سی بہت ثواب پاتا ہی ٭ ع ٭ **وعن** معاذ
ابن جبل قال سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یدعو یقول اللھم انی اسألک تمام النعمۃ فقال ای
شیء تمام النعمۃ قال دعوۃ ارجو بھا خیرا فقال ان من تمام النعمۃ دخول الجنۃ والفوز من النار وسمع
رجلا یقول یا ذا الجلال والاکرام فقال قد استجیب لک فسل وسمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا وھو
یقول اللھم انی اسألک الصبر فقال سألت اللہ البلاء فسلہ العافیۃ رواہ الترمذی
اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ دعا مانگتا ہی کہتا ہی الٰہی تحقیق مین چاہتا ہون تجہسی پوری نعمت پس
فرمایا کیا چیز ہی پوری نعمت پس کہا اوس شخص نی کہ یہہ دعا ہی کہ امید رکہتا ہون ساتھہ اوسکی مال بہت فرمایا تحقیق پوری نعمت داخل ہونا بہشت کا ہی اور
نجات پانا دوزخ سے اور سنا حضرت نی ایک شخص کو کہ کہتا ہی ای صاحب بزرگی اور بخشش کی پہر فرمایا کہ تحقیق قبول کی گئی دعا تیری پس مانگ اور سنا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ وہ کہتا ہی یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی صبر پس کہا مانگی تو نی اللہ سی بلا پس مانگ اوس سی عافیت نقل کی یہہ ترمذی نے
ف حاصل سری حدیث کا یہہ ہی کہ وہ شخص نعمت دنیا کو پوری نعمت سمجہہ کر دعا اوسکی حاصل ہونیکی مانگتا تہا حضرت نی فرمایا کہ یہہ فانی ہی نعمت پوری داخل
ہونا جنت مین ہی اور نجات پانا دوزخ سی اور مانگی تو نی بلا یعنی اسلیی کہ صبر بلا پر ہوتا ہی پس مانگ عافیت کہ سب بلا اور آفتون سی نگاہ رکہی کہ بلا دبری چیز ہی مانگنی
چاہیی اور اگر بلا نازل ہو صبر کری ٭ ع ٭ ح ٭ **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جلس
مجلسا فکثر فیہ لغطہ فقال قبل ان یقوم سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الٰہ الا انت استغفرک
واتوب الیک الا غفر لہ ما کان فی مجلسہ ذلک رواہ الترمذی والبیھقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بیٹہی ایک جگہہ اور بہت ہون وہین بیفائدہ باتین پہر کہی پہلی اوٹہنی سی پاک ہی تو یا الٰہی اور پاکی بیان کرتی ہین تیری
ساتھہ تعریف تیری کی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر تو بخشش مانگتا ہون مین تجہسی اور توبہ کرتا ہون مین طرف تیری مگر کہ بخشا جاتا ہی واسطی اوسکی جو کچہہ کہ
ہوا اوس مجلس مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی دعوات کبیر مین **ف** لغط سی مراد یہان پوچ کلام ہی کہ جس سی گناہ کا ہو اور بعضون نی کہا لغط کی معنی ہین

کلام بیٹھانے اور ان کلمات کو کفارۃ المجلس کہتی ہین یعنی اس کلمات کی پڑہنی سی جو اوس مجلس مین گناہ بیٹھانے باتین یا ہنسی ٹھٹھا ہوا ہو تو اللہ تعالی بسبب اس
کی پڑہنی سی جہاڑ دیتا ہی ۔ع **وعن** علیؓ انه اتی بدابة لیرکبها فلما وضع رجله فی الرکاب قال بسم الله
فلما استوی علی ظهرها قال الحمد لله ثم قال سبحان الذی سخر لنا هذا وما کنا له مقرنین وانا
الی ربنا لمنقلبون ثم قال الحمد لله ثلثا والله اکبر ثلثا سبحانك انی ظلمت نفسی فاغفر لی
فانه لا یغفر الذنوب الا انت ثم ضحك فقیل من ای شیء ضحکت یا امیر المؤمنین قال رأیت
رسول الله صلی الله علیه وسلم صنع کما صنعت ثم ضحك فقلت من ای شیء ضحکت یا
رسول الله قال ان ربك لیعجب من عبده اذا قال رب اغفر لی ذنوبی یقول الله یعلم انه لا یغفر
الذنوب غیری رواه احمد والترمذی وابو داود اور روایت ہی حضرت علیؓ سی کہ حاضر کیا گیا انکی پاس جانور تا کہ
سوار ہوویں اوسپر جبکہ رکہا اپنا پاؤن رکاب مین یعنی ارادہ کیا پاؤن رکہنی کا کہا بسم اللہ پس جبکہ چڑہ لی اوسکی پیٹہہ پر کہا الحمد للہ یعنی شکر ہی اوپر نعمتون سواری کی
اور سوا اسکی پہر کہا پاک ہی وہ ذات کہ تابعدار کیا واسطی ہمارے اس جانور کو اور نہ تہی ہم واسطی اسکی طاقت رکہنی والی اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنی
کی البتہ پہرنی والی ہین پہر کہا الحمد للہ تین بار اور اللہ اکبر تین بار پاک ہی تو تحقیق مینی ظلم کیا اپنی نفس پر پس بخشش کر واسطی میری پس تحقیق نہین بخشتا گناہونکو
کوئی سوای تیری پہر ہنسی حضرت علیؓ کہا گیا کسواسطی ہنسی تم ای امیر المومنین کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کیا جیسا کیا مینی پہر ہنسی پس
کہا مینی کس چیز سی ہنسی تم یا رسول اللہ فرمایا تحقیق پروردگار تیرا البتہ راضی ہوتا ہی اپنی بندی سی جب کہتا ہی ای پروردگار میری بخش واسطی میری گناہ
میری فرماتا ہی اللہ تعالی کہ جانتا ہی یہہ بندہ کہ نہین بخشتا گناہونکو کوئی سوای میری نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نی **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ
تعالی کی راضی ہونی سی ہنسی اور حضرت علیؓ بسبب پیروی حضرت کی ہنسی ۔ح **وعن** ابن عمرؓ قال کان النبی صلی الله علیه وسلم
اذا ودع رجلا اخذ بیده فلا یدعها حتی یکون الرجل هو یدع ید النبی صلی الله علیه وسلم
ویقول استودع الله دینك وامانتك وآخر عملك وفی روایة وخواتیم عملك رواه الترمذی
وابو داود وابن ماجه وفی روایتهما لم یذکر وآخر عملك اور روایت ہی ابن عمرؓ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رخصت کرتی
کسی شخص کو یعنی مسافر کو پکڑتی ہاتہہ اوسکا پس نہ چہوڑتی ہاتہہ اوسکی کو یہانتک کہ وہ شخص چہوڑتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتہہ کو یعنی یہہ بسبب حسن خلق اور
تواضع حضرت کی تہا اور فرماتی سونپا مینی اللہ کو دین تیرا اور امانت تیری یعنی طلب کرتا ہون حفاظت مین امانت تیری کی اور آخر عمل تیرا یعنی خاتمہ بخیر ہو
اور ایک روایت مین ہی وخواتیم عملك یعنی بجای آخر عملك کی یہہ لفظ ہی یعنی اعمال آخری تیری ہی سپرد اللہ تعالی کی کی مطلب یہی ہی جو پہلی جملہ کا تہا نقل
کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نی اور بیچ روایت ابو داؤد اور ابن ماجہ کی نہین ذکر کیا گیا لفظ وآخر عملك **ف** مراد امانت سی اعمال ہین کہ لین دین کرتا ہی ساتہہ
لوگونسی اور بعضون نی کہا مراد امانت سی اہل اور اولاد ہین کہ گہر مین چہوڑ چلا **وعن** عبد الله الخطمی قال کان رسول الله صلی
الله علیه وسلم اذا اراد ان یستودع الجیش قال استودع الله دینکم وامانتکم وخواتیم اعمالکم رواه ابو داود
اور روایت ہی عبد اللہ خطمی سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت ارادہ کرتی رخصت کرنی لشکر کا فرماتی سونپا مینی اللہ کو دین تمہارا اور امانت تمہاری
اور اعمال آخری تمہاری نقل کی یہہ ابو داؤد نی **وعن** انسؓ قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول
الله انی ارید سفرا فزودنی فقال زودك الله التقوی قال زدنی قال وغفر ذنبك قال زدنی بابی انت

وَاُمِّي قَالَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس سی کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا یا رسول اللہ تحقیق مین ارادہ رکہتا ہون سفر کا پس توشہ دیجیی مجکو یعنی دعا کیجیی کہ برکت اوسکی ساتہہ میری سفر مین بمنزلہ توشہ کی ہو پس فرمایا توشہ دی تجکو اللہ تقوی یعنی پرہیزگاری نصیب کری کہ توشہ زاد آخرۃ کا ہی کہا اوسنی زیادہ دعا کرو میری لیی فرمایا اور بخشی اللہ گناہ تیری کہا زیادہ دعا کیجیی میری لیی قربان ہو باپ میرا تمہاری اوپر ماں میری فرمایا اور آسان کری تیری لیی اور توفیق دی تجکو بہلائی دین و دنیا کی جہان ہو تو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُسَافِرَ فَاَوْصِنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ اللّٰهُمَّ اطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی کہا یا رسول اللہ مین ارادہ رکہتا ہون سفر کا پس مجکو نصیحت فرمائیی فرمایا لازم کر اپنی پر تقوی خدا کا اور اللہ اکبر کہنا اوپر ہر جگہہ بلند کی پس جب پیٹہہ پہیری اوس شخص نی کہا حضرت نی یا الہی لپیٹ اوسکی لیی دوری سفر کی یعنی دور کر مشقت سفر کی بسبب نزدیک کردینی مسافت دراز کی اور آسان کر اوسپر سفر یعنی سب امور سفر کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف لازم کر اپنی پر تقوی خدا کا یعنی ڈر اللہ تعالی سی اور ترک کر شرک اور گناہ کو اور شبہ کی چیزونکو اور ان چیزونکو کہ زیادہ ہین حاجت سی اور غفلت کو اور خطرہ ماسوی اللہ کو اور غیر خدا پر اعتماد کرنیکو وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ فَاَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ يَا اَرْضُ رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ شَرِّ وَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتی پہر آتی رات کہتی ای زمین پروردگار میرا اور پروردگار تیرا اللہ ہی پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ اللہ کی تیری برائی سی یعنی جو کہ تیری ذات مین برائی ہی مثل خسف وغیرہ کی اور برائی اوس چیز کی سی کہ تجہمین ہی یعنی پانی کولی ہوئی ایسی زمین سی پیدا ہو کہ کسیکو ہلاک کری اوس سی بہی پناہ مانگتا ہون اور برائی اوس چیز سی کہ پیدا کی گئی تجہمین یعنی زہریلی جانور اور اور چیزین ہلاک کرنی والین اور برائی اوس چیز کی سی کہ چلتی پہرتی ہین تجپر یعنی حشرات الارض اور حیوانات کہ ضرر پہنچاتی ہین اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ اللہ کی شیر سی اور کالی سانپ سی اور ہر طرحکی سانپ سی اور بچہو سی اور برائی رہنی والون شہر کی سی یعنی آدمیونکی برائی سی اور بعضون نی کہا کہ مراد جن ہین کہ ہر شہر و ہر زمین مین بستی ہین اور برائی جننی والی کی سی اور اوس چیز کی سی کہ جنا یعنی شر ابلیس کی سی اور اولاد اوسکی سی یا ہر جننی والی کی شر سی اور اولاد اوسکی سی نقل کی یہہ ابوداود نی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا غَزَا قَالَ اللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِيْ وَنَصِيْرِيْ بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد کرتی کہتی یا الہی تو ہی معتمد علیہ میرا یعنی تجہی پر بہروسا ہی مجہی ہر امر مین اور مددگار میرا ساتہہ قوت تیری کی حیلہ کرتا ہون مین واسطی دفع کرنی مکر کفار کی اور ساتہہ قوت تیری کی حملہ کرتا ہون دشمنان دین پر اور ساتہہ مدد تیری کی لڑتا ہون مین یعنی دشمنان دین سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی موسی سی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت اندیشہ کرتی کسی قوم سی یا الہی تحقیق ہم کرتی ہین تجکو مقابل کفار کی یعنی مانگتی ہین تجہسی یہہ کہ دفع کر تو شر انکا ہمسی اور حائل ہو درمیان ہمارے اور درمیان انکی اور پناہ مانگتی ہین ہم ساتہہ تیری برائی انکی سی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نی ف حصن حصین مین لکہا ہی کہ جو کوئی ڈری دشمن سی یا اور کسی سی پڑہنا لایلاف قریش کا امان ہی ہر برائی سی یہہ عمل مجرب ہی وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَیْتِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْهَلَ اَوْ یُجْهَلَ عَلَیْنَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ دَاوٗدَ وَابْنِ مَاجَةَ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ مَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَیْتِیْ قَطُّ اِلَّا رَفَعَ طَرْفَهٗ اِلَی السَّمَاءِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ یُجْهَلَ عَلَیَّ

اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ نکلتی اپنی گہر سی کہتی نکلتا ہون مین ساتہہ نام اللہ کی بہروسا کیا مینی اللہ پر یا الہی تحقیق ہم پناہ مانگتی ہین ساتہہ تیری اس سی کہ پھسلین ہم یعنی بغیر قصد کی گناہ کرین یا گمراہ ہووین ہم یعنی قصداً گناہ کرین یا ظلم کرین ہم یا ظلم کیی جاوین یا جہل کرین ہم یا جہل کیا جاوی ہم پر نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور بیچ روایت ابو داود و ابن ماجہ کی یون ہی کہ کہا ام سلمہ نی نہین نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری گہر سی کبہی مگر کہ اوٹہائی نگاہ اپنی طرف آسمان کی پہر کہا یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری اس سی کہ گمراہ ہوؤن مین یا گمراہ کیا جاؤن یعنی کوئی گمراہ کردی مجہی یا ظلم کرون مین یا ظلم کیا جاؤن مین یا جہل کرون مین یا جہل کیا جاوی مجہپر وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَیْتِهٖ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ یُقَالُ لَهٗ حِیْنَئِذٍ هُدِیْتَ وَكُفِیْتَ وَوُقِیْتَ فَیَتَنَحّٰی لَهُ الشَّیْطٰنُ وَیَقُوْلُ شَیْطَانٌ اٰخَرُ كَیْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِیَ وَكُفِیَ وَوُقِیَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ اِلٰی قَوْلِهٖ لَهُ الشَّیْطٰنُ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب نکلی کوئی شخص اپنی گہر سی پہر کہی نکلتا ہون مین ساتہہ نام اللہ کی بہروسا کیا مینی اللہ پر نہین پہرنا گناہ ہونسی اور نہین قوت عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی کہا جاتا ہی وسکی لیی اوسوقت یعنی ندا کرتا ہی اوسکو فرشتہ کہ ای بندی اللہ کی راہ راست دکہایا گیا تو اور کفایت کیا گیا تو یعنی جمیع مہمات مین اور محفوظ رہا تو سب ایذونسی پس کنارہ ہوجاتا ہی اوس سی شیطان اور کہتا ہی دوسرا شیطان یعنی اوس شیطان کی تسلی کی لیی کہ کیونکر میسر ہوگا تجکو تسلط اور تعرض اوس شخص پر کہ تحقیق ہدایت کیا گیا اور کفایت کیا گیا اور محفوظ رہا سب ایذونسی نقل کی یہہ ابو داود نی اور نقل کی ترمذی نی لفظ الشیطان تک کتاب ابن سنی مین ہی حضرت عمر رض سی کہ وہ نقل کرتی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنی کہ کونسی چیز منع کرتی ہی ایک تمہاری کو جسوقت کہ تنگ ہوا اوسپر امر معیشت کا یہہ کہنی اپنی عیال سی جسوقت کہ نکلی گہر سی بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی نَفْسِیْ وَمَالِیْ وَدِیْنِیْ اَللّٰهُمَّ رَضِّنِیْ بِقَضَائِكَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا قَدَّرْتَ لِیْ حَتّٰی لَا اُحِبَّ تَعْجِیْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِیْرَ مَا عَجَّلْتَ یہہ روایت کتاب الاذکار امام نووی کی مین ہی، اور ابن ماجہ مین ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی نکلی اپنی گہر سی طرف نماز کی پس کہی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مَمْشَایَ هٰذَا فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَّلَا بَطَرًا وَّلَا رِیَاءً وَّلَا سُمْعَةً وَّخَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سَخَطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ فَاَسْئَلُكَ اَنْ تُعِیْذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ متوجہ ہوتا ہی اللہ تعالی اوسپر بذات خود اور استغفار کرتی ہین وسکی لیی ستر ہزار فرشتے **ف** راہ راست دکہایا گیا یعنی تونی جو نام خدا کا لیا اور توکل وسپر کیا اور لا حول پڑہی یعنی اپنی کو ناچیز جانا اور راست پائی تونی اسلیی کہ راہ راست یہی ہی کہ بندہ یاد خدا مین ہی اور اپنی کام سپرد اوسکی کری **طیب** کار خود را بخدا باز گذار + ست نمی بینیم از بن بہتر کار وَعَنْ اَبِیْ مَالِكِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَیْتَهٗ فَلْیَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلَی اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لِیُسَلِّمْ عَلٰی اَهْلِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی مالک اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ

داخل ہوا اپنی گہر مین پس چاہیی کہ کہی یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی بہلائی داخل ہونیکی اور بہلائی نکلنی کی یعنی آنا اور نکلنا ساتہہ بہلائی کی ہو ساتہہ نام
اللہ کے داخل ہوی ہم اور اللہ پر کہ رب ہمارا ہی بہروسا کیا ہمنی پہر سلام و علیک کری اپنی اہل پر نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف حصن حصین مین بہی یہہ دعا
ابو داؤد ہی سی نقل کی گئی ہی اسمین بعد لفظ ولجنا کی وبسم اللہ خرجنا بہی ہی پہر ابو داؤد مین جو دیکہا اوسمین بہی یہہ جملہ موجود ہی پس مؤلف مشکوٰۃ کا یا کاتب
اوسکی اس جملہ کو لکہنا بہول گئی ہونگی اور پہر سلام علیک کری لکہا ہی علما نی کہ اگر گہر مین کوئی نہو تو بہی سلام کری ساتہہ نیت ملائکہ کی کہ وہان ہین اسطرح
السلام علی عباد اللہ الصالحین ۱۲ ح ۱۲ مؤلف ۔ وعن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا رفأ الانسان اذا تزوج
قال بارك الله لك وبارك عليكما وجمع بينكما في خير رواه احمد والترمذي وابو داود وابن ماجة
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ دعا دیتی آدمی کو یعنی ارادہ کرتی دعا کا جب نکاح کرتا کہتی برکت دی اللہ تعالی
واسطی تیری اور برکت دی تم دونونکو یعنی میان بیوی کو یعنی رحمت ہو تم پر اور رزق اور اولاد بہت ہو اور جمع کری درمیان تمہاری بیچ بہلائی کی یعنی
طاعت کرتی رہو اور صحت اور عافیت سی رہو اور سلوک رہی آپسمین اور اولاد نیک ہو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نی وعن
عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا تزوج احدكم امرأة او اشترى خادما
فليقل اللهم اني اسألك خيرها وخير ما جبلتها عليه واعوذ بك من شرها وشر ما جبلتها عليه واذا اشترى
بعيرا فليأخذ بذروة سنامه وليقل مثل ذلك وفي رواية في المرأة والخادم ثم ليأخذ بناصيتها
وليدع بالبركة رواه ابو داود وابن ماجة ۔ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے
اوسنی نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سی اوسنی نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبداللہ بن عمرو سی اور عبداللہ نی نقل کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا
جسوقت کہ نکاح کری ایک تمہارا کسی عورت سی یا خریدی بردہ پس چاہیی کہ کہی یا الٰہی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجہسی بہلائی اسکی یعنی بہلائی اسکی ذات
کی اور بہلائی اوس چیز کی کہ پیدا کیا تو نی اوسکو اوسپر یعنی اخلاق اچہی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری برائی اوسکی سی اور برائی اوس چیز کی سی کہ پیدا کیا تو نی
اوسکو اوسپر یعنی بری اخلاق و افعال اور جب کہ خریدی اونٹ پس چاہیی کہ پکڑی بلندی کوہان اوسکی کی اور کہی مانند اسکی یعنی دعای مذکور پڑہی اور
ایک روایت مین بیچ عورت اور بردی کی یون آیا ہی کہ پہر چاہیی کہ پکڑی بال پیشانی عورت یا بردی کی اور دعا کری ساتہہ برکت کی نقل کی یہہ ابو داؤد
اور ابن ماجہ نی ف دعا کری ساتہہ برکت کی یعنی اوپر کی دعا پڑہی یہہ بات سمجہی جاتی ہی حصن حصین سی اور کہا جزری نی کہ اگر او جانور خریدی تو بہی
اسطرح پڑہی ۱۲ ع وعن ابي بكرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعوات المكروب اللهم رحمتك
ارجو فلا تكلني الى نفسي طرفة عين واصلح لي شاني كله لا اله الا انت رواه ابو داود اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا غمزدہ کی یعنی اسکی پڑہنی سی غم جاتا رہتا ہی یا الٰہی تیری رحمت کا امیدوار ہون پس سونپ مجہکو طرف نفس میری کی ایک لحظہ یعنی
ایسی کہ وہ دشمن بڑا میرا ہی اور عاجز ہی نہین قدرت رکہتا حاجت روائی کی اور درست کر میری لیی کام میرا سب نہین کوئی معبود سوای تیری نقل کی یہہ
ابو داؤد نی وعن ابي سعيد الخدري قال قال رجل هموم لزمتني وديون يا رسول الله قال افلا اعلمك
كلاما اذا قلته اذهب الله همك وقضى عنك دينك قال قلت بلى قال قل اذا اصبحت واذا امسيت
اللهم اني اعوذ بك من الهم والحزن واعوذ بك من العجز والكسل واعوذ بك من البخل والجبن واعوذ بك من
غلبة الدين وقهر الرجال قال ففعلت ذلك فاذهب الله همي وقضى عني ديني رواه ابو داود

اور روایت ہی ابی سعید خدریسی کہ کہا ایک شخص نی کہ فکرین لگین ہین مجکو اور میری ذمہ پر دین ہین یا رسول اللہ فرمایا کیا نہ سکہلاؤن مین تجکو
ایک کلام کہ جسوقت کہی تو اوسکو دور کری اللہ فکر تیری اور ادا کری تجسی دین تیرا کہا کہا مینی مقرر بتلائیی فرمایا کہہ جسوقت صبح کری تو اور جسوقت کہ شام کری تو
یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری فکر و غم سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری عاجزی سی اور سستی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری بخیلی سی
اور نامردیسی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری غالب ہونی دین کی سی یعنی کثرت اوسکی سی اور غلبی لوگون کیسی کہا اوس شخص نی پس کیا مینی یہہ پس دور کی اللہ
نی فکر میری اور ادا کیا ذمہ میری سی دین میرا نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف کہا مینی مقرر بتلائیی کہا طیبی نی ظاہر یہہ ہی کہ کہا جاتا کہا مقرر بتلائیی اسلیی
کہ ابو سعید نی نہین روایت کی اوس شخص سے بلکہ دیکہا حال اوسکا اور بیان کیا اوسکو جیسا کہ دلالت کرتا ہی اول کلام یا الہی کچہہ نہین بنتی مگر یہہ کہ تاویل کیجاوی
اور کہا جاوی کہ تقدیر اوسکی یہہ ہی کہ کہا ابو سعید نی کہ کہا واسطی میرے اوس شخص نی کہ کہا مینی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی الخ اور عاجزی سی یعنی
ادای طاعت و عبادت سی اور تحمل مصیبت سی عاجز ہون اس سی پناہ ہی اور بخل یہہ ہی کہ ترک کری ادائی زکوۃ کو اور کفارات کو اور واجبات
الیہ کو اور پہیر دی سائل کو اور ترک کری ضیافت مہمانکی اور ترک کری سلام اور جواب اوسکو اور جس علم و مسئلہ کی احتیاج ہو اور یہہ جانتا ہو اور یہہ سکہا
اور بتاوی نہین اور ترک کری درود کو وقت سننی نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نامردی سی مراد یہہ ہی کہ وقت جہاد کی کافرونسی ڈرکر مقابلہ نکری اور
اسمین داخل ہی نہ جرات کرنی وقت امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی اور دل سی نہ توکل کرنا اللہ پر بیچ امر رزق وغیرہ کی وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ جَاءَهُ
مُكَاتَبٌ فَقَالَ اِنِّيْ عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِيْ فَاَعِنِّيْ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ كَبِيْرٍ دَيْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ قُلِ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ
عَمَّنْ سِوَاكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہی حضرت
علی رضی اللہ عنہ سی یہہ کہ آیا اونکی پاس ایک مکاتب پس کہا تحقیق مین عاجز ہون بدل کتابت اپنی سی یعنی پہنچا ہی وقت ادا کرنی مال کتابت کا اور میری پاس
مال نہین ہی پس مدد کرو میری یعنی ساتہہ مال و دعا کی فرمایا کیا نہ سکہلاؤن مین تجکو وہ کلمات کہ سکہلائی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہو تجپر
مانند پہاڑ بڑی کی دین ادا کری اوسکو اللہ تعالی تیری ذمی سی کہہ یا الہی کفایت کر مجکو ساتہہ حلال اپنی کے حرام اپنی سی یعنی رزق حلال پہنچا کہ بسبب اوسکی حرام
سی بی پروا ہون اور بی پروا کر مجکو ساتہہ فضل اپنی کی اوس شخص سی کہ سوا تیری ہین نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی دعوات کبیر مین ف مکاتب
اوس غلام کو کہتی ہین کہ مالک اوسکا لکہولی کہ جب تجہہ اتنی روپیے ادا کری تو اوسوقت تو آزاد ہی اور بدل کتابت اوس مال کو کہتی ہین کہ اوس غلام مکاتب نی
اپنی ذمی پر ادا کرنا اوسکا قبول کرلیا پس جب ادا کریگا اوسیوقت آزاد ہوگا ۴ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرٍ اِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ
فِيْ بَابِ تَغْطِيَةِ الْاَوَانِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور ذکر کرینگی ہم حدیث جابر کی اذا سمعتم نباح الکلاب بیچ
باب تغطیۃ الاوانی کی اگر چاہی گا اللہ تعالی

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا اَوْ صَلّٰى تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ فَسَاَلْتُهُ عَنِ الْكَلِمَاتِ
فَقَالَ اِنْ تُكُلِّمَ بِخَيْرٍ كَانَ طَابِعًا عَلَيْهِنَّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَاِنْ تُكُلِّمَ بِشَرٍّ كَانَ كَفَّارَةً لَهٗ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ
وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ رَوَاهُ
النَّسَائِيُّ روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جب بیٹہتے
ایک جگہہ یا نماز پڑہتے پڑہتی کتنی کلمی یعنی وقت اوٹہنی کی مجلس سی اور وقت فارغ ہونیکی نماز سی پس پوچہا مینی اونسی یعنی فائدہ اونکا پس فرمایا اگر کلام

کیا جاوی نیک یعنی پہلی ان کلمون کی ہونگی یہہ کلمی مہر اوسپر یعنی کلام نیک پر قیامت تک یعنی وہ کلام محفوظ رہیگا ثواب اوسکا ضائع نہین ہونیکا اور اگر کلام
کیا جاوی برا یعنی پہلی ان کلمونکی کلام گناہ کا کیا جاوی ہونگی یہہ کلمی سبب بخشش اوسکی وہ کلمی یہہ ہین پاک ہی تو یا الہی اور پاکی بیان کرتی ہین تیری ساتہہ
تعریف تیری کی نہین کوئی معبود سوای تیری بخشش چاہتا ہون مین تجہسی اور توبہ کرتا ہون مین طرف تیری نقل کی یہہ نسائی نی وَعَنْ قَتَادَةَ بَلَغَهُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ
هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ اٰمَنْتُ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ ذَهَبَ بِشَهْرِ
كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی قتادہ سی پہنچا اوسکو یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جبکہ دیکہتی ماہ
کو کہتی چاند ہی بہلائی کا اور ہدایت کا چاند ہی بہلائی اور ہدایت کا چاند ہی بہلائی کا اور ہدایت کا ایمان لایا مین ساتہہ اوس ذات کی کہ پیدا کیا تجکو یعنی ای چاند
یہہ ہی تین بار کہتی پہر کہتی سب تعریف ہی واسطی اوس خدا کی کہ لیگیا اوس مہینی کو اور لایا اس مہینی کو یعنی ماہ گذشتہ اور آیندہ کا نام لیتی نقل کی یہہ ابوداؤد نی
ف کہتی یعنی بعد کہتی اللہ اکبر کی یہہ کہتی ہلال خیر و رشد الخ جیسا کہ روایت دارمی کی مین آیا ہی حدیث ابن عمر کیسی اور چاند ہی بہلائی اور ہدایت کا یہہ معنی
دعا کی ہی یعنی اس چاند مین بہلائی اور ہدایت ہو یا خبر ہی بطور فال نیک کی ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَثُرَ هَمُّهٗ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ وَفِيْ قَبْضَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ
مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاۤؤُكَ اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا
مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِيْ مَكْنُوْنِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَجِلَاۤءَ
هَمِّيْ وَغَمِّيْ مَا قَالَهَا عَبْدٌ قَطُّ اِلَّا اَذْهَبَ اللّٰهُ غَمَّهٗ وَاَبْدَلَهٗ بِهٖ فَرَحًا رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی
یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ بہت ہو فکر اوسکو پس چاہیی کہ کہی یا الہی تحقیق مین بندہ تیرا ہون اور بیٹا ہون بندی تیری کا اور بیٹا
ہون لونڈی تیری کا اور بیچ قبضہ مین ہون یعنی تیری ملک و تصرف مین ہون بال پیشانی میری کی تیری ہاتہہ مین ہین یعنی نہین حرکت و قوۃ مگر ساتہہ مدد تیری کی جاری ہی
میری حق مین حکم تیرا یعنی تیری حکم کو توقف اور کوئی روکنی والا نہین جو کہی اور چاہی وہی ہو عدل ہی میری امر مین قضا تیری مانگتا ہون مین تجہسی ساتہہ
وسیلہ ہر نام کی کہ وہ واسطی تیری ہی نام رکہا تونی ساتہہ اوسکی ذات اپنی کا یا اوتارا تونی اوسکو کتاب اپنی مین یا سکہایا تونی وہ اسم کسیکو مخلوق اپنی سی یعنی
انبیا کو الہام کیا بغیر ذکر کرنیکی کتاب مین یا اختیار کیا تونی اوسکو بیچ پردہ غیب کی نزدیک اپنی یعنی کسیکو اوسکی اطلاع نہین سوائی تیری یہہ کہ کرے تو قران کو بہار
دل میری کی اور روشنی آنکہون میری کی اور دور کرنی والا غم میری کا اور لی جانی والا اندیشہ اور غم میری کا نہین کہتا اسکو کوئی بندہ کبہی مگر دور کرتا ہی اللہ تعالی
غم اوسکا اور بدل دیتا ہی جگہہ غم کی خوشی کو نقل کی یہہ رزین نی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَاِذَا نَزَلْنَا
سَبَّحْنَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی ہم جب چڑہتی یعنی بلند جگہہ پر اللہ اکبر کہتی اور جب اوترتی سبحان اللہ کہتی نقل کی یہہ بخاری نی
وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا كَرَبَهٗ اَمْرٌ يَقُوْلُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ بِمَحْفُوْظٍ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جب غمگین کرتا اونکو کوئی امر کہتی
ای زندہ ای قایم رکہنی والی یعنی مخلوق کی ساتہہ رحمت تیری کی فریاد رسی چاہتا ہون نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی نہین محفوظ ف
اور روایت کی یہہ حاکم اور ابن سنی نی ابن مسعود سی اور روایت کی حاکم اور نسائی نی حضرت علیؓ سی مرفوع اوسکی لفظ یہہ ہین وہ کرر ہو ساجدا یا حی
یا قیوم یعنی بار بار کہتی یا حی یا قیوم حالت سجدہ مین ح وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ

مِنْ شَيْءٍ نَقُوْلُهُ فَقَدْ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ قَالَ نَعَمْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا قَالَ فَضَرَبَ اللّٰهُ
وُجُوْهَ اَعْدَائِهِ بِالرِّيْحِ وَهَزَمَ اللّٰهُ بِالرِّيْحِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا عرض کیا ہمنی دن
خندق کی یا رسول اللہ کیا ہی کوئی چیز یعنی ذکر و دعا کہ پڑہیں ہم اوسکو یعنی تا فتح ہو پس تحقیق پہنچی ہین دل حنجر گردن کو یعنی نہایت دشواری اور سختی لاحق
ہوئی ہی فرمایا ہان وہ یہہ ہی یا الٰہی ڈھانک عیبہا ہمارے اور امن مین کر ہمکو ڈر ہمارے سی کہا ابو سعید نی پس مار ہی اللہ نی مونہہ دشمنوں اونکی ساتہہ باد کی
اور شکست دی اللہ نی ساتہہ باد کی نقل کی یہہ احمد نی ف دن خندق کی کہ اوسکو غزوہ احزاب بہی کہتی ہین اللہ تعالیٰ نی ہوائی تند مسلط کی فرون
پر کہ ہانڈیاں اونکی اولٹ دین اور خیمی اوکہاڑ ڈالی اور طرح طرح کی تکلیفین پہنچا کر تباہ و برباد کیا ۱۲ ع ؛ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ السُّوْقَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ
بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ
الْكَبِيْرِ اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آتی بازار مین کہتی آیا مین ساتہہ نام اللہ کی یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی بہلائی
اس بازار کی یعنی رزق حلال میسر ہو اور نفع اور برکت ہو اوسمین اور بہلائی اوس چیز کی کہ اسمین ہی یعنی لوگ اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری برائی اوسکی سی اور برائی اوس چیز
کیسی کہ اسمین ہی یعنی سقایق فاسدہ اور نقصان اور لوگ مفسد یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری اس سی کہ پہنچون اسمین معاملہ نقصان کی کو نقل کی یہہ بیہقی
نی دعوات کبیر مین بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ باب ہی بیچ بیان پناہ مانگنی کی ف یعنی اسمین لیسی حدیثین ہین کہ اونمین واقع ہوا ہی
پناہ مانگنا اکثر چیزون سی اور اختلاف کیا ہی علمانی کہ کلام اللہ پڑہنی کی پہلی فضل اعوذ باللہ پڑہنا ہی یا استعیذ باللہ کثر کہتی ہین کہ استعیذ باللہ افضل ہی اسلیی
کہ ظاہر قرآن اسپر دلالت کرتا ہی کہ فرمایا ہی فاذا قرات القرآن فاستعذ باللہ اور اخبار و آثار مین اعوذ باللہ بہی وارد ہوا ہی ۱۲ ع ح اَلْفَصْلُ
الْاَوَّلُ فصل پہلا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ
وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
پناہ پکڑو ساتہہ اللہ کی مشقت بلا کیسی اور پہنچنی بدبختی کیسی اور بری تقدیر سی اور خوش ہونی دشمنون کیسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بلا او حالت کو کہتی
ہین کہ امتحان کیا جاوی اوسمین آدمی اور فتنہ مین ڈالا جاوی آدمی اوسمین اور دشوار ہو اوپر او رجہد کی معنی ہین مشقت و نہایت پس مراد اس سی مصیبتین ہین کہ بسبب انکی آدمی
کو دین یا دنیا مین ورنا چار ہو اوسکی دفع کرنی سی اور صبر نہ کرسکی اونکی واقع ہونی پر اور بری تقدیر سی مراد وہ چیز ہی کہ بری ہو آدمی کی حق مین اور
خوش ہونی دشمنون کیسی یعنی کوئی مصیبت ایسی دین یا دنیا مین ہمکو نہ پہنچی کہ دشمن خوش ہون پس یہہ دعا جامع ہی سب مطالب کو ۱۲ ع ح وَعَنْ
اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَ
الْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی یا الٰہی تحقیق مین پناہ پکڑتا
ہون ساتہہ تیری اندیشہ سی اور غم سی اور عاجز ہونی سی اور سستی سی اور نامردی سی اور بخیلی سی اور بوجہہ دین کیسی اور غلبہ لوگون کیسی یعنی ظالمون کی
سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ
مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ
الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ
وَنَقِّ قَلْبِيْ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ

كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں
ساتھ تیری سستی سے یعنی طاعت میں اور بڑھاپے سے یعنی بسبب بڑاپے کی جو سستی ہے اور اعضا ناکارہ ہونے سے اور چٹّی سے یا قرض سے اور گناہ سے یا الٰہی
تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری عذاب آگ کے سے اور فتنہ آگ کے سے اور فتنہ قبر کے سے اور عذاب قبر کے سے اور برائی فتنہ دولت کے سے اور برائی فتنہ فقر کے سے اور برائی
فتنہ کانے دجال کے سے یا الٰہی دھو گناہ میری ساتھ پانی برف اور اولوں کے یعنی پاک کر مجکو گناہوں سے ساتھ طرح طرح کی مغفرتوں کے جیسے کہ پاک کرتے ہیں یہ
چیزیں میل سے اور پاک کر دل میرے کو یعنی بری خلاق سے جیسا پاک کیا جاتا ہے کپڑا سفید میل سے اور دوری ڈال درمیان میری اور درمیان گناہوں
میرے کی جیسے کہ دوری رکھی تو نے درمیان مشرق اور مغرب کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** عذاب آگ کے یعنی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ ہوں دوزخیوں
کے گروہ میں جنکو عذاب کا فرشتہ دے گا وہ جلیں گے اور موحد ادب دیئے جاوینگے اور پاک کیے جاوینگے ساتھ آگ کے نہ عذاب اور فتنہ آگ کے سے مراد ہیں وہ چیزیں کہ
باعث عذاب آگ و قبر کے ہیں یعنی گناہ اور فتنہ قبر سے مراد ہے متحیر ہونا بیچ جواب منکر و نکیر کے اور عذاب قبر سے مراد ہے مارنا لوہے کی گرزوں سے اور مارا عذاب ہونا
اوسکو کہ جواب دے سکے گا اور مراد قبر سے برزخ ہے خواہ قبر ہو یا اور کچھ اور فتنہ دولت کا ہے تکبر و سرکشی کرنی اور حاصل کرنا مال کا حرام سے اور خرچ کرنا اوسکو
گناہ میں اور فخر کرنا ساتھ مال و جاہ کے اور فتنہ فقر کا ہے حسد کرنا اغنیا پر اور طمع کرنا انکی مالوں میں اور نہ راضی ہونا اوس چیز پر کہ قسمت میں کی ہے اللہ تعالیٰ نے
اور ان چیزوں سے پناہ مانگی اور اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سب چیزوں سے امن میں کیا تھا لیکن پناہ مانگی واسطے تعلیم امت کی ؛ ح ؛

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ
وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِي تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا
اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہ کہا تھے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری عاجز ہونے سے یعنی نہ قدرت رکھنے سے طاعت پر اور سستی سے یعنی اچھے کاموں
در نا مرد ہونے اور بخیلی سے اور بڑھاپے سے یعنی ناکارہ ہونے اعضا اور بیحواسی سے بسبب بڑاپے کی اور عذاب قبر کے یعنی تنگی قبر کی اور وحشت اور مارنا گرزوں
سے اور ڈنک مارنا بچھو نکا اور ڈسنا سانپونکا اور مانند انکی یا الٰہی دے نفس میرے کو پرہیزگاری اوسکی اور پاک کر اوسکو تو بہتر ہے ان شخصوں کا ہے کہ پاک کرتے ہیں
اوسکو تو کارساز ہے اوسکا اور مالک ہے اوسکا یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری اوس علم سے کہ نہ نفع دے اور اوس دل سے کہ نہ ڈرے یا تسکین نہ پاوے ساتھ
ذکر اللہ کی اور اوس نفس سے کہ نہ سیر ہو یعنی حریص ہو اور جو کچھ اللہ نے دیا اوسپر قناعت نکرے اور اوس دعا سے کہ قبولیت کیجاوے واسطے اوسکی نقل کی یہ مسلم
نے **ف** اوس علم سے کہ نہ نفع دے یعنی اوس علم سے کہ نہ عمل کروں اوسپر اور نہ سکھاؤں اوسکو لوگوں کو اور نہ درست کرے اخلاق و افعال کو یا اوس علم سے کہ نہ
احتیاج ہو طرف اوسکی دین میں یا اوس علم کہ پڑھنے کی پکّی نہیں ہے اوس میں اذن شرعی اور کہا ابو طالب مکی نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ایک قسم علم کی سے جیسے کہ
پناہ مانگی شرک و نفاق اور بری خلاق سے اور جس علم کی ساتھ تقویٰ نہو تو وہ ایک باب ہے ابواب دنیا سے اور ایک قسم ہے قسموں ہوا کی سے ؛ ع ؛ **وَعَنْ**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ
وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی بعض دعاؤں میں سے دعا یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری جاتی رہنی نعمت تیری کے سے اور بدلنی عافیت تیری کے سے یعنی مثلا بدل صحت کی بیماری ہو اور
بدل غنا کی محتاجگی وغیرہ ذلک اور ناگہانی عذاب تیرے سے اور سب غصوں تیرے سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد نعمت سے ایمان اور اسلام اور نیکیاں اور عرفان
ہے ؛ ع ؛ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ

وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ سے کہا انہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری برائی اوس کام
سے کہ کیا میں نے اور برائی اوس کام سے کہ نہیں کیا میں نے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی جو بری کام کر چکا ہوں اونکی برائی سے پناہ مانگتا ہوں یعنی اوس پر
عذاب ہو اور بخشی جاویں اور جو کام نہیں کئے ہیں اونکی برائی سے بھی پناہ مانگتا ہوں یعنی آئندہ کو کوئی کام ایسا نہ کروں کہ باعث نارضامندی تیری کا
ہو یا سبب کسی بری کام کی عجب کروں بلکہ محض تیری فضل سے جانوں ۱۲ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اللّٰہُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ
اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ
یَمُوْتُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے فرماتے یا الٰہی واسطے تیری فرمان برداری کی میں نے
اور ساتھ تیری ایمان لایا میں اور تجھی پر توکل کیا میں نے اور تیری ہی طرف رجوع کی میں نے یعنی گناہوں سے طرف طاعت تیری کی رجوع کی میں نے اور ساتھ مدد
تیری کی لڑتا ہوں میں یعنی کافروں سے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ عزت تیری کی نہیں کوئی معبود مگر تو اس سے کہ گمراہ کرے تو مجھکو تو زندہ ہے کہ نہ مریگا اور جن اور آدمی
مرینگے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ
لَا یُسْمَعُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَالنَّسَائِیُّ عَنْہُمَا
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری چار چیزوں سے اوس علم سے کہ نہ نفع دیوے اور
اوس دل سے کہ نہ عاجزی کرے اور اوس نفس سے کہ نہ سیر ہو اور اوس دعا سے کہ نہ قبول کیجاوے نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ ترمذی نے
عبد اللہ بن عمرو سے اور نسائی نے ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو سے وَعَنْ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَعَوَّذُ
مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَۃِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ
اور روایت ہے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا انہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ پکڑتے پانچ چیزوں سے نامردی سے اور بخیلی سے اور برائی عمر کی سے یعنی اتنی
عمر ہو کہ قوی اور حواس میں فرق آجاوے اور قوۃ طاعت کی نہ رہے اور فتنہ سینہ کے سے یعنی سینہ میں بری اخلاق اور بری عقائد جگہ پکڑیں یا حق بات نہ قبول کرے
اور تحمل بلاؤں کا نہ ہو اور اسی سے پناہ مانگی اور پناہ مانگی عذاب قبر کے سے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّۃِ وَالذِّلَّۃِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ
رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری محتاجگی سے اور کمی سے
اور ذلت سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ ظلم کروں میں یا ظلم کیا جاؤں میں نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف مراد محتاجگی سے محتاجگی دل کی ہے
یعنی دل حریص ہو جمع کرنی مال پر یا مراد محتاجگی مال کی ہے کہ اوس میں صبر نہ ہو پس حقیقت میں پناہ مانگی فتنہ محتاجگی کے سے اور کمی سے مراد ہے کمی نیکیوں کی نہ کمی مال
کی اس لئے کہ حضرت نے اختیار کی تھی کمی مال کی اور مکروہ جانتے تھے کثرت مال کو یا کمی سے مراد وہ کمی مال کی ہے کہ قوت لایموت کو کفایت نہ کرے اور حرج ہو عبادت
کی کرنی میں اور بعضے والے نے کہا کہ کمی صبر کی مراد ہے اور مراد ذلت سے ذلت بسبب گناہ ہونے کی ہے کہ اللہ کی نزدیک گنہگار ذلیل ہوتا ہے یا مراد ہے ذلیل ہونا اغنیا کی
نظر میں بسبب مسکینی کی ۱۲ع وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ
الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے

یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے خلاف سے اور نفاق سے اور بُری خلقوں سے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف خلاف سے یعنی مخالفت حق سے اور بعضوں نے کہا خلاف و عداوت سے آپس میں اور نفاق سے سب اقسام نفاق کی مراد ہیں خواہ نفاق عقیدہ میں ہو یا عمل میں یعنی دل میں کفر رکھنا اور ظاہر کرنا اسلام کا اور ظاہر کرنا کسی سے خلاف و بہتری کہ دل میں ہے اور بہت جھوٹ بولنا اور خیانت امانت میں کرنی اور بد کہا کرنا وقت لڑنے کے اور خلاف وعدہ کا کرنا وغیر ذلک ۔ ع وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُوعِ فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيعُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے بھوک سے پس تحقیق وہ بُری ہے ہمخواب اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے خیانت سے پس تحقیق وہ بُری خصلت اندر کی ہے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف بھوک سے ایسی پناہ مانگی کہ اس سے ضرر ہوتا ہے آدمی کے بدن اور قوی اور حواس میں اور فتور آتا ہے حضور میں اور عبادت کے کرنے میں پس بھوک بری وہ ہے کہ موجب ضرر کے اور اکثر ہو اور جو کہ ریاضت کے لیے بطور اعتدال کے اور موافق حال کے ہو بری نہیں بلکہ موجب صفائی باطن اور نورانیت دل اور صحت و سلامتی بدن کی ہے بیماریوں سے اور خیانت سے مراد ہے نافرمانی کرنی اللہ و رسول کی اور خیانت کرنی لوگوں کی مالوں اور بھیدوں میں چنانچہ دلالت کرتی ہے اس پر یہ آیت یا ایہا الذین آمنوا لا تخونوا اللہ والرسول وتخونوا اماناتکم ۔ ع وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُونِ وَمِنْ سَيِّئِ الْأَسْقَامِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے انس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے کوڑھ سے اور جذام سے اور دیوانگی سے اور بُری بیماریوں سے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف بری بیماریوں سے کو تعمیم بعد تخصیص کی کہتے ہیں یعنے پہلی خاص بُری بیماریوں سے پناہ مانگی پھر عام مانند استسقاء اور دق وغیرہا کی انسے پناہ لینی نگی کہ اکثر لوگ گھن کھاتے ہیں اور ہیئت متغیر ہو جاتی ہے اور آدمی آدمیت سے نکل جاتا ہے اور ہمیشہ رہتی ہیں بخلاف اور بیماریوں کے مانند بخار اور درد سر وغیرہا کے کہ انمیں یہ حال نہیں ہوتا اور رنج کم ہوتا ہے اور ثواب بہت اور کہا ابن ملک نے حاصل یہ کہ جو مرض ایسا ہو کہ احتراز کرتے ہوں لوگ صاحب اوس مرض سے اور نہ منتفع ہوتے ہوں اوس سے اور نہ وہ منتفع ہوتا ہو اون سے اور عاجز ہو سبب اوس مرض کے کسی کے حقوں سے اور بندوں کے حقوں سے تو مستحب ہے پناہ مانگنی اوس سے انتہی اور کوڑہ اور جذام بالطبع متعدی نہیں ہیں یعنی کسیکو نہیں لگ جاتی مگر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بسبب ان لگانے کی کوڑھی یا جذامی سے بسبب لگکر یہ بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں معاذ اللہ ۔ ع وَعَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے قطبہ بن مالک سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے بُری خلقوں سے اور بُری عملوں سے اور بُری خواہشوں سے نقل کی یہ ترمذی نے ف منکر اوسکو کہتے ہیں کہ نہ معلوم ہو بھلائی اوسکی شرع سے یا معلوم ہو برائی اوسکی شرع سے اور مراد اخلاق سے اعمال باطن کے ہیں حاصل یہ کہ بُری اعمال دل کے مانند حسد و کینہ وغیرہا کے پناہ مانگتا ہوں اور بُری عمل سے مراد بُری افعال ظاہر کے ہیں اور بُری خواہشوں سے مراد بُری عقیدے ہیں ع وَعَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَلِّمْنِي تَعْوِيذًا أَتَعَوَّذُ بِهِ قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَشَرِّ بَصَرِي وَشَرِّ لِسَانِي وَشَرِّ قَلْبِي وَشَرِّ مَنِيِّي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے شتیر بن شکل بن حمید سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شکل سے کہا کہ کہا میں نے اے نبی اللہ کے سکھا مجھکو تعویذ یعنی ایسی دعا کہ پناہ پکڑوں ساتھ اوسکے فرمایا کہہ یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے برائی شنوائی اپنی کی سے یعنی نہ سنوں اوس سے کلام بد اور برائی بینائی اپنی کی سے یعنی بری چیز اوس سے نہ دیکھوں اور برائی زبان اپنی کی سے یعنی کلام بری اور بے فائدہ اوس سے نہ کروں اور برائی دل اپنے کی سے یعنی بری عقیدے اور حسد و کینہ وغیرہ دل میں

نہ آوین اور بری کام پر ارادہ مصمم نکرون اور برائی منی اپنی کی سی یعنی زنا مین صرف نہو اور نظر شہوت سی کسیکو نہ دیکہون نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی

نی **وعن** اَبِی الْیَسَرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَدْمِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَمِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْھَرَمِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِکَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ اُخْرٰی وَالْغَمِّ اور روایت ہی ابوالیسر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

تہی دعا مانگتی یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری مکان کی گرنیسی یعنی مجہپر کوئی مکان یا دیوار نہ گر پڑی کہ ہلاک ہو جاؤن اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ

تیری گر پڑنیسی بلند جگہہ سی اور ڈوبنی سی اور جلنی سی اور بہت بڑہاپی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری اس سی کہ حیران کری مجکو شیطان نزدیک مرنیکی

یعنی وسوسی ڈالکر دین کو تباہ کری اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری اس سی کہ مرون مین تیری راہ مین پشت دیکر یعنی جہاد مین کفار سی بہاگ کر اور پناہ مانگتا ہون

ساتہہ تیری اس سی کہ مرون مین لدیغ یعنی سانپ بچہو اور مانند انکیکی زہریلی جانورون کی کاٹنی سی نقل کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نی اور زیادہ کیا نسائی نے

ایک اور روایت مین لفظ غم کا یعنی پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری غم سی **ف** اگر کوئی کہی کہ بعضی چیزین انمین ایسی ہین کہ اونسی آدمی درجہ شہادت کا پاتا ہی پہر

حضرت نی پناہ اونسی کیون مانگی جواب یہہ کہ ایسی اوقات مین رنج بہت ہوتا ہی آدمی صبر نہین کر سکتا مبادا شیطان بہکا کر دین کو تباہ کر دی اسلیی اونسی پناہ

مانگی اور بہت بڑہاپی سی یعنی برائی بڑہاپی کی سی کہ حواس قوی مین فرق آجاوی اور کلام بیہودہ کرنی لگون اور عبادت مین فتور آوی اس سے بہی پناہ ہی اور

آیا ہی کہ جو کوئی یاد کرتا ہی قرآن محفوظ رہتا ہی اس سی ؛ ع **وعن** مُعَاذٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ طَمَعٍ یَّھْدِیْ اِلٰی طَبَعٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ اور روایت ہی معاذ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ

علیہ وسلم سی کہ فرمایا پناہ پکڑو ساتہہ اللہ کی طمع سی کہ پہنچاوی طرف طبع کی نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی دعوات کبیر مین **ف** طمع کی معنی ہین امید رکہنی مال

کی لوگونسی اور طبع اصل مین کہتی ہین تلوار کی زنگ لگنی کو اور یہان مراد ہی عیب معنی یہہ ہین کہ پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ اللہ کی طمع سی کہ پہنچاوی مجکو طرف

اوس حالت کی کہ عیب دار کری مجکو کہ وہ تواضع کرنی ہی اہل دنیا کی اور ذلیل ہوتا ہی سفلونکی آگی اور ظاہر کرنا سمعہ و ریا کا اور رسوائی انکی اور چیزین کہ حاصل

طمع مین ہوتی ہین اسلیی کہا گیا ہی کہ طمع باعث فساد دین کی ہی اور ورع باعث صلاح دین کا اور شیخ علی متقی رح نی کہا کہ طمع اوسکو کہتی ہین کہ امید رکہی

مال کی کہ شک ہو اوسکی حاصل ہونی مین اور اگر یقین ہو جیسی کسیپر حق اوسکا ہو یا وعدہ صادق یا محبت اسکی کسی سی ہو اوس سی توقع رکہنی کو طمع نہین کہتی ہین ؛ ع

ح **وعن** عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَظَرَ اِلَی الْقَمَرِ فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ اسْتَعِیْذِیْ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ ھٰذَا فَاِنَّ ھٰذَا ھُوَ الْغَاسِقُ اِذَا وَقَبَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا طرف چاند کی پس فرمایا ای عائشہ

پناہ پکڑ ساتہہ اللہ کی برائی اسکی سی پس تحقیق یہہ ہی غاسق یعنی اندہیرا کرنی والا جب لی نور ہو جاوی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** قرآن شریف مین جو

آیا ہی غاسق اذا وقب اسکو حضرت نی بیان فرمایا کہ مراد اوس سے چاند ہی جبکہ گہہ جاوی پس اس سی پناہ مانگنی کا سبب یہہ ہی کہ گہنا اسکا نشانیون خدا تعالی

کیسی ہی کہ دلالت کرتا ہی اوپر اوترنی بلاؤنکی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ اوس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہہ کہڑی ہوتی تہی ترسان اور ہول

ناک اور مراد ان بلاؤنکی اوترنی سی وہ نہین ہی کہ جو منجم احکام کسوف و خسوف سی ثابت کرتی ہین اسلیی کہ اہل اسلام کی نزدیک وہ معتبر نہین بلکہ مراد یہہ ہی

کہ وقت عبرت کا ہوتا ہی کہ جیسی چاند باوجود اس نورانیت کی گہہ گیا اور نور اسکا جاتا رہا تو ایسا نہو کہ نور ایمان اور عمل کا مجہی جاتا رہی اور مانند اسکیکی اور

اکثر مفسرون نی تفسیر مین شر غاسق اذا وقب کی یہہ بہی کی ہی کہ برائی رات کی سے جبکہ تاریک ہو ؛ ح **وعن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ

قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ یَا حُصَیْنُ کَمْ تَعْبُدُ الْیَوْمَ اِلٰھًا قَالَ اَبِیْ سَبْعَۃً سِتًّا فِی الْاَرْضِ وَوَاحِدًا فِی السَّمَآءِ قَالَ فَاَیُّھُمْ تَعُدُّ لِرَغْبَتِکَ وَرَھْبَتِکَ قَالَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ قَالَ یَا حُصَیْنُ اَمَا اِنَّکَ لَوْ اَسْلَمْتَ عَلَّمْتُکَ کَلِمَتَیْنِ تَنْفَعَانِکَ قَالَ فَلَمَّا اَسْلَمَ حُصَیْنٌ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِّمْنِیَ الْکَلِمَتَیْنِ اللَّتَیْنِ وَعَدْتَنِیْ فَقَالَ قُلِ اللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی میرے باپ کو یعنی پہلی اسلام لانیکی کہ ای حصین کتنی معبودونکو بندگی کرتا ہی آجکی دن کہا باپ میری نی سات معبودونکو چہہ زمین میں یعنی یغوث اور یعوق اور نسر اور لات اور منات اور عزی کہ نام ہونگی بتوں کی اور ایک آسمان میں یعنی خالق سچی کو فرمایا حضرت نی پس کسکو ان میں سی گنتا ہی واسطی امید و ڈر اپنی کی یعنی کس سی امید بھلائی کی رکھتا ہی اور ڈرتا ہی کہا حصین نی اوسکو کہ آسمان میں ہی فرمایا حضرت نی ای حصین خبردار ہو تحقیق تو اگر لاتا اسلام سکھاتا میں تجکو دو کلمی کہ فائدہ دیتی تجکو یعنی دارین میں کہا عمران نی جب مسلمان ہوا حصین عرض کیا یا رسول اللہ سکھلائیی مجکو وہ دو کلمی کہ وعدہ کیا تہا آپ نی مجھی فرمایا حضرت نی کہہ یا الہی میری دل میں ڈال ہدایت میری اور پناہ دی مجکو برائی نفس میری کی سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ایک آسمان میں یہہ وسنی بموجب گمان اپنی کی کہا ورلا اللہ کی لیی ایک مکان مقرر نہیں یا معنی یہ ہین کہ وہ جو آسمان میں عبادت کیا جاتا ہی ع

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا فَزِعَ اَحَدُکُمْ فِی النَّوْمِ فَلْیَقُلْ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ فَاِنَّھَا لَنْ تَضُرَّہٗ وَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو یُعَلِّمُھَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِہٖ وَمَنْ لَّمْ یَبْلُغْ مِنْھُمْ کَتَبَھَا فِیْ صَکٍّ ثُمَّ عَلَّقَھَا فِیْ عُنُقِہٖ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَھٰذَا لَفْظُہٗ

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سی اور اوسنی نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبداللہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ ڈری ایک تمہارا نیند میں پس چاہیی کہ کہی پناہ مانگتا ہوں میں ساتہہ کلموں اللہ کی کہ پوری ہیں غضب اوسکی سی اور عذاب اوسکی سی اور برائی بندوں اوسکی سی اور وسوسی شیطانوں کی سی اور اس سی کہ حاضر ہوں شیطان میری پاس پس شیطان ہرگز ضرر نہ پہنچاوینگی کہنی والی ان کلمات کی کو اور تہی عبداللہ بیٹی عمرو کی سکہلاتی یہہ کلمات اوسکو کہ بالغ ہوتا اولاد اون کی سی اور جو کہ نابالغ ہوتا اونمیں سی لکہتی ان کلمات کو پرچہ کاغذ میں پہر لٹکاتی اوسکو گردن اوسکی میں نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی نی اور یہہ لفظ ترمذی کی ہیں ف اس سی معلوم ہوا کہ ڈر نا نیند میں شیطان کی تصرف سی ہوتا ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی لٹکانا تعویذ کا گلی میں اور بعضی علما نی اسمیں اختلاف کیا ہی لیکن مختار یہہ ہی کہ لٹکانا منکوں وغیرہ کا حرام ہی اور مکروہ اور اگر آیت قرآن کی یا اسما الہی لکھکر لٹکاوین تو مضائقہ نہیں ح

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ اللّٰہَ الْجَنَّۃَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّۃُ اللّٰھُمَّ اَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اللّٰھُمَّ اَجِرْہُ مِنَ النَّارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مانگی اللہ سی جنت تین بار یعنی یوں کہی اللھم انی اسالک الجنۃ یا الہی اللھم ادخلنی الجنۃ یا زبان ہندی وغیرہ میں اس مضمون کو کہی کہتی ہی جنت یا الہی داخل کر اوسکو جنت میں اور جو شخص کہ پناہ مانگی آگ سی تین بار یعنی یوں کہی اللھم اجرنی من النار یا اور زبان میں کہی اس مضمون کو کہتی ہی آگ یا الہی محفوظ رکہہ اوسکو آگ سی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی ف تین بار کہی ایک مجلس میں یا کئی مجلسوں میں مکرر کر ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنِ الْقَعْقَاعِ اَنَّ کَعْبَ الْاَحْبَارِ قَالَ لَوْلَا کَلِمَاتٌ اَقُوْلُھُنَّ لَجَعَلَتْنِیْ یَھُوْدُ حِمَارًا فَقِیْلَ لَہٗ مَا ھُنَّ

قال

قَالَ اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ لَيْسَ شَيْءٌ اَعْظَمَ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِاَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ رَوَاهُ مَالِكٌ

روایت ہی قعقاع سی یہہ کہ کعب احبار نی کہا اگر نہ کہتا میں کتنی کلمی البتہ کردالتی مجکو یہود گدہا پس کہا گیا واسطی اونکی کیا ہیں وہ کلمی کہا کعب نی پناہ مانگتا ہون میں ساتہہ ذات اللہ کی کہ بڑا ہی وہ اللہ کہ نہیں کوئی چیز بڑی اوس سی اور ساتہہ کلمون اللہ کی کہ پورے ہیں نہیں تجاوز کرتا اونسی نیک اور نہ بد اور ساتہہ نامون اللہ کی کہ نیک ہیں جو کچھہ کہ جانتا ہون میں ان نامون سی اور جو کچھہ کہ نہیں جانتا برائی اوس چیز کی سی کہ پیدا کی اور پراگندہ کی اور برابر کی یعنی متناسب الاعضا کی نقل کی یہہ مالک نی ف کعب الاحبار یہود یون میں بڑی دانشمند تہی اور حضرتؐ کی زمانہ میں تہی لیکن حضرتؐ کو دیکہا نہیں حضرت عمرؓ کی زمانہ میں ایمان لائی وہ کہتی ہیں کہ بسبب ایمان لانی کی یہود مجہسی بنہایت بغض رکہتی ہیں اگر میں یہہ ما نہ پڑہا کرتا تو سحر کر کر مجہی گدہا کر دیتی اور مراد گدہا کرنی سی یہہ ہی کہ مجہی ذلیل اور بی وقوف مسلوب العقل مانند گدہی کی کر دیتی اور مراد کلمون اللہ کی سی تو قرآن ہی پس معنی نہ تجاوز کرینگی اوس سی یہہ ہیں کہ اوسکی ثواب و عذاب وغیرہ سی کوئی خارج نہیں یعنی جس سی وعدہ ثواب کا یا عذاب کا یا اور چیز ونکا قرآن میں کیا ہی بلاشبہ ہوتا ہی اور یا مراد کلمون اللہ کی سی صفات الٰہی یا علوم الٰہی ہیں ونسی بہی کوئی چیز باہر نہیں سبکو محیط یعنی گہیری ہوئی ہیں ۱۲ح ؛ وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كَانَ اَبِيْ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَكُنْتُ اَقُوْلُهُنَّ فَقَالَ اَيْ بُنَيَّ عَمَّنْ اَخَذْتَ هٰذَا قُلْتُ عَنْكَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُهُنَّ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ وَرَوٰى اَحْمَدُ لَفْظَ الْحَدِيْثِ وَعِنْدَهٗ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ اور روایت ہی مسلم بیٹی ابی بکرہ کیسی کہ کہا تہا باپ میرا کہتا پیچہی نماز کی یعنی فرض نماز کی پیچہی یا ہر نماز کی پیچہی یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری کفر سی اور فقر سی یعنی فتنہ فقر قلبی کیسی کہ وہ بی صبری ہی اور کفران نعمت اور مانند انکی اور عذاب قبر سی پس تہا میں کہتا یہہ کلمے پس کہا باپ میری نی اے بیٹی میری کس سی سیکہی تونی یہہ کلمی کہا مینی آپ سی کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی کہتی ان کلمون کو پیچہی نماز کی نقل کی یہہ نسائی اور ترمذی نی مگر ترمذی نی نہیں ذکر کیا لفظ فی دبر الصلوٰۃ کا اور نقل کی احمد نی لفظ حدیث کی یعنی بغیر ذکر کرنی باپ اور بیٹی کی اور نزدیک احمد کی لفظ فی دبر کل صلوٰۃ ہی یعنی لفظ کل کا اسمین زیادہ ہی وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَعْدِلُ الْكُفْرَ بِالدَّيْنِ قَالَ نَعَمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ قَالَ رَجُلٌ وَيُعْدَلَانِ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی سعید کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تہی پناہ مانگتا ہون میں ساتہہ اللہ کی کفر سی اور دین سی پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ کیا برابر کیا آپؐ نی کفر کو ساتہہ دین کی فرمایا کہ ہان اور ایک روایت میں ہی یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری کفر سی اور فقر سی کہا ایک شخص نی اور برابر کیی جاتی ہیں دونون یعنی کفر و فقر فرمایا کہ ہان نقل کی یہہ نسائی نی ف کفر اور دین کو برابر اسلیی فرمایا کہ آدمی بسبب دین کی جہوٹ بولتا ہی اور خلاف وعدہ کیا کرتا ہی اور یہہ صفات کافرون اور منافقون کی سی ہی اور کفر و فقر کو برابر اسلیی کیا کہ بسبب فقر کی آدمی بی صبری کرتا ہی اور ایسی کلام کر بیٹہتا ہی کہ باعث کفر کی ہوتی ہیں ۱۲ح

بَابُ جَامِعِ الدُّعَاءِ

باب ہی بیچ بیان ان دعاؤن کی کہ جامع ہیں ف یعنی اسمین ایسی دعائیں ہیں کہ الفاظ تہوڑی ہیں اور معانی بہت یا جامع سی مراد یہہ ہی کہ اسمین ایسی دعائیں ہیں کہ جمع کرنی والی ہیں مقاصد و مطالب کو ۱۲ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلے

عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ

خَطِیْئَتِیْ وَجَہْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَللّٰہُمَّ اغْفِرْلِیْ جِدِّیْ وَہَزْلِیْ وَخَطَائِیْ
وَعَمْدِیْ وَکُلُّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ اَللّٰہُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ
اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی موسیٰ اشعری سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
یہ کہ تحقیق وہ تھی مانگتی یہہ دعا یا الٰہی بخش میری لیے خطا میری اور نادانی میری یعنی جن چیزوں کا جاننا یا عمل کرنا ضرور واجب تھا اور میں نہیں جانتا اُنکو
اوسکو بخش دے اور زیادتی میری بیچ کام میری کی اور وہ گناہ کہ تو خوب جانتا ہی اُنکو مجھسے یعنی مجھے اونکا علم نہیں جیسا تجھی ہی یا الٰہی بخش میری لیے قصد کر
کرنا میرا اور ہنسی سی کرنا میرا اور نادانستہ کرنا میرا اور جانکر کرنا میرا اور یہہ سب ہیں میری پاس یا الٰہی بخش میری لیے وہ گناہ کہ پہلی کیے میں نے اور وہ گناہ کہ ہونگی
بعد میری یعنی بالفرض اگر ہوں اور وہ گناہ کہ چھپ کر کیے میں نے اور وہ گناہ کہ آشکارا کیے میں نے اور وہ گناہ کہ تو بہت جانتا ہی اُنکو مجھسے تو آگی کرنی والا ہی یعنی
جسکو چاہی ساتھہ توفیق اپنی کی طرف رحمت اپنی کی اور تو پیچھے ڈالنی والا ہی اپنی رحمت سی جسکو چاہی اور تو ہر چیز پر قادر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف یہہ سب ہیں میری پاس یہہ حضرت نے از تواضع اور کسر نفسی اور زاری کی جناب کبریائی میں کہا ورنہ حضرت پاک تھی سب گناہوں سی اور حقیقت میں یہہ
تعلیم ہی امت کو کہ یوں بخشش مانگا کریں ۱۲ ح وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ یَقُوْلُ اَللّٰہُمَّ اَصْلِحْ
لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ہُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْہَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِی الَّتِیْ فِیْہَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ
الْحَیٰوۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کہتی یا الٰہی درست کر میری لیے دین میرا وہ جو بچاؤ ہی کام میرے کا یعنی نفس اور مال اور آبرو دین سی محفوظ رہتی ہیں اور آخرت کی عذاب سی نجات
ملتا ہی اور درست کر میری لیے دنیا میری کہ اوس میں ہی زندگانی میری اور درست کر میری لیے آخرۃ میری وہ کہ اوس میں ہی رجوع کرنا میرا اور گردان زندگی
کو سبب زیادتی کا میری لیے ہر نیکی میں کہ بہت جیوں اور نیک کام بہت کروں اور کر موت کو سبب آرام کا میری لیے ہر بلا سی نقل کی یہہ مسلم نے ف درستی
دنیا کی ساتھہ حاصل ہونی قوت کی ہوتی ہی وجہ حلال سی کہ اوس سی گذران اچھی طرح ہوتی ہی اور قوۃ ہوتی ہی طاعت کی اور خاطر جمعی ہوتی ہی خلل
وتشویش عبادت میں نہیں ہوتی اور درستی آخرت کی ساتھہ توفیق ہونی اوس خیر کی ہوتی ہی کہ سبب اوسکی نجات ہو عذاب سی اور پہنچی سعادت اوسمیں اور جان کو
اور اخیر جملہ کا حاصل یہہ ہی کہ موت میری کلمہ شہادت اور اچھی اعتقاد پر اور توبہ کر کر ہو تا کہ ہو سبب خلاصی کی مشقت دنیا سی اور باعث حاصل ہونی راحت کے
غیبی میں ۱۲ ح ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْہُدٰی
وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ وہ کہتی تھی یا الٰہی تحقیق میں
مانگتا ہوں تجھسی ہدایت اور تقوی اور باز رکھنا نفس کا حرام و مکروہ سی اور سوال کرتا ہوں بی پروائی یعنی دل کی اور تونگری کی نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْ
عَلِیٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلِ اللّٰہُمَّ اہْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ وَاذْکُرْ بِالْہُدٰی ہِدَایَتَکَ الطَّرِیْقَ
وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّہْمِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہہ یا الٰہی ہدایت کر مجکو یعنی سیدہی
راہ دکہا اور سیدہا کر مجکو یعنی افعال و گفتار میری کو راست و درست کر اور یاد و تصور کر بیچ طلب کرنی ہدایت کی سیدہا چلنا راہ کا اور بیچ طلب کرنی راستی کی راستی
تیر کی نقل کی یہہ مسلم نے ف یعنی جب ہدایت طلب کری تو تو یہہ خیال کر کہ رہنمائی حاصل ہو مجکو مانند رہنمائی اوس شخص کی کہ چلتا ہی سیدہی راہ پر اور
جب راستی مانگی تو یہہ خیال کر کہ راستی حاصل ہو مجھی مانند راستی تیر کی حاصل یہہ کہ نہایت ہدایت اور نہایت راستی طلب کر ۱۲ ح ع وَعَنْ اَبِیْ مَالِکٍ
الْاَشْجَعِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَسْلَمَ عَلَّمَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوۃَ ثُمَّ اَمَرَہٗ اَنْ یَّدْعُوَ بِہٰؤُلَاءِ

الکلمات اللّٰھم اغفر لی وارحمنی واھدنی وعافنی وارزقنی رواہ مسلم اور روایت ہی ابی مالک اشجعی سی کہ اون نی
نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا تہا آدمی جب مسلمان ہوتا سکہلاتی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پہر حکم کرتی اوسکو کہ دعا کری ساتہہ ان کلمات کی یا الٰہی بخش
واسطی میری اور رحم کر مجہپر یعنی ساتہہ ڈہانکنی عیبون میرکی اور ہدایت کر مجکو اور عافیت سی رکہہ مجکو اور روزی دی مجکو یعنی حلال نقل کی یہہ مسلم نی ف
عن انس قال کان اکثر دعاء النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اللّٰھم اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب
النار متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی اکثر دعا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یا الٰہی دی ہمکو دنیا مین نیکی یعنی نعمتین اور
حالت اچہی اور آخرت مین یعنی بعد موت کی نیکی یعنی مراتب اچہی اور بچا ہمکو عذاب دوزخ سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
یہہ آیت اکثر دعا اسلیی تہی کہ جامع ہی سب مقاصد دین و دنیا کو اور کلام اللہ مین کی ہی طالب صادق اگر وقت اور مناجات کی خلوت مین بیٹہہ کر ساتہہ
صفائی باطن کی بہ اقرار حسنات دنیا و آخرۃ کی اور ظاہر و باطن کی تصور کر کر دعا کری تو دیکہی کیا کچہہ ذوق و جمعیت اور نورانیت و سعادت حاصل ہوتی ہین

ف الفصل الثانی فصل دوسری عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یدعو یقول رب اعنی
ولا تعن علی وانصرنی ولا تنصر علی وامکر لی ولا تمکر علی واھدنی ویسر الھدی لی وانصرنی علی من بغی
علی رب اجعلنی لک شاکرا لک ذاکرا لک راھبا لک مطواعا لک مخبتا الیک اواھا منیبا
رب تقبل توبتی واغسل حوبتی واجب دعوتی وثبت حجتی وسدد لسانی واھد قلبی واسلل
سخیمۃ صدری رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ روایت ہی ابن عباس سی کہا تہی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتی کہتی ای رب میری مدد کر میری یعنی توفیق دی مجکو اپنی ذکر کی اور شکر کی اور حسن عبادت اپنی کی اور نہ مدد کر مجپر یعنی غالب
نکر مجپر اونکو کہ منع کرین مجکو طاعت تیری سی خواہ شیاطین ہون خواہ نفس خواہ کفار اور فتح دی مجکو اور نہ فتح دی مجپر یعنی غالب کر مجہی کفار پر اور نہ غالب کر اونکو مجپر
اور مکر کر واسطی میری اور نہ مکر کر میری ضرر پر اور راہ سیدہی دکہا مجکو اور آسان کر سیدہی راہ پر چلنا واسطی میری اور مدد کر میری اوپر کہ زیادتی کی مجپر ای
رب میری کر مجکو واسطی اپنی شکر کرنی والا یعنی ہر وقت واسطی اپنی ذکر کرنی والا یعنی ہر حال میں واسطی اپنی ڈرنی والا واسطی اپنی بہت فرمان بردار واسطی اپنی
عاجزی کرنی والا طرف اپنی بہت آہ کرنی والا یعنی زاری کرنی والا رجوع کرنی والا ای پروردگار میری قبول کر توبہ میری اور دہو ڈال گناہ میری اور قبول
کر دعا میری اور ثابت رکہہ دلیل میری یعنی اپنی دشمنون پر دنیا اور عقبی میں اور رکہی اور درست کر زبان میری یعنی نہ بولی مگر سچ اور حق اور سیدہی راہ دکہا
دل میرکو اور نکال سیاہی سینہ میری کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نی ف مکر یعنی دشمنون پر واسطی مدد کرنی میری کا مکر کی معنی ہین فریب
اور مراد مکر خدا سی پہنچانا بلا کا ہی دشمنان دین پر اوس جگہہ سی کہ گمان نہ رکہین اور سیاہی سینہ سی مراد ہی کینہ اور حسد اور بغض اور برائی اونکی اور اخلاق بدع
وعن ابی بکر قال قام رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم علی المنبر ثم بکی فقال سلوا اللّٰہ العفو والعافیۃ
فان احدا لم یعط بعد الیقین خیرا من العافیۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی
ھذا حدیث حسن غریب اسنادا اور روایت ہی ابی بکر سی کہ کہا کہڑی ہوی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پہر روئی اور فرمایا مانگو اللہ
سی بخشش اور عافیت اسلیی کہ کوئی نہین دیا گیا ہی بعد یقین یعنی ایمان کی کوئی نعمت بہتر عافیت سی یعنی بعد دولت ایمان کی کوئی نعمت بہتر عافیت سی نہین
نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن غریب ہی باعتبار سند کی ف حضرت جانتی تہی کہ امت گرفتار ہو گی فتنون اور غلبہ
شہوت اور حرص مین اسلیی روئی اور حکم کیا کہ طلب کرین بخشش اور عافیت تاکہ بچاوی اونکو اللہ ان بلیات سی اور عافیت کی معنی ہین سلامتی ہونی دین

مین فتنہ سی اور بدترین بری بیماریون اور رنج سخت سی ۔ **وعن** انس ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ای الدعاء افضل قال سل ربک العافیۃ والمعافاۃ فی الدنیا والاخرۃ ثم اتاہ فی الیوم الثانی فقال یا رسول اللہ ای الدعاء افضل فقال لہ مثل ذلک ثم اتاہ فی الیوم الثالث فقال لہ مثل ذلک قال فاذا اعطیت العافیۃ والمعافاۃ فی الدنیا والاخرۃ فقد افلحت رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب اسنادا

اور روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق ایک شخص آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا یا رسول اللہ کونسی دعا بہت بہتر ہی فرمایا مانگ سات رب اپنی کی عافیت یعنی سلامتی دین میں اور بدن میں اور معافات یعنی عافیت سی رکہی تجکو اللہ لوگونسی اور عافیت سی رکہی اونکو تجہسی دنیا اور آخرۃ مین پہر آیا وہ شخص حضرت پاس دوسری دن پہر کہا یا رسول اللہ کونسی دعا بہتر ہی پس فرمایا اوسکو مانند اوسکی یعنی جو کہ پہلی دن فرمایا تہا پہر آیا وہ تیسری دن پس فرمایا واسطی اوسکی مانند اوسکی فرمایا جس وقت دیا جاوی تو عافیت اور معافات دنیا اور آخرۃ مین پس تحقیق چہٹکارا پایا تو نی اور مقصد کو پہنچا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی باعتبار سند کی **وعن** عبد اللہ بن یزید الخطمی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول فی دعائہ اللھم ارزقنی حبک وحب من ینفعنی حبہ عندک اللھم ما رزقتنی مما احب فاجعلہ قوۃ لی فیما تحب اللھم ما زویت عنی مما احب فاجعلہ فراغا لی فیما تحب رواہ الترمذی

اور روایت ہی عبد اللہ بن یزید خطمی سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ وہ کہتی تہی دعا اپنی مین یا الہی نصیب کر مجکو دوستی اپنی اور دوستی اوس شخص کی کہ نفع دی مجکو دوستی اوسکی نزدیک تیری یا الہی جو کچہہ کہ دیا تو نی مجکو اوس چیز سی کہ دوست رکہتا ہون مین پس گردان اوسکو سبب قوۃ میری کا اوس چیز مین کہ دوست رکہتا ہی تو یعنی جو نعمتین کہ دی ہین تو نی قسم مال اور عافیت اور اون نعمتون دنیویہ سی اونکو باعث شکر اور طاعت اپنی کا کر کہ خرچ کرون اونکو تیری ا د مین اور خوشنودی تیری مین یا الہی جو کچہہ کہ سمیٹ رکہا ہی تو نی مجہسی اوس چیز سی کہ دوست رکہتا ہون پس گردان اوسکو سبب فراغت میری کا اوس چیز مین کہ دوست رکہتا ہی تو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی مال وغیرہ جو نہین دیا ہی اوسکو باعث مشغولی عبادت اپنی کا کر کہ بغیر مانع کی تیری عبادت ہی مین مشغول ہوں اور حاصل دونون جملون کا یہہ ہی کہ اگر نعمت دنیا کی دی تو توفیق شکر اوسکی کی دی تا اغنیاء شاکرین ہون مین اور اگر نہ دی تو مجکو تو اوس سی فارغ رکہہ دل میرا کہ اوس مین نہ لگا رہی اور عبادت مین مشغول رہون اور جزع فزع نہ کرون تا فقراء صابرین ہون مین ۔ **وعن** ابن عمر قال قلما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقوم من مجلس حتی یدعو بھؤلاء الدعوات لاصحابہ اللھم اقسم لنا من خشیتک ما تحول بہ بیننا وبین معاصیک ومن طاعتک ما تبلغنا بہ جنتک ومن الیقین ما تھون بہ علینا مصیبات الدنیا ومتعنا باسماعنا وابصارنا وقوتنا ما احییتنا واجعلہ الوارث منا واجعل ثارنا علی من ظلمنا وانصرنا علی من عادانا ولا تجعل مصیبتنا فی دیننا ولا تجعل الدنیا اکبر ھمنا ولا مبلغ علمنا ولا تسلط علینا من لا یرحمنا رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہتی کسی مجلس سی یہانتک کہ دعا کرتی ساتہہ ان دعاؤن کی واسطی یارون اپنی کی یعنی اصلی کہ وہ داخل ہین اوسمین یا واسطی تعلیم اونکی یا الہی نصیب کر ہماری لئی خوف اپنا اوس قدر کہ حائل ہووی تو بسبب اوسکی درمیان ہماری اور درمیان گناہون اپنی کی یعنی اوس ڈر کی سبب سی تیری گناہونسی بچین اور نصیب کر ہمکو طاعت اپنی اوس قدر کہ پہنچا دی تو ہمکو بسبب اوسکی بہشت اپنی مین یعنی عالی درجون بہشت کی مین اور نصیب کر یقین سی اوس قدر کہ آسان کری تو بسبب اوسکی ہمپر مصیبتین دنیا کی اور بہرہ مند کر ہمکو ساتہہ شنوائیون ہماری کی اور بینائیون

ہماری کی اور قوۃ ہماری کی جبتک کہ زندہ رکہی تو ہمکو اور کر اسیرہ مند یکو وارث ہمارا یعنی باقی رکہہ اسکو اخیر عمر تک یعنی تمام عمر اعضا اور حواس ہماریکو سلامت رکہہ
اور گردان کینہ کشی ہماری اوسپر کہ ظلم کیا ہمپر یعنی قادر کر ہمکو کہ ظالمونسی بدلہ لین ہماری طرفسی نوبدلہ لی اور فتح دی ہمکو اوسپر کہ دشمنی رکہی ہمسی یعنی دشمن دین
ہو یا دنیوی اور نہ گردان مصیبت ہماری دین ہماری مین یعنی ایسی چیز مین مبتلا کر کہ باعث نقصان دین کی ہو اور نہ کر دنیا کو بہت بڑا اندیشہ ہمارا اور نہ نہایت
علم ہماری کی اور نہ مسلط کر ہمپر اوسکو کہ نہ رحم کری ہمپر نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی ف نصیب کر یقین الخ یعنی یقین ذات اور صفات
اپنی پر اور رفع کی ہوئی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی پر ایسا دی کہ سختیاں دنیا کی آسان ہون مثلا جسکو اللہ کی رزاقی کا یقین ہوگا ہرگز نہین فکر کریگا
اور بہروسا کری گا اوسپر یا جو کوئی یقین کریگا کہ مصیبتین آخرۃ کی اشد ہین اور یہاں کی مصیبتین ناپائدار اوسکو یہانکی مصیبتین آسان ہو جاینگی پس ایسا یقین عطا فرما
اور نہ کر دنیا کو الخ یعنی دنیا کی بہت فکر و تدبیر مین لگی رہین بلکہ فکر و اندیشہ امور آخرۃ ہی کا بہت کہین و رتہوڑی فکر معاش کی رکہتی جائز ہی بلکہ مستحب ہی ح

وعن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انفعنی بما علمتنی وعلمنی ما ینفعنی
وزدنی علما الحمد للہ علی کل حال واعوذ باللہ من حال اھل النار رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال
الترمذی ھذا حدیث غریب اسنادا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی یا الہی نفع دی مجکو ساتہہ اوس چیز
کی کہ سکہلائی تو نی مجکو یعنی عمل نصیب ہو علم پر اور سکہلا مجکو وہ چیز کہ نفع دی مجکو یعنی ایسا علم دی کہ نفع دی مجکو وہ اور عمل کرنا اوسپر دین مین اور آخرۃ
مین اور زیادہ کر مجکو علم یعنی علم دین کا سب تعریف واسطی اللہ کی ہی ہر حال اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ اللہ کی حال دوزخیون کیسی یعنی دنیا مین کفر و
فسق سی بچون اور عقبی مین عذاب سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی باعتبار سند کی وعن عمر بن
الخطاب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا انزل علیہ الوحی سمع عند وجھہ دوی کدوی النحل فانزل
علیہ یوما فمکثنا ساعۃ فسری عنہ فاستقبل القبلۃ ورفع یدیہ وقال اللھم زدنا ولا تنقصنا
واکرمنا ولا تھنا واعطنا ولا تحرمنا واثرنا ولا تؤثر علینا وارضنا وارض عنا ثم قال انزل علی
عشر ایات من اقامھن دخل الجنۃ ثم قرأ قد افلح المؤمنون حتی ختم عشر ایات رواہ احمد والترمذی
اور روایت ہی عمر بن الخطاب سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ اوترتی اوپر وحی سنی جاتی نزدیک منہہ حضرت کی آواز مانند آواز شہد کی مکہی
کی پس اوتاری گئی اوپر وحی ایک دن پس ٹہری ہم ایک ساعت یعنی منتظر رہی کہ سختی جو بسبب اوترنی وحی کی وارد ہوئی ہی رفع ہو پس دور کی گئی
وہ حالت حضرت سی پہر سامنی ہوی قبلہ کی اور اوٹہائی دونون ہاتہہ اپنی اور کہا یا الہی زیادہ کر ہمکو یعنی نعمتین دنیا و آخرت کی یا مسلمان بہت ہون
اور نہ کم کر ہمکو یعنی نعمتین دنیا و آخرتکی یا مسلمانونکو کم نہ کر اور بزرگ رکہہ ہمکو یعنی ساتہہ حاجت روائی کی دنیا مین اور بلند کرنی منازل کی عقبی مین اور نہ
ذلیل کر ہمکو یعنی بسبب ہونی چیزون مذکورہ کی اور دی ہمکو یعنی خیر دنیا و آخرتکی اور محروم نہ کر ہمکو اور برگزیدہ کر ہمکو یعنی ساتہہ رحمت و عنایت اپنی کی اور
نہ برگزیدہ کر ہمپر یعنی غیر ہماریکو ساتہہ لطف و حمایت اپنی کی یا نہ غالب کر دین کے دشمنونکو ہمپر اور راضی کر ہمکو یعنی اپنی قضا پر ساتہہ دینی صبر اور توفیق
شکر کی اور راضی ہو ہمسی یعنی ساتہہ طاعت تہوڑی کی پہر فرمایا کہ اوتاری گئی ہین مجپر یعنی ابہی دس آیتین جو شخص کہ برپا رکہی اونکو یعنی عمل کرتا رہی اونپر
داخل ہوگا بہشت مین نیکیون کی ساتہہ پہر پڑہین حضرت نی یہہ آیتین تحقیق فلاح پائی مومنون نی یہانتک کہ ختم کین دس آیتین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی
نی ف آواز مانند آواز مکہی شہد کی یہہ آواز حضرت جبرئیل علیہ السلام کی تہی کہ پہنچاتی تہی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی وہ صحابہ کی سمجہہ مین نہین
آتی تہی جیسی کوئی آواز مکہی کی سنتا ہی اور کچہہ سمجہتا نہین اور وہ دس آیتین یہہ ہین قد افلح المومنون الذین ہم فی صلوتہم خاشعون والذین ہم

عن اللغو معرضون والذین هم للزکوٰۃ فاعلون والذین هم لفروجهم حافظون الا علی ازواجهم او ما ملکت ایمانهم فانهم غیر ملومین فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک
هم العادون والذین هم لاماناتهم وعهدهم راعون والذین هم علی صلوٰتهم یحافظون اولئک هم الوارثون الذین یرثون الفردوس هم فیها خالدون یعنی تحقیق فلاح
یاب ہوئے وہ مومن کہ اپنی نماز میں عاجزی کرتے ہیں یعنی دل سے اور بدن سے اور وہ مومن کہ بیفائدہ چیزوں سے یعنی خواہ کہنے کی ہوں خواہ
دیکھنے کی اعراض کرنیوالے ہیں اور وہ مومن کہ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ مومن کہ اپنی ستر کو محفوظ رکھتے ہیں یعنی حرام کاری سے مگر اپنی بیویوں سے یا لونڈیوں
سے صحبت کرتے ہیں پس وہ نہیں ملامت کیے گئے ہیں پھر جو کوئی چاہے سوا اسکے یعنی اغلام کرے یا ہاتھ وغیرہ سے منی گرادے یا متعہ کرے پس وہ ہیں تجاوز
کرنیوالے یعنی حد حلال سے اور پڑنیوالے ہیں حرام میں اور وہ مومن کہ اپنی امانتوں کی اور عہدوں کی محافظت کرتے ہیں اور وہ مومن کہ اپنی
نمازوں پر محافظت کرتے ہیں یعنی شرائط و آداب سے ادا کرتے ہیں یہہ لوگ وہی ہیں میراث جو وارث ہونگے فردوس کی کہ وہ جنتوں میں اعلی جنت ہے
وہ اسمیں ہمیشہ رہنے والے ہیں ۱۲ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عثمان بن حنیف قال ان رجلا ضریر البصر اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ادع اللہ ان یعافینی فقال ان شئت دعوت وان شئت صبرت فهو خیر لک قال فادعه قال فامره ان یتوضأ فیحسن الوضوء ویدعو بهذا الدعاء اللهم انی اسئلک واتوجه الیک بنبیک محمد نبی الرحمة انی توجهت بک الی ربی لیقضی لی فی حاجتی هذه اللهم فشفعه فی رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن صحیح غریب روایت ہے عثمان بن حنیف سے کہا تحقیق ایک شخص کم سوجھہ یا اندھا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا دعا مانگو اللہ سے یہہ کہ عافیت دے مجھکو یعنی آنکھہ کی خلل سے پس فرمایا اگر چاہے تو دعا کروں میں یعنی تیرے لیے اور اگر چاہے تو صبر و رضا صبر کر پس صبر کرنا بہتر ہے تیرے لیے کہا اوس شخص نے دعا کیجیے اللہ کی جناب میں کہا عثمان نے پس حکم کیا حضرت نے اوسکو یہہ کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے یعنی ساتھ سنتوں اور آداب کے اور اور روایت میں آیا ہے کہ حکم کیا کہ دو رکعت پڑھے اور دعا مانگے ساتھہ اس دعا کے یا الہی تحقیق میں سوال کرتا ہوں تجھے یعنی مقصود اپنا اور متوجہ ہوتا ہوں طرف تیری بوسیلہ نبی تیرے کے کہ محمد ہیں نبی رحمت کے تحقیق میں متوجہ ہوتا ہوں ساتھہ وسیلہ تمہارے کے اے نبی طرف پروردگار اپنے کی تا کہ حکم کرے واسطے میرے بیچ حاجت میری کے یہہ ہے یا الہی شفاعت قبول کر نبی کی بیچ حق میرے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **ف** صبر کرنا بہتر ہے اسلیے کہ ثواب اوسکا بہشت ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نے جب مبتلا کرتا ہوں بندے اپنے کو ساتھہ دونوں آنکھوں اوسکی کے اور بندہ صبر کرتا ہے عوض اوسکے بہشت دیتا ہوں ۱۲ح

وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان من دعاء داود یقول اللهم انی اسئلک حبک وحب من یحبک والعمل الذی یبلغنی حبک اللهم اجعل حبک احب الی من نفسی ومالی واهلی ومن الماء البارد قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذکر داود یحدث عنه یقول کان اعبد البشر رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تھی دعاؤں داؤد علیہ السلام کی سے یہہ کہ کہتے یا الہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے دوستی تیری اور دوستی اوس شخص کی کہ دوست رکھے تجھکو اور وہ عمل کہ پہنچا دے مجھکو دوستی تیری کو یا الہی کر دوستی اپنی کو بہت پیاری طرف میری محبت جان میری کی سے اور مال میرے کی سے اور اہل میرے کی سے اور ٹھنڈے پانی سے کہا راوی نے اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ذکر کرتے حضرت داؤد ع کا در حالیکہ حدیث کرتے اونسے کہتے تھے داؤد بڑے عابد آدمیوں میں یعنی اپنے زمانہ کے آدمیوں میں نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے

وعن عطاء بن السائب عن ابیه قال صلی بنا

بِنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ صَلٰوةً فَاَوْجَزَ فِيْهَا فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ لَقَدْ خَفَّفْتَ وَاَوْجَزْتَ الصَّلٰوةَ فَقَالَ اَمَّا عَلَيَّ ذٰلِكَ لَقَدْ دَعَوْتُ فِيْهَا بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ هُوَ اُبَيٌّ غَيْرَ اَنَّهُ كَنّٰى عَنْ نَفْسِهِ فَسَاَلَهُ عَنِ الدُّعَاءِ ثُمَّ جَاءَ وَاَخْبَرَ بِهِ الْقَوْمَ اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيٰوةَ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّيْ اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَاَسْئَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَاَسْئَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى وَاَسْئَلُكَ نَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَاَسْئَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْئَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ وَاَسْئَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَسْئَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

اور روایت ہی عطا ابن سائب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہا نماز پڑہائی ہمکو عمار بن یاسر نی ایک نماز پس کوتاہی کی اوسمین یعنی قرارۃ دراز اور تسبیحات وغیرہ بہت نہ پڑہین پس کہا اونکو بعضی لوگون نی کہ تحقیق ہلکی پڑہی تمنی نماز اور مختصر کیا نماز کو پس کہا عمار نی ای فلانی نہین مجکو مضر ہیہ تخفیف البتہ تحقیق مانگین مینی بیچ نماز مین یعنی اوسکی قعدہ مین یا سجدہ مین کئی دعائین کہ سنا مینی اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس جبکہ کہڑی ہوی عمار ساتہہ ہوا اونکی ایک شخص قوم مین سی وہ تہا باپ میرا یعنی عطا، راوی نی کہا کہ وہ شخص باپ میرا تہا یعنی سائب غیر اسکی کہ اوسنی کنایت کی نفس اپنی سی یعنی شخص کہا اپنی کو اور یون نہ کہا کہ مین ساتہہ گیا عمار کی پس پوچہا اوس شخص نی عمار سی حال اوس دعا کا یعنی پس بتاوی اوسنی دعا پہر آیا وہ شخص اور خبر دی ساتہہ دعا کی قوم کو کہ وہ یہہ ہی یا الہی بحق جاننی اپنی کی غیب کو اور بحق قدرت اپنی کی خلق پر زندہ رکہہ مجکو جبتک کہ جانی تو زندگانی بہتر میری لیی یعنی جبتک بہلائی برائی پر غالب ہو زندگانی بہتر ہی اور موت دی مجکو جبکہ جانی تو مرنا بہتر میری لیی یعنی جب برائی بہلائی پر غالب ہو اور ظاہر ہون فتنی ظاہر و باطن کی مرنا بہتر ہی یا الہی اور مانگتا ہون مین تجہی ڈر تیرا باطن و ظاہر مین اور مانگتا ہون کہنا کلمہ حق کا خوشی مین اور خفگی مین اور مانگتا ہون مین تجہی میانہ روی حالت فقر اور دولت مین یعنی نہ بہت فقیر ہون اور رنج دیکہاؤن اور نہ نہایت تونگر ہون کہ اسراف کرون اور مانگتا ہون مین تجہی نعمت کہ نہ تمام ہو یعنی نعمتین جنت کی اور مانگتا ہون مین تجہی ٹہنڈک آنکہہ کی کہ نہ تمام ہو اور مانگتا ہون مین تجہی رضا پیچہی قضا کی اور مانگتا ہون مین تجہی ٹہنڈک زندگانی کی بعد مرنی کی یعنی راحت ہمیشہ کی برزخ اور قیامت مین اور مانگتا ہون مین تجہی لذت دیکہنی کی طرف موںہہ تیری کی یعنی آخرت مین اور شوق طرف ملنی تیری کی بیچ غیر حالت سخت کی کہ ضرر پہنچاوی اور بیچ فتنہ کی کہ گمراہ کری یا الہی زینت دی ہمکو ساتہہ زینت ایمان کی یعنی ثابت رہین ایمان پر اور نیکیان بہت سی کرین اور کر ہمکو راہ راست دکہانی والی راہ راست چلنی والی نقل کی یہہ نسائی نی

ف مانگتا ہون کہنا حق کا یعنی حق ہی کہون خواہ خلق مجہسی راضی ہو یا ناراض یا اپنی خوشی خفگی مین حق بات کہون مثل عوام کی نہون کہ خفگی مین برا کہتی ہین اور خوشی مین خوش آمد کرتی ہین اور ٹہنڈک آنکہہ کی یعنی جن چیزونسی کہ انسان کامل لذت پاتا ہی جیسی طاعات و عبادات وہ مانگتا ہون یا مراد باقی رہنا اولاد کا ہی بعد اوسکی یا مراد ہی ہمیشگی کرنی نماز پر یا مراد ہی بہلائی دونون جہان کی اور بیچ غیر حالت سخت کی یہہ یا تو متعلق ہی ساتہہ شوق کی یعنی شوق تیری ملنی کا ایسا چاہتا ہون کہ نقصان نہ کری بیچ سلوک میری کی اور استقامت میری کی راہ ادب پر اور رعایت احکام پر سلیی کہ کبہی شوق ایسا ہوتا ہی کہ نقصان کرتا ہی وقت غلبہ حال کی اور یہی مراد اس جملہ سی ہی کہ فرمایا ولا فتنۃ مضلۃ یعنی شوق ایسا چاہتا ہون کہ آزمایش گمراہ کرنی والی مین نہ ڈالی اور یا یہہ متعلق ہی ساتہہ لفظ احینی کی کہ اوپر مذکور ہوا تا سبکو شامل ہو یعنی زندہ رکہہ مجکو ساتہہ ان نعمتون مذکورہ کی اسطرح کہ نہ گرفتار ہون کسی بلا مین کہ اوسمین صبر اور شکر نہ کر سکون اور راہ راست چلنی والی یعنی جیسی اورونکو اچہی راہ بتا دین آپ بہی اوس پر عمل کرین ایسی نہون کہ خود را فضیحت و دیگر را نصیحت ؀ ح

وعن اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ

صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی دبر الفجر اللہم انی اسئلک علما نافعا وعملا متقبلا ورزقا طیبا رواہ احمد وابن ماجہ
والبیہقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہے ام سلمہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے پیچھے نماز فجر کی یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں
تجھ سے علم نفع دینے والا اور عمل قبول کیا گیا اور رزق حلال نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں ۔ وعن ابی ہریرۃ قال
دعاء حفظتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ادعہ اللہم اجعلنی اعظم شکرک واکثر ذکرک واتبع نصحک
واحفظ وصیتک رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا ایک دعا یاد کی ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں چھوڑتا ہوں میں اوسکو یا الٰہی
کر ان مجھکو کہ کروں میں بڑا شکر تیرا اور بہت کروں میں ذکر تیرا اور پیروی کروں میں نصیحت تیری کی اور یاد رکھوں میں وصیت تیری نقل کی یہ ترمذی نے
ف نصیحت سے مراد حقوق بندوں کی ہیں اور وصیت سے حقوق اللہ تعالیٰ کی یعنی توفیق دے جو لوگوں کی حق ادا کرنیکو اور اپنی حقوق ادا کرنیکو فرمایا سب
اوس کی محافظت کرنے یعنی ادا کرنے کی ۔ وعن عبد اللہ بن عمرو قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہم انی اسئلک الصحۃ والعفۃ والامانۃ
وحسن الخلق والرضا بالقدر اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے صحت
یعنی تندرستی بدن کی بری بیماریوں سے یا صحت احوال و افعال و اعمال کی اور بچنا حرام سے اور امانت یعنی لوگوں کی اموال میں و تمام حقوق شرعی میں
خیانت نکروں اور اچھا خلق اور راضی ہونا ساتھ تقدیر کی ۔ وعن ام معبد قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
اللہم طہر قلبی من النفاق وعملی من الریاء ولسانی من الکذب وعینی من الخیانۃ فانک تعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور
رواہما البیہقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہے ام معبد سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یا الٰہی پاک کر دل میرے کو نفاق سے اور عمل
میرے کو ریا سے اور زبان میری کو جھوٹ سے اور آنکھ میری کو خیانت سے یعنی نظر حرام سے پس تحقیق تو جانتا ہے خیانت آنکھوں کی کو اور اوس چیز کو کہ چھپاتی ہیں دل
یعنی خوشیوں اور گناہوں کی نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے دعوات کبیر میں ۔ ف ابن عباس سے تفسیر خائنۃ الاعین کے منقول ہے کہ مثلاً ایک جماعت
مردوں کی بیٹھی ہے اور ایک عورت اوس کی طرف آ نکلی گذرے یہ ہووے آنکھ شرم سے یہ کہ اوسکو دیکھا جب ہووے نظر نیچی کی ایک شخص نے ان میں سے آنکھ اوٹھائی اور
چوری سے اوسکو دیکھا ۔ وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاد رجلا من المسلمین قد خفت فصار مثل الفرخ
فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل کنت تدعو اللہ بشیء او تسالہ ایاہ قال نعم کنت اقول اللہم ما کنت
معاقبی بہ فی الآخرۃ فعجلہ لی فی الدنیا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ لا تطیقہ ولا تستطیعہ افلا قلت
اللہم آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار قال فدعا اللہ بہ فشفاہ اللہ رواہ مسلم
اور روایت ہے انس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک شخص کی مسلمانوں میں سے کہ ضعیف ہو گیا تھا مانند بچے جانور پرندے کی پس فرمایا
اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا تو دعا مانگتا تھا اللہ تعالیٰ سے ساتھ کسی چیز کی یا یہ کہا کہ مانگتا تھا تو اللہ تعالیٰ سے کچھ چیز کہا کہ ہاں تھا میں کہتا
یا الٰہی جو کہ عذاب کرنے والا ہو تو مجھکو ساتھ اوس کی آخرت میں پس جلدی کر اوسکی میرے لیے دنیا میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب سے پاکی ہے تو نہیں
طاقت رکھتا تو اوس کی عذاب کی یعنی دنیا میں اور نہیں اوٹھا سکیگا تو اوسکی عذاب کو یعنی آخرت میں پس کیوں نہ کہا تو نے یا الٰہی دے ہمکو دنیا میں
بھلائی یعنی عافیت اور آخرت میں بھلائی یعنی عفو تقصیرات اور بچا ہمکو عذاب دوزخ کی سے کہا روایت کرنے والے نے پس دعا مانگی اوس شخص نے اللہ تعالیٰ
سے ساتھ اوس کی پس شفا دی اللہ تعالیٰ نے نقل کی یہ مسلم نے ۔ وعن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینبغی للمؤمن ان یذل
نفسہ قالوا وکیف یذل نفسہ قال یتعرض من البلاء لما لا یطیق رواہ الترمذی وابن ماجہ والبیہقی فی شعب الایمان

وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں لائق واسطے
مومن کی یہہ کہ خوار کرے نفس اپنی کو عرض کیا اصحاب نی کس طرح خوار کرتا ہی نفس اپنی کو فرمایا پڑی بلاؤں میں کہ نہ طاقت رکہتا ہو انکی نقل کی یہہ ترمذی اور
ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن غریب ہی ف مثلا ایک شخص حساب نہیں جانتا ہی اور دعوی امور حساب کی
اپنی سر لیتا ہی اس سی منع فرمایا اور اس حدیث کو اس باب میں اسلیے لائی کہ جس چیز کا تحمل نہو اوسکی دعا بھی نہ مانگی جیسا کہ اوپر کی حدیث میں گذرا ہی مولانا

وعن عمر قال علمني رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قل اللهم اجعل سريرتي خيرا من علانيتي واجعل علانيتي صالحة اللهم اني اسئلك من صالح ما تؤتي الناس من الاهل والمال والولد غير الضال ولا المضل رواه الترمذي

اور روایت ہی حضرت عمر سی کہ کہا سکہایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہہ یا الہی گردان باطن میرا کو بہتر ظاہر میرے سی اور گردان ظاہر میرا کو شایستہ
یا الہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجہسی بہتر اوس چیز کی کہ دیتا ہی لوگوں کو اہل سی اور مال سی اور اولاد سی کہ نہ گمراہ ہوں اور نہ گمراہ کریں نقل کی یہہ ترمذی نی +

کتاب المناسک

کتاب ہی بیچ بیان افعال حج کی ف حج فرض ہوا سنہ نو ہجری میں یا سنہ پانچ یا سنہ چہہ میں پہر حضرت
نی بسبب مشغول ہونیکی بیچ تعلیم افعال حج کی اور تیاری اسباب سفر حج کی تاخیر کی اور نویں سال میں حضرت ابوبکر کو امیر حاجیوں کا کرکے مکہ کو بہیجا تا
لوگونکو حج کروادیں پہر دسویں سال حضرت حج کو تشریف لیگئی ہوع ف حج فرض ہی عمر میں ایکبار فی الفور پس منکر اسکا کافر ہی اور تارک اسکا
باوجود قدرت کی فاسق اور گنہگار ہوتا ہی اور شرط حج کی اسلام ہی یعنی مسلمان پر فرض ہی نہ کافر پر اور حریت ہی یعنی آزاد پر ہی نہ بردے پر اور عقل ہے
یعنی ہوشیار پر ہی نہ دیوانہ اور بیہوش پر اور بلوغ ہی یعنی بالغ پر نہ لڑکی پر اور صحت ہی یعنی تندرست پر ہی نہ بیمار پر اور قدرت زاد وراحلہ پر ہی یعنی جو
قادر ہو خرچ راہ اور سواری پر اوس پر فرض ہی اور نہیں تو نہیں اور خرچ اسقدر ہو کہ جانی اور آنی کفایت کری اور زائد ہو حوائج اصلیہ اور نفقہ عیال اونکی سی وقت
پہرنی تک اور امن راہ ہی غالبا یعنی اگر اکثر لوگ امن سی پہونچ جاتی ہیں تو فرض ہی اور اگر اکثر راہ میں ہلاک ہوتی ہوں بسبب لوٹ وغیرہ کی یا لٹ جاتی
ہوں تو فرض نہیں اور کبہی کبہی ایسا اتفاق ہوتا ہو تو اوسکا اعتبار نہیں جیسی اس زمانہ میں حال ہی کہ اکثر تو سلامت حج کر آتی ہیں اور بعضی تباہ ہوتی ہیں پس جان
والونکی لیے وہ شرط پائی جاتی ہی یہہ نہ بازرہیں حج سی اور شرط حج کی ہی ہمراہ ہونا خاوند کا یا محرم کا عورت کی لیے اگر ہو درمیان اوسکی اور درمیان مکہ
کی مسافت سفر کی یعنی تین دن اور اگر خاوند یا محرم نہوں تو عورت حج کو نہ جاوی اور شرط ہی ہونا محرم کا عاقل و بالغ اور نہ مجوسی ہو اور نہ فاسق اور نفقہ
اوسکا اوس عورت پر ہی اور حج فرض محرم کی ساتہہ کری بغیر اذن خاوند کی بہی اور اگر احرام باندہی لڑکا یا غلام پہر بالغ ہو جاوی لڑکا یا آزاد ہو جاوی غلام
پہر حج پورا کری فرض نہیں ادا ہوویگا پہر اگر از سرنو احرام باندہی لڑکا حج فرض کی لیے صحیح ہوگا بخلاف غلام کی کہ اوسکا احرام حج فرض کی لیے اس صورت میں
نہیں درست ہوویگا اور فرض حج کی یہہ ہیں احرام اور وقوف عرفہ میں اور طواف الزیارۃ اور اسکو طواف الافاضہ اور طواف الرکن بہی کہتی ہیں احرام شرط ہے
اور باقی دونوں رکن اور واجبات حج کی یہہ ہیں وقوف مزدلفہ کا اور سعی درمیان صفا اور مروہ کی اور رمی جمار اور طواف الصدر کہ اوسکو طواف الوداع
بہی کہتی ہیں آفاقی کی لیے یعنی غیر مکی اور حلق یا بال کتروانی اور ہر چیز کہ واجب ہو بسبب ترک اوسکی دم یعنی جانور ذبح کرنا اور سوای انکی سنتیں ہیں اور
آداب ہیں ملتقی الابحر

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابي هريرة قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا ايها الناس قد فرض عليكم الحج فحجوا فقال رجل اكل عام يا رسول الله فسكت حتى قالها ثلثا فقال لو قلت نعم لوجبت ولما استطعتم ثم قال ذروني ما تركتكم فانما هلك من كان قبلكم بكثرة سؤالهم واختلافهم على انبيائهم فاذا امرتكم بشيء فاتوا منه ما استطعتم واذا نهيتكم عن شيء فدعوه رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ

کہ کہا خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا اے آدمیو تحقیق فرض کیا گیا تمپر حج پس حج کرو پہر کہا ایک شخص نے آیا ہر سال کرین ہم حج
یا رسول اللہ پس چپ رہے حضرت یہانتک کہ کہی اوس شخص نے یہہ بات تین بار پہر فرمایا اگر کہتا مین ہان البتہ فرض ہوتا حج یعنی ہر سال مین اور نہ طاقت رکہتے
تم پہر فرمایا چہوڑ دو مجکو جب تک کہ چہوڑ رہون مین تمکو پس سوا اسکے نہین کہ ہلاک ہوئے وہ لوگ کہ تہے پہلے تمسے یعنی یہود و نصاری بسبب بہتایت سوال اپنے کی
اور اختلاف کرنے اونکی اوپر انبیا اپنے کی یعنی جیسے کہ قوم بنی اسرائیل سے منقول ہے پس جسوقت کہ حکم کرون مین تمکو کسی چیز کا پس کرو تم اوسمین سے اوس چیز
کو کہ طاقت رکہو تم اور جسوقت کہ منع کرون مین تمکو کسی چیز سے پس چہوڑ دو اوسکو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** جب حضرت نے حکم حج کا کیا تو ایک شخص نے یعنی اقرع
بن حابس صحابی نے عرض کیا کہ ہر سال حج کیا کرین وہ سمجہے کہ جیسے اور عبادات نماز روزہ اور زکوۃ مکرر ہوتی ہین تمرین ایسی ہی یہہ بہی ہوگا لیکن حضرت
کو سوال اونکا ناگوار معلوم ہوا اسلیے تنبیہاً چپکے رہے جواب دیا اور اونہون نے کئی بار سوال کیا آخر کو جواب دیا کہ اگر مین ہان کہتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہو
جاتا یعنی اسلیے کہ بموجب حکم خدا تعالی کے کہتا بغیر اوسکے حکم کے نہین بولتا ہون پھر تمسے یہہ نہو سکتا پہر فرمایا کہ چہوڑ دو مجکو یعنی نہ پوچہو مجسے کہ یہہ فعل کتنا ہے
اور کیسا ہے جبتک کہ چہوڑ رہون مین تمکو یعنی بیان نکرون کہ کتنا ہے اور کیسا ہے حاصل یہہ ہے کہ جو کچہہ مین کہون وہ کرو اگر مطلق حکم کرون بلا قید عدد کے اوسیطرح
بجالاؤ اور اگر بیان کرون کہ اتنی بار کرو اوسیطرح کرو اسلیے کہ مجکو واسطے بیان شرایع اور پہنچانے احکام کے بہیجا ہے جو کچہہ ہے مین آپ بیان کرتا ہون
حاجت تمہارے سوال کی نہین ہے اور اوس چیز کو کہ طاقت رکہو تم یہہ تاکید اور مبالغہ ہے بیچ بجالانے احکام کی یعنی احکام خدا اور رسول کی بجالاؤ جہان
تک طاقت ہو یا اشارہ ہے رفع حرج پر کہ مثلاً نماز کی بعضی شرایط و ارکان کی ادا کرنے سے عاجز ہو تو جسقدر ہو سکے اوسیقدر ادا کرو ع ح **وعنہ**
قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِہَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا پوچہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا عمل بہت بہتر ہے فرمایا
ایمان لانا ساتہہ اللہ کے اور رسول اوسکے کے کہا گیا کہ پہر کونسا فرمایا کہ جہاد خدا کی راہ مین کہا گیا پہر کونسا فرمایا کہ حج مقبول نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف**
حدیثین مختلف آئی ہین بیچ بیان افضل اعمال کی یعنی کسی حدیث مین کسی عمل کو افضل فرمایا ہے اور کسیمین کسی عمل کو وجہ تطبیق کی یہہ ہے کہ یہہ اختلاف بحسب
حیثیات اور مقامات و احوال سائلین کے ہے بیان مفصل اسکا کتاب الصلوۃ مین ہو چکا ہے ع ح **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْ حَجَّ لِلّٰہِ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَیَوْمٍ وَّلَدَتْہُ اُمُّہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص کہ حج کرے واسطے اللہ کے پس صحبت کرے اپنی عورت سے اور نہ فسق کرے پہرتا ہے مانند اوس دن کی کہ جنا اوسکو ماں اوسکی نے نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** واسطے اللہ کے یعنی محض اوسکی رضا کی لیے کرے نہ دکہانے اور سنانے اور اور اغراض کے لیے اور جاننا چاہیے کہ جو کوئی حج کو جاوے بقصد
حج اور تجارت کی تو اوسکو ثواب کم ہوتا ہے بنسبت اوسکی کہ جو فقط حج ہی کی لیے جاوے اور رفث کی معنی ہین جماع کرنا اور کلام فحش بکنا اور بات کرنی عورتونسے
بیچ مقدمہ جماع کی اور فسوق کرے یعنی کبیرہ گناہ اوسمین نکرے اور نہ اصرار کرے صغائر پر اور کبائر سے ہی ترک کرنا توبہ کا گناہ ہو نسے فرمایا اللہ تعالی نے وَمَنْ لَّمْ
یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوْنَ حاصل یہہ ہے جو کوئی خالصاً للہ حج کرے اور اوسمین جماع اور کلام بد نہ کرے اور نہ اور گناہ کی چیزین کرے تو وہ ایسا پاک گناہون سے
ہو کر پہرتا ہے کہ جیسے پاک گناہون سے پیدا ہوا تہا ماں کی پیٹ سے ع ح **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعُمْرَۃُ
اِلَی الْعُمْرَۃِ کَفَّارَۃٌ لِّمَا بَیْنَہُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَہٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّۃُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے اون گناہون کی لیے کہ درمیان اون دونون کی ہین یعنی صغیرہ گناہ اور حج مقبول
نہین اوسکا بدلہ مگر بہشت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن ابن عباس** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُمْرَۃً

فی رمضان تعدل حجۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق عمرہ کرنا رمضان
مین برابر ہوتا ہی حج کی یعنی ثواب مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعنہ قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقی رکبا بالروحاء
فقال من القوم قالوا المسلمون فقالوا من انت قال رسول اللہ فرفعت الیہ امرأۃ صبیا فقالت الہذا حج قال نعم ولک اجر رواہ مسلم
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ملی ایک قافلہ سی روحا مین پس فرمایا کون قوم ہین کہا قافلہ والون نی ہم ہین مسلمان
پھر پوچھا قافلہ والون نی کہ تم کون ہو فرمایا کہ مین ہون رسول اللہ کا پس بلند کیا طرف حضرت کی ایک عورت نی لڑکیکو یعنی کجاوہ مین سے لڑکیکو ہاتھہ مین
اوٹھاکر گرد کہا پھر کہا کیا ہی واسطی اسکی حج یعنی ثواب حج کا فرمایا ہان اسطی تیری ہی ثواب ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف روحا نام ایک جگہہ کا ہی چھتیس کوس پر
ہی مدینہ سی اور فرمایا ہان اسکی یعنی اسکی لیی ثواب حج نفل کا ہی اور تجکو بھی ثواب ہوگا کہ تو افعال حج کی تعلیم کریگی اور خبر گیران ہوگی اور باعث حج کی ہی اور لڑکا
اگر لڑکپنی مین حج کری تو حج فرض اوسکی ذمہ سی ساقط نہین ہوتا اگر بعد بالغ ہونیکی شرایط فرضیت حج کی پائی جاوین تو پھر حج کری اور اسیطرح غلام اگر
حج کری تو اوسکی ذمہ سی بھی ساقط نہین ہوتا بعد ازاد ہونیکی پھر حج کری اور فقیر اگر حج کری تو حج فرض ہی ادا ہوتا ہی بعد غنی ہونیکی پھر حج کرنا اوسکو واجب
نہین ۱۲ ع ح وعنہ قال ان امرأۃ من خثعم قالت یا رسول اللہ ان فریضۃ اللہ علی عبادہ فی الحج ادرکت ابی شیخا کبیرا
لا یثبت علی الراحلۃ افاحج عنہ قال نعم وذلک فی حجۃ الوداع متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تحقیق ایک عورت نی خثعم
مین سی کہا یا رسول اللہ تحقیق فرض اللہ کی نی کہ اوسکی بندون پر ہی بیچ امر حج کی پایا باپ میرکو بڈہا بڑا نہین ٹھیر سکتا سواری پر کیا حج کرون اوسکی طرف
فرمایا کہ ہان حج کر اور یہہ سوال و جواب تہا حجۃ الوداع مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف حاصل اوس عورت کی کلام کا یہہ ہی کہ میری باپ پر
بڑہاپی مین حج فرض ہوا ہی اس سبب سے کہ وہ بڑہاپی مین مسلمان ہوا ہی اور اوس پاس مال ہی یا مال اب ہاتھ لگا ہی اوسکی بڑہاپی مین اور وہ سواری پر
بیٹھہ نہین سکتا کیا مین اوسکی طرفسی نیابۃً حج کرلون فرمایا ہان جانا چاہیی کہ حج کرنا غیر کی طرفسی اگر فرض ہو جائز ہی وقت عجز کی اگر عاجز رہی مرنی
دم تک اور امر کری وہ غیر کو اور خرچ راہ دی اور جائز ہی بعد موت کی اگر وہ وصیت کری اور اکثرونکی نزدیک جائز ہی الدین کی طرفسی حج کرنا بغیر
امر اور بغیر وصیت کی بھی اور اگر حج نفل ہو تو جائز ہی باوجود قدرت کی مطلق ۱۲ ع ح موافق اول روایت فقہی کی یہہ حدیث محمول ہوگی اسپر
کہ باپ نی اجازت و خرچ دیا ہوگا چنانچہ یہہ تاویل حضرت شیخ کی تقریر سی سمجھی جاتی ہی کہ وہ تقریر بیچ شرح حدیث ابی رزین کی کہ آگی ہی لکھی ہی اور
بحسب قول بعض کی حاجت اس تاویل کی کچھہ نہین بلکہ یہہ حدیث دلیل ہی اوسکی ۱۲ مولف وعنہ قال اتی رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال ان اختی نذرت ان تحج وانہا ماتت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کان علیہا دین اکنت قاضیہ
قال نعم قال فاقض دین اللہ فہو احق بالقضاء متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا آیا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ تحقیق بہن میری
نی نذر مانی تہی یہہ کہ حج کری اور وہ مرگئی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہوتا اوسپر دین کیا تو ادا کرتا اوسکو کہا کہ ہان فرمایا پس ادا کر دین اللہ کا پس وہ
لایق تر ہی ساتہہ ادا کرنیکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ اوس شخص کو اپنی بہن سی کچھہ مال ہاتھہ لگا ہوگا ارث مین پس
قیاس کیا حضرت نی حق اللہ کو حق العباد پر مسئلہ وارث کو درست ہی کہ میت کی طرفسی حج کرواوی یا آپ حج کری بغیر اذن کی بھی اور اور کو
اذن شرط ہی ۱۲ در مختار وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخلون رجل بامرأۃ ولا تسافرن امرأۃ الا
ومعہا محرم فقال رجل یا رسول اللہ اکتتبت فی غزوۃ کذا وکذا وخرجت امرأتی حاجۃ قال اذہب فاحجج مع امرأتک متفق علیہ اور روایت ہی
ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خلوت نکری کوئی شخص ساتہہ عورت کی یعنی مرد و عورت اجنبی ایک مکان مین تنہا جمع ہون اور نہ سفر کری

عورت اوس حالت مین کہ ہووی ساتہہ اوسکی محرم پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ لکہا گیا ہو مین بیچ غزوہ فلانی اور فلانیکی یعنی فلانا جہاد جو درپیش ہی
اور وہان لشکر جاتا ہی لوگون مین میرا نام بہی لکہا گیا ہی کہ مین بہی اونکی ساتہہ جاؤن اور ارادہ نکلنی کا کیا ہی بیوی میری نی لئی حج کی یعنی پس کیا کرون آیا جہاد کو جاؤن
اور بیویکو اکیلا حج کی لئی جانی دون یا بیویکی ساتہہ جاؤن اور جہاد مین نہ جاؤن فرمایا جا اور حج کر ساتہہ عورت اپنی کی یعنی اسلیی کہ غازی بہت ہین اور تیری
بیویکی ساتہہ سوا تیری کوئی محرم ہی نہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حرام ہی مرد و عورت اجنبی کو تنہا ایک مکان مین جمع ہونا اور عورت کو سفر کرنا
حد سفر تک یعنی تین منزل بغیر محرم کی یا خاوند کی درست نہین حتی کہ سفر حج مین بہی عورت کی لئی ہونا محرم کا یا خاوند کا ہمراہ اوسکی شرط ہی واجب ہونی حج کی یعنی
عورت پر جب حج فرض ہوتا ہی کہ اوسکی ساتہہ محرم یا خاوند بہی ہو اور محرم سی مراد وہ ہی کہ جس سی نکاح ہمیشہ کو حرام ہی بسبب قرابت کی یا علاقہ دودہ کی یا
سسرال کی بشرطیکہ وہ عاقل بالغ ہو اور نہ ہو مجوسی اور نہ فاسق نوع ۲ ح **وعن** عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْجِهَادِ فَقَالَ جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہا پروانگی مانگی مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ جہاد کرنیکی پس فرمایا جہاد تمہارا حج ہی یعنی
تمہیر جہاد نہین ہی اور حج ہی اگر استطاعت ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ
امْرَأَةٌ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ سفر کری کوئی
عورت بقدر مسافت ایکدن اور رات کی مگر ساتہہ اوسکی محرم ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اگر کوئی کہی کہ ہدایہ وغیرہ مین لکہا ہی کہ مباح ہی عورتونکو
نکلنا طرف اوس جگہہ کی کہ کم ہو حد سفر سی کہ حد سفر تین منزل ہی اور اس سی معلوم ہوا کہ بغیر محرم کی ایک رات دن کی راہ پر بہی جاوی اور اور روایت
صحیحین مین یہہ آئی ہی کہ نہ سفر کری عورت دو دن کا مگر کہ اوسکی ساتہہ خاوند اوسکا ہو یا محرم اوسکا پس ظاہر قول فقہا کا خلاف ان روایات کی معلوم
ہوتا ہی جواب یہہ کہ حدیث مین جو مطلق آیا ہی کہ نہ سفر کری عورت مگر کہ اوسکی ساتہہ محرم ہو اوسکو فقہا نی حمل کیا ہی تین دن پر اسلیی کہ سفر شرعی کم تین
دنسی نہین ہوتا اور حدیثون مین جو ایک یا دو دن کی سفر سی منع آیا ہی تو اوس صورت مین ہی کہ مظنہ فساد کا ہو یا یہہ کہ جہان تین دن کی سفر سی منع
آیا ہی تو مراد یہہ ہی کہ ہر منزل آدہی دن سی زیادہ کی ہو اور جہان دو دن کی سفر سی منع آیا ہی تو مراد یہہ ہی کہ تمام دن چلی اور جہان ایک دن رات کی
سفر سی منع آیا ہی تو مراد یہہ ہی کہ شب و روز چلی پس یہہ ایک یا دو دن کا سفر بہی برابر تین دن کی ہو جائیگا ہع مولانا **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ
وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمُهَلُّهُ مِنْ أَهْلِهِ وَكَذَاكَ
وَكَذَاكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا معین کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جگہہ احرام باندہنی کی اہل مدینہ
کی لئی ذوالحلیفہ کو اور شام والونکی لئی جحفہ کو اور نجد والونکی لئی قرن منازل کو اور یمن والونکی لئی یلملم کو پس یہ سب جگہہ احرام باندہنی کی ہین اون شہر والونکی
لئی کہ مذکور ہوئی اور اونکی لئی کہ گذرین ان جگہون پر بغیر اہل انکی یعنی مثلا اہل ہندوستان جب اوس پر پہنچین تو یلملم سی احرام باندہین اور اسیطرح اور
شہر والونکا حال ہی کہ جبکہ احرام کی جگہہ پر آوین وہین سی احرام باندہین یہہ جگہین احرام کی ہین اوسکی لئی کہ ارادہ کری حج کا اور عمرہ کا پس جو شخص کہ ہو اندر
رہنی والا ان مواضع کی پس جگہہ احرام اوسکی گہر اپنی سی اور اسیطرح اور اسیطرح یہانتک کہ اہل مکہ احرام باندہین مکہ سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ذوالحلیفہ
نام ہی ایک جگہہ کا کہ چہہ کوس ہے مدینہ سی اور دس منزل ہی مکہ سی اور نجد اصل مین کہتی ہین زمین بلند کو اور اب نام ہی شہرون عرب کی کا تہامہ سی عراق
تک اور قرن منازل نام ایک جگہہ کا ہی قریب طایف کی اور یلملم ایک پہاڑ ہی دو منزل مکی سی اور یہہ جگہین احرام کی ہین الخ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ
جو کوئی احرام کی جگہہ سی گذری بغیر ارادہ حج اور عمرہ کی تو لازم نہین ہی اوسکو احرام باندہنا واسطی داخل ہونی مکہ کی جیسا کہ مذہب شافعی کا ہی اور

مذہب حنفی مین جائز نہین ہی داخل ہونا مکہ مین بغیر احرام کی اگرچہ ارادہ حج ا[illegible]ون نی عمل اس حدیث پر کیا ہی لا تجاوز حد المیقات الا محرما
یہہ حدیث مطلق ہی اسمین قید ارادہ حج وعمرہ کی نہین اور دوسری یہہ کہ احرام واسطی تعظیم اوس مکان بزرگ کی ہی پس اسمین تاجر اور غیرہ کرنی والا وغیرہ برابر ہین
اور جو کہ اندر میقات کی یعنی جگہون حرام کی ہین انکو جائز ہی کہ مکہ مین داخل ہونا اپنی حاجت کی لیے بغیر احرام کی اسلیے کہ انکو اکثر مکی مین آنا پڑتا ہی اگر ہر بار
احرام واجب ہو تو حرج ہی پس حکم انکا حکم اہل مکہ کا سا ہی سات ہین یعنی جیسے انکو درست ہی کہ اگر کسی کام کی لیے مکہ سی نکلین اور پھر داخل ہون مکہ مین تو بغیر احرام
کی چلی آوین ویسی ہی انکو بھی کذا فی الہدایہ اور جو شخص کہ ہو اندر رہنی والا یعنی جو ان حرام کی جگہون کی اندر رہتا ہو تو اوسکی جگہہ احرام کی گہری تا حد حرم
ہی اوسکو میقات پر جانا ضرور نہین اگرچہ قریب ہو میقات کی اور جو کہ ان احرام ہی باندہنی کی جگہہ ہو مین جتنی ہین انکا حکم اس سی معلوم ہوا جمہور علما کہتی ہین کہ
حکم انکا حکم اندر والونکا سا ہی وہ مشرح اور اسیطرح یعنی جسقدر نزدیک ہوتا جاوی مکہ سی اور جو اندر احرام کی جگہہ کی ہین احرام باندہنی کی جگہہ انکا [illegible]
سی ہی جہان رہتا ہو آخر حل تک اور اہل مکہ یعنی اہل حرم احرام باندہین حج کا مکہ سی یعنی نفس مکہ سی اور حرم مکہ سی اور ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ مکی کی
جگہہ احرام کی مکہ ہی حج مین اور عمرہ مین اور مذہب یہہ ہی کہ عمرہ کرنی والا نکلی حرام کی لیے طرف حل کی اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا عائشہ رض کو سا
نکلنی کی طرف تنعیم کی کہ حل مین ہی احرام عمرہ کی لیے پس یہہ حدیث مخصوص ہی ساتہہ حج کی یعنی یہہ حکم حج کرنی والی مکہ کا ہی کہ وہانسی احرام باندہی اور عمرہ
کرنی والا حل مین آکر باندہی جیسا کہ حدیث عائشہ رض کی سی معلوم ہوا ہی ع ح وعن جابر عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال مُهَلُّ اهل المدینۃ من ذی الحلیفۃ والطریق الآخر الجحفۃ ومُهَلُّ اهل العراق من ذات عرق ومُهَلُّ اهل نجد قرن ومُهَلُّ اهل الیمن یلملم رواہ مسلم ترجمہ اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا احرام کی جگہہ مدینہ والونکی ذی الحلیفہ ہی اور راہ دوسری
جحفہ اور احرام کی جگہہ عراق والونکی ذات عرق ہی کہ نام ایک جگہہ کا ہی وہ منزل ہی مکہ سی اور احرام کی جگہہ نجد والونکی قرن ہی اور احرام کی جگہہ یمن
والونکی یلملم ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف اور راہ دوسری جحفہ یعنی جگہہ احرام راہ دوسری کی واسطی انکی جحفہ ہی یعنی مدینہ والونکی دوسری راہ مین جحفہ ملتا ہی
اوس راہ سی آوین تو وہانسی احرام باندہین جانا چاہیی کہ پہلی دو راہ مین تہین مدینہ والونکی ایک مین ذی الحلیفہ ملتا تہا اور ایک مین جحفہ اور اب ایک ہی
راہ ہی اوسمین اول ذی الحلیفہ ملتا ہی اور پہر جحفہ پس اس صورت مین دو میقات ہوئین مدینہ والونکی پس احرام کہانسی باندہین لکہا ہی علما نی کہ اولی یہہ ہی
کہ جو میقات دور ہی مکہ سی وہانسی احرام باندہی یعنی ذی الحلیفہ سی اور جائز جحفہ سی بہی ہی مولانا وعن انس قال اعتمر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اربع عمر کلهن فی ذی القعدۃ الا التی کانت مع حجتہ عمرۃ من الحدیبیۃ فی ذی القعدۃ وعمرۃ من العام المقبل فی ذی القعدۃ وعمرۃ من الجعرانۃ حیث قسم غنائم حنین فی ذی القعدۃ وعمرۃ مع حجتہ متفق علیہ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا عمرے کیی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چار سب ذی قعدہ مین تہی مگر وہ عمرہ کہ تہا ساتہہ حج انکی کہ وہ ذی حجہ کی مہینی
مین تہا اور بیان ان چار عمرہ کا یہہ ہی کہ ایک عمرہ حدیبیہ سی بیچ مہینہ ذیقعدہ کی اور دوسرا عمرہ اوس سی اگلی برس مین وہ بہی ذیقعدہ مین ہوا اور تیسرا
عمرہ جعرانہ سی اوس جگہہ کہ بانٹی غنیمت غزوہ حنین کی یہہ بہی عمرہ بیچ مہینی ذیقعدہ کی ہوا اور چوتہا عمرہ ساتہہ حج انکی کہ ذی حجہ مین تہا نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی ف حدیبیہ نام ایک گانو کا ہی نو کوس ہی مکہ سی کہ اکثر اوسکا حرم مین ہی اور کچہہ حل مین اور بیان مجمل عمرہ حدیبیہ کا یہہ ہی کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوی مدینہ سی چہٹی سال ہجرت مین پہلی تاریخ ذیقعدہ کی پیر کی دن ساتہہ قصد عمرہ کی اور چودہ سو آدمی یا کچہہ زیادہ ساتہہ
تہی جب حدیبیہ مین پہونچی تو قریش جمع ہوکر آئی اور حضرت کو مکہ کی آنیسی منع کیا اور عہد کیا کہ سال آیندہ آنا اور عمرہ کرنا پس حضرت صلح کرکر پہر آئی پس
حقیقت مین یہہ عمرہ تو نہوا لیکن بسبب ثواب ملنی عمرہ کی پہلا عمرہ گنا گیا اور حکم احصار کا یہین سی مشروع ہوا اور سال آیندہ مین اسی عمرہ کی قضا کو گئی مکہ

مین داخل ہونا منع کیا اور کہا کہ اگلے برس آنا چنانچہ دوسرے برس آپ تشریف لائے اور تین روز تک مکہ مین رہے یہہ دوسرا عمرہ ہوا اس عمرہ کو عمرۃ القضا کہتے ہین چنانچہ یہہ نام اسکا حدیثون مین بہی آیا ہی اور
یہہ موید ہی مذہب حنفی کا کہ وہ کہتے ہین کہ محرم بسبب حصار کے یعنی رکنی کی احرام سی نکل آوی اور واجب ہوتی ہی قضا اوسکی اور شافعیہ کی نزدیک وہ کچہ
قضا نہین اور تیسرا عمرہ وہ ہی کہ حضرت نی ادا کیا جعرانہ سی جا کر کہ جہان غنیمت یعنی لوٹ حنین کی بانٹی بیان اس اجمال کا یہہ ہی کہ جعرانہ نام ایک موضع
کا ہی کہ نو کوس ہی مکہ سی آٹہوین سال ہجری مین بعد فتح مکہ کی غزوہ حنین کا ہوا اور غنیمت بی شمار وہانسی ہاتہہ لگی حضرت پندرہ یا سولہ روز جعرانہ مین ورنق افزا
رہی اور وہ غنیمت بانٹی اوسکی بیچ نو مین ایک وقت رات کو بعد از نماز عشا کی سوار ہو کر مکہ مین تشریف لیگئی اور عمرہ کیا اور اوسی رات پہر آئی اور نماز صبح
کی جعرانہ مین ادا کی اور چوتہا عمرہ وہ ہوا کہ حضرت نی حج کی ساتہہ کیا بعد فرض ہونی حج کی یہہ ذیحجہ مین ہوا اور باقی ذیقعدہ مین پس چار رون عمری کیی حضرت
نی کیونکہ ہین مرحج اسلام سوائی ایک کی نہ تہا اور ایام جاہلیت مین قریش حج کرتی تہی اور حضرت بہی کرتی تہی لیکن گنتی اونکی علما کو نہین معلوم ہوئی کہ
کی کیی واللہ اعلم اور بیان مفصل کیفیت حج اور عمرہ کا آگی ہوگا اور بیان مجمل اسکا یہہ ہی کہ حج مین وقوف عرفات اور طواف بیت اللہ کا اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے
ہوتی ہی اور عمرہ مین فقط طواف اور سعی ہی ہوتی ہی اور احرام دونون مین شرط ہی حج مین بہی اور عمری مین بہی اور حج فرض بہی ہوتا ہی اور نفل بہی اور عمرہ سنت
و نفل ہی مگر کوئی نذر مانی عمرہ تو واجب ہو جاتا ہی کرنا اوسکا ۱۲ح وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ اَنْ يَّحُجَّ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا عمری کیی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مہینی ذیقعدہ مین حج
کی پہلی دوبار نقل کی یہہ بخاری نی ف پہلی حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حج سی پہلی تین عمری کیی اور اس حدیث مین آیا کہ حج سی پہلی دو عمری
کیی پس تطبیق ان دونون حدیثون مین یہہ ہی کہ ظاہر مین بیچ صلح حدیبیہ کی حضرت نی عمرہ نہین کیا لیکن اللہ تعالی نی حکم فرمایا کہ تم حلال ہو جاؤ تمکو ثواب عمری کا
ہو چکا گو ظاہر مین افعال عمری کی نہ کیی پس جس روایت مین دو عمری آئی ہین حج سی پہلی مراد یہہ ہی کہ ظاہر مین دو ہی عمری ہوئی اور جس روایت مین آیا ہی کہ
تین عمری کیی پہلی حج سی مراد ایک عمرہ بمعنی ثواب ہی عمری کا اس اعتبار سی تین عمری ہوئی ۱۲ مولانا

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاۤ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَقَامَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ
فَقَالَ اَفِيْ كُلِّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَوْ قُلْتُهَا نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَعْمَلُوْا بِهَا وَلَمْ تَسْتَطِيْعُوْا وَالْحَجُّ مَرَّةً
فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای لوگو تحقیق اللہ نی
فرض کیا تم پر حج پس کہڑا ہوا اقرع بن حابس پس کہا کیا حج ہر سال کی ہی حج فرض ہی رسول خدا کی فرمایا اگر کہتا مین اس حج کی لیی یعنی واسطی حج ہر سال کی تو البتہ واجب
ہوتی حج کی ہان البتہ واجب ہوتا یعنی ہر سال مین حج کرنا فرض ہوتا اور اگر فرض ہوتا نہ کرتی تم اوسکو اور نہ طاقت رکہتی اور حج ایک ہی بار فرض ہی پس جو زیادہ
کری ایکبار سی پس نفل ہی نقل کی یہہ احمد اور نسائی اور دارمی نی وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ زَادًا وَّ
رَاحِلَةً تُبَلِّغُهٗ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ اَنْ يَّمُوْتَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ
حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَهِلَالُ بْنُ
عَبْدِ اللّٰهِ مَجْهُوْلٌ وَالْحَارِثُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ اور روایت ہی علی رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مالک ہو توشہ کا اور
سواری کا کہ پہنچاوی اوسکو بیت اللہ تک اور نہ حج کیا پس نہین فرق اوسپر اسبات مین کہ مری یہودی ہو کر یا نصرانی ہو کر اور یہہ یعنی جو کچہہ کہ مذکور ہوا شرط ہونا زاد
و راحلہ کا اور وعید اس عبادت کی ترک کرنی پر اسواسطی ہی کہ اللہ تعالی بابرکت و برتر نی فرمایا اور واسطی اللہ کی واجب ہی لوگون پر حج کرنا خانہ کعبہ کا اوسپر
کہ طاقت رکہی طرف اوسکی راہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور اوسکی سند مین گفتگو ہی اور ہلال بن عبد اللہ مجہول ہی اور حارث ضعیف کیا

جاتا ہی حدیث مین ف مالک ہو توشہ کا یعنی اتنا خرچ ہو کہ راہ مین جاتی آتی کفایت کری اور اپنی اہل و عیال کو بھی اسقدر دی جاوی کہ جبتک یہہ آوی انکو
کافی ہو پس جس پاس اتنا خرچ ہو اور سواری ہو اگرچہ بکرایہ ہو اور وہ پہر حج نہ کری تو مرتا ہی اسحالت مین کہ مانند یہودی اور نصرانی کی ہوتا ہی یعنی مانند انکی ہوتا ہی
کفر مین اگر منکر اسکی فرضیت کا ہو کر ترک کری اور بغیر انکار کی نہ کری تو مانند اونکی ہوتا ہی گناہ مین اور بعضون نی کہا کہ یہہ ازراہ تغلیظ و تشدید کی فرمایا غرضکہ یہہ
نوع اسکا ترک کرنا ایسا گناہ ہی کہ جسکو حضرت نی فرمایا کہ یہودی اور نصرانی ہو کر مرتا ہی عیاذا باللہ منہ اور بعد لفظ سبیلا کی باقی آیت یہہ ہی وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ
غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ یعنی اور جو کوئی کفر کری اور کفران نعمت خدا تعالی کا کری یعنی بسبب نہ بجالانی طاعات کی پس اللہ تعالی بی نیاز ہی عالم کی لوگونسی یعنی طاعت
کرین یا نہ کرین اوسکو نفع اور نقصان اوس سی نہین فائدہ اور نقصان انہین کو ہی پہر ظاہر یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تمام آیۃ پڑہی ہوگی راوی نی لفظ
سبیلا ہی تک پڑہی ایسلیے کہ پورا استدلال سارہی آیت سی حاصل ہوتا ہی واللہ اعلم ش ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاصَرُوْرَۃَ فِی الْاِسْلَامِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین صرورۃ اسلام مین نقل کی یہہ ابو داود نی
ف صرورۃ اوسکو کہتی ہین کہ جسنی کبھی حج نکیا ہو یعنی جسنی حج نہ کیا بعد واجب ہونیکی تو نہین وہ مسلمان کہا طیبی نی کہ دلالت کرتا ہی ظاہر اس حدیث کا
اسپر کہ جو استطاعت رکہی حج کی اور حج نہ کری تو نہین وہ مسلمان اور مراد اس سی تغلیظ ہی یا یہہ کہ مسلمان کامل نہین ہوتا اور بعضون نی کہا کہ معنی صرورۃ کی
ہین ترک کرنا نکاح اور حج کا یعنی ترک کرنا نکاح و حج کا اسلام مین نہین ہی بلکہ رہبانیۃ مین ہی حاصل یہہ کہ مسلمانونکو ترک کرنا حج اور نکاح کا نہ چاہیی ن ع ح
وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ فَلْیُعَجِّلْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو ارادہ کری حج کا پس چاہیی کہ جلدی کری نقل کی یہہ ابو داود اور دارمی نی ف یعنی جو کوئی چاہی حج کرنا اور قادر
ہو اوسکی ادا کرنی پر پس چاہیی کہ جلدی کری اور فرصت کو غنیمت جانی ایسلیے کہ بہت سی آفتین ہین اوسکی تاخیر مین اور بیچ صحیح روایت ہمارے مذہب کی اور امام
مالک اور احمد سی یہہ ہی کہ حج واجب علی الفور ہی یعنی جب حج فرض ہو اور موسم جانیکا ہو اور قافلہ بہم پہنچی اگر احتیاج ہو قافلہ کی تو اوسی سال حج کری دوسری
سال تک تاخیر نکری اگر تاخیر کریگا کئی سال تو فاسق ہوگا اور قبول نہین کیجائیگی گواہی اوسکی پہر اگر اسباب جاتا رہیگا تو فرض اوسکی ذمہ رہیگا اور امام محمد اور شافعی
کی نزدیک واجب علی التراخی ہی یعنی اخیر عمر تک جائز ہی تاخیر اوسکی جیسیکہ جائز ہی تاخیر نماز کی آخر وقت تک مگر یہہ کہ گمان ہو فوت ہونی حج کا تو نہ تاخیر کری
پس اگر مرا باوجود فرض ہونی حج کی اور حج نہ کیا تو گنہگار مرا اسکی نزدیک اور ہماری علما نی لکہا ہی کہ اگر حج نکری یہانتک کہ تلف ہو جاوی مال اوسکا تو پہنچتا ہی اوسکو
یہہ کہ قرض لی مال اگرچہ نہ قادر ہو اوسکی ادا پر اور امید ہی یہہ کہ نہ مواخذہ کریگا اوس سی اللہ تعالی اسپر اگر نیت ادا کی رکہتا ہوگا کہ جب قادر ہونگا ادا کرونگا ع ح
ح ن فی المرقاۃ والمناسک درمختار وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَابِعُوْا بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ فَاِنَّھُمَا
یَنْفِیَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ وَالذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ وَلَیْسَ لِلْحَجَّۃِ الْمَبْرُوْرَۃِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّۃُ رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْ عُمَرَ اِلٰی قَوْلِہٖ خَبَثَ الْحَدِیْدِ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پی در پی کرو حج اور عمرہ پس تحقیق یہہ دونون یعنی ہر ایک نفی سی دور کرتی ہین فقر کو اور گناہونکو جیسی دور کرتی ہی بہٹی میل لوہیکا اور
سونیکا اور روپی کا اور نہین ہی واسطی حج مقبول کی ثواب مگر بہشت نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی اور نقل کی احمد اور ابن ماجہ نی حضرت عمر سی لفظ خبث الحدید
تک ف پی در پی کرو حج اور عمرہ یعنی قران کرو کہ اوسمین حج اور عمرہ دونون ہوتی ہین چنانچہ بیان اسکا آگی آویگا یا مراد یہہ ہی کہ عمرہ کیا ہو تمنی تو پہر حج کرو اور
اگر حج کیا ہو تو پہر عمرہ کرو اور فقر سی مراد فقر ظاہر یا فقر باطن ہی یعنی مالدار ہوجاتا ہی یا دل غنی ہو جاتا ہی ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا یُوْجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَۃُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابن عمر

کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا چیز واجب کرتی ہی حج کو فرمایا توشہ اور سواری نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی

ف کیا چیز واجب کرتی ہی حج کو یعنی کیا ہی شرط واجب ہونی حج کی فرمایا توشہ یعنی خرچ اسقدر ہو کہ جاتی آتی اوسکو اور اوسکی عیال کو کفایت کری اور سواری کہ اوسپر سوار ہو کر جاوی اور شرطیں واجب ہونی حج کی کتنی ہی ہین چنانچہ آگی انشاء اللہ تعالی مذکور ہونگی پس خاص انہیں دو شرطونکو اسلیے ذکر کیا کہ یہہ اصل اور برتر ہین اور اس حدیث مین رد ہی امام مالک پر کہ وہ کہتی ہین واجب ہوتا ہی حج اوسپر بہی کہ قادر ہو پیادہ پاچلنی پر اور تجارہ پر یا کسب پر ۱۲ ح **وعنہ**

قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الْحَاجُّ قَالَ الشَّعِثُ التَّفِلُ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا السَّبِيْلُ قَالَ زَادٌ وَّرَاحِلَةٌ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ فِيْ سُنَنِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرِ الْفَصْلَ الْاٰخِيْرَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا پوچہا ایک شخص نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا کیا ہی صفت حاجی کی فرمایا سر غبار آلودہ پراگندہ بال بو آتی ہو بسبب بی تیلی اور میل کی یعنی تارک الزینت ہو پہر کہڑا ہوا ایک اور شخص اور کہا یارسول اللہ کونسی چیزین حج مین بہت ثواب رکہتی ہین یعنی بعد ارکان حج کی فرمایا بلند کرنا آواز کا ساتہہ کہنی لبیک کی اور بہانا خون قربانی یا ہدی کا پہر کہڑا ہوا ایک شخص اور پس کہا یارسول اللہ کیا ہی سبیل یعنی کلام اللہ مین حج کی آیہ مین جو آیا ہی من استطاع الیہ سبیلا تو مراد سبیل سی کیا مراد ہی فرمایا توشہ اور سواری نقل کی یہہ شرح السنہ مین اور نقل کی ابن ماجہ نی بیچ سنن اپنی کی مگر نہین ذکر کی عبارت اخیر کی یعنی فقام آخر جو اخیر ہی **وعن ابی رزین**

الْعُقَيْلِيِّ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابی رزین عقیلی سی یہہ کہ وہ آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پہر کہا یارسول اللہ تحقیق باپ میرا بہت بوڑہا ہی نہین طاقت رکہتا حج کی اور نہ عمرہ کی اور نہ سوار ہونیکی یعنی افعال حج اور عمرہ کی نہین کر سکتا اور نہ سوار ہو کر انکی لیی جا سکتا ہی فرمایا حج کر اپنی باپ کی طرف سی اور عمرہ کر نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** بیان اسکا اوپر ہو چکا ہی ۱۲ **وعن ابن**

عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ قَالَ مَنْ شُبْرُمَةُ قَالَ اَخٌ لِّيْ اَوْ قَرِيْبٌ لِّيْ قَالَ اَحَجَجْتَ عَنْ نَّفْسِكَ قَالَ لَا قَالَ حُجَّ عَنْ نَّفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہی لبیک شبرمہ کی طرف سی فرمایا پیغمبر خدا نی کون ہی شبرمہ کہا اوسنی بہائی میرا ہی یا کہا قریب میرا ہی فرمایا کیا حج کر چکا ہی تو اپنی طرف سی کہا نہین فرمایا حج کر تو اپنی طرف سی پہر حج کر شبرمہ کی طرف سی نقل کی یہہ شافعی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** یہی مذہب ہی امام شافعی اور امام احمد کا کہ جبتک اپنا حج فرض نہ ادا کری اور کی طرف سی حج کرنا اوسکو درست نہین اور امام مالک اور امام اعظم کی نزدیک درست ہی حج کرنا غیر کی طرف سی گو کہ آپ حج نہ کیا ہو لیکن اولی یہہ ہی کہ پہلی آپ حج کر لی پہر اور کی طرف سی کری پس انکی نزدیک یہہ امر استحباب کی لیی ہی یعنی یہہ بات بہتر ہی نہ کہ واجب اور بہتر جواب یہہ ہی کہ یہہ حدیث ضعیف ہی یا منسوخ ہی اسلیے انہون نی اسپر عمل نہین کیا ۱۲ ع ح **وعنہ** قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيْقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا معین کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جگہہ احرام کی مشرق والونکی لیی عقیق نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** عقیق نام ایک جگہہ کا ہی کہ محاذی ہی ذات عرق کی اور مشرق والونسی وہ لوگ مراد ہین کہ گہر اونکی خارج حرم کی جانب مشرق مکی کی ہین اور وہی عراقی کہلاتی ہین جو کہ اگلی حدیث مین مذکور ہین پس مشرق والونکی جگہہ احرام کی دو ہوئین ایک تو عقیق اور دوسری ذات عرق جو کوئی ان دونون جگہو مین سی جس جگہہ پر گذری وہین سی احرام باندہے ۱۲ ع مولانا **وعن عائشۃ**

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عائشہ رضی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی معین فرمائی عراق والونکی لیی احرام کی جگہہ ذات عرق نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **وعن** أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ أَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی جو شخص کہ احرام باندہی حج کا یا عمرہ کا بیت المقدس سے مسجد الحرام تک یعنی مکی تک بخشی جاتی ہین اوسکی وہ گناہ کہ پہلی کیی اور وہ گناہ کہ پیچہی کریگا یا فرمایا کہ واجب ہوتی ہی اوسکی لیی بہشت یعنی ابتداً نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** او عمرہ مین لفظ او کا تنویع کی لیی ہی اور او وجبت الجنۃ مین شک راوی کا اور جب آدمی بیت المقدس سی آتا ہی مکہ کی طرف تو راستہ مین مدینہ مطہرہ بھی ملتا ہی پس مشرف ہوتا ہی ساتہہ فضل مقامات کے اول اور اوسط اور آخر مین اس سبب سی یہہ ثواب عظیم پاتا ہی اور بعضون نی کہا کہ اس حدیث مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ احرام کی جگہہ جتنی دور ہوگی اوتنا ہی ثواب زیادہ ہوگا انتہی اور جاننا چاہیی کہ تقدیم احرام کی مواقیت سی یعنی احرام کی جگہونسی احرام پہلی باندہنا اور اپنی گہر سی احرام باندہ کر جانا ہمارے نزدیک افضل ہی اور شافعی کا بہی ایک قول یہی ہی اور یہہ جب ہے کہ بچ سکی ممنوعات احرام سی اور اگر جانی کہ نہین بچ سکیگا تو میقات سی افضل ہی اور حج کی مہینونسی پہلی احرام باندہنا مکروہ ہی ہمارے نزدیک بلکہ اور یہی کہا مالک اور احمد نی اور شافعی سی ایک روایت تو یہہ ہی کہ اوسکا احرام ہی نہین درست ہوتا اور مشہور روایت اونکی یہہ ہی کہ وہ احرام حج کا بدل کر احرام عمرہ کا ہوجاتا ہی ۱۲ ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابن عباس قَالَ كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّونَ فَلَا يَتَزَوَّدُونَ وَيَقُولُونَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُونَ فَإِذَا قَدِمُوا مَكَّةَ سَأَلُوا النَّاسَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہی یمن والی حج کرتی اور نہ توشہ لیتی اور کہتی ہم توکل کرنی والی ہین پس جب آتی مکہ مین مانگتی آدمیونسی پس نازل کی اللہ تعالی نی یہہ آیت اور توشہ لو اور پرہیزگاری کرو سوال سی ایسی کہ بتحقیق بہترین توشہ پرہیزگاری ہی یعنی یہہ سفر آخرة کا توشہ ہے نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اون لوگون نی توکل کو توشہ خیال کیا تہا اگرچہ حقیقت مین وہ توکل نہ تہا پس فرمایا کہ تقوی بہتر اوس سی ہی اوسکو توشہ ٹہراؤ اور آیۃ اور حدیث مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ اسباب کرنا منافی توکل کی نہین ہی بلکہ یہہ افضل ہی کاملین کی نزدیک ہاں درجہ کوئی ارادہ کری نری توکل کا یعنی بدون اسباب کی وسکو بہی کچہہ حرج نہین بشرطیکہ مضبوط ہو کہ صبر کر سکی ۱۲ ع ح **وعن** عائشة رض قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ قَالَ نَعَمْ عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيهِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ عورتون پر ہی جہاد فرمایا کہ ہان عورتون پر ایسا جہاد ہی کہ نہین لڑائی اوس مین کہ وہ حج وعمرہ ہین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** حج وعمرہ مین لڑائی تو نہین لیکن مشقت سفر اور مفارقت گہر کی لوگونکی اور وطن کی ایسی ہوتی ہے جیسی جہاد مین پس وہ عورتونکی حق مین بمنزلہ جہاد کی ہین ۱۲ ع **وعن** أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ أَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ أَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ إِنْ شَاءَ يَهُودِيًّا وَإِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نہ منع کیا اوسکو حج سی حاجت ظاہری نی کہ نہ تہا توشہ اور سواری کا ہی یا بادشاہ ظالم نی یا مرض بند کرنی والی نی پس مرگیا اور حج نکیا پس چاہیی کہ مری اگر چاہی یہودی ہو کر اور اگر چاہی نصرانی ہو کر نقل کی یہہ دارمی نی **ف** بادشاہ ظالم نی یعنی راستہ مین بادشاہ ظالم سی ڈرتا ہی اپنی جان و مال کی تلف پر تو حج فرض نہین ہوتا اور اسیطرح بیماری کہ اوس سی سفر نہ کر سکی مانع حج کی ہی پس اندہی اور فالج والی وغیرہ پر حج فرض نہین حاصل ساری حدیث کا یہہ ہی کہ جس پاس سواری اور خرچ راہ ہو اور کوئی بادشاہ ظالم اور بیماری بہی مانع نہو اور باوجود اوسکی حج نکری تو چاہی یہودی ہو کر مری چاہی نصرانی ہو کر اللہ کو کچہہ پروا اوسکی نہین اور بیان اسکا اوپر گذر چکا ہی ۱۲ ع **وعن**

ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحجاج والعمار وفد اللہ ان دعوہ اجابہم وان استغفروہ غفر لہم
رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ اونہوں نے فرمایا کہ حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے مہمان ہیں
اللہ تعالی کے اگر دعا مانگتے ہیں اللہ تعالی سے قبول کرتا ہے دعا انکی اور اگر بخشش چاہتے ہیں اوس سے بخشتا ہے واسطے انکے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **وعنہ**
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وفد اللہ ثلثۃ الغازی والحاج والمعتمر رواہ النسائی والبیہقی فی شعب
الایمان اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مہمان اللہ کے تین ہیں جہاد کرنے والے اور حج کرنے والے
اور عمرہ کرنے والے نقل کی یہہ نسائی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
لقیت الحاج فسلم علیہ وصافحہ ومرہ ان یستغفر لک قبل ان یدخل بیتہ فانہ مغفور لہ رواہ احمد اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ملاقات کرے تو حاجی سے یعنی جو کہ حج کر چکے پس سلام کر اوس پر اور مصافحہ کر اوس سے اور کہہ اوس سے یہہ کہ بخشش چاہے تیرے
لیے پہلے اس سے کہ داخل ہو اپنے گہر میں اسلیے کہ تحقیق وہ بخشا گیا ہے نقل کی یہہ احمد نے ف پہلے داخل ہونیکی قید اسلیے لگائی کہ وہ منور ہوا ہے خدا میں سے
اور اپنے اہل و عیال میں مشغول نہیں ہوا پاک ہے گناہوں سے دعا اوسکی بہت مقبول ہوگی اور حاجی کے حکم میں عمرہ کرنے والا اور جہاد کرنے والا اور طالب علم بہی ہیں
یعنی یہہ جب گہر کو آویں تو اونسے بہی پہلے داخل ہونیکے گہر میں اسیطرح سلام وغیرہ کر کر دعا بخشش کی کروانی کہ وہ بہی مغفور ہیں ع **وعن** ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خرج حاجا او معتمرا او غازیا ثم مات فی طریقہ کتب اللہ لہ اجر الغازی والحاج
والمعتمر رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نکلا ارادہ حج کی یا عمرہ کی یا جہاد کی پہر
مر گیا بیچ راہ اوسکی لکہتا ہے اللہ تعالی واسطے اوسکے ثواب جہاد کرنے والے اور حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے کا نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف
انہیں کے حکم میں ہے وہ شخص کہ طلب علم دین کے لیے نکلا تہا اور پہر مر گیا یعنی اوسکے لیے بہی ثواب اونکا سا لکہا جاتا ہے ح

باب الاحرام والتلبیۃ

باب ہے بیچ بیان احرام باندہنے کی اور لبیک کہنے کی ف احرام کو احرام اسلیے کہتے ہیں کہ منع چیزیں احرام باندہنے والے پر
حرام کرتی ہیں چنانچہ بیان انکا آگے ہوگا انشاء اللہ تعالی ح

الفصل الاول

عن عائشۃ قالت کنت
اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحرامہ قبل ان یحرم ولحلہ قبل ان یطوف بالبیت بطیب فیہ مسک
کانی انظر الی وبیص الطیب فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو محرم متفق علیہ روایت ہے عائشہ سے کہا
تہی میں خوشبو لگاتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے احرام انکے کی پہلے احرام باندہنے کی اور واسطے نکلنے انکے کی احرام سے پہلے طواف کرنیکی ساتہ خانہ کعبہ کی
ساتہ خوشبوئی کی کہ ہوتا تہا اوس میں مشک گویا کہ دیکہتی ہوں میں طرف چمک خوشبوئی کی بیچ مانگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ ہوتے محرم یعنی وہ چمک گویا میرے
آنکہوں کے آگے پہرتی ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف واسطے احرام انکے کی حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ احرام کا کرتے تو میں خوشبو
حضرت کے لگاتی اور وہ خوشبو ایسی ہوتی کہ اوس میں مشک بہی ہوتا پس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ اگر خوشبو پہلے احرام کے لگا دیں اور اثر اوسکا بعد احرام کے باقی رہے
تو کچہہ مضر نہیں اسلیے کہ ممنوعات احرام سے استعمال کرنا خوشبو کا بعد احرام کے ہے نہ پہلے پس مذہب امام ابو حنیفہ اور امام احمد کا تو یہی ہے اور امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک
مکروہ ہے پہلے احرام کے لگانا ایسی خوشبو کا کہ باقی رہے اثر اوسکا بعد احرام باندہنے کے اور واسطے نکلنے انکے کی احرام سے الخ جاننا چاہیے کہ روز عید کے کہ مزدلفہ سے منی کو
آتے ہیں بعد رمی جمرہ عقبہ کے احرام سے نکل آتے ہیں اور سب کچہہ حلال ہو جاتا ہے مگر عورت حلال نہیں ہوتی ہے یہاں تک کہ مکہ کو آتے ہیں اور طواف افاضہ کرتے
ہیں پہر عورت بہی حلال ہو جاتی ہے پس حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ جب حضرت احرام سے نکلتے تو جب بہی میں حضرت کے خوشبو لگاتی پہلے طواف کرنیکے ع ح

وعن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يهل ملبدا يقول لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك
لك لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك لا يزيد على هؤلاء الكلمات متفق عليه اور روایت ہی ابن عمر
کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آواز بلند کرتی تہی تلبیہ کہی ہوی کہتی حاضر ہون خدمت تیری مین بار الہی حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون
خدمت تیری مین نہین ہی کوئی شریک تیرا حاضر ہون تیری خدمت مین تحقیق سب تعریف اور نعمت واسطی تیری ہی اور بادشاہت بہی نہین شریک واسطی تیری نہ زیادہ
کرتی تہی ان کلمات پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف تلبید کہی ہوی تلبید یہہ ہی کہ ڈالی محرم سر مین گوند یا خطمی تا میندی یا اور کچہہ تاکہ بال ملجاوین آپسمین
اور نہ بہین اونمین غبار اور جوئین محفوظ رہین اور لفظ والملک کا عطف ہی الحمد پر اسلیئی مستحب ہے وقف کرنا لفظ والملک پر اور اختلاف کیا گیا ہی لبیک کہنی مین ہماری
نزدیک تو شرط ہی واسطی صحت احرام کی اور امام مالک نی کہا کہ نہین ہی واجب لیکن اوسکی ترک کرنی مین دم آتا ہی اور امام شافعی کی نزدیک سنت ہی نہین دم آتا
اوسکی ترک کرنی مین اور نہ زیادتی کرتی تہی یعنی اکثر اسیقدر کہتی تہی والا اور الفاظ بہی سوای اسکی روایت کیی گئی ہین پہر کمی کرنی ان الفاظ مین مکروہ ہی اور
زیادتی کرنی نہین مکروہ بلکہ مستحب ہی اور مستحب ہی سب علما کی نزدیک بلند آواز سی لبیک کہنی ١٢ع وعنه قال كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا ادخل رجله في الغرز واستوت به ناقته قائمة اهل من عند مسجد ذي الحليفة متفق عليه اور روایت ہی ابن عمر
سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل کرتی پاؤن اپنا رکاب مین اور اوٹہاتی اونکو اونٹنی در حالیکہ کہڑی ہوتی احرام باندہتی نزدیک مسجد ذی الحلیفہ
کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کی مدینہ سی پڑہ کر روانہ ہوی اور نماز عصر کی ذی الحلیفہ مین کہ میقات اہل مدینہ کا ہی
جا پڑہی اور رات وہان گذاری اور صبح کو احرام باندہا اور اسحدیث سی معلوم ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بعد بیٹہنی کی اونٹ کی پیٹہہ پر اور کہڑی ہونی
اوسکی لبیک کہی اور اور روایت مین آیا ہی کہ بعد دو رکعتون احرام کی لبیک کہی اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ بیدا مین کہ نام ایک جگہہ بلند کا ہی پہونچ
کر لبیک کہی پس امام شافعی نی تو اول روایت پر عمل کیا ہی کہ اونٹ پر بیٹہہ کر لبیک کہی اور امام اعظم اور امام مالک اور احمد نی دوسری روایت پر عمل کیا ہی کہ اونکی
نزدیک مستحب یہہ ہی کہ بعد پڑہنی دو رکعت احرام کی نیت احرام کی کری اور لبیک کہی اسحالمین کہ بیٹہا ہو چنانچہ ہدایہ مین لکہا ہی کہ اگر اونٹ پر بیٹہہ کر لبیک کہی
تو درست ہی لیکن بعد نماز کی افضل ہی اور تطبیق ان روایات مین یون کی گئی ہی کہ حضرت نی مصلی پر لبیک کہی پہر جب اونٹنی پر بیٹہی جب بہی کہی پہر جب
بیدا پر پہونچی جب بہی کہی چنانچہ اسلیئی علما نی لکہا ہی کہ مستحب ہی تکرار لبیک کی نزدیک تغیر حالتون اور زمانون اور مکانون کی پس جس راوی نی جہان
لبیک کہتی سنا وہ یہہ سمجہا کہ یہین سی لبیک کہنی شروع کی اور سوا اس توجیہ کی روایت ابن عباس کی ہی کہ ترجمہ حضرت شیخ رح کمین فی کرکی گیی ہی ١٢ع ح
وعن ابي سعيد الخدري قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم نصرخ بالحج صراخا رواه مسلم
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا نکلی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسحالمین کہ چلاتی تہی ہم ساتہہ حج کی چلانا نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی بلند آواز
سی لبیک کہتی تہی حج کی لیی اور شاید کہ اقتصار ذکر حج پر اسلیئی کیا کہ وہ اصل اور مقصود عظم ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ حال اونکا ہی اور جو کہ موافق اوسکی تہی در حال
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سکوت عنہ ہی کہ اور روایت سی واضح ہوگا پس نہین منافی ہی یہہ روایت روایات آیندہ کی ١٢ع وعن انس قال كنت رديف
ابي طلحة وانهم ليصرخون بهما جميعا الحج والعمرة رواه البخاري اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہا مین بیٹہا ہوا پیچہی ابو طلحہ کی سواری پر اور تحقیق صحابہ
یعنی اکثر صحابہ البتہ چلاتی تہی ساتہہ دونون کی اکٹہی یعنی حج اور عمرہ کی نقل کی یہہ بخاری نی ف یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ قران افضل ہی اور
معنی قران کی آگی معلوم ہونگی انشاء اللہ تعالی اور یہی مذہب ہی ہمارا اسلیئی کہ صحابہ حضرت کی ساتہہ تہی وہ مخالفت حضرت کی کب کرتی یعنی حضرت نی قران
کیا ہوگا باتباع حضرت کی صحابہ نی بہی قران کیا ١٢ع وعن عائشة قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام حجة الوداع

کو نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل حکم کیا مجھکو یہہ کہ امر کرون مین یارون اپنے کو یہہ کہ بلند کرین آوازین
اپنی ساتھ اہلال کے یا کہا تلبیہ کے نقل کی اسکو مالک نے اور ترمذی نے اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف اور طیبی مین لفظ او کا شک راوی کا ہے کہا بالاہلال کہا
یا بالتلبیہ یعنی دونو لفظ ایک ہی ہین لبیک کہنا اور پکار کر لبیک کہنی مرد کو مستحب ہے لیکن اتنا نہ چلاوے کہ نفس کو رنج ہو اور عورت چپکی کہے اس طرح کہ آپ ہی سنے
اور روایت ہے ع وعن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يلبي الا لبى من عن يمينه وشماله
من حجر او شجر او مدر حتى تنقطع الارض من ههنا وههنا رواه الترمذي وابن ماجة اور روایت ہے سہل بن سعد سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ لبیک کہتا ہو مگر لبیک کہتی ہین جو چیز اسکی داہنی طرف اور اسکی بائین طرف ہین قسم پتھر یا درخت یا ڈھیلے
سے یہانتک کہ تمام ہو زمین یہان سے اور یہان سے یعنی داہنی اور بائین طرف کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنی جو کوئی لبیک کہتا ہے تو سب چیزین
زمین کی موافقت اسکی کرتی ہین یعنی وہ بھی لبیک کہتی ہین اور وعن ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يركع بذي الحليفة
ركعتين ثم اذا استوت به الناقة قائمة عند مسجد ذي الحليفة اهل بهؤلاء الكلمات ويقول لبيك
اللهم لبيك لبيك وسعديك والخير في يديك لبيك والرغباء اليك والعمل متفق عليه
ولفظه لمسلم اور روایت ہے ابن عمر سے کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی ذی الحلیفہ مین دو رکعتین پہر جسوقت کہ اونہائی حضرت کو اونٹنی
اوپر ہی نزدیک مسجد ذی الحلیفہ کی بلند کرتی آواز اپنی ساتہہ ان کلمات کی یعنی لبیک مشہور کہ اور کہتی یعنی زیادہ کہتی لبیک مشہور سے یہہ کہ حاضر ہون تیری خدمت مین
یا الہی حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون تیری خدمت مین اور نیکبختی حاصل کرتا ہون تیری خدمت مین اور بہلائی تیری ہی ہاتہہ مین ہی حاضر ہون تیری خدمت
مین اور رغبت طرف تیری ہے اور عمل تیری ہی لیے ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکی مسلم کی ہین ف پڑہتی ذی الحلیفہ مین دو رکعتین سنت احرام کی تا یہ
پڑہتی نہین قبل یا اور اخلاص اور نیت کرتی احرام کی اور لبیک کہتی بعد اوسکی پہر جب اونٹنی حضرت کو سوار کرکے کھڑی ہوتی مسجد ذی الحلیفہ کے پاس تو لبیک مشہور
کہتی اور زیادہ اوس پر کہ آخر لبیک تک ع وعن عمارة بن خزيمة بن ثابت عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه
كان اذا فرغ من تلبيته سأل الله رضوانه والجنة واستعفاه برحمته من النار رواه الشافعي اور روایت ہے عمارہ بن خزیمہ
بن ثابت سے نقل کی اپنے باپ سے یعنی خزیمہ سے او سنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ تہی حضرت جب فارغ ہوتے اپنی لبیک کہنی سے مانگتی اللہ تعالی سے
خوشنودی اوسکی اور جنت اور طلب معافی کرتی اوس سے ساتہہ رحمت اوسکی آگ سے نقل کی یہہ شافعی نے ف کہا علما ہمارے نے کہ مستحب ہے یہہ کہ درود بہیجے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جبکہ فارغ ہو لبیک کہنی سے اور آواز پست کرے درود بہیجنے مین بنسبت لبیک کہنے کے اور مانگے اللہ تعالی سے خوشنودی اسکی اور جنت
اور پناہ مانگے اوس سے آگ سے اور دعا مانگے اپنے لیے جو چاہے اور لبیک کہنے کی حالت مین مکروہ ہے کسیکو سلام علیک کرنی اوس سے لیکن اگر کوئی سلام علیک کرے تو اوسکو
جواب دینا جائز ہے پہر لبیک کہنی ایکبار شرط ہے ہمارے نزدیک اور زیادہ ایکبار سے سنت ہے یہانتک کہ لازم آوے ساتہہ نیت کے اسکی ع

الفصل الثالث

فصل تیسری عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما اراد الحج اذن في الناس
فاجتمعوا فلما اتى البيداء احرم رواه البخاري روایت ہے جابر سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا حج کا خبردار کر دیا لوگونکو
پس جمع ہوئے پہر جب آئے میدان بیدا کی مین احرام باندہا نقل کی یہہ بخاری نے ف خبردار کر دیا یعنی منادی کرنے والیکو حکم فرمایا کہ منادی کردی لوگون مین کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ حج کا رکہتے ہین اس سال پس جمع ہوئے خلق کثیر مدینہ مین پس جب آئے بیدا مین کہ نام ایک میدان کا ہے قریب ذی الحلیفہ کے احرام باندہا یعنی ظاہر
کیا احرام کو لبیک کہکر ورنہ یہی کہ ثابت ہوا ہے کہ حضرت نے احرام باندہا مسجد ذی الحلیفہ مین بعد دو رکعت احرام کی ع وعن ابن عباس قال

كَانَ الْمُشْرِكُونَ يَقُولُونَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَيَقُولُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكُمْ قَدْ قَدْ إِلَّا شَرِيْكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ يَقُولُونَ هٰذَا وَهُمْ يَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا کہتی تہی مشرک حاضر ہین تیری خدمت مین نہین شریک واسطی تیری کوئی پس فرماتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم افسوس ہی تمکو پس بس یعنی بس اتنا ہی کہو اس سی زیادہ نکہو کہتی تہی مشرک زیادہ اس سی مگر وہ شریک کہ واسطی تیری ہی مالک ہی تو اوسکا اور نہین وہ شریک مالک تیرا کہتی مشرک ان کلمات کو اس حالت مین کہ طواف کرتی خانہ کعبہ کا نقل کیا ہی اسکو مسلم نی ف مشرک بہی حج اور عمرہ اور طواف وغیرہ خانہ کعبہ کا کرتی اور ہمیشہ تعظیم اسکی کرتی لیکن بسبب شرک کی لبیک اس طرح کہتی لبیک لا شریک لک الا شریکا ہو لک یعنی شرکا کی حق تعالی سی کرتی اور بتونکو ستنا کرتی کہ وہ شریک خدا کی ہین لیکن مملوک اسکی ہین پس جب وہ یہانتک پہنچتی لبیک لا شریک لک تو حضرت فرماتی کہ بس اسیقدر کہو کہ کوئی شریک نہین خدا کا اور زیادہ اس سی نہ کہو الا شریکا الخ اور حقیقت مین یہہ کہنا انکا کمال انکی حمق پر دلالت کرتا ہی کہ مملوک شریک مالک کا کیونکر ہو سکتا ہی ۱۲ ح

باب قصۃ حجۃ الوداع

باب ہی بیچ قصہ حجۃ الوداع کی ف وداع واو کی زبر سی یعنی رخصت کرنیکا ہی اور حجۃ الوداع اوس حج کو کہتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بعد فرض ہونی حج کی دسوین سال ہجرت مین کیا یہہ نام اسلیی کہا گیا کہ حضرت نی وہین لوگونکو تعلیم احکام شرع کی کی اور رخصت کیا اونکو اور خبر دی اپنی رحلت کی اور اونکو گواہ کیا اداء رسالت پر اور احکام کی پہنچانی پر اور یہہ حدیث جابر کی جامع تر احادیث کی ہی اسمین ڈیڑہ سو مسئلی فقہ کی ہین اور اگر کوئی تامل کری تو اس سی بہی زیادہ نکل سکتی ہین شرح طیبی

الفصل الاول

[illegible] عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ بِالْمَدِيْنَةِ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ فِي الْعَاشِرَةِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى إِذَا أَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي بِثَوْبٍ وَأَحْرِمِي فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالتَّوْحِيْدِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتّٰى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشٰى أَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلٰى مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ

روایت ہی جابر بن عبد اللہ سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹہیری رہی مدینہ مین نو برس کہ حج نہین کیا تہا لیکن عمرہ کیا جیسا کہ گذرا پہر خبر کی لوگون مین یعنی ندا کی ندا کرنی والی نی حضرت کی حکم سی دسوین سال مین یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ حج کا رکہتی ہین پس آئی مدینہ مین آدمی بہت پس نکلی ہم ساتہ حضرت کی یعنی جبکہ پانچ دن باقی رہی ذیقعدہ کی درمیان ظہر و عصر کی یہانتک کہ جب پہونچی ہم ذو الحلیفہ مین پس جنی اسماء بنت عمیس محمد بن ابی بکر کو پس بہیجا اسماء نی یعنی کسیکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کیا کرون مین یعنی بیچ مقدمہ احرام کی آیا احرام باندہون یا نہین اور باندہون تو کیونکر باندہون فرمایا غسل کر اور لنگوٹ باندہ ساتہ کپڑی کی اور احرام باندہ پس نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مسجد ذی الحلیفہ مین پہر سوار ہوی قصوا پر کہ نام حضرت کی اونٹنی کا تہا یہانتک کہ جب ٹہری ہوئی ساتہ حضرت کی اونٹنی اونکی میدان بیدا پر آواز بلند کی ساتہ لبیک کہنی کی کہ وہ یہہ ہی حاضر ہون تیری خدمت مین یا الہی حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون تیری خدمت مین نہین کوئی شریک واسطی تیری حاضر ہون تیری خدمت مین تحقیق تعریف اور نعمت تیری ہی لیتی ہی اور بادشاہت نہین شریک کوئی واسطی تیری کہا جابر نی نہین تہی ہم یعنی پہلی اس سی نیت کرتی مگر حج کی نہ تہی ہم جانتی عمرہ کو یعنی حج کی مہینون مین یہانتک کہ

[illegible] خانہ کعبہ کی [illegible] حضرت کی [illegible]

[illegible] یعنی حضرت مقام ابراہیم کی پیچھے [illegible] نماز [illegible]

حنفیہ [illegible] درمیان [illegible] خانہ کعبہ کی [illegible] روایت [illegible] حضرت [illegible] قل یا ایہا الکافرون [illegible]

[illegible] کہا [illegible]

[illegible] انتقال کی بعد حضرت ابوبکر [illegible] انتقال کی بعد حضرت [illegible]

حضرت ابوبکر کی [illegible] اور غسل کروانے [illegible] پس یہ حدیث [illegible] کہ غسل کرنا نفاس والی عورت کو احرام کے

لیے سنت ہے اور یہ غسل نظافت یعنی ستھرائی کا ہے نہ طہارت کا [illegible] عورت نفاس والی کو احرام کا [illegible] تیمم کرنا نہیں [illegible] اور یہی حکم حائض کا ہے

اور احرام باندھنا یعنی نیت احرام کی کرے اور لبیک کہے [illegible] معلوم ہوا کہ احرام نفاس والی عورت کا صحیح ہے اور اس پر اجماع ہے سب علما کا اور نماز پڑھی [illegible]

دو رکعتیں سنت احرام کی [illegible] اگر [illegible] مسجد ہو تو [illegible] سوائے مسجد [illegible]

[illegible] تحیۃ المسجد [illegible]

[illegible] چنانچہ [illegible]

[illegible]

اور نماز تحیۃ المسجد نہیں پڑھی [illegible] تحیہ طواف ہی [illegible] اور پھر چار [illegible] یعنی کعبہ کی طواف کرنے میں سات بار گرد اسکی [illegible] تین [illegible]

[illegible] پہلوان [illegible] اور چار [illegible] اپنی چال [illegible] سبب [illegible] جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمرۃ القضاء

کی لیے مکہ میں آئے تو مشرکوں نے کہا کہ انکو تپ یثرب یعنی مدینہ کی [illegible] سست کردیا [illegible] آنحضرت نے مسلمانوں کو فرمایا کہ اسطرح چلیں کہ اظہار قوت کرو [illegible]

[illegible] علت [illegible] باقی رہا [illegible] اضطباع [illegible] طواف کی [illegible] اضطباع

[illegible] مقام ابراہیم کی [illegible]

[illegible] مقام ابراہیم کی طرف گئے [illegible] مقام ابراہیم نام ایک پتھر کا ہے [illegible] حضرت ابراہیم [illegible] کھڑے ہو کر کعبہ کو بنایا تھا [illegible] نشان [illegible] پاؤں کا

یعنی مقام ابراہیم کی [illegible] جگہ [illegible] ابراہیم [illegible] خانہ کعبہ کی ایک پتھر [illegible] کھڑے ہو کر حضرت نے دو رکعتیں پڑھیں [illegible]

[illegible] نماز [illegible] خواہ مسجد حرام میں پڑھی خواہ باہر مسجد کی اور یہ دو رکعت واجب ہیں ہمارے نزدیک بعد طواف

کی اور امام شافعی کی نزدیک سنت [illegible] قل ھو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ قل ھو اللہ پہلی رکعت میں پڑھی [illegible] یا دوسری

[illegible] سورۃ [illegible] متاخر [illegible] توجیہ اسکی [illegible] علما [illegible] دونوں [illegible] دونوں سورتیں [illegible]

[illegible] قل ھو اللہ [illegible] قل یا ایہا الکافرون [illegible]

[illegible] قل یا ایہا الکافرون [illegible] ثم رجع **ترجمہ**

رَجَعَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ

اللَّهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللَّهَ وَكَبَّرَهُ وَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ

لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ

بِحَذَاهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ مِثْلَ هٰذَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ وَمَشٰى إِلَى الْمَرْوَةِ حَتّٰى انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ سَعٰى
حَتّٰى إِذَا صَعِدَتَا مَشٰى حَتّٰى أَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتّٰى إِذَا كَانَ آخِرُ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ نَادٰى وَهُوَ
عَلَى الْمَرْوَةِ وَالنَّاسُ تَحْتَهُ فَقَالَ لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ
مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَقَامَ سُرَاقَةُ ابْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَلِعَامِنَا هٰذَا أَمْ لِأَبَدٍ
فَشَبَّكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ وَاحِدَةً فِي الْأُخْرٰى وَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لِأَبَدِ أَبَدٍ

پھر پھرے طرف حجر اسود کی پس بوسہ دیا اوسکو پھر نکلے دروازہ مسجد سے یعنی باب الصفا سے طرف پہاڑ صفا کی پس جب نزدیک ہوئے صفا سے پڑھی یہ آیت تحقیق صفا
و مروہ نشانیوں سے ہیں یعنی اللہ کے دین کی نشانیوں سے ہیں اور فرمایا حضرت نے کہ شروع کرتا ہوں میں ساتھ اوس چیز کی کہ شروع کیا اللہ نے ساتھ اوسکی
یعنی جیسے اللہ تعالی نے اول ذکر صفا کا کیا اور پھر مروہ کا اسطرح میں بھی اول صفا پر چڑھتا ہوں اور پھر مروہ پر چڑھونگا پس شروع کیا ساتھ صفا کی پس
چڑھے اوسپر یہانتک کہ دیکھا خانہ کعبہ کو پھر سامنے ہوئے بیت اللہ کے اور حمد و ثنا بیان کی اللہ کی یعنی لا الہ الا اللہ کہا اور بڑائی بیان کی اوسکی یعنی اللہ اکبر کہا اور کہا نہیں
کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے نہیں شریک کوئی اوسکا اوسکے لیے ہے بادشاہت اور اوسکے لیے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے
وہ پورا کیا وعدہ اپنا یعنی اسلام کے بول بالے کا جو کیا تہا اور مدد کی بندے اپنے کی یعنی حضرت کی اور شکست دی گروہ کافروں کو تنہا یعنی خندق کی لڑائی میں پھر دعا
کی درمیان اسکے کہا مانند اسکے تین بار یعنی ذکر کیا اور دعا کی وہ پھر ذکر کیا اور دعا کی تین بار اسطرح کیا پھر اوترے صفا سے اور چلے طرف مروہ کی یہانتک کہ پہونچے قدم حضرت کے
بیچ نشیب میدان کے یعنی بلندی میدان سے پستی میں آئے پھر دوڑے یہانتک کہ جب چڑھنے لگے دونوں قدم حضرت کے یعنی نشیب سے بلندی مروہ پر چڑھنے لگے آہستہ
چلے یعنی دوڑنا موقوف کیا یہانتک کہ آئے مروہ پر پھر کیا مروہ پر جو کیا تہا صفا پر یہانتک کہ جب ہوا آخر پھرنا مروہ پر پکارا اوس حالت میں کہ وہ تھے مروہ پر اور
لوگ تہے نیچے پہاڑ کے فرمایا اگر میں پہلے جانتا امر اپنے سے جو کچھ کہ جانا میں نے پیچھے نہ لاتا میں ساتھ اپنے ہدی اور کر ڈالتا میں حجکو عمرہ پس جو ہو تم میں سے کہ نہو ساتھ اوسکے ہدی چاہیے
چاہیے کہ حلال ہو جاوے یعنی احرام حج کیسے باہر ہو اور کر ڈالے حجکو عمرہ پس کھڑا ہوا سراقہ بیٹا مالک بن جعشم کا اور کہا یا رسول اللہ کیا اسی سال ہمارے کے لیے ہے یہ حکم یا ہمیشہ
کے لیے پس ڈالیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اونگلیاں اپنی ایک ہاتھ کی دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں اور فرمایا کہ داخل ہوا عمرہ حج میں دو بار فرمایا نہیں یعنی یہ حکم
خاص اسی برس میں نہیں ہے بلکہ ہمیشہ کو ہے یعنی جائز ہے عمرہ حج کے مہینوں میں ہمیشہ کو ف یہانتک کہ دیکھا خانہ کعبہ کو اور اوس زمانہ میں کعبہ صفا پر سے معلوم ہوتا تہا
اور اب عمارت مسجد الحرام کیسے چھپ گیا ہے لیکن حجر اسود یعنی دروازوں حرم کیسے کہ محاذی اوسکے ہے معلوم ہوتا ہے اور جو کیا تہا صفا پر یعنی جیسے ذکر اور دعا صفا پر
کی تہی ویسے ہی مروہ پر کی اور سعی درمیان صفا اور مروہ کی سات بار کی صفا سے مروہ تک ایکبار اور مروہ سے صفا تک دوسری بار اسطرح سات بار سعی کی پس
ابتدا سعی صفا سے ہوئی اور ختم مروہ پر جیسا کہ فرمایا یہانتک کہ جب ہوا آخر پھرنا مروہ پر الخ اور یہ سعی کرنی یعنی پھرنا درمیان صفا اور مروہ کی واجب ہے اور اصل اسکی
یہہ ہے کہ حضرت اسمعیل جبکہ نہیں چھوٹے تہے اونکی والدہ حضرت ہاجرہ پانی کی تلاش کو گئیں جب نشیب میں پہونچیں تو حضرت اسمعیل اونکی نظر سے پوشیدہ ہوگئے وہ صفا اور مروے
پر چڑھکر اونکو دیکھتی تہیں پس یہ اونکی سنت ہے حضرت نے بھی بجالائی اور اب مٹی بھر گئی ہے درمیان صفا اور مروہ کی وہ پستی باقی نہیں ہے وہاں نشان بنا دئے ہیں
بجا آوری سنت کے لیے وہاں دوڑتے ہیں اور اگر میں پہلے جانتا امر اپنے سے الخ شرح اس کلام کی درازی چاہتی ہے حاصل اوسکا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جب مکہ میں پہونچے اور عمرہ ادا کر چکے تو صحابہ کو حکم کیا کہ جو ہدی ساتھ نہیں لایا ہے عمرہ کرے اور احرام سے نکل آوے اور فسخ حج ساتھ عمرہ کے کرے اور بعد ازاں ایام حج
میں احرام باندہے اور حج کرے اور جو کوئی ہدی ساتھ لایا ہے عمرہ کرے اور اپنے احرام پر رہے حج تک بعد ادا کرنے حج کے احرام سے نکلے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ہدی لائے تہے احرام باندہے ہوئے تہے یہ بات صحابہ کو گران گذری کئی سبب سے ایک تو اسلیے کہ ہم احرام سے نکلیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندہے ہوئے ہیں

اور ترک متابعت اونکی کا کرین دوسری اینکی که درمیان ہمارے اور وقوف کی سوای پانچ روز کی نہین ہے پس مناسب نہین که احرام سی نکلین اور عورتون پاس جاوین اور منی
ورہنوز ستر وہن ہمارے سی منی ٹپکتی ہو اور یہ عرفہ مین جاوین اور حج کرین اور دوسری اینکی که جاہلیت مین عمرہ کرنا حج کی مہینون مین نہایت برا جانتی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم غصے ہوئی اور فرمایا کیا کرون مین حکم الہی یہی طرح ہی اگر مین پہلے سی جانتا که کھلنا احرام کا تمپر دشوار ہوگا تو مین ہدی نہ لاتا اور احرام سی نکل آتا اور فسخ حج
ساتھ عمری کی کرتا مین لیکن نہ جانتا تھا که حکم الہی یہ طرح ہوگا اور کہا نووی نی که اختلاف کیا ہی علمانی بیچ اس فسخ حج کی ساتھ عمرہ کی که آیا یہ خاص صحابہ ہی کی
لئی تھا اوس برس مین یا اورونکو بھی جائز ہی قیامت تک پس کہا احمد اور ایک جماعت نی اہل ظاہر سی که یہ خاص صحابہ ہی کی لئی نہ تھا بلکہ یہ حکم باقی ہی قیامت
تک سب جائز ہی واسطی ہر شخص کی که احرام باندھا حج کا اور ہدی اوسکی ساتھ ہووی نہین فسخ کرنا احرام حج کا ساتھ عمرہ کی اور حلال ہو جانا ساتھ اعمال عمرہ کی اور کہا
مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جماہیر علماء نی سلف و خلف سی که یہ خاص صحابہ ہی کی لئی تھا اوس برس مین تاکہ مخالفت ہو جاوی اوس چیز کی که تھی اوپر اہل جاہلیت
حرام جانتی تھی عمرہ کو حج کی مہینون مین اور اسی حدیث پر عمل کیا ہی امام ابو حنیفہ اور احمد نی که جو کوئی احرام باندھی عمرہ کا اور ہدی نہ لایا ہو تو احرام سی نکل
آوی اور جو کوئی احرام باندھی عمرہ کا اور ہدی لایا ہو تو احرام سی نہ نکلی یہانتک که ذبح کیجاوی ہدی اوسکی دن نحر کی اور امام مالک اور امام شافعی رح نی کہا
که حلال ہو جاوی احرام سی بمجرد فارغ ہونیکی اعمال عمرہ سی اگرچہ ہدی ساتھ لایا ہو ح ؛ ع ؛ **وَقَدِمَ عَلِيٌّ** مِنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا قُلْتَ حِينَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُكَ قَالَ فَإِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا تَحِلَّ
قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي قَدِمَ بِهِ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِي أَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً قَالَ فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَ
قَصَّرُوا إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوا إِلَى مِنًى فَأَهَلُّوا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتَّى طَلَعَتِ
الشَّمْسُ وَأَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ شَعَرٍ تُضْرَبُ لَهُ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاقِفٌ
عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَجَازَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ
لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتَّى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَأَتَى بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ
كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَإِنَّ أَوَّلَ
دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَكَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَهُ هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَ
أَوَّلُ رِبًا أَضَعُ مِنْ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ فَاتَّقُوا اللهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ
اللهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ فَإِنْ
فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ
وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللهِ وَأَنْتُمْ
تُسْأَلُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِإِصْبَعِهِ
السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ
اور لائی حضرت علی یمن سی کچھ اونٹ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی حضرت علی یمن کی حاکم ہو کر گئی تھی وہانسی کچھ ایک اونٹ حضرت کی لیی لائی پھر فرمایا
حضرت نی حضرت علی کو که کیا کہا تھا تم نی اوسوقت که لازم کیا تھا حج یعنی وقت باندھنی احرام کی کیا کہا تھا اور کیا نیت کی تھی کہا حضرت علی نی که کہا تھا مینی

یا الٰہی تحقیق مین احرام باندہتا ہون ساتہہ اوسچیز کی کہ احرام باندہا ساتہہ اوسکی رسول تیری نی فرمایا حضرت نی کہ پس تحقیق ساتہہ میری ہدی ہی یعنی یہہ
نیت کی ہی مین نی تو مین تو احرام عمرہ کا باندہی ہوی ہون اور میری ساتہہ ہدی ہی مین احرام سی نہین نکل سکتا یہانتک کہ فارغ ہون عمری اور حج سی پس تم
بہی احرام سی نہ نکلو کہا جابر نی پس تہی سب اونٹ کہ لائی اونکو حضرت علی یمن سی اور وہ کہ لائی اونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سو کہا جابر نی پس حلال ہوی
لوگ سب اور کتروائی بال اپنی یعنی جنکی ساتہہ ہدی نہ تہی وہ احرام عمری کیسی نکل آئی بعد فارغ ہونیکی عمرہ سی مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ کہ تہی انکی ساتہہ
ہدی نہ حلال ہوی پس جبکہ ہوا دن ترویہ کا یعنی آٹہوین تاریخ ذیحجہ کی متوجہ ہوی یعنی ارادہ کیا متوجہ ہونیکا طرف منا کی پس احرام باندہا حج کا صحابہ نی یعنی اونہون
نی کہ احرام عمرہ سی نکل آئی تہی بعد فارغ ہونیکی عمرہ سی اور سوار ہوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جبکہ آفتاب طلوع ہوا اور پہونچی منا مین پس نماز پڑہی منیٰ مین یعنی مسجد خیف
مین ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور فجر کی پہر ٹہیری رہی یعنی بعد ادا کرنی نماز فجر کی تہوڑی دیر یہانتک کہ نکلا آفتاب اور حکم کیا ساتہہ خیمہ کی کہ تہا بنا ہوا بالونکا کہ
کہڑا کیا جاوی حضرت کی لیی ادی نمرہ مین پہر چلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی منیٰ سی طرف عرفات کی اور نہین گمان کرتی تہی قریش مگر یہہ کہ حضرت
کہڑی ہونگی حج کی لیی نزدیک مشعر حرام کی جیسکہ تہی قریش کرتی جاہلیت مین پس گذری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سی یہانتک کہ آئی میدان عرفات
مین پس پایا خیمہ کہ کہڑا کیا گیا تہا حضرت کی لیی نمرہ مین پس اوتری اوسمین اور ٹہیری رہی اسمین یہانتک کہ جب ڈہل گیا دوپہر حکم کیا ساتہہ لانی قصوی کی کہ نام تہا
حضرت کی اونٹنی کا پس ترین کی گئی حضرت کی لیی پہر آئی حضرت یعنی اونٹنی پر سوار ہو کر اندر وادی نمرہ کی پہر خطبہ فرمایا روبرو لوگونکی اور فرمایا کہ تحقیق خون تمہاری
اور مال تمہاری حرام ہین تمپر یعنی آپسمین ایک دوسریکا نہ خون کری اور نہ مال کسیکا چوری و دغابازی سی کہا جاوی مانند اسدن تمہاری کی یعنی عرفہ کی بیچ اس
مہینی تمہاری کی یعنی ذیحجہ کی بیچ اس شہر تمہاری کی یعنی مکہ کی یعنی جیسا تم حرام جانتی ہو کسیکی مال لینی کو اور خون کرنیکو اس دن مین اور اس مہینی مین اور اس شہر
مین اسیطرح سی ہمیشہ اور ہر جگہہ خون کرنا اور ناحق مال لینا آپسمین حرام ہی خبردار ہو ہر چیز امر جاہلیت کی نیچی قدمون میری کی رکہی گئی ہی اور پست و پامال ہی
یعنی باطل و موقوف ہی یعنی جو کچہہ کسینی کیا پہلی اسلام کی معاف کیا مینی اور جو رسمین جاہلیت کی نہین موقوف کین اور خون جاہلیت کی موقوف کیی
یعنی نہ قصاص ہی اسمین اور نہ دیت اور کفارہ اسکو اور سود کو جدا بیان فرمایا ہی واسطی زیادتی اہتمام کی اور تحقیق اول خون کہ موقوف کرتا ہون اپنی خونونسی
خون ابن ربیعہ بن حارث کا ہی اور وہ دودہ پیتا تہا بیچ بنی سعد کی قتل کیا تہا اوسکو ہذیل نی اور سود جاہلیت کا موقوف کیا گیا اور اول سود کہ موقوف کیا مینی
اپنی سودونمین سی سود عباس بن عبد المطلب کا ہی پس تحقیق وہ موقوف کیا گیا بالکل پہر ڈرو اللہ سی بیچ حق عورتونکی پس تحقیق تمنی لیا ہی اونکو ساتہہ امان اللہ
کی یعنی ساتہہ عہد اوسکی کی تمنی کیا ہی یا ساتہہ عہد کی کہ تمنی اوس سی کیا ہی بیچ رعایت حقوق اونکی کی اور حلال کیا تمنی اونکی شرمگاہونکو ساتہہ حکم اللہ کی
کہ فانکحوا ہی اور تمہارا حق اونپر یہہ ہی کہ نہ آنی دین تمہاری بچہونون پر کسو کو کہ مکروہ جانتی ہو تم اوسکی آنیکو یعنی نہ اذن دین گہر مین آنیکا کسیکو بغیر مرضی تمہاری کی
خواہ مرد ہو خواہ عورت پس اگر کرین یہہ یعنی اذن دین آنیکا پس مارو اونکو مارنا بغیر سختی کا اور اونکا حق تمپر روزی اونکی یعنی کہانا پینا اور اوسکی حکم مین ہی جنس
مکان بہی کا اور کپڑا اونکا موافق مقدور اپنی کی اور تحقیق چہوڑی ہی مینی تم مین ایسی چیز کہ ہرگز نہین گمراہ ہونگی بعد چہوڑنی میری کی اوسکو تم ہرگز بعد چنگل مارنیکی
ساتہہ اوسکی اور عمل کرنیکی اوسپر اگر چنگل مارو گی ساتہہ اوسکی وہ چیز کتاب اللہ ہی اور تم پوچہی جاؤگی یعنی میری پہنچانی اور نہ پہنچانی سی احکام دین کو پس کیا
جواب دوگی کہا صحابہ نی گواہی دینگی ہم یعنی روبرو اللہ تعالیٰ کی یہہ کہ تحقیق پہنچائی تمنی پیغمبری اور ادا کی تمنی امانت اور خیر خواہی کی تمنی پہر اشارہ
کیا حضرت نی ساتہہ شہادت کی انگلی اپنی کی اوسحال مین کہ اوٹہاتا اوسکو طرف آسمان کی اور جہکاتا اوسکو طرف لوگونکی اور کہتا تہا یا الٰہی گواہ رہ یا الٰہی گواہ رہ یعنی اپنی
بندونکی اقرار پر کہ اونہون نی اقرار کیا پہنچانیکا **ف** کتروائی بال منڈانا بالونکا وقت نکلنی کی احرام سی افضل ہی اور باوجود اسکی صحابہ نی بال کتروائی
اسلیی کہ تا باقی بال حج مین منڈواوین اور متوجہ ہوی طرف منیٰ کی آٹہوین تاریخ منا مین جانا اور وہان آنکر رہنا ہماری نزدیک واجب نہین بلکہ سنت

ہی اور نمرہ سا تہہ بہرتون نی کی اور نمرہ ایک پہاڑ کا نام ہی قریب عرفات کی کہ زمین حرم کی وہان تمام ہوئی ہی اور عرفات حل مین ہی اور زمین گمان
کرتی تہی الخ یعنی قریش گمان کرتی تہی کہ حضرت ٹہیرینگی نزدیک مشعر حرام کی کہ نام ایک پہاڑ کا ہی مزدلفہ مین جیسا کہ قریش جاہلیت مین کرتی تہی کہ مزدلفہ مین
ٹہیرتی تہی اور اوسکو کہتی تہی کہ یہہ موقف حمس یعنی جگہہ ٹہیرنی قریش اور اہل حرم اللہ کی ہی اور عرفات مین نہین جاتی تہی بخلاف تمام عرب کی کہ وہ وقوف عرفات
مین کرتی تہی پس انہون نی گمان کیا کہ حضرت بہی مزدلفہ مین ٹہیرینگی پر حضرت وہان نہ ٹہیری اور عرفات مین پہونچی اور خطبہ فرمایا یعنی دو خطبی پڑہی اول مین
احکام حج کی بیان کیی اور رغبت دلائی کثرت ذکر و دعا کی عرفہ مین اور دوسرا خطبہ چہوٹا تہا بہ نسبت پہلی کی اور ہمین نری دعا تہی اور ابن ربیعہ بن حارث الخ چچا تہی حضرت
کی بیٹی عبدالمطلب کے انکا بیٹا تہا ربیعہ اور ربیعہ کا بیٹا تہا ایاس سکو قبیلہ بنی سعد مین دودہ پلانی کی لیی دیا تہا جن کا نام کہ بنی سعد اور ہذیل مین لڑائی ہوئی ہذیل
مین سی کسی نی ایاس کو پتہر مارا وہ مرگیا پس ایاس حضرت کی چچا کی پوتی تہی اونکی خون لینی کا حضرت کو حق تہا حضرت نی معاف فرمایا اور عباس بن عبدالمطلب
چچا حضرت کی ایام جاہلیت مین سود کہاتی تہی اور سود لوگونکی ذمہ بہت تہا وہ بہی حضرت نی معاف فرمایا ح ع **ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ**
فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى اَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ
اِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ
قَلِيْلًا حَتّٰى غَابَ الْقُرْصُ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ وَدَفَعَ حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاَذَانٍ وَّاحِدٍ وَّاِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ
بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِاَذَانٍ وَّاِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ
حَتّٰى اَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى اَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ
قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاَرْدَفَ الْفَضْلَ ابْنَ عَبَّاسٍ حَتّٰى اَتٰى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيْلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطٰى الَّتِيْ
تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى حَتّٰى اَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُّكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِّنْهَا مِثْلَ
حَصَى الْخَذْفِ رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلٰثًا وَّسِتِّيْنَ بَدَنَةً بِيَدِهٖ ثُمَّ اَعْطٰى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ
وَاَشْرَكَهٗ فِيْ هَدْيِهٖ ثُمَّ اَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَاَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَفَاضَ اِلَى الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَاَتٰى عَلٰى بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُوْنَ عَلٰى زَمْزَمَ فَقَالَ
انْزِعُوْا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا اَنْ يَّغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوْهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

پہر اذان دی بلال نی پہر تکبیر کہی پہر پڑہی نماز ظہر کی پہر تکبیر کہی پہر پڑہی نماز عصر کی اور نہ پڑہا درمیان دونون کی کچہہ یعنی نہ سنت نہ نفل پہر سوار ہوئی یہانتک
کہ آئی میدان عرفات مین ٹہیرنیکی جگہہ پس کیا پیٹ اپنی اونٹنی قصوا کا طرف پتہرونکی اور کیا جبل مشاۃ کو کہ نام ایک جگہہ کا ہی آگی اپنی اور سامنی ہوئی قبلہ
کی پس ہمیشہ رہی کہڑی یہانتک کہ غروب ہوا آفتاب اور جاتی رہی زردی تہوڑیسی یہانتک کہ غائب ہوا گردہ آفتاب کا اور پیچہی سوار کیا اسامہ کو اور جلدی چلی
یہانتک کہ آئی مزدلفہ مین پہر نماز پڑہی وہان مغرب اور عشا کی ساتہہ ایک اذان اور دو تکبیرونکے اور نہ پڑہی درمیان دونونکی کوئی نماز نہ سنت اور نہ نفل پہر
لیٹ رہی یہانتک کہ طلوع ہوئی فجر پہر پڑہی نماز فجر کی اوسوقت کہ ظاہر ہوئی واسطی اونکی فجر ساتہہ اذان اور تکبیر کی پہر سوار ہوئی اونٹنی پر یہانتک کہ آئی
مشعر حرام پر پس سامنی کہڑی ہوئی قبلہ کی اور دعا مانگی اللہ تعالی سی اور تکبیر کہی اور لا الہ الا اللہ کہا اور وحدانیت اللہ کی کہی یعنی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ آخر
تک کہا پس ہمیشہ رہی کہڑی یہانتک کہ صبح ہوئی خوب روشن پس چلی پہلی نکلنی آفتاب کے اور پیچہی سوار کیا فضل بن عباس کو یہانتک کہ آئی درمیان وادی
محسر کی پس حرکت دی سواری کو تہوڑیسی پہر چلی بیچ کی راہ کہ نکلتی ہی اوپر جمرہ کبیری کی یہانتک کہ آئی جمرہ کی پاس کہ نزدیک درخت کی ہی پس پہینکین اوسپر

سات کنکریان مانند کنکریون خذف کی یعنی جو کہ انگلیون مین رکھکر پھینکتے ہین مراد بیان کرنا مقدار انکی کا ہی کہ بقدر دانہ باقلا کی تہین تکبیر کہتی تہی ساتہہ ہر
کنکری کی ان کنکریون ماریں حضرت نی کنکریان نالہ کی اندر سی پہر پہری طرف جگہہ قربانی کرنیکی کہ منا مین ہی پس ذبح کیی حضرت نی تریسٹہہ اونٹ ساتہہ ہاتہہ
اپنی کی پہر دیا باقی حضرت علی کو پس ذبح کیی انہون نی باقی یعنی سینتیس اور شریک کیا حضرت نی حضرت علی کو حج ہدی اپنی کی پہر حکم کیا حضرت نی ساتہہ
لینی ایک ایک ٹکری گوشت کی ہر اونٹ مین سی پہر ڈالی گئی ٹکری گوشت کی ایک ہانڈی مین پس پکائی گئی ٹکری پس کہایا دونون صاحبون نی اوس قربانی کی گوشت
مین سی اور پیا دونون نی اوسکی شوربی مین سی پہر سوار ہوئی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور چلی طرف خانہ کعبہ کی اور طواف کیا پس نماز پڑہی مکی مین
ظہر کی پہر آئی اولاد عبد المطلب کی پاس یعنی اپنی چچا عباس اور اولاد انکی کی پاس کہ پلاتی تہی پانی زمزم کا پس فرمایا کہینچو ای اولاد عبد المطلب کی یعنی پانی زمزم
کا کہ بہت ثواب کی بات ہی پس اگر نہوتا خوف اسکا کہ غلبہ کرینگی لوگ تمپر اوپر پانی پلانی تمہاری کی تو البتہ کہینچتا مین بہی ساتہہ تمہاری یعنی خوف اسکا ہی کہ لوگ مجہی
کہینچتے دیکہکر بسبب اتباع میری کہینچینگے اور ازدحام کرینگی اور یہ منصب تمہاری ہاتہہ سی جاتا رہیگا اگر اسکا خوف نہوتا تو مین بہی تمہاری ساتہہ کہینچتا پس
دیا اولاد عبد المطلب نی اونکو ڈول پس پیا حضرت نی اوس سی نقل کی یہہ مسلم نی ف پہر پڑہی نماز عصر کی الخ یعنی جمع کیا نماز ظہر اور عصر کو ظہر کی وقت مین
اسکو جمع تقدیم کہتی ہین عرفات مین وقوف کرنیکی لیی یہہ دونون نمازین تو اکٹہی پڑہ لیتی ہین اور انکی درمیان مین سنت و نوافل نہ پڑہی تا کہ نہ باطل ہو جاوی جمع اسلیی
کہ پی در پی پڑہنا ان نمازونکا واجب ہی اور غائب ہوا گردہ آفتاب کا یہہ تاکید اور بیان غروب کا ہی تا کوئی گمان نکری کہ غروب سی مراد قریب غروب کی
ہی اور یہانتک کہ آئی مزدلفہ مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی میان عرفات اور منا کی نہان رات کو رہنا ہماری نزدیک سنت ہی اور امام احمد اور شافعی کی نزدیک واجب
پس حضرت نی وہان پہونچ کر نماز پڑہی ساتہہ ایک اذان اور دو تکبیر کی جیسے کہ ظہر و عصر عرفات مین پڑہین تہین اور یہی مذہب تینون اماموں کا ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ
کی ساتہہ ایک اذان اور ایک تکبیر کی ہی اسلیی کہ عشا یہان اپنی وقت مین ہی پس احتیاج جدی تکبیر کی واسطی زیادتی اعلام کی نہین اور عصر عرفہ مین اپنی وقت مین
نہین ہوتی ہی پس احتیاج ہی زیادتی اعلام کی اور صحیح مسلم مین اسکو ابن عمر سی روایت کیا ہی اور ترمذی نی بہی اسکو تحسین و تصحیح کیا ہی اور مشعر الحرام نام ایک
پہاڑ کا ہی مزدلفہ مین وقوف یعنی ٹہیرنا اسکا واجب ہی ہماری نزدیک اور محسر نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مزدلفہ اور منی کی جب حضرت وہان پہونچی تو سواری کو
حرکت دی یعنی جلدی ہانکی تہوڑی سی دور یعنی بقدر مسافت ویرادی کی اور سبب جلدی چلنی کا یہہ تہا کہ عادت شریف یہہ تہی کہ جس جگہہ کسی قوم پر عذاب نازل
ہوا ہوتا تو وہانسی جلدی گذرتی از راہ عبرت کی پس محسر مین اصحاب فیل ہلاک ہوئی تہی وہانسی جلدی گذری اور بعضون نی کہا کہ وہان نصاری یا مشرکین عرب
ٹہیرا کرتی تہی اونکی مخالفت کی لیی جلدی چلتی پس ہر کسیکو مستحب ہی کہ وہانسی جلدی گذری حضرت کی پیروی کی لیی اور پہر چلی بیچ کی راہ جس راہ سی جاتی ہوئے
تشریف لیگئی تہی وہ راہ اور تہی اور یہہ راہ اور اور اسکو طریق ضب کہتی ہین اور اسکو طریق مازمین کہ نام دو پہاڑ کا ہی اور یہہ راہ جا نکلتی ہی جمرہ کبری یعنی جمرۃ العقبہ
پر اور یہانتک کہ آئی اوس جمرہ پر کہ نیچی درخت کی ہی مراد وہی جمرۃ العقبہ ہی کہ مذکور ہوا اور جمرہ کہتی ہین منار کو وہان کئی مناری ہین کہ انپر سنگریزی مارتی
ہین مفصل بیان انکا آگی آویگا انشاء اللہ تعالی اور شریک کیا الخ یعنی حضرت نی اونکو کچہہ اونٹ دی کہ تا اپنی طرف سی ذبح کرین یا تو یا تہی اونٹونمین سی دیا اور دونون
اور اس حدیث سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ اپنی قربانی کی گوشت مین سی کہانا مستحب ہی اور چلی طرف خانہ کعبہ کی اور طواف کیا اس طواف کو طواف افاضہ اور طواف
رکن کہتی ہین یہہ بہی ایک رکن ہی حج کا اور اسپر تمام ہوتا ہی حج اور یہہ طواف افضل ہی روز نحر کی اور جائز بعد بہی ہی اور نماز پڑہی ظہر کی مکی مین اور ابن عمر کی ایک
روایت آئی ہی کہ حضرت نی نماز ظہر کی منا مین پڑہی وجہہ تطبیق کی دونو مین یہہ ہی کہ حضرت نی مکی مین ظہر کی نماز پڑہی اور منا مین نفل پڑہی ہون اور اسکو
عبد اللہ بن عمر نی گمان کیا کہ ظہر کی نماز پڑہی یا یون کہا جاوی کہ دونون روایتین جب متعارض ہوئین تو دونون ساقط ہوئین پہر ترجیح دی گئی اسکو کہ
حضرت نی ظہر مکی مین پڑہی اسلیی کہ وہان نماز پڑہنی افضل ہی واللہ اعلم بالصواب ع ح ق وعن عائشۃ قالت خرجنا مع النبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيُحْلِلْ وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدَى فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا
وَفِي رِوَايَةٍ فَلَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ بِنَحْرِ هَدْيِهِ وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ فَحِضْتُ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ
الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتَّى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ أُهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأُهِلَّ بِالْحَجِّ وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ حَتَّى قَضَيْتُ حَجِّي بَعَثَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ
وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِي مِنَ التَّنْعِيمِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِينَ كَانُوا أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا
ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نکلی ہم ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حجۃ الوداع میں پس معضی ہم میں سی وہ تہی کہ احرام باندہا ساتھہ عمرہ کی فقط اور بعضی ہم میں
سی وہ تہی کہ احرام باندہا ساتھہ حج کی یعنی نری حج کا یا حج اور عمرہ کا پس جب آئی ہم مکہ میں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی احرام باندہا ہی عمرہ کا فقط اور
نہیں ہدی لایا پس چاہیی کہ حلال ہو جاوی یعنی احرام سی نکل آوی ساتھہ سر منڈانیکی یا بال کتروانیکی اور جسنی احرام باندہا ہی عمرہ کا اور ہدی بہی ساتھہ لایا ہی
پس چاہیی کہ احرام باندہی حج کا ساتھہ عمرہ کی یعنی داخل کری حج کو عمرہ میں پس ہووی قارن پہر نہ نکلی احرام سی یہانتک کہ حلال ہو دونوں سی یعنی تمام کری افعال
حج اور عمرہ کی اور ایک روایت میں ہی کہ پس نہ حلال ہو یہانتک کہ حلال ہو ساتھہ ذبح کرنی ہدی اپنی کی یعنی دن عید کی اور جسنی احرام باندہا ہی حج کا یعنی برابر ہی
کہ ہدی ساتھہ لایا ہو حج کی ساتھہ احرام عمرہ کا باندہا ہو یا نہ باندہا ہو پس چاہیی کہ تمام کری حج اپنا یعنی مگر جو کوئی حکم کیا گیا فسخ کرنی حج کا ساتھہ عمرہ کی وہ
نہ تمام کری کہا حضرت عائشہ نی پس حایض ہوئی میں اور نہ طواف کیا تہا میں خانہ کعبی کا یعنی واسطی عمرہ کی اور نہ سعی کی تہی میں نی درمیان صفا اور مروی کی یعنی
اسلیی کہ نہیں صحیح ہوتی سعی مگر بعد طواف کی والا حیض میں سعی نہیں منع پس ہمیشہ رہی میں حایض یہانتک کہ ہوا دن عرفہ کا اور نہیں احرام باندہا تہا میں مگر
عمری کا پس حکم فرمایا مجکو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ کہولوں میں سر اپنا اور کنگہی کروں میں یعنی نکلوں میں احرام عمرہ کی سی اور مباح کروں اون چیزوں کو کہ حرام
ہو گئیں تہیں بسبب احرام کی اور احرام باندہوں حج کا بعد اسکی اور چہوڑ دوں میں عمرہ کو یعنی پہر جب فارغ ہوں حج سی تو احرام قضا عمرہ کا کروں پس کیا میں یہانتک
کہ ادا کیا میں نی حج اپنا بہیجا ساتھہ میری عبدالرحمن بیٹی ابی بکر کیکو اور حکم کیا مجکو یہہ کہ عمرہ کروں میں بدلی عمری اپنی کی تنعیم سی کہا حضرت عائشہ نی پس طواف
کیا خانہ کعبہ کا اون شخصوں نی کہ احرام باندہا تہا ساتھہ عمرہ کی یعنی طواف عمرہ کا کیا اور سعی کی درمیان صفا اور مروہ کی پہر احرام سی نکل پہر کیا اور طواف پیچہلی مکی کہ پہر ی منا
سی یعنی طرف مکی کی اور یہہ طواف حج کی لیی کیا کہ اوسکو طواف افاضہ کہتی ہیں اور جن شخصوں نی جمع کیا تہا حج اور عمرہ کو پس سوا اسکی نہیں کیا اونہوں نی طواف
ایک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** تنعیم نام ایک جگہہ کا ہی کہ تین کوس مکی سی ہی خارج حد حرم سی یعنی حل میں ہی اور احرام عمری میں شرط ہی کہ حل سی باندہا
جاوی خواہ احرام باندہنی والا مکی ہو یا غیر مکی اور احرام حج کا مکی حرم سی باندہی اور غیر مکی حل سی اور جن شخصوں نی جمع کیا تہا حج اور عمرہ کو یعنی ابتداءً یا داخل کیا ایک
کو دوسری میں اونہوں نی ایک ہی طواف کیا یعنی دن نحر کی اور یہی مذہب ہی شافعی کا اور ہماری نزدیک لازم ہی قارن کو دو طواف کرنی ایک طواف عمرہ کی
لیی جبکہ داخل ہو مکہ میں اور دوسرا طواف بعد وقوف عرفات کی حج کی لیی حدیث شریف سی ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قارن تہی اور وہ جبکہ مکی
میں تشریف لائی تو طواف کیا اور دوسرا طواف الزیارہ کیا بعد وقوف کی اور دارقطنی نی ایک روایت نقل کی ہی اوسکا حاصل بہی یہی ہی کہ قارن دو طواف
کری اور دو بار سعی کری صفا اور مروہ میں اور حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سی بہی اسیطرح منقول ہی کہ قارن دو طواف کری اور دو بار سعی ۱۲ ع

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ

مِن ذِي الحُلَيفَةِ وَبَدَأَ فَأَهَلَّ بِالعُمرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بِالعُمرَةِ إِلَى الحَجِّ
فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَن أَهدَى وَمِنهُم مَن لَم يُهدِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَن كَانَ مِنكُم
أَهدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِن شَيءٍ حَرُمَ مِنهُ حَتَّى يَقضِيَ حَجَّهُ وَمَن لَم يَكُن مِنكُم أَهدَى فَلْيَطُفْ بِالبَيتِ وَبِالصَّفَا وَالمَروَةِ وَ
لْيُقَصِّرْ وَلْيَحلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالحَجِّ وَلْيُهدِ فَمَن لَم يَجِد هَديًا فَليَصُم ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الحَجِّ وَسَبعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهلِهِ فَطَافَ
حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاستَلَمَ الرُّكنَ أَوَّلَ شَيءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطوَافٍ وَمَشَى أَربَعًا فَرَكَعَ حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالبَيتِ عِندَ المَقَامِ
رَكعَتَينِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالمَروَةِ سَبعَةَ أَطوَافٍ ثُمَّ لَم يَحِلَّ مِن شَيءٍ حَرُمَ مِنهُ
حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَديَهُ يَومَ النَّحرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالبَيتِ ثُمَّ حَلَّ مِن كُلِّ شَيءٍ حَرُمَ مِنهُ وَفَعَلَ
مِثلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مَن سَاقَ الهَديَ مِنَ النَّاسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہا فائدہ
اوٹہایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حجۃ الوداع مین ساتہہ عمرہ کی طرف حج کی یعنی اول عمرہ کا احرام باندہا اور پہر حج کا پس لیچلی ساتہہ اپنی ہدی ذی الحلیفہ سی کہ
نام ایک جگہہ کا ہی وہین حضرت نی احرام باندہا تہا اور شروع کیا پس احرام باندہا ساتہہ عمرہ کی پہر احرام باندہا ساتہہ حج کی پس تمتع کیا لوگون نی ساتہہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ عمرہ کی طرف حج کی یعنی ملایا عمرہ کو طرف حج کی پس تہی بعضی لوگو مین سی یعنی جنہون نی کہ احرام عمرہ کا باندہا تہا وہ کہ ہدی لائی اور بعضی
اون مین سی وہ تہی کہ نہین ہدی لائی پس جبکہ آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین فرمایا واسطی لوگونکی یعنی عمرہ کرنی والونکی جو ہی تم مین سی ہدی لایا پس
وہ نہ حلال ہووی کسی چیز سی کہ باز رہا ہی اوس سی یعنی احرام سی نہ نکلی یہانتک کہ ادا کری حج اپنا اور جو شخص کہ نہو تم مین سی ہدی لایا پس طواف کری خانہ
کعبہ کا یعنی طواف عمرہ کا کری اور سعی کری صفا اور مروہ مین اور کتروای بال اور چاہیی کہ نکلی احرام سی یعنی احرام عمرہ کی سی یعنی جو چیزین منع نہین احرام مین
وہ اب مباح ہوئین پہر احرام کری ساتہہ حج کی یعنی زمین حرم سی اور ذبح کری ہدی یعنی دن نحر کی بعد رمی جمار کی پہلی سر منڈانیکی کہ واجب ہی اوپر متمتع
کو واسطی شکر گذاری اس نعمت کی کہ توفیق ادائی عمرہ اور حج کی ہوئی پس جو شخص کہ نپاوی ہدی پس چاہیی کہ روزی رکہی تین دن بیچ حج کی یعنی حج کی
مہینون مین بعد احرام کی پہلی دن نحر کی اور افضل یہہ ہی کہ ساتوین آٹہوین نوین کو رکہی اور سات دن جبکہ پہری طرف اہل اپنی کی یعنی فارغ ہوا افعال حج سی اگرچہ
مکی مین ہو پہر طواف کیا حضرت نی خانہ کعبہ کا جبکہ آئی مکہ مین یعنی طواف عمرہ کا کیا اور بوسہ دیا حجر اسود کو پہلی سب چیزونسی یعنی افعال جو طواف کی بیچ ہین اون
مین سی پہلی حجر اسود کو بوسہ دیا بعد لبیک کی پہر جلدی چلی طواف کرنی مین تین بار اور چار بار چلی اپنی چال یعنی ایکبار جو گرد خانہ کعبہ کی پہرتی ہین اوسکو شوط
کہتی ہین پس سات شوط بطور مذکور کیی اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہی پہر پڑہی نماز نزدیک مقام ابراہیم کی دو رکعت اوسوقت کہ پورا کیا طواف اپنا گرد
خانہ کعبہ کی پہر سلام پہیرا یعنی صلوٰۃ الطواف پڑہی کہ وہ واجب ہی ہماری نزدیک پہر پہری یعنی خانہ کعبہ سی اور آئی صفا پر پہر پہری صفا مروہ مین سات بار
پہر نہ حلال ہوئی کسی چیز سی کہ باز رہی تہی اوس سی یعنی احرام سی نہ نکلی یہانتک کہ تمام کیا حج اپنا اور ذبح کی ہدی اپنی دن نحر کی یعنی دسوین ذی الحجہ کو
پس اب حلال ہوئی ساتہہ حلق کی ہر چیز سوای جماع کی اور چلی یعنی مِنا سی مکہ مین آئی پہر طواف کیا خانہ کعبہ کا یعنی طواف افاضہ پہر حلال ہوئی ہر چیز
سی کہ باز رہی تہی اوس سی یعنی اب جماع کرنا بہی حلال ہوگیا اور کیا مانند اوس چیز کی کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس شخص نی کہ لایا تہا ہدی
صحابہ مین سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم متمتع تہی اور صحیح تر یہہ ہی کہ حضرت قارن
تہی تاویل اسکی یہہ ہی کہ مراد تمتع سی تمتع لغوی ہی یعنی نفع اوٹہانا اور وہ قرائن موجود ہی کہ قارن منتفع ہوتا ہی عمرہ کر ساتہہ حج کی ؛ ع ؛ ح ؛
وَعَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ عُمرَةٌ استَمتَعنَا بِهَا فَمَن لَم يَكُن عِندَهُ الهَديُ

فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهٗ فَاِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ عمرہ ہی کہ فائدہ اوٹھایا ہمنی ساتہہ اسکی پس جو شخص کہ نہو اوس کی ساتہ ہدی پس چاہیی کہ حلال ہو جاوی سب طرح کا حلال ہونا اسلیی کہ تحقیق عمرہ کرنا داخل ہوا یعنی جائز ہوا بیچ مہینون حج کی روز قیامت تک نقل کی یہہ مسلم نی اور یہہ باب خالی ہی فصل دوسری سی ف یہان بہی تمتع سی مراد تمتع لغوی ہی یعنی فائدہ اوٹہانا اور باقی شرح اسحدیث کی اوپر ذکر ہو چکی ہی

الفصل الثالث

ع فصل تیسری عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فِي نَاسٍ مَعِي قَالَ اَهْلَلْنَا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ بِالْحَجِّ خَالِصًا وَحْدَهٗ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَاَمَرَنَا اَنْ نَحِلَّ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ حِلُّوْا وَاَصِيْبُوا النِّسَاءَ قَالَ عَطَاءٌ وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ اَحَلَّهُنَّ لَهُمْ فَقُلْنَا لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ اِلَّا خَمْسٌ اَمَرَنَا اَنْ نُفْضِيَ اِلٰى نِسَائِنَا فَنَاْتِيَ عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيْرُنَا الْمَنِيَّ قَالَ يَقُوْلُ جَابِرٌ بِيَدِهٖ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى قَوْلِهٖ بِيَدِهٖ يُحَرِّكُهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّيْ اَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَصْدَقُكُمْ وَاَبَرُّكُمْ وَلَوْلَا هَدْيِيْ لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّوْنَ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ اَسُقِ الْهَدْيَ فَحِلُّوْا فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَاَطَعْنَا قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنْ سِعَايَتِهٖ فَقَالَ بِمَ اَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا قَالَ وَاَهْدٰى لَهٗ عَلِيٌّ هَدْيًا فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِاَبَدٍ قَالَ لِاَبَدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہی عطا سی کہ کہا سنا مینی جابر بن عبد اللہ کو بیچ کتنی آدمیونکی کہ شریک تہی میری ساتہہ سنی مین کہا جابر نی کہ احرام باندہا ہمنی یعنی صحابہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی ساتہہ حج کی خالص یعنی بغیر امیزش عمرہ کی کہا عطا نی کہ کہا جابر نی پس آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت صبح چوتہی تاریخ کی کہ گذری تہی ذی الحجہ کی پس حکم کیا ہمکو یہہ کہ حلال ہو جاوین ہم کہا عطا نی فرمایا حضرت نی کہ حلال ہوؤ اور پہنچو عورتونکی پاس یعنی اونسی یعنی صحبت کرو کہا عطا نی اور نہ واجب کی حضرت نی صحبت کرنی اونپر ولیکن حلال کردین عورتین اونپر یعنی حلال ہونیکا امر وجوب کی لیی تہا اور صحبت کرنیکا اباحت کی لیی پس کہا ہمنی یعنی بطریق تعجب کی جبکہ نہ رہین درمیان ہمارے اور درمیان عرفہ کی مگر پانچ راتین حکم کیا ہمکو یہہ کہ صحبت کرین ہم اپنی بیویونسی پہر حاضر ہوں میدان عرفہ میں اسحالت سی کہ ٹپکاتی ہون عضو مخصوص ہمارے منی کو یعنی قریب جماع کی ہوی ہونگی اور اسکو عیب گنتی تہی جاہلیت میں بلکہ باعث نقصان کا جانتی تہی حج میں کہا عطا نی کہ اشارہ کیا جابر نی ساتہہ ہاتہہ اپنی کی گویا کہ میں دیکہتا ہون طرف اشارہ کرنی اونکی ساتہہ ہاتہہ اپنی کی کہ ہلاتی تہی اوسکو کہا جابر نی پس کہڑی ہوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے یعنی خطبہ کہنی کو پس فرمایا کہ تحقیق جانا تمنی کہ تحقیق میں بہت ڈرتا ہون بنسبت تمہاری خدا سی اور بہت سچا ہون تم میں اور بہت نیک ہون تم میں اور اگر نہوتی ہدی میری ساتہہ البتہ حلال ہو جاتا میں جیسیکہ حلال ہوتی ہو تم اور اگر پہلی سی جانتا میں کام اپنی سی اور پیچہی کو پیچہی جانا مینی نہ لاتا میں ہدی کو یعنی اگر میں جانتا کہ تمپر احرام سی نکلنا ایسا شاق ہوگا تو ہدی ساتہہ نہ لاتا اور میں بہی احرام سی نکل آتا پس حلال ہو جاؤ پہر حلال ہوی ہم اور سنا ہمنی اور اطاعت کی ہمنی کہا عطا نی کہ کہا جابر نی پس آئی حضرت علی کام اپنی سی یعنی یمن کی قاضی وغیرہ جو ہوکر گئی تہی وہانسی آئی پس فرمایا حضرت نی ساتہہ کس چیز کی احرام باندہا تمنی کہا ساتہہ اوس چیز کی کہ احرام باندہا ساتہہ اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پس ہدی بیج کرنا یعنی دن نحر کی کہ قارن کو واجب ہی اور ٹہیری رہو حالت احرام میں یعنی اب جیسیکہ مینی کیا ہی کہا جابر نی کہ لائی واسطی حضرت کی یا واسطی اپنی حضرت علی ہدی پس کہا سراقہ بیٹی مالک بیٹی جعشم کی نی یا رسول اللہ یا واسطی اس سال کی ہی یا ہمیشہ یعنی جائز ہونا عمرہ کا

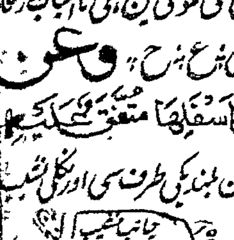
حج کی بہتوں نے اسی سال ہی یا ہمیشہ فرمایا ہمیشہ کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** ساتھ حج کی خاص یہہ بات جابر نے بحسب علم اپنی کی کہی اسلئے کہ حضرت عائشہ کی روایت میں وہ گذر چکا ہے کہ بعضوں نے نری عمرہ کا احرام باندہا اور بعضوں نے حج اور عمرہ کا اور بعضوں نے نری حج کا یا مراد صحابہ سے اکثر صحابہ یا بعض صحابہ ہیں یا وہ صحابہ مراد ہیں کہ ہدی ساتھ نہیں لائے تھے اور یہہ ظاہر تر ہے اور اشارہ کیا جابر نے یعنی تشبیہ دی ساتھ کی انگلی کو ساتھ ہاتھ کی انگلی کے اسطرح سے ملتی جاویں عادت عرب کی ہے کہ کلام کے کرنے میں اشارہ ساتھ اعضا کے کرتے ہیں ۱۲ ح ❊ **وعن** عائشۃ انھا قالت قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاربع مضین من ذی الحجۃ او خمس فدخل علی وھو غضبان فقلت من اغضبک یارسول اللہ ادخلہ اللہ النار قال او ما شعرت انی امرت الناس بامر فاذا ھم یترددون ولو انی استقبلت من امری ما استدبرت ما سقت الھدی معی حتی اشتریہ ثم احل کما حلوا رواہ مسلم اور روایت ہے عائشہ سے یہہ کہ انہوں نے کہا آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم چوتھی تاریخ کہ گذری تھی ذیحجہ سے یا پانچویں پھر آئے میرے پاس اس حالت میں کہ غصے تھے پس کہا میں نے کسنے غصہ دلایا آپکو یا رسول اللہ داخل کرے اسکو اللہ آگ میں فرمایا کیا نہیں جانتی تو کہ تحقیق میں نے حکم کیا لوگوں کو یعنی بعضوں کو ساتھ ایک امر کے یعنی توڑنے حج کی ساتھ عمرہ کی پھر وہ تردد کرتے ہیں اور اگر تحقیق میں پہلے سے جانتا کام اپنے سے اور جسکو کہ پیچھے جانے میں نہ لاتا میں ہدی اپنے ساتھ یہاں تک کہ خرید تا میں اسکو یعنی مکہ میں یا راہ میں پھر حلال ہوتا جیسے حلال ہوئے لوگ نقل کی یہہ مسلم نے

باب دخول مکۃ والطواف

باب ہے بیچ بیان داخل ہونے مکے کی اور طواف کرنیکی **ف** یعنی اس باب میں ذکر کی ہے کیفیت داخل ہونے مکے کی کہ کس طرف سے داخل ہووے اور کسطرف سے نکلے اور کسوقت آوے اور ذکر کی ہے کیفیت طواف کی اور متعلقات اسکے یعنی بوسہ دینا حجر اسود کا وغیر ذالک اور مکہ کی معنی میں ہلاک اور نقصان کرنیکی اور اس شہر اشرف کو مکہ اسلئے کہتے ہیں کہ وہ ہلاک و ناقص کرتا ہے گناہوں کو اور ہلاک کرتا ہے اسکو کہ ظلم و کج روی کرے اسمیں ح ❊

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** نافع قال ان ابن عمر کان لا یقدم مکۃ الا بات بذی طوی حتی یصبح ویغتسل ویصلی فیدخل مکۃ نھارا واذا نفر منھا مر بذی طوی وبات بھا حتی یصبح ویذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک متفق علیہ روایت ہے نافع سے کہ کہا تحقیق ابن عمر تھے نہ آتے مکے میں مگر کہ رات گذارتے ذی طوی میں یہانتک کہ صبح کرتے اور نہاتے اور نماز پڑھتے پھر داخل ہوتے مکہ میں دن کو اور جسوقت نکلتے مکے سے گذرتے ذی طوی پر اور رات کو رہتے اوسمیں صبح تک اور ذکر کرتے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کرتے یہہ نقل کیا یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ذی طوی نام ایک جگہہ کا ہے قریب مکے کی اندر حرم کی پس جب حضرت مکہ میں آتے تو رات کو ذی طوی میں رہتے استراحت کیلئے پھر صبح کو نہاتے اور نماز پڑھتے تھا ہر امراد نماز سے نماز نفل ہے کہ وہاں جانیکے لیے پڑھتے تھے پھر جب مکے سے پھرتے تو بھی ذی طوی میں رہتے تا اسباب و رفیق سب اکٹھے ہوجاویں اور کہا ابن مالک نے کہ اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ مستحب ہے مکہ میں آنا دن کو تا کعبہ کو دیکھے اور دعا کرے ۱۲ ح ❊ **وعن** عائشۃ قالت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما جاء الی مکۃ دخلھا من اعلاھا وخرج من اسفلھا متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ آئے طرف مکے کی یعنی حجۃ الوداع میں داخل ہوئے اوسمیں بلندی کی طرف سے اور نکلے نشیب کی طرف سے نقل کی بخاری و مسلم نے **ف** بلندی کی طرف سے کہ اوسطرف ذی طوی ہے اور معلا مقبرہ



مکہ کا ہے اودھر ہے اور نشیب دوسری جانب میں ہے ❊ ح ❊ ان دونوں روایتوں میں منافاۃ نہیں اسلئے کہ نشیب کی طرف سے جو نکل کر مدینہ کو آتے تو ذی طوی پر گذرتے اور وہاں رات کو رہتے اور صبح کو مدینہ کی طرف روانہ ہوتے ۱۲ مولانا ❊ **وعن** عروۃ بن الزبیر قال قد حج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتنی عائشۃ ان اول شیء بدا بہ

حین

حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ حَجَّ
عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ مِثْلَ ذَلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عروہ بن زبیر سی کہ کہا تحقیق حج کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس خبر دی مجکو عائشہ نی کہ تحقیق
اول چیز کہ شروع کی ساتہہ اوسکی حضرت نی اوسوقت کہ آئی مکی مین یہہ تہی کہ وضو کیا پہر طواف کیا خانہ کعبہ کا یعنی طواف عمرہ کا کیا اسلیے کہ حضرت قارن تہی
یا متمتع پہر نہوا عمرہ پہر حج کیا ابوبکر نی یعنی بعد حضرت کی پس تہا اول چیز کہ شروع کیا ساتہہ اوسکی طواف خانہ کعبہ کا پہر نہوا عمرہ پہر حضرت عمر نی پہر حضرت
عثمان نی کیا مانند اسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** وضو کیا یعنی وضو پر وضو کیا اسلیے کہ پہلی گذر چکا ہی کہ حضرت ذی طوی مین غسل کرتی تہی اور
طہارۃ شرط ہی صحت طواف کی جمہور کی نزدیک اور ہمارے نزدیک واجب ہی اور نہوا عمرہ اوپر کی حدیثوں سی معلوم ہوا کہ حضرت اور صحابہ نی بعد آنیکی مکی مین عمرہ
کیا ولیکن جو کہ ہدی لائی تہی احرام باندہی رہی اور جو نہ لائی تہی وہ احرام سی نکل آئی پس مراد نہونی عمرہ سی یہہ ہی کہ حج کو فسخ یعنی موقوف کرکر عمرہ نہین کیا اور
احرام سی باہر نہین آئی بلکہ احرام پر رہی اسلیے کہ قارن تہی دن نحر کی احرام سی نکلی اور عروہ نی یہہ کلام واسطی رد کرنی اون لوگونکی کیا کہ گمان کرتی تہی کہ
حضرت نی حج کو فسخ کرکر عمرہ کیا یا یہہ مراد ہی کہ سب صاحبون نی نرا عمرہ بعد حج کی نہین کیا بلکہ اکتفا کیا اوسی عمری پر کہ حج کی ساتہہ ملا ہوا تہا ح ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ سَعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشَى
أَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت طواف کرتی بیچ
حج کی یا عمرہ کی اول آتی ہی جلدی چلتی تین شوط مین اور چلتی اپنی چال چار بار پہر نماز پڑہتی دو رکعت یعنی طواف کی پہر سعی کرتی درمیان صفا اور مروہ کی
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کعبہ کی گرد جو ایکبار پہریں تو اوسکو شوط کہتی ہین اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہی پس طواف کرتی مین تین بار تو حضرت
جلدی چلتی تہی اسطرح کہ قدم پاس پاس رکہتی فلا تقیید بلد اور دوڑتی اور اسطرح چلتی نہ تہی اور چار بار اپنی چال ح **وَعَنْهُ** قَالَ رَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعَى بِبَطْنِ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا جلدی کی چلنی مین بیچ طواف کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حجر اسود سی تا حجر اسود تین پہیرونمین اور چلی موافق چال اپنی کی
چار پہیرونمین اور تہی دوڑتی بطن مسیل مین جسوقت کہ سعی کرتی درمیان صفا اور مروہ کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** سعی کرتی یعنی پہرنا درمیان صفا اور مروہ کی سات
بار واجب ہی ہمارے نزدیک اور رکن ہی امام شافعی کی نزدیک اور بطن مسیل نام ایک جگہہ کا ہی درمیان صفا اور مروہ کی اوسکی سرونپر نشان بنا دیے ہین پہچاننی
کی لیے اوسمین جلدی چلنا سنت ہی سبکی نزدیک وقت سعی کرنیکی ہ ع + **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ
مَكَّةَ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ مَشَى عَلَى يَمِينِهِ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم جب آئی مکہ مین تو آئی حجر اسود پاس پس بوسہ دیا اوسکو پہر چلی داہنی ہاتہہ اپنی کیطرف پس جلدی چلی بازو ہلا کر یعنی جیسی کہ پہلوان چلتی ہین تین بار اور اپنی
چال چلی چار بار نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنِ** الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی زبیر بن عربی سی کہ کہا پوچہا ایک شخص نی ابن عمر سی احوال بوسہ دینی حجر اسود کی پس کہا دیکہا
مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتہہ لگاتی تہی اوسکو اور بوسہ دیتی تہی اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا نہین دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتہہ لگاتی ہون خانہ کعبہ کو مگر
دو رکنونکو کہ جانب یمن کی ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کعبہ کی چار رکن یعنی چار کونی ہین ایک تو وہ ہی کہ جسمین حجر اسود ہی اور دوسرا سامنی اوسکی
ہی رکن یمانی حقیقت مین یمانی یہی ہی لیکن تغلیبا دونون کو رکن یمانی کہتی ہین اور دو رکن اور ہین ایک رکن عراقی اور دوسرا شامی مگر دونون کو شامی کہتے

ہین اور جس رکن مین حجر اسود ہی اوسکو دو ہری فضیلت ہی ایک تو یہہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بنایا ہوا ہی اور دوسری یہہ کہ اوسمین حجر اسود ہی اور
رکن یمانی کو ایک ہی فضیلت ہی کہ وہ حضرت ابراہیم ع کا بنایا ہوا ہی غرضکہ یہہ دونون فضیلت رکہتے ہین شامیون برامی سبب سی خاص کی گئی ہین ساتہ
استلام اور استلام کی معنی ہین لمس کرنا یعنی چہونا یا تو ساتہ ہاتہہ وغیرہ کی یا ساتہ بوسہ لینی کی یا ساتہہ دونون کی پس رکن اسود از بسکہ افضل ہی اوسکو بوسہ
دیتی ہین یا ہاتہہ وغیرہ لگا کر یا اشارہ کر کر چومتی ہین اور رکن یمانیکو فقط ہاتہہ ہی سی چہوتے ہین اور دو رکن شامیونکو نہ بوسہ دیتی ہین نہ ہاتہہ لگاتی ہین ع

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا طواف کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حجۃ الوداع مین اونٹ پر بوسہ دیتی تہی حجر اسود کو ساتہہ محجن کی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی ف اونٹ پر حضرت نی جو طواف کیا تو یہہ خصوصیت آپکی ہوئی یا بسبب کسی عذر کی کیا پیادہ پا طواف کرنا ہماری نزدیک احب ہی اور طیبی شافعی
نی کہا اگرچہ پیادہ پا طواف کرنا افضل ہی لیکن حضرت نی سوار ہو کر اسلیے کیا تا سب لوگ دیکہین حضرت کو اور ایک اشکال یہان وارد ہوتا ہی کہ یہہ ثابت
ہوا ہی بلا شبہ کہ حضرت نی رمل کیا یعنی جلدی چلی مونڈہی ہلا کر حجۃ الوداع مین اور اس سی معلوم ہوا کہ حضرت نی طواف کیا سوار ہو کر اونٹ پر حجۃ الوداع
مین جواب یہہ ہی کہ پیادہ پا طواف کرنا طواف قدوم مین تہا اور سوار ہو کر طواف کرنا طواف افاضہ مین دن نحر کی کہ اوسکو طواف الرکن بہی کہتی ہین جو کہ فرض
ہی تا کہ لوگ دیکہکر افعال طواف کی سیکہین اور محجن کہتی ہین اوس لکڑیکو کہ سر اوسکا خمدار ہو اوس لکڑی سی حضرت اشارہ کرتی تہی اور اوسکو پہر چومتی تہی ع

وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيْرٍ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِي يَدِهِ وَكَبَّرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طواف کیا خانہ کعبہ کا اونٹ پر جب آتی حجر اسود
پر اشارہ کرتی طرف اوسکی ساتہہ ایک چیز کی یعنی لکڑی کی کہ ہاتہہ اونکی مین تہی اور اللہ اکبر کہتی نقل کی یہہ بخاری نی ف حضرت از دحام خلائق کی سبب سی
اسطرح اشارہ کرتی ہونگی اسلیے ہماری مذہب مین یہہ ہی کہ نہ اشارہ کیا جاوی مگر جبکہ عاجز ہو بوسہ لینی یا ہاتہہ لگانی سی تو اشارہ کری ہہ ع

وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَهُ وَيُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی طفیل سی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ طواف کرتی تہی خانہ کعبہ کو یعنی سوار اور
اشارہ کرتی تہی طرف حجر اسود کی ساتہہ لکڑی خمدار سر کی کہ ساتہہ تہی آپکی اور بوسہ دیتی اوس لکڑیکو نقل کی یہہ مسلم نی ف حضرت سی بعضی روایتون
بوسہ دینا حجر اسود کو آیا اور بعضی مین ہاتہہ لگا کر چومنا اور بعضی مین اشارہ کرنا پس تطبیق انمین یون بیجاوی کہ کسی طواف مین بوسہ دیا ہوا اور کسی مین ہاتہہ لگا کر چوما
ہوا اور کسی مین اشارہ کیا ہو بسبب ازدحام کی یا یہہ کہ ہر شوط کی بعد بوسہ دینا وغیرہ ہی کسی شوط کی بعد بوسہ دیتی ہون اور کسی کی بعد ہاتہہ لگا کر چومتی ہون اور
کسی کی بعد اشارہ کرتی ہون بسبب ازدحام کی ۱۲ مولانا

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ لَعَلَّكِ نَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ ذٰلِكِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَافْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوْفِي بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نکلی ہم ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نہین ذکر کرتی تہی ہم یعنی لبیک کہتی مگر حج بعضون نی کہا کہ نہین قصد کرتی تہی ہم مگر حج
کو یعنی مقصود اصلی حج تہا نہ عمرہ پس ذکر کرنا عمرہ کا منع نہین لازم آتا کہ نیت مین ہی تہا پس جبکہ پہونچی ہم سرف مین حائض ہوئی مین پس تشریف لائی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم اور مین روتی تہی یعنی بگمان اسکی کہ حیض باز رکہی گا حج سی پس فرمایا حضرت نی شاید کہ تو حائض ہوئی کہا مینی ہان فرمایا پس تحقیق یہہ ایک چیز ہی کہ
مقدر کیا ہی اسکو اللہ نی اوپر بیٹیون آدم کی پس کر تو جو کرتی ہین حاجی سوا اسکی کہ طواف کری تو خانہ کعبہ کا یہانتک کہ پاک ہووی تو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

ف: سرف نام ایک جگہ کا ہے چھ کوس مکہ سے ہے اور رسول اللہ کے طواف کرے یعنی طواف نہ کر اور اسیطرح سعی بھی نہ کرے حائض اسلئے کہ نہیں درست ہے سعی مگر بعد طواف کے اور یہان تک کہ پاک ہو تو یعنی حیض سے اور نہالے تو طواف و سعی کرنا اور یہہ حدیث منافی ہے حضرت عائشہ کی پہلی قول کے ولم اہلل الا بعمرۃ یعنی نہیں احرام باندھا تھا میں نے مگر عمرہ کا یا الٰہی تجھے نہیں منتی مگر یہہ کہ کہا جاوے کہ قول حضرت عائشہ کا کہ نہیں حج کرکے آتی تھی ہم مگر حج مراد اس سے یہہ ہے کہ نہیں تھا مقصد اصلی ہمارا اس سفر سے مگر حج کو نہ سمجھتی قسم وار پہچانتی کہ وہ قران و تمتع اور افراد ہیں پس بعضا ہم میں سے افراد کرنے والا تھا اور بعضا تمتع کرنے والا اور بعضا قران کرنے والا اور میں نے قصد کیا تھا تمتع کا پس عمرہ کیا میں نے پھر جبکہ حاصل ہوا مجکو عذر حیض کا اور باقی رہا دن عرفہ تک اور وقت وقوف حج تک حکم کیا حضرت نے مجکو یہہ کہ موقوف کرو ان دسکو اور کرو تمام افعال حج کے سوائے طواف اور سعی کے۔ ع۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِیْ اَبُوْبَكْرٍ فِی الْحَجَّةِ الَّتِیْ اَمَّرَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِیْ رَهْطٍ اَمَرَهُ يُؤَذِّنُ فِی النَّاسِ اَلَا لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوْفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا بھیجا مجکو ابو بکر نے اس حج میں کہ امیر کیا تھا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس حج کے لوگوں پر پہلی حجۃ الوداع کے دن نحر کے بیچ جماعت کے حکم کیا تھا اوسکو کہ اعلام کرے لوگوں میں خبردار ہو نہ حج کرے بعد اس سال کے کوئی مشرک اور نہ طواف کرے خانہ کعبہ کا کوئی ننگا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف جب حج فرض ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بسبب مشغول ہونیکے غزوات میں حج کو نجا سکے حضرت ابوبکر کو امیر قافلہ حاجیوں کا کرکے حج کے لئے بھیجا اور یہہ حج ایک برس پہلے ہوا حجۃ الوداع کے پس جب ابوبکر رض وہان پہونچے تو ایک جماعت کو کہ انمین ابو ہریرہ بھی تھے دن نحر کے لوگونکی طرف بھیجا اور اوس جماعت کو حکم کیا کہ اعلام کرے لوگوں میں کہ بعد اس سال کے کوئی مشرک یعنی کافر حج کو نہ آوے حج کرنا خاص مسلمانوں ہی کے لئے ٹھیرا یہہ بات بموجب اس آیت کے کہی اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا اور یہہ اعلام کریکے نہ طواف کرے خانہ کعبہ کا کوئی ننگا عادت تھے اہل جاہلیت کی کہ ننگے طواف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ عبادت خدا کی ننگے کرینگے ہم اون کپڑوں سے جنمیں گناہ کرتے ہیں اس سے منع فرمایا۔ ح۔ ع۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّیِّ قَالَ سُئِلَ جَابِرٌ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَقَالَ قَدْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَكُنْ نَفْعَلُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے مہاجر مکی سے کہا سوال کئے گئے جابر حال اوس شخص کے سے کہ دیکھے خانہ کعبہ کو اوٹھاوے دونوں ہاتھ اپنے یعنی یہہ شروع ہے یا نہیں پس کہا جابر نے کہ تحقیق حج کیا ہم نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نہ تھے ہم کرتے یہہ یعنی ہاتھ نہ اوٹھاتے تھے وقت دیکھنے خانہ کعبہ کے دعا کرنے میں نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک کا کہ ہاتھ نہ اوٹھاوے کعبہ کا دیکھنے کے وقت دعا کے لئے اور امام احمد کے نزدیک ہاتھ اوٹھاوے اور دعا کرے لیکن ملا علی قاری نے مرقات میں مذہب امام ابو حنیفہ اور شافعی کا برخلاف اسکے نقل کیا ہے کہ ہاتھ اوٹھاوے پھر میں نے کتابیں کہ تصنیف ملا علی قاری کی ہیں جو دیکھا تو اون میں اسکو مکروہ لکھا ہے اور بعض سے جواز اسکا نقل کیا ہے اور ہدایہ اور در مختار سے بھی عدم رفع ہی معلوم ہوتا ہے۔ مؤلف

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مَكَّةَ فَاَقْبَلَ اِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ اَتَى الصَّفَا فَعَلَاهُ حَتّٰى يَنْظُرَ اِلَى الْبَيْتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَذْكُرُ اللّٰهَ مَا شَاءَ وَيَدْعُوْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا آئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس داخل ہوئے مکہ میں پھر متوجہ ہوئے طرف حجر اسود کی پھر بوسہ دیا اوسکو پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا پھر آئے صفا کے پاس یعنی بعد نماز طواف کے پس چڑھے اوسپر یہانتک کہ نظر کی طرف خانہ کعبہ کے پس اوٹھائے دونوں ہاتھ اپنے پھر شروع کیا ذکر کرتے تھے اللہ کا یعنی تکبیر و تہلیل کرتے تھے جسقدر چاہا اور دعا مانگی نقل کی یہہ ابو داؤد نے ف اوٹھانے ہاتھ اپنے یعنی دعا کے لئے اور یہہ جو عوام کرتے ہیں کہ ہاتھ اوٹھاتے ہیں ان ساتھ تکبیر کے جیسے کہ نماز میں اوٹھاتے ہیں کچھ اصل اسکی نہیں ہے۔ ع۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلٰوةِ اِلَّا اَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُوْنَ فِيْهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيْهِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ اِلَّا بِخَيْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ

ہوگا ثواب اوسکا اسقدر ثواب آزاد کرنے بردی کی اور سنا مینی حضرت کو کہ فرماتے تہی نہیں رکہتا کوئی قدم اور نہیں اوٹہاتا دوسری بار یعنی طواف مین مگر کہ دور کرتا ہی اللہ تعالی اوس سی بسبب اوسکی گناہ اور لکہتا ہی اوسکی لیی بسبب اوسکی نیکی نقل کی یہہ ترمذی نی ف غلبہ کرنی لوگون پر یعنی لوگونکو بہار حجر کو بہان پہونچتی ہاتہہ لگانیکی لیی لیکن اسطرح کہ لوگونکو ایذا نہو اور اگر لوگونکو ایذا ہو کہ دہکیا دینی سی ایذا ان پہونچی تو گنہ گار ہوگا ایسی صورتمین چاہیی کہ دور سی ہاتہہ کی اشارہ کری چنانچہ بیان اسکا اوپر ہوچکا ہی اور سات بار اسمین تین احتمال ہین ایک تو یہہ کہ سات شوط کری یعنی سات بار گرد کعبہ کی پہری کہ سات شوطکا ایک طواف ہوتا ہی اور دوسری یہہ کہ سات طواف کری اور تیسری یہہ کہ سات روز تک طواف کری ہر روز ع مظہر مولانا وعن عبد اللہ بن السائب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما بین الرکنین ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار رواہ ابوداود اور روایت ہی عبد اللہ بن سائب سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہی درمیان دونون رکنونکی یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کی ای رب ہمارے دے ہمکو دنیا مین بہلائی اور آخرت مین بہلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ کی سی نقل کی یہہ ابوداود نی وعن صفیۃ بنت شیبۃ قالت اخبرتنی بنت ابی تجراۃ قالت دخلت مع نسوۃ من قریش دار ال ابی حسین ننظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یسعی بین الصفا والمروۃ فرایتہ یسعی وان مئزرہ لیدور من شدۃ السعی وسمعتہ یقول اسعوا فان اللہ کتب علیکم السعی رواہ فی شرح السنۃ وروی احمد مع اختلاف اور روایت ہی صفیہ بیٹی شیبہ کی سی کہ کہا خبر دی مجکو بیٹی ابی تجراۃ کی نی کہا گئی مین ساتہہ عورتون قریش کی گہر ال ابی حسین کی مین تا کہ دیکہین ہم طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ پہرتی ہوئی درمیان صفا اور مروہ کی یعنی تاکہ مشرف ہووین انکی جمال باکمال سی اور مستفید ہوویں انکی عمل و برکت سی پس دیکہا مینی انکو دوڑتی ہوئی درمیان صفا اور مروہ کی اسحال مین کہ تحقیق تہہ بند اونکا البتہ پہرتا تہا یعنی گرد پاؤن انکی بسبب شدت دوڑنیکی اور سنا مینی انکو کہ فرماتے تہی سعی کرو پس تحقیق اللہ تعالی نی لکہا تمپر سعی کرنا نقل کی یہہ شرح السنہ مین اور نقل کی احمد نی ساتہہ اختلاف کی ف لکہا تمپر سعی کرنا امام شافعی تو اسکی معنی یہہ لیتی ہین کہ فرض کیا اونکی نزدیک سعی کرنی درمیان صفا اور مروہ کی فرض ہی جو سعی نکری اوسکا حج باطل ہوتا ہی اور امام اعظم لکہنی کی معنی یہہ لیتی ہین کہ واجب کیا انکی نزدیک سعی کرنی واجب ہی اوسکی ترک سی دم واجب ہوتا ہی یعنی دنبہ وغیرہ ذبح کرنا آتا ہی ع وعن قدامۃ بن عبد اللہ بن عمار قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسعی بین الصفا والمروۃ علی بعیر لا ضرب ولا طرد ولا الیک الیک رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی قدامہ بن عبد اللہ بن عمار سی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سعی کرتی ہوئی درمیان صفا اور مروہ کی اونٹ پر نہ مارنا تہا اور نہ ہانکنا تہا اور نہ تہا کہنا ایک طرف ہوجاؤ ایکطرف ہوجاؤ نقل کی یہہ شرح السنہ مین ف اونٹ پر اس سی معلوم ہوا کہ سعی حضرت نی سوار ہوکر کی اور اوپر کی حدیث سی اور اور بعضی حدیثونسی معلوم ہوتا ہی کہ پیادہ پاکی تطبیق انمین یون دیجاوی کہ کسی سعی کرنی مین پیادہ پا سعی کی اور کسی مین سوار ہوکر تعلیم کی لیی یا بسبب کسی اور عذر کی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک پیادہ پا سعی کرنی بشرط قدرت کی واجب ہی پس بلا عذر ترک کری تو دم آتا ہی اور نہ مارنا تہا یعنی نہ لوگونکو مارتی تہی اور نہ ہانکنا یعنی ہاتہہ سی ہٹاتے تہی لوگونکو اور نہ کہتی تہی ایکطرف ہوجاؤ جیسیکہ عادت ہی بادشاہون اور ظالمون کی اور مقصود اس سی طعن ہی اون لوگونپر کہ یہہ حرکت کرتی ہین ع ف

وعن یعلی بن امیۃ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طاف بالبیت مضطبعا ببرد اخضر رواہ الترمذی وابوداود وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی یعلی بن امیہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طواف کیا خانہ کعبہ کا اسحال مین کہ اضطباع کرنی والی تہی ساتہہ چادر سبز کی یعنی سبز خطونکی چادر تہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف اضطباع اسکو کہتی ہین کہ چادر داہنی بغل کی نیچی سی نکال کر بائین کندہی پر ڈالی جیسی بانکی اور رہتی ہین اور سبب اسطرحکی اوڑہنی کا اوپر مذکور ہوچکا ہی ح وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم واصحابہ اعتمروا من الجعرانۃ فرملوا بالبیت ثلثا وجعلوا اردیتھم تحت آباطھم ثم
قذفوھا علی عواتقھم الیسری رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب آپکے نے عمرہ کیا جعرانہ سے کہ نام ایک
جگہ کا ہے [illegible] پس رمل کیا انہوں نے طواف خانہ کعبہ کا تین بار اور کیا اپنی چادروں کو نیچے اپنی بغلوں کے پھر ڈالا انکو اپنے بائیں مونڈہوں پر نقل کی یہہ ابوداؤد نے
ف یعنی اضطباع کیا [illegible] اور اضطباع سنت ہے ساتوں ہی طواف میں بخلاف رمل کے یعنی جلدی چلنے کی کہ وہ تین شوطوں میں ہے اور نہیں مستحب اضطباع
سوائے طواف کی اور یہہ جو عوام ابتداء احرام سے اضطباع کرتے ہیں حج میں یا عمرہ میں اسکی کچھ اصل نہیں بلکہ مکروہ ہے حالت نماز میں ۱ع

الفصل الثالث

[illegible] عن ابن عمر قال ما ترکنا استلام ھذین الرکنین الیمانی والحجر فی شدۃ ولا رخاء منذ رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستلمھما متفق علیہ وفی روایۃ لھما قال نافع رأیت ابن عمر یستلم الحجر بیدہ ثم قبل یدہ وقال ما ترکتہ منذ رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ روایت ہے ابن عمر سے کہا نہیں چھوڑا ہمنے ہاتھ لگانا ان دونوں کونوں کا رکن یمانی اور حجر اسود کا سختی میں اور نہ آسانی میں جبسے دیکھا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتھ لگاتے تھے انکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی میں یہہ ہے کہ کہا نافع نے دیکھا میں نے ابن عمر کو کہ لگاتے تھے حجر اسود کو ہاتھ اپنا پھر بوسہ دیتے تھے ہاتھ اپنے کو اور کہا نہیں چھوڑا میں نے اسکو جبسے کہ دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے اسکو وعن ام سلمۃ قالت شکوت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اشتکی فقال طوفی من وراء الناس وانت راکبۃ فطفت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الی جنب البیت یقرأ بالطور وکتاب مسطور متفق علیہ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا شکایت کی میں نے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ کہ تحقیق میں بیمار ہوں یعنی پیادہ پا طواف نہیں کرسکتی پس فرمایا طواف کر تو پیچھے پیچھے لوگوں کے اسحال میں کہ تو ہو سوار پس طواف کیا میں نے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تھے طرف پہلوئی خانہ کعبہ کی یعنی متصل دیوار کعبہ کی پڑہتے تھے سورہ طور وکتاب مسطور نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی سورہ طور ایک رکعت میں پڑہی جیسے عادت شریف تھی یا دونوں رکعتوں میں پڑہی ہو اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بسبب عذر کے سوار ہوکر طواف کرنا جائز ہے اور بلا عذر نہیں جائز اسلیے کہ پیادہ پا طواف کرنا واجب ہے ۱ع وعن عابس بن ربیعۃ قال رأیت عمر یقبل الحجر ویقول انی لاعلم انک حجر ما تنفع ولا تضر ولولا انی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلک ما قبلتک متفق علیہ اور روایت ہے عابس بن ربیعہ سے کہ کہا دیکھا میں نے حضرت عمر کو کہ بوسہ دیتے تھے حجر اسود کو اور کہتے تھے تحقیق میں البتہ جانتا ہوں کہ تحقیق تو پتھر ہے نہ نفع پہونچا سکتا ہے اور نہ ضرر اور اگر تحقیق نہ دیکھا ہوتا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے تو نہ بوسہ دیتا میں تجکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یہہ حضرت عمر نے اسلیے کہا تا جو نو مسلم فتنہ میں نہ پڑیں بسبب بوسہ دینے کے اور مراد حضرت عمر کی یہہ تھی کہ یہہ پتھر بذاتہ کچھہ نفع اور ضرر نہیں پہونچا سکتا اگرچہ باعتبار [illegible] حکم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے نفع ہوتا ہے [illegible] کہ ثواب پاتا ہے ۱ع وعن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وکل بہ سبعون ملکا یعنی الرکن الیمانی فمن قال اللھم انی اسألک العفو والعافیۃ فی الدنیا والآخرۃ ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار قالوا آمین رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے ابوہریرہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تعین کیے گئے ہیں [illegible] ستر فرشتے یعنی رکن یمانی پر پس جو کوئی کہے یا الہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے درگذر کرنا گناہوں سے اور عافیت دنیا و آخرت میں اے رب ہمارے دے ہمکو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ سے کہتے ہیں فرشتے قبول کر [illegible] ف [illegible] رکن یمانی کی یہہ فضیلت ہے تو رکن اسود کی اس سے بھی زیادہ ہوگی اور یہہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہہ فضیلت اور خاصیت رکن

یمانی ہی کی لیے ہوا اور رکن اسود کی لیے فضیلتیں زیادہ اس سے ہوا اور نہیں منافاۃ ہے اسمین اور اوس حدیث میں جو پہلی گذری کہ حضرت درمیان دونوں رکنوں
کی ربنا اٰتنا پڑھتے تھے اسلیے کہ جب پہونچے طرف رکن یمانی کی اور شروع کی یہہ دعا چلتے میں تو شک نہیں ہے کہ واقع ہوگی وہ درمیان دونوں کی اسلیے کہ ٹھیرنا
دعا کی لیے طواف میں تو درست ہی نہیں جیسا کہ عوام جاہل کرتے ہیں ۱۲ ح ع وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَافَ
بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مُحِيَتْ عَنْهُ
عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَكُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَمَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ وَهُوَ فِي تِلْكَ الْحَالِ خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ
بِرِجْلَيْهِ كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرِجْلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابوہریرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ طواف کرے خانہ کعبہ کا سات بار اور نہ کلام کرے
مگر ساتھہ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کی دور کیجاتی ہیں اوس سے دس برائیاں اور لکھی جاتی ہیں واسطے اوسکی دس نیکیاں
اور بلند کیے جاتے ہیں واسطے اوسکی دس درجے اور جو شخص کہ طواف کرے اور کلام کرے اور وہ بیچ اسحالت کی ہے یعنی حالت طواف میں داخل ہوتا ہے دریائی رحمت
میں ساتھہ دونوں پاؤں اپنے کی مانند داخل ہونے والے پانی کے ساتھہ پاؤں اپنے کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نے ف کلام کرے یعنی کلمات مذکورہ پڑھے اور درود یا رد
لانے اسکلام کو تاکہ بیان ثواب کریں غیر اول کے اور ظاہر معنی بلا تکلف یہہ ہیں کہ کلام کرے سوا ان کلمات کی مانند ادعیہ اور اذکار کی اور اخبار علما اخیار کی اور
اور اولیا کرام کی واللہ اعلم ع بَابُ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ باب ہے بیچ بیان ٹھیرنے کے عرفہ (میدان) میں ف عرفہ نام ہے مکان مخصوص
کا اور آتا ہے بمعنی زمان کی بہی کہ روز عرفہ ہے اور عرفات ساتھہ لفظ جمع کی فقط بمعنی مکان ہی کی آتا ہے اور جمع باعتبار جوانب اطراف کی ہے اور عرفہ اسکا
نام اسلیے رکہا گیا کہ حضرت آدم و حوا میں تعارف واقع ہوا اوس مکان میں بعد اوترنے کی جنت سے یا یہہ نام اسلیے ہوا کہ جبرئیل تعلیم کرتے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو افعال
حج کی اور کہتے تھے عرفت یعنی پہچانا تونے وہ کہتے تھے عرفت یعنی پہچانا (اپنیمین پہچانا) اور وقوف عرفہ کا ایک رکن اعظم حج کا ہے ورکنوں میں سے ۱۲ ح الْفَصْلُ
الْأَوَّلُ فصل پہلی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ كَيْفَ
كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ
الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے محمد بن ابی بکر ثقفی سے یہہ کہ اونہوں نے پوچھا انس بن مالک سے اور اسحال میں کہ دونوں جاتے تھے صبح کی
وقت منی سے طرف عرفات کی کسطرح کرتے تھے تم اسدن یعنی عرفہ میں ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا انس نے لبیک کہتا تہا ہم میں سے لبیک کہنے
والا پس نہ انکار کیا جاتا تہا اوسپر اور تکبیر کہتا تہا تکبیر کہنے والا ہم میں سے پس نہیں انکار کیا جاتا تہا اوسپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ تکبیر کہنی جائز
ہے اوسدن حاجیوں کی لیے ساتھ لبیک کی اور اذکار کی ولیکن سنت نہیں بلکہ سنت ونکی لیے لبیک کہنی ہے جبتک کہ رمی کریں جمرۃ العقبہ پر انتہی اور تکبیر کہنی صبح عرفہ
سے پیچہے نماز ونکی واجب ہے حاجیوں اور غیر حاجیوں کی لیے آخر ایام تشریق تک یعنی تیرویں کی عصر تک اور واجب ہے ہر فرض پڑھنے والے پر فتوی اسیپر ہے
ع ۱۲ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحَرْتُ هٰهُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ وَوَقَفْتُ
هٰهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا
نحر کیا میں نے اس جاگہہ اور منی تمام جگہہ نحر کرنے کی ہے پس نحر کرو اپنے ڈیروں میں اور وقوف کیا میں نے یعنی ٹھیرا اس جاگہہ اور عرفات تمام جاگہہ وقوف کی ہے اور وقوف کیا میں نے
اس جاگہہ اور مزدلفہ تمام جاگہہ ہے وقوف کی نقل کی یہہ مسلم نے ف نحر کیا میں نے اس جاگہہ اشارہ کیا حضرت نے طرف جاگہہ معین کی منا میں کہ جہاں حضرت نے نحر کیا
تہا اور اب وہ جگہہ معلوم و معروف ہے اور اسکو منحر النبی کہتے ہیں پس اوسکی طرف حضرت نے اشارہ کرکر کہا کہ میں نے تو یہاں نحر کیا ہے لیکن منا میں ہر جگہہ نحر کرنا درست
ہے اور اسیطرح عرفات اور اپنی وقوف کی جگہہ کی طرف اشارہ کرکر فرمایا کہ میں نے تو وقوف یہاں کیا ہے اور تمام عرفات میں لیکن سوائے بطن عرنہ کی وقوف

درست ہی اور مزدلفہ مین کہ اوسکو جمع بہی کہتی ہین اپنی وقوف کی جگہہ کی طرف کہ قریب مشعر حرام کی ہی اشارہ کرکر فرمایا کہ مین نی تو یہان وقوف
کیا ہی اور تمام مزدلفہ مین وقوف درست ہی یعنی سوائی وادی محسر کی اور اسمین شک نہین کہ حضرت کی جگہہ افضل ہی ع بح و عن
عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من يوم اكثر من ان يعتق الله فيه عبدا من النار من يوم
عرفة وانه ليدنو ثم يباهي بهم الملئكة فيقول ما اراد هؤلاء رواه مسلم اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی دن کہ زیادہ ہوا زروی آزاد کرنیکی اللہ تعالی او سمین بندونکو آگ سی دن عرفہ سی یعنی اس عرفہ کی دن عرفات مین سب
دنونسی زیادہ اللہ تعالی آزاد کرتا ہی بندونکو آگ سی اور تحقیق اللہ تعالی البتہ نزدیک ہوتا ہی یعنی ساتہہ رحمت و مغفرت کی پہر فخر کرتا ہی ساتہہ
حاجیونکی روبرو فرشتونکی پس فرماتا ہی کیا چاہتی ہین یہہ لوگ یعنی جو کچہہ یہہ چاہتی ہین وہ دونگا نقل کی یہہ مسلم نی الفصل الثاني
فصل دوسری عن عمرو بن عبد الله بن صفوان عن خال له يقال له يزيد بن شيبان قال كنا في موقف
لنا بعرفة يباعده عمرو من موقف الامام جدا فاتانا ابن مربع الانصاري فقال اني رسول رسول الله صلى
الله عليه وسلم اليكم يقول لكم قفوا على مشاعركم فانكم على ارث من ارث ابيكم ابراهيم عليه السلام رواه
الترمذي وابو داود والنسائي وابن ماجة روایت ہی عمرو بن عبد اللہ بن صفوان سی کہ نقل کی اپنی ماموسی کہ کہا جاتا تہا اوسکو
یزید بن شیبان کہا ہی ہم بیچ جگہہ ٹہیرنی اپنی کی کہ تہی واسطی ہماری بیچ میدان عرفہ کی کہ دور بیان کرتا تہا اوسکو عمرو جگہہ ٹہیرنی امام کیسی
بہت دور پس آئی ہماری پاس بیٹی مربع انصاری کی پہر کہا تحقیق مین ایلچی ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرفسی طرف تمہاری فرماتی ہین
حضرت واسطی تمہاری کہ ٹہیرو اوپر جگہہ عبادت اپنی کی پس تحقیق تم ہو اوپر میراث کی یعنی متابعت کی میراث باپ اپنی کی کہ ابراہیم ہین اوپر
سلام نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف حاصل معنی حدیث کی یہہ ہین کہ عرب کی ہر قوم و قبیلہ کا اگلی زمانہ مین ایک
موقف معین تہا عرفات مین کہ وہان ٹہیرتی تہی اور موقف قبیلہ یزید بن شیبان کا بہت دور تہا موقف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسی کہ موقف امام
عبارت اوس سی ہی پس وہ ہونچ جاتا کہ حضرت سی عرض کریں کہ ہم آپکی پاس کہڑی ہون حضرت نی دریافت کیا کہ یہہ اسباتکی درخواست کرینگی ایک صحابی کی
ہاتہہ کہ ابن مربع اونکا نام تہا اونکو یہہ کہلا بہیجا کہ اپنی ہی قدیمی موقف پر رہو جو کہ تمہاری باپ دادی سی چلا آتا ہی کہ مشاعر عبارت اسی سی استعمال کرو
کہ عرفات تمام موقف ہی دوری اور نزدیکی موقف امام سی کچہہ فرق نہین کہتی پس بیچ بات ونکی تسلی کیلیی کہلا بہیجی تا اسمین خلاف و نزاع نہ واقع ہو ح و عن
جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كل عرفة موقف وكل منى منحر وكل المزدلفة موقف وكل فجاج
مكة طريق ومنحر رواه ابو داود والدارمي اور روایت ہی جابر سی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو میدان ہی عرفہ کا جگہہ ٹہیرنیکی ہی اور جو جگہہ ہی منا
مین جگہہ ذبح کرنیکی ہی اور جو جگہہ ہی مزدلفہ مین جگہہ ٹہیرنیکی ہی اور سب راہین مکہ کی راہ ہی اور جگہہ ذبح کرنیکی نقل کی یہہ ابو داود اور دارمی نی ف یعنی جس راہ
سی مکہ مین جاوین رستا ہی اور جس جگہہ مکہ مین ہدی ذبح کرین وہی ایسی کہ ذبح کرنا اوسکا حرم مین چاہیی اور مکہ حرم مین ہی لیکن منی مین عادت ہوئی ہی ذبح کرنیکی
کہ دن نحر کے کہ دسوین ذی الحجہ کی ہی منی مین ہوتی ہین ان فی بیچ کرتی ہین اور مقصود اصل جواز ہی مگر الا آنحضرت کی وقوف کی جگہہ اور ذبح کی جگہہ اور راہ اونکی افضل ہی
ح و عن خالد بن هوذة قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم يخطب الناس يوم عرفة على بعير قائما في الركابين رواه ابو داود
اور روایت ہی خالد بن ہوذہ سی کہ کہا دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ خطبہ فرماتی تہی لوگونکو دن عرفہ کی یعنی عرفات مین اونٹ پر کہڑی ہو کر دونون کابون
نقل کی یہہ ابو داود نی ف اونچی ہونیکی لیی کابون پر کہڑی ہوتا دور و نزدیک سب سنین ح و عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ یَوْمِ عَرَفَۃَ وَخَیْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ قَبْلِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوٰی مَالِکٌ عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ اِلٰی قَوْلِہٖ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اونہی باپ سی یعنی شعیب سی اونہی نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبداللہ بن عمرو سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بہتر دعاؤنکی دعا دن عرفہ کی ہی یعنی عرفات مین یا ہر جگہ کہ کرین اور بہتر اون چیزونکی کہ کہی مینی اور نبیونی پہلی مجہسی یہہ ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین شریک کوئی اوسکا اوسکی لیئی ہی بادشاہت اور اوسکی لیئی ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی مالک نی طلحہ بن عبید اللہ سی قول لا شریک لہ تک وَعَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ کَرِیْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رُئِیَ الشَّیْطٰنُ یَوْمًا ھُوَ فِیْہِ اَصْغَرُ وَلَا اَدْحَرُ وَلَا اَحْقَرُ وَلَا اَغْیَظُ مِنْہُ فِیْ یَوْمِ عَرَفَۃَ وَمَا ذَاکَ اِلَّا لِمَا یَرٰی مِنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَۃِ وَتَجَاوُزِ اللّٰہِ عَنِ الذُّنُوْبِ الْعِظَامِ اِلَّا مَا رُئِیَ یَوْمَ بَدْرٍ فَاِنَّہٗ قَدْ رَاٰی جِبْرِیْلَ یَزَعُ الْمَلٰئِکَۃَ رَوَاہُ مَالِکٌ مُرْسَلًا وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ بِلَفْظِ الْمَصَابِیْحِ اور روایت ہی طلحہ بن عبید اللہ بن کریز سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین دیکہا گیا شیطان کسیدن کہ وہ اوسمین بہت ذلیل اور بہت راندہ ہوا اور بہت حقیر اور بہت غصی مین ہووی سی برابر دن عرفہ کی یعنی شیطان ہمیشہ بہلائیان دیکہکر اونسی غصہ کہاتا ہی اور خوار ہوتا ہی اور روز عرفہ کی سب دنونسی زیادہ خوار اور غصہ ناک ہوتا اور نہین ہہ مگر اس سبب سے کہ دیکہتا ہی اوترنا رحمت کا یعنی خاص و عام پر اور معاف کرنا اللہ کا بڑی گناہونکو مگر وہ کہ دیکہا گیا دن بدر کے یعنی اوسدن کہ فتح مسلمانونکی اور عزت اور شوکت اسلام کی ہوئی خواری غیرہ شیطانکی مانند خواری غیرہ عرفہ کی تہی بلکہ زیادہ پس تحقیق شیطان نی دیکہا جبرئیل کو کہ ترتیب دیتی ہین اور برابر کرتی ہین فرشتونکی صفونکو یعنی مشرکونکی لڑائیکی لیئی نقل کی یہہ مالک نی بطریق ارسال کی اور شرح السنہ مین روایت کی یہہ حدیث ساتہہ لفظ مصابیح کے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ عَرَفَۃَ اِنَّ اللّٰہَ یَنْزِلُ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا فَیُبَاھِیْ بِھِمُ الْمَلٰئِکَۃَ فَیَقُوْلُ اُنْظُرُوْا اِلٰی عِبَادِیْ اَتَوْنِیْ شُعْثًا غُبْرًا ضَاجِّیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ اُشْھِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَھُمْ فَیَقُوْلُ الْمَلٰئِکَۃُ یَا رَبِّ فُلَانٌ کَانَ یُرَھَّقُ وَفُلَانٌ وَفُلَانَۃٌ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرْتُ لَھُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَا مِنْ یَوْمٍ اَکْثَرَ عَتِیْقًا مِّنَ النَّارِ مِنْ یَوْمِ عَرَفَۃَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہوتا ہی دن عرفہ کا تحقیق اللہ تعالی نزول فرماتا طرف آسمان دنیا کی یعنی قریب ہوتا ہے ساتہہ رحمت و احسان و کرم کی پہر فخر کرتا ہی ساتہہ حاجیونکی روبرو فرشتونکی اور فرماتا دیکہو طرف میری بندونکی آئی میری پاس پراگندہ بال گرد آلودہ چلاتی ہوئی راہ دور سی یعنی ساتہہ لبیک کی گواہ کرتا ہون تمکو کہ تحقیق بخشا مینی انکو پہر کہتی ہین فرشتی ای پروردگار ہمارے فلانا شخص ہی کہ نسبت بگناہ کیا جاتا اور فلانا شخص اور فلانی عورت گناہ کرتی ہین فرمایا حضرت نی فرماتا ہے اللہ عزوجل کہ تحقیق بخشا مینی انکو بہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس نہین کوئی دن کہ بہت آزاد کیئی جاوین اوسمین آگ سی برابر دن عرفہ کے نقل کی یہہ شرح السنہ مین

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ قُرَیْشٌ وَمَنْ دَانَ دِیْنَھَا یَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَۃِ وَکَانُوْا یُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ فَکَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ یَقِفُوْنَ بِعَرَفَۃَ فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ اَمَرَ اللّٰہُ نَبِیَّہٗ اَنْ یَّاْتِیَ عَرَفَاتٍ فَیَقِفَ بِھَا ثُمَّ یُفِیْضَ مِنْھَا فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے عائشہ سی کہا قریش اور جو شخص کہ تابع تہی دین قریش کی کہڑی ہوتی تہی مزدلفہ مین اور تہی قریش نام رکہی جاتی تہی حمس یعنی شجاع اور تہی تمام عرب ٹہیرتی تہی رج میدان عرفہ کے پس جبکہ آیا اسلام حکم کیا اللہ نی نبی اپنی کو یہہ کہ آوین عرفات میں اور ٹہیرین اوسمین پہر پہرین اوسی لیس یہی معنی ہین قول اللہ عزوجل کی پہر پہرو اوس جگہہ سی کہ پہرتی ہین لوگ نقل کیا یہہ بخاری اور مسلم نی ف مزدلفہ حرم مین ہے اور عرفات حل مین پس قریش اور جو کہ تابع اونکے دین کے تہی مزدلفہ مین ٹہیرتی تہی واسطے افتخار اور تفوق کے لوگونپر اور کہتی تہی کہ ہم اہل اللہ اور رہنی والی اوسکی حرم کی ہین ہم حرم سی باہر نہین نکلنی کے اور سوای قریش کے اور لوگ عرفات مین ٹہیرتی تہی پس جب اسلام آیا تو قریش منع کیئی گئی اس سی اور حکم ہوا کہ عرفات مین وقوف کیا کرین جیسی اور لوگ کرتی ہین حج وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

دَعَا لِاُمَّتِهٖ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ فَاُجِيْبَ اِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَا خَلَا الْمَظَالِمَ فَاِنِّيْ اٰخُذُ لِلْمَظْلُوْمِ مِنْهُ قَالَ اَيْ رَبِّ اِنْ شِئْتَ اَعْطَيْتَ الْمَظْلُوْمَ مِنَ الْجَنَّةِ وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ فَلَمْ يُجَبْ عَشِيَّتَهٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ اَعَادَ الدُّعَاءَ فَاُجِيْبَ اِلٰى مَا سَاَلَ قَالَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ تَبَسَّمَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اِنَّ هٰذِهٖ لَسَاعَةٌ مَا كُنْتَ تَضْحَكُ فِيْهَا فَمَا الَّذِيْ اَضْحَكَكَ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ قَالَ اِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ اِبْلِيْسَ لَمَّا عَلِمَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدِ اسْتَجَابَ دُعَائِيْ وَغَفَرَ لِاُمَّتِيْ اَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ يَحْثُوْهُ عَلٰى رَاْسِهٖ وَيَدْعُوْ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ فَاَضْحَكَنِيْ مَا رَاَيْتُ مِنْ جَزَعِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہی عباس بن مرداس سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا مانگی واسطی امت اپنی کی عرفہ کی شام کو بخشش کی پس قبول کی گئی کہ تحقیق مینی بخشا واسطی انکی سوای حقوق بندونکی پس تحقیق مین لونگا واسطی مظلوم کی حق اوسکا ظالم سی کہا حضرت نی ای رب میری اگر چاہی تو دی مظلوم کو نعمتون جنت کسی یعنی بدلی اوسکی حق کی کہ ظالم نی لیا ہی اور بخشدی اوسی ظالم کی پس نہ قبول کیے گئی عرفہ کی شام کو پس جب صبح کی حضرت نی مزدلفہ مین پہر مانگی دعا پس قبول کی گئی وہ چیز کہ مانگی تہی کہا راوی نی پس ہنسی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یا کہا راوی نی مسکرائی پس کہا واسطی حضرت کی ابوبکر اور عمر نی قربان ہو باپ میرا اور ماں میری تمہاری تحقیق یہہ ایسی وقت کہ نہیں تہی تم ہنستی اوسمین یعنی مقتضای حال اس ساعت کا نہیں ہی کہ ہنسو تم پس کس چیز نی ہنسایا تمکو ہمیشہ ہنساوی اللہ تمہاری دانتونکو یعنی ہمیشہ خوش رہو فرمایا حضرت نی کہ تحقیق دشمن خدا ابلیس نی جب جانا کہ تحقیق اللہ عزوجل نی قبول کی دعا میری اور بخشا واسطی امت میری کی لی مٹی پس شروع کی ڈالنی مٹی اپنی سر پر اور پکارنا شروع کیا ساتہہ ویل اور ہلاکت کی یعنی کہتی لگا وا ویلا وا ثبورا پس ہنسایا مجکو اوس چیز نی کہ دیکہی مینی اضطراب اوسکی سی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور نقل کی بیہقی نی کتاب بعث و نشور مین مانند اسکی **ف** ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ مغفرۃ عام ہوئی کہ حق اللہ بہی بخشے گئے اور حق بندون کے بہی لیکن یہہ قابل قید لگانی کی ہے کہ آنحضرت کے ساتہہ تہی اوس سال مین اونکی لیی یہہ بات ہوئی یا اوسکی حق مین ہے کہ جسکا حج مقبول ہو کر فسق و فجور حج مین نہ واقع ہو یا محمول ہے اوس ظالم پر کہ توبہ کی لیکن عاجز ہی ادای حقوق سی اسلیی کہ فرمایا اللہ تعالے نی اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ جاننا چاہیی کہ شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہونچیگی ہر مسلمانکو خواہ صالح ہو خواہ گنہگار پس صالح کی زیادہ کریگا اللہ تعالیٰ درجہ جنت مین بسبب شفاعت کی اور بخشیگا اکثر گنہگارونکو بسبب شفاعت ونکی پہر داخل کریگا اونکو جنت مین اور جو لوگ کہ دوزخ مین ہونگی پس آخر حضرت کی شفاعت کا اونکی حق مین یہہ ہوگا کہ کم ہو جائیگا عذاب اور کم ہو جائیگی مدت اور اسیطرح مغفرۃ اللہ تعالیٰ کی پہونچیگی انشاء اللہ تعالیٰ ہر مسلمانکو خواہ صالح ہو خواہ فاجر پس صالح کی تو درجی بلند ہونگی جنت مین زیادہ اوس چیز کی کہ مستحق تہا اوسکا بسبب عمل کی اور فاجر کو یا تو داخل کریگا جنت مین بغیر عذاب کی یا کم کر دیگا مدت اوسکی عذاب کی پس یہہ ہے ایک نوع ہی مغفرت کی یہ مولانا ولی اللہ رح

بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ

باب ہی بیچ بیان پہرنیکی عرفات و مزدلفہ سی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِيْنَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ہشام بن عروہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی عروہ سی کہ کہا عروہ نی پوچہا گیا اسامہ بن زید کہ کسطرح تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتی حجۃ الوداع مین جسوقت کہ پہری عرفات سی کہا تہی چلتی جلد پس جب پاتی راہ کشادہ دوڑاتی یعنی اپنی سواری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهٗ زَجْرًا شَدِيْدًا وَضَرْبًا لِلْاِبِلِ فَاَشَارَ بِسَوْطِهٖ اِلَيْهِمْ وَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْاِيْضَاعِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت

ہی ابن عباس سی یہہ کہ وہ پہری ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دن عرفہ کی یعنی عرفات سی طرف منیٰ کی پس سنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پیچہی اپنی زجر شدید یعنی ہانکنا جانوروںکا ساتہہ آواز بلند کی اور مارنا اونٹونکو پس اشارہ کیا ساتہہ کوڑی اپنی کی طرف لوگونکی یعنی تاکہ متوجہ ہوں طرف حضرت کی اور سنیں بات حضرت کی اور فرمایا ای لوگو لازم ہی تمکو آرام سی چلنا اسلیے کہ تحقیق نیکی نہیں ہی دوڑانا نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی نیکی فقط دوڑانی ہی میں نہیں ہی بلکہ ساتہہ ادا کرنی افعال حج کی اور پرہیز کرنی ممنوعات کی حاصل ہیہ کہ جلدی کرنی نیکیونکی طرف خوب ہی لیکن نہ اسطرح کہ پہونچی طرف مکروہات کی اور مرتب ہو اوسپر گناہ پس منافات ہوئی الحدیث میں اور پہلی حدیث میں ۱۲ ع وَعَنْهُ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ اِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ اَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى فَكِلَاهُمَا قَالَ لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ اسامہ بن زید تہی پیچہی بیٹہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عرفہ سی مزدلفہ تک پہر پیچہی بٹہایا فضل کو مزدلفہ سی منا تک پس دونوں نی کہا ہمیشہ رہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتی یہانتک کہ پہینکی کنکری جمرۃ العقبہ پر یعنی دن نحر کی جب پہلی کنکری جمرۃ العقبہ پر ماری تو لبیک کہنی موقوف کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِاِقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلٰى اِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا جمع کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز مغرب اور عشا کی مزدلفہ میں یعنی عشا کی وقت میں دونوں اکہٹی پڑہیں پڑہی ہر ایک دونوں میں سی ساتہہ تکبیر کی یعنی مغرب کی لیے جدی تکبیر کہی اور عشا کی لیے جدی اور نفل نہ پڑہی درمیان ان دونوں کی اور نہ پیچہی ہر ایک کی اون دونوں میں سی نقل کی یہہ بخاری نی ف ان نمازونکی بعد جو نفل پڑہنی کی نفی کی تو اس سی نفی سنتونکی اور وترونکی بعد ان دونونکی نہیں لازم آتی ۱۲ ع باب قصہ حجۃ الوداع میں جو بڑی حدیث جابر سی گذری اوسمیں جو یہہ جملہ ہی لم یسبح بینہما شیئا اسکی شرح میں ملا علی رح نی لکہا ہی کہ جب مغرب و عشا مزدلفہ میں پڑہ چکی تو سنتیں مغرب کی اور عشا کی اور وتر پڑہی چنانچہ ایک روایت میں بہی یہہ آیا ہی انتہی اور شیخ عابد سندہی نی بہی بیچ حاشیہ درمختار کی اسمیں اختلاف نقل کرکر لکہا ہی کہ صحیح یہہ ہی کہ بعد عشا کی سنتیں اور وتر پڑہی ۱۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا لِمِيْقَاتِهَا اِلَّا صَلٰوتَيْنِ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا نہیں دیکہا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑہی ہو کوئی نماز مگر اپنی وقت میں سوای دو نمازونکی نماز مغرب کی اور عشا کی مزدلفہ میں یعنی مغرب کی نماز عشا کی وقت میں پڑہی اور پڑہی نماز فجر کی اوسدن یعنی مزدلفہ میں دن نحر کی پہلی وقت اوسکی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف سوای دو نمازونکی الخ اور نماز ظہر اور عصر کی بہی حضرت نی عرفات میں جمع کی ہیں کہ عصر ظہر کی وقت میں پڑہی اوسکا ذکر یہاں نہیں کیا اسلیے کہ ہر کوئی جانتا تہا بسبب اسکی کہ دن تہا حاجت اوسکی بیان کرنیکی کچہہ نہیں اور پہلی وقت سی مراد یہہ ہی کہ تاریکی میں پڑہی پہلی وقت معمولی سی کہ اوجالی میں پڑہتی تہی یہہ کہ پڑہی پہلی فجر کی اسلیے کہ پہلی فجر سی پڑہنی نماز فجر کی درست نہیں سب عالمونکی نزدیک ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِيْ ضَعَفَةِ اَهْلِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا میں اون شخصوں میں تہا کہ آگی بہیجا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مزدلفہ کی راتکو بیچ زمری ضعیفوں اہل اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ضعیفوں سی مراد عورتیں اور لڑکی ہیں اونکو حضرت نی پہلی روانہ کر دیا تہا منا کو اوتمیں ابن عباس بہی تہی اور حضرت بعد روشن ہونی صبح کی پہلی طلوع ہونی آفتاب کی سوار ہوی سنت یہی ہی اور حضرت نی اہل کو بہیج دیا تہا ایذا نہ پاویں بسبب ازدحام کی یہہ جائز ہی اور اور روایت میں آیا ہی چنانچہ وہ آگی آتی ہی کہ حضرت نی ان لوگونکو آگی روانہ کیا اور یہہ فرمایا کہ رمی جمرۃ العقبہ کی نہ کرنا مگر بعد نکلنی آفتاب کی مذہب امام اعظم رح کا بہی یہی ہی اور بعضی روایتوں میں مطلق آیا ہی کہ بہاؤ اور رمی جمرۃ العقبہ کی کرو اوسپر امام شافعی اور امام احمد نی عمل کیا ہی کہ اونکی نزدیک بعد آدہی رات کی رمی جمار جائز ہے ۱۲ ح

وَعَنْهُ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتَّى دَخَلَ مُحَسِّرًا وَهُوَ مِنْ مِنًى قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِي يُرْمَى بِهِ الْجَمْرَةُ وَقَالَ لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سی کہ نقل کی فضل بن عباس سی اور تہی فضل سوار پیچہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی جبکہ چلی مزدلفہ سی منا کو یہہ کہ حضرت نی فرمایا بیچ شام عرفہ کی اور صبح مزدلفہ کی لوگونکو جسوقت کہ پہری اور چلد ہانکین سواریان ور بار کوٹ بہت کی لازم ہی تمکو چلنا ساتہہ آہستگی کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم روکی ہوئی تہی اونٹنی اپنی کو یہان تک کہ داخل ہوئی میدان محسر مین اور وہ ہی منی سی فرمایا لازم ہی تمکو اوٹہالینا کنکریون کا یعنی اس میدان سی مانند کنکریون خذف کی کہ ماری جاوینگی جمرہ یعنی منارہ پر اور کہا فضل نی کہ ہمیشہ رہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتی یہانتک کہ ماری کنکری جمرہ کو یعنی جمرۃ العقبہ کو جب پہلی کنکری ماری تو لبیک کہنی موقوف کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** فرمایا بیچ شام عرفہ کی یعنی جبکہ عرفات سی مزدلفہ کو چلی اور اوسوقت فضل حضرت کی ساتہہ سوار تہی اور صبح مزدلفہ کی یعنی جبکہ مزدلفہ سی منا کو آئی تہی اور اوسوقت فضل حضرت کی ساتہہ سوار تہی اور محسر منی مین سی ہی یعنی وہ ایک جگہہ ہی منی کی قریب مزدلفہ مین اور خذف کہتی ہین اسکو کہ چہوٹی کنکری یا گہٹلی کہجور کی دونون شہادہ کی اونگلیون مین رکہکر پہینکتی ہین اور مراد یہہ ہی کہ چہوٹی چہوٹی کنکریان چنی چنی برابر کہ جیسی وہ ہوتی ہین یہانسی اوٹہالو اور کنکریان جس جگہہ سی اوٹہاوین جائز ہی مکروہ کنکریان کہ منارہ پر ایکدفعہ ماری جاوین پہر اونکو نہ اوٹہاوی اور اگر اونمین سی بہی اوٹہاوی جائز ہی لیکن خلاف اولی اور شمنی نی شرح نقایہ مین لکہا ہی کہ اون کنکریونسی رمی کرنی کفایت تو کرتی ہی لیکن یہہ فعل برا ہی اور اسمین بہی خلاف ہی کہ سات کنکریان اوٹہاوی کہ واسطی رمی جمرۃ العقبہ کی آج کام آوینگی یا ستر اوٹہاوی کہ سات تو آج کام اوین اور ترسیٹہہ اور دنون کی لیے کہی ہی ع ح ط طیبی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَفَاضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَأَمَرَهُمْ بِالسَّكِينَةِ وَأَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُوا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَقَالَ لَعَلِّي لَا أَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِي هٰذَا اور روایت ہی جابر سی کہ کہا چلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سی اور اوپر تہی تسکین چلنی پر اور حکم کیا لوگونکو ساتہہ آہستہ چلنی کی اور جلدی چلائی اونٹنی اپنی بیچ میدان محسر کی اور حکم کیا لوگونکو یہہ کہ ماریں ساتہہ مانند کنکریون خذف کی یعنی جیسی چنی برابر اور فرمایا حضرت نی یعنی صحابہ کو کہ شاید کہ میں نہ دیکہونگا تمکو پیچہی اس برس کی **ف** یعنی میں انتقال کرونگا احکام دین کی اور حج کی مجہسی معلوم کرلو اسی سبب سی اس حج کو حجۃ الوداع کہتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تعلیم کہی احکام اور وداع کیا یارونکو اور سال آیندہ مین کہ گیارہوان سال ہجرت تہا ربیع الاول کو حضرت کا انتقال ہوا ح ع لَمْ أَجِدْ هٰذَا الْحَدِيثَ فِي الصَّحِيحَيْنِ إِلَّا فِي جَامِعِ التِّرْمِذِيِّ مَعَ تَقْدِيمٍ وَتَأْخِيرٍ کہا صاحب مشکوۃ نی کہ نہین پائی مینی یہہ حدیث بخاری و مسلم مین مگر پائی جامع ترمذی مین ساتہہ تقدیم و تاخیر کی یعنی صاحب مصابیح جو اسکو پہلی فصل مین لایا تو دلالت کرتا ہی کہ صحیحین کی ہی اور اوسمین ہی نہین پس چاہیی تہا کہ اسکو پہلی فصل مین نہ لاتا دوسری فصل مین لاتا اور اعتراض یہہ ہی باقی رہتا بسبب تقدیم و تاخیر کی

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَدْفَعُونَ مِنْ عَرَفَةَ حِينَ تَكُونُ الشَّمْسُ كَأَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِي وُجُوهِهِمْ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ وَمِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بَعْدَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ حِينَ تَكُونُ كَأَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِي وُجُوهِهِمْ وَإِنَّا لَا نَدْفَعُ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَنَدْفَعُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ هَدْيُنَا مُخَالِفٌ لِهَدْيِ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالشِّرْكِ رَوَاهُ روایت ہی محمد بن قیس بن مخرمہ سی کہ کہا خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس فرمایا کہ بتحقیق اہل جاہلیت کی تہی پہرتی عرفات سی جسوقت کہ ہوتا آفتاب گویا کہ پگڑیان ہین مردونکی بیچ چہرون انکی کی پہلی غروب ہونیکی یعنی چلتی عرفات سی پہلی ڈوبنی آفتاب کی اور چلتی مزدلفہ سی بعد نکلنی آفتاب کی اوسوقت کہ ہوتا آفتاب گویا کہ پگڑیان ہین مردونکی اوپر

چہرے ان کے نکلے اور تحقیق ہم نہیں چلیں گے عرفات سے یہاں تک کہ غروب ہو آفتاب اور چلیں گے ہم مزدلفہ سے پہلے نکلنے آفتاب کے طریقہ ہمارا مخالف ہے بت پوجنے والوں کے طریقہ کے اور شرک کرنے والوں کے طریقہ کے **ف** پگڑیاں مردوں کی یعنی آدھا آفتاب باہر ہوتا تھا اور آدھا غروب مشابہت پگڑی کی ساتھ اسلیے دی کہ آدھا گرد پگڑی کی شکل ہوتا ہے اور اسیطرح مزدلفہ سے بعد آفتاب نکلنے کے چلتے کہ آدھا آفتاب طلوع ہوتا اور آدھا اندر اور بعد لفظ رواہ کے اصل نسخہ میں سفیدی چھوڑی ہوئی ہے اور ایک صحیح نسخہ میں لکھا ہے حاشیہ پر رواہ البیہقی فی شعب الایمان و لفظ البیہقی خطبنا وساقہ بنحوہ لمح ؎ ع **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ قَدَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ اُغَيْلِمَةَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلٰى حُمُرَاتٍ فَجَعَلَ يَلْطَحُ اَفْخَاذَنَا وَيَقُولُ اُبَيْنِيَّ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا آگے بھیجا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی مناکورات مزدلفہ کی میں یعنی عید الضحی کی شب میں کہ ہم کتنے ایک لڑکے تھے اولاد عبد المطلب کے سوار گدہوں پر پس شروع کیا حضرت نے کہ مارتے تھے ہماری رانوں پر یعنی از راہ محبت کے وقت رخصت کے اور فرماتے تھے اے چھوٹے بیٹو میرے نہ پھینکنا تم کنکریاں مناری یعنی جمرۃ العقبہ پر یہاں تک کہ نکلے آفتاب نقل کی یہہ ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یہہ دلیل ہے اسپر کہ نہیں جائز ہے رمی رات میں اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ اور اور اکثر علما کا اور امام شافعی کے نزدیک آدہی رات کے بعد سے جائز ہے اور بعد طلوع فجر کے رمی کرنی جائز ہے سبکے نزدیک لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک جائز ہے ساتھہ کراہت کے اور بعد طلوع آفتاب کے مستحب ہے ؎ ع ح **وَعَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ اَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ النَّحْرِ فَرَمَتِ الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ مَضَتْ فَاَفَاضَتْ وَكَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْيَوْمَ الَّذِي يَكُونُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ کو یعنی مزدلفہ سے مناکورات عید قربانکی پس کنکریاں ماریں مناری پر یعنی جمرۃ العقبہ پر پہلے فجر کے پھر چلیں اور طواف کیا یعنی طواف فرض اور تھا یہہ دن ایسا دن کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اونکے پاس یعنی انکی نوبت کا دن تھا نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** اسمیں اشارہ ہے طرف سبب بھیجنے اونکے رات سے اور طرف سبب منی کی رات سے اور طواف افاضہ کرنے کی دن میں بخلاف اور بیبیوں کے کہ اونہوں نے رات آیندہ میں طواف افاضہ کیا اور شافعی نے دلیل پکڑی ہے ساتھہ اس حدیث کے اوپر جائز ہونے رمی جمرہ کی پہلے فجر کے اگرچہ افضل بعد فجر کے ہے اور اوروں نے کہا کہ یہہ رخصت ام سلمہ ہی کو تھی اور اوروں کو درست نہیں پہلے فجر کے بسبب حدیث ابن عباس کے اور ممکن ہے کہ فجر سے مراد نماز فجر ہو ؎ ع **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ يُلَبِّي الْمُقِيمُ اَوِ الْمُعْتَمِرُ حَتّٰى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ وَقَالَ وَرُوِيَ مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا لبیک کہے مقیم یا عمرہ کرنے والا یہاں تک کہ بوسہ دے حجر اسود کو نقل کی یہہ ابو داؤد نے یعنی مرفوع اور کہا ابو داؤد نے کہ روایت کی گئی ہے یہہ موقوف ہے ابن عباس پر **ف** مقیم یعنی جو کہ مکہ کا رہنے والا ہو عمرہ کرنے والوں میں سے اور یا عمرہ کرنے والا یعنی جو کہ باہر کا آیا ہوا عمرہ کرے پس او تنویع کے لیے ہے اور یہاں تک کہ بوسہ دے الخ مقصود یہہ ہے کہ عمرے میں موقوف کرے لبیک وقت چومنے حجر اسود کے جیسے کہ حج میں موقوف کرتے ہیں ساتھہ رمی جمرۃ العقبہ کے ؎ ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ** اَنَّهُ سَمِعَ الشَّرِيدَ يَقُولُ اَفَضْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مَسَّتْ قَدَمَاهُ الْاَرْضَ حَتّٰى اَتٰى جَمْعًا رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ روایت ہے یعقوب بن عاصم بن عروہ تابعی سے یہہ کہ اوسنے سنا شرید صحابی کو کہ کہا پھرا میں ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی عرفات سے پس نہ لگے پاؤں حضرت کے زمین کو یہاں تک کہ آئے مزدلفہ میں نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** مقصود یہہ ہے کہ تمام راہ میں حضرت سوار چلے پیادہ پا نہیں چلے نہ یہہ کہ اصلا زمین پر اوترے ہی نہیں اسلیے کہ صحیح بخاری میں آیا ہے کہ حضرت راہ میں ایک درہ پہاڑ کی طرف تشریف لیگئے اور پیشاب کیا پھر وضو کیا اور اسامہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ نماز کا وقت آیا فرمایا نماز آگے ہے یعنی مزدلفہ میں پڑھیں گے ؎ ح **وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ** قَالَ اَخْبَرَنِي سَالِمٌ اَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوسُفَ عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ كَيْفَ تَصْنَعُ بِالْمَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ سَالِمٌ اِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ

تہجیر بالصلوٰۃ یوم عرفۃ فقال عبد اللّٰہ بن عمر صدق انہم کانوا یجمعون بین الظہر والعصر فی السنۃ
فقلت لسالم افعل ذلک رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال سالم وھل یتبعون فی ذلک الا سنتہ رواہ البخاری اور روایت ہی ابن شہاب سی کہ کہا
دی مجکو سالم بن عبد اللہ بن عمر نی یہہ کہ حجاج بن یوسف نی اوس سال کہ قتل کیا عبد اللہ بن زبیر کو یعنی مکہ مین آکر پوچھا عبد اللہ بن عمر سی کہ کسطرح کرین ہم بیچ
ٹھہرنیکی دن عرفہ کی یعنی نماز ظہر و عصر کی پہلی وقوف کی پڑہین یا پیچہی پس کہا سالم نی اگر ارادہ کرتا ہی تو سنت کا پس سویری پڑہ یعنی ظہر و عصر دن
عرفہ کی پس کہا عبد اللہ ابن عمر نی کہ سچ کہا سالم نی کہ تھی صحابہ جمع کرتی درمیان ظہر و عصر کی واسطی ادا کرنی طریقہ سنت کی کہا ابن شہاب نی کہ کہا مینی سالم کو
کہ کیا کیا ہی یہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس کہا سالم نی کہ نہین اتباع کرتی اسمین یعنی اسطرح نماز پڑہنی مین مگر طریقہ پیغمبر خدا کا نقل کی یہہ بخاری نی ف
حجاج بن یوسف ظالم مشہور ہی کہ جسنی ایک لاکھہ اور بیس ہزار آدمی باندہ کر قتل کی تہی وہ عبد الملک بن مروان کی طرف سی عبد اللہ بن زبیر پر چڑہ کر آیا تہا مکی مین اور
انکو سولی پر کہینچا بعد ازان عبد الملک نی اوسی سال حجاج بن یوسف کو امیر کیا حاجیون پر اور حکم کیا اوسکو کہ پیروی کرنا تمام افعال حج مین عبد اللہ بن عمر کی
اقوال و افعال کی اور پوچہتا رہنا اونسی مسائل حج کی اور مخالفت ونکی نکرنا پس اسحالت مین رہتی یہہ مسئلہ مذکور بہی پوچہا ع

باب رمی الجمار

باب ہی بیچ بیان پہینکنی کنکریون کی منارون پر ف جمار اصل مین سنگریزون کو کہتی ہین اور رجار حج نام ان سنگریزون کا ہی کہ منارون پر ماری جاتی ہین اور تین
منارون پر کہ وہ سنگریزی ماری ہین انکو جمرات کہتی ہین بسبب پہینکنی جمار کی ونپر اور جمرات تین ہین جمرہ اولی اور جمرہ وسطی اور جمرۃ العقبہ عید کی روز تو فقط جمرۃ العقبہ
ہی پر کنکریان مارتی ہین اور گیارہین اور بارہین اور تیرہین کو تینون پر اور انپر کنکریان مارنی واجب ہی ع

الفصل الاول

فصل پہلی

عن جابر قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرمی علی راحلتہ یوم النحر ویقول لتاخذوا مناسککم
فانی لا ادری لعلی لا احج بعد حجتی ھذہ رواہ مسلم روایت ہی جابر سی کہ کہا دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مارتی تہی کنکریان سوار اپنی سواری پر دن
نحر کی اور فرماتی کہ سیکہو افعال حج کی مجہسی تحقیق مین نہین جانتا شاید کہ مین نہ حج کرون پیچہی اس حج اپنی کی نقل کی یہہ مسلم نی ف کہا شافعی نی کہ مستحب
ہی اوسکو کہ پہونچی منا مین سوار یہہ کہ رمی کرے جمرۃ العقبہ کو دن نحر کی سوار اور جو کوئی پہونچی منا مین پیادہ رمی کری جمرۃ العقبہ کو پیادہ اور گیارہین بارہین
کو رمی کری سب جمرات کو پیادہ اور تیرہین کو سوار اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ جو رمی کہ بعد اوسکی رمی ہی جیسیکہ رمی جمرہ اولی اور جمرہ وسطی کی اسمین افضل یہہ ہی کہ پیادہ
پا کری اسلیئی کہ بعد اوسکی کہڑا رہنا ہی اور دعا کرنی اور حالت پیادہ پائی کی قریب تر ہی ساتہہ عاجزی کی اور جو کچہہ کہ حدیثون صحیحہ مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی رمی جمرۃ العقبہ کی کی دن نحر کی سوار اور دونون مین رمی کی پیادہ ع وعنہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رمی الجمرۃ بمثل حصی الخذف رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مارتی منار کو ساتہہ مانند کنکریون خذف کی یعنی چہوٹی
چہوٹی کنکریون نقل کی یہہ مسلم نی ف طور کنکریان پہینکنی کا مختلف لکہا ہی لیکن صحیح یہہ ہی کہ اونگلی شہادت اور انگوٹہی کی سرونسی پکڑ کر یعنی چٹکی مین لیکر پہینکی
اور معمول بہی اسیطرح ہی ع وعنہ قال رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمرۃ یوم النحر ضحی واما
بعد ذلک فاذا زالت الشمس متفق علیہ اور روایت جابر سی کہ کہا پہینکین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کنکریان منار پر دن نحر کی وقت چاشت کی
اور پیچہی ان نحر کی جسوقت کہ ڈہلا دوپہر نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف اگر کنکریان منارون پر ڈال دی پہینکی نہین تو کافی ہی لیکن ہی برا بخلاف رکہہ دینی کی کہ یہہ
کافی ہی نہین اور ضحوہ کہتی ہین بعد طلوع آفتاب سی زوال کی پہلی تک کو اور پیچہی دن نحر کی یعنی ایام تشریق مین کہ تیرہین تک ہین بعد زوال کی رمی کرنی
چاہئین تمام نی کہ اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ وقت رمی کا دوسری دن یعنی گیارہین کو نہین ہوتا ہی مگر بعد زوال کی اور اسیطرح تیسری دن بہی اگر مکہ کو جاوی
تو پہلی ہونی فجر تیرہین کی چلا جاوی اور اگر بعد ہونی فجر کی جاویگا تو رمی ضرور ہی اور اسدن پہلی زوال کی بہی رمی جائز ہی ح وعن

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ اِنْتَهٰى اِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهٖ وَمِنًى عَنْ يَمِيْنِهٖ وَرَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ
مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَمَى الَّذِىْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی یہہ کہ وہ پہونچی طرف جمرہ کبری کی
یعنی جمرۃ العقبہ کی پس کیا خانہ کعبہ کو بائین طرف اپنی اور منی کو داہنی اپنی اور پہینکین سات کنکریان اللہ اکبر کہتی تہی ساتہہ ہر کنکری کی پہر کہا
ابن مسعود نی کہ اسیطرح سی پہینکین کنکریان اوس شخص نی کہ اوتاری گئی اوسپر سورہ بقرہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف**
پس کیا کعبہ کو بائین طرف اور منی کو داہنی طرف اور جمرات کو رمی کری تو مستحب ہی کہ قبلہ رو کہڑا ہووی اور بیہقی نی روایت کیا ہی کہ حضرت تکبیر
کہتی تہی ساتہہ ہر کنکری کی اللہ اکبر اللہ اکبر اللہم اجعلہ حجا مبرورا و ذنبا مغفورا و عملا مشکورا اور خاص سورہ بقرہ کو اسلیی ذکر کیا کہ اوسمین افعال حج کی
مذکور ہین ۱۲ ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَرَمْىُ الْجِمَارِ تَوٌّ وَالسَّعْىُ بَيْنَ
الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَوٌّ وَالطَّوَافُ تَوٌّ وَاِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ استنجا طاق ہی یعنی ڈہیلی لیوی اور پہینکنا کنکریونکا طاق ہی یعنی سات کنکریان پہینکی اور پہرنا درمیان صفا اور مروہ کی طاق ہی یعنی سات
بار اور گرد پہرنا خانہ کعبہ کی طاق ہی یعنی سات بار اور جسوقت کہ ڈہیلی لیوی ایک تمہارا پس چاہیی کہ طاق لیوی یعنی تین بار یا پانچ بار یا سات
بار نقل کی یہہ مسلم نی **ف** سات سات کنکریان پہینکنی جمرات پر واجب ہی اور سات بار سعی کرنی درمیان صفا اور مروہ کی واجب ہی اور طواف
مین سات بار پہرنا فرض ہی جمہور کی نزدیک اور ہمارے نزدیک چار شوط یعنی پہیری فرض ہین اور باقی واجب ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِىْ

فصل دوسری عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِى الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلٰى نَاقَةٍ
صَهْبَاءَ لَيْسَ ضَرْبٌ وَّلَا طَرْدٌ وَّلَيْسَ قِيْلُ اِلَيْكَ اِلَيْكَ رَوَاهُ الشَّافِعِىُّ وَالتِّرْمِذِىُّ وَالنَّسَائِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِىُّ روایت ہی قدامہ
بن عبد اللہ بن عمار سی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پہینکتی تہی کنکریان یعنی جمرۃ العقبہ پر دن نحر کی سوار اونٹنی صہبا پر نہ تہا اوس جگہہ
مارنا اور نہ ہانکنا اور نہ کہنا ایکطرف ہو ایکطرف ہو نقل کی یہہ شافعی اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** صہبا اوس اونٹنی کو کہتی ہین کہ سفیدی اوسکی
ساتہہ سرخی کی ملی ہو اسطرح کہ نوکین بالونکی سرخ ہون اور اندر سی سفید اور اخیر حدیث کا حاصل یہہ ہی کہ جیسی امیرونکی آگی نقیب چوبدار اہتمام کرتی چلتی ہین
حضرت کی آگی معمول نہ تہا ۱۲ ح وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ رَمْىُ الْجِمَارِ وَالسَّعْىُ بَيْنَ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةِ لِاِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَالدَّارِمِىُّ وَقَالَ التِّرْمِذِىُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ نقل کی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین مقرر کیا گیا مارنا منارونکا اور پہرنا درمیان صفا اور مروہ کی مگر واسطی قائم کرنی یاد خدا کی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی
اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** ظاہر مین یہہ فعل ایسی ہین کہ انکا عبادۃ ہونا نہین معلوم ہوتا ہی اسلیی فرمایا کہ یہہ مقرر ہوئی واسطی
قائم کرنی ذکر اللہ کی یعنی تکبیر سنت ہی ساتہہ ہر کنکری کی اور دعائین کو رہنت ہین سعی مین ۱۲ ع وَعَنْهَا قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَبْنِىْ
لَكَ بِنَاءً يُّظِلُّكَ بِمِنًى قَالَ لَا مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِىُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا
کہا ہمنی یا رسول اللہ کیا نہ بنادین ہم آپکی لیی عمارت کہ سایہ کری تمکو منا مین فرمایا نہین منا جگہہ ہی بٹہانی اونٹ اوس شخص کی کہ پہلی پہونچی نقل کی یہہ
ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** معنی یہہ ہین کہ خصوصیت اسمین ساتہہ سبقت کی ہی نہ ساتہہ مکان بنانیکی یعنی منا ایسی جگہہ ہی کہ کسیکی لیی خصوصیت
اوسمین نہین جو پہلی پہونچی کسی جگہہ منی مین مستحق اوسکا وہی ہی ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ
كَانَ يَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ وُقُوْفًا طَوِيْلًا يُّكَبِّرُ اللّٰهَ وَيُسَبِّحُهٗ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُو اللّٰهَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ

رواہ مالک روایت ہی نافع سی کہ کہا تحقیق ابن عمر تہی ٹہیرتی نزدیک دو منارون پہلی کی ٹہیرنا دراز اللہ اکبر کہتی اور سبحان اللہ کہتی اور
الحمد للہ کہتی اور دعا مانگتی اللہ سی یعنی ہاتھ اوٹھا کر اور نہ ٹہیرتی نزدیک جمرۃ العقبہ کی نقل کی یہہ مالک نی ف مراد دو منارون پہلی سی جمرہ اولی اور
وسطی ہی ابن ہمام نی واجب و مبرور کہ جکتی تو ٹہیر کر دعا وغیرہ کرتی وہان ٹہیرنا اور دعا وزاری کرنی اور تسبیحات مذکورہ پڑہنی مسنون ہین اور لکہا ہی علما
نی کہ بقدر پڑہنی سورہ بقرہ کی کہڑی رہنا چاہیی اور بعضی اہل اللہ اتنی کہڑی رہی ہین کہ اونکی پاؤن ورم کر گئی ہین اور نہین ٹہیرتی تہی یعنی دعا کی لئی نزدیک
جمرہ عقبہ کی نہ دن نحر کی اور نہ اور ایام مین اور اس سی نہین لازم آتا ہی ترک کرنا دعا کا بالکل اور باب یوم النحر مین آویگا کہ کہا ابن عمر نی کہ اسیطرح دیکہا مینی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مع شرح

باب الہدی

باب ہی بیچ بیان ہدی کی ف ہدی ساتھہ زبر ہ کی اور سکون د کی نام اون
چارپایون کا ہی کہ حرم مین ذبح کیی جاتی ہین واسطی طلب ثواب کی خواہ بکری دنبہ بہیڑ ہو خواہ گائی بیل بہینس خواہ اونٹ او غیرہ جو قربانی مین شرط ہی سو ہدی
مین بہی کفایت کرتی ہی بکری اور مانند اسکی ہر جگہہ مگر جبکہ طواف الزیارہ کری حالت جنابت مین یا حیض مین یا جماع کری بعد وقوف عرفہ کی پہلی سر
منڈانی کی تو نہین کفایت کرتا اون مین مگر بدنہ یعنی اونٹ یا گائی اور ہدی دو قسم پر ہی واجب و تطوع یعنی نفل پہر ہدی واجب کی کئی قسمین ہین ہدی قران و ہدی
تمتع اور ہدی جنایات اور ہدی نذر اور ہدی احصار اور وجہ تسمیہ ہدی کی یہہ ہی کہ بندہ ہدیہ بہیجتا ہی اسکو جناب حق مین اور نزدیکی حاصل کرتا ہی اللہ تعالی
سی بسبب اسکی شرح مولانا المتقی الاجر

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابن عباس قال صلی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الظہر بذی الحلیفۃ ثم دعا بناقتہ فاشعرہا فی صفحۃ سنامہا الایمن وسلت الدم عنہا وقلدہا
نعلین ثم رکب راحلتہ فلما استوت بہ علی البیداء اہل بالحج رواہ مسلم روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ظہر کی
بیچ ذی الحلیفہ کی پہر منگوائی اونٹنی اپنی پس زخم کیا اونٹنی کو بیچ کنارہ کی کوہان داہنی اوسکی کی اور پونچہہ ڈالا خون اوسکا اور ہار ڈالا گلی مین دو جوتیون کا
پہر سوار ہوی اپنی اونٹنی پر کہ نام اوسکا قصوا تہا پس جبکہ اوٹہایا اونٹنی نی آنحضرت کو بیدا پر کہ نام ایک جگہہ کا ہی لبیک کہی ساتہہ حج کی نقل کی یہہ مسلم نی
ف یعنی جب حضرت حج کی لیی چلی اور ذی الحلیفہ مین کہ میقات اہل مدینہ کا ہی پہنچی تو ظہر کی نماز پڑہی پہر منگوائی اونٹنی اپنی کہ جسکو بطور ہدی کی لی
چلی تہی پس نیزہ مارا اوسکی کوہان کی داہنی جانب مین اور خون پونچہکر دو جوتیان اوسکی گلی مین ڈالین واسطی علامت ہدی کی تا کہ لوگ اس نشان سی معلوم
کرلین کہ ہدی ہی پس نہ تعرض کرین قصاب اور اگر راہ بہول جاوی تو لوگ پہنچا دیوین اور یہہ عادت اہل جاہلیت کی تہی کہ جسپر یہہ علامت نہ دیکہتی
تو اوسکو لوٹ لیتی اور جسکو دیکہتی اسطرح پر تو چہوڑ دیتی پہر شارع نی بہی اسکو روا رکہا واسطی اغراض مذکورہ کی اور جمہور ائمہ متفق ہین اسپر کہ اشعار یعنی
یہہ زخمی کرنا سنت ہی لیکن غنم مین یعنی بکری دنبہ بہیڑ مین ترک کری اشعار کو سلیی کہ ضعیف ہین اور تقلید کافی ہی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک ہار ڈالنا
مستحب ہی اور اشعار مطلق مکروہ ہی اور علماء نی تاویل اسکی یہہ کی ہی کہ امام ابو حنیفہ نی اپنی زمانہ کی اشعار کو مکروہ کہا ہی کہ اوس وقت مین لوگ بہت زخم
کردیتی تہی کہ خوف ہوتا تہا سرایت زخم کا نہ یہہ کہ اصل اشعار کو مکروہ جانتی تہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت نی نماز ظہر کی ذی الحلیفہ مین پڑہی اور باب
صلوۃ السفر مین بخاری و مسلم کی حدیث گذری اوس سی معلوم ہوا کہ حضرت نی نماز ظہر کی مدینہ مین پڑہی اور عصر ذی الحلیفہ مین پس تطبیق انمین یون ہی جاوی
کہ ابن عباس نی حضرت کی ساتہہ نماز ظہر کی مدینہ مین نہ پڑہی ہوگی حضرت کو نفل پڑہتی دیکہکر ذی الحلیفہ مین گمان کیا کہ نماز ظہر کی پڑہتی ہین اور لبیک
کہی ساتہہ حج کی یعنی اور عمرہ کی سلیی کہ صحیحین مین انس سی آیا ہی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ لبیک کہتی تہی ساتہہ حج اور عمرہ کی پس راوی
نی فقط حج ذکر کیا اسلیی کہ وہ اصل ہی یا یہہ کہ سنا نہو عمرہ کا ذکر کرنا شرح مولانا وعن عائشۃ قالت اہدی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم الی البیت غنما فقلدہا متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ہدی بہیجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایکبار طرف خانہ کعبہ کی بکریان پہر ہار

ڈالا اونکی گلی مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا طیبی نی کہ متفق ہین علما اسپر کہ اشعار یعنی زخمی کرنا بکریون مین نہین ہی اور تقلید یعنی ہار ڈالنا
اونکی سنت ہی خلاف ہی اسمین امام مالک کا ع **وعن** جابر قال ذبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عائشۃ بقرۃ یوم النحر
رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا ذبح کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عائشہ کی طرف سی ایک گائین نحر کی نقل کی یہہ مسلم نی **وعنہ**
قال نحر النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن نسائہ بقرۃ فی حجتہ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا نحر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی
بیبیونکی طرفسی ایک گائی اپنی حجۃ الوداع مین نقل کی یہہ مسلم نی ف کہا گیا ہی کہ یہہ حدیث اور اوپر کی حدیث محمول ہین اسپر کہ حضرت نی اونکی اذن سی قربانی
کی ہوگی اسلیے کہ قربانی کرنی غیر کی طرفسی بغیر اذن اوسکے کی روا نہین ذکرہ الطیبی، اور مشہور ائمہ کی نزدیک یہہ ہی کہ گائین سات تک کیطرفسی قربانی کرنی جائز ہی
اور امام مالک کی نزدیک ایک گائین یا ایک بکری وغیرہ تمام گہر والونکی طرفسی کفایت کرتی ہی پس یہہ حدیث دلیل انکی ہوسکتی ہی اگر سات سی زیادہ کی
طرف سی کی ہو اور اور ونکی نزدیک محمول ہی اسپر کہ سات کی طرفسی کی ہوگی، ع ح **وعن** عائشۃ قالت فتلت قلائد بدن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم بیدی ثم قلدھا واشعرھا واھداھا فما حرم علیہ شیء کان احل لہ متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ
سی کہ کہا بٹی مینی ہار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹونکی اپنی ہاتہہ سی پہر ڈالی اونکی گلی مین اور زخمی کیا اونکو یعنی کوہان اونکی زخمی کیی اور ہدی کرکر بہیجا اونکو
طرف خانہ کعبہ کی یعنی جب نوین سال حج فرض ہوا تو حضرت ابوبکر کو امیر حاجیون کا کرکر بہیجا اور اونکی ساتہہ اونٹ ہدی کی بہیجی پس نہ حرام ہوئی حضرت پر
کوئی چیز کہ تہی حلال کی گئی اونکی لیی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی حضرت پر احکام احرام کی جاری نہوئی اور حضرت عائشہ نی یہہ بات اسلیے کہی
کہ اونہون نی سنا تہا کہ ابن عباس کہتی ہین کہ جو کوئی ہدی مکہ کو بہیجی حرام ہوتی ہین اوسپر وہ چیزین کہ حرام ہوتی ہین محرم پر جبتک کہ پہنچی ہدی حرم مین اور
ذبح کیجاوی پس یہہ حدیث بیان کرکر قول ابن عباس کا رد کیا ہی ح **وعنہا** قالت فتلت قلائدھا من عھن کان عندی ثم بعث
بہا مع ابی متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا بٹی مینی ہار اون ہدیون کی صوف کی کہ تہا میری پاس پہر بہیجا اونکو ہدی کرکر ساتہہ باپ
میری کی یعنی حضرت ابوبکر کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یسوق
بدنۃ فقال ارکبھا فقال انھا بدنۃ قال ارکبھا فقال انھا بدنۃ قال ارکبھا ویلک فی الثانیۃ او الثالثۃ
متفق علیہ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا ایک شخص کو کہ ہانکتا ہی اونٹ پس فرمایا سوار ہو اسپر پہر کہا اوسنی
کہ تحقیق یہہ ہدی ہی یعنی کیونکر سوار ہوون اسپر وہ سمجہا کہ مطلق ہدی پر سوار ہونا درست نہین فرمایا کہ سوار ہو پہر کہا اوسنی کہ ہدی ہی فرمایا سوار ہو وای
ہی تجکو یعنی مین کہتا ہون اور پہر تو عذر کرتا ہی یہہ بات دوسری بار مین فرمائی یا تیسری بار مین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعن** ابی الزبیر
قال سمعت جابر بن عبد اللہ سئل عن رکوب الھدی فقال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ارکبھا
بالمعروف اذا الجئت الیھا حتی تجد ظھرا رواہ مسلم اور روایت ہی ابی الزبیر سی کہ کہا سنا مینی جابر بن عبد اللہ سی کہ پوچہی گئی سوار ہونی
ہدی کیسی پس کہا کہ سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی سوار ہو اوسپر اچہی طرح یعنی اسطرح سوار ہو کہ ضرر نہ پہونچی اوسکو جسوقت کہ مضطر ہووے
تو طرف اوسکی یہانتک کہ پاوی تو اور سواری نقل کی یہہ مسلم نی ف اختلاف کیا ہی علما نی کہ سوار ہونا ہدی پر درست ہی یا نہین بعضی تو کہتی ہین
کہ اگر ضرر نکری تو سوار ہووی اور حنفیہ کہتی ہین کہ اگر ضرورت پڑی تو سوار ہووی اور نہین تو نہین پس جن روایتون مین کہ مطلق امر سوار ہونیکا آیا ہی وہ محمول
ہی ضرورت پر ح ع **وعن** ابن عباس قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ عشر بدنۃ مع رجل وامرہ
فیھا فقال یا رسول اللہ کیف اصنع بما ابدع علی منھا قال انحرھا ثم اصبغ نعلیھا فی دمھا ثم اجعلھا علی صفحتھا و

لَا تَأْكُلْ مِنْهَا اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ رُفْقَتِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا بہیجی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سولہ اونٹ ساتہہ
ایک شخص کی یعنی ناجیہ اسلمی کی کی کو اور میر کیا اوسکو اونپر یعنی نگہبانی کرتا ہوا لیجاوی اور مکہ مین پہنچکر ذبح کری پس کہا اوسنی یا رسول اللہ کیا کرون مین اوس
اونٹ کو کہ نہ چل سکی اونمین سی یعنی بسبب تہک جانیکی یا دبلاپن کی قریب المرگ ہو فرمایا ذبح کر اوسکو پہر رنگ دی دونون پاپوشین اوسکی خون اوسکی مین
یعنی وہ پاپوشین کہ گلی مین ڈالین تہین بطریق ہار کی پہر چہاپ دی تو اون پاپوشونسی اوسکی کنارے کو ہان اوسکیکی اور نہ کہا اوسمین سی تو اور نہ کوئی رفیقون
تیری سی نقل کی یہہ مسلم نی ف چہاپہ دینی کو اسلیی فرمایا کہ تا جانین اوہ چلنی والی کہ ہدی ہی پس کہاوین اوسمین سی فقیر نہ اغنیا کہ کہانا اوسکا اغنیا پر حرام ہی
اور نہ کہا تو اوسمین سی الخ برابر ہی کہ فقیر ہو یا غنی ہو اونکو مطلق منع اسلیی کیا کہ کہین بہانہ ماندگی کا کر کر اپنی کہانیکی لیی ذبح نہ کر ڈالین اور اگر کوئی کہی
کہ جب کہاویگا اوسکو کوئی قافلہ مین سی تو یہ مین ضائع ہوگا جواب یہہ کہ جنگل کی رہنی والی انکی پیچہی منتفع ہونگی اور کبہی اور قافلہ والی کہ بعد اونکی آتی ہین
وہ فائدہ اوٹہاتی ہین اوس سی ط ع راستی مین جو ہدی ہلاک ہونی لگی اور اوسکو ذبح کری اوسکا تو یہہ حکم ہی جو مذکور ہوا کہ اوسکا کہانا اغنیا کو اور قافلہ
والونکو درست نہین لیکن اسمین تفصیل ہی چنانچہ وہ ملتقی الابحر اور در مختار مین مذکور ہی کہ ہدی واجب جو ہلاک ہونی لگی یا عیب ازفاحش ہو تو اور ہدی قائم
مقام اوسکی کری اور اوسکو جو چاہی سو کری اور اگر ہدی نفل ہلاک ہونی لگی تو ذبح کری اوسکو اور چہو دی اوسکی خون مین نعل کر اوسکی گردن پر چہاپہ دی اور
نہ کہاوی اوس سی وہ اور نہ غنی انتہی اور جو ہدی جاکر ذبح ہو اوسکا حکم اسی فصل کی اخیر حدیث کی فائدہ مین مذکور ہی کہ ہدی نفل و متعہ اور قران و قربانی
مین سی کہانا مستحب ہی اور سوای انکی نہین درست اور شارحین کو اس حدیث کی شرح مین چوک ہوئی ہی کہ لکہا ہی کہ یہہ حکم اوس ہدی کا ہی کہ واجب
کیا ہو اوسکو اپنی پر یعنی ہدی نذر اور جبکہ ہو نفل تو کہانا اوسکا درست ہی انتہی پس اونہون نی راستی کی ہدی کو وہانکی ہدی پر قیاس کر کر یہہ لکہا ہی
اور یہہ ہی خلاف متون کی واللہ اعلم۔ مولانا، وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ
الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا نحر کیا ہمنی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سال حدیبیہ
کی اونٹ سات کی طرف سی اور گائین سات کی طرف سی نقل کی یہہ مسلم نی ف اسمین دلیل ہی واسطی امام اعظم اور اکثر اہل علم کی کہ جائز ہی شریک ہونا سات
کا اونٹ مین اور گائین مین جبکہ سبکو قربت یعنی ثواب منظور ہو خواہ قربت ایک طرح کی ہو جیسیکہ ایک کو ہدی منظور ہوا اور دوسرے کو یہی ہدی یا قربت مختلفہ
ہو جیسیکہ بعضی ہدی کا ارادہ کرین اور بعضی قربانی کا اور امام شافعی کی نزدیک اگر بعضی ارادہ کرین قربت کا اور بعضی گوشت کا تو بہی جائز ہی اور امام
مالک کی نزدیک نہین جائز ہی شریک ہونا واجب مین مطلق اور بکری مین شریک ہونا نہین جائز ہی بالاجماع طیبی ط ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ
اَنَّهٗ اَتٰى عَلٰى رَجُلٍ قَدْ اَنَاخَ بَدَنَتَهٗ يَنْحَرُهَا قَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ وہ آئی ایک شخص کی پاس کہ بٹہایا تہا اونٹ اپنا در حالیکہ نحر کرتا تہا اوسکو کہا ابن عمر نی کہ کہڑا کر تو اوسکو اور پانون
باندہ یعنی بایان لازم پکڑ طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف نحر کہتی ہین نیزہ مارنیکو اونٹ کی سینہ مین اور ذبح کہتی ہین چہری
گائین وغیرہ کی گلا کاٹنی کو پس نحر اونٹ مین سنت ہی اور ذبح گائین بکری وغیرہ مین اور طریق نحر کا یہہ ہی کہ اونٹ کو کہڑا کر کر بایان پانون اوسکا رسی سی باندہ کر
اور اوسکی سینہ پر نیزہ ماری تا خون جاری ہوا اور وہ گر پڑی اور ابن ہمام نی لکہا ہی حاصل اوسکا یہہ ہی کہ کہڑا کر کر نحر کرنا افضل ہی اور اگر کہڑا نہ کر سکی تو بٹہا
کر کرنا افضل ہی لٹا کر نہیں اور گائین بکری وغیرہ کو بائین پہلو پر لٹا کر پانون کہول ذبح کری ط ح ط ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهٖ وَاَنْ اَتَصَدَّقَ بِلُحُوْمِهَا وَجُلُوْدِهَا وَاَجِلَّتِهَا وَاَنْ لَا اُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا قَالَ
نَحْنُ نُعْطِيْهِ مِنْ عِنْدِنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ خبر گیری کرون مین

اونکی اونٹونکی اور یہہ کہ تصدق کرون مین اونکی گوشت اور پوست اور جہولین اور یہہ کہ نہ دون مین قصاب کو اونمین سی یعنی مزدوری اونکی اونمین سی
نہ دون فرمایا حضرت نی ہم دینگی اوسکو مزدوری اوسکی اپنی پاس سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** مراد اونٹونسی وہ اونٹ ہین کہ حضرت
بطریق ہدی کی لی گئی تہی مکی مین بیچ حجۃ الوداع کی اور وہ سب سو تہی جیسیکہ اوپر گذرا اور جہول اور مہار اور کہال وغیرہ ہدی کی لیعدیدی قصاب
کو اوسکی مزدوری مین نہ دی اور احسانا دیدی تو جائز ہی بالاجماع اور کہال کو بیچ کر قیمت اوسکی اگر لیعدیدی تو بہی جائز ہی اور ہدی کا دودہ نہ
دوہی بلکہ اوسکی چہاتی پر ٹہنڈا پانی چہڑک دی تا دودہ منقطع ہو جاوی اور اگر دوہی تو لیعدیدی ؛ ع ؛ ملتقی **وعن** جابر قال کنا لا ناکل
من لحوم بدننا فوق ثلث فرخص لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کلوا وتزودوا فاکلنا وتزودنا متفق علیہ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی ہم نہ کہاتی گوشت قربانی اپنی کا زیادہ تین دن سی پہر رخصت دی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس فرمایا
کہاؤ اور توشہ کر رکہو یعنی بعد تین دن کی بہی پس کہایا ہمنی اور توشہ کیا ہمنی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ابتداء اسلام مین لوگونکو احتیاج گوشت
کی بہت تہی حضرت نی حکم فرمایا تہا کہ گوشت قربانی کا بعد تین دنکی جمع نہ کر رکہا کرو کہانیکی لیی لیعدیدیا کرو بعد ازان کہ احتیاج نرہی اور قربانی
کرنی سکو میسر ہوئی اجازت فرمادی کہ اگر بعد تین دن کی بہی جمع کرو مضائقہ نہین اور کہا شمنی نی کہ مستحب ہے کہانا ہدی نفل اور متعہ اور قران اور
قربانی مین سی اور نہین جائز ہی سوای انکی اور ہدیا یا مین سی کہانا اسلیی کہ وہ کفارات ہین ؛ ح ؛ ع ؛

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اھدی عام الحدیبیۃ فی ھدایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جملا کان لابی جھل فی راسہ برۃ من فضۃ وفی روایۃ من ذھب یغیظ بذلک المشرکین رواہ ابو داود روایت ہی ابن
عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لیگئی سال حدیبیہ کی مین بیچ ہدایا اپنی کی اونٹ کہ تہا ابوجہل کا اوسکی ناک مین ایک نتہنی تہی چاندی کی اور ایک
روایت مین آیا ہی کہ سونی کی تہی غصہ مین ڈالتی تہی بسبب اوسکی مشرکونکو نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چہٹی سال ہجری
مین عمرہ کو تشریف لیچلی تہی کہ مشرکون نی حدیبیہ مین روکا اور مکی مین نہ آنی دیا چنانچہ یہہ قصہ مشہور ہی پس اس سفر مین جو حضرت اونٹ اپنی ہدی کر
لیگئی ذبح کرنیکی لیی اونمین ایک اونٹ ابوجہل کا بہی تہا کہ بدر کی لڑائی مین غنیمت مین آیا تہا اوسکو حضرت اسلیی لیگئی تا مشرک دیکہکر غمگین ہون اور
جلین کہ مسلمانونکی ہاتہہ پڑا اور ذبح کیا گیا اس سی معلوم ہوا کہ غمگین کرنا اور غصہ مین ڈالنا کافرونکو مستحب ہی ؛ ع ؛ ح + **وعن** ناجیۃ
الخزاعی قال قلت یا رسول اللہ کیف اصنع بما عطب من البدن قال انحرھا ثم اغمس نعلھا فی دمھا ثم خل
بین الناس وبینھا فیاکلوھا رواہ مالک والترمذی وابن ماجۃ ورواہ ابو داود والدارمی عن ناجیۃ الاسلمی اور روایت ہی
ناجیہ خزاعی سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ کسطرح کرون مین ساتہہ اوس جانور کی کہ قریب مرنیکی پہنچی جانورون ہدی کی مین سی فرمایا کہ ذبح کر ڈال
اوسکو پہر رنگ پاپوش اوسکی اوسکی خون مین یعنی جو کہ اوسکی ہار مین ہی اوسکو خون مین رنگ کر اوسکی گردن پر چہاپا لگا پہر چہوڑ دی درمیان لوگونکی اور
درمیان ہدی کی یعنی منع نکر فقرا کو اوسکی کہانیسی پس کہاوین وہ اوس سی نقل کی یہہ مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور نقل کی یہہ ابوداود اور دارمی
نی ناجیہ اسلمی سی **ف** کہاوین وہ اوس سی یعنی فقرا سوای ہمراہیونکی جیسا کہ پہلی فصل مین بیان اسکا مفصل ہو چکا ہی اور ناجیہ اسلمی سی ظاہر
یہہ ہی کہ اختلاف نسبت مین ہی اور ذات ایک ہی ہی یعنی کہ ناجیہ صحابہ مین ایک ہی پس بعضون نی اسلمی کہا اور بعضون نی خزاعی اور یہہ دونون نام
اوسکی قبیلہ کی ہین ؛ ح ؛ **وعن** عبد اللہ بن قرط عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اعظم الایام عند اللہ یوم
النحر ثم یوم القر قال ثور وھو الیوم الثانی قال وقرب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدنات خمس او ست فطفقن یزدلفن الیہ بایتھن

بیدہ قال فلما وجبت جنوبھا قال فتکلم بکلمۃ خفیۃ لم افھمھا فقلت ما قال قال من شاء اقتطع رواہ ابو داود روایت ہی عبد اللہ بن قرط سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ بہت بڑا دن دنوں مین نزدیک اللہ کے دن نحر کا ہی پہر دن قر کا کہا ثور نے کہ راوی حدیث کا ہی اور وہ دن دوسرا ہی یعنی گیارھوین تاریخ کہا راوی نے اور نزدیک کیے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹ پانچ یا چھہ پس شروع کیا اونٹوں نے کہ نزدیک ہوتی تہی طرف حضرت کی تا کہ اسکو اونمین سی پہلی ذبح کرین کہا راوی نے پس جب گرین کروٹین جانوروں کی زمین پر کہا راوی نے پس بولی حضرت بولنا آہستہ کہ نہ سمجہا مین اوسکو پہر کہا مینے یعنی اوس شخص کو کہ پاس تہا میرے کہ کیا فرمایا حضرت نے کہا اوسنے کہ فرمایا جو شخص کہ چاہی کاٹ کر لیجاوی یعنی اس ہدی مین سی نقل کی یہہ ابو داود نی **وذکر حدیثا ابن عباس وجابر فی باب الاضحیۃ** اور ذکر کی گئین دونون حدیثین ابن عباس اور جابر کی باب الاضحیہ مین **ف** بہت بڑا دن الخ کہا طیبی نے کہ مراد یہہ ہی کہ جملہ بزرگ ایام سی دن نحر کا ہی اسلیے کہ عشرہ افضل ہی اپنی سوا اوسی انتہی مراد عشرہ رمضان کا ہی یا عشرہ ذیحجہ کا ہی پہر بعضی حدیثوں سی معلوم ہوتا ہی کہ افضل ایام عشرہ ذیحجہ کا ہی اور بعضے سے معلوم ہوتا ہی کہ عشرہ اخیر رمضان کا افضل ایام ہی انمین تطبیق یون دیجاوی کہ حدیثون عشرہ ذیحجہ کو مقید کرین ساتہہ اشہر حرم کی یعنی اشہر حرم مین عشرہ ذیحجہ کا افضل ہی پس حاصل یہہ کہ عشرہ ذیحجہ کا حرام مہینوں مین افضل ہی اور عشرہ رمضان کا مطلق افضل ہی اور نہین بعید ہی یہہ کہ کہا جاوی کہ فضلیت مختلف ہی باعتبار حیثیت کی یعنی رمضان مین روزی رکہی جاتی ہین اور ثواب عبادت کا بہت ہوتا ہی اور عشرہ اخیر میں اعتکاف ہوتا ہی اس جہت سے تو عشرہ اخیر رمضان کا افضل ہی اور عشرہ ذیحجہ مین افعال حج کی اور قربانی ہوتی ہی اس جہت سی وہ افضل ہی اور پہر دن قر کا عید کی دوسری دن کا یہہ نام اسلیے ہوا کہ لوگ قرار و آرام پکڑتی ہین اوس دن منا مین بعد رنج اوٹہانیکی ادای مناسک مین اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ عرفہ افضل ایام ہی پس یہان بہی وہی مراد ہی کہ جملہ افضل ایام سی عرفہ کا ہی اور تا کہ اسکو اونمین پہلی ذبح کرین یعنی واسطی حاصل کرنی برکت دست مبارک حضرت کی ہر ایک منتظر اسکا تہا کہ مجہی پہلی ذبح کرین اور یہہ معجزہ تہا حضرت کا ۱۲ ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن سلمۃ بن الاکوع قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ضحی منکم فلا یصبحن بعد ثالثۃ وفی بیتہ منہ شیء فلما کان العام المقبل قالوا یا رسول اللہ نفعل کما فعلنا العام الماضی قال کلوا واطعموا وادخروا فان ذلک العام کان بالناس جہد فاردت ان تعینوا فیہم متفق علیہ** روایت ہی سلمۃ بن الاکوع سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قربانی کری تم مین سی پس نہ صبح کری پیچہی تیسری دن کی اسحال مین کہ اوسکی گہر مین ہو کچہہ گوشت قربانی کا پس جبکہ ہوا اگلا برس کہا بعض صحابہ نے ای رسول خدا کی کرین ہم جیسا کیا تہا ہمنی سال گذری ہوی مین یعنی نہ رکہین گوشت قربانی بعد تین دن کی فرمایا کہاؤ اور کہلاؤ اور ذخیرہ کرو اسلیے کہ تحقیق اوس سال مین لوگون پر تہی محنت و مشقت و محتاجگی پس چاہا مینے یعنی ساتہہ منع کرنیکی جمع کرنیسی یہہ کہ مدد کرو تم اونکی یعنی اب حاجت نہین ہی پس تر ہی اگر رکہو گی اجازت ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ایکسال قحط شدید ہوا تہا مدینہ مین کہ تمام مدینہ بہر گیا تہا باہر کی رہنی والونسی اوس سال حضرت نے فرمایا تہا کہ جتنا گوشت لوگون پاس ہو تقسیم کردین جمع نہ کر رکہین سال آیندہ مین جب حاجت نرہی تو اجازت دیدی رکہنی کی ۱۲ ع **وعن نبیشۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا کنا نہیناکم عن لحومہا ان تاکلوہا فوق ثلث لکی تسعکم جاء اللہ بالسعۃ فکلوا وادخروا واتجروا الا وان ہذہ الایام ایام اکل وشرب وذکر اللہ رواہ ابو داود** اور روایت ہی نبیشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق تہی ہم منع کرتی تمکو گوشت قربانی یا ہدی کی سی یہہ کہ کہاؤ تم اوسکو زیادہ تین دن سی تا کہ وسعت ہو تمکو یعنی تمہاری فقرا کو بہی پہنچی لایا اللہ تعالی وسعت پس کہاؤ اور ذخیرہ کرو اور ثواب طلب کرو یعنی ساتہہ تصدق کرنیکی خبردار ہو اور تحقیق یہہ دن یعنی منا کی

کہ چاروں ہین دن ہین کہانے اور پینے کی یعنی پس روزہ حرام ہی انمین اور یاد کرنی خدا کی نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی یہہ دن بہت یاد کرنے خدا کی ہین بموجب قول اللہ تعالی کی فاذا قضیتم مناسککم فاذکروا اللہ کذکرکم اباءکم او اشد ذکرا ۱۲ ع

باب الحلق

باب ہی بیچ بیان سر منڈانیکی ف اسباب مین سر منڈانیکا ذکر ہی اور بال کتروانی کا ہی اور مولف نی اکتفا کیا ہی ساتہہ بیان کرنی افضل کی کہ احرام سی نکلنی کو سر منڈانا افضل ہی بال کتروانی سی او تفصیل اسکی آگی ذکر ہوگی انشاء اللہ تعالی اور ثابت نہین ہوا ہی منڈانا سر کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی سوای حج اور عمرہ کی ۱۲ ح

الفصل الاول

فصل ہی پہلی **عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلق راسہ في حجة الوداع واناس من اصحابه وقصر بعضهم متفق عليه** روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منڈایا سر اپنا حجۃ الوداع مین اور بعضی لوگون نی بہی منڈایا صحابیون مین سی اور کتروائی بال بعضی صحابیون نی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف بعضون نے واسطی متابعت حضرت کی اور حاصل کرنی فضیلت کی سر منڈایا اور بعضون نی عمل جواز پر کیا کہ بال کتروالی اور صحیحین وغیرہما مین آیا ہی کہ حضرت نی عمرۃ القضا مین بال کتروالی پس دونون چیزین حضرت سی ثابت ہوئین لیکن افضل سر منڈانا ہی ہی ۱۲ ح مرح

وعن ابن عباس قال قال لي معاوية اني قصرت من راس النبي صلى الله عليه وسلم عند المروة بمشقص متفق عليه اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا کہا واسطی میری معاویہ نی کہ تحقیق مینی کتری بال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نزدیک مروہ کی ساتہہ پیکان تیر کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اور بعضون نی کہا کہ مشقص بڑی قینچی کو کہتی ہین اور یہہ معنی مناسب تر اور ظاہر تر ہین اور ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بال نہین کتروالی اپنی حج مین بلکہ سر منڈایا تہا پس یہہ بال کتروانی جو معاویہ نی روایت کی عمرہ مین تہی چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر یہہ کہنا کہ نزدیک مروہ کی تہی کہ اگر حج مین ہوتا تو کہتی منا مین ۱۲ ح مرح

وعن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في حجة الوداع اللهم ارحم المحلقين قالوا والمقصرين يا رسول الله قال اللهم ارحم المحلقين قالوا والمقصرين يا رسول الله قال والمقصرين متفق عليه اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا حجۃ الوداع مین یا الہی رحم کر سر منڈانیوالون پر عرض کیا صحابہ نی اور کتروانی والی بالونکی لیی بہی دعا رحمت کی کیجیی یا رسول اللہ فرمایا یا الہی رحم کر سر منڈانیوالونپر عرض کیا صحابہ نی اور کتروانی والی بالونکی لیی بہی دعا رحمت کی کیجیی یا رسول اللہ کہا حضرت نے اور کتروانی والونپر بہی رحم کر نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف اس سے افضلیت سر منڈانیکی معلوم ہوئی کہ حضرت نی کئی بار سر منڈانیوالیکی لیی دعا کی اور کتروانیوالونکی لیی کئی بار کی بعد ۱۲ ح

وعن يحيى بن الحصين عن جدته انها سمعت النبي صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع دعا للمحلقين ثلثا وللمقصرين مرة واحدة رواه مسلم اور روایت ہی یحیی بن حصین سی کہ نقل کی اپنی دادی سی کہ کنیت اوسکی ام الحصین ہے یہہ کہ اوسنی سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حجۃ الوداع مین کہ دعا کی واسطی منڈانیوالونکی تین بار اور واسطی کتروانیوالونکی ایک بار یعنی اخیر کو نقل کی یہہ مسلم نی ف صحیحین کی روایت کہ اسکی اوپر مذکور ہوئی اوس سے معلوم ہوا کہ حضرت نی دو بار سر منڈانیوالونکی لیی دعا کی اور تیسری بار مین کتروانیوالونکی لیی اور صحیحین کی ایک اور روایت مین آیا ہی کہ چوتہی بار مین حضرت نی دعا کی کتروانی والونکی لیی اور اس روایت سی معلوم ہوا کہ تین بار سر منڈانی والونکی لیی دعا کی اور ایکبار کتروانی والونکی لیی خواہ تیسری ہی بار مین انکو شریک کر لیا خواہ چوتہی بار مین علیحدہ انکی لیی دعا کی وجہ تطبیق کی انمین یہہ ہی کہ یہہ دعا کئی مجلسو مین کی ہو کسی مین دو بار سر منڈانی والونکی لیی اور تیسری بار کتروانی والونکی لیی اور کسی مجلس مین تین بار سر منڈانی والونکی لیی اور چوتہی بار کتروانی والونکی لیی یا یہہ کہ جسراوی نی جو سنا اور تحقیق ہوا اوسکی نزدیک روایت کیا ۱۲ ح مولانا

وعن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم اتى منى فاتى الجمرة فرماها ثم اتى منزله بمنى ونحر نسكه ثم دعا بالحلاق وناول الحالق شقه الايمن فحلقه

ثم

ثُمَّ دَعَا اَبَا طَلْحَۃَ الْاَنْصَارِیَّ فَاَعْطَاہُ اِیَّاہُ ثُمَّ نَاوَلَ الشِّقَّ الْاَیْسَرَ فَقَالَ احْلِقْ فَحَلَقَہٗ فَاَعْطَاہُ اَبَا طَلْحَۃَ فَقَالَ اقْسِمْہُ بَیْنَ النَّاسِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئی منا مین پہر آئی جمرۃ العقبہ کی پاس پس مارین کنکریان اوسکو پہر آئی اپنی مکانمین کہ منامین تہا اور ذبح کی ہدی اپنی پہر بلایا سر مونڈنیوالیکو کہ نام اوسکا معمر بن عبد اللہ تہا اور آگی کی سر مونڈنیوالیکی داہنی طرف اپنی سرکی پس مونڈا سر حضرت کا پہر بلایا حضرت نی ابو طلحہ انصاری کو اور دیئی بال منڈی ہوئی اونکو پہر آگی کی بائین طرف سرکی اور فرمایا مونڈ پس مونڈا سر پس دیئی بال منڈی ہوئی ابو طلحہ کو اور فرمایا تقسیم کر بالونکو درمیان لوگونکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ داہنی طرف سی ابتدا کرنی سر منڈانی مین سنت ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ داہنی طرف سر منڈانیوالیکی معتبر ہی اور بعضون نی کہا کہ داہنی طرف مونڈنیوالیکی معتبر ہی ۱۲ ع اح

وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اُطَیِّبُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ یُّحْرِمَ وَیَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ اَنْ یَّطُوْفَ بِالْبَیْتِ بِطِیْبٍ فِیْہِ مِسْکٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا انہی مین خوشبو لگاتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلی احرام باندہنی کی یعنی احرام حج کا باندہنی یا عمرہ کا یا دونون کا اور دن نحر کی پہلی طواف کرنی خانہ کعبہ کی یعنی بعد سر منڈانی اور کپڑی پہننی کی ساتہہ خوشبو کی کہ اوسمین ہوتا مشک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** لکہا ہی علما نی کہ اول ہیچ خوشبوئی احرام کی مشک وگلاب ہی اور دن نحر کی احرام سی نکل آتی ہین اور سب چیزین حلال ہو جاتی ہین سوائی عورت کی اور بعد طواف کی عورت بہی حلال ہو جاتی ہی یعنی جماع کرنا اوس سی ۱۲ ح

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ یَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّی الظُّہْرَ بِمِنًی رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئی مکی مین دن نحر کی یعنی بعد رمی اور ذبح کرنیکی اور طواف فرض کیا وقت چاشت کی پہر پہری یعنی اوسی روز اور نماز پڑہی ظہر کی منا مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** باب حجۃ الوداع مین جابر سی حدیث گذری اوس سی معلوم ہوا کہ حضرت نی نماز ظہر کی مکی مین پڑہی اور اس سی معلوم ہوا کہ منا مین پڑہی وجہ تطبیق کی جابر کی حدیث کی فائدہ مین ذکر کی گئی ہی جو چاہی واں سی دیکہہ لی

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ عَلِیٍّ وَعَائِشَۃَ قَالَا نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَۃُ رَاْسَہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی حضرت علی اور حضرت عائشہ سی کہ کہا دونون نی کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ منڈاوی عورۃ سر اپنا نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی جب احرام سی نکلی تو سر نہ منڈاوی یا مطلق مراد ہی اسلیی کہ سر منڈانا عورتکو حرام ہی مانند داڑہی منڈانیکی مرد کو مگر بضرورت جائز ہی عورت کو سر منڈانا ۱۲ ع

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلَی النِّسَاءِ الْحَلْقُ اِنَّمَا عَلَی النِّسَاءِ التَّقْصِیْرُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی عورتون پر سر منڈانا سوا اسکی نہین کہ عورتون پر ہی کترانا نقل کی یہہ ابو داود و ترمذی اور دارمی نی **ف** یعنی عورتین احرام سی نکلین تو انپر سر منڈانا واجب نہین بلکہ حرام ہی اور واجب ہی اونپر کترانا بالونکا بخلاف مردونکی کہ واجب ہی اونپر ایک نوع سی اور سر منڈانا افضل ہی پہر ہماری نزدیک کترانی مین تو واجب یہہ ہی کہ بقدر ایک انگشت کی سری چوتہائی سرکی بالونکی کتروادی اور تمام سرکی کترانی مستحب ہین اور منڈانی مین چوتہائی سرکا منڈانا واجب ہی اور ساری سرکا افضل مذہب تو یہہ ہی اور اختیار کیا ہی ابن ہمام نی جو کہ اختیار کیا ہی امام مالک نی کہ واجب ہی منڈانا اور کتروانا ساری سرکا اور دعوی کیا ہی کہ صواب یہی ہی ۱۲ ع در مختار وَہٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ اور یہہ باب خالی ہی فصل تیسری سی

بَابٌ باب بیچ بیان متعلقات پہلی باب کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ بِمِنًی لِلنَّاسِ یَسْاَلُوْنَہٗ فَجَاءَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ شَیْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ اَتَاہُ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وَاَتَاہُ اٰخَرُ فَقَالَ اَفَضْتُ اِلَی الْبَیْتِ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن العاص سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹہیری حجۃ الوداع مین بیچ منا کی واسطی لوگونکی کہ پوچہتی تہی مسائل حضرت سی پس آیا حضرت کی پاس ایک شخص اور کہا نہ جانتا تہا مین پس منڈوا یا مینی سر اپنا پہلی ذبح کرنیکی پس فرمایا کہ ذبح کر لی اب اور نہین گناہ پہر آیا ایک اور شخص اور کہا کہ نہین جانتا تہا مین پس نحر کی مینی پہلی کنکریون مارنیکی منار و نپر فرمایا اب پہینک کنکریان اور نہین گناہ پس نہ پوچہی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز سی کہ مقدم ہوئی یا موخر ہوئی مگر کہ فرمایا کر اور نہین گناہ نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یہہ ہی کہ آیا حضرت کی پاس ایک شخص اور کہا کہ سر منڈایا مینی پہلی پہینکنی کنکریون کی فرمایا پہینک نہین گناہ اور آیا ایک اور شخص اور کہا طواف فرض کیا مینی خانہ کعبہ کا پہلی پہینکنی کنکریون کی فرمایا اب کنکریان پہینک لی اور نہین گناہ **ف** دن نحر کی چار چیزین اس ترتیب سی کرنی چاہیین کہ پہلی منا مین پہنچکر جمرۃ العقبہ کو کہ نام ایک منار کا ہی سات کنکریان ماری پہر جانور کہ بیان ہوسکا اوپر ہو چکا ذبح کری پہر سر منڈاوی پہر مکہ مین جاکر طواف کری خانہ کعبہ کا اس ترتیب سی کرنا ان چیزونکا سنت ہی اکثرونکی نزدیک بموجب اس حدیث کی اور امام شافعی اور امام احمد بہی انہین مین ہین پس نہین آتا دم یعنی جانور ذبح کرنا انکی نزدیک اگر کوئی چیز آگی پیچہی ہو جاوی اور کہا ایک جماعت نی کہ یہہ ترتیب واجب ہی اور امام اعظم اور امام مالک انہین مین ہین وہ کہتی ہین کہ مراد نہونی حرج سی نہونا گناہ کا ہی بسبب جہل و نسیان کی لیکن دم واجب ہی یعنی انمین سی کوئی چیز آگی پیچہی ہو جاوی تو ایک بکری یا مانند اوسکی ذبح کری اور طیبی نی کہا کہ روایت کی ابن عباس نی مثل اس حدیث کی اور واجب کیا دم پس اگر وہ یہہ معنی نہ سمجہی تو کیون دم واجب کرتی واللہ اعلم ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسْئَلُ یَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًی فَیَقُوْلُ لَا حَرَجَ فَسَاَلَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ رَمَیْتُ بَعْدَ مَا اَمْسَیْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچہی جاتی دن نحر کی بیچ منا مین فرماتی نہین گناہ پس پوچہا آپ سی ایک شخص نی کہا کہ کنکریان پہینکین مینی پیچہی شام ہونیکی پس فرمایا نہین گناہ نقل کی یہہ بخاری نی **ف** نزدیک اور اماموں کی اگر دن نحر کی تاخیر کری کنکریان پہینکنی مین غروب تک تو لازم ہوتا ہی دم اور مراد پیچہی شام سی اونکی نزدیک بعد عصر ہی اور بیچ مذہب ہمارے کی اسمین تفصیل ہی کہ کنکریان پہینکنی کی لیی مابعد طلوع فجر کا دن نحر کی وقت جواز کا ہی ساتہہ اساءۃ کی یعنی جائز ہی لیکن برا اور مابعد طلوع آفتاب کا زوال تک وقت مسنون ہی اور مابعد زوال کا غروب تک وقت جواز کا ہی بغیر اساءۃ کی اور رات وقت جواز ہی ساتہہ اساءۃ کی اور اساءۃ اس صورت مین ہی کہ بلا عذر رات تک تاخیر کری پس اگر چرواہی اور مانند انکی رات کو کنکریان پہینکین تو اونکی حق مین اساءۃ نہین چنانچہ اس حدیث مین جو فرمایا کہ نہین گناہ تو وہ شخص چرواہا یا مانند اوسکی ہوگا اوسکو فرمایا کہ گناہ نہین سلیی کہ معذور تہا اور کہا ابن ہمام نی کہ اگر تاخیر کری رمی کو صبح تک بلا عذر تو رمی کری اور اوسپر دم لازم آتا ہی ابوحنیفہ کی نزدیک بخلاف صاحبین کی پہر وقت مسنون میچ دوسری دنونکی کہ بعد دن نحر کی ہین بعد زوال سی غروب ہونی آفتاب تک ہی اور مابعد غروب سی طلوع ہونی فجر تک وقت مکروہ ہی اور جب طلوع ہوئی فجر تو فوت ہوا وقت ادا کا نزدیک امام صاحب کی اور صاحبین کی نزدیک باقی ہی اور وقت قضا کا باقی ہی اتفاقا اور جب غروب ہو وی آفتاب چوتہی دنکا یعنی تیرہوین کا تو فوت ہوتا ہی وقت ادا اور قضا کا سبکی نزدیک ح م ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اَتَاہُ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَفَضْتُ قَبْلَ اَنْ اَحْلِقَ قَالَ احْلِقْ اَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ وَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی کہ کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مینی طواف افاضہ یعنی طواف فرض کیا پہلی سر منڈانیکی فرمایا اوسکو اب سر منڈالی یا کترالی اور نہین گناہ اور آیا ایک اور شخص اور کہا ذبح کیا مینی پہلی پہینکنی کنکریونکی فرمایا پہینک کنکریان اور نہین گناہ نقل کی یہہ ترمذی نی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ شَرِیْکٍ

قال خرجت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حاجا فكان الناس يأتونه فمن قائل يا رسول الله سعيت
قبل ان اطوف او اخرت شيئا او قدمت شيئا فكان يقول لا حرج الا على رجل اقترض عرض مسلم وهو ظالم
فذلك الذي حرج وهلك رواه ابوداود روایت ہی اسامہ بن شریک سی کہ کہا نکلا مین ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حج کرنیکو پس تہی
لوگ آتی حضرت کی پاس بعضا کہنی والا کہتا یا رسول اللہ پہرا مین صفا مروہ مین پہلی طواف کرنیکی یا پیچہی کی مینی ایک چیز یا پہلی کی مینی ایک چیز یعنی بیچ افعال
ایام منا کی پس تہی حضرت فرماتی نہین کچہہ گناہ لیکن گناہ اوس شخص پر ہی کہ آبروریزی کری مسلمان کی اس حال مین کہ وہ شخص ہی ظالم پس یہہ شخص
ہی گنہگار اور ہلاک ہوا نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** پہرا مین صفا مروہ مین یعنی سعی حج کی لیئی پیچہی احرام کی اور طواف قدوم کی اگر آفاقی تہا یا پیچہی طواف
نفل کی اگر مکی تہا پہلی طواف کی یعنی طواف افاضہ کی اور آخر حدیث کا مطلب یہ ہی کہ بیچ تقدیم و تاخیر افعال منا کی بسبب نادانستگی کی گناہ نہین ہی گناہ
دوسری کا ازراہ ظلم کی ناحق کسیکی آبروریزی کری یعنی اہانت یا غیبت وغیرہ کری اوس سی وہ نکل گیا کہ دین کی لیئی کسیکی آبروریزی کری وہ گنہگار نہین

باب خطبة يوم النحر ورمي ايام التشريق والتوديع

یہ باب ہی بیچ بیان خطبہ کی دن نحر کی اور پہینکنی کنکریون کی تشریق کی دنون مین کہ وہ تین دن ہین بعد روز نحر کی اور بیچ بیان طواف رخصت کی

الفصل الاول

فصل پہلی

عن ابي بكرة قال خطبنا النبي صلى الله عليه وسلم يوم النحر قال ان الزمان قد استدار كهيئته يوم خلق الله
السموات والارض السنة اثنا عشر شهرا منها اربعة حرم ثلث متواليات ذو القعدة وذو الحجة و
المحرم ورجب مضر الذي بين جمادى وشعبان وقال اى شهر هذا قلنا الله ورسوله اعلم فسكت
حتى ظننا انه سيسميه بغير اسمه فقال اليس ذا الحجة قلنا بلى قال اى بلد هذا قلنا الله ورسوله اعلم فسكت
حتى ظننا انه سيسميه بغير اسمه قال اليس البلدة قلنا بلى قال فاى يوم هذا قلنا الله ورسوله اعلم
فسكت حتى ظننا انه سيسميه بغير اسمه قال اليس يوم النحر قلنا بلى قال فان دماءكم واموالكم واعراضكم عليكم حرام
كحرمة يومكم هذا في بلدكم هذا في شهركم هذا وستلقون ربكم فيسألكم عن اعمالكم الا فلا ترجعوا بعدي ضلالا يضرب بعضكم رقاب بعض الا هل بلغت
قالوا نعم قال اللهم اشهد فليبلغ الشاهد الغائب فرب مبلغ اوعى من سامع متفق عليه روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دن نحر کی فرمایا تحقیق
زمانہ یعنی برس پہر گیا ہی مانند وضع اپنی کی کہ تہا بیچ دن پیدا کرنی اللہ تعالی کی آسمان و زمین کو یعنی برس بارہ مہینی کا ہوگیا اونمین سی چار مہینی با حرمت
ہین تین تو پی درپی ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور رجب مضر کا وہ رجب کہ درمیان جمادی اور شعبان کی ہی اور فرمایا حضرت نی کونسا مہینہ ہی یہہ عرض کیا ہمنی
اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتا ہی پہر سکوت فرمایا یہانتک کہ گمان کیا ہمنی کہ نام رکہین گی اوسکا ساتہہ غیر نام اوسکی پہر فرمایا کیا نہین ہی ذیحجہ کہا ہمنی
ذیحجہ مقرر ہی فرمایا کونسی بستی ہی یہہ عرض کیا ہمنی اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتا ہی پہر سکوت فرمایا یہانتک کہ گمان کیا ہمنی کہ وہ نام رکہین گی اوسکا ساتہہ
غیر نام اوسکی فرمایا کیا نہین ہی بلدہ کہ نام مکہ ہی عرض کیا ہمنی مقرر ہی بلدہ فرمایا کونسا دن ہی یہہ عرض کیا ہمنی اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتا ہی پہر
سکوت فرمایا یہانتک کہ گمان کیا ہمنی کہ وہ نام رکہین گی اوسکا ساتہہ غیر نام اوسکی فرمایا کیا نہین ہی دن نحر کا عرض کیا ہمنی کہ ہان مقرر ہی فرمایا پس تحقیق
خون تمہاری اور مال تمہاری اور آبروئین تمہاری تمپر حرام ہین مانند حرام ہونی اسدن تمہاریکی بیچ اس بستی تمہاریکی بیچ اس مہینی تمہاریکی اور البتہ ملوگی
پروردگار اپنی سی پس پوچہی گا تمسی عملون تمہاری سی خبردار ہو پس نہ پہر جانا میری وفات کی پیچہی گمراہ ہوکر کہ ماری بعض تمہارا گردن بعض کی خبردار ہو کیا پہنچا دیا میں احکام
سب یعنی احکام الہی عرض کیا ہمنی کہ ہان پہنچا دیا کہا حضرت نی یا الہی تو گواہ رہ یعنی انکی اقرار پر تا روز قیامت کی منکر نہوون پس چاہیی کہ پہنچاوی حاضر

تاکہ لوٹیں بعضی پہنچانی والی زیادہ یاد رکہتی ہین سننی والی سی نقل کی یہہ تہا اس وقت خطبہ فرمایا آنحضرت نی مستحب ہی نزدیک شافعیہ کی خطبہ حج اول
ایام نحر کی اور ہمارے نزدیک دوسرے دن نحر کی چنانچہ حدیثون صحیحہ مین آیا ہے دوسرے دن کا آنا بہی وہ مؤید ہین ہمارے مذہب کی پس یہہ خطبہ مذکورہ نصیحت
ہوگا اور خطبہ معروفہ دوسرے دن نحر کی واللہ اعلم اور پیدا کیا آسمان و زمین یعنی بارہ مہینی کا برس ہوگیا جیسا کہ ابتدای پیدایش مین تہا جیسا کہ قرآن مجید
مین فرمایا ان عدۃ الشہور عند اللہ اثنا عشر شہرا فی کتاب اللہ یوم خلق السموات والارض آخر آیۃ تک معنی کلام کی یہہ ہین کہ عرب نی ایام جاہلیت مین تغیر کر دیا
تہا اسکو ایک برس بارہ مہینی کا مقرر کیا تہا اور ایک برس تیرہ مہینی کا پس تاخیر کرتی تہی حج کو ہر دو برس مین ایک مہینی سی طرف دوسرے مہینی کی کہ اسکے بعد
ہوتا پس متبدل ہوتی مہینی حج کی اور حلال ٹہیراتی مہینون حرام کو اور حرام ٹہیراتی غیر انکو یعنی پہلی مہینون حرام مین لڑتی نہ تہی اور بہت تعظیم کرتی تہی انکی
اور اس حساب سی حرام مہینونکو حلال کر ڈالا تہا یعنی اگرچہ واقع مین مثلا محرم ہوتا اسکو وہ اپنی حساب سی محرم نہ جانتی اور لڑتی اور ان مہینونکی غیر کو حرام ٹہیراتی
اپنی حساب سی جیسا کہ اللہ تعالی نی فرمایا انما النسیء زیادۃ فی الکفر الآیۃ پس باطل کیا اللہ تعالی نی اسکو اور مقرر کیا اسکو اصل ہیأت پر پس جس برس مین کہ حجۃ الوداع
(سوا اسکے نہین کہ تاخیر زیادتی ہی بیچ کفر کی)
کیا حضرت نی اوس سال مین حج اپنی جگہہ پر تہا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ان الزمان قد استدار کہ یعنی حکم کیا اللہ تعالی نی یہہ کہ ہو ذی الحجہ اس وقت مین پس یاد رکہو
اسکو اور کیا کہ حج اس وقت مین مبدل کیا کرو ایک مہینی سی طرف دوسری مہینی کی اور کہا بعضون نی کہ تہی عرب جب آتا مہینا حرام اور انکو اوس مین لڑنا منظور
ہوتا حلال ٹہیرا لیتی اور ٹہیراتی جگہہ اوسکی اور مہینا یہانتک کہ ترک کر دی تہی خصوصیت مہینونکی اور اعتبار کیا تہا عدد اونہی پس گویا کہ تہی عرب مختلف تاخیر مین
واللہ اعلم والسنۃ اثنا عشر شہرا منہا اربعۃ حرم یعنی علیحدہ ہین مہینی اسطرح جیسے پہلی کی اور چار مہینی با حرمت ہین فرمایا اللہ تعالی نی فلا تظلموا فیہن انفسکم کہا جمہور نی کہ
حرمت قتال کی انمین منسوخ ہی اور تاویل کیا ہی اوسکو ظلم کرنا ساتہہ ارتکاب معاصی کی انمین یعنی نہ کرو انمین کہ بہت برا ہی مانند گناہ کرنیکی حرم مین اور
حالت احرام مین اور مؤید ہی قول جمہور کا یہہ کہ حضرت نی گہیرا طائف کو اور غزوہ کیا ہوازن سی حنین مین بیچ شوال اور ذیقعدہ کی اور بعضون نی کہا حرمت انکی
اب بہی باقی ہی و رجب مضر نام قبیلہ کا ہی عرب مین اور رجب کی بہت تعظیم کرتی تہی اسلیے رجب انکی طرف نسبت کیا گیا کہ کہا رجب مضر اور حضرت نی مہینی وغیرہ
کو اسلیے پوچہا کہ لوگونکی نفسونمین حرمت مہینہ کی اور شہر کی اور دنکی قرار پکڑی تاکہ بنا کرین اوسپر جو کہ منظور تہا بیان کرنا پہر لوگون نی جو کہا جواب مین کہ اللہ
و رسول اوسکا خوب جانتا ہی ازراہ ادب کی کہا اور تاکہ معلوم کرین کہ غرض اس سوال سی کیا ہی اور ایک روایت مین کفارا آیا ہی بدل ضلالا کی یعنی
مشابہ کفار کی نہ ہو جانا اعمال مین کہ بعض بعض کو قتل کرنی لگی ۱۲ ع ۔ وَعَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مَتَى أَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ إِذَا رَمَى إِمَامُكَ فَارْمِهْ
فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ فَقَالَ كُنَّا نَتَحَيَّنُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی وبرہ سی کہا پوچہا مینی ابن
عمر سی کہ کسوقت پہینکون مین کنکریان مناروں پر یعنی کیا رمی بار دین ذی الحجہ کو فرمایا جسوقت پہینکی امام تیرا پس پہینک یعنی پیروی کر رمی مین اسکی کہ نسبت تیری
زیادہ جانتا ہو وقت رمی کو پس پہر عرض کیا مینی اوپر مسئلہ یعنی چاہی مینی تحقیق وقت رمی کی پس فرمایا کہ تہی ہم انتظار کرتی یعنی وقت رمی کا پس
جسوقت ڈہلتی دوپہر رمی کرتی ہم یعنی پہینکتی کنکریان نقل کی یہہ بخاری نی ۔ وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي جَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ
يُكَبِّرُ عَلَى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتَّى يُسْهِلَ فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ طَوِيلًا وَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ
يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَأْخُذُ بِذَاتِ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ
وَيَقُومُ طَوِيلًا ثُمَّ يَرْمِي جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ
وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُولُ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی
سالم سی کہ نقل کی ابن عمر سی یہہ کہ وہ تہی پہینکتی نزدیک کے مناری پر سات کنکریان اللہ اکبر کہتی تہی پیچہی ہر کنکری کی پہر آگی بڑہتی یہانتک کہ آتی زمین نرم

پر پہر کہڑی ہوتی سامنی قبلہ کی دیر تک یعنی بقدر پڑہنی سورہ بقرہ کی اور دعا مانگتی اور اوٹہاتی دونون ہاتہہ اپنی پہر پہینکتی بیچ کی برجی پر سات کنکریان
اللہ اکبر کہتی جب پہینکتی کنکری پہر چلتی بائین طرف یہانتک کہ آتی زمین نرم مین اور کہڑی ہوتی سامنی قبلہ کی پہر دعا مانگتی اور اوٹہاتی دونون ہاتہہ اپنی اور
کہڑی رہتی دیر تک پہر پہینکتی مناری عقبہ پر نالیکی اندر سی سات کنکریان اللہ اکبر کہتی تہی نزدیک ہر کنکری کی اور نہ ٹہیرتی نزدیک اسکی پہر پہرتی اور کہتی
اسیطرح سی دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کرتی تہی اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ترتیب مذکور سی رمی کرنی ہماری نزدیک سنت ہی لیکن احتیاط
مقتضی اسکی ہی کہ اسکو ترک نکری اسلیی کہ واجب ہی امام شافعی وغیرہ کی نزدیک پہر موالات یعنی پی درپی رمی کرنی سنت ہی اور امام مالک کی مذہب مین
واجب اور نالی کی اندر سی ہدایہ مین لکہا ہی کہ اگر کنکریان پہینکی جمرۃ العقبہ پر اوپر کی جانب سی تو کافی ہی لیکن یہہ خلاف سنت ہی اور پہلی دو منارونکی
پاس ٹہیرنا اور دعا کرنا ثابت ہوا اور تیسری کی پاس نہین حکمت اسکی کچہہ معلوم نہین اگرچہ بعضون نی کچہہ کچہہ کہا ہی ۱۲ ع **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ**
اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ اَجْلِ سِقَايَتِهِ
فَاَذِنَ لَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا پروانگی مانگی عباس بیٹی عبد المطلب کی نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اسکو منی کی دنون میں راتون
مناکی مین بسبب خدمت سبیل زمزم کی پس اذن دیا حضرت نی اونکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پانی زمزم کا پینا پیچہی طواف افاضہ کی
مستحب ہی پس اوس پانی مین کتنی ایک حوض بہری رہتی تہی آب زمزم سی کہ کنوئین پر اگر بسبب ازدحام کی کوئی نہ پی سکی تو اون حوضون مین سی پیوی
اور اوسکی داروغہ عباس بن عبد المطلب چچا حضرت کی تہی اور نائب انکی کئی تہی وہ پلایا کرتی تہی پس جن راتون مین کہ منا مین رہتی ہین وہ مین وہانکی
جاہی حضرت عباس نی کہ حکم ہووی تو مین مکہ مین ہون واسطی خدمت پانی پلانیکی حضرت نی پروانگی دی اور راتونکو منا مین رہنا راتون معلومہ مین
واجب ہی جمہور علما کی نزدیک اور سنت ہی امام ابوحنیفہ کی نزدیک اور ایک روایت شافعی اور احمد سی بہی یہی ہی اور معتبر انکی رہنی مین اکثر رات
ہی یعنی آدہی رات سی زیادہ اور ایسا ہی حکم اوس جگہہ کا ہی کہ قیام رات کا وہان مستحب ہی مانند لیلۃ القدر وغیرہ کی کہ اکثر رات قیام کرنا معتبر ہی اور جو کہ
سنت کہتی ہین وہان انکی رہنی کو دلیل اونکی یہی حدیث ہی کہ اگر واجب ہوتا تو کیونکر حضرت اجازت دیتی رات کی رہنی کی مکی مین اور کہا بعض علماء ہمارے
نی کہ جائز ہی اوسکو کہ مشغول ہو پانی پلانی مین مانند عباس کی اور اوسکو کہ اور عذر شدید ہو یہہ کہ ترک کری انکو رہنا منا مین مناکی شبون مین انتہی پس اشارہ کیا
طرف اسکی کہ نہین جائز ہی ترک کرنا سنت کا مگر ساتہہ عذر کی اور ساتہہ عذر کی دور ہوتی ہی اوس سی ساتہہ یعنی برائی ۱۲ ع **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ**
اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ اِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا فَضْلُ اذْهَبْ اِلَى اُمِّكَ فَأْتِ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِنْ عِنْدِهَا فَقَالَ اسْقِنِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ اَيْدِيَهُمْ فِيهِ قَالَ اسْقِنِي
فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ اَتٰى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُونَ وَيَعْمَلُونَ فِيهَا فَقَالَ اعْمَلُوا فَاِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوا لَنَزَلْتُ حَتّٰى اَضَعَ
الْحَبْلَ عَلٰى هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلٰى عَاتِقِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئی
طرف سبیل کی کی پس مانگا پانی زمزم کا پس کہا عباس نی اپنی بیٹی کو ای فضل جا تو اپنی ماکی پاس اور لی آ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے پانی اپنی ماکی
پاس سی یعنی پانی خاص کہ نہ مستعمل ہو پس فرمایا حضرت نی پلا مجکو یعنی اسمین سی پس کہا حضرت عباس نی یا رسول اللہ تحقیق لوگ ڈالتی ہین ہاتہہ اپنی اسمین فرمایا
پلا مجکو یعنی اسمین سی پس پیا حضرت نی اوس پانی مین سی پہر آئی کوئین زمزم کی پاس اور لوگ یعنی اولاد عبد المطلب پانی پلاتی تہی لوگونکو اور محنت کرتی تہی
پلانی مین پہر فرمایا کام کیی جاؤ پس تحقیق تم اوپر ایک کام نیک کی ہو پہر فرمایا اگر نہوتا خوف اسکا کہ غلبہ کیی جاؤگی تم یعنی غالب آوینگی تمپر لوگ پانی کہینچنی
مین بسبب اتباع سنت میری کی اور نہین کہینچنی دینگی تمکو پانی اور یہہ کام تمہاری ہاتہہ سی جاتا رہیگا البتہ اوترتا مین یعنی اونٹنی پر سی کہ حضرت سوار تہی

اوسپر تاکہ لوگ دیکھین اور احکام سیکھین یہانتک کہ رکہتا مین رسّی اسپر اور اشارہ کیا طرف مونڈہی اپنی کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** لوگ ڈالتی ہین ہاتہہ اپنی الخ یعنی گمان یہہ ہی کہ اکثر لوگون کی ہاتہہ ستھری نہین ہوتی اور وہ اسمین ہاتہہ ڈالتی ہین اسلیی آپکی واسطی الگ رکہی ہوئے پانی مین سی منگایا ہی حضرت نی فرمایا کہ کیا مضائقہ ہی اسمین سی پلاؤ پس پیا اوس سی اور موافق اسکی ہی وہ روایت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی تہی پینا بقیہ پانی وضو لوگونکی سی از راہ تبرک کی اور منقول ہی انس سی بطریق مرفوع کی کہ تواضع سی ہی یہہ کہ پیوی آدمی چہوٹی بہائی اپنی کیسی اور حدیث سور المومن شفاء غیر معروف ہی اور اس روایت سی معلوم ہوا کہ حضرت اونٹنی پرسی اوتری نہین پانی کہینچی اور پینی کی لیی اور ایک اور روایت مین عطا سی آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طواف افاضہ جب کرچکی تو کہینچا ڈول یعنی زمزم سی نہ کہینچا ساتہہ انکی کسینی پس پیا پہر ڈالا پانی ڈول کا کوئین مین پس وجہ تطبیق کی انمین یہہ ہی کہ اول آنحضرت بہیڑ کو دیکہکر نہ اوتری ہونگی پہر دوبارہ تشریف لائی تو بہیڑ دیکہکر پانی کہینچا اور پیا ہو ع **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ اِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی ظہر کی اور عصر کے اور مغرب اور عشا کی پہر سورہے تہوڑا سا سونا محصب مین پہر سوار ہوی طرف خانہ کعبہ کے اور طواف کیا اوسکا یعنی طواف الوداع نقل کی یہہ بخاری نی **ف** محصب اصل مین اوس جگہہ کو کہتی ہین کہ جہان سنگریزی بہت ہون اور اب نام ایک جگہہ معین کا ہی متصل منا کی اور اوسکو ابطح اور بطحا اور خیف بنی کنانہ بہی کہتی ہین اسلیی اسمین کہا راوی نی کہ حضرت نی نماز پڑہی محصب مین اور دوسری حدیث مین کہا کہ نماز پڑہی ابطح مین اور اوترنا محصب مین بعد نکلنی کی منا سی تہا تیرہوین ذیحجہ کو ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ اَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ عَقَلْتَهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قَالَ فَاَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ اُمَرَاؤُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد العزیز بن رفیع سی کہا پوچہا مینی انس بن مالک سے کہا مینی خبر دی مجکو ساتہہ اوس چیز کی کہ جانی تو نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہان پڑہی نماز ظہر کی آٹہوین تاریخ ذیحجہ کی کہا انس نی کہ منا مین کہا عبد العزیز نی یعنی کہا مینی انس سی کہ پس کہان پڑہی نماز عصر کی دن نفر کی یعنی چلنی کی کہ تیرہوین تاریخ ذیحجہ کی ہی کہا انس نی کہ پڑہی نماز ابطح مین پہر کہا انس نی کر تو جیسا کہ کرتی ہین سردار تیری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی حضرت نے تو اسیطرح کیا ہی اور تو اوسیطرح کر کہ جسطرح کرتی ہین امرا تیری مخالفت سے انکے تاکہ باعث فتنہ انگیز نکانہ ہو اور یہہ کچہہ امر ضروری ہی نہین اور پہلی حدیث سی معلوم ہوا کہ ظہر کی نماز حضرت نی محصب مین پڑہی اور اسمین سکوت ہی ظہر کی نماز سی یعنی اس سی یہہ نہین معلوم ہوتا کہ ظہر کی نماز منا مین پڑہی یا محصب مین کہ اوسیکو ابطح بہی کہتی ہین پس تعارض نہین دونو مین مولانا ح ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ نُزُوْلُ الْاَبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ اِنَّمَا نَزَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّهٗ كَانَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِهٖ اِذَا خَرَجَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا اوترنا ابطح مین نہین ہی سنت نہین اوتری تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مگر اسواسطی کہ اوترنا اوسمین تہا بہت آسان واسطی نکلنی حضرت کی جب نکلی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی ابطح مین حضرت اسلیی اوتری تہی کہ تا چہوڑ جاوین وہان اسباب اپنا اور مکی مین جاکر طواف الوداع کرین پہر جب وہانسی نکل کر مدینہ کو آنی لگین تو آسان ہو نکلنا اسکا اسیواسطی اوترنا چاہیی کہ اختلاف ہی اسمین کہ تحصیب یعنے اوترنا محصب مین سنت ہے یا نہین بعضی کہتی ہین کہ وہ سنن حج سی ہے اور تتمہ افعال حج سی سے یہہ قول

ابن عمر کا ہی ایسی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی منامین فرمایا کہ ہم اوترنیوالی ہین انشاء اللہ کل کو خیف بنی کنانہ مین کہ وہان مشرکون
نی آپسمین عہد کیا تہا اور قسم کہائی تہی کہ ساتہہ بنی ہاشم کی اور بنی عبد المطلب کے مخالطت اور نکاح اور خرید و فروخت اور ملاقات نہین
کرینگی یہانتک کہ محمد کو ہماری سپرد نہین کرینگی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہا کہ ظاہر کرین اسلام کی نشانیونکو اوس مکان مین کہ
ظاہر کی تہین کافرون نی نشانیان کفر کی اور شکر نعمت خدا تعالی کا ادا کرین اور طبرانی اوسط مین عمر بن الخطاب سے لایا ہی کہ اونہون نے
فرمایا کہ حملہ سنت سے ہی اوترنا ابطح مین بیچ رات یوم النفر کی اور حکم کرتی تہی لوگونکو اسکا اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ صحیح یہہ ہے کہ اوترنا آنحضرت کا محصب
مین لقصد اسکی تہا کہ دکہاوین مشرکونکو قدرت باریتعالی پس سنت ہے وہان اوترنا انتہی اور بعضون نی کہا کہ سنت نہین ہی بلکہ ایک امر اتفاقی تہا
کہ ابو رافع مولی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ داروغہ اسباب کا تہا وہان اوترپڑا اور خیمہ آنحضرت کا وہان کہڑا کیا بحسب اتفاق و رائی اپنی کی نہ بحسب امر حضرت کے
اور یہہ قول ابن عباس اور عائشہ کا ہی جیسا کہ اس حدیث مین کہا جانا چاہیی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہان اوتری اگرچہ بطریق
اتفاق کی تہا اوترنا تو اچہا ہی وہان اوترنا اور صحابہ اور خلفائی راشدین بہی اسپر عمل کرتی تہی اور اگر نہ اوتری تو کچہہ لازم نہین آتا ح

وَعَنْهَا قَالَتْ اَحْرَمْتُ مِنَ التَّنْعِيْمِ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْتُ فَقَضَيْتُ عُمْرَتِيْ وَانْتَظَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْاَبْطَحِ حَتّٰى فَرَغْتُ فَاَمَرَ النَّاسَ بِالرَّحِيْلِ فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهٖ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ هٰذَا الْحَدِيْثُ
مَا وَجَدْتُهٗ بِرِوَايَةِ الشَّيْخَيْنِ بَلْ بِرِوَايَةِ اَبِيْ دَاؤُدَ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيْرٍ فِيْ اٰخِرِهٖ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا احرام باندہا مینی تنعیم سی ساتہہ
عمرہ کی پس داخل ہوئی مین یعنی مکہ مین اور ادا کیا مینی عمرہ اپنا یعنی جو کہ رہ گیا تہا بسبب ہونی حیض کی اوسکی قضا کی جیسا کہ بیچ باب قصہ
حجۃ الوداع کی گذرا اور انتظار کیا میرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ابطح مین یہانتک کہ فارغ ہوئی مین پہر حکم فرمایا لوگون کو ساتہہ کوچ
کرنیکی پہر نکلی حضرت یعنی ابطح سی اور گذری خانہ کعبہ پر پس طواف کیا اوسکا پہلی فجر کی نماز سی یعنی طواف وداع پہر نکلی طرف مدینہ کی کہا مولف
نی کہ یہہ حدیث نہین پائی مینی ساتہہ روایت بخاری اور مسلم کی یعنی ایک کے اون دونون مین سی بلکہ ساتہہ روایت ابوداود کی ساتہہ تہوڑی
اختلاف کے بیچ آخر اوسکی ف پہر نکلی طرف مدینہ کی احتمال ہی کہ پہلی نماز فجر کی نکلی ہون یا بعد نماز کی اور ساتہہ تہوڑسی اختلاف کے یعنی ابوداود کی روایت مین اور
مصابیح کے روایت مین تہوڑا اختلاف ہی پس اسمین اعتراضات ہین صاحب مصابیح پر کہ ذکر کی حدیث فصل اول مین اور مخالفت کے
ابوداود کی واللہ اعلم ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُوْنَ فِيْ كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفِرَنَّ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ اِلَّا اَنَّهٗ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہی آدمی پہرتی تہی ہر طرف مین یعنی بعد حج کرنیکی لوگ اپنی اپنی ملک کیطرف چلی جاتی تہی خواہ طواف کری
خواہ نکرتی یعنی مقید اسکی نہ تہی کہ مکہ مین آوین اور طواف وداع کرین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ نکلی ایک تمہارا یعنی
آفاقی یہانتک کہ ہو آخر وقت اوسکا ساتہہ خانہ کعبہ کی یعنی طواف کری مگر موقوف کیا گیا ہی یعنی طواف وداع عورت حائضہ سے
یعنی اور اسیطرح نفاس والی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اس طواف کو طواف وداع بہی کہتی ہین اور طواف الصدر بہی یہہ
طواف واجب ہی اور مضائقہ نہین ہی اسکا کہ اقامت کری بعد اسکی جسقدر چاہی لیکن افضل یہہ ہی کہ وقت نکلنی کی کری چنانچہ منقول
ہی امام ابوحنیفہ سی کہ کہا اگر طواف الوداع کری کوئی پہر اقامت کری عشا تک تو محبوب تر ہی میری نزدیک یہہ کہ اور طواف کری اور نہین ہے
یہہ طواف اوپر کیسی جو میقات کی اندر رہتا ہو اور اسیطرح اوسپر نہین ہے کہ جو مکی ہین آرہا اور پہر منظور ہوا اوسکو نکلنا اور اسیطرح نہ فوت کرنیوالے حج پر ہے

اور نہ عمرہ کرنیوالی پر ہی اور اس طواف مین رمل یعنی اکڑ کر چلنا نہین اور نہ بعد اوسکی سعی ہی ع ح **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ فَقَالَتْ مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرٰى حَلْقٰى أَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قِيْلَ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا حائض ہوئی صفیہ رات روز نفر کی مین پس کہا نہین گمان کرتی مین اپنی کو مگر روکونگی تمکو یعنی کوچ کرنیسی مدینہ کو اسلیے کہ مین حائضہ ہوئی اور طواف وداع کیا ہی نہین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہلاک کری اوسکو اللہ اور زخمی کری کیا طواف کیا ہی دن نحر کی یعنی طواف الزیارۃ کہا گیا کہ ہان فرمایا پس چل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** رات روز نفر سی مراد وہی رات ہی کہ جسمین حضرت محصب مین رہی تہی یعنی تیروین کی رات اور رات باب الحج مین منسوب ہوتی ہی ساتہہ روز سابق کی نہ آیندہ کے پس رات روز نفر کی یعنی تیروین کی وہ ہی کہ بعد تیروین دن کی آتی ہی اور حضرت صفیہ نی یہہ گمان کیا تہا کہ طواف وداع مانند طواف زیارت ہی کہ ترک اوسکا نہین جائز بسبب عذر کی اور حضرت نی جانا کہ اونہون نی طواف الزیارۃ نہین کیا ہی اب ٹہیرنا پڑیگا اسلیے فرمایا کہ ہلاک کری الخ اور یہہ اصل مین بد دعا ہی لیکن یہان ارادہ دعا بد کا نہین بلکہ عادت عرب کی ہی کہ ایسی کلمات از راہ پیار کی بولتی ہین اور پس چل یعنی مدینہ کو بغیر طواف وداع کی اسلیے کہ وجوب اسکا ساقط ہی بسبب عذر کی اور طواف الزیارۃ کر ہی چکی ہی واا ٹہیرنا ترا ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوْا يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا أَلَا لَا يَجْنِيْ جَانٍ إِلَّا عَلٰى نَفْسِهٖ أَلَا لَا يَجْنِيْ جَانٍ عَلٰى وَلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰى وَالِدِهٖ أَلَا وَإِنَّ الشَّيْطٰنَ قَدْ أَيِسَ أَنْ يُّعْبَدَ فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا أَبَدًا وَلٰكِنْ سَتَكُوْنُ لَهٗ طَاعَةٌ فِيْمَا تَحْتَقِرُوْنَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَسَيَرْضٰى بِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ** روایت ہی عمرو بن احوص سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی حجۃ الوداع مین یعنی دن نحر کی کہ کونسا دن ہی یہہ عرض کیا صحابہ نی کہ دن ہی حج اکبر کا فرمایا پس تحقیق خون تمہاری اور مال تمہاری اور آبروئین تمہاری میان تمہاری حرام کی گئی ہین مانند حرمت اسدن تمہاری کی بیچ اس شہر تمہاری کی خبردار ہو نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنیوالا مگر اپنی جان پر یعنی جو کوئی کسی پر ظلم کرتا ہی وبال اوسکا اوسی پر پڑتا ہی وہ ماخوذ ہوتا ہی اسکی بدلی نہین پکڑا جاتا خبردار ہو نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنیوالا اپنی بیٹی پر اور نہ بیٹا اپنی باپ پر خبردار ہو تحقیق شیطان ناامید ہوا اس سے کہ عبادت کیا جاوے بیچ اس شہر تمہاری کی یعنی مکی کی ہمیشہ ولیکن ہوگی شیطان کی فرمان برداری بیچ اون چیزونکی کہ حقیر جانوگی اپنی عملونمین پس خوش ہوگا ساتہہ اوسکی یعنی گناہونکو کہ حقیر جانوگی اونکو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور ترمذی نی اور صحیح کہا ترمذی نی اسکو **ف** دن نحر کا حج اکبر کا حج اکبر نام ہی مطلق حج کا جیسا کہ قرآن مجید مین آیا ہے واذان من اللہ ورسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر ان اللہ بری من المشرکین ورسولہ کہا بیضاوی نی کہ وہ دن عید کا ہی اسلیے کہ اوسدن حج تمام ہوتا ہے اور بڑی بڑی افعال حج کی اوسمین ہوتی ہین اور صحیح آیا ہی کہ حضرت کہڑی ہوئی دن نحر کی نزدیک جمراتکی حجۃ الوداع مین اور فرمایا کہ یہہ دن حج اکبر کا ہی اور حج کی صفت اکبر اسلیے لائی کہ عمرہ کو حج اصغر کہتی ہین اور اوپر کی حدیث مین جواب صحابہ کا تہا اللہ ورسولہ اعلم اور اسمین یہہ جواب مذکور ہوا کہ یہہ دن حج اکبر کا ہی شاید بعضون نی وہ جواب دیا ہو اور بعضون نی یہہ اور تحقیق خون تمہاری الخ یعنی جیسا اسدن اور اس شہر مین آپسمین خون کرنیکو اور مال لینی کو اور بی آبروئی کرنیکو حرام و برا سمجھتی ہو اسیطرح سی ہر جگہہ اور ہر وقت حرام و برا ہی اور نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنیوالا اپنی بیٹی پر الخ ظاہر تر یہہ ہے کہ نفی ہی یعنی نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنیوالا اپنی فرزند پر اور نہ فرزند اپنی باپ پر یعنی کوئی کسیکی ظلم کرنیسی ماخوذ نہین ہوتا

ہیں موافق ہی یہہ قول اللہ تعالی کی ولا تزر وازرۃ وزر اخری یعنی نہین بوجہہ اوٹہاتا کوئی بوجہہ اوٹہانیوالا بوجہہ دوسریکا در خاص یہہ دونو ذکر کیی گئی اسلیئے کہ قریب تر اقربا کی ہین پس جب یہہ نہین ماخوذ ہوتی ساتہہ فعل اونکی تو غیر اونکی بطریق اولی نہین ماخوذ ہونگی پس گویا یہہ تاکید ہی پہلا جملہ کی اور عبادۃ کیا جاوی یعنی فرمان برداری کیا جاوی بیچ عبادۃ غیر خدا تعالی کی یعنی کوئی شیطا نکی بہکانیسی عبادۃ غیر اللہ کی نہین کریگا کی ہین اور مراد یہہ ہے کہ ظاہر مین نہین کرینگا اسلیئے کہ کبہی جاتی ہین کفار کی مین خفیہ اور عملون اپنی سی یعنی قتل کرنا اور لوٹنا اور مانند اونکی اور حقیر جاننا صغائر کا مراد یہہ ہے کہ گناہ کرتی ہو اور اونکو حقیر جانتی ہو اون عملون فرمان برداری شیطان کی ہی کہ راضی ہوتا ہی شیطان اونسی اور وہ عمل باعث فتنہ وفساد کی ہوتی ہین ع ح قولہ لایجنی جان علی نفسہ کو شارحین رح نی بدون لفظ الا کی نقل کیا ہی اور لکہا ہی کہ یہہ نفی ہی معنی نہی کے یعنی نہ ظلم کری کوئی ظلم کرنیوالا اپنی نفس پر مراد یہہ ہے کہ کوئی کسیپر ظلم نکری اسلیئے کہ جو کوئی کسیپر ظلم کرتا ہی حقیقت مین اپنی نفس پر کرتا ہی کہ مستحق عذاب کرتا ہی اوسکو پس یہہ لکہکر لکہا ہی کہ ایک روایت مین یہہ جملہ ساتہہ لفظ الا کی آیا ہی یعنی لایجنی جان الا علی نفسہ لیکن اس عاجز نی جو ابن ماجہ مین دیکہا تو لفظ الا کا موجود ہی اور مولانا صاحب عزاد اللہ شرفا کی نسخہ مین بہی لفظ الا کا ہی اسلیئے ترجمہ موافق اوسکی کیا گیا مولف وعن رافع بن عمرو المزنی قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الناس بمنی حین ارتفع الضحی علی بغلۃ شھباء وعلی یعبر عنہ والناس بین قاعد وقائم رواہ ابوداود اور روایت ہی رافع بیٹی عمرو مزنی سی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ خطبہ فرماتی تہی لوگون کو منا مین اوسوقت کہ بلند ہوا وقت چاشت کا یعنی اول دن نحر کی اوپر خچر کی کہ سری اوسکی بالونکی سرخ تہی اور اندر سی سفید اور حضرت علی بیان کرتی تہی حضرتکی طرفسی یعنی جو لوگ کہ دور تہی اونکو حضرت علی سمجہاتی تہی جو کچہہ کہ حضرت فرماتی تہی اور لوگ بعضی کہڑی تہی اور بعضی بیٹہی نقل کی یہہ ابوداودنی وعن عائشۃ وابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخر طواف الزیارۃ یوم النحر الی اللیل رواہ الترمذی وابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہی عائشہ اور ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تاخیر کی طواف الزیارۃ کو دن نحر کی رات تک نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی ف تاخیر کی یعنی جائز کیا تاخیر طواف زیارتکو یا تو سبکی لیی یا عورتونکی لیی اسلیئے کہ ثابت ہوا ہی کہ حضرت نی طواف زیارت کیا دن نحر کی پہر نماز پڑہی مکی مین یا منا مین کہا طیبی نی اول وقت اوسکا نزدیک شافعی کی عید کی آدہی رات کی بعد ہی اور ہمارونکی نزدیک بعد طلوع ہونی فجر عید کی ہی اور آخر وقت اوسکا جب طواف کری جائز ہی انتہی لیکن واجب ہی ابو حنیفہ کی نزدیک یہہ کہ ہو ایام نحر مین پس اگر تاخیر کریگا اونسی لازم آویگا اوسپر دم یعنی جانور ذبح کرنا ع وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یرمل فی السبع الذی افاض فیہ رواہ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین رمل کیا بیچ طواف زیارت کی نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی ف رمل کہتی ہین اسکو کہ جلدی چلی چہاتی نکالکر مونڈہی ہلاتی ہوئی پس یہہ حضرت نی طواف زیارت مین کہ فرض ہی نہین کیا اسلیئے کہ طواف القدوم مین کر چکی تہی ع مسئلہ طواف الزیارت کری بغیر رمل اور سعی کی اگر سعی اور رمل کر چکا ہی پہلی اس طواف کی اور اگر یہہ دونو چیزین نہین کی ہین تو طواف الزیارۃ مین کری در مختار وعن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رمی احدکم جمرۃ العقبۃ فقد حل لہ کل شیء الا النساء رواہ فی شرح السنۃ وقال اسنادہ ضعیف وفی روایۃ احمد والنسائی عن ابن عباس قال اذا رمی الجمرۃ فقد حل لہ کل شیء الا النساء اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ کنکریان مارچکی ایک تمہارا جمرۃ العقبہ کو یعنی اور سر منڈا دی اور بال کتروا دی پس حلال ہوئی اوسکی لیی ہر چیز سوائی عورتونکی

یعنی عورتوں سے صحبت کرنی ابھی نہیں حلال ہوئی یہہ بعد طواف زیارت کی حلال ہوگی نقل کی یہہ یعنی صاحب مصابیح نے
شرح السنہ میں اور کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہی اور بیچ روایت احمد اور نسائی کی ابن عباس سے یون ہی کہ کہا جسوقت کہ مارے
کنکریان جمرہ کو یعنی جمرۃ العقبہ کو پس تحقیق حلال ہوئی واسطے اوسکی ہر چیز سوائی عورتونکی وَعَنْهَا قَالَتْ أَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى مِنًى فَمَكَثَ بِهَا لَيَالِيَ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ يَرْمِي الْجَمْرَةَ
إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كُلَّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَيَقِفُ عِنْدَ الْأُوْلٰى وَالثَّانِيَةِ فَيُطِيْلُ الْقِيَامَ وَ
يَتَضَرَّعُ وَيَرْمِي الثَّالِثَةَ فَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا کہ طواف فرض کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آخر دن نحر کی
یعنی عید قربانی کی آخر روز مین اوسوقت کہ نماز ظہر کی پڑہی پہر پہر کر آئی طرف منا کی پہر ٹہری منا مین راتون دن تشریق کی یعنی گیارہوین بارہوین تیرہوین ذی الحجہ
کی مارتی تہی کنکریان جمرہ کو جسوقت ڈہلتی دوپہر ہر جمرہ کو یعنی منار کو سات سات کنکریان تکبیر کہتی ساتہہ ہر کنکری کی اور ٹہرتی نزدیک پہلی منار کی اور دوسری
یعنی وسطی کی اور دراز کرتی ٹہیرنا یعنی اذکار کی لیی اور زاری کرتی یعنی ساتہہ طرح طرح کی دعاؤن اور عرض حاجات کے اور مارتی تیسری منار کو اور نہ ٹہیرتے
پاس اوسکی نقل کی یہہ ابوداود نی ف اسمین دلیل ہی اسپر کہ حضرت نی ظہر کی نماز دن نحر کی مکی ہی مین پڑہی اور طواف بعد ظہر کی کیا اور نہ ٹہیرتی تہی اگر
اوسکی یعنی دعا کی لیی نہ یہہ کہ دعا مانگتی تہی پاس اوسکی یا بعد اوسکی یعنی ٹہیر کر دعا مانگتی تہی چلتی ہین کرتی تہی ؁ ع وَعَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ
بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرِعَاءِ الْإِبِلِ فِي الْبَيْتُوْتَةِ أَنْ يَرْمُوْا
يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَجْمَعُوْا رَمْيَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ فَيَرْمُوْهُ فِيْ أَحَدِهِمَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا
حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابی البداح بن عاصم بن عدی سے کہ نقل کی اپنی باپ سے کہا اجازت دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی
چرانیوالی اونٹونکی بیچ ترک کرنی شب باشی کی منا مین اور یہہ کہ کنکریان مارین یعنی جمرۃ العقبہ پر دن نحر کی یعنی پہلی دن نحر کے
پہر جمع کرین مارنا دو دنکا پیچہی دن نحر کی پس مارین دونو دنکا مارنا بیچ ایک کی اون دونو مین سی نقل کی یہہ مالک اور ترمذی اور نسائی نی اور کہا
ترمذی نی کہ یہہ حدیث صحیح ہی ف کہا طیبی نی مراد یہہ ہی کہ اجازت دی چرانیوالونکو یہہ کہ راتکو نہ رہین منا مین تشریق کی راتونمین
اسلیی کہ مشغول ہوتی ہین چرانی مین اور اجازت دی یہہ کہ کنکریان مارین دن عید کی جمرۃ العقبہ پر فقط پہر نہ مارین عید کی دوسرے
دن بلکہ مارین تیسری دن دونو دنکا مارنا قضا اور ادا اور نہین جائز ہی ائمہ کی نزدیک تقدیم رمی کی دوسری دن عید کی یعنی تیسری
دن کی بدلی یہی اگر دوسری دن مین مارین نہین درست اور تاخیر درست ہی کہ دوسری دن کی بدلی یہی تیسری دن مارین ؁ ع

بَابُ مَا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ

باب ہے بیچ بیان اون چیزون کی کہ بچی اوس سی محرم ف یعنی اس باب مین بیان ہے
اون چیزون کا کہ حرام ہی کرنا اونکا محرم کو خواہ واجب ہوا اوس سی دم یا صدقہ دینا یا نہ واجب ہو کچہہ اور بیان ہی اونکا کہ مباح ہی محرم کو
کرنا اونکا اور صدقہ اسمین یہہ ہے کہ آدہی صاع یعنی دو سیر گیہون دی یا ایک صاع جو یا کچہہ تہوڑی سی چیز غیر معین ؁ ح ؁ ع

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ
الثِّيَابِ فَقَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ
فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ اور روایت ہی عبداللہ

ابن عمر سے یہہ کہ ایک شخص نے پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا پہنے محرم قسم کپڑوں کی سے یعنی اور کیا نہ پہنے فرمایا نہ پہنو کرتی اور نہ باندہو پگڑیاں اور نہ
پہنو پائجامے اور نہ اوڑہو بارانیاں اور نہ پہنو موزے مگر وہ شخص کہ نہ پاوے پاپوشین پس پہنے موزے اور چاہیے کہ کاٹ ڈالے موزے دونون ٹخنون کی نیچے
سے اور نہ پہنو کپڑوں میں سے اوس چیز کو کہ لگی ہو اوسکو زعفران اور نہ وہ کپڑا کہ لگی ہو اوسکو ورس نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ
کیا بخاری نے ایک روایت مین اور نہ نقاب ڈالے عورت احرام والی اور نہ پہنے دستانے **ف** مراد ساتہہ پہننے کرتون اور پائجامونکے
پہننا اونکا ہے اوسطرح پر کہ معمول ہے پہننے کا جیسے کرتی کو گلے مین پہنتی ہین اور پائجامہ کو پاؤن مین پس اسطرح پہننا منع ہے اور اگر انکو بدن پر ڈالے
مانند چادر کی تو نہین منع اسلیے کہ اس صورت مین یہہ نہین کہین گی کہ کرتا پہنا اور پائجامہ پہنا اور نہ بارانی مراد اس سے یہہ ہے کہ ایسی چیز نہ
اوڑہے کہ سر کو ڈہانپ لے خواہ ٹوپی ہو خواہ بارانی خواہ اور کچہہ مگر جو چیز ایسی ہو کہ عرف مین اوسکو پہنا اور اوڑہنا نہ کہتے ہون مانند کہلنے
کو مٹکی اور اوٹہالینے گٹھڑیکی سر پر تو مضائقہ نہین اور مراد ٹخنہ سے اس جگہہ مذہب حنفی مین وہ ہڈی ہے کہ پشت پا کی بیچ مین ہوتی ہے
اور امام شافعی کی نزدیک یہی ٹخنہ مراد ہے کہ جسکا وضو مین دہونا فرض ہے اور اختلاف کیا ہے علمائے کہ جس پاس جوتی نہو اور وہ موزہ
پہن لے تو آیا واجب آتا ہے اوسپر فدیہ یا نہین پس کہا مالک اور شافعی نے کہ نہین ہے اوسپر کچہہ اور کہا ابو حنیفہ اور علماء اونکی نے کہ اوسپر فدیہ
ہے جیسے کہ جب احتیاج ہو سر منڈانیکی تو سر منڈاوے اور فدیہ دیوے اور ورس ایک قسم گہانس کے ہے زرد رنگ مشابہ زعفران کی
اور زعفران اور ورس کی رنگ سے منع اسلیے فرمایا کہ خوشبو ہوتی ہے انمین اور نہ نقاب ڈالے یعنی موہنہ کو برقع اور نقاب سے نہ ڈہانکے
اور موہنہ کو کوئی چیز اسطرح ڈہانکے کہ الگ رہے موہنہ سے تو جائز ہے مرد کو بہی موہنہ ڈہانکنا حرام ہے مانند عورت کی ہمارے نزدیک اور یہی کہا
مالک نے اور احمد نے ایک روایت مین اور خلاف ہے اسمین امام شافعی کا اور ہودج اگر سر کو لگے تو اوسمین بیٹہنا منع ہے اور نہین تو نہین اور اسیطرح
پردہ کعبہ کا اور خیمہ سر کو لگے تو منع ہے اور نیچے کہڑا ہونا روا نہین ۔ ح ع **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ نَعْلَيْنِ لَبِسَ خُفَّيْنِ وَاِذَا لَمْ يَجِدْ اِزَارًا لَبِسَ سَرَاوِيْلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ**
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ فرماتے اور وہ فرماتے تہے کہ جسوقت نپاوے محرم پاپوشین تو
پہنے موزے اور جسوقت کہ نپاوے تہبند پہنے پائجامہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** پہنے موزے یعنی ٹخنونکی نیچے سے کاٹ کر جیساکہ
اوپر کی حدیث مین گذرا اور جس صورت مین تہبند نہو اور ازار پہن لے تو نہین ہے اوسپر فدیہ امام شافعی کی نزدیک اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک یہہ ہے کہ پائجامہ پہا
تہبند کر لے اور اگر بغیر پہاڑے پہنے گا تو دم آویگا اوسپر یعنی جانور ذبح کرے ۔ ع **وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ اَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوْقِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اِنِّيْ اَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ وَهٰذِهٖ عَلَيَّ فَقَالَ اَمَّا الطِّيْبُ الَّذِيْ بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ
فِيْ عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہ کہا تہے ہم نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جعرانہ مین کہ
ناگاہ آیا ایک شخص گنوار اوسپر تہا کرتہ اور وہ شخص لتہڑا ہوا تہا خلوق مین کہ ایک قسم خوشبو کی ہے زعفران وغیرہ سے بنتی ہے پس کہا یا رسول اللہ
تحقیق مینے احرام باندہا تہا عمرہ کا اسحالمین کہ یہہ کرتہ میرے بدن پر تہا پس فرمایا خوشبو کہ تجہپر ہے پس دہو ڈال اسکو تین بار اور کرتہ
پس اوتار ڈال اوسکو پہر کر عمرے اپنے مین یعنی احرام عمرہ کی مین جیسا کرتا ہے تو بیچ احرام حج اپنے کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف جعرانہ نام ہے ایک جگہہ کا کہ ایک منزل ہے مکے سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام عمرہ کا وہانسے باندہا تہا اور دہو ڈال

دہونیکا واسطے فرمایا کہ استعمال زعفران کا حرام ہی مرد ونکو اور تین بار دہونیکا واسطے فرمایا کہ خوب طرح چھوٹ جاوی ورنہ واجب ہیتا دہونا
اصل خلوق کا تہا جسطرح کہ ہو اور پہر کرو اپنے حج یعنی پرہیز کرو احرام عمرہ کی بیچ اون چیزونسی کہ پرہیز کرتا ہی احرام حج بیچ اور محرم اگر سر
بغیر خوشبو کا لگاوی پس اگر زینت کی لیی لگاویگا تو مکروہ ہی اور نہین تو نہین پہر جاننا چاہیی کہ جو چیزین احرام مین حرام ہین اگر قصدا مرتکب
انکا ہوگا تو واجب ہوگا اوسپر فدیہ سب علما کی نزدیک اور اگر بہول کر مرتکب ہوگا تو نہین لازم آئیگا اوسپر فدیہ نزدیک شافعی اور ثوری
اور احمد اور اسحق کی اور واجب ہوگا نزدیک ابو حنیفہ اور مالک کی رح رح وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكَحُ وَلَا يَخْطُبُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عثمان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین لائق
کہ نکاح کری محرم اور نہین لائق کہ نکاح کر دی محرم کسیکا یعنی بولایت یا بوکالت اور نہین لائق کہ منگنی کری محرم نقل کی یہہ مسلم نی
ف امام شافعی اور جمہور علما کی نزدیک پہلی دو نو نہیان تحریمی ہین اور تیسری تنزیہی پس نہین درست اونکی نزدیک اپنا
نکاح کرنا اور نہ اور کا نکاح کر دینا اور امام اعظم رح کی نزدیک تینون نہیان تنزیہی ہین اور دلیل انکی یہہ ہی کہ آنحضرت نی حالت
احرام مین حضرت میمونہ سی نکاح کیا رح رح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ
وَهُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نکاح کیا میمونہ سی اسحالمین کہ وہ احرام باندہی
ہوئی تہی یعنی عمرۃ القضا کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ ابْنِ اُخْتِ مَيْمُوْنَةَ عَنْ مَيْمُوْنَةَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ
رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالْاَكْثَرُوْنَ عَلٰى اَنَّهُ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا وَظَهَرَ اَمْرُ تَزْوِيْجِهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ بَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ بِسَرِفَ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ
اور روایت ہی یزید بیٹی اصم بہانجی میمونہ کیسی کہ نقل کی میمونہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نکاح کیا میمونہ سی اسحالمین
کہ وہ احرام مین نہ تہی نقل کی یہہ مسلم نی کہا شیخ امام محی السنہ رح نی رحمت کری اونکو اللہ کہ اکثر یعنی تینون امام اور تابعین اونکی
اسپر ہین کہ حضرت نی نکاح کیا میمونہ سی بغیر حالت احرام مین اور ظاہر ہوا امر نکاح اونکی کا اوسوقت کہ وہ احرام مین تہی پہر ہم بستر ہوئے
ساتہہ اونکی یعنی صحبت کی بغیر حالت احرام مین مقام سرف مین مکہ کی راہ مین ف نکاح میمونہ کا اور صحبت ہونی اونسی سرف مین ہوئی اور
سرف نام ایک جگہہ کا ہی مکہ کی راہ مین دس کوس مکہ سی اور عجائب اتفاقات سی یہہ ہی کہ وفات میمونہ کی بہی سرف ہی مین ہے
اور جاننا چاہیی کہ حدیث ابن عباس کی اور حدیث یزید بن اصم کی متعارض ہین حدیث ابن عباس کی دلالت کرتی ہی اسپر کہ نکاح
میمونہ کا حالت احرام مین ہوا اور حدیث یزید کی اسپر دلالت کرتی ہی کہ نکاح اونکا غیر حالت احرام مین ہوا پس ہماری علما نی ترجیح دی ہے
ابن عباس کی حدیث کو یزید کی حدیث پر اسلیی کہ ابن عباس یزید سی افضل و اکمل ہین حفظ و فقہ مین اور حدیث ابن عباس کی بخاری اور مسلم مین ہے
رہا یہہ کہ حدیث عثمان کی مین کہ نہی وارد ہوئی ہی اپنی نکاح کرنی اور غیر کی نکاح کرنیسی تو تاویل کی گئی ہی کہ مراد اوس سے یہہ ہے کہ نکاح کرنا اپنا اور غیر کا شان
محرم سی اور مناسب حال اوسکی نہین اسلیی کہ مشغول ہی عبادت مین نہ یہہ کہ مراد تحریم ہی چنانچہ اوس حدیث کی فائدہ مین بیان اسکا گذر چکا ہے
اور یہہ جو سلک کیا ہی شافعیہ نی حدیث ابن عباس کیا واسپر کہ ظاہر ہوا امر نکاح حضرت کا احرام مین بایں اعتبار کہا کہ نکاح کیا اسحالمین کہ وہ
محرم تہی پس یہہ تکلف ہی رح رح اور ملا علی قاری رح نی اس مقام کو خوب تفصیل سی لکہا ہی بخوف درازی کی اور نہ سمجہہ مین آنی عوام
کی اسپر اکتفا کیا وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْسِلُ رَاْسَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی ایوب سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی دہوتی سر اپنا حالت احرام مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جائز ہی
بلاخلاف محرم کی لیی دہونا سر کا اسطرح کہ نہ ٹوٹی بال اور اگر خطمی سی دہووی تو اوسپر دم آتا ہی یعنی جانور ذبح کرنا نزدیک ابوحنیفہ اور مالک
کی اسلیی کہ خوشبو کی قسم سی ہی اور اگر سر دہووی صابون یا بیر کی پتون اور مانند انکی سی تو نہین ہی اوسپر کچہہ سبکی نزدیک ۃ ع ۃ
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا بہرے
ہوی سینگی کہچوائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حالت احرام مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جائز ہی جمہور علما کی نزدیک سینگ
یعنی اگر بال نہ ٹوٹی ۃ ع **وَعَنْ عُثْمَانَ حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ اِذَا اشْتَكٰى عَيْنَيْهِ
وَهُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَهُمَا بِالصَّبِرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی عثمان رض سی کہ حدیث کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ حق اوس
شخص کی کہ جب دکہین آنکہین اوسکی یا ضعف بصارت ہو اور وہ ہو محرم لیپ کری اونکو ساتہہ ایلوی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** تاج
المصادر مین تو تضمید کی معنی لیپ کرنیکی لکہی ہین اور علمانی آنکہونکی اندر لگانیکی لکہی ہین بطور سرمہ کی اور طیبی نی کہا کہ تضمید
اصل مین کہتی ہین پٹی باندہنی کو زخم پر اور زخم پر دوا لگانیکو بہی کہتی ہین اگرچہ باندہا نجاوی پہر جاننا چاہیی کہ اگر سرمہ لگاوی محرم
اسطرح کا کہ اوسمین کچہہ خوشبو ہو تو اوسپر صدقہ لازم ہوگا اور اگر بہت ہو خوشبو تو دم آویگا اوسپر اور اگر ایسا سرمہ لگاوی کہ اوسمین خوشبو نہو
تو کچہہ مضائقہ نہین اور نہین لازم ہوگا اوسپر کچہہ اور اگر پٹی باندہی کسی عضو پر سوائی سر اور موہنہ کی تو نہین لازم آئیگا اوسپر کچہہ لیکن مکروہ ہی
اور اگر ڈہانکی گا چوتہائی سر یا موہنہ اپنا تو اوسپر دم لازم ہوگا اور کم چوتہائی سی ڈہانکی گا تو صدقہ دیگا ع **وَعَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَتْ
رَاَيْتُ اُسَامَةَ وَبِلَالًا وَاَحَدُهُمَا اٰخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهٗ يَسْتُرُهٗ مِنَ
الْحَرِّ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ام حصین کیسی کہ کہا دیکہا مینی اسامہ اور بلال کو اسحالمین کہ ایک اُن سی یعنی بلال پکڑی ہوی تہا
مہار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی اور دوسرا یعنی اسامہ اوٹہائی ہوی تہا کپڑا اپنا سایہ کرتا تہا گرمی آفتاب سی یہانتک کہ مارین
کنکریاں جمرۃ العقبہ کو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** سایہ کرتا تہا یعنی ساتہہ کپڑی کی کہ اونچا تہا سر مبارک سی کہ سر کو نہ لگتا تہا اور ایک روایت
مین آیا ہی کہ اوٹہائی ہوئی تہا مانند تاج کی ایک چیز سر مبارک پر اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جائز ہی محرم کو سایہ کرنا اپنی پر بشرطیکہ سایہ کرنیوالی
چیز سر کو نہ لگی اور یہی قول اکثر علما کا ہی اور مالک اور احمد مکروہ رکہتی ہین اسکو ع ح **وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ تَتَهَافَتُ عَلٰى
وَجْهِهٖ فَقَالَ اَتُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَاْسَكَ وَاَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ وَالْفَرَقُ ثَلٰثَةُ
اَصْوُعٍ اَوْ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوِ انْسُكْ نَسِيْكَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی کعب بن عجرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم گذری اوسپر اور وہ تہا حدیبیہ مین پہلی داخل ہونی مکی کی اور تہا کعب محرم اور وہ جلاتا تہا آگ نیچی ہانڈی کی اور جوئین جہڑتی تہین اوسکی
موہنہ پر پس فرمایا حضرت نی کیا ایذا دیتی ہین تجکو جوئین تیری کہا ہان فرمایا پس منڈا ڈال سر اپنا اور کہلا فرق کی درمیان چہہ مسکینون کے
اور فرق تین صاع کا ہوتا ہی یا روزی رکہہ تین دن یا ذبح کر جانور لایق ذبح کرنیکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کعب صحابی
ہین انصاری اصحاب شجرہ سی اونکی پاس ایک بت تہا کہ پوجا کرتی تہی اوسکو اور عبادہ بن صامت یار اونکی تہی ایکروز عبادہ کعب کی پاس
آئی دیکہا کہ کعب بت کو پوجکر گہر سی نکلی عبادہ گہر مین گیئی اور بت کو توڑ ڈالا جب کعب گہر مین آئی تو دیکہا کہ بت لوٹا ہوا پڑا ہی غصہ مین

آئی اور چاہا کہ عبادہ کو پرا کہین پہر سوچی اور دلمین کہا کہ اگر اس بت مین کچہہ قدرت ہوتی تو اپنی تئین بچاتا یہہ سوچکر مسلمان ہوئی اللہ تعالے جب ہدایت کرتاہی تو یون کرتاہی آور پہلی داخل ہونی مکی کی یعنی اور روہ متوقع تہی کہ مکی مین جاوینگی جبتک ممانعت نہوئی تہی داخل ہونی سی مکی مین بعد ازان مشرکین نی منع کر دیا اسکو صلح حدیبیہ کہتی ہین اور صاع چار سیر کا ہوتاہی پس فرق بارہ سیر کا ہوا حاصل یہہ کہ آدہا آدہا صاع یعنی دو دو سیر گیہون ہر مسکین کو دی یا تین روزی رکہہ یا جانور ذبح کر اور یہہ حدیث تفسیر ہی اس آیہ کی ولا تحلقوا رؤسکم حتی یبلغ الہدی محلہ الخ ع

الفصل الثانی فصل دوسرے عن ابن عمر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہی النساء فی احرامہن عن القفازین والنقاب وما مس الورس والزعفران من الثیاب ولتلبس بعد ذلک ما احبت من الوان الثیاب معصفر او خز او حلی او سراویل او قمیص او خف رواہ ابو داود روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو منع فرماتی تہی عورتونکو بیچ احرام اونکی پہننی دستانونکیسی اور ڈالنی نقاب کے سی یعنی اسطرح کے نقاب سے کہ موبہہ کو لگی اور سے پہننے اوس کپڑی کیسی کہ لگی ہو اوسکو ورس اور زعفران اور چاہیی کہ پہنی بعد اسکی جو چاہی انواع کپڑونسی کسنبا کپڑا ہو یا خز ہو یا زیور ہو یا پائجامہ ہو یا کرتا ہو یا موزہ نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** بعد اسکی یعنی نکلنی کی احرام سی حضرت شیخ رح نی تو یہہ معنی لکہین ہین اور ملا علی قاری رح نی یہہ معنی لکہی ہین کہ بعد امر مذکور کی کہ ذکر کی گئی یعنی سوای چیزون مذکورہ کی جو چاہی اقسام کپڑونسی سو پہنی اور لکہا ہی کہ ظاہر حدیث سی فرق معلوم ہوتاہی درمیان زعفرانی کپڑی اور کسنبی کی اور ہماری مذہب مین دونو منع معلوم ہوتی ہین خزانۃ الاکمل اور ولوالجی وغیرہا مین لکہا ہی کہ اگر پہنی محرم رنگا ہوا کسنب کا یا ورس کا یا زعفران کا چہپا ایکدن یا زیادہ تو اوسپر دم لازم ہوتاہی اور اگر کم ایکدن سی پہنی تو صدقہ دینا آتاہی پس لائق یہہ ہے کہ حمل کیجاوی یہہ حدیث اوپر کسنبی دہوئی ہوئی کے کہ جسمین خوشبو نہو اور کہا طیبی نی کہ زیور کو کپڑونمین کہا مجازا وعن عائشۃ قالت کان الرکبان یمرون بنا ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محرمات فاذا جاوزوا بنا سدلت احدانا جلبابہا من راسہا علی وجہہا فاذا جاوزونا کشفناہ رواہ ابو داود ولابن ماجۃ معناہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہا قافلہ گذرتا ہمپر یعنی عورتونپر اور ہوتین ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندہی ہوی یعنی اور بسبب احرام کی موبہہ کہلی ہوتی پس جسوقت کہ گذرتا قافلہ ہماری آگی سی ڈالتی ایک ہماری چادر اپنی سرپرسی اوپر موبہہ اپنی کے یعنی اسطرح کہ موبہہ کو نہ لگتی پس جسوقت کہ بڑہ جاتا قافلہ ہمسی کہولدیتین ہم موبہہ اپنا نقل کی یہہ ابو داود نی اور روایت کی ابن ماجہ نی معنی اسکی وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدہن بالزیت وہو محرم غیر المقتت یعنی غیر المطیب رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی استعمال کرتی تیل زیتون بغیر خوشبو کا حالت احرام مین نقل کی یہہ ترمذی نی

ف مقتت اوس تیل کو کہتی ہین کہ پہول خوشبو کے اوسمین ڈالکر پکایا جاوی تا خوشبودار ہو جاوی یا ملایا جاوی اوسمین تیل خوشبو کا پہر جانا چاہیی کہ محرم اگر ساری عضو پر تیل لگاوی خوشبو کا مانند تیل بنفشہ اور گلاب کے اور موتیہ وغیرہ کی تو اوسپر دم یعنی جانور ذبح کرنا لازم آتاہی اتفاقا اور اگر تیل لگاوی زیتون کا یا تلونکا کہ اوسمین خوشبو نہ ملی ہو اور بہت لگاوی تو اوسپر دم لازم آویگا نزدیک ابو حنیفہ کی اور صدقہ نزدیک صاحبین کی تفصیل اسکی یہہ ہے کہ اختلاف اس صورت مین ہی کہ ہون دونو تیل خالص خوشبو سی بغیر پکائی ہوی پس جو خوشبودار ہو کہ جسمین پہول گلاب وغیرہ کی ڈالکر خوشبودار کیا ہو واجب ہوگا دم بسبب استعمال اوسکے اتفاقا اور اسیطرح جبکہ ہو زیت پکایا ہوا

پس اوسمین بہی دم دینا آویگا بالاتفاق اوریہی اختلاف اس صورت مین ہی کہ تیل بہت لگادی اور اگر کم لگاویگا تیل زیتون یا تلونکا
تو اوسپر صدقہ آویگا اتفاقا پہر یہہ دم وغیرہ دونو تیلونکی استعمال سی جب لازم ہوتا ہی کہ استعمال کری انکو بطور خوشبو لگانیکی اور اگر استعمال کری
اونکو بطور دوا کی تو نہین آئیگا اوسپر کچہہ بالاجماع بخلاف استعمال کرنی مشک اور اور خوشبوئیونکی کہ اونکی استعمال سی ہر نوع دم لازم آتا ہی
خواہ بطور خوشبو کی استعمال کری خواہ بطور دوا کی ح درمختار **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَجَدَ
الْقُرَّ فَقَالَ اَلْقِ عَلَیَّ ثَوْبًا یَا نَافِعُ فَاَلْقَیْتُ عَلَیْهِ بُرْنُسًا فَقَالَ تُلْقِیْ عَلَیَّ هٰذَا وَقَدْ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اَنْ یَّلْبَسَهُ الْمُحْرِمُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ** روایت ہی نافع سی یہہ کہ ابن عمر نی پائی سردی پس کہا ڈال مجہپر کوئی کپڑا ای نافع پس ڈالی مینی اوسپر بارانی پس فرمایا
ڈالتا ہی تو مجہپر یہہ اور تحقیق منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سی کہ پہنی اوسکو محرم نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** ہمارے
مذہب مین یہہ ہی کہ اگر سیی ہوئی کپڑیکو اوسطرح استعمال کری کہ معمول ہی اوسکی استعمال کرنیکا تو منع ہی والا نہین پس بارانی کو
بدن پر ڈال لینا منع نہین چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہی اور ابن عمر نی اس سی منع کیا پس یا تو مذہب اونکا یہی ہوگا کہ مطلق
سیی ہوئی کی استعمال سی پرہیز کرتی ہونگی اور یا اسلیی منع کیا کہ سر ڈہانک دیا ہوگا ح مولانا **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ
ابْنِ بُحَیْنَةَ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْیِ جَمَلٍ مِنْ طَرِیْقِ مَکَّةَ فِیْ وَسَطِ رَاْسِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ**
اور روایت ہی عبد اللہ بیٹی مالک کیسی لیا عبد اللہ کسیٹا بحینہ کا ہی کہا سینگی کہچوائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچون بیچ سر اپنی میں
حالت احرام مین بیچ مکان لحی جمل کی راہ مکہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ابن بحینہ دوسری صفت ہی عبد اللہ کی
اسلیی لفظ مالک کو ساتہہ تنوین کی پڑہتی ہین اور ابن بحینہ مین الف لکہا جاتا ہی اور بحینہ ماتہین عبد اللہ کی اور بیوی مالک کی اور
سر مین پچہنی لینی سی بال ضرور توٹی ہونگی پس یہہ محمول ہی حالت ضرورت پر اور اگر ایسی جگہہ پچہنی لی کہ وہان بال نہون تو
جائز ہی بغیر فدیہ کی **مسئلہ** چوتہائی سر سی کم منڈا دیے یا پچہنون وغیرہ کی سبب سے بال چوتہائی سر سی کم کی توٹین تو صدقہ دے
یعنی ایک بہوکی کو کہلاوی یا دو سیر گیہون دی اور چوتہائی سر سی زیادہ منڈاوی بلا عذر یا پچہنی بلا عذر لی اور اوس سے
بال اسقدر توٹین تو دم آتا ہی یعنی ایک بکری یا مانند اوسکی ذبح کری اور اگر بسبب عذر کی چوتہائی یا چوتہائی سر سی زیادہ
منڈاوی یا بسبب عارضہ کی پچہنی لی اور اسقدر بال توٹین تو اختیار ہی محرم کو کہ تین چیزونمین سی ایک چیز کری ذبح کری بکری
یا چہہ مسکینونکو تین صاع گیہون دے ہر مسکین کو دو دو سیر یا تین روزی رکہی متصل یا متفرق اور اگر محاجم یعنی گرہ پچہنونکی جگہہ سے
بال منڈاوی پچہنونکی لیی تو دم آتا ہی امام ابو حنیفہ کی نزدیک اور صدقہ صاحبین کی نزدیک اور پچہنونکی جگہہ سی مراد ہے
دونو کناری گردن کی اور گدی اور اگر ساری گردن منڈواوی تو دم آتا ہی اتفاقا اور اگر ساری سی کم منڈواوی تو صدقہ
مذکورہ آتا ہی اور آپ سی بال توٹین تو کچہہ نہین آتا مناسک ملا علی **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلٰی ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَجَعٍ کَانَ بِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ** اور روایت انس سی کہا سینگی کہچوائی یعنی
بہری ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور وہ تہی محرم پشت قدم پر بسبب درد کی کہ تہا اونکی نقل کی یہہ ابو داود و نسائی نی
ف یہہ پچہنی لینی متصور ہین بغیر توٹنی بالونکی پس نہین اشکال اسمین اور معہذا عذر بہی تہا ع **وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَیْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنٰی بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَکُنْتُ اَنَا الرَّسُوْلَ بَیْنَهُمَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ**

وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہی ابی رافع سی کہا نکاح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی میمونہ سی اوسوقت کہ تہی بغیر
احرام کی اور بنا کیا ساتہہ اونکی یعنی تصرف مین لائی اور وہ تہی بغیر احرام کی اور تہا مین پیغام پہنچانیوالا درمیان حضرت کی اور میمونہ
کی نقل کیا یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن ہی **ف** اوپر کی حدیث ابن عباس کی گذری اوس سی معلوم ہوا کہ حضرت
نی حالت احرام مین میمونہ سی نکاح کیا اور اس سی یہہ معلوم ہوا کہ بغیر حالت احرام مین کیا جاننا چاہیی کہ وہ حدیث بخاری اور مسلم مین آئی
ہی اور یہہ دونون مین سی ایک مین بہی نہین ہی پس نہین پہنچتی ہی یہہ اوسکی درجہ کو ع در شرح حدیث یزید کہ بالا گذشت

بَابُ الْمُحْرِمِ یَجْتَنِبُ الصَّیْدَ

باب ہی بیچ بیان محرم کی کہ بچی شکار سی **ف** محرم کو شکار کرنا اور راہ دکہانی اور کوہ اور اشارہ کرنا طرف
شکار کی حرام ہی سب علما کی نزدیک اور اگر ان افعال مین سے کچہہ بہی کریگا لازم ہوگا اوسپر بدلہ یعنی قیمت شکار کی ساتہہ تشخیص دو عادل لوگون
کی بحسب قیمت اوس جگہہ کے کہ شکار کیا ہی یا بحسب قیمت اس موضع کی کہ قریب ہے اوس سی اگر موضع شکار مین نہو اوسکی قیمت پہر اگر چاہی خریدی ساتہہ قیمت اوسکی ہدی اگر آسکی
اوسمین پس ذبح کری اوسکو حرم مین اور اگر چاہی خریدی ساتہہ قیمت اوسکی غلہ اور دیوی ہر فقیر کو آدہا آدہا صاع اگر گیہون ہون اور
اگر کہجور یا جو ہون تو ایک ایک صاع یعنی چار چار سیر دی کم اس سے نہ دی اور اگر چاہی روزہ رکہی بدلی اناج ہر فقیر کے ایک ایک روزہ
پہر اگر بچ رہی کم طعام فقیر سی صدقہ دیدی اوسکو یا ایک روزہ رکہی بدلی اوسکی اور قصدًا شکار کرنیوالا اور بہول کر کرنیوالا برابر ہین اور اگر زخمی کری شکار
کو یا کاٹی عضو اوسکا یا اوکہاڑی بال اوسکی بدلہ دی اوس چیز کا کہ ناقص ہو گئی قیمت اوسکی سی اور اگر اوکہیڑی پر اوسکی یا کاٹی ہاتہہ
پانون اوسکی پس ایسا ہو جاوی کہ بچا نہ سکی اپنی کو بلی وغیرہ سی پس اوسپر قیمت پوری ہے اور اگر دودہ دوہی اوسکا پس قیمت دی
اوسکی دودہ کی اور اسیطرح اگر انڈا توڑی تو اوسکی قیمت دے اور بیچ کہانی محرم کی شکار کو تفصیل ہی کہ اگر محرم آپ شکار کری
یا کوئی اور محرم شکار کری کہانا اوسکا محرم کو حرام ہی بالاتفاق اور اگر غیر محرم شکار کری اپنی لیی یا محرم کی لیی باذن اوسکی
یا بغیر اذن اوسکی اوسمین کئی مذاہب اور اقوال ہین علما کی مذہب بعضی صحابہ کا کہ حضرت علی بہی انہین ہین اور بعضی تابعین کا
یہہ ہی کہ حرام ہی محرم پر کہانا شکار کا مطلق اور دلیل اونکی حدیث صعب بن جثامہ کی ہی اور مذہب امام شافعی اور
احمد کا یہہ ہے کہ اگر محرم آپ شکار کری یا کوئی اور اوسکی لیی شکار کری ساتہہ اذن اوسکی یا بغیر اذن اوسکی تو حرام ہی اور اگر
غیر محرم شکار کری اپنی لیی اور کچہہ اوسمین سے محرم کی لیی بطریق ہدیہ کی بہیجی حلال ہے اور مذہب امام ابو حنیفہ اور علما اونکی کا
یہہ ہے کہ حلال ہی کہانا گوشت شکار کا محرم کو جبتک کہ آپ شکار نکری اور حکم نکری ساتہہ اوسکی اور راہ نہ بتاوی اور
اشارہ نکری طرف اوسکی اور مدد نکری شکار کرنی پر وہ یا کوئی اور محرم اگرچہ اوسکی لیی شکار کیا جاوی چنانچہ حدیث ابی قتادہ
کی دلالت کرتی ہی اسپر اور مراد شکار سی ہی حیوان وحشی بحسب اصل خلقت کی کہ پیدائش ونسل اوسکی جنگل مین ہو پس جائز ہی
محرم کو ذبح کرنا بکری اور دنبہ اور بہیڑ اور گائین اور اونٹ اور مرغ اور بط گہر کی پلی ہوئی کا اور محرم پر بدلہ آتا ہی بسبب ذبح کرنی کبوتر
کی اور ہرن پلی ہوئی کی اور شکار کرنا جانور دریائی کا حلال ہی محرم وغیر محرم کو خواہ اوسکو کہاتے ہون یا نکہاتے ہون بسبب اس آیہ شریفہ
کی اُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُہٗ آخر آیہ تک پہر جنگل کی جانور جو کہائی جاتی ہین حرام ہی شکار کرنا اونکا محرم پر بالاتفاق اور جو کہ کہائی
نہین جاتی ہین اونکو تقسیم کیا ہی صاحب بدائع نی دو قسم پر ایک تو وہ ہین کہ ایذا دیتی ہین طبعًا اور ابتدا کرتی ہین ساتہہ ایذا کی اکثر مانند
شیر اور چیتی اور بہیڑیی اور مانند انکیکی پس جائز ہی محرم کو قتل کرنا اونکا اور نہین آتا اوسپر کچہہ اور ایک وہ ہین کہ ابتدا نہین کرتی ساتہہ ایذا کی اکثر مانند

چرغ وغیرہ کی پس جائز ہی محرم کو مارنا اونکا اگر چوٹ کرین اوسپر اور نہین آتا اوسپر کچھہ اور اگر چوٹ نکرین تو نہین مباح محرم کو یہہ کہ ابتدا کری ساتھہ مارنیکی اگر ماریگا اونکو ابتدا تو لازم ہوگا اوسپر بدلہ ح ع ملتقی

الفصل الاول فصل پہلی عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اَنَّهُ اَهْدٰی لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِیًّا وَهُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّ عَلَیْهِ فَلَمَّا رَاٰی مَا فِیْ وَجْهِهٖ قَالَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَیْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی صعب بن جثامہ سی یہہ کہ اونہون نی بطریق تحفہ کی بہیجا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گورخر اور حضرت تہی ابوا مین یا ودان مین پس پہیر دیا حضرت نی اونپر پس جبکہ دیکہی حضرت نی وہ چیز کہ تہی بیچ چہرہ اوسکی کی یعنی ناخوشی اور غم معلوم کیا بسبب نہ قبول کرنیکی فرمایا تحقیق ہمنی نہین پہیر دیا اوسکو تمپر مگر اسلیی کہ تہی ہم احرام باندہی ہوی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ابوا اور ودان نام ہی جگہونکا درمیان مکہ اور مدینہ کی اور ظاہرا یہہ حدیث دلیل ہی اونکی کہ جو مطلق شکار کی گوشت کہانیکو حرام کہتی ہین محرم کی لیی اور مذہب ہمارا مذہب حضرت عمر اور ابو ہریرہ اور طلحہ بن عبید اللہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم کا سا ہی پس ہماری نزدیک مراد یہہ ہی کہ گورخر زندہ شکار کر کر بہیجا تہا اوسکا لینا محرم کو درست نہین اسلیی پہیر دیا لیکن ایک روایت مین آیا ہی کہ گوشت گورخر کا بہیجا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ ران گورخر کی بہیجی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ ٹکڑا اوسکا بہیجا ان روایتونسی معلوم ہوتا ہی کہ یہان بہی گوشت اوسکا مراد ہو جواب یہہ کہ اول زندہ گورخر بہیجا ہوگا وہ نہ لیا پہر ران اور گورخر کی کہ اوسکو بعضون نی گوشت کر تعبیر کیا اور بعضون نے ٹکڑا اوسکا کہا بہیجی اور بڑی دلیل ہماری یہہ حدیث ہی کہ لایا گیا گورخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس موضع عرج مین حالت احرام مین حضرت نے حکم کیا ابو بکر کو کہ بانٹ دو اوسکو ہمراہیونکو اور شافعیہ کہتی ہین کہ پہیر دیا بگمان اسکی کہ میری لیی شکار کیا گیا ہی ع وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفَ مَعَ بَعْضِ اَصْحَابِهٖ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ وَهُوَ غَیْرُ مُحْرِمٍ فَرَاَوْا حِمَارًا وَحْشِیًّا قَبْلَ اَنْ یَّرَاهُ فَلَمَّا رَاَوْهُ تَرَكُوْهُ حَتّٰی رَاٰهُ اَبُوْ قَتَادَةَ فَرَكِبَ فَرَسًا لَهٗ فَسَاَلَهُمْ اَنْ یُّنَاوِلُوْهُ سَوْطَهٗ فَاَبَوْا فَتَنَاوَلَهٗ فَحَمَلَ عَلَیْهِ فَعَقَرَهٗ ثُمَّ اَكَلَ فَاَكَلُوْا فَنَدِمُوْا فَلَمَّا اَدْرَكُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَاَلُوْهُ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِّنْهُ شَیْءٌ قَالُوْا مَعَنَا رِجْلُهٗ فَاَخَذَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَّهُمَا فَلَمَّا اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمِنْكُمْ اَحَدٌ اَمَرَهٗ اَنْ یَّحْمِلَ عَلَیْهَا اَوْ اَشَارَ اِلَیْهَا قَالُوْا لَا قَالَ فَكُلُوْا مَا بَقِیَ مِنْ لَّحْمِهَا اور روایت ہی ابی قتادہ سی یہہ کہ وہ نکلی ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی سال حدیبیہ مین پس پیچہی رہ گئی وہ بعضی اپنی یارونکی ساتہہ اور یار اونکی محرم تہی اور ابو قتادہ تہی غیر محرم پس دیکہا اونکی یارون نی گورخر پہلی اونکی دیکہتی سی پس جب دیکہا یارون اونکی نی گورخر کو چہوڑ دیا اوسکو یہانتک کہ دیکہا اوسکو ابو قتادہ نی پس سوار ہوی اپنی گہوڑی پر مانگا یارونسی یہہ کہ دیوین اوسکو کوڑا اوسکا پس نہ دیا اونہون نی کوڑا پہر لیا ابو قتادہ نی کوڑا یعنی گہوڑی سی اوترکر پہر حملہ کیا گورخر پر پس مارا اوسکو پہر کہایا اور کہایا ساتہہ والون نی پہر پشیمان ہوی یعنی بگمان اسکی کہ محرم کو مطلق شکار کا کہانا درست نہین پس جبکہ ملی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچہا آپسی یعنی حکم اوسکا کہ آیا کہانا اوسکا درست تہا یا نہین فرمایا کہ ہی تمہاری پاس اوسمین سے کچھہ کہا اونہون نی ہماری ساتہہ ہی پاؤن اوسکا پس لیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور کہایا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت اون دونونکی یہہ ہے کہ پس جب آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس فرمایا حضرت نی کیا تم مین سی کسینی حکم کیا تہا ابو قتادہ کو یہہ کہ حملہ کری گدہی پر یا اشارہ کیا تہا طرف اوسکی کہا اونہون نے کہ نہین فرمایا پس کہاؤ جو باقی رہا ہو اوسکی گوشت مین سی ف کہایا اوسکو اور ایک روایت صحیحہ مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین

ف بیان مذہب کا اہی ہو ہماری بجی ١١

کہا یا اوس سے تطبیق انہین یون دیجاوے کہ اول حضرت نے نہ کہا یا ہوگا بخوف اسکے کہ کسی محرم نے حکم کیا ہوگا یا مدد کی ہوگی پھر جب یہہ امر تحقیق ہوگیا نوش فرمایا اور حکم کیا تہا یعنی صریح حکم کیا تہا یا دلالت کی تہی یعنی راہ بتائی تہی اوسکیطرف اور فرق دلالت اور اشارت مین یہہ ہے کہ دلالت زبان سے ہوتی ہے اور اشارۃ ہاتہہ سے اور بعضون نے کہا کہ دلالت غائب مین ہوتی ہے اور اشارۃ حاضر مین او ر دلالت حرام ہے محرم کو حل مین اور حرم مین اور غیر محرم کو حرام ہے حرم مین نہ حل مین اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ مباح ہے محرم کو کہانا گوشت شکار کا اگر آپ شکار نہ کیا ہو اور دلالت اور اشارۃ اور مدد نکی ہو اور اسمین رد ہے اونکا کہ جو مطلق شکار کی گوشت کہانیکو منع کرتے ہین ح ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْاِحْرَامِ الْفَارَةُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ہین نہین گناہ اوسپر کہ مارے اونکو حرم مین اور احرام مین چوہا اور کوا اور چیل اور بچہو اور کتا کٹ کہنا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کوے سے مراد کوا سیاہ و سفید ہے کہ وہ اکثر مردار نجاست کہاتا ہے جیسا کہ روایت آیندہ مین آیا ہے اس سے نکل گیا کوا کہیتی کہانیوالا کہ رنگ اوسکا سیاہ ہوتا ہے اور چونچ اور پاون اوسکے سرخ اور کتے کٹ کہنے کی حکم مین ہین سب جانور درندے حملہ کرنیوالے ح ع

وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْاَبْقَعُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْحُدَيَّا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پانچ جانور موذی مارے جاوین حل مین بہی اور حرم مین بہی یعنی بغیر احرام کے ہو مارنیوالا یا احرام باندہے ہو سانپ اور کوا ابلق اور چوہا اور کتا کٹ کہنا اور چیل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** حرام ہے مارنا اوس کتے کا کہ جسمین منفعت ہو اور ایسے ہی مارنا اوس کتے کا کہ جسمین نہ منفعت ہو اور نہ ضرر اور مارنا ان جانورونکا کہ مذکور ہوا حصر انہین پر نہین ہے بلکہ یہی حکم ہے سب موذی جانورونکا مانند چیونٹی اور بہیڑ اور پسو اور جہینگر اور کہٹمل اور مانند انکے اور اگر ہے جون بہی جو چاہے ع ح ملتقی

الْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَحْمُ الصَّيْدِ لَكُمْ فِي الْاِحْرَامِ حَلَالٌ مَا لَمْ تَصِيْدُوْهُ اَوْ يُصَادُ لَكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گوشت شکار کا واسطے تمہارے بیچ احرام کے حلال ہے جبتک کہ نہ کیا ہو تمنے شکار یا نہ کیا گیا ہو واسطے تمہارے نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی نے **ف** یعنی اگر تم حالت احرام مین شکار کروگے یا تمہارے لیے کیا جاویگا اگرچہ شکار کرنیوالا محرم نہو تو نہین درست ہوگا کہانا اوسکا دلیل پکڑی ہے ساتہہ اس حدیث کے مالک اور شافعی نے اسپر کہ حرام ہے گوشت اوس شکار کا کہ شکار کیا ہو اوسکو غیر احرام والے نے واسطے احرام والے کے اور ابوحنیفہ نے یہہ معنی لیے ہین کہ اگر بطریق تحفہ کے بہیجا جاوے طرف تمہارے شکار تو اوسکا گوشت حرام ہوگا اور اگر گوشت بہیجے تو نہین حرام ہوگا معنی اسکے یہہ ہین کہ اگر شکار کیا جاوے بموجب حکم تمہارے کے تو نہین درست کہانا اسکا پس نہین حرام ہوگا گوشت شکار کا کہ ذبح کرے اوسکو غیر محرم احرام والے کے لیے بغیر امر یا دلالت یا اشارے اوسکے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَادُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ٹڈی شکار دریا کا ہے نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی نے **ف** کہا علما ہمارے نے کہ ٹڈی کو شکار دریا کا اسلیے کہا کہ یہہ مشابہ ہے شکار دریا کے اس بات میں کہ بغیر ذبح کے درست ہے پس نہین جائز ہے محرم کو مارنا ٹڈی کا اور لازم آویگا اوسپر بسبب مارنے اوسکے تصدق یعنی صدقہ جو چاہے

اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ ٹدی شکار جنگل کیسی ہی کہا ابن ہمام نی کہ اسی پر ہین اکثر علما انتہی اور بعضی علمانی کہا کہ اس حدیث سی معلوم
ہوتا ہی کہ جائز ہی شکار کرنا ٹدی کا محرم کو ایسی کہ یہہ شکار دریا کا ہی اور شکار دریا کا محرم کو حلال ہی موجب قول اللہ تعالی کی واحل
لکم صید البحر ما دمتم حرما ح وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ
الْعَادِیَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا مار ڈالی محرم درندہ
حملہ کرنیوالی کو نقل کی یہہ ترمذی ابوداؤد اور ابن ماجہ نی ف حملہ کرنیوالیکو یعنی جو کہ قصد کری مار ڈالنی اور زخمی کرنیکا مانند شیر اور بھیڑیئے
اور چیتی وغیرہ کی ع وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ الضَّبُعِ اَصَیْدٌ ھِیَ فَقَالَ نَعَمْ
فَقُلْتُ اَیُؤْکَلُ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ سَمِعْتَہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ
وَالشَّافِعِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی عمار سی کہا پوچہا مینی جابر
بن عبد اللہ سی حال جانور چرخ کا کیا شکار ہی وہ پس کہا ہان پس کہا مینی کہ کہایا جاوی کہا کہ ہان پہر کہا مینی کہ سنا ہی تینی اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کہا ہان نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور شافعی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف شکار ہی وہ یعنی شکار ہی
کہ کہانا اوسکا محرم کو حرام ہی یا نہین اور کہانا گوشت چرخ کا نزدیک امام شافعی کی درست ہی بموجب اس حدیث کی اور امام مالک
اور امام اعظم کی نزدیک نہین درست بموجب حدیث کی کہ آگی آتی ہی ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبُعِ فَقَالَ ھُوَ صَیْدٌ وَیُجْعَلُ فِیْہِ کَبْشًا اِذَا اَصَابَہُ الْمُحْرِمُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال جانور چرخ کا فرمایا کہ وہ شکار ہی اور دیوی بیچ اوسکی
دنبہ یا مینڈہ جسوقت کہ پہنچی اوسکو محرم نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف یعنی اگر محرم نی احرام کی حالت مین
چرخ کو شکار کیا یا خریدا اوسکو اوسکی بدلی ایک دنبہ یا مینڈہا دینا آتا ہی ع وَعَنْ خُزَیْمَۃَ بْنِ جَزْیٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ الضَّبُعِ قَالَ اَوَیَاْکُلُ الضَّبُعَ اَحَدٌ وَسَاَلْتُہٗ عَنْ اَکْلِ الذِّئْبِ قَالَ اَوَیَاْکُلُ الذِّئْبَ
اَحَدٌ فِیْہِ خَیْرٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ لَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِالْقَوِیِّ
اور روایت ہی خزیمہ بن جزی سی کہا پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال کہانی چرخ کیسی فرمایا کیا کہاتا ہی چرخ کو کوئی
ایسا چاہیی کہ اسکو کہانا اور پوچہا مینی حضرت سی حال کہانی بھیڑیی کا فرمایا کیا کہاتا ہی بھیڑیی کو وہ کوئی کہ اوسمین ہو بھلائی یعنی ایمان یا تقوی نقل کی
یہہ ترمذی نی اور کہا نہین اسناد اسکی قوی ف یہہ حدیث نفس الامر مین صحیح ہی اگرچہ ضعیف ہی باعتبار سند کے اور قوۃ
دیتی ہی اسکو روایت ابن ماجہ کی نی کہ لفظ اوسکی یہہ ہین ومن یاکل الضبع اور موید ہی اسکی یہہ حدیث کہ حضرت نی منع فرمایا ہی کہانی
ہر ذی ناب یعنی صاحب کچلیون کیسی کہ درندون مین سی ہو اور یہہ ہی ذی ناب درندہ پس بسبب تعارض دلیلونکی بیچ تحریم اور اباحت کے
مکروہ تحریمی ہی یہہ نزدیک ابوحنیفہ کی ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّیْمِیِّ
قَالَ کُنَّا مَعَ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَاُھْدِیَ لَہٗ طَیْرٌ وَطَلْحَۃُ رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ اَکَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَیْقَظَ
طَلْحَۃُ وَافَقَ مَنْ اَکَلَہٗ قَالَ فَاَکَلْنَاہُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی عبد الرحمن بن عثمان تیمی سی کہ
کہا تہی ہم ساتہہ طلحہ بن عبید اللہ کی اور ہم تہی محرم پس بہیجا گیا ایک جانور پرندہ یعنی پکا ہوا اور طلحہ سوتی تہی پس بعضون نی ہم مین سی

کہایا ہمنی اسلیی کہ جائز ہی محرم کو کہانا گوشت شکار کا اگر حلال نی شکار کیا ہو اور بعضون نی تم مین سی پرہیز کیا یعنی اس گمان پر کہ محرم کو کہانا اوسکا درست نہین پس پہچانی گئی طلحہ موافقت کی ان شخصون کی کہ کہایا تہا اوسکو کہا طلحہ نی پس کہایا ہمنی اسکو یعنی مثل اسکی اوسکو ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ مسلم نی ف موافقت کی یعنی ساتھہ قول کی یا فعل کی یعنی یا تو یہہ زبانی کہا کہ اچہا کیا یا اسپہی باقی رہا ہوا کہایا اور مراد جانور سی یا تو جنس ہی کہ کئی تہی یا وہ جانور بڑا تہا کہ کفایت کیا جماعت کو ع

بَابُ الْاِحْصَارِ وَفَوْتِ الْحَجِّ

باب بیچ بیان روکنی محرم کی اور فوت ہو جانی حج کی ف روکنی محرم کی ہماری نزدیک جب باز رکہی محرم کو حج سی بیماری یا دشمن یا خرچ ہو چکی یا محرم عورة کا یا خاوند اوسکا راہ مین مرجاوی تو چاہیی اوسکو یہہ کہ بہیجی ایک بکری کہ ذبح کیجاوی اوسکی طرف سی حرم مین بیچ وقت معین کی اور احرام سی نکلی بعد ذبح ہونی اوسکی بغیر سر منڈانی اور بال کترانی کی اور قارن ہو تو دو جانور بہیجی اور تینون اماموں کی نزدیک رکنا بسبب دشمن ہی کی ہوتا ہی پس مریض اونکی نزدیک باقی رہتا ہی احرام پر اور اگر عذر جاتا رہی اور حج فوت ہو نکلی احرام سی ساتھہ عمل عمرہ کی اور فوت ہونی حج کی یعنی احرام باندہی ہوی تہا اور نہ پایا مکان وقوف کا یعنی عرفات بیچ زمانہ وقوف کی کہ وہ بعد زوال عرفہ سی تا طلوع فجر دن نحر کی ہی اگرچہ ایک ساعت ہو اور یہان ایک عجیب مسئلہ ہی کہ اگر کوئی پہنچی وہان اخیر رات نحر کی مین اور نماز عشا کی پڑہی نہو اور خوف ہو اسکا کہ اگر جاونگا عرفات کو تو فوت ہوگی عشا اور مشغول ہونگا عشا مین تو فوت ہوگا وقوف پس بعضون نی تو کہا ہی کہ مشغول ہو عشا مین اگرچہ فوت ہو اوس سی وقوف اور بعضون نی کہا کہ چہوڑ دی نماز اور جاوی طرف عرفہ کی ح ش ع ملتقی مسئلہ در مختار مین لکہا ہی کہ اگر تنگ ہو وقت عشا کا اور وقوف کا تو چہوڑ دی نماز اور جاوی عرفات کو

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدْ اُحْصِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَلَقَ رَاْسَہٗ وَجَامَعَ نِسَاءَہٗ وَنَحَرَ ھَدْیَہٗ حَتّٰی اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا روکی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس منڈوایا سر اپنا اور صحبت کی اپنی عورتون سی یعنی بعد حلال ہونی کامل کی اور ذبح کی ہدی اپنی یہانتک کہ عمرہ کیا اگلی سال نقل کی یہہ بخاری نی ف روکی گئی یعنی عمرہ کا احرام باندہ کر مکی کو چلی تہی مشرکون نی روکا حدیبیہ مین حضرت احرام سی نکل آئی اور روا و جامع نسائہ الخ مین مطلق جمع کی لیی ہی یعنی منڈانا وغیرہ ترتیب سی نہین مذکور ہی اور صحیحین مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب اونکی احرام سی نکلی حدیبیہ مین جبکہ روکا اونکو مشرکون نی اور حضرت تہی احرام باندہی ہوئی عمرہ کا پس نحر کیا یعنی ہدی ذبح کی پہر سر منڈایا پہر فرمایا اپنی اصحاب کو کہ کہڑی ہو پس نحر کرو پہر سر منڈاو اور ہدایہ مین ہی کہ پہر احرام سی نکلی کہا ابن ہمام نی کہ اس قید نی یہہ فائدہ دیا کہ نہین احرام سے نکلتا محصر پہلی ذبح ہونی ہدی کی پس اگر محصر یعنی رکنی والی سنے ہدی بہیجی اور کہدیا کہ فلانی دن ذبح کرنا اور اسنی گمان کیا کہ روز موعود مین ذبح کی گئی پس کی اسنی کوئی چیز ممنوع احرام کی پہر معلوم ہوا کہ اوس روز نہ ذبح ہوئی تہی لازم ہوگا اوسپر بدلہ یعنی جانور ذبح کرنا وغیر ذالک اور اسیطرح اگر ذبح کی حل مین اس گمان پر کہ یہہ حرم ہی اور جائز ہی امام شافعی کی نزدیک ذبح ہدی رکنی کا جہان روکا جاوی اور حنفیہ کہتی ہین کہ نہ ذبح کری محصر ہدی کو مگر حرم مین اور باقی ہدایا مین اتفاق ہی دونو کا کہ نہ ذبح کیجاوین مگر حرم مین اور جو کہ رکنی کی جگہہ ذبح کرنیکو کہتی ہین دلیل اونکی یہہ ہی کہ حضرت نی اور صحابہ نی حدیبیہ مین ہدی ذبح کی باوجودیکہ وہ زمین حل مین ہی اور حنفیہ یہہ جواب دیتی ہین کہ ممکن نہ تہا ہدی کا پہنچانا حرم مین پس

بضرورت وہین ذبح کی اور بعضی کہتی ہین کہ کچھہ حدیبیہ حل ہین ہی اور کچھہ حرم ہین پس شاید کہ ذبح حرم مین کیے ہو اور اگلی سال یعنی ساتوین برس ہجری مین اس سی معلوم ہوا کہ اگر کوئی محصر ہو یعنی رک جاوی تو قضا اوسکی کری ہماری نزدیک قضا اوسکی واجب ہے اور شافعی کی نزدیک اوپر قضا نہین اور اگلی سال کے عمرہ کا نام عمرۃ القضا ہوا سو یہہ ہی ہماری مذہب کا ح ع **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَايَاهُ وَحَلَقَ وَقَصَّرَ اَصْحَابُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا نکلی ہم ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی عمرہ کی لیی پس روکا کفار قریش نی ورے خانہ کعبہ کی پس ذبح کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جانور ہدی اپنی کی اور سر منڈوایا اور کتروائی بال یارون اونکی نی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یارون اونکی نی یعنی بعضی یارون نی بال کتروائی اور بعضون نی سر منڈائی اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ نہین لازم ہے سر منڈانا یا بال کتروانی محصر پر نزدیک ابو حنیفہ اور امام محمد رح کی اور ابو یوسف نی کہا کہ کرنا چاہیی ایک چیز کو ان میں سی اور اگر نہ کریگا تو حرام سی نکل آویگا اور نہین آویگا اوپر کچھہ ع **وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ اَنْ يَّحْلِقَ وَاَمَرَ اَصْحَابَهٗ بِذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی مسور بن مخرمہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نحر کیا پہلی سر منڈانی کی اور حکم کیا اپنی صحابیون کو ساتھہ اسکی یعنی ساتھہ نحر کی پہلی سر منڈانی کی نقل کی یہہ بخاری نی **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ اَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ حُبِسَ اَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا فَيُهْدِيْ اَوْ يَصُوْمُ اِنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ**۔ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ اونہون نی کہا کیا نہین کفایت کرتی تمکو سنت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی قول اونکا کہ اگر روکا جاوی ایک تمہارا حج کرنی سی یعنی مانع ہو کوئی عذر بڑی رکن حج کیسی کہ وہ وقوف عرفہ ہی اور مانع ہو طواف اور سعی سی تو طواف کری خانہ کعبہ کا اور سعی کری صفا اور مروہ مین پہر حلال ہووی ہر چیز سی یعنی جو کچھہ احرام مین کہ احرام تہا وہ درست ہوا یہان تک کہ حج کری اگلی سال پہر ہدی ذبح کری یا روزہ رکہی اگر نہ پاوی ہدی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** جاننا چاہیی کہ فائت یعنی جسکا حج فوت ہو اگر وہ مفرد ہو تو اوسپر قضا ہی حج کی سال آیندہ مین اور نہ عمرہ ہی اوسپر اور نہ دم یعنی جانور ذبح کرنا بخلاف محصر کی کہ اگر حج کرنی سی روکا جاوی راستی مین تو حرم مین ہدی بہیجی جب وہ وہان ذبح ہو تو حرام سی نکل جاوی اور سال آیندہ قضا کری حج کی اور ایک عمرہ کری اگر مفرد ہی اور اگر قارن ہی تو دو عمری کری اور اگر وہان پہنچ کر روکا جاوی یعنی وقوف عرفہ کا بسبب عذر کی نہ میسر ہوا اور طواف اور سعی کر سکتا ہی تو طواف اور سعی کری یعنی عمرہ کرکر احرام سی نکل آوی اور سال آیندہ مین قضا حج کی کری پہر ہدی ذبح کری یا روزہ رکہی اگر ہدی نپاوی اور اس حدیث مین یہی صورت مذکور ہی اور اگر ہو فائت قارن یعنی حج اور عمرہ کی نیت کی ہو تو وہ طواف کری واسطی عمرہ اور سعی کری اوسکی لیی پہر دوسرا طواف کری واسطی فوت ہونی حج کی اور سعی کری اوسکی لیی اور سر منڈاوی یا بال کتروادی اور باطل ہوگا اوس سی دم قران کا اور اگر ہو گا متمتع تو باطل ہو گا تمتع اوسکا اور ساقط ہو گا اوس سے دم اوسکا اور اگر ساتھہ لایا ہو ہدی کری اوسکو جو چاہی اور ان سب فوت کرنیوالون پر نہین ہی جب ہو گا سال قضا مین مگر حج ع ح **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكِ اَرَدْتِ الْحَجَّ قَالَتْ**

وَاللّٰهِ مَا اَجِدُنِیْ اِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّیْ وَاشْتَرِطِیْ وَقُوْلِیْ اللّٰهُمَّ مَحِلِّیْ حَیْثُ حَبَسْتَنِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہا داخل
ہوے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ضباعہ بیٹی زبیر کی پس فرمایا واسطے اوسکی شاید کہ تو ارادہ رکہتی ہی حج کا سیعنے ہمارے ساتہہ
پس ہم بہی چاہتی ہین کہ چلی تو حج کی لیے ہمارے ساتہہ کہا اوسنے یعنے ہان ارادہ رکہتی ہون ولیکن قسم ہی اللہ کی نہین پاتی ہین اپنی تئین
مگر بیمار یعنی اپنی مین ضعف پاتی ہون بسبب بیماری کی نہین جانتی کہ حج پورا کر سکونگی پس فرمایا واسطے اوسکی کہ حج کر تو یعنی احرام حج
کا باندہ اور شرط کر تو اور کہہ یا الٰہی میرا مکان نکلنی کا احرام سی اوس جگہہ ہوگا کہ روکی تو مجکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی
جس جگہ مجکو مرض پیدا ہوا اور نہ چل سکو نہین خانہ کعبہ کیطرف پس اوس جگہہ احرام سی باہر نکل آؤنگی مین آور تینون امام جو کہتی ہین کہ
احصار یعنی رکنا بسبب مرض کی نہین ہوتا وہ دلیل پکڑتی ہین ساتہہ اس حدیث کی کہ اگر بسبب مرض کی مباح ہوتا احرام سی باہر نکلنا تو نہ حکم
کرتی حضرت اوسکو ساتہہ شرط کرنیکی کیونکہ بیفائدہ تہی آور امام اعظم جو کہتی ہین کہ احصار بسبب مرض کی بہی ہوتا ہی وہ دلیل پکڑتی
ہین ساتہہ حدیث حجاج بن عمرو انصاری کی کہ آگی آتی ہی اور اور دلیل اونکی یہہ ہے کہ ابن عمر منکر تہی شرط کرنیکی اور کہتی کہ کیا نہین کفایت کرتی
تمکو سنت تمہاری نبی کی اور یہہ بہی کہتی کہ فائدہ شرط کرنیکا یعنی اس عورۃ کی حق مین یہہ تہا کہ جلدی احرام سی نکل آوی اسلیے کہ اگر وہ
شرط نکرتی تو دیر کر نکلتی یعنی جب پہنچتی ہدی اپنی جگہہ پر اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا محصر کو درست نہین کہ احرام سی باہر نکلی یہانتک کہ ذبح کیجاوے
ہدی اوسکی حرم مین مگر یہہ کہ شرط کری یعنی اگر شرط کرلی کہ جہانتین رکون وہان احرام سی نکل آؤن تو بمجرد رکنی کی حلال ہو جاتا ہے
بغیر ذبح ہونی ہدی کی ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَصْحَابَهٗ اَنْ یُّبَدِّلُوا الْهَدْیَ الَّذِیْ نَحَرُوْا عَامَ الْحُدَیْبِیَةِ فِیْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ رَوَاهُ روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اپنی اصحاب کو یہہ کہ بدلین وے جانور کہ وہ جانور کہ ذبح کیی تہی سال حدیبیہ کیمین بیچ عمرۃ القضا کی نقل کی ف یعنی
پہلی وقت احصار یعنی رکنی کی کہ جانور ہدی کی ذبح کیی تہی سال آیندہ کہ عمرہ قضا کا بجالاوین اور جانور بدلی اونکی ذبح کرین
تا ذبح کرنا حرم مین واقع ہو اسلیے کہ ہدی احصار ذبح نہین کیجاتی ہی مگر حرم مین جیسا کہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہی اور یہہ جس صورتین
کہ ذبح کرنا حدیبیہ مین غیر حرم مین تہا ظاہر ہی اور اگر ہم کہین کہ حدیبیہ مین بہی حرم مین تہا اسلیے کہ اکثر حدیبیہ حرم مین ہے پس بدل کرنا
واسطی احتیاط اور حاصل کرنی فضیلت کی تہا اور امر واسطی استحباب کے آور بعد لفظ رواہ کی اصل نسخہ مشکوۃ کیمین سفیدی
چہوٹی ہوئی ہی اور ایک نسخے مین لاحق کردیا ہی لفظ ابو داود کا اور ایک نسخہ مین یہہ عبارت زیادہ ہے فیہ قصۃ وفی سندہ محمد
بن اسحق ح ع وَعَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ کُسِرَ اَوْ عَرِجَ
فَقَدْ حَلَّ وَعَلَیْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوُدَ فِیْ رِوَایَةٍ
اُخْرٰی اَوْ مَرِضَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَفِی الْمَصَابِیْحِ ضَعِیْفٌ اور روایت ہی حجاج بن عمرو انصاری سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ ٹوٹ جاوے یعنی پانون اوسکا یا لنگڑا ہو جاوے پس تحقیق ہوگیا حلال یعنی
جائز ہی اوسکو کہ ترک کرے احرام کو اور پہر آوے اپنی وطن کیطرف اور لازم ہی اوسپر حج اگلی سال نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی
اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور زیادہ کیا ابو داود نے ایک روایت مین یا بیمار ہو جاوے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن ہی اور مصابیح
مین کہا بغوی نے کہ یہہ ضعیف ہی ف یا بیمار ہو یعنی جسکو حادثہ ہو بعد احرام کی کوئی مانع سوای احصار دشمن کے تو بہی جائز ہی ترک

کرنا احرام کا یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ احصار یعنی رکنا بغیر دشمن کے بہی ہوتا ہی جیسا کہ مذہب ابو حنیفہ کا ہی اور یہہ ضعیف ہی یعنی سند بغوی کی ضعیف ہی پس اسکی سند ضعیف ہونیسی یہہ نہیں لازم آتا کہ سند ترمذی وغیرہ کی بہی ضعیف ہوا اور بر تقدیر تعارض کے ترجیح ہوگی حسن کہنی ترمذیکو اور ضعیف کہنی بغوی کے اور ایک نسخہ مین بعد لفظ حسن کے صحیح بہی ہی اور تورپشتی نی کہا کہ ضعیف کہنا اسکو باطل ہی

ع ح وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيْلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ اَدْرَكَ عَرَفَةَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ اَيَّامُ مِنًى ثَلٰثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اور روایت ہی عبد الرحمن بن یعمر دیلی سی کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی حج عرفہ ہی یعنی بڑا رکن حج کا نوین تاریخ ذیحجہ کی وقوف عرفات کا ہی جسنی کہ پایا وقوف عرفات کا رات مزدلفہ کیمین یعنی دسوین رات ذیحجہ کیمین پہلی طلوع ہونی فجر کی پس تحقیق پایا اوسنی حج دن منی کی تین ہین یعنی گیارہوین بارہوین تیرہوین کہ جنکو ایام تشریق کہتی ہین ان تین دنونمین منا مین رہتی ہین اور رمی کرتی ہین پس جو شخص کہ جلدی کری بیچ دو دنکی پس نہین گناہ اوسپر اور جو شخص کہ تاخیر کری پس نہین گناہ اوسپر نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** پایا حج یعنی حج فوت نہوا اور امن مین رہا فساد سی اگر جماع نکیا پہلی وقوف کی اور جسنی وقوف نکیا یعنی نہ ٹہیرا عرفات مین یہانتک کہ فجر ہوگئی واجب ہی اوسپر یہہ کہ نکل آوی احرام سی ساتہہ افعال عمرہ کی ور حرام ہی اوسپر ہمیشہ احرام باندہی رہنا سال آیندہ تک اور جو شخص جلدی کری الخ یعنی جو شخص کنکریان تینون مناروں پر بارہوین تاریخ بہی دوپہر کی مار کر چلا آیا مکی مین پس نہین اوسپر کچہہ گناہ اور ساقط ہوا اوس سی تیرہوین رات کا رہنا اور کنکریان مارنی تیرہوین کی اور جو کوئی بارہوین تاریخ مناروں کو کنکریان مار کر منا ہی مین ٹہیرا رہا یہانتک کہ تیرہوین تاریخ بہی تینون مناروں کو کنکریان ماریں تو اوسپر بہی گناہ نہین یعنی دونو باتین برابر ہین جائز ہونی مین اگرچہ تاخیر افضل ہی بسبب کثرت عبادت کی اور آیا ہی کہ اہل جاہلیت دو فرقہ تہی بعضی تعجیل کو گناہ جانتی تہی اور بعضی تاخیر کو پس یہہ حکم نازل ہوا کہ تعجیل اور تاخیر دونو برابر ہین اور کسیمین گناہ نہین ع ش ح

بَابُ حَرَمِ مَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى

باب ہی بیچ بیان حرمت حرم مکہ کی محفوظ رکہی اوسکو اللہ تعالےٰ آفات سی **ف** حرم کہتی ہین اوس زمین کو کہ گرد کعبہ اور مکی کی ہی بسبب تعظیم کعبہ کے حرم کو بہی اللہ تعالیٰ نی معظم و مکرم کیا ہی اور حرم اوسکا نام اسلیی ہوا کہ بسبب بزرگی اوسکیکی حرام کی ہین اللہ تعالیٰ نی اسمین بہت سی چیزین کہ وہ حرام نہین ہین اور جگہہ اور سبب حرم ہونیکا بعضون نی یہہ کہا ہی کہ حضرت آدم علیہ السلام کو زمین مین بہیجا تو وہ ڈرتی تہی شیاطین سی کہ ہلاک نکر ڈالین مجکو پس بہیجا اللہ تعالیٰ نی ملائکہ کو تا نگہبانی اونکی کرین پس جہان جہان حدین حرم کی ہین وہان فرشتی کہڑی ہوئی ہر طرف پس جتنی زمین درمیان کعبہ اور جگہہ کہڑی رہنی فرشتونکی تہی وہ حرم ہوئی اور بعضون نی کہا کہ جب حجر اسود کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نی وقت بنائی کعبہ کے رکہا روشن ہوگئی اوس سی زمین ہر طرف سی پس جتنی زمین کہ روشن ہوی بسبب روشنی حجر اسود کی وہ حرم ہوی اور حدود حرم کی اوپر مناری بنی ہوی ہین علامت کیلی ہر طرف مگر جانب جدہ اور جعرانہ کی نہین ہین ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَاِنَّهٗ لَمْ یَحِلَّ الْقِتَالُ فِیْهِ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَلَمْ یَحِلَّ لِیْ اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ
فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا یُعْضَدُ شَوْكُهٗ وَلَا یُنَفَّرُ صَیْدُهٗ وَلَا یَلْتَقِطُ لُقَطَتَهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا
یُخْتَلٰی خَلَاهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهٗ لِقَیْنِهِمْ وَلِبُیُوْتِهِمْ فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ
رِوَایَةِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ لَا یُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا یَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا اِلَّا مُنْشِدٌ روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی دن فتح مکہ کی کہ نہین ہے ہجرۃ ولیکن جہاد اور نیت خالص کرنی عمل مین باقی ہی اور جسوقت کہ بلائی جاو جہاد کی لیی یعنی حکم کری امام جہاد
کی لیی نکلنی کا پس نکلو اور فرمایا دن فتح مکہ کی کہ تحقیق یہہ شہر یعنی ساری زمین حرم حرام کیا اوسکو اللہ تعالی نی یعنی حرام کے
لوگون پر ہتک اوسکی اور واجب کے اون پر تعظیم اوسکی اوس دن سی کہ پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو یعنی حرمت اسکی قدیم سی ہی پس وہ
حرام کیا گیا ہی ساتہہ حرمت اللہ تعالی کی قیامت تک اور تحقیق ہرگز نہین حلال ہوا قتال اوس مین کسیکے لیی پہلی مجہسی اور نہین
حلال ہوا قتال میری لیی مگر ایک ساعت دن سی یعنی دن فتح مکہ کی پس وہ حرام کیا گیا یعنی ہر ایک پر بعد اس ساعت کے ساتہہ حرمت
اللہ کی روز قیامت تک یعنی پہلی نفخہ تک نہ کاٹا جاوی درخت خاردار اوسکا یعنی اگرچہ ایذا ہو اوس سے اور نہ بہگایا جاوی شکار
اوسکا یعنی نہ متعرض ہو اوس سے ساتہہ شکار کرنی اور وحشت دلانی اور برانگیختہ کرنیکی اور نہ اوٹہایا جاوی لقطہ اوسکا مگر جو شخص کہ
تعریف کری اوسکو یعنی اوسکو جائز ہی اوٹہانا اوسکا اور نہ کاٹی جاوی گہانس اوسکی پس کہا عباس نے یا رسول اللہ مگر اذخر یعنی
اذخر کہ نام ایک گہانس کا ہی اوسکی اجازت دیجیی اسلیی کہ وہ واسطی لہارون اور سنارون اونکیکی ہی یعنی اونکو احتیاج پڑتی ہے
ہمہا اسکی بیچ گلانی لوہی اور سونی چاندیکی اور واسطی گہرون اونکیکی یعنی گہرونکی چہتونمین کام آتی ہی پس فرمایا مگر اذخر یعنی پس اسکو
اوکہاڑو تو جائز ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت ابی ہریرہ کی یہہ ہے کہ نہ کاٹا جاوی درخت اوسکا اور نہ اوٹہاوی
کری چیز اوسکی مگر تلاش کرنیوالا **ف** نہین ہجرۃ الخ یعنی جب حضرت ہجرۃ کرکر مکی سی مدینہ کو تشریف لائی تو ہجرۃ فرض تہی اوسپر
کہ استطاعت رکہتا تہا پہر جب مکہ فتح ہوا تو منقطع ہوئی ہجرۃ کہ فرض تہی اسلیی کہ مکہ دار الحرب نرہا پس نہین حاصل ہوتا اسسبب ہجرۃ
کی وہ درجہ کہ حاصل ہوا مہاجرین کو ولیکن حاصل ہوتا ہی اجر بسبب جہاد کی اور اچہی نیت کے اور باقی ہی قیامت تک وہ
ہجرۃ کہ ہوتی ہی واسطی محافظت دین کی اور احکام اسلام کی اور نہ کاٹا جاوی درخت خاردار اوسکا چہ جائی کہ ایسا درخت اور
ہدایہ مین لکہا ہی کہ جو کوئی کاٹی گہانس حرم کی یا درخت اوسکا کہ مملوک نہین اور آپسی اوگا ہوا اوسپر لازم ہوتی ہی قیمت اوسکی مگر خشک
گہانس کی کاٹنی مین قیمت نہین دینی آتی لیکن کاٹنا اوسکا ہی درست نہین اور چرائی بہی نجاوی گہانس حرم کی مگر اذخر کہ اوسکا
کاٹنا اور چرانا جائز ہی اور کماۃ یعنی کہنبی بہی مستثنی ہی اسلیی کہ نباتات سی نہین ہی اور امام شافعی کی نزدیک جائز ہی چرانا جانورونکا
حرم کی گہانس مین اور لقطہ اوس چیز کو کہتی ہین کہ پڑی پاوی اور مالک اوسکا معلوم نہو تو حکم اوسکا غیر حرم مین یہہ ہی کہ تعریف
کری یعنی لوگون کی مجمع مین کہتا پہری کہ کسیکی چیز ہمنی پائی ہی پہر اگر مالک ملی اور یہہ فقیر ہو تو اپنی کام مین لاوی اور اگر
غنی ہو تو بہہ دیدی بعد ازان اگر مالک آجاوی تو اوسکو قیمت اوسکی دیوی اور حرم کی لقطہ مین نہین ہی مگر تعریف جیسا کہ
اس حدیث مین فرمایا یہانتک کہ مالک ملی پس خرچ نکری اوسکو اور نہ تصدق کری اور نہ مالک ہوتا ہی اور یہہ مذہب شافعی کا ہی اور اکثر
علما نی فرق نہین کیا ہی درمیان لقطہ حرم اور غیر اوسکیکی اور مذہب ہمارا یہی ہے اور دلیل انکی اور حدیثین ہین کہ مطلق آئی ہین چنانچہ

باب لقطہ کمین آوینگی انشاءاللہ تعالی اور معنی اس حدیث کی اونکی نزدیک یہہ ہین کہ ایک برس کامل تک کی مین ہی تعریف کری جیسی کہ اور
جاہی کرتی ہین اور مخصوص ساتھہ ایام موسم کی نہین ہی حاصل یہہ کہ اسطرح اسلیے فرمایا کہ کوئی وہم یہہ نہ لیجاوی کہ وہان تعریف مخصوص
ایام موسم ہی پر ہی واللہ اعلم ح ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِاَحَدِكُمْ
اَنْ يَحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایہ ہی جابر سی کہ کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہین نہین حلال واسطی کسیکی تم مین سی یہہ کہ اوٹہاوی
مکہ مین ہتہیار نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی ہتہیار اوٹہانا مکہ مین بدون ضرورۃ کی نہین درست یہہ قول جمہور علما کا ہی اور حسن نے کہا کہ مطلق
ہتہیار اوٹہانا مکہ مین مکروہ ہی یعنی خواہ بضرورت ہو خواہ بلاضرورت ع وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ
مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ وَقَالَ اِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ
اقْتُلْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی مکہ مین دن فتح مکہ کی اور اونکی سر مبارک پر تہا
خود پس جبکہ اوتارا اوسکو آیا ایک شخص یعنی فضل بن عبید اور کہا کہ تحقیق ابن خطل پکڑی ہوئی ہی پردی کعبہ کے فرمایا مار ڈال اوسکو نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نے ف کہا طیبی نے حضرت جو خود پہنی ہوی مکہ مین داخل ہوی اس سی معلوم ہوا کہ داخل ہونا مکہ مین بغیر احرام کی جائز ہی اوسکو
کہ نہ ارادہ رکہتا ہو نسک یعنی حج یا عمرہ کا اور یہہ صحیح قول شافعی کا ہے اور شمنی نی کہا کہ دلیل ہماری یہہ حدیث ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا کہ نہ تجاوز کرو میقات سی بغیر احرام کی اور یہہ بہی ہی کہ احرام واسطی تعظیم اوس جگہہ کے ہی پس برابر ہی حج کرنیوالا اور عمرہ کرنیوالا اور غیر انکا اور حضرت
جو بغیر احرام کی داخل ہوی دن فتح مکہ کی تو حلال ہوگیا تہا حضرت کو ایک ساعت داخل ہونا بغیر احرام کی جیساکہ سمجہا جاتا ہی اس حدیث
سی انہا لم یحل لاحد قبلی الخ اور مار ڈالا اوسکو کہا طیبی نے کہ مرتد ہوگیا تہا ابن خطل اور مار ڈالا تہا ایک مسلمان کو کہ خدمت کرتا تہا اوسکی اور دو لڑکیان
لڑکی گائین رکہتا تہا کہ ہجو کرتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اصحاب کرام انکی اور احکام اسلام مین حکم کیا اوسکی مار ڈالنیکا اس سی ماکان ریز
اور شافعی رح دلیل پکڑتی ہین اسپر کہ جائز ہی قائم کرنا حدون اور قصاص کا بیچ حرم مکہ کی اور ابوحنیفہ کی نزدیک یہہ جائز نہین اور
کہتی ہین کہ اسکو مارا بسبب مرتد ہونیکی اور مانا کہ اگر قتل قصاص ہی کی لیے کیا تو حمل کرینگی اسپر کہ قتل اوسکا بیچ ساعت مباح ہونی حرم
ہوا ہو ع ح وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ
سَوْدَاءُ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوی یعنی مکہ مین دن فتح مکہ کی
بغیر احرام کی اور اوپر تہی پگڑی سیاہ نقل کی یہہ مسلم نی ف ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت خود پہنی ہوی ہونگی اور اوسپر عمامہ
باندہا ہوگا اور احرام نہ باندہنی کی تقریر ابہی گذر چکی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہے پہننا رنگ سیاہ کا جیساکہ مذہب حنفی ہے
ع ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ
يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَفِيْهِمْ اَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخْسَفُ
بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
قصد کریگا ایک لشکر خراب کرنی کعبہ کا پس جسوقت کہ پہنچیگا بیچ میدان ایک زمین کی دہنسایا جاویگا ساتہہ اول اپنی کی اور آخر اپنی کی یعنی سب لشکر
سب دہنسائی جاوینگی کہا مینی یارسول اللہ کسطرح سی دہنسایا جاویگا ساتہہ اول اپنی کی اور آخر اپنی کی اور اونمین ہونگی بازاری اونکی
اور وہ شخص کہ نہین انہین سی یعنی کہ زمین اور بیچ قصد خراب کرنی کعبہ کی شریک اونکی نہین ہونگی بلکہ ضعیف اور قیدی اونکی ہونگی فرمایا دہنسائی جاینگی

ساتہہ اول اونکی اور آخر انکی کی پہر اوٹہائی جاوینگی اپنی نیتون پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہہ خبر دی ہی حضرت نی آخری زمانیکی حال کی کہ حضرت امام مہدی کی وقت مین یہہ لشکر بادشاہ مصر کا کہ نام اوسکا سفیانی ہوگا ایسا ارادہ کریگا اور فرمایا کہ دہنسائے جاوینگی الخ یعنی وہ دہنسائی جاوینگی پس داخل ہونگی وہ بہی یہہ بہی اگرچہ قصد انکا اونکا ساتہہ ہونیکا نہین تہا سلیے کہ انہون نی بڑہائے بہیڑ اونکی اور مدد کی اونکی فساد اونکی پر پہر اوٹہائی جاوینگی سب اپنی نیتون پر کہ جو نیت اسلام کی رکہتا ہوگا جنتی ہوگا اور جو نیت کفر کی رکہتا ہوگا دوزخی ہوگا ح ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خراب کریگا کعبہ کو صاحب دو پنڈلیون چہوٹی اور پتلی کا حبشیون مین سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف مقدریون ہی کہ خرابی کعبہ کی جبشی کی ہاتہہ ہوگی اور یہہ جای عبرۃ ہی کہ کعبہ باوجود اس قدر عظمت کی ایک حقیر آدمی کی ہاتہہ سی خراب ہوگا اور وہ جب خراب ہوگا تو قیامت قائم ہوگی اور دنیا خراب ہوگی کہ بقا اور آبادی عالم کی متعلق ہی ساتہہ وجود اس خانہ مبارک کی ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَأَنِّي بِهِ أَسْوَدَ أَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ابن عباس سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا گویا کہ مین دیکہتا ہون خراب کرنیوالی کعبہ کیکو ایک شخص ہوگا سیاہ رنگ پہیلا او کہاڑیگا خانہ کعبہ کو پتہر پتہر نقل کی یہہ بخاری نی ف افحج ساتہہ تقدیم ح کی جیم پر اوسکو کہتی ہین کہ نزدیکی اوسکی آپسمین نزدیک ہون اور ایڑیان اور پنڈلیان دور دور ✝ علے

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتِكَارُ الطَّعَامِ فِي الْحَرَمِ إِلْحَادٌ فِيهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور کہ ہی یعلی بن امیہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بند کرنا غلہ کا حرم مین کجروی ہی اوسمین نقل کی یہہ ابو داود نی ف بند کرنا الخ یعنی خریدی غلہ گرانی مین اس نیت سی کہ جب بہت گران ہوگا تو بیچونگا یہہ حرام ہی ہر شہر مین اور حرم مین اشد حرام ہی جیسا کہ فرمایا کجروی ہی یعنی میل کرنا ہی حق سی طرف باطل کی جو کہ کلام اللہ مین مذکور ہی وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ع مسئلہ مکروہ ہی احتکار یعنی بند کر رکہنا قوت آدمیون اور جانورونکی کا نیت مذکورہ سی اوس شہر مین کہ ضرر کری شہر والونکو ملتقی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَّةَ مَا أَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَأَحَبَّكِ إِلَيَّ وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِي أَخْرَجُونِي مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی مکہ کی یعنی جبکہ رخصت ہوئی وہانسی دن فتح مکہ کی کیا خوش شہر ہی تو اور بہت محبوب ہی تو طرف میری اور اگر تحقیق قوم میری یعنی قریش نہ نکالتی مجکو تجہہ مین سی نہ رہتا مین کہین سوای تیری نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی باعتبار سند کی ف یہہ دلیل ہی جمہور کا اسپر کہ مکہ افضل ہی مدینہ سی اور امام مالک کی نزدیک مدینہ افضل ہی مکہ سی ❊ ع ❊

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ حَمْرَاءَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلَى الْحَزْوَرَةِ فَقَالَ وَاللهِ إِنَّكِ لَخَيْرُ أَرْضِ اللهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللهِ إِلَى اللهِ وَلَوْلَا أَنِّي أُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبد اللہ بیٹی عدی بیٹی حمرا کی سی کہ کہا دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہڑی اوپر حزورہ کی پس فرمایا قسم ہی اللہ کی تحقیق تو البتہ بہترین زمین خدا کا ہی اور بہت محبوب زمین خدا طرف خدا کی اور اگر نہ نکالا جاتا مین تجسی نہ نکلتا مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی

ف حزورہ نام ایک جگہہ کا ہی مکی مین وہان حضرت نی کہڑی رہ کر مکی کو خطاب کر کر فرمایا قسم اللہ کی الخ اور اس حدیث شاید الالت ہی اسپر کہ لائق ہی مومن کو یہہ کہ نہ نکلی مکی سی مگر جبکہ نکلا جاوی اوس سی حقیقۃً یا حکماً اور حکما سی مراد ہی ضرورت دینی یا دنیوی اور اسیلیی کہا گیا ہی کہ داخل ہونا مکی مین سعادت ہی اور نکلنا اوس سی شقاوت ہی ع اس مسئلہ مین جو علمانے اختلاف کیا ہی ملا علی کرے اس حدیث کی شرح مین خوب تفصیل سی اسکو ذکر کیا ہی اور در مختار مین لکہا ہی کہ نہین مکروہ ہی مجاورۃ مکی اور مدینہ کی یعنی رہنا انمین اوسکی لیی کہ اعتماد رکہتا ہی نفس پر یعنی جانتا ہو کہ مجسی گناہ نہین ہونیکا تو وہان رہی الانہ رہی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْعَدَوِیِّ اَنَّہٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ وَھُوَ یَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰی مَکَّۃَ ائْذَنْ لِیْ اَیُّھَا الْاَمِیْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ یَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْہُ اُذُنَایَ وَوَعَاہُ قَلْبِیْ وَاَبْصَرَتْہُ عَیْنَایَ حِیْنَ تَکَلَّمَ بِہٖ حَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَکَّۃَ حَرَّمَھَا اللّٰہُ وَلَمْ یُحَرِّمْھَا النَّاسُ فَلَا یَحِلُّ لِامْرِئٍ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّسْفِكَ بِھَا دَمًا وَّلَا یَعْضُدُ بِھَا شَجَرَۃً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْھَا فَقُوْلُوْا لَہٗ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِہٖ وَلَمْ یَاْذَنْ لَکُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِیْ فِیْھَا سَاعَۃً مِّنْ نَّھَارٍ وَّقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُھَا الْیَوْمَ کَحُرْمَتِھَا بِالْاَمْسِ وَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ فَقِیْلَ لِاَبِیْ شُرَیْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ یَا اَبَا شُرَیْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا یُعِیْذُ عَاصِیًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخُرْبَۃٍ مُّتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِی الْبُخَارِیِّ الْخُرْبَۃُ الْجِنَایَۃُ

روایت ہی ابی شریح عدوی سی یہہ کہ اونہون نی کہا واسطی عمرو بن سعید کی اسحالمین کہ وہ بہیجتا تہا لشکر طرف مکہ کی پروانگی دی واسطی میری ای امیر تا بیان کرون مین روبرو تیری ایک بات کہ خطبہ فرمایا ساتہہ اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اگلی دن فتح مکہ کی سنا اوسکو کانون میری نی اور یاد رکہا اوسکو دل میری نی اور دیکہا اوسکو آنکہون میری نی جسوقت کہ فرمایا اوسکو تعریف کی اللہ تعالی کی اور ثنا کی اوسپر پہر فرمایا تحقیق مکہ بزرگی دی ہی اوسکو اللہ نی اور نہین بزرگی دی اوسکو لوگون نی پس نہین حلال واسطی اوس شخص کی کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ اور دن آخرۃ کی یہہ کہ خونریزی کری اوسمین یعنی اگرچہ لائق قتل کی ہو اور جو کہ لائق قتل کی نہو اوسکو ہر جگہہ قتل کرنا حرام ہی خواہ حرم ہو خواہ غیر حرم اور نہین حلال کہ کاٹی اوسمین درخت پس اگر کوئی رخصت ڈہونڈی بسبب لڑنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسمین پس کہو واسطی اوسکی تحقیق اللہ نی اذن دیا واسطی رسول اپنی کے اور نہین اذن دیا تمکو اور رسول اسکی نہین کہ اذن دیا واسطی میری اسمین ایکساعت دن مین سی اور ہو گئی تعظیم اوسکی آجکی دن یعنی دن خطبہ مذکورہ فرمانیکی مانند تعظیم اوسکیکی بیچ کل گذری ہوئی کی یعنی سوای ساعت مذکورہ کی اور چاہیی کہ پہنچاوی حاضر غائب کو پس کہا گیا واسطی ابی شریح کی کیا جواب دیا تجکو عمرو نی کہا ابو شریح نی کہ کہا عمرو نی مین خوب جانتا ہون اسکو یعنی اسحدیث کو تجسی ای ابو شریح تحقیق حرم نہین پناہ دیتی گنہگار کو اور نہ بہاگنی والیکو ساتہہ خون کی اور نہ بہاگنی والیکو ساتہہ تقصیر کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ بخاری کے معنی خربۃ کی قصور کی ہین **ف** عمرو بن سعید حاکم تہا مدینہ کا عبد الملک بن مروان کیطرف سی پس وہ لشکر بہیجتا تہا طرف مکی کی واسطی قتل کرنی عبد اللہ بن زبیر کی اوسکو ابو شریح صحابی نی کہا جو کہ مذکور ہوا اور گنہگار کو کہ مرد ہو خروج کری خلیفہ پر یعنی اوسکی گمان مین عبد الملک خلیفہ برحق تہا اوسپر خروج کیا عبد اللہ بن زبیر نی حالانکہ وہ خلیفہ باطل تہا اور نہ بہاگنی والیکو ساتہہ خون کی یعنی جو کوئی کسیکا خون کر کر حرم مین چلا آوی تو حرم اوسکو بہی پناہ نہین دیتی اور نہ بہاگنی والیکو ساتہہ تقصیر کی یعنی اگر کوئی فساد دین مین کری یا اور کوئی قصور کرے جیسیکہ مال کسیکا تلف کری یا حق کسیکا ضائع کری اور پہر حرم مین بہاگ کر چلا آوی بدلہ اوسکا اوس سے ساقط نہین ہونیکا حاصل یہہ کہ عبد اللہ بن

نہ پیر گنہ گار ہین کہ اطاعت امام سی نکل گیا ہی اگر حرم سی نکل آتی دیگا ان سزا اوسکو دونگا اور اگر نہ نکلیگا تو حرم ہی مین اوسکو ماردونگا

ح ۳ ح وَعَنْ عَيَّاشِ بْنِ اَبِىْ رَبِيْعَةَ الْمَخْزُوْمِىِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ بِخَيْرٍ مَا عَظَّمُوْا هٰذِهِ الْحُرْمَةَ حَقَّ تَعْظِيْمِهَا فَاِذَا ضَيَّعُوْا ذٰلِكَ هَلَكُوْا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگی یہہ امت ساتہہ بہلائی کی جب تک کہ تعظیم کرینگی اس حرمت کے یعنی حرمت مکہ اور حرم اسکیکی حق تعظیم اوسکیکا اور جسوقت کہ ضائع کرینگی اس تعظیم کو ہلاک ہوجاوینگی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** اسمین کچہہ مسائل کہ متعلق حج کی ہین لکہی جاتی ہین حج غنی کا افضل ہی حج فقیر کیسی اور حج فرض اولی ہی فرمان برداری والدین کیسی بخلاف حج نفل کی کہ اس سی فرمان برداری والدین کے افضل ہی اور بنا امر اکا افضل ہی حج نفل سی اور اختلاف کیا گیا ہی صدقہ مین یعنی صدقہ افضل ہی یا حج نفل تو آخر یہ مین ترجیح دی ہی فضیلت حج کو اسلیی کہ اوسمین مال بہی خرچ ہوتا ہی اور مشقت بدن کی بہی ہوتی ہی آور خوف جمعہ کو زیادتی ہی ستر حجون پر اور مغفرت کی جاتی ہی اسمین ہر شخص کے بلا واسطہ اور اسمین اختلاف ہی کہ حج سی بڑی گناہ بہی جہڑتی ہین یا نہین بعضون نی تو کہا کہ ہان جہڑتی ہین جیسی حربی مسلمان ہوتا ہی تو اوسکے سب گناہ جہڑتی ہین اور بعضون نی کہا کہ اللہ تعالی کے گناہ جہڑتی ہین اور بندون کی حق نہین معاف ہوتی جیسی ذمی مسلمان ہوتا ہے تو اللہ تعالی کی گناہ معاف ہوتی ہین بندون کی آور کہا قاضی عیاض نی کہ اجماع ہی اہل سنت کا اسپر کہ بڑی گناہونکو نہین جہاڑتا ہی مگر توبہ اور نہین کوئی قائل ہی ساتہہ ساقط ہونی دین کی اگرچہ حق اللہ تعالی کا ہو مانند دین نماز اور زکوۃ کی مگر ہان گناہ دیر کر ادا کرنی فرض کا اور تاخیر کرنی نماز کا اور مانند اسکی کا ساقط ہوجاتا ہی اور جو کہ جہڑنی گناہ کی قائل ہوی ہین مراد اونکی یہی ہی اور مستحب ہے داخل ہونا کعبہ مین جبکہ نہو ایذا اوسکو یا اور کو اور نہین جائز خریدنا کعبہ کی غلاف اور پردیکا بنی شیبہ سی بلکہ لیوی تو امام سی لیوی یا اوسکی نائب سے اور جائز ہی اسکو پہننا اونکا اگرچہ جنبی ہو یا حائض ہو اور اگر کہین سے کوئی کسیکو قتل کر کر حرم مین آن بیٹہی تو اوسکو قتل نکری جبتک کہ وہان سی باہر نکلی مگر جبکہ حرم ہی مین قتل کری تو قاتل کو وہان مارنا جائز ہی اور اگر قتل کری خانہ کعبہ مین تو اوسمین قتل نہ کیا جاوی اور مکروہ ہی استنجا کرنا آب زمزم سی نہ نہانا اور مکہ افضل ہی مدینہ سے مگر جس قطعہ زمین پر کہ لگی ہین اعضا علیہ الصلوۃ والسلام کی یعنی دفن کیی گئی ہین اوسپر وہ مطلق افضل ہی حتی کہ کعبہ سی اور عرش و کرسی سے بہی اور زیارت حضرت کی قبر کی مستحب ہے بلکہ بعضون نی کہا ہی کہ واجب ہے اوسکی لیی کہ فراغت رکہتا ہو اور حج پہلی کری زیارت سی اگر حج فرض ہو اور نفل ہو تو اختیار رکہتا ہے چاہی حج پہلے کری چاہے زیارت جبتک کہ نگذرے مدینہ پر سی اور اگر مدینہ پرسے گذرے تو پہلے حضرت کے زیارت سے کرے بالضرور اور چاہیے کہ نیت کری ساتہہ زیارت حضرت کی زیارت حضرت کے مسجد کی بہی اسلیی کہ فرمایا ہی حضرت نی کہ نماز اوسمین بہتر ہی ہزار نماز سی بیچ غیر اوسکیکے سوای مسجد حرام کی یعنی اوسمین لاکہہ نمازونکا ثواب ہوتا ہی اور اسیطرح اور عبادتونکا بہی ثواب ہان زیادہ ہوتا ہی یہہ مسائل در مختار مین سے لکہی گئی پہر جاننا چاہیی کہ ترکیب حج کی اور مسائل ضروری اوسکی ایک جا لکہون اگرچہ ترکیب اور اکثر مسائل حدیثون کی فائدون مین متفرق لکہی جاچکی ہین مگر ایک جا اکہٹی لکہنی مین عوام کو فائدہ بہت ہوتا ہی پس اس عرصہ مین رسالہ فارسی حضرت مرشد برحق مولانا محمد اسحق صاحب زادہ اللہ شرفا کا کہ اسمین مسائل ضروری حج کی معتبر کتابونسی بہت اچہی ترتیب سے لکہی ہین اس عاجز کی ہاتہہ لگ گیا اوسکو ہندی زبان مین کر کر ایک فصل مین لکہتا ہون **فصل** جاننا چاہیی کہ جو کوئی ارادہ حج کا کری اوسکو چاہیی کہ نیت اپنی درست کری محض اللہ کی رضامندی اور ادای فرض کا ارادہ کری کچہہ خیال نام و نمود کا نہو والا سب محنت برباد جاویگی پہر اگر یہہ ہندوستان کا

رہنی والاہی توجب جہازمین بیٹھہ کرطرف مکہ معظمہ کی جاتی لگی محاذی یلملم سی احرام باندہی اور باندہنا احرام کا چار طرح پر ہی اول فقط
احرام حج کا باندہنا اور اسکو افراد کہتی ہین دوسری یہہ کہ احرام عمرہ کا باندہے پہر مکہ معظمہ مین پہنچ کر افعال عمرہ کیے حج کی مہینون مین کر کر
احرام سی نکل آوے پہر احرام باندہ کر حج ادا کری اس قسم کو تمتع کہتی ہین تیسری یہہ کہ احرام عمرہ کا باندہی غیر
مہینون حج کی مین اور افعال عمرہ کی کر کر احرام سی نکل آوی چوتہی یہہ کہ میقات پر یا محاذی اوسکی پہنچکر احرام حج اور عمرہ کا ساتہہ
باندہی پس اس صورت مین مکہ شریفہ مین پہنچ کر افعال عمرہ کیے بجالاوی اور احرام سی نہ نکلی جبکہ ایام حج کی آوین افعال حج کی کر کر احرام
سی نکلی اسکو قران کہتی ہین اور یہہ امام اعظم رح کی نزدیک افراد و تمتع سی بہتر ہی پس جب ارادہ احرام باندہنی کا کری تو مستحب ہے کہ ناخن ہاتہہ پانو
کی اور بال بغلون اور زیر ناف کی دور کری اور لبین لواوی اور اگر عادت سر منڈانیکی ہو تو سر بہی منڈواوی والا کنگہی کری اور اگر بیوی
یا لونڈی ساتہہ ہووی تو صحبت کری پہر وضو کری یا نہاوی اور نہانا افضل ہی اور باندہی لنگ اور اوڑہی چادر نئی اور سفید اور یہہ افضل
ہی اور اگر دو نو دہوئی ہوئی ہون یا پہنی ایک کپڑا کہ اوس سی ستر ڈہنک جاوی تو بہی جائز ہی اور خوشبو لگاوی اور پڑہی دو رکعتین پہر
اگر ارادہ قران کا رکہتا ہی تو یون کہی اللهم انی اريد الحج والعمرة فيسرهما لی وتقبلهما منی اور اگر ارادہ تمتع کا کری تو یون کہی اللهم انی اريد العمرة فيسرها لی
وتقبلها منی اور اگر ارادہ افراد کا کری تو یون کہی اللهم انی اريد الحج فيسره لی وتقبله منی اور اگر نیت دل ہی سی کری تو بہی کافی ہی پہر لبیک
کہی پس جب لبیک کہی بہ نیت حج یا عمرہ کی تو محرم ہوا اور الفاظ لبیک کی یہہ ہین لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك
والملك لا شريك لك ان الفاظ سی کم نہ کہی اور زیادہ کہنا جائز ہی چنانچہ یہہ الفاظ بہی منقول ہین لبيك وسعديك والخير بيديك لبيك والرغباء
اليك والعمل لبيك لبيك اله الخلق لبيك بعد ازان اکثر اوقات لبیک آواز بلند سی کہتا رہی خصوصاً بعد نماز کی خواہ نماز فرض ہو خواہ نفل
اور وقت سحر کی اور وقت ملنی کی قافلہ سی اور وقت چڑہنی کی بلندی پر اور وقت اوترنیکی بلندی سی جنگل مین غرض کہ اس سفر کو حکم نماز کا ہے
جیسیکہ نماز مین وقت انتقالات کی تکبیر کہتی ہین ایسی ہی اس سفر مین وقت اوترنی چڑہنی کی بلندی و پستی سی لبیک کو ورد زبان کری اور جبکہ
محرم ہو تو لازم ہی کہ کتنی چیزون سی پرہیز کری سیا ہوا کپڑا نہ پہنی مانند کرتہ اور انگرکہی اور جامہ اور فرغل اور جبہ اور قبا اور پائجامہ اور
بارانی اور موزہ اور دستانہ اور ٹوپی اور مانند انکیکی اور مراد پہننی سی اوس طرح کا پہننا ہی کہ جسطرح عادت ہی اوسکی پہننی کی اگر خلاف عادت
پہنی تو کچہہ مضائقہ نہین مثلاً کرتی یا پائجامہ کو بدن پر نہ پہنی اور اگر انکو اوڑہ لی یا بطور لنگ کے باندہی تو کچہہ مضائقہ نہین اور محرم نہ
پہنی کپڑا رنگین کہ رنگا ہوا ہو خوشبودار رنگ سی مانند زعفرانی اور کسنبی اور مانند انکیکی لیکن دہویا ہوا ہو کہ خوشبو نہ آتی ہو تو درست ہے
اور اپنی بیوی سے جماع اور وہ چیزین کہ باعث جماع کی ہین نکری مانند بوسہ لینی اور ہاتہہ لگانیکی شہوت سی
اور باتین بیحیائی کی اور ذکر جماع کا روبرو عورتون کی نہ کری اور فسق و فجور نکری اور کسی سی جنگ و جدال نکری اور شکار صحرائی وحشی
نکری حتی کہ اشارہ بہی نکری شکار کیطرف اور نہ بتاوی اوسکو اور نہ مدد کری شکار کرنیوالیکی اور شکار دریائی مانند مچہلی کی درست ہے
اور استعمال خوشبو کا نکری اور ناخن اور بال سر اور ڈاڑہی کی بلکہ تمام بدن کی دور نکری نہ منڈاوی اور نہ کترواوی اور نہ اوکہیڑی اور بال
سر و ڈاڑہی کی خطمی وغیرہ سی نہ دہووی اور جائز ہی محرم کو نہانا اور داخل ہونا حمام مین اور گہر کی اور کجاوی کی سایہ مین بیٹہنا اور باندہنا
ہمیانی کا کمر مین اور لڑنا دشمن اپنی سی اور موںہہ اور سر کسی چیز سی نہ ڈہانکی اور جون نہ ماری اور مارنا کتنی ایک جانورونکا حالت احرام
مین جائز ہی نہ دم واجب ہوتا ہی نہ صدقہ وہ یہہ ہین کوا اور چیل اور سانپ اور بچہو اور چوہا اور چچڑی اور کچہوا اور بہیڑیا اور گیدڑ اور پروانہ

اور ہی اور چیونٹی اور گرگٹ اور بہڑ اور پسو اور مچھر اور درندہ حملہ کرنیوالا اور جانور موذی آور فرائض حج کی چار ہین اول احرام دوسرے
وقوف عرفات دن عرفہ کی اور وقت اوسکا بعد زوال سے فجر عید الضحی تک ہی تیسری طواف الزیارۃ کہ روز عید الضحی کی کرنا بہتر ہی اور ایام
نحر سی تاخیر کرنے مین دم لازم آتا ہی آور چوتھی ترتیب ان افعال مین یعنی اول احرام باندہی اور بعد ازان وقوف عرفہ کری اور بعد ازان طواف
الزیارت اگر ایک بہی انمین سی فوت ہوگا حج نہین ہونیکا اور واجبات حج کی یہہ ہین وقوف مزدلفہ کا اور سعی کرنی درمیان صفا اور مروہ کی اور
کنکریان مارنی منارون پر اور طواف الصدر یعنی طواف الرخصت کرنا آفاقی کو یعنی جو کہ مکی کا رہنے والا نہو اور سر منڈانا یا بال کتروانی اور احرام میقات سے
باندہنا اور وقوف عرفات آفتاب کے غروب ہونی تک اور شروع کرنا طواف کا حجر اسود سی اور بعضون نی اسکو سنت کہا ہی اور طواف شروع
کرنا داہنی طرف سی اور طواف پیادہ پا کرنا اگر کچہہ عذر نہو اور طواف باطہارت کرنا اور طواف مین ستر ڈہکنا اور سعی درمیان صفا اور مروہ کی صفا پر سی
شروع کرنی اور سعی درمیان صفا اور مروہ کی پیادہ پا کرنی اگر عذر نہو اور ذبح کرنا بکری یا مانند اسکی کا قارن اور متمتع کو اور بعد سات
شوط کی دو رکعتین پڑہنی آور ترتیب درمیان رمی اور حلق اور ذبح کی اسطرح کہ اول رمی کری پہر ذبح پہر حلق پہر طواف زیارت کری
اور طواف زیارت ایام نحر مین کرنا اور طواف اسطرح کرنا کہ حطیم طواف کی اندر آجاوی اور سعی درمیان صفا اور مروہ کی بعد طواف کی کرنی
اور حلق مکان معین اور زمان معین مین کرنا یعنی حرم مین اور ایام نحر مین آور ترک کرنا ممنوعات کا یعنی جماع وغیرہ بعد وقوف عرفہ کی اور جو
چیزین کہ اونکی ترک سی دم لازم آوی وہ بہی واجب ہین اور سوائی انکی سنتین اور آداب اور مستحبات ہین اور دم عبارت ہے جانور ذبح کرنی سی خواہ اونٹ ہو
یا گائین یا بکری یا مانند انکی اور بکری اور مانند اسکی ہر جگہ کفایت کرتی ہی مگر جبکہ طواف الزیارت کری حالت جنابت مین یا حیض مین یا جماع کری بعد
وقوف عرفہ کی پہلی سر منڈانی کی تو انمین نہین کفایت کرتا مگر بدنہ یعنی اونٹ یا گائین اور اپنی ہدی قران اور تمتع اور ہدی نفل اور قربانی مین سے
کہانا مستحب ہے اور سوائی انکی مین سی اسکو کہانا نہین جائز اور اگر ہدی قران اور تمتع سی عاجز ہو تو اوسپر دس روز ہی لازم ہین تین روزی پہلے
دن نحر کی اور افضل یہہ ہے کہ اخیر روزہ دن عرفہ کی واقع ہو اور سات روزی بعد از فراغ حج کی رکہی جہان چاہی کہی اور اگر پہلی سر منڈانی کی ہدی پر قادر
ہو تو اوسپر ہدی ہی لازم ہے اوسوقت روزہ بدل نہین ہونیکا اور جسوقت کہ ارادہ مکی مین جانیکا کری تو نہاوی اور یہہ مستحب ہے اور جانب بلندی مکہ معظمہ
سی کہ ثنیہ علیا ہی داخل ہووی اور دن کو جانا مکہ مین بہتر ہی رات کی جانی سی اور جبکہ شہر مین داخل ہووی تو اول مسجد الحرام مین جاوی بعد رکہنی اسباب کے
جہان رکہنا منظور ہو اور بہتر اور مستحب ہے کہ وقت داخل ہونی مسجد الحرام کی لبیک کہے اور دروازہ بنی شیبہ کی سی کہ اوسکو باب السلام بہی کہتی ہین مسجد مین
جاوی اس حال سی کہ متواضع اور خشوع کرنیوالا اور ذلیل جاننی والا اپنی کو اور بزرگی کعبہ کو لحاظ کرنیوالا اور رحم کرنیوالا ہو جب بیت اللہ کو دیکہی تو
تکبیر و تہلیل کری اور جب مسجد حرام مین داخل ہو تو طواف عمرہ اور طواف قدوم کہ قارن اور منفرد غیر مکی کی لیی سنت ہے بجالاوی اسطرح کہ اول
مونہہ حجر اسود کیطرف کرکر تکبیر و تہلیل کری اور حجر اسود کو بوسے دی اور وقت بوسہ دینی کی دونو ہاتہہ اوٹہاوی جیسی کہ وقت تکبیر تحریمہ کی اوٹہاتے
ہین اور بوسہ دینا اوس صورت مین ہے کہ کسیکو ایذا نہو پس اگر بسبب اژدحام کی بوسہ نہ دی سکی تو ہاتہہ لگا کر ہاتہہ کو چومی اور اگر یہہ بہی نکر سکی تو لکڑی کو لگا کر چومی اور
اگر یہہ بہی نکر سکی تو دونو ہتیلیون سی اشارہ کرکر انکو چومی اور تکبیر و تہلیل اور تحمید کری اور درود پڑہی اور طواف جانب حجر اسود سی شروع کری اور سات
بار گرد خانہ کعبہ کی پہرے اور طواف بہیات اضطباع کری یعنی چادر داہنی بغل کی نیچی سی نکال کر بائین مونڈہی پر ڈالے اور سات بار مع حطیم کی طواف کری اور اول
تین پہیرو مین رمل بہی کری یعنی جلد چلی مونڈہی ہلا کر اور سینہ نکالکر جیسی بانکی چلتی ہین اور جبکہ حجر اسود پر گذری تو اسیطرح کری کہ جو پہلی کیا تہا یعنی بوسہ وغیرہ دی اور
تکبیر وغیرہ پڑہی اور طواف کو ختم بہی حجر اسود کی بوسہ دینی پر کری اور رکن یمانی کو کہ سامنی حجر اسود کی ہی بوسہ نہ دی بلکہ ہاتہہ ہی لگاوی بعد ازان دو رکعت

ایام نحر روز عید الضحی اور دو روز اوسکی بعد کی ۱۲

نماز ادا کری کہ حنفیہ کی نزدیک واجب ہی اور یہہ نماز نزدیک مقام ابراہیم کی پڑہے اگر بسبب اژدحام کی وہان نہ پڑہ سکی تو مسجد مین جہان چاہی الت
پڑہی اور اول رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کی قل یا ایہا پڑہی اور دوسری رکعت مین قل ہو اللہ اور بعد نماز کی دعا مانگی جو چاہی اور چاہ زمزم پر جاکر پانی
پیت بہر کر پیوی اور پہر مقام ملتزم پر آوی اور حجر اسود کو بوسہ دیوی اور تکبیر و تہلیل اور درود پہر پڑہی اور مفرد کو بہتر ہی کہ بعد طواف زیارت کی سعی درمیان صفا
اور مروہ کی کری اور اگر بعد طواف قدوم کی کری تو بہی جائز ہی پس مسجد الحرام سی باہر نکلکر طرف صفا کی آوی اور صفا پر اسقدر بلند ہو کہ خانہ کعبہ نظر پڑی اور
بیت اللہ کی طرف مونہہ کری اور ہاتہہ اوٹہاوی دعا کی لیی اور تکبیر و تہلیل اور حمد اور درود پڑہی اور جو چاہی دعا کری پہر طرف مروہ کی اوتری اپنے چال اور
جب بطن وادی مین پہنچی تو میل اخضر سی میل دوسری تک جلد چلی اور پہر اپنی چال مروہ پر چڑہی اور سامنی قبلہ کی کہڑا ہو کر جیسی تکبیر وغیرہ صفا پر کہے
تہی مروہ پر بہی کری اسیطرح سات بار آمد و رفت کری شروع صفا سی کری اور ختم مروہ پر اور شرط سعی کی یہہ ہے کہ بعد طواف کی ہو اگر پہلی طواف سی سعی
کی پہر کرنا سعی کا لازم ہی اور طہارت اس سعی کی لیی اور وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار کی لیی شرط نہین ہی لیکن اولی ہی اور طواف
کی لیی طہارت ضرور ہی اور وقت طواف اور سعی کرنیکی بات کرنی مکروہ ہی اور جب سعی سی فارغ ہو پہر مسجد الحرام مین جاکر دو رکعت نماز پڑہی اور
یہہ بہتر ہی واجب نہین بعد ازین مکہ معظمہ مین ٹہیرا رہی اور طواف نفل جسقدر چاہی کری اور ساتوین ذی الحجہ کو مکہ مین امام خطبہ پڑہتا ہی وہین بیان
ہوتا ہی احکام حج کا مانند نکلنی کی طرف منا کی اور وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار اور حلق اور ذبح اور طواف اور رہنی کی منا مین وغیر ذلک او سکو سنی کہ
بہتر ہی اسیطرح روز عرفہ کی عرفات مین اور گیارہوین کو منا مین احکام حج کی خطبہ مین بیان ہوتی ہین اونکو بہی سنی پہر اگر احرام سی نکل آیا ہو تو آٹہوین ذیحجہ کو احرام
حج کا باندہ کر بعد طلوع آفتاب کے منا مین آوی اور اگر ظہر پڑہ کر آوی تو بہی مضائقہ نہین اور رات کو منا مین رہی اور روز عرفہ کی نماز فجر کی تاریکی مین پڑہ کر
طرف عرفات کی جاوی اور اگر آٹہوین تاریخ منا مین نہ آوی اور دن عرفہ کی عرفات کو جاوی تو بہی جائز ہی لیکن خلاف سنت ہی اور عرفات مین جس
جگہہ چاہی اوتری سوائی بطن عرنہ کی اور اوترنا نزدیک جبل عرفات کی افضل ہی اور اسدن بعد زوال کی نہاوی کہ سنت ہی اور عرفات مین وقوف کرنی کہ
فرض ہی بدون اوسکی حج ادا نہین ہوتا اور خطبہ امام کا سنی اور ہمراہ امام کی بشرط احرام کی نماز ظہر اور عصر کی جمع کری اور استغفار اور لبیک اور تہلیل
اور تسبیح اور ثنا اور درود ساتہہ عاجزی اور تذلل اور اخلاص کے بہت پڑہی اور اپنی حاجت مانگی اور وقت غروب ہونی آفتاب کے ہمراہ امام کی مزدلفہ
مین آوی اور درمیان راہ مین استغفار اور لبیک اور حمد اور درود اور اوراد کا بہت پڑہتا رہی اور مزدلفہ مین آنکر ہمراہ امام کی نماز مغرب اور عشا کی جمع کری
اور رات کو وہین رہی کہ رات کو وہان رہنا واجب ہی اور مستحب ہے کہ تمام شب نماز اور تلاوت قرآن اور ذکر اور دعا مین مشغول رہی اور بعد ہونی فجر کی تاریکی
مین نماز ادا کری اور پہر وقوف کری مزدلفہ مین جہان چاہی سوائی وادی محسر کے بلکہ جب اوس وادی سی گذری تو جلد وہان سی گذری اور بعد فجر کے
وقوف کری روشنی ہونی تک اور بعد روشنی کی پہلی طلوع ہونی آفتاب کے منا کو روانہ ہو اور وہان پہنچکر جمرۃ العقبہ پر سات سنگریزی ماری اور جب اول
سنگریزہ ماری تو لبیک موقوف کری پہر جانور ذبح کری پہر سر منڈاوی یا بال کتروا وی بعد ازان مکہ مین آنکر طواف الزیارۃ کری اگر سعی پہلی کی ہی پس سوقت
حاجت سعی کی نہین اور اگر پہلی سعی نہین کی ہی تو بعد طواف الزیارۃ کی سعی کری جسطرح مذکور ہوئی اور بعد سر منڈانیکی مستحب ہے کہ ناخن کتروا وی اور
لبیں لیوی اور ہتہرہ لیوی اور بعد سر منڈانیکی جو چیز کہ حرام ہوئی تہی محرم پر حلال ہوئی مگر جماع اور جو چیزین باعث جماع کی ہین وہ بعد طواف الزیارۃ کی حلال
ہوونگی اور بعد طواف الزیارۃ کی منا مین آنکر رہی پہر ایام منا مین کو مکہ مین جاکر طواف اور زیارت کعبہ کرتا رہی اور رات کو منا مین رہی اور دوسری دن نحر کی یعنی گیارہوین کو
تینون جمرات یعنی منارون پر رمی کری پہلا جمرہ کہ متصل مسجد خیف کی ہی اسکو جمرۂ اولی اور جمرۂ ادنی کہتی ہین اوس پر سات سنگریزی ماری اور بعد ازان اوس جمرہ پر کہ متصل اسکی ہے
اوسکو جمرۂ وسطی کہتی ہین اور بعد ازان جمرۂ عقبہ پر سات سات سنگریزی مارے اور وقت مارنے ہر سنگریزہ کی تکبیر کہتا رہی اور اسیطرح تیسری دن یعنی بارہوین کو تینون جمرات پر سات سات سنگریزی ماری اور

چوتھی دن یعنی تیروین کو اگر وہان رہی تو اوسپر رمی تینون جمرات کی لازم ہی اور اگر کوچ کیا تو رمی اوس سی ساقط ہوئی اور وقت رمی کیارہوین و بارہوین
تیروین مین بعد زوال کی ہی لیکن تیروین کو اگر پہلی زوال سی اور بعد طلوع ہونی فجر کی رمی کری تو جائز ہی اگرچہ مسنون بعد زوال کی ہی
اور گیارہوین اور بارہوین مین پہلی زوال سی رمی کرنی جائز نہین اور مستحب ہی کہ سنگریزی چہوٹی ہون بہت بری نہون اور پاک ہون اور نزدیک
جمرات سی سنگریزی نہ لیوی بلکہ مزدلفہ سی یا راہ مین سی لیوی اور چٹکی مین پکڑ کر پہینکی اور وقت رمی کی فاصلہ جمرات سی کم پانچ ہاتہہ سی نہو اگر زیادہ
ہو تو مضائقہ نہین اور جو رمی کہ بعد اوسکی رمی ہی یعنی رمی جمرہ اولی اور جمرہ وسطی کی پیادہ پا کری اور جو رمی کہ بعد اوسکی رمی نہین یعنی رمی
جمرۃ العقبہ پیادہ اور سوار اوسمین یکسان ہے اور نشیب الہین کہڑی ہو کر طرف بلندی کی رمی کری اور اوسوقت منا داہین ہاتہہ کیطرف ہو اور کعبہ بائین
ہاتہہ کیطرف اور اگر سنگریزی مناروںسی دور پڑین تو درست نہین منارو نپر یا نزدیک پڑین اور سنگریزی داہین ہاتہہ سی پہینکے اور ہر سنگریزہ علیحدہ علیحدہ
پہینکے اگر ایک ساتہہ دفعۃ سبکی سب ڈالدی جائز نہین اگر ڈالیگا تو وہ ایک ہے کنکر پہینکنا گنا جاویگا اور بعد ان افعال کی وادی محصب مین تہوڑی دیر
ساعت ٹہیر کر مکی مین طواف الصدر کی لیی جاوی اگر وہانسی آنا منظور ہو اور اگر مکہ مین ٹہیرنا منظور ہو تو وقت چلنی کی یہہ طواف کری اور یہہ طواف
واجب ہی اور اس طواف مین رمل اور سعی نہین ہی اور بعد طواف کی چاہ زمزم پر آکر پانی پیٹ بہر کر پیوی کئی بار کر کر اور ہر بار نظر کعبہ کیطرف کر کر
اور وہ پانی موہنہ اور سر اور بدن پر ملی اور پہر طرف بیت اللہ کی آوی اگر میسر ہو اندر داخل ہو اور اگر اندر نہ جا سکی تو آستانہ کعبہ کو بوسہ دیوے
اور سینہ اور موہنہ اپنا ملتزم سی لگاوی اور کعبہ کی پردون کو پکڑ کر گریہ زاری بہت سی کری اور اسوقت بہی ساتہہ تکبیر و تہلیل اور اوراد کار و اشغال
اور حمد و ثنا کی مشغول ہو اور حاجت اپنی اللہ تعالی سی طلب کری اور موہنہ اپنا کعبہ کیطرف کر کر پہلی پاؤن مسجد سی باہر نکلی اور جسطرف چاہی
روانہ ہو اور عمرہ سنت ہے واجب نہین اور ایکسال مین مکرر ادا ہوتا ہی اور وقت اوسکا تمام سال ہی مگر ایام حج مین مکروہ ہی غیر قارن کو اور ایام
حج کی یہہ ہین روز عرفہ اور روز نحر اور ایام تشریق اور رکن عمرہ کا طواف ہی اور واجب اوسمین دو چیزین ہین ایک سعی درمیان صفا اور مروہ کی دوسری
سر منڈانا یا بال کتروانی اور شرائط اور سنن اور آداب اوسکی وہی ہین جو حج مین ہین اور احکام جنایات کی یہہ ہین کہ محرم استعمال خوشبو کا ایک عضو کامل پر
کری یا خضاب اپنی سر پر مہدیکا کری یا استعمال زیت کا کری یا پہنی کپڑا سیا ہوا تمام روز یا اوسطرح کہ عادت ہی اوسکی پہننی کی یا ڈہانکی اپنی سر کو تمام روز
یا منڈاوی سر چوتہائی یا زیادہ اوسسے یا ایک بغل یا بال زیر ناف کی لی یا گردن کے یا ترشواوی ناخن دونو ہاتہون کی یا دونو پاؤنکی یا ایک ہاتہہ یا پاؤنکی یا
طواف قدوم یا طواف صدر حالت جنابت مین کری یا طواف فرض بی وضو کری یا عرفات سی پہلی امام سی پہری یا سعی ترک کری یا وقوف مزدلفہ
ترک کری یا سب رمی یا رمی ایک روز کی یا روز اول کی ترک کری یا سر منڈاوی خارج حرم سی یا حالت احرام مین بوسہ لیوی یا ہویکا یا
چہوئی اوسکو ساتہہ شہوۃ کی یا تاخیر کری سر منڈانیکو یا طواف زیارت کو ایام نحر سی یا مقدم کری فعل حج کو دوسرے فعل حج پر مثلا سر منڈاوی
پہلی ذبح سی پس ان سب صورتونمین دم واجب ہوتا ہی اگر تلبید کری یعنے گوند وغیرہ سی بال سر کی جماوی یا قارن سر منڈاوی پہلی ذبح سے
پس اوسپر دو دم واجب ہین اور اگر محرم استعمال کری خوشبو کو ایک عضو سی کم یا ڈہانکی سر اپنا یا پہنی کپڑا سیا ہوا کم ایک روز سی یا منڈاوے
کم چوتہائی سے یا ترشواوی ناخن کم پانچ سی یا پانچ ترشواوے متفرق مجلسون مین یا طواف قدوم یا طواف
الصدر بی وضو کری یا ترک کری رمی ایک منارہ کی تینون منارونمین سی بعد دن نحر کی یا غیر اپنی کا سر مونڈی پس ان صورتونمین صدقہ
واجب ہوتا ہی اور صدقہ آدہا صاع گیہون ہی یعنی دو سیر اور اگر محرم استعمال کری خوشبو کو یا سر منڈاوی یا پہنی کپڑا سیا ہوا ساتہہ عذر کی یا بیماری
کی پس ان صورتونمین محرم پر لازم ہی کہ ایک چیز کری تین چیزونمین سی ذبح کری بکری یا چہہ مسکینونکو تین صاع گیہون دے ہر مسکین کو آدہا صاع

یا مینڈہی سی رکہی متصل یا متفرق اور اگر محرم شکار کری یا بتاوی شکار کو یا اشارہ کری اوسکیطرف پس اوسپر بدلہ لازم آتا ہی یعنی قیمت شکار کی ساتہہ
تشخیص دو عادلون کی بحسب قیمت اوس جگہہ کی کہ شکار کیا ہی یا بحسب قیمت اوس موضع کی کہ قریب ہو اوس سی اگر موضع شکار مین نہو
اوسکی قیمت پہر اگر چاہی خریدی ساتہہ قیمت اوسکی ہدی اگر آسکی وسمین پس ذبح کری اوسکو حرم مین اگر چاہی خریدی اوسکا غلہ اور دیوی
ہر ہر فقیر کو آدہا صاع اگر گیہون ہولین اگر کہجور یا جو ہون تو ایک ایک صاع یعنی چار چار سیر دی اور اگر چاہی روزہ رکہی بدلی اناج ہر فقیر
کی ایک ایک روزہ اور ان سب جنایات مین قصد اکرنیوالا اور بہول کر کرنیوالا اور عالم اور جاہل اور برغبت کرنیوالا اور بجبر کرنیوالا یکسان
ہین اور اگر محرم خالص خوشبوئی بہت سے کہاوی تو دم لازم آتا ہی اور سونگہنی خوشبوئی اور پہول خوشبودار اور میوہ خوشبودار کیسی محرم پر کچہہ
واجب نہین ہوتا مگر یہہ افعال مکروہ ہین اور مارنی جون کیسی قدری طعام تصدق کری مانند ایک مٹہی کی اور یہہ اوس صورت مین ہی کہ اپنی تن
سی یا سر سی یا کپڑی سی پکڑ کر ماری اور اگر زمین مین سی پکڑ کر ماری کچہہ واجب نہین ہوتا اور اگر کپڑیکو آفتاب مین ڈالی اس نیت سی کہ جوئین مرجاوین
اور جوئین بہت مرین تو اوسپر لازم ہوتا ہے تصدق کرنا آدہا صاع گیہون کا اور اگر آفتاب مین خشک ہونیکی لیے ڈالی اور نیت جوئونکی مرنیکی نہو اور وہ مرین
تو اوسپر کچہہ لازم نہین ہوتا للہ الحمد تمام ہوئی مسائل حج کی اب لکہی جاتی ہین دعائین حج کی **فصل** پڑہی وقت احرام کی لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ
لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ اور اگر زیادہ اس سی کہی تو نہین مضائقہ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ
وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْخَلْقِ لَبَّيْكَ اور پڑہی بعد احرام کے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْاَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ اَللّٰهُمَّ اَحْرَمَ لَكَ شَعْرِيْ وَبَشَرِيْ وَدَمِيْ مِنَ النِّسَاءِ وَالطِّيْبِ
وَكُلِّ شَيْءٍ حَرَّمْتَهُ عَلَى الْمُحْرِمِ اَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَكَ الْكَرِيْمَ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى اَدَاءِ الْعُمْرَةِ یا کہی عَلٰى اَدَاءِ فَرْضِ الْحَجِّ وَ
تَقَبَّلْهَا مِنِّيْ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَفْدِكَ الَّذِيْنَ رَضِيْتَ عَنْهُمْ وَاَرْضَيْتَهُمْ وَقَبِلْتَ اَللّٰهُمَّ قَدْ اَحْرَمَ لَكَ شَعْرِيْ وَبَشَرِيْ
وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَعِظَامِيْ اور پڑہی وقت داخل ہونیکی حرم مین اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُوْلِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِيْ وَدَمِيْ
وَعَظْمِيْ عَلَى النَّارِ اَللّٰهُمَّ اٰمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اور پڑہی جبکہ دیکہی مکہ کو اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ بِهَا قَرَارًا وَارْزُقْنِيْ
فِيْهَا رِزْقًا حَلَالًا رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ
مَا سَاَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اور پڑہی وقت دیکہنی بیت اللہ کے اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ تَشْرِيْفًا وَّتَعْظِيْمًا وَّتَكْرِيْمًا وَّبِرًّا وَّمَهَابَةً اور پڑہی وقت داخل ہونی مسجد الحرام کے اَعُوْذُ
بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ
اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ جَمِيْعَ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ
حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اور پڑہی جبکہ قریب ہو حجر اسود سے
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور پڑہی وقت ابتداء طواف کے اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور پڑہی نزدیک دروازی بیت اللہ کے اَللّٰهُمَّ هٰذَا الْبَيْتُ بَيْتُكَ وَهٰذَا الْحَرَمُ حَرَمُكَ وَهٰذَا الْاَمْنُ
اَمْنُكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ اور نزدیک رکن عراقی کی پڑہی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّرْكِ وَالشَّكِّ وَالْكُفْرِ
وَالنِّفَاقِ وَالشِّقَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ وَالْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ اور پڑہی نزدیک میزاب کی

یعنی پرنالہ کعبہ کے اللّٰهُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ اللّٰهُمَّ اسْقِنِیْ بِكَاْسِ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً لَا اَظْمَأُ بَعْدَهَا اَبَدًا اور پڑھے نزدیک رکن شامی کے اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَسَعْيًا مَشْكُوْرًا
وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا وَتِجَارَةً لَنْ تَبُوْرَ وَاَخْرِجْنِیْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ يَا عَزِيْزُ يَا غَفُوْرُ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ
عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ اور پڑھے نزدیک رکن یمانی کے اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ
فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِزْيِ فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اور پڑھے میان رکن یمانی اور حجر اسود کے رَبَّنَا اٰتِنَا آخر آیہ تک
اللّٰهُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ بِخَيْرٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ اور پڑھے یہ دعا مذکورہ تمام طواف میں بھی اور نزدیک ملتزم کی پڑھے اللّٰهُمَّ يَا رَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ
اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاَعِذْنِیْ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ وَقَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِيْمَا اٰتَيْتَنِیْ اور پڑھے نزدیک چوکھٹ کعبہ کی اور
ت کرکے پردہ کعبہ کے يَا وَاحِدُ يَا مَاجِدُ لَا تُزِلْ عَنِّیْ نِعْمَةً اَنْعَمْتَهَا عَلَیَّ اِلٰهِیْ وَقَفْتُ بِبَابِكَ وَالْتَزَمْتُ بِعَتَبَتِكَ اَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَاَخْشٰى عِقَابَكَ
اللّٰهُمَّ حَرِّمْ شَعْرِیْ وَجَسَدِیْ عَلَى النَّارِ اللّٰهُمَّ كَمَا صُنْتَ وَجْهِیْ عَنْ سُجُوْدِ غَيْرِكَ فَصُنْ وَجْهِیْ عَنْ مَسْأَلَةِ غَيْرِكَ
اللّٰهُمَّ يَا رَبَّ الْبَيْتِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا مِنَ النَّارِ يَا كَرِيْمُ يَا غَفَّارُ يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اور پڑھے نزدیک مقام ابراہیم کے یہ آیت وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ
مُصَلًّى اور پڑھے بعد دو رکعت طواف کے اللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِيَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ
وَتَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِیْ اِلَّا
مَا كَتَبْتَ لِیْ وَرِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِیْ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ اور پڑھے وقت پینے پانی زمزم کے اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا
وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ شِفَاءً مِّنْ كُلِّ سَقَمٍ وَّارْزُقْنِی الْاِخْلَاصَ وَالْيَقِيْنَ وَالْمُعَافَاتَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اور پڑھے
جب چڑھے صفا پر اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
يُحْيِیْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ
وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ اور پڑھے
درمیان صفا اور مروہ کے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی
الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور پڑھے دن عرفہ کے عرفات میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا اللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَيَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِی اللَّيْلِ وَشَرِّ
مَا يَلِجُ فِی النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ اللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ بِالْهُدٰى وَنَقِّنِیْ بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْ لِیْ فِی الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى
اور تھی اکثر دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد زوال دن عرفہ کی اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِیْ تَقُوْلُ وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَكَ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ
وَمَمَاتِیْ وَاِلَيْكَ مَاٰبِیْ وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِیْ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ اللّٰهُمَّ

انی اسالك من خیر ما تجیء به الریح واعوذ بك من شر ما تجیء به الریح اللهم اهدنا بالهدی وزیننا
بالتقوی واغفر لنا فی الآخرة والاولی اللهم اسالك رزقا طیبا مبارکا اور پڑہی عرفہ کی رات میں سو کلمہ یہ سبحان الذی
فی السماء عرشه سبحان الذی فی الارض موطنه سبحان الذی فی البحر سبیله سبحان الذی فی النار
سلطانه سبحان الذی فی الجنة رحمته سبحان الذی فی القبر قضاءه سبحان الذی فی الهواء روحه
سبحان الذی رفع السماء سبحان الذی وضع الارض سبحان الذی لا ملجا ولا منجا منه الا الیه اور پڑہی جبکہ
دیکھی دیوارین مدینہ منورہ کے اللهم هذا حرم رسولك فاجعله لی وقایة من النار وامانا من العذاب وسوء الحساب
اور پڑہی جب دیکھی وار ہووی تب رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنك سلطانا نصیرا
اور پڑہی جب کہ زیارت روضہ مبارک کے السلام علیك یا رسول الله السلام علیك یا نبی الله السلام علیك یا حبیب الله
السلام علیك یا صفوة الله السلام علیك یا رسول الله السلام علیك یا سید ولد آدم السلام علیك
یا سید المرسلین وخاتم النبیین ورسول رب العالمین السلام علیك وعلی آلك واصحابك الطاهرین
وازواجك الطاهرات امهات المؤمنین جزاك الله عنا افضل ما جزی نبیا عن امته وصل علی محمد کلما
ذکرك الذاکرون وغفل عنك الغافلون

باب حرم المدینة حرسها الله تعالی

باب بیچ بیان حرم یعنی گردی مدینہ کی محفوظ رکہی اوسکو اللہ تعالی **ف** حدیثین بیچ حرام ہونی مدینہ اور گردی اوسکیکی آئی ہین اور اختلاف کیا ہی علمانی اسمین ہماری نزدیک معنی اوسکی حرام ہونیکی یہہ ہین کہ اوسکی تعظیم وتکریم کری نہ یہہ کہ وہ حرام ہی مانند مکی کی پس ہماری نزدیک حرام نہین درخت کاٹنی مدینہ اور گردی اوسکیکی اور شکار کرنا اوسمین اور تینون اماموں کی نزدیک یہہ چیزین حرام ہین وہان بہی بغیر ضمان کی یعنی کہ نہین

الفصل الاول فصل پہلے

عن علی قال ما کتبنا عن رسول الله صلی الله علیه وسلم الا القرآن وما فی هذه الصحیفة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المدینة حرام ما بین عیر الی ثور فمن احدث فیها حدثا او آوی محدثا فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین لا یقبل منه صرف ولا عدل ذمة المسلمین واحدة یسعی بها ادناهم فمن اخفر مسلما فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین لا یقبل منه صرف ولا عدل ومن والی قوما بغیر اذن موالیه فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین لا یقبل منه صرف ولا عدل متفق علیه وفی روایة لهما من ادعی الی غیر ابیه او تولی غیر موالیه فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین لا یقبل منه صرف ولا عدل

روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی کہ کہا نہین لکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی سوائی قرآن کی اور اوس چیز کی کہ اس صحیفہ مین ہی کہا حضرت علیؓ نی صحیفہ مین یہہ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مدینہ حرام ہی درمیان عیر کی ثور تک پس جو شخص کہ پیدا کری مدینہ مین بدعت یعنی جو چیز کہ مخالف ہو کتاب وسنت کے یا ٹہکانا دی بدعتی کو پس اوسپر ہی لعنت اللہ کی اور فرشتونکی اور سب لوگونکی نہین قبول کیی جاتی اوس سی یعنی کامل قبول نہین ہوتی فرض اور نہ نفل عہد مسلمانونکا ایک ہی سعی حاصل کرسکتا ہی ساتہہ اوسکی ادنا اونکا پس جو شخص کہ توڑی مسلمان کی عہد کو پس اوسپر ہی لعنت اللہ کی اور فرشتونکی اور سب آدمیونکی نہین قبول کیی جاتی اوس سی فرض اور نفل اور جو شخص کہ موالات کری ایک قوم سی بغیر اذن صاحبون اپنی کے پس اوسپر ہی لعنت خدا کی اور فرشتونکی اور سب آدمیونکی نہین قبول کیی جاتی اوس سی فرض اور نہ نفل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت

بخاری اور مسلم کہین یہہ بہی ہی کہ جو شخص کہ دعوی کری طرف غیر باپ اپنی کی یعنی کہی کہ مین فلانیکا بیٹا ہون اور دواقع مین اسکا ہی نہین یا نسبت
کری اپنی کو طرف غیر مالکون اپنی کی پس اوسپر ہی لعنت اللہ کی اور فرشتونکی اور سب لوگونکی نہین قبول کیی جاتی اوس سی فرض اور نہ نفل ف
او سخیری کہ اس صحیفہ مین ہی آیا ہی کہ لوگون نی آپسمین کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مخصوص کیا ہی حضرت علی کو ساتہہ اوس صحیفہ کی یعنی
کتاب کی سوائی قرآن کی اوسکی جواب مین حضرت علی نی یہہ فرمایا کہ نہین لکہا ہی یعنی حضرت سی سوائی قرآن کی اور اوس چیز کی کہ صحیفہ
مین ہی اور صحیفہ سی مراد ورق کاغذ ہی کہ اوسمین احکام دیات کی اور اور بعضی احکام لکہی تہی اور وہ حضرت علی کی تلوار کی غلاف مین
رہتا تہا اور اون احکام مین یہہ حکم مدینہ کا بہی تہا کہ بیان کیا اور مدینہ حرام ہی یعنی بزرگ قدر ہی اور منع ہی اسمین ایسی چیز کرنی کہ باعث اوسکی
حقارت کی ہو اور نزدیک شافعیہ کی حرام بمعنی حرم کی ہی یعنی مدینہ مانند حرم مکی ہی جو چیزین کہ حرم کی مین کرنی حرام ہین مدینہ مین بہی حرام ہین اور
حد اس حرم کی درمیان عیر اور ثور کی ہی کہ یہہ دو پہاڑ ہین دونو طرف مدینہ مطہرہ کی اور لفظ صرف کی معنی ہین فرض یا نفل یا توبہ یا شفاعت
اور لفظ عدل کی معنی ہین نفل یا فرض یا فدیہ اور بعضون نی کہا شفاعت اور بعضون نی کہا توبہ اور عہد مسلمانونکا ایک ہی الخ یعنی اسمین
یہی حکم لکہا ہوا تہا اوس صحیفہ مین کہ عہد و امان مسلمانونکا مانند شی واحد کی ہی سعی حاصل کر سکتا ہی ساتہہ اوسکی ادنا اونکا یعنی ادنا بہی اونکا
عہد امان دینی کا رکہتا ہی اور اوسکی امان دینی سی اور دنکو سعی کرنی اوسکی عہد پورا کرنی مین لازم ہوتی ہی حاصل یہہ کہ جو کوئی مسلمانونمین
اگرچہ حقیر ہو مانند غلام و عورت کی امان دیوی کسی کافر کو اور عہد کری اوس سے اور اپنی پناہ مین لاوی تو نہین جائز ہی کسیکو توڑنا اوسکا اور جو کوئی
توڑی مسلمانکی عہد کو یعنی قتل کری اوس کافر کو یا لیلیوی مال اوسکا تو اوسپر ہی لعنت ہی الخ اور جو شخص کہ موالات کری یعنی دوستی کری جاننا چاہئے
کہ ولا دو قسم پر ہی ایک تو ولا موالات وہ یہہ ہے کہ عادت عرب کی تہی کہ آپسمین دوستی رکہتی تہی اور عہد باندہتی تہی اور قسم کہاتی تہی کہ نیک و بد
مین آپسمین شریک اور ممد و معاون ہین گی اور آپسمین ایک دوسری دوست سی دوستی رکہین گی اور دشمن سی دشمنی اور ایام جاہلیت مین امر
ناحق و باطل پر بہی مدد کرتی تہی اور اسلام مین امر حق ہی پر مدد کرتی تہی اور اکثر اہل عجم عرب مین آنکر صحابہ سی عقد موالات باندہتی تہی اور
دوسری ولاء عتاقت ہی کہ جسنی غلام آزاد کیا ہی اوس غلام پر حق ولا ثابت ہوا کہ وقت نہونی عصبہ اوس غلام کی وہ آزاد کرنیوالا وارث
اوسکا ہوتا ہی کہ ذوی الفروض سی جو کچہہ بچتا ہی وہ لیتا ہی پس احتمال ہی کہ مراد موالات سی یہان قسم اول ہو پس معنی یہہ ہونگی کہ ایک
شخص کی موالی یعنی دوست مذکور رہون تو نہ چاہیے کہ اور قوم کو موالی ٹہیراوی بغیر اذن موالی اپنی کی اسلیے کہ اسمین ایک طرحکی عہد
شکنی اور ایذا دینی ہی مسلمانون کو اور احتمال یہہ بہی ہی کہ ولاء عتاقت مراد ہو پس اس صورت مین معنی یہہ ہونگی کہ جو کوئی نسبت کری
اپنی آزاد یکو غیر آزاد کرنیوالی اپنی کیطرف تو مستحق لعنت ہوتا ہی جیسا کہ مستحق لعنت ہوتا ہی غیر باپ کیطرف نسبت کرنیمین اس صورت مین قید بغیر
اذن موالیہ کی بنا بر غالب کے ہی کہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہی کہ اگر غلام آزاد اذن چاہتا ہی اپنی مالک سے اس بات کا تو وہ اذن نہین دیتا پس
اس سی کوئی یہہ نہ سمجہی کہ اگر مالک اذن دیدی تو نسبت کرنا غیر کیطرف درست ہو اسلیے کہ جہوٹہہ لازم آویگا اور اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ
حضرت علی نی کچہہ نہین لکہا حضرت سی سوای قرآن کی اور صحیفہ مذکورہ کی پس حضرت علی کی قول سی صریح باطل ہوتا ہے
افترا شیعہ کا کہ حضرت علی کو آنحضرت نی وصیت کی تہی ساتہہ خلافت کی اور اسرار کی اور خاص اہلبیت کو ایسی چیزین بتائین کہ اورونکو
نہین بتائین پس یہہ سب دعوی باطل ہین اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہے لکہنا علم کا ع ح وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ اَنْ یُّقْطَعَ عِضَاھُھَا اَوْ یُقْتَلَ صَیْدُھَا وَقَالَ الْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّھُمْ

لو کانوا یعلمون لا یدعہا احد رغبۃ عنہا الا ابدل اللہ فیہا من ہو خیر منہ ولا یثبت احد علی لاوائہا وجہدہا الا کنت لہ شفیعا او شہیدا یوم القیمۃ رواہ مسلم۔ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مین حرام کرتا ہون درمیان دو نو کنارون سنگستان مدینہ کی یہہ کہ کاٹے جاوین درخت خاردار اوسکی یا مارا جاوی شکار اوسکا اور فرمایا مدینہ بہتر ہی واسطی اونکی یعنی واسطی رہنی والون مومنین کی اسکی دنیا اور عقبی مین اگر جانین یعنی اسکی بہلائیکو تو نہ چہوڑین اوسکو اور نہ جاوین وہانسی اور کہین واسطی فراغت دنیا کی نہ چہوڑیگا اوسکو کوئی بی رغبتی سی مگر بدلیگا اللہ اوسمین اوس شخص کو کہ وہ بہتر ہوگا اوس سی یعنی نہین ضرر کریگا مدینہ کو نہونا اوسکا بلکہ مفید ہوگا اوسکو اور نہین ثابت رہیگا یعنی نہین صبر کریگا کوئی اوسکی سختی اور بہوک پر اور اوسکی مشقت پر مگر ہونگا مین واسطی اوسکی شفاعت کرنیوالا یا فرمایا کہ گواہ ہونگا یعنی اوسکی طاعت کا دن قیامت کے نقل کی یہہ مسلم نے ف نکالا جاوی الخ حمل کیا ہی اسکو علما ہماری نی نہی تنزیہی پر اور بی رغبتی سی یعنی جو کوئی بضرورت چہوڑیگا وہ اس مین داخل ہی اور اخیر حدیث مین بشارت ہی اوپر خاتمہ بخیر ہونی رہنی والون مدینہ کی اور تنبیہ ہی اسپر کہ لائق ہی مومن کو یہہ کہ ہو صابر و شاکر اوپر رہنی کی حرمین شریفین مین اور نہ نظر کری طرف ظاہر کے نعمتون اور جگہہ کیکی اسلیے کہ اصل نعمت نعمت آخرۃ کی ہی بحسب اس حدیث کے اللہم لا عیش الا عیش الاخرۃ ﴿وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یصبر علی لاواء المدینۃ وشدتہا احد من امتی الا کنت لہ شفیعا یوم القیمۃ رواہ مسلم﴾ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین صبر کریگا مدینہ کی سختی اور بہوک پر اور اوسکی محنت پر کوئی امت میری سی مگر کہ ہونگا مین واسطی اوسکی شفاعت کرنیوالا دن قیامت کی نقل کی یہہ مسلم نے ﴿وعنہ قال کان الناس اذا راوا اول الثمرۃ جاءوا بہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا اخذہ قال اللہم بارک لنا فی ثمرنا وبارک لنا فی مدینتنا وبارک لنا فی صاعنا وبارک لنا فی مدنا اللہم ان ابرہیم عبدک وخلیلک ونبیک وانی عبدک ونبیک وانہ دعاک لمکۃ وانا ادعوک للمدینۃ بمثل ما دعاک لمکۃ ومثلہ معہ ثم قال یدعو اصغر ولید لہ فیعطیہ ذلک رواہ مسلم﴾ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا تہی لوگ جسوقت دیکہتی نیا پہل لاتی اوسکو طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جسوقت کہ لیتی اوسکو حضرت کہتی یا الہی برکت دے واسطی ہمارے بیچ میوی ہمارے کی اور برکت دے واسطی ہمارے بیچ شہر ہمارے کی اور برکت دی واسطی ہماری بیچ صاع ہمارے کے اور برکت دی واسطی ہماری بیچ مد ہمارے کی یا الہی تحقیق ابراہیم بندہ تیرا اور جانی دوست تیرا اور نبی تیرا تہا اور تحقیق مین بندہ تیرا اور نبی تیرا ہون اور تحقیق ابراہیم نی دعا کی تہی تجہسی واسطی مکی کی یعنی جو کہ اس آیت مین مذکور ہی فاجعل افئدۃ من الناس الخ اور مین دعا کرتا ہون تجہسی واسطی مدینہ کی مانند اوس چیز کی کہ دعا کی ابراہیم نی تجہسی واسطی مکی کی اور مثل اوسکی ساتہہ اوسکی یعنی دوچند اوسکی کہ دعا کی ابراہیم نی پہر کہا ابو ہریرہ نی بلاتی حضرت بہت چہوٹی لڑکیکو اپنی اہل بیت مین سی پس دیتی اوسکو وہ پہل نقل کی یہہ مسلم نی ف برکت کی معنی ہین زیادہ ہونیکی اور ہمیشگی کی پس برکت میوی کی تو ظاہر ہی اور برکت شہر کی یہہ ہی کہ وسعت ہو شہر مین اور لوگ اوسمین بہت سی ہون سو قبول ہوئی دعا حضرت کی کہ مسجد بڑہائی گئی اور شہر بہی بڑہا اور خوب آباد ہوا مسلمانون سی اور صاع اور مد نام پیمانونکی ہین اونکی برکت سی مراد یہہ ہے کہ فراخی ہو رزق مین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ تعالی کی ہین اور حبیب کا مرتبہ بڑا ہی خلیل سی لیکن حضرت نی یہہ صفت اپنی بیان نہ فرمائی اور اپنی کو فقط بندہ اور نبی ہی کہا واسطی تواضع کی اور حضرت نیا پہل لڑکیکو اسلیے دیتی تہی کہ وہ خوش ہو جاوی ﴿وعن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ابرہیم حرم مکۃ فجعلہا حراما وانی حرمت المدینۃ حراما ما بین مازمیہا ان لا یہراق فیہا دم ولا یحمل فیہا سلاح لقتال ولا یخبط فیہا شجرۃ الا لعلف رواہ مسلم﴾

اور

اور روایت ہی ابی سعید سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق ابراہیم نی بزرگی دی مکی کو یعنی ظاہر کی بزرگی اوسکی پس کردانا اوسکو حرام اور تحقیق میںنی بزرگی دی مدینہ کو بزرگی دینا درمیان دو نو طرفوں اوسکیکی ساتہہ اسکی کہ نہ خونریزی کیجاوی بیچ اوسکے اور نہ اوٹہایا جاوی اوسمین ہتیار واسطے لڑائیکی اور نہ جہاڑا جاوی اوسمین درخت یعنی پتی درخت کی مگر واسطی گہاس جانوروں کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہا توربشتی نی کہ حرمت المدینہ جو فرمایا مراد اوس تحریم سی تعظیم ہی نہ اور احکام کہ متعلق ہین ساتہہ حرم کی اور دلیل اسپر یہہ قول حضرت کا ہی کہ نہ جہاڑا جاوی اوسمین درخت مگر واسطی گہاس جانوروں کی اور حرم مکہ کی جو درخت ہین اونکی پتی جہاڑنی کسی حال مین درست نہین اور شکار کرنا مدینہ مین بعضی صحابہ نی حرام جانا ہی اور جمہور صحابہ نی نہین انکار کیا ہی پرند جانوروں کی شکار کرنیکا مدینہ مین اور نہین پہنچی ہی ہمکو اسمین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی ایسی نہی کہ اعتماد کیا جاوی اوسپر انتہی کلامہ ؛ ع ملا علی رحمہ اللہ نی اس مقام کو خوب تفصیل سی لکہا ہی جو چاہی اونکی شرح مین دیکہہ لے

وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ سَعْدًا رَكِبَ اِلٰى قَصْرِهٖ بِالْعَقِيْقِ فَوَجَدَ عَبْدًا يَقْطَعُ شَجَرًا اَوْ يَخْبِطُهٗ فَسَلَبَهٗ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَاءَهٗ اَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوْهُ اَنْ يَرُدَّ عَلٰى غُلَامِهِمْ اَوْ عَلَيْهِمْ مَا اَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ اَرُدَّ شَيْئًا نَفَّلَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبٰى اَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عامر بن سعد سی یہہ کہ سعد سوار ہوی طرف محل اپنی کی کہ عقیق مین تہا پس پایا ایک غلام کو کہ کاٹتا تہا درخت یا جہاڑتا تہا پتی اوسکی پس چہین لیی سعد نی کپڑی اوس غلام کی پس جب پہرے سعد یعنی طرف مدینہ کی آئی اونکی پاس مالک غلام کی پس گفتگو کی اونسی یہہ کہ پہیردین اونکی غلام پر یا اونپر اوس چیز کو کہ لی ہی غلام اونکی سی یعنی کپڑی اوسکی پس کہا سعد نی پناہ خدا کی یہہ کہ پہیر دوں مین اوس چیز کو کہ دلوائی ہی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور نہ مانا یہہ کہ پہیر دین اونپر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** سعد سی مراد سعد بن ابی وقاص ہین کہ عشرہ مبشرہ سی تہی اور عقیق نام ایک جگہہ کا ہی قریب مدینہ کی اور یا اونپر یہہ شک راوی ہی کہ اون مالکون نی علی غلامہم کہا یا بجائی علی غلامہم کی علیہم کہا یعنی ہمکو دیدو جو کچہہ کہ لیا ہی ہماری غلام سی اور دلوائی ہی یعنی اذن دیا ہی اسکا کہ جو کوئی دیکہی کسیکو شکار کرتی یا درخت کاٹتی مدینہ مین چہین لیوی کپڑی اوسکی یہہ حدیث منسوخ ہی یا تاویل کی گئی ہی کہ یہہ امر بنا بر زجر و تنبیہ کی تہا اور کہا طیبی نے کہ مشہور مذہب مالک اور شافعی مین یہہ ہے کہ نہین لازم آتا بدلا بیچ شکار مدینہ کی اور کاٹنی درخت اوسکیکی بلکہ یہہ حرام ہی بغیر لازم آنے بدلہ کی اور کہا بعضون نی کہ واجب ہے بدلہ مانند حرم مکہ کی اور بعضون نی کہا کہ حرام ہی نہین انتہی یہہ مذہب ہمارا ہی لیکن مکروہ ہی ۱۲ ع ؛

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وُعِكَ اَبُوْ بَكْرٍ وَبِلَالٌ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا جب آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تپ میں ہوئی ابوبکر اور بلال پہر آئی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور خبر دی مینی اونکو پس فرمایا الہی دوست کر تو طرف ہماری مدینہ کو مانند دوستی ہماری کی مکہ کو بلکہ زیادہ وتر اوس سی اور درست کر تو آب وہوا مدینہ کو اور برکت دی واسطی ہماری بیچ صاع اسکیکی اور مد اسکیکے اور نکال اسکی تپ کو یعنی شدت وکثرت تپ کو اور اوسکی وباکو اور رکہہ اوسکو جحفہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** آیا ہی کہ حضرت عائشہ نی حضرت ابوبکر رض سی حالت تپ مین پوچہا کہ کیا حال ہی آپکا وہ اوسوقت آواز بلند سی ذکر مکہ کا اور اوسکی ہوای موافق کا اور مکانات کا اور لطافت پہاڑونکا وغیر ذلک کرنی لگی حضرت عائشہ نی یہہ حال حضرت سی عرض کیا اوسپر حضرت نی دعائی مذکور مانگی اور جحفہ نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی اون زمانہ میں لوگ یہود رہتی تہی اور آیا ہی کہ زمین مدینہ مین پہلی ہجرت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم سی وبا بیماری بہت تہی پس حکم کیا حضرت نے

اوسکو زمین کفار مین جاوی وراس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی بد دعا کرنی کفار پر ساتہہ امراض موت و ہلاک کی اور خراب ہونی شہرون
اونکی کی ۞ ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِيْنَةِ رَأَيْتُ امْرَأَةً
سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى نَزَلَتْ مَهْيَعَةَ فَتَأَوَّلْتُهَا أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِيْنَةِ نُقِلَ إِلٰى مَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے بیچ حدیث خواب دیکہنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ مقدمہ مدینہ کی کہ دیکہی مینی ایک عورت کالی پریشان
بال نکلی مدینہ سی یہانتک کہ اوتری مہیعہ مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی پس تعبیر ٹہرائی مینی اوسکی یہہ کہ تحقیق وبا مدینہ کی نقل کی گئی طرف مہیعہ کے کہ نام جحفہ کا
ہی نقل کی یہہ بخاری نی ع وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِيْ زُهَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِيْ قَوْمٌ
يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِأَهْلِيْهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَيُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ
بِأَهْلِيْهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَيُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ
فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِأَهْلِيْهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی سفیان بن ابی زہیر سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی فتح کیا جاویگا یمن پس آویگی ایک قوم چلین گے
پس کوچ کرینگی ساتہہ اہل اپنی کی اور تابعدارون اپنی کی اور مدینہ بہتر ہوگا واسطی اونکی اگر جانین یعنی بہتر ہونا مدینہ کا تو نہ چہوڑین اوسکو اور فتح
کیجاویگی شام پہر آویگی ایک قوم چلین گے پس کوچ کرینگی ساتہہ اہل اپنی کی ور تابعدارون اپنی کی اور مدینہ بہتر ہوگا واسطی اونکی اگر جانین تو نہ چہوڑین
مدینہ کو اور فتح کیا جاویگا عراق پس آویگی ایک قوم چلین گے پس کوچ کرینگی ساتہہ اہل اپنی کی ور تابعدارون اپنی کی اور مدینہ بہتر ہوگا واسطی اونکی
اگر جانین تو نہ چہوڑین مدینہ کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی بہت شہر اسلام مین فتح ہووینگی ور لوگ واسطی طلب معیشت امر زمانہ اونکا
اور لذتون فانیہ اونکی کی مدینہ سی مع اہل وعیال اور تابعدارون کی نکل کر وہان جا کر رہینگی ور اگر جانین حقیقت حال کی اور سعادت مبدأ
ومعاد کے تو وہانسی نہ نکلین ح وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ
الْقُرٰى يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی امر کیا گیا ہون مین ساتہہ ہجرت کرنیکی ایسی بستی مین کہ غالب آتی ہی بستیون پر
کہتی ہین اوسکو یثرب اور وہ مدینہ ہی دور کرتا ہی مدینہ بری آدمیونکو جیسی دور کرتی ہی بہٹی میل لوہیکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف غالب آتی
بستیون پر یعنی جو کوئی اوسمین رہتا ہی غالب ہوتا ہی ور فتح کرتا ہی ور شہرونکو یہہ خاصیت ہی اوس شہر عظیم الشان کی کہ جو کوئی اوسمین آتا ہی
اکثر شہرون پر غالب ہوتا ہی پہلی قوم عمالقہ آئی اوسمین غالب ہوئی اور فتح کیا شہرون اور ولایتونکو بعد ازان یہود آئی وہ غالب ہوئی
عمالقہ پر پہر انصار پہنچی وہ غالب ہوئی یہود پر پہر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجر رضی اللہ عنہم آئی اونکو کسطرح کا غلبہ ہوا کہ عالم کو
مشرق سی مغرب تک لی لیا اور اوس شہر کا نام پہلی یثرب اور اثرب تہا او بروزن مسجد کی جب حضرت وہان تشریف لائی تو اوسکا نام
مدینہ رکہا بسبب تمدن اور اجتماع لوگونکی وسمین اور منع فرمایا کہ اوسکو یثرب نہ کہا کرین یا تو اسلیے کہ وہ نام جاہلیت کا تہا یا اسلیی کہ وہ مشتق ہی
ثرب سی بمعنی ہلاک و فساد کی یا اسلیی کہ یثرب اصل مین نام ایک بت کا یا ایک ظالم کا تہا اور بخاری اپنی تاریخ مین ایک حدیث لایا ہی کہ جو کوئی
ایکبار یثرب کہی چاہیی کہ دس بار مدینہ کہی تا تدارک و تلافی اوسکی کری اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ استغفار کری اور مراد بری آدمیون سی
اہل کفر و شرک ہین کہ وہانسی بسبب قوت اسلام کی نکالی گئی تہی ۞ ح وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اللہ

اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللہَ تَعَالٰی سَمّٰی الْمَدِیْنَۃَ طَابَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق اللہ تعالیٰ نی نام رکہا مدینہ کا طابہ نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی اللہ تعالیٰ نی نام اسکا رکہا اوپر زبان حبیب اپنی کی طابہ اور ایک روایت مین ہی طیبہ یعنی پاک و خوش کی کہ پاک ہی نجاستون شرک کیسی اور موافق ہوا اوسکی طبیعتون سلیم کو اور خوش ہین رہنی والی اوسکی حرم

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللہِ اَنَّ اَعْرَابِیًّا بَایَعَ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَصَابَ الْاَعْرَابِیَّ وَعْکٌ بِالْمَدِیْنَۃِ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَہٗ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی ثُمَّ جَاءَہٗ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی فَخَرَجَ الْاَعْرَابِیُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِیْنَۃُ کَالْکِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَہَا وَتَنْصَعُ طِیْبَہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سی کہ تحقیق ایک اعرابی نی بیعت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی بہنی پر ہاس حضرت کی پس پہنچی اعرابی کو تپ مدینہ مین یعنی شدت کی تپ ہوئی کہ مکروہ جانا اوسنی رہنا مدینہ کا اور چاہا نکلنا وہانسی پس آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا ای محمد پہیر دو مجکو بیعت میری پس انکار کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر آیا حضرت کی پاس اور کہا پہیر دو مجکو بیعت میری پس انکار کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر آیا حضرت کی پاس اور کہا کہ پہیر دو مجکو بیعت میری پس انکار کیا حضرت نی پہر نکل گیا اعرابی مدینہ سی بغیر اذن حضرت کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوای اسکی نہین کہ مدینہ مانند بہٹی کی ہی دور کرتا ہی میل اپنی کو اور خالص کرتا ہی اچہی اپنی کو یعنی نکال دیتا ہی بری آدمی کو اور خالص کرتا ہی آدمی پاک کو آدمی پلید سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف حضرت نی انکار کیا بیعت کی پہیر دینی کا اسلیے کہ نہین جائز تہا پہیر دینا بیعت اسلام کا اور نہ پہیر دینا بیعت اقامت کا ساتہہ حضرت کی اور لکہا ہی علمانی کہ یہہ نکالنا مدینہ کا بری آدمیونکو اور خالص کرنا اچہونکو یا تو حضرت کی زمانہ مین تہا یا اخیر زمانہ مین ہوگا کہ جب دجال نکلیگا تو ہلایا اور جہاڑا جاویگا مدینہ تین بار پس باہر نکلیگا اور جاویگا طرف دجال کی ہر کافر و منافق اور احتمال یہہ بہی ہی کہ ہر زمانہ مین ہو ۱۲ ع ح

وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَنْفِیَ الْمَدِیْنَۃُ شِرَارَہَا کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ دور کریگا مدینہ شریرون اپنی کو جیسیکہ دور کرتی ہی بہٹی میل لوہی کا نقل کی یہہ مسلم نی

وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَنْقَابِ الْمَدِیْنَۃِ مَلٰٓئِکَۃٌ لَا یَدْخُلُہَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوپر راہون یا دروازون مدینہ کی فرشتی نگہبان ہین نہین داخل ہوگی اوسمین بیماری طاعون اور نہ دجال نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف طاعون نام ایک بیماری کا ہی غیر وبا کی وہ بیماری حضرت کی دعا سی مدینہ مین نہین ہوتی یہہ صریح معجزہ ہی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ۱۲ شیخ ولی اللہ فی المسوی اور حضرت شیخ رح نی طاعون کا ترجمہ وبا کیا ہی اور لکہا ہی کہ نہ داخل ہونا وبا کا وقت نکلنی دجال کی ہوگا یا ہمیشہ

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَیَطَؤُہُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃَ لَیْسَ نَقْبٌ مِنْ اَنْقَابِہَا اِلَّا عَلَیْہِ الْمَلٰٓئِکَۃُ صَافِّیْنَ یَحْرُسُوْنَہَا فَیَنْزِلُ السَّبْخَۃَ فَتَرْجُفُ الْمَدِیْنَۃُ بِاَہْلِہَا ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ فَیَخْرُجُ اِلَیْہِ کُلُّ کَافِرٍ وَمُنَافِقٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی شہر مگر کہ پامال کریگا اوسکو دجال سوائی مکہ اور مدینہ کے نہین کوئی راہ راہون مدینہ کیسی یا ہر ایک مکہ اور مدینہ کیسی مگر کہ اوسپر ہین فرشتی صف باندہی ہوئی نگہبانی کرتی ہین اوسکی پس اتریگا

ویرانہ زمین شور میں کہ باہر تھی مدینہ سی پس ہلی گا مدینہ ساتھہ رہنی والون اپنی کی تین بار پہلا پس نکلیگا طرف دجال کی ہر کافر و منافق نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكِيدُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَحَدٌ إِلَّا انْمَاعَ كَمَا
يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین مکر کریگا مدینہ والونسی کوئی مگر کہ گہل جاویگا
جیسا کہ گہلتا ہی نمک پانی مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یزید پلید کا ایسا ہی حال ہوا کہ چند روز بعد واقعہ حرہ کی بیماری دق
اور سل کیسی ہلاک ہوگیا ۱۲ ح وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ إِلَى جُدُرَاتِ
الْمَدِينَةِ أَوْضَعَ رَاحِلَتَهُ وَإِنْ كَانَ عَلَى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تہی جسوقت کہ آتی سفر سی پس دیکہتی طرف دیوارون مدینہ کی دوڑاتی اونٹ اپنی کو اور اگر ہوتی دابہ پر یعنی گہوڑی یا
خچر یا سوا اسکی پر جلد چلاتی اوسکو بسبب محبت مدینہ کی نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ
لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر ہوا پہاڑ احد پس فرمایا یہہ پہاڑ ہی دوست رکہتا ہی ہمکو اور دوست رکہتی ہین
ہم اسکو یا الہی تحقیق ابراہیم نی حرام کیا مکہ کو یعنی ظاہر کیا حرام ہونا اوسکا اور تحقیق مین حرام کرتا ہون اس جگہہ کو درمیان دونو طرف
سنگستان مدینہ کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف تحقیق یہہ ہی کہ یہہ محمول ہی ظاہر پر اسلیی کہ پیدا کیا ہی اللہ تعالی نی علم
اور فہم اور محبت و عداوت جمادات مین ہی جیسیکہ لایق حال انکی ہی خصوصًا محبت انکی انبیا اور اولیا کی ساتہہ خصوصًا سید انبیا
اور سلطان اولیا سی کہ محبوب عالم اور محبوب پروردگار عالم کی ہین اور جسکو خدا دوست رکہتا ہی اوسکو سب چیز دوست رکہتی ہی اپنی کہ
ہر چیز مخلوق اور تابعدار اوسکی ہین چنانچہ رونا ستون کہجور کا حضرت جلّ کی مفارقت سی دلیل صریح ہی اس دعوی کی اور مین حرام کرتا ہون یعنی
بزرگ کرتا ہون پس حرام سی یہہ نہین مراد ہی کہ مانند مکہ کی حرام ہی یعنی اوسکی درخت کاٹنی وغیر ذلک درست نہین ۱۲ ح ۱۲ ح
وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی احد پہاڑ ہی کہ دوست رکہتا ہی ہمکو اور دوست رکہتی ہین ہم
اوسکو نقل کی یہہ بخاری نے الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَأَيْتُ سَعْدَ
بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ أَخَذَ رَجُلًا يَصِيدُ فِي حَرَمِ الْمَدِينَةِ الَّذِي حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَبَهُ ثِيَابَهُ
فَجَاءَ مَوَالِيهِ فَكَلَّمُوهُ فِيهِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ هٰذَا الْحَرَمَ وَقَالَ مَنْ أَخَذَ أَحَدًا يَصِيدُ فِيهِ فَلْيَسْلُبْهُ
فَلَا أَرُدُّ عَلَيْكُمْ طُعْمَةً أَطْعَمَنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ إِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ إِلَيْكُمْ ثَمَنَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
روایت ہی سلیمان بن ابی عبد اللہ سی کہ کہا دیکہا مینی سعد بن ابی وقاص کو کہ پکڑا ایک شخص کو کہ شکار کرتا تہا بیچ حرم یعنی گردی مدینہ
وہ حرم کہ حرام ٹہیرایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس چہین لیی سعد نی کپڑی اوسکی پس آئی مالک اوسکی اور کلام کیا سعد سی بیچ مقدمہ اسکی
پس کہا سعد نے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حرام ٹہیرائی ہی یہہ حرم اور فرمایا ہی جو شخص پکڑی اوس کسیکو کہ شکار کرتا ہوا وسمین
پس چاہیی کہ چہین لیوے اسباب اوسکا پس نہین پہیرونگا مین تمپر وہ بخشش کہ دلوائی ہی مجکو وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ولیکن اگر چاہو
دیدیوں تمکو مول اوسکا یعنی از راہ احسان کی نقل کی یہہ ابوداود نی وَعَنْ صَالِحٍ مَوْلَى لِسَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا وَجَدَ عَبِيدًا مِنْ

عَبِیْدَ الْمَدِیْنَۃِ یَقْطَعُوْنَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِیْنَۃِ فَاَخَذَ مَتَاعَھُمْ وَقَالَ یَعْنِیْ لِمَوَالِیْھِمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَنْھٰی اَنْ یُّقْطَعَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِیْنَۃِ شَیْءٌ وَقَالَ مَنْ قَطَعَ مِنْہُ شَیْئًا فَلِمَنْ اَخَذَہٗ سَلَبُہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی صالح سی کہ غلام آزاد تہا سعد کا یہہ کہ
تحقیق سعد نی پائی کتنی ایک غلام غلاموہ مدینہ کیسی کہ کاٹتی تہی درخت مدینہ کا پس لیا سعد نی اسباب ونکا اور کہا یعنی غلامونکی مالکون
کو کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو منع فرماتی تہی یہہ کہ کاٹا جاوی درخت مدینہ کیسی کچہہ اور فرمایا جو کاٹی اوسمین سی کچہہ پس اسباب اوسکا
واسطی اوس شخص کی ہی کہ پکڑی اوسکو نقل کی یہہ ابوداودنی ف صواب یہہ ہی عن صالح عن مولی لسعد لفظ عن لکہنی والونسی رہ گیا ہے
یا مصنف کو سہو ہوا اسلیے کہ صالح غلام سعد کا نہین ہی بلکہ صالح مولی توامہ کا ہی وہ نے مولی سعد کیسی روایت کی ہے ؏ وَعَنِ
الزُّبَیْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ صَیْدَ وَجٍّ وَعِضَاھَہٗ حِرْمٌ مُحَرَّمٌ لِلّٰہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَقَالَ مُحْیِ السُّنَّۃِ
وَجٌّ ذَکَرُوْا اَنَّھَا مِنْ نَاحِیَۃِ الطَّائِفِ وَقَالَ الْخَطَّابِیُّ اَنَّہٗ بَدَلَ اَنَّھَا اور روایت ہی زبیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی شکار وج کا اور درخت خار اوسکی حرام ہین حرام کیی گئی ہین واسطی اللہ کی نقل کی یہہ ابوداودنی اور کہا محی السنۃ نی کہ وج ذکر کیا
علمانی کہ تحقیق وہ ایک جانب ہی طائف اور کہا خطابی نی لفظ انہ بدل انہا کی ف واسطی اللہ کی یعنی بموجب حکم اللہ تعالیٰ کی کہ واسطے
دوستون اوسکی کی یعنی غازیونکی اور لاہی علمانی کہ حرمت وج کی لطریق حمی کی تہی یعنی اوسمین رو ندر کی ہوئی تہی غازیونکی گہوڑونکی
اسلیے حرام تہا اوسمین جانا شکار کی لیی وسمین سی درخت وغیرہ کاٹنا غیر غازیونکو نہ یہہ حرمت اوسکی لطریق حرم کی تہی اور اگر لطریق حرم کے
تہی تو ایک وقت مخصوص مین تہی پہر منسوخ ہوئی اور کہا شافعی نی کہ نہ شکار کیا جاوی اوسمین اور نہ درخت اوسکا کاٹا جاوی لیکن ضمان
یعنی بدلہ اوسمین نہین کرنا ہی ؏ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّمُوْتَ
بِالْمَدِیْنَۃِ فَلْیَمُتْ بِھَا فَاِنِّیْ اَشْفَعُ لِمَنْ یَّمُوْتُ بِھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ طاقت رکہی یہہ کہ مری مدینہ مین پس چاہیی کہ مری مدینہ مین پس
تحقیق مین شفاعت کرونگا واسطی اوس شخص کی کہ مری مدینہ مین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی باعتبار
سند کی ف اول جملہ حدیث کی معنی یہہ ہین کہ جو کوئی رہ سکی مدینہ مین یہانتک کہ آوی اوسکو موت پس چاہیی کہ رہی اوسمین یہانتک
کہ مری اوسمین کیونکہ مین شفاعت اوسکی کرونگا اگر گنہگار ہوگا گناہ بخشواونگا اور اگر نیک کار ہوگا تو درجہ اوسکی بلند کرواونگا اور مراد شفاعت
سی خاص شفاعت ہی کہ جیسی وہان رہنی والونکی لیی ہوگی ویسی اورونکی لیی نہین ہونیکی والا شفاعت عام حضرت کے سب مسلمانونکی
لیی ہوگی پس افضل یہہ ہے کہ جسکی عمر بڑی ہو یا کشف وغیرہ سی معلوم ہو کہ موت قریب پہنچی تو وہ مدینہ منورہ مین جا رہی تا اس نعمت عظمی کو
پہنچے کیا خوب دعا ہی حضرت عمر رض کی اللہم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک واجعل موتی ببلد رسولک یا الٰہی دولت ہمسی بیرزروں پر کو بہی نصیب کر
آمین یا ارحم الراحمین ؏ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰخِرُ قَرْیَۃٍ مِّنْ قُرَی الْاِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِیْنَۃُ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت سی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آخر بستی بستیوں اسلام کیسی خراب ہونی مین مدینہ ہوگا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے
ف یعنی قریب قیامت کی سب شہر دیرہ ویران ہونگی اور مدینہ سبکی پیچہی ویران ہوگا یہہ فضیلت حضرت کی برکت سی مدینہ کو حاصل
ہوئی ؏ وَعَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ اَوْحٰی اِلَیَّ اَیَّ ھٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَۃِ